رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۰
ٹیلیفون نمبر ۲۵۰۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعۃ المبارک ۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۵

وفد جمعیۃ علماء اسلام کے دورۂ مشرقی پاکستان کی مفصل رپورٹ

مرتبہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ۱۷ جنوری کی صبح کو میں لاہور سے ملتان پہونچا ۔ اس دن خیبر میل سے تین بجے کراچی روانہ ہوا ۔ رحیم یار خاں میں میرے رفیق محترم جناب الحاج سردار میر عالم خاں لغاری بھی سفر میں شریک ہوئے ۔ صبح ۸ بجے ہم کراچی پہونچ کر سیدھے مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن گئے ۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ کے یہاں مختصر قیام رہا ۔ ۱۸ جنوری کو جمعہ کا دن تھا ۔ جمعہ کا فریضہ ادا کرنے کے بعد ہم سیدھے ایرپورٹ روانہ ہوئے ۔ ٹھیک تین بجے جٹ طیارہ نے پرواز کیا ۔ چھ سو میل کی رفتار سے چلتا ہوا یہ طیارہ مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے کے قریب ٹھیک ڈھائی گھنٹہ کے مختصر وقت میں ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر اترا ۔

ڈھاکہ کے کچھ دوست ہوائی اڈہ پر موجود تھے ۔ ان کی معیت میں ہمارا یہ وفد جس کے قائد اور امیر حضرت مولانا بنوری تھے ۔ مدرسہ اسلامیہ کوکوالی عظے روڈ پہونچا ۔ نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد چند علماء حضرات کو بذریعہ ٹیلیفون ملاقات کی دعوت دی ۔ رات کو مختلف حضرات سے ملاقاتیں اور تبادلۂ خیالات کا موقع ملا ۔ علی الصباح پھر ملاقاتوں کا پروگرام رہا ۔

مقصد سفر ہمارا مقصد سفر مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم اور مغربی جمعیۃ علماء اسلام کا باہمی ربط نیز عائلی قوانین (مسلم فیملی لاز) کی تنسیخ کے سلسلہ میں وہاں کے حضرات سے تبادلۂ خیال کرکے اس کا عمل سوچنا تھا ۔

ہماری دعوت کی بنیاد یہ تھی ۔ کہ ملک میں صحیح اسلامی انقلاب علماء کی قیادت کے بغیر ناممکن ہے ۔ اس وقت جبکہ اسلامی قوانین کے نفاذ اور مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کی روشنی میں تربیت دینا ہے ۔ یہ خطرہ درپیش ہے ۔ کہ جدت پسند ۔ متجددین اور ملحدین کا ایک طبقہ چودہ سو سال کے محفوظ اسلامی قوانین کو اسلام میں لچک کے عنوان سے بدلوانے کی کوشش میں مصروف ہیں ۔ اگر علماء دین اس وقت غافل رہے اور وقت کی ضروریات اور تقاضوں کو نظر انداز کر دیا ۔ تو ان کا وجود مٹ جائے گا ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور سے آج تک جن حضرات کی عظیم کاوشوں اور قربانیوں سے یہ دین محفوظ اور باقی رہا تھا ۔ آج ہماری غفلتوں سے دین حنیف میں تحریف و تنسیخ کے لئے راستے کھل جائیں گے اور ہماری بدبختی اور غفلت شعاری سے اسلاف کرام کی ارواح طیبہ کانپ اٹھیں گی ۔ مسلم فیملی لاز کی چند دفعات صریح طور پر کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہیں ۔ آپ کے سامنے ہے کہ کس طرح اسلام اور قرآن و سنت کے نام سے اسلام کے صریح احکام میں تحریف کی گئی ہے ۔ اگر علماء نے منظم ہو کر رائے عامہ کو اس خطرہ سے آگاہ نہ کیا ۔ اور رائے عامہ کو منظم کرکے عظیم جدوجہد پیدا نہ کیا ۔ تو مستقبل قریب میں دنیا دیکھ لے گی ۔ کہ اس ملک میں اسلامی احکام کی صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی جو ملک اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا ۔

ہم نے صاف طور پر اس چیز کو واضح کر دیا ۔ کہ خود علماء ہی دینی قیادت کو سنبھالیں کسی دوسرے کے تابع ہو کر علماء ہمیشہ دھوکہ کھاتے چلے آرہے ہیں ۔ علماء اب اس احساس کمتری کو ختم کریں ۔ جو فرنگی حکومت نے پیدا کیا تھا اور میدان میں آکر عامۃ المسلمین کی قیادت کی زمام اپنے ہاتھ میں لیں ۔

ڈھاکہ میں مولانا نور محمد صاحب اعظمی ۔ مولانا عبید الحق صاحب ۔ مولانا شاہ عبد السلام صاحب نقشبندی ۔ مولانا مجیب الرحمٰن صاحب ۔ مولانا عبد الکریم صاحب مولانا ابراہیم صاحب مولانا صدیق احمد شیخ الحدیث ۔ مولانا مصلح الدین صاحب صدر نظام اسلام مشرقی پاکستان ۔ مولانا ابو السیف محمد یونس صاحب ۔ مولانا غلام محی الدین خاں صاحب ۔ مولانا محمد اللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ قرآنیہ ۔ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی اور دیگر بہت سے حضرات سے تبادلہ خیالات کیا ۔ الحمد للہ سب کو ان احساسات سے سرشار پایا ۔

۱۹ جنوری کا یہ دن بہت مصروف گزرا ۔ ۲۰ جنوری کو مدرسہ اسلامیہ میں بخاری شریف کے ختم کا جلسہ تھا ۔ ۲۲ فضلاء کی دستار بندی ہوئی ۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا بنوری صاحب اور احقر نے عوام سے خطاب کیا ۔ اور اپنی دعوت وضاحت سے ان کے سامنے پیش کی ۔ دریں اثناء چاٹگام اور سلہٹ کا پروگرام بھی بنا لیا گیا تھا ۔ اور دونوں اضلاع میں ڈھاکہ سے چند نوجوان علماء کو وہاں اجتماع کرانے اور وہاں کے علماء کو خصوصی دعوت دینے کے لئے بھیج دیا تھا ۔

۲۰ جنوری کی شام کو بذریعہ ہوائی جہاز یہ وفد ڈھاکہ سے چاٹگام روانہ ہوا ۔ عشاء کی نماز چاٹگام پڑھی ــــــــ چاٹگام کے ہوائی اڈہ پر مولانا عبد الجبار ابراہیم صاحب ۔ جناب انیس احمد صاحب ۔ جناب کلام احمد صاحب جناب افتخار احمد صاحب اور دوسرے حضرات ہمارے لینے کے لئے موجود تھے ۔ ہوائی اڈہ سے سیدھے جناب انیس صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے ۔ رات بڑے آرام سے گزار کر صبح ملاقاتوں کا پروگرام بنایا جناب مولانا عبد الجلیل صاحب اور دیگر بہت سے حضرات سے ملاقات کے بعد دوپہر کے قریب

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

مقدارِ ڈاڑھی کے مسئلہ میں مودودی صاحب کی افسوسناک ٹھوکر

(قسط ۳)

آخری عریضہ

مکرمی - جناب مولانا مودودی صاحب

دامت عنایاتکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ - جناب کا عتاب نامہ مورخہ ۱۰ دسمبر ۶۲ء ملا - پڑھ کر بہت ہی تعجب ہوا - خاکسار کو آنجناب کو بہت ہی وسیع الصدر عزیز العلم عالم دین تصور کرتا تھا اور کبھی تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ مجھ جیسے سطحی معلومات رکھنے والے آدمی کی معروضات کے جواب میں آپ اس طرح گھبرا سکتے ہیں - مگر آپ کے گرامی نامہ میں جو "تو تو میں میں" نظر آئی اسے دیکھ کر بہت ہی تعجب ہوا - کتنی عجیب بات ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ڈاڑھی بڑھانے کو اپنا دین (ھذا فی دیننا) اور حکم خداوندی (امرنی ربی باعفاء لحیتی) بیان فرمائیں اور آپ اسے حضور علیہ السلام کی پسند طبعی اور مطابق رواج ملکی قرار دیں - پھر ڈاڑھی کی مقدار کے باب میں حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام ایک قبضہ سے زائد ڈاڑھی کو کٹوانا ضروری کہیں - مگر آنجناب پوری امت کے چودہ صد سالہ متفقہ تعامل کے خلاف اپنے خود ساختہ اجتہاد سے چند روز کی منڈی ہوئی ڈاڑھیوں سے کچھ زیادہ ڈاڑھی کو شارع علیہ السلام کے منشاء کے مطابق بیان فرمائیں پھر آپ کی اس "تحقیق انیق" پر اعتماد کر کے آپ کے بہت سے سادہ لوح معتقدین اپنی مسنون ڈاڑھیوں کو کٹوا کر خشخشی کرالیں اور پوری ڈاڑھی والوں کے ساتھ تمسخر شروع کر دیں اور پھر آپ پچھلی خط و کتابت میں الٹا امام ابو یوسف کے ذمہ یہ بات لگائیں کہ وہ بشرط عدم تشابہ باہل الشرک ایک قبضہ سے کم تراشنے کو جائز سمجھتے ہیں - مگر ہمارے حوالہ طلب کرنے پر پہلے تو آنجناب بلاتکلف اسے ٹالنے کی سعی فرمائیں اور بالآخر گڑ کر جواب تک نہ دینا چاہیں - ان ھذا من اعجب العجائب -

خاکسار محض انگریزی خوان ہے اور آپ کی تصنیفات اور دوسری دینی کتابوں سے استفادہ اور مطالعہ نے بعد بہت ہی معمولی سی دینی معلومات کی شد بد رکھتا ہے اور نیک نیتی سے ایک بات صاف کرانی چاہتا ہے مگر آنجناب نے ایسے کورے جواب سے نوازا جسے پڑھ کر افسوس ہوا اور آپ کے ساتھ اپنے حسن ظن کو بہت ٹھیس لگی۔ نیز اس سلسلہ میں خاکسار آپ کو آئندہ تکلیف نہ دے گا - فی الوقت صرف دو باتیں صاف ہونی ضروری ہیں -

(۱) اول یہ کہ اگر آنجناب اجازت دیں تو اس ساری خط و کتابت کو اخبارات میں شائع کرا دیا جائے کیونکہ اب تک تو یہ خط و کتابت نجی نوعیت کی ہے اور خاکسار کے خیال میں اخلاقاً یہ جانبین کی اجازت سے ہی ہونی چاہیئے۔

(۲) دوم یہ کہ کم از کم اپنی اس متنازعہ فیہ مغلق عبارت کے اغلاق کو تو واضح فرما دیں جو رسائل و مسائل جلد اول کے صفحہ ۱۴۰ پر درج ہے - کیونکہ ابھی اس عبارت کے خود آنجناب ہی اچھے شارح ہو سکتے ہیں ع

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

اور یہ استدعا پچھلے خط میں بھی کی گئی تھی -

اور کیا ہی اچھا ہوتا کہ آنجناب اپنی اس منفرد رائے پر نظرثانی فرماتے اور چودہ صد سالہ ملت صالحہ کے متفقہ تعامل سے ہمنوائی فرما لیتے۔

مزید استدعا آنکہ امام ابو یوسفؒ کی کتاب الآثار طبع مصر شائع کردہ لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ جلال کوچہ حیدر آباد دکن - خاکسار نے حاصل کر لی ہے - کیا آنجناب اس کے صفحہ ۲۳۴ کی حدیث نمبر ۱۰۳۶ ملاحظہ فرمائیں گے ع

شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال

یہ حدیث یوں ہے -

یوسف عن ابیہ عن ابی حنیفہ عن الہیثم عن ابی قحافۃ رضی اللہ عنہ انہ اتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولحیتہ قد انتشرت فقال - لو اخذتم - واشار بیدہ الی نواحی لحیتہ - (ترجمہ) یوسف اپنے والد امام ابو یوسف سے - امام ابو یوسف امام اعظم ابو حنیفہ سے وہ امام ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکر صدیق کے والد حضرت ابو قحافہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں - دفتح مکہ کے موقعہ پر) لائے گئے تو ان کی بے ڈھب ڈاڑھی بکھری ہوئی تھی کوئی بال لمبے کوئی چھوٹے تھے تو حضور علیہ السلام نے ان کی ڈاڑھی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا اگر تم ان کی ڈاڑھی کو اطراف سے تراش دیتے تاکہ ناموزوں نہ لگتی - (مرتب)

امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوں گے - بجواب جلدی مرحمت فرمائیں تاکہ یہ قصہ تمام ہو جائے - والسلام -

نیاز مند خاکسار عبداللطیف ڈیزائنر

ٹی - ٹی - ٹی - آئی - پی

ہری پور ہزارہ

۱۸ $\frac{15}{62}$

ثقافت و فقاہت کے ماہرین کی عبرتناک علمی بے مائیگی

تقریباً چار ماہ انتظار کے بعد مجبوراً مورخہ ۲ $\frac{9}{62}$ ء کو مندرجہ ذیل خط بطور یاددہانی بصیغہ رجسٹری روانہ کیا۔

باسمہ تعالیٰ

بخدمت جناب مولانا مودودی صاحب

دام برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ: مزاج گرامی احقر نے اس سے قبل ایک خط ارسال کیا تھا جس کے جواب سے محروم رہا آپ جیسے انسانی ہمدردی والے بزرگ سے یہ تو ہرگز توقع نہ تھی لیکن آپ کے جواب نہ ملنے پر نہایت افسوس ہوا - احقر ایک اخلاقی فرض سمجھ کر آپ کی اجازت کا طالب ہے کہ میں یہ خط و کتابت شائع کروا دوں ؟

امید ہے کہ آپ اس احقر الانام کو تسلی بخش جواب دیں گے - یا اجازت دے کر شکریہ کا موقع دیں گے - امید ہے کہ مزاج عالی بعافیت ہوں گے فقط والسلام

نیاز مند عبداللطیف ڈیزائنر

ٹی - ٹی - آئی - پی -

ہری پور ہزارہ مورخہ ۲ $\frac{9}{62}$ ء

اب جبکہ اس رجسٹری خط پر بھی تقریباً ۳ ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے مگر جناب مولانا مودودی کے جواب سے جواب ہی ہے تو اب مجبوراً راقم الحروف یہ خط و کتابت اشاعت کے لئے اخبار "ترجمان اسلام" لاہور کے حوالہ کر رہا ہے اور اخلاقی اور اسلامی طور سے راقم کو یہ حق حاصل ہے - دعا ہے کہ اس سلسلہ میں اگر راقم الحروف غلطی پر ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کی غلطی دور فرما دے - اور اگر جناب مودودی صاحب صحیح راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور صحیح بات سمجھتے نہیں یا قبول نہیں کر سکتے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت بخشے - مجھے اور سب مسلمانوں کو اتباع سنت کے صراط مستقیم پر چلائے آمین -

خاکسار عبداللطیف جہلمی

حال ملازم ٹیلیفون فیکٹری - ہری پور ہزارہ

۸ دسمبر ۱۹۶۲ء -

پانچ عیسائیوں کا قبول اسلام

مورخہ ۱۱ جنوری کو حضرت شیخ التفسیر حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی - امیر جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان نے پانچ افراد کو مسلمان کیا جو کہ پیدائشی عیسائی تھے - ان میں سے چار مرد اور ایک عورت تھی - ان کے مسیحی ناموں کے بجائے اسلامی نام رکھے گئے اور ان کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین اسلام پر ہمیشہ قائم رکھے آمین - نام درج ذیل ہیں -

مسیحی نام	اسلامی نام	رہائش
عنایت مسیح	عبداللہ	موضع تلے والی چک ۱۶۲
رکھا مسیح	عبدالرحمٰن	تحقیل خانپور
ولایت مسیح	عبدالمالک	
ہدایت مسیح	عبدالرحیم	
سکینہ مسیحہ	مریم بی بی	

تمام جمعہ کی نماز ادا کرنے والوں نے ان کو مبارکباد دی اور خدمت کا موقع حاصل کیا۔

گجرات میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

تمام اراکین کا ایک اجتماع مسجد حیات النبی جی - ٹی روڈ میں ہوا - اور ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا -

صدر - جناب حافظ عبدالخالق صاحب ماسٹر پبلک سکول - سیکرٹری مولانا محمد حنیف صاحب - جائنٹ سیکرٹری مستری فتح محمد صاحب

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

یکم فروری ۱۹۶۳ء

محترم ڈی سی - لاہور کی نصیحت

۲۷ر جنوری ۱۹۶۳ء کو ایک اشتہار دیواروں پر چسپاں دیکھا ۔ جس میں دفاع کانفرنس کا اعلان تھا ۔ جس کی صدارت کا سہرا محترم ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کے سر پر باندھا جانے والا تھا ۔ یہ کانفرنس ایک فرقہ کے علماء کے نام سے ہو رہی تھی ۔ دفاع جیسی اہم بات اور نام بھی کانفرنس کا مگر صرف دو گھنٹہ معمولی سے اجتماع میں دو تین آدمیوں کا اظہار خیال اور بس ۔

کاش کہ اس قسم کے جلسوں کا نام دفاع کانفرنس نہ رکھا جاتا ۔ دفاع کانفرنس میں عوام کا اتنا اجتماع ہونا چاہئے تھا جسے دیکھ کر دشمن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور جس میں دفاع کے لئے اہم سے اہم تدابیر کا فیصلہ ملک کی رائے پر اثر انداز ہوتا ۔ ہمیں افسوس ہے کہ محترم ڈی ۔ سی لاہور کے نام نامی کے اعلان کے باوجود کانفرنس کی حاضری غیر معمولی نہ تھی ۔

ہمیں یہاں تین باتیں عرض کرنی ہیں ایک یہ کہ آیا محترم ڈی ۔ سی کو ایسے جلسوں میں شریک ہونا چاہیئے جو کسی خاص فرقہ کا جلسہ سمجھا جائے اور جس میں شرکت سے مختلف انواع واقسام کے خیالات واوہام کے امکانات کی راہیں کھل سکیں ۔ ہمارا خیال ہے کہ ڈی ۔ سی جیسے ذمہ دار حضرات کا اس قسم کے کاموں سے بالاتر رہنا ہی زیادہ مناسب ہے ۔ اور اگر ہماری رائے صحیح نہیں ہے تو کیا کل کو ایسا ہو سکتا ہے کہ دوسرے خیال کے علماء اگر اسی قسم کے جلسہ کی اجازت اور محترم ڈی سی کی صدارت چاہیں تو وہ قبول فرمالیں گے ۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ۔ مگر ہمیں اس میں مشکلات نظر آرہی ہیں ۔ اور اگر ہمارا یہ خیال غلط ہو اور محترم ڈی ۔ سی ایسے مواقع بہم پہنچائیں تو یہ ان کی اتحادی مساعی میں قابل تعریف اضافہ ہوگا ۔

دوسری بات محترم ڈی ۔ سی کی تقریر کی ہے انہوں نے جو یہ بات کہی کہ بھارت کی تیاریوں کو دیکھتے ہوئے پاکستان کے علماء کو متفق ہونا چاہیئے ۔ یہ بڑی قیمتی بات ہے اور ہمارے معزز حکام کو یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے ۔ اس سے پہلے بھی موصوف نے اتفاق کے لئے اچھی خاصی سعی فرمائی اللہ تعالےٰ قبول فرمائیں ۔ ہمیں ڈی ۔ سی کے ان جذبات کا احترام ہے یہاں ایک بات عرض کرنی ضروری ہے وہ یہ کہ آج کل کے فیشن کا ایک جزو یہ ہے کہ علماء کے خلاف جو کچھ نہ کچھ کہا جائے بلکہ ملک کی خرابیوں کی ذمہ داری بھی ان پر ڈالی جاتے ۔ حتی کہ بعض آدمی دفاعی تدابیر فقدان یا نقصان کا ذمہ دار بھی علماء کرام کے اختلافات کو بتاتے ہیں ۔ حالانکہ یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے ۔ علماء کا اختلاف مسئلہ اور کتاب کی حد تک ہوتا ہے اور وہ بھی آپس میں اس کا اثر ملکی سیاسیات پر اتنا نہیں پڑتا جتنا کنونشن لیگ ۔ کونسل لیگ ۔ متحدہ محاذ ۔ عوامی لیگ ۔ ڈیموکریٹک اور ری پبلکن پارٹیوں کی دھینگا مشتی کا پڑتا ہے ۔ وہ دنیا دار طبقہ میں اسمبلی اور ایوان حکومت کے اندر ہوتا ہے اس کا تعلق براہ راست ملکی سیاسیات سے ہوتا ہے ۔ یہ مختلف الخیال علماء کرام تو کل ختم نبوت کے مسئلہ پر اکٹھے بیٹھ گئے اور پھر بھی ہر ملکی اور اسلامی ضرورت کے لئے متفق ومتحد ہو سکتے ہیں ۔ محترم ڈی ۔ سی ابھی مختلف الخیال علماء کو بلا کر کسی مشترکہ ملکی مسئلہ پر ان کی خدمات حاصل کرنے کا تجربہ کر سکتے ہیں ۔

اتحاد و اتفاق کی تلقین کی زیادہ ضرورت جنگ اقتدار لڑنے والے افراد اور گروہوں کو ہے ۔ یا پھر مودودی فرقہ والوں کو جو اسلام کا نام لے کر اسلام ہی کے نام سے اقتدار تک پہنچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں ۔ اور جن کے نزدیک صالحین کا اصل مقصد ہی اقتدار کی کرسی تک پہنچ کر ہی اقامت دین کرنا ہے اور ان کے ہاں یہ کام بھی تبھی ہو سکتا ہے کہ تمام مجددین امت کے کارناموں پر تنقید کرتے ہوئے ان کی ناکامیوں کے اسباب معلوم کر لئے جائیں اور حدیثوں میں بھی ائمہ حدیث پر پورا پورا اعتماد نہ کرتے ہوئے نئی قوت اجتہادی سے تجدید کی جائے ۔

مگر ان مودودیوں کو کوئی نصیحت نہیں کرتے کہ آپ مہربانی کر کے ذی علم مقلدین کو جن میں امت کے اولیاء اور علماء سبھی آتے ہیں ۔ گناہ سے شدید تر جرم کا مرتکب نہ کہیں اور نہ لکھیں ۔ ایک طرف فقہ وتصوف کے مسائل پر حملے کئے جائیں ، دوسری طرف آئین کے پُرفریب نعروں سے عوام کو پھنسا کر اپنے لٹریچر کا خریدار اور معتقد بنایا جائے جس سے سارے ملک میں اضطراب ہے ۔ اس وقت علماء کرام میں خاص کر دیوبندی اور بریلوی کے نام سے جو اختلافات ذکر کئے جاتے ہیں وہ پرانے ہو چکے ہیں اور ان کے باوجود وہ ہمدرداری برتنے کے لئے تیار رہتے ہیں ۔ مگر یہ جو سب کے بزرگوں پر تنقید کرتے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک قیاس وخیالات کو تاریخ سے غلط ثابت کر کے ملک میں نئے فتنہ کا باعث بنتے ہیں ۔ ان کو کیوں نہیں روکا جاتا ۔

ہمیں اس سلسلہ میں اپنے محترم ڈی ۔ سی سے یہ شکوہ ہے کہ ایک مودودی کوثر نیازی ان کے نام سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا رہتا ہے ۔ جو کہ ایک مشترک اور ہر دلعزیز حاکم ضلع کے شایان شان ہرگز نہیں ۔ چاہیئے کہ وہ اس کو منہ نہ لگائیں یا پھر تنبیہہ فرمائیں ۔ اس کی حوصلہ افزائی سے یہ زیادہ ضروری ہے کہ ہمارے حکام کو ہر طبقہ میں پوری ہر دلعزیزی حاصل رہے ۔ تیسری بات محترم صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کی تقریر سے متعلق ہے آپ نے اپنی تقریر میں عورتوں کو بھی لوفامی خدمات پر آمادہ کرنے کی ترغیب دی ہے ۔ اس میں آپ کو تصریح کرنی چاہیئے کہ وہ کس قسم کی خدمات انجام دیں ۔ اس لئے کہ لڑکیوں کی پریڈ ، مظاہروں اور بے پردگی سے قوم تنگ آئی ہوئی ہے ۔ کہیں آپ کے اس عمومی خطاب سے غلط مطلب نہ سمجھ لیا جائے ۔ اگر آپ عام بے پردگی اور بے پردگی سے قوم تنگ آئی ہوئی ہے کہیں آپ کے اس عمومی خطاب سے غلط مطلب نہ سمجھ لیا جائے ۔ اگر آپ عام بے پردگی اور بے حیائی کے حق میں نہیں اور یقیناً نہ ہوں گے تو اپنی تقریروں میں اس احتیاط کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے

وما علینا الا البلاغ

قادیانی اخبار الفضل اور شیعہ اخبار رضا کار کا اتفاق

۱۵ر جنوری کے مرزائی اخبار الفضل نے 'احراری فتنہ' کے عنوان سے ایک شذرہ شیعہ اخبار رضا کار سے نقل کیا ہے ۔ اس مضمون میں کتنا جھوٹ ۔ کتنا تقیہ اور کتنی قادیانیت ہے اس کو توشاید علامہ خالد محمود صاحب اپنے رسالہ " دعوت " میں واضح کریں ہمیں یہاں صرف ایک ہی بات کہنی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اس مضمون میں اس امر پر بڑی برافروختگی ظاہر کی گئی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام مبارک کے ساتھ وہ الفاظ والقاب استعمال کئے گئے جو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ مختص ہیں "۔

اگر دنیا سے شرم وحیا رخصت نہیں ہوگئی تو شیعہ اور مرزائی دونوں غور کریں کہ کیا مرزائی اخبارات واعلانات میں مرزائی عورتوں کو سیدۃ النساء نہیں لکھا جاتا ۔ خود اسی پرچہ میں ایک مرزائی عورت کو سیدہ نہیں لکھا گیا ۔ اور کیا اسی پرچہ میں اصحاب احمد کا لفظ لکھا ہوا نہیں ہے ۔ دنیا جانتی ہے کہ اصحاب کا لفظ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں کے لئے مخصوص ہے اور سیدۃ النساء حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو کہا جاتا ہے ۔ اور کیا اسی لفظ میں اصحاب احمد لکھتے وقت احمد کے اوپر "ؐ" کا نشان نہیں ہے جو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور کیا محمد واحمد کے مبارک نام سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص نہیں ہیں ؟ کیا قادیانی احمد مرزا قادیانی کو نہیں کہتے ۔ اس بات پر نہ شیعہ کو اعتراض ہے نہ مرزائی کو اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بہترین القاب سے یاد کرنے سے ان کا پارہ چڑھ جاتا ہے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فرقوں صرف حکومت کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ان کی واقفیت یا تجاہل عارفانہ کا یہ حال ہے کہ اس مبارک تقریب کو احراری فتنہ بتاتے ہوئے اس کی ذمہ داری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ پر ڈالتے ہیں ۔ حالانکہ یہ جلسہ گزشتہ سال سے محترم ابوذر بخاری کرتے رہتے ہیں

ہم حکومت سے عرض کریں گے کہ قادیانیوں کو سیدۃ النساء ، اصحاب احمد کے مبارک الفاظ استعمال کرنے کی ممانعت کی جائے اور ابوذر بخاری کے اشتہار اور شیعہ کے اس اشتہار کو جو گزشتہ سال انہوں نے حضرت معاویہ رضی کی شان کے خلاف شائع کیا تھا ۔ دونوں مہیا کر کے ملاحظہ کرے اور جس خبیث اشتہار میں کسی ایک صحابی کی بھی توہین ہو اس کے لکھنے والے کو عبرت ناک سزا دی جائے کیا شیعہ دوستوں کو یہ منظور ہے ؟

ایجنٹ حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنی تمام بقایا رقم ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر ترجمان اسلام کو بھیج دیں اس سلسلہ میں مزید تاخیر کا کوئی عذر ناقابل قبول ہوگا ۔

مینیجر ترجمان اسلام

مشرقی پاکستان کا دورہ

— بقیہ صفحہ اول —

یہ وفد ٹاٹ ہزاری روانہ ہوا۔ ٹاٹ ہزاری میں دارالعلوم معین الاسلام کا سالانہ جلسہ تھا۔ وہاں پر ضلع بھر کے علماء مدعو تھے۔ بلکہ باہر سے بھی بہت سے علماء تشریف لائے ہوئے تھے۔ دارالعلوم معین الاسلام مشرقی پاکستان کا قدیم مدرسہ ہے۔ اکیاسی برس سے قائم ہے۔ اس وقت بارہ سو طالب علم اس میں داخل ہیں۔ بہت عظیم درسگاہ ہے۔ وہاں کے بہت سے علماء اس مدرسہ کے فیض یافتہ ہیں۔ مولانا عبدالوہاب صاحب اس کے مہتمم اور مفتی اعظم مشرقی پاکستان عارف باللہ مولانا مفتی فیض اللہ صاحب مدظلہم اس کے سرپرست ہیں۔ وہاں کیا دیکھا عام جلسہ میں انسانوں کا سمندر تھا۔ اس جلسہ عام سے احقر نے اور حضرت مولانا بنوری صاحب نے خطاب کیا۔ وہاں کے عوام کی عقیدت علماء کرام کے ساتھ قابل دید ہے۔ وہاں کے عوام کی تواضع ان کی محبت ان کا عجز وانکسار اور مہمان نوازی قابل تقلید ہے بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر علماء وہاں کی تحقیقات میں باقاعدہ حصہ لیا، تو ستادہ وہاں کی عالم ہونگے سوا کوئی منتخب ہو سکتا ہے۔

بعد از نماز مغرب علماء کا خصوصی اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے سامنے ہم نے اپنا مقصد پیش کیا۔ مولانا صدیق احمد صاحب ناظم عمومی نظام اسلام پارٹی مشرقی پاکستان نے جوابی تقریر میں ہمارے ساتھ کامل اتفاق کرتے ہوئے مغربی پاکستان میں جمعیۃ کی پوزیشن معلوم کرنی چاہی۔ احقر نے جمعیۃ علماء اسلام کی پاکستان کے بعد کی پوری تاریخ پیش کی اور جمعیۃ کے مختلف ادوار پر تبصرہ کرتے ہوئے موجودہ جمعیۃ علماء مغربی پاکستان اس کی تنظیم کی وسعت اور عملی پروگرام کی وضاحت سے بیان کیا۔ بعد ازاں مولانا صدیق احمد صاحب نے یہ اشکال پیش کیا۔ کہ یہاں کی جمعیت علماء اسلام نے اس خیال سے کہ سیاسی کام میں علماء کے علاوہ دوسرے لوگ بھی شرکت کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تحت ایک پارلیمنٹری بورڈ بنام نظام اسلام قائم کیا گیا تھا۔ اور اسی کے تحت ایک انتخاب بھی لڑا جا چکا ہے۔ اب نظام اسلام پارٹی ہی جمعیۃ علماء اسلام کا دوسرا نام ہے۔ اب اگر ہم جمعیۃ علماء اسلام کو قائم کریں۔ تو جمعیۃ علماء اسلام، نظام اسلام کے علاوہ دوسری تنظیم بن کر رہ جائے گی اور وہ علماء جو نظام اسلام کے حامل ہیں۔ وہ الگ ہو جائیں گے علماء میں اختلاف ہوگا۔ اس کا کیا علاج ہے

جوابا احقر نے عرض کیا کہ اگر واقعی یہ پوزیشن صحیح ہے کہ نظام اسلام جمعیۃ علماء کا پارلیمنٹری بورڈ ہے۔ تو آپ بحیثیت ناظم عمومی نظام اسلام اس کا اعلان فرمادیں۔ اور اخبارات میں اس غلط فہمی کا ازالہ فرمادیں جس میں عام لوگ مبتلا ہیں۔ عوام بالخصوص مغربی پاکستان کے عوام نظام اسلام پارٹی کو مستقل پارٹی جماعت سمجھتے ہیں۔

ہم نے عرض کیا۔ کہ اگر نظام اسلام والے اس پوزیشن کو تسلیم کرلیں کہ اصل جماعت جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اور نظام اسلام اس کے تحت ایک بورڈ ہے۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن اس صورت میں ضروری ہے۔ کہ نظام اسلام کو مشرقی پاکستان تک محدود رہنا چاہیے۔

جب نظام اسلام جمعیۃ علماء مشرقی پاکستان کے ماتحت ایک بورڈ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ماتحت بورڈ کا دائرہ اتنا وسیع ہو کہ وہ تو مشرقی پاکستان کے علاوہ مغربی پاکستان میں بھی قائم ہو۔ اور اصل جماعت جمعیۃ علماء صرف مشرقی پاکستان ہی میں بند رہے۔ اور نظام اسلام کا کنوینر چودھری محمد علی مغربی پاکستان سے اس پارٹی کی قیادت کریں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔

ہم نے عرض کیا۔ کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دینی قیادت صرف علماء کے ہاتھ میں ہو۔ لیکن آپ لوگوں نے نظام اسلام کا بورڈ قائم کرکے قیادت غیر علماء کی طرف منتقل کردی ہے جو نہایت افسوسناک ہے۔

ہم نے ان پر واضح کیا۔ کہ یہ نظام اسلام اب اتنا طاقتور ہوچکا ہے کہ وہ اپنی ماں پر غالب آچکا ہے۔ علامات قیامت میں بتلاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تلد الامۃ ربتہا۔ وہی صورت حال اب یہاں پیدا ہوچکی ہے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام جو اصل جماعت تھی وہ مضمحل ہوچکی ہے اور نظام اسلام نے اس کی جگہ لے کر غیر علماء کو اپنی قیادت منتقل کردی ہے۔ فانا للہ

بہرحال عام علماء پر جب حالت واضح ہوئی۔ تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ نظام اسلام کے اکابر علماء اور عہدیداروں سے مشورہ کرکے ہم اس کی وضاحت کردیں گے کہ اصل جماعت جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اور نظام اسلام اس کے ماتحت بورڈ ہے۔ اور مغربی پاکستان کی جمعیۃ سے ہم باقاعدہ ربط قائم کریں گے۔ اس صورت حال سے بعض نظام اسلام کے لیڈر اگر الگ ہو جائیں تو علماء بہرحال جمعیۃ علماء کے پلیٹ فارم سے کام کریں گے۔ اس پر دعا خیر کی گئی۔ اور اس کے بعد ہمارا وفد واپس بعد نماز عشاء چاٹگام شہر کی طرف روانہ ہوا۔ اور نو بجے کے قریب چاٹگام میں جناب انیس احمد صاحب کے مکان پر جہاں ہم پہلے سے مقیم تھے۔ پہونچ گئے۔ صبح ناشتہ سے فارغ ہوئے تو مدنی مسجد چاٹگام میں جو تبلیغی جماعت کا مرکز ہے جہاں ایک اجتماع بلایا گیا تھا۔ وہاں حاضر ہوئے اس اجتماع میں ہم نے پھر یہاں کے علماء سے تبادلۂ خیالات کیا۔ آخر یہی طے پایا۔ کہ ۴-۵ رمضان کو کمیلا میں نظام اسلام کی میٹنگ بلاکر طے کیا جائے گا۔ کہ ہم نے علماء کی قیادت کو کس طرح محفوظ کرنا ہے۔ وہاں سے میاں عبدالجبار صاحب کے مکان پر کھانے کے لئے روانہ ہوگئے۔ نہایت پُر تکلف اور محبت سے معمور دعوت تھی۔ لذیذ کھانوں سے زیادہ ان کی محبت ہمارے لئے جاذب تھی۔ وہاں سے مدرسہ مظاہر العلوم روانہ ہوئے۔ جہاں مولانا نے اسماعیل، مہتمم مدرسہ اور دوسرے مدرسین سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مولانا اطہر علی سے گفتگو کرکے ہم وہاں سے گھاس باڑی روانہ ہوگئے یہ ۲۳ر جنوری کا دن تھا۔ ۲۴ر جنوری کو ہم نے گھاس باڑی کے مدرسہ جامع العلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کرلی تھی، جہاں تک موٹر کا راستہ تھا۔ وہاں تک تو مقامی علماء کی رہنمائی میں موٹر پر گئے۔ بعد ازاں ہم کشتی میں سوار ہوئے اور ڈھائی گھنٹہ کشتی کا سفر کرکے مدرسہ میں پہونچے۔ مدرسہ کے طلبہ و اساتذہ کے علاوہ وہاں کے مسلمانوں نے وفد کا عظیم الشان استقبال کیا۔ وفد کے ارکان کا نام لے لے کر زندہ باد کے نعروں سے فضاء گونج رہی تھی۔ تقریباً بیس ہزار افراد استقبال کے لئے دور دور کھڑے اپنی عقیدت کا اظہار فرما رہے تھے۔

ظہر کی نماز کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ میں لاکھ سے زیادہ افراد شریک تھے انسانوں کے سر تھے۔ جو دور دور تک نظر آرہے تھے۔ بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ کہ اتنا عظیم انسانی اجتماع حج مبارک کے موقعہ کے بغیر میری گنہگار آنکھوں نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں عظیم اجتماعات میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ لیکن اتنا عظیم اجتماع نظر نہیں آیا۔ ضلع بھر سے عامۃ المسلمین دینی جذبات سے سرشار شرکت پر شرکت کئے جارہے تھے۔ ان کے چہروں سے معصومیت۔ غربت افلاس اور للہیت کے ملے جلے آثار ہویدا تھے۔

اس جلسہ عام سے بھی حضرت مولانا بنوری صاحب اور احقر نے خطاب کیا۔ الحمدللہ خطاب اتنا مؤثر رہا کہ لوگ جذبات سے تڑپ رہے تھے۔ دینی احساسات اور اقامت دین کا والہانہ عشق کا پُر کیف منظر سامنے تھا۔ میرا حوصلہ اتنا بلند تھا کہ جس کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اور یہ یقین پختہ ہو رہا تھا کہ کوئی طاقت مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی جرأت نہیں کرسکے گی۔

بعد از عصر علماء کا خصوصی اجتماع ہوا سینکڑوں علماء شریک ہوئے۔ ہم نے اپنی دعوت پیش کی اور وہاں کے علماء نے محبت سے ہماری دعوت پر لبیک کہا۔ مغرب کے بعد بھی خصوصی اجتماع جاری رہا۔ وہاں کے عوام کے شدید اصرار سے مدرسہ کے کارکنان نے دوبارہ تقریر کرنے پر مجبور کیا ادھر ہم نے واپس جانا تھا۔ وقت بہت تنگ تھا۔ رات کو کشتی کا سفر طے کرنا تھا۔ ہم نے معذرت کی۔ لیکن ایک نہ سنی گئی۔ آخر جلسہ گاہ میں جاکر عوام کو اپنے سفر اور پروگرام سے مطلع کرنے کے بعد معذرت چاہی۔ انہوں نے با دلِ ناخواستہ معذرت قبول کی اور آبدیدہ نگاہوں سے ہمیں رخصت کیا۔

عشاء کی نماز ادا کرکے ہم کشتی میں پونے نو بجے سوار ہوئے اور رات کی تاریکی میں کشتی کے ناخداؤں کی عظیم محنتوں سے رات کے بارہ بجے ہم موٹر اڈہ پر پہنچے۔ وہاں بقیہ حصہ رات گذارا۔ مقامی علماء کرام ساتھ تھے۔ صبح بعد از نماز بذریعہ موٹر روانہ ہوتے اور ساڑھے نو بجے سلہٹ شہر پہونچے۔ سلہٹ شہر میں حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و قدسنا اللہ باسراہ کے خلفاء کرام جن کی مجاہدانہ شان ان کے چہروں سے نمایاں تھی سے ملاقاتیں ہوئیں۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب شیخ خلیفہ حضرت مدنی۔ مولانا بشیر الدین صاحب خلیفہ حضرت مدنی۔ مولانا ریاست علی صاحب خلیفہ مولانا عبدالمنین صاحب خلیفہ مدنی۔ اور دیگر ان مجاہدین سے ملاقات کا موقع نصیب ہوا جو حضرت شیخ مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق اور منتسب تھے سب اجتماع میں آئے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے دعوت رکھی۔ اجتماع میں مولانا اطہر علی صاحب بھی شریک تھے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تاریخ پر اس بیان کرنے کے بعد انہوں نے مودودی جماعت کے متعلق اور ان سے ربط کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہم نے وضاحت سے کہا۔ کہ مودودی جماعت سے ہمیں اور جمعیۃ علماء اسلام کو شدید اختلاف ہے اور بظاہر موجودہ حالات میں مودودی صاحب کے

ضروری اعلان۔ اوقات سحری و افطار کے نقشہ میں بروز اتوار یکم رمضان کے اوقات اندراج سے رہ گئے ہیں نقشہ ہذا کا شمار مذکورہ یعنی اتوار سے کیا جائے۔ بقیہ تاریخوں کی تصحیح کرلیں

مدرسہ اظہار الاسلام کے سہ روزہ اجلاس میں اکابرین جمعیۃ کی تقریریں

عائلی قوانین کی ہر دفعہ قرآن و سنت کے منافی ہے

حکومت اگر ملکی معاملات نہیں سنبھال سکتی تو اختیار ہمیں سونپ دے۔ (مفتی محمود)

چکوال (خصوصی نامہ نگار) ۵ راکتوبر۔ مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے سہ روزہ عظیم الشان اجتماع میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین نے تقریریں کیں۔ پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ ضلع جہلم نے حقانیت اسلام پر مدلل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور کائنات کی فلاح و اصلاح کا راز اسی میں مضمر ہے

مولانا عبد الحنان امیر جمعیۃ راولپنڈی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ علمائے حق ہر دور میں باطل کی قوتوں سے ٹکرا گئے اور اپنے فعل و عمل سے ثابت کر دیا کہ اسلام کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کی جا سکتی، اور اب بھی علماء کوئی ایسی چیز برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں جو اسلام کی روح کے منافی ہو۔ اور پاکستان کا استحکام صرف اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے میں منحصر ہے۔

سہ روزہ اجلاس میں مختلف علماء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں مولانا عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع جہلم۔ مولانا سید علی شاہ نائب امیر جمعیۃ ضلع جہلم۔ پروفیسر علامہ خالد محمود لاہور۔ مولانا نذیر اللہ خاں۔ مولانا الیاس لاہور۔ مولانا منظور الحق لاہور اور آخری اجلاس میں مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ نے خطاب کرتے ہوئے ملک کے حالات پر مفصل تبصرہ فرمایا۔

آپ نے ملک کے مذہبی، اقتصادی و سیاسی اور عمرانی پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے۔ مسلمانوں نے اس ملک کو حاصل کرنے کے لئے اپنے خون کا ہدیہ پیش کیا ہزاروں بہو بیٹیوں کی عصمت لٹ گئیں۔ پانچ کروڑ بھارتی مسلمانوں کو آزادی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ یہ سب قربانیاں محض اس لئے دی گئیں کہ اس ملک میں اسلامی نظام قائم ہوگا۔ اور اس کا معاشرہ جو اسلامی قدروں پر مشتمل ہوگا۔ وہ مسلمانان عالم کے لئے مشعل راہ کا کام دے گا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جب ہم پندرہ سالہ تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو یہ افسوسناک پہلو ہمارے سامنے واضح ہو جاتا ہے کہ اس عرصہ میں مسلمان اسلام سے زیادہ دور ہو گئے۔ اخلاقی قدروں سے تہی دامن ہو گئے۔ فحاشی اور بے حیائی کو فروغ حاصل ہوا ملک بھر میں فحش لٹریچر کی اشاعت ہوئی ——— مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی پایا جاتا ہے جن کی ساری زندگی مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کی عزیز متاع مغرب کی تہذیب ہے یہ طبقہ اعلانیہ طور پر تو اسلام کی مخالفت اور دین سے بیزاری کی جرأت تو نہیں کر سکتا۔ لیکن اسلامی قوانین بحدود سے خائف ضرور رہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ عائلی قوانین بھی اس مغرب زدہ ٹولے کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت صحیح طور پر نمائندگی کا حق ادا نہیں کر سکتی اور ظالم سے مظلوم کا حق دلوا نہیں سکتی۔ تو ایسی حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیے اور سارے اختیار ہمیں منتقل کر دینے چاہئیں۔ اور اگر ہم ملک و قوم کی اصلاح میں ناکام ثابت ہوئے تو ہم کو پھانسی دے دی جائے مفتی صاحب نے مسلسل تین گھنٹے تقریر فرمائی اس عظیم اجتماع میں گرد و نواح کے غیر معمولی مسلمانوں نے شرکت کی۔ اور آخری اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مسلمانان چکوال کا یہ عظیم اجتماع عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کی ایک ایک دفعہ کو اسلامی تعلیم کے منافی اور کتاب و سنت کے خلاف قرار دیتا ہے پاکستان میں مسلمانوں کے پرسنل لاء میں اس قسم کی مداخلت کسی طرح درست نہیں۔ یہ اجلاس حکومت اور نیشنل اسمبلی کے ممبروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ان قوانین کو منسوخ کیا جائے اور کہا گیا کہ مسائل شرعیہ کی تعبیر و تشریح کا اہم کام ایسے افراد کے سپرد کرنا جو براہ راست عالم نہ ہوں دین کے ساتھ تمسخر اور شریعت مقدسہ کا کھلا استخفاف ہے۔ بنا بریں اجلاس ہذا صدر مملکت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مشاورتی کونسل کو مفید بنانے اور اسلامی احکام کی حفاظت کے اہم فریضہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کونسل کے ان افراد کو جن پر علامۃ الناس کا اعتماد نہیں ہے کونسل سے علیحدہ کر دیں اور ملک کے جید اور ممتاز علمائے دین کو اس میں شامل کریں۔ تاکہ اسلامی احکام کی حفاظت کے ساتھ ساتھ تخریب کا سد باب ہو سکے۔

بقیہ۔ مودودی صاحب کا نیا اسلام

کے سوا اور کچھ نہیں۔ تفسیر بالرائی سے متعلق ہم انشاء اللہ آئندہ کچھ چیز ہدیہ قارئین کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں شیخ الاسلام السید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کے کچھ اقتباسات بھی پیش کئے جائیں گے

(باقی آئندہ)

امریکہ نے اسرائیل کو مزائل دیکر اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے

ملتان دار الحدیث قاسم العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام کے ہفتہ وار اجتماع میں مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سہروردی کی قیادت میں متحدہ محاذ ملک کی تعمیر و ترقی یا جمہوریت کی بحالی کے لئے قائم نہیں کیا جا رہا۔ سہروردی نے اپنے دور اقتدار میں سیکورٹی قوانین کی حمایت کی حالانکہ یہ سیاسی زندگی میں ہمیشہ جمہوریت کے دیوتا بنے رہے۔ اسلام پسند طبقہ نے ابھی سہروردی کا دستور پر سے واک اوٹ اور بنکاک کا ڈانس بھلایا نہیں۔ اب سہروردی پھر نئے روپ میں خادم قوم اور جمہوریت کے شیدائی ہونے کے دعویدار ہیں۔ حیرت تو ہے کہ مودودی صاحب اپنے نظام اسلام کے خاکے کو سہروردی تصوف کے رنگوں سے مزین کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ اقتدار حاصل کرنے کے نشے میں مودودی کے پوتر کندھے استعمال کر کے ملک میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ ماڈرن اسلام جو سہروردی مودودی گٹھ جوڑ سے برآمد ہوگا اور نشو و نما حاصل کرے گا حقیقتاً یہی اسلام ہے جس کی خاطر جماعت اسلامی نے اسلام اسلام کا شور مچا رکھا ہے۔

قاسمی صاحب نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ اپنے مطالبات کے لئے پر امن مظاہرے کریں توڑ پھوڑ اور اشتعال ان کے اپنے مفاد کے لئے مضر ہے۔ حکومت کو طلباء کے سوال کو وقار کا مسئلہ بنانے کی بجائے حسن سلوک اور مروت کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ طلباء پر تشدد بالکل ناجائز ہے حکومت کی یہ پالیسی نظم و ضبط اور تدبر کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

مشرقی پاکستان کی سرحدی کشیدگی پر وزیر خارجہ کا بیان قوم کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا۔ ہم اپنی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلہ میں کمزور پالیسی کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ نظم و ضبط اور مدافعانہ کارروائی کے ساتھ جرأت ایمانی کا اظہار بھی ضروری ہے۔ حکومت مسلمانوں کے جذبہ جہاد کی حوصلہ افزائی کر کے ملک کے تمام پیش آمدہ مسائل حل کر سکتی ہے۔ جس طرح کہ الجزائر اور انڈونیشیا کے مسلمانوں نے اپنے تمام سیاسی مسائل کو جذبہ جہاد اور حب وطنی کی قوت سے حاصل کر لیا۔ پاکستان کے مسلمان بھی مسئلہ کشمیر اور ملک کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں کر سکتے ہیں۔

مشرق وسطے کے حالات بیان کرتے ہوئے قاسمی صاحب نے کہا کہ امریکہ نے اسرائیل کو مزائل دے کر اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے امریکہ اور برطانیہ کی شاطرانہ چالوں کی وجہ سے عرب ممالک انتشار اور باہمی کشیدگی میں مبتلا ہیں اسلامی ممالک میں اتحاد و یگانگت کی ضرورت ہے۔ الجزائر کے مسلمان بڑے محب وطن ہیں انہوں نے تمام مشکلات پر قابو حاصل کر کے ایک مستحکم حکومت قائم کر لی ہے اللہ کریم مسلمانوں کو کامیاب فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کی سعی میں مصروف ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کی شاخیں قائم ہو رہی ہیں مولانا نے اپیل کی کہ عوام زیادہ سے زیادہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں اور بستی بستی، قریہ قریہ، اور شہروں کے وارڈ وار اور محلہ وار جماعتیں قائم کریں۔ جمعیۃ ایک عوامی جماعت ہے ہر مسلمان اس کا ممبر بن سکتا ہے۔

ٹبگرام ہزارہ کا تبلیغی جلسہ

۲۶ راکتوبر کو بمقام ٹبگرام میں ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب سرحدی اور مولانا عبد الحکیم صاحب راولپنڈی تشریف لا رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

پاکستان میں کوئی غیر شرعی قانون برداشت نہ

مودودی پارٹی کا یہ الزام ایک سفید جھوٹ ہے کہ تحریک ختم نبوت ا

گوجرانوالہ ۵ اکتوبر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام شیرانوالہ باغ میں ایک عظیم الشان جلسہ
نہیں کریں گے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ لہٰذا کتاب و سنت کے منافی کوئی قانون تیار کرنے سے پیشتر اپنے
اور مسلمانوں کے صحیح نمائندوں کے لئے جگہ خالی کر دیں۔ ہم یہ عہد کر چکے ہیں کہ نہ رائج الوقت غیر شرعی قوانین کو قائم
آخر میدانِ عمل میں قدم رکھنا پڑا۔ اس ملک میں کسی غیر مسلم حکمران کو یہ ہمت کبھی نہ ہو سکی۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں
کر کے عوام پر نافذ کر دیا۔ انتہائی ظلم یہ کہ اسے عین اسلام کا نام دیا گیا۔

گوجرانوالہ جمعیت کانفرنس
میں
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی
ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام
کا
بیان

حضورؐ کے زمانہ مبارک میں کوئی صحابی اس امر کا پابند نہیں تھا کہ اپنی بیوی کو طلاق دینے سے پیشتر وہ چیئرمین کو مطلع کرے کہ وہ فلاں وجوہ کی بنا پر بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے نہ ہی طلاق کے بعد اطلاع کرنی ضروری تھی۔ موجودہ عائلی قوانین کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دینے سے پہلے چیئرمین صاحب کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ مداخلت فی الدین ہے۔ اکثر چیئرمین دینی علوم سے ناواقف ہیں۔ آپ نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے بیٹھا۔ چیئرمین صاحب کو اطلاع ہوئی تو اس نے میاں بیوی کے درمیان دوبارہ صلح کرا دی۔ حالانکہ وہ بیوی اس پر اس وقت حرام ہے جب تک عدت گزارنے کے بعد دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر کے طلاق نہ لے لے شادی کے معاملہ میں شریعت نے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی عائلی قوانین نے مطابق لڑکی کی عمر ۱۶ سال مقرر کرنے دین میں تحریف کی گئی ہے۔ آپ نے ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صاحب نے ایک لڑکی سے شادی کر لی چیئرمین کو اس کی اطلاع نہ کی چیئرمین نے اسے بلا کر پوچھا کہ تم نے شادی کی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں! چیئرمین نے سوال کیا پھر تم نے فلاں لڑکی کو گھر کیوں رکھا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں۔ چیئرمین نے لڑکی کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اس شخص کے ساتھ شادی کی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ اس پر سوال کیا گیا پھر تم اس کے ساتھ کیسے رہ رہی ہو؟ لڑکی نے جواب دیا میرے اور اس کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں چیئرمین صاحب نے کہا اچھا جاؤ۔" گویا نکاح ایک جرم ہے مگر زنا کوئی جرم نہیں العیاذ باللہ آپ نے کہا کس قدر افسوس کا مقام ہے ایک ماں باپ کی نوجوان اولاد کے لئے موزوں رشتہ مل رہا ہے مگر عائلی قوانین کی وجہ سے ۱۶ سال تک انتظار میں بیٹھے رہیں حالانکہ وہ اپنی عزت و ناموس کی خاطر اپنی اولاد کا نکاح کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ نے انکشاف کیا کہ کئی ہزار لڑکیوں کی لندن جانے کی درخواستیں موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے اندر اکثریت ایک ہی نکاح کرنے والوں کی رہی ہے اور ہے مگر آج تک کسی شخص کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ ایک سے زائد شادی کو جرم قرار دے سکتا۔ مگر موجودہ عائلی قوانین کے

ذریعہ ایک سے زائد شادی پر پابندی ہے۔ آپ نے فرمایا پشاور کے ایک معزز بوڑھے امام مسجد کو محض اس جرم کی پاداشت میں سزا دی گئی کہ اس نے دوسرا نکاح پڑھا ہے۔ بغیر نکاح کے دس عورتیں گھر میں رکھنا کوئی جرم نہیں۔ ایک سے زائد منکوحہ عورت گھر میں رکھنا جرم ہے۔

آپ نے فرمایا قرآن شریف کی رُو سے مطلقہ بیوی کے لئے تین حیض عدت مقرر ہے۔ تین حیض کسی مخصوص مدت کا نام نہیں۔ یہ مختلف طبیعتوں کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے عائلی قوانین نے عدت نوّے دن مقرر کر کے قرآن حکیم کی تحریف کی ہے آپ نے کہا ایک عورت کی عدت پچاس ساٹھ دن میں بھی ختم ہو سکتی ہے۔ کیا وہ اب نوّے دن کے انتظار میں بیٹھی رہے۔ اس طرح بعض اوقات عدت تین سال تک بھی ختم نہیں ہوتی۔ جس سے پہلے دوسرا نکاح قطعی حرام ہے۔ آپ نے فرمایا حاملہ عورت کی عدت قرآن کی رُو سے بچہ پیدا ہونے کے بعد عدت ختم ہو جاتی ہے۔ مگر عائلی قوانین نے اس کے لئے بھی وہی نوّے دن کی قید لگا رکھی ہے۔ یہی حال یتیم پوتے کی وراثت اور دیگر مسائل کا ہے۔ جو صریحاً شریعت کے خلاف ہیں۔

آپ نے فرمایا ہم ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جن کی پشت پناہی سے چند بے حیا عورتوں کی عوغا آرائی نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنی مرضی کے چند غیر شرعی قوانین کو شریعت کا نام دے کر ملک میں نافذ کر دے۔ نہ وہ لوگ دین سے کوئی تعلق رکھتے ہیں نہ چند ہزار بے حیا عورتیں کروڑوں باحیا اور باپردہ خواتین کی نمائندہ کہلا سکتی ہیں۔ ہم ملک میں کسی غیر شرعی قانون کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ ہم اس جرم کی پاداشت میں ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا ہم مسلمان حکومت سے ٹکر نہیں لیں گے۔ البتہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے ہر غلط قدم پران کی رہنمائی کریں گے۔ آپ نے فرمایا کیا حکومت ہمیں ملک کا شہری نہیں سمجھتی آخر ہم بھی اس ملک میں رہتے ہیں ہماری باتوں کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟

مودودی فتنہ کے متعلق مولانا غلام غوث صاحب نے فرمایا کہ مودودی کسی مذہبی دارالعلوم سے فارغ التحصیل نہیں از خود مطالعہ کے ذریعہ مذہبی مسائل میں دخل دینا شروع

کر دیا اور قرآن کی تفسیر لکھ ماری اس شخص کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی مرتضیٰؓ اور باقی اصحاب رسول کے اعمال اور اقوال امت کے لئے قابل حجت نہیں صرف یہی نہیں بلکہ ان پاک ہستیوں پر تنقید جائز کی ہے۔ اس کے قلم نے محدثین۔ مجتہدین حتیٰ کہ انبیاء کرام کو معاف نہیں کیا اس شخص نے لکھا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام سے تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں ہوئی ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) اس کے نزدیک انبیاء کرام گناہ کر سکتے ہیں مودودی نے لکھا ہے۔ معجزات قرآن سے ثابت نہیں وہ ایمانیات میں داخل نہیں نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے کا قرآن میں کہیں صراحتاً ذکر موجود نہیں اور نہ ہی وفات ثابت ہے۔ بس گول مول سی بات ہے۔ مودودی مسلک کے مبلغین کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مودودی غلط نظریات پر گرفت کرنے والے علماء کرام پر ناک بھوں چڑھانے کی بجائے خود اپنے پیر کو اپنی غلطیوں کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیں مولانا غلام غوث صاحب نے تعجب کا اظہار کیا کہ جب خود مودودی انبیاء و صحابہ محدثین اور مجدد دین پر اعتراض کرتا ہے۔ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی مگر جب مودودی کو اس کے گمراہ کن رویہ پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ تو یہ لوگ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ نے کہا مجلس احرار پر یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ تحریک ختم نبوت ورلتانہ سازش کا نتیجہ تھی۔ تحریک ختم نبوت خالص مذہبی تحریک تھی اور یہ لوگ اس تحریک کے غدار تھے مولانا غلام غوث صاحب نے ایک بار پھر اپنے سابقہ اعلان کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں صحیح اسلامی نظام کے قیام اور فتح کشمیر کے صرف چھ ماہ کا عرصہ کافی ہے۔ اختیارات ہمارے حوالے کر دو اگر ہم ناکام رہے تو جو سزا تجویز ہوگی قبول کریں گے آپ نے کہا بعض مودودیوں نے میرے اس بیان کا مذاق اڑایا ہے۔ کہ یہ کام اتنی مدت میں کیسے ممکن ہے ایک مسلمان کو یہ بات کہتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ چند ہزار اسلامی مجاہدین نے غزنی سے ہزاروں میل دور لاکھوں کی تعداد میں کفار کا مقابلہ کر کے سومنات کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ ہم مسلمان ہیں۔ خدائی وعدوں پر یقین رکھتے

...کیا جائے گا! وزیر قانون جسٹس منیر اب "مسلمان" کی تعریف کریں

...سازش کا نتیجہ تھا! پاکستان کے اندر حکومت کی اجازت سے پانچ کروڑ زنا سالانہ ہوتے ہیں

...خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ہم ملک کے اندر کسی غیر شرعی قانون کو ہرگز برداشت ...نافذ کردہ قوانین کا انجام اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ جو لوگ کہ اسلام نہیں چاہتا وہ بہاء کرم اپنے گھروں میں بیٹھیں ...جائے گا کہ آئندہ کوئی اسلام کے خلاف قانون بننے دیا جائے گا۔ ہم مدت تک تماشا دیکھتے رہے ہیں مگر ناامید ہو کر ہمیں ...کرے۔ یہ شرف پاکستانی حکمرانوں کو حاصل ہے۔ کہ انہوں نے مذہبی قوانین میں اپنی مرضی کے مطابق ترمیم و تنسیخ

...ہیں اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔ حضرت عمرؓ نے بارہ سال کے عرصہ میں ۳۶ ہزار قلعے اور شہر فتح کئے تھے۔

مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ آئین کی دفعہ ایک کے مطابق پاکستان کا صدر مسلمان ہونا چاہیے۔ مگر صدر کی عدم موجودگی میں قائمقام صدر کے لئے اس کی تصریح موجود نہیں ہے۔ آپ نے کہا تحریک ختم نبوت کی انکوائری کورٹ کے جج کی حیثیت سے موجودہ وزیر قانون جسٹس محمد منیر نے لکھا تھا کہ علماء کرام مسلمان کی تعریف نہیں کر سکے، حالانکہ جس طرح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں امتیازی خصوصیات کے ساتھ ایک مسلمان کی شان بیان کی تھی علماء کرام نے ٹھیک ٹھیک بیان کر دی مثلاً حضور نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور جس شخص نے کلمہ پڑھا وہ جنتی ہے۔ یا مسلمان وہ ہے جو نماز ادا کرتا ہے روزہ رکھتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ وغیرہ اسی طرح متعدد جگہوں میں ایک مسلمان کے متعلق مختلف الفاظ میں ذکر آیا ہے۔ اور یہ سب اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اعلان کیا کہ جسٹس منیر سامنے آئے اور علماء کے سامنے اب خود "مسلمان" کی تعریف کریں۔ وہ وزیر قانون بھی ہے آپ نے کہا خدا نے اسے امتحان لینے کے لئے وزیر قانون بنایا ہے مولانا نے کہا میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ منیر کبھی مسلمان کی تعریف نہیں کر سکیں گے۔

مولانا نے انکشاف کیا کہ پاکستان میں حکومت کی اجازت سے ہر روز ہزاروں بدکار عورتیں زنا کرتی ہیں اور تقریباً ۵ کروڑ سالانہ زنا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ حکومت کے ایک اشارہ سے ختم ہو سکتا ہے۔ مگر حکومت بجائے اس کے تدارک کے اس کی سرپرستی کر رہی ہے۔ اس لئے اُن با اختیار حکام کے نامہ اعمال میں بھی ملک بھر کی بدکاریاں لکھی جا رہی ہیں اور خدا کے سامنے انہیں جواب دینا پڑے گا۔

سر ظفر اللہ کے حالیہ بیان جو ٹرینیڈاڈ کے علاقہ میں مسلمانوں کے اجتماع میں اس نے دیا ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ یہ شخص پاکستانی عوام کا نمائندہ نہیں ہے۔ اسے فوراً پاکستان کی نمائندگی سے برطرف کر دینا چاہیئے نیز صدر پاکستان کو اس اعلان کے متعلق اپنا اظہار خیال بہت ضروری ہو گیا ہے آپ نے گوجرانوالہ کے اے۔ ایس۔ آئی (ڈویژن اے) کے اس رویہ پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس نے ایک شخص ظہور الٰہی کو تھانے میں بلا کر محض اس وجہ سے بے عزتی کی کہ اس نے یہ کہا کہ میں مرزا قادیانی کو نہیں مانتا۔ یہ خبر سن کر مجمع میں ہیجان مچ گیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند ہونے لگے۔ مولانا نے کہا اگر کوئی قتل ہو جاتا تو اس کی ذمہ داری علماء کرام اور مجلس احرار پر ہی ڈال دی جاتی۔ جیسا کہ تحریک کے زمانے میں کوئٹہ کے ایک ڈاکٹر کے قتل کی ذمہ داری احرار پر عائد کی گئی حالانکہ اس وقت کوئٹہ میں مجلس احرار کا نام و نشان نہ تھا۔ بات صرف اتنی کہ مسلمانوں کے جلسہ عام میں ایک شخص سٹیج پر آ کر مرزا بشیر کی حمایت میں علماء کے خلاف بکنے لگا۔ مسلمانوں نے وہیں تکہ بوٹی کر دیا۔ آپ نے کہا کہ یہاں ہیڈ ماسٹر کے تھانیدار نے ایسی خطرناک جرأت کی ہے مگر علماء کرام نے بڑی صبر کر کے عوام کو قابو میں رکھا۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کئے گئے

پہلے ریزولیشن کے مطابق حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ سر ظفر اللہ کو پاکستان کی نمائندگی سے فوراً برطرف کر دیا جائے۔

دوسرے ریزولیشن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ملک میں فتنۂ انکار حدیث کے تدارک کرے۔

تیسرے ریزولیشن میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا کہ ایک مسلمان ظہور الٰہی کو اے ڈویژن کے اے۔ ایس آئی نے تھانہ میں بلا کر بے عزتی کی اور اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے مرزا قادیانی کی نبوت سے انکار کیا تھا حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اے ایس آئی کے خلاف تحقیقات کرائے۔

مرتب کردہ
بخشش الٰہی
کنفوری فارمیسی شالامار باغ — لاہور

ارکان جمعیت سے

"ترجمان اسلام" جمعیۃ علماء اسلام کا آرگن ہے اس کی ترسیع اشاعت آپ کا جماعتی اور دینی فرض ہے نیز اس کے چار صفحات بڑھانے کی تجویز زیر غور ہے تاکہ آپ کی کاروائیاں مفصل شائع ہو سکیں اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اپنے حلقہ سے اشتہار وغیرہ لے کر ادارہ کو بھیجیں تاکہ پرچہ اخراجات برداشت کر سکے۔

(ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا بنیادی مقصد صحیح اسلامی آئین کا نفاذ ہے

عیسائی مشنریوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ

——(مولانا غلام غوث ہزاروی کی پریس کانفرنس)——

گوجرانوالہ۔ مغربی پاکستان کے رکن مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ "جمعیت علمائے اسلام کا بنیادی مقصد صحیح اسلامی آئین کا نفاذ ہے" آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عالم اسلام میں باہمی روابط کا احیاء کیا جائے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جب تک مسلم ممالک انفرادی مفاد کی خاطر علیحدہ علیحدہ ٹولیوں میں منقسم رہیں گے ان میں اتفاق ناممکن ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ صدر ایوب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسلامی بلاک بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلامی بلاک موجود ہوتا تو امریکہ اور برطانیہ کو اسرائیل کو آلات حرب مہیا کرنے کی جرأت نہ ہوتی عائلی قوانین کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ کیا یہ مسلمانوں کی بدبختی کی انتہا نہیں ہے کہ وہ قرآن و سنت کے خلاف قوانین کے نفاذ کو عین اسلامی کہنے سے نہیں شرماتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قوانین مداخلت فی الدین ہیں اور اگر ان کو قومی اسمبلی منظور بھی کر دے تب بھی مسلمان ان پر عمل پیرا نہیں ہوں گے لیکن انہوں نے توقع ظاہر کی کہ قومی اسمبلی اس مسئلہ پر ازسرنو قرآن و حدیث کی روشنی میں غور کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ خدانخواستہ اگر موجودہ حکومت کو "غیر مسلم حکومت تصور" کر لیا جائے تو تب بھی مسلمانوں کے شخصی قوانین میں حکومت کو مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔

موجودہ آئین کی ترمیم و تنسیخ اور مجوزہ قومی محاذ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حیرت ہے کہ ان نعروں کے ساتھ لفظ اسلام سننے میں نہیں آتا۔ جب کہ قیام پاکستان سے قبل یہی جناب سہروردی علماء کو یقین دلایا کرتے تھے کہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کیا جائے گا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے وحدت مغربی پاکستان کے مسئلہ کو ایک انتظامی معاملہ قرار دیا اور کہا حکومت کو سندھ بلوچستان اور سرحد کے عوام کی ان جائز تکالیف کا ازالہ کرنا چاہیئے جو مذکورہ علاقوں کے مسلمانوں کو وحدت کے خلاف رائے قائم کرنے کا باعث بنتے ہیں

باقی صہ ۸

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

حضرت مولانا غلام غوث صاحب بھی بحیثیت رکن شوریٰ شریک اجلاس تھے!

پشاور: مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام سرحد شروع ہوا۔ اجلاس میں شریک حضرات۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزارہ مولانا عبدالحی صاحب شنکیاری ہزارہ۔ ڈاکٹر محمد ارزان صاحب ہزارہ۔ مولانا لطف الرحمن صاحب امیر ضلع مردان، مولانا عبدالقدوس صاحب ناظم اعلیٰ مردان، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب امیر شہر مردان، مولانا عبدالحنان صاحب مردان۔ مولانا اسلام الدین صاحب مردان مولانا عبدالعزیز صاحب مردان مولانا عزیز الرحمن صاحب امیر ضلع پشاور مولانا محمد شفیق صاحب چارسدہ، مولانا عبدالصمد صاحب، مولانا فضل مولیٰ صاحب مولانا ذکریا صاحب، مولانا قاضی فضل ربان صاحب۔ میاں فرزند شاہ صاحب مولانا قاضی عبدالسلام صاحب حکیم جمال الدین صاحب عبدالرحمن صاحب حاجی صدر نوشہرہ، مولانا عبدالسلام صاحب، نائب امیر ضلع پشاور، مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزی، مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری مہتمم دارالعلوم سرحد۔ مولانا محمد حسین صاحب امیر شہر پشاور مولانا حافظ عبدالرشید صاحب گل محمد خاں صاحب۔ نصر اللہ خاں صاحب۔ میاں احمد یار خاں صاحب ایڈووکیٹ قاری محمد یعقوب صاحب۔ مولوی محمد اللہ صاحب، مولانا جان محمد صاحب امیر ضلع بنوں۔ مولانا سکندر خاں صاحب نائب امیر ضلع بنوں۔ مولانا فضل غنی صاحب نائب امیر ضلع بنوں۔ مولانا محمد نواز صاحب ناظم ضلع بنوں۔ مولانا حمید اللہ صاحب نیازی ناظم اعلیٰ بنوں مولانا محمد یوسف صاحب کوہاٹ۔ مولانا نعمت اللہ صاحب، تعلیم القرآن کوہاٹ مولانا احمد حسن صاحب امیر ضلع کوہاٹ مولانا حبیب گل صاحب صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم ٹل شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب صدر المدرسین دارالعلوم ٹل۔ ڈاکٹر لطاف گل صاحب صدر نوشہرہ۔ صاحبزادہ عبدالباری صاحب مولانا غلام سرور صاحب نائب امیر مردان۔

تلاوت قرآن حکیم کے بعد امیر محترم مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے افتتاحی تقریر کی جمعیۃ علماء اسلام کے تاریخ۔ کارگزاری فرائض علماء وقت کی نزاکت پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا کہ مارشل لاء کے بعد ہم جمعیۃ علماء اسلام کی نشاۃ ثانی کرتے ہیں۔ اسی بنا پر جدید انتخاب ہونا چاہیے۔ آپ بغیر کسی تکلف اور آزادی کے نیا انتخاب کریں۔ چنانچہ مولانا سکندر خاں صاحب کے تجویز اور مولانا محمد امین صاحب۔ مولانا عبدالسلام صاحب۔ مولانا غلام سرور صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب اور تمام مجلس کے تائید سے بالاتفاق حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر منتخب ہوئے مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کے تجویز اور مولانا جان محمد صاحب کے تائید سے مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر منتخب ہوئے مولانا احمد حسن صاحب کے تجویز اور مولانا محمد حسین کے تائید سے مولانا عزیز الرحمن صاحب نائب امیر دوم منتخب ہوئے۔ مولانا عبدالقدوس کے تجویز اور مولانا لطف الرحمن کے تائید سے صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ مولانا عبداللہ جان کے تجویز اور مولانا سکندر خاں کے تائید سے مولانا مبارک شاہ صاحب ناظم مقرر ہوئے مولانا مبارک شاہ کے تجویز سے مولانا محمد حسین صاحب ناظم مقرر ہوئے ڈاکٹر محمد ہارون کے تجویز سے حافظ عبدالرشید امین مقرر ہوئے۔

بقیہ ۱۔ اسلامی آئین کا نفاذ

ان کو روکنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ وحدت مغربی پاکستان کے مخالف اور سیاسی نظریات میں اختلاف رکھنے والے پاکستان کے دشمن ہیں۔ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی سے متعلق سے بعض اصولی اختلافات ہیں۔

انہوں نے طلبا کے مظاہروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جتنے بھی کمیشن مقرر کئے ہیں ان کے فیصلے کے نتیجے میں اضطراب پیدا ہوا ہے اس پر مستزاد یہ کہ ان تمام فیصلوں کو حکومت طاقت سے منوانے کی کوشش کرتی ہے لیکن جب آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ تو پھر اس آگ کو بجھانے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی طلبا کی شکایات کو دور کیا جائے۔ مولانا ہزاروی نے غیر ملکی عیسائی مذہبی مبلغین کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر تشویش کا اظہار کیا حکومت سے ان پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مغربی پاکستان میں جمعیت کی دو ہزار شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور مشرقی پاکستان میں اکتوبر کے آخر تک شاخیں قائم ہو جائیں گی۔

(بحوالہ کوہستان)

جمعیت علماء اسلام راولپنڈی کا اہم اجلاس

جامع مسجد گنجمنڈی میں جمعیت علماء اسلام راولپنڈی کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت بقیۃ السلف۔ جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب میرواعظ کشمیر فاضل دیوبند۔ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت علماء اسلام بھی موجود تھے۔ جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی کے دور جدید کے لیے یہ خصوصی نیک فالی تھی کہ جمعیت کے چھبیس معزز اراکین میں سے اکیس اراکین موجود تھے۔ امیر جمعیت حضرت مولانا عبدالحنان صاحب کے ارشاد سے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی نے تلاوت قرآن سے کارروائی کی ابتداء کی۔ اور مندرجہ ذیل فیصلے عمل میں لائے گئے۔

(۱) مجلس شوریٰ کے معزز اراکین میں سے جن حضرات نے تحریری و عملی طور پر رکنیت مجلس شوریٰ کو قبول فرمایا ان حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جن حضرات کی طرف سے رکنیت قبول کرنے کا تحریری و عملی جواب نہیں آیا۔ ان سے مزید رابطہ قائم کیا جائے۔

(۲)۔ مرکزی جمعیت علمائے اسلام کے فیصلے کے مطابق نظام العلماء راولپنڈی کے بقیہ سرمایہ۔ رجسٹر و دیگر سٹیشنری وغیرہ بنام جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی منتقلی طے پائی۔

(۳) جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی کے لئے دفتر و ضروریات دفتر مہیا کرنے کا اختیار ناظم اعلیٰ صاحب کو دیا گیا کہ بمشورہ جمعیت ان ضروریات کو پورا کریں۔

(۴) طے پایا کہ جمعیت کی تنظیم جدید کی ممبر سازی کے سلسلے میں راولپنڈی کے حلقہ جات بنائے جائیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں جمعہ و درس کے موقع پر عوام کو جمعیت کی شمولیت کی تلقین کی جائے۔

جمہوریہ ساریہ حلقہ نمبر ۱ وارڈ نمبر ۴، ۵، ۶، ۲۰، ۲۲ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی

حلقہ نمبر ۲ ۔ وارڈ نمبر ۱۰ - ۱۱ ، ۱۲ - ۲۹ ۳۱ - ۳۲ کنوینر مولانا عبدالستار صاحب وموری محمد صادق بٹ صاحب۔ و منشی غلام صادق صاحب حکیم عبدالغنی صاحب مستری محمد حیات صاحب

حلقہ نمبر ۳ ۔ وارڈ نمبر ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ۔ قاری محمد امین صاحب و مولانا فضل حق صاحب مولانا محمد رمضان صاحب ناظم۔

حلقہ نمبر ۴ ۔ وارڈ نمبر ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۵ ۔ مولانا محمد دین صاحب ۔ خازن۔

حلقہ نمبر ۵ وارڈ نمبر ۷ ، ۲ ، مولانا غلام نبی میر ناسک سالار اعلیٰ۔ غلام نبی صاحب پہلوان۔

حلقہ نمبر ۶ وارڈ نمبر ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ ۔ صوفی عبدالرشید صاحب لودھیانوی۔ صوفی عبدالرحمن۔ قاری غلام محمد صاحب۔

حلقہ نمبر ۷ ، لالکرتی حضرت مولانا چن پیر شاہ صاحب بخاری۔

حلقہ نمبر ۸ صدر و پامر لائن حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی و مولانا حافظ غلام حیدر صاحب

حلقہ نمبر ۹ وارڈ نمبر ۲۳ ، ۲۴ شیخ فضل کریم صاحب۔ شیخ عبدالحق صاحب مولانا محمود شاہ صاحب مولانا عبدالہادی صاحب

حلقہ نمبر ۱۰ ڈھوک رتہ امرپال۔ مولانا عبدالغنی صاحب

حلقہ نمبر ۱۱ ۔ مسلم امرال۔ مولانا محمد قاسم صاحب

فیصلہ (۵) جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تمام اراکین مجلس شوریٰ کو مشورہ دیا کہ ممبر سازی کا کام اپنے اپنے حلقہ جات میں جلد از جلد شروع کر دیجیے تمام معزز اراکین نے حضرت ناظم اعلیٰ مرکزیہ کو نہایت جانفشانی سے کام کرنے کا یقین دلایا۔

فیصلہ (۶) محترم منشی غلام صادق صاحب کی تجویز پر جمعیت کی دفتری ضروریات پورا کرنے کے لئے ایک محصل اور ایک سفیر رکھنے کا فیصلہ ہوا۔

فیصلہ (۷) نیز یہ بھی طے ہوا کہ مجلس شوریٰ کے اراکین ماہانہ کم از کم ایک روپیہ چندہ مہیا کریں اور جو مزید چندہ عنایت کریں گے تو بعد شکریہ قبول کیا جائے گا۔ بعد از نماز عصر اسلام کی ترقی اور جمعیت کی کامیابی اور عالم اسلام کے لئے فلاح دارین اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم جمعیت کی صحت و تندرستی کے لئے دعائے خیر پر یہ مبارک اجلاس برخاست ہوا۔ محترم اراکین [illegible]

اہلِ وطن سے

جناب عبدالغفور ریاض ہوسٹ سنگ یمن

اے پاک سرزمین کے بے ہوش مکینو! — ہمسائے ہیں کس حال میں انکی تو خبر لو
مشغول شب و روز ہو تم عیش و طرب میں — کچھ فکر و تدبر کیلئے وقت نکالو
کیوں ہند میں کٹتے ہیں مسلمان بچارے — اوباشِ برہمن کو مزا اس کا چکھا دو
محمود کی مانند کفن باندھ کے سر سے — ہر اینٹ سے اس ملک کی ہر اینٹ بجا دو
پنہاں ہیں ابھی خاکِ مسلماں میں شرارے — اس آگ سے باطل کے نشیمن کو جلا دو
پیدا کرو پھر وہی ایثار کا جذبہ — ایمان کو تنویرِ اخوت سے جلا دو
ہم داغ ہیں اسلام کی پاکیزہ جبیں پر — اس داغ کو تم خونِ شہادت سے مٹا دو
ہے شانِ مسلمان یہی "فی الارض خلیفہ" — دین بیچ کے دنیا کی حکومت نہ خریدو
اللہ سے نصرت نہ ملے ہو نہیں سکتا — بس سنت و قرآن کو سینے سے لگا دو

بقیہ صفحہ ۴

ان مقاصد و نظریات کے ہوتے ہوئے ان سے سمجھوتہ ناممکن ہے۔ اس پر چند مخلصین ہوتے۔ ہمیں خطوط تھا کہ ہمیں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مودودی صاحب سے علیحدگی کرنے کے حق میں نہ ہو۔

جب یہ بات ان پر واضح ہوئی۔ تو سب نے دل کی گہرائیوں سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کیا۔ اسی وقت تنظیم کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے ارکان مولانا عبدالکریم۔ مولانا بشیر الدین۔ مولانا لطف الرحمن مولانا عبدالحسین خلفاء حضرت مدنی قدس سرہ مولانا شمس الاسلام صاحب مقرر ہوئے۔

بعث سے حفاظت اسلام اور علماء اہلسنت کے نام سے پہلے دو تنظیمیں ان لوگوں کی قائم تھیں۔ یہ لوگ نظام اسلام میں شریک نہیں ہوئے تھے وہ نظام اسلام کو مودودی پارٹی کو ایک جانتے تھے۔ طے ہوا کہ وہ اپنی تنظیمیں تبلیغی کام کے حد تک محدود کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ الحاق کر دیں گے۔ اور ضلع سلہٹ کے علاوہ باقی اضلاع کے علماء کو بھی تنظیم کے لئے دعوت دیں گے۔ وہاں سے ہم چھ بجے دن کو برہمن باڑیہ کے لئے روانہ ہوئے۔

برہمن باڑیہ میں خوش گوار تلمیذ حضرت علامہ شیخ انور شاہ مولانا تاج الاسلام سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ مولانا تاج الاسلام صاحب مشرقی پاکستان میں علم و فضل کے مرکز ہیں۔ عربی، انگریزی، بنگلہ تمام زبانوں میں ایک بڑے خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے حروف تحقیق اور عربی نثر۔ عربی گفتگو سے میں تو متاثر ہو کر رہ گیا ہے۔ راستہ میں معلوم ہوا کہ وہ شائستہ گنج کے قریب ایک جلسہ میں شرکت کے لئے گئے ہیں۔ ہمارے ایک رفیق مولانا قطب الدین صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ کشور گنج کو شائستہ گنج سے ان کے پاس بھیجا۔ چنانچہ آپ رات کے ایک بجے وہ ویٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں ہم ان کے منتظر تھے ان سے گفتگو ہوئی اور پھر رات کو ڈیڑھ بجے گاڑی میں برہمن باڑیہ تک اکٹھا سفر کیا۔ ہر موضوع پر مولانا نے اتفاق فرمایا۔ اور علماء کی اپنی تنظیم کی ضرورت کو پہلے سے زیادہ شدت سے محسوس کر رہے تھے۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نظام اسلام کے علماء سے بھی مشورہ کروں گا اور بعد از رمضان ۲۵ شوال کو میرے مدرسہ کا جلسہ ہے۔ اس میں تمام مشرقی پاکستان کے نمائندہ علماء کو دعوت دے کر وہاں سے تنظیم کی بنیاد رکھیں گے اور جمعیۃ علماء اسلام کی صحیح تنظیم کر کے مغربی پاکستان کے علماء کے ساتھ باقاعدہ ربط قائم کریں گے انہوں نے اپنے جلسہ میں مجھے بھی دعوت دی۔ اور میری صدارت میں جلسہ کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ جسے میں نے خوشی سے قبول کیا۔

برہمن باڑیہ مولانا کو اتارا۔ اور ہم نے ڈھاکہ کا قصد کر کے آگے کے لئے ٹکٹ حاصل کئے صبح نماز کے وقت ہم ڈھاکہ پہنچے۔

ڈھاکہ میں ۲۵ فروری کا یہ دن بہت مصروف گزرا۔ تین چار دن کی بے آرامی اور بے خوابی سے ہم کافی تھک چکے تھے۔ یہ جمعہ کا دن تھا غسل کیا۔ کپڑے بدلے اور پھر اپنا پروگرام سامنے رکھا۔ مولانا مصلح الدین صاحب صدر نظام اسلام مشرقی پاکستان سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ وہ بھی ہمارے موقف کے حامی تھے لیکن باقاعدہ علماء کی تنظیم کے لئے انہوں نے نظام اسلام کے بزرگوں سے مشورہ اور ان کو ہم خیال بنانا ضروری سمجھا۔ اس دن ڈھاکہ کی تین مشہور جوامع مساجد میں ہم تینوں کا الگ الگ پروگرام پہلے سے مرتب تھا۔ تینوں جگہ جمعہ کے بعد ہم سب کی الگ تقریریں ہوئیں۔ بعد ازاں الحاج فضلی دادا جی کے مکان پر دوپہر کا کھانا کھایا۔ جس کے لئے ہمیں پہلے سے مدعو کیا گیا تھا۔ وہاں سے فارغ ہوئے تو پریس کلب ڈھاکہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس اس دن کے لئے چار پانچ روز قبل بلائی گئی تھی۔

پریس کانفرنس میں جمعیۃ علماء کے مقاصد اور ہمارا مقصد سفر سب پیش کیا۔ ایک سوال کے جواب میں مودودی جماعت کے ساتھ اپنی لاتعلقی کا اظہار وضاحت سے کیا۔ نظام اسلام اور جمعیۃ کی مختصر تاریخ بیان کی۔

پریس کے نمائندگان کے مختلف سوالات کے جوابات دئیے۔ سیفٹی ایکٹ کی مذمت کی وغیرہ وغیرہ (پریس کانفرنس کی کارروائی اخبارات میں آچکی ہے) شام کو پریس کانفرنس سے فراغت کے بعد ایک جلسہ عام سے خطاب کرنا تھا۔ جو جامع مسجد ڈھاکہ میں بلایا گیا تھا۔ مغرب کے بعد ٹھیک چھ بجے جلسہ شروع ہوا۔ چونکہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے عشاء کے وقت ۸ بجے ہوائی جہاز سے سردار میر عالم خان لغاری کے ساتھ چلے جانا تھا۔ اس لئے ان کا مختصر بیان ہوا۔

مولانا نے صحابہ کرامؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاہدانہ کارنامے، حفاظت اسلام کے سلسلہ میں عوام کے سامنے پیش فرمائے۔

مولانا تو تقریر سے فارغ ہوتے ہی سیدھے ہوائی اڈہ کی طرف روانہ ہوئے اور احقر نے ان کے جانے کے بعد مفصل تقریر میں مسلم فیملی لاز اور دیگر مختلف مسائل پر روشنی ڈالی۔ الحمد للہ بہت کامیاب رہی۔ جہاں حضرت مدنی قدس سرہ ڈھاکہ میں مقیم رہتے تھے۔ اسی مکان پر احقر کی دعوت تھی۔ عشاء کے بعد وہاں کھانا کھایا۔ ہم خیال حضرات سب مدعو تھے۔ بہت دیر تک گفتگو ہوئی۔ آخر میں اپنی جائے اقامت مدرسہ اسلامیہ پہونچے اور یہ رات اپنے محبوب رفقا حضرت بنوری اور سردار لغاری کے بغیر اضطراب میں گزاری۔ صبح نماز کے بعد جناب نسیم صاحب نے چائے کی دعوت دی ان کے یہاں چائے پی کر سیدھا ۲۶ جنوری کی صبح کو لاہور کے لئے ایرپورٹ پر آیا۔ مدرسہ کے مہتمم اور مولانا مجیب الرحمن صاحب وغیرہ حضرات نے ہوائی اڈہ پر رخصت کیا۔ ٹھیک سوا آٹھ بجے جہاز اڑا۔ راستہ میں گیا۔ لکھنؤ اور دہلی کے شہروں کے اوپر سے اڑ کر فضا سے ان شہروں کو دیکھتے ہوئے لاہور کی طرف بڑھے یہ پوری روئداد ہوائی جہاز میں قلمبند کی گئی۔

لاہور ساڑھے بارہ بجے اتر کر بعد از نماز ظہر ایک اجتماع میں شریک ہوا۔ اور احباب کی محفل میں جس میں محترم جناب شیخ حسام الدین صاحب ڈاکٹر صابر ملتانی۔ علامہ خالد محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب اور مولانا محمد اقبال صاحب موجود تھے اپنی کہانی سنائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اقامت دین کی جدوجہد کی توفیق بخشے۔

میرا تاثر یہ ہے کہ یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔ اتحاد علماء اور علماء کی تنظیم کے لئے الحمد للہ سب تیار ہوئے اور بعد از رمضان انشاء اللہ ملک کے دونوں بازوؤں کے علماء کی باقاعدہ تنظیم عمل میں آجائے گی۔ مسلم فیملی لاز کی تنسیخ میں مشرقی پاکستان کے علما متحد العمل ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین

قارئین کرام

اس شمارے میں آپ کو اوقات رمضان شریف پرچہ کے اندر رکھ کر بھیجا جا رہا ہے اگر کسی قاری کے پرچہ میں سے نہ نکلے تو وہ اپنے ایجنٹ سے طلب کریں اس کو کیلنڈر کی شکل میں بنالیں۔ یا مناسب جگہ پر چسپاں بھی کر سکتے ہیں۔ فقط

خادم دفتر

ضلع کوہاٹ کے مسلمانوں کی اسلام دوستی

مودودیت کا خاتمہ

مولانا میاں خان صاحب ساکن ناکہ جمعیۃ کے مخلص کارکنوں میں سے ہیں۔ ان کی کوششوں سے کوہاٹ کے مسلمانوں پر خود ساختہ سکہ بند صالحین کی جماعت کی حقیقت واضح ہو گئی ہے اور بعض مخلص مسلمانوں نے جو خوشنما ٹائٹل کو دیکھ کر اس جماعت میں شامل ہو گئے تھے ان پر اصل چیز واضح ہونے پر اس جماعت سے بیزاری کا اعلان کر دیا ہے۔ چنانچہ مندرجہ جگہوں میں مندرجہ ذیل حضرات نے بیزاری کا اعلان کیا۔

دوآبہ میں حضرت مولانا حافظ محمد قدیر صاحب نے جو مودودی جماعت سے منسلک تھے اب انہوں نے استعفیٰ دے کر بیزاری کا اعلان کر دیا ہے۔

کاہی مولانا محمد شریف خان صاحب کچھ عرصہ ہوا اس جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ لیکن اصل حقیقت واضح ہونے پر انہوں نے مودودی جماعت سے استعفیٰ دے کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔

بانڈہ خزینہ میں محترم حافظ وزیر محمد صاحب۔ اور جناب حافظ نور محمد صاحب نے بھی مودودی جماعت کے ساتھ شامل ہوئے تھے لیکن ان پر حقیقت منکشف ہونے کی وجہ سے ہر دو حضرات نے بیزاری کا اظہار کر اس چیز کے اظہار سے متعلق خیال کیا ہمارے متعلق ترجمان اسلام میں شائع کر دیا جائے کہ ہمارا ایسی خود ساختہ اسلامی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

بلیمین کے ایک مخلص مسلمان حاجی صدیق احمد صاحب بھی اس جماعت سے مستعفی ہونے پر غور کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اخلاص کی قوت سے نوازیں اور اس دام تزویر سے بچائے۔ آمین۔

ملک سے عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو ختم کیا جائے

بکم جنوری۔ بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں سردار میر عالم خان صاحب لغاری اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب عام فرمایا اور مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ملکی قوانین جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہیں انہیں فوراً منسوخ کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان پر واضح کرتا ہے کہ مسلمانان پاکستان کسی صورت میں غیر اسلامی نظام کو قبول نہ کریں گے۔ لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ تمام مروجہ قوانین کو سنٹرل اسمبلی کے پہلے اجلاس کی قرارداد کے مطابق کتاب و سنت کے مطابق بنانے کے لئے علماء کا جلد از جلد بورڈ مقرر کر کے اس بات کا ثبوت دے کہ قومی اسمبلی کی قراردادیں فرضی نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں۔

(۳) یہ اجلاس عامۃ المسلمین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ معاشرہ کو اسلامی بنانے ملک میں اسلامی نظام برپا کرنے اور اسلام کی حفاظت کے لئے وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے اس کے ممبر اور رضا کار بنیں اور اس کے نظام کو مضبوط بنائیں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان اور خاص کر حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک کے اندر عیسائیوں کی خطرناک سرگرمیوں کو جن سے ملک بھر میں اضطراب ہے بند کرے اور اس سلسلہ میں ان کی سرپرستی اور تعاون کو ترک کرے ورنہ یہ پاکستان کے داخلی اور خارجی حالات کے لئے مہلک ثابت ہوگی۔

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام دین پور شریف

تحصیل خان پور

مورخہ ۱۰ جنوری کو اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

پیر زادہ میاں مسعود احمد صاحب۔ امیر

پیر زادہ میاں خلیل احمد صاحب نائب امیر

پیر زادہ میاں انیس احمد صاحب ناظم اعلیٰ

پیر زادہ میاں ریاض احمد صاحب نائب ناظم

میاں مشتاق احمد صاحب۔ سالار

مولانا محمد قاسم صاحب۔ خازن

اور اکیس ارکان پر مشتمل ایک مجلس عاملہ مقرر ہوئی۔

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کی طرف سے ایک اور مبلغ کی پیشکش

جہلم کے مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے ایک طالب علم مولوی رشید احمد صاحب ان چھٹیوں میں اپنے علاقہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اپنے گاؤں میں انہوں نے جمعیۃ کی تشکیل کر دی ہے اور اب گرد و نواح کے علاقہ میں ایک وفد کی صورت میں دورہ کر رہے ہیں۔ اور عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرا رہے ہیں۔ مرکز میں ان کے دورے کا پروگرام پہنچ چکا ہے جو بعد میں انشاء اللہ شائع کر دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ جہلم اور گجرات کے علاقہ میں دو مبلغ بڑے طوفانی دورے کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو مزید اخلاص سے نوازیں۔ آمین۔

انتخاب جمعیۃ العلماء اسلام صدر شاہ پور

امیر۔ مولانا عبدالرحیم صاحب صدر مدرس جامع حنفیہ

امیر دوم۔ ملک غلام جیلانی صاحب

ناظم اعلیٰ۔ محمد عبدالکریم خطیب مسجد حنفیہ۔

نائب ناظم۔ ملک محمد حیات صاحب انگوی

ناظم سوم۔ حافظ عبدالواحد صاحب۔

خازن۔ صوفی عبدالرؤف صاحب۔

سالار۔ ماسٹر محمد علم الدین صاحب۔

اس مسجد کی امداد کریں

جامع مسجد نئی بستی کی تعمیر شروع ہے چھت باقی ہے مسلمانان پاکستان سے اپیل ہے کہ اس غریب مسجد کے لئے چندہ دے کر مشکور فرماویں۔ اس میں ایک عربی مدرسہ بھی ہے جس میں بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ ایک خطیب حافظ بھی مقرر ہیں۔ ترسیل زر کا پتہ

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ایم۔ اے سیکرٹری مسجد ہذا۔ ڈاکخانہ نواب پور۔ بستی نئی لعل ضلع ملتان

فن قرأت کی کتابیں

امام القراء حضرت قاری رحیم بخش صاحب مدظلہم نے قرأت کے متعلق تمام کتابیں تصنیف کر دی ہیں۔ خواہشمند حضرات ذیل کے پتہ سے فہرست منگوائیں اور پھر کتب خرید کر مستفیض ہوں۔ صوفی عبدالستار صاحب خادم امام القراء و سول ایجنٹ ہفت روزہ ترجمان اسلام و خدام الدین۔ متصل مسجد

خاص مجربات

انیس الدماغ وکیل۔ ادیب۔ مدرس۔ صحافی اور طلباء کیلئے خاص تحفہ جو دماغی تھکان۔ نسیان کو دور کر کے قوت بخشتی ہے۔ پچاس گولی ۲ روپے ۲۵ پیسے۔

فولادی کثرت پیشاب۔ جوڑوں کو دل، دماغ، جگر، معدہ اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ پچاس گولی ۲ روپے ۲۵ پیسے

انیس الشباب مردانہ قوت کا بیش بہا خزانہ پچاس گولی۔ گیارہ روپے۔

ناسک جریان احتلام۔ سرعت انزال کے لئے اکسیر اعظم ۲۰ گولی چھ روپے۔

جملہ امراض کیلئے پتہ نوٹ کر لیں

دواخانہ انیس الغربا بیڈن روڈ لاہور

بودلہ ضلع جہلم میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

۱۷ شعبان۔ موضع بودلہ میں زیر صدارت مولانا محمد شریف صاحب ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب نے ملک کے دینی، قانونی اور اسلام کی اہمیت پر روشنی ڈالی اس کے بعد باتفاق رائے یہ قرارداد پاس ہوئی۔

(۱) اہالیان بودلہ کا یہ اجتماع عائلی قوانین کو صریحاً اسلام کے خلاف سمجھتا ہے اور حکومت پاکستان و ممبران اسمبلی سے اپیل کرتا ہے کہ ان کو علی الفور منسوخ کر کے پاکستان کے چہرے سے اس خلاف اسلام قانون کے بدنما دھبے کو دور کیا جائے۔ اجلاس بخیر و خوبی ہوا جس میں تبلیغی جمعیت کی مقامی ناظم نے تقریباً اڑھائی گھنٹے موجودہ حالات پر تبصرہ ہوتا رہا۔

اطلاع

مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ (رجسٹرڈ) کچہری روڈ ملتان شہر کا نواں سالانہ تبلیغی جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۷۳ء بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ شوال جمعہ، ہفتہ، اتوار کو باغ لانگے خاں ملتان میں ہونا قرار پایا ہے۔ جملہ احباب نوٹ رکھیں۔

مراسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب۔ ممبر اسمبلی۔ لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

بخدمتِ عالیہ میں حسب ذیل عرض کرتا ہوں۔ ازراہِ شفقت ترس فرمایا جائے

۱۔ میری عمر ۶۱ سال ہے نیز اسی طرح میری بیوی کی عمر ہے۔ اللہ کی مہربانی سے ہم پابند شریعت ہیں ہم نے اپنی نیک کمائی کی رقم حج کے لئے مخصوص کر رکھی ہے اور کئی سالوں سے ہماری درخواستیں ہر سال قرعہ اندازی کی لعنت سے ناکام ہو رہی ہیں اس سال رواں ۱۹۶۳ء میں بھی ناکام رہ گئے ہیں۔

۲۔ ہر سال ہزارہا تعداد میں درخواستیں ناکام ہو رہی ہیں اور اب درخواستوں کے انبار لگ چکے ہیں لیکن ان کے ختم ہونے کی کوئی امید نہیں ہے لہٰذا سب ناکام اشخاص ہر بردہ سرے اعلان تک غمزدہ ماتم کرتے ہی رہیں گے۔ مگر حکومت برطانیہ ایسا نہیں کیا کرتی تھی اب ہم ۵ دفعہ حج سے ناکام ہیں لہٰذا آپ کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا عرض پر غور فرما کر کوئی بہتر سے بہتر انتظام حتی الوسع تمام ناکام اشخاص کا فرما کر روز قیامت تک ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔

اس اپیل کا جواب بذریعہ ترجمان اسلام یا جس طرح مناسب ہو صادر فرمائیں تاکہ تمام ناکام عازمانِ حج کی تسکین قلب ہو سکے

والسلام ۔ خادم

کالے خاں ٹھیریار ریٹائرڈ صوبیدار۔
موضع سپلوال ڈاکخانہ بھگیاڑی براستہ چونڈہ
تحصیل پسرور ۔ ضلع سیالکوٹ

خیر المصابیح فی عدد التراویح

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کی بیس تراویح کے ثبوت میں بہترین تصنیف حضرات اکابر اہل حدیث کی بیس تراویح کے مسنون ہونے پر شہادتیں دوسرا ایڈیشن قریب الاختتام ہے آج ہی بامسخہ ۶۲ نئے پیسے کے ٹکٹ روانہ کر کے ایک نسخہ حاصل کیجئے دس سے زیادہ نسخوں کی خریداری پر ۳۳ فی صد رعایت۔

ہندو پاک کی مطبوعات کے ملنے کا واحد مرکز

مکتبہ رشیدیہ غلہ منڈی منٹگمری

مودودی صاحب کی مخالفت

دیدۂ عبرت کیلئے سرمۂ بصیرت

مودودی صاحب کے بعض متبعین جگہ جگہ علماء امت کی مخالفت پر پردہ ڈالنے کی یوں کوششیں کرتے ہیں کہ مودودی صاحب کی مخالفت تنہا مولوی غلام غوث صاحب کر رہے ہیں راقم الحروف ان کے اس شیطانی فریب کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے

مودودی صاحب کی تعلیم

(۱) مودودی صاحب خود لکھتے ہیں۔

"مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں۔ میں ایک بیچ کی راس کا آدمی ہوں۔ جس نے قدیم و جدید دونوں طریقہائے تعلیم سے کچھ کچھ حصہ پایا ہے اور دونوں کوچوں کی چل پھر کر دیکھا ہے۔"

ترجمان ماہ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

(گویا نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملا خطرۂ ایمان ہیں)

اور مودودی صاحب کے سابق وزیر اعظم جناب مولانا اصلاحی صاحب لکھتے ہیں۔

"میں یہ تو نہیں جانتا کہ مودودی صاحب نے کہاں پڑھا ہے ...... لیکن وہ نہایت ذہین آدمی ہیں نہایت قابل آدمی ہیں"

ترجمان مارچ نامعی ۱۹۵۱ء

(مودودی صاحب کی قابلیت میں کیا شک ہے کہ اصلاحی صاحب کو بیک بینی و دو گوش جماعت اسلامی کی "جنت" سے نکال باہر کیا)

اور خود جب مودودی صاحب سے سوال ہوا کہ آپ نے علم دین کہاں سے حاصل کیا تو اسے لاحاصل سوال کہتے ہوئے خود لکھتے ہیں۔

"یہ ایک لاحاصل سوال ہے کہ میں نے کس عالم سے فیض حاصل کیا ہے" (حوالہ بالا)

یہ تو ہے مودودی صاحب کی علمی سند اور اس علمی "راس المال" کے ساتھ اپنا مسلک یوں بیان کیا ہے۔

مودودی صاحب کا مسلک

(۱) "میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت کا پابند ہوں"

(حوالہ بالا)

(۲) میرا طریقہ یہ ہے کہ بزرگان سلف (جن میں صحابہ تابعین بھی شامل ہیں) کے خیالات اور کاموں پر بے لاگ تحقیقی نگاہ ڈالتا ہوں جو کچھ ان میں حق پاتا ہوں اسے حق کہتا ہوں اور جس چیز کو کتاب و سنت کے لحاظ سے یا (اپنی) حکمت عملی کے لحاظ سے درست نہیں پاتا اس کو صاف صاف نادرست کہدیتا ہوں۔" (رسائل و مسائل صفحہ ۵)

اور اس مختصر علم وسیع مسلک کے ساتھ آنجناب نے دینی مسائل میں وہ الحاد ایجاد کیا کہ پوری امت چیخ اٹھی اور سب ہی طرف سے مودودی صاحب کے ان ملحدانہ افکار پر ملامت دھتکار شروع ہو گئی تو مودودی صاحب بھی تاب مقاومت نہ لا کر یوں چیخ اٹھے اور آج سے گیارہ برس پہلے۔

(الف) اگر کوئی ایک فتویٰ یا اشتہار ہوتا تو میں شاید بادل ناخواستہ اس کی غلطیوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش میں کر گذرتا —— لیکن یہاں تو پاکستان سے لے کر ہندوستان تک ہر طرف فتووں اشتہاروں کی ایک فصل اگ رہی ہے جس میں اہل حدیث بریلوی دیوبندی سب ہی اپنے اپنے شگوفے چھوڑ رہے ہیں۔

(ب) پرانے پرانے دشمن متحد ہو گئے دیوبند بریلی گلے مل گئے پیروں اور وہابیوں میں اتفاق ہو گیا۔ اہل حدیث اور منکرین حدیث متفق ہو گئے۔ حد یہ کہ مولانا الیاس کی تبلیغی جماعت کے بعض مشائخ کو ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ جماعت اسلامی کی ساری برائیاں گنوا دیں جو ان کے خیال مبارک میں تھیں" ترجمان رمضان نامعی ۱۳۷۱ء

کیوں جناب! مودودی صاحب کی مخالفت صرف مولانا غلام غوث کر رہے ہیں یا پورا سواد اعظم ملت اسلامیہ؟ ع

شرم تم کو مگر نہیں آتی

خاکسار بدر الدجیٰ ملازم
ٹیلیفون کا بیج ہری پور ہزارہ

جمعیۃ علماء اسلام قلات کا اعلان

مکرمی! السلام علیکم۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ قلات ڈویژن کا مرکزی دفتر بھی قائم ہو چکا ہے۔ قلات ڈویژن کی تمام شاخوں کو بذریعہ ترجمان اسلام مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی روئداد۔ احوال وغیرہ سے پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں۔ نیز مرکز بھی متعلقہ ہدایات پتہ ذیل پر دیں۔

محمد سعدی ناظم دفتر ۔ نائب ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ۔ سریاب روڈ مدرسہ جامعہ شرقیہ مستونگ۔

نیز انجمن اصلاح معاشرہ کوئٹہ بحمدہ تعالیٰ اب جمعیۃ کی ہی شاخ بنا دیا گیا ہے اور اصلاح معاشرہ کے جملہ دیگر امور میں ایک خدمت یہ بھی ہے کہ بلا معاوضہ دینی مدارس کے لئے مدرسین معلمین مہیا کرنا اور بے روزگار علماء ۔ حفاظ قراء کو خالی اسامیوں پر مقرر کرانے کے لئے کوشش کرنا۔ اس سلسلہ میں جن مدارس والوں کو جس قسم کے مدرسین کی ضرورت ہو اور مدرسین کو جیسی ملازمت درکار ہو۔ جوابی لفافہ میں مفصل حال و شرائط پتہ ذیل پر لکھیں۔ ہم بلا معاوضہ یہ خدمت سرانجام دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن سے استدعا ہے کہ مارشل لاء سے قبل کے جملہ حسابات مکمل مرحمت فرمائیں۔ تاکہ جمعیۃ کی سابقہ خدمات کو مرتب کر کے شائع کر سکیں۔ والسلام

محمد سعدی نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن

ختم نبوت کی جماعتیں متوجہ ہوں

مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاپیاں (فارم) جن دوستوں کے پاس پہونچ چکے ہیں۔ وہ فارم پُر کر کے جلد انتخابات مکمل کر لیں اور ختم شدہ فارم رکنیت و معاونت کی کاپیاں معہ رقم فیس رکنیت وغیرہ ۳۰ رمضان تک دفتر مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان شہر بنام ناظم دفتر روانہ کر دیں۔ ۱۰۔ ۱۱ ۱۲ شوال ۔ جمعہ ہفتہ اتوار ختم نبوت کی مرکزی کانفرنس لاہور میں ہوگی اور ۱۱ شوال کو مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت کا انتخاب ہوگا۔

محمد علی جالندھری
صدر مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان شہر

اچھی زرعی زمین خرید کریں

جو دوست زرعی زمین بہت عمدہ خرید کرنا چاہیں وہ مجھ کو بذریعہ خط اطلاع دیں ضلع رحیم یار خان میں بہت اچھی زرعی زمین نہری مستقل سالانہ پانی والی میری معرفت خرید سکتے ہیں جن کو فارم نہ پہنچے ہوں ملتان خط تحریر کر کے منگوالیں

محمد علی جالندھری عفا اللہ عنہ
دفتر ختم نبوت ملتان شہر

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

قاضی خدا بخش ایڈیٹر و پبلشر پیشہ نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام مسجد (...) لاہور سے شائع کیا۔

اہم خبریں

○ مغربی پاکستان کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ صوبائی اسمبلی کی تمام کارروائی اردو میں ہوا کرے گی۔ حکومت کی اس کارروائی کو ملک کے ہر طبقہ نے پسند کیا ہے۔

○ گورنر مغربی پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ اسمبلی کا اجلاس ۸ مارچ کو شروع ہوگا۔

○ لاہور میں غلاف کعبہ کی ابتدا کا افتتاح ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ غلاف کعبہ کی روانگی کو ایک قومی جشن کے طور پر منایا جائے گا۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ چینی وزیر اعظم اپریل میں پاکستان کے دورہ پر آئیں گے اور راولپنڈی میں سرحدی معاہدہ پر دستخط کریں گے۔

○ مسٹر محمد علی بوگرہ وزیر خارجہ پاکستان پر دل کا دورہ پڑا۔ انہیں ڈھاکہ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ مگر وہ ہسپتال میں وفات پا گئے۔

○ مسٹر محمد علی بوگرہ کو ان کے آبائی قبرستان بوگرہ میں دفن کیا گیا۔ ان کی دو بیویاں اور ۴ بچے جنازہ کی آخری رسوم تک مرحوم کی میت کے ساتھ رہے۔

○ مسٹر محمد علی بوگرہ کی وفات پر سارے پاکستان میں تعطیل رہی اور سرکاری جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر بھٹو عارضی طور پر پاکستان کے وزیر خارجہ ہوں گے۔

○ تونس میں صدر بورقیبہ کے قتل کی سازش میں ۱۳ افراد کو گولی سے اڑا دیا گیا اور ۱۳ کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ تونس میں الجزائری باشندوں کے داخلہ پر پابندی جاری رہیگی۔

○ پاکستانی طلبا میں روزمرہ کی بےچینی اور ایجی ٹیشن کے پیش نظر بیگم محمودہ سلیم صاحبہ نے اعلان کیا ہے کہ اس کے اسباب کی تحقیقات کے لئے دو الگ الگ کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔

○ دہلی میں چڑیا گھر کے افسروں نے بندروں کو طرح طرح کے کرتب سکھانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر ان دنوں ایک بندر باقاعدہ سائیکل چلاتا ہے۔

○ وزیر خزانہ مسٹر مسعود صادق نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ مہرزادہ بہادر رنجانا نک دشمن عناصر کی قیادت کر رہے ہیں۔

○ حکومت کینیڈا نے اعلان کیا ہے کہ وہ پاکستان کو ۲۰ لاکھ ڈالر قرض دے گی۔ یہ قرضہ مشرقی پاکستان کے منصوبوں پر خرچ ہوگا۔

○ حکومت اٹلی نے پاکستان کو بجلی کے منصوبوں کے لئے ڈھائی کروڑ ڈالر قرض دینا منظور کیا ہے اٹلی یہ قرضہ دو قسطوں میں ادا کرے گا۔

○ لہاسہ میں بڑے پیمانہ پر چینی فوج جمع ہو رہی ہے اور جگہ جگہ توپیں نصب کی جا رہی ہیں۔ چین کے اس غیر معمولی اقدام سے دہلی میں کافی ہیجان پایا جاتا ہے۔

○ بھارتی مہاراجوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی تمام املاک جو سونے کی اشیاء پر مشتمل ہوں فوری طور پر حکومت کو بتا دیں۔

○ سرکاری حکم نے اعلان کیا ہے کہ خان عبدالقیوم خان نے ایبڈو کے تحت صدر پاکستان کو معافی کی درخواست دی ہے۔ لیکن دوسری طرف سابق وزیر مرزا الشمس الحق نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ اطلاع بالکل غلط ہے کہ مرزا صاحب خان عبدالقیوم کے خاص معتمد ہیں۔

○ خان عبدالقیوم نے تسلیم کر لیا ہے کہ سرکاری اطلاع درست اور انہوں نے صدر کے ایک حکم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔

○ ملک میں عام طور پر عبدالقیوم خان کی معافی کو افسوسناک قرار دیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ جس جماعت کے صدر اور "مرد آہن" کے کردار کا یہ حال ہو ان لوگوں پر اعتماد کرنا ملک اور قوم کو دھوکہ دینا ہے۔

○ مغربی پاکستان میں چلنے والی بسوں کی عام ہڑتال ۱۹ گھنٹے جاری رہی اور اس کے بعد حکومت نے ان کے مطالبات "عبوری امداد" تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ جس کے بعد ہڑتال ختم کر دی گئی۔

○ حکومت پولینڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی بھارت کو فوجی امداد دے گا۔

○ کہا جاتا ہے کہ مغربی جرمنی میں ہزاروں بچے اپنے والدین کی تلاش میں ہیں دوسری جنگ کے بعد پانچ ہزار چار سو ایسے بچے ہیں جو والدین کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس ۶ ہزار چھ سو ایسے بچے لاپتہ ہیں جن کو جرمنی کے والدین تلاش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو اب تک ایک لاکھ ۴۴ ہزار بچے مل چکے ہیں۔

○ امریکہ کے پاس جو فالتو غذائی اشیاء جمع ہو جاتی ہیں انہیں دنیا کے ایک سو ملکوں میں بھیجا جاتا ہے اور ان ایک سو ملکوں میں روزانہ تقریباً ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ افراد اسے استعمال کرتے ہیں۔

○ حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ سعودی عرب کی حکومت کو جیٹ طیارے اور عملہ کی تربیت کے لئے کاریگر بھی دے گا۔

○ ہندوستان نے امریکہ اور برطانیہ کو بھارت میں ہوائی اڈے تعمیر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ چار مغربی ملک بھارت کا فضائی دفاع کریں گے۔ اس وقت امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور برطانیہ کے طیارے بھارت پہنچ رہے ہیں۔

○ مغربی پاکستان میں اس وقت تقریباً ایک سو بڑے افسروں کے ریکارڈ اور املاک کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نااہل اور بددیانت ملازمین کو جبری طور پر ملازمت سے ہٹا دیا جائے گا۔

پرچہ نہ ملنے کی شکایت

بعض حضرات ہمیں شکایت کرتے ہیں کہ پرچہ وقت پر نہیں ملتا۔ ایسے حضرات سے عرض ہے کہ تمام پرچے منگل یا بدھ کو بپرد ڈاک کر دیا جاتا ہے۔ یہ دن مقرر ہیں ان سے آگے پیچھے روانہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر حضرات کی شکایات کی جب پڑتال کی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ پرچہ تو باقاعدہ جاتا ہے اس لئے آپ اپنے پوسٹ مین۔ متعلقہ ڈاکخانہ اور جنرل پوسٹ آفس سے بھی بذریعہ خط شکایت کریں۔ جن حضرات کو تواتر کے پرچہ نہ ملا کرے وہ فوراً دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے نام شکایتی خط بھیج دیا کریں۔ ان کو پرچہ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ لیکن اپنا خریداری نمبر اور تاریخ پرچہ لکھنا ضروری ہے۔

(ناظم دفتر)

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علماء کرام میں مصالحت

مورخہ ۲۴ شعبان المعظم کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب دارالعلوم ربانیہ و مولانا عبدالغنی صاحب مہتمم ربانیہ نے حضرت سید اسمٰعیل شاہ صاحب خطیب جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ سے دوبارہ تنازعہ مسئلہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید پر گفتگو کی چنانچہ مولانا اسمٰعیل شاہ صاحب نے فرمایا کہ میرا عقیدہ اس معاملہ میں جمہور علماء اہلسنت والجماعت و حضرات علماء دیوبند کے مطابق ہے اور کتاب خلافت معاویہ و یزید مصنفہ جناب محمود احمد صاحب عباسی مقیم کراچی کے ان مضامین سے جو جمہور اہلسنت والجماعت اور حضرات علماء دیوبند کے خلاف ہیں میں ہرگز متفق نہیں ہوں۔ میرا عقیدہ اہل بیت کے متعلق وہی ہے جو حضرات علمائے دیوبند کا ہے اور میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں کسی کو معتبر اور افضل نہیں سمجھتا۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث موصوف نے مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی اور مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کو بلا کر حضرت شاہ صاحب سے بالمشافہ گفتگو کرائی جس پر ہر دو حضرات نے خوشدلی سے اس بحث کو بند کرنے کا یقین دلایا اور فرمایا اگر ہم سے حضرت شاہ صاحب کے حق میں کوئی زیادتی ہو گئی ہو تو ہم ان سے معذرت خواہ ہیں۔ اس مرحلہ پر حضرات علمائے کرام نے بغلگیر ہو کر اس تصفیہ کو ختم فرمایا اور بطور ثبوت دستخط فرما دئے۔

(دستخط) مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی خطیب غلہ منڈی ٹوبہ۔ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مہتمم جامعہ مدنیہ حنفیہ ٹوبہ۔ حضرت مولانا حمید محمد شاہ صاحب مکی

صلاجیت اعلیٰ کوالٹی آ گئی ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے دواخانہ فیض عام بفہ کی صلاجیت اعلیٰ کوالٹی کی دفتر ترجمان اسلام میں پہنچ گئی ہے۔ جس کا نرخ دو روپے فی تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے۔ یہ پیشاب کی کثرت۔ رقت۔ کمزوری اعصاب۔ چوٹ لگنے۔ ہڈی ٹوٹنے اور سردی لگنے کے لئے اکسیر ہے۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

اس کے علاوہ

آنکھوں کی خارش۔ پانی بہنا۔ وجع المفاصل۔ چنبل۔ بواسیر۔ دمہ۔ پرانا بخار مستورات کی مخصوص بیماریاں۔ اٹھرا (کہ بچے مر جایا کریں) اولاد نرینہ۔ اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ تمام امراض کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں۔

اس پتہ سے طلب فرمائیں

ناظم ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد شاہ محمد غوث لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ حکیم، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ - ۱۳ جمادی الآخر سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق یکم نومبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۲

مطالعہ یادگار شہیداں ... خواجہ فیروزالدین کاشمیری

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس

حضرت مولانا درخواستی مدظلہ دوبارہ امیر منتخب ہو گئے

اہم تجاویز

۲۸ - اکتوبر ۱۹۶۳ء کو اعلان کے مطابق ۹½ بجے صبح شیرانوالہ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس شروع ہوا جس میں کراچی - سندھ - ریاست بہاولپور - جنوبی پنجاب - شمالی پنجاب - سرحد - ماورائے سرحد اور بلوچستان کے علماء کرام اور مرکزی ارکان نے شرکت کی -

ارکان و مندوبین کی تعداد تقریباً دو سو تھی - اجلاس حضرت درخواستی امیر جمعیۃ کی صدارت میں شروع ہوا - تلاوت قرآن پاک کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں حکیمانہ انداز سے ملک کی صحیح خدمت اور علمی کاموں کی ترغیب دی گئی

آپ کے بعد ناظم مرکزی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے گزشتہ پندرہ ماہ کی رپورٹ سنائی - پھر سب سے پہلے حضرت لاہوری قدس سرہ - حضرت ملیجوی قدس سرہ اور مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کی وفات پر ان کے پسماندگان اور متعلقین سے اظہار ہمدردی اور حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب - اور اہلیہ مولانا عبدالحنان صاحب کی وفات کے سلسلہ میں تعزیتی قرارداد پاس ہوئی اور دعا کی گئی - جس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

امیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی - نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی - نائب امیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب لاہور - ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی - ناظم مولانا حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنی قدس سرہ - ناظم مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ خازن - مولانا محمد اکرم صاحب سلطان فونڈری -

پہلے دن کی قراردادیں

۱ - جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس لاؤڈ سپیکر پر عام پابندی کے آرڈی ننس کی مذمت کرتا ہے - کسی بھی جمہوری حکومت میں نشر و اشاعت کے ذرائع و وسائل پر پابندی لگانا عوام کے بنیادی حقوق کو سلب کرنے اور رائے عامہ اور عوامی جذبات کو بری طرح پامال کرنے کے مترادف ہوتا ہے - درس قرآن اور جمعہ کے خطبات پر یہ پابندی دینی تقاضوں کے سراسر خلاف ہے - بنابریں یہ اجلاس گورنمنٹ مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سنجیدگی سے اس فیصلہ پر نظرثانی کر کے اس آرڈی ننس کو واپس لے ورنہ اس سے عوامی ردعمل اور اس کے نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی -

۲ - جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا یہ مرکزی اجلاس اپنا فرض سمجھتا ہے - کہ حکومت پاکستان پر واشگاف الفاظ میں یہ واضح کر دے کہ پاکستان کا بقاء و استحکام صرف اور صرف اسی طرح ہو سکتا ہے - کہ اسلام کے سادہ اور پیارے فطری اصول یہاں رائج اور کتاب و سنت کے قوانین نافذ ہوں - قرآنی احکام کی روشنی میں سربراہ مملکت نماز - زکوٰۃ اور روزے کی پابندی کرائے اور حج سے تمام پابندیاں اٹھا دی جائیں -

سینماؤں - چکلوں - شراب خانوں کو فوراً بند کر دیا جائے - زنا کے تمام اقسام کو خلاف قانون اور عریانی فحاشی اور بے پردگی کی وبا کو ختم کر دیا جائے -

۳ - یہ اجلاس پاکستان میں بے دینی کی ترقی اور اسلام سے بے اعتنائی کے روز افزوں رجحانات پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے - خاص کر سود لینے، دینے کے سلسلہ میں جس کو قرآن پاک نے خدا و رسول سے اعلان جنگ قرار دیا ہے -

حکومت غلام محمد بیراج - گدو بیراج کی زمین اور ہر اس قطعہ اراضی پر جو وہ قسطوں پر دیتی ہے سود وصول کرتی ہے - جو ایک مسلمان حکومت کے لئے انتہائی شرمناک ہے - اور اب سود کو منافع کے لفظ سے تعبیر کر کے حرام خوری کو چھپایا جا رہا ہے -

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ طریق کار فوراً تبدیل کر دیا جائے تاکہ مسلمانوں کو اس قسم کے لین دین میں حکومت کی سود پسندی آڑے نہ آئے

اجلاس ۴ بجے شام کو عصر کی نماز کے لئے برخاست ہوا - جو کل رات تک جاری رہے گا -

نوٹ : اجلاس ابھی تک جاری ہے اس لئے اس کی مکمل کارروائی آئندہ کے شمارہ ترجمان اسلام میں شائع کی جائے گی - انشاء اللہ تعالےٰ (ناظم دفتر)

نسیم اختر صاحبہ قریشی۔ ملتان

ایک دردمند خاتون کے رشحاتِ قلم

جوانہوں نے اپنی مغرب گزیدہ بہنوں کی بے راہ رویوں پر رقم فرمائے

(کمال)

"اسلام نے عورت کو اس بلند مقام سے نوازا ہے جس کے بعد کسی اور بلندی کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے اسلام سے پہلے معاشرہ میں عورت کا کیا مقام تھا، اگر اس پر تاریخی نظر ڈالیں۔ تو انسانیت اس کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے سسک اٹھتی ہے اور روح آدمیت کانپ جاتی ہے۔

ہندوستان میں تو شوہروں کے پہلو بہ پہلو عورتوں کی جو بھی ناگفتہ بہ حالت رہی ہے وہ تاریخ کے کسی طالب علم سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن ایران، روم اور مصر کی مدعی تمدن قوموں میں بھی، عورتوں کی حیثیت ایک بکاؤ مال سے زیادہ نہیں تھی۔ جزیرہ نمائے عرب میں تو اس کی پیدائش تک کو اپنے لئے عار سمجھا جاتا تھا اور بسا اوقات باپ خود اپنے ہاتھوں سے معصوم بچی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر آیا کرتا تھا

"واذا الموؤدت سئلت، بای ذنب قتلت"

جور وجفا کا ایک عہد طویل عورت پر گذرا، اور انسانوں میں سے کسی بھی بڑے سے بڑے عالم فلسفی۔ فاتح اور دانا کو یہ خیال نہ آیا کہ انسانیت کے اس نصف بہتر کو اس کی حیثیت واہمیت کے مطابق مرد کے ہم دوش مقام دیا جائے اس کی مظلومترین زندگی کا ازالہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ حق وانصاف کا سلوک کیا جائے۔

والدین کے گھر میں لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکی ایک ہیچ وکمتر شے تھی۔ بھائیوں کی نظر میں وہ نظرانداز کردہ جانے والی ہستی تھی، اور خاوند کے لئے تو اس کی حیثیت محض ایک جوتی کی سی تھی کہ جب چاہا پہن لیا، جب چاہا اتار دیا، اور جب چاہا بدل دیا۔ وہ بیچاری گھر وں میں محض ایک ادنیٰ خادمہ، عشرت گاہوں میں عیش پرستیوں کا ایک کھلونا اور بازاروں میں بیچی جانے والی ایک جنس ‫ ‬ بن کر رہ گئی تھی۔ تاآنکہ رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور فاران کی چوٹیوں سے ایک نیا آفتاب عالم تاب طلوع ہوا۔ جس نے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں کھوئے ہوئے اور بھٹکتے ہوئے قافلۂ انسانیت کے لئے منزل مقصود کی طرف جانے والی راہیں روشن و منور کردیں۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

عورت کو بھی رحمت عالم کی جناب سے وافر حصہ ملا۔ اس کی کھوئی ہوئی نسائیت اسے واپس دلائی گئی، معاشرہ کے ایک اہم فرد کی حیثیت سے اس کا مقام متعین کیا گیا۔ وہ باپ کی میراث میں حصہ دار بنی، وہ والدین کے حق میں ایک ایسی نوید مسرت بنائی گئی جس کی نگہداشت ودلجوئی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے وہ بھائیوں کی شفقت کی مستحق قرار دی گئی۔ وہ خاوند کے لئے ایک ایسا تحفہ وامانت کہی گئی ہے جس کے ساتھ حسن سلوک سب سے بڑی نیکی ہے۔ جس کے حقوق کی ادائیگی واجبات دین میں سے ہے زندگی کی رفیق، گھر کی ملکہ، اور معاشرہ کی اہم رکن۔ چنانچہ وہی عورت جو کچھ عرصہ پہلے ذلت وپستی کے عمیق گڑھے میں پڑی ہوئی تھی، دفعتاً اوج ثریا پر جا پہنچی۔ اسلام کے اولین معاشرہ میں رسالت مآب کے صحابیوں کے پہلو بہ پہلو اس قدر ومنزلت کے ساتھ صحابیات کا نام بھی آتا ہے۔ حضرت خدیجہ رض، حضرت عائشہ رض، حضرت صفیہ رض، حضرت خولہ رض وغیرہن، ہزار ہا نام ہیں، جو تاریخ اسلام کے زرین وقابلِ فخر نام ہیں۔ یقیناً عورت کو انسانیت کے اس نئے قافلہ میں، خاتم النبیین ورحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت وہ مقام ارفع مل گیا، جس کے بعد کسی اور بلند مقام کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور جس کی وہ حقیقتاً مستحق تھی۔

مگر آج کی جدید مسلمان عورت ان عطا کردہ حقوق اور احسانات کا کیا عوض دے رہی ہے۔ آہ! وہ کوشاں ہے کہ وقار وتمکنت کی جو زندگی اسلام نے اسے دی ہے اور غیرت وحیا کا جو درس اسے ان بزرگ خواتین نے دیا، وہ ترک کر کے نمود ونمائش کے بازار میں لاکر اپنے آپ کو چوراہے پر کھڑا کردے۔ امریکہ اور یورپ کی زوال آمادہ اور اخلاق باختہ تہذیب کا نمونہ بن کر، اسلام کی تہذیب کو رسوا کردے۔ ایک صحیح مسلمان خاتون کے بجائے ایک نمائشی اور تھرڈ کلاس عورت بن کر گذرگاہ عوام کی رونق ہوجائے جیسا اس شوق فرسودہ میں ‫ ‬ اس کی حیثیت ختم ہو کر ہی رہ جائے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

کیا میری شوقین بہنیں، نیرہ سلطانہ اور نسیم یعقوب کے دردانگیز حادثات وواقعات میں اپنے لئے کوئی درس عبرت نہیں پاتیں۔ کیا وہ آئے دن اخبارات میں جبر واغوا کے حالات نہیں پڑھتی رہتی ہیں، کیا وہ سچے دل سے کہہ سکتی ہیں کہ مخلوط تعلیم گاہوں میں ان پر پڑنے والی نگاہیں، شرارت سے خالی ہوتی ہیں۔ کیا بازاروں میں ان کا بے پردہ اور بلا ضرورت گھومنا پھرنا خود ان کی شخصیت کو سبک اور بے وقعت بنا دینے والا نہیں؟ کیا انگلینڈ کے تازہ سکینڈل، کیلر پروفیوسیو، نے ان کی عقلیں گم کر دیں؟ دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ، آزادی نسواں کے گہوارہ اور مہذب ترین ملک میں کس حیثیت کو پہنچا دیا ہے۔ رنگ وروغن کی جس زندگی کی طرف وہ تیزی سے بھاگ رہی ہیں۔ اس کی قدر کتنے دن کی ہے، یہ یورپ وامریکہ کی ان خودکشی کرنے والی مایوس خواتین سے پوچھے جو وقت کی سب سے زیادہ آزاد، مشہور ومعروف اور دولت مند عورتیں تھیں۔

یاد رکھیے امریکہ اور یورپ میں مرد، عورت کی نگہداشت اور رفاقت کی ذمہ داری سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ عورت خود اپنے اور اپنے بچوں کی کفیل ہے۔ چند متقدر خاندانوں کو چھوڑ کر عام حالت یہ ہے کہ بے سہارا عورتوں اور بچوں کی کفالت خیراتی اور عوامی ادارے کر رہے ہیں۔ اور انہیں محنت ومزدوری کی زندگی گزار کر اپنے بقیہ ایام عمر بسر کرنے پڑتے ہیں، بڑی سے بڑی شہرت یافتہ خاتون چند سالوں میں ہی گمنامی کے دھندلکوں میں ڈوب جاتی ہے آپ کے ملک میں بھی مرد اب اس ذمہ داری سے پہلو تہی کرنا چاہتا ہے۔ عائلی قوانین اسی رجحان کا پیش خیمہ ہیں۔ آپ قانون کے اس خوش نما حلقہ میں خود کو آزاد تصور کرتی رہیں گی اور مرد اپنی ہوا کوشیوں کے لئے آپ سے بے پروا ہو جائے گا۔

خدارا سوچیے کہ آپ کے قدم کس غلط سمت کو اٹھ رہے ہیں۔ اٹھیے، ہوش میں آئیے۔ اسلام کے عطا کردہ حقوق کے لئے لڑیے اسلامی زندگی کو اپنایے۔ اسلامی خطوط پر اپنی تربیت کیجئے اور اسی ہتھیار سے اپنا لوہا منوائیے۔

یہی مسلمان عورت بن کر ہی آپ دنیا میں باعزت زندگی بسر کر سکتی ہیں، اور اس طرح اللہ کی خوشنودی بھی آپ کو حاصل ہو جاتی ہے جو دنیا و آخرت میں کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔

لکل داءٍ دواءٌ وعند اللّٰہ شفاءٌ (حدیث)

آج کا یاد کیا ہوا پرسوں نہ بھولے

طالب علموں۔ کلرکوں۔ وکیلوں۔ مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ۔ برہمی ہلیلہ۔ بادام ودیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے۔ دل ودماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں۔ ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے فیس خوراک ۵۰/۱۲ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء کھرڑ پکا
(مغربی پاکستان)

۴۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
نومبر ۶۳ء

اسمبلی کا آئندہ اجلاس اور ہمارے ملکی و ملی معاملات

...بعد ۲۵ نومبر سے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی ...ہو رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس اجلاس ...تنازعہ فیہ امور طے ہو جانے چاہیئے۔ جو ...ہیں سیاسی عدم استحکام کا باعث بنے ...افسوس یہ ہے کہ اس وقت عوام کے سامنے ...نہیں ہے۔ داخلی مسائل کا یہ عالم ہے ...ہیں، نہ خواص۔ نظم و نسق کے تمام شعبے ...یوں کا شکار ہیں۔ خود غرض، بدقماش اور ...عناصر سر اٹھاتے چلے جا رہے ہیں۔ ...اخلاقی و بددیانتی کی فضا عام ہے اور ...چور، اچکوں اور لوٹ مار کرنے والوں کا ...بار ہا ہے۔ بے اعتمادی کا یہ عالم ہے ...اور اغوا کی وارداتوں کو حوالۂ حکام کرنے ...مرتکب بدمعاش افراد کی معرفت کچھ دے دلا کر ...جاتے ہیں۔ اقتصادی اور معاشی اعتبار سے ...قطعاً کوئی اطمینان حاصل نہیں ہے۔ نچلے ...درجہ کے ملازمین، محنت کار و فن کار موجودہ ...اور معاوضہ پر اپنی گذر بسر نہیں کر سکتے۔ ...کے افراد اپنا معیار زندگی اپنے ماحول ...قائم نہیں رکھ سکتے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ...آدمی کے حوصلے اور ولولے مایوسی کا شکار ...اور بددیانت افراد، اپنے ہاتھ ادھر ادھر ...میں لگ جاتے ہیں۔ اعلیٰ سوسائٹی کے افراد ...زندگی اتنا اونچا کر لیا ہے کہ بڑی سے بڑی ...کی خواہشات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ ...ہے کہ ناجائز استحصال زر کا ہر طرف زور ...قانون کو دھوکا دے کر ہر سرکردہ شخص ...کرنے پہ تلا ہوا ہے۔

...اور اخلاقی حالت جس طرح روبہ زوال ...سے پوشیدہ نہیں ہے، ایک مسلمان کی حیثیت ...میں اب بہت تھوڑی سی جان رہ گئی ہے۔ ...زدہ افراد تہ و بالا کرنے میں منہمک ہیں ...سے نت نئے نظریات اور شوشے آتے ...رہتے ہیں اور نوجوانوں کے ذہنوں کو ...ہتے ہیں۔ بیشتر مذہبی جماعتیں اپنی فرقہ بندیوں ...کرنے میں لگی ہوئی ہیں اور مختلف عنوانات ...نام نہاد مذہبی جذبات برانگیختہ کر کے ...کے خلاف صف آرا کر رہی ہیں۔ سیاسی ...نقطۂ نظر سوائے اس کے کچھ نہیں رہ گیا ہے

کہ اپنی مخالف جماعتوں پر اتہام تراشی کرتی رہیں اور حکومت کے ہر اقدام کو اپنے انتقام کا نشانہ بناتی رہیں۔ خود حکومت کا یہ حال ہے کہ اس کی تمام تگ و دو اپنے حریفوں کو ناکام بنانے میں صرف ہو رہی ہے۔ حکومت کی موافق و مخالف جماعتوں کا ایک ہی کام رہ گیا ہے کہ ایک دوسرے کو نیچا دکھاتی رہیں۔ یہ ساری افراتفری صرف اس لئے ہے کہ ملک کے سیاسی خطوط واضح نہیں ہیں۔ حکومت جو کچھ کرنا چاہتی ہے اور جس پیمانہ پر کرنا چاہتی ہے، وہ بھی اس کی صاف صاف وضاحت نہیں کر دیتی ہے اور مخالف جماعتیں جو کچھ چاہتی ہیں اور جس انداز سے چاہتی ہیں وہ بھی واضح طور پر ظاہر نہیں کرتی ہیں، ایک لفظ جمہوریت ہے جسے ہر گروہ پیٹتا چلا جا رہا ہے۔ بعض افراد اور جماعتیں اس کے ساتھ اسلام کا پیوند بھی جوڑ دیتی ہیں۔ حکومت کی موافق و مخالف جماعتیں رات دن ایک دوسرے پر گھات لگائے بیٹھی ہیں، خود حکومت ہر آن اپنے استحکام کی جدوجہد میں مصروف ہے، اس کا یہ نتیجہ ہے کہ عوامی زندگی کی ہر سطح پر مفسد، بداندیش، بددیانت اور غنڈہ عناصر ابھر آئے ہیں اور عوام کی زندگی کو اجیرن بناتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح ملک کی خارجہ پالیسی کا حال ہے۔ ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہو سکی ہے کہ بھارت کے ساتھ یورپ و امریکہ کی حالیہ روابط و دوستی کی روشنی میں، پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کے کون سے خطوط متعین کرنا چاہتا ہے۔ کشمیر کے مسئلہ کو اب وہ کس طرح حل کرنے کا خواہشمند ہے۔ مذاکرات ہی مذاکرات ہیں جو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ ہمارے قائدین حکومت کیے چلے جا رہے ہیں۔

یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے کہ امریکہ اور اس کے حلیف بھارت کو فوجی امداد دینا ہرگز بند نہیں کریں گے اور نہ اس میں کوئی کمی کریں گے۔ ساتھ ہی اسی تناسب سے وہ پاکستان کو بھی فوجی امداد نہیں دیں گے۔

امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں کی دی ہوئی سابقہ امداد ہمارے معاشی اور اقتصادی مسائل کا حل ثابت نہیں ہوئی۔ بلکہ ملک پہلے سے کچھ زیادہ ہی اقتصادی جدوجہد تلے دب گیا ہے۔

روس بھی بھارت کی امداد سے اس وقت تک ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔ جب تک وہ ہندوستان میں پھیلے ہوئے اشتراکی عزائم سے مایوس نہیں ہو جاتا ہے۔

عرب اتحاد میں روڑے اٹکانے اور ملائشیا کے قیام سے یہ بات نمایاں ہو گئی ہے کہ برطانوی، امریکی بلاک کسی حالت میں بھی مسلمانوں کو مشرق کی سیاست میں آگے نہیں بڑھنے دینا چاہتا، اور وہ ہر حال میں اسلامی ممالک کی سیاست کو یا تو اپنے تابع رکھنے کے درپے ہے یا پھر جمود و تعطل اور انتشار و ابتری میں پڑے رہنے دینے کا ساعی ہے۔ کشمیر کے مسئلہ کا الجھاؤ بھی انہیں بدعزائم کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

چین مشرق کی ایسی بڑھتی ہوئی طاقت ہے جس سے قدیم و جدید استعماری قوتیں خائف ہیں۔ اسی طرح ناصر اور اس کا مصر، عرب افریقہ اور ایشیاء کے مسلم ممالک کے آزاد و ترقی پذیر مستقبل کا وہ نقیب ہے جس سے مشرق و مغرب کی صلیبی قوتیں اور ان کا ساختہ پرداختہ اسرائیل لرزہ براندام ہے۔ یقیناً ان سیاسی قوتوں کا اب کوئی مستقبل نہیں ہے جو فرنگیت کے پروردہ ہیں۔ پھر اشتراکیت کا چیلنج بھی درپیش ہے، جو بالآخر مسلمانوں کی اسلامیت کا ہی حریف آخر بننے والا ہے۔ ان نازک حالات میں کسی ملک کی خارجہ پالیسی کا گومگو رہنا سخت خطرات کا باعث بن سکتا ہے۔

قومی اسمبلی کا آئندہ اجلاس اگر متذکرۃ الصدر پیش آمدہ داخلی اور خارجی معاملات کے بارے میں کوئی قطعی اور فیصلہ کن اقدام پر حکومت اور اس کے موافق و مخالف گروپوں کو آمادہ کر سکا۔ اور آئندہ کے لئے واضح خطوط متعین کیے جا سکے۔ تو یقیناً یہ ملک و ملت کی سب سے بڑی خدمت ہوگی۔ بے اعتمادی اور عوام کے مسائل سے بے توجہی کی جو حالت اس وقت پائی جاتی ہے اُسے ختم ہو جانا چاہیئے۔

ہمارے خیال میں اولاً حکومت اور متعلقہ تمام سیاسی گروہوں کو اس بات پر متفق ہو جانا چاہیے کہ، اس ملک میں سلف صالحین کی اختیار کردہ تعبیرات کے مطابق، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی حاکمانہ بالا دستی قائم رہے۔

نیز تمام مروجہ قوانین کو شریعت محمدیہ کے مطابق بنا ڈالنا چاہیے۔ اس طرح ملکی نظم و نسق میں جو خرابیاں، بدعنوانیاں اور بے اعتدالیاں کثرت سے راہ پا گئی ہیں۔ ان کے ازالہ کے لیے۔ حکومت اور تمام سیاسی جماعتوں کو متحدہ طور پر کام کرنا چاہیئے، تاکہ ان کے اختلافات سے حوصلہ پا کر، بددیانت افراد اپنی من مانی نہ کرنے پائیں۔

ملک سے بداخلاقی، فساد، شرانگیزی، چوری، اغوا، ڈاکہ زنی اور اسی قسم کی عام وارداتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے بھی۔ حکومت اور تمام موافق و مخالف سیاسی جماعتوں کو، باہمی تعاون سے کام کرنا چاہیئے۔

البتہ جہاں تک ملک میں سیاسی تبدیلیاں لانے کا تعلق ہے اس کے لئے آئینی جنگ کا میدان کھلا ہے اور اس میں ہر جماعت قسمت آزمائی کرتی رہے۔ لیکن دین، ملک اور ملت کی وفادار رہتے ہوئے اور ان کی بہی خواہی کرتے ہوئے۔

ہمیں توقع کرنا چاہیئے کہ ہمارے سرکردہ افراد قومی اسمبلی کے آئندہ ڈھاکہ والے اجلاس میں، تمام حالات کا ہمارے پیش کردہ نقطۂ نظر سے جائزہ لیں گے اور پاکستان کے عوام کی بہتری و ...

...سان بنانے کی ہمدردانہ راہیں نکالیں گے۔ دگرنہ نشستند و گفتند و برخاستند سے کیا حاصل ہے۔ (کمال)

جاں نثارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چند بکھری داستانیں چند شگفتہ تذکرے

(عزیز الرحمٰن مفتی مدنی دار الافتا بجنور)

حضرت طلحہ رضؓ کا اسلام

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ التیمی (جو سابقین اور اصحاب شوریٰ میں سے ہیں) اپنے اسلام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرا گذر ایک راہب کے پاس سے ہوا۔ اس نے یہ کہا کہ اگر تم میں سے کوئی صاحب مکہ معظمہ کے رہنے والے ہوں تو بتلائیں۔ میں نے کہا کہ "میں ہوں" تو اس نے یہ کہا کہ مکہ معظمہ میں کوئی صاحب "احمد" نامی ظاہر ہوئے ہیں؟ میں نے کہا کون احمد؟ تو اس نے کہا احمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب یہ مہینہ ان کے مبعوث ہونے کا ہے وہ آخری پیغمبر ہیں ان کا وطن حرم شریف ہے اور ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہے یہ سُن کر میرے دل میں آپ کی عظمت اور محبت پیدا ہوگئی اور میں نے واپس آکر آپ کو تلاش کرنا شروع کیا اور ملاقات ہونے پر آپ پر ایمان لے آیا (زرقانی ج ۱ ص ۲۴۵)

چند جانباز حضرات رضؓ

مکہ معظمہ میں حضرت یاسرؓ اور ان کا گھرانہ یعنی ان کی اہلیہ محترمہ حضرت سمیہؓ اور ان کے صاحبزادے حضرت عمارؓ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اختیار کرنے اور حضور صلعم کا دامن تھامنے کی وجہ سے جو لرزہ خیز مظالم ڈھائے گئے ہیں ان کے تصور سے بھی رونگٹا کھڑا ہوتا ہے۔ ان پر طرح طرح کا عذاب ڈھایا جاتا تھا اور یہ دم بخود رہتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے حرف شکایت بھی زبان پر نہیں لاتے تھے

صابروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ ـ یاسر کے گھر والو! صبر کرو تمھارے لئے جنت موعود ہے۔ (الحدیث)

بالآخر بی بی سمیہ کی شرم گاہ پر بدبخت ابوجہل نے نیزہ مارا جس سے وہ جانبر نہ ہوسکیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے یہ سب سے پہلی شہادت تھی۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا رونا

ایک دن حضور صلعم حرم شریف میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ پیچھے سے ایک بدبخت کافر نے اتنے زور سے آپ کی چادر کو مروڑنا شروع کیا کہ آپ کا گلا گھٹنے لگا۔ آنکھیں باہر کو آنے لگیں یہ ماجرا دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ دوڑتے ہوئے آئے اور اس کافر کے پنجہ سے آپ کو چھڑایا اور اس کو نہایت سخت سست کہا۔ حضرت صدیق اکبرؓ آپ کے دوش مبارک پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور روتے جاتے تھے وہ کافروں سے کہتے جاتے تھے۔

اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ	کیا تم اس شخص کو قتل کروگے جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔
(زرقانی ج ۱ ص ۲۵۱)	

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اسی قسم کی جاں نثاریاں تو ہیں جن کی وجہ سے حضرت علیؓ نے فرمایا ہے

واللہ لساعۃ من ابی بکر خیر من مثل مومن آل فرعون ذاک رجل یکتم ایمانہ وھذا اعلن ایمانہ	قسم ہے خدا کی حضرت ابوبکرؓ کی ایک ساعت آل فرعون کے مومن شخص سے بہت زیادہ افضل ہے وہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا اور یہ اپنے ایمان کا اعلان کرتے تھے۔
(زرقانی ج ۱ ص ۲۵۲)	

آل فرعون کا وہ شخص کون تھا جو فرعونیوں کے خوف سے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا۔ اس کے نام میں اختلاف ہے قرآن پاک نے اسی قدر بیان کیا ہے کہ وہ ایمان کو چھپاتے ہوئے تھا۔ اور قرآن پاک ہی سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس وقت امداد کی اور آپ کو بچایا جب فرعون نے آپ کے قتل کے لئے اپنی پولیس کو بھیجا تھا کہ آپ کو گرفتار کرکے قتل کردیا جائے

حضرت زنیرہ رومیہ

یہ حضرت عمرؓ کی ایک رومیہ باندی ہیں۔ انھوں نے حضرت عمرؓ سے پہلے اسلام قبول کرلیا تھا ان کو بھی بہت زیادہ ستایا جاتا تھا۔ ابوجہل اور حضرت عمرؓ دونوں ان کو عذاب دیا کرتے تھے کہ کسی طرح اسلام سے اظہار بیزاری کردیں اور حضور صلعم کا دامن چھوڑدیں مگر کافر اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔ ایک دن ان کو اس قدر ستایا گیا اور مارا گیا کہ یہ اندھی ہوگئیں۔ تو ایک کافر نے ان کو طعنہ دیا کہ لات اور عزیٰ نے تیری آنکھیں چھین لی ہیں۔ یہ بولیں غلط ہے۔ اللہ ہی نے دی تھیں اور اسی نے لے لیں اور وہی ان کو واپس بھی کرسکتا ہے چنانچہ اسی رات کے بعد جب یہ بیدار ہوئیں تو ان کی آنکھیں روشن تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو بھی خرید کر آزاد کردیا تھا۔ (زرقانی شرح مواہب ج ۱ ص ۲۷۰)

حضرت زید بن ثابت رضؓ

حضرت زید بن ثابتؓ اگرچہ نسلاً غلام نہیں تھے لیکن بچپن میں (جب ان کی ماں ان کو لے کر ان کے ننہال جارہی تھیں) تو ایک قبیلہ نے قافلہ کو لوٹ لیا اور ان کو لے جاکر عکاظ کے بازار میں فروخت کردیا وہاں سے حکیم بن حزامؓ نے ان کو چار سو درہم میں خرید لیا۔ اس طرح بواسطہ حضرت خدیجہؓ کے توسط سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں منتقل ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کرکے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ حضرت زید بن ثابتؓ کے والدین ان کی جدائی میں بہت سرگرداں اور پریشان رہے لیکن کہیں پتہ نہ چلا ... ذاق فرزند میں ان کے والد محترم نے جو چند اشعار کہے ہیں ان سے ان کے غم واندوہ کا اندازہ ہوسکتا ہے

(۱) میں زید کے لئے بہت رویا لیکن اب تک معلوم نہ ہوسکا۔ آیا وہ زندہ ہے تاکہ اس کے آنے کی آس کی جائے یا وہ مرگیا ہے۔

(۲) اگرچہ میں نے لوگوں سے معلوم کیا لیکن پتہ نہ چلا کہ تجھ کو نرم زمین کھا گئی یا سخت زمین نے تجھ کو ...

(۳) کاش کہ مجھے معلوم ہوجائے کہ تو واپس آجائے تیری واپسی ہی میرے لئے سب کچھ ہے۔

(۴) آفتاب کا ڈوبنا اور طلوع ہونا مجھے ... دلاتا ہے۔

(۵) ہوائیں چلتی ہیں تو اس کی یاد تازہ کر ... ہائے افسوس میرا خوف اور غم کتنا دراز ہے۔

الغرض کسی طرح حضرت زیدؓ کا پتہ چلا اور ان کے والدین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فدیہ ... ہوئے۔ آپ نے حضرت زیدؓ کو اختیار دے ... زید نے اپنے والدین سے عرض کیا مجھے ایسا شفیق مربی مل گیا کہ جس کا دامن چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا آپ حضرات جائیں میں ان کے پاس سے نہیں جاؤں گا ...

حضرت عمار رضؓ

ایک مرتبہ مشرکین مکہ نے ان کو پانی میں ... دیے کہ یہ بیتاب ہوگئے اسی عالم میں ان کی زبان سے کلمات کفریہ صادر ہوگئے۔ بعد میں بہت پریشان اور روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ... ہوئے اور سب ماجرا بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ... ان کے آنسو پونچھے اور فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ... آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر)

ومن کفر باللہ لعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ۔ الایۃ	جو شخص ایمان لا... اللہ تعالیٰ سے کفر کر... کیا گیا ہو اور اس کا ... کے ساتھ مطمئن ہو ... گرفت نہ ہوگی)۔

حضرت عمار بن یاسرؓ خطبہ مختصر دیا کرتے ... دفعہ کسی نے ان پر اعتراض کیا تو فرمایا میرے محبوب ... صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خطبہ مختصر دیا کرو ... طویل کیا کرو۔ ... (باقی ...)

ہر قسم کی ادویات کیلئے

منور میڈیکل ہال (بلاک ...)

پر

تشریف لائیں ـــــ قیمت ...

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جنوبی پنجاب کا جدید انتخاب

۲۰ اکتوبر حلقہ جنوبی پنجاب کا اجلاس ملتان شہر میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد حبیب اللہ صاحب گمانوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حلقہ مغربی پنجاب کا انتخاب عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہے۔

امیر۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان مہتمم کتب خانہ صدیقیہ۔ نائب امیر مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ جامع رشید یہ غلہ منڈی منٹگمری۔ نائب امیر (۲) مولانا محمد شریف صاحب منچن آباد ضلع بہاولنگر۔ ناظم اعلیٰ میرزا میر عالم خاں صاحب بخاری رحیم یار خاں۔ ناظم شیخ محمد یعقوب صاحب ملتان۔ ناظم مولانا غلام فرید صاحب بٹی قیصرانی ضلع رحیم یار خاں سالار۔ مولانا محمد بشیر اختر صاحب الہ آباد ضلع رحیم یار خاں۔ خازن الحاج محمد حسین خاں صاحب رئیس قصبہ گڑھی۔

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا انتخاب

خیرپور ڈویژن کا جدید انتخاب مورخہ ۱۹ ستمبر کو دفتر ڈویژنل جمعیۃ علماء اسلام سکھر میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران اور مجلس شوریٰ کے اراکین منتخب ہوئے۔

انتخاب عہدیداران

امیر۔ حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب نائب امیر (۱) مولانا عبدالعزیز صاحب تودیرہ ضلع لاڑکانہ۔ نائب امیر (۲) مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی پڈعیدن۔ نائب امیر (۳) عبدالکریم صاحب چشتی شکارپور۔ نائب امیر (۴) حافظ عبدالمجید صاحب رستم ضلع سکھر۔ ناظم اعلیٰ حضرت سید محمد شاہ صاحب امروٹی ضلع سکھر نائب ناظم (۱) مولانا لطف اللہ صاحب شکارپور نائب ناظم (۲) مولانا فضل اللہ صاحب مہتمم جامعہ قمیری خیرپور نائب ناظم (۳) مولانا غلام رسول صاحب جیکب آباد۔ نائب ناظم (۴) مولانا محمد محبت صاحب مرزاپور ضلع سکھر۔ خزانچی ڈاکٹر محمد عمر صاحب سکھر شہر۔ انچارج دفتر ان ڈویژن ... سکھر شہر۔ ناظم دفتر ڈویژن مولانا محمد شریف اشرف۔

اراکین مجلس شوریٰ خیرپور ڈویژن ضلع سکھر

(۱) مولانا احمد دین صاحب خانپور ضلع سکھر
(۲) عبدالکریم چشتی صاحب شکارپور۔ ضلع سکھر
(۳) سید محمد شاہ صاحب امروٹ ضلع سکھر
(۴) مولوی لطف اللہ صاحب شکارپور ضلع سکھر
(۵) دوست محمد صاحب مرزاپور۔ ضلع سکھر
(۶) ڈاکٹر عبدالفتح صاحب۔ پنوعاقل
(۷) سید کبیر احمد کاظمی صاحب سکھر شہر
(۸) حاجی حفیظ الدین صاحب۔ سکھر شہر
(۹) سید صابر علی صاحب سکھر شہر۔

اراکین مجلس شوریٰ خیرپور ڈویژن

جیکب آباد

(۱) مولوی غلام رسول صاحب (۲) مولانا تاج محمد صاحب (۳) سائیں احمد شاہ صاحب (۴) مولوی نور الدین صاحب (۵) میاں رشید احمد صاحب (۶) مولوی دھنی بخش صاحب (۷) حاجی عید محمد صاحب (۸) علی نواز صاحب (۹) میر صبغۃ صادق صاحب۔

لاڑکانہ

(۱) سید محمد علی شاہ صاحب (۲) مولانا عبدالواحد صاحب (۳) مولانا عبدالعزیز صاحب

موضع جہانگیر میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

۲۷ اکتوبر کو بعد نماز عشاء مولانا محمد شریف صاحب عابد مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے عوام سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام سے عوام کو روشناس کیا۔ تقریر کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر مولانا فضل الٰہی صاحب۔ نائب امیر جناب فتح محمد صاحب۔ ناظم مولانا محمد یعقوب صاحب۔ خازن جناب کرامت حسین صاحب سالار محمد یوسف صاحب۔

ڈڈر انجھا میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا ۱۳ اکتوبر شام کو ڈڈر انجھا پہنچے۔ رات کو بعد نماز عشاء مسجد شکرانی میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر تقریر کی اور عوام کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ کافی لوگوں نے فارم ممبری پُر کئے۔ اس کے بعد ڈڈر انجھا میں جمعیۃ کی شاخ قائم کی اور مندرجہ ذیل عہدیدار اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔

امیر۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب۔ ناظم اعلیٰ حکیم مولا بخش صاحب۔ خازن صوفی مولا بخش صاحب

چک $\frac{101}{9}$ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

چک $\frac{15}{90}$ ضلع منٹگمری میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

ناظم اعلیٰ۔ مولوی خورشید احمد صاحب خطیب۔ نائب ناظم حافظ محمد قاسم صاحب سیکرٹری و خازن۔ صوفی عبدالحق صاحب

چک $\frac{D5}{1 \cdot A}$ بی تحصیل پاکپتن میں جمعیۃ کا قیام

چک نمبر $\frac{D5}{1 \cdot A}$ بی۔ ڈاکخانہ بنگلہ گوگیرا میں بھی بفضلہ تعالیٰ جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا اور مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولوی محمد رفیق صاحب۔ ناظم صوفی بشیر احمد صاحب۔ سیکرٹری چوہدری عبدالغفور صاحب

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام سکھیکی منڈی

امیر۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب خطیب سکھیکی منڈی۔ نائب امیر شیخ محمد صادق صاحب ناظم اعلیٰ صوفی حسین احمد صاحب۔ ناظم علی شیر صاحب خازن حاجی غلام نبی صاحب سالار عنایت اللہ صاحب۔ نگران اعلیٰ حکیم عبدالرشید خاں انجم۔

جمعیۃ علماء اسلام جبہ کا انتخاب

امیر مولانا محمد علیم صاحب۔ نائب امیر چوہدری بہاول شیر صاحب۔ ناظم اعلیٰ نمبردار چوہدری محمد حسین صاحب ناظم چوہدری احمد صاحب۔ خازن۔ چوہدری سردار خاں صاحب۔ سالار چوہدری میاں خاں صاحب۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام مجاہد پورہ

ضلع گوجرانوالہ

امیر حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب شیخ الحدیث مدرسہ صدیقیہ گوجرانوالہ۔ ناظم اعلیٰ جناب قاضی کفایت اللہ صاحب پروفیسر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام — مولانا محمد یوسف صاحب حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب۔ مولانا صابر حسین صاحب صدیقی جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور کا انتخاب

۱۰ ستمبر کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اراکین جمعیۃ و معززین شہر کو خطاب فرمایا جس کے بعد ضلعی جمعیۃ کا انتخابی اجلاس بموجودگی نمائندگان بہاولپور خیرپور ٹامیوالی، حاصل پور، شہر فرید، چک نمبر $\frac{108}{...}$ زیر صدارت مولانائے موصوف منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ضلعی عہدیداراں بالاتفاق منتخب ہوئے۔

امیر ضلع مولانا حبیب اللہ صاحب گمانوی (۲) ناظم اعلیٰ مولوی ... ×

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص

ضلع تھرپارکر

جلسہ زیر صدارت جناب مولانا شمس الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا جس میں میرپور خاص، جیمس آباد، ڈگری، کنری، ٹنڈو جان محمد، جھڈو، پرانہ میرپور کے نمائندوں نے شرکت کی اور مندرجہ کارروائی عمل میں آئی۔

امیر ضلع جناب مولانا مولوی محمد صالح صاحب خطیب جامع مسجد میرپور خاص۔ نائب امیر جناب مولانا مولوی شمس الدین صاحب۔ نائب امیر جناب عبدالشکور صاحب۔ ناظم اعلیٰ جناب ممتاز علی خاں صاحب میرپور خاص۔ نائب ناظم جناب مولوی معراج الدین صاحب جیمس آباد۔ نائب ناظم جناب مولوی محمد خاں صاحب میروا۔ سالار اعلیٰ جناب معراج الدین صاحب میرپور خاص۔ نائب سالار جناب عبدالرزاق صاحب میرپور خاص نائب سالار (۲) جناب عبدالعزیز صاحب میرپور خاص خازن۔ جناب حاجی بشیر الدین صاحب میرپور خاص۔ ناظم دفتر مفتی احمد الدین صاحب

بعد ازاں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہیں ان کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔

(۲) ملک کا قانون قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے

(۳) عیسائیت کی تبلیغ کو قانوناً روکا جائے اور عوام کو مرتد ہونے سے بچایا جائے۔

(۴) یہ جلسہ علماء پر عائد پابندیوں پر اظہار افسوس کرتا ہے جو کہ جمہوریت کے سراسر خلاف ہیں۔ علماء کو پابندیوں سے آزاد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۵) یہ جلسہ میر غلام علی تالپور کی اچانک موت پر نہایت افسوس کا اظہار کرتا اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگاں کو صبر جمیل عطا فرما دے (آمین ثم آمین)

چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر وی پی خرچ سے بچیے

دیگر عہدیداران کے انتخاب کے سلسلہ میں طے پایا کہ امیر ضلع اپنی صوابدید سے نامزد فرمائیں۔

مودودی گروپ کو تعمیری کام کرنے کی دعوت

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مودودی اور اس کی پارٹی مذہب و ملت کیلئے ایک عظیم فتنہ ہے اور اس گروہ کا بنیادی مقصد اسلام میں رخنہ اندازی کرنا اور ملک میں افراتفری اور مایوسی پیدا کر کے ناجائز طریقوں اور غیر جمہوری ہتھکنڈوں سے اقتدار حاصل کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ جب کبھی ملک و ملت پر کوئی نازک وقت آیا اس گروہ نے حالات کی نزاکت سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور ملت کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی مذموم کوشش کی۔ کشمیر کے جہاد کو مودودی صاحب نے غیر اسلامی ٹھہرایا، اور اس طرح دوران جہاد شہید ہونے والے سرفروشوں کو حرام موت مرنے کے مترادف قرار دیا۔

حال ہی میں جب کشمیر کی آزادی کے لئے جہاد کے سلسلہ میں والیٔ صوات نے اپنے تمام وسائل کی پیشکش کی تو یہ وطن دشمن گروہ فوراً حرکت میں آگیا اور والیٔ صوات کی بے جا مخالفت شروع کر دی۔ حالانکہ مودودی گروپ اچھی طرح جانتا ہے کہ ریاست صوات میں اسلامی قانون کو بالادستی حاصل ہے۔

ہم لاہور میں مقیم صواتی اپنے والی صاحب کی پیش کش پر لبیک کہتے ہوئے وطن کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں اور مودودی غوغا آرائی سے نفرت و بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔

ہم اس پوسٹر کے ذریعے مودودی گروپ کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ملک میں تخریب و انتشار کی بجائے اصلاحی اور تعمیری کام کرے۔

وما علینا الا البلاغ

قمر زمان خان صواتی جنرل سیکرٹری قومی جرگہ۔ لاہور

پاکستان کی حالت پر رحم کیجئے

ہر پاکستانی اس امر سے اچھی طرح واقف ہے کہ اینگلو امریکی بلاک کی زیادتیوں اور ہندوستان کو جدید ترین اسلحہ فراہم کرنے کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور اب اس نے مغربی ممالک کی شہ پر پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجیں جمع کر کے ہمارے ملک کی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ ان نازک حالات میں ہر محب وطن کا فرض ہے کہ وہ ملک کے تحفظ کے لئے اپنی جملہ خدمات غیر مشروط طور پر مملکت کے سپرد کر دے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر از حد دکھ ہوا ہے کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی جماعت غیر ملکی اشارے پر تجاہل عارفانہ سے کام لے رہی ہے اور عام اجتماعات میں خطابت اخباری بیانات اور مطبوعات کے ذریعہ قوم میں انتشار اور تفریق پیدا کر رہی ہے۔

اس صورت حال کو دیکھ کر اس دیرینہ الزام کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت امریکی حکومت کی حاشیہ بردار ہے اور ففتھ کالم کا رول ادا کرتے ہوئے اس کے اشاروں پر رقص کر رہی ہے۔ اس طرح ملک میں تخریب و انار کی پھیلانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

محب وطن شہری ہونے کی حیثیت سے ہم اس جماعت سے نہایت دلسوزی سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی روش میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرے اور اس ملک کو برباد کرنے کی کوشش نہ کرے جو اُن کی منشا کے خلاف اور سر توڑ مخالفت کے باوجود لاکھوں شہیدوں کی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا۔

انجمن محبان وطن۔ لاہور

سونڈا تحصیل و ضلع ٹھٹھہ میں

زیر صدارت کنوینر جمعیۃ علماء اسلام بمقام میرپور ساکی مولانا محمد اشرف صاحب جدید انتخاب ہوا ۔ جو درج ذیل ہے ۔

امیر جمعیۃ مولانا عبدالکریم صاحب فاروقی ناظم عبدالعزیز صاحب فاروقی سونڈا ۔ خزانچی حاجی محمد یعقوب صاحب فاروقی سالار جناب عبدالغفار صاحب ۔

اجلاس میں مولانا محمد اشرف صاحب نے کتاب و سنت کی روشنی میں پر اثر تقریر فرمائی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ کیا اور جمعیۃ کی ترغیب دلائی اور عوام کو پوری طرح عوام کو روشناس کیا ۔ انتخاب کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں ۔

(۱) عائلی قوانین کو ختم کیا جائے اور

(۲) فحاشی اور عریانی کا سد باب کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام نوتھیہ وارڈ کا انتخاب

۱۶ر اکتوبر ۔ نوتھیہ وارڈ کی جامع مسجد میں ایک عظیم اجتماع سے امیر جمعیۃ علماء اسلام مردان مولانا سید گل بادشاہ نے خطاب کرتے ہوئے شریعت اسلامیہ کو ہر انسان کے لئے رحمت قرار دیا اور علماء کرام کے ساتھ عامۃ المسلمین کے اتحاد و اتفاق پر زور دیا ۔ انہوں نے کہا کہ علماء ہی آپ کے زیادہ خیر خواہ ہیں وہی آپ کے ایمان کی حفاظت کے لئے شبانہ روز کوشاں ہیں مجلس وعظ کے بعد شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نوتھیہ وارڈ پشاور کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر مولانا حافظ منہاج الدین صاحب ۔ نائب امیر (۱) مولانا الحاج ریحان الدین صاحب (۲) امیر الحاج شیر محمد صاحب ۔ ناظم مولانا سید رحیم صاحب ناظم نشر و اشاعت جناب مولانا عبدالغفور صاحب ۔ خزانچی جناب سمیع اللہ صاحب ۔

مجلس شوریٰ کے انتخاب کے لئے امیر صاحب کو اختیار دیا گیا ۔ اس دینی اجتماع میں سینکڑوں مقامی حضرات کے علاوہ مولانا محمد حسین ، فاضل دیوبند ۔ نصر اللہ جان اعوان

سلاجیت پلپ کمپاؤنڈ

سلاجیت پلپ کمپاؤنڈ ۔ طاقت و توانائی ۔ صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے پچاس پیسے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر ۔ سالار گل محمد ۔ محمد اسمٰعیل بی ۔ اے ۔ ڈاکٹر دائی ن عبدالرحمٰن ۔ ملک عبداللہ جان ۔ محمد یوسف عبدالعزیز ۔ محمد اسحٰق ۔ ملک امان اللہ خاں محمد ادریس ۔ دوا جان اور عبادت حسین صاحبان نے بھی شرکت کی ۔

موڑہ جہانگیر میں جمعیۃ کی تشکیل

۱۷ر اکتوبر ۔ بعد نماز عشاء مولانا محمد شریف صاحب عابد مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے عوام سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام سے روشناس کرایا تقریر کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

امیر صوفی فضل الٰہی صاحب نائب امیر ۔ فتح محمد صاحب ۔ ناظم محمد یعقوب صاحب ۔ خازن کرامت حسین صاحب سالار محمد یوسف صاحب ۔

ماہنامہ تبصرے کا سالنامہ

یکم نومبر کی بجائے تین نومبر کو شائع ہوگا ۔ ایجنٹ اور قارئین تبصرہ مطلع رہیں ۔ ضخامت قریباً ۵۰ صفحات ۔ قیمت ۱/۲ پیسے ۔

مینیجر تبصرہ لاہور

کرم ایجنسی ضلع کوہاٹ میں جمعیۃ علماء کا قیام

۲۴ر جولائی بوقت ظہر بمقام دارالعلوم ربانیہ بلیمین علاقہ کرم ایجنسی کے علماء کی تنظیم کی تشکیل کی گئی ۔ جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں

امیر ۔ مولانا دین محمد صاحب مقام پڑاؤ کرم ایجنسی

نائب امیر ۔ مولانا نور محمد صاحب مقام سانتین „

ناظم اعلیٰ ۔ مولانا غلام حسین صاحب مقام مرد خیل „

نائب ناظم ۔ مولانا عبدالجلیل صاحب مقام بلیمین „

خزانچی ۔ مولانا دین محمد صاحب مقام پڑاؤ

حلقہ موضع بلیمین

امیر حلقہ موضع بلیمین و موضع منڈہ مولانا الحافظ ریحان الدین صاحب مقام بلیمین ۔

حلقہ درانی

امیر حلقہ موضع درانی و موضع کرچی وغیرہ مولوی میاں صاحب مقام درانی ۔

حلقہ موضع محنی زئی

امیر حلقہ موضع محنی زئی مغربی موضع مظفر کوٹ تنگ مولانا نور محمد صاحب مقام محنی زئی غربی

حلقہ موضع جگنزائی

امیر حلقہ موضع جگنزائی تا موضع تا مانگنج مولانا حسن گل صاحب مقام برادری ۔

حلقہ موضع بگن ×

× امیر حلقہ موضع بگن و موضع سردغوز گو و موضع اوچت مولوی معراج الدین صاحب مقام بگن ۔

موضع منڈوری پایاں

امیر حلقہ موضع منڈوری پایاں و موضع چارخیل و موضع احمدی شیمع مولانا صاحب محمد عیان الدین مقام منڈوری ۔

مکتوب بالا ارکین کے بغیر ۹ ممبران داخل جماعت ہے سب کے اسماء داخل رجسٹر ہے امید ہے کہ اور بھی اضافہ ہو جائے گا ۔

دین محمد امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام تنظیمی تبلیغی جلسے

حضرات پاکستان کی ڈانواں ڈول بنیاد کو مستحکم بنانے کے لئے عوامی ذہنوں میں مذہبی شعور پیدا کرنا اشد ضروری ہے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک واحد جماعت ہے جو عوام میں سیاسی اور اسلامی جذبات کو پیدا کرنا چاہتی ہے اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا سے التماس ہے کہ ان جلسوں میں شمولیت فرما کر اسلام دوستی کا ثبوت دیں ۔

یکم نومبر ۔ جمعہ کو ۱۲ بجے دن کے للیانی میں مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ شہر سرگودھا ۔ حافظ سعید الرحمٰن صاحب ناظم دارالمطالعہ اور صوفی احمد یار صاحب امیر جمعیۃ کھلوال حاضرین کو خطاب فرمائیں گے ۔

یکم نومبر کو دن کے ۲ بجے موضع جلہ مخدوم میں مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم جمعیۃ شمالی پنجاب حاضرین سے خطاب فرمائیں گے

یکم نومبر کو ۱۲ بجے دن کے شاہ نکڈر کے مقام پر سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب امیر جمعیۃ نلانوالی ۔

یکم نومبر کو ۱۲ بجے دن کے خوشاب میں مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع سرگودھا ۔

یکم نومبر کو بعد نماز عشاء ۔ شاہ پور صدر میں مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع سرگودھا اپنے خیالات سے لوگوں کو مستفید فرمائیں گے ۔

• ۲ ۔ نومبر بروز ہفتہ بعد از نماز عشا شاہ پور شہر میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر جمعیۃ خوشاب ۔ مولانا عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ ضلع سرگودھا ۔ مولوی محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ ضلع سرگودھا عوام سے خطاب فرمائیں گے ۔

۶ ۔ نومبر بروز بدھ بعد از نماز عشا بمقام فرہ کہ ۔ مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع سرگودھا ۔ اور مولانا عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ ضلع

۶ ر نومبر بدھ ۔ چک نمبر ۷ ہم میں بعد نماز عشاء ۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی نائب امیر جمعیۃ شمالی پنجاب اور مولوی محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ ضلع سرگودھا

۶ ر نومبر بعد از نماز عشا ۔ موضع گھنگر اول میں مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ شہر سرگودھا ۔ مولانا مولا بخش صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ جھاوریاں اور مولانا عبدالماجد صاحب نائب امیر جمعیۃ جھاوریاں ۔ حاجی نذیر حسین صاحب اور سعید الرحمٰن صاحب عوام کو خطاب فرمائیں گے

۷ نومبر بروز جمعرات بعد از نماز عشا ۔ کوٹ کمبوہ میں مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ شہر سرگودھا ۔ مولانا مولا بخش صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ جھاوریاں ۔ مولانا عبدالماجد صاحب نائب امیر جمعیۃ جھاوریاں حاجی نذیر حسین صاحب ، سعید الرحمٰن صاحب اپنے خیالات سے عوام کو مستفید فرمائیں گے

(باقی آئندہ) الداعی الی الخیر

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا ۔ کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں ۔ پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے ۔

اکسیر جریان و احتلام (سپر ٹو ریا)

یہ نہایت خراب و موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے ۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے ۔ قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے

لجوین

درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے ۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام

بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام، پاکستان میں قرآن و سنت کا قانون چاہتی ہے ہم قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں چلنے دیں گے

اسلام کو زمانہ کے مطابق بنانے کی بجائے، زمانہ کو اسلام کے مطابق بنانا چاہیے (مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

اسلام مکمل مذہب ہے۔ اس میں اب کانٹ چھانٹ کی قطعاً اجازت نہیں دی جا سکتی (مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ)

ملک میں ثقافت کے نام پر بڑھتی ہوئی بے حیائی کے سیلاب کو روکا جائے۔

عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ۔ تحریک ختم نبوت کے نظر بندوں، اسیران ختم نبوت کو انتخاب میں حصہ لینے سے نہ روکا جائے۔

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا تیرھواں سالانہ جلسہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ جو متواتر تین دن جاری رہا جس میں ملک کے مقتدر علماء نے شرکت فرمائی اور عوام کو اپنے فیوضات سے مستفیض فرمایا۔ یہاں کے باشندوں اور دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں نے علماء کی تقاریر بہ نہایت دلچسپی کے ساتھ سنیں۔ اجلاس کی پہلی نشست قبل از مسجد میں ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا الحاج حافظ محمد یٰسین صاحب حضروی نے عقیدۂ توحید کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ عقیدۂ توحید کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ جب سے لوگوں نے توحید کے عقیدہ کو نظر انداز کر دیا ہے عیسائیت کی راہ ہموار ہو گئی۔ اسی وجہ سے آج ملک میں عیسائیت کی راہ ہموار ہو گئی۔ اسی وجہ سے آج ملک میں عیسائیت نہایت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ دوسری نشست مولانا دال حسین صاحب اختر کی زیر صدارت ہوئی جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے حقانیت اسلام پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اس کی زندہ دلیل یہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود آج تک اسلام اصلی صورت میں موجود ہے۔ مولانا نے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ اسلام مکمل مذہب ہے اس میں مزید کانٹ چھانٹ کی قطعاً اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مولانا نے مدرسہ کی خدمات کو سراہا۔ اجلاس میں دو قرار دادیں منظور کی گئیں۔ ان میں سے ایک قرار داد میں کہا گیا کہ ملک میں ثقافت اور کلچر کے نام سے بڑھتی ہوئی عریانی، فحاشی، اور بے حیائی کے سیلاب کو روکا جائے۔ ناچ گانے اور رقص و سرود کی محفلوں کو یکسر بند کر دیا جائے۔

دوسری قرار داد میں اس بات پر اظہار تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا مشورہ جو انہوں نے اسلامی مشاورتی کونسل کو دیا ہے۔ سود ممنوع و حلال ہے۔ اس سے مسلمانوں میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اس قرار داد کے ذریعہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کی اس جسارت کی مذمت کی گئی۔

اجلاس کے دوسرے دن مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سرکاری حلقوں کی طرف سے اسلام کو جدید تقاضوں کے مطابق بنانے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ زمانہ کو اسلام کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔ مولانا نے خارجہ پالیسی کی حمایت کی اور کہا کہ موجودہ پالیسی کافی حد تک آزادانہ ہے۔ مولانا نے مطالبہ کیا۔ کہ انتخاب کے سلسلہ میں سیفٹی ایکٹ اور ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والوں پر سے ہر قسم پابندی ہٹا لی جائے۔ حافظ قاری حبیب احمد کی تلاوت اور سید امین گیلانی کی دلفریب نظم کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ چاہتی ہے۔ اور پاکستان میں غیر شرعی قوانین کو نہیں چلنے دیا جائے گا۔ آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ ہمیں ملک کا غدار گردانا جاتا ہے۔ حالانکہ ہم نے غلاف کعبہ اور روضۂ اطہر کی جالیاں پکڑ کر پاکستان کے استحکام کے لئے دعائیں مانگیں۔ جلسہ میں یہ قرار دادیں منظور کی گئیں۔

عائلی قوانین کی تنسیخ، رشوت ستانی کے خلاف، شراب نوشی اور فروخت پر مکمل پابندی عیسائی مشنریوں کو بند کرنے یونیورسٹی آرڈیننس کی تنسیخ اور اردو زبان کو دفتری زبان قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

اجلاس کے تیسرے دن جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں تحصیل جہلم کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کی توسیع میں غور و فکر کیا گیا۔

اجلاس کے تیسرے دن آخری نشست میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے مسئلہ خلافت کو نہایت بلیغ اور محققانہ انداز میں بیان فرمایا۔ جس سے عوام بہت محظوظ ہوئے۔ بعد میں حضرت قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے اصلاح معاشرہ پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور پردہ کی اہمیت کو واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا اجلاس میں کئی قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں سے ایک قرار داد میں کشمیر کو بھارت میں مدغم کرنے کی تحریک پر بھارت کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اور اس مقصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکار جہاد کے لئے تیار ہیں۔ ایک قرار داد میں مزدور طبقہ کے مطالبات تسلیم کرنے پر زور دیا گیا۔ جلسہ تین دن کے بعد نہایت خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۔ نومبر کو بہاولپور کے ضلعی ناظم جمعیۃ علماء اسلام مولانا خیر محمد صاحب خیرپور ٹامیوالی تشریف لائے۔ چنانچہ ناظم صاحب کے ایماء پر معززین شہر کا ایک خصوصی اجلاس ہیڈ ماسٹر سید غلام محی الدین شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر ہوا جس کی صدارت کے فرائض حکیم محمد شفیع صاحب نے انجام دیئے۔ ضلعی ناظم مولانا خیر محمد صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور خیرپور میں جمعیۃ کی تشکیل اور تنظیم پر زور دیا۔ حاضرین نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے پورا اتفاق کیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ ملک کے اندر جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ جمعیۃ بھی دیگر سیاسی جماعتوں کے دوش بدوش کام کرے۔ تاکہ ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی اور غنڈہ گردی کا خاتمہ ہو۔ جماعت بالاتفاق رائے حسب ذیل انتخابیہ تشکیل دی گئی۔

امیر۔ حافظ حکیم محمد شفیع صاحب۔ نائب امیر علامہ عبدالرشید صاحب۔ ناظم اعلیٰ جناب محمد نظام الدین صاحب صدیقی۔ نائب ناظم مولانا حافظ محمد عارف صاحب۔ خازن میاں کریم بخش صاحب کونسلر مرچنٹ۔

صوبائی و قومی اسمبلیوں میں
فاضلانہ و مجاہدانہ تقریریں
تیسری بار چھپ کر آ گئی ہیں
قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر اور صوبائی اسمبلی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تاریخی تقریر دونوں کتابی صورت میں یکجا شائع کی گئی ہیں اب تیسری بار چھپ کر آ گئی ہے۔ ایک پمفلٹ منگوانے والے حضرات ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کریں۔ زیادہ تعداد میں منگوانے والے حضرات بیس روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوا سکتے ہیں محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔
ناظم
پتہ: مکتبہ جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ

روشن دماغ
یہ معجون دماغ کی کمزوری نسیان (بھول چوک) ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کر دیتی ہے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں، بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ، درد سر، دوران سر اختلاج قلب و ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے خوش ذائقہ اور دل پسند تحفہ ہے۔ اس معجون کا استعمال جملہ دماغی قلب کی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے۔ چھوٹی شیشی ۲/ روپے۔ بڑی شیشی ۴/ علاوہ محصولڈاک۔ ہر جنرل مرچنٹس سے طلب کریں۔
محمد افضل خاں اینڈ سنز یونانی لیبارٹری
لال کنواں۔ موچی دروازہ۔ لاہور

(قسط ۳)

…حسنہ سے ہرگز جی نہ چُراؤ

…عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی۔ لدھیانوی، شیخوپورہ

…تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
…يُضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ
…لَكُمْ پ ۲۸ ع ۱۶
…) اگر اللہ کو اچھی طرح قرض دو گے
…دے گا تم کو اور بخشے گا تم کو"
…) اگر اللہ کی راہ میں اخلاص
…بے لحیب مال خرچ کرو گے تو
…سے کہیں زیادہ دے گا اور تمہاری
…کو معاف فرمائے گا۔ اسی کو ظاہر
…نیتوں کی خبر ہے اپنی زبردست قوت
…نے اس کے مناسب بدلہ دے گا۔
…قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ
…اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ

…) بے شک اللہ نے ان کی بات
…نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور

…اتنا ہی نہیں کہ یہود انتہائی بخل
…نہیں خرچ کرنا نہیں چاہتے
…کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم
…مذاق اڑاتے ہیں اور حق تعالیٰ
…گستاخانہ کلمات بکنے سے بھی
…تے۔ چنانچہ جب آیت مَنْ
…یقرض اللہ قرضاً حسناً
…کہنے لگے اللہ ہم سے قرض مانگتا
…فقیر، محتاج ہے اور ہم غنی مالدار
…انکہ ایک غبی اور کودن مغز بھی سمجھ
…نیک کام میں خرچ کرنے کو قرض
…تے میں انتہائی رحمت و شفقت
…ظاہر ہے کہ خدا اپنا دیا ہوا
…ہماری مصالح میں ہمارے ہی
…دی فائدہ کے لئے خرچ کراتا
…ہمارے خرچ سے کوئی نفع نہیں
…بفرض محال پہنچے بھی تو مال اور
…ملوک ہے پھر حقیقی معنی میں اسی
…کہہ سکتے ہیں یہ اُس کا کمال کرم
…کہ اس خرچ کا بہترین معاوضہ
…ذمہ لازم کر لیا اور اس کو لفظ
…کر کے اس لزوم کو بےحد مؤکد
…دیا۔ مگر یہود ایسی کورچشمی اور
…احسان ماننے کی بجائے

ان لفظوں کی ہنسی اڑانے لگے اور اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ جناب میں مسخراپن کرنے سے باز نہ رہتے اس کو فرمایا کہ اللہ نے تمہاری یہ باتیں سن لیں۔ اس پر جو کارروائی ہوگی اُس کے منتظر رہو۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ پ ۲۲ ع ۱۵

(ترجمہ) اے لوگو! تم اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب تعریفوں والا۔

یعنی سب لوگ اُسی اللہ کے محتاج ہیں جسے کسی کی احتیاج نہیں کیونکہ تمام خوبیاں اور کمالات اُسی کی ذات میں جمع ہیں پس وہی مستحق عبادت و استعانت کا ہوا۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ

اللہ بے نیاز ہے۔

وہی ہے جس کی طرف تمام حاجات میں رجوع کیا جاتا ہے یعنی سب اسی کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور وہی ہے جس کی بزرگی اور فوقیت تمام کمالات اور خوبیوں میں انتہا کو پہنچ چکی ہیں اور وہی ہے جو کھانے پینے کی خواہشات سے پاک ہے اور وہی ہے جو خلقت کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہنے والا ہے۔

فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت علی۔ حضرت ابو درداء۔ حضرت ابو ہریرہ۔ حضرت ابو امامہ، حضرت عبداللہ بن عمر۔ جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو شخص خدا کے راستہ میں اپنا مال روانہ کرے اور خود گھر بیٹھا رہے اس کو ہر درم کے عوض میں سات سَو درم عطا کئے جائیں گے اور جس نے بنفسہ جہاد کیا اور اپنا مال بھی صرف کیا تو اس کے واسطے سات لاکھ درہم ہونگے پھر حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (مشکوٰۃ کتاب جہاد)

اپیل

قرآن حکیم کا گہری نگاہ سے اگر انسان مطالعہ

کرے تو اُس پر یہ بات بخوبی ظاہر ہو جائیگی کہ دنیا میں جس قدر انبیاء علیہم السلام تشریف لائے اُن کی بعثت کا مقصد صرف اور فقط یہی تھا کہ وہ رب العزت کی حاکمیت۔ خدائی قانون کی اطاعت اور اپنی نبوت کی اتباع کی دنیا والوں میں اشاعت اور تبلیغ کریں تاکہ اپنے مولا سے بچھڑا ہوا بندہ سب باطل خداؤں کو چھوڑ کر ایک اللہ رب العزت ایک اللہ کے دروازہ پر اپنی جبین نیاز جھکاتے لیکن چونکہ ہمارے پیغمبر سید الاولین والآخرین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی ذات بابرکات کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے اور ساری دنیا میں اللہ کی حاکمیت اور نبی کی رسالت کے پرچار کی ذمہ داری اس پر ڈال دی گئی اور ساتھ ہی اس عظیم الشان کام کی کارکردگی کے صلہ میں خیر اُمتؐ کا بہترین لقب فرما کر دوسری تمام امتوں پر فضیلت عطا فرما دی گئی ہے۔

جب تک اُمت میں "امر بالمعروف" اور نہی عن المنکر رہے گا۔ امت خیر اُمت رہے اور جب یہ امتیازی وصف ان سے جاتا رہے گا۔ تو امت اس وقت خیر اُمت رہے گی اور جب یہ امتیازی وصف ان سے جاتا رہے گا تو امت اُس وقت خیر امت سے محروم ہو جائے گی۔ اس امت کا کام ہر حال میں قانونِ الٰہی سے بغاوت کرنے والوں اور اپنے ظلم وجود سے امن عالم کو غارت کرنے والوں کو منع کرنا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ اُمت چھوٹی سے چھوٹی نیکی سے لے کر بڑی سے بڑی نیکی کا حکم دیتی ہے اور بڑی سے بڑی بُرائی سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی بُرائی سے روکتی ہے۔

بدقسمتی سے آجکل پاکستان میں غداروں کی طرف سے ایک انتشار پھیلایا جاتا ہے جو چاہتے ہیں کہ عوام مسلمانوں اور علماء دین کے درمیان اتنی دوری اور بیزاری پیدا ہو جائے کہ مسلمانوں کو دین چھوڑنا پسند ہو۔ لیکن علماء کی بات سننا گوارا نہ ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ مذہبی تنازعات کو در پردہ ہوا دیتے ہیں۔ تاکہ اس طرح کی سر پھٹول دیکھ کر مسلمانوں میں مذہب سے بیزاری پیدا ہوتی رہے۔

اب خدا کے فضل و کرم سے جمعیۃ علماء پاکستان میں قائم ہو چکی ہے جو بمصداق علماءِ امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہے۔ اسلامیان پاکستان کو اس جمعیۃ کی ہر طرح سے جانی اور مالی امداد کرنی چاہیئے۔ نہایت فراخدلی اور دریا دلی سے اس کو قرضہ حسنہ دینا چاہیئے۔ تاکہ ملک کے گوشہ گوشہ میں اسلام کے صحیح عقائد اور اصول کی اشاعت ہو۔ اور باطلہ نداہب کی بیخ کنی ہو۔

عیسائیت مرزائیت اور مودودیت کا قلع قمع ہو اور صحیح معنوں میں اسلام کا نقشہ اور صحابہ کرام کی مقدس زندگیوں کا نمونہ پیش نظر ہو۔

وما علینا الا البلاغ۔

صدمات حادثات

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب راولپنڈی امیر جمعیۃ علماء اسلام کی اہلیہ محترمہ اچانک اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں ہم حضرت مولانا کے اس غم میں شریک اور مرحومہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے اور مولانا کو صبر اور عافیت عطا فرمائے۔

محترم المقام حکیم حنیف اللہ صاحب ملتانی کے بھائی اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔ محترم حکیم عطاء اللہ صاحب کا یہ سارا خاندان علم و فقر کا قدردان اور علماء دین کا خادم ہے حضرت امیر شریعت بخاری شاہ صاحبؒ سے ان کا خاص تعلق تھا۔ عمر بھر ان کا علاج کرتے رہے اللہ تعالیٰ وہاں بھی ان کو ان کے ہمراہ رکھے اور یہاں ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین مرحوم کا جنازہ علامہ مفتی محمود صاحب نے پڑھا جس میں کثیر تعداد کے مسلمان ہر طبقہ کے شریک تھے۔

جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری سابق صدر مرکزیہ احرار اسلام کو اس عمر میں اس خطرناک حادثے سے دوچار ہونا پڑا کہ ان کے لائق ترین فرزند صلاح الدین صاحب چند دن بیمار رہ کر جوانی میں رحلت فرما گئے والدین کو اولاد سے عشق ہوتا ہی ہے مگر صلاح الدین کا عشق باپ سے بڑھا ہوا تھا۔ مرحوم کی یاد رہ رہ کر دل میں چٹکیاں لیتی ہے اللہ تعالےٰ والدین کو اور ہم سب کو صبر عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

ناظرین

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو۔ نئے خریدار حضرات اپنا پتہ صاف اور پورا پورا تحریر فرمایا کریں۔

No: 67715 Regd. L. No. 7132

EKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHOR

IST November 1963 || 13 Jamadi-us-Sani 1383 || No. 42

والئ سوات کا جہادِ کشمیر کیلئے مجاہدانہ اعلان

لاہور میں سواتیوں اور عام پٹھانوں کا مشترکہ جلسہ

مودودی کی مذمت اور سب کمیٹی کا اعلان

گزشتہ روز یہاں قومی جرگہ لاہور کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب طاؤس خان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تمام ارکان جرگہ اور پٹھان باشندگان لاہور نے شرکت کی۔ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ والئ سوات اعلیٰ حضرت جہان زیب خان صاحب کے اس اعلان پر اظہار مسرت کیا گیا جس میں انہوں نے جہادِ کشمیر کے لئے پانچ لاکھ مسلح سواتی باشندوں کی خدمات پیش کی ہیں۔ قرارداد میں قومی جرگہ کے ارکان نے والئ صوات کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان کے ہر کونے میں رہنے والے صوات کے باشندے اور تمام پٹھان قوم ان کے اس اعلان حق پر لبیک کہتے ہیں اور آزادئ کشمیر کے لئے ہر آن اپنی جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ سید مخدوم شاہ صاحب بنوری کی سرپرستی میں خان طاؤس خان صاحب۔ جناب قمر الزماں خان صاحب صواتی۔ جناب جہانزاد خان صاحب۔ جناب عبدالستار خان صاحب فاروقی پر مشتمل ایک سب کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا گیا جو ریاست صوات کے خلاف جماعت اسلامی کے بعض ارکان کی جانب سے بے بنیاد پروپیگنڈا کا سدباب کرے گی اور عوام کو صحیح حالات سے آگاہ کرے گی۔

(قمر زماں - جنرل سیکرٹری)

مولانا مودودی قرآنی آیات کی غلط تصریحات پیش کر رہے ہیں

صدر کل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کا بیان

راولپنڈی - ۲۸ اکتوبر - ملک کے مشہور مذہبی رہنما قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے امیر جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی پر الزام لگایا ہے کہ وہ قرآنی آیات کی غلط تشریحات پیش کر رہے ہیں اور شرعی تصنیفات میں بدعات پیدا کر رہے ہیں۔

آپ نے مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی بھی طریقے سے قرآنی احکام کے معنی تبدیل کرنے یا مذہب کی تشریح کرتے وقت رسول اکرمؐ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ہادی برحق کی توہین کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔

آپ نے کہا کہ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کی سرگرمیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

جماعت اسلامی نے حال ہی جو اشتہار شائع کئے ہیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے قاضی صاحب نے کہا ہے کہ مولانا مودودی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ اشتہارات علماء کے خلاف الزام تراشیوں سے بھرے ہوئے ہیں ایسے حربوں سے فضا مزید مکدر ہوتی ہے اور ملک کے اعلیٰ مفادات کو نقصان پہنچتا ہے ملت اسلامیہ کے اتحاد میں رخنہ اندازی کی ہر کوشش وطن دشمنی کے مترادف ہے اور اس سے اسلام کے دشمنوں کو شہ ملتی ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کریں۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ دہریت، مغربیت، عیسائیت اور اخلاقی پسماندگی جیسی طاغوتی طاقتیں اسلامی اقدار کی جڑوں پر پیہم ضربیں لگا رہی ہیں ہم مذہبی اختلافات کی بات پر آپس میں دست و گریبان

غیر ملکیوں کے اشارہ پر خارجہ پالیسی کی مخالفت غدّ[اری] کرنا

حکومت کو وطن عزیز کے تحفظ کے لئے موثر اقدام کر[نا چاہئے]

جماعت اسلامی پر تنقید - مولانا غلام غوث صاحب ہزارو[ی]

ٹوبہ ٹیک سنگھ - ۲۶ اکتوبر - جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ [...] اسمبلی کے رکن حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے فرمایا کہ وزیر داخلہ خان [...] خاں نے جماعت اسلامی کی طرف سے خارجہ پالیسی کے خلاف مہم میں غیر ملکی عناصر کے [...] کیا ہے وہ درست ہے۔ مولانا راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل مقامی ریلوے اسٹی[شن پر] نامہ نگار سے گفتگو کر رہے تھے۔

مولانا نے بتایا کہ بارہ سال قبل کراچی میں تمام مکاتیب فکر کے علماء کا ایک اجتماع آئین اسلامی کے نفاذ پر غور کے لئے منعقد ہوا تھا۔ ان دنوں مرکز اور صوبوں میں مسلم لیگی حکومت کی کشتی ڈگمگا رہی تھی - مولانا مودودی نے اس اجتماع میں انکشاف کیا تھا کہ ملک کی وزارت عظمیٰ کے سلسلہ میں امریکہ اب مسلم لیگ سے بات چیت کرنے کے بجائے عوامی لیگ کے سربراہ مسٹر حسین شہید سہروردی باہم سے رجوع کرے گا - میں نے اس انکشاف کی روشنی میں بارہا مولانا مودودی اور ان کی جماعت کے ذمہ دار اصحاب سے دریافت کیا ہے کہ کیا جماعت اسلامی امریکی حکومت کے اشاروں پر ملکی معاملات میں دخل نہیں دے رہی ہے؟ مگر اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا - مولانا نے فرمایا

" غیر ملکی اشاروں پر ملکی خارجہ پالیسی کے خلاف مہم غداری کے مترادف ہے

حکومت کو اس سلسلہ میں موث[ر ...] کرنا چاہیئے تاکہ وطن عز[یز ...] ان سازشوں سے محفوظ ہو سک[ے ...]

مولانا نے لاؤڈ سپیکروں کے ا[...] کے بارے میں صوبائی گورنر کی طر[ف ...] کے نفاذ کی مذمت کرتے ہوئے [...] اس آرڈیننس کو واپس لیا جائے [...] پر مکمل پابندی عاید کر دی جائے [...] اور ڈویژنل کمشنروں کی نظر کرم [...] پریس آرڈیننس ہی تو اہم کے [...] کہ اس آرڈیننس کو خاص طور پر [...] تاکہ صحافت آزادی کی فضا میں [...] سرانجام دے سکیں۔

آئندہ انتخابات میں اسلامی [...] طرف سے متحدہ محاذ کی تشکیل [...] آپ نے بتایا کہ اگر اس سلسلہ میں کسی اسلام[ی ...] کوئی اقدام کیا گیا تو وہ مستحسن ہوگا۔ ا[...] اس کا پر زور خیر مقدم کرے گی۔

[...] نے شام اور عراق کا وفاق قا[...] قرارداد متفقہ طور پر منظور [...] کہ فیڈرل ڈیموکریٹک سوشلسٹ [...] نام دیا جائے گا۔

• الجزائر اور مراکش میں [...] خوں ریز جنگ جاری ہے - [...] سے سینکڑوں مسلمان جنگ میں [...] اور سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں [...]

• امریکی اطلاعات کے مطا[بق ...] جنرل کاسترو نے روسی اسلحہ الجزائر کو [...] شروع کر دیا ہے اور متحدہ عرب جم[ہوریہ ...] بھاری تعداد میں اسلحہ اور جہاز [...]

ہیں - قاضی صاحب نے جماعت اسلامی کے رہنماؤں سے کہا ہے کہ اگر وہ واقعی ملک کے خیر خواہ ہیں تو انہیں تخریبی کارروائیاں چھوڑ کر اپنی سرگرمیوں کو تعمیری کاموں پر مرکوز کرنا چاہئیے۔

• انڈونیشیا کے وزیر دفاع اور مسلح افواج کے چیف جنرل عبدالحارث نسوشن نے جنگی سرگرمیاں تیز کرنے کے لئے نئی فوجی ہائی کمان قائم کی ہے - اور فوجی کمانڈروں کو ملائیشیا کے خلاف جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔

• حزب البعث کی نیشنل کانگرس

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ٹیلیفون نمبر ۶۷۴۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۔ اگست سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۹

خریداری نمبر ۱۸۶۸

بخدمت جناب مولوی محمد شریف صاحب ناظم دفتر ختم نبوت بیرون لوہاری دروازہ ملتان

عائلی قوانین ۔ عورتیں اور حکومت

عائلی قوانین کو مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام علماء اسلام اور مختلف مذہبی جماعتوں نے بالاتفاق خلاف شریعت قرار دیا ہے اور مغربی پاکستان اسمبلی نے ان کو منسوخ کرنے کی سفارش کر کے ان نمایندوں کو تنبیہہ کی ہے جو قومی اسمبلی کے ممبر ہیں، کہ وہ ان قوانین کی حمایت کرنے میں ان کی نمائندگی نہیں کریں گے ۔

خاص کر وہ عورتیں جن کو مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبروں نے ووٹ دے کر قومی اسمبلی کا ممبر بنایا ہے مغربی پاکستان اسمبلی کے فیصلے کے بعد ان کی تمام حرکات اپنے ووٹروں کے خلاف ہیں ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بے پردہ فیشن ایبل عورتوں کا کسی ممبر یا شخصیت پر دباؤ ڈالنا اس کے لئے معمولی آزمائش نہیں ہے ان کے جال سے بچ نکلنا جنتیوں کا کام ہے ۔ اور وہی لوگ نکل سکتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص توفیق سے نوازا ہو ۔

مگر ہم تمام ممبران کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اپنے ایمان کو مضبوط رکھو اور تاریخ کے اس باب کو یاد رکھیں کہ عورتوں کو ہمیشہ دشمنان اسلام نے اسلامی سطوت و سطوت و شوکت توڑنے اور مسلمانوں کو ہزیمت دینے کے لئے استعمال کیا ہے ۔ اس وقت خود مسلمان کہلانے والوں کے اندر یہ فتنے اٹھ رہے ہیں ۔ ایک وقت تھا مسلم خاتون کی آواز کا بھی پردہ تھا ۔ وہ اذان تک نہیں دے سکتی تھی ۔ اس کے لئے بغیر محرم کے سفر حج بھی ممنوع تھا ۔ مگر جب حربی (جنگی) ضرورت کے وقت وہ باہر نکلی اور اس نے قوم کو للکارا تو میدان جنگ آگ کا تنور ہو گیا کشتوں کے پشتے لگ گئے اور اسلام کا علم سرنگوں نہ ہو سکا ۔

آج عورتوں کا نکلنا اور بن ٹھن کر نکلنا اور پورے زنانہ ہتھیاروں سے مسلح ہو کر رہ گزروں اور مجامع میں مردوں کے ایمانوں کو خطرے میں ڈالنا روزمرہ کا معمول ہو گیا ہے ۔ عورت جو گھر کی رانی تھی ۔ آب دار موتی تھی ۔ بیش بہا لعل تھی ۔ بازاری اور بکاؤ چیز بن گئی ہے ۔ وہ اخلاقی بلندی اور زنانہ صفات عصمت و حیا سے محروم ہو رہی ہے ۔ وہ اغیار کے پروپیگنڈے کا شکار یا دشمنوں کی آلہ کار ہے ۔ وہ اسلام میں ترمیم چاہتی ہے اور مسلمانوں کو یادو باکش بناتی ہے ۔

مسلمانو! شیطان کے نام سے بچو اس کے کہنے میں نہ آؤ ۔ ان کے دلفریب ناز و ادا پر اسلام و ایمان کو قربان نہ کرو ۔ اور یہ ثبوت مت مہیا کرو کہ اب تک خدانخواستہ اسلام میں کوئی نقص تھا ۔

ہم ارباب حکومت سے بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ صدر مملکت کے اعلان کے مطابق کہ "اب اختیار قومی اسمبلی کا ہے"۔ کی مخالفت کر کے اپنی غیر جانبداری مشکوک کر کے اپنے راستے میں کانٹے نہ بوئیں ۔ جو وزیر اور جو حاکم چاہے کتنا بڑا ہو اسلامی اصول اور جمہور اسلام کی مخالفت کرے گا وہ کبھی کامیاب نہ ہو سکے گا ۔

ہم صدر مملکت کی خدمت میں بھی دیانۃً عرض کرتے ہیں کہ کتنے ہی آئینی دفعات اور ملکی قوانین کی ترمیم و تنسیخ ہوتی ہے اگر یہ عائلی قوانین بھی منسوخ ہو جائیں تو اس سے ہمارے داخلی و خارجی مسائل پہ کوئی برا اثر نہیں پڑ سکتا ۔ اگر آپ محض اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اس کے احکام کے سامنے سر جھکائیں گے تو اللہ تعالےٰ آپ کے سر کو اونچا کریگا ۔ وہ بڑا قدردان ہے ۔ ہم یہ بھی نہیں چاہتے یہ بری یادگار آپ کی طرف منسوب اور آپ کے خلاف استعمال ہوتی رہے ۔ یا اس کی منسوخی کا سہرا کسی اور کے سر کی زینت بنے ۔ وما علینا الا البلاغ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا انتخابی بورڈ

حسب اعلان سابق جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے صوبہ کی خالی شدہ سیٹوں کے سلسلہ میں ضمنی انتخاب کے تمام حالات پر غور کرنے اور مقامی جماعتوں کو اس سلسلہ میں مشورہ دینے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے انتخابی بورڈ کے لئے حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب انور صاحب جانشین قطب عالم حضرت مولانا احمد علی صاحب رح نائب امیر جمعیۃ نے مندرجہ ذیل حضرات نامزد فرما دیئے ہیں ۔

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی ۔ ملتان ۔

(۲) سردار میر عالم خاں صاحب لغاری (رحیم یار خاں) ۔

(۳) احقر غلام غوث ہزاروی (ممبر صوبائی اسمبلی) ناظم مرکزی ۔

(۴) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ۔

ان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔

(العبد) غلام غوث ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

عائلی قوانین کی تنسیخ کی قرارداد پر

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر

قسط ۳

ایسا کیوں نہیں کیا ۔ جب ایک شخص نے دو نکاح کئے اور ایک چیئرمین نے جو وہاں کا "چورمین" تھا رپورٹ کر دی تو عدالت نے فریقین کو بلایا کہ تم نے دوسری شادی کی ؟ خاوند نے کہا ۔ نہیں صاحب ، کہا گیا کہ اچھا عورت کو بلاؤ ۔ عورت کو بلایا گیا ۔ کیا تم نے فلاں سے شادی کی ؟ اس نے کہا " صاحب کوئی شادی نہیں کی "۔ سوال ہوا کہ تمہارا نکاح نہیں ہوا تھا ؟ پھر کیسے رہتے ہو ؟ کہا کہ " یارانہ دوستانہ تعلق ہے " کہا " اچھا پھر خیر سے جاؤ " (قہقہے اور تالیاں)

تف ہے ۔ نکاح ہو تو حرام ہے ایک سال کی قید ہے ۔ بغیر داشتائیں رکھ لیں تو کوئی عیب اور جرم نہیں ہے یہ قانون ان عورتوں کی ہمدردی کے لئے نہیں ان کو دھوکا دینے کے لئے بنا ہے یہ عورتوں کو بازاروں میں لانے کے لئے بنا ہے

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ الایۃ

(ترجمہ) کہ زینت کو نہ ظاہر کریں سوائے خاوند کے اور محرم لوگوں کے ۔ اور یہ بازاروں میں پھر پھرا کر اسلام کی نمائندگی کرتی ہیں ۔ یہ ۴۰۰ عورتیں ، یہ ۵۰۰ عورتیں ، چلو ۵ ہزار سہی ۔

سپیکر : مولانا صاحب آرڈر ذرا ٹھہرئیے ۔ آپ کا ٹائم ہو گیا ۔

مولانا : بس دو منٹ دیجئے ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ ۵۰۰ بے پردہ عورتیں یا دو ہزار عورتیں ملک کی دو کروڑ پردہ نشین عورتوں کی نمائندہ نہیں ہو سکتیں ۔

(شور ۔ تالیاں اور نعرۂ تحسین)

سپیکر ۔ آرڈر ۔۔۔ آرڈر

مولانا : ۔ میں اب ان سب سے پوچھتا ہوں کیا آپ کی عورتیں بازاروں میں چلتی پھرتی ہیں ؟ نہیں ہرگز نہیں دو کروڑ پردہ نشین عورتوں کی نمائندہ یہ بے پردہ اور بازاروں میں پھرنے والی عورتیں قطعاً نہیں ہو سکتیں یہ ان کی نمائندہ نہیں ہیں ۔

(تالیاں اور نعرۂ تحسین)

یہ شریعت میں مداخلت ہے ۔ اگر آپ وقت دیں تو میں بتلاؤں گا ۔ کہ " یتیموں " کے لفظ سے کتنا دھوکا دیا گیا ہے ۔ کیا بھتیجا اگر یتیم نہ ہو یا لنج ہو تو کیا یہ قانون اسلامی مان لیں گے یہ یتیم کا لفظ کہہ کر ان کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم : ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

سپیکر : ۔ مولانا صاحب ۔ ٹھہرئیے پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم : ۔ یہ غیر پارلیمنٹری لفظ ہے جو مولانا صاحب نے استعمال کیا ہے مولانا کو اسے واپس لینا چاہیئے ۔

مولانا : ۔ جی کیا فرمایا ؟

صاحبزادی محمودہ بیگم : ۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ بازار میں عورتوں کو لانے کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے ۔ مولانا کو اسے واپس لینا چاہیئے ۔

مولانا : ۔ یہ میرا اٹیک ان پر نہیں ہے

میاں عبداللطیف : ۔ یہ اسلام کے ٹھیکہ دار ہیں اس لئے کہ ان کے پاس داڑھی ہے

اسپیکر : آپ تشریف رکھیں ۔

مولانا صاحب ۔ آپ پہلے پانی پی لیں ۔

(قہقہے اور شور)

مولانا : ۔ جناب مجھے پیاس نہیں لگی ہے ۔ پیاس انہیں لگی ہے جو سچ نہیں سن سکتے آپ پھر تاریخی جھوٹ سن سکتے ہیں اور اب ان کا جواب نہیں سن سکتے

اسپیکر : مولانا صاحب ۔ آپ کے دو منٹ ختم ہو گئے اب آپ تشریف رکھیں

مولانا : نکاح کے بارے میں کہہ دوں

سپیکر : ۔ سردار ڈوڈا خاں صاحب

(ایوان میں شور ۔ مولانا صاحب کو اور وقت دیجئے کی آوازیں)

سپیکر : ۔ نو ۔ نو ۔ بالکل نہیں ۔

(شور ۔ وقت دیجئے ۔ ضرور وقت دیجئے قطع کلامیاں)

سپیکر : ۔ آپ اسپیکر کے فرائض میں مداخلت بالکل نہ کریں ۔ میں ان کو بالکل وقت نہیں دوں گا ۔ وقت ختم ہو چکا ہے ۔

مولانا : ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بیٹھتا ہوں ۔

(اسپیکر کی رولنگ کے خلاف دونوں طرف کے اکثر اراکین واک آوٹ کر گئے)

مسٹر ڈوڈا خاں : ۔ جناب اسپیکر ۔ یہ اپنا وقت بھی مولانا صاحب کو دینا چاہتا ہوں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم : پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ مولانا صاحب سے کہیں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

سپیکر : ۔ اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

مولانا : میں نے ان کی تاریخی روایات کو جھوٹا کہا ہے ۔

سپیکر : ۔ پھر تو سوال پیدا ہی نہیں ہوتا اب باقی رہا یہ کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مولانا صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ قانون عورتوں کو بازار میں لانے کے لئے بنایا گیا ہے

مولانا : ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ یہ قانون عورتوں کو بازار میں لانے کے لئے لایا گیا ہے

سپیکر ۔ ریزولیشن کے موضوع کو دیکھتے ہوئے تو میں اسے غیر پارلیمانی تو قرار نہیں دے سکتا ۔ لیکن یہ غیر مناسب ضرور ہے

(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی : ۔ چونکہ بحث شرافت کی حد سے باہر جا رہی ہے ۔ اس لئے ہم دو منٹ کے لئے باہر جاتے ہیں ۔

(اس مرحلے پر صاحبزادی محمودہ بیگم اور ڈاکٹر صاحبہ ایوان سے باہر تشریف لے گئی تھیں)

چونکہ سرکاری اور غیر سرکاری بنچوں کے تقریباً تمام معزز ممبروں نے مولانا کو کم وقت دینے پر احتجاج کرتے ہوئے واک آوٹ کر دیا تھا جس سے کورم ٹوٹ گیا اور سپیکر صاحب کو اجلاس ملتوی کرنا پڑا ۔ اس وقت لابی میں ممبران اسمبلی کی خوشی قابل دید تھی ۔ مبارک مبارک کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں ۔ کوئی مولانا کو اٹھا رہا تھا ۔ چہرے ایسے بشاش تھے جیسے عید کا چاند نظر آ گیا ہو ۔ جب سب دوبارہ اندر گئے تو سب نے مولانا کے آنے پر چیئرز دیئے (تالیاں بجائیں) اب اسپیکر نے ایوان کی متفقہ رائے کے سامنے سر تسلیم خم کر کے مولانا کو دس منٹ مزید وقت دیا ۔

لیکن اگر تقریر کی جاتی تو ووٹنگ کا وقت نہ رہتا اور تحریک فیل ہو جاتی اس لئے مولانا اور ایوان کے ارکان نے مطالبہ کیا کہ اب ووٹنگ کرائیں چنانچہ ووٹنگ ہوئی اور سوائے تین عورتوں اور ایک مرد کے سب نے تجویز کے حق میں ووٹ دے کر شریعت کا احترام کرتے ہوئے دو صدیوں کے بعد سرکاری ایوان میں اسلام کی فتح کا علم لہرا کر تاریخی کارنامہ انجام دیا ۔ سپیکر نے جب شریعت کی فتح کا اعلان کیا تو ارکان اور تماشائیوں نے شایان شان مسرت کا اظہار کیا ۔ ملحدین اور پرویزیوں کا منہ کالا ہوا ۔ بے پردہ عورتیں بوکھلا گئیں ان کے تمام تصورات خاک میں مل چکے تھے ملکی اخبارات بلکہ لندن تک کے اخبارات میں ایک مرد درویش (مولانا غلام غوث) کی اس کامیابی پر مضامین لکھے ہیں ۔

والحمد للہ رب العلمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

نقد و نظر

(ریویو کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں ۔)

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی رح کی مایہ ناز تصنیف جو ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے ۔

مندرجہ بالا کتاب میں مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر علمی رنگ میں تنقید کی گئی ہے کتاب تیس عنوانات پر مشتمل ہے کتابت و طباعت دیدہ زیب دو رنگہ خوبصورت ٹائیٹل پر مشتمل ہے ۔ کتابت دیدہ زیب دو رنگہ خوبصورت ٹائیٹل قیمت صرف ۱/۲۵ کاروباری حضرات کو ۳۳ فیصد کمیشن دیا جائے گا ۔ جس قدر درکار ہو مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں ۔

مکتبہ ترجمان اسلام ۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے ۔

ٹنڈوالہ یار میں

ترجمان اسلام کا تازہ شمارہ ملنے کا پتہ

جناب عبدالرحیم صاحب

امام مسجد و ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام محلہ پاٹولی سے حاصل کریں

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

۴۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۷ اگست ۶۳ء

خارجہ پالیسی

وزیر خارجہ بھٹو صاحب کی قومی اسمبلی میں کی گئی حالیہ تقریر کو ملک میں کافی سراہا گیا ہے۔ یہ تقریر جو اپنے دوستوں کے گلے شکوے اور بے رخی و بے توجہی کی شکایات سے بھرپور تھی اور جس میں مستقبل کے خطرات اور اندیشوں کی طرف اشارات تھے ۔ اس اعتبار سے یقیناً اہم تھی کہ اس میں خارجہ پالیسی کی ناکامیوں کا مخفی اعتراف موجود تھا۔

چونکہ اس تقریر سے بادی النظر میں یہ مترشح ہوتا ہے کہ اب حکومت نے اپنی خارجہ پالیسی میں ایک موڑ اختیار کر لیا ہے ، اس لئے ملک بھر میں اس پر تحسین کا اظہار کیا گیا ہے۔

لیکن ہم اس پوری تقریر کو بار بار بغور پڑھنے کے بعد بھی یہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی میں کیا حقیقت پسندانہ تبدیلی آچکی ہے اور وہ اب کیا رخ اختیار کر رہی ہے۔

شاید یہ ہماری کوتاہ فہمی ہو لیکن ہم اس سے سوائے تہدید وتخویف کے ایک بے بسانہ اظہار کے اور کچھ نہ سمجھ سکے۔

چین کے جس تعاون وحمایت کا اس میں ذکر کیا گیا ہے وہ بھی کسی باضابطہ علاقائی مفاہمت اور مساویانہ دفاعی اشتراک کی خاطر نہیں بلکہ بھارت کی بڑھتی ہوئی ساز باز کے مقابلہ کی خاطر ہے۔

گویا صورت حال یہ ہے کہ ایشیا میں چین وبھارت کے درمیان توازن طاقت کی جو کشمکش جاری ہے اس سلسلہ میں چین کے پلڑے میں ہمارا وزن شامل ہوگا ، اگر بھارت نے ہم پر حملہ کرنے کی جسارت کی۔

دوسرے یہ کہ مغرب سے ہماری ناراضگی کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ کشمیر کا تصفیہ کئے بغیر وہ بھارت کی وسیع تر فوجی امداد دیر اتر آیا ہے۔

دراصل کسی واضح اور مثبت خارجہ پالیسی کے تعین کے بغیر اس گرمی تقریر کا کیا حاصل ہے چین وبھارت کی موجودہ کشمکش۔ ایشیا میں اثر واقتدار کی کشمکش ہے ۔جس طرح یورپ میں امریکہ اور روس کے درمیان سالہا سال تک اس کشمکش کا سلسلہ جاری رہا اور وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ اثر وغلبہ حاصل کرنے کے لئے لڑتے جھگڑتے رہے ۔ کچھ ایسی ہی صورت اب چین وبھارت کے درمیان بھی ہے ۔ اس سلسلے میں کسی ایک فریق کی حمایت میں اپنا سارا وزن صرف کر ڈالنا ۔ اپنے لئے کسی ٹھوس ونتیجہ خیز حیثیت کا حامل نہیں ہے ــــــ

اگر ہمارے پاس پالیسی سازوں کے تدبر کا فقدان نہیں واقع ہو گیا ہے تو ان کے لئے صحیح راہ یہی ہے کہ وہ اس موقعہ پر ایک طرف تو امریکہ یورپ کے سیاسی بندھنوں سے گلو خلاصی حاصل کر لیں دوسری طرف ایشیا کی چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتوں کے باہمی اشتراک ومفاہمت کا میدان وسیع کریں اور عرب دنیا بالخصوص مصر کے ساتھ گہرا ربط پیدا کریں تاکہ افریقہ کے آزاد ملکوں کو بھی اپنی پالیسی کا ہم نوا بنایا جاسکے۔

یورپ میں امریکہ اور روس کی باہمی کشمکش بڑی حد تک ختم ہو چکی ہے اور وہ اب مفاہمانہ پالیسی کا رویہ اختیار کر چکے ہیں۔ روس چین اور بھارت کی باہمی کشمکش میں غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے اور وہ ایسا امریکہ کے ساتھ کسی خفیہ عہد وپیمان کے تحت کر رہا ہے ۔ غالباً وہ چاہتا ہے کہ ایشیا اور مشرق بعید کی سیاست میں چین کو مات ہو جائے ۔ تاکہ وہ آئندہ روس کی قیصرداری میں ہی اپنا تحفظ وبقا سمجھے اور امریکہ کی تمام تر پالیسی کا انحصار اس بات پر رہ گیا ہے کہ اگر اشتراکی دنیا ، اس کے سرمایہ دارانہ نظام سے تعرض نہ کرے تو وہ اس سے الجھنے کا خواہش مند نہیں رہندوستان اس تمام صورت حال کو اپنے حق میں کر لینے کے درپے ہے تاکہ وہ مستقبل میں ایشیا کی سیاست کا واحد اجارہ دار اور توازن طاقت کا مالک بن جائے ان عزائم سے نمٹنے کے لئے پاکستان کو کیا کرنا چاہیئے ۔ وزیر خارجہ کی تقریر میں اس ×

× کے لئے کوئی اشارہ نہیں ملتا ۔ اس لئے ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس تقریر کی کوئی تحسین تعریف نہیں کر سکتے ۔

رہا یہ کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں اسلام کے نظریات وتقاضوں کا کس حد تک لحاظ رکھا گیا ہے تو اس کے لئے تو دور دور تک سوائے مایوسی کے کچھ نظر نہیں آتا ، اور وزیر خارجہ کی تقریر میں کہیں اس کا نام ونشان تک بھی نہیں ملتا۔

عائلی قوانین کی تنسیخ کے حق میں حیلے بہانے

عائلی قوانین کے خلاف جس رائے عامہ کا اظہار ہر طبقہ کی طرف سے ہوا ہے صوبائی اسمبلی کی حالیہ منظور کردہ قرارداد نے اس پر آخری مہر تصدیق ثبت کر دی ہے ۔ اسمبلی میں جس اتفاق رائے سے یہ قرارداد منظور ہوئی ہے ۔ اگر ملک میں جمہوری نظام رائج ہوتا تو برسراقتدار حکومت شکست کھا کر مستعفی ہو چکی ہوتی ۔ شاید ہی دنیا کی کسی اسمبلی میں اتنی بڑی کثرت رائے کے ساتھ کوئی قرارداد کسی معاملہ پر منظور ہوئی ہو۔

سنا گیا ہے کہ اس قرارداد کی تنسیخ کی خاطر ایک نیا نقطۂ نگاہ سامنے لایا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ آج عائلی قوانین کی تنسیخ کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا جاتا ہے تو کل مارشل لا دور کی دیگر اصلاحات ، بالخصوص زرعی اصلاحات کی تنسیخ کا بھی مطالبہ کیا جائے گا۔

یہ نقطۂ نظر قطعی غلط اور گمراہ کن ہے ۔ جہاں تک زرعی اصلاحات کا تعلق ہے تو ان کا تعلق خالص معاشی واقتصادی معاملات سے ہے اور ان میں اپنے ملک کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق کتنی ہی تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں ۔ لیکن عائلی قوانین تو کتاب وسنت میں تحریف وتغییر کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور ان کے خلاف مسلمانوں کی رائے عامہ دین ومذہب کی بنیاد پر قائم ہے ۔ ان کی تنسیخ کا مطالبہ اسلام کے ایک واضح اور متفقہ حق کی بحالی کا مطالبہ ہے کسی طرح بھی اس مطالبہ کا رشتہ زرعی اصلاحات وغیرہ کی تنسیخ کے مطالبہ کے ساتھ نہیں جوڑا جاسکتا اور نہ اس خالص دینی معاملہ کو کسی خاص طبقہ کی مقصد برآری کا ذریعہ بننے دیا جاسکتا ہے جو ایسا کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام اور ملت کے ہرگز دوست نہیں ہیں

اہل سنت والجماعت کا صحیح مطالبہ

ایک اہم خبر ہے کہ علماء ومعززین شہر لاہور کے ایک اجتماع نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک فسادات محرم کی اعلیٰ عدالتی سطح پر تحقیقات نہیں کی جاتی اور جب تک اہل سنت کو مطمئن نہیں کر دیا جاتا ۔ کہ محرم سے پہلے محرم کے اندر اور عاشورا گزرنے کے بعد ملک بھر میں اہل سنت کے ساتھ جو ناروا سلوک اور یک طرفہ کارروائی ہوئی ہے اس کی تلافی اور عدالتی تحقیقات ہوگی ۔ اس وقت تک میلاد کا جلوس نہیں نکالا جائے گا

ہم اس مطالبہ اور تجویز سے پورا پورا اتفاق کرتے اور عرض کرتے ہیں کہ آپ جلوس نکالیں یا ملتوی کریں یہ آپ کی مرضی ۔ مگر ان مطالبات پر قائم رہنا اور ان کو منوانے کے لئے جدوجہد کرنا اسلام کی صحیح خدمت ہے ۔ اس سال سنی مسلمانوں کا حوصلہ اور صبر جتنا قابل تعریف رہا اتنا ہی ان کا اپنے سنی مسلک کی حفاظت کے لئے جرأت مندانہ بیانات دینا اور مخالف کی تقیہ آمیز سیاست کو سمجھنا کم لائق تحسین نہیں ہے ۔ جمعیۃ علماء اسلام سنی مسلمانوں اور اہل سنت کے حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہے ۔

عاشورہ کے فسادات ہوئے اور گزر گئے ان میں جو فریق جارح رہا وہ پوری طرح ننگا ہو چکا ہے ۔ مگر یہ فسادات انتظامیہ کے لئے ہلدی کی گرہ ثابت ہوئے ۔ ان کی آڑ میں سنی علماء وزعما کے خلاف ملک بھر میں قانونی اقدامات تعجب انگیز ہیں ۔ ایک مولانا محمد علی صاحب جالندھری پر بیس اضلاع میں پابندی لگائی گئی ہے ۔ یہی حال ہر ہر جگہ ہے ۔ لاہور سے شہر بدر کئے گئے اصحاب کے خلاف حکم تو واپس ہو گیا ۔ مگر حکومت کا فرض ہے کہ وہ سارے ملک کے اندر پابندیاں ختم کرے اور اقلیتوں کی خاطر اکثریت کی ناراضگی نہ خریدے ۔ اگر شیعہ دوستوں کو اپنے حقوق کا خیال ہو جیسے کہ شمسی صاحب سارے ملک میں ڈھنڈورا پیٹتے اور ایک خاص ذہن پیدا کرتے رہتے ہیں ۔ تو ہم خوشی سے اعلان کرتے ہیں کہ ملازمتوں وغیرہ میں بے شک ان کو ان کی آبادی کے لحاظ سے پوسٹیں دی جائیں ۔ جو تناسب آبادی سے زیادہ ہوں وہ واپس لے لی جائیں ۔ ایسا نہ ہونے دیا جائے کہ رواداری ، رواداری کی چیخوں کے اندر اکثریت کے گلے پر چھری پھیر دی جائے جیسے کہ بعض متعصب افراد سے خطرہ ہو سکتا ہے ۔

بقیہ شذرات

خلافت کے مقدس لفظ کا غلط استعمال { ہمارے ملک میں جو چند گنے چنے سال خوردہ سیاستدان رہ گئے ہیں

ان میں ایک شخصیت جناب چوہدری خلیق الزماں صاحب کی بھی ہے۔

چوہدری صاحب کی سیاسی زندگی کے ہیر پھیر سے برصغیر کی سیاسیات سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کما حقہ واقف ہیں۔ ان کا سیاسی مشیر اعلیٰ غالباً ان کا تانگہ چلانے والا کوچوان تھا جو پنڈت نہرو سے زیادہ سیاست دان تھا اور جس پر چوہدری صاحب کو بڑا فخر تھا۔ غالباً وہ سیاست دان تانگہ بان بھارت میں ہی رہ گیا ہے اور آج کل پنڈت نہرو کا سیاسی مشیر بنا ہوا ہے۔ اس کے بغیر چوہدری صاحب کی سیاسی حیثیت صفر کے برابر رہ جاتی ہے اس لئے ملت پاکستان نے چوہدری صاحب کی سیاست کو زیادہ قابل اعتنا نہیں سمجھا۔

ہمارے نزدیک اصل چیز اسلامی سیاست اور اسلامی نظام حیات ہے ہم نہ تو برطانیہ کے پارلیمانی نظام سیاست کو اسلام کے مطابق سمجھتے ہیں اور نہ امریکہ کے صدارتی نظام سیاسی کو۔ انہیں ہم اسلام کا نادان دوست سمجھتے ہیں جو ان دونوں نظاموں میں سے کسی ایک کو اسلام سے قریب اور اسلام کے مطابق بتاتے ہیں۔

"چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

افسوس کہ چوہدری صاحب نے یہ مضحکہ خیز انکشاف فرمایا کہ "ملک میں خلافت قائم ہو چکی ہے" سنہ اپنے سیاسی فکر کے بارے میں ذرا سا حسن ظن باقی رہنے دیا ہے۔ نہ یہ کہہ کر انہوں نے ملک و ملت، وطن اور اپنی سیاسی جماعت کی کوئی اچھی خدمت انجام دی۔ بلکہ ایک حد تک اسلام کی مقدس اصطلاحات کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں سچ کہا ہے کسی نے

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

خلافت جو اسلامی نظام سیاست کی روح اعظم ہے جس کے قیام کی خاطر علماء امت کے قافلے کے قافلے آگ و خون کے دریاؤں سے گزرے ہیں، جو ملت اسلامیہ کی تمناؤں اور آرزوؤں کا حاصل و مقصود رہا ہے جس کے لئے ہر بیداد اور ہر ستم کو اکابر علماء اسلام نے ہنسی خوشی قبول کیا اور جس کو بھول جانے اور ترک کر دینے پر شہادت

حضرت عثمانؓ سے آج تک امت تیار نہیں ہوئی وہ خلافت، کاش چوہدری صاحب جانتے اور سمجھتے کہ اس سے کہیں اعلیٰ اور ارفع ہے کہ اس کا نام بھی ان کی زبان سے نکلتا کاش وطن عزیز پاکستان میں یہ خلافت قائم ہو جاتی۔ کاش یہ سعادت کا حصول فرزندان پاکستان کے نصیب میں ہوتا۔ لیکن کس سے پاس اس کا ماتم کیجئے کہ چوہدری صاحب ایسوں کے ہاتھوں ہی' اس ملک میں خلافت کے تصور کی مٹی عزیز ہو گئی۔ ان سولہ سالوں کے اندر بے حیائی۔ فحاشی، بے دینی اور فسق و فجور کی جو کثرت اور گرم بازاری ہو چکی ہے۔ اس کے پہلو بہ پہلو خلافت کے قیام کا دعویٰ۔ دین کے ساتھ تمسخر اور اسلام کے ساتھ بے دردانہ مذاق ہے آج ہمارے ملک میں نظام اسلامی کے کھوکھلے نعروں کے سوا کیا باقی رہ گیا ہے۔ باایں ہمہ اگر اتنے بڑے فساد عمل کی موجودہ صورت کا نام ہی "خلافت" ہے تو قوم و ملت کو خیر و خوبی کی ہر توقع سے دست بردار اور مستقبل سے مایوس ہو جانا چاہیئے۔

پاکستان اور اسلام دونوں کے لئے ہی یہ ایک بڑا دھوکہ ہو گا اگر موجودہ بدحالت پر خلافت کا اطلاق کیا گیا۔

اگرچہ چوہدری صاحب اب عمر کے اس حصہ میں پہنچ چکے ہیں، جہاں کوئی بات بھی شعور و حواس میں رہ کر نہیں کہی جا سکتی تو اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر رحم فرمائے اور ان کے مصاحبین کو چاہیے کہ ان کے یہ مرفوع القلم فرمودات عام اشاعت کے لئے نہ دیا کریں۔

مودودی فرقہ کا ایک اور ستون گرا

(قسط نمبر ۲)

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کے کام کی بہترین تعبیر میرے نزدیک یہی ہے کہ انہوں نے حکمت دین کے اس دوسرے پہلو پر کام کرنے کی کوشش کی اور اپنی حد تک ایسی تشریح بھی ڈھونڈ نکالی جس میں دین ایک ہم آہنگ کل (INTER RELATED WHOLE) کی شکل میں نظر آنے لگا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا مودودی کے کام کا یہی نیا پن ہے جس نے موجودہ دور کے بہت سے لوگوں کے لئے ان کے خیالات میں کشش پیدا کر دی اور انہوں نے لپک کر اسے قبول کر لیا۔

مگر آپ جانتے ہیں کہ ہر مجموعہ لازماً حقیقتاً نہیں ہوتا۔ متفرق اجزاء کا کسی باہمی مجموعہ لازماً حقیقت نہیں ہوتا۔ متفرق اجزاء کا کسی بامعنی مجموعہ میں مرتب ہو جانا بے شک اس بات کا ایک قرینہ ہے کہ یہ اس کی حقیقت کے متفرق حصے تھے۔ مگر عین اسی کے ساتھ یہ احتمال بھی موجود ہے کہ جو ترتیب قائم کی گئی ہے وہ حقیقی نہ ہو، اجزاء بجائے خود سب کے سب حقیقی ہوں۔ مگر جس مجموعی شکل میں انہیں اکٹھا کیا گیا ہے وہ ایک شخص کی محض قوت تخئیل کا کرشمہ ہو۔

اگر کسی علاقے میں قدیم جانوروں کی پتھرائی ہوئی ہڈیاں برآمد ہوں تو یہ بالکل ممکن ہے کہ آپ اس ڈھیر سے کچھ ہڈیوں کو لیں اور ایک مخصوص جاندار کی شکل میں ا[...] جوڑ کر کھڑا کر دیں۔ اس طرح بظا[...] مجموعی ترتیب واقع ہو گئی۔ جن لوگو[...] حیاتیاتی ارتقاء کے نظریہ کا مطا[...] ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس قسم [...] ترکیبوں سے دھوکا کھا کر بہت [...] کے نظریہ کا مطالعہ کیا ہے وہ جا[...] کہ اس قسم کی فرضی ترکیبوں سے دھو[...] بہت سے ارتقاء پسند علماء نے [...] کو مفروضہ کے مقام سے اٹھا کر حقی[...] درجہ دے دیا ہے۔ مگر بار بار کے تجر[...] ثابت ہو چکا ہے کہ اس طرح کی تشکیل[...] لازماً حقیقت نہیں ہوتی۔ اکثر ایسا [...] ہے کہ آدمی اپنی قوت واہمہ سے [...] لے کر مختلف غیر متعلق ٹکڑوں کو ایک [...] شکل میں جوڑ دیتا ہے۔ مگر اس شک[...] واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یعنی [...] کسی اور ہیئت و صورت کے ہو[...] اور ان کو جوڑ کر کوئی اور ہیئت و صور[...] بنالی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر پلٹ[...] مین (PILTDOWN MAN) جس کے [...] تقریباً آدھی صدی تک دنیا کے سا[...] اس "یقین" میں مبتلا رہے کہ یہ ماقبل [...] کا سب سے قدیم انسانی ڈھانچہ ہے جس [...] ہمیں علم ہوا مگر بعد کی تحقیقات سے ثاب[...] کہ یہ محض ایک جعلی ڈھانچہ تھا جس کا حقیق[...] تعلق نہیں۔ (باقی)

پاکستان اور چین کے درمیان فضائی پرواز کا معاہدہ اور امریکہ کی برہمی

پاکستان اور چین کے مغربی علاقوں کو دوسرے ہوائی سلسلہ سے ملانے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اس بات کا پاکستانی ذرائع نے اعلان کیا ہے۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ پرواز کا سلسلہ لاہور (مغربی پاکستان) اور کاشغر (چینی سنکیانگ) کے درمیان قائم کیا جائے گا۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ گلگت اور سکاردو کے ہوائی اڈوں میں توسیع کر کے راولپنڈی اور پیکنگ کو قریب لانے کی کوشش کی جائیگی پاکستانی ہوا بازی نے حال ہی میں چینی ہوا بازی سے کانٹن اور شنگھائی سے ٹوکیو تک پرواز کرنے کا ایک معاہدہ کیا ہے۔

اس معاہدے کا امریکہ پر بہت خراب اثر پڑا ہے۔

پی۔ آئی۔ اے کے ترجمان نے ۲۲ جولائی کو کہا ہے کہ حکومت نے امریکی ردعمل کو نظر انداز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

[...] امریکہ اپنے دوست پاکستان کے دشمن [...] معاہدے کرے تو خیر مگر جب پاکستان [...] سے کوئی امداد و اعانت کا معاہدہ کرے [...] امریکہ برہم ہو)

مولانا منظور احمد صاحب کی باعزت رہائی

اہالیان چنیوٹ کے موثر احتجاج [...] ہو کر ضلعی حکام شہر بدر کے احکام [...] لے لیے ہیں۔ نیز حضرت مولانا منظور [...] کے خلاف جو دفعہ ۱۲۴ کے تحت چال[...] تھا واپس لے لیا ہے اور مولانا موصوف [...] جیل جھنگ سے رہا کر دیا گیا ہے

حضرت مولانا درخواستی صاحب دامت برکاتہم کی مونگچر قلات ڈویژن میں تشریف آوری

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۔ بلوچستان کے مختلف مراکز و مقامات کوئٹہ ۔ کوہاس ، مستونگ وغیرہ کو دورہ کرتے ہوئے ۲۰ر جولائی مونگچر والوں کو بھی اپنی قدوم میمنت لزوم کے شرف سے نوازا مدرسہ دارالفیوض مونگچر کے جلسہ میں حضرت ممدوح اور استاذ الاساتذہ مولانا حبیب اللہ صاحب کی تشریف آوری سے چار چاند لگ گئے خواص وعوام کا ایک بڑا مجمع تھا جو حضرت کی زیارت اور آپ کے ارشادات وتقاریر سے مستفید ہونے کو اپنی سعادت سمجھتا تھا ۔ افسوس ہے کہ راقم الحروف جلسہ کے اخیری ۔۔ میں حاضر ہو سکا لیکن تاہم جو سعادت کے آثار مجمع میں نظر آرہے تھے اجمالاً ان کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ ۔۔ث میانے کے بجائے مقامی دیندار تجار نے اپنے دکانوں کے کپڑے تھانوں کا تھان استعمال میں لاکر حاضرین جلسہ کی آرام و راحت کے ذمہ دار بنے ہوئے تھے ۔ مدرسہ میں حضرت امیر (مدظلہ) کے ایک دو مفصل عمومی بیانات کے علاوہ علماء کرام سے ایک خطاب خاص بھی رہا جس میں جمعیۃ علماء کے اغراض ومقاصد اور جمعیۃ کی اہمیت و ضرورت شدیدہ پر روشنی ڈالی گئی ۔ بلوچستان کے لئے دو مبلغ جمعیۃ علماء کی طرف سے مقرر کردئے گئے (۱) احقر راقم الحروف (۲) مولانا اختر محمد صاحب ، حضرات علماء نے اس کام میں زیادہ سے زیادہ جانفشانی ۔۔ر کام کرنے کی رغبت ظاہر کی ۔ مخیر حضرات نے مبلغین کے تنخواہ و دیگر امور کے لئے ۔۔ی طرف سے ہر ممکن تعاون کا وعدہ ۔۔یا ۔ جناب ارباب غلام حیدر صاحب ۔۔ ایک مبلغ کی تین مہینے کی تنخواہ دینے کا ۔۔لیا ۔ چونکہ حضرت نے جلدی خان پور ۔۔ہونا تھا اس لئے علماء سے ناظم اعلیٰ ۔۔رت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ العالی ۔۔قریبی دورہ کا مصمم وعدہ فرماکر اپنی ۔۔ کی تلافی فرمائی ۔

۲۱ ۔ جولائی ۵ بجے رات کو حضرت ۔۔ن سفر واپس روانہ ہوئے حضرت ۔۔ت کرتے وقت نعرہ ہائے تکبیر و زندہ باد ۔۔ گونج رہی تھی ۔

(۔۔) محمد یعقوب مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم مونگچر ضلع کوئٹہ بلوچستان

جمعیۃ علماء اسلام خانگڑھ کلاں

سیرت کانفرنس

خانگڑھ ۔ ۱۱ ربیع الاول مطابق ۲ اگست بروز جمعۃ المبارک اور ہفتہ کی شب ایک رات اور ایک دن سیرت النبی کانفرنس ہوگی جس میں مجاہد ملت مولانا الحاج غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مخزن احرار مولانا محمد علی صاحب جالندھری مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ تحفظ ختم نبوت شمولیت فرما رہے ہیں کانفرنس کی تیاریاں شروع کردی گئی ہیں شمع رسالت کے پروانے نوٹ فرمالیں ۔

چکوال کے تین مقتدر رہنماؤں کو ضلع بدر کرنے پر احتجاج

چکوال کے تین مقتدر رہنماؤں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ، حاجی احمد حسین صاحب اور جناب میاں کرم الٰہی مجاہد صاحب کے ضلع بدر کرنے اور مولانا عبداللطیف صاحب جہلم کے تحصیل چکوال میں داخلہ پر پابندی کے خلاف تقریباً تمام ضلع کی مساجد میں جمعۃ المبارک کے موقعہ پر احتجاج کیا گیا ہے اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت نے ایسا کرکے غیر جمہوری اقدام کیا ہے اور حکومت کو چاہیئے کہ ان رہنماؤں سے جلد از جلد پابندیاں اٹھا کر مسلمانوں کی غالب اکثریت کے جذبات کو مجروح ہونے سے بچایا جائے ۔

عائلی قوانین کے تنسیخ کی حمایت میں جلسہ

مورخہ ۲۴ر جولائی بروز بدھ فرید آباد جامع مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا بذل الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم فرید آباد ڈھاکہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا اس اجلاس میں باتفاق رائے حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی ۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو قرآن و سنت کے صریح مخالف ہیں اس کو فوراً بلا تاخیر منسوخ کردیا جائے ۔

نیز یہ اجلاس ان ممبران اسمبلی اور اخبارات کو مبارکباد پیش کرتا ہے ، جو اس کے تنسیخ کی حمایت میں سعی وجہد کررہے ہیں ۔

عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں

خواتین سمندری کا مطالبہ

۲۳ر جولائی ۔ خواتین اسلام سمندری کا اجتماع ہوا جس میں عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کا مطالبہ کیا گیا اور انجمن خواتین اسلام قائم کی گئی اور جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی کو سراہا گیا اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کا عہد کیا گیا اور مغرب زدہ عورتوں سے بیزاری کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ چند مغرب زدہ خواتین باپردہ اور اسلام پسند خواتین کی نمائندگی کا قطعاً حق نہیں رکھتی ۔

(خواتین اسلام سمندری)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کے جلسے

جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر کے طرف سے مندرجہ ذیل جلسے منعقد ہو رہے ہیں ۔ جس میں جلیل القدر علماء اور زعما ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر تشریف فرما ہوں گے ۔ جمعیۃ کے کام کو توسیع اور دیگر امور کے متعلق مشورے کئے جائیں گے ۔ تاریخ ۵ ربیع الاول قریہ صاحبو تعلقہ عمرکوٹ میں ۔ ۶ ربیع الاول عمرکوٹ شہر میں اور ۸ ربیع الاول جھیس آباد شہر میں جلسے منعقد ہوں گے ۔

شامل ہونے والے علماء کرام کے نام

(۱) مولانا عبدالشکور صاحب دینپوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (۲) مولانا محمد اسحاق صاحب ۔ صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر ۔ (۳) مولانا سید اصغر علی شاہ صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر ۔ (۴) مولانا عزیز اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر (۵) مولانا غلام رسول صاحب مفتی اعظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر (۶) مولانا محمد صاحب رکن مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام (۷) مولانا غلام محمد صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام و صدر مدرس مدرسہ کلوئی (۸) مولانا محمد اسحٰق صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر ۔ و دیگر حضرات ۔

سیاسی شعبدہ بازوں نے اسلام کو غلط استعمال کیا ہے

بڑھتی ہوئی بے حیائی وفحاشی پر اظہار تاسف

پچھلے دنوں تجوڑی تھہڑیوں کے ایک عظیم اجتماع سے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا امان اللہ خاں صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک میں سیاسی شعبدہ باز لیڈروں نے ہمیشہ کرسی اقتدار تک پہنچنے کے لئے اسلام کو غلط استعمال کیا اور ہمارے پندرہ سالہ تجربے نے ثابت کردیا ہے کہ یہ محض اقتدار کے لئے ڈھونگ رچایا جاتا رہا ہے ۔

مولانا نے ملک میں عیسائیت کی ترقی ، بڑھتی ہوئی بے حیائی فحاشی اور شراب کی درآمد پر اظہار تاسف کیا اور عوام سے اپیل کی کہ ان سب منکرات مخشات کا سد باب اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اسلام پسند عناصر کو آگے لایا جائے ۔ آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام سرگرم عمل ہے اس کے ساتھ تعاون کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اس اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ۔

جلو (لاہور) میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

جلو (لاہور) جامع مسجد نہر والی میں مسرت وانبساط سرور وشادمانی اور کیف ونکہت کے جانفزا جھونکوں نے رئیس الاحرار حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی رکن صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام کا کمال وجدان میں استقبال کیا ۔ مذکورہ مسجد میں ہی ایک اجتماع ہوا جس میں حضرت موصوف نے صوبائی اسمبلی میں پیش کردہ تجاویز کا حوالہ دیتے ہوئے بجٹ کے ان نکات کی نقاب کشائی کی جن میں ضبط تولید ، شراب نوشی اور نام نہاد ثقافتی اداروں اور عیسائی طلباء کے لئے رقم مخصوص کی گئی تھی لیکن اسلامی تبلیغ کو اس بجٹ میں قطعاً نظر انداز کردیا گیا تھا ۔ مفکر اسلام کی سحر انگیز تقریر سے حاضرین پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی آپ نے عوام کی توجہ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف مبذول کرائی چنانچہ آپکی موجودگی میں باتفاق رائے حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا :-

صدر ۔ جناب عالم شاہ صاحب ۔ نائب صدر جناب محمد علی میاں صاحب ۔ سیکرٹری جناب بشیر احمد صاحب ۔ جوائنٹ سیکرٹری جناب ※

※ خورشید احمد صاحب ۔ خازن جناب علی اکبر سالار رضاکاران جناب شاہ زمان صاحب اس اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ بھی کیا گیا ۔

شہباز گڑھی مردان

جمعیۃ علماء اسلام کے اہتمام میں عظیم تبلیغی اجتماع

عائلی قوانین کو منسوخ کر کے پاکستان میں قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تقریر

جمعیۃ علماء اسلام کے اہتمام میں عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام خدا کا دین ہے اور عظیم رحمت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا جس کے حق میں خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنے فضل سے اسلام کی نعمت سے مشرف کر لیتا ہے دنیا میں بڑے بڑے سائنسدان، فلاسفر، حکماء، ارباب عقل موجود ہیں لیکن اللہ کے اس فضل عظیم سے محروم ہیں۔ خوش قسمت ہے علاء آدم ہیں وہ شخص جس کو اللہ نے اسلام کا عظیم نعمت دی مسلمانوں کی ہزار سالہ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان دنیا میں اسلام کی وجہ سے غالب رہے جب وقت مسلمانوں نے تعلیمات اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ تو مسلمان دنیا کے ذلیل ترین اقوام یہ ان کے سیاسی غلام ہو گئے اقتدار عیبیہ کے زوال کا اسباب بھی وہی تھے جو آج ہمارے یورپ زدہ۔ انگریز نواز، نقال اپ فرنگ کر رہے ہیں تخت دہلی تو اسی وجہ سے ہم سے چھین لیا گیا، کہ حکمران، اہل ثروت خدا سے باغی ہوگئے پاکستان جو اسلام کے نام پر قوم کے سامنے لا الٰہ الا اللہ کے سربلندی اور اعلاء کا عہد کیا گیا۔ لیکن اس عہد کو فراموش کیا گیا میں خصوصی طور پر ملک کے حکمران طبقہ اور اہل دولت و ثروت کو تنبیہ کرتا ہوں کہ حقیقی حکمرانی اللہ کی ہے اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء۔ کل کے حکمران مادی طاقتوں پر فخر غرور کی بنا پر صفحہ ہستی نابود ہوئے۔

مولانا نے فرمایا حکمران طبقہ اے اہل ثروت اور اے دنیا پرست سرمایہ دار تم کہاں جا رہے ہو تمہاری نجات یورپ میں نہیں بلکہ مدینہ کے راستہ میں تمہاری نجات ہے۔

ہر شخص کو تم دھوکہ اور فریب دے سکتے ہو لیکن اللہ کو تم دھوکہ نہیں دے سکتے اسلام کے نام پر تم نے اقتدار حاصل کیا اور اس اسلام کے خلاف تم نے محاذ قائم کیا ہے خدا کے قانون کے بجائے کفر کا قانون تم نے جاری کیا ہے۔

خدا نے شراب کو حرام کر دیا تم نے شراب کو قانوناً جائز کیا خدا نے زنا حرام کر دیا تم نے قانوناً جائز کر دیا۔ خدا نے سود حرام کر دیا تو تم نے قانوناً جائز کر دیا۔ خدا نے مسلمان عورت کو پردہ میں رہنے کا حکم دیا۔ تم نے عورت کو بے پردہ کر دیا۔ عائلی قوانین خلاف اسلام ہیں تم نے اپواء کے خاطر جو چند انگریز نوازوں کی بے پردہ بے حیا عورتیں ہیں عائلی قوانین جاری کر دئیے۔

مولانا نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ علماء دین کی دامن پکڑ کر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہو جائیں مولانا نے عائلی قوانین کی منسوخی اور قرآن و سنت کے قانون کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے ناظم حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے تنظیم کے سلسلے میں دیہات کا دورہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل جمعیتیں قائم ہوئی ہیں۔

۱۔ مولانا احمد سعید صاحب نے موضع منڈیالہ تیگہ میں جمعہ پڑھایا۔ اور جمعیۃ کے کاموں پر روشنی ڈالی بعد از نماز جمعہ ممبر سازی کی گئی۔ عوام کے پرجوش خیر مقدم کیا۔ اور دلی تعاون کا یقین دلایا۔

۲۔ موضع کوٹلی ناگرہ ضلع گوجرانوالہ میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم ہوگئی۔ جس کی کامیابی کا سہرہ حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب کے سر پر ہے انہوں نے نہایت کاوش سے جمعیۃ کی رکن سازی کی ہے۔ انتخاب حسب ذیل ہے۔

صدر حاجی عبدالکریم صاحب، ناظم قاری محمد عبداللہ صاحب خزانچی جناب محمود صاحب

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کی سرگرمیاں

جناب سردار میر عالم لغاری کے تنظیمی دورے فیروزہ تحصیل خانپور میں ایک اجتماع ہوا جس میں جناب سردار میر عالم خاں لغاری نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مقامی انجمن احباب ذوق کے اراکین نے جمعیۃ کو اپنی خدمات پیش کی ہیں اور باقاعدہ جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

اراکین کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

امیر حاجی اللہ دتہ نائب امیر مولانا شاہ محمد ناظم جلیل الدین صاحب خازن جناب غلام حسین سردار صاحب مزید علاقوں کا دورہ فرما رہے ہیں بحمداللہ تنظیمی رفتار بڑی تسلی بخش جاری ہے۔

حکومت کا فرض ہے کہ ملک میں کوئی قانون نافذ کرنے سے پہلے علماء کرام سے مشورہ لے

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین کے ضلع میانوالی میں داخلہ پر پابندی کے خلاف احتجاج

مورخہ ۱۹ جولائی نماز جمعہ سے پہلے تقریر

مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ ہکہ ضلع میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں کوئی قانون نافذ کرنے سے پہلے اس کے متعلق علماء کرام کی رائے معلوم کر لیا کرے تاکہ ملک گندے اور خلاف اسلام قوانین سے پاک رہے۔ عائلی قوانین نافذ کر کے حکومت نے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ علماء کے تنبیہ کرنے پر ان قوانین کو منسوخ کر دیا جاتا تب بھی تلافی ہو سکتی تھی لیکن معاملہ آنے والی اسمبلی پر چھوڑ دیا گیا قانون عوام کے لئے ہوتا ہے جب عوام غیر اسلامی قانون کو پسند نہیں کرتے تو اسمبلی کی رائے کا انتظار کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

علماء دین نے ان قوانین کی شرعی حیثیت کو واضح کیا ملک کے گوشے گوشے سے ان قوانین کے خلاف احتجاج ہوا۔ صوبائی اسمبلی نے ان کے خلاف سفارش کر دی اس کے بعد تو حکومت کو چاہئے تھا کہ مزید انتظار نہ کرتی لیکن اب جب کہ حکومت قومی اسمبلی کی رائے معلوم کرنا چاہتی ہے تو ممبران قومی اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ بے پردہ خواتین کے کھوکھلے نعروں کی پرواہ کئے بغیر عائلی قوانین کے خلاف رائے دے کر اسلام اور عوام کی صحیح ترجمانی کریں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ العالی کا داخلہ ہمارے ضلع میں کیوں بند کر دیا گیا ہے مولانا یہاں علاقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مختلف جلسوں میں تقریر کرنے آتے تھے، جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد ملک سے برائیوں کا دور کرنا اور اچھائیوں کو رواج دینا ہے۔ اور جمعیۃ ملک میں اسلامی آئین کی داعی ہے یہ بات صاف ہے کہ یہ جلسے اسی مقصد کے لئے مختلف مقامات پر رکھے گئے تھے لیکن حکومت نے قاضی صاحب پر پابندی لگا کر ہمارا سارا پروگرام ختم کر دیا۔

جب دوسرے سیاسی لیڈروں کو عام جلسے کرنے کی اجازت ہے تو جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈروں کو یہ حق کیوں نہیں دیا جاتا۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کرام سے پابندیاں ختم کی جائیں

ٹنڈو والا یار میں جمعیۃ کے دار المطالعہ کا قیام

مقامی کارکنوں کی مخلصانہ کوششوں سے ٹنڈو والا یار میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی و تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں حال ہی میں جمعیۃ کے ماتحت ایک دار المطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں مذہبی، سیاسی، تاریخی اور دیگر اخبار و جرائد مہیا کئے گئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرگرمیاں

بتاریخ ۳ جولائی بمقام لکی جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت کا اجلاس زیر صدارت شاہ صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد ناظم ضلع نے گذشتہ کارگذاری پیش کی اور آئندہ کے لئے تمام تحصیل لکی مروت کا دورہ اور اہم مقامات پر اجتماعات کی اہمیت پر زور دیا۔ ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ اس دورہ کے دو مقصد ہوں گے جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت عوام اور خواص پر واضح کرنا اور فراہمی فنڈ اور طے پایا۔ کہ پہلا اجتماع بمقام علیک خیل ہوگا۔ ۱۸ جولائی کو اور گرد و نواح قریہ جات کی اطلاع یابی کے لئے مولانا کریم خان و خلیفہ محمد کریم مبلغ مقرر ہوئے اور ۲۵ جولائی کو بمقام فرنگی خیل اجتماع بعد جلسہ عام مقرر ہوا جس کے ملحقات کے لئے مبلغ مقرر کئے گئے اور شہباز خیل و خواجہ خیل و گنڈی خالہ خیل و سرائے نورنگ پر اجتماعات بعد عام جلسہ ہا کا تقرر کر کے اطلاعات عامہ کے لئے انتظام کیا گیا۔ تمام دورہ میں امیر ضلع اور ناظم ضلع شامل ہوں گے نیز نائب امیر اور نائب ناظم بھی ساتھ رہیں گے جو یونین کونسل کے ممبروں سے بھی ملاقات کریں گے۔

آسان عربی قاعدہ

آسان عربی قاعدہ سہ بارہ چھپ گیا ہے۔ یہ قاعدہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے اس کے پڑھنے سے بچہ قلیل عرصہ میں قرآن مجید پڑھ لیتا ہے اکثر دینی مدارس نے اسے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے یہ قاعدہ چوبیس صفحات پر مشتمل ہے کتابت نہایت عمدہ ٹائیٹل دیدہ زیب کاغذ کرنافلی قیمت صرف ۱۹ پیسے کاروباری حضرات سے صرف ۱۲ پیسے

مکتبہ ترجمان اسلام

بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

فکر و نظر

احمد حسین کمال

"اشتراکیت، الحاد اور بے دینی نے مسلمانوں کے اندر گھس آنے کی راہ کن گوشوں سے نکالی"

یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ اسلام بجائے خود زندگی کا ایک مکمل دستور العمل ہے، اور اپنی تعبیر و تشریح کے لئے کسی بھی نئے پیمانے اور سانچے کا حاجت مند نہیں ہے۔ وہ انسانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے لئے ایسی صاف سیدھی اور روشن راہ ہے جس میں کسی مقام پر بھی کوئی پیچ و خم اور نشیب و فراز نہیں پایا جاتا۔ اگر اسے اپنی اصلی شکل و صورت میں رہنے دیا جائے تو وہ ایک عامی و ناخواندہ اور ایک عالم و فاضل دونوں کے لئے اپنے اندر یکساں طور پر کشش و اپیل رکھتا ہے۔

لیکن خرابی یہاں سے شروع ہوتی ہے جب ہم اپنے تصورات، اپنے افکار اور اپنے عزائم کو اسلام کا لباس پہنانا شروع کر دیتے ہیں اور اسے اپنے رجحانات کا آئینہ دار بنانے پر تل جاتے ہیں۔

اس ایک صدی کے اندر اندر اسلام کے نام سے جن افکار و نظریات کا ضخیم انبار لگا دیا گیا ہے، اس کا ذرا ایمانداری، بے تعصبی اور غیر جانبداری کے ساتھ گہرا جائزہ تو لیجئے۔ بہت قلیل حصہ کے سوا تمام کا تمام زبان و قلم کی ایسی کاوشوں کا ڈھیر ملے گا۔ جس کے بار تلے آدمی کا ذہن و فکر دب کر رہ جاتا ہے۔ جس کی تہوں میں حقیقت اس طرح گم ہو کر رہ جاتی ہے کہ ہزار ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملتی، اور جس میں طوالت تحریر کی کرشمہ کاریوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کا منشار اصلی و حقیقی صحابۂ و سلف کے زمانہ سے ہمارے دور تک تواتر عمل اور سند صحیح کے ساتھ منقول ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس منشار کو بدلنے اور دوسرے معنیٰ پہنانے کی کوشش جب ہی کارگر ہو سکتی ہے کہ صحابہ و سلف کے متواتر عمل اور سند صحیح کو بے حجت اور بے معیار ٹھہرا دیا جائے۔

اسلام اور مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ آئمہ تلبیس نے جب بھی اپنے عزائم کو بروئے کار لانا چاہا اور اپنی اہمیت، انفرادیت اور مرجعیت قائم کرنا چاہی ہے تو آغاز کار میں عمل اسلاف و روایات سلف کو بے حجت ثابت کرنے کی پر زور کوشش کی ہے۔ اپنے افکار کو بطور سند و معیار کے پیش کرنے سے پہلے سلف کے افکار کو بے سند و بے معیار قرار دینے کی سخت کاوش کی ہے اور اپنی امارت و امامت قائم کرنے کی خاطر حال و ماضی کے پیشواؤں اور رہنماؤں کو اپنی خفی و جلی تنقید کا ہدف بنایا ہے۔

بلاشبہ اس راہ کی حوصلہ مندیوں کے بھی کچھ مدارج ہیں۔ ان میں سے جو کم حوصلہ تھے انھوں نے صرف اپنے عہد کے صلحاء کو ہی بے حقیقت ٹھہرانے پر اکتفا کیا ہے۔ جو ذرا زیادہ جری تھے انھوں نے اپنی زبان و قلم کی دراز کو پھیلا کر اسلاف تک پھیلا دیں، جو ان سے بھی زیادہ بے باک و بلند حوصلہ تھے۔ ان کی قلمی و لسانی جراحت کاریاں، آئمہ اربعہ، فقہاء و محدثین کرام اور اصحاب رسول کے سینوں اور جگر بیابانوں تک جا پہنچیں اور جب راہ اتنی دور تک کھل گئی تو وہ گستاخ ہاتھ بھی بڑھ گیا جو سنت رسول کی معیاریت، سندیت اور حجیت کو بھی قطع کر دینا چاہتا ہے۔

سلف کو بے سند قرار دینے، آئمہ اور محدثین کو بے حجت بتانے، صحابہ کو معیار نہ ماننے اور سنت رسول کا انکار کرنے کے مختلف مراحل، اس ذہن و فکر کے ارتقائی مدارج ہیں جو اسلام اور قرآن کو اپنی خود ساختہ تعبیرات و تالیفات کے سانچے میں ڈھال دینے کے عزائم رکھتا ہے۔ اور اپنے مخصوص منصوبوں کو بروئے کار لانے کے ارادے رکھتا ہے۔

آہ! ان سادہ لوح حضرات کی کور فہمی اور خیرہ اندیشی کا ماتم کس کے پاس کیجئے۔ جنھوں نے آنکھیں بند کر کے یہ دعوے قبول کر لیتے ہیں اور بڑے ہی انشراح و اطمینان کے ساتھ سمجھے ہوئے ہیں کہ وہ حق اور داعیان حق کا ساتھ دے رہے ہیں۔

تلبیس حق کے جو عجیب و غریب نمونے ان مدعی افراد اور گروہوں کی طرف سے گاہ بگاہ سامنے آتے رہتے ہیں۔ ان کے تفصیلی ذکر کے لئے ایک دفتر چاہیے۔ کسے اتنی فراغت ہے کہ ان سب کو جمع کر کے پیش کرے اور کون اتنی دیدہ ریزی برداشت کرے گا کہ یہ بے ربط اور طویل داستان باطل شروع سے آخر تک پڑھ ڈالے۔ البتہ ان سے ملت اسلامیہ کو جو بڑے بڑے نقصانات پہنچے ان کا تذکرہ ضروری ہے۔

اسلام کی تعلیمات اتنی کامل و مکمل ہیں کہ ان کی وضاحت کے لئے نہ اسلام سے باہر کی کسی نظر کا سہارا پکڑنا اور کسی اور نظریہ و نظام سے اسے مماثلت دینا کوتاہ نظری کے علاوہ اسلام کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔

لیکن ہوا یہ کہ بیسویں صدی کے عصری افکار و سیاسی و عمرانی نظریات کے پے در پے ظہور نے جب نظروں کو خیرہ کیا تو اسلام کے لیے بھی تعبیر و تشریح کے وہی پیمانے اختیار کر لیے گئے جنہیں زمانہ کی فساد فکر نے تخلیق کیا تھا۔

مادیت و نیچریت کا شہرہ ہوا تو اسلام کو بھی مادیت و نیچریت سے قریب تر ثابت کیا جانے لگا۔

تہذیب و تمدن کے ثقافتی و عمرانی سانچے جب انسانی معاشرہ کی اساس قرار دیے جانے لگے تو اسلام کے نام سے بھی ایسے سانچے تیار ہونے لگے۔

جمہوریت کا غلغلہ بلند ہوا تو اسلام کو بھی جمہوریت کا سب سے بڑا علمبردار کہا گیا۔

فسطائیت کا دور آیا تو امارت کے اسلامی نام سے اسے موسوم کر کے اسلام کے عین مطابق اسے بتایا گیا۔

اشتراکیت نے اپنے اثر و نفوذ کی وسعتوں کو جب دور دور تک پھیلا دیا تو اسلام کو بھی اس کے مماثل کہا اور سمجھایا گیا۔

ایک صاحب جنھیں ان کے ماننے والے اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا مفکر بتایا کرتے ہیں۔ جن کی قلمی کاوشوں کا اچھا خاصا ذخیرہ وجود میں آ چکا ہے اور جو ماشاء اللہ قیادت و امارت کے بھی دعوے دار ہیں۔ مدت ہوئی کہ انھوں نے خاص طور پر اسلام کے نظریہ سیاسی کی وضاحت فرمائی تھی۔ جمہوریت اشتراکیت اور فسطائیت کی باہمی کشمکش کا دور تھا۔ اور ایک دنیا کی نظریں اشتراکیت و فسطائیت کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ صاحب موصوف نے اسلام کے نظریہ سیاسی کی جو تعریف و توضیح کی تو اس کے دامن کا کچھ حصہ غریب جمہوریت سے جوڑا کہ وہ اس زمانہ میں مبتلیٰ کے ہاتھوں پٹ رہی تھی۔ اس سے کچھ زیادہ حصہ فسطائیت سے اور بقیہ بہت بڑا حصہ یہ کہہ کر کہ اسلام اشتراکیت کے ساتھ "دوگونہ مماثلت رکھتا ہے" کمیونزم کے ساتھ جوڑ دیا۔ گویا الفاظ کے اس ہیر پھیر سے انھوں نے اسلام کے نظریہ سیاسی کے ایک جداگانہ تصور کی، بزعم خود، تشکیل فرما ڈالی۔ یہ ایک نمونہ ہے ان مہربان اور دہ مفکرین اعظم کی ان تعبیرات کا جسے وہ اسلام کی دعوت جدید کے لئے اختیار فرماتے ہیں۔

کسی کے نزدیک اسلام محض ایک سیاسی نظام ہے۔ کسی کے نزدیک معاشی اور اقتصادی نظام ہے اور کسی کے نزدیک عسکری اور تنظیمی نظام۔ بعض اسے ایک قومی مذہب اور بعض ایک فرقہ وارانہ مذہب کی حیثیت سے اسے پیش کرنا چاہتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ قوم اور وطن کے استحکام کے لئے بھی اس سے خوب کام لیا جا سکتا ہے۔

"شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا"

یقیناً یہ فکر و رائے صریحاً غلط تھی۔ اس صورت میں اسلام بجائے خود مقصود و مطلوب نہیں رہ جاتا بلکہ دیگر مقاصد کے حصول کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ احتجاج کرنے والوں نے اس فکر و رائے کے خلاف احتجاج کیا اور اس سلسلہ میں جو معقول ترین بات کہی گئی وہ یہ تھی کہ سلف و خلف نے تو اسلام کی ایسی تعبیرات نہیں کیں۔ اور تاریخ اسلام میں کسی نے بھی اس انداز سے اسلام کو پیش نہیں کیا۔ لیکن اس معقول بات کو رد کرنے کے لئے وہ اصول و مقدمات وضع کر ڈالے گئے۔ جنھوں نے اسلام کی بنیادیں تک ہلا ڈالیں کہا جانے لگا کہ

"سلف و خلف میں سے کسی کی رائے بھی حجت و سند نہیں ہے"۔

"قرآن کو سمجھنے کے لئے بڑے سے بڑے کسی عالم کی بھی تفسیر و تشریح کی احتیاج نہیں"

"کتاب و سنت کو براہ راست سمجھا جانا چاہیے"

(باقی صفحہ پر)

اور خلف و سلف کے اقوال کو اس کسوٹی پر پرکھ کر قبول یا رد کر دینا چاہیئے۔"

"رسول اللہ کے سوا کسی کا قول و فعل معیارِ حق نہیں ہے۔"

"جب کتاب اللہ موجود ہے تو اس سے ہی براہ راست استنباط کیا جائے کیوں حدیث و فقہ کا محتاج بنا جائے"

"کتاب و سنت اور اجماع امت کے سوا کسی سلف و خلف کا قول قابلِ اعتماد نہیں ہے۔"

اور اس طرح اسلام کو اپنی جدتِ فکر کا لباس پہنانے کے لئے۔ یہ مذکورہ صدر اصول و کلیات وضع کئے گئے اور ان کا سہارا لیا گیا۔ اور معترضین و مخالفین کو شخصیت پرست، اندھے پیرو و مقلد تابع و جاہل، فرسودہ خیال دقیانوسی اور تنگ نظر وغیرہ خطابات سے نوازا دیا گیا۔

اسلام کی اس جدید تفہیم کے ماحول میں نئی نسل پروان چڑھی۔ اس نے پڑھا اور سنا کہ اسلام کوئی زہد و فقر اور ترک لذات کا دین نہیں ہے۔ وہ دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم نہیں دیتا۔ وہ سائنس کے اس دور میں مادیت و نیچریت کا سب سے بڑا حامی ہے۔ جمہوریت کا بہت بڑا داعی ہے۔ اشتراکی نظام سے دوگونہ مماثلت رکھتا ہے۔ سیاست۔ عسکریت و ریاست کا ایک نظام قائم کرتا ہے اور وہ کسی بھی جدید چیز کے قبول کرنے سے نہیں روکتا تو نئی نسل کی طلبیں اسلام کے معاملہ میں ان امیدوں اور آرزوؤں کے حصول پر ہی آکر رک گئیں۔ ان کا منتہائے مقصود یہ بن گیا کہ اسلام کے ذریعہ انہیں حاصل کیا جائے۔ اگر وہ جمہوریت پسند ہیں تو اسلام کے نام سے جمہوریت قائم کرنا چاہتے ہیں، اگر وہ اشتراکیت کے معاشی نظام کے دلدادہ ہیں تو اسلام کے نام سے اسے رائج کرنے کے درپے ہیں۔ اگر ان کے نزدیک ڈکٹیٹرشپ ایک اعلیٰ مقصد ہے تو اسے اسلام کے نام سے مسلط کر دینا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ثقافت و آرٹ کے رسیا ہیں تو اسلام کے نام سے اس کی اجازت بھی ڈھونڈ نکالنا چاہتے ہیں الغرض ہر نئی بات وہ اسلام کے نام پر اختیار کرنے پر آمادہ ہیں۔ اور یہ سب کچھ اسلام کی اس غلط تعبیر کا ہی نتیجہ ہے جس نے ہر ابجد شناس کو سلف و خلف کی فکر و راہ سے آزاد رہ کر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے براہ راست سمجھنے کا حوصلہ و جسارت بخشی۔ چنانچہ

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

جو لوگ کھینچ تان کر قرآن و سنت کو اپنی اغراض کے مطابق بنانے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے وہ یورپ و امریکہ اور روس کے مادی نظریات کا براہ راست شکار بن گئے۔ انہوں نے چاہا کہ یا تو اسلام ان کی مادیت پسندی، جمہوریت دوستی اشتراکیت نوازی اور ریاست و ثقافت آرائی کے تقاضے پورے کرے۔ وگرنہ وہ اپنے طور پر ان تقاضوں کو پورا کریں گے خواہ اسلام کے نام سے خواہ اسلام سے عاری ہو کر۔

اسلام کے معاملہ میں جب ان کے لئے سلف و خلف پر اعتماد ضروری نہیں رہا۔ براہ راست قرآن و سنت کو سمجھنے اور اس کی تعبیر کرنے کی انہیں کھلی چھٹی مل گئی اور اسلام کا مقصود ہی جب ایک سیاسی یا ملکی یا معاشی و تہذیبی نظام کے قیام کا رہ گیا تو پھر ان نظاموں کے قیام کی ضرورتیں تقاضے اور مصلحتیں انہیں ہر طرح کی حکمت عملی اختیار کرنے پر آمادہ کر دیں گے اور جب ضرورت سمجھیں گے صواب کو ناصواب اور ناصواب کو صواب قرار دیدیں گے۔

آج ماتم کیا جاتا ہے کہ نوجوان مسلمانوں میں تیزی سے بے دینی اور الحاد پھیل رہا ہے۔ فسق و فجور کی گرم بازاری ہو رہی ہے۔ اشتراکیت و دہریت ان میں نفوذ کرتی جا رہی ہے اور اس بدتر صورت حال کا سدباب مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے تو ان فریاد کوشوں اور ماتم گساروں سے کوئی پوچھے کہ اسلام کے جو نئے خاکے تم نے بنائے تھے اور پیش کئے تھے ان کا نتیجہ اس کے سوا کیا نکلنا تھا۔

جب تمھیں یہ اصرار تھا کہ اسلام کی نئی تعبیر کی جائے اور زمانہ کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق کی جائے۔ اس فکر و راہ کے مقابلہ میں سلف و خلف کی باتوں پر اعتماد نہ کیا جائے۔ ہر بات براہ راست ہی سمجھی جائے اور ہر کس و ناکس کو یہ اجازت حاصل رہے کہ وہ اپنے طور پر اور اپنے مطالعہ و فہم سے اسلام کو سمجھے تو پھر تم اس نئی نسل سے کیا توقع کر سکتے تھے کہ وہ گمراہ ہو جائے۔ بے دین ہو جائے۔ اور غیروں کی اندھی مقلد و تابع بن جائے۔

تم بڑے خوش ہو کہ تم نے تحقیق و تدقیق کے نادر کارنامے انجام دیئے۔ تم نے سلف و خلف کے علم و فہم کے تار و پود بکھیر دیئے۔ تم نے شخصیت پرستی اور عقیدتمندی کے طلسم کو پاش پاش کر دیا۔ تم نے تیرہ سو سالہ تقلیدی روش سے امت کو چھٹکارا دلوا دیا تم نے مسجد و مدرسہ کے ملا کا اثر ملت کے نوجوانوں پر سے بالکل زائل کر ڈالا۔ تو پھر تم اب اس پر بھی خوش ہو، کہ نئی نسل تمھاری بخشی ہوئی آزادی فکر و عمل کی علمبردار ہو کر الحاد و بے دینی کا شکار ہو رہی ہے! اسلام سے بے تعلق و بیگانہ ہو رہی ہے۔ کبھی کسی کی پیرو و تابع ہے تو کبھی کسی کی۔ آخر تمہاری مستعار فہم و فراست اور بزعم خود غلط دانش و بصیرت کا نتیجہ یہ ہی نکلنا تھا۔

سرسید مرحوم نے بھی جب اپنے مغرب زدہ افکار اور یورپ کے ساختہ علوم و تہذیب کو مسلمانوں میں رائج کرنے کی تحریک شروع کی تھی تو بڑے ہی بلند بانگ دعووں اور خوش آئند توقعات کے ساتھ شروع کی تھی یہاں تک کہہ دیا تھا کہ میرا یہ علم و فکر اگر کامیاب ہو گیا تو مسلمانوں کے ایک ہاتھ میں تلوار، دوسرے میں قرآن اور سر پر لا الہ الا اللہ کا تاج رکھا ہو گا۔ اس عہد کے جن اکابر علماء نے ان کے مغرب زدہ نظریات اور روش کی تردید کی تھی ان کو بھی انہوں نے مذکورہ بالا اصول و کلیات کے بے دریغ استعمال سے چپ کرا دینا چاہا تھا، لیکن مرحوم سید کی آنکھ بند ہوئے ابھی تیس سال بھی نہیں گذرے تھے کہ اس کے لائے ہوئے علوم و افکار کے جلو میں الحاد۔ آزادی عمل اور قدیم اسلامی معاشرہ سے بیزاری کا بے پناہ سیلاب پھوٹ پڑا تھا۔ جسے آج تک ہزار بند باندھنے کے باوجود روکا نہیں جا سکا۔

قدیم سے جدید کی طرف آنے کی یہ روش خواہ کسی شکل و صورت میں بھی ہو، جب اپنی درمیانی کڑیوں کو خیرباد کہے گی تو وہ کسی حال میں بھی اپنے بنیادی عقائد و نظریات پر قائم نہیں رہ سکتی۔

مسلمانوں میں اگر آج بے دینی پھیلتی ہے، اشتراکیت فروغ پاتی ہے۔ اسلام سے بیزاری کا رجحان تقویت پکڑتا ہے، یورپ امریکہ اور روس کی اندھی تقلید میں مسلمان مبتلا ہوتے ہیں تو اس کے سب سے بڑے ذمہ دار وہ سب لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کے بڑے بڑے دعووں کے ساتھ مسلمانوں کو یہ ترغیب دی کہ وہ حال و ماضی کے علماء و صلحاء کے ساتھ اپنی وابستگی و عقیدت کی زنجیر کو توڑ دیں۔ کسی بڑی سے بڑی اہل علم شخصیت کی بات کو اپنے مطالعۂ قرآن و سنت پر ترجیح نہ دیں۔ عربی کی معمولی شد بد اور قرآن و حدیث کے اردو ترجمے پڑھ لینے کے بعد اپنے طور پر قرآن و سنت سے استنباط کر سکتے ہیں اور چونکہ رسول اللہؐ کے سوا کوئی بھی سند و معیار نہیں ہے اس لئے تمھیں آزادی ہے کہ اپنی فہم و بصیرت کے مطابق کتاب اللہ و سنت کی تعبیر کرو۔

جنھوں نے مسلمانوں کے سامنے "الدین کلہ للہ" کے بجائے اسلام کو بحیثیت ایک سیاسی نظام، ملکی دستور اور فکری نظریہ و تصور کی حیثیت سے پیش کیا، جس کے ذریعہ ریاستیں قائم کی جا سکتی ہیں، تہذیب و کلچر تخلیق کیے جا سکتے۔ سیاسی تحریکیں چلائی جا سکتی ہیں اور جدید معاشی و اقتصادی نظام برپا کئے جا سکتے ہیں۔

ان سب باتوں کے حصول کی دھن میں تعلق مع اللہ اور اپنے ہر عمل کو رضائے الٰہی کے سپرد کر دینے کا جذبہ کب غالب رہ سکتا تھا، پھر تو ان کی ساری تگ و دو کا میدان کسی ریاست کے قیام، کسی اقتدار کے حصول اور کسی نظام کے برپا کرنے تک ہی محدود رہ جانا چاہیئے اور جب اسلام کے نام سے ان کا حصول مشکل نظر آتے اور زمانہ کے لادینی نظریات کا غلبہ عام ہو جائے تو پھر وہ بھی مادیت، لادینیت اور اشتراکیت کے دلدادہ نہ بن جائیں گے۔ تو اور کیا ہے۔

اگر ان لوگوں کو اپنے اس انداز فکر اور طرز عمل پر اصرار رہا تو تاریخ یہ فیصلہ کرنے میں حق بجانب ہو گی کہ یہ لوگ اسلام کے وہ نادان دوست تھے جن کی دوستیاں اسلام کے حق میں دشمنیوں سے زیادہ مہنگی پڑیں۔

"ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو"

تلاش گمشدہ

عبید اللہ ولد مولانا میر اکبر ساکنہ حال لکی صبا خیل تحصیل لکی مروت ضلع بنوں۔ آٹھویں جماعت پاس عمر ۱۷ یا ۱۸ سال قد ۵ فٹ۔ رنگ سانولا ایک آنکھ میں گل ہے قریباً دو ماہ سے گھر سے لاپتہ ہے۔ یہاں سے سرگودھا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب علم کے پاس ہو یا کسی مدرسہ میں داخل ہو چکا ہو یا اگر وہ خود پڑھے تو گھر واپس آجائے تمام گھر والے پریشان ہیں۔

پتہ: مولانا محمد نواز ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام

جہلم میں چہلم کے موقعہ پر مکمل احتجاجی ہڑتال

تمام دکانیں بند۔ چہلم کا جلوس خیریت سے گزر گیا

جہلم میں چہلم کے موقعہ پر مکمل طور پر
احتجاجی ہڑتال رہی۔ جلوس کے راستہ میں پڑنے
والی تمام دکانیں بند کر دی گئیں۔ پولیس
اور بھاری جمعیت کے درمیان جلوس
نکالا گیا۔ جلوس کے راستہ میں پڑنے
والے دو منزلہ مکانوں پر پولیس کے کانسٹیبل
متعینات کیے گئے تھے۔ حکام ضلع کا انتظام
قابل تھا اور بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ
انہوں نے اپنے فرائض کو سرانجام دیا۔
کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ حالانکہ
چکوال اور جہلم میں اہل سنت کے مقتدر
راہنماؤں کے ضلع بدر کرنے اور دیگر
پابندیوں کی وجہ سے کافی کشیدگی پائی جاتی
تھی۔ اس طرح ہر دو مقام پر چہلم کا جلوس
خیریت سے گزر گیا لیکن دفعہ جہلم میں چہلم کا جلوس
مسجد گنبد والی سے گذرنے کے بجائے تجارہ
چوک سے ہی ٹوپہ محلہ سے ہوتا ہوا اپنے
امام باڑہ میں چلا گیا

اراکین مجلس شوریٰ :۔ جناب ماسٹر محمد یوسف
صاحب۔ جناب صوفی عبدالرحمٰن معروف بندہ

تھہانی میانوالی میں جمعیت کا قیام

مورخہ ۱۷ جولائی ۶۳ء بروز سوموار
بعد از نماز عشاء تھہانی تحصیل عیسیٰ خیل
ضلع میانوالی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام
کا اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالمجید
صاحب حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب
ممتاز علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
بھکر نے شرکت کی۔ تقریریں ہوئیں۔ جمعیۃ
علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کیے
گئے۔ مسلمانوں کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی
دعوت دی۔ کافی مسلمانوں نے اپنے نام
پیش کیے۔ اور بعد ممبر سازی کے بعد مندرجہ
ذیل تشکیل کی گئی۔

(۱) امیر جناب حاجی غلام محمد صاحب
ممبر یونین کونسل تھہانی۔ (۲) نائب امیر جناب
مولانا فیض محمد صاحب امام جامع مسجد ہذا۔
(۳) ناظم اعلیٰ جناب محمد ابراہیم صاحب مہاجر
(۴) نائب ناظم جناب مہربان خان صاحب
(۵) خزانچی جناب رحمت اللہ صاحب
(۶) سالار جناب خدا بخش صاحب۔
تشکیل کے بعد اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمدللہ
دورہ نہایت کامیاب رہا۔
ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر

آدھیوال ضلع جھنگ صدر میں اجتماع

مورخہ ۲۲ جولائی کو بمقام آدھیوال میں
جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجتماع ہوا اور مندرجہ
ذیل انتخاب عمل میں آیا۔
(۱) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب قادری امیر
(۲) حافظ امام الدین صاحب ناظم (۳) جناب
[illegible] اللہ بندہ صاحب خزانچی۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ کا پروگرام

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے
۲۷ جولائی ۶۳ء کو گوجرانوالہ کا دورہ کیا جہاں
آپ نے مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی ایک
میٹنگ میں شرکت کی اراکان جمعیت سے تبادلہ
خیالات کیا۔ ۲۸ جولائی کو واپس لاہور تشریف
لاتے۔

۳۰ جولائی کو پشاور روانہ ہو گئے ہیں۔
۳۱ وہیں رہیں گے۔ انجمن تبلیغ قرآن و حدیث
کے عام جلسوں سے خطاب فرمائیں گے اور
حلقہ پانچ کی خالی سیٹ کے سلسلہ میں
اراکان جمعیت سے مشورہ کرنے کے بعد یکم
اگست کو خانگڑھ ضلع مظفرگڑھ روانہ ہو
جائیں گے۔ جہاں دو اگست کو تقریر کر کے
ضلع کے کارکنوں سے تبادلہ خیالات اور
لیہ کی سیٹ کے حالات کا جائزہ لیں گے۔
۵ اگست کو امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ کی خدمت
میں خانپور ضلع رحیم یار خان جائیں گے۔
جہاں حضرت امیر صاحب مدظلہ اور انتخابی
بورڈ کے رکن سردار میر عالم خان صاحب
لغاری سے مل کر بہاولپور اور سندھ
کی خالی نشستوں کے سلسلہ میں غور و خوض
کے بعد پروگرام بنایا جائے گا۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب چشتی کی علالت

شکارپور ضلع سکھر کی جمعیۃ علماء اسلام کے
امیر اور پرانے قومی کارکن حضرت مولانا
عبدالکریم صاحب چشتی کی علالت کی اطلاع
آئی ہے خدا کرے کہ اب افاقہ ہو۔
اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی عمر دراز کرے
اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔
آمین۔ (ادارہ)

بہاولپور میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

بہاولپور ۲۲ جولائی۔ بہاولپور میں جمعیۃ
علماء اسلام کا باقاعدہ دفتر قائم کر کے جماعتی
سرگرمیوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جمعیۃ کا
تعارفی لٹریچر عوام میں تقسیم کیا جا رہا ہے
اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد و عزائم سے
عامۃ المسلمین کو روشناس کرانے کے لئے
ماہ اگست میں حسب منظوری مرکز ایک پبلک
جلسہ کے انعقاد کی تجویز کی گئی ہے جس میں
شمولیت کے لئے حضرت مولانا درخواستی مدظلہ
العالی۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے علاوہ۔
ڈویژنل نگران میر محمد عالم خان صاحب لغاری
کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ عائلی قوانین کی
منسوخی کے سلسلہ میں بھی مطالبات کے لئے
اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

عائلی قوانین کا نفاذ غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہے علمائے اسلام پر سے پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ

کنڈیالہ ضلع گجرات کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے موقعہ پر حضرت مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی
امیر جمعیۃ علماء اسلام سابق سندھ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ
عائلی قوانین کا نفاذ غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہے۔ مولانا نے کہا تمام مسلمانوں اور علمائے کرام
کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں پھر حکومت کا ان کے نفاذ پر اصرار مضحکہ خیز
امر ہے۔ مولانا نے ملک کے مختلف علماء کرام پر پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا اور ایک
قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے اور علماء کرام
پر پابندیوں کا آرڈر واپس لیا جائے۔

جناب بہادر علی صاحب۔ جناب اللہ دتہ صاحب
جناب رحمۃ اللہ صاحب۔ جناب قاری
عبدالشکور صاحب۔ جناب شرف الدین
داب صاحب۔ جناب حافظ عبدالوحید
صاحب۔ جناب نور محمد صاحب۔ جناب
عبدالصمد صاحب پروپیگنڈا سیکرٹری

مولانا قائم الدین صاحب کی مساعی جمیلہ

مولانا قائم الدین صاحب نے مختلف
جگہوں کا تنظیمی دورہ کیا اور عوام کو جمعیۃ کے
اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا۔ اور
مندرجہ ذیل جگہوں پر جمعیۃ کی شاخیں قائم
کی گئیں۔

● ڈھاب وزیرہ۔
امیر جناب محمد صدیق صاحب نمبردار
ناظم خوشی محمد صاحب۔ نائب ناظم جناب
مولانا محمد صدیق صاحب۔ خزانچی جناب میاں
غلام نبی صاحب۔

● بستی مہاراں
امیر جناب غلام حیدر صاحب زمیندار
ناظم جناب مولانا محمد علی صاحب۔ خزانچی جناب
محمد لقمان صاحب۔ معاون خاص جناب
محمد رمضان صاحب نمبردار ممبر یونین کونسل

● روڑہ :۔
امیر جناب مولانا اللہ بخش صاحب۔ نائب امیر
جناب حاجی محمد امین صاحب۔ ناظم جناب
حافظ عطا محمد صاحب۔ نائب ناظم حاجی
محمد رمضان صاحب۔ خزانچی جناب حاجی
شہاب الدین صاحب ممبر یونین کونسل روڑہ

مسلمانان ڈیرہ اسمٰعیل خان کا مطالبہ

مسلمانان جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسمٰعیل خان
کا یہ نمائندہ اجتماع حکومت مغربی پاکستان کے
اس فعل پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ انہوں
نے مغربی پاکستان کے شہروں
بالخصوص اہل سنت کے علماء کو شہر بدر
یا قید کیا ہے اور دوسرے فرقے کے شرپسند
عناصر کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ یہ
نمائندہ اجتماع حکومت سے پر زور
مطالبہ کرتا ہے کہ اہل سنت کے علماء کرام
پر پابندیوں کے احکام واپس لے کر پوری انصاف
کا ثبوت دے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ
ضرور دیا کریں۔

No : 67715 Regd. L. No. 7132

EEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

6 || 2---AUGUST---1963 .... 11 RABI-UL-AWAL 1383 HIJRI .... || No. 29

اسلامی دنیا کی خبریں

مصر آبدوز کشتی بنانے میں کامیاب ہوگیا

جمال عبد الناصر نے کہا ہے کہ مصر کی فوج کو ہر طرح کے جدید ہتھیار سے لیس کیا جا رہا ہے۔ ایک آبدوز کشتی مصر نے خود تیار کرلی ہے۔ اور تجربہ میں کامیاب ہوگیا ہے۔

پاک افغان تجارت شروع ہوگئی

پاکستان اور افغانستان کے سفارتی تعلقات کی بحالی کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان تجارت شروع ہوگئی ہے نیز ہوائی سروس بھی بحال ہوگئی ہے۔

انقلاب مصر کی گیارھویں سالگرہ

انقلاب مصر کی گیارہویں سالگرہ پر سکندریہ میں جمال عبد الناصر نے تقریر کرتے ہوئے شام کی حکمران بعث پارٹی کو فسطائی اور موقع پرست قرار دیا۔ آپ نے کہا بعث پارٹی کے ہاتھ شامی عوام کے خون سے رنگے ہوتے ہیں۔

اور وہ جس قدر جبر و تشدد کر رہی ہے یہ صورت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔ شامیوں کو اس جبر و تشدد سے خائف نہیں کیا جا سکتا فتح کیا تو آئندہ سال جب ہم انقلاب کی سالگرہ منائیں گے تو انقلاب کے تمام مقاصد پورے ہوچکے ہوں گے۔ جس میں پارلیمانی نظام بھی شامل ہے۔ آپ نے بتایا کہ آئندہ انتخاب میں پچاس فیصد نشستیں مزدوروں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔

مصر نے اسرائیلی طیارہ مار گرایا

مصر نے صحرائے سینا میں ایک اسرائیلی طیارہ کو مار گرایا۔ مصری بمباروں نے چار اسرائیلی طیارے دیکھے جو ضلع سینائی کی طرف سے متحدہ عرب جمہوریہ کے علاقے میں داخل ہوئے تھے۔ مصری بمباروں نے ایک طیارہ کو مار گرا اور باقی ماندہ اسرائیلی علاقے کو بھاگ نکلے۔ مصری ہوابازوں کو اس کامیابی پر اعزازات دئے گئے۔

الجزائر یوگوسلاویہ کی حکومت نے الجزائر کو ایک کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا ہے۔ ان دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدہ بھی ہوگیا ہے۔

پاکستان قومی اسمبلی میں ہنگامہ

راولپنڈی ۲۸ جولائی قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کی حمایت میں ایک کتابچہ تقسیم کیا گیا جس پر خاصہ ہنگامہ برپا ہوا عائلی قوانین کے مخالف ممبروں نے الزام عائد کیا کہ یہ پمفلٹ وزارت قانون نے شائع کرایا ہے۔ نیز اس کتابچہ پر طابع و ناشر کا نام درج نہیں۔ جو لازمی طور پر درج ہونا چاہئے۔ قومی اسمبلی کے سپیکر نے ایوان کو بتایا کہ یہ کتابچہ اسمبلی کے سیکرٹری کی اجازت کے بغیر تقسیم کیا گیا ہے۔ سپیکر نے اس سلسلہ میں مزید تحقیق کا وعدہ کیا گیا۔

پاکستانی سرحد پر بھارتی فوج کا اجتماع

مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوجوں نے لڑائی کی تیاریاں شروع کردی ہیں۔ مزید بھارتی دستے سام گنج، کھاسی اور جنتیا کے علاقہ میں داخل ہوکر سرحد کے ساتھ بھارتی دیہات میں جمع ہو رہے ہیں یہ فوجیں بندوقوں اور خودکار اسلحہ سے لیس اور خندقیں کھودنے میں مصروف ہیں مشرقی پاکستان سلہٹ کے ڈپٹی کمشنر نے بھارتی حکومت سے ان اقدامات کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

* مولانا نے فرمایا جب یہ قانون عوام کے لئے نافذ کیا ہے۔ اور عوام نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اس کے ہوتے ہوتے حکومت کا اس کے منسوخ نہ کرنے پر مصر ہونا مضحکہ خیز امر ہے۔

شام میں حالات نازک

شام:- صورت اختیار کرلی ہے حکمران بعث پارٹی اور عوام کے درمیان کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ شامی حکومت نے عوامی رہنماؤں کو سولی دے دی ہے۔ اب تک آمدہ اطلاعات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہوں پر بدستور جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ نیز کشیدگی بڑھ جانے کا خطرہ ہے

قومی اسمبلی کے رکن مسٹر ولیکا کا رقص

قومی اسمبلی پاکستان کے ایک رکن مسٹر دلیکا کی ایک تصویر ۲۹ تاریخ کے روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہوئی ہے۔ تصویر میں مسٹر دلیکا کو گرانڈ ہوٹل ملیر میں پرنس اینڈ کے ساتھ رقص کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا۔
کارِ طفلاں تمام خواہد شد۔

شام کے صدر کرنل عطاشی مستعفی ہوگئے

شام کے حالات مخدوش ہوتے جا رہے ہیں شام کی انقلابی کونسل کے صدر اور فوج کے کمانڈر انچیف جنرل لوئی عطاشی نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ لیشت پارٹی کے ممبر امین الحافظ مسٹر عطاشی کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔

پاکستان کے آئندہ انتخاب

وزیر مواصلات عبد الصبور نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب آئندہ سال یعنی ۱۹۶۴ء میں صوبائی اور مرکزی ۱۹۶۵ء میں ہوں گے۔

ضمنی انتخابات کا پروگرام

چیف الیکشن کمشنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ قومی اور صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات مشرقی پاکستان میں اکتوبر اور مغربی پاکستان میں ستمبر میں ہونگے

(م ح) اور وہ اپنے خیال کی تائید میں عوام کی حمایت حاصل کرتے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔"

*

حضرت مولانا حافظ محمد الیاس کے اعزاز میں شاندار دعوت

(سٹاف رپورٹر) لاہور ۲۸ جولائی مسجد اندرون لوہاری دروازہ کے خطیب حضرت مولانا حافظ محمد الیاس کے گوشتہ اکیڈمی میں پوزیشن حاصل کرنے پر مولانا کے معتقد ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا جس میں کے جید علما اور اراکین جمعیت علمائے اسلام مدعو کیا گیا تقریبا دو صد کے قریب مدعو شرکت کی ان میں سے شیخ طریقت حضرت قاضی مظہر حسین حضرت مولانا غلام غوث حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی حضرت مولانا فضل حسین اختر اور مولانا منظور الحق کے نام قابل ذکر ہیں۔ دعوت کے اہتمام حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب دستار بندی کی رسم شیخ الطریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مولانا غلام ہزاروی اور حضرت مولانا فضل حسین اختر کے ہاتھوں سرانجام پائی۔ تمام مدعوین نے مولانا کو ان کی نمایاں کامیابی پر مبارک باد پیش کی کی بلندی علم و فضل کی دعا کی۔ اس طرح مبارک تقریب ختم ہوئی۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

پاکستان کی غالب اکثریت عائلی قوانین نہیں چاہتی حضرت مولانا عبد اللطیف

جہلم ۲۶ جولائی جمعتہ المبارک کے موقعہ پر مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ عائلی قوانین قرآن وسنت سے متصادم ہیں۔ اور پاکستان کے علما اور عوام نے اسکا اظہار کردیا ہے۔ مولانا نے ۱۴ تاریخ کے ٹائمز آف لندن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ بیرون ملک بھی یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ پاکستانی عوام ان قوانین کو نہیں چاہتے مولانا نے ٹائمز کا ایک طویل اقتباس پڑھ کر سنایا جس کی چند سطور یہ ہیں۔ "پاکستانی علما کا کہنا ہے کہ عائلی قوانین اسلامی اصولوں منافی ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

لاہور

ترجمانِ اسلام

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۳ مئی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱۴

اللہ کی کتاب آپ سے کیا کہتی ہے!

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ○ فَكُّ رَقَبَةٍ ○ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ○ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ○ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ○ (پ ۳۰)

تم سمجھے کہ ہم نے جو یہاں عقبہ کا لفظ کہا ہے، سو اس سے کیا مقصود ہے۔ عقبہ سے مراد یہ ہے کہ انسان کی گردن کو غلامی کے پھندے سے چھڑا دینا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ یتیم (علی الخصوص جب کہ اپنے قریبی لوگوں میں سے ہو) اور محتاج و مسکین کی مدد کرنا (پس جو انسان اپنی بڑائی کا مدعی ہے۔ اسے چاہیئے کہ اس آزمائش گھاٹی کی منزل سے گزرنا) اور اس کے علاوہ اس جماعت کے لوگوں میں سے ہوتا۔ جو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر و برداشت کی اور باہم مرحمت کی وصیت کرتے ہیں۔ یہ ہی لوگ اصحاب المیمنہ ہیں۔"

ان آیات سے پہلے انسان کی خلقت کے ضعف اور پھر نفس دعویٰ کی ابلیسانہ گمراہی کا ذکر کر کے غافل انسانوں کو ملامت کی ہے اور کہا ہے کہ خدا نے انسان کے آگے ہدایت و ضلالت، دونوں راہیں کھول دی ہیں۔ اسے دیکھنے، سوچنے، امتیاز کرنے کے لئے عقل و تمیز بھی دے دی ہے۔ پس باوجود اس کے یہ کیسی شقاوت ہے کہ ہدایت کی راہ چھوڑ کر، ضلالت کا راستہ اختیار کیا جائے۔ اور اللہ کی آیات و بصائر سے بالکل آنکھیں بند کر لی جائیں۔ (ابوالکلامؒ)

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب کا ارشاد گرامی

بے دینی کے اس دور میں دین کی صحیح خدمت ہی آخرت کی ضامن بن سکتی ہے۔ آج دین کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ دین مخالف طاقتوں کا زور توڑا جائے اور اس محاذ کو مضبوط بنایا جائے جو دشمنِ دین قوتوں کو چیلنج کر رہا ہو۔

چنانچہ آپ سے پوشیدہ نہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اپنی بے سروسامانی کے باوجود خدمت اسلام کے اس فریضہ کو سر انجام دے رہی ہے۔ ان حالات میں کب تک ایک جماعت بغیر سرمایہ زندہ رہ سکتی ہے۔ حضرت قبلہ گاہی رح کی موجودگی میں جمعیۃ کی مالیات کا دارومدار ان کی توجہات پر تھا۔ اس لیے میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ عید قربان کے موقعہ پر قربانی کی کھالوں اور صدقات کے ذریعے جمعیۃ کو مالی تقویت پہنچائیں تاکہ وہ مالی کمی کی وجہ سے الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ فقط

محمد عبید اللہ انور۔ امیر انجمن خدام الدین۔ لاہور

ارشادات گرامی

خطرات کو دور کرنے اور خیالات کو جمع کرنے اور ہمت کو قوی بنانے کی عبادات میں جس قدر اہمیت ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اور چونکہ تصور شیخ کی تاثیر اس امر میں انتہائی درجہ پر مفید ہے۔ اس لئے تجربہ اور تحقیق نے اکابر امت کو اس طریقہ کے جاری کرنے پر آمادہ کیا تھا امت کو اس سے بے شمار فوائد حاصل ہوئے۔ جیسا کہ مولانا حالی رح کے ارشاد سے ظاہر ہے۔ مگر چونکہ بہت خوبیاں غلط کاروں نے اس میں مخطورات اور ناجائز اشیا داخل کر دیں۔ مثلاً شیخ کو ہر جگہ حاضر و ناظر اعتقاد کرنا۔ اس کے تصور اور توجہ الی الشیخ میں اس قدر منہمک ہو جانا کہ مقصود حقیقی اور محبوب تحقیقی سے مستغنی و غافل ہو جائیں۔ یا شیخ کو مثل کعبہ ہر نماز میں قبلہ اور متوجہ الیہ بنا لینا یا باطن مریدین شیخ کو متصرف سمجھنے لگنا۔ یا اس کی صورت اور شیخ کی حد سے زیادہ تعظیم کرنے لگنا یا اُس سے نا عاقبت اندیشوں اور احمقوں کا صورت پرستی حقیقی اختیار کرنا جیسے مختلف متبدع پیروں کے یہاں رائج ہو گیا ہے۔ اس لئے سمجھدار اکابرین پر لازم ہو گیا کہ اس پر تکفیر فرما دیں اور ذریعہ شرک و کفر کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیں۔ (از افادات مولانا مدنی رح)

(مرتبہ شیخ الحدیث مولانا سید حامد میاں صاحب)

اعلان تعطیل

عید قربان کے موقعہ پر ادارہ ترجمان اسلام کا عملہ چھٹی کر رہا ہے۔ اس لئے آئندہ ۱۰ مئی کا شمارہ اشاعت پذیر نہیں ہوگا۔

ایجنٹ اور قارئین حضرات مطلع رہیں۔

(ادارہ)

عید قربان

مختار احمد حسینی

حضرت ابراہیم کو اللہ تعالےٰ نے خواب کے ذریعے بشارت دی کہ آپ اپنے لخت جگر اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل کی قربانی پیش کریں۔

سہ بشارت خواب میں پائی کہ اٹھ ہمت کا ساماں کر
پے خوشنودی مولا اسی بیٹے کو قربان کر

اندازہ لگائیے کہ یہ حکم اول تو اولاد کے بارے میں دیا گیا اور اولاد بھی کیسی اور فرزند بھی ناخلف نہیں بلکہ بنی معصوم ابراہیمؑ کی آرزوں کا سہارا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی قربانی پیش کرنا آسان ہے مگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولاد کے گلے پر خنجر چلانا اور خاک و خون میں تڑپانا کارے دارد،

حضرت ابراہیم جو اس سے قبل بھی امتحان کے کٹھن منازل طے کر چکے تھے۔ اس حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے محبوب حقیقی کی خوشنودی اور حکم کی تکمیل و تعمیل کے تیار ہو جاتے ہیں۔

اٹھا مرسل اسی عالم میں رسی اور چھری لیکر
سے تعمیل چل نکلا خدا کا پاک پیغمبر
پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتاب زندگی کا اک نیا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے نام پر تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے کو خواب کا سارا ماجرا سنانے کے بعد ان سے رائے دریافت فرماتے ہیں قرآن اس واقعہ کو یوں نقل کرتا ہے۔ فانظر ما ذا تری۔

حضرت اسمٰعیلؑ فرط ادب سے گردن جھکا کر کہتے ہیں افعل ما تؤمر ابا جان جو کچھ حکم ہوا ہے۔ آپ ضرور کیجئے۔ اللہ اللہ کیسے پیارے الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ اے ابا جان وہ بھی فرمائیں کہیں مالک حقیقی ناراض نہ ہو جائیں آپ مجھے صابر اور متحمل پائیں گے ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین بیٹا خوش ہے کہ میں خدا کی راہ میں قربان ہو رہا ہوں۔ ادھر باپ خوش ہے کہ میں اپنی قربانی پیش کر رہا ہوں۔

حضرت ابراہیمؑ منیٰ کے میدان میں چھری اور رسی کو لئے کھڑے ہیں حضرت اسمٰعیل کہتے ہیں۔ ابا جان بسم اللہ کر کے میرے گلے پر چھری پھیر دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کے وسوسوں سے ہمارے پاکیزہ ارادے میں گھڑ لاپن آ جائے اولاً آپ چھری تیز کریں اور مجھے رسی سے جکڑ کر باندھ لیں، تاکہ میرے تڑپنے، پھڑکنے سے جناب کے وجود پاک پر چھینٹے نہ پڑیں ثانیاً مجھے منہ کے بل لٹا کر ذبح کریں تاکہ میری صورت پر بوقت ذبح آپ کی نظر نہ پڑے سے آداب فرزندی کا کیسا دلکش منظر ہے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیلؑ کو آداب فرزندی

حضرت اسمٰعیل نے یہ اس لئے کہا کہ کہیں میری صورت کو دیکھ کر شفقت پدری حکم کی تعمیل میں رکاوٹ کا سبب نہ بنے چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا۔ یہ منظر دیکھ کر عقل حیران و ششدر تھی۔ عشق اپنی کامیابی پر شادماں تھا۔ فرشتے انسان کی اطاعت و فرمانبرداری کو دیکھ کر انسان کی اشرفیت کا دم بھرنے لگے۔ بوڑھے باپ، اپنے اکلوتے اور معصوم بیٹے کے گردن پر چھری چلا دیتے ہیں خداوند قدوس کو کچھ اور ہی منظور تھا چھری کی تیزی سے قطع و برید کی تاثیر سلب کرے جاتی ہے چھری کو حکم ہوتا لا تقطع (ذبح نہ کرنا) حضرت ابراہیمؑ پوری کوشش کرتے ہیں اذبح اذبح کہتے ہیں لیکن ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوتی غیب سے آواز آتی ہے قد صدقت الرؤیا کذالک نجزو المحسنین بیشک آپ نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، ہم نیکو کاروں کو اس کی جزا دیتے ہیں۔ اب اس کے عوض جنت سے ایک مینڈھا بھیجتے ہیں۔ اور تیرے بیٹے کی جان کے بدلے ایک دوسری جان کی قربانی مقرر کرتے ہیں چنانچہ حضرت جبریل اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے ہیں حضرت خلیل اللہ نے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سے جواب دیا۔ ذبیح اللہ نے اللہ اکبر وللہ الحمد سے کلمات سے جواب دیا۔

چنانچہ مینڈھا ذبیح اللہ کا فدیہ ہو کر خلیل اللہ کے ہاتھوں ذبح ہوا۔ اور قرآن نے اس فدیہ کو ذبح عظیم سے یاد کیا، چنانچہ اسی دن سے گائے، مینڈھے، بکری وغیرہ کی قربانی بطور فدیہ جان مقرر کئے گئے۔

قربانی کیا ہے۔ جہاں تک قربانی کے مسئلے کا تعلق ہے تو یہ سلفاً خلفاً ایسی ہوتی چلی آئی ہے۔ انبیاء کا اور امت کا اس پر اجماع ہے انبیاء بنی اسرائیل میں سب کے ہاں قربانی تھی، خود پیغمبر آخر الزماں نے ابراہیمی سنت پر عمل کیا اور اپنے ہاتھوں سے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔

حضور کی شان تو یہ ہے کہ جب حضور قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا شروع کرتے تو جانور خود بخود حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے جاتے اللہ اللہ کیا شان ہے! ہر جانور اس شعر کا مصداق بنا ہوا ہوتا تھا۔

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
با امید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

غرضیکہ قربانی ایک شعار ہے اور ذبح عظیم کی یادگار ہے امام شافعی امام احمد بن حنبل اور امام یوسف ان سب کے ہاں قربانی دینا سنت ہے اور ہمارے سیدنا ابو حنیفہ کے ہاں واجب ہے۔

حضور سے صحابہ نے دریافت فرمایا کہ قربانی کیا چیز ہے ما ھذہ الاضاحی یا رسول اللہ علیہ وسلم حضور نے جواب دیا۔ قال سنۃ ابیکم ابراھیم۔ کہ یہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم کی سنت ہے۔

قربانی کی فضیلت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل بقرعید کے دن خدا تعالےٰ کو خون بہانے سے زیادہ عزیز نہیں اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں سمیت آئیں گی اور بے شک خون قربانی کا زمین پر گرنے سے پہلے ہی جناب الٰہی میں مقبول ہو جاتا ہے۔ پس خوش کرو قربانی کے ساتھ اپنا دل (الترمذی وابن ماجہ) حضور سے صحابہ نے ایک موقعہ پر دریافت کیا۔ فما لنا فیہا یا رسول اللہ! اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قال بکل شعرۃ حسنۃ (یعنی قربانی کے ہر بال پر نیکی ملے گی۔

حضور نے قربانی کی کتنی فضیلت بیان فرمائی ہے؟ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پیغمبر کی بات اس کی بات ہی نہیں ہوتی بلکہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

قربانی کی حقیقت

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا کہ تم خیر کامل کبھی حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہی تھی کہ عاشق خود اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالےٰ کی رحمت و شفقت نے یہ گوارہ نہ کیا اس لئے حکم دیا کہ تم جانور ذبح کرو ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے اپنے آپ کو قربان کر دیا ہے یہاں اس شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں محبوب چیز جان ہے نہ کہ مال۔ جاندار چیز سے زیادہ محبت ہوتی ہے اگر وہ فنا ہو گی تو دوسری نہیں مل سکتی اس کے برعکس مال ضائع ہو جائے تو اس کی تلافی ممکن ہے

حضرت قاری محمد طیب مدظلہٗ نے یہاں عجیب نکتہ حل فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں "کہ مال تو ایسی چیز ہے کہ خرچ کر ہی نفع پہنچاتا ہے مثلاً کسی کے پاس اگر ایک کروڑ روپیہ رکھا ہوا ہو تو وہ بے کار ہے اس سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک اس کو خرچ نہ کرے تو جب دنیاوی منافع اس کو خرچ کئے بغیر نہیں مل سکتا تو "رضائے حق" جو اعلیٰ ترین نفع ہے وہ کیسے بغیر محبوبات کی قربانی کے ہو سکتا ہے۔ اور محبوبات کیا ہیں جان و مال اولاد آبرو غیرت وغیرہ چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔ کہ بے شک اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی جانوں اور مال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔

قربانی اور صدقہ

دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے اس جذبہ صادق کو ختم کرنے کے لئے طرح طرح کی حیلہ جوئیاں شروع کر رکھی ہیں دراصل ان کا اس قسم کی حیلہ جوئیاں اور تحریکیں تلاش کرنا مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کرنا اور شعائر اسلامی کے مٹانے کی ایک ناپاک کوشش ہے جو یورپ کی طرف سے آئی اور بعض نام نہاد مسلمانوں نے اس کو اپنا کر اپنے آپ کو مسلمانوں کے خیر خواہ ثابت کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے ان نام نہاد مسلمانوں کے قربانی کے جذبہ کو ختم کرنے کے لئے یہ کہہ کر یا کر قربانی کے بدلے صدقہ دے دیا جائے۔ اور جو کروڑ روپے جانوروں پر صرف کیے جاتے ہیں اور ہزاروں جانیں تلف کی جاتی ہیں اگر یہ معقول رقم حکومت کی تحویل میں دی جائے تو اس سے ہر سال مفید ادارے اور یتیم خانے بیوہ گھر وغیرہ قائم کئے جا سکتے ہیں۔ وغیرہ۔

ان کے اس مشورے میں ہمدردی کا پہلو کہاں تک نکلتا ہے اس سے بحث نہیں مجھے تو یہ بتلانا ہے یہ مشیران صدقہ اور قربانی کے مفہوم سے قطعی طور پر نابلد اور ناآشنا ہیں۔

ذبیحہ کا اصلی مقصد تو جان پیش کرنے سے حل ہوتا ہے چنانچہ اسی سے انسان میں جان بازی اور جانثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یہی اس کی روح ہے یہ روح صدقہ سے کیسے حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا۔ اور پھر اس عبادت کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا تو کوئی دن متعین نہیں۔ مگر اس کے لئے تو ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے اور اس کا نام بھی یوم النحر ہے (یعنی قربانی کا دن)

ہر چیز کے فوائد اپنے اپنے مقام پر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ نماز سے عاجزی و انکساری کی صفت

باقی صفحہ پر

(۷۸۶)

هفت روزہ ترجمانِ اسلام

۳ مئی ۱۹۶۳ء

خواجہ بلند بام کی تقریر میں ہنگامہ

۱۰ اپریل کی شب کو بیرون موچی دروازہ کونسل مسلم لیگ کا ایک جلسہ ہوا جسے مولانا احتشام الحق صاحب، بیگم شاہنواز صاحبہ اور خواجہ ناظم الدین نے خطاب فرمایا۔

خواجہ صاحب کی تقریر کے دوران عوام نے شہدائے ختم نبوت زندہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ جلسہ میں ہنگامہ برپا ہوگیا، اور ایک کثیر تعداد سامعین کی واپس چلی گئی۔

مغربی پاکستان میں کئی مقامات پر خواجہ صاحب کی تقریر کے دوران اس قسم کی گڑبڑ واقع ہوئی ہے۔ اس قسم کے واقعات کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دینا ایک عام سی بات ہوگئی ہے کہ یہ گڑبڑ مخالف پارٹیاں یا حکومت کے آدمی پھیلاتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر خواجہ صاحب اور ان کے حواریین غور فرمائیں تو ان واقعات کی تہ میں ماضی کی وہ تلخیاں ہی اصل سبب ہیں جنھیں اپنے دورِ اقتدار میں آپ نے جنم دیا۔

خواجہ صاحب تقسیم سے قبل کی مسلم لیگ کے صفِ اول کے لیڈروں میں سے تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ اس ملک کے سب سے بڑے دو عہدوں پر یکے بعد دیگرے فائز رہے گورنر جنرل اور وزیر اعظم کی حیثیت سے انہوں نے سالہا سال اس ملک پر حکمرانی کی۔ قیامِ پاکستان کے اول روز ہی ان کی پارٹی کو بلا شرکت غیرے اقتدار مل گیا تھا۔ یہ عرصہ حکمرانی اس بات کے لئے کافی تھا کہ وہ ملک وملت کی صحیح خدمت کا ایک معیار قائم کرتے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ ساری مدت انھوں نے صرف دادِ حکمرانی دینے میں گذار دی۔ یہ حضرات حکومت کی نفیش گردی میں منہمک رہے اور یہاں ملت اسلامیہ کے مارِ آستین طبقے اندر ہی اندر نشوونما پاتے رہے تا آنکہ طائفہ مرزائیاں تک اس ملک پر اپنی فرمانروائیوں کے خواب دیکھنے لگے۔ ادنیٰ درجہ کے وفادارانِ فرنگ پورے ملک کی داخلی وخارجی سیاست پر چھا گئے اسلام کا اور عوام کا مستقبل سراسر تاریکی میں ڈوبتا نظر آنے لگا۔ یہ تو ہزار ہزار رحمتیں ہوں ان شہیدانِ ختم نبوت پر جنھوں نے اپنے خون کی لکیروں سے حفاظت اسلام کا حصار قائم کیا اور اگرچہ ملک کے عام حالات روبہ زوال ہی رہے۔ روز بروز بد سے بدتر قیادت ملک پر مسلط ہوتی رہی لیکن مارہائے آستینِ ملت اسلامیہ کے وہ خواب ملت کے حکمرانی وفرمانروائی ضرور بکھر کر رہ گئے، جس سے نکلنا ابھی تک مشکل ہی مشکل نظر آ رہا ہے۔ ایک گرہ کھولتے ہیں اور ہزار گرھیں اور پڑ جاتی ہیں۔

کاش خواجہ صاحب اور ان کے رفیقانِ محترم ابتدا میں ہی ان باتوں کو محسوس کر لیتے جن کا وہ آج رونا رو رہے ہیں اور جن کے پیدا کرنے میں ان کے ہاتھ مصروف رہے ہیں۔ بہت سادہ سی باتیں تھیں۔ جنھیں وہ عمل میں لا سکتے تھے۔ اگر وہ اپنے عہد اقتدار میں صحیح اسلامی نظام کو قائم کر دیتے تو یقیناً آج بے دینی، الحاد اور اخلاق سوز بے حیائی کا وہ شیوع نہ ہوتا جسے دیکھ کر شاید جانور بھی شرم سے سر جھکا لیتے ہیں۔ اگر وہ اپنے زمانۂ قیادت میں ملک کی اقتصادی اور معاشی حالت کو ایک سطح پر رکھنے کی کوشش کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ دولت ایک محدود طبقہ میں بند ہو کر رہ جاتی اور عوام کی اکثریت ناآسودگی کے موجودہ ابتلاء سے گزرتی۔ اگر آج ملت آپ پر آوازے کس رہی ہے۔ آپ کے خلاف نعرے لگانے لگتی ہے۔ آپ کی بات سننے سے انکار کر دیتی ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ البتہ عبرت کی بات ضرور ہے اور افسوس ہے کہ آپ اس اس سے عبرت بھی نہیں پکڑ رہے ہیں۔

آخر میں ہم حال کے صاحبانِ اقتدار سے بھی عرض کریں گے کہ قدرت نے آپ کو بھی ایک موقع عنایت کیا ہے اور آپ کو بھی ایک مہلت بخشی ہے۔ آپ نے بھی اگر وہی روش اختیار کئے رکھی جیسے ماضی کے ان صاحبانِ اقتدار نے اختیار کی تھی تو آپ کو بھی آپ کا مستقبل اسی طرح خوش آمدید کہے گا۔ جس طرح انھیں ان کا مستقبل کہہ رہا ہے۔ اس ملک کے مسائل بس یہی ہیں۔

صحیح اسلام کا صحیح طریقہ پر قیام۔ وسائل مملکت میں عوام کی پوری پوری شمولیت اور پاکستان کی باوقار خارجہ پالیسی اگر آپ نے یہ تینوں مسائل جراءت مندانہ طور پر حل کر دئے تو انشاء اللہ اس کے شاندار نتائج سے اس دنیا میں اور اس دنیا میں بھی آپ پوری طرح متمتع ہوں گے۔ ورنہ انجام کار ان کی طرح آپ کو حسرت و افسوس سے کف دست ملتے رہنا پڑے گا۔ اور اس ملک کا مستقبل تاریکیوں میں ڈوب کر رہ جائے گا۔

حالت نشہ میں سعودی عرب کے شہزادے کا قتل

۱۸ اور ۱۹ اپریل کے اخبارات میں شاہ سعود کے بھائی، شہزادہ عبدالعزیز کے قتل کی اطلاع شائع ہوئی ہے۔ اس خبر کا جو پس منظر بیان کیا گیا ہے وہ عبرت انگیز اور حیرت خیز ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شہزادہ مقتول، پیرس کے ایک ہوٹل میں مقیم تھے۔ ان کا خاص ملازم بھی ان کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا۔ شہزادے نے شراب پی ہوئی تھی اور ان کا ملازم خاص دوسرے کمرے میں کسی اپنی دوست لڑکی کے ساتھ مصروف اختلاط تھا۔ شہزادہ صاحب اسی حالت میں اس کے کمرے میں تشریف لے گئے۔ سخت کلامی ہوئی اور دوسرے دن اس ملازم نے شہزادہ صاحب کو حالت نشہ میں قتل کر دیا۔

عام طور پر عوام میں یہ مشہور ہے اور بعض غرض مند افراد وگروہوں کی طرف سے متواتر یہ پروپیگنڈا بھی کیا جاتا رہتا ہے کہ اس وقت "عالم اسلام میں خاندان سعود ہی ایک ایسا دیندار خاندان ہے جو ہر طرح قابلِ احترام ہے اور اسی دینداری کی خوش عقیدگی کو بنیاد بنا کر سعود کی شاہیت کو ہر قیمت پر محفوظ ومقبول بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔

انقلاب مصر کے بعد بالخصوص واقعہ سویز کے بعد سے صدر ناصر کی قیادت میں عالم عرب ایک نئے انقلاب سے روشناس ہو رہا ہے اور بیداری کی ایک عظیم لہر پورے عرب پر چھا گئی ہے۔ بے شک انقلاب وبیداری کو اب روکا تو کسی طرح نہیں جا سکتا تھا۔ لیکن اس کی رفتار مدھم بنائی جا سکتی تھی۔ اور ابھی کچھ عرصہ تک عربوں کو مزید انتشار میں مبتلا رکھ کر سامراجی طاقتیں اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتی تھیں۔ اسی مقصد کے لئے سعودی شہنشاہیت، اردنی شہنشاہیت اور شیوخانِ عرب نے در پردہ وعلانیہ مخالف عرب قوتوں کا ساتھ دیا اور اسلام کے نام پر اپنی ہنڈریو کو بچانے کے لئے، ناصر کی مخالفت کا محاذ عرب وبیرون عرب کھول دیا۔ بعض گروہوں نے ان کا ایجنٹ بن کر مسلمان ملکوں میں ناصر کے خلاف فضا پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اللہ تعالے کا شکر ہے کہ ان کی یہ ساری سعی رائیگاں جا رہی ہے اور عرب اتحاد وقوت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ ان کا یہ وطنی وقومی اتحاد بالآخر اسلام کے کام آئے گا۔

سعودی شہزادے کا یہ واقعہ پیرس ان خوش فہموں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونا چاہئے جو محبت دین کے جذبہ سے ان کی حمایت میں ناصر کی مخالفت کرنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں ظاہری مذہبیت کا یہ پردہ جو پیرس میں اچانک فاش ہو کر افسوسناک واقعۂ قتل پر منتج ہوا ہے۔ سعودی عرب کے مستقبل کی نشاندہی کر رہا ہے صالحیت کے ظاہری لبادے کا جو یہ ایک کونہ اٹھا ہے۔ اس کے نیچے ملوکیت کی عشرت پسندیاں صاف صاف نظر آ رہی ہیں اور یہ ہی عشرت پسندیاں ہیں جنھوں نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ پاش پاش کیا اور غیروں کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالا۔ وقت آ چکا ہے کہ ملوکیت کی کسی بھی شکل کو دین اور اسلام کا سہارا لے کر باقی نہ رہنے دیا جائے۔ اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل اب صرف اسی ایک بات میں پوشیدہ ہے۔

خواجہ ناظم الدین صاحب وضاحت فرمائیں

نوائے وقت ۲۵ اپریل کی ایک اطلاع کے مطابق، چوہدری محمد علی صاحب نے ملتان میں تقریر فرماتے ہوئے ایک نیا انکشاف کر ڈالا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"قائد اعظم کی وفات کے بعد ہی ملک میں فوجی انقلاب لانے کی سازشیں شروع ہو گئی تھیں۔ آپ نے کہا میں اس وقت وزیر خزانہ کے طور پر ملک سے باہر ہو گیا تھا وزیر اعظم نے کابینہ کا اجلاس بلا کر گورنر جنرل کے اشارہ پر فوجی انقلاب لانے کی کوشش کی"

اس کے بعد آگے چل کر آپ نے اپنی کوشش کا ذکر فرمایا کہ "میں نے گورنر جنرل کو اس اقدام سے باز رکھا" وغیرہ وغیرہ۔

چوہدری صاحب جن دنوں وزیر خزانہ تھے۔ ان دنوں گورنر جنرل آنجہانی غلام محمد صاحب تھے اور وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین صاحب۔ اس انکشاف نے یہ بات صاف ظاہر ہو رہی ہے کہ فوجی انقلاب لانے کی پہلی سازش جو بروئے کار نہ آئی اس میں خواجہ صاحب محترم بھی شامل تھے۔ اور اگر چوہدری صاحب کے اس انکشاف کو کچھ اور آگے بڑھا دیا جائے تو زد لیاقت علی خان مرحوم پر بھی پڑ سکتی ہے۔ تاہم خواجہ صاحب بہرصورت اس انکشاف کے بعد ملوث نظر آتے ہیں اور ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی وضاحت یا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

عید اور اس کی اہمیت

مولانا بہاؤ الحق قاسمی

اسلام چونکہ خدا کی طرف سے ہے اس لئے اس میں از اول تا آخر خشیۃ الٰہی اور تقوےٰ و پرہیز گاری کا جلوہ نظر آتا ہے۔ دین حنیف نے کسی حالت میں بھی لہو و لعب اور خرافات میں عزیز وقت اور دولت کو برباد کرنے کی اجازت نہیں دی حتےٰ کہ خوشی کے تہواروں میں بھی آپ کو یہ چیزیں نہ ملیں گی۔ البتہ ایسی ہدایات ضرور پائی جاتی ہیں کہ اگر ہم ان پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارا تسفل علو و برتری سے مبدل ہو سکتا ہے اور ہمیں ابدی مسرت اور دائمی عید نصیب ہو سکتی ہے۔

اسلامی اور غیر اسلامی تہواروں میں فرق

غیر مسلموں کے تہواروں کے مناظر کو دیکھ کر ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ ان میں لہو و لعب فواحش و منکرات اور سوقیانہ مشاغل کے سوا تقوےٰ اور روحانیت کا نام تک نہیں۔ لیکن جس قدر اسلامی تہوار ہیں۔ ان کی حقیقی غرض و غائت صرف یہ ہے کہ لوگوں میں عالمگیر طور پر خدا ترسی اور للہیت (جس کے ضمن میں دیگر محاسن و اوصاف بھی حاصل ہو جاتے ہیں) کا ولولہ اور جوش پیدا کیا جائے اور صرف تہواروں ہی کی کیا خصوصیت ہے۔ اسلام تو انسان کے ہر قول و فعل اور ہر سکون و حرکت میں خدائے قدوس کی رضا جوئی کا درس دیتا ہے۔

قل ان صلاتی ونسکی محیای و مماتی للہ رب العلمین یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میری نماز اور قربانی، زندگی اور موت محض خدائے رب العالمین کے لئے ہے۔ پس جو مسلمان اس مقدس تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا چکا ہے وہ ہر حال میں چاہے خوشی ہو یا غمی، عید ہو یا محرم، کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتا جو رضائے مولیٰ کے خلاف ہو۔

دو بہترین دن

مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف میں تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دنوں میں کھیلتے اور خوشی مناتے ہیں۔ حضور ؐ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسے دن ہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم زمانہ جاہلیت میں ان دنوں کھیلتے اور خوشی منایا کرتے تھے۔ (یعنی یہ رسم قدیم سے چلی آتی ہے) اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ان دونوں دنوں سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا عید الضحےٰ کا۔

غیر اسلامی تہواروں میں شرکت

حدیث منقولہ بالا میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی توجہ غیر اسلامی تہواروں سے ہٹا کر عیدین کی طرف منعطف کرائی ہے لیکن افسوس ہے کہ آج کل کے بعض مسلمانوں کو "رواداری" کا ہیضہ ہو گیا ہے اور وہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے خالص غیر اسلامی بلکہ کافرانہ تہواروں کی تقریب پر ان کو تحفے تحائف بھیجنے ان کو مبارکباد دیتے اور ان کے تہواری جلسوں اور جلوسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ حرکت اگر لہو و لعب کے طور پر ہو تو سخت گناہ ہے اور اگر ان مشرکانہ تہواروں کی عظمت و تقدس کے طور پر ہو تو اخیار امت اور فقہا ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کفر قرار دیا ہے جب خود اسلامی تہواروں میں کسی مسلمان کو خلاف شریعت حرکات و افعال کی اجازت نہیں تو ان کو ایسے تہواروں میں شریک ہونے کی کیونکر اجازت دی جا سکتی ہے جو لہو و لعب اور فواحش و منکرات ہی کے لئے موضوع اور کفر و کفار کی رونق و شوکت کا باعث ہوں۔ اس سے ہر مسلمان کو محترز اور مجتنب رہنا چاہئیے حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا

"نیکی اور تقوےٰ کے کاموں میں ایک
دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور
ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے سے
تعاون نہ کرو"

خصوصیات

دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کو جو "بہترین دن" فرمایا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے ظاہر ہے کہ نئے کپڑے پہننا، لذیذ اور عمدہ غذائیں کھانا میسر و تفریح اور خوش گپیوں سے دل بہلانا، عید کے بہترین دن ہونے کا باعث نہیں ہے۔ ورنہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے تہوار بہترین دن قرار پائیں گے۔ کیونکہ جس فراوانی کے ساتھ یہ لوگ اپنے تہواروں پر روپیہ صرف کر کے دنیوی لذائذ و نعم حاصل کر سکتے بلکہ کرتے ہیں۔ ان کا عشر عشیر بھی ہمیں حاصل نہیں تو معلوم ہوا کہ عید کا مقدس دن اگر تمام تہواروں پر فضیلت رکھتا ہے تو صرف ان خصوصیات کی وجہ سے جس سے تمام غیر اسلامی تہوار یکسر خالی ہیں۔

فکر عاقبت

انسانوں کو خوشی اور فرحت کے وقت بھی موت و عاقبت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے خوشی منانے سے پہلے اپنے مستقبل کو دیکھنے کی ضرورت ہے مسرت و فرحت میں اس قدر منہمک نہ ہونا چاہئیے۔ کہ گناہوں سے نفرت، عاقبت کی فکر اور اللہ کا خوف باقی نہ رہے۔ عید بیشک خوشی کا دن ہے لیکن یہ خوشی غروب آفتاب کے ساتھ رخصت ہو جاتی ہے جس خوشی کی عمر بس چند گھنٹے ہو اس میں کھو جانا کہاں کی عقلمندی ہے؟ پس اگر انسان کو دائمی اور ابدی عید اور لازوال و غیر فانی مسرت مطلوب ہو تو اسے حق تعالےٰ کے ساتھ پیمان مودت باندھ کر اسے راضی کرنا چاہئیے۔

غربا و مساکین کی خبر گیری

عید کے دن مسلمان شاداں و فرحاں دکھائی دیتے ہیں، ہر طرف چہل پہل نظر آتی ہے ایسے ہزاروں، لاکھوں افراد ہیں جن کے پاس بدن ڈھانپنے کو کپڑا اور کھانے کو روٹی کا ٹکڑا بھی نہیں ہے۔ سینکڑوں ایسی مصیبت زدہ عورتیں ہیں جن کا سہاگ لٹ چکا ہے اور ان کی زندگی فاقہ مستی اور تنگ دستی کی وجہ سے تلخ ہو رہی ہے سراپا رحمت اسلام نے ہر مستطیع مسلمان پر لازم کر دیا ہے کہ وہ عید الفطر کے روز اپنے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے غربا میں صدقہ فطر تقسیم کرے تاکہ وہ بھی عید کی خوشی میں شرکت کر سکیں۔

چنانچہ عید قربان کو قربانی کے ایک تہائی گوشت غربا اور مساکین پر صدقہ کیا جاتا ہے

دربار الٰہی کی حاضری

دوسروں کے ہاں ان کے تہواروں پر کیسے شرمناک نظارے دکھائی دیتے ہیں عورتوں اور مردوں کا دھول دھپا، ہاتھا پائی کرنا، گالی گلوچ بکنا، کیچڑ اور غلاظت اچھالنا، کسی سے پوشیدہ نہیں، لیکن مسلمانوں کی عید آتی ہے تو امیر و غریب، راعی و رعایا، عالم و جاہل، آقا و غلام، بوڑھے اور جوان مسلمان صاف ستھرے اور عمدہ کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر اپنے مولا کی عظمت و کبریائی کا ورد کرتے ہوئے عید گاہ کو رواں ہوتے ہیں وہاں پہنچ کر بلا تفریق عزت و امارت رتبہ و درجہ سب مل کر خدائے قدوس کی بارگاہ عالی میں جبین نیاز اور سر تسلیم خم کرتے ہیں نماز کے بعد خطیب کھڑا ہو کر حقیقی اور غیر فانی عید کے حاصل کرنے کے مسائل پر خطبہ دیتا ہے جسے حاضرین وقار آمیز خاموشی، اور ادب آموز سکوت کے ساتھ سنتے ہیں اس سے فارغ ہو کر لوگ شاداں و فرحاں اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہوئے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح

شعائر دینی اپنے ظاہر کے لحاظ سے بھی مطلوب ہیں اور باطن کے اعتبار سے بھی۔ جو لوگ ظاہر کے منکر ہیں وہ دراصل باطن کے بھی قائل نہیں اس لئے عید کے یہ ظاہری روح پرور مناظر بھی اس دور انحطاط میں غنیمت ہیں۔ یہ مناظر مسلمانوں کے ایمان کی تقویت کا باعث ہیں اور بارہا غیر مسلموں سے بھی خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں اور یقیناً ایسے پاک تہواروں کی مثال دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا لیکن کاش ہم لوگ اس سے ٹھوس فائدہ حاصل کرتے اسلامی احکام میں جس قدر اسرار ا[ور] حکم مضمر ہیں۔ وہ اگر ہمارے پیش نظر رہیں تو ہما[ری] بگڑی ہوئی حالت بہت جلد سدھر سکتی ہے عید کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ اس میں کس قدر مصالح اور فوائد پائے جاتے ہیں، فکر آخرت، خوف ربانی، رحمدلی، سخاوت، اخوت، ہمدردی یک جہتی، مساوات، انکسار و تواضع اور وقار و تمکنت ایسے اوصاف حسنہ اور خصائل جمیلہ کا سبق صرف ایک عید سے حاصل کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ کوئی حاصل کرنا چاہے۔

ناجائز مشاغل

مگر ہماری حالت بہت دگر گوں ہے بہت سے نوجوان صرف لذیذ اور مرغن غذا کھانے اور فینسی لباس پہننے کو عید سمجھے بیٹھے ہیں بعض بد نصیبوں کو تو عید کے دن بھی نماز نصیب نہیں ہوتی۔ اور بعض رسمی طور پر نماز پڑھ تو لیتے ہیں لیکن اس کے بعد ان کا سارا دن تاش بازی، شطرنج بازی، بٹیر بازی اور پتنگ بازی وغیرہ خرافات میں بسر ہوتا ہے او[ر] اگر کوئی رنگیلا ہے تو اسے چکلہ، سینما اور شراب [خانہ] کی خاک چھاننے ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ غرض تو[بہ] استغفار کے لئے وہ اپنے عمل سے خدائے قہا[ر] کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔

فیشن پرستی کی وبا

آہ! کتنے ہی یتیم بچے اس د[ن] روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کے لئے ترس کر رہ جاتے ہوں گے کتنی ہی بیو[ہ] عورتیں ہوں گی جن کے لئے عید کا دن حسرتو[ں] ارمانوں کا دن ہوگا۔ ایسے ہزاروں غریب مسلم[ان] ہیں جن کے چولہے میں عید کے دن آگ نہیں [جلتی] لیکن جن لوگوں کو منعم حقیقی نے مال دیا ہے ا[ن کے] اکثر و بیشتر حصہ ایسا بے درد ہے کہ انہیں ا[س] مصیبت عظمیٰ کا قطعاً احساس نہیں ہمارے اک[ثر] تعلیم یافتہ اور ذی ثروت بھائیوں کو سینما، ک[رکٹ] میچ، ٹی پارٹی اور اسی قسم کی دوسری دلچسپیو[ں] سے فرصت نہیں ملتی۔ وہ دو کاموں میں سے ا[یک] ہی کام کر سکتے ہیں یا مسلمانوں کی مصیبتوں میں [ان] کا ساتھ دیں گے۔ اور یا اپنے مصروفانہ مصارف اور فیشن کو قائم رکھ سکیں گے۔ وہ عید کے رو[ز] جہاں اپنے بال بچوں کی خاطر سینکڑوں روپے کر دیتے ہیں کاش ان کو وہاں غربا اور یتامےٰ [...]

باقی صفحہ

قربانی کی کھالیں

اس نازک دور میں جبکہ باطل قوتیں پراپگنڈا کے زور سے اسلامی قدروں کو مٹا دینے کیلئے خطرناک حربے استعمال کر رہی ہیں —
جمعیۃ علماء اسلام بے سروسامانی اور صبر آزما مشکلات کے باوجود پاکستان کے ہر گوشے میں پیغام حق پہنچا رہی ہے
جمعیۃ کے درویش صفت رہنما اور مخلص کارکن باطل کی آندھیوں کا مقابلہ نہایت بے جگری سے کر رہے ہیں
یہ نیک کام پروردگار کی خوشنودی کے لئے اسی کے سہارے پر ہو رہا ہے — وہ حضرات جن کے دل حق
کی حمایت اور دین کے مقدس جذبہ سے سرشار ہیں اگر ہماری دردمندانہ اپیل پر توجہ فرمائیں اور
قربانی کی کھالیں جمعیت علماء اسلام کے سپرد کریں تو جمعیت کو مالی مشکلات سے چھٹکارا مل سکتا ہے
چرم قربانی کی سب سے زیادہ مستحق جمعیت علماء اسلام ہے جمعیت کا ہاتھ بٹائیے تاکہ دین قیم کی بیش
از بیش خدمت ہو سکے — اپیل کنندگان

حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی
امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب
نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری
نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام
ممبر قومی اسمبلی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام ممبر صوبائی اسمبلی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی
امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

حضرت مولانا عبد الواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام — لاہور

(غازی خدا بخش ایڈیٹر۔ پرنٹر۔ پبلشر نے تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

جماعتی خبریں

جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ غازیخاں کے زیر اہتمام ضلع کے شمالی حصہ کا کامیاب دورہ

عائلی قوانین کی منسوخی اور عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کا مطالبہ

پچوٹی زبیرین ۔ پہلا اجتماع ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ اپریل کو پچوٹی زبیریں میں ہوا جس میں مولانا محمد شریف، مولانا عبدالقادر، مولانا محمد یعقوب اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے خطاب کیا اجلاس میں مسلمانوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔

نواں شہر دوسرا اجتماع نواں شہر میں ۶ اپریل کو ہوا جس میں مولانا غلام سرور صاحب نے مسلمانوں کی کثیر تعداد کو خطاب کیا۔

معموری تیسرا اجتماع بروز جمعہ معموری میں ہوا جس میں مولانا غلام سرور اور صوفی اللہ وسایا صاحب نے اجتماع سے خطاب کیا۔ نیز جمعیتہ علماء اسلام کے مقامی دفتر کا افتتاح کیا گیا۔

ٹبی لنڈن چوتھا اجتماع ٹبی لنڈن میں ہوا جس میں مولانا محمد شریف، صوفی اللہ وسایا ناظم جمعیتہ علماء اسلام نے عوام کی بھاری اکثریت کو خطاب فرمایا۔ اس سفر میں مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیتہ ضلع ڈیرہ غازیخاں بھی شریک تھے۔

لنڈی سیداں میں پانچواں اجتماع منعقد ہوا جس میں مولانا غلام محمد صاحب مولانا محمد شریف اور مولانا غلام مصطفےٰ نے تقاریر فرمائیں۔

حاجی پورہ میں ۹ ۔ ۱۰ اپریل کو ایک عظیم اجتماع ہوا جس میں مولانا محمد شریف مولانا عبدالعزیز، اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے عوام کی کثیر تعداد کو خطاب کیا۔

ریخ باغوالہ میں ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ اپریل کو آخری عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا محمد شریف، مولانا عبدالعزیز اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے خطاب کیا۔ اس اجتماع میں جناب میاں حاجی رب نواز نے پوری دلچسپی کا ثبوت دیتے ہوئے جلسے کی ہر طرح سے امداد فرمائی۔

نوٹ: یہ تمام اجتماعات بڑے کامیاب رہے ہر مقامات پر زعماء نے جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اور ملکی و ملی حالات پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ نیز ملک میں عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام اور عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

جمعیتہ علماء اسلام بھلوال کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام بھلوال کا ایک اجتماع ۹ اپریل بروز جمعہ زیر صدارت جناب صوفی احمد یار خاں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد ادریس صاحب ناظم اعلیٰ سرگودھا نے اور دیگر معزز اراکین نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ ناظم ضلع نے ملکی حالات اور اسلام کی بے کسی کا تذکرہ کرتے ہوئے جمعیتہ کے کارکنوں کو اپنی سرگرمیاں تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

(۱) عید قرباں کے بعد جمعیتہ کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا جائے جس میں زعماء جمعیتہ کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

(۲) مقامی جمعیتہ ضلعی دفتر کے لئے ماہانہ دس روپے کی امداد کیا کرے گی۔

(۳) ماہوار چندہ کی تجاویز پاس کی گئیں (بعض اراکین نے اس موقعہ پر چندہ دیا) چندہ کی فراہمی کے لئے جناب حافظ عبدالمجید صاحب کو مقرر کیا گیا۔

(۴) جمعیتہ کے لئے عید قربان کے موقعہ پر چرم ہائے قربانی کی فراہمی کا وسیع پروگرام بنایا گیا۔

(۵) اس اجتماع نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ہر پندرہ دن کے بعد اجتماع منعقد ہوا کرے گا۔ دو ماہ کے بعد حساب کی پڑتال کے لئے کوئی صاحب ضلعی دفتر سے تشریف لایا کریں گے۔ (منظور احمد ناظم اعلیٰ)

جمعیتہ علماء اسلام بھکر کا اجتماع ۲۵ ذیقعدہ کو

زیر صدارت جناب مولانا شہاب الدین صاحب چیئرمین یونین کونسل منعقد ہوا۔ جس میں ضلعی تنظیم کو مضبوط بنانے کے کام کو وسیع پیمانے پر چلانے سے متعلق غور و خوض ہوا اور تمام اراکین نے فیصلہ کیا کہ ۱۹ مئی کو علاقہ بھکر کے تمام کارکنانِ جمعیتہ کو دعوت دی جائے گی۔ جس میں تنظیمی امور کے متعلق ہو جائے گا۔

قمر دادی (۱) مولانا خدا بخش ملتانی کے بھتیجے کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کے لئے دعاء مغفرت کی گئی۔ (۲) حکومت پاکستان سے عائلی قوانین کی منسوخی کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔

مولانا عطاء اللہ صاحب کی مساعی جمیلہ

مولانا موصوف جمیعتہ علماء اسلام کے سرگرم مبلغ ہیں۔ انھوں نے پچھلے دنوں سندھ کے اکثر علاقوں کا دورہ اپنے خرچ پر کیا اور مختلف مقامات پر جمعیتہ علماء اسلام کی شاخیں قائم کیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا ۱۹ اپریل کو دریا خاں مری ضلع نواب شاہ میں تشریف لائے اور عوام کو جمعیتہ علماء اسلام کی تنظیم کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ وہاں کی جمعیتہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا جس کے عہدہ داران مندرجہ ذیل منتخب ہوئے۔

امیر سیٹھ حاجی سراج الدین صاحب۔ ناظم مولانا گل محمد صاحب۔ خزانچی مولوی معظم الدین صاحب اس مقام پر چیئرمین یونین کونسل دریا خاں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے کافی ہمدردی اور تعاون کا ثبوت دیا (جزاک اللہ)

کارکنانِ تھرپارکر کی سرگرمیاں

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب امیر جمعیتہ ضلع تھرپارکر اور الحاج قاضی طیب علی صاحب چیف کنوینر جمعیتہ تھرپارکر نے ۱۲ اپریل سے ضلع تھرپارکر کے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور عوام کو جمعیتہ کے مقاصد سے متعارف فرماتے ہوئے ۱۵ اپریل کو مدرسہ مطلعِ تحصیل عمرکوٹ میں تشریف فرما ہو کر جناب مولانا عزیز اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ تھرپارکر، مولانا احمد صاحب نائب ناظم، مولانا عبدالسمیع صاحب نائب مفتی، مولانا محمد علی صاحب اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب سے مل کر جمعیتہ کے انتظامی کاموں کے متعلق مشورہ فرمایا۔ مولانا عبدالسمیع صاحب کو کچھ مقاموں کی تنظیم کے لئے مقرر کیا گیا اور زیر تالیف روئداد اور دستور سے متعلق مشورہ کیا گیا۔

جناب الحاج قاضی طیب علی صاحب چیف کنوینر جمعیتہ علماء اسلام ضلع تھرپارکر نے تحصیل عمرکوٹ کے مختلف مقاموں کا دورہ کیا اور عوام کو جمعیتہ کے مقاصد سے متعارف فرمایا۔ مندرجہ ذیل مقاموں پر نئی شاخیں قائم کی گئیں۔

صوبھوچیلی

صدر۔ حاجی غلام محمد صاحب پلی۔ ناظم جناب خان محمد صاحب پلی۔ خازن۔ جناب عبداللہ صاحب۔

نقشان ماچھی

صدر۔ جناب محمد صاحب۔ ناظم حاجی ساوں خان صاحب۔ خازن جناب اڈیرو خان صاحب۔

جمعیتہ علمائے اسلام بھیرہ کا انتخاب

بھیرہ کے دیندار اور حساس قسم کے کارکنوں کا اجتماع بعد نماز جمعہ حکیم مولانا بگا احمد صاحب بگوی کی جائے قیام پر منعقد ہوا جس میں مختلف تقاریر اور افہام و تفہیم کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب متفقہ طور پر عمل میں آیا۔

امیر مولانا عزیب اللہ صاحب۔ نائب امیر مولوی رشید احمد صاحب بگوی۔ نائب امیر مولانا عبدالرشید صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی محمد عظیم صاحب بدر۔ ناظم نشر و اشاعت قاضی محمد عبدالباقی خزانچی مولوی محبوب الٰہی صاحب مجلس شوریٰ کے انتخاب کا اختیار امیر جمعیتہ کو تفویض کیا گیا۔

اترا ضلع سرگودھا میں جمعیتہ کا قیام

۱۹ اپریل۔ جامع مسجد اترا۔ مدرسہ محکمہ تعلیم الاسلام میں ایک میٹنگ زیر صدارت مولانا محمد صالح صاحب امیر شہر سرگودھا منعقد ہوئی جس میں جمعیتہ علماء اسلام کا انتخاب ہوا:۔

امیر مولانا حضرت خلف الرشید مفتی احمد سعید صاحب نائب امیر۔ مولانا سلطان احمد صاحب ناظم اعلیٰ جناب مستری محمد ولد حاجی غلام محمد اترا نائب ناظم مولانا سراج احمد صاحب۔ خازن حضرت حاجی محکم الدین صاحب۔ پراپیگنڈہ سیکرٹری جناب ملک حاجی غلام محمد ولد حاجی دوست محمد اترا۔

مسجد اترا سرگودھا میں جمعیتہ کا جلسہ

۴ ذی قعدہ جامع مسجد اترا میں جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا صالح محمد امیر جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اتحاد و اتفاق بین المسلمین پر زور دیا اور پاکستان میں بڑھتی ہوئی بے حیائی و فحاشی کے خلاف نفرت کا اظہار فرمایا۔ نیز آپ نے عائلی قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلام شریعت اسلام کے خلاف قرار دیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ اس کی منسوخی کا مطالبہ

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ۔ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہو کر کمزوری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کے لئے سلاجیت پلز آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی بارہ روپے پچاس پیسے علاوہ محصول ڈاک۔

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

بقیہ: میں تقویٰ حاصل ہوتا ہے روزہ سے تزکیۂ نفس کی صورت میں جہاد سے شجاعت کی صورت صدقہ سے انفاقِ مال کی صورت اور قربانی سے جاں نثاری کی صورت میں تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ اب بتائیے کہ ایک آدمی نے قربانی کے بجائے صدقہ کیا۔ تو صدقہ سے جاں نثاری کا تقویٰ کیسے حاصل ہوگا؟ کیونکہ صدقہ کا تقویٰ اور طرح کا ہے حقیقت یہ ہے کہ قربانی کے بجائے اگر صدقہ دے دیا جائے تو صدقہ کا تو ثواب مل جائے گا مگر قربانی کا مطالبہ بدستور رہے گا۔

رہا یہ سوال کہ جو روپیہ قربانی میں صرف ہوتا ہے اس کو غریبوں، یتیموں اور مہاجرین کی امداد پر صرف کیا جائے جہاں تک ان مسائل کا تعلق ہے ان کا حل تلاش کرنا ضروری ہے مگر بات یہ ہے کہ ان مسائل کو حل کرنے کا صرف طریقہ یہی رہ گیا ہے کہ سنت ابراہیمی کو ختم کر دیا جائے اسلام کی عمارت کو منہدم کر دیا جائے یا اس کا کوئی اور بھی حل ہو سکتا ہے کیا خلفاء اسلام نے اپنے ادوار میں اقتصادی اور معاشی ذمہ داریوں کو قربانی دینے کے باوجود حل نہیں کیا؟

اگر اس کا جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو پھر یہ امر قابل دریافت ہے کہ ہر کام کے لئے اسلام کے گلے پر کیوں چھری چلائی جاتی ہے کیا اس کا حل یوں ممکن نہیں۔ کہ آپ اپنی خواہشات پر چھری چلائیں، غیر شرعی اخراجات کو بند کر کے رفاہ عامہ پر خرچ کریں۔ آپ ذرا تعصب کی پٹی کو اتار کر دیکھیں کہ قومی سرمایہ کس قدر غلط رسومات فلم بینی رقص و سرود کے محفلوں کے منعقد کرانے شراب کی درآمد مروجہ شادی و غمی کی غلط رسومات اور دیگر ہزاروں خلاف اسلام امور پر جو رقم خرچ ہوتی ہے اس کو بند کیجئے اور اس کو غرباء اور مساکین کی امداد کیجئے۔ اس طرح نہ صرف ہمارے اقتصادی اور معاشی مسائل حل ہوں گے بلکہ معاشرے سے ایسی چیزوں کے دور کرنے کی بدولت ایک پاکیزہ اور صاف ستھرا معاشرہ معرض وجود میں آئے گا۔

منکرین حدیث کا دوسرا اعتراض منکرین حدیث کی طرف سے جو دوسرا اعتراض کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس طرح قربانی کے جانور ذبح کرنے سے ختم ہو جائیں گے حقیقت یہ ہے کہ جب انسان ایک سچی بات کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو وہ حقائق کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے پچ ہے!

"کہ دروغ گو را حافظہ نباشد"

خدارا حقائق پر نظر جمائیے اور سوچئے کہ حضور کے دور سے لے کر آج تک کتنی قربانیاں ہوئیں جن کا حساب لگانا بھی مشکل ہے تو کیا اس طرح جانور ختم ہو گئے ہیں۔

ثانیاً روزانہ جو لاکھوں جانور بطور ذبیحہ کے کاٹے جاتے ہیں۔ عید کے دن وہ ذبح نہیں ہوتے اس طرح معمولی سا فرق پڑتا ہوگا۔ جو کسی طرح قابل اعتنا نہیں۔ منکرین سنت کا یہ اعتراض بھی باطل ٹھہرا۔

قربانی کا فائدہ قربانی دینے سے انسان میں جاں نثاری اور جاں نثاری کا تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور جو چیز خدا کو مطلوب ہے وہ تقویٰ ہے اور تقویٰ ہی قربانی کی روح ہے ارشاد ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا لیکن تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے مالک حقیقی کی خوشنودی سے بڑھ کر اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے یہاں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آخرت کے فلاح و کامیابی کے علاوہ بھی فوائد ہیں مثلاً ایک نادار و مفلس شخص جسے سال بھر گوشت میسر نہیں ہوتا وہ اللہ کی اس نعمت سے اس دن فائدہ حاصل کرتا ہے۔ پھر کھالوں کے ذریعے یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی امداد ہو جاتی ہے ہمارے ہاں تو تمام انجمنیں اور ادارے جنہیں حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہیں ملتی وہ ان قربانی کی کھالوں اور صدقات و خیرات کی بدولت ہی چلتے ہیں غرض قربانی سے بہت دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

قربانی کے احکام ہر مسلمان آزاد مقیم جو کہ ضروریاتِ زندگی کے علاوہ مقدار نصاب یعنی ۷½ تولہ سونا یا ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو۔ اس پر قربانی کرنا واجب ہے، قربانی میں بکرا یا بھیڑ، یا دنبہ یا ساتواں حصہ اونٹ، گائے، بیل، بھینس کا ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتا ہے جن جانوروں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں وہ سات سے کم تعداد کے لئے بھی جائز ہیں۔ بکرا ایک سال کا ہونا چاہیئے اور بھیڑ، دنبہ اگر موٹا ہو اور چھ ماہ سے زائد کا ہو تو ہو سکتا ہے، اونٹ پانچ سال کا ہونا چاہیئے۔ باقی بڑے جانور دو سال کے کافی ہیں۔ نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت ایک تہائی غرباء و مساکین پر صدقہ کرے، ایک تہائی اپنے دوستوں کو دے، اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لے، جس شخص کا کنبہ بہت ہو یا اور کوئی ضرورت ہو تو تمام گوشت خود خرچ کر سکتا ہے البتہ فروخت کرنا منع ہے۔

جس شخص کے ذمہ قربانی واجب نہ تھی مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور قربانی کا خریدا تو اس کے ذمہ اس کا قربانی کرنا واجب ہو گیا۔ اس کو فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے اس جانور کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ کے واسطے محتاجوں کو دے دینا چاہیئے، غنی اور نذر کرنے والے کا بھی یہی حکم ہے

جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے، اگر قربانی کے دن گذر جائیں اور قربانی نہ کرے تو اس کے ذمہ قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے

جس جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے اور اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تب بھی قربانی درست ہے اگر جڑ سے اکھڑ گیا ہو تو درست نہیں، اور بدھیا کی قربانی بھی درست ہے خواہ مل کر بدھیا کیا گیا ہو یا نکال کر، اندھے اور کانے کی قربانی درست نہیں، اور ایسے دُبلے جانور کی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو اور نہ ایسے لنگڑے کی جو مذبح تک نہ جا سکے۔ اور نہ ایسے جانور کی جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور نہ ایسے جانور کی جس کا تہائی سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔ یا تہائی سے زیادہ دم کٹی ہوئی ہو، اور نہ اس جانور کی جس کے دانت نہ ہو، البتہ تھوڑے سے گر گئے اور زیادہ باقی رہے تو جائز ہے۔

چرم قربانی کو بدون فروخت کرنے کے اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی ڈول وغیرہ اس سے بنا سکتا ہے۔ خود اس کو فروخت کرنا نہیں چاہیئے، لیکن اگر فروخت کر دیا تو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قصاب کی اُجرت قربانی میں سے دینا جائز نہیں، اور عالمگیریہ میں ایک روایت ہے کہ چرم قربانی کو صدقہ کرنے کے لئے فروخت کرنا درست ہے۔

چرم قربانی یا اس کی قیمت کسی معاوضہ میں دینا مثلاً امام و مؤذن کو بسبب اس کی امامت و اذان کے دینا درست نہیں ہے اور طالبان علم دین اس کے بہترین مصرف ہیں۔ یا وہ جماعتیں جو دینی امور سرانجام دے رہی ہوں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳

صاف صاف تردید فرمائیں۔ اگر چوہدری صاحب کا یہ انکشاف صحیح ہے تو ہم بلاکسی تامل کے یہ عرض کریں گے کہ سابقہ مسلم لیگی قیادت قطعی قابل اعتبار نہیں ہے خواہ وہ کنونشن لیگ کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہو یا کونسل میں نمودار ہو رہی ہو۔ خطرہ ہے کہ یہ قیادت اگر پھر برسر اقتدار آگئی تو بقائے اقتدار کے لئے پھر وہ ایسی سازشیں عمل میں لا سکتی ہے۔ عوام کو تو بس اب نئی مخلصانہ اسلامی قیادت کی ضرورت ہے۔ جو اسلام اور عوام کے بے لوث خادموں پر مشتمل ہو۔

بموقع تقریب عید الضحیٰ کے موقعہ پر
"ادارۂ ترجمان اسلام"
اپنے قارئین کی خدمت میں
عید مبارک
پیش کرتا ہے
(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۴

بیوہ عورتوں کی آہ و زاری پر بھی رحم آئے گا کاش وہ نادار و نادار اور سفید پوش مسلمانوں کی مصیبتوں اور مشکلات میں ان سے عملی ہمدردی کرنے کی عادت ڈالیں

عید کس کے لئے ہے یہ خوب سمجھ لو کہ عید دراصل اسی شخص کے لئے ہے جو اس روز قلب میں تقویٰ اور رضائے الٰہی رحمدلی و فیاضی ایسے اوصاف پیدا کر کے اپنے مالک کو خوش کرتا ہے اس شخص کے لئے عید نہیں بلکہ وعید ہے جو صرف اپنے تنور شکم کو پر کر کے توند بڑھاتے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کو عید قرار دے چکا ہے۔

شب عید کی فضیلت حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات بیدار رہا۔ اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جب کہ دل مردہ ہوں گے یعنی قیامت کی سختیوں سے جبکہ لوگ پریشان خاطر ہوں گے شب عید میں بیدار رہنے والا شخص دہشت زدہ نہ ہوگا۔

یوم عید عید کے روز غسل کرو، اُجلے اور صاف کپڑے پہنو، میسر ہو تو خوشبو لگاؤ عید گاہ کو سویرے جاؤ۔ جس راستہ سے گئے اسے چھوڑ کر دوسری راہ سے واپس آؤ۔ عید کا خطبہ امن و سکون سے بیٹھ کر سنو، اس روز جس قدر خیرات و صدقات کرنے کی طاقت ہو کرو غریبوں کی خبر لو۔ مفلسوں کی بالخصوص دیندار اور سفید پوش غربا کی مدد کرو۔

مشہور اور مجرب ادویات

تریاقی - عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے۔

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے۔ تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

پتہ: مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

معاصرین کے افکار و آراء

ہمارے دوست م۔ش ایڈیٹر "اقدام" نے اپنے ۲۴ مارچ کے شمارے میں لکھا تھا کہ جو لوگ پاکستان میں مولانا حسین احمد مدنیؒ مولانا ابوالکلام آزاد رحمہم اللہ تعالیٰ کے گن گاتے ہیں، وہ ہندوستانی حاکموں کی امداد و اعانت سے ایسا کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے جواب میں عرض کیا تھا کہ میاں صاحب کو فکری فسطائیت عائد نہیں کرنی چاہئیے، اور نہ انہیں اس قسم کی بات کہنی چاہئیے۔ وہ خود جانتے ہیں کہ ان کا یہ ارشاد غلط ہے۔ میاں صاحب ہیں کہ اپنے قلم سے یہ موتی بکھیرتے چلے جا رہے ہیں۔

ہم نے انہیں یہ بھی کہا تھا کہ وہ ہمارے جذبات کا احترام کریں۔ غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کو تو ہم نے نظر انداز کر دیا لیکن وہ بدستور اپنی ہی کہے جا رہے ہیں ان کا راہوار قلم رکتا ہی نہیں۔

ہمارے قائل گواہ ہیں کہ ہم ذاتی طور پر میاں صاحب پر کبھی قائداعظم کے خطوط کی چوری کا الزام نہیں لگایا؟ اور نہ ہم اس قسم کی باتیں بوضرورغائب کہنے کے عادی ہیں، باقی باتوں کے بارے میں ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے حمید نظامی حیات ہوتے تو خود فرماتے کہ اس زمانہ میں ان پر کیا بیتی؟ اور ان کی شہ رگ پر چھری رکھنے میں کس کس کا ہاتھ تھا۔

رہا معاملہ ابوالکلام، مولانا حسین احمد مدنیؒ اور دوسرے قائدین نیشنلسٹ مسلمانوں کی تحریک پاکستان سے صاف، صریح اور واضح غداری کا سوال تو ہمارے نزدیک یہ ایسی گالی ہے جو میاں صاحب ان دو بزرگوں کو عادتاً دیتے چلے آئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ان کا سیاسی قبیلہ بھی ان کے ساتھ ہے۔ ہم انہیں مرفوع القلم سمجھتے ہیں۔ کسی کا شعر ہے میاں صاحب کے قامت احوال پر خوب خوب کھلتا ہے۔

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامۂ سیاہ میں ہے

میاں صاحب ماسٹر تارا سنگھ کے سنے دیدہ وہ دل فرش راہ کرتے رہیں، ان کا سواگت کریں اور پاکستان میں ان کی تشریف آوری پر آنکھیں بچھائیں پھیرو اگر ان پر استقبال کو پہنچیں۔ گوردوارہ میں کیرتن کریں انھیں اس وقت تحریک پاکستان یاد نہیں آتی نہ عواقب و نتائج پر نظر رہتی ہے اور نہ مغویہ بیٹیوں کا خیال آتا ہے۔ جو تبرک کی طرح تقسیم ہوتی رہی ہیں۔ پھر اگر میاں صاحب کے مافی الضمیر میں تحریک پاکستان ہی ہے۔ تو خان عبدالغفار خاں کے باب میں کروٹ کیوں لیتے ہیں؟ کیا وہ اس تحریک کے ہمنوا تھے؟ مسلم لیگ کے ساتھ تھے؟ ریفرنڈم کا مقاطعہ نہیں کیا تھا؟ یہ دو عملی ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ عجب بات ہے کہ میاں صاحب کو اپنا لکھا ہوا تو یاد نہیں رہتا لیکن مما فرمانی کے وقت وہ لوگوں کے من کا وہ گزرد بھی لے آتے ہیں

غداری نام ہے کسی ادارے یا موقف سے وفاداری کا عہد باندھ کر اس سے دغا کرنے یا قوم وملک کو آزمائش و امتحان میں فریب دینے کا۔ میاں صاحب فرما سکتے ہیں کہ وہ جنہیں صاف، صریح اور واضح غداری کی ننگی گالی سے نوازتے ہیں، انہوں نے مسلم لیگ سے کب عہد باندھا تھا یہ صحیح ہے کہ وہ تحریک پاکستان کے ہمنوا نہیں تھے لیکن ان کے اختلاف رائے کو غداری کہنا غداری کے لفظ کا بے جا استعمال ہے یہ ایک ایسی گالی ہے جو اپنا ردعمل بھی رکھتی ہے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے مسئلہ میں ان کا نقطۂ نگاہ غلط تھا اور یہ لوگ سیاستہً غلطی پر تھے لیکن مرحومین کا دینی مرتبہ، شخصی وقار اور علمی درجہ اتنا بلند رہا ہے کہ سیاسی قہر و غضب کے باوجود صرف پاکستان ہی میں ان کے معتقدین کی تعداد چالیس سے پچاس فیصد کے درمیان ہوگی۔ کل کی بات ہے کہ کراچی میں کتب بینی نوفتاً کا جائزہ لیا گیا تو مولانا ابوالکلام آزاد سرفہرست آئے تھے۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ کو لاکھوں آدمی اپنا شیخ مانتے ہیں میاں صاحب مولانا شبیر احمد عثمانی کے ہمنواؤں اور جانشینوں ہی سے پوچھ لیں کہ مولانا مسلمانوں کے غدار تھے، یہ بھی جانے دیجئیے، مولانا عبدالماجد دریا بادی کا تذکرہ نکر تو آپ کا ممدوح رہا ہے ان کی "سچی باتیں" یہاں حدیث شوق کے طور پر نقل ہوتی ہیں ان سے کہلوا دیجئیے کہ مولانا مدنیؒ غدار تھے اور مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے تو انہیں گھن آتی ہے۔ چلئے ان سے پوچھ لیں کہ مولانا اسلام اور مسلمانوں کے غدار تھے؟ اور اگر یہاں پوچھنا ہو تو میاں محمود علی قصوری اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی بھی میاں صاحب کے ہیرو ہیں، ان سے رجوع کر لیجئیے یہ دونوں بزرگ غدار رہے ہیں۔۔۔؟

میاں صاحب کو اس قسم کے لفظ بولتے وقت تول لینا چاہیئے۔ آپ ماشاءاللہ پرانے جرنلسٹ ہو گئے ہیں۔ ہم نے ان کی کبھی دلآزاری نہیں کی اور نہ ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی قلق ہے لیکن جب وہ اس قسم کے الفاظ ان ہستیوں کے بارے میں استعمال کرتے ہیں۔ جنھیں ہم ان کی دینی وجاہتوں، دینی عظمتوں کے باعث قابل تکریم سمجھتے ہیں۔ تو واقعی ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ غدار تو وہ ہیں جو ہندوستانی پارلیمنٹ میں حلف اٹھا کر بھاگ نکلے اور مسلمانوں کو تنہا چھوڑ آئے یا پھر ان مفروروں کی دوسری شخصیں ہیں جو داشتہ بیگ اور کہتے ہیں کہ یہاں ملی نوائی نہیں۔

ہمارا برادرانہ مشورہ ہے کہ آپ غدار کے لفظ پر سو سو بار غور فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لباس ان لوگوں کو پہننا پڑے جو ۱۸۵۷ء سے کے ۱۹۴۷ء تک انگریزوں کی چچوڑی ہوئی ہڈیوں پر گذر بسر کرتے رہے ہیں اور جن کے عہد و داد لعبہ سے تاریخ کے اوراق کما حقہ واقف ہیں۔

پاکستان اور اسلام کو بحث میں لانا آپ کے لئے مناسب نہیں، وقت خود بتا دے گا کہ ان پر کون کس طرح جان دیتا ہے۔ اسی طرح قائد اعظم کی سیاسی وجاہت پوری قوم کا ورثہ ہے۔ ان میں سے کوئی شئے (قائداعظم، پاکستان اور اسلام) کسی فرد یا ادارے کی ذاتی جائداد نہیں پاکستان سے محبت، قائداعظم کی عزت اور اسلام کی متابعت ہمارا قومی سرمایہ ہے۔ ان کی آڑ میں آئندہ سے گلی ڈنڈے کا کھیل نہ کھیلا جائے تو زیادہ انسب ہے، ورنہ جن لوگوں نے انہیں فروخت کیا ہے اور جو اپنے آپ کو ان کا وارث قرار دے رہے ہیں۔ انہیں نہ صرف بسم اللہ کے گنبد سے باہر نکالا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان کی نسلاً بعد نسلٍ غداریوں کو بھی بے نقاب کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے دنوں تک میاں صاحب کے ان شاہکاروں کا تماشا کیا، اور ان پر صبر و شکر کرتے رہے لیکن احترام دو طرفہ ہوتا ہے یکطرفہ نہیں۔ اپنی حب الوطنی، پاکستان دوستی اور اسلام آشنائی کے لئے ہمیں کسی شخص سے سارٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں، میاں صاحب ہمارے بھی دوست ہیں ہم ان سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ع

تو مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

لیکن ان سے حب الوطنی کا سارٹیفکیٹ حاصل کرنا اور یہ بھیک مانگنا کہ وہ ہمیں مسلم لیگ سے باہر رہنے کا طعنہ نہ دیں اور ہماری وفاداری کو مشکوک نہ بنائیں یا ہمارے بزرگوں کو برا بھلا نہ کہیں ہم اپنی قومی غیرت شخصی انا جذبۂ قربانی و ایثار اور فطرت صحیحہ کے منافی سمجھتے ہیں۔ لعنت ہے اس انسان پر جو م۔ش اور ان کے سیاسی ہمنواؤں سے پاکستان دوستی کا سارٹیفکیٹ حاصل کرے اور اس طرح اپنی ذات کی تغلیط کا ذمہ دار ہو، افسوس ہے کہ میاں صاحب جب یہ دیا گھماں دیتے ہیں تو ان کی مسرور ہیں ملائکہ مقربین کے ظائفہ اقدس کے گلوکاروں کی نے ہی ہوتی ہے

(چٹان)

تیرے گن دار پر بھی گائیں گے

سید امین گیلانی

زخم کھا کھا کے مسکرائیں گے
دشمنوں کو یونہی ستائیں گے

مات پر مات کھائے جا آخر
جیتنے والے ہار جائیں گے

اہلِ دنیا کو فرقِ عشق و ہوس
وقت آیا تو ہم بتائیں گے

تیرا چرچا کریں گے ہم سرِ عام
تیرے گُن دار پر بھی گائیں گے

کفر و ظلمت کے اس اندھیرے میں
دین کی شمع، ہم جلائیں گے

چشمِ تر سے وضو ہے خوب مگر
خونِ شہ رگ میں ہم نہائیں گے

جان اُن پر اگر نثار کریں
وہ ہمیں کب تک آزمائیں گے

سید زین العابدین کی ولادت باسعادت

حضرت مولانا حکیم سید عبد علی شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء ضلع جہلم کے فرزند جناب صاحبزادہ عابد گیلانی کو اللہ تعالیٰ نے چاند جیسا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا اسم گرامی زین العابدین تجویز ہوا ہے سادارۂ ترجمان اسلام حضرت شاہ جی اور ان کے خاندان کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے والدین کے لئے مبارک و مسعود، اپنے جد بزرگوار حضرت شاہ جی کا حقیقی جانشین اور متبع خادم سنت واسوہ صحابہ، محب و مقلد آئمہ کرام بنائے۔ نیز والدین کے لئے محض دنیا کے بجائے آخرت کی ٹھنڈک اور اطمینان کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔ (ادارہ)

جمعیۃ انصار الاسلام خانپور کا

جمعیۃ انصار الاسلام مدرسہ مخزن العلوم کا ایک ہفتہ واری اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حکومت پاکستان سے عائلی قوانین کی منسوخی اور پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔

جماعتی خبریں

قصبہ خانپور (سکارہ پور) میں جمعیۃ کا انتخاب

قصبہ خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے اور مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب کیے گئے ۔

امیر۔ جناب مولانا عبدالہادی ۔ نائب امیر جناب سید فقیر اللہ شاہ ناظم اعلیٰ جناب محمد عیسےٰ صاحب ۔ ناظم ماسٹر محمد حنیف صاحب دیگر جناب عبدالرحمان ۔ جناب غلام حسین ۔ جناب محمد نوفل ۔ جناب بہرام خاں جناب محمد حسین، جناب محمد بخل نے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں ۔

لائبریری کا قیام

قصبہ خان پور (سکارہ پور) میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں دینی ۔ مذہبی ۔ اخلاقی ۔ جماعتی اور تاریخی لٹریچر فراہم کیا گیا ۔

چک ۳۳۵ لائلپور

میں جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا

جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ۔

امیر مولانا محمد حسین صاحب ۔ نائب امیر مولانا علی محمد جالندھری ۔ ناظم اعلیٰ جناب مولانا حافظ مختار احمد صاحب رائپوری ۔ ناظم چوہدری محمد نور فرخ ۔ خازن جناب صوفی عبدالجبار ۔

مجلس شوریٰ کے اراکین مندرجہ ذیل ہیں الحاج محمد دین صاحب، چوہدری محمد اسماعیل صاحب ماسٹر محمود اختر صاحب وغیرہ ۔

اجتماع اور قراردادیں

چک نمبر ۳۳۵ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس کی گئیں ۔ اوکاڑہ کے حادثہ کی غیر جانبدارانہ تحقیق (۲) عائلی قوانین کی منسوخی (۳) عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام (۴) اور پاکستان میں بے حیائی، فحاشی ۔ اخلاقی جرائم ۔ شراب ۔ جوا اڈے یکلخت بند کر دینے کا پرزور مطالبہ کیا گیا ۔

بھریا روڈ

بستی حاجی جمعہ خان لونگانی میں حاجی محمد طیب صاحب کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں آیا اور مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے ۔

امیر ۔ مولانا فیض محمد صاحب ۔ ناظم مولانا غلام رسول صاحب ۔ خازن حکیم عبدالخالق صاحب سالار رضاکاران ۔ میاں محمد داؤد خاں

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مستونگ بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

مولوی کلیم اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۸ مارچ کو یہاں جمعیۃ العلماء اسلام قلات ڈویژن کا ایک شاندار اجلاس جامع مسجد مستونگ میں منعقد ہوا ۔ جس میں جماعت کے مختلف علماء حضرات نے شرکت کی اور حاضرین کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمایا ۔ جن میں مولانا محمد یعقوب صاحب فاضل دیوبند ۔ مولانا خیر محمد صاحب (تیری) مولانا اختر محمد صاحب (کردگاپ) مولانا جان محمد صاحب (پڑنگ آباد) بھی شامل تھے ۔ اجلاس بہت کامیاب رہا آخیر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے ۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت کی توجہ کو اس طرف مبذول کرتا ہے کہ جب پاکستان کا وجود اسلام کے لئے ایک مرکزی پناہ گاہ کی صورت سے صفحہ عالم پر نمودار ہوا اور اس ملک کے سو فیصدی باشندے اسلام کے شیدائی ہیں تو یہ نہایت ہی افسوسناک اقدام ہے کہ آئین پاکستان میں خلاف اسلام کوئی دفعہ شامل ہو ۔ لہذا یہ اجلاس اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ جبکہ ملک کے ہر دو بازوؤں (مشرقی و مغربی پاکستان) سے عائلی قوانین کی مخالفت میں ملک کے باشندوں نے سخت احتجاج کیا ہے اور کر رہے ہیں تو حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ پبلک کے مذہبی جذبات و احساسات کا احترام کرے اور عائلی قوانین کی دفعات کو آئین سے بالکل نکال دے ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ قلات ڈویژن کا یہ اجلاس اپنی مرکزی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کی تنسیخ عائلی قوانین کے سلسلہ میں پرزور تائید کرتا ہے ۔"

اس کے بعد تنسیخ عائلی قوانین کے لئے جمعیۃ کی طرف سے چار تاریں دی گئیں ۔ ایک حضرت مفتی محمود صاحب کو اور ایک جناب صدر مملکت کے نام اور ایک جناب سپیکر صاحب قومی اسمبلی، ایک سردار عطاء اللہ خاں ممبر قومی اسمبلی کو ۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سکھر کی قراردادیں

مورخہ ۶ ۔ ۷ ۔ اپریل کو میونسپل مسافرخانہ سکھر میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جو اس اعتبار سے تاریخی تھی کہ اس قدر مخلوق مسافرخانہ کے میدان میں کبھی جمع نہیں ہوئی تھی ۔ اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق آراء منظور کئے گئے ۔

تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع تمام مسلم جماعتوں سے عموماً اور ان جماعتوں سے خصوصاً جو مجلس عمل میں شریک تھیں آئین کے متعلق درخواست کرتا ہے کہ آئین کا مسئلہ در پیش ہے لہذا

حادثہ اوکاڑہ پر مولانا مفتی محمود صاحب کا اظہار تاسف

لاہور ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے بیان میں اوکاڑہ کے افسوسناک حادثہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس قسم کے روزافزوں واقعات کی شدید مذمت کی ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ استحکام پاکستان اور ملی وحدت کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمانوں کو فرقہ وارانہ نزاعی امور سے اجتناب کرتے ہوئے متفق و متحد رہ کر زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اپنی صلاحیتوں کو فروغ اسلام اور خدمت ملک و ملت میں صرف کرنا چاہیئے ۔

آپ نے اس المیہ کے تشویشناک پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کی مساجد پر ایک منظم سازش کے تحت نہ صرف قبضہ کر رہے ہیں بلکہ ان مساجد میں خدا کی عبادت میں مصروف نمازیوں اور علماء اسلام کو قتل تک کرنے سے گریز نہیں کرتے ہیں اور انہیں کوئی اتفاقی حادثہ ہرگز ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ آپ نے فرمایا کہ مساجد پر قبضہ اور قتل کے مسلسل واقعات سے اب ہم یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ یہ واقعات مقامی پولیس کے جانبدارانہ رویہ اور کسی فرقہ کے ساتھ ایک فریق کی حیثیت اختیار کرنے کے باعث معرض وجود میں آ رہے ہیں اور ان سے یہ بات بھی نمایاں ہو رہی ہے کہ بعض مقامات کی مقامی انتظامیہ ملک میں امن و قانون کی بحالی اور لوگوں کے جان و مال کے تحفظ کے سلسلہ میں بری طرح ناکام ہوئی ہے ۔ آپ نے حادثہ اوکاڑہ میں شہید ہونے والے علماء اسلام کے پسماندگان خصوصاً مولانا عبدالحنان صاحب اور مولانا حبیب الرحمان کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے ان کے ساتھ اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے

×

وہ آئین قطعاً مردود سمجھا جائے ۔ جس میں کتاب و سنت کے ساتھ مرزائیوں کی اقلیت کی تشریح نہ ہو اور ساتھ ساتھ مجلس کے طے شدہ فیصلہ کا دوبارہ اپنے اپنے سٹیج سے حکومت سے مطالبہ فرمائیں ۔

(۲) یہ عظیم الشان اجتماع

محترم صدر محمد ایوب صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ بعض بددین اور مغرب زدہ افسر ہر جگہ رقص و سرود اور بے حیائی کی محفلیں قائم کر کے دین کی دشمنی کے اسباب بہم پہنچا رہے ہیں لہذا ان کی نگرانی فرما کر ایسی مکدر فضا پیدا کرنے سے تنبیہہ کی جائے تاکہ ملک میں جو ان باتوں سے ہیجان پیدا ہوا ہے وہ ختم ہو جائے ۔

ان کے علاوہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سکولوں میں لازمی مذہبی تعلیم پر سخت نگرانی رکھنے ثقافت ۴۴

چرم قربانی کی وصولی کیلئے ضروری ہدایات

مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن رسید دے کر چرم قربانی وصول کریں ۔ یہ رسیدیں آپ ان رسید بکوں سے کاٹ کر دیں جو آپ کے پاس موجود ہیں جن دفاتر میں رسید بکیں موجود نہ ہوں وہ دفتر کی مہر لگا کر سادہ کاغذ پر رسیدیں جاری کریں اور معطی حضرات کی مکمل فہرست دفتر مرکزیہ میں بھیجدیں تاکہ مرکز سے پختہ رسیدیں بھیجی جا سکیں ۔

(۲) قربانی کے تین دن میں مقامی دفاتر میں جس قدر کھالیں وصول ہوں انہیں مقامی طور پر روزانہ فروخت کر کے مرکز کو روزانہ اطلاع دیجئے کہ کتنی رقم فراہم ہوئی ہے

(۳) خطباء حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعہ کے خطبہ سے قبل یا نماز جمعہ کے بعد علیٰ مناسب خیال فرمائیں نمازیوں سے اپیل کریں کہ وہ امسال چرم قربانی جمعیۃ علماء اسلام کو دیں تاکہ مرکزی دفتر فرائض کی بجا آوری میں باحسن وجوہ عہدہ برآ ہو سکے ۔

(۴) قربانی کی کھالیں فراہم کرنے کے لئے رضاکاران اسلام کو مستعدی سے کام لینا چاہیئے ایسے دردمند حضرات بہت کم ہوتے ہیں جو ان کھالوں کو دفتر جمعیت علماء اسلام میں خود پہنچاتے ہیں رضاکاروں کو خود گھوم پھر کر کھالیں فراہم کرنا چاہیئیں ۔

کھالوں کی فروخت سے جمع کی ہوئی رقوم دفتر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ پر فوراً بھجوا دیجیے تاکہ مرکز معطی حضرات کے نام پختہ رسیدیں بھیج سکے ۔

آخری گزارش

ہمدردان جمعیۃ علماء اسلام عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر اگر ذرا ہمت سے کام لیں تو مرکزی جماعت تبلیغ کے کام کو وسیع پیمانے پر جاری کر سکتی ہے ۔ عید کے تین دن اہتمام سے جمعیت کو اس کار خیر کے لئے وقف کر دینا چاہیئیں ۔ پروردگار آپ کی ہمتوں میں برکت دے ۔ آمین ۔ (ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

ناظرین خط و کتابت کرتے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

۴۴

کے نام پر ناچ گانے کے پروگراموں کو بند کرنے اور فلموں کے عریاں اشتہارات کو روکنے اور ان پر تادیبی کارروائی کرنے کے مطالبات بھی کئے گئے ۔

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol. 6 | 3rd May, 1963 | 8th Zul Haj 1382 Hijri | No. 17

اہم خبریں

بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

خواجہ ناظم الدین پر ملتان میں پتھراؤ

ملتان کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ خواجہ ناظم الدین صاحب جب ملتان پہنچے تو ان کے جلوس پر پتھراؤ کیا گیا۔ سیاہ جھنڈے اٹھائے ہوئے جلوس نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا اور صدر ایوب زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، خواجہ ناظم الدین مردہ باد کے نعرے لگائے۔ رات جب خواجہ صاحب جلسہ گاہ پہنچے تو وہاں پر بھی مظاہرین نے مردہ باد کے نعرے لگاتے جلسہ میں پتھراؤ ہوا اور پٹاخے چھوڑے گئے۔ جس سے لوگ خوفزدہ ہو گئے اور جلسہ منتشر ہو گیا۔ خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء بغیر تقریر کئے پولیس کی حفاظت میں واپس جائے قیام پر پہنچائے گئے۔ پتھراؤ میں دو پولیس والے اور دس شہری زخمی ہوئے۔

○ مغربی ایریان کا علاقہ جس کا قبضہ اس وقت اقوام متحدہ کی طرف سے پاکستانی فوج کے پاس ہے یکم مئی کو انڈونیشیا کے حوالہ کر دیا جائے گا اور پاکستانی فوج اپنے وطن واپس آ جائے گی۔

○ شاہ سعود سوئٹزرلینڈ میں زیر علاج رہنے کے بعد فرانس کے راستے اپنے دارالحکومت ریاض پہنچ گئے ہیں۔

○ ترکی کے وزیراعظم عصمت انونو کی حکومت نے دس فوجی افسروں کو تخریبی سرگرمیوں اور ملک میں انتشار پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔

○ کیوبا کے وزیراعظم مسٹر کاسترو روس پہنچ گئے ہیں وہ مسٹر خروشچیف سے بات چیت کرنے روس گئے ہیں۔

○ پاکستان کے ایک قابل فخر سائنسدان نے اکتیس ۳۱ پیسے کے معمولی خرچ سے ٹرانسسٹر چلانے کا کامیاب طریقہ ایجاد کیا ہے۔ یہ نوجوان لاہور کے میاں مسعود انور ہیں۔

○ صدارتی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ نیپال میں سفارتی مشن قائم کیا جائے۔

○ لاؤس کی خانہ جنگی زور پکڑتی جا رہی ہے جس کے پیش نظر امریکہ نے اپنے ساتویں بحری بیڑے کو لاؤس پہنچنے کا حکم دے دیا ہے۔

○ اردن میں ہنگامے زوروں پر ہیں۔ ان ہنگاموں میں سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ شہر پر فوج کا پہرہ ہے۔ اور کسی وقت بھی انقلاب کی توقع ہو سکتی ہے۔

○ مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی نے الزام لگایا ہے کہ یونین کونسلوں میں ممبر رشوت لیتے ہیں۔

○ تری پورہ اور آسام کے مسلمانوں کا جبری انخلاء بدستور جاری ہے اور اب تک بیس ہزار افراد پاکستان آ چکے ہیں۔

○ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی پانچویں کوشش بھی ناکام ہو گئی ہے۔ کراچی میں ناکام گفتگو کے بعد سردار سورن سنگھ و بھارتی مشن کے لیڈر دہلی پہنچ گئے ہیں۔

○ سی آئی ڈی پولیس نے میاں محمود علی قصوری سے دوبارہ پوچھ گچھ کی ہے اور ان کے خلاف دفعہ ۱۳۱ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

○ صدر ایوب نے کہا ہے کہ مجھے اقتدار کی خواہش نہیں ہے اور شکست خوردہ سیاستدان دوبارہ عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔

○ مذاکرات کشمیر کے چھٹے دور کے لئے ۵ مئی دہلی میں پھر بات چیت ہو گی۔

○ فیض باغ لاہور میں نقلی چائے تیار کرنے والے ایک کارخانہ پر چھاپہ مار کر دو من نقلی چائے اور چنے کے چھلکے جن سے چائے بنائی جاتی تھی پکڑ لئے گئے ہیں۔

○ شہزادہ فیصل وزیراعظم سعودی عرب نے اعلان کیا ہے کہ ہمارا آئین قرآن ہے اور ہم عرب جمہوریہ میں شامل نہیں ہوں گے۔

○ سعودی عرب میں طلباء نے متحدہ عرب جمہوریہ کے حق میں مظاہرے کئے۔ ان مظاہروں کی قیادت سعودی خاندان کے شہزادوں نے کی۔

○ متحدہ عرب جمہوریہ کی وزارتی کونسل کے صدر علی الصابری نے ٹوکیو پہنچ کر ایک بیان میں کہا ہے کہ سامراجی طاقتیں اسرائیل کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کر رہی ہیں اور ان لوگوں نے افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں تخریبی سرگرمیوں کے اڈے بنا رکھے ہیں۔

○ انجمن ترقی اردو کے زیر اہتمام دو روزہ اردو کانفرنس ختم ہو چکی ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اردو پاکستان کے سیاسی استحکام اور ثقافتی اتحاد و سالمیت کی مظہر ہے۔

○ پاکستان اور افغانستان کے اختلافات ختم کرنے اور عام تعلقات بحال کرنے کے لئے صدر ایوب اور ظاہر شاہ کے درمیان اعلیٰ سطح کی کانفرنس کا امکان ہے۔

○ بغداد میں اردن اور فلسطین کے دو سو طلبہ نے اردن کے سفارت خانہ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ اور شاہ حسین کی تصویر بگاڑ دی، اردن کا جھنڈا اتار کر اس کی جگہ متحدہ عرب جمہوریہ کا جھنڈا لہرایا اور اس میں تین ستاروں کے ساتھ اردن کی شمولیت کا ایک چوتھا ستارہ بڑھا دیا۔

○ ترکی میں بھی اردن کے طلباء نے مظاہرے کئے اور اردن کے سفارت خانہ میں داخل ہو کر صدر ناصر زندہ باد کے نعرے لگائے۔

○ ترکی اور متحدہ عرب جمہوریہ میں سفارتی تعلقات دوبارہ بحال ہو جائیں گے۔ یہ تعلقات ۱۹۵۸ء میں متحدہ عرب جمہوریہ سے شام کی علیحدگی کے بعد ٹوٹ گئے تھے۔

○ روزنامہ الاہرام مصر کے ایڈیٹر محمد حسین ہیکل نے انکشاف کیا ہے کہ مغربی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں سے اسرائیل نے ایک ایسا منصوبہ تیار کیا تھا۔ کہ وہ اچانک مصر پر راکٹوں کے ذریعہ حملہ کر کے مغربی صحرا پر قبضہ کر لیتا۔

○ امیر بہاولپور اپنی بیگم شہزادیوں اور ذاتی عملہ کے ہمراہ کل رات بذریعہ طیارہ لندن روانہ ہو گئے ہیں

○ شیعہ لیڈروں نے روزنامہ کوہستان کے خلاف مہم چلانے کے لئے ۵ مئی بروز اتوار ایک کنونشن طلب کیا ہے کوہستان کی معذرت کے بعد شیعہ لیڈروں کے اس نامناسب اور غلط اقدام کی ملک بھر میں مزمت کی جا رہی ہے۔

○ کشمیر کے ۱۲۵ ممتاز شہریوں نے دہلی میں ایک یادداشت مرتب کر کے دونوں حکومتوں کو بھیجی ہے جس میں درخواست کی ہے کہ وادی کشمیر اور اس کے قریب و جوار کے حصوں کو غیر جانبدار علاقہ بنانے کی تجویز پر غور کریں۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کراچی میں بتایا ہے کہ صدر کی میعاد صرف تین سال تھی جو اگلے سال کے شروع میں ختم ہو جائیگی

○ الجزائر کے وزیراعظم نے بتایا کہ بہت جلد روس سے تیس ایسے ٹینک آنے والے ہیں جو سرحدی علاقوں میں ان بارودی سرنگوں کو تلاش کریں گے جو فرانس نے ان کے دور غلامی میں سرحدوں پر بچھائی تھیں۔

○ اعلان ہوا ہے کہ کیوبا کے فیڈرل کاسترو اگلے ماہ الجزائر کا دورہ کریں گے۔ صدر ناصر بھی عنقریب الجزائر کے دورہ پر جانے والے ہیں۔

○ مسٹر دائتہ نیلسن جو طلاق کے مقدمات کے ماہر وکیل سمجھے جاتے ہیں اپنی بیوی کی طلاق کے مقدمہ میں پیروی پر رضامند ہو گئے ہیں جو ان کی بیوی نے خود ان کے خلاف دائر کر رکھا ہے اور وجوہات طلاق میں مسٹر نیلسن پر تشدد کا الزام ہے۔ مسٹر نیلسن نے کہا ہے کہ وہ دوران مقدمہ میں اپنی بیوی کو ایک اجنبی خاتون تصور کریں گے۔

○ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ چاند بدھ کے روز نظر نہیں آیا۔ اس لئے عید ۵ مئی بروز اتوار ہو گی۔

○ نیو چائنا ایجنسی نے ہندوستان میں چینیوں کی املاک کی ضبطی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس ضمن میں پیکنگ میں ہندوستانی سفیر کو حکومت چین نے ایک احتجاجی نوٹ بھی حوالہ کیا ہے

○ حکومت پاکستان نے عراق اور یوگوسلاویہ کے ساتھ ثقافتی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے وزیر تجارت کو مصر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۱

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۶۶۲۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولٰنا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۷ر شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۴ر جنوری ۱۹۶۳ء ○ نمبر (۱)

8657
19

خریداری نمبر ۱۸۶۸
بگرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف صاحب ناظم دفتر ختم نبوت بیرون لوہاری دروازہ ملتان

...کھ رضاکاروں کی مزید پیش کش

...زم المقام جناب صدر پاکستان خان محمد ایوب خان صاحب کی خدمت میں گرامی میں

...سلام علیکم۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی طرف ...ت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ نے جہاد کشمیر کے لئے ... رضاکاروں کی پیش کش کی تھی۔ اب جمعیۃ علماء اسلام ...ے قائد حضرت مولانا شیر محمد صاحب بلوچ سابق ...جمعیۃ علماء اسلام سکھر نے مزید پیش کش کی ہے وہ ایک لاکھ ...تان بلوچ قوم کی خدمات پیش کرتے ہیں۔

از راہ کرم ارشاد فرمائیں کہ ہم یہ رضاکار کہاں اور کب ...رنا شروع کر دیں۔ امید ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی ...صانہ خدمات کو قبول فرما کر جواب سے سرفراز فرمائیں گے

احقر

غلام غوث ہزاروی۔ ایم۔ پی۔ اے
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ مغربی پاکستان۔

ملک و ملت کے بہی خواہ علماء حق سے اپیل

حضرات علماء کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان میں غیر اسلامی قوانین معاشرتی بدعنوانیوں اور مغربی طرز تعلیم کو بدلے بغیر اصلاح احوال ممکن نہیں امت کی رہنمائی اور نگرانی علماء کے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) جمعیۃ علماء اسلام اسی فرمان رسول سے عہدہ برآ ہونے کی سعی میں مصروف عمل ہے۔ عربی مدارس میں اسباق ختم ہو رہے ہیں۔

میں حضرات علماء کرام سے اپیل کرتا ہوں کہ ماہ شعبان کے فارغ دنوں میں ایک ہفتہ تنظیم جماعت کے لئے وقف فرمائیں۔ اضلاعی جماعتوں کے تعاون سے تمام اضلاع میں قریہ قریہ جماعتیں قائم کرنے کی جدوجہد فرمائیں۔

اس مختصر عرصہ میں انشاء اللہ العزیز بہت زیادہ کام سرانجام پا جائے گا۔

نظم۔ خلوص۔ یقین میں بڑی قوت ہے

محمد یعقوب شیخ۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام —— ملتان

(بحکم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

گوجر خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۲۷ر دسمبر۔ بروز جمعرات جامع مسجد حیات سرور گوجر خاں میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالمتین صاحب منعقد ہوا۔ مولانا موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا اور اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اور اس دور پر فتن میں علماء اسلام کے ساتھ تعاون اور دہریت اور الحاد کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کے واسطے مولانا نے مختصر الفاظ میں مخاطبین کو اس کی اہمیت سے واقف کیا۔ بعد میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا عبدالمتین صاحب خطیب (امیر)
جناب سید غلام محمد شاہ صاحب (ناظم اعلیٰ)
جناب ماسٹر سراج علی صاحب۔ خازن

نیز۔ پچیس ممبروں نے جمعیت کے فارم رکنیت پر کیے۔ مزید ممبر سازی کا کام بڑے زوروں پر ہو رہا ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام بھکر ضلع میانوالی کا اجتماع

۲۳ر دسمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب دفتر جمعیۃ علماء اسلام بھکر میں مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں علاقائی تنظیم اور شہر میں ہفتہ واری عمومی و خصوصی

حکیم لقمان کی حکایت اور ان کی وصیتیں

(از ایم عبدالرحمٰن لدھیانوی ۔ شیخو پورہ)

اکیسویں پارہ میں ایک سورۃ لقمان سے موسوم ہے جس میں حضرت لقمان کی حکمتیں اور ان کی وصیتیں درج ہیں ۔ قرآن حکیم پر حکمت ہے جو کچھ اس میں درج ہے وہ بندوں کے لئے عین حکمت ہے نیک بختوں کے لئے ہدایت ہے ان کو مقاصد دینی و دنیاوی میں راہ راست دکھاتی ہے اور نیز رحمت بھی ہے ۔

لقمان ایک بڑا حکیم اور باخدا شخص تھا اس کی حکمت عرب میں بھی نزول قرآن کے عہد تک ضرب المثل تھی ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لقمان نہ کوئی نبی تھا نہ فرشتہ تھا ۔ ایک سیاہ رنگ کا چرواہا تھا ۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اس کو علم و حکمت عطا کر دیا تھا مگر عکرمہ اور شعبی کہتے ہیں کہ وہ نبی تھا (بیضاوی) اور لیث نے نبی کہا ہے لیکن ترمذی نے نوادر میں حدیث مرفوع نقل کی ہے کہ اُن کو حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے خلافت دی جاتی تھی انہوں نے عرض کیا کہ اگر حکم ہے تو سر آنکھوں پر اور اگر میری مرضی پر ہے تو میں معافی چاہتا ہوں ۔ پھر بعد میں داؤد علیہ السلام کو خلافت دے دی گئی ۔ یہ سب روایات درمنثور میں ہیں (بیان القرآن)

خدا تعالےٰ کی عبادت اور اس کی توحید کا اعتقاد ان حکیموں کا بھی قول ہے کہ جن کی حکمت کے تم بھی قائل ہو ۔ یہاں حکمت کے معنی طبابت کے نہیں ہیں حکمت حکماء کے ہاں بقدر طاقت علوم نظریہ حاصل کرنے کے بعد عمدہ افعال کے عمل میں لانے کا ملکہ تامہ حاصل کر کے نفس انسانیہ کے کامل کرنے کا نام ہے ۔ بات اور عمل کرنے میں راہ صواب پر ہونا حکمت ہے کتب تفاسیر میں ہے کہ لقمان باعور کا بیٹا ہے جو حضرت ایوب علیہ السلام کا بھانجا تھا ۔ بعض کہتے ہیں کہ آزر کی اولاد میں سے تھا ۔ ان کی عمر ہزار برس کی تھی ۔ بعض مؤرخوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ ایک یونانی حکیم تھے ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ یمن کا بادشاہ تھا ۔ واللہ اعلم ۔ اس باخدا حکیم کی بہت سی دل پسند نصیحتیں ہیں ۔ منجملہ ان کے یہ ہیں جو آگے یہاں بیان کی جاتی ہیں ۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ ؕ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ ۔

(ترجمہ) اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ تعالےٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا !

لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

(ترجمہ) خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھیرانا ۔ بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے ۔

(۲) وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ ۚ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝

(ترجمہ) اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے ۔ اُس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اُس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے ۔ کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر ، میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ۔

(۳) وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھیرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی کے ساتھ بسر کرنا ۔ اور اُس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو ۔ پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے پھر میں تم کو جتلا دوں گا ۔ جو جو کچھ تم کرتے تھے ۔

(۵) یٰبُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝

(ترجمہ) بیٹا ! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو ، پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمانوں کے اندر ہو ۔ یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اس کو اللہ تعالےٰ حاضر کر دے گا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین باخبر ہے ۔

(۵) یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

(ترجمہ) بیٹا ! نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر ۔ اور بُرے کاموں سے منع کیا کر ۔ اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اُس پر صبر کیا کر یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے ۔

(۶) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

(ترجمہ) اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل ۔ بے شک اللہ تعالےٰ کسی تکبر کرنے والے ، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے ۔

(۷) وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

(ترجمہ) اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر ، بے شک آوازوں میں سے سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے

(مولانا اشرف علی تھانوی رح)

تفسیر مذکورہ آیات

ہم نے لقمان کو حکمت سکھائی تھی تاکہ ناظرین کو یہ معلوم رہے کہ لقمان کی یہ نصیحتیں خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام کی ہوئی ہیں ۔

(۱) کہ اللہ کی شکر گزاری کیا کر ۔ دنیا میں کوئی ایسا بشر نہیں جس کو اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں نہ ملی ہوں ۔ سو نعمت کے مقابلہ میں منعم کا شکر کرنا چاہیئے ۔ شکر کیا ہے ؟ زبان سے اس کی ثنا و صفت بیان کرنا ، دل میں احسان ماننا ۔ ہاتھ پاؤں و دیگر اعضاء کو اور مال کو خدا کی خوشنودی کے کاموں میں لگانا ، شکر کرنے سے بندہ کی سعادتمندی کا اظہار ہوتا ہے اور اسی کا فائدہ ...
اور جو ناشکری کرتا ہے تو خود اس کا ...
ثابت ہوتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ بے ...
حکیم اور نبی میں یہی فرق ...
وہ تمام مخلوق الٰہی کو فرزند دلبند ...
عزیز سمجھتا ہے کسی بات میں دریغ نہیں ...

(۲) اے میرے بیٹے خدا ...
ساتھ کسی اور شامل نہ کیجیو ۔ اس ...
بڑا ہی ظلم ہے ۔ کیونکہ نعمت تو کوئی ...
دے اور منسوب کسی اور کی طرف ...

(۳) ہم نے انسان کو تاکید ...
کے ساتھ حکم دیا کہ اپنے ماں باپ ...
سے پیش آئے ۔ باپ کے احسانات ...
جو اس کے زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں ...
کے احسانات اُس کی حالم بے خبری ...
باپ سے بھی بڑھ کر تھے ۔ کیونکہ ماں ...
اس کو پیٹ میں رکھا ضعف پر ضعف ...
دو برس تک دودھ پلاتی رہی اور ...

(۴) میرا اور اپنے ماں باپ ...
کیا کر ۔ اپنا شکر اس لئے بیان کیا ...
ماں باپ سے بھی زیادہ محسن ہوں ...
اس میں یہ بھی رمز ہے کہ خدا تعالےٰ ...
بعد دنیا میں ماں باپ کا بڑا حق ...
نہایت سرگرمی اور تندہی سے حقوق ...
عقوق الوالدین ادا کیا کرے ۔ بچ...
ہی کام پڑتا ہے ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ ...
نے فرمایا ہے کہ ماں باپ کی خوشنودی ...
خدا کی خوشنودی ہے اور اس کی ...
خدا کی ناراضگی ہے ۔

اگر ماں باپ اولاد کو خدا کے ...
شریک کرنے کا حکم دیں تو ایسی صورت ...
ان کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے ...
ہزار زور لگائیں تو اس بات کو ...
اس آیت سے یہ بات ثابت ہے ...
تعالیٰ کے مقابلہ میں ماں باپ ...
فرض نہیں ۔
لیکن اس صورت میں ان ...
سعادت مندانہ طریقہ سے پیش ...
اور کافر ہی کیوں نہ ہوں ۔ مگر تاہم ...
کرو اور ان کو کھانے پینے میں تنگ ...
مفسرین نے اس مقام پر نقل ...
سعد ابن ابی وقاص جب مسلمان ہوئے ...
کی ماں نے قسم کھائی کہ نہ تو میں ...
نہ اٹھوں گی نہ کھانا کھاؤں گی جب ...
سعد اسلام ترک نہ کرے گا اور ...
کہا میں ہرگز اسلام ترک نہ کروں ...

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۴ - جنوری ۱۹۶۳ء

پاکستان کا معنیٰ لا الٰہ الا اللہ
اب کشمیر یقیناً فتح ہو جائے گا

اس لئے کہ سرگودھا میں ادارہ کامران نے پیش کش کر دی ہے کہ وہ فنون لطیفہ کی ترویج کے سلسلہ میں ایک جدت طرازانہ اور رنگا رنگ محفل منعقد کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ انقلاب کے بعد پاکستان میں۔ بلبل چودھری۔ ممتاز علی اور عاشق حسین نے فن رقص کی قندیل روشن کی۔ اب ان تینوں کی یہ قندیل اپنی کرنیں ایف حسین کے روپ میں بکھیر رہی ہیں۔ محفل میں فن موسیقی کا سنورا ہوا روپ پیش ہوگا، اور شاعرین و شاعرات کا مخلوط مشاعرہ بھی ہوگا۔

اب بھی کسی کو کشمیر فتح ہونے میں شبہ ہو تو وہ اس دنیا میں رہنے کا حق نہیں رکھتا ایک بادشاہ کا قصہ ہے اس کو ناچنے والے مخنثین (ہیجڑوں) سے بڑی دلچسپی تھی اور وہ بھی ان ترقی یافتہ پاکستانی حیوانوں کی طرح داد عیش دینے کو ہی زندگی مقصد بنائے ہوئے تھا۔

" بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست "

ایک بار ہیجڑوں نے کہا بادشاہ سلامت فوج کی کیا ضرورت ہے۔ بادشاہ نے کہا ملک کو دشمن سے بچانے کے لئے۔ ہیجڑے بولے۔ سرکار دشمن جانے اور ہم آپ فوج رکھنے اور خرچ کرنے کی فضول خرچی نہ کریں۔ بادشاہ چونکہ فنون لطیفہ کے لطیف اثرات سے باخبر اور اس کا دل موسیقی کی عالمتاب کرنوں سے اسی طرح روشن تھا جیسے ہمارے بہت عمال و حکام کے دل ان کرنوں سے جگمگاتے اور بلبل چودھری کی یاد تازہ رکھنے کے لئے امدادی رقوم دیتے ہیں۔ بہرحال بادشاہ نے فوج توڑ دی۔ اور سلطنت کے کاروبار میں زیادہ عمل دخل موسیقاروں، گلوکاروں اور ناچنے والے ہیجڑوں کا ہو گیا ـــــ جب آس پاس کے پڑوسی ممالک کو اس صورت حال کی خبر ہوئی۔ انہوں نے ملک پر چڑھائی کر دی۔ بادشاہ نے فنکار ہیجڑوں کو دفاع کے لئے بلایا۔ انہوں نے دشمن فوجوں کے سامنے ناز و انداز سے ناچنا تھرکنا اور فن موسیقی کا کمال دکھانا شروع کیا ـ جب ادھر سے گولیوں کی باڑھ چلی ہیجڑے بھاگ آئے اور ناک پر انگلی رکھ کر بادشاہ سے مخاطب ہوئے۔ کیا کریں۔ موئے (مرنے والے) مانتے ہی نہیں۔ وحشی ہیں۔

سرگودھا کے ادارہ کامران کی اس پیش کش میں مجلس استقبالیہ کے ارکان میں۔ ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ انسپکٹر آف سکولز ـــ صدر بار ایسوسی ایشن ـــ نائب صدر بلدیہ۔ اور ملوں اور فیکٹریوں کے مالک یا مینجر سبھی شریک ہیں۔ اب کس کی مجال ہے جو یہ کہے کہ پاکستان نے ترقی نہیں کی اور اب کون شک کر سکتا ہے کہ کشمیر فتح نہ ہوگا۔ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ حکومت ان کی پوری پوری سرپرستی کرے تاکہ کوئی افسر یا بڑا آدمی ایسا نہ رہے جو ان مخنثانہ فنون جنگ میں ماہر نہ ہو۔ لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ رقاصوں اور گویوں کے اس پلاٹونوں میں صنف نازک کی پوری تعداد ہو کہ مخلوط جنگ عشق و محبت سے لڑی جا سکے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ناظرین کرام
خط و کتابت میں پتہ مکمل لکھیں یا اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پرویز کے عقائد و نظریات
(۲)

پرویز کے جن عقائد و نظریات کی بنا پر مختلف مکاتب فکر کے ایک ہزار علماء نے متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ ان میں چند ایک ہدیہ ناظرین ہیں۔ (مدیر)

شریعت محمدیہ کے متعلق :-

(۱) "طلوع اسلام" بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو دین کی بنیاد صحیح قرآن ہے جو ابدالآباد تک کے لئے واجب العمل ہے۔ "روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ صلعم والذین معہ نے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا۔ یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کے لئے شریعت بنا دینے کا حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناس رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کر سکے۔ جس کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی۔ پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جا سکتی ہیں۔ یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں۔" (مقام حدیث ج ۲ ص ۳۹۱ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر و تبدل) رہنا تھا تو قرآن نے خود ہی کیوں نہ متعین کر دیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں . . . . اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فی صدی ہونی چاہیے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشائے خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے۔" (مقام حدیث ج ۲ ص ۲۹۲ و ۲۹۳ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ساری شریعت میں ردّ و بدل

(۱) قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن امور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشائے قرآنی اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا۔"

(مقام حدیث ج ۱ ص ۲۴۲)

(۲) جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ (قرآنی حکومت) زمانہ کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت رد و بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔"

(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱۴۱ و ۱۵۰ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

انکار حدیث (۱) "مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی۔ اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پایہ (مثلہ معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔ اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا انبار جمع ہو گیا . . . . اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا۔ ایک اور "دین" مدون کر کے رکھ دیا اور اسے اتباع سنت رسول اللہ قرار دے کر ۴۴

۴۴ اُمت کو اس میں الجھا دیا گیا۔"
(مقام حدیث ج ۱ - ص ۱۲۲)
(باقی)

قاری غلام مصطفےٰ صاحب کی جماعتی سرگرمیاں

حضرت مولانا قاری غلام مصطفےٰ صاحب نے اپنے علاقہ میں مختلف مقامات کا دورہ کرکے نئی جماعتوں کا انتخاب کرایا۔ آپ نے بتاریخ ۳ جمادی الثانی قریہ بھنبو ضلع خیرپور کا دورہ کیا اور وہاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر مولانا ابو المصطفےٰ حافظ یار محمد صاحب
ناظم ۔ ماسٹر مولا بخش صاحب
خازن ۔ حافظ غلام رسول صاحب

نیز بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی قریہ ریشڑی ضلع خیرپور میرس میں بھی مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

صدر ۔ مولانا امیر علی صاحب
ناظم ۔ مولانا لعل محمد صاحب
خازن ۔ جناب قادر بخش صاحب ۔

حضرت مولانا عنقریب فیروز پور، ڈوڈیہ، گمبٹ، رانی پور، سرگوٹھ، جیب مہر شاہ، راہو گوٹھ وغیرہ مضافات کا دورہ کرنے والے ہیں

جمعیۃ علماء اسلام تعلقہ چھاچھرو کی نئی شاخیں

تعلقہ چھاچھرو میں اس ماہ رجب میں مندرجہ ذیل شاخیں قائم ہوئیں ۔

- کیتاسر

صدر ۔ مولوی شہاب الدین صاحب
ناظم ۔ مولوی محمد رحیم صاحب ۔

- جیتراڑ ۔

صدر ۔ جناب مٹھا خاں صاحب
ناظم ۔ جناب محمد ہاشم صاحب

- کس اٹریو ۔

صدر ۔ مولانا صلاح الدین صاحب
ناظم ۔ مولانا محمد ہاشم صاحب

- عیدانی کاپار ۔

صدر ۔ پیر محمود شاہ صاحب
ناظم ۔ جناب امام علی صاحب

- کالاسیو ۔

صدر ۔ جناب حافظ عبید اللہ صاحب
ناظم ۔ جناب محمد صالح صاحب

(ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام دھرم پورہ لاہور کا انتخاب

۲۳ دسمبر ۔ بروز اتوار بعد نماز عشاء حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور کی سرپرستی میں جمعیۃ علماء اسلام دھرم پورہ کا انتخاب عمل میں آیا ۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران بالاتفاق رائے منتخب ہوئے ۔

امیر ۔ مولانا حاجی محمد علی صاحب ۔
نائب امیر ۔ مولانا حاجی محمد رضا صاحب
ناظم جناب عبد الوحید صاحب ۔
خازن ۔ جناب حاجی شمس النبی صاحب
سالار ۔ محمد ابراہیم صاحب ۔

نیز طے پایا کہ عہدیداران ارکان کا انتخاب بعد میں ہوگا ۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام میر علی ایجنسی

جناب رسول گل صاحب نائب خزانچی جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ موضع میر علی ایجنسی ضلع بنوں گئے ۔ وہاں مجمع کثیر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین شریعت کے خلاف ہیں حکومت کو چاہیئے کہ جلد از جلد ان قوانین کی تنسیخ کا حکم جاری فرما دیں ۔ اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے مطابق قوانین کے اجراء میں جلدی کرکے مسلمانوں کے دلوں کو مطمئن کرے ۔ وہاں کے لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے جمعیۃ کی مندرجہ ذیل تشکیل کی ۔

حاجی سعد اللہ خاں صاحب امیر ۔
مولوی دین محمد صاحب نائب امیر
مولوی محمد قرار صاحب ۔ نائب امیر
مولوی علی جان صاحب ۔ ناظم اعلیٰ ۔
مولوی زمرجان صاحب ۔ نائب ناظم ۔
مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نائب ناظم
حاجی گلنزار صاحب ۔ خزانچی

(مولوی) دین ۔ میر علی شہر ایجنسی علاقہ دوڑ ضلع بنوں

ڈھوڈہ ضلع کوہاٹ کی جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

مولانا مفضل الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے ڈھوڈہ کا دورہ کیا ۔ آپ نے فصیح وبلیغ تقریر کے بعد جمعیۃ کے لئے ترغیب دی چنانچہ یہاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ۔

جناب مولانا غلام رسول شاہ صاحب امیر
جناب مولانا حاجی سراج گل صاحب ۔ نائب امیر
جناب مولوی سلیمان شاہ صاحب ۔ ناظم اعلیٰ
مولوی فضل محمود صاحب ۔ نائب ناظم
مولوی اکبر شاہ صاحب ۔ امین جماعت

اس انتخابی اجلاس کی یہ خصوصیت تھی کہ اس میں ظاہری اور باطنی علوم کے چشمۂ صافی حضرت مولانا رسول شاہ صاحب نے بھی باوجود ضعف وعلالت کے شرکت فرمائی ۔

از طرف نعمت اللہ خزانچی جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ

حضرت مولانا دھنی بخش صاحب کا دورہ گوٹھ گامن خاں سندرانی ضلع جیکب آباد

۱۴ دسمبر ۔ گوٹھ گامن خاں سندرانی میں ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں مبلغ اسلام امیر جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ دلیل پور ۔ حضرت مولانا دھنی بخش صاحب ہوئے ۔ حضرت مولانا موصوف خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے لئے مذکور گوٹھ میں تشریف فرما ہوتے ۔ ۴ میل کا سفر مبلغ موصوف نے برائے قیام حلقہ جمعیۃ کے تکلیف اٹھائی ۔ اللہ تعالےٰ تمام جمعیۃ کے کارکنوں کو مزید تحرک کی قوت عطا فرمائے ۔ اور انہیں اجر کامل وفضل کامل وفتح عطا فرمائے حضرت نے کم وبیش ایک گھنٹہ تک اپنی تقریر سے حاضرین مجلس کو محظوظ فرمایا ۔ بعدہٗ جمعیۃ کے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے ۔

امیر ۔ مولانا عبد العزیز صاحب ۔
ناظم ۔ مولانا رشید احمد صاحب
خازن ۔ حاجی فیض محمد صاحب ۔
سالار ۔ حاجی غلام اللہ صاحب

نیز ۔ دس حضرات نے عہدہ رکنیت قبول فرماتے اور ممبران کی تعداد اب تک بڑھتی جا رہی ہے ۔ جمعیۃ کے فنڈ کے لئے چندہ بھی معقول وصول ہوا ۔

گوٹھ دلیل پور میں تشکیل جمعیۃ علماء اسلام

گوٹھ دلیل پور ۔ علماء کی ایک خاص میٹنگ کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر ۔ حضرت مولانا ذکی بخش صاحب بنگلانی
ناظم ۔ حضرت مولانا ظفر الدین صاحب بروہی
خزانچی ۔ حاجی شہنواز خاں صاحب بنگلانی
سالار ۔ حافظ محمد حیات صاحب گمنہ

سرہ زئی ضلع کوہاٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب سرپرست جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب ۱۲ دسمبر کو موضع سرہ زئی کوہاٹ گئے ۔ وہاں پر بلیغانہ انداز میں مجمع کثیر کے سامنے خطاب فرمایا اور قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ عائلی قوانین کے اکثر قواعد شریعت کے خلاف ہیں حکومت کو چاہیئے کہ جلد از جلد اس کی تنسیخ کے حکم صادر فرمائے ۔ موضع سرہ زئی کے علماء اور اکابر نے مولانا صاحب کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے وہاں پر جمعیت علماء اسلام کا انعقاد کیا اور مندرجہ ذیل طریقہ سے جمعیۃ کی تشکیل کی ۔

امیر ۔ حافظ عبد الرحمٰن صاحب ۔
نائب امیر ۔ مولوی محمد ضیاء الدین صاحب
" (۲) حافظ میر محمد صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ مولوی سید اعظم صاحب
نائب ناظم ۔ مولوی حکیم نجم الدین صاحب
" (۲) مولوی عبد الوہاب گل صاحب
خزانچی ۔ مولوی زرداد خاں صاحب

کاروائی بحالی جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور

مولانا ابو القاسم خیر محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور اطلاع دیتے ہیں کہ بمکان حضرت مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب علماء کرام ومعززین شہر وسابق اراکین جمعیۃ کا اجتماع ہوا ۔ سب کی موجودگی میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور وسابق امیر صاحب جمعیۃ ضلع بہاولپور حضرت مولانا مولوی شیخ شبیر احمد صاحب فاضل مظاہر العلوم بہاولپور کو بحال کیا گیا ۔

عہدیداران جمعیۃ

امیر ۔ حضرت مولانا مولوی شیخ بشیر احمد صاحب (سابق امیر)
ناظم اعلیٰ ۔ مولانا ابو القاسم خیر محمد صاحب (سابق ناظم)
خازن ۔ جناب حکیم حسن محمد صاحب شمس دواخانہ
سالار ۔ جناب آغا محمد یوسف صاحب مہاجر

(نوٹ) جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر فاروقی منزل ماڈل ٹاؤن بی ۔ بہاولپور میں قائم کر دیا گیا ہے

بستی ریخ باغوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

علماء اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت مولوی اللہ ڈیوایا صاحب منعقد ہوا ۔ صوفی اللہ وسایا ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخان نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد بیان فرمائے اس کے بعد انتخاب عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہے

حاجی رب نواز خاں صاحب ۔ امیر
مولوی احمد بخش صاحب ۔ نائب امیر
مولوی اللہ ڈیوایا صاحب ۔ ناظم
صوفی غلام محمد صاحب ۔ خازن
حاجی نیاز اللہ خاں صاحب ۔ سالار

مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں ۔ عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ۔ نیز حکومت پاکستان سے اپیل کی گئی کہ عیسائی تبلیغ کو بند کرکے مسلمانانِ پاکستان کو مرتد ہونے سے بچایا جائے ۔

حضرات

خط وکتابت کرتے اپنا پتہ مکمل لکھا کریں نامکمل پتہ کی وجہ سے تعمیل ارشاد نہیں ہو سکتی ۔

(مدیر)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں!

کسی ملک کی صحیح قیادت اور راہبری اسلامی حیثیت سے علماء ہی کر سکتے ہیں

رحیم یار خاں۔ ضلعی دفتر کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے بعد حمد و ثناء آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ تلاوت فرمائی اور مختصر تمہید کے بعد فرمایا اسلام ہی صرف ایک ایسا ضابطۂ حیات ہے۔ جو عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ سابقہ انبیاء اسلام کے ادوار پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ مخصوص ادوار اور مخصوص زمانہ کے لئے مبعوث ہوئے۔ بنا بریں انہیں عالمگیری درجہ مذہب و دینی نہیں دیا گیا۔ زمانہ کے حالات اور تقاضہ کے تحت صرف اسلام ہی ایک دین ہے جس کو رب العزت کی سند رضا حاصل ہے اور حفاظت اور اسلام حجت کا ذمہ رب العزت نے اپنے لیا۔ دین حق کی حفاظت اور اشاعت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اسلام کی اشاعت و حفاظت ہی عنت حقہ کے مسلسل وجود مسعود سے رہی خواہ منظم شکل میں خواہ غیر منظم شکل میں۔ بہرکیف ذریعہ حفاظت۔ قیام جماعت حقہ کی شکل میں رہی۔ پھر جمعیۃ علماء اسلام کے قیام اور ضرورت اور مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کسی ملک کی صحیح قیادت اور راہبری اسلامی حیثیت سے صرف علماء اسلام ہی کر سکتے ہیں۔ تقاضہ وقت کے تحت علماء نے اپنی سیاسی تنظیم کی جس کا نام جمعیۃ علماء اسلام رکھا۔ مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے حکومت سے کہا۔ یا تو اسلامی قانون مکمل طریقے سے نافذ کرے یا اعلان کرے کہ اسلامی نظام قائم نہیں ہوگا۔ پھر جس کو سکولر حکومت پسند ہوگی رہے گا۔ جس کو ناپسند ہوگی یہاں سے چلا جائے گا۔ بہرحال اسلام کے نام الحاد و کفر برداشت نہیں ہوگا کوشش کریں کہ صحیح اسلامی نظام قائم ہو۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا مطالبۂ جہاد

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے ہفتہ وار اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ یہ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ شاہرگ پاکستان کشمیر کی آزادی کے لئے اعلان جہاد کیا جائے الکفر ملۃ واحدہ امریکہ اور برطانیہ پر بھروسہ خود فریبی ہے۔ بھارت صندادی ... پر قائم ہے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے۔ لہٰذا جمعیۃ علماء ... کی ایک لاکھ رضاکاروں کی فراخدلانہ پیشکش کو قبول کیا جائے۔ ہم یقین دلاتے ہیں وقت پر تن من دھن کی بازی لگا دیں گے۔

... نور محمد۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء جھنگ صدر

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کا تبلیغی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کے ناظم حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ۳۰ نومبر ... ضلع قائم پور تشریف لے گئے۔ مولانا ... جلسہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ انتخاب جدید مکمل ہو گیا۔ مولانا رات کو جھنگ تشریف لے گئے۔ وہاں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ واپسی پر مولانا ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹھہر گئے اور مقامی جماعتی احباب سے خصوصی خطاب کیا۔

محمد یعقوب۔ ناظم دفتر ملتان

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا بیان

پشاور ۵ دسمبر۔ نصر اللہ جان

اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے ایوب نہرو مشترکہ اعلامیہ پر تشویش کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ یہ اعلان مغربی منافقین اور ہندو سامراج نہرو کی سازش کا نتیجہ ہے مغربی ممالک کسی صورت میں بھی پاکستان کو اپنے پھندے سے آزاد ہوتے ہوئے دیکھ نہیں سکتے اور نہ ہی یہ چاہتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ جس کے ذریعہ انہوں نے پاکستانیوں کو بیوقوف بنایا ہوا ہے کسی طرح حل ہو۔ اس لئے انہوں نے پاکستان کے لئے غیر مفید دستاویز پر صدر مملکت کے دستخط کرا کے ایک طرف تو پاکستانی عوام کو اپنے پھندے سے آزاد کرنے

کے رجحان کو روکا اور دوسری طرف کشمیر کے مسئلہ کے حل کو جو چین بھارت سرحدی جھگڑے کے ذریعہ نہرو کا دماغ ٹھیک ہو جانے کی وجہ سے آسان ہو گیا تھا۔ پھر سے پیچیدہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں کہ اعلیٰ سطح پر اسمبلی کے اندر اور باہر سے قوم کے نمائندوں کے متفقہ مشورہ کے بعد کشمیر کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا ہفتہ واری اجلاس

قرارداد مذمت

جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا ہفتہ واری اجلاس مورخہ ۱۴ دسمبر کو منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے محمد یعقوب تفتیش حوالدار تھانہ میبل کے رویہ کی سخت مذمت کی گئی۔ حوالدار مذکور نے ایک مرغی چورانے کا الزام تراش کر تین اشخاص کو انسانیت سوز طریق پر زد و کوب کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ حوالدار کے اس فعل کی سختی سے مذمت کرتے ہوئے ڈی۔ سی صاحب اور ایس۔ پی صاحب سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ حوالدار مذکور کے خلاف تحقیقات کرا کے اُسے قرار واقعی سزا دیں۔

جلیل احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ۔

ضلع جیکب آباد حلقہ کندکوٹ قریہ سول آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان اجلاس

قریہ رسول آباد میں زیر صدارت میر علی نواز خاں کھوسہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سہلانی ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں گرد و نواح کے عوام و خواص کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ خصوصاً مولانا قاری محمد طیب صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا عمر الدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ دار الفیوض۔ مولانا کریم اللہ صاحب۔ مولانا محمد یعقوب صاحب۔ میر یار محمد خاں امیر جمعیۃ سہلیانی۔ تلاوت کلام کے بعد قاری صاحب نے نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ حضرت قاری صاحب نے تقریر میں موجودہ نظام کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے پر زور دیا اور ملک کے اندر موجودہ بے حیائی فحاشی کے انسداد کا یہی واحد علاج بتایا۔ عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام وہ واحد جماعت ہے جو ملک کے اندر صحیح اسلامی نظام کا نفاذ چاہتی ہے۔ حضرت قاری صاحب نے جمعیۃ کی تاریخ اور اغراض و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی۔ عوام نے نہایت خوش دلی سے جمعیۃ کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

اور ہر طرف سے جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعرے شروع ہو گئے۔ آخر میں یہ قرار داد اتفاق آراء سے منظور ہوئیں

(۱) یہ اجلاس عائلی قوانین کی مخالفت کرتا ہے اور ان کو جلد منسوخ کر دینے کا مطالبہ کرتا ہے

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی ریاست میں عیسائی مشنری کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ حکام اور وزراء پر پابندی صلوٰۃ و صوم لازماً قرار دیا جائے۔

(۴) یہ اجتماع امریکہ اور برطانیہ کی بدعہدی اور بے وفائی کی سخت مذمت کرتا ہے۔

میر بزرو خان مہر کی ناظم جمعیۃ سہلیانی۔

اطلاع

سکینھن تحریڪ جي پروپيگنڊا لاءِ اخبار جي ضرورت آهي انهي خيال آهي اخبار روشني سکر جي مالڪ ۽ ايڊيٽر حاجي محمد عالم مگھير جي اجازت سان تن مهينن کان وٺي هن وقت ۲۰۰ اکن پرچا ياد ڇپائي منهنجي ڪيترن ديندار مسلمانن ۽ جمعيت جي شاخن ڏي موڪليندو رهيو هئا

تنهنڪري هن اخبار جي ذريعه اطلاع ڏيڪجي ٿي ته جن شاخن ڏي روشني اخبار ٿي وڃي سي پنهنجي ايڊريس ۽ پين ديندار مسلمانن جي ايڊريس ڏياري موڪلين ته انهن ڏي به اخبار جاري ڪئي وڃي

هن بابت هر هڪ ضلع جي ڪنوينر کي بر توجه ڏيڻ گهرجي

جمعيت جي ڪارگذاري بر شايع ڪئي ويندي

سيڪريٽري منجھندر پريس پشاور ۽ سکر مان ڪولي گھرجي (حاجي) واليڊنو

ناظم جمعيت علماء کنب يراهي تعلقه سکر

دینی مدارس

یادگار امیر شریعت کے متعلق ایک ضروری اعلان

مدرسہ احرار اسلام ملتان کیلئے ایک قابل مدرس کی ضرورت

ہم اراکین و خدام مدرسہ احرار اسلام ملتان اپنے ہمدرد اور معاون بھائیوں کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں کہ بحمد اللہ۔ مدرسہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، اکابر کی دعا و توجہ اور ایثار پیشہ اہل اسلام کی تائید و امداد کے ذریعہ اپنے دور جدید کا دوسرا اپنی زندگی کا نواں سال بہ خیریت پورا کر لیا ہے!

۲۔ جملہ قارئین کو معلوم ہونا چاہیے کہ مدرسہ کے بڑھتے اور پھیلتے ہوئے نظام کو ہر روز اول جیسی دفتری تنظیمی اور مالی مشکلات بہ شدت پیش آ رہی ہیں۔ جن پر قابو پانے کے وسائل فراہم کرنے میں کافی محنت اور سرمایہ صرف ہو رہا ہے۔ خصوصاً سیدنا حضرت امیر شریعت نور اللہ مرقدہ کے حسرت انگیز سانحۂ وفات کے بعد سے مہتمم مدرسہ ابن امیر شریعت مولانا سید ابو ذر شاہ صاحب بخاری کے سر پر ذاتی خانگی اہتمامی اور اجتماعی ذمہ داریوں کا جو بار گراں آ پڑا ہے اس کے سبب سے از رجب ۱۳۸۱ھ تا رجب ۱۳۸۲ھ کے ایک سالہ عرصہ میں موصوف کی مصروفیات پہلے کی نسبت سے دہ گونہ بڑھ گئی ہیں چنانچہ تبلیغی دورہ تنظیم جماعت کے لئے مسلسل سفر اور دفتری کارکردگی کی ہمت شکن مشغولیت نے اُن کو مدرسہ کے اہتمام و تدریس کے لئے پہلے کی طرح با فراغت وقت دینے سے کافی حد تک معذور کر دیا ہے جس سے مدرسہ کے شعبہ اہتمام اور نظام تعلیم و تدریس پر بڑا گہرا اثر پڑا ہے جو بالکل فطری اور لازمی تھا۔

۳۔ بحالات موجودہ مدرسہ کی مجلس انتظامیہ نے غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ درجہ حفظ و تجوید۔ اور درجہ فارسی و عربی کے دو ابتدائی مدرسین کے علاوہ۔ مدرسہ کے اعلیٰ نظم و نسق۔ اور درجہ مشکوٰۃ شریف عموماً نیز افتاء۔ فقہ اور حدیث مبارک کی خصوصاً۔ معقول تعلیم کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے ایک مستعد اور قابل و فاضل مدرس کی خدمات حاصل کی جائیں جو فنون سے مناسبت کے علاوہ عربی تحریر و تقریر کا اچھا ملکہ بھی رکھتے ہوں۔

۴۔ بنا بریں ان سطور کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب مناسب تعلیمی اور انتظامی تجربہ کے ساتھ فارغ ہوں یا اپنی موجودہ جگہ کے علاوہ کہیں اور یہ خدمت بجا لانا چاہتے ہوں۔ وہ خود متوجہ ہوں۔ یا حضرت امیر شریعت قدس اللہ سرہ کے احباب و معتقدین میں سے اگر کسی شخص کو اس قسم کے صلاحیت مند عالم کا پتا ہو تو وہ ایسے بزرگ سے گفتگو کر کے مدرسہ کے دار الاہتمام سے خط یا ملاقات کے ذریعہ رابطہ قائم کریں اور اگر کوئی عالم دین بالمشافہ معاملہ طے کر لیں تو سب سے بہتر ہے۔

۵۔ خواہشمند حضرات چند باتوں کی پابندی کریں۔

۱۔ یہ کہ خط و کتابت یا ملاقات کے وقت اپنی سند اور تجربہ کا تحریری ثبوت مہیا کریں۔

۲۔ دوسرے یہ کہ بتائیں کہ اس وقت کیا وظیفہ پا رہے ہیں اور اب کم سے کم کتنا وظیفہ قبول کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔

۳۔ تیسرے یہ کہ آیا وہ مدرسہ میں عیال سمیت قیام کرنا چاہتے ہیں۔ یا کہ غیر شادی شدہ ہیں

۶۔ براہ کرم مذکورہ بالا امور کا پورا لحاظ کر کے خصوصاً اس نو خیز یادگار امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیت و ضرورت اور اس کے فقیرانہ حالات کو پیش نظر رکھ کر محض ملازمانہ تعلق کے خیال سے نہیں بلکہ اخلاص و تعاون کے جذبہ سے ربط قائم کریں۔ تاکہ ہم خرما و ہم ثواب کی کیفیت پیدا ہو سکے۔ والسلام

الداعی والمعلن: الحاج شیخ عبد الرحیم جالندھری خواجہ عبد الرؤف۔ شیخ قمر الدین لدھیانوی۔ چودھری نواب علی رہتکی۔ صوفی عبد الستار خان منشی محمد حسن۔ حاجی ملک مشتاق حسین۔ اراکین مجلس انتظامیہ برائے مدرسہ احرار۔ دفتر مدرسہ ۲۳۳ کوٹ تغلق شاہ۔ ملتان شہر۔

اہل ثروت حضرات کی توجہ کیلئے

مدرسہ ہذا میں حفظ و ناظرہ۔ قرأت و تجوید کے مطابق قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے جس میں مقامی بچوں کے ساتھ ساتھ بیرونی غریب الوطن طلباء کی تعلیم، رہائش لباس و خوراک کا بھی معقول انتظام ہے لہذا خیرات۔ صدقات زکوٰۃ و چرم قربانی کے موقعوں پر مدرسہ ہذا کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ: قاری محمد بن ناظم مدرسہ تعلیم الفرقان محلہ مرید حسن۔ راولپنڈی

اہل خیر حضرات کی توجہ کیلئے

اسلام پسند حضرات اور دینی حلقے اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ سرزمین بلوچستان میں واحد معیاری دینی درس گاہ مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ ہے۔ یہ ادارہ پورے ربع صدی سے علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت اور تبلیغ دین میں معروف ہے مدرسہ میں تفسیر و حدیث و دیگر علوم عربیہ کے علاوہ قرآن مجید کے حفظ و قرأت کا شعبہ بھی مدت مدراز سے قائم ہے اور چھوٹے بچوں کے لئے درجہ پرائمری تک اردو تعلیم کا انتظام ہے۔ مقامی اور غیر مقامی طلبہ کی ایک کثیر تعداد اس وقت مدرسہ میں علوم اسلامیہ حاصل کر رہی ہے۔ جن کے جملہ اخراجات اور ضروریات زندگی کی مدرسہ کفالت کر رہا ہے اہل خیر حضرات اور معاونین کرام سے استدعا ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس پسماندہ خطہ کے دینی مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) کا ضرور خیال رکھیں اور صدقات و عطیات سے مدرسہ کے غریب و مستحق طلبہ کی مالی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ۔ کوئٹہ۔ بلوچستان۔

مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ میں ختم بخاری شریف

جلسہ دستار بندی

۸ شعبان مطابق یکم جنوری بروز منگل مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر میں ختم بخاری شریف کی تقریب سعید منعقد ہوگی جس میں حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان تشریف لاکر حاضرین کو اپنے مواعظ حسنہ سے محظوظ فرمائیں گے۔ نیز بعد نماز عشا ایک جلسہ عام ہوگا جس میں حضرت درخواستی صاحب اپنے دست مبارک سے بہاولنگر اور پاکستان کے مختلف علاقوں کے طلبہ کو دستار فضیلت باندھیں گے۔ جو اس سال مدرسہ مذکورہ سے فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اسناد بھی تقسیم کریں گے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس موقعہ پر تشریف لاکر ثواب دارین حاصل کریں

(ناظم مدرسہ)

ضرورت مدرسین

ایک دینی مدرسہ واقع ملتان کے لئے ایک متوسط درجہ قاری ایک تجربہ کار پرائمری دیندار ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مناسب ہوگی۔ ضرورت مند اصحاب پتہ ذیل سے رجوع کریں۔

عبد الوہاب ناظم ادارہ تبلیغ دین اندرون کھوکی۔ ملتان

مدرسہ مظاہر العلوم ک

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم ج
علوم دینیہ کی تعلیم و تبلیغ کے د
خدمت انجام دے رہا ہے شہ
صلحاء اور متقدر حضرات کا اعتم
کو حاصل ہے مدرسہ ھذا کی کوئ
نہیں ہے محض توکل علی اللہ وقتی ح
و صدقات کے ذریعہ کام چل رہا
مظفر گڑھ کے علاوہ دوسرے
طلباء بھی داخل مدرسہ ہو کر قرآن
اور فقہ حنفی کی روشنی میں اپنے
اعزہ و اقارب کے لئے سرمایہ آخ
رہے ہیں۔ اس سال سات تج
ماہر فن اساتذہ کے زیر تعلیم مقا
۲۲ طلباء رہے مسافر طلباء
طعام و دیگر مناسب ضروریات
ہی کفیل ہوتا ہے۔ مدرسہ کی ر
کے پیش نظر تعلیم کے لئے مزید
طلباء و اساتذہ کے لئے رہائش
اشد ضرورت ہے اس لئے ہم
علاقہ کوٹ ادو کے مخیر حضرات
ہے کہ وہ اپنے صدقات و عطیا
اور عشر نکالتے وقت مدرسہ مظ
کوٹ ادو کی طرف خاص توجہ فرما
عبد الجلیل انصاری مدرسہ مظا
کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

دار العلوم تعلیم القرآن عم

ضلع پشاور تحصیل چا
عمرزئی میں دار العلوم تعلیم القر
مذہبی علوم و فنون کا ایک مر
جو ایک عرصہ سے مستند علماء
درس و تدریس و دینی تبلیغ ک
دے رہا ہے۔ ادارہ کی طر
مسافر طلباء کے قیام و طعا
وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے ا
امتحان کے موقع پر جملہ ضرو
اس وقت دار العلوم میں
کمی ہے۔ اہل خیر حضرات ک
کار خیر میں ذوق و شوق کے
دارین حاصل کریں۔
(حافظ شیر محمد خان۔ بی
ممبر مجلس شوریٰ دار العلو

سرخ نشان آپ کے چن
ہے آپ اپنا چندہ منی آرڈر
وی۔ پی نہ بھیجا جا

…علماء اسلام بھیں ضلع جہلم

کا ہفتہ واری اجتماع

…رخہ ۱۰ر دسمبر بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء
…کا ہفتہ واری اجتماع ہوا۔ حضرت مولانا
…ن صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام
…۔ درس قرآن مجید کا سلسلہ شروع
…چند نوجوان دوستوں نے قرآن شریف
…ہ ترجمہ پڑھنا شروع کیا۔ مولانا
…نے سورت فاتحہ کا شانِ نزول، فضائل
…کی تفسیر فرمائی۔ بعد میں جمعیۃ علماء
…تار کردگی اور علماء اسلام کی ملکی اور
…ت کا تعارف کرایا۔

…پ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک
…سی جماعت ہے جس میں سیکڑوں
…مفسرین۔ ہزاروں حافظِ قرآن مجید
…ے حق شامل ہیں۔ اس لئے دین پسند
…وطن لوگوں کا فرض ہے کہ وہ جمعیۃ
…اسلام کے رکن بنیں۔ مندرجہ ذیل
…تے

… رکن سازی کی مہم کو جاری رکھا جائے
… شروع ہے۔
… مالی طور پر جمعیۃ کو مضبوط بنایا جائے
… دستور کی کاپیاں منگوا کر پڑھے لکھے
…تقسیم کی جائیں
… جمعیۃ علماء اسلام بھیں کے اس اجتماع
…لانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے
…ہ برائیاں ایک دن میں ختم ہو سکتی ہیں
…نے جو ایڈیٹوریل نوٹ لکھا ہے۔
…سرت کیا گیا۔

…محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھیں

…خبر کی تردید

…مس العلوم بستی مولویاں تحصیل
…میں یکم شعبان ۱۳۸۲ھ تا ۲۹ رمضان
…ن مجید ہو گا۔ اول مدرس قاری
…ی گے اس کی منسوخی کے متعلق
…ہیں۔

…یں مدرسہ شمس العلوم بستی مولویاں

…ے اسلام شہر جہلم کا

…ہفتہ واری اجتماع

…۲ر دسمبر کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام
…جتماع زیر صدارت جناب مولانا
…حب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
…۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک

سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا مختار احمد صاحب نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج وقتی تقاضے ایسے ہیں کہ جب تک ہم اپنے کام کو وسیع تر بنیادوں پر نہیں چلائیں گے تب تک اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ آپ کی مختصر سی تقریر کے بعد مولانا محمد شریف صاحب عابد نے ایک پروگرام پیش کیا۔ جو ضلع جہلم اور ضلع گجرات کے دیہات میں تنظیم کے سلسلہ میں دورہ کرنے سے متعلق تھا۔ اس پروگرام کو منظور کر لیا گیا۔ چنانچہ جگہوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

صاحب صدر جناب مولانا عبد اللطیف صاحب نے مختلف مشورے دئیے ان میں سے ایک دفتر میں لٹریچر رکھنے کے متعلق تھا۔ کہ دفتر میں ہر باطل فرقہ کے رد میں لٹریچر رکھا جاتے۔ جس سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفیض ہو سکیں۔ اسی طرح اہم امور پر غور و خوض ہوا۔ چوہدری کرامت اللہ صاحب اور جناب لالہ چوہدری انور پاشا نے رضاکاروں کی الگ میٹنگ بلانے کا اعلان کیا۔

(حافظ محمد اسحاق ۔ جہلم)

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اہم اجلاس

۲۸ر دسمبر بعد از نماز جمعہ جامع مسجد کمتارپور میں جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا ایک طویل اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا ولی اللہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا محمد حسن صاحب خطیب جامع کیلیانوالی (مرید خاص حضرت تھانویؒ) و مولانا عبد الباری صاحب ایم اے امیر تبلیغی جماعت راولپنڈی کی وفات پر قرار داد تعزیت پاس کی گئی اور مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی۔

(۱) جمعیۃ کا تعارف شہر اور ملحقات شہر میں پورے زور شور سے کرایا جائے۔ علماء کرام سے خصوصی ملاقاتیں کر کے ان کی توجہ ادھر مبذول کرائی جائے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں جمعیۃ کی اہمیت اور ضرورت کو زیادہ سے زیادہ عوام کے سامنے رکھیں اور ان سے تعاون کی درخواست کریں۔ اس سلسلہ میں چند احباب پر مشتمل ایک کمیٹی کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ سب سے مل کر آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کریں۔

(۲) ممبر سازی کی مہم کو تیز تر کر دیا جائے اور اپنی اپنی کارگزاری ہر ممبر آئندہ اجلاس میں پیش کرے۔

(۳) جماعتی فنڈ کو مضبوط کیا جائے سب سے پہلے مولانا حافظ ریاض احمد صاحب نے مبلغ تیس روپے نقد بحساب پانچ روپے ماہوار پیش فرمائے جو شکریہ کے ساتھ قبول کئے گئے۔

(۱) مرکز کو عموماً اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ کو خصوصاً یقین دلایا گیا کہ ہم ان شاء اللہ عملی طور پر کام کر کے آپکی خدمت میں پیش کر کے آپ کو مطمئن کریں گے۔

قرارداد تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ نمائندہ اجتماع حضرت مولانا محمد حسن صاحب خطیب جامع مسجد کیلیانوالی (مرید خاص حکیم الامت حضرت تھانویؒ) و مولانا عبد الباری صاحب ایم اے امیر تبلیغی جماعت راولپنڈی کی وفات حسرت آیات کو مسلمانوں کے لئے سانحۂ عظیم قرار دیتے ہوئے جناب باری عز اسمہ سے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطاء فرماوے اور ان کی قبروں کو روضۃ من ریاض الجنۃ بنائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ اور علماء کرام کو دینی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

عبد الحکیم ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

مدرسہ قاضی حسام الدین ۔ کوہاٹ

جناب قاضی سراج الدین صاحب ناظم مدرسہ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مدرسہ کے سالانہ امتحانات ۲۰ دسمبر کو ہوئے۔ نتائج کا اعلان ۲۵ دسمبر کو ایک خاص تقریب میں صدر مدرس مولانا عبد الغفار صاحب نے کیا۔ جن طلباء نے اچھے نمبر حاصل کئے ان میں صاحبزادہ سید محمد یونس شاہ صاحب نے انعامات تقسیم کئے بعد میں صدر مدرس مولوی عبد الحلیم نے تقریر کی اور قاضی سراج الدین ناظم مدرسہ کی کوششوں کی تعریف کی۔ جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔

مجلس احرار اسلام راولپنڈی کا قیام

راولپنڈی ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۲ء ابتدائی اراکین مجلس احرار اسلام راولپنڈی کا ایک اجلاس زیر نگرانی منشی غلام صادق ناظم انتخاب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدے داران کا انتخاب عمل میں آیا شیخ حاجی عبد الحق صاحب صدر، حافظ مشتاق صاحب لدھیانوی سینئر نائب صدر، صوفی محمد افضل صاحب نائب صدر۔ شیخ محمد انور صاحب ناظم اعلیٰ عبد المجید صاحب ناظم۔ محمد اصغر دون خازن۔ صاحب صدر کو اختیار ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر مجلس عاملہ نامزد کر کے باضابطہ اعلان کریں۔

ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام راولپنڈی محمد انور

وفاق المدارس العربیہ ملتان

کا سالانہ اجلاس

بحکم صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ بتاریخ ۱۵-۱۶ شعبان مطابق ۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۳ء بروز شنبہ و یکشنبہ مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ کا سالانہ اجلاس ہو گا جس میں وفاق سے ملحق تمام مدارس کے نمائندوں کی شرکت ضروری قرار دی گئی ہے۔ اجلاس مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان میں منعقد ہو گا۔ جس میں جدید انتخاب دستور میں ترمیمات۔ سالانہ رپورٹ اور نصاب تعلیم پر مزید غور ہو گا۔

منجانب محمود ۔ ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان ۔ ملتان۔

قاضی عبد الکریم صاحب ناظم اعلیٰ

کلاچی کا دورہ

۲۳ر دسمبر سے ۲۵ دسمبر تک ناظم اعلیٰ نے غربی دیہات تحصیل کلاچی گرہ گلداد خان ظفر کوٹ بالا دستی اور موضع لونی کا دورہ کیا تینوں دیہات میں آپ نے لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے روشناس کرایا عام اجتماعات بھی ہوتے اور تقریباً ہر جگہ دو گھنٹہ تک خطاب کیا اور جمعیۃ کی رکنیت کی کاپیاں پر کرنے پر تبادلہ خیال ہوا۔ اکثریت نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

نیز قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں جمعیۃ علماء اسلام کی کارگزاری پر عوام نے خوشنودی اور اطمینان کا اظہار کیا اور حضرت مفتی صاحب اور مولانا ہزاروی کی ذات پر بجا طور پر فخر کا اظہار کیا گیا۔

ترجمان اسلام کے مستقل خریداروں سے

جو حضرات ترجمان اسلام کے مستقل خریدار ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی صاحب اپنا پتہ تبدیل کرانا چاہیں۔ تو اس کی آٹھ آنہ فیس لی جاتی ہے یہ اس لئے کہ ان کے پتہ کی پہلی چٹ ردی کر کے نئی چٹ چھپوانی پڑتی ہے۔ آٹھ آنے بھیجنے کا طریقہ یہ ہے کہ آٹھ آنہ کا ٹکٹ ڈاک خانہ سے خرید کر لفافے کے اندر رکھ کر بھیج دیں۔ کمیں باہر نہ لگا دیں۔ (خادم دفتر)

مراسلات

جمعیۃ علمائے اسلام کے فنڈ کو مضبوط بنائیں

مکرمی!

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص کارکن اسلام کی بقاء تحفظ کی خاطر جس جانفشانی سے سرگرم عمل ہیں۔ یہ اُن ہی کا حصہ ہے گو ہمارے ملک میں اور بھی سیاسی جماعتیں ہیں لیکن ان کا نصب العین اپنے ذاتی اغراض و مقاصد ہیں نہ کہ اسلام کی سربلندی و حفاظت۔ اگر کوئی جماعت صحیح خطوط پر چل رہی ہے تو وہ فقط جمعیۃ علماء اسلام ہی ہے۔

لیکن ایک بات جو میرے ذہن میں کھٹکتی ہے۔ وہ جماعتی فنڈ کی کمزوری ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک کسی جماعت کا فنڈ مضبوط نہ ہو وہ کما حقہ اپنے مقاصد میں عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں جمعیۃ کے کارکنوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ہر مہینے مستقل طور پر تھوڑے سے تھوڑا چندہ دیں تو یقین جانیں کہ تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ جہاں وہ دوسری جلیل القدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس خدمت کی طرف بھی توجہ دیں۔ والسلام

حافظ محمد رفیع جہلم

ترجمانِ اسلام کو سہ روزہ کیا جائے

مکرمی!

ترجمانِ اسلام باوجود مالی تنگدستیوں کے جو خدمات سرانجام دے رہا ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ اور سچ پوچھیں تو باطل کی ہر طاقت کا مقابلہ اور چھپے اسلام دشمن عناصر کی نقاب کشائی جس طور پر اس پرچہ نے کی ہے۔ اس حقیقت سے انکار کسی کو نہیں ہو سکتا۔ بعض دوستوں نے یہ تجویز جو پیش کی ہے کہ اسے سہ روزہ کر دیا جائے"۔ اس میں تائید کرتا ہوں۔ اگر اس صورت کو عملی جامہ پہنایا جا سکے تو پھر میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے وہ یہ ہے کہ اس کے صفحات بڑھا دیتے جائیں اور ہفت روزہ ہی رہنے دیا جائے اور ساتھ ہی خوش نما ٹائیٹل کا اضافہ کر دیا جائے جیسا کہ "خدام الدین" اور "دعوت" وغیرہ کا ہے اور قیمت کا بھی اضافہ کر دیا جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ پرچہ اپنا بوجھ بھی برداشت کر لے گا اور ساتھ ساتھ مضامین بھی زیادہ سے زیادہ آ سکیں گے۔ ان ہر دو صورتوں میں ایک صورت کو ضرور عملی جامہ پہنایا جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اسلام کی خدمت ہو سکے۔

فقط والسلام۔ حافظ محمد اسحٰق۔ جہلم

ہمارے قومی اخبارات کی غلط پالیسی

مکرمی!

ہمارے قومی اخبارات کی پالیسی اتنی گر چکی ہے کہ ایک طرف تو ان میں بے نحاشا ننگی تصاویر بڑی کثرت سے شائع ہوتی ہیں۔ جس سے نئی نسل کے لئے تباہی اور گراوٹ کا سامان مہیا کیا جاتا ہے اور پھر ایک افسوسناک پہلو جو ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ بعض اخبارات و رسائل جن کا دعوےٰ اسلامی قدروں کے احیاء کا ہے وہ بھی اس میں بُری طرح ملوث ہیں۔

دوسری طرف وہ جماعتیں جو اسلام کی خدمت کا کام سرانجام دے رہی ہیں۔ مثلاً جمعیۃ علماء اسلام" کو ہی لیا جائے خواہ اس کا کوئی بڑے سے بڑا اجتماع ہی کیوں نہ ہو۔ نہ تو قومی پریس اس خبر کو کوئی اہمیت دیتا ہے اور نہ ہی اخبارات۔ اور یہ صورتِ حال اکثر جگہوں پر پیش آ رہی ہے اس سے بعض اوقات ہم تو یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اخبارات کا منشا بھی تجارت ہی ہے نہ کہ اسلام اور قوم کی خدمت۔ اس کے برعکس معمولی سے معمولی سیاسی شعبدہ بازوں کی تقریر کو جلی سرخیوں، عنوانات اور مزید حاشیہ آرائی کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں صداقت اور سچائی کا ذرہ برابر بھی دخل نہیں ہوتا۔ اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے اخبارات اپنے مفاد کی خاطر یہ پارٹ ادا کرتے ہیں۔ جس قوم کے اخبارات کا حال یہ ہو۔ اس کا کیا حشر ہوگا۔ حالانکہ ہم تو آج تک یہی سمجھتے رہے ہیں کہ پریس قوم کی امانت ہوتا ہے اور اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض اخبارات و جرائد نے واقعی ماضی قریب میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ ماضی فخر ہیں۔ لیکن ان کی موجودہ روش کسی لحاظ سے بھی ٹھیک نہیں۔ یہ نہ ہی ملک کے لئے مفید ہو سکتی ہے اور نہ ہی قوم کے لئے اس لئے اخبارات کو اپنے نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ فقط السلام

ایک طالب علم

چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ اس طرح قریباً دس آنے محصول ڈاک کی بچت ہوگی

مولانا محمد صدیق ولی اللّٰہی متوجہ ہوں

مولانا۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں ہر ممکن صورت میں ملتان پہنچیں یا میری کتاب "آئمہ تلبیس" میرے نام رجسٹری بھیج دیں میں آپ کا انتہائی طور پر ممنون ہوں گا۔ مجھے اشد ضرورت پیش آگئی ہے۔ والسلام

سید عطاء المحسن بخاری۔ ملتان

بقیہ صفحہ ۲

اس حالت میں اُس پر تین روز گزر گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی گئی تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اس امر میں اطاعت نہ کرو۔ اور ایسی حالت میں کہ ماں باپ گمراہ ہوں تو اُن کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ (باقی آئندہ)

قبول اسلام

جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی اطلاع دیتے ہیں کہ پانچ افراد نے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد پسرور کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ اس سے قبل یہ سب آریہ تھے۔ ذیل میں ان کے اسلامی نام اور اس کے مقابل ان کے سابق نام درج کئے جاتے ہیں۔

ظفر اقبال	ملکھ راج ولد شاہنا
زبیدہ بی بی	پیاری زوجہ ملکھ راج
حمیدہ	ملکھ راج کی بہن
زینب	ملکھ راج کی والدہ
شاہ محمد	شاہنا ملکھ راج کا باپ

قارئین دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان نو مسلموں کو استقامت عطا فرمائے

جمعیۃ علماء اسلام پڑیال کا خصو[صی اجلاس]

مورخہ ۱۴ دسمبر کو بوقت ۲ بجے بعد ... جامع مسجد پڑیال میں جمعیۃ علماء اسلام ... مشاورت کا اجلاس زیر صدارت ا... محمد زمان صاحب امیر جماعت منعقد ہو... فارم رکنیت پر کئے گئے اور جمعیۃ ... کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ... کا تعین کیا گیا۔

(۱) ہفت روزہ ترجمان ا[سلام] ... کے لئے جمعیۃ کے نام جاری کر لیا جا...

(۲) جمعیۃ کے دفتر کے لئے ... کے منشور کے مطابق مناسب سٹیشن[ری] ... رجسٹررات خریدنے کے لئے منظوری دی گئی۔

(۳) دفتر کے کام کو چلانے کے ... ماسٹر محمد یوسف صاحب کو نائب ناظم ... جمعیۃ علماء اسلام قصبہ پڑیال مقرر کیا گیا ... جمعیۃ کے فنڈ کے لئے۔ چندہ فراہم ... کے لئے مقامی صاحب ملک محمد سلطان ... مقرر کیا گیا۔

"اظہارِ تشکر و امتنان"

میری نیک دل رفیقۂ حیات ... پُر ملال پر کثیر التعداد بزرگوں اور دوستوں ... نے خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ میرے ... خطوط کا جواب دینا مشکل ہے اس ... اخبار کے ذریعہ ان تمام حضرات کا ش[کریہ ادا کرتا] ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر ...

محمد بہاء الحق قاسمی خطیب ماڈل ...

سلاجیت اعلیٰ کوالٹی آگئی ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام بفہ کی اعلیٰ ... اعلیٰ کوالٹی کی دفتر ترجمان اسلام میں پہنچ گئی ہے جس کا نرخ ۲ روپے فی تولہ اور ایک سو ... فی سیر ہے یہ وہ عام سلاجیت نہیں جو گلگت کے پہاڑوں سے آکر بازاروں میں بکتی ہے ... پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب۔ چوٹ لگنے۔ ہڈی ٹوٹنے اور سردی کے لئے اکسیر ہے۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔ اس کے علاوہ

آنکھوں کی خارش۔ پانی بہنا، وجع المفاصل۔ چنبل۔ جریان۔ سیلان۔ بواسیر۔ دمہ ... بخار۔ مستورات کی مخصوص بیماریاں۔ اٹھرا (کہ بچے مر جایا کرتے ہیں) اولاد نرینہ ... اور کھانسی وغیرہ تمام امراض کی مجرب دوائیں۔ جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ... کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں۔ اس پتہ سے طلب فرمائیں۔

(نوٹ) دو تولہ سے کم سلاجیت روانہ نہیں کی جائے گی۔

ناظم ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد شاہ محمد غوث ...

مسلم قوم کے لئے اسلامی قانون ضروری ہے

مولانا قائم الدین مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈہ کا بیان

جب ہم صدر سے لے کر رعیت تک بڑے سے لے کر چھوٹے تک، بالغ سے لیکر بچے تک، بوڑھے سے لے کر جوان تک، مرد سے لے کر عورت تک مدعی اسلام ہیں اور ہم سب کا یہ دعویٰ ہے کہ ہمارا پیشوا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہماری دنیوی اور اخروی زندگی کے لئے سر و سامان اور ہدایت و قانون قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے تو ہم پر لازم ہے کہ اس دعویٰ کو سچا کر کے دکھلائیں۔ اور ہمارا یہ دعویٰ سچا اور پختہ ہو سکتا ہے۔ جب اس قرآن و حدیث کو ہدایت اور قانون سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ورنہ ہمارا دعوےٰ غلط سمجھا جائے گا۔ جس طرح کسی عدالت میں دعویٰ بلا شہادت جھوٹ سمجھا جاتا ہے اور جب ہم کو یہ یقین ہے کہ ہماری ہستی خدا کی ہستی کے سامنے کچھ نہیں ہے تو پھر ہم کو یہ ضرور ماننا پڑے گا۔ کہ ہمارا بنایا ہوا قانون خدا کے بھیجے ہوئے قانون کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھ سکتا۔ پھر مسلمان کس غلطی میں پڑے ہیں کہ خدا کے بھیجے ہوئے قانون کو چھوڑ کر اپنے بنائے ہوئے قانون کے پیروکار ہیں۔ یہ ہمارے مسلماتی دعوی کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ ہم اپنے دعوے کو خود غلط ٹھہرا رہے ہیں۔

جب یہ ثابت ہو چکا کہ ہماری ہستی خدا کی ہستی کے سامنے کچھ نہیں ہے اور ہمارے ہاتھ کا بنایا ہوا قانون خدا کے بھیجے ہوئے قانون کے مقابلے میں بے حقیقت ہے تو ہم بحیثیت مسلمان کبھی بھی تیار نہیں کہ اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے عائلی قوانین کو تسلیم کر کے خدا کے بھیجے ہوئے قانون کو چھوڑ دیں۔ اس لئے حکومت پاکستان پر لازم ہے کہ اپنے بنائے ہوئے قانون کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے بھیجے ہوئے قانون کے مقابل ترک کردے اور اپنے تمام معاملات اسلامی نظریہ کے مطابق بنائیں۔

آخر میں دعا ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کو اللہ تعالیٰ قیامت تک قائم رکھے اور ہمارے پیشواؤں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں قانون اسلامی جاری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہمارے ملک پاکستان کو دشمنان پاکستان سے محفوظ فرمائے اور کشمیر کو دشمنوں کے ہاتھ سے آزاد فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

تعزیتی قرارداد

۲۸ دسمبر بروز جمعہ اہالیان مدرسہ عربیہ مصباح العلوم (رجسٹرڈ) مرشع جھنڈو خیل کو اچانک یہ افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب خطیب مسجد شہید بابا کے والد ماجد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ عصر کی نماز کے بعد تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں اراکین و مدرسین مدرسہ آپ کے تعزیتی اجلاس میں شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن پاک سے مرحوم کو ایصال ثواب کیا گیا۔ اور یہ قرارداد بااتفاق رائے پاس کی گئی۔

"اہالیان جھنڈو خیل عموماً اراکین و مدرسین و متعلمین مدرسہ مصباح العلوم خصوصاً مولانا عبدالحمید صاحب کے والد ماجد کی اچانک وفات پر اظہار افسوس کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے آمین"

مدرسہ اشرفیہ کونسل روڈ سکھر

اہل خیر حضرات کے لئے صدقہ جاریہ کا زریں موقع

مدرسہ اشرفیہ سکھر ایک خالص علمی اور دینی درسگاہ ہے۔ جو آٹھ سال سے دین قیم کی خدمات بجا لا رہی ہے۔ مدرسہ اشرفیہ ایک لاکھ سے زائد تبلیغی رسائل مفت تقسیم کر چکا ہے اور کئی حافظ، عالم دین فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ پہلے مدرسہ متروکہ عمارت میں قائم تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے شہر کے وسط میں ایک قطعہ اراضی حاصل کر کے نئی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ خرچ کا اندازہ چھ لاکھ ہے خرچ کا اندازہ چھ لاکھ ہے۔ مخلص مسلمان اپنی نیک کمائی سے کار خیر اور صدقہ جاریہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ آپ تمام سے استدعا ہے کہ آپ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ آپ تمام سے استدعا ہے کہ آپ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

تمام رقومات بنام مولانا محمد احمد صاحب تھانوی مدرسہ اشرفیہ۔ سکھر کے نام ارسال فرماویں۔

تبصرہ

ہمارا دین

جناب محترم خالد محمود صاحب راولپنڈی کی لکھی ہوئی آسان سادہ اور عام فہم اردو تصنیف ہے جو پرائمری جماعت کے مسلمان بچوں کے لئے لکھی گئی ہے "ہمارا دین" کے مضامین نہایت شستہ اور چھوٹے بچوں کی بنیادی معلومات کے لئے بہت ضروری ہیں۔ کتاب میں مسلمان بچوں کو اسلام سے روشناس کرانے کے لئے اور مجموعی طور سے اسلام کا واضح تصور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے یہ حقیقت ہے کہ جب تک تصور واضح نہ ہو جزئیات کے سمجھنے میں کمی بیشی کا امکان رہتا ہے۔ اور یہ آگے چل کر اختلافات اور فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے۔

اساتذہ اور کتب فروش حضرات اس قاعدہ سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ بچوں کے لئے یہ قاعدہ بہت مفید اور مناسب ہے لکھائی چھپائی بہت اچھی اور قیمت ۲۵ نئے پیسے ہے۔ مکتبہ "تنظیم" متصل چوک دال گراں لاہور سے مل سکتا ہے۔

مدرسہ انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

کوہاٹ ۱۸ دسمبر۔ تین بجے حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ ناظم انجمن تعلیم آمد و خرچ اور آئندہ اخراجات کے سلسلہ میں غور کیا۔ نصاب تعلیم کے سلسلہ میں جناب کرنل حاجی سید سلطان علی شاہ صاحب بنوری جو پنشن کے بعد سات سال ہوئے اس مدرسہ میں بطور طالب علم داخل ہوئے اور آج فارغ التحصیل ہو کر اس مدرسہ میں مدرس اور اسی کے صدر ہیں نے نصاب میں لازمی اردو۔ حساب اور طب پڑھانے پر زور دیا۔ جناب میاں خیر محمد صاحب جلالی۔ میاں غلام حیدر صاحب اختر خطیب شہر پیر عالم شاہ بنوری اور کئی دوسرے اصحاب نے بحث میں حصہ لیا۔

نماز عصر کے بعد جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ نے حساب آمد و خرچ پیش کیا۔ جس میں قریباً ۱۶ ہزار روپیہ خرچ کرنے کے بعد قریباً ایک ہزار کی بچت بتائی گئی اور اگلے سال کے لئے تمام

جنگ رجسٹریشن لاہور کا خاص نمبر

حکیم انقلاب جناب صابر ملتانی صاحب نمبر ۱ علیمی سٹریٹ۔ فیض باغ۔ لاہور۔ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت جنگ رجسٹریشن کی تکمیل میں صرف کیا اور اس شمارہ کو جنگ رجسٹریشن کی ایک اہم دستاویز بنا دیا۔ یہ شمارہ اطباء کی رجسٹریشن کے حسن و قبح پر ایک غیر جانبدارانہ بحث ہے اور اس میں قدیم طب کو مکمل طریق علاج تسلیم نہ کرنے اور رجسٹریشن کی مخالفت کی گئی ہے۔ تجدید طب اور احیاء فن کے مکمل فطری اصول۔ قوانین۔ نمونہ اور مختصر تاریخ بھی بیان کی گئی ہے۔

اطباء اور تمام لوگ جنہیں طب قدیم سے دلچسپی ہے جنگ رجسٹریشن کا یہ شمارہ ان کے لئے قیمتی معلومات کا حامل ہے۔ اس خاص شمارہ کی قیمت دو روپے اور سالانہ چندہ پانچ روپے ہے۔

درد مند اور مخیر حضرات سے چندہ کی اپیل کی

حاجی غلام حیدر صاحب اختر ایڈیٹر ہمدم نے بھی نہایت موثر طور سے اس کی تائید کی خطیب شہر نے بھی اپنے ارشادات گرامی سے سامعین کو نوازا۔ چنانچہ موقعہ پر موجود حضرات نے دل کھول کر چندہ دیا اور اس جگہ قریباً چار ہزار روپیہ جمع ہوا۔

جلسہ میں حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ اور خطیب شہر نیز پیر عالم شاہ صاحب بنوری کی کوششوں کی تعریف اور دعا کی گئی۔ جن کی انتھک ساعی سے مدرسہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔

جلسہ کے بعد حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ معززین شہر کو پر تکلف دعوت طعام پیش کی گئی جس کے تمام اخراجات خود ان کے ذاتی تھے۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

چھ ماہ سے کم میعاد کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا۔ (مینجر)

اہم خبریں

● مسئلہ کشمیر کے متعلق پاک بھارت وزارتی بات چیت راولپنڈی میں شروع ہوگئی۔ بھارت کی ترجمانی بھارتی ریلوں کے وزیر سردار سورن سنگھ اور پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر بھٹو کر رہے ہیں کہ وہ راتی دو دن راولپنڈی میں رہیں۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پاک بھارت مذاکرات ۱۶ جنوری کو نئی دہلی میں پھر شروع ہوں گے۔ راولپنڈی کی موجودہ گفتگو ناکام ہوگئی ہے اور بھارتی وفد دہلی پہنچ گیا ہے۔

○ راولپنڈی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چین اور پاکستان میں سرحدی سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اور عنقریب دونوں ملکوں کے وفود سرحدوں پر نشان دہی کا کام شروع کر دیں گے۔ یہ اعلان پیکنگ اور راولپنڈی سے بیک وقت شائع ہوا ہے۔

○ بھارتی وفد برائے کشمیر کے قائد سردار سورن سنگھ نے پاک چین سرحدی سمجھوتہ پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔

○ ۲۹ دسمبر کو صدر مملکت محمد ایوب خاں نے بھارتی وفد کے قائد کو ایوان صدر میں بلایا اور انہیں یقین دلایا کہ پاک چین سمجھوتہ ہمارا داخلی مسئلہ ہے اور اس کا بھارت کی مخالفت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

○ صدر ہوفوئیہ کو قتل کرنے کی سازش ہوئی تھی۔ ظاہر ہوگئی۔ بالغوں کے اور ساتھی بھی گرفتار کر لئے گئے۔

○ مراکش میں نئے دستور کا اعلان کیا گیا ہے اور اس دستور کو تسلیم کر لیا گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ نئے دستور کے تحت ۱۹۶۳ء کے اندر پارلیمنٹ کا انتخاب عمل میں آ سکے گا۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ یمن میں انقلابی ریجنا کرنل سلال کی حمایت میں مصر کی ۴۰ ہزار فوج جنگ میں حصہ لے رہی ہے۔ یمن میں مصر کو ایک ویت نام پیدا ہو جانے کا خطرہ پڑتا ہے

○ ڈھاکہ میں گورنر عبدالمنعم خاں کے خلاف مظاہرہ کیا گیا ہے۔ جس میں طلبا کی طرف سے پتھراؤ اور پولیس کی طرف سے لاٹھی چارج کیا گیا۔ کئی افراد گرفتار کر لئے گئے۔

○ پاکستان کے مشہور ماہر تعلیم اور مفکر خان عبدالکریم صاحب سابق والیٔ ریاست ... حکومت کی دعوت پر عنقریب انڈونیشیا کے دورہ ...

پر زور اصرار سے جا رہے ہیں۔

○ پنجاب یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر ۲۹ طلبا اور طالبات کو مختلف شعبوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے پر نقرئی تمغے دئیے گئے۔ تمغے ملک امیر محمد خاں صاحب گورنر مغربی پاکستان نے دئیے۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی ایرین میں پاکستانی فوج کے مضبوط دستے بڑا کام رہی ہیں اہم کردار ادا کر رہے ہیں پاکستانی فوجی دہاں اقوام متحدہ کے تحت امن قائم کرنے میں مصروف ہے۔

○ بھارت اور چین میں سمجھوتہ کرانے کے لئے چھ غیر جانبدار ممالک کا اجلاس لنکا میں ہوا تھا۔ ان کی تجاویز لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے دیو رہی ہے لے کر پیکنگ روانہ ہوگئی ہیں۔ وہ چینی وزیر اعظم سے گفتگو کے بعد پنڈت نہرو سے دہلی میں ملاقات کریں گی۔

○ چینی فوجیں اپنے فتح کردہ علاقہ سے رضاکارانہ طور پر پیچھے ہٹنے کے باوجود لداخ کے ایک متنازعہ علاقہ پر اب تک قابض ہیں۔ اور بھارت نے اعلان کیا ہے کہ اگر چین نے جگہ نہ چھوڑی تو وہ جنگ سے گریز نہ کریں گے۔

○ حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ ایٹم سے بھرے ہوئے دو سمندری جہاز اگلے ہفتے مغربی پیسفک جائیں گے۔

○ حیدرآباد (سندھ) میں ایک نیا ریڈیو ٹرانسمیٹر قائم کیا گیا ہے۔

○ کراچی میں ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر تجارتی سروس کا کام شروع کر چکا ہے جو سیلون اور دوسرے ممالک کی طرح تجارتی اشتہارات نشر کرے گا۔

○ پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کو امریکی صدر کی طرف سے الگ الگ خطوط موصول ہوئے ہیں۔

○ کٹنگا کے خود ساختہ صدر مسٹر شومبے اقوام متحدہ کے حملہ کے بعد فرار ہوگئے ہیں اور شہر پر اقوام متحدہ کی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

○ دہلی ریڈیو نے اپنے نشریہ میں اعلان

کیا ہے کہ صدر ایوب نے بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کی دورہ بھارت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ صدر بھارت نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ صدر پاکستان کا دورہ بھارت کشمیر اور بین الملکتی تنازعات کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

○ مسٹر بھٹو وزیر پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ ہم کسی طاقت کے دباؤ میں آکر مسئلہ کشمیر کے لئے قومی وقار کو قربان نہیں کریں گے

چینی وزیر اعظم نے چین پاکستان دوستی ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر حاتم علوی کو لکھا ہے کہ چین کو پاکستان کی دوستی پر فخر ہے۔

○ حکومتِ نیپال کے نئے نامزد سفیر مسٹر بدری ناتھ گھمال نے اعلان کیا ہے۔ کہ نیپالی عوام صدر ایوب کی آمد نیپال کا انتظار کر رہے ہیں۔ سفیر مذکور نے کہا ہے کہ نیپال اور پاکستان کے درمیان تجارت بڑھانی چاہئیے۔

○ فارموسا (چین کی بھگوڑا حکومت کا دار الخلافہ) کے نائب وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت چین کی جائز حکومت ہے اور وہ عنقریب چین سے کمیونسٹوں کو نکالنے کے لئے وسیع پیمانہ پر گوریلا جنگ شروع کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ چین میں آج کل قحط کے آثار ہیں۔

○ نئی دہلی کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے ایک سابق حکمران آجکل مالی بدحالی کا شکار ہیں۔ انہوں نے اپنا محل اور اپنا خاندانی تاج ساہوکاروں کے پاس گروی رکھا ہوا ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ بجلی اور ٹیلیفون کا بل ادا نہ کر سکے اور ان کی بجلی اور ٹیلیفون کاٹ دئیے گئے۔

○ باڈی بلڈرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک مقابلہ میں سنٹرل زون کے مسٹر مشتاق احمد "مسٹر پاکستان" اور جونیئر مسٹر پاکستان کے مقابلہ میں مسٹر سرفراز محمود اول آئے۔

○ میاں محمود علی قصوری نے اعلان کیا ہے کہ ۲۶، ۲۷ جنوری کو لاہور میں جمہوری محاذ کی تشکیل کے لئے ایک کنونشن بلائی جائیگی انہوں نے کارکنوں کے اجلاس میں بتایا کہ موجودہ حالات میں پرانی جماعتوں کو آزادی سے کام کرنے میں دشواریاں ہیں۔ اور موجودہ قوانین سیاسی پارٹیوں کے لئے سازگار نہیں۔ میاں صاحب نے مزید کہا کہ آئین کو جمہوری بنانے کی جدوجہد جاری رہے گی۔

○ دہلی (بھارت) میں مسلمانوں کی "اسلامی تعلیمات کانفرنس" منعقد ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک میں جس قدر عربی اور فارسی قلمی کتابیں موجود ہیں۔ ان کا جائزہ لیا جائے اور نادر مسودات اور قلمی نسخے کسی مرکزی مقام پر محفوظ کئے جائیں۔

○ چینی حکومت نے بھارت کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے کہ سرحدوں پر ۸ ستمبر کی صورت حال بحال کی جائے۔ چین نے کہا ہے کہ یہ سرحد ہمیشہ اس کی سرزمین کا حصہ رہی ہے۔ اور اگر بھارت نے مغربی طاقتوں کے دباؤ میں کوئی الجھن پیدا کی تو اس کے نتائج تباہ کن ہوں گے۔

○ "ون یونٹ اینڈ ڈیموکریسی" ضبط کر لیا گیا۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ کتابچہ حیدر بخش جتوئی (سندھ) کا لکھا ہوا ہے اور اس میں ایک یونٹ اور حکومت کے متعلق نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

○ الجزائر میں آزادی کے بعد اب تک خفیہ فوجی تنظیم کے فرانسیسی دہشت پسند اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں فرانسیسی بستیوں پر چھاپہ مار الجزائری پولیس نے دو سو پچاس فرانسیسی دہشت پسند گرفتار کئے۔

○ بھارت کے وزیر داخلہ لال بہادر شاستری نے دھمکی دی ہے کہ اگر چین نے اپنی فوجیں اس مقام تک پیچھے نہ ہٹائیں جہاں وہ ۸ ستمبر کو تھیں تو بھارت ہتھیار سنبھالنے پر مجبور ہو جائے گا اور اس کے نتیجہ میں جو سنگین حالات پیدا ہوں گے اس کی ذمہ داری چین پر عائد ہوگی۔ لال بہادر شاستری نے مزید کہا کہ بھارت اب چین کے کسی وعدہ پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔

○ کراچی اور حیدرآباد کے درمیان نئے طریقہ کا خودکار ٹیلیفون رائج کیا گیا۔ ملک میں نیا تجربہ ہے اور اس میں نمبر ملا کر خود بخود دوسرے شہر سے بات ہو سکے گی۔

○ بھارت کے نائب وزیر داخلہ اورنگ آباد میں اعلان کیا کہ بھارت میں شدید خانہ جنگی کا خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا ایک طرف چینی فوجیں تیار ہیں تو دوسری طرف لاکھوں انتشار پسند وقت کے انتظار نہیں ہیں۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

… ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ؍ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۱۵ ربیع/جمادی الاول سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۸

خریداری نمبر ۱۸۶۸

بگرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف صاحب ناظم دفتر ختم نبوت بیرون لوہاری دروازہ

ملتان

روضۂ اطہر پر سلام کا بے تابانہ پیام

جب مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ العالی حج پر جارہے تھے تو حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی (ڈیرہ اسمٰعیل خاں) کا ایک گرامی نامہ آیا تھا جس کے شائع کرنے کا حکم نہ تھا۔ مگر ہم اہل بصیرت وعقیدت کی ضیافت طبع کے لئے بعد از وقت اُسے شائع کر رہے ہیں (مدیر)

مخدومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب۔ مدظلہ۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کل آپ دیارِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حرم پاک کی تیاری میں مصروف ہوں گے

بسفر رفتنت مبارک باد — بسلامت روی و باز آئی

ادب سے گزارش ہے کہ

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی — بیاد آر حریفانِ بادہ پیما را

اللہ تعالےٰ آپ کے قدم قدم کو قبول فرمادیں بعض دوستوں کے جاتے ہوئے یہ تک بندی ہوگئی تھی انہیں لفظوں میں آپ سے بھی استدعا کرتا ہوں کہ روضۂ مطہرہ پر اس سیہ کار کا سلام عرض کریں۔ یہ عجب کہ آپ کے طفیل سے قبول ہوجائے۔

حریمِ قدس کے ای رہروانِ پاک نفس — حضورؐ پاک سے میرا سلام کہہ دینا

جب آنجنابؐ میں عرضِ سلام ہوجائے — تو یارِ صدق سے میرا سلام کہہ دینا

ادھر سے ہٹ کے ذرا جانبِ قدم بڑھ کر — امیرِ ناطقِ حق سے میرا سلام کہہ دینا

وہاں سے جب ہو فراغت تو مسجد و ممبر — ریاضِ جنّت سے میرا سلام کہہ دینا

نبیؐ کے روضۂ اقدس پہ رہتے ہیں جو ملک — انہیں بھی شوق سے میرا سلام کہہ دینا

نبیؐ کے شہر میں جو خوش نصیب رہتے ہیں — وہ سب حبیب ہیں سب سے سلام کہہ دینا

دیارِ پاک کی گلیوں میں جب کبھی گذرو — نبیؐ کے نقشِ قدم کو سلام کہہ دینا

بقیعِ آل و صحابہ کی جب زیارت ہو — وہاں بھی عجز و ادب سے سلام کہہ دینا

اُحد محبِّ نبیؐ کو جو دیکھنے جاؤ — اسے بھی روئے سیاہ کا سلام کہہ دینا

سگِ حرم سے بھی کہنا اثیم کہتا تھا — سگِ حرم سے بھی میرا سلام کہہ دینا

امروٹ شریف سندھ میں

علومِ ولی اللّٰہی کی تعلیم

(قسط ۳)

(مولانا ابوبکر شبلی استاذ ادبیات عربی تعمیرِ نو قومی درس گاہ کوئٹہ)

مولانا سندھیؒ نے امروٹ شریف کی دینی درس گاہ کو اس طرز پر چلانا چاہا۔ لیکن اس عظیم کام کے لئے جن ذرائع اور وسائل کی ضرورت تھی، وہ وہاں بالکل ناپید تھے اور انہیں نہ مولانا سندھی رہ مہیا کر سکتے تھے نہ حضرت مولانا تاج محمود امروٹی، اس کے علاوہ یہ دینی درسگاہ امروٹ شریف کی خانقاہ کے احاطہ میں قائم تھی۔ جہاں حضرت مولانا امروٹی اپنے متوسلین کو روحانی فیوضات سے مستفید کرتے تھے۔ ان متوسلین کو تصوف کے مشہور طریقہ پر فقر فاقہ صبر اور قناعت کی تلقین کی جاتی تھی۔ اب یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ ایک ہی جگہ پر طریقت کے طالب تو سادگی اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کریں اور اسی وقت ان کے سامنے شریعت ظاہریہ کے تلامذہ ٹھاٹ سے رہیں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مولانا امروٹی رہ اس سلسلہ میں نہ صرف مولانا سندھیؒ کی معاونت نہ کر سکے بلکہ ان کے اس خیال کی تائید پر بھی آمادہ نہ ہوئے نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا سندھیؒ مستقل طور پر ایک ذہنی کش مکش میں مبتلا ہو گئے۔

انہی دنوں میں پیر جھنڈہ کے دینی مدرسہ دار الرشاد کو ایک بہت بڑے دار العلوم کی شکل دینے کے لئے ایک وسیع و عریض جدید طرز کی شاندار عمارت بنائی گئی صاحب العَلَم حضرت رشد اللہ صاحب بذاتِ خود اس میں دلچسپی لے رہے تھے۔ ویسے بھی علمی لحاظ سے یہ مدرسہ سندھ میں ایک مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ یہاں کا کتب خانہ ہندو پاکستان میں حیدر آباد دکن کے کتب خانہ کے بعد دوسرے درجہ پر تھا۔ حضرت رشد اللہ صاحب کو کسی ایسے جیّد عالم کی تلاش تھی جو قدیم اور جدید علوم کا جامع ہونے کے علاوہ کام کی تڑپ اور جذبہ بھی رکھتا ہو۔ حضرت مولانا سندھی رح کی جد و جہد اور مساعی ان سے پوشیدہ نہیں تھیں مولانا سندھی کو امروٹ میں اپنے کام کے سلسلہ میں جو بےچینی اور بے اطمینانی تھی اس کا بھی ان کو علم تھا۔ آپ نے مولانا کو پیر جھنڈہ آکر کام کرنے کی دعوت دی، جو مولانا نے فوراً قبول کر لی۔ اور اس طرح امروٹ شریف کو الوداع کر کے پیر جھنڈہ چلے آئے۔

اس طرح مولانا سندھی کی سات سال سے جاری تمام اسکیمیں بند ہو گئیں اور آپ نے اب پیر جھنڈہ میں نئی علمی زندگی کا آغاز کیا۔

حضرت مولانا سندھی کے امروٹ چھوڑنے پر حضرت مولانا امروٹی کو بہت رنج اور ملال ہوا۔ آپ نے ان کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن مولانا سندھی رہ اپنے عزم سے باز نہ آئے۔ بالآخر مولانا امروٹیؒ نے بادل ناخواستہ ان کو الوداع کہا۔ پیر جھنڈہ کے دوران قیام میں بھی حضرت مولانا سندھی رہ اور حضرت مولانا امروٹی کے درمیان سیاسی اور علمی روابط بدستور قائم رہے۔

مولانا سندھی کے ہجرت کابل کے اکثر انتظامات بھی مولانا امروٹی نے کرائے تھے۔ کابل پہنچ کر بھی آپ نے حضرت مولانا امروٹی رہ کے ساتھ اپنا رابطہ قائم رکھا، چنانچہ حضرت مولانا سید تاج محمود صاحب امروٹی رہ جو بعد میں سندھ کی ایک عظیم روحانی اور سیاسی شخصیت بن چکے تھے، وطن عزیز کی آزادی کی جد و جہد میں نہایت سرگرمی سے حصہ لینے لگے اور ایک وقت آیا کہ امروٹ پورے سندھ میں سیاسی مرکزیت حاصل کر گیا۔ خصوصاً خلافت تحریک کے سلسلہ میں حضرت مولانا امروٹی رح کی خدمات زریں حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں جس حکمت ولی اللّٰہی کی دعوت دیتا ہوں وہ شاہ ولی اللہ صاحب کی کتابوں میں مرتب اور مدوّن شکل میں موجود نہیں۔ دراصل اس زمانے میں اور ان حالات میں اس قسم کے فکر کی ترتیب اور تدوین کا کوئی امکان نہ تھا۔ مجھے اس کے ماننے میں بھی تامل نہیں کہ حضرت شاہ صاحب کی کتابوں میں بعض باتیں ایسی ہیں، جو ان کے زمانے سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ آج بھرتی معلوم ہوتی ہیں۔ آپ اکثر دیکھیں گے کہ شاہ صاحب صفحے کے صفحے لکھ گئے ہیں، اور ان میں آپ کو ایک دو باتیں کام کی مل جاتی ہیں۔ میرا کام یہ ہے کہ میں طالب علموں کو ادھر متوجہ کروں تاکہ وہ ان کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کریں۔ میں مانتا ہوں کہ آج کل کے ذہین نوجوانوں میں جو شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں سب کا جواب نہیں دے سکتا لیکن میرا خیال ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ نوجوان شک سے بیزار ہوں گے اور انہیں زندگی میں کسی مثبت فکر کی ضرورت محسوس ہوگی۔ میرے نزدیک شاہ ولی اللہ صاحب اسلام کی جو تعبیر کرتے ہیں، وہ ہمارے نوجوانوں کے لئے اطمینان اور تسلی کا باعث ہو سکتی ہے۔

(ارشادات مولانا سندھی رح)

(بشکریہ الرحیم)

عربی زبان مفت سکھانے کی کلاسیں

متحدہ عرب جمہوریہ کے ثقافتی مرکز ۳۵۔ ایمپرس روڈ لاہور نے اعلان کیا ہے کہ لاہور میں عربی سکھانے کا چھٹا دور اکتوبر میں شروع ہو رہا ہے۔ اس میں تین کلاسیں ہوں گی۔ تعلیم مفت اور اساتذہ عرب ہوں گے۔ جو لوگ اس میں داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ مصر کے ثقافتی مرکز میں نام درج کرا دیں۔

افکار و آراء

شرابی افسر — برطرف!

سٹیٹسمین (۲۴ ستمبر) کی ایک اطلاع کے مطابق مشرقی پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس سردار گوردیال سنگھ نے گوڑگاؤں میں چند اضلاع (انبالہ۔ رہتک۔ حصار۔ شملہ۔ کرنال اور گوڑگاؤں) کے اعلیٰ پولیس افسروں کے ایک اجتماع میں انکشاف کیا ہے کہ بیس سے زائد ایسے پولیس افسروں کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ جنہوں نے صوبائی حکومت کی تحریک پر یہ حلف اٹھایا تھا۔ کہ آئندہ شراب نہیں پئیں گے لیکن وہ بعد میں شراب نوشی کے مرتکب پائے گئے۔

ہم یہ عرض کرنے سے قاصر ہیں کہ مشرقی پنجاب میں جو لوگ (ہندو سکھ) بستے ہیں۔ ام الخبائث کے متعلق ان کے مذہبی احساسات کیا ہیں؟ لیکن ہم اپنے کارفرماؤں کی خدمت میں یہ مثال پیش کر کے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب وہ اسمبلی میں کسی سوال کے جواب میں شراب کی کھپت میں اضافہ کے اعداد و شمار پیش کرتے ہیں۔ تو کیا وہ کوئی خلش محسوس نہیں کرتے؟ اور مسلمانوں کی حیثیت سے مسلمانوں کے ملک میں اپنی کوئی ذمہ داری نہیں سمجھتے؟ (نوائے وقت)

دیر کس بات کی ہے؟

روسی ٹریکٹروں کی پیشکش ایسی نہیں کہ اسے آسانی سے نظر انداز کیا جا سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ جن شرائط پر سوویٹ روس نے پاکستان کے ہاتھ ٹریکٹر فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے وہ پاکستان کے لئے انتہائی موزوں ہیں۔ امریکی ٹریکٹر ہمارے ہاں ستر ہزار روپے میں فروخت ہو رہے ہیں۔ لیکن سوویٹ روس نے پچاس ہارس پاور کے ٹریکٹر کراچی میں آٹھ ہزار دو سو پچاس روپے فی ٹریکٹر کے حساب سے دینے کی پیشکش کی ہے یہی ٹریکٹر ہندوستان میں بارہ ہزار روپے میں فروخت ہو رہے ہیں، روسی حکومت نے ان کی قیمت بالاقساط وصول کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی ہے۔ ٹنڈو جام کے جن زرعی ماہرین نے اس ٹریکٹر کو چلا کر دیکھا اور ٹیسٹ کیا ہے وہ اسے ستر ہزار روپے کے امریکی ٹریکٹر سے بہتر قرار دے چکے ہیں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس پیشکش کے بارے میں اتنے غور و فکر سے کیوں کام لیا جا رہا ہے۔ یہ فیصلہ کرنے کے لئے غیر معمولی فہم و دانش درکار نہیں ہے کہ ہمارے لئے یہ پیشکش کیا معنی رکھتی ہے اس میں شبہ نہیں کہ اس بارے میں گفت و شنید ایک نجی کاروباری ادارے نے کی ہے لیکن حکومت کی منظوری کے بغیر سودا نہیں ہو سکتا اور اس وقت صرف حکومت کی منظوری کا انتظار ہے۔ فی الحال سوویٹ روس نے پاکستان کے ہاتھ ایک ہزار ٹریکٹر فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نہ صرف اس پیشکش کو قبول کر لینا چاہئے۔ بلکہ انہی خطوط پر دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو مزید وسعت دینے پر بھی توجہ دینی چاہئے۔ (امروز ۲۹ ستمبر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

اکتوبر ۱۹۶۳ء

مشرق کی سرزمین کو تیسری عالمگیر جنگ کا میدان بنایا جا رہا ہے؟

…لائشیا کے قیام کے فوراً بعد ہی مشرق بعید کے اس علاقہ میں جس شدت کے ساتھ …اور بدامنی ابھر آئی ہے اسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

…ملایا ایک خالص مسلم اکثریت کا علاقہ تھا۔ اور انڈونیشیا جیسے بڑے مسلم ملک کا ہمسایہ … دونوں ملک آزاد ہونے کے بعد ایک دوسرے سے جتنے زیادہ قریب ہوتے … کے عالمی مفاد کے لئے اتنا ہی زیادہ بہتر ہوتا۔ اسی طرح ان کے قریب و جوار میں … ایسے اور جزائر موجود ہیں، جو مسلم آبادی پر مشتمل ہیں اور غیر ملکی اقتدار سے آزادی … جدوجہد میں مصروف ہیں۔ ان کے آزاد ہو جانے کے بعد ایک بہت بڑا وسیع علاقہ مسلم … سکتا تھا۔ مشرق قریب میں پاکستان، افغانستان و ایران کی مسلم مملکتیں۔ مشرق … میں عرب مسلم ممالک۔ مشرق بعید میں ملایا، انڈونیشیا اور دیگر چھوٹے چھوٹے … پر مشتمل مسلم علاقہ، یہ سب مل کر مستقبل کی زبردست مسلم طاقت کی حیثیت اختیار کر … تھے۔

لیکن ساحران فرنگ نے ان علاقوں میں کہیں تفریق و تقسیم کے ذریعہ اور کہیں اتحاد … کے ذریعہ مسلم طاقت کو منتشر کر کے رکھ دیا ہے۔

…عرب کے لئے فلسطین، پاکستان کے لئے کشمیر، اور انڈونیشیا کے لئے پہلے نیوگنی … ملائشیا ایسے خطرات ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے میں ان ممالک کو اپنی تمام طاقت اور … صرف کرنی پڑ رہی ہے۔

دوسری طرف بھارت کی غیر مسلم حکومت اور چین کی اشتراکی مملکت روز بروز قوی تر ہوتی … ہیں اور اگرچہ آج ان کے مابین چپقلش و نزاع موجود ہے لیکن ان کی طاقت روزافزوں … اور وہ مستحکم تر ہو رہی ہیں۔

…مسلمان ممالک اس صورت حال کی بنا پر ایسی غلط پوزیشن میں ڈال دیے گئے ہیں کہ … وجود کے لئے امریکہ یا روس میں سے کسی نہ کسی کے محتاج بننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ … اب عالمی سیاست کی تمام کشاکش مغرب سے مشرق کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ روس … پسندی کے دور سے گزر رہا ہے اور وہ ایک نظریاتی طاقت سے زیادہ وطنی اور ملکی … کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے اب یہ بات قابل ترد(ید) … رہی ہے۔ کہ وہ اپنے ملکی مفادات کی خاطر ایک نرم اور قدرے ہم آہنگ پالیسی … اور اس کے اتحادیوں سے مفاہمت و اشتراک کر لے۔ اور آیندہ اس سلسلہ کی … جو سرزمین مشرق پر، مشرقی اقوام کے مابین ہو۔ بدقسمتی سے اس جنگ میں مسلمان … ممالک کا کردار ایک حریف طاقت کے بجائے ایک تابع طاقت کا بنتا جا رہا ہے۔ اگر … تاکہ وہ اسلامی نظریہ و نظام کے داعی و قیم کی حیثیت سے اس کشمکش میں ایک … کر سامنے آتے تو قابل تشویش بات نہ ہوتی۔ فتح و شکست تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن … دعوت و اپنے موقف کا نقش ضرور ثبت کر جاتے۔ مگر اب جو سیاسی نقشہ مشرق … دیا جا رہا ہے اور مسلمان ملکوں کے اندر و باہر جو جال بنا جا رہا ہے وہ ابتداءً … ممالک کو باہم الجھائے رکھنے والا ہے اور آخر میں ان کو اس پر مجبور کر دینے والا ہے … کشمکش بیکار عالمگیر بننے لگے تو ان کی ساری توانائی وقت کے دو بڑے حریفوں … کسی ایک کی بھینٹ چڑھ جائے۔

مشرق رفتہ رفتہ جنگ کا اکھاڑہ بنتا جا رہا ہے۔ اور مسلمان ممالک کو ایسی پوزیشن … رہا ہے کہ وہ اس اکھاڑے کی مٹی بن کر رہ جائیں۔ تاکہ تیسری عالمگیر جنگ ان کی … لڑی جا سکے۔ کاش اس نازک اور پرخطر صورت حال کی طرف ہمارے قومی … اور ملی پیشوا و رہنما اور ذمہ دار افراد، جماعتیں و سربراہ توجہ دے سکیں۔

ضمنی انتخابات اور ان کے نتائج

مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے لئے حال ہی میں جو ضمنی انتخابات ہوئے ان کے نتائج سامنے آ گئے ہیں۔ ایک سیٹ کے سوا تمام نشستوں پر کنونشن لیگ والے یا بالفاظ دیگر سرکاری پارٹی والے کامیاب ہو گئے ہیں۔ صرف ایک سیٹ پر کونسل لیگ والا رکن کامیاب ہوا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے کسی نشست سے بھی کوئی ایسا آدمی کامیاب نہیں ہو سکا۔ جو دین سے واقف اور صرف دین کے لئے آواز بلند کرنے والا ہو۔ اس ہنگامہ کے بعد کامیاب گروہ اپنی مقبولیت کے دعوے کر رہا ہے۔ اور ناکام گروہ بااثر افراد کی طرف سے مداخلت کی شکایت کا مدعی ہے۔

قطع نظر اس بات کے کہ کس گروہ کے حق میں کونسی بات درست ہے یہ ایک حقیقت واقعہ ہے کہ موجودہ الیکشن کسی اصول پر مبنی نہیں تھے اور الیکشن کی موجودہ صورتوں میں کسی اصول پر انتخاب لڑنا حد درجہ دشوار ہے۔ یہ بات ہنوز خوش فہمی پر مبنی ہے کہ مجرد ان انتخابات کے ذریعہ کوئی بڑی تبدیلی ملک میں لائی جا سکتی ہے۔ تاہم اگر جماعتی غرضمندیاں اور گٹھ جوڑ کارفرما نہ ہوں اور ناجائز شخصی اثرات کو ختم کیا جا سکے تو دوٹر اب بھی یہی چاہتے ہیں کہ ان کے نمائندے اسلام پسند اور ہمدرد قسم کے لوگ ہوں۔

اس الیکشن میں بھی غور کیا جائے تو اسلام اور مفاد عوام کی بات محض برائے بیت ہی استعمال کی گئی ہے۔ زیادہ تر مدنظر حریفانہ اکھاڑ پچھاڑ رہی ہے اور عبرت کا پہلو یہ ہے کہ اس جماعتی گٹھ جوڑ اور حریفانہ بازی گری کا حصہ خالص اقامت دین کے بعض اجارہ دار بھی رہے ہیں۔ جو الیکشن کو جہاد سے کم درجہ کی چیز نہیں سمجھتے۔ موجودہ الیکشن سے یہ سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں اسلام کی نمایندگی کے لئے اگر یہ ذریعہ استعمال کیا جائے تو اسے کس حیثیت سے استعمال کیا جائے اور کن طریقوں سے استعمال کیا جائے۔ مذہبی افراد اور مذہبی جماعتوں کے لئے یہ ایک خصوصی غور و فکر کا معاملہ ہے۔ (د ک)

قائد احرار ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کو صدمہ

قائد احرار محترم ماسٹر تاج الدین کے لخت جگر عزیز صلاح الدین انصاری ۴ ستمبر کو صبح ۷ بجے سیالکوٹ میں چند دن بیمار رہ کر اپنے معمر والد اور سارے خاندان کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

صلاح الدین تئیس سال کا نہایت صالح اور دیندار نوجوان تھا۔ وہ نہایت زیرک، زمانہ شناس، شرافت، اخلاق اور اخلاص کا پیکر تھا۔ اس کے دوست اور اہل علاقہ اس کی شرافت اور خدمت سے بے حد متاثر ہیں۔ اس کی وفات سے نہ صرف محترم ماسٹر صاحب اور ان کے خاندان کو بلکہ علاقہ کے ہر طبقہ و ہر خیال کے افراد کو دلی صدمہ ہوا۔ اس کے جنازہ میں دور دور سے آئے ہوئے سینکڑوں افراد نے غم اور دکھ سے شرکت کی۔ محترم ماسٹر تاج الدین انصاری احرار اسلام میں نہایت صابر و شاکر اور بردبار بزرگ سمجھے جاتے ہیں۔ مگر جواں سال لخت جگر کی بے وقت موت نے انہیں انتہائی صدمہ پہنچایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور محترم ماسٹر صاحب اور ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

شریک غم ادارہ ترجمان اسلام

جماعت اسلامی کے اعلانات جھوٹ کا پلندہ ہیں
صواتی رہنما کا بیان

سوات۔ خان جمشید خاں صاحب

آف کوزہ بانڈی جو ریاست کے بااثر اور دیندار بزرگ ہیں۔ ایک بیان میں اخبار ایشیا اور جماعت اسلامی کے تازہ بیانات پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور اس کے بیانات کو غلط جھوٹ اور شرانگیز قرار دیا ہے آپ نے فرمایا کہ ریاست میں مودودی کی مخالفت سے حکام ریاست کا کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ خود عوام اور علماء کی تحریک ہے جو مودودی صاحب کی خلاف شریعت تحریروں اور ریاست سوات کے خلاف بیانات سے پیدا ہوئی ہے حالانکہ ریاست میں کوئی مودودی جماعت نہیں ہے آپ نے ریاست میں فری انصاف تعلیم صحت صفائی دینی امور میں رہنمائی اور انسانی بنیادی حقوق کے تحفظ کا ذکر کیا اور کہا ریاست کے غیور اور دیندار مسلمان کسی بڑے فتنے خواہ وہ مرزائیت کی شکل میں ہو یا پرویزیت اور مودودیت ہو برداشت نہیں کریں گے۔ آپ نے ریاستی عوام اور رائے ریاست سے مذہب کے نام پر مودودی صاحب کے بلیک میلنگ سے ہوشیار رہنے کی اپیل کی ہے

جدید فقہی مسائل اور چند رہنما اصول (قسط ۲)

علامہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

۶) المبسوط، بدائع، قاضی خاں سے لیکر طحطاوی، رد المختار اور التحریر المختار تک کتب فقہ حنفی کی ورق گردانی کرنے کے بعد بھی اگر مسئلہ ہاتھ نہ آئے تو امہات کتب مذاہب ثلاثہ کی ورق گردانی کرنی ہوگی۔ فقہ مالکی میں مدونہ کبریٰ سے لے کر حطاب تک اور فقہ شافعی میں کتاب الام سے لیکر تحفۃ المحتاج تک کی مراجعت کرنی ہوگی۔ حکومت سعودی کی عنایت و توجہ سے فقہ حنبلی کا عظیم الشان ذخیرہ طبع ہوکر امت کے سامنے آگیا ہے اس کے لئے مغنی ابن قدامہ، المحرر اور الانصاف کی ورق گردانی کافی ہوگی۔ الغرض اگر مسئولہ و مطلوبہ مسئلہ ان کتب میں مل جائے تو اس پر فتویٰ دیئے جائے جدید اجتہاد کی ہرگز ضرورت نہیں اور اگر مسئلہ صراحۃً نہ ملے تو ان مسائل مصرحہ پر قیاس کرنے میں مضائقہ نہ ہوگا بشرطیکہ قیاس مع الفارق نہ ہو جس کا فیصلہ خود علماء کرام فرمالیں کے کہ یہ قیاس کس درجہ میں ہے۔

۷۔ اگر مسئلہ مطلوبہ سب فقہا کے ہاں ملتا ہے۔ لیکن حنفی مذہب میں دشواری ہے اور بقیہ مذاہب میں نسبتاً سہولت ہے اور عوام کا عام ابتلاء ہے تو اخلاص کے ساتھ جماعت اہل علم غور کرے اگر ان کو یقین ہو جائے کہ عموم بلوی کے پیش نظر عصر حاضر میں دینی تقاضا سہولت و آسانی کا مقتضی ہے تو پھر مذہب مالک۔ مذہب شافعی مذہب احمد بن حنبل کو علی الترتیب اختیار کرکے اور اس پر فتویٰ دے کر فیصلہ کیا جائے۔

ہمارے عصر حاضر کے اکابر نے فسخ نکاح کی مشکلات کو اسی طرح حل کیا ہے اور متاخرین حنفیہ نے مسئلہ مفقود الخبر میں بھی ایسا ہی کیا ہے البتہ تلفیق سے احتراز کرنا ضروری ہوگا اور تتبع رخص کو مقصد نہ بنایا جائے گا۔ مثلاً مسائل معاملات میں بیع قبل القبض ہے کہ آجکل تمام تاجر طبقہ اس میں مبتلا ہے اب اس کی صورت حال پر غور کرکے پوری طرح جائزہ لیا جائے کہ اگر یہ ابتلاء واقعی ہے اور موجودہ معاشرہ مضطر ہے اور بغیر اس کے چارۂ کار نہیں تو مذہب مالکی پر فتویٰ دے دیا جائے کہ عدم جواز بیع قبل القبض مطعومات کے ساتھ مخصوص ہے اس مسئلہ میں مذہب حنبلی بھی مذہب مالکی جیسا ہے اور حدیث میں صراحۃً طعام ہی کا ذکر ہے نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن بیع الطعام قبل ان یستوفیہ (مسلم) امام ابوحنیفہؒ و امام شافعیؒ نے طعام پر بقیہ چیزوں کو قیاس کرکے منع کردیا ہے۔

۸۔ خلافیات آئمہ میں اس پر غور کرنا ہوگا کہ اختلاف کا منشا نصوص کا تعارض ہے یا قواعد فقہیہ کا اختلاف یا یہ محض اجتہادی وجوہ کی وجہ سے ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جو الہامی رائے فیوض الحرمین میں منقول ہے کہ آئمہ احناف کے اختلافات میں ترجیح کا معیار کیسے قائم کیا جائے اس کو پیش نظر رکھنے سے موجودہ خلافیات میں رہنمائی مل سکے گی۔ نیز اختیارات علما کا سلسلہ جو مختلف ادوار میں جاری رہا اس کو نظیر بنایا جا سکے گا۔ عرف و حالات کے انقلاب سے جو اثرات ہوں گے ان کو بھی ضرور پیش نظر رکھنا ہوگا۔ مثلاً تعلیم القرآن، بھر اذان و امامت پھر تدریس حدیث و علوم دینیہ پر معاوضہ یا مشاہرہ لینے میں قدما و متاخرین کے زمانوں کے اختلاف کی وجہ سے جو اختلاف رہا یہ سب باتیں پیش نظر رکھنی ہوں گی۔

۹۔ جن مطلوبہ احکام کا فیصلہ کرنا ہوگا ان میں طبقات و مراتب قائم کرنے ہوں گے اور یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ مسائل موجودہ معاشرے کے لئے کس درجہ میں مطلوب ہیں کیا ان کے بغیر نظام چل نہیں سکتا؟ یا چل تو سکتا ہے لیکن کسی قدر دقت پیدا ہوگی پھر اس دقت پر غور کرنا ہوگا۔ کہ وہ وقت کس درجہ کی ہے؟

۱۰۔ معاملات میں فیصلہ کرنے کے لئے سب سے پہلے موجودہ ملک کے بارے میں فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ فقہی اصطلاح کے اعتبار سے یہ ملک دار الاسلام ہے یا دار الامان یا دار الحرب ہے۔ دار الاسلام کا اصلی مدار "فصل خصومات" پر ہے کہ پورا قانون تعزیرات وحدود، محاکم شرعیہ عدلیہ قائم ہوں۔ اور معاملات و عقوبات کا قانون مکمل اسلامی ہو۔ تعزیرات وغیرہ و قانون اسلامی کے مطابق جاری ہوں۔ اسی طرح موجودہ نظام حکومت کا جائزہ لینا اور اس پر غور کرنا ہوگا کہ یہ کس قسم کی حکومت ہے۔ اسلامی قانون کے نفاذ پر صرف قدرت ہی کافی ہے۔ یا عملی طور پر اس کی تنفیذ بھی ضروری ہے عرصہ دراز تک باوجود قدرت قانون اسلام جاری نہیں کیا گیا۔ تو اس کے عوامل و اسباب کیا ہیں اور سابقہ دار الحرب یعنی عہد برطانوی کا دار الحرب تقسیم ہوکر دو حصے بنے، ایک حصہ یقیناً اب بھی دار الحرب ہے دوسرا حصہ صرف حکمرانوں کی تبدیلی سے کیا دار السلام بن جائے گا۔ یعنی قانون تو نہیں بدلا مگر قانون چلانے والے بدل گئے تو کیا اس لئے حکم بدل جائیگا۔ پھر جبکہ عہد حاضرہ میں "عائلی قوانین" کے نام سے صراحۃً کتاب و سنت کے خلاف قانون بنایا گیا تو کیا صریح خلاف قرآن قانون بننے کے بعد بھی فقہاء اسلام کے مسائل کے مطابق یہ دار الاسلام ہی رہے گا؟ الغرض اس امر کے فیصلہ کرنے کے بعد معاملات کا شرعی فیصلہ ممکن ہو سکے گا۔ عقود فاسدہ، ربوا۔ بیمہ ان سب مسائل کے صحیح حل کرنے کے لئے اس ملک و حکومت سے متعلق شرعی و فقہی فیصلہ کرنا ہوگا اور یہ غور کرنا ہوگا کہ موجودہ حزب اقتدار آخر اسلامی قانون کے نافذ کرنے کے کیوں گریز کر رہا ہے؟ کیا صرف اس لئے کہ ان کی نفسیاتی خواہشات کی تکمیل میں یہ قانون حائل ہے؟ یا وہ عقیدۃً اسلامی قانون کو موجودہ زمانے کے لئے غیر صالح اور ناکافی سمجھتا ہے۔ ان سب گوشوں پر غور کرنا اور ان سب حالات کا جائزہ لینا ہوگا۔ جب جاکر صحیح فیصلہ ہو سکے گا اور جب اس حکومت یا اس ملک کی فقہی و شرعی حیثیت متعین ہو جائیگی تو پھر ان معاملات کے احکام کا صحیح فتویٰ دیا جا سکے گا جن کا حکم اختلاف دار سے مختلف ہو سکتا ہے۔

یہ چند مختصر اشارے ہیں جن کی حیثیت ایک مختصر متن کی ہے۔ اور اس کی تشریح ایک مفصل مضمون کی محتاج ہے لیکن چونکہ اصلی مخاطب علماء کرام ہیں ان کی خدمت میں یہ اشارات بھی کافی ہوں گے۔

میری خواہش ہے کہ علماء کی خدمت میں ان موضوعات کو بھی آئندہ پیش کیا جائے جن پر ان کو غور کرنا ہوگا۔ اور جب تک اجتماعی فیصلہ کا موقع نہ آئے اس سے پہلے انفرادی طور پر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش انہی اصول کے پیش نظر کریں۔ مقصود تین باتیں ہیں:-

(الف) اللہ کا یہ دین کامل اور ہر معاشرے کے لئے صالح و موزوں ہے۔

(ب) اسلام کو مشکل سمجھ کر اور ناممکن العمل خیال کر کے اسلام کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

(ج) جو فریضہ علماء امت کے ذمہ ایسے حالات میں عائد ہوتا ہے۔ ان سے سبکدوش ہو جائیں۔ نہ جدید اجتہاد کا دروازہ کھولنا ہے نہ تتبع رخص پر قوم کو آمادہ کرنا ہے نہ ترک تقلید کی بنیاد رکھنا ہے۔ بلکہ یہ سمجھنا ہے کہ قرآن و سنت اور اس کے بعد فقہ اسلامی اور تفقہ فی الدین کے ذریعہ سارے مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ اور فقہاء اسلام اور فقہ اسلامی سے بے نیاز ہوکر دین اسلام کی حفاظت کی تدبیر قطعاً نہ خیال کی جائے۔ فقہاء کرام نے دین کی بڑی خدمت کی ہے ایک ہزار برس کے بعد بھی دنیا ان کی جلیل القدر حیرت انگیز خدمات سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ قیامت تک ان کی منت پذیر رہے گی۔

الدین النصیحۃ للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم (مسلم عن تمیم الداری)

(بشکریہ بینات کراچی)

حضرت علی

کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور کی سنت مبارک کیا ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

معرفت میرا راس المال ہے۔ عقل میرے دین کی اصل ہے۔ محبت میری بنیاد ہے۔ شوق میری سواری ہے، اور اللہ کا ذکر میرا مونس ہے۔ اعتماد میرا خزانہ ہے۔ غم میرا ساتھی ہے علم میرا ہتھیار ہے۔ صبر میری چادر۔ رضا میری غنیمت ہے۔ عاجزی میرا فخر ہے۔ زہد میرا پیشہ ہے۔ یقین میری قوت ہے۔ سچائی میں میری سفارش ہے۔ طاعت میری قابلیت ہے جہاد میرا خلق ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ ادارہ ایسے خطوط کی تعمیل سے معذور ہوگا۔ (مدیر)

جماعتی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام ناندلیانوالہ کی سرگرمیاں

مورخہ ۲۳ ربیع الثانی کو صدر جمعیۃ و مدرس مدرسہ سراج الاسلام مولانا محمد یعقوب صاحب ربانی جمعیۃ کے پروگرام کے تحت چک ۱۲۶ گ ب میں تشریف لے گئے۔ وہاں جمعہ کے موقعہ پہ لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام کا تفصیلی تعارف کرایا اور اس کے قواعد و ضوابط سمجھا کر جمعیۃ کے ممبر بننے کی دعوت دی اور بتلایا کہ قرآن و حدیث اس کے شاہد ہیں کہ منشاء خداوندی یہ ہے کہ ہر زمانہ میں ایک مستقل جماعت ایسی ہو جو فقط دین کا کام کرے۔ یہی جماعت حقہ فرقہ ناجیہ ہے اور الحمد للہ جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ ایسی جماعت ہے جو علماء حق اور اولیاء اللہ کی قائم کردہ منشا خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ چنانچہ لوگ خوب محظوظ ہوئے اور قلت وقت کے باوجود کئی ممبر بن گئے اور ہر قسم کی خدمت کا وعدہ کیا۔

●

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ناندلیانوالہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اختر جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق چک ۱۸۱ ناندلیانوالہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ۲ گھنٹہ تک سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم، آپ کی محبت اور اتباع کے موضوع پہ مؤثر پیرایہ میں بیان کیا اور عقلی و نقلی دلائل سے یہ ثابت کیا کہ حب رسول اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم دین کا اہم ترین جزو ہیں۔ جس کے بغیر انسان کامل ایماندار کہلوانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ نیز مرزائیت و پرویزیت کے امنڈ تے ہوئے سیلاب سے لوگوں کو بچنے کی تلقین کی۔ اور عوام کو علم دین کی طرف راغب کیا۔

حکومت پاکستان توجہ فرمائیں

راولپنڈی۔ ۶ ستمبر بروز جمعہ جامع مسجد کلاں بھیلہ میں حاجی حافظ فضل دین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے جمعہ سے قبل اپنی تقریر کے دوران راولپنڈی کے کوہستان اخبار کے شمارہ ۳۱ اگست ۱۹۶۳ء کی یہ ناپاک خبر پڑھ کر سنائی کہ امریکی رسالہ لائف کے ایڈیٹر نے رسول اکرم کی تصویر اپنے رسالہ لائف میں شائع کی ہے۔ ایک اور تصویر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حور و غلمان کے ہمراہ دکھلایا ہے اور فرمایا اس سے قبل بھی اسی رسالہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو لنگور سے تشبیہ دیکر مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ اس کے علاوہ امریکی سفیر متعینہ بھارت نے ایک دعوت میں اپنی بلی کا نام احمد کہا۔ الغرض امریکہ میں جو آئے دن اس قسم کی شرارتیں ہو رہی ہیں اس سے مسلمانان عالم کے دل شدید مجروح ہوئے ہیں۔ اس پہ حاضرین کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ اور ان حرکات کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور حاضرین نے متفقہ طور پہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ اس ناپاک رسالہ کی تمام کاپیاں ضبط کرلے اور اس ناپاک رسالہ کا داخلہ پاکستان میں بالکل بند کردے اور حکومت امریکہ سے شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرے کہ ایسے ناپاک مجرم کو قرار واقعی سزا دے۔ اگر ہم اس بارے میں کچھ نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آئے دن جو یہ شرارتیں ہو رہی ہیں۔ یہ حکومت امریکہ کے علم سے ہو رہی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا تعزیتی جلسہ

بتاریخ ۱۸ ستمبر بروز بدھ جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔

"جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کا یہ اجلاس حضرت مولانا عبید اللہ انور نائب امیر جمعیۃ مرکزیہ کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر ملال پہ گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور مرحومہ مغفورہ کے انتقال کو پاکستان کے دینی ماحول میں ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے جملہ اراکین مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ کے ساتھ اس سانحہ عظیم میں شریک غم ہیں۔ یہ اجلاس دعا گو ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد نیم والی کمالیہ میں عظیم اجتماع کا مطالبہ

جمعۃ المبارک کے موقعہ پہ جامع مسجد نیم والی کمالیہ ضلع لائلپور میں حضرت مولانا حافظ ولی محمد صاحب مہتمم مدرسہ نے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایک قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے سے پاس کی گئی۔

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہیں ان کو جلد از جلد منسوخ کر کے مسلمانوں کے دلی جذبات کا احترام کیا جائے۔

نیز یہ اجتماع صوبائی اسمبلی کے ارکان خصوصاً حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کردیا ہے۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی عدالت میں پیشی

پشاور ۱۷ ستمبر۔ جناب نصر اللہ جان صاحب اعوان ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کی جناب محمد دین صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیشی ہوئی۔ سماعت کے موقع پر کافی تعداد میں علمائے کرام اور عوام کمرۂ عدالت سے باہر موجود تھے جن میں امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مفتی سرحد مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی صدر انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور۔ حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر۔ مولانا سید امام شاہ صاحب۔ مولانا فضل حق صاحب مولانا محمد یعقوب قاسمی۔ مولانا ملک عبد اللہ جان صاحب ملک وزیر محمد۔ امان اللہ، آزومند، خادم حسین چن شاہ۔ ملک پسند خان، عبد المنان، سید جعفر شاہ سالار گل محمد۔ عبد العزیز، محمد اسمٰعیل، عبد الحمید محمد اسحٰق، حضرت سید اور قاضی فضل رحیم کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

آج کی پیشی میں جناب نصر اللہ جان اعوان کی طرف سے مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد اور الحاج ملک وزیر محمد صاحب صفائی کے گواہوں کے طور پہ پیش ہوئے آئندہ پیشی یکم اکتوبر کو ہوگی۔

جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن

۱۸ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن کے مبلغ حضرات کی زیر سرپرستی بمقام گل کنڈ مستونگ پونے ۹ بجے رات کو ایک اجتماع ہوا جس میں مولانا محمد یعقوب صاحب نے تمسک بالکتاب کے موضوع پہ دو گھنٹہ تقریر فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے دیندار مسلمانوں سے جمعیۃ کے استحکام کی اپیل کی۔ اس کے بعد مولانا اختر محمد صاحب نے اسلاف اور خدمت دین پہ روشنی ڈالی۔ اخیر میں استحکام پاکستان کے لئے دعا کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام سونڈا کا ہفتہ وار اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام سونڈا (ضلع ٹھٹھہ) کا ہفتہ وار اجتماع پہلی جمادی الاول کو بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز قاری محمد حیات صاحب کی تلاوت کلام سے ہوا۔ بعد میں جناب مولانا محمد اشرف صاحب صدر مدرس ادارہ جامع العلوم (سونڈہ) نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پہ روشنی ڈالی۔ بعدہٗ عائلی قوانین کو نافذ کرنے کی صورت میں جو مفاسد پیش آئیں گے ان کا مختصر بیان کیا مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پہ منظور کی گئیں۔

(۱) مسلم فیملی آرڈیننس فوراً منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ یہ قانون سراسر شرع شریف کے خلاف ہے۔ (۲) عیسائیوں پہ پابندیاں لگائی جائیں جنہوں نے ملک و ملت کو تباہ کر ڈالا ہے۔ (۳) موجودہ دستور کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔

آخر میں دعاء خیر سے اجتماع ختم ہوا۔

مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۱ ستمبر۔ بعد از نماز عشا جلسہ شروع ہوا۔ مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد ڈھوک ہزاری روڈ راولپنڈی کی تلاوت کے بعد حافظ محمد یونس صاحب نے نعت پڑھی پھر حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے بصیرت افروز تقریر فرمائی اور ضرورت قرآن مجید پہ خوب روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان نے تقریر فرمائی۔ عائلی قوانین کا ذکر کرتے ہوئے عوام کو اس کا مطلب سمجھایا۔ اور دینی مدارس کے قیام پہ خوب زور دیا۔ یہ اجلاس جناب آصف صاحب صدیقی بی اے ایل ایل بی وکیل کی زیر صدارت ہوا۔ دوسرے روز عشا کے بعد زیر صدارت چوہدری غلام حسین صاحب جو مدرسہ کی انجمن کے صدر بھی ہیں اجلاس شروع ہوا۔ حافظ محمد ظہور اور قاری عمر دراز کی تلاوت ہوئی اور قاری عبد الباسط صاحب مصری اور قاری محمد شریف صاحب لاہوری کی تلاوتوں کے ریکارڈ سنائے گئے۔ حافظ محمد یونس صاحب کی نعت خوانی کے بعد مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب خطیب جامع مسجد انگور والی راولپنڈی نے تقریر فرمائی پھر حافظ اختر حسین کی حفظ میں فراغت کی دستار بندی ہوئی اور قاضی عبد المجید صاحب سیکریٹری مدرسہ ہذا نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور کارکنان مدرسہ کا شکریہ ادا کیا۔ پھر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری

جمعیۃ العلماء اسلام تحصیل ہری پور "

مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ بوقت عصر دفتر جمعیۃ العلماء السلام میں اراکین جمعیۃ کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا خلیل الرحمن خان دامت برکاتہم منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز حافظ منظور الرحمن صاحب امام مسجد موضع پانڈک نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ازاں بعد صاحب صدر جمعیۃ نے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اس کے بعد جناب مولانا غلام غوث صاحب کے آمدہ گرامی نامہ پر غور کیا گیا اور مزید ممبر سازی کی سب اراکین کو تاکید کی گئی۔ نیز نائب ناظم و انچارج دفتر کی خدمت مولانا سید الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد شیر انوالا ہری پور کے اور ناظم نشر و اشاعت کی خدمات جناب محمد یونس صاحب کے سپرد کی گئیں۔ اور طے پایا کہ ہر جمعہ کو بعد از نماز عصر دفتر میں مقامی احباب کا اجتماع ہوا کریگا۔ صاحب صدر نے آخر میں دعا کر کے جلسہ کو برخاست کیا اور مندرجہ ذیل حضرات شامل جلسہ ہوئے۔

۱۔ جناب مولانا خلیل الرحمن صاحب صدر جمعیۃ تحصیل ہری پور۔ ۲۔ جناب حکیم عبدالسلام صاحب۔ ۳۔ قاضی شمس الدین صاحب ۴۔ مولوی محمد ہمایوں صاحب۔ ۵۔ مولانا محمد طاہر صاحب ۶۔ جناب سید عبدالمالک شاہ صاحب ۷۔ جناب مولانا سید الرحمن صاحب ۸۔ حافظ محبوب الرحمن صاحب ۹۔ جناب حافظ منظور الرحمن صاحب ۱۰۔ جناب محمد یونس صاحب ۱۱۔ جناب عبد المنان صاحب۔

عقر سعید الرحمن۔ نائب ناظم جمعیۃ العلماء تحصیل ہری پور ہزارہ۔ "

قرارداد جمعیت علماء اسلام شہر خانپور

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام خانپور کا ہفتہ واری اجتماع ملک کی صحافت پر پابندی کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور آزادی قلم و آزادی رائے کے فطری حق کے خلاف موجودہ آرڈی ننس ہیں۔

لہٰذا ہم حکومت سے پرزور احتجاج کرتے ہیں کہ اس آرڈی ننس کو فوراً واپس کیا جائے

۲۔ غلہ منڈی خانپور میں زیر اہتمام جمعیت علماء اسلام ایک اصلاحی اجتماع بتاریخ ۲۲، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کی شام کو سرانجام ہوا ہے جس میں مولانا حبیب اللہ صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ منٹگمری اور خطیب ملت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے جمعیت علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر تبصرہ کیا۔ نیز عائلی قوانین کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوئے فوری منسوخی کا مطالبہ کیا ہے۔

جمعیت علماء اسلام کی دینی و مذہبی تبلیغی خدمات کا ذکر فرمایا۔ فتنۂ عیسائیت و پرویزیت کے انسداد پر زور دیا۔ علماء کرام واکابر دیوبند کے شاندار خدمات بیان کرتے ہوئے فتنۂ عیسائیت کے ارتداد کو اسلام کے خلاف ایک سازش قرار دیا اس کو تبلیغ عیسائیت کا نام دینا غلط ہے۔ اتحاد و اتفاق پر نہایت طریق پر زور دیا۔ جلسہ پر سکون اور نہایت اطمینان کے ماحول میں جمعیت علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے ختم ہوا۔

● ۔۔۔ جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا یہ ہنگامی اجلاس مفسر قرآن امیر العلماء حضرت الحاج مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہے کہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان بالخصوص حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مہاجر مدنی، حضرت مولانا عبید اللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ناظم مدرسہ تعلیم القرآن سکنہ ہانس ضلع منٹگمری کو صدمہ

سید نور حسین ناظم مدرسہ تعلیم القرآن کے والد صاحب ۲۸ ربیع الاول بروز پیر صبح ۷ بجے انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم کو اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا مرحوم کی ۸۰ سال کی عمر تھی اور اکثر زندگی یاد خدا میں بسر کی مدرسہ تعلیم القرآن سکنہ ہانس کے یہ اساتذہ و جمیعۃ الطلبہ قرآن خوانی کر کے ایصال ثواب کیا رب العزت شاہ صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے پیغام تعزیت ارسال کرنے والے حضرات کو فرداً فرداً جوابات ارسال کرنے سے معذور ہوں تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں فقط والسلام۔

جمعیۃ العلماء اسلام گنج وارڈ کا ایک عظیم اجلاس

پشاور۔ ۲۵ ستمبر۔ آج رات بعد از نماز عشاء جمعیۃ اسلام گنج وارڈ کے اراکین کا ایک عظیم اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں شرکت کرنے والوں میں مولانا محمد حسین امیر جمعیۃ پشاور شہر نصر اللہ جان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر عبدالرحیم صاحب امیر جمعیۃ لاہوری وارڈ الحاج محمد عظیم صاحب۔ فضل الرحمن صاحب الحاج غلام حسین صاحب حافظ عبدالرشید صاحب بشیر احمد صاحب، نذیر احمد صاحب عبدالسلام صاحب، شیخ عبد المالک صاحب حسن شاہ صاحب ملک امان اللہ خان صاحب، الحاج محمد اعظم خان صاحب الحاج احمد خان صاحب محمد خطاب صاحب نور احمد صاحب عبدالحلیم صاحب نور محمد صاحب، علی رحمن صاحب مولوی لطف اللہ جان صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

ذیل کا انتخاب بالاتفاق عمل میں لایا گیا

امیر :۔ الحاج محمد عظیم صاحب۔ نائب امیر:۔ فضل الرحمن صاحب و الحاج غلام حسین صاحب ناظم :۔ بشیر احمد صاحب۔ خازن :۔ عبدالسلام صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت۔ نذیر احمد صاحب آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔ (۱) جمعیۃ علماء اسلام گنج وارڈ پشاور شہر کا یہ اجلاس حکومت اور ممبران قومی اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔ (۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پریس آرڈی ننس کو فوری طور پر منسوخ کر کے جمہوریت پسندی کا ثبوت دے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تیسری تنظیم آئندہ ہفتہ کے روز آسیہ وارڈ میں قائم کی جائیگی۔

ناظم جمعیت علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخان کی سرگرمیاں

ناظم جمعیت علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازی خان صوفی اللہ وسایا صاحب ۲۳/۹/۱۳ کو ڈیرہ غازی خان سے روانہ ہو کر چوٹی زیریں پہنچے وہاں جمعیت کے اراکین سے ملاقاتیں کیں۔ وہاں سے ۲۳-۹-۱۴ کو کوٹ چھٹہ میں نماز جمعہ ادا کی بعد نماز جمعہ جمعیت کے ارکان سے خطاب فرمایا۔ ۲۳-۹-۱۴ کو بعد نماز عصر کوٹ چھٹہ سے روانہ ہو کر جام پور پہنچے۔ وہاں بعد نماز عشاء جمعیت کے ارکان سے خطاب فرمایا۔ اور جام پور سے ۲۳-۹-۱۵ کو مختلف مقامات پر جمعیت علماء اسلام کے اراکین سے ملاقاتیں کیں۔ محمد پور۔ رنجے باغ والا۔ فاضل پور بستی راجن پور۔ حاجی پور شریف ۲۳-۹-۱۷ کو روانہ ہو کر واپس ڈیرہ غازی خان میں پہنچ گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل مقامات پر انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۱۔ کوٹ چھٹہ جمعیت کا اجلاس زیر صدارت مولوی عبدالعزیز صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۱۔ امیر جناب چوہدری نثار احمد صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعزیز صاحب۔ خازن جناب محمد یعقوب صاحب۔ سالار جناب ولی محمد صاحب ۔

۲۔ موضع نور پور رفقانہ کوٹ چھٹہ کا انتخاب امیر جناب احمد خان صاحب۔ نائب امیر جناب دوست محمد خان صاحب۔ ناظم اعلیٰ عبدالرحمن خان صاحب۔ خازن محمد حسین صاحب

۳۔ انتخاب بستی بلوچ والی تحصیل تونسہ۔ امیر جناب حافظ عبدالغفور صاحب۔ ناظم اعلیٰ صوفی اللہ بخش صاحب خازن جناب عطا محمد صاحب سالار محمد اشرف صاحب۔

● ۔ قرار دادیں :۔ ۱۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ اخبارات اور صحافیوں پر جو پابندی عائد کی گئی ہے اسے منسوخ کیا جائے۔

۲۔ عائلی قوانین جو کہ شریعت اسلامیہ کے سراسر خلاف ہیں۔ ان کو منسوخ کیا جائے

● ۔ قرارداد۔ ۳۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے عیسائیت کی تبلیغ کو قانوناً بند کر کے مسلمانان پاکستان کو مرتد ہونے سے بچایا جائے۔

جمعیۃ علماء السلام حیدر آباد کا ضلعی انتخاب

۲۳-۹-۱۲ کو مدرسہ مفتاح العلوم گاس مارکیٹ حیدر آباد جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع ہوا جناب مولانا سلیمان صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

۱۔ امیر۔ جناب مولانا محمد سلیمان صاحب مدرسہ ھذا۔

(۲)۔ نائب امیر۔ جناب مولانا جمیل صاحب دارالعلوم سنیدو العیاد۔ ٹنڈو الہ یار

۳۔ نائب امیر۔ جناب مولانا حبیب اللہ صاحب ووآبہ مدرسہ انوار العلوم ناظم اعلیٰ جناب کرامت اللہ صاحب۔ نائب ناظم جناب مولانا قاری عزیز اللہ صاحب گوٹھ باہو خان خازن ضلع جناب شبیر احمد صاحب۔

حیدر آباد شہر کا انتخاب

۱۔ امیر جناب مولانا پیر عبدالقدوس صاحب مہتمم مدرسہ قوت العلوم غریب آباد۔ ۲۔ نائب امیر جناب مولانا شمس الدین صاحب مدرس مفتاح العلوم ۳۔ نائب امیر جناب حاجی عبدالسلام صاحب ۱۔ ناظم اعلیٰ حکیم نواب الدین ۔ ۲۔ نائب ناظم مولانا محمد متین صاحب و مولانا محی الدین صاحب خازن ولی محمد صاحب۔ سالار محمد اسلم صاحب اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں اخبارات و پریس پر آرڈی ننس کے ذریعہ جو پابندیاں عائد کی گئی اس کو یہ اجتماع آزادی صحافت کے منافی تصور کرتا ہے نیز۔ ۱۹۶۲ء میں ملک اندر آزادانہ اور منصفانہ بالغ حق [illegible]

فکر و نظر

"اسلام کیلئے سندِ واسطہ اسلاف کرام ہیں"

احمد حسین کمال

ایک شخص کراچی سے پشاور جا رہا ہے، راستہ میں کچھ لوگ اس کے ساتھ شامل سفر ہو جاتے ہیں ان نئے مسافروں کی منزل مقصود پشاور نہیں ہے۔ بلکہ پشاور سے کہ راستہ میں آنے والے مقامات ہیں اور کچھ دور تک کے لئے یہ مسافر پشاور جانے والے مسافر کی معیت میں سفر کا راستہ کاٹ رہے ہیں۔ اس سفر کے نشیب و فراز میں ایک دوسرے کے رفیق و معاون بنے ہوتے ہیں۔ راستہ کی رکاوٹوں اور مزاحمات کو ایک ساتھ مل کر رفع کرتے ہیں۔ راستہ روکنے والی اور مزاحمت کرنے والی قوتوں کا متحد ہو کر مقابلہ کرتے ہیں۔ کیا آپ اس صورت حال کی یوں تعبیر کریں گے کہ پشاور جانے والا یہ مسافر ان نئے ہم سفروں کا تابع۔ پیرو۔ غلام اور زرخرید ہے۔ اپنے مقصدِ سفر سے غداری اور اپنی منزل سفر سے روگردانی کرنے والا ہے؟ یقیناً ایسی بے عقلی کی بات آپ ہرگز نہیں کہیں گے اور جو شخص ایسا کہتا ہوگا آپ اس کی نادانی اور کور فہمی پر اسے ملامت کریں گے۔ اس کے برعکس آپ پشاور جانے والے اس مسافر کے تدبر و دانش کی تحسین کریں گے کہ اس نے اپنے سفر کی ہمراہی کے لئے کچھ اجنبی اور غیر لوگوں کو بھی شامل کر لیا ہے۔ راہ سفر میں پیش آنے والی مزاحم قوتوں کے مقابلے کے لئے ایک متحدہ محاذ بنا لیا ہے اور اپنے حسن فراست و حسن اخلاق سے اپنے مقاصد کا دوسروں کو بھی قائل کر لیا ہے۔

اٹھارھویں اور انیسویں صدی عیسوی میں کچھ ایسے حالات اور سیاسی تغیرات پیدا ہو گئے تھے کہ یورپ کی مسیحی قوتیں مسلمان پر غالب آنے لگی تھیں اور ان پر حاوی ہو گئی تھیں۔ رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ وہ کم و بیش پوری اسلامی دنیا اور عالم مشرق پر قابض و متصرف ہو گئیں۔

عیسائیوں کو مسلمانوں سے جو تاریخی عداوت چلی آ رہی تھی وہ سب کو معلوم ہے خود عہد رسالت میں روم کی عیسائی حکومت نے اسلامی سرحدوں پر تاخت و تاراج شروع کی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس سرحد پر جا کر اس فتنہ کی سرکوبی کا سامان فرمایا۔ اپنی امت کو یہود و نصاریٰ کے اخراج کا حکم دیا۔ ان سے موالات کرنے سے روکا اور اسلام و مسلمانوں کے لئے انہیں سب سے بڑا خطرہ قرار دیا اور انہیں میں سے اٹھنے والے ایک فتنۂ عظیم ' الدجال المسیح ' سے مسلمانوں کو خبردار کیا یہی عیسائیت اب تمام عالم اسلام اور پوری دنیا پر غالب آ رہی تھی۔ اور بحیثیت ایک کافرانہ عیسائی قوت کے ہی نہیں۔ بلکہ ملحدانہ و فاسقانہ لادینی قوت کے غالب آ رہی تھی۔ اس کے غلبہ کی صورت میں صرف اتنا ہی نہیں تھا کہ مسلمان عیسائیوں کے محکوم و غلام بن جاتے، بلکہ مسلمانوں کی اسلامی زندگی، اسلامی معاشرت، اسلامی تصور حیات اور اسلام کے تبلیغی و دعوتی مشن کے لئے بھی سخت اندیشے اور خطرات پیدا ہو گئے تھے۔

مسیحی یورپ کا جدید فکر، جدید نظریہ، جدید نظام حیات جدید تہذیب و تمدن۔ جدید تعلیم اور جدید سیاست عیسائیت پر نہیں۔ بلکہ انکارِ خدا، انکار آخرت، انکار دین، انکار اخلاق پر مبنی تھے۔ اور وہ مشرق کی محکوم اقوام بالخصوص مسلمانوں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دینا چاہتے تھے۔

چنانچہ اس فتنہ کے استیصال کلّی کے بغیر ناممکن تھا۔ کہ مسلمان اسلامی فکر، اسلامی دعوت اور اسلامی مشن کو دوسروں تک پہنچانا تو کجا۔ زیادہ عرصہ تک اپنے درمیان ہی قائم رکھ سکتے

انسانی تاریخ میں یہ بات آبِ زر سے لکھی جانے کے قابل ہے کہ اس کلی، ہمہ گیر اور ہمہ پہلو فتنۂ عظیم یعنی استعمار فرنگ کو علمائے دین نے بروقت اور براہ راست چیلنج کیا اور اس حیثیت سے چیلنج کیا کہ رفتہ رفتہ اس چیلنج میں مشرق کی دوسری اقوام بھی شامل ہو گئیں۔

دوسرے مسلمان ملکوں کی تاریخ سے فی الوقت قطع نظر کرتے ہوئے صرف پاک و ہند کے برطانوی دور کی تاریخ پر نظر ڈالیئے کہ کس جرأت، حوصلے اور دانائی کے ساتھ شروع مرحلہ پر ہی اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن انگریزی غلبہ و اقتدار کو علماء دین نے آگے بڑھ کر للکارا۔ اور چکی کا دوسرا پاٹ، یعنی ہمسایہ غیر مسلم اقوام جن کے اوپر رکھ کر، انگریز مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے پیس دینا چاہتا تھا، اسے اپنی فراست ایمانی کی بدولت انگریز سے جدا کر کے اپنے جہاد آزادی کے سفر میں پیچھے لگا لیا۔

کوئی شخص بھی جسے تاریخ سے ذرہ برابر مس رہا ہوگا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ کہ جب تک عالم اسلام اور سرزمین مشرق سے انگریزوں کا اثر و رسوخ و غلبہ و اقتدار ختم نہیں ہو جاتا ناممکن تھا کہ مسلمانوں کی سطوت و حشمت دوبارہ بحال ہو سکتی۔ اسلام کی عظمت و دین کی اقامت کا کام انجام دیا جا سکتا اور قرآن کا پیغام ہدایت و نجات دوسری قوموں تک پہنچایا جا سکتا۔

علماء نے مسلمانوں کے اندر بھی اور دوسری محکوم غیر مسلم اقوام کے اندر بھی، انگریزی استعمار و اقتدار سے آزادی حاصل کرنے کا وہ زبردست ولولہ، جوش اور اسپرٹ پیدا کی کہ سو سال کے اندر اندر استبداد کا یہ عظیم ترین اور فلک نما قلعہ زمین بوس ہو گیا اور ابھی ایک نسل پر غلامی کی مدت ختم نہیں ہونے پائی تھی کہ دوسری نسل آزادی کی فضا میں پرواز کرنے لگی۔

حصول آزادی کی یہ مہم جسے علماء نے ۱۸۵۷ء سے بھی بہت پہلے شروع کر رکھا تھا اور جو ۱۸۵۷ء کے بعد بھی جاری رہی جس میں ایک مرحلہ پر برادران وطن بھی شامل ہو گئے۔ جو اگست ۴۷ء کو آزادی وطن اور قیام پاکستان پر منتج ہوئی اور جس کے بعد یہ بات ناممکن ہو گئی ہے کہ مسلمان ملکوں میں اسلامی نظام قائم کیا جا سکے۔ اسلام کی صحیح تعلیمات کا نفاذ عمل میں لایا جا سکے۔ اسلام کو تمام دنیا میں دعوت ہدایت کی حیثیت سے پیش کیا جا سکے، اور تمام مسلمان ملکوں کے درمیان وحدت ملی کی اساس قائم کی جا سکے کیا غیر اسلامی اور اقامت دین کے خلاف جد و جہد تھی؟ ان مسلمان علماء کو جو سالہا سال جور فرنگ کا نشانہ بنے رہے۔ جنھوں نے جانیں دے کر، اال و آبرو لٹا کر، جیلوں کی سختیاں کاٹ کر، پوری ملت اسلامیہ کو آزادی دلائی۔ جنھوں نے اپنی ہستیاں مٹا مٹا کر، اسلام کی بقا اور مسلمانوں کی آزادی کا سامان فراہم کیا، کیا وہ گاندھی، نہرو اور کانگریس کا غلام، پیرو اور زرخرید تھے، کیا مسلمانوں کی سو سال سے زیادہ کی یہ شاندار سیاسی جد و جہد حرف غلط کی طرح محو کر کے رکھ دی جائے اور انگریزوں سے گلو خلاصی و حصول آزادی کا سارا کریڈٹ اور سارا شرف ہندوؤں کی جھولی میں ڈال دیا جائے؟ کیوں؟ کیا صرف اس لئے کہ نئے مدعیان احیاء دین و ملت کا کوئی قابل ذکر حصہ ان کارناموں میں نہیں ہے اور حصول آزادی کے بعد انہیں یہ زریں موقعہ مل گیا ہے کہ دین و مذہب کے نام پر اپنی امارت و سیادت کا کاروبار وسیع کر لیں۔ اس واسطے دوسروں کو مٹا کر ان کے لئے جگہ بنائی جائے

تاریخ کو مسخ کرنے تحریف کرنے اور مسلمانوں کی نئی نسل کو مغالطہ دینے کی یہ دیدہ دلیرانہ کوشش یقیناً اپنی مثال آپ ہے انداز کیجئے کہ اس قوم کا احساس محرومی و مایوسی کتنا شدید حوصلہ شکن ہوگا۔ جسے باور کرایا جا رہا ہو کہ تمہارے یہ قریبی اسلاف جن کے علم و فضل صلاح و تقویٰ اور عزم و ہمت کا اتنا بلند شہرہ ہے اور جو زندگی بھر قرآن و حدیث پڑھتے پڑھاتے رہے یا انگریزی حکومت سے نبرد آزما رہے یا پھانسی کے تختوں اور جیلوں کی کوٹھڑیوں کو آباد کرتے رہے۔ یہ سب اسلام کی روح سے ناواقف اور اقامت دین کی جد و جہد سے بے پرواہ تھے۔ ایسے بدھو، نادان، بد دیانت بے ضمیر اور دین فروش اسلاف کے جانشین اخلاف کب اپنے ماضی پر فخر کر سکیں گے کب اسے اپنے لئے قابل عمل نمونہ و نظیر سمجھ سکیں گے۔ کب اپنے حالیہ رہنماؤں کے بارے میں مطمئن ہو سکیں گے۔ آیا وہ ان کی ملی و دینی رہنمائی کر رہے ہیں یا انہیں دھوکہ دے رہے ہیں یا کسی دشمن دین طاقت کا آلۂ کار بنے ہوئے ہیں، کب وہ اپنے مستقبل کے بارے میں پُر اعتماد اور پُر امید ہو سکیں گے۔ اس کے برعکس شرمساری و مایوسی کے عالم میں پرورده ان کا ذہن ہرگز عزم و ولولہ کا حامل نہیں بن سکے گا۔ ان کے قلوب اخلاص و ایمان کی روح سے عاری رہیں گے۔ وہ اپنے دین، اپنی ملت اور اپنی قوم کے حق میں ہمیشہ منافق ثابت ہوں گے ہمیشہ غیروں کا آلۂ کار اور ان کی عیاریوں و مکاریوں کا شکار بنے رہیں گے، تغیر حالات کے ہر موڑ پر وہ ایک نیا اسلام گھڑ لیں گے اور دوسروں کے خفیہ عزائم بڑھے کار لانے کے لئے بالواسطہ ان کے معاون بنتے رہیں گے، کوئی قوم اور کوئی ملت اپنے ماضی سے کٹ کر ہرگز اپنا مستقبل تعمیر نہیں کر سکتی اور گذشتہ دور کی معاصرانہ تلخیوں کو باقی رکھ کر آئندہ کی کامرانی حاصل نہیں کر سکتی۔ خود فریبیوں کا یہ چکر کچھ مدت تک تو شاید چلتا رہے لیکن وقت اور حالات کا تند و تیز انقلابی دھارا ریت کی اس دیوار کو ایک ہی بہاؤ میں نابود کر کے رکھ دے گا۔

اس لئے وہ لوگ جو آج دین و ملت کے نام پر اپنی مذہبی اور قومی تاریخ کی یہ گمراہ کن تعبیر کر رہے ہیں، اپنے اسلاف کو جاہل غافل، احمق، بے ضمیر اور دین فروش قرار دے رہے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

مراسلات :-

مودودی جماعت کی بوکھلاہٹ اور اخلاقی گراوٹ

چٹاگانگ ۱۱ر ستمبر ۱۹۶۳ء - ترجمان اسلام کے باطل شکن مضامین نے یہاں کی مودودی جماعت کو بیخ و بن سے ہلا کر رکھ دیا ہے - چنانچہ اب یہ جماعت مقبولیت سے ہمارے دلائل کا جواب دینے کے بجائے اخلاقی سطح سے گر کر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئی ہے اور ہمارے مبلغین کو مار دھاڑ کی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں - حالانکہ اس کے مقابلے میں ہمارے مبلغین نہایت نرمی اور متانت سے بات چیت کرتے ہیں -

سچ ہے کہ انسان جب اپنے آپ کو دلائل کے میدان میں شکست خوردہ پاتا ہے - تو ایسی حرکتیں کرنے لگتا ہے جن میں انسانیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا - جمعیۃ علمائے اسلام آج تک ہر گمراہ اور تجدد پسند فرقہ سے دلائل سے لڑتی چلی آ رہی ہے اور مودودی صاحب کی جماعت کے ساتھ بھی ان کا اختلاف کسی ہٹ دھرمی یا ضد کی بناء پر نہیں بلکہ وہ اپنی لپشت پر دلائل کی ایک بے پناہ طاقت رکھتی ہے - لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو مودودی جماعت اسلام کا نام لیتی ہے اور دوسری طرف اس قسم کی غیر اسلامی دھمکیوں سے اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہے - ہم سمجھتے تھے کہ شاید مودودی صاحب ہی نے صحابہ رضی اللہ عنہم - ائمہ اور علماء کی پگڑیاں اچھالی ہیں - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ گرو کا اثر چیلوں میں بھی آ گیا ہے - کہنے والے نے ٹھیک ہی کہا ہے ۔

اذا کان رب البیت بالطبل ضاربا
فلم تلم الاولاد لو کان بالرقص

(حکیم محمود احمد ظفر صاحب - چٹاگانگ مشرقی پاکستان)

مودودیت سے توبہ !

حضرت مولانا تاج محمد صاحب جتوئی گوٹ باغ خان جتوئی ضلع سانگھڑ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ماسٹر نور محمد صاحب جتوئی اسسٹنٹ ماسٹر شاہ ولی اللہ پبلک اسکول میر پور خاص جن کا اٹھنا بیٹھنا مودودیوں کے ساتھ تھا - انہوں نے جب گوٹ باغ خان جتوئی تعلقہ سانگھڑ میں جناب حضرت مولانا الحاج بشیر محمد صاحب جتوئی کی تقاریر سنیں تو بالکل مطمئن ہو کر مودودیت اور مودودیوں سے علیحدگی اختیار کر لی -

جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے اور ترجمان اسلام منگایا اور یہ بھی کہا کہ مودودیت کا کوئی دین نہیں صرف باطل ہے اللہ تعالٰے باقی فریب خوردہ مودودیوں کو بھی ہدایت نصیب کرے آمین -

چاچڑاں میں تبلیغی اجتماع

پانچ اکتوبر - ۱۶ جمادی الاولی ہفتہ کو منعقد ہو رہا ہے جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور حضرت مولانا شریف اللہ صاحب بستی مولویاں - مولانا اللہ بخش صاحب خانیوال - مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری - مولانا غلام مصطفٰے صاحب بہاولپوری - حضرت مولانا غلام سرور شاہ علی پوری شرکت فرمائیں گے -

بقیہ فکر و نظر

اپنی امارت و سیادت کی سربلندی کے لئے حال و ماضی کے اکابر علماء و قائدین کے کارناموں میں کیڑے نکال رہے ہیں انہیں تنقید و تنقیص و تغلیط کا ہدف بنا رہے ہیں ان کی خدمات دین کو خدمات کفر کے معنی دے رہے ہیں ان کے ایثار و قربانی، جانفروشی و جاں سپاری کے کاموں کو ہیچ و بے وقعت ٹھہرانے کے لئے انہیں دوسروں کا زر خرید و پیرو ثابت کر رہے ہیں - اپنے افکار و نظریات کے فروغ کی خاطر اور اپنے عزائم و مقاصد پورا کرنے کے لئے پوری ملت اسلامیہ کو یہ باور کرا رہے ہیں کہ آزادی ملت و وطن کی جدوجہد کو دینی اور مذہبی جدوجہد نہیں تھی

بلکہ محض ایک خلاف اسلام قوم پرستانہ تحریک تھی جس میں شمولیت کفر و شرک کا درجہ رکھتی تھی - جس میں شامل ہونے والے دوسروں کے پیرو اور تابع تھے یہ اقامت دین سے تعلق رکھنے والا کام تھا - جو اپنی تعبیر و تشریح کو دین کی اصل و مطلوب تعبیر و تشریح بنا کر نوجوانان ملت کو اسلاف سے منقطع اور بدظن بنا رہے ہیں، وہ لوگ ملت اسلامیہ کے مستقبل کو تاریک تر بنانے میں خطرناک پارٹ ادا کر رہے ہیں اور اسلام کے نام پر خواب آور گولیاں کھلا کر اس امت کو ہمیشہ کی نیند سلا دینا چاہتے ہیں -

حق بات صرف یہ ہے کہ اسلام اللہ کا آخری دین ہے محمد الرسول اللہ، اللہ کے آخری نبی تھے دین اپنی ہر حیثیت سے رسول اللہ کے زمانہ ہی میں کامل

مکمل ہو چکا تھا - اس کی تعبیر و تفہیم کا سلسلہ تواتراً چودہ سال سے قائم و جاری چلا آ رہا ہے اسلاف نے جہاد حریت قائم کیا اور جاری رکھا - اس کی تعبیر و تشریح کے حامل و داعی تھے - انہیں کے توسط سے کتاب و سنت کے معانی و مفہوم اور دین کا منشائے حقیقی موجودہ اور آئندہ نسل کی طرف منتقل ہونا صحیح ہو سکتا ہے - ان سے ہٹ کر اور کٹ کر جو بات بھی کہی جائے گی خواہ کتنی ہی بلند بانگ حیثیت سے کہی جائے - اصلاً غلط ہوگی اور اس پر ہرگز اعتماد نہیں کیا جا سکتا - یہی وہ معیار ہے جو چودہ سو سال سے یکساں اور متفقہ طور پر چلا آ رہا ہے - حق و باطل کے درمیان اس معیار سے خط امتیاز کھینچا جا سکتا ہے - اسی کے ذریعے سچے اسلام اور جھوٹے اسلام کو پہچانا جا سکتا ہے -

خوش نصیب و کامیاب ہیں وہ لوگ جو اس معیار پر یقین و اعتماد رکھتے ہیں اور ہر مدعی کی بات کو اسی کسوٹی پر پرکھ کر قبول یا رد کرتے ہیں ورنہ

" لے بسا ابلیس آدم رو کہ ہست " (کمال)

اطلاعات :-

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا سالانہ اجلاس -

مدرسہ حنفیہ جہلم و جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا مشترکہ سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، اکتوبر ۶۳ء کو شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے جس میں ان شاء اللہ مندرجہ ذیل علمأ کرام شرکت فرمائیں گے - حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد خواستی صاحب مدظلہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور - حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایم - پی اے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری - حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز صاحب صفدر حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب راولپنڈی - حضرت مولانا عبد الحنان صاحب راولپنڈی حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب راولپنڈی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب لاہور - اس کے علاوہ دیگر مقامی و بیرونی علمأ کرام بھی تشریف لا رہے ہیں - شاعر حریت سید امین گیلانی اور دیگر شعراء بھی شرکت فرمائینگے -

احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں - المعلن حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام گنبد والی جہلم -

جلسہ ضلع سرگودھا میں ختم نبوت تبلیغی کانفرنس

مورخہ یکم و دو اکتوبر ۶۳ء ۱۲، ۱۳ جمادی الاولی ۱۳۸۳ھ بروز منگل وار بدھ وار مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مندرجہ بالا تاریخوں میں چھٹی سالانہ تبلیغی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں توحید و سنت ختم نبوت فضائل صحابہ و اہل بیت کے علاوہ اصلاح معاشرہ پر تقاریر ہونگی - مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلٰے مجلس تحفظ ختم نبوت مناظر اسلام مولانا لعل حسین صاحب اختر صدر المبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا قاری عبد الرحمان صاحب ہموکوی - مولانا فضل احمد صاحب خطیب مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری - مولانا قاضی محمد رضا صاحب ملّی - مولانا عبد الرحمان صاحب میانوی - مولانا غلام مصطفٰے صاحب ملتان -

رفیق غلام ربانی چوک تلہ گنگ ضلع کیمبل پور -"

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام

زیر صدارت جناب مولانا عبید اللہ انور جانشین حضرت لاہوریؒ مورخہ ۵ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام فیض باغ نولکھا پارک بالمقابل چکی حاجی ظفر احمد بٹ لاہور منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی - مولانا عبد اللطیف صاحب جہلم - مولانا سرفراز خان صفدر صاحب مولانا عبد الحی عابد صاحب مرزا جانباز عبد الحکیم حافظ عبد البصیر حافظ محمد ہارون شرکت فرمائیں گے

احمد سعید سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام حلقہ فیض باغ لاہور

منی آرڈر واپس نہ کیجئے اس سے دفتر کو نقصان پہنچتا ہے -

ریاحی بواسیر کا سائیٹفک علاج

میڈیکل سائنس نے ریاحی امراض کیلئے فلیٹس ٹیوب FLATUSTUBE ایجاد کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے - یہ آلہ چند منٹ میں پیٹ سے گیس کو خارج کر کے فوراً ہی مریض کو قبض تخمہ یعنی پیٹ کے اپھارے سے نجات دیتا ہے - یہ طریقہ علاج بے شمار درد زدہ افراد پر کامیاب ثابت ہوا ہے کیونکہ یورپ کے ڈاکٹروں نے بھی اس کو بالکل عام کر دیا ہے - ریاحی بواسیر میں ہوتا یہ ہے کہ ہر وقت آنتوں میں گیس بھرا رہتا ہے - یہ گیس آنتوں کے فعل کو خراب کر کے ان پر ورم لے آتا ہے - چونکہ یہ ورم اسی سے مستقیم اور عضلات مقعد پر زیادہ ہوتا ہے اسلئے ریح کے خارج ہونے میں رکاوٹ بن جاتا ہے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ریاح کے خارج نہ ہونے سے ورم اور اس ورم سے ریاح کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہتا ہے اگر کچھ دن تک اس آلہ کے ذریعہ گیس کو خارج کیا جائے تو پھر یہ ورم خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے اور آنتوں کا فعل نظام ہضم و اخراج ریاح ٹھیک ہو جاتے ہیں - بادی بواسیر کے لئے یہ طریقہ علاج سو فیصدی اعتماد اور بھروسے کا علاج ثابت ہو چکا ہے - یہ ایک ٹیوب بہت سے مریضوں کے کام آ سکتا ہے اور ہر دو ٹیوب نہیں ہوتا - ترکیب استعمال ہر پیکنگ کے ساتھ ہوتی ہے - قیمت پلاسٹک ٹیوب دس روپے علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ :-

فلمان ٹریڈرز بلاک ۳ منٹگمری

ۓ ضلع راولپنڈی کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی
تاع زیر صدارت شیخ موسیٰ صاحب
مله درکشاپی منعقد ہوا جس میں
ہے داران کا انتخاب عمل میں

د صاحب ٹیکسلا - امیر -
یم صاحب راولپنڈی نائب امیر اول
محمد صاحب جالندھری - مری
مولانا عبد الستار صاحب راولپنڈی
عبد المتین صاحب گوجر خان ناظم
محمد صاحب راولپنڈی خازن -

بائی نمایندگان

عبد الحنان صاحب راولپنڈی امیر
اسلام راولپنڈی شہر (۲) مولانا
احب ٹیکسلا امیر جمعیۃ علماء اسلام
نڈی (۳) مولانا عبد الستار صاحب
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع راولپنڈی

لمائے اسلام راولپنڈی کی تنظیم نو

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا ایک
زیر صدارت مولانا قاری محمد امین
یب جامع مسجد ورکشاپی بمقام جامع
الامین منعقد ہوا جس میں مندرجہ
داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا -
حضرت مولانا عبد الحنان صاحب امیر
ے صاحب گنج منڈی - نائب امیر اول
ستار صاحب - نائب امیر ثانی -
صادق امرت مری - ناظم اعلیٰ
ل حق صاحب گنج منڈی - ناظم
شفیق صاحب کالج چوک - ناظم
الدین صاحب سلطان پورہ ناظم مالیات
یا صاحب ز سکسیدپوری روڈ سالار شہر
مولانا عبد الحنان صاحب امیر جمعیۃ نے
ذیل اصحاب کو مجلس شوریٰ کا رکن نامزد

مولانا قاری محمد امین صاحب خطیب
ورکشاپی محلہ - (۲) حضرت مولانا
ف صاحب واعظ -
نا عبد الحکیم صاحب خطیب جامع مسجد
(۴) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب
جامع مسجد کیلانوالی (۵) مولانا محمد رمضان
خطیب جامع مسجد گلشن آباد (۶) مولانا
ن الدین صاحب صدر بازار -
حکیم لطف الرحمٰن صاحب نیا بازار ×

نقد و نظر

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں - (ادارہ)

جماعت اسلامی پاکستان سے پہلے اور پاکستان بننے کے بعد

مصنف : سید منیر ظفر

صفحات : ۴۸

قیمت : ۵۰ پیسے

ناشر: مکتبہ اشاعت اسلام گنج مغل پورہ لاہور

مولانا مودودی صاحب نے جہاں مذہبی معاملات اور عقاید و نظریات میں اپنی اجتہادی رائے زنی کرتے ہوئے بڑی طرح پھنسے ہیں اسی طرح سیاسی میدان میں بارہا انہیں قلا بازیاں کھانا پڑیں اور آج تک کھاتے جا رہے ہیں - کبھی جگتو فرنٹ کے دامن سے داغ سے منسلک ہو کر منزل کا راستہ تلاش کرتے ہیں اور کبھی کونسل لیگ اور نظام اسلام پارٹی سے رشتہ جوڑ کر قصر صدر تک پہنچنے کے لئے جد و جہد فرماتے ہیں - پاکستان میں جمہوریت کے لئے بے چین رہتے ہیں - تو دوسری طرف صدر ناصر کی مخالفت کر کے "شاہ سعود" کی شاہیت کے قصیدے اور غلاف کعبہ کی آڑ لے کر اپنی دکانداری چمکانے کی سعی فرماتے ہیں زیر تبصرہ ٹریکٹ میں مودودی جماعت کی تمام تاریخ پر فاضل مصنف نے خوب تنقید کی ہے - ٹریکٹ مطالعہ کے قابل ہے -

کاغذ عمدہ اور قیمت واجبی -

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے بھی مل سکتا ہے

---

۴ (۸) حکیم احمد حسن صاحب امرتسری لیاقت روڈ (۹) مولانا غلام حیدر صاحب پامر لائن (۱۰) حکیم عبد الغنی صاحب قومی کتب خانہ (۱۱) صوفی فضل کریم صاحب رحمانیہ دوا خانہ (۱۲) صوفی غلام نقشبند صاحب محلہ عید گاہ (۱۳) الشیخ عبد الحق صاحب جالندھری گندم منڈی (۱۴) عبد الغنی صاحب صدر بازار (۱۵) بابو فیروز دین صاحب نیا محلہ (۱۶) مستری حیات محمد صاحب نیا بازار (۱۷) قمر الدین صاحب ملواراں بازار (۱۸) حاجی محمد حسین صاحب نیا محلہ -

ایکسپیر لائن وحسن اولیا کراچی کا انتخاب

مولانا سید محمد صاحب کی صدارت میں ایکسپیر لائن حسن اولیا ویلج کراچی ۱۶ میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ کا انتخاب ہوا - جو درج ذیل ہے

صدر جناب مولانا محمد صدیق صاحب - ۴

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ٹھٹھہ کا دورہ

حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ دار الفیوض ہاشمیہ امیر جمعیت علماء اسلام ضلع ٹھٹھہ - جناب مولانا عبد الغفور صاحب ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ٹھٹھہ نے ضلع کا دورہ کر کے مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی شاخیں قائم فرمائیں -

● **جمعیۃ علماء اسلام شہر بنوں**

امیر - جناب مولانا قاضی محمد یوسف صاحب ناظم - جناب مولانا محمد حسن صاحب - خزانچی جناب حکیم فتح محمد صاحب - سالار جناب محمد اسمٰعیل صاحب

● **جمعیۃ علماء اسلام سونڈا**

امیر - جناب مولانا عبد الکریم صاحب -
ناظم - جناب میاں عبد العزیز صاحب -
خزانچی - جناب حاجی محمد یعقوب صاحب
سالار - جناب عبد القادر صاحب قاضی

● **جمعیۃ علماء اسلام راہو بھٹہ**

امیر - جناب مولانا محمد صاحب - ناظم حاجی عبد الغفور صاحب - خزانچی - حاجی محمد ابراہیم صاحب - سالار ارباب قادر بخش صاحب -

● **جمعیۃ علماء اسلام جاڑیجہ تحصیل گھوڑو**

امیر جناب مولانا عبد العزیز صاحب - ناظم جناب حاجی محمد طیب صاحب - خزانچی جناب حافظ حاجی نور محمد صاحب - سالار جناب محمد محسن صاحب

● **جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ مولوی محمد عثمان سمیجہ**

امیر - جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب سودڑو
ناظم - جناب مولوی محمد عثمان صاحب -
خزانچی - جناب سید نور محمد شاہ صاحب

● **جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ مرحوم حاجی ابراہیم سومرا**

امیر جناب میاں محمد یوسف صاحب -
ناظم - جناب محمد ہاشم صاحب سومرو
خزانچی - جناب سید نور محمد شاہ صاحب

● **جمعیۃ علماء اسلام شہر جوہر جمالی**

امیر - جناب مولانا مولوی محمد عثمان صاحب سمیجن
نائب امیر - مولانا عبد الرحمٰن صاحب جتوئی
ناظم - جناب حکیم حافظ محمد یعقوب صاحب تھاوری
خزانچی - جناب سید حسین شاہ صاحب -

● **جمعیۃ علماء اسلام بھٹورہ شہر**

امیر جناب حکیم غلام قادر صاحب -
ناظم - جناب مولانا عبد الصمد صاحب -
خزانچی - میاں عبد المجید صاحب -

م نائب صدر مولانا سید محمد صاحب (۲) مولانا عبد الغنی صاحب - ناظم اعلیٰ جناب محمد موسیٰ بھائی صاحب - نائب ناظم مولانا محمد یوسف صاحب (۲) حاجی عبد الکریم صاحب - خازن محمد موسیٰ صاحب - سالار حاجی محمد صاحب

مولانا صابر حسین صدیقی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام کا سہ روزہ دورہ

گوجرانوالہ - مولانا صابر حسین صاحب صدیقی نے جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابات کے سلسلہ میں تلونڈی موسیٰ خان - باورے - شیخ رجادہ سکھن آباد کا دورہ کیا اور مختلف مقامات پر اجتماعات سے خطاب کیا - اس سلسلہ میں آپ نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی وہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان سے تعاون کریں کیونکہ علماء اسلام نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ غیر اسلامی جاہلانہ رسومات اور فرنگی تصورات کو کم از کم پاکستان سے الوداع کہا جائے اور صحیح اسلامی فطری نظام حیات کو قائم کیا جائے اس غرض کے لئے مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں لائے گئے -

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام سکھن آباد -

امیر - مولانا حبیب اللہ صاحب خطیب -
نائب امیر - مستری محمد شریف صاحب -
ناظم اعلیٰ - حکیم محمد اسحٰق صاحب - نائب ناظم - چوہدری اللہ بخش صاحب -
خازن - جناب چوہدری رحمت علی صاحب
سالار - مولوی عبد الحمید صاحب -

جمعیۃ علماء اسلام شیخ رجادہ کا انتخاب

امیر - مولانا نور محمد صاحب - نائب مولانا شیر محمد صاحب - ناظم اعلیٰ نمبردار چوہدری محمد شریف صاحب - نائب چوہدری محمد قاسم صاحب - خازن مستری غلام رسول صاحب سالار - جناب محمد نواز صاحب -

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام باورے

امیر - مولانا محمد صدیق صاحب کھیلیوری
نائب امیر - مولانا عبد الحمید صاحب خطیب جامع باورے - ناظم اعلیٰ نمبردار محمد یامین صاحب
نائب ناظم - مولانا محمد بشیر صاحب -
خازن - سیٹھ دین محمد صاحب دکاندار
سالار - چوہدری عاشق علی صاحب

ڈاکٹر میاں لطف گل صاحب کے والد کا انتقال

ہمیں یہ معلوم کر کے دلی رنج اور افسوس ہوا ہے کہ ہمارے دوست ڈاکٹر میاں لطف گل صاحب نوشہرہ کے والد محترم میاں احقاب گل صاحب جو ایک برگزیدہ اور معمر بزرگ تھے بتقضائے الٰہی رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت صالح اور دیندار بزرگ تھے - قوم اور علاقہ میں نہایت عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے - انکی وفات ہر خاص و عام اور خصوصاً علاقہ کے دیندار طبقہ کو دلی صدمہ ہوا ہے - دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور محترم ڈاکٹر صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے - ادارہ ترجمان اسلام

Regd. L. No. 7152

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol. 6 || 4 October 1963 15 Jamadiul Awal 1383 || No. 38

اہم عالمی خبریں

• راولپنڈی کا مشہور سیسی گیٹ جو ایک برطانوی جرنیل کی یاد میں تعمیر کیا گیا تھا اکتوبر میں منہدم کر دیا جائیگا

○ جمہوریہ چین کی جمہوری تقریبات میں پاکستانی وفد شمولیت کے لئے پیکنگ روانہ ہو گیا ہے جس کے قائد مرزا بھاشانی ہونگے۔

○ مغربی جرمنی کا ایک چار رکنی پارلیمانی وفد کراچی پہنچا ہے یہ وفد پاکستان کے تاجروں اور صنعت کاروں سے تبادلۂ خیالات کریگا

○ ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ اسمبلی کا اگلا اجلاس نومبر کی کسی تاریخ کو بلایا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خاں نے کہا ہے کہ بھارت نے آزاد کشمیر کی سرحد پر بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر کے سرد جنگ کے آغاز کر دیا ہے۔

○ لاہور سے چالیس میل دور گوجرانوالہ کی ایک لاری کو بس میں مسافروں کے طور پر بیٹھے ہوئے چار ڈاکوؤں نے پستول دکھا کر تقریباً چالیس ہزار روپے . کی نقدی اور زیورات لوٹ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خاں نے ایک ملاقات کے دوران کہا کہ پریس آرڈیننس کو قابل عمل بنانے میں جو مشکلات حائل ہیں انہیں دور کیا جائے گا۔

○ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے لئے اسمبلی البانیہ کی تجویز کو غور کرے گی۔

○ سینٹو کے سیکرٹری جنرل مسٹر خلعت باری نے ایک بیان میں کہا کہ سینٹو کو تنظیم پاک و چین تعلقات پر کوئی اعتراض نہیں ہے

برطانیہ میں اگلے عام انتخابات ۱۹۶۴ میں ہوں گے۔

○ یونان کے شاہ پال نے پارلیمنٹ توڑ کر ۳ نومبر کو نئے انتخابات کا حکم دے دیا ہے

ایک سرکاری اعلان کے مطابق نیاسالینڈ (وسطی افریقہ) اگلے سال ۶ جولائی کو آزاد ہو جائے گا۔ مگر وہ پاکستان کی طرح بدستور دولت مشترکہ کا رکن رہے گا۔

○ ہندوستان میں معاشی بدحالی کے پیش نظر وہاں روپے کی قیمت کم کرنے پر غور ہو رہا ہے۔

○ شیخ خورشید وزیر قانون نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آسام اور تری پورہ کے مسلمان مہاجر انتہائی پریشانی اور بے سروسامانی کی حالت میں مشرقی پاکستان پہنچے ہیں۔ مگر وہ تکلیف کے باوجود مفت راشن لینے کی بجائے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے خواہشمند ہیں

○ امریکی سفیر مسٹر میکنا گھی نے صدر ایوب سے راولپنڈی میں ملاقات کی اور پھر امریکہ روانہ ہو گئے۔ وہ وزیر خارجہ پاکستان کی اس گفتگو میں شریک ہونگے۔ جو اعلیٰ امریکی حکام کے ساتھ واشنگٹن میں ہو رہی ہے۔

○ لاہور کی ایک عورت بلقیس نے اپنے دو نوجوان بیٹوں کی امداد سے اپنے خاوند کو قتل کروا دیا۔ جنہیں دوسرے روز گرفتار کر لیا گیا۔

○ انڈونیشیا نے اعلان کیا ہے کہ اس کے ستر لاکھ رضاکار شمالی بورنیو جانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

○ کالا گوجراں (جہلم) کے قریب کالا نامی پہاڑ ایک زبردست دھماکے سے پھٹ گیا۔ علاقہ کی زمین زلزلے کی زد میں آگئی اور پہاڑ پر آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔

الجزائر میں بغاوت

الجزائر کی تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ وہاں کے علاقہ "تیزی اوزنکا" میں بغاوت ہو گئی ہے جس میں بائیں بازو کے سرکردہ لیڈر اور جمہوریت کے حامی شریک ہو رہے ہیں۔ بعد کی اطلاع ہے کہ بغاوت پر احمد بن بالا کی فوجوں نے قابو پا لیا ہے

○ عراق کے صدر جنرل عبدالسلام عارف سال کے آخر میں پاکستان کے دورہ پر تشریف لائیں گے۔

○ تاریخ عالم کے سب سے بڑے ڈاکے کی سماعت ملتوی ہو گئی ہے یہ واردات ۸ اگست چینڈ نگٹی کے قریب ہوئی اور اس میں ۲۷ لاکھ پونڈ چوری ہوئے۔

○ ہندوستان نے نیپال جانے والے غیر ملکیوں پر تین مخصوص راستوں سے گزرنے کی پابندی عاید کی ہے جس سے دونوں ملکوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔

○ افریقہ، یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کا بیڑہ متحدہ عرب جمہوریہ نے اٹھایا ہے۔ اس وقت جامع ازہر کے سینکڑوں علماء غیر ممالک میں اسلامیات کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ وزارت اوقاف نے مزید اسلامی مراکز ... کھولنے کا اعلان کیا ہے۔

○ شیخ عبداللہ کے فرزند مسٹر طارق عبداللہ نے پنڈت نہرو سے تار کے ذریعہ درخواست کی ہے کہ وہ ان کے والد کو رہا کرے اور جھوٹے مقدمات واپس لے۔

○ ہندوستان پارلیمنٹ کے اہم ممبروں نے ایک مشترکہ اپیل میں حکومت سے شیخ عبداللہ کو غیر مشروط رہا کرنے کی اپیل کی ہے۔ رہائی کی اپیل کرنے والوں میں سے پروفیسر رنگا ڈاکٹر لوہیا اور آنجہانی سردار پٹیل کے بیٹے دیا بھائی پٹیل کے نام قابل ذکر ہیں۔

○ لاٹھی ٹیلہ میں بھارتی فوجوں کے دوبارہ اجتماع اور نقل و حرکت کے خلاف پاکستان نے بھارت سے احتجاج کیا ہے۔

شام اور عراق نے اعلان کیا ہے کہ وہ مل کر ایک متحدہ عرب جمہوریہ بنائیں گے اور اگر مصر اس میں شامل ہونا چاہے تو وہ بھی اس میں شامل ہو سکتا ہے۔

○ روس نے پاکستان کو بھاری ٹریکٹر دینے اور چار دروازوں والی ماسکو کار انیس سو روپے میں کراچی پہنچا کر دینے کی پیشکش کی ہے۔

○ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے لارڈ ڈیننگ کی تحقیقات کو برطانوی طبقہ امرا کے اخلاقی انحطاط کا ثبوت قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ رپورٹ وزیر اعظم سے شروع ہو کر طوائفوں پر ختم ہوتی ہے۔

بہاولپور میں لاٹھی چارج چھ ...

بہاولپور۔ ۲۶ ستمبر۔ آج یہاں ... گیٹ کے اندر طلبا اور شہریوں کے ... پولیس کے لاٹھی چارج سے صادق ... کے چار طلبہ اور دو شہری زخمی ہو گئے ... کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے جہاں ... حالت خطرے سے باہر ہے یہ جلوس ... قادیانی کنونشن کے خلاف نکالا گیا ... ۲۷ ستمبر سے قصبہ حمائتیاں میں شروع ... اس کنونشن کو منسوخ کرانے کے لئے ... علماء اور سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے بات چیت ... ناکام رہی۔ چنانچہ کل رات ساڑھے ... یہاں مکمل ہڑتال کرنے اور احتجاجی جلوس ... کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

آج بہاولپور میں مکمل ہڑتال ... نو بجے صبح صادق ایجرٹن کالج کے طلبہ ... ہڑتال کر دی اور جلوس کی شکل میں شہر ... جلوس میں شہری بھی شامل ہو گئے۔ جلوس ... بیکانیری گیٹ میں پہنچا تو یہاں دو مجسٹریٹ ... پولیس امن قائم رکھنے کے لئے موجود ... جلوس مجسٹریٹوں سے قادیانیوں کی کنونشن ... کرانے کے بارے میں بات چیت کر رہے ... کہ ایک سب انسپکٹر پولیس نے ایک ... نکل کر جلوس پر لاٹھی چارج شروع کر دیا ... کے باقی ارکان بھی لاٹھیاں برسانے لگے ... چھ افراد زخمی ہو گئے۔ بعد میں جلوس ... کمشنر کے پاس گیا۔ انہوں نے قائدین جلوس ... شکایت سننے کے بعد اعلان کیا کہ قادیانی ... کنونشن یا جلسہ عام کرنے کی اجازت نہیں ... جائیگی۔ البتہ وہ کسی نجی مقام پر اجلاس کر ... ہیں۔ قائمقام کمشنر کی زیر صدارت ... کا اجلاس ہوا جس میں صورت حال کا جائزہ ... گیا۔ دریں اثنا کمشنر کی یقین دہانی کے ... آج ہڑتال ختم نہیں کی گئی۔ مختلف سیاسی ... نے ایک مشترکہ ایکشن کمیٹی قائم کر دی ہے جو ... کرے گی۔

• پاکستان کے نئے چیف جسٹس مسٹر ... راولپنڈی میں حلف وفاداری اٹھایا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷ — العلماءُ ورثۃُ الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۵ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر (۱۳)

امریکہ کی خیرات

عربی میں مشہور مقولہ ہے اَلْاِنْسَانُ عَبِیْدُ الْاِحْسَانِ کہ انسان تو احسان کا بندہ ہے ۔ احسان کرنے والے کی طرف خواہ مخواہ طبیعت جھکتی ہے ۔ اس سے آنکھیں شرماتی ہیں اور ہر وقت دل میں یہ خیال چٹکیاں لیتا ہے کہ کس طرح اس محسن کے ساتھ احسان کر کے اس کے احسان کے بوجھ کو ذرا سا ہلکا کروں ۔

ایک زمانہ تھا کہ یورپ والے اور خاص کر انگریز ہر وقت اس خیال میں رہتے تھے کہ کس ملک پر قبضہ کر کے اس کی دولت لوٹی جائے یا کسی ملک میں تجارتی کمپنی قائم کر کے وہاں کی معیشت کو تباہ اور ذرائع و وسائل کو اپنے ہاں منتقل کیا جائے ۔ اس زمانہ میں اپنی سیاسی اہمیت بڑھانے کے لئے سیاسی قبضہ ۔ توسیع سلطنت اور سیاسی غلبہ ہی واحد ذریعہ تھا ۔

مگر اب زمانہ بدل گیا ۔ اقوام و ملل نے آزادی کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیا ہے ۔ ہر قوم اپنا نظام حکومت اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے ۔ بین الاقوامی قانون بھی یہی ہے کہ آزادی ہر قوم کا پیدائشی حق ہے ۔ اگرچہ اس اصول پر عمل وہیں کیا جاتا ہے جہاں اقوام غالب کو اچھی طرح جوت لگ جائے اور وہ مغلوب ملک میں اپنے سیاسی وقار یا حاکم افراد کی زندگی کو مخدوش سمجھنے لگیں ۔ گویا لاتوں کے بھوت باتوں سے درست نہیں ہوتے ۔ اب تک یہی اصول کار فرما رہا ہے ۔

بہرحال زمانہ کے انقلاب سے مجبور ہو کر اب غالب اقوام کو مقبوضہ ملکوں کو آزادی دئے بغیر چارہ ہی نہیں رہا ۔ اس لئے اب ہر غالب قوم دوسرے ممالک یا چھوٹی اقوام کو رقیب طاقتوں کے مقابلہ میں اپنے زیر اثر رکھنے کے لئے ان کو اقتصادی امداد دینا ضروری خیال کرتی ہیں ۔

اور اس بارہ میں امریکہ سرفہرست ہے ۔ وہاں ڈالروں کی کوئی کمی نہیں ۔ امریکہ اہلہ جھاڑ دے تو لاکھوں کروڑوں ڈالر گر جاتے ہیں ۔ اسی لئے مختلف ملکوں کے اخبارات اور عیار لیڈر ہر وقت امریکہ کی خیرات پر نگاہ رکھتے ہیں ۔ امریکہ کے دیکھا دیکھی برطانیہ اور روس وغیرہ کو بھی اب کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے ۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہمارے ممالک میں امریکی روپیہ ۔ امریکی لٹریچر اور امریکہ کے خفیہ سیاسی مہرے اپنا کام نہیں کر رہے اور ایسے چوروں کا پہرہ ہر وقت کون دے سکتا ہے اور کون ہے جو اس حقیقت سے انکار کرے کہ حکومت کی پوری مشینری کام کر رہی ہے پھر بھی سمگلنگ کا کاروبار کسی نہ کسی درجہ میں جاری رہتا ہے ۔ عام طور سے اسلامی ممالک میں اسلامی پابندی کم ہو گئی ہے ۔ اس لئے بیرونی ممالک اسلامی ممالک میں جب کبھی ریشہ دوانیاں کر کے انقلابات کے مواقع پیدا کرتے ہوئے مقامی حکومت کی ناک میں نکیل ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ اسلام کے نام کو ہی زیادہ استعمال کرتے ہیں ۔ ورنہ ان کا مقصد اسلام نہیں ہوتا ۔ مثلاً پاکستان میں اشتراکیت کی مخالفت جتنی اسلام کے نام سے ہو سکتی ہے اتنی دوسرے ذرائع سے نہیں ہو سکتی اس لئے آپ اسلامی نام سے چلنے والی بعض تحریکوں میں اشتراکیت کے خلاف تیز پروپیگنڈا دیکھیں گے اور امریکہ کے خلاف کچھ نہ ہوگا ۔ البتہ اب امریکہ اس کو بھی برداشت کرتا ہے کہ دو گالیاں مجھے بھی دے دو مگر اشتراکیت کی خوب مٹی پلید کرو ۔ مودودی صاحب کے بارہ میں عرصہ سے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں خاص کر جب سے مشہور صحافی مولانا مرتضیٰ احمد خاں صاحب میکش ۔ مرحوم نے اس کو بے نقاب کیا ہے ۔ ہمارے پاس ایسا باور کرنے کے لئے قطعی شہادت نہیں ہے اور نہ مہیا ہو سکتی ہے البتہ ہم نے مودودی صاحب سے ایک بار سوال کیا تھا کہ پشاور کے جلسۂ عام میں جب آپ تقریر کر رہے تھے آیا امریکن قونصل آپ کی تقریر سننے اور ٹیپ ریکارڈ کرنے آئے تھے ؟

یہ بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ جب کراچی کے ایک جلسہ میں پہلے پہل آپ کو پچاس ہزار روپوں کی تھیلی پیش ہو رہی تھی اس جلسہ میں امریکن سفیر موجود تھا ؟ اور آیا اس تھیلی میں اس کا حصہ بھی کچھ تھا یا نہیں ۔ ؟

بلکہ اب یہ بھی ایک سوال پیدا ہو گیا ہے کہ جس طرح فرنگی سیاست نے اپنے مہروں کو مسلمانوں کا لیڈر بنانے کے لئے پہلے سر آغا خاں کا پروپیگنڈا کرایا پھر ظفر اللہ خاں کو ہمارے سروں پر چڑھایا اور جو عرب ممالک برطانیہ کے زیر اثر تھے ان کے ذریعہ ظفر اللہ خاں کا پروپیگنڈا کرایا ۔ کیا اب سعودی عرب کے ذریعے جو امریکہ کے ساتھ سختی سے وابستہ ہے اور مصر سے مخالفت ہے اس امریکہ دوستی اور مصر دشمنی کی وجہ سے کہیں مودودی صاحب کو تو عالم اسلام کا لیڈر نہیں بنایا جا رہا ؟ —— ہاں تو بات امریکہ کی امداد کی تھی ۔ سعودی عرب میں امریکہ کا کتنا نفوذ ہے یہ تو وہاں جا کر دیکھنے والے اور بڑے سیاست دان ہی سمجھ سکتے ہیں ۔ اربوں روپوں کے پٹرول کا کاروبار تو ظاہر ہے ۔

ایک ضلع کے برابر ملک اردن کو دیکھئے وہ کیسے امریکہ و برطانیہ کا آلہ کار بن کر عرب ممالک کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے ۔ رعایا ناصر کی اور عرب ممالک کے اتحاد کی حامی ہے مگر یہ محلات میں رہ کر اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں اس کا راز سمجھنا ہو تو اس سے معلوم کر لیں کہ امریکہ اس سال ۲۵ لاکھ ڈالر اردن کو کم دے گا پھر بھی اردن کو سالانہ امداد امریکہ سے تین کروڑ ۲۵ لاکھ ڈالر مل رہی ہے جو سنہ ۱۹۶۷ء تک رہے گی ۔ تین کروڑ ڈالر اردن جیسے ملک کو ملے جو ایک ضلع کے برابر مشکل سے ہوگا ۔ اور کیا چاہیئے ۔ دشمنوں سے سازش کرنے والے پھر کیسے مسلمانوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں ۔ عبدالکریم قاسم قلعہ میں رہا کرتا تھا ۔ مگر وہاں بھی انقلاب سے اس کو دبا لیا (باقی صفحہ پر)

اخلاق پر ماحول کا اثر

حکمتِ ولی اللّٰہی کی روشنی میں

ہمارے اکثر حکماء نے اخلاق انسانی کا تذکرہ کچھ ایسے انداز میں کیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ انہیں صرف فرد کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف امام ولی اللہ دہلوی رح نے اخلاق کی ایسی تقسیم کی ہے کہ ان کا تعلق انسانی معاشرے سے خود بخود ہو جاتا ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ انسان کو اس دنیاوی زندگی میں اس طرح رہنا سہنا چاہیئے کہ جب وہ مرنے کے بعد دوسری زندگی میں جائے تو اس کے ذہن میں ایسی عادتوں کا جوہر موجود ہو جس سے وہ اس زندگی میں لذت حاصل کر سکے۔ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے وہ لکھتے ہیں کہ انسان کو ایسی عادتیں اختیار کرنی چاہئیں جن کا تعلق مندرجہ ذیل باتوں سے ہو۔

۱۔ طہارت۔ یعنی انسان کے کام پاکیزہ ہوں، اس کے ذہن میں اچھے اور پاک صاف خیالات آتے ہوں وہ گندے خیالات کو دل میں جگہ نہ دے، اس کا بدن اُس لباس اور اُس کے رہنے سہنے کی جگہ پاک اور صاف ہو۔

۲۔ اخبات۔ انسان اپنے ماں باپ، اُستاذ پیر و مرشد اور نیک حاکم کی عزت اور محبت کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ وہ سمجھ لے کہ اس کائنات اور نوع انسان کا پیدا کرنے والا تربیت دینے والا اور اس کی تمام ضرورتیں پوری کرنے والا اور انسان کی عقلی اور مادی ترقی کی راہیں کھولنے والا پروردگار ماں باپ سے زیادہ محبت کرتا ہے اُستاد سے زیادہ شفقت اور علم دیتا ہے، حاکم سے زیادہ بے غرض محبت اور انصاف کرتا ہے۔ اس لئے ایسے پروردگار کے لئے ہمارے دل و دماغ میں بے حد و بے پایاں محبت اور عظمت ہونی چاہیئے جس کی عملی شکل یہ ہے کہ ہم اس کے ہر ایک حکم کی پوری پوری تعمیل کریں۔ بلکہ ماں، باپ، اُستاد پیر و مرشد اور حاکم کی اطاعت بھی صرف اس لئے کریں کہ یہ اس پروردگار کی محبت اور عزت و عظمت ہی کی خاطر ہے۔

۳۔ سماحت :۔ انسان اس دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے جائز فائدہ اٹھائے لیکن ان کے جمع کرنے کے تصور میں غرق ہو کر نہ رہ جائے۔ مثلاً کھانا کھائے لیکن ذخیرے جمع نہ کرے، اور نہ صرف کھانے کی لذت حاصل کرنے کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دے۔

اخلاق کی یہ تینوں مدّیں بے حد ضروری ہیں۔ لیکن صرف انہی پر اکتفا کر لینے سے انسانی سوسائٹی راہب خانہ بن کر رہ جائے گی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امام صاحب نے ان تینوں مدّات کے اوپر عدالت کے خلق کو حاوی کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے۔ کہ تمام اخلاق عدالت کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ اس سے جہاں ایک طرف سوشل تنظیم پیدا ہوتی ہے وہاں فرد کے اردگرد کا معاشرتی ماحول بھی ظلم سے صاف اور پاک ہو جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ امام صاحب کے نزدیک ماحول کا اثر فرد پر کتنا گہرا پڑتا ہے چونکہ ان کے نزدیک فرد تنہا زندگی بسر نہیں کر سکتا اور اسے ضرور سوسائٹی کے اندر رہنا چاہیئے۔ اس لئے وہ اخلاق ایسے تجویز کرتے ہیں جو نہ صرف فرد کی ذات کے لئے مفید ہوں بلکہ معاشرے کی تنظیم میں بھی مدد دینے والے ہوں۔ اور پھر ان پر عدالت کو حاوی کر کے سوسائٹی کو ہر قسم کے ظلم سے پاک کرنا ضروری قرار دیتے ہیں تاکہ فرد غلط اثرات سے بچ کر زندگی بسر کر سکے۔

امام صاحب بدور بازغہ میں یہ تحقیق بیان کرتے ہیں کہ جب انسان میں جبنسی میلان بڑھ جاتا ہے تو وہ اسکی برائی کو اچھی طرح سمجھ لینے کے باوجود اس سے ہٹنے کا نام نہیں لیتا وہ اس کا سبب یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ

انما الاخلاق با لاحوال لا بالعلوم (ص ۱۴۱)

یعنی اخلاق اگر محض علم سے پیدا ہو سکتے تو کسی برائی کا علم حاصل ہو جانے کے بعد انسان میں خود بخود اچھا خلق پیدا ہو جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اخلاق ماحول کی پیداوار ہیں نہ کہ علوم کی، گویا اُن کے نزدیک خلق عمل کا نتیجہ اور خلاصہ ہے نہ کہ محض علم کا۔ اسی طرح جب وہ عمل پر اکسانے والی چیزیں گناتے ہیں تو فرماتے ہیں۔ کہ

اعلم ان الخواطر التی یجدھا انسان فی نفسہ وتبعثہ علی العمل بموجبھا لاجرم ان لھا اسبابا لسنۃ اللہ تعالیٰ فی سائر الحوادث، والنظر والتجربۃ یظھران ان منھا وھو اعظمھا جبلۃ الانسان التی خلق علیھا کما بینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث الذی رویناہ من قبل ؟

انسان کے دل میں چھوٹے چھوٹے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اسے کسی عمل پر آمادہ کرتے ہیں انہیں خواطر کہتے ہیں۔ یہ خواطر خود بخود پیدا نہیں ہو جاتے جس طرح کارخانہ فطرت میں تمام حوادث کے اسباب پائے جاتے ہیں اسی طرح انسان کے دل میں پیدا ہونیوالے خواطر کے بھی یہی اسباب ہوتے ہیں۔ نظر اور تجربہ شاہد ہے کہ اُن میں سے ایک سبب جو سب سے بڑا ہے جبلّت ہے جس پر انسان پیدا ہوا ہے جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا ہے جو ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

ومنھا مزاجہ الطبعی المتغیر لسبب التدبیر المحیط بہ من الاکل والشرب ونحو ذالک۔

(حجۃ اللہ البالغہ جلد اول)

دوسرا سبب انسان کا وہ طبعی مزاج ہے جو معاشی ماحول کے اثرات مثلاً کھانے پینے وغیرہ سے بدلتا رہتا ہے۔ یہ طبعی مزاج بھی انسان کے دل میں خواطر (خیالات) پیدا کرنے کا بہت بڑا سبب ہوتا ہے۔

امام صاحب اخلاق پر خراب معاشی حالات کے بُرے اثر کو تاریخ سے بھی ثابت کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ایرانی اور رومی سوسائٹیوں کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جن میں غریب طبقہ امراء کی عیاشیوں کی خاطر ٹیکس ادا کرتے کرتے "گدھوں اور بیلوں" کی حالت تک پہنچ چکا تھا۔ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ

ثم لا تنفک ساعۃ من الغناء حتی صاروا لا یرفعون رؤسھم الی السعادۃ الاخرویۃ ولا یستطیعون ذالک۔

یہاں تک کہ وہ محنت و مشقت سے ایک گھڑی بھی ایسی نہیں پاتے کہ سر اٹھا کر سعادت اُخروی کے مسائل پر بھی غور کر سکیں۔ رفتہ رفتہ اُن میں اس طرح سوچنے کا مادہ ہی نہیں رہتا +

غرض معاشی بدحالی کا انسان کے اخلاق پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عوام کے اخلاق کی درستی کے لئے معاشی نظام کی اصلاح ضروری سمجھتے ہیں اور قرار دیتے ہیں کہ جب معاشی نظام بگڑ جاتا ہے تو انقلابی قوتیں بروئے کار آتی ہیں۔ چنانچہ انبیاء نے جو انقلابات پیدا کئے اُن کا مقصد بیان کرتے ہوئے امام صاحب فرماتے ہیں :۔

اگرچہ انبیاء کی تعلیم کی اصل اور حقیقی غرض یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کے تعلقات عبودیّت، مختلف طریقوں اور شکلوں سے قائم کرنا سکھائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی غلط رسموں کی بربادی اور صحیح اور صالح طریقہ ہائے زندگی کے قائم کرنے کی ترغیب دینا بھی ان کے مشن کا جزو ہوتا ہے (حجۃ اللہ البالغہ جلد اوّل ص ۱۰۴)

اسی طرح وہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کردہ انقلاب عظیم کا مقصد ان الفاظ میں معین فرماتے ہیں کہ

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تینوں میں خلل پڑ گیا تھا۔ خاص کر معاشی اور تمدنی زندگی میں بدنظمی اور بگاڑ پیدا ہو گیا تھا اور یہ خرابی پہلی خرابی سے بھی زیادہ بُرے نتائج پیدا کرنے والی تھی اور یہ بہت دُور تک پہنچ چکی تھی اس لئے اب عبادات کی تو صرف اشاعت کرنے اور اُن کے اوقات معین کرنے کا حکم آیا اور اس کے ساتھ جہاد آپ کا خصوصی مشن ٹھہرا اور حکمت الٰہی نے فیصلہ کیا کہ یہ نبی انقلاب ایرانی اور رومی سیاسی نظاموں کو برباد کر کے اپنے نبوی نظام کو بین الاقوامی پیمانے پر منظم کرے۔ چنانچہ آپ کی تشریف آوری سے نوع انسان کے لئے بھلائی کا دروازہ کھل گیا جو اب تک نہ کھلا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ایک ایسی جماعت منظم ہو گئی، جو نوع انسان کو بہترین فائدہ پہنچانے والی تھی۔

(تفہیمات الٰہیہ جلد اول ص ۶۰)

غرض امام ولی اللہ کے نزدیک انسان کے اخلاق پر اسکی طبعی ساخت کے بعد سب سے زیادہ اثر اس کے طبعی ماحول کا پڑتا ہے۔ اگر وہ اچھا ہے تو اجتماعی اخلاق اچھے ہوتے ہیں اور اگر وہ بگڑا گیا ہو تو سوسائٹی کے اخلاق بھی بگڑ جاتے ہیں (ذکری)

جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت

جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے ؟ اس کا مکمل جواب جمعیۃ علماء اسلام کے تعارفی پمفلٹ میں ملاحظہ فرمائیں ضلعی جمعیۃ نمونے کے طور پر مرکز سے مذکورہ بالا پمفلٹ طلب کریں اور پھر اسے خود شائع کر کے تقسیم کریں۔

هفت روزه ترجمان اسلام لاهور

۵ اپریل ۱۹۶۳ء

حکومت کس کی ہے؟

حکومت اسمبلی کی ہے یا وزیروں کی، گورنر صاحبان کی ہے یا صدر محترم کی
جہاں تک آئین کا تعلق ہے۔ حکومت یا گورنر صاحب کی ہے اور صدر محترم کی وزیر صاحبان کا انتخاب اسمبلی کی اکثریت نہیں کرتی۔ کسی ممبر اسمبلی کے ساتھ ممبران ایوان کی اکثریت ہو یا نہ ہو اس کو گورنر صاحب وزیر بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح سنٹرل اسمبلی میں جس کو صدر محترم چاہیں وزیر نامزد کردیں۔ اسی لئے وزراء صاحبان اسمبلی کے سامنے جوابدہ نہیں ہیں وہ گورنر یا صدر صاحب کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اگر کسی وزیر کے خلاف تمام ارکان اسمبلی عدم اعتماد کی تحریک پاس کردیں تو موجودہ آئین میں اس کو معزول نہیں کیا جاسکتا۔ تاوقتیکہ اس کو گورنر صاحب یا صدر پاکستان معزول نہ کریں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ حکومت صرف گورنر کی ہے یا پھر صدر کی۔ یہ تو آئینی پوزیشن ہے۔ مگر عملی دنیا میں اس کی راہ میں بڑی مشکلات حائل ہیں۔

اس وقت مغربی پاکستان گورنمنٹ تین گورنمنٹوں سے مل کر بنی ہے۔ سابق پنجاب گورنمنٹ۔ سابق سرحد گورنمنٹ۔ سابق سندھ گورنمنٹ اور بلوچستان، ان کے سوا ہے۔ ان چار حکومتوں کو چلانا معمولی کام نہیں ہے نہ ایک آدمی اتنے وسیع ملک کے نظم و نسق اور اس کے اندر کے سات محکمہ جات کی پوری نگرانی کرسکتا ہے۔ بڑے لوگ اوپر کی سیاسیات سے اور وہ دیہات و قصبات کی نگرانی کے لئے فارغ ہی نہیں اور عام رعایا بنگلوں میں نہیں بلکہ ان قریوں، قصبوں اور شہروں میں آباد ہے۔ ان کو روزانہ دفتروں، کلرکوں اور پولیس سے واسطہ پڑتا ہے۔ جب ان کی دال نہیں گلتی تو وہ بیچارے لاہور کا رُخ کرتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی طرح کسی بڑے آدمی سے ملنے کی سعی کرتے ہیں اگر بالفرض انہیں کامیاب ہوجائیں تو کونسا وزیر ہے جو ان کی درد بھری کہانی سننے کے لئے تیار ہو۔ وہ درخواست لے کر سیکرٹری کو لکھ دیتے ہیں کہ رپورٹ پیش کریں۔ وہ فائل سیکرٹری صاحب کے دفتر میں اس کی مرضی کے مطابق عرصہ تک پڑی رہتی ہے اگر ماتحت حکام سے معاملہ کا تعلق ہو تو پھر درجہ بدرجہ وہ مسل نیچے جاکر جب تک اوپر آتی ہے سال گزر جاتا ہے۔ بیچارہ مظلوم قہر درویش بجان درویش خون کے آنسو روتا اور زہر کے گھونٹ پیتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ حکومت کس کی ہے؟ گورنر صاحب اور صدر صاحب تک تو اس کی رسائی نہیں ہوتی۔ وزیروں کا یہ حال ہے۔ دفاتر کا یہ قصہ ہے، اب کرے تو کیا کرے اور کہے تو کس سے کہے۔ رپورٹ طلب کرنے اور واپس جواب دینے کے لئے کسی تاریخ کا تعین تو ہوتا نہیں۔ پھر حکومت کی طرف سے محکمہ انسداد رشوت ستانی قائم ہونے کے باوجود رشوت جاری ہے۔ رشوت اور سفارش کے بغیر یہاں کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ آخرکار بیچارہ غریب تھک ہار کر بیٹھ جاتا اور سوچتا ہے کہ حکومت کس کی ہے۔؟

سیکرٹری اور ماتحت حکام کو پتہ ہے کہ وزیر آج ہیں۔ کل نہیں۔ پھر وزیر بیچارے نئے نئے بھرتی ہیں ان کو تمام ملک کا انتظام چلانے کا تجربہ نہیں ہوتا۔ وہ سیکرٹری کے تعاون کے بغیر ایک قدم نہیں چل سکتے۔ اس لئے سیکرٹری اپنی جگہ اٹل اور مضبوط رہتا اور اپنے صوابدید پر کام کرتا رہتا ہے۔ نیچے کے حکام اگرچہ اب بہت اچھے ہوچکے ہیں اور بعض بہتر آدمی بھرتی ہوگئے ہیں مگر تاہم جب معاشرہ فاسد ہے۔ پارٹی بازی کا دور دورہ ہے اور الیکشنوں نے ہر گاؤں اور ہر شہر میں دو دو تین تین پارٹیاں بنا رکھی ہیں۔ تو افسر صاحبان کس طرح ان کے اثرات سے بچ سکتے ہیں بہرحال نگرانی کی مشکلات کی وجہ سے اضلاع کے حکام جو چاہیں کرتے ہیں اور شاید اسی

لئے مولانا بھاشانی صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ پاکستان میں حکومت افسروں اور ڈپٹی کمشنروں کی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ محترم بھاشانی صاحب ذرا اونچے رہتے ہیں ورنہ درحقیقت حکومت پٹواری گرداور اور پولیس کے جمعدار تھانہ دار بلکہ کانسٹیبل کی ہے۔ یا پھر دفتر کے کلرک کی۔ اگر پولیس ابتدائی رپورٹ میں گڑبڑ کردے یا درج ہی نہ کرے۔ یا خدانخواستہ کسی سرمایہ دار کی آلہ کار بن جائے تو پھر غریب کی دال کہیں بھی نہیں گلتی اور پٹواری بگڑ جائے تو پھر ہائیکورٹ تک مارے مارے پھرو، مصیبت ہی مصیبت ہے۔ اب بڑے لوگ اور اعلیٰ حکام اتنے نیچے کیسے اتریں۔ جب تک نچلے حکام کی اصلاح کا انتظام نہ ہوجائے۔ عوام کی بے چینی رفع نہیں ہوسکتی۔ افسروں کے ذریعہ افسروں کی تحقیقات کے نتائج تسلی بخش ثابت نہیں ہوئے۔ اس کے لئے بہتر صورت یہی ہے کہ جیسے حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے صوبائی اسمبلی میں ایک تجویز کا نوٹس دیا تھا۔ کہ ہر ضلع کے ایم پی اے حضرات ہر تحصیل میں دو دو دن دورہ کرکے عوام کی شکایات سنیں اور قابل اصلاح امور کی اصلاح کریں اور غیر معمولی امور کی رپورٹ وزارت متعلقہ سے کردیں۔ اگر ایسا کوئی اعلان ہوجائے تو امید ہے کہ محض اعلان سے دو تہائی بدعنوانیوں کا خاتمہ ہوجائے اللہ تعالےٰ ہمارے ملک پر فضل کرے۔ آمین

قومی اسمبلی کے ارکان عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دیں

قومی اسمبلی کے رکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مفتی محمود صاحب کا بیان

ملتان۔ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اسمبلی کے ارکان کی بھاری تعداد عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کے حق میں ووٹ دے گی اور یہ قوانین منسوخ ہوجائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ لاکھوں محضر نامے صدر۔ وزیر قانون اسپیکر اور ارکان اسمبلی کو موصول ہورہے ہیں۔ ان محضر ناموں کا نمایاں اثر محسوس کیا جارہا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان احباب اور ساتھیوں کو اس مہم کو جاری رکھنا چاہیے بلکہ اس کی رفتار کو تیز تر کردینا چاہیئے خاص طور پر اپنے ضلعوں کے ممبران اسمبلی کو محضر نامے خطوط و تاریں ارسال کی جائیں۔ تاکہ ممبران پارلیمنٹ ووٹ دیتے وقت اپنے حلقہ انتخاب کا احترام ملحوظ رکھیں

افسوسناک رویہ۔ قابلِ توجہ حکومت پاکستان

پچھلے دنوں جنوبی وزیرستان میں جابجا عائلی قوانین کی تنسیخ اور اسلامی قانون کے نفاذ کے سلسلہ میں جلسے جلوس ہوئے۔ جلسوں میں طے پایا کہ ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے اور ملک بھر میں اسلامی قانون کا نفاذ کیا جائے ایک ایک تار صدر پاکستان وزیر قانون سپیکر اور مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کے نام روانہ کیا جائے۔ چنانچہ متعدد مقامات سے کل ۵۲ تار روانہ بھیجے گئے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری تاریں محکمہ ڈاک و تار نے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے واپس کرکے روک دیں اور کہا کہ ایجنسی سے اس قسم کے تار قبائلی علاقوں کے عوام نہیں کرسکتے اس غیر مہذب رویہ سے اہل وزیرستان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ ایک اسلامی جمہوری ملک میں اس قسم کی حرکات نہ صرف ناپسندیدہ ہیں بلکہ جمہوریت کی روح کے منافی ہے کیونکہ اس نت نئے قانون کا نہ ہمیں علم ہے۔ اور نہ ہی حقیقت کا رنگ دیا جاسکتا ہے اگر بالفرض یہ حکم نافذ ہے تو کس تاریخ سے اور اگر جواب نفی میں ہے تو باشندگان وزیرستان کو اپنے جائز مطالبات پیش کرنے سے کیوں محروم کئے جارہے ہیں جبکہ ہم قبائل پاکستان کی پشت پر سدِ روئین کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آخر میں اہل وزیرستان نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کیں :۔

(۱) عائلی قوانین ناقابل تسلیم ہیں انہیں فوری طور پر منسوخ کیا جائے (۲) ملک بھر میں اسلامی قانون کے نفاذ کا اعلان کیا جائے اور مسلمانوں کو اسلامی طرز زندگی بسر کرنے کا موقعہ دیا جائے

منجانب باشندگان وزیرستان زیر سرپرستی الحاج مولانا نور محمد خطیب جامع مسجد اڈہ مغل خیل۔

آخر میں استحکام پاکستان اور پاکستان میں اسلامی قانون کے اجراء کے لئے کامیابی کی دعا کی گئی۔

منی آرڈر بھیجنے والے حضرات منی آرڈر کے نچلے کوپن پر اپنا پورا پتہ اور رقم کی تعداد ضرور لکھیں

اسلامی ممالک میں غیر مسلم رعایا

(جناب بشیر ظفر بہاولپوری)

بعض مسلمان بادشاہوں نے غیر مسلم رعایا کے ساتھ شریعت کی حدود سے تجاوز کر کے اسلامی احکام کے خلاف اتنا زیادہ سلوک کیا ہے کہ جس کی سزا بعد میں مسلمانوں کو کبھی ہندوؤں سے بھگتنی پڑی اور کہیں سکھوں کو دی ہوئی جاگیروں کا صلہ بندہ بیراگی کے ہاتھوں وصول کیا۔ چنانچہ لوگ فخریہ لہجے میں کہتے ہیں۔ کہ فلاں بادشاہ نے ہندوؤں کا جذیہ معاف کر دیا۔ فلاں بادشاہ نے سکھوں کو اتنے لاکھ ایکڑ کی جاگیر دی۔ تو مسلمان کا سر مارے ندامت کے جھک جاتا ہے۔ اور وہ سوچتا ہے کہ یہ بادشاہ خدا کے ہاں کیا جواب دیں گے۔ ان بادشاہوں کی کوتاہ اندیشیوں کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ غیر مسلموں نے اسلام کی دیواروں کو ہلا دیا۔ پہلے تمام ہندوپاکستان پر اسلامی حکومت تھی۔ اب صرف پاکستان تک محدود رہ ہے۔ اگر بادشاہ تبلیغ کر کے اسلام پھیلاتے۔ تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ اب اگر پھر مسلم ممالک میں ویسی ہی غفلت برتی گئی اور غیر مسلموں کو شرعی حدود سے زیادہ مراعات دی گئیں تو اس کا نتیجہ اور بھی بدتر نکلے گا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مسلموں کی تبلیغ بڑے پیمانے پر جاری ہے غیر مسلموں کو غیر مسلم بھی اور مسلم بھی ہر طرح کی مراعات دے رہے ہیں۔ حالانکہ جس ملک میں ہندو انسر برسر اقتدار ہوں۔ وہاں غیر ہندوؤں کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ جیسا کہ آجکل ہندوستان (بھارت) میں ہو رہا ہے۔ جہاں عیسائی ہوں وہاں عیسائیوں کی خوشحالی پیش نظر رکھی جاتی ہے جس پوسٹ پر مرزائی ہو وہ احمدیوں کی خوشحالی کے ذرائع تلاش کرتا ہے لیکن مسلمان اور خصوصاً اہل سنت والجماعت چونکہ اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے ہر کام شریعت کے خلاف کر کے خود کو خسارے میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر فخریہ لہجے میں کہتے ہیں۔ کہ ہم بڑے فراخ دل ہیں متعصب نہیں ہیں۔ ہم نے غیر مسلموں کو یہ مراعات دی ہیں۔ ہم افغان پہلے ہیں بعد میں مسلمان۔ ہم ایرانی یا پاکستانی پہلے ہیں بعد میں مسلم۔ ہم قومیت کو مذہب پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس طرح فخر کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ اگر قومیت پہلے ہے اور مذہب بعد میں تو پاکستان بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ درحقیقت پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک مذہب کی بدولت آزاد ہوئے ہیں۔ اگر اب مذہب کی قدر نہ کریں گے تو آزاد نہ رہو گے۔ قومیت کا نعرہ بلند کیا تو ہندو۔ بدھ۔ عیسائی بھی صدر بن کر حکومت سنبھال سکتے ہیں اور پھر نتیجہ ظاہر ہے

یہی وجوہات ہیں جن کی بناء پر اسلامی ممالک میں غیر اسلامی عقائد برسات کے آوارہ بادلوں کی طرح چھائے جا رہے ہیں۔ وہ بہاولپور جہاں ڈیڑھ سو سال کے انگریزی دور میں گرجا گھر نہ بن سکا۔ پاکستان بننے کے بعد سکندر مرزا کے دور میں پاکستان کی حکومت کی اجازت سے گرجا گھر بنایا گیا۔ اسی پاکستان میں جس کے حاصل کرنے کے لئے قرآن کی حکومت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر ملک حاصل کرنے کے بعد عیسائیوں کے چک آباد کئے گئے۔ پادریوں کو تبلیغ عیسائیت کی چھٹی دی گئی اور مسلمان علماء کرام کی زبانوں پر نقص امن کا بہانہ بنا کر تالے لگائے گئے اور علماء کے داخلے مختلف شہروں میں بند کر دئے گئے تاکہ غیر اسلامی تبلیغ میں رکاوٹ نہ ہو سکے۔ یہ علامت قوم کی آزادی کے لئے اچھا شگون نہیں ہے۔ بلکہ فال بد ہے جس کا ازالہ لازمی ہے۔

ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں کے ساتھ برابر کا سلوک کیا اور آج اس کا بدلہ ہندوستان میں مسلمانوں کو یہ دیا جا رہا ہے کہ چمار اور چوڑھے سے بھی اتنی نفرت نہیں کی جاتی جتنی مسلمان سے۔ ہریجن کو ملیچھ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ مسلمان کے لئے تعلیم اور ملازمت کے دروازے بند ترقی اور خوشحالی کی راہیں مسدود ہیں۔ مگر پاکستان میں ہندوؤں کو وہی درجہ حاصل ہے۔ جو ہندوؤں کو بھارت میں ہے۔ یا عیسائیوں کو یورپ میں اور انگلستان میں آج جو سلوک بد پاکستانیوں سے کیا جا رہا ہے وہ بھی سب کو معلوم ہے۔

جہاں تک غیر اسلامی تبلیغ کا تعلق ہے وہ قابل غور ہے۔ اسلامی ملک میں خواہ غیر مسلم رعایا ہو یا باہر سے بغرض کام کاج آ جائے تو انہیں مسلم حکومت زبردستی مسلمان بنا کر منافقین میں اضافہ کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ وہ اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں۔ ان کی جان مال آبرو کا تحفظ مسلم حکومت کرے گی کفر کی تبلیغ برداشت کرے گی۔ تو کفران نعمت کی مرتکب ہوگی۔ وہ اللہ کی دی ہوئی آزادی ایسی نعمت کو نہ صرف رائیگان بلکہ خدائی حکم کے خلاف استعمال کرے گی۔ جس کی سزا جہنم کے علاوہ غیروں کی غلامی بھی ہو سکتی ہے۔

جہاں جہاں غیر مسلموں نے تجارت یا تبلیغ کے جال پھیلائے ہیں۔ اور اپنی نئی آبادیاں قائم کی ہیں۔ وہاں کے حاکم بھی بن بیٹھے ہیں آج جن ممالک اسلامیہ میں غیر مسلموں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور جہاں جذیہ عائد نہیں کیا گیا۔ اسلامی تبلیغ بند ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کو اس وقت سے خوف کھانا چاہیئے۔ جب غیر مسلم اپنی تعداد بڑھا کر دنیا کی غیر مسلم حکومتوں سے مدد لے کر اسلامی ممالک میں فلسطین کی طرح غیر مسلم علاقوں کی تقسیم کا مطالبہ کریں گے ؎

سوچ لو ابھی سے پھر کیا ہو گا بیت گئی جب رات ملن کی
ایک اداسی رہ جائے گی پائل کی جھنکار کے نیچے

جس طرح کسی ملک میں چوری ڈاکہ یا خودکشی کے جرائم برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ کیونکہ ان میں دنیاوی نقصان ہے تو اسی طرح خدا کا قانون کفر کو تبلیغ کی اجازت دے کر آخرت کا خسارہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ خدا نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ "تم اُن لوگوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کا ہو جائے" (الانفال ۵)

دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ذمیوں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے بدلے جذیہ لو یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جذیہ دیں اور "صاغرون" یعنی چھوٹے بن کر رہیں۔"

یہ نہیں فرمایا کہ کافر و مشرک، خدا اور رسول کے دشمنوں کو تبلیغ کرنے اور یا جذیہ وصول نہ کرو، بلکہ اپنا بھائی سمجھ کر جاگیریں یا مربعے عطا کرو۔ جیسا کہ بعض مسلم بادشاہ آج تک کرتے آئے ہیں۔ برعکس اس کے انگریزوں نے سپین پر قبضہ کر کے وہاں سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا۔ اور آج ہندوستان سے ختم کیا جا رہا ہے۔ اور "ہندوستان چھوڑ دو یا ہندو بن کر رہو" کی تحریک چل رہی ہے۔ یہ سب مسلمان بادشاہوں کی کوتاہ اندیشی کا نتیجہ ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ مسلم ممالک اب بھی اس منظر سے متاثر نہیں ہوئے

جس طرح انگریز اور ہندو مسلمانوں کو زبردستی عیسائی اور ہندو بنانا چاہتے ہیں۔ اس طرح اسلام غیر مسلموں کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن کفر کی تبلیغ کی اجازت کا روادار بھی نہیں، ڈاکٹر غلام جیلانی برق اور اس قسم کے لوگوں کا خیال ہے کہ اگر اسلامی ممالک میں غیر مسلموں کو تبلیغ کی اجازت نہ دی جائے تو غیر مسلم ممالک بھی اسلامی تبلیغ کی اجازت نہیں دیں گے۔ تو اسلام کیسے پھیلے گا۔ مگر ہم مسلمان اس وہم کی تردید کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے ملک کی کثیر مسلم آبادی کو مرتد بنانے کی اجازت دے کر دوسرے ممالک میں چند آدمیوں کو اسلام کی راہ پر لایا جائے۔ اگر اسلامی ممالک میں کفر و الحاد کی تبلیغ کی مخالفت دوسرے ممالک میں اسلامی تبلیغ کے لئے رکاوٹ ہے۔ تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح مسلمان اپنے اپنے خطوں میں منظم تو ہو سکتے ہیں۔ ورنہ بصورت دیگر اگر دوسرے ممالک میں چند ہزار غیر مسلم ایمان لے آئیں اور افغانستان یا پاکستان میں دس پندرہ لاکھ مسلمان مرتد ہو جائیں تو چند ہزار نومسلموں کی آمد اور مسلمانوں کے ارتداد کے سبب مسلمانوں کی اجتماعیت کو شدید ضعف پہنچنے کا احتمال ہے۔

اس اعتراض کی دوسری دلیل یہ ہے کہ کسی بھی غیر مسلم طاقت یا حکومت بارہ حانیت کا کرشمہ تھا کہ غیر مسلم دھڑا دھڑ اسلام لاتے چلے گئے۔ ورنہ کسی بھی غیر مسلم طاقت نے اسلامی تبلیغ کو برداشت نہیں کیا۔ بالکل اسی طرح اسلامی ممالک میں غیر اسلامی تبلیغ کو برداشت نہیں کیا۔ بالکل اسی طرح اسلامی ممالک میں غیر اسلامی تبلیغ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ برطانیہ میں شہری حقوق ان لوگوں کو ملتے ہیں۔ جو تاج برطانیہ کے وفادار ہوں۔ یہی امریکہ کا قانون ہے۔ برطانیہ میں رہتے ہوئے جو شخص جاپان یا جرمن کی وفاداری کا دم بھرے اُسے قتل کرا دیا جاتا ہے۔ پس جو حیثیت برطانیہ یا امریکہ کا قانون ہے برطانیہ میں رہتے ہوئے جو شخص جاپان یا جرمن کی وفاداری کا دم بھرے اسے قتل کرا دیا جاتا ہے۔ پس جو حیثیت برطانیہ یا امریکہ میں بادشاہ یا صدر کو ہے۔ اسلامی ممالک میں وہ حیثیت خدا کو ہے۔ جب ہندوستان یا برطانیہ میں رہ کر کوئی شخص تاج برطانیہ یا حکومت بھارت کے خلاف ایک حرف بھی نہیں کہہ سکتا۔ تو خدا اپنے خلاف کفر کی اجازت یعنی کفر کی تبلیغ کی اجازت کیسے دے سکتا ہے: مسٹر محمد علی جناح جیسے معمولی درجے کے انسان کی کمزوریاں بیان کرنا تو پاکستان میں قابل تعزیر ہے۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کے خلاف کلمۂ حق کے خلاف کفر کی تبلیغ کی اجازت کیوں ہو؟

جس طرح تاج برطانیہ کا وفادار حکومت برطانیہ میں رہ کر کسی اور حکومت کا وفادار ہو تو سزائے موت کا مستحق ہے جو مسلم کافر یا مرتد ہو جائے خدا یا رسول کی ختم نبوت کا انکار کرے یا کوئی غیر مسلم مسلمان ہو کر اسلام سے پھر جائے تو اس کو بھی اسی طرح سزائے موت دی جائے گی جس طرح تاج برطانیہ کے وفادار کو تاج ایران

(باقی صفحہ پر)

دینی مدارس

دارالعلوم تورڈھیر ضلع مردان

حضرت مولانا عبدالحی صاحب مہتمم دارالعلوم تورڈھیر تحصیل صوابی اطلاع دیتے ہیں کہ دارالعلوم تورڈھیر کے منتظمین نے اس سال درس نظامی کے فنون کی تمام کتابیں پڑھانے کا انتظام مکمل کرتے ہوئے فاضل نوجوان جناب مولانا سید جمال صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی خدمات حاصل کر لی ہیں بنابریں طلبہ کی سہولت کے لئے داخلے کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے نیز دارالعلوم ہذا کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ مبتدی طلبہ کی پوری محنت سے پڑھانے کے علاوہ اس طرح کنٹرول کیا جاتا ہے کہ طلبہ ہر سبق کو پوری محنت سے پڑھ کر ممتاز قابلیت حاصل کر لیں نیز بعد نماز مغرب لاؤڈ سپیکر سے ترجمہ قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے تاکہ شمولیت کرنے والے حضرات کے علاوہ سمجھدار مستورات بھی اپنے گھروں میں ترجمہ قرآن کریم سے مستفید ہوں۔

دھوکہ سے بچیں

عزیز حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مولانا عبدالرزاق صاحب جو اپنے آپ کو مدرسہ دارالعلوم شہر فاران (قلات ڈویژن) کا سفیر بتلا کر عوام سے چندہ وصول کر رہا ہے۔ مذکور کافی عرصہ سے مدرسہ سے علیحدہ ہے مولوی صاحب مذکور مدرسہ کو ذریعہ بنا کر اپنے ذاتی اخراجات کے لئے چندہ کر رہے ہیں لہذا عوام سے التجا کی جاتی ہے کہ آئندہ مولوی صاحب مذکور کو مدرسہ ہذا کے نام پر کوئی چندہ نہ دیا جائے۔ جو عطیہ خیرات یا زکوٰۃ مدرسہ ہذا کو دینا ہو وہ ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں مدرسہ دارالعلوم شہر فاران پوسٹ آفس فاران۔ (منجانب اراکین مدرسہ)

ایک ضروری اعلان

جمیع شائقین علوم دینیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ مدرسہ عربی مظاہر العلوم کوٹ ادو کا داخلہ پورا ہو چکا ہے اس لئے مزید داخلہ کی گنجائش نہیں کوئی طالب علم مدرسہ میں آنے کی زحمت گوارا نہ کریں۔ (ناظم مدرسہ)

مدرسہ قاسمیہ حسین ڈیچوک موڑ والہ منٹگمری کا نیا داخلہ

اس سال عالم محقق و مدرس مولانا کرم الٰہی ہوشیارپوری ایف اے منشی فاضل صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ مدرسہ ہذا میں فارسی۔ عربی درس نظامی کا تا مشکوٰۃ شریف اور درجہ حفظ و ناظرہ کا بھی بہترین بندوبست ہے۔ طلباء کے قیام و طعام و پوشاک اور صابن وغیرہ ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ طلبا جلد از جلد داخل ہو کر اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی ضلع سرگودھا

ایک دینی مدرسہ ہے جو عرصہ پندرہ سال سے مقامی و بیرونی طلباء و طالبات کو شرعی پردے کے ساتھ قرآن کریم با تجوید اور اردو دینیات وغیرہ پڑھانے کی خدمات انجام دے رہا ہے امسال مدرسہ ہذا نے فارسی۔ عربی کی تعلیم کے لئے وفاق المدارس مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی کے قابل ترین فارغ التحصیل عالم مولانا فضل الرحمٰن صاحب خلف الرشید حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ علوم دینیہ کے شائقین طلبا بذریعہ خط و کتابت داخل ہونے کی بجلد کوشش کریں۔

× حافظ الفانی محمد زرین صاحب خوزاچی۔ طے پایا کہ مدرسہ کے تمام طلبا کرام انجمن کے ممبر تصور ہوں گے ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء تبلیغی اجتماع ہوا کرے گا۔

انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام گر گینہ بلوچستان کا انتخاب

پچھلے دنوں گر گینہ میں ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں علاقہ بھر کے علماء نے کثرت سے شرکت کی اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم قائم کرنے سے متعلق غور و خوض کیا گیا چنانچہ ان کی یہ تجویز کامیاب ہوئی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:۔

امیر جناب مولانا اختر محمد۔ نائب امیر جناب مولانا نور محمد۔ ناظم اعلیٰ جناب ملا محمد بخش (دل)، نائب ناظم جناب مولانا عبداللہ شاہ (تیکی)، نائب ناظم جناب مولانا محمد عظیم (دل)، خازن جناب مولانا علی محمد (تیکی)، معاون خصوصی جناب مولانا محمد یعقوب۔ سالار جناب حاجی خدا داد (دل)۔

کوہ مری میں جمعیۃ کا قیام

جامع مسجد شرقیہ کوہ مری میں زیر صدارت حافظ غلام محمد صاحب جلسہ عام ہوا۔ صاحب صدر نے جمعیۃ علماء کے مختصراً اغراض و مقاصد اور ضرورت قیام جمعیۃ بیان فرماتے حاضرین نے بڑے شوق سے ہر طرح تعاون کرنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ معتدبہ حضرات کی موجودگی میں جمعیۃ علماء اسلام کوہ مری کا انتخاب عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہے۔

امیر الحاج الحافظ مولانا مولوی غلام محمد صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن تلگرکسی۔ نائب امیر مولانا مولوی عبدالحی صاحب (دیول) خطیب جامعہ مسجد شرقیہ کوہ مری۔ نائب امیر (۲) مولانا مولوی محمد عبدالقیوم صاحب امام جامع مسجد شرقیہ۔ ناظم اعلیٰ مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب مدرس دارالعلوم جامع مسجد مرکزیہ کوہ مری و ناظم (۱) محمد حنیف قریشی امام جامع مسجد مرکزیہ کوہ مری (ناظم ۲) ٹھیکیدار لال خاں صاحب موضع دعار جادا۔ خازن قاری محمد ایوب صاحب ایوب بک ڈپو کوہ مری۔ سالار رضاکاران ٹھیکیدار عبدالرحمٰن صاحب متولی جامع مسجد مرکزیہ مجلس عاملہ کا قیام بعد میں ہوگا۔

خان بیلہ

میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام۔ پچھلے دنوں موضع بہار کھاگی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس ہوا جس میں جناب مولانا عبدالشکور دین پوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور متفقہ رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر جناب حافظ محمد محسن۔ جناب مولانا غلام نبی مہتمم مدرسہ فاروقیہ خان بیلہ ناظم اعلیٰ۔ جناب ملک منظور احمد بہار کھاگی سالار جناب میاں عبدالرشید خازن۔

علی پور میں جمعیۃ کا قیام

مورخہ ۱۵ مارچ علی پور ضلع مظفر گڑھ کی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم اجتماع ہوا جس میں سینکڑوں افراد نے شمولیت فرمائی اور ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔ حضرت مولانا محمد عقیل صاحب۔ ناظم اعلیٰ محمد یعقوب خاں صاحب سالار شیخ محمد لیسین صاحب۔ خزانچی ولی محمد صاحب۔

جمعیۃ الطلباء اسلام مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کا انتخاب

جمعیۃ طلبا مدرسہ فرقانیہ کا ایک انتخابی اجلاس زیر صدارت جناب قاری نور محمد صاحب منعقد ہوا مندرجہ ذیل عہدہ داران چنے گئے۔

(۱) جناب حافظ القاری نور محمد صاحب صدر (۲) جناب قاری محمد عبدالمالک صاحب مدرس درجہ تجوید نائب صدر (۳) محمد عبدالرزاق نقشبندی ناظم اعلیٰ (۴) قاری تاج محمد صاحب نائب ناظم (۵) جناب ×

متفرقات

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے زیر اہتمام جلسۂ عام

زیر صدارت حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب دامت برکاتہم مورخہ ۱۸ر اپریل بروز جمعرات بعد از نماز عشاء باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل اصحاب حالات حاضرہ۔ ملکی سیاسیات اور ایوان اسمبلی میں زیر بحث مسائل و واقعات پر روشنی ڈالیں گے (۱) یوذر عصر ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (۲) محترم جناب علامہ رحمت اللہ صاحب ارشد ممبر صوبائی اسمبلی (بہاولپور) (۳) محترم جناب میر مراد خان صاحب جمالی ممبر صوبائی اسمبلی (سابق بلوچستان) (۴) محترم میر حاجی محمد بخش صاحب تالپور ممبر صوبائی اسمبلی (سندھ) (۵) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام لاہور۔

چونترہ ضلع راولپنڈی

میں ۷ر اپریل کو بعد از نماز عشاء حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری کی صدارت میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی حالات حاضرہ پہ خطاب فرمائیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

مورخہ ۶-۷ر اپریل۔ ہفتہ و اتوار کو بعد نماز عشاء میونسپل مسافر خانہ سکھر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب اور سید امین گیلانی صاحب کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے دیگر علماء شریک ہو رہے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

ھدیۂ تبریک

کمندری ۲۲ مارچ جامعہ مسجد محمدیہ میں مولانا محمد علی جانباز نے حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کو ہدیۂ تبریک پیش کیا کہ انھوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صدارت قبول فرمائی۔ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کو امیر شریعت کی جگہ کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

رسالۂ حج

جو مسائل حج اور حج کے متعلق مولانا ابوالکلام آزادؒ اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحؒ کے گرانقدر مقالات سے مزین اور کم و بیش چالیس صفحات پر مشتمل ہے پہلی بار چھپ کر حجاج کرام میں مفت تقسیم ہو چکا ہے اب دوبارہ محدود تعداد میں شائع کیا جا رہا ہے۔ حج کے لئے جانے والے اصحاب کے لئے نادر و نایاب تحفہ ہے۔ عام اصحاب بھی اس رسالے سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ آج ہی اپنی پہلی فرصت میں ذیل کے پتے پر سات نئے پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کیجئے۔ محمد حسام اللہ شریفی ناظم شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ مدنیہ مسلم مسجد چوک انارکلی۔ لاہور

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے

کشمیر صرف اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے ہی آزاد کرایا جا سکتا ہے

حکومت پاکستان دیوبند پر پولیس کے چھاپے کے خلاف بھارت سے احتجاج کرے

بھلوال میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ

(نمائندہ خصوصی)

اسلام کو پرانا کہنے والے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ مسلمان بھی ہیں یا نہیں کشمیر صرف اسلامی تعلیمات و روایات کو اپنا کر آزاد کرایا جا سکتا ہے اور امریکہ پر بھروسہ کر کے ہم پاکستان کو مستحکم نہیں بنا سکتے اور نہ اپنے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ یہ اعلان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کیا ہے

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام چوک بخاری میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا "اسلام نے ایک ہزار سال تک ہر محاذ اور ہر مرحلہ پر اس لئے فتح حاصل کی کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے رہے۔ لیکن جونہی ہم نے غیر اسلامی شعائر کو اپنایا ہم ذلیل و خوار ہو گئے۔ ہمیں ہر جگہ شکست ہوئی اور ہم پر یہود و نصاریٰ غالب آ گئے۔ مولانا نے فرمایا جو لوگ اسلام کو پرانا کہتے ہیں وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ مسلمان بھی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر صرف اس حالت میں آزاد کرایا جا سکتا ہے جبکہ ہم اسلامی تعلیمات و روایات کو اپنائیں۔ ہم نے قرآن اور اللہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے اور اب امریکہ پر بھروسہ کر رہے ہیں کیونکہ ہم یہ بھول گئے ہیں کہ یہود و نصاریٰ مسلمان سے کبھی خوش نہیں ہو سکتے، یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خوش نہیں ہوئے۔ مولانا نے فرمایا کہ مسلمان تمام دنیا کی رہنمائی کے لئے پیدا ہوا ہے لیکن ہم امریکہ کی رہنمائی میں چلنا چاہتے ہیں اور امریکہ کی حالت یہ ہے کہ وہ ہماری امداد سے بھی انکار کر رہا ہے"۔ انہوں نے کہا "بعض لوگ اسلام کے نام پر کٹ مرنے والوں کو بدنام کرتے ہیں لیکن ایسے لوگ یہ نہیں جانتے کہ پاکستان کو صرف اسلام کے شیدائی ہی ہر آفت سے بچا سکتے ہیں"۔ انہوں نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو متزلزل قرار دیا لیکن اس کے ساتھ ہی صدر ایوب خاں کو چین سے سرحدی معاہدہ کرنے پر مبارکباد دی۔

اس کے بعد جناب مولانا عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اور جناب مولانا مختار احمد حسینی نے دار العلوم دیوبند کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ وہ ادارہ ہے جس کا تمام عالم احسان مند ہے۔ بھارتی حکومت کے رویہ پر انہوں نے نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی پولیس نے دار العلوم دیوبند پر چھاپہ مار کر نہایت کمینگی کا ثبوت دے کر تمام عالم اسلام کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ہے۔

اس کے بعد حسب ذیل قرار دادیں پیش کی گئیں جو متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع ایشیاء کی عظیم اسلامی درسگاہ دیوبند کے دفاتر اور اس کے مہتمم قاری محمد طیب کے گھر پر بھارتی پولیس کے چھاپے اور تلاشی کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور اسے بھارت سے اسلام کو مٹانے کی ناپاک سازش قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں بھارت سے احتجاج کرے

(۲) یہ اجتماع عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ جب وہ غیر مسلموں کے شخصی قوانین میں مداخلت نہیں کرتی تو پھر مسلمانوں کے قوانین میں مداخلت نہ کرے۔

(۳) یہ اجتماع عیسائی پادریوں کی ارتدادی سرگرمیوں کی ممانعت کا مطالبہ کرتا ہے اور انہیں غیر ملکی جاسوس قرار دیتے ہوئے ان پر پابندیاں عائد کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

(۴) یہ جلسہ عام صوبائی اسمبلی کے سرکاری بنچوں کے اس رویہ کی شدید مذمت کرتا ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے انسداد عصمت فروشی کے بل کی مخالفت کر کے کیا ہے اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بل کو منظور کرائیں۔

ہمارا ملک ابھی تک انگریز کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہے

حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب ناظم جمیعۃ علماء اسلام شمالی ہشت نگر تحصیل چارسدہ نے حضرت مولانا محمد سرور صاحب امیر جمیعۃ کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا ملک ابھی تک انگریز کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہے ہر بات میں اسی کی تقلید ہوتی ہے۔ آپ نے عائلی قوانین کی سخت مخالفت کی اور اس کی منسوخی پر زور دیا۔

(مولانا عبد الرب فاضل حقانی قصبہ شیر پاؤ)

اپوا کی امداد کیوں؟

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا احتجاج

ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان کے حکم سے مقامی سینماؤں میں ایک آنہ فی ٹکٹ زائد برائے امداد اپوا وصول کیا جا رہا۔

ملک کا دین پسند طبقہ اور علماء اپوا کی سرگرمیوں کو اسلامی تہذیب و تمدن اور اخلاق و کردار کے منافی قرار دیتے ہیں۔

ترقی پسند خواتین کی یہ انجمن عائلی قوانین کی حمایت میں ملک گیر مہم شروع کرنے کے لئے پر تول رہی ہے۔

ایسی متنازعہ انجمن کے لئے سرکاری اثر و رسوخ کے ذریعہ چندہ جمع کرانا انتہائی افسوسناک ہے ڈپٹی کمشنر ملتان نے اپنے سرکاری اختیارات کو صحیح استعمال نہیں کیا۔

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ دستور کے مطابق سرکاری سطح پر اسلامی روایات کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ مقتدر حضرات ناچ و رنگ، مشاعروں، ثقافتی پروگراموں اور کھیل تماشوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی امداد و اعانت کرتے ہیں۔

مسٹر بی۔ اے قریشی سابق کمشنر ملتان کی زیر سرپرستی جشن فرید پر بیالیس ۴۲ ہزار روپے سے زائد رقم عیش و عشرت اور ذہنی عیاشی پر صرف کر دی گئی۔

یہ رقم ثقافت سے عوامی فنڈ کر کے رفاعی اور تعمیری کاموں کے بجائے ذاتی منفعت اور اسراف کی نذر کر دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی طرف سے میں گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ سرکاری ملازمین کو چندہ جمع کرنے یا فراہمی چندہ کی اپیل کرنے پر پابندی عاید کریں۔

ڈپٹی کمشنر ملتان سے اپوا کے لئے چندہ جمع کرنے کی وجہ دریافت کریں اور جشن فرید پر قومی فنڈ کے ضیاع کی انکوائری کرائیں۔

محمد یعقوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہنگامی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

یہ اجلاس ڈویژنل مجسٹریٹ بہاولپور سے خصوصاً اور حکومت مغربی پاکستان سے عموماً مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع رحیم یار خاں میں چک ۱۴۲ کے مولوی عبد الواحد صاحب کے قتل کی فوری تحقیقات کرائے اور قتل کے ملزم کو قرار واقعی سزا دے چونکہ یہ قتل مذہبی انتقامی جذبہ کی نوعیت پر ہوا ہے۔

حضرت صاحب دین پور شریف کا فرمان

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد پسرور خلیفہ حضرت قطب زماں مولانا احمد علی صاحب ؒ ۱۲ مارچ ۱۹۶۳ء کو دین پور شریف جا کر حضرت مولانا المخدوم میاں عبد الہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت مدظلہ نے ان کے ذریعہ سخت تاکیدی فرمان اپنے متوسلین کے لئے خصوصاً اور عام اہل اسلام کے لئے عموماً جاری فرمایا ہے کہ ہر ہر مقام پر جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کی جائیں اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (لاہور) کو مضبوط کیا جائے۔ تاکہ ملک میں دینی قوت پیدا ہو اور اسلامی نظام کی راہ ہموار ہو اور ساری امت نئے نئے فتنوں سے بچائی جا سکے۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ تمام اللہ والے اور بزرگان دین جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی کے لئے دست بدعا ہیں۔ یہ بات ارکان جمعیت کے لئے نیک فال اور باعث مسرت و سعادت ہے امید ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری ناچیز محنتوں کو شرف قبول عطا فرمائیں گے۔

(غلام غوث ہزاروی)

اور اس سے ملک میں بدامنی کا شدید خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

امریکہ کی خیرات

(بقیہ صفحہ اوّل)

پناہ نہ ملی۔ شاہ سعود کے ہوائی جہاز بھی بموں سے محفوظ نہیں ہیں۔ اردن کی فوج افسر انگریز ہیں بلکہ بعض اخبارات نے یہ خبر دی تھی کہ وہاں انگریزی فوج آئی ہوئی ہے مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ شام و عراق کے چھوٹے مسلمان افسروں نے انقلاب برپا کر دیا۔ اردن کیسے بچے گا۔ خدا کرے ان کو سمجھ آ جائے اور دشمنوں سے ساز باز کرنے کی بجائے آپس میں اتحاد قائم کر کے بحر اوقیانوس سے خلیج بصرہ بلکہ مشرقی پاکستان کی خلیج بنگال تک اسلام کا مضبوط وفاق قائم کریں۔ ما ذالک علی اللہ بعزیز۔

قبول اسلام

مولانا حافظ محمد یوسف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام قصبہ جھول ضلع سانگھڑ (سندھ) کے ہاتھوں پر ایک ہندو نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس کا پہلا نام لوگومل تھا اور اب اسلامی نام محمد عبد اللہ رکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ثابت قدم رکھیں۔

فرقہ پرستی کا واحد علاج

قرآن وحدیث کا ترازو

(ڈاکٹر نیاز صاحب وڈھ قلات)

یوں تو مسلمانوں میں فرقہ بندی بہت دیر سے چلی آرہی ہے مگر آج کل فرقہ سازی وفرقہ پرستی کی ایسی وبا پھیل گئی ہے کہ ایک نومسلم کو تو چھوڑیئے خود ہمارا اپنا انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان جو ذہنی طور پر یورپین مفکرین سے کافی متاثر ہوکر اس مخمصہ میں پھنس جاتا ہے کہ حق پر چلنے کے لئے وہ کون سے فرقہ سے متعلق ہے۔ کیونکہ تعلیمی لحاظ سے اب اس میں کافی ذہنی وسعت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کی تقلید کا قائل نہیں رہتا۔ دوسرے سائنس کی حیرت انگیز ایجادات نے ہر شخص کو یہاں تک متاثر کردیا ہے کہ وہ لازمی طور پر مذہب کو بھی اسی ترازو میں تولے۔ لیکن اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ جب وہ اسلام کے نام پر اپنے قرب وجوار میں کئی مختلف جتھہ بندیاں دیکھ کر وہ بوکھلا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک ... جو کچھ پیش کرتا ہے وہ اسلام ہی کے نام پر ہوتا ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس ماحول سے گھبرا کر وہ اپنے آپ کو یورپین مادہ پرست مفکروں کے حوالے کر دیتا ہے اور پھر وہ مستقل طور پر اسلام سے ذہنی طور پر دور ہوجاتا ہے۔

بجائے اس کے کہ اسے اسلام کے ضابطہ حیات کا ایک مکمل خاکہ پیش کیا جائے جو زندگی کے تمام شعبوں پر پوری پوری طرح حاوی ہو اسے مختلف فرقے فروعات وجزئیات کا رونا رو کر اپنے ساتھ چلنے کو کہتے ہیں۔ خود تو اسے اسلام سے بہت کم تعلق ہوتا ہے اور دوسرے اسے اس قانون فطرت سے اچھی طرح روشناس نہیں کئے ہوتے۔

قانون فطرت کا وہ مخالف طبقہ جو ذہنی طور پر یورپ سے مرعوب ہوتا ہے جو اسلام کو ملاؤں کا دستور یا ملاؤں کا قانون خیال کرتا ہے۔ دراصل اس کے فلسفہ سے بے بہرہ ہوتا ہے اس کی یورپ سے ذہنی طور پر مرعوبیت دراصل طالب علمی کے زمانہ سے شروع ہوجاتی ہے۔ طالب علمی کا زمانہ زندگی کا وہ اہم دور ہوتا ہے جس پر اس کی مستقبل کی زندگی کے بگڑنے یا سنورنے کا دارومدار ہوتا ہے۔ یہی طالب علم آگے چل کر ذمہ داریوں کو سنبھالتے ہیں ہمارے وقت کے سارے مغربی علوم وفنون انگریزی زبان میں سیکھنے پڑتے ہیں اور کسی بھی زبان کے علوم وفنون سے آدمی اس وقت اچھی طرح فیضیاب نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ اس زبان سے اچھی طرح واقف نہ ہو۔ اور زبان سے پوری طرح واقف ہونے کے لئے ضرور اس کو ادبی میدان میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور مغربی ادب میں سنجیدگی نہ ہونے سے آج خود اس کا سنجیدہ طبقہ پریشان نظر آرہا ہے مغربی ادب صرف فحاشی۔ عیاشی۔ عریانی مرد وعورت کے بے طرح اختلاط کا ایک سیلاب ہے جو اللہ اچھلا آرہا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ طالب علم کے اس نئے نئے ذہن پر وہاں کا ادب کیا کیا اثرات چھوڑتا ہوگا جو آئندہ چل کر یقیناً اس کی عملی زندگی پر اثر انداز ہوگا وہ کائنات عالم میں ایک مادیاتی تصور لے کر آتا ہے اور اسی کو آگے دھکیلتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ ذہنی طور وہ فرقہ پرستوں کے ہاتھوں پہلے سے ہی مجروح ہوتا ہے۔ اسے یہ علم نہیں کہ اس مشینی دور سے نپٹنے کے لئے قانون فطرت سے زیادہ اہم طریقہ اور ہے ہی نہیں۔ اس حال میں اگر آپ اس کے سامنے اسلام رکھیں تو یقیناً وہ اسے ملاؤں کا دستور کہے گا۔ اسے کیا پڑی کہ پانچ وقت ہاتھ منہ دھوتے۔ پتلون اور جوتے نکالے اور چٹائیوں پر اپنے گھٹنے اور ماتھے کو رگڑتا رہے روحانیات سے اسے شغف ہی نہیں کہ وہ نماز کے روحانی پہلو پر غور کرسکے ہاں البتہ جب اسے نماز کا فلسفہ سائنٹفک اصول پر سمجھایا جاتا ہے تو وہ قدرے مطمئن ہوجاتا ہے اور پھر وہ آہستہ آہستہ اسلام کے ہر رکن کو سائنس کی روشنی پر کھنے لگتا ہے۔ اپنی ناتمامات سے مرعوب ہوکر سر سید احمد خان مرحوم دہلوی صاحب اور غلام احمد پرویز اسلام کو مغرب کی مشینوں میں تول کر ہمیں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اسلام کو سائنس پر منطبق کرنے میں اسلام کی بری طرح کانٹ چھانٹ فرما دیتے ہیں اور اب یہ کانٹ چھانٹ کچھ اس حد تک سامنے آگئی ہے کہ وہ اسے اپنے ادیبانہ طرز تحریر میں چھپا نہیں سکتے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام سائنس کی ترقیوں سے انسان کو نہیں روکتا اگر ایسا ہوتا تو وہ کائنات سے لگاؤ رکھنے کی تاکید ہی نہ کرتا۔ اسلام تو صرف سائنس کے مضر پہلو سے انسان کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان اگر اپنے فائدے کے لئے سائنس کی طرف جھکتا ہے تو اسے نفع صرف وہی سائنس دے سکتی ہے جو نیچر کے مطابق ہو نیچر کے خلاف جو بھی وہ ترقی کریگا اس کی تباہی کا باعث ہوگا۔ مثلاً اس وقت کو لیں جب انسان عقلی لحاظ سے اتنا ارفع و اعلیٰ نہیں تھا تو وہ ننگا رہا کرتا تھا لیکن وہ ترقی ہی کرتا رہا تباہ نہ ہوا لیکن آج عقلی لحاظ سے انتہا اوج پر پہنچنے کے بعد لندن، نیویارک، پیرس اور اٹلی کی برہنہ رقاصائیں یہ کہیں کہ یہ ترقی ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

اسلام اس کی بجائے کہ آپ رقاصاؤں کے پاس جائیں یا بچوں کو قتل کریں یہ سکھائے گا کہ آپ ایک کی بجائے دو شادیاں کرلیں بچوں کو مارنے کی بجائے آپ اپنی معاشی حالت کو فروغ دیں۔ مطلب یہ ہے کہ فطرت انسانی عقل کی بہ نسبت بہت بلند ہے۔ اسلام کو سائنس پر منطبق کرنے سے یقیناً نتیجہ یہ نکلے گا کہ چند سال بعد تخریبی سائنس کی چند خرافات تو آپ کے پاس ہونگی۔ مگر قانون فطرت کو جس نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے آپ کھو دیں گے لیکن یہ بھی قدرتی امر ہے کہ فطرتی نظام اپنی صحیح تعمیری بنیادوں کی وجہ سے دنیا میں نایاب کبھی نہیں ہوتا کمیاب ہونا دوسری بات ہے۔

کونسا فرقہ حق پر ہے؟

اب اسلام اگر بالکل دین فطرت ہے اور تمام دنیا میں پایا جاتا ہے اور مختلف فرقے اس کے حامل ہونے کے دعویدار نظر آتے ہیں تو ہمیں سوچنا ہوگا کہ حق پر کونسا گروہ ہے جس سے دنیا مستفید ہوسکے یہ کام اگرچہ بظاہر بہت کٹھن معلوم دیتا ہے لیکن حقیقت میں تلاش حق اتنا مشکل نہیں۔ جتنا ہم سمجھے بیٹھے ہیں۔ صرف معمولی تکلیف آپ کو کرنی پڑیگی وہ یہ کہ اپنے ذہن سے مغربیت اور اس کی طرفداری یا کسی فرقے کا تاثر اور اس کی طرفداری کا احساس کسی دوسرے فرقے کی مخالفت اور اس کے لئے وہ تعصب جو آپ کو اپنے گھر کے ماحول سے ملا ہے یا جو آپ کو سوسائٹی نے دیا ہے یا تعلیم نے بخشا بالکل اتار کر رکھ دیں۔ اچھی طرح تسلی کرلیں کہ آپ خالی الذہن ہوکر میدان میں تلاش حق کے لئے نکلے ہیں۔ اب مختلف مذہبی فرقوں کا مطالعہ کیجئے اور خوب گہرا مطالعہ کیجئے اور ان کے اعمال وعقائد کو قرآن وحدیث کی کسوٹی پر پرکھتے جائیں۔ جو قرآن وحدیث پر پورا اترے وہ سنبھال کر اپنے پلے باندھیں جو اس شاہراہ سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہو اس سے دامن بچالیں۔ آپ بہت جلد حق کو پانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اگر ہمارا ہر انگریزی تعلیم یافتہ اور فرقہ پرست نوجوان اس اصول کو اپنائے تو امید ہے کہ وہ بہت جلد فرقہ پرستی کی اس لعنت سے چھٹکارا پاسکتے ہیں لیکن یہ بھی اسی وقت ممکن ہے جبکہ ہمارا نوجوان طبقہ قرآن وحدیث سے مس رکھتا ہو۔ اور اسی احساس کے ماتحت ہمارا اکثر نوجوان طبقہ غلام احمد پرویز کی تشریحات قرآن سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ مگر کہنے کی بات یہ ہے کہ قرآن اور انسانی ذہن میں بھی فرق ہونا چاہیئے قرآن کلام خداوندی ہے اگر ہر انسانی عقل اسے اپنے اپنے طور پر استعمال کرسکتی تو پھر رسول کے آنے کی چنداں ضرورت ہی نہ رہتی۔ رسول تو آئے اسی لئے کہ کلام الٰہی کو عملی طریقے سے عوام الناس کو سمجھا سکیں۔ اگر رسول کے اس عمل کو آپ سامنے نہ رکھیں تو سارا قرآن مفکرین کی مختلف فکروں کا شکار ہوجائے گا اور جب ہر مفکر اسے اپنی فکر کے مطابق استعمال کرسکتا تو کفار کہہ سکتے تھے کہ نعوذ باللہ قرآن پاک انسانی ذہن کی عظیم پیداوار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی آپ کو کسوٹی کی ضرورت پیش آئے تو ہمیشہ قرآن وحدیث کو سامنے رکھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح آپ فرقہ پرستوں کی زد سے صاف بچ کر نکل آتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ۔

تریاق

عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں۔ قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے کمر ٹیڑھی ہوجاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط وکتابت پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان واحتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس بیماری کیلئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

ملنے کا پتہ

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام

بیرون دہلی دروازہ ــ لاہور

دارالعلوم دیوبند کی تلاشی پر ملک کے طول وعرض میں شدید اضطراب

حکومت پاکستان سے دارالعلوم دیوبند پر پولیس کے چھاپے کے خلاف بھارت سے احتجاج کرنے کا مطالبہ!

سرگودھا جمعیتہ علماء اسلام مجلس احرار جامعہ عربیہ سراج العلوم کے ہنگامی اجلاس دارالعلوم دیوبند میں مقامی پولیس کے چھاپہ اور حضرت مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحب کے مکان کی تلاشی کی خبر پر سخت غم و غصہ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور نہ صرف مسلمانوں کی مسلم بین الاقوامی دینی درس گاہ کی توہین تصور کرتا ہے۔ بلکہ مسلمانانِ عالم کے جذبات و احساسات کو سخت مجروح کرنے کا باعث تصور کرتا ہے نیز بھارت کے ہندوؤں اور حکومت بھارت کی شراکت سے اسلامی تہذیب و تمدن کو مٹانے کی منظم سازش قرار دیتا ہے

چنانچہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سفارتی سطح پر اس سلسلے میں حکومت بھارت کے خلاف احتجاج کرانے کا بندوبست کرے اور حج بیت اللہ کے موقعہ پر مسلمانانِ عالم کے اجتماع پر بھی احتجاج کرایا جائے۔

نیز یہ اجلاس ممبران قومی و صوبائی اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس مذموم حرکت کے متعلق احتجاج کر کے اپنی علمی و دینی درسگاہ کا احترام بجا لائیں۔ دوسری قرارداد

(۲) اس کے علاوہ مقامی طور پر مساجد اور مجلس احرار اسلام۔ جمعیتہ علماء اسلام کے اجلاسوں میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

مسلمانان سرگودھا کا یہ اجتماع عظیم نیز جمعیتہ علماء اسلام و مجلس احرار اسلام کے اجلاس میں میونسپل کمیٹی سرگودھا کے حالیہ فیصلہ (جس میں ریڑھی۔ چھابہ کے پاس منسوخ کر کے ریڑھی چھابہ لگانا قانونی جرم قرار دیا ہے) پر گہرے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اس سے ہزاروں افراد کی روزی کے ذرائع بند ہو گئے ہیں۔ لہٰذا حکام بالا میونسپل کمیٹی سرگودھا سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اس فیصلہ کو کالعدم قرار دے کر ہزاروں دکھے دلوں کی دعائیں اور عند اللہ اجر و عند الناس شکریہ کے مستحق ہوں۔

سمندری جامع مسجد محمدیہ میں مولانا محمد علی جانباز نے دارالعلوم دیوبند پر بھارتی مظالم کا ذکر کیا کہ بھارت حکومت نے چھاپہ مار کر دنیائے اسلام کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھارتی حکومت کو خبردار کرے اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوتی بے چینی کو دور کرے۔

گوجرانوالہ انصار الاسلام جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ کا یہ اجلاس بھارتی بھارتی پولیس کی اس حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جو کہ اس نے قاری محمد طیب صاحب کے مکان کی تلاشی اور دارالعلوم دیوبند پر چھاپہ مار کر تمام دنیا کے مسلمانوں کی خدمات کو مجروح کیا ہے کیونکہ دارالعلوم دیوبند ایک بین الاقوامی تعلیمی ادارہ ہے حکومت سے اس بات پر پرزور احتجاج کرے۔

اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے ایک بیان میں بھارتی حکومت کے اس شرانگیز اقدام پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ جو اس نے حال ہی میں اسلام کے عظیم ترین علمی اور روحانی مرکز دارالعلوم دیوبند پر چھاپہ مارنے کی صورت میں کیا ہے اس بارے میں اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکومت کے ایک افسر نے مقامی حکام اور پولیس کی بہت بھاری جمعیت کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے مختلف دفاتر پر چھاپہ مار کر مختلف شعبوں کے دفاتر کے ساتھ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی خانہ تلاشی بھی لی اور .... بتایا گیا ہے کہ کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ حضرت مولانا نے کہا ہے کہ بھارت کے نام نہاد لادینی حکومت کی اس حرکت سے بلاشبہ روئے زمین کے کروڑوں مسلمانوں کو شدید ٹھیس پہنچی ہے کیونکہ دارالعلوم دیوبند نے مغربی سامراج کے دور میں اسلامی اقدار کو آنے والی نسلوں تک محفوظ رکھا۔ اور جس سے دنیائے اسلام کے ہر گوشہ میں قرآن و سنت کے علمبردار اور آزادی کے مجاہد پھیلائے اور بالخصوص برصغیر پاک و ہند کو آزادی اور حریت کی راہیں بتائیں۔ ہند و پاک کو مقتدر قائد اور لیڈر دئے۔ اس مقدس ترین ادارہ نے انگریزی سامراج کو ٹھکرا کر ہندوستان کو آزادی کی نعمت سے نوازا۔ ایسے ادارہ کے ساتھ پنڈت نہرو کی زندگی میں اس قسم کے سلوک غداری اور بے ہودگی کی ایک دردناک مثال ہے۔ آپ نے کہا کہ پنڈت نہرو اور دوسرے لیڈروں کو معلوم ہے کہ ان کے گاندھی کو آزادی کا درس شیخ الہند مولانا محمود الحسن ہی نے دیا۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے فرمایا کہ بھارتی حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ادارہ کے ساتھ پاکستانی مسلمانوں کا سیاسی تعلق نہیں بلکہ مسلمانوں کے روحانی اور مذہبی و علمی روابط اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ افسوس ہے کہ بھارت کے کوتاہ اندیش افسروں کو دارالعلوم دیوبند کی تاریخی عظمت اور بین الاقوامی شہرت کا احساس بھی نہ ہوا اور مسلمانوں کے اس علمی مرکز پر پاکستان سے رقم لینے کے بیہودہ الزام کے بہانے چھاپہ مار کر کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا۔ آپ نے کہا کہ بھارتی حکومت کو آئندہ اس قسم کی حرکتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے آخر میں حضرت مولانا عبدالحق نے تمام مسلمانوں اور فضلائے دیوبند سے دارالعلوم کے بقاء اور استحکام کے لئے دعا کرنے کی اپیل کی ہے۔

پشاور ۲۶ مارچ کو یہاں مذہبی حلقوں میں اس خبر پر بھارتی حکومت کے خلاف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی کہ بھارت میں دارالعلوم دیوبند کے دفاتر اور مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کے مکان کی تلاشی لی گئی ہے۔ مولانا محمد حسین امیر جمعیتہ علماء اسلام پشاور شہر نے بھارتی حکومت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی پولیس کی اس غلط کارروائی سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند مسلمانوں کے عظیم مذہبی دارالعلوم کو وہاں پر برداشت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں بھارتی درندے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ نہیں ڈال سکتے۔

مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی صدر انجمن تبلیغ القرآن و سنت نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت کا دارالعلوم دیوبند کے خلاف یہ اقدام دنیائے اسلام کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور چونکہ دنیا کے تمام مسلم ممالک کے باشندوں کو اس دارالعلوم سے دینی و روحانی طور پر فیوض حاصل ہوتے ہیں اس لئے تمام مسلم ممالک کو بھارت کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے۔

نصراللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام پشاور شہر نے بھارتی حکومت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے حضرت مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا، حضرت ... عبیداللہ سندھی، حضرت مولانا حسین احمد مدنی ... حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور حضرت ... سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے مجاہد ... پیدا کئے۔ جنھوں نے دنیا کی تمام ... کو ٹھکرا کر انگریزوں کا مقابلہ کیا۔ اور نہ ... برصغیر ہند کو برطانوی سامراج کے چنگل ... آزاد کرانے کی کوشش کی بلکہ دنیا کے تمام ... مسلم ممالک کو انگریزوں کی مکاریوں سے آگاہ ... کیا اور آج بھی اس دارالعلوم کے تربیت ... دنیا کے ہر حصہ میں مغربی منافقین کے ایجنٹو... کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس لئے بھارتی حکو... دارالعلوم دیوبند کے علماء کرام اور خصوصاً ... حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کو اپنے ... مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ... پریشان کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ ... بھارتی حکومت کے لئے بہت مہنگی پڑے گی ... اس لئے بہتر یہی ہے کہ وہ حضرت مولانا قاری ... صاحب سے اپنے غلط فعل کی معافی مانگ لے ...

مولانا حافظ عبدالرشید خازن جمعیتہ علماء اسلام سرحد، مولانا فضل حق خطیب جامع مسجد ہشت نگری، مولانا فضل الرحمٰن خطیب جامع مسجد نمک منڈی نے بھی بھارتی حکومت کے اس اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔

عمرزئی ناظم دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی ضلع پشاور، مولانا قاضی فضل ... نے اطلاع دی ہے کہ آج دارالعلوم کے ... میں علماء کرام کے ایک اہم احتجاجی اجتماع میں بھارتی ... حکومت کے خلاف شدید غم و غصہ کی ایک تجویز پاس ... کی گئی اور بھارتی پولیس کی اس غلط کارروائی کی سخت ... مذمت کی گئی جو حکومت ہند نے براعظم ایشیا کے عظیم ... دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند اور اس کے مہتمم حضرت مولانا ... قاری حکیم الاسلام محمد طیب صاحب کے خانہ تلاشی کر کے دنیائے ... اسلام کے احساسات کو شدید طور پر مجروح کر دئے ہیں ... حکومت ہند کے اس اقدام کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ... اکابر علماء دیوبند وہ حضرات ہیں۔ جنھوں نے برصغیر ... آزادی کیلئے برٹش سامراج کیخلاف ہند و بیرون ہند ... کارنامے انجام دئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں آج برصغیر ہند ... کو آزادی کی نعمت سے ہم کنار ہیں۔ اس اجتماع میں صاحبزادہ ... عبدالباری فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام سرحد ... مولانا قاضی فضل دیان۔ مولانا حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند ...

مودودیوں کے بارہ میں
جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی اعظم کا فتویٰ

ان دو گروہوں (مودودیوں اور پرویزیوں) کی عبارتیں گمراہ کن۔ ایمان سوز بلکہ کفر تک پہنچانے والی ملیں گی۔ ان کی تعلیمات کفار کے اقوال سے زیادہ اسلام کی تحریف اور تباہ کاری کی آئینہ دار ہیں۔

یہ وہ قیمتی اور محافظ ایمان الفاظ ہیں جو جامعہ اشرفیہ لاہور مسلم ٹاؤن کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نے حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب کی کتاب صراط مستقیم پر تقریظ فرماتے ہوئے لکھے قاضی صاحب موصوف نوشہرہ صدر ضلع پشاور کے خطیب اور حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ ہیں۔ ان کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نے مودودیوں کی گمراہی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا۔ حضرت مفتی صاحب حضرت قطب عالم مجاہد اعظم حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد برادری سے ہیں اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح کی اہلیہ محترمہ کے داماد ہیں۔ آپ کے اس بیان نے مودودیوں کی وہ تمام کوششیں برباد کر دیں جو وہ اپنے فرقہ کی گمراہیاں چھپانے کے لئے کرتے رہتے ہیں۔ الحمد للّٰہ رب العالمین ؛

مودودی پارٹی سے بیزاری کا اعلان
جمعیتہ علماء اسلام بھکر کی مساعی جمیلہ

الحمد للّٰہ جمعیتہ علماء اسلام کی مسلسل کوششوں ...ور قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ عوام الناس گمراہ کن ...عقائد و نظریات سے ہٹتے جا رہے ہیں۔ ...ال ہی میں ایک بستی کے لوگوں نے مولانا محمد عبد اللہ ...کے سامنے آکر بیانات دئے

کہ ہماری بستی میں چند مودودیے ...گھسے اور عوام الناس کو دھوکے میں ڈال کر ...ام پروگرام کرائے جلسہ کرایا اور سادہ لوح مسلمانوں ...سے اچھی خاصی رقم بھی بٹور لی لیکن الحمد للّٰہ جمعیتہ ...علماء اسلام کی برکت اور جد و جہد سے ان لوگوں ...کا پول کھلتا جا رہا ہے بستی کے لوگوں نے مندرجہ ...ذیل بیانات دئے۔ مورخہ ۵ مارچ جماعت ...اسلام ضلع میانوالی کے امیر غلام محمد معہ اپنے ...ساتھیوں کے ہمارے گاؤں بھدی تحصیل بھکر ...ضلع میانوالی میں آئے ہم نے دھوکا میں آکر ان کا ...ساتھ دیا۔ جلسہ کرایا جماعت اسلامی کے کام ...کے لئے کافی مقدار میں رقم بھی کر دی جماعت اسلامی ...کی معاونت کے فارم پر کئے اور جماعت اسلامی ...کو اپنے اکابر دیوبند کی جماعت سمجھ کر آئندہ کے ...لئے پورے پورے تعاون کا وعدہ کیا یہ سب کچھ

مودودیت سے ناواقفی کی وجہ سے ہوا ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب سرگرم رکن جمعیتہ علماء اسلام بھکر خطیب نہر کالونی بھکر کے ذریعہ جماعت اسلامی اور اس کے امیر مودودی کے غلط اور گمراہ کن عقائد نظریات سے ہم بروقت آگاہ ہوئے ہم اپنی اس لغزش پر توبہ کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آئندہ کے لئے مودودی کی اس جماعت ہم کوئی تعلق نہیں رکھیں گے اور جہاں تک ممکن ہوگا ہم اپنے دوسرے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کو بھی مودودی جماعت کے گمراہانہ عقائد و نظریات سے بچانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس لغزش کو معاف فرمائے اور آئندہ کے لئے ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

المرسل ممتاز علی عفی اللہ عنہ بھکر

دستخط۔ محمد ابراہیم ولد غلام حسن قوم کونبہ بھدی چراغ شاہ

محمد عظیم ولد غلام حسن قوم کونبہ بھدی چراغ شاہ تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی

جناب نصر اللہ جان اعوان پشاور کا بیان
(غلاف کعبہ کے بارہ میں)

پشاور۔ ۲۵ مارچ۔ نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام پشاور شہر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ غلاف کعبہ کو گاؤں گاؤں پھرانا شرعی طور پر قطعاً ناجائز ہے۔ اور پھر اسے نمائش کے لئے رکھ کر عورتوں کو بھی دیکھنے کی دعوت دینا انتہائی افسوس ناک ہے۔ انھوں نے یہ بیان غلام محمد لوند خوڑ کے اس سوال کے جواب میں دیا کہ غلاف کعبہ کو گاؤں گاؤں لے جانا جائز ہے یا نہیں اور کیا اس سے اس کی توہین تو نہیں ہوتی جناب نصر اللہ جان اعوان نے کہا کہ یہاں پر اکثر علماء کرام نے غلاف کعبہ کو گاؤں گاؤں پھرانے والوں کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ جب تک یہ غلاف کعبہ۔ کعبہ شریف پر نہ رکھا جائے اس وقت تک یہ اتنا متبرک نہیں ہو سکتا جتنا اسے قرار دیا گیا ہے۔ نیز یہ غلاف کعبہ شریف پر رکھے جانے کا شرف حاصل کرلے تو پھر اسے گاؤں گاؤں پھرانا اس کی توہین کرنے کے مترادف ہے انھوں نے کہا کہ ہم کو ... سے ایک روزنامہ میں یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ ایک دینی جماعت صرف اپنے سیاسی مقاصد کے لئے ایسا کر رہی ہے۔ حالانکہ اس غلاف کے متعلق کوئی بات ابھی تک حتمی نہیں ہے کہ آیا اسے سعودی حکومت منظور بھی کرتی ہے یا نہیں۔ نصر اللہ جان اعوان نے فرمایا اگر یہ بات درست ہے کہ ایک جماعت اپنے سیاسی مقاصد کے لئے ایسا کر رہی ہے تو پھر حکومت کے ذمہ دار افسروں کا ان سرگرمیوں میں حصہ لینا انتہائی تعجب خیز امر ہے۔ اگر حکومت کا اس میں اپنا ہاتھ نہیں ہے تو پھر اسے اس معاملے کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔

(بقیہ)

کوئی اندیشہ نہ ہوگا۔

مقصد یہ ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے غیر اسلامی قوتوں کو جتنی غیر شرعی مراعات دیں اتنا ہی نقصان اٹھایا۔ حالانکہ حق کی خاطر باطل کو دبانا ہی بہتر ہے۔ لہٰذا اب پھر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد ہونے کا موقع دیا ہے۔ بہتر ہے کہ اب تمام عالم اسلام حق کی تبلیغ میں قطعاً کوتاہی نہ کرے اور باطل کو دبانے کی پوری کوشش کرے۔

اسلامی حکومت اور غیر مسلم رعایا

(بقیہ صفحہ ۴)

کی وفاداری پر گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ جب فوج میں بھرتی ہو کر فوج کی ملازمت نہیں چھوڑی جا سکتی اور فرار ہونے کی صورت میں سزا ملتی ہے تو اسلام نے جو مرتد کی سزا قتل تجویز کی ہے۔ اس پر اعتراض کیوں ہے؟ یہی وجہ ہے کہ دور نبوت اور عہد خلافت میں غیر اسلامی تحریک کو فوراً دبا دیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ بنی حنفیہ کا قبیلہ ابن النواحہ اور جمیع بن وثال سمیت پہلے مسلمان ہوا۔ پھر جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ لوگ اس کی نبوت کے قائل ہو گئے۔ مسیلمہ نے ابن النواحہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر بنا کر بھیجا۔ آنحضرت نے پوچھا کہ تم شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ان دونوں نے کہا کیا آپ شہادت دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ اس پر حضور نے فرمایا اگر سفارتی وفد کا قتل جائز ہوتا میں تمہیں قتل کر دیتا۔ چنانچہ اس کے ایک عرصے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود نے ابن النواحہ سے بغیر سفارتی وفد کے پھر یہی الفاظ سُنے تو اسے قتل کر دیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی ملک میں غیر اسلامی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ کہ کافر خود یا اولاد کو کفر پر رکھ سکتا ہے نہ کہ دوسروں کو بھی دوزخ کا ایندھن بنائے۔

یہ کہنا کہ نفسیاتی لحاظ سے مرتد کو سزا دینے یا کفر کی تبلیغ پر پابندی لگانے سے الٹا اثر پڑتا ہے۔ کہ جسے جتنا دبایا جاتا ہے۔ وہ تحریک اتنی ہی پھیلتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے کیونکہ خدا کے احکام اور اسلامی ترقی اور حق کے لئے باطل طاقتوں کو جب دبایا جاتا ہے۔ تو نفسیات کے تمام اصول ناکام ہو جاتے ہیں۔ جب کفار کو عرب سے خارج کیا گیا۔ یہودیوں کو مدینے سے نکالا گیا تو ہمیشہ کے لئے مکہ و مدینہ اسلام کا مرکز بن گئے۔ جب مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے نبی کے مقلدوں کو قتل کیا گیا تو تمام فتنے ہمیشہ کے لئے مٹ گئے۔ یہی قادیانی تحریک اگر اسلامی حکومتوں کے دور میں ابھر اٹھتی۔ مغلیہ عہد میں سر نکالتی تو مسیلمہ کذاب کا سا انجام ہوتا۔ مگر خدا سے ہم اب بھی بے امید نہیں ہیں دشمنان رسول احمدیوں کے علاوہ پرویزی اور مرتد ... کے پیروکار اور دوسرے منکرین حدیث بھی ہیں وقت آئے گا کہ یہ تمام باطل فرقے اول تو فرقہ ... کو معتزلہ اور مسیلمہ کذاب کی طرح مٹ جائیں گے ورنہ اس قدر بے نمود اور بے ضرر ہو جائیں گے کہ مسلمانوں ...

جمعیتہ علماء اسلام کی شاخیں متوجہ ہوں جن کی ممبر سازی کی کاپیاں مکمل ہو چکی ہیں۔ ... رقم کے اپنی ضلعی جمعیتہ کے پاس جلد بھیج دیں اور جن کی مکمل نہیں ہوئیں وہ بھی جلد مکمل کر کے اپنی ضلعی جمعیتہ کو بھیج دیں اور ضلعی جمعیتیں دوسرا حصہ فارم اور فارم کی فیس و رقم جو صرف "مرکزی دفتر" کے لئے مخصوص ہے وہ مرکزی دفتر کو بھیجیں۔

عالمِ اسلام میری نظر میں

دیوارِ حرم اور گنبد خضرا کے اٹوٹ رشتہ سے

(مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدینہ بجنور)

سعودی عرب کے متعلق اخبارات میں خبریں شائع ہوئی ہیں کہ وہاں حال ہی میں سونے کی ۱۴۵ کانیں اور دریافت کی گئی ہیں، پچھلے دنوں حکومت سعودیہ نے ماہرین طبقات کو اس کام پر مامور کیا تھا، چنانچہ اس کام کی تکمیل پر ماہرین نے بتلایا ہے کہ سرزمین عرب میں ۲۵۰ معدنیات کے ذخیرے موجود ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر کانوں سے استفادہ کیا گیا تو ان کی مجموعی آمدنی مٹی کے تیل اور پٹرول کی موجودہ ۵ سال کی آمدنی کے برابر ہوگی جس کا مطلب یہ ہے کہ سعودی عرب دنیا کا مالدار ترین خطہ بن جائے گا۔ سعودی حکومت کی اطلاعات کے بموجب ان ذخائر پر قبضہ کرنے کے لئے اور ان کو کام میں لانے کے لئے کام شروع کر دیا گیا ہے۔

اسی خبر کے ساتھ سعودی عرب کی یہ خبر بھی نہایت عبرتناک ہے کہ اس نے گذشتہ دنوں میں امریکہ سے درخواست کی تھی کہ متحدہ عرب جمہوریہ سعودی عرب پر حملہ کرنا چاہتی ہے لہذا امریکہ کو چاہیئے کہ وہ سعودی عرب میں اپنی فوجیں تعینات کر دے۔ جس پر حکومت مصر نے اعلان کیا کہ "ہمارا ارادہ سعودی عرب پر حملہ کرنے کا نہیں ہے۔"

یہ دو عجیب و غریب خبریں ہمارے لئے عبرت کا باعث ہیں۔ ایک طرف اتنی بڑی دولت، دوسری غیروں کی طرف نظر، معلوم ہوا کہ آدمی دولت مند ہونے کے باوجود بھی صاحب اقتدار نہیں بن سکتا، بلکہ حصول اقتدار کے لئے کچھ اور ہی شرائط و ضوابط ہیں کاشکہ حکومت سعودیہ عربیہ اپنی اس عظیم دولت کو ترقی کے کاموں پر صرف کرے اور اہل عرب میں جو تعیش اور سستی پیدا ہونے لگی ہے (جس کی وجہ سے حکومت کو دوسروں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے) دور ہو جائے اور ملک ایک صنعت کار ملک بن جائے۔ یہ بات یاد رہے کہ اگر امریکہ نے ایک مرتبہ اپنے وہاں پنجے جمالئے تو کہیں وہ حساب نہ ہو جائے "ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم امریکہ کا"

جٹ ہوائی جہازوں کے ماہروں کی ایک جماعت پرسوں رات مصر کے دارالحکومت قاہرہ سے بنگلور کے لئے روانہ ہوئی ماہرین کی یہ جماعت عرمی باخبر ذریعوں کے مطابق ہندوستان اور مصر کے اشتراک سے آواز سے زیادہ تیز رفتار کے لڑاکا ہوائی جہاز تیار کرنے کے امکانات پر ہندوستانی ماہروں سے بات چیت کرے گی۔ مذکورہ جماعت میں مصری اور مصر میں ہیلوان کے مقام پر جٹ طیاروں کے کارخانہ روس کے ایم۔جی ۲۱ اور برطانوی ساخت کے آرفیوس لڑاکا طیارزوں سے بہتر پر سانک ہوائی جہاز تیار کرنے والا ہے۔ صدر ناصر نے گزشتہ سال اس کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا تھا مذکورہ بالا جماعت کے دورہ کے متعلق اطلاع دینے والے ذریعوں نے بتایا کہ اس موضوع پر ہندوستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے مابین گزشتہ چند مہینوں سے مذاکرات جاری تھے سمجھا جاتا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی مجلس انتظامیہ کے صدر مسٹر علی صابری نے گذشتہ جنوری میں اس کے متعلق وزیر اعظم نہرو سے گفتگو کی تھی۔

"لوگ حسد کرنے کو کرتے رہیں لیکن بات یہی ہے کہ ترقی کی شاہراہ اور منصب اقتدار ان ہی طریقوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ان چیزوں کی موجودگی میں اگر عرب دنیا صدر ناصر کے عرب قومیت کے نعرے پر لبیک کہہ رہی ہے تو کیا بیجا ہے۔

عراق کے صدر جنرل عبدالسلام عارف نے آج یہاں اعلان کیا کہ عراق کے اتحاد کا متحدہ عرب جمہوریہ اور شام پر دارومدار ہے۔ جنرل عارف نے کہا ہم نے اپنے لئے یہ بات فرض کر لی ہے کہ ہم قاہرہ کی مرضی کے بغیر کوئی عمل نہیں کریں گے۔ کیونکہ عرب اتحاد کو حقیقی صورت دینے کی بنیادی ذمہ داری قاہرہ پر عائد ہوتی ہے۔

جنرل عارف نے کہا ہم متحدہ عرب جمہوریہ کے عربوں کے اعلیٰ ترین نصب العین کے حصول کے لئے تعاون کرنے پر آمادہ ہیں۔ جنرل عارف نے یہ بھی اعلان کیا کہ عراق اور کویت عربوں کے وطن کا حصہ ہیں اور کوئی چیز انھیں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔ عربوں کا اعلیٰ ترین نصب العین خلیج فارس بحراوقیانوس تک عربوں کو متحد کرنا ہے۔ جنرل عارف نے بتایا اگلے ہفتہ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر کی قیادت میں ایک وفد عراق آرہا ہے۔

"کرنل عارف کا یہ اعلان حق بجانب ہے لیکن اس کے باوجود روس میں مسلمان طلباء نے عراق کی حکومت کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اور ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کمیونسٹوں کے قتل عام کا حکم واپس لے لیں۔ یہ بھی تشویش سے خالی نہیں ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

متحدہ عرب جمہوریہ شام اور عراق اپنی فیڈرل یونین بنانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ یہ اطلاع قاہرہ کے کثیر الاشاعت اخبار الاہرام نے دی ہے۔ قاہرہ میں گذشتہ دو روز سے تینوں ملکوں کے اعلیٰ اختیارات کے وفود کے درمیان جو بات چیت چل رہی ہے اسی میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ اب یہ وفود یونین کا ایک آئین اور اس کی تفصیلات تیار کر رہے ہیں۔ الاہرام نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ یونین کے بارے میں آخری فیصلہ آئین کے مسودہ پر تینوں ملکوں میں استصواب رائے کے بعد ہوگا۔ ایک اطلاع کے مطابق تینوں وفود عراق کی اس تجویز پر بھی غور کر رہے ہیں متحدہ عرب جمہوریہ، عراق، شام الجزائر اور یمن کی فوجوں کی ایک مشترکہ فوجی کمان بنائی جائے گزشتہ روز شام کے وزیر اعظم مسٹر صالح البطار نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا تھا کہ عراق، شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کی یونین بنانے کے سوال پر تینوں ملکوں میں بہت جلد رائے شماری ہوگی۔

عرب ملکوں کا یہ اتحاد قابل مبارکباد ہے خدا کرے کہ پائیدار ہو اور نظر بد سے محفوظ رہے۔ کیونکہ لبنان اور شام کی سرحد کا اچانک بلا کسی وجہ کے بند ہو جانا اور فلسطین میں اسرائیلی فوجوں کی نقل و حرکت ادھر کمیونسٹوں کی ریشہ دوانیاں اور سعودی عرب کا امریکہ سے طلب امداد، یہ ساری کی ساری چیزیں ایسی ہیں جن کو خطرہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مرزائیت کا قلعہ مسمار ہو گیا

ڈاکٹر مولا بخش صاحب مسلمان ہو گئے

محترم منشی سعید احمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں سے اطلاع دیتے ہیں کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ڈاکٹر مولا بخش صاحب جو کٹر مرزائی بلکہ مرزائیت کا قلعہ تھے۔ مرزائیوں کے سینے پر مونگ دلتے ہوئے مسلمان ہو گئے۔ آپ نے مرزائیت کو اندر باہر سے خوب دیکھا بالآخر آپ نے حضرت مولانا علاؤالدین صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ جانشین امیر جمعیۃ علماء اسلام کے دست مبارک پر ختم نبوت کا اقرار کر کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جس سے تمام شہر میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور ڈاکٹر صاحب کا عظیم الشان جلوس نکالا گیا جو تمام شہر کے بازاروں سے ہوتا ہوا ڈاکٹر صاحب کی دکان پر ختم ہوا فضا آسمانی نعرۂ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ حضرت مولانا علاؤالدین نے ان کی استقامت کے لئے دعا کی اخیر میں ہم حافظ عبدالکریم صاحب اور حافظ عبدالحق صاحب کی محنت کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(ادارہ)

احباب کا شکریہ

بندہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا اب بحمد اللہ روبصحت ہوں اس سلسلہ میں مغربی و مشرقی پاکستان اور بیرون ممالک کے احباب کے بہت سے ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے ہیں ان سب حضرات کا فرداً فرداً جواب دینے سے معذور ہوں اخبار کے ذریعہ سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں فقط

تاج الدین بسمل نقشبندی نائب امیر جمعیۃ علماء [illegible]

سانحہ ارتحال

موضع بھیں تحصیل چکوال سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے محترم دوست اور جماعتی کارکن [illegible] محمد معاویہ متعلم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے بزرگوار انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون موصوف شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر [illegible] خلیفہ حضرت مدنی رح سے گہری عقیدت و محبت رکھتے تھے ان کی وصیت کے مطابق حضرت [illegible] جی نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی ادارہ اور ارکان جمعیت مرحوم کی بلندی درجات کے دعا گو ہیں اور ان کے لواحقین اور پسماندگان کے غم میں پورے پورے شریک ہیں اللہ تعالےٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل فرمائیں آمین۔

دی۔پی واپس نہ کیجئے

دی۔پی واپس ہونے سے ادارہ کو نقصان [illegible] ہے۔

(ناظم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۶ء

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۶۰۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

نفیس سیری

جلد (۶) ◎ جمعہ - صفر المظفر سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۶۳ء ◎ نمبر ۲۵

پاکستان کے دشمن اور ملت کے غدّار کون ہیں!

○ جو نہیں چاہتے کہ اس ملک میں اسلامی طرز زندگی، اسلامی نظام حکمرانی اور اسلامی آداب و اخلاق قائم ہوں۔

○ جو نہیں چاہتے کہ اس ملک سے ان برائیوں اور روایات کا خاتمہ ہو جو انگریزی دور کی پیدا شدہ ہیں۔

○ جو نہیں چاہتے کہ اس ملک میں خالص اسلامی افکار اور اسلامی اخلاق کا دور دورہ ہو۔

○ جو نہیں چاہتے کہ رقص و سرود، فواحش و منکرات اور یورپی تمدن و کلچر اس ملک میں ممنوع قرار دئے جائیں۔

○ جو نہیں چاہتے کہ انگریزی زبان کی جگہ اردو زبان کا اس ملک میں غلبہ ہو۔

○ جو نہیں چاہتے کہ غربت و امارت کا وہ عظیم تفاوت و امتیاز ختم ہو جس نے ایک کو توقارون سامان بنا رکھا ہے اور ہزاروں کو فاقہ کشی نیم برہنگی اور افلاس و تنگی کا شکار کر رکھا ہے۔

○ جو نہیں چاہتے کہ ملک میں انہیں بے حد و ناجائز نفع خوری کے جو مواقع حاصل ہیں وہ چھن جائیں۔

○ جو نہیں چاہتے۔ کہ رشوت و اقربا پروری کا جو چانس انہیں ملا ہوا ہے وہ ختم ہو جائے۔

○ جو نہیں چاہتے کہ نظم و نسق پر اقتدار سے ناجائز تغلب تصرف کی جو آسانیاں انہیں میسر ہیں وہ جاتی رہیں

○ جو نہیں چاہتے کہ ملک سے شر پسند اور غنڈہ گرد عناصر کا قلع قمع ہو۔

○ جو چاہتے ہیں کہ اسلام اور عوام کا نام لے لے کر اقتدار کی کرسیاں حاصل کریں۔

○ جو چاہتے ہیں کہ باہر کے کسی ایک ملک کی بیجا حمایت اور دوسرے کی غلط مخالفت کر کے اپنی شہرت و کامیابی کی راہ ہموار کریں۔

○ جو چاہتے ہیں کہ عوام کی سادہ لوحی اور ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر ان پر اپنے مخصوص عقائد و افکار کی چھاپ لگائیں

○ جو چاہتے ہیں کہ ملک کی سیاست میں کبھی استحکام نہ آئے اور ملک کی خارجہ پالیسی آزادی و سلامت روی پر نہ قائم ہو۔ تاکہ ان کا الّو سیدھا ہوتا رہے۔

○ جو چاہتے ہیں کہ عوام مسلمانوں اور علمائے دین کے درمیان اتنا بُعد و بیزاری پیدا ہو جائے کہ مسلمانوں کو دین چھوڑ دینا پسند ہو لیکن علماء کی بات سننا گوارا نہ ہو۔

○ جو چاہتے ہیں کہ اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات کے دل فریب کھلونے مسلمانوں کو بہلائے رکھنے کے لئے گھڑتے رہیں۔

○ جو چاہتے ہیں کہ ...... اسلاف کرام سے مسلمانوں کا رشتہ دین آگاہی کٹ جائے تاکہ وہ ان کی ذہنی غلامی کو اپنی روشن خیالی سمجھ کر قبول کریں۔

○ جو چاہتے ہیں کہ مذہبی تنازعات کو در پردہ رہ کر ہوا دیتے رہیں۔ تاکہ اس طرح کی ہر کھیڑ دیکھ کر مسلمانوں میں مذہب سے بیزاری پیدا ہوتی رہے۔

○ جو چاہتے ہیں کہ اسلام پاکستان پر ان کی قیادت قائم ہونے کی آرزوؤں کی تکمیل کا ذریعہ بن جائے

○ جنھیں یہ شوق ہے کہ ماضی کے سیاسی تنازعات کے گڑے مردے اکھیڑے جاتے رہیں۔

○ جو ایک ہی ملک کے باشندوں کے درمیان سیاسی عقائد کی خلیجیں گہری کرنے کی فکر میں ہیں۔

○ جو اب بھی کانگریسیت ۔ لیگیت ۔ احراریت و خاکساریت وغیرہ کے طعنے دے دے کر مسلمانوں کے گریبانوں کی دھجیاں دیکھنے کے آرزومند ہیں۔

○ جو ملک میں مایوسی، اضطراب اور بے اعتمادی کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔

(ک)

فکر و نظر

سچا مسلمان بن کر کس طرح زندہ رہا جاسکتا ہے

ڈاکٹر احمد حسین کمال

مسلمانوں کے موجودہ مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ بحیثیت ایک سچے مسلمان کے اس دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

وقت کی تیز ترین تبدیلیاں اس مسئلہ سے متعلق مسلمانوں کا دو ٹوک فیصلہ چاہتی ہیں۔ اسلام نے اپنے ظہور کے بعد عملاً سابقہ ادیان و ملل کو ختم کر دیا تھا۔ یہودیت عیسائیت، مجوسیت، ہندویت وغیرہ سب اسلام کے چیلنج کا مقابلہ نہ کر سکے اور رفتہ رفتہ ان سب نے دم توڑ دیا۔ آج یہ مذاہب اپنی اصل حیثیت کے ساتھ زندہ نہیں۔ ان کی نام نہاد زندگی نسلیت، وطنیت قومیت اور مسلمانوں کے مقابل مخالفانہ جتھہ بندی پر منحصر ہے۔ مسلمانوں کی بعض شدید تاریخی غلطیوں نے ان جتھہ بندیوں کو قائم رہنے کا موقعہ دیا۔ تاہم اب یہ موقعہ گذر چکا ہے۔ اور مادیت تہذیب جدید اور اشتراکیت کے زبردست چیلنج نے ان کے وجود کی بقیہ حیثیت کو بھی بے معنیٰ اور بے مصرف بنا ڈالا ہے۔ یہ چیلنج مسلمانوں کے سامنے بھی موجود ہے۔ بلکہ حقیقتاً ان سے بھی اس کا مقابلہ درپیش ہے۔

نظری اور فنی علوم کی ابحاث نے ذہنیتوں کی نئی تشکیل شروع کر رکھی ہے اخلاقیات کا قدیم ساتھ ٹوٹتا چلا جا رہا ہے مصلحت کوشی اور حکمت عملی نے ایک نئے فلسفۂ اخلاق کی حیثیت اختیار کر لی ہے قانونی تاویلوں اور منطق بازیوں کے ذریعہ ایک ہی چیز کو صحیح اور غلط ثابت کرنا آسان ہو گیا ہے۔ اگر کل تک مذہب و اخلاق کی یہ حیثیت تھی کہ ان کو قائم و برقرار رکھنے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی فخر و مباہات کا موجب ہوا کرتی تھی تو آج ان کی یہ حیثیت رہ گئی ہے کہ سیاسی اور گروہی اغراض کے لئے انہیں ایک ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ انسان مذہب کے لئے ہے یا مذہب انسان کے لئے۔ یہ بحثیں اسی ذہنیت کا شاخسانہ ہیں افراد کی زندگیوں کے متعدد پہلو ہیں۔ وہ نجی زندگیوں میں کچھ اور ہیں کاروباری زندگیوں میں کچھ اور۔ وہ گھر کے اندر کچھ اور طرح کی زندگیاں بسر کرتے ہیں اور باہر کچھ اور طرح کی صداقت و دیانت اس لئے اختیار نہیں کی جاتیں کہ وہ صداقت و دیانت ہیں بلکہ اس لئے اختیار کی جاتی ہیں کہ وہ دنیا میں کامیاب زندگی بسر کرنے کا بہتر ذریعہ ثابت ہوتی ہیں۔ دین و مذہب کے اندر اب یہ خوبیاں تلاش کی جاتی ہیں کہ وہ ہماری سیاسی زندگی کو کس طرح استحکام بخش سکتے ہیں۔ ان سے ہم اپنے اقتصادی اور معاشی مسائل کس حد تک حل کر سکتے ہیں اور ہماری دنیاوی اغراض ان سے کس طرح پوری ہو سکتی ہیں جمہوریت اشتراکیت و مادیت سے اسلام کا مقابلہ آج ان حیثیتوں سے ہی کیا جا رہا ہے۔

اگر کسی نظام حکومت و سیاست کو دیکھتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو رہا ہے تو اس کے بالمقابل اسلام کو بھی ایک نظام حکومت و سیاست کی حیثیت سے پیش کرنے لگتے ہیں اگر دیکھتے ہیں کہ انسان کے تمدنی اور معاشرتی مسائل کے لئے ایک نئے اقتصادی اور معاشی نظام کا پروگرام کسی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے تو فوراً ہی اسلام کا بھی ایک اقتصادی اور معاشرتی نظام ترتیب دیدیا جاتا ہے۔

بعض مسائل حاضرہ کی بنیاد ان چند مصنوعی معاملات پر ہے جنہیں سرمایہ اقتدار کی لعنتوں نے جنم دیا اور مجبور و تہی دست افراد کی بیچارگیوں نے تخلیق کیا۔ اور پھر بد قسمتی سے یہ چیزیں انسانی تمدن و تہذیب کی اجزا بن گئیں۔ انہیں سلجھانے کے لئے غیر اقوام نے چند مصنوعی تدابیر علیحدہ علیحدہ تیار کیں ان کے مقابلے میں اسلام کے نام سے بھی ان کے حل مرتب کر لئے گئے۔ الغرض اسلام اور دین کا سب سے بڑا مصرف آج یہی رہ گیا ہے کہ اسے ہم اپنے پیدا کردہ قومی و اجتماعی مسائل کے لئے کس طرح استعمال کر سکتے ہیں۔

جدید دور نے یہ ذہنیت پیدا کی کہ انسان کا مقصد زندگی دنیاوی ضرورتوں اور آسائشوں کو زیادہ سے زیادہ بہتر طریقہ پر پورا کرنا ہے اور ان کے حصول و درستگی میں لگے رہنا ہے۔ یہ ذہنیت ایک فرد سے ترقی کر کے قوم، وطن اور ملک تک پہنچی اور تمام انفرادی و اجتماعی وسائل اس کے حاصل کرنے میں صرف کیے جانے لگے اس ذہنیت کی خاطر فرد کے شعور کی تربیت کی گئی۔ ایسا تعلیمی نظریہ و نظام قائم کیا گیا جو اس ذہنیت کا نشو و نما کرنے والا ہے ایسی اجتماعی تنظیمیں قائم کی گئیں۔ جو اس ذہنیت کے بروئے کار لانے میں معاون ثابت ہو سکیں۔ ایسا قومی و وطنی نظام تشکیل دیا گیا۔ جس کی مدد سے اس ذہنیت کو وسیع تر مفادات کے لئے استعمال کیا جا سکے حتی کہ ہر شعبۂ زندگی کی بنیاد یہی ذہنیت قرار پائی۔

اسے مسلمانوں کی بد قسمتی کہیے یا اسلام کے ساتھ دشمنی کہ اس ذہنیت کا فروغ کرنے والے ان کے درمیان ہی پیدا ہو گئے۔

آج وہ شخص آپ کو اسلام کا سب سے بڑا عالم، سب سے بڑا مفکر اور سب سے بڑا خادم نظر آئے گا جو کسی طرح آپ پر یہ ثابت کر دے کہ اسلام کے ذریعہ آپ کی حکومت، آپ کی سیاست آپ کی تجارت۔ آپ کی معیشت آپ کا اقتدار اتنا ترقی کر سکتے ہیں اور اس حد تک غالب آ سکتے ہیں کہ آپ ہی بلند و بالا نظر آئیں۔

اس زمانہ میں اسلام کے نام پر لکھے گئے لٹریچر اور تحریروں کے عظیم ذخیروں کو دیکھ کر پہلی نظر میں تو بڑا اطمینان و مسرت حاصل ہوتا ہے لیکن ان کے بغائر مطالعہ کے بعد مایوسی اضطراب لاحق ہوتے ہیں وہ ناقابل بیان ہیں۔ اکثر طویل و عریض تحریروں کا ماحصل صرف یہ ہوتا ہے کہ اسلام بھی مسائل حاضرہ کے منجملہ حلوں میں سے ایک حل ہے اور نسبتاً و مقابلتاً دوسرے حلوں سے زیادہ بہتر ہے یہ ذخیرہ تحریر کم تعلیم یافتہ، ناتجربہ کار، خام نظر و شعور اور دین سے براہ راست واقفیت نہ رکھنے والوں پر ایک مرعوبیت تو طاری کر دیتا ہے اور وقت کے تقاضوں و چیلنج کی تاب نہ رکھنے والوں کے لئے راہ فرار و جائے پناہ تو مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن سوائے اس ایک خوش امیدی کے کہ جب کبھی اقتدار کل حاصل ہو گیا تمام اسلامی تبدیلیاں عمل میں لے آئیں گے' وہ اپنے ماحول پر کوئی اثر و رسوخ حاصل نہیں کر سکے

یہ خوش عنایات کہ کہ اسلام صرف مسجد ہی تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ بازاروں دفتروں کوٹھیوں اور حکومت و قانون سازی کے ایوانوں تک لے جانا چاہیے۔ اسلام کو مسجد سے باہر نکال دینے کی مہم تو کسی حد تک کامیاب ہو گئی ہے، لیکن بازاروں، دفتروں کوٹھیوں اور حکومت و قانون کے ایوانوں تک اس کے پہنچتے پہنچتے کا جو حشر ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ اسلام اس لیے نہیں چاہا جا رہا ہے کہ وہ اللہ کا دین ہے۔ ہر مسلمان کی زندگی کا دستور العمل ہے اور آخرت کی نجات کا ذریعہ ہے۔ بلکہ اس لیے چاہا جا رہا ہے کہ وہ ایک اعلیٰ اقتدار مہیا کر سکتا ہے۔ دنیا کے دوسرے نظاموں کی طرح ایک نظام اس کے ذریعہ قائم کیا جا سکتا ہے اور ان قومی و اجتماعی مشکلات پر غلبہ پایا جا سکتا ہے۔ جس سے وطن و ملت دوچار ہیں۔ یا جن میں کوئی فرد یا گروہ مبتلا ہے

یقیناً اسلام کا یہ بڑا ہی حقیر و فروتر استعمال ہے جسے عہد حاضر کی اس ذہنیت نے جنم دیا ہے جس کا تصور ہے کہ انسان کا مقصد زندگی دنیاوی آسائشوں اور ضرورتوں کا بہتر طریقہ پر پورا کرنا اور اس کے حصول میں لگے رہنا ہے اپنے بھاری بھرکم علم و فضل اور کثرت تحریر و تالیف کے باوجود وہ لوگ نہایت کم نظر اور تہی فکر ہیں جو اسلام کو سیاسی، تمدنی اقتصادی، معاشرتی اور عمرانی مسائل کا ایک حل قرار دینے پر تلے ہوتے ہیں۔ وہ اسلام کے نظام حکمرانی۔ اسلام کے تصور ریاست۔ اسلام کے معاشی و اقتصادی نظریات اور اسلام کے کلچر و ثقافت وغیرہ ناموں سے بزعم خود دین کی جو خدمات انجام دینا چاہتے ہیں تو ان کی یہ بلند آہنگی و دل فریبی خواہ کتنی ہی زیادہ اور پرکشش ہو لیکن اسلام کے حق میں نادان دوستی کے سوا کچھ نہیں ہے وہ اس طرح نہ صرف یہ کہ عام کے مقصد تعدا پرستی کو اس بوجھ تلے دبا رہے ہیں۔ بلکہ اس روح کو بھی ضائع کر رہے ہیں جو دنیاوی مقاصد سے بلند ہو کر انسان کو ایثار و قربانی پر آمادہ کرتی ہے۔

اس ذہنیت کی رو سے اسلام کے لئے بس اگر دوڑ کی حد دو یہ رہ جاتی ہیں کہ حلقہ بندیاں قائم کی جائیں۔ ان وسائل و ذرائع کو قبضہ و تصرف میں لایا جائے جن سے اپنی اپنی حلقہ بندی کو مضبوط و غالب کیا جا سکے۔ اور اس ایک خواہش و مقصد کی طرف دین کے تمام ارکان و احکام کا رخ موڑ دیا جائے۔

یہ صورت حال عہد حاضر کی مادیت کے اس چیلنج کا کوئی جواب مہیا نہیں کرتی جو اسلام اور مسلمانوں کو درپیش ہے۔

اگر اس دنیا کے سنوارنے اور بنانے کا کام ہی اسلام سے لینا چاہتے ہیں۔ تو گویا مادیت کے مقصد و نصب العین سے ہم خود اتفاق کر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے مادیت خدا اور مذہب کا انکار کر کے یہ مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ جب منزل ایک ہوئی تو راستوں کا تعدد و اختلاف کوئی حقیقت نہیں رکھتا بلکہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۷۔ جولائی ۱۹۶۳ء

ملک کا دفاع کیا صرف ٹیکس بڑھا کر کیا جا سکتا ہے؟

قومی اسمبلی میں وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے بجٹ پر جو جوابی تقریر کی ہے، وہ ضد اور ہٹ دھرمی کا افسوسناک نمونہ ہے۔

بجٹ میں لگائے گئے نئے ٹیکسوں سے پیدا ہونے والی اچانک گرانی کی طرف وزیر خزانہ کی جو توجہ مبذول کرائی گئی تھی، وہ کارگر نہیں ہوئی۔ انہیں اصرار ہے کہ ملکی ضروریات اور ملکی دفاع کے لئے نہ صرف یہ کہ نئے ٹیکس برقرار رہیں گے بلکہ اور ٹیکس بھی لگائے جائیں گے۔

یقیناً ملکی دفاع کا مسئلہ تمام مسائل سے مقدم اور اہم ہے۔ اگر صرف یہی ایک مقصد مطلوب ہو اور اس میں پورے اخلاص، وتن دہی سے توجہ دی جاتے تو یہ ٹیکس یا ٹیکسوں میں اضافہ کیا چیز ہے۔ دولت مندوں اور مفاد پرستوں کے ایک قلیل طبقہ کو چھوڑتے ہوئے آپ پاکستان کے مسلم عوام کی ایک ایک پائی اور ایک ایک قطرۂ خون اس کے لئے حاصل کر سکتے ہیں اور وہ بخوشی اسے دینے کے لئے تیار ہیں۔

لیکن افسوس ہے کہ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک کی ۱۶ سالہ ٹیکسوں کی تاریخ نے ملکی ترقی اور ملکی دفاع کے جو کارنامے انجام دیے ہوں گے وہ تو وزیر خزانہ جیسے صدر نشین حضرات کو ہی معلوم ہوں گے۔ عوام کو تو صرف یہ نظر آیا ہے کہ ان سولہ سالوں میں یہاں چند گنے چنے خاندانوں کو عظیم سرمایہ دار بننے کا موقعہ ملا ہے اور ایک خاص گروہ کی حد تک تعیش و عشرت کی الف لیلوی داستانوں کی تکمیل کا سامان بہم پہنچا ہے۔

کیا وزیر خزانہ بتا سکتے ہیں سابقہ بجٹوں نے ٹیکس لگا لگا کر اب تک ملک سے بھیانک غربت و افلاس دور کرنے میں کیا کارنامے انجام دیے؟ اور اب ان کا پیش کردہ بجٹ اس سلسلے میں کیا کچھ کر سکتا ہے؟

ملک کے کثیر سرمایہ و دولت پر چند خاندان قبضہ کر بیٹھے ہیں اور قبضہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔

ترقی کے نام سے ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کا بڑا حصہ خواص کے لئے عالیشان کوٹھیوں تفریح گاہوں اور عیش پرستیوں کے وسائل کی فراوانیاں ہیں۔

اعلیٰ تعلیم خواص کے لئے ہے۔ بیرونی زرمبادلہ کا کثیر حصہ ان کی تعیش پسندیوں کی نذر ہے۔ ثقافت کے نام سے فحشیات کا دور دورہ ہے۔ حصول صحت و علاج کی آسانیاں زیادہ سے زیادہ انہی کو حاصل ہیں۔ ملک کا کوئی شہر ایسا نہیں جہاں امارت کی بلندیوں کے دامن میں غربت کی پستیاں دور دور تک نہ پھیلی ہوئی ہوں، ذاتی انتقام، اغواء اور شر و فساد کی بکثرت وارداتوں کی پشت پناہی اسی قبیلۂ خواص کی طرف سے کی جاتی ہے۔ یہ امارت جو "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹنے" کے مطابق قیام پاکستان کی بدولت حاصل ہو گئی ہے، اپنے اندر شائستگی و دولت مندی کی فیاضانہ روایات کا کوئی ظرف نہیں رکھتی۔ اس طرح یہ جدید سرمایہ داری اکتنا نمود ونت تجمل اور ذاتی عیاشیوں کی حد سے آگے ذرا بھی نہیں بڑھ رہی ہے۔ شعیب صاحب کا بجٹ بھی اس کے سد باب کے لئے کچھ کرنے میں بے بس نظر آیا ہے۔

ملکی ضروریات کا مقصد اگر ایک گروہ کی سرمایہ داری اور دولت پرستی کا تحفظ ہے تو وہ یقیناً اس بجٹ سے پورا ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر ملکی ضروریات کا مقصد عوام کی خوشحالی و آسودگی ہے۔ غربت و افلاس کا خاتمہ ہے۔ کسان و مزدور کو زندہ رہنے دینے کی آسانیاں فراہم کرنا ہے۔ ہر پاکستانی کو یکساں طور پر گذر بسر کرنے کے مواقع مہیا کرنا ہے۔ ملک میں تعلیم کو عام اور سہل الحصول بنانا ہے۔ غریب عوام کو علاج معالجہ کی سہولتیں دینا ہے۔ شہروں اور مضافات میں رہائشی دقتوں اور مکانات کی قلتوں کو ختم کرنا ہے۔ دیہات میں آمد و رفت کی آسانیاں پیدا کرنا ہے بازاروں میں اشیاء صرف اور ضروریات زندگی کو گراں نہ ہونے دینا ہے۔ ان کی ذخیرہ اندوزی کو روکنا ہے، ناجائز نفع خوروں اور بلیک مارکیٹیوں سے قوم و ملک کو بچانا ہے اور ملت پاکستان کے سب کے بڑے مقصد اسلامی اقدار کے فروغ پانے کے مواقع زیادہ سے زیادہ عام کرنا ہے تو جناب وزیر خزانہ یقین فرمائیں کہ ان کا پیش کردہ بجٹ ان میں سے کسی ایک ضرورت کو بھی پورا کرنے میں قطعی ناکام ہے۔ بلکہ اس کے برعکس آپ نے ادھر بجٹ پیش کیا ہے اور ادھر آناً فاناً ضروریات زندگی کی اکثر چیزیں گراں تر ہو گئیں اور منافع خوروں نے ان کی ذخیرہ اندوزی تیز تر کر دی اس تشویشناک نتیجہ کے جلد منظر عام پر آجانے کے باوجود۔ وزیر خزانہ صاحب ادھر توجہ تک نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

ہم عرض کریں گے کہ اس ملک کی واقعی ضروریات اگر آپ پورا کرنے کی مخلصانہ نیت رکھتے ہیں تو وہ اس طرح کے بجٹ اور بے جا ٹیکس لگا کر پوری نہیں کی جا سکتیں۔ اس کے لیے تو آپ کو اقتصادیات و عمرانیات کے انقلابی و عادلانہ اقدامات کرنے ہوں گے۔ ملکی وسائل، ذرائع پیداوار و آمدنی اور حصول سرمایہ کے مواقع چند خاندانوں کی اجارہ داری سے نکال کر ملک کے عوام میں مشترک کرنا ہوں گے۔

دولت کے حصول جمع و خرچ اور عدل عمرانی کے اسلامی اصول قائم کرنے ہوں گے۔ اور اپنے بجٹوں میں خواص کی خواہشات کی رعائت کے بجائے عوام کی ضروریات کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

اسی طرح ملکی دفاع کے لئے جس طرح کل تک امریکی امداد پر جو تکیہ آپ کئے ہوئے تھے وہ اس قدر ساماں و زر کثیر حاصل ہونے کے باوجود آج بے کار و مایوس کن ثابت ہوا ہے۔ بالکل اسی طرح آپ کی یہ ٹیکس افزائی کی پالیسی بھی کچھ زیادہ کارگر نہیں بیٹھے گی۔ بلکہ بجٹ کے بارے میں عوام کے اندر جو رد عمل پایا جاتا ہے اسے دیکھتے ہوئے اس کے اثرات خراب ہی پڑیں گے۔

اس اہم اور مقدس مقصد کے لئے بھی اگر کوئی صحیح راستہ ہے تو وہ مسلمان عوام میں جہاد کی روح بیدار کرنا ہے۔ اور ہر مسلم جوان کو سپاہی بنا دینا ہے۔ صرف ایک ذرا سی تبدیلی سے یہ اہم مقصد باحسن وجوہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ملک سے خلاف اسلام قوانین اور اجازتیں منسوخ کر دیجئے۔ ملک کا سارا نظام اسلام کی روشنی میں از سر نو مرتب کر ڈالیے۔ عدالتوں میں فیصلے کتاب و سنت کی روشنی میں ہوں حکومت اور دفاتر کے ایوانوں میں تمام کام اسلام کے مطابق انجام دیے جائیں۔ اور پاکستان حقیقی معنوں میں، اسلامی مملکت نظر آئے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ ایک ایک فرد اپنے عزیز وطن اور اپنے عزیز تر دین کی خاطر، اپنی عزیز جان اور اپنا اثاثہ حیات ہر وقت قربان کر ڈالنے کے لئے کس طرح تیار رہتا ہے۔

عوام کو غریب تر کر کے اور اسلام کے بارے میں مسلمانوں کو مایوس بنا کر نہ آپ ملکی ضروریات پوری کر سکتے ہیں اور نہ وطن کا کما حقہ دفاع کر سکتے ہیں (ک)

آسمانی حوادث کے موقعہ پر اپنے بھائیوں کی امداد

مشرقی پاکستان میں سیلاب و طوفان کی تباہ کاریاں ناقابل تصور حد تک اندوہناک تھیں، اس خطۂ زمین کے باشندوں کو بے اندازہ نقصانات و ہلاکتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ وہ اس بات کے زبردست مستحق ہیں کہ ان کی بیش از بیش امداد کی جائے اسلام کی تعلیمات کا لب لباب یہی ہے کہ آدمی ایک طرف اپنے اللہ سے عبودیت کا رشتہ قائم کرے تو دوسری طرف اس کے بندوں کی خدمت اپنا نصب العین بنائے رکھے۔ بے کس اور حاجتمند انسانوں کے ساتھ رفق و سلوک کی ہدایت، وتاکید جس شدت کے ساتھ قرآن و حدیث میں پائی جاتی ہے اس کا سوواں حصہ بھی کسی دوسرے مذہب و ملت کی تعلیمات میں نہیں ملتا۔ زکوٰۃ۔ خیرات و صدقات کا ذکر، نماز روزے۔ حج کے پہلو بہ پہلو قرآن و حدیث میں ہر جگہ موجود ہے

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرو بیاں

اس امداد و اعانت کے لئے اسلام نے ہم مذہبیت کی بھی قید نہیں لگائی۔ بلکہ "الخلق عیال اللہ" کا تصور پیش کیا ہے۔

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند — کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چوں عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

دراصل یہ ایک خالص انسانی مسئلہ ہے۔ اور اس کے لئے کسی قسم کا بھی امتیاز روا نہیں۔ مسلمانوں کے پیغمبر کو اللہ تعالے نے رحمۃ المسلمین کے بجائے رحمۃ للعالمین سے خطاب فرمایا ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

عطائے تو بہ لقائے تو

(شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات)

۲۸ جون کے ایشیا میں جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے جمعیۃ علمائے اسلام کی طرف پھر نظر عنایت وا فرمائی ہے موصوف کے اخلاص اور دردمندی کی شہادت "ایشیا" نے بھی دی ہے۔ اور ہم نے بھی یہ باور کرتے ہوئے ان کے سابقہ مکتوب مفتوحہ کے جواب میں تمام اختلافی باتوں سے قطع نظر کر کے اتفاق و اتحاد کی راہ میں حائل اس بنیادی بات کا ذکر کر دیا تھا جو مودودی صاحب ان کی جماعت اور علماء کے مابین اصل وجہ نزاع ہے۔

ہمیں انتظار تھا کہ اتحاد و اتفاق کی یہ تلقینات اگر یکطرفہ نہیں ہیں اور حقیقتاً اتحاد و اتفاق مطلوب ہے۔ تو اس وجہ اختلاف کو رفع کرنے کا اس طرف سے جلد ہی اعلان ہو جائے گا ہمارا یہ مطالبہ کہ

"مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی طرف سے یہ باقاعدہ اعلان شائع کرا دیا جائے کہ جس اسلامی نظام کے وہ داعی اور علم بردار ہیں وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی اس تعبیر و توضیح کے مطابق ہوگا۔ جو سلف صالحین سے عہد بہ عہد ہمارے زمانہ تک منتقل ہوتی چلی آتی ہے اور اگر ان کے افکار و لٹریچر میں کوئی ایسی بات ہوگی جو اس تعبیر و توضیح کے مطابق نہ ہو تو وہ اس سے بلا پس و پیش رجوع کر لیں گے"

کوئی غیر معقول مطالبہ نہیں تھا۔ اور اس مطالبہ سے کوئی بھی مسلمان جو صدق دل سے اس ملک میں نظام اسلامی کے قیام کا آرزومند ہے اختلاف نہیں کرے گا۔ یہ مطالبہ صرف مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے ہی نہیں بلکہ ہر اس مدعی اسلام شخص اور گروہ سے ہے جو اس ملک میں، یا کہیں بھی اسلام کا نام لیتا ہے اور اس کے نفاذ و قیام کا داعی ہے۔ اگر صدر ایوب یہ دعویٰ کرتے ہیں تو ان سے بھی یہی مطالبہ کیا جائے گا اور اگر جمعیۃ علماء اسلام یہ کہتی ہے تو اسے بھی اس مطالبہ کو پورا کرنا ہوگا۔ پھر جماعت اور مودودی صاحب ہی کیوں اس مطالبہ سے پہلوتہی کرنا چاہتے ہیں۔؟

الغرض کوئی جماعت۔ کوئی گروہ اور کوئی فرد بھی جو اسلام اسلام پکارتا ہے۔ اس کے اسلام کی حقیقت، اخلاص اور صداقت کا یہ وہ بنیادی پیمانہ ہے جس سے اس کے دعوے کی گہرائی کو ناپا جا سکتا ہے۔

ابوالعطاء صاحب نے اعتراف کیا ہے کہ وہ نہ جماعت کے رکن ہیں نہ اس کے نظام سے منسلک ہیں بلکہ اس کے حلقہ میں کوئی اثر بھی نہیں رکھتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ پھر ایسے بے اثر افراد اتحاد و اتفاق کی بات کیسے کر گزرتے ہیں۔ کچھ انہیں پر منحصر نہیں ہیں۔ بلکہ پاک و ہند میں چند اور اہل قلم بھی ایسے موجود ہیں، جو مودودی صاحب سے اختلاف کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دینے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ اور ان سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہوتا کہ اس خلیج اختلاف کو اور گہرا نہ بنا دیتے ہوں۔ لیکن جب کوئی بات بنتی یا بگڑتی نظر آتی ہے تو مودودی صاحب اور جماعت والے ان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کر دیتے ہیں اور یہ حضرات اس نظام سے منسلک نہ ہونے کی معذرت فرما دیتے ہیں۔

بحث کا دامن پھیلاتے وقت تو یہ اصرار کرتے ہیں کہ ہم نے جو جو سوالات اٹھائے ہیں۔ ان کے جوابات دئے جائیں اور جب کوئی اس ساری بحث کو سمیٹ کر یہ چاہتا ہے کہ اس مجادلہ کو کسی فیصلہ تک پہنچا دیا جائے تو یہ کہہ کر دامن کش ہو جاتے ہیں کہ ہم تو اس نظام سے منسلک ہی نہیں ہیں۔

اب ہم ابوالعطاء صاحب سے یہ عرض کریں گے اگر یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ مودودی صاحب اور ان کی طرف کے اشخاص وہ پہلے افراد ہیں جنھوں نے دین کے مجاہدین اور خادموں پر سنگین الزامات عائد کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ توہین تفسیق تنابز بالالقاب اور معنوی تضلیل و تکفیر کا آغاز کیا اور کبار علماء امت کی حق کوشانہ قد و قامت پر راست آنے والے تیر و نشتر کے لباس وضع فرمائے۔ عوام مسلمانوں کو علماء سے، دینی مدارس و مکاتب سے خانقاہوں سے حتیٰ کہ عبادت گاہوں تک کے مایوس و بدظن کرنے کے لئے تحریروں کے اسلحہ خانے تیار کئے اور فسق و فجور و بے دینی کے حامل ہاتھوں کو یہ موقعہ مہیا فرمایا کہ وہ علماء کے سروں سے قیادت کی دستار اتار کر انھیں برہنہ سر کر دیں اور عوام کے انبوہ کو اپنے اتباع میں لے آئیں تو کیا آپ کے محبوب حلقے والے آپ کی خواہش کے مطابق اتحاد کے لئے آمادہ ہو جائیں گے؟

یقیناً آئندہ نسل ان لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کریگی۔ جنھوں نے مسلمانوں میں دینی تفرقہ کی بنیاد رکھی۔ یہ بات علماء ہمیشہ سے کہتے چلے آ رہے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں۔ اس لئے انھوں نے ایک ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمانوں کو نسلی مسلمان کہہ کر خارج از اسلام نہیں کیا۔

یہ بات یقیناً آپ جیسے ہی صاحب بصیرت کو زیب دیتی ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی" - مولانا سلیمان ندوی رح مولانا مناظر حسن گیلانی رح، مولانا حسین احمد مدنی رح، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری" - مولانا کفایت اللہ رح - مولانا اعزاز علی مولانا احمد علی رح اور قاری محمد طیب صاحب جیسے کبار علماء اس تحریک کے مضرات سے اختلاف کریں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی رح مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا بدر عالم صاحب - مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور مولانا احتشام الحق صاحب جیسے عظیم علماء اس سے بے تعلق رہیں۔ مولانا منظور احمد صاحب نعمانی۔ مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی۔ مولانا امین حسن صاحب اصلاحی۔ مولانا حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف جیسے بلند پایہ علماء دین جماعت میں شامل رہ کر اور اپنے مشاہداتی مطالعہ کے بعد اس سے علیحدگی اور بیزاری کا اظہار کریں اور آپ فرمائیں کہ "جن مسائل کو آپ اس اختلاف کی بنیاد قرار دے رہے ہیں میں نے ان سب کا بغور مطالعہ کیا ہے اور سچے بارے میں میں اپنی یہ دیانتدارانہ رائے رکھتا ہوں کہ وہ تمام کے تمام فروعی مسائل ہیں۔ اصولی ان میں سے ایک بھی نہیں جو لوگ انھیں اصولی حیثیت سے پیش کرتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں"!

ایک رسول اور نبی پر بھی اس طرح کا ایمان لایا جا سکتا ہے کہ اپنے عہد کے تمام بڑے بڑے علماء اور صلحاء کی بات رد کر دی جائے، انھیں بے بصیرت اور نفس پرست سمجھ لیا جائے اور ان کو شیطان کا آلہ کار قرار دیدیا جائے اور پھر ایک فرد کے لئے ہر قسم کی حق گوئی کا استحقاق خاص کر دیا جائے اور اس کی لطیفہ یہ کہ اپنے آپ کو اندھا عقیدت مند بھی نہ سمجھا جائے۔ بلکہ حق پرست اور غیر جانبدار یقین کیا جائے۔

ابوالعطاء صاحب ہمیں تو یہ بھی شبہ ہے کہ آپ نے دوسروں کے اختلافات، و اعتراضات کی تفصیل تو کیا ملاحظہ فرمائی ہوگی۔ شاید مودودی صاحب کی تصنیفات و تحریرات بھی مکمل نہیں پڑھی ہیں ورنہ انہیں اتنا معصوم و بے عیب ظاہر فرماتے۔ وہ اور ان کے خصوصی متبعین تو تحریک پاکستان پر اپنا یہ احسان اکثر دہرایا کرتے ہیں کہ ان کی تحریروں سے ہی ان مولویوں کا طلسم ٹوٹا تھا جو تحریک آزادی کے فریب میں مسلمانوں کو مبتلا رکھے ہوئے تھے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اتنا بڑا کارنامہ انھوں نے جہاد حریت کے سربراہ علماء کو ایک لفظ کہے بغیر ہی انجام دے دیا ہوگا یہ ہی تو وہ فخر ہے جس کا حوالہ دے کر وہ پاکستان پر اپنا حق قیادت جتلاتے رہتے ہیں۔ آپ کی چشم بصیرت نہیں معلوم ادھر کیوں نظر نہیں ڈالنا چاہتی یہ جو جماعت کے تعارف نامہ تک میں کانگریسیت، احراریت، لیگیت، دیوبندیت، اور اہل حدیثیت کا طعنہ مار مار کر ان سب کا دامن قادیانیت مرزائیت اور لادینیت وغیرہ کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے تو نہیں معلوم اس وقت بھی آپ کے جذبۂ اخلاص و دردمندی کو ٹھیس پہنچتی ہے کہ نہیں؟۔ اور کبھی ان حمد و ثنا سے بھی آپ گزارش کرتے ہیں کہ آپ کا یہ رویہ دین کو فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان پہنچا رہا ہے؟۔

"اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت،
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ"

محترم آپ جن باتوں میں الجھا کر۔ بات کو طول دینا چاہتے ہیں وہ عبث ہیں۔ ایک دنیا کو معلوم ہے کہ مودودی صاحب اور علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ یہ اختلاف خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا پیدا کردہ ہے۔ آپ اس اختلاف کی اہمیت کتنی ہی گھٹا دیں۔ لیکن وہ موجود ہے اور جمعیۃ پر آپ کی الزام تراشیوں سے ہلکا نہیں ہو جاتا۔ اس کے باوجود ہم نے آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی طرف سے اتحاد کی بنیاد پیش کر دی ہے۔ یہ ایک اصولی بات ہے۔ اگر اسے مان لیا جاتے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان مسائل پر گفتگو کی جائے جو آپ کی نظر میں فروعی ہیں یا پھر یہ کہیے کہ یہ بات اصولی نہیں ہے اور ہم آ

(باقی صفحہ ۹ پر)

منڈی لیاقت پور اور اللہ آباد میں جمعیت العلماء اسلام کا قیام

مورخہ ۳ جون کو بوقت صبح ۹ بجے زیر صدارت جناب میر عالم خاں صاحب لغاری امیر جمعیت ضلع رحیم یار خاں اور مولانا عبدالمنان صاحب امیر جمعیت خان پور اجلاس منعقد ہوا جس میں جناب امیر جمعیت نے عوام کو مختصر اغراض و مقاصد جمعیت العلماء اسلام سے روشناس کرایا۔ اور ممبر سازی کی گئی۔ بعدازاں حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب مولانا بشیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم لیاقت پور امیر، بشیر احمد مالک پاک جنرل سٹور لیاقت پور ناظم، جناب حاجی خان محمد صاحب آئرن مرچنٹ خازن، اس کے بعد شام کو چھ بجے وفد کی صورت میں اللہ آباد جناب میر عالم خاں لغاری مولانا عبدالمنان صاحب مولانا عبدالکریم صاحب لودھراں مولانا بشیر احمد صاحب تشریف لے گئے وہاں جناب میر عالم خاں لغاری صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا اور حسب ذیل انتخاب باتفاق رائے عمل میں لایا گیا۔

جناب مولانا محمد موسے صاحب امیر جماعت مولانا ثناء اللہ صاحب ناظم وغیرہ۔

تشکیل جمعیتہ العلماء اسلام بھل ضلع میانوالی

۱۵ جون ۱۹۶۳ء زیر صدارت حضرت مولانا الہٰ بخش صاحب صدیقی خطیب جامع مسجد عیدگاہ بھل جمعیتہ العلماء اسلام کا جلسہ منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ خطیب صاحب نے جماعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جامع تقریر فرمائی بعد تقریر مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر حافظ نذر محمد صاحب امام مسجد کرنالوی بھل (۲) نائب صدر ملک غادم حسین نیازی بزاز بھل (۳) خزانچی حافظ حکیم غلام قادر صاحب شوق بھل (۴) سیکرٹری حکیم چوہدری محمد بشیر صاحب انبالوی بھل

ممبران انتظامیہ:- حافظ شہاب الدین صاحب، حافظ علم الدین صاحب مولوی محمد نواز صاحب، حافظ شیر محمد صاحب، ڈاکٹر نصیر الدین صاحب، چوہدری نصیر الدین صاحب، مولوی محمد حسین صاحب، ملک لعل دین صاحب، ملک غلام حسین صاحب، سیٹھ محمد حسین صاحب،

جمعیتہ علماء اسلام میرپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۴ جون ۱۹۶۳ء کو جمعیت ہذا کی مجلس شوریٰ کا باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا۔ امیر جماعت ہذا جناب حکیم لال خاں صاحب کی متواتر دو ہفتہ سے ہسپتال میں عدم حاضری کی وجہ سے جماعت کا کام چلانے کی غرض سے زیر دفعہ ۱۵ دستور جماعت جناب مولوی شمس الدین صاحب رکن مجلس شوریٰ کو امیر منتخب کیا گیا ہے اور جناب ایم عبدالعزیز صاحب سالار و ناظم دفتر بھی اپنے فرائض کو انجام نہیں دے رہے ہیں جس کی وجہ سے دفتر کا کام نامکمل اور ابتر ہو رہا ہے اس لئے امیر جماعت ہذا کو ناظم دفتر اور سالار کے لئے مناسب شخص کی تقرری اور انتخاب کرنیکی تجویز منظور کی گئی دیگر ابتدائی جمعیتوں کا دورہ کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔

جمعیتہ علماء اسلام بھکر کا ہفتہ وار اجلاس

مورخہ ۱۴ جون ۶۳ء بروز جمعہ بعد از نماز عصر دفتر جمعیتہ علماء اسلام بھکر میں اجلاس ہوا۔ جس میں کافی ارکان جمعیت علماء اسلام بھکر نے شرکت کی حضرت مولانا محمد رمضان صاحب خطیب نہر کالونی نے درس قرآن پاک دیا اور اس کے بعد حضرت مولانا عبدالمجید صاحب نے ہفتہ وار خبروں کا تبصرہ فرمایا۔ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

جمعیتہ علماء اسلام تھرپارکر کی سرگرمیاں

جناب الحاج قاضی طیب علی صاحب چیف کنوینر جمعیتہ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کی مساعی جمیلہ سے جمعیتہ کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے۔

دفتر جمعیتہ تھرپارکر جناب الحاج قاضی طیب علی صاحب چیف کنوینر جمعیتہ علماء اسلام ضلع تھرپارکر جمعیتہ کے تنظیمی کام کے لئے مختلف مقاموں کا دورہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تحصیل عمرکوٹ کی نئی شاخیں بنائی گئی ہیں۔

(۱) چھتو پلی:- صدر جناب حافظ طیب علی صاحب ناظم جناب قاضی ولی محمد صاحب، خازن جناب عبداللہ صاحب،

(۲) حاجی محمد ہاشم پلی:- صدر جناب حاجی محمد ہاشم صاحب، ناظم جناب عبدالکریم صاحب خازن جناب خلیفہ محمد صاحب،

(۳) طلون پلی:- صدر جناب وڈیرہ بنجو خاں پلی، ناظم جناب خلیفہ محمد عارف صاحب، نائب ناظم جناب سنگھار صاحب، خازن حافظ خدائی صاحب

(۴) خان محمد پلی:- صدر جناب خان محمد صاحب، ناظم جناب محمد سلیمان صاحب، خازن جناب جمال الدین صاحب

(۵) کارو پلی:- صدر جناب محمد حامن صاحب ناظم جناب محمد سلامی صاحب، خازن جناب نیامون صاحب

(۶) میر محمد پلی:- صدر جناب میر محمد صاحب ناظم جناب ہمام صاحب، خازن رسول بخش صاحب

(۷) دوس محمد جاچڑ:- صدر جناب محمد صالح صاحب، ناظم:- حاجی پھوگو صاحب، خازن جناب محمد عمر صاحب،

(۸) حاجی محمد سلیمان پلی:- صدر جناب حاجی محمد سلیمان صاحب، ناظم جناب محمد ہاشم صاحب خازن حاجی جھورو صاحب

(۹) سوکرا گڑھو ہتو ہر:- صدر جناب حاجی محمد حسن صاحب، ناظم جناب مہرالدین صاحب خازن:- محمد قاسم صاحب،

(۱۰) حاجی محمد دائم صاحب:- صدر جناب حاجی محمد دائم صاحب، ناظم جناب محبوب صاحب خازن احمد صاحب،

گڑھی حبیب اللہ میں جمعیتہ العلماء اسلام کا انتخاب

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۳ء کو ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ کا گڑھی حبیب اللہ کا دورہ ہوا۔ جامع مسجد خواجگان میں بعد نماز ظہر ٹھیک پونے تین بجے زیر صدارت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع مسجد خواجگان کے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ تمام آئمہ مساجد و دیگر مذہبی ذوق رکھنے والے مسلمانوں نے شمولیت کی مولانا محمد سلیمان بخاری ناظم اعلیٰ جمعیتہ العلماء اسلام تحصیل مانسہرہ نے جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور قانون اسلام کے نفاذ پر سیر حاصل تبصرہ کیا عوام نے تائید کی کہ ہمیں قطعاً کوئی قانون سوائے اسلام کے منظور نہیں، آخر میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر:- حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع مسجد خواجگان گڑھی حبیب اللہ نائب صدر:- حضرت مولانا ولی احمد صاحب، ناظم:- مولانا سید غلام حسین شاہ صاحب، نائب ناظم مولانا غلام نبی صاحب خزانچی جناب میاں محمد یوسف صاحب

ارکان شوریٰ:- ہیڈ ماسٹر عزیز الرحمن صاحب عبدالجبار خان صاحب، مولانا شاہ زمان صاحب عبدالرحمان صاحب، براخان صاحب، محمد یٰسین صاحب، گل محمد خان صاحب، مولانا عبداللہ صاحب، محمد شاہ صاحب پلیانی والے، سید عمر شاہ صاحب، محمد شفیع صاحب

جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

شہوالی تعلقہ ادبالرہ میں جمعیتہ علماء اسلام کی شاخ قائم ہوئی۔ مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

امیر حضرت حافظ عبدالرحمان شاہ قریشی، ناظم اعلیٰ مولوی عبدالواحد صاحب نائب ناظم مولوی اللہ دتہ صاحب سمول، خازن الحاج مولوی محمد اسماعیل صاحب سولنگی، سالار میاں جندو، سالار قیصر خاں بلوچ

اہل اسلام توجہ فرمائیں

مدرسہ عربیہ دارالفیوض جو کہ شہر اور کوٹ میں ایک دینی مرکزی درس گاہ ہے عرصہ چار سال سے جاری ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب مسافر و شہری طلباء زیر تعلیم ہیں ان میں سے اسی طلباء غریب و یتیم جن کی خورد و نوش کا کفیل مدرسہ ہی ہے۔ مدرسہ کو آپ جیسے نیک مسلمان بھائیوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ جامع مسجد شریف کی تعمیر بھی شروع ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانان پاکستان کی خدمت میں پُر زور اپیل ہے کہ ہر مسلمان اپنی نیک کمائی سے حسب توفیق مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ عنایت فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرماویں تاکہ مسجد شریف کا کام بدستور جاری رہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دیگا

پتہ:- مولانا عمرالدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ عربیہ دارالفیوض کندکوٹ، ڈاکخانہ کندکوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)

تلاش گمشدہ

بچہ کا نام حافظ اللہ دوا ولد قادر بخش عمر تقریباً ۱۲ سال رنگ گندمی باشندہ علاقہ ڈیرہ غازی خاں تقریباً دس (۱۰) گیارہ (۱۱) ماہ سے گم ہے جس صاحب کو علم ہو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

حافظ عبدالحمید مدرس مدرسہ انوار الاسلام بکرا پیڑھی، کراچی

جمعیتہ علماء اسلام جھنگ صدر کے پندرہ روزہ اجتماع کے اہم فیصلے

مولانا حکیم جان محمد صاحب مرحوم کی جگہ جھنگ شہر کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب انور ہمدانی کو ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام جھنگ صدر نامزد کیا گیا۔

جمعیت علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں ہفتہ میں دو مرتبہ مختلف مقامات کے لئے پروگرام مرتب کیا گیا۔

جمعیت علماء اسلام جھنگ کے فنڈ کی مضبوطی کے لئے ایک مالی کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی آمد پر پریس

جمعیۃ علماء اسلام سانگھڑ کی سرگرمیاں

سالار اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام ضلع سانگھڑ ٹنڈو آدم (سندھ) حافظ عبدالغفور جعفری و صوفی احمد نور صاحب نائب ناظم جمعیۃ تبلیغی دورہ پر قصبہ بیرانی تشریف لے گئے حافظ صاحب قبل نماز جمعہ جامع مسجد بیرونی میں جمعیۃ العلماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر پُرزور تقریر فرمائی۔ حافظ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ اگر انسان مخلوق کو چھوڑ کر خالق کی طرف متوجہ ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت یا قوت یا کوئی حکومت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس دور کے اندر ضرورت اس چیز کی ہے کہ تمام مسلمان اپنا دینی فرض سمجھتے ہوئے جمعیۃ العلماء اسلام میں شامل ہو کر اقامت دین اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنی خدمات کو پیش کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس دور کے اندر اگر کوئی حق والی جماعت ہے تو وہ جمعیۃ علماء اسلام ہے اہالیان قصبہ بیرونی نے پورے تعاون کا یقین دلایا اور نماز کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم کی گئی اس وقت تمام افراد نے اپنے اپنے نام ممبر سازی کے لئے پیش کر دیے اور باتفاق رائے یہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔

انتخاب قصبہ بیرونی ضلع سانگھڑ سندھ

امیر حافظ عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ انوار العلوم بیرونی، ناظم قاضی تاج علی صاحب، خازن چودھری عبدل خاں صاحب، سالار غلام مصطفیٰ صاحب منتخب ہوئے

خطرہ ہے کہ قوم کسی عظیم عذاب الٰہی کا شکار نہ ہو جائے

مولانا عبدالسلام خارانی کا اظہار خیال

(کراچی) مسجد اقصےٰ میں خاران کے مشہور عالم مولانا عبدالسلام خارانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ کس قدر بدبختی اور شقاوت کی علامت ہے کہ جو قوم کبھی آفتاب اور ماہتاب پر کمندے پھینکتی تھی آج وہ قوم اپنی قوم کی گردن کاٹنے میں شرم محسوس نہیں کرتی مولانا نے دوران تقریر کہا کہ مجھے خطرہ ہے کہ یہ قوم کسی عظیم عذاب الٰہی کی شکار نہ ہو جائے آج ہمارے سامنے کئی مسائل ہیں پاکستان داخلی اور خارجی حالات کے دوراہے پر کھڑا ہے ایسے وقت میں ہمیں وحدت فکر ہم آہنگی اور اتحاد کا ایسا مظاہرہ کرنا چاہیئے کہ ہم بنیان مرصوص اور اشداء علی الکفار کی تصویر بن جائیں مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ملک کی تعمیر میں حصہ لیں اور پاکستان کو خدا کی نعمت سمجھ کر اس کی آبیاری کریں۔

اسلامی نظام اپنائے بغیر سیاسی و طبقاتی انتشار ختم نہیں کیا جا سکتا مولانا غلام یٰسین

اجتماع جمعہ میں مولانا غلام یٰسین صاحب ناظم جمعیت العلماء اسلام مظفر گڑھ و صدر مدرس مدرسہ محمود العلوم فسادات لاہور کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ لاہور، سکھر اور خیرپور وغیرہ کا واقعہ ملک میں نیا واقعہ و سانحہ نہیں ہے۔ بلکہ ماضی میں بھی متعدد دفعہ متعدد واقعات رونما ہوتے رہے ہیں استیصال کی کوششیں بھی کی گئیں جو کہ کم بر آور ہوئیں فرمایا اگر ملت اسلامیہ چاہے تو ان محرکات کا استیصال کر سکتی ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان محرکات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

فرمایا کہ موجودہ نظام کے تحت تحقیقات وغیرہ سے وقتی استیصال ہو سکتا ہے۔ مگر مکمل اسلامی نظام اپنائے بغیر سیاسی و طبقاتی انتشار ختم نہیں کیا جا سکتا۔ کتاب و سنت کی روشنی میں ہی امن و سلامتی کی راہ متعین کی جا سکتی ہے اور یہی ایک راہ ہے جس سے وحدت ملت کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔

لہٰذا بہی خواہان اسلام و ملک سے درخواست کروں گا کہ جمعیت علماء اسلام ہی سے وابستگی امن و سلامتی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے علماء اسلام ہی حقیقی قیادت کر سکتے ہیں اور علماء کی قیادت میں ملک و ملت کی خدمت ہو سکتی ہے فرمایا۔ دعا کرتا ہوں کہ ملک کو حقیقی قیادت نصیب ہو اور ملک و ملت کے دشمن خائب و خاسر ہوں (آمین)

مولانا قاضی محمد بشیر صاحب کا تبلیغی دورہ

۲۱۔ جون بروز جمعۃ المبارک پروگرام کے مطابق مولانا قاضی محمد بشیر احمد صاحب نے نماز جمعہ سے پہلے بصیرت افروز تقریر کی مولانا صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک واحد جماعت ہے جو اپنے اصولوں سے لے کر فرد جماعت تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ ؓ اسوۂ مبارک کے مطابق کام کر رہی ہے جمعیۃ علماء پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنانا چاہتی ہے اور اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ ملک کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو سیرت و کردار کے اعتبار سے صحابہ کے نقش قدم پر چل سکیں تاکہ ان کے ماتحت حکام خدا ترس منصف مزاج اور اپنے عوام کا خادم سمجھنے والے بن سکیں۔ اور عوام کی تربیت صحیح اسلامی خطوط پر ہو سکے آپ نے فرمایا کہ پاکستان اسی مقصد کے لئے قائم کیا گیا تھا اور ہمارے ملک کی تمام مشکلات کا واحد حل بھی اسی میں مضمر ہے آپ نے فرمایا جمعیۃ علماء اسلام ملک سے رشوت، سفارش، سود خوری، غبن، جھوٹ اغوا بدکاری مکر و فریب ان تمام بداعمالیوں کو ختم کرنا چاہتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ آپ حضرات جمعیۃ علماء اسلام کے رکن بن کر اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ اس کے بعد مولانا کلیم اللہ صاحب صدر جمعیت العلماء اسلام خانگڑھ مولانا صاحب کی تائید ہوئی بعد دعا کے جلسہ ختم ہوا۔

جامع مسجد تھلہ وانی میں مولانا غلام رسول سلیم نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا آپ نے فرمایا جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں قرآن و سنت کے مطابق قانون نافذ کرانا چاہتی ہے مولانا غلام رسول نے فرمایا جماعت اسلامی کے کارکن پکار رہے ہیں قرآن و سنت کے مطابق قانون نافذ کیا جائے مگر ان کے لٹریچروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے معاشرہ کو ٹھیک کیا جائے پھر اسلامی آئین نافذ کیا جاوے لیکن جب تک قانون اسلامی نہ نافذ کیا جائے گا اس وقت تک معاشرہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ نیز دفتر دارالمطالعہ جمعیۃ علماء اسلام خانگڑھ کی طرف سے پمفلٹ جماعت کے تعارف کے لئے شائع ہو گئے ہیں اگر کسی جماعت کو ضرورت ہو تو پانچ روپے فی سینکڑہ لے سکتے ہیں۔ ایک کاپی کی قیمت ایک آنہ ہے۔

(محمد عمر خادم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

جمعیۃ علماء اسلام خان بیلا کا ہفتہ واری اجلاس

پچھلے دنوں زیر صدارت حافظ محمد احسن صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام خان بیلا منعقد ہوا۔ مولانا غلام نبی ناظم اعلیٰ اور سید زاہد حسین صاحب نے خطاب فرمایا۔ لوگوں سے اپیل کی جلد از جلد جمعیۃ علماء اسلام میں اپنا نام داخل کریں اور تبلیغی کام تیزی سے کرنے کو فرمایا۔ بعد میں صدر صاحب نے تمام لوگوں کو نماز پنجگانہ ادا کرنے کو فرمایا۔ اور زور دیا آپس میں مل جل کر رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے جمعیۃ کے اراکین پر خاص طور پر زور دیا لوگوں سے اچھے تعلقات قائم کریں اگر ایک کو نیک دعوت دیں متفقہ رائے سے طے پایا ہر ہفتہ اجتماع ہوا کرے گا اور ہر ماہ کے بعد علاقہ کی تمام جماعتیں اکٹھی ہوا کریں گی۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹبی قیصرانی ضلع ڈیرہ

غازی خاں کا پندرہ روزہ اجتماع

سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک کی گئی اس کے بعد امیر جماعت نے اراکین جماعت کو خطاب کیا۔ اور عائلی قوانین کے خلاف قرارداد پاس کی گئی۔ اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی قوانین کو جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

کوٹ دلیل پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع

زیر اہتمام حضرت مولانا دھنی بخش صاحب امیر جمعیۃ ضلع جیکب آباد مورخہ ۱۷۔ جون ۱۹۶۳ء کو جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ کوٹ دلیل پور میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل مبلغین حضرات کی تقریریں ہوئیں

(۱) مولانا سلطان احمد صاحب رشتہ دین رد بدعات و ذم الحاد پر تقریر فرمائی۔

(۲) مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے سیرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم و سیرت صحابہ و فضائل جہاد پر تقریر فرمائی۔

(۳) علامہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز صاحب نے ذکر اللہ و تعلق باللہ پر تقریر فرمائی

(۴) مجاہد اسلام قاطع الشرک والبدعتہ حضرت مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب نے، توحید باری تعالیٰ، عزت رسولؐ، عصمت رسولؐ از روئے قرآن و حدیث و اشاعت جمعیۃ علمائے اسلام پر تقریر فرمائی جلسہ میں جم غفیر تھا۔ متواتر آٹھ گھنٹے تقریر کا سلسلہ جاری رہا۔ لوگ بہت محظوظ تھے لاؤڈ سپیکر کا بھی اعلیٰ انتظام تھا۔ بعد از دعا تقریر کا اختتام ہوا۔

ایک عیسائی کا قبول اسلام

بوریوالہ ۱۲ جون نواحی گاؤں چک $\frac{29}{E.B}$ میں باگو ولد جھنڈا عیسائی نے حاجی منصب دار خاں صاحب کے ہاتھ پر عیسائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا ہے نو مسلم کا اسلامی نام محمد الدین عرف رنگ شاہ رکھا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی پروگرام سے متاثر ہو کر اس سے پیشتر ایک مرزائی محمد صدیق بھی تائب ہو چکا ہے محمد الدین عرف رنگ شاہ کی سنتیں رکھنے بھی کر دیئے گئے ہیں۔ اس موقعہ پر اہل گاؤں کا کافی ہجوم تھا اور اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے جا رہے تھے

بجٹ میں مدارس عربیہ کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے

قومی اسمبلی میں بجٹ پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر (قسط نمبر ۲)

مدارس عربیہ بجٹ میں مدارس عربیہ کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ نہ تو مرکزی بجٹ میں ان مدارس کی امداد کے لئے کوئی رقم مخصوص کی جاتی ہے اور نہ صوبائی بجٹ میں۔

کیا یہ مدارس اس ملک کی تعلیم گاہیں نہیں ہیں۔؟

اور کیا وزیر خزانہ قرآن و حدیث اور علوم دینیہ کی تعلیم کی یہاں ضرورت محسوس نہیں کر رہے۔ آزادی کے بعد بھی خالص اسلامی۔ عربی علوم دینیہ کی تعلیم کے ساتھ وہی سلوک برتا جا رہا ہے۔ جو غلامی کے دور میں انگریزوں نے ان سے روا رکھا تھا تو میں کس طرح کہوں کہ یہاں کوئی اسلامی آزاد مملکت قائم ہوئی ہے۔ مغربی پاکستان میں چار سال سے وفاق المدارس العربیہ (عربک یونیورسٹی) کے نام سے ان مدارس کی یونین موجود ہے۔ ۱۶۸ مدارس عربیہ کا اس سے الحاق ہے۔ ان کے فائنل امتحانات (عربی فاضل) کے یونیورسٹی کے اصول پر وفاق کی طرف سے لئے جاتے ہیں۔

مدارس عربیہ کی تاریخ میں یہ پہلی تنظیم ہے جس نے تمام مدارس کو منظم کر دیا ہے۔ وفاق نے نیا نصاب مرتب کر لیا ہے۔ اور ایک نصاب بورڈ قائم کر کے مستقل طور پر نصاب میں اہم تبدیلیوں پر غور و فکر کرنے کی صورت پیدا کر دی ہے۔ ہماری گورنمنٹ نے مدارس عربیہ کے لئے نصاب مرتب کرنے کے لئے ایک نصاب کمیٹی تشکیل دی لیکن وفاق کو اس میں نمائندگی نہیں دی۔ لاکھوں روپے خرچ کرنے اور ڈیڑھ دو سال کا عرصہ ضائع کرنے کے بعد جو نصاب مرتب ہوا۔ وہ بالکل ناکارہ تھا اور اس سے ایک طالب علم نہ تو دینی علوم کا عالم بن سکتا تھا، اور نہ ہی دنیوی علوم پر اس کو دسترس حاصل ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وفاق المدارس نے سرکاری نصاب پر غور کرنے کے بعد جب اسے بالکل غیر مفید پایا۔ تو اسے نامنظور کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کسی مدرسہ عربیہ میں اسے جاری نہیں کیا گیا۔ اگر وفاق المدارس کو اس میں نمائندگی دی جاتی تو یقیناً وہ نصاب مدارس کی اور ملکی ضروریات کا کفیل ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بجائے اس کے کہ مدارس عربیہ کی امداد کے لئے کوئی رقم مخصوص ہوتی۔ کیا یہ گیا کہ مرکزی گورنمنٹ کے منظور شدہ خیراتی اداروں کو دی جانے والی رقم جو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوتی تھی۔ اب اس پر بھی یہ قدغن لگا دیا گیا کہ دس ہزار سے زیادہ رقم جو خیراتی اداروں (مدارس عربیہ سکولز۔ ہسپتال وغیرہ) میں دی جائے گی۔ اس پر انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ان خالص پبلک مفاد کے اداروں کی امداد کرنے والے مخیر حضرات اب ان کی امداد روک دیں گے۔

وزیر خزانہ کے بلند بانگ دعاوی (کہ اس بجٹ میں عوام پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا گیا) کی تردید کے لئے یہی بات کافی ہے کہ انہوں نے بالکل عوامی مفاد کے حامل تسلیم شدہ رجسٹرڈ خیراتی اداروں کی ترقی کے رستے مسدود کر دئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وزیر خزانہ متنبہ ہوں گے اور وہ یہ قدغن اٹھانے پر رضامند ہو جائیں گے۔ بلکہ مدارس عربیہ کی امداد کے لئے ضرور کوئی رقم تعلیمی مد میں مخصوص کریں گے۔

ضلع بھر کی ضروریات ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی پسماندگی کا کیا ذکر کروں اور اس کے ساتھ آزاد پاک گورنمنٹ کے حسن سلوک کی کیا شکایت کروں اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے۔ کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل کی تینوں تحصیلوں (ڈیرہ ٹانک کلاچی) کی بیشتر آبادی پینے کے پانی سے محروم ہے گزشتہ سال بھی بجٹ کی بحث میں میں نے اس کا ذکر درد مندانہ اور ملتجیانہ انداز میں کیا تھا۔ لیکن سنگدل حکمرانوں کے دل پہ اثر کیسے ہوتا۔ لوہے اور فولاد کے بنے ہوئے دلوں پر اثر ڈالنا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

آج اس شدید گرمی کے ایام میں اگر کوئی وزیر با تدبیر وہاں کا دورہ کر کے دیکھ لے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے ساتھ وہ سلوک روا رکھا گیا۔ جو کسی حیوان کے ساتھ بھی روا نہیں رکھا جا سکتا۔

طبقات کی جنگ یہاں سے پیدا ہوتی ہے کہ ایک شہری تو ضروریات حیات سے محروم ہو اور وہ پینے کے پانی کے لئے گھر سے دور جا کر اپنے بچوں اور مال مویشی سمیت کسی درخت کے سایہ میں یا کسی جھونپڑی میں، گرم گرم ہواؤں کی لپیٹ میں ہو اور دوسرا ایرکنڈیشن کے عظیم الشان بلڈنگ میں برف کا پانی پی کر داد عیش دے رہا ہو۔

ایسٹ پاکستان کے بھائیوں کو اپنی پسماندگی کا گلہ ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے ڈیرہ اسماعیل کی خارزار وادیوں میں قدم رکھا اور وہاں کی بے کس و بے بس مظلوم و مضطرب انسانیت کا معائنہ فرمایا۔ تو ان کے بے تاب دل یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے کہ مغربی پاکستان میں بھی ایسے بدنصیبوں کی کمی نہیں ہے۔ جن کی طرف گورنمنٹ عالیہ کی توجہات مشفقانہ کبھی منعطف نہیں ہوئیں۔ اور نہ ان کی چیخ و پکار ان کی آہ و زاری ان شاہراؤں کے کانوں تک پہنچ سکی ہے۔

یہ وہ بدبخت خطہ ہے جسے انگریز نے اپنے حق میں سازگار نہ دیکھ کر ہر حق سے محروم رکھا تھا۔ اور اب انگریز کے ناجائز وارث بھی ان کے ساتھ انسانی برادرانہ تعلقات رکھنے سے گریز کرتے ہیں۔

میری سمجھ میں احتجاج کا وہ طریقہ نہیں آتا جس سے میں خسروان بے کلاہ کو اپنی طرف مائل کر سکوں۔ کاش میں اپنے سینے کے ناسور اور گہرے زخم ان معالجوں کو دکھا سکتا۔ یا ان کی بینائی کو اتنا تیز کر سکتا۔ کہ ان کی نگہ ناز دور افتادہ ضلع پر پڑ سکتی لیکن افسوس کہ میں بے بس ہوں۔

آب پاشی آب نوشی کے علاوہ آبپاشی کا مسئلہ سامنے آتا ہے۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی ہموار زرخیز زمینیں پانی کے لئے ترس رہی ہیں۔ پورا ضلع خشک ہے۔ لاکھوں ایکڑ کی اس خشک زمین کو اگر پانی میسر آ جائے تو پاکستان کی معیشت میں یہ ضلع اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

پچھوی یا گل کچھ سکیم جو تحصیل کلاچی۔ ٹانک اور تحصیل ڈیرہ کے ایک حصہ کو سیراب کرنے کی ضامن ہے۔ ایسی مفید سکیم ہے جس کو اگر جلد از جلد عمل میں لایا جاتا۔ تو ضلع کا آبپاشی مسئلہ ایک حد تک حل ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ لاکھوں روپے کا کام ہو جانے کے بعد اس سکیم کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اور اس مفلس ضلع کو قصداً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

چشمہ کی چھوٹی سی ششماہی نہر جو نالہ کی حیثیت رکھتی ہے اس کو آسانی سے وسیع کیا جا سکتا ہے۔ اور تحصیل ڈیرہ کی زمینوں کو آباد کرنے کی صورت پیدا کی جا سکتی ہے۔ لیکن کاش کہ میری مایوسی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ امید کی کرنیں دل میں پیدا ہونی ناممکن سی ہو گئی ہیں۔

تجارت ڈیرہ اسماعیل خاں افغانی مال کی تجارتی منڈی ہے افغانی پوندگان کی بندش سے جہاں پانچ لاکھ پوندگان سے بہیمانہ سلوک روا رکھا گیا۔ اور ہزاروں کی تعداد میں گزشتہ دو برس میں ان کو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہونے کے لئے ہماری گورنمنٹ نے مجبور کر دیا۔

یہ ضلع ان کی سکونت گاہ تھا۔ یہاں مستقل دیہی ملینز پر وہ ہزار ہا سال سے آباد ہوتے چلے آ رہے ہیں لیکن ان کو آج تباہ کر دیا گیا ہے۔ ہماری گورنمنٹ نے پانچ لاکھ ان مجاہدین کو اپنی غلط پالیسی کی وجہ سے اپنا دشمن بنا دیا۔ افغان گورنمنٹ کے ساتھ اختلاف کا بدلہ ان غریبوں سے لیا گیا۔ غرض ہے کہ جہاں ان سے ظالمانہ سلوک روا رکھا گیا۔ وہاں ڈیرہ کی تجارت کو بھی تباہ کر دیا گیا آج ڈیرہ کے بازار سونے ہیں۔ وہاں کے درزی۔ موچی اور دوسرے گھریلو پیشہ ور بھی بیکار ہیں۔ اور آج پنجاب کے اضلاع کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ کیا اس ضلع کا وجود پاکستان کے لئے ناقابل برداشت ہے؟

مواصلات یہاں مواصلاتی نظام (؟) اندازہ کے برابر ہے۔ نہ سڑک ہے۔ نہ ریلوے لائن نہ ڈاک کا معقول انتظام۔ نہ ٹیلیفون نہ تار کا سلسلہ ہے۔ پنیالہ۔ وانڈہ خان محمد دو یونین کونسلوں کے علاقہ میں کوئی تار گھر نہیں۔ نہ کوئی ڈاکخانہ ہے۔ نہ کوئی سڑک۔ دریا خاں سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں تک کا چودہ میل کے دریائی سفر کی ہلاکت آفرینیاں۔ زبان زد عوام ہیں۔ وہاں لانچوں کے چلائے جانے کا انتظام نہیں کیا گیا۔ باوجود یکہ ہر سال گورنمنٹ وعدہ کرتی ہے کہ وہاں لانچ چلائے جائیں گے۔ یہ بھی وعدہ تھا۔ کہ ہیلی کوپٹر کے ذریعہ سے مسافروں کو پہنچانے کا انتظام ہو گا۔ لیکن آج تک محرومی کے سوا کوئی چیز ہاتھ نہیں آئی۔

یہ دریائی شاہراہ پنجاب اور ڈیرہ کے ملانے کا واحد راستہ ہے جہاں ہزاروں آدمی روزانہ آتے جاتے ہیں۔

تعمیرات ڈیرہ اسماعیل خاں کمشنری کا صدر مقام ہے۔ لیکن آج تک وہاں کوئی سرکاری عمارت کسی دفتر کے لئے یا سرکاری افسران کی رہائش کے لئے نہیں بنائی گئی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ہماری حکومت ڈیرہ اسماعیل خاں کمشنری کا صدر مقام ہونے کے باوجود ایک بھی جدید عمارت (جو مرکزی یا صوبائی محکمہ جات سے متعلق ہو) کی تعمیر کا دعویٰ نہیں کر سکے گی۔ آخر کیوں ہمارے ساتھ یہ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور ہمیں تباہی کے کنارے کھڑا کر دیا گیا ہے۔ (باقی صفحہ ۲۳)

مراسلات

مولانا ابوالعطاء کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش ہے کہ مکتوب مفتوح اور شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات دونوں مضمون نظر سے گزرے۔ بندہ نے یہ معلوم کر کے کہ آپ بھی دونوں جماعتوں سے الگ ہیں۔ دونوں کو حق سمجھتے ہیں اور کسی جماعت میں آپ ذمہ دارانہ حیثیت نہیں رکھتے اور دینی مراسم دونوں سے قائم ہیں اور جمعیت علماء کی زیادتیوں کو دیکھ کر آپ مظلوم کی حمایت کے واسطے میدان میں آئے ہیں ۔ دونوں مضامین میں آپ نے علماء کو مجرم قرار دیا ہے۔ اور جماعت اسلامی کو بے قصور۔ اور اس کے ساتھ آپ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ امیر جماعت اسلامی نے بعض مسائل میں اختلاف کیا۔ جو فروعی اور سلف کی تعبیر کے موافق ہیں مخالف نہیں اور اصل مدعا آپ کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ کہ اختلاف اصولی نہیں فروعی ہے اور یہ سلف کی تعبیر کے موافق ہے مخالف نہیں۔ اور ایسا اختلاف سلف میں آرہا ہے اور اب بھی ہو سکتا ہے یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد اس عاجز کو بھی یہ جرأت ہو گئی کہ افہام وتفہیم کی غرض سے اپنے شبہات کا اظہار کروں اگرچہ دونوں جماعتوں سے الگ ہوں اور کسی جماعت میں رکن یا متفق کی حیثیت نہیں رکھتا محض اسی بناء پر کہ آپ غیر ذمہ دار ہیں اور میں بھی۔ بنابریں ہماری گفتگو کا اثر ہم تک محدود رہے گا اور اس کی ذمہ داری کسی پر نہیں آئے گی۔ اس سلسلہ میں بنیادی طور پر جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ پہلے آپ مجتہد کی صفات اور اجتہاد کے شرائط کی تفصیل فرما دیں اور پھر یہ ثابت کریں کہ امیر جماعت اسلامی کے اندر یہ صفات اور شرائط موجود ہیں اور انہیں اجتہاد کا حق حاصل ہے یہ بحث بعد کی ہے کہ اختلاف اصولی ہے یا فروعی۔ سلف کی تعبیر کے موافق ہے یا مخالف پہلے آپ بنیادی مسئلہ کو سلف کی کتب کی روشنی میں حل فرما دیں۔ اور پھر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تحقیقات سے ثابت کریں کہ ان کے ہاں اجتہاد کے یہ اصول اور ضوابط ہیں اور اس کے موافق وہ اجتہاد کر سکتے ہیں اور ایسا اجتہاد سلف کے اندر چلا آ رہا ہے جب تک یہ باتیں واضح طور پر سامنے نہ آئیں اس وقت تک آپ کے مدعا (اختلاف فروعی ہے اور سلف کی تعبیر کے موافق ہے) کو زیر بحث لانا قبل از وقت اور فضول ہو گا امید قوی ہے کہ پہلی فرصت میں جواب تحریر فرما کر تسلی فرمائیں گے۔ یاد رہے کہ یہ سب کچھ سلف کی تحقیق سے مدلل تحریر فرما دیں اور پھر جماعت اسلامی کے لٹریچر سے ثابت فرمائیں کہ ان میں یہ اصول وضوابط مرتب طور پر موجود ہیں جن کے موافق وہ اجتہاد کر سکتے ہیں۔ فقط والسلام۔

بندہ شبیر احمد غفرلہ۔ فاضل خیر المدارس حال مدرس مدرسہ ضیاء العلوم راجارام تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

۲۵ جون – ۳ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ

جب بات نکلی تو دار ورسن تک پہنچے

کوٹ ادو کی مودودی پارٹی کے رکن کا اخلاقی مظاہرہ

مخترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

پندرہ جون کی شام کو میں بازار کسی کام کے لئے جا رہا تھا۔ کہ محمد اسماعیل صاحب رکن مودودی پارٹی نے مجھے بلایا میں نے انکار کیا۔ مگر انہوں نے اصرار کر کے بلایا اور بحث قرآن وسنت کی شروع کر دی۔ جس طرح ان کی عادت ہے خود بخود راستہ جانے والوں کو چھیڑنے کی جس پر بحث مباحثہ شروع ہو گیا اور وہ لاجواب سے ہو گئے پھر کیا تھا وہ تمام اسلامی اخلاق قدروں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مودودی پن کا مظاہرہ کرنے لگے کہ علمبردار اور اسلامی انقلاب کے داعی اور یہ ہے ان کی تبلیغ دین اور اقامت دین کے لئے جدوجہد۔

اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں یہاں راہزن بھی پھرتے ہیں

سید فضل الرحمٰن ناظم نشر واشاعت
جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ

مشرقی پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کی تائید

مودودی صاحب اور انکی جماعت کیلئے لمحۂ فکریہ

حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر صاحب سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ تحریر فرماتے ہیں:

"ترجمان اسلام" مورخہ ۷ رجون ۱۹۶۳ء میں ایک صاحب مولانا ابوالعطاء کے مضمون کے جواب میں جمعیت علمائے اسلام کے اکابر نے فرمایا ہے کہ ہمیں مودودی صاحب کی جماعت کے ساتھ تعاون کرنے میں ذرہ بھر تامل نہیں اگر وہ اس طرح کی ایک تحریر دے دیں کہ

"جس اسلامی نظام کے وہ (مودودی صاحب اور ان کی جماعت) داعی اور علمبردار ہیں وہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعبیر اور توضیح کے مطابق ہوگا جو سلف صالحین سے عہد بہ عہد ہمارے زمانہ تک منتقل ہوتی چلی آرہی ہیں اور اگر ان کے افکار اور لٹریچر میں کوئی ایسی بات موجود ہوگی جو اس تعبیر وتوضیح کے مطابق نہیں ہے تو وہ اس بات سے بالکل واپس پیش رجوع کر لیں گے"

میرے خیال میں یہ شرط تو ایک صاف اور سیدھی سادی شرط ہے، بلکہ میں تو اس کو شرط بھی نہیں کہتا، یہ تو ہر مسلمان کے ایک بنیادی عقیدے کی طرح ہے کہ قرآن وسنت اور ان کی وہ تفسیر وتشریح جو صحابہ کرام رض سے لے کر آج تک عہد بہ عہد اور نسلاً بعد نسل امت میں منتقل ہوتی چلی آرہی ہیں، دین کی اصل بنیاد اور اساس ہے۔ اگر ان چیزوں کو دین کی اساس قرار نہیں دیا جائے گا جیسا کہ ساری امت عہد صحابہ رض سے اس کو اساس قرار دیتی چلی آ رہی ہے۔ تو دین کچھ ایسا چوں چوں کا مربہ ہو کر رہ جائے گا پھر ہر لئیم دین کا رازدار اور ہر پیر و بچہ قرآن کا مفسر بن بیٹھے گا لہٰذا کیا ہی اچھا ہوا اگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت اپنی ہٹ دھرمی اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کو چھوڑتے ہوتے، جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ کام کریں تاکہ دین کے دشمن مرعوب ہوں اور اسلام کا نام لینے والوں کا بکھرا ہوا شیرازہ منتشر ہونے کے بجائے مجتمع ہو۔ لیکن اگر مودودی صاحب اس تحریر پر رضامند نہ ہوں تو یہ سمجھا جائے گا کہ مودودی صاحب بھی پرویز وغیرہ کی طرح امت کو صحابہ کرام رض اور سلف صالحین کے راستہ سے الگ کر کے گمراہی اور تجدد کی راہ پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور اصل اسلام کے نظام کو پاکستان میں رائج کرنا نہیں چاہتے بلکہ وہ کسی ایسے اسلامی نظام کی ترویج کے خواہاں ہیں جس کا قرآن وسنت اور صحابہ کرام رض اور سلف صالحین کی تعبیر وتشریح سے کوئی تعلق نہیں۔

بقیہ شذرات

ایسے پیغمبر کی امت کو بھی رحمۃ للعالمین کی صفات کا مظہر ہونا چاہیے۔ لیکن اسلام شدت کے ساتھ منع کرتا ہے کہ ایسے کاموں کو اپنی شہرت ونمود کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ بیکسوں حاجت مندوں اور مصیبت زدگان کی امداد اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا عبادت الٰہی میں شامل ہے۔ اور اس میں ریاکاری کی آمیزش اس کے اجر وثواب کو تباہ کر دینے والی ہے۔

مشرقی پاکستان میں جس ہمہ گیر اور وسیع پیمانہ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ اس کے لئے امداد ورعایت کا کام کسی ایک فرد یا چھوٹے چھوٹے گروہوں کا نہیں ہے اسے تو تمام قوم اور حکومت مل کر ہی انجام دے سکتے ہیں۔

اگر ایک فرد یا کوئی جماعت حقیر سی رقم جمع کر کے اس کی جگہ جگہ نمائش کرتی پھرتی ہے اور اس چیز کو خالص انسانی ہمدردی کے نقطۂ نظر کے بجائے اپنی ذات وجماعت کی شہرت وپروپیگنڈہ کا ذریعہ بنانا چاہتی ہے۔ تو خواہ اسے دنیا میں نام ونمود حاصل ہو جائے لیکن اسلامی نقطۂ نظر سے وہ نہ صرف غلط بلکہ خلاف مقصد ہے۔ ایسے کاموں میں ہماری رائے یہ ہے کہ پارٹی پرستی کی اسپرٹ سے بلند ہو کر حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ یہ کروڑوں اور ہزارہا انسانوں کے کرنے کا کام ہے قومی سطح پر ایک رضاکار تنظیم بنا کر اس کام کو انجام دینا چاہیے تھا۔ جمعیۃ کی یہ خواہش تھی کہ اگر حکومت اور ملک کی تمام جماعتیں مل کر انجام دیں نہ بلکہ اگر کم از کم ایک مشترکہ پروگرام بنا کر امداد کے کاموں میں حصہ لیں آخر اگر فلاں اغراض کے لئے متحدہ محاذ بنایا جا سکتا ہے اور مختلف الخیال مسالک بزرگان سیاست ایک میز پر اور ایک اسٹیج پر جمع ہو سکتے ہیں تو اس خالص انسانی ہمدردی کے کام کے لئے ایسا کیوں نہیں کیا جاتا؟ مقاصد کی صداقت اور اخلاص کے امتحان کا یہی تو موقع ہے۔

ہم نے اسی بناء پر جمعیۃ کی طرف سے علیحدہ امدادی فنڈ کا اعلان نہیں کیا۔ اپنے طور پر جمعیۃ سے متعلق افراد کو اجازت ہے کہ وہ مقامی طور پر کسی بھی مشترکہ فنڈ کمیٹی یا حکومت کی امدادی فنڈ کمیٹی میں شامل ہو سکتے ہیں اور اسے جمعیۃ کے لئے پروپیگنڈا نہ بنایا جائے۔ ہماری یہ بھی کوشش نہیں کہ اگر تمام جماعتوں کا کوئی مشترکہ محاذ اس کام کے لئے تیار ہو جائے تو جمعیۃ اپنی تمام رضاکارانہ خدمات اسے پیش کر دے۔ لیکن افسوس ہے کہ اب بھی یہ موقع ہے کہ اس خالص انسانی ہمدردی کے مسئلہ کو اور اپنے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان بھائیوں کی خدمت واعانت کے لئے بغیر شہرت طلبی اور سیاسی اغراض کی آسودگی کے سب جماعتیں باہم مل کر حکومت کے امدادی کاموں میں شریک ہوں یا بجائے خود اسے انجام دیں۔ ہم جمعیۃ کی طرف سے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے تمام وسائل وذرائع اس کے لئے حاضر ہوں گے۔

عائلی قوانین کا نفاذ قرآن وسنت کے خلاف ہے — بقیہ

ترقیاتی پروگرام کے لئے جو تقریباً ۲۰ کروڑ کی رقم اس بجٹ میں ڈیرہ ڈویژن کے لئے مخصوص کی گئی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ بھی ڈویژن کے دوسرے علاقوں پر صرف کی جائے گی ۔ اگر یہ ظلم ہمارے اوپر جاری رہا ۔ تو وہ دن بہت جلد آئے گا ۔ کہ اللہ تعالےٰ ان غریب مظلومین مقہورین پر کئے گئے مظالم کی سزا ظالم کو دیگا اور مکافات عمل کے فطری قانون سے ہماری گورنمنٹ بھی نہیں بچ سکے گی ۔

میں انسانیت کے نام پر اپنے وزیر خزانہ سے اپیل کروں گا ۔ کہ اس غریب ضلع کی زرعی صنعتی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے کے لئے بہت جلد موثر قدم اٹھائیں اور اپنا فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان غریبوں کی دعائیں بھی لیں ۔ میں پاکستان کی سلامتی اور اسلام و جمہوری اقدار کی احیاء کے لئے دعا کرتا ہوں ۔

اس میں شک نہیں کہ سیاسی لحاظ سے یہ ملک تباہ ہوچکا ہے ۔ جو سیاسی اقدار تھیں جتنے وہ بھی تباہ کر دئے گئے ہیں مارشل لاء کا دور جسے دنیا میں منحوس ترین دور کہا جاتا ہے ۔ اس دور میں کئے گئے مظالم کی بعد میں انکوائری کی جایا کرتی ہے ۔ کہ کیا کیا اور کس پر مظالم کئے گئے لیکن ہمارے ہاں مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد اس قسم کی کوئی انکوائری نہیں کی گئی ۔

یہاں ہم پر احسان کیا جاتا ہے ۔ اور احسان کا بوجھ ڈالا جاتا ہے ۔ میں کہہ رہا تھا کہ مارشل لاء کا دور ظلمت اور نااہلی کا دور ہوتا ہے لیکن اس کو روشنی کا دور کہنا کہاں تک جائز ہے ؟ جب مارشل لاء نافذ ہوا ، تو یہ کہا گیا تھا کہ تمام سیاسی جماعتیں اس ملک کو تباہ کر رہی ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ اسی دلیل سے سیاسی جماعتوں کا وجود ختم کر دیا گیا تھا ۔ جن جماعتوں نے پاکستان کی تحریک چلائی تھی اور وہ جماعتیں جو پاکستان کو معرض وجود میں لائی تھیں ۔ ان جماعتوں کو سب سے پہلے ختم کر دیا گیا ۔

مارشل لاء کے بعد بمشکل تمام سیاسی جماعتوں کو سیاسی کام کرنے کی اجازت ملی ۔ اور از سر نو سیاسی جماعتیں قائم ہوئیں ۔ آج انہیں جماعتوں کی ہماری گورنمنٹ سرپرستی کر رہی ہے میں کہوں گا کہ اس ملک میں جب تک عوام کو حق نہ دیا جاوے کہ وہ آزادی کے ساتھ ملک کے مفاد کے متعلق عوام کے ساتھ ملیں ۔ جب

جب تک عوام کو صحیح تربیت نہیں دی جائیگی اس وقت تک یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا ۔ یہاں پر تو دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جاتی ہے ۔ جب کوئی سیاسی میٹنگ ہوتی ہے ۔ اور اس میں قرار دادیں پاس ہوتی ہیں ۔ تو دفعہ ۱۲۴ الف کے تحت مقدمے چلائے جاتے ہیں ۔ حالانکہ قرار دادیں اخباروں میں بھی شائع ہوتی ہیں ۔ مگر ان اخباروں پر مقدمے نہیں چلائے جاتے صرف قرار داد پیش کرنے والے اور تائید کرنے والے افراد کو قانونی گرفت میں لیا جاتا ہے ۔ اس ملک میں عائلی قوانین کا نفاذ قرآن و سنت کے خلاف ہے لیکن اس کے باوجود انہیں نافذ کیا گیا ہے ۔

چودہ سو سال کے گزشتہ عرصہ میں کسی مسلمان ملک میں ایسا قانون پاس نہیں کیا گیا اگر کوئی اس کے برخلاف کوئی ثبوت پہونچا دے تو میں عائلی قوانین کی مخالفت سے دستبردار ہو جاؤں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا ٹائم ختم ہو چکا ہے

اس پر تقریر ختم ہوئی ۔

بقیہ فکر و نظر

یہ مادیت کا ایسا اتباع ہے جو اللہ اور اس کے دین کو دھوکہ دے کر کیا جا رہا ہے اور اس طرح ہم نفاق و تضاد کی دوگونہ شکل میں پھنس کر رہ جاتے ہیں ۔

مادیت کے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے وہی ایک راہ ہے جسے امی لقب ختمی مرتبت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل تجویز فرمایا ۔

عرب کی جاہلیت و روم و ایران کی مادیت کی اس عالمگیر گرفت سے جب نجات حاصل کی گئی تو اسلام کو خالصتاً للہ اختیار کر کے کی گئی ۔ یعنی شدید وہ مادیت و جاہلیت تھی ۔ خدا پرستی کے اتنے ہی شدید عقیدہ و عمل کے مظاہرہ سے اس پر غلبہ پایا گیا ۔ آج بھی یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر عہد جدید کی مادیت و جاہلیت پر قابو پایا جا سکتا ہے ۔

حجاز کی وہ مقدس جماعت روم و ایران کے مادی ساز و سامان کے مقابلہ میں ہیچ تھی ۔ اس نے اپنا وقت اس تگ و دو میں ضائع نہیں کیا کہ پہلے اس دور کے مادی نظام کے عمدہ پہلو اپنے ہاں رائج کرے ۔ ان کی طرح ترقی یافتہ بنے اور پھر اپنے مقاصد

بقیہ عطائے تو بہ لقائے تو

نہیں مانتے تو پھر بقیہ اختلافی مسائل پر گفتگو کرنا درست ہو سکتا ہے ۔ ورنہ خواہ مخواہ آپ اپنی بے اثری کے باوجود اتحاد و اتفاق کے نقیب کیوں بننا چاہتے ہیں ۔ اطمینان رکھیے آپ کے ممدوحین ایسی کچی گولیاں کھیلے ہوئے نہیں ہیں ۔ وہ آپ کی دلسوزی و دردمندی کو جمعیۃ وعلماء کے خلاف پروپیگنڈے کے طور پر استعمال تو کرلیں گے لیکن آپ ان سے کچھ نہ منوا سکیں گے ۔

جناب ابوالعطاء صاحب کا اس آخری مضمون جو ایشیا مورخہ ۱۴ رجون میں چھپا ہے کہ یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ وہ مودودی صاحب کو اتنا ہی حق گو مخلص خادم دین اور قوم کا رہبر سمجھتے ہیں جتنا کہ مودودی صاحب کا بڑے سے بڑا مخلص اور مودودی پارٹی رکن رکین سمجھ سکتا ہے اور وہ پہلے ہی سے یہ فیصلہ کئے بیٹھے ہیں کہ مودودی صاحب اور ان کی پارٹی نے کبھی علماء دین کے خلاف زبان طعن و تشنیع دراز نہیں کی ۔ انہیں ان فرشتوں نے صلحائے امت یا ارکان جمعیت کو مورد الزام ٹھہرایا ۔ پھر محترم ابوالعطاء صاحب نے یہ فیصلہ بھی صادر فرما دیا ہے کہ مودودی صاحب کے مخصوص مسائل جن سے علماء کو اختلاف ہے وہ معمولی و فروعی مسائل ہیں ۔ ہم نہیں سمجھتے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یا تو وہ مودودی صاحب اور اس کی پارٹی کے لٹریچر سے بالکل ناواقف ہیں یا جان بوجھ کر غیر جانبداری کا لبادہ اوڑھ کر جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کے خلاف ڈگری دینے اور مسلمانوں کو غلط باور کراتے ہیں محترم ابوالعطاء صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ مودودی صاحب کے عقائد و مسائل کی مخالفت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی نے نہیں کی بلکہ علماء بریلی بھی اسی میں شریک ہیں اور بزرگان اہل حدیث نے بھی ان کے خلاف کتابیں لکھی ہیں ۔ اگر مودودی صاحب کتنے ہی پاک ، بے لوث ، حق گو ہوتے تو ان سب مسلمانوں کے فرقوں کو کیا پڑی تھی کہ وہ باوجود اپنے اختلافات کے مودودی صاحب کی مخالفت پر متفق ہو گئے ۔ فرض کیجئے کہ مودودی صاحب ، علماء کے اختلافات فروعی ہیں تو بھی اگر وہ نظام اسلام کے دعوی میں مخلص ہوتے تو ایسے فروعات کو چھیڑ کر اہل اسلام میں سر پھٹول کا سامان پیدا نہ کرتے ۔ آپ مانیں یا نہ مانیں مودودی نے پرویزیت کا دروازہ خود کھولا ہے اور پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کو ان بنیادی حق کے طور سے جائز قرار دیا ہے عیسائیت اور پرویزیت کے خلاف نعرے لگا کر مودودی صاحب نے مقلدین اور غیر مقلدین کے پانچ مسالک کے سوا ایک چھٹا فرقہ پیدا کر کے قوم کے تشتت میں اضافہ کیا ہے ۔ اب جب کہ ان کے دینی خلوص کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ گیا ہے تو وہ اپنے سابقہ اصول کار سے ہٹ کر ان سیاسی لیڈروں کے ذریعے معراج شہرت و اقتدار تک پہنچنا چاہتے ہیں جن کے رقص کی تصویریں مودودی امت ہاتھوں میں اٹھائے اٹھائے پھرتی تھی اور جن کو غلط کار ثابت کرنے کے لئے ان کا قلم وقف تھا ۔ آخر میں ہم اس بات کا پھر اعلان کرتے ہیں کہ کتاب و سنت کی تشریحات میں چودہ سو سال کے علماء امت کی تحقیقات کے خلاف جو شخص بھی اصولی یا فروعی مسائل میں امت کو الجھا کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائے اور سواد اعظم سے مسلمانوں کو بدگمان کر کے اپنی واحد دینی قیادت کا سکہ جمانا چاہے اہل اسلام ان کی دال نہیں گلنے دینگے ۔ اگر ضرورت محسوس ہوتی تو ہم آئندہ مودودی صاحب کے اختلافی مسائل نیز اس قلم نے علماء سلف و خلف کے خلاف جو زہر اگلا ہے ۔ محترم ابوالعطا صاحب کا شوق پورا کرنے کے شائع کریں گے

انشاء اللہ شوق سے - اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(بقیہ فکر و نظر)

کے لئے قدم اٹھاتے ۔ اس نے تو خالصتاً اللہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اور باطل سے ٹکرا گئی تھیں ۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

کی غلط توقعات باندھنا ہے ۔

مسلمان صرف اسی طرح آج کی دنیا میں بحیثیت مسلمان بن کر زندہ رہ سکتا ہے ۔

وقت کی تیز ترین تبدیلیوں سے گزرنے کے لئے اس کو یہ دوٹوک فیصلہ جلد کرنا ہوگا ۔

وہ صرف اسی طرح مادیت تہذیب جدید اور اشتراکیت کے چیلنج کا جواب دے سکتا ہے ۔

جناب سید نفیس رقم صاحب متوجہ ہوں

مکرمی نفیس صاحب سلام مسنون " کافی عرصہ ہوا ۔ تلاش بسیار کے باوجود آپ کا کوئی پتہ نہ چل سکا ۔ ترجمان اسلام کے ذریعے آپ سے گزارش کیجاتی ہے کہ المہند کی کاپیاں آپ کے پاس پڑی ہوئی ہیں جن سے کتاب کی اشاعت میں کافی تاخیر ہو رہی ہے براہ نوازش مع دیباچہ کے کاپیاں دفتر ترجمان اسلام میں پہنچا دیں ۔ فقط

(مولانا) عبداللطیف غفرلہ خطیب
جامع مسجد گنبد والی ۔ جہلم

one No : 67715 Regd. L. No. 7132

EEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

No. 6 || 5TH: JULY, 1963: 13RD: JAFAR-UL-MUZAFFAR, 1383 Hijri || No.

ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کیلئے جلوسوں کو بند کر دیا جائے

مسلمانان لاہور کا متفقہ مطالبہ

جمعہ مورخہ ۲۸ جون لاہور کی مختلف بڑی بڑی مساجد میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی۔ قرار داد کے الفاظ یہ ہیں :-

"مسلمانان علاقہ ہذا حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک کا امن و امان اور سالمیت ہر دوسری چیز سے مقدم ہے۔ محرم کے گزشتہ فسادات نے خصوصاً اور سالہا سال کے ہنگاموں نے عموماً یہ ثابت کر دیا ہے کہ جلوس نقض امن، فساد اور فرقہ وارانہ کشیدگی کی شدت پر منتج ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ جلوس نہ ایران میں ہیں نہ عراق میں۔ بنا بریں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ان جلوسوں کو قطعی طور سے بند کر دیا جائے اور اگر شیعہ حضرات اس پر اصرار کریں تو کم از کم ان کو گلی کوچوں، تنگ راستوں اور سُنّی علاقوں میں نہ پھیرایا جائے۔ تاکہ ننانوے فیصد آبادی کے جذبات مجروح نہ ہوں۔"

آہ! مودودی والی لڑکی

مودودی صاحب نے ایک امریکن لڑکی کو بھی اپنے ذوق شہرت پسندی کی بھینٹ چڑھایا۔ اس وقت انہوں نے لکھ دیا تھا کہ میں نے اس لڑکی کو اپنی فیملی کے ممبر کی حیثیت سے گھر میں رکھا ہے۔ مگر بعد میں نامعلوم حالات کی بناء پر اس بیچاری کو ترپو کی کے کسی حکیم کے ہاں ٹھہرا دیا گیا۔ خدا جانے وہاں بیچاری پر کیا گزری۔ اب پُر اسرار طریقہ سے وہ لاہور کے مینٹل ہسپتال (پاگل خانہ) میں داخل کی گئی ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

اس بیچاری نے واقعی اسلام قبول کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حال پر رحم فرمائے اور اس کو بازی گروں کے ہاتھ پڑ جانے سے بچائے

آمین

جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ نے ضمنی انتخاب لڑنے کا فیصلہ کر لیا

کوٹ ادو - ۲۶ جون جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ کا ضلعی اجلاس زیر صدارت مولانا عبد القادر قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان منعقد ہوا جس میں ضلع کے ہر حصہ کے تقریباً چالیس آدمیوں نے شرکت کی بعد بحث و تمحیص متفقہ طور پر طے پایا کہ مظفر گڑھ کے علاقہ کی خالی نشست کے لئے جمعیۃ علماء اسلام انتخاب میں حصہ لے گی۔ اور سات افراد کا ایک پارلیمنٹری بورڈ تشکیل دیا گیا جس کے کنوینر مولانا محمد عمر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ مقرر ہوئے۔ یہ بورڈ مرکز کو اپنی رپورٹ ۵ اجولائی تک پیش کرے گا اور جو موزوں نمائندہ ہو گا اس کا اعلان بھی کرے گا یہ بورڈ تمام ضلع کا دورہ بھی کرے گا۔ (فضل الرحمن)

جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان کا مرکزی اجلاس

حسب حکم حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۵، ۶ اگست ۱۹۶۳ء مطابق ۱۴، ۱۵ ربیع الاول بمقام ملتان ہونا قرار پایا ہے۔ تمام ضلع کی جمعیتوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی طرف سے دستور کے مطابق جو نمائندے بھیجیں ان کے اسمائے گرامی ۲۵ جولائی تک مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور میں بھیج دیں ایجنڈا و تکمیل اوقات کار کے لئے آئندہ ترجمان اسلام کے شمارہ کا انتظار کیجئے۔ فقط

غلام غوث ہزاروی

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

شیعہ سُنّی فسادات کے سلسلے میں بھارتی مولوی کا ذکر

چند دن پہلے قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر سردار بہادر خاں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ بھارتی مولوی آکر پاکستان میں اشتعال انگیزیاں کر کے فساد کا باعث بنتے ہیں۔ چونکہ حقیقت حال مستور تھی اس سے سردار بہادر خاں کے ان الفاظ پر بڑی لے دے اور بڑی چہ میگوئیاں ہوئیں۔ بعض حلقوں نے سردار بہادر صاحب کے ان الفاظ کا اشارہ رئیس المتکلمین حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ کی طرف سمجھا چونکہ حضرت موصوف اور ان کے صاحبزادہ صاحب کی عالمانہ اور محققانہ تقریروں سے ساری دنیا واقف ہے اس لئے بیشتر لوگوں نے سردار بہادر کے ان الفاظ کو علماء دشمنی اور ناواقفیت پر محمول کر کے اتنے ذمہ دار آدمی سے اتنی غیر ذمہ دارانہ بات پر افسوس کا اظہار کیا۔ حتیٰ کہ صوبائی اسمبلی میں بھی اپوزیشن پارٹی کے لیڈر خواجہ محمد صفدر صاحب نے بھی اس بات پر اظہار حیرت کیا اور بعض متعصب مخالفین کو ہلدی کی گرہ مل گئی اور وہ پنساری بن بیٹھے۔ سردار بہادر خاں کے ان الفاظ کی آڑ میں انہوں نے علماء حق کے خلاف دل کھول کر بخار نکالنے کی پوری پوری کوشش کی۔ "ادا انجام" جیسے پرچہ میں مضامین بھی شائع ہوئے۔ مگر حق حق ہوتا ہے اور ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ تحقیقاتی افسر کے سامنے لاہور میں سٹی مجسٹریٹ چوہدری غلام احمد صاحب نے یہ انکشاف کر کے ساری حقیقت سے پردہ اٹھا دیا۔ کہ بھارت سے شیعہ مولوی نے لاہور کرشن نگر کی شیعہ مجالس میں تقریریں کی تھیں "اور سنا جاتا ہے کہ لکھنؤ سے بھی ذاکر آئے تھے اور آیا کرتے ہیں" اس کے ساتھ ساتھ آپ اخبار "حالات" ۱۶ جون کی وہ خبر بھی پڑھیں جس میں یہ ہے کہ ان فسادات میں سکندر مرزا کا بھی ہاتھ تھا جو موجودہ حکومت کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ ان بیانوں سے اور مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ بھارتی مولوی

کرواتی ہیں۔ جن کی نفسیات ... ملک ... پیدا کرتی ہیں۔

ہم اپنے ان دیوبندی علماء کی خدمت میں جو بعض متعصبانہ مضامین کے خلاف قلم و فکر کا اظہار کر رہے تھے عرض کرتے ہیں کہ آپ صبر اور استقامت کے ساتھ ملک و ملت کی خدمت میں مصروف رہیں

آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

ہمیں سنی مسلک کے مطابق زندگی بسر کرتا اور وہ ... کھنہ چھوڑ ائے بغیر اس ملک کی حفاظت اور ملک کے امن و امان کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دوستوں کا شکریہ

حج سے میری واپسی پر مختلف اطراف سے دوستوں نے مبارکبادی کے خطوط لکھے ہیں اور بعض مقامات سے صحت کے بارے میں تشویش کا بھی اظہار کیا گیا ہے میں ان تمام دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس بات پر خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مقامات مقدسہ میں تمام احباب اور ارکان جمعیۃ کے لئے دعا کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ بھی اطلاعاً عرض ہے کہ میں نے موتیا کا اپریشن کرایا تھا جس میں کبھی کبھار سوزش ہو جاتی تھی۔ مکہ معظمہ میں فریضہ حج سے فارغ ہو جانے کے بعد اس آنکھ میں پھر سوزش ہو گئی تھی۔ مدینہ منورہ میں بفضلہ تعالیٰ آرام و سکون ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ دوستوں کے لئے تشویش کی کوئی بات نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعیۃ کو اور ارکان جمعیۃ کو ہمت و اخلاص عنایت فرمائیں آمین۔ فقط غلام غوث ہزاروی

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	پانچ روپے ۵۰ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۷۴۲۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

زیر نگرانی حضرت مولٰنا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۶۳ء نمبر ۳۴

ارشادات قطب زماں حضرت ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ

(از قلم مولٰنا شریف اللہ صاحب بستی مولویان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی وکفٰی والسلام علیٰ ... الذین اصطفٰی ۔ اما بعد ۔ پس ہیچمدان محمد شریف اللہ لودیانوی ... عرض دار ہے کہ بعض احباب کے مجبور کرنے پر مطلع الانوار سبحانی ... عمیدانی مورد افضال ذی الجلال والاکرام مخدوم مطاع خاص وعام ، ... ان سراپا اخلاص سرلشکر صدیقان واختصاص رونق شریعت زیب ... وسیلۂ سعادات دنیا وذریعۂ مغفرت نیازمندان سیدنا ... وقطب الاقطاب شیخ المشائخ محمد حماد اللہ ... امطر اللہ شآبیب رحمۃ اللہ علیہ وعلینا بوجہہ دائماً ابداً کے چند ارشادات ... کو دل نے بلاکم وکاست محفوظ رکھا ہے اور بعض وہ حالات جن کا آنکھوں نے ... کیا ہے ۔ یا صلحا کے ذریعہ سماع میں آئے ہیں اور ان کی گہرائی تک فہم کی ... ہو سکتی ہے اور ہر خاص وعام کے لئے مشعل راہ ہیں رقم کرتا ہوں تاکہ ... بعد بھی ان کے اقوال حکمت وحالات سے ان لوگوں کو فائدہ پہنچے جن کو زیارت ... کا شرف حاصل نہیں ہوا اور کشف وکرامات کے ذکر سے مجتنب ہوں ۔ ... حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ مبارک اپنے مریدوں کے حق میں محض تعلق مع اللہ ... تھی ۔ بلکہ جن کی کچھ اس طرف توجہ دیکھتے تھے ان کی توجہ کو ہٹاتے تھے اور ... تھے یہ مقصود اصلی نہیں ہیں بلکہ مقصود اصلی تعلق مع اللہ ہے ۔ اس لئے ... کے اقوال واحوال حکمت کو چند ابواب پر منقسم کرتا ہوں ۔ واللہ علٰی ما اقول وکیلٌ

... ید ۔

آنحضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ سے بندہ نے تین بار سنا آپ فرماتے تھے ۔ ... میرے والد صاحب قریب الموت تھے ۔ بندہ اس وقت صغر سنی کی حالت ... تھا ۔ میری والدہ ماجدہ نے عرض کیا آپ تو جا رہے ہیں میرے متعلق اشارہ ... فرمایا اس کو کس کے حوالے کر کے جا رہے ہو والد صاحب نے فرمایا میں نے ... کے لئے اتنی دعائیں کی ہیں کہ اگر اللہ تعالٰے ان میں سے ایک بھی منظور کر لے ... تمام دنیا اس پہ رشک کرے گی ۔

... ب الاجازت } ایک مرتبہ آنحضرت سائیں ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی مجلس میں بندہ کو فرمایا کہ جب میں کشمیری میں ... تھا وہاں ایک مولوی صاحب میرے دوست تھے انہوں نے مجھ کو حضرت امروٹی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کی خدمت میں جانے کی طرف توجہ دلائی جس پر ہم نے اکٹھے جانے کی تاریخ مقرر کر لی ۔ اکٹھے چند دن خدمت میں رہ کر واپسی کے لئے رخصت طلب کی تو آنحضرت رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ میری مشایعت کے لئے (یعنی مجھے رخصت کرنے کے لئے) کچھ دور پیدل ہمارے ساتھ چلے آئے ۔ جب ہم کو آپ نے الوداع کہا تو میرے ساتھی مولوی صاحب نے عرض کیا حضرت آپ ان کو اپنا مرید تو بناتے اور اللہ اللہ بتلاتے ۔ تو جواباً آپ نے فرمایا ۔ میں نے ان کو اللہ اللہ بتلادی ہے ۔ آنحضرت سائیں ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ حالانکہ ظاہراً ہمیں کوئی اللہ اللہ نہیں بتلائی تھی ۔ اور میرے والد بزرگوار شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب لودیانوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ مجھے یوں روایت پہونچی ہے کہ حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ان کو سلطانی ذکر تک بتلا دیا ہے ۔ فقیر عبد الحمید کا کہنا ہے کہ جب آپ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہو کر واپس آرہے تھے تو راستہ میں ہی انکشاف و واردات شروع ہو گئے

بندہ کو مولوی عبد اللطیف مرحوم خلیفہ سائیں ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ حضرت حافظ بھرچونڈی علیہ الرحمۃ نے حضرت امروٹی علیہ الرحمۃ کے شیخ تھے انہوں نے حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ فلاں فلاں علامات والا شخص تمہارے پاس آئیگا اس کو میری طرف سے اجازت دے دینا ۔ جب حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ میں وہی علامات پائیں تو حضرت نے آپ کو حضرت بھرچونڈی علیہ الرحمۃ کی طرف سے اجازت دے دی اور فرمایا کہ اپنی امانت لے لیجئے تو اس معنیٰ سے حضرت سائیں ہالیجوی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ حضرت حافظ محمد صدیق بھرچونڈی علیہ الرحمۃ نے اللہ اللہ کرانے کی اجازت دی اور فرمایا اپنے گوٹھ (بستی) ہالیجی شریف میں جا کر لوگوں کو اللہ اللہ سکھلاؤ ۔ پھر دوسرے دن بھی اسی طرح فرمایا ۔ کہ اللہ تعالٰے کی طرف سے مجھے بار بار حکم آرہا ہے کہ آپ وہاں تشریف لے جائیں اور لوگوں کو اللہ اللہ بتلائیں اور آپ یہاں مقیم ہیں ۔

بندہ محمد شریف اللہ لودیانوی رقمطراز ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے آنحضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی قلمی کتاب میں ایک تحریر دیکھی تھی جس کی عبارت حسب ذیل ہے :-

اما بعد فیقول العبد الفقیر الاواہ حماد اللہ قد (باقی صفحہ ...)

جمعیۃ علماء اسلام کا مختصر تعارف

جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(قسط ۴)

دینی مدارس اور جمعیۃ علماء اسلام

اسلامی نقطہ نظر سے دینی تعلیم کی جو اہمیت ہے۔ وہ تو محتاج بیان نہیں ہے۔ لیکن پاکستان کا منتہائے نظر اگر واقعی اسلامی شریعت کا اجراء اور احکام الٰہیہ کا نفاذ ہے تو ملکی خدمات کے لحاظ سے بھی دینی تعلیم کے لئے جدوجہد کرنے کی اہمیت جتنی بڑھ جاتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دبی زبان سے ہمارے بڑے بھی اس کا اقرار کر لیتے ہیں۔ ابھی ابھی قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب کا بیان اخبارات میں چھپ چکا ہے آپ نے کسی دینی درسگاہ کے ایک اجلاس میں فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ پاکستان میں صحیح اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے دینی تعلیم کی سخت ضرورت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ سب کچھ جانتے اور مانتے ہوئے باوجود عملاً اس سے اسلامی ملک کے بجٹ میں جتنی رقم رکھی جاتی ہے۔ اسلامی تعلیم کے لئے اس کا عشر عشیر بھی نہیں رکھا جاتا۔

بہرحال ملک و ملت کی یہ اہم خدمت کارکنان جمعیۃ کے ہاتھوں جتنی انجام پا رہی ہے اس کی اللہ تعالےٰ کے نزدیک انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑی قدر کی جائے گی۔

اوکاڑہ ملتان۔ سرگودھا۔ لاہور اور کراچی کے مرکزی مدارس کے علاوہ قریہ بقریہ نہ سہی شہر بہ شہر عربی مدارس کا اہتمام اور انتظام کرنے والوں کی غالب اکثریت کیا جمعیۃ علماء اسلام کے نہ صرف کارکن بلکہ عہدہ داران و راہنماؤں کی نہیں ہے۔ کیا یہ اہم اور مشکل ترین خدمت جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات کی فہرست سے اس لئے نکال دی جاوے گی کہ جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ حضرات جمعیۃ کی تشکیل کنذائی سے پہلے بھی یہ خدمت انجام دے رہے تھے؟ کیا یہ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی دفعہ ۹ (کہ مختلف اسلامی اداروں مثلاً مساجد، مدارس وغیرہ کی اصلاح و ترقی کی کوشش کرنا) پر بطریق احسن عمل کرنا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی دوسری ملکی اور سیاسی جماعت کے اراکین تعلیمات اسلامیہ کے لئے پورے ملک میں ایک آدھ معمولی ادارہ بھی قائم کر دے تو ملک بھر میں ڈھنڈورا پیٹا جائے گا۔ کہ شعبہ تعلیم دین میں جماعت نے یہ خدمت کر ڈالی ہے۔ لیکن کیا یہ کھلی بے انصافی نہیں ہے کہ اس اہم خدمت کو جمعیۃ کا جماعتی کام ہی نہیں سمجھا جاتا ؎

بے مزد بود و منت ہر خدمت کہ کر دیم
یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

رہا یہ اعتراض برائے اعتراض کہ جماعت من حیث الجماعت ان اداروں کی ذمہ دار اور نگران نہیں ہے تو بحمد اللہ وفاق المدارس کی اہم اور عظیم تنظیم نے یہ کسر بھی پوری کر دی۔ یہ صحیح ہے کہ وہ ایک مستقل تنظیم ہے اور وہ اکابر بھی روح رواں کی حیثیت سے اس میں کام کر رہے ہیں۔ جو رسمی طور پر جمعیۃ کے رکن یا عہدہ دار نہیں ہیں۔ لیکن کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ جمعیۃ نے جماعتی حیثیت سے وفاق میں کام نہیں کیا۔

واضح رہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین نے نظام تعلیم علماء کی ایک میٹنگ میں جماعتی طور پر یہ نہ صرف یہ کہ یہ قرارداد پاس کی کہ جماعت سے تمام وابستہ مدارس تنظیم مدارس عربیہ کے سلسلہ میں وفاق المدارس میں شامل ہو جائیں بلکہ عملاً۔

۱۔ وفاق المدارس میں بیشتر وہی مدارس شامل ہیں۔ جن کا اہتمام و انتظام جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن کر رہے ہیں۔

۲: جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدہ دار اور اراکین وفاق کے مرکزی عہدہ دار اور مجلس عاملہ کے ارکان کی حیثیت سے نہایت تندہی سے کام کر رہے ہیں۔

۴: صدر وفاق ناظم اعلیٰ اور رجسٹرار امتحان جمعیۃ علماء کے معزز رکن اور عہدہ دار ہیں۔ تنظیم مدارس کا یہ ادارہ مستقل طور پر ہزاروں کا سالانہ بجٹ رکھتا ہے۔ باضابطہ مجلس عاملہ اور شوریٰ کے اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ ناظرین تعلیم کے دورے ہوتے ہیں۔ درجہ اعلیٰ کے امتحانات یعنی دورۂ حدیث شریف کا امتحان یونیورسٹی کے طرز پر لیا جانا تو عربی مدارس کی تاریخ کا وہ سنہرا باب ہے جسے کوئی قدر شناس بھلا نہیں سکتا۔ ملک کی کوئی تنظیم اور جماعت اپنے دامن میں اس قسم کی خدمت کا اگر کوئی جوہر رکھتی ہے تو وہ پیش کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی آئین کا جذبہ ملک میں جہاں کہیں بھی عوام و خواص میں پایا جاتا ہے وہ انہی مدارس کی پیداوار ہے یاسی قال اللہ و قال الرسولؐ کی ایمان افروز گونج پر اسی جذبہ مبارک کی بقا موقوف ہے یہ اور بات ہے کہ بعض خام طبع افراد یہیں سے سیکھ کر کسی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر یا اپنے آپ کو اپنے اکابر سے زیادہ دین پسند مجاہد۔ وسیع النظر اور وسیع المطالعہ سمجھ کر غلط راستہ پر بھی پڑ گئے۔ اور دوسروں کی رونق محفل ہو گئے ع

وفا آموختی از من بکار دیگراں بردی

اخلاقی تربیت گاہیں اور جمعیۃ علماء اسلام

جو لوگ تزکیۂ نفس کو فرائض اسلامیہ کا اہم باب سمجھتے ہیں اور بعض متجددین کی رائے کے برخلاف شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح نے جس طریق کار سے یہ خدمت سرانجام دی ہے۔ اسے مسلمانوں کی بڑی اہم اور بنیادی دینی خدمت سمجھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی پاکستان کی آئیڈیالوجی اور نظریہ "حیات اسلام" سمجھتے ہیں وہ صحیح العقیدہ صالح العمل صاحب نسبت بزرگوں کی خانقاہی زندگی اور اس کے ذریعہ ہزاروں عوام کی اصلاح کو ایک عظیم ملکی اور ملی خدمت سمجھنے میں بھی کوئی شک نہیں کر سکتے اور اگر چند روزہ رسمی تربیت گاہوں میں کوئی ندرت ہو سکتی ہے اور بڑے بڑے عنوانات سے ان کو اچھالا جا سکتا ہے۔ جب ان صحیح دینی کوششوں سے وہ نسبت کبھی نہیں جو ذرا کو پہاڑ سے یا ذرہ کو آفتاب سے ہو سکتی ہے۔ تو پھر ہمیں بتلایا جائے کہ ملک میں بیسیوں خانقاہیں جن میں صحیح العقیدہ صالح عمل اور صاحب نسبت بزرگ تزکیۂ نفس کی صحیح خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں رات دن محنت کے علاوہ ان کو سینکڑوں میل سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔ کیا ان کی غالب اکثریت جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ دار یا مخلص ارکان نہیں ہیں اور کیا ان کی یہ تمام خدمات جلیلہ تاریخ جمعیۃ علماء اسلام کے زرین ابواب نہیں ہیں واجرھم علی اللہ تبارک وتعالیٰ کیا ملک میں کوئی ایسا کور باطن بھی ہے جو ان کوششوں کو ملک میں اسلامی آئین رائج کرنے کے لئے نہ صرف مفید اور ممد بلکہ ضروری اور لازم نہ سمجھتا ہو۔

پرویزیت اور جمعیۃ علماء اسلام

پاکستان کے موجودہ دینی فتنوں میں انکار حدیث کا فتنہ اس لحاظ سے زیادہ خطرناک ہے کہ بڑوں کی جانب سے اس کی سرپرستی ہو رہی ہے بالخصوص اسلامی آئین کے لئے تو اس کے مہلک اثرات کی ایک جھلک عائلی قوانین کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ یہ فتنہ درحقیقت پاکستان کی بنیاد ہی کے لئے تباہ کن ہے۔

جمعیۃ علماء کے اکابرین ہر درس اور ہر تقریر میں اس کی تردید کو اپنا مذہبی دینی اور ملکی فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی میں پاک و ہند کے ایک ہزار علماء نے فتویٰ "پرویز کافر ہے" سے اس فتنہ کی سرکوبی کی ہے وہ بحمد اللہ ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔

جماعتی تنظیم

نرے سیاسی بازیگروں سے اس قسم کے تصلب دینی کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی جمعیۃ علماء کے کارکنوں میں ایک بڑا عیب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ جماعت کی تنظیمی سرگرمیاں بلا تنخواہ محض اجر و ثواب حاصل کرنے اور حسبۃ للہ کر رہے ہیں۔ دوسرا بڑا نقص یہ ہے کہ وہ جتنا کام کرتے ہیں۔ اسے بڑھا چڑھا کر دکھانا ان کے بس کی بات نہیں۔ تیسری کوتاہی یہ ہے کہ ان میں سرمایہ کی کمی ہے۔ ان کا اخبار تنگ دامن ہے۔ وہ کچھ اشاعت بھی کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ ملک کا پریس ویسے بھی متصلب علماء کے حق میں زیادہ فراخدل نہیں ہے۔

دو ہزار شاخیں

ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ علماء کے قائم ہوتے ہی تھوڑے عرصہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ کی تنظیمی استعداد مجاہدانہ تاریخ اور اکابر جمعیۃ کے اثر و رسوخ اور روحانی و باطنی توجہات سے مغربی پاکستان کے ہر ضلع میں جمعیۃ کی شاخ قائم ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً ڈیڑھ دو ہزار تشکیلات کی اطلاع مرکزی دفتر تک پہنچی اور جمعیۃ کی پوزیشن بحمد اللہ یہاں تک مضبوط ہو گئی۔ کہ جب مارشل لاء سے قبل انتخابات ہونے کی تیاریاں ہونے لگیں۔ تو جمعیۃ علماء نے جماعتی حیثیت سے الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ باقاعدہ انتخابی منشور چھاپا گیا۔ باقی اضلاع کی تفصیلات تو مرکزی دفتر کو معلوم ہوں گی۔ خود ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی تینوں نشستوں کے لئے مرکز کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ جمعیۃ اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (باقی)

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو۔

جمعیۃ علمأ اسلام چونڈموم کا ہفتہ وار اجلاس اور قرار دادیں

چونڈموم -۱۷/اگست (ڈاک سے) کل بروز جمعہ بتاریخ ۱۶ راگست ۱۹۶۳ء جمعیۃ علماء اسلام کا ہفت روزہ اجتماع زیر صدارت جناب حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چونڈموم بعد نماز عشاء جامع مسجد نور چونڈموم میں انعقاد پذیر ہوا اجلاس کی باقاعدہ کارروائی ساڑھے نو بجے شروع ہوئی آغاز میں مدرسہ تعلیم الاسلام چونڈموم کے چند طلباء نے تلاوت قرآن عزیز سے سامعین کو محفوظ و مسرور کیا۔ بعد ازاں یادگار سلف جناب حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاضل دیوبند تلمیذ خاص حضرت مدنی (خطیب اعظم کوٹلی لوہاراں) مشرقی ضلع سیالکوٹ نے حاضرین سے تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا جس میں کونو درمّا نیہؔ کے تحت انہوں نے اولیائے ربانی حضرات علمائے دیوبند خصوصاً حضرت شیخ الاسلام سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کا بہت اچھا تعارف کرایا۔ اور ان کی لاتعداد کرامات بیان فرمائیں حضرت موصوف نے باوضاحت بیان فرمایا کہ اتباع و عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ حضرات علمائے دیوبند میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ سنت نبویؐ کو بہت اہمیت دیتے تھے اور اسے اپنی زندگی کا لائحہ عمل سمجھتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرات اولیائے دیوبند نے اپنی زندگی کے تلخ یا شیریں لمحات میں کسی بھی وقت دامن سنّت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور برصغیر پاک و ہند بھر میں وہی مسلک حقّہ حنفیہ اہل سنت والجماعت کے پُرجوش داعی و نقیب تھے۔ ان کے بعد حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب فاضل بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ نے خلفاء راشدین خصوصاً حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول کے محاسن و محامد اور رسالتمآب کی نگاہ نبوت میں ان کے مقام سے حاضرین کو آگاہ کیا آپ نے واقعۂ ہجرت بیان فرمایا اور آیت ہجرت تلاوت فرمائی جس کے ہر ہر لفظ سے آپ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت ثابت کی۔ بلا شبہ و بلا مبالغہ آپ کی تقریر دلپذیر نہایت مدلّل اور مؤثر تھی۔ آپ ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرماتے رہے۔ آخر میں بالاتفاق یہ قرار دادیں پاس ہوئیں :-

۱- جمعیۃ علماء اسلام چونڈموم کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور گزارش کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کو جو ہر مکتب فکر کے علماء شریعت کے نزدیک خلاف قرآن و سنت ہیں منسوخ کر کے اسلامی ہمدردی کا ثبوت دے۔

(۲)۔ ملک بھر میں اکثر علماء اہل سنت والجماعت پر جو ناجائز پابندیاں عائد کی گئی ہیں یہ اجتماع ان کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے ملتمس ہے کہ ان پابندیوں کو فی الفور ختم کر دیا جائے۔ رات کے تقریباً ساڑھے بارہ بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ

آج مورخہ ۱۴ راگست مسلمانانِ ایمن آباد کا ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت مولانا قاری محمد شریف قصوری صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن ایمن آباد منعقد ہوا۔ جس میں قاری صاحب نے عائلی آرڈی ننس پر کڑی نکتہ چینی فرماتے ہوئے اسے خلاف اسلام قرار دیا۔ اور اس کی فوری تنسیخ پر زور دیتے ہوئے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ (۱) مسلمانان ایمن آباد کا یہ عظیم اجتماع عائلی قوانین کو خلاف شریعت تصور کرتا ہے۔ چند بے پردہ آوارہ مزاج مغربی تہذیب پسند مستورات کی خوشنودی کے لئے خدا رسول علیہ الصلوٰۃ اور پوری قوم کو ناراض کرنا حکومت کی مجرمانہ غفلت تصور کرتے ہوئے یہ اجلاس متفقہ طور پر حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین مشاورتی کونسل کے سپرد کرنے کی بجائے فی الفور منسوخ کر دیئے جائیں۔ (۲) نیز ملک میں بڑھتی ہوئی عیسائی.. سرگرمیوں اور کلچر آرٹ کے نام پر بڑھتی ہوئی بے حیائی کی روک تھام کا مطالبہ کرتا ہے

رستم الدین مدرس مدرسہ تجوید القرآن
ایمن آباد — ضلع گوجرانوالہ۔

جمعیۃ علمأ اسلام سیالکوٹ کی تبلیغی سرگرمیاں

سیالکوٹ ۲۳ راگست حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب فاضل بالاکوٹی خطیب جامع مسجد بوہڑی والی نیکا پورہ سیالکوٹ نائب امیر جمعیۃ علمأ اسلام شہر سیالکوٹ نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علمأ اسلام شہر سیالکوٹ کی طرف سے گلوٹیاں کلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں تشریف لے گئے رات کو آپ نے جامع مسجد گلوٹیاں کلاں میں ایک عظیم اجتماع سے ضرورت تبلیغ دین اور اس دور پرفتن میں دین حق کی حفاظت کے موضوع پر ایک مدلل و مؤثر تقریر فرمائی اور گلوٹیاں کلاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے قیام پر زور دیا۔ حضرت مولانا صاحب کی تقریر کے بعد فاضل نوجوان حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب خطیب جامع مسجد گلوٹیاں کلاں نے جناب مولانا صاحب کو یقین دلایا کہ ہم انشاء اللہ بہت ہی جلد گلوٹیاں کلاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخ قائم کر کے مرکز کے ساتھ اس کا الحاق کر دیں گے۔ چنانچہ ۲۴ راگست کی صبح کو حضرت مولانا صاحب نے گلوٹیاں کلاں میں رد بدعات و محدثات اور اتباع سنت کے موضوع پر درس قرآن مجید بھی دیا۔

حسن ابدال میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ کا ورود مسعود، اور "جمعیت علماء اسلام کی تشکیل"

۲۱ راگست ۱۹۶۳ء بدھ کو بعد نماز عصر اچانک حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مسجد محلہ اندرون میں تشریف لائے، آپ کی تشریف آوری کی اطلاع ملتے ہی احباب جمع ہونے شروع ہو گئے۔ حضرت کا اچانک ورود مسعود نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں تھا ہر کسی کا سر تفاخر بلند تھا اور ہر کوئی شاداں فرحاں نظر آتا تھا شب کو بعد از نماز عشاء حضرت کے ہم سفر مولانا عبداللہ صاحب سکھروی نے جمعیت کی ضرورت پر تقریر فرمائی دوسرے روز نماز فجر کے بعد حضرت والا نے درس قرآن دیا سب کی آنکھیں اشکبار اور دل پسیجے ہوئے تھے۔ اور قرآن و حدیث معارف رگ و پے میں اتر رہے تھے ایک گھنٹہ تک حضرت نے قرآن و حدیث کے اسرار و غوامض سے سامعین کو محظوظ خاطر فرمایا اس کے بعد دن بھر عقیدت مندوں کی آمد و رفت کا تانتا بندھا رہا۔ ظہر کی نماز کے بعد ہمدردان جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجتماع ہوا جسکی صدارت کے فرائض حضرت دامت برکاتہم نے انجام دئیے اور مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی اور بالاتفاق رائے ہمدردان جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال ضلع کیمبل پور کا ابتدائی انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) امیر مولانا عبدالقادر قاسمی فاضل دیوبند (۲)۔ نائب امیر مولانا عبدالحامد رحمانی (۳) ناظم اعلیٰ حافظ عبدالرحمٰن (۴)۔ ناظم مولانا عبدالحمید صاحب۔ (۵)۔ خازن مسٹر عبدالواحد جنرل مرچنٹ — بعد میں حضرت نے دفتر کا افتتاح فرمایا۔ ترجمانِ اسلام خریدنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی نیز کارکنوں کو پوری ہمت اور تندہی سے کام کرنیکی ہدایت فرمائی۔ اجلاس حضرت دامت برکاتہم کی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ حافظ عبدالرحمٰن - حسن ابدال ضلع کیمبل پور

جمعیۃ علمأ اسلام خان گڑھ کی سرگرمیاں

جمعیۃ علمأ اسلام خانگڑھ نے پوری تیز رفتاری سے کام شروع کر دیا ہے۔ جناب محمد عمر صاحب اور سید شفیق الرحمٰن شاہ صاحب کے حسن سلوک سے لوگ دھڑا دھڑ ممبر بن رہے ہیں۔ چنانچہ تین مہینوں کے اندر محمد عمر صاحب نے ایک سو ممبر بنائے ہیں اور سید شفیق الرحمٰن شاہ صاحب نے ۱۲۵ ایک سو پچیس ممبر بنائے ہیں شہر کی تمام مساجد میں محمد عمر صاحب اور مولانا قاضی بشیر احمد صاحب نائب صدر نے دورہ کر کے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے ہیں۔ انتخابی قانونِ الیکشن فنڈ کے لئے محمد عمر صاحب اور سید شفیق الرحمٰن شاہ صاحب نے چندہ وصول کرنا شروع کر دیا ہے۔ جماعت دفتر دوسری جگہ کھلی کو دفتر منتقل کرنا چاہتی ہے تعلیم بالغاں اور بچگان کا کام بھی شروع کر دیا جائیگا دار المطالعہ میں مدنی لائبریری بھی رکھی جائیگی — "

خان گڑھ میں امیر شریعتؒ کا یوم وفات

خانگڑھ جمعیۃ علماء اسلام خانگڑھ کے زیر اہتمام ختم تلاوت قرآن پاک اور قل شریف ہوا شہر کی تمام مساجد میں امیر شریعت کیلئے دعائے مغفرت کی گئی بعد نماز مولانا قاضی بشیر احمد صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام و خطیب جامع مسجد والی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ امیر شریعت کا قوم پر احسان عظیم ہے کہ انہوں نے ہمیں شرک و بدعت کے جنگل سے بچایا جس طرح عہد صحابہ میں صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کو ختم کر کے صحابہ پر احسان کیا اسی طرح امیر شریعت نے مرزائیت کے جنگل سے بچا کر تمام پاک و ہند کے مسلمانوں پر ایک احسانِ عظیم کیا ہے آپ نے فرمایا احرار کو اگر ایک جسم قرار دیا جائے تو اس کے روحِ رواں تھے آپ نے امیر شریعت کے مجاہدانہ کارناموں کو بھی سراہا اور ایصال ثواب کے لئے قل شریف پڑھ کر دعائے مغفرت کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے زیر اہتمام یک روزہ کانفرنس۔

۸ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار جمعیۃ علما اسلام بھکر کے زیر اہتمام یک روزہ کانفرنس ہو رہی ہے جلسہ کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں فرمائیں گے جس میں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی پاکستان جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری مولانا محمد رمضان صاحب [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کی سرگرمیاں

(دوآبہ اور پہلاں میں دفتر دارالمطالعہ کا قیام)

آج مورخہ ۱۲ اگست کو حضرت مولانا عطاء محمد صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام کندیاں نے دوآبہ اور پہلاں کی جمعیتوں کا دورہ کیا پہلاں میں مولانا نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علماء کے ساتھ تعاون کی اہمیت کو واضح کیا مولانا نے فرمایا کہ اگر اسلام دشمن عناصر کی سرگرمیوں کا خاتمہ نہ کیا گیا تو پاکستان ایک لادینی ملک ہو کر رہ جائیگا۔ مولانا نے مقامی ارکان جمعیۃ کو اپنی سرگرمیاں تیز تر کرنے کی ہدایت کی ان ہر دو مقامات پر جمعیۃ کے دارالمطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا قطب الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کندیاں نے چک $\frac{1}{D.B}$ اور چک $\frac{2}{D.B}$ کا دورہ کیا مولانا نے عوام کو جمعیۃ کے اغراض او مقاصد سمجھائے بحمداللہ دورہ بہت کامیاب رہا۔

من جانب شعبہ نشر و اشاعت کندیاں

ناظم شعبہ نشر و اشاعت۔ محمد افضل۔

فلمسٹار شو کو بند کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد نے حیدرآباد میں فلمسٹار شو کو بند کرنے کے لئے جناب صدر مملکت کو ایک تار دی۔

ایک تار جناب ملک محمد امیر صاحب گورنر مغربی پاکستان کو ارسال کی۔ تیسری تار جناب مولانا مفتی محمود صاحب کو ممبر قومی اسمبلی ارسال کی اور مطالبہ کیا اس خلاف اسلام شو کو فوراً بند کیا جائے تاکہ مسلمانانِ پاکستان ان خلاف اسلام حرکات سے محفوظ رہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی طرف سے تین تاریں کی گئیں برائے بندش فلمسٹار شو۔

(۱) ایک تار صدر مملکت پاکستان کو کی گئی

(۲) دوسری تار جناب گورنر ملک امیر محمد خان صاحب

(۳) تیسری تار جناب مفتی محمد محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کو کی گئی۔

کھٹائی کمپونڈ بندر روڈ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

مولانا زکریا صاحب کنوینر جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام آج کھٹائی کمپونڈ کراچی میں جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا۔

مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

صدر۔ مولانا محمد میاں صاحب فاروقی۔

نائب صدر۔ حاجی فضل حق صاحب۔

ناظم اعلیٰ حاجی عبدالستار صاحب

نائب ناظم۔ سراج الحق صاحب۔

خازن حافظ۔ نورالحق صاحب۔

کوٹ ادو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب

در خواستی امیر جمعیۃ علمائے اسلام"

کوٹ ادو۔ ۱۷ اگست۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ درخواستی امیر جمعیۃ علمائے اسلام نے پارک ٹاؤن کمیٹی کوٹ ادو میں چھ ہزار سے زیادہ افراد کے جلسہ عام میں سیرت النبی پر پر اثر تقریر فرماتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہم دنیا میں اس وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب کہ حضور اکرم صلعم کی زندگی کو عملی طور پر نمونہ بنائیں اور آپس میں اتفاق، اتحاد، میل جول قائم کریں۔ اور اپنے اخلاق کو بلند کریں۔ مولانا نے فرمایا کہ سیرت النبی پر عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ سیرت النبی کا جلسہ ہو اور اس پر یہ پابندی ہو کہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ میں سیرت النبی بیان کروں میں یہ سمجھتا ہوں۔ اور ڈرتا ہوں کہ اس طرح اس موضوع کی توہین نہ ہو جائے سیرت النبی بیان کرنے کے لئے تو سالہا سال بھی ذرہ کے برابر ہیں۔ جس ملک کو قرآن و حدیث کا واسطہ دے کر اور اس کی ترقی او نفاذ کا وعدہ کر کے حاصل کیا گیا ہے۔ اسی قرآن و سنت کے مٹانے کے لئے نئے نئے ڈھنگ رچائے جا رہے ہیں۔ میں ان افراد کو خبردار کرتا ہوں۔ کہ جس قوم نے بھی انبیاء علیہم السلام کی اور ان کے اقوال مٹانے کی مذموم حرکت کی وہ قوم خود مٹ گئی اور آج اس کی تاریخ دنیا کی تاریخوں کے علاوہ قرآن کریم جو کہ اللہ کی سچی کتاب ہے اس میں جگہ بہ جگہ شہادت موجود ہے میرے عزیز دوستو بھائیو! خدا سے ڈرو اور اللہ کے احکام کی خود بھی پابندی کرو اور اس ملک میں قرآن و سنت کے نفاذ کے لئے آئینی طریقے سے اپنے نمائندے منتخب خود کرو جس کو قانون بنانے کا حق حاصل ہے۔ یہ سب عوام کے ہاتھ میں ہے۔ اگر عوام یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں عدل۔ انصاف مساوات رحمت طاقت ہو ہمارا ملک مضبوط ہو اور پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان ہو تو آپ ایسے نمائندے چنو جو کہ قوم کے وفادار اور سچے خادم اور خود عمل کرنے والے ہوں۔ جمعیۃ علمائے اسلام اپنا یہی منشور پیش کرتی ہے جو کہ حضور اکرم صلعم نے پیش کیا تھا۔ اگر یہ منشور آپ کو پسند ہو تو جمعیۃ علمائے اسلام کا ساتھ دو تاکہ اس ملک سے برائیوں کا سدِ باب ہو اور فلاح و بہبود کا دور دورہ ہو۔

پاکستان کے مسلمان مسجدوں کی شہادت برداشت نہیں کر سکتے،

ہرلونی $\frac{8}{23}$ ۔ نماز جمعہ میں مولوی عبدالقدیر نے تقریر کرتے ہوئے نوائے وقت روزنامہ لاہور مورخہ $\frac{8}{23}$ کے حوالے سے عوام کے سامنے انکشاف کیا کہ لاہور کارپوریشن نے اٹھارہ مساجد کے شہید کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جن میں گلبرگ فیکٹری ایریا کی ایک مسجد شہید کر دی گئی اس انکشاف پر ہرلونی کے مسلمانوں میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور متفقہ طور پر ایک قرار داد پاس ہوئی۔ ہم مسلمانان ہرلونی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ کارپوریشن کو اس اقدام سے باز رکھے اور ہم صدر مملکت سے بھی اپیل کرتے ہیں۔ کہ جو مسجد شہید کی گئی ہے اس کو اسی جگہ پر تعمیر کر دی جائے۔ مسلمان مساجد کی بے حرمتی بالکل برداشت نہیں کر سکتے اور ساتھ ہی اگر پاکستان میں ایک بھی مسجد شہید کی گئی تو ہندوستان کے غیر مسلم کو موقع مل جائے گا۔ اور وہ ہندوستان میں تمام مساجد شہید کر دیں گے۔ کارپوریشن کو مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ کا تقرر

شمالی پنجاب ضلع شیخوپورہ گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے لئے مولانا صابر حسین صاحب صدیقی کو مبلغ مقرر کیا ہے اس ضلع کی جماعتوں سے اپیل ہے کہ جماعتی پروگرام میں مولانا موصوف سے پورا پورا تعاون فرماویں

مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

(۱) شیخوپورہ شہر۔

امیر مولانا محمد ناظر خان صاحب سول کوارٹرز۔ نائب امیر صوفی محبوب احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا عزاز احمد صاحب۔ فاضل دیوبند۔ خازن شیخ محمد رفیق صاحب سالار۔ عبدالرحمٰن صاحب۔

(۲)۔ ٹھٹھہ قلندر شاہ۔

امیر۔ سید شاہوار صاحب۔ نائب امیر ملک محمد اسلم صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ سید نذر حسین شاہ صاحب نائب ناظم۔ تاج الدین صاحب کھول۔ خازن چوہدری سلطان علی صاحب۔

(۳) ملیان کلان

امیر۔ حاجی محمد حسین صاحب ناظم اعلیٰ چوہدری غلام یٰسین صاحب نائب ناظم چوہدری محمد اکرم صاحب خازن چوہدری دین محمد صاحب۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام خانقاہ ڈوگراں

امیر۔ مولانا خان محمد صاحب۔ نائب امیر حافظ فتح محمد نائب اعلیٰ میاں صابر حسین کا ڈوگر۔ نائب ناظم حاجی محمد شفیع صاحب خازن حاجی غلام قادر صاحب سالار مستری نور محمد صاحب۔

(۵) جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ ضلع شیخوپورہ

امیر۔ مولانا حافظ نور محمد صاحب نائب مولوی اللہ دتہ صاحب نائب ناظم اعلیٰ۔ عبدالحکیم صاحب نائب ناظم رحمت علی صاحب خازن فہیم الدین صاحب سالار عبدالرحمٰن صاحب۔

(۶) جمعیۃ علماء اسلام چک رحمن آباد۔

امیر۔ مولانا محمد اکبر صاحب خطیب جامع مسجد نائب امیر۔ مستری علی محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ مستری خوشی محمد صاحب نائب محمد عبداللہ صاحب خازن مستری اللہ دتہ صاحب سالار محمد علی صاحب رمیدار۔

جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا انتخاب

آج مورخہ $\frac{9}{8}$ بروز جمعۃ المبارک کو جمعیۃ اسلام لودھراں کی طرف سے ایک اجلاس۔ زیر صدارت سید مولانا بشیر احمد شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں درج ذیل امور باتفاق رائے ہوئے ۱۔ نیا انتخاب برائے سال ۱۹۶۳ء

(۱) جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب صدر مدرس امیر۔ (۲) حاجی نور محمد صاحب حلوائی شہر لودھراں نائب امیر (۳) مولانا محمد موسےٰ صاحب ناظم اعلیٰ (۴) جناب مولانا محمد صادق صاحب کریانہ مرچنٹ نائب ناظم (۵) ملک منظور احمد صاحب کمیشن ایجنٹ لودھراں خازن (۶) مولانا محمد علی صاحب پنچور ایجنٹ لودھراں سالار انصار اسلام۔

(۲) قرار پایا کہ دفتر جمعیۃ اسلام نئی منڈی میں منتقل کیا جاوے اور اس کو اڈہ لاریاں۔ ملتان بہاولپور روڈ پر قائم کیا جاوے۔ کیونکہ یہ مقام ہر لحاظ سے موزوں ہے اور دینی رسائل و کتب اور اخبارات روزنامہ اور ترجمان اسلام خدام الدین کا انتظام کیا جاوے تاکہ ہر شخص مطالعہ سے مستفید ہو سکے اور جمعیت سے تعارف بھی ہو سکے۔ اور اس میں ایک کارکن مقرر کیا جاوے جو دفتر کو صبح و شام کھولا کرے اور اس میں ایک رجسٹر بھی رکھا جاوے۔ جس میں ہر مطالعہ کرنے والا شخص دستخط کرے۔

(۳)۔ قرار پایا کہ آج سے ممبر سازی کی کوشش تیز تر کی جاوے۔ ترجمان اسلام کی توسیع بھی کیجاوے۔

(۴)۔ قرار پایا کہ ہفتہ وار اجلاس بروز جمعہ بعد نماز صبح مسجد اڈہ لاریاں متصل دفتر جمعیت منعقد ہوا کرے۔

موضع جوہدہ میں جمعیۃ کا قیام

ضروری تصحیح

پچھلے شمارہ میں سہواً موضع جوہدہ ضلع جہلم کے بجائے جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا ضمنی انتخاب لکھ دیا گیا تھا تصحیح فرمالیں۔

جمعیۃ علماء اسلام موضع جودہ ضلع جہلم کا انتخاب

امیر منشی محمد خان صاحب نائب امیر حوالدار شاکر خان صاحب ناظم حوالدار محمد زمان صاحب۔ خازن محمد ایوب صاحب سالار محمد حفیظ صاحب۔

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۶ ستمبر ۱۹۶۳ء

علماء اسلام اور صدائے حال

کون نہیں جانتا کہ ملک میں بے حیائی، عریانی اور خلاف اسلام سرگرمیاں اپنے عروج پر ہیں، دین کے نام پر بے دینی کو رواج دینے کی سر توڑ کوششیں جاری ہیں مختلف گروہ اور جماعتیں علماء کو عوام و خواص کی نگاہوں سے گرانے اور انہیں بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ طرح طرح کے منصوبے لوگوں کی اسلامی حس کو ختم کرنے کے رچے اور بنائے جا رہے ہیں۔ غرضکہ ہر طرف سے اسلام اور علماء اسلام پر یلغار ہو رہی ہے۔ مگر علماء کی اکثریت اس کے مقابلہ میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے اور بعض کی تو یہ حالت ہے کہ جیسے انہیں اس ساری صورت حالات سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ بس اپنے ہی خیالات میں مست ہیں اور حالات کا کوئی اتار چڑھاؤ اور معاملوں کی کوئی چبھن انہیں محسوس ہی نہیں ہوتی اور وہ یہ سوچنے کی زحمت ہی گوارا نہیں فرماتے کہ ان کا اور اسلام کا (جس کے نام پر ان کی زندگی کا دارومدار ہے) اس ملک میں کیا مستقبل ہے؟ انہیں کس طرح یہاں زندہ رہنا اور باوقار اسلامی زندگی گزارنا ہے؟ اور وہ کیونکر اور کس حیثیت سے ملک کے نقشہ میں اپنا مقام متعین کرا سکتے ہیں؟

جہاں تک وقت کے حالات کا تقاضا اور داعیہ ہے علماء ہی نہیں ہر اسلام دوست کو اپنی جگہ یہ دینی اور ملی فرض ہے کہ وہ ان سوالات کا جواب سوچے اور حال و مستقبل کی تاریکیوں کو دور کرنے اور ظلمت کو نور سے بدلنے کی پوری کوشش کرے۔ اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ ہونے دے کہ اس راہ پر چلنے والوں کے لئے شرط اول یہ ہے کہ وہ خود اعتمادی اور رجائیت کی نظر سے مستقبل کو دیکھیں۔ شک، تذبذب، بے عملی اور تن آسانی درماندگیوں کی پرچھائیں بھی اپنے اوپر نہ پڑنے دیں اور اس یقین محکم و سرگرمی سے میدان میں آئیں کہ وقت کا کوئی الجھاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حالات کا کوئی اتار چڑھاؤ اور معاملوں کی کوئی چبھن ان کے قدموں کا رخ نہ بدل سکے۔

میدان عمل میں آنے کے بعد کامیابی کی دوسری شرط تنظیم یا نظم جماعت ہے اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کے باعث جماعت کے تمام افراد اپنی اپنی جگہوں پر قائم اپنے اپنے دائرہ میں محدود اور اپنے اپنے فرائض و اعمال کے انجام دینے میں سرگرم ہوتے ہیں۔ اس کے بغیر جماعت کی حیثیت بھیڑوں کے ریوڑ سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور علماء سے زیادہ کون اس حقیقت سے واقف ہو سکتا ہے۔ جب تک افراد اپنی حیات انفرادی کو ترک کر کے حیات اجتماعی اختیار نہ کر لیں۔ مقاصد اصلاح اور مصالح انقلاب ظہور پذیر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اصلاح حال اور حالات کے دھارے کو بدلنے کے لئے وقت کی سب سے بڑی ضرورت تنظیم ہے بحمد اللہ علماء کی سب سے بڑی تنظیم جمعیۃ علماء اسلام کی شکل میں موجود ہے۔ ہر عالم دین کو اپنے اپنے حلقۂ اثر میں سرتوڑ کوشش کرنی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ جمعیت کی شاخیں قائم ہوں۔ لوگوں میں جماعتی نظم و ضبط پیدا ہو اور وہ اسلام کی سربلندی کے لئے غیر متزلزل عزم و یقین اور قوت ارادی کے ساتھ آگے بڑھیں۔

اب تیسری کا شرط جو کام کو آگے بڑھانے۔ جماعتی پروپیگنڈا کرنے، لوگوں کو وقت کی قدر و قیمت سمجھانے اور اصلاح حال کے مختلف ذرائع کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے وہ سرمایہ کی فراہمی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے رہتے ہیں کہ جب تک کوئی قومی فنڈ نہ ہو۔ قومی اعمال انجام نہیں پائے اور جب حکومتیں بھی فنڈ کے بغیر اپنی سکیموں کو عمل میں نہیں لا سکتیں تو جماعتیں اس کے بغیر کیونکر اپنے کام کی رفتار کو تیز نہ کر سکتی ہیں۔ لہذا علماء اور اسلام دوست حلقوں کو جماعتی فنڈ فراہم کرنے کے لئے پوری تگ و دو کرنی چاہیئے تاکہ جماعتی کام اور زیادہ زور پکڑ سکے اور جمعیۃ اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر سکے۔

ان چیزوں کے علاوہ وقت کی یہ بھی بہت بڑی ضرورت ہے کہ علماء ایک جماعتی نظم کے ساتھ عوام کی سیاسی تربیت کریں۔ تحریر و تقریر کے ذریعے صحیح اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت کا بیڑا اٹھالیں، مفاسد کے قلع قمع کیلئے آئینی ذریعہ سے سیاسی قوت حاصل کریں تاکہ علماء کی سچی آواز کو کوئی فرد یا جماعت اپنے مقاصد کی خاطر دبا نہ سکے مزید براں یہ بھی ضروری ہے کہ علماء نہ صرف عوام سے بلکہ مزدور جماعتوں کی تنظیم اور کالجوں کے طلباء کی تنظیموں سے بھی گہرا رابطہ پیدا کریں۔ کیونکہ ان کے تعاون سے غافل رہ کر بھی آئندہ کوئی کام نہیں کیا جا سکتا ۔ اور چونکہ یہ جمہوریت کا دور ہے۔ عوامی اکثریت کے بل بوتے پر ہی کوئی جماعت آگے آسکتی ہے۔ علماء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مطالعہ کی حدود کو وسیع کریں عوام و خواص کو اسلام کی خوبیوں سے روشناس کرا کے کتاب و سنت کی لافانی اور فطری تعلیمات کا گرویدہ بنائیں۔ اور ان میں صحیح اسلامی روح پھونک کر تعمیر ملکت اور ترویج اسلام میں ان سے کام لیں۔ اور یہی صورت ہے کہ جس سے وہ اس ملک میں اسلام کو بھی سربلند کر سکتے ہیں اور ان مسٹروں اور مٹر رؤں کا بھی قلع قمع کر سکتے ہیں جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کو بے دینی کی افیون کھلا رہے ہیں۔

آخر میں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ علماء کرام اس ملک کی بہت بڑی قوت ہیں لیکن وہ شیر کی طرح اپنی طاقت سے بے خبر ہیں اور ان میں سے کچھ کاہلی اور بے عملی کا شکار ہیں۔ ورنہ قطب زماں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ علماء کی زبان میں وہ قوت ہے جو توپوں اور بموں میں بھی موجود نہیں۔ بس بات صرف حرکت میں آنے کی ہے۔

اے قابل صد احترام علماء کرام اٹھیے اور متحد ہو کر میدان میں آیئے تاکہ مخالفین اسلام کے دل لرز جائیں اور فضا آپ کی دعوت عمل سے گونج اٹھے۔

دیکھیے! اسلام کی عزت آپ کو پکار رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناموس آپ کو میدان عمل میں دیکھنے کا متمنی ہے۔ اور اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ آپ امام ابو حنیفہ رح، احمد ابن حنبل رح، مجدد الف ثانی رح اور شاہ ولی اللہ کے جانشین ہیں۔ شاہ اسمٰعیل شہید رح اور سید احمد شہید رح کی شجاعت کے نام لیوا ہیں، قاسم نانوتوی رح، شیخ الہند رح، سیدی و مولائی حضرت مدنی رح اور محدث عصر علامہ انور شاہ کی تحریک کے بانی دیوا ہیں۔

آپ ہی مفسر قرآن حضرت لاہوری رح، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح اور شیخ الاسلام عثمانی کی صدائے بازگشت ہیں۔ دیکھیے وقت منتظر ہے کہ آپ اٹھیں اور پرچم اسلام کو فضا میں لہرا دیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام آپ کی راہ تک رہے ہیں آپ کی راہ نمائی کے لئے بے چین۔ کاش آپ ان کی صدائے حال سن سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا انتخاب

کراچی۔ یکم ستمبر۔ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجلاس مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں کراچی کی قابل قدر علمی اور مذہبی شخصیتیں شامل ہوئیں۔

مولانا عبد الحق صاحب حقانی نے اجتماع کا مقصد اور جمعیۃ کی اہمیت اور کارگزاری سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عہدہ دار بالاتفاق منتخب ہوئے۔ صدر۔ مولانا قاری عبد الحئی صاحب خطیب جامع الفلاح۔ نائب صدر مولانا حافظ محمد اشرف صاحب مولانا غلام صمدانی صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ۔ نائب ناظم مولانا حافظ زکریا صاحب و جناب عبد الرحمٰن صاحب بروہی۔ خازن مولانا محمد میاں صاحب فاروقی۔ ناظم نشریات مولانا اللہ ورایو صاحب بروہی۔ سالار ماسٹر یار محمد صاحب نیز یہ طے پایا کہ یکم مارچ کو انتخاب پر نظر ثانی کی جائے گی۔

مودودی فرقہ کا ایک ستون اور گرا

(از جناب وحید الدین صاحب اعظم گڑھ)

(قسط ۶)

تقسیم کے بعد جب جماعت اسلامی ہند کی باگ ڈور ان حضرات کے ہاتھ میں آئی اسی وقت سے ان کا یہ احساس مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ لٹریچر پر نظر ثانی، دستور میں نصب العین کے فقرے کی تبدیلی پالیسی میں اخلاقی پہلو کو سب سے زیادہ جگہ دینا۔ تقریر اور تحریر میں تربیت کو اولیت کا مقام دینا وغیرہ واقعات ہیں جو میرے اس بیان کی تصدیق کر رہے ہیں۔

لیکن میرا اندازہ ہے کہ ہندوستان کی جماعت اسلامی کے یہ رہنما موجودہ فکر میں اختلال کو محسوس کرنے کے باوجود اس کا واضح اور متعین شعور نہیں رکھتے، وہ ابھی تک اس کا تجزیہ نہیں کر سکے۔ اسی لئے وہ اب تک اس کے حل کی تدبیر بھی سوچ نہیں سکے ہیں۔ ان کے احساس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس فکر کے مجموعی نقشہ میں جو بات ہوئی ہے کہ اسلام کا روحانی پہلو دب گیا ہے۔ اور اس کا سیاسی پہلو ابھر آیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ محض ایک اتفاقی واقعہ ہے جو خارجی حالات کے سبب سے پیش آ گیا یعنی اس فکر کے علمبرداروں نے جس مخصوص زمانے میں اپنے خیالات پیش کرنے شروع کئے، وہ چونکہ سیاسی ہنگاموں کا زمانہ تھا، ملک میں سیاسی تحریکیں زور شور سے چل رہی تھیں۔ اس لئے اس کی تحریروں میں سیاست کا غلبہ ہو گیا۔ اب اس کا حل ان کے نزدیک یہ ہے کہ تقریروں میں دبے ہوئے پہلو کو ابھارا جائے دین کا متوازن تصور پیش کیا جائے تاکہ سیاست و حکومت کے ساتھ دین کے دوسرے پہلوؤں کو بھی ان کی جگہ حاصل ہو۔

مگر یہ صورت حال کا نہایت ناقص اندازہ ہے یہ لوگ ایک ایسے فکر کو در حقیقت دین کی ایک تعبیر ہے محض حالات کا وقتی تاثر سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس کے حل کے لئے بھی وقتی نوعیت کی تدبیریں سوچ رہے ہیں۔ وہ کلی بگاڑ کو جزوی ترمیم کے ذریعہ درست کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ٹکڑوں کے کھیل (JIGSAW PUZZLE) کا کوئی سٹ جو گھوڑے کے لئے بنایا گیا ہو اس کو کوئی بچہ اونٹ سمجھ کر غلط شکل میں ترتیب دیدے۔ اب کوئی صاحب کہیں کہ اس تصویر میں بس گردن ذرا سی لمبی ہو گئی ہے۔ اگر اس کی گردن کچھ چھوٹی کر دی جائے تو وہ گھوڑا بن جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی تدبیر نہیں ہے کیونکہ ٹکڑوں کے ایک ڈھیر کا گھوڑا بن جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی تدبیر نہیں ہے۔ کیونکہ ٹکڑوں کے ایک ڈھیر کا گھوڑا یا اونٹ ہونا، اس کی مجموعی حکمت سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے گھوڑے کے ٹکڑوں کو اونٹ کے ٹکڑے سمجھ لے اور اپنے اس ذہن کے مطابق ایک ڈھانچہ بنا ڈالے تو اس ڈھانچہ میں صرف اتنی سی غلطی نہیں ہوگی کہ اس کی گردن لمبی ہو کر اونٹ کے مانند ہو گئی ہے۔ بلکہ اسی مناسبت سے اس کا پورا وجود بنانے کی کوشش کی گئی ہوگی اس لئے محض گردن چھوٹی کر دینے سے تصویر کے مطابق نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے پورے ڈھانچہ کو توڑ کر از سر نو واقعہ کے مطابق بنانا ہوگا۔ اس کے ہر ہر جزء کو دوبارہ اپنے صحیح مقام پر رکھنا ہوگا۔

دین کا صحیح تصور، جس کے تحت اس کے مختلف اجزاء کو ہم زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور جو کسی خلا کے بغیر پوری اسلامی تاریخ کو ایک تسلسل میں جوڑ دیتا ہے، وہ یہ ہے کہ دین کی اصل حقیقت، خدا سے خوف و محبت اور ولایت و توکل کا تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس تعلق کا لازمی مظہر وہ چیز ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں "عبادت" کہا جاتا ہے۔ پھر جب آدمی خدا کو اپنا معبود و مطلوب بنا لیتا ہے اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے لگتا ہے، وہ اپنے معاملات میں خدا کی پسند کا لحاظ اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے لگتا ہے، وہ اپنے اختیار کو خدا کے اختیار کے تابع کر دیتا ہے۔ پھر خدا کا عابد اور مطیع ہو جانا لازمی طور پر تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اس بہترین کام میں لگانا چاہے جو خدا کا کام ہے اور جس کے متعلق خدا چاہتا ہے کہ اس دنیا میں اسے انجام دیا جائے اس لحاظ سے تبلیغ حق اور نصرت دین کے سارے پہلو اس کی زندگی میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ گویا دین کی حکمت جامع تعلق باللہ ہے اور دوسری تمام چیزیں اسی اندرونی حقیقت کے مظہر یا اس کے تقاضے کی حیثیت سے اس کے ساتھ جڑتی ہیں، نہ کہ نظام جس کو نہ یہ بحث فکر نے حکمت جامع قرار دیا ہے اور اسی نسبت سے وہ دین کے تمام فکری اور عملی پہلوؤں کو اس سے مربوط کرتی ہے۔

گویا دینی تعلیمات کے مختلف اجزاء کسی یکساں نوعیت کی "فہرست" کا نام نہیں ہیں، جیسا کہ تصور نظام تقاضا کرتا ہے بلکہ دین کی ایک حقیقت ہے اور بقیہ چیزیں اس کے وہ پہلو ہیں جو مختلف نسبتوں کے تحت اس میں پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں دین کے کچھ اجزاء باعتبار حقیقت مطلوب ہیں اور کچھ باعتبار اضافت حقیقی تقاضے سے مراد ہے داخلی اور جذباتی طور پر خدا کی پالینا اور بالکل عابد اور پرستار بن جانا۔ اضافی تقاضے سے مراد وہ تمام احکام ہیں جو خارجی زندگی کے لئے دئے گئے ہیں اور مختلف حالات و معاملات سے متعلق ہونے کی صورت میں ان کے بارے میں اہل ایمان کے رویے کو ظاہر کرتے ہیں حقیقی تقاضا ہر شخص سے، ہر حال میں لازماً مطلوب ہوتا ہے۔ زمانے یا حالات سے اس کے اوپر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہی وہ اصل اور اولین چیز ہے جس کو اس دنیا میں حاصل کر لینا انسان کی سب سے بڑی سعادت ہے اس کے برعکس اضافی تقاضا حالات کی نسبت سے مطلوب ہوتا ہے اور دائرہ اختیار کے لحاظ سے اس کی تکلیف گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اگر اضافت موجود ہو تو اس وقت وہ بھی لازماً اسی طرح مطلوب ہوگا جیسے حقیقی تقاضا اور اگر اضافت نہ پائی جا رہی ہو، تو اس حکم کی حد تک اہل ایمان کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔ گویا حقیقت اور اضافت کا فرق دونوں قسم کے احکام کے محض نوعی فرق کو ظاہر کرتا ہے یعنی یہ فرق صرف اس اعتبار سے ہے کہ کون سا حکم کب مطلوب ہے۔ مطلوب و مفروض ہونے کے بعد، ادائیگی کے پہلو سے، ان کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہتا (بہ شکریہ مدینہ بجنور)

جمعیۃ علماء اسلام علی پور ضلع مظفر گڑھ میں حضرت مولانا غلام غوث کا دورہ

مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۶۳ء کو حضرت مولانا مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے ایک عظیم الشان مجمع سے خطاب فرمایا اور اراکین جمعیۃ علماء اسلام جو جو خدمات صوبائی اسمبلیوں اور مرکزی اسمبلی میں اسلامی نظام کو پاکستان میں نافذ کرنے کے سلسلے میں دے رہے ہیں بیان کیں اور اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کہ ہم سب کو مل کر خواہ علماء ہوں یا عوام

مراسلات:

میری جماعت مودودی سے توبہ

مکرمی۔ سلام مسنون۔

چونکہ جماعت مذکورہ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے پیش میں متشکل ہوئی۔ اس لئے میں عرصہ تقریباً دس سال اس سے متفق رہا۔ لیکن بعد از تحقیق و کردار۔ بدل و جان جماعت مودودی سے توبہ کر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

۱۹ ۸/۶۳ - محمود بقلم خود

ڈیرہ غازی خان۔ راجن پور

مودودیت سے بیزاری کا اعلان

مکرمی۔ سلام مسنون۔ میں تقریباً پانچ چھ سال سے نام نہاد جماعت اسلامی کے گمراہ کن پروپیگنڈہ اور خوش نما بنز باغی کے پھندے میں پھنس کر انہیں فرشتہ سیرت جماعت تصور کرتا تھا۔ تاکہ کچھ عرصہ سے ان کے گمراہ کن عقائد سے مطلع ہوا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ارکین کی سعی جمیلہ سے اور بعض کتب کے مطالعہ سے مجھ پر ان کے واہیہ عقائد سے بخوبی واقفیت حاصل ہوئی۔ اور اب اس نام نہاد جماعت اسلامی سے مستعفی ہو کر جمعیۃ علماء اسلام سے اپنی جمیع مساعی کو وابستہ کرتا ہوں۔

محمد عبداللہ قنرانی سکنہ بستی جمعہ ارائیں۔ دھندی اسٹیٹ۔ حال مدرس مدرسہ عربیہ علوم اسلامیہ راجن پور بقلم خود

مودودی جماعت سے بیزاری کا اعلان

مولانا قادر بخش صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم علمیہ جو کہ مودودی جماعت سے منسلک تھے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ جن وجوہات کی بناء پر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے مودودی جماعت کو چھوڑا تھا۔ میں بھی ان ہی وجوہات کی بناء پر مودودی جماعت سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ آپ نے مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے نماز جمعہ کے اجتماع میں اس بات کا اعلان فرمایا۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

فکر و نظر

"الحاد و اشتراکیت کے لئے چور دروازہ کون فراہم کر رہا ہے؟"

(احمد حسین کمال)

اشتراکیت ساری دنیا کے لئے خطرہ ہو یا نہ ہو لیکن مسلم معاشرہ کے لئے یقیناً سب سے بڑا خطرہ ہے۔

دوسری قوموں کی فکری و عملی زندگی کا بیشتر حصہ پہلے سے ہی خود ساختہ عقاید اور مادہ پرستانہ طور طریقوں پر قائم ہے۔

لیکن مسلمانوں کے فکر و عمل کی دنیا ابھی تک اتنی مادہ پرستانہ نہیں ہوئی ہے کہ اس کی طرف سے مایوس ہو جایا جائے۔

اگرچہ تجدد و اباحیت کی گرم بازاری پیدا کرنے والے اور تحریف و تاویل کے حربے چلانے والے مسلمانوں میں بھی بکثرت پیدا ہو رہے ہیں لیکن عامۃ المسلمین کے شعور پر ابھی تک دینی قدامت کی گرفت باقی ہے

یہی وجہ ہے کہ مسلمان ممالک پر سیاسی انتشار، اقتصادی عدم توازن و معاشی پس ماندگیوں کے زد میں مواقع مل جانے کے باوجود، اشتراکیت کے شکاریوں کو کوئی اہم کامیابی حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ مصر، شام، عراق وغیرہ کی تازہ ترین مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ان ممالک کے حالات کس درجہ اشتراکی اثر و نفوذ کے لئے سازگار و موافق تھے لیکن مسلم رائے عامہ اس سے قطعی غیر متاثر رہی۔ آج کے بھارت میں بسنے والے لاچار و مجبور مسلمان جو ہندو اکثریت کے مذہبی تعصب اور اقتصادی و معاشی دباؤ کا پیہم شکار ہیں، وہ بھی اشتراکیت سے وابستہ ہونے سے انکاری ہیں۔ جنوبی ہند کے صوبہ کیرالا میں کمیونسٹ اقتدار کو شکست دینے میں وہاں کے مسلمان ووٹروں کا زبردست حصہ شامل تھا۔

یہ سب کچھ ابھی تک صرف اس لیے ہے کہ عام مسلمانوں پر مذہب کا قدیم رنگ غالب ہے۔

کمیونزم کے مقابلہ میں سب سے پہلا بند جو باندھا جانا چاہیے۔ وہ دینی شعور و احساس کا بند ہے اگر یہ بند مضبوط و مستحکم ہے تو پھر دوسری تدابیر بھی کارگر ثابت ہو سکیں گی۔ اگر یہ بند کمزور پڑ جاتا ہے تو پھر دوسری احتیاطی تدابیر کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ دینی احساس و شعور کی پختگی اس حقیقت میں مضمر ہے کہ اصل دین کے اندر تغیر و تبدل کا کوئی عمل نہ کیا جائے۔ ہم تک دین جس حیثیت سے سلف کے ذریعہ پہنچا ہے، اس حیثیت کو من و عن قائم رکھا جائے اور اس پر مبنی معاشرے کے حال و مستقبل کی تعمیر کا کام کیا جائے اسلامی عقائد و احکام کی من مانی توجیہات و تاویلات اور دینی و قرآنی افکار کی حسب دل خواہ تشریح و تعبیر سے سوائے ذہنی انتشار، فکری پراگندگی اور یقین و ایمان کی کمزوری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ شک و اضطراب کی خلش سینہ میں جڑ پکڑ جاتی ہے یہ ہی خلش آدمی کو الحاد اور اشتراکیت کی طرف مائل کرتی ہے۔ اجتہاد و تجدید کے نام پر اس کی ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیئے

مسلمانوں کا سب سے بڑا مرض "تحزبیت" ہے مختلف فرقوں میں بٹ کر ان کی اصلی طاقت بے اثر ہو کر رہ گئی ہے۔ ایک صدی سے وہ تجدیدی مہموں کا شکار ہیں، ان عزائم نے کتنے ہی مکاتیب فکر ان میں قائم کر دئے ہیں۔ یہ مکاتیب فکر اتنے متعصب ہیں کہ اپنے تجدیدی و اجتہادی دعووں کے ذریعہ جو جداگانہ حلقے قائم کئے۔ انہوں نے دینی وحدت کے ایک ہی رشتے میں منسلک ہونے سے انکار کر دیا۔ وہ اسلام کے تاریخی تسلسل کے منکر ہیں۔ وہ دین سے اپنا تعلق براہ راست قائم کرنے کے مدعی ہیں اسلاف کو درمیان میں واسطہ و معیار نہیں بنانا چاہتے اور وقت کے پیش آمدہ مسائل کا حل اسلام کے نام سے اپنی فہم و دانش کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دینی مرکزیت پیدا ہونے کے بجائے، خود ان کی شخصیتیں اور ان کے حلقے مرکز عقیدت بن جاتے ہیں۔ شاید ایسے حضرات غیر شعوری طور پر خود سرچشمۂ افکار و اجتہاد اور مرکز دین و اسلام بننا چاہتے ہیں۔ بہرحال اس سے امت میں افتراق ہی افتراق بڑھتا ہے اور اتحاد بین المسلمین کی امیدیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ یہیں سے باطل افکار کو مسلمانوں میں گھس آنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور اشتراکیت و الحاد کی فضا ہموار ہونے لگتی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ اشتراکیت اس معاشرہ میں دبے پاؤں داخل ہو سکتی ہے جس میں افلاس عسرت اور غیر متوازن معاشی امتیازات و سیاسی انتشار کا دور دورہ ہو لیکن تنہا ان اسباب کی بنا پر آج تک کہیں بھی اشتراکیت غالب نہیں آئی۔

دراصل اشتراکیت کے اثر و نفوذ کا تمام تر فلسفہ اس نظریہ پر مبنی ہے کہ انسان کسی بھی روحانی نظام کا پابند نہیں ہے۔ اشتراکیت کے مبلغین نے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ کمیونزم تو محض دنیا کے معاشی و سماجی عدم توازن اور شخصی و گروہی اقتدار سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا ایک حل ہے۔ وہ اشتراکیت کی تاریخ کو یورپ کے صنعتی دور سے شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ اشتراکیت کا نظریہ و نظام تو اس فکری الحاد اور عملی بے قیدی کی ایک منظم و مربوط شکل ہے جو انسانی تاریخ کی ابتدا سے وقتاً فوقتاً دین و اخلاق کے مقابلہ میں سر اٹھاتی رہی ہے۔ مارکس نے اس کا فلسفہ ترتیب دیا۔ لینن نے اس فلسفہ پر مبنی ایک نظام عملاً سرزمین روس پر قائم کر دیا اور اسٹالن کے متشدد انہ رویہ نے اسے مضبوط و مستحکم بنا دیا۔ اب خروشچیف اسے ایک اخلاقی قوت بنا دینے کی تگ و دو میں مصروف ہے۔ تاہم اس کا غیر فطری پن ہنوز اس کے اندر موجود ہے۔ اور مقابلہ میں ایک بھرپور و ہمہ گیر روحانی قوت موجود نہ ہونے کی بنا پر زندہ ہے۔

اشتراکیت کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ اور یورپ کے پاس دعوت و تحریک کی حیثیت سے دنیا کو دینے کیلئے کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ اس کے برعکس ان کی عملی زندگیوں اور قومی پالیسیوں نے اشتراکیت کے فروغ و شیوع میں درپردہ بڑی مدد دی ہے۔

اسلام ہی اس درد کا واحد مداوا ہے اور دنیا بجا طور پر اس سے مستقبل کی امیدیں قائم کر سکتی ہے لیکن خود اہل اسلام کا کیا حال ہے وہ کس حد تک اشتراکیت کے مقابلہ میں اسلام کی فکر۔ اسلام کے نظریہ اور اسلام کی دعوت کو آگے بڑھا سکتے ہیں اور عملاً و مقابلتہً مضبوط تر اسلامی نظام قائم کر سکتے ہیں یہ ایک قابل غور بات ہے ورنہ دعووں اور باتوں کے اعتبار سے تو ہمارے یہاں کوئی کمی نہیں پائی جاتی۔

مسلمانوں پر سیاسی زوال و ادبار کا ایک طویل دور گذرا ہے۔ اس دور میں ایک قلیل گروہ کے سوا عامۃ المسلمین کا دینی رجحان اور اخلاقی تصور، اتنا پست نہیں ہوا جتنا آج ہو چکا ہے۔ معاشرہ میں بے راہ رویوں کا دروازہ چوپٹ کھل چکا ہے۔ یہ پست حالت زندگی کے ہر شعبہ میں کم و بیش جاری و ساری ہے۔ ایسا دفعتاً نہیں ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کا ایک طویل فکری پس منظر ہے۔ یہ ایسے عناصر کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہے جو اسلام میں تجدد و اباحیت کے داعی ہیں۔

مسلمان رہتے ہوئے۔ خلاف اسلام باتوں کو علانیہ اختیار کرنے کی جرأت اگر آج مسلمانوں میں پائی جاتی ہے تو اسی تجدد و اباحیت کی ذہنیت کی بدولت۔ اسلامی اصول و احکام کی نئی تعبیروں اور اسلامی افکار و نظریات کو نئے معنی پہنانے کی کوششوں کا ہی آج یہ نتیجہ نظر آرہا ہے کہ ہم مسلمان بھی ہیں اور خلاف اسلام باتوں پر عمل کرنے میں دلیر بھی ہیں سچ کہا تھا کسی نے کہ۔

"یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود"

تجدد و اباحیت کا یہ ذہن اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سامنے آتا ہے اور بڑی آسانی کے ساتھ اسلامی معاشرہ کے مضبوط قلعہ میں جگہ جگہ نقب لگاتا رہتا ہے۔ علم و فکر، اخلاق و عادات، ادب و ثقافت، حقوق و فرائض۔ تعلق و معاملات سیاست و حکومت۔ الغرض ہر شعبہ میں ایسی گمراہ کن راہیں کھول دیتا ہے۔ جو اسلام کے نام پر، اسلام کی مخالف سمت لے جانے والی ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ خالص عقائد و عبادات تک کا تصور الٹ کر رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ صورت حال اشتراکیت و الحاد کے لئے نہایت ہی خوش آئند و پر امید ہے۔

یورپ میں بھی جب عیسائیت نے اپنی قدامت کا چولہ اتارا اور تجدد و اباحیت کا پیرہن زیب تن کیا تو ملحدانہ افکار و اشتراکی ذہن کو اس پر چھاپہ مارنے کا بے روک ٹوک موقعہ مل گیا تھا۔ عیسائیت کا معاملہ تو اس لئے بھی قابل افسوس نہیں کہ اس کا رائج الوقت قدیم چولہ بھی حق کا نہیں باطل کا تیار کردہ تھا۔ لیکن اسلام کے ساتھ جو معاملہ تجدد پسند افراد کر رہے ہیں وہ حق پر مبنی اس کی قدامت کو اجتہاد و تجدید

کے نام پر اپنے مزعومات کے مطابق تحریف و تبدیل کرنے کی کوشش ہے۔ ان کوششوں سے وہ تو اپنے عزائم میں کامیاب ہونے سے رہے البتہ الحاد و اشتراکیت کو پھلنے پھولنے کا موقع ضرور مل جائے گا۔

آج آپ مغربی جمہوریت کو اپنا سیاسی مقصود قرار دیتے ہیں۔ کل آپ روس و اشتراکیت کو اپنا اقتصادی مقصود بھی بنا سکتے ہیں آج آپ اسلام کے نام پر پارلیمنٹری حکومت کے حامی ہیں۔ کل آپ اسلام کے نام پر ہی اشتراکی ڈکٹیٹر شپ کے بھی داعی بن سکتے ہیں۔ آج آپ دین کا مقصد ایک ریاست وحکومت قائم کرنا بتا رہے ہیں۔ کل آپ اس دین کا مقصد ایک اشتراکی معاشرہ تعمیر کرنا بھی ثابت کر سکتے ہیں

الغرض تجدد و اباحیت کی راہ ایسی راہ ہے کہ اس پر ہر باطل کو اسلام کا نام دے کر اپنا رفیق سفر بنایا جا سکتا ہے۔

عیسائی دنیا نے تو جب الحاد و اشتراکیت کو اختیار کیا تو عیسائیت سے انکار کر کے اختیار کیا تھا۔ لیکن ہمارے مدعیان تجدید نے تو ایسی آسانیاں مہیا فرما دی ہیں کہ آپ الحاد و اشتراکیت کو اسلام کے نام پر ہی اختیار فرما سکتے ہیں۔

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کے مصداق مسلمان بھی بنے رہے اور کفر سے نفع اندوز بھی ہوتے رہے۔

در اصل ایسے ہی لوگ وہ چور دروازہ مہیا کر رہے ہیں جہاں سے اشتراکیت مسلمانوں کے اندر بے پاؤں داخل ہو سکتی ہے۔

یہ بات ہر اس شخص کو جو اسلام کے بارے میں مخلص ہے اور ملت اسلامیہ کے لئے درد مندی کے جذبات رکھتا ہے، بغیر کسی ذہنی تحفظ اور پس و پیش کے سمجھ لینا چاہیے کہ اسلام کو اس کی اصل اور صحیح شکل میں قائم رکھے بغیر اور اسلاف کرام کے فکر و عمل سے رابطہ رکھے بغیر اپنی ضروریات و خواہشات کی خاطر قرآن کتاب و سنت کی حسب دل خواہ تعبیر و تفہیم روا رکھنا، دین و ملت کی بیخ کنی اور الحاد و اشتراکیت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

نئی نسل کو اگر آپ یہ ذہن نشین کرا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقت سمجھنے کے لئے، ہمارے دینیہ سے نکلے ہوئے ان علماء کے کتاب و سنت کو ذریعہ بنانا ضروری نہیں ہے۔ اسلاف کے علوم و افکار کو مشعل راہ ٹھہرانا درست نہیں ہے، براہ راست مطالعہ ہی کافی ہے اور اسلامی جدوجہد کی رہنمائی دنیا دوست علماء

دین کو نہیں بلکہ جدید تعلیم یافتہ افراد کو کرنا چاہیے۔ تو پھر اطمینان رکھئے کہ الحاد و اشتراکیت کو براہ راست مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کی ضرورت نہیں۔ تھوڑی مدت کے بعد ہی آپ کی عقدہ کشائیوں کی بدولت نئی نسل اس قابل ہو جائیگی کہ خود ہی آگے بڑھ کر الحاد و اشتراکیت کو قبول کرے گی۔

اسلام کو ایسے دوست اور اشتراکیت کو ایسے دشمن کہاں ملے ہوں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام بھلوال کے زیر اہتمام جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام بھلوال کا جو چار ستمبر کو جلسہ ہونا تھا ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اب ۱۰ ستمبر کو جلسہ ہو گا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ احباب تاریخ نوٹ فرما لیں۔

دونوں مل کر جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں اور اسمبلیوں میں زیادہ سے زیادہ دیندار علماء یا دیندار لوگوں کو ووٹ دے کر بھجوائیں تاکہ قانون کے دائرے میں رہ کر ہم سب جلد از جلد از جلد پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرا سکیں۔ علماء اور عوام ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں دونوں کو مل کر کام کرنا چاہیئے نہ اکیلے علماء کرام ہی ایسی گاڑی کو چلا سکتے ہیں اور نہ ہی عوام۔ لہٰذا اب ضرورت ہے دونوں مل کر کام کریں اور جلد از جلد حکومت سے ایسے قوانین کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کریں۔ آخر میں تمام مجمع نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کرنے کا وعدہ کیا اور جمعیۃ کی خدمات کو بہت سراہا اور جلسہ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد اور حضرت مولانا مولوی غلام غوث ہزاروی زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ ختم ہوا۔

مقامی جمعیۃ علماء اسلام تاروکی

مجلس عاملہ کا اجلاس

مورخہ ۲۸ اگست کو بمقام علی بیگ (مسجد حاجی معان صاحب) مواضعات تارو رجبہ قاسم۔ علی بیگ۔ وزیر گردھی۔ بابی جدید۔ بابی قدیم کے مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیداروں۔ کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا عالم خاں صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور مولانا شمس الحق صاحب نے قد افلح من تزکّی کی آیت کو اسلام کے باغ سے قسما قسم پھولوں کے ہار بنا کر مزین کیا اور اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے کی تلقین کی۔ پھر مولانا محمد عثمان صاحب نے عائلی قوانین کے خلاف اسلامی نقطہ نگاہ پیش کیا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی کہ ہم کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ممبران کو آمادہ کریں کہ وہ یونین کونسلوں کے اجلاس میں عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے قرارداد پاس کر کے آگے ارسال فرمائیں۔

حضرت ہالیجوی شریف

(بقیہ صفحہ ۱)

قد حصلی الاجازۃ من جانب اللہ من الشیخ القطب الاقطاب التابع محمود الامروٹی رحمۃ اللہ علیہ (مطلب) بندہ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بواسطہ حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ اللہ اللہ بتلانے کی اجازت حاصل ہوئی ہے۔" خلاصہ یہ کہ حضرت سائیں ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امروٹی علیہ الرحمۃ کے بلا واسطہ مجاز ہیں اور حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈوی علیہ الرحمۃ کے بالواسطہ مجاز اور خلیفۃ اللہ فی ارض اللہ برحق ہیں۔ (باقی)

ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت

از قاضی شمس الدین صاحب نقشبندی جس میں کتاب سنت فقہ مذاہب اربعہ اور اجماع امت سے ڈاڑھی رکھنے کی فرضیت، ڈاڑھی کی شرعی اور سیاسی اہمیت ڈاڑھی رکھنے کے احکام و فضائل مدلل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

صراط مستقیم: مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر بہترین کتاب۔ قیمت ایک روپیہ

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام بفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے جس کا نرخ دو روپے تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے۔ یہ پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے۔ ہڈی ٹوٹنے اور سردی روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

(نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانہ کے برابر چھوٹے بچے کو کم کر دیں۔ گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت کو حل کر کے پی جائیں اور پاؤ بھر گرم دودھ پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو۔ صبح و شام نہار منہ۔ ترش اور تیل والی اشیاء سے پرہیز کریں۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان۔ سیلان چنبل۔ بواسیر۔ دمہ مستورات کی مخصوص بیماریاں اٹھرا (جس میں بچے مر جایا کرتے ہیں) اولاد نرینہ، اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ متصل مسجد شاہ محمد غوث لاہور

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب و غریب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماریوں کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۲/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپے ٹوریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

لجوبین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵

ملنے کا پتہ: دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیت العلماء اسلام مغربی پاکستان کا دورہ

جنوبی ڈیرہ غازی خان

مدرسہ میٹنگ اراکین (ملتان) سے ہو کر
بہاولپور، فقیر خان سے ہوتے ہوئے ہوئی۔
یہ سے میں مقام مسعود کے دو روزہ جلسہ کی تیاری
تھی میں شرکت فرما کر فرمایا خدا فضل سے اتحاد
علمائے جمعیت علماء عمل پیش فرماتے ہوئے اعلان فرمایا
کہ جماعت تحفظ ختم نبوت تنظیم اور جمعیت علماء اسلام
یہی مقصد ہے۔ لہٰذا عوام کو ان سے مل کر تعاون
کرنا ہے۔

بعد نماز عصر روانہ ہو کر قبل از مغرب پہنچی۔
پہنچ گئے وہاں وہ شکار کے بعد نماز عشاء تقریباً تین
گھنٹے خطاب فرمایا۔ عوام کو تمام اہم مضامین میں
سے مستفید فرمایا پھر صبح بعد نماز دو گھنٹے درس قرآن
دیا۔ جس سے عوام کو مستفید فرمایا۔ کہ ہمیں ان لوگوں
سے بچنا چاہیئے۔ جو کاہن کی نشاندہی کرتے ہیں۔
پھر دن دس بجے میٹنگ کی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل
قراردادیں پاس ہوئیں کہ اراکین جمعیت۔ حکومت
سے مطالبہ کرتے ہیں کہ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے
کہ پاکستان کو عیسائیت کے فتنہ سے محفوظ کیا
جائے شراب کی دکانیں اور کارخانے۔ بند کئے
جائیں اور سینما اور جکلی پر پابندی عائد کی جاوے
جمعیت کے اراکین مولانا غلام غوث ہزاروی
کے بیان کی تائید کرتے ہیں کہ صدر محمد ایوب خان
کو حیات صدر بنایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ قانون
اسلام ملک میں رائج کریں۔

زندہ محمد پناہ میں ورود مسعود،

۲۵ اگست کی شام کو حضرت مولانا درخواستی صاحب
مدظلہ العالی امیر جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان جلسہ
سے واپس ہو کر زندہ محمد پناہ میں تشریف لے گئے
جناب سردار الہی بخش خان صاحب رئیس اعظم زندہ محمد پناہ
نے آپ کی تقریر کا انتظام کیا جامع مسجد کے صحن میں
لاؤڈ سپیکر بھی دیا گیا اور دس بجے رات کو تقریر
شروع ہوئی اور ایک بجے ختم ہوئی حضرت
مولانا نے جمعیۃ العلماء اسلام کے اصلی مقاصد پر
روشنی ڈالی قرآن و حدیث کا سمندر بہا دیا
شدت گرمی کے باوجود عوام بڑے سکون سے
تقریر سن رہے تھے اور نعرہ ہائے تحسین و تکبیر سے
زندہ محمد پناہ کی فضا گونج رہی تھی۔

(۲)۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ
صاحب گمانوی امیر جمعیۃ العلماء اسلام جیکب آباد
آپ کے ہمراہ تھے۔ صبح درس قرآن مجید کے
بعد تشکیل جماعت کیگئی باشندگان زندہ محمد پناہ
اہالی کے ساتھ جمعیت میں شامل ہوئے اور
انتخاب ذیل عمل میں لایا گیا۔

۱۔ جناب حافظ منظور بخش صاحب۔ امیر (۲)
سردار الہی بخش خان صاحب۔ نائب امیر (۳)
حکیم قادر بخش۔ ناظم اعلیٰ (۴) سید محمود شاہ صاحب
نائب ناظم (۵) مولوی غلام حسین صاحب خازن
و دیگر ممبران ذیل نے جمعیت میں شرکت کی
حافظ غلام محمد صاحب۔ حاجی شبیر محمد صاحب
حکیم رحیم بخش صاحب۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب
مولوی عبد الحمید صاحب۔ مولوی عبد الرحمان صاحب
عبد الستار خان صاحب مولوی کریم بخش صاحب
حافظ محمد حیات صاحب مسٹر عبد الرحیم صاحب

علی پور۔ ایک عظیم الشان مجمع سے
خطاب فرماتے ہوئے حضرت
مولانا مولوی عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ صدر
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے جمعیۃ علماء اسلام
کی دینی اور ملکی خدمات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔
حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں کہ جو یہ
کہتے ہیں کہ ہم صرف تبلیغ دین میں حصہ لیں گے لیکن
ملکی سیاسیات میں ہم کوئی حصہ نہ لیں گے۔ ہمیں چاہیئے
کہ ہم سب ملکر جدوجہد کریں کہ پاکستان میں اسلامی
نظام قائم ہو جائے۔ اور بے دینی کا خاتمہ ہو۔
ہمیں سب کو جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینا چاہیئے
یہی ایک جماعت ہے جو اسلام کو پاکستان کے ہر
شعبے میں جاری اور ساری دیکھنا چاہتی ہے اور
ہر محاذ پر بے دینی کو ختم کرنے میں کوشاں ہے۔ اور
اسمبلیوں میں ہم علماء کو اور دیندار لوگوں کو منتخب
کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوائیں۔ آخر
میں سب سامعین نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر جمعیت کا
ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ اور لوگوں پر حضرت
کی تقریر کا بے حد اثر ہوا۔

ون یونٹ ایک انتظامی مسئلہ ہے

سکھر (نامہ نگار) مغربی پاکستان جمعیت العلمائے اسلام پاکستان کے
ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی نے ایک کانفرنس سے خطاب کرتے
ہوئے کہا کہ جمعیت کا خصوصی اجلاس ۲۷، ۲۸ ستمبر کو منعقد ہو رہا ہے
جس میں مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں کے نمائندگان شرکت کر رہے ہیں
اس جمعیت کی مجلس کی تشکیل ہوگی۔ مولانا نے وضاحت کی کہ ون یونٹ
محض انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مغربی پاکستان کو صوبوں میں بانٹا
ہوا ہے اور انکی حدود سابق صوبوں سے مختلف ہیں۔ ایک صحافی کے ایک
صحافی نے فوراً سوال کیا ون یونٹ سے متعلق انکی جماعت کی پالیسی کیا ہے
مولانا نے کہا کہ جمعیت اسے کوئی سیاسی یا علاقائی مسئلہ
نہیں سمجھتی بلکہ یہ سراسر ایک انتظامی ہے اگر صوبوں
کی کارکردگی اور نمائندگی کو بہتر اور جمہوری شکل دی جائے
تو جمعیت اس کے حق میں ہے۔ مولانا نے سکھر کی مضافاتی
بستیوں کی ابتر حالت کے بارے میں چشم دید حالات
بتاتے کہ وہاں روشنی، پانی کی نکاسی صفائی کی ابتدائی

حضرت مولانا گل کمال صاحب کے ضلع بدر کرنے پر احتجاج

پشاور۔ جناب مولانا عبد المنان صاحب
جنرل سیکرٹری سوات یوتھ ضلع پشاور ملک الاصلاح
دیتے ہیں کہ سوات کی تمام مساجد میں بروز
جمعرات بعد نماز ظہر مولانا گل کمال صاحب
کی استقامت کے لئے دعا کی گئی اور حکومت
سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا موصوف کو پولیس کی
ذاتیات اور غلط اطلاعات پر بغیر کسی تحقیق کے بغیر
ضلع بدر کر دیا گیا ہے۔
واضح رہے کہ جب سے حضرت مولانا گل کمال
صاحب ضلع خارج کئے گئے ہیں۔ سوات ... علاقے
موسیٰ زئی کے تمام گھروں پر احتجاجاً کالے جھنڈے
لگا دیے گئے ہیں۔

پشاور کے دو ممتاز علماء کرام رہا کردیئے گئے

پشاور (بذریعہ ڈاک) پشاور شہر کے دو
ممتاز علماء مولانا فضل حق صاحب خطیب جامع
مسجد ہشت نگری اور مولانا نور الحق نور ناظم اعلیٰ
انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور جن کو مقامی پولیس
نے $\frac{107}{151}$ کے تحت چالان کر کے ایک ایک
لاکھ روپے کی ضمانت طلب کی عدالت میں زیر سماعت
رہا اور اس عرصہ میں کئی مرتبہ علاقہ کے تھانیدار
کو عدالت میں حاضر ہونے کی ہدایت کی گئی۔
لیکن مسلسل حاضر عدالت ہونے سے گریز کرتے رہے
بالآخر دو ماہ تک انتظار کے بعد مقامی مجسٹریٹ
نے ہر دو معزز علماء کرام کو رہا کر دیا۔ کمرۂ عدالت
میں مقامی علماء کرام اور معززین شہر کافی تعداد
میں فیصلہ سننے کے لئے موجود تھے۔ علماء
اہلسنت کی جانب خان محمد افضل بنگش ایڈووکیٹ
اور ارباب محمد ہمایوں ایڈوکیٹ نے پیروی کی
علماء کرام نے رہائی کے بعد مقامی حکام سے
ان افسروں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ
کیا جنھوں نے سرکاری پوزیشن کا ناجائز فائدہ
اٹھا کر اہل سنت والجماعت کو پریشان کیا۔

علاوہ ازیں ملک کا دور تک وجود نظر نہیں آتا۔

سیاستدان انہیں ملک کا حقوق تک قسطوں میں دینا
چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کے دورے محفوظ رہیں۔
آئندہ الیکشن سے متعلق مولانا نے فرمایا کہ اس مرتبہ
لوگ سوچ سمجھ کر ووٹ دیں گے۔ البتہ صوبائی مرکزی
اور صدارت کے نمائندگان کا ملک اور اسلام پسند ہونا قانوناً
لازم ہونا چاہیئے۔ دوسرے حضرات کو الیکشن میں حصہ
لینے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

اطلاعات:-

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی مجلس عاملہ
کا اجلاس ۱۵ ستمبر بروز اتوار صبح دس بجے
دفتر جمعیۃ علماء اسلام محلہ پرانا دھوگی میں
ہوگا۔ تمام اضلاع کے نمائندگان ۱۵ ستمبر
صبح تک سرگودھا پہنچ جائیں اس سے پہلے
دعوت نامے ارسال کئے جا چکے ہیں۔
جن حضرات کو دعوت نامہ نہ پہنچا ہو وہ اس
اعلان کو دعوت نامہ سمجھیں۔ ۱۰ ستمبر تک
نمائندگان کی تعداد سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام
سرگودھا کو مطلع کریں۔

بحکم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب

مدرسہ عربیہ رحیمیہ صدیقیہ عیدگاہ ڈونگہ بونگہ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ ستمبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار
کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہونا قرار
پایا ہے جس کے اندر اکابر علماء پاکستان
شرکت فرما رہے ہیں (۱) خیبر مہر حضرت
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی (۲) مفتی اعظم
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ
قاسم العلوم ملتان (۳) مجاہد ملت حضرت
مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان (۵)
حضرت مولانا سید نور الحسن صاحب بخاری
صدر تنظیم اہل سنت والجماعت ملتان۔
تمام حضرات مذکورہ تاریخیں نوٹ فرمالیں

چوک نولکھا بازار دھرم پورہ اور اندرون یکی دروازہ لوہاری دروازہ

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسے

حضرت مولانا عبد اللطیف ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی آمد

جمعیۃ علماء اسلام نولکھا بازار۔ دھرم پورہ اور
اندرون لوہاری مسجد پٹولیاں کے حلقوں نے
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسوں کا اہتمام
کیا ہے۔ ان جلسوں سے حضرت مولانا عبد اللطیف
صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم خلیفہ
حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری
اور دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔
پہلا جلسہ ۷ ستمبر کو بعد از نماز عشاء نولکھا بازار
میں دوسرا ۸ کو بعد از نماز عشاء دھرم پورہ
بالمقابل چک فیکٹری اور تیسرا ۹ تاریخ کو اندرون
لوہاری گیٹ مسجد پٹولیاں والی میں ہوگا۔ پہلے
اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ہزاروی بھی شرکت فرمائیں گے۔

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol. No. 6 || 6 September 1963 17 Rabi-us-Sani-1383 Hijri || No. 34

اہم خبریں

○ روس اور یوگوسلاویہ میں تمام اہم بین الاقوامی مسائل پر سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اب دونوں ملک مل کر چین کے خلاف متحدہ محاذ قائم کریں گے۔

○ ایک جاپانی خاتون نے سولہ سال کی محنت اور تحقیق کے بعد اندھوں کے لئے پہلی انگریزی۔جاپانی بریل ڈکشنری مرتب کر لی ہے۔ یہ خاتون اوساکا کی "اکیکوفیاجی" ہیں موصوفہ ۱۶ سال کی عمر میں بینائی سے محروم ہو گئی تھیں۔

○ مولانا بھاشانی صاحب، صدر سے ملاقات کے بعد کراچی پہنچے۔ تو انہیں امریکی سفیر کی طرف سے ملاقات کا پیغام ملا۔ لیکن مولانا نے موصوف کی ملاقات سے انکار کر دیا۔

○ عراق کے صدر عبدالسلام عارف اور شام کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر کبیع نے صدر ناصر اور بعث پارٹی کے تعلقات پر بات چیت کی ہے۔ اس سے قبل صدر عارف نے قاہرہ میں پانچ دن قیام کیا اور صدر ناصر سے مصر و شام اور عراق کے دفاع، اسرائیل کے خلاف متحدہ محاذ اور تینوں ملکوں کے درمیان مصالحت کے امکانات پر تفصیلی بات چیت کی تھی۔

○ پاکستان اور افغانستان میں سفارتی تعلقات بحال ہونے کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان مال کی نقل و حمل شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ نئے انتظامات کے تحت پاکستانی ٹرک قندھار تک اور افغانی ٹرک چمن تک مال لا سکیں گے۔

○ امریکہ نے ڈھاکہ ایرپورٹ کے لئے قرضہ دینے سے انکار کر دیا ہے یہ قرضہ ۳۰ لاکھ ڈالر کا تھا۔ اور اس پر دستخط ملتوی کر دئیے گئے ہیں۔

○ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ایس ایم شریف مستعفی ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل جناب حمید احمد خاں صاحب قائم مقام وائس چانسلر مقرر ہوتے ہیں۔

○ پاکستان ٹرانسپورٹ ورکرز یونین جسے ایک سو چار بس سروسوں اور ۹۱ گڈز ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے ملازمین کی نمائندگی کا دعوٰے ہے یکم ستمبر اتوار سے ہڑتال کر رہی ہے

○ بھارت کے سابق گورنر جنرل نے کہا ہے کہ کشمیری بکاؤ مال نہیں ہے اور انہیں ظلم و طاقت کے ذریعہ زیادہ عرصہ بھارت محکوم نہیں رکھ سکتا۔

○ حکومت پاکستان نے سٹیٹ بنک کی تمام شاخوں کو حکم دیا ہے۔ کہ تا حکم ثانی پرانے پیسے اور ریز گاریاں وصول کرتے رہیں۔ یاد رہے کہ حکومت نے یہ دونوں سکے ۳ ستمبر سے غیر قانونی قرار دے دئے تھے۔

○ انڈونیشیا کی حکومت اپنے غیر ملکی سفارت خانوں میں مذہبی اتاشی مقرر کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے کہا ہے کہ اس فیصلے کا مقصد "خدا پر ایمان" کو عملی جامہ پہنانا ہے۔

○ سنگاپور کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ سنگاپور آج یکم ستمبر سے مکمل طور پر آزاد ملک ہو گیا ہے۔

○ رائٹر کی ایک اطلاع کے مطابق شمالی بورنیو اور سراوک نے ایک اعلان کے ذریعہ داخلی خود مختیاری حاصل کر لی ہے۔ وہاں کے عوام جشن آزادی کی تقریبات میں جوش و خروش سے حصہ لے رہے ہیں۔

○ مرکزی کابینہ میں دو نئے وزراء مسٹر عبدالمحمود دادر اے ٹی ایم مصطفےٰ (مشرقی پاکستان) کو شامل کیا گیا ہے۔

○ مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی کی صدر ایوب اور گورنر مغربی پاکستان سے ملاقاتوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بخشی غلام محمد نے وزیر اعلٰے کے عہدہ سے استعفٰی دے دیا ہے۔ وہ کانگرس کی تنظیمی سرگرمیوں میں حصہ لیں گے۔

○ انڈونیشیا کے وزیر فضائیہ ائیر مارشل عمر دانی پاکستان کے چار روزہ دورہ کے بعد بذریعہ طیارہ قاہرہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔

○ وزارت خارجہ شام نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر اسرائیل نے شام یا کسی اور عرب ملک پر حملہ کیا تو تمام عرب ملک متحد ہو کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

○ خیال کیا جاتا ہے کہ بھارت نے شیخ عبداللہ کے خلاف فرضی تیار کردہ سازش کا مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ نام نہاد مقدمہ ۱۹۵۸ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اور ۱۹۶۲ء کے آغاز میں سشن سپرد ہوا۔ اس مقدمہ پر بھارت کا روزانہ اکیس ہزار روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ استغاثہ نے ۲۶۰ گواہوں کی فہرست پیش کی تھی۔ مگر اب تک صرف ۲۶ گواہوں کے بیانات قلمبند ہو سکے ہیں۔

○ پاکستان اور چین کے فضائی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ مگر اس پر عمل درآمد اگلے سال سے ہو گا۔

○ واشنگٹن میں ایک لاکھ حبشیوں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا جس میں انہوں نے شہری حقوق، نسلی علیحدگی ختم کرنے اور امتیازی سلوک کا خاتمہ کرنے کے نعرے لگائے۔ بعد میں جلوس میں سے ایک وفد نے صدر کینیڈی اور مسٹر جانسن نائب صدر سے ملاقات کر کے اپنے مطالبات پیش کئے۔

○ بھارت اور پاکستان کے تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ سابقہ معاہدہ اسی ماہ ختم ہو رہا تھا۔

○ الجزائر کی قومی اسمبلی نے آئین کی تمام دفعات منظور کر لیں۔ آئین کے تحت ملک میں صدارتی نظام قائم کیا جائے گا۔ اور صرف ایک سیاسی جماعت ہو گی۔

○ افریقہ کے مشرقی ساحل پر واقع "زنگ کا جزیرہ" زنجبار دسمبر کے پہلے پندھرواڑے میں آزاد ہو جائے گا بشرطیکہ زنجبار کی آزادی سے متعلق لندن کانفرنس کامیاب ہو جائے۔

○ سوئٹزرلینڈ کا ٹکسال نئے شاہی سکے بنائیگا جو ایپاسٹر، ۵ پیاسٹر اور ½ پیاسٹر کے ہوں گے۔

○ صدر ڈیگال نے فرانس کو دنیا کی تیسری ایٹمی طاقت بنانے کے لئے اگلے سال کے فوجی بجٹ میں ایک ارب فرانک کے اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ فرانس پہلے ہی ایٹم بنانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اور امریکی پالیسی کے خلاف اپنی فوج کو اپنے ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کر رہا ہے۔

○ دفتر نوآبادیات لندن نے اعلان کیا ہے۔ کہ "کینیا" "ٹانگانیکا" اور یوگنڈا کے ساتھ مل کر مشرقی افریقی وفاق بنا سکے گا۔

○ پاکستان اور روس کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں جو مال کے بدلے مال کے اصول پر پاکستانی کرنسی میں لین دین کریں گے اور دونو ملکوں کے درمیان ایک کروڑ کی خرید و فروخت ہو سکے گی۔

○ حکومت پاکستان نے روس اور پاکستان میں تجارت کی توسیع کے لئے روس سے لمبی مدت کا قرضہ مانگا ہے۔

○ یمن کے صدر مارشل عبداللہ السلاسل ان دنوں سکندریہ کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کے پیٹ میں پھوڑا ہے اور عام تکان کی شکایت ہے۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ جنوبی ویت نام حکومت کے خلاف تحریک میں ہلاک ہونے والے بودھوں کی یاد میں پاکستان بھر کے بودھ یکم ستمبر کو برت رکھیں گے۔

○ مصر میں بننے والی پہلی آبدوز کشتی کی آزمائش کامیاب رہی ہے یہ جدید ترین آبدوز کشتی ہے جس کی تیاری میں کسی غیر ملک کی اعانت نہیں لی گئی۔

○ قومی اخبارات پر مجوزہ پابندیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کارکن صحافیوں نے ۳۰ اگست کو دو بجے سے چار بجے تک علامتی ہڑتال کی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ء

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۱۱ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۷

خریدار نمبر ۱۸۶۸
گرامی حضرت جناب مولوی عزیز
صاحب ناظم ...
ملتان

عصرِ حاضر اور اسلام

(احمد حسین کمال)

لام کے لئے عہد حاضر سے زیادہ شاید ہی کبھی نازک ترین لمحات آئے ہوں ین لمحات اسلام کے دشمنوں سے زیادہ اسلام کے سپوتوں نے اس کے ئے ہیں۔

لام دین حق اور مشعلِ ہدایت کی حیثیت سے ہمیشہ ہی باطل کے مقابلہ میں ممتاز ہا ہے۔ کفر کی بڑی سے بڑی طوفانی لہریں، حق کی اس چٹان سے ٹکرائیں لیکن ال کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ اسے ایک ذرہ برابر نقصان نہ پہنچا سکیں۔ بلکہ ٹکرانے کے بعد ہی ان لہروں کا زور و شور معدوم ہو گیا، روم و ایران کی ئوں، صلیبی معرکہ آرائیوں۔ تاتاری ہلاکت خیزیوں اور فرنگی جبر کوشیوں، دقیقہ اسلام کو مٹا دینے میں باقی نہیں چھوڑا تھا، لیکن انجام کار اسلام ن کے ان دریاؤں سے گذر کر بھی سرخرو اور بامراد نکلا۔ اسی طرح فکر و نظر ی گمراہیوں نے، ہدایت کی راہوں کو مسدود کرنا چاہا۔ لیکن دین حق ہ صافی کی روانی دوانی میں ذرا سا بھی فرق نہ آیا فلسفیوں نہ ذہنی کاوشوں کی یورشیں ہوں یا اوہام پرستوں کی بوگیانہ ں کی شورشیں، اسلام کی صاف و سادہ تعلیم کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں علوم و فنون افرنگ کی فسوں سازیاں بھی اسے مرعوب نہ کر سکیں، خطرناک حربے نے اسلام کے مستحکم قلعے میں شگاف ڈالنے کی شش کی ہے اور اس کی اصل حقیقت و مدعا کو تبدیل کر دینے یا ہے۔ وہ اسلام کی سیاسی تعبیرات کا حربہ ہے۔

ر اس صدی کے بعض بزعم خود غلط و آشفتہ سر انتشار پردانہ انے استعمال کرنا شروع کیا، اور اب یہ نئی اپچ اور نیا فتنہ و پہنچ گیا ہے کہ اسلام کا ہر اصول، ہر عقیدہ، ہر عمل، اس کی سیاسی کا تابع بنتا جا رہا ہے۔ حکومتِ الٰہیہ، اسلامی نظام اور اقامتِ الفاظ سے، اس کی سیاسی تعبیرات کا جو سلسلہ اس صدی کے ے شروع ہوا تھا، وہ اب اسلام کا ایک فریضہ ہی نہیں، بلکہ نصب العین بنا کر رکھ دیا گیا ہے اور یہ نصب العین اسلام کو اس کے اپنے نام پر سیاسی اقتدار کے حصول کا ایک ذریعہ بنا دینے کے درپے ہے، اور وہ اقتدار جو اسلام اور دین حق کی خدمت کا ایک ذریعہ بن سکتا تھا جدید زمانہ کے ریاستی و ملکی تصورات کے مطابق، اسلام پر چھا جائے اور اسلام کو اپنا تابع رکھنے کا خواہشمند ہے۔

اگر اسلام کی تشریح کو اس کی جدید سیاسی تعبیرات کا تابع کر دینے کی اجازت دے دی جاتی ہے، تو یاد رکھیے کہ سیاسی حکمت عملیاں اس کے کسی ایک اصول کو بھی اپنی جگہ قائم نہیں رہنے دیں گی اور ایک قلیل مدت میں ہی اسلام کی شکل و صورت مسخ و تبدیل ہو کر رہ جائے گی۔

آج وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ کسی طرح اسلام کو سیاسی تعبیرات کے اس نرغہ سے نکالا جائے، اور اس کی حقیقتوں کو اسی طرح بے داغ رہنے دیا جائے۔ جس طرح سے وہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور علمائے سلف رحمہم اللہ تعالےٰ کے زمانوں میں بے داغ تھیں۔

انسانیت کے لئے، اس کی پوری تاریخ میں فکر و عمل کی گمراہیوں کا یہ سب سے زیادہ خطرناک دور ہے۔ اور اس ہولناک اندھیرے میں اسلام ہی وہ آخری چراغ ہے جس کی روشنی میں انسانیت کا قافلہ نجات کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اور یہ اسلام کے ساتھ ہی نہیں بلکہ انسانیت کے ساتھ بھی بدترین دشمنی ہوگی۔ اگر ہدایت حق کے اس عالمگیر پیغام کو اپنے محدود سیاسی و گروہی مفادات کی خاطر کوئی فرد یا جماعت دین کے نام سے اپنا خود ساختہ و خود تراشیدہ لباس پہنا دے۔ اور اس کی ایسی تعبیر و تشریح کرے جو صرف اس کی ذات اور گروہ پر ہی راست آتی ہو، اور خود کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے بجائے اسلام کو اپنے وضع کردہ سانچوں میں ڈھالنے کی سعیِ مذموم کرے۔

مودودی سورما اور ہندوؤں کی بارات
بزدلی اور بے ادبی کا شرمناک مظاہرہ

مودودیوں کا جلسہ کرائے کے لوگ

۵ ہر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو لاہور میں مودودی فرقہ نے اپنا سالانہ اجلاس رکھا۔ اور جس طرح قادیانی لوگ ربوہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے دوسروں کو کرایہ دے کر ہمراہ لیجاتے ہیں تاکہ ان کو بھی قادیانی بنایا جاسکے۔ اسی طرح مودودیوں نے ملک بھر میں تقریباً ہر جگہ کوشش کی کہ ہم کسی نہ کسی طرح اور آدمیوں کو اپنے کرایہ سے لاہور لے جاکر حسن بن صباح کی جنت دکھا کر گھائل کر دیں۔ چنانچہ ایک بڑی تعداد مفت لاہور کا سیر سپاٹا کرنے کی خاطر ان کے ہمراہ آگئی مودودی سمجھتے تھے کہ یہ ہمارے جھانسے میں آگئے اور وہ سمجھتے تھے کہ مال مفت دل بے رحم چلو اس قادیانی خزانہ کے ذریعہ لاہور کی سیر ہی سہی۔ اس طرح انہوں نے بقول اپنے ۸ ہزار کا مجمع بنالیا جو شاید حقیقت میں اس سے بہت کم ہو۔

اور مودودیوں نے دوزخ کے گرد خوشنما بازار لگائے اور ہر طرح کے بیل بوٹوں سے دوزخ کی گزرگاہوں کو آراستہ کیا۔ تاکہ لوگ ان شہوات کی خاطر بےشک کہ دوزخ میں جاگریں بے ادبی معاف مودودی صاحب کا ترجمان القرآن (ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء) اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں کس طرح صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تردید کی اور صحیح اور مستند حدیث کے پرخچے اپنے امریکن دماغ سے اڑائے ہیں۔ (العیاذ باللہ العظیم)

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مبینہ تفسیر کی بجائے اپنی بے تکی اور بے اصل طبع زاد تفسیر کو قرین عقل قرار دیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) بہرحال جلسہ شروع ہوا۔

مسلمانوں کے اشتعال کی وجہ

مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مودودی نے جہاد کشمیر میں پاکستانیوں کی شرکت کو ناجائز کہا تھا۔ چنانچہ اس خط و کتابت کو جمعیتہ علماء اسلام اب رسالہ کی شکل میں شائع کر رہی ہے۔ جو اس وقت مودودی اور حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح کے درمیان ہوئی تھی اور مسلمانوں کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ

مودودی ایک گمراہ انسان ہے۔ اس نے ایک نیا فرقہ آئین، آئین کی رٹ لگا کر بنالیا ہے جن کا شب و روز کا مشغلہ بزرگان دین پر تنقیدیں کرنا ہے۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کے خلاف شہر میں پوسٹر بھی لگائے اور چند منچلے ان کے جلسہ میں چلے گئے۔ مودودی کو چاہیئے کہ وہ ڈی سی لاہور سید فریدالدین شاہ کا شکریہ ادا کرے جنھوں نے لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ دی ورنہ اگر لاؤڈ سپیکر کے ساتھ یہ جلسہ رات کو ہوتا تو خدا جانے نتائج کیا برآمد ہوتے۔

گڑبڑ کی ابتداء اور مودودیوں کی بزدلی

معلوم نہیں کون آدمی تھے اور کس خیال سے آئے تھے۔ مگر ایک چشمدید گواہ کے بیان کے مطابق کل پندرہ آدمی تھے۔ ایک نے مودودی کو گمراہ اور بے ایمان کہا اس پر گڑبڑ ہوئی جو ذرا زیادہ ہوگئی۔ اس شخص کے پیچھے دس پندرہ مودودیے پڑ گئے تھے اس نے نکل جانے کی خاطر گولی چلادی جس سے ایک آدمی مرگیا۔ خدا جانے یہ بیچارہ مودودیہ تھا یا نہیں پانچ سات آدمی دوسری طرف امدادی کھڑے تھے۔ اور ایک آدمی چھرا لئے ہوئے باہر کے خیموں کی رسیاں کاٹتا اور مودودیوں کو بلاتا تھا۔ کوئی مودودی اس کی چھری دیکھ کر اس کے قریب نہیں پھٹکتا تھا۔ یہ بیچارے پولیس کی منتیں کرتے رہے۔ دیکھئے جناب کیا ہو رہا ہے۔ دیکھئے کتنا ظلم ہے دیکھئے آپ کچھ نہیں کرتے۔ عورتوں کی طرح دہائیاں دیتے رہے۔ پولیس نے کہا ہم دخل دیں تو تم کہنے لگو ہمارا جلسہ خراب کردیا۔ خود پکڑو اور روکو۔ لیکن وہ مودودیہ کیا ہوا جو بزدل نہ ہو۔ اس شخص نے سارے خیموں کی رسیاں کاٹ دیں اور خیمے گر گئے اور یہ سورما دیکھتے رہے۔

۲۶ر اکتوبر کے "کوہستان" نے لکھا ہے کہ قرآن شریف کی بھی بے حرمتی کی گئی۔ جس سٹال میں قرآن مجید کے نسخے اور تفسیر کی نقد کتابیں نمائش کے لئے رکھی گئیں اس کے اوپر پتھر پھینکے گئے۔ تفسیر اور قرآن کی جلدیں اٹھا کر پھینک دی گئیں۔ خواتین کے خیموں پر بوتلیں پھینکی گئیں۔

ہمارے چشمدید گواہ کا بیان ہے کہ اس شخص نے صرف خیموں کی رسیاں کاٹ دیں جس سے خیمے گر گئے۔ کتابوں کے سٹال کا خیمہ بھی کتابوں پر گر گیا۔ چنانچہ "مشرق" اخبار کی تصویروں میں یہ خیمے اوندھے گرے ہوئے بتائے گئے ہیں اسی طرح اس گواہ کے بیان کے مطابق عورتوں پر کوئی بوتل نہیں پھینکی گئی۔ مگر مودودیے کہتے اور لکھتے ہیں کہ عورتوں اور قرآن کی جلدوں کے ساتھ مندرجہ بالا سلوک ہوا۔

ہماری دلچسپی کی وجہ

ہم اس معاملہ پر کبھی بحث نہ کرتے نہ ہم اس طرح کی ہڑبونگوں کو پسند کرتے ہیں۔ مگر مودودیوں نے اپنی بزدلی کو چھپانے کے لئے اس واقعہ کو اپنے لئے جنگ بدر بنا رکھا ہے اور ایک مودودیے نے شہاب ۳ نومبر کی اشاعت میں صفحہ ۵ پر اپنے حملہ آوروں اور مخالفین کی فہرست میں (۱) پولیس کے سفید پوش جوان (۲) اسپیشل پولیس والے۔ (۳) کرایہ کے غنڈے (۴) آنریبل وزیر داخلہ (۵) قادیانی واشین گنوں (۶) محکمہ اوقاف کے تنخواہ دار مولویوں کی فوج (۷) سی۔ آئی ڈی کے ماؤ توں کی گوریلا بٹالین (۸) علماء اہل قادیان (۹) جیب تراشوں (۱۰) پیروں ہیروں (۱۲) نقب زنوں (۱۱) چرس فروشوں (۱۲) نام نہاد انجمنوں کے ساتھ (۱۳) مولانا غلام غوث اور (۱۴) مولانا مفتی محمود صاحب کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور گویا یہ ثابت کیا ہے کہ مذکورہ سرکاری و غیر سرکاری تمام علماء اور پارٹیوں انجمنوں اور غنڈوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر ان مودودی النسل (روحانی) اور اصلی مسلمانوں کا بال بیکا نہیں کر سکے اور اصحاب بدر کی طرح یہ ثابت قدم رہے اور ان کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔" اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس فتح عظیم پر ذرا روشنی ڈالی جائے۔

(۱) یہاں ہمیں پہلی جنگ عظیم کے زمانے کا ایک مصرعہ یاد آیا "فتح انگلش کی ہوتی ہے قدم جرمن کا بڑھتا ہے" پندرہ آدمیوں نے اور خاص کر ایک چھرے یعنی کل ۱۴ آدمیوں نے ہزاروں مودودیوں کا خانہ خراب کر دیا۔ ایک لنگڑاتے ہوئے آدمی نے سارے خیمے گرادئے۔ بقول کوہستان عورتوں پر بوتلیں پھینکی گئیں اور قرآن و تفسیر کی بے انتہا بے ادبی کی گئی۔ اور مودودی صاحب ... کے بعد اپنے چند حواریوں کے جھرمٹ ... چند ہی منٹ تقریر کر سکے۔

اصلی قاتل کو گرفتار نہ کر سکے سائیکل ... والے کے قریب نہ جا سکے۔ جلسہ درہم ... ہوگیا مگر ان سورماؤں کو فتح عظیم حاصل ہو ... شرم چہ کتیا ست کہ پیش مردم بیاید ... عورتوں پر بھی غیرت نہ آئی۔ آخر اگر تم ... غیرت کی کوئی رتی ہے تو وہ کس دن کام ... تم فساد نہ کرتے مگر فسادی کو روک تو سکتے ...

"این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند ...

کیا اس بل بوتے پر تم اپنی بہادری کا سکہ ... دنیا کے دلوں پر بٹھاتے اور اسی شیطانی ... کے امریکی ہتھیار سے لوگوں سے اپنی بزد ... بے عملی اور نکھٹو پن چھپاتے ہوئے اپنی بہاد ... کا ڈھنڈورا پیٹتے ہو۔

مودودیوں کی بے ادبی

اور بے ... اور گستا ...

جو آدمی تم کو گمراہ اور تفسیروں کا بے ادبی ک ... والا سمجھ کر تمہارے جلسہ کو خراب کر دہا ... وہ بھلا کس طرح قرآن پاک کی جلدیں اٹھا ک ... نیچے پھینک سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کو صحیح ... بھی مان لیں تو تم سے بڑا بے ادب گستا ... اور کون ہوگا جو اخباری نمائندوں کے ملا ... یا آنے تک محض پروپیگنڈے اور اپنی مظ ... ثابت کرنے کے لئے قرآن پاک یا واجب الاحترام کتابوں کو زمین پر پڑا رہنے د ... کیوں تم نے فوراً نہ اٹھالیں۔

ہندوؤں کی بارات

یہاں ہمیں ایک قص ... یاد آگیا، پانچ سو ہندوؤں کی ایک برات ... جارہی تھی مغرب کا وقت ہوگیا، آگے تھو ... جنگل تھا کہنے لگے تن تنہا کس طرح ر ... کو جنگل میں چلیں۔ خیال کیجئے پانچ سو آ ... بھی اپنے کو تن تنہا سمجھتے ہیں کیا تمہار ... مودودیے سارے اسی طرح کے سورما ... ہیں۔ بیکانیر سے میں ہندو کہیں جا ... تھے راستے میں دو چور آگئے ایک ایک چو ... دس دس ہندوؤں کو لے کر بھاگ گیا ... پھر وہ ہندو اپنی بہادری کے قصے یو ... سناتے پھرتے تھے۔

(باقی ص ۸ پر)

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
۶ دسمبر ۱۹۶۳ء

...اور صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس

...ے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس شروع
...نومبر سے لاہور میں مغربی پاکستان اسمبلی
...۔ یہ بات جتنی بار بھی بتائی اور دہرائی
...قوم اور وطن کو جو نازک مسائل اور مراحل
...بارے میں ذرا سی غفلت اور بھول چوک
...ت کا باعث بن سکتی ہے۔
...ے اور چلنے کی باگ دوڑ اگرچہ کلیتہً حکومت
...ہے۔ تاہم صلاح و مشورہ کی جو ذمہ داریاں
...عائد ہوتی ہیں اس کی اہمیت کو بھی نظر انداز

...ن کالموں میں ملک و ملت کی ضروریات
...متوقع خطرات کی طرف، حکومت کو بھی
...بی اور عوام کو بھی توجہ دلائی ہے!
...ستان اپنے قیام کے اول دن سے ہی
...بد اور عناد باطن کا ہدف ہے اور یہ
...یں ہوا بلکہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے
...ے بے پناہ فوجی اور غیر فوجی امداد نے صورت
...ں میں خطرناک حد تک اور بھارت کی جارت
...ح خارجہ پالیسی کے لئے جو گوناگوں مشکلات
...ہم سے زیادہ ارباب حکومت و سیاست
... مغربی ممالک کا رویہ ہمیشہ پاکستان
...نافقانہ رہا ہے۔
...ف امریکہ نے مدت سے جو غلط پالیسی
...ں نے ایشیا اور مشرق کے سیاسی
...ا ہے اور جب تک امریکہ اپنے رویہ
...نہیں کر لیتا ہے اس علاقہ میں سیاسی
...ہو سکتا ہے۔ اسی طرح عرب میں امریکہ
...ی بے جا حمایت اور نوابان عرب
...نے بھی مشرق وسطیٰ کے اس علاقہ
...کا ہدف بنا رکھا ہے۔ ملائشیا
...مشرق بعید کے اس حصہ کا سکون بھی
...ن تمام حالات کا براہِ راست اور
...پر بھی پڑ رہا ہے جس کے سر پر بھارت
...اپنی شمشیرِ عناد لئے ہر وقت تیار کسی
...ے۔
...یہ حال ہے کہ انگریزی اقتدار کی پیدا کردہ
...کا اصلاح حالات میں بہت بڑا دخل ہے
...س ملک میں اپنے سفید فام آقاؤں
...کو برقرار رکھنا چاہتی ہے۔ بلکہ وہ
...ن قرار دیتے اور دن بدن اس زہر ہلاہل

کو ترجیح قرار دینے پر تلی ہوئی ہے اور اگر حکومت انسدادی کارروائی کی طرف توجہ نہ کرے تو یہ نسل بالکل مغربی گورے بننے پر فخر کرنے لگے اور اسے حتی اس بات کی پروا نہیں ہے، کہ وہ مسلمانوں کی اولاد ہیں اور ان کا ملک مسلمان ہے جو اپنے لئے اسلامی ضابطہ و آئین کے نفاذ کا خواہاں ہے اور یہ ملک اسی آرزو کے تحت وجود میں لایا گیا ہے!

اسی طرح یہ عوام کا ملک ہے اس کے وسائل و ذرائع پر عوام کا ہی حق ہے۔ چند ہزار گھروں اور ان کے خاندانوں کی اجارہ داری اس ملک کی دولت و ثروت اور ذرائع پر اور عوام کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کے مترادف ہے۔ لیکن یہ طبقہ اپنے اور ملک و ملت کے انجام سے بے پروا ہو کر اپنی من مانی کرنے پر مصر ہے۔ اسلامی اخلاق تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ دین کے نام پر دنیاوی کاروبار کے حلقے قائم ہو رہے ہیں؛ عوام غریب و خستہ حال ہیں، امراء غرق عیش و مستِ مال ہیں، جرائم کی بہتات ہوتی جا رہی ہے معاشرہ کا استحکام قریب قریب ختم ہو چکا ہے۔ بدعنوانیاں بددیانتی اور بددینی اب ہماری ملت کا قومی شعار بنتا جا رہا ہے اس صورتِ حال کی اصلاح کے واسطے نہایت سنجیدہ اور اقدامات کی ضرورت ہے اور اس کی ذمہ داری یکساں طور پر، اصحابِ اقتدار، عوامی رہنماؤں، ارکانِ اسمبلی اور مذہبی قائد سب پر عائد ہوتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ان تمام امور اور بیرونی خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حزب اقتدار و حزب اختلاف ایک مفاہمانہ ماحول میں نئے حالات سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں۔

صدر امریکہ کے قتل کا اندوہناک حادثہ!

امریکہ کے صدر مسٹر کینڈی کے قتل کا واقعہ، امریکہ کی تاریخ کا جاں گداز حادثہ ہے، امریکہ میں اس سے پہلے بھی تین صدر قتل کئے جا چکے ہیں اور ایک صدر پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ ۱۸۶۵ میں ابراہیم لنکن، ۱۸۸۱ میں جیمز گارفیلڈ ۱۹۰۱ میں ولیم میکنلے گولی مار کر قتل کر دیئے گئے۔ ۱۹۳۳ یا ۱۹۴۴ میں صدر روزویلٹ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ مگر وہ بچ گئے اور اب ۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء کو مسٹر کینڈی کو ٹیکساس کے قریب دن دہاڑے ہزارہا آدمیوں کے اژدہام میں جلوس کے دوران گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ اس واقعۂ قتل کا عجیب اور شک آمیز پہلو یہ ہے کہ ۲ دن بعد مبینہ قاتل کو باوجود پولیس کی حراست میں ہونے کے مجمع عام میں روز روشن کے اندر ایک شخص نے ریوالور سے فائر کر کے ہلاک کر دیا، اور اپنے اقدام کو کینڈی کی اہلیہ سے دلسوزی کے اظہار کے طور پر نئے قاتل نے تعبیر کیا۔

صدر امریکہ کے اس طرح قتل کئے جانے کی وجہ، امریکہ میں کالے گوروں کی نسلی کشمکش کو بھی قرار دیا جا رہا ہے بعض لوگوں نے اسے کیوبا اور کمیونسٹوں کی انگیخت ثابت کرنے کی بھی کوشش کی ہے اور بعض لوگ شاید اسے مجرم کا ایک ذاتی مجنونانہ فعل کہہ کر بھی نظر انداز کرنے کی کوشش کریں، اصل قاتل کے مارے جانے کے بعد صحیح اسباب کا اب منظر عام پر آنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس اعتبار سے صدر امریکہ کا یہ قتل ہمارے ملک کے پہلے وزیر اعظم، خان لیاقت علی خاں کے حادثہ قتل سے بہت مشابہت رکھتا ہے جس طرح خاں صاحب مرحوم کے قاتل کو فوراً ہی ہلاک کر دیا گیا تھا، اور ان کے قتل کے تمام اسباب پردۂ خفا میں رہ گئے، اسی طرح کینڈی کے قاتل کو بھی قتل کر کے ان تمام رازوں پر پردہ ڈال دینے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے جو اس قتل کے محرکات کو فاش کر سکتے تھے۔ شاید اس حادثہ کی ہمہ گیر غمگینی لوگوں کو جلد اس بات کے سمجھنے کی مہلت نہ دے کہ اس قتل کی پشت پر مغرب کے عالمگیر تسلط و اقتدار کے ڈوبتے ہوئے سورج کے مجروح احساسات بھی ہو سکتے ہیں۔

جواں سال صدر کینڈی کی بعض پالیسیوں سے پاکستان کو اتفاق نہیں تھا۔ بلکہ بھارت کے لئے ان کے اختیار کردہ موجودہ رویہ سے، پاکستان کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس طرح چین کے بارے میں ان کی یکطرفہ کارروائیاں مشرقی عوام کی نظروں میں پسندیدہ نہیں تھیں۔ تاہم امن عالم کی جو پالیسی صدر متوفیٰ نے اختیار کی ہوئی تھی وہ بہت بڑی حد تک بار آور ہو رہی تھی اور یورپ کے جنگ پسندوں اور ان کے پشت پناہ جغادری سرمایہ داروں کو اس سے اپنا مستقبل تباہ ہوتا نظر آ رہا تھا۔ امریکہ کے اس رویہ سے عالمگیر سیاست کا رخ ایک ایسا موڑ مڑ رہا تھا۔ جہاں برطانیہ اور فرانس کی چودھراہٹوں کے لئے کوئی گنجائش نظر نہیں آ رہی تھیں۔

صدر کینڈی کی اسرائیل دوست پالیسی اگرچہ عربوں کے لئے نقصان رساں بنی ہوئی تھی۔ تاہم ناصر کش اور مصر دشمن پالیسی میں بڑی حد تک کمی آ چکی تھی۔ اسی طرح مشرقِ بعید کے معاملات میں بھی امریکہ کی پالیسی نیا رخ اختیار کرتی جا رہی تھی۔ یورپ کے مسائل میں بھی امریکہ، برطانیہ اور فرانس کا آلہ کار بنا رہنے پر اب آمادہ نہیں تھا۔ الغرض جس شخص نے بھی گزشتہ چند سال کی خاموش سیاسی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا ہو گا۔ اور دوسری جنگ عظیم کے بعد کی بڑی طاقتوں کی اختیار کردہ سیاسی روش سے واقف ہو گا وہ موازنہ کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ صدر کینڈی کے بعد کی سیاسی پالیسیوں کا رخ اگرچہ کلیتہً نہیں لیکن ایک حد تک مناسب سمت کی طرف مڑ رہا تھا، جو دنیا کے جنگ پسندوں اور یورپ کے استعمار پسندوں پر بھاری تھا، خود امریکہ میں ایک عنصر شدت سے کینڈی کی پالیسیوں کا مخالف تھا، عجب نہیں کہ ان تمام محرکات و عوامل نے مل کر، کسی طرح اس کانٹے کو راستے سے ہٹا دینے کی سازش کی ہو۔ چنانچہ ابتداءً ان افواہوں کا بازار گرم کرنا چاہا گیا کہ اس قتل میں کیوبا کا ہاتھ ہے، یا کمیونسٹوں کی سازش سے

(باقی صفحہ ۵ پر)

احکامِ زکوٰۃ فقہ حنفیہ میں

قسط (۲)

مولانا محمد احمد صاحب تھانوی ۔ مدرسہ اشرفیہ ۔ سکھر (مغربی پاکستان)

(۴۳) مقروض کو قرض کی رقم معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی البتہ یہ شکل کی جا سکتی ہے کہ قرضہ کے برابر اس کو زکوٰۃ کی نیت سے رقم دے دی جائے پھر اس سے اپنا قرضہ وصول کر لیا جائے ۔ اگر وہ دینے میں حجت کرے تو قرضہ کی رقم زبردستی بھی وصول کی جا سکتی ہے ۔

(۴۴) اگر کسی شخص کو وکیل بنا دیا جائے کہ فلاں جگہ میری طرف سے اتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں دے دینا اور بعد میں مجھ سے وصول کر لینا تو اس کے دے دینے سے تمھاری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ۔ بعد کو وہ تم سے لے لیگا ۔

(۴۵) البتہ اگر بغیر حکم اور اجازت کے کوئی شخص تمہاری طرف سے زکوٰۃ میں رقم ادا کرے تو تمھاری زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور وہ تم سے اس رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے ۔ اگر تم بعد میں منظور بھی کر لو تو بھی یہ رقم زکوٰۃ میں شمار نہ ہوگی ۔ اس لئے کہ ادائیگی کے وقت یا اس سے پہلے تم نے زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی

(۴۶) اگر تم نے کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی کہ میری طرف سے آپ جہاں مناسب خیال فرمائیں ۔ موقع محل دیکھ کر خرچ کر دیں تو وہ شخص اپنے عزیز رشتہ دار ماں باپ وغیرہ مستحقین کو دے سکتا ہے مگر خود نہیں لے سکتا ۔

(۴۷) ہاں اگر وہ وکیل مستحق زکوٰۃ ہے اور اس کو رقم دیتے وقت یہ کہہ دیا جائے کہ یہ رقم زکوٰۃ کی ہے آپ جس طرح چاہیں اس کو خرچ کریں تو وہ پھر خود بھی لے سکتا ہے ۔

(۴۸) رشوت ۔ سود ۔ زناکاری ۔ غصب کردہ اموال اور دوسرے حرام مال چونکہ ملکیت نہیں ہوتے اور ان کی واپسی شرعاً واجب ہے اس لئے ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے ۔ البتہ اگر حرام مال حلال کے ساتھ اس طرح مخلوط ہو جائے کہ جدا نہ ہو سکے اور دونوں میں کوئی تمیز نہ ہو سکے تو پھر یہ حرمت مانع زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ کل مال کی زکوٰۃ نکالی جائے گی ۔

(۴۹) اگر کوئی شخص سال پورا ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کے مال سے زکوٰۃ نہیں نکالی جائے گی ۔ بلکہ کل مال وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے گا ۔ اگر وارث پہلے ہی سے صاحب نصاب ہیں تو وہ اپنا اپنا سال ختم ہونے پر اپنے کل مال کی زکوٰۃ نکالیں گے اور اگر کوئی وارث صاحب نصاب نہیں تھا مگر اب ترکہ مل جانے پر صاحب نصاب بن گیا ہے تو اس کا سال ختم ہوگا تب اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی ۔

(۵۰) اگر کوئی شخص زکوٰۃ کا سال پورا ہو جانے کے بعد مر گیا اور اس نے گزشتہ سال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے یا کچھ ادا کی ہے اور کچھ باقی ہے مگر زکوٰۃ کے متعلق اس نے کوئی وصیت بھی نہیں کی تو اب اس ترکہ سے زکوٰۃ نہیں نکالی جائے گی ۔ البتہ اگر اس کے بالغ ورثاء اپنی خوشی سے اپنے حصہ میں سے اس کی طرف سے گزشتہ سال کی زکوٰۃ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گی اور مرنے والا زکوٰۃ نہ ادا کرنے کے گناہ سے بچ جائے گا ۔

(۵۱) اور اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے اتنی رقم میرے مرنے کے بعد زکوٰۃ میں ادا کر دی جائے تو تجہیز و تکفین قرضے ۔ مہر کی ادائیگی کے بعد اگر یہ رقم کل باقی مال کا ⅓ حصہ یا اس سے کم ہو تو ادا کی جائیگی اس کے بعد پھر ترکہ وارثوں میں تقسیم ہوگا ۔ اور اگر وصیت شدہ رقم ⅓ حصہ سے زیادہ ہے تو فقط ⅓ حصہ زکوٰۃ میں دیدیا جائے گا ۔ اور باقی وارثوں میں تقسیم ہوگا ۔ البتہ اگر بالغ ورثاء اپنے اپنے حصہ سے دے کر وصیت کی رقم خوشی سے پوری کر دیں تو پوری زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی ۔

(۵۲) مرنے والے کے ذمہ دوسرے قرضوں کی طرح زکوٰۃ کی رقم کی وصیت کرنا بھی واجب ہے اور مستحب یہ ہے کہ ہر وقت وصیت نامہ لکھ کر تیار رکھے ۔ نہ معلوم کس وقت اللہ میاں کے یہاں سے بلاوا آ جائے

(۵۳) اگر کسی نادار اور غریب آدمی کو قرضہ کی رقم معاف کر دی جائے تو قرض کے زمانہ کی زکوٰۃ بھی معاف ہو جائے گی ۔ خواہ کتنے ہی سال قرض پر گذرے ہوں ۔ البتہ اگر صاحب نصاب اور مالدار آدمی کو قرضہ معاف کیا ہے اور زکوٰۃ کا سال ختم ہو چکا تھا تو اس معاف شدہ رقم کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی ۔

(۵۴) جس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہے جس پر زکوٰۃ یا صدقہ فطر کا کوئی نصاب صادق آتا ہے تو ایسے شخص کو نہ زکوٰۃ دینا جائز ہے نہ اس کو لینا جائز ہے ۔

(۵۵) ایسے ہی وہ شخص جس کے پاس سونا ، چاندی ، نقدی ۔ مال تجارت تو نہیں ہے مگر اتنا اسباب و سامان ضرورت سے زائد موجود ہے جس کی قیمت ۵۲½ تولہ چاندی کے برابر ہو سکتی ہے اگرچہ اس پر زکوٰۃ خود واجب نہیں ہے مگر اس کو زکوٰۃ دینا بھی درست نہیں ہے ۔

(۵۶) اگر کسی شخص کے پاس مال و اسباب موجود ہے مگر اس پر قرضہ اس رقم سے زائد ہے تو ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

(۵۷) اگر کوئی مسافر یا حاجی درمیان سفر میں لٹ جائے یا کسی وجہ سے اس کا پیسہ ختم ہو جائے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (اگرچہ اس کی ملکیت میں اس کے گھر پر لاکھوں روپیہ موجود ہو)

(۵۸) زکوٰۃ کی رقم کسی غیر مسلم کو دینا جائز نہیں ہے ۔

(۵۹) زکوٰۃ کی رقم سے مسجد مدرسہ ۔ عیدگاہ ۔ لائبریری ۔ کنواں ۔ سبیل وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے ۔ اسی طرح میت کا کفن دفن یا کسی ادارہ کے لئے فرنیچر ۔ چٹائیاں ۔ کتابیں وغیرہ زکوٰۃ کے مال سے خرید کر وقف نہیں ہو سکتیں اس لئے کہ زکوٰۃ کی رقم پر مستحق کا قبضہ کرا کے اس کی ملکیت کرا دینا ضروری ہے ۔

(۶۰) زکوٰۃ کی رقم سے کپڑا ۔ کتابیں کمبل ۔ لحاف وغیرہ خرید کر غریبوں میں تقسیم کرنا جائز ہے ۔

(۶۱) اصول (ماں ۔ باپ ۔ دادا ۔ دادی ۔ نانا ۔ نانی وغیرہ) جس سے یہ پیدا ہوا ہے اور فروع (بیٹا ۔ بیٹی ۔ پوتا ۔ پوتی نواسہ ۔ نواسی) جو اس سے پیدا ہوتے ہیں ان کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے ۔ بلکہ اگر یہ لوگ معذور ۔ کم عمر یا محتاج ہوں تو میراث کے مطابق ان کا خرچہ ان کے عزیزوں پر واجب ہے ۔ ان کے علاوہ باقی رشتہ داروں کو دینا جائز ہے جیسے بھائی بہن ۔ بھانجہ بھتیجہ ماموں ۔ چچا ۔ سالا ۔ خسر ۔ ساس وغیرہ ۔

(۶۲) شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی ۔

(۶۳) اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ کی رقم دینے میں ثواب زیادہ ہے کہ اس میں صلہ رحمی بھی ہے اور ادائیگی فریضہ بھی ۔

(۶۴) سید اور غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ۔ اسی طرح حضرت علی رض ۔ حضرت عباس رض ۔ حضرت جعفر رض ۔ حضرت عقیل [illegible] حضرت حارث رض بن عبد المطلب کی اولاد [illegible] بھی زکوٰۃ و صدقات واجبہ دینا جائز نہ[illegible] ہے بلکہ ان کی اعانت ہدایا سے کرنی [illegible]

(۶۵) اپنے شہر اور اپنے وطن [illegible] غربا اور اقرباء ۔ دوسرے شہر والو[illegible] سے مقدم ہیں البتہ اگر دوسری جگہ [illegible] زیادہ ضرورت مند ہوں تو ان کی [illegible] افضل ہے ۔

(۶۶) اسی طرح عرب کے [illegible] پاکستان میں شہر بہ شہر پھر کر بھیک مانگ[illegible] اور ہمیشہ رہیں تو ان سے اپنے [illegible] وطن کے محتاج مقدم ہیں ۔ البتہ اگر [illegible] حاجت مند ہوں ۔ اور وطن والے [illegible] کم حاجت مند ہوں تو پھر محبت [illegible] بنا پر ان کو ترجیح دینا جائز ہے ۔

(۶۷) نابالغ بچہ کا باپ اگر مال[illegible] تو اس کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں [illegible] لئے کہ اس کا خرچہ باپ کے ذمہ واجب [illegible] البتہ اگر باپ غریب ہو مگر ماں مالدار [illegible] ایسے نابالغ بچہ کو بھی دینا جائز ہے [illegible] لئے کہ ماں پر اس کا نفقہ واجب نہیں [illegible]

(۶۸) گھر کے نوکر ۔ خدمت گ[illegible] ماما ۔ آیا ۔ استانی ۔ ٹیوشن ماسٹر وغیرہ [illegible] ضرورت مند ہوں تو ان کو بھی زکوٰۃ دینا [illegible] ہے ۔ مگر یہ رقم ان کی تنخواہ سے علیحدہ [illegible] چاہیئے اور اس خدمت کی وجہ سے تن[illegible] اور مشاہرہ میں رعایت نہ کرائی جا[illegible]

(۶۹) دودھ پلائی ماں اور دو[illegible] اولاد کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اس لئے [illegible] کی میراث آپس میں تقسیم ہوتی ہے [illegible] ان کا خرچہ ایک دوسرے پر واجب [illegible]

(۷۰) جس عورت کا مہر نصاب [illegible] برابر ہے یا نصاب شرعی سے زائد ہے [illegible] اس کا اس قابل ہے کہ مہر ادا کر سکتا [illegible] اس سے یہ توقع بھی ہے کہ جس وقت [illegible] جائے گا فوراً مہر ادا کر دے گا تو ایسی ع[illegible] کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جا سکتی ۔ البتہ [illegible] نے مہر معاف کر دیا ہے یا شوہر غریب [illegible] کہ مہر کی رقم ادا نہیں کر سکتا یا شوہر ہے [illegible] مگر مہر کی رقم نہیں دیتا تو ایسی عورت کو زک[illegible] رقم دی جا سکتی ہے ۔

(۷۱) اگر کسی شخص نے ایک شخص [illegible] کی رقم دے دی اور بعد میں معلوم ہوا [illegible] رقم لینے والا اس کا کوئی ایساعزیز تھا [illegible] زکوٰۃ دینا جائز نہ تھا تو ان دونوں صورتوں [illegible]

تنسیخ عائلی قوانین کا بل مسترد کر دینے کے خلاف

یوم احتجاج

مودودیوں کی جاہ پرستی

اس دور کی پارلیمنٹ (قومی اسمبلی) کے پہلے اجلاس راولپنڈی میں جب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی، قائد جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے بل پیش کرنے کا نوٹس دینا چاہا۔ تو مودودیوں نے کہا کہ رہنے دیجئے دیر ہوگئی ہے۔ کل ہو جائے گا۔ حضرت مفتی صاحب نے ان کے اصرار سے رہنے دیا کہ چلئے کل سہی۔ کل صبح جو اخبارات دیکھے تو ان میں عباس علی مودودیہ کی طرف سے تنسیخی بل کا نوٹس درج تھا جس سے معلوم ہوا کہ مودودی یہ چاہتے تھے کہ یہ سہرا ہمارے سر رہے اور اس کا کریڈٹ ہمیں کو ملے۔ جس کام کی ابتدا ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے نام و نمود کے لئے ہوا اس میں کیا برکت ہوگی۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مخلصانہ جدوجہد

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور نمائندوں کو اللہ تعالیٰ نے اخلاص عطا فرمایا۔ انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ بل کس نے پیش کیا اور کیوں پیش کیا۔ بلکہ محض اسلام کی خاطر بل کی حمایت شروع کر دی۔ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا فیصلہ، اور قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی کارگزاری سب کے سامنے ہے۔ اسمبلیوں سے باہر بفضلہ تعالیٰ ملک کے کونے کونے میں جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین کے خلاف جلسے کر کے رائے عامہ کو ہموار اور ممبرانِ اسمبلی کو ہم خیال بنایا۔

سرکاری پارٹی کا رویہ

مگر ان تمام دور میں قومی اسمبلی کی سرکاری پارٹی کا رویہ اچھا نہیں رہا۔ راولپنڈی کے اجلاس میں حضرت مفتی محمود صاحب کی تقریر کے بعد جب حق و باطل میں پورا پورا امتیاز ہو چکا تھا۔ اس وقت رائے شماری کو ٹال دیا گیا۔ اب ڈھاکہ کے موجودہ اجلاس میں جب کہ حضرت مفتی صاحب اور دیگر علماء کرام کوشش کر رہے تھے۔ کہ اس بل پر بحث اور رائے شماری ... دن کے بعد ہو، تاکہ تمام ممبروں کو پہلے متاثر کر لیا جائے اور صدر پاکستان سے بھی ... وغیرہ و تبادل خیالات کر لیں۔ (جو وہاں موجود تھے) اور اس کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ سرکاری پارٹی اور سپیکر صاحب نے اصرار کیا وہ جلد سے جلد ووٹنگ کرانے پر تلے ہوئے تھے۔ چنانچہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۳ء کو رات کے اندھیرے میں اس بل پر رائے شماری کرائی بہت سے سرکاری ممبر بھاگ گئے مگر پھر بھی اکثریت حکومت کو حاصل تھی اور بل ۴۸ کے مقابلہ میں ۵۶ ووٹوں سے مسترد ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مودودی کریڈٹ چاہتے تھے اور حکومت دبانا چاہتی تھی۔ اس نے اس کو وقار کا سوال بنا رکھا تھا۔ غلط کاری کے ان دونوں پاٹوں کے درمیان حق پس گیا۔ لیکن

رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد

جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی کا مبارک نتیجہ

الحمد للہ تعالیٰ کہ اس تمام دوڑ دھوپ میں جمعیۃ علماء اسلام کو اللہ تعالیٰ نے فتح عظیم دی جس کی تفصیل یہ ہے کہ عائلی قوانین پر تین دور گزرے ہیں۔ پہلا جب عائلی قوانین نافذ کئے گئے تو ان کو اصل اسلام بتایا گیا یہ پہلا دور تھا۔

جب جمعیۃ علماء اسلام نے اس کے خلاف ملک بھر میں آواز اٹھائی تو حکومت نے اعلان کیا یہ قوانین آسمانی وحی نہیں ہیں ان میں قومی اسمبلی رد و بدل کر سکتی ہے یہ دوسرا دور تھا۔

جب ملک میں پورا ہنگامہ برپا ہوا اور اسمبلیوں کے اندر بھی اس کے خلاف آوازیں اٹھیں اور ان کو سب نے مخالف اسلام قرار دیا تو یہ تیسرا دور تھا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مبارک مساعی کا یہ نتیجہ نکلا کہ ڈھاکہ کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں سب نے یہ تسلیم کر لیا کہ یہ قوانین اسلام کے خلاف ہیں اور سرکاری پارٹی کے لیڈر عبد الصبور خان نے یہ اعلان کیا کہ ہم علماء کے مشورہ سے ایک ترمیمی بل لائیں گے تاکہ ان قوانین کو اسلام کے مطابق بنایا جا سکے۔ اور سپیکر صاحب نے بھی ایوان کے سامنے ان قوانین کی غیر اسلامی حیثیت واضح کر کے اتمام حجت کے بعد ووٹنگ کرائی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے امتحان لینا تھا کہ کتنے ہیں جو حق پر ڈٹے رہتے ہیں اور کتنے ہیں جو حق کو حق سمجھ کر بھی کمزوری دکھاتے ہیں۔

ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو مبارک ہو

کہ ان کی مساعی سے سارے ایوان نے مان لیا کہ یہ اسلام کے خلاف ہیں اور ایوان میں ہی اعلان کیا گیا کہ ان قوانین کو اسلام کے مطابق کرنے کے لئے علماء کے مشورہ سے ترمیمی بل پیش کیا جائے گا۔ اور اس رائے میں خواتین ممبر بھی شریک تھیں۔ اس طرح امید ہے کہ عائلی قوانین کی موجودہ غیر اسلامی صورت باقی نہ رہے گی۔ لیکن اس کے لئے ہم کو مسلسل جدوجہد کرنی پڑیگی یہ دین کا سوال ہے۔

یوم احتجاج

۶ دسمبر 1963 کی

جمعیۃ علماء اسلام اعلان کرتی ہے کہ ۶ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ تمام ملک میں یوم احتجاج منایا جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل تجویز پاس کر کے اس کی نقلیں ڈھاکہ میں (۱) قومی اسمبلی کے سپیکر محمد افضل صاحب چیمہ۔ (۲) قائد ایوان عبد الصبور خان (۳) وزیر قانون شیخ خورشید احمد (۴) اور حضرت مفتی محمود صاحب رکن اسمبلی کو روانہ کی جائیں

قرارداد

مسلمانان شہر و علاقہ . . . . . . کا یہ عظیم الشان جلسہ عائلی قوانین کے تنسیخ کے بل کو مسترد کر دینے پر سرکاری ممبروں کے خلاف شدید احتجاج کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد حسب وعدہ علماء دین کے مشورہ سے ترمیمی بل کے ذریعہ مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات دلائیں ورنہ اس کے دینی اور دنیوی برے نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اور ان کو قوم کے سامنے جواب دینا ہوگا۔

دستخط صدر

(بقیہ صفحہ ۱۱) یا چین کا اشارہ ہے۔ لیکن اصل قاتل کی گرفتاری نے ان افواہوں کو سرد کر دیا تھا۔ اور اصل حقیقت کے افشاء کے اندیشے نے بالآخر قاتل کو موت کے گھاٹ اتار دینا ہی مناسب سمجھا۔

بعد کے سیاسی واقعات و تغیرات ہی ہمارے ان خدشات کی تصدیق کریں گے تاہم ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم اس موت کو حیات دنیوی پر تکیہ کر بیٹھنے والوں کے لئے ایک درس عبرت و بصیرت ہی کہیں گے کہ کس طرح باوجود تمام حفاظتی انتظامات کے امریکہ کے سب سے بڑے شخص کی مقتولانہ موت واقع ہو گئی جسے اعلیٰ ترین طبی امداد کی فراہمی بھی موت کے منہ سے نہ بچا سکی۔ اسی طرح قاتل کا مارا جانا بھی ایک سبق ہے۔

اللہ کی طرف سے مقررہ وقت جب آن پہنچتا ہے، تو ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی طاقت بھی نہیں بچا سکتی۔

کل من علیہا فان ۔ و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

(کمال)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے ۔ ششماہی ۳/۵۰ روپے
فی شمارہ ۱۲ پیسے ۔ چھ ماہ سے کم کے لئے جاری نہیں کیا جاتا۔

(ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی پندرہ مہینوں کی مختصر روداد

(قسط ۳)

ترجمان اسلام کسی فرم اور کسی سینما یا سرکاری اشتہارات کے بغیر چلتا اور رہ بہ ترقی ہے احقر نے اس کی خدمت چند سالوں تک بغیر معاوضہ کی ہے اب اس کے رئیس التحریر محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب ہیں۔ جنھوں نے مہربانی فرما کر اس کی خدمت قبول کر کے میری ذمہ داریوں کو ہلکا کیا۔ مگر جمعیۃ علماء اسلام جیسی بلند پایہ اور ذمہ دار جماعت کے لئے ہفتہ وار اخبار کافی نہیں ہے ضرورت ہے کہ فرزندان ملت زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے جمعیت کے لئے ایک روزنامے کا انتظام کریں۔

دفتر جمعیت | جمعیت چونکہ خاص سرمایہ نہیں رکھتی اس لئے اس کے سارے کام کفایت شعاری سے ہوتے رہے ہیں اب تک سارا دفتری کام ترجمان اسلام کے دفتر ہی میں ہوتا رہا اب ایک سو چالیس روپیہ ماہانہ کرایہ پر بازار انارکلی میں ایک دفتر لے لیا گیا ہے جس میں چار کمرے پانی کا نلکا اور دوسری ضروریات بھی ہیں۔

دفتر میں میرے سوا زیادہ سے زیادہ تین اہلکار رہے جو سوا ساٹھ اور تیس روپے ماہانہ الاؤنس پاتے رہے یہ جمعیت اور اخبار دونوں کا کام کرتے تھے جو ان کی بساط سے زیادہ تھا۔ اب وہ علیحدہ ہو چکے ہیں ان کی جگہ زیادہ تجربہ کار اور پختہ کار عملہ کی ضرورت ہے چند ماہ سے دفتری کام کا تمام بوجھ محترم پیر سید مخدوم شاہ صاحب بنوری کوہاٹی اور حکیم جمال الدین صاحب نوشہروی نے سنبھال رکھا ہے جو سب کی طرف سے قابل شکریہ ہیں۔ دفتر میں جمعیت کے نام کا ایک ٹیلیفون بھی لگا ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں مگر اس کی وجہ سے اخراجات کا بوجھ اچھا بڑھ گیا ہے اور جمعیت کا کام ملک گیر ہو جانے کی وجہ سے بھی کام میں دس گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ عام اہل اسلام اور ہر طبقہ کے عام مسلمان جمعیت میں شریک ہوتے جا رہے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

مشرقی پاکستان کا دورہ گزشتہ مرکزی اجلاس میں یہ قرار پایا تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد مشرقی پاکستان کا دورہ کرے۔ اس قرارداد کی روشنی میں جمعیۃ کے مرکزی عہدہ داران محترم المقام جناب سردار میر عالم خاں صاحب لغاری (رحیم خاں) حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری (نیو ٹاؤن کراچی) اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان پر مشتمل ایک وفد ۱۸ جنوری ۶۳ء تک مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں کے دورے کئے۔ لاکھوں کے اجتماعات میں تقریریں کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کو واضح فرمایا۔ سلہٹ کے جلیل القدر بنگالی علماء کرام سے ملاقاتیں کیں سلہٹ کی جمعیۃ نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان سے الحاق بھی کر دیا۔ باقی علماء کرام نے بھی آمادگی ظاہر فرمائی۔ لیکن معزز وفد نے جلد بازی کو صحیح نہ سمجھا۔ جب تک کہ پورے طور پر تبادلِ خیالات ہو کر ایک راہ عمل طے نہ ہو جائے۔ البتہ وہاں کی قدیم جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامی مقاصد سے مکمل اتفاق و تعاون کا یقین دلایا۔ وہاں کے بلند پایہ اور مقبول ترین علماء کرام مودودی جماعت کے خیالات سے متفق نہیں ہیں۔ البتہ نظام اسلام پارٹی کو وہ اپنا پارلیمنٹری بورڈ اور شاخ تصور کرتے ہیں جیسے کہ ان کو یقین دلایا گیا ہے۔ مگر وہ باوجود اس کے پاکستان میں کفر کی تبلیغ اور دوسرے غیر اسلامی نظریات سے قطعاً متفق نہیں ہیں۔ معزز وفد نے مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کی علم دوستی دین پسندی اور علماء دین کے وقار و احترام کے جو حالات سنائے ان سے ہر مسلمان کا دل مسرت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

چٹاگانگ میں بیس پرچے ترجمان اسلام کے جاری کرائے گئے۔ اب وہاں ڈیڑھ سو پرچے جا رہے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کا لٹریچر بھی منگایا جاتا ہے اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام سردار میر عالم خاں کی مشکور ہے جنھوں نے اخراجات کا خاصا بوجھ برداشت کیا۔ حضرت مولانا بنوری صاحب مدظلہ کے علم و فضل سے جن کا پہلے سے عالم اسلام میں چرچا ہے بنگالی بھائی بڑے محظوظ ہوئے عنقریب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ دوبارہ اپنے طور پر بنگال تشریف لے جا رہے ہیں جہاں وہ مصیبت زدگانِ سیلاب کو اپنے دست مبارک سے تقریباً دو ہزار روپیہ جمعیۃ کی طرف سے تقسیم فرمائیں گے

اشاعت کتب و رسائل اس سال جمعیۃ کے مختلف ارکان اور بہت سی شاخوں نے تحریری کام کی طرف بھی توجہ کی۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد (کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں) نے جمعیۃ کا تعارف لکھ کر شائع کیا جس سے بڑا فائدہ ہوا اور جمعیت کے بہت سے کارناموں اور اصلی تاریخ سے عوام کو آگاہی ہوئی۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے تنقیدی نظر ایک بہترین کتاب شائع فرمائی جس میں اہل اسلام کو مودودی صاحب کے اغلاط پر متنبہ کیا گیا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی قومی اسمبلی والی فاضلانہ تقریر کو جمعیۃ کے مرکزی دفتر نے شائع کیا جو آٹھ ہزار تک ملک میں تقسیم ہو چکی ہے۔

ناظم اعلیٰ (مرکزی) نے پوتے کی وراثت نام ایک رسالہ شائع کر کے ملک کے اطراف میں پہنچا کر پرویزی پروپیگنڈا کا جواب دیا۔ اور حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین مفسر قرآن قدس سرہٗ نے شیعہ سنی فسادات پر مختصر کتابچہ لکھ کر اہل ملک اور حکام کو صحیح مشوروں سے آگاہ کیا۔ اسی طرح اس سال بہت بڑی حد تک تحریری خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان و کارکنان کو عطا فرمائی کہ سرکاری فرقہ وارانہ احکام سے جمعیۃ کے نمائندوں نے اسمبلیوں میں بھی ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والی بے راہ روی اور بے قاعدگی کے خلاف آواز اٹھائی اور بہت سے مظالم کو بند کرانے میں کامیاب ہوئے۔

فتنۂ ارتداد و الحاد نیز اسلامی قانون اور عائلی قوانین کے سلسلہ میں جمعیت کے نمائندوں نے جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان اور جناب صدر مملکت کو بالمشافہ بھی اصلاح کے لئے متوجہ کیا۔ غرضیکہ ان پندرہ مہینوں میں اللہ تعالیٰ نے جمعیۃ علماء اسلام کو اسلام و اہل اسلام کی خدمت اور تنظیم و تعمیر کی بہت بڑی توفیق عطا فرمائی۔ والحمد للہ رب العالمین (غلام غوث)

ناظرین: خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

لکل داءٍ دواءٌ و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا کبھی نہ بھولے

طالب علموں، کلرکوں، وکیلوں، مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ۔ برہمی ہلیلہ، بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے۔ عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے۔ دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے تیس خوراک ۵۰/۴ روپے علاوہ محصول ڈاک طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبۂ دواسازی ماہنامہ الشفاء کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

کوئی مرض لاعلاج نہیں

کامل تشخیص، ہر مرض کا مکمل علاج۔ ہر قسم کے بہترین علاج کرا کر تھک چکے ہوں اور صحت سے بھی ناامید تو اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آج ہی یہاں تشریف لا کر ماہرانہ تشخیص و تجویز اور تسلی بخش مشورہ حاصل کر کے صحت و شباب کی دولت، نیا خون، نئی جوانی، نئی طاقت حاصل کریں لاہور نہ آسکنے والے مریض مفصل حالات تحریر کر کے دوا بذریعہ وی۔ پی طلب کریں۔ دمہ، کالی کھانسی، دائمی نزلہ، سل، دق، پرانی پیچش، بواسیر، ذیابیطس، خارش، فساد خون، درد ہر قسم، اعصابی کمزوری، مالیخولیا، جنون، دل، دماغ، معدہ، جگر، مثانہ، گردہ کی جملہ امراض اور مردانہ و زنانہ امراض کا سو فی صد کامیاب علاج کرائیں

مردانہ پوشیدہ امراض کے ماہر

الحاج لقمان حکیم قاری حافظ محمد طیب نقشبندی شفاخانہ رجسٹرڈ ۱۹۔ نکلسن روڈ بیرون قلعہ گوجر سنگھ لاہور ٹیلیفون ۶۵۵۶۷

منور میڈیکل ہال بلاک ۱ سرگودھا

سے ہر قسم کی ادویات ڈسپنسریاں مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

قومی اسمبلی کے ممبران جنہوں نے عائلی قوانین کے حق میں ووٹ دیئے

(۱) عبدالاول خاں ۔
(۲) چودھری ابرارالدین احمد صدیقی ۔
(۳) چوہدری عبدالحمید ۔ مشرقی پاکستان
(۴) عبدالحمید سردار
(۵) عبدالخالق احمد ۔
(۶) انوارالدین ۔
(۷) عبدالرشید ۔ دماڑی ضلع ملتان
(۸) عبدالرب ۔
(۹) فائق الزماں ۔
(۱۰) اے ۔ کے فضل الحق ۔
(۱۱) خداداد خاں رانا ۔ منٹگمری ۔
(۱۲) الحاج عبداللہ ظہیرالدین لال میاں
(۱۳) علی امجد خاں ۔
(۱۴) عزیز دین ۔ لائل پور
(۱۵) عزیزالرحمٰن
(۱۶) بیگم خدیجہ جی ۔ اے خاں ۔ لاہور
(۱۷) بیگم شمس النہار محمود
(۱۸) بیگم زری سرفراز ۔ مردان
(۱۹) سردار خان کھوسو جیکب آباد (سندھ)
(۲۰) ابراہیم خاں ۔
(۲۱) عرفان رضا چودھری ۔
(۲۲) فخرالدین احمد ۔
(۲۳) بیگم حمیدہ محمد علی بوگرہ ۔
(۲۴) غلام صابر خاں رانا ۔ اوکاڑہ (منٹگمری)
(۲۵) مخدوم حمیدالدین شاہ ۔ رحیم یار خاں
(۲۶) راجہ حسن اختر ۔ راولپنڈی ۔
(۲۷) حسن امام
(۲۸) حمایت الدین میاں ۔
(۲۹) جلیل احمد خاں ۔ گوجرانوالہ
(۳۰) خالد جمیل ۔ کراچی ۔
(۳۱) خضر حیات خان جہلم ۔
(۳۲) چوہدری لال خان ۔ شیخوپورہ
(۳۳) منصورالحق ۔
(۳۴) عبدالحکیم اکرامپوری ۔
(۳۵) مولوی اختر علی ۔ بہاولپور
(۳۶) میاں گل اورنگزیب (ریاست سوات)
(۳۷) محمد حنیف خاں ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ
(۳۸) محمد شہاب اللہ ۔
(۳۹) مسٹر اعجاز علی ۔ تال پور
(۴۰) مصاحب علی خاں ۔
(۴۱) بریگیڈیئر صاحبزادہ محمد عباس عباسی (بہاولپور)
(۴۲) محمد امین ۔
(۴۳) محمد قاسم ملک ۔ بہاولنگر ۔
(۴۴) محمد یوسف خان، چانڈیو ۔ سندھ
(۴۵) سید مرید حسین شاہ ۔ سیالکوٹ
(۴۶) مظفر خاں ملک ۔ میانوالی ۔
(۴۷) عبدالمجید خاں ۔
(۴۸) قمرالزمان کھگہ ۔ خانیوال ۔
(۴۹) سردار رشید احمد ۔ لاہور
(۵۰) شرافت الدین احمد
(۵۱) صدیق داؤد کراچی ۔
(۵۲) ایس ۔ ایم ۔ اے مجید ۔
(۵۳) یوسف حسین چودھری
(۵۴) ظہور الٰہی چودھری ۔ گجرات ۔
(۵۵) حبیب الرحمٰن ۔
(۵۶) آفتاب الدین احمد ۔

قومی اسمبلی کے ممبران جنہوں نے عائلی قوانین کیخلاف ووٹ دیئے

(۱) مفتی محمود ۔ ڈیرہ اسماعیل خاں ۔
(۲) میاں عبدالباری ۔ لائل پور
(۳) عباس علی خاں ۔
(۴) عبدالمنتقم چودھری ۔
(۵) نواب زادہ نصراللہ خان ۔ خان گڑھ (مظفرگڑھ)
(۶) ابوالقاسم خان
(۷) اخترالدین احمد ۔
(۸) اے ۔ کے محمد یوسف
(۹) علی اصغر شاہ ۔ راولپنڈی
(۱۰) بے نظیر احمد ڈھاکہ ۔
(۱۱) چوہدری فضل الٰہی گجرات ۔
(۱۲) قمرالزماں اے ۔ ایچ ۔ ایم مشرقی پاکستان
(۱۳) میجر محمد افسرالدین ۔
(۱۴) میزان الرحمٰن چودھری ۔
(۱۵) محمد یوسف خاں خٹک ۔ کوہاٹ
(۱۶) محمد ذاکر قریشی نوابزادہ ۔ سرگودھا
(۱۷) محبوب الحق ۔
(۱۸) مولانا محمد مشاہد ۔ سلہٹ ۔
(۱۹) مولوی فرید احمد
(۲۰) مسٹر سہراب حسین ۔
(۲۱) نورالحق چودھری ۔
(۲۲) قمرالاحسن
(۲۳) رمیزالدین احمد
(۲۴) ارباب سیف الرحمٰن پشاور
(۲۵) سردار بہادر خاں ۔ ہری پور ہزارہ
(۲۶) شاہ نواز ۔ منٹگمری
(۲۷) شمس الرحمٰن ۔
(۲۸) سعیدالزمان ۔

[مجلس] شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کا اجلاس

[مجلس] عاملہ نے ضلعی شوریٰ کا اجلاس [۲]۰ رجب مطابق ۸ دسمبر ۶۳ء بروز [...] صبح دس بجے ۔ بمقام رحیم یار خاں دفتر جمعیۃ ۔ ایک روز کے لئے بلایا ہے ۔ [مندرجہ ذی]ل ایجنڈا پر غور ہوگا ۔ آپ مقررہ [وقت پر] جلسہ پر تشریف لائیں ۔ اور قیمتی مشوروں [سے م]ستفید فرما دیں ۔ (ایجنڈا)

[...] فراہمی سرمایہ کی سابقہ تجاویز کا [جائ]زہ اور سابقہ مقدار فنڈ پر غور ۔
[...]حصول سرمایہ کے لئے مناسب تجاویز [...]ی عاملہ، شوریٰ اور مستقل ماہانہ چندہ کیلئے غور [...] [ضرو]ریات دفتر پر غور ۔
[...] عہدیداروں کے دورہ کیلئے سواری اور سفر خرچ کے لئے مشورہ ۔
(۵) جمعیۃ کی تنظیمی وسعت اور نشرو اشاعت کے ذرائع پر غور ۔
(۶) بنیادی جمہوریت کے الیکشن کے مبادیات پر غور
(۷) دیگر مفید تجاویز باجازت امیر پیش ہو سکیں گی ۔

ایجنٹ حضرات

کو بل بھیج دئے گئے ہیں

رقم جلد از جلد بھیج کر مشکور فرمائیں

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان

(۱) حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب تلمبہ ضلع ملتان (۲) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب ارشد ۔ میاں چنوں (۳) جناب چوہدری محمد علی صاحب میاں چنوں (۴) حضرت مولانا غلام فرید صاحب کچہ کھوہ ملتان

(۵) حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سلمان کچہ کھوہ ملتان (۶) حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پھوڑاں (۷) شیخ محمد شریف صاحب مخدوم پور پھوڑاں ملتان

(۸) جناب مہر جان محمد صاحب، باگڑ سرگانہ "
(۹) پیر خورشید احمد صاحب، عبدالحکیم "
(۱۰) مولانا دوست محمد صاحب خانیوال "
(۱۱) حضرت مولانا محمد حسن صاحب بٹھانیوال "
(۱۲) حضرت مولانا غلام صاحب جہانیہ ملتان
(۱۳) حضرت مولانا کلیم اللہ صاحب میلسی "
(۱۴) حضرت مولانا حکیم عبدالغنی صاحب لودہراں
(۱۵) حضرت مولانا محمد سعید صاحب کہروڑ پکا
(۱۶) جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب، لودھراں
(۱۷) مولانا قاضی محمد احسن صاحب حافظ والہ ۔
(۱۸) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بیلی شریف
(۱۹) حضرت مولانا علی محمد صاحب کبیر والہ ۔
(۲۰) حضرت مولانا محمد شریف صاحب ۔ کستی ۔
(۲۱) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ملتان شہر
(۲۲) حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان شہر
(۲۳) حضرت مولانا محمد حسن صاحب ملتان شہر

بقیہ حضرات کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

(شیخ محمد یعقوب ۔ ملتان)

مدرسہ جامع العلوم گاسبار ڈی سلہٹ میں تقریباً پندرہ ہزار لوگوں کا اجتماع

مورخہ ۲۰ نومبر ۶۳ء کو زیر صدارت جناب مولانا ابو یوسف محمد یعقوب صاحب سابق پرنسپل جامع العلوم پیش گاہ مدرسہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب معمول طلباء میں تقسیم انعام اور مدرسہ کی سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد مسلسل چوبیس گھنٹے تک حضرات علمائے دین اور دور حاضر کے منتخب واعظین نے اہل اسلام کے مرجھائے ہوئے قلوب کی مسیحائی فرمائی ۔ جلسہ مذکور میں خصوصی طور پر عائلی قوانین کے بارے میں سخت احتجاج کیا گیا اور باتفاق آراء مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں ۔

(۱) یہ اجتماع سرکار پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلا کسی حیلے بہانے کے قرآن و سنت کے خلاف موجودہ عائلی قوانین کو بہت ہی جلد منسوخ کر دیا جائے ۔

(۲) یہ جلسہ عامۃ المسلمین کی طرف سے حکومت سے حکومت کے پاس استدعا کرتا ہے کہ سالانہ تعداد حجاج کی حد بندی اور پیشگی رقم وغیرہ کی پابندیوں کو اٹھا کر عازمین سفر حجاز کو سہولتیں دی جائیں ۔

(۳) حالیہ سرکار کے ارباب حل و عقد سے یہ اجلاس پرزور اپیل کرتا ہے کہ پاکستان کے عوام کو ان کے بنیادی حقوق دئے جائیں

(۴) نیز یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ انتخابات میں ہر بالغ پاکستانی کو ووٹ دینے کا اختیار دیا جائے ۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا ضلعی انتخاب جدید
امیر ۔ مولانا شاہ صاحب سید جان محمد مقام ابا خیل تحصیل لکی ۔ ضلع بنوں
نائب امیر ۔ مولانا حکیم غلام حیدر صاحب مقام پیزو ۔ نائب امیر ۲ مولانا اہل دین صاحب ۔ مقام سوید ۔ ضلع بنوں ۔
ناظم اعلیٰ ۔ مولانا حمید اللہ خاں صاحب نیازی ۔ ڈیوخیل ۔
ناظم (۱) مولانا عبد الصمد صاحب یسودانی
نائب ناظم (۲) حاجی غلام محمد صاحب نیازی فروش سرائے نارنگ ۔
خازن ۔ جناب اکبر علی صاحب بک سیلر شہر لکی مروت ۔
سالار ۔ مولانا غلام نبی صاحب عیک خیل

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت کا انتخاب جدید
امیر ۔ مولانا حکیم گل محمد صاحب مقام شہباز خیل
نائب امیر ۔ مولانا عزیز رحمان صاحب ڈبک منندرہ خیل ۔
نائب امیر (۲) مولانا محمد شمر صاحب حم خیل
ناظم اعلیٰ ۔ خلیفہ محمد کریم صاحب ننگر خیل
نائب ناظم (۱) مولانا غلام نبی صاحب عیک خیل
" (۲) مولانا صاحب جان صاحب سرائے نورنگ ۔
خازن ۔ مولانا محمد علی صاحب شہباز خیل ۔
سالار ۔ مولانا عبد الرحمن صاحب دیوخیلی

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا انتخاب جدید
امیر ۔ مولانا محمد یعقوب صاحب ۔ خوجڑی ۔
نائب امیر (۱) مولانا ربان شاہ ۔ ککی ۔
" (۲) مولانا علی اکبر صاحب مہتمم مدرسہ انوار العلوم میرا خیل ۔
ناظم اعلیٰ ۔ مولانا حضرت علی سوکڑی ۔
نائب ناظم ۔ مولانا عبد القیوم صاحب خطیب جامع مسجد حق نواز (۲) مولانا عبد الصمد صاحب کوٹ بہادر کلے سودانی ۔ بنوں ۔

مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کی

اصل حقیقت سمجھنے اور فیصلہ کن رائے قائم کرنے کے لئے برائے ڈاک خرچ صرف نئے سات پیسے کا ٹکٹ بھیج کر مطبوعہ لٹریچر مفت طلب کریں ۔ پتہ صاف اور خوش خط لکھیں تاکہ ترسیل میں آسانی ہو سکے

پتہ
مسعود الحسن صدیقی معرفت E/۱۲۶ بنوں سٹی ،
(مغربی پاکستان)

احکام زکوٰۃ ۔ بقیہ صفحہ ۴)

زکوٰۃ ادا ہو گئی ہے ۔ دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے ۔ البتہ لینے والا اگر مستحق نہیں ہے تو اس کے ذمہ واجب ہے کہ اگر اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رقم زکوٰۃ کی ہے تو لینے سے انکار کر دے اور اگر لے چکا ہو تو واپس کر دے ۔

(۷۲) اگر زکوٰۃ کی رقم کسی کو دیتے وقت مالدار ہونے کا شبہ ہو تو جب تک اس کا مستحق ہونا معلوم نہ ہو اس وقت تک نہ دے ۔

(۷۳) اگر تحقیق کے دیدیا تو یہ دیکھو کہ دل کا رجحان کس طرف ہے ۔ اگر دل کا رجحان مستحق اور غریب ہونے کی طرف ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر دل یہ گواہی دے کہ وہ مستحق نہیں ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی دوبارہ ادا کی جائے گی ۔

(باقی آئندہ)

درس قرآن کی خوشخبری

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ شہر تیموڑی تحصیل لکی مروت ضلع بنوں میں امسال مولانا امان اللہ خاں صاحب نے ترجمہ قرآن پاک کے شروع کرنے کا قصد فرمایا ہے ۔ یہ درس حضرت العلامہ حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب اور مولانا عبد الباری شاہ منصور والے کے فیوضات کا مجموعہ ہوگا ۔ ترجمہ قرآن مجید ضروری تفسیر مع ربط آیات اور شان نزول کیا جائے گا ۔ ترجمہ قرآن مجید کا افتتاح ۔ اشعبان المعظم مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز بدھ کیا جائے گا ۔ شائقین ترجمہ سے گذارش ہے کہ وقت مقررہ سے پہلے پہنچ کر ممنون فرمائیں ۔ طلبہ کے قیام و طعام و روشنی کا مکمل انتظام کیا گیا ہے ۔

علماء کوہاٹ کا احتجاج

آج مورخہ ۲۹ نومبر بروز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ میں ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں اراکین و اہل شوریٰ نے شمولیت فرمائی ۔ اس اجلاس میں ان قومی اسمبلی کے ممبروں کے خلاف سخت افسوس کا اظہار کیا گیا جنہوں نے اس رسوائے عالم اور خلاف اسلام عائلی قوانین کی حمایت کر کے اپنے ووٹروں کی مخالفت کی ہے ۔ مسلمان قوم ایسے قانون کو برداشت نہیں کرے گی ۔ جن کو تمام علماء اسلام نے مسترد کیا ہو ۔ (محمد نعیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ)

حافظ محمد سلیم اور محمد نعیم پڑھیں

تم دونوں بھائیوں کو شرم آنی چاہیئے ۔ تمہاری والدہ غم کے مارے رو رو کر آنکھیں خراب کر چکی ہے اور تم ہو کہ خط بھیج کر ان کا غم اور تازہ کر دیتے ہو ۔ اگر تم دنیا اور آخرت میں ذلت رسوائی اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو اور تمہارے دلوں میں انسانیت و شرافت کی کوئی رتی موجود ہے تو فوراً ملتان جا کر ماں کو تسلی دے آؤ پھر جہاں چاہو بھٹکتے رہو ۔ تمہارے والد کو تمہاری پرواہ نہیں ہے نہ وہ تمہیں سزا دینے کے درپے ہے

چودھری شیر علی صاحب کی پیش کش

چودھری صاحب موچی والی ضلع مظفر گڑھ سے لکھتے ہیں کہ جہاد کشمیر کے لئے ہم پانچ ہزار رضاکاروں کی پیش کش کرتے ہیں ۔ جو بلا تنخواہ خدمت کریں گے ۔

(زندہ باد)

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا کمر درد اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں ۔
پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرٹ ریا)
یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے ۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۷/۵۰ روپے

لبحوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے ۔ قیمت پورا کورس ۲/۲۵ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت و توانائی
صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ پچاس پیسے

مقوی بدن گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کیلئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں ۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۲/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک ۔

مسعود یہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

بقیہ صفحہ نمبر ۳

پنجابی

اساں بیکانیر دے چلے سی
اساں بلیں آدمی اکلے سی
دو چوراں دی دھاڑ پئی
دس دس لے کے چلے سی

مودودیو! تم کو معلوم ہے کہ مسلمان سمجھ چکے ہیں کہ تمھاری کتابوں میں پیغمبروں صحابہ کرام اور بزرگان دین کی توہین کے سوا غلط مسائل اور گمراہ کن باتیں بھی درج ہیں ۔ تم کیوں ان کا سٹال لگاتے ہو ۔ تم پیسے کے زور سے حسن انتظام کا رعب ڈال کر مسلمانوں کے ایمانوں اور عقیدوں کو کیوں خراب کرتے ہو ۔ خالص اصلی اسلام کا نعرہ لگاتے لگاتے اب یکایک کیوں سیاسی بن گئے ہو اور عائلی قوانین کے خلاف کرتے کرتے یکایک کیوں ان کو چھوڑ کر جمہوریت کی مہم شروع کر دی ۔ اور تمہارا مودودی کیوں یکایک بھاگ کر مکہ معظمہ جا پہنچا ہے جہاں امریکن سفیر اور دوسرے دوست موجود ہیں اور جہاں سے پاکستانی حکومت اور علماء اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے اور اپنے کو شہداء احد کی صف میں کھڑا کرنے کے سامان دستیاب ہو سکتے ہیں

مودودیوں کو انتباہ

تم اپنی حماقت سے یہ سمجھے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر علماء کرام پر بھی ہاتھ صاف کر لو ۔ مگر یاد رکھو امریکہ ۔ پاکستان اور مودودی میں پکی دوستی ہو سکتی ہے مگر علماء حق جو محض تمہاری گمراہی کو پھیلنے سے روکنے کے لئے تمھارے خلاف ہیں وہ جب تک تم توبہ نہ کرو تم سے صلح نہیں کر سکتے ۔ نہ تم سے اور نہ امریکہ کے ڈالروں سے دب سکتے ہیں ۔

افیون چھوڑیئے

افیون اور دوسری منشیات سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب ترین گولیاں

چھٹکارا

استعمال کیجئے ۔ کورس ۱۰۰ گولی ۷ روپے علاوہ محصول ڈاک ۔ سٹاکسٹوں اور اطبا کے لئے معقول کمیشن

سید امیر الدین کاکا خیل ۔ پار ہوتی مردان

علیٰ کا کامیاب دورۂ سوات

سوات کے دل خوش کن حالات

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے
س کے موقعہ پر ریاست سوات
شہر مینگورہ کے چیف کیمسٹ حاجی
صاحب لاہور تشریف لائے اور
نا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ
اسلام مغربی پاکستان کو بڑے
سوات کا دورہ کرنے کی دعوت
نے ان کے اصرار اور اخلاص کی
عدہ کر دیا۔ مگر صرف آدھے دن
نے کو غیر مفید سمجھ کر مولانا نے بعد
ملتوی کر دیا۔
ن حاجی عبدالستار صاحب کے
عبدالمنان صاحب مولانا کے لئے
ک جا پہنچے۔ مولانا نے ان کے
صرار سے مجبور ہو کر جانے کا فیصلہ
بجے۔ ۲۰ نومبر ۱۹۶۴ء کی صبح کو مولانا
رید مخدوم شاہ صاحب بنوری۔
بارک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ ضلع مردان
محمد اسمٰعیل صاحب پشاور کے ہمراہ
انہ ہو گئے اور ۲ بجے کے قریب
چ کر مذکورۃ الصدر حاجی صاحبان
م کیا۔ یہ سارا خاندان نیک بڑے
جی اور نہایت دیندار ہیں۔ انہوں
ں میں درس قرآن کا انتظام کر رکھا ہے
مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دیتے
اور انہوں نے
قرآن کی طرف سے تبلیغی جلسہ کی خاطر
ا۔
ت کو مسجد میں جلسہ ہوا۔ مینگورہ سوات
بڑا اور کاروباری قصبہ ہے مسجد
ے بھر گئی۔ اور جلسہ بڑا کامیاب رہا
یج کو دوسری بڑی مسجد میں درس قرآن
ار ڈاکٹر صاحب صدر بلدیہ اور
بنوری کی معیت میں پچیس میل
ر کی اور ۱ بجے حاکم مٹہ کے پاس جائے
نے مقامی عدالتوں کے طریق کار
کو واقف کیا پھر بعد نماز ظہر بلدیہ
ٹ بال گراؤنڈ میں جلسۂ عام کا
ڈ سپیکر اور موٹر کے ذریعہ سے کیا
حضرت مولانا صاحب مارتونگ
ت میں شروع ہوا۔ غیر معمولی بڑے
حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے
یا۔ آپ نے تقریر ہی میں ریاست
بعض دینی امور کی طرف متوجہ کیا اور

بہترین مشورے دیئے۔ اور عوام و علماء سے فرمایا کہ خدا کا شکر کرو۔ یہاں نہ ڈانس ہے نہ چکلہ۔ حاکموں کے پاس قاضی بھی بیٹھتے ہیں۔ اور بڑی حد تک اسلامی احکام کا خیال رکھا جا رہا ہے چھ لاکھ آبادی کی اتنی وسیع ریاست میں کسی ایک مرزائی کا نہ ہونا آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے آپ لوگ اصلاح رسوم و بدعات۔ اقامت صلوٰۃ اور اصلاح عقائد نیز ترویج علم دین کی مساعی کے لئے وقف ہو جائیں۔ محترم والی صاحب سے جتنی امداد کی ضرورت ہو یا ان سے جو بات متعلق ہو بے دھڑک علماء کا وفد ان کی خدمت میں حاضر ہو کر از راہ خیر خواہی درخواست کرے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کی بارش ہو گی، اور یاد رکھیں کہ ہماری کامیابی کا دارومدار اسلام اور صرف اسلام میں ہے۔

یہ ریاست اس بزرگ کی یادگار ہے جن کی روحانی اور جہادی قوت کے آگے برطانوی استبداد بے بس ہو چکا تھا۔

مولانا نے مودودی فتنہ کا تھوڑا سا ذکر کیا۔ اثنا تقریر میں قصبہ چار باغ کے خان آزادی خان نے تجویز پیش کی جو شخص مودودی ہو جائے اس کا منہ کالا کر کے اسے گدھے پر دم کی طرف سوار کیا جائے۔ حاضرین نے اس تجویز کو بہت پسند کیا۔ سوا چار بجے یہ عظیم الشان جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔

عصر کی نماز کے بعد میونسپل ہال میں ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے مولانا کو ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں علمائے کرام اور معززین شہر، صاحبزادہ صاحب مجددی اور ممبران بلدیہ نے شرکت کی۔ ۲۲ نومبر صبح ۷ بجے مع رفقاء کے والی سوات سے ملے۔ جہاں محترم مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب قاضی شہر اور محترم والی صاحب کے قابل اور ہر دلعزیز پرائیویٹ سیکرٹری خان پیر دل خان ایم اے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ رہی۔ مولانا نے محترم والی صاحب سے مختلف دینی ضروریات پہ گفتگو کی اور یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ والی صاحب جو پبلک کالج وہاں بنانا چاہتے ہیں اس میں دینی تعلیم لازمی ہو گی اور باقی امور کا فیصلہ بلند پایہ علماء کرام کے مشورہ سے کیا جائے گا۔

مولانا کے اس دورہ میں مقامی ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین جناب ڈاکٹر بجر یونسان صاحب جو ہر دلعزیز اور بڑے خلیق بزرگ ہیں۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مہتمم درس قرآن ترجمان اسلام کے ایجنٹ حافظ احمد صاحب دار العلوم الاسلامیہ کے صدر مدرس حاجی عبدالستار صاحب حضرت مولانا مارتونگ (مولوی صاحب) اور حاجی برادران عبدالمنان صاحب وغیرہ سے ملاقاتیں اور تبادل خیالات ہوتا رہا۔ انہوں نے مہمانوں کو ہر طرح آرام پہنچانے کا خیال رکھا۔ ریاست میں دو عربی علوم کے دار العلوم ہیں۔ جن کے اخراجات سرکاری خزانہ سے ادا ہوتے ہیں۔ مولانا نے ریاست کو طلبہ کے لئے دار الاقامہ کی بہترین عمارت بنانے کی طرف بھی متوجہ کیا۔

۲۲ نومبر کو صبح محترم والی صاحب کی ملاقات کے بعد وفد نے مراجعت کی۔ شہر کے معززین اور میزبانوں نے الوداع کہا۔ ۲۳ نومبر کی صبح کو مولانا لاہور پہنچ گئے۔

مودودی صاحب کے غلط افکار و نظریات سے متعلق لٹریچر

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر۔ مصنفہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین خلیفہ ارشد حضرت مدنیؒ قیمت صرف ۱/۲۵ روپیہ

مودودی دستور و عقائد کی حقیقت از حضرت شیخ الاسلام مدنی رح قیمت ۷۵ پیسے۔

مودودی جماعت سے علمائے حق کی ناراضگی کے اسباب۔ از حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح قیمت صرف ۵۰ پیسے

صراط مستقیم از حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب خلیفہ حضرت تھانویؒ قیمت ایک روپیہ۔

آئینۂ عیسائیت۔ حکیم شمس الدین۔ ۷۵ پیسے

نغمات صدا قت مرتبہ عتیق الرحمٰن ثاقب۔ جس میں توحید باری تعالیٰ رسالت محمدیہ۔ ختم نبوت۔ حدیث رسول مناقب صحابہ پر پاک و ہند کے مشہور شعراء کرام کا چیدہ چیدہ کلام یکجا کر دیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت۔ قاضی شمس الدین صاحب۔ قیمت ۷۵ پیسے

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا جلسہ

فوجی ٹریننگ دیئے جانے پر اظہار مسرت

کوٹ ادو۔ ۲۷ نومبر جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت میاں علیم الدین صاحب بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں صدر محمد ایوب خان کے اس بیان پر خوشی کا اظہار کیا کہ ملک میں تمام تندرست لوگوں کو فوجی تربیت دی جائیگی۔ جمعیۃ علمائے اسلام کے اجلاس میں صدر ایوب خاں سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ یہ سکیم صرف شہری حلقوں پر ہی لاگو نہ کی جائے۔ بلکہ دیہات میں بھی نوجوانوں کو لازمی فوجی ٹریننگ دی جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کے اغوا کے لئے کوڑوں کی سزا کو بر سر عام لگانے کا اہتمام کیا جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو ایسی واردات کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ نیز یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ عائلی قانون کو منسوخ کیا جائے کیونکہ یہ قرآن سنت کے خلاف اور پاکستان کی رائے عامہ اس کے خلاف ہے۔ نیز یہ اجلاس مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کے اغوا کی سزا کو بر سر عام کوڑے لگائے جانے کے لئے اسمبلی میں باقاعدہ بل پیش کریں۔

ایجنٹ حضرات اپنے بلوں کی رقم جلد بھیج کر مشکور فرمائیں۔

روشن دماغ

رجسٹرڈ

فون نمبر ۶۲۴۷۴

یہ معجون دماغ کی کمزوری نسیان و بھول چوک، ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کرتی ہے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ۔ درد سر۔ دوران سر اختلاج قلب ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے خوش ذائقہ اور دل پسند تحفہ ہے اس معجون کا استعمال جملہ دماغی و قلبی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے چھوٹی شیشی ۲/۰۰ روپے بڑی شیشی ۴/۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ہر جنرل مرچنٹس اور کیمسٹ سے طلب کریں۔

محمد افضل خان اینڈ سنز۔ یونانی لیباریٹری لال کنواں۔ موچی دروازہ۔ لاہور

Phone No : 67715 Reg. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol. No. 6 || 6th Dec. 63 - 11 Rajb-ul-Morajab 1383 || No. 47

حکومت سے جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات

(۱) ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔
(۲) عیسائیت کی تبلیغ بند اور ارتداد کو جرم قرار دیا جائے۔
(۳) مرزائی پرویزی اور مودودی لٹریچر کو ضبط کیا جائے جس میں انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور سلف صالحین پر تنقید کرکے ۹۵ فیصدی اہل اسلام کے جذبات مجروح کئے گئے ہوں۔
(۴) شراب۔ چکلے۔ فحاشی۔ عریانی۔ ڈانس۔ سود وغیرہ منکرات کو قانوناً جرم اور ارکان اسلام کی پابندی کو لازم قرار دیا جائے۔
(۵) مغربی تہذیب کی جگہ اسلامی تہذیب کو لایا جائے۔
(۶) قوم کو جہاد کے لئے تیار کرنے کی خاطر ٹریننگ دی جائے۔
(۷) ریڈیو پر کنجریوں کے گانوں کی جگہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور بہادران اسلام کے کارنامے بیان کئے جائیں۔
(۸) ملک کو امریکن ایجنٹوں اور غیر ملکی جاسوسوں سے پاک کیا جائے۔
(۹) کلیدی اسامیوں پر کسی مرتد یا مشتبہ آدمی کو نہ رکھا جائے۔
(۱۰) اخبارات اور شاہراہوں کو مخرب اخلاق اشتہاروں سے صاف رکھا جائے۔
(۱۱) رشوت کا انسداد کیا جائے اور اس کی نگرانی کے لئے غیر سرکاری آدمی مقرر کئے جائیں۔
(۱۲) مہنگائی دور کی جائے۔
(۱۳) مزدوروں اور کسانوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔
(۱۴) عائلی اور تمام غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔
(۱۵) ملکی دستور میں جمعیۃ علماء اسلام کی ترمیمات کی روشنی میں ترمیمیں کی جائیں۔
(۱۶) وزیروں کو اسمبلی کے سامنے جواب دہ قرار دیا جائے۔
(۱۷) حج پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔
(۱۸) چھٹی جمعہ کے دن مقرر کی جائے۔
(۱۹) جو افسر نماز نہ پڑھے یا شراب پئے اسے معطل کیا جائے۔
(۲۰) اوقاف کی آمدنی کو صرف اسلامی کاموں پر خرچ کیا جائے۔
(۲۱) جن جلوسوں سے ملک کا امن وامان خطرہ میں پڑے ان کو بند کیا جائے۔
(۲۲) مشاورتی کونسل اور اسلامک ریسرچ کمیشن میں سے بے دین عناصر کو نکال کر صحیح اور معتمد علماء کو لیا جائے۔

حضرت مولانا حسین علی صاحب وان بھچراں قدس سرہ کے خلیفہ اعظم

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی شریف کا

فتویٰ

مودودی صاحب اور اس کے ہم خیالوں کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اس کے بعض کلمات کفر کی حد تک پہنچتے ہیں یہ ضال و مضل ہے (یعنی خود گمراہ ہے اور وں کو گمراہ کرنے والا ہے) عام اہل اسلام اسکی کتابیں نہ پڑھیں۔

حضرت مولانا موصوف نے یہ فتویٰ چند سال پہلے سے دیا ہے اور اب سینکڑوں علماء دین کے سامنے اس کو دہرایا۔ پاکستان کے تمام بڑے بڑے علماء ربانی کا یہی فتویٰ ہے۔ ان کے مقابلہ میں مودودی کے کسی تنخواہ دار یا بستہ بردار مولوی کی بات مان کر اپنی نمازیں خراب نہ کریں۔

مدینہ منورہ میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی سے انٹرویو

مودودی منشی ہے عالم نہیں ہے

(۱) حضرت مولانا الحاج محمد انور صاحب خلف رشید حضرت مولانا الحاج شیر محمد صاحب جتوئی مدظلہ اور (۲) مولانا الحاج نور احمد صاحب بلوچ ساکنان موضع نائب ضلع سکھر بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے مسجد نبوی میں ایک دوست نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی سے دریافت کیا تھا کہ کیا آپ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ کے شیخ عبدالعزیز ابن عبداللہ بن باز سے یہ دریافت کیا تھا کہ آپ لوگوں نے جامعہ اسلامیہ میں مودودی صاحب کو کیوں رکن رکھا یہ تو منشی ہے عالم نہیں ہے۔ کیا پاکستان میں آپ کو اس کے سوا کوئی عالم نظر نہیں آیا؟ تو اس پر شیخ بن باز موصوف نے کہا کہ ابتداء میں کسی وجہ سے اس کو منتخب کیا اب ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ جاہل ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی نے فرمایا کہ ہاں میں نے شیخ عبدالعزیز بن باز سے یہ بات کہی تھی اور اس کے سوا اور باتیں بھی میں نے مودودی کے بارہ میں ان کے ذہن نشین کرائیں۔

اس بیان کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب کراچی نے ملتان میں وفاق المدارس کے جلسہ میں فرمادیا تھا۔ کہ مودودی عالم نہیں ہے اور اس کی تنقید تنقیص کی حد تک پہنچتی ہے۔

پھر حضرت مفتی صاحب موصوف کا یہ بیان بھی اخباروں میں آچکا ہے کہ عام اہل اسلام مودودی کا لٹریچر نہ پڑھیں۔

سردار میر عالم خاں صاحب لغاری ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ جنوبی پنجاب کا دورہ

رحیم یار خاں	۸ دسمبر
بہاولپور	۱۴ دسمبر
مسکین پور شریف تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ	۱۵ دسمبر
شہر مظفر گڑھ	۱۶ دسمبر
کوٹ ادو	۱۷ دسمبر
ملتان	۱۸ دسمبر
منٹگمری	۱۹ دسمبر
بہاولنگر	۲۰ دسمبر

ناظم حلقہ جنوبی پنجاب شیخ محمد یعقوب بھی خانصاحب کے ساتھ دورہ میں شرکت کریں گے۔

زیر غور مسائل (ایجنڈا)

(۱) مرکزی فنڈ (۲) تنظیم جمعیۃ۔
(۳) علاقائی ضروریات پر غور وفکر
(۴) تجاویز۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز فکر پر درس

قرآن مجید کا بہترین انتظام

حسب دستور سابق امسال بھی مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عید گاہ خانپور میں یکم شعبان سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا الحاج محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم علوم قرآن مجید کے شائقین کو ربط الآیات کے ساتھ درس قرآن مجید کا افتتاح فرمائیں گے مکمل دو ماہ تک بذات خود رموز قرآن مجید کا انکشاف فرمائیں گے۔ قیام وطعام اور کاغذ قلم دوات کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔

۹۲۲۱

... الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۱۶) ○ ۱۴ر محرم الحرام ۱۳۸۳ھ مطابق ۷ر جون ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۱

خریداری نمبر ۱۸۷۸
گرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف
صاحب ناظم دفتر جمعیت بیرون
لوہاری دروازہ
ملتان

زبان بگڑی تو بگڑی تھی، خبر لیجے دہن بگڑا

جناب مودودی صاحب (اور ان کے صالح رفقاء) کو نہیں معلوم "تقویٰ اور پرہیزگاری" کے الفاظ سے کیوں اس قدر چڑ ہے۔ کہ اب انہوں نے ان الفاظ کو علماء کے خلاف مستقلاً بطور گالی کے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ شاید انہوں نے اپنے مشن کے لئے جو جدید علم کلام تیار کیا ہے۔ اس میں ان الفاظ کے اصطلاحی مفہوم و معنی مخالفین کے لئے بطور گالی کے ہی متعین فرما لئے ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد — جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

۲۸ مئی کے اخبار ایشیاء کے صفحہ آخر پر نئی صالح گالیوں کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی تواضع فرمائی گئی اور نیا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اسے ہم "مرد دستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی" کی نیازمندانہ تسلیم و رضا کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

ایشیاء کے مدیر شہیر صاحب تیر و نشتر بھی ہیں اور قلمی نیش زنی ان کا بہت قدیم مشغلہ ہے چنانچہ اس سلسلہ کا آغاز بھی اس نیش زنی کے ساتھ ہی انہوں نے کیا ہے۔ جس معاملہ کو انہوں نے اپنے زعم میں جمعیۃ کی فضیحت و رسوائی تصور کرتے ہوئے اتنا اچھالنے کی کوشش کی اس کی حقیقت کیا ہے ملاحظہ فرمایئے۔ اور اس کرہ کنندہ کا برآوردن کی ان لوگوں کو داد دیجئے۔

۵ر اپریل کے ترجمان اسلام میں بھکر ضلع میانوالی کے ایک صاحب کا ایک مراسلہ شائع ہوا تھا جس میں مودودی صاحب کی جماعت سے بعض حضرات کی علیحدگی و بیزاری کا ذکر تھا۔ ان میں ایک صاحب محمد ابراہیم ولد غلام حسن قوم کمبوہ بھی شامل تھے۔ اب پورے ایک ماہ اور تئیس ۲۳ دن کے بعد کسی محمد ابراہیم شاد صاحب کا ایک تردیدی مراسلہ ہمیں بھی موصول ہوا اور ہم اس مراسلہ کو شائع کرنے والے ہی تھے کہ ان کا یہ تردیدی بیان ۲۸ مئی کے ایشیاء میں بھی شائع ہو گیا۔ جسے سہارا بنا کر مدیر ایشیاء نے جمعیۃ کے خلاف نہیں معلوم کتنی مدت سے دل میں بھرا ہوا زہر اگل ڈالا ہے۔

یہ شاد صاحب خدا ہی بہتر جانتا ہے وہی محمد ابراہیم صاحب ولد غلام حسن ہیں یا کوئی دوسرے محمد ابراہیم صاحب ہیں۔ بہرحال ان کے تردیدی مراسلہ کو ہم شائع کرنے والے بھی تھے کہ ایشیاء میں ان کا یہ تردیدی بیان نظر سے گذرا اور چونکہ اس میں انہوں نے ایڈیٹر ترجمان اسلام کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کے تحت استغاثہ دائر کرنے کی دھمکی دی ہے اس لیے ہم نے اس کی اشاعت روک لی ہے۔ تاکہ اب اصل حقیقت عدالت کے ذریعہ عوام کے سامنے آ جائے۔ انہیں معلوم ہو جائے کہ محمد ابراہیم اور محمد ابراہیم شاد ناظم حلقہ متفقین بھری چراغ شاہ تحصیل بھکر دو جداگانہ شخصیتیں ہیں یا ایک ہی شخص کے دو روپ بنا دیئے جا رہے ہیں۔

ابوالعطاء صاحب کے مکتوب مفتوح کا جواب

اخبار ایشیا، جو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا خصوصی ترجمان ہے۔ اس کی ۲۸ر جولائی کی اشاعت اپنے دامن میں جمعیۃ کے نام ظاہر و باطن کتنے ہی تحفے لائی ہے۔ ان میں سے ایک تو اس کے صفحہ آخر کا تحفہ ہے۔ جس کے بارے میں کچھ تفصیل ترجمان کی اس اشاعت میں دی جا رہی ہے۔ اور ایک تحفہ، ابوالعطاء صاحب نام کے کوئی بزرگ ہیں۔ ان کا مکتوب مفتوح جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہوں کے نام ہے۔ ان سب تحفوں کے لئے ہم دیدہ و دل فرش راہ کرتے ہیں اور ایشیا کے مدیر و مکتوب نگاروں کے ممنون و شکر گذار ہیں کہ انھوں نے ہمیں کچھ عرض کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔

ابوالعطاء صاحب نے اپنے مکتوب گرامی میں جو افکار رقم فرماتے ہیں۔ پاکستان میں دینی و غیر آئینی رجحانات کی باہمی کشمکش جس انداز سے پیش فرمایا ہے۔ اور پھر اس پر جن لفظوں سے اظہار خیال کیا ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں، ساتھ ہی اس کشمکش میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے جس بلند مقام کی انہوں نے وضاحت کی ہے اور جمعیۃ کو اس سلسلہ میں مورد الزام گردانا ہے۔ اس بے خبری و باخبری پر بھی ہم انہیں داد دیتے ہیں۔ جو سوالات انھوں نے جمعیۃ سے کئے ہیں۔ ہم حسن ظن رکھتے ہیں کہ اس کی تہ میں بھی ان کی مخلصانہ نیت ہی کام کر رہی ہوگی۔ ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں تھا کہ ان کے قائم کردہ سوالات کے جوابات عرض کر دیتے۔ اس بارے میں اپنی پوزیشن صاف کر دیتے اور مودودی صاحب اور ان کے گروہ کی جو روش چلی آ رہی ہے اسے وضاحت سے سامنے رکھ دیتے۔ لیکن چونکہ پورے مکتوب میں مکتوب نگار کی یہ خواہش جگہ جگہ صاف جھلکتی نظر آ رہی ہے کہ وہ بے دینوں، الحاد پسندوں اور تخریبی کوششوں کے مقابلہ میں مودودی صاحب کی جماعت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے تعاون کو ضروری سمجھتے ہیں اسی بات پر یہاں اسلامی نظام کے غلبہ کو منحصر قرار دیتے ہیں اور اس بارے میں جمعیۃ کو صلح جوئی نہ کرنے بلکہ اختلاف کو ہوا دینے کا اصل ذمہ دار بتاتے ہیں

اس لئے ہم ان کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے تمام دیگر مباحث میں پڑے بغیر علی رؤس الاشہاد یہ کہتے ہیں کہ اگر مکتوب نگار کے احساسات کی طرح مودودی صاحب اور ان کے رفقاء کے بھی واقعتاً یہی احساسات ہیں کہ اس ملک میں لادینیت، بے دینی وغیرہ کا قلع قمع کرنے کے لئے جمعیۃ کے ساتھ ان کا اور ان کی جماعت کا اتحاد و تعاون نہایت ضروری اور اہم ہے تو مکتوب نگار صاحب، مودودی صاحب کی طرف سے اور مودودی صاحب کی جماعت کی طرف سے باقاعدہ یہ اعلان شائع کرا دیں کہ

"جس اسلامی نظام کے نفاذ کے وہ داعی اور علمبردار ہیں وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

فکر و نظر

کمال احسن حسینی

دینی مدارس کے سربراہوں سے ایک ضروری گذارش

کیا آپ نے کبھی اس بات پر بھی غور فرمایا کہ دینی تعلیم کا یہ نظام جس کے قائم رکھنے کی گراں قدر خدمات آپ انجام دے رہے ہیں اس کا مستقبل کیا ہے؟ وہ محرکات جواب تک مسلمانوں کا ربط و تعلق مدارس دینیہ کے ساتھ قائم رکھنے کا سبب تھے ان کی حیثیت کیا رہ گئی ہے؟ وہ نقطۂ نگاہ جس نے اب تک مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کر رکھا تھا کہ دینی تعلیم کا یہ نظام چلتا رہے اس نقطۂ نگاہ کا اب کیا حشر ہو چکا ہے اور اس سلسلہ میں امداد و اعانت کے وہ تمام ذرائع جو آج تک دینی تعلیم کے مصارف کے ساتھ خاص تھے ان پر کن کن بزرگوں کی نگاہ کرم لگی ہوئی ہے؟

شاید اس اعتبار سے کہ بہت سے دینی مدارس بعض حیثیتوں سے پہلے کی نسبت کافی ترقی کر چکے ہیں۔ ان کی نئی عمارتیں بن گئی ہیں۔ ان کے سالانہ آمد و خرچ کا میزانیہ دو چند ہو گیا ہے۔ طلبا اور اساتذہ کی تعداد روز افزوں ہے اور بظاہر ان کے کاموں کی رفتار بڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے ان مدارس کے سربراہ کسی قسم کی تشویش کا اظہار نہ کریں لیکن وہ ان ترقیات کا اگر حقیقت بینی سے جائزہ لیں تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں پائیں گے۔ طلبۂ علم کا جو رجحان ان چند سالوں میں تیزی کے ساتھ بڑھا ہے اس کے نتیجہ میں جگہ جگہ فرنگیت زدہ تعلیم گاہوں کا قیام و فروغ اس درجہ پھیل چکا ہے کہ ان کی مناسبت سے ہماری ان دینی تعلیم گاہوں کی یہ ترقی کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں رکھتی۔ جن جگہوں پر دینی مدارس قائم ہیں۔ ان کے گرد و پیش پر نظر ڈالئے آج سے دس سال پہلے، بیس سال پہلے، پچاس سال۔ سو سال پہلے۔ الغرض جب بھی یہ دینی مدارس قائم ہوئے اس وقت ان علاقوں میں دوسری تعلیم کا کیا حال تھا۔ اکثر جگہ تو پرائمری اسکول تک نہ تھے لیکن آج کیا حال ہے۔ متعدد مڈل سکول ہیں ہائی اسکول ہیں۔ گرلز سکول ہیں۔ حتیٰ کہ بعض جگہ یونیورسٹیاں اور یونیورسٹی ٹاؤن بن رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ان دینی مدارس نے کچھ اپنی عمارات میں اضافہ کر لیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ چند سو طلبہ کی تعداد ہو گئی ہے۔ کچھ عملہ بڑھ گیا ہے اور اسی اعتبار سے آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہوگا۔ کیا اس ترقی کو جدید تعلیم کے پھیلے ہوئے دائرے سے کوئی مناسبت دی جا سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ اعداد و شمار کی روشنی میں تقابلتاً ہمارے مدارس میں ترقی نہیں بلکہ کمی ہوئی ہے اور محض انفرادی نوعیت کے کچھ نمائے ہو گئے ہیں۔ جنھیں اجتماعی طور پر تقابلتاً پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ انفرادی طور پر بھی پہلو بہ پہلو نہیں کھڑا کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس صورت حال پر دینی مدرسوں کے سربراہوں اور کارکنوں کو پوری توجہ سے غور کرنا چاہیئے۔ اور ان اسباب و علل کا پتہ لگانا چاہیے جو اس روبہ زوال رفتار کا باعث ہیں۔ میں نے کئی مدتوں اس پر غور کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس صورت حال کے بہت سے اسباب ہیں ــ

اس کا ایک سبب تو فرنگی اقتدار کی وہ اسلام کش پالیسی تھی جس کا ایک حصہ مسلمانوں کو ان کے دینی اداروں اور تدریس گاہوں سے منقطع کرتا رہتا تھا۔ اور جو ابھی تک جاری ہے۔

اس کا ایک سبب مسلمانوں کی زبوں حالی کے نوحہ پر جدید تعلیم کا وہ غلغلہ تھا جو ایک سو سال تک زور و شور سے بلند رکھا گیا اور اب بھی بلند ہے۔

اس کا ایک سبب ان ہم خود غلط مدعیان اصلاح و تجدید کے "افکار" بھی تھے جن سے ملت کی اجتماعیت اور دینی وحدت پر ضرب لگی اور اب بھی لگ رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

لیکن ان سب کے علاوہ بڑا سبب جو ہے وہ یہ ہے کہ دینی تعلیم کے اس نقطۂ نگاہ اور نظریہ کی طرف سے غفلت و بے توجہی ہوتی جا رہی ہے جس کی اساس پر دینی مدارس کا وجود قائم ہے۔

مادی افادیت پر مبنی نظام تعلیم نے اپنا جو نظریہ اور فلسفہ تیار کیا ہے اس کو عوام میں مقبول بنانے کے تمام جتن کئے جاتے رہتے ہیں۔ باقاعدہ ادارے اس کے لئے وجود میں آئے ہوئے ہیں اور متعدد جرائد و رسائل اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر شخص اپنی اولاد کے مستقبل کے لئے یہ ضروری سمجھتا ہے کہ مادی نظام تعلیم سے استفادہ حاصل کرے اور یہی ضرورت اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تخلیق کی ماں ہے۔ اس ضرورت کے احساس کو برابر قائم رکھا جاتا ہے لیکن دینی مدارس اپنے نظریۂ تعلیم کو فروغ دینے عوام میں مقبول بنانے اور اس کی ضرورت کے احساس کو شدید کرنے کی کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کرتے۔ مادی نظام تعلیم سے متعلق تعلیم گاہیں، معاشی، سماجی، تمدنی، سیاسی، انتظامی اور اقتصادی تقاضوں کی اپیل پر قائم ہوتی ہیں اور ان کا یہ نقطۂ نظر زیادہ سے زیادہ واضح کر کے لایا جاتا ہے لیکن دینی مدارس کا نظام تعلیم عقیدہ و عمل کی ان اسلامی قدروں سے تعلق رکھتا ہے جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو ماخذ بنا کر سلف صالحین سے منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے لیکن کوئی منظم کوشش نہیں کی جاتی کہ تعلیم دین کی اس اساس کو مسلمانوں کے ذہنوں میں راسخ تر کیا جائے اور اس کی جد و جہد کو تیز تر کیا جائے ــ

حالانکہ مدارس دینیہ کے وجود اور اسلامی نظام تعلیم کے بقاء کے لئے مادی تعلیم کے نقطۂ نگاہ کی حمایت کے مقابلہ میں، دینی تعلیم کے نقطۂ نگاہ کی حمایت زیادہ کی جانی چاہیے۔ اس کی نشر و اشاعت کے لئے زیادہ وسائل کام میں لانا چاہیئے اور ایسے اداروں کا سرگرمی کے ساتھ تعاون کیا جانا چاہیئے جو اسلامی نظریہ تعلیم سے جوڑنے والے ذہنی رشتوں کو عوام میں برقرار رکھنے کی جد و جہد میں لگے ہوئے ہیں۔ دگرنہ آپ کا تعلیمی نقطۂ نگاہ اگر آپ کے حلقوں سے باہر نہ نکل سکا تو مستقبل میں دینی مدارس کے تحفظ کی امید نادانی ہوگی۔ اچھا تو سارے ملک پر نگاہ ڈالیے، کوئی ایسا ادارہ نظر آتا ہے۔ جو صرف آپ کے علمی نقطۂ نگاہ کا داعی ہو، کتاب و سنت کے ان معروف طریقوں کا نقیب ہو جو سلف سے منتقل ہوتے چلے آ رہے ہیں اور مدارس دینیہ کی بقاء کا حامی ہو۔ یقیناً سوائے جمعیۃ علمائے اسلام کے آپ کوئی اور دوسرا ادارہ صرف اسی مقصد کو اس انداز میں لے کر سرگرم کار نہیں پائیں گے لیکن جمعیۃ کی اس جد و جہد میں خود مدارس دینیہ کے ارباب کار کی طرف سے کتنا تعاون مل رہا ہے۔ شاید اس کا جواب آپ کو اکثر جگہ نفی ہی نفی میں ملے گا ــ

راقم الحروف نے کئی مدارس دینیہ کے سربراہوں سے اس بارے میں گفتگو کی۔ جمعیۃ کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لینے پر آمادہ کرنا چاہا۔ لیکن ان میں سے بیشتر نے اپنی تدریسی اور اہتمامی مصروفیتوں کو پیش کر کے معذرت کا اظہار کیا۔ گویا ان کے نزدیک جمعیۃ و مدارس دو ایسی جداگانہ چیزیں ہیں جن میں سے ایک کے لئے جب کام کیا جائے گا۔ دوسری کو نظر انداز کرنا ہوگا۔ حالانکہ یہ قطعی غلط تصور ہے۔ دینی مدارس، مساجد اور دوسرے مذہبی ادارے جس نقطۂ نگاہ نظریہ و مقصد پر قائم ہو کر چل رہے ہیں۔ جمعیۃ اس نقطۂ نگاہ، اس نظریہ اور اس مقصد کی اس ملک میں تنہا محافظ ہے۔ اس کی اعانت کرنا اپنی اعانت کرنا ہے۔ اگر جمعیۃ سے صرف نظر کر کے آپ مدارس دینیہ چلا رہے ہیں تو اس کی مثال ایسی ہے کہ آپ ایک عظیم عمارت کی نقش آرائی اور زینت کاری میں تو مشغول ہیں لیکن اس عمارت کی بنیادوں کی جس ذریعہ سے حفاظت ہو رہی ہے اور جو اسے کھوکھلا ہونے سے بچاتے میں مصروف ہے اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ اس سے لاپرواہی برت رہے ہیں اور اسے کمزور بنا رہے ہیں۔ پھر کیا یہ نری نقش آرائی اور زینت کاری اس عمارت کا تحفظ کر سکتی ہے؟

اگر دینی تعلیم کا نقطۂ نگاہ ہی سرے سے مٹا دیا گیا جس بل بوتہ پر مدارس دینیہ کا وجود قائم ہے تو کیا مستقبل میں آپ یہ مجبور نہیں ہو جائیں گے کہ یا تو اپنے ہاتھوں سے ان مدرسوں میں قفل ڈال دیں یا انہیں مادی نظام تعلیم کے حامیوں کے حوالہ کر دیں۔ دگرنہ وقت کا مطالبہ ہے کہ آپ آگے آئیں اور سرگرمی سے منظم کریں اور طاقتور بنائیں تاکہ اس مضبوط قلعہ سے مدارس دینیہ کی حفاظت کی جا سکے۔ مساجد کو عبادت کے لئے خاص رکھا جا سکے۔ عوام کے [illegible] کو دین داری سے مضبوط بنایا جا سکے اور ملک میں دین و شریعت کا دور دورہ ہو سکے

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۷ - جون ۱۹۶۳ء

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے بجٹ اجلاس

۷ مئی سے قومی اسمبلی کا اجلاس راولپنڈی میں شروع ہو چکا ہے اور ۸ جون سے صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس بھی شروع ہو رہے ہیں۔ یہ اجلاس اب ایک نئے ماحول میں شروع ہوئے ہیں وزراء سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق اسمبلیوں کے رکن نہیں رہے ہیں اور ایوان میں ان کے استحقاق کا مسئلہ قابل بحث بن گیا ہے۔ مملکت کے صدر محترم غیر جانبدارانہ حیثیت کے باوجود سیاسی اعتبار سے ایک جماعت کے باقاعدہ رکن بن چکے ہیں اور ان کا نقطۂ نظر ایک جماعت کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے اس صورت حال کا اثر اسمبلیوں کی تمام کارروائیوں پر پڑنا یقینی ہے۔ مارشل لاء کے بعد ہمارے ملک کی سیاسی زندگی کا نیا آغاز ہوا تھا۔ ایک نیا دستور، ایک نیا طرز حکومت اور ایک نئی جماعتی سیاست کے ساتھ ہم نے اپنا نیا سفر شروع کیا۔ یہ نیا سفر جن خطوط پر شروع کیا گیا وہ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور کسی حد تک روس کے سیاسی نظاموں سے ماخوذ ایک مرکب مجموعہ تھا جس میں بیک وقت امریکہ کی صدارتی، برطانیہ کی وزارتی، فرانس کی انتظامی اور روس کی آمرانہ حیثیتوں کو یکجا کر لیا گیا ہے ظاہر ہے کہ ان خطوط پر سیاسی سفر میں ہم ان ممالک کے کسی ایک نظام ریاست سے ہی کوسوں پیچھے ہیں کجا یہ کہ چاروں نظاموں کی خصوصیات کو اپنا کر آگے بڑھ سکیں، ایسے ہی مسلمانوں کے دینی مزاج کے ساتھ بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مشرق کے دیگر ملکوں کے قومی مزاج کے ساتھ بھی ان چاروں نظاموں کو کوئی مناسبت نہیں ہے اور ان ملکوں میں کسی جگہ بھی یہ نظام اپنے لئے کامیابی کی راہ ہموار نہیں کر سکے۔ ان چاروں سیاسی نظاموں کا بنیادی خاصہ الحاد اور بے دینی ہے۔ جبکہ مشرق کی تمام اقوام اور بالخصوص مسلمانوں کا اجتماعی مزاج الحاد و بے دینی کے تصورات کے ساتھ ہم آہنگی نہیں کر پاتا مشرق کے نئے خداوندگار جو غلطی کرتے چلے آ رہے ہیں وہ یہی ہے کہ یا تو وہ کوشش کرتے ہیں کہ ان چاروں نظاموں میں سے کسی ایک نظام کو من و عن اپنے ملکوں میں نافذ و رائج کر لیں۔ یا پھر ان سے ماخوذ ایک جداگانہ معجون مرکب قسم کا نظام ترتیب دے کر عوام پر ٹھونس دیں۔ یہی وہ بنیادی کشمکش ہے جو سرزمین مشرق کے عوام اور ان کے برسرکار قائدین کے درمیان برپا ہے۔ یہ تماشا آپ کوریا سے انڈونیشیا تک اور ترکی سے مراکش تک دیکھ سکتے ہیں اور ہر تغیر و انقلاب کی تہ میں آپ یہی نفسیاتی عنصر کام کرتا ہوا پائیں گے بے دینی اور الحاد پر مبنی ان نظاموں نے مغرب کے بڑے بڑے ملکوں کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ تو اقوام مشرق کے گوناگوں امراض کا یہ کس طرح مداوا بن سکتے ہیں۔ ان ممالک کے سیاسی نظام برتری کے جو آج دوسرے ممالک اپنی اقتصادی، معاشی اور استعماری قوتوں کے سہارے ان نظاموں کو اٹھائے چل رہے ہیں لیکن مشرق کی قوموں کے اقتصادی اور معاشی حالات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے، یہاں تو ایک ایسے سادہ اور فطری نظام کے قیام کی ضرورت ہے جو ان قوموں کے نفسیاتی مزاج سے بھی ہم آہنگ ہو اور ان کی انفرادی اور ملی ضروریات کا کفیل بھی بن سکے۔ لیکن اسے کیا کہا جائے کہ ہمارے مفکرین حکمرانوں حتی کہ دینی نظام کے بلند بانگ داعیین تک انہی نظاموں سے مستعار ایک ڈھانچہ یہاں کھڑا کر کے اپنے دعووں کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان اسلام کو صحیح طور پر نافذ کر کے نہ صرف اپنے تمام ابتر حالات کو روبہ اصلاح کر سکتے ہیں۔ بلکہ مشرق کی دیگر اقوام کو بھی اسی راہ پر اپنے دوش بدوش لے کر چل سکتے ہیں اور ان نظاموں کی بے دینی و الحاد کو چیلنج کر کے دنیائے انسانیت کو ان سے نجات دلا سکتے ہیں۔ ہم اپنے ارکان اسمبلی سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ وسیع النظری سے تمام حالات کا جائزہ لیں۔ اسلام کو ہر حیثیت سے قائم کرنے کی مشترکہ جدوجہد کا محاذ بنائیں۔ اور ملک کو بازاری سیاست سے بلند رکھیں۔ گزشتہ اجلاسوں کی طرح وقت و رقم کا ضیاع نہ کریں۔ ایک دوسرے کو ایوان میں نیچا دکھانے کی تکرار بازیاں ترک کریں۔ قوم و ملت کی خدمت کے اس موقع کو نہ گنوائیں۔ ملک کے [illegible] سخت تشنہ ہیں۔ چند دولت مند خاندانوں کے علاوہ سارا ملک پریشان حالیوں میں مبتلا ہے۔ کاشتکار کو اس کی ضروریات کے مطابق حصہ نہیں مل رہا ہے۔ مزدور اپنی محنت کا پورا صلہ نہیں پا رہا ہے، عوام اور حکومت کے درمیان نوکر شاہی طبقہ مضبوطی کے ساتھ حائل ہے حق و انصاف رشوت و سفارش کے بغیر حاصل کرنا ناممکن سا ہوتا جا رہا ہے۔ طبقاتی امتیاز بھرپور طریقے سے موجود ہے۔ حکام میں اپنی پوزیشن کو عوام کے مقابلہ پر فوقیت دینے کا رجحان اب بھی پایا جاتا ہے۔ ملک کی دولت ملک کے ذرائع آمدنی چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئے ہیں۔ شہروں میں رہائشی مکانات تک کی شدید قلت ہے۔ دیہاتوں میں جرائم کی رفتار تیز تر ہو رہی ہے۔ آئے دن نقب زنی چوری۔ قتل اور اغوا کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ تعلیم گراں تر ہوتی جا رہی ہے۔ امریکی اثرات کی بدولت بے دینی و بد اخلاقی کا سیل بے پناہ شہروں اور قصبات تک پہنچ چکا ہے۔ ہمارے ملک کی خارجہ سیاست ناکام ثابت ہو چکی ہے کشمیر کو ہندوستان کسی صورت چھوڑنے پر آمادہ نہیں۔ بھارت کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت سے ملک کی سالمیت و استحکام خطرہ میں پڑ گئے ہیں۔ ان تمام حالات سے عہدہ برآ ہونے اور ان کی اصلاح کے لئے آپ کی توجہ اور سخت محنت و ایثار کی ضرورت ہے۔ آپ میں سے ہر ایک نے اپنے انتخابی اعلانات میں کم و بیش ان باتوں کے تدارک کے بڑے بڑے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ قوم کو انتظار ہے کہ آپ یہ وعدے پورے کریں۔ ورنہ اگر تو تکار اور اپنے جذباتی ہیجانات کے پورا کرتے رہنے کا ان اجلاسوں کو ذریعہ بنائے رکھا اور محلاتی سازشوں کو بروئے کار لانے کا کام ہوتا رہا تو قوم اسے صریحاً غداری اور فریب سے تعبیر کرنے میں حق بجانب ہوگی۔ اور ملک کے تاریک تر مستقبل کی تمام ذمہ داری آپ سب پر ہی عائد ہوگی۔ (ک)

عالم عرب کا موجودہ اضطراب

یمن، عراق، اور شام کے یکے بعد دیگرے انقلاب کے بعد عرب اتحاد کے جو روشن امکانات پیدا ہو گئے تھے اور صدر ناصر کے منصوبہ کے مطابق عرب و افریقہ کی مسلم برادری کا جو ایک نیا و طاقتور حلقہ بن جانے کی ممکنہ صورت وقوع پذیر ہونے لگی تھی جس کے نتیجہ میں بالآخر تمام عالم اسلام ایک مرکز پر آ سکتا تھا، اس نے مغربی طاقتوں پر خواب و خور حرام کر دیا۔ اور انہیں مشرق پر اپنی گرفت خطرے میں نظر آنے لگی۔

اس دوران کی چند خبریں ملاحظہ فرمائیے۔

- جن دنوں عرب وفاق کی بات کامیابی کے مراحل سے گزر رہی تھی۔ امریکہ نے اعلان کیا کہ وہ اردن اور سعودی عرب کی فرمانرواؤں کا تحفظ کرے گا۔ اور ان کی انفرادیت شناخت کو بہر صورت برقرار رکھنے میں مدد دے گا۔
- اس نے صاف صاف اعلان کیا کہ عرب وفاق کے منصوبہ کو وہ اسرائیل کے حق میں ایک سنگین خطرہ سمجھتا ہے اور اس کا تدارک ضروری جانتا ہے۔
- خبر آئی کہ امریکہ اسرائیل کے ساتھ ایک خصوصی دفاعی معاہدہ کر رہا ہے
- برطانیہ نے عراق کو ایٹمی اسلحہ فراہم کرنے اور فوجی افسران کو اعلیٰ تربیت دینے کی پیشکش کی۔
- امریکہ کے نائب صدر کی اہلیہ مسز جانسن نے اسرائیل کی آزادی کے تحفظ کے پروگرام کی چیئرمین بننے کا فیصلہ کیا۔
- عرب وفاق کے مسئلہ پر اچانک شام کی بعث پارٹی جزوی اختلاف کا مسئلہ لے کر کھڑی ہو گئی
- عراق میں کردوں کا مسئلہ شدت کے ساتھ بھڑکایا گیا۔
- اچانک اقوام متحدہ نے کویت کو اپنا رکن بنا لینے کا اعلان کیا ہے
- یہ تمام باتیں ایسی نہیں تھیں جن سے عرب وفاق کے مذاکرات پر اثر نہ پڑتا اور متعلقہ ممالک کی پرسکون فضا متاثر نہ ہوتی۔ چنانچہ امریکہ کی طرف سے ان اعلانات اور کارروائیوں کے فوراً بعد ہی شام و عراق کے اندر شدید اضطراب برپا ہو گیا۔ اس اضطراب کا اصل باعث تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی متذکرہ صدر انگیخت و ناروا مداخلت ہی ہے۔ لیکن ان کے اخبارات اسے ایک قسم کی نظریاتی اختلاف کشمکش کا نام دے کر دنیا کی رائے عامہ گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے ایجنٹ افراد اور جماعتیں اس صورت حال کی ایسی ہی تعبیریں کر رہے ہیں، حالانکہ ہم نے اوپر جو خبریں اور اعلانات نقل کئے ہیں ان کی روشنی میں یہ سمجھنا کچھ دشوار نہیں ہے کہ یہ سارا فساد درپردہ مغربی طاقتوں کا پیدا کردہ ہے اور اب اسے نظریاتی حیثیت دے کر وہ اور بگاڑ کر دینا چاہتے ہیں۔ مسلم ممالک کے جو اخبار و جرائد اور اہل قلم اس تعبیر کے موید ہیں وہ نہیں جانتے کہ کس طرح بالواسطہ طور پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے نقطۂ نظر کے وہ معاون بنے ہوئے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ عرب اقوام کی زبردست خواہش اتحاد بالآخر غالب آ کر رہے گی، اور صدر ناصر کی حکیمانہ روش و استقلال سابق کی طرح اب بھی تمام صورت حال پر قابو پا لے گی۔ تمام دنیائے اسلام اس اتحاد کی طرف پُر امید نظریں لگائے بیٹھی ہے۔ (ک)

(باقی [illegible])

— (بقیہ شذرات) —

اتحاد افریقہ

مغرب کی استعماری قوتوں کیلئے ایک اور چیلنج

حضرت بلال رض کی سرزمین حبشہ پر پچھلے دنوں افریقہ کی تیس حکومتوں کے سربراہوں کا ایک اجتماع ہوا۔ یورپ کے کرگسوں نے اس اجتماع کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور پیشین گوئیاں کیں کہ یہ اجتماع ایک بلا مقصد کارروائی ہے جس کی کامیابی مشکوک ہے لیکن خلاف توقع یہ اجتماع کامیاب رہا اور چند بنیادی امور اتفاق رائے کے ساتھ اتمام کو پہنچائے گئے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ خوش کن پہلو اس اجتماع کا یہ تھا کہ افریقہ کے محکوم علاقوں کو مغرب کے استعماری پنجوں سے نکالنے کے لئے سب نے گرم جوشی کے ساتھ عملی اعانت کی آواز بلند کی اور اس کے لئے ظاہر و خفیہ سب قسم کی تدبیریں بروئے کار لانے کی منظوری دی۔ باہمی تعاون اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے ایک مجلس جائزہ ترتیب دی اور باقاعدہ اتحاد کا اعلان کیا۔ اس سے استعماری حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور وہ اسے تشویشناک قرار دے رہے ہیں۔ درحقیقت ایشیا اور افریقہ کی بیداری یورپ کی استعماریت، آقائیت اور فرقہ واقیت کی موت ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کا مخفی ہاتھ یورپ کی اس موت کے درپے ہے۔ افریقہ کی یہ بیداری ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ کاش اس دور کی سربراہی مسلمان کر سکے۔ وہ غلط قسم کی نظریاتی گروہ بندیوں سے بلند ہو کر اسلام کی دعوت ہدایت اور صالح سیاست کے نقیب بن کر ان نوآزاد ملکوں اور قوموں میں گھس پڑتے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ یورپ کے سیاسی ٹھگ ان قوموں کی اس بیداری کو اپنے حق میں کر لینے میں کامیاب نہ ہو جائیں (ک)

پاک افغان دوستی کی تجدید

اس ہفتہ کی سب سے زیادہ پُر مسرت و پُر امید خبریں پاکستان اور افغانستان کی حکومتوں کے درمیان مصالحت کی اطلاع ملی ہے۔ حال ہی میں پاک و افغان نمائندوں نے شاہ ایران کی کوششوں کی بدولت طہران میں ملاقات کی، اس کے نتیجہ میں بلا کسی تاخیر کے تعلقات کی بحالی کا اعلان کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں برادر حکومتوں کے درمیان کوئی بنیادی اختلاف نہیں تھا۔ اور جو کچھ تفاوت محض غلط فہمیوں کا جال تھا جسے زیادہ تر لندن سے پھیلایا جا رہا ہے دوسرے یہ مسلمان حکومتوں کے درمیان اگر براہ راست بات چیت ہو اور فرنگی مہربانوں کا اس میں دخل نہ ہو تو باہمی اختلافات ایک خوشگوار فضا میں یہ حکومتیں خود طے کر سکتی ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ پاک و افغان دوستی کی یہ تجدید اگر کامیاب رہی تو یہ دونوں ہمسایہ ملک جو ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں۔ آپس میں بہترین رفیق ثابت ہوں گے اور ساتھ ہی ان کی یہ دوستی دوسرے مسلم ایشیائی ممالک کے لئے باہمی اختلافات خوش گواری کے ساتھ طے کرنے کی ایک قابل تقلید مثال ہوگی۔

البتہ ایک چیز اس معاملہ میں بھی قابل غور ہے۔ افغانستان کی سیاسی روش جب تک امریکہ سے زیادہ قریب نہیں تھی اور وہاں روس کی طرف رجحان بڑھا ہوا تھا۔ اس وقت تک یہ دوستی باوجود ہزار کوششوں کے نہ قائم ہو سکی۔ لیکن جب سے افغانستان میں وہ وزارت برطرف ہوئی ہے جو سابقہ روش کی حامل تھی اور موجودہ وزارت برسر کار آئی ہے جو زیادہ تر امریکہ دوست ہے۔ تو ایک ہی مرتبہ کی گفتگو نے پاک افغان دوستی کی راہ ہموار کر دی ہے۔ بہرحال ہم اس تجدید تعلقات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کے قائم و مستحکم رہنے کی دعا کرتے ہیں (ک)

غیروں کے عزائم اور اپنوں کی بے بسی

برطانوی لیبر لیڈر مسٹر السٹر بکی نے کہا کہ

"جنوب مشرقی ایشیا میں ملائیشیا تک سارے علاقہ کے دفاع کی ذمہ داری بھارت پر عائد ہوتی ہے"

اس پر جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو نے فرمایا ہے کہ بھارت ملک گیری کی ہوس رکھتا ہے اور برطانیہ کی طرح ایک بڑی مملکت بننے کے خواب کو پورا کرنے کے لئے مغربی ملکوں سے جنگی اسلحہ حاصل کر رہا ہے۔

ہم وزیر خارجہ صاحب سے یہ پوچھنے کی جرأت کریں گے کہ بھارت تو ایک وسیع ہندو سلطنت کے قیام کا خواب بھی دیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے عملی تدابیر کا آغاز بھی کر سکتا ہے لیکن کیا کبھی آپ نے بھی پاکستان کو ایک مضبوط اسلامی مملکت اور مسلمان ملکوں کی ایک جداگانہ مشترکہ سلطنت بننے کا خواب دیکھا۔ یا ایسے خواب دیکھنا آپ کے اور آپ کے رفقا کے لئے ممنوع ہیں۔ کاش آپ بھی ایسے خواب دیکھ سکتے ہوتے تو بھارت آج ایسے خواب دیکھنے کی ہمت نہ کرتا۔ مسٹر السٹر بکی کے اس بیان سے ایک حقیقت کا وہ بھی انکشاف ہوا کہ وہ کیا عزائم تھے جو اس زمانہ کی برطانوی حکومت اور بھارت کے ہندو لیڈروں کے درمیان طے پائے تھے جن کے پیش نظر مسلمانوں کو کمزور بنانے کے لئے ملک کی ناقص تقسیم عمل میں لائی گئی۔ کشمیر کو پاکستان کے حصے سے جدا کیا گیا اور ایشیا کے جغرافیہ کو ایک نئی شکل دی گئی کہ

باقی صفحہ

صدر ایوب کی نئی سیاسی پوزیشن

صدر ایوب کونشن مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور اب اس پر بحث کرنا کہ ایسا کرنا ضروری تھا یا نہیں، بے فائدہ ہے۔ تاہم ان کی اس شمولیت نے ہمارے ملک کے سیاسی حالات کو اب ایک نئی صورت دے دی ہے۔

صدر ایوب ہمارے ملک کی دفاعی افواج کے کمانڈر انچیف تھے۔ برطانوی حکومت کے دور میں ہماری افواج کی ایک عظیم تاریخ رہی ہے اور برطانیہ نے اس کا اعتراف بھی کیا ہے۔ یہ ہمیں قیام پاکستان کے بعد ہمیں ورثہ میں ملیں۔ اور انگریز کمانڈر انچیف کے بعد اس کی جانشینی کے لئے سب سے زیادہ اہل جنرل ایوب خاں ہی نظر آئے۔ جنرل ایوب خاں نے ایک اعلیٰ ترین قائد افواج کی حیثیت سے، ان فوجوں کا تاریخی کردار محفوظ رکھا۔ اور اسے بلند تر کیا۔ اور انھیں دنیا کی افواج کے دوش بدوش لا کھڑا کیا۔ یہ بات تو ابھی تک صیغۂ راز میں ہی ہے کہ تمام ملک میں اچانک مارشل لا کا نفاذ و دستور تعطل کونسی ایسی نازک صورت حال کی بنا پر عمل میں آیا تھا۔ آیا واقعی ملک خطرات میں گھر گیا تھا یا یہ محض سکندر مرزا کے مطلق العنانہ جذبات کا خوفناک ظہور تھا جو اس قوم بدنصیب کی تیرہ بختیوں کا کرشمہ بن کر ان کے سروں پر مسلط ہو گیا تھا۔ یا اس انقلاب کے پس پردہ کوئی بیرونی طاقت کارفرما تھی یا یہ کہ مشرق میں فوجی انقلاب کا جو سلسلہ چل پڑا تھا یہ بھی اسی کی ایک کڑی تھی، بہرحال اس کی اصل حقیقت پر سے تو پردہ بہت مدت کے بعد ہی اٹھ سکے گا۔ لیکن اس غیر متوقع تغیر کو مقصد کی راہ پر ڈال دینے کا جو عظیم کام جنرل ایوب خاں نے انجام دیا وہ ہمیشہ یاد رکھے جانے والا کارنامہ ہے۔ انھوں نے سکندر مرزا کی منحوس شخصیت سے ملک و ملت کو نجات دلائی۔ مارشل لا کے ناظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے اسے تعزیری کے بجائے انتظامی شکل دی۔ سیاسی خلفشار کو مقدور بھر ختم کیا اور اپنی صوابدید کے مطابق مختلف اصلاحات کا نفاذ عمل میں لاتے رہے۔

گویا ہم دیکھتے ہیں کہ ایوب خاں کی شخصیت نے کتنی ہی حیثیتوں سے اس ملک کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لی وہ ابتدا میں ایک فوجی افسر اعلیٰ تھے، پھر وہ کمانڈر انچیف ہوئے پھر وہ اس منصب کے ساتھ کچھ عرصہ غلام محمد کے دور میں وزیر دفاع کا عہدہ بھی سنبھالے رہے۔ ملک میں دستور کی منسوخی اور مارشل لا کے نفاذ کے وقت، مارشل لا کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ سکندر مرزا کے اخراج کے بعد ملک کے نامزد صدر بنائے گئے اور ایک عرصہ بعد ان کے رفقاء نے انھیں فیلڈ مارشل کا منصب بھی پیش کیا۔ پھر وہ بنیادی جمہوریتوں کے منتخب ارکان کے ووٹوں سے صدر مملکت چنے گئے۔ انھوں نے ملک کو ایک نیا دستور دیا اور اس دستور کے پہلے سربراہ مقرر ہوئے۔ اور سیاسی پارٹیوں کی بحالی کے بعد اب انہوں نے باقاعدہ طور پر ایک سیاسی جماعت میں شرکت بھی اختیار کر لی ہے۔ جن مختلف حیثیتوں کے ساتھ وہ بتدریج ملک و قوم کے سامنے آتے رہے ان کے پیش نظر ایک سیاسی جماعت کے رکن کی حیثیت سے ان کا میدان عمل میں آنا کتنی ہی اہمیتوں کا حامل ہے۔

وہ اپنی سابقہ بلند حیثیتوں کی وجہ سے اب تک عوامی نکتہ چینی سے محفوظ رہے ہیں۔ لیکن اب انہوں نے اپنے آپ کو ایک مساویانہ حیثیت سے عوام کے اندر شامل کر لیا ہے۔ کونشن مسلم لیگ میں شمولیت کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ یہ جماعت چونکہ ملک میں ان کے پروگرام کی حمایت کر رہی ہے اس لئے وہ اس میں شامل ہوئے ہیں۔ اس سے اگرچہ ان کی شخصیت کا بڑا پن تو قائم رہتا ہے۔ لیکن جماعت کی پوزیشن کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس لئے کہ کسی فرد کا جماعت میں شامل ہونا جماعت کے پروگرام کی خاطر ہوتا ہے نہ کہ اپنے انفرادی پروگرام کے بروئے کار لانے کے لئے ایسی جماعت تو محض اس فرد کے مقاصد کا ایک ذریعہ بن کر رہ جاتی ہے اور وہ عوام میں اپنی جڑیں مضبوط نہیں کر سکتی، ہم سمجھتے ہیں کہ جماعت میں اس حیثیت سے ان کی شمولیت جماعت کے لئے بھی کچھ زیادہ سودمند نہیں اور ان کے پروگرام کے لئے بھی تقویت کا باعث نہیں بن سکے گی۔ بہرحال صدر کی اس شمولیت کے بعد ہمارا ملک جماعتی سیاسیات کے مکمل دور میں داخل ہو گیا ہے اور اس کے موجودہ تمام سیاسی معاملات کا ایک نیا رخ متعین ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس نئے تغیر کی روشنی میں ملک کے حالات کا از سر نو جائزہ لیا جانا چاہئے اور اس پر غور و فکر کر کے ایک نظر ڈال کر واقعات کا تجزیہ کرنا چاہیے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے (ک)

جناب مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و قائد جمعیۃ علماء اسلام سے ایک بات چیت

مرتب احسن حسینی کمال

لاہور آج کل اپنے سخت ترین ایام گرما سے گزر رہا ہے گیارہ بجے دن کو جب میں دفتر پہنچا تو دفتر کے کارکنوں نے اطلاع دی کہ مفتی محمود صاحب راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے ہیں کسی حاجت مند کے کام کے سلسلہ میں باہر گئے ہوئے ہیں اور ایک گھنٹہ تک واپس آجائیں گے - میرے لئے یہ اطلاع بڑی دل خوش کن تھی۔ آج سے ایک سال قبل دو بار مجھے مفتی صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان کے علم و فضل - ان کے صلاح و تقویٰ ان کی متوازن مزاج و طبیعت اور ان کی سادہ زندگی سے میں بہت متاثر ہوا تھا۔ لیکن معاً دل میں گمان گذرا کہ اس وقت تو وہ تازہ تازہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور اس نئے ماحول سے پوری طرح وابستہ نہیں ہو پائے تھے اس لئے زندگی کی سابقہ اسلامی اور مشرقی روش برقرار تھی۔ لیکن اب تو انھیں اسمبلی کا ممبر ہوئے سال سے زیادہ ہو چکا ہے - صدر - وزراء، احکام بالا اور ملک کے بااثر و مقتدر طبقے سے قرب حاصل ہے - یہاں تو ہم نے لفٹ مل جانے پر ایک رات کے اندر اندر بڑے بڑے استقامت پسند لوگوں کو بالکل تبدیل ہو جاتے دیکھا ہے - پھر کیا مفتی صاحب بھی اس پوزیشن پر پہنچ جانے کے بعد بدل نہیں گئے ہوں گے اس سوچ بچار میں مبتلا تھا - کہ مفتی صاحب بھی تشریف لے آئے ہنستے ہوئے پر تپاک طریقے پر ملے اور میں تھوڑی دیر کے لئے حیران و نادم کھڑا رہ گیا - مفتی صاحب میں تو ذرا سی بھی تبدیلی نہیں آئی - وہی سادہ اور صاف لباس وہی وضع قطع، وہی تصنع سے پاک زندگی، فرش پر بچھی ہوئی کہنہ و خستہ چٹائیوں پر بلا کسی کراہت کے بیٹھ گئے - سب کارکنوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا - ہر آئندہ و روند سے خوشدلی اور شفقت کے ساتھ پیش آتے رہے - میں یہ تماشا دیکھتا رہا اور اپنے گمان کی اس پستی پر نادم ہوتا رہا۔ جس شخص نے اسمبلی ہال میں اسلام کے معاملہ پر، سابق وزیر قانون کو ذبح کر دیا تھا - جس کی وضع قطع، گفتار و رفتار - اسمبلی ہال میں امتیازی شان رکھتی ہے - جو کسی موقع پر بھی، اصحاب اقتدار کے سامنے دین کے معاملہ میں نہیں جھکا - وہ دفتر میں ہم جیسے ادنیٰ کارکنوں کے درمیان "حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم" کا نمونہ بنا ہوا تھا - نہایت بے تکلفی سے ہم سب باتیں کرتے رہے اور میری جرأت گستاخ اس حد تک بڑھی کہ کاغذ قلم لے کر سوالات کرنے بیٹھ گیا - مفتی صاحب نے نہایت بے تکلفی و توجہ سے میرے بے ترتیب سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے جو ترجمان کے ناظرین کے لئے معلومات و دلچسپی سے خالی نہیں ہیں - میں نے سوال کیا کہ

س: کیا جناب براہ مہربانی بتائیں گے کہ قومی اسمبلی کا حالیہ اجلاس کس ہماہمی اور رونق کے ساتھ شروع ہوا ہے -

ج: ابھی تک تو شروع سے ہی اجلاس پھیکا پھیکا سا چل رہا ہے - کسی قسم کی گرما گرمی نہیں پائی جاتی ہے تماشائیوں کی گیلریاں بھی سونی سونی سی نظر آتی ہیں، امید ہے کہ جس دن بجٹ پیش کیا جائے گا اور اس پر بحث کا آغاز ہوگا، اس دن سے رونق بھی بڑھ جائیگا اور تماشائیوں کی حاضری بھی زیادہ ہو جائے گی -

س: کیا حالیہ اجلاس میں کشمیر کے مسئلہ پر بھی کوئی بحث کی جاسکے گی اور اب حکومت کا کیا عندیہ ہے یہ معلوم ہو سکے گا؟

ج: حکومت کی طرف سے مسئلہ کشمیر پر ممبران اسمبلی کو اعتماد میں لینے کا وعدہ تو موجود ہے اور ممکن ہے کہ بجٹ کی بحث کے دوران کسی مرحلہ پر یہ مسئلہ بھی تفصیل کے ساتھ زیر بحث آجائے - ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ مذاکرات کی لا حاصل سعی سے جو تلخ تجربہ ہوا ہے - حکومت نے اس سے ضرور سبق لیا ہوگا اور اب وہ حقیقت پسندانہ اقدامات کے لئے تیار ہوگی -

س: بنیادی حقوق کا بل پاس ہو جانے کی اب کے اجلاس میں بھی کوئی امید پائی جاتی ہے -

ج: حزب اختلاف حزب اقتدار کے درمیان اختلاف ختم ہوئے بغیر ایسا ہونا ممکن نہیں - اس کے لئے دو تہائی ووٹوں کی ضرورت ہے - البتہ اب وجوہات اختلاف کم ہوتے جا رہے ہیں اور صرف چند ایک اہم مسئلے طے ہونا باقی رہ گئے ہیں -

س: کیا موجودہ اجلاس میں آئین سازی کو اسلام کے قریب لانے کا بھی کوئی کام ہو سکے گا؟

ج: حکومت بنیادی حقوق کے بل میں اسلامی نقطہ نگاہ سے چند ترمیمات کرنے پر آمادہ تو ہو گئی ہے - ایک بڑا اختلاف جو طے ہونا رہ گیا ہے وہ اس حق کا مطالبہ ہے کہ اسمبلی سے منظور شدہ کسی قانون کی غیر اسلامی حیثیت کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکے - وزیر قانون اس کے بارے میں ملک کے مقتدر علماء کی ایک مجلس مذاکرہ بلانا چاہتے ہیں اور شاید یہ مسئلہ بھی طے ہو جائے - اسی طرح موجودہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے مخش اشتہارات کی اشاعت پر پابندی کا بل بھی برائے منظوری پیش کیا ہوا ہے - میں نے اس میں شبیہہ و تصاویر کو بھی شامل کرنے کی ترمیمیں پیش کر رکھی ہیں - اگر یہ دونوں متذکرہ صدر بل منظور ہو جائیں تو آپ اسے اسلام سے ذرا قریب آئین سازی سمجھ سکتے ہیں - ورنہ حقیقی قرب تو مکمل تبدیلی سے ہی ہو سکتا ہے اور ہم اس سلسلے میں کوشش کر رہے ہیں -

س: جناب اسلامی مشاورتی کونسل بھی کچھ کام کر رہی ہے؟

ج: بھائی ابھی تو اس ادارے کا کوئی کام ہمارے سامنے نہیں آیا ہے حالانکہ اسے قائم ہوئے سال گزر رہا ہے

س: صدر مملکت کے سیاسی جماعت میں شامل ہو جانے سے اسمبلی کے اندر یا اسمبلی کے باہر کوئی خاص اثر پڑا ہے

ج: کوئی قابل ذکر اثر تو نہیں پڑا - لیکن بہر حال سیاسیات ملکی پر بالآخر اس کا اثر پڑے گا اور ہم توقع کرتے ہیں کہ خوشگوار اثر پڑے گا -

س - مختلف دینی جماعتوں کے مابین اتحاد و اتفاق کی بھی کوئی راہ نکل سکتی ہے

ج: - جمعیۃ اس بارے میں کوشش تو کر رہی ہے، در اصل یہ اتفاق کا حصول نظریاتی طور پر تو آسان ہی ہے بات یہ منحصر ہے کہ سب جماعتیں کتاب و سنت کی اس تعبیر پر متفق ہو جائیں جو سلف سے منتقل ہوتی چلی آرہی ہے تو طریق کار کا اختلاف کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھے گا۔

س: - سپریم کورٹ کے فیصلے کے نتیجے میں وزراء کی جو نشستیں اسمبلیوں میں خالی ہوئی ہیں، ان کے لئے ممکن ہے جلد ہی ضمنی انتخابات عمل میں آئیں - عام طور سے عوام کی طرف سے اس رجحان کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ان سیٹوں کے لئے بھی علمائے دین کا انتخاب ہو - تاکہ اسلامی آئین سازی صحیح رخ پر ممکن ہو سکے - کیا یہ صحت مندانہ رجحان نہیں ہے اور اس ایک مقصد کے لئے مختلف دینی جماعتیں اپنے باہمی اختلافات ختم کر کے متحدہ محاذ نہیں بنا سکتیں -

ج: - بے شک یہ رجحان نہایت اعلیٰ ہے - اس کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے - علماء کرام ملک میں جب تک سیاسی اثر و رسوخ حاصل نہیں کر لیتے - صحیح اسلامی انقلاب اور ملی استحکام کا کام نہیں ہو سکتا - اور اسلامی نقطہ نگاہ سے عوامی مسائل حل نہیں کیے جا سکتے - ہم کوشش کریں گے کہ اس ایک مسئلہ پر تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لے آئیں - میں نے اس کی تحریک بھی شروع کر رکھی ہے -

س: - اچھا جناب ایک آخری سوال کے جواب کے لئے میں آپ کو دوبارہ زحمت دوں گا - راولپنڈی کیبنٹ کے بل کے بارے میں بھی کوئی توقع کی جا سکتی ہے؟

ج: - امید تو ہے کہ بجٹ کی بحث ختم ہو جانے کے بعد یہ بل بھی اجلاس میں پیش ہو جائے اور منظوری کے مراحل سے گزر جائے گا۔

اس طرح حضرت مفتی صاحب کے قیمتی وقت کا ایک بڑا حصہ میں نے ان سوالات و جوابات کی نذر کرا دیا اور ابھی کتنی ہی باتیں ہیں جو تشنہ سوال تھیں اور ان کی خندہ پیشانی - مجھے مزید جرأت سخن کا حوصلہ دلا رہی تھی کہ موذن نے مغرب کی اذان بلند کی اور ہم سب مفتی صاحب کی معیت میں اللہ کے حضور میں نیاز جھکانے کی تیاری میں لگ گئے - اور میری زبان پر اقبال کا یہ شعر بیساختہ جاری ہو گیا -

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

☆

جمعیۃ علمائے اسلام سرحد کے دائرۂ کار کی تفصیلات

الحمد للہ ملک بھر میں جمعیۃ کا کام نہایت تیزی سے ہو رہا ہے۔ آئے دن حوصلہ افزا اطلاعات آ رہی ہیں ایک ایسی جماعت جس کی پشت پر کوئی مادی طاقت نہ ہو اور صرف اللہ کے دین کی خدمت اس کا نصب العین ہو اس کے لئے قدم قدم پر جو مشکلات سد راہ بنیں گی وہ حقیقت شناسوں سے مخفی نہیں۔ اس کے باوجود جمعیۃ نے جس تیزی کے ساتھ ترقی کی اس کی ایک مثال درج ذیل ہے۔ ——— یہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے دائرہ کار کا ایک خاکہ ہے جو دوسرے علاقوں کی جمعیتوں کے لئے کام کرنے کا نمونہ ہے۔ اس نہج پر ہم امید کرتے ہیں کہ دوسری جگہ کی جمعیتیں بھی خاکے تیار کر کے روانہ کریں گی۔ ———

دفتر واقعہ موچی لڑہ - پشاور شہر

امیر۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب فاضل دیوبند طورو ضلع مردان

نائب امیر۔ حضرت قاضی عبد الکریم صاحب فاضل دیوبند۔ کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ نائب امیر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند ڈکی چارسدہ ضلع پشاور

ناظم اعلیٰ۔ صاحبزادہ عبد الباری فاضل دیوبند۔ عمرزئی چارسدہ

ناظم۔ مولانا محمد حسین صاحب خطیب گنج پشاور۔

ناظم ۲۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ قاضی مردان۔

اضلاعی امراء

مولانا قاضی علاؤ الدین صاحب ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

مولانا صاحبزادہ حیات محمد صاحب۔ ضلع بنوں۔

مولانا احمد حسین صاحب۔ ضلع کوہاٹ۔

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ ضلع پشاور۔

مولانا لطف الرحمٰن صاحب ضلع مردان

مولانا عبد الحی صاحب۔ ضلع ہزارہ

مالی آمد نشاط ثانی : ۳۰۳۲ روپے | خرچ ۴۲۵۹ روپے
ہدیہ وصول شدہ تعلیم الاسلام : ۱۱۲۰ ؍
رقوم وصول شدہ مجلس عملی ۱۲۳ ؍

آمدہ خطوط ۴ ہزار ارسال شدہ خطوط ۵ ہزار

امیر محترم مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے اخباری بیانات ۱۰۰

ناظم اعلیٰ کے اخباری بیانات ۱۳۰

امیر محترم مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی اجتماعات میں شرکت ۷۰۰ اجتماعات

اصلاحی شاخیں ۶، میونسپل شاخیں ۲۰، حلقہ شاخیں ۳۰

قصباتی شاخیں ۵۰۰۔

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے تمام مجالس اضلاعی۔ حلقہ وار۔ مرکزیہ میں ارکان محترم جو شرکت کرتے ہیں۔ اپنے اخراجات سے شرکت کرتے ہیں

جمعیۃ کی حیثیت دیگر سیاسی جماعتوں جیسی نہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا وظیفۂ حیات وراثت نبوت کا تحفظ، اعلاء کلمۃ اللہ، اشاعت دین ہے۔ کارخانہ دار۔ جاگیردار۔ رؤساء جمعیۃ سے وابستہ نہیں اس لئے کہ وہ اپنے خیال میں دنیوی مفاد جمعیۃ میں نہیں دیکھتے۔ الحمد للہ عامۃ المسلمین جمعیۃ علماء اسلام کو اپنا مذہبی قائد سمجھتے ہیں۔

——— عبد الباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد

رحیم یار خاں } جمعیۃ علماء اسلام کے امیر ضلع مولانا غلام ربانی صاحب اور ناظم اعلیٰ سردار میر عالم خان لغاری نے نئی مجلس شوریٰ ترتیب دی جس کا پہلا اجلاس جون کے عشرۂ اول میں ہونا قرار پایا۔ ارکان شوریٰ کے نام :-

مولوی منظور الٰہی صاحب۔ ظاہر پیر۔
میاں سراج احمد صاحب۔ دین پور
فدا الرحمٰن صاحب۔ صادق آباد۔
احمد شہزادہ صاحب۔ ماچھی گوٹھ۔
مولانا محمد عثمان صاحب۔ ہیرے شاہ
مولانا عبد الکریم صاحب۔ صادق آباد
حاجی تاج الدین صاحب۔ صادق آباد
چودھری اللہ رکھا صاحب۔ صادق آباد

رحیم یار خاں شہر کی جمعیۃ کا بھی نیا انتخاب عمل میں آیا :-

امیر قاضی عبد الواحد صاحب۔ نائب امیر مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نائب امیر قاری نذیر احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ اللہ ڈیوایا صاحب۔ ناظم میاں سراج الدین صاحب ناظم محمد الیاس صاحب۔ خازن۔ محمد بقا محمد اور مولوی اسمٰعیل ناظم دفتر ضلعی و شہری جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں۔

سکھر } ۱۴ رمئی کو جمعیۃ کا ہفتہ وار اجتماع دفتر میں منعقد ہوا۔ درس قرآن کے بعد خطابات ہوئے اور جمعیۃ کو مضبوط بنانے کے پروگرام کی ضرورت کا احساس دلایا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ شہر کے مختلف علاقوں میں دار المطالعے بھی کھولے جائیں

از نائب ناظم جمعیۃ سکھر

کندکوٹ } ۱۴ رمئی کو گوٹھ تکیہ خاں کھوسو کی جمعیۃ کا ایک اجتماع بعد جمعہ ہوا۔ جس میں نیا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ مولانا عبد الغفار صاحب ناظم دزیر خاں۔ نائب ناظم عبد الرزاق خاں۔ ناظم نشر و اشاعت محمد قاسم خاں۔ سالار عبد الجبار خاں۔ خازن امیر احمد خاں۔

خاص کندکوٹ کی جمعیۃ کا ایک اجتماع ۲۵ رمئی کو بعد نماز عشاء ہوا۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب نے دو گھنٹہ تک پر جوش تقریر ارشاد فرمائی۔ جس کا عوام پر بڑا ہی اچھا اثر ہوا۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع تھرپارکر کی سرگرمیاں

قریہ میاں حاجی پیر محمد دلہاری تحصیل سامارو میں ایک جلسہ جمعیۃ کی طرف سے منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسحٰق صدر جمعیۃ تھرپارکر نے تقریر ارشاد فرمائی۔

(۱) امیر حاجی محمود صاحب دلہاری۔ ناظم حافظ عبد اللہ صاحب خازن میاں عبد الحق صاحب۔

(۲) ددرو تارہ دین۔ ایک جلسہ جمعیۃ کی جانب سے ہوا جس میں علاقہ کے تمام معزز حضرات اور عوام نے شرکت فرمائی۔

(۳) بیر چھن عمرکوٹ میں بھی ایک بڑا جلسہ ہوا۔ اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔

(۴) قریہ حاجی سعید خان لغاری تحصیل سمیس آباد میں ۱۳ر محرم سے جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے بڑے بڑے علماء تشریف لا رہے ہیں (نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر)

کندیاں ضلع میانوالی } ۲۴ رمئی کو بعد نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ کا اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا قطب الدین صاحب امیر حلقہ اور صاحبزادہ محمد عارف صاحب ناظم حلقہ نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے کام کو سرگرمی سے جاری رکھنے کی، ارکان کو ہدایت فرمائی محمد خالد صاحب کے کام کو سراہا گیا۔ ۱۹ افراد پر مشتمل ایک وفد بنایا جو شہر میں لوگوں سے ملاقاتیں کرے گا اور جمعیۃ کے مقاصد ان کے سامنے رکھے گا۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر میانوالی سے مطالبہ کیا گیا کہ کندیاں میں، نورنگ سنیما وغیرہ کی اجازت نہ دی جائے۔ (محمد افضل ناظم نشر و اشاعت)

پکا لاڑاں تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں میں مولانا غلام مجتبیٰ صاحب نے تقریر فرمائی اور جمعیۃ کی تشکیل کی۔

امیر اعلیٰ مولانا عبد الغفور صاحب اور ناظم اعلیٰ۔ چوہدری شاہ نواز صاحب منتخب ہوئے اس علاوہ نائب عہدہ داران۔ اور ممبران مجلس عاملہ کا بھی انتخاب عمل آیا۔

کلاچی میں جمعیۃ علمائے اسلام کے زیر اہتمام

جامع مسجد اور شہر میں دو عظیم جلسے ہوئے جن، اصلاحی قوانین کے نفاذ پر مولانا صالح محمد صاحب سرگودھوی تقریر فرمائی۔ ابتدائی تقریر قاضی عبد الکریم صاحب نے کی۔

شہر کے جلسہ میں اہل تشیع کو جدید لائسنس دینے کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

کلاچی میں ناچ گانے کا مخش کاروبار بعض لوگ شروع کرنے والے ہیں۔ اس کی مذمت کی گئی۔

بنوں شہر میں
ترجمان اسلام اور خدام الدین
ملنے کا پتہ: جناب عبد القیوم۔ ایجنٹ خدام الدین امام مسجد حق نواز۔ بنوں شہر

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ناظم جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کی

دیارِ حرم سے وطن کو واپسی :

گزشتہ دو ہفتوں سے برابر استفسار ہو رہے تھے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب حج سے کب واپس آ رہے ہیں ۔ کراچی کب اتریں گے ؟ وہاں سے کس گاڑی سے روانہ ہوں گے ؟ گھر کب پہنچیں گے ۔ لاہور کب آئیں گے اور دفتر والے حضرت مولانا کی طرف سے کوئی باقاعدہ اطلاع نہ ملنے کی بنا پر تفصیلی جواب دینے سے معذور تھے ۔ جمعیۃ کے کارکن ، مولانا کے مداح اور ملک کے اسلام دوست حضرات چاہتے تھے کہ دوسرے بہت سوں کی طرح مولانا کا بھی باقاعدہ کراچی میں استقبال کریں ۔ مختلف اسٹیشنوں پر مولانا کا خیر مقدم کیا جائے اور موجودہ دور کے سیاسی اکابرین کی طرح مولانا کی واپسی کو شہرت دی جائے ۔ اگرچہ ایسی خواہش رکھنے والوں میں ایک بہت بڑی تعداد ان مخلصین کی بھی ہے جو حضرت مولانا سے اپنے جذبات تعلق کے اظہار کے لئے ایسا کرنا چاہتے تھے ۔ لیکن حضرت مولانا مدظلہ ان سب کی توقعات کے برعکس ، اپنے اسلاف کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نہایت خاموشی سے کراچی آن اترے ۔ بغیر اطلاع دیے گھر کے لئے روانہ ہو گئے ۔ اور دفتر والے ، احباب کرام و دیگر استفسار کنندگان کا انتظار بدستور ہوتا رہا ۔

آج حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اطلاع دی ہے ۔ کہ مولانا غلام غوث صاحب تشریف لے آتے ہیں ، بفہ ضلع ہزارہ ، اپنے گھر گئے ہیں اور ۱۴ر جون کو لاہور آ رہے ہیں چنانچہ تمام احباب کی اطلاع کے لئے یہ چند سطریں تحریر کر دی گئی ہیں ۔

نوشہرہ (پشاور) میں جمعیۃ کا اجلاس

اور جدید انتخاب

جمعرات ۲۳ مئی کو بزرگ صاحبزادہ کی نگرانی میں اجلاس ہوا ۔ اول مولانا امین الحق صاحب مرحوم جو جمعیۃ کے سرگرم رکن و نائب ناظم تھے ۔ کو ایصال ثواب کیا گیا اور عہدیداران انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر مولانا اسلام الدین صاحب ۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر ایچ ۔ ایم ۔ الیاس شاہ صاحب ۔

اس کے علاوہ دیگر عہدیداران بھی منتخب ہوئے ۔

مظفر گڑھ

چوک تھانہ قریشی میں انوار القرآن کے سالانہ جلسہ کے جلسہ کے موقعہ پر ۔ مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے ایک تقریر ارشاد فرمائی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے ۔ جمعیۃ کی تشکیل کی اور عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا

شیخ الطریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہ کا دورہ

مورخہ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ جولائی

بروز ہفتہ اتوار ۔ سوموار منگل ۔ بدھ

حضرت شیخ الطریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم و خلیفہ مجاز حضرت مدنی علاقہ بھکر کا دورہ فرمائیں گے انشاء اللہ تفصیلات آئندہ شائع ہونگی نیز یہ دورہ جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی طرف سے ہوگا ۔

ممتاز علی ۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر ۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا خصوصی اجلاس

مورخہ ۲۶ مئی ۶ محرم الحرام بروز جمعرات بعد نماز مغرب ۸ بجے جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا خصوصی اجلاس ہوا ۔ اجلاس بحکم جناب مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر بلوایا گیا سفت روزہ ترجمانِ اسلام کی توسیع اور علاقائی تنظیم کے بارے میں غور و خوض کیا گیا ۔

مکتبہ ترجمان اسلام کی کتابیں

ہمارے دور کے چند علمائے حق	۲/۵۰ روپے
سلاسل طیبہ	ایک روپیہ
صراطِ مستقیم بسلسلہ مودودیت و پرویزیت	ایک روپیہ
بانی دار العلوم دیوبند	ایک روپیہ
آسان عربی قاعدہ	تین آنے

مکتبہ ترجمان اسلام ۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور

آج بھی دینِ محمدی کے سچے فدائی موجود ہیں جو دین میں قطع و برید قبول نہیں کر سکتے

ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا بیان :

۲۸ مئی موضع بوڈلہ میں اور ۲۹ مئی موضع بڑا گواہ میں مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کے زیر اہتمام دو تبلیغی جلسے ہوئے ۔ جن میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم ۔ مولانا محمد شریف عابد مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کپتان غلام محمد صاحب نعت خوان ۔ اور حافظ محمد انور صاحب متعلم مدرسہ ہذا نے شرکت فرمائی ہر دو جلسوں میں سامعین کی تعداد کافی تھی ۔ عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ۔ ایک سوال کے جواب میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے فرمایا کہ ہمیں وہی اسلام پسند ہے جو تیرہ سو سال سے چلا آ رہا ہے ۔ اور حقیقت میں اسلام ہے ہی وہی ۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہر کس و ناکس اپنی خواہشات نفسانی کو اسلام کے نام سے ایک ایسے ملک میں پیش کرے جس کی بنیاد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر رکھی گئی ہو ۔

لاہور میں عاشورہ پر ہولناک فساد

لاہور ۔ آج صوبائی دار الحکومت کے مختلف علاقوں میں ذوالجناح کا جلوس گزرنے پر فساد ہو گیا جس میں کئی افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے ۔ فساد کے بعد شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ۔ پولیس نے مختلف جگہ ۵ دفعہ گولی چلائی ۔ کئی بار لاٹھی چارج اور اشک آور گیس چھوڑی ۔ پتھراؤ ۔ سوڈا واٹر کی بوتلوں کے آزادانہ استعمال اور لاٹھی چارج کے باعث سینکڑوں افراد کو رات گئے تک میو ہسپتال میں داخل کیا گیا ۔ ضلعی حکام نے حالات پر قابو پانے کے لئے فوج طلب کر لی ہے اور اس وقت شہر پر فوج کا غلبہ ہے ۔ شہر کے متاثرہ علاقوں میں تھانہ لوہاری دروازہ ۔ تھانہ بھاٹی گیٹ ۔ چوکی لوئر مال ۔ چوکی کرشن نگر ۔ تھانہ نولکھا وغیرہ ۔ تھانہ مصری شاہ اور تھانہ گڑھی شاہو شامل ہیں ۔ فساد چوک نواب شاہ میں ایک دکاندار حفیظ بٹ کے ساتھ لٹ کو شیعہ رضاکاروں کی تلخ کلامی سے شروع ہوا ۔ دوسرے دن موچی دروازے کے اندر لال کھوہ سے آگے دست بدست جنگ ہوتی جس میں پستول ۔ خنجروں اور چاقوؤں کا استعمال ہوا ۔ فضا سخت ناخوشگوار ہے اور شہر بھر میں کشیدگی پائی جاتی ہے ۔

ملک کے دوسرے مقامات میں بھی شیعہ سنی فسادات ہونے کی اطلاع ملی ہے ۔ نارووال میں پولیس کی فائرنگ سے دو آدمی ہلاک اور بیسیوں زخمی ہوئے ۔ جھنگ میں تعزیہ کو آگ لگا دی گئی اور اسی طرح چنیوٹ میں بھی فساد ہوا ۔

آج لاہور بھر میں سنی رہنماؤں نے شیعہ رضاکاروں کی منظم سازش کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ۔ جس میں پٹرول سے آگ لگانے خنجر زنی اور پستول چلانے کی وارداتوں سے سنیوں کے جان و مال کا نقصان ہوا ۔

ماتحت شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام نے ضمنی انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا ہے ۔ جہاں جہاں مرکزی اور صوبائی وزراء کی نشستیں خالی ہوئی ہیں وہاں کے مکمل حالات سے دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو مطلع کیا جائے ۔

ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور

مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد میں

انجمن جمعیۃ طلباء کا قیام

زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب صدر مدرس مدرسہ ہذا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

(۱) صدر انجمن مولانا نارانہ محمد افغانی ۔

(۲) ناظم محمد صدیق ساسوئی (۳) خازن یار محمد نوشکوی ۔

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ ۔ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے ۔ بدن و مرد و زن کیلئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں ۔ کمزوری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کے لئے سلاجیت پلز آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں ۔ قیمت ۔ اگولی بارہ روپے پچیس پیسے علاوہ محصول ڈاک

مسعود یہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

معاصرین کے آراء وافکار

دینی جماعتوں کی خدمت میں

یہ دور مذہبی اور دینی اعتبار سے انتہائی نازک ہے۔ اس میں دینی جماعتیں کامیابی سے ہم کنار ہو سکتی ہیں جو متحدہ و متفق ہو کر میدان عمل میں اتریں گی۔ ایک وقت تھا کہ مسجدوں اور دینی و مذہبی مدرسوں کو اسلامی تبلیغ کے مراکز کی حیثیت حاصل تھی۔ اب حالات کروٹ بدل چکے ہیں اور واقعات نے لبادہ روپ دھار لیا ہے اب وہ بات نہیں رہی بے شک اسلام کی ترویج و اشاعت کا ذریعہ آج بھی مسجدیں اور مدرسے ہیں۔ لیکن ایک خاص حد تک! اسلام کی ہمہ گیر تبلیغ آج ان ذرائع سے مشکل ہے اور اس مشکل میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اب کچھ اور ذرائع کو کام میں لانا بھی ضروری ہو گیا ہے۔ ان میں ایک بہت بڑا ذریعہ اسمبلیاں اور قانون ساز ادارے ہیں۔ یہ دور کچھ ایسا آئینی سا ہے کہ اس میں دین کی خدمت اس ذریعہ سے ہی زیادہ وسیع بنیادوں پر ہو سکتی ہے اور اسمبلیوں میں پہنچ کر اپنی آواز میں زیادہ زور پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ سیاسی، مذہبی اور اقتصادی مسائل کے حل کا مرکز اب یہی مقام قرار پا گئے۔ اگر ہمارے دینی حلقے اپنی آواز میں ہمہ گیری اور توانائی پیدا کرنے کے خواہاں اور وسیع بنیادوں پر ملک و ملت کی خدمت کرنے کے متمنی ہیں تو انہیں قانون ساز اداروں میں پہنچنے کے لئے ساعی ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے سب سے ضروری چیز صحیح الفکر افراد اور دینی اور مذہبی جماعتیں اور عناصر موجود ہیں جن کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا آسان بھی ہے اور ضروری بھی۔ اگر وہ متحد ہو کر کوئی صحیح آواز بلند کریں تو کامرانی کی منزل کو پا سکتے ہیں۔

ہمارے کالم شاہد ہیں، ہم نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے اور علماء دین کی توجہات عالیہ کو اس اہم مسئلہ کی طرف منعطف کرانے کی سعی کی ہے۔ آج بھی ہم یہی صدا بلند کرتے ہیں اور درد مندانہ الفاظ کے ساتھ ان کی خدمت میں عرض کناں ہیں کہ وہ وقت کی نزاکتوں کو سمجھیں اور اپنے اختلافات ختم کر کے ایک ایسا متحدہ محاذ قائم کریں۔ جس کا مقصد محض یہ ہو کہ کتاب و سنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں ملک و ملت کی خدمت کی جائے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں دینی جماعتوں کا کوئی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اس میں کن کن جماعتوں اور افراد کو دعوت شرکت دی جا رہی ہے ہماری خواہش یہ ہے کہ یہ اجتماع تمام دین پسند عناصر اور مذہبی جماعتوں پر مشتمل ہو، اور اس میں عمل و حرکت کا ایسا لائحہ عمل طے کیا جائے جو اپنے اندر زیادہ سے زیادہ اثر انگیزی اور فعالیت رکھتا ہو۔

اگر مذہبی و دینی رہنما مختلف ٹکڑیوں میں بٹے ہوئے اور ایک دوسرے سے متصادم رہے تو اس کے اثرات نہایت ہولناک ہوں گے اور ملک و ملت کو اس سے سخت نقصان پہنچے گا۔ اس لئے ہم ان کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وقت کی نبض پر ہاتھ رکھیں۔ حالات کے پیچ و خم سے سبق حاصل کریں اور اتحاد فکر و عمل کو اپنا مقصود اصلی ٹھہرائیں۔ (الاعتصام لاہور)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

مکتوب ابو العطاء

بقیہ صفحہ اول

کی اس تعبیر و توضیح کے مطابق ہو گا جو سلف صالحین سے عہد بہ عہد ہمارے زمانہ تک منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے اور اگر ان کے افکار اور لٹریچر میں کوئی ایسی بات موجود ہو گی جو اس تعبیر و توضیح کے مطابق نہیں ہے تو وہ اس بات سے بلا پس و پیش رجوع کر لیں گے۔" میں امید کرتا ہوں کہ اس اعلان کی باقاعدہ ذمہ دارانہ اشاعت کے فوراً بعد جمعیۃ علماء اسلام اپنی تمام خدمات اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو پیش کر دے گی۔"

ہم دیکھیں گے کہ مکتوب نگار صاحب کے ان افکار کا ان کے حلقے میں کیا وزن ہے اور ہماری اس پیشکش کا کیا جواب ملتا ہے (اکم)

عاجزانہ اپیل

میرا لڑکا جس کا نام گل محمد ہے ساکن چینگلی علاقہ بنیر ریاست صوات دو سال سے لا پتہ ہے۔ پہلے وہ دار السلام حقانیہ اکوڑہ خٹک میں پڑھتا تھا اگر کسی دار العلوم میں ہو تو اس دار العلوم کے ناظم سے گزارش ہے کہ وہ مجھے اطلاع دیدے، دو میرے بیٹے کو مطلع کر دے کہ آپ کا بوڑھا باپ آپ کی تلاش میں در بدر پھر رہا ہے۔ اور بوڑھی والدہ آپ کے فراق میں مبتلائے غم ہے۔ حضرت گل ساکن چینگلی علاقہ بنیر ریاست صوات۔ ڈاکخانہ طوطالئی ڈاگئی۔

زباں بگڑی بقیہ صفحہ اول

اور انہیں یہ بھی معلوم ہو سکے کہ وہ کیا در پردہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر ایک مہینہ تئیس دن کی طویل مدت گذر جانے کے بعد یہ تردید یہاں شائع ہوا ہے۔ اور حلقہ متفقین جماعت اسلامی کے ناظم مقرر ہوتے انہیں کتنا عرصہ ہو چکا ہے۔

ہم اس کے بارے میں اُن کے عدالتی استغاثہ کا انتظار کریں گے تاکہ عوام پر یہ تمام اسرار باقاعدہ طور پر منکشف ہو سکیں۔ رہا خود اس جماعت کے اکابر داعظم کی دیانت علمی اور امانت تحریر کا حال تو اس کا ایک نمونہ ترجمان اسلام کی اگلی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔

کراچی میں

ترجمان اسلام اور خدام الدین کی (۳) تین نئی ایجنسیاں

لالو کھیت۔ ناظم آباد اور مسجد کبریٰ لیاقت آباد۔ میں قائم کر دی گئی ہیں۔ کراچی کے احباب ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت میں زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں۔

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب و غریب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق سے زیادہ تفصیل حساب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کنندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت ۴/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا) یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس دس روپے

لجوبین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۲/۲۵ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

سلاجیت اعلیٰ کوالٹی آ گئی ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام بفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی کی دفتر ترجمان اسلام میں پہنچ گئی ہے جس کا نرخ دو روپے تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے۔ یہ سلاجیت اعلیٰ قسم کی ہے۔ پیشاب کی کثرت رقت۔ کمزوری اعصاب چوٹ لگنے۔ ہڈی ٹوٹنے وغیرہ مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔ ۲ تولہ سے کم وزن کی سلاجیت پارسل نہیں کی جاتی

مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانے کے برابر چھوٹے بچے کو کم دیں۔ گرم دودھ ہر گھونٹ سمجھ میں سلاجیت حل کر کے پی جائیں! اور پاؤ بھر اور گرم دودھ پی لیں۔ جو علیحدہ رکھا ہو۔ صبح اور شام نہار منہ کھائیں۔ ترشی سے پرہیز کریں۔ تیل، اور بڑے گوشت سے بچیں تو اچھا رہے گا۔ چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے لئے دس پندرہ دن استعمال کریں۔ حفاظت کے لئے زیادہ دن کھائیں۔ جاڑے میں پورا جاڑا استعمال کریں۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی اور کمزوری کو خاص فائدہ ہو گا۔ انشاء اللہ ۲ تولہ سے ۱۰ تولہ تک پارسل کا خرچ ڈاک ایک روپیہ لگایا جاتا ہے۔ سلاجیت کی ایک تولہ ۲ تولہ ۵ تولہ اور ۱۰ تولہ کی ڈبیاں ہر وقت تیار ملتی ہیں پتہ یہ ہے

دفتر ترجمان اسلام۔ بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد شاہ محمد غوث۔ لاہور

اطلاع: قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی بتاریخ ۷ رجون بروز ہفتہ بوقت چھ بجے شام عیدگاہ روڈ سرگودھا پر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے دار المطالعہ کا افتتاح فرمائیں گے

عیسائیت ماضی، حال اور مستقبل کے آئینہ میں

از حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی، سیکریٹری اسلامک سنٹر- چاٹگام
مشرقی پاکستان

عیسائیت نے کیا کیا، کیا کر رہی ہے۔ اور کیا کرے گی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس سے آجکل پاکستان کے مسلمان دوچار ہیں۔ کیا کیا؟ ۱۰۹۱ء تا ۱۲۹۱ء تک تاریخ کی پوری دو صدیاں اس کی گواہی دے رہی ہیں اور کروسیڈز (صلیبی جنگیں) اب بھی ان کی سفاکی کی داستان خونی حروف میں بیان کرتی ہیں۔ اور بقول مسٹر رالسن ساٹھ لاکھ انسان صلیبی جنگوں کی نذر ہوئے (حیات صلاح الدین از مولوی سراج الدین احمد مرحوم ص۵) صرف ساٹھ لاکھ انسانوں کا خون ہی نہیں پیا بلکہ ان کے گوشت کو بھی بھون کھایا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"بعض عیسائی سردار مسلمان
قیدیوں کو ذبح کر کے اور ان کے
گوشت کے ٹکڑوں کو سیخوں پر
چڑھا کر کباب کی طرح بھون کر
کھا گئے اور لشکر کا لشکر شوق سے
اس ضیافت میں شریک ہوا"
(حیات صلاح الدین ص۲۰ بحوالہ
تاریخ مواد جلد ۱ ص۱۳۷)

یوروشلم میں مسلمانوں کا اس قدر خون کیا گیا کہ مسلمانوں کا خون ان کے گھوڑوں کے گھٹنوں تک پہنچ گیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مسجد عمر میں قتل عام شروع
ہوا۔ سوار اور پیادے مسجد میں
داخل ہو گئے۔ لاشوں ڈھیروں کو
گھوڑوں کے سموں سے پامال کر گئے
تھے۔ ایمنڈری اگیلس کا یہ چشم
دید بیان ہے کہ مسجد کے اندر اور
صحن میں خون گھوڑوں کے گھٹنوں
اور لگاموں تک پہنچ گیا تھا۔
(حیات صلاح الدین ص۴۲)

گاڈفری اور ایمنڈ وغیرہ فاتحین بیت المقدس نے فتح کی خوشخبری کے سلسلے میں پوپ کو ایک خط لکھا جس میں لکھا:۔

"رواق، سلیمان اور گرجا میں
ہمارے گھوڑے گھٹنوں تک
مسلمانوں کے ناپاک خون میں
چلتے رہے۔" (حیات صلاح الدین
ص۴۳ بحوالہ مواد جلد سوم ص۳۶۲)

یہی نہیں بلکہ ۱۲۳۶ء میں جب عیسائیوں نے اسپین کو فتح کیا تو اس قدر قتل و غارت کیا کہ وہ سپین جس میں قریباً سات کروڑ مسلمان تھا آج ایک نفس بھی اس میں کا توحید کا کلمہ پڑھنے والا نہیں ہے۔ اور مشہور عیسائی مصنف بار ٹولڈ کو کہنا پڑا۔

یعنی مسلمانوں نے غیر مذاہب والوں
کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی
جیسا کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کو
اسپین میں پہنچائی۔

یہ دراصل عیسائیوں کی ظالمانہ کرتوتوں کی طرف ایک اشارہ ہے جو بار ٹولڈ نے کیا۔ اس کی تہ میں کیا ہے اس کی تفصیل تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے۔

یہاں لگے ہاتھ یہ بھی سن لیجئے کہ اس کے مقابلے میں مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تفصیل کے لئے تو ایک پوری کتاب درکار ہے۔ اجمالی طور پر صرف چند ایک حوالجات پر اکتفا کیا جاتا ہے:۔

پروفیسر آرنلڈ عیسائی ہونے کے باوجود صلیبی جنگوں میں صلاح الدین ایوبی کے کیریکٹر اور عیسائیوں کے ساتھ ان کے سلوک کی بابت لکھتا ہے:۔

یعنی صلاح الدین کی بہادرانہ زندگی اور کیرکٹر نے اس کے عہد کے عیسائیوں کے ذہنوں پر خصوصی اثر ڈالا۔ بعض عیسائی افسر بھی اس کے اخلاق سے اس قدر متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنا مذہب اور اپنے لوگوں کو یک قلم چھوڑ دیا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ مل گئے۔ ایسا ہی معاملہ ایک عیسائی راہب کا جس کا نام رابرٹ آف سینٹ ایلبن تھا، ہوا جس نے ۱۱۸۵ء میں اسلام قبول کرنے کی خاطر عیسائیت کو خیرباد کہہ دیا۔ اور بعد میں اس کی شادی صلاح الدین کی پوتی سے ہوئی۔

یہی پروفیسر آرنلڈ صفحہ ۱۰۷ پر صلاح الدین کا عیسائی رعایا سے برتاؤ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:۔

یعنی مصر میں صلاح الدین کے
عہد حکومت ۱۱۶۹ء تا ۱۱۹۳ء
میں عیسائیوں کی حالت بہت
اچھی تھی۔ ان پر جو ٹیکس وغیرہ
لگے ہوئے تھے وہ بہت کم کر دیے
گئے بلکہ بہت سے تو بالکل ہی ختم
کر دیئے گئے۔ وہ کثیر تعداد میں حکومتی
دفاتر میں سکریٹری، اکاؤنٹنٹ اور
رجسٹرار وغیرہ کے عہدوں پر فائز تھے
اور قریباً سو سال تک صلاح الدین
کے جانشینوں کے عہد میں بھی ان
کے ساتھ یہی برتاؤ روا رکھا گیا
اور انہیں سوائے اپنے پادریوں
کی بدعنوانیوں اور بے راہ رویوں
کے اور کوئی شکایت نہ تھی۔

یعنی مقامی عیسائیوں نے صلیبوں (عیسائیوں) کی حکومت پر مسلمانوں کی حکومت کو ترجیح دی اور جب ۱۲۴۴ء میں یوروشلم ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے ہاتھ آگیا تو فلسطین کی عیسائی آبادی نے نئے آقاؤں (مسلمانوں) کو خوش آمدید کہا اور ان کی حکومت کے آگے برضا و رغبت سر تسلیم خم کیا۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ بتلایا جا رہا تھا کہ تبلیغی میدان میں عیسائیت نے کیا کیا سرگرمیاں دکھائیں اور دکھا رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ جسے ہم عام طور پر لامذہب اور بے دین سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس کے تبلیغی جوش کا یہ عالم ہے کہ ناز و نعمت میں پلی ہوئی مہ جبیں لیڈیاں افریقہ کے تپتے ہوئے شعلہ فشاں ریگزاروں، تپتے ہوئے صحراؤں، لق و دق بیابانوں، مہیب و مہلک جنگلوں میں گندے، غلیظ اور کالے کلوٹے حبشیوں کو مسیحیت کا بتسمہ دیتی پھرتی ہیں۔ ہر عیسائی ملک کا مشن دنیا کے دور دراز علاقوں خصوصاً تمام مسلم ممالک میں موجود ہے۔ یورپ کے ہر ملک کی حکومت اپنے عیسائی مشن کو کروڑوں روپیہ سالانہ کی گرانٹ دیتی ہے۔ متحدہ ہندوستان میں انگریزی حکومت ہندوستانیوں کے خون پسینے کی کمائی سے لاکھوں روپیہ سالانہ مسیحی مشن کی جو امداد کرتی تھی اس کی کہانی روزنامہ "پرتاپ" کی زبانی سنیئے:۔

روزنامہ "پرتاپ" بعنوان "ہندوستان میں عیسائیت" لکھتا ہے:۔

"ہندوستان میں برطانوی حکومت کے خاتمہ کا ایک براہ راست نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے ملک میں عیسائیت کے پرچار کو جو سرکاری گرانٹ وغیرہ ملتی تھی وہ بالکل بند ہو جائے گی۔ سرکاری عیسائی دھرم کا غریب ہندوستانیوں پر کتنا بار ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں ۳۲ لاکھ ۸۸ ہزار روپیہ سرکاری پادریوں پر خرچ کیا گیا۔ ۱۹۴۷-۴۸ء اور ۱۹۴۸-۴۹ء میں بالترتیب ۳۸ لاکھ ۸۲ ہزار اور ۳۶ لاکھ ۵۸ ہزار روپیہ خرچ کیا جاتا تھا۔ ان رقوم کا بھاری حصہ فوجی پادریوں کی جیبوں میں جاتا تھا۔ ان جیب خرچوں کے علاوہ کروڑہا روپیہ کی زمینیں اور عمارتیں سرکار کی طرف سے عیسائیوں کو ملی ہوئی ہیں۔ عیسائیوں کے گرجے، ہندوؤں کے مندروں یا مسلمانوں کی مسجدوں یا سکھوں کے گوردواروں کی طرح تھوڑے ہیں جب تک ایک گرجے کے ساتھ چالیس پچاس ایکڑ زمین نہ ہو اس میں باقاعدہ باغ نہ ہو، اس کی دیکھ بھال کے لئے درجنوں مالی نہ ہوں، اس کی شان پوری نہیں ہو سکتی۔"

(پرتاپ ۷ر اگست ۱۹۴۷ء)

یہ سارا روپیہ جو خرچ ہوا۔ یہ ہندوستانی لوگوں نے عیسائیت کی تبلیغ میں خرچ کیا۔ یعنی یہ ۳۳ لاکھ روپیہ تو گورنمنٹ آف انڈیا نے ہندوستان کے خزانہ سے عیسائیت کے پرچار کی دیوی کی بھینٹ چڑھایا۔ پوری عیسائی قوم اور یورپ و امریکہ کے عیسائی ممالک عیسائیت پر جس قدر خرچ کر رہے ہیں اس کی مقدار تو کئی ارب روپیہ ہے۔

صرف ایک ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں لندن کی بائبل سوسائٹی نے ۱۵۴۰۰ بائبلیں، ۱۰۴۰۰۰ نئے عہد نامے اور ۴۴۰۰۰ انجیلیں چھاپیں جو ۳۱۸ بکسوں میں بھر کر غیر ممالک کو بھیجی گئیں۔

۱۹۵۸ء میں امریکن بائبل سوسائٹی نے ایک لاکھ ۵ ہزار روسی اناجیل وغیرہ ماسکو میں تقسیم کیں۔" (المائدہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۹ء)

۱۹۵۹ء میں امریکن بائبل سوسائٹی نے جرمنی اور جاپان کے لئے بائبل چھاپنے کا کاغذ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سوسائٹی ۲ لاکھ بائبلیں ۲۵ لاکھ نئے عہد نامے اور دس لاکھ انجیلیں روسی زبان میں چھاپے گی۔" (ایضاً)

ایٹم بم سے جاپان پر قبضہ کر لینے کے فوراً بعد پانچسو پادریوں کی پوری پلٹن جاپان روانہ کر دی گئی لیکن ۱۹۵۰ء میں یہ خبر سنی گئی کہ

"امریکن کلیسائیں جاپان میں مزید ۵ مشنری بھیجنے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔" (ایضاً) جاپان کے بعد چین کا یہ حال ہے کہ

"۱۹۲۶ء میں وہاں ۸ ہزار مشنری تھے"
(المائدہ ایضاً)

گزشتہ جنگ کے دوران میں صرف ایک شہر شنگھائی میں صرف کیتھولک مشن کے امریکن پادری ۷۵ تھے۔ امریکی سفیر نے جب شنگھائی کے امریکن باشندوں کو مشورہ دیا کہ وہ شہر سے نکل جائیں تو ان سب نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ شہر سے نہیں نکلیں گے۔

۱۹۵۰ء کی رپورٹ کے مطابق:۔

"۲۵ ہزار مشنری غیر کیتھولک ہیں، جو دنیا کے ۹۸ ممالک میں خدمت پر مامور ہیں۔ ان میں سے ۱۰ ہزار خواتین ہیں۔ قریباً اسی قدر کیتھولک مشنری بھی ہیں۔"

(مسیحی اخبار المائدہ مورخہ ۲۹ر جنوری ۱۹۵۸ء لاہور)

۵۰ ہزار کی یہ مسلح مشنری فوج، جس کی پشت پر پورے یورپ اور امریکہ کی بھرپور قوت موجود ہے اپنی پوری قوت سے اسلام پر حملہ کر رہی ہے اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ

مکتوبِ ہدایت

(۲)

ذیل میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب جو مودودی جماعت کے ایک افسر کے جواب میں لکھا گیا - اس غرض سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ نام نہاد جماعت اسلامی سے متعلق مسلمانانِ عالم اندھیرے میں نہ رہیں -

(۷) وہ ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کی تقلید کو گمراہی اور حرام بتلاتی ہے - حالانکہ یہ ائمہ کرام اپنے اپنے زمانہ میں آفتاب ہائے ہدایت و تقویٰ اور علوم دینیہ اور فقہ کے نہایت روشن چراغ اور انابت الی اللہ کے درخشاں ستارے ہیں - ان کی تقلید شخصی پر چوتھی صدی کے بعد تمام امت مسلمہ کا اجماع ہے -

(۸) وہ ہر پروفیسر اور ہر عامی کی رائے کو آزادی دیتی ہے کہ وہ اپنے مذاق اور اپنی آراء کو عمل میں لائیں اور مسلمانوں کو اس پر چلائیں - خواہ اس سے سلف صالحین کے مذاق اور رائے کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ ہو -

حالانکہ منکرین تقلید بھی اس کے مخالف ہیں ان کو بھی تجربہ کے بعد اس کی مضرتوں کا قوی احساس ہوا ہے - مولانا محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی جو کہ غیر مقلدوں کے نہایت جوشیلے امام تھے اور عدم تقلید کے زوردار حامی اور ہندوستان میں اس کے پھیلانے والے تھے - اپنے رسالہ اشاعت السنۃ لاہور جلد ۱۱ نمبر ۲ صفحہ ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ میں لکھتے ہیں - پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں - وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں - ان میں سے بعض عیسائی ہو جاتے ہیں اور بعض لامذہب جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے - ان فاسقوں میں بعض تو کھلم کھلا جمعہ جماعت نماز روزہ چھوڑ بیٹھتے ہیں - سود و شراب سے پرہیز نہیں کرتے اور بعض جو کسی مصلحت دنیاوی سے فسق ظاہری سے بچتے ہیں وہ فسق مخفی میں سرگرم رہتے ہیں - ناجائز طور پر عورتوں کو نکاح میں پھنسا لیتے ہیں - ناجائز حیلوں سے لوگوں کے اور خدا کے مال و حقوق کو دبا رکھتے ہیں - کفر و ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں - مگر دین داروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے -" اھ مختصراً

جس بے علمی کو مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مذکور نے ذکر کیا ہے وہ تو اس زمانہ میں عام طور پر اہل علم میں بھی موجود ہے - بالخصوص پروفیسروں اور انگریزی تعلیم یافتہ حضرات میں -

یہ حضرات تو علوم اسلامیہ اور فنون عربیہ اور ادب عربی سے اسی طرح ناواقف ہیں - جس طرح عوام مسلمین - اور اگر کسی میں عربی شدبد موجود بھی ہے تو وہ بمنزلہ عدم ہے - عموماً یہ حضرات اُردو یا فارسی یا انگریزی ترجموں سے کام لیتے ہوئے چلتے ہیں - ان میں سے جو لوگ کسی یونیورسٹی میں خواہ ہندوستانی ہو یا یوروپین عربی کے ایم - اے اور فاضل بھی ہیں وہ عربی درسگاہوں کے افاضل کے سامنے بمنزلہ طفل مکتب ہیں - نہ صحیح عبارت کے قواعد کے مطابق پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں نہ بے تکلف بول سکتے ہیں - اور اگر بعض چیدہ اشخاص میں ایسی قابلیت بھی پائی جاتی ہے تو وہ ان دیگر علوم سے یقیناً بے بہرہ ہوتے ہیں جن پر اجتہاد فی الدین کا علاوہ ادب عربی کے مدار ہے - چنانچہ مشاہدہ اور تجربہ ہے - ایسی صورت میں ان پروفیسروں کو اجتہاد اور ترک تقلید کرنا اور اس کی اجازت دینا سراسر دین اور شریعت کی جڑ کھودنا اور ضلالت اور گمراہی کو پھیلانا ہے - ہم نے خود اس زمانہ کے مجتہدین مطلق کو آزما کر دیکھا ہے -

(۹) وہ طرق تصوف اور سلوک اور اس کے اعمال کو جاہلیت اور الحاد و زندقہ قرار دیتی ہے اس کو بودھ ازم اور یوگ بتلاتی ہے - حالانکہ انہیں طرق اور اعمال کو فی زمانہ نا اسلام اور ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دیا گیا - اور احسان مامور بہٖ کی تحصیل اور عبودیت کاملہ کا استحصال بغیر ان کے اسی طرح غیر ممکن ہے جیسے کہ فی زمانہ قرآن کا صحیح پڑھنا بغیر زیر و زبر و پیش و جزم و تشدید اور بغیر تجوید غیر ممکن ہے - اور جیسے کہ قرآن و حدیث کا فی زمانہ سمجھنا اور دینیات کو حاصل کرنا بغیر صرف، نحو، معانی، بیان، بدیع و کتب لغت غیر ممکن ہے - قرون اولیٰ کو تلاوت صحیحہ اور فہم معانی میں ان چیزوں کی حاجت نہ تھی مگر آج ہم کو بغیر ان کے کوئی کامیابی حاصل ہی نہیں ہو سکتی بلکہ خود ملک عرب اور عراق و شام و مصر کے باشندے بھی (جن کی مادری اور روزمرہ کی بول چال عربی ہے) ان علوم کے آج ہماری طرح محتاج ہیں - کم و بیش کا فرق دوسری بات ہے - اختلاط بالعجم نے ان کو بھی عجمی بنا دیا ہے - زمانہائے قدیمہ اور قرون اولیٰ میں احسان اور عبدیت کاملہ قرب زمانہ نبویہ کی بنا پر ان طرق و اعمال کی محتاج نہ تھی - مگر آج بغیر ان کے ان مامور بہا کمالات کا حاصل کرنا عادۃً غیر ممکن ہو گیا ہے - ان کو یوگ قرار دینا سراسر ظلم اور ناانصافی ہے -

(۱۰) وہ سلف صالحین اور اولیاء اللہ سابقین کی شان میں زیادہ زبان دراز کرتی ہوئی سخت گستاخانہ الفاظ استعمال کرتی اور ان کو عوام الناس میں نہایت ذلیل و خوار کرتی ہے -

حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے من اٰذی ولیًّا لی اٰذنتہ بالحرب اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے اذکروا اموا تاکم بخیر اور تیسری جگہ فرمایا لعن اٰخر ھذہ الامۃ اولھا جس سے تحذیر مقصود ہے۔

(۱۱) وہ حضرت مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ سرہ العزیز اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز اور ان کے اتباع و احفاد اور دیگر ائمہ ہدیٰ حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت عبد القادر جیلانی اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ اسرارہم ائمہ طریقت کو مسلمانوں میں افیون اور ضلال و گمراہی کے انجکشن دینے والے اشخاص بتلاتی ہے -

حالانکہ یہ وہ اکابر اور اسلاف کرام ہیں جنہوں نے تمام دنیاء اسلام میں دین اور سنت کو زندہ کیا اور ان کے فیوض و برکات سے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو وصول الی اللہ اور حقیقی تقویٰ کی نعمت حاصل ہوئی - ان کے مآثر اور برکات سے تواریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں -

(۱۲) وہ مذکورہ بالا مشائخ طریقت رحمہم اللہ تعالیٰ کو یوگ اور بدھ ازم اور ضلالت کے پھیلانے والے بتاتی ہوئی ان کی تذلیل کرتی ہے -

حالانکہ اعمال طریقت خواہ نقشبندیہ کے ہوں یا چشتیہ قادریہ سہروردیہ سہروردیہ وغیرہ کے یوگ اور بدھ ازم سے کوسوں دور ہیں - طریقت کی تعلیم سراسر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ اور توحید اور رسالت کی تعلیم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و اقوال سے بھری ہوئی ہے - اس میں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلنے کی سخت تاکید ہے - جس پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب شاہد عدل ہیں - دیکھو تصانیف امام ربانی و تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور عوارف المعارف فتوح الغیب وغیرہ -

(۱۳) وہ علمائے ظاہر اور محافظین علوم شرعیہ کی شان میں سخت گستاخی کے الفاظ استعمال کرتی ہوئی عوام کو ان سے متنفر کرتی ہے اور ان کی تذلیل و توہین عمل میں لاتی ہوئی غیر قابل اعتماد ٹھیراتی ہے اور عام مسلمانوں کو نئے اسلام اور اس کے لیڈر کی تقلید اور تابعداری کی طرف بلاتی ہے -

حالانکہ اس پرآشوب وفتن زمانہ میں جبکہ فسق و فجور، الحاد و کفر، ہوا پرستی اور خواہشات نفس کا چاروں طرف دور دورہ ہے - خدا اور رسول سے لوگ دور ہوتے جاتے ہیں اور شریعت کو پس پشت ڈالتے جاتے ہیں - ضروری تھا کہ محافظین شرع اور مبلغین دین و ہدایت کا وقار عالم میں قائم کیا جاتا اور احیاء دین اور اتباع شریعت کی صورتیں پیدا کی جاتیں - عوام کے اذہان میں اس کے برعکس توہین اور تذلیل کو جہاد دین کے مثانے کے مرادف ہے - یہی طریقہ تمام فرق مبتدعہ نے ہمیشہ سے جاری کر رکھا ہے - یہی طریقہ نیچریوں، قادیانیوں اور خاکساروں وغیرہ نے جاری کیا بلکہ مشرقی کا رسالہ ماہواری "مولوی کا ایمان" تو اس باب میں کھل کھیلا اور ہر مبتدع اور ضال اپنے عیوب کو چھپانے اور اپنی ضلالت و گمراہی کو پھیلانے کے لئے یہی طریقہ عمل میں لاتا رہتا ہے -

(۱۴) وہ احادیث صحیحہ کو صرف اپنی عقل اور اپنے مذاق سے مجروح قرار دے کر عام مسلمانوں کو ان سے منحرف کرتی ہے - حالانکہ سلف صالحین صحابہ کرام تابعین عظام قرون مشہود بالخیر نے ان کو قبول فرمایا ہے اور جو شبہات اس پر وارد کئے جا سکتے ہیں ان کے دفعیہ کی صورتیں بتائی ہیں - اپنی عقول اور اپنے مذاق کو ہم کتنا ہی اعلیٰ درجہ عطا کریں مگر وہ ناقص اور نارسا ہی ہیں جن پر تجربہ اور واقعات شہادت دیتے ہیں - احمق سے احمق شخص بھی اپنی عقل اور سمجھ کو سب سے اعلیٰ خیال کرتا ہے ؎

گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد
بخود گماں نبرد ہیچکس کہ نادانم

(۱۵) وہ مثل خوارج ان الحکم الا للہ اور من لم یحکم بما انزل اللہ الآیۃ لیبل لگا کر مسلمانوں کو کافر قرار دیتی ہے - حالانکہ یہ اس کی غلط تاویلات اور بے ربط توجیہات کا ثمرہ اور کلمۃ حق ارید بہا الباطل کا نتیجہ ہے - نیز سلف صالحین کی آثار اور اعمال سے بغاوت اور انحراف ہے -

(۱۶) وہ چکڑالوی کی طرح ذخیرۂ احادیث کو بے معنی اور ہذیان بتلاتی ہے - حالانکہ ذخیرۂ احادیث دین متین کو اگرچہ وہ اخبار آحاد ہی کیوں نہ ہوں ابتدائے اسلام سے لیکر آج تک اصول دین قرار دیا گیا ہے اور بہ نسبت روایات تاریخیہ ان کو زیادہ قابل اعتماد سمجھا گیا ہے -

(باقی آئندہ)

بقیہ:- عیسائیت

"المائدہ" میں اسی صفحہ پر اسی کالم میں ایک خبر یہ بھی موجود ہے:-

"امریکہ ۱- قرار پایا ہے کہ آئندہ دس سالوں کے اندر ایک ہزار مشنری ایشیا میں جائیں گے۔"
(المائدہ، ۲۹ جنوری ۱۹۵۰ء)

یہ خبر آج سے بارہ سال قبل کی ہے۔ اس کی ہے اس کی رو سے اب تک ۱۲ ہزار مشنری لوگوں کو مرتد بنانے کے لئے براعظم ایشیا میں پہنچ چکے ہیں اور پھر مسیحیت کی تبلیغ کا کام صرف براعظم ایشیا تک ہی محدود نہیں۔ براعظم افریقہ میں تو یہ اور زوروں پر ہے۔ غالباً ایشیا کے کسی ملک میں مسیحیت کے پرچار کے لئے کوئی ریڈیو اسٹیشن نہیں لیکن اسی "المائدہ" میں اسی کالم میں یہ خبر بھی ہے کہ:-

"حبشہ میں حکومت نے سوڈان مشن کو اپنا ریڈیو اسٹیشن بنانے کی اجازت عطا کر دی ہے"
ایضاً

یہ تو یورپ اور امریکہ کی تبلیغی سرگرمیوں کی ایک نہایت ہی مختصر داستان تھی۔ اب لاہور کی بائیبل سوسائٹی کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیے:-

"تبتی زبان میں پوری بائیبل کا ترجمہ ہو کر چھپ گیا ہے جو چاروں انجیلوں، اعمال اور زبور کے جدا جدا حصوں میں مل سکتا ہے۔ پنجابی میں بائیبل کا ترجمہ گوجرانوالہ مشن کے پادری سٹوارٹ کر رہے ہیں۔ سندھی زبان میں پادری بھگتانی نے موسیٰ کی پانچ کتابوں اور زبور کا ترجمہ کر لیا ہے۔ گورمکھی میں بائیبل کا ترجمہ پادری سندر سنگھ کر رہے ہیں۔ پشتو میں بائیبل کے ترجمہ کا کام رکا پڑا ہے۔ کیونکہ ترجمہ کرنے والا کوئی شخص نہیں ملا۔ مسلمان چھاپہ خانے والے بائیبلیں اور انجیلیں چھاپنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے ہم نے ولایت سے چھاپہ خانہ منگوایا ہے۔ راولپنڈی میں گورمکھی کی انجیلیں چھپوائی جا رہی ہیں۔ کشمیر میں لدھیانہ کے سابق ڈاکٹر براؤن نے ہسپتال کھول لیا ہے۔ اور کسی نہ کسی طریقہ سے افغانستان جیسے ممنوع طریقہ سے افغانستان جیسے ممنوع علاقہ میں بھی بائیبل پہنچائی گئی ہے۔"
(مسیحی اخبار "المائدہ" لاہور مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۹ء)

مسیحیت کی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز ہندوستان میں غالباً اٹھارہویں صدی کے آخری ربع میں ہوا۔ پادری شوارز نے ۱۷۸۱ء میں جنوبی ہند میں ایک تبلیغی مرکز قائم کر کے مسیحیت کے پرچار کی مہم شروع کر دی۔ انہوں نے ۱۷۸۵ء میں تنجور میں ایک مشن اسکول کھول دیا۔ گو پادری شوارز حکومت ڈنمارک کی سرپرستی میں کام کرتے تھے۔ تاہم ایسٹ انڈیا کمپنی کے حکم سے گورنر مدارس پادری موصوف کو ۱۵ سو روپیہ ماہوار کی گرانٹ دیتے تھے۔ پادری شوارز نے ۴۸ سال کی مسلسل تبلیغی جدوجہد سے دو ہزار سے زائد لوگوں کو عیسائی کیا جن میں سے پانچ سو مسلمان تھے اور باقی ہندو۔

۱۸۸۱ء میں سارے ہندوستان میں ان کی کل تعداد صرف ۵۰ ہزار تھی۔ جن میں متحدہ پنجاب میں کل ۳۳۵۱ مسیحی تھے۔ حکومت کی کوششوں سے سن ۱۹۰۱ء میں پنجاب میں ان کی تعداد ۳۶۸۵۶ ہو گئی۔ دریں اثناء حکومت نے انہیں نہری علاقوں میں زمینیں الاٹ کر دیں۔ جس سے بیس سال کے عرصہ میں ان کی تعداد دس گنا بڑھ گئی۔

مختلف شماریات کے لحاظ سے ۱۹۴۱ء میں پاکستان کے علاقوں میں رومن کیتھولک مسیحیوں کی تعداد تقریباً اسی ہزار تھی۔ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۱۹۴۱ء کی تعداد پر تینتیس فیصد کا ہوا۔ چنانچہ کینیڈا سے شائع ہونے والے مسیحی رسالہ "پرایسکرٹ" نے اکتوبر ۱۹۵۸ء میں لکھا تھا کہ:-

"پاکستان میں چرچ کو مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں عظیم ترین کامیابی ہوئی ہے۔ گذشتہ سال آٹھ ہزار افراد کو بپتسمہ دیا گیا۔ اب وہاں سات کروڑ اسی لاکھ کی آبادی میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد اسی ہزار سے بڑھ کر ۲۸۸۲۶۳ ہو گئی ہے۔"

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ساتھ ہی یہاں کے مشنریوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب یہاں مسیحی تبلیغ کا مستقبل پہلے سے بہت زیادہ روشن ہے۔ چنانچہ انہوں نے امریکہ، برطانیہ اور کینیڈا وغیرہ ملکوں سے امداد طلب کی اور پورے زور شور سے یہاں مسیحی تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ ہارٹ فورڈ (امریکہ) سے شائع ہونے والے سہ ماہی مسیحی رسالہ "مسلم ورلڈ" جنوری ۱۹۵۸ء کے شمارے میں پاکستان کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"یہ حقیقت بالکل واضح ہو گئی ہے کہ ۱۹۴۷ء میں مسلمان قوم کا سکون قلب اس قدر متزلزل ہوا جس کی مثال اس سے پہلے کبھی نہیں ملتی۔ اب مسلمان مسیحیت دوستی پر زیادہ آمادہ نظر آتے ہیں...... مسیحی تعاون، ہمدردی اور رہنمائی کا اس سے زیادہ شاندار موقع اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا...... حکومت پاکستان عالمی چرچ کی خدمات کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کر رہی ہے۔"

اس وقت پاکستان میں ۴۸ مشنری سوسائٹیاں امریکہ، برطانیہ، اٹلی، فرانس اور یورپ کے دوسرے ممالک کی طرف سے کام کر رہی ہیں اور گذشتہ دس سالوں میں اپنے تبلیغی مشن پر ۷۵ کروڑ روپیہ خرچ کر چکی ہیں۔

"مسلم ورلڈ" کی اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان کی تعاون کی پالیسی کے نتیجہ میں مغربی پاکستان میں مسیحوں کے گاؤں کے گاؤں وجود میں آ چکے ہیں لائل پور میں ایک "جدید یروشلم" قائم ہوا ہے۔ "رائے ونڈ" میں ان کی ایک بہت بڑی کالونی آباد ہے۔ ریاست بہاولپور میں ان کی تبلیغی سرگرمیاں تیز تر ہو رہی ہیں۔ چٹاگانگ ہل ٹریکٹس میں اپنا تبلیغی مرکز بنایا ہوا ہے۔ دیناج پور اور میمن سنگھ میں مسلمانوں کو مرتد کرنے کی پوری پوری کوششیں کی جا رہی ہیں۔ مزید برآں گوہیرہ (چٹاگانگ) میں "امن کے جزیرہ" کے نام سے اپنا ایک تبلیغی مرکز کھولا جا رہا ہے مسیحیت کی انہی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں ایک مسیحی لیڈر مسٹر انتھونی ڈی سوازکی رائے میں ملاحظہ فرمائیے:-

"عیسائیت اقلیت بڑے بڑے شہروں یا قصبوں ہی میں مصروف کار نہیں، بلکہ مسیحی استاذ، ڈاکٹر اور وکلاء ملک بھر کے دیہات حتیٰ کہ جھونپڑوں تک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کا خرچ مسیحی فرقوں کے فنڈز سے دیا جاتا ہے۔ جس سے ملک کے بجٹ پر بوجھ نہیں بنتا......
...... آج ہم پاکستان میں ایک عظیم قوم ہیں...... پاکستان میں مسیحیت کا مستقبل روشن ہے۔"

ان سب جوڑوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی پاکستان کو کس طرح عیسائی بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کا واحد علاج وہی ہے جو حکومت پاکستان کے چیف ایڈمنسٹریٹر (CHIEF ADMINISTRATOR) اوقاف کے ایڈوائزر (ADVISOR) ڈاکٹر علامہ محمد العظام المصری نے تجویز کیا ہے کہ:-

"حکومت مشنری سوسائٹیوں اور اسکولوں کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کرے تاکہ یہ پاکستان کے بنیادی نظریہ (اسلام) کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔"
(ڈان، کراچی مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء)

ناظرین

منی آرڈر بھیجتے وقت منی آرڈر فارم کی پچھلی طرف نچلے حصہ میں نام و پتہ کی جگہ پر اپنا نام مکمل پتہ اور اگر خریدار ہیں تو خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

ضروری اعلان

مولانا جلیل الرحمٰن صاحب پانی پتی خلیفہ مجاز صوفی قاسم علی صاحب پانی پتی عرصہ دراز سے میرے واقف ہیں۔ ان کی دیانت، امانت پر مجھے مکمل اعتماد ہے۔ اسی اعتماد ہی کی بناء پر مولانا موصوف کو دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کا نائب مہتمم مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا موصوف نے فی الحال باہر رہ کر ان خدمات کو سرانجام دینا منظور فرما لیا ہے۔ لہذا مولانا موصوف جہاں بھی کام کریں گے وہ دارالعلوم ہی کے خصوصی نمائندہ متصور ہوں گے (مولانا) محمد عبدالخالق مہتمم و شیخ الحدیث صاحب) ۷ محرم ۱۳۸۲ھ

پاکستان میں امریکی رسالہ لائیف کا داخلہ بند کیا جائے

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ خصوصی)

جمعرات بعد نماز عشاء صدر بازار کے چوک میں انجمن اشاعت اسلام کے تحت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں امام الواعظین حضرت مولانا امیر دین صاحب جلال آبادی نے خطاب فرمایا۔ جلسہ کا آغاز صوفی محمد صدیق نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ بعد میں حضرت مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی خطیب غلہ منڈی نے ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ امریکی رسالہ لائف کا پاکستان میں فوراً داخلہ بند کیا جائے کیونکہ اس رسالہ لائف کی حالیہ اشاعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔

انتقال پُرملال

بذریعہ تار ۷ مئی اطلاع پہنچی کہ حافظ حبیب اللہ، حافظ عبداللہ، حافظ ہدایت اللہ کے والد محترم میاں علی محمد صاحب کا انتقال ہو گیا آپ خانیوال میں مقیم تھے سابقہ ضلع لدھیانہ گاؤں سلیم پورہ تھا۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
شریک غم (مولانا) محمد علی جانباز

مشرقی پاکستان

میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ
ہمارے نمائندہ خصوصی
جناب حکیم محمود احمد ظفر سیکریٹری اسلامک سینٹر
۱۷۳ اندرون قلعہ چٹاگانگ (اوپری منزل)
مشرقی پاکستان سے حاصل کریں

Phone No. 67715 Regd. L No 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

7th jun, 1963, 14 Muharram-ul-Haram, 1383 Hijri — No 21

قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں

مفتی محمود صاحب کی ایک تقریر کے چند اقتباسات

جو آپ نے ناشائستہ اشتہارات کو ممنوع قرار دینے کے بل پر ایوان میں کی

ناشائستہ اشتہارات کو ممنوع قرار دینے کے بل پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد پہلی مرتبہ ایک ایسا بل پاس ہونے کے لئے پیش ہوا ہے۔ جو اسلامی تہذیب و ثقافت کا حامل ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اسلامی تہذیب و شرافت کو یہاں کے مسلمانوں کے لئے لازمی حیثیت کا مقام حاصل ہوتا۔ لیکن بدقسمتی سے پندرہ سال میں بے حیائی، عریانی، فحاشی، گندے اشتہارات کی اشاعت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ میں وزیر داخلہ کو اس بل کے پیش کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور حکومت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس اقدام ہی پر بس نہ کرے۔ بلکہ اس کو پہلا قدم سمجھ کر آئندہ مؤثر اقدامات کر کے اصلاح معاشرہ کے لئے مزید قوانین بنائے۔

پاکستان میں مغربی تہذیب و ثقافت جو بے حیائی کی حامل ہے جس سرعت اور تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس کے پیش نظر تو عام مسلمین میں ایک مایوسی کی سی پھیلی ہوئی تھی۔ اور اصلاح ناممکن سی نظر آ رہی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت سب کچھ کر سکتی ہے اور قانون کے زور سے بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے۔

میں حکومت سے پھر درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے اور حالات کا جائزہ لے کر انہیں بدلنے کی تجاویز سوچے۔

میں اس بل کی تائید کرتے ہوئے یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس بل میں ابھی بہت سی خامیاں ہیں لیکن جو کچھ اس میں ہے اسے بھی قبول کیا جانا ضروری ہے۔

میں نے اس بل میں ایک ترمیم کا نوٹس دیا ہوا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جہاں ایسے تمام اشتہارات کا نمایاں مقام پر چسپاں کرنا جس سے معتدل مزاج کے لوگوں میں فاسد خیالات۔ شہوانی جذبات ابھرنے کا احتمال ہو ممنوع اور "قابل سزا" جرم قرار دیا جا رہا ہے۔ اور جہاں [illegible] زبان۔ مشین۔ روشنی کے ذریعہ اس قسم کے حملہ اعلانات کو مستحق تعزیر [illegible] ہوا ہے۔

وہاں فوٹو اور تصاویر [illegible] ذریعہ سے ایسے جذبات [illegible] ابھارنے کو بھی ممنوع [illegible] دینا اس بل میں مستحق [illegible] کر دیا جائے۔

مجھے امید ہے۔ کہ وزیر داخلہ [illegible] ترمیم کو قبول کر کے بل کو زیادہ [illegible] بنانے کی کوشش کریں گے۔

○ لاہور۔ چوک نواب صاحب [illegible] "شیعہ سنی" فساد کی اطلاع ملی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جھگڑے میں کئی افراد زخمی [illegible]

○ لاہور۔ پاکستانی فوج کے [illegible] سعید صاحب جو ڈپٹی کمشنر لاہور کے [illegible] اپنے ریوالور سے سینے اور سر پر گولیاں [illegible] خودکشی کر لی ہے۔

اہم خبریں

○ ایران: افغانستان اور پاکستان کے سفارتی تعلقات بحال کرنے کا فیصلہ طہران کانفرنس میں ہو گیا۔ جس میں افغانی پاکستانی وزیر خارجہ اور ایرانی وزیر خارجہ نے شرکت کی تھی۔

○ شاہ ایران پچھلے ایک سال سے دونوں ملکوں میں مصالحت کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے کابل اور راولپنڈی میں صدر ایوب اور ظاہر شاہ سے بات چیت کی تھی۔

○ ادیس ابابا (حبشہ) میں تمام افریقی ملکوں کے سربراہوں کی ایک اہم کانفرنس ہوئی جس میں اس امید کا اظہار کیا گیا کہ ایک مؤثر سیاسی بلاک بنانے کی راہ ہموار ہو جائے گی اور اس طرح افریقی اتحاد کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو جائے گا۔

○ قاہرہ صدر ناصر اور احمد بن بالا تیرے افریقی ملکوں کی کانفرنس میں شرکت کے بعد مصر اور الجزائر واپس پہنچ گئے

○ لاہور۔ خان حبیب اللہ خاں وزیر داخلہ خلاف سید افضل حیدر ایڈووکیٹ نے رٹ درخواست پیش کی ہے کہ چونکہ وہ سرکاری ملازم رہ چکے ہیں۔ اس لئے دو سال تک کوئی سرکاری عہدہ قبول نہیں کر سکتے تھے۔ عدالت نے درخواست سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔

○ راولپنڈی۔ قومی اسمبلی میں غیر سند یافتہ ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کا بل اس دفعہ پیش کر دیا جائے گا۔ جس میں امیدواروں کو امتحان دینے اور غیر سند یافتہ عطائیوں کے لئے چھ ماہ قید اور جرمانہ تجویز کیا گیا ہے۔

○ لاہور۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی نے ملک میں نمک کی تمام کانوں کا کام خود سنبھال لیا ہے جس سے ملک میں ملک بھر نمک کی قلت اور گرانی ہو گئی ہے۔

○ دہلی۔ بھارت میں حکمران جماعت کانگرس کو پارلیمنٹ کی دو سیٹوں پر بھاری شکست ہوئی ہے۔ ان دو علاقوں فرخ آباد اور امروہہ میں نسبتاً مسلمان آبادی زیادہ ہے۔

○ اچاریہ کرپلانی جس نے کانگرسی امیدوار حافظ محمد ابراہیم کو امروہہ کے حلقہ میں شکست دی ہے۔ ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ وہ پارلیمنٹ میں اپوزیشن کو نئے سرے سے منظم کریں گے اور ایک جماعت کی حکومت (کانگرس) کو ختم کر دیں گے۔

○ لندن۔ مغربی مبصروں کے خیال کے مطابق بھارتی وزیر اعظم کا اثر و رسوخ روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے اور چین سے شکست کے بعد ان کے زوال کی رفتار تیز تر ہو گئی [illegible]

○ عمان۔ اردن میں متواتر وزارتی تبدیلی کے بعد شاہ حسین نے فیصلہ کیا ہے کہ ۶ رجون کو ملک [illegible] پارلیمنٹ کے نئے انتخابات کرائے جائیں۔

○ بیروت۔ صدر جمال عبدالناصر اور شام [illegible] صلاح الدین بیطار نے دوفاق کے جھگڑے میں مصالحت [illegible] لئے الجزائر کے وزیر اعظم احمد بن باللہ کی خدمات کا [illegible] منظور کر لی ہے۔ چنانچہ بہت جلد قاہرہ میں مصر۔ شام [illegible] عراق اور الجزائر کے رہنماؤں کا اجلاس ہوگا۔

○ دمشق۔ روس اور شام میں ہوائی [illegible] کا افتتاح ہو گیا ہے۔ فی الحال ہفتہ میں ایک بار ماسکو [illegible] دمشق میں ہوائی سفر ہو سکے گا۔

○ بیروت: عراق کے وزیر خارجہ سید [illegible] کہا کہ کرد عوام "کردستان" نہیں چاہتے یہ صرف ملا برزانی [illegible] شرارت ہے جو ہمیشہ شیعہ عوام کو حکومت کے خلاف [illegible] رکھتا ہے۔

○ تہران: ایران کے شاہ رضا شاہ پہلوی [illegible] اعلان کیا ہے کہ آئندہ ماہ ملک میں عام انتخابات ہوں گے کے بعد ملک میں نئے سیاسی دور کا آغاز ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۳۲۶ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۸۸۱۹

سابق نگران شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

رشید احمد نور پوری

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۱۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۸ فروری سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۶

فکر و نظر

وبہ نستعین، وصلے اللہ علٰے خیر خلقہ محمد والہٖ وصحبہٖ اجمعین

اگر آپ سے یہ کہا جائے کہ آپ ہندو تہذیب و تمدن اختیار کرلیں، سر پر چوٹی رکھیں، قشقہ پر قشقہ کھینچیں، پاجامہ کی جگہ دھوتی پہنیں، گنگا سے اشنان کریں، چوکا دے کر کھانا کھائیں، او گئے سے پانی پئیں، چھوت چھات کا خیال رکھیں، دان پن کے وہی طریقے اختیار کریں، جو ہندو دھرم کے مطابق ہیں۔ ماہ و تاریخ کا حساب بکرمی اور ہندو مہینوں سے لگائیں، دکانوں اور مکانوں پر نام اور ترتیب کی جو لوحیں اور تختیاں لگائی جاتی ہیں اور جتنے اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ ان کو اردو کی بجائے ہندی میں لکھیں اور اپنا قومی نشان ہلال کی بجائے ترسول یا اور کوئی ایسی چیز مقرر کریں جو ہندوؤں کا مذہبی اور تمدنی نشان ہو، تو آپ ان باتوں کو سنجیدگی کے ساتھ سننے کے لئے بھی روادار نہیں ہونگے اور فوراً بگڑ کر کہیں گے کہ بھلا مسلمان قوم کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ ہندوؤں کی ریس کرنے لگے اور پھر معاً بعد آپ مسلمانوں کی شان میں ایک طویل تقریر شروع کر دیں گے جو ان کی رفعت شان و علو مکان اور ہندوؤں کی توہین و تذلیل سے پُر ہوگی۔ یہ کیوں! اس لئے کہ آپ کی قومی خودداری ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی کہ آپ کسی طرح ہندو تہذیب و تمدن میں رنگ جائیں ـــــ ہندو قوم سے آپ کی بیزاری اور ان کی تہذیب و تمدن سے آپ کی یہ وحشت صرف اس لئے ہے کہ آج تک آپ کبھی اس قوم سے مرعوب نہیں ہوئے اور آپ کی ذہنیت نے کبھی ان کے مقابلے میں شکست

نہیں کھائی۔ اس لئے ان کے کفر کی عظمت کو کبھی آپ خاطر میں نہیں لائے۔

لیکن کبھی آپ نے اس پر بھی غور فرمایا کہ کیا مسیحیت اور اقوام یورپ کے مقابلہ میں بھی آپ

ہو کر کھانا پسند ہے۔ پینے کے لئے بائیں ہاتھ کے استعمال میں کوئی تکلف نہیں۔ چھوت چھات کی جگہ جراثیم کے ڈر اور خوف نے لے لی ہے ہلال احمر کی جگہ صلیب احمر کی عملداری ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام ہر مسلمان کے نام

اسلام ایک عالمگیر عقیدہ و دستور العمل ہے جو انسانیت کی سربلندی اور نجات کا واحد ذریعہ ہے اس کی دعوت تمام زمانوں پر حاوی اور تمام انسانوں کے لئے ایک ایسی نوید عام ہے جو فکر و عمل کی دنیا میں حقیقی و تعمیری انقلاب برپا کر دینے والی ہے۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ

آئیے ہم اسلام کی دعوت کا فریضہ انجام دے کر انسانی برادری کو حق کے قریب اور اُسے اس خسارۂ دنیا و آخرت سے بچانے کی جدوجہد کریں، جس میں وہ آج مبتلا و گرفتار ہے۔

آئیے ہم حق و صداقت سے بھرپور اور صبر و تحمل سے مالامال زندگیاں ایک دوسرے کے تعاون کے لئے پیش کر دیں تاکہ فساد و شر سے گھری ہوئی اس دنیا میں رحمت و خیر کا بول بالا ہو اور انسان دنیوی و اخروی نجات کی راہ پر گامزن ہو جائے

کیا آپ اللہ کی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پکار پر کان دھریں گے؟

فبشر عبادی الذین یستمعون القول (مکمل)

کا طرز عمل وہی ہے جو ہندو قوم کے مقابلے میں ہے، کیا یہ واقعہ نہیں کہ آپ کے سر پہ انگریزی بال ہیں، گلے میں نکٹائی ہے، ٹانگوں میں پاجامہ کی جگہ پتلون ہے۔ نہانے کے لئے انگریزی وضع کا ٹب درکار ہے، جوتوں میں کھڑے

ماہ و تاریخ کے لئے ہجری نبوی قمری ماہ و سال کی بجائے انگریزی شمسی مسیحی ماہ و سال کا رواج ہے مکانوں دکانوں اور اشتہاروں میں اردو کی بجائے انگریزی کا دور دورہ ہے اور اتنی ہی باتوں پر بس نہیں۔ زندگی کا کونسا شعبہ ایسا ہے جس میں آپ

اقوام یورپ کی ریس نہیں کرتے، پھر یہ کیا بات ہے کہ ہندوؤں سے تو آپ کو اتنی اجنبیت ہے حالانکہ قوم وطن زبان اور نسل کے اعتبار سے آپ میں اور ان میں چنداں فرق نہیں (کیونکہ ہندو پاک کے مسلمانوں کی بہت تھوڑی اقلیت ہے جو باہر سے آکر یہاں آباد ہوگئی ورنہ یہاں کی مسلم اکثریت نسل کے اعتبار سے ہندو قوم سے جدا نہیں ہے) اور انگریزوں سے اتنا پیار ہے کہ ان کی کوئی چیز چھوڑنے کو آپ کا دل نہیں چاہتا؟ بس وہی بات ہے کہ انگریزوں نے آپ کو اتنا پیٹا ہے کہ اب آپ میں کچھ سوچنے کی سکت ہی نہیں رہی، آپ اپنے فاتح سے اس درجہ مرعوب ہوئے ہیں کہ ہر وقت اس کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈالے رہتے ہیں۔ پہلے زمانے میں لڑائی ہوتی تھی تو افراد کو غلام بنایا جاتا تھا۔ مگر اس زمانے میں پوری قوم کو غلام بناتے ہیں اور اس کے علم و عمل کی تمام صلاحیتیں اپنے آقا کے منشا کے مطابق کام کرنے لگ جائیں، پوری قوم اپنے فاتح کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہو اور اس پر فخر کرے۔ بعینہٖ یہی حال ہمارا ہے۔ کنونشن مسلم لیگ کے سربراہ جناب چودھری خلیق الزماں صاحب، کس بے باکی کے ساتھ علی الاعلان یہ کہہ رہے ہیں کہ

"اس صدی میں جہاد کا تصور مضحکہ خیز ہے۔"

برطانیہ سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ہے "لیگیسی آف اسرائیل" اس کے صفحہ ۲۹ پر روحی فداہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت

وہ مابہ الامتیاز نکات جو جمعیۃ کو دوسری جماعتوں سے ممتاز کرتے ہیں

(از جناب ڈاکٹر احمد حسن کمال)

جمعیۃ کے علاوہ ملک میں چند ایک جماعتیں اور بھی ہیں جن کا دعویٰ بھی اسلامی نظام کے قیام کا ہے۔ ایک عام اور ناواقف آدمی کے لئے شاید یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ وہ کس جماعت میں اس مقدس و اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے شریک ہو اور کونسی جماعت اسلام کے بارے میں حق سے زیادہ قریب ہے۔ ایسے حضرات کو جمعیۃ کے بارے میں یہ چند حقائق مدنظر رکھنا چاہیئے۔

اولاً یہ کہ جمعیۃ علما کوئی جدید اور نو قائم شدہ جماعت نہیں ہے اور نہ کسی ایک فرد کی ساختہ پرداختہ ہی ہے۔ یہ تو دین حق کی دعوت کا ایک عملی سلسلہ ہے جو ہر عہد کے علمار حق کی رہنمائی میں ابتدائے اسلام سے چلی آرہی ہے۔ اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ چنانچہ جس طرح یہ بات درست نہیں سمجھی جاسکتی کہ ملک میں عوامی جمہوری حکومت کے بجائے شخصی اور آمر حکومت ہو اور عوام کی اکثریت کی رائے کے مقابلہ میں ملکی معاملات پر ایک فرد کی رائے کو اہمیت و ترجیح دی جائے اس طرح کسی بھی مذہبی اور ملی تنظیم یا جماعت کے لئے یہ درست نہیں کہ اس کا قیام و نظم صرف ایک فرد کے افکار و آراء پر مبنی ہو اور ایک فرد یا مختصر سے گروہ کی رائے علمار حق کی اکثریت کی تائید کے بغیر قابل ترجیح سمجھی جائے۔ یہ رجحان ہمیشہ ملت اسلامیہ کے اندر رخنہ انداز ہونے کا سبب ثابت ہوا ہے۔ ماضی کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔ مسلمانوں کے اندر فرقہ بندیوں کی تہ میں یہ شخصی قیادت و شخصیت پرستی کا یہ رجحان ہی سب سے بڑا عامل رہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد دین کا محفوظ ترین و قابل اعتماد طریقہ صرف یہی ہے کہ کتاب و سنت کی وہی تعبیر درست سمجھی جائے جسے علمار حق کی اکثریت کی تائید حاصل ہو۔ اس سے تجاوز خواہ کتنا ہی نیک نیتی سے کیوں نہ ہو۔ جمعیۃ کے نزدیک صحیح نہیں اور ملت اسلامیہ کے لئے خطرات سے خالی نہیں۔ جمعیۃ سختی سے اس روش پر قائم رہنا چاہتی اور اس کی سب مسلمانوں کو دعوت دیتی ہے۔

ثانیاً یہ کہ جمعیۃ علما کسی قسم کی مدعیانہ حیثیتوں کے ساتھ نہیں اٹھی ہے اس لئے کہ خاتم النبیین اور ختم نبوت کے بعد کوئی شخص یا گروہ بھی دین کے بارے میں کسی خاص ادعا کی حیثیت سے اٹھتا ہے تو اس کی اس عبارت کی زد بالواسطہ یا بلاواسطہ عقیدہ ختم نبوت پر ہوسکتی ہے۔ جمعیۃ العلما نہ صرف خود اس سے محترز رہنا چاہتی ہے بلکہ ہر قسم کی مدعیانہ طرز کی شخصیتوں اور گروہوں کو اس روش پر متنبہ کرتے رہنا اپنا دینی فرض سمجھتی ہے اور عوام مسلمانوں کو ان ادعات کی تہ میں پوشیدہ خطرات سے خبردار کرتے رہنا بھی ضروری سمجھتی ہے۔ وہ خود صرف خدمت اسلام اور خدمت ملت کی داعی ہے اور اس راہ میں جو شخص یا گروہ اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہے اس کے لئے جمعیۃ کی آغوش کھلی ہے۔

ثالثاً یہ کہ جمعیۃ کتاب و سنت کو براہ راست سمجھنے کے دعوے کے بجائے سلف صالحین اور صلحائے امت کے طریقوں کے مطابق سمجھنے کو ترجیح دیتی ہے اور ان ہی کی راہوں پر گامزن رہنا صحیح سمجھتی ہے اور اسی کی دعوت وہ ہر مسلمان کو دیتی ہے۔

رابعاً یہ کہ ہر قسم کے سیاسی اور غیر سیاسی کاموں کے واسطے جمعیۃ کے نزدیک مدار علیہ اسلام اور صرف اسلام ہے۔ وہ ہرگز ہرگز اس کی قائل نہیں کہ پہلے جمہوریت قائم ہو پھر اسلام۔ پہلے معاشرہ مکمل اسلامی بنے پھر حدود و شرعیہ کا نفاذ عمل میں آئے۔ گویا نظام شرعیہ بتدریج قائم کیا جائے۔ اس کے نزدیک تو پہلی اور بنیادی چیز اور سب امور کی اساس اسلام ہے۔ جمہوریت قائم ہو تو اسلام کی اساس پر۔ دیگر تغیرات عمل میں لائے جائیں تو اسلام کی اساس پر۔ اسی طرح جب ملک کی اکثریت مسلمان ہے اور وہ مسلمان ہی رہنا چاہتی ہے تو پھر اس بات کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں کہ احکام و حدود شرعیہ کا اجراء جستہ جستہ اور بتدریج کیا جائے یہ صورت حال ایک ہی وقت میں حق و باطل کے خلط و ملط ہوجانے کا موقعہ مہیا کرتی ہے حالانکہ قرآن اس سے صاف منع فرماتا ہے۔ ولا تلبسوا الحق بالباطل اور وہ صاف صاف حکم دیتا ہے کہ ادخلو فی السلم کافۃ۔

خامساً یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کے بعد، موجودہ عہد کے کسی بھی مسلمان فرد یا گروہ کو خواہ وہ کتنا ہی اسلام پسند کیوں نہ ہو حتیٰ کہ ایسی حکومت کو بھی جو اسلامی ہو، یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصالح وقت کی بنیاد پر اسلام کے کسی ایک حکم میں بھی تغیر و تبدل کرسکے۔ جمعیۃ کے نزدیک اس طرح دین میں تحریف کا راستہ کھل جاتا ہے اور دین ہرکس و ناکس کا کھلونا بن سکتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے علما اب بھی ان بنیادوں پر متنبہ ہیں اور منکرین سنت دین کے ساتھ تحریف کا سلوک کررہے ہیں۔ جمعیۃ اس رجحان کو ختم کرنا ضروری سمجھتی ہے۔

یہ ہیں وہ پانچ بنیادی نکات جو جمعیۃ کو دوسری جماعتوں سے ممتاز بناتے ہیں۔ اب جو شخص بھی ان حقائق کو تسلیم کرتا ہے وہ خود سمجھ سکتا ہے کہ کیوں جمعیۃ علما اسلام کا الگ وجود ضروری ہے۔ چنانچہ جو شخص اور جماعت، جمعیۃ علماء کے بیان کردہ اسلامی موقف اور ان پانچ نکات سے اتفاق کرے۔ جمعیۃ کو ان سے کوئی اختلاف نہیں۔ اس کا تعاون ان سب کے لئے حاضر ہے اور اس کی صفیں ان سب کو ہر وقت خوش آمدید کہنے کے لئے تیار رہیں۔

پورے ضلع سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے یوم مطالبہ منایا گیا

ضلع سکھر کے امیر جمعیۃ علماء اسلام جناب حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی مدظلہ کی ہدایت پر پورے ضلع سکھر کے علمار کرام اور کارکنوں نے اپنی اپنی مساجد میں یوم مطالبہ منایا، اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کرکے جناب اسپیکر صاحب نیشنل اسمبلی کو پوسٹ کارڈوں پر دستخط کرکے روانہ کئے گئے

(۱) پاکستان کے اندر قرآنی قانون نافذ کرکے مسلمانوں کے فطری تقاضے کو پورا کیا جائے۔

(۲) عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

(۳) عیسائیوں کی تبلیغی سنٹرلیں کو فوراً بند کیا جائے اور حبدین والی مسجد کو عیسائیوں کے جال سے پاک کیا جائے۔

مرزائیت

مہری توبہ ربوہ کے مشہور مبلغ مولوی صدرالدین صاحب، جو ربوہ کے خلفاء و خصوصی سے متعلق تھے۔ پاگل قرار دیدیئے گئے۔ واقعہ یوں ہوا کہ مولوی صدر الدین صاحب پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور انہوں نے کفر سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا۔ مگر قبول اسلام کے بعد خدا وندان ربوہ نے اس کے بیوی بچے روک لئے۔ مولوی صاحب نے عدالت سے انصاف کی بھیک مانگی۔ مگر ایک مضبوط گروہ کے سامنے مولوی صدرالدین کی کوئی پیش پیش نہ گئی اور آپ کے بیوی بچے ربوہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دئے گئے۔ مولوی صاحب کو اس حادثہ سے سخت صدمہ ہوا اور انہوں نے بقیہ زندگی گزارنے کے لئے حج کی درخواست دیدی جو منظور نہ ہوئی۔ پچھلے دنوں وہ پروٹسٹ کے طور پر ڈی سی کی عدالت میں گئے۔ جس پر انہیں گرفتار کرکے پاگل خانہ بھیجدیا گیا۔

• ڈاکٹر عبدالحمید جتوئی ضلع مظفرگڑھ جو ایک مدت تک قادیانی مبلغ کے طور پر آگرہ۔ دہلی۔ یوپی۔ سیالکوٹ اور کئی دوسرے مقامات پر کفر کی تبلیغ میں مصروف رہے توبہ کرکے مسلمان ہوگئے ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ 'مرزائیت سے توبہ' میں ربوہ کی خانہ ساز نبوت کا تاروپود بکھیرا ہے اور مسلمانوں کو اس فریب سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

• گزشتہ سال ایک مشہور نو مسلم انگریز محمد خاں ویبسٹر کے قادیانی ہونے کی اطلاع کا بہت پراپیگنڈہ کیا گیا تھا۔ اب ویبسٹر صاحب نے مسلم نیوز انٹرنیشنل میں یہ اعلان کیا ہے۔

" میں یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے احمدی تحریک (قادیانی) سے اپنے آپ کو وابستہ کرلیا تھا۔ کیونکہ مجھے بےخبری میں گمراہ کردیا گیا تھا۔ میں اب دوبارہ مطالعہ کے بعد اس تحریک سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ جھوٹا دعوائے نبوت ہے جسے میں غلط قرار دیتا ہوں اور خدائے قدوس کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے ہدایت دی۔ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی ہیں "

سلاجیت اعلیٰ قسم آگئی ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام لبفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی کی دفتر ترجمان اسلام میں پہنچ گئی ہے۔ جس کا نرخ دو روپے فی تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے۔ یہ پیشاب کی کثرت۔ رقت۔ کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے۔ ہڈی ٹوٹنے اور سردی لگنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے + ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں

ناظم ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ متصل مسجد شاہ محمد غوث۔ لاہور

Scanned with CamScanner

(۱۹۹)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

[illegible] فروری ۱۹۶۳ء

نیا جال

ہماری سیاست خارجہ

جب سے ہندوستان اور چین کی جھڑپیں شروع ہوئیں۔ تمام دنیا کی نگاہیں ادھر لگ گئیں ممکن ہے روس نے کیوبا کی گڑ بڑ پالیسی سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے چینی مہرے کو آگے بڑھا دیا ہو تاکہ بوقت ضرورت پیش قدمی کر کے اشتراکی رعب قائم کرے۔ امریکہ نے بھی تمام تر توجہ ادھر مبذول کر دی اور بھارت کو خوب داد و دہش اور اس پر تحسین کے ڈونگرے برساتے ہوئے اپنا اسلحہ بھیجنے کا تانتا باندھ دیا۔ برطانیہ بھی امریکہ سے پیچھے نہیں رہا اور تمام سامراجی طاقتوں نے بھی ان کی حوصلہ افزائی کی۔ سب نے سمجھا کہ بھارت کا تقرب حاصل کرنے کا یہی وقت ہے۔ بھارت نے اربوں روپیہ قوم سے جمع کر لیا۔ لاکھوں رضاکار فوج کی تیاری کا منصوبہ بنا لیا۔ دنیا بھر سے ہتھیار اکٹھا کر لئے۔ جدید ترین اسلحہ بنانے کے کارخانے قائم کرنے کی سکیمیں تیار کر دیں اور تعجب یہ ہے کہ روس کے ساتھ اب بھی تعاون کی پالیسی قائم ہے دوسری طرف شور بھی مچاتا رہا کہ چین نے مار ڈالا مار ڈالا۔ ہمیں شکست پہ شکست ہو رہی ہے ہماری فوج محصور ہو گئی۔ ہم پیچھے ہٹ آئے چینی فوج بڑھ رہی ہے۔ چینیوں کو خوب ڈرایا۔ اور دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی۔ اس تمام ہنگامے کے اندر اچانک اعلان ہو گیا کہ چینی فوج پیچھے ہٹ کر قبل از جنگ کے مورچوں پر چلی گئی۔ دنیا حیران تھی کہ یہ کیا ڈرامہ ہے۔ ہمیں اس ڈرامے کے پس منظر اور پیش نظر سے کوئی بحث نہیں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس حقیقی یا بناوٹی ہنگامے میں پاکستان نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ جہاں تک قدرتی امداد کا تعلق ہے اس نے ہمیں نوازا۔ اور یہ راز فاش کرنے کا موقع مہیا کر دیا کہ امریکہ نے بھارت کے ساتھ ۱۹۵۱ء میں چوہدری ظفر اللہ خاں (مرتد) کی وزارت خارجہ اور محمد علی بوگرہ مرحوم کی سفارت کے زمانہ میں خفیہ معاہدہ کیا تھا جس کی اطلاع مذکورہ دونوں (وزیر و سفیر) نے ملت پاکستان کو نہیں دی اور یہ چوری ابھی تک چھپی رہی اور اب جبکہ چوری برآمد ہو گئی۔ چوروں کے خلاف کوئی کارروائی کا سوال کیا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تازہ حادثہ یہ ہے کہ اس ہنگامے میں پاکستان بھر کی لاتے عام بیدار ہو گئی۔ قوم نے یہی سمجھا کہ کشمیر حاصل کرنے کا بہترین وقت یہی ہے اور اس کے لئے ہم کو فوراً جہاد کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ اس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے حکومت کو وہ رضاکار پیش کرنے کی پیش کش بھی کر دی اور محسوس کیا گیا کہ گویا اب پاکستان کسی کے ٹکڑے کی کچھ بھی نہیں بن سکتا۔ سارے کھیل تماشے کے بعد اسلامی قانون بنا اور سیاست خارجہ میں کوئی تبدیلی بھی نہ آئی۔ اور ہم جہاں تھے اب بھی وہیں ہیں۔ اور اب نائب وزیر خارجہ امریکہ کے حالیہ بیانات اور بھارت و پاکستان میں ان کے دورہ سے حالات اور بھی مخدوش نظر آتے ہیں۔ امریکہ اب ہندوستان کے معاملے میں کھل کر سامنے آ گیا ہے اور بھارت نوازی میں وہ پاکستان کی دیرینہ دوستی کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ ۷ فروری ہماری خودداری تدبر اور ایمان و آزمائش کا ایک اہم مرحلہ ہے جب پاکستان اور بھارت کے نمائندے تیسری بار کراچی میں مل کر کشمیر کا حل تلاش کریں گے۔

ہمیں اپنے رہنماؤں سے توقع رکھنی چاہیئے کہ وہ سہاروں کی بجائے اپنے شاندار ماضی کی روشنی میں اپنے مستقبل کا احساس کریں گے اور کوئی ایسی تجویز قبول نہ کریں گے جو ایمان و کردار کی کمزوری کا باعث ہو۔ اللہ تعالے ہمیں اور ہمارے رہنماؤں کو توفیق دے۔ آمین۔

خان عبدالغفار خان کی رہائی

روزنامہ کوہستان میں خان عبدالغفار خاں کے فرزند خان عبدالولی خاں کا ایک انٹرویو چھپا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ :-

(۱) خان عبدالغفار خاں کی رہائی کے لئے قومی اسمبلی کے ایک سو پانچ ارکان نے متفقہ یادداشت صدر کو بھیجی ہے۔ مگر اس پر بھی انہیں رہا نہیں کیا گیا

(۲) کشمیر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ گفتگوؤں کے مرحلے سے نکل چکا ہے اور اب اس کے لئے بھارت سے نبرد آزما ہونا باقی رہ گیا ہے۔ اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے تمام رہنماؤں کی مشترکہ کانفرنس طلب کی جائے۔

(۳) افغانستان اگر پاکستان کے کسی حصہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو ہم یہ برداشت نہیں کریں گے پاکستان ہمارا وطن ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔

(۴) خان عبدالغفار خاں نے قیام پاکستان کے بعد حلف وفاداری اٹھایا اور قائد اعظم سے کہا تھا کہ وہ پختونستان کے نام سے کوئی الگ صوبہ قائم کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس کے بعد جو واقعات پیدا کئے گئے اس کے پس منظر اور پیش نظر کو معلوم کرنے کے لئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔

(۵) ایک یونٹ کے بارے میں خان عبدالولی خان نے کہا کہ بادشاہ خان واقعی اس کے حق میں نہیں۔ لیکن خود فیروز خاں نون ری پبلکن پارٹی کے لیڈر قاضی عیسیٰ مسلم لیگ کے سیکرٹری اور سردار بہادر خاں مغربی پاکستان اسمبلی میں لیگ پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے تحریراً کہہ چکے ہیں کہ وہ بھی ایک یونٹ توڑنے کے حق میں ہیں، وغیرہ۔

یہ انٹرویو ۳۱ جنوری کے شمارہ میں دوسرے صفحہ کے پہلے دو کالموں میں چھپا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی بات پوری وضاحت کے ساتھ نہ آئی۔ کیونکہ ہمارے ہاں عرصہ دراز سے صحافت میں قلم کے پھول لگا دینے کا رواج ہے۔ مگر جہاں تک حقائق کا تعلق ہے ہم اس کے ننانوے فی صد حصہ سے ذاتی طور پر آگاہ ہیں۔

یہ امر واقعی افسوسناک ہے کہ خان عبدالغفار خاں اور ان کے ہم خیالوں یا ساتھیوں کا نقطۂ نگاہ ہمارے اخبارات کی ننانوے فی صد اکثریت نے اشاعت کے لئے کبھی قبول نہیں کیا، اور ان الزامات کو چھپنے کی اجازت دی ہے جو ان کے خلاف وقتاً فوقتاً لگائے گئے ہیں۔ اختلاف اور بات ہے الزام بالکل دوسری شئے ہے جس پر الزام لگایا جاتا ہے، انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو صفائی کا موقعہ دیا جائے۔ مثلاً "پٹھان" ون یونٹ کا حامی ہے لیکن ون یونٹ کوئی پارۂ الہام نہیں، یا عصمتِ مریم نہیں، کہ اس کے خلاف کچھ کہنے سے آدمی مجرم یا غدار ہو جاتا ہو؟ کیا یہ اخفا نہیں کہ قومی اسمبلی کے ایک سو پانچ ارکان خان عبدالغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ کریں اور پریس اس خبر کو پانے سے قاصر رہے۔ اس قسم کی خبریں کو دبانے اور ایک نمایاں شخصیت کے خلاف تسلسل کے ساتھ گرہیں لگانے کا نتیجہ دلوں میں داغ پیدا کرتا ہے۔ کیا یہ پاکستان کی خدمت ہے؟ اگر خان واقعی غدار ہیں تو انہیں تختۂ دار پر کھینچیے اور ملک و قوم کو اعتماد میں لے کر بتائیے کہ ان کی غداری کا طول و عرض یہ ہے، اگر وہ غدار نہیں، صرف ایک مختلف سیاسی نقطۂ نظر رکھتے ہیں، تو ان کے خلاف موجودہ غیض و غضب، اخباری بائیکاٹ دونوں قومی مفاد کے خلاف ہے۔ ہم اس کے افسوسناک نتائج سے ڈرتے ہیں۔ خان عبدالغفار خاں، خان عبدالقیوم نہیں کہ معافی مانگ کر رہائی حاصل کریں گے اور جیل کے چہار دیواری میں گے وہ مرنا بھی جانتے ہیں ان کے شبہات انہیں کا اس سے اندازہ کر لیجئے کہ سابقہ سرحد کے سوا مغربی پاکستان کی جس طرح اکثریت کو ان کے خلاف کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اس طرف کے عوامی ذہن کی ہمدردی سے محروم ہیں، مگر انہیں کوئی سی چیز بھی خوف زدہ نہیں کر سکی۔ آج ان کا بڑھاپا موت کے دروازہ پر ہے لیکن مصالحی سگرد نے سوچنے سے انکار کر رکھا ہے۔

خان عبدالولی اور ان کے ساتھی اگر یہ فیصلہ کر چکے ہیں، کہ عدالت عالیہ سے رجوع کریں تو انہیں رکنا نہیں چاہیئے۔ ہم بصمیم قلب اس کی تائید کریں گے۔ تاکہ سیاہ و سفید سے عامۃ الناس باخبر ہوں اور لوگوں کو معلوم ہو کہ خان عبدالغفار خاں کا اصل جرم کیا ہے؟

(چٹان)

بقیہ صفحہ اول

ایک فرضی تصویر شائع ہوئی ہے۔ جس میں آپ کو براق پر سوار معراج کے لئے تشریف لیجاتے ہوئے دکھایا گیا ہے، یہ اس کتاب کی دوسری اشاعت ہے جو ۱۹۵۳ء میں طبع ہوئی ہے پہلی بار یہ کتاب برطانیہ کے مشہور آکسفورڈ پریس سے ۱۹۲۷ء میں شائع ہو چکی ہے۔ چند ماہ پہلے اسی تصویر کا ایک حصہ شائع کرنے پر حکومت پاکستان مشہور امریکی رسالہ لائف کو ضبط کرنے کا بھی حکم دے چکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کتاب کا موجودہ ایڈیشن کراچی کے بڑے بڑے کتب فروشوں کے پاس فروخت کے لئے اب بھی موجود ہے۔

صلیب: کراس، کے پرچم تلے صدیوں تک مسیحی دنیا نے مسلمانوں سے جنگ کی ہے۔ یہ عیسائیوں کی قومی اور مذہبی نشان ہے آج بھی ساری مسیحی دنیا میں طبی امداد کے اداروں کے نام سے موسوم ہیں اور ان کا نشان یہی صلیب احمر ہے جو ان کے زعم باطل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینے کی یادگار ہے مسلمانوں کے عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکانے کا فسانہ سراسر غلط ہے اور محض جھوٹ ہے جس میں ذرہ بھر بھی حقیقت کا شائبہ نہیں۔ خود قرآن کریم نے عیسائیوں کے اس دروغ بے فروغ کی نہایت سختی کے ساتھ تردید کی ہے لیکن ہماری مملکت پاکستان کی طبی تنظیم بھی اسی نام و نشان کے ساتھ قائم ہے اور آج اس مملکت کو قائم ہوئے جو محض اسلام کے نام پر حاصل کی گئی تھی اگر چہ پورے پندرہ سال ہو گئے مگر کیا مجال کہ یہ اسلام دشمن نام و نشان جو سراسر شعار کفر و یادگار اہل صلیب ہے ہمارے ارباب اقتدار کی نظر میں ذرا بھی کھٹکے۔ حالانکہ دنیا کے اور مسلمان ملکوں میں جہاں ان کی اپنی طبی تنظیم ہے مسلمانوں نے اس کا نام

[illegible]

عکسِ تبلیغ

از محترم میر ظفر الحسن — چوک منشیاں بہاولپور

قدیم ہندوستان کے مہاراجہ چندر گپت موریہ اور راجہ اشوک نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے دور دراز ممالک میں سرکاری طور پر مبلغ بھیجے۔ ہندو دھرم چلا کر شدھ کرنے کی غرض سے عراق تک پہنچے۔ اسی طرح عرصہ دراز سے اب تک یورپ اور امریکہ عیسائی مذہب کی نشر و اشاعت کے لئے اربوں ڈالر خرچ کر رہے ہیں۔ صرف پاکستان میں تقسیم ملک کے بعد پچاس گنا عیسائی بڑھ گئے ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد بھارت میں مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنایا جا رہا ہے لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ مسلمان بادشاہ۔ امراء اور حاکم ہمیشہ تبلیغ اسلام سے غفلت برتتے رہے ہیں۔ قرون اول کو چھوڑ کر کسی مسلمان حاکم نے تبلیغ کا خاطر خواہ انتظام نہیں کیا۔ اگرچہ عرب اور ترکی کے چند حکمرانوں نے تبلیغ اسلام میں نمایاں دلچسپی لی۔ ورنہ عام مسلم بادشاہوں کو عشرت میراث کے دریچوں ہی سے فرصت نہ مل سکی۔ وہ اپنے ہی نا و نوش میں گرفتار جنت نگاہ اور فردوس گوش کی چاہت میں مبتلا رہے یہ درست ہے کہ تقریباً تمام مسلمان بادشاہ آج کل کے امراء کی طرح بیدین اور دشمن اسلام تو نہ تھے۔ خود اچھے عقائد رکھتے تھے اور اسلام کے درد سے آشنا تھے مگر دین کی تبلیغ سے قطعاً نابلد تھے آج دنیا میں جتنا اسلام نظر آتا ہے اپنی حقانیت کی بدولت ہے ورنہ مسلم بادشاہوں کی غفلت کا تو یہ عالم ہے کہ عروس البلاد دہلی اور آگرے کے گرد و نواح میں مسلمان ہمیشہ اقلیت میں رہے ہیں جس کا ثبوت آج بھی ملتا ہے۔ ہندوستان میں سوائے فیروز شاہ تغلق اور ٹیپو سلطان کے۔ فیروز شاہ نے دہلی میں مبلغ پیدا کرنے کے لئے ایک اسکول بنایا تھا ٹیپو سلطان نے بھی تبلیغ کا انتظام کیا تھا۔ مگر اسے انگریزوں نے تبلیغ کی مہلت ہی نہ دی) کسی نے بھی تبلیغ کا انتظام معمولی طور پر بھی نہ کیا۔ اپنے ہی تخت و تاج کے لئے ایک دوسرے سے دست و گریباں رہے۔ یہی حال دکن کا ہے جہاں مسلم حکومت کے باوجود مسلمان اقلیت میں رہے ہیں۔

اسی طرح دور حاضر میں جبکہ اکثر مسلمان ممالک میں صبح آزادی ہر طرف لباس شبنم و عنبر بکھیر رہی ہے کسی مسلمان ملک میں ابھی تک تبلیغ کا کا ستارہ نہیں چمکا۔ مصر کے صدر جمال ناصر اور شاہ سعود کا ارادہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کی جائے اور ایک ۔ ۔ ۔ قائم ہو جس سے تمام دنیا میں اسلام کا پرچار ہو۔ اشتمال کے نیک ارادوں میں کامیاب ہوں۔ باقی حکومتوں کو تو کچھ احساس نہیں ہے۔

ادھر ابھی مسلمان ارادے کر رہے ہیں ادھر امریکہ اور یورپ مدت سے سرکاری مشن عیسائیت کی تبلیغ کے لئے اسلامی ممالک میں جال پھیلا رہے ہیں۔ تاکہ جس طرح فلسطین میں یہودیوں کو مسلمانوں کے مقابلے میں لا کر ان کی حکومت قائم کر دی گئی ہے کہ عرب ممالک اطمینان کی زندگی بسر نہ کر سکیں گے جس طرح برصغیر ہند و پاک پر یورپین مسکین کمپنی کی صورت میں آئے اور رفتہ رفتہ حکومت کے دیو کی شکل اختیار کر لی۔ اسی طرح آج اسلامی دنیا میں عیسائی مبلغین بڑی سرعت کے ساتھ کامیاب ہو رہے ہیں۔ عیسائی مبلغین کو امریکہ برطانیہ کی امداد کے علاوہ مسلمان حکومتوں کی بھی مراعات حاصل ہیں تاکہ عیسائیت کی تبلیغ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ اسلام کو جس قدر ضعف پہنچ سکے پہنچ جائے اور ملکوں کا تو ذکر ہی کیا صرف پاکستان پر نظر ڈالئے کہ تقسیم ملک کے وقت یہاں آٹھ ہزار عیسائی تھے اور اب چار لاکھ سے زائد ہو چکے ہیں۔ یہ عیسائی پہلے کمپنی کی صورت میں آئے تھے۔ اب مذہبی روپ میں آ رہے ہیں لہٰذا تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ ہر مکتب فکر کے مسلمان تبلیغ کی طرف توجہ دیں۔ تبلیغ اسلام کا انتظام بین الاقوامی طور پر کیا جاتے تو بہتر ہے۔

آجکل مسلمان اور خصوصاً اہل سنت والجماعت دین سے جتنے غافل ہیں اور کوئی کیوں ہوگا۔ غیر مسلم کو تو یہ کیا تبلیغ کریں گے۔ بے علم اور دین سے بے بہرہ مسلمانوں ہی میں تبلیغ کر سکتے اہل سنت پر غفلت دین کی جس بر و دت جمی ہوئی ہے شیعہ حضرات اتنے ہی چوکس ہیں سن ۱۹۳۰ء میں جس شہر میں دس تعزیے نکلتے تھے اب پچاس نکلتے ہیں۔ جہاں ۱۹۳۰ء میں اسی ہزار سنی تھے۔ ان میں سے سو دو سو شیعہ بن چکے ہیں سو پچاس مرزائیت کی تبلیغ کی نذر ہو گئے ہیں۔ دس بیس اولیات اور مستورات کے لالچ میں عیسائی بن گئے ہیں۔ باقی جتنے ہیں ان میں سے دس بیس فی صدی بمشکل تمام پچیس فیصدی باعقیدہ مسلمان ہیں۔ ورنہ اکثریت کو اسلام کے ارکان۔ فرائض و واجبات ہی کا پتہ نہیں ہے۔ سنت اور مستحب بھی نہیں جانتے۔ یہی وجہ ہے کہ تعزیہ داری اور شیعہ مجالس میں شامل ہونا فخر اور ثواب سمجھتے ہیں۔

قوم کی بات ہے کہ اہل سنت کہلاتے ہیں اور ساتھ ہی شیعہ اور تعزیہ داری (جہاں شیعیت کی تبلیغ ہوتی ہے) ہر شخص اسے اقرب سمجھیں اور جہاں علماء حق اسلام کی تبلیغ کریں اس کا اہتمام نہ کریں۔ حالانکہ اس دور میں اہل سنت اکثریت کے باوجود اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بلکہ اقلیت والوں کی بھی ملک میں کوئی آواز ہوتی ہے۔ ان کے حقوق کا تحفظ ہوتا ہے۔ بیچارے اہل سنت والجماعت کا یہ حال ہے کہ ان کا وجود و عدم وجود کے برابر اور ان کی آواز صدا بصحرا کے مترادف ہے یہی وجہ ہے۔ صرف علماء اہل سنت ہی کی آواز سینہ بہ سینہ میں لپیٹ دی گئی ہے۔ علماء حق ہی کی تبلیغ و اشاعت اسلام کو شر اور فساد کا نام دیکر اور ملک و ملت کے لئے خطرہ کا الزام لگا کر پابند زنجیر کر دیا ہے۔ برخلاف اس کے پادری عیسائیت پھیلائیں۔ قادیانی مرزائیت کا پرچم بلند کریں۔ علماء سوء اصحاب رسول اور علماء حق پر تبرا کریں انہیں کوئی روک ٹوک نہیں، یہ کیوں۔ صرف اس لئے کہ باقی فرقوں میں تبلیغ کی توانائی ہے . . . .

. . . .

اور اہل سنت کہلانے والے اپنی ملازمتوں اور کاروبار میں غرق ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی اکثریت کا وجود اقلیتوں سے بھی ہلکا ہے۔

اہل سنت کے لئے غیر . . . .

غیر اہل سنت کی تبلیغ قابل رشک ہے۔ شیعہ حضرات اپنے مذہب کے لئے غیر اہل سنت کی تبلیغ پر کتنی محنت اور کتنا سرمایہ خرچ کر رہے ہیں کبھی مجالس کی صورت میں کبھی کتابوں کی اشاعت کے رنگ میں کہیں تعزیہ داری کی شکل میں (کیونکہ تعزیہ داری کے جلوس شیعہ مذہب کی زبردست تبلیغ ہے اور پروپیگنڈا ہے جس شخص نے یہ بدعت ایجاد کی ہوگی وہ اس کا شر انگیز دماغ عبداللہ بن سبا سے کم نہ ہوگا) . . .

دیا، کہیں اقبال، قائد اعظم مسٹر جناح کو شیعہ فرقے میں شامل کر لیا۔ تاکہ عام لوگ۔ یہ سوچ کر کہ اتنے قابل آدمی جب شیعہ مذہب رکھتے تھے تو ہمیں بھی امامیہ مذہب اختیار کر لینا چاہیئے شیعہ حضرات اگر دربار اکبری کے ارکان ملا مبارک ابوالفضل اور فیضی کے متعلق کہیں کہ وہ شیعہ تھے تو ہمیں انکار نہیں ہے۔ وہ واقعی شیعہ تھے لیکن غالب کے متعلق کون نہیں جانتا کہ اس نے نثر کے علاوہ ایک رباعی میں اہل سنت ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ خود بھی سوچنے کی بات ہے کہ تصوف اور شیعیت کا کیا تعلق ہے؟

اس کے علاوہ غالب کی تجہیز و تکفین تک اہل سنت نے کی ہے۔ حضرت غوث شاہ صاحب جو غالب کے زمانے میں مشہور صوفی اور عارف تھے۔ غالب حضرات کی صحبت کرتے تھے کیونکہ غالب ان کو بڑا معتقد تھا۔ کیا کوئی شیعہ کبھی کسی صوفی کا معتقد ہوا ہے؟ اسی طرح اقبال کو شیعہ و تفضیلی شیعہ سمجھنا بڑی کی دلیل ہے مولانا حالی اگرچہ شیعہ خاندان میں پیدا ہوئے تھے لیکن شیعہ مذہب کے بہت سے عقائد کے قائل نہ تھے۔ ان کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شیعہ محمد شاہ ۔ ۔ ۔ حالی تھی۔

شیعہ حضرات یہ کبھی نہیں کہتے کہ نواب محسن الملک شیعہ خاندان میں پیدا ہوا تھا۔ مگر اہل سنت کا مذہب اختیار کیا۔ مولانا حالی اور مشہور شاعر جگر مراد آبادی تحقیق کرنے کے بعد شیعہ مذہب کو چھوڑ کر اہل سنت والجماعت میں آئے ایسے واقعات شیعہ کبھی بیان نہیں کرتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ علامہ کفایت حسین سنی مولوی تھا۔ بعد میں امامیہ مذہب کو اپنا لیا۔ یہ تمام پروپیگنڈے تحریفیں اور حقائق کی پردہ پوشی امامیہ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ ہیں۔

اب ذرا اہل سنت کی نشیلی طبیعت پر نظر ڈالیئے کہ اہل سنت کے بڑے افسروں سے لیکر چھوٹے افسروں تک، مذہبی تبلیغ تو کیا مذہب کا نام تک لینے سے شرماتے ہیں۔ برعکس اس کے چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا شیعہ افسر اپنے مذہب میں پختہ واقف دین اور مبلغ ہوتا ہے۔ اسی طرح چودھری ظفر اللہ خاں اور دوسرے قادیانی ببانگ دہل مرزائیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور قطعاً نہیں جھجکتے۔ افسوس ہے کہ جھوٹے نبی کی امت کا ہر فرد اپنے مذہب کی تبلیغ میں اتنی بے باک ہے اور سچے نبی کے ماننے والے یعنی اہل سنت کہلانے والے مذہب کا نام لینا بھی کسر شان سمجھتے ہیں اور کے خلاف سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں میں تبلیغ کی خاص ضرورت ہے۔

بعض اہل سنت تو خود کو مذہب سے آزاد ثابت کرنا چاہتے ہیں حقیقت دور اسلام سے مرزائی ہیں ایسے سنیوں کو دیکھ کر اور گفتگو کر کے افسوس ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے اگر پوچھا جائے کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ تو کہیں گے کہ "مسلمان" یہ نہیں سوچتے کہ مرزائی بھی تو خود کو مسلمان کہتے ہیں۔

میں اور اصل مسلمان بھی مسلمان کہتے ہیں۔ سنی مسلمان مومن ہیں، اور شیعہ بھی مومن اور کہلاتے ہیں — حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان کہلانے کے علاوہ عقیدے اور عمل کے اعتبار سے بھی کسی نہ کسی مذہب پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ اس کا جینا۔ اس کا مرنا۔ اس کی شادی بیاہ۔ اس کی معاشرت۔ اس کی سیاست کسی نہ کسی مذہب کے تحت ہوتی ہے۔ اگر وہ شیعوں کی طرح نماز

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

موضع جنڈیالہ ضلع جہلم میں جمعیۃ کا قیام

۱۱ شعبان موضع جنڈیالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغین مولانا محمد شریف عابد مولانا قاضی ظہور الحسین جناب حافظ محمد اسحاق قریشی اور مولوی رشید احمد تشریف لائے انہوں نے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سمجھائے عوام نے کافی ذوق و شوق کا ثبوت دیا جس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

جناب بابا راجولی امیر — مولانا محمد یوسف صاحب ناظم۔

خازن کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا

بیلہ شاہ نواز ضلع جہلم کا انتخاب

بیلہ شاہ نواز ضلع جہلم میں جمعیۃ کے مبلغین مولانا قاضی ظہور الحسین صاحب۔ مولانا محمد شریف عابد صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب نے ایک اجتماع میں مختلف دینی و سیاسی عنوانات پر سیر حاصل تقریریں کیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے عزائم سے عوام کو آگاہ کیا لوگوں نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جناب اصغر علی شاہ صاحب امیر مولانا خوشی محمد صاحب ناظم — جناب شاہ محمد خان صاحب نائب ناظم۔ جناب نور داد صاحب خازن

جمعیۃ علماء اسلام چکوال کے دفتر کا افتتاح

چکوال ۱۸ جنوری۔ پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء ضلع جہلم نے دفتر کا افتتاح کرتے ہوئے جمعیۃ کے عزائم و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ کا مقصد صرف اس ملک میں صحت مند معاشرہ برپا کرنا ہے قاضی جی نے کہا کہ یہ ا[illegible] واحد جماعت ہے۔ جس میں علمائے امت یعنی انبیاء علیہم السلام کے وارثوں کی اکثریت ہے اور یہی وجہ ہے کہ جمعیۃ تمام چیزوں سے بے نیاز ہو کر محض انبیاء علیہ السلام کے لائے ہوئے دین کی حفاظت و اشاعت اور ترویج کے لئے کوشاں ہے۔

موضع گھنیال میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

۱۷ شعبان المعظم۔ مبلغین جمعیۃ ضلع جہلم کی یکے بعد دیگرے تقریریں ہوئیں جن میں حالات حاضرہ

پر سیر حاصل تبصرہ ہوا آخر میں یہ قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی کہ پاکستان جیسی ایک عظیم الشان اسلامی مملکت میں فتنہ ارتداد کا فوری طور پر انسداد کیا جائے اور (۲) رمضان شریف کی بے حرمتی کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔ اور اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ میاں ولی محمد صاحب۔ نائب امیر صوفی مہر محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ سلطان احمد صاحب نائب ناظم محمد صادق صاحب۔ خازن محمد میر صاحب

موضع گوڑہ گمہاراں میں جمعیۃ کا انتخاب

۱۸ شعبان ضلع جہلم کی جمعیۃ کے مبلغین نے چونکہ اپنی آمد کی پہلے اطلاع دے رکھی تھی۔ لہٰذا وقت مقررہ پر اس بستی کے معززین کا اجتماع ہوا جس میں مبلغین حضرات نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اس کے بعد یہ انتخاب عمل میں آیا۔ امیر مولوی عبد الرسول صاحب — ناظم۔ کرم الٰہی صاحب — نائب ناظم اللہ دتہ صاحب خازن۔ محمد ولایت صاحب۔

موضع بانسریاں تحصیل کھاریاں میں جمعیۃ کا انتخاب

۲۰ جنوری۔ موضع بانسریاں میں مولانا محمد شریف صاحب عابد اور مولانا عبد الرحمٰن صاحب خطیب پنجن کسانہ اور مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب تشریف لائے اور انہوں نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے جس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر حافظ سلطان احمد صاحب۔ ناظم۔ چوہدری فیروز دین صاحب۔ خازن۔ محمد حسان صاحب۔

موضع چھوریاں تحصیل کھاریاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

۲۱ جنوری۔ موضع چھوریاں میں مولانا عبد الرحمٰن صاحب خطیب پنجن کسانہ اور مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب اور مولانا محمد شریف صاحب عابد تشریف لائے اور انہوں نے موجودہ حالات پر تبصرہ کیا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) پاکستان کے اندر عیسائیت اور مرزائیت کی تبلیغ کو بند کر کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کیا جائے۔

(۲) اہالیان چھوریاں کا یہ اجتماع عائلی قوانین کو سراسر اسلام کے خلاف سمجھتا ہے اور حکومت و ممبران اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کو جلد از جلد منسوخ کر کے پاکستان کے چہرہ سے اس خلاف اسلام قانون کے بدنما دھبے کو دور کیا جائے۔ اس کے بعد یہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ غلام محمد صاحب۔ ناظم محمد بشیر صاحب خازن بدر الدین صاحب۔

حیدر آباد سندھ میں جمعیۃ علماء کی رفتار

علماء کی فرض شناسی

(۱) چار اجلاس پہلے ہو چکے تھے۔ ۲۲ نومبر کو زیر صدارت مولانا محمد سلیمان صاحب جلسہ ہوا۔ مولانا شمس الدین صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ سات ارکان جمعیۃ میں داخل ہوئے۔

(۲) ۲۹ نومبر شب جمعہ کو زیر صدارت پیر مولانا عبد القدوس صاحب مسجد کالی موری محلہ دولت آباد میں جلسہ ہوا مولانا محمد سلیمان صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ امیر جماعت پیر عبد القدوس صاحب نے علماء کی قربانیوں پر روشنی ڈالی پندرہ آدمی جمعیت کے ممبر بن گئے اور مزید نے فارم پر کرنے کا وعدہ کیا۔

(۳) ۶ دسمبر کو مولانا محمد سلیمان صاحب کی صدارت میں لال مسجد محلہ ہیر آباد میں مجلس منعقد ہوئی۔ صاحب صدر نے جمعیۃ علماء اسلام کی کارگزاریوں پر روشنی ڈالی ۸ آدمیوں نے اپنا نام ممبری میں لکھوایا۔ صاحب صدر کی تقریر بڑی کامیاب رہی۔

(۴) ۱۳ دسمبر کو ہیر آباد کی پیپل والی مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع ہوا۔ مولانا محمد سلیمان صاحب نے بہترین تقریر فرمائی اور سات ممبر بھرتی ہوئے۔

(۵) ۲۷ دسمبر کو نور آباد گھٹی میں مولانا حافظ محمد شفیع صاحب اور مولانا عطاء اللہ صاحب نے معززین شہر سے ملاقاتیں کیں۔ سات کو ارکان و معززین سے خطاب فرمایا۔

(۶) ۲۸ دسمبر کو مولانا حافظ محمد شفیع صاحب نے ایک اجتماع سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے مقاصد و تنظیم اور ممبر و رضا کار بھرتی کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ ممبروں کی بھرتی بھی ہوئی پھر اصلاح معاشرہ کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر قرآن شریف کے درس کا انتظام کیا گیا۔

(۱) مولانا الٰہی بخش صاحب جامع مسجد دولت آباد

(ب) مولانا پیر عبد القدوس صاحب امیر جمعیت نور باغ آباد

(ج) [illegible]

(د) مولانا عبد الواحد صاحب [illegible]

(ہ) مولانا محمد سلیمان صاحب [illegible]

(و) مولانا عبد السلام صاحب [illegible]

(ز) مولانا محمد [illegible] صاحب [illegible]

(ح) مولانا علی اکبر شاہ صاحب۔

(ط) مولانا [illegible]

(ی) مولانا حسین احمد صاحب

ان سب حضرات نے اپنی اپنی مساجد میں درس شروع کر دیا ہے۔

مرسلہ حضرت مولانا عبد المتین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد سندھ

لالہ موسیٰ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

پچھلے دنوں لالہ موسیٰ میں ایک اجتماع جامع مسجد [illegible] میں منعقد ہوا جس میں مولانا محمد شریف عابد۔ مولانا عبد الرحمٰن مولانا قاضی ظہور الحسین اور مولانا مختار احمد حسینی نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں عوام کو موجودہ ملکی و ملی مسائل سے روشناس کراتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس کی گئیں۔

(۱) اہالیان لالہ موسیٰ کا یہ اجتماع حکومت اور ممبران اسمبلی سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے کیونکہ یہ قانون قرآن و سنت کے منافی ہیں۔

(۲) مرتد کی وراثت سلبِ کرنے کے خلافِ اسلام قوانین جو فرنگی تہذیب کی یادگار ہیں ان کو منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع مملکت اسلامی میں دن بدن شراب کے اس قدر اضافے کو پاکستان کے چہرے پر ایک بدنما دھبہ تصور کرتا ہے بلکہ مقصد حصول پاکستان کے خلاف سمجھتا ہے اس لئے اس پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

اس کے بعد جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہے۔

جناب شیخ عبد العزیز صاحب امیر۔ جناب عبد الحمید صاحب ناظم اعلیٰ۔ جناب میاں احمد دین صاحب خازن۔

منٹگمری میں

ترجمان اسلام، خدام الدین۔ دعوت۔ الصدق اور پٹھان۔ سید الطاف الرحمٰن صاحب عابد مدرس مدرسہ جامع رشیدیہ سے طلب کریں گھر پر پرچہ پہنچانے کا بھی اچھا انتظام ہے۔

ضلع نواب شاہ کا انتخاب

مورخہ ۱۰ جنوری کو جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کا انتخابی جلسہ زیر صدارت حکیم مولوی اللہ بخش صاحب نقشبندی امیر جمعیۃ علماء اسلام نوابشاہ منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے پیر سید علی احمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ اکبری فاضل دیوبند کو امیر منتخب کیا گیا ۔ ناظم مولانا دلکم الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم سکرنڈ ۔ سالار عبدالرحمن صاحب چانڈیو ۔ خزانچی حاجی امام بخش صاحب جبانی

حضرت مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع تھرپارکر کا دورہ

ڈھنڈ رونا ۔ حضرت مولانا مولوی محمد اسحق صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر تعلقہ عمرکوٹ کی مختلف جگہوں پر گئے اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے عوام کو روشناس کراتے ہوئے جمعیۃ کی ممبری اور معاونت کے لئے ترغیب دلائی ۔

بعدہٗ بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم واپس مدرسہ دارالفیوض میں تشریف فرما ہو کر افتتاح دورہ قرات فرمایا ۔

شاہ پور صدر میں جمعیۃ علماء اسلام

شاہ پور صدر ہاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر ۔ مولانا عبدالرحیم صاحب صدر مدرس مدرسہ حنفیہ ۔ نائب صدر ۔ چوہدری عبداللطیف صاحب ۔ نائب امیر ۔ ملک غلام جیلانی صاحب ناظم مدرسہ حنفیہ ۔ نائب ناظم ۔ ملک صدر حیات صاحب ۔ سالار ۔ مارو غیر الدین صاحب ۔ خازن کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا ۔

انتخاب جمعیۃ العلماء چک ۱۱ مدرس تحصیل پھالیہ

چک ۱۱ مدرس میں جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا جائے گا ۔

امیر ۔ قاری محمد شفیع صاحب چک ۱۱ مدرس ۔
نائب امیر ۔ سید قاسم علی صاحب خطیب جامع مسجد
ناظم اعلیٰ ۔ مولانا خلیل الرحمن صاحب ۔
ناظم ۔ چوہدری محمد اکرم خاں صاحب ۔
خازن ۔ صوفی مولا بخش صاحب کانٹھ مرچنٹ
سالار ۔ حکیم کرم الٰہی صاحب ۔

ڈومیلی میں جمعیۃ کا انتخاب

۸ جنوری ۔ یہاں جمعیت علماء اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت عابد گیلانی منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ۔

امیر ۔ ملک عبدالرحمن صاحب ۔ نائب امیر عابد گیلانی صاحب ۔ ناظم ۔ شیر محمد سگرال ۔ خزانچی راجہ محمد یونس صاحب گیانی ۔ پروپیگنڈا سیکرٹری ۔ محمد خورشید صاحب سگرال ۔

اجلاس کے اختتام پر عہدیداران نے فروغ اسلام اور اقامت دین کے لئے خلوص دل کے ساتھ جدوجہد کرنے کا حلف اٹھایا ۔

موضع جاہلی (دخلی ڈومیلی) میں جمعیۃ کا انتخاب

۔ جنوری ۔ سید امیر عالم شاہ صاحب کے زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا ۔ مختلف طبقوں کے باثر مسلمانوں اور یونین کونسل کے ممبران نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے علماء حق کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا

حافظ عبدالعزیز صاحب ۔ امیر ۔ جناب غلام محمد صاحب انصاری نائب ۔ سید شاہ حسین صاحب ناظم ۔ نوروز خاں صاحب ۔ معاون نظامت ماسٹر پہلوان خاں صاحب ۔ پروپیگنڈا سیکرٹری فضل کریم صاحب خزانچی ۔

طے پایا کہ حلقہ ڈومیلی کے ہر ماہانہ اجلاس موضع مذکور کے تمام عہدیداران باقاعدہ شرکت کریں گے "ترجمان اسلام" کی توسیع اشاعت اور ممبر سازی کی مہم کو تیز کرنے کا عزم کیا گیا ۔

قصبہ فتح پور تحصیل لیہ میں جمعیۃ کا قیام

قصبہ فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ۔

امیر ۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم جامع مسجد عربیہ عزیزیہ ۔ نائب امیر ۔ چوہدری عبدالغنی صاحب ۔ ناظم اعلیٰ چوہدری محمد شریف صاحب نائب ناظم چوہدری صابر علی صاحب ۔ خازن چوہدری شاہ محمد صاحب ۔ سالار چوہدری عمر دین صاحب ۔

پنڈدان میانی تحصیل پنڈ دادنخاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

آج رات پنڈدان میانی میں مولانا رحیم بخش صاحب و مولانا سلطان احمد صاحب سومرہ مبلغین جمعیۃ نے تقریر یں فرما کر جمعیۃ کی اہمیت مسلمانوں کو سمجھا کر ابتدائی جمعیۃ کی تشکیل فرمائی ۔ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ۔

امیر جمعیۃ ۔ علم الدین خان امیر البحر ممبر ۔ بی ۔ ڈی ناظم ۔ جناب در محمد صاحب میانی ۔ خزانچی مولانا نظام الدین صاحب میانی ۔
دیگر ۵۰ ممبران داخل ہوئے ۔ ممبر سازی کا سلسلہ جاری ہے ۔

جمعیۃ علماء اسلام کاہی تحصیل ہنگو کا میاب انقلاب

جماعت اسلامی سے بیزاری

مولوی احمد گل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ اور مولوی الحاج عبداللہ خاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو ۔ موضع کاہی کو تشریف فرما ہوتے اور شہر کاہی میں مولانا شرافت خاں صاحب رکن جماعت اسلامی اور الحاج مولوی محمد صدیق صاحب متفق جماعت اسلامی تھے ۔ لیکن ان حضرات نے سوچ اور غور کا موقع پا کر جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک ہونے اور جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان کر دیا ۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر مولوی شرافت خاں صاحب ۔ نائب امیر مولوی محمد حبیب صاحب ۔ ناظم اعلیٰ الحاج مولوی محمد صدیق صاحب ۔ خازن مولوی سردار دین صاحب

جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری

۲۴ جنوری ۱۹۶۳ء کو جامع مسجد رشیدیہ غلہ منڈی منٹگمری میں مولانا غلام غوث صاحب کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام بلدیہ منٹگمری کی مجلس مشاورت منعقد ہوئی ۔ مولانا مقبول احمد صاحب نے افتتاح فرمایا ۔ مولانا صاحب ناظم اعلیٰ کی تقریر و خطاب کے بعد بلدیہ منٹگمری کے مندرجہ ذیل تین کنوینر برائے ممبر سازی مقرر کئے گئے

(۱) مولانا مقبول احمد صاحب ناظم مدرسہ حبیبیہ شہر کے مغربی حصہ میں کام کریں گے ۔ (۲) الشیخ نذیر احمد صاحب ڈپو ہولڈر شہر کے مشرقی حصہ میں کام سرانجام دینگے (۳) مقبول احمد صاحب ناظم مدرسہ رشیدیہ حلقہ غلہ منڈی میں کام کریں گے ۔

بعد رمضان ضلعی مشاورت انتخابات ہونگے

جمعیۃ علمائے اسلام تحصیل کرک کا انتخاب اور قرار دادیں

آج مورخہ ۸ جنوری کو بمقام لنڈ کر بروز جمعہ شریف ملی تحصیل کرک ضلع کوہاٹ کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کو تنظیمی شکل دی گئی اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر جماعت ۔ مولوی شہید احمد صاحب مجتبیٰ کلہ تحصیل کرک ۔ ناظم اعلیٰ ۔ مولوی محمد زبیر صاحب سکنہ تسمبر تحصیل کرک ۔ نائب ناظم ۔ مولوی پیر غلام صاحب جہانگیری بانڈہ خزانچی ۔ محمد امیر خاں ساکن لانڈ کر تحصیل کرک نیز مجلس شوریٰ کا بھی انتخاب ہوا ۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کرک کے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں ۔

(۱) ہم علاقہ خٹک تحصیل کرک کے عوام و خواص حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ عائلی قوانین چونکہ کتاب اللہ و سنت کے سراسر مخالف ہیں ۔ لہٰذا ان کو منسوخ کیا جائے ۔ اور آئین کو کتاب اللہ و سنت کے مطابق بنایا جائے ۔

(۲) مشاورتی بورڈ میں مستند اور قوم کے معتمد علماء لئے جائیں ۔

(۳) سینمائیت اور پروہیبیٹ نیز جملہ لٹریچر جو کہ مسلم قوم کے شفاف ذہنی سطح میں پراگندگی و ظلمت کا باعث بنتے ہوں پر پابندی لگا دی جائے

جمعیۃ علماء اسلام جلبئی کا انتخاب

جلبئی ۔ مولانا عبدالواحد صاحب اور مولانا محمد شمروز صاحب ۔ آج سے قبل کسی تحریک میں شریک عمل اور متاثر نہ تھے ، غالباً پندرہ نومبر پر مجاہد ملت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ، حلقہ اتمان بلاک کے انتخاب کے لئے بمقام نور ڈھیر تشریف لائے تھے مذکورۃ الصدر دونوں بزرگان دین حسب دعوت مولانا فیض الرحمان صاحب (جلبئی) انتخابی اجلاس میں شرکت حاصل کی ۔ اجلاس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہٗ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ۔ ہمارے دونوں بزرگان نے ملک و ملت کی حفاظت کے لئے مولانا عبدالواحد صاحب نائب امیر اور مولانا محمد شمروز صاحب نائب ناظم حلقہ اتمان بلاک منتخب ہوئے ۔ بعد ازاں ان دونوں بزرگوں نے قصبہ جلبئی ضلع مردان میں تنظیمی کام شروع کر دیا ہے ۔ چنانچہ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر حضرت العلامہ مولانا عبدالواحد صاحب
نائب امیر حضرت مولانا محمد شمروز صاحب ۔
نائب ناظم جناب ڈاکٹر عبدالغفور صاحب ۔
خازن جناب مولانا عبدالمالک صاحب ۔

جھمٹ تحصیل بھکر میں جمعیۃ کا قیام

موضع جھمٹ میں ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں مولانا عبداللہ صاحب بھکر نے تقریر کی اور عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ۔

(۱) امیر حافظ احمد نواز خاں صاحب (۲) نائب امیر ملک محمد نواز صاحب (۳) ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسحق (۴) ناظم امام بخش صاحب (۵) خازن ملک غلام نبی صاحب (۶) سالار عبدالرحمن صاحب

ناظرین : خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔ (ناظم)

Scanned with CamScanner

جمعیتہ کی تمام شاخوں کے نام پیغام

قبل اس کے ترجمان اسلام کے ذریعے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلےٰ جمعیتہ علماء اسلام نے جمعیتہ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی تھی کہ جن کی ممبر سازی کی کاپیاں مکمل پُر ہو چکی ہیں۔ وہ کاپیاں معہ رقم کے اپنی ضلعی جمعیتہ کے پاس بھیج دیں اور جن کی کاپیاں ابھی کچھ باقی ہیں وہ جلد از جلد انہیں ختم کر کے اپنی ضلعی جمعیتہ کو بھیج دیں اور ضلعی جمعیتیں ایک حصہ جو "ضلعی دفتر" کے لئے مخصوص ہے وہ اپنے پاس رکھیں اور دوسرا حصہ جو "مرکزی دفتر" کے لئے ہے وہ مرکزی دفتر لاہور کو بھیجنے کا انتظام کریں۔ کاپیاں بذریعہ رجسٹری پیکٹ اور رقم "ممبر سازی والی" دفتر جمعیتہ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

اب مولانا کی اس ہدایت کا تکرار کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے اس کام کو اپنی اولین فرصت میں سرانجام دیں بعض شاخوں کی طرف سے تو ملاوہ اشیاء آنی شروع ہو چکی ہیں۔ لیکن بعض جگہوں سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہو رہی۔ اس لئے دیگر شاخوں والے بھی اس طرف توجہ دیں۔ دوسرا پیغام نائب امیر مرکزی جمعیتہ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کا اہل ثروت حضرات کے نام تھا جو دوبارہ نقل کیا جا رہا ہے۔ "قطب عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ جو قلبی تعلق تھا وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمعیتہ کی مالیات کا دارومدار حضرت کی توجہات پر تھا۔ اس لیے میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات۔ زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیتہ علماء اسلام کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمی محسوس نہ کرے اللہ تعالیٰ آپکے اموال میں برکت دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ"

آپ سے پوشیدہ نہیں کہ اس دور میں اسلام کن کن مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔ خود اسلام کے نام لیوا، اسلام کے لئے ننگ کا باعث بنتے جا رہے ہیں۔ اور اسلام کی تابندہ پیشانی کو داغدار بنانا چاہتے ہیں۔ ملکی حالات آپ سے پوشیدہ نہیں کہ اسلام کو کس طرح استعمال کیا جا رہا ہے۔ موجودہ دور کے وقتی تقاضوں نے علماء کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی قوتوں کو بروئے کار لائیں، چنانچہ اس مقصد عظیم کو لے کر ہی یہ جماعت میدان عمل میں سرگرم ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب تنظیم مضبوط نہ ہو دیگر یا مالی طاقت بھی نہ ہو تو اس طرح خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جمعیتہ علماء اسلام کے کارکنوں اور اسلام پسند عناصر کو چاہیئے کہ اپنی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے جمعیتہ کو ہر طرح سے مضبوط بنائیں۔ فقط

مختار احمد حسینی

مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام۔ لاہور

مدرسہ دار العلوم شہر بھاگ۔ قلات ڈویژن

میں بفضل اللہ دو مدرس عربی صاحب استعداد مزید رکھے گئے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بھاگ اور اس کے گردونواح کے طلبا، غریب، بے سروسامان سندھ میں جا کر حصول تعلیم کرتے تھے۔ اور ان کو کافی تکلیف ہوتی تھی۔ لہٰذا طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر پانچ شوال تک درخواست داخلہ پیش کر دیں۔ ۱۰ شوال تک مکمل طور پر اسباق شروع ہوں گے۔

(مولوی) حبیب اللہ مہتمم مدرسہ دار العلوم بھاگ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا تین سال سے گم ہے وہ اس وقت شرح جامی پڑھتا تھا۔ اس کا نام نذیر احمد ذات قاضی ساکن کوٹ طاہر۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ وہ جہاں کہیں ہو اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیویں۔ یا خود نذیر احمد پڑھے تو اطلاع دے۔ نبی بخش۔ ڈاکخانہ سفیر آباد

ضلع رحیم یار خاں

آج کی لڑکیاں کل کی بننے والی مائیں فلمی ہیرو بننے کی بجائے میدان عمل کے غازی پیدا کریں معاشرے کی اصلاح میں عورتیں بھی بہت کامیاب ہو سکتی ہیں۔ اگر لڑکیاں مغربی فیشن کو ناپسند کریں اور مغربی تمدن سے نفرت کریں تو وہ مشرقی تمدن جو اس وقت پژمردہ رنگ اور رسیدہ پر کی حیثیت سے ہے۔ پھر عروج پا سکتا ہے اور مسلمانوں کی قوت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶)

بڑھتا ہے۔ تو شیعہ سے یہ امید ہو گی کہ وہ اہل سنت کے طریقہ پر عبادت کرے گا۔ تو یہ کہنے والا کہ شیعوں کو کیوں ہوں۔ مسلمان ہو ایسا شخص یا تو مجنون ہے کہ اہل سنت سے اپنے عقیدہ چھپا کر اپنے کو مجبور کرتا ہے یا دانستہ چھپانا چاہتا ہے اگر چھپانا نہیں ہے تو ضرور اہل سنت کے بعض طبقہ میں۔ یہ ہو گا کہ جس کو کوئی بھی اسلامی گروہ کا مبلغ اعلیٰ کہہ کے اپنا امام خیال کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کا علم اہل سنت میں کوئی بھی ہے اور یہ حقیقت قابل افسوس ہے کہ ایسے لوگ جنہیں خود اپنے آپ کا ہی پتہ نہیں ہے۔ دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے۔ آج کل تو اہل سنت کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ بقول غالب

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ اپنی خبر نہیں آتی

یہی وجہ ہے کہ ترک تبلیغ ہونے کے سبب اہل سنت کی بھاری جمعیت کم آمادہ اقلیتوں کی آواز میں دب کر رہ گئی ہے ان بیچاروں میں چونکہ مالی اور جانی قربانی کا شوق ختم ہو چکا ہے۔ اسی لئے اقلیتیں عروج پر ہیں اور سواد اعظم آپس کی ریشہ دوانیوں اور خود غرضی کی بدولت کس مپرسی کی حالت میں ہے۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں متعدد فرقوں کا وجود اسلامی تبلیغ میں حائل ہے۔ ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ دلیل بے معنی ہے۔ مسلمانوں میں اہل سنت اور شیعہ فرقے میں تو بنیادی اختلاف ضرور ہے۔ باقی فرقے جیسے چاروں مذاہب حنفی یا اہل حدیث ان میں فروعی اختلافات ہیں اور وہ ایسے نہیں ہیں جن کی وجہ سے باہمی مناکحت یا نماز میں اقتداء حرام ہو جاتے۔ ان سب کو ایک دوسرے کے ساتھ گہرا ربط پیدا کرنا چاہیئے تاکہ اسلام کی قوت میں اضافہ ہو اور باہمی مجادلات میں قوت ضائع نہ ہو۔ عیسائی اور مرزائی تو ہر زبان میں کتابیں چھاپ کر عیسائیت اور مرزائیت کی تبلیغ کے لئے دنیا کے ہر علاقے میں مبلغ بھیج رہے ہیں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں میں ذوق تبلیغ اسلام کا پانی گہرائی تک خشک ہو چلا ہے۔ اسی شفق نیلی فام کے نیچے عیسائیت اپنی نشر و اشاعت کی جگمگاتی ہوئی قندیلوں کی مدد سے افریقہ اور ایشیاء خصوصاً پاکستان میں کامیابی کی قبائے زرنگار پہنے ہوئے چھم چھم کرتی دندناتی پھر رہی ہے لیکن اسی دھرتی کے باسی اور بنگلوں کے نیچے رہنے والے مسلمان خود غرضی اور نفس پرستی کی افیون کے نشے میں اس قدر مدہوش ہیں۔ کہ

انہوں نے [illegible] اپنی [illegible] کو [illegible] تبلیغ اسلام کا [illegible] اقتدار کے [illegible] آزادی کے [illegible] قرآن و حدیث اسلامی [illegible] کا [illegible] قوم سے [illegible] خاتم النبیین [illegible] جس [illegible] کی عصمت [illegible] کے [illegible] آواز عرش و جہاں کے [illegible] ہے۔ تبلیغ اسلام قرآن و سنت کے قانون کے بعد جہاں کا [illegible] ہے دینی۔ اسلام دشمنی اور عریانی کے بوجھ کے نیچے دبا دیا گیا ہے۔ اور یہ اس وقت کہا جاتا ہے۔ جب بجائے اس سوداگری کے اپنے خسارہ اقتدار کی گہرائی کو پُر کرنے کے لئے قوم کی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے تبلیغ اسلام کا کام انفرادی یا اجتماعی طور پر علماء کو خود اپنے ذمے لینا چاہیئے۔ مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ آزادی کا سورج پہلے سے زیادہ تابندہ ہو تو ان کی ندیاں نکلیں اور چٹانیں زمرد میں تبدیل ہو جائیں تو مسلمان امرا کے سامنے قدیم امراء کی مثالیں موجود ہیں۔ جنہوں نے اسلام اور ترقی ملت کی خاطر اپنی جاگیریں اور زروجواہر مشت غبار کی طرح اڑا دئے اسی طرح عوام کے پیش نظر قدیم عوام کے حالات رہنے چاہئیں۔ مثلاً سید احمد شہید اور مولانا محمد علی جوہر نے جب اسلامی مقاصد کے لئے چندہ اکٹھا کیا تو معمولی عورتوں نے بھی اپنے زیورات تک پیش کر دئے۔ مگر آج وہ جذبہ اہل سنت والجماعت میں مفقود ہے۔

تبلیغ میں ایک خاص پہلو یہ بھی مدنظر رہے عورتیں بھی عورتوں میں تبلیغ کریں زنانہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مبلغ لڑکیاں اس فرض کو سرانجام دیں۔ مگر رونا تو اس بات کا ہے کہ انگریزی تہذیب نے کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کو مذہب سے لاپرواہ کر دیا ہے وہ سمجھتی ہیں کہ پکچر دیکھنے اور لڑکوں کے ساتھ بے تکلف آزاد گھومنے کی آزادی انگریزی تمدن کا تحفہ ہے تعلیم ہے عورت کی عزت مغربی تہذیب میں زیادہ ہے؟

حالانکہ مغربی تہذیب کی جس ادا کو عورت کی عزت سمجھا جاتا ہے وہ بوالہوسی کے پاؤں پھیلانے اور عورت کی عزت لوٹنے کا ایک حسین اور دلفریب انداز ہے۔ مغربی تمدن کی جنسی آزادی (جسے جنسی غلامی کہنا بہتر ہو گا) کے نشے کی بہکی ہوئی عورت مذہب سے غافل ہو گئی ہے اور اس جنس لطیف کی لاپرواہی کا اثر ساری قوم کو محیط کئے ہوئے ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ صرف علماء پر نہ ڈالیں خود بھی عملی قدم اٹھائیں تاکہ

خان پور میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کی افتتاحی تقریب

۲۸ جنوری کو خان پور کی غلہ منڈی میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے افتتاح کی تقریب سعید بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ اس تقریب میں معززین شہر علماء کرام، مقامی حضرات کے علاوہ دور افتادہ دیہات سے سینکڑوں فرزندان توحید نے شرکت کی۔ غلہ منڈی کا وسیع و عریض میدان فرزندان توحید سے کچھا کچھ بھرا ہوا تھا۔ جلسہ کی کارروائی باقاعدہ شروع ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولوی عبدالواحد صاحب شفیق درخواستی سرانجام دیتے رہے۔ سب سے پہلے قاری فیوض الرحمٰن صاحب متعلم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم نے تلاوت کلام مجید کی۔ اس کے بعد نوجوان شاعر عبداللطیف صاحب چشتی متعلم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم اسٹیج پر آئے چشتی صاحب نے اپنے انداز ترنم سے ایک نظم پیش کی جس کا ایک ایک لفظ سامعین کے دلوں میں اترتا چلا گیا۔ انہوں نے اپنی نظم میں اپنے اکابر کو عقیدت کے پھول پیش کئے۔

چشتی صاحب کے بعد مولانا لال حسین صاحب اختر نے بصیرت افروز تقریر فرمائی اور جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علماء الیکشن میں کھڑے ہوں گے۔ آپ ان کی دامے درمے قدمے امداد کریں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا آج تک برسراقتدار طبقہ نے قرآن و حدیث کے مطابق قانون نہیں جاری کرایا محض ووٹ لینے کی وجہ سے اسلام اسلام کا نام لیتے رہے اب آپ علماء کو ایک دفعہ ووٹ دے کر دیکھیں کہ یہ کیسے اسلام کی خدمت کرتے ہیں۔ اور فرمایا کہ جمعیت العلماء اسلام ہی دراصل اہلسنت والجماعت ہے جس کی کڑی حضرت صدیق اکبرؓ تک جا ملتی ہے اور اس جماعت میں جتنے بڑے بڑے بزرگ ولی، غوث، قطب گزرے ہیں۔ کسی جماعت میں نہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بغیر اہلسنت والجماعت کے کسی جماعت نے کوئی ملک فتح نہیں کیا ملک تو کیا ایک چپہ زمین کا کسی کافر سے نہیں چھینا۔ فرمایا کہ جمعیۃ اسلام کے اکابر نے جتنا دین وملت کے لئے کام کیا ہے۔ اتنا کسی نے نہیں کیا۔ مثلاً حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب محدث دہلوی۔ حضرت مولانا سید احمد شہیدؒ۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ۔ حضرت مولانا محمود الحسن صاحب شیخ الہندؒ۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ حضرت لاہوریؒ۔ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ دعا ہے

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

حضرت شیخ التفسیر حافظ الحدیث مولانا درخواستی صاحب دامت برکاتہم نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ اہلسنت والجماعت ہمارے نام ہیں اور ہماری جماعت ہے اور یہی حق پر ہیں۔

حضرت سفیان ثوری سے کسی نے پوچھا کہ اہلسنت والجماعت کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مَنْ کَانَ عَلَی الْحَقِّ وَلَوْ کَانَ وَاحِدًا جو حق پر ہو وہ اہلسنت والجماعت ہے۔ حضرت مولانا درخواستی صاحب دامت برکاتہم بڑے پُرسوز اور درد بھرے انداز میں فرمایا کہ نوجوان طبقہ مذہب سے دور اور مغربی تہذیب سے قریب ہوتا جارہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دلانے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ تعلیم مغرب جہاں نوجوانوں کے ذہنوں کو بگاڑنے کا باعث بن رہی ہے۔ وہاں انہیں بے راہرو بھی بنا رہی ہے۔ پھر یہ حقیقت ہے کہ عصر حاضر میں ہر شخص خواہ وہ امیر ہو یا غریب ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ کسی کو بھی ذہنی سکون میسر نہیں ہے۔ ہم ذہنی پریشانیوں اور مصائب سے صرف اسی صورت میں نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ قرآن وحدیث کی پیروی کریں آپ نے قدرے توقف کے بعد فرمایا کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن وحدیث کو اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ اس وقت مسلمان ہر میدان میں کامیاب وکامران رہے۔ جونہی انہوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات سے پہلوتہی کی تو لامتناہی مصائب کا شکار ہوگئے۔ پھر حضرت دفتر میں تشریف لے گئے۔ اور دعا فرمائی اور عوام نے فلک شگاف جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے۔ یہ تقریب گیارہ بجے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کی کارگزاری

آج بروز جمعرات اڑھائی بجے مسجد گنجمنڈی میں جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ آغاز اجلاس قاری محمد امین صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی نے مورخہ ۱۳ دسمبر اور ۲۸ دسمبر کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔ جس پر حضرت امیر صاحب نے توثیقی دستخط کئے۔ (۱) ضلع کی جمعیتوں کے بارہ میں تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی۔

نیز طے پایا کہ تحصیل کوہ مری میں تنظیم کے لئے مولانا غلام محمد صاحب کو خط لکھا جائے۔

(۲) مرکز سے خط وکتابت کے ذریعہ طے کیا جائے۔ کہ فیس ممبر سازی کی آمدنی میں سے دو ثلث مقامی جمعیۃ کے پاس رہے اور ایک ثلث مرکز کو دیا جائے۔ جیسا کہ جمعیۃ علماء ہند کے وقت ہوتا تھا۔ نیز مرکز سے آمدہ ڈاک کا خرچ بھی فیس ممبری سے وضع کیا جائے (۳) طے پایا کہ جن حضرات کو فارم ممبر سازی تقسیم کئے گئے ہیں ان کے نام ایک مراسلہ جاری کیا جائے کہ رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ تک اپنی اپنی کاپیاں مکمل کیجئے اگر آپ سے کام نہیں ہوسکتا تو فارم واپس دفتر بھیج دیجئے۔ (۴) طے پایا کہ بعد از عید الفطر سب منتخب ممبران کا اجلاس کر کے باقاعدہ جدید انتخاب کیا جاوے (۵) ایجنڈا (یعنی حسابات آمد وخرچ عید الفطر کے بعد پیش کیا جاوے۔ (۶) علاقہ ٹیکسلا میں تنظیم امور کو مزید تیز کرنے کے لئے مولانا عبدالستار صاحب مولانا داؤد صاحب ٹیکسلا والے سے ملاقات کریں۔ نیز کہوٹہ میں بھی فارم ممبر سازی پہنچانے کی ذمہ داری مولانا عبدالستار صاحب نے اپنے ذمہ لی ہے۔

(نوٹ) صوبیدار عبدالمجید خاں صاحب ناظم جمعیۃ ہڑیال اجلاس ہذا میں بحیثیت مہمان شامل تھے۔ ۴ بجے دعا خیر پر یہ اجلاس ختم ہوا

رمضان المبارک کے احترام میں ملک بھر کے سینما اور ہوٹل بند کردئے جائیں

خان پور۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان خان پور کے دفتر میں مقامی جمعیۃ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا اس میں بالاتفاق رائے یہ قرار پایا کہ ملک بھر میں رمضان المبارک کے احترام میں ہوٹلیں اور سینما بند ہونے چاہئیں اس سلسلہ میں یہ طے ہوا کہ چیف سیکرٹری کمشنر علاقہ اور ڈپٹی کمشنر علاقہ کو تاریں بھیجی جائیں اور علاقہ کے ڈپٹی کو ایک وفد مل کر صورت حال سے آگاہ کرے گا اور یہاں کی پرانی روایات کے مطابق ان سے درخواست کرے گا کہ اب بھی ہوٹل اور سینما بند ہونے چاہئیں

نقد و نظر

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ (ادارہ)

فلسفہ معجزات

یہ کتابچہ مولانا نورالحسن صاحب خطیب جامع مسجد جلیبی مارکیٹ ومدرس اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ نے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کوئٹہ کی ایک ٹیپ ریکارڈ تقریر سے مرتب کیا ہے جس میں حکیم الاسلام نے اپنے حکیمانہ انداز میں دلائل عقلیہ کے ساتھ معجزات کا وجود ان کی حکمت۔ معجزات اور سائنس کا تعلق اور انبیاء کے لئے معجزات کی ضرورت جیسے مضامین کو فصیح وبلیغ انداز میں بیان فرمایا ہے۔ یہ تقریر بعد میں ٹیپ ریکارڈ سے مرتب کی گئی اور چند مخصوص رد وبدل سے شائع کی گئی ہے۔

اس چھوٹے سے کتابچہ میں علم وعمل کے بیش بہا جواہر ہیں۔ معجزات کے سلسلہ میں عام مسائل۔ کمزور انسان کا اس ظلم وجہول کو قبول کرنا، خدا اور اس کا دیدار۔ تقدیر، سزا وجزا سے ... کی عظمت وغیرہ ایسے مضامین کو عام فہم اور حکیمانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

فلسفہ معجزات عام معلومات کا بے بہا خزانہ ہے جسے مختصر اور موثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ مصنف سے مندرجہ بالا پتہ سے آٹھ آنہ میں مل سکتی ہے

ماہنامہ بیّنات کراچی

ماہنامہ بینات کراچی کا چوتھا شمارہ شائع ہوچکا ہے۔ ... صفحات کے اس ماہنامہ نے جو اسلام کے اساسی مسائل کی حفاظت عہد حاضر کے علمی فتنوں کی نشاندہی اور ان کے موثر جوابات۔ جدید فقہی مسائل کے حل، قدیم فقہ اسلامی کی روشنی میں، فقہ اور اصول فقہ کی تدوین واشاعت۔ جدید تعلیم یافتہ اصحاب کی دینی وعلمی ضروریات کے مضامین اور عام مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے اصلاحی مضامین کی اشاعت کے مقاصد کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ نہایت بلند پایہ مذہبی اور علمی ماہنامہ ہے۔ جو اپنے مقاصد اور مضامین کے لحاظ سے ملک کے تمام رسائل میں صف اول کا مقام حاصل کرچکا ہے اپنے اداریے "فکر ونظر" میں مسلمانوں کے دینی انحطاط کا نقشہ آپ نے جس خوبی سے بیان فرمایا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کی ہر جگہ اشاعت کی جائے۔

"بینات مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی"

۵ص کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے جس کے مرتب محترم محمد عبدالرشید صاحب نعمانی اور سرپرست حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہیں پرچہ بے بہا خوبیوں کا مجموعہ ہے لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ قیمت ۶ روپے سالانہ اور ۶۰ پیسے فی پرچہ ہے۔

محمد امجد صاحب ناظم شعبہ تصنیف وتالیف مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵ سے مل سکتا ہے۔

امیر و ناظم اعلیٰ ضلع بنوں کی سرگرمیاں

امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ ضلع بنوں کی نگرانی میں مندرجہ ذیل انتخابات ہوئے ہیں۔

• انتخاب تحصیل بنوں :۔

امیر مولانا عبدالحق سمرانی ۔ نائب امیر مولوی بادشاہ کمکی ۔ ناظم اعلیٰ ۔ مولانا عبدالصمد سورانی ۔ نائب ناظم مولانا علی اکبر حاجی ڈومان میراخیل نائب ناظم ۲ ۔ مولوی عبدالرحمٰن ڈومیلی ۔ نائب ناظم ۳ مولوی عبدالقیوم خطیب جامع مسجد حق نواز بنوں ۔

• انتخاب تحصیل لکی مروت

امیر مولانا سکندر خان ۔ نائب امیر مولانا ڈاکٹر گل محمد شہباز خیل ۔ ناظم اعلیٰ ۔ مولانا محمد نواز دانڈہ کندل چھاؤنی ۔ نائب ناظم مولانا غلام ربانی دانڈہ رحمانہ ۔ خازن شیخ محمد یوسف لکی ۔ سالار ۔ جناب عبدالباری ۔ زنگی خیل

• تحصیل لکی کے دیہاتی انتخابات

انتخاب ایاخیل :۔ امیر مولانا عبیداللہ جان ۔ نائب امیر مولانا سعداللہ جان ۔ ناظم اعلیٰ حاجی عبدالباری ۔ ناظم مولانا فیض محمد

• انتخاب بیگوخیل :

امیر مولانا شمس عالم صدیقی ۔ نائب امیر قریشی غلام رسول ۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحمٰن ۔ نائب ناظم محمد اطلس خان ۔ سالار غلام رسول ۔

• انتخاب دولت خیل

امیر مولانا خان گل مہتمم حزب الاحناف ۔ نائب امیر مولانا محمد مدرس حزب الاحناف ۔ ناظم اعلیٰ ۔ مولانا زرین ۔ ناظم عظیم خان ۔ خازن محمد گل ۔ سالار غلام قادر ۔

• حلقہ نجوڑی

مبلغین :۔ مولانا گل جنان و مولانا حسنی خان

• حلقہ پیزو

مبلغین :۔ ڈاکٹر مولوی غلام حیدر و ڈاکٹر گل محمد

• حلقہ اباخیل

شیخ بدین حضرت شاہ صاحب امیر ضلع ۔ مولانا حمیداللہ جان صاحب نیازی ۔ ناظم اعلیٰ ضلع ۔ مولانا غلام نبی ۔ سالار ضلع ۔

• حلقہ بیگوخیل

مولانا سکندر خان صاحب ۔ مولانا شمس عالم صاحب

• حلقہ لنڈیوہ

مبلغین ۔ مولانا محمد نور صاحب ۔ مولانا غلام ربانی صاحب ۔ جس میں اکثر مقامات پر جلسے ہوئے ۔ جنہیں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے ممبر سازی ہو رہی ہے ۔ مختلف مقامات پر درس قرآن اور ہفتہ وار اجتماع کا انتظام کیا گیا ہے امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ نے متعدد دورے کئے ۔

مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کا دورہ

پروگرام کے مطابق ۲۲ جنوری کو مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی خانیوال تشریف لے گئے ۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب نائب امیر ضلع ملتان اور مولانا محمد حسن صاحب و دیگر احباب نے کارکنوں کا ایک خاص اجتماع بلایا ہوا تھا ۔ بعد نماز مغرب مولانا قاسمی صاحب نے خطاب فرمایا جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت اور اغراض و مقاصد پیش کئے احباب نے حلقہ وار رکن سازی اور جماعتی تنظیم کا پروگرام ترتیب دیا ۔ مستقل ماہوار اور ہنگامی فنڈ بھی جمع کیا خانیوال میں جماعت کا دفتر اور بعد رمضان المبارک ڈسٹرکٹ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ۔

خانیوال کے احباب ملحقہ دیہات میں بھی رکن سازی اور جماعتی نظم کے لئے دورہ کریں گے بعد نماز عشاء قاسمی صاحب نے عوام سے خطاب کیا اور صبح درس قرآن پاک بیان فرمایا ۔

مولانا ۲۳ جنوری کو میاں چنوں تشریف لے گئے بعد نماز ظہر کارکنوں کا اجتماع منعقد ہوا ۔ مستقل ماہوار فنڈ اور رکن سازی کے لئے پروگرام طے کر لیا گیا اور احباب نے سرگرمی سے جماعتی کام شروع کرنے کا عزم ظاہر کیا ۔

۲۴ جنوری ۔ مولانا بستی بانرہ ضلع مظفر گڑھ گئے ۔ مولانا سید غلام حیدر شاہ صاحب مشہور سیاسی بزرگ علاقہ بھر میں جمعیۃ کا کام سرگرمی سے کر رہے ہیں ۔ شاہ صاحب علاقے کا دورہ مکمل کر چکے ہیں اور ہر مقام پر رکن سازی شروع ہے ۔ بستی بانرہ میں دو روزہ تبلیغی اجلاس ہوا پہلے دن حضرت مولانا دوست محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان ۔ نے خطاب کیا ۔ اور دوسرے دن مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے جلسہ عام سے خطاب کیا ۔

مولانا قاسمی صاحب نے احترام رمضان کے لئے اپیل کی ۔ جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے احترام رمضان کمیٹی تشکیل دی ہے اور اس کمیٹی نے ایک اپیل جاری کی ہے ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو احترام رمضان کے سلسلہ میں حتی المقدور کوشش کرنا چاہیئے اور وفود کی صورت میں تبلیغ اور احترام رمضان کی ترغیب کے لئے بازاروں اور گلی محلوں میں گشت کرنا چاہیئے ۔

ناظرین

وی ۔ پی واپس نہ کیجئے ۔ وی ۔ پی واپس کرنے سے دفتر کا نقصان ہوتا ہے ۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمات کا شکریہ

بروز جمعۃ المبارک ، اہالیان تحصیل مانسہرہ کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئیں ۔

یہ عظیم الشان اجتماع حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ مولانا موصوف نے جس زوردار الفاظ میں اہالیان مانسہرہ کے لئے پینے کے پانی کے مسئلہ کو صوبائی اسمبلی میں پیش کیا اور صوبائی اسمبلی نے اس مسئلہ کو مولانا کی تحریک پر اپنے منصوبہ میں شامل کر لیا ۔

علاوہ ازیں یہ عظیم اجتماع مولانا موصوف کی ان پرخلوص کوششوں جو کہ موصوف نے اہم عوامی مسائل کی صورت میں مثلاً قصبہ عطرشیشہ میں ہائی سکول کا اجراء ۔ وادی کاغان کے ترقیاتی منصوبے اور ٹیکسی لبسوں پر محصول کی کمی ، صوبائی اسمبلی میں پیش فرما کر عوام کی صحیح نمائندگی کا ثبوت دیا ہے بنظر استحسان دیکھتا ہے ۔

آخر میں یہ عظیم اجتماع حضرت مولانا موصوف کا پرخلوص شکریہ ادا کرتے ہوئے مولانا کی ذات گرامی پر پورے اعتماد کا اظہار کرتا ہے ۔

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

یہ مدرسہ ایک عرصہ سے نیک متدین حضرات کے زیر اہتمام حسن انتظام کے ساتھ دینی خدمات انجام دے رہا ہے ۔ دینی تعلیم کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کی درسگاہ ہے جس میں ناظرہ قرآن کریم سے تکمیل دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے ۔ مدرسہ کا انتظام و انصرام وفاق المدارس العربیہ ملتان کے ساتھ ملحق ہے اور دورۂ حدیث کا امتحان باقاعدہ وفاق کے ماتحت ہوتا ہے ۔

جس کو قابل و محنتی اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں اور یہ کام اہل خیر حضرات کی توجہ سے پورا ہوتا ہے ۔ دارالعلوم کی قطعاً کوئی مستقل آمدنی نہیں ۔ لہٰذا اہل خیر حضرات کو اس کی طرف پوری توجہ اور امداد کرنی چاہیئے ۔ اس کار خیر میں حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے گا ۔

العارض (مولانا) عبدالحنان مہتمم مدرسہ عثمانیہ راولپنڈی

مسجد حنفیہ نہر والی لاہور میں خطبہ جمعہ

آبادی گنج مغل پورہ مسجد حنفیہ نہر والی میں خطبہ جمعہ کے لئے حضرت مولانا حافظ خالد محمود فاضل عربی کی خدمات مستقل طور پر حاصل کر لی گئی ہیں چنانچہ وہ ہر جمعہ کو اپنے فاضلانہ انداز میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں ۔ اس سے قبل کوئی خاص اہتمام نہیں تھا ۔ اب احباب مطلع رہیں ۔ (ناظم کمیٹی مسجد ہذا)

جامع مسجد حنفیہ بنگولین آزاد کشمیر میں مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن کا قیام

علاقہ بنگولین تحصیل باغ (آزاد کشمیر) میں تعلیم دینی کی کوئی درسگاہ نہ ہونے کی وجہ سے علاقہ کے حساس اور دردمند مسلمانوں کے مشورہ بنگولین کے اصحاب خیر کے تعاون سے مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن کا قیام عمل میں آیا ہے اس درسگاہ میں تدریس اور تبلیغ کا کام شروع ہو چکا ہے ۔ تمام قارئین ترجمان اسلام سے عموماً اور اکابرین سے خصوصاً گذارش ہے کہ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی عطا فرمائے

نرخ نامہ اشتہارات ترجمان اسلام لاہور

فی انچ سنگل کالم	۶/-	روپیہ فی اشاعت
زیر معاہدہ	۵/-	"
پورا صفحہ اندرونی ورق	۲۵۰/-	"
آخری صفحہ پورا	۴۵۰/-	"
زیر معاہدہ	۳۵۰/-	"

چھوٹی مصنوعات و قومی اداروں اور کتب خانوں کے ساتھ خاص رعایت ہوگی

مینیجر شعبہ اشتہارات ترجمان اسلام لاہور سے خط و کتابت کریں

خاص مجربات

انیس الدماغ ۔ وکیل ۔ ادیب ۔ مدرس صحافی اور طلباء کے لئے خاص تحفہ جو دماغی تھکان ، نسیان کو دور کر کے قوت بخشتی ہے پچاس گولی ۔ ۲۵/۶ روپے

فولادی کثرت پیشاب ۔ جوڑوں کا درد دل دماغ جگر معدہ اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے پچاس گولی ۲۵/۷ روپے

انیس الشباب مردانہ قوت کا بیش بہا خزانہ پچاس گولی ۔ گیارہ روپے ۔

ماسک جریان احتلام سرعت انزال کے لئے اکسیر اعظم سو گولی چھ روپے

سرمہ انیس العین دھند ۔ جالا ۔ ککرے خارش پڑبال امراض کو دور کر کے بینائی بڑھاتا ہے فی شیشی ۲/- روپے

جملہ امراض کا علاج نہایت غور و فکر سے کیا جاتا ہے ۔ ذیل کے پتہ پر تشریف لائیں یا خط و کتابت کریں ۔

دواخانہ انیس الغرباء بیڈن روڈ لاہور

اہم خبریں

○ پاکستان اور چین کے درمیان ایک فٹ بال میچ کراچی میں ہوا جس میں چین کو دو کے مقابلہ میں تین گول سے ہرا دیا گیا۔

○ اعلان کیا گیا ہے کہ بھارت کی آبادی میں منصوبہ بندی کے باوجود ۱۵ لاکھ سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔

○ مسٹر بھٹو وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور سیٹو ملک کے لئے نقصان دہ ہوگی۔

○ وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق کراچی میں وزارتی مذاکرات کا تیسرا دور قطعی اور آخری ہوگا۔

○ پشاور یونیورسٹی نے لبنان کے وزیر اعظم رشید کرامی کو ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری دی۔ وزیر اعظم موصوف نے کہا کہ پاکستان اور لبنان میں فنی تعلیم کے میدان میں قریبی تعاون ہونا چاہیئے۔

○ لندن میں مسلمانوں نے روزے کا اہتمام ہفتہ کی شام ایک تقریب سے کیا۔ جس میں اسلامی حکومتوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ تقریب میں مصر کے سفیر مسٹر محمد الکونی نے رمضان کے فضائل پر تقریر کی۔ لندن میں ۸ جگہ نماز تراویح ادا ہو رہی ہے۔

○ حکومت عراق کے خلاف طلباء نے عام ہڑتال کر رکھی ہے اور ہزاروں طلباء گرفتار ہو چکے ہیں اس وقت جیل میں قید ایک ہزار طلباء نے جیل کے اندر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

○ عدالتوں میں اردو رائج کرنے کے متعلق حکومت نے ہدایات جاری کی گئی ہیں مجسٹریٹوں سے کہا گیا ہے کہ وہ بتدریج اردو کی حوصلہ افزائی کریں۔

○ بھارت اس سال ستمبر میں خلائی راکٹ چھوڑے گا۔ کہا جاتا ہے کہ بھارت کا یہ پہلا راکٹ ۵۰ کلو میٹر تک پرواز کرے گا۔

○ کہا جاتا ہے کہ برطانوی کابینہ کو آئینی بحران کا سامنا ہے۔ کیونکہ برطانیہ کو مشترکہ منڈی میں شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ کہا جاتا ہے کہ روس نے ۱۴ لڑاکا جٹ طیارے بھارت کو دئے ہیں۔ جو بھارت پہنچ چکے ہیں۔

○ کراچی کے سر سید گرلز کالج میں خاندانی منصوبہ بندی پر کالج کی لڑکیوں کا ایک مباحثہ ہوا جس میں ۹۰ فی صدی لڑکیوں نے منصوبہ بندی کے حق میں رائے دی۔

○ کراچی میں عنقریب ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں علم و ادب کے ماہرین اردو کی ترویج کے مسائل پر غور کریں گے۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر ہیریمن اچانک دہلی سے راولپنڈی پہنچے جہاں وہ صدر ایوب اور مسٹر بھٹو سے کشمیر کے سوال پر اہم بات چیت کریں گے۔

○ قومی اسمبلی کی کثیر تعداد مارشل لاء ریگولیشن کو ختم کرانے کے لئے ووٹ دے گی۔

○ چیکوسلواکیہ کے وفد کے لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ آسان شرائط پر پاکستان کو بھاری مشینیں دینے کو تیار ہے۔

○ میاں ممتاز دولتانہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قوم عبد القیوم خان اور قاضی عیسیٰ کو ان کی صدر ایوب سے معافی کی درخواست پر کبھی انہیں معاف نہیں کر سکتی۔

○ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے اعلان کیا ہے کہ بھارتی پارلیمنٹ توڑ دی جائے اور نئے سرے سے انتخاب کرایا جائے۔ کیونکہ قوم پنڈت نہرو کو برداشت نہیں کر سکتی۔

○ امریکی نائب وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ کے پاس ۵۰۰ بمبار اور ۲۲۸ میزائل اور ۱۲۸ راکٹ ہیں اور اگر روس نے جنگ کی تو اسے چند منٹوں میں تباہ کر دیا جائیگا۔

○ حکومت شام کے ۱۴ وزیروں نے حکومت کی پالیسی کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفیٰ دیدیا ہے۔

○ بیان کیا جاتا ہے کہ حزب مخالف کے لیڈر ملک میں سول نافرمانی اور عدم تعاون کی تحریک چلانے پر غور کر رہے ہیں جو مارچ میں قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ کے وقت ملک کے دونوں حصوں میں ہوگی۔

○ سردار بہادر خان نے کہا ہے کہ ہم اس وقت نازک دور سے گزر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ کامیابی آخر کار ہمارے قدم چومے گی۔

○ مشرقی پاکستان اسمبلی میں زبردست ہنگامے کے بعد اسپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ سرکاری اور مخالف ممبروں میں زبردست جھڑپیں ہوتی رہیں۔

○ لندن سے ایک پاکستانی عبد السعید نامی نے ایک انگریز عورت کو اغوا کیا۔ جسے کراچی میں گرفتار کر لیا گیا۔

○ لاہور سنٹرل جیل کو بم سے اڑانے کی سازش میں ایک قیدی گرفتار کیا گیا ہے جسے جیل جنس نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

○ لاہور میں بسنت کے تہوار پر ہونے والی پتنگ بازی میں [illegible] ہو گئے قریب قریب ہر محلے اور گلی کوچے سے [illegible] دن بھر دو روزہ اور بھاگ دوڑ نیز [illegible] کے پتنگ فروخت ہوئے اور [illegible] روپے کا [illegible] ہوا ہوگا۔ لاہور میں دن بھر کوئی گلی ایسی نہ ہوگی عورتیں بھی چھتوں پر پتنگ بازی کرتی رہیں۔ [illegible] بسنت کا دن ہے۔ [illegible] میں [illegible] ہونے کے بعد [illegible]

○ ملایا کے دار الحکومت میں قرآن کریم کی قرأت کا بین الاقوامی مقابلہ ہو رہا ہے اس میں حصہ لینے کے لئے دار العلوم دیوبند کے قاری عبد اللہ سلیم اور دہلی کے قاری ضیاء احمد کو منتخب کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے خود دہلی میں بھارتی مسلمانوں کا مقابلہ ہوا جس میں بین الاقوامی مقابلے کے لئے مندرجہ بالا صاحب منتخب ہوئے۔

○ حیدرآباد کی یونین کمیٹی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد میں ایک دوٹ توڑنے کی قرارداد منظور کی ہے۔

○ کیرالا کی کابینہ نے کوچین میں گولی اور تیل صاف کرنے کا کارخانہ کی اجازت دیدی ہے یہ کارخانہ اشتراک سے کام کرے گا اس میں گیارہ لاکھ ٹن تیل تیار ہوں گے اور اس سے [illegible] کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔

مدرسہ عربیہ دار الہدی چھبر ڈھکا ضلع میانوالی کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ شوال المکرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۵، ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا جس میں ملک کے جید علمائے کرام اور مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے

(نوٹ) مدرسہ اور مسجد قومی فنڈ کی طرف سے کوئی مقرر نہیں ہے۔ لہٰذا کسی آدمی کو باہر کے حضرات چندہ نہ دیں۔ جو حضرات مدرسہ و مسجد کی امداد کرنی ہو وہ منی آرڈر کے ذریعہ صدر یا ناظم انجمن دار الہدی چھبر ضلع میانوالی کے نام بھیجیں۔

محمد عبد اللہ مہتمم مدرس مدرسہ دار الہدی چھبر

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے دس پیسے

ترجمانی

[illegible]

اکسیر جریانی احتلام و جریان صحیفہ

[illegible]

بچوں [illegible]

[illegible]

انجلیمین [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ: سعودیہ دوا خانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

سرخ نشان

خریداروں کو پتہ والی چٹ پر اگر سرخ (×) نشان لگا ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا چندہ ختم ہے۔ فوراً چھ روپے کا منی آرڈر بنام ہفت روزہ ترجمان اسلام۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور روانہ کر دیں۔ ورنہ چھ روپے پچاس پیسے کی وی۔ پی ان کے نام بھیجی جائیگی۔

پچھلے دو تین ہفتوں سے جن حضرات کی چٹ پر سرخ نشان لگتا رہا ہے وہ حضرات ہر ہفتہ منی آرڈر بھیج دیں۔ یا پھر بذریعہ خط اطلاع دیں کہ کیا بات ہے۔

احترام رمضان

[illegible] جبکہ [illegible] علیہ وسلم کا [illegible] ایک شخص نے [illegible] صاحب خطیب جامع مسجد [illegible] کی زیر قیادت جناب [illegible] صاحب [illegible] کے سامنے بحرمت رمضان کی خلاف ورزی [illegible] اندر [illegible] ہوئے بڑے بڑے تہوں کو [illegible]

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ٹیلیفون نمبر ۲۶۲۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

اسلامی لائبریری نوشہرہ

جلد (۶) جمعہ ۱۱ شوال سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۸ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء نمبر (۹)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اعلان کے مطابق

ملک کے طول و عرض میں

عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اعلان کیا تھا کہ چونکہ ۸ مارچ کو ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے والا ہے جس میں عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل پیش ہوگا۔ اس لئے تمام ملک میں جمعۃ الوداع کو عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا جائے اور صدر پاکستان اور قومی اسمبلی کے سپیکر اور وزیر قانون پاکستان کو اس سلسلہ میں تار دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ محضر ناموں پر دستخط کر کے صدر صاحب وغیرہ کو بھیجے گئے۔ قومی اسمبلی کے ممبروں سے مل کر ان کو اس بل کے حق میں ووٹ دینے کے لئے ہموار و ہمخیال بنایا جائے۔ چنانچہ سارے پروگرام پر بڑے جوش و خروش سے عمل ہوا۔ ساٹھ ہزار کے قریب محضر نامے فارم مرکزی جمعیت نے چھاپ کر مفت ملک میں تقسیم کئے اور ہزاروں کی تعداد میں اضلاع کی جماعتوں نے خود چھاپے۔ دستخطوں کی مہم بڑی کامیاب رہی۔ جمعۃ الوداع میں عائلی قوانین کے خلاف زبردست احتجاجی تقریریں ہوئیں اور صدر صاحب وغیرہ کو تار دیئے گئے۔ قومی اسمبلی کے ممبروں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ جمعۃ الوداع میں تمام ملک میں جلسے اور تقریریں ہوئیں۔ لاہور میں اکثر مساجد میں تجاویز پاس ہوئیں۔

شیرانوالہ گیٹ کے باہر باغ میں عظیم اجتماع کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر مرکزی حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب جانشین قطب زمان مولانا احمد علی صاحب نے نہایت زوردار الفاظ میں حکومت کو متنبہ فرمایا اور عائلی قوانین پر مکمل تبصرہ کرتے ہوئے اس کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ **عیدگاہ ایبٹ روڈ** لاہور میں حضرت مولانا محمد جمیل صاحب رکن جمعیت و خطیب

جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ نے عظیم الشان اجتماع کے سامنے باطل کی دھجیاں اڑاتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

گنج مغل پورہ کی جامع مسجد کے سامنے کھلے میدان میں ایک عظیم اجتماع سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا اور عائلی قوانین کے خلاف تجویز پاس کی گئی۔

مسجد شاہ محمد غوث کے عظیم اجتماع میں جو سڑک تک پہنچا ہوا تھا۔ عائلی قوانین کو خلاف اسلام بتاتے ہوئے ان کے خلاف تجویز پاس ہوئی اور صدر پاکستان کو تار دیا گیا۔

اندرون لوہاری گیٹ میں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نے پرزور تقریر کرتے ہوئے ان قوانین کی حقیقت واضح فرمائی اور ان کے خلاف احتجاجی قرارداد پاس کی۔

راوی پارک - **سنہری مسجد** - انارکلی کی جامع مسجد - جامع مسجد گنپت روڈ مصری شاہ - نیشن باغ اور دیگر مساجد میں پرزور طریقہ سے عوام نے ان قوانین کے خلاف اضطراب کا اظہار کیا۔

غرضیکہ لاہور میں جمعۃ الوداع میں لاکھوں انسانوں نے اجتماعی طور پر عائلی قوانین کے خلاف احتجاج کیا اور تاروں کا انتظام کیا گیا۔ بعض اجتماعات میں مودودی فرقہ اور مرزائی فرقہ کی تلبیس پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ اللہ تعالے اہل اسلام کو غیر اسلامی قوانین اور گمراہ فرقوں سے نجات و چھٹکارا نصیب فرمائے۔ آمین

ملتان بیرونجات تمام مغربی پاکستان میں جس شاندار طریقہ سے عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا ہے۔ حق یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی آواز پر مسلمانان ملک نے اپنا پورا پورا احتجاجی فرض ادا کر دیا ہے۔ صرف ملتان شہر کی سو سے زیادہ مساجد میں تجاویز پاس ہوئیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام

ایک دعوت ایمان ہے ایک پیغام انقلاب ہے

جو

ہر سچے اور مخلص مسلمان کو دنیا و آخرت کی کامرانیوں اور فوز و فلاح کے لئے شریعت اسلامیہ کا لائحہ عمل پیش کرتی ہے

آج جمعیۃ علماء اسلام کے اس دینی محاذ سے مخالف اسلام طاقتوں کا مقابلہ کیجئے
آئیے جمعیۃ کے جھنڈے کے تلے اسلام کی خاطر ہم سب جمع ہو جائیں اور اپنا فریضۂ حق بلا کسی تذبذب کے انجام دیں۔

أنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين

کی بشارتیں آپ کے ساتھ ہوں گی

افضل الجہاد

از مولانا عثمان احمد صاحب (احمد پوری)

كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہہ دینا ایک مومن کا طغرائے امتیاز ہے حدیث شریف میں اسے افضل جہاد کہا گیا ہے شاہی دربار ہو جلاد ہر طرف شمشیر بکف کھڑے ہوں، ذرا ذرا سی بات میں سر قلم ہو رہے ہوں خوف و ہراس کا عالم ہو، ہر شخص کانپ رہا ہو اچھے اچھے لرزہ براندام ہوں کسی کو بات کرنے کی کیا آنکھ اٹھانے کی مجال نہ ہو لوگ پابزنجیر ہوں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوں ایسے عالم میں حق بات کہہ دینا ایک امر محال ہے یہ وہی کر سکتا ہے جس کے نزدیک جان سے پیاری حق بات ہو جس کا دل محض خدا ئے ذوالجلال والجبروت کے جلال و جبروت سے لرز رہا ہو، ایسے لوگ ہوتے تو ہیں ہر زمانے میں مگر کم دور اول پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس قسم کے نڈر بادشاہوں کے تخت و تاج سے کھیلنے والے بہت ملیں گے اسی طرح دور آخر پر نظر کرنے سے بھی ہیں کچھ ایسے بیباک ایمانی بیانی جلالت کے بادشاہ نظر آتے ہیں، جن کا ایک ایک فقرہ ان کی درخشاں زندگی کے لئے ایک روشن دلیل ہے۔ جب خدا کی کبریائی اور عظمت سامنے رہتی ہے تو دنیا کی عظیم عظیم طاقتیں، شمشیر و خنجر، تیغ و تفنگ توپ و بم سب ہیچ نظر آتے ہیں۔ مرد مومن کبھی مادی طاقتوں سے مرعوب نہیں ہوتا۔ گردش فلک کی شکوہ سنجیاں وہ نہیں کرتا۔ جب اہل دنیا بادشاہوں کے قانون کا انتظار کرتے ہیں تو بندۂ مومن خدا کے حکم کا منتظر ہوتا ہے۔ چمن کے پھول موسم بہار کا انتظار کرتے ہیں گھاس اور پودے بارش کے لئے ترستے ہیں رات کا بھٹکا ہوا مسافر صبح کے انتظار ہی رہتا ہے لیکن ایک بندۂ مومن کی ہر ہر ادا اللہ کے حکم کی منتظر ہوتی ہے (شعر)

تقدیر کے تابع ہیں نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

بندۂ حق کے نزدیک شمشیر و سناں کی جھنکار نغمہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ اگر خدا کی راہ میں سچی بات کہتے ہوئے اسے قتل کیا گیا تو وہ خندہ جبینی کے ساتھ دنیا سے جاتا ہے

نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قیدیوں کا واقعہ سنیئے مکہ کا بازار ہے۔ ہر طرف کفر ہی کفر ہے اسلام کے آفتاب کی شعاعیں کبھی کبھی چمکتی ہیں لیکن کفر کی گھنگھور گھٹا ابھی اس پر غالب ہے۔ دو بندۂ مومن جنہیں فخر حاصل ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جنہیں زلف پیغمبر نے ہر قید سے آزاد کر کے اپنے عشق ہی گرفتار کر لیا ہے۔ انہیں غلام کیا جا رہا۔ خوب بڑھ چڑھ کر دام لگ رہے ہیں آخر وقت آیا وہ دونوں خرید لئے گئے صرف معبود برحق کے گرفتار دونوں عالم سے آزاد آج زنداں میں ہیں۔

لوگوں نے یہ جانا ہوگا یہ قیدی بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں اپنے کئے کا اچھا انجام پا رہے ہیں لیکن جن کے سامنے رسول عربی کا یہ ارشاد ہو الدنیا سجن للمومنین وجنت للکافر۔ جو ساری دنیا کو جیل خانہ سمجھے ہوئے ہوں اس کے لئے دیوار زنداں اور صحن گلستاں برابر ہے۔ اس کے لئے چمن کی نغمہ سرائی اور کوہ و بیاباں کی دشت پیمائی یکساں ہے۔ ان اللہ کے بندوں نے قید خانہ کو خانقاہ بنا رکھا ہے تلاوت ہے۔ نوافل ہیں۔ وظیفے ہیں۔ نمازیں ہیں کلام الٰہی کی آیتیں کفار کے کانوں میں پڑتی ہیں تو وہ بھی رو پڑتے ہیں۔ یہ دونوں قیدی اس قدر مطمئن ہیں جیسے طائر آشیانوں میں اور اس قدر بے خوف جیسے شیر جھاڑیوں میں نہ انہیں جیل سے چھوٹنے کی خواہش نہ وہ طالب رعایت، نہ انہیں کسی نظر کرم کی تمنا نہ کسی کھانے پینے کا مطالبہ نہ شکوہ نہ شکایت نہ فریاد و فغاں۔ اپنی تمناؤں کا اظہار ہے تو خدا سے۔ بہکانے والے راہ حق سے پھیرنے والے آتے ہیں تو ان کا جواب خاموشی سے دیا جاتا ہے۔ کفار مکہ انگشت بدنداں ہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں جن کی بلندی تک طائر خرد بے بال و پر ہے۔ جب اللہ کے ان شیروں نے گیدڑوں کی بات نہیں مانی تو آخری آزمائش کی گئی یعنی اب خبیبؓ و زیدؓ کو مقتل میں تختہ دار کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا گیا۔ اب ان کے سروں پر شمشیر و خنجر چمکائے جا رہے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں اب بھی اپنے آبائی دین میں چلے آؤ تو تمہیں رہا کر دیا جائے۔ اس مصیبت سے چھٹکارا پا جاؤ لیکن ان کی زبان پر بس یہ ہے کہ

"محمد سے نہ پلٹیں گے ملے ہم کو خدائی بھی"

خدا کے ان برگزیدہ بندوں کو وہ اذیت دی گئی کہ شاید ہی چشم فلک نے کبھی اس بربریت کا نظارہ کیا ہو۔ جسم پاک پر ہزاروں برچھیاں گاڑی گئیں، پھانسی کے پھندے ڈالے گئے آوازے کسے گئے۔ تمسخر کیا گیا۔ کفار مکہ کی طرف سے اعلان عام ہوا کہ غزوۂ بدر کی خلش جس کے دل میں ہو وہ آکر بدلہ لے اور اپنی پیاس بجھائے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھوٹے بڑے قتل گہہ کو تماشا گاہ بنا کر اپنے اپنے انتقام کا مظاہرہ کرنے لگے۔ جو بچے نیزہ نہیں اٹھا پاتے تو بڑوں کے ہاتھوں ان کے لئے سہارا بن جاتے تھے یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر قیدی ہیں کہ خاموش تصویریں ہیں ایک آہ بھی ان بندگان خدا کی زبان سے نہیں نکلتی (شعر)

بسا ہو جلوۂ محبوب حق جن کی نگاہوں میں
وہ دل کا راز کہتے ہیں نگاہوں میں نہ آہوں میں

جب یہ سمجھ لیا گیا کہ یہ کشتگان محبت مئے الفت کے مدہوش تیغ و سناں سے ہوش میں آنے والے نہیں ہیں تو سردار مکہ ابو سفیان بولے کہ اب بھی اگر تم اپنے دین میں آجاؤ تو تمہیں نجات مل سکتی ہے۔ ابو سفیان کی اس بے معنی بات پر حضرت خبیبؓ کو ہنسی آگئی اور تبسم فرماتے ہوئے کہا (شعر)

نہ چھوڑونگا خیال احمد مختار کا دامن
کہ دو جگ کا سہارا ہے خیال یار کا دامن

اب وقت آیا جس کے لئے مرد مومن کی روح بے قرار تھی کفار نے سمجھا ہم ہمیشہ کے لئے اسے مار رہے ہیں حالانکہ اسے حیات جاوداں مل رہی تھی۔ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ، کا مفہوم اس پر صادق آنے والا تھا۔ وہ سنو کس کی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوا اور روح اطہر جھومتی ہوئی قفس عنصری سے آزاد ہو کر اپنے اعلیٰ علیین میں جا پہنچی۔

اب حضرت زیدؓ کو مشق ستم بنایا گیا۔ ابو سفیان کی طرف سے کہا جا رہا ہے۔ سچ سچ بتاؤ کیا دل یہ نہیں چاہتا کہ تم اپنے گھر میں عیش سے رہو اور تختہ دار پر محمدؐ لائے جائیں حضرت زیدؓ جواب دیتے ہیں مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میں ہٹ جاؤں اور اس کے عوض پائے محمدؐ میں کانٹا چبھے۔ زید پھانسی کے تختے پر ہیں دار پر وار ہو رہا ہے۔ تمام بدن لہولہان ہے جسم سے خون کا فوارہ بہہ رہا ہے۔ لیکن ایمان استقامت کے پہاڑ میں ذرا بھی جنبش نہیں ہوتی انہیں حق پرستوں کی شان میں قرآن کہتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ۔ دنیا کے باغ و بہار کو جس نے فریب نظر سمجھا، ریاض عالم کے لالہ و گل کی بے وفائی جس کے سامنے ہو متاع الدنیا قلیل پر جس کا ایمان ہو۔ جس کے سامنے حلہ شاہی اور گلیم فقیر یکساں ہوں۔ موت کی تلخیاں جس کے سامنے شیر و شکر ہوں۔ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب جیسی دلکش حدیث رسالت جس کے دل و دماغ میں بسی ہوئی ہو وہ دنیا کی عظیم عظیم سلطنتوں کو ایک ذرۂ حقیر سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ خدائے عزوجل کی جبروتی طاقت کے سامنے دنیا کے بادشاہوں کا کر و فر اس کے سامنے ایک مذاق کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی ایک آواز سے قصر شاہی میں زلزلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر حضرت زیدؓ و خبیبؓ کہاں باطل کے سامنے پیشانی ٹیک سکتے تھے۔ بالآخر یہ دونوں خدا کے برگزیدہ بندے ہنستے ہوتے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف چلے گئے۔ اڑ گئی سونے کی چڑیا رہ گئے پر ہاتھ میں۔ (بشکریہ تذکرہ دہلی)

تریاقی

عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے۔ زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے ان کی صحت تباہ، رنگ زرد۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ مجرب دوا ہے۔ تفصیل بذریعہ خط و کتابت۔ پورے کورس کی قیمت ۶ روپے ۵۰ پیسے (۶/۵۰)

اکسیر جریان و احتلام (سپیرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۲/۵ روپے

لجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ جوڑوں کا سوجھ جانا۔ جوڑوں کے درد، فالج وغیرہ کے لئے نایاب تیل ہے قیمت پورا کورس ۲/۵ روپے۔

انجلین (رجولیت افزا تیل) وہ لوگ جن کے مرادنہ بدن میں جھریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کے لئے بے ضرر تیل ہے مستورات بچے بوڑھے جوان سب استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی شیشی ۱/۵۰

مسعود یہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۸ مارچ ۱۹۶۳ء

علمائے کرام اور اہلِ اسلام کیلئے لمحۂ فکریہ

یوں تو ہر پیغمبر اپنے زمانے کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے اور وہ اپنی اپنی قوم کی پوری پوری رہنمائی کرتے رہے ۔ مگر پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے آخر میں اور تمام دنیا کو زندگی کا مکمل پروگرام اور ہدایت تامہ دینے کے لئے تشریف لائے ۔ آپ نے عالم انسانی کی رہنمائی کی باگ ڈور اس وقت سنبھالی جب کہ دنیا والے مختلف قسم کے وسائل ترقی حاصل کرنے اور تمام دنیا کو جدید ذرائع مواصلات سے قریب کر کے بنی نوع انسان کو حقیقی معنوں میں ایک برادری بنانے والے تھے ان حالات میں ایسے ہی ذی شان نبی کی ضرورت تھی ۔ جس کی تعلیم تمام دنیا کے انسانوں کے لئے یکساں مفید ، مختلف اقوام وملل کے طبائع کے عین مطابق اور ہر زمانے کے بالکل موافق ہو جو اخیری آسمانی قانون ہو ۔ اور چونکہ یہ آخری اور عملی ہدایت تھی جس کے بعد آسمانی ہدایات کا دروازہ بند ہوتا تھا ، اس لئے ضروری تھا کہ اس مکمل دین آسمانی پہ پورا پورا عمل کر کے دنیا کے سامنے عملی نمونہ بھی پیش کیا جائے ۔ اور چونکہ یہ اجتماعی فلاح کا ضامن دین تھا اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ اس دین پہ عمل کرنے اور اس کی روشنی میں نظام عالم کی نئی ترتیب دینے والی ایک بڑی جماعت ہو جو آنے والی انسانی نسلوں کے لئے نمونۂ عمل ہو ۔ چنانچہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے بلا واسطہ نمونۂ عمل بنے ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الآیۃ اور باقی امت کے لئے ان صحابہ کرامؓ کو اپنی جگہ نمونۂ عمل بنا کر دنیا سے تشریف لے گئے ۔ اس لئے کہ آپ کی قوتِ تربیت اور صفت تزکیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دس بیس لاکھ انسانوں میں سے ہر ایک کو اس درجہ پاک اور مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیا تھا ، جن میں سے کسی ایک کی پیروی کو بھی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موجب نجات اور موجب ہدایت قرار دیا اور خود اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رضامندی کی سند عطا فرمائی رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کے ان پاک بندوں نے اپنے ماں باپ سے زیادہ پیارے نبیؐ کی پیروی میں ان کا پیغام تمام عالم میں پہنچایا اور صرف زبان سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے اقوام عالم میں اس کی تبلیغ کی اور تیس برس کی خلافت راشدہ نے مادی دنیا ، متمرد اقوام اور دشمنانِ اسلام سے بھی یہ منوا دیا کہ راستی ۔ خدا پرستی ۔ حقیقی عدل وانصاف معیاری دیانت وامانت اور توکل واعتماد علی اللہ کے ہتھیاروں کے مقابلہ میں تمام مادی ذرائع مغلوب اور بے کار ہو کر رہ جاتے ہیں ۔ عالم اسباب میں اسلام کا بڑے سے بڑا دشمن بھی عقل سے یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ مسلمانوں کو ذرائع اور وسائل کی فراوانی سے فتوحات نصیب ہوئیں ۔

اس پیارے دین کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجسم نمونہ تھے ۔ آپ کی جامعیت مسلمہ تھی آپ ممبر پہ مبلغ اسلام اور واعظ تھے ۔ مسجد میں امام نماز تھے ۔ راتوں کو عابد شب زندہ دار تھے ۔ میدان جنگ میں شہسوار تھے ۔ نزول وحی کے وقت گویا فرشتہ تھے ۔ نزاعات وخصومات کے وقت قاضی تھے ۔ لڑائی کے وقت بے مثال کمانڈر تھے ۔ سیاسی وفود سے تبادلہ خیالات کے وقت سب سے بڑھ کر سیاست دان تھے ۔ قبیلۂ نجران وغیرہ قبائل ہزار داؤ کرتے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی غلط بات پر آمادہ نہ کر سکتے تھے ۔

خلافت راشدہ ۔ خلافت راشدہ کا دور منہاج نبوت پہ تھا ۔ ہر خلیفہ امیر المومنین بھی ۔ امیر لشکر بھی ۔ قاضی بھی اور مبلغ بھی تھا ۔ تمام مصالح ملیہ کا تعلق اسی کی ذات سے تھا ۔ مگر جوں جوں زمانہ زمانۂ نبوت سے دور ہوتا گیا ۔ یہ جامعیت کمزور ہوتی گئی ۔ کوئی کسی فن میں کامل تھا تو دوسرے میں کمزور ۔ کوئی علم کا پہاڑ تھا تو کوئی تقویٰ وطہارت اور صدق وصفا کی بلندیوں پر پہنچا تھا کوئی میدان جنگ کا معتمد علیہ جرنیل تھا تو کوئی محکمہ قضا کی زینت خلافت راشدہ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے اپنے طور پہ اپنی استعداد کے مطابق خدمات انجام دیں ۔ ان پاک نفوس کی موجودگی میں نفسانی خواہشوں کا ایسا غلبہ نہ تھا کہ سلاطین اور امرا یا قاضی صاحبان دیدہ دانستہ شریعت کی جرأت کرتے ان کے بعد زمانہ اور بدلا مگر اس وقت دین کو آئمہ مجتہدین اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے سنبھالا اور جان جوکھوں میں ڈال کر حق وصداقت کا علم بلند رکھا ۔ بادشاہوں کو شریعت کی مخالفت سے باز رکھنے کے لئے قربانیاں دیں ۔ رائے عامہ بھی اللہ والوں کے ساتھ تھی ۔ ملک کا عام قانون اسلام تھا ۔ اس کے خلاف اس وقت تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ خلفاء راشدین خود علم وعمل کے پیکر تھے ۔ بعد کے خلفاء بھی علوم میں امتیاز رکھتے تھے ورنہ ان کے دربار علمی مباحثوں سے ہر وقت پر رونق رہتے اور اسلامی مسائل کی تحقیق اور ان پہ عمل کرنا ہی اہم اقدام تھا ۔

زمانۂ انحطاط بعد کے زمانوں میں علماء سیاسیات سے کنارہ کش ہوتے گئے اور اولی الامر کی اطاعت کے حکم پہ عمل کرتے ہوئے درس تدریس وعظ ونصیحت اور اصلاح نفس کی خدمات میں مشغول ہو گئے ان کی اس طرح ملکی معاملات سے بے رغبتی نے اسلامی ماحول کو نقصان پہنچایا ۔ مگر پھر بھی اسلامی سلطنتوں میں شیخ الاسلام ، قاضی القضاۃ اور مفتی اعظم جیسے عہدے موجود تھے ۔ بادشاہ لوگ ذاتی اقتدار کی جنگ کے سوا باقی امور سلطنت میں قانون شریعت کا نفاذ کرتے اور یہی ان کی بقا کا راز تھا چنانچہ ترکوں کی سلطنت عثمانیہ نے پانچ سو برس تک روس اور تمام یورپ سے تنہا مقابلہ کیا ۔ وہ یہی مذہبی جذبہ اور عوامی جوش جہاد تھا ۔

تاہم علماء کی سیاسیات ملکی سے دوری نے مذہبیت کو کمزور کر دیا ۔ پھر بھی مختلف زمانوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسے رجال کار پیدا فرما دئے کہ وہ حکومتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے باطل کے سامنے سینہ سپر ہو گئے ۔ کون نہیں جانتا کہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولوالعزمی نے رنگون سے تاشقند تک دوبارہ اسلام کا بول بالا کرایا ۔

اس طرح اللہ کے بندوں نے حق وصداقت کا علم ہمیشہ کسی طرح بلند کئے رکھا ۔ ہندوستان میں انگریز آیا تو اس نے ۱۸۵۷ء کے بعد علماء کے خلاف مختلف محاذ بنا کر ان کو ملکی سیاسیات سے بالکل علیحدہ کر دیا ۔ یہاں تک کہ بعض لوگ کہنے لگے کہ علماء کو سیاست سے کیا سروکار ۔ اس طرح کہنے سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملکی اور مذہبی قیادت میں کسی طرح اہل علم شریک نہ ہو جائیں ۔ لیکن اگر دین ودنیا کی تمام بھلائیوں کا ذمہ دار اسلام ہے اور اسلام کے بغیر ہماری ترقی مشکل ہے تو لازمی طور پہ پھر قیادت ایسے ہی حضرات کے لئے مناسب ہے جو علوم شریعت میں دستگاہ رکھتے ہوں جن کے علم وعمل اور کردار پہ اعتماد کیا جا سکے ۔ چنانچہ پاکستان بنے سولہ سال ہوئے مگر علماء کی عدم شرکت کی وجہ سے ایک وزارت یا حکومت بھی اسلام کو سر بلند نہ کر سکی ۔ بلکہ بے دینی کا سیلاب امنڈتا ہی چلا آیا ۔

اب اگر قیادت وامارت علماء کے ہاتھ میں نہیں آ سکتی ۔ مگر یہ امر فرض اور نہایت ضروری ہے ۔ کہ اس میں علماء کی مداخلت ہو اور ملک کی رہنمائی میں علماء اپنا پورا پورا فرض ادا کریں ۔ تاکہ حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب شیخ الہند یا حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ کے زمانہ کی طرح دین کا نام بلند ہو اور اسلام کے لئے کسی نہ کسی درجہ میں کوشش جاری رہ سکے ۔ پاکستان کی خیر خواہی اس سے زیادہ اور نہیں ہو سکتی کہ اس کی قیادت اچھے ہاتھوں میں آئے یا علماء کرام اپنے مقام ومنصب کے مطابق خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کا مصداق بن کر اس ہنگامۂ موت وحیات میں شریک ہو جائیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی عرصہ سے یہ کوشش ہے ۔ خدا کرے کہ اہلِ اسلام اور علماء کرام چاہے بنگال کے ہوں یا مغربی پاکستان کے ، اس حقیقت پر غور فرمائیں ۔ ہم کب تک نا اہل لوگوں کو اپنا امام اور قائد بناتے رہیں گے ۔ واللہ ھو المستعان ۔

جامعہ مدنیہ لاہور کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہو کر ۲۵ شوال تک رہے گا امسال مدرسہ نے عربی درجات کے تمام طلبا کا معیار بلند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے ایسے طلباء جو مدرسہ کے معیار پہ پورے اتریں گے اور شرائط کی پابندی کریں گے انہیں مبلغ چالیس روپے اور نچلے درجہ کے طلبا کو پچیس روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا ۔ تفصیلات مدرسہ سے طلب فرمائیں ۔

معبود و مستعان
صرف اللہ ہی ہے

ایم۔ عبدالرحمٰن

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

(ترجمہ) اے خدا! تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اُس کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے۔ ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطہ رحمتِ الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانتِ ظاہری اُس سے کرے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ پ۱ ع۳

(ترجمہ) اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور اُن کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ جس نے بنایا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اتارا آسمان سے پانی۔ پھر نکالے اُس سے میوے تمہارے کھانے کے واسطے۔ سو نہ ٹھیراؤ کسی کو اللہ کے مقابل اور تم تو جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے تم کو اور تم سے پہلوں کو سب کو پیدا کیا اور تمہاری ضروریات اور کُل منافع کو بنایا پھر اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو معبود بنانا جو تم کو نہ نفع پہنچا سکے نہ مضرت (جیسے بُت) کس قدر حماقت اور جہالت ہے حالانکہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ اُس جیسا کوئی نہیں۔

قرآن نے صرف توحید ہی پر زور نہیں دیا بلکہ شرک کی بھی راہیں بند کر دیں اور یہی اسکی خصوصیت ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ ہر طرح کی عبادت اور نیاز کی مستحق صرف خدا ہی کی ذات ہے پس اگر تم نے عابدانہ عجز و نیاز کے ساتھ کسی دوسری ہستی کے سامنے سر جھکایا تو توحیدِ الٰہی کا اعتقاد باقی نہ رہا۔ وہ کہتا ہے" یہ اُسی کی ذات ہے جو انسانوں کی پکار سُنتی اور ان کی دعائیں قبول کرتی ہے پس اگر تم نے اپنی دُعاؤں اور طلبگاریوں میں کسی دوسری ہستی کو بھی شریک کر لیا تو گویا تم نے اُسے خدا کی خدائی میں شریک کر لیا۔ وہ کہتا ہے دُعا، استعانت، رکوع، سجود، عجز و نیاز، اعتماد و توکل اور اسی طرح کے تمام عباداتِ گزارانہ اور نیازمندانہ اعمال، وہ اعمال ہیں جو خدا اور اس کے بندوں کا باہمی رشتہ قائم کرتے ہیں۔

پس اگر ان اعمال میں تم نے کسی دوسری ہستی کو بھی شریک کر لیا تو خدا کے رشتۂ معبودیت کی یگانگی باقی نہ رہی۔ اسی طرح عظمتوں۔ کبریائیوں، کارسازیوں اور بے نیازیوں کا جو اعتقاد تمہارے اندر خدا کی ہستی کا تصور پیدا کرتا ہے وہ صرف خدا ہی کے لئے مخصوص ہونا چاہیئے اگر تم نے ایسا ہی اعتقاد کسی دوسری ہستی کے لئے بھی پیدا کر لیا تو تم نے اُس کو خدا کا ندّ (شریک) ٹھیرا لیا۔

> پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
> تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
>
> لدھیانوی شیخوپورہ

اور توحید کا اعتقاد درہم برہم ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اس آیت شریفہ میں یہی تلقین کی گئی اس میں اول تو عبادت کے ساتھ استعانت کا بھی ذکر کیا گیا پھر دونوں جگہ مفعول کو مقدم کیا۔ جو حصر ہے یعنی صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد طلب کرتے ہیں اس کے علاوہ تمام قرآن میں اس کثرت کے ساتھ توحید فی الصفات اور ردّ اشراک پر زور دیا گیا ہے کہ شاید ہی کوئی سورت بلکہ کوئی صفحہ اس سے خالی ہو۔

مقامِ نبوّت کی حد بندی

سب سے زیادہ اہم مسئلہ مقام نبوت کی حد بندی کا تھا یعنی معلّم کی شخصیت کو اس کی اصل جگہ میں محدود کر دینا تاکہ شخصیت پرستی کا ہمیشہ کے لئے سدّباب ہو جائے اسلام نے اسی تعلیم کا بنیادی کلمہ جو قرار دیا ہے وہ سب کو معلوم ہے کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہٗ و رسولہ۔ یعنی میں اقرار کرتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے اس اقرار میں جس طرح خدا کی توحید کا اعتراف کیا گیا ہے ٹھیک اسی طرح پیغمبر اسلام کی بندگی اور درجۂ رسالت کا بھی اعتراف ہے غور کرنا چاہیئے کہ ایسا کیوں کیا گیا، صرف اس لئے کہ پیغمبر اسلام کی بندگی اور درجۂ رسالت کا اعتقاد اسلام کی اصل و اساس بن جائے اور اس کا کوئی موقع ہی باقی نہ رہے کہ عبدیت کی جگہ معبودیت کا اور رسالت کی جگہ اوتار کا تخیل پیدا ہو، ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ اس معاملہ کا تحفظ کیا کیا جا سکتا تھا کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ خدا کی توحید کی طرح پیغمبر اسلام کی بندگی کا بھی اقرار نہ کرے:

یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں میں بہت سے اختلافات پیدا ہوئے لیکن ان کی شخصیت کے بارہ میں کبھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔ ابھی ان کی وفات پہ چند گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر اعلان کر دیا تھا۔

مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَقَدْ مَاتَ، وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ (بخاری)

(ترجمہ) جو کوئی تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پرستش کرتا تھا سو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور جو کوئی تم میں سے اللہ کی پرستش کرتا تھا۔ تو اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ کی ذات ہمیشہ زندہ ہے اس کے لئے موت نہیں۔

صفاتِ رحمت و جمال کے لحاظ سے بھی قرآن کے تصوّر پر نظر ڈالی جائے تو اس کی شان تکمیل نمایاں ہے نزولِ قرآن کے وقت یہودی تصوّر میں قہر و غضب کا عنصر غالب تھا، مجوسی تصوّر نے نور و ظلمت کی دو مساوی قوتیں الگ الگ بنا رکھی تھیں، مسیحی تصوّر نے رحم و محبت پہ زور دیا تھا۔ لیکن جزا کی حقیقت مستور ہو گئی تھی اسی طرح پیروانِ بُدھ نے بھی صرف رحم و محبت پر زور دیا عدالت نمایاں نہیں ہوئی گویا رحمت و جمال کا تعلق ہے، یا تو قہر و غضب کا عنصر غالب تھا، یا مساوی تھا یا پھر رحمت و محبت آئی تھی تو اس طرح آئی تھی کہ عدالت کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہی تھی۔

لیکن قرآن نے ایک طرف تو رحمت و جمال کا ایسا کامل تصوّر پیدا کر دیا کہ قہر و غضب کے لئے کوئی جگہ ہی نہ رہی دوسری طرف جزائے عمل کا سررشتہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا کیونکہ جزا کا اعتقاد قہر و غضب کی بنا پر نہیں بلکہ عدالت کی بنا پر قائم کر دیا۔ چنانچہ صفاتِ الٰہی کے بارے میں اس کا عام اعلان یہ ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی پ۱۵ ع۱۲

(ترجمہ) اے پیغمبران سے کہہ دو تم خدا کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس صفت سے بھی پکارو اس کی ساری صفتیں حسن و خوبی کی صفتیں ہیں:

حدیث:۔ بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدائے قدوس فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس شخص کو میں عنایت کر دوں۔ لہٰذا مجھ سے کھانا طلب کرو میں تم کو کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو لیکن جس کو میں پوشش عطا کر دوں تم مجھ سے لباس طلب کرو۔ میں تم کو عطا کروں گا اے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں بخشتا ہوں لہٰذا تم مجھ سے بخشش طلب کرو۔ میں بخشوں گا۔ اے بندو نہ تم کو یہ طاقت ہے کہ تم مجھ کو نفع دو اور نہ تم کو یہ طاقت ہے کہ مجھ کو ضرر پہنچاؤ۔ اے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، اور انس و جن سب کے سب ایک متقی ولی کی طرح ہو جائیں تب میری ملکیت میں کچھ زیادتی نہیں کر سکتے نہ ہی اس برعکس اگر تم سب مل کر ایک مقام پر جمع ہو کر سوال کریں تو میں سب کا سوال پورا کردوں اور میرے پاس اتنا بھی کم نہ ہو جتنا ایک قطرہ دریا میں سے نکال لیا جائے۔ اے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جو تم تبلائے جاتے ہیں۔ پھر میں ان کی جزا پوری دیتا ہوں۔

(۳) (ترجمہ) میں جو ہوں اللہ ہوں کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے، سو میری بندگی کرو اور نماز قائم رکھ (پ۱۶ ع۱۰)

اس آیت میں خالص توحید اور ہر قسم کی بدنی و مالی عبادت کا حکم دیا، نماز چونکہ اہم العبادات تھی اس کا ذکر خصوصیت سے کیا گیا اور اس پر بھی متنبہ فرما دیا گیا کہ نماز سے مقصودِ اعظم خدا تعالیٰ کی یادگاری ہے گویا نماز سے غافل ہونا خدا کی یاد سے غافل ہونا ہے اور ذکر اللہ کے متعلق دوسری جگہ فرما دیا وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ یعنی کبھی بھول چوک ہو جائے تو جب یاد آ جائے اسے یاد کرو یہی حکم نماز کا ہے کہ وقت پر غفلت و نسیان ہو جائے تو یاد آنے پر قضا کرے۔ (باقی آئندہ)

خط و کتابت میں اپنا پتہ صاف اور پورا تحریر فرمایا کریں

پاکستان میں کتاب و سنت کے خلاف کوئی اقدام برداشت نہیں کیا جائے گا

عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے
پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کا تاثر

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے فیصلہ کے مطابق ملک بھر میں عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے غیر معمولی اجتماعات میں کروڑوں مسلمانوں نے حکومت سے ان غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ جسے ہر مکاتیب فکر کے علماء اور جمعیۃ علماء اسلام نے شریعت اسلامیہ کے خلاف قرار دیا ہے۔ ہر دو اجتماعات میں احتجاجی قرار دادیں پاس کی گئیں جس میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان کا قیام اسلامی نظریات کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا تھا اور یہاں کوئی اقدام کتاب و سنت کے خلاف برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ محترم صدر پاکستان، وزیر قانون پاکستان، اور قومی اسمبلی کے سپیکر کو عائلی قوانین کی منسوخی سے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں اور دیگر مسلمانوں نے محضر نامے اور تار بھیجے۔ مغربی پاکستان کے علاقوں اور جن مسجدوں میں جمعیۃ الوداع اور عید کے اجتماعات میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جہلم شہر کی مساجد۔ جامع مسجد گنبد والی۔ جامع مسجد اہلحدیث۔ جامع مسجد خانساماں۔ جامع مسجد غلہ منڈی، جامع مسجد حافظ نور محمدؒ۔

ضلع جہلم جامع مسجد مہاجرین کالا گوجراں جامع مسجد ٹالیاں والہ۔ جامع مسجد ڈومیلی۔ بیلہ شاہ نواز۔ جامع مسجد نکا کلاں۔ جامع مسجد بھلیس۔ جامع مسجد مدنی چکوال اور دیگر مساجد۔

گجرات شہر مسجد حیات النبیؐ اور دیگر شہر کی مساجد۔

جمعیۃ علماء اسلام گڑیالہ ضلع مردان میں مقامی جمعیۃ کے ذریعے ہر گاؤں میں یوم احتجاج منایا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام شہداد پور

قصبہ فتح پور تحصیل ضلع مظفر گڑھ۔ جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز صاحب۔

ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ جمعیۃ علماء اسلام امیر بکھلی۔ مولانا سید محمود صاحب خطیب بفہ کلاں۔ مولانا عبدالودود صاحب خطیب بفہ خورد مولانا حاجی فضل حق صاحب اچھڑیاں مولانا عبدالجبار صاحب بفہ۔ مولانا سید شاہ صاحب جبڑ۔ مولانا قاضی محمد یونس صاحب بالاکوٹ مولانا عبدالجلیل صاحب شنکی۔ مولانا عبدالحی صاحب جامع مسجد ناڑی۔ مولانا محمد اسحاق صاحب مفتی براڑہ۔ ایبٹ آباد۔ اس کے علاوہ اگرور تنڈلی۔ نگری۔ تندھار تحصیل ہری پورہ وغیرہ مقامات پر یوم احتجاج منایا گیا۔

نوشہرہ چھاؤنی میں مولانا قاضی عبدالسلام مسجد بابا کرم شاہ میں ڈاکٹر میاں الطاف گل جامع مسجد تکیہ والی میں مولانا عبدالحکیم کی مسجد میں اور اس کے علاوہ نوشہرہ کلاں کی جامع مسجد میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

میرہ منڈی تحصیل چارسدہ میں مولانا نور محمد رکن جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔

تحصیل کھاریاں شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر۔ جامع مسجد بنگالیاں والی سرائے عالمگیر۔ جامع مسجد دوگہ

راولپنڈی شہر جامع مسجد درکشائی۔ جامع مسجد صدر۔ جامع مسجد نیا محلہ، جامع مسجد راجہ بازار لیاقت باغ۔ مسجد کیلیانوالی کنٹونمنٹ گراؤنڈ۔ گریسی لائن چک لالہ۔ مسلم ہائی سکول۔ جامع مسجد اکال گڑھ۔ جامع مسجد انگو والی۔ سٹلائٹ ٹاؤن۔ ریلوے گراؤنڈ۔ چاندنی چوک۔ اور اس کے علاوہ دیگر مساجد۔ گوجر خاں۔ جامع مسجد حیات سرور اور دیگر مساجد

پشاور شہر جامع مسجد قاسم علی خاں میں مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی جامع مسجد شہر بیہ میں مولانا محمد حسین صاحب۔ جامع مسجد مہربان میں، مولانا سید امیر شاہ صاحب جامع مسجد ہشت نگری میں مولانا فضل حق جامع مسجد لجیر ٹن روڈ میں مولانا ڈپٹی غلام احمد جامع مسجد۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال۔ جامع مسجد نمک منڈی میں مولانا فضل الرحمٰن، خطیب جامع مسجد نوشو صاحب جامع مسجد کابلی دروازہ۔ جامع مسجد گل بہار قانونی میں مولانا رحمت باری صاحب۔ جامع مسجد گنج ملکاں خطیب جامع مسجد اہلحدیث۔ اور خطیب جامع مسجد گاڑی خانہ اس کے علاوہ پشاور کی چھوٹی موٹی

اسلامی لائبریری نور پور نورنگا

مساجد میں۔

شہر گوجرانوالہ میں جمعیۃ الوداع عید الفطر کے اجتماعات میں جامع مسجد نور کے خطیب مولانا عبدالحمید صاحب سواتی اور مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ اور دیگر مساجد کے خطباء نے عائلی قوانین پر سخت نکتہ چینی کی اور اس کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔

گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں مولانا محمد سرفراز خان صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ منڈی۔

شاہ پور کھیالی ضلع گوجرانوالہ۔ مولانا اصغر علی احراری مولانا محمد عالم صاحب امام جامع مسجد۔ نمبردار ابرار حسین صاحب شاہ پور

دائرہ دین کلاں کلاچی کی جامع مسجد۔ چک نمبر $\frac{5}{103}$ خانیوال کی مساجد۔ محمود کوٹ ٹاؤن۔

جمعیۃ علماء اسلام محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ

صدر شاہ پور کی جامع مسجد

سرگودھا کی تمام مساجد

اروٹہ ضلع سرگودھا کی تمام مساجد۔ شاہ نکدر ضلع سرگودھا میں مولانا محمد رفیق صاحب۔

کوٹ ادو مدنیہ مسجد۔ دیوان والی مسجد۔ مسجد تحصیل والی۔ مسجد مبٹ والی۔ مسجد بازار والی۔ مسجد قاضی ابوالحسن۔ مسجد کمہاراں والی۔ مسجد قاسم امیر علی۔ مسجد لوہاراں والی۔ مسجد غلہ منڈی۔ مسجد بڑ والی اور دیگر مساجد۔

نواب شاہ ریلوے مسجد کبیر۔ مسجد باب الرحمت۔ جامع مسجد شاہی مسجد۔ مکہ مسجد۔ میرانا نواب شاہ۔ چھوٹی مسجد۔ میمن مسجد۔ مدینہ مسجد۔ حضوری مسجد۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تمام مساجد خصوصاً مسجد کلاں میں مفتی ڈیرہ حضرت مولانا عبدالقدوس۔ مولانا عبدالسلام ناظم جمعیۃ ضلع ڈیرہ مولانا صالح محمد اور مولانا علاؤ الدین۔

بھکی ضلع میانوالی کی تمام مساجد

پنوعاقل ضلع سکھر کی تمام مساجد۔

دلیل پور کے ایک اجتماع منعقدہ گوندھ چوک میں

ماچھی گوٹھ جمعیۃ علماء اسلام ماچھی گوٹھ ضلع رحیم یار خاں

چارنگی چارنگی ضلع مردان میں مولانا سعید الرحمٰن صاحب

چھوٹی زیریں مسجد جنوبی میں مولانا عبدالواحد صاحب جامع مسجد میں مولانا عبداللہ حقانی۔

چھوٹی بالا جامع مسجد میں حافظ محمد بخش صاحب

نواں شہر جامع مسجد میں مولانا غلام نبی

بستی جام رجامع مسجد میں عطاء اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی

بستی ارائیاں جامع مسجد میں مولانا منظور احمد صاحب

کوٹ چھٹہ مسجد اہلحدیث میں جناب مولانا عبدالعزیز صاحب۔

بستی باڑی والہ جامع مسجد میں جناب قاضی محمد اعظم صاحب۔

سمندری میں مولانا محمد علی صاحب جانباز نے۔

کین جعفر ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کے صدر جناب عبدالقادر صاحب نے

لکی مروت ضلع بنوں میں علامہ قاری حبیب اللہ اور مولانا حمیداللہ جان نے جامع شیر خان۔

کھوئی رٹہ بول حلقہ باتیراتی۔ مولانا عبدالحلیم صاحب نے

رستم ضلع سکھر کی جامع مسجد میں مولانا عبدالحق صاحب نے

کنجہ کھیو جمعیۃ علماء اسلام کنجہ کھیو۔

احرار نگر پڈ عیدن میں جامع عیدگاہ میں مولانا تاج الدین بسمل نے۔

کوہاٹ شہر کی تمام مساجد۔ شہر ہنگو کی تمام مساجد میں۔

ٹل ضلع کوہاٹ کی تمام مساجد میں۔

قریہ باہو کھوسہ کی جامع مسجد میں مولانا محمد عثمان امیر جمعیۃ علماء اسلام

میانوالی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم دفتر حکیم غلام سرور نیفٹے کی اطلاع کے مطابق تمام مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا۔ چک نمبر ۱۱ ایم۔ ایل ضلع میانوالی میں مولانا محمد امیر صاحب مبلغ جمعیۃ نے۔

بھوئی گاڑ ضلع اٹک کی جامع مسجد میں مولانا عبدالحی صاحب نے۔ ویسے تو مغربی پاکستان کے ہر شہر کی مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا۔ یہاں صرف ان کی فہرست دی گئی ہے جن کی

جمعیۃ علمائے اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کنڈ کوٹ کی سرگرمیاں

امیر جمعیۃ علماء اسلام قصبہ باہو کو مہر محمد عثمان خان اور عبد الرزاق صاحب ناظم اعلیٰ قصبہ باہوں کی جفاکشی سے مذکورہ حلقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کام کو خاص طرح فروغ حاصل ہو رہا ہے ۵ جنوری انہوں قریہ سکندر خان کا دورہ کیا اور جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ خان محمد گھنیہ۔ ناظم اعلیٰ۔ حسین بخش خزانچی۔ محمد خان۔ سالار خیر محمد گھنیہ۔

قریہ حاجی خیر محمد میں جمعیۃ کا قیام

امیر میاں سکندر صاحب۔ نائب امیر حرفی غوث محمد صاحب اور حاجی خیر محمد۔ ناظم اعلیٰ میر محمد صاحب نائب ناظم محمد یوسف صاحب۔ سالار عبد الواحد صاحب۔ خزانچی علی محمد صاحب۔

(نوٹ) مذکورہ کارکنوں کی خواہش ہے کہ مولوی خدا بخش صاحب ان کے پاس جائیں۔ اس لئے مولوی خدا بخش صاحب کو بذریعہ ترجمان اسلام عرض کیا جاتا ہے کہ آپ نے کنڈ کوٹ کے جمعیۃ علماء اسلام کے جلسہ پر ہر ماہ ایک ہفتہ جمعیۃ کے کام سے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس لئے آپ مہربانی فرما کر قریہ حاجی خیر محمد صاحب متصل مانجھی پور میر محمد صاحب دکاندار۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کو خط لکھ کر اطلاع دیں۔ آئندہ کے لئے اپنا پورا پتہ دفتر کنڈ کوٹ کو دیں تاکہ آپ کو ضرورت وقت اطلاع دیں۔

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام جہلم حضرت مولانا قاضی محمد ظہور الحسن صاحب کا تنظیمی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام بعین تحصیل چکوال کے اہتمام سے قاضی صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل مقامات پر عظیم الشان اجلاس میں علمائے حق کی دعوت کو پیش فرمایا اور مقامی [illegible] تشکیل عمل میں لائی گئی۔ سلطان محمد ناظم اعلیٰ اور محترم سلطان خان سالار جمعیۃ علماء اسلام بعین نے بھی مولانا موصوف کا ساتھ دیا۔

(۱) ۹ رمضان چک نورنگ تحصیل ضلع جہلم کی جامع مسجد میں نماز ظہر کے بعد ایک اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے مولانا قاضی محمد ظہور الحسن صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پیش فرمائے عوام اتنے متاثر ہوئے کہ اسی وقت ۲۱ ارکان کے فارم رکنیت پر کر کے جماعت کا انتخاب ہوا۔

امیر۔ مولانا [illegible] صاحب۔ ناظم اعلیٰ صاحب [illegible] صاحب۔ خازن عبد الرحمٰن صاحب سالار چوہدری نور خان صاحب۔

(۲) ۱۱ رمضان بمقام سانگ کلاں محترم قاضی محمد ظہور الحسین صاحب نے جامع مسجد میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد عائلی قوانین کی منسوخی وغیرہ کا بیان ہوا۔ مقامی احباب نے مکمل تعاون کا وعدہ فرمایا۔ وہاں رکن سازی کے بعد شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ ضلع جہلم کی تشریف آوری پر انتخاب ہوگا۔

(۳) ۱۲ رمضان صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید میں قاضی صاحب مذکور نے موہڑہ آنو تحصیل چکوال کے مقام پر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ وہاں بھی رکن سازی کے بعد جمعیۃ کی تشکیل ہوگی۔

(۴) ۱۲ رمضان موہڑہ اعواناں نزد بادشاہان تحصیل چکوال میں جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب نے ایک اجتماع میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پیش کئے عوام نے مکمل تعاون کیا اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ مولانا حاجی شیر محمد صاحب امام مسجد موہڑہ اعواناں۔ ناظم اعلیٰ جناب علی محمد صاحب۔ خازن۔ محمد شفیع صاحب

(۵) ڈھڈیال۔ بروز جمعہ مورخہ ۱۳ رمضان نیو جامع مسجد ڈھڈیال کے عظیم الشان اجتماع میں نماز جمعہ سے پہلے حضرت مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب نے جمعیۃ کی غرض و غایت پر مفصل تقریر کی۔ علماء حق کی قربانیاں اور مذہبی خدمات کا تعارف کرایا۔ عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے اور بعض غلط نظریات کی سیاسی جماعتوں کو جو مذہب کے نام سے دھوکہ دے کر گمراہی پھیلا رہی ہیں انکو بھی زیر بحث لایا گیا یہاں کے زندہ زندہ دل مسلمانوں نے جمعیۃ کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اور رکن سازی کے بعد جماعت کی تشکیل کے لئے دوبارہ مولانا موصوف سے حاضر ہونے کا وعدہ لیا۔

تبلیغی دورہ

اکیس رمضان۔ بعد نماز عشاء بمقام آوانہ ضلع جہلم۔ ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا رشید احمد ارشد و مولانا محمد شریف صاحب مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اور عائلی قوانین کی خلاف اسلام دفعات کی وضاحت فرمائی۔

۲۲ رمضان کو بعد نماز عشاء بمقام جہلم ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی عبد الرحمٰن صاحب کیمبلپوری خطیب جامع مسجد کہ نوردان ضلع گجرات تشریف لائے اور حاضرین کو فضائل رمضان و قرآن سے روشناس کرایا۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ عائلی قوانین پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور مندرجہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ حضرت مولانا مولوی محمد شریف صاحب فاضل دیوبند۔ ناظم راجہ عبد الرشید صاحب خازن قاری محمد اختر صاحب۔ نائب ناظم راجہ رحمت اللہ صاحب

چونڈہ موم ضلع سیالکوٹ میں جمعیۃ علماء کا قیام

پچھلے دنوں چونڈہ موم ضلع سیالکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حافظ عبد الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد نولہ و مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الاسلام چونڈہ موم نے مسلمانوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل لایا گیا۔

امیر۔ جناب حافظ عبد الرحمٰن صاحب۔ نائب امیر۔ جناب حافظ محمد حنیف صاحب ناظم اعلیٰ۔ جناب چراغ دین صاحب۔ نائب ناظم جناب عبد الرشید صاحب۔ خازن جناب چوہدری محمد شفیع صاحب۔ سالار مولانا فقیر محمد صاحب از ہیوگہ کھوٹا

(مجلس عاملہ)

(۱) محمد یوسف صاحب از ہندل (۲) رائے محمد صاحب از ہندل (۳) محمد ابراہیم صاحب از اکبر آباد (۴) جناب محمد صالح صاحب از کھنڈ ال (۵) محمد رمضان صاحب از اکبر آباد (۶) چوہدری عنایت اللہ صاحب (۷) حاجی مہر الدین صاحب (۸) صوفی الٰہ بخش صاحب (۹) مستری بشیر احمد صاحب (۱۰) چوہدری فضل الدین صاحب۔

شاہ نکڈر ضلع سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام

پچھلے دنوں جامع مسجد شاہ نکڈر میں ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جس میں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد عوام کو سمجھائے گئے عوام نے جمعیۃ کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولانا محمد حسین صاحب لودھی
نائب امیر ملک حاجی اللہ بخش صاحب [illegible]
ناظم اعلیٰ۔ چوہدری محمد طفیل صاحب۔
ناظم۔ چوہدری محمد اسلم صاحب۔
خازن۔ حاجی محمد لیسین صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت۔ حاجی نذیر حسین صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخان

ملتان۔ صوفی اللہ بسایا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے بتایا کہ ڈیرہ غازی خان میں جمعیۃ علماء اسلام بڑی سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ سوکڑی۔ ملکانی کلاں۔ ربیع باغ کی سرحد۔ جام پور۔ کوٹ مہر۔ راجنپور۔ اور شہر قیصرانی میں جمعیۃ کے عہدیداران کا انتخاب مکمل ہو چکا ہے۔ ضلع کے تمام اہم مقامات پر رکن سازی شروع ہے۔ تونسہ شریف غربی۔ تحصیل جام پور میں گذشتہ روز مولانا غلام حیدر کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا غلام حیدر امیر ناظم اعلیٰ مولوی عبد الرشید خازن عبد الحنان صاحب۔ سالار محمد عاشق صاحب کو منتخب کیا گیا۔ شہر ڈیرہ غازیخان میں ضلعی دفتر قائم ہو چکا ہے

باگوڑہ تحصیل گھوٹکی کا انتخاب

امیر۔ جناب حاجی احمد خان ڈھر۔
ناظم۔ جناب حاجی سائیںڈنہ ڈھر۔
خزانچی جناب حافظ نیک محمد کھیوہ

گوٹھ رجب دھاندو۔ ضلع سکھر کا انتخاب

امیر جناب حاجی احمد علی خان دھاندو۔ ناظم مولوی نور محمد خان دھاندو۔ خزانچی جناب عبد العزیز خان دھاندو۔

روہڑی شہر میں جمعیۃ علماء کا انتخاب

امیر مولانا محراب الدین صاحب۔
ناظم۔ عبد الخالق صاحب قریشی۔
خزانچی۔ حاجی جیئند خان پاٹولی۔
مندرجہ بالا انتخاب مولانا عبد المجید صاحب ضلع جمعیۃ کی کوشش سے عمل میں لایا گیا۔

مولانا قاری عبد الرحمٰن صاحب کو صدمہ

حضرت مولانا قاری عبد الرحمان صاحب جو کہ پنجاب کے مشہور و معروف مبلغ ہیں آپ کی اہلیہ محترمہ ۱۷ رمضان کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں مرحومہ اپنے پیچھے چھ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

زعماء جمعیۃ علماء اسلام کے عائلی قوانین کے خلاف بیانات

شمالی ہشتنگر مولانا الحاج محمد رحمت اللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی ہشتنگر نے جمعۃ الوداع کے موقع پر ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے نسل انسانی جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی اور اپنی منزل کو پانے کے لئے سرگرداں تھی۔ تاجدار مدینہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہ شمع ہدایت لے کر تشریف لائے جس نے بھٹکتی ہوئی انسانیت کیلئے نجات کا راستہ متعین کر دیا۔ پریشان ذہنوں کو اطمینان بخشا، روحانی بیماریوں کا درمان کیا اور زندگی کو حقیقی مسرتوں سے ہمکنار کر دیا لیکن رفتہ رفتہ جب مسلمانوں نے انکی تعلیمات مقدسہ سے منہ پھیرا۔ اور اُن کے آزمائے ہوئے نسخے کو چھوڑا۔ تو ایک دفعہ پھر قعر گمنامی میں پڑ کر ذہنی سکون کھو بیٹھے۔ آج دنیا حقیقی زندگی کا راز معلوم کرنے کے لئے مختلف تدبیروں پر عمل کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اگر دنیا واقعی امن کی متلاشی ہے اور اطمینان وسکون چاہتی ہے۔ تو اس کا علاج صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کے اتباع میں ہے۔ اور اسی پر عمل پیرا ہو کر ہماری پریشانیوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کا قیام بھی دین اسلام کی سربلندی اور اسلامی قوانین کے اجراء کے لئے ہوا تھا لیکن مقام افسوس ہے کہ پندرہ سال کے عرصے میں بھی مسلمانوں کو اپنے مذہب کی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ برابر قرآن وسنت کے خلاف قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ اور علانیہ طور پر اقدار دین کو پامال کیا جا رہا ہے جن میں سے عائلی قوانین کا اجراء تو نظریہ پاکستان پر کاری ضرب لگانے کے مترادف ہے۔ یہ سراسر قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ اور پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی اعتقادات میں مداخلت ہے۔ اسلام کے نام پر قائم ہونے والی ریاست میں اسلام سے بغاوت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ اسلام کے مقدس اصولوں کا تحفظ کرنے کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیا جائے گا۔ آخر میں باتفاق رائے یہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہ "یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے مسلم فیملی لاز کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے" اس کے علاوہ جناب الحاج مولانا ہدایت الحق صاحب صدر جمعیۃ علماء شمالی ہشتنگر نے بھی ایک عظیم اجتماع کے سامنے اسی قسم کے خیالات کا اظہار فرمایا کہ عائلی قوانین کی شدید مذمت کی اور اسے مذہبی معاملات میں براہ راست مداخلت قرار دے کر حکومت سے اس کی فوری تنسیخ کا مطالبہ کیا۔ ہزارہا محضر نامے پر کئے گئے اور صدر مملکت صاحب، اسپیکر صاحب قومی اسمبلی، وزیر قانون صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ کے نام ارسال کئے گئے۔ نیز دو تاریں بھی صدر مملکت اور اسپیکر صاحب کو ارسال کی گئیں۔

اکوڑہ خٹک جمعۃ الوداع کی نماز سے قبل حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الخالق صاحب مہتمم وبانی دار العلوم حقانیہ نے اکوڑہ خٹک اور گرد ونواح سے آئے ہوئے ہزاروں افراد کے اجتماع میں عائلی قوانین کے نفاذ پر شدید احتجاج کیا۔ انھوں نے عائلی قوانین کے مخالف قرآن وسنت ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں نے پاکستان کے لئے عظیم قربانیاں اس لئے نہیں دی تھیں۔ کہ ہندو تہذیب سے چھٹکارا پا کر پاکستان میں انگریزی تہذیب اور مغربی معاشرہ کو ترویج دی جائے گی انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علمائے اسلام نے عائلی قوانین کے نفاذ سے قبل حکومت کو ان قوانین کی غیر شرعی حیثیت سے بار بار متنبہ کرایا اور عامۃ المسلمین بھی مسلسل اس بارے میں احتجاج کرتے رہے مگر چند مغرب زدہ عورتوں کی مرضی اور مغربی تہذیب کی مرعوبیت کی وجہ سے یہ قوانین عام مسلمانوں پر ٹھونس کر خداوند تعالیٰ کے قہر وغضب کو دعوت دی گئی۔ حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا کہ حکومت انسانوں پر مشتمل ہے اور انسانوں سے غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر جمہوری حکومت میں غلطیوں پر ہٹ دھرمی نہیں کی جاتی اور جمہور کی آواز کو سن لیا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ انسان کا خالق خدا ہے اور خالق خود اپنی مخلوق کی تہذیب وتمدن کی حکمتوں اور مصلحتوں کو سمجھ سکتا ہے اور اس نے اپنے علم وحکمت سے مسلمانوں کے طلاق ونکاح اور وراثت کے قوانین نازل فرمائے ہیں اور موجودہ عائلی قوانین کے ذریعہ ان میں مداخلت کی گئی ہے۔ انھوں نے ارباب اقتدار وارکین قومی اسمبلی سے پر زور اپیل کی کہ آئندہ ڈھاکہ کے اجلاس میں ان کو فوراً منسوخ کرایا جائے جن کی اکثر دفعات قرآن وسنت اور مسلمانوں کے متفقہ مذاہب کے قطعی خلاف ہیں۔ انہوں نے یہ بات دوبارہ واضح کی کہ مسلمان اپنی عزت وناموس کے لئے قربانیاں دیں گے قرآن وسنت کی مخالفت کو برداشت نہیں کریں گے۔ آخر میں ہزاروں افراد نے متفقہ طور پر تائید کی۔

چارسدہ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے مختلف مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کی سرکردگی میں عائلی قوانین کی منسوخی کے بارہ میں تجاویز پاس ہوئیں۔ سرڈھیری میں مولانا عبد المالک صاحب، بابڑہ چارسدہ میں مولانا فضل صمدانی صاحب ومولانا محمد اللہ صاحب رنڑ میں مولانا صبیح الدین صاحب، کوٹ میں مولانا فضل مولیٰ صاحب ومولانا ذکریا صاحب دوآبہ کے مختلف مقامات میں جمعیۃ کے کارکنوں نے مولانا محمد اللہ جان ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع پشاور کی سرکردگی میں۔ آتمانزئی میں مولانا محمد اسرائیل صاحب۔ مولانا غلام شاہ صاحب ومولانا فاضل صاحب، ترنگزئی میں مولانا شہزادہ صاحب، عمرزئی میں صاحبزادہ عبد الباری صاحب (صوبائی ناظم اعلیٰ) مولانا ذکریا صاحب، مولانا روح الامین صاحب، شیرپاؤ میں مولانا بزرگ، مولانا اسرائیل صاحب، ومولانا عبد الرزاق صاحب، اتنگی میں مولانا ہدایت الحق صاحب، مولانا حبیب اللہ صاحب ومولانا رحمت اللہ صاحب۔ ڈھکی میں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر ضلع نے انتہائی سرگرمی کے ساتھ عام مسلمانوں کو عائلی قوانین کے خلاف شریعت ہونے پر تبصرے کئے اور محضر ناموں پر دستخط۔ جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے موقعوں پر تقاریر ہوئیں۔ چنانچہ تحصیل چارسدہ میں الحاج مولانا عبد الصمد صاحب فاضل دیوبند نے عائلی قوانین کی ایک ایک دفعہ پر انتہائی بسط کے ساتھ تقریر کی۔ اور ثابت کیا کہ یہ قوانین قرآن وسنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے سراسر خلاف ہیں اور اس کے نفاذ سے پاکستان کی جڑیں کھوکھلی ہونے کا سخت خطرہ ہے تحصیل چارسدہ میں عائلی قوانین کی منسوخی کے بارہ میں یہ پروگرام انتہائی کامیابی کے ساتھ چلایا گیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے ورکروں نے اس میں جو کردار انجام دیا ہے وہ قابل صد ستائش ہیں۔

جہلم جناب مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے موقعہ پر مردوں وعورتوں کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عائلی قوانین پر کڑی تنقید کی اور اسے قرآن وسنت کے خلاف اور یورپ کے قوانین کا چربہ قرار دیا۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ ملک وملت کے حقیقی خیرخواہ علماء کرام ہی ہیں۔ اور اسی خیرخواہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر عائلی قوانین کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے قوانین کا ملک میں نفاذ ملک وملت کی کوئی خدمت نہیں بلکہ قیام پاکستان کے نظریہ کے منافی ہے۔

مولانا نے اس تاریخی اجتماع میں بڑے زور دار الفاظ میں کہا کہ ہمارے لئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہی حتمی اور قابل عمل ہے اس کے خلاف ہم کوئی فیصلہ اور قانون برداشت نہیں کر سکتے۔ مولانا کی تقریر کے بعد ہزاروں مردوں اور عورتوں نے محضر ناموں پر دستخط کئے اور صدر محترم وزیر قانون اور قومی اسمبلی کے اسپیکر کو تار دیئے۔

سرگودھا جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے جمعۃ الوداع کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کا واحد مقصد ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا تھا لیکن ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری حکومت نے چند مغرب زدہ عورتوں کو خوش کرنے کے لئے عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کو عوام اور علماء کے احتجاج کے باوجود نافذ کر دیا، آپ نے فرمایا کہ علماء اسلام آلام ومصائب تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن قرآن وسنت کے خلاف کوئی عمل برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان قوانین کو فوراً منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احترام کیا جائے۔

کوہاٹ جناب مولانا نعمت اللہ امیر جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا محمد جمیل صاحب نے عائلی قوانین پر تبصرہ فرمایا اور اسے ایک مضحکہ خیز امر قرار دیا اور اعلان کیا کہ جب تک جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم زندہ ہے وہ غیر شرعی قوانین کی مخالفت کرتی رہے گی اور وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں اسلام کے خلاف زبردستی قوانین ٹھونسے جائیں۔ عوام نے ہزاروں کی تعداد میں محضر ناموں پر دستخط کئے۔

رحیم یارخاں ضلع میں عموماً اور شہر میں خصوصاً سلسلہ میں قراردادیں عائلی قوانین کے خلاف پاس کی گئیں۔ یوم جمعۃ الوداع پہلے عرصے سے منایا گیا تاریں بنام صدر پاکستان وسپیکر قومی اسمبلی پاکستان ارسال کی گئیں۔

گوجر خان جمعۃ الوداع کے اجتماع میں مولانا عبدالمتین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام گوجر خاں نے عائلی قوانین پر روشنی ڈالی بعد ازاں عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے ایک قرارداد پیش کی گئی جس کی تمام حاضرین نے پرجوش طریقہ سے تائید کی اور حکومت سے ان قوانین کو ختم کر دینے کا مطالبہ پیش کرتے ہوئے یہ التجا کی کہ ہم مسلمانانِ پاکستان وہ نظامِ حیات چاہتے ہیں جو قرآن و سنت مقدسہ کی روشنی میں ہو، تاکہ ہم الحاد آفرین، اشتراکیت اور انسانیت کش فواحش و منکرات سے بھرپور معاشرہ کے مضر اثرات سے محفوظ رہ کر فطری معاشرتی نظام سے مستفید ہو سکیں۔ اور ایسے ہر اس قانون کو منسوخ کیا جائے جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو اور آئندہ کوئی ایسا قانون نہ بنایا جائے جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہو۔

کیس جھبر ضلع مظفر گڑھ کی خواتین کا

عید الفطر کے موقع کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین "مسلم فیملی لاز" میں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے ہمیں جو حقوق دیئے گئے ہیں ہم ان سے سخت بے تعلقی کا اظہار کرتی ہیں جو حقوق ہمیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے ہیں ہم ان کو دل و جان سے قبول کرتی ہیں اور ان کے خلاف اپنے حقوق میں زیادتی کسی کو کبھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ ہم اپنے ان حقوق میں زیادتی دلانے کو جرم عظیم تصور کرتی ہیں اور جن نام نہاد عورتوں نے ہماری نمائندگی کی ہے ہم ان سے سخت بے تعلقی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور وہ ہماری غلط نمائندگی کر رہی ہیں اور ہم جمعیۃ علماء اسلام کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

کراچی جمعۃ الوداع کے موقعہ پر جامع مسجد نیو ٹاؤن میں دس ہزار مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ نے نہایت مدلل اور جامع تقریر عائلی قوانین کے خلاف ارشاد فرمائی مولانا موصوف نے نہایت شرح و بسط موثر انداز میں عائلی قوانین پر تبصرہ فرما کر ارباب اقتدار کو متنبہ کیا کہ اگر تم نے ایسے قوانین رائج کرنے کی کوشش کی جو قرآن و سنت کے خلاف ہیں تو محاسبہ آخرت سے تمہیں کوئی طاقت پناہ نہیں دے سکے گی۔

آخر میں یہ تجویز متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مسلم فیملی لاز کے غیر اسلامی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کر کے ان کی جگہ اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے پروگرام کے مطابق عائلی قوانین کے خلاف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں یوم احتجاج بڑے زور و شور سے منایا گیا لاکھوں مسلمانوں نے محض اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے جمعۃ الوداع میں شرکت کر کے دائرہ قانون کے اندر حکومت کو اپنے صحیح جذبات اور احساسات سے بذریعہ تار مطلع کیا۔ صرف شہر کلاچی کے قرب و جوار کے اکیس دیہات کے معززین نے اپنے مواضعات کی نمائندگی کرتے ہوئے۔ تاروں کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ آٹھ مارچ کو قومی اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں عائلی قوانین کو منسوخ کر کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔ کلاچی ٹانک ڈیرہ کے بڑے بڑے جوامع میں ہزاروں مسلمانوں نے قراردادیں پاس کر کے صدر مملکت سپیکر قومی اسمبلی سے عائلی قوانین کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کلاچی میں اطراف و اکناف کے مسلمان بڑی کثرت سے پہنچے ہوئے تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے نائب امیر قاضی عبدالکریم صاحب نے۔ عائلی قوانین کے ہر تینوں ادوار ترتیب، تمہید اور پھر مروج کی تفصیل سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے ہر مکتب خیال کے مستند علماء اسلام نے اس کو دین اور معاشرہ کے لئے تباہ کن قرار دیا تھا اور وقت پر حکومت کو صحیح حالات سے مطلع کر دیا تھا۔ اور آج واقعات نے بھی اس کی تصدیق کر دی اس لئے جتنا جلد ہو سکے حکومت کو اپنی غلطی کی تلافی کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ۱۹ فروری نوائے وقت راولپنڈی کے نمائندہ خصوصی کی رپورٹ قابل دید ہے جس میں اعداد و شمار کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ عائلی قوانین کے نفاذ سے خانگی جھگڑوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ خاوند بیوی معمولی باتوں پر ایک دوسرے کو عدالت میں گھسیٹ لاتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف نہایت نازیبا الزامات لگا کر معاشرہ کو تباہ کرتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ جمعۃ الوداع کو حضرت مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مارشل لاء کے زمانہ میں بھی علماء کرام نے جب عائلی قوانین کا نفاذ ہوا تھا۔ احتجاج کیا تھا اُس وقت صدر مملکت نے فرمایا تھا کہ قوانین کوئی آسمانی کتاب نہیں جس میں ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ اب جب کہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہے علماء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم حق بات کا اظہار کریں۔ اگر ہم حق بات کا اظہار نہ کریں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہم گونگے شیطان ہوں گے۔

لہٰذا ہم اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ان قوانین کو منسوخ کیا جائے اور ہم قومی اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دے کر اپنا مذہبی فرض ادا کریں۔

نکہ کلاں ضلع جہلم کے ایک اجتماع میں مولانا محمد ادریس صاحب ککھا اور محمد الہ ہاشم علی خاں نے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے عائلی قوانین پر سخت نکتہ چینی کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

مردان حسب ہدایت جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ عائلی قوانین کے خلاف میونسپل ایریا ہوتی مردان میں امیر شہر مولانا پیر مبارک شاہ کے زیر قیادت دستخطی مہم شروع ہے۔ لوگ جوق در جوق ہزاروں کی تعداد میں دستخط کر رہے ہیں اور جمعۃ الوداع کے موقع پر تمام جامع مساجد میں عائلی قوانین کے خلاف دن منایا گیا اور تجاویز کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت جلد از جلد عائلی قوانین کو منسوخ کرا کے ملک کے عام اضطراب کو دور کرے۔

گھوئی بہ مول دار العلوم کے صدر استاذ شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب حال رخصتی گھوئی بہ مول نے مسجد میاں گان میں جمعۃ الوداع کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلہ کی روشنی میں احتجاجاً تقریر کی کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ موصوف نے ایک تاریخی اور مدلل تقریر کرتے ہوئے حکومت پر واشگاف الفاظ میں واضح کیا کہ عائلی قوانین کی تمام دفعات قرآن مجید اور سنت مطہرہ اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ اور چودہ سو سالہ اسلامی معتقدات سے مسلمانوں کو منحرف کرنے کے لئے ایک خطرناک دعوت ہے۔ جو کہ کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

اخیر میں موصوف نے حکومت کو ایک عمومی قرارداد کی صورت میں ناصحانہ مشورہ دیا کہ وہ مسلمانوں کے چودہ سو سالہ معتقدات سے نہ کھیلیں اور اس غیر اسلامی آئین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

یہ عظیم اجتماع حکومت پر واضح کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ عائلی قوانین کی تمام دفعات کتاب و سنت مطہرہ کی تصریحات اور اجماع امت کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کے اسلامی عقائد میں بے جا مداخلت ہیں۔ اس لئے ہم تمام حاضرین جلسہ اپنی حکومت خداداد سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قانون کو فوراً منسوخ کیا جائے اور مسلمانوں میں بے جا اضطراب پیدا کرنے کی مہم چھوڑ دیں۔ یہ ایک اسلامی مسئلہ ہے اس میں ووٹنگ کا حق ہی نہیں ہے۔

اخیر میں موصوف نے دعا کی کہ اللہ کریم ہماری حکومت خداداد پاکستان کو دین محمدی کی روشنی میں اس پر تا قیامت قائم و دائم رکھیں۔

ڈومیلی یہاں مسلمانان ڈومیلی و مضافات کے عظیم اجتماع سے حضرت حکیم سید علی صاحب نے نماز عید کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے پرزور اپیل کی کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کا مطالعہ کرنے کے بعد پورے خلوص کے ساتھ علماء حق کا ساتھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ سولہ سال تک ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی تمام کوششیں ناکام ہو جانے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام مکمل عزائم کے ساتھ میدان میں آ گئی ہے اور فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ حکومت کی تمام غیر اسلامی کوششوں کو پوری طاقت سے ناکام بنا دیا جائے اور حکومت کو یقین دلایا جاتا ہے کہ کوئی غیر اسلامی کوشش کامیاب نہیں ہونے دی جائیگی۔ اس سے پیشتر جمعۃ الوداع کے موقع پر بھی حضرت موصوف نے بڑے منفرد انداز میں جمعیۃ کے ساتھ تعاون کی اپیل کی اور فرمایا کہ یہ آخری موقع اگر کھو دیا گیا، تو کامیابی کے تمام راستے بند ہو جائیں گے۔

جمعۃ الوداع کے موقع پر جامع مسجد میں باتفاق رائے عائلی قوانین کی تنسیخ کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ علاقے بھر میں جمعیۃ کی مقامی شاخ کے زیر اہتمام عائلی قوانین کی تنسیخ کے فارموں پر دستخط ہو رہے ہیں۔ اور ممبر سازی کی مہم بھی پورے جوش و خروش کے ساتھ جاری ہے۔

گکھڑ منڈی کی جامع مسجد میں مولانا شیخ الحدیث محمد سرفراز خاں صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام نے جمعۃ الوداع کے اجتماع میں عائلی قوانین کے خلاف ایک معرکۃ الآراء تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت نے چند مغرب زدہ بیگمات سے متاثر ہو کر یہ قوانین ہم پر مسلط کر دیئے جو اسلام کے خلاف ہیں۔ انھوں نے تمام دفعات پر مفصل تبصرہ کیا۔ مولانا نے حکومت کی قائم کردہ مشاورتی بورڈ پر بھی کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے اپنی وکالت کے لئے ایسے لوگوں کو منتخب کیا ہے کہ جو اسلام کے مبادیات تک سے واقف نہیں بلکہ انہیں اسلام سے بھی کوئی دلچسپی نہیں۔

تھکاوٹ دور
سلاجیت کی گولیاں کرتی ہیں۔
صحت و تندرستی طاقت اور توانائی کے لئے بہترین ٹانک ہیں۔ قیمت فی شیشی ۵ روپے ۵۰ پیسے۔ مسعودیہ دواخانہ۔
مسعودیہ دواخانہ معرفت ترجمان اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کے زیر اہتمام
عظیم الشان ڈویژنل کانفرنس میں عائلی قوانین کے خلاف احتجاج
چالیس ہزار انسانوں کا اجتماع

پشاور (نمائندہ خصوصی) جمعیت علمائے اسلام پشاور کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام یادگار چوک میں منعقد ہوا۔ ۴۰ ہزار سے زائد افراد نے ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے عائلی قوانین کو منسوخ کرنے اور ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کو بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ کی صدارت جمعیت علماء اسلام پشاور کے صدر مولانا عزیز الرحمان آف ڈھکی نے کی۔ جلسہ میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ فرانسیسی مصنف گستاولی بان کی کتاب "تمدن عرب" پر پابندی عائد کی جائے اور زنانہ ہسپتال میں مرد ڈاکٹر کا تقرر منسوخ کیا جائے۔ جلسہ میں مشہور عالم دین اور صوبائی اسمبلی کے رکن مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ جمعیۃ علما اسلام سرحد کے صدر مولانا سید گل بادشاہ صاحب، صاحبزادہ عبدالباری صاحب اور مولانا سید امام شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ اجلاس میں مفتی مولانا عبدالقیوم پوپلزئی پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ ۲۵ فروری کو عید الفطر کے سلسلہ میں چاند ہونے کے متعلق ان کا فتویٰ بالکل صحیح اور جائز تھا۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے اپنی تقریر میں عوام سے اپیل کی کہ وہ عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کے لئے اپنے علاقوں کے ارکان قومی اسمبلی کو مجبور کریں اور انہیں خبردار کریں کہ اگر قومی اسمبلی کے اجلاس میں انھوں نے عائلی قوانین کے حق میں ووٹ دیا، تو وہ انہیں زندگی بھر اعتماد کا اہل نہیں سمجھیں گے۔ مولانا نے کہا کہ عائلی قوانین کا نفاذ قرآنی احکام میں تبدیلی کے مترادف ہے یہ قوانین بنانے والے کمیشن کے ارکان یا تو قرآن کو سمجھتے نہیں تھے اور اگر سمجھتے تھے تو وہ قرآن دشمنی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر انگریز کے دور میں ایسا کیا جاتا تو ہم سر ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں نکل آتے لیکن اب ملک بھی ہمارا اپنا اور حکومت بھی ہماری اپنی ہے اختلاف صرف یہ ہے کہ ہمارے افسر امریکہ اور انگریز کے نقش قدم پر چلنے میں ملک کی ترقی سمجھتے ہیں۔ اور ہم قرآن کے اصولوں کو اپنانے میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں۔ بہرحال ہم ملک میں انتشار پیدا کرنا نہیں چاہتے اور نہ حکومت سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن حق بات ضرور کہیں گے خواہ ہمیں تختہ دار پر لٹکا دیا جائے مولانا نے فرمایا کہ ہم نے اس ملک کو حاصل کرنے کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ہم پارٹی بازی اور ذاتی مفادات کو ترک کر کے پوری قوم کو بنا دیتے جس کے بعد کشمیر تو کیا ہم دلی پر بھی اپنا پرچم لہرا سکتے ہیں۔ دوسرے مقررین نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

عمرزئی (ضلع پشاور)۔ مولانا قاضی فضل دیان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی ہشتنگر اطلاع دیتے ہیں کہ تحصیل چارسدہ کے مختلف مقامات میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے تحت عائلی قوانین کی منسوخی کے بارے میں تجاویز پاس ہوئیں اور عام مسلمانوں، یونین کونسل کے ممبروں، وکلاء، تجار، سکول و کالج کے طلباء و دیگر معززین علماء کرام نے ہزاروں کی تعداد میں محضرناموں پر دستخط کر کے صدر مملکت، وزیر قانون، سپیکر قومی اسمبلی و مولانا مفتی محمود صاحب کے نام ارسال کئے اور اسی مضامین کے تار بھیجے گئے۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے صاحبزادہ عبدالباری صاحب فاضل دیوبند نے جمعۃ الوداع کے موقعہ پر جامع مسجد عمرزئی (ضلع پشاور) کے وسیع میدان میں ہزاروں مسلمانوں کے مجمع میں عائلی قوانین کے خلاف قرآن و سنت ہونے پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ عائلی قوانین کو منسوخ کر کے کروڑوں مسلمانوں کے احساسات و جذبات کا لحاظ رکھے آپ نے کہا قیام پاکستان کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے جان کی بازی لگا کر عصمتیں لٹا کر پاکستان صرف اس لئے حاصل کیا ہے کہ یہاں قرآن و سنت کا قانون رائج ہوگا لیکن یہ دیکھ کر سخت دکھ ہوتا ہے کہ ایک نظریاتی ملک میں عام مسلمانوں پر قرآن و سنت کے خلاف قوانین زبردستی ٹھونسے جاتے ہیں۔ آخر میں عائلی قوانین کی منسوخی کے بارے میں تجویز پاس ہوئی اور مسلمانوں کے ان جذبات سے بذریعہ تار صدر مملکت پاکستان، وزیر قانون اور سپیکر قومی اسمبلی کو اطلاع دی گئی۔

اسی طرح عمرزئی کی مختلف مساجد میں علماء نے عائلی قوانین کے بارے میں تقاریر کیں اور تجاویز پاس کیں۔ ان علماء کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مولانا روح الامین صاحب مدرس دار العلوم عمرزئی، مولانا زکریا صاحب، بازار مسجد کے پیش امام۔ مجاہد آباد میں مولوی روح الامین، فرزند حاجی محمد امین مرحوم مسجد حافظ جی بابا رح وغیرہ۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے وفاق سے ملحق مدارس میں داخلہ محدود کر دیا ہے عربی مدارس کے طلبا کو چاہیے کہ وہ شوال کے پہلے ہفتہ میں داخلہ کرا لیں۔ ۲۰ شوال کے بعد داخلہ نہ ہو سکے گا۔

ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔ ملتان

مودودی صاحب کے خلاف مولانا غلام اللہ خاں صاحب کا فتویٰ

مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب عالیجاہی راولپنڈی سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جامع مسجد چوک نیا محلہ راولپنڈی میں زیر صدارت مولانا عبدالستار صاحب خطیب۔ ختم آیت پاک کے عظیم اجتماع میں جب کہ لوگ سڑکوں اور مکانوں کی چھتوں پر بھی سما نہیں سکتے تھے۔ مولانا غلام اللہ خاں صاحب کی تقریر میں مودودی صاحب کے بارے میں چند سوالات کے رقعے پہنچے ایک رقعہ میں یہ بھی تھا کہ مودودی صاحب نے قرآن کی آیت کریمہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کے تحت لکھا ہے کہ قرآن سے رفع جسمانی ثابت نہیں ہوتا۔" مولانا موصوف نے اس پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ساری امت کا اس مطلب پر اتفاق ہے اور یہ قرآن کا مصرحہ مسئلہ ہے اس ایک آیت کے مفہوم کا انکار قطعی کفر ہے میں نے مودودی صاحب کی عبارت خود پڑھی ہے اس کے خلاف علماء کرام کے فتوے بالکل صحیح ہیں۔ اس کو توبہ کرنی چاہیے۔ مولانا نے عائلی قوانین کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کے ہزاروں علماء کرام کے متفقہ فیصلہ کی تائید کرتے ہوئے ان کی منسوخی کا پرزور مطالبہ کیا۔ آپ کے بعد مولانا عبدالستار صاحب صدر جلسہ نے مودودی صاحب کے باقی غلط مسائل کے پرخچے اڑا دیئے۔ مولانا غلام اللہ خاں صاحب کی تقریر میں جب انہوں نے مودودی صاحب کی گمراہانہ عقیدے کا پول کھولا تو چند مودودیئے ایک ایک کر کے کھسکنے لگے جس سے سب مسلمانوں نے ان فتنہ پردازوں کو اچھی طرح پہچان لیا۔

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی خلیفہ حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں رح کے بعد مولانا غلام اللہ خاں صاحب کا مذکورہ بیان ان افواہوں کی تردید کے لئے کافی ہے۔

گڈھ کراچی میں جمعیۃ کا قیام

پچھلے دنوں مدرسہ مظاہر العلوم اسلام آباد گھڈہ کراچی میں جمعیت علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مرکزی نائب امیر۔ مفتی محمد عثمان بلوچ صاحب سابق نائب امیر کراچی مدرسہ احرار اسلام۔ حافظ محمد اسماعیل ابن مولانا محمد صادق رح مہتمم مدرسہ مظہر العلوم گھڈہ کراچی۔ مولانا محمد عمر صاحب بلوچ مہتمم مدرسہ احرار اسلام۔ حافظ محمد محسن صاحب سابق ناظم اعلیٰ جمعیۃ کراچی۔ مولانا عبدالحق صاحب حقانی۔ مولانا قاری محمد عثمان صاحب۔ جناب محمد اشرف صاحب ممبر یونین کمیٹی۔ جناب خالد بن علی صاحب سیکرٹری مدرسہ مظہر العلوم گھڈہ۔ جناب مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب مرکزی مبلغ۔ ان کے علاوہ دیگر کئی علماء کرام اجلاس میں شریک تھے۔ جناب مولانا عبدالقادر صاحب نے جمعیۃ کی نئی تنظیم کے سلسلے میں موجودہ ملکی حالات پر روشنی ڈالی اور اس ضرورت کو واضح کیا کہ جمعیت کی شاخ کراچی کی نئے سرے سے تنظیم کی جائے۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور حضرت مولانا مفتی عثمان صاحب بلوچ نے ان کی تائید فرمائی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ مولانا رشید احمد صاحب استاذ الحدیث دار العلوم لانڈھی امیر۔ مولانا محمد عمر بلوچ مہتمم مدرسہ احرار الاسلام نائب امیر مولانا عبید اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم نائب امیر۔ حافظ محمد اسماعیل ابن مولانا محمد صادق مرحوم مہتمم مدرسہ مظہر العلوم گھڈہ ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبدالحق حقانی نائب ناظم۔ مولانا شجاع الملک خطیب طیب مسجد شرکار پوری کالونی نائب ناظم۔ مولانا اللہ وڈایو بروہی استاد مدرسہ مظہر العلوم ناظم نشر و اشاعت۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب مالک یونیورسل میڈیکل سٹور کیمبل اسٹریٹ خازن جناب محمد اشرف صاحب ممبر یونین کمیٹی سالار مجلس شوریٰ کے لئے صدر کو اختیار دیا گیا کہ وہ عہدہ داران کے مشورے سے انتخاب کر لیں۔ اس کے بعد اجلاس دعائے خیر سے ختم ہوا

قبول اسلام

ایک عیسائی مسمی عنایت مسیح نے عبدالجلیل انصاری کوٹ ادو کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا اسلامی نام عنایت اللہ رکھا گیا قارئین استقامت کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد عبدالجلیل ناظم جمعیۃ

دینی مدارس

مدرسہ جامعہ مدنیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا داخلہ و جلسہ

مدرسہ جامعہ مدنیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عرصہ چار سال سے اشاعت قرآن میں مصروف ہے جامعہ مذکور سے ابتک سترہ طلباء درجہ حفظ و ناظرہ سے فراغت حاصل کر چکے ہیں اسوقت مدرسہ میں تین مدرس درجہ کتب و حفظ و ناظرہ میں مصروف کار ہیں۔ مدرسہ ھذا کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہو رہا ہے۔

نیز مدرسہ کا جلسہ دستار بندی ۱۹ اپریل مطابق ۲۴ ذیقعدہ بروز جمعہ منعقد ہو رہا ہے۔ مذکورہ تاریخ امام الاولیاء، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے خود عنایت فرمائی ہے۔ موصوف نماز جمعہ جامع مسجد غلہ منڈی میں پڑھائیں گے اور رات کو لیاقت پارک میں جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ احباب تاریخ نوٹ فرمالیں۔

مدرسہ نظامیہ مفتاح العلوم سرگودھا میں جلد داخلہ طلباء

۶ شوال سے شروع ہو جاوے گا۔

درجہ اول سے درجہ وسطیٰ فی موقوف علیہ و دورۂ حدیث تک جملہ علوم و فنون پڑھائے جائیں گے امسال ایک اور جید اور ماہر عالم کی خدمات حاصل کی گئی ہیں طلبہ کے قیام و طعام وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

جامعہ حنفیہ کریمیہ صمد شاہ پور کا نیا داخلہ

۱۰ شوال سے مدرسہ کا نیا داخلہ شروع ہے۔ اس سال عالم محقق بہترین مدرس مولانا محمد امان اللہ خان صاحب بجوڑی سرحد والے جو نہایت قابل ذہین تجربہ کار معلم ہیں جامعہ حنفیہ میں تعلیم کی خدمات سرانجام دینگے طلباء بذریعہ خط و کتابت یا براہ راست ناظم مدرسہ سے مل کر فوری داخلہ حاصل کریں تمام فنون کی کتابیں پڑھائی جائیں گی۔

دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت کا داخلہ

دارالعلوم کے اعلیٰ ترین اسباق اور عمدہ ترین نظم و نسق آظہر من الشمس ہے اور امسال تو ایک مشہور ذہین اور جامع المعقول والمنقول استاد کا اضافہ بھی ہوا ہے۔ لہٰذا جو طلبہ کرام داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ۸ شوال سے پہنچنا شروع

کردیں۔ ۲۰ شوال سے اسباق شروع ہو جائیں گے

طالبانِ علوم کے لئے خوشخبری

(بہاولنگر) مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کے درجہ عربی کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہے۔ مدرسہ ہذا میں تمام علوم عربیہ کا بہترین انتظام ہے۔ حضرت مولانا عبد القدیر صاحب جیسے جید علماء کرام کی گرانقدر خدمات مدرسہ کو حاصل ہیں۔ نیز مدرسہ میں درجہ مڈل تک کی تعلیم کا بھی معقول انتظام ہے۔ مسافر مستحق طلباء کے خورد و نوش کتب صابن وغیرہ ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر
کا چوبیسواں عظیم الشان سالانہ
جلسہ

مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ بروز ہفتہ، اتوار، پیر منعقد ہو رہا ہے جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری، قاضی احسان احمد صاحب مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا عبد الستار تونسوی۔ قاضی عبد اللطیف اختر۔ آغا شورش کاشمیری۔ مولانا عبد الشکور دین پوری کے علاوہ دیگر بہت سے اکابرین علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔ احباب تواریخ نوٹ فرمالیں۔

مدرسہ عربیہ بحر العلوم روڈہ کا داخلہ

مدرسہ عربیہ بحر العلوم روڈہ ضلع سرگودھا ایک دینی مدرسہ عرصہ چالیس سال سے نہایت کامیابی سے تعلیم قرآن کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ مدرسہ ہذا میں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کے علاوہ اردو دینیات اور لکھائی کا بھی انتظام ہے علاوہ ازیں مدرسہ ہذا بیرونی طلباء کے اخراجات مثلاً قیام و طعام پارچہ پوشاک صابن تیل حجامت وغیرہ کا ذمہ دار ہے۔ مدرسہ ہذا کا ۷ شوال سے شروع ہو کر ۴ ذیقعدہ تک جاری رہے گا۔ خواہشمند طلباء ذیل کے پتہ پر رجوع کریں۔

محمد حنیف سہارنپوری ناظم مدرسہ بحر العلوم روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا (براستہ جوہرآباد)

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم لائل پور کا داخلہ

حسب معمول اس سال بھی ۸ شوال سے مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد لائل پور میں نئے تعلیمی سال کا افتتاح ہوگا اور ۲۵ شوال تک نئے طلبہ داخل کئے جائیں گے۔ اس قدیم اور مشہور مدرسہ میں وفاق المدارس العربیہ کے مجوزہ نصاب کے مطابق جماعت بندی کے ساتھ باقاعدہ تعلیم و تدریس کا انتظام ہوگا اور تجربہ کار اساتذہ کرام پوری محنت لگن دہی اور شوق و شفقت سے تعلیم دیتے ہیں۔ طلبہ کے قیام و طعام اور دوسری ضروریات کا انتظام مدرسہ کی طرف سے مفت کیا جاتا ہے۔ بیضاوی شریف، مشکوٰۃ شریف، ہدایہ جلد رابع، شرح عقائد نسفیہ تسہیل الوصول فی تیسیر الاصول، دیوان حماسہ سیرت ابن ہشام وغیرہ کتابیں مولانا مفتی سید سیاح الدین صاحب کاکاخیل صدر مدرس خود پڑھائیں گے۔ نئے طلبہ جلد از جلد پہنچ کر داخلہ لیں یا خط بھیج کر داخلہ کی منظوری لے لیں۔ دیر سے آنے والے طلبہ کو جماعتوں میں شریک کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی ۲
عربی طلبہ کیلئے خوش خبری

برصغیر کی مشہور قدیم عربی درسگاہ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی کے اراکین نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال سے دورۂ حدیث میں پڑھنے والے لائق طلبہ کو مناسب نقد وظیفہ بھی دیا جائے داخلہ ۱ شوال سے شروع ہوگا۔

دورۂ حدیث اور دوسرے درجوں کے طلبہ کو چاہیئے کہ وہ جلد درخواست کریں۔ تمام طلبہ کی رہائش، خوراک و تعلیم کا انتظام حسب دستور مفت کیا جائے گا۔

ضرورت ہے

ایک مستند عالم اور قرأت سبعہ کے قاری کی برائے تدریس تجوید و قرأت جگہ کی ضرورت ہے اہل مدارس توجہ فرما دیں خط و کتابت بذریعہ ترجمان اسلام کریں

جامعہ اشرفیہ لاہور کا داخلہ

مورخہ ۶ شوال سے شروع ہو کر ۱۵ شوال تک جاری رہے گا۔ جدید طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس مدرسہ سے آئیں وہاں سے ایک تصدیق نامہ ضرور ہمراہ لادیں جس میں اس امر کی وضاحت ہو کہ کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں اور چال چلن اور اخلاق کیسا ہے۔ مندرجہ بالا امور کی تعمیل کے بغیر داخلہ نہیں ہوگا۔

قارئین خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

شہدائے ختم نبوت کانفرنس

باغ بیرون موچی دروازہ۔ لاہور میں ۸-۹-۱۰ مارچ۔ جمعہ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک بھر کے قدر زعماء، شان توحید، مقام رسالت مسئلہ ختم نبوت، خلافت راشدہ، مناقب اہل بیت اصلاح معاشرہ۔ اتحاد بین المسلمین استحکام پاکستان کے اہم عنوانات پر خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ (ناظم مجلس استقبالیہ مجلس تحفظ ختم نبوت)

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی و صوبائی انتخابات
کارکنان احرار توجہ فرمائیں

ناظم اعلیٰ نگران کمیٹی۔ قائد احرار جناب شیخ حسام الدین صاحب فرماتے ہیں کہ مجلس احرار اسلام پاکستان کی عام ممبرشپ اور شاخوں کی تشکیل کے بعد جماعت کا مرکزی اور صوبائی انتخاب ہونا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں جملہ کارکنان و ہمدردان احرار کی خدمت میں تاکیداً گزارش ہے کہ لاہور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر مجلس احرار اسلام کی جنرل کونسل کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے تاکہ اس اجتماع میں سالانہ انتخاب عمل میں لایا جائے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ مقامی انتخابات جلد از جلد مکمل کر کے جنرل کونسل کے لئے نمائندے منتخب کریں۔ کانفرنس کے اجلاس کے پہلے دن تنظیمی سب کمیٹی کا اجلاس ہوگا جس میں مجلس کے دستور پر غور ہوگا۔ اور آخری دن جنرل ہاؤس میں آخری منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

حاجیوں کو ضروری مشورہ

مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان و ممبر قومی اسمبلی۔ خوش نصیب عازمین حج اور زائرین گنبد خضرا کو مبارکباد دیتے ہوئے مندرجہ ذیل ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ **معلم عمر نوح (مکی)** کے ہاں قیام فرما کر فریضۂ حج کی ادائیگی میں مناسب رہنمائی اور آرام اور سفر کی تمام سہولتیں حاصل کریں (نوٹ) پاکستان کے حجاج کرام اشتہار ہذا کا حوالہ معلم نوح مکی کو ضرور دیں)

روانگی کی اطلاع اور جملہ شکایات کیلئے خادم الحجاج و جمعیۃ علماء اسلام الوکیل حاجی عبد الرحمن عطاء خطیب مسجد رحمانیہ حنفیہ اونگ زیب روڈ بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر یاد رکھیں۔

(نوٹ) میں بھی انشاء اللہ اسی مشورہ کی پابندی کرونگا

(غلام غوث ہزاروی)

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر روزنامہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ء

ٹیلیفون نمبر ۶۴۴۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ جلیلہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۲۰ جمادی الاخری ۱۳۸۳ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۳

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی اجلاس منعقدہ لاہور کی منظور کردہ قراردادیں

۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو شیرانوالہ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کا دو روزہ مرکزی اجلاس ہوا۔ اس میں منظور شدہ چند قراردادیں ترجمان اسلام کی یکم نومبر کی اشاعت میں آچکی ہیں بقیہ اشاعت ہذا میں دی جا رہی ہیں۔

مودودی صاحب کی جماعت کے اجتماع میں ہلڑ بازی اور واقعہ قتل کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ عظیم الشان اجلاس باوجود اس شدید اختلاف کے جو علماء اسلام کو از روئے شریعت مودودی صاحب سے ہے۔ مودودی صاحب کی جماعت کے حالیہ اجتماع لاہور میں اس ہڑبونگ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک انسانی جان بھی ضائع ہوئی اور سیاسی یا مذہبی مخالفت کے اس طریقہ کو ملکی سیاست کے لئے بے انتہا خطرناک قرار دیتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ واقعہ کی مفصل تحقیقات کی جائے اور آئندہ ایسی قسم کے واقعات کو ناممکن بنا دیا جائے۔

عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ: جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجتماع عائلی قوانین کو کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف یقین کرتا اور ملک میں بداخلاقی اور جنسی انارکی پھیلانے کا سبب سمجھتا ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء اور جملہ مذہبی فرقوں کے سربراہوں نے ان قوانین کو مداخلت فی الدین قرار دیا ہے۔ بنابریں یہ اجلاس حکومت اور نیشنل اسمبلی کے ارکان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ان قوانین کو منسوخ فرما کر عامۃ المسلمین کو مطمئن کریں۔

یہ اجلاس جمعیۃ کی ماتحت شاخوں اور عام مسلمانوں سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد محضرناموں کے ذریعہ سے اپنے اپنے حلقہ کے ممبران قومی اسمبلی سے مطالبہ کریں اس مطالبہ کو ڈھاکہ کے آئندہ اجلاس کے موقع پر تیز تر کرنا از حد ضروری۔ اس مطالبہ کو ڈھاکہ کے آئندہ اجلاس کے موقع پر تیز کرنا از حد ضروری ہے۔

پریس آرڈیننس و یونیورسٹی آرڈیننس: جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس پریس آرڈیننس کو جمہوریت کے خلاف سمجھتا ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔

عوامی مطالبہ اور ردعمل کے نتیجہ میں حکومت نے اس میں ترمیم کر کے جو خوش آئند قدم اٹھایا ہے۔ یہ اجلاس اس کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ اس آرڈیننس کو زیادہ جمہوری بنائے گی۔

مزید برآں یہ اجلاس یونیورسٹی آرڈیننس کو بھی طلباء کے بنیادی حق کو سلب کرنے کے مترادف سمجھتا ہے۔ بنابریں یہ اجلاس اس آرڈیننس کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ طلباء اپنے اندر اجتماعی آزادی سے ملک و ملت کی صحیح خدمت کرنے کی اہلیت پیدا کر سکیں اور اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔

یہ اجلاس طلبہ کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ وہ ملک و ملت کے استحکام اور سلامتی کو پیش نظر رکھ کر تخریبی کارکردگی سے احتراز کریں۔ اور اپنی تعلیم کے حصول میں ہمہ تن منہمک ہو کر غیر ضروری امور میں وقت ضائع نہ کریں۔

انتخابات میں سیاسی و مذہبی اسیروں کے حصہ لینے کا معاملہ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ مرکزی اجلاس انتخابی قوانین کی اس دفعہ کو قطعاً غیر ضروری بلکہ سخت بے انصافی تصور کرتا ہے کہ سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار ہونے والے انتخاب میں حصہ لینے کے نااہل ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس دفعہ سے ان حضرات کو مستثنیٰ کیا جائے جو مذہبی یا سیاسی الزام کے سلسلہ میں ماخوذ اور نظربند کئے گئے ہوں۔

مسئلہ کشمیر: جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس کشمیر کے سلسلہ میں بھارت کی ضد وانتہائی ہٹ دھرمی کو مساعی امن عالم اور آزادی اقوام کے اصول کے خلاف تصور کرتا اور اہل کشمیر کے جذبہ جہاد کی قدر کرتے ہوئے ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ مسلمانان پاکستان ان کی آزادی کے لئے پوری قربانی دینے کو تیار ہیں۔

نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان کو جمعیۃ علماء اسلام کی اس رائے سے آگاہ کرتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل صرف جہاد ہے جس کے لئے تمام مسلمان آبادی کو تیار کرنا ضروری ہے

اس اجلاس کی رائے میں کشمیری مظلومین کی حمایت اور بھارتی استعمار سے ان کو آزاد کرانا حکومت پاکستان اور پاکستانی مسلمانوں کا اہم ترین فریضہ ہے اور جمعیۃ اپنی اس پیشکش کا اعادہ کرتی ہے جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی وساطت سے ایک لاکھ رضاکار دینے کا ارشاد فرمایا تھا۔

بقاء و استحکام پاکستان حصول کشمیر و آزاد خارجہ پالیسی کے سلسلے میں تعاون کا اعلان

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کو بقاء و استحکام پاکستان۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور آزادی کشمیر کے سلسلہ میں مکمل تعاون کا یقین دلاتا اور آزاد خارجہ پالیسی کی طرف ان کے اقدامات کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔

ساتھ ہی یہ اجلاس اپنی دینی ذمہ داری کے ساتھ صدر مملکت پر واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ کتاب و سنت کے احکام کے معانی و مطالب کے سلسلہ میں صحابہ کرام و تابعین عظام (باقی ص ۲ پر)

جاں نثارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چند بکھری داستانیں — چند شگفتہ تذکرے

(مولانا عزیز الرحمٰن مفتی دار الافتاء [illegible])

حضرت سالم رضہ

آپ حضرت ابو حذیفہ کے مولیٰ ہیں۔ قرآن شریف نہایت عمدہ پڑھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرأت چار شخصوں سے سیکھو۔ ان چار میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

الحمد للہ الذی — اس خدا کی تعریف جس نے
جعل فی امتی مثلک — میری امت میں تجھ جیسا (قاری
(بخاری) — قرآن) پیدا کیا ہے۔

آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جس کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب انھوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے پیر اکھڑنے لگے ہیں تو فرمایا "افسوس! حضور صلعم کے ہمراہ تو ہم ایسے نہ تھے" یہ کہہ کر انھوں نے اپنے لئے ایک گڑھا کھود لیا اور آخر دم تک اس پامردی سے لڑے کہ کافروں کے دانت کھٹے کر دئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس لڑائی میں اسلامی جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا کسی نے کہا کہ آپ جھنڈا کسی اور کو دے دیجئے آپ کی جان خطرے میں ہے تو انھوں نے فرمایا "میں حامل قرآن ہوں میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے، جب ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ سے جھنڈا تھام لیا اور جب یہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو سینے سے چمٹا لیا اور جیتے جی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلامی جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیا

ع — کیا بہادر تھے محبت کے گھرانے والے

آخری وقت یہ آیت ان کی زبان پر جاری تھی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ — محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک
وکاین من نبی قتل — رسول ہیں اور کتنے نبی ہیں کہ
معہ ربیون کثیر — ان کے ہمراہ بہت سے
اللہ والے شہید ہوئے۔

حضرت خبابؓ رضہ

ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت ایذا دی گئی ہے اور بہت زیادہ ستایا گیا ہے۔ مکہ معظمہ کے ایک سردار وائل بن عاص پر ان کا کچھ قرضہ چاہتا تھا یہ اس کے پاس تقاضہ کے لئے گئے۔ اس نے کہا کہ جب تک تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہ چھوڑو گے اور ان کا انکار نہ کرو گے میں تمھاری رقم نہ دوں گا۔ انھوں نے جواب دیا۔ "جب تو مر کر بھی دوبارہ زندہ ہوگا تو مجھ سے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کر دوں"۔ وائل بن عاص نے کہا کہ اگر ایسا ہوگا کہ میں مر کر دوبارہ زندہ ہوں تو اپنی رقم تجھ سے وہیں وصول کر لینا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۱۳۵ ج ۳)

حضرت خباب رضہ کو تحصیل علم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا بہت شوق تھا کبھی کبھی رات رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عبادت کو دیکھتے رہتے تھے اور صبح کو اس کے متعلق استفسار کرتے تھے۔

مرض الموت میں ان کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی فرماتے ہیں "اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی دعا کے لئے منع کیا ہوتا تو میں اپنی موت کے لئے دعا کرتا"۔

فراق محبوب میں حضرت حسانؓ

حضرت حسانؓ دربار رسالت کے شاعر ہیں۔ آپ کے وصال کے بعد حالت اضطراب اور شدت کرب سے فراق محبوب میں یہ چند اشعار کہے جن کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

جب نبی نے آپ کو چھپا لیا تو مجھے صدمہ ہوا
ہائے افسوس میں کیوں نہ اس سے پہلے قبر میں
چھپ گیا ہوتا۔
میں تو وفات نبی کے بعد مدہوش رفتہ بن گیا ہوں
کاش کوئی کالا سانپ آئے اور مجھے ڈس جائے۔
یا الٰہی آج ہی بالکل ہی موت آ جائے یا قیامت
بپا ہو جائے کہ ہم حضورؐ سے جا ملیں۔
خدا تو خوب سنتا ہے جب تک رہوں گا آپ
ہی پہ رونا رہوں گا۔ اور خدا اور حاملین عرش
آپ پر درود بھیجتے رہیں گے۔ (غلامان اسلام)

فراق میں ستون کا رونا

مسجد نبوی میں پہلے منبر نہ تھا بلکہ آپ مسجد کے ستون سے جو کھجور کا ایک تنا تھا ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ بنی نجار کی ایک عورت نے اپنے غلام سے جو نجار کے کام سے واقف تھا۔ ایک منبر بنوا کر خدمت اقدس میں پیش کیا۔ جس وقت آپ پہلی مرتبہ منبر پر خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے تو حاضرین نے اپنے کانوں سے سنا کہ ستون سے بلک بلک کر رونے کی آواز آ رہی ہے اس ستون بے روح، بے حیات کو بھی آپؐ کی جدائی گوارہ نہ تھی ؎

کوئی تم سے زیادہ پیارا نہیں ہے
جدائی تمھاری گوارا نہیں ہے

یہ دیکھ کر آپ منبر سے نیچے تشریف لاتے اور اپنا دست شفقت اس ستون پر رکھا۔ اس کو سینے سے لگایا تو وہ بچوں کی طرح سسکیاں لیتا ہوا خاموش ہو گیا۔

اس واقعہ سے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبرانہ معجزہ ظاہر ہو رہا ہے وہاں یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ آپ سے ایک بے جان ستون کو کس قدر محبت تھی۔ یہ واقعہ حدیث کی متعدد کتابوں میں گیارہ صحابیوں سے منقول ہے ملاحظہ فرمائیے۔ بخاری شریف باب علامات النبوۃ۔ مسند احمد۔ ترمذی بیہقی ابن ماجہ، دارمی باب المعجزات، نسائی باب خطبۃ الجمعہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں

حضرت عمرؓ اپنے خلافت کے زمانے میں ایک رات گشت کر رہے تھے کہ آپ نے ایک عورت کو روئی دھنکتے ہوئے یہ شعر پڑھتے سنا۔

علی محمد صلوٰت الابرار
صلی علیہ الطیبون الاخیار
قد کان قواما بکی بالاسحار
یالیت شعری والمنایا اطوار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیارے کے درود اسلام اور آپ پر پاک اور نیک لوگ درود بھیجتے ہیں۔
وہ تو راتوں کو جاگنے والے اور سحر کو رونے والے تھے
موت تو بہتیری طرح آتی ہے کاش کہ مجھے یقین ہو جائے کہ
مرنے کے بعد مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گی
(رحمۃ للعالمین ص ۲۴۲ ج ۲)

حضرت عمرؓ یہ سن کر وہیں بیٹھ گئے اور دیر تک روتے رہے۔ بالآخر اس صدمہ کی وجہ سے چند دن تک صاحب فراش رہے۔ حضرت عبید اللہ بن زید کہتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یاد آتے ہیں تو میں اپنے گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ اگر میں اپنی موت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کو یاد کر کے کیا کرتا ہوں"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو جنت میں نہایت اعلیٰ مقام پر ہوں گے میری وہاں تک کہاں رسائی ہو سکتی ہے"۔ اس کا ذکر ایک دن میں نے حضور سے بھی کر دیا تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

من یطع اللہ والرسولہ — جس نے اللہ اور اس کے رسول
فاولئک مع الذین — کی اطاعت کی وہ انہیں کے
انعم اللہ علیھم الایۃ — ساتھ ہوگا جن پر اللہ کا انعام ہوا

حضرت انس رضہ

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں بچپن ہی سے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر رہا کرتے تھے، آپؐ کے وصال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ کی سیرت بڑی محویت اور استغراق کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے اور زار و قطار رو دیا کرتے تھے۔ سر پر لمبی لمبی زلفیں تھیں ان کو کبھی چھوٹا نہیں کرایا اس لئے کہ بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضہ کے سر پر دست مبارک پھیرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے کسی عذر کی وجہ سے ارادہ بھی کر لیا تھا تو ان کی والدہ نے ان کو منع کر دیا کہ ایسا ہرگز نہ کرنا۔

ایک دن انھوں نے حلقہ درس میں بیان کیا کہ حضورؐ نے میرے ہاتھوں کا بوسہ لیا تھا تو ان کے شاگرد حضرت ثابت البنانیؒ اٹھے اور عرض کیا۔ حضرت! مجھے اجازت دیجئے کہ میں بھی ان ہاتھوں کا بوسہ لے لوں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا تھا۔

(غلامان اسلام)

۸۶

هفت روزه ترجمان اسلام لاهور

۸ ر نومبر

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس جو ۷ار اکتوبر کی صبح سے شیرانوالہ لاہور میں ہو رہا تھا ۸ار اکتوبر کی شب کو حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام کی اختتامی تقریر اور دعا پر ختم ہو گیا اس اجلاس میں قریباً چار صد کے قریب مندوبین نے شرکت فرمائی۔ جمعیۃ کی اب تک کی پوری کارروائی زیر بحث آئی اور ملک و ملت کے تمام اہم مسائل پر پوری توجہ کے ساتھ غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں تمام امور پر نہایت آزادی کے ساتھ بحث کی گئی اور تمام نمائندگان نے دل کھول کر گفتگو میں حصہ لیا۔

درحقیقت مارشل لاء کے بعد یہ پہلا باقاعدہ اجلاس تھا۔ جو مختصر سی مدت کے نوٹس پر بلایا گیا۔ اس کے لئے پہلے سے کوئی باقاعدہ تیاری نہیں کی گئی تھی۔ اس کے باوجود تمام مندوبین و مدعوئین کا بروقت پہنچ جانا، اور پوری بالغ نظری سے ہر امر پر گفتگو کرنا، فیصلے کرنا اور یک جہتی کے ساتھ حالات کا اندازہ لگانا، یقیناً جمعیۃ کی کارگزاری کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔

وہ تمام قرار دادیں جو اجلاس میں منظور کی گئیں۔ جن میں سے چند ترجمان کے سابقہ پرچے میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور چند ناتمام صورت میں لاہور کے اخبارات میں بھی آ گئی ہیں۔ باقی ترجمان کے اس پرچہ میں دی جا رہی ہیں — ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ملک کا ہر چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ اور بڑے سے بڑا معاملہ خواہ اس کا تعلق داخلی امور سے ہو یا خارجی امور سے۔ کشمیر سے ہو۔ الغرض کسی بھی امر سے ہو۔ اجلاس میں زیر بحث آیا۔ اس پر ایک قطعی فیصلہ کا اظہار کیا گیا اور ایک واضح پالیسی ملک و ملت نیز حکومت کے سامنے رکھ دی گئی۔ اگرچہ پریس کانفرنس میں مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تفصیل کے ساتھ یہ تمام باتیں بیان کر دی تھیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اخبارات میں وہ سب باتیں یہ تمام و کمال اور من و عن شائع نہیں ہوئیں۔ بلکہ اکثر جگہ مراد کے خلاف نقطۂ نظر پیش کیا گیا۔ بالخصوص مفتی محمود صاحب سے منسوب جو باتیں پریس میں آئی ہیں ان کا بیشتر حصہ منشار اور مراد کے مطابق نہیں ہے۔

ملک میں اسلامی نظام کے قیام کا معاملہ، حق رائے دہی بحالی جمہوریت اور بنیادی حقوق کی بات، پریس کی آزادی کا مسئلہ، مسئلہ کشمیر کا معاملہ، خارجہ پالیسی سے متعلق توقف پیمر واضح رائے بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح مودودی صاحب کی جماعت کے اجتماع میں ہلڑ بازی، غنڈہ گردی اور واقعۂ قتل پر سخت افسوس و مذمت کا اظہار۔ نیز اس جماعت سے جمعیۃ کے بنیادی اختلافات کا ذکر اور ان اختلافات کے رفع کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے اس کا بیان۔ یہ سب باتیں پریس میں وضاحتاً نہیں آئیں، حالانکہ پریس کانفرنس میں یہ سب کچھ بتا دیا گیا تھا۔

بہرحال جمعیۃ کا یہ اجلاس بحمداللہ توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔ صحیح اسلامی نقطۂ نظر رکھنے والوں کا یہ اجتماع ایک اعلیٰ ذہنی سطح کا حامل تھا اور یہ بات یقیناً خوشی و مسرت کی ہے۔ کہ مارشل لاء کے بعد اس تھوڑے عرصہ میں جمعیۃ کے پرچم تلے ملک کے بیشتر اور صحیح الذہن اسلامی نقطۂ نگاہ رکھنے والے افراد ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کی منزل کی طرف صحیح سمت اور صحیح راستہ پر ملت کے قافلہ کو لے کر چل پڑے ہیں۔ بے شک مخالفتیں ہیں اعتراضات و الزامات ہیں۔ طعن و تشنیع اور تنقیص و تضحیک کے حملے ہیں اور جوں جوں جمعیۃ کے اثر و نفوذ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان مخالفتوں میں بھی زیادتی ہو رہی ہے۔ لیکن اجلاس ہذا کی غیر معمولی کامیابی کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ یہ تمام مخالفتیں جلد ہی بادِ ہوا ہو جائیں گی ملت حقیقی اسلام اور جعلی اسلام کے حامیوں کے درمیان امتیاز کرنا سیکھ چکی ہے وہ یہ بھی جان چکی ہے کہ شہرت و پروپیگنڈے کے بل پر کام کرنے کی کیا اصلیت ہے اور خلوص و صداقت سے کام کس طرح کیا جاتا ہے۔ ظاہر فریبی اور حقیقت بینی کے درمیان جو فاصلہ ہے اس سے بھی اب ہر سمجھ دار آدمی واقف ہو گیا ہے۔ اس لئے ان شاء اللہ تعالیٰ جمعیۃ کے اثر و نفوذ کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہو گا۔ اور حق و باطل کی کشمکش میں جمعیۃ حق کی علم بردار ہو کر ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی پیش پیش نظر آئے گی اور ملت اسلامیہ پاکستان کے قافلہ کی صحیح رہنمائی و دین حق کی خدمت کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔

یہاں یہ بیان کر دینا نامناسب نہیں ہو گا کہ جمعیۃ کو اس جھگڑے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے جو وزیر داخلہ اور دیگر وزراء و ذمہ دار حضرات کے بیان سے حکومت اور مودودی صاحب کے درمیان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ان باتوں میں کوئی صداقت ہے تو حکومت کو اس کا واضح ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ اور اگر یہ باتیں غلط ہیں تو مودودی صاحب کو چاہیئے کہ وہ وزراء کے ان بیانات کو عدالت میں چیلنج کریں۔ اسی طرح ان کے اجتماع میں جو گڑبڑ پھیلائی گئی ہے اگر اس کی ذمہ داری وہ حکومت پر ڈالتے ہیں تو اس کے لئے بھی انہیں تحقیقات پر اصرار کرنا چاہیئے۔ وگرنہ یہ دونوں طرف کی بیان بازی معاملہ کو مشکوک تر بنائے رکھے گی۔ اور سمجھا جائے گا کہ دونوں فریق اصل حقیقت کو چھپائے رکھنا چاہتے ہیں۔ بہرحال اس انداز کے نزاع کو جو فساد کی صورت اختیار کر جائے ہم تشویش سے خالی نہیں قرار دے سکتے اور اسے ملک و ملت کے لئے خطرات کا حامل سمجھتے ہیں۔

جمعیۃ کا موقف و مسلک واضح ہے۔ وہ اسلام ملت اسلامیہ اور پاکستان کے استحکام، سالمیت، اتحاد و سربلندی کو تمام معاملات پر فوقیت دیتی ہے اور اس نصب العین کی روشنی میں دیگر امور کے تصفیہ کی خواہاں ہے۔ دوسری جماعتوں سے بھی وہ یہی استدعا کرتی ہے اور حکومت سے بھی توقع رکھتی ہے کہ متذکرۃ الصدر نصب العین کی روشنی میں مل جل کر وقت کے خطرات کا مقابلہ کیا جائے اور معاملات فیصل کئے جائیں۔ (گ)

عرض نیاز

حضرت شورش کی خدمت میں

۲۷ر اکتوبر کے شہاب میں آغا شورش کاشمیری کی ایک نظم دیکھ کر

کس طرف کو لے چلیں سرمستیاں شورش تجھے
ہم صفیرانِ چمن کے سینوں پر ایک چوٹ ہے
تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے کوئی بھی سربستہ راز
پھر فسانہ سازیوں پر کیوں تیرا یہ نوٹ ہے
کشتگانِ عصمتِ ختمِ نبوت سے یہ پوچھ
قافلے کو چھوڑنے والے میں کیا کیا کھوٹ ہے
غم زدہ ہے عالمِ بالا میں روحِ بوالکلام
باغِ رضواں میں حسین آحمد کے دل پہ چوٹ ہے
نام لیں اسلام کا اور ہوں فرنگی کے بھی دوست
ایسے غداروں کے ایمانوں میں لیکن کھوٹ ہے
قوم کی خدمت کا دعوئی تو ہر اک کو ہے یہاں
دین و ملت کی مگر سینہ میں کس کے چوٹ ہے
شیوۂ اہلِ نظر یہ تو نہ ہونا چاہیئے
پاس ہو اس کا ہی جس کے پاس ڈالر نوٹ ہے
دار کا قصہ ہو یا ہو گوشۂ زنداں کی بات
صرف شہرت کا ذریعہ ہے ریا کی پوٹ ہے
دوں نہاد انسان سے بدتر ہے دوئی اندیش شخص
وہ زیاں کار اپنے گھر کا، یہ عدو کا ٹوٹ ہے
قوتِ افرنگ سے کل تک نہ تھے جو پنجہ کش
کیسے مانوں ان کی قسمت میں بھی بالاکوٹ ہے

ایک نیاز مند

حصولِ کشمیر و آزاد خارجہ پالیسی کے سلسلے میں تعاون کا اعلان

(بقیہ صفحہ اول)

اور اماماِن فقہ و حدیث کے ارشادات ہی پر اعتماد کیا جا سکتا ہے جو ذخیرہ تفاسیر و احادیث اور کتب فقہ میں مفصل موجود ہیں ان سے علیحدہ ہو کر اسلام اور اسلامی احکام کے معانی سمجھنے کی کوشش یا اپنی عقل و رائے سے کتاب و سنت کو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق بنانے کا مشورہ دین میں خطرناک رخنے پیدا کرنے کی اجازت کے مترادف ہے اور یہی غلطی غلام احمد قادیانی، غلام احمد پرویز اور مودودی وغیرہ کے بھٹکنے کا باعث بنی ہے۔ جس کو جمعیۃ علماء اسلام اور علماء دین کسی طرح قابل قبول قرار نہیں دے سکتے۔

یہ اجلاس صدر مملکت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے اقدامات و بیانات میں ہر اس طرز عمل کو اختیار نہ فرمائیں جس سے ان کے بارہ میں غلط خیال قائم کرنے کا موقعہ مل سکے۔

نیز یہ اجلاس اخبار نوائے وقت مورخہ ۱۶ راگست ۶۳ء میں زبیدہ طبری کے شائع شدہ مضمون پر اظہار تشویش کرتے ہوئے پوری خیر خواہی سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مرکز میں اعلیٰ ذمہ دار اسامیوں پر مرزائی یا پرویزی افراد کے تسلط کو ختم کیا جائے جو اپنی محدود اقلیت اور شرعی لحاظ سے اس کے مستحق نہیں ہیں۔ تاکہ ملک میں کسی طرح کی غلط فہمی یا اضطراب پیدا نہ ہو۔

رائے دہی کمیشن کی سفارشات

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ مرکزی اجلاس بالغ رائے دہی کے مسئلہ میں سرکاری لیت و لعل کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ جس کے لئے کمیشن نے سفارشات پیش کر دی ہیں خصوصاً ان حالات میں جب کہ کمیشن کے اراکین صدر مملکت کے نامزد ممبران تھے۔ اور ان کی اس کارگذاری پر لاکھوں روپیہ خرچ آیا۔ اس صورت میں تو لازم تھا۔ کہ حکومت اس رپورٹ کو بل کی شکل میں قومی اسمبلی کے سامنے رکھتی جو نہیں کیا گیا لہٰذا

ا۔ یہ اجلاس اس ماحول میں جب کہ عوام کے ضمیر کو خریدا جاتا ہے۔ یا دوسرے ذرائع سے متاثر کیا جاتا ہے۔ بالغ رائے دہی کو جمہوریت کے زیادہ مناسب اور دفع خدشات کے لئے ضروری تصور کرتا ہے۔

ب: اور ساتھ ہی یہ اعلان کرتا ہے کہ اکثر بدعنوانیوں اور غلط نمائندگی کا صحیح علاج یہ ہے کہ ہر ادارے (اسمبلی و صدارت) کے امیدوار کے لئے علم و عمل کی چند ضروری شرائط وصفات لازم قرار دی جائیں۔

آئندہ ملکی انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ آئندہ ملکی انتخابات میں پورا پورا حصہ لیا جائے تاکہ اسمبلیوں کے ذریعہ ملک و ملت اور اسلام کی بہتر خدمت کرنے کے امکانات زیادہ ہو سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام اس کی تکمیل کے لئے ایک پارلیمنٹری بورڈ تجویز کرتا ہے جس کو انتخابات کے سلسلہ میں پورے اختیارات ہوں گے۔

بورڈ حسب ذیل پانچ افراد پر مشتمل ہو گا جس میں حسب ضرورت اضافہ ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ایم پی اے
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم۔ پی۔ اے
حضرت سردار امیر عالم صاحب مخاری۔
حضرت مولانا امیر مرکزیہ صاحب مدظلہ

ایک ممبر کا بعد میں اضافہ کیا جائے گا

برطانوی دورِ حکومت کے آثارِ غلامی مٹائے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ فرنگی غلامی کے آثار باقیہ کو فوراً مٹا کر خودداری کا ثبوت دیتے ہوئے۔

ا۔ ڈاکٹر دلمز صاحب کا مجسمہ یونیورسٹی کی سٹرک مال روڈ سے ہٹا کر توڑ دیا جائے

ب۔ صلیب احمر کے نام سے چندہ کر کے عیسائیوں کے غلط عقیدہ صلیب احمر کے نام سے چندہ کر کے عیسائیوں کے غلط عقیدہ صلیب کی یاد کو ترک کر کے یہ کام دیگر مسلم ممالک کی طرح ہلال احمر کے نام سے کیا جائے۔

ج۔ شریعت کے منصوص اور متفق علیہ مسائل و احکام پر ووٹنگ کا طریقہ ترک کر کے ان کو بلا تامل نافذ کیا جائے۔

د۔ اتوار کی جگہ عام تعطیل کے لئے جمعہ کا دن مقرر کیا جائے۔

ھ۔ یہ اجلاس ڈی سی لاہور کے اس عزم بیان کو مبارکباد دیتا ہے کہ شب برات میں آتش بازی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس حکم کو تمام ملک میں نافذ کرے

سرکاری محکموں میں خلاف شریعت بات:

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس بعض سرکاری اداروں اور محکموں میں اس رجحان کی سخت مذمت کرتا ہے کہ وہاں سنت کے مطابق ڈاڑھی رکھنے پر تشدد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ منگلا ڈیم میں امریکنوں نے اس بناء پر کئی ملازموں کو ملازمت سے نکالا ہے بنابریں یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے افسران اور اداروں کے خلاف تادیبی کارروائی کر کے انہیں قرار واقعی سزا دے۔

نئے بیراجوں پر زمین کی تقسیم کا معاملہ۔

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مختلف بیراجوں وغیرہ پر زمین باقی ہے اس میں نیلام کے طریقوں کو ترک کر کے غریب عوام کو آسان قسطوں پر بلا سود پر تقسیم کی جائے تاکہ ان کے مسائل کے حل کرنے میں امداد ہو سکے یہ اجلاس یقین رکھتا ہے کہ نیلام سسٹم سے سرمایہ دار طبقہ ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور غریب و نادار لوگوں کو محروم ہونا پڑتا ہے

جمعیۃ کی طرف سے ایک خالص دینی روزنامہ کا اجراء

جمعیۃ مرکزیہ کا یہ اجلاس روزنامہ اخبار کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی اس تجویز کو پسند کرتا اور اس سلسلہ میں تجویز کرتا ہے کہ ہر ضلعی جماعت اپنی ہر ہر شاخ سے اخبار کے سلسلہ میں مناسب رقوم حاصل کر کے اخبار فنڈ کے نام سے مرکز میں جمع کرنے کا انتظام کرے۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کو ہدیۂ تبریک

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کی ان مساعی پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے جو کہ انہوں نے منکر حدیث پرویز کی کافرانہ عبارتوں کا پردہ چاک کر کے ایک ہزار علماء سے اس کے خلاف فتویٰ کفر حاصل کر کے اہل اسلام کے ایمانوں کے بچانے کے سلسلہ میں سرانجام دی ہیں۔

نیز یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مولانا موصوف دیگر ملحدانہ لٹریچر اور خلاف اسلام عقائد و مسائل کے خلاف بھی جاد جہاد جاری رکھتے ہوئے اردو اور عربی و بنگالی میں بقدر ضرورت لٹریچر تحریر فرمائیں جس سے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے علماء کے روابط میں ترقی ہو سکے۔

جمعیۃ کے اجتماعات: جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ہر مقامی جمعیۃ اپنے حالات کے لحاظ سے اپنے اراکین کا ہفت روزہ یا پندرہ روزہ اجتماع منعقد کرے اور اس میں انہیں درس قرآن و حدیث سے مستفید کرایا جائے۔ اور ملکی سیاسیات اور عام حالات سے واقف کرایا جائے۔ اس طرح سہ ماہی ضلع کے کسی مقام پر اور صوبہ جات میں ششماہی اور مرکز میں سالانہ اجتماعات منعقد کئے جا دیں تاکہ اراکین کے علم و عمل اور سیاسی بصیرت میں اضافہ ہو۔

نیز یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مرکزی جمعیۃ مناسب دینی لٹریچر جس سے عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں مہیا کرے اور اس کے لئے اہل علم و عمل کی خدمات حاصل کرے۔

ملک میں فرقہ وارانہ فسادات:

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزیہ کا یہ اجلاس ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کی سخت مذمت کرتا ہے اور مورخہ کو اوکاڑہ گلاس فیکٹری کی مسجد میں پیش آنے والے حادثہ پر دلی رنج و قلق محسوس کرتے ہوئے اس کے نتیجہ میں شہید ہونے والے علماء مولانا حافظ عبدالدیان اور حافظ عزیز الرحمٰن صاحب کیمبلپوری کے لواحقین بالخصوص الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبلپوری مقیم اوکاڑہ سے ہمدردی کا اظہار کرتا اور ان کے غم میں شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحومین کو جنت الفردوس میں مقام بلند عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

معاشی گرانی کا مسئلہ۔ جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس ضروریات زندگی کی مہنگائی کو عوام کے لئے ناقابل برداشت خیال کرتا اور اس کو حکومت کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ اگر حکام مختلف بیراجوں کی اراضی اور متروکہ املاک کی تقسیم میں غرباء اور مستحقین کا خیال کرتے نیز ارباب حوائج رشوت کے بوجھ کے نیچے نہ دبائے جاتے تو اربوں روپوں کی لاکھوں کوٹھیاں تو نہ بن سکتیں مگر عوام اس طرح نہ پستے۔

پاکستان میں پیداوار کی روز افزوں زیادتی کے باوجود کنٹرول کی بدعنوانیاں اور امراء کی غلط اندوزی سے ضروریات زندگی کم یاب ہو گئیں۔

حکومت نے ٹکسٹائل اور دیگر ملوں کے مالکوں کے متعلق کمزور پالیسی اختیار کر کے عوام کی پریشانیوں میں اور اضافہ کیا ہے

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی پندرہ مہینوں کی

مختصر روئداد

جو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے سہ سالہ انتخاب کے موقعہ پر مرکزی اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نے پڑھ کر سنائی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۰

معزز علماء کرام ۔ برادران اسلام و کارکنان جمعیۃ علماء اسلام!

بڑی خوشی اور شکریہ کا مقام ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے ہم کو توفیق عطا فرمائی کہ ہم ملک کے اطراف واکناف سے دور دراز کا سفر طے کر کے یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اور بقاء وحفاظت کے لئے اجتماعی جدوجہد اور طریق کار پر غور وخوض کر کے ان کو عملی جامہ پہنا سکیں اور مسلم قوم تذبذب واضطراب اور بے یقینی کی جس دلدل میں پھنسی ہوئی ہے اس کو اس سے نکالنے کی تدابیر بروئے کار لاکر قوم و ملک کو اس کے شایان شان مقام تک پہنچنے میں ممکن امداد دے سکیں ۔ اگرچہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ جان جوکھوں کا کام ہے اور مسلسل جدوجہد اور اجتماعی مساعی کا طالب ہے ۔

راہ کی مشکلات!

قرون اولیٰ میں اسلامی ممالک پر دشمنان اسلام ہجوم کرتے ۔ گھسان کا رن پڑتا ۔ دشمن کو ہزیمت ہوتی تو اہل اسلام کا سر اونچا اور اسلام کو ترقی ہوتی ۔ اور اگر شکست بھی ہو جاتی تو زیادہ سے زیادہ چند میل خطۂ زمین کا نقصان ہوتا ۔ اسلام کو کوئی گزند نہ پہنچتا ۔ غازیوں کو اجر ملتا ۔ مرنے والے شہیدوں کا مرتبہ پا کر زندۂ جاوید ہو جاتے اور یہ شکست مجاہدین اسلام کے جذبۂ جہاد کو مہمیز اور تیز کرنے کا کام دیتی ۔ پھر اللہ کے سپاہی نئے جوش و خروش کے ساتھ میدان جنگ میں کودتے اور دشمنوں کو عبرتناک سزا دے کر اسلام کا بول بالا کرتے ۔ اس کی ہزاروں مثالیں اسلامی تاریخ میں ملتی ہیں کہ کسی جنگ میں نقصان یا شکست سے کبھی مسلمانوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے ۔ بلکہ ان کو غالب کرنے والا جذبۂ حق اور شوق شہادت اللہ تعالےٰ کی فتح و نصرت کو قریب لے آتا ۔ اور جب اسلامی اصول سے روگردانی اور وہن کی وجہ سے پچھلی دو صدیوں میں اہل اسلام کے قبضہ سے چند ممالک نکل بھی گئے ۔ پھر بھی وہ دولت ایمان سے محروم نہیں ہوئے اور آخر کار وہ پھر پیدا ہوتے جن کو آج ہم آزاد و خود مختار دیکھ رہے ہیں ۔

مگر آج کے مصائب ومشکلات نئی قسم کی اور نہایت خطرناک ہیں ۔ آج کل کی جنگ کا ڈھنگ بدل چکا ہے ۔ حکومتیں لڑ لڑ کر تھک چکی ہیں اور اگرچہ غالب اقوام نے انسانی ہلاکت کے خطرناک سامان ایجاد کر کے ساری دنیا کو دہشت زدہ کیا ہوا ہے مگر وہ خود دادروں سے زیادہ خوفزدہ ہیں ۔ وہ میدان جنگ میں کودنے سے زیادہ زور پروپیگنڈے پر لگا رہے ہیں ۔ چنانچہ ہر ملک اپنے حریف کے خلاف پروپیگنڈہ میں مصروف ہے اور جب مسلم ممالک کے خلاف اس حربے کو استعمال کیا جاتا ہے تو علاوہ دیگر امور کے خود مسلمانوں کے اندر مذہبی افتراق اور نئے مذہبی فرقے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ ایک فرقے کے مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کرنے کی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں اور غیر اسلامی اقتدار کے طویل تسلط کی وجہ سے اسلامی اقدار کے خلاف ذہن پیدا کیا جا کر اونچے اور جدید پڑھے لکھے طبقہ کو صحیح اور منقول اسلام کے خلاف تنقیدیں کرنے پر اکسایا جاتا ہے ۔ اس طرح مسلمانوں کی قوت کمزور کرنے کے سوا ان کا ایمان بھی متزلزل ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات تو صریح طور پر غیر مسلم مشنریاں اور بعض مادیئین قسم کے اندرونی فتنے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکے ڈالتے اور ان کی رہی سہی قوت کو ختم کرتے ہیں ۔

ساتھ ہی اقتدار کے خواہشمندوں کو اکسا کر ایک دوسرے سے بری طرح لڑایا جاتا ہے ۔ اور اس کا بھی امکان ہے کہ بعض اقتدار پسند بیرونی دشمنوں کے آلۂ کار ہوں ۔ اس طرح مسلمانوں کو سنبھلنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا اور نہ ہی وہ مل کر ٹھنڈے دل سے سوچ کر خوش آئند مستقبل کے لئے آسانی سے متفقہ پروگرام مرتب کر سکتے ہیں ۔

یہ وہ مشکلات ہیں جن کی مثال قرون ماضی میں نہیں مل سکتی ۔

مشکلات کا فطری علاج!

ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے ہمارے ملک کے سیاست دان عرصہ سے مصروف عمل ہیں مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۔ آنجہانی مرزا اسکندر کے زمانہ میں حالات بے انتہا خراب ہو گئے ۔ حتیٰ کہ پاکستان وایمان کا ایک دفاق بنانے کی افواہیں سننے میں آئیں ۔ دنیائے اسلام میں ہماری بدنامی ہوئی اور ہم مغربی شاطران سیاست کے فریب میں پھنسے رہے تا آنکہ فوجی انقلاب نے حالات کا رخ پھیرا ۔ مگر وہ بھی درد کا پورا مداوا ثابت نہ ہو سکا ۔ اس کی جگہ نیم جمہوریت نے لی ۔ مگر حالات ابھی اطمینان بخش نہیں ہو سکے ۔ مذہب اور مذہبی روایات کے خلاف شیطانی جنگ جاری ہے ۔ سیاسی حالات نے تھوڑا پلٹا کھایا ہے اور ہمارے حکمرانوں نے دوست دشمن کی پہچان میں سولہ سالوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر بڑی حد تک تسلی بخش تبدیلی پیدا کر دی ہے ۔ مگر یہ تبدیلی اصلاح حالات کی طرف صرف ایک قدم کی حیثیت رکھتی ہے اور ابھی تک وہ غیر فطری طریق علاج سے مایوس نہیں ہوئے ۔

اس سے میری مراد یہ ہے کہ مبداء قوت اور منبع فتح ونصرت اللہ تعالےٰ کی ذات ہے ۔ اس پر مکمل بھروسہ کر کے رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رہنمائی میں چلنا تو ہمیں منزل مقصود کے قریب کر سکتا ہے مگر اس سے بے توجہی اختیار کر کے اگر ہم فانی اور خود غرض دل عالم پر بھروسہ کر کے صرف جوڑ توڑ کے ذریعہ غالب آنا چاہیں تو یہ فطرت کے مطابق نہ ہوگا ۔ جب ہم دین اسلام کو فطری مذہب کہتے ہیں تو فطرت کا تقاضا ہے کہ ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے ہمیں اسی کی طرف رجوع کرنا اسی کے اصول کو اپنا کر اللہ تعالےٰ کی نصرت حاصل کرنا اور زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ بدلتے چلے جانے کے بجائے زمانے کو اسلام کے مطابق کرنے کی سعی کرنی ہوگی ۔ اگر ہم سارے ملک میں ارکان اسلام کی پابندی اجتماعی طور پر کرا کر اسلام ہی کے سادہ اور صاف اصول پر چلنا شروع کر دیں تو کامیابی کی ہزاروں راہیں ۔ خود بخود کھلتی چلی جائیں گی ۔

خیر القرون کی تاریخ ہمارے لئے بہترین مشعل راہ ہے ۔ دنیا کا کونسا بڑا آدمی ہے جو خلافت راشدہ کی حکومت اور اسلوب حکومت کی صحت وطاقت کا قائل نہ ہو یا اس سے بہتر کوئی نمونہ پیش کرنے کا دعوی کر سکے ۔

جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام کا یہی پروگرام ہے کہ وہ مسلمانوں کو کامیاب ماضی کی یاد دلائے اور اسلام کے اٹل اور غیر متبدل اصول پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دے کہ ایک طرف صحیح معنوں میں عادلانہ نظام حکومت قائم کرنے کے مواقع پیدا کرنے کی جدوجہد کرے تو اسلامی تعلیم ۔ اسلامی اخلاق ۔ اسلامی معاشرہ اور اسلامی اصول سیاست وجہانبانی اور عبادات ومعاملات میں اسلام کے فطری احکام کو بروئے کار لانے کی جدوجہد ہی صحیح انسانی پروگرام اور جمعیۃ علماء اسلام کا لائحہ عمل ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا طریقہ کار

ظاہر ہے کہ یہ کام اجتماعی کوشش کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے علماء ربانیین نے دیندار مسلمانوں اور کارکن علماء دین کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے تنظیم شروع کی ۔

یہ جمعیۃ پاکستان بننے کے بعد سے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی قیادت میں کام کرتی رہی ۔ اس کے بعد اس پر مختلف دور آئے اور آخر کار ۱۹۵۲ء میں ملتان میں تمام ملک کے علماء کے ایک کنونشن سے اس کا نیا دور حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ کی صدارت میں شروع ہوا ۔ لیکن ۱۹۵۸ء میں مارشل لاء کی وجہ سے اس کا کام معطل ہو گیا ۔ ۱۹۶۲ء میں مارشل لاء کے اٹھ جانے کے بعد اس کی تجدید ہوئی مگر افسوس کہ ہم اپنے پہلے مخدوم و رہنما سے محروم ہو گئے اور ۱۲ ؍ اگست ۱۹۶۲ء میں نئے دور کا آغاز حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب کی امارت سے شروع ہوا ۔

جمعیۃ کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ایک طرف اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے عوامی جدوجہد کرے ۔ دوسری طرف سرکاری اداروں اور خاص کر صوبائی اور قومی اسمبلیوں کے ذریعہ اصلاح احوال کی سعی جاری رکھے ۔

(باقی آئندہ)

ناظرین
خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

جمعیۃ علماء اسلام کی جماعتی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء کوٹ سنجر خان کی ماہانہ کارروائی

زیر صدارت امیر جمعیۃ جناب سردار احمد علی خانصاحب عباسی چیئرمین شروع ہوئی۔ اجلاس میں تمام خوانین اور ارد گرد کے دیہاتوں کے لوگ شامل تھے۔

اولاً مولوی عبدالصبور صاحب خان پوری نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریر فرمائی تاریخی روشنی میں علما کی خدمات بالخصوص علماء دیوبند کی خدمات بیان فرمائیں اور آخر میں جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے اور عوام سے جمعیۃ سے تعاون کی اپیل کی۔

اس کے بعد جناب امیر سردار صاحب موصوف نے نہایت اختصار کے ساتھ عائلی قوانین کے خلاف شرع اور خلاف فطرت ہونے پر تبصرہ فرمایا۔

جناب امیر نے بقایا قوانین جو کہ برطانیہ کی یادگار ہیں کو ناکارہ قرار دیا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیت سے تعاون کریں۔ موصوف نے اسلامی قوانین کے نفاذ پر زور دیا اور علما کی خدمات کو سراہا۔

اجلاس میں یہ طے پایا کہ آئندہ ہر ہفتہ آس پاس کے عوام کو دینی ترغیب دی جائے اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جائے۔ اس کے لئے ناظم حلقہ حافظ کرم الدین اور نائب ناظم مولانا عبدالصبور صاحب نے اپنی خدمات وقف کی ہیں۔

(ناظم حلقہ کوٹ سنجر خان)

خان گڑھ کا ہفتہ واری اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مسجد فاروقیہ میں ہفتہ واری اجتماع ہوا جس میں سید صدرالدین شاہ صاحب نے درس قرآن دیا انہوں نے کارکنان جمعیۃ کے خوشی کا اظہار کیا کہ جمعیۃ کے کارکن بڑے مخلص ہیں محمد عمر نے ملکی حالات پر تبصرہ کیا بعد میں میٹنگ کا آغاز کیا گیا مولانا عبدالحنان ہزاروی کی اہلیہ محترمہ کے لئے بخشش کی دعا کی گئی اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۵ شمالی

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

امیر حکیم سید محمد لیلین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ چوہدری محمد حیات صاحب باورا ۔ خازن صوفی محمد دین صاحب نمبردار۔

جمعیۃ علماء اسلام (حلقہ اتمان ضلع مردان)

کی مجلس مشاورت

مانکی۔ حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان کی مجلس مشاورت زیر صدارت مولانا جمال الدین صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا جس میں ضلعی وفد مشتمل بر مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر صوبہ مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع مولانا الحاج غلام سرور صاحب نائب ضلعی امیر اور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ حلقہ اتمان کے رفقاء نے بھی شرکت کی حافظ سید حامد شاہ صاحب کے تلاوت کلام کے بعد امیر صوبہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں شریعت محمدی کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہے۔

انہوں نے دوران تقریر میں جمعیۃ علماء اسلام کے مقتدر ممبران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کی ہر دو اسمبلیوں میں دینی اور ملی خدمات پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ ان کی تقریر کے بعد رفقاء جماعت کے ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ صاحب نے جماعتی تنظیم و تبلیغ کے لئے جمعیۃ کے دستور اساسی پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔ اور جماعتی رفتار کو مؤثر بنانے کے لئے عوام کے سامنے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پیش کرنے کی ہدایت کی۔ سید حامد شاہ ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت محمد احمد خان منعقد ہوا۔ جس میں سید فضل الرحمن ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلباء اسلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہیئے وہ اپنی زندگی کو اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالیں۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ حکومت کو چاہیئے عیسائی مشنریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے۔ کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان عیسائی بن چکے ہیں۔ حالانکہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔ پیشتر اس کے حکومت کو چاہیئے کہ ملک میں اسلامی قانون نافذ کرے آخر میں موصوف نے ملک کے اصلاح پسند طلباء سے اپیل کی کہ وہ ہر شہر میں جمعیۃ الطلباء اسلام کی شاخیں قائم کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام تلمبہ کی قرارداد

مورخہ ۲۲ اکتوبر بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام تلمبہ زیر صدارت حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان اجلاس منعقد ہوا جس میں بعد از تلاوت قرآن پاک حضرت مولانا امیر جمعیت نے ملک بڑھتی ہوئی فحاشی۔ عیاشی عریانی۔ غیر اسلامی حرکات کا ذکر کرتے ہوئے جمعیت کے وجود پر زور دیا۔ لوگوں نے دلی تعاون کرنے کا وعدہ کیا اور کام کو تیز کرنے کا عہد کیا۔

اسی اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) عمل

ممبر جمعیۃ کے لئے ضروری ہے کہ نماز پڑھے۔ غریبوں سے ہمدردی کرے۔ نیکی کرے نیکی کی دعوت دے۔ برائی سے بچے اور لوگوں کو برائی سے بچنے کی نصیحت کرے۔

(۲) توسیع

ہر محلہ کی مسجد میں جمعیۃ کا پرچار ہونا چاہیئے اور دیہات میں بھی پروگرام ہونا چاہیئے۔ تاکہ جمعیت عوامی جماعت بن جائے۔

(۳) خدمت خلق

ہر غریب آدمی کے جائز کام کے لئے جمعیۃ امداد کرے گی۔ مظلوم کی امداد اور ظالم کی سرزنش کی جائے۔

(۴) لائبریری

لائبریری کا کام دیکھ کر ممبران بہت خوش ہوتے اس وقت روزنامہ اخبار کوہستان۔ امروز ہفتہ وار خدام الدین۔ المنبر۔ چٹان۔ ترجمان اسلام ماہوار بینات۔ تبصرہ۔ لائبریری میں آرہے ہیں۔ نماز عصر سے مغرب تک بہت دنیا نفع حاصل کررہی ہے۔

(۵) فنڈ

بہت سارے ممبران نے ماہوار چندہ لکھوایا اور دینے کا عہد کیا۔

(۶) بڑے گوشت کے ایک لائسنس ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے لائسنس کی کوشش کی جائے۔ حکومت کی توجہ ادھر مبذول کرائی گئی

(۷) صوبائی اسمبلی میں شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی نے جو تقریر عائلی قوانین کے خلاف فرمائی تھی ساری کی ساری پڑھ کر سنائی گئی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی کے لئے دعائیں کی گئیں

(۸) حضرت مولانا شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب کے لئے لا دی سے صحت کی گئی۔

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مولانا صابر حسین صدیقی

کی سرگرمیاں

۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ اکتوبر کو مولانا صابر حسین صاحب صدیقی نے کرتارپور بیلا اور نوشہرہ ورکاں کا دورہ کیا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

نوشہرہ ورکاں

امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد نوشہرہ ورکاں۔ نائب امیر جناب نواب دین صاحب پہلوان۔ ناظم اعلیٰ شیخ عنایت اللہ صاحب۔ ناظم حاجی محمد دین صاحب سالار شیخ محمد یوسف صاحب بزاز

تلونڈی موسیٰ خان

امیر مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد تلونڈی۔ نائب امیر محمد بشیر صاحب باسی الہ ناظم اعلیٰ۔ عبدالصغیر صاحب۔ ناظم چوہدری محمد اقبال صاحب۔ خازن محمد بشیر صاحب سالار چوہدری محمد نواز صاحب گندم۔ نگران اعلیٰ جناب محمد صادق صاحب زرگر۔

اکال گڑھ

امیر حاجی عبدالرحمٰن صاحب۔ نائب امیر مولانا حکیم عبداللطیف پنساری مالک کیلانی دواخانہ ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد و مہتمم مدرسہ محمدیہ اکال گڑھ۔ نائب ناظم مولانا احمد اللہ صاحب۔ خازن ماسٹر نذیر علی صاحب نگران اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور و صدر مدرس مدرسہ محمدیہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

مولانا صابر حسین صدیقی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے حافظ آباد دیکھیکی سنڈی رجراد کا دورہ کیا۔ انشاء اللہ ضلع بھر میں کام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔

لکل داء دواء وعند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یا کیا ہوا ایرہ سون کھولے

طالب علموں۔ کلرکوں۔ وکیلوں۔ مفکروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ برہمی ہلیلہ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کرکے فائدہ حاصل کرچکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ عکیمانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں۔ ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے تیس خوراک ۴/۵۰

(چار روپے پچاس پیسے) علاوہ محصولڈاک طلباء عربی مدارس کو محصولڈاک معاف

شعبۂ دواسازی ماہنامہ الشفا کبروڑ پکا مغربی پاکستان

بقیہ صفحہ نمبر ۲

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان حالات کی اصلاح کر کے رعایا کی پریشانیوں کو دور کرے تاکہ ملک میں خوشحالی اور حکومت و عوام میں مکمل تعاون و اتحاد کی راہ ہموار ہو سکے۔

یونین کونسلوں کے ذریعہ جمع زکوٰۃ کی اسکیم پر اظہار تشویش۔ یہ اجلاس حکومت کے اس اعلان کو کہ یونین کونسلیں زکوٰۃ جمع کریں۔ تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ زکوٰۃ نہ سرکاری ٹیکس ہے نہ کسی انجمن کا چندہ۔ اس کے لئے چند شرائط ہیں جن کا لحاظ کئے بغیر یہ عبادت باوجود رقم خرچ کئے ادا نہیں ہو سکتی۔ مثلاً زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے جس پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے اور آج کل کے بعض پڑھے لکھے بھی اس کا لحاظ ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ نماز کی طرح خالص عبادت ہے اس کو موجودہ دور کے غیر محتاط کونسلروں کے ہاتھ میں دے دینا شریعت اسلامیہ کو بازیچۂ اطفال بنانے کے مترادف ہے۔

لہٰذا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس طرح کے خالص عبادات میں مداخلت کا طریق کار ختم کر کے عوام کو مطمئن کرے۔

شیعہ کانفرنس کی غلط قرارداد۔ جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کا یہ اجلاس شیعہ کانفرنس کی قرارداد کو تجاہل عارفانہ قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان پر واضح کرتا ہے۔ کہ

(۱) نارووال ضلع سیالکوٹ کے ممنوعہ علاقہ میں آنا۔

(۲) پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے ممنوعہ علاقہ میں آنا

(۳) رجوعہ ضلع جھنگ سے جلوس کا چل کر چنیوٹ آنا۔

(۴) خیرپور سے ۸ ہزار آدمیوں کا جلوس چل کر ٹھیڑی آنا۔

(۵) لاہور میں کسی شیعہ کا قتل نہ ہونا اور سنیوں کا مارا جانا

کیا یہ واقعات شیعوں کا اپنا عمل نہیں۔؟

اگر ہے تو ملک گیر فسادات کے روکنے کا واحد علاج ایسے جلوسوں پر پابندی ہے جو کہ ملک کے امن و امان کو ہر سال تباہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ کراچی کے تجدد پسندانہ رجحانات پر تشویش:۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ کراچی کی طرف سے اسلامی احکام میں تحریکات پر جو تحقیقات کے نام پر ہو رہی ہیں۔ انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اسلامی احکام کی تحقیق کے لئے عیسائی اور مغربی مستشرقین کے مشورے حاصل کرنا اسلام کے ساتھ ایک کھلا تمسخر ہے۔

انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر فضل الرحمٰن جو میکگیل یونیورسٹی کینیڈا کے اسلامی تحقیقی ادارہ سے سند مہارت حاصل کر کے پاکستان میں اسلامی ریسرچ کے اہم کام پر مامور کئے گئے ہیں۔

یہ اجلاس ان پر عدم اعتماد کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن مذکور نے مذکورہ ادارہ کی طرف سے اسلامی مشاورتی کونسل کو مشورہ دیتے ہوئے سود کو حلال قرار دینے کی جو ناپاک جسارت کی ہے۔ اس نے تمام مسلمانوں کے معتقدات مجروح ہو گئے ہیں۔

سود کی حرمت اسلام کا ایک قطعی اور اٹل فیصلہ ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کی گنجائش نکالنا اور مفرد و مرکب [illegible] سے حلت سود کے لئے راستہ ہموار کرنا الحاد و ضلال [illegible] مثال ہے۔

بنا بریں یہ اجلاس صدر مملکت گورنر [illegible] سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر مذکور کو ادا[illegible] فوراً علیحدہ کر دیں۔ اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کو عیسائی مستشرقین کے اثرات سے پاک کر کے دین اسلام کو تحریف سے محفوظ کرنے کے لئے عملی اور فوری اقدام کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتی ہے کہ وہ اسلام کی کسی ایسی تعبیر کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی جو کتاب و سنت کی تصریحات یا فقہاء کرام کے مجمع علیہ اقوال کے خلاف ہو۔

لیاری کوارٹر کراچی کے باشندوں کا مسئلہ

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ مرکزی اجلاس حکومت سے اس بات کا پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ لیاری (کراچی) کے ۔ ڈی۔ اے نمبر ۷ کے تحت اٹھانے کا جو حکومت نے فیصلہ کیا ہے اس کو منسوخ کیا جائے اور لیاری کی پوری زمین لیاری کے رہنے والوں کو ۹۹ سال کے پٹے پر دی جائے۔ لیاری والوں کے سوا اور لوگوں کے ہاتھ زمین فروخت نہ کی جائے اور لیاری والوں سے ہی جائداد ٹیکس وصول کیا جائے۔

اطلاعات و اعلانات

سجاول میں ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس

مورخہ ۷۔۸۔ نومبر کو سجاول میں منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ اور دیگر جید علماء کرام حضرات تشریف لا رہے ہیں۔

پنو عاقل میں سیرت النبیؐ جلسہ

بتاریخ ۸۔۹ نومبر بروز جمعہ و ہفتہ مجلس تحفظ ختم نبوت و مدرسہ محی السنہ کی طرف سے سالانہ چھٹا جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب۔ حضرت مولانا احمد الدین صاحب خلیفۂ اعظم حضرت مالیجوی ر۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب ملتانی۔ فاضل حرمین قاری محمد علی صاحب شکارپور (سندھ) اور دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

تبلیغ کانفرنس سکھر

تمام ماتحت مجالس ختم نبوت و ہمدردان ختم نبوت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷ نومبر کو سکھر میں صوبائی کانفرنس بڑے تزک و احتشام سے زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت سندرجہ بالا تاریخوں میں منعقد ہو رہی ہے آپ حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ اپنے نمائندگان اور احباب جماعت کو کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجیں۔ حلقہ سندھ میں یہ پہلی کانفرنس ہے جس کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہے

(مولانا) محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

اعلان

دارالعلوم محمدیہ و تبلیغی جماعت رو جھان کی طرف سے زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام ایک عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۱۳ نومبر تا ۱۵ نومبر منعقد کیا جا رہا ہے جس میں مبلغین جمعیۃ علماء اسلام اور تحفظ ختم نبوت شرکت فرمائیں گے خصوصاً حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی قابل ذکر ہیں

اطلاع

مورخہ ۱۲ نومبر بروز منگل بعد نماز عشاء مسجد فاروق اعظم سٹلائیٹ ٹاؤن بلاک ۳ سرگودھا میں حضرت مولانا عبیداللہ انور جانشین شیخ التفسیر رح تقریر فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کا خصوصی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مولوی محمد یسین منعقد ہوا۔

مندرجہ ذیل قرارداد بااتفاق رائے پاس ہوئیں۔ جو کہ ڈاکٹر دین محمد فریدی نے پیش کیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کے مطالبہ کے مدنظر رکھتے ہوئے عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جاوے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ منگلا ڈیم میں آنے والے دیہات کی تحقیقات کرے اور سنتِ رسولؐ کی حفاظت کرے۔

(۳) یہ اجلاس حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ رسالہ لائف کو ضبط کر لیا جائے۔ اور حکومت امریکہ سے پرزور احتجاج کیا جاوے کہ وہ ایڈیٹر لائف کو سزا دے۔ کیونکہ اس رسالہ نے بار بار مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں

(۴) یہ اجلاس حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی والدہ محترمہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ موصوفہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر قسم کی ادویات کیلئے

منور میڈیکل ہال بلاک ۱ سرگودھا

پر تشریف لائیں

قیمت واجبی

Scanned with CamScanner

جمعیتہ علمار اسلام حیدر آباد کی دو روزہ [illegible]فرنس

زیر صدارت - جامع شریعت و طریقت شیخ الاسلام حضرت مولانا ظفر احم[illegible] عثمانی شیخ الحدیث دار العلوم اسلامیہ ٹنڈو اللہیار مورخہ ۸ - ۹ نومبر بعد نماز عشا بمقام میانی [illegible] حیدر آباد میں منعقد ہو رہی ہے - جس کی مختلف نشستوں میں جمعیتہ علمار اسلام کے مندرجہ ذیل [illegible] ملک کے اہم مسائل پر عوام سے خطاب فرمائیں گے - (۱) حافظ الحدیث شیخ طریقت جناب [illegible] مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیتہ علمار اسلام مغربی پاکستان (۲) مفکر اسلام شیخ الحدیث جناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیتہ علمار اسلام و ممبر قومی اسمبلی پاکستان - (۳) مجاہد ملت پیکر حریت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علمار اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان - (۴) مجاہد اسلام جناب سردار میر عالم خاں صاحب لغاری ناظم اعلیٰ جمعیتہ علمار اسلام سندھ و قلات (۵) شاعر اسلام جناب امین گیلانی صاحب پنجاب دستور قیم۔

جملہ برادران اسلام سے گذارش ہے کہ اس عظیم الشان کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر اسلامی جذبہ کا ثبوت دیں - نوٹ مدعوئین حضرات کے علاوہ باہر سے آنے والے حضرات اپنے خورد و نوش کے خود کفیل ہوں گے -

جمعیتہ علمار اسلام ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام تنظیمی تبلیغی جلسے

۸ نومبر - بعد نماز عشار بمقام سلانوالی

مقررین حضرات - مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر شمالی - قاری عبد السمیع صاحب ناظم جمعیتہ شمالی پنجاب - عزیز الرحمٰن صاحب

• ۸ نومبر - بارہ بجے دن - بمقام جھاوریاں

مقررین حضرات - مولانا صالح محمد صاحب عزیز الرحمٰن صاحب -

جمعہ بارہ بجے دن چک $\frac{127}{}$ جنوبی میں مولانا عطار محمد صاحب مبلغ سراج العلوم - مولانا محمد رفیق صاحب تقریر فرمائیں گے

جمعہ کو بارہ بجے دن کو بمقام گنجیانی مولانا قاری عبد السمیع صاحب - ناظم جمعیتہ شمالی پنجاب۔

جمعہ کو بعد از نماز عشار بمقام اتراء مولانا قاری عبد السمیع صاحب - ناظم جمعیتہ شمالی پنجاب -

بھلوال میں ۵ بجے شام مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیتہ ضلع - تقریر کریں گے

• ۹ نومبر - ہفتہ کو - چک $\frac{121}{ج}$ میں مولانا عطا محمد صاحب مبلغ سراج العلوم مولانا مولوی نور محمد صاحب نائب امیر شہر -

پھلروان میں مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب نائب امیر جمعیتہ ضلع - مولوی محمد صادق صاحب ناظم جمعیتہ ضلع سرگودھا -

• ۱۰ نومبر کو بمقام چاوہ میں مولانا عبد الکریم صاحب نائب امیر جمعیتہ ضلع مولوی عبید اللہ صاحب رکن ضلعی مجلس شوریٰ مولوی محمد رفیق صاحب ناظم دفتر جمعیتہ ×

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام لفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے جس کا نرخ دو روپے تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے - یہ پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے - ہڈی ٹوٹنے اور سردی روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

(نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانے کے برابر - چھوٹے بچے کو کم مقدار میں دیں - گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت حل کر کے پی لیں اور پاؤ بھر دودھ بعد میں پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو - صبح و شام نہار منہ - ترشی اور تیل والی اشیا سے پرہیز کریں۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان - سیلان - جنبل - بواسیر - دمہ مستورات کی مخصوص بیماریاں اٹھرا جس میں بچے زندہ نہیں رہتے) اولاد نرینہ - اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں - ملنے کا پتہ

دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ - متصل مزار شاہ محمد غوث لاہور

کوہاٹ میں جمعیتہ علمار اسلام کی شاندار یکروزہ کانفرنس

پچاس ہزار کے عظیم اجتماع میں مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث کی تقریریں

کوہاٹ ۱۰ نومبر - کل کوہاٹ میں جمعیتہ علمار اسلام کی یکروزہ عظیم الشان کانفرنس کمیٹی باغ کے وسیع پنڈال میں شروع ہوئی - کوہاٹ کی سیاسی تاریخ میں اتنا عظیم الشان اجتماع کسی کانفرنس میں اس سے پہلے نہیں ہوا تھا - بارش کے باوجود کانفرنس کے پنڈال میں پچاس ہزار افراد کا مجمع آخر تک علمار کرام کی تقاریر سننے کے لئے بیٹھا رہا - کانفرنس میں علاقہ خٹک - بنگش - افریدی اور اورکزئی اقوام کے قبائلی لیڈروں اور اہم مذہبی شخصیتوں نے شرکت کی - جنہیں کئی دیگر علمار کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی نے خطاب فرمایا اور ملکی مسائل خارجہ پالیسی - کشمیر اور بھارت کی جارحانہ سرگرمیوں - جمعیت علمار اسلام کی پالیسی اور مودودی صاحب سے اختلافات کی حقیقت بیان فرمائی - سابق سرحد اور اس علاقہ میں جمعیت کی یہ پہلی کانفرنس تھی جو امید سے زیادہ کامیاب رہی - اور سابق سرحد کے علمار اس کانفرنس سے ایک نیا پیغام - نئی روشنی اور نئی امید لے کر اپنے علاقوں کو واپس ہوئے -

قرار داد جو کانفرنس کے اجلاس عام میں پاس کی گئی -

جمعیتہ علمار اسلام ضلع کوہاٹ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان کانفرنس کا یہ اجلاس عام مندرجہ ذیل امور کا حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ :-

(ا) پاکستان کے موجودہ دستور و آئین کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے مطابق خالص اسلامی دستور میں تبدیل کرنے کا کام فوری طور پر انجام دیا جائے -

(ب) ایسے تمام قوانین جو شریعت کے خلاف انگریزوں کے زمانہ سے رائج چلے آ رہے ہیں انہیں فی الفور منسوخ کیا جائے -

(ج) عائلی قوانین جن کے خلاف اسلام ہونے پر مسلمانوں کے تمام فرقے اور تمام علمار و فضلار متفق ہیں انہیں قطعی باقی نہ رکھا جائے اور فوراً منسوخ کر دیا جائے -

(د) ملک میں فی الفور شرعی قوانین رائج کئے جائیں اور ملک کا نظام عدالت شریعت کے مطابق قائم کیا جائے - تاکہ ہمارا وطن عزیز پاکستان صحیح معنی میں اسلامی مملکت بن سکے -

(ھ) ملکی نظم و نسق اور انتظامیہ سے متعلق جو شکایات اور پریشانیاں عوام کو لاحق ہیں ان کے ازالہ کی مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں -

(و) ملک کی خارجہ پالیسی اسلام اور پاکستان کے مفادات کے مطابق باوقار اور آزادانہ بنائی جائے -

(ز) کشمیر کے حصول کے لئے جمعیتہ علمائے اسلام کی تجویز کے مطابق جہاد کی ایک عام اسکیم نافذ کی جائے اور کشمیر کو بھارت کے پنجہ سے آزاد کرانے کے لئے ٹھوس اور سخت اقدام عمل میں لایا جائے -

(ح) ہندوستان کے پانچ کروڑ مسلمان جو آج ہندو راج کی سخت گیریوں کا شکار ہیں - ان کے مسائل کو بین الاقوامی اور بین الملی سطح پر بلند کیا جائے اور اس سلسلہ میں ہندوستان کو سخت تنبیہہ کی جائے -

(خ) چونکہ اسلامیات کی تعلیم آٹھویں تک لازمی قرار دی گئی ہے - اس لئے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں دینیات کے مستند اور مدارس دینیہ کے باقاعدہ فارغ التحصیل اساتذہ کی تقرریاں عمل میں لائی جائیں -

(چ) سابق صوبہ سرحد کے ہائی سکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ معلمین اسلامیات کی تنخواہیں بہت کم ہیں - لہٰذا معلمین اسلامیات پشاور ریجن کو یکساں [illegible] تنخواہ کے نئے سکیل سے مستفید کیا جائے - تاکہ اساتذہ کا یہ طبقہ بھی اطمینان و سکون سے زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکے -

• ۱۰ نومبر بمقام ہڈالی بعد نماز عشار - مولوی محمد صادق صاحب - مولانا محمد اسماعیل صاحب - مولوی محمد رمضان صاحب خطیب شہری

۱۴ - نومبر بعد نماز عشار چک $\frac{98}{}$ شمالی

مقررین - مولانا قاری عبد السمیع صاحب ناظم جمعیتہ شمالی پنجاب - مولوی ظہیر احمد صاحب رکن مجلس شوریٰ شہر -

ہندوستان میں صحابۂ کرامؓ کی آمد

تاریخ وطن کا ایک رنگین و روشن ورق

ہندوستان میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آمد کے موضوع پہ اکثر ہندی مورخ خاموش ہیں لیکن دوسری زبانوں کی تاریخیں بالخصوص عربی کے بڑے بڑے مورخوں اور سیاحوں نے اس کا جا بجا تذکرہ کیا ہے۔ بعض کتابیں فقط اسی موضوع پہ لکھی گئی ہیں۔ اس پوری بحث کو اگر سامنے رکھا جائے تو یقین ہو جاتا ہے کہ اس مقدس گروہ کی یہ انتہائی صعوبت انگیز اور جاں بار مساعی نہ عملی جامہ پہنتیں تو آج ان کے بہا کہنے والے تو کجا یہاں کہیں اسلام کا وجود بھی نہ ہوتا بہرحال ان حضرات کی اس ملک میں آمد کا تذکرہ تاریخ کی زبان سے سنیئے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کی مقدس جماعت تبلیغ و ہدایت کے لئے دور دراز ممالک کی طرف روانہ ہوئی شمع رسالت کے یہ پروانے جس طرف نکل جاتے کفر و شرک کے جھنڈے سرنگوں اور ایمان و اسلام کے علم بلند ہو جاتے تھے۔ سی دلولۂ حق کو لے کر سنہ ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی ایک جماعت حضرت حکم ابن العاص رضہ کی زیر سرکردگی ہندوستان کی طرف روانہ ہوئی۔ بحرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اسلامی مقبوضات میں آچکا تھا اس زمانہ میں عثمان ابن العاص رضہ جو عرب کے بہادر قبیلہ ثقیف کے چشم و چراغ تھے اور جن کا شمار صحابہ کرام میں تھا حضرت عمر رضہ کی طرف سے بحرین کے والی مقرر تھے۔ آپ نے اپنے بھائی حکم رضہ کو ہندوستان روانہ کیا۔ حضرت حکم رضہ نے صحابہ رضہ اور تابعین کی ایک جماعت لے کر بذریعہ کشتی ہندوستان کا رخ کیا آج کل کے سفر کی راحتوں اور آسائشوں کو دیکھ کر اس زمانے کے مصائب کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

لیکن تبلیغ حق اور خدمت خلق کا ایک جوش تھا جو ان قدسی صفت انسانوں کے بحر و بر کے قیود دیکھا نہ نے پہ مجبور کر رہا تھا۔

غرض کہ متواتر کئی ماہ کی صبر آزما مصیبتوں کے بعد یہ برگزیدہ گروہ ساحل گجرات پر تھانہ میں لنگر انداز ہوا۔ اس وقت یہاں ایک بہادر اور تاجر قوم آباد تھی جس کا بادشاہ تھا ان بزرگوں نے حسب دستور مناسب طریقے سے اسلامی تعلیمات کو پیش کیا لیکن لوگوں نے ان پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اکابر اسلام نے دوسری شرط یعنی جزیہ کا مطالبہ کیا اور کہا کہ محصول ادا کرنے پر ہم تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری جانوں کے پاسبان ہیں۔ تمہارا دوست ہمارا دوست اور تمہارا دشمن ہمارا دشمن ہے۔ مگر لوگوں نے اس شرط کو بھی قبول نہ کیا۔ آخر مجبوراً انسان کو انسان کا مرتبہ عطا کرنے اور وحدہ لاشریک لہ کی حکومت کے قیام کے لئے ان کو جہاد کرنا پڑا۔ اس مقصد میں مسلمانوں کو بیحد کامیابی ہوئی ایک زرخیز علاقہ ان کے ہاتھ آگیا اور اس سے بڑھ کر بہت سے انسانی قلوب ان کے دائرہ حکومت میں داخل ہو گئے۔ یقیناً

ہندوستان کے تمام صوبوں میں سے گجرات کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہے گا کہ اسے صحابہ کرام نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مفتخر کیا اور اس پر ان انوار قدسیہ کی بارش کی جو گناہ و معصیت کی تاریکیوں کو دھو کر روح کو پاک و صاف کرنے میں۔

اس سفر میں صحابہ کرام میں سے بعض مقدس حضرات کو مرتبہ شہادت بھی نصیب ہوا جن کو اسی سرزمین میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس لحاظ سے سرزمین گجرات کا مرتبہ اور بھی بلند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ علاقہ ان قدس صفت انسانوں کو اپنی گود میں لئے ہوئے ہے جن کو قدرت کے سب سے پہلے فلاح و ہدایت کے خزانوں سے مالا مال کرنے کے لئے چن لیا تھا اور جنہوں نے وحی الٰہی کو سب سے پہلے اپنے کانوں سے سنا تھا اور خاتم الرسل و سید الانبیاء کے جمال جہاں آرا سے اپنی آنکھوں کو منور کیا تھا۔ آج اگرچہ ان کی قبروں کا نشان مٹ چکا ہے لیکن جو خدا کی راہ میں فنا ہوتے ہیں۔ ان کا نام جریدۂ عالم پر دائمی طور پر ثبت ہو جاتا ہے اس لئے ظاہری یادگار چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔

اس معرکے کے بعد اسی سال مسلمانوں نے بھروچ کا رخ کیا جو اس زمانہ میں لاکھ اور نیل کی تجارت کی وجہ سے ہندوستان کی ایک پر رونق اور آباد بندرگاہ تھی۔ یہاں بھی فتح و نصرت نے مسلمانوں کے قدم چومے۔ حضرت حکم اس معرکے کے بھی جرنیل تھے اور یہ ساری کامیابیاں درحقیقت آپ ہی کے تقویٰ۔ خلوص۔ توکل اور تدبر کا نتیجہ تھیں۔

ان شہ[illegible] [illegible]نے کے بعد سب سے پہلا کام [illegible] نے یہ کیا کہ اہل ہند کو ہدایت [illegible]ت بلایا۔ جس کا اثر یہ ہوا [illegible] معاندین اور دشمن بھی [illegible] گزیدہ اخلاق سے مت[illegible] [illegible]کے اور آہستہ آہستہ کفر [illegible] [illegible]پ اندھیرے میں ایمان [illegible]نیاں نظر آنے لگیں ا[illegible] [illegible]ت تک مسلمان چند [illegible] [illegible] آگے نہ بڑھ سکے۔ [illegible] [illegible]ی میں جنید بن [illegible] [illegible] اور بھروچ پر [illegible] [illegible] ایک وسیع رقبہ پر [illegible] [illegible]سے باطل کے عش[illegible] [illegible]ہ گئی اور شرک [illegible] [illegible]نعرہ اللہ اکبر کی [illegible] [illegible] گونجنے لگیں۔ [illegible] خلیفہ مہدی عباسی کے حکم [illegible] [illegible] الشہاب نے ایک لشکر جرار [illegible] ہندوستان پر حملہ کیا۔

اس لشکر میں حضرت ربیع ابن صبیح تابعی بھی تھے۔ جو بقول بعض مستند مورخین کے اسلام کے سب سے پہلے مصنف ہیں جنھوں نے فن حدیث پر کتاب تصنیف فرمائی۔ گویا اس وقت کے مسلمان اگر اہل قلم تھے۔ تو اہل سیف بھی تھے اور اگر خلوت کدوں میں تسبیح و تہلیل اور عبادات و ریاضت کے پاک مشاغل میں مصروف رہتے تو جلوت میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وہ سب سے بڑے جانباز مجاہد اور پر جوش سپاہی بھی ثابت ہوتے تھے۔

ابن شہاب کی یہ فوج سنہ ۱۶۰ھ میں باربد پہنچی جو گجرات کا ایک مشہور علاقہ تھا اور خاطر خواہ کامیابی حاصل کی اس کے بعد تبلیغ کا رستہ کھل گیا اور بہت سی سعید روحوں نے اسلام قبول کر لیا۔

ابھی مجاہدین اسلام آگے بڑھنا چاہتے تھے کہ ہوا میں یک بیک عفونت پیدا ہو گئی۔ جس سے ایک ہزار بزرگوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان میں اسلام کا سب سے پہلا مصنف بھی شامل تھا۔

اس طرح گجرات کی سرزمین کو ایک مرتبہ پھر یہ سعادت حاصل ہوئی کہ ربیع ابن صبیح جیسی برگزیدہ شخصیت اس کی گود میں ابدی نیند سو رہی ہے۔

غرضیکہ صحابہ کرام نے اسلام کی جو شمع سرزمین گجرات میں روشن کی تھی اس کی ضیا باریاں ×

× چند ہی صدیوں میں کشمیر، مالوہ، بلوچستان کو منور کرنے لگیں۔ اور اگر غور سے دیکھئے تو آج دس کروڑ مسلمان جو ہندوستان میں دکھائی دے رہے ہیں وہ انہی مقدس ہستیوں کے جذبۂ ایثار و قربانی کا نتیجہ ہیں جنھوں نے محض خدا اور اس کے رسولؐ کی خاطر اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ کر مصائب و تکالیف برداشت کیں اور اعلاء کلمۃ اللہ کے اہم ترین فریضۂ انسانی کو ادا کیا۔

علماء نحو کو خوشخبری

قارئین شرح جامی کو مژدہ جانفزا

شرح حاصل ملا جامی بڑے اہتمام
بغیۃ الکامل سے طبع ہوگئی اس کا مؤلف مشہور

ادیب نحوی ریاضی دان مولانا محمد موسیٰ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان ہیں۔

بغیۃ الکامل کی تقریظ میں علامہ شمس الحق صاحب افغانی لکھتے ہیں۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں انسانی ذہن کی حد آخرین اور بنی آدم کی جد و جہد کا آخری حرف ہے۔ مولانا عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں ہمارا خیال تھا کہ عبد الحکیم سیالکوٹی کے بعد اس قسم کی تحقیقات کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ مگر بغیۃ الکامل کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ دروازہ کھلا ہوا ہے۔ قیمت ۳ روپے ۷۵ پیسے

ملنے کا پتہ ادارۂ تصنیف و ادب مدرسہ قاسم العلوم
ملتان شہر

روشن دماغ

معجون · رجسٹرڈ · بلغم ۲۲

یہ معجون دماغ کی کمزوری، نسیان (بھول چوک) ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔

طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ۔ دردسر۔ دوران سر۔ اختلاج قلب و ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے خوش ذائقہ اور دل پسند تحفہ ہے اس معجون کا استعمال جملہ دماغی و قلبی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے۔ چھوٹی شیشی ۱ روپیہ ۵۰۔ بڑی شیشی چار روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

ہر جنرل مرچنٹ سے طلب فرمائیں

محمد افضل خاں اینڈ سنز۔ یونانی لیبارٹری
لال کنوائی۔ موچی دروازہ لاہور

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHOR

Vol. No. 6 || 8 · November 1963 Rabi-ul-Akhar 1383 || No. 43

قومی اسمبلی کے تین ممبران کے عجیب غریب بیان پر مولانا غلام غوث صاحب کا تبصرہ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام و رکن قومی اسمبلی نے مودودی صاحب کے متعلق وزیر داخلہ کے عائد کردہ غیر ملکی ایجنٹ ہونے کے الزامات کے بارے میں اپنی رائے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ عرصہ ہوا ناظم جمعیۃ علماء اسلام اور اخبار ترجمان اسلام نے اسی قسم کے شبہات کا اظہار کیا تھا۔ اس وقت اپنے اور پرائے سب ہی اس امر پر متردد ہوئے تھے۔ مگر اب تو حکومت کے ایک اہم اور ذمہ دار فرد نے بھی ان خدشات کی تصدیق کر دی ہے۔

مفتی صاحب کے ان خیالات سے ہر شخص کو اختلاف کرنے کا حق ہے۔ لیکن قومی اسمبلی کے اسلامی محاذ کے تین ارکان کے نام سے جو بیان اس سلسلہ میں مفتی صاحب کے خلاف شائع ہوا ہے اور جس میں کہا گیا ہے کہ مفتی صاحب وزیر داخلہ کے ہم نوا بن گئے ہیں اور حکمران پارٹی کے ساتھ ساز باز کر کے اسلامی محاذ سے غداری کی ہے۔ اس لیے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے خلاف انہوں نے بیان دیا ہے" مجھے یقین نہیں آتا کہ مذکورہ ارکان نے ایسا غیر ذمہ دارانہ و غیر ذ[...] اگر واقعی انہوں نے یہ بیان دیا [...] میں نہیں سمجھتا کہ قومی اسمبلی کے اسلامی محاذ کے ارکان کی [...] سے انہوں نے اپنے ڈپٹی لیڈر کے خلاف ایسا بیان کیسے [...]یس کی انگیخت پر دیا اور اس قسم کی خلاف ضابطہ کارروائی کے مرتکب ہوتے۔ ان ارکان کا جماعتی تعلق اگر مودودی صاحب کی جماعت سے ہے تو وہ اس جماعت کے رکن ہونے کی حیثیت سے تو مفتی محمود صاحب کے خلاف بیان دے سکتے تھے۔ لیکن اسلامی محاذ کے ارکان ہونے کی حیثیت سے انہیں ایسا بیان دینے کا ہرگز حق نہیں پہنچتا تھا۔

جماعتی اور انفرادی خیالات پر نکتہ چینی کرتے ہوئے محاذ کی وفاداری اور غداری کا ذکر درمیان میں لانا۔ رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش ہے۔

کیا ابھی کچھ عرصہ پہلے آپ کی جماعت نے ضمنی انتخابات کے موقعہ پر یہ بات نہیں کہی تھی کہ کنونشن لیگ کے فرشتہ امیدوار کے مقابلہ میں ہم اپوزیشن کے غنڈہ امیدوار کی حمایت کریں گے؟ پھر کیا اسلامی محاذ کے رکن ہونے کی حیثیت سے آپ غدار قرار دیئے جاسکتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ یہ اسمبلی سے باہر آپ کی جماعتی پالیسی کا مسئلہ تھا اور آپ اس کے لئے آزاد تھے۔

اسلامی محاذ قومی اسمبلی کے اندر ہونے والی کارروائیوں کے سلسلہ کا ایک محاذ ہے۔ باہر کے کسی فرد اور جماعت کی پالیسی کا بلاواسطہ یا بالواسطہ تابع نہیں ہے۔ اور اگر اس کے ارکان اپنی اس حیثیت کو اسمبلی سے باہر کسی فرد یا جماعت کے حق میں یا اس کے خلاف استعمال کرتے ہیں تو وہ قطعی غیر آئینی حرکت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ چنانچہ ان ہر سہ ارکان کے متعلق اگر واقعی انہوں نے یہ بیان دیا ہے، تو لازمی ہو جاتا ہے کہ وہ خود اسلامی محاذ کے ساتھ اپنی وفاداری کے معاملہ پر نظر ثانی کریں۔ اس بیان کے بعد خود ان کی وفاداری مشکوک و مجروح ہو کر رہ گئی ہے۔

غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان
و ایم۔ پی۔ اے

● اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ویت نام کے صدر نگو ڈین ادوان کے بھائی کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کے ایک حالیہ اشتہاری بیان پر چند معروضات

جناب مولانا محمد متین الخطیب صاحب کے دستخط سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا ایک بیان حال ہی میں مختلف مقامات پر ارسال کیا گیا ہے۔ جس میں مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی سے منسوب حالیہ پریس کانفرنس کے بیان پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے اظہار حیرت فرمایا ہے۔

اس بیان میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ نے اقرار کیا ہے کہ انہیں بھی مودودی صاحب کے بہت سے نظریات سے دوسرے علماء کی طرح اختلاف ہے۔ اور وہ اسے درست قرار دیتے ہیں کہ بنیادی عقائد سے متعلق ناقابل برداشت چیزوں پر علمی مجلسوں میں غور و فکر کیا جاسکتا ہے۔

مفتی محمود صاحب سے منسوب پریس میں جو کچھ آیا ہے اس کے صحیح یا غلط ہونے سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں آپ کے اس اشتہاری بیان سے پورا پورا اتفاق ہے اور آپ کو حکم بنانے کی تجویز اسی لئے ہم نے پیش کی ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت کے افراد عرصہ سے آپ سے منسوب بعض بیانات و مکتوبات اپنے اخبارات۔ پمفلٹوں اور کتابچوں میں وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں۔ جو جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین کے خلاف ہیں۔ آپ سے متعلق یہ مصرع طرح انہیں حضرات کا اٹھایا ہوا ہے مارشل لاء کے بعد سے ہی انہوں نے یہ روش اختیار کیا ہوا ہے۔ اب اگر وہ قائدین جمعیۃ کے خلاف آپ کے مکتوب و بیان کے استعمال پر مخلص ہیں اور آپ کی ذات پر اعتماد رکھتے ہیں۔ تو انہیں آپ کو حکم بنانے کی مفتی محمود صاحب والی تجویز مان لینی چاہیئے۔ وگرنہ کیا اسے حق و انصاف کے مطابق قرار دیا جائیگا۔ کہ وہ جناب والا کا نام تو جمعیۃ اور اس کے قائدین کے خلاف بیجا و بیجا اور موقعہ و بے موقعہ استعمال کرتے رہیں اور ہم اگر مخلصانہ طور پر اس جماعت سے اختلافات میں آپ کو حکم بنانے کی تجویز پیش کریں تو اسے قابل اعتراض قرار دلوایا جائے۔

البتہ جہاں تک ان کے اجتماع میں غنڈہ گردی اور قتل کا حادثہ ومظاہرہ ہوا ہے۔ اس کی جمعیۃ بھی نہایت شدت سے مذمت کرتی ہے اور اس سلسلے میں جمعیۃ کے حالیہ مرکزی اجلاس میں باقاعدہ ایک قرار داد مذمت بھی منظور کی گئی ہے تاہم اس حادثہ کو ملک کی سیاسیات اور مسلم دینی معتقدات و نظریات میں مودودی صاحب کی روش کو حق بجانب قرار دینے کی دلیل کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

● جنوبی ویت نام کے دارالحکومت سیگاؤں سے اعلان کیا گیا کہ ویت نام میں بغاوت ہو گئی ہے اور باغی فوج نے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے تمام ملک میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ | العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) | ٹیلیفون نمبر ۶۵۶۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۹ اگست سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۰

خریداری نمبر ۱۸۶۷
گرامی خدمت جناب مولوی [illegible] صاحب ناظم [illegible]
ملتان

ظہورِ قدسی

اس کی ربوبیت نے جس طرح جسم کے لئے زمین کے اندر طرح طرح کے خزانے رکھے ہیں۔ اسی طرح روح کی غذا کے لئے بھی اس کے آسمانوں کی وسعت معمور ہے جس طرح جسم کی غذا اور زمین کی مادی حیات ونمو کے لئے آسمانوں پر بدلیاں پھیلتی چمکتی ہیں اور موسلا دھار پانی برستا ہے ٹھیک اسی طرح اقلیم روح وقلب کی فضا میں تغیرات ہوتے ہیں۔ یہاں اگر زمین کی مٹی پانی کے لئے ترستی ہے۔ تو وہاں بھی انسانیت کی محرومی ہدایت کے لئے تڑپنے لگتی ہے۔ یہاں پتے جھڑتے ہیں، ٹہنیاں سوکھنے لگتی ہیں اور پھولوں کے رنگین ورق بکھر جاتے ہیں تو تم کہتے ہو کہ آسمان کو رحم کرنا چاہیئے وہاں بھی جب سچائی کا درخت مرجھا جاتا ہے نیکی کی کھیتیاں سوکھ جاتی ہیں۔ عدالت کا باغ ویران ہو جاتا ہے اور خدا کے کلمہ حق وصدق کا شجرہ طیبہ دنیا کے ہر گوشے اور ہر حصے میں بے برگ وبار نظر آنے لگتا ہے تو اس وقت روح انسانیت ہلاک ہو جاتی ہے تو خدا کی ہدایت اسے پھر اٹھا کر بٹھا دیتی ہے۔ ھو الذی یرسل الریٰح بشرا بین یدی رحمته حتیٰ اذا اقلت سحابا ثقالا سقناه لبلد میت فانزلنا به الماء فاخرجنا به من كل الثمرات كذلك نخرج الموتیٰ لعلكم تذكرون

اور وہ پروردگار عالم ہی تو ہے کہ بارش سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ جو باران رحمت کے آنے کی خوشخبری سنا دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب اس کا وقت آ جاتا ہے تو وہ وزنی بادلوں کو حرکت دیتی ہیں اور ہم انھیں ایک ایسے شہر کے اوپر جا کر پھیلا دیتے ہیں۔ جو ہلاک ہو چکا ہے اور زندگی کے لئے پیاسا ہے اور پھر پانی برستا ہے اور زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے اس کی خوشنمی سے طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہیں اور مخلوقات اپنی غذا حاصل کر لیتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہم مردوں کو بھی اٹھاتے ہیں اور یہ جو کچھ کہا گیا در اصل ایک مثال ہے تاکہ تم دانائی اور سمجھ حاصل کرو۔

عالم انسانیت کی فضاء روحانی کا ایک ایسا ہی انقلاب عظیم تھا۔ جو چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں ظاہر ہوا۔ وہ رحمت الٰہی کی بدلیوں کی ایک عالمگیر نمود تھی جس کے فیضان عام نے تمام کائنات ہستی کو سرسبزی وشادابی کی بشارت سنائی اور زمین کی خشک سالیوں اور محرومیوں کی بدحالی کا دور ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ وہ خداوند قدوس جس نے سینا کی چوٹیوں پر کہا تھا کہ میں اپنی قدرت کی بدلیوں کے اندر آتشیں تجلیوں کے ساتھ آؤں گا اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ میں جاہ وجلال الٰہی کی نمود ہوگی۔ بالآخر وقت آ گیا اور سعیر وفاران کی چوٹیوں پر اس کے ابر کرم کی بوندیں پڑنے لگیں۔ ★★

وجدان نے چودہ سو سال کی الٹی زقند لگا کر پہلے زمانے کے واقعات کو تخیل کی نظر سے دیکھا۔ دنیا بداعمالیوں سے ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی۔ کفر کی کالی گھٹا ہر طرف کو گھری ہوئی تھی، عصیان کی بجلیاں آسمان پر کوندتی تھیں، نیکی نفس کی طغیانیوں میں گھری ہوئی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ وہ راہ سے بھٹکی ہوئی آس اور یاس کی حالت میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کہیں روشنی کی کرن پھوٹے اور اسے سلامتی کی راہ مل جائے۔ وہ کفر کے اندھیرے میں ڈرتے ڈرتے قدم اٹھا رہی تھی۔ دیکھو، وہ چند قدم چل کر رک گئی۔ پیرا وہ: وہ فوراً کہ عالم یاس میں سینے پر ہاتھ باندھے، اگر دن جھکائے مصروف دعا ہو گئی اور نہایت عجز وانکساری سے کہا "اے نور وظلمت کے پروردگار! میں غریب اس پر ہول اندھیرے میں کب تک بھٹکتی پھروں! اے آقا! اپنے کرم سے اس نور کا ظہور کر، جو ظلمت کدے کو منور کر دے" وہ نور پیدا کر جو بے بصر کو طاقت دید بخشے۔ اس نے آمین کہہ کر سر جھکایا۔ یک بیک اس کے دل میں خوشی کی لہر اٹھی۔ اور اس کے رخسار نو شگفتہ گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح شاداب نظر آنے لگے۔ کیونکہ اسے قبولیت دعا کا القا ہو رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ ستاروں سے زیادہ روشن آنکھیں اٹھائیں۔ کفر کی گھٹائیں چھٹ رہی تھیں۔ افق مشرق پر محبت کی کھلی سے زائد دلکش پھوٹ رہی تھی۔ آفتاب ہدایت کے طلوع کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء عیسوی دوشنبہ کی مبارک صبح کو قدسی آسمان پر جگہ جگہ سرگوشیوں میں مصروف تھے، کہ آج دعائے خلیل اور نوید مسیحا مجسم بن کر دنیا میں ظاہر ہوگی۔ حوریں جنت میں تزئین حسن کئے بیٹھی تھیں۔ کہ آج صبح کائنات کا غازہ نمودار ہوگا۔ جس کے عالم وجود میں آتے ہی شرک اور کفر کی ظلمتیں کافور ہو جائیں گی لوگ اپنے پروردگار کو پہچاننے لگیں گے۔ نسل وخون کے امتیاز کی لعنت مٹ جائیگی غلام اور آقا ایک ہو جائیں گے۔ شبنم نے عالم ملکوت کی ان باتوں کو سنا اور یہ پیام مسرت کرۂ ارض کے کانوں تک پہنچا دیا پھول خوشی سے کھل گئے کلیاں مسکرانے لگیں،

(باقی صفحہ ۴ پر)

★★ یہ ہدایت الٰہی کی تکمیل تھی۔ یہ شریعت ربانی کے ارتقاء کا مرتبہ آخری تھا۔ یہ سلسلہ ترسیل رسل ونزول صحف کا اختتام تھا۔ یہ سعادت بشریہ کا آخری پیغام تھا۔ یہ وراثت ارضی کی آخری بخشش تھی۔ یہ امت مسلمہ کے ظہور کا پہلا دن تھا اور اس لئے یہ حضرت ختم المرسلین رحمۃ للعالمین محمد بن عبد اللہ کی ولادت باسعادت تھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ابو الکلام آزاد)

فکر و نظر

اسلام کیلئے عہد حاضر کا ایک اور فتنہ خیز رجحان

احمد حسین کمال

ہمیں اس بات پر پورا یقین و اذعان حاصل ہے کہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر اگر صحیح طور پر عمل ہو سکتا ہے تو صرف اس صورت میں کہ کتاب و سنت کی ان ہی تعبیرات کو تسلیم و اختیار کیا جائے۔ جنہیں صحابہ آئمہ اور سلف صالحین کی کثیر و صالح جماعت نے اختیار کیا اور جو متواتر ہمارے عہد تک منقول چلی آرہی ہیں۔

اس سے انحراف کا صریح مطلب یہ ہے کہ کتاب و سنت کے مفہوم و معنیٰ کو ہر کس و ناکس کی خرد و فہم کے حوالے کر دیا جائے۔ اور اسے کھلی چھٹی دے دی جائے کہ اپنے رجحانات کے مطابق ان کا مطلب جس طرح چاہے متعین کر ڈالے۔ کتاب و سنت کو براہ راست سمجھنے کے دعوے کا حاصل اس کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا۔

سلف کی توضیحات سے بے نیاز و بے پروا ہو کر یہ بات ناممکنات سے ہے کہ تیرہ سو سال قبل کی نازل شدہ کتاب، اور صاحب کتاب کے منشا و عمل کو اپنے طور پر آج کا کوئی بڑے سے بڑا جید عالم و فاضل بھی جان سکے اور سمجھ سکے۔ آخر اس کے پاس سوائے عربی دانی کے جو چاہے کتنی ہی گہری وسیع اور بلند ہو لیکن تنہا ہرگز قابل اعتماد نہیں، اور کیا ذریعہ باقی رہ جاتا ہے۔ جس کے واسطے سے وہ تیرہ سو سال قبل کے عہد سے لے کر اپنے زمانہ تک کے احوال و ظروف و تغیرات کے درمیان قرآن و سنت کی بے داغ و غیر محرف حقیقت کا سراغ پا سکے اور اس کے ساتھ اپنے عقیدہ عمل و فکر و نظر کا غیر منقطع سلسلہ و ربط قائم کر سکے۔

محض عربی دانی کے بل بوتہ پر، قرآن و سنت کا براہ راست مطالعہ ذاتی رجحانات اور وقت و ماحول کے مخفی و جلی اثرات کی آلودگیوں سے ہرگز صاف و پاک نہیں رہ سکتا۔ ایسا مطالعہ کتاب و سنت کو اپنے عہد کے تقاضوں کے سانچے میں ڈھالنے کے مترادف ہے نہ کہ اپنے ذہن اور اپنے عہد کے مقتضیات کو کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کے ہم معنیٰ ہے۔

نری عربی دانی سے اسلام کو سمجھنے کا جب یہ حال ہے تو اردو، فارسی۔ انگریزی وغیرہ ترجموں کے ذریعہ کتاب و سنت و قرآن و حدیث کو براہ راست سمجھنے اور سمجھانے کی دعوت دینا کتنا خطرناک اور گمراہ کن ہے اور جو لوگ سادہ لوحی سے اس پر عمل کر رہے ہیں وہ کتنی بڑی خود فریبی میں مبتلا ہیں۔

بلاشبہ ابتداء میں یہ غلط روی اتنی کھل کر سامنے نہیں آئے گی۔ تفصیلات و فروعات میں کچھ زیادہ فرق نمایاں نہیں ملے گا محض تعبیر کتاب و سنت کا رخ ذرا تبدیل ہوگا باقی بظاہر عقائد و اعمال کے کلیات و جزئیات علیٰ حالہٖ قائم نظر آئیں گے۔ البتہ کچھ عرصہ بعد احساس ہوگا کہ محض تعبیر کتاب و سنت کا رُخ ہی نہیں بدلا ہے بلکہ اصول و مقاصد میں تبدیلی ہو رہی ہے حتیٰ کہ ایک نئے فکر و مسلک کی بنیاد پڑ جائے گی اور بدقسمتی سے آگے چل کر یہ فکر و مسلک بھی ایک نہیں متعدد بلکہ اجتماعی و جماعتی نہیں۔ انفرادی بن جائیں گے اور انجام کار دین ہر مدعی شخصیت کے عزائم کا آلۂ کار ہو کر رہ جائے گا۔

دین میں تحریف و تغیر کا یہ دروازہ اگر ایک بار پوری طرح کھل گیا تو پھر اسے بند کرنا مشکل تر ہو جائے گا۔

کتاب و سنت کو براہ راست سمجھنے کا یہ مزعومہ فکر جس کے عواقب و خطرات کی کچھ تفصیل اوپر بیان ہوئی ہے اسلام کے لئے عہد حاضر کا ایک اور بڑا فتنہ ہے اور اس کے روک تھام کی بھی اتنی ہی سخت ضرورت ہے جتنی کہ انکار و ادعائے نبوت کے فتنوں کے روک تھام کی ہے ؛

ظہور قدسی : بقیہ صفحہ اول

دن کے دس بجے بی بی آمنہ کے بطن سے وہ لعل جہاں تاب پیدا ہوا۔ جس کے لئے قعر مذلت میں گری ہوئی انسانیت کو اٹھانا، غریب اور غلام کو بڑھانا۔ عورت کو حقوق دلانا روز ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔

وہ نومولود ... میں مسکرایا۔ اس کائنات ارض کا ذکر کیا ہے۔ فضاء ملکوت میں بھی مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ دنیا کو سچی خوشی کا سبق ملنے والا تھا۔ کفر سجدے میں گر گیا اور ادیان باطل کی نبضیں چھوٹ گئیں۔ عبداللہ کا بیٹا۔ آمنہ کا جایا، دنیا میں کیا آیا۔ دنیا میں مستقل ترقی کے دروازے کھل گئے۔ کائنات کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو کر مصروف عمل ہو گئیں انسانیت کی تعمیر، اخوت و مساوات کی خوشگوار بنیادوں پر شروع ہوئی۔ متلاشیان حق کو ایسا عرفانِ الٰہی عطا ہوا کہ ماسوا اللہ کا خوف خود بخود دل سے جاتا رہا ؛

(چوہدری افضل حق)

مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت کی نظربندیاں

مجلس تحفظ ختم نبوت کے نامور مبلغ مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری کو اپنے گاؤں فتی گوٹھ نزد اسٹیشن بہاولپور کو دو ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اور قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی کو بھی اپنے محلہ ڈیرہ قاضیاں شجاع آباد میں دو ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے اور مولانا لال حسین صاحب اختر کا داخلہ جھنگ میں بند ہے اور معلوم ہوا ہے کہ سرگودھا میں بھی مولانا کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ مولانا نذیر احمد خاں صاحب کا بھی سرگودھا میں داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

ملکی صحافت قابلِ اصلاح ہے

(بقیہ صفحہ ۳)

فحش و عریاں داستانوں کا ایک ایک جزو تک اشاعت میں لے آیا جاتا ہے اور اس بارے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض اخبارات ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی مہم میں غرق ہیں۔

بعض شریف و مظلوم خواتین کی درد بھری کہانیوں کو ایسا عنوان و اسلوب دیدیا جاتا ہے کہ وہ بھی بجائے عبرت خیزی کے جنسی لذت لپیٹ لیں سے بھرپور افسانوں کی صورت اختیار کر جاتی ہیں۔

اور وہ باتیں جو ابھی ہمارے گھرانوں کی معصوم و نوعمر بچیوں و بچیوں کے تصور میں نہیں آنا چاہیے تھیں، ان کے کھلی مناظر تحریر کی شکل میں ان کے سادہ قلوب و نظر پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔

راقم الحروف نے ایک بار صادق آباد سے رحیم یار خاں جاتے ہوئے ۷۔۸ سال کی ایک چھوٹی بچی کو ایک روزنامہ کی ایسی ہی فحش داستان و تصاویر کو جس اشتیاق و انہماک سے دیکھتے اور پڑھتے ہوئے دیکھا اس سے مری روح لرز کر رہ گئی۔ اس چھوٹے سے واقعہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر ہماری صحافت کے یہی لیل و نہار رہے تو ہماری نئی پود کا اخلاقی اور اصلاحی مستقبل کتنا تاریک و لپست ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی یہ ستم ظریفی بھی قابل داد ہے۔ کہ ان اخبارات کے جن صفحات پر یہ عریاں نگاری اور تصویر کشی ہوتی ہے اس سے متصل ہی کسی صفحہ پر قرآن و حدیث اور اسلامیات پر بھی خامہ فرسائی کی جاتی ہے اور اسلامی نظام و دستور و اسلامی قوانین کا مطالبہ بھی موجود ہوتا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ اسلامی اور مسلمہ اخلاقی اقدار کی اپنے ہاتھوں سے اس ہلاکت آفرینی و پامالی کے بعد ہم کس طرح اس ملک کے مستقبل کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہؐ کے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں اور کس طرح دوسرے ادیان و ملل کے سامنے اسلام کی سرخروئی اور برتری کا باعث بن سکتے ہیں

خدارا اس افسوسناک روش کے بدنتائج کا کچھ احساس کیجئے اور نئی نسل کے ذہن و شعور کے ساتھ یہ خطرناک کھیل نہ کھیلیے، ورنہ اسلام کا زبانی اقرار اس کے عملی انکار کی لعنتوں سے ہمیں نہیں بچا سکے گا اور ہم اپنی تعمیر کی تمام کوششوں کو اس ایک خطرناک تخریب کی بھینٹ چڑھا بیٹھیں گے۔

تبدیلی نام

علاقہ ہشت نگری محلہ پیر گلاب کی جمعیۃ کے سرگرم رکن جناب خان رازق صاحب نے اپنا نام تبدیل کر کے فضل رازق رکھ لیا ہے۔ اب آئندہ انہیں فضل رازق کے نام سے پکارا جائے۔

ناظرین : وی۔ پی واپس نہ کیجئے۔ اس سے ادارے کا نقصان ہوتا ہے۔

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور،
۹ر اگست

مشرق کے نئے سیاسی تغیرات اور پاکستان

روس و امریکہ کی مفاہمانہ پالیسی روز بروز قوی تر ہوتی جا رہی ہے۔ ایٹمی تجربات پر پابندی اور اہم فوجی مراکز کے معائنہ پر رضامندی کا جو اظہار روس کی طرف سے ہوا ہے وہ عالمی سیاست میں اہم تبدیلیوں کا پیش خیمہ ہے اور کسی درپردہ معاہدہ کا نتیجہ ہے۔ غالباً دونوں فریقوں نے خفیہ طور پر طے کر لیا ہے کہ سرد و گرم جنگ کے تمام اندیشے یورپ نے ایشیا کی طرف منتقل کر دیئے جائیں اور مشرق کی نوخیز قوموں کو دنیا کی فیصلہ کن قوت بننے سے روکا جائے افریقہ اور ایشیا کی محکوم اقوام کو جب سے آزادی ملی ہے وہ نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے سے ساتھ آویزش و بے کار میں لرتی ہیں۔ بلکہ داخلی طور پر بھی شدید اضطراب و بحران میں مبتلا ہیں۔ ان کا وہ قومی اتحاد جو حصول آزادی کی جد و جہد میں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ ہل سکا۔ آزادی کے بعد ہی پاش پاش ہو گیا اور غلامی کے رفقاء عہد آزادی میں ایک دوسرے کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگے۔

ان اقوام کی اس داخلی کشمکش کو، یورپ کے سیاسی گھاگ، ایک قسم کی نظریاتی کشمکش قرار دینا چاہتے ہیں، مشرق کے حالات پر جو سیاسی تبصرے امریکہ و یورپ سے اشاعت پذیر ہوتے ہیں، ان میں زور دے کر یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ آویزشیں، فکری اور نظریاتی اختلافات کا نتیجہ ہیں۔ دراصل اس طرح وہ اس کشمکش و اختلاف کو گہرا کر دینا چاہتے ہیں۔

تاکہ یہ اقوام نہ تو ایک دوسرے کے ساتھ ایک محاذ پر جمع ہو سکیں اور نہ داخلی طور پر مضبوط و متحد بن سکیں اور ہمیشہ ان کی اعانت و حمایت کے محتاج رہیں۔ یہ پالیسی سترھویں اور اٹھارھویں صدی عیسوی کی ایسٹ انڈیا کمپنی کی اس پالیسی کے عین مطابق ہے جو اس نے مغلی ہند کے مقامی نوابوں اور راجاؤں کے باہمی پیکار کے مواقع پر اختیار کی تھی۔

حالانکہ عرب ایشیا، افریقہ اور مشرق بعید کے ملکوں میں جو اندرونی آویزشیں برپا ہیں ان کی تہ میں ہر جگہ اسی سول سروس کا ہاتھ ہے جو دو تین صدیوں تک یورپ کے سفید فام آقاؤں کے زیر سایہ پروان چڑھتی رہی، اور جس کی جڑیں ہر ملک کے نظم و نسق میں نہایت گہری اتری ہوئی ہیں، جس نے نو آزاد اقوام مشرق کو اتنا سنبھلنے کا موقعہ نہیں دیا کہ وہ غلامی کی صد سالہ پروردہ اس لعنت کو تبدیل کر پائیں۔

ہر جگہ سیاستدانوں کے اندر نفاق و بد اعتمادی اس نے پیدا کی۔ عوام کے مختلف طبقات کو ایک دوسرے کے خلاف اس نے بھڑکایا اور مختلف مذہبی فرقوں کے درمیان مخاصمت کی آگ کو اس نے ہوا دی، کسی گروہ کی بے جا اعانت کی۔ کسی کی ناروا مخالفت کی۔ اس صورت حال نے ہر ملک کے داخلی امن کو تباہ کر دیا اور ان کو اندرونی و بیرونی استحکام سے محروم کر کے رکھ دیا۔

سول سروس کا یہ گروہ، حریت پسندوں کی نظروں میں ہمیشہ غدار ملت سمجھا جاتا رہا لیکن آزادی جن پر پیچ راستوں سے آئی وہ اس گروہ کے دیکھے بھالے اور قابو یافتہ راستے تھے۔ ان راستوں کی نگرانی پھر ان کے ہاتھوں میں رہی اور یہ اپنے قدیم آقاؤں کی مقرر کردہ حکمت عملی کے مطابق ہی کام کرتے رہے اور محبان وطن و مجاہدین حریت کے درمیان ایسی تلخ فضا پیدا کر دی کہ وہ باہم ایک دوسرے کو غدار ٹھہرانے لگے۔ سیاست دانوں کا جو گروہ برسر اقتدار آیا وہ اور زیادہ ان سے وابستہ ہوتا گیا اور بالآخر بعض ممالک میں زمام اقتدار کلیتہً سول سروس کے ہاتھوں میں چلی گئی۔

اس پس منظر کے ساتھ مشرق کے سیاسی احوال پر نظر دوڑائیے اور دیکھئے کہ ہر جگہ کیا ہو رہا ہے۔ اقوام مشرق کو جو آزادی دی گئی ہے اس کو کس طرح یورپ و امریکہ کے مدبرین اپنے حق میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آئندہ ایشیا اور مشرق بعید میں کیا کیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں؟ ہندوستان کو امریکہ، برطانیہ وغیرہ کے ساتھ روس بھی کیوں مدد دے رہا ہے؟ چین سے کیا کیا اندیشے روس کو ہیں؟ اور کیا کیا خطرات امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو لاحق ہیں؟ ہند و چین کی باہمی کشمکش کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس ساری بازیگری کا آخری انجام کیا نکلے گا؟

پاکستان کو اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے جو تبدیلی بھی اس علاقہ میں واقع ہوتی ہے۔ اس کا اثر لازماً پاکستان پر بھی پڑے گا، وہ اس تبدیلی کا مقابلہ کس طرح کرے گا۔ جو عناصر پاکستان میں سیاسی و اقتصادی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ ان کے اپنے عزائم کیا ہیں۔ وہ پاکستان کے مستقبل کو کس صورت میں ڈھالنا چاہتے ہیں، ان کی روش سے پاکستان کی آزادی و استحکام و خود مختاری پر کیا اثر پڑے گا۔ ان گوناگوں مشکلات میں عوام کو کیا کرنا چاہیے۔ سیاسی جماعتوں کو کیا کرنا چاہیے۔ حکومت کو کیا کرنا چاہیے اور وہ متعین و واضح پالیسی کیا ہے جس سے ان خطرات کے موقع پر وطن و ملت کا دفاع کیا جا سکے، جسے عوام کی تائید و حمایت حاصل ہو اور جو حکومت کی موافق و مخالف جماعتوں کے درمیان ایک مشترکہ مقصد کی حیثیت رکھتی ہو۔

افسوس ہے کہ قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر بحث کے بعد وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو نے جو جوابی تقریر ارشاد فرمائی اس میں نہ تو پیش آمدہ مسائل کا پوری تفصیل کے ساتھ احاطہ کیا گیا اور نہ کسی متعین، دو ٹوک اور واضح پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ وزیر خارجہ کی تقریر سے تو زیادہ سے زیادہ جو بات سامنے آتی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ ہندوستان کو اسلحہ کی جو بے پناہ امداد امریکہ اور یورپ کی طرف سے دی جا رہی ہے، وہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے بغیر نہیں دی جانی چاہیئے۔

اگر ہندوستان پاکستان پر حملہ آور ہوتا ہے تو اول تو امریکہ اور برطانیہ ہی اسے ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ اگر وہ پھر بھی نہ مانا تو چین پاکستان کی مدد کرے گا۔ اور اگر کسی نے بھی معاونت نہیں کی تو پاکستان ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔

جو لوگ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں وہ بھارت کے نقطۂ نظر کی نمائندگی کرتے رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ان کی تقریر کے اس لب لباب اور لب و لہجہ سے کوئی بڑی توقع قائم نہیں کی جا سکتی اور قوم انہی خطرات کی ان تاریکیوں میں روشنی کی متلاشی ہے۔

"ہمارے ملک کی صحافت کا ایک پہلو جو قابل اصلاح ہے"

آج کل ہمارے ملک کے روزانہ، ہفتہ وار اخبارات کی ایک بہت بڑی کھیپ، جس انداز صحافت پر عمل پیرا ہے وہ حد درجہ حیران کن اور موجب افسوس ہے۔

جہاں تک تو وطن عزیز کی محبت و سالمیت اور استحکام و مفاد کا تعلق ہے اس حد تک تو ان پر کسی کو بھی حرف گیری نہیں کی جا سکتی ہے۔ یقیناً اس معاملہ میں ملک کے اخبارات نے شاندار اور نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ یہاں کے بعض بڑے بڑے لیڈروں اور کرسی نشینوں کے جذبۂ حب وطن پر شک و شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ لیکن بمشکل ہی کسی اخبار کی وفاداری ملک و وطن پر انگلی اٹھائی جا سکتی ہے۔ اس کے برعکس عوام میں جذبۂ حب وطن کی جتنی کچھ سرشاری نظر آتی ہیں وہ زیادہ تر اخبارات کی ہی پیدا کردہ ہے۔ اور بارہا ایسے مواقع پیش آئے ہیں کہ ارباب اقتدار نے وقتی مصلحتوں کے تحت وطنی مفادات کے تقاضوں سے مختلف پالیسی اختیار کی ہے لیکن اخبارات کی اکثریت نے اس کی حمایت میں سرگرمی دکھانے سے انکار کر دیا ہے۔

لیکن دوسری طرف سستی مقبولیت، عوامی جاذبیت اور کثرت اشاعت کی خاطر مخرب اخلاق داستانوں اور تصاویر کے سیکنڈل کے سکنڈل شائع کرنے سے نہ احتراز برتا گیا اور نہ احتیاط کی گئی۔

دنیا کی ہر ایکٹریس۔ ہر فاحشہ عورت، ہر آزاد و بے حیا عورتوں اور منتخب حسیناؤں کے عریاں و نیم برہنہ تصاویر کا سلسلہ اشاعت روز بروز فزوں تر ہے۔ ان سے منسوب

(باقی ص۲ پر)

علماء اور اُن کے فرائض

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیکرٹری اسلامک سنٹر چھانگا مانگا
(نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام تنظیم)

عرض یہ کر رہا تھا کہ علماء نے ہر مقام پر "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کے فریضہ کو ادا کیا ہے۔ لیکن آج جس سے یہ بات کی جائے وہ صاف کہہ دیتا ہے ؎

تھے وہ آباء تمہارے مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ رکھے منتظر فردا ہو

اس زمانہ میں جب کہ طرح طرح کے "ازموں" اور مختلف گمراہ فرقوں نے لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالنے شروع کر دیے ہیں۔ حکومت کی الحاد نوازی کے تحت کوئی "دو اسلام" اور "دو قرآن" کا پرچار کر رہا ہے تو کوئی زور شور سے "مآخذ فقہ قرآن" کا راگ الاپ رہا ہے۔ کہیں "پرویزیت" اپنے جال پھیلا رہی ہے تو کہیں "مرزائیت" نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل اور متوازی ایک نئی نبوت کا شاخسانہ کھڑا کر دیا ہے۔ کہیں عیسائیت "تین خداؤں" کی تبلیغ کر کے ہزاروں لوگوں کو ارتداد کے راستہ پر ڈال رہی ہے تو کہیں "مودودیت" لوگوں کے ذہنوں میں تجدد اور "تنور" کا انجکشن لگا کر تفسیر و حدیث تک کی کتابوں کو تبدیل کر کے ان کے بجائے نئی صحاح ستہ مرتب کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور لوگوں کے ذہنوں میں ایک ایسا "ماڈرن اسلام" ٹھونس رہی ہے جس کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اس نازک وقت میں علماء امت پر اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی خانقاہوں کو چھوڑ کر میدان میں آئیں اور اسلام کی اس کشتی کو جو اپنوں اور بیگانوں کی وجہ سے بھنور میں پھنسی ہوئی ہے، پار لگانے کی سر توڑ کوشش کریں۔

آج ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزائیت اپنا پورا الاؤ لشکر تبلیغ کے میدان میں اتارے ہوئے ہے۔ کیا غیر مسلموں کو مرزائی بنانے کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے۔ ہزاروں لاکھوں روپیہ صرف اس بات پر صرف ہو رہا ہے کہ غلامان محمد کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے نکال کر انگریزوں کے "خاکسار" (مرزا غلام احمد) کی خاک پا نعلین میں لگا دیا جائے۔

یوں تو یورپ امریکہ اور دیگر مشرقی اور مغربی ملکوں تبلیغ کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ اور رچائے پر آنے والوں اور ٹیبل ٹاک میں شمولیت کرنے والے چند بے فکرے لوگوں کا نام بھی مرزا صاحب کا کلمہ پڑھنے والوں کی فہرست میں شائع کر دیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس گمراہ فرقہ کے چہرے کی سرخی اہل حق ہی کے خون سے ہے۔ چنانچہ اس فرقہ کا موجودہ خلیفہ، جس کے اخلاق کی داستانیں خود ان کے اپنے اخبار "الفضل" میں چھپتی رہتی ہیں کہتا ہے:۔

"بتاؤ احمدیت میں کون زیادہ شامل ہوئے ہیں۔ حقیقت میں ہمیں جس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے وہ مسلمانوں میں ہی ہوئی ہے۔"

(اخبار "الفضل" قادیان، مورخہ ۵ اپریل ۱۹۲۷ء صفحہ ص ۳)

یہی نہیں بلکہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو دریا گنج دہلی میں تقریر کے دوران میں کہا کہ:۔

"اگر مسلمانوں میں تمہاری (مرزائیوں کی) تبلیغ ہزار گنا بھی جائے تو اس کے مقابل پر ہندوؤں میں ایک گنا تبلیغ جاری ہے اور پارسیوں، زرتشتیوں اور بدھوں میں تو صفر کے برابر ہے۔"

(اخبار "الفضل" مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

جب اس انگریز کے خود کاشتہ پودے (تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۱۹) اور انگریزوں کے پولیٹیکل ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی (تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۱۹) اور انگریزوں کے پولیٹیکل ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی (تبلیغ رسالت جلد ۵ ص ۱۱) کی امت اپنے خود ساختہ دین کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے میں اس قدر کوشاں ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسلام کے نام لیوا اس میدان میں بالکل خاموش ہیں؟ گویا کہ ؎

کرگس ہو آسمان کی فضاؤں میں پر کشا
شاہین ہو زیر دام تعجب کی بات ہے

وہ فرقہ جس کے امام اور جس کے نبی کے خلیفہ دوم (جس کو العیاذ باللہ یہ فرقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برابر سمجھتا ہے۔ بلکہ کئی لحاظ سے افضل و اعلیٰ، جیسا کہ مرزا غلام احمد کو کئی لحاظ سے نبی اکرم سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اعلیٰ سمجھتا ہے) کے شرمناک قصے خود ان کے اپنے اخباروں میں چھپے ہیں، جیسا کہ خود خلیفہ صاحب نے مرزا غلام احمد کے ایک مرید کے متعلق اپنے خطبہ میں اعلان کیا کہ:۔

"ایک خط میں جس کے متعلق اس نے تسلیم کیا ہے کہ وہ اس کا لکھا ہوا ہے۔ اس پر یہ تحریر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں ہرج کیا ہوا۔ پھر لکھتا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھار زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔"

(اخبار "الفضل" قادیان، ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء صفحہ ۶)

یہ تو ایک عام مرید کا قصہ ہے اب ایک خاص "صحابی" عبدالرحمٰن مصری کا وہ بیان ملاحظہ ہو جو اس نے لاہور ہائی کورٹ میں دیا تھا۔ جسٹس ایف، ڈبلیو، سیکمپ اپنے فیصلہ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء میں لکھتے ہیں۔ کہ

"عدالت میں درخواست کنندہ نے ایک تحریری بیان دیا جس کے "موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے؎"

یہ اس آدمی کا بیان ہے جو کہ کوئی معمولی آدمی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے "خاص صحابیوں" میں سے ہے۔ قریباً بیس سال تک مدرسہ احمدیہ، قادیان کا ہیڈ ماسٹر رہ چکا ہے اور مرزا بشیر الدین محمود کے ساتھ یورپ کا دورہ بھی کر چکا ہے ۱۹۳۵ء میں جب مجلس احرار اسلام اور مرزائی جماعت کے درمیان مباہلہ کی جنگ ہوئی تو مرزا بشیر المیتا نے اس کو اپنی جماعت کی طرف سے شرائط مباہلہ طے کرنے کے لئے اپنا خاص نمائندہ مقرر کیا تھا۔

ایسے خلیفہ کے ماننے والے تو مرزائیت کا اس زور شور سے پراپیگنڈہ کریں لیکن بڑے رنج اور افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی مرکز تبلیغ نہ ہو۔ اور وہ دعوت الی الخیر کے اعلیٰ اور اہم فریضہ کو بالکل چھوڑے ہوئے ہوں ؎

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

یہ صرف مرزائیت ہی نہیں جو اس قدر پروپیگنڈہ کر رہی ہے بلکہ عیسائیت تو اس سے بھی چار قدم آگے ہے۔ جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ اگر تفصیل درکار ہو تو میرا مضمون "عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں" مطبوعہ ہفت روزہ "پاکستانی" مورخہ ۱۲ جون ۱۹۶۳ء ص ۵ اور "عیسائیت ماضی۔ حال اور مستقبل کے آئینہ میں" مطبوعہ ہفت روزہ "ترجمان اسلام" مورخہ ۷ جون ۶۳ء ص ۹ ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ اب وہ وقت نہیں کہ ہم اپنے اپنے گھروندوں میں خواب استراحت میں محو رہیں اور چور ہمارے دروازے توڑ کر ہماری متاع ایمان کو لے جائیں۔ بلکہ اب میدان میں آ کر کام کرنے کا وقت ہے۔

(باقی)

تلاش گم شدہ

مسمی محمد موسیٰ ولد محمد عظیم قوم لوہاری سندھی گاؤں سائینڈنہ سمیجہ عربکہ سعدو کوٹ رنگ سیاہی مائل۔ قد درمیانہ۔ ڈاڑھی خشخاشی عمر تقریباً ۲۲ سال سندھی فیشن کے کپڑے۔ جو صاحب اس کو یہاں پہنچا دیگا یا اس کا پتہ دے گا۔ اس کو ساتھ لانے کی صورت میں سفر خرچ اور مناسب خدمت بھی کی جائیگی

پتہ: مولوی محمد ابراہیم یا احمد شاہ صاحب حیدر علی معرفت حکیم ورمحمد۔ تھل۔ ضلع جیکب آباد

؎ ماخوذ از "تحریک تنظیم اہل سنت"، ص ۵۳ تفصیل کے لئے پڑھیئے میری کتاب "قادیانی تحریک اور اس کا پس منظر"۔

جمعیۃ علمائے اسلام شہداد پور کی سرگرمیاں

اہم فیصلے

۲۱ ؍ جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ایک خصوصی اجلاس شہداد پور میں منعقد ہوا ۔ صدارت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ نے فرمائی ۔ مندرجہ ذیل امور بالاتفاق طے پائے :

(۱) مولانا قاری محمد ایوب صاحب نعمانی کی شیعہ سنی نزاع سے متعلق مبینہ حراست کی وجہ سے ان کی رہائی تک ناظم ضلع کا انتخاب ملتوی کیا جاتا ہے اور ان کی اس حراست پر تشویش کا اظہار کیا جاتا ہے ۔

(۲) ناظم دفتر کے تقرر کے قاری رحمت اللہ صاحب کو مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق کسی مناسب آدمی کو ساٹھ روپیہ ماہوار تک پر مقرر کر لیں ۔

(۳) ضمنی انتخابات کے بارے میں ایک جائزہ کمیٹی بنائی گئی ہے جو علاقہ کا پورا دورہ کر کے تین ہفتوں کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی ۔

(۴) بیس ممبران پر مشتمل مجلس شوریٰ کا انتخاب عارضی طور پر کیا گیا ۔

(۵) جمعیۃ کی دعوتی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ایک پروگرام بنایا گیا جس پر فوری عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا ۔

(۶) بالاتفاق طے پایا کہ ضلع سانگھڑ کی جمعیۃ کی طرف سے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام میں نمائندگی کا کام ۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کریں گے ۔

(۷) طے پایا کہ ٹنڈو آدم میں جلد ہی ، جمعیۃ علمائے اسلام کی ایک کانفرنس بلائی جائے جس میں مفتی محمود صاحب ۔ مولانا غلام غوث صاحب ۔ حضرت مولانا درخواستی صاحب ، مولانا عبید اللہ انور صاحب ۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری ۔ مولانا سید حامد میاں صاحب مولانا محمد شاہ صاحب جانشین حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ملک کے دیگر اکابر علماء کرام کو بھی دعوت دی جائے ۔ اس کا انتظام ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب کریں اور جمعیۃ ٹنڈو آدم کے ساتھ ضلع کی جمعیۃ اور ملحقہ علاقوں کے ارکان جمعیۃ بھی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے معاونت فرمائیں ۔

(۸) کانفرنس ستمبر کی ابتدائی تاریخوں میں انشاء اللہ منعقد کی جائے گی ۔

نوٹ ۔ مرکزی نمائندہ جناب ملک مظفر خاں صاحب قومی اسمبلی کے نام بھیجے جو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی طرف سے تقسیم ہوئے تھے ۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

کا انتخاب جدید اور قرار دادیں

میانوالی ۔ ۲۵ جولائی بروز جمعرات مسجد زرگراں میانوالی جمعیۃ علماء اسلام ۔ ضلع میانوالی کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی کی صدارت میں ہوا ۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت اور ضرورت پر تقریر فرمائی ۔ اس کے بعد ضلعی جمعیۃ کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

(۱) امیر ضلع کے لئے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی ۔ حضرت مولانا احمد علی شاہ صاحب عیسیٰ خیل اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب بھکر کے اسمائے گرامی پیش ہوئے کثرت رائے سے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی امیر منتخب ہوئے ۔ دو نائب امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب بھکر خطیب نہر کالونی اور حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب جلبانوی کلورکوٹ متفقہ طور پر منتخب ہوئے ۔

(۲) ناظم اعلیٰ کے عہدہ کے لئے حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ اور مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مسجد طوبلہ گیٹ ۔ بھکر کے نام پیش ہوئے کثرت رائے سے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا ۔ نائب ناظموں کا انتخاب ناظم اعلیٰ کی رائے پر چھوڑا گیا وہ جسے چاہیں نائب ناظم بنا سکتے ہیں ۔ چنانچہ ناظم اعلیٰ نے ایک نائب ناظم حضرت مولانا احمد سعید صاحب خطیب مسجد زرگراں کو نامزد فرمایا ہے ۔ دوسرے نائب ناظم کی تقرری بعد میں فرمائیں گے ۔

(۳) خازن خان امیر عبداللہ خاں صاحب بالاتفاق منتخب ہوئے ۔

(۴) سالار اعلیٰ حافظ محمد طیب صاحب کلورکوٹ اور نائب خان شہباز خاں صاحب میانوالی بالاتفاق منتخب ہوئے ۔ اسی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں ۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی مجلس عامہ کا یہ اجلاس صوبائی اسمبلی کی قرارداد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے ۔

نیز یہ اجلاس قومی اسمبلی کے ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کے خلاف رائے دے کر اسلام اور عوام کی صحیح نمائندگی کا حق ادا کریں ۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس عامہ کا یہ اجلاس علماء دین پر عائد کی گئی پابندیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ یہ پابندیاں شہری آزادی اور وقت کے تقاضوں کے خلاف ہے ۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اس بات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ میانوالی سے شمال مشرقی علاقہ (غنڈی سوانس موسے خیل چھدرو وغیرہ) میں کاشتکاری اور پینے کے لئے پانی کی تشویشناک قلت ہے ۔ جو باشندگان علاقہ کے لئے مستقل پریشانی کا سبب بنی ہوئی ہے باوجود علاقہ کے مطالبات کے حکومت نے اب تک اس تکلیف کو دور نہیں کیا ۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس علاقہ کے لئے آب رسانی کا فوری طور پر اطمینان بخش انتظام کر کے عوام کی بے چینی کو دور کیا جائے ۔

جمعیۃ علماء اسلام بہل میں مجلس شوریٰ کا اجلاس

اور قرار دادیں

۲۶ ؍ جولائی ۱۹۶۳ء کو مجلس شوریٰ بہل تحصیل بھکر کا اجلاس زیر صدارت جناب حافظ نذر محمد صاحب ۔ جامع مسجد عیدگاہ بہل منعقد ہوا ۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی بعد ازاں حضرت مولانا اللہ بخش صدیقی نے خطاب فرمایا ۔ قرآن مجید کی فضیلت کے متعلق احادیث کا ترجمہ پڑھ کر سنایا ۔ دوران تقریر خطیب صاحب نے اکابر دیوبند کے کارنامے اور ان کی جانی و مالی قربانیوں کا ذکر کیا اور جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کی اپیل کی بعدہ مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں ۔

۱ ۔ مسلمانان بہل کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کی لعنت کو مسلمانان پاکستان کے سر سے دور کیا جائے نیز پاکستان میں عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکا جائے ۔

(۲) یہ اجتماع اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ علماء اہلسنت والجماعت پر جو پابندیاں عاید کی گئیں ۔ ان کو فی الفور ختم کیا جائے ۔

(۳) دار المطالعہ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ۔ جس میں "ترجمان اسلام" اور "رضوان" "دعوت" وغیرہ رسائل کی فراہمی کا بندوبست کیا جائے اور بعد نماز فجر درس قرآن و حدیث ہوا کرے تاکہ عوام کے اخلاق و عقائد درست ہوں اور یہ اصلاح معاشرہ کا بہترین طریقہ ہے ۔

(۴) مسلمانان بہل کا یہ اجتماع ممبران صوبائی اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔ نیز حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے تمام مسلمانوں خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا ۔ اور مرکزی اسمبلی کے ممبروں سے درخواست ہے کہ وہ عائلی قوانین کی منسوخی کے حق میں ووٹ دیں ۔

(۵) یہ اجتماع ملک میں فحاشی بدقماشی رقص و سرور کی محفلوں اور عورتوں مردوں کی مخلوط تعلیم وغیرہ کو ملک و ملت کی اخلاقی اور ایمانی بربادی سمجھتے ہوئے مرکزی و صوبائی اور ضلعی حکام سے اپیل کرتا ہے اور وہ اللہ تبارک تعالیٰ کے خوف سے ان تمام بے حیائی کے کاموں کو فی الفور مکمل بند کر دیں اس کے بعد تمام مسلمانوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ محضر ناموں پر دستخط کر کے ٭

"میں عائلی قوانین کی تنسیخ میں آپ کا ساتھ دوں گا"

امیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کے نام ممبر قومی اسمبلی حامد رضا گیلانی کا خط

کہروڑ پکا ڈاک سے ، مسلمانان کہروڑ پکا نے جمعیت علماء اسلام کے شائع کردہ محضر ناموں پر ہزاروں کی تعداد میں دستخط کر کے اپنے علاقہ کے قومی اسمبلی کے ممبر اور پارلیمنٹری سیکریٹری سید حامد رضا گیلانی کی خدمت میں بھیجے کہ ہمیں قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون منظور نہیں ہے گیلانی صاحب نے ایک خط میں جو مقامی جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا محمد سعید صاحب امام و متولی شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا کے نام بھیجا اس میں یقین دلایا کہ میں اہل اسلام کے اس مطالبہ پر کہ عائلی قوانین کتاب و سنت کے خلاف ہیں پورا پورا ساتھ دوں گا اور اس کی تنسیخ کے بارہ میں جمعیت علماء اسلام کا ہمنوا رہوں گا ۔ (ناظم جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا)

بقہ ضلع ہزارہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

مورخہ ۲۴ جولائی کو زیر اہتمام جمعیت علماء اسلام بفہ ایک عام اجلاس چوک بازار بفہ میں زیر صدارت مولانا عبدالودود صاحب ہوا۔ جلسہ میں قومی اسمبلی پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا۔ کہ عائلی قانون کو جس کے خلاف تمام علماء اسلام نے غیر شرعی ہونے کا متفقہ طور پر فیصلہ دیا ہے۔ منسوخ کیا جائے کیونکہ عام مسلمان اس قانون کو مداخلت فی الدین سمجھتے ہیں۔ اور نمائندگان قوم سے اس کا مطالبہ کرتے ہیں اور صوبائی اسمبلی کے عائلی قانون کے منسوخی پر صوبائی اسمبلی کے ممبران کی خدمت میں مبارک پیش کی اس سلسلہ میں سید محمود شاہ صاحب خطیب بفہ اور حاجی محمد یونس صاحب کے علاوہ میاں عبدالقیوم صاحب نے مدلل تقریریں کیں۔

اراکین شوریٰ و عاملہ جمعیۃ علماء اسلام شہر رحیم یار خاں کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۲۴ جولائی بعد نماز عصر۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ریلوے روڈ رحیم یار خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین شوریٰ و عاملہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب مولانا قاضی خلیل احمد صاحب منعقد ہوا۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن پاک کا درس دیا۔ بعد میں مندرجہ ذیل دو قرار دادیں باتفاق جمیع اراکین پاس کی گئیں۔

(۱) اراکین شوریٰ۔ عاملہ۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر رحیم یار خاں کا یہ ہنگامی اجلاس جناب مولانا غلام ربانی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ پر غنڈوں کے مسلح حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے نیز یہ اجلاس رحیم یار خاں کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ حملہ آور غنڈوں کے خلاف فوری کارروائی کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ تاکہ آئندہ کسی غنڈہ عناصر کو اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان اور قوم کے نمائندے مرکزی۔ صوبائی اسمبلیوں کے معزز ارکان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین جیسے خلاف شریعت قانون کو فوراً منسوخ کر کے قوم کے متفقہ مطالبہ کو پورا کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کا انتخاب

۲۶ جولائی بعد نماز جمعہ جامع مسجد بابا نوابی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل قرار داد کو بالاتفاق منظور کیا گیا

امیر۔ حافظ غلام مصطفےٰ صاحب خطیب جامع مسجد شرقی موسیٰ خیل ضلع میانوالی

نائب امیر۔ مولوی علاؤ الدین صاحب۔

ناظم اعلیٰ۔ جناب محمد خاں صاحب۔

نائب ناظم۔ جناب شیخ عبداللہ صاحب

خزانچی۔ حاجی احمد صاحب دکاندار۔

قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو کہ سراسر اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔ نیز یہ اجلاس صوبائی اسمبلی کے ارکان خصوصاً حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ نیز یہ اجلاس قومی اسمبلی کے ممبران سے گزارش کرتا ہے۔ کہ وہ عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کی منسوخی میں ووٹ دے کر ایک سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں۔

ضلع تھرپارکر میں ناظم ڈویژن حیدرآباد کا پندرہ روزہ سرگرم دورہ

حضرت مولانا حافظ محمد شفیع صاحب مہتمم دار العلوم اسلامیہ (ڈگری) و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سندھ نے جمعیۃ کے تنظیمی کام کے لئے مختلف مقامات کا دورہ کیا جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کو بیان فرمایا اور خصوصاً عائلی قوانین کی تنسیخ اور اسلامی دستور کے متعلق قرار دادیں پاس کیں۔ نیز حیدرآباد ڈویژن کے صوبائی و قومی اسمبلی کے ممبروں سے اس بارہ میں ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے عائلی قوانین کی تنسیخ کے بارے میں اسلام کے حق میں ووٹ دینے کا وعدہ فرمایا اور حیدرآباد ڈویژن کے تمام ضلعوں میں کانفرنسیں کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ دیگر قبلہ حافظ صاحب کی مساعی جمیلہ سے جمعیۃ کا کام وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اس دورہ میں مندرجہ ذیل مقامات تعلقہ ڈگری میں جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔

(۱) چک ۱۶۱ امیر چوہدری غلام حیدر صاحب۔ نائب امیر مولوی عبدالستار صاحب ناظم چوہدری محمد طفیل صاحب۔

(۲) چک ۱۵۴ بڑی امیر حاجی عنایت اللہ صاحب ناظم رکن الدین صاحب خازن شیر محمد صاحب۔

(۳) چک ۱۶۳ امیر مولانا محمد رمضان صاحب ناظم مولانا محمد حسین صاحب نائب ناظم مولوی احسان الحق صاحب خزانچی ڈاکٹر غلام قادر صاحب۔

(۴) چک ۱۵۳ بڑی امیر سیٹھ عباس علی صاحب نائب امیر چوہدری محمد اشرف صاحب ناظم مولوی امیر الزماں صاحب۔ خزانچی سیٹھ عباس علی صاحب سالار برکت علی صاحب۔

(۵) چک ۱۵۱ امیر حاجی سردار محمد صاحب ناظم چوہدری رب نواز صاحب خزانچی چوہدری محمد اسلم صاحب دیگران کے علاوہ دوسرے مقامات میں بھی دورہ کیا اور جمعیہ کے کام کو تیزی سے کرنے کی تلقین فرمائی۔ جن مقامات کا دورہ کیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) ٹنڈو غلام علی شہر (۲) ٹنڈو جان محمد شہر (۳) ٹالہی اسٹیشن شہر (۴) گوٹھ سعید خاں لغاری۔ (۵) میرواہ شہر (۶) چک ۱۶۰ (۷) چک ۱۵۵ مندرانوالہ (۸) چک ۱۶۴ (۹) چک ۱۵۴ چھوٹی (۱۰) چک ۱۵۳ چھوٹی۔

جمعیۃ علماء اسلام دھرمپورہ لاہور کا انتخاب جدید

مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۳ء کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرمپورہ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب حاجی محمد علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں عہدیداران کا از سر نو انتخاب ہوا۔ عہدیداران کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ حاجی محمد علی صاحب۔ صدر

(۲) حاجی محمد رضا خاں صاحب نائب صدر

(۳) حاجی شمس الہٰی ناظم اعلیٰ (۴) مجاہد ملت جناب محمد اکرم صاحب ناظم (۵) بشیر احمد صاحب نائب ناظم (۶) غلام حسن خزانچی (۷) محمد رفیق صاحب نائب خزانچی (۸) محمد ابراہیم صاحب سالار (۹) عبدالعزیز صاحب نائب سالار۔

ضلع رحیم یار خاں کی مجلس شوریٰ کے مزید چار ارکان کی نامزدگی

جناب مولانا غلام ربانی صاحب۔ امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں نے مزید چار ارکان ضلعی شوریٰ کے لئے نامزد فرمائے ہیں۔ ضلعی شوریٰ کی تعداد تیرہ سے اب سترہ ہو گئی۔ مجوزہ ارکان شوریٰ درج ذیل ہیں:-

(۱) مولانا عبداللہ صاحب درخواستی تحصیل خانپور (۲) مولانا عبداللہ صاحب

(۳) مولانا بشیر احمد صاحب تحصیل لیاقت پور

(۴) شمس الحق صاحب اسلام پور تحصیل لیاقت پور

حسب فیصلہ ضلعی شوریٰ مورخہ ۴ راگست بمقام بستی مولویاں ہیرو نزد صفہ۔ انوار مرگا۔ تمام ممبران ضلعی شوریٰ و ضلعی عاملہ تاریخ و جگہ نوٹ فرمالیں۔ (ناظم دفتر)

کلور کوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام

مورخہ ۲۸ رصفر کو جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرزاق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جدید انتخاب کیا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران اتفاق رائے سے منتخب کئے گئے:-

مولانا عبدالرزاق صاحب امیر (۲) حافظ محمد طیب صاحب ناظم اعلیٰ (۳) محمد اسلم صاحب ناظم (۴) محمد طاہر صاحب منصور۔ ناظم۔ (۵) رانا جلیل احمد صاحب سالار (۶) راؤ عبدالحفیظ خزانچی۔

مندرجہ ذیل ارکان مجلس شوریٰ میں شامل کئے گئے

(۱) مولانا عبدالرزاق صاحب (۲) حافظ محمد طیب صاحب (۳) محمد طاہر منصور۔ (۴) محمد اسلم (۵) صوفی محمد شریف صاحب (۶) حافظ سراج الدین صاحب (۷) حافظ جمیل احمد صاحب (۸) حافظ محمد رمضان (۹) حافظ محمد صدیق صاحب (۱۰) حافظ عبدالحق صاحب (۱۱) راؤ عبدالحفیظ صاحب (۱۲) حافظ سلام الدین صاحب (۱۳) حکیم محمد ادریس صاحب (۱۴) ماسٹر محمد اقبال صاحب (۱۵) خوشی محمد صاحب (۱۶) عبدالوحید صاحب (۱۷) عبدالحمید صاحب (۱۸) حاجی محمد اسحٰق صاحب (۱۹) محمد ظہیر صاحب (۲۰) حاجی عبدالقیوم صاحب (۲۱) محمد سلیمان صاحب (۲۲) محمد یعقوب صاحب (۲۳) جلیل احمد رانا صاحب

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

پڑعیدن۔ مولانا محمد گل زرین خاں صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے جمعہ کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عائلی قوانین، قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور پاکستان ایسی نظریاتی مملکت میں ان کا نفاذ بڑا غلط ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعے اراکین صوبائی اسمبلی کو اس کی تنسیخ کی قرارداد کی سفارش کرنے پر مبارکباد دی۔ اس ضمن میں مولانا غلام غوث ہزاروی کی معرکۃ الآرا تقریر کرنے اور انکی مساعی جمیلہ کو سراہا گیا اور قومی اسمبلی کے اراکین سے اس کی منسوخی کے بل کی حمایت کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ناظرین: خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مراسلات

مودودی پارٹی سے علیحدگی اور بیزاری کے اعلانات

مکرمی سلام مسنون ۔

میں عرصہ سے جماعت اسلامی میں شامل تھا۔ جب سے جمعیۃ علماء اسلام کا قیام ہوا ہے ۔ بعد میں مودودی پارٹی کے گمراہ کن عقائد کا پول کھلا ۔ تو میں اس نام نہاد جماعت اسلامی سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان کرتا ہوں کہ اب جماعت اسلامی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اور اب میں جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوتا ہوں اور اس سے اپنی خدمات وابستہ رکھوں گا ۔ لہذا اس تحریر کو بذریعہ اخبارات اعلان کرتا ہوں کہ دوسرے بھائی اس مودودی پارٹی کے پھندے سے بچ سکیں ۔

عبدالحکیم بقلم خود

برف ڈیلر صدر بازار ۔ لیاقت پور

(۲)

عبدالخالق صاحب فروٹ مرچنٹ صدر بازار لیاقت پور کا مراسلہ بھی مندرجہ بالا مضمون پر مشتمل موصول ہوا ہے ۔ انہوں نے بھی مودودی پارٹی سے علیحدگی اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے (مدیر)

(۳)

مکرمی ۔ سلام مسنون

میں عرصہ سے جماعت اسلامی سے منسلک تھا ۔ جب سے جمعیت علماء اسلام کا قیام ہوا ۔ اور مودودی پارٹی کے گمراہ کن عقاید کا پول کھلا ۔ اب میں اس جماعت اسلامی سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان کرتا ہوں کہ اب سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اور میں ہر طرح سے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوں اور باقاعدہ ترجمان اسلام کا خریدار ہوں اور اپنی خدمات جمعیۃ سے وابستہ رکھوں گا ۔ میں مستری علی محمد سکنہ اترادڈ ڈاک خانہ گنجیال تحصیل خوشاب کا بہت شکرگزار ہوں ۔ کہ اس نے ہم کو ترجمان اسلام کے پرانے پرچے بھیجدیے جس میں مودودی صاحب کے گمراہ کن عقائد کی کافی وضاحت تھی ۔ لہذا بذریعہ اخبارات اعلان کرتا ہوں ۔ تاکہ عوام الناس خصوصاً امیر ضلع اور جملہ جماعت اسلامی والے کوئی میرے ساتھ اس معاملہ میں کوئی تعرض نہ رکھیں والسلام اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعاً اللھم ارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابا ۔

(۴)

مدیر محترم ۔ السلام علیکم

میں نے مورخہ ۶۳-۶-۱۶ کو ایک خط بنام ایڈیٹر صاحب ہفتہ وار شہاب ایک خط کے سلسلے میں جو اخبار مذکورہ کی اشاعت مورخہ ۶۳-۶-۱۴ کو چھپا ہے تحریر کیا تھا۔ خط مذکورہ مسٹر عابد نظامی کی معرفت مولانا کوثر نیازی کو ارسال کیا تھا ۔ خط کی نقل آپ کی تسلی کے لئے ملفوف ہے ۔ شہاب کی موجودہ اشاعت میں وہ خط چھپ نہیں سکا ۔ وجہ نامعلوم ۔

بہرحال (مطبوعہ) خط مذکور جس پر اس بندے کے دستخط ثبت ہیں مجھے اس کے اکثر حصہ سے قطعی اختلاف ہے ۔ میں دوبارہ اعلان برأت کرتا ہوں ۔ میں نے دستخط مصنف خط (جو اسلامی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں) کے ایما پر محض سرسری اور نامکمل طور پر پڑھے بغیر کر دیتے تھے ۔ حالانکہ میرا عقیدہ پوری طرح میرے احباب کو معلوم ہے کہ میرا عقیدہ خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور یزید کے متعلق بالکل وہی ہے ۔ جس پر سلف صالحین سے لیکر آج تک تمام علماء اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے ۔ خط میں یزید پر جو رضی اللہ تعالےٰ عنہ تحریر ہے اس کو بھی ناجائز سمجھتا ہوں میرے نزدیک رضی اللہ تعالےٰ کے الفاظ صرف صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے اسماء مبارکہ پر استعمال ہو سکتے ہیں اس خط کے بعض الفاظ سے ہمارے اکابر دیوبند رہ کے عقائد کے خلاف ٹھہرتے ہیں۔ جس کا تصور بھی میرے لئے سوہان روح ہے والسلام امید ہے یہ اعلان چھاپ کر آپ عنداللہ ماجور ہوں گے ۔ فقط

غلام قادر ۔ فلیمنگ روڈ ۔ لاہور

لاہور ۔ ۳ راگست ۔ جامع مسجد حلوہ موڑ نہر والی میں سیرۃ النبی کے موضوع پر مولانا بہادل حق قاسمی ۔ جناب ڈاکٹر مناظر حسین صاحب اور جناب مختار احمد حسینی نے تقریریں کیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی اور عوام آپ کے اسوہ حسنہ پہ چلنے کی تلقین کی گئی ۔

ہ عبدالحی مہتمم مدرسہ عربیہ انوار العلوم ڈم کلہ تحصیل کرک ضلع کوہاٹ ۔

مودودی فرقہ کا ایک اور ستون گرا

(قسط ۳)

زیر بحث فکر کی غلطی یہ ہے کہ اس نے دین کی جو تصویر بنائی ہے اس میں اجزاء تو سب وہی استعمال کئے جو کسی نہ کسی اعتبار سے دین کے اجزاء تھے ۔ مگر جس کلی تصور کے تحت انہیں ایک مجموعہ میں ترتیب دیا گیا وہ تصور صحیح نہ تھا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی مکان کو توڑ کر اسی کے اینٹ اور گارے سے دوسری وضع کا مکان بنا ڈالا جائے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس کی تصویر اجزاء کے اعتبار سے دینی ہونے کے باوجود اپنی مجموعی ہیئت میں دین کے مطابق نہیں رہی ۔ بظاہر پورے دین کا حامل ہونے باوجود' وہ اپنی مخصوص ترتیب میں پورے دین سے ٹکرا گئی ۔

اس تعبیر نے دین کے مختلف اجزاء کے درمیان جو نسبت جامع تلاش کی اور جس کے تحت تمام دینی تعلیمات واحکام کو مربوط کرنے کی کوشش کی وہ "نظام" کا تصور تھا یعنی اسلام' زندگی کا ایک مکمل اور منظم نظام ہے اور اسی لحاظ سے اس کے تمام اجزاء باہم ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ اس فکر کے ایک مبلغ کے الفاظ میں ۔

"اسلام ایک نظام حیات ہے جو زندگی کے سارے انفرادی واجتماعی اور مابعد الطبیعی مسائل کو ایک وحدت میں پروتا اور سب کو عقل وفطرت کے مطابق کرتا ہے ۔"

دین کا ایک نظام ہونا بذات خود غلط نہیں ہے مگر جب نظام کے تصور کو یہ حیثیت دی جائے کہ یہی وہ سب جامع ہے جو اس کے متفرق اجزاء کو ایک کل میں سموتا ہے تو یقیناً وہ غلط ہو جاتا ہے اور یہی اس فکر کی اصل غلطی ہے ، یہ فکر دین کا مطالعہ اس حیثیت سے کرتی ہے کہ وہ زندگی کا ایک "نظام" ہے ۔ اس کے نزدیک وہ ایک مجموعی تخیل جس کے تحت پورے دین کو سمجھا جا سکتا ہے ، وہ اس کا نظام ہونا ہے ۔ حالانکہ دین کی اصلی حیثیت یہ ہے کہ وہ خدا اور بندے کے درمیان تعلق کا عنوان ہے اس میں شک نہیں کہ عمل میں آنے کے بعد دین میں وہ ساری چیزیں شامل ہو جاتی ہیں جن کے مجموعے کو "نظام حیات" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ مگر دین کا نظام ہونا ، حقیقت دین کا ایک مظہر ہے یہ اس کی اضافی حیثیت ہے نہ کہ اصل حیثیت ۔

دین کا مطالعہ "نظام" کے عنوان کے تحت کرنے میں اس قسم کی غلطی کی گئی ہے جو غلطی ان لوگوں نے کی جنھوں نے "انسان" کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ نظریہ قائم کیا کہ :

MAN IS A SOCIAL ANIMAL

یعنی انسان ایک تمدنی ہستی ہے ۔ بے شک عملی تفصیلات میں آنے کے بعد انسان ایک اعتبار سے تمدنی ہستی یا سماجی مخلوق بن جاتا ہے مگر تمدنی اور سماجی حیثیت کا ایک مظہر ہے ۔ انسان کی اصل حیثیت اس کا ذی روح اور صاحب اختیار وارادہ ہونا ہے اور بقیہ تمام حیثیتیں خواہ وہ تمدنی حیثیت ہو یا اور کوئی حیثیت ، اسی اصل سے مختلف نسبتوں کے تحت نکلتی ہیں ۔ (باقی)

پوتے کی وراثت

اسلام دشمن عناصر اسلام کی حقیقی روح کو ختم کرنے کے درپے ہیں ۔ اسلام میں پرویزی ذہن کے لوگ مرکزی کردار کی حیثیت رکھتے ہیں مسلمانوں کے متفقہ الیہ عقائد اصول کے معاملہ میں شکوک نئی راہیں ہموار کی جا رہی ہیں ۔ پوتے کی وراثت کو بیٹوں کی موجودگی میں قرآن سے ثابت کر کے عوام الناس کو دھوکہ دیا جا رہا ہے ۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے ایک تحقیقی اور عام فہم پمفلٹ لکھ کر پوتے کی وراثت کے مسئلہ کو واضح کر دیا ہے اور منکرین حدیث کے باطل دلائل کے تار وپود کو بکھیر کر رکھ دیا ہے ۔ جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو اس کی اشاعت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے پمفلٹ کی قیمت صرف دو آنے ۔ دس روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے حاصل کریں ۔

نوٹ : ضلعی جماعتیں مذکورہ پمفلٹ کو کثیر تعداد میں منگوا کر اپنے حلقہ میں تقسیم کرائیں ۔

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ بائیزی کا عظیم الشان دورہ

علماء اسلام کی گرفتاریوں اور دیگر پابندیوں کے خلاف احتجاج

حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر

تازہ گرام علاقہ بائیزی مردان ۱۶ جولائی

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ بائیزی کا عظیم الشان اجتماع بمقام تازہ گرام زیر صدارت مولانا محمد صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں علاقہ کے مشہور علماء اور مضافات کی کثیر التعداد مسلمان شریک ہوئے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد بھی تشریف لائے تھے امیر سرحد کی سرپرستی میں دو اجتماعات شوریٰ ہوئے جس میں علاقہ کے جمعیۃ تنظیم و ترقی پر غور ہوا۔ تمام علاقہ کو تین حصوں پر تقسیم کیا گیا اور ہر حصہ کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی تاکہ ہر حصہ میں گاؤں گاؤں پھر کر جمعیۃ ترقی اور عامۃ المسلمین کے ساتھ روابط قائم رکھیں۔

حصہ ۱ کوڑی کے لئے مولانا غلام سرور صاحب مولانا فضل غنی صاحب مولانا نور الحق صاحب مقرر کئے گئے

حصہ ۲ ونڈ خور کے لئے مولانا محمد صاحب مولانا رحیم اللہ صاحب۔ مولانا عبد الوہاب مقرر کئے گئے۔

حصہ ۳ علاقہ کاملنگ کے لئے مولانا فضل اللہ صاحب صوفی مقرر ہوئے۔ ۲۰ اگست کو یہ حضرات ہر تین حصوں کا دورہ کریں گے اس کے بعد تین مرکزی مقامات پر جلسے ہوں گے۔

کاملنگ، کھوڑی برسوکی، ونڈ خور کے مقام پر جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد شرکت فرمائیں گے۔

ظہر اور بعد از عشاء دو عظیم الشان عام جلسے ہوئے جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد مولانا نور الحق صاحب فاضل دیوبند۔ مولانا فضل اللہ صاحب فاضل دیوبند نے تقریریں کیں۔ ملک میں شرعی قانون کا نفاذ عائلی قوانین کی تنسیخ پر تقریریں اور مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ بائیزی ضلع مردان ملک کے مقتدر علماء کے گرفتاری اور اپنے علاقہ بدز پر احتجاج کرتا ہے حکومت نے ضلع پشاور کے مقتدر علماء مولوی نصر اللہ خان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء شہر پشاور کے مولانا عبد السلام صاحب قاضی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور مولانا نور الحق صاحب ناظم اہل سنت والجماعت مولانا فضل حق صاحب خطیب ہشتنگری کے گرفتاری اور مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جہلم اور مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ کی پابندی پر احتجاج کرتا ہے حکومت کو چاہئے کہ گرفتار شدگان کو رہا کر دے۔ اور جن پر پابندی ہے ان سے پابندی اٹھائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا انتخابی اجلاس

۲۴ جولائی ۹ بجے صبح بلاک ۱۰ سرگودھا میں چک ۲۶ ایم۔ بی روڑہ گروٹ خوشاب بھلوال للیانی جلسہ منعقد ہوا چک ۱۲ شمالی چک ۴۸ شمالی شاہ پور صدر رسا بیوال فروکہ سلانوالی جھاولیاں شاہ نکڑا شہر سرگودھا کے سوا منتخب نمائندگان کا انتخابی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب خوشابی منعقد ہوا۔

حافظ سعید الرحمٰن بھیروی کی تلاوت کے بعد سابق ناظم اعلیٰ ضلع نے جمعیۃ کی گذشتہ یکسالہ کارگذاری پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع میں ۱۹۱ ابتدائی جمعیتیں قائم ہوئیں جن میں ۷۴۸ عہدیداران وارکین باتنخواہ جمعیت کے نظام کو چلا رہے ہیں ضلعی اور شہری پندرہ عہدیداران نے ۴۵ مقامات کا دورہ کیا اور دو مرتبہ ضلعی اجلاس (شوریٰ) طلب کیا گیا بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر:۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔
نائب امیر ۱:۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب
" ۲:۔ حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب
نائب ناظم ۱:۔ حضرت مولانا محمد نواز صاحب
" ۲:۔ مولانا محمد صادق صاحب
خازن:۔ الحاج عبد الحمید صاحب

عائلی قوانین فوری طور پر منسوخ کرائیں

مولانا مفتی محمد عبد الحلیم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ نے قومی پارلیمنٹ کے معزز ارکان سے اپیل کی ہے کہ عائلی قوانین کو مغربی پاکستان اسمبلی کے اراکین کی طرح سبجیکٹ کمیٹی یا اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کئے بغیر فوری طور پر منسوخ کرا کر عوام کی بے چینی کو دور فرما دیں اسلامی اور اجتماعی امور تاخیری ہالیسی سے حل نہیں ہوتے عائلی قوانین ہمارے پرسنل لاء میں مداخلت ہے جسے کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اکثریتی پارٹی کنونشن مسلم لیگ پر یہ ذمہ داری ہے کہ عائلی قوانین کی تنسیخ کے بارے میں اپنا موقف واضح کرے۔

لاہور میں میلاد النبی کا جلوس

اس سال لاہور میں میلاد النبیؐ کے جلوس نکالنے اور نہ نکالنے میں بڑی بحث رہی بالآخر عوامی جوش و خروش کے پیش نظر اس کا اہتمام کرنا پڑا۔

یہ جلوس لاہور کی تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اور اس کی تہہ میں سنی مسلمانوں کا وہ جوش کارفرما تھا جو محرم کے جلوسوں میں شیعہ مظاہروں میں انتہائی بدتمیزیوں اور زیادتیوں کے خلاف موجزن تھا۔

دراصل سنیوں نے فسادات میں انتہائی حوصلہ سے کام لے کر اور ربیع الاول میں سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق العادت عقیدت کے اظہار اور چار یار حق کے نعروں سے اپنے دلی جذبات کا مظاہرہ کیا۔

اس جلوس میں وہ باتیں بھی تھیں جو آفتاب رسالت وہدایت کے نام نامی سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں مثلاً گانا بجانا یا بینڈ باجے۔ یہ کام کوئی بھی کرے چاہے وہ مدرسہ عزیز الاسلام کے بچے ہوں یا اساتذہ احرار ہوں یا لیگی۔ دیوبندی ہوں یا بریلوی۔ قابل مذمت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو اسوہ بنائیں اور آپ کی تعلیمات کو عام کرتے ہوئے اس معاشرہ کی یاد تازہ کریں جو آپ نے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم نے پیدا فرمایا تھا جس میں نفرت نہ تھی محبت تھی عداوت نہ تھی اخوت و صداقت تھی جس میں نفس پرستی نہ تھی روحانیت تھی۔ بد اخلاقی کی جگہ بلند کردار کا وہ نمونہ تھا جس کی نظیر دنیا پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کے شوق و محبت کے جذبہ کو تازہ رکھتے ہوئے ان کو حضورؐ کی سنت کی پیروی اور دین محمدی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احیاء کی مساعی کی توفیق عطا فرمائے آمین

مضمون نگار حضرات مضمون کو مختصر اور کاغذ کے ایک طرف تحریر فرمایا کریں

عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری متوجہ ہوں

یہ چودہ اگست بروز بدھ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مدرسہ مدنیہ اوکاڑہ میں تمام ضلع کے عہدہ داران کا ایک اجلاس بلایا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل اصحاب کی شرکت بہت ضروری ہے۔

- منٹگمری۔ صوفی خوشی محمد صاحب حاجی حفیظ صاحب ناظم۔ مولانا حبیب احمد صاحب
- اوکاڑہ۔ امیر و ناظم غازی عطا محمد مولانا حبیب الرحمٰن۔
- رینالہ۔ مولانا اسمٰعیل شہید طیب
- چیچہ وطنی۔ مولانا یار محمد صاحب
- دیپالپور۔ بشیر محمود شاہ۔ حافظ محمد شریف صاحب۔
- پاکپتن۔ مولوی جمیل صاحب۔ مولانا مقبول احمد صاحب کریانہ مرچنٹ غلہ منڈی پاک پتن۔
- عارف والا۔ مولوی ابراہیم صاحب خطیب
- حویلی۔ مولانا غلام کبریا صاحب مدرس انوار العلوم۔
- ملکہ ہانس۔ سید نور حسین شاہ صاحب خطیب
- کبیر۔ مولوی بشیر احمد صاحب خطیب
- ہڑپہ:۔ شیخ بشیر احمد صاحب رکن بنیادی جمہوریت۔
- حلقہ جندراکہ کوٹ سلطان پور۔ مولوی محمد حسین صاحب

محمد اسحاق سلیمی ناظم نشر و اشاعت اوکاڑہ

علمائے اسلام ذاتی اقتدار کے بجائے اسلام کا اقتدار چاہتے ہیں

ٹھٹھہ قریشی ۲۵ جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام ہوا جس میں مولانا سید صدر الدین شاہ صاحب نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ مولانا غلام رسول سلیم نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد کلیم اللہ خان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مانگڑھ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء اپنا اقتدار نہیں چاہتے بلکہ اسلام کا اقتدار کے خواہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا مفتی محمود صاحب نے اسمبلی میں ثابت کر دیا کہ علماء اپنا اقتدار نہیں چاہتے بلکہ اسلام کا اقتدار چاہتے ہیں۔ آپ نے عائلی قوانین کی شدید نکتہ چینی کی ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کی منسوخی ہو۔ کا مطالبہ کیا گیا۔ حاضرین نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ اتفاق کا اعلان کیا۔

جمعیۃ کی ٹکٹوں کے ذریعہ

چندہ جمع کرنے کی مہم

پشاور ۳۰ جولائی - پشاور میں جمعیۃ کی ٹکٹوں کے ذریعہ مرکزی جمعیۃ کے لئے چندہ جمع کرنے کی مہم تیز کر دی گئی ہے - حلقہ ہشتنگری محلہ پیر گلاب شاہ کے رضاکاروں نے جناب مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ کو مبلغ یکصد روپیہ پیش کیا - پشاور شہر میں مرکزی جمعیۃ کے لئے ٹکٹوں پر چندہ جمع کرنے کی مہم زوروں پر ہے - جناب عبدالعزیز صاحب جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب حلقہ شہر کی دروازہ اور جناب مولانا حافظ عبدالرشید صاحب حلقہ گنج کے رضاکار ٹکٹوں پر چندہ اکٹھا کر رہے ہیں - الحاج ملک نقیر صاحب کمشن ایجنٹ سبزی منڈی کے فرزند جناب ذوالفقار صاحب علاقہ ہشتنگری اور مجلس احرار کے سابق سالار جناب عبدالرحیم صاحب مالک سلطان سوپ فیکٹری کے فرزند جناب عبدالستار صاحب حلقہ ہشتنگری اور محلہ پیر گلاب شاہ نے بھی مرکزی جمعیۃ کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے -

...پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۲۴ جولائی بعد نماز زیر صدارت ...نا بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ ہنگامی ...جلاس منعقد ہوا - اجلاس میں جمعیۃ کے ممبران ...و معززین شہر کافی تعداد میں شریک ہوئے ...آغاز اجلاس درس قرآن پاک سے ہوا - ...میں حاضرین اجلاس سے دو قرار دادیں ...متفقہ رائے سے پاس کیں -

(۱) عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے ...جناب صدر محترم محمد ایوب خاں صاحب ...پریزیڈنٹ پاکستان کو تار دی جاتے اور ...سپیکر صاحب نیشنل اسمبلی اور ضلعی نمائندہ ...جناب مخدوم حمیدالدین حاکم کو بھی تار بھیجا جاویں -

(۲) دوسری قرارداد یہ پاس ہوئی کہ ...مولانا غلام ربانی خاں صاحب خطیب ...کی مسجد اور امیر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں ...پر شرپسند عناصر نے جو حملہ کیا ہے ...اس کے تدارک کے لئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ...رحیم یار خاں اور جناب کمشنر صاحب بہاولپور

قرآن و سنت کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کیا جائیگا

جمعیۃ علماء اسلام عائلی قوانین کی منسوخی کیلئے جدوجہد جاری رکھیگی - (مولانا غلام غوث ہزاروی)

پشاور - ۳۱ جولائی (نمائندہ خصوصی) انجمن تبلیغ قرآن و سنت کا تیسرا تبلیغی اجلاس کل رات چوک ناصر خان میں زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا زین العابدین منعقد ہوا - تلاوت قرآن پاک اور بارگاہ رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے بعد حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی تقریر کا آغاز کیا - قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے ایک عظیم احسان کو جتلا رہے ہیں - آپ خود اندازہ کریں جو احسان اللہ تعالیٰ خود جتاتے ہیں وہ کس قدر عظیم ہوگا - یقیناً دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کیا احسان ہوگا - کہ دنیا کی نجات کے لئے رب العالمین نے حضور پُرنور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا - امت محمدیہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا جس قدر بھی شکر ادا کرے کم ہے - جس طرح جسم انسانی کے لئے غذا کی ضرورت ہے - اسی طرح روح کے لئے بھی روحانی غذا محمد عربی کے اتباع سے حاصل ہوتی ہے -

آپ نے فرمایا کہ ہم جسمانی غذا کے لئے تو دن رات سرگرداں ہیں - مگر روحانی غذا کے لئے ہم نے کبھی نہیں سوچا اصل بات تو یہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے رہا - کفار پر مسلمانوں کا دبدبہ اور طنطنہ تھا اور مسلمانوں کی قوت ایمانی سے کفار لرزہ براندام تھے - عیسائی مشرکین نے مسلمانوں کا تعلق اللہ سے توڑنے کے لئے گناہ عام کرنے کے طریقے رائج کئے - آپ نے مختلف واقعات سناتے ہوئے کہا کہ آج بھی پاکستان میں گناہ کی زندگی بسر کرنے کے لئے تین بڑی سہولتیں ہیں جن میں سر فہرست شراب خانے چکلے اور عائلی قوانین کی لعنت ہے -

آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ لعنتیں ملک سے ختم نہیں ہوتیں اس وقت تک ملک ترقی نہیں کر سکتا - آپ نے شراب خانوں، چکلوں کی خرابیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عائلی قوانین کا ایک ایک لفظ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور ہم اسے منسوخ کرا کر ہی دم لیں گے اگر قومی اسمبلی اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دے اور وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے تب بھی ہم اسے نہیں مانیں گے اور اگر شاورتی کونسل ٹال مٹول سے کام لے گی تو ہم عام اجلاس میں احتجاج کریں گے اور اگر نہ ہوا تو آئندہ الیکشن میں ان نمائندوں کو گریبانوں سے پکڑیں گے جو قرآن و حدیث کی مخالفت میں اپوا والوں کے آلہ کار بنیں گے -

آپ نے پرزور الفاظ میں کہا کہ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن قرآن و سنت کے خلاف قانون تو رہا ایک طرف ہم اسکے خلاف ایک لفظ تک نہیں سن سکتے - ایک وقت تھی کہ کفر احکام اسلام پر معترض تھے اسلام نے کفر کو للکارا اور اپنا سکہ منوایا - کفار نے مجاہدین کے ہاتھوں ہر میدان میں شکست اٹھائی - آپ نے ماڈرن اسلام کے شیدائیوں سے کہا کہ ہمیں امریکہ برطانیہ کا ماڈرن اسلام نہیں چاہیئے ہم کو تو وہ اسلام چاہیے جو سرکار مدنی سے اصحابہ نے سیکھا اور ہم تک پہنچا صحابہ کرام دین کے گواہ ہیں ان گواہوں پر اگر اعتبار نہ کیا جائے تو دین، دین نہیں رہتا -

کو درخواستیں دی جائیں کہ حملہ آور غنڈوں کو پوری پوری سزا دے کر شہر بدر کیا جاوے تاکہ آئندہ کے لئے کسی شریف آدمی کی عزت پر حملہ نہ کر سکیں -

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا مطالبہ

پچھلے دنوں بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام جہلم ضلع جہلم کا پندرہ روزہ اجتماع ہوا حضرت مولانا امت رسول صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور ذیل کی قرار دادیں باتفاق رائے پاس کیں -

(۱) یہ اجتماع صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صدر صاحب اپنا بیان جو انہوں نے کہ مبتاتے...

اپنی اشاعت ۲۴ جولائی ۱۹۶۳ء میں بعنوان "عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل منظور نہ ہونے دیا جائیگا" شائع کیا ہے واپس لیں، چونکہ تمام علماء کرام متفقہ طور پر ان قوانین کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دے چکے ہیں -

(۲) یہ اجتماع صوبائی اسمبلی کے ممبر و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے -

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اہلسنت والجماعت کے علماء سے عائد شدہ پابندیاں اٹھا کر اسلام دوستی کا ثبوت دے -

چار یار

از جناب صبا صاحب

مجبوب کبریا کے یہ چاروں ہیں جانشین
سرخیل انبیا کے یہ چاروں ہیں جانشین
سلطانِ دوسرا کے یہ چاروں ہیں جانشین
لاریب مصطفےٰ کے یہ چاروں ہیں جانشین
جس کو بھی اسمیں شک ہے مسلمان وہ نہیں
حق تو یہ ہے کہ قائلِ قرآن وہ نہیں
گر ماہ ہیں نبی تو ستارے ہیں چار یار
آلِ نبی کے راج دلارے ہیں چار یار
خیرالبشر کی آنکھ کے تارے ہیں چار یار
حق تو یہ ہے خدا کو پیارے ہیں چار یار
امت کے حق میں رحمت پروردگار ہیں
یعنی رسول پاک کی یہ یادگار ہیں

جو بات آقائے مدنی فرمائیں صحابہ کرام نے بلا دلیل اسے تسلیم کیا عقل مانے یا نہ مانے پیغمبر کے نام فرمان الٰہی کو تسلیم کرنا ہی اصل ایمان ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا ایمان عطا فرمائے آمین آپ نے علماء لیاقت پور کی گرفتاریوں پر احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ حکام کو اس سلسلے میں تحقیقات کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ شرپسند عناصر خواہ مخواہ علماء کو گرفتار کروا کر حکومت کو بدنام کرا رہا ہے -

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

پڈعیدن - مولانا محمد گلزرین خان صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے جمعہ کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور پاکستان جیسی نظریاتی مملکت ان کا نفاذ بڑا غلط ہے ایک قرارداد کے ذریعے اراکین صوبائی اسمبلی کو اس کی تنسیخ کی قرارداد کی سفارش کرنے پر مبارکباد دی اس ضمن میں مولانا غلام غوث ہزاروی معرکۃ الآرا تقریر کرنے پر ان کی مساعی جمیلہ کو سراہا گیا اور قومی اسمبلی کے اراکین سے اس کی منسوخی کے بل کی حمایت کرنے کا مطالبہ کیا گیا -

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhigat LAHORE

6 | 9 August 1963 18 Rabi-ul-Awal 1383 HIJRI | No. 30

اہم خبریں

• الجزائر میں جو نیا دستور نافذ العمل کیا گیا ہے اس کے مطابق ملک میں صدارتی طرز کا نظام حکومت رائج کیا جائے گا۔ اور سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ صدر کا انتخاب بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کرایا جائے گا۔ سیاسی پارٹیاں بنانے کی مکمل آزادی ہوگی۔

• قومی اسمبلی پاکستان کا آئندہ اجلاس ماہ نومبر کے آخر میں ہوگا۔

• افغانستان کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد یوسف نے کہا ہے کہ ایک افغان وزیر عنقریب پیکنگ جا رہا ہے۔ جہاں افغانستان اور چین کی سرحد بندی کے متعلق ایک معاہدے پر دستخط کرے گا۔

• پاک افغان کے تجارتی تعلقات کی بحالی کے بعد افغانستان میں عام چیزوں کی قیمتیں تیزی سے گرنی شروع ہو گئی ہیں۔

• بغداد ریڈیو نے عراق کے فوجی گورنر کے ایک اعلان کے حوالے سے بتایا ہے کہ کل یہاں ۱۱ فوجیوں اور دو غیر فوجی باشندوں کو گولی مار دی گئی ہے ان پر ۳ جولائی کی ناکام بغاوت میں حصہ لینے کا الزام تھا۔

• لکھنؤ میں عید میلاد النبی کے جلوس نکلنے پر پولیس اور بے گناہ مسلمانوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کے بعد ۲۰ مسلمان گرفتار کر لئے گئے۔

• پچھلے دنوں ایران میں جو بغاوت ہوئی تھی اس سلسلہ میں ستر افراد کے خلاف بغاوت کے الزام میں مقدمے کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ اس بغاوت میں ایک سو افراد ہلاک اور دو سو افراد مجروح ہوئے تھے۔ اور پانچ سو افراد گرفتار ہوئے تھے۔ بغاوت عورتوں کو ووٹ کا حق دینے اور زرعی اصلاحات کے نفاذ کی وجہ سے ہوئی تھی۔

• ایک اخباری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ شام کے سابق صدر جنرل حریری نے شام کی حالیہ بغاوت میں صدر ناصر کے حامیوں کو موت کی سزا دینے کے خلاف احتجاجاً استعفیٰ دیا ہے۔

• ملایائی حکومت نے ایسے سرکاری ملازمین کو سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے جو اپنے کنبوں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کرتے۔ اگر حکومت کو پتہ چل گیا کہ وہ ملازم اپنی بیوی بچوں کو نظر انداز کر رہا ہے تو اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

• پاکستان ویسٹرن ریلوے یونین کے جنرل سیکرٹری عبد الغفور کو مزدوروں کے حق میں بھوک ہڑتال کرنے اور دفعہ ۱۴۴ کے خلاف ورزی کرنے کی بنا پر گرفتار کیا گیا وہ چار مقدموں میں ماخوذ تھے انہیں دو مقدموں میں بری کر دیا گیا اور دو مقدموں میں انہیں تین تین سال کی سزا دی گئی ہے۔

• تمام پاکستان میں عید میلاد النبی کی تقریب بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی ہے لاہور شہر میں اس موقعہ پر بہت بڑا جلوس نکالا گیا نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ نعرۂ خلافت حق چار یار بھی لگایا جاتا رہا۔

• قومی اسمبلی میں ارباب سیف الرحمن نے ایک تحریک پیش کی جس میں حکومت پر الزام لگایا گیا کہ وہ سازش کے تحت ایسے حالات پیدا کر رہی ہے۔ کہ خان عبد الغفار جیل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ دیں۔ انہوں نے مزید کہا وہ لاہور ڈسٹرکٹ جیل میں سخت بیمار ہیں اور حکومت ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی۔ وزیر داخلہ کی جوابی تقریر کے بعد یہ تحریک مسترد کر دی گئی۔

• جمعیۃ علماء اسلام مجاہدیاں ضلع سرگودھا نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے ۱۱۰ روپیہ کی رقم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کو روانہ کی ہے۔

مکتوب مشرقی پاکستان:

غیر جمہوری اور غیر شرعی قوانین کو فوراً منسوخ

ڈھاکہ۔ پچھلے دنوں یہاں شاہی مسجد کے سامنے ڈھاکہ شہر اور دیہات کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلباء اور عوام کا ایک عظیم الشان مشترکہ جلسہ مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری پرنسپل جامعہ قرآنیہ عربیہ لالباغ کی زیر صدارت منعقد ہوا ہے۔ مولانا محمد یار وزیر صاحب نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حصول پاکستان کے مقصد اصلی کی توضیح کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اس لئے نہیں بنایا گیا کہ یہاں آزادی کے ساتھ قرآن و سنت کی خلاف ورزی کی جاتی رہے۔ انہوں نے افسوس کیا کہ پاکستان کے برسر اقتدار طبقہ نے ملک کے سیاسی مقصد کے ساتھ غداری کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے باشندے اس طبقہ کی سازشوں سے پوری طرح واقف ہیں۔ وہ ضرور ان کی ناپاک کوششوں کو ناکام بنا دیں گے۔ شہر اور دیہات کے مختلف اداروں کے طلباء میں سے جناب مطیع الرحمن ڈھاکہ یونیورسٹی مولانا عبد الواحد جامعہ قرآنیہ مولانا عبد السبحان اشرف العلوم۔ حافظ نثار الدین احمد مدرسہ خانیہ۔ جناب میاں فیض الحق اشرف العلوم مولانا عبد القدوس ہزاروی جامعہ مولانا حنیف الرحمن، مدرسہ عالیہ اور جناب اے۔ بی۔ ایم ناظم ڈھاکہ میڈیکل کالج وغیرہم نے تقریر کی۔ مقررین نے نہایت زور دار زبان میں ملک کی تمام غیر اسلامی کارروائیوں پر نکتہ چینی کی انہوں نے ان چیزوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے حصول کی خاطر جو قربانیاں دی گئی تھیں وہ محض اسلام کی خاطر تھیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اسلام کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ علماء نے مشاورتی کونسل کے اراکین پر بھی کڑی نکتہ چینی کی اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) ڈھاکہ کے عوام اور طلبہ کا یہ مشترکہ جلسہ عائلی قوانین کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ غیر اسلامی اور

غیر جمہوری قوانین کو فوراً منسوخ
اور ماہرین شریعت علماء پر مشتمل ایک
کمیشن بنا کر شرعی قوانین جاری
کئے جائیں۔

(۲) یہ جلسہ مغربی پاکستان
کو عائلی قوانین کی منسوخی کی تجویز پر
خراج تحسین پیش کرتا ہے۔
منسوخی بل کی حمایت کی
جناب علی خان اور مولانا مفتی محمود
کو مبارک باد دیتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ
مشاورتی اسلامی کونسل کو جو اکثر قرآن
سے کورے افراد پر مشتمل ہے فوراً
خوفِ الٰہی اور ماہرین قرآن و سنت سے
تشکیل جدید کی جائے۔

(۴) یہ جلسہ پاکستان کے
کرتا ہے۔

(۵) یہ جلسہ ڈھاکہ کے
وغیرہ کے اسلام اور علماء پر حملہ کی
ہے اور آئندہ کے لئے اس قسم کے
ہے کہ اس قسم کے ناجائز اقدام کبھی
نہیں کی جائے گی۔

(۶) یہ جلسہ حکومت سے مطالبہ
کہ تعلیمی کمیشن کا رپورٹ باطل کر دیئے
مفکرین اسلام اور ماہرین دین
ایک نیا کمیشن بنایا جائے۔

• ۳ راگست نارووال میں ایک
ہوا جس میں مولانا محمد یعقوب قریشی
اور مولانا محمد اسحاق تبلیغی ناظم
اوکاڑہ نے سیرۃ النبی کے موضوع پر
کیں۔ بعض فسادی عناصر نے جلسہ میں
پھیلانے کی کوشش کی لیکن ان کی
ناکام بنا دی گئی اور جلسہ بڑا کامیاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۰ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۹۹۹۱۵

جاری کردہ بحکم۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے — نفیس

جلد (۶) ○ جمعہ ۱۴۔ شعبان سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر (۲)

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظمِ اعلیٰ)

(۱) ممبر سازی کے لئے آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء مقرر کی گئی تھی۔ مگر چونکہ فی الحال مرکزی اجلاس سردی اور علماء اسلام کی دیگر مصروفیتوں کی وجہ سے نہیں ہوسکتا۔ اس لئے حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب نائب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا ارشاد ہے کہ جہاں ممبر سازی ختم ہوچکی ہو یا انتخاب کرلینا ہی ضروری معلوم ہوتا ہو وہاں تو انتخاب کرلیا جائے۔ ورنہ ممبر سازی کی مہم ماہ جنوری سنہ ۶۳ء کے آخر تک جاری رکھی جائے۔ ارکانِ جمعیت اس امر کو نہ بھولیں کہ جماعتوں کی قوت کا دارومدار ممبروں کی تعداد پر ہوتا ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ تمام اضلاع فیس ممبری مرکز کو روانہ کرنا شروع کردیں۔ ابتک صرف چند مقامات کی رقوم پہنچی ہیں۔ یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ فیس ممبری جتنی بھی ہو وہ مرکز کے لئے مخصوص ہے۔ مگر اس کے سوا بھی مرکز کو مضبوط کرنے کے لئے جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی ذیلی شاخوں کو ہفتہ وار اور ماہانہ اجتماعات منعقد کرکے مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل کرنا چاہیئے۔

(ا) اخبار ترجمان اسلام کے مندرجات اور جماعتی خبریں سنانا اور اس کی اشاعت بڑھانے کی تدبیریں کرنا۔

(ب) عالمی مسائل اور اسلامی سیاست پر تقریریں یا تبادلۂ خیالات۔

(ج) قرب وجوار کے محلوں اور گاؤں میں عیسائیت، مرزائیت اور پرویزیت کے بارہ میں مسلمانوں کو واقف کرانے کی تدابیر۔ اور مختصر دوروں کے پروگرام۔ بزرگانِ دین خصوصًا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان وقار اور احترام کو باقی رکھنے کی ترغیب وتبلیغ اور مناسب اقدامات۔

(د) قرآن پاک کی کسی آیت یا کسی حدیث کا ترجمہ اور تشریح۔

(ہ) جمعیۃ کی توسیع کے ذرائع سوچنا۔ اور اس سے تعاون کرنے کے لئے مخصوص افراد سے ملنے کا پروگرام بنانا اور عوام کو آگاہ کرنے کا انتظام کرنا۔

العبد

(حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (لاہور)

صوبائی اسمبلی میں مولانا غلام غوث کے سوالات اور ان کے جوابات

(۱) کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ مانسہرہ ضلع ہزارہ میں پینے کے پانی کی شدید تکلیف ہے جو تحصیل کا مرکز ہے۔ اور اس سلسلہ میں مقامی کمیٹی نے حکومت سے اس کا انتظام کرنے کا مطالبہ کیا ہے؟

کیا اس سلسلہ میں حکومت مہربانی کرکے کوئی انتظام کرے گی۔

جواب (از وزیر بلدیات) اس سلسلہ میں پہلے کارروائی ناکام ہوئی تھی۔ اب حکومت یہاں نالے کے پانی کو روکنے کے لئے مشین لگا کر اس کو شہر میں پہنچائے گی۔

(اس سے قبل مولانا نے وزیر بلدیات محترم سنجرانی صاحب سے مل کر مانسہرہ کے لئے پانی کے انتظام کو منصوبہ میں داخل کرادیا تھا)۔

(۲) کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ کاگان میں اربوں روپوں کے لکڑی کے جنگلات ہیں۔

کیا اس کی کوئی رقم محفوظ ہے؟

کیا حکومت اس علاقہ میں لکڑی کا کوئی کارخانہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے غریب آبادی کو بھی فائدہ ہو۔؟

جواب:۔ اس جنگل میں بے شک قیمتی درخت موجود ہیں اور خرچ وضع کرکے ۷۰ لاکھ روپے جنگل کے بچتے ہیں۔ اور حکومت لکڑی چیرنے وغیرہ کے کارخانہ پر غور کررہی ہے

(۳) کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ گھنول کاگان اور بالاکوٹ کے درمیان ہے اور اس سینکڑوں مربع میل میں کوئی ہائی اسکول نہیں اور اس پہاڑی علاقہ میں عوام کو تکلیف ہے

جواب:۔ مقامی ضلعی اور ڈویژنل کونسل سفارش کرے تو اس پر غور ہوسکتا ہے۔

(۴) کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ مقام عطر شیشہ مانسہرہ اور گڑھی کے درمیان ہے اور بچوں کو تعلیم کی تکلیف ہے۔ کیا حکومت یہاں ہائی سکول بنانے کو تیار ہے۔

جواب (از ملنگ خاں پارلیمانی سیکرٹری) یہ جگہ مانسہرہ سے قریب ہے اور بسیں بھی چلتی ہیں۔

(مولانا غلام غوث صاحب) کیا بچے بسوں پر اسکول جایا کریں؟

(ملنگ خاں) ڈسٹرکٹ کونسل تجویز کرے تو ہم غور کریں گے آپ وہاں تحریک کریں۔

(۵) کیا حکومت نے منظور کی ہے اگر یہ صحیح ہے تو اس کا کام ابتک کیوں شروع نہیں ہوا

جواب، اس پنجسالہ اسکیم میں یہ داخل نہیں ہے

(مولانا غلام غوث صاحب) کیا اس کو منظور نہیں کیا گیا؟

(وزیر) خدا جانے آپ منظوری کس کو کہتے ہیں

(مولانا غلام غوث) مقامی افسروں نے اور ڈسٹرکٹ کونسل نے وعدے کئے ہیں۔

(ملنگ خاں) مولانا نے یہ صحیح کہا ہے ڈسٹرکٹ کونسل نے اس کو منظور کیا ہے۔

مقدار ڈاڑھی کے مسئلہ میں مودودی صاحب کی افسوسناک بوکھلاہٹ

"ثقاہت اور فقاہت کے مدعیوں کی عبرتناک علمی بے مائیگی"!

بھرم سارے گئے کھل ان کی قامت کی درازی کے — جب ان کے طرۂ پُرپیچ وخم کے پیچ وخم نکلے

"محترم جناب بابو عبداللطیف صاحب جہلمی ایک انگریزی خواندہ نوجوان ہیں اور ہری پور ٹیلیفون فیکٹری میں بعہدہ ڈیزائینر ملازم ہیں۔ ساتھ ہی علم دین سے بھی خاصا شغف اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے۔ موصوف جماعت اسلامی کے لٹریچر سے متاثر تھے۔ اور رسائل ومسائل اور دوسری کتابیں خاصے شغف سے پڑھی ہیں۔ موصوف کو اتفاقاً حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبیداللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ سجادہ نشین کندیاں ضلع میانوالی کی تصنیف کردہ کتاب "ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت" مل گئی چنانچہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ کم از کم ایک قبضہ ڈاڑھی رکھنی ہر چہار مذہب میں فرض ہے (یہ کتاب دفتر ترجمان اسلام سے ۱۲ آنہ میں مل سکتی ہے) اس کتاب کو دیکھنے کے بعد عبداللطیف صاحب نے رسائل و مسائل جلد اول پھر بغور توجہ سے پڑھی اور جب صفحہ ۱۸۰ پر یہ عبارت دیکھی جس کا مطلب یہ ہے کہ "اگر کوئی اتنی ڈاڑھی رکھ لے کہ جسے دیکھ کر یہ شبہ نہ ہو کہ اس شخص نے چند روز سے ڈاڑھی نہیں مونڈی ہے تو اس سے شارع (علیہ السلام) کا منشاء پورا ہو جاتا ہے" تو موصوف نے مودودی صاحب سے مندرجہ ذیل خط وکتابت کی"۔

(مرتب)

مکتوب اول

بخدمت گرامی مکرمی جناب مولانا مودودی صاحب دامت عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سائل عرصہ سے آنجناب کی تحریریں بڑے شوق سے پڑھتا ہے۔ ان دنوں ایک کتاب "ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت" زیر مطالعہ رہی۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ایک قبضہ ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے مگر آپ نے رسائل ومسائل میں جو تحقیق لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک قبضہ ڈاڑھی رکھنا ضروری نہیں۔ چنانچہ کتاب "ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت" بھی ارسال ہے۔ امید ہے کہ بواپسی اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں گے۔

مخلص عبداللطیف ڈیزائینر۔ ٹی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی۔ آئی۔ پی

ہری پور ہزارہ ۱۴ ۶/۶۱ء

مودودی صاحب کا جواب

بسم اللہ

اچھرہ لاہور — ۲۱ جون ۱۹۶۱ء

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کا عنایت نامہ اور ارسال کردہ کتاب وصول ہوئی میری مختصر گزارش یہ ہے کہ ایک قبضہ ڈاڑھی رکھنے کی میں نے کبھی مخالفت نہیں کی ہے۔ کوئی شخص اگر اس پر مطمئن ہو کہ حکم شرع کا منشاء اسی طرح پورا ہو سکتا ہے تو اسے ایک قبضہ ہی ڈاڑھی رکھنا چاہئیے۔ لیکن جو بات میں نے بار بار بوضاحت لکھی ہے وہ یہ ہے کہ ڈاڑھی کی مقدار کسی نص میں مقرر نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ فقہاء کا استنباط ہے۔ اور نصوص سے جس طرح یہ استنباط کیا جا سکتا ہے بلکہ کیا گیا ہے کہ ڈاڑھی کو سرے سے قینچی لگنی ہی نہیں چاہیئے اور اسی طرح ان سے یہ استنباط بھی کیا جا سکتا ہے کہ ایک قبضہ ضروری نہیں، اس سے کم بھی ہو تو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ ایسے مسائل میں جہاں کوئی خاص مقدار ازروئے نص مقرر نہ کی گئی ہو۔ ایک شخص کے لئے یہ تو ضرور صحیح ہے کہ استنباط سے اس نے حکم کا جو منشاء سمجھا ہو۔ اس پر عمل کرے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ دوسرا شخص اگر اس سے مختلف استنباط کرتا ہو تو وہ اسے فاسق قرار دے۔ اس لئے کہ فسق نص شرعی کی مخالفت پر لازم آتا ہے نہ کہ فقہاء کے استنباط سے اختلاف کرنے پر۔

خاکسار — ابوالاعلیٰ

مکتوب ثانی

بخدمت گرامی مکرمی جناب مولانا مودودی صاحب دامت عنایتہم

سلام مسنون۔ جناب کا گرامی نامہ انتظار کے بعد ۶/۶۱ کو ملا۔ جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ "ڈاڑھی کی مقدار کسی نص میں مقرر نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ فقہاء کا استنباط ہے اور نصوص سے جس طرح مطلقاً چھوڑ دینے کا اور قبضہ تک رکھنے کا استنباط کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی استنباط کیا جا سکتا ہے کہ ایک قبضہ ضروری نہیں"۔ (باختصار خلاصہ مطلب)

جناب عالی اس کے متعلق گزارش ہے کہ ہر شخص کا نصوص سے استنباط کرنا اور جو مطلب اس کو سمجھ آ جائے اس پر عمل کرنا۔ اگر عام ہو جائے تو دین بچوں کا کھیل بن کر رہ جائے۔ پھر کم از کم ایک قبضہ ڈاڑھی حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام نے رکھی ہے اور یہی مسلک حضرت امام ابو حنیفہ اور دوسرے آئمہ کا ہے اس سے کم رکھنے کا قول وعمل کسی سے منقول ہونا معلوم نہیں۔ درمختار کتاب الصوم میں ہے وَاَمَّا الْاَخْذُ مِنْ دُوْنِ ذَالِکَ ..... فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ (امت بھر میں سے کسی نے بھی ایک قبضہ سے کم ڈاڑھی کے تراشنے کو جائز و مباح نہیں بنایا)۔ اور بعد کے علماء نے درمختار کے اس جملہ سے اجماع ثابت کیا ہے بوادر النوادر صفحہ ۱۳۴/۲۔ تو مطلقاً چھوڑ دینے اور ایک قبضہ تک رکھنے کے اقوال تو بصراحت ملتے ہیں۔ مگر ایک قبضہ سے کم ڈاڑھی رکھنے کا قول معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر آنجناب کے ذریعہ سے ایک قبضہ سے کم کے مستنبطین کا علم ہو جاتا تو بہتر ہوتا۔ جواب کا انتظار رہے گا

مخلص عبداللطیف ڈیزائینر ٹی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی۔ آر۔ آئی۔ پی

ہری پور ہزارہ — ۲۸ جون ۱۹۶۱ء

چھ ماہ کے انتظار اور یاد دہانیوں کے بعد درج ذیل جواب آیا یہ جواب اور بعد کے جوابات مودودی صاحب کے مطبوعہ پیڈ پیمان کی طرف سے ملک غلام علی صاحب نے لکھے ہیں (عبداللطیف)

ابوالاعلیٰ مودودی — ۵/اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور

مورخہ ۱۳ جنوری ۶۲ حوالہ ۶۲/۵۸۵

فون ۲۵۰۷۵

محترمی و مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کا عنایت نامہ بروقت مل گیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس کا جواب بہت تاخیر سے دیا جا رہا ہے۔ اس تاخیر کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے جو کتاب "ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت" مولانا مودودی صاحب کے نام ارسال فرمائی تھی وہ کہیں کتابوں میں گڈمڈ ہو کر لاپتہ یا گم ہو گئی ہے۔ خیال تھا کہ وہ مل جائے تو اسی کے دلائل ومندرجات پر دوبارہ نظر ڈال کر آپ کو جواب دیا جائے۔ چنانچہ اس کتاب کو بہت تلاش کیا مگر وہ مل نہ سکی اس وجہ سے اب تک جواب نہ دیا جا سکا۔

جن علماء کے نزدیک ڈاڑھی کو بلانہایت بڑھانا اور اسے اپنے حال پر چھوڑ دینا ضروری ہے ان کے ہاں قبضہ بھر رکھ کر بقیہ کے ترشوانے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ وہ ان جملہ روایات وآثار کو قابل حجت واستناد نہیں سمجھتے جن سے یہ گنجائش نکلتی ہے۔ ان کے نزدیک سنت ثابتہ یہی ہے کہ ڈاڑھی مطلقاً بڑھائی جائے۔ جن لوگوں کے نزدیک ترشوانا ممنوع نہیں ان میں سے بعض قبضہ کی شرط عائد کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے چنانچہ مالکیہ کے ہاں مٹھی بھر ڈاڑھی ضروری نہیں اسی طرح امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ اگر مشرکین سے مشابہت نہ پیدا ہو تو ڈاڑھی ترشوانے میں مضائقہ نہیں۔

بہرکیف یہ مسئلہ چونکہ مختلف فیہ ہے اس لئے اس میں زیادہ ردوکد کرنا اور کسی ایک مسلک پر ہر شخص کو مجبور کرنا صحیح نہیں

خاکسار — غلام علی

معاون خصوصی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی
کا فتویٰ

مودودیوں کے بارہ میں کتابی شکل میں معہ ایک مقدمہ کے جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے لکھا ہے۔ کتابی شکل میں چھپ رہا ہے۔ جو دوست جتنا جتنا منگانا چاہیں پہلے سے نوٹ کرا دیں۔

(ناظم دفتر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء

صوبائی اسمبلی کے سرکاری بنچ

محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں گزارش

صوبائی اسمبلی کا یہ سیشن افسوس ناک حالت میں ختم ہوا - ہمارا خیال تھا کہ اس انتخاب میں متوسط طبقہ کے نمایندے زیادہ منتخب ہوئے ہیں ، اس لئے یہ یا تو غلط استعمال نہ ہوں گے یا بہت کم غلط استعمال ہوں گے - اور یہ بھی توقع تھی کہ یہ آزاد ممبروں کی حیثیت سے خود مختارانہ کام کریں گے - مگر افسوس کہ ہماری یہ دونو توقعات غلط ثابت ہوئیں پہلے سیشن میں جو گزشتہ جون میں ہوا تھا - اسمبلی میں کوئی پارٹی نہ تھی سب ممبران مخلوط بیٹھتے اور مل جل کر کام کرتے تھے - اس اجلاس میں اچھی خواصی زندگی کا مظاہرہ ہوتا رہا - مگر سرمائی سیشن میں جو یکم دسمبر سے شروع ہو کر ۱۸ دسمبر کو ختم ہوا - سرکاری پارٹی بن گئی جو قومی اسمبلی کی طرح کنونشن لیگ کی پارٹی کہلاتی ہے اور مقابلہ میں اپوزیشن پارٹی وہی کونسل لیگ کے حامیوں کی ہے مگر اس میں بہت کم تعداد ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے ایک آزاد گروپ بھی ہے مگر وہ بھی برائے نام ہے اور چند آزاد ممبر بھی ہیں - جو بغیر کسی پارٹی کے غیر سرکاری بنچوں پر بیٹھتے ہیں - یہ سارے مل کر کم و بیش تیس بتیس ۳۲ ارکان ہو جاتے ہیں - لیکن سرد مہری یا بے حسی کا یہ عالم تھا کہ غیر سرکاری بنچوں پر کبھی چار پانچ آدمی ہوتے تھے کبھی چودہ پندرہ اور بہت زیادہ ہوتے تو بیس اکیس ممبر ہو جاتے - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تحریک التواء کی منظوری کے لئے پچیس ممبروں کی ہمنوائی ضروری ہوتی ہے وہ کبھی پوری نہ ہوتی تھی اور اسی لئے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے محکمہ اوقاف کی بدعنوانیوں یا اس کے سلسلہ میں متعلقہ افراد کے انضباط کے بارہ میں جو تحریک التواء پیش کی تھی وہ ۲۵ ممبروں کی حمایت حاصل نہ کر سکی -

بے حسی کا یہ مظاہرہ سرکاری بنچوں والے ارکان بھی کرتے رہے اور بسا اوقات کبھی ایسا ہو جاتا تھا کہ تمام ارکان اسمبلی میں سے پچاس ممبر پورے نہ ہوتے جو کورم کے لئے لازم تھا - اور اسی لئے اجلاس کے التواء کا سوال پیدا ہو جاتا یہاں ہمیں اسمبلی کے آئینی معاملات سے بحث مطلوب نہیں ہے - بلکہ سرکاری بنچوں کے افسوس ناک طرز عمل پر تبصرہ کرنا ہے غیر سرکاری ممبروں کی بات نہ کرنے دینے پر تو وزراء پارٹی ادھار کھائے بیٹھی تھی - مگر سرکاری بنچوں کی بات بھی جو ان کے مزاج مبارک اور رائے عالی کے خلاف ہوتی اس کو رد کر دینے میں بھی انہوں نے کوئی باک محسوس نہیں کیا - سرکاری شریعت بل میں غیر سرکاری ممبروں نے جو ترمیمیں پیش کیں اور جن کا تعلق اسلام کے قطعی مسائل سے تھا ان کو جس بے دردی سے رد کیا گیا اس کا حال آپ نے پچھلے ترجمان اسلام میں پڑھ ہی لیا ہوگا - سرکاری بنچوں میں سے محترم ممبر عبدالرزاق خاں صاحب ، تور ڈھیر تحصیل صوابی ضلع مردان نے ایک بل پیش کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ قتل وغیرہ مقدمات میں راضی نامہ کی اجازت ہونی چاہیئے -

اسی قسم کا ایک بل مسٹر حمزہ صاحب نے بھی پیش کیا تھا - جس پر ایک محترم وزیر صاحب نے کہا کہ یہ قرآن کا حکم نہیں ہے - نہ آپ نے قرآن کی کوئی آیت پیش کی ، نہ فقہ کا حوالہ دیا - بلکہ قرآن میں تو قتل کا علاج صرف قصاص ہے - اگر قصاص نہ ہوگا تو قتل زیادہ ہو جائیں گے - اس پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تقریر کی تھی کہ بے شک آپ بل منظور کریں یا نہ کریں مگر یہ نہ فرمائیں کہ قرآن میں نہیں ہے - قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے - فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ - قتل کے سلسلہ میں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر سکتا ہے - اگر مقتول کے وارث معافی دے دیں اور صلح پر آمادہ ہوں تو اس سے ایک طرف مقتول کے یتیموں کی پرورش کی بہتر صورت بھی پیدا ہوتی ہے - دوسرے مسلمانوں کے دو گھرانوں میں دشمنی بھی ختم ہو جاتی ہے - قرآن و حدیث کی تصریحات کے سوا فقہ کی تمام کتابوں میں قتل عمد میں وارثین مقتول کے راضی ہونے کی صورت میں صلح کا بیان موجود ہے - اس وقت سرکاری پارٹی نے اس بل کو بلاوجہ رد کرا دیا - اب جب محترم عبدالرزاق صاحب نے اسی قسم کا بل پیش کیا جو پہلے بل سے جامع تھا - تو خیال تھا کہ سرکاری پارٹی ضرور اس کی حمایت کرے گی اور پہلی مخالفت محض اپوزیشن کی مخالفت کی وجہ سے سمجھی گئی - مگر مسلمانان مغربی پاکستان یہ معلوم کر کے انتہائی صدمہ محسوس کریں گے کہ سرکاری پارٹی نے خان عبدالرزاق خاں صاحب کے بل کی بھی مخالفت کر کے اس کو ناکامیاب بنا دیا - ہم حیران ہیں - کہ قتل کے مقدمہ میں اگر فریقین راضی نامہ کرنا چاہتے ہیں تو اس میں حکومت کا یا ملک کا کیا نقصان ہے - جب کہ قرآن پاک کی رو سے وارثوں کی طرف سے اس طرح کی آمادگی اور رضامندی کے بعد قاتل کو قتل کرنے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا - کیا جناب عزت مآب گورنر صاحب مغربی پاکستان رحم کی درخواستیں منظور کر کے قیدیوں کو رہا نہیں کر دیتے یا ان کی سزائے موت کو قید میں تبدیل نہیں کر دیتے یا کیا مقدمات کے نتیجہ میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ اصلی قاتل چھوٹ جائیں اور بے گناہ پکڑے جائیں - اگر یہ سب کچھ ہوتا ہے اور جرگہ سسٹم میں تو سزائے موت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو اگر بموجب قرآن و حدیث اگر فریقین کا راضی نامہ ہو جائے تو اس سے وزراء اور سرکاری پارٹی کو کیوں تکلیف ہوتی ہے اور ہماری معزز حکومت کو فرنگی کے زمانے کے دا فوجداری قانون کو باقی رکھنے پر کیوں اصرار ہے -

اسی طرح شریعت بل میں فریقین کے مسلمان ہونے کی شرط لگا دی گئی ہے - حالانکہ اگر دو بھائیوں کا مقدمہ ہوا ایک بھائی مرتد ہو چکا ہو وہ کسی طرح باپ کی جائداد کا وارث نہیں ہو سکتا تو ایسی صورت میں فریقین مقدمہ میں ایک مسلمان ہے دوسرا نہیں مگر یہاں بھی فیصلہ شریعت پر ہونا چاہیے -

مزید افسوس کہ محترم وزیر جنگلات ملک قادر بخش صاحب نے ۱۸۵۰ء کے انگریزی قانون کا حوالہ دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ اس قانون کے رو سے سارے پاکستان کا مرکزی قانون یہ ہے کہ مرتد کو وراثت ملے گی -

ہم محترم گورنر صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ اور خیر خواہانہ درخواست کرتے ہیں کہ اس طرز عمل سے حکومت یا ملک و ملت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ اصلاح پسند ذہن کے بلند بانگ دعاوی کے بارہ میں عوام حکومت سے بدگمان ہوتے چلے جاتے ہیں اور معزز سرکاری ممبران کی حیثیت کو بھی پبلک میں دھکا لگنے کا خطرہ ہے - ان حالات میں اس گزارش کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے - اس پر حکومت اور سرکاری پارٹی کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے - یہ ملک مسلمانوں کا ہے - اس میں مسلمان اسلام کی مخالفت کو برداشت نہیں کر سکتے - جمعیۃ علماء اسلام آئندہ ایسے ممبروں کے کامیاب ہونے کی راہ میں رکاوٹ ہوگی جو آج وعدوں کے مطابق اسلام کی حمایت نہ کریں گے - اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین - وما علینا الا البلاغ -

---

مولوی محمد عمر اچھروی کی زبان درازی

بہاولپور کی پولیس کہاں ہے

۲۶ دسمبر کو ذ صانع محمد کے مکان پر مولوی محمد عمر صاحب اچھروی نے تقریر کرتے ہوئے اکابر علماء کے خلاف زہر اگلا - ہم حیران ہیں کہ حکومت اور پولیس کیوں ان کو ایسا کرنے دیتی ہے - احمد پور شرقیہ میں ۲۸ دسمبر کو درس قرآن کے موقعہ پر ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب نے اکابر علماء کی قربانیوں اور بلند شان پر پورا تبصرہ کیا اور آخر میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی -

مسلمانان احمد پور شرقیہ کا مطالبہ

مسلمانان احمد پور شرقیہ کا یہ اجتماع عظیم مولوی محمد عمر اچھروی کی اس گستاخانہ اور دل آزارانہ تقریر کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو انہوں نے صوفی صانع محمد صاحب کے مکان پر کی - جس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری - حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجوی رحمہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر سوقیانہ حملے کئے - یہ اجلاس جناب ڈپٹی کمشنر صاحب و جناب ڈپٹی کمشنر صاحب و جناب ایس - پی صاحب بہاولپور اور مقامی مجسٹریٹ صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس دریدہ دہن مولوی و منتظمین جلسہ کے خلاف تحقیقات کرا کر مناسب کارروائی کی جا دے -

حافظ محمد امین

کنڑہ احمد خاں ، احمد پور شرقیہ

ناظرین

وی پی واپس نہ کیجئے - اس سے ایک دینی ادارہ کو نقصان پہنچتا ہے - (ناظم دفتر)

مودودیت کے ایک بہت بڑے دھوکے کا انکشاف

روزنامہ جنگ راولپنڈی نے سرپرست جمعیت اشاعت توحید و سنت مغربی پاکستان شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی کا مندرجہ ذیل بیان اپنی ۔انومبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں شائع کیا۔

جماعت اسلامی میں شرکت اور ان کی کتابیں پڑھنا مسلمانوں کیلئے ناجائز ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتی کا بیان

بنوں ۹ نومبر (نامہ نگار) شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتی نے بنوں شہر اور باہر کے مواضعات میں مسلسل جلسے منعقد کئے آپ نے قانون شریعت حکام و عوام کے لئے امن و امان بہتر تو تی کا واحد علاج شریعت کے نفاذ کو سمجھا اور مطالبہ کیا کہ اسے ملک میں جلد نافذ کیا جائے۔ آپ نے باطل فرقوں مثلاً جماعت اسلامی کے غیر شرعی عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے ان سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ مولانا مودودی کے گمراہ کن عقائد سے عوام کو آگاہ کیا کہ ان میں شریعت انبیاء و صحابہ رض آئمہ مجتہدین کی توہین ہے۔ عوام میں ان کے متعلق نفرت پھیلتی ہے۔ آپ نے کہا مودودی کے عقائد کے مولوی کے پیچھے نماز پڑھنے سننے اور میل ملاپ رکھنے سے بچنا ہر ایک مسلمان پر واجب ہے جماعت میں شمولیت اس کی حمایت کرنا اور اس کی کتابوں کا مطالعہ مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے۔ یہاں سے واپسی پر انہوں نے یہ وصیت چھوڑی کہ جماعت اسلامی سے بچنے کی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔"

اس کے بعد روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی نے اپنی ۱۳؍ نومبر کی اشاعت میں حضرت کے بیان کی مندرجہ ذیل تردید شائع کی۔

مولانا نصیر الدین غورغشتی کے بیان کی تردید

کیمبل پور (ڈاک سے) شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتی کے نام سے ایک اخبار میں جماعت اسلامی کے متعلق جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس کی تردید کر دی گئی ہے ان کے ایک خاص ترجمان نے کہا کہ چونکہ مولانا ایک مخلص آدمی ہیں اس لئے بعض لوگ ان کی اس سادگی سے فائدہ اٹھا کر جماعت اسلامی کے متعلق بیانات شائع کرواتے رہتے ہیں جو سراسر ان کے خودساختہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا کی طرف سے ایک بیان شائع کرایا گیا ہے کہ "جماعت اسلامی میں شرکت اور اس کی کتابیں پڑھنا ناجائز ہے"۔ انہوں نے کہا کہ یہ بیان ان کا نہیں"۔

جب حضرت شیخ الحدیث صاحب کا بیان روزنامہ جنگ میں شائع ہوا تو ہم نے واہ کینٹ کے بعض مودودیوں کو دکھایا تو وہ لاجواب ہو گئے اس کے بعد روزنامہ نوائے وقت لے کر وہ ہمارے پاس آئے کہ روزنامہ جنگ والا بیان حضرت شیخ الحدیث کا نہیں بلکہ خودساختہ ہے اس پر ہم واہ کینٹ کے چند ساتھیوں نے حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہونے کا فیصلہ کیا اور ہم واہ کینٹ سے دریا والے مدرسہ دارالعلوم حسینیہ ضلع کیمبل پور کے صدر مدرس حضرت مولانا سید لال شاہ بخاری کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کو ساتھ لے کر حضرت شیخ الحدیث کی خدمت اقدس میں غورغشتی حاضر ہوئے اور حاضر ہونے کی وجہ بیان کی۔

میں نے نہایت ادب سے حضرت مدظلہ العالی سے پوچھا کہ روزنامہ جنگ والا بیان ٹھیک ہے یا کہ روزنامہ نوائے وقت والا بیان آپ کا ہے۔ اور کیا واقعی آپ نے اس بیان کی تردید فرمائی ہے؟ چونکہ دونوں اخبار ہم نے حضرت کو دکھائے۔

اس پر حضرت مدظلہ العالی نے فرمایا کہ میرے پاس مودودی کی کتابیں موجود ہیں۔ میں نے ان کا مطالعہ کیا ہے اس کے بعد میں نے فتنۂ مودودیت کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

آپ نے فرمایا جب تک میری جان میں جان ہے میں مودودی کی حمایت نہیں کروں گا تا وقتیکہ وہ غلط تحریروں سے توبہ نہ کرلے۔"

مزید برآں فرمایا کہ

یہ مودودی ٹولے کا پروپیگنڈا ہے کہ میں نے اپنے بیان کی تردید کر دی ہے۔ یہ ایک ایسا بے شرم ٹولہ ہے جس کو جھوٹ بولنے اور لکھنے میں شرم محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے دل خوف خدا سے خالی ہیں اور جھوٹ بولنا اور لکھنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ لہذا آپ نے ہمیں مندرجہ ذیل بیان لکھ کر دیا جو کہ بلفظہ نقل کرتا ہوں۔

اس کے بعد ہم سرپرست جمعیۃ اشاعت توحید و سنت مغربی پاکستان کے دوسرے بزرگ سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب بہبوری کی خدمت اقدس میں حضرت کو مولانا نصیر الدین صاحب کا بیان دکھایا تو اس پر حضرت نے مندرجہ ذیل تبصرہ فرمایا۔

آپ نے فرمایا۔

میں نے روپے خرچ کر کے مودودی صاحب کی تفہیمات خرید کر مطالعہ کیا اس وقت سے میں ذاتی جماعت سے متنفر ہو گیا ہوں۔ مودودی کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ترمیم ہو سکتی ہے۔ آپ نے بھی اس گمراہ ٹولے سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث کا قطعی فتویٰ

جماعت اسلامی میں شرکت اور انکی کتابیں پڑھنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا غورغشتی کا بیان

جماعت اسلامی کے غیر شرعی عقائد اور مودودی صاحب کے گمراہ کن عقائد سے عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ان میں شریعت انبیاء علیہم السلام اصحاب رض آئمہ مجتہدین کی مذمت اور توہین ہے عوام میں ان کے متعلق نفرت پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے مودودی صاحب کے عقائد کے مولوی صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے سے، وعظ سننے اور میل ملاپ سے بچنا ہر ایک مسلمان پر واجب ہے۔

جماعت اسلامی میں شمولیت۔ اس کی حمایت کرنا اور اس کی کتابوں کا مطالعہ مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے۔ اس لئے نصیحت کی جاتی ہے کہ جماعت اسلامی سے بچنے کی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

(دستخط کی نقل)

سید لعل شاہ بخاری عفی عنہ

صدر المدرس دارالعلوم حسینیہ دریا

تحصیل۔ وضلع اٹک

(نقل مہر) (نقل دستخط)

مسکین نصیر الدین غورغشتی

نصیر الدین

۶۲-۱۱-۲۵

جھٹلانے والے مودودیوں کو چیلنج

ہم اپنے بعض سادہ لوح دیوبندی مسلک کے بھائیوں کو مودودی فتنہ سے بچانے کے لئے اکابر علماء دیوبند کی رائے مودودی کے بارے میں شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ کہہ کر دھوکہ نہ دے سکیں کہ علماء دیوبند ہم سے متفق ہیں۔

(نوٹ) مکتبہ تعمیر ملت کے پاس شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی کا بیان موجود ہے جو حضرات دیکھنا چاہیں آ کر دیکھ سکتے ہیں۔ ۱۰؍ نومبر ۱۹۶۲ء کا روزنامہ جنگ اور ۱۳؍ نومبر ۱۹۶۲ء کا روزنامہ نوائے وقت بھی ہمارے پاس موجود ہے جو شخص یہ کہے کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کا بیان نہیں اور ثابت کرے۔ تو اس کو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ناظم مکتبہ تعمیر ملت۔ عبد القادر

نیو مارکیٹ لائق علی چوک واہ کینٹ

۶۲-۱۲-۳

سمندری میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

یکم جنوری جامعہ مسجد محمدیہ میں بعد از نماز عشاء مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب عمل میں آیا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا چناؤ ہوا

صدر مولانا محمد ولی جانباز خطیب جامعہ محمدیہ

ناظم صوفی محمد شفیع صاحب انصاری۔

(حافظ نور احمد)

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

کتابی شکل میں چھپ رہا ہے

جن دوستوں کو جتنی کتابیں مطلوب ہوں وہ پہلے سے اطلاع کر دیں

(ناظم دفتر)

قرآن وسنت کے مطابق ملک کا قانون بنانے کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم ضروری ہے (مولانا عبدالقادر قاسمی)

جمعیۃ علماء اسلام کے ادنیٰ اشارے پر ایک لاکھ بلوچ نوجوان اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے کو تیار ہیں (مولانا شبیر محمد صاحب جتوئی)

شہداد پور (خصوصی نمائندہ) جمعیۃ علماء اسلام شہداد پور کی دعوت پر مختلف مقامات کی جمعیت کے چالیس نمائندگان اور علماء کرام نے اجتماع میں شرکت کی۔ صدارت کے فرائض مجاہد ملت حضرت مولانا مولوی شبیر محمد صاحب جتوئی نے انجام دئے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تمام مشکلات کا حل قانون اسلامی کے نفاذ میں مضمر ہے۔ قانون اسلامی صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی لا سکتی ہے۔ مولانا قاسمی نے علماء دیوبند کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ علماء حق نے بے مثال قربانیاں دے کر آزادی حاصل کی تھی۔ اس آزادی کا مقصد صحیح معنوں میں اسلامی حکومت ہے۔ اسی مقصد کو حل کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میدان عمل میں آئی ہے اس لئے ملک کے کونے کونے میں جمعیۃ کی تنظیم کی اشد ضرورت ہے مجاہد ملت مولانا شبیر محمد صاحب جتوئی نے اپنی صدارتی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے جمعیۃ کی تنظیم پر زور دیا اور مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے جو جمعیۃ علماء اسلام کے محبوب رہنما و ممبر قومی اسمبلی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے حکومت پاکستان کو جمعیت کی طرف سے ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش کی ہے انہوں نے مفتی صاحب کی پیشکش کا خیر مقدم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں سندھ بلوچستان کے بلوچ قوم کے نمائندہ کی حیثیت سے اعلان کرتا ہوں کہ صرف بلوچ قوم کے ایک لاکھ رضاکار جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے کشمیر کے حصول کے لئے جہاد کرنے پر آمادہ ہیں اور جمعیت کے ایک ادنیٰ اشارے پر بلوچ قوم کے نوجوان اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کو ہر وقت تیار ہیں۔

مولانا موصوف نے قرآن وسنت کے مطابق قانون بنانے میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی کے لئے ہر ممکن امداد کا یقین دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں جمعیۃ کا پرانا وفادار سپاہی ہوں ضعیف العمری اور دائم المریض ہونے کے باوجود بھی جمعیت کے ایک رضاکار کی حیثیت سے کام کرتا رہوں گا۔ قاری ایوب علی صاحب نعمانی نے اجلاس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ضلع کے اکثر قصبات ودیہات میں ابتدائی جمعیۃ کے انتخابات ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ضلع بھر کی جماعتوں کو منظم کرنے کے لئے ضلعی انتخابات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اس لئے ضلعی جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

اس کے بعد حسب ذیل ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا عبدالقادر صاحب انصاری ۔ امیر
مولانا عبدالعزیز صاحب ۔ نائب امیر
مولانا فضل الرحمٰن صاحب ٹنڈو آدم نائب امیر
قاری ایوب علی صاحب نعمانی ۔ ناظم اعلیٰ
صوبیدار عزیز الرحمٰن صاحب ۔ نائب ناظم
سیٹھ علی محمد صاحب ۔ نائب ناظم
حافظ عبدالغفور صاحب ۔ سالار
حاجی محمد یوسف صاحب ۔ خازن

پیش کردہ تجویز کے مطابق بالاتفاق طے پایا کہ ضلعی جمعیۃ کا دفتر شہداد پور میں ہی رہے گا۔

ضروری اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کے دفتر کی تبدیلی

تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے دفتر پہلی جگہ سے تبدیل کر دیا گیا ہے آئندہ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کریں

پتہ: دفتر جمعیۃ علماء اسلام موتی مسجد میانوالی (پنجاب) حکیم غلام مرتضیٰ قریشی ناظم دفتر

حج کے مقدس سفر سے پابندیاں ختم کی جائیں

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جس ملک کی بنیاد ہی لا الٰہ الا اللہ کے مقدس کلمہ پر رکھی گئی ہو۔ اس ملک میں فریضۂ حج پر پابندی لگانا ایک غیر اسلامی فعل ہی نہیں بلکہ ملک کی شان کے منافی ہے اور اس پابندی کے لئے زرمبادلہ کا عذر پیش کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا جبکہ ہماری آنکھیں شاہد ہیں کہ غیر ملکی شراب اور رقاصاؤں پر تو زرمبادلہ بڑے لطیف طریقہ سے میسر آ سکتا ہے اور اگر زرمبادلہ میسر نہیں آتا تو اس فریضۂ حج کے لئے نہیں آتا۔ جس کا ادا کرنا ہر صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے۔ نیز حکومت کو اس اہم اور مقدس فرض کو ادا کرنے میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیئے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مقدس فریضہ کے سفر پر سے فوراً پابندیاں اٹھالی جائیں اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ اس فریضہ کے ادا کرنے میں آسانیاں مہیا کی جائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کندکوٹ کی قراردادیں

۲۷ دسمبر کو کندکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو بہت جلد منسوخ کر کے عامۃ المسلمین کو مطمئن کرے۔ اور ساتھ ہی ارکانِ قومی اسمبلی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنا ووٹ اسلام کے حق میں استعمال کر کے اپنا حق نمائندگی ادا کریں۔

(۲) یہ اجلاس مسئلہ کشمیر کے بارے میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش اور بلوچ قوم کے بہادر افراد کی خدمات جو انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے واسطے سے حکومت کے سامنے پیش کی ہے اظہار اطمینان کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کشمیر کے لئے جہاد کا اعلان کرے اور جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں کے لئے جلد اطلاع دے کر وہ کب اور کہاں پیش کئے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس عام اہل اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بن کر اس کو مضبوط بنا کر اسلامی آئین کے لئے راستہ صاف کریں اور اس ملک میں غیر اسلامی قوانین اور فرنگی تہذیب کو دور کرنے میں مدد دیں۔

(۴) یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ دین کی کامیابی علماء دین سے تعاون کئے بغیر مشکل ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو ہر طرح کا تعاون کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حج کے بارے میں پابندیاں دور کرے اور پیشگی رقوم داخل کرنے کا قاعدہ منسوخ کرے۔

(۶) یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے جو خدمات اسمبلیوں میں انجام دی ہیں ان کو بنظر استحسان دیکھتا اور تمام ممبران سے اپیل کرتا ہے کہ ان علماء سے تعاون کریں۔

(۷) معلوم ہوا ہے کہ شہر کندکوٹ میں ایک چکلا کھل رہا ہے۔ اس لئے ضلع جیکب آباد کے افسران سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس فحاشی کے اڈے قائم کرنے کی اجازت نہ دے۔ اور عوام اس کو نہ بنانے دیں۔

ناظرین

خط وکتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل میں دیر نہ ہو۔ (ناظم)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا عبیداللہ انور صاحب کا ورود مسعود

۱۷ ر شعبان ۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تشریف لائیں گے۔ عصر سے مغرب تک بیعت کا سلسلہ ہوگا۔ اور مغرب سے عشاء تک مجلس سے ذکر ہوگی۔ تمام حضرات مطلع کریں۔ خاص طور پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گرد ونواح کے حضرات کے لئے نادر موقعہ ہے

دعاء صحت کی اپیل

حضرت مولانا تاج الدین صاحب مہتمم مدرسہ نقشبندیہ معارف القرآن جامع عیدگاہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ کافی عرصہ سے مرض بخار دکھانسی میں مبتلا ہیں۔ اس لئے تمام اہل اسلام سے اپیل ہے۔ بارگاہِ ایزدی میں دعا کریں ۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے آمین ثم آمین ۔ (کریم بخش مدرس مدرسہ)

مبارک باد

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے محترم حکیم حافظ محمد یوسف صاحب رشید چغتائی مدیر الشفا (کہروڑ پکا) کو عرصہ دراز کے بعد لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ ادارہ ترجمان اسلام جناب حکیم صاحب کو مبارکباد دیتا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو عافیت سے رکھ کر ملک وملت کی مخلصانہ خدمات کیلئے عمر طویل عطا فرمائے آمین

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

Scanned with CamScanner

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال اور مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا قابلِ تقلید اقدام

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال اور مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے جمعیۃ علماء اسلام کے کام کو وسیع تر کرنے کے لئے اپنے دو مبلغ پیش کر دیے ہیں۔ مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کی طرف سے مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہ کے صاحبزادہ مولانا قاضی ظہور الحسین صاحب اور مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کی طرف سے مولانا محمد شریف صاحب عابد فاضل مدرسہ نصرۃ الاسلام گوجرانوالہ نے دو ماہ کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ ان ہر دو حضرات نے ضلع جہلم اور ضلع گجرات میں اپنے دورے شروع کر دئے ہیں۔ ابتدائی دورہ میں ترجمان اسلام کے نمائندہ خصوصی مولانا مختار احمد بلا در خورد مولانا عبد اللطیف جہلمی نے بھی شرکت کی۔

اسی طرح اگر دوسرے مدارس بھی اس طرف توجہ دیں جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی نے اپیل کی ہے تو جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن دیگر جماعتوں کی نسبت بڑی مضبوط ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ اس مختصر عرصہ میں جمعیۃ علماء اسلام نے جو نمایاں ترقی کی ہے اس کے کام میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام چکوال کی سرگرمیاں

چکوال۔ جب سے چکوال میں جمعیت علمائے اسلام کا قیام عمل میں آیا ہے۔ باقاعدہ ہفتہ وار اجتماعات ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۸ دسمبر کا اجلاس مرکزی جامع مسجد چکوال میں زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا نے خطبہ مسنونہ کے بعد سورت فاتحہ کی آخری آیات کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالے نے پورے قرآن پاک کا خلاصہ اجمالی طور پر اس سورت میں رکھ دیا ہے اور اس کی اہمیت واضح ہے کہ ہر مسلمان پر پانچ وقت کی نمازوں میں اس کا پڑھنا واجب ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس سورت میں اللہ تعالے نے مسلمانوں کو بارگاہ رب العزت میں سوال کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا ہے اور صراط مستقیم کے طلب کرنے کی دعا سکھلائی ہے اور ان چار گروہوں کا ذکر فرمایا جو اس سے پیشتر صراط مستقیم پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ چکے ہیں۔ جن میں نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالحین شامل ہیں۔ اگر مسلمانوں نے صراط مستقیم پر چلنا ہے تو انہیں چار قسم کے لوگوں کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ آج اگر کوئی مولوی یا لیڈر سلف سے ہٹ کر نیا راستہ تلاش کرے گا تو وہ یقیناً گمراہی کا راستہ ہوگا۔ آج فتنے کا زمانہ ہے۔ نئے نئے لیڈر پیدا ہو رہے ہیں جو صرف سیاسی اقتدار کی خاطر سلف صالحین پر تنقید کر کے اپنا رعب قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن یاد رکھئے کہ ہر وہ طریقہ جو منعم علیہ گروہوں کے راستہ سے ہٹ کر ہوگا یقیناً غلط ہوگا۔

حضرت قاضی صاحب نے بین الاقوامی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ ہرگز مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے برسر اقتدار طبقہ کی خوش فہمی ہے کہ وہ اپنی خارجہ پالیسی میں امریکہ اور برطانیہ کا دم بھر کر ملک و ملت کے لئے کوئی مفید کام کر سکیں گے۔ اگر ہماری حکومت ملک کی صحیح خیر خواہی چاہتی ہے تو علمائے حق کے ارشاد کے مطابق اسلامی قوانین کا نفاذ کرے اور قوم کے نوجوانوں کو سینما اور گندی ثقافت سے ہٹا کر جہاد کا جذبہ پیدا کرے۔ تاکہ ملک صحیح معنوں میں مضبوط ہو سکے۔ آخر میں مولانا نے اراکین جمعیت کو مستعدی سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ جمعیت کی طرف سے شہر میں دفتر قائم کر دیا گیا ہے۔

کچہ کھوہ میں دفتر کا انتخاب

کچہ کھوہ میں مناسب جگہ پر دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب کر لیا گیا ہے آئندہ اجلاس دفتر میں ہی منعقد ہوا کریں گے

ایجنٹ حضرات توجہ فرمائیں

اس ہفتے ہر ایجنٹ کی پتہ والی چٹ پر اس کا ایجنسی نمبر لکھا جا رہا ہے۔ اس کو خاص طور پر نوٹ فرمالیں۔ آئندہ خط و کتابت کرتے وقت یا بل کی رقم منی آرڈر کرتے وقت فارم کے نچلے کوپن پر اپنا ایجنسی نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(خادم دفتر)

کندکوٹ ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس

حسب اعلان جیکب آباد سندھ کی ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم کانفرنس ۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو کندکوٹ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے دن والے عمومی اور خصوصی اجلاس مدرسہ دار الفیوض کندکوٹ میں منعقد ہوتے رہے اور رات کو عام اجلاس شہر کے درمیان بازار میں ہوتے رہے۔ ضلع بھر کے علماء کرام ایک سو کے قریب تشریف لائے تھے۔ پندرہ تحصیلوں کے نمائندے جمع تھے۔ حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ المشائخ حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف کے خلفاء کی شرکت نے اجتماعات میں برکت و روحانیت دوبالا کر دیا۔

جمعیۃ کے رضاکاروں کا انتظام قابل تعریف تھا۔ روشنی کا انتظام بھی معقول تھا۔ مہمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ قیام گاہیں تھی۔ سندھی حضرات میں بلند پایہ مقررین حضرت خلیفہ احمد دین صاحب حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رتوڈیرو۔ حضرت مولانا قاری محمد علی صاحب۔ حضرت مولانا محمد انور صاحب ہالا حاجی مولانا شیر محمد صاحب جتوئی اور حضرت مولانا عبد الکریم صاحب چشتی شکارپوری کی تقریروں نے مسلمانوں کے دلوں کو خوب گرمایا۔ حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری بھی انہی میں شامل تھے۔

۲۷ دسمبر ۶۲ء کو رات کے وقت محترم سردار میر عالم خان لغاری اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کی معرکۃ الآراء تقریر ہوئی۔ ۲۸ دسمبر ۶۲ء کو رات کے وقت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نے مفصل تقریر فرمائی اور مودودیوں کے دروغ بے فروغ کی قلعی بھی کھولی جنہوں نے پہلی شب کو ایک تحریری سوال لکھ بھیجا تھا۔ یہاں کے عوام دعلماء کو مودودی کی گستاخیاں معلوم ہو کر اس فرقہ سے سخت نفرت ہو گئی ہے۔

۲۸ دسمبر ۹ بجے صبح ضلعی خصوصی اجلاس شروع ہوا زیر صدارت حضرت خلیفہ احمد دین صاحب جس میں ہر ہر شاخ کے ناظم حضرات اور ذمہ دار افراد نے اپنی اپنی رپورٹ پیش کی جس کے بعد ناظم مرکزی مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔

اسی اجلاس میں ضلعی انتخاب بھی عمل میں آیا۔ اور مجلس شوریٰ کے کچھ اراکین بھی منتخب ہوئے۔

خاص بابرکت بات

اجلاس کے خاتمہ پر ۲۹ دسمبر کو مدرسہ دار الفیوض کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا جو شاندار طریقہ سے بنائی جا رہی ہے اس میں خلفاء کرام اور علماء عظام نے حصہ لیا۔ کانفرنس انتظام ہر ضروری کارروائی اور اہتمام بڑے کامیاب رہی۔ اللہ تعالے نے سندھ کے علماء کرام اور مسلمانوں کے عزائم کو اور بلند فرمائے آمین۔

مرکز کی امداد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کی طرف سے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو چار سو روپے کی امداد بھی پیش کی گئی۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کر لی گئی۔

ایک مودودی کو بچا لیا گیا

مودودیوں کو سوال کرنے کی بری عادت ہے۔ حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب خلیفہ اعظم حضرت ہالیجی شریف نے مودودی کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ مودودی نے لکھا ہے کہ حدیثیں چند انسانوں سے چند انسانوں نے روایت کی ہیں اور ان سے حد سے حد جو چیز حاصل ہوتی ہے۔ وہ گمان صحت ہے۔ (اس سے حدیثوں کے اعتماد کو زبردست دھکا لگتا اور الحاد کا دروازہ کھلتا ہے) اس پر اس مودودی نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے حالانکہ یہ رسائل و مسائل میں صاف لکھا ہوا ہے۔ اس پر حاضرین نے اس کی تواضع کر دی شکر ہے کہ محترم حکیم صادق خاں صاحب موجود تھے جنہوں نے اس کو بچا لیا۔

رشید احمد سیال ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ العلماء اسلام کندکوٹ۔

سرخ نشان

اگر آپ کی چٹ پر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں یا دفتر کو بذریعہ کارڈ اس ارادہ سے مطلع فرمائیں تاکہ آپ کے نام وی۔پی نہ بھیجا جائے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں

خدام الدین و ترجمان اسلام

ملنے کا پتہ

حافظ فیض محمد صاحب شہر ڈیرہ

(غازی خدا بخش ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر نے تبلیغی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

Scanned with CamScanner

ریڈیو کے ذریعے قومی اخلاق کو تباہ کیا جا رہا ہے

عائلی قوانین کی بیشتر دفعات قرآن و سنت کے منافی ہیں

ہم یورپ کی دی ہوئی تہذیب و ترقی نہیں چاہتے

ڈومیلی - ۵ جنوری - جمعیۃ علماء اسلام ڈومیلی ضلع جہلم کا ایک اجتماع زیر صدارت جناب مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب منعقد ہوا - اجلاس میں مولانا مختار احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں سیاسی شعبدہ بازوں نے اودھم مچا رکھا ہے - اس وقت یہی سیاستدان جب کہ ان کے ہاتھوں میں ملک کی زمام اقتدار تھی تو نہ ہی انہوں نے ملک کی کوئی خدمت کی اور نہ ہی اسلام کی اور آج جب انہیں اقتدار کی کرسی نہیں ملی تو وہ اپنے آپ کو جمہوریت کے علمبردار اور اسلام کے ٹھیکیدار ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ـــــ مولانا نے کہا کہ قوم نے ہر سیاسی پارٹی کو آزما لیا ہے - کوئی پارٹی بھی اپنے وعدوں سے عہدہ برآ نہیں ہوئی - اسی بناء پر جمعیۃ علماء اسلام کو سیاست کے میدان میں آنا پڑا ہے - اس کا اولین مقصد اس ملک میں اخلاقی قدروں کا احیاء اور ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہے - مولانا نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج اسلامی کلچر و ثقافت کی آڑ سے کر بے حیائی کو فروغ دیا جا رہا ہے - ہمارے ریڈیو سے دن رات فحش گانے نشر ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے قومی اخلاق کو تباہ کیا جا رہا ہے - یہ چیزیں ہماری نئی نسل کے لئے زہر قاتل ہیں -

اس کے بعد مولانا قاضی ظہور الحسین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور کی امت کو قرآن نے بہترین امت قرار دیا ہے اور اس کے ذمہ ایک بہت بڑی ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ لوگوں کو بھلائی کا حکم کریں - اور بری چیزوں سے روکیں - آج ہمارے معاشرے میں بیشتر برائیاں پائی جاتی ہیں - عائلی قوانین جیسی بری چیز کو ہم پر تسلط کر دیا گیا ہے - جو یقیناً ایک بہت بڑی برائی ہے -

قاضی صاحب نے عائلی قوانین پر مفصل تبصرہ کیا - اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ اس کے بیشتر دفعات قرآن و سنت کے منافی ہیں - ہم ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے انہیں کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں -

اس کے بعد مولانا محمد شریف صاحب عابد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا - کہ یہ ملک ہمیں بہت سی قربانیاں دینے کے بعد حاصل ہوا ہے اس ملک کے آزاد کرانے کے لئے اسی لئے قربانیاں دی تھیں - کہ ہم ایک آزاد ملک میں اپنی تہذیب و تمدن کو اپنائیں گے - لیکن افسوس ہم نے دوسروں کی محض نقالی شروع کر دی اور اہل یورپ کی دی ہوئی تہذیب میں اپنی ترقی سمجھی - حالانکہ اس تہذیب نے مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے - ہم یورپ کی دی ہوئی تہذیب و ترقی نہیں چاہتے - بلکہ اسلام کی دی ہوئی تہذیب و ترقی کے خواہاں ہیں اور اسی مقصد کو لے کر جمعیۃ علماء اسلام میدان عمل میں آئی ہے

حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء ضلع جہلم کا بیان

ڈومیلی میں جمعیۃ علماء اسلام کا وجود مبارک

ڈومیلی - (نمائندہ خصوصی) ۴ جنوری - نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ ڈومیلی میں جمعیۃ علماء اسلام کا وجود مبارک اپنی ابتدائی منزل میں موجود ہو چکا ہے اور مزید کوشش جاری ہے - کہ حلقہ کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے - شاہ جی نے بیان میں بتایا کہ جمعیۃ کے کارکنوں کو بعض ایسی مجبوریاں درپیش تھیں - جس کی بناء پر وہ اس طرف پوری توجہ نہیں دے سکتے تھے - اب مانع مجبوریاں کافی حد تک دور ہو چکی ہیں - اس سے اس علاقہ کے باشندگان کو جمعیۃ کی پالیسی سے پوری جدوجہد کے ساتھ متعارف کرایا جائے گا - شاہ جی نے اپنے بیان میں کہا - چونکہ اس علاقہ کی ننانوے سالہ زندگی بعض علاقائی مجبوریوں کے باعث انگریز نوازی میں صرف ہوئی ہے - اس لئے ان کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے جمعیۃ کے اکابرین کی امداد کی بھی ضرورت ہے - جیسے وہ وقتاً فوقتاً پورا کرتے رہیں - شاہ جی نے اس امر پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا - جیسا کہ اکابر جمعیۃ نے جمعیۃ کے ارکان مولانا محمد شریف عابد مولانا قاضی ظہور الدین اور مولانا مختار احمد کو یہاں بھیج کر ابتداء فرمائی ہے - اسی طرح اگر جمعیۃ کے ارکان یہاں آتے رہے تو یہاں علاقہ بھر میں جمعیۃ ایک مثالی صورت اختیار کر لے گی -

انصار الاسلام جہلم کی سرگرمیاں

جہلم - جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے ناظم جناب چوہدری کرامت اللہ اور سالار جناب چوہدری محمد انور پاشا نے انصار الاسلام کے رضاکاروں کے اجلاس بلانے شروع کر دیئے ہیں - اور رضاکاروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیں -

اس سلسلہ میں پہلا قدم جو اٹھایا وہ یہ ہے کہ حلقہ وار رضاکاروں کے گروپ بنائے جائیں گے جہاں وہ جمعیۃ کی رکن سازی اور دیگر امور کو سر انجام دیں گے ـــ مخلص رضاکاروں نے اپنے سالار کو یقین دلایا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں -

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی طرف مولانا قاضی ظہور الحسین مولانا محمد شریف صاحب عابد نے جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں دورے شروع کر دیے ہیں - چنانچہ اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل مقامات کا انہوں نے دورہ کیا کالا گوجراں - ڈومیلی - جاہلی - وغیرہ -

پہلے دو مقامات پر ترجمان اسلام کے نمائندہ خصوصی مولانا مختار احمد نے بھی شرکت کی - ایک بات جو مسرت کا باعث ہے کہ ڈومیلی کی انجمن سادات کے صدر اور مشہور سماجی کارکن جناب پیرزادہ عابد گیلانی نے بھی ان بعض دوروں میں شرکت کی یاد رہے کہ صاحبزادہ محترم اس سے قبل اپنی خدمات جمعیۃ کو پیش کر چکے ہیں - اس پر انہوں نے عمل درآمد شروع کر دیا ہے - اور عنقریب ان کی کوششوں سے علاقہ میں انشاء اللہ جمعیۃ کی پوزیشن ایک مثالی صورت اختیار کرے گی -

لاڑکانہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

لاڑکانہ ۱۸ رجب - جناب محمد انور و مولانا شیر محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں - کہ آج نماز ظہر کے بعد لاڑکانہ میں علماء کرام کا ایک اجلاس ہوا جس میں شیخ الحدیث مولانا عبد العزیز صاحب خلیفہ خاص اعلیٰحضرت ہالیجوی شریف نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور اس کی تنظیم کی طرف عوام اور علماء کرام کو توجہ دلائی - بعد میں جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا - جو حسب ذیل ہے :-

امیر - حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مہتمم مدرسہ

ناظم اعلیٰ - مولانا خوشی محمد صاحب میرا خاں

خازن - مولانا عبد الکریم صاحب -

انتخاب تحصیل اتو ڈیرہ

امیر - مولانا عبد الواحد صاحب

ناظم اعلےٰ - مولانا بشیر احمد صاحب

خازن - مولانا حافظ عبد الکریم صاحب -

تحصیل بھکر کا انتخاب

تحصیل بھکر - ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس ہوا جس میں ذیل کا انتخاب عمل میں آیا -

امیر - حضرت مولانا شہاب الدین صاحب

نائب امیر - مولانا حافظ ذل محمد صاحب

ناظم اعلیٰ - جناب غلام رسول صاحب -

ناظم - جناب محمد صابر صاحب -

خازن - حاجی غازی محمد صاحب -

سالار - حافظ خیر الدین صاحب -

ضلع جیکب آباد کی جمعیۃ کا انتخاب

جیکب آباد - مرکزی رہنماؤں کی موجودگی میں مندرجہ ذیل ضلعی انتخاب عمل میں آیا -

امیر :- حضرت مولانا دنی بخش صاحب

نائب امیر - حضرت مولانا فقیر محمد صاحب

نائب امیر - مولانا تاج محمد صاحب

ناظم اعلیٰ - حاجی میر محمد صاحب -

نائب ناظم (۱) میر صبح صادق صاحب

نائب ناظم (۲) مولوی شبیر احمد شاہ صاحب

ناظم دفتر - رشید احمد سیال -

خزانچی - مولانا عمر الدین صاحب -

سالار - صبغۃ اللہ صاحب بھٹی

موضع جوڑہ ضلع جہلم میں جمعیۃ کا انتخاب

جوڑہ - ۶ - جنوری - جمعیۃ کے مبلغین مولانا قاضی ظہور الحسین اور مولانا محمد شریف عابد تشریف لائے - انہوں نے عوام کو جمعیۃ کے اغراض مقاصد سے مطلع کیا اور وقت کی نزاکتوں کی طرف توجہ دلائی - کہ موجودہ دور میں تنظیم کے بغیر کوئی سہانا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا - اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

جناب منشی محمد خاں صاحب - امیر

جناب قاضی عبد اللطیف صاحب - ناظم

جناب عبد الحفیظ صاحب - سالار

حکیم لقمان کی حکایات اور اُن کی وصیتیں (قسط ۲)

از امیر عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی ۔ شیخوپورہ

اصولِ سعادت کی تعلیم

اللہ تعالیٰ لطیف ہے نہایت باریک بین ہے ۔ خبیر (جاننے والا) ہے کوئی شے اس سے مخفی نہیں یہاں تک کہ رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی چیز ہو پھر وہ زمین میں خصوصاً پتھر کے پردوں میں یا زمین میں کسی جگہ ہو یا آسمانوں میں ہو اللہ سے مخفی نہیں اور صرف یہی بات نہیں کہ اللہ کو اس کا علم ہے بلکہ وہ حاضر کرنے پر بھی قادر ہے وہ اُس کو ہر جگہ سے نکال دے گا ۔ قیامت کے روز سامنے حاضر کر دے گا پھر جب وہ ایسا ہے تو اس بھروسہ پر چھپ کر گناہ کرنے میں جرأت نہ کیجیو کہ اللہ تعالیٰ کو خبر نہ ہو گی اور اسی طرح میری کوئی نیکی بھی رائیگاں نہیں جائیگی ۔

اے فرزند نماز ادا کرتا رہ ۔ یعنی اس کی تسبیح و تقدیس اور استغفار کر ، نیک باتوں کی تعلیم کر اور بُری باتوں سے روک نیک کو معروف اور بُرے کو منکر کہتے ہیں ۔

حُسنِ معاشرت کی تعلیم

وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ۔ تجھ پر اگر خدا کی طرف یا لوگوں کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے صبر کرنا چاہیئے ۔ اوّل شکر کی تعلیم تھی ۔ جو نعمتوں کی طرف اشارہ کرتی تھی ۔ اب صبر کی تعلیم فرماتی کیونکہ یہ بڑی ہمت کا کام ہے ۔ اس کے بعد تین باتیں اور سکھائیں ۔

(۱) لوگوں سے تکبر سے پیش نہ آنا ۔ بے رُخی نہ کرنا ۔ متکبر کے لوگ دشمن ہو جاتے ہیں ۔

(۲) اترا کر نہ چلنا بلکہ درمیانی چال چل ۔ اس میں مجموعہ دنیاوی معاملات کی طرف بھی اشارہ ہے نہ تکمہ دانا قلندر بن نہ کنجوس بن ۔

(۳) بات دھیمی آواز سے کیا کر ۔ کیونکہ یہ بدتہذیب لوگوں کا دستور ہے چیخ چلا کر بات کرنا جو گدھے کی آواز کے مشابہ ہو جاتی ہے کیونکہ آوازوں میں گدھے کی آواز مکروہ معلوم ہوتی ہے (مقالی)

اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ حضرت لقمان پیغمبر نہیں تھے ۔ ہاں ایک پاکباز متقی انسان تھے جن کو حق تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی عقل و فہم ، متانت اور دانائی عطا فرمائی تھی ۔ انہوں نے عقل کی راہ سے وہ باتیں کہہ لیں جو پیغمبروں کے احکام و ہدایات کے مطابق تھیں ۔ اُن کی عاقلانہ نصیحتیں اور حکمت کی باتیں لوگوں میں مشہور چلی آتی ہیں ۔ رب العزت نے ایک حصہ قرآن میں نقل فرما کر اُن کا مرتبہ اور زیادہ بڑھا دیا ۔ شاید مقصود یہ جتلانا ہو کہ شرک وغیرہ کا قبیح ہونا جس طرح فطرت انسانی کی شہادت اور انبیاء کی وحی سے ثابت ہے دنیا کے منتخب عقلمند بھی اپنی عقل سے اس کی تائید و تصدیق کرتے رہے ہیں پس توحید کو چھوڑ کر شرک اختیار کرنا ضلال مبین نہیں تو اور کیا ہے ۔

اس احسانِ عظیم اور دوسرے احسانات پر منعمِ حقیقی کا شکر ادا کرنا اور حق ماننا ضروری ہے ۔ لیکن واضح رہے کہ اس حق شناسی اور شکر گزاری سے خدا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ۔ جو کچھ ہے خود شاکر کا ہے کہ دنیا میں مزید انعام اور آخرت میں اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے ۔ اگر ناشکری کی تو اپنا نقصان کرے گا اللہ تعالیٰ کو اس کے شکریہ کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے ۔ اُس کی حمد و ثنا تو ساری مخلوق زبانِ حال سے کر رہی ہے اور بفرضِ محال کوئی تعریف کرنے والا نہ ہو تب بھی جامع الصفات اور منبع کرامات ہونے کی بنا پر وہ بذاتِ خود محمود ہے ۔ کسی کے حمد و شکر کرنے یا نہ کرنے سے اُس کے کمالات میں ذرہ بھر کمی بیشی نہیں ہوتی ۔

معلوم نہیں بیٹا مشرک تھا ، سمجھا کر راہِ راست پر لانا چاہتے تھے یا موحد تھا ؟ اُسے توحید پر جمائے رکھنے اور خوب مضبوط کرنے کی غرض سے یہ وصیت فرمائی ۔

اس سے بڑھ کر بے انصافی اور کیا ہو گی کہ عاجز مخلوق کو خالق مختار کا درجہ دے دیا جائے اور اس سے زیادہ حماقت اور ظلم اپنی جان پر کیا ہو گا کہ اشرف المخلوقات ہو کر خسیس ترین اشیاء کے آگے سرِ عبودیت خم کر دے ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے وہ مہینوں اس کا بوجھ پیٹ میں اٹھائے پھری ، پھر وضع حمل کے بعد دو برس تک دودھ پلایا ۔ اس دوران میں نہ معلوم کیسی کیسی تکلیفیں اور سختیاں جھیل کر بچہ کی تربیت کی ، اپنے آرام کو اس کے آرام پر قربان کیا ۔ لہٰذا ضروری ہے کہ آدمی اولاً خدا تعالیٰ کا اور ثانیاً ماں باپ کا حق پہچانے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور ماں باپ کی خدمت و اطاعت میں بقدر استطاعت مشغول رہے ۔ جہاں تک اللہ کی نافرمانی نہ ہو کیونکہ اُس کا حق سب سے مقدم ہے اور اُسی کے سامنے سب کو حاضر ہونا ہے ۔ انسان دل میں سوچ لے کہ کیا منہ لے کر وہاں جائے گا ۔

دین کے خلاف ماں باپ کا کہنا نہ مان ۔ ہاں دنیوی معاملات میں اُن کے ساتھ نیکی اور سلوک کرتا رہ !

پیغمبروں اور مخلص بندوں کی راہ پر چل ، دین کے خلاف ماں باپ کی تقلید یا اطاعت مت کر ۔ خدا کے ہاں پہنچ کر اولاد اور والدین سب کو پتہ لگ جائے گا ۔ کہ کس کی زیادتی یا تقصیر تھی ۔

کوئی چیز یا کوئی خصلت اچھی یا بُری اگر رائی کے دانہ کے برابر چھوٹی ہو اور فرض کرو پتھر کی کسی سخت چٹان کے اندر یا آسمانوں کی بلندی پر ، یا زمین کی تاریک گہرائیوں میں رکھی ہو وہ کبھی اللہ سے مخفی نہیں ہو سکتی جب وقت آئے گا وہیں سے لا حاضر کرے گا ۔ اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ عمل کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھے کہ ہزار پردوں میں بھی جو کام کیا جائے گا اللہ کے سامنے ہے چنانچہ نیکی یا بدی کیسی ہی چھپ کر کی جائے اس کا اثر ضرور ظاہر ہو کر رہتا ہے جسے اہل نظر بے تکلف محسوس کر لیتے ہیں ۔

خود اللہ کی توحید اور بندگی پر قائم ہو کر دوسروں کو بھی نصیحت کر کہ بھلی باتیں سیکھیں اور بُرائی سے رکیں ۔ دنیا میں جو سختیاں پیش آئیں جن کا پیش آنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں اغلب ہے ۔ ان کو تحمل اور اولوالعزمی سے برداشت کر ، شدائد سے گھبرا کر ہمت ہار دینا حوصلہ مند بہادروں کا کام نہیں ۔

غرور سے مت دیکھ اور لوگوں کو حقیر سمجھ کر متکبروں کی طرح بات نہ کر ، بلکہ خندہ پیشانی سے مل ۔ اترانے اور شیخی مارنے سے آدمی کی کچھ عزت نہیں بڑھتی بلکہ ذلیل و خوار ہوتا ہے ۔ سامنے نہیں تو پیچھے لوگ بُرا کہتے ہیں ۔ تواضع ۔ متانت اور میانہ روی کی چال چل ۔ بے ضرورت مت بول ۔ کلام کرتے وقت حد سے زیادہ نہ چلا ۔ اگر اونچی آواز سے بولنا ہی کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز پر خیال کرو ۔ وہ بہت زور سے آواز نکالتا ہے ۔ مگر کس قدر کریہہ اور کرخت ہوتی ہے ۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ

ملتان کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ قاسم العلوم کا سالانہ جلسہ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء مطابق ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ بروز جمعہ ، ہفتہ ۔ اتوار کو منعقد ہو گا ۔ جلسے کے اختتام پر گزشتہ سال کے فضلاء میں اسناد تقسیم کی جائیں گی ۔ اور ان کی دستاربندی ہو گی ۔ ملک کے مشاہیر علماء کرام جلسہ سے خطاب فرمائیں گے استدعا ہے کہ جلسہ میں شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں ۔ (محمد شفیع مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر کا چوبیسواں عظیم الشان سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کا چوبیسواں سالانہ جلسہ حسب دستور سابق نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ مارچ ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ ۔ اتوار ۔ پیر منعقد ہو رہا ہے ۔ جس میں پاکستان بھر کے مشاہیر علماء کرام و صوفیاء عظام و شعراء فخام تشریف لا رہے ہیں ۔

(محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ)

مجلس احرارِ اسلام جھنگ کا انتخاب اور مطالبات

جھنگ صدر ۔ ۲۶ دسمبر مجلس احرار اسلام کے کارکنوں کا ایک جلسۂ عام زیر صدارت مولانا بلال زبیری صاحب منعقد ہوا ۔ جس میں مندرجہ ذیل جدید انتخاب عمل میں لایا گیا ۔ صدر ۔ مولانا غلام قادر ۔ نائب صدر حاجی اللہ دتہ ۔ جنرل سیکرٹری شیخ نذیر حسین انصاری خزانچی چوہدری محمد موسیٰ ۔

مجلس احرار اسلام نے رکن سازی کرنے ۔ دفتر بنانے اور تبلیغ دین کو وسیع کرنے کا پروگرام مرتب کیا ۔ اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین فوراً منسوخ کئے جائیں ۔ جید اور مستند علماء پر مشتمل اسلامی مشاورتی کونسل قائم کی جائے ۔ جو قرآن و سنت کی روشنی میں قوانین میں ترمیم کی سفارش کرے ۔ نیز اس نازک دور قوم کو جہاد کے لئے تیار کیا جائے ۔ حکومت کو چاہیئے کہ علماء کو اعتماد میں لے کر دین کی اشاعت میں کام کرے ۔ (نذیر حسین سیکرٹری احرار اسلام جھنگ صدر)

کارروائیاں اور دیگر خبریں خوشخط لکھ کر بھیجا کریں ، اختصار کا خصوصی لحاظ کیا کریں ۔ زیادہ لمبی کارروائیاں شائع نہیں کی جاسکتیں

مراسلات

"تحفۂ رمضان" مفت حاصل کیجئے

مکرمی !

برادران اسلام - آپ کے مشہور دینی ادارہ مدرسہ اشرفیہ سکھر کی طرف سے ہر سال رمضان کے احکام کے متعلق ایک رسالہ بنام "تحفۂ رمضان" ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر مفت تقسیم ہوتا ہے۔

اس رسالہ میں روزہ - تراویح - شب قدر اعتکاف - شبینہ - صدقۂ فطر اور عید کے احکام تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں - نیز سکھر اور اس کے قرب وجوار کے لئے افطار و سحر کا نقشہ بھی منسلک ہے - خواہش مند حضرات کارڈ لکھ کر مفت طلب فرما سکتے ہیں -

محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر

شہداد کوٹ محلہ ڈرب مودودیت سے توبہ نامہ

مکرمی - السلام علیکم

گزارش ہے کہ ہم دو آدمی برکت علی ولد نور محمد راجپوت محلہ ڈرب شہداد کوٹ - مدت سے مودودی صاحب کے دجالی جال میں پھنسے ہوئے تھے ان کی ہمدردی اور ہر ممکن تعاون کرتے رہے ان کے بعض مبلغین کی تقریریں کو سنتے اور کتابیں پڑھتے رہے لیکن حقیقت کو نہ پا سکے - ان کی اسلام اسلام کی پکار نے ہمیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا - اسی وجہ سے مودودیت کے فارم بھی پر کرتے کراتے رہے - لیکن افسوس کہ جس کو رہبر سمجھے تھے وہ رہزن نکلا - مگر عبدالقادر آزاد کے والد مولانا مولوی پیر محمد سعید صاحب کے اس احسانِ عظیم کو ہم کبھی نہیں بھولیں گے جنہوں نے مودودی کے غیر قانون سنت و قرآن کے خلاف اپنی ہی کتابوں سے دکھا کر پھر ہم کو راہ راست پر لائے ہم اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم فتنہ مودودیت سے خود تو دور کنارہ دوسرے بھائیوں کو بھی روکنے کی کوشش کریں گے -

(برکت علی راجپوت - صابر علی ولد نور محمد راجپوت)

مودودیت سے بیزاری کا اعلان

مدیر محترم

السلام علیکم - میں مسمی عبدالمجید ولد حاجی محمد یعقوب علی اس سے پہلے جماعت اسلامی میں داخل تھا - اب میں جماعت اسلامی سے زیادہ جمعیۃ علماء اسلام کو حق کی جماعت سمجھ کر جماعت اسلامی سے استعفا دیتا ہوں - اور جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت کا فارم پر کرتا ہوں - فقط ۲ ۶۳

(دستخط) عبدالمجید

تصدیق کنندہ - حضرت مولانا نذیر احمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد

مژدۂ تراویح

مکرمی !

مدرسہ اشرفیہ سکھر کے تقریباً چالیس حافظ گذشتہ سالوں کی طرح انشاء اللہ اس سال بھی تراویح میں قرآن پاک سنائیں گے - اہالیان سکھر اور قرب وجوار کی مساجد کے اماموں اور متولیوں سے درخواست ہے کہ اگر ان کو تراویح کے لئے حافظ کی ضرورت ہو تو - ۲۰ شعبان تک اطلاع دیں تاکہ انتظام کر دیا جائے - محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ

ایک ضروری اپیل
علماء حق توجہ فرمائیں

مکرمی !

گذشتہ شمارہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء مغربی پاکستان نے علماء حق سے اپیل کی تھی کہ وہ ماہ شعبان کے فارغ دنوں میں جمعیۃ علماء کی تنظیم کی طرف توجہ فرمائیں۔

چنانچہ جہلم اور چکوال کے مدارس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اضلاع جہلم و گجرات کے دور دراز علاقوں میں جمعیۃ کی تنظیم کا کام کریں گے اور یقیناً اس کے نتائج حوصلہ افزا ہوں گے - علماء ورثۃ الانبیاء ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام اسی بنیاد کے تحت مصروف عمل ہے - اگر علماء کرام وقت کی نزاکت کا احساس کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کے لئے اس فارغ وقت کو وقف کر دیں تو امت کی رہنمائی کے لئے ان کا یہ اقدام ایک اہم فرض ہوگا - کیا علماء حق اس طرف توجہ دیں گے - ؟

فقط والسلام

ایک خیر خواہ

ترجمان اسلام کی اشاعت کی طرف توجہ دیں
ایک اپیل

مکرمی !

ترجمان اسلام کی موجودہ اشاعت حوصلہ افزا ہے - اور روز بروز اس کی اشاعت میں اضافہ ہو رہا ہے - لیکن اس کے باوجود ایک لحاظ سے اس کی اشاعت کو حوصلہ افزا نہیں کہا جا سکتا وہ اس لحاظ سے کہ مغربی پاکستان کے کونہ کونہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں اور صحیح فکر کے حامل دینی مدارس موجود ہیں اور یہ پرچہ جمعیۃ علماء اسلام کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کی خدمت بھی بلا معاوضہ کے سرانجام دے رہا ہے - لیکن میرے ذاتی معلومات کا جہاں تک تعلق ہے - میں یہ کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ جتنی کوشش اس پرچہ کی اشاعت و ترویج کی کرنی چاہیے تھی اتنی نہ تو جمعیۃ کے ارکان کر رہے ہیں اور نہ ہی دینی مدارس اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں - مجھے اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ بعض جگہوں پر جہاں جمعیۃ کے مخلص ارکان نے تھوڑی سی بھی توجہ دی ہے وہاں اس کی اشاعت ترقی پذیر اور حوصلہ افزا ہے - اس لئے میں ترجمان اسلام کے ہر خیر خواہ سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اس پرچہ کی اشاعت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں - صرف تھوڑی سی سعی کی ضرورت ہے - اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے ساتھ یقینی ہے -

فقط والسلام

مختار احمد

آنرز فارسی و اردو - لاہور

جمعیۃ کے ارکان سے مخلصانہ گزارش

مکرمی !

ترجمان اسلام کے پچھلے شمارہ میں ایک مراسلہ بعنوان "ہمارے قومی اخبارات کی غلط پالیسی" شائع ہوا - صاحب مراسلہ نے جس بات کا رونا رویا ہے اس سے مجھے قطعی اتفاق ہے - واقعی ہمارے اخبارات و جرائد کی موجودہ روش نہایت ہی حوصلہ شکن ہے صاحب ... جمعیۃ علماء اسلام کا وہ جتنے بڑے سے بڑے ... کوئی بڑے سے بڑا اجتماع کیوں نہ ہو نہ تو قومی پریس اس کو کوئی اہمیت دیتا ہے - اور نہ ہی اخبارات ! جہاں تک اس حقیقت کا تعلق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں - لیکن مجھے جمعیۃ کے ارکان سے اس بات کی شکایت ہے - کہ وہ اپنی تمام کی تمام تحریریں اخبار ترجمان اسلام کو بھیج دیتے ہیں - وہ دوسرے روزناموں یا اپنے ضلع کے ہفتہ واری پرچوں میں اپنی کارروائی نہیں بھیجتے - اگر وہ اپنی تحریریں ترجمان اسلام کے علاوہ اخبارات کو بھی دیں تو یقیناً وہ شائع کر دیا کریں گے -

اس لئے میں جمعیۃ کے ارکان سے مخلصانہ گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریریں نہ صرف ترجمان اسلام کو بھیجا کریں بلکہ دوسرے اخبارات میں بھی ارسال کیا کریں - اس سے جماعت کو فائدہ ہوگا - اس معاملے میں سستی ہرگز مفید نہیں - مجھے امید واثق ہے کہ وہ اس طرف ضرور توجہ دیں گے - فقط والسلام

مختار احمد - فاضل فارسی و اردو

لاہور

سلاجیت اعلیٰ کوالٹی آ گئی ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام نمبر ۲ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی کی دفتر ترجمان اسلام میں پہنچ گئی ہے جس کا نرخ دو روپے فی تولہ اور ایک سو بیس روپے فی سیر ہے - یہ وہ عام سلاجیت نہیں جو گلگت کے پہاڑوں سے آکر بازاروں میں بکتی ہے - پیشاب کی کثرت - رقت کمزوری اعصاب جوڑ گنٹھے - ہڈی ٹوٹنے اور کمزوری روکنے کے لئے اکسیر ہے - مختلف امراض کا واحد علاج ہے -

دیگر ادویات [illegible]

اس کے علاوہ سنکھوں کی خارش - پانی بہنا - وجع المفاصل - تبخیل - سیلان - بواسیر ذمہ - پرانا بخار - مستورات کی مخصوص بیماریاں - اٹھرا (کہ بچے مر جایا کریں) اولاد نرینہ انتہائی قلب اور کھانسی وغیرہ تمام امراض کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں - ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں

ناظم ترجمان اسلام بیرون دلی دروازہ متصل مسجد شاہ محمد غوث لاہور

اہم خبریں

تحریک آزادی کشمیر کے لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ انہیں امریکہ اور برطانیہ کے ڈرامائی کردار پر شبہ ہے اور وہ آزادی کشمیر کی چھاپہ مار جنگ کے لئے ۲۰ ہزار رضا کار بھرتی کر رہے ہیں۔

مسٹر حسین شہید سہروردی نے جنرل اعظم کو قومی جمہوری محاذ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ مگر انہوں نے شمولیت سے معذوری ظاہر کی۔ سہروردی صاحب جسٹس شبیر احمد کو بھی اسی طرح کی دعوت دے رہے ہیں۔

جامعہ تعلیم ملی کے دسویں سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے صدر ایوب صاحب نے فرمایا کہ پاکستان اسلامی نظریہ پر عمل میں آیا ہے اور اس کی ترقی و خوش حالی کا دارو مدار بھی اسلامی نظریات پر کاربند رہنے میں ہے۔

مسٹر بندرا نائیکے وزیر اعظم (لنکا) جب پیکنگ کے ہوائی اڈہ پر بھارت اور چین میں صلح کی تجاویز کے لئے اتریں تو وزراء اعظم اور دوسرے ممتاز لوگوں کے علاوہ ڈیڑھ ہزار چینی (زن و مرد) فلم سٹاروں نے بڑے تپاک سے ان کا استقبال کیا۔

روس کے وزیر اعظم نے نئے سال کی خوشی میں ماسکو کے ایک کلب میں شرکت کی اور اعلان کیا کہ اگر کسی نے روس پر حملہ کیا تو اسے چند گھنٹوں میں تباہ کر دیا جائے گا۔

روس کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ کمیونسٹ ملکوں کے اختلافات ایک گھر کے ممبروں کے اختلاف ہیں اور بغیر کسی اختلاف کے ہم ہر مزاحمت کے خلاف متحد ہیں۔

لداخ میں چوبل کے ہوائی اڈے پر چینی اور بھارتی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہیں۔ مگر ان میں کوئی فائرنگ نہیں ہوئی۔

چین نے ۱۲۸ بھارتی فوجیوں کو رہا کر دیا ہے۔

ملک کی نئی درآمدی پالیسی سے درمیانہ درجہ کے لوگوں پر مالی بوجھ پڑے گا

راولپنڈی کی مقتول لیکچرار خاتون نسیم جو میجر یعقوب کی بیوی تھی۔ اس کے خاوند میجر یعقوب کو بھی گرفتار کر کے حوالہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

روس کے وزیر اعظم نے

شاہ افغانستان ظاہر شاہ کو کار کا ایک تحفہ بھیجا ہے جسے شاہ افغانستان نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔

پنڈت نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ سری نگر اسمبلی کی منظوری کے بغیر کشمیر میں استصواب رائے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔

شیخ مسعود صادق نے اعلان کیا ہے کہ ایبڈو زدہ سیاست دانوں سے پابندی نہیں ہٹائی جائے گی۔

صدر ایوب کے اس اعلان کے باوجود کہ وہ بھارت کے دورہ کا ارادہ نہیں رکھتے امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے۔ کہ صدر ایوب اور پنڈت نہرو میں ملاقات کا امکان موجود ہے۔

ہندو مہاسبھا نے اعلان کیا ہے کہ برصغیر کی تقسیم کو ختم کیا جائے اور ۱۴ اپریل سے پہلے جو علاقے بھارت کا حصہ تھے۔ ان کو دوبارہ بھارت میں شامل کیا جائے اور پاکستان کو بطور ملک تسلیم نہ کیا جائے۔

بھارت کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کیری آپا نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ پنڈت نہرو اور صدر ایوب سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ تاکہ متنازعہ مسائل حل کئے جا سکیں۔

بھارت میں ایک ایسا طبقہ زور پکڑ رہا ہے۔ جو پنڈت نہرو کو وزارت عظمیٰ سے ہٹا کر پاکستان سے صلح کا خواہشمند ہے۔

لاہور میں یکم جنوری کی پہلی رات کو ۱۲ چوریاں ہوئیں۔

کنونشن لیگ کے نائب صدر نے حیدر آباد میں اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ملک میں ایک تیسری مسلم لیگ بنائیں گے۔ اس لئے کہ اس صدر صاحب کے حقوق دونوں لیگوں میں محفوظ نہیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام علاقہ سندھ کا طوفانی دورہ کرنے کے بعد واپس لاہور پہنچے۔ لاہور میں دو دن قیام کے بعد واپس ہزارہ تشریف لے گئے۔

مسٹر جسٹس شبیر احمد نے اپنے عہدے کا چارج دے دیا ہے۔ چارج سے پہلے انہوں نے مرزا ابراہیم کی جسس بیچائی کی درخواست پر فیصلہ دیا کہ آزادی ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔

مسٹر جسٹس ۱۹۴۲ء میں سابق پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے اور ۱۹۵۰ء میں ہائیکورٹ کے جج بنائے گئے۔

صدر مملکت کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان مارچ میں دو خلائی راکٹ کراچی میں چھوڑے گا جو ای میل کی بلندی تک پرواز کریں گے۔ ان راکٹوں سے موسمی ہواؤں کے تغیر و تبدل اور رخ کا جائزہ لیا جا سکے گا۔

مسٹر سہروردی پر اچانک دل کا دورہ پڑا۔ انہیں سنٹرل ہسپتال کراچی میں داخل کر دیا گیا ہے۔ انہیں ڈاکٹروں نے کم از کم تین ہفتے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔

چین کا ایک سرکاری وفد چین کے نائب وزیر تجارت کی رہنمائی میں کراچی پہنچا ہے۔ جو پاکستان سے تجارتی معاہدہ کی بات چیت کرے گا اور انفرادی بنیاد پر پاکستان سے روئی خریدے گا معاہدہ مال کے بدلے مال کے اصول پر ہوگا۔

خان قلات نواب احمد یار خان کا جیکب آباد میں شاندار استقبال کیا جائے گا۔ وہ بلوچ رہنما میر جعفر علی خاں کی دعوت پر جا رہے ہیں۔ معزز مہمان کو بہت بڑے جلوس کی شکل میں لایا جائے گا۔ اور ہوائی جہاز سے پھول برسائے جائیں گے۔ دعوت میں تمام علاقوں کے بلوچ سردار شریک ہوں گے۔

چین اور پاکستان کے تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ چین کی طرف سے نائب وزیر تجارت اور پاکستان کی طرف سے وزیر تجارت نے دستخط کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ چین پاکستان کو لوہا، فولاد، سیمنٹ، کوئلہ، مشینیں اور خام مال فراہم کرے گا۔

چینی سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے کہ چین نے پاکستان سے روئی کی بیس ہزار گانٹھیں خریدی ہیں۔

چین نے برما سے ایک لاکھ ٹن چاول کی خریداری کا معاہدہ کیا ہے۔

کٹنگا کے خود ساختہ لیڈر شومبے الزبتھ ویل میں اقوام متحدہ کی فوجوں سے شکست کھانے کے بعد کلویزی فرار ہو گئے ہیں۔

حکومت پاکستان نے ملک میں پچاس روپے کے نوٹ جاری کرنے کا حکم دے دیا ہے نوٹ ہلکے سنہری رنگ کے ہوں گے اور ان میں ایک طرف جناح صاحب کی تصویر اور دوسری طرف مشرقی پاکستان کا منظر ہوگا۔

اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ بھارت اور نیپال میں صلح کرانے کے لئے نیپال کا دورہ کریں گے۔

حکومت نے حج کی قرعہ اندازی میں ناکام ہونے والے امیدواروں کو اپنا نام واپس لینے کی اجازت دے دی ہے۔

روسی فوجوں کے ترجمان "ریڈ سٹار" نے ایک اداریہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان کو روس ایم۔ آئی۔ جی قسم کے لڑاکا طیارے اور ہوائی جہازوں کا کارخانہ بنانے کی امداد نہیں دے گا۔ اس لئے کہ بھارت سامراجی حکومتوں کا حاشیہ بردار ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ وہ یہ امداد سوشلسٹ ملکوں کے خلاف استعمال کرے گا۔

ایک اندازہ کے مطابق مغربی پاکستان میں محکمہ ایکسائز نے گزشتہ سال آٹھ ہزار دو سو باسٹھ افراد کو شراب پینے کا پرمٹ دیا۔ ام الخبائث کے متوالوں میں غیر مسلموں کی تعداد صرف ایک ہزار پانچ سو ای کے قریب ہے۔ مگر غافل مسلمانوں کی تعداد تقریباً ساڑھے چھ ہزار ہے۔ ان میں وہ ہزار ہا لوگ شامل نہیں جو بغیر پرمٹ بلیک میں شراب پیتے یا سپرٹ اور نیرہ وغیرہ پیتے ہیں۔ نیز چند بڑے شہروں میں شراب خانوں کی تعداد حسب ذیل ہے:-

لاہور۔ ۱۱ تھوک دوکانیں اور ۴۰ پرچون
کراچی۔ ۱۰ " " ۱۲۰ "
راولپنڈی۔ ۲ تھوک " اور ۱۹ پرچون۔
ملتان:۔ ۱ تھوک دوکانیں اور ۱۲ "
پشاور: ۲ " ۵ ۲۲ "
حیدر آباد: ۲ " " ۷۵ "
کوئٹہ:۔ ۷ " " ۳۲ "

سردار عبدالرب نشتر پہلے گورنر پنجاب تھے جنھوں نے گورنر ہاؤس کے مشہور شراب خانہ کی سو سالہ پرانی شراب کی بوتلیں توڑ کر نالیوں میں بہا دی۔ اور گورنر ہاؤس کا سرکاری شراب خانہ اپنے دور میں بالکل بند رکھا۔

صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان غیر جانبدار بلاک میں شامل نہیں ہوگا۔ صدر نے کہا ہے کہ چین کے ساتھ فی الحال فوجی معاہدہ کا امکان نہیں۔

مکہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب میں کل سے غلام بندی کا حکم دے دیا گیا ہے

مسٹر حبیب بورقیبہ صدر تونس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ ان کی صحت اب بہتر ہو گئی ہے گزشتہ دنوں صدر موصوف پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔

ایران کے اخبار "ڈپلومیٹ" نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان سے کشمیر کے بارے میں دانشمندی سے کام لے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ | العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) | ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے فی پرچہ

جلد ۶ ○ جمعہ ۲۲ - جمادی الاول سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

اسلامی ممالک میں دشمنانِ اسلام کی سازش

جب سے مصر کے جمال عبدالناصر نے اتحادِ عرب کا نعرہ لگایا ہے۔ دشمنانِ اسلام کو پسینہ پڑ گئے ہیں۔ ویسے بھی اغیار کو اسلام اور اہلِ اسلام کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ وہ تاریخ کے آئینہ میں دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاتھوں صلیبی حکومتوں کا کیا حشر ہوا تھا۔ انہوں نے دنیا کی سب سے بڑی طاقت رومی سلطنت کو خاک میں ملا دیا اور دیکھتے دیکھتے اس کے پایۂ تخت قسطنطنیہ پر قابض ہو گئے۔ دوسری طرف کچھ عرصہ کے بعد چند ہزار عربوں کا قافلہ کشتیوں کے ذریعہ سپین میں جبل الطارق کے راستے جا اترا اور یورپ والوں کو شکست دے کر ہسپانیہ میں سات سو سال حکومت کرتے اور عیسائیوں کی چھاتی پر مونگ دلتے رہے۔ حالانکہ دشمن کے مقابلہ میں ان کے پاس نہ عددی اکثریت تھی نہ اسلحہ کی فراوانی اور نہ ہی راشن کی زیادتی ـــ حتی الامکان وہ اسباب و ذرائع مہیا کرتے تھے۔ مگر ان کی حقیقی قوت اللہ پر کامل ایمان اور بھروسہ تھا ان کا بڑا ہتھیار صبر واستقامت اور ثابت قدمی تھی۔ ان کا بہترین راشن اخلاقی قوت اور کیریکٹر تھا۔ ان کا مقصدِ جنگ دنیا کی رہنمائی اور اعلاءِ کلمۃ اللہ تھا۔ مورخین یہ مانتے ہوئے کہ انہوں نے تھوڑے عرصہ میں ربع مسکون (آباد دنیا) کے اکثر حصہ پر قبضہ جما لیا تھا۔ یہ بتانے اور سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مٹھی بھر عربوں کے وہاں کے صحراؤں اور ریگستانوں سے اچانک نکل کر اس وقت کی ساری مہذب دنیا کو شکست دیکر نہ صرف ناقابلِ شکست مادی طاقت بن جانے بلکہ روحانی فیوض وبرکات کا مرقع اور بہترین اخلاقی تعلیمات کا معلم بن جانے کے اسباب کیا ہیں۔ وہ آج تک اس کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں۔ اغیار ضرور ہے کہ وہ اسلام کی روحانیت وصداقت اور عربوں کی تاریخی عظمت کے آگے سرنگوں، ان کی صلاحیتِ کار کے قائل اور ان کے شوقِ شہادت کو مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عربوں کی بیداری سے ہراساں ہیں۔ خاص کر عرب اتحاد کے نعرے نے ان کے اوسان خطا کر دیئے ہیں۔ اور وہ اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے لئے آئے دن ریشہ دوانیاں اور سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ شام کی مصر سے علیحدگی اور عراق کے انقلابات میں ان کا ہاتھ ہے۔ آزاد یمن کے وجود میں آنے کے بعد نام نہاد جنوبی عرب وفاق کو برطانیہ نے جنم دیا ہے تاکہ وہ آزاد یمنی حکومت کے مقابلہ میں اس کو استعمال کر کے عدن کو ہمیشہ غلام رکھ سکے۔ اسی طرح اب جنوب مشرقی ایشیا میں ملایا۔ سنگاپور وغیرہ کو ملا کر وفاقِ ملائشیا کے نام سے انڈونیشیا کی بڑھتی طاقت کا راستہ روکنا برطانوی اربابِ اقتدار کی ہی دماغی اختراع ہے۔ تاکہ وہاں کے برطانوی مقبوضات خطرے سے باہر ہو جائیں۔

اس وقت اغیار کی زیادہ توجہ مصر کے فرزندِ جلیل لیڈرِ حریت جمال عبدالناصر کی سیاست وقوت کو مغلوب اور اتحادِ عرب کے مقصدِ وحید کو ناکام بنانے پر مبذول ہے۔ شام وعراق کا حال آپ سن چکے ہیں۔ ان سے زیادہ افسوسناک بات سعودی عرب اور اردن کی ہے۔ سعودی عرب دانستہ یا نادانستہ طور پر جمال عبدالناصر کے خلاف دشمنوں کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔ اس حد تک کہ سعودی فوج کی تعلیم وتربیت کے لئے انگریزی فوجی افسر بلا لئے گئے ہیں۔ اور رابطہ کمیٹی کے نام سے چند ایسے آدمیوں کو ۴۲ لاکھ روپیہ دیا گیا ہے جو عبدالناصر کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں ان میں سے ایک شاہ سعود کا ہوا خواہ بھی موجود ہے جس کے سوا شاہ سعود کو پاکستان بھر میں اور کوئی عالم ہی نظر نہیں ہوتا۔ حتی کہ اہلِ حدیث کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جو رات دن اس کے گن گاتے رہتے ہیں۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ہم نے ایامِ حج میں ایک بڑے آدمی کو یہ کہتے سنا کہ وہ عبدالناصر نہیں بلکہ عبدالنصاریٰ ہے۔ حالانکہ نصاریٰ کی چھاتی پر مونگ دلنے والا ایک ناصر ہی ہے اس کے خلاف مختلف باتیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالی جاتی اور اغیار کی باتوں پر یقین کر کے اس پر فتوے دیئے جاتے ہیں۔

یہی حال شاہ اردن کا ہے وہ ایک ضلع کے برابر علاقہ کا بادشاہ بنا ہوا اپنے غدار دادا شریف حسین کی سنت زندہ کر رہا ہے جس نے حرمین کے والی ہونے کی حیثیت سے ترکوں سے انگریزوں کے اکسانے سے بغاوت کر کے خلافت عثمانیہ اسلامیہ کے چراغ کو گل کر دیا تھا۔ یہ جمال عبدالناصر کے نعرۂ اتحادِ عرب سے اتفاق کرنے کی بجائے آج کل فرانس کے بازاروں میں دادِ عیش دیتے اور وہاں کے صدر ڈیگال سے ساز باز کر رہے ہیں۔

ابھی ابھی اخبارات میں یہ منحوس خبر آئی ہے کہ فرانس اور اردن میں اتحاد اور دفاعی فوجی معاہدہ ہو رہا ہے جس کا ظاہر یہودیوں سے حفاظت اور باطن ناصر کی مخالفت ہے۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم — کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

ضروری اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عامہ کا اجلاس حسب الحکم حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ چنانچہ تمام صوبہ جات کے حلقہ جاتی وعلاقائی نمائندگان کی فہرستیں جو اب تک مرکزی دفتر میں نہیں پہنچ سکی ہیں۔ ۲۰ اکتوبر تک مرکزی دفتر لاہور پہنچ جانی چاہئیں۔

اجلاس لاہور میں منعقد ہوگا۔ تمام مندوبین ۲۸ اکتوبر کی صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور پہنچ جائیں۔

اجلاس ۹ بجے صبح بلا تاخیر وانتظار شروع ہو جائے گا

غلام غوث - ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام، پاکستان

Scanned with CamScanner

مودودیوں کی عیّاری مفتیِ اعظم کا بیان

منشی یا مولوی

ترجمان اسلام میں لبسا اوقات مودودی صاحب کو منشی مودودی لکھا جاتا تھا۔ جسے پڑھ کر مودودیوں کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا اور وہ اخبار اٹھائے اٹھائے لوگوں سے ملتے کہ دیکھئے صاحب! مودودی صاحب کو منشی لکھ دیا۔

حالانکہ منشی لکھ دینا کوئی گالی نہیں ہے۔ منشی کا معنی ہے انشاء پرداز، مضمون نگار اور صاحب قلم۔ ظاہر ہے کہ مودودی صاحب میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں۔ بلکہ انہی اوصاف کی وجہ سے وہ اپنی غلط باتوں کو اپنے تنخواہ دار مریدوں کے ذہن نشین کرانے میں کامیاب رہتے ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ وہ عالم (مولوی) ہیں یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی آدمی محض اپنے مطالعہ سے ڈاکٹر نہیں کہلا سکتا جب تک وہ ڈاکٹری کی باقاعدہ تعلیم حاصل کر کے سند نہ لے۔ پھر بھی اس کو پہلے پریکٹس کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح کوئی شخص قانونی کتب کے مطالعہ سے وکیل نہیں بن سکتا چاہے وہ کتنا ہی ذہین لائق اور قانونی کتابوں کا مصنف بن بیٹھے جب تک وہ بی۔ اے کے بعد ایل ایل بی کا امتحان نہ دے پھر کسی بڑے وکیل کے پاس رہ کر ٹریننگ نہ حاصل کر لے۔

آج کل ہر ایرا غیرا نتھو خیرا اردو کتابیں دیکھ کر اسلامیات کا مصنف بنتا اور مرزا غلام احمد یا غلام احمد پرویز کی طرح لوگوں کو مصیبت میں ڈالتا ہے۔ بہرحال ہم نے مودودی صاحب کو وہی مقام دیا جس کے وہ مستحق تھے۔ ہم ان کی علمی بے مائیگی ثابت کرنے کے لئے بیسیوں ایسے مسائل بتا سکتے ہیں، جن میں وہ یا متضاد باتیں کہتے پر مجبور ہوئے یا ان سے دبی زبان سے رجوع کیا یا وہ باتیں صریحاً کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ اس وقت صرف یہ بتانا ہے کہ ہمارے منشی لکھنے پر تو وہ چڑتے رہے مگر اب تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی)، نے جن کو وہ بھی مفتی اعظم لکھا کرتے اور ان کو اپنے حق میں سمجھتے ہیں، یہ ارشاد فرما دیا ہے کہ مودودی صاحب کو علماء کی صف میں شمار نہیں کیا جا سکتا وہ عالم نہیں ہیں۔ اور اس کی تنقید' جو وہ بزرگان دین پر کرتے رہتے ہیں تنقید نہیں تنقیص (توہین) ہے'۔ یہ بات انہوں نے وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۳ ستمبر (ملتان)، میں تقریر کرتے ہوئے فرمائی۔ اب ہم حیران ہیں کہ مودودی صاحب عالم بھی نہیں اور منشی لکھنے سے اس کے مرید چڑتے ہیں تو اب ان کو کیا لکھیں۔ خود ساختہ مجتہد لکھنا زیادہ موزوں ہوتا۔ مگر تنخواہ دار مریدین شاید یہ بھی پسند نہ کریں۔

مودودیوں کی عیاری ضرب المثل ہو چکی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فن عیاری بھی امریکہ سے درآمد کیا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جب ملتان کے اخباروں میں حضرت مفتی اعظم کا یہ بیان پڑھا کہ مودودی صاحب عالم نہیں ہیں تو وہ بوکھلا گئے اور آخر کار "اے عیاری تیرا آسرا" کا نعرہ لگایا۔ اور ملتان کے اخباروں میں حضرت مفتی صاحب موصوف کا ایک بہت پرانا خط شائع کرا دیا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے کانگریسی ہونے اور اپنی علیحدگی کا ذکر تھا۔

اخبار والے اس دھوکہ میں رہے کہ یہ کوئی پرانا خط ہے یا نیا بیان۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنی لاعلمی کا ذکر کیا۔ مودودیوں نے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے یہ باور کرایا کہ گویا حضرت مفتی اعظم صاحب نے مودودی کے عالم نہ ہونے والی بات کے بعد اس کی تردید کر دی ہے۔

حالانکہ بالفرض اگر مفتی اعظم جمعیۃ علماء اسلام کے واقعی مخالف بھی ہوں تو اس سے نہ ان کے نزدیک مودودی عالم بن سکتا ہے نہ اس کی صفائی ہو سکتی ہے۔ حالانکہ حضرت مفتی اعظم صاحب اس سے قبل اپنے اس خط کے بارہ میں ایک وضاحتی بیان شائع کر چکے ہیں اور رسائل ہی اخبارات میں ان کا یہ بیان بھی آ چکا ہے۔

کہ (۱) مودودی کا لٹریچر عام مسلمانوں کو نہ پڑھنا چاہیئے:

(۲) اس کی جماعت میں شریک ہونا ٹھیک نہیں ہے

(۳) سیاسی جماعتوں سے میں الگ ہوں۔

لیکن اگر تم کو (خط لکھنے والے کو) ان دو جماعتوں میں سے کسی میں شامل ہونا ہے۔ تو جمعیۃ علماء اسلام اہون ہے۔ (اس میں شامل ہونا اسلامی جماعت سے بہتر ہے)

مودودیوں کی اس عیاری کو بے نقاب کرنے کے لئے ملتان کے اخباروں نے مولانا محمد لسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا بیان شائع کر دیا ہے۔

قبول اسلام

سکھر۔ ۲۵ ستمبر۔ آج۔ بعد نماز عصر سفید مسجد سکھر کے خطیب حضرت مولانا نور احمد قاسمی صاحب کے ہاتھ پر بازار حسن سکھر کی ایک مجبور بیکس غیرت مند لڑکی نے برضا و رغبت اسلام قبول کر لیا۔ اس لڑکی کے بازار حسن سے انخلاء اور قبول اسلام کے سلسلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام نے بڑی کوشش کی۔ ۲۵ ستمبر کو سخت پہرہ میں سے اس کو نکال کر اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں پیش کر کے ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام کے نمایندے نے اجازت حاصل کر لی اور اسے مسلمان کر کے اس کا نکاح ایک برسر روزگار نوجوان ×

مودودی پارٹی اور اس کے لٹریچر سے بچنا ضروری ہے

حضرت شیخ الحدیث صاحب غورغشتوی کا اعلان حق

۲۹ ستمبر اتوار۔ بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد مہاجرین شہر حضرو میں کثیر التعداد علماء کی موجودگی میں مجاہد ملت حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی نے تمام حاضرین کو نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے خود مودودی صاحب کی کتابیں پڑھی ہیں واقعتہً یہ بہت بُرا انسان ہے۔ اس کی کتابوں میں بعض الفاظ کفریہ بھی ہیں۔ اس کی پارٹی اور اس کے لٹریچر سے بچنا بہت ضروری ہے جن لوگوں کا عقیدہ اس کی طرح کا ہو گیا ہے وہ بھی بہت بُرے انسان ہیں۔ علماء کسی کے دشمن نہیں ہیں ان سب کے خیرخواہ ہیں کہ وہ یہ غلط راستہ چھوڑ کر علماء اسلام کے ساتھ مل کر نظام اسلامی کے لئے کوشش کریں۔ آخر علماء بھی تو نظام اسلام ہی کے لئے میدان عمل میں نکلے ہوئے ہیں۔ ان سے کٹ کر مودودی صاحب سے ملنا سخت غلطی ہے۔ اس اجتماع میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب بھبوری اور حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا عبد الحنان صاحب تاجک جیسے اکابر علماء موجود تھے، طرفہ یہ کہ شہر کے مودودی بھی اکٹھے تھے۔ اللہ ہدایت دے

مراسلہ:-

انکار کیوں؟

مکرمی۔ سلام مسنون۔ کوہستان ۲۲ ستمبر کی اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مودودی صاحب کے اس بیان پر کہ اگر کنونشن مسلم لیگ ضمنی انتخاب میں کسی فرشتہ کو بھی نامزد کرے تو وہ اس کی حمایت نہیں کریں گے۔ ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے دھمکی دی کہ اس بیان کے بارے میں معافی مانگنے کے عادی نہیں لہذا وہ ان کے خلاف جو اقدام چاہیں کر سکتے ہیں۔ نیز ۲۸ ستمبر کی اشاعت میں خبر شایع ہوئی کہ مودودی صاحب نے دھمکی دینے والے اعلیٰ افسر کا نام بتانے سے انکار کر دیا ہے۔

اس سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ مودودی صاحب نے صرف عوام میں نام نہاد شہرت حاصل کرنے کے لئے ویسے ہی اعلیٰ سرکاری افسر کی دھمکی شائع کرا دی۔ وگرنہ اگر واقعی کسی سرکاری افسر نے دھمکی دی ہوتی تو اس کا نام بتانے سے انکار کیوں۔

۶۳/۹/۳۰ جی۔ ایچ ملک قلعہ دیدار سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ

× عبدالرشید کے ساتھ کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بازار حسن کے اجارہ دار اس کو پھر سے حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں جناب اے ڈی۔ ایم صاحب نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

ناظم نشر و اشاعت۔ جمعیۃ علماء اسلام سکھر

جواب طلب امور کے لئے جوابی خط آنا ضروری ہے تاکہ تعمیل ارشاد ہو سکے۔

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۱ / اکتوبر ۱۹۶۳ء

"ہماری نوعمر نسل کا موجودہ رجحان کیسے خطرناک ہوا"

ڈویژنل آڈیٹوریم لاہور میں ڈویژن کی ہیڈ مسٹریسوں اور معائنہ کنندگان کے لئے منعقد ہونے والی سہ روزہ تعلیمی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مغربی پاکستان کی وزیر تعلیم بیگم محمودہ صاحبہ سلیم خاں نے فرمایا کہ "مغربی نظریات کے بارہ میں ہماری نوعمر نسل کا موجودہ رجحان ہمارے معاشرہ اور اذہان کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے" آپ نے مزید فرمایا کہ "تعلیمی اداروں کا فرض ہے کہ وہ ہمارے مذہب، تہذیب اور ثقافت کے فروغ کی راہیں سنواریں اور طلبہ و طالبات کے اذہان کو اس کے لئے تیار کریں"۔

بیگم صاحبہ کے یہ ارشادات کتنے صحیح ہیں لیکن کاش اس میں عمل و اخلاص کی روح بھی کارفرما ہوتی — وہ مغربی نظریات جو ہماری نوعمر نسل کے رجحانات پر چھائے ہوئے ہیں۔ اور جن کے بل بوتہ پر یہ رجحانات معاشرہ اور اذہان کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں وہ اس نظام تعلیم کا ہی تو ثمر شیریں ہے۔ جس نظام تعلیم کے محکمہ کی بیگم صاحبہ وزیر با تدبیر ہیں۔ انگریز نے تو اسلام کش پالیسی کی حیثیت سے یہ نظام تعلیم برصغیر پاک و ہند میں جاری کیا تھا۔ مشرق کا نظام تعلیم صدیوں سے اسلام کے نظریات پر مبنی تھا۔ یہاں مسلم اور غیر مسلم تمام اقوام میں تہذیب و ثقافت کی وہی قدریں قابل احترام تھیں جو مذہب پر مبنی تھیں اور اس علاقہ کا غالب مذہب اسلام تھا۔ صد ہا سال کی سیاسی کش مکش کے باوجود یہاں تمدنی، معاشرتی اور تعلیمی حیثیت سے غلبہ اسلام کو ہی حاصل تھا۔ اور ہماری ہمسایہ اقوام اہل ہنود بھی اسی سے متاثر اور اسی کو اپنے لئے ذریعہ عزت و وقار سمجھتے تھے۔ لیکن انگریزی حکومت نے اپنے مصالح کے پیش نظر ایک نیا نظام تعلیم جو کلیتہً مذہب و تمدن کی قدیم روایات و اقدار سے عاری تھا۔ رائج کیا۔ اور ہندوستان کے محکوم عوام نے طوعاً و کرہاً اسے قبول کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود متوازی طور پر اپنے مذہب و روایات پر مبنی نظام تعلیم بھی قائم و جاری رکھا۔ اس امید پر کہ کبھی تو محکومی و غلامی کے یہ تاریک و سیاہ بادل چھٹیں گے۔ اور کبھی تو ملک و ملت شاہد آزادی سے ہمکنار ہوں گے۔ اس وقت عہد غلامی کا یہ جبریہ اور غیر دینی نظام تعلیم ختم ہوگا اور اس کی جگہ اسلام کا نظام تعلیم جاری کر دیا جائے گا۔ پھر وہ تمام اخلاقی لعنتیں اور نحوستیں دور ہو جائیں گی جو مغربی نظام تعلیم سے پھیل گئی ہیں۔ اور قوم ملحدانہ نظریات سے چھٹکارا حاصل کرے گی۔

لیکن سیاسی آزادی کا سورج جب طلوع ہوا تو اپنے جلو میں جدید تعلیم و جدید تہذیب و نظریات کی وہ بچی کچھی لعنتیں و نحوستیں بھی لے آیا جو دور غلامی میں بہت حد تک عوام سے دور تھیں۔ نظریات معاشرتی اقدار اور طرز زندگی کے تمام احوال مغربی تہذیب کے سانچے میں تیزی سے ڈھالے جانے لگے۔ زبان، لباس، معاشرت، تعلیم، مجلسی آداب، بود و باش رہائش اور باہمی میل جول کے طریق الغرض زندگی کے تمام رنگ ڈھنگ امریکہ و یورپ کے طرز پر اختیار کئے جانے لگے۔ حتیٰ کہ گھروں کی خلوت گاہیں تک مغربیت کی جلوہ گاہ بن گئیں، اور اسے اختیار کرنے والوں میں وہی طبقہ پیش پیش رہا جسے بوجوہ ایک عرصہ سے مسلمانوں کی قیادت و سیادت کا منصب حاصل تھا اور جس کی ایک فرد ہماری محترمہ وزیر صاحبہ بھی ہیں۔ آزادی کے نئے دور نے امارت و قیادت کے ساتھ ساتھ جاہ و ثروت بھی اسی طبقے میں جمع کر دی ہے اور ان کی خانگی زندگیاں عوام کے لئے بالخصوص طلباء و طالبات کے لئے ایک نمونہ بنی ہوئی ہیں۔ نجی زندگیوں اور خصوصی تقریبات میں وہ سرتاپا مغربی نظریات اور مغربی طرز زندگی کے حامل ہوتے ہیں، ان حالات میں ہماری نئی نسل ان کی تقلید و اتباع پر مجبور ہے۔ نظام تعلیم سر بسر مغربی افکار و اطوار کا ملغوبہ ہے، اور وہی انداز تعلیم معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اگر قوم اور سوسائٹی میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کا احساس ختم ہو رہا ہے۔ مذہب، تہذیب و ثقافت کی قدیم و مقدس قدریں تباہ ہو رہی ہیں تو ان کا ماتم کیوں کیا جاتا ہے۔

کاش آزادی ملنے کے بعد آپ کچھ اور نہ کرتے صرف اتنا ہی کر دیتے کہ موجودہ نظام تعلیم کی جگہ اسلامی نظام تعلیم قائم کر دیتے، مذہبی تعلیم کو اولیت و فوقیت کا درجہ دے دیتے اور ہر قسم کی سائنسی و ٹیکنیکل تعلیم کو مذہبی تعلیم کے تابع اور اس سے ہم آہنگ بنا دیتے مذہبی دانشوروں اور عوام مسلمانوں کے مابین رابطہ و اعتماد بحال کر دیتے تو آج نئی نسل کے بارے میں آپ کو یہ شکایت نہ ہوتی۔ ملک و ملت کی تعمیر کے لئے ہمیں ایک اولوالعزم، جفاکش، سرگرم مخلص اور عقیدہ و کردار کی پختہ قوم کی ضرورت تھی صحیح نظام تعلیم ہمیں ایسی نسل مہیا کر دیتا جسے ہم بلا تردد ملک و ملت کا مستقبل سونپ دیتے۔

لیکن ہم نے جس نظام تعلیم کو فروغ دیا ہے اس کے آغوش میں پرورش پانے والی نسل مغربی نظریات کی غلام ہی ہوگی اور اس کا رجحان معاشرہ و اذہان کو دیمک کی طرح چاٹنے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے۔ آپ ایک طرف تو اس نظام تعلیم کی سرپرستی فرما رہی ہیں جو نئی نسل کے رجحان کو دیمک بنا دینے والا ہے اور جب وہ دیمک معاشرہ اور اذہان کو چٹ کر جانے میں لگ پڑا ہے تو اس پر تبرا فرما رہی ہیں۔ آخر پنبہ و آتش کی یکجائی شعلہ و خاکستر کا ہی سبب بنے گی۔ آپ اس سے گل و گلزار کی توقع کیسے کر سکتی ہیں۔

اگر آپ کو صدق دلانہ طور پر یہ احساس ہے کہ ہماری نوعمر نسل مغربی نظریات کی بناء پر بے راہ ہو چکی ہے اور معاشرہ و اذہان کے لئے تباہ کن ہے۔ تو بسم اللہ آگے بڑھیے اور ایسے نظریات کی تعلیم، فروغ اور اشاعت کو یکقلم موقوف فرما دیجئے۔ ابھی آپ کے مذہب کی تعلیم اور آپ کی تہذیب کی اقدار زندہ و باقی ہیں۔ ان کی بنیادوں پر ایک نیا نظام تعلیم قائم کیجئے۔ دینی تربیت کے محکم ادارے بنائیے اور ان کے آغوش میں اپنی نئی نسل کو پرورش پانے کا موقعہ دیجئے۔ تلافی مافات کی مہلت ابھی باقی ہے۔ قول و عمل کے تضاد کو ترک کر کے گفتار و کردار میں مطابقت پیدا کیجئے۔ انشاء اللہ حالات تبدیل ہو سکتے ہیں۔ اور ہماری ملت و قوم کا مستقبل بلند، اعلیٰ اور اسلامی بن سکتا ہے۔

ورنہ الفاظ کی بازی گری نے کل مسلمانوں کو کچھ فائدہ پہنچایا تھا نہ آج فائدہ پہنچ رہا ہے۔ نہ آئندہ فائدہ پہنچ سکے گا۔ فطرت تو نیت و عمل کو دیکھتی ہے اور اس کے مطابق نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں، اگر آپ اپنی قوم اپنی ملت اور اپنے ملک کو مسلمان قوم، مسلمان ملت اور اسلامی ملک بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے خالص اسلام کی راہ ہی اختیار کرنا ہوگی اور مغربی نظریات کی مضرتوں سے انہیں بچانا چاہتے ہیں۔ تو ان نظریات کو فوراً اور سختی کے ساتھ مسترد کرنا پڑے گا، دگرنہ زبانی جمع خرچ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا جا سکے گا۔

معاشرہ نہایت تیزی کے ساتھ بدترین فسق و الحاد اور بے راہ روی کی گرفت میں جا رہا ہے، فحش عریاں بھی اب ہمارے بے راہ نوجوانوں کے لئے قابل شرم چیز نہیں رہی ہے اور رشتہ ہائے کار کی تمام گرہیں اصحاب اقتدار اور صاحبان جاہ و ثروت کے ہاتھوں میں ہیں۔ ان کی غفلت کوشیاں نہیں بلکہ باطل پسندیاں اصلاح و تغیر کے ہر بڑے اقدام میں سد راہ بن جاتی ہیں، اس لئے ہماری نئی نسل کی تمام بے راہ رویوں اور بد قماشیوں کی ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوتی ہے اور اگر وہ آج صحیح احساس کے ساتھ یہ گرہیں کھولنا چاہیں تو کھل سکتی ہیں اور پھر مذہب، تہذیب اور ثقافت کی راہیں بھی سنور سکتی اور طلباء و طالبات کے اذہان بھی اس کے لئے تیار ہو سکتے ہیں اور ایک نئے مستحکم، صالح اور اسلامی معاشرہ کی داغ بیل پڑ سکتی ہے۔ کیا نظام تعلیم کے ذمہ دار حضرات، ہماری ان معروضات پر توجہ فرمائیں گے۔ — وما علینا الا البلاغ (ک)

ایک ضروری اطلاع

بہاولپور اور ملتان ڈویژن کے امراء و ناظمین جمعیۃ علماء اسلام کے نام ۲۰/ اکتوبر کی صبح ۹ بجے سے ملتان میں صوبائی حلقہ ہذا کے نمائندگان جمعیۃ کا خصوصی اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

آپ حضرات اپنے اپنے حلقے کے نمائندگان کی فہرستیں پتہ ذیل پر روانہ فرمائیں اور ان نمائندگان کو پابند کریں کہ وہ تاریخ مذکورہ یعنی ۲۰/ اکتوبر کی صبح ملتان جمعیۃ علمائے اسلام کے دفتر میں پہنچ جائیں۔

میر عالم خاں لغاری۔ ناظم حلقہ مذکورہ و ناظم ضلعی جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان

Scanned with CamScanner

عیسائی ہسپتالوں کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مشن ہسپتال جو عیسائیوں نے بنا رکھے ہیں کیا ان ہسپتالوں سے دوائی لانا جائز ہے۔ کیونکہ جب صبح کو تمام مریض اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے مذہب (عیسائیت) کی دعوت دیتے ہیں۔ اس کے بعد دوائی دینا شروع کرتے ہیں اور جو پرچی دیتے ہیں اس پر کفر کا کلمہ لکھا ہوتا ہے اور وہ پرچی گھر لانی پڑتی ہے اور مریض ان کے ہسپتال میں اس لئے جاتے ہیں کہ وہ دوائی اچھی دیتے ہیں۔ اس لئے آپ اس کا جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام

نیز جیسے مردان آباد میں خاص عیسائیوں کا ہسپتال ہے اس میں سب کے سب عیسائی ہیں۔ (ایک طالبہ تعلیم القاسمہ خیر المدارس ملتان شہر)

جواب

(از حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

اسلام میں کسی مسلمان ملک میں عیسائیت کی یا دوسرے خلاف اسلام امور کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے اس تبلیغ کفر کا رد کرنا حکومت وقت کا فرض ہے جہاں عامۃ المسلمین تبلیغ کفر کے روکنے پر قادر نہیں ہیں وہاں ان پر سختی لازم ہے کہ وہ اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو ایسے اداروں ہسپتالوں سکولوں وغیرہ میں جانے سے روک دیں۔ اور کسی طرح ایسی جگہوں میں دوائی حاصل کرنے وغیرہ ادنے قسم کی اغراض لے کر نہ جائیں جہاں ان کے ایمان کے زوال کا ادنیٰ خطرہ ہو۔ العیاذ باللہ۔

(۲)

(از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دار العلوم کراچی)

جبکہ ان ہسپتالوں سے دوا لینے میں تبلیغ کفر کی تائید ہوتی ہے۔ اور عوام کے ایمان کا خطرہ ہو تو صرف اس طمع میں کہ دوا اچھی ملے گی۔ وہاں سے دوا لینا اسلامی غیرت کے خلاف اور اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالنا اور اپنے عمل سے کفر کی تائید کرنا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے اجتناب لازم ہے

الجواب صحیح۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ جامعہ رشیدیہ منٹگمری

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی

ایمان و روح کی حفاظت جسمانی صحت سے زیادہ مقدم ہے۔ (محمد یوسف بنوری)

حضرت مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری مہتمم دار العلوم سرحد پشاور۔

الجواب صواب۔ (محمد ایوب بنوری غفرلہ)

حضرت مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔

الجواب صحیح۔ (عبد الحق عفی عنہ)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا

اسلامی ریاست کا اولین فرض ہے کہ ان کفریات کو روکے۔ (محمد شفیع غفرلہ سرگودھا)

حضرت مولانا احمد سعید صاحب مفتی سراج العلوم سرگودھا۔

دنیاوی منفعت سے دین کی منفعت مقدم ہے۔ (احمد سعید عفی عنہ)

حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ملتان

یہ بات بھی غلط مشہور ہے کہ وہاں یعنی مشن ہسپتالوں میں دوائی اچھی ملتی ہے ڈاکٹری علاج کے بجائے یونانی طریق علاج اچھا اور سہل ہے۔ اور ایسے سکولوں اور ہسپتالوں سے احتراز لازم ہے۔ والجواب صحیح۔ (عبد اللہ عفا اللہ عنہ)

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام گنبد والی مسجد جہلم کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اکتوبر میں شرکت کے لئے ۱۱ اکتوبر کو بذریعہ تیز گام جہلم تشریف لے جا دیں گے۔ اجلاس سے فارغ ہو کر ۱۳ اکتوبر کو حضرت مدظلہ سندھ ایکسپریس کے ذریعہ سندھ کو روانہ ہو جائیں گے۔ حضرت جانشین شیخ التفسیر سندھ سے ۱۲ اکتوبر کو واپس ہوں گے۔ احباب نوٹ فرما لیں

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا اجلاس

۳۰ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا ضلعی اجلاس جامع مسجد شیخ لاہوری میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کانفرنس کے لئے ۲۳-۲۴ اکتوبر مقرر ہوئی کانفرنس کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے وقت لے لیا گیا ہے۔ دیگر حضرات خصوصاً حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کے لئے پر زور کوشش کی جا رہی ہے امید ہے کہ حضرت بھی وقت دیدیں گے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں خصوصاً اہل ضلع کی خدمت میں گزارش ہے کہ جمعیۃ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پر زور کوشش کریں (ناظم جمعیۃ اسلام جھنگ)

—— اعلانات والاطلاعات: ——

منٹگمری کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا مبلغ

اس سے پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضلع منٹگمری کے لئے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی طرف سے مولانا محمد ایوب صاحب شمسی مقرر کئے گئے ہیں۔

اب عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صاحب موصوف اس خدمت سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام سے ان کا یہ تعلق باقی نہیں ہے اس لئے ان کے سلسلہ میں دفتر جمعیۃ سے کوئی خط و کتابت نہ کی جائے فقط

غلام غوث۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

مولوی محمد اسحٰق صاحب سلیمی کے نام

مولوی محمد اسحٰق صاحب سلیمی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مقامی حالات و واقعات کی بنا پر آپ جہاں بھی ہوں فوری طور پر مدرسہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ پہنچ کر اپنا حساب و کتاب صاف کریں مزید چندہ لینا بند کر دیں اور فوری طور پر مدرسہ میں پہنچ جائیں

سید امیر حسین۔ مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ

شہر سرگودھا میں علم و عرفان کی بارش

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کا سالانہ تبلیغی و تعلیمی جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو حسب سابق جامع مسجد گول چوک میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام ملت اسلامیہ کو مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں گے۔ ۱۹ اکتوبر کو بعد نماز ظہر افتتاحی اجلاس ہوگا مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا

نوٹ: مدعوین حضرات کے علاوہ باقی حضرات قیام و طعام کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

زعمائے ملت و علمائے امت کے چند اسمائے گرامی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی لاہور ● حضرت مولانا محمد شفیع صاحب خطیب سرگودھا ● مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ● حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی لائلپور ● ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان۔

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس ۲۶ جمادی الاولیٰ مطابق ۱۵ اکتوبر ۹ بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرحد پشاور بالمقابل جامع مسجد قاسم علی خان منعقد ہوگا۔ تمام نمائندے ٹھیک وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ بنوں۔ ہزارہ۔ مردان۔ کوہاٹ کے رفقاء ۱۴ اکتوبر کی شام کو پہنچ جائیں۔ مفسدین بحث۔ انتخاب اور دیگر امور بر اجازت صدر ہوں گے۔

صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا انتخابی اجلاس ۱۴ اکتوبر کو ۹ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام پشاور میں منعقد ہوگا۔ تمام ارکان وقت مقررہ پر تشریف لاویں۔ (مولانا) رحمت اللہ ناظم دفتر۔ پشاور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس عمومی کا اہم اجلاس ۱۰ اکتوبر کو ۹ بجے صبح جامع مسجد پیران مردان میں منعقد ہوگا۔ ضلع کے تمام نمائندے وقت مقررہ پر تشریف لائیں

ایجنڈا۔ جدید انتخاب

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

ضروری اعلان

راولپنڈی۔ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ رجسٹرڈ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ جو مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر کو ہونے کا اعلان اس سے قبل ہو چکا تھا۔ اب اس میں تبدیلی ہو گئی ہے۔ بوجہ انتظامی مجبوری کے اب یہ جلسہ ۲۶، ۲۷ اکتوبر بروز ہفتہ اتوار۔ مطابق ۷-۸ جمادی الثانی کو ہوگا جس میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی اور دوسرے علماء کرام و صوفیائے عظام شرکت فرمائیں گے سب حضرات نوٹ فرما لیں۔

منی آرڈر بھیجنے والے حضرات منی آرڈر کے نیچے کے کوپن پر اپنا پورا پتہ ضرور تحریر فرمایا کریں

(جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں)

مسلمانانِ بہاولپور کے عظیم اجتماعات کی قراردادیں

جامع مسجد شریف بہاولپور میں ۱۰ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کو منعقدہ عظیم اجتماعات میں حسبِ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

۱- ہرگاہ دنیا کی عظیم ترین اسلامی مملکت پاکستان میں شائع ہونے والے ایک مرزائی آرگن الفضل نے مرزا بشیر احمد آنجہانی کے لئے "قمر الانبیاء" کا لقب استعمال کر کے حضرت آدم علیہ السلام سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کی دیدہ دانستہ اور علانیہ توہین کر کے اقصائے عالم میں بسنے والے تمام مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ مسلمانان بہاولپور کا یہ عظیم اجتماع ایڈیٹر و پبلشر "الفضل" کی اس انتہائی بے ہودہ عبارت پر دلی رنج و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومتِ پاکستان کے سربراہوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مملکتِ پاکستان میں مرزائیوں سے وہی سلوک روا رکھیں جس کی طرف اسلامی احکام شریعت رہنمائی کریں۔ ورنہ کم از کم رائج الوقت قانون کی روشنی میں فوری عدالتی کارروائی عمل میں لاکر تحفظ ناموس رسالت کے فریضہ سے عہدہ برآ ہوں۔

۲- یہ اجلاس بہاولپور کے تازہ حادثات ٹریفک پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے اور ریلوے حکام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ لہٰذا وہ مسمہ سٹہ ریلوے لائن کے اس خطرناک کراسنگ پر ٹریفک کی حفاظت کے لئے فوری طور پر سگنل اور ٹیلیفون کا انتظام کریں اور مستقل طور پر سرنگ کی سکیم زیر غور لائی جا کر اسے عملی جامہ پہنایا جائے۔

۳- یہ اجلاس بہاولپور میں اسلامی یونیورسٹی کے رئیس الجامعہ کے جلیل القدر عہدہ پر ایک اردو ادیب کے تقرر پر حیرت و تعجب کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عہدہ پر کسی ایسی قابل قدر جامع معقول و منقول اور ماہر علوم اسلامیہ شخصیت کا تقرر عمل میں لایا جائے جو اس عظیم ادارے کے شایانِ شان ہو۔

یہ اجلاس حال ہی میں جاری کردہ پریس آرڈیننس کو جمہوریت کے تقاضوں کے منافی قرار دیتے ہوئے صدر مملکت سے اس کی منسوخی کی استدعا کرتا ہے۔

ناظرین - خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہو سکے گی۔

علاقہ کرم ایجنسی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

علاقہ کرم ایجنسی کے علماء کا ایک اجتماع ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام اور مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر - مولانا دین محمد صاحب مقام پڑاؤ
نائب امیر - مولانا نور محمد صاحب مقام ساتین
ناظم اعلیٰ - مولانا غلام حسین صاحب مقام مردخیل
نائب ناظم - مولانا عبد الجلیل صاحب مقام بلیمین
خزانچی - مولانا دین محمد صاحب مقام بلیمین

ان حضرات کو مختلف علاقوں کا امیر مقرر کیا گیا۔

امیر حلقہ موضع بلیمین تا موضع منڈہ - مولانا حافظ ریحان الدین صاحب۔
امیر حلقہ موضع درانی تا موضع کوچی وغیرہ مولوی میاں صاحب۔
امیر حلقہ موضع مخی ذی مغربی تا موضع منظر گڑھ کوٹ - مولانا نور محمد صاحب
امیر حلقہ موضع بگزائی تا موضع ٹالہ کنج مولانا حسن گل صاحب مقام براڑی۔
امیر حلقہ موضع بگن و موضع سرو غوزڈگو و موضع ادچیت مولوی معراج الدین صاحب۔
امیر حلقہ موضع منڈہ ری پایاں و موضع چار خیل و موضع احمدی شمع - مولانا محمد عباس الدین صاحب۔ (مولوی دین محمد امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی ضلع کوہاٹ)

جمعیۃ علماء اسلام قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا انتخاب

بروز منگل بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور مجلس ہذا کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے۔

امیر - حکیم قاری طیب صاحب نکلسن روڈ لاہور
نائب امیر - مولانا مصطفےٰ حسن خاں صاحب خطیب جامع مسجد فتح محمد روڈ - لاہور -
ناظم اعلیٰ - ایس قمر درانی صاحب ایل ایل بی
نائب ناظم - مسعود علی خاں صاحب ایل ایل بی
نائب ناظم - محمد رشید صاحب -
خزانچی - محمد منیر صاحب نکلسن روڈ - لاہور
ناظم برائے تعلقات عامہ - مولوی عبد العزیز صاحب
ناظم برائے نشر و اشاعت - مولانا امیر ولی صاحب

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ زرد ضلع مردان کا انتخاب

۲۰ر اکتوبر - ناگی میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ زرد تحصیل صوابی کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الواحد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر سرحد مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع - مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد بھی موجود تھے ذیل کا انتخاب ہوا۔

امیر - مولانا عبد الواحد صاحب ڈاگی۔
نائب امیر مولانا حمد اللہ صاحب ڈاگی
نائب امیر مولانا خلیل الرحمٰن صاحب منبل۔
ناظم اعلیٰ - مولانا شمس الہدیٰ صاحب ڈاگی
نائب ناظم - مولانا نور الحکیم صاحب کالو خاں
خازن مولانا عبد الواحد صاحب۔ ۲۰ نمایندے ضلع کے لئے منتخب ہوئے۔

جمعیۃ علماء اسلام صوابی کا انتخاب

۳۰ر اکتوبر - جمعیۃ علماء اسلام صوابی کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبد اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر ضلع مولانا لطف الرحمٰن صاحب ناظم سرحد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب - مولانا حمد اللہ صاحب نائب امیر حلقہ زرد موجود تھے ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولانا عبد اللہ شاہ صاحب - نائب امیر مولانا عبد الرحمٰن صاحب - ناظم اعلیٰ حافظ عبد الملک صاحب - ناظم حافظ احسان اللہ صاحب - ۱۰ نمایندے ضلع کے لئے منتخب ہوئے -

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ امان بلاق تحصیل صوابی کا انتخاب

یکم اکتوبر - تورڈھر تحصیل صوابی - جمعیۃ علماء اسلام حلقہ امان بلاق کا اجلاس زیر صدارت مولانا فیض الرحمٰن صاحب منعقد ہوا اجلاس میں امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر ضلع مولانا لطف الرحمٰن صاحب ناظم سرحد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب موجود تھے - ذیل کا انتخاب ہوا - حلقہ کے ۱۵ نمایندے منتخب ہوئے

امیر مولانا جمال الدین صاحب - نائب امیر مولانا فیض الرحمٰن صاحب - نائب امیر مولانا غلام حیدر صاحب ناظم اعلیٰ سید حامد شاہ صاحب - ناظم مولانا حاجی نور حلیم صاحب - نائب ناظم حاجی ڈاکٹر غلام حسین صاحب خازن مولانا حاجی سید رسول صاحب ناظم نشر و اشاعت مولانا اسلام الدین صاحب حلقہ کا مرکزی دفتر مانکی مقرر ہوا -

کیمبلپور میں پیر طریقت حضرت قاضی مظہر حسین صاحب کی آمد اور جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۲۲ ستمبر - جامع مسجد کیمبلپور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سہ روزہ اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے پیر طریقت حضرت قاضی مظہر حسین صاحب تشریف لائے - قبل از نماز ظہر آپ نے معززین شہر کا ایک اجلاس طلب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت و افادیت پر انتہائی موثر کلمات ارشاد فرمائے - اسی مجلس میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں آیا - جو مندرجہ ذیل ہے -

امیر - حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب
نائب امیر - محترم حافظ محمد داؤد صاحب
ناظم اعلیٰ - محترم درانی صاحب - ناظم مولانا عبد الرشید صاحب - خازن - حکیم عبد الرزاق
ناظم نشریات جناب عبد العزیز صاحب

دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے لئے کمرہ بھی کرایہ پر لے لیا گیا اور ممبر سازی کی مہم شروع کر دی گئی ہے

جمعیۃ علماء اسلام کھر ڈریکا کا خصوصی اجتماع

۲۴ ربیع الثانی کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ایک خصوصی جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی معززین اور دیہات کے لوگ کثرت سے موجود تھے - اس اجلاس کی مفصل کارروائی درج ذیل ہے -

(۱) جناب مولانا محمد سعید صاحب خطیب و امیر جماعت نے ایک مدلل تقریر فرمائی جس میں جمعیۃ کی تاریخ دہرائی اور موجودہ وقت کے مطالبات اور اغراض و مقاصد بیان فرمائے نیز عائلی قوانین کی مذمت فرمائی (۲) جناب امیر نے دفتر کا افتتاح بھی ادا فرمایا (۳) جناب مولانا محمد اکبر صاحب نے رسم پرچم کشائی فرمائی (۴) مولانا سید محمد اقبال شاہ صاحب کو انچارج دفتر "آفس سیکرٹری" مقرر کیا گیا۔

قراردادیں

(۱) عائلی قوانین کے خلاف ایک قرارداد میں کہا گیا کہ یہ شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں اس لئے انہیں فی الفور منسوخ کیا جائے۔

(۲) حاجی نور محمد مرحوم سابق احرار کارکن جو ایک مذہبی سیاسی رہنما تھے ان کی رحلت پر اظہار رنج و غم کیا گیا۔

(۳) کھر ڈریکا میں ٹورنگ سینما جو مغرب ہوتے ہی ریکارڈنگ شروع کر دیتی ہے اور رات گئے عشا کی نماز کے بعد تک ریکارڈنگ ہوتی رہتی ہے۔ اور لوگوں کو نماز پڑھنا دوبھر ہو جاتا ہے - اسے فی الفور بند کر دیا جائے اور لائسنس منسوخ کیا جائے کیونکہ اس سے دینی و دنیاوی مفاد کو نقصان ہے

یہ قراردادیں الحاج حکیم حافظ عبد الصمد چغتائی صاحب ناظم اعلیٰ نے پیش کی
(ناظم نشر و اشاعت)

صوبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کا انتخاب

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے انتخاب کے لئے صوبہ کے ضلعی جمعیتوں کے اعلیٰ عہدے دار اور نمائندگان کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا پیر عبد القدوس صاحب منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے حسب ذیل عہدے دار منتخب ہوئے۔

مولانا نور محمد صاحب مہتمم دار العلوم ہاشمیہ سجاول امیر۔ (۲) مولانا عبد الرؤف صاحب صدر مدرس مفتاح العلوم حیدر آباد نائب امیر (۳) مولانا محمد حسن صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ شاہ پور چاکر نائب امیر (۴) مولانا حافظ محمد شفیع صاحب مہتمم دار العلوم اشاعت القرآن ڈگری ناظم اعلیٰ (۵) قاری ایوب علی نعمانی بھریا روڈ ناظم اعلیٰ ضلع جمعیۃ سانگھڑ نائب ناظم (۶) حکیم نواب الدین صاحب حیدر آباد نائب ناظم (۷) مولوی عبد العزیز صاحب ناظم نشر و اشاعت (۸) سیٹھ حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم (۹) بھائی ولی محمد صاحب حیدر آباد خزانچی۔

صوبائی انتخاب کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی جنرل میٹنگ میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا تمیز الدین صاحب اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان و علامہ عنایت اللہ صاحب مشرقی قائد خاکسار تحریک اور والدۂ محترمہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مزید قرارداد میں عائلی قوانین کی منسوخی اور قائدین جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی پاکستان مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ نیز بھارت سے بھارتی مسلمانوں کی بے دخلی کے خلاف شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ اس مسئلہ پر حکومت پاکستان بھارت سے احتجاج کرے ایک اور قرارداد میں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے آرگن اخبار ترجمان اسلام لاہور، ہفت روزہ روشنی سکھر، اخبار آئینہ نواب شاہ کی اشاعت میں تعاون کی اپیل کی گئی۔

وفد جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کا دورہ

۱۸ ستمبر۔ حکیم نواب الدین ناظم شہر اور جناب کرامت اللہ صاحب ناظم ضلع حیدر آباد زیر قیادت مولانا عبد الرؤف صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے ٭

اخبارات پر پابندی کا قانون پاکستان کی تاریخ میں سیاہ ترین قانون ہے

مجلس شوریٰ صوبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کی قرارداد

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس شوریٰ صوبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے ایک ہنگامی اجلاس میں پریس پر لگائے گئے سیاہ قانون کو منسوخ کرنے اور اخبارات پر پابندی کا قانون پاکستان کی تاریخ میں سیاہ ترین قانون ہے۔ جمعیۃ کے ہنگامی اجلاس میں جو قرارداد منظور کی گئی اس میں صحافیوں کی جد و جہد میں پورے تعاون کا یقین دلایا گیا۔ قرارداد میں پریس آرڈی ننس پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ موجودہ حالات میں جبکہ بنیادی حقوق کی جنگ جاری ہے۔ سیاسی جلسوں اور اخبارات پر پابندی لگانا اس اقدام کا اظہار ہے کہ حکمران طبقہ عوام کے حقوق کو سلب کرنا چاہتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف حکام ضلع سانگھڑ کا افسوس ناک رویہ

مجلس شوریٰ صوبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے ایک ہنگامی اجلاس

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس شوریٰ صوبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے ایک ہنگامی اجلاس میں سانگھڑ، شہداد پور۔ ٹنڈو آدم۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسوں پر حکام سانگھڑ کی عائد کردہ پابندیوں کے خلاف شدید نکتہ چینی کی گئی اور مذکورہ جلسوں پر حالیہ پابندیوں کو آزاد جمہوریت کا گلا گھونٹنے کے مترادف قرار دیتے ہوئے حکام سانگھڑ پر الزام لگایا کہ وہ بلا وجہ جمعیت کے جلسوں پر پابندی لگا کر جمعیت کے بڑھتے ہوئے کام اور شہرت کو گورہ شاہی ذہن سے دبانا چاہتے ہیں۔ قرارداد میں حکومت پاکستان کو توجہ دلاتے ہوئے کہا سانگھڑ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ریسانی کے غیر منصفانہ رویہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف جو لامتناہی سلسلہ جاری ہے اسکو فوراً روکا جائے ایک اور قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مجھ کو بیکاری اور مہنگائی کے بڑھتے ہوئے لامتناہی سلسلہ کو بہت جلد بند کیا جائے۔

بہاولپور میں پُرامن حالات کو بگاڑنے کی ذمہ داری افسر شاہی ذہنیت پر ہے

مرزائیوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کیلئے آسانیاں فراہم کرنا مناسب نہیں

ملتان۔ (نامہ نگار خصوصی) شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام نے اخبارات کو ایک بیان جاری کیا شیخ صاحب نے کہا ہے کہ بہاولپور میں پُرامن حالات کو بگاڑنے کی تمام تر ذمہ داری افسر شاہی ذہنیت اور انتظامیہ کے غیر معقول رویہ پر عاید ہوتی ہے۔

مذہبی اساس پر قائم ہونے والی اس مملکت میں اسلامی نظریات کی تبلیغ پر تو پابندیاں ہیں۔ اور ملک بھر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ لیکن قادیانیوں کو اجتماع کی اجازت دی گئی۔ حال ہی میں بہاولپور کی جامع مسجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے جلسے کی اجازت اس وقت دی گئی جب کارکنوں سے دو روپے کے اسٹامپ کاغذ پر اقرار نامہ لکھ لیا گیا۔ مجلس کے مرکزی مبلغین کو ضلع بدر اور بعض کو گھروں میں پابند کر دیا گیا۔ مولانا محمد علی صاحب کا سلسلہ ضلع ملتان کے جلسہ پر جانا ایک ماہ کے لئے بند کر دیا گیا۔

مولانا قائم الدین صاحب اور مولانا عبد الستار صاحب تونسوی مبلغین تنظیم اہلسنت کو دو ماہ کے لئے ضلع مظفر گڑھ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

اس طرح پاکستان کے مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو اس قدر پابند کر دینا اور مرزائیوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کے لئے آسانیاں فراہم کرنا غلامانہ ذہنیت کی ایک بدترین مثال ہے۔ افسروں کی اس ذہنیت کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ میں گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ بہاولپور میں مسلمانوں کے جلوس پر پولیس کے تشدد کی تحقیقات کرائی جائے۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے حقوق کی نشان دہی کر دی جائے۔ تاکہ مسلمانوں کے جذبات مجروح اور حقوق کو پامال ہونے سے بچایا جائے۔

٭ تنظیم کے سلسلہ میں اوڈیرو لال پہنچے وہاں گوٹھ باہو خاں پٹھان کی جماعت کے کارکن پہلے سے ہی منتظر تھے۔ نماز مغرب کے بعد مولانا عبد الرؤف صاحب نے قاری عزیز اللہ صاحب جو مقامی امیر ہیں ان کی صدارت میں جنرل میٹنگ طلب کی گئی۔ مولانا عبد الرؤف صاحب نے جماعتی پروگرام کو تیزی سے کرنے کی تلقین کی۔ ارکان جمعیۃ نے وفد جمعیۃ کو یقین دلایا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ وفد رات کو واپس آ گیا۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ریلوے اسٹیشنوں پر بدعنوانیوں کے مظاہرے

مجلس شوریٰ صوبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کی قرارداد

حیدر آباد مجلس شوریٰ صوبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے ایک ہنگامی اجلاس میں ریلوے اسٹیشنوں پر اسٹیشن کے اہلکار اور بابو لوگوں کی بدانتظامی کھلم کھلا ٹکٹوں کی بلیک نیز عام بدعنوانیوں کی شکایات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ریلوے اسٹیشنوں پر جو عام بدعنوانیاں ہو رہی ہیں اس کی وجہ ریلوے کے حکام اعلیٰ کی نااہلیت کا بھی دخل ہے چونکہ حکام بالا ماتحت افسروں و ملازمین کے خلاف عوام کی شکایتوں پر دیدہ دانستہ قطعاً توجہ نہیں دیتے جس سے ظاہر ہے ریلوے کے اعلیٰ حکام بھی بدعنوانیوں اور دھاندلیوں میں ملوث ہیں قرارداد میں بھریا روڈ کے اسٹیشن ماسٹر کی مثال دیتے ہوئے بتایا بھریا روڈ کا اسٹیشن ماسٹر مسٹر این ایم جعفری عرصہ چھ سال سے بھریا روڈ تعینات ہے پارٹی بازی کے علاوہ شیعہ سنی منافرت پھیلانے بدنظمی بداخلاقی فحش کلامی رشوت خوری ٹکٹوں کی بلیک نیز سنگین قسم کی بدعنوانیوں کی افواہیں علاقہ بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ علاقہ کے عوام نے متعدد مرتبہ اسٹیشن ماسٹر کے خلاف بذریعہ درخواست ریلوے کے حکام بالا تک صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن یہ بات کس قدر افسوس ناک ہے کہ ریلوے کے افسران بالا نے اسٹیشن ماسٹر کا تبادلہ کرنا تو درکنار عوام کی شکایت کے انسداد کے لئے آج تک دیانت داری سے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اجلاس میں ریلوے کے اعلیٰ حکام کے اس رویہ کو جمہوریت کے منافی اور آمرانہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا۔ ریلوے اسٹیشنوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور اسٹیشن ماسٹر بھریا روڈ کو فوراً تبدیل کر کے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔

مولانا اختر محمد صاحب (مبلغ) پر پابندی

۱۱ ستمبر (ڈاک سے) معلوم ہوا کہ حضرت مولانا اختر محمد صاحب کو ان کے تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ میں ضلع چاغی کے حدود میں داخلہ سے روکا گیا ہے اور یہ پابندی مقامی پولیٹیکل ایجنٹ صاحب ضلع چاغی کے حکم سے صادر کی گئی ہے۔ چونکہ یہ پابندی بغیر مکمل تحقیقات کے چند مفسد عناصر کے ایماء سے عمل میں آئی ہے لہذا حضرت مولانا ممدوح اس پابندی کو کورٹ میں چیلنج کریں گے۔ مولانا کے حلقہ احباب بھی اس سلسلے میں کافی دوڑ دھوپ میں ہیں۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن کی مجلس عاملہ بھی اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

ذکر و فکر

احمد حسین کمال

اسلامی معاشرتی کونسل کا سوالنامہ

اسلامی مشاورتی کونسل نے اصلاح معاشرہ کی غرض سے ایک سوال نامہ جاری کیا ہے۔ جو پندرہ سوالوں پر مشتمل ہے ان میں سے ہر سوال ایک مستقل اور بالتفصیل جواب کا مستحق ہے اور یقیناً اس قبیل سے متعدد جوابات کمیشن کو موصول ہو رہے ہوں گے۔

لیکن غور کیجئے۔ کہ ان تمام سوالات کے جواب سے کیا حاصل ہوگا، سوائے اس کے کہ چند تجاویز سامنے آجائیں جن پر عمل کی کوئی صورت بھی اختیار نہیں کی جا سکے گی اور اگر اختیار کی بھی گئی تو وہ توقع اور ضرورت کے مطابق معاشرہ میں صحیح اسلامی اصلاحات کی ہرگز حامل نہیں ہو سکے گی۔

اس لئے کہ سوال نامہ میں کوئی سوال درج نہیں ہے جس کے ضمن میں مرض کے اصل سبب کی نشان دہی کی جا سکے اور پھر اس کے لئے صحیح تدابیر پر عمل کیا جا سکے۔

مسلم معاشرہ آج جس فساد و بگاڑ کے درجہ پر نظر آ رہا ہے وہ محض چند سطحی باتوں کے ترک و اختیار کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ چند در چند گہرے تاریخی عوامل کے اثر سے ایسا ہوا ہے۔ اور اس کے پس منظر میں بے شمار نفسیاتی، حادثاتی واقعاتی اور سیاسی و سماجی اسباب کارفرما ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ اور اول سے آخر تک ہر چیز اثر انداز رہی ہے اور جسے نظر انداز کر دیا گیا ہے وہ اجتماعی قیادت و سیادت و رہنمائی کا معاملہ ہے جو صدیوں سے غیر موزوں شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔

مسلمان اگر محض ایک نسل یا وطنی قومیت رکھنے والا گروہ ہوتے تو ان کی معاشرتی اصلاح و ملی استحکام کا مسئلہ اتنا پیچیدہ نہ ہوتا۔ لیکن وہ ایک ایسی جماعت ہیں جن کے رابطہ باہمی کی بنیاد نسل، وطن، زبان، رنگ، قوم سے الگ عقائد و اعمال کا اشتراک ہے۔ میں نے یہاں نظریہ و نظام کے الفاظ عمداً استعمال نہیں کئے ہیں۔ اگرچہ اسلام کی رائج الوقت اصطلاح یہی الفاظ ہیں۔ اس لئے کہ نظریہ و نظام کی متعدد تعبیرات ہو سکتی ہیں اور آج کے مسلمانوں کے ذہنی و فکری انتشار کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ نئے مدعیان اصلاح و تجدید نے اسلام کو نظریہ و نظام کی حیثیت سے پیش کیا ہے اور اس پر اتنا زور دیا ہے کہ اب ہر نئے پڑھے لکھے شخص کا تصور اسلام کے بارے میں اسی حیثیت سے ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ذہین شخص اپنی ذہنی کاوشوں سے نظریہ و نظام کے نام پر اسلام کو اپنا پسندیدہ لباس دیتا ہے اور پہنا رہا ہے۔ مثالیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں گزشتہ تیس چالیس سال کے دوران اسلام کے نام سے جتنی بھی جدید تحریکات اٹھی ہیں، ان میں سے ہر ایک نے دین کو ایک نظریہ و نظام کہہ کر اس کے لئے ایک نیا لباس وضع کیا ہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

بہرحال عقائد و اعمال کی جن بنیادوں پر اسلامی معاشرہ کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ ان کے لئے مستقل رہنمائی جب تک مسلمانوں کے اندر قائم و باقی اور بالا و موثر نہیں رکھی جاتی ہے اس وقت تک ناممکن ہے کہ کسی تحریک و تدبیر سے مسلم معاشرہ کی اصلاح و استحکام کا کام انجام دیا جا سکے۔

۱۴ سو سال کی تاریخ کا تجزیہ کر ڈالیے۔ دینی رہنمائی کا یہ پہلو جس درجہ قوی رہا مسلم معاشرہ اسی نسبت سے صالح اور برتر بنا رہا اور جس درجہ یہ پہلو ضعیف ہوا۔ اسی نسبت سے مسلم معاشرہ غیر صالح اور کمزور تر ہوا۔

مسلمانوں کی اسلامی حیثیت کو علیحدہ کر کے آپ جو کچھ انہیں بنانا چاہیں بنا سکتے ہیں۔ لیکن اسلامی حیثیت کو قائم رکھ کر اگر آپ ان کی اصلاح اور ان کی تنظیم کا کام کرنا چاہیں گے تو اول مرحلہ پر ہی اس رشتہ کو مضبوط کرنا ہوگا۔ جو عام مسلمانوں کا اپنی دینی رہنمائی اور قیادت و سیادت کے سلسلہ میں ہونا چاہئے۔

فرنگی اقتدار سے پہلے تک مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی حیثیات میں دینی رہنمائی کو کم و بیش دخل حاصل رہا ہے۔ اگرچہ زمانہ ماسبق کے مقابلہ پر بعد کے ادوار میں روز بروز یہ دخل ضعیف تر ہوتا رہا لیکن فرنگی اقتدار نے اس رشتہ کو بالکل ہی کاٹ کر رکھ دیا اور یہ قطع برید جدید مسلمان پیشواؤں اور لیڈروں کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے۔ اس رشتہ کو بحال کئے بغیر اصلاح کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔

صحیح اور دو ٹوک بات یہ ہے کہ اگر مسلم معاشرہ کو اسلامی اقدار پر قائم و فائز دیکھنا مقصود ہے۔ تو ہمارے تمام نظام ہائے حیات میں کتاب و سنت کی روشنی جاری اور ساری ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے عقیدہ و عمل کی وہ وحدت درکار ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام اور سلف صالحین سے یکساں طور پر منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے اور اس کی خاطر رہنمائی کا حصول صرف ان افراد و جماعتوں سے ہی کرنا ہوگا۔ جو کتاب و سنت کے قابل اعتماد عالم اور احکام شریعت پر سختی سے عامل ہوں۔ جن کا رشتہ، دین و شریعت اپنی عقل و دانش و فہم و ذکا سے زیادہ اسلاف کی بصیرت دینی پر استوار ہو۔ جو کتاب و سنت کے براہ راست سمجھنے اور سمجھانے کے گمراہ کن ادعا کے بجائے سلف صالحین کی اختیار کردہ تعبیرات و طریق عمل کے مطابق ہو۔

درحقیقت علمائے حق اور عوام مسلمین کے درمیان اعتماد قائم کئے بغیر اور رہنمائی کا رشتہ برقرار رکھے بنا۔ سیاسی، مجلسی، تمدنی، معاشرتی تنظیمات و تحریکات و تغیرات سے کوئی انقلاب حال برپا نہیں کیا جا سکتا۔

تاریخ میں ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی جو یہ ثابت کر سکے کہ فلاں قوم و ملت میں تنہا کسی تحریک، تنظیم یا اقتدار نے کوئی صالح اور دیرپا تبدیلی پیدا کر دی ہو، جب تک کہ اس کی فکری، ذہنی، علمی عقائدی اور عملی زندگی کی رہنمائی کے لیے ایسے افراد، شخصیتیں اور جماعتیں براہ راست اس پر اثر انداز نہ ہوئی ہوں۔ جو مطلوب عقیدہ و مسلک کی ماہر، داعی اور عملی نمونہ و مثال کی حیثیت رکھتی ہوں۔

- فاتحین ملک فتح کر سکتے ہیں۔ قوموں کی تعمیر نہیں کر سکتے
- لیڈر جوش و جذبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ معاشرہ نہیں بنا سکتے۔

تنظیمیں اجتماعی جد و جہد کی راہ ہموار کر سکتی ہیں۔ عوام کو مقصد و نصب العین پر ہمیشہ کے لئے مخلصانہ طور پر قائم نہیں رکھ سکتیں

یہ صرف قابل اعتماد دین و ملت کے اندرونی تقاضوں کی حامل اور نصب العین و مقصد کے عین مطابق ہمہ گیر رہنمائی پر ہی منحصر ہے کہ معاشرہ اپنی صحیح اقدار پر قائم و استوار ہو اور آج ہمارے یہاں اس کا زوال و انحطاط بلکہ بہت بڑی حد تک فقدان ہے۔ عوام مسلمانوں کو علماء سے بالکل کاٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ دین و شریعت کو ہر کس و ناکس کے ذہنی عزائم کا پرتو بنایا جا رہا ہے۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو ہر ذہین و فطین شخص اپنے افکار کا چربہ بنا دینا چاہتا ہے۔ مختلف مقاصد کے ساتھ اسلام کے نام پر شخصیتیں اور جماعتیں ابھر رہی ہیں۔ عوام کے لئے ہر چمکدار چیز سونا بن جاتی ہے اور وہ کسی نہ کسی ٹولی کا شکار ہو جاتے ہیں ان حالات میں صحیح صورت یہی ہے کہ اسلاف کو واسطہ معیار بنا کر علمائے حق کی رہنمائی میں معاشرے کی نئی تعمیر کا منصوبہ بنایا جائے اور اس پر تمام شعبہ ہائے حیات کی از سر نو تدوین و تربیت عمل میں لائی جائے ورنہ اس قسم کے سوالنامے اور ان کے جوابات محض دفع الوقتی سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں

فاضلانہ اور مجاہدانہ تقریریں

تیسری بار چھپ کر تیار ہو گئیں

قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر۔ جو ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری رہی۔ جس کے متعلق ڈپٹی سپیکر چوہدری محمد افضل چیمہ نے فرمایا کہ مفتی صاحب کی تقریر نہایت جامع اور فاضلانہ ہے۔

صوبائی اسمبلی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تاریخی تقریر۔ دونوں کو یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اب تیسری بار چھپ کر آ گئی ہیں۔ ایک پمفلٹ منگوانے والے حضرات ۳۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور زیادہ تعداد میں منگوانے والے حضرات بیس روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوا سکتے ہیں۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ اس پتہ سے طلب فرمائیں

مکتبہ جمعیۃ علماء اسلام۔ بیرون دہلی دروازہ
متصل شاہ محمد غوث۔ لاہور

Scanned with CamScanner

حادثہ بہاول پور کے صحیح حالات

مرزائیوں کی سہ روزہ ڈویژنل کانفرنس کا پروگرام منسوخ
مسلمانوں کا بے نظیر احتجاج مکمل ہڑتال۔ طلباء پر لاٹھی چارج۔ جوڈیشنل انکوائری کمیٹی کا تقرر

(مرسلہ مولانا خیر محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

بہاولپور۔ ۲۰ ستمبر۔ جامع مسجد الصادق بہاولپور میں منعقدہ جلسہ کی آخری نشست (۱۰ ستمبر) میں مرزائیوں کو جلسہ کی اجازت دینے کی افواہ پر مسلمانانِ بہاولپور نے اس امر کا اظہار کر دیا تھا کہ اگر اس کی اجازت دی گئی۔ تو مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔ اس کے باوجود ۲۷۔۲۸۔ ۲۹ ستمبر کے لئے بستی حمایتی کی خالص مسلم آبادی میں صرف ایک مرزائی گھرانے کو (جس کا سربراہ بھی مر چکا ہے۔) ڈویژنل کانفرنس کی اجازت دے دی گئی۔ جس پر مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ریسرٹ کمیٹی بہاولپور کی تحریک پر مختلف جماعتوں کے ارکان۔ معززین شہر اور اہلیان حمایتی پر مشتمل ایک وفد نے ۲۴ ستمبر کو ڈپٹی کمشنر و قائمقام کمشنر سید دربار علی شاہ سے ملاقات کی۔ جنہوں نے کہا۔ کہ اجازت منسوخ نہیں کی جا سکتی۔ البتہ مرزائیوں کو پابند کر دیا جائے گا۔ کہ کوئی دلآزاری کی بات نہ کریں گے۔ حمایتی کے مسلمانوں نے بھی اس مقصد کے لئے کہ مسلم عوام مرزائیوں کے پروگرام سے الگ تھلگ رہیں۔ انہی ایام میں ایک درخواست تبلیغی سلسلہ کی منظوری کے لئے پیش کی۔ جسے مسترد کر دیا گیا۔ جس پر مسلمانوں نے موثر احتجاج کے لئے متفقہ ہڑتال کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ ۲۶ ستمبر کی صبح کو سٹیشن بہاولپور سے لے کر بغداد اسٹیشن تک۔ پانچ میل کے طویل فاصلہ میں ایک دکان بھی نہیں کھلی۔ گوشت مارکیٹ۔ ہوٹل اور سبزی فروشوں کی دکانیں بھی بند رہیں۔ کالج اور سکول کے طلباء نے بھی اپنے طور ہڑتال میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اور انہوں نے مختلف تعلیمی اداروں سے نکل کر بازار کا گشت کیا۔ بالآخر جب وہ مطالبات پیش کرنے کی غرض سے پُرامن طریق پر ڈپٹی کمشنر کے دفتر کی طرف جا رہے تھے تو فرید دروازہ پر متعینہ پولیس نے مزاحمت کرتے ہوئے نہتے اور بے گناہ بچوں پر لاٹھی چارج کر دیا جس کے نتیجہ میں چار طالب علم زخمی ہو گئے۔ جن میں سے دو کو شدید زخموں کی بناء پر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ جن کی حالت اب بہتر ہے۔

شہر میں مکمل ہڑتال ہونے کے بعد شہریوں کا ہجوم بھی کمشنر آفس پہنچ گیا۔ کمشنر صاحب نے یقین دلایا۔ کہ مرزائیوں کا کوئی پروگرام علانیہ نہ ہو گا۔ نہ انہیں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دی جائے گی۔ البتہ وہ چار دیواری کے اندر اپنی میٹنگ کر سکیں گے۔ لیکن عوام کا مطالبہ تھا۔ کہ حالات کے تقاضے کے پیش نظر مرزائیوں کا پروگرام کلیتہً منسوخ کیا جائے۔ لاٹھی چارج کے سلسلہ میں صاحب موصوف نے یقین دلایا کہ باقاعدہ انکوائری کرائی جائے گی۔

مابعد جامع مسجد کے اجتماع میں ہر دو امورات کی بابت قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۲۶/۲۷ کی درمیانی شب کو افسران ضلع ڈویژن کی مشترکہ میٹنگ میں فیصلہ ہوا۔ کہ علاقہ حمایتی میں مرزائیوں کے ہر قسم کے پروگرام کو منسوخ کر دیا جائے۔ چنانچہ ۲۷ کی صبح کو اسی مضمون کے احکام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جاری کر دئے اور مسلمانانِ بہاول پور کے اتحاد پر زور مظاہرہ کی بدولت حق کو فتح نصیب ہوئی۔

معلوم ہوا ہے کہ مرزائی اپنی مجوزہ میٹنگ مسٹر عزیز محمد سپرنٹنڈنٹ چیف انجینیرز آفس کی سرکاری کوٹھی پر جو کینال کالونی کے احاطہ میں واقع ہے۔ منعقد کر رہے ہیں۔

جوڈیشنل انکوائری کے لئے سب ڈویژن مجسٹریٹ احمد پور شرقیہ کا تقرر کیا گیا ہے۔ طلباء کو قائمقام کمشنر نے بھی کہا ہے کہ انہیں وکیل کی خدمات سرکاری خرچ پر پیش کی جائیں گی۔ طلباء کے نمائندگان کا کہنا ہے کہ طلباء میں عوام کا ساتھ دینے کا خیال اس بناء پر پیدا ہوا کہ مرزائی بہاولپور کے طلباء میں کافی عرصہ سے قابل اعتراض اور توہین آمیز لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔

خواتین سلانوالی ضلع سرگودھا کا اعلان حق

۳۰ ستمبر کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان وممبر صوبائی اسمبلی کی خدمت میں سلانوالی ضلع سرگودھا کے عظیم الشان جلسہ میں خواتین نے مندرجہ ذیل عرضداشت پیش کر کے قوت ایمانی اور فطرت صالحہ کا ثبوت دیا۔

محترم جناب حضرت مولانا صاحب خدا آپ کو سلامت رکھے۔

ہم اپنے محبوب رہنما کی خدمت میں گزارش کرتی ہیں۔ کہ عائلی قوانین کے خلاف جو جناب والا نے ایوان حکومت میں حق و صداقت کا اعلان کیا ہے۔ اس میں جناب والا نے ہم مسلمان خواتین کی ترجمانی کی ہے۔ ہم سلانوالی کی خواتین جناب والا کو یقین دلاتی ہیں کہ عائلی قوانین کے منسوخ کرانے کے لئے ہماری ہر قسم کی خدمات حاضر ہیں۔ جناب والا کی وساطت سے ہم حکومت کو بتا دینا چاہتی ہیں۔ کہ قرآن اور حدیث کے خلاف ملک خداداد پاکستان میں کوئی قانون ناقابل برداشت ہے۔ یہ آواز تمام مسلمان خواتین کی ہے۔

منجانب بیگم زاہد رضیہ سلطانہ قریشی۔ ایبٹ آباد۔ ضلع ہزارہ
حال سلانوالی ۲۶/۹/۶۲

(اس کے نیچے خواتین کے بے شمار دستخط اور انگوٹھے ثبت ہیں)

مولانا اختر محمد مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ بلوچستان کا تبلیغی دورہ

مستونگ (بذریعہ ڈاک) مولانا اختر محمد صاحب مبلغ مستونگ بلوچستان نے قلات ڈویژن مغربی پاکستان کے مندرجہ ذیل مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور ہر جگہ قال اللہ اور قال الرسول اور علماء کرام کی خدمات اور حکومت میں انفاذ قانون شریعت کے متعلق تقریریں کی گئیں عوام نے نہایت ذوق و شوق اور پرسکون طریقہ سے تمام تقریریں سنیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پورے تعاون کا اظہار کیا۔ اور پاکستان میں قرآن و سنت رسول اللہ کے احکام جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ دورہ ۲۸ جولائی سے ۳۰ اگست تک ذیل کے مقامات کا کیا گیا۔ میرگڑھ۔ گنجی۔ رشیر ناب۔ کندڑواہ۔ بستی شیخاں۔ بہرام شی۔ غلام پشانین قلات۔ موراب۔ فضلداد۔ زہری۔ مضافات زہری مضافات مستونگ۔

۱۱ ستمبر سے ۱۳ ستمبر تک نوشکی کرکی کا دورہ کیا۔ اس کے بعد مولانا اختر محمد پر پابندی لگا دی گئی۔ اب آپ نے پھر حدود مستونگ کا دورہ شروع کیا ہے۔

آہ لال خان صاحب (پشاور)

احرار اور جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج و غم سے سنی جائے گی کہ شیخ لعل خاں صاحب بازار جہانگیر پورہ پشاور نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۹۳۱ء سے قومی و مذہبی خدمات کے لئے وقف تھے۔ اور انتہائی نیک پابند شریعت اور مخلص تھے۔ سارے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر و اجر عطا کریں۔ آمین۔

(غلام غوث)

ریاحی بواسیر کا سائنٹیفک علاج

میڈیکل سائنس نے ریاحی امراض کیلئے فلیٹس ٹیوب FLATUSTUBE ایجاد کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ یہ آلہ چند منٹ میں پیٹ سے گیس کو خارج کر کے فوراً ہی مریض کو نفخ شکم یعنی پیٹ کے اپھارے سے نجات دیتا ہے۔ یہ طریقہ علاج [illegible] کامیاب ثابت ہوا ہے [illegible] بالکل [illegible] ریاحی بواسیر میں ہوتا ہے [illegible] آنتوں میں گیس بھر جاتی ہے۔ [illegible] چونکہ [illegible] ورم [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہونے میں [illegible] بن جاتا ہے۔ [illegible] ریاح کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہتا ہے اگر کچھ دن تک [illegible] کے ذریعہ گیس کو خارج کیا جائے تو پھر یہ ورم خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے اور آنتوں کا فعل نظام ہضم و اخراج ریاح ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ بادی بواسیر کے لئے یہ طریقہ علاج سو فیصدی [illegible] کا علاج ثابت ہو چکا ہے۔ یہ ایک ٹیوب بہت سے مریضوں کے کام آ سکتی ہے اور برسوں خراب نہیں ہوتا۔ ترکیب استعمال ہر پیکنگ کے ساتھ ہوتی ہے۔ قیمت [illegible] روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:-
فلاں ٹریڈرز بلاک ۲ منٹگمری

ایجنٹ حضرات کے نام ماہ ستمبر کے بل ارسال کر دیئے گئے بل جلد بھیج کر مشکور فرمائیں۔ مینیجر ترجمان اسلام

منور میڈیکل ہال بلاک سرگودھا
سے
ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

دار العلوم رحمانیہ چک ۳۲۵ گ ب علاقہ شور کوٹ روڈ جھنگ

میں بچوں کو حفظ قرآن پاک اور عربی فارسی کی تعلیم کے علاوہ فارغ التحصیل طلباء کو دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔ خواہشمند حضرات اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں بھیج کر مستفید ہوں۔ طلباء کے تمام اخراجات بذمہ مدرسہ ہوں گے۔

منتظمین دار العلوم رحمانیہ چک ۳۲۵ گ

صوبائی و ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کے نام
ضروری اعلان

جن ضلعوں اور صوبوں میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب ابھی تک نہیں ہوا اُن کو تاکید کی جاتی ہے کہ جلد سے جلد انتخاب کر کے مرکز کے لئے نمائندوں کے نام جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس مورخہ ۲۸ - ۲۹ ر اکتوبر منعقدہ لاہور میں ۲۰ر اکتوبر سے پہلے ارسال کر دیں - مزید ہدایات کا انتظار فرمادیں -

(مولانا) مفتی محمود (صاحب)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے علاقہ بھر کی تمام شاخوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے - جس میں مولانا موصوف نے اپنے ماتحت علاقہ کی تمام شاخوں کے عہدیداروں کو ہدایت کی ہے کہ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا جو سہ روزہ سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ ر اکتوبر بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار منعقد ہو رہا ہے اس میں درمیانی شب کی نشست جمعیۃ علماء اسلام کے لئے مخصوص کی گئی ہے - کہ اس مخصوص نشست میں تمام عہدیداران ضرور شامل ہوں -

یاد رہے کہ اس نشست میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان - ایم - پی - اے خطاب فرمائیں گے -

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کی ضلعی مجلس کا انتخاب ہوا جس کے مطابق امیر ضلع حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب گمانوی - ناظم اعلیٰ مولانا خیر محمد ابوالقاسم صاحب منتخب ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر، شاہی بازار اندرون فرید دروازہ بہاولپور میں قائم کر دیا گیا ہے احباب و جماعتی دوست مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کریں -

تصحیح

ترجمان اسلام ۴ر اکتوبر میں فکر و نظر کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے - اس کے کالم نمبر ۲ کے آخری پیراگراف میں غلطی سے ممکن ہو گئی ہے کی بجائے "ناممکن ہو گئی ہے" چھپ گیا ہے - قارئین تصحیح فرمالیں - اصل عبارت یوں ×

علماء نحو کو خوشخبری
قارئین شرح جامی کو مژدہ

بغیۃ الکامل شرح کامل للجامی طبع ہو گئی سات سال سے کوئٹہ پشاور - بہاولپور - پنجاب ملتان کے مدرسین و طلبہ کے اس کتاب کی طباعت کے بارے میں بار بار تقاضے ہو رہے تھے کتاب کے مؤلف مشہور ادیب ریاضی دان جامع الفنون مولانا محمد موسیٰ مدرس اعلیٰ قاسم العلوم ملتان ہیں اس کتاب کی تقریظ میں حضرت مولانا علامہ عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ تیرہ سو سال میں علم نحو کی ایسی بہترین کتاب نہیں لکھی گئی -

اگر سیبویہ دیکھتا - تو مؤلف سے کہتا - کہ تم امام ہو - مبرد دیکھتا - تو کہتا کہ آپ نے میرے سینہ کے پوشیدہ علوم حاصل کئے

صفحات ۰۰ ۲ تقریباً ہدیہ ۷/۳/۳ روپے

طلبہ سے خاص رعایت

پتہ: مدرسہ قاسم العلوم ادارۂ تصنیف و ادب
کچہری روڈ - ملتان

پیغامات تعزیت

جھنگ صدر جامع مسجد شیخ لاہوری میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا ولی اللہ صاحب نے صدارت کی - اجلاس میں حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ کی اہلیہ مرحومہ کے لئے ایصال ثواب کرتے ذیل کی قرارداد تعزیت پاس کی گئی -

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا نمائندہ اجلاس حضرت شیخ التفسیر رح کی اہلیہ مرحومہ کی وفات حسرت آیات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ملک و ملت کا ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے - مرحومہ اپنے وقت کی دینی کاملہ تھیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے -

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

سمندری حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رح کی اہلیہ اور مولانا عبیداللہ انور کی والدہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور جامع مسجد محمدیہ میں بعد از نماز جمعہ دعائے مغفرت کی گئی اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعائیں مانگی گئیں شریک غم

(مولانا) محمد علی جانباز خطیب جامع محمدیہ سمندری

پیغام تعزیت از مولانا حکیم عبدالرحمان صاحب صدر مجلس احرار اسلام مغربی پاکستان -

ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کے فرزند ارجمند کی وفات سے دلی صدمہ ہوا - مرحوم کی وفات نے اپنے بوڑھے باپ کو عظیم ابتلاء کا شکار کر دیا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - آمین -

مجلس احرار اسلام کا ہر رکن ماسٹر صاحب کے غم میں شریک اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے -

مدرسہ عربیہ حنفیہ احیاء العلوم بوہر تحصیل تونسہ

ضلع ڈیرہ غازی خاں کا سالانہ جلسہ ۱۴ ر ۱۵ ر اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے جس میں ملک کے جلیل القدر علماء تشریف لا رہے ہیں خاص کر امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی صاحب شمس العلماء مفتی محمد شفیع صاحب ملتان - مولانا غلام قادر صاحب ملتانی حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی شرکت فرمائیں گے -

انجمن امداد الاسلام لوکو شیڈ روہڑی

کا سالانہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۱۲ - ۱۳ ر اکتوبر بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے اسمائے گرامی مدعوئین :- حضرت مولانا غلام ہمدر صاحب شجاع آباد - حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری - عالیجناب چودھری بشیر احمد صاحب اے ڈی ایم سکھر - مولانا گل محمد صاحب خالد سکھر مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ ختم نبوت سکھر - مولانا رشید احمد صاحب خطیب روہڑی ریلوے مع قاری ابوالحسن صاحب مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر بلبل باغ رسول صوفی احمد بخش صاحب چشتی نعت خواں

دارالعلوم محلہ ورکشاپی راولپنڈی کا جلسہ سالانہ

برائے دستار بندی و تقسیم اسناد ۲۵ و ۲۶ ر اکتوبر کو جامع ورکشاپی میں ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام - حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک - حضرت علامہ مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان و ممبر قومی اسمبلی - حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب سجادہ نشین حضرت لاہوری رح - حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام - حضرت العلامہ خالد محمود صاحب ایم اے کالج لاہور شاعر اسلام سید امین گیلانی شیخوپورہ مذکورہ حضرات انشاء اللہ جلسہ میں

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا - کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے - مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں - پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے -

اکسیر جریان و احتلام (سپرے لوڑیا)

یہ نہایت خراب موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے

لبحوین دردریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے -

قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے -

محصولڈاک : خرچ پیکنگ ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا -

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ - لاہور

لکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا سبق ہر گز نہ بھولے

طالب علموں - کلرکوں - وکیلوں مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بینظیر تحفہ - برہمی - بلیلہ - بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں -

ان کے لئے بینظیر تحفہ ہے بیس خوراک ۴/۵۰ چار روپے پچاس پیسے علاوہ محصولڈاک طلباء عربی مدارس کو محصولڈاک معاف -

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفا کہروڑ پکا
(مغربی پاکستان)

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol No 6 || 11 October 1963 22 Jamadiul Awal 1383 || No. 39

عوامی جمہوریہ چین

عوامی جمہوریہ چین کا قومی جشن یکم اکتوبر سے شروع ہو چکا ہے۔ اس جشن میں پاکستانی وفد بھی شرکت کر رہا ہے۔

چین مشرقی ایشیا کے طویل و عریض علاقے پر مشتمل ہے اور دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء سے اسے عوامی جمہوریہ چین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ورنہ صدیوں تک یہ ملک سلطنت چین کہلاتا تھا۔ اس میں تبت، داخلی منگولیا اور سنکیانگ ایسے خودمختار علاقے بھی شامل ہیں۔ اس کا رقبہ ۳۷ لاکھ چار ہزار مربع میل ہے، رقبے کے اعتبار سے یہ یورپ سے بڑا ہے اور آبادی کے لحاظ سے اس کے ہم پلہ ہے۔

اس کی سرحدیں ہند چینی، سیام، برما، ہندوستان، پاکستان، قازقستان، بیرونی منگولیا اور سائبیریا سے ملتی ہیں۔ مشرق کی جانب بحرالکاہل ہے۔ ۱۹۱۵ء تک بیرونی منگولیا بھی چین ہی کا حصہ تھا اور کوریا پر بھی اس کا تسلط تھا لیکن بعد میں انہوں نے الگ آزاد حیثیت اختیار کر لی۔

چین کی تاریخ بڑی پرانی اور متنوع ہے۔ ولادت مسیح سے تین ہزار برس پہلے بھی چین دنیا کا متمدن ترین ملک سمجھا جاتا تھا۔ چین کے سب سے پہلے شہنشاہ کا تفصیلی تذکرہ تاریخ میں موجود ہے، اس کا نام فوہی تھا۔ وہ ۲۸۵۲ سے ۲۷۳۸ قبل مسیح تک حکمرانی کرتا رہا۔ چینیوں نے اسے دیوتا کا درجہ دے دیا تھا۔ اس کے بعد تین شہنشاہوں کا ذکر ملتا ہے۔ جن کی حکومت ۲۲ویں صدی قبل مسیح تک رہی۔ ان کے بعد یاؤ اور شن آتے ہیں۔ جنہیں چینیوں نے پہلے صحیح حکمران قرار دیا ہے۔ ۲۲۰۵ قبل مسیح میں ہسیا خاندان کا عروج شروع ہوا اس کا پہلا حکمران یو تھا جس نے شن کی جگہ تخت سنبھالا تھا۔ اس کی حکومت ۱۷۶۶ تک رہی پھر چیا بادشاہ نے عنان اقتدار سنبھالی، لوگ اسے پسند نہ کرتے تھے۔ شانگ خاندان نے اسے اقتدار سے محروم کیا۔ اور اس خاندان کا چرانگ تانگ بادشاہ تخت نشین ہوا۔ ۱۱۲۲ قبل مسیح میں چو خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس خاندان کا خاتمہ چو خاندان کے دین اور ڈو بادشاہوں کے ہاتھوں ہوا۔ ڈو نے اپنے بھائی چوکونگ سے مل کر مختلف حصوں میں بٹی ہوئی سلطنت کو متحد کیا اور ملک میں جاگیرداری نظام کی بنیاد ڈالی۔ اسی دور میں چین ایک وحدت بنا اور علم و ادب نے ترقی کی۔ ڈو شہنشاہ کو خدا کا بیٹا تصور کیا جاتا تھا۔ اسی لئے اسے دنیاوی اور مذہبی امور میں برابر کا دخل حاصل ہو گیا۔ اس خاندان کے ۳۵ بادشاہوں نے حکومت کی۔ ۲۹ اگست ۷۷۶ قبل مسیح کو چین کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے، اس روز کے بعد ملک انتشار کا شکار ہوا اور پانچ حصوں میں بٹ گیا۔ بعد ازاں حالات اور ابتر ہو گئے اور افراتفری بڑھ گئی ۵۵۱ قبل مسیح میں کنفیوشس پیدا ہوا جو مورخ بھی تھا اور مفکر بھی، اس نے حکومت کی مرکزیت حکومت کے لئے ضابطہ اخلاق مرتب کرنے کی تحریک کی۔ اس کا کہنا تھا کہ باپ، خاندان کا سربراہ اور حاکم اعلیٰ ہوتا ہے، بادشاہ ملک کا باپ ہوتا ہے۔ اس لئے تمام خاندان کو اس کے احکام بلا چون و چرا تسلیم کرنے چاہئیں۔ مرکزی حکومت اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ کنفیوشس کی تعلیمات سے بھی اُسے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔

۲۵۶ قبل مسیح میں چاؤ خاندان ختم ہوا۔ ۲۴۹ قبل مسیح میں چن خاندان مقتدر ہوا۔ اسی کے نام پر یہ ملک چین کہلایا۔ اس خاندان کا بانی چوانگ سیانگ ۲۴۶ قبل مسیح میں مرا تو شاہ ہوانگ تی نے تاج و تخت سنبھالا دیوار چین اسی شہنشاہ کے دور حکومت میں تعمیر ہوئی۔ اس خاندان کے بعد تیانگ خاندان کا ستارا چمکا۔ بعد ازاں سونگ خاندان نے حکومت سنبھالی۔ آخری خاندان جس نے چین پر بادشاہت کی، مانچو خاندان تھا۔ اس کا دور حکومت ۱۶۴۴ء سے ۱۹۱۲ء تک رہا۔ اس حکومت کو ڈاکٹر سن یات سن کے ہاتھوں ۱۹۱۲ء میں شکست ہوئی اور چین میں پہلی مرتبہ جمہوری تحریک کو کامیابی نصیب ہوئی۔

ڈاکٹر سن یات سن جمہوریہ چین کے صدر منتخب ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد چیانگ کائی شیک برسر اقتدار آئے۔ انہوں نے ملک کی انقلابی تحریکوں کو کچلنے کی پوری کوشش کی۔ ۱۹۳۵ء میں انقلابی تحریک کی قیادت ماؤزے تنگ کے ہاتھ میں آگئی۔ انھوں نے ملک کے کسانوں اور مزدوروں کو چیانگ حکومت کے خلاف منظم کیا۔ دوسری جنگ عالمگیر کے دوران چین جاپان کے خلاف برسرپیکار رہا۔ اور اس دوران میں ملک کی سبھی جماعتیں ایک دوسرے سے تعاون کرتی رہیں۔ جنگ ختم ہوئی تو چیانگ کائی شک نے ماؤزے تنگ کی تحریک کو کچلنے پر توجہ کی۔ جس کے نتیجہ میں خانہ جنگی چھڑ گئی بالآخر چیانگ کائی شک اقتدار سے محروم ہو کر فارموسے چلے گئے۔ اور یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء کو چین نے عوامی جمہوریہ کا درجہ حاصل کر لیا۔

اہم خبریں

- بھارتی حکومت نے بیرونی ملکوں میں اپنے سفارتی نمایندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ چین کے جشن انقلاب کی تقریبات میں شرکت نہ کریں۔
- امریکہ کے تین سابق صدر ہوور، مسٹر ٹرومین اور جنرل آئزن ہاور اس وقت زندہ ہیں اور انہیں ایک لاکھ پاؤنڈ سے زائد رقم بطور پنشن دی جاتی ہے۔
- ناگا لینڈ میں قیام امن کے لئے پنڈت نہرو کی عام معافیوں کے اعلان سے تین ہزار باغیوں میں سے ۲½ ہزار نے ہتھیار ڈال دیے ہیں
- حیدر آباد میں ایک تانگہ ڈرائیور نے زبردست گرانی سے تنگ آ کر خود بھی گھاس کھانی شروع کر دی ہے۔ وہ روزانہ تین سیر گھاس ہضم کر سکتا ہے۔
- نیپال کی سرحد کے قریب دیوا جھیل میں اچانک طغیانی سے مٹی کا تودہ گر جانے سے ڈیڑھ سو افراد ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہوئے۔
- احمد بن بلا صدر الجزائر نے ایک لاکھ افراد کے اجتماع میں فرانس کی تمام زرعی املاک پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔
- صدر مملکت کی پہلی ماہانہ تقریر نے قوم میں ایک نیا جوش اور بیداری پیدا کی ہے۔
- مشرقی پاکستان میں امدادی فوج بھرتی کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے جنہیں "مجاہد" کہا جائے گا۔
- جمعیتہ علماء ہند کے ایک کنونشن میں فیصلہ کیا گیا کہ بھارت کے ہر صوبہ میں اردو کالج اور ایک اردو یونیورسٹی قائم کی جائے ایک قرارداد میں بھارتی مسلمانوں کی معاشی تباہ حالی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔
- صوبائی وزیر تعلیم نے اعلان کیا ہے کہ جلد ہی یونیورسٹی آرڈی ننس میں ترمیم کی جائے گی اور بہتر تعلیمی سہولتیں دی جائیں گی۔
- صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ عرب جمہوریہ میں صرف ایک سیاسی پارٹی کو اجازت ہو گی
- عنقریب بنکاک میں فلپائن، انڈونیشیا اور ملائیشیا کی ایک کانفرنس ہو گی۔ جس میں اختلافات کا جائزہ لیا جائے گا۔
- چینی جمہوریہ کے صدر لیو شاؤچی نے پیکنگ میں مولانا بھاشانی سے دوستانہ بات چیت کی
- انڈونیشیا سے برطانوی شاہی فضائیہ نے برطانوی باشندوں کا انخلا شروع کر دیا ہے
- ایک اخباری اطلاع کے مطابق شام کے وزیراعظم صالح بیطار نے استعفیٰ دے دیا ہے
- پنڈت جواہر لعل کی خواہش کے خلاف "پہلی عورت" "مسز کرپلانی" ہندوستان کے سب سے بڑے صوبہ یو۔پی کی وزیراعلیٰ مقرر ہوئی ہیں۔
- پاکستان اور سوئٹزرلینڈ میں چھوٹے پرزے بنانے کے ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں
- نئے چیف جسٹس مسٹر عبدالعزیز خان نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ ہر شہری کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا جائے گا

ٹیلیفون نمبر ۶۶۴۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

اسلامی لائبریری اردو بازار

جلد (۶) ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء نمبر (۱۴)

ثقافت اور کلچر کے نام پر بے حیائی و فحاشی کی اجازت نہیں دی جا سکتی

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ

۴۔ اپریل کو باغ بیرون موچی دروازہ میں جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب خلف رشید حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ فرما رہے تھے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر۔ اسٹیج۔ دریوں اور روشنی کا بہترین انتظام تھا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مختار احمد حسینی صاحب نے انجام دئے۔ عوام نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی اور ۱۲ بجے رات تک ذوق و شوق سے تمام کارروائی سنتے رہے اور گاہے گاہے نعرہ تکبیر۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد وغیرہ کے نعرے لگتے رہے قاری حبیب کی تلاوت قرآن کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے حالات حاضرہ۔ اسمبلی کی کارروائی اور حکومت کے طرز عمل پر مبسوط و مفصل تبصرہ فرمایا۔

عوام کی پریشانی آپ نے فرمایا حکومت نے نہریں جاری کی ہیں، بند باندھے ہیں۔ کارخانے قائم کئے۔ صنعت و تجارت کو ترقی دی ہے مگر نظم و نسق کی خرابی کی وجہ سے عوام سخت پریشان ہیں اور حکومت اپنے کارناموں کے باوجود نیک نام نہیں ہو سکی — عوام کا تعلق تھانہ پولیس۔ پٹواری گرداور۔ فارسٹ گارڈ۔ دفاتر اور کلرکوں سے ہے ان کو ہمیشہ ان سے پالا پڑتا ہے۔ مگر افسوس کہ عام رعایا ان کے ہاتھوں سخت پریشان و نالاں ہے ان بیچاروں کی کہیں دال نہیں گلتی۔

وزراء کی مجبوری وزراء بھی بے بس ہیں۔ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ بلوچستان۔ سرحد سندھ اور پنجاب کی چار حکومتوں کو ملا کر ایک حکومت (ون یونٹ) بنایا گیا۔ ایک وزیر اتنے بڑے ملک کے پر کیسے قابو پا سکتا ہے۔ میں ون یونٹ کے خلاف بحث نہیں کرتا۔ مگر ایک وزیر نے ون یونٹ کو ایمان کا جزو بتایا۔ معلوم نہیں کہ یہ ان کے ایمان مفصل میں داخل ہے یا ایمان مجمل میں۔ مرحوم لیاقت علی خاں کے زمانہ میں ون یونٹ گورنمنٹ نہ تھی تو کیا وہ غدار تھے۔ یہ ایک انتظامی مسئلہ ہے۔ انتظام کرنے میں ہماری حکومت ناکام رہی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اسمبلی میں جب ارکان ملک کی بدنظمی اور غلط کاریوں کا ذکر کرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ وزراء صاحبان یہ خیالات معلوم کر کے اپنے اپنے محکمے میں فساد کی جڑیں معلوم کر کے ان کے خلاف جہاد فرماتے وہ انتہائی بے انتہائی فرض ناشناسی کا ثبوت دیتے ہیں جس سے اضلاع کے رشوت خور اور ظالم افسروں کے حوصلے اور بڑھ کر بے چینی میں اضافہ ہو جاتا ہے میں نے بجٹ میں تخفیف کی تحریک پیش کرتے ہوئے بعض علاقوں کے انتظامیہ پر سنگین الزامات عائد کئے (یہاں آپ نے چند مثالیں بیان کیں) مگر وزراء صاحبان نے دور از کار باتیں کیں یہ طریق عمل پاکستان کی صحیح خدمت نہیں ہے۔

حکومت کی ذمہ داری پاکستان بننے سے عوام کو جو توقعات تھیں وہ سب خواب و خیال ثابت ہوئیں۔ ملک میں لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی بنایا گیا بے حیائی کا طوفان اُمنڈا چلا آ رہا ہے۔ دینی قدریں تباہ کی جا رہی ہیں ان سب کی ذمہ داری حکومت پر ہے آپ نے فرمایا یہاں ثقافت اور کلچر کے نام پر بے حیائی و فحاشی کی اجازت نہیں دی جا سکتی قرآن پاک نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو ہم زمین کا غلبہ عنایت کر دیں تو یہ نمازوں کو قائم، زکوٰۃ کو ادائیگیوں کو رائج اور برائیوں کا قلع قمع کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں اعلان ہوتا تھا کہ گورنروں سے جن لوگوں کو شکایات ہیں وہ بیان کریں۔ مگر یہاں افسروں کے عیبوں پر پردے ڈالے جاتے اور ان کے حوصلے بڑھائے جاتے ہیں۔

عائلی قوانین مولانا نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین کا کمیشن شریعت سے ناواقف تھا اس نے غیر اسلامی آئین مرتب کیا۔ میں کہتا ہوں حکومت ہندوؤں اور سکھوں کے مراسم میں دخل نہیں دیتی تو اس کو کیا حق ہے کہ لوکر ڈر مسلمانوں کے معتقدات و مسائل میں دخل دے حکومت درست سمجھے یا نا درست مگر اس کو ہمارے پرسنل لا میں مداخلت کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ۱۰ سال کے اندر ۳۶ ہزار شہر اور قلعے فتح ہوئے اور آج ۱۶ سال میں ایک کشمیر فتح نہیں ہوتا حالانکہ خدا بھی وہی ہے رسولؐ بھی وہی، دین بھی وہی ہے اصل بات یہ ہے کہ ہم ویسے مسلمان نہیں رہے۔

جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ علماء اسلام سیاسی جماعت ہے یا مذہبی؟ ہمارا مقصد اس ملک میں ایسی حکومت کے لئے سعی کرنا ہے جو صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلے جس کا آئین اسلام ہو۔ اب آپ کی مرضی اس کو سیاسی جماعت کہیں یا مذہبی۔ لیکن یاد رکھیں کہ مکمل دینی تنظیم اور دینی قوت مہیا کرنے کے بغیر ہم دین کی بات کسی کو نہیں منوا سکتے

جناب میر محمد مراد خاں صاحب جمالی حضرت مولانا کے بعد جناب میر مراد خاں صاحب جمالی ممبر صوبائی اسمبلی نے تقریر فرمائی۔ آپ کی حق گوئی کی وجہ سے آپ کو مبارکباد دی گئی اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ آپ نے اپنی مفصل تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ اسلام میں برائی پر بادشاہ وزیر سب کی گرفت کی جا سکتی ہے

(باقی ص ۴ پر)

علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) اور اسلام

حرمت خنزیر تحقیقات جدیدہ کی روشنی میں

کراہت کی ایک حد ہے مگر خنزیر، خوک اور سور، اس جانور کا جو نام بھی لیجئے اور جو نام بھی رکھیئے اس کے تصور میں نفرت و تعفن کے تمام لوازمات موجود ہیں، ایک مسلمان کے لئے اس کا نام ناقابل برداشت ہے۔ وہ اس کے استعمال میں اپنی ہتک عزت سمجھتا ہے، مسلمانوں میں اس جذبہ کی بنیاد اسلام کا وہ حکیمانہ فیصلہ ہے جو خنزیر کی حرمت قطعی کے متعلق تیرہ سو سال سے نافذ ہے۔

مگر یورپ حلت و حرمت کی تمام قیود و پابندیوں سے آزاد یورپ اس کا دلدادہ ہے، اس کی دعوتوں کی زینت اس سے دوبالا ہے، اس کا گوشت رونق دسترخوان ہے، گر اعتراض کی ہمت اس لئے نہیں ہوتی کہ یورپ سائنس دان، تعلیم یافتہ، مہذب اور طب و حکمت کا ماہر ہے اس کا فہم و دانش بلند ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس کا گوشت صحت بخش ہے اس کی چربی مفرح اور محرک ہے، اس کا آب جوش دافع امراض و سمیات ہے۔ اس لئے اس جانور کے متعلق شکوک و شبہات، نفرت و حقارت، حرمت و کراہت کے جذبات عہد جاہلیت کی باتیں ہیں لیکن یہ سائنس کا زمانہ ہے، ہر چیز مشاہدہ اور تجربہ کی کسوٹی پر پرکھی جاتی ہے، عملی زندگی کی تحقیقات کو ایمان بالغیب سے کیا تعلق؟

جس راہ سے اسلام کی سچی تعلیمات پر حملہ کیا گیا تھا اور جن ہتھیاروں سے اس کی مخالفت کی گئی تھی اب انہی ہتھیاروں کا الٹا وار ہو رہا ہے، خود ان کے سائنس اور ان کی تحقیقات جدیدہ نے افشائے راز کے ساتھ یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ہر زمانہ کی تحقیقات سے آگے ہی رہے گا اور مجرموں کو ان ہی کی باتوں سے مجرم قرار دیا جائے گا۔ اس لئے ہم مطمئن ہیں کہ اسلام کی سچی ہدایات و تعلیم کو مشاہدہ و تجربہ اور یورپ کے سائنس سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

ام الامراض؟ لحم خنزیر

امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر سلو یبوس اسٹال جو علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) کے زبردست ماہر اور شکاگو طبی تجربہ گاہ کے ڈائرکٹر ہیں۔ اپنی عمر کا بیشتر حصہ حیوانات کی طبی تشریحات و تحقیقات میں صرف کر چکے ہیں اور خاص طور پر "محقق خوکیات" ہیں اپنی تازہ کتاب "اعضائے حیوان کا طبی تناسب" میں لحم خنزیر اور "عام فہم" انداز میں "بیکن" کے متعلق اپنی تحقیقات کا خلاصہ دنیا کے سامنے ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

"میں نے جلدی امراض کا بہت زیادہ علاج کیا ہے اور اس کے اسباب کی بھی تسلی بخش تحقیقات کی ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان امراض کا سب سے بڑا اور اہم سبب سور کا گوشت ہے، جو شخص اس کا گوشت کھاتا ہے اس میں ایک خاص قسم کا زہر جو خنزیر کے جراثیم میں پایا جاتا ہے پیدا ہو جاتا ہے، اس گوشت کو کسی خاص ترکیب سے بھی پکایا جائے اس کا زہر زائل نہیں ہوتا۔ بعض حالات میں اس کا گوشت استعمال کئے بغیر ہی جلدی امراض پیدا ہو جاتے ہیں مگر ان کا علاج آسان ہے اور ایسے مریض ۸۰ فیصدی صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو جلدی امراض لحم خنزیر سے پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج سخت دشوار بلکہ قریب قریب ناممکن ہے میں اپنے طویل تجربہ کے بعد یہ مشورہ دوں گا کہ انسان کو زہر کی طرح سور کے گوشت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر تحقیقات کا دائرہ اور وسیع ہوا تو مجھے یقین ہے کہ جلدی امراض کے سوا بعض ایسے امراض کا بھی سراغ لگے گا جو لحم خنزیر کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں"۔

اسی کتاب میں ڈاکٹر موصوف کی دوسری تحقیق ملاحظہ فرمایئے
"غذا انسان کی نفسیاتی کیفیت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ خاص طور پر سور کا گوشت حس اخلاقی (Moral Sense) پر بہت ہی ناگوار اثر ڈالتا ہے"۔

الحمد للہ ہمیں خدا کے بھیجے ہوئے ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے وہ کتاب ملی ہے جو علم و تحقیق کے کسی دور میں بھی ہم کو شرمندہ نہیں ہونے دیتی۔ "علم وظائف الاعضاء" نے زمانہ حال میں خاص ترقی کی ہے۔ لیکن یہ ترقی اسلام کے نظریات و تحقیقات پر ایک ذرہ کے برابر بھی اضافہ نہ کر سکی۔ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈاکٹر تھے نہ سائینس دان اور نہ ماہر حیاتیات، نہ آپ کی کوئی تجربہ گاہ تھی اور نہ اس میں خوردبینی آلات جمع کئے گئے تھے، نہ اس وقت ایکس ریز ایجاد ہوا تھا اور نہ بنفشی شعاعیں جمع کی گئی تھیں۔ لیکن آپ نے جن مسائل کو بے نقاب کیا اور ان پر جو حکم لگایا وہ اپنی جگہ اس طرح ناقابل تبدیل و تنسیخ ہے کہ سائنس و تجربات کی دنیا کو ہزار ہا مرحلے طے کرنے کے بعد اس کی تصدیق و توثیق پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

بدویت اور شہریت کا مقابلہ

مساوات اور اخوت کا نام لینا کس قدر آسان ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا اور عمل کا ثبوت دینا کس قدر مشکل! انسان کی فطرت ہے کہ وہ پستی اور کمزوری میں ہمیشہ انصاف اور مساوات کی دہائی دیتا ہے اور اس قدر شور بلند کرتا ہے کہ دوسرے کمزور بھی اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ خود کسی بلندی پر پہنچتا ہے اور عوام الناس کی قیادت اس کے ہاتھ میں آتی ہے تو وہ مساوات کا سارا سبق بھول جاتا ہے۔ اب اس کے خیال میں مساوات کوئی چیز نہیں رہتی، وہ خود مساوات کی مخالفت شروع کرتا ہے، اور تاویلیں کر کے اسے حق بجانب قرار دیتا ہے۔ اسے حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیوں مساوات کا درس دیتا رہا، کہ آج ہر کمزور اور مظلوم مساوات کا مطالبہ کر رہا ہے، اس لئے جو ہتھیار اپنے لئے استعمال کیا جب دوسرے بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ تو افسوسناک انداز میں پیچھا چھڑانا چاہتا ہے۔

آج یورپ بھی مساوات کا شور بلند آہنگی سے بلند کر رہا ہے، لیکن جب مظلوم اسی مساوات کا مطالبہ کرتے ہیں تو اسے جرم قرار دیا جاتا ہے۔ گویا مساوات کا مطلب یہ ہے کہ دنیا یورپ کے ساتھ تو شرافت و مساوات کا برتاؤ کرے، لیکن خود یورپ سے یہ توقع نہ رکھے کہ وہ بھی دوسروں کے ساتھ انصاف کرے گا۔ اس سے یہ توقع نہ رکھی جائے کہ وہ دوسروں کے ساتھ عدل و مساوات کا معاملہ کرے۔

عدل و انسانیت کا شور جو آج تہذیب کے مرکزوں سے بلند ہو رہا ہے وہ صرف زبانی جمع خرچ ہے اور بے معنی الفاظ کی آتش بازی۔

یہ اس دور "تہذیب" میں عدل و مساوات کا عالم ہے، دوسری طرف دیکھئے ایران کی سرزمین پر ابو عبیدہ اپنی جرار فوج کے ساتھ میدان جنگ میں خیمہ زن ہیں۔ زوابی اور بارو سما کے دو رئیس فرخ اور فراوند سپہ سالار اسلام کی خدمت میں عمدہ اور لذیذ کھانا پکوا کر بھیجتے ہیں۔ ابو عبیدہ رض دریافت فرماتے ہیں کہ یہ کھانا تمام فوج کے لئے ہے یا صرف میرے لئے، جواب ملتا ہے کہ ہم جلدی میں پوری فوج کا انتظام نہ کر سکے۔ صرف آپ اور آپ کے چند ساتھیوں کے لئے یہ کھانا تیار کیا گیا ہے۔

ابو عبیدہ رض کوئی یورپین فیلڈ مارشل نہ تھے۔ کسی مغربی جمہوریت کے "پریزیڈنٹ" نہ تھے۔ یا کسی "مہذب سلطنت" کے وزیر اعظم نہ تھے۔ محض اسلام کے سپاہی اللہ کے پرستار اور قرآن کے علم بردار تھے، وہ یہ بے انصافی گوارا نہ کر سکے بغضب ناک لہجہ میں فرمایا۔

"یہ کھانا تم ہی کو مبارک ہو، اسلام میں مجھے کسی دوسرے مسلمان اور کسی مسلمان سپاہی پر کوئی ترجیح حاصل نہیں"۔

ایک طرف "بدویت، دوسری طرف شہریت و تہذیب"، اب فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔

نسوانیت اور اسلام

اسلام میں اس خدائے واحد کا ناقابل تبدیل قانون ہے جو انسانی فطرت کا خالق اور اس کے جذبات و احساسات سے پوری طرح باخبر ہے۔ اس قانون کی رو سے عورت کو جو اعزازی اور اخلاقی برتری بخشی گئی ہے وہ ایک ایسے عادلانہ اور متوازن نظام پر قائم ہے، جس کا ادراک تجربہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ اسلام نے اس وقت عورت کو حقوق عطا کئے اور اس زمانے میں اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا۔ جب انسانی سوسائٹی اور مذہبی ادارے یہ بھی تسلیم نہ کرتے تھے کہ اس کے اندر انسانی روح بھی موجود ہے اور وہ بھی اخلاقی ذمہ داریوں میں مرد کے ساتھ برابر

(باقی صہ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۲ر اپریل ۱۹۶۳ء

صوبائی وزیر اصلاحات جناب ڈاکٹر محمد صاحب اوستو کی ایک تقریر

مرکز تعمیر نو میں دار التجوید کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر صاحب موصوف نے فرمایا کہ۔۔ "ہم صرف نام مسلمانوں جیسے رکھ کر مسلمان نہیں بن سکتے۔ ہمیں اپنے کردار و اعمال کو بھی اسلام کے سانچے میں ڈھالنا چاہیئے۔ ماضی میں اس کردار و عمل کی بدولت مٹھی بھر مسلمان ہزاروں کافروں پر بھاری ہوتے تھے۔ لیکن اب اس کے برعکس صورت ہے"۔ آپ نے کہا کہ "اسلام مکمل نظام حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت و رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ (امروز لاہور ۵ر اپریل)

وزیر موصوف کی تقریر کا یہ حصہ جو اوپر نقل کیا گیا ہے اس سے کوئی مسلمان بھی اختلاف نہیں کرے گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ ہمارے ارباب اقتدار جو آئے دن اسلام کے بارے میں ایسی ہی تقریریں ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ آخر ان کی عملی حیثیت کیا ہے۔ یہ مملکت پاکستان، جس کے قیام کی جدوجہد اسلام کے نام سے شروع کی گئی۔ جو اپنی پیدائش کے اوّل دن سے اسلام کے نام سے ہی چلائی جا رہی ہے جس مملکت کا ہر وزیر و ہر امیر اسلام کے نام سے ہی ووٹ مانگتا ہے۔ اسلام کے نام سے ہی اوپر آتا ہے اور اسلام کا نام لے کر ہی اپنی وزارت و امارت قائم رکھتا ہے آخر کیا وجہ ہے کہ اوس مملکت میں سب سے زیادہ غریب و مفلس اسلام ہی ہے۔ آخر وہ کیا رکاوٹیں ہیں کہ اسلام کو مکمل نظام حیات کہتے رہنے کے باوجود اس کے مکمل نفاذ سے جی چرایا جاتا ہے۔ وہ کونسی طاقت ہے جو پاکستان کے مسلمانوں کے کردار و اعمال کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے سے مانع آرہی ہے۔ آخر الفاظ کی یہ بازیگری کب تک جاری رہے گی۔ خدارا حقائق کی دنیا میں آئیے اس دو عملی کو ترک کیجئے اور اگر اسلام پر ہمارے وزرا اور امرا کا ایسا ہی پختہ یقین ہے جیسا کہ الفاظ سے ظاہر و بادر ہے تو پھر اپنی انفرادی زندگیوں میں اپنے اوپر اسلام کو نافذ کیجئے اور مملکت پاکستان کے ہر شعبہ میں اسلام کے قیام کو عمل میں لائیے۔ دیکھیے پھر یہی قوم کس طرح تھوڑے عرصہ میں ہی اسلام کا عملی نمونہ پوری دنیا سے قائم کر دینے کے قابل بن سکتی ہے۔

ورنہ یہ سب کچھ الفاظ کی بازیگری کے سوا کچھ نہیں۔

عالم اسلام اپنی منزل مقصود کی طرف

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

عراق و شام کے انقلاب کے بعد متواتر یہ حوصلہ افزا خبریں آرہی ہیں کہ عرب اتحاد کے رجحانات زبردست قوت پکڑتے جا رہے ہیں۔ اردن اور سعودی عرب کی حکومتیں اپنی استعمار دوستی کے باوجود اب اس رجحان کو کمزور کرنے کے قابل نہیں رہی ہیں یہ اتحاد جس کی داغ بیل یمن سے لے کر الجزائر تک ڈالی جا رہی ہے۔ عالم اسلام کے اتحاد کا پیش خیمہ ہے۔ اس تازہ ترین صورت حال سے اسرائیل لرزہ براندام ہے اور اب اسے اپنی ہلاکت نظر آنے لگی ہے۔ برطانیہ و روس بھی یہ نہیں چاہتے کہ عالم عرب کا ایسا اتحاد عمل میں آجائے جو آیندہ عالم اسلام کے اتحاد و قوت کا ذریعہ بن جائے۔ الکفر ملة واحدة کی یہ کیسی عجیب اور عبرت ناک مثال ہے کہ یہ سب متخالف طاقتیں اپنے باہمی سخت اختلاف کے باوجود اس عرب اتحاد کو یکساں طور پر تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں۔ اللہ رحم کرے ان مسلمان افراد اور گروہوں پر جو ناصر دشمنی میں اتنے آگے بڑھ گئے ہیں کہ عرب اتحاد کے ان اقدامات کو ناکام دیکھنے کی خواہش میں اسرائیل، برطانیہ، فرانس، امریکہ اور روس کی ان خواہشات میں شریک ہیں۔ بایں ہمہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب اس اتحاد کی کامیابی کا وقت آگیا ہے۔ اور مخالف عرب اور مخالف اسلام طاقتوں کو پسپا ہونا پڑے گا اور وہ لوگ بھی خائب و خاسر ہوں گے جو ان طاقتوں کے مکروہ عزائم میں شعوری یا غیر شعوری طور پر ذہنی شرکت رکھتے ہیں۔ ہماری اور ہر سچے مسلمان کی دلی دعا ہے کہ

"ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر

(احمد حسین کمال)

اوکاڑے کا فساد حکام کی فرض ناشناسی کا نتیجہ ہے

جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم پی اے کا بیان

مسلمانوں کے باہمی فساد و عناد پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ اس طرح کے واقعات کی اصل وجہ ایک دوسرے کے بزرگوں پر کیچڑ اچھالنا ہوا کرتا ہے۔ مگر اس کی تہ میں حکام کی فرض ناشناسی اور بعض مقامات پر افسروں کی شرانگیزی کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دین کی مخالف طاقتوں اور پارٹیوں نے فرنگ کے اصول "لڑاؤ اور حکومت کرو" پر عمل کرنا ضروری سمجھا ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں صوبائی اسمبلی میں تحریک التوا ۵ر اپریل کو پیش کی۔ اگر وہ منظور ہو جاتی تو سرکاری کارروائیوں کے بہت سے پہلو ننگے ہو جاتے مگر جناب سپیکر صاحب نے اس کی اجازت نہ دی حالانکہ انسانوں کا مسجد میں بے گناہ قتل کیا جانا اس قابل نہ تھا کہ اس پر بحث نہ کی جاتی اور حکومت اور حکام کے طریق کار کی غلطیوں کو ظاہر نہ کیا جاتا۔ مجھے علم ہے کہ اس آگ کو ہوا دینے یا اس خطرناک نتیجہ تک پہنچنے میں اے۔ ایس۔ پی گلکشیر اور حوالدار کے عمل کو بڑا دخل ہے۔ انہوں نے ایک بار اس مسجد کو تالا لگا کر حملہ آور فریق کو چابیاں دے دی تھیں۔ اس طرح مؤخر الذکر نے مسجد کمیٹی اور اس کے صدر کے متفقہ فیصلہ کے جب کہ معاملہ سر دپڑ چکا تھا امام کو نماز نہ پڑھانے کا کہا۔ تعجب ہے کہ وقوعہ کے دن مغرب کے بعد ۷ بجے علماء کا وفد مقامی مجسٹریٹ کے پاس گیا۔ انھوں نے اتنے اہم معاملہ کے بارہ میں فوری اقدام نہ کرتے ہوئے وفد کو تھانہ کا راستہ بتایا اور تھانہ والوں نے ۸ بجے کہا کہ اب تو فساد ہو گیا۔ چند دنوں سے حملہ کی تجویز تھی جس کا عام چرچا تھا۔ اشتعال انگیزی ہو رہی تھی مگر حکام ٹس سے مس نہ ہوئے ۱۹۵۵ء سے مسجد کی امامت ایک مکتب فکر والوں کے پاس ہے اس کی مخالفت کرنے والوں کو عرصہ سے پولیس نہ پابند ضمانت کرتی ہے نہ اور کوئی حفاظتی اقدام کرتی ہے۔ آسان بات ہے کہ قابض سے کوئی بھی جبراً قبضہ لینا چاہے اس کو دیوانی کی ہدایت ہونی چاہیے۔ دیوانی عدالت سے اپنا استحقاق ثابت کرنے سے پہلے قانون کو ہاتھ میں لینے والے فریق کو پولیس نقص امن میں نہ گرفتار کرتی ہے نہ پابند۔ ایسی مسجد میں دو تین مسلمانوں کا قتل جو سی۔ آئی۔ اے سٹاف کی دیوار کے ساتھ ہے پولیس کے ارادوں کی غمازی کرتا ہے۔ میں حکومت مغربی پاکستان پر واضح کرتا ہوں کہ ملک بھر میں سرکاری افسروں کی اسی غلط کاری سے مسلمانوں میں سر پھٹول ہوتا ہے اور لوگوں کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ ان فسادات میں حکومت کا ہاتھ ہے عوام کا یہ گمان اور حکومت کا یہ طریقہ کسی طرح ملک و ملت اور حکومت کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ فقط

(غلام غوث ہزاروی بقلم خود)

اوکاڑہ کی مسجد میں قتل و فساد کے اندوہناک واقعہ پر احتجاجات

آج لاہور کی مختلف مساجد میں جمعہ کے اجتماعات کے اندر خطبا نے اس قتل و غارت کے واقعہ پر شدت کے ساتھ اظہار تاسف کیا اور ہر مسجد میں کثیر اجتماعات نے جوش و خروش سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی۔

اوکاڑہ کی ایک مسجد میں دوران نماز عشاء رفادیوں کی طرف سے جو سازشانہ و بزدلانہ حملہ کیا گیا اور جس کے نتیجہ میں تین آدمی شہید اور متعدد زخمی ہوئے ہیں یہ اجتماع اس سفاکانہ حملہ کو پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی ایک سازش سمجھتا ہے۔ اور اس کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ گورنر مغربی پاکستان بذات خود مداخلت فرما کر اس دردناک حادثہ کی تحقیقات فرمائیں اور ملزموں کو قرار واقعی سزا دلوائیں۔

نیز یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ محترم گورنر صاحب کو اس مضمون کا تار بھی دیا جائے۔

جامع مسجد سعدی پارک۔ جامع مسجد حنفیہ گنج مغل پورہ۔ جامع مسجد نیلا گنبد جامع مسجد انارکلی جامع مسجد اشرفیہ۔ جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ۔ جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ وغیرہ

اسی طرح کی ایک قرارداد آج مورخہ ۷ر اپریل بوقت ۵ بجے شام جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ کے ایک ہنگامی اجلاس واقع نیلا گنبد میں بھی بالاتفاق پاس کی گئی جو زیر صدارت صدر جمعیۃ حافظ نذیر احمد صاحب طلب کیا گیا۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحنان کو صدمہ عظیم

اوکاڑہ کے بدنام زمانہ حالیہ سانحہ مسجد میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحنان صاحب بسمل پوری کے صاحبزادہ اور داماد کی شہادت سے جناب موصوف کو دردناک صدمہ پہنچا ہے اس پر ادارہ ترجمان اسلام اور کارکنان جمعیۃ علماء اسلام اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں

درس قرآن

از افادات شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند

صفات و اسماء کا تعلق

۔ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ یوم جمعہ بعد ظہر ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء ارشاد ہوا :۔

متصرف فی العالم اسماء الٰہیہ ہیں اور حضرت حق جل مجدہٗ کے ساتھ صفت الٰہیہ اور اسماء کی نسبت بلا تشبیہ ایسی ہے جیسے آفتاب۔ اس کی شعاعیں اور دھوپ۔

نور جرم آفتاب میں بھی ہے اور اسی لئے آفتاب آفتاب ہے دوسرا نور وہ ہے جو آفتاب کے گرداگرد (آفتاب سے متصل، دلازم غیر منفک) ہے یہ نہ عین آفتاب ہے نہ غیر آفتاب (کہ انفکاک کسی جانب سے بھی متصور نہیں) تیسرا نور وہ ہے جس کو دھوپ کہا جاتا ہے۔ اسماء الٰہیہ کی یہی حیثیت ہے

اسماء مخلوقات میں عموماً کوئی تاثیر نہیں ہوتی بلکہ تاثیر مسمیٰ میں ہوتی ہے (اور وہ بھی وقتی عطا) تاہم بعض اسماء فوراً تاثیر کر دیتے ہیں مثلاً لفظ "ملک" وغیرہ۔ مگر اسماء الٰہیہ (صفت تکوین کے مختلف شعبے ہیں) وہ موثر ہیں۔ یہ اسماء اپنے افعال و تاثیرات کے تنوع اور تمیز کے موجب آپس میں ایک دوسرے سے فرق ضرور رکھتے ہیں (کما نظہر عن قریب عند بیان الفرق بین الرحمٰن والرحیم)

ارشاد ہوا :۔ روح اصل میں عامل ہے قلب اس کا دار السلطنت ہے ارادہ متوجہ ہوتا ہے اور دست و پا عمل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس وقت عمل اگرچہ دست و پا کر رہے ہیں مگر اصل قوت اور موثر حقیقی روح، دست و پا روح سے بے نیاز نہیں۔ یہی مثال حضرت حق جل مجدہٗ اس کے صفات اور اسماء کی ہے صفات الٰہیہ کی مثال بلا تشبیہ ارادہ جیسی ہے

تشریح : کچھ نہایت ہی دقیق مسئلے ہیں جن کی طرف اس درس میں اشارے فرمائے گئے ہیں

واقعہ یہ ہے کہ فلسفۂ قدیم کے موجدین اور ماہرین نے کچھ اصول وضع کئے یا یہ کہیے کہ کچھ نظریے قائم کئے۔ یہ اصول اور نظریے خود ان کے ایجاد کردہ تھے۔ من جانب اللہ الہام نہیں تھے مگر حضرات فلاسفہ نے اپنی ایجادات کو الہام سے بھی زیادہ اہمیت دی پھر وہ خود ان میں اس طرح پھنس گئے کہ رہائی ناممکن ہو گئی بلکہ عبرت انگیز بات یہ ہے کہ رہائی کے لئے جتنے ہاتھ پیر مارے۔ اتنے ہی زیادہ پابند و گرفتار

ژولیدہ اور پیچیدہ ہوتے رہے اور باوجودیکہ ان کا دعویٰ ہے کہ حقائق عالم کے وہ سب سے زیادہ عالم ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ اپنے ان ایجاد کردہ اختراعی نظریات کی بنا پر وہ حقائق سے بہت دور نا آشنا اور ناشناس بھی رہے ہیں اور جیسے جیسے ان کے دعوی ہمہ دانی میں اضافہ ہوتا رہا یہ بُعد بڑھتا رہا۔ مادیات کے سلسلہ میں ان کے بہت سے نظریات نابود فلسفۂ جدید نے بکھیر دی ہے۔ مثلاً موجودات کی انہوں نے دو قسمیں کیں۔ عرض اور جوہر۔ جوہر کے متعلق یہ فیصلہ کیا کہ اس کا وجود کسی سہارے کا محتاج نہیں ہوتا، وہ خود قائم رہتا اور عرض وہ ہے کہ سہارے کے بغیر اس کا وجود ہی لاشے ہے۔ نہ موجود ہو سکتا ہے نہ باقی رہ سکتا ہے مثلاً ہیرا۔ یاقوت یا مثلاً کپڑا یا برتن جوہر ہیں ان کا جو کچھ بھی رنگ ہے وہ عرض ہے، جب تک یہ ہیرا یا یہ کپڑا نہ ہو اس کا رنگ موجود تو کیا ہوتا تصور میں بھی نہیں آ سکتا، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ رنگ ہو اور کوئی جوہر نہ ہو۔ رنگ کسی جوہر کے سہارے ہی رہ سکتا ہے اس کے برعکس جوہر کو رنگ کی ضرورت نہیں۔

عرض اور جوہر کی اس تفصیل کے بعد جن چیزوں کو فلاسفۂ کرام نے عرض قرار دیا ان میں آواز اور عمل انسانی بھی ہے اور یہ عرض بھی ایسے کہ ان کی ذات کو قرار و بقاء نہیں۔ یعنی پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی جوہر کا سہارا لئے بغیر آواز یا عمل انسانی کا وجود نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس آن میں یعنی وقت کے کم حصے میں ان کا وجود ہے اگلی آن میں نہیں ہے انسانوں کا ظاہری مشاہدہ بھی ان نظریات کی تائید کر رہا تھا اس بنا پر علماء متکلمین کو ایسے تمام مذہبی اشارات یا الہامی تصریحات کی توجیہ اور تاویل کرنی پڑی جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل انسان میں صوت بھی داخل۔ ہے انسان کی زبان سے جو کلمات نکلتے ہیں ان کے اثرات و نتائج جس طرح باقی رہتے ہیں خود یہ کلمات بھی باقی رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

لیکن سائنس نے صرف منطقی طور پر نہیں بلکہ مشاہدات کے ذریعہ فلاسفۂ قدیم کی ان تمام تحقیقات و تدقیقات اور ان تمام مزعومات کو تصورات باطل قرار دے کر ریڈیو ریکارڈ ٹیلیفون وغیرہ کے ذریعہ ظاہر کر دیا

کہ جس کو محال نا ممکن کہا جاتا تھا وہ ممکن ہی نہیں ہو بلکہ واقعہ ہے جس کا ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے ہر انسان اس کا تجربہ کر سکتا ہے۔

بہرحال جس طرح مادیات کے سلسلہ میں فلاسفۂ قدیم کے نظریات ہیں جن کو سائنس جدید نے عبث، باطل اور لغو قرار دیا اسی طرح "الٰہیات" کے باب میں بھی ان کے بہت سے نظریات تھے۔ یہاں کوئی ایسی مشین تو ایجاد نہیں ہو سکی جس سے ان نظریات کی تردید ہو جاتی کیونکہ مشینی سلسلہ کی رسائی وہاں تک نہیں ہے البتہ انبیاء علیہم السلام جو الٰہیات کے رازدان اور صحیح معنی میں "مشاہد" ہوئے ہیں انہوں نے تردید کی۔ مثلاً :

ایک اہم مسئلہ یہ ہے وجود عالم اللہ تعالیٰ کی جانب سے کس طرح ہوا، اللہ تعالیٰ کا فاعل مختار ہونا فلاسفہ کی سمجھ میں نہیں آتا، اور یہ ذات حق کو علۃ العلل قرار دیتے ہیں (یعنی علتوں) کے سلسلہ کی آخری کڑی۔

پھر یہ علت بسیط ہے۔ مرکب نہیں اس کا تجزیہ نہیں ہو سکتا پھر یہ بھی تسلیم ہے کہ "علت" نہ ارادہ رکھتی ہے نہ علم مثلاً آگ حرارت کی علت ہے مگر نہ آگ کے دامن میں علم ہے نہ اس کے جھولے میں ارادہ۔

پھر جو علت بسیط ہے اس سے ایک ہی معلول وجود پذیر ہو سکتا ہے۔ حرارت صرف ایک ہی کام کر سکتی ہے یعنی گرم کرنا یا جلا دینا مختصر یہ کہ فلاسفہ قدیم اگر خدا کو مانتے ہیں تو اس شان سے کہ وہ علت ہے بسیط ہے (یعنی نہ صاحب ارادہ ہے نہ صاحب علم) (معاذ اللہ)۔ اس سے ایک ہی معلول صادر ہو سکتا ہے چنانچہ معلول اول صادر ہوا جس کو عقل اول کہتے ہیں الخ۔ پھر عقل اول ہی پر قناعت نہیں کرتے بلکہ اسی قسم کے مزعومات کی بنا پر وہ دس عقلیں (عقول عشرہ) تسلیم کرتے ہیں۔ عقول کے ساتھ افلاک (آسمان) مانتے ہیں، آسمان کیا ہے اس کی حقیقت ان کو معلوم نہیں۔ البتہ جب فلاسفہ نے آسمانوں کو تسلیم کیا تو علم ہیئت کے علماء نے ان میں تدویرات بھی تسلیم کر لیں (یعنی ضمنی آسمان) اس طرح آسمانوں کی تعداد ۲۷ تک پہنچا دی، کچھ حل کچھ شکلی کچھ شکلی و ترکیبی۔ ہمارے استاذ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان کو آسمان بنانے پڑتے تو شاید ایک آسمان بھی تسلیم نہ کرتے مگر یہاں صرف تصور و تصدیق سے کام چل رہا تھا تو ستائیس آسمان مان لئے۔

بہرحال اس طرح کے مزعومات کا ایک سلسلہ ہے جس کی بناء پر شب و روز کے واقعات کا رابطہ اللہ تعالیٰ سے قائم کرنا مشکل پڑ جاتا ہے

اور پھر یہ فلاسفہ مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان واقعات کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہیں بلکہ "عقل عاشرہ" (دسویں عقل) سے وابستہ کریں اور اس طرح متصرف فی العالم "عقل عاشرہ" کو مانیں اور وہ بھی فقط کلیات کی حد تک۔

یہ فلسفۂ قدیم کے دھندلکے تھے بلکہ ظلمات بعضہا فوق بعض یعنی تہ بتہ تاریکیاں گمراہیاں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ارشادات میں ان ظلمتوں اور ان الجھنوں کو ختم کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ متصرف فی العالم" اسماء الٰہیہ ہیں۔

جدید اشکال

بات بہت دلچسپ ہے قلبی ارادوں ہی کے مطابق نہیں بلکہ قلبی احترامات بھی اس تصور کو لبیک کہتے ہیں۔ مگر دو سوال حل طلب ہو جاتے ہیں۔ پہلا سوال یہ کہ کیا اسم اور نام بھی موثر ہو سکتا ہے ؟ اس کا جواب اثبات میں ہے کہ موثر ہوتا ہے۔ البتہ مخلوقات میں چونکہ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا کہ محض نام کی تاثیر سے کام چل جائے اس لئے اسماء کی تاثیر محل بحث بن جاتی ہے۔ ورنہ اگر گہرے غور و فکر سے کام لیا جائے تو مخلوقات میں بھی "اسم" کی تاثیر ہوتی ہے۔ اور اس طرح واضح اور نمایاں کی تردید ممکن نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی صاحب اختیار کو آپ فرمائیں کہ آپ "حضور والا مالک نہیں بادشاہ ہیں" ظاہر ہے کہ لفظ بادشاہ اور مالک کا اس کے دل و دماغ اور اس کے عملی جذبات پر ایک خاص اثر ہو گا۔ دفعۃً شہرت دے دی جائے کہ بادشاہ آ گیا یا بم پھٹ گیا وغیرہ تو ایسے ناموں کی شہرت سے ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ کسی شریف آدمی کو دہقان یا گنوار کہہ دیجئے۔ یہاں یہ اسم جو کچھ اثر کرے گا ظاہر ہے۔ اسی طرح دوسرے حقارت آمیز الفاظ اثرات رکھتے ہیں اور ان کے اثرات موقع موقع ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ۔ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے۔ زن و مرد دونوں کیلئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں
کمزوری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کے لئے سلاجیت پلز آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں۔ قیمت .. اگولی بارہ روپے پچیس روپے علاوہ محصول ڈاک۔

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی سرگرمیاں

جناب مولانا عبد المجید صاحب مبلغ ضلع سکھر نے مندرجہ ذیل جگہوں پر دورہ کیا اور جماعتی تنظیم کی۔

● عادلپور تحصیل گھوٹکی :-
امیر میاں دین محمد صاحب فقیر۔ ناظم مولوی محمد عثمان صاحب۔

● شابرو مہر تحصیل گھوٹکی :-
امیر محمد مراد خاں صاحب۔ ناظم حافظ صاحب

● حاجی رحمت خان گبول تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر خانصاحب سعید احمد خاں گبول۔ ناظم مولوی خدا بخش صاحب۔

● پیر بخش خان گبول تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر مولوی حکیم محمود صاحب سومرہ۔ ناظم خانصاحب پیر بخش خان گبول۔

● فیض آباد لغاری تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر۔ مولوی عبد القادر صاحب۔
ناظم۔ مولوی غلام قادر صاحب لغاری۔

● دادلغاری تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر۔ مولوی محمد ہاشم صاحب۔
ناظم۔ مولوی محمد طیب صاحب۔

● ۔ شہر اباوڑہ
امیر۔ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب
ناظم۔ مولوی محمد بہرام صاحب۔

● جنپور تحصیل اباوڑہ
امیر۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب
ناظم۔ مولوی یار محمد صاحب۔

● شہر سرک تحصیل گھوٹکی
امیر الحاج قمر الدین صاحب۔
ناظم۔ الحاج نصیر الدین صاحب۔

● شیخانی تحصیل گھوٹکی۔
امیر۔ مولوی عبد العلام صاحب
ناظم۔ الحاج محمد عمر صاحب

● کھوھارا۔ تحصیل گھوٹکی
امیر۔ الحاج غلام محمد صاحب
ناظم۔ حافظ محمد موسیٰ صاحب

● شہر قادرپور تحصیل گھوٹکی
امیر۔ میر غلام مصطفےٰ صاحب
ناظم۔ میاں میر محمد صاحب۔

● حسین بیلی تحصیل گھوٹکی
امیر۔ مولوی سلام رسوں صاحب
ناظم۔ مولوی عبد الحلیم صاحب

● فضل محمد خان کولاچی
امیر۔ فضل محمد خان کولاچی
ناظم مولوی محمد صدیق صاحب

اسلامی لائبریری نورد بور نورنگا

علاقہ میلسی ضلع ملتان

قصبہ جلاج میلسی ضلع ملتان میں آج ۲۳ شوال المکرم کو جناب مولانا قاضی مظہر حسین امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم تشریف لائے اور تقریباً ایک گھنٹہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بیان فرمایا اور اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا۔ تمام اہالیان جلاج نے پر خلوص جوش سے لبیک کہہ کر تعاون فرمایا جس پر مولانا موصوف درج ذیل عہدہ داران پر مشتمل قصبہ ہذا میں جمعیۃ کی تشکیل فرمائی۔

امیر حضرت مولانا الحاج غلام احمد صاحب مہتمم مدرسہ خدام القرآن۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف صاحب صدر مدرس مدرسہ خدام القرآن جلاج نائب ناظم حاجی اللہ دیوایا صاحب دکاندار خازن مولانا غلام جیلانی صاحب مدرس درجہ حفظ مدرسہ خدام القرآن۔ سالار حاجی محمد پناہ صاحب دکاندار جلاج۔

جمعیۃ علماء اسلام موضع مانکی اتمان بلاک

۲۸ مارچ کو بمقام مانکی میں جمعیۃ علماء اسلام کا حلقہ اتمان بلاک کا نیا انتخاب عمل میں آیا جس میں مندرجہ ذیل قصبہ جات مانکی۔ بیکا۔ رشتی۔ خبر بازارہ۔ تانو۔ اور لاہوڑ شامل ہیں۔

یہ اجلاس زیر صدارت حضرت العلامہ مولانا جمال الدین صاحب عرف محمد گلستان صاحب متوطن بیکا فاضل دیوبند الہند سابق مدرس دار العلوم دیوبند و مدرس خیر المدارس ملتان پاکستان حال مقیم بیکا منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبد الواحد صاحب موضع جلبی نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور مودودی صاحب کے فتوی کے بارے میں بھی گفت و شنید ہوئی۔ جو حضرت شیخ الحدیث استاذ العلماء مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی نے جاری کیا تھا۔ مولانا عبد الواحد صاحب نے فرمایا۔ کہ بندہ خود حضرت مولانا کے پاس حاضر ہوا اور فتوی بھی دکھایا۔ انھوں نے کہا کہ بے شک یہ میرا ہی فتوی ہے۔ جب تک مودودی صاحب اپنے خرافات سے توبہ نہ کریں۔ یہی فتوی جاری رہے گا۔ اور اس فتوی پر اپنے قلم سے دستخط بھی کئے جو حاضرین مجلس نے دیکھے۔ نیز حضرت مولانا جمال الدین صاحب بیکوی جیسے جید عالم کی زیر سرپرستی ہمارے سب عہدیداران کو فخر حاصل ہے کہ ہمارے اتمان بلاک مرکز مانکی کو مولانا مذکور کی صدارت سے چار چاند لگ گئے ہیں۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر حضرت العلامہ مولانا جمال الدین صاحب فاضل دیوبند بیکوی۔ نائب امیر حضرت مولانا غلام حیدر صاحب فاضل دیوبند لاہوری نائب امیر (۲) حضرت مولانا محمد مصطفےٰ صاحب مانکی۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید حارث شاہ صاحب مانکی۔ نائب ناظم حضرت مولانا سنگ فارس صاحب مانکی۔ نائب ناظم (۲) حضرت مولانا حافظ غلام سرور صاحب فاضل حقانیہ اکوڑہ خزانچی۔ حضرت مولانا صاحب الحق صاحب مانکی

مجلس شوریٰ

(۱) جناب مولانا میر اسلم صاحب فاضل حقانیہ اکوڑہ بیکوی۔ (۲) جناب مولانا مجیب اللہ صاحب مانکی (۳) جناب مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل حقانیہ اکوڑہ موضع بازارہ (۴) جناب مولانا محمد ہاشم خان صاحب فاضل حقانیہ اکوڑہ موضع جبر (۵) جناب مولانا شمس الحق صاحب فاضل حقانیہ اکوڑہ موضع تانو (۶) جناب مولانا عبد الغفور صاحب بیکوی (۷) جناب مولانا محمد عمر صاحب بیکوی (۸) جناب محمد نیاز خان صاحب مانکی (۹) جناب عبد الصبور خان صاحب مانکی (۱۰) جناب جلال الدین صاحب مانکی۔

جمعیۃ طلباء اسلام سرگودھا

۲۹ مارچ جمعہ تین بجے شام طلباء جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کمی تقریر و تحریر کو محسوس کرتے ہوئے اسلامی اقدار پر اس کام کی توسیع کے لئے عملی قدم اٹھانے کا پروگرام مرتب ہوا اور حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر مولوی محمد رفیق صاحب انبالوی

نائب صدر میر سلام الدین صاحب ناظم اعلیٰ سعید الرحمن نقاد۔ خازن منیر احمد صاحب میانوالوی سلسلہ تقریر کا اجرا اسی ہفتہ سے ہوگا اور درستگی تحریر کا کام عنقریب جاری کر دیا جائے گا۔

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم میں انجمن تحریر کا قیام

جیسا کہ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام میں انجمن تقریر کا وجود ہر سال پایا جاتا ہے اور اس کے زیر اہتمام طلبہ تبلیغ دین کرنے کی مشق کرتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ سال گزشتہ سالانہ تعطیلات میں مدرسہ کے بعض طلبہ نے اپنے اپنے علاقے میں تبلیغ کا حق ادا کرنے کا اہم فریضہ پورا کیا ہے۔ امسال وفاق المدارس العربیہ کی ہدایت کے مطابق انجمن تحریر کا وجود عمل میں لایا گیا ہے مقصد یہ ہے کہ طلبہ آئندہ چل کر تحریر و تقریر ہر ممکن طریقہ سے دین کی خدمت کر سکیں۔ انجمن تحریر کا انتخاب درج ذیل ہے :

سرپرست : قاضی نصیر احمد صاحب فاضل مظاہر العلوم

امیر۔ ایم لطف اللہ الحق۔ ناظم حافظ محمد انور

جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کی سرگرمیاں

۲۵ شوال بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر میں جمعیۃ کا ایک اجلاس ہوا جس میں تقریباً ۵۰ علماء کرام اور معززین شہر نے شرکت فرمائی یہ اجلاس زیر صدارت جناب حاجی قمر الدین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت مولانا عبد الباقی صاحب عیدگاہ نے جمعیۃ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ صرف علماء ہی ایک ایسا طبقہ ہے جو صحیح معنوں میں نمائندگی کا حق رکھتا ہے دریں اثنا مولانا نے علماء اسلام کی اسمبلیوں میں نمایاں کارکردگی پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد جناب مولانا خوشی محمد صاحب خطیب کیتال کالونی نے نہایت ہی ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ آپ نے احیاء دین اور اقامت دین اور بڑھتی ہوئی بے حیائی و عریانی کے استیصال پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد جناب مولانا حافظ رفیع الدین صاحب خطیب جامع مسجد نے ایجنڈا پیش کیا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک رکن جناب شیخ اللہ دین صاحب کی الیکشن میں کامیابی پر مبارکباد پیش کی

اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے معزز اراکان جماعتی پروگرام کو عوام و خواص کے سامنے رکھ کر انہیں جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ اس اجلاس میں سابقہ معاونین کے علاوہ حاضرین اجلاس نے مزید معاونت کے وعدے فرمائے۔ بعد ازاں صدر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کا از سر نو انتخاب ہوا جس میں جناب حاجی اشتیاق حسین صاحب قریشی جو یونین کمیٹی کے ممبر ہیں اور نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک اور امور خیر میں پیش پیش رہتے ہیں۔ خاص کر آپ دین کے کاموں میں خوب دلچسپی لیتے ہیں اسی لئے آپ کا انتخاب بالاتفاق رائے عامہ سے ہوا۔ جناب قریشی صاحب نے صدارت کو بخوشی قبول فرمایا۔ یہ بھی طے ہوا کہ اجلاس پابندی سے ہفتہ وار ہوا کرے گا جس میں درس قرآن حضرت مولانا عبد الباقی صاحب اور مولانا خوشی محمد صاحب دیا کریں گے جلسے کے آخر میں حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی کے لئے دعاء صحت کی گئی

حیا سوز رقص و سرود کی اجازت نہ دیجائے

مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ اسلام نے اصلاح معاشرہ پر جتنا زور دیا ہے وہ قرآن و حدیث کے نصوص سے ظاہر ہے خدا کا شکر ہے کہ ملک کے با اقتدار طبقہ نے بھی اس کی ضرورت کو محسوس کر لیا ہے اور صدر مملکت کے اعلانات اس سلسلہ میں واضح ہیں لیکن افسوس ہے کہ کچھ اخلاق باختہ افراد ملک و ملت کے نقصان کی پرواہ کئے بغیر شادیوں اور میلوں کے موقعہ پر لڑکوں اور لڑکیوں کے حیا سوز رقص اور ناچ نچوا کر اسلام اور ملک کی بیخ کنی پر تلے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں ڈیرہ اسماعیل خاں کے فرض شناس ڈپٹی کمشنر سے جمعیۃ علماء اسلام کے ایک وفد نے مل کر یہ اپیل کی ہے کہ صدر مملکت کے اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں بیانات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس قسم کے نہ صرف حیا سوز بلکہ امن سوز حرکات کی اجازت دینے سے گریز فرما دیں معلوم ہوا ہے کہ ضلع کے بہت سے ممبران بنیادی جمہوریت اور دیگر معززین نے بھی جناب ڈی سی صاحب کی خدمت میں اس سلسلہ میں ایک اہم یادداشت بھیجی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ جناب ڈی سی صاحب اصلاح معاشرہ کی ضرورت کے پیش نظر اس اہم یادداشت پر ضرور غور فرمائیں گے۔ ہمیں توقع ہے کہ ملک کے دوسرے اضلاع میں بھی اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں اس طرح کے اقدامات کر کے ملک و ملت کی خدمت کی جائے گی۔

اخلاق سوز ناچ دنگا نے معاشی مشکلات کا باعث ہیں

انہیں ختم کیا جائے

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے خطباء معززین اور بنیادی جمہوریت کے بہت سے ممبروں نے گل امام اور گل بازار میں طوائفوں کے حیا سوز رقص پر سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے حکام ضلع سے آئندہ ایسے محفلوں پر مکمل بندش کا مطالبہ کیا ہے اور درج ذیل مساجد کے عظیم اجتماعات نے ایک قرارداد کے ذریعہ احتجاج کرتے ہوئے اسے ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے جامع مسجد کلاں ڈیرہ۔ جامع مسجد قدیم مولوی صالح محمد صاحب ڈیرہ جامع مسجد کلاں کلاچی اور رتہ کلاں کے جامع مسجد مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع گل امام اور گل بازار کے حالیہ حیا سوز محفلوں پر سخت

اختلاط کرتے ہوا انتہائی حکام سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ بیاہ و شادی اور مختلف تقاریب میلوں وغیرہ میں طوائفوں اور مشوقوں کے ناچ پر پابندی عاید کی جائے کیونکہ اس فعل بد سے جہاں معاشرہ کو نقصان پہنچ رہا ہے وہاں مزدور پیشہ افراد اخلاق پستی کی بدولت معاشی مشکلات میں مبتلا ہو کر معاشرہ کی خرابی کا سبب بن جاتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی مجلس شوریٰ

کا اجلاس

پشاور یکم اپریل۔ آج رات بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء پشاور شہر منعقد ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد پشاور کی جمعیۃ کی طرف سے شائع شدہ "دعوت نامے برائے شمولیت جمعیۃ" کی تقسیم اور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ امیر انجمن خدام الدین و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے تشریف لانے پر جلسہ کا پروگرام و دیگر امور پر بحث کی گئی۔ یاد رہے مریدین شیخ التفسیر حضرت مولانا لاہوری رح کی طرف سے مولانا سید گلبادشاہ صاحب کے ذریعہ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کو پشاور تشریف لانے کی دعوت ارسال کر دی گئی ہے۔ آپ مدظلہ کی تشریف آوری فرمانے پر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی طرف سے چوک یادگار پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائیگا مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی طرف سے اطلاع ملنے پر تاریخ کا عنقریب ہی اعلان کر دیا جائے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پھوڑاں کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پھوڑاں حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ میلہ سخی سرور سلطان جو ہر سال لگتا ہے۔ جس میں تمام مخرب اخلاق حرکات ہوتی ہیں۔ قمار بازی بچوں کا اغوا مضر صحت اشیاء کا فروخت اور مزار سخی سرور سلطان پر نذر و نیاز خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ اسلامی مملکت کے اندر ان چیزوں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں عوام کی جیبیں تمار بازی کی نظر ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس کو قطعاً بند کیا جائے۔ تاکہ آئین اسلام کا منشا پورا ہو اور عوام اقتصادی بدحالی سے محفوظ رہیں۔

ناظرین، خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

موضع چکرال تحصیل چکوال میں

تبلیغی جلسہ

۲۶ مارچ جامع مسجد چکرال میں ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی افتتاحی تقریر ہوئی پھر حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب امیر جمعیۃ جہلم نے اپنے سوز و گداز سے معمور لہجہ میں فضائل صحابہ اور سیرت النبی پر تقریر فرمائی۔ نماز ظہر کے بعد شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خطیب مدنی جامع مسجد چکوال کی بصیرت افروز تقریر ہوئی جس سے سامعین پر نیم بسمل کا سماں طاری ہو گیا۔ حضرت قاضی صاحب وعد اللہ الذین امنوا الخ آیت سورۃ نور پارہ ۱۸ سے مسئلہ خلافت پر بلیغ انداز میں روشنی ڈالی۔ ضمناً توحید باری تعالیٰ۔ شان رسالت مناقب اہل بیت اور حقانیت مذہب اہل سنت پر بھی ارشاد فرمایا۔ اخلاص و عمل میں جو ارشاد ہوتا گیا۔ دل کی پنہائیوں میں اترتا گیا اور یہ حقیقت ہے کہ چکرال کے لوگ اتنے متاثر ہوئے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ یہاں کی چوہدری برادری بڑی معروف ہے اس برادری کے نوجوان طبقہ نے خاص طور پر حضرت قاضی صاحب کی شخصیت سے بڑا اثر لیا۔ دوسرا جلسہ ۲۷ مارچ کو بمقام داتا بھٹہ ضلع راولپنڈی ہوا۔

تیسرا جلسہ بمقام چک نورنگ تحصیل چکوال ہوا۔ کپتان غلام محمد صاحب نے نظمیں پڑھیں نماز ظہر سے پہلے حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رح کی تقریر ہوئی اور نماز ظہر کے بعد حضرت قاضی صاحب نے اعمال صالحہ کے ضمن میں جامع تقریر فرمائی۔

عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر زیر اہتمام مندرجہ ذیل جگہوں پر اجتماعات منعقد ہوئے گوٹھ بھیلدر۔ گوٹھ چندہ بیانی۔ گوٹھ سابانی تحصیل پنو عاقل۔ جس میں مولانا عبد الواحد سیمولی مولانا خدا بخش بلوچ۔ مولانا محمد شریف بہاولپوری مولانا محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ سکھر اور مولانا عبد القادر نے شرکت کی اور عوام سے خطاب فرمایا ہر جگہ عائلی قوانین کی منسوخی اور پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

جناب مولانا محمد اسحاق امیر جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر نے جناب صدر صاحب اور چودھری محمد حسین گورنر مغربی پاکستان سے کہا کہ عائلی قوانین شریعت کے خلاف ہیں انہیں منسوخ فرمائیں اور ملک میں شرعی عدالتیں قائم کی جائیں۔

انصار الاسلام جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

کا مطالبہ

انصار الاسلام جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اجلاس یونیورسٹی کے طلباء میں راجہ محمود آباد کے اس بیان کی شدید مذمت کرتا ہے جس میں مسلمان طلباء کو کارل مارکس کے نظریات کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ قائد اعظم پاکستان میں لادینی چاہتے تھے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اشخاص کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ جو عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے اور ملک میں انتشار پھیلاتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی رپورٹ

حضرت مولانا حمید اللہ صاحب نیازی امیر جمعیۃ علماء اسلام بنوں اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ صاحب امیر ضلع کی زیر سرپرستی ضلعی حلقے بنا کر متعدد دورے کئے۔ صرف تحصیل لکی میں مختلف مقامات پر نو جمعیتیں (کمیٹیاں) قائم کیں۔ جس کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ ضلع کے اکثر جامع مساجد میں عائلی قوانین کے خلاف تقریریں ہوئیں اور قراردادیں پاس کر کے صدر مملکت محمد ایوب خاں اور سپیکر کے نام تاریں دی گئیں۔ محضر ناموں پر پانچ ہزار دستخط کر کے صدر مملکت اور سپیکر و ممبر قانون و ضلعی ممبر پارلیمنٹ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ کے نام ارسال کئے۔ بلکہ مزید برآں بعض مقامات سے ابتک اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ممبر پارلیمنٹ ضلع بنوں بیرسٹر سیف اللہ خاں کے ساتھ گیارہ افراد پر مشتمل وفد نے جس میں امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ ضلع شامل تھے۔ غزنی خیل جس نے عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دینے کا اقرار کیا۔ بمقام پیزو احتجاجی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے تقریر فرمائی جو اخبارات میں آ چکی ہے مودودیت کا پول کھولا گیا۔ یہی وجہ ہے۔ مودودیوں نے لکی اور چند دیگر مقامات پر چند بار اعلان جلسہ کیا اور بالکل ناکام ہو کر اپنے اعلانات سے شرمندہ ہوئے۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

یہ فریب خوردہ لوگ!

نمائش غلاف کعبہ کے سلسلہ میں مولانا محمد امین احسن اصلاحی صاحب کا ایک مکتوب محترم مدیر الاعتصام کے نام

جناب مودودی صاحب اور ان کی مقدس جماعت نے غلاف کعبہ کی تشہیر و نمائش کا جو کارنامہ انجام دیا ہے اس پر ملک کے سنجیدہ علماء اور ان کے سابق رفقاء کی گرفت کے باوجود وہ اور ان کے ناقوسان خصوصی ۔ اس کارنامہ کے برحق ہونے کا بار بار ادعا کئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک علمائے حق کا تعلق ہے وہ آج سے بہت پہلے یہ نشان وہی فرما چکے تھے کہ یہ صاحب اور ان کی جماعت اپنے بعض دوسرے بیش روؤں کی طرح بالآخر اسلام اور مسلمانوں کے لئے کسی نہ کسی فتنے کا باعث بنیں گے۔ چنانچہ یہ فتنہ اب سر اٹھا چکا ہے ۔ اگرچہ علمائے حق اور ان سے وابستہ افراد کے لئے تو جناب مودودی صاحب کا یہ کارنامہ کوئی قابل حیرانگی نہ تھا۔ ہاں ملت اسلامیہ کے لئے آئندہ چل کر اس کے جو بد نتائج مرتب ہوں گے ان کا قلق اور افسوس ضرور ہے ۔ البتہ ان بیچاروں کا استعجاب و پریشان ضرور قابل ہمدردی ہے جو مدت سے مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے بڑی بڑی دینی اور ملی توقعات وابستہ کئے چلے آ رہے ہیں وہ ہکا بکا ہیں کہ اب قرآن کے ہاتھوں سے توحید و سنت کا دامن بھی تار تار ہوا چاہتا ہے اور بدعت و احداث کی ایک نئی بنیاد ڈالی جا رہی ہے ۔ درج ذیل مکتوب مودودی صاحب کے ایک کہنہ و سابق رفیق اعظم اور ان کی جماعت کے ہی ایک قدیم رہبر اعلیٰ و مشہور عالم مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کا تحریر فرمودہ ہے جو معاصر محترم الاعتصام کی ۵ اپریل کی اشاعت میں شائع ہوا ۔ پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے ۔ سچ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی کے لئے سلف صالحین کے ساتھ وابستگی ہی تحفظ دین کا واحد ذریعہ ہے ۔ ان فریب خوردگان کی حالت سے سبق حاصل کیجئے جو اب بھی اس امید میں لگے ہوئے ہیں کہ شاید مودودی صاحب اور ان کی جماعت اس فاش غلطی سے رجوع کرے گی یا آئندہ اسلام کے حقیقی مفاد کی خدمات انجام دے گی ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (ادارہ)

مکتوب مولانا امین احسن صاحب اصلاحی

"جن لوگوں نے یہ فتنہ اٹھایا ہے وہ شرک اور توحید کے فرق سے اتنے بے خبر نہیں ہو سکتے کہ ان صریح مشرکانہ حرکات پر بھی ان کے ضمیر مطمئن ہو جاتے جن پر ہمارے ملک کے وہ لوگ بھی فخر مند محسوس کرتے ہیں۔ جو بدعات کے لئے مشہور رہے ہیں لیکن ان لوگوں کو سیاسی اقتدار کی طمع نے اب ایسا اندھا بہرا بنا دیا ہے کہ یہ اپنی اس خواہش پر ہر چیز قربان کر دینے کے لئے تل گئے ہیں۔ یہ ایمانی زوال ان لوگوں پر دفعۃً طاری نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے آثار بہت پہلے سے شروع ہو چکے تھے ۔ اسی بنا پر میں عرصہ سے یہ خطرہ محسوس کر رہا تھا کہ "اقامت دین" کے یہ مدعی بہت جلد اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ بن جائیں گے ۔ افسوس ہے کہ میرا یہ اندیشہ بالکل صحیح نکلا ۔ اور ان حضرات نے غلاف کعبہ کی نمائش اور جلوس کے پیچھے نہ صرف اپنے تمام بیان کردہ عقائد و ایمانیات کا جنازہ نکال دیا ہے بلکہ غلاف کے اس احترام کی آڑ میں ملک کے لاکھوں عوام کے دین و ایمان کو بھی اپنی سیاسی بازی گری کے داؤں پر لگا دیا ہے ۔ اب یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ احداث فی الدین کی یہ نئی تحریک ہمارے ان عوام کو کہاں لے جا کر چھوڑتی ہے جو پہلے ہی سے شرک و بدعت کی گوناگوں بیماریوں میں مبتلا تھے ۔ ان حضرات نے غلاف کعبہ کی تعظیم و عبادت کا جو نیا درس قوم کو دیا ہے اس کے پیش نظر تو اب یہ اندیشہ بے جا قرار نہیں دیا جا سکتا کہ جس کے گھر میں بھی غلاف کعبہ کوئی اصلی یا جعلی ٹکڑا موجود ہو یا وہ حاصل کر سکے ۔ وہ اس کو زیارت گاہ بنا کر بیٹھ جائے اور تعظیم شعائر اللہ کے نام پر اس کو تعظیم و پرستش، نذر و نیاز، دعا و استغاثہ، جلب زر اور ہتک محرمات کا ایک ذریعہ بنا لے ۔

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ان لوگوں کی ان صریح مشرکانہ حرکات پر بھی اگر کوئی شخص ان کو ٹوکتا ہے تو یہ اس کی تنبیہہ و نصیحت کو حسد پر محمول کرتے ہیں ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کسی مسلمان کا سینہ توحید کی غیرت و حمیت سے اس درجہ خالی کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ان حضرات کی ان مبتدعانہ خرافات پر بھی رشک و حسد کرنے لگے ۔ اگر کوئی شخص ان چیزوں پر بھی مبتلائے رشک و حسد ہوتا ہے تو یہ تو اس کے ایمان کی موت کی دلیل ہوگی ۔ اگر کسی نے غلاف کعبہ تیار کرنے کے لئے زربافوں کی تلاش میں حکومت سعودیہ کے کارکنوں کا ہاتھ بٹایا تو یہ اس نے ایک اچھا کام کیا ۔ اور سعودی سفارت خانہ نے اگر ایسے ہاتھ بٹانے والے پر اعتماد کیا تو یہ بھی ایک اچھی بات ہوئی ۔ ان باتوں پر نہ کسی کو اعتراض ہے نہ رشک و حسد ۔ رنج و صدمہ جس بات پر ہے وہ اس بات پر ہے کہ سعودی حکومت کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر غلاف کعبہ کو سیاسی اغراض کے حصول کا ۔ اور شرک و بدعت کی اشاعت کا ذریعہ بنایا گیا ۔ جس سے نہ صرف غلاف کعبہ کی توہین ہوئی ۔ بلکہ شاید سعودی حکومت کو ہمیشہ کے لئے یہ سبق بھی مل گیا کہ اب وہ کم از کم پاکستان کے کسی شخص پر اس معاملہ میں کوئی اعتماد نہ کرے ۔

آپ میرا یہ عریضہ اپنے اخبار میں شائع کر سکتے ہیں ۔ والسلام

امین احسن اصلاحی

رحمان پورہ ۔ اچھرہ ۔ لاہور

مدرسہ خدام القرآن میرے شاہ کے بارے میں

ایک ضروری اعلان

شہداد پور سندھ سے لاہور جاتے ہوئے میں ایک دن کے لئے ۔ صادق آباد آگیا ۔ یہاں ایک صاحب سے دوران گفتگو معلوم ہوا کہ بعض حضرات مدرسہ خدام القرآن میرے شاہ سے میرے چلے جانے کو مخالفانہ طور پر استعمال کر کے مدرسہ کی شہرت و نیک نامی کو مجروح کرنا چاہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان صاحب کا یہ گمان صحیح ہے یا نہیں ۔ لیکن بہرحال اس قسم کی مفسدانہ حرکات بعید نہیں ہے ۔ اس سے قبل بھی مدرسہ مذکورہ کے مخالفین کئی بار ایسی حرکات کر چکے ہیں ۔ چنانچہ میں ایسی نازیبا کارروائیوں کے وقوع کے انسداد کی غرض سے یہ واضح اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ مدرسہ ہذا کے مہتمم مولوی محمد عثمان صاحب اور ناظم مولوی عبدالغفور صاحب مدرسہ کے مخلص سرگرم اور دیانتدار کارکن ہیں اور ان ہر دو حضرات کے میرے ساتھ تعلقات جب تک میں وہاں مقیم رہا نہایت دوستانہ اور محترمانہ رہے اور مجھے ان ہر دو حضرات سے کسی قسم کی مذہبی ذاتی یا مدرسہ کے بارے میں کوئی شکایت نہیں ہے ۔ اس دوران اگر کوئی بات قابل شکایت ہوئی بھی ہو تو وہ میری ہی کسی غلطی یا کوتاہی کے سبب ہوئی ہوگی ۔ میرے ساتھ ان ہر دو حضرات کا اور دیگر اساتذہ و کارکن و طلباء کا جو عزت مندانہ و ہمدردانہ سلوک رہا اس کے لئے میں ان سب حضرات کا نہایت درجہ ممنون و شکر گزار ہوں ۔ مدرسہ کی اور ان سب کی کامیابی و ترقی کا آرزومند ہوں

(ڈاکٹر احمد حسین کمال)

مدرسہ جامع العلوم بہاولنگر کا سالانہ جلسہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اپریل

منعقد ہوگا جس میں ملک کے مقتدر علماء کرام شرکت کر رہے ہیں ۔ چند ایک حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ۔ مولانا مفتی محمود ۔ مولانا محمد یوسف بنوری سردار میر عالم لغاری ۔

حضرت شیخ الجامعہ بادشاہ گل صاحب کی طرف سے اظہار تشکر

اکوڑہ خٹک یکم اپریل شیخ الجامعہ حضرت بادشاہ گل صاحب مدظلہ نے ان تمام احباب اور متعلقین کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ان کے فرزند ارجمند سید طیب علی شاہ مرحوم کے انتقال پر ان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور فرمایا میں باشندگان اکوڑہ کا بھی خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ ایک ہفتہ تک نہ صرف یہ کہ ہمارے ساتھ شریک غم تھے بلکہ ان ہزاروں مہمانوں کی خدمت بھی نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ انجام دی جو کہ باہر سے تشریف لانے رہے ۔

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کی طرف سے تبلیغی دورے

کھینگر ممدال خورد ڈھوک مرادیاں تحصیل گوجرخاں و جامع مسجد حیات سرور شہر گوجرخاں میں علی الترتیب مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل جلسے منعقد کئے گئے جن میں مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم اور مولانا عبدالحلیم صاحب خطیب موتی جامع مسجد ویسٹرج راولپنڈی نے توحید و سنت کے موضوع پر تقاریر کیں ۔ عقائد کی درستگی اور لوگوں کو اخلاقی حالت بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا ۔ عائلی قوانین کی منسوخی کیلئے قرارداد پاس کرائیں ۔ عوام نے پرزور تائید کی اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا ۔ ہر سہ اجلاس میں کثیر التعداد عوام نے شرکت کی ۔

Scanned with CamScanner

(بقیہ صفحہ ۲)

کی شریک ہے ہندو مذہب نے عورت کو جہنم کے دروازہ سے تشبیہ دی۔ کلیسا نے اسے گناہ مجسم سمجھا اور اس سے دور رہنے کی ہدایت کی۔ لیکن اسلام نے ان جاہلانہ تصورات کا خاتمہ کیا اور عورت کی فطری حیثیت کو برقرار رکھ کر اسے وہ اعزاز بخشا جس کی نظیر دنیا کے ادیان و ملل کے کسی صحیفہ اور کسی دستاویز میں نہیں مل سکتی اس کے باوجود وہ لوگ مغرب کی مصنوعی تہذیب سے متاثر ہیں اور یورپ کی نسوانی تحریکات کی ظاہری سطح پر نظر رکھتے ہیں اس بدگمانی میں مبتلا ہیں کہ اسلام نے عورت کو اس کا مرتبہ عطا کرنے میں بخل سے کام لیا ہے اور مسلمان عورت کو کسی حیثیت سے بھی آزادی نصیب نہیں ہے ایسے حضرات سے الجھنا بے سود ہے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ کان کھول کر ان لوگوں کے خیالات بھی سن لیں جو عورت کی "آزادی" اور نسوانی تحریکات کے نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اسی سلسلہ میں امریکہ کے ایک مبصر مسٹر واک مانٹر کے تازہ تجربات بے حد دلچسپ اور عبرت آموز ہیں۔ موصوف اپنی ایک تازہ تصنیف میں لکھتے ہیں کہ

"یورپ میں انسانوں کا ایک حصہ شرمناک حد تک آزاد اور بے باک ہے ہم نے لفظ عورت کے بجائے "انسانوں کا ایک حصہ" دانستہ کہا ہے کیونکہ یورپ کی نسوانیت پر ہم عورت کا اطلاق نہیں کر سکتے، عورت کو اس وقت عورت کہا جاتا ہے جب وہ حد اعتدال سے تجاوز کرنے پر بھی عورت ہی رہے لیکن جب اسے مرد بنا لیا جائے تو پھر اسے عورت کہنا یقیناً ظلم ہوگا، آج انسانوں کا یہ حصہ ہر دفتر، ہر کارخانے ہر ادارے میں موجود ہے اس کی اکثریت قطع نسل کا عزم بالجزم کر چکی ہے اور جسے افزائش نسل کا شوق ہے اس نے حلال و حرام کی قیود کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اس کی مستقل سوسائٹیاں ہیں، مستقل کلب اور ہوٹل ہیں اور مستقل پارک اور تفریح گاہیں ہیں۔ اس حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ مغرب کی عورت عورت ہے، اور اسے جو آزادی ملی ہے وہ مرد کی حیثیت سے ملی ہے، اگر یہ نئے طرز کا مرد پھر اپنی فطرت پر آ جائے تو نسوانیت کے نام سے اسے آزادی تو کیا شہری حقوق بھی نہیں مل سکتے"۔

آگے چل کر مصنف نے مغربی عورت پر بہت سخت حملے کئے ہیں جنہیں ہم نظر انداز کرتے ہیں لیکن اس کی تحریر سے یہ تو معلوم ہوا کہ عورت کی جس آزادی کا غلغلہ بلند کیا جا رہا ہے وہ دراصل عورت کی آزادی نہیں بلکہ نسوانیت سے رجولیت کی طرف ارتقاء کی ایک خاص حرکت ہے اور جہاں تک عورت کا تعلق ہے وہ بدستور مدنی اور اخلاقی حقوق سے محروم ہے بلکہ وہ شہری حقوق کے لئے بھی ترس رہی ہے۔

یورپ اور اسلامی اخلاق

اسلام نے اخلاق پر مکمل بحث کی ہے اور اس کی جزئیات کا ایسا احاطہ کیا ہے کہ موجودہ اخلاقیات کا کوئی اسکول اس پر اضافہ نہ کر سکا یہی وجہ ہے کہ یورپ نے اپنے دور جہالت میں جہاں اسلامی علوم و فنون سے استفادہ کیا وہاں اسے اسلام کے قانون اخلاق اور ضابطہ تہذیب سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔ اور سچ یہ ہے کہ یورپ اپنے کسی دور میں بھی مہذب نہ بنتا اگر اسلامی تہذیب کے اثرات اس پر اثر انداز نہ ہوتے۔

یہ کیسی خنداں آفریں بات ہے کہ یورپ کی ہر مادی علمی اور اخلاقی ترقی کو اسلام کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے کیا یہ محض خوش اعتقادی ہے یا اس میں واقعات کو بھی دخل ہے؟ مسلمانوں کی موجودہ حالت کے پیش نظر کس کو یقین آئے گا کہ مغرب کی علمی اور اخلاقی دنیا اسلام اور مسلمانوں کی شاگرد ہے؟ کون باور کرے گا کہ آج جس قوم کی اخلاقی حالت تباہ ہو چکی ہو کسی زمانہ میں اس کی حالت ایسی بھی تھی کہ اسے دیکھ کر یورپ مہذب بنا؟ اور اس نے علم کے ہر شعبہ میں مسلمانوں کی شاگردی کو قابل فخر سمجھا!

لیکن اس کا اعتراف ہم سے زیادہ یورپ کو ہے اور یورپ ہی کی یہ تحقیق ہے کہ فرانس کی تہذیب تمام یورپ پر فائق تھی۔ اور؛-

"فرانس اس لئے مہذب بنا کہ اسپینی عربوں کے قریب تھا"

(جوزف میکاب کی سوشل ریکارڈ آف کرسچینس ص۹۱)

فرانس نے اسپینی عربوں سے تہذیب و شائستگی کے سبق کے لئے اور تمام یورپ فرانس کی تہذیب سے بہرہ اندوز ہوا۔

تہذیب کے لوازمات میں شفاخانوں اور پاگل خانوں کا قیام بھی ہے یورپ کے مسیحی ممالک میں دیوانوں کو ساحری کے الزام میں زندہ جلا دیا جاتا تھا لیکن تاریخ اخلاق یورپ کا مصنف لیکی اقرار کرتا ہے کہ سب سے پہلے مسلمانوں ہی نے بغداد، قاہرہ اور قرطبہ میں پاگل خانے قائم کئے اور یہ دستور مسیحیوں کے ان ہی ممالک میں پھیلا جو اسلامی ملک سے متصل تھے (ص۶۳)

تہذیب و شائستگی کے ساتھ ساتھ علوم و فنون کو جو ترقی یورپ میں حاصل ہوئی اس کے متعلق ڈریپر لکھتا ہے کہ "جنوب اٹلی اور سسلی میں مسلمانوں کے موجود ہونے سے یورپ کی عقلی اور دماغی ترقی کو بہت مدد ملی" (معرکہ مذہب و سائنس ص۱۴۱)

اگر احساس باقی ہے تو ہمیں نادم ہونا چاہیئے کہ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم آج کیا ہیں، ہماری نئی نسلیں یورپ سے اس حد تک مرعوب ہو چکی ہیں کہ وہ اپنی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے بھی خائف ہیں۔

باما پور میں ترجمان اسلام - خدام الدین دعوت اور چٹان حاصل کرنے کا پتہ

محمد یونس اخبار فروش باما پور ــــ

سعید اینڈ جان بالمقابل بازار باما کالونی گیٹ نمبر ۳

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کا تنظیمی دورہ

شائع شدہ پروگرام کے مطابق حضرت درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے ضلع ہذا کا دورہ فرمانا تھا۔ لیکن علالت کی وجہ سے خود دورہ نہ فرما سکے۔ تحصیل لیاقت پور اور خانپور کے مقامات کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ رحیم یار خان اور صادق آباد تحصیلوں کا پروگرام بدستور قائم رکھا۔ حضرت درخواستی صاحب نے ہدایت فرمائی کہ امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ دونوں تحصیلوں کا دورہ مکمل کریں۔ چنانچہ ۲۴ مارچ بروز اتوار چک ۱۸۴ پی امیر ضلع مولانا غلام ربانی صاحب۔ و ناظم دفتر جناب محمد اسماعیل اور امیر جمعیۃ صادق آباد مولوی عبدالکریم صاحب تشریف لے گئے۔ بعد نماز ظہر مولانا ربانی صاحب نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور عائلی قوانین شریعت کی روشنی میں۔ اس موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اختتام تقریر پر قرارداد منسوخی عائلی قوانین بالاتفاق پاس ہوئی۔ بعد نماز عصر چک ۱۴۸ پی کے لئے روانگی ہوئی۔ سردار امیر عالم خاں صاحب پہلے سے موجود تھے۔ بعد نماز عشاء مسجد میں خطاب عام ہوا۔ پہلے سردار صاحب نے خطاب فرمایا۔ بعدہٗ مولانا ربانی صاحب نے۔ سردار صاحب نے جمعیۃ کے مقاصد ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان پہلے انفرادی زندگی اسلام کے مطابق ڈھالے تاکہ دل کا چین نصیب ہو۔ اور اجتماعی زندگی بسر کرے تاکہ نظام حکومت اسلامی اقتدار پر استوار ہو۔ مولانا ربانی صاحب نے ملک میں بے چینی و بدامنی اور چوری ڈکیتی کا ذکر کرنے کے بعد تبصرہ فرمایا۔ کہ دراصل حکومت کے کارندے غفلت اور سستی کے مرض میں گرفتار ہیں جب تک اسلامی نظام حکومت نہیں آتا۔ یہ امراض مذکورہ بدستور رہیں گے عوام نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا۔

چک ۱۴۸ پی میں جمعیۃ کی شاخ قائم ہوئی۔ درج ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

امیر حاجی محمد دین صاحب۔ ناظم صوفی علی محمد صاحب خزانچی منشی رحمت علی صاحب۔

۲۵ مارچ شام تاجگڑھ میں بعد نماز عشاء خطاب عام ہوا۔ سردار صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کو واحد مذہبی سیاسی جماعت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فقہاء امت اور عابدین امت کے مشورہ کو ذریعہ ہدایت سمجھو۔ جیسا مشورہ وہ دیں ویسا عمل کرنا۔ ماشاء اللہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جس میں علماء کی اکثریت شامل ہے۔ عابدین کی جماعت داخل اور ہر اللہ والے کی دعا در دعوت جمعیۃ کے لئے ہے۔ لہٰذا عوام کو چاہیئے کہ جمعیۃ کو جماعت حقہ سمجھ کر امیر شامل ہوں۔ اور فرمایا کہ اسلام جاننے والے اور عمل کرنے والے ہی ملک میں اسلام لا سکتے ہیں جب تک علماء کی قیادت پر ہم نہیں چلیں گے ملک میں اسلامی نظام نہیں آ سکتا۔ مولانا ربانی صاحب نے عائلی قوانین پر تقریر فرمائی اور اسے خلاف قرآن و سنت ثابت کر کے منسوخی کا مطالبہ کیا۔

۲۶ مارچ بروز منگل جمعیت ناظم ضلع حاجی منظور احمد صاحب بدلی شریف تشریف لاتے۔

نماز ظہر کے بعد سردار صاحب نے خطاب فرمایا موضوع اصلاح نفس، دعوت جمعیت اور اغراض و مقاصد جمعیۃ علماء اسلام تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک علماء کرام کی قیادت میں مطالبہ اسلامی نظام نہ ہوگا۔ اسلام پاکستان میں سرفراز نہ ہوگا اب صرف علماء کی قیادت ہی اسلامی نظام لا سکتی ہے مولانا ربانی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ اور فرمایا ہم ۱۵ سال سے دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان میں اسلام نہیں آیا۔ جبکہ ہر ایک صاحب اقتدار نے اسلام کا نام لے کر اقتدار حاصل کیا حالانکہ ملک بنا صرف اسلام کے لئے تھا۔ حصول پاکستان کے لئے قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تین حصے ہندوستان کے ہم نے خود ضائع کئے ایک حصہ پاکستان ملا۔ اس میں بھی اسلام سرفراز نہ ہوا۔ تو گویا کہ ہم نے خود اسلام کو خیرباد کہا۔ اور فرمایا کہ اب متحدہ محاذ اسلام لانے کی فکر میں ہے۔ جب کہ یہ سب پہلے سے آزمائے ہوئے ہیں۔ بعد اختتام تقریر۔ بدلی شریف کی جمعیۃ کی تشکیل ہوئی امیر سید عبدالستار شاہ صاحب۔ ناظم عبدالکریم صاحب۔ خزانچی حاجی اشرف دین صاحب۔ رات کو قیام مدرسہ اشاعت القرآن راجن پور میں ہوا، وہاں بھی خطاب عام ہوا۔ دوران تقریر سردار صاحب نے کہا۔ دراصل خرابی یہ ہے۔ ہر ایک چاہتا ہے۔ کہ نیکی اگر پروان چڑھے تو میرے زیر سایہ۔ اگر برائی ترقی کرے تو میری زیر قیادت ہر ایک خود نمائی و خود آسائی کے مرض میں مبتلا ہے

۲۷ مارچ کو تھل حسن خاں میں بعد نماز ظہر خطاب عام ہوا۔ سردار صاحب اور مولانا ربانی صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور قیادت علماء پر تقریر فرمائی۔ بعد نماز عشاء رکن پور میں سردار صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔

قارئین توجہ فرمائیں

چند دن ہوئے ایک صاحب نے عربی زبان کے قاعدے اور آئینہ مرات الآیات دفتر ترجمان اسلام سے طلب کئے تھے۔ لیکن وہ خط کہیں گم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد نہیں ہو سکا۔ اس لئے اب وہ صاحب دوبارہ خط لکھ کر مطلوبہ اشیاء منگوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

وہ قرار دادیں جو جمعیۃ علمائے اسلام کے اجلاس لاہور میں پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ عظیم الشان جلسہ صوبائی اسمبلی میں بعض وزراء کے ٹال مٹول اور غیر ذمہ دارانہ جوابات اور تقریروں پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری محکمہ جات اور انتظامیہ کی اصلاح سے غفلت برت کر عوام کی پریشانی اور حکومت کی بدنامی کا باعث نہ بنیں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ عظیم اجلاس صوبائی اسمبلی کے ان ممبروں کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ جو اپنے ضمیر کے خلاف ووٹ دینے سے بچنے کے لئے اپوزیشن بنچوں پر آ بیٹھے۔ یا سرکاری بنچوں پر ہوتے ہوئے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ استعمال کیا اور سرکاری بنچوں اور وزراء صاحبان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خالص دینی مسائل کو ووٹوں کی کثرت سے رد کر کے خدا کو ناراض اور اپنے ووٹروں کے اعتماد کو ضائع نہ کریں۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس پاکستان میں جو اسلام کے نام سے بنا ہے بے حیائی ٹیڈی ازم اور ثقافت کے نام سے تہذیب مغرب کی اشاعت حکومت کی غیر معمولی فرض ناشناسی پر محمول کرتا ہے اور اس کا ذمہ دار گردانتا ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی قدروں کو بحال کر کے ملک کو تباہی سے بچایا جائے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ جلسہ عام عائلی قوانین کو مداخلت فی الدین تصور کرتا ہے اور ان کو فرنگیانہ ذہنیت کا چربہ قرار دیتا ہے یہ اجلاس حکومت اور ممبران قومی اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اُن کی منسوخی کی حمایت کر کے اپنی قوم کی نمائندگی کا فرض ادا کریں۔

(۵) جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ علاقہ شاد باغ۔ مصری شاہ اور چاہ میراں میں نئے سینماؤں کی منظوری کا حکم فی الفور واپس لے کر وہاں کے مضطرب عوام کو مطمئن کرے (نوٹ) یاد رہے کہ اس علاقہ کے لوگ بنیادی ضروریات کے لئے مطالبہ کرتے ہیں لیکن انہیں سینما ہال سے نوازا جاتا ہے۔

(۶) اس حقیقت کے پیش نظر کہ لاہور کی چند اہم شاہراہوں پر حکومت کی جانب سے تانگوں کی آمد و رفت پر پابندی عائد کئے جانے سے نہ صرف اس کاروبار سے وابستہ ایک لاکھ افراد کی روزی پر بُرا اثر پڑا ہے بلکہ لاہور کے عام شہریوں کو بھی اس حکم کی وجہ سے ان مقامات پر پہنچنے میں دشواری کا سامنا کرنے کے علاوہ زائد کرایہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو عوام پر ایک ناروا بار ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ یہ جلسہ عام حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عوام کی تکالیف کا احساس کرتے ہوئے اپنے اس حکم کو فی الفور واپس لے لے۔

(۷) اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ تکھن پورہ لاہور میں سرکاری نل کی عدم موجودگی کے باعث وہاں کے پانچ ہزار مکینوں کو دس نلوں کا بدبودار بدذائقہ اور مضر صحت استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جس کے پینے سے جسم میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور صحت انسانی کو شدید متاثر کر رہے ہیں۔ اس لئے جمعیۃ العلماء اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ یہ جلسہ عام حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہزارہا افراد کو قبل از موت مرنے سے بچانے کے لئے اولین فرصت میں پانی فراہم کرنے کا اہتمام کرے

جمعیۃ العلماء اسلام لاہور کا اجلاس

بقیہ صفحہ اول

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا میں اسلام کا پابند ہوں اسلامی جماعت کا نہیں مگر باہمی اختلافات کو کم کرنا چاہیئے۔ جس کے جواب میں مولانا غلام غوث صاحب نے فرمایا کہ فساد کی جڑ مودودی کا غلط اجتہاد اور اس کی گمراہیاں ہیں جو کتابوں میں بھری پڑی ہیں اگر وہ توبہ کرے یا ان باتوں کو کتابوں سے نکال دے تو علماء دین کا اختلاف اس سے ختم ہو جائے گا مگر اس کو بہت سے علماء نے کہا وہ کسی طرح باز نہیں آتا۔

حضرت مولٰنا محمد اجمل صاحب

آخیر میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع مسجد رحیمیہ قلعہ گوجر سنگھ نے جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت اور سلف صالحین کے اتباع پر زبردست تقریر فرمائی جس سے حاضرین پر سکتہ طاری رہا۔

اجلاس ۱۱ بجے دعا پر برخاست ہوا عوام نے جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے

بانی دار العلوم دیوبند

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی مایۂ ناز کتاب ہے جس میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی زندگی کے حالات اور دیگر مضامین بھی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ۔ دفتر ترجمان اسلام لاہور سے طلب کریں

مودودی عیّاری کا ایک نمونہ

عوام کو غلط باور کرانے اور اپنے حق میں جھوٹا پروپیگنڈا کرنے کا جو فن مودودیوں کو آتا ہے اس میں وہ کمیونسٹوں سے بھی نمبر لے گئے ہیں اس کا ایک ادنیٰ نمونہ ملاحظہ کیجئے سکھر میں اس نمونہ کے ٹکٹ شائع کئے گئے۔

پروگرام

(عید ملن اجتماع)

ٹکٹ

من جانب جماعت اسلامی سکھر

بتاریخ ۱۱ شوال ۱۳۸۲ھ

بمقام لب مہران

بوقت ۵ بجے شام

نماز عصر ۵ بجے قاری علیم الدین صاحب۔

درس قرآن ۱۶-۵ سے ۴۵-۵ تک حافظ وحید اللہ خاں

تقریر ۳۱-۵ سے ۴۵-۵ تک مولوی عبد الحی عباسی۔

عصرانہ

نماز مغرب

قیمت ٹکٹ ایک روپیہ

ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ان کے ان فریبی طریقوں سے عوام و خواص واقف ہو چکے ہیں اور یہ کتنے درجہ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات سمجھ لیں کہ حضرت مولانا عبد الحی صاحب عباسی جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے ناظم اعلیٰ ہیں ان کو اس دعوت اور عید ملن پارٹی کی خبر تک نہیں وہ اس دن کراچی میں تھے مگر کتنی عیاری سے عوام کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی کہ گویا جمعیۃ علماء اسلام کے اعلیٰ عہدیدار ان کی پارٹیوں کی زینت بنتے ہیں تاکہ وہ نفرت جو عوام کو گمراہ کن مسائل سے ہے کم ہو۔ ہم بھی خوش ہیں کہ یہ اپنے پیر و مرشد مودودی صاحب کو اسی طرح باور کراتے رہیں کہ عوام ہمارے ساتھ ہیں اور ہم نے عید ملن پارٹی کا اجلاس ٹکٹوں کے ذریعہ کامیاب کیا۔ اس طرح اس کا خزانہ بھی تقسیم ہوتا رہے گا جیسے امریکی ڈالر پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔

غلاف کعبہ اور مودودی صاحب

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے عظیم الشان جلسہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مودودی نے اپنی کتاب خطبات طبع ہفتم صفحہ ۱۹۵۔۱۹۶ میں حرم شریف کے چاروں طرف گندگی۔ جہالت بد اخلاقی ثابت کر کے مسلمانوں کا دل دکھایا اور کعبہ شریف کے مجاوروں کو جن کو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اپنے منصب پر قائم رکھا بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں اور مہنتوں سے تشبیہ دی۔ اللہ تعالیٰ نے مودودی اور اس کے چیلوں کو تمام دنیا میں رسوا کر دیا۔ دنیا نے دیکھا کہ وہی مودودی ایک ایسے کپڑے کے جس کو ابھی خانہ کعبہ کا چھونا بھی نصیب نہیں ہوا جلوس نکلواتا ہے لوگ اس کو چومتے ہیں اس پر نذرانے چڑھاتے ہیں کپڑے اور برقعے پھینکتے ہیں۔ لاکھوں مستورات بے پردہ ہو گئیں۔ ہزاروں گناہوں کا ارتکاب کیا گیا۔ بیسیوں آدمی کچلے اور مارے گئے حتیٰ کہ اس کپڑے کا باقاعدہ طواف کیا گیا اور اس کو آدھا حج قرار دیا گیا۔ مودودی صاحب اور اس کے چیلے چپاٹے یہ سب کچھ دیکھا کئے مگر حصول اقتدار کے شوق اور نذرانوں کی ہوس نے انہیں اندھا بہرا کر دیا تھا۔ دراصل اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرنا تھا۔ کہ میرے کعبہ کے مجاور بنارس کے پنڈت ہیں جو کعبہ کا طواف کراتے ہیں یا تم پنڈت ہو جو ایک کپڑے کا طواف کراتے اور خانہ کعبہ کے نام سے اس کو گھر گھر پھراتے ہو۔ اگر وہ پنڈت ہیں تو تم سب سے بڑے پنڈت ہو۔

مولانا نے فرمایا۔ مودودی صاحب نے توحید و سنت کی بیس سال کی تبلیغ پر پانی پھیر دیا۔ اگر صرف نام لگنے سے پوجا پاٹ جلوس اور نذرانے وغیرہ جائز ہو جاتے ہیں تو شیعوں کے تعزیوں نے کیا قصور کیا کربلا کی نگیہ بھی منسوب ہے اور وہ گھوڑا جس پر ذو الجناح کا نام لگ جاتے وہ بھی متبرک اور چومنے کے قابل ہے۔ مولانا نے عوام سے کہا کہ اس غلاف سے تو وہ غلاف لاکھوں درجے زیادہ متبرک ہے جو ہر مسلمان گھر میں قرآن مجید کے اوپر چڑھا ہوا ہے کاش کہ مسلمان ہر صبح اس کو کھولتے چومتے اور پڑھ کر اس پر عمل کرتے۔

ڈی سی لاہور

حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے فرمایا کہ اخبار امروز نے لکھا ہے کہ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ جلوس کی چھٹی کا حکومت نے کوئی اعلان نہیں کیا اس غلاف کو ایک نام نہاد دینی جماعت اپنے اقتدار کیلئے استعمال کر رہی ہے اس سے حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ خیالات محترم گورنر صاحب کے ہیں۔ مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جناب ڈی سی صاحب لاہور کیوں ان کارروائیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے وہ کوثر نیازی کے جلسوں کو کیوں اُچھالتے ہیں۔ ڈی سی اور حکام کا فرض ہے کہ وہ ملک کی پارٹیوں میں غیر جانبدار رہیں ورنہ ہم ان کے خلاف احتجاجی کارروائی کریں گے۔

Scanned with CamScanner

اہم خبریں

○ بیجاپور بھارت میں اونچی ذات کے ہندوؤں نے آگ لگا دی اور چھ اچھوتوں کو زندہ جلا دیا۔ جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔

○ اوکاڑہ کی شاف والی مسجد میں ۶ اپریل کو نماز عشاء پڑھتے ہوئے بریلویوں نے نمازیوں پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس میں مسجد کے اندر ۳ آدمی مارے گئے اور کئی زخمی ہوئے جن میں سے دو کی حالت خطرناک ہے۔ اس فساد کو صاحبزادہ فیض الحسن صاحب وغیرہ کی اشتعال انگیز تقریروں اور وہاں کے مقامی پولیس افسروں کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔

○ انڈونیشیا کے جزیرہ بالی میں گذشتہ دنوں ایک آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے ہزاروں انسان مر گئے اور کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ پاکستان ریڈ کراس نے ایک لاکھ روپے بطور امداد بالی کے مصیبت زدوں کے لئے بھیجے ہیں۔

○ روس کے علاقہ آرمینیا میں ایک سرکاری سٹور سے روپیہ خرد برد کرنے اور رشوت کے الزام میں ایک اہلکار کو موت کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔

○ ماسکو میں دو نوجوانوں کو عدالت کی سرسری سماعت کے بعد گولی مار دی گئی۔ ان پر ایک لڑکی کو چھیڑنے اور خلاف تہذیب حرکات کا الزام تھا۔

○ ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر چاون نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی فوج کو دس لاکھ سے بڑھا کر دس لاکھ نوج کر دیا جائے گا۔

○ امریکہ کی خارجہ پالیسی کے اعلیٰ مشیر مسٹر والٹ روسٹو نے صدر ایوب سے کشمیر اور پاک و ہند تعلقات پر اہم گفتگو کی ہے۔

○ ترکی کے سابق صدر جلال بایار کو رہائی کے بعد پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جیل میں انہوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے اور اس طرح وہ خودکشی کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ بغداد میں الجزائر کے پہلے خیر سگالی وفد کا پرجوش استقبال کیا جا رہا ہے جس کی قیادت کرنل حوری بومدین کر رہے ہیں۔

○ فرانس اور عرب جمہوریہ کے سفارتی تعلقات بحال ہو گئے ہیں جس کا دونوں حکومتوں نے باقاعدہ اعلان کیا ہے۔ سفارتی تعلقات جنگ سویز میں منقطع ہو گئے تھے۔

○ مصر نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد ہی ایک مصنوعی سیارہ بنائے گا۔ یوم جمہوریہ کی پریڈ میں اس کا نمونہ دکھایا گیا اور مصر میں بنے ہوئے راکٹ بھی دکھائے گئے۔ یہ بھی اعلان ہوا ہے کہ مصر آواز سے تیز رفتار بمبار طیارے بھی بنا رہا ہے۔

○ مصر کی سائنسی ترقی کے اعلان اور دنیائے عرب کے حالیہ واقعات سے اسرائیل کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور "بن گوریان" کی اسرائیلی حکومت میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ شام اور عراق سے تمام کمیونسٹ لیڈر فرار ہو گئے ہیں اور اب انہوں نے لبنان کو مشرق وسطیٰ میں کمیونسٹوں کا اڈہ بنایا ہے۔

○ ایران کی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ ۷۶ ایسے اخبارات اور رسائل بند کر دئے ہیں جن کی اشاعت تین ہزار سے کم تھی۔

○ انڈونیشیا اور فلپائن میں گذشتہ روز ثقافتی۔ فنی اور اقتصادی معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔

○ یورپی مشترکہ منڈی کی وزارتی کونسل ترکی کو یورپی منڈی کا رکن بنانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

شاہ ایران کی پہلی بیوی ملکہ ثریا فلم ایکٹرس بن گئی ہے وہ اطالوی فلم ساز ادارہ میں کام کرے گی جس کا اسے دو لاکھ ڈالر معاوضہ ملے گا۔

○ مصر کے سابق شاہ فاروق ایک اطالوی مغنیہ سے شادی کرنے والے ہیں۔ "مس مینا تولو" اطالوی مغنیہ کی عمر ۳۱ سال ہے۔

○ عدن کی پیپلز نیشنلسٹ پارٹی نے ریاست کی آزادی کا مطالبہ کیا ہے۔ اور حکومت برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ ریاست عدن اور جنوبی عرب کے دیگر علاقوں سے نکل جائے۔

○ شاہ ایران نے ایرانی عوام کی غربت افلاس بیماری اور ناخواندگی پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے ایرانی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ بیس سال سے ہم سخت آزمائش اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مگر ہمیں پھر نئے طور سے ایران کی تعمیر و ترقی کے لئے جوش اور ولولے سے کام شروع کرنا چاہیئے۔

○ ترکی پارلیمنٹ میں ہر ممبر تقریر کرنے کے لئے سپیکر کے چبوترہ پر جا کر تقریر کرتا ہے۔ اور اکثر اوقات شدید نکتہ چینی کی گئی تو حزب اختلاف اور حکومت کے ارکان اسمبلی مارپیٹ اور گالی گلوچ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

○ شمالی لاؤس کے جار کے میدانوں میں غیر جانبدار گروپ اور بائیں بازو کے دستوں میں لڑائی جاری ہے۔

○ حکومت چین نے اعلان کیا ہے کہ وہ جنگ میں قیدی بنائے گئے تین ہزار بھارتی فوجیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے گا۔

مراکش کے اخبار "الاستقلال" نے شمال مغربی افریقہ کا ایک نیا نقشہ شائع کیا ہے جس میں الجزائر کے نصف سے زیادہ جنوبی علاقے کو مراکش کا حصہ ظاہر کیا گیا ہے۔ نقشے کے مطابق مراکش کی مشرقی سرحد لیبیا کے شہر غدمنیر اور غات تک۔ اور جنوبی سرحد عین صلاح کے شہر سے گزر کر طان راست تک پھیلی ہے۔ یہ سارا علاقہ ماریتانیہ اسپین کی کالونیوں اور مالی کے شمالی حصہ پر مشتمل ہے۔ واضح رہے کہ ہفت روزہ "الاستقلال" مراکش کی سیاسی جماعت "استقلال پارٹی" کا ترجمان ہے اور جس نے یہ نقشہ اپنے گذشتہ ہفتہ کے شمارے میں صفحہ اول پر شائع کیا ہے۔

○ مغربی پاکستان کے قانون فوجداری میں حزب اختلاف نے ڈیڑھ سو ترمیموں کا نوٹس دیا ہے۔

○ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہونے والے ایک کشمیری مہاجر سکھ دین کو محکمہ بحالیات نے دریائے راوی الاٹ کیا ہے۔

○ لاہور میں اسمبلی چیمبرز کے قریب سوا پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے نیا سول سیکریٹریٹ بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ حضرت مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے اس بات پر سخت اعتراض کیا کہ سو روپے کے نوٹ پر قائد اعظم کی تصویر کیوں چھاپی جاتی ہے جبکہ تصویر شرعاً ناجائز ہے۔

○ لاہور کی مسجد وزیر خاں کے منبر پر لارڈ کرزن کا نام اب تک لکھا ہوا ہے۔ مگر بریلوی دوستوں کو اس سجدہ گاہ کا کوئی احساس نہیں ہو رہا جس پر ان کا قبضہ ہے۔

○ ڈھاکہ ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی وزیر اسمبلی کا رکن نہیں رہ سکتا اور وزراء کے تقرر سے متعلق صدر کا حکم غیر آئینی، غیر قانونی اور ناقابل نفاذ ہے۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کا عزم حج

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان عزم حج کے لئے بذریعہ تیزرو ۱۳ اپریل کو صبح راولپنڈی سے روانہ ہوں گے اور بعد نماز عصر لاہور اسٹیشن پر پہنچیں گے۔ اور اسی ٹرین پر کراچی تشریف لے جائیں گے۔ جہاں سے ۱۸ اپریل کو بذریعہ طیارہ عازم بیت اللہ ہوں گے آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ ہوں گی۔ احباب دعا فرمائیں۔

اوکاڑہ میں بریلویوں اور پولیس کے غنڈوں کے اشتراک سے شاف مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے جن تین آدمیوں کو ہلاک کیا گیا تھا۔ ان میں سے حافظ عبدالرحمٰن اور عزیز الرحمٰن کی نعشیں ان کے آبائی شہر کیمبل پور پہنچا دی گئیں۔ نماز جمعہ کے بعد ہزاروں مسلمانوں نے ان شہداء کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ شہر کی فضا انتہائی مکدر ہے اور پولیس ایک طبقے کی سرپرستی کر کے فساد کے لئے پھر راستہ ہموار کر رہی ہے۔

ملک بھر کی مساجد میں نماز جمعہ کے بعد اوکاڑہ کے خونریز تصادم کے خلاف قرار دادیں منظور کی گئیں۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایم۔ پی۔ اے نے صوبائی اسمبلی میں التوا کی قرارداد پیش کی اور فسادیوں اور ان کے سرپرست پولیس افسروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔

مشہور اور مجرب ادویات

تریاقی عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج جسمانی طاقت کے لئے تریاق سے زیادہ تفصیل مناسب نہیں۔ قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی نس ہے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت ۵۰/۶ روپے۔

اکسیر جریان و احتلام (سپرے نو یا) یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۲/۵۰ روپے

بجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد اور فالج وغیرہ کے لئے نایاب تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۲/۵۰ روپے

پتہ:- مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام۔ بیرون دہلی دروازہ — لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۶

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

بِگرانی
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۶

اس بجٹ میں اسلامی تقاضوں اور ملک کی بنیادی ضروریات کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا ہے

صوبائی اسمبلی میں بجٹ پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر

جناب اسپیکر! جو بجٹ اس ایوان کے سامنے پیش ہوا ہے وہ بڑی عرق ریزی سے تیار ہوا ہے اور اس کی تیاری میں بڑی محنت ہوئی ہے اور بہت سی جمع خروج، ضرب اور تقسیم کی محنت کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کو ریاضی اور حساب دانی کا شاہکار اگر کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ سابقہ بجٹوں کو دیکھتے ہوئے اس میں شک نہیں کہ اس کو "اپ ٹو ڈیٹ" بجٹ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک ملک اور مملکت کی بنیادی ضروریات اور اسلام کے تقاضوں کا تعلق ہے یہ بجٹ قطعاً ناکافی ہے اور اس میں ان کے لئے کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہمارے محترم بزرگ ملک قادر بخش صاحب نے وزیر بننے سے قبل ایک تقریر فرمائی تھی کہ ہماری اس مملکت کو بیرونی دشمنوں سے کوئی خطرہ نہیں اور نہ ہم بیرونی خطرات سے ڈرتے ہیں اس کو بھارت اور افغانستان سے کوئی خطرہ نہیں، اس کو صرف اندرون خطرات درپیش ہیں۔ اس کی جڑوں میں دیمک لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کی جڑیں کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں۔ وہ اندرونی خطرات کیا ہیں رشوت ستانی۔ دفتروں کی بدعنوانی اور شراب نوشی جو انہوں نے بتلائے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ملک صاحب نے وہ پہلی ایک تقریر صحیح کی تھی اور وہی آخری تھی۔ اس کے بعد پھر کوئی صحیح بات کہنے کی انہیں توفیق عطا نہیں ہوئی۔

شراب اور دیگر منکرات جہاں تک شراب نوشی کا تعلق ہے ہمارے ملک میں پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے اور شراب نوشی کی کثرت ہو چکی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے ان بوڑھے وزیروں کو ہندوستان کی کافر گورنمنٹ سے شرم نہیں آتی اس نے شراب نوشی کو قطعاً بند کر دیا ہے اور یہ بیان دیا ہے کہ گورنمنٹ کو اگرچہ ۵۰ کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوا ہے۔ لیکن غریب عوام کی جیبوں سے ساٹھ کروڑ روپیہ جو شراب کی نذر ہوتا تھا وہ بچ گیا ہے اور شراب نوشی کے نتیجہ میں جو قتل وغیرہ اخلاقی تباہیاں ہوتی تھیں ان سے قوم کو نجات مل گئی۔ یہ بات ہمارے بوڑھے وزیروں کی سمجھ میں نہیں آتی "جائز و ناجائز" شراب کبھی جائز نہیں ہے۔ یہ انگریز کی مہربانی ہے کہ جائز شراب ناجائز شراب۔ جائز زنا ناجائز زنا جائز جوا ناجائز جوا کو جائز اور ناجائز میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور زنا کی بات یاد آگئی ہے اس ایوان میں زنا کو جرم قرار دینے کے لئے بل پیش ہوتے تھے۔ ان بلوں کو اس وعدے پر ٹال دیا گیا تھا کہ سلیکٹ کمیٹی غور کر رہی ہے۔ سلیکٹ کمیٹی سال بھر میں یہ فیصلہ نہیں کر سکی کہ زنا جرم ہے۔ کل گزشتہ کمیٹی کا اجلاس ہونا تھا مجھے بھی بلایا گیا تھا لیکن جب آیا تو کمیٹی کا کوئی اجلاس نہیں تھا۔ مقصد یہ ہے کہ جب اس ایوان میں پوچھا جاتے کہ اس زنا بل کا کیا ہوا ہے تو کہہ دیا جائیگا کہ "کمیٹی غور کر رہی ہے"، کمیٹی سال بھر سے غور کر رہی ہے اور غور کرتی چلی جائیگی۔

میرا مطلب یہ ہے کہ یہ جائز زنا، ناجائز زنا، جائز شراب ناجائز شراب، جائز رشوت ناجائز رشوت، جائز جوا۔ ناجائز جوا۔ یہ سب تقسیم انگریزوں کی پیداوار ہے اور ہمارے وزراء نے اسے اپنا لیا ہے۔

رشوت ستانی دوسری بات رشوت ستانی کی ہے۔ میں افسوس سے کہوں گا۔ کہ جن باتوں سے ہماری مملکت کی بنیادیں کھوکھلی ہو رہی ہیں ان کی اصلاح تو درکنار اصلاح کے نام پر ایک قدم بھی نہیں اٹھایا گیا۔ اگر یہ اتنا بھی ثابت کر دیتے کہ ہم نے پانچ فی صد اصلاح کر لی ہے تو ہم خوش ہوتے کہ چلو سال بھر میں یہی کافی ہے لیکن ہمیں نظر آتا ہے کہ اصلاح کی طرف کوئی قدم اٹھایا ہی نہیں گیا اینٹی کوریشن کا ایک محکمہ قائم ہے لیکن سب جانتے ہیں کہ اس محکمہ کی نگرانی کے لئے اکسا دو اینٹی کوریشن کے محکمہ کی ضرورت ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اینٹی کوریشن کا محکمہ انسداد رشوت ستانی میں قطعاً ناکام ہوا ہے۔ میرے پاس ثبوت ہیں ہیں۔ چھ چھ ہزار کے غبن کے کیس ایسے پیش ہوئے جن کے دستاویزی ثبوت پیش ہوئے لیکن وہ ان کو لے کر بیٹھ گئے اور چھ چھ ہفتے تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

سُرخ فیتہ جیسا کہ کل ایک معزز ممبر گل محمد پشاوری نے فرمایا تھا کہ "سرخ فیتہ" کی لعنت سے ہمیں نجات دلائی جائے۔ دفتروں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور سرخ فیتہ کا چکر اب تک قائم ہے اس کی تصدیق سرکاری بینچیں بھی کرتے ہیں۔ اس ملک میں انصاف آسان اور سستا نہیں ہے دو مہینے کی بات سالوں میں پوری نہیں ہوتی ہمارے مرکزی سیکرٹریوں کے پاس دو دو سالوں کی مثلیں پڑی ہوتی ہیں جن کا نام لینا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ رشوت کا اثر نیچے سے لیکر اوپر تک آگیا ہے۔ پوری پوری بھینسیں ہضم کر لی جاتی ہیں ان حالات میں ہمارے ملک کا مستقبل کیا ہوگا ہم کچھ نہیں سمجھ سکتے۔

بہر حال ملک کی بنیادی ضرورتوں کے لحاظ سے ناکام بجٹ ہے۔ اس سے بے چینی ختم نہیں ہو سکتی اور پریشانی ختم نہیں ہو سکتی وہ اسی طرح اب تک بحال ہیں جیسے روز اول میں تھیں۔ اس وقت ملک صاحب کڑھتے تھے اور اب شیر مادر کی طرح ہضم کرتے چلے جا رہے ہیں اور ذکر بھی نہیں کرتے۔

اسلامی تبلیغ و تعلیم اس بجٹ میں معاشرتی بہبود کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اور دوسرے پنج سالہ منصوبے میں تین کروڑ روپیہ رکھا ہے لیکن معاشرتی بہبود میں اسلام کا کوئی دخل نہیں۔ چالیس کروڑ روپیہ تعلیم و تربیت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے لیکن اسلامی علوم اور اسلامی تبلیغ کے لئے اس ملک کی اخلاقی حالت کو بلند کرنے کے لئے اس ملک کے کیریکٹر کو بنانے کے لئے کوئی رقم اور کوئی ضمانت نہیں ہے۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

فکر و نظر

دعوتِ اسلامی اور خطراتِ سیاست

(احمد حسین کمال)

جب ایک فرد یا گروہ اپنی دعوت کو انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا قائم مقام بتاتا ہے، ماحول کے موافقانہ و مخالفانہ ردعمل کا اپنی دعوت پر اسی طرح اطلاق کرتا ہے۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام کی دعوتوں پر ہوا ہے، اپنی دعوت کے مخالفین کو انبیاء کی دعوتوں کے مخالفین کی طرح قرار دیتا ہے اپنی دعوت کے حامیوں کو، انبیاء کی دعوت کے حامیوں کے مماثل تصور کرتا ہے۔ اور تمام تاریخی عوامل کو اپنی طرف ہی اسی طرح منسوب کر لینا چاہتا ہے۔ جس طرح وہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعت کی کارگزاریوں کی طرف منسوب ہیں۔ تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ اس نے نبوت و رسالت وغیرہ کا دعویٰ کیا یا نہیں۔ جب کہ مقام نبوت و رسالت سے متعلق ہر بات اس نے اپنے سے وابستہ و متعلق کر لی ہے بے شک ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور ان کی لائی ہوئی ہدایت کی تبلیغ کرے۔ اسے قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے لیکن اگر تبلیغ دعوت و ہدایت کے اس فریضہ کے نام سے پیش کئے ہوئے اپنے افکار و نظریات کو، حق و باطل اور کفر و اسلام کا معیار بنا لیتا ہے اسلام کے لئے کام کرنے والے دوسرے مسلمانوں کے کاموں کو اس معیار پر جانچنا شروع کر دیتا ہے ان کے بارے میں فیصلے دینے لگتا ہے اور جائز و ناجائز کے احکام نافذ کرتا ہے۔ تو یقیناً اس نے اپنے لئے انبیاء کا مقام تجویز کر لیا ہے چاہے وہ اس کا دعویٰ کرے یا نہ کرے اور خواہ اسے اس کا شعور ہو یا نہ ہو۔ کسی تحریک کو دین کے لئے ایسی ہمہ گیر تحریک قرار دینا۔ جس کے دائرہ حدود کے اندر کی تو ہر بات ایمان و اسلام سمجھی جائے اس تحریک کے لئے رسالت و نبوت کے استحقاقات حاصل کر لینے کے مترادف ہے اس استحقاق کے ساتھ جب ایک تحریک کامیاب ہوگی تو وہ اسلام اور ملت کے لئے کن خطرناک عواقب کا پیش خیمہ ہوگی اسے ادنیٰ تامل سمجھا جا سکتا ہے۔

یہ استحقاق اس تحریک کو اسلام کا تنہا اجارہ دار بنا دیتا ہے۔

اس تحریک کا سربراہ اسلام کے نام پر ایسے اختیارات اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے جنہیں کسی طرح چیلنج نہیں کیا جا سکتا اور وہ تحریک اسلام و کفر کے نام سے اپنے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کے درمیان حدفاصل قائم کرنے کی مجاز بن سکتی ہے۔ ایسی تحریک جب سیاسی طور پر کامیاب ہوگی۔ تو جس نام نہاد مذہبی مطلق العنانیت کی حامل ہوگی وہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ میں اس پاپائیت کی پہلی مثال بنے گی جس کی ستم رانیوں سے صدیوں تک عیسائی دنیا کو گذرنا پڑا۔ جبر و تغلب کے ایک نئے اور خطرناک دور کا نہ معلوم کب تک مسلمان نسلوں کو سامنا کرنا پڑتا رہے۔

خارجیت و رافضیت اور اعتزال و شیعیت نے اپنے لیے یہ استحقاق چاہا تھا اور جب کہیں اور جہاں کہیں انہیں کچھ تھوڑا سا یہ استحقاق جتانے اور غالب لانے کا موقعہ ملا، ان کی دست درازیوں سے اسلام کی قبا چاک چاک ہوئے بغیر نہ رہی اور ان کے بے محابا تشدد و مظالم کا نشانہ ہر عام و خاص مسلمان کو بننا پڑا۔ بہائیت و مرزائیت نے بھی اپنے لیے اس استحقاق کا مطالبہ کیا اور جو کچھ ان کے عزائم تھے اور ہیں۔ خدانخواستہ انہیں بروئے کار آنے کا موقعہ مل جاتا تو آج اسلام اور دنیائے اسلام کی تاریخ خدا جانے کیا ہوتی۔

خواہ ابتداءً نہ محسوس ہو، لیکن اس قسم کی ادعائی تحریکیں اپنے اندر جو سخت گیر مزاج رکھتی ہیں، کامیابی و غلبہ کے بعد اس کا ظہور ناگزیر ہے اور وہ مطلق العنانی کی راہ اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

اور اگر ناکام ہو جائیں تو علیحدگی و برتری کا جو رجحان ان کے اندر پیدا ہو چکا ہے وہ ایک جداگانہ فرقہ کی تشکیل پر انہیں مجبور کر دیتا ہے یہ جداگانہ فرقہ داریت، مسلمانوں کے سواد اعظم سے کٹ کر احساس شکست و مجروح ذہنیت کے ساتھ قائم ہوتی ہے اس لیے ہر قسم کا منتقمانہ اور بزدلانہ ردعمل اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے سیاسی میدان میں ناکام ہو جانے کے بعد وہ معاشرتی، تمدنی اقتصادی و معاشی میدانوں میں اپنی ناکامیوں کا بدلہ لیتی ہے۔ بیرونی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل کرنے کے لئے درپردہ سازشوں کی راہ اختیار کرتی ہے۔ اور اپنی منافقانہ روش سے، ملت کی مجموعی زندگی کو مسموم بنا دیتی ہے تاریخ اسلام اس قسم کے ناکام گروہوں کی ان ملت کش کارروائیوں سے بھری پڑی ہے۔

اس امت مسلمہ پر اب تک اللہ رب العزت کا یہ بہت بڑا احسان رہا ہے کہ اگرچہ ان چودہ صدیوں میں، اسلام کے نام پر بار بار ایسی متعدد تحریکیں اٹھیں جن کے دعوے بلند بانگ تھے۔ جن کی تنظیمیں بڑی مضبوط ہیں جن کے اثرات بہت دوررس تھے۔ جنہیں ظاہر و باطن ذرائع و وسائل کی زبردست فراوانیاں حاصل تھیں اور بسا اوقات جنہیں اسلام کے قومی دشمنوں کی پشت پناہی بھی حاصل ہو گئی تھی۔ لیکن انہیں پوری دنیائے اسلام اور ملت اسلامیہ پر مکمل قابو حاصل نہ ہو سکا۔ اسلام مسخ ہونے سے محفوظ رہا۔ اور ملت ہلاک ہونے سے بچی رہی۔

اندلس کے سقوط، بغداد کی تباہی اور دہلی کی پامالی کے پس پردہ ایسے کردار دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور ان سے عبرت حاصل کی جا سکتی ہے۔

یہ بات بہت ہی زیادہ گہری توجہ کی مستحق ہے کہ دین کی بالادستی اور دینی نظام کے قیام میں اور دین کے نام سے کسی گروہ و فرد کی بالادستی اور ان کے خودساختہ نظام کے قیام میں کیا فرق، کیا امتیاز اور کیا حدفاصل ہے۔

ایک عام مسلمان کے لئے تو اسلام کی حقیقت بس صرف اتنی ہے کہ وہ اپنی زندگی کتاب و سنت کی روشنی میں گذارے اس کی معاشرت، اس کی تجارت، اس کا کاروبار، اس کا اخلاق، اس کا رہن سہن اور اس کی معیشت، احکام خداوندی و سنت نبوی و طریق سلف صالحین کے مطابق ہو۔ اس مقصد کے لئے وہ چاہتا ہے کہ ایسا نظام قائم ہو، جس کے اندر اسلام کے یہ سارے تقاضے، دلجمعی، اطمینان اور آسانی کے ساتھ پورے ہو سکیں۔ اور دین سربلند نظر آئے لیکن سیاست و اقتدار کی دنیا میں ایک عام مسلمان کی اس خواہش کو کچھ اور مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ کوئی انوکھی اور نادر بات نہیں ہوگی کہ یہ خواہش بعض نہایت ہی گہرے اور اولوالعزم افراد کی مخصوص تگ و تاز کا ذریعہ بن جائے۔

اسلامی دعوت اور اسلامی نظ... سیاست کے ایسے خطرات سے بہ... اندیشے ہیں اور ان پر کڑی نگاہ رکھ... ضروری ہے۔ (ک)

نقد و نظر:-

صد مجرباتِ انصاریہ

تالیف حکیم محمود احمد اجمیری ... طبیہ کالج - لاہور۔ صفحات ۱۱۶ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ - قیمت مجلد /۵ رو... ملنے کا پتہ: ناظم اجمیری دوا خانہ ... عقب دربار داتا صاحب لاہور

زیر تبصرہ کتاب جناب حکیم عبدا... انصاری عرف حکیم نابینا صاحب ... افسر الاطبا خاص نظام کے ان ذاتی مج... مشتمل ہے جو ان کے روزمرہ معمو... ہیں اور سینکڑوں بار آزمائے جا چکے ہی... کبھی اپنے فوائد میں ناکام نہیں ہوئے ... صاحب کی شخصیت سے شاید ہی کوئی ... ہو ابھی کوئی زیادہ زمانہ نہیں گذرا ... دکن بلکہ پورے ہندوستان میں ان ... مجربات کی دھوم مچی ہوئی تھی اور خا... کے مفرحات و مقویات تو بے عدیل ... تھے ـــــ علامہ اقبال ان کی ... سے اتنے متاثر تھے کہ ایک رباعی ا... میں تحریر فرمائی۔ مؤلف خود ایک ما... قابل ترین شخصیت ہیں۔

انہوں نے زیر تبصرہ کتاب دیگر... کے اصرار اور حکیم نابینا مرحوم کے صاح... عبدالقادر انصاری کے ایما اور رہنما... کی ہے۔ فاضل مؤلف سے حکیم صاح... خاندانی تعلقات بھی تھے جس کا اظہ... کتاب کے دیباچہ میں کیا ہے۔ کتا... مجربات کا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے ... مؤلف نے اسے بڑی عرق ریزی او... سے ترتیب دے کر ایک عظیم خدم... دی ہے۔

فاضل مؤلف کا مطمع نظر ان مج... شکل دینے کا فیض عام ہے کتا... اور کاغذ سفید نہایت عمدہ ٹائیٹل... ان مجربات کا ہر حکیم اور طب ک... پاس ہونا ضروری ہے عوام کے فائ... بہترین چیز ہے۔ دالحلی...

خط و کتابت میں اپنا صاف ... تحریر کیا کریں۔ دا...

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۲ جولائی ۶۳ء

"یہ کیا ہو رہا ہے اور کیا کہا جا رہا ہے"

قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں ملک و وطن کے مسائل پر بحث و گفتگو نے جو رخ اختیار کر لیا ہے سخت تلخ اور قلق انگیز ہے۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ کا یہ ایک گھناؤنا باب ہے کہ ہر نئے نے پچھلے دور کی شدید مذمت کی۔ مارشل لاء کے دور سے قبل کی حکومتوں نے بھی الزام تراشیوں کا دور جاری کر رکھی تھی۔ ہر نئی وزارت، سابقہ وزارت کو نا اہل۔ غدار۔ مفاد پرست اور ظالم ہونے کا علانیہ مورد الزام گردانتی تھی اور مارشل لاء نے سمیٹ کر ان سب کو جرم و الزام کے ایک خانہ میں رکھ دیا تھا۔

بڑی امید تھی کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ مارشل لاء کی عمر تو بہر حال ختم ہونے والی تھی۔ فی نفسہ یہ عہد کسی کو بھی گوارا نہ تھا۔ لیکن انتشار و الزام دہی کے عذاب سے اس دور کی بدولت اگر ملک محفوظ ہو جاتا ہے اور ملک کی قیادت تعمیر ملت کے اثباتی کاموں میں لگ جاتی ہے۔ تو اس دور کی تلخ کامیاں بھی قند و شیریں کا درجہ رکھ سکتی تھیں اور اسے ہم اپنی قومی تاریخ کا ایک یادگار دور قرار دے سکتے تھے۔

لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا اور نیا زمانہ، پچھلے زمانہ کی بدگوئیوں سے کہیں زیادہ دور نکل گیا۔ اسمبلی میں سردار بہادر خاں کی حالیہ تقریر نے ہمارے سیاسی اخلاق و وقار کی جو پردہ داری کی ہے۔ عبرت ناک ہے۔ ایک افغان کنبہ کے حوالے سے جو باتیں انہوں نے کہی ہیں اس کی صحت و عدم صحت کے تو وہ ذمہ دار ہیں۔ لیکن ہم اس وقت صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حزب اقتدار و حزب اختلاف کی لفظی کشمکش اگر اس درجہ تک پہنچ جاتی ہے اور الزام تراشیوں کی بات اتنی دور تک نکل جاتی ہے تو کیا اس سے پاکستان کے دشمن ناجائز سیاسی فائدہ نہیں اٹھائیں گے؟ بے شک مارشل لاء کے دور کا بھی احتساب کیا جانا چاہیئے۔ لیکن یہ احتساب بھی تعمیری ہو تخریبی نہیں۔ ملک و ملت کے لئے مفید ثابت ہو نقصان رساں نہ بنے اور جنگ اقتدار کی صورت اختیار نہ کرے۔

اسمبلیوں کی موجودہ حیثیت ایسی ہے کہ وہ محض بے اختیار ادارے ہیں جن پر کوئی تو میں سے کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس لئے وہاں دلوں کی بھڑاس ایسی باتوں سے نکالی جا رہی ہے۔ مگر قوم کے ضمیر و اخلاق کو جو صدمہ اس سے پہنچ رہا ہے وہ سخت کرب ناک ہے۔

اسمبلیاں اگر وطن و ملت کی واقعی خدمات انجام دینا چاہتی ہیں تو انہیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ اس ملک سے غیر اسلامی اور غیر ملکی اقدار ختم ہو جائیں اسلام کے اثرات قوی تر بن جائیں عوام کو خوشحال زندگی بسر کرنے کے مواقع میسر آ جائیں اور چند دولت مندوں اور عشرت پسندوں کی اجارہ داری سے ملک کو نجات حاصل ہو جائے۔ ورنہ ملک پر مصیبتوں کے بادل اور گہرے ہوتے چلے جائیں گے۔

صدر انڈونیشیا کا دورہ پاکستان

پچیس سال قبل تک مشرق کی سرزمین پر مغرب کے خداوندوں کو جو اقتدار و عمل دخل حاصل تھا اس کی وجہ سے کون کہہ سکتا تھا کہ کبھی مشرق والوں کو بھی ابھرنے اور سربلند ہونے کا موقعہ ملے گا۔ اور آج حالت یہ ہے کہ مشرق کا ہر ملک یا آزاد ہو چکا ہے یا آزادی کی منزل سے قریب ہے۔ عام حریت انسانی کا پیغام جو اسلام نے دیا تھا، دنیا کی سب ہی قوموں نے قبول کر لیا ہے اور اگرچہ آزادی و طلب آزادی کی ابتدائی منزل سخت بے راہ رویوں کا شکار ہو رہی ہے۔ لیکن حال کی یہ پیہم ٹھوکریں مستقبل کے بہتر ہونے کی فطری علامتیں ہیں۔

آزاد انڈونیشیا کے صدر احمد سوئیکارنو، ہمارے وطن عزیز میں تشریف لائے ہم نے انہیں خیر مقدم کہا اور دو بڑے مسلمان ملکوں کے زیادہ قریب آنے کی توقعات بڑھ گئیں۔ آج عالم اسلام میں ان مسلمان ملکوں کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مشرق میں یہ تین روشنی کے مینار ہیں جن کے سہارے اقوام مشرق کا سفر آزادی و عروج کامیابی کے ساتھ جاری رہ سکتا ہے۔

افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے لئے مصر، مشرق بعید میں انڈونیشیا۔ اگر یہ تینوں ملک ایک دوسرے کے بہت قریب آ جاتے ہیں۔ عالمی سیاست میں ہم رکاب رہتے ہیں تو نہ صرف اپنی آزادی کے ہی بلکہ تمام مشرق کی آزادی کے محافظ و نقیب بن جائیں گے اور دنیا کو اشتراکیت و سرمایہ داری کے دو بلاکوں کی چکی کے پاٹوں میں سے نکال لیں گے۔

اسلام جو کسی سیاسی غلبہ اور استبداد کا نام نہیں ہے۔ بلکہ انسانیت کے لئے نجات و ہدایت کا ذریعہ ہے، اس کی برتری اور ہمہ گیری کا بڑا انحصار ان تین ملکوں کے اتفاق و اتحاد پر ہے۔

احمد سوئیکارنو نے انڈونیشیا کو ولندیزیوں کی تین سو سالہ غلامی سے نجات دلائی۔ وہ اپنے وطن اور اپنی قوم کے تاریخی ہیرو ہیں۔

صدر ناصر نے مصر کو صدیوں کی ذلت و پستی سے نکال کر بام عروج پر پہنچایا۔ برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کی متحدہ طاقت کو تاریخ میں پہلی بار شکست فاش دی اور عرب و افریقہ میں اتحاد و آزادی کی زبردست لہر دوڑا دی۔ وہ آج عرب دنیا کی واحد امید ہیں۔

صدر ایوب نے پاکستان کے استحکام و تحفظ کا ان تھک کام انجام دیا اور ایک نئے دور کی بنیاد رکھی۔ ان سے بڑی بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ یہ تینوں بڑے آج اس پوزیشن میں ہیں کہ ملت اسلامیہ کے روشن مستقبل کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔ اور ان کی باہمی ملاقاتیں محض مہمان نوازی اور عشرت پروری کی حد تک محدود نہ رہیں بلکہ دین و ملت کے بنیادی مفادات کا پیش خیمہ بنیں۔ چنانچہ ہم اس نقطہ نظر کے لحاظ سے صدر سوئیکارنو کے اس دورہ کو ایک اہم تاریخی دورہ سمجھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اسے مفید ملت بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا گیا ہوگا۔

ایک نیا اجارہ داری کا رجحان — اسے روکیئے

ملک کی دولت۔ سرمایہ اور بڑے وسائل پر تو ملک کے ایک طبقہ کا قبضہ و تصرف ہے ہی، کاشتکار کو اپنی پیداوار اور مزدور کو اپنی محنت کا پہلے ہی مناسب معاوضہ نہیں مل رہا ہے تاہم نچلی سطح پر خرید و فروخت کا کاروبار اتنا پابند نہیں تھا کہ اس پر بھی اجارہ داری غالب ہوتی۔ بازار کے عام نرخوں میں کچھ نہ کچھ مقابلہ جاری تھا۔ اور نچلی خرید و فروخت اونچے درجہ کی تجارت میں تناسب قائم رہتا تھا روزمرہ کی اشیاء اس مقابلہ کی بناء پر کبھی کبھی مقابلتاً سستی دار زاں مل جایا کرتی تھیں اور کاشتکار اپنی اجناس مناسب قیمتوں پر فروخت کر لیا کرتے تھے۔

لیکن اب یہ صورت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ برف جو گرمیوں کی ایک عام ضرورت کی چیز ہے اور جس کی تیاری کی لاگت نہایت قلیل ہوتی ہے۔ جو اگر ایک آنہ سیر پر بھی فروخت کی جائے تو ڈیلروں سے لیکر کارخانہ داروں تک کو کافی نفع دے جاتی ہے۔ عموماً پہلے ایسا ہوتا تھا کہ مقابلہ میں ایک ایک دو دو پیسہ سیر تک فروخت ہو جایا کرتی تھی اس کی اب کم سے کم قیمت دو آنہ، ڈھائی آنہ اور تین آنہ سیر تک کی ہے۔ صرف اس لیے کہ کارخانہ داروں نے باہمی مصالحت سے یہ طے کر لیا ہے اور ان کے بتائے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق مقامی حکام نے یہ قیمتیں مقرر کر دی ہیں چنانچہ ان سے زیادہ قیمت پر تو برف فروخت ہو جاتی ہے۔ لیکن کم پر نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ مقابلہ کا بازار ختم ہے پچھلے کپاس کے سیزن پر بھی ایسا ہی ہوا۔ کارخانہ داروں نے باہم مل کر طے کر لیا کہ اس مقررہ قیمت پر کاشتکاروں سے کپاس خریدیں گے۔ یہ مقررہ قیمتیں روئی کے اصل نرخوں کے مقابلہ میں دو روپیہ سے پانچ روپیہ من تک کم تھیں، اس سے کاشتکاروں اور چھوٹے تاجروں کو سخت نقصان پہنچا۔ جبکہ کارخانہ داروں اور بڑے بڑے تاجروں نے لاکھوں روپیہ کما لیئے۔

کسی مذہب و اخلاق کی رو سے ایسا تجارتی اتحاد درست نہیں ہے۔ جس نے صارفین اور خریداروں کو بے بس کر کے رکھ دیا ہو۔

قیمتوں کی یکسانیت بڑی اچھی بات ہے لیکن اسے تمام طبقوں کے مفادات ملحوظ رکھ کر مقرر کیا جانا چاہیئے۔

کاشتکار جو اجناس پیدا کرتا ہے۔ چھوٹا دوکاندار جو کاشتکار سے یہ اجناس خرید کر منڈیوں میں پہنچاتا ہے قیمتوں کے تعین میں ان کی رائے حاصل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ یہ کام حکومت کو کرنا چاہیئے۔ آخر وہ حکومت جو عوام سے ٹیکس وصول کرتی ہے اور کسان سے مالیانہ لیتی ہے کیوں ان خطرناک رجحانات کی طرف سے غافل ہے۔ اگر بڑے بڑے تاجروں اور کارخانہ داروں نے اس قسم کے گٹھ جوڑ جاری رکھے تو عوام کی زندگی دوبھر و مشکل ہو جائے گی۔ کاشتکار، محنت کش اور عوام کا خون چوسنے کے لئے یہ سود خوری سے بھی زیادہ خطرناک حربہ ہے؟ اسے بروقت ہی بیکار کر دینا چاہیئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو، اجناس و اشیاء کے عالمی نرخ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

بقیہ شذرات

پیداوار کی مقدار، خرچ کا اندازہ سامنے رکھ کر اور متعلقہ طبقوں سے باقاعدہ مشورہ کرانے کے بعد خرید و فروخت کی قیمتیں مقرر کرنا چاہیئے۔ کسی ایک طبقہ کو ایسی اجارہ داری دے دینا۔ کھلی لوٹ کی اجازت دے دینا ہے۔

آخری وارننگ!

۲۸ جون کو لیاقت باغ راولپنڈی میں ایک جلسۂ عام کی صدارت کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے امیر ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے فرمایا کہ "بنیادی حقوق سے متعلق عوام کا مطالبہ جلد تسلیم نہیں کیا گیا تو اس کے انتہائی تباہ کن نتائج برآمد ہوں گے۔ میں حکومت کو یہ آخری وارننگ دے رہا ہوں"۔

توقع ہے کہ بنیادی حقوق کا بل۔ قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں زیر بحث آ جائیگا اور سنا گیا ہے کہ اس بارے میں حزب اختلاف کے ساتھ حزب اقتدار کی کوئی مفاہمت بھی زیر پردہ ہو گئی ہے۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ بنیادی حقوق کا یہ بل حکومت کی طرف سے ڈھاکہ میں منعقدہ قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں پیش کیا گیا تھا، حزب اختلاف اس میں کچھ ترامیم کرانا چاہتی تھی۔ نہیں کہا جاسکتا کہ ان تمام ترامیم کے ساتھ یا ان کے کسی جزو کے ساتھ

یا اپنی اصلی شکل میں یہ بل حالیہ اجلاس میں پیش ہوگا لیکن بہرحال کسی نہ کسی صورت میں اغلب گمان ہے کہ پاس ہو جائے گا۔

مودودی صاحب، سہروردی صاحب قصوری صاحب کے متحدہ محاذ کے منصوبہ کے ایک رکن ہیں۔ مارشل لاء کے بعد متحدہ محاذ نے موجودہ دستور و آئین کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا، اس کے تقاضے بنیادی حقوق کے موجودہ بل کے پاس ہو جانے سے پورے نہیں ہو جاتے۔ متحدہ محاذ نے جو سیاسی روش اختیار کر رکھی تھی وہ انقلاب نظام اور انقلاب قیادت کی تھی، ابتداً عوام کا جو ہجوم ان کے گرد و پیش ہو گیا تھا۔ اس نے متحدہ محاذ کے ارکان کے حوصلے بلند کر دیئے تھے۔ لیکن جلد ہی وہ جوش و خروش ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور ان ارکان میں سے رکن اعظم نے بیرون وطن کی راہ اختیار کی۔ چند دوسرے لوگ کسان کنونشن کے داعی بن گئے اور مودودی صاحب

خلافت کعبہ کے ہنگامے اور رابطۂ اسلامی کے نعرے کے پس پردہ چلے گئے۔ اب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمہوریت و انقلاب قیادت کے ان بلند بانگ دعووں کی ناپذیرائی کی خفت بنیادی حقوق کے مطالبہ سے مٹانا چاہتے ہیں اور یہ وارننگ اس ملازم کے اضافہ تنخواہ کے مطالبہ کی طرح ہے جس نے بڑے زور کے ساتھ اپنے آقا سے تنخواہ کا مطالبہ کیا لیکن جب آقا نے اس کا مطالبہ رد کرتے ہوئے پوچھا کہ اگر مطالبہ پورا نہ کروں تو تم کیا کرو گے تو ملازم نے جواب دیا کہ پھر موجودہ تنخواہ پر ہی کام کرتا رہوں گا۔

ان حضرات نے شروع شروع میں دستور و آئین کی منسوخی مکمل جمہوریت کی بحالی اور آزادانہ بالغ حق رائے دہی کا مطالبہ کیا اور مشرق و مغرب میں اس مطالبہ کے لئے ایک ہلچل سی پیدا کر دی۔ لیکن بعد میں موجودہ دستور و آئین کو چند ترمیموں کے ساتھ قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور اب بنیادی حقوق کے مسئلہ کو ہی اپنے مطالبوں کی آخری حد ٹھہرا رہے ہیں اور ایک ایسی بات پر وارننگ دے رہے ہیں جو پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔

تباہ کن نتائج کی پیشین گوئی کر کے اور صرف وارننگ کی دھمکی دے کر پست حوصلوں کو بلند نہیں کیا جاسکتا اور نہ اپنی پسپائی کو چھپایا جاسکتا ہے۔

مودودی فرقہ اور پروپیگنڈا

مودودیوں کو جھوٹ بولنے اور پروپیگنڈا کرنے میں ید طولیٰ حاصل ہے۔

ان کے غلط اور گمراہ کن عقائد و مسائل سے اب تقریباً عام اہل اسلام واقف ہو چکے ہیں اور ان کی جماعت سے اصلاحی صاحب اور اشرف صاحب جیسے بلیسیوں ذمہ دار ارکان کے الگ ہو جانے سے ان کی حقیقت اچھی طرح بے نقاب ہو چکی ہے۔ سندھ وغیرہ میں جو ناواقف مسلمان نیک نیتی سے اسلام کے نام پر ان کے ساتھ شریک ہوئے تھے وہ بھی تائب ہو چکے ہیں جن کے نام وقتاً فوقتاً ترجمان اسلام میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ مودودیوں نے اس کی نقل اتارنے کے لئے اپنے مخصوص فن (پروپیگنڈا) کو استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ جب کنری ضلع تھرپارکر کے محترم صدر جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی کمزوری اور کثرت مصروفیت کی وجہ سے جمعیۃ سے استعفا دیا اور ساتھ ہی اپنے

ممکن تعاون کا پورا یقین بھی دلایا کہ مودودیوں نے جمعیۃ کی مخالفت میں اس کو بھی سہارا بنایا۔ اور اخبار جنگ و عبرت میں اس استعفا کی خبر کو شائع کر کے سرخی یہ جمائی ہے۔

"کنری میں استعفاؤں کی وبا"

سچ ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔

ہمارے دفتر میں دوبارہ اطلاع آئی ہے سابق صدر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا پیر عبد المالک صاحب مدظلہ جمعیۃ سے پورا تعاون فرماتے اور سرپرستی کرتے ہیں۔ جھوٹا پروپیگنڈا مودودیوں کی عادت بن چکا ہے

مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی کو صدمہ

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی خطیب شاہی جامع مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر کے برادر محترم پچھلے دنوں عالم آب و گل سے منتقل ہو کر عالم ارواح کو سدھار گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ارکان جمعیۃ اور ادارہ ترجمان اسلام مولانا کے غم میں پورے پورے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔ (ادارہ)

چکوال میں مکمل ہڑتال

۲۶ جولائی ۶۳ء کو چکوال میں سنی علماء کو چکوال اور جہلم سے خارج کرنے کی وجہ سے چکوال میں مکمل ہڑتال ہوئی معلوم ہوا ہے کہ کمشنر صاحب راولپنڈی تشریف لائے تھے عوام نے ان سے حکم کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس پر ہمدردی سے غور کرنے کا وعدہ کیا۔

بخشا پور (کندکوٹ) میں جمعیۃ کا قیام

۲۱-جون ۱۹۶۳ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد نور مدرسہ عربیہ قاسم العلوم میں جمعیۃ کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر پوری پوری روشنی ڈال کر مندرجہ ذیل نیا انتخاب عمل میں لایا۔

امیر مولوی جان محمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم بخشاپور نائب امیر محمد صادق صاحب ناظم محمد ابراہیم صاحب، نائب ناظم محمد یوسف صاحب خزانچی نوبت خاں دوکاندار سالار محمد شفیع صاحب تقریباً پچاس ساٹھ افراد میٹنگ میں شریک تھے انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کا پورا پورا ساتھ دینے کا وعدہ کیا اور رکنیت فارم بھی پر کئے۔

زعماء قوم اور علماء اسلام کی گرفتاریاں اور پابندیاں

(۱) حضرت مولانا مظہر حسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کو بمعہ دو ساتھیوں میاں … صاحب ممبر یونین کونسل چکوال اور حاجی احمد حسین صاحب ناظم مدرسہ کے تحصیل … اور تحصیل جہلم سے دو ماہ کے لئے باہر … کا حکم دیا گیا۔

(۲) حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف … خطیب جہلم رکن جمعیۃ علماء اسلام کا داخلہ … چکوال بند کیا گیا ہے۔

(۳) حضرت مولانا منظور احمد صاحب … مولانا محمد حسین صاحب کو تحصیل چنیوٹ سے بدر کر کے شورکوٹ میں رہنے کا پابند کیا گیا ہے۔

(۴) سنا ہے کہ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب کو بھی لائل پور سے ہو کر ضلع … ایک سرحدی گاؤں میں رہنے کا حکم جاری …

(۵) حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری رکن جمعیت العلماء اسلام خلیفہ حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب کو گرفتار کر لیا گیا

(۶) حضرت مولانا منظور الحق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سعدی پارک … کو دو ماہ تک تقریر نہ کرنے کا پابند کیا گیا

(۷) حضرت مولانا قاری سید حسین … صاحب خطیب باٹا پور (مسجد نہر والی) کو … تک تقریر نہ کرنے کا پابند کیا گیا ہے

(۸) حضرت مولانا قاری ایوب علی … بریارو ڈ ضلع نوابشاہ سندھ کو بمعہ … ساتھی کے گرفتار کیا گیا ہے۔

(۹) حضرت مولانا قاضی عبد السلام … خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ خطیب … نوشہرہ صدر ضلع پشاور کو گرفتار کر کے … روپے کی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

(۱۰) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا داخلہ اپنے سکونتی ضلع رحیم یار خان … بند کیا گیا ہے۔

(۱۱) ملک کے مسلم ادیب، قومی … اور پرانے خادم ملک و ملت جناب عبد الکریم صاحب شورش کشمیری کا داخلہ گجرات میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ … چند سال سے گجرات تشریف نہیں … نہ اب کوئی ارادہ اور پروگرام تھا۔

(۱۲) مولانا حافظ طالب الحق … پیام اسلام لاہور کے نام بھی … کے حکم کی افواہ ہے

شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا تبلیغی دورہ

عائلی قوانین کی منسوخی ۔ محرم کے فسادات کی مذمت اور متعلقہ لائیسنسوں کی منسوخی کا مطالبہ

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام بھیں دلیلہ اطلاع دیتے ہیں کہ بمقام نیلا تحصیل چکوال (۲) کرڑ تحصیل فتح جنگ ۔ (۳) پڑہال تحصیل چکوال (۴) سانگ کلاں (۵) چک ۔ فورنگ (۶) بھلہ (۷) دیوالیال (۸) چتال (۹) امیر پور منگن (۱۰) جبالہ تحصیل چکوال میں جلسے منعقد ہوئے ۔

ان اجلاس میں حضرت شیخ کے علاوہ مولانا محمد ہارون صاحب خطیب بھیں ۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلم ۔ مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری کپتان غلام محمد اور حافظ عبدالمجید صاحب شامل تھے ۔ پہلے دو مقامات پر مولانا عبداللطیف صاحب اختر بھی شامل ہوئے اور آخری پانچ مقامات پر مولانا محمد شریف کی تقاریر ہوئیں ۔

مورخہ ۲۲، ۲۳ جون کو جامع

پہلا دن مسجد بھیں میں جلسہ کا آغاز حافظ عبدالمجید صاحب کی تلاوت سے ہوا ۔ نماز ظہر سے پہلے مولانا محمد ہارون صاحب قاضی محمد ظہور الحسین صاحب اظہر اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جہلم کی تقاریر ہوئیں ۔ نماز ظہر کے بعد دوسرے اجلاس میں مولانا عبدالکریم صاحب خطیب شاہ پور صدر کی تقریر ہوئی ۔ مولانا نے شہید کربلا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقام اور صبر و استقامت کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے عامۃ المسلمین سے استدعا کی کہ وہ امام عالی مقام کی عظیم قربانی کو سمجھتے ہوئے اپنے عقائد پر نظر ثانی کریں ۔ اور قرآن مجید کی روشنی میں ان جاں بازوں کے مقام کو پہچانیں ۔ مولانا نے محرم کے فسادات کی پرزور مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ ہر فرقہ کو اپنے مذہبی مراسم اپنے اپنے مقامات پر ادا کرنے کا پابند بنایا جائے ۔ اور جلوسوں اور تعزیوں کے لائسنس منسوخ کر کے ملکی نزاعات کے اس سلسلہ کو ختم کیا جائے ۔

دوسرا دن نماز ظہر سے پہلے محترم مولانا قاری حسن شاہ صاحب لاہور ۔ مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی کی تقاریر ہوئیں ۔ مسجد کا وسیع صحن اور ملحقہ دکانوں کی چھتوں اور گلیوں میں لوگوں کا زبردست ہجوم تھا ۔

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

بعد نماز ظہر حضرت قاضی صاحب نے عوام کو جلسہ کی غرض و غایت اور دینی اجتماعات کے مقاصد سمجھائے ۔ حضرت موصوف نے فرمایا کہ موجودہ دور میں مسلمان مذہب سے بیگانہ ہوتا جا رہا ہے ۔ اس لئے تبلیغ دین کی اشد ضرورت ہے علمائے کرام پر تبلیغ کی ذمہ داری ہے ۔ آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان قربانی اور حقانیت مذہب اہل السنت کے ضمن میں ارشاد فرمایا کہ اگر صحابہ کرام اور اہل بیت میں بغض و عناد ہوتا ۔ جیسا کہ افسانے گھڑ گھڑ کر جاہل عوام کو بھڑکایا جاتا ہے ۔ تو شہدائے کربلا میں عثمان ۔ ابوبکر ۔ عمر نام کے شہید ہونے والے نوجوانوں کے نام کیسے آ گئے ۔ جن کا یار لوگوں نے کبھی ذکر نہیں کیا ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جوان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور پوتے تھے اور اہل بیت کے چشم و چراغ تھے ۔ اگر ان میں دشمنی ہوتی تو ہرگز وہ اپنی اولاد کے نام خلفائے راشدین کے نام پر نہ رکھتے ۔ ان ناموں کا ثبوت شہدائے کربلا کی فہرست سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ۔

قاضی عبداللطیف اختر قاضی صاحب نے شان صحابہ رضی اللہ عنہم اور اتحاد بین المسلمین پر مفصل تقریر کی ۔ نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج رہی تھی ۔ مولانا نے عائلی قوانین کو خلاف اسلام قرار دیا اور انہیں ختم کرنے کا مطالبہ کیا ۔ نیز محرم کے فسادات کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ۔ کہ تمام لائسنس ختم کر کے آئے دن کی بد امنی کو ختم کیا جاوے ۔ مولانا کی تقریر پر جلسہ نماز عصر پر ختم ہو گیا ۔

علامہ خالد محمود ان کی آمد پر عام منادی کرا دی گئی ۔ نماز عشاء کے بعد علامہ صاحب موصوف کی تقریر ہوئی آپ نے اپنے مخصوص لہجہ میں نہایت محققانہ انداز میں سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تقریر فرمائی ۔ خصوصاً خلیفہ برحق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فسادات کی وجوہات کے پوشیدہ گوشوں کی نقاب کشائی کی ۔ مقامی احباب نے بیرونی مہمانوں کے لئے خورد و نوش کا بہترین انتظام کیا ۔

نوٹ ۔ آئندہ اس قسم کے فسادات کو روکنے کا پیشتر از وقت بندوبست کیا جائے اور تمام مذاہب کو اپنی اپنی عبادت گاہوں میں اپنی مذہبی رسوم ادا کرنے پر پابند کیا جائے تا کہ فساد ہونے کا احتمال ہی نہ رہے ۔

منڈی لیاقت پور جمعیۃ علماء اسلام کا

ہفتہ وار اجلاس اور قراردادیں

مورخہ ۱۴ جون بعد نماز عصر زیر صدارت جناب مولانا بشیر احمد صاحب اجلاس منعقد ہوا ۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا ۔ بعد تلاوت جمعیۃ کے اغراض و مقاصد مولانا صاحب نے بیان فرمائے ۔ اس میں اتفاق رائے سے تین قراردادیں پاس ہوئیں ۔

۱ ۔ بعد ادائیگی نماز جمعہ اجلاس ہوا کرے گا ۔ اجلاس کے آغاز کے بعد مجلس مذاکرہ ہو گی جس میں درس قرآن و حدیث ہو گا ۔

(۲) اجلاس میں شمولیت کے لئے ہر مسلمان کو دعوت دی جائے خواہ وہ جمعیت کا ممبر ہو یا نہ ہو ۔ ممبر سازی کے وقت ہر مسلمان کو دعوت دی جائے خواہ وہ جمعیۃ کا ممبر ہو یا نہ ہو ۔ ممبر سازی کے وقت ہر مسلمان کو دعوت نماز و دیگر ارکان دین دینی چاہیئے ۔

(۳) دفتر کا انتظام کیا جاوے اور دفتر کے نظم و نسق کے لئے ایک ملازم بھی رکھا جائے اور ہر ممبر جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب بنانے کے لئے پوری جد و جہد کرے ۔

جمعیۃ علماء اسلام بہل ضلع میانوالی

کی قراردادیں

۲۶ جون کو جمعیۃ علماء اسلام بہل کا اجلاس زیر صدارت جناب حافظ نذر محمد صاحب جامع مسجد عیدگاہ بہل میں منعقد ہوا ۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی ۔ مجلس انتظامیہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کی گئیں اور پاس ہوئیں ۔

مشرقی پاکستان کا حالیہ طوفان

(۱) مسلمانان بہل کا یہ اجتماع مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان سے جو نقصان ہوا ہے اس پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے ۔ اور رب العزت سے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان غلطیوں اور گناہوں سے درگزر فرمائے جو اس قسم کے عذاب کی آمد کا اصلی موجب بنتے ہیں

(۲) **شہیدان اوکاڑہ** ۔ مسلمانان بہل کا یہ اجلاس اوکاڑہ کے بے گناہ مظلوم شہداء کے حادثے پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔ نیز حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس حادثے کی پوری پوری آزادانہ تحقیق کرائی جائے اور صحیح واقعات کا پس منظر معلوم کر کے ثابت ہونے والے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے کر مسلمانان اسلام کو مطمئن کرے ۔

(۳) **عائلی قوانین** :۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مسلم عائلی قوانین جو قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہیں جن کے متعلق علماء کرام نے سخت احتجاج کیا ہے اس لئے حکومت اس قانون کو جلد از جلد منسوخ کر کے مسلمانان اسلام کو مطمئن کرے ۔ نیز جتنا جلد ہو سکے اسلامی قانون کو نافذ و رائج کیا جائے ۔

(۴) **فسادات عاشورہ** ۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں حالیہ عاشورہ پر ہونے والے فسادات کی مذمت کرتے ہوئے رنج و الم اور گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے فسادی عناصر نے خونی ڈرامہ کھیل کر ملک و ملت کے نام پر بدنما داغ لگایا ۔ اور ملک کے وقار کو ٹھیس پہنچا کر ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے لہٰذا اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے ۔ اور *

ملک میں بےحیائی فحاشی اور سیاسی و سماجی برائیاں نظریہ پاکستان کے منافی ہے

جمعیۃ علماء اسلام ان تمام برائیوں کے انسداد کا تہیہ کر چکی ہے ۔

پچھلے دنوں بستی محمود دہ بہادلنگر میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا ۔ جس میں مولانا مفتی عبدالباقی صاحب مولانا فیض احمد صاحب اور مولانا قائم الدین صاحب نے عوام سے خطاب کیا ۔

انہوں نے اپنی تقاریر کے دوران ملک میں بے حیائی ۔ فحاشی اور سیاسی و سماجی برائیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور انہیں نظریہ پاکستان کے منافی قرار دیا ۔ علماء کرام نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا بظاہر ہم آزاد ہو چکے ہیں لیکن انداز فکر و عمل و کردار اور ہمارا ضمیر ابھی تک غلام ہے ۔

علماء نے مزید کہا کہ

جمعیۃ علماء اسلام ملک سے ان تمام خلاف اسلام سرگرمیوں کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے ۔ اس سلسلے میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے عوام نے ان کی آواز پر لبیک کہا اور بعد ازاں مندرجہ ذیل ۔ انتخاب عمل میں لایا گیا :۔

امیر ۔ جناب مولانا محمد حنیف صاحب

ناظم جناب ۔ حاجی ولی محمد صاحب

خزانچی ۔ جناب عبدالکریم صاحب

ٹھیڑی کے فساد کی اعلیٰ پیمانہ پر عدالتی تحقیق کروائی جائے

مولانا محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت کا بیان

مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے ٹھیڑی خیرپور کے متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا اور مندرجہ ذیل اخباری بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔

ملک میں شیعہ سنی فسادات ملک کی سالمیت کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔ ان سے نہ صرف اندرون ملک امن وامان تباہ ہوتا ہے بلکہ وطن عزیز کی بین الاقوامی حیثیت پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اس اعتبار سے اس سال ملک کے مختلف مقامات پر جو فسادات ہوئے وہ عموماً اور ٹھیڑی نزد خیرپور میرس کا واقعہ خصوصاً قوم کی پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے۔ ٹھیڑی کے واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پہلے سے مرتب شدہ سکیم کے ماتحت یہ کارروائی کرکے ایک مرکز علم و ہدایت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ ٹھیڑی میں ایک ہی شیعہ گھر ہے۔ پچھلے چند برس سے یہ شیعہ مختلف مقامات سے لوگوں کو مدعو کرتا رہا ہے جہاں خود تعزیہ داری ہوتی ہے جس وجہ سے اس شہر کا امن خراب ہوچکا ہے شہر کے مطالبہ پر امن کمیٹی نے ڈپٹی کمشنر خیرپور کی صدارت میں فیصلہ کیا کہ محرم کے موقعہ پر ٹھیڑی میں باہر سے لوگ نہ آئیں اور اس پر امن کمیٹی کے شیعہ نمائندگان پوری یقین دہانی کروائی کہ باہر سے کوئی شیعہ شہر میں نہ آنے پائیگا۔ اس کے باوجود باہر سے آنے والے شیعوں کو شہر میں داخل کیا گیا جنھوں نے دو معصوم بچوں کو مارپیٹ کر اور ایک نوجوان سنی کا سر پھوڑ کر فساد کی بنیاد ڈال دی۔ پہلے فساد کے بعد شیعہ لیڈروں کی افسران ضلع وافسران پولیس کے سامنے دھمکی آمیز گفتگو دو گھنٹے کے اندر اندر پانچ چھ ہزار کے مجمع کا منظم ہو کر آنا اور شواہد سے ثابت ہونا کہ ایک دکان پر سے مٹی کا تیل ساتھ لے کر آئے۔ لکڑیوں نے مال کو لوٹ کر لکڑیاں ساتھ لائے اور پھر دو گروہوں میں تقسیم ہو کر پورے شہر کے گرد منظم طور پر آگ لگانا ثابت کرتا ہے کہ منظم اور سوچی سمجھی سازش تھی جس کی مبینہ لیڈر میر خان محمد، عبدالحسین جعفری، اور مرتضیٰ حسن زیدی رہنمائی کر رہے تھے۔ افسران اور موقعہ کے گواہوں کے بیانات کے مطابق شہر کے سنی افراد جو کسی بھی صورت میں موقعہ پر چار سو سے زیادہ نہیں تھے اس وقت تک بالکل خاموش رہے جب تک کہ گھروں کو آگ نہ لگائی گئی اور شہر دھوئیں کے بادلوں میں گھر نہیں گیا۔ پولیس افسران کے علم کے مطابق شناخت کے لئے شہر کے چیرمین نے لوگوں کو دفتر میں مقید رکھا تا آنکہ گھر جلنے لگے اور عورتوں اور بچوں کی چیخ پکار سے فضا گونج اٹھی لوگوں نے چیرمین کو برا بھلا کہا اور مجبور ہو کر گھروں اور بچوں کو آگ اور فساد سے بچانے کے لئے بھاگتے ہوئے چلے گئے۔ بیگناہ امام کو مسجد میں شہید کر دیا گیا اور دو مسجدوں کے حجروں کو جن میں قرآن پاک موجود تھے جلایا گیا۔ متعدد مکانوں اور دکانوں کو اس انداز میں آگ لگائی گئی کہ آگ پر اگر قابو نہ پالیا جاتا تو پورا شہر خاک کا ڈھیر ہوتا۔ فائر بریگیڈ کی لاریوں کو روک کر ان کا پانی بہا دیا گیا تاکہ جلتے ہوئے شہر کی آگ تک بھی نہ بجھائی جاسکے۔

مذکورہ بالا حالات اس بات کے سخت متقاضی ہیں کہ اعلیٰ پیمانہ پر ایک عدالتی تحقیقات کرائی جائے اور شورہ وشر کے بانیوں کو زیادہ سے زیادہ سخت سزائیں دی جائیں تاکہ آئندہ کے لئے کسی کو ایسی جرأت نہ ہو۔ نیز جن لوگوں کا جانی ومالی نقصان ہوا ہے ان کو معاوضہ ادا کیا جائے اور آئندہ کے لئے ایسے سخت قسم کے انتظامات کئے جائیں تاکہ شرپسند لوگ جو ابھی سے پر تول رہے ہیں پرامن شہریوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔

محمد علی جالندھری ۲۲ جون ۱۹۶۳ء

ضروری اعلان

جن حضرات کو چندہ ختم ہونے کی اطلاع دی گئی ہے وہ حضرات جلدی اپنے فیصلے سے دفتر کو اطلاع دیں۔ ورنہ ۱۵ جولائی کو ان کے نام چھ روپے پچاس پیسے کا وی۔ پی بھیجا جائیگا جس کا وصول کرنا ان پر ضروری ہوگا اور اگر کسی وجہ سے واپس کیا تو اس کے نقصان کی ذمہ داری انہی پر ہوگی۔ اگر کوئی عذر ہو تو اس کی اطلاع فوراً دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور کے نام بھیج دیں۔

ناظرین

وی۔ پی واپس نہ کیجئے اس سے ادارہ کا نقصان ہوتا ہے۔

مسلمانان کوئٹہ کا ایمانی جذبہ

ملک میں بے حیائی کے خلاف عام اضطراب

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (ایم۔ پی۔ اے) کے پاس کوئٹہ سے کثیر التعداد رجسٹریاں موصول ہوئی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ کوئٹہ کی تمام مساجد میں فلم ستاروں کے کرکٹ میچ کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا اور اس کو مقصد تاسیس پاکستان اور پاکستانی آئین کے خلاف قرار دیا گیا جس میں معاشرہ کو کتاب وسنت کے مطابق بنانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

فلم ستاروں کے اس طرز عمل کے خلاف کہ رقاصائیں سینما گھروں سے اب باہر نکل کر ملک بھر میں لاکھوں عوام کے جذبات سے کھیلنا چاہتی ہیں اور حکام خاموشی سے اس کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ ملک بھر میں اضطراب ہے خاص کر کوئٹہ جشن کے موقعہ پر ناچ گانے کے پروگرام کے خلاف اہالیان کوئٹہ میں سخت پریشانی ہے۔ ہم حکومت اور عوام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق معاشرہ مزید تباہی سے بچانے کی طرف توجہ دیں

جھنگ شہر کے ہمدردان اسلام

زندہ باد

اکابر جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر جھنگ شہر کے ہمدردان وممبران جمعیۃ علماء اسلام نے مجلس مشاورت منعقد کر کے اور مدرسہ انوار الاسلام جھنگ شہر اور جامع مسجد مرکزیہ اہل سنت نے یہ فیصلہ کر کے کہ امسال ہم اپنے اپنے ادارے کے لئے چرم قربانی حاصل کرنے کے بجائے جمعیۃ علماء اسلام کے لئے جمع کریں گے اجتماعی زندگی اور اسلام کا حق ادا کر دیا۔ پھر شہر کو مختلف حلقوں میں تقسیم کر کے حلقوں کے احباب نے پوری جدوجہد کر کے قربانی کی کھالوں کے چار سو روپے جمع کر کے دفتر خدام الدین لاہور کی معرفت مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں جمع کرا دئیے۔ جن محترم اور دردمند ارکان جمعیۃ علماء اسلام اور ہمدردان اسلام نے اس سلسلہ میں جدوجہد کی ان کے اسمائے گرامی جناب مولانا صوفی شیر محمد صاحب ارسطو ولتانہ جھنگ شہر کی اطلاع کے مطابق حسب ذیل ہیں۔

حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ امیر جمعیۃ ہذا۔ مولانا غلام احمد صاحب خطیب جامع مسجد مرکزیہ اہل سنت۔ مولوی محمد صدیق صاحب ملک عمر حیات اور ان کے ممبران صوفی غلام محمد صاحب۔ میاں رحیم دین صاحب حافظ عبدالرحیم صاحب خطیب جامع مسجد منشیوالہ والی۔ شیخ محمد رمضان صاحب بزانہ صوفی محمد اسمٰعیل صاحب حافظ محمد یسین صاحب۔ صوفی محمود شریف ریوڑی والے۔ صوفی کلیم اللہ صاحب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب اور چند اور دوستوں نے بھی کافی سعی فرمائی۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرماتے اور آئندہ بھی خدمت دین کی جدوجہد کی توفیق نصیب فرمائے۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

جب عائلی قوانین کو منسوخ کرنے کی سفارش صوبائی اسمبلی نے منظور کر دی اس وقت۔ ان خواتین کی قابل رحم حالت قابل دید تھی۔ جو بیچاریاں مغرب زدہ افراد کے بہکانے سے غلط فہمی کی شکار ہوئی ہیں۔ وہ زنانہ عادت کے مطابق بہتوں پر لعنت برساتی ہوئی گیلریوں سے اتر رہی تھیں جو سامنے آیا بیچارہ ہدف ملامت بنا کہ تم نے کیوں ہماری حمایت نہیں کی۔ اخبارو ں میں دل بہلانے یا بھڑاس نکالنے کے لئے مولانا غلام غوث صاحب کو حلوہ پیش کرنے کی داستان بھی گھڑ دی۔ حالانکہ مولانا کے پاس نہ کوئی خاتون آئی نہ کچھ کہا۔ مولانا طاؤس خاں صاحب وغیرہ کے ہمراہ صدر دروازے سے اتر کر اپنے دفتر کو روانہ ہوگئے

پمفلٹ دعوت جمعیۃ علمائے اسلام

یہ پمفلٹ جمعیۃ علمائے اسلام کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ ملک کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جہاں جہاں ضرورت ہو ۱۲ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو مظفر گڑھ اور دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے

علماء ——— اور ——— ان کے فرائض

مولانا حکیم محمود احمد ظفر، سیکرٹری، اسلامک سنٹر چناگانگ

——— نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام ———

آدمی اگر گہری نگاہ سے قرآن حکیم کا مطالعہ کرے۔ تو اس پر یہ بات بخوبی ظاہر ہو جائے گی کہ دنیا میں جس قدر انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ان کی بعثت کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ وہ رب العزت کی حاکمیت، خدائی قانون کی اطاعت اور اپنی نبوت کی اتباع کی دنیا والوں میں اشاعت اور تبلیغ کریں۔ تاکہ اپنے مولا سے بچھڑا ہوا بندہ، جو اپنی پوجا کے لئے ہر لمحہ ایک نیا خدا بنا لیتا ہے سب باطل خداؤں کو چھوڑ کر ایک اللہ رب العزت کے دروازے پر اپنی جبین نیاز جھکائے۔ لیکن چونکہ ہمارے پیغمبر سید الاولین والآخرین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے[1]۔ لہذا یہ بار گراں امت محمدیہ کے کندھوں پر لاد دیا گیا اور ساری دنیا میں اللہ کی حاکمیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے پرچار کی ذمہ داری اس پر ڈال دی گئی اور ساتھ ہی اس عظیم الشان کام کی کارکردگی کے صلہ میں "خیر امۃ" کا بہترین لقب عطا فرما کر دوسری تمام امتوں پر فضیلت عطا فرما دی گئی۔ چنانچہ فرمایا۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (القرآن)

یعنی بیان یہ کیا کہ اے مسلمانو! ہوش کے ناخن لے کر اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرو۔ تم اس زمین پر توحید کے امانت دار ہو، اللہ کے نائب اور اس کے خلیفہ ہو، خدائی قانون کے تحفظ اور دنیا میں اس کے نفاذ کے لئے، دنیا کے نظام عدل کو برقرار اور متوازن رکھنے کے لئے اور ظلم و ستم اور ناانصافی کو زمین کی چھاتی سے مٹانے کے لئے بھیجے گئے ہو، تمہاری زندگی کا مشن اور تمہاری حیات کا نصب العین یہی ہے کہ حق تعالیٰ کے نائب اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے اس دنیا میں حکومت الٰہیہ قائم کرو۔ نظام حق کی مشین کے ایک ایک پرزے کو درست رکھو اور شیطانی نظام کا سر پھوڑ کر اس کی جگہ الٰہی نظام قائم کرو۔

آیت کریمہ کا پہلا لفظ ہی "کنتم" بیان کیا جو کہ دوام اور عدم انفکاک کے لیے ہے۔ چنانچہ علامہ سید محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قد تستعمل للدوام المنتفی وعدم انفکاکه نحو وکان الانسان اکثر شیء جدلا (روح المعانی)

اور علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں۔

قیل، هو کان التامة والمعنی خلقتم ووجدتم خیر امة۔ وقیل کان زائدة والمعنی انتم خیر امة (قرطبی)

پھر "الناس" کا لفظ لا کر اس بات کی طرف اشارہ فرما دیا۔ کہ تم صرف اپنوں ہی میں تبلیغ کو محدود نہ کرو۔ بلکہ بیگانوں تک بھی اللہ کا پیغام پہنچاؤ۔ تبلیغ اسلام کو صرف مسجدوں کے اندر رہنے والوں ہی تک نہ رکھو بلکہ مسجدوں میں نہ آنے والوں تک بھی اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچاؤ۔ صرف مسلم ممالک ہی میں تم اسلام کا پیغام نہ سناتے پھرو۔ بلکہ یورپ کے کلیساؤں اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں تمہاری اذانیں گونجیں۔ نہ صرف زمین پر چلنے والوں ہی کے لئے تمہارے وعظ ہوں بلکہ فضا میں اڑنے والوں اور سمندروں کے سینوں کو چیرنے والے جہازوں میں بیٹھے ہوؤں کے لئے بھی تم داعی الی اللہ بنو۔ نہ صرف غریبوں ہی تک تمہاری آواز محدود رہے بلکہ بڑے بڑے شہنشاہوں کے درباروں میں بھی، اللہ کی حاکمیت پیش کرنے کے لئے تمہارا جانا ہو، غرضیکہ اس کرۂ ارض پر حق تعالیٰ کی ساری مخلوق کو خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی، ہندو ہو یا پارسی، بدھ مت یا جین مت، کمیونزم سے اس کا تعلق ہو، یا فاشزم سے، جمہوریت کا قائل ہو یا ڈکٹیٹر شپ کا، فرعون کا ساتھی ہو یا نمرود کا، انگلستان کا ہو یا افغانستان کا، ترکی کا ہو یا جرمنی کا، روس کا ہو یا چین کا، ایران کا ہو یا پاکستان کا، کسی بھی عقیدے، کسی بھی مسلک اور کسی بھی نظریۂ خیال کا ماننے والا ہو، ہر ایک تک حق تعالیٰ شانہٗ کا پیغام جس طریقہ سے بھی ہو سکے، پہنچانے کی ذمہ داری امت محمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

دنیا والوں کا کیا کہنا ہے؟ اس کو بھی اس آیت میں دو دو لفظوں میں بیان فرما دیا۔ گویا کہ سمندر کو کوزے میں بند کر دیا۔ اور مختصر ترین الفاظ میں طویل ترین نصب العین بیان فرما دیا۔

(۱) امر بالمعروف (۲) نہی عن المنکر

"خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" کے بعد "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" بیان کیا۔ یعنی کہ وصف پہلے بیان کیا اور علت بعد میں، جیسا کہ ہم کہتے ہیں "زید کریم یطعم الناس ویکسوهم" یعنی زید ایک صاحب کرم آدمی ہے اور اس کی وجہ اور علت یہ ہے۔ کہ لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے اور پہننے کے لئے کپڑے دیتا ہے۔ تو زید اس وقت تک ہی کریم ہے جب تک کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا اور کپڑے پہناتا ہے جب اس نے یہ دونوں کام چھوڑ دئے اس کی "کریمیت" چلی جائے گی، بالکل اسی طرح جب تک امت میں "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" رہے گا۔ امت "خیر امت" رہے گی اور جب یہ امتیازی وصف ان سے جاتا رہے گا تو امت اس وقت "خیر امت" کے شرف سے بھی محروم ہو جائے گی۔

مفسر امت علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ "معروف و منکر" کے الف لام کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ استغراقی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ایک نیکی کا حکم دیا جائے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے روکا جائے۔

فهذا یقتضی کونهم آمرین بکل معروف و ناهین عن کل منکر۔ (تفسیر کبیر جلد دوم ص۲۲۵)

مطلب یہ ہوا کہ یہ امت چھوٹی سے چھوٹی نیکی سے لے کر بڑی سے بڑی نیکی کا حکم دیتی ہے اور بڑی بڑی سے بڑی برائی سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے روکتی ہے وہ برائی — شراب خانہ کی برائی ہو یا تھیٹر کی، سینما کی ہو یا کنسرٹ ہال کی، ناچ گھر کی ہو یا میوزک کالج کی، اسکول آف آرٹ کی ہو یا تصویر خانے کی، کلب کی ہو یا کھیل کے میدان کی، ثقافت کی ہو یا سیاست کی، حاکم کی ہو یا محکوم کی، راعی کی ہو یا رعایا کی، وزیر کی ہو یا صدر کی، خانقاہ کی ہو یا مزار کی، موت کی ہو یا حیات کی، عقائد کی ہو یا اعمال کی، دن کی ہو یا رات کی، گھر کی ہو یا دوکان کی، سفر کی ہو یا حضر کی، یگانے کی ہو یا بیگانے کی، غرض کہ کسی قسم کی ہو، بغیر کسی رُو و رعایت کے اس کو روکتی ہے۔ خواہ کوئی اسے اخلاق سے تعبیر کرے یا بداخلاقی سے، شائستگی میں شمار کرے یا ناشائستگی میں، وہ ہر حال میں قانون الٰہی سے بغاوت کرنے والوں اور اپنے ظلم و جور سے امن عالم کو غارت کرنے والوں کو منع کرتی ہے۔ اخلاق یہ نہیں کہ آدمی "صلح کل" بنا رہے۔ جو کوئی کہے اسی سے "ہاں" ملا دے۔ جس جگہ جائے اسی جگہ کے مطابق کہنی شروع کر دے۔ بلکہ اخلاق نے اگر ایک طرف کسی کو نیک کہا ہے تو دوسری طرف برا بھی کہا ہے۔ کیونکہ توازن قائم نہیں رہتا۔ موٹر کار کو چلانے کی صحیح ٹریننگ یہی ہے کہ اس کا چلانا بھی سیکھے اور اس کا روکنا بھی، اگر صرف چلانا سیکھے گا اور روکنا نہیں سیکھے گا تو پہلے ہی روز کار کو حادثہ سے دوچار کر دے گا۔ اور اگر صرف روکنا سیکھے گا۔ اور چلانا نہیں سیکھے گا تو کبھی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکے گا۔ لہذا جب تک ایجابی (POSITIVE) اور سلبی (NEGATIVE) صفات پیدا نہ ہوں۔ اخلاق کی تکمیل ناممکن ہے یہی وجہ ہے کہ عام عبادت میں بھی نماز کے ساتھ روزہ کا حکم دیا گیا۔ نماز سے عبادت کی ایجابی (POSITIVE) صفات پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی اس طرح قیام کرو، اس طرح رکوع کرو۔ اور اس طرح سجدہ کرو، اس کے برعکس روزہ سے سلبی صفات پیدا ہوتی ہیں کہ فلاں چیز سے رک جاؤ۔ جھوٹ نہ بولو، چغلی نہ کھاؤ، یہ نہ کرو، وہ نہ کرو،

---

[1] صحیح بخاری جلد اول ص۵۰۱۔ مسلم، جلد ۲، ص۲۴۸، ترمذی جلد ۲ ص۵۴، مسند احمد جلد ۲، ص۳۹۸ تفصیل کے لئے احقر کا رسالہ "ختم نبوت" ملاحظہ فرمائیے۔

ناظرین کرام

منی آرڈر بھیجتے وقت منی آرڈر کے پیچھے اپنا پورا پتہ تحریر فرمایا کریں (ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی شاخوں کے نام

برادران محترم! آپ کو معلوم ہوگا کہ عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل قومی اسمبلی آف پاکستان میں پیش ہو چکا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک بار پھر اسی زور و شور اور سرگرمی سے محضر ناموں کی مہم شروع کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ محضر نامے چھپ کر تیار ہو چکے ہیں۔ جو جلد ہی امیر یا ناظم اعلیٰ کے پتے پر بذریعہ ڈاک بھیجے جا رہے ہیں۔ امیر ضلع سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں اس مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ ایک محضر نامے پر دس آدمیوں کے نام و پتے تحریر کئے جائیں گے۔ ضلعے کے ہر علاقے میں یہ محضر نامے پُر کئے جائیں اور اپنے حلقہ کے ممبران قومی اسمبلی کے نام ذیل کے پتہ پر ۱۳ جولائی تک بھیج دیئے جائیں۔ چونکہ وقت کم ہے اس لئے اس مہم کو تیزی کے ساتھ شروع کیا جائے۔

پتہ:- "قومی اسمبلی آف پاکستان ایوب ہال - راولپنڈی"

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان - لاہور

حلقہ ۲ بازار سنجاوی ضلع لورالائی کوئٹہ ڈویژن میں

جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

یہ امر باعث مسرت ہے کہ لورالائی میں ملک حاجی عبدالرحیم صاحب کی انتھک کوششوں اور دوڑ دھوپ سے حلقہ ۲ بازار سنجاوی ضلع لورالائی میں جمعیۃ علماء اسلام کا عارضی انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور انہیں مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔۔

جمیع مسلمانوں سے پرزور درخواست ہے کہ اسلامی نظام حیات کے نفاذ اور غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور جزائے خیر دے آمین۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام ہوس سنجاوی) ۲۔ جولائی کو ارکان جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ۲ بازار سنجاوی ضلع لورالائی کا ایک عمومی اجتماع منعقد ہوا۔ اور جمعیۃ کے انتخاب کے متعلق مناسب غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل عارضی انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر - مولوی سید محمد صاحب امام مسجد چیلہ خلیل - نائب امیر - مولوی محمد شاہ صاحب امام مسجد قدیم سنجاوی - ناظم و خازن - ملک حاجی عبدالرحیم صاحب نمبردار قدیم سنجاوی - سالار رضاکاران - مولوی محمد صدیق دکاندار

مجلس شوریٰ

(۱) اخوندزادہ ملا عبدالجلیل صاحب کلا تھ مرچنٹ سنجاوی (۲) حاجی ملا ہدایت اللہ صاحب ساکن چیلہ خلیل (۳) مولانا عبید اللہ ٹیلر ماسٹر بازار سنجاوی - (۴) صوفی شاہ نواز ہیر کٹنگ سیلون (۵) نادر شیخ ساکن موضع پابسرہ (۶) عبدالرحمن صاحب موضع چیلہ خلیل۔

مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۶ر اگست کو مجلس شوریٰ کے اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام گندکوٹ میں شرکت فرمائیں

میر صبح صادق خان رئیسی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد

جمعہ کے اجتماعات میں اراکین اسمبلی کو خراج تحسین

جمعہ ۵ جولائی - آج پورے لاہور کی مساجد اور ملک کے دوسرے حصوں میں جمعہ کے اجتماعات میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی چونکہ قرارداد کا مفہوم ایک ہی ہے اس لئے مقامات کے اسماء کے بعد قرارداد کا متن شائع کیا جا رہا ہے۔

لاہور: جامع مسجد سعدی پارک - شیرانوالہ گیٹ نیلا گنبد - جامع مسجد کشمیری بازار - تکی مسجد انارکلی - نیلا گنبد - جامع مسجد محمد ابراہیم صاحب انارکلی جامع مسجد پٹولیاں -

گجرات:- جامع مسجد حیات النبی شاہی مسجد سرائے عالمگیر -

جہلم - جامع مسجد گنبد والی جہلم شاہی مسجد چکوال -

قرارداد

مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے اراکین کے اسلامی جذبہ کو بنظر استحسان دیکھتا اور ان کی اس کارگزاری کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے بالاتفاق عائلی قوانین کو خلاف شریعت ٹھہرا کر مرکزی حکومت سے اس کی منسوخی کے لئے سفارش کی قرارداد پاس کر دی ہے۔ یہ اجلاس حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ایم. پی. اے کی مخلصانہ جد و جہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو انھوں نے ایوان کے دونوں بازوؤں کے ممبروں کو ہمنوا بنانے کے لئے اور اپنی پُرخلوص اور مدلل تقریر سے مخالفین کی تقریروں کا تار و پود بکھیر کر مسلمانانِ پاکستان اور جمعیۃ علماء اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔

یہ اجلاس مرکزی اسمبلی کے ممبروں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی ان غلط قوانین کے خلاف ووٹ دے کر اپنا فرض ادا کریں۔

نام نہاد جماعت اسلامی کا دوغلا پن

معلوم یہ ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی نے بھی کمیونسٹوں کی طرح اپنے محاذ تقسیم کر رکھے ہیں مودودی صاحب متحدہ محاذ میں پیش پیش ہیں کوثر نیازی افسروں کے ساتھ چپکے ہوئے ہیں پہلے کوثر صاحب کی معرفت مقامی افسروں نے غلاف کعبہ کا جلوس نکلوایا اب شیعہ سنی اتحاد کے نام پر اس سے تقریریں کرائی جا رہی ہیں۔ حالانکہ کوثر صاحب نہ علماء کے نمائندے ہیں۔ اور نہ سنیوں کو ان پر اعتماد ہے۔ عقائد کا حال تو واضح ہو ہی چکا ہے۔ عامۃ المسلمین کے لئے مودودی پارٹی ایک معمہ ہے۔

مقامی افسروں کا یہ رویہ بھی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیا وہ کوثر نیازی جیسے آدمیوں کو قوم کے سر پر مسلط کرنا چاہتے ہیں یا اس غلط فہمی کے شکار ہیں کہ انہیں عوام کا اعتماد حاصل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۶ر جون کو مجلس شوریٰ کا اجلاس ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام گندکوٹ منعقد ہوگا جس میں ہزاروں میر عالم خان صاحب لغاری ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سندھ و بلوچستان بھی شرکت فرما رہے ہیں لہٰذا پیشتر ازیں ضلع جیکب آباد کے تمام جمعیۃ کی شاخوں کے امیر صاحبان کو بذریعہ پوسٹ دعوت نامے ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اب جمعیۃ کے تمام معزز حضرات کو بذریعہ ترجمان اسلام

امروز کی رائے

لاہور ۳ر جولائی - آج صوبائی اسمبلی نے کثرت رائے سے عائلی قوانین کی منسوخی کی سفارش کر دی اس کامیابی کا سہرا مولانا غلام غوث ہزاروی کے سر رہا۔ جنھوں نے آج زور خطابت سے ایوان کی کثرت کو اپنا ہمنوا بنالیا اور خواتین ارکان اور ان کے حامیوں کا زور بیان اور دلائل بالکل غیر موثر ثابت ہوئے۔

پاکستان کو بنے ہوئے ۱۹ سال بیت گئے

مگر جس مقصد کیلئے اتنی قربانیاں دی گئی تھیں آج ملک اس سے محروم ہے

۲۳ جون کو جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر دفتر کے ناظم مولانا قائم الدین صاحب جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں فورٹ عباس تشریف لے گئے رات کو بعد از نماز عشاء ڈگی والی مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج پاکستان کو بنے ہوئے ۱۹ سال بیت گئے مگر جس مقصد کے لئے قربانیاں دی گئیں، صد افسوس کہ آج ساری قوم اس مقصد سے محروم ہے انھوں نے کہا کہ ہماری تمام مشکلات کا حل صرف قرآنی نظام حکومت میں مضمر ہے آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علمائے اسلام ملک میں تمام مخرب اخلاق اور بے حیائی کے اڈوں کو ختم کرنا چاہتی انہوں نے تمام مذہبی جماعتوں کا اتحاد اور عمل اشتراک۔ قائد جمعیۃ علماء اسلام مفتی محمود صاحب کی مساعی کو سراہا بعد ازاں جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا

امیر جناب مولانا نذیر احمد صاحب خطیب ڈگی والی مسجد فورٹ عباس - ناظم اعلیٰ جناب صوفی عبدالرزاق صاحب آڑھتی غلہ منڈی فورٹ عباس - خازن - حاجی کرم الٰہی صاحب فورٹ عباس۔

مولانا قائم الدین جماعتی پروگرام کے تحت ہارون آباد تشریف لے گئے رات کو بعد از نماز عشاء اشرف المدارس میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا موصوف نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب ہمارے برسر اقتدار طبقہ نے ۱۴۰۰ سو سالہ تحفظ اسلام میں مداخلت کر کے قرآن کے صریح احکام میں تبدیلی اور تحریف شروع کر دی تو علمائے امت کے ذمہ دار افراد حکومت کے اس فعل کو مداخلت فی الدین قرار دے کر اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو گئے مگر جب

[illegible]

"اس بجٹ میں اگر کوئی چیز نہیں ہے تو اسلام نہیں ہے"

بجٹ پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر۔ صفحہ اول کا بقیہ

پہلے ہمارے گورنر اور ہمارے وزراء فرمایا کرتے تھے ہمارے لیڈر بھی اعتراف کرتے تھے کہ موجودہ طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم انگریز دل نے اپنی اغراض کے لئے تجویز کیا تھا اور اس کے لئے کمیشن بھی مقرر ہوئے لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چیز کا بھی فرق نہیں پڑا۔ نہ طریقہ تعلیم میں نہ نصاب میں اور نہ ہی نتائج تعلیم میں معزز ممبر نے صحیح فرمایا۔

افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی
یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا

دیسی طب

اس بجٹ میں اگر کوئی چیز نہیں ہے تو اسلام نہیں ہے۔ دیسی صنعتوں کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ خاص کر دیسی طب کے لئے۔ طب وہ چیز ہے جس کی افادیت کا کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ ہر شہر میں حکیم ہر گاؤں میں حکیم اور ہر ضلع میں حکیم موجود ہیں۔ کروڑوں لوگ علاج کرواتے ہیں۔ دیسی طب ایک ایسا طریقہ علاج ہے جو آسان ہے اور ہر وقت میسر آسکتا ہے لیکن عہد فرنگ کی یادگار ہمارا محکمہ صحت بالکل مغربی ممالک کی دوا فروشی کے لئے ایجنسی کا کام کرتا ہے۔ اس کی اور کوئی حقیقت نہیں۔ دیسی طب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اسلامی علوم و فنون کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ ملک میں عیسائیت بڑھ رہی ہے اور ہماری یہ مہربان حکومت اور ہمارے یہ سمجھدار وزراء ۳۰ ہزار روپیہ عیسائی بچوں کو وظائف میں دیتے ہیں۔ وہ بھی مسلمانوں کو عیسائی بنالیں اور یہ بھی ان کی امداد کریں اور انہیں جگہیں فراہم کریں۔ زمینیں الاٹ کریں اور ان کی سرپرستی کریں۔ گویا مسلمانوں کو کافر بنانے میں یہ محمد و معاون بن رہے ہیں۔

جناب صدر! عجیب بات ہے بجٹ میں پاکستان آرٹ کونسل کے لئے پانچ ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے اور اپوا کے لئے بیس ہزار جمع پچاس ہزار یعنی ستر ہزار کی رقم منظور کی گئی ہے۔ یہ رقم اپوا کی بیٹیوں کے لئے دی گئی ہے

خاندانی منصوبہ بندی

ایک اور ظلم ہے چودہ لاکھ کی وہ رقم جو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے منظور کی گئی ہے۔ جب میں سوچتا ہوں کہ ہماری یہ بوڑھی حکومت اور بوڑھے وزیر آرٹ سے دلچسپی رکھتے ہیں موسیقی سے دلچسپی لیتے ہیں اور ہزار روپیہ اپوا کی بیٹیوں کو دیتے ہیں اور چودہ لاکھ روپیہ کی مانع حمل گولیاں تقسیم کراتے پھرتے ہیں تو بے ساختہ کہنا پڑتا ہے۔

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است

فسادات محرم

مجھے بہت کچھ عرض کرنا تھا لیکن ابھی تو نظم و نسق کے بارے میں حکومت نے اپنی نااہلی کا جو ثبوت محرم میں دیا ہے وہ باقی ہے اور یہ ملک کی ایسی اہم ضرورت ہے کہ اس پر روشنی ڈالی جائے۔ اگر کوئی حکومت امن و امان قائم رکھنے سے قاصر ہے تو وہ اس قابل نہیں کہ اسے اپنے اوپر مسلط رکھا جائے اور جتنی جلدی ہو سکے اس کا جوا گردن سے اتار دیا جائے۔ گزشتہ محرم میں حکومت کو علم تھا کہ سالہا سال سے فسادات ہوتے چلے آئے ہیں لیکن اس نے پیش بندی کے طور پر کوئی انتظام نہ کیا اور ڈی سی شفیع جواب نہیں دیتے انہوں نے معمولی اور سرسری اعلانات کئے امن قائم کرو، اتحاد کرو، "اتحاد کرو" یہ بالکل غلط کوششیں تھیں۔ جب تک حکومت فسادات کے اسباب پر پوری طرح غور کر کے ان کو دور نہیں کرے گی ملک میں کبھی امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔ جب میں کسی دوسرے فریق کے بزرگوں کو فرعون، بے حیا، اور سامری تک کہوں یا لکھوں گا تو میں کس طرح اس فریق سے توقع رکھوں کہ وہ مجھ سے اتحاد کرے گا۔ ہمارا محکمہ اطلاعات اپنا فرض انجام دینے میں قاصر رہا۔ اور ہمارے حکام صرف رفع الوقتی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے وزراء بھی دفع الوقتی کرتے ہیں۔ کہ جلوس ختم یا گزرے۔ دگرنہ یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی۔ اس لاہور میں جیسا کہ محترم خواجہ صفدر صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ جب فساد ہوا تو چودہ پندرہ گھنٹے تک حکومت سے انتظام کیوں نہ ہو سکا۔ رات کو فساد ہوا۔ صبح کو جلوس نکلتا ہے جلوس والے مسلح ہو کر نکلے چنانچہ ثبوت موجود ہے کہ ریوالوروں اور دوسرے ہتھیاروں سے جلوس مسلح تھا۔ وقت پر انتظامیہ انتظام نہیں کر سکی۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کے بعد لاہور پھر گولیوں کا شکار ہوا۔ یہ لاہور کی قسمت میں لکھا ہوا ہے کہ وہ قربانیاں دے۔ نارووال میں ایک نااہل تھا نیدار تھا۔ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جلوس گزر گیا ہے۔ پیچھے کی طرف نہ ہجوم ہے نہ حملہ ہے پھر بھی گولی چلا کر دو آدمیوں کو شہید کر دیتا ہے۔ اب ٹھیری کے متعلق کہہ کر بات ختم کرتا ہوں۔ ٹھیری میں ۱۲ بجے فساد ہوتا ہے۔ اور ڈی ایس۔ پی حکم دیتا ہے کہ تم لوگوں کو جمع کرو ہم ملزموں کی شناخت کریں گے۔ ڈی سی چلے جاتے ہیں۔ پھر افسر آٹھ ہزار کے جلوس کے آگے آگے آتا ہے۔ گیارہ بارہ بجے فساد ہوا، آٹھ ہزار کا جلوس باہر سے آرہا ہے فساد ہونے کا خطرہ ہے۔ ایک جلوس کیوں دوسرے شہر میں جاتا ہے جہاں صرف ایک گھر ہے ان کا ہم مذہب اور جب فساد کا خطرہ ہے کیوں نہیں جلوس کو روکا جاتا جب وہ خود آسکتے ہیں، پولیس کیوں نہیں لا سکتے۔ خیر آباد سے ٹھیری کے درمیان چار میل کا فاصلہ ہے جلوس آتا ہے تین ہزار کی آبادی بچوں بیویوں سمیت ٹھیری کی ایک مکان میں جمع ہیں۔ ایک مسجد کے مولوی کو قتل کر دیا جاتا ہے آگ لگانی شروع کرتے ہیں تیل ان کے ساتھ ہے۔ ساٹھ ستر مکان جل جاتے ہیں تب جا کر ڈی سی صاحب فرماتے ہیں کہ جلوس کنٹرول سے باہر ہے۔ تم اپنی پناہ گاہ کا انتظام خود کرو۔ وہ گھروں سے نکل کر آگ بجھاتے ہیں لڑائی ہوتی ہے مقابلہ ہوتا ہے جلوس منتشر ہوتا ہے اس کی تہ میں کون سا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ ملک کے مشرق سے مغرب تک فسادات ہوتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے اسباب پر ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہوگا۔ ایران ایک شیعہ سلطنت ہے۔ شیعہ رعایا ہے لیکن اس کے اندر ایسے جلوس کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ جلوس میری سمجھ میں نہیں آتے جنھیں دوسروں کی گلیوں اور کوچوں میں سے جایا جائے تبرا کیا جائے اور دوسری کو اشتعال دلایا جائے نہ یہ سمجھ میں بات آتی ہے کہ دس دن تک تبرا کیا جائے۔ امام باڑوں میں اور لاؤڈ سپیکر کا منہ سنیوں کی طرف ہو۔ عرض کروں گا۔ کہ اس مسئلے کی اعلیٰ پیمانے پر تحقیقات کی جائے اور اصلی اسباب کو معلوم کر کے ان کا مناسب علاج کیا جائے۔ اگر پاکستان کی سلامتی مقصود ہے تو اس کا حل تلاش کرنا ہوگا۔

عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے اور پاکستان میں اسلامی نظام حیات کو جلد نافذ کیا جائے

(جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لیاقت پور رحیم یار خان)

آج مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۶۳ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ در جامع مسجد زیر صدارت حاجی عبدالواحد صاحب نائب امیر جماعت (بہار کالی) ۱۲-۱۸ -جون منعقد ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک حاجی علام نبی صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

جمعیۃ العلماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو فوراً بلا تاخیر منسوخ کیا جائے۔ جس کو ہر مکتب فکر کے علماء نے خلاف قرآن و سنت اور حکومت کا غیر دانشمند فعل قرار دیا ہے۔

نیز یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جتنا جلد ہو سکے۔ اسلامی قانون کو نافذ و رائج کرے۔

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی رح کی مایہ ناز تصنیف جو ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے کتابت دیدہ زیب دو رنگہ خوبصورت ٹائیٹل۔

قیمت صرف ۲/۲۵ روپیہ۔ ۵۰ سے زیادہ کتب منگوانے پر ۳۳ فیصد کمیشن دیا جائے گا اس سے کم پر ۲۵ فیصد کمیشن۔

(۱) مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور
(۲) مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام۔ جہلم
(۳) مدنی کتب خانہ جامع مدنی۔ چکوال۔ ضلع جہلم

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب و غریب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کیلئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپے ٹوریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

بجوبن درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

Phone No. 67715 Regd L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

No. 6 || 12TH JULY 1963 + 20 SAFAR-UL-MUZAFFAR -1383 HIJRI | No. 26

حق کی عظیم الشان فتح

صوبائی اسمبلی نے عائلی قوانین کی منسوخی کی سفارش کر دی

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مبارک باد

فرنگی دور اقتدار سے لے کر آج تک ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں حق و باطل کی مسلسل آویزش رہی۔ اسلام ہمیشہ غالب آتا رہا۔ مگر مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے موجودہ سیشن میں۔ حق کی فتح کا جو مظاہرہ ہوا وہ اسلام کا معجزہ اور اللہ تعالےٰ کی غیبی مدد کا نتیجہ ہے۔ عرصہ سے منکر حدیث غلام احمد پرویز نے سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع سے ملک میں الحاد و انکار حدیث کا پروپیگنڈا کر کے ہزاروں مسلمانوں کو بے ایمان اور خواتین کو اسلامی قیود سے آزاد کر دیا ہے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان کہلانے والے آج چودہ سو سال کی تحقیقات اور امت کے اجماع اور اجتماعی عمل کی تردید کرنے لگ جائیں۔ اگر آج ہم چودہ سو سال کے متفقہ مسئلہ کو غلط کہیں یا اسلامی احکام میں ترمیم کریں یا قرآن پاک کے مشہور معانی کو تبدیل کر کے اس کی نئی تشریح کریں تو پھر عیسائی مذہب۔ ہندو مذہب اور اسلام میں کیا فرق رہ جاتا ہے اور باقی دین پر جو چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے اور قرآنی تشریحات پر جو چودہ سو سال سے مجتہدین و مجددین امت کرتے چلے آرہے ہیں کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ دراصل ایسا کرنے والے اسلام کی عمارت ہی کو گرانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک سازش ہے جو اسلام کے خلاف کی جا رہی ہے۔ ملک کی بدنصیبی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ حکومت کی ذمہ دار پوسٹوں پر ایسے بے دین لوگ فائز ہو چکے تھے، جو حکومت کو بھی متاثر کر رہے تھے۔ چنانچہ عائلی کمیشن کی گمراہ کن رپورٹ اور اس کو قانونی شکل دینا اس کا بیّن ثبوت ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کی جمعیۃ علماء اسلام کے مشترکہ اعلان اور تنبیہہ کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی اور عائلی قوانین ملک پر مسلط کر دیئے۔ البتہ صدر مملکت نے یہ کہہ کر کہ "یہ قوانین آسمانی وحی نہیں اور نہ ہی حرف آخر ہیں، قوم کے نمائندے ان کو بدل سکتے ہیں" خود بری الذمہ ہو کر یہ بوجھ ارکان اسمبلی کی گردنوں پر ڈال دیا۔ مگر اسمبلی میں الحاد و بے دینی کے جراثیم داخل ہو چکے تھے۔ اس لئے وہاں اب تک کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تھا۔ مگر جمعیۃ علماء اسلام نے ملک کی رائے عامہ کو بیدار کر کے دکھا جس سے مغربی پاکستان اسمبلی کے ارکان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ جب علامہ رحمت اللہ صاحب ارشد (بہاولپوری) ایم۔ پی۔ اے نے مختلف ناموں کی طرف سے ان قوانین کی تنسیخ کی تحریک کا نوٹس دیا تاکہ قرعہ اندازی میں کسی نہ کسی کا نام نکل آئے۔ چنانچہ راؤ خورشید علی صاحب کا نام نکل آیا اور انہوں نے یہ تحریک انتہائی مایوسی کے عالم میں اسمبلی میں پیش کر دی۔ ان کی تقریر کے بعد بیگم شاہنواز اور عبداللطیف شیخوپورہ نے

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا مرکزی اجلاس

۵-۶ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عامہ (مرکزیہ) کا اجلاس بمقام ملتان زیر صدارت امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی منعقد ہوگا

نظام الاوقات } ۵ اگست ۶۳ء کو صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا

۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مرکزی اجلاس۔ پھر ۳ بجے ظہر سے شروع ہو کر ۱/۲ ۵ بجے تک اور ۶ اگست کی شام تک جاری رہیگا

ایجنڈا

(۱) گزشتہ سال کی رپورٹ (۲) جدید انتخاب

(۳) دستور العمل میں ترمیم و تنسیخ۔

(۴) دیگر ملکی و مذہبی مسائل باجازت صدر

غلام غوث ہزاروی۔ ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

اس تجویز کے خلاف زہر اگلا۔ دوسری خواتین نے بھی زور لگایا۔ یہاں تک کہ بقول اخبارات کے اندازہ ہو رہا تھا کہ تحریک ناکام ہو جائے گی۔ مگر جب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر شروع کی تو ایوان پر سکتہ طاری ہو گیا اور ہر ممبر ہمہ تن گوش ہو کر تقریر سننے لگا۔ جب سپیکر نے کہا کہ مولانا آپ کا وقت ختم ہو گیا تو ایوان کے چاروں طرف سے صدائیں بلند ہونے لگیں کہ "مولانا کو اور وقت دو"۔ "ہمارا وقت بھی ان کو دو"۔ جب سپیکر نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو ارکین واک آؤٹ کر گئے اور اللہ تعالےٰ کی غیبی نصرت کا یہ عالم تھا کہ تقریر کے بعد ہر ممبر فرط محبت سے مولانا کو مبارک مبارک کہہ رہا تھا۔ لابی میں بعض ممبروں نے مولانا کو کندھے پر اٹھا لیا اور جب دوبارہ اسمبلی ہال میں مولانا داخل ہوئے تو ایوان کے دونوں بازوؤں نے زبردست تالیوں سے ان کا استقبال کیا اور سپیکر صاحب نے اجتماعی مطالبہ کو مانتے ہوئے مولانا کو مزید وقت دینے پر رضامندی ظاہر کی۔ مگر اس موقعہ پر سیاستدان ممبروں اور خود مولانا نے کہا کہ اب تقریر کا وقت نہیں رہا اور وقت ختم ہونے سے تحریک بغیر کسی نتیجہ کے رہ جائیگی اس لئے اب تحریک پر ووٹنگ کرائی جائے۔ چنانچہ صرف تین عورتوں اور ایک مرد کے تمام ہاؤس نے جوش و خروش سے تحریک کے حق میں ووٹ دیے اور مغربی پاکستان اسمبلی کے سرکاری اور غیر سرکاری بنچوں نے ایک تاریخی فیصلہ صادر کیا کہ ہم اسلام کو کسی حالت میں چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں اس طرح بدرین۔ منکرین حدیث اور ملحدین کو منہ کی کھانی پڑی۔ ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ حق کا بول بالا ہوا۔ اخبارات نے مولانا کو خراج تحسین ادا کیا اور اب تک ٹیلیفون اور خطوط کے ذریعہ مبارکباد کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تمام ارکان جمعیۃ علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے ممبران قومی اسمبلی سے ملیں یا دستخط کرا کر ان سے اپیل کریں کہ وہ اسلام کی حمایت کر کے عائلی قوانین کی تنسیخ کے حق میں ووٹ دیں۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے فیصلے کے بعد جو درحقیقت تمام صوبے کے مسلمانوں کا فیصلہ ہے ارکان قومی اسمبلی کے لئے اس کی مخالفت کرنے کیلئے کوئی وجہ جواز بھی باقی نہیں ہے ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اسلام کی مخالفت سے بچائے۔ آمین۔

(نوٹ) مولانا کی اصل تقریر اور بقیہ حالات آئندہ شائع ہونگے۔

(انشاء اللہ تعالےٰ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران حضرت مولٰنا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۵

سوئر کی شکل

ایک تھانیدار صاحب سخت رشوت خور تھے ۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ کسی غریب سلمان کو کام پڑا ۔ اس نے چار سو روپے رشوت مانگی ۔ بیچارہ بہت غریب اور صاحب عیال تھا مگر کیا نہ کرتا ۔ مجبور تھا ۔ چار سو روپے کہیں سے لاکر اس کو دے تو دیے ۔ مگر پیچ و تاب کھانے لگا ۔ بیچارہ قلق و اضطراب کے مارے ایس ۔ پی (کپتان) کچہری میں چلا گیا ۔ اس کو بھی رشوت لینے کا چسکہ لگا ہوا تھا ۔ اور بات یہ ہے کہ بڑے افسر رشوت نہ لیں، تو چھوٹے کیسے لے سکتے ہیں ۔ ماتحت ملازمین اگر دس ہزار روپے رشوت لیتے ہیں تو دو چار ہزار بالا دست افسر کو ضرور دیتے ہیں ـــ سُنا ہے کہ دورہ کرنے والے رشوت خور ریلوے افسر کو رشوت دینے کی ذمہ داری اسٹیشن ماسٹر پر ہوتی ہے ۔ وہی سب سے جمع کر کے اس کے جہنم کے لئے ایندھن مہیا کرتا ہے ۔ یہ بات سب کو معلوم نہیں ہو سکتی ۔ مگر سننے میں آتا ہے کہ سٹیشنوں پر ہزاروں ٹوکرے جو گاڑی پر چڑھنے کے لئے پڑے رہتے ہیں ان میں فی ٹوکرا کوئی ٹیکس مقرر ہوتا ہے ۔ ان باتوں کا علم حاصل کرنا ہو تو ریلوے کے چھوٹے اور کم درجہ کے کلرکوں سے معلومات حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔ ہم صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ چار سو روپے ماہوار کا ملازم جب بارہ پندرہ ہزار روپے کی موٹر خریدتا ہے ۔ جس پر ڈرائیور تنخواہ اور پٹرول وغیرہ کو ملا کر تقریباً چار سو روپے ماہوار خرچ ہوتے رہتے ہیں ۔ تو اس وقت ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ اس افسر کی تنخواہ تو موٹر کھا گئی ۔ اس کے بال بچے کیا کھاتے ہوں گے ۔ یہاں سے دستِ غیب کا پتہ لگ جاتا ہے ۔ رشوت سے بچ جاتے ۔ اور محترم وزیر ملک قادر بخش صاحب کو توفیق دے کہ وزیر بننے سے پہلے صوبائی اسمبلی میں جس طرح انھوں نے فرمایا تھا کہ پاکستان کو بھارت سے کوئی خطرہ نہیں سب سے بڑا خطرہ اس قسم کے چوروں اور ڈاکوؤں سے ہے جو ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں ۔ وہ اب وزیر بننے کے بعد اپنے قول کو یاد کر کے عمل کے لئے سوچیں ۔

بات دور چلی گئی اور یہ پاکستانی تاریخ کی بہت بڑی کہانی ہے ۔ بات تھانیدار صاحب کی بیان ہو رہی تھی ۔ جب اس غریب آدمی سے چار سو روپے رشوت لی تو وہ ایس ۔ پی کے دفتر میں آ کے بیٹھ گیا ۔ اگرچہ وہ بھی اسی بیماری میں مبتلا تھا ۔ مگر خدا کی شان کہ اس غریب پر اُسے کچھ رحم آ گیا ۔ اس نے تھانیدار صاحب کو بلایا ۔ اور پوچھا کہ تم نے اس غریب آدمی سے رشوت لی ہے ۔ وہ صاف مکر گیا ۔ ایس ۔ پی صاحب نے ہر چند کہا ۔ کہ لیا ہے تو واپس کر دو ۔ مگر اس نے ایک نہ سُنی اور کہا کہ یہ بالکل جھوٹ بولتا ہے ـــ ایسے وقت غریب کو اللہ تعالیٰ کے سوا کس کا سہارا ہوتا ہے ۔ اس نے کہا جناب یہ قرآن پاک کی قسم اٹھا لے کہ اس نے چار سو روپے مجھ سے نہیں لئے ۔ ایس ۔ پی کے کہنے سے تھانیدار قسم کھانے کو تیار ہو گیا ۔ اس نے بہت سمجھایا کہ دیکھو قسم نہ کھاؤ ۔ اس غریب کو اس کے روپے واپس کر دو ۔ اس نے ایک نہ سنی اور قسم کے لئے تیار ہو گیا وضو کر کے آیا ۔ ایس ۔ پی نے کہا وہ سامنے قرآن پاک ہے اٹھا کر لے آؤ ۔ وہ گیا اور اٹھا لایا ۔ اب ایس ۔ پی کو اس کی صورت کچھ بدلی ہوئی نظر آ رہی تھی ۔ وہ گھبرایا اور کہا کم بخت قسم نہ اٹھاؤ پھر سوچو ۔ اگر روپے لئے ہیں تو اس غریب کو واپس کر دو ۔ تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے ۔ تھانیدار نے قرآن پاک سر پر رکھا اور قسم کھالی کہ میں نے اس شخص سے چار سو روپے رشوت نہیں لی ۔ اب وہ قرآن پاک رکھنے واپس ہوا خدا تعالیٰ کی شان ۔ کہ قرآن رکھ کر لوٹنا ہی چاہتا تھا ۔ کہ اوندھے منہ گر گیا اور گرتے ہی ٹھنڈا ہو گیا ۔ اب اس کا چہرہ بدلا ہوا تھا ۔ جیسے آگے کو تھوتھنی نکلی ہو ۔ وہ مر گیا تھا ۔ مگر اس کی صورت دیکھ کر دیکھنے والے پر رعب اور ہیبت طاری ہوتی تھی ۔ غریب کی آہ اُسے کھا گئی ۔ قہر خداوندی کی بجلی نے اس کو تباہ کر کے رکھ دیا ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو رشوت کی لعنت سے محفوظ رکھے ۔ آمین ۔

جمعیتہ علماء اسلام کراچی کی اہم قرار دادیں

یکم ستمبر کو مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ میں جمعیتہ علماء اسلام کی ایک خاص مجلس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں :-

اس اجتماع میں مولانا تمیز الدین صاحب کے انتقال پر قرار داد تعزیت پاس کی گئی ۔

(۲) حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جو سیاسی نظر بند جیلوں میں مقید ہیں انہیں رہا کیا جائے ۔ یا ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے ۔ بلا وجہ کسی شہری کو نظر بند کرنا انتہائی نامناسب اور غیر جمہوری حرکت ہے ۔

(۳) اس اجتماع میں عائلی قوانین کو مداخلت فی الدین قرار دے کر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان غیر اسلامی قوانین کی فوراً تنسیخ کی جائے ۔

اگر آپ کو کسی وجہ سے پرچہ نہ ملے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر دوبارہ طلب فرمالیں ۔

مظفر گڑھ، لیہ کی خالی نشست کا ضمنی انتخاب

اسلام دوستی کا ایک پیمانہ

(ڈاکٹر احمد صاحب حسینی کمال)

صوبائی اسمبلی کی خالی نشستوں کے جو انتخابات ہو رہے ہیں ان میں یہ مظفر گڑھ کی نشست کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اس نشست کے لئے تین امیدواروں کے درمیان مقابلہ درپیش ہے ان میں ایک شخصیت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کی بھی ہے۔ دوسری دو شخصیتیں علاقہ کے بااثر حضرات کی ہیں۔

دسٹرکٹ کونسل مظفر گڑھ کے ہال میں اس نشست کے امیدواروں کا ایک تعارفی اجلاس ہوا۔

ایک امیدوار ملک محمد حسین صاحب جھکڑ نے اپنے منشور میں خود کو عوامی خادم بتایا اور ووٹوں کا اصل مستحق قرار دیا آپ نے اپنے انتخابی مواعید میں فرمایا کہ میں حق بالغ رائے دہی کے حق میں ہوں اور ضلع کے عوام کے لئے روٹی کپڑا اور تعلیم کی بہتر سہولتوں کے لئے تجدو جہد کروں گا۔ غالباً ان امیدوار صاحب کو کنونشن لیگ کی حمایت حاصل ہے۔

دوسرے امیدوار سردار بہرام خاں سہڑ ہیں۔ آپ نے اپنے منشور میں زیادہ تر جمہوریت کا نعرہ بلند کیا اور اپنے اس عزم کا اظہار فرمایا کہ جمہوری اقدار کی بحالی کی جدوجہد کروں گا۔ ساتھ ہی اپنے علاقہ کے مفادات پورا کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ ان امیدوار صاحب کی حمایت کا اعلان کونسل لیگ۔ کالعدم عوامی لیگ اور جماعت اسلامی کی طرف سے متحدہ طور پر کیا گیا۔

تیسرے امیدوار مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ہیں آپ نے اپنا منشور پیش فرماتے ہوئے بتلایا کہ "پاکستان کا قیام اسلام کے نفاذ کی خاطر عمل میں آیا تھا لیکن قیام پاکستان کے بعد سے زمام اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلی آ رہی ہے جو قرآن و سنت کی حکمرانی کو اپنی خواہش کے خلاف پاتے ہیں۔ اور شرعی قانون کے اجراء و ترویج میں رخنے ڈالتے رہے ہیں۔ کامیابی کے بعد میرے پیش نظر مقصد اسلامی قوانین کی ترویج اور خلاف اسلام احکام عائلی قوانین کی تنسیخ ہے۔ معاشرہ میں جو بداخلاقی اور بے دینی پھیل گئی ہے اس کی اصلاح کا کام ہے اور ملت و ملک کی ہمہ گیر خدمت ہے" وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قاسمی کو علاقہ کے دین پسند و اسلام دوست افراد نے اس انتخاب کے لئے کھڑا کیا ہے اور ان کی حمایت جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کر رہی ہے۔

مولانا قاسمی نہ تو کوئی بڑے زمیندار ہیں اور نہ سرمایہ دار نہ ان کے سامنے کوئی جاہ طلبی ہے نہ مفاد پرستی، وہ جید عالم دین، بے لوث خادم اسلام اور اس حیثیت سے علاقہ کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ دوسرے امیدوار بھی ذاتی حیثیتوں، متعدد خوبیوں کے حامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس ملک میں گذشتہ سولہ سال سے اسلام پسندوں اور لادینیت کے حامیوں کے درمیان جو کشمکش برپا چلی آ رہی ہے اور پاکستان کو ایک مثالی اسلامی مملکت بنانے کا جو مقصد مطلوب ہے اس کے لئے ان امیدواروں میں کونسی شخصیت زیادہ موزوں اور زیادہ اہل ثابت ہو سکتی ہے۔

پہلی بات جو اس سلسلہ میں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اول الذکر اور ثانی الذکر امیدواروں نے اپنے اپنے منشوروں میں کوئی واضح بات دین اور اسلام کے متعلق نہیں کہی ہے۔ صرف مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے کھل کر اور وضاحت سے اسلام کے متعلق بات کہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ متذکرۃ الصدر ہر دو امیدواروں نے حکمرانوں کی مخالف اسلام پالیسی کی طرف اشارہ تک نہیں کیا ہے۔ جبکہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے برملا اور واشگاف الفاظ میں حکمرانوں کی اس پالیسی کو چیلنج کیا ہے

تیسری بات یہ کہ ہر دو امیدوار صاحبان نے بدنام زمانہ اور مخالف اسلام عائلی قوانین کی بابت ایک کلمہ بھی نہیں کہا۔ جبکہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے علانیہ اس خلاف اسلام قانون کی تنسیخ کے مطالبہ کا اعادہ کیا۔

منشور کے اس واضح فرق و امتیاز کے بعد اسلام اور مسلمانوں کی حق نمایندگی کا معاملہ ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی عالم دین ہیں۔ قرآن و سنت کو سمجھنے والے ہیں اور جب بھی کسی جگہ اسلام کی بات آئے گی۔ ان کی بات ہی اعتبار کے قابل ہوگی۔ دوسرے دونوں امیدوار خواہ وہ حیثیتوں سے کتنے ہی بلند ہوں لیکن دین کے جاننے اور سمجھنے میں بہرحال وہ بھی مولانا قاسمی کے ہی دست نگر ہوں گے۔ ایسی صورت میں اگر اسمبلی میں مخالف اسلام طاقتوں سے مقابلہ درپیش ہوا، جیسا کہ عائلی قوانین کی بحث کے وقت ہوا تھا، تو بلاشبہ ان دونوں امیدواروں کے مقابلہ میں مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ہی حق نمایندگی صحیح طور پر انجام دے سکتے ہیں۔

جہاں تک ادعائے جمہوریت کا تعلق ہے ایک امیدوار نے اپنے منشور میں بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اس بارے میں بھی قابل غور چیز یہ ہے کہ آیا جمہوریت اسلام سے علاوہ کوئی شے ہے۔ اگر یہی صورت ہے تو ہم ایسی جمہوریت کو اسلام کے مقابلہ میں دور ہی سے سلام کرتے ہیں۔ اگر دوسری صورت ہے اور جمہوریت کی اعلیٰ قدریں پہلے ہی سے اسلام میں موجود ہیں تو آخر اسلام کو چھوڑ کر صرف جمہوریت کے نام پر ہی کیوں زور دیا جا رہا ہے۔ کیا جمہوریت اسلام سے بھی زیادہ برتر شے ہے جس کا حصول اسلام کے حصول سے ہی مقدم ہے۔ آخر کیوں ہم اسلام کو چھوڑ کر۔ نری جمہوریت کے لیے بھاگ دوڑ کریں۔ یہ تو اسلام کے ساتھ منافقانہ برتاؤ ہے۔ آج دنیا میں جو جمہوریت رائج ہے۔ اس کے خواہشمند امریکہ، برطانیہ، روس، چین اور ہند وغیرہ سب ہی ہیں۔ اسلام کو اس جمہوریت کا ہرگز تابع نہیں بنایا جا سکتا۔ ہم اس جمہوریت پر صاد کر سکتے ہیں۔ جو اسلام کے تابع ہو اور اس کے لئے یہی کافی ہے کہ ہم اول خالص اسلام کے نفاذ کی کوشش کریں۔ اور اس کے نتیجہ میں اسلامی جمہوریت سے متمتع ہوں اس طرح اس نشست کا انتخاب اسلام کے بارے میں ایک آزمائش کا درجہ رکھتا ہے۔

ایک طرف وہ امیدوار ہے جو خالصاً اسلام اور دین اسلام کی خدمت کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اسے کھڑا کرنے والے دین پسند افراد ہیں۔ وہ خود ایک بڑا عالم دین اور متقی انسان ہے۔ اس کی حمایت پاکستان کے تمام علماء دین کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی یہ تازہ ترین مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ صوبائی اور قومی اسمبلی میں ایک ایک عالم دین کے پہنچ جانے سے اسلام کے کاز کو زبردست تقویت پہنچی ہے۔ مخالف شریعت عائلی قوانین کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا مفتی محمود صاحب نے صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں جس جرأت اور عالمانہ طریقے سے چیلنج کیا اور اسے شکست فاش دی۔ اس کی گونج ابھی تک پورے ملک میں سنی جا سکتی ہے۔ اب ایک اور عالم دین منتخب ہو کر چلا جاتا ہے تو یقیناً دین و شریعت کے مقاصد کو زبردست تقویت پہنچے گی۔

دوسری طرف ایک امیدوار ایسا ہے کہ اس کی حمایت وہ کونسل لیگ بھی کر رہی ہے جس کے قائدین دس سال سے زیادہ اس ملک پر حکمران رہے۔ لیکن اسلام کا ایک قانون بھی یہاں رائج نہ کر سکے اور انگریز کے قانون کی تمام مدت پیروی کرتے رہے اور وہ عوامی لیگ بھی کر رہی ہے جو علانیہ اس ملک میں سیکولرازم و لادینیت کی داعی و حامی ہے۔ جس کے قائد اعلیٰ جناب سہروردی صاحب جماعت اسلامی کے سب سے بڑے ممدوح رہے ہیں۔ اور وہ جماعت بھی کر رہی ہے جس کی اسلام دوستی کا گلہ ہم سے زیادہ اس کے پرانے کارکن و امیر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب اور ان کے ساتھ جماعت سے علیحدہ ہونے والے اکابرین کو اب تک ہے۔

بہرحال انتخاب کا یہ معرکہ ایک پیمانہ ہے جس نے یہ جاننے اور سمجھنے کا ایک موقعہ فراہم کیا ہے کہ کون حقیقتاً اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام کا مخلص داعی ہے اور کسے اقامت دین کا کام واقعتاً مطلوب ہے۔ کون محض اسلام کا نام لے کر اپنی پسند کو آگے لانا چاہتا ہے۔ اور کس طرح نام نہاد جمہوریت کی قربان گاہ پر اسلام کو بھینٹ چڑھانے کے اقدامات ہو رہے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

سرخ نشان: اگر آپ کی چٹ پر سرخ نشان ہے تو وہ اس بات کا نشان ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے لہٰذا آپ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر جلد روانہ فرمائیں۔ یا دفتر کو اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں تاکہ دوسرے ہفتہ آپ کے نام وی پی نہ بھیجا جائے

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۳ ستمبر ۱۹۶۳ء

...نتخابات بالواسطہ ہوں یا بلاواسطہ جمہوریت کا ہنگامہ

...سلسلہ کے لئے دیکھو ترجمان اسلام ۳۰ اگست ۱۹۶۳ء)

...ذہب سے ناواقف اور فرنگی تعلیم و تربیت سے متاثر مسلمانوں نے مغرب کی نقالی میں ...ظریے اپنا لئے (۱) ایک جمہوریت مطلقہ کہ صرف کثرتِ آراء کے سامنے جھک جاؤ ...کو تولو نہیں بلکہ گنو۔ دعویٰ کے دلائل نہ سنو بلکہ اس کے حامیوں کی تعداد دیکھو ...ے یہ نمائندے جو کچھ بھی پاس کریں وہ قوم کی آواز اور ملک کا مطالبہ ہے۔ (۲) دوسرے ...معاملات اور سیاسیات میں مذہب کا کیا دخل۔ بلکہ مذہب ایک انفرادی چیز ہے۔ ...پنی طبیعت کے مطابق اپنے لئے جو دین چاہے پسند کرے اور جس طرح چاہے عمل ...سلطنت کے کاروبار میں مذہب سے پوچھنا ہی بے ضرورت ہے۔

...ایک ادنیٰ مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہ دونوں نظریے قطعاً غیر اسلامی اہلِ مغرب کی کورانہ تقلید ...ی گمراہ کن تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہیں۔ ورنہ ایسی جمہوریت جس میں ہر بات کا فیصلہ کثرت ...ے ہو۔ چاہے وہ فیصلہ قرآن و سنت کے صریح خلاف ہو۔ بت پرستی سے کم نہیں ...شخصی اور جابر و مستبد سلطان کی رائے کو کبھی بدلا بھی جا سکتا تھا یا اچھے وزراء اور ...ول کی موجودگی میں اسلام کی بہت سی باتوں کو اسے منوایا جا سکتا تھا۔ مگر اکثریت کے ...ڑنا آسانی کام نہیں ہے۔ کیونکہ اکثریتی پارٹی ہی ملک کی طاقتور حکمران اور سب سے بڑی تعداد ...ی رائے ہی ملک کا فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔

...ییات ان لوگوں کے لئے ممکن ہے کچھ مفید ہو۔ جہاں مذہبی رہنمائی ناقص یا مفقود ہو ...ام کے ہوتے ہوئے جو کامل و مکمل دین اور اس کی تعلیم انسانی حیات کے ہر شعبہ پر ...ہے۔ ایسا خیال کرنا محض کورانہ تقلید احساس کمتری اور غلامانہ ذہنیت کا بدترین ...ہے اس قسم کے لوگ جب برسر اقتدار آتے ہیں تو وہ یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ ...ام ہی مذہب نہیں چاہتے تو ہم کیا کریں حالانکہ عوام مذہب چاہتے ہیں مگر ان کے ...نمائندے حکمرانوں کی ساحری کے شکار اور اپنے اغراض کی خاطر ان کے آلۂ کار بن ...۔ ان گورنروں۔ صدروں اور وزیر اعظموں کا پہلا فرض تھا کہ وہ کرسی اقتدار ...ہوتے ہی اسلامی اقدار کی حفاظت کرتے۔

...سلام اور اسلامی مسائل کو ردوکد اور جرح و تنقید کا ہدف نہ بناتے بلکہ خود اسلامی ...رنگے اور دوسروں کے لئے بہترین نمونہ عمل ہوتے۔ اس طرح ان کے احکام ان ...ے جاتے۔ بلکہ خدائے برتر کے احکام سمجھے جاتے کی وجہ سے ان کی اطاعت آسانی ...ے کرتے رہتے ان کی مجلسِ شوریٰ یا اسمبلی نظم و نسق۔ نفاذ احکام کے طریقوں اور غیر منقو ...کرنی اور غیر معمولی حالات میں ضروری مشورے دیا کرتی۔

...سلام نے ہر امیر و غریب، حاکم و محکوم اور مردوں عورتوں کے حقوق متعین کر دئے ...ار کا کام وہ حقوق دلانا ہے۔ وبس۔

...ے اس بیان سے دوسری بات پر بھی روشنی پڑ گئی۔ اسلام افراد اور جماعت دونوں ...ہے۔ اسلام کو اجتماعی سیاست سے خارج کرنا خودکشی ہے اور یہ شوق صرف ان لوگوں ...چٹکیاں لے سکتا ہے جو اسلامی اقتدار اور اسلام کی اخلاقی پابندیوں سے آزاد ...اور اقتدار سے چمٹے رہنے کی ہوس میں سیاسی رہنمائی کا حق اپنے جلیسوں کے لئے ...رار دیتے ہیں۔

...انصاف کی عینک سے دیکھئے تو وہ اس حقیقت کے اعتراف کے لئے مجبور ہو جاتے ...لام روشنی کا ایک بلند و بالا مینار ہے اور حکومت ہر وقت اس روشنی کی محتاج ہے۔

یہ روشنی اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہے۔ جس نے انسان کو پیدا فرمایا وہی اس کے انفرادی اور اجتماعی مفادات کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔

اگر سیاست کی بنیاد مذہب پر رکھی جائے تو رعایا حکومت سے نہ صرف تعاون کرے گی بلکہ اس کے حکم کی تعمیل خدائی ارشاد کی تعمیل اور عبادت سمجھ کر کی جائے گی۔ حکومت اپنے کو اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب سمجھ کر اس کے احکام نافذ کرے کے اس کو عبادت سمجھے گی اور رعایا اس کے احکام کی تعمیل کو واجب اور عبادت قرار دے گی۔ واطیعو اللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم۔ اسلام نے کس عمدگی سے سب دنیوی کام (حکومت کرنے اور حکم ماننے) کو عبادت بنا کر اس پر عمل آسان کر دیا۔ اس تمام بیان سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نے حکومت کے طرق تشکیل کو اتنی اہمیت نہیں دی جتنی کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود اور اسلامی قدروں کو دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مبارک دور میں تشکیل حکومت علم آراء سے بھی ہوئی۔ خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ کی نامزدگی سے بھی ہوئی۔ اور ایک منتخب یا نامزد کمیٹی کے ذریعہ سے بھی ہوئی۔ مگر ہر صورت میں مدارجِ قربِ خداوندی۔ اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عدل و انصاف۔ علم و عمل دیانت و امانت اور اہلیت کار کو ملحوظ رکھا گیا۔

بنا بریں ہم کہہ سکتے ہیں کہ انتخابات بالواسطہ یا بلاواسطہ میں کوئی بڑا فرق نہیں ہے بشرطیکہ ہر مرحلہ و مرتبہ کے امیدوار حتیٰ کہ صدارت کے امیدوار کے لئے مندرجہ بالا قسم کی صفات کی شرط لازم قرار دے دی جائے۔ اسی طرح جمہوریت شورائی امارت یا نیم جمہوری نظام حکومت وغیرہ میں نتیجہ کے لحاظ سے زیادہ تفاوت نہ ہوگا۔ اگر کتاب و سنت کے منصوص (مصرحہ) احکام تختۂ مشقِ آراء نہ ہوں اور اسلامی روشنی میں ہر طبقہ اور ہر باشندہ کے حقوق قطعی اور متعین ہوں۔ مقاصدِ سلطنت اقامتِ صلوٰۃ، ایتاء زکوٰۃ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آزادی۔ انقلاب۔ جمہوریت۔ انتخابات کی ملک گیر گہما گہمی میں ایک آواز بھی ایسی نہیں سنائی دیتی جس سے اسلامی پابندی کی ضمانت ہو سکے۔ نادرِ حد یہ ہے کہ آج کی تمام بحثوں اور دلخوش کن نعروں کے باوجود اس امر کا کوئی مانع نہیں ہے کہ ایک شرابی زانی بدمعاش اور ظالم و خود غرض آدمی امیدوار بن کر بیس بیس ہزار روپے کم و بیش روپے سے ایک ایک ووٹ خرید کر قومی اسمبلی کا ممبر یا صدارت کا امیدوار بن جائے چاہے انتخاب بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نورِ ایمان اور بصیرتِ دینی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

امریکہ کے ایلچی کیا مقصد حاصل کر کے گئے ہیں؟

گزشتہ دنوں صدر کینیڈی کے خاص ایلچی اور امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر جارج بال۔ صدر محترم اور حکام اعلیٰ سے ملاقات کے لئے، پاکستان آئے۔ صدر سے اعلیٰ فوجی حکام سے اور دیگر ذمہ دار حضرات سے انہوں نے ملاقاتیں کیں اور جاتے ہوئے یہ بیان دے گئے کہ "میں محسوس کرتا ہوں کہ میں نے اپنے دورہ کا اصل مقصد پورا کر لیا ہے"۔ (نوائے وقت ۷ ستمبر ۱۹۶۳ء)

حکومت پاکستان کی طرف سے اس ملاقات کے متعلق جب تک کوئی بیان نہیں دے دیا جاتا۔ اس وقت تک عوام میں یہ تشویش باقی رہے گی کہ امریکہ کے یہ ایلچی صاحب جنہوں نے صدر وزیر خارجہ اور سیکرٹری وزارت خارجہ اور سیکرٹری وزارت خارجہ کے علاوہ تینوں افواج کے حکام اعلیٰ سے بھی ملاقاتیں کیں۔ کس مقصد کے لئے تشریف لائے تھے؟ یہاں کن کن معاملات پر انہوں نے گفتگو فرمائی؟ اور جاتے ہوئے جو یہ بیان دے گئے کہ میں اپنے دورہ کا مقصد حاصل کر لیا ہے"۔ تو اس کا کیا مطلب ہے؟

ایلچی صاحب کی یہ تشریف آوری ان تین معاملات کے لئے ہی ہو سکتی ہے۔

بھارت اور پاکستان کے تنازعات اور بھارت کی فوجی تیاریاں جو امریکہ کی بے پناہ امداد سے عمل میں آ رہی ہیں۔

پاکستان اور چین کے خوشگوار تعلقات جن کی خلش بھارت اور امریکہ کو یکساں طور پر لاحق ہے۔

(باقی صفحہ پر)

بقیہ صفحہ نمبر ۳

پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد جواب کبھی تو روک لیجاتی ہے کبھی کم کر دی جاتی ہے۔ کبھی بار بار جتائی جاتی ہے۔

ہمیں نہیں معلوم ہمارے ارباب اقتدار نے ایلچی صاحب کو اس سلسلے میں کیا کیا جوابات دیئے اور اپنے کس موقف سے انہیں آگاہ فرمایا۔

امریکہ کے بارے میں شک و شبہ اور بے اعتمادی کی جو فضا آج ملک میں پائی جاتی ہے۔ اس قسم کی ملاقاتیں اس میں اور اضافہ کا موجب ہوتی ہیں۔ پھر جب ان ملاقاتوں کا دائرہ صدر اور وزراء سے بڑھ کر سول اور فوجی حکام تک پہنچتا ہے تو تشویش اور بڑھ جاتی ہے۔ یہ مبہم ملاقاتیں مختلف قیاس آرائیوں کا سبب بن جاتی ہیں۔

ہم دیانتداری کے ساتھ یہ رائے رکھتے ہیں کہ حکومت کو اب اپنی پالیسیوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا بطور خاص خیال رکھنا چاہیئے

امریکی امداد اب کسی شرط کے ساتھ بھی مشروط نہیں رہنی چاہیئے۔

ہمسایہ ملکوں سے تعلقات میں امریکہ کے دباؤ کو قطعی رد کر دینا چاہیئے۔

کشمیر کا مسئلہ کسی اور معاہدہ یا وعدہ کا پابند نہ بنایا جائے۔ اور اس کے حل کے لئے پاکستان کی طرف سے کوئی ایسی پیشکش نہیں کرنی چاہیئے۔ جو اس کی آزاد خارجہ پالیسی پہ کسی طرح بھی اثر انداز ہوتی ہو۔

ہر معاملہ میں پاکستان کے بہتر مفادات مقدم رکھے جانے چاہئیں۔

اس قسم کی ملاقاتوں کی تفصیلات سے عوام کو آگاہ کرنا خلاف مصلحت ہو تو کم از کم عنوان ملاقات سے ہی باخبر کر دیا جایا کرے تاکہ قیاس آرائیاں غیر محدود نہ رہیں اور ملاقاتی کے یکطرفہ بیان سے غیر ضروری تشویش عوام میں نہ پھیلے۔

یہ ملاقاتیں زیادہ تر صدر اور وزراء تک ہی محدود رہنا چاہیئے۔

اس وقت ملک میں جو سیاسی فضا پائی جاتی ہے اور جس ذہنی دور سے ہمارے عوام گذر رہے ہیں اس کا تقاضہ ٹھوس اور آزاد خارجہ پالیسی ہے۔ پاکستان کے استحکام و سالمیت کے لئے بھی ایسا کرنا ضروری ہے۔ اب تمام مسائل کا حل اسی بنیاد پہ ہونا چاہیئے۔ (مکمل)

مبلغین جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی موضع چپوریاں میں آمد

۵ ستمبر بروز جمعرات مبلغین جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم حافظ محمد اسحاق صاحب صدر جمعیۃ طلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم اور مولانا محمد شریف عابد مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی شہر جہلم ۔ موضع چپوریاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پہنچے۔ عشاء کی نماز کے بعد حافظ محمد اسحاق صاحب نے ارکان اسلام کو پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد محمد شریف عابد نے حالات حاضرہ پہ ×

× تبصرہ کیا اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔

سامعین کی تعداد کافی تھی۔ عوام نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اس کے بعد درج ذیل عہدیدار انتخاب عمل میں آیا۔

امیر :۔ جناب غلام محمد صاحب

ناظم :۔ محمد بشیر صاحب دوکاندار۔

خازن :۔ محمد شادی خاں صاحب۔

پاکستان میں خلاف اسلام قوانین کو نہیں چلنے دیا جائے گا (مولانا غلام غوث ہزاروی)

زنا شراب سینما اور دیگر اسی قسم کے مخرب اخلاق کاموں پہ پابندی لگائی جائے (مولانا قاضی عبداللطیف صاحب)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور کے جلسۂ عام میں علماء اسلام کی مجاہدانہ تقریریں

لاہور ۷ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء چوک نولکھا بازار نزد ریلوے اسٹیشن لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام پہلا عظیم الشان جلسۂ عام زیر صدارت جناب مولانا فضل حسین صاحب منعقد ہوا۔ حافظ عبدالبصیر صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مرزا حیات اور ... کی نظموں کے بعد مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلم نے جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں رقص و سرود شراب سینما زنا جیسے انسانیت سوز کاموں پہ پابندی لگائی جائے آپ نے ایک گھنٹہ تک ختم نبوت اور مدح صحابہ جیسے پاکیزہ موضوع پہ خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد فخر احرار حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے چار قرار دادیں اجلاس میں پیش کیں حاضرین جلسہ نے ان قرار دادوں کی پرزور تائید کی۔ آپ نے سیرت النبیؐ مع فضائل صحابہ رضؓ جمعیۃ کی اہمیت اور ملک کے سیاسی مذہبی حالات پر ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں کسی غیر اسلامی قوانین کو چلنے نہیں دیا جائے گا۔ آپ نے عائلی قوانین کی سخت مذمت کرتے ہوئے اس کی فوری تنسیخ کا مطالبہ کیا۔ آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں۔ تاکہ دین حقہ کی نشر و اشاعت و تحفظ ہو سکے۔ آپ نے ویسٹ اینڈ ہوٹل واقع میکلوڈ روڈ لاہور میں زندہ ناچ کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے اس کو بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے مارشل لا کے دور میں جمعیۃ کی خدمت کا بہترین انداز میں تذکرہ فرمایا۔ اجلاس ۱۲ بجے شب تک جاری رہا آخر میں مولانا نے دعا فرمائی اور جلسہ کو برخاست کیا۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور کا یہ عظیم الشان جلسۂ عام حکومت پاکستان اور ممبران قومی اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کرے۔

(۲) یہ اجلاس ویسٹ اینڈ ہوٹل واقع میکلوڈ روڈ لاہور کی اس حرکت شنیع پہ نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے کہ وہاں زندہ ناچ کیا جاتا اور شہر کے عوام کے اخلاق کو تباہ کرنے کا سامان مہیا کیا جاتا ہے یہ اجلاس حکام ضلع لاہور سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس ہوٹل کے اس مکروہ کام کو بند کر کے عوام کے جذبات کا احترام کرے۔

(۳) جمعیۃ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پریس کی آزادی کو بحال رکھے ورنہ تقریر و تحریر پہ پابندی کا معنیٰ شہری حقوق سلب کرنے کے مترادف اور جمہوریت کا دعویٰ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

(۴) جمعیۃ کا یہ اجلاس عام اہل اسلام سے درخواست کرتا ہے کہ وہ "جمعیۃ علماء اسلام" سے زیادہ سے زیادہ ... کر کے اس کو مضبوط کریں تاکہ ملک و ملت کی صحیح خدمت اور باطل فتنوں کا جواب ہو سکے۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کی مجلس عاملہ کا دو روزہ اجلاس

لاہور ۸ ستمبر۔ آج تیسرے پہر لاہور میں مجلس عاملہ مجلس احرار کا دو روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ مجلس عاملہ کا یہ طویل ترین اجلاس ۱۹ گھنٹے جاری رہا۔ اس اجلاس میں جماعت کا نیا دستور منظور کیا گیا۔ جماعت نے اپنے نئے دستور میں خدمت خلق یا اصلاح معاشرہ اور قوم کی سیاسی و اخلاقی تربیت پہ زور دیا ہے۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ ملک سے اخلاقی بے راہ روی اور معاشی عدم مساوات، مذہب سے عام بغاوت کے خلاف جد و جہد کی ...

مجلس عاملہ احرار اسلام نے ۳۱ دسمبر تک نئی ممبر شپ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد نئے دستور کی روشنی میں نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔

اس اجلاس کی صدارت کے فرائض جناب شیخ حسام الدین صاحب نے انجام دیئے۔ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری۔ حافظ سید عطاء المنعم بخاری۔ سید مخدوم شاہ بنوری۔ مولانا تاج ... صاحب لائل پوری۔ چوہدری معراج دین صاحب۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب۔ حافظ محمد صادق صاحب اور دوسرے سرکردہ لیڈروں اور کارکنوں نے شرکت کی

عاملہ کے اس اجلاس میں مولوی تمیز الدین صاحب سابق سپیکر پاکستان قومی اسمبلی اور علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی اور حاجی نور احمد صاحب کی وفات پہ تعزیتی قرار داد پاس کی گئی

مجلس عاملہ نے ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت کے اخبارات پہ نئی پابندیاں عائد کرنے والے آرڈیننس پہ سخت احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ جمہوریت کی بحالی اور آزادی صحافت کو برقرار رکھنے کیلئے یہ آرڈیننس فوراً واپس لیا جائے

تیسری قرار داد میں مرزائی افسران کے مرکزی اور نہایت کلیدی اسامیوں پہ تعینات ہونے پہ گہری تشویش کا اظہار کیا گیا

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پاکستان میں عیسائی مشنریوں کی خطرناک سرگرمیوں کی وجہ سے ہزاروں لوگ مرتد ہو رہے ہیں!

مسلمانوں کو عیسائی مذہب قبول کرنے اور اسلام سے منحرف کرانے پر ہر کروڑوں روپیہ صرف کیا گیا

جمعیۃ علماء اسلام نے ان فتنوں کی سرکوبی کیلئے اپنی سرگرمیاں زیادہ تیز کر دی ہیں

پشاور ۵ ڈاک سے، جناب محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے ایک بیان دیتے ہوئے صدر مملکت اور دیگر افسران بالا سے پرزور اپیل کی ہے کہ عیسائی مشنری سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے ان کی تمام مشنری سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں کو سرکاری تحویل میں لے لیا جائے ورنہ یہ خطرناک صورت اختیار کر جائیں گے۔ آپ نے عیسائی مشنریوں کی ان خطرناک اسلام دشمن سرگرمیوں پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ جس کی وجہ سے کم فہم مسلمانوں کو اپنے سچے دین اسلام سے منحرف کر کے عیسائی بنایا جا رہا ہے۔ ان اسلام دشمن مشنریوں کی پر اسرار سرگرمیوں کی وجہ سے پاکستان میں آٹھ ہزار سے زائد مسلمانوں کو مرتد بنا کر عیسائی مذہب باقاعدہ قبول کرانے پر مجبور کیا گیا۔ عیسائیوں کی تعداد اب ۸ لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے مغربی پاکستان میں عیسائیوں کے کئی قصبے آباد ہو چکے ہیں۔ اور ایک علیحدہ قوم سر اٹھا رہی ہے ان اسلام دشمن مشنریوں کی سرپرستی غیر ملکی سرمایہ سے ہو رہی ہے۔ جناب قاسمی صاحب نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ امریکہ، برطانیہ اور یورپ کے دوسرے کئی ممالک کی تقریباً چالیس سے زائد مشنریاں اسلام کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو عیسائی بنایا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ان عیسائیوں کے سینکڑوں پادری اور کارکن ہیں۔ اور ان کی ۳۷۷ سے زائد مشنری سکول و کالج ہیں اور کئی مشن ہسپتال ہیں جن کی وجہ پر مسلمانوں کو سچے اور عالمگیر دین اسلام سے مرتد کر کے عیسائی بنا رہے ہیں۔ جناب قاسمی صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام دشمن سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے اپنی سرگرمیاں اور زیادہ تیز کر دی ہیں۔ اور جہاں جہاں پر عیسائیوں کا زور ہے ان علاقوں میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی طرف سے جمعیۃ کے مبلغین حضرات کو بھیجا رہا ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں علماء کرام اور عوام سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ علماء اور عوام اسلام کی حفاظت کی خاطر ان خطرناک اسلام دشمن سرگرمیوں کی سرکوبی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں گے۔

منڈی لیاقت پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا پہلا جلسہ

مورخہ یکم ستمبر کو ٹھیک ۹ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن پاک کے بعد مرزا غلام نبی صاحب جان باز (خادم احرار اسلام) نے دو نظمیں سنائیں۔ حاضرین جلسہ پر خاموشی طاری ہو گئی۔ اس کے بعد مولانا بشیر احمد اختر صاحب نے جمعیۃ پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی شخصیت کا حاضرین جلسہ سے تعارف کرایا۔ بعد میں حضرت مولانا نے اپنی تقریر کا آغاز شروع کیا۔ عوام الناس مولانا صاحب کی تقریر سننے کے لئے بے چین تھے۔ مولانا صاحب نے قدیم اسلامی روایات کو قرآن و سنت کے تابع بیان فرمایا۔ مزید فرمایا کہ ہم کوئی نیا اسلام پیش نہیں کرتے جیسا کہ آج کل کے نئے مجتہد من گھڑت اسلام کو عین اسلام ہونے کا ڈھونگ رچاتے پھرتے ہیں۔ لیکن ہم وہی اسلام پیش کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اور تابعین و ائمہ مجتہدین نے چودہ سو سال تک پیش کیا اور کرتے آئے ہیں۔ حضرت مولانا مدظلہ العالی نے ملکی حالات پر تبصرہ فرماتے ہوئے عائلی قوانین کی خباثت کا پول کھولا۔ اور ان کالے قوانین کو منسوخ کرنے کا حکومت سے (منسوخی کے مطالبہ کے لئے) عوام سے امداد کرنے کی پرزور اپیل کی۔ عوام نے پورے جوش و خروش سے تائیدی نعرہ بلند کیا مولانا صاحب نے ارباب حکومت سے پرزور اپیل کی کہ اسلامی روایات کو پس پشت نہ ڈالا جائے اور فرنگی چالوں کو نہ اپنایا جائے۔ معاشرہ کی خرابی کو دور کرنے کے لئے عوام کو نصیحت کرتے ہوئے نماز و دیگر ارکان اسلام پر سختی سے عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ مسلسل دو گھنٹے تقریر ہونے کے بعد جلسہ دعائے خیر سے ختم ہوا

ایک عیسائی کا قبول اسلام

مورخہ ۲۷-۸-۶۳ کو بعد نماز عصر مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام و معززین شہر کی موجودگی میں ایک عیسائی مسمی ریاض مسیح نے اسلام قبول کیا۔ اس کا نام ریاض احمد رکھا گیا ہے۔

منڈی لیاقت پور میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء کو بعد نماز عصر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے دفتر کا افتتاح کیا۔ افتتاحی اجلاس سردار میر عالم خاں صاحب لغاری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مولانا بشیر احمد اختر نے جمعیۃ پر روشنی ڈالی۔ بعد میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ العالی نے پوری پوری وضاحت سے جمعیۃ کا مقصد بیان فرمایا۔ جس پر مودودی پارٹی کے چند نااہل چیلے چانٹوں نے مولانا سے تنقیدی سوالات کئے۔ جن کا مولانا صاحب نے دنداں شکن جواب دیا۔ جس پر ان کو منہ کی کھانی پڑی اور برسر عام اپنی جہالت کو تسلیم کیا۔ مولانا صاحب نے چند بنیادی اختلافات کا تذکرہ کرتے ہوئے دعا خیر سے اپنی افتتاحی تقریر کو ختم کیا۔ الحمد للہ جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوگیا۔

جمعیۃ علماء اسلام خان پور کی قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام خان پور کے ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ جمعیۃ علماء کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے (۱) شیعہ صاحبان کا عشرہ محرم و چہلم کے موقعہ پر سنی آبادی میں گھس کر ماتم کے مظاہرے کرنا اور مرثیوں کے ضمن میں صحابہ کرام کے حق میں گستاخی اور دل آزاری کرنا اگر حکومت بند کر دے تو شیعہ سنی فسادات ملک میں بند ہو سکتے ہیں۔ شیعہ صاحبان اپنے مراسم تعزیہ داری اپنی آبادی، امام باڑہ کی چار دیواری میں بیشک ادا کریں لیکن سنی آبادی میں نہ گھسیں۔

(۲) باوجود شیعہ سنی اتحاد کی اپیلوں کے اور جانبین لیڈروں کے اقرار و عہد کے اخبار "اسد" میں ایڈیٹر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام کی گستاخی کی ہے۔ ہم حکومت سے پرزور طریقہ پر احتجاج کرتے ہیں کہ تعدی کرنے والے کو قرار واقعی سزا دی جائے اور ایسے اخبار کا ڈیکلیریشن ختم کیا جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے جلسہ عام کی قرارداد

چوک وکٹوریہ مارکیٹ سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا یہ عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مقامی مقررین کے علاوہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم۔ پی۔ اے۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے ملکی حالات پر سیر حاصل تقریر کی اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد وضاحت سے بیان کئے جلسہ کے اختتام پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا یہ عظیم الشان جلسہ عام حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو کہ سراسر قرآن و سنت کے خلاف ہیں فوری طور پر منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احترام کرے۔

(۲) عام انتخابات وقت مقررہ پر منصفانہ اور آزادانہ کرائے جائیں نیز بالغ حق رائے دہی سے کرائے جائیں۔

(۳) ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی کو روکا جائے۔ ثقافتی شو اور فلم اسٹار ہیچ بند کئے جائیں نیز ایسے قانون بنایا جائے جس کی رو سے تمام فحش مضامین و اشتہارات پر پابندی لگائی جاسکے۔

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کی سرگرمیاں

گزشتہ جمعہ ذیل کی قرارداد مذمت چنیوٹ کی تمام جامع مساجد میں باتفاق پاس ہوئی۔

جمعہ مبارک کا یہ اجتماع عظیم شیعہ ہفت روزہ "اسد" لاہور کے مدیر کے خلاف اپنے انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جس میں مدیر نے ۱۸ اگست ۱۹۶۳ء کے اداریہ میں امیر المومنین امام المتقین حضرت فاروق اعظم رض کے نام نامی کے ساتھ "لعین" اور رض کے بجائے لعن کے الفاظ لکھ کر اپنی دریدہ دہنی اور سیاہ باطنی کا ثبوت ... کر کے اہل سنت و الجماعت کے جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔

لہٰذا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے بدزبان بے لگام بدبخت دریدہ دہن اور سیاہ باطن مدیر کے خلاف سخت ترین قدم اٹھا کر عظمت صحابہ رض کا تحفظ کرے اور ایسے اخبارات کو فوراً ضبط کرے جو فسادات کو پھر سے ہوا دینے کے در پے ہیں۔

شہر راولپنڈی کی جمعیۃ علماء اسلام کا جدید انتخاب

۲۲ راگست ۱۹۶۳ء کو زیر صدارت حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب مقامی جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی موجود تھے۔ ذیل کا انتخاب بالاتفاق عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب
نائب امیر (۱) ماسٹر شیخ محمد موسیٰ صاحب گنج منڈی
نائب امیر (۲) حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد چوک نیا محلہ۔ ناظم اعلیٰ منشی غلام صادق صاحب عثمان پورہ۔
ناظم مالیات (خازن) حضرت مولانا محمد دین صاحب کوہاٹی بازار۔ سالار محترم میر غلام نبی صاحب ناسک سید پوری روڈ دو ناظموں کی نامزدگی کا اختیار ناظم اعلیٰ کو دیا گیا چنانچہ انہوں نے ناظم ۱ مولانا فضل حق صاحب گنج منڈی ناظم ۲ شیخ محمد شفیق صاحب کالج چوک کو مقرر کیا۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کی نامزدگی کا اختیار جناب امیر کو دیا گیا کہ وہ عہدہ داروں کے مشورہ سے انتخاب فرمائیں۔ جن کی تعداد حسب دستور عہدہ داروں کو ملا کر ۲۸ تک ہو سکتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کا انتخاب

ضلع کے سرکردہ علماؤں کو دعوت دے کر دفتر جمعیۃ علماء اسلام شہر کوہاٹ ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس میں ضلع کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر ضلع کوہاٹ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب۔ نائب امیر مولانا غلام محمود صاحب۔ ناظم اعلیٰ ضلع کوہاٹ مولانا محمد نعیم صاحب نائب ناظم حضرت مولانا عبدالمنان صاحب

ضلع کوہاٹ کی جمعیت علماء اسلام کا اہم اجلاس

۳۰ راگست یوم جمعہ ضلع کوہاٹ کی جمعیۃ علماء اسلام کے عہدے داروں اور اہل شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں سب سے پہلے امیر سرحد سید گل بادشاہ صاحب کی صحت کے لئے دعا مانگی گئی۔ اس کے بعد امیر ضلع نے مندرجہ ذیل حضرات کو اراکین مجلس شوریٰ ضلع کوہاٹ نامزد کر دئے۔

حضرت مولانا احمد گل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام
حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ
حضرت مولانا غلام محمود صاحب نائب صدر
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ۔ حضرت مولانا عبدالمنان صاحب نائب ناظم۔ حضرت مولانا سلیمان شاہ صاحب آف ڈھوڈ شریف۔ حضرت مولانا شربت خان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کاہی۔ حضرت مولانا عبداللہ خان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو۔ حضرت مولانا احمد عین صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ۔ حضرت حکیم فضل احمد صاحب امیر جمعیت علماء اسلام آف شادی خیل۔ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب آف سی گیٹ۔

جمعیۃ علماء اسلام پیپلاں کا جدید انتخاب

امیر جناب حاجی فرزند علی صاحب۔
نائب امیر جناب عبدالغفور صاحب۔
نائب امیر (۲) جناب ملک نعمت خان صاحب
ناظم اعلیٰ۔ جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
نائب ناظم و جناب غلام محمد صاحب
نائب ناظم (۲) جناب حاجی نذیر احمد صاحب
خازن:۔ جناب رفیق احمد صاحب
ناظم دفتر۔ جناب محمد عبداللہ صاحب
سالار۔ جناب عبدالغفار صاحب۔

واں بھچراں میں جمعیۃ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کے نائب صدر مولانا عطاء محمد صاحب اور ناظم جمعیۃ صاحبزادہ محمد عارف صاحب نے واں بھچراں کا دورہ کیا۔ عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سمجھائے اور جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا

امیر۔ چودھری حاجی غلام عباس صاحب
نائب امیر۔ چودھری حبیب اللہ صاحب
نائب امیر۔ حکیم اللہ بخش صاحب۔
ناظم اعلیٰ۔ حکیم محمد حسین صاحب۔ نائب ناظم حکیم عبدالغفور صاحب۔ نائب ناظم (۲) چوہدری علی حسن صاحب۔ خازن چوہدری رکن دین صاحب۔ سالار چودھری خورشید احمد صاحب

مدرسہ مدینۃ العلوم اسلام پور کا اجتماع

مدرسہ مدینۃ العلوم اسلام پور میں مورخہ ۱۸ اگست کو ایک اجتماع خصوصی ہوا۔ جس میں امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور ناظم اعلیٰ مرکزی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مخصوص حضرات اور جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں سے خطاب فرمایا جس میں جمعیت کے اغراض مقاصد اور جمعیۃ کے کام کو منظم طریق سے چلانے اور جماعت کو فعال بنانے پر زور دیا گیا۔ جن ×

اجتماع جمعیۃ علماء اسلام قلعہ موری بستی

مورخہ یکم ستمبر کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مولانا شاہ نواز صدیقی صاحب دیرہ منشی فضل الدین ممبر یونین کونسل ویہی صادق آباد ہوا۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ درس قرآن و حدیث مولانا گل محمد فاروقی نے فرمایا بعد میں ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر الحاج مولانا سید علی صاحب۔ ناظم اعلیٰ شاہ نواز صدیقی۔ خازن مولانا محمد الدین حمادی صاحب۔ ممبر منشی غلام نبی۔ ممبر منشی امام الدین صاحب۔ مولانا غلام قادر صاحب فاروقی۔ محمد مراد صاحب۔ اللہ دتہ صاحب بلوچ۔ غلام حسین بلوچ شامل تھے۔ یہ اجتماع حکومت سے اور ممبر قومی اسمبلی سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو شریع کے خلاف ہے۔ اسے فوراً منسوخ کیا جاوے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ سندھ کا اجلاس

صوبائی نمایندوں کا انتخاب

۵ ستمبر کو مرکزی ناظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی موجودگی میں ضلع سانگھڑ کے ارکان جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس بمقام شاہ پور منعقد ہوا۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب امیر جمعیۃ کی مصروفیت اور معذرت صحت کی وجہ سے ان کا استعفا منظور کیا گیا۔ اور ان کی جگہ ضلعی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر منتخب ہوئے ضلع کی طرف سے صوبائی جمعیۃ کے لئے مندرجہ ذیل حضرات نمایندے منتخب ہوئے۔

(۱) محترم جناب مولانا گل محمد شاہ صاحب ساکن جھول (۲) محترم صوبیدار عزیز الرحمٰن صاحب ساکن سانگھڑ (۳) محترم حافظ عبدالغفور صاحب ساکن ٹنڈو آدم (۴) شیخ حبیب الرحمٰن صاحب ساکن شہداد پور (۵) حضرت مولانا تاج محمد صاحب ساکن باغ جتوئی سانگھڑ

مراسلہ نگار حضرات مراسلات میں اختصار سے کام لیا کریں۔

× حضرات سے خطاب ہوا چند حضرات کے نام درج ذیل ہیں۔

حافظ محمد حسن صاحب امیر خان بیلہ۔ مولوی نور احمد صاحب نائب امیر خان بیلہ۔ مولوی غلام نبی صاحب ناظم اعلیٰ خان بیلہ۔ سید احسان احمد صاحب ممبر خان بیلہ۔ سید ارشاد احمد صاحب ممبر خان بیلہ۔

حضرت مولانا مولوی غلام فرید صاحب امیر

جمعیۃ ٹبی قیصرانی کا کامیاب دورہ

حضرت مولانا مولوی غلام فرید صاحب ٹبی قیصرانی سے روانہ ہو کر کوہر پہنچے وہاں جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب فرمایا۔ وہاں سے روانہ ہو کر جلبو والی پہنچے اور اجتماع عام کو خطاب فرمایا اور رکن سازی کا کام شروع ہوا۔ اور بعد میں جمعیۃ کا انتخاب ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔

امیر: حافظ عبدالغفور صاحب۔ ناظم اعلیٰ صوفی اللہ بخش صاحب۔ خزانچی عطا محمد خان صاحب۔ سالار محمد اشرف صاحب وہاں سے روانہ ہو کر رودہ ٹبہ پہنچے۔ جمعیۃ کا تعارف کرایا گیا اور عائلی قوانین کے خلاف قرارداد یں پاس کرائی گئیں۔ دعائے خیر کے بعد اجتماع ختم ہوا۔

موضع ڈیرہ شکر گنج میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

موضع ڈیرہ شکر گنج میں ایک اجتماع میں حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولانا عبدالحمید صاحب نائب امیر مولانا شبیر احمد حسینی صاحب۔ ناظم اعلیٰ غلام نبی ککریہ۔ ناظم محمد اسرار صاحب۔ خزانچی میاں نور محمد صاحب ککریہ۔

اہلسنت والجماعت مریدکے کا انتخاب

یکم ستمبر کو انجمن اہلسنت والجماعت مریدکے کا ایک اجلاس زیر صدارت چوہدری خدا بخش صاحب منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر انجمن کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر انجمن حاجی فضل حسین صاحب نائب امیر انجمن۔ حاجی چراغ دین صاحب۔ ناظم اعلیٰ شیخ نذیر حسین صاحب۔ نائب ناظم چوہدری غلام سرور صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت شیخ محمد سعید قادری۔ خازن حاجی فضل دین صاحب

انتخاب عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

حسب الحکم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا بتاریخ یکم ستمبر دفتر جمعیۃ علمائے اسلام جھنگ صدر میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا سید صادق حسینی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کے بعد ذیل کا انتخاب ہوا۔

امیر۔ مولانا سید صادق حسینی صاحب۔ نائب امیر مولانا ولی اللہ صاحب صدر مدرس۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد لیسین صاحب۔ نائب ناظم مولانا محمد فاروق صاحب (۲) مولانا قاری غلام محمد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کا مختصر تعارف

جناب مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچوی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(قسط ۵)

بُنیادی جمہوریت کے انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین نے ملک وملت کے مفاد کی خاطر اس میں حصہ لیا پورے صوبہ سے متعلق تفصیلات تو کوئی مرکزی بزرگ ہی بتلا سکتے ہیں۔ اپنے ضلع میں تو کافی اور بعض جگہ سخت مخالفتوں کے باوجود اتنی تعداد میں علماء اور ان سے وابستہ دیندار مسلمان کامیاب ہوئے۔ کہ جب اسمبلیوں کے انتخابات آیا تو سرکاری حلقوں کا پہلے ہی دن سے یہ اندازہ تھا۔ کہ کسی عالم دین کے لئے فضا غیر سازگار نہیں اور مقابلہ میں اٹھنے والے ابتداء ہی سے مرعوب تھے۔ اگر مارشل کا زمانہ نہ ہوتا اور جماعتی طور پر کام کیا جا سکتا۔ تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ جمعیۃ کی تنظیم اس پوزیشن میں تھی کہ وہ تقریباً ہر ضلع سے اپنا نمائندہ کھڑا کرتی اور اپنے ضلع میں بھی ہر نشست پر جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی کے امکانات واضح ہوتے

اخبار

اسی طرح جماعت نے اپنی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے انتہائی ناداری اور بے سر وسامانی سے تہی دامنی کے باوجود توکلاً علی اللہ اخبار "ترجمان اسلام"، کا اجراء کیا۔ مرکزی دفتر میں صرف ناظم اعلیٰ کی ذات ہی تھی جو ع

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

کی مصداق ہے مگر اس کے باوجود اخبار پانچ چھ سال سے بلاناغہ نہایت پابندی وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور بس سے کراچی سے پشاور تک کے احباب اور اراکین جمعیۃ کو آپس میں مرتبط کیا ہوا ہے۔ مارشل لاء میں بھی وہ حسب قاعدہ دینی خدمت میں مصروف رہا۔ حتیٰ کہ مولانا پر پابندی کے زمانہ میں بھی اس کی اشاعت کا باقاعدہ انتظام کیا گیا بلکہ ایک بار جب کہ ڈیکلریشن نہ ملنے کے باعث چند ماہ تک اخبار معطل رہا۔ تو بیدار مغز ناظم نے فوراً "پیام اسلام" سے معاملہ کر کے جماعتی احباب کا رابطہ ٹوٹنے نہیں دیا۔

مرکز کا تیقظ اور رائے عامہ کی ہمواری

جہاں تک ہمارا تجربہ ہے۔ ہر اہم معاملہ کے پیش آجانے پر اور غیر ہنگامی حالات میں حسب ضابطہ عاملہ اور شوریٰ کے اجلاس وقت پر ہوتے رہے اور ہمیشہ ذاتی اخراجات پر اراکین بھاری اکثریت میں شریک ہوتے رہے۔ جو کہ صحت تنظیم کی قوی دلیل ہے۔ رائے عامہ کو آئین اسلامی کے حق میں ہموار کرنے کے لئے مقامی طور پر یقیناً سینکڑوں جلسے ہوئے اور بیسیوں ضلعی کانفرنسیں منعقد کی گئیں جن کی تفصیلات بہرحال ہمارے موضوع سے خارج ہیں۔

قومی اور صوبائی اسمبلی میں جمعیۃ کی آواز

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ہزارہ کے حلقہ کے غیور۔ ملک پرور اور دین پرست ووٹروں کی قربانیوں سے سخت تر مقابلہ کے باوجود باشندگان ملک کو معلوم ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلی میں جمعیۃ کی آواز پہنچ چکی ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ڈیرہ وی ممبر قومی اسمبلی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی نے ریڈیو اور اخبارات شاہد ہیں کہ حق کی آواز پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ان حضرات نے جرأت اور صاف گوئی کی جو مثال قائم کی ہے۔ ملک کا دین پسند طبقہ یقیناً اسے نیک شگون اور ملک کے درخشاں مستقبل کی علامت قرار دیتا ہے۔ بلاشبہ ان حضرات کی گرج نے الحاد و دہریت کے ایوانوں میں ایک زلزلہ ڈال دیا ہے۔ کاش کہ حضرت مفتی صاحب کی قومی اسمبلی میں بجٹ اور پھر خارجہ پالیسی پر تاریخی تقریریں۔ اسی طرح خواہش کی روک تھام اور سرکاری شریعت بل پر مولانا ہزاروی کی بحث چھپ کر ملک کے کونے کونے تک پہنچائی جائیں۔ تاکہ غیر متعصب دین پسند عناصر اپنا حقیقی اور اصلی پلیٹ فارم پہچان لیں اور صحیح سمت پر جانے والی ٹرین (جمعیۃ علماء اسلام) میں اپنا سیاسی سفر اختیار فرمائیں

باشندگانِ ملک کا دینی اور ملکی فرض

جمعیۃ علماء اسلام کا نظریہ اور اس کا طریق کار آپ کے سامنے ہے۔

(۱) جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ملک میں عدل وانصاف اور ظلم وعدوان، نیکی اور بھلائی، نیز فسق وفجور کی پوری ذمہ داری شرعاً اور عقلاً ملک کے ارباب اقتدار اور سربراہوں پر عائد ہوتی ہے۔

(۲)۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جمہوری ملکوں میں اقتدار لاٹھی سے نہیں بلکہ جمہور اور عوام کے تعاون سے حاصل کیا جاتا ہے۔

(۳) اور پھر وہ اس ملک میں صرف اسلام ہی کا بول بالا دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا وہ ان لوگوں کا تعاون کر کے اور ان افراد کی پارٹی بڑھا کر عند اللہ مواخذہ سے بچ سکتے ہیں۔ جنہوں نے اقتدار پر رہ کر۔

۱۔ فدایان ختم نبوت کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے۔

۲۔ نکاح وطلاق کے مسائل میں قرآن وحدیث سے کھلا انحراف کیا ہے۔

۳۔ شریعت اسلامیہ کے مقابلہ میں رائج الوقت انسانی قانون کو اکثریت کے گھمنڈ میں برتر مانا ہے۔

۴۔ اپنے عہد حکومت میں شراب خانوں اور چکلوں کے لائسنس جاری کئے ہیں۔

۵:۔ سودی کاروبار کو ترقی حکومت کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں۔ یا جو پارٹی

۶:۔ پاکستان کی با اختیار اسمبلی میں (جس کی ذمہ داری صرف احکام الٰہیہ اور شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہی ہے)

اسلام کے نہ ماننے والے ہندو سکھ عیسائی اور یہودیوں کو بھی مخلوط یا جداگانہ انتخاب کے ذریعہ سے بھیجنے کا مطالبہ کرتی ہے

(۷) نصوص قطعیہ کے برخلاف ملک کے ہر باشندہ کو ہر مذہب اختیار کرنے کا حق دینے، ملک کے ہر عہدہ پر (بہ استثناء صدارت) بلا امتیاز مذہب وملت ہر شخص کو پہنچ سکنے کا حق دینے کا مطالبہ کرتی ہے۔

۸۔ اور چند بنیادی اصولوں کے علاوہ حکمت عملی کی آڑ میں تمام احکام دینیہ اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ترمیم کی قائل ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یاد رکھئے اس قسم کے افراد یا پارٹیوں کا تعاون کر کے انہیں برسر اقتدار پہنچا کر ان کے اعمال وافعال سے آپ کسی طرح بھی بری الذمہ قرار نہیں دئے جاسکتے قرآن واحادیث کے احکام اس سلسلہ میں بالکل واضح نہیں ہیں۔

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب وغریب چیز ہے۔ مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے تریاق ہے۔ زیادہ تفصیل مناسب نہیں۔ قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن عورتوں کی مخصوص بیماریوں کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط وکتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۲/۵۰ روپے

اکسیر جریان واحتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی طاقتوں کو بیکار کر دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے۔

لجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

مینیجر سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

بدل اشتراک
سالانہ چھ روپے
ششماہی تین روپے
فی شمارہ ۱۲ پیسے

اطلاعات

جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ کا تقرر

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت علماء اسلام نے ضلعی جمعیۃ جیکب آباد کے مشورہ سے ضلع جیکب آباد کے لئے مولانا غلام رسول صاحب کو مبلغ جمعیۃ مقرر فرمایا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں حلقہ جنوبی کا صوبائی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب (ڈویژن بہاولپور ڈویژن ملتان) کا صوبائی اجلاس مورخہ ۲۱ ستمبر ۶۳ء بروز ہفتہ بمقام ملتان ہونا قرار پایا ہے۔ لہٰذا تمام امراء ضلع متعلقہ علاقہ جنوبی پنجاب ضلعی منتخب ممبران برائے صوبہ کی فہرست بمع مکمل پتہ۔ درج ذیل پتہ پر فوری ارسال فرمائیں۔ سردار میر عالم خاں صاحب لغاری۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان نیز مقررہ تاریخ پر تمام منتخب ارکان کو صوبائی اجلاس میں شرکت کا پابند فرما دیں۔

ضلع جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کا شورائی اجلاس

مورخہ ۱۷ ستمبر مطابق ۲۷ ربیع الثانی بروز منگل صبح ۹ بجے دین پور شریف میں ہوگا۔ جملہ ممبران شوریٰ ضلعی مقررہ تاریخ پر ضرور پہنچ کر اپنے آراء اور مشورہ جات سے ممنون فرما دیں۔

مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی کا چوتھا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۱-۲۲ ستمبر کو منعقد ہو رہا ہے جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء کرام بھی تشریف لا رہے ہیں:-
(۱) حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان (۳) حضرت مولانا محمد سرفراز صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ۔
نعت خوان حضرات: حافظ محمد یونس صاحب خطیب جامع مسجد حضرو و دیگر قراء حضرات تشریف لائیں گے۔
جلسہ دونوں روز ۹ بجے رات شروع ہوا کرے گا۔ (ناظم مدرسہ)

جمعیۃ علماء اسلام گوجر خاں کا جلسہ

مورخہ ۲۰ ستمبر۔ بروز جمعہ بعد از نماز عشاء جامع مسجد حیات سرور ڈ گوجر خاں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علامہ عنایت اللہ صاحب گجراتی خطیب منڈی بہاؤالدین خطاب فرمائیں گے۔ شاعر اسلام حافظ سلطان احمد صاحب بھی شرکت فرمائیں گے۔

اگر کسی وجہ سے آپ تک پرچہ نہ پہنچے تو فوراً دفتر کو اطلاع دیں۔ تاکہ آپ کو پرچہ بھیج دیا جائے۔ اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے کارنامے

مورخہ یکم ربیع الثانی کو بعد نماز ظہر جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع منعقد ہوا جس میں حسب ذیل امور طے پائے۔
(۱) شہر کی تمام شاخوں کا اجتماع جدید انتخاب کے لئے ۱۶ ربیع الثانی بروز جمعہ ہونا قرار پایا۔
(۲) ڈویژن کانفرنس کے انعقاد کے متعلق چندہ فراہم کرنا قرار پایا۔
(۳) آئندہ جمعرات ۱۵ ربیع الثانی کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد جو حسب ذیل حضرات پر مشتمل ہوگا۔
حضرت مولانا پیر عبدالقدوس صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد۔ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب نائب امیر۔ حضرت مولانا عبدالمنین صاحب نائب امیر۔ حضرت مولانا محمد عبدالرؤف صاحب ناظم اعلیٰ اور جناب حکیم نواب الدین صاحب ناظم جمعیۃ علماء حیدرآباد۔ اور ناظم دفتر مبلغ جمعیۃ حیدرآباد مولانا عبدالعزیز قادری۔ فیصلہ کیا کہ آئندہ لطیف آباد جمعیۃ کے تنظیمی سلسلہ میں دورہ کریں۔

اعلان تقرری مبلغ برائے تحفظ ختم نبوت لاہور

مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام کانفرنس منعقدہ مارچ ۶۳ء میں قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی اعلان کیا تھا کہ مرکز کی جانب سے لاہور حلقہ کیلئے ایک مبلغ مقرر کیا جائیگا تاکہ دفتر تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی پروگرام کو وسیع کیا جائے۔ اس لئے سابقہ اعلان اور مرکز کے فیصلہ کے مطابق مولانا سید محمود جاوید حسن ترمذی کو لاہور حلقہ کے لئے مبلغ مقرر کر کے لاہور دفتر میں بھیج دیا گیا عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تبلیغی جلسہ تقریر جمعہ درس قرآن کے سلسلہ میں جلد دفتر تحفظ ختم نبوت لاہور بیرون دہلی گیٹ سے رجوع کریں تاکہ باقاعدہ پروگرام کو ترتیب دی جائے۔
المعلن (مولانا) محمد علی (صاحب) جالندھری ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت پاکستان

نوشہرہ میں مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب کی آمد

جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب پروفیسر کیمبلپور خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت لاہوری ۱۳ ستمبر بروز جمعہ نوشہرہ ضلع پشاور تشریف لا رہے ہیں پروگرام حسب ذیل ہوگا۔
مجلس ذکر۔ جامع مسجد نوشہرہ میں ۱۳ ستمبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب۔
تقریر جامع مسجد میں ۱۴ ستمبر بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء درس قرآن۔ مسجد بابا کرم شاہ میں ۱۵ ستمبر بروز اتوار بعد از نماز فجر۔

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی کا جلسہ

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی کے طلباء نے چوہدری رحمت اللہ صاحب خزانچی دار العلوم کی والدہ ماجدہ کی وفات پر ختم قرآن شریف کا ایصال ثواب کیا۔ نیز حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ والدہ ماجدہ مولانا عبیداللہ انور صاحب*

جمعیۃ الطلباء مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کا تعزیتی اجلاس

۲۹ اگست کو مدرسہ فرقانیہ مدنیہ رجسٹرڈ کا اجلاس زیر صدارت جناب قاری محمد عبدالمالک صاحب منعقد ہوا جس میں مدرسہ کے طلباء کرام نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائی اور آخر میں مدرسہ کے ایک معزز مجلس منتظمہ کے ممبر جناب چوہدری حمید اللہ و چوہدری رحمت اللہ صاحبان کی والدہ صاحبہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت الفردوس میں نصیب فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس

۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار صبح دس بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام علم بازار سرگودھا میں ہوگا تمام اضلاع کے نمائندگان صبح آٹھ بجے تک سرگودھا پہنچ جاویں۔
بحکم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب (سرگودھا)

قارئین ترجمان اسلام کیلئے ضروری اعلان

مورخہ یکم ستمبر سے ترجمان اسلام اور دفتر علماء اسلام کا پورا نظام یکسر بدل دیا ہے۔ نئے کارکنوں نے دفتری نظام کو سنبھال لیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ سے ترجمان اسلام کا پرچہ اگر کسی جگہ نہ پہنچا ہو تو فوراً دفتر کو مطلع فرمائیے۔ تاکہ آئندہ باقاعدگی سے ترجمان اسلام کی ترسیل جاری رہے کام بڑھ جانے کی وجہ سے دفتر اور اخبار کے لئے زیادہ بہتر اور مستعد کارکنوں نے دفتری نظام کو سنبھالا ہے۔ کسی قسم کی کوئی شکایت ہو تو آپ ناظم و نگران دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے نام فوراً اطلاع دیں۔ (ناظم و نگران دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور۔ بیرون دہلی گیٹ

جمعیۃ علمائے اسلام نوابشاہ کا ہفتہ وار اجتماع

آج مورخہ ۳۰ راگست کو حکیم مولوی اللہ بخش صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام نوابشاہ کا ہفتہ وار اجتماع اسلامی دواخانہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مولانا احسان علی اور مولانا اللہ بخش صاحب نے بالترتیب درس قرآن و درس حدیث دیا جس سے اراکین جمعیۃ بہت متاثر ہوئے آخر میں تین قراردادیں پاس ہوئیں۔
۱۔ عائلی قوانین جلد از جلد منسوخ کئے جائیں۔
۲۔ اسلامی قوانین جلد نافذ کئے جائیں۔
۳۔ مولوی تمیز الدین اسپیکر قومی اسمبلی اور علامہ مشرقی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

---

*جانشین حضرت رہ کی صحت و شفاء کامل و عاجل کیلئے دعا کی گئی۔ قاری محمد امین صاحب خطیب مسجد ورکشاپی نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جناب ٹھیکیدار میاں چراغ دین صاحب کے مکان پر بعد نماز جمعہ درس قرآن مجید دیا۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب پر پابندی کا خاتمہ

مدنی مسجد کے عظیم اجتماع میں مولانا کی تقریر

چکوال ۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور آپ کے احباب حاجی احمد حسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام اور میاں کرم الٰہی صاحب ممبر یونین کونسل پر دو ماہ کی عائد شدہ پابندی کی میعاد ۴ ستمبر کو ختم ہو گئی ۔ اور حضرت قاضی صاحب موصوف ۵ ستمبر کو واپس تشریف لائے ۶ ستمبر کو جمعہ کے موقع پر علاقہ کے مسلمان شوق دیدار کے لئے کثیر تعداد میں جمع ہو گئے ۔ مولانا نے جمعہ کے موقعہ پر عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔ ہر زمانہ میں علمائے حق نے ثبات و استقامت کے ساتھ حق کی آواز بلند فرمائی اور قید و بند کو برداشت کیا بلکہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کیا ۔ مولانا نے فرمایا کہ علمائے حق ہمیشہ اس رسم کہن کو تازہ کرتے رہیں گے ۔ مولانا نے سیاسی شعبدہ بازوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے بہت عرصہ تک قوم کو بے وقوف بنائے رکھا ۔ علماء حق اب ان کی چالوں کو کامیاب نہ ہونے دیں گے ۔ اور انتخابات میں دیندار اور اسلامی جذبہ رکھنے والے افراد کی حمایت کر کے پرانے سیاسی شاطروں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے ۔ نیز مولانا نے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا کہ وہ ہر فرقہ کو مذہبی رسومات کو مذہبی عبادت گاہوں میں پابند کر دے اور فرقہ وارانہ فساد کے استیصال کے لئے ماتمی جلوسوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے ۔

مدرسہ اظہار الاسلام میں شبینہ کلاس کا اجرا

چکوال ۔ مدرسہ اظہار الاسلام چکوال میں ایک شبینہ کلاس کا اجرا کیا گیا جس میں چکوال کے مقامی حضرات بعد نماز مغرب مسجد مرکزیہ تلہ گنگ روڈ چکوال میں مولانا عبد المہیمن صاحب مدرس مدرسہ سے سبق پڑھتے ہیں ۔ فی الحال کتاب الصرف اور نور الایضاح کے اسباق شروع ہیں ۔ شہر کے دوسرے شائقین حصول علم کے لئے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں امید ہے کہ دوسرے شہروں میں بھی اس زریں مثال کو اپنایا جائے گا ۔

باغ آزاد کشمیر میں عظیم الشان تبلیغی کانفرنس

باغ میں سالانہ سیرت کانفرنس منعقد ہوئی علماء کرام نے دس ہزار کے مجمع عظیم میں جناب سرور عالم فداہ امی وابی کی زندگی کے ہر گوشہ پر سیر حاصل تقاریر فرمائیں علماء میں سے قابل ذکر ہستیاں حسب ذیل ہیں ۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ۔ مولانا عبد الحنان صاحب ۔ مولانا پیر عتیق اللہ صاحب ۔ مولانا عبد الحی صاحب ۔ مولانا الیاس صاحب

مولانا فضل کریم صاحب ۔ مولانا عبد الحمید صاحب ۔ مولانا عبد العزیز صاحب ۔ مولانا امیر عالم صاحب مفتی ۔ مولانا شفیع اللہ شاہ ۔ مولانا عبد المتین صاحب ۔ قاضی صاحب اور مولانا عبد الحنان صاحب کے والہانہ خطبات نے حاضرین کے قلوب پر صحابہ کبار کے دور کا نقش بٹھا دیا ۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی ۔ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر ولولہ انگیز لہجہ میں ارشادات فرمائے ۔ حافظ عبد الحمید نعت خواں نے نعت خوانی سے عوام کو مست الست کر دیا تھا مولانا قاضی صاحب نے فرمایا کہ پاکستان کا استحکام قرآن و سنت کے قانون سے ہی ہو سکتا ہے ۔ دنیاوی ترقی مدنی آقا کی غلامی سے ہی ہو سکتی ہے ۔ آخر میں پیر صاحب بکوڑی مدظلہ نے مقبوضہ کشمیر کے حصول کے لئے مسلمانوں کو شرعی اسباب بتلائے اور دعائے خیر سے جلسہ برخاست ہوا

جمعیۃ علماء اسلام گوجرخان کا ماہانہ اجلاس

۲۸ اگست بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد حیات روڈ میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبد المتین صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا سید غلام محمد شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ کی سابقہ کارروائی پیش کی ۔ اس کے بعد مولانا عبد المتین صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور علماء کے ساتھ تعاون کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے صوبائی اور قومی اسمبلی میں کامیابی پر قائدین جمعیۃ کو مبارکباد دی ۔ اور اخیر میں جمعیۃ کی ترقی اور استحکام کے لئے دعا کی گئی ۔

منی آرڈر فارم کے نچلے حصہ کے کوپن پر اپنا پورا پتہ ضرور تحریر کیا کریں ۔

فسادات محرم کی تحقیقات ختم ہو گئی

فسادات محرم کے واقعات کی تحقیقات جو کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن جناب ... کر رہے تھے سے متعلق فریقین کی شہادتیں ۳۰ اگست کو ختم ہو گئی ۔ تحقیقاتی افسر نے دلائل پیش کرنے کے لئے دس ستمبر کا آخری تاریخ مقرر کی ہے ۔ خیال ہے کہ تحقیقاتی افسر ماہ رواں ہی میں اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دیں گے ۔

تحقیقات میں ۷۶ شیعہ سنی گواہوں کے بیانات قلمبند ہوئے ۔ ان میں ۶ گواہوں کے بیانات پر جو اختلافی مذہبی مسائل اور سیاسی امور کے حامل تھے ۔ بحث کی اجازت نہیں دی گئی ۔

تحقیقات کی روئداد ڈیڑھ ہزار صفحات اور ۴۰۰ دستاویزات پر مشتمل ہے ۔ تحقیقات میں چھ فریق حصہ لے رہے تھے ۔ قواعد کی رو سے تحقیقاتی افسر کو عاشورہ محرم میں رونما ہونے والے فسادات کے محرکات کا پتہ چلانا اور آئیندہ کے لئے ایسے واقعات کی روک تھام کی تجاویز پیش کرنا ہے ۔

مولانا محمد عرفان امیر جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں کا عوام سے خطاب

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (ترجمہ) بے شک ہے تمہارے لئے رسول اللہ بہترین نمونہ

جمعہ میں مولانا محمد عرفان امیر جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں ضلع جہلم نے عصمت انبیاء پر نہایت جامع مدلل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مقام نبوت نہایت ہی ارفع و اعلیٰ ہے انسانی تنقید سے بلند و بالا گناہ سے معصوم ہے ۔

دنیا کا یہ دستور ہے کہ جو چیز لطور نمونہ پیش کی جاتی ہے وہ ہر طرح کے عجز و نقص نقص و قصور سے معرّیٰ و خالی ہوتی ہے ۔ اگر نبی معصوم نہ ہو تو اعتراض براہ راست خدا تعالے پر آتا ہے کہ خالق کائنات نے اہل دنیا کے سامنے جو نمونہ پیش فرمایا ہے وہ گناہ کے عیب و نقصان سے قصور وار ہے اور صحیح نمونہ نہیں ہے ۔ نیز اگر نبی معصوم نہ ہو تو طاعت فی المعصیت لازم آتی ہے اس لئے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی میں جملہ طاعات نبوی واجب ہیں منجملہ طاعات کے طاعت فی المعصیت بھی ہوئی اور یہ شان نبوت کے منافی ہے ۔ العیاذ باللہ ۔ اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ نبی لوگوں کو معصیت کا حکم دینے کے لئے آتے ہیں ۔ اس لئے رسول کا معصیت سے پاک ہونا ضروری ہے ۔

شیعہ کا قبول مذہب اہلسنت والجماعت

خانگڑھ ۳۰ اگست بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد بھٹہ والی میں امیر بخش ولد رحیم بخش قوم بلوچ سکنہ بستی کھیے والی نے بعد از نماز جمعہ اعلان کیا کہ میں شیعہ مذہب سے توبہ کر کے مذہب حقہ اہل سنت والجماعت اختیار کر لیا ہے ۔ اس کے لئے استقامت کی دعا کی گئی اور تمام حاضرین جمعہ نے امیر بخش کو مبارکباد دی ۔

(محمد عمر رکن مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام خانگڑھ)

وی ۔ پی واپس نہ کریں اس سے دفتر کا نقصان ہوتا ہے ۔

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام بفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے ۔ جس کا نرخ دو روپے تولہ ۔ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے ۔ یہ پیشاب کی کثرت ، رقت ، کمزوری اعصاب ، چوٹ لگنے ، ہڈی ٹوٹنے اور سردی روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے ۔

(نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانہ کے برابر ۔ چھوٹے بچہ کو کم کر دیں گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت کو حل کر کے پی لیں اور پاؤ بھر گرم دودھ بعد میں پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو ۔ صبح و شام نہار منہ ۔ ترشی اور تیل والی اشیاء سے پرہیز کریں ۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان ، سیلان ، چنبل ، بواسیر ، دمہ ، مستورات کی مخصوص بیماریاں اٹھرا (جس میں بچے مر جایا کرتے ہیں) اولاد نرینہ ، اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں ۔ ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں

دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ ۔ متصل شاہ محمد غوث ۔ لاہور

Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol. No. 6 || 13 September 1963 24 Rabi us Sani 1383 Hijri || No.35

اہم خبریں

○ مغربی بنگال کے بھارتی صوبہ میں گزشتہ تین سال تک ۸۳۱۸ افراد نے بشمول ۳۶۸۵ عورتوں کے بھوک وغیرہ کی وجہ سے خودکشی کی ہے۔

○ ڈھاکہ میں ٹیڈی لڑکیوں کے خلاف مظاہرہ پر پولیس اور عوام کے تصادم میں ۴۸ افراد زخمی اور ۵۴ گرفتار ہوئے۔

○ مغربی پاکستان میں آئندہ بندوبست اراضی ہر جگہ ۲۵ سال بعد - بجائے ۴۰ سال موجودہ کے ہوا کرے گا۔

○ جنوبی ویٹ نام میں امریکی پروردہ صدر "ڈیم" عیسائی نے ۹۰ فی صد آبادی والے بدھ مذہب کے ہزاروں رہنماؤں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ان کے عبادت خانوں پر فوجی پہرہ بٹھا دیا ہے۔ ملک میں ہمہ گیر بے چینی ہے۔

○ حکومت نے اخبارات کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء میں ترمیم کر کے ایک نیا حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے حکومت کو کسی بھی اخبار اور اس کی املاک پر قبضہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ اشاعتی اداروں کے حسابات کی چھان بین ہوگی اور وہ اسمبلیوں اور عدالتوں کی منظور شدہ رپورٹ ہی شائع کر سکیں گے۔

○ حکومت کے نئے پریس آرڈیننس کے خلاف اخبارات نے متحد ہو کر سارے پاکستان میں ۹ ستمبر کو مکمل ہڑتال کا فیصلہ کیا ہے۔ اخبارات کی حمایت میں سارے ملک کے سیاسی اور مذہبی اداروں نے حکومت کی مخالفت کی ہے۔

○ ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ کی تعمیر کے لئے امریکہ نے امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ پاکستان اور چینی سرحد پر نشان دہی کا کام کرنے والی دو پاکستانی پارٹیوں نے سروے کا کام شروع کر دیا ہے۔ جہاں چینی افسروں نے پاکستانی عملہ کا شاندار استقبال کیا۔

○ افغانستان کے سفیر متعینہ پاکستان نے باہمی مفاد کے موضوع پر وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو سے ملاقات کی۔

○ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ جو ان دنوں امریکہ کے دورہ پر ہیں امریکی صدر سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں کو ایک بیان میں کہا کہ پاکستان سے ہمارے تعلقات پختونستان کے متنازع مسئلہ کے سوا دوستانہ ہیں۔

○ صدر کینیڈی کے خاص ایلچی مسٹر جارج بال نے صدر ایوب سے ملاقات کے دوران صدر امریکہ کا خط انہیں دیا جس کا جواب صدر ایوب نے انہیں دے دیا ہے۔

○ مسٹر جارج بال جو امریکہ سے سیاسی بات چیت کے لئے پاکستان آئے تھے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان کے دورۂ پاکستان کا مشن کامیاب رہا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان چین سمیت ہمسایہ ملکوں سے دوستانہ تعلقات استوار کرے گا اور امداد کی بھیک مانگنے کے لئے خارجہ پالیسی تبدیل نہیں کرے گا۔

○ ترکی کی فوجی عدالت نے بغاوت کے جرم میں ۸ ترک افسروں کو موت کی سزا - ۲۹ کو عمر قید ۵۸ کو مختلف المیعاد سزائیں دیں۔ اسی طرح عدالت نے ۵۴ آدمیوں کو بری کر دیا۔

○ عرب لیگ کونسل کا اجلاس قاہرہ میں ہو رہا ہے جس میں فلسطین کی آزاد حکومت کے قیام پر غور ہوگا۔

○ لندن کے سیاسی حلقوں نے کہا ہے کہ امریکہ دباؤ کے تحت پاکستان سے اپنے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں کر سکا۔ اور امریکہ نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد بند کرنے کی جو دھمکی دی تھی - وہ امریکی بلیک میل کی ایک عبارت تھی۔

○ دہلی میں کانگرسی پارلیمانی پارٹی کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ بھارت "پاک چین" ہوائی سروس کے سمجھوتہ کے پیش نظر پاکستانی طیاروں کو فضا سے گزرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

○ کمیونسٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر پروفیسر ہرن مکرجی نے کل بھارتی لوک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے عوام سخت غریب ہیں۔ امیروں اور غریبوں کی آمدن میں تفاوت اور کروڑہا افراد کا نیم فاقہ کشی کی زندگی بسر کرنا ایسے حقائق ہیں جن سے ہندوستان میں شدید انقلاب برپا ہوگا جو انقلاب روس سے بھی سخت ہوگا۔

○ کویت کے پہلے قنصل جنرل مسٹر یوسف الماجد نے پاکستانی وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

○ نائیجیریا کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں حزب اختلاف کے ڈپٹی چیف لیڈر کو پندرہ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

○ صدر ڈیگال اکتوبر کے وسط میں ایران کے سرکاری دورہ پر جائیں گے یہ دورہ شاہ ایران اور ملکۂ ایران کے دورۂ فرانس کے جواب میں کیا جا رہا ہے۔

○ متحدہ عرب جمہوریہ اور یمن حکومت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے ذریعہ یمنی سکہ ریال قاہرہ میں تیار ہوگا۔

○ بھارت کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں پاک فضائیہ کے ایک سابق افسر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے قبضہ سے اہم جاسوسی دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔

○ حکومت پاکستان نے پاک فضائیہ کے جاسوس افسر کی فوری تحقیقات کے بعد بھارتی ہائی کمیشن کے فضائی مشیر اور تین دیگر افراد کو فوراً پاکستان سے واپس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ امریکی حبشی ۲۹ ستمبر کو واشنگٹن میں نسلی امتیاز اور عدم مساوات اور سفید امریکنوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خلاف بھاری مظاہرہ کریں گے۔ جس میں لاکھوں حبشی شریک ہوں گے۔

○ امریکی حکومت کے محکمہ عمال نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ ماہ امریکہ میں ۳۸ لاکھ ستاون ہزار افراد بے مددگار تھے۔

۹ ستمبر کو پاکستان بھر میں اخبارات کی کامیاب ہڑتال رہی اور ملک کا کوئی اخبار شائع نہیں ہوا۔

○ سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے بھارتی پارلیمنٹ میں کہا کہ میں نے کلکتہ میں لوگوں کو گندگی کے ڈھیر سے خوراک حاصل کرنے کے لئے کتوں سے لڑتے دیکھا ہے۔

○ نائیجیریا افریقہ کے نئے آزاد شدہ ملک میں قبائل کو مطمئن کرنے کے لئے پانچ صوبوں کو آزاد ایجنسیوں کی حیثیت دی گئی ہے۔ جن میں سے ہر ایک کا علیحدہ گورنر اور وزیر اعظم ہوگا۔ اس طرح ۵ گورنر - ۵ وزیر اعظم - ۳۰ عدد وزیر ہوں گے جبکہ ملک کے خزانہ میں کوئی رقم محفوظ نہیں

○ اخباری اطلاعات کے مطابق بھارت کے چھ کروڑ انسانوں کی اوسط آمدنی فی کس کل ۵ - ۴ کروڑ کی فی کس ۴ روز کروڑ کی ۲ روپیہ اور بارہ کروڑ ایسے ہیں جن کی گزر اوقات کی کوئی ضمانت نہیں اور وہ بھیک و افلاس کی زندگی بسر کرتے ہیں

○ جنوبی افریقہ کی گورہ حکومت نے ساری افریقی آبادی کو اچھوت کا درجہ دے کر "بنٹوستان" نام کے ایک علاقہ میں جبراً جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس علاقہ میں بنٹو قوم کی آبادی ہوگی۔ جن کے سردار افریقی ٹوڈی ہوں گے۔ اندرونی معاملات میں ان کو اسمبلی کا درجہ دیا جائے گا۔ جس کے ۴۵ ممبر ہوں گے

○ اخباری اطلاعات کے مطابق امریکہ کے پاس اب ۲۶ اٹلس نامی پانچ میگاٹن والے ۶۸ ٹیٹن میزائل دس لیکشن بم اور پندرہ سو امنوٹ میزائل موجود ہیں۔ ۹ آبدوزیں بھی جو ۱۴۴ پولرس میزائل ۸۰۰ ۵ کوٹن ایٹمی لے جانے والی موجود ہیں اور ۴۰ جو ہمیر ہوائیں اڑ کر بم پھینکنے والے میزائل موجود ہیں۔

○ افغانستان کا جشن استقلال سنہ ۱۹۱۹ء میں غازی امان اللہ خان کے انگریزوں کے خلاف جنگ میں ملک آزاد ہونے کی یاد میں ہر سال منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ جشن سارے افغانستان پورے اہتمام سے منایا گیا۔ جس میں ۷۶ پاکستانی باشندے بھی شریک ہوئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۶

ن نمبر ۶۰۰۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۲۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۸

اسلام کے بارے میں دو نقطہ ہائے نگاہ کی کشمکش

(ڈاکٹر احسن حسین کمال)

زی حکومت کے زمانہ میں جن گمراہ کن افکار و نظریات نے جنم لیا۔ ان میں سب سے زیادہ گمراہ کن فکر اور نظریہ یہ تھا کہ اسلام کی موجودہ شکل و صورت قابلِ عمل اور ترقی پذیر سلام ملاؤں اور اہلِ مسجد کا اسلام ہے۔ حقیقی اسلام اب باقی نہیں رہا ہے۔ ت ہے کہ نئے سرے سے اس گم شدہ اسلام کو تلاش کیا جائے۔ مسلمانوں کی عام بے وراس سے زیادہ احساسِ محکومیت اور غلامی نے اس فکر و نظریہ کو مزید تقویت پہنچائی تو بجا اور درست تھا کہ ان کی پستی و زوال کا سبب اسلام سے بُعد اور دوری اس کے ساتھ ہی انہیں یہ بھی سمجھایا گیا کہ اسلام جس شکل و صورت میں رائج چلا بجائے خود حقیقی اسلام نہیں ہے۔ اور اس میں بڑی اصلاح و تجدید کی ضرورت یہ انگریزی حکومت کے اوائل سے ہی مسلمان فکر و نظر کے اعتبار سے دو گروہوں ے۔ ایک گروہ کا یہ پختہ خیال تھا کہ مسلمان ضرور بدعمل اور بددین ہوتے جا رہے کے اندر اسلام کے ساتھ تعلق و وابستگی کا جذبہ شدید کیا جاتے اور انہیں کے اعتبار سے پختہ اور سچا مسلمان بنایا جائے۔ صرف اسی طریقہ سے وہ اپنی گم گشتہ صل کر سکتے ہیں۔ دنیا میں اسلام کے دعوتی تقاضے بھی پورے کر سکتے ہیں۔ اور ونصرت کے مستحق بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کے اندر کسی قسم کی تبدیلی و تغیر کو دی جائے۔

رے گروہ نے یہ خیال قائم کیا کہ دراصل موجودہ اسلام ہی اصل اسلام نہیں ہے ضرورت ہے کہ اسلام کی نئی تعبیر و تشریح کی جائے۔ اس کو نئے انداز و اسلوب یا جائے اور زمانہ کے جدید تقاضوں کے مقابل اسے قابلِ قبول و قابلِ عمل بنایا س سلسلہ میں سوچنے سمجھنے کے مختلف انداز رہے ہیں۔ بعض کا خیال ہوا کہ پھر ت کی ضرورت ہے جو چاہے مستقل اور جداگانہ شریعت کی حامل نہ ہو۔ لیکن ی کے اساس پر شریعت اسلامیہ میں حسبِ ضرورت ترمیم و اصلاح کر سکے۔ بعض صرف قرآن حکیم کو پوری شریعت میں سے علیحدہ کر کے بنیاد بنا لیا جائے۔ لغتِ منے رکھ کر حسبِ حال اور حسبِ ضرورت اسلام کی تفہیم و تشریح کا کام انجام اور اسے ہی اپنا دین قرار دیا جائے۔ بعض نے کہا کہ نہیں اس کی کوئی ضرورت ہ نبوت کا دروازہ کھولا جائے یا صرف قرآن کو ہی لے لیا جائے اور باقی شریعت دیا جائے۔ بلکہ اس کے لئے سب سے زیادہ دانشمندانہ اور انقلابی طریقہ یہ ہے سنت کو بھی تسلیم کیا جائے اور شریعت کی اصطلاحات کو بھی جوں کا توں رہنے دیا جائے تعبیرات اور مراد و منشا کو بدل دیا جائے اور اسلام کو بجائے خود مقصود و نصب العین بنانے کے کسی اور مقصود و نصب العین کا ذریعہ و واسطہ بنا لیا جائے، خواہ یہ مقصود سیاسی ہو یا معاشی، معاشرتی ہو یا جماعت سازی وغیرہ وغیرہ۔

آج پاکستان میں بھی ان تمام اقسام کے تجدد پسندوں اور احیاءِ دین کے مدعیوں سے سابقہ درپیش ہے۔ جو انگریزی حکومت کے دور کی گمراہ کن پیداوار اور یادگار ہیں۔ اور ان سب میں زیادہ خطرناک آخری قسم کا گروہ ہے جو دین کی ظاہری شکل کو برقرار رکھ کر حقیقت دین اور منشا دین کو تبدیل کر دینے کے درپے ہے۔

مسلمانوں کے لئے یہ بڑے ہی حزم و احتیاط کا مرحلہ ہے وہ جتنا بھی چاہیں غور کر لیں اس دعوے میں حقیقت کا قطعی شائبہ نہیں پائیں گے کہ اسلام کے لئے جدید تعبیر و تشریح کی ضرورت ہے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سے زیادہ صاف اور واضح چیز اس سمار دنیا کے نیچے اور کوئی نہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کے وہ طریقے، جو صحابۂ کرام اور سلف صالحین نے اختیار کئے۔ ان سے زیادہ مستند اور قابلِ اعتماد کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہو سکتا۔ پھر اسلام کے نام پر کسی بھی نئی فکر۔ نئے نظریہ، نئی جماعت، نئے فرقہ، نئے طریقہ کی دعوت دینا۔ اور اس کو حقیقی اسلام کا نام دینا، اس کو مستند قرار دینا، اس پر مبنی نگارشات کو ذہنوں پر حاوی کرنا اور انہی افکار پر سوچنے سمجھنے کی راہیں تراشنا شدید قسم کی گمراہی اور ضلالت نہیں تو کیا ہے ؟

بلاشبہ ایسے افراد اور گروہوں پر اصل اسلام کی طرف مراجعت کی دعوت شاق گزرتی ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ دینِ حق، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کے اس مفہوم و منشا کا نام ہے۔ جسے صحابۂ کرام نے، آئمہ مجتہدین نے محدثین کرام نے۔ سلف صالحین اور علمائے دین متین نے متواتر عہد بہ عہد اختیار فرمایا اور اپنے سے بعد آنے والوں کی طرف منتقل کیا تو ایسے لوگ بے چین بہ جبیں ہو جاتے ہیں۔ اپنے منفردانہ فکر و مسلک کے لئے اصرار کرنے لگتے ہیں کہ یہ بھی عین اسلام کے مطابق ہے۔ اور تاویل در تاویل سے ذہنوں میں الجھنیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے نادرست اور غلط ہونے کی بیّن دلیل ان کا یہ اضطراب تلملاہٹ، تاویل کوشی اور بات کو بار بار بدلنے کا طریقہ ہے، ورنہ ان کے لئے یہ کافی تھا کہ وہ حق کو قبول کر لیتے اور باطل کو رد کر دیتے۔ خواہ وہ ان کے افکار کا ہی تراشیدہ تھا لیکن اس کو بدل بدل کر بار بار نئے معنی پہنانے کی کوشش کرتے رہنا اس بات کی غمازی ہے کہ انہیں خود اپنے موقف کے حق ہونے پر یقین نہیں ہے۔ اور یہ موقف سراپا غلط و گمراہ کن ہے۔

(کمال)

وطن و ملت کی خدمت اسلام کا فریضہ ہے۔

احکام زکوٰۃ فقہ حنفیہ میں (۳)

مولانا محمد احمد صاحب تھانوی مدرسہ اشرفیہ سکھر (مغربی پاکستان)

(۷۵) زکوٰۃ کے مستحقین میں عزیز رشتہ دار - دین کا کام کرنے والے - اسلامی علوم کی تعلیم پانے والے مقدم ہیں ان کو دینے سے ثواب زیادہ ملتا ہے -

(۷۶) کسی ادارہ یا کار خیر میں حیلہ کرکے زکوٰۃ کی رقم لگانا مکروہ ہے یعنی حتی الوسع اعانتوں سے کام چلایا جائے - البتہ اگر دین کے مٹ جانے یا کم ہوجانے کا اندیشہ قوی ہو تو ایسی صورت میں تملیک کا حیلہ کرکے رقم خرچ کی جاسکتی ہے بلا ضرورت شدید ہرگز ہرگز حیلہ نہ کریں -

(۷۷) کمپنیوں وغیرہ کے جو حصے خریدے جاتے ہیں کم از کم ان کی اصل قیمت تو کل مال کے ساتھ زکوٰۃ کے مال میں شمار کی جائے گی - البتہ اگر اس کی کمی بیشی معلوم ہوجائے تو پھر موجودہ بازار کی قیمت کے مطابق ان کی رقم شمار کرکے زکوٰۃ نکالی جائے گی - ہاں اگر یقیناً یہ معلوم ہو کہ کمپنی کے کل سرمائے سے پچاس فیصدی زمین - مکان - جائداد کارخانہ اور مشینوں پر لگ چکا ہے اور باقی پچاس فیصدی تجارت میں لگا ہوا ہے تو چونکہ غیر تجارتی جائداد پر زکوٰۃ نہیں ہے اس لئے پچاس فیصدی پر زکوٰۃ نہ ہوگی باقی پچاس فیصدی حصوں کی قیمت مع نفع کے اصل مال میں شمار کرکے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی -

(۷۸) جو رقم منی آرڈر - چیک - ڈرافٹ - بیمہ وغیرہ سے کسی مستحق کو بھیجی جائے جس وقت وہ مستحق اس رقم پر وصولی کرکے قبضہ کرے گا - زکوٰۃ ادا ہوجائے گی - اگر راستہ میں گم ہوگئی تو زکوٰۃ دوبارہ دینا ہوگی -

(۷۹) نابالغ اور مجنون کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی - البتہ ان کی ملکیت کی زمین کی پیداوار سے عشر لیا جائے گا -

(۸۰) اگر کسی نے اتنی رقم جمع کر رکھی ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہوسکتی ہے مگر اس کا خیال اس رقم سے رہنے کے لئے مکان خریدنے کا ہے یا کسی اولاد یا کسی عزیز کی شادی میں دینے کا ہو رہا ہے تو اگر اس رقم پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی جس وقت تک یہ رقم خرچ نہ ہوگی مالک کو ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی - بہرہ عورتیں اکثر اس میں تساہل کرتی ہیں -

(۸۱) زکوٰۃ قمری سال سے واجب ہوتی ہے اور عام طور پر تجارتی ادارے اپنا حساب کتاب شمسی سال سے رکھتے ہیں اور شمسی سال دس روز بڑا ہوتا ہے اس لئے اول تو مسلمانوں کو اپنا حساب قمری مہینوں ہی سے رکھنا مستحب ہے لیکن اگر انکم ٹیکس وغیرہ کے حسابات کی وجہ سے مشکل ہو تو پھر سال بھر کی زکوٰۃ کے ساتھ دس روز کی زکوٰۃ زیادہ نکالے - مثلاً اصل سرمایہ پر جو کچھ نفع ایک سال میں ہوا ہے اس کو روزانہ نفع پر تقسیم کرکے دس دن کا نفع مزید اصل کے ساتھ شریک کرلیا جائے - پھر ۲/۱ ۲ حصہ زکوٰۃ دی جائے یا زکوٰۃ کی رقم میں تین فیصد بڑھا کر ادا کردی جائے - امید ہے کہ اس طرح یہ زکوٰۃ پوری پوری ادا ہوجائیگی اگر احتیاطاً دو چار روپیہ زائد دیدے تو اور بھی بہتر ہے - مثلاً اگر سو روپے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ایک سو تین روپیہ ادا کریں -

(۸۲) اگر کسی کے مکان - زمین - باغ وغیرہ میں کوئی دفینہ نکل آوے تو اس میں سے ۵/۱ حصہ (بیس فیصد) بیت المال میں جمع کرے - اور اگر شرعی بیت المال نہ ہو تو پھر مستحقین پر خیرات کرنا واجب ہے -

(۸۳) بٹہ کھاتہ کی رقم وجو کوئی شخص لے کر بھاگ گیا ہو یا جس قرضہ کی وصولی کی قطعاً امید نہیں رہی تھی اگر خلاف امید وصول ہوجائے تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ اس رقم سے نہیں نکالی جائے گی - البتہ اگر کوئی احتیاطاً خود ادا کردے تو باعث اجر و ثواب ہے - (مسئلہ مختلف فیہ ہے دوسرے علماء سے بھی تحقیق فرمالیں)

(۸۴) اگر کسی شخص نے غفلت کی وجہ سے چند سال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے اب گزشتہ غفلت اور عصیان پر شرمندہ ہوکر توبہ کرتا ہے اور گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے - مگر گزشتہ سالوں کا حساب بھی محفوظ نہیں ہے تو وہ شخص یہ کرسکتا ہے کہ کل رقم سے پہلے سال کی زکوٰۃ ادا کرے - اب جو باقی رہے اس میں سے دوسرے سال کی اسی طرح پہلے سال کی زکوٰۃ منہا کرکے باقی کی ادا کرتا جائے انشاء اللہ کل سالوں کی ادا ہوجائیگی -

(۸۵) لاری - بس - جہاز - ٹیکسی - گھوڑا گاڑی وغیرہ جو سواریاں کرایہ پر چلتی ہیں ان کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے - بلکہ ان کی آمدنی پر سال ختم ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے -

(۸۶) توبہ کرنے سے تاخیر معاف ہوتی ہے سالہائے گزشتہ کی زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی اس لئے گزشتہ کل سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے -

(۸۷) البتہ اگر تجارت کے ارادہ سے خرید کی گئی ہیں یا کسی شخص کا کاروبار ہی یہ ہو کہ خرید کر مرمت کرکے، رنگ و روغن کرکے فروخت کردیتا ہو تو پھر مال تجارت بن جانے کی وجہ سے ان کی قیمت پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی -

(۸۸) اگر کسی شخص کے پاس فقط ڈالر پونڈ وغیرہ غیر ملکی سکے موجود ہیں تو اگر یہ سونے چاندی کے سکے ہیں تو ان کا وزن دیکھا جائیگا اگر وزن کے اعتبار سے قابل زکوٰۃ ہوں گے تو زکوٰۃ ان پر واجب ہوگی - اور اگر یہ سکے تانبہ گلٹ وغیرہ کے ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے - ہاں اگر تانبے کے سکوں کا لین دین کرتا ہے تو مال تجارت شمار ہوکر ان کی قیمت کا حساب لگایا جائے گا -

(۸۹) اگر کسی غریب مستحق کو زکوٰۃ کی رقم دے دی گئی اور اس نے اس پر قبضہ بھی کرلیا ہے تو اب وہ اس کی ملکیت ہوگئی ہے وہ شخص اس رقم سے مالدار اور سید کی دعوت بھی کرسکتا ہے اور ان کو ہبۃً بھی دے سکتا ہے

(۹۰) زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے شرعی حکومت تو جبر سے کام لے سکتی ہے وہ بھی صرف اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ پر نہ کہ اموالِ باطنہ پر - مگر اداروں کے مہتمم المنتظمین کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی شخص کو مجبور کریں کہ وہ کسی شخص کو مجبور کریں کہ وہ اپنی زکوٰۃ کا کل مال یا مقررہ رقم فلاں ادارہ کو دیا کرے دوں گا تو اس کے لئے جائز ہے اور اس کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے یا اپنے وعدہ کو ختم کرنے کی اطلاع دے دینی چاہیئے -

(۹۱) کارخانوں کا وہ سامان جو فروخت ہونے والے مال کا جزو بن جاتا ہے مال تجارت ہے اس کی قیمت پر تو زکوٰۃ فرض ہے اور جو سامان جزو نہیں بنتا اور نہ خود فروخت کیا جاتا ہے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے -

جانوروں کی زکوٰۃ

بلوچستان اور سرحدی علاقوں میں جانور کے جو گلے پالے جاتے ہیں، شریعت مطہرہ نے ان پر بھی سالانہ زکوٰۃ واجب کی ہے جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں -

(۱) جنگلی جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہوتی صرف اونٹ - اونٹنی - گائے - بیل - بھینس - بھینسا - بکرا - بکری - بھیڑ - مینڈھا - دنبی، وہ شہری جانور جن کی قربانی جائز ہے ان کے گلوں پر سال گزر جانے کے بعد زکوٰۃ فرض ہے اور شریعت میں ان کو سائمہ کہتے ہیں

(۲) جو جانور مخلوط النسل ہو اور گلے کے ساتھ شہر میں آکر رات بسر کرتا ہو تو وہ اپنے ہم مثل شہری جانوروں میں شمار ہوگا - اگر بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ بکریوں میں شمار ہوگا - اور اگر گائے اور نیلہ سے پیدا ہو تو وہ گائے شمار کیا جائے گا - اگر اونٹنی اور زرافہ سے پیدا ہو تو اونٹوں میں شمار کیا جائے گا - بشرطیکہ وہ جنگلی نہ ہو

(۳) زکوٰۃ ان جانوروں پر فرض ہوتی ہے جو سال کا اکثر حصہ جنگل میں کھا پی کر گزارتے ہوں اور گھر پر کھڑا کرکے ان کو نہ کھلایا جاتا ہو

(۴) اگر جانوروں کو گھر پر رکھ کر گھاس کھلایا جائے خواہ گھاس قیمتاً خریدی گئی ہو یا جنگل سے مفت لائی گئی ہو تو پھر جانور سائمہ شمار نہ ہوں گے اور ان پر زکوٰۃ فرض نہ ہوگی -

(۵) اگر نصف سال ان کو جنگل میں چراتے ہیں اور نصف سال گھر پر کھڑا کرکے کھلاتے ہیں تب بھی یہ جانور سائمہ نہیں کہلائیں گے اور نہ زکوٰۃ فرض نہ ہوگی -

(۶) جانوروں کا یہ گلہ دودھ کے یا نسل بڑھانے کے لئے ہونا چاہیئے تو شمار ہوگا - اگر سواری کے لئے یا مہمانوں کے لئے پال رکھے ہوں تو سائمہ شمار نہ ہوں

(۷) سائمہ جانوروں میں سے جو درمیان میں فروخت کردیئے گئے ہیں سال کے زکوٰۃ نکالتے وقت ان کی گنتی نہ ہوگی - رقم سونے چاندی کے نصاب میں شریک کی جائے گی -

(۸) اگر سائمہ جانوروں میں صرف بچے ہوں - ایسے بڑے نہ ہوں جن سے نسل کشی ہو سکے تو پھر چھوٹے چھوٹے بچوں پر زکوٰۃ نہ ہوگی - البتہ اگر ایک جانور بھی نر یا مادہ ان کے ساتھ نسل کشی کے قابل ہوگا تو پھر سب پر زکوٰۃ عائد کی جائے گی - اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا - اور اگر وہ بڑا جانور دیا جائے

(باقی صفحہ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

۱۳ دسمبر ۱۹۶۳ء

عائلی قوانین

...مبلی نے عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل مسترد کر دیا۔ ...ب اقتدار کے بیشتر ارکان نے اس لئے مخالفت ...دیئے کہ چند دن قبل۔ قائد ایوان نے یہ فرما دیا ...، مذہبی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، خود ...اس سلسلہ میں پیش کر دے گی۔ اگرچہ قائد ایوان ...اس شرط کے ساتھ تھا کہ تنسیخ کا بل واپس لے لیا ...ہمیں توقع کرنا چاہیئے کہ خواہ بل واپس نہیں لیا ...دکر دیا گیا ہے لیکن ایک خالص مذہبی معاملہ ...چہ سے حکومت اس قانون کے بقاء پر خواہ مخواہ ...کرے گی اور خود اس میں کتاب و سنت کے ...یلی کا اعلان کر دے گی۔

...رچہ ایک ایسی مسلم مملکت کی پارلیمنٹ میں جس کا ...دعا رہتا ہے کہ وہ اسلام کی نظریاتی اساس ...، ایک خالص اسلام سے تعلق رکھنے والے ...دکر دیا جانا کوئی پسندیدہ بات نہیں سمجھی جائیگی ...تاریخ پر بے دینی کا یہ داغ اس وقت تک ...ہے گا۔ جب تک اسے شریعت کی منشاء کے ...ملیاں لاکر دھو نہیں دیا جاتا۔ اس کے باوجود ...ہیں کہ مفاہمت کی فضا برقرار رکھتے ہوئے ...و غیرہ کی دھمکیوں سے بلند رہ کر، اسلامی قوانین ...اجراء کے لئے دونوں گروہ مل کر کام کریں اور ...دینی مسائل کو اپنی سیاسی کشمکش کا اکھاڑہ نہ ...ب اقتدار سے بھی ہماری یہ استدعا ہے کہ ...ہب و دین کے معاملہ میں عوام کو مایوس اور ان ...ات کو مجروح نہ کرے۔ اس سے شرپسندوں ...تفاع کا موقعہ ملتا ہے۔ اور ملک میں بداعتمادی ...۔

...ر کا مسئلہ اور بھارت کے ارادے

...ندوستان کی پارلیمنٹ میں، پنڈت نہرو نے بیان ...ے کہا ہے کہ رفتہ رفتہ کشمیر کا بھارت میں مکمل انضمام ...ا ہے۔ وہ ایک ماہ کے اندر ہی اندر وہاں ...رتی اور وزارتِ عظمیٰ کے عہدوں کو ختم کر کے ریاست ...ر کا درجہ میں لے آیا جائے گا۔ اور آئندہ سے ...زعمل میں آئے گا اور بجائے وزیر اعظم کے وزیر اعلیٰ ...قائم کیا جائے گا۔ ہندوستان کی لوک سبھا کے لئے ...سے براہ راست ارکان کا انتخاب ہوا کرے گا۔ ...گویا اس طرح ہندوستان کشمیر کے مسئلہ کو اب عملاً ختم ...ا سمجھتا ہے۔ اور بین الاقوامی طور پر اس کی اہمیت کو کم کر دینا چاہتا ہے۔ لیکن کیا اس طرح یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا؟ اور کیا بین الاقوامی انصاف سے مایوس ہو جانے کے بعد کشمیر کے مسلمان ہمیشہ کے لئے آزادی سے محروم ہو جائیں گے؟ یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ہندوستان ایسا کر گزرتا ہے تو پھر پاکستان بھی اقوام متحدہ کی کسی قرارداد کا پابند نہیں رہتا۔ ہندوستان کی طرف سے یہ اقوام متحدہ کی خاموشی کی آخری اور مکمل خلاف ورزی ہوگی اور اس پر اقوام متحدہ کی خاموشی اس بات کی غماز ہوگی۔ کہ ہندوستان کو اس کے بااثر ارکان کی درپردہ حمایت اور شہ حاصل ہے پھر اس کے بعد پاکستان کی طرف سے انتظار بے معنی ہوگا۔ اور ایک آخری اقدام کے لئے ابھی سے تیاری کی ضرورت ہے۔

امریکہ کے نئے صدر کا پیغام

آنجہانی مسٹر کینیڈی کے جانشین اور امریکہ کے نئے صدر مسٹر جانسن نے اپنے عہدۂ صدارت کا آغاز ہوتے ہی جو سرکاری پیغام پاکستان سمیت مختلف ممالک کو بھیجا ہے اس میں ہر ملک کو خوش و مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

پاکستان کی پرانی دوستی کا حوالہ دیتے ہوئے صدر ایوب اور پاکستانی عوام سے تعاون کی اپیل کی ہے اور آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ہندوستان سے بھائی چارے کا اظہار کرتے ہوئے پنڈت نہرو کو یقین دلایا ہے کہ اسلحہ وغیرہ کی جو امداد امریکہ کی طرف سے بھارت کو دی جا رہی تھی وہ برابر جاری رہے گی اور اطمینان دلایا گیا ہے کہ یہ امداد صدر کینیڈی کے عہد میں مسٹر جانسن کی تحریک سے ہی شروع کی گئی تھی۔

اس انکشاف کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کی خوش فہمیوں کو ٹھیس پہنچی ہوگی، جو امریکہ کے نئے صدر سے پاکستان کے حق میں زیادہ بہتر اور مخلصانہ رویہ کے متوقع تھے۔

بڑی طاقتیں کبھی بھی کسی اصول، نظریہ اور اعلےٰ مقصد کے تابع نہیں ہوتیں ان کے پیش نظر ہمیشہ اپنے مفادات ہوتے ہیں اور وہ ان کو ہی اولیت دیتی رہتی ہیں۔

مودودی صاحب کا اعترافِ حقیقت

اخباری اطلاع کے مطابق ڈھاکہ کے ایک عام جلسے میں تقریر کرتے ہوئے۔ مودودی صاحب نے فرمایا ہے کہ "ان کی جماعت مذہبی جماعت نہیں ہے بلکہ سیاسی جماعت ہے، وزیر داخلہ نے اسے مذہبی جماعت کہا ہے یہ درست نہیں ہے"۔ "ہم گزشتہ کئی برس سے سیاسی جماعت کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں مذہبی جماعت نہیں کہا جا سکتا"۔

اگر واقعی مودودی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ ہی کہا ہے اور بعد میں اس کی تردید و تاویل نہیں کی جاتی ہے تو چاہے بہت دیر کے بعد اور خرابی بسیار کے بعد ہی سہی، یہ اعتراف کر کے انہوں نے اپنی اور اپنی جماعت کی حیثیت سے متعلق بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ کر دیا ہے اور ہر حلقہ میں ان کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا جانا چاہیئے۔

دراصل آج تک جو پیچیدگیاں ان کی ذات اور ان کی جماعت کے متعلق ان سے اختلاف کرنے والوں اور عام لوگوں کو پیش آتی رہیں۔ ان اسی غلط سلط رویہ کا نتیجہ ہیں۔ پاکستان کی سیاسیات میں ان کا رول اب تک یہ رہا ہے کہ جب کوئی مسئلہ اپنی پوری سیاسی حیثیتوں کے ساتھ سامنے آیا ہے تو انھوں نے اسے اپنے خود ساختہ مذہبی نقطۂ نظر سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ جنگ کشمیر کے بارے میں ان کا نقطۂ نگاہ تھا۔ جس پر آج کل ان کے اور وزیر داخلہ کے درمیان لے دے ہو رہی ہے۔ اور جب کوئی خالص مذہبی معاملہ سامنے آیا ہے تو انھوں نے اسے اپنے سیاسی نقطۂ نظر کا ہدف بنایا ہے۔ جیسا کہ تحریکِ ختمِ نبوت کے سلسلے میں ان کا رویہ رہا ہے۔ الغرض دستور کا مسئلہ ہو، انتخابات کا مسئلہ ہو، خارجہ پالیسی کا مسئلہ ہو یا اسی قسم کے دیگر مسائل ہوں۔ ہمیشہ ان کے بارے میں وہ اسی قسم کا رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہوتے رہتے ہیں اور کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے کی کشمکش میں مبتلا ہوتے رہے ہیں۔ قریب قریب ان کی تحریک کا یہ مزاج سا بن گیا ہے۔ اور ان سے متعلق بے شمار اختلافات کی اصل وجہ، مذہبی اور سیاسی حیثیتوں کا یہ خلط ملط ہو جانا ہی ہے۔ اگر واقعتاً وہ اب اس کے اندر مضمر خرابیوں کو سمجھ گئے ہیں اور جماعت کو مذہبی کے بجائے سیاسی جماعت اور خود کو مذہبی پیشوا کے بجائے سیاسی قائد کا روپ دینے پر تیار ہیں اور اسے اپنی آئندہ پالیسیوں کی ایک حقیقت بنا دیتے ہیں تو ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ ان سے متعلق بے شمار غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو جائیگا

اگرچہ اس طرح سے سرکاری حلقوں کے اس اعلان کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ مودودی صاحب مذہب کی آڑ میں اقتدار کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ مگر مذہبی حلقے ان کو بجائے اسلامی رہنما کے چوہدری خلیق الزمان کے قسم کا ایک لیڈر سمجھ کر تھوڑے سے مطمئن ہو جائیں گے۔ کیونکہ پھر دینی امور میں ان کی رائے کوئی وزنی نہ رہے گی جیسے ان کے حواری طفیل محمد صاحب نے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے یہ باور کرانے کی غلط اور ناکام کوشش کی ہے۔ کہ مودودی صاحب مسلموں اور غیر مسلموں کے ہاں اسلام

(باقی صفحہ ۲ پر)

ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں دورہ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان درکن قومی اسمبلی پاکستان نے جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں صاحب کے زیر اہتمام ۱۲ نومبر سے تا ۱۷ نومبر پورے ضلع کا دورہ فرمایا۔

۱۲ نومبر کو صبح ۱۰ بجے مفتی صاحب ڈیرہ تشریف لائے۔ دفتر ضلع میں امیر ضلع مولانا عبدالحق صاحب ناظم اعلیٰ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب، نائب امیر حضرت مولانا خلیفہ محمد صاحب اور حضرت مولانا نقیر احمد نور صاحب سجادہ نشین بارک و دیگر علماء کرام نے حضرت مفتی صاحب کا استقبال کیا۔ اور ایک خصوصی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی اور تکمیل پروگرام کا آغاز کیا گیا۔

اتفاق سے گورنر مغربی پاکستان بھی اس دن ڈیرہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ گورنر صاحب کی طرف سے ملاقات کا دعوت نامہ دفتر ضلع میں پہلے سے آیا ہوا تھا۔ چنانچہ مفتی صاحب نے ضلعی مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے گورنر مغربی پاکستان سے ملاقات کی۔ وہاں گورنر صاحب کے علاوہ کمشنر ڈیرہ اور صوبائی وزیر مال پیر محمد خاں اور وزیر تعلیم بیگم محمودہ صاحبہ سے سیلاب، کھنڈرات، ویران شدہ اراضی، آب پاشی و آب نوشی تعلیمی ضروریات سے متعلق مسائل پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ تمام حکام بالا نے ہر امر پر فوری توجہ کرنے کا وعدہ کیا۔

بعد ازاں اسی دن بعد دوپہر کوٹ جائی پہنچے۔ مولانا عبدالقدوس صاحب مفتی و خطیب جامع مسجد کلاں ڈیرہ اور ضلع کی اہم شخصیتیں ساتھ ہی تھیں۔ وہاں ایک جم غفیر نے حضرت مفتی صاحب کا استقبال کیا اور علاقہ کے مسائل پر تمام حضرات کی شکایت حضرت مفتی صاحب نے سنیں۔

۵ بجے شام موضع پہاڑ پور تشریف لے گئے وہاں خلیفہ احمد گل صاحب کی رہائش گاہ پر قیام فرمایا۔ حاجی محمد معصوم صاحب نے اپنے سپاسنامہ میں علاقہ کے مسائل و مشکلات کا ذکر فرمایا۔ حضرت مفتی صاحب نے سپاسنامہ کے جواب میں ملک کے سیاسی و انتظامی معاملات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

صبح ۸ بجے ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچے۔ مولانا علاؤ الدین صاحب۔ مولانا عطا محمد صاحب نواب نصراللہ خاں صاحب کی معیت میں مع اراکین ضلع شمالی علاقہ کے لئے روانگی ہوئی۔ موضع ماڑیں تا نماز عصر قیام فرمایا۔ ملاقاتیں

کیں۔ وہاں کے مولانا محمد ابراہیم صاحب نے جلسہ عام میں مودودی جماعت سے اپنی بے تعلقی، بیزاری کا اعلان فرمایا۔ بعد نماز عصر کڑی شموزئی میں آمد ہوئی وہاں حضرت مولانا رشید احمد صاحب کے یہاں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں سے موضع چودھوان تشریف لے گئے۔ ایک بڑے مجمع میں تقریر فرمائی۔

بعد ازاں موضع درابن کلاں تشریف لے گئے۔ جلسۂ عام کے بعد مولانا خادم محمد صاحب چیئرمین کونسل نے دفتر کونسل میں چائے کی دعوت دی اور وہاں معززین علاقہ سے مسائل پر گفتگو کی۔

درابن سے علاقہ گنڈل پہنچے۔ جناب مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ حلقہ گنڈل و دیگر حضرات نے استقبال کیا۔ اور ایک جلسۂ عام میں حضرت مفتی صاحب نے تقریر ارشاد فرمائی۔ اور ملکی حالات پر مفصل تبصرہ کیا۔

موٹر کی خرابی کی وجہ سے ملانہ بی کا پروگرام مجبوراً ملتوی کرنا پڑا۔ اور موضع پائی علاقہ کنڈی کے لئے روانگی ہوئی۔ وہاں سے گل امام میں خان محمد مظفر خاں صاحب نے مع دیگر معززین کے مفتی صاحب و زعماء جمعیۃ کا استقبال کیا۔ مدرسہ عربیہ اشرف المدارس میں استقبالیہ دعوت کا انتظام تھا جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ صدر خان محمد مظفر خاں صاحب تھے اور سپاسنامہ کپتان سعداللہ خاں صاحب نے پیش کیا۔ تقریر میں حضرت مفتی صاحب نے تمام مسائل پر وضاحت روشنی ڈالی۔ وہاں سے موضع تران نور تشریف لے گئے۔ جناب ملک عمر حیات خاں طانہ کے یہاں قیام فرمایا اور مسائل متعلقہ پر تبادلۂ خیال کیا۔ جلسہ میں حلقۂ جات کے ہر طرف کے کثیر افراد شامل ہوئے۔ وہاں سے مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی تشریف لے گئے۔ براستہ ٹانک روانگی ہوئی۔ ہمراہ قاضی عطاء اللہ صاحب بھی تھے۔ بعد نماز عشاء ملک کے حالات پر نہایت دردمندانہ تقریر حضرت مفتی صاحب نے ارشاد فرمائی بعد ازاں شہر ٹانک تشریف لے گئے۔

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کے سالانہ جلسہ میں تبلیغی مسائل پر مفتی صاحب نے سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ بعد نماز عشاء ایک بہت بڑے مجمع کو خطاب کیا۔ شام موضع درکی گئے۔ علی الصبح موضع پارک تشریف لے گئے

اور پھر موضع پنیالہ روانہ ہوئے۔ وہاں سے علی الصباح ڈیرہ اسماعیل خاں تشریف لے آئے۔ یہاں ایک پریس کانفرنس میں ضلع کے حالات پر ایک تفصیلی بیان جاری فرمایا۔ رات کو جامع مسجد کلاں میں ایک جلسۂ عام سے خطاب فرمایا اور اس طرح یہ دورہ نہایت کامیابی کے ساتھ تکمیل تک پہنچا۔

محمد عبدالحق غفرلہ

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجلاس

تنسیخ عائلی قوانین کے لئے ڈیڑھ سو معززین شہر آمادہ عمل ہیں

۲۰ - ۲۱ نومبر کی درمیانی رات جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو معززین شہر نے شرکت کی۔ جماعتی اور ملکی حالات پر تبصرہ ہوا۔ عائلی قوانین کے تنسیخی بل پر قومی اسمبلی کے ۷۶ ممبروں کے رویہ کی سخت مذمت کی گئی۔ مجلس نے اس عزم کا اظہار کیا کہ خلاف اسلام قوانین کو قبول کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔

صاحبزادہ امان اللہ صاحب ممبر بنیادی جمہوریت و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔

"عائلی قوانین کے تنسیخی بل کے خلاف قومی اسمبلی کے ۷۶ ممبروں نے اسلام دشمنی کا جو رویہ اختیار کیا ہے، اس اجلاس کے معزز شرکاء اس کو پاکستان کی اسلامی حیثیت پر بدنما داغ تصور کرتے ہیں۔ اور ہم یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حکومت جلد تر یہ اعلان کر کے ملت اسلامیہ پاکستان کو مطمئن کرے کہ ایک ترمیمی بل کے ذریعہ اس کی خلاف اسلام تمام دفعات کو فوراً خارج کر دیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں ملک کے معتمد علماء کے مشورہ کو ہی قابل قبول سمجھا جائے گا۔ بصورت دیگر ملک میں انتشار کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ جناب محمد یعقوب خاں موسیٰ زئی نے تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا قومی اسمبلی کے ۷۶ ممبروں نے اپنی اس حرکت سے ہم پر ظلم کیا اور پاکستانی مفاد کو نقصان پہنچایا ہے۔ اسلام کی پوری تاریخ میں اسلام سے اس قسم کا مذاق کبھی نہیں کیا گیا۔ ہم آخر وقت اس کے خلاف رہیں گے۔

جناب عبدالرحیم خاں شخی نے مزید تائید کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلہ میں ہم جمعیۃ علماء کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں اور ان کے فیصلہ پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب صوفی محمد بخش صاحب نے بھی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میں اس قرارداد کی پوری تائید کرتا ہوں اور جماعت کے فیصلہ کا ہر طرح پابند رہنے کا عزم ہم سب کا اسلامی فریضہ ہے۔

ڈیڑھ سو معززین شہر کے اس اجتماع میں عہد کیا گیا کہ جب تک عائلی قوانین کے تمام خلاف اسلام دفعات کو حذف نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک ہم عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کے تحت لکھے جانے والے نکاحوں کی مجلس میں ہرگز شرکت نہیں کریں گے۔ اجلاس دو گھنٹہ تک جاری رہا اور دس بجے رات کو دعائے خیر پر ختم ہوا۔

(امان اللہ، ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

بقیہ شذرات

پر انحصار تی ہیں۔ الحمدللہ کہ اسلام کے یہ ارشاد صحیح ثابت ہو سکتے کہ مودودی صاحب مذہبی رہنمائی کے اہل نہیں ہیں۔ مگر مسلمانوں کے ذہن سے پوری طرح غلط فہمی تب دور ہوگی جب مودودی صاحب اپنے مخالف اسلام اور غلط مذہبی مسائل کو جلیل القدر علماء دین کے ارشادات کے مطابق غلط تسلیم کرلیں۔ امید ہے کہ تنازعہ کا ایک تھپیڑا اور لگنے سے وہ پوری طرح اس پر آکر مذکورہ اعلان کر دیں گے۔ جس کے بعد ان کے اور علماء دین کے درمیان اختلاف کی کوئی وجہ باقی نہ رہے گی۔

حکمت کے موتی

یہ کتاب زنانہ اور مردانہ امراض کے لئے طب کے نایاب اور صحیح مجربات کا بہترین مجموعہ ہے ہر مرض کی مکمل تشخیص اور علاج درج ہے عمر بھر طبابت کا کام دیتی ہے تمام طبی کتب میں سے ایک بلند پایہ کتاب ہے قیمت مجلد عہ/ ر بے جلد عہ/ مجربات سنیاسی کیمیا سازی کی بہترین کتاب مجلد ۱۲/ برکات اعلیات مجلد ۱۲/ قرآن مجید انگریزی زبان میں امریکہ کا چھپا ہوا۔ قیمت رعائتی تین روپے۔ بچوں کا علاج اس کا ہر نسخہ بچوں کیلئے بہترین علاج ہے۔ قیمت مجلد عہ/ ملنے کا پتہ، کتب خانہ محمد یوسف کمپنی نا چیپو ڈیہ لاہور

جماعتی خبریں

اسلام خان گڑھ کے زیر اہتمام رویہ ہیلا نوالی میں جلسہ

خان گڑھ (نامہ نگار) جمعیۃ علماء اسلام
کے زیر اہتمام رویہ ہیلا نوالی میں بمقام
جلسہ ہوا جلسہ کی صدارت مولانا
صاحب فاروقی نے کی مولانا قاضی
نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ
کرتے ہوئے اصلاح معاشرہ پر
انہوں نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات
ہے ہماری تمام مشکلات کا واحد حل
تعلیمات میں مضمر ہیں آپ نے حضور اکرم
اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور
کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت
حضرت مولانا سید صدر الدین شاہ صاحب
کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا
اسلام اس اسلام کی خواہشمند
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ
خلفاء راشدین اور بزرگان دین کے
کے نظام تعلیم سے ماخوذ ہو جو
خلافت میں رہ کے کار آتے
کے تمام اقتصادی و سیاسی نظام
تاریخی نظریہ حاصل ہوتی جلسہ
رات سے تعاون کا وعدہ کیا۔
پریس سیکرٹری شعبہ نشر و اشاعت خان گڑھ

جمعیۃ کا پندرہ روزہ اجلاس

۲۳ نومبر کو جمعیۃ علمائے اسلام
پندرہ روزہ میٹنگ جامع مسجد میں
گاؤں کے علاوہ گاؤں کے دیگر
نے بھی شرکت فرمائی - حضرت
ان صاحب امیر جمعیۃ علمائے
نے درس قرآن دیا اور کارکنوں
سرگرمی سے کرنے کی تلقین فرمائی
کے لئے - عہدوں کا انتخاب
کے گرد و نواح کے جو راستے
سے ٹوٹ گئے ہیں - ان کی درستی
کرانے کا فیصلہ ہوا جمعیت کے
قابل تقلید ہے صبح آٹھ بجے
کارکن روزانہ راستہ بناتے
الیکشن کی منسوخی کے لئے فارم
دستخط کرا کے ضلعی قومی اسمبلی
بھیجے گئے -

دربار شاہان میں دو تبلیغی جلسے

۱۷ نومبر کو مذکورہ

پر عظیم الشان تبلیغی اجلاس ہوئے ان اجلاس
ہوئے ان اجلاس سے حضرت مولانا قاضی
مظہر حسین صاحب - حضرت مولانا عبدالکریم
صاحب خطیب شاہ پور، اور مولانا محمد ہارون
صاحب خطیب بھیں نے خطاب کیا کپتان
غلام محمد صاحب اور حافظ عبدالحمید صاحب نے
نظمیں پڑھیں - حضرت قاضی صاحب نے
سہگل آباد کے مقام پر اپنی تقریر میں مودودی
صاحب کے عقائد باطلہ کو چیلنج کیا - اور
مودودی صاحب کی اصل کتابوں سے
اقتباس پیش کرکے ان غلط اور گمراہ کن نظریات
کی تردید کی جو قرآن و حدیث کے صریح خلاف
ہیں. عصمت انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام معیار حق
ہیں وغیرہ بنیادی مسائل میں اہل حق کا موقف
واضح فرمایا -

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے
توحید و رسالت اور اصلاح معاشرہ پر جامع
تقریریں کیں - مولانا محمد ہارون صاحب نے
فضائل صحابہ کرام و اہل بیت رضوان اللہ
علیہم پر بیان کیا -

مانیری میں جمعیت کا جلسہ

مانیری بالا کے وارڈ ۲ کے کارکنوں
کا ایک اجتماع بمقام مسجد آٹھ حقانیاں منعقد
ہوا جس میں مولوی گل رحیم نے جمعیۃ علماء اسلام
کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ
جمعیۃ علماء اسلام وہ واحد تنظیم ہے جو اس ملک
میں اسلامی نظام کو غالب کرنا چاہتی ہے - آپ
نے کہا کہ علماء کرام کے لئے یہ ایک زریں موقع
ہے - کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر
مسلمان عوام کی منتشر قوتوں کو مجتمع کرکے ان کی
رہنمائی فرمائیں - انہوں نے عوام سے بھی
اپیل کی کہ وہ جس طرح منتشر طور پر علماء کی اہمیت
پر یقین رکھتے ہیں اسی طرح وہ اجتماعی طور پر
بھی علماء کرام کی رہنمائی میں اقامت دین کی
جدوجہد کریں - آپ نے قومی اسمبلی کے ممبر پر
یہ تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے عائلی قوانین
کو منسوخ کرانے میں اکثریت سے ساتھ نہ
دے کر اسلام دوستی اور مسلمانوں کی صحیح نمائندگی
کا حق ادا نہیں کیا ہے - اس کے بعد مندرجہ
ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا - امیر جمعیۃ علماء اسلام
مولانا عبدالمجید صاحب - نائب امیر مولانا
عبدالرزاق صاحب ناظم اعلیٰ مولوی خلیل الرحمن
صاحب - نائب ناظم جناب مولوی شیریں زود
صاحب اس کے علاوہ ضلع کی رکنیت کیلئے مندرجہ
ذیل حضرات منتخب ہوئے
(۱) جناب مولانا حاجی گل بادشاہ صاحب
(۲) جناب مولانا عبدالمجید صاحب
(۳) جناب مولوی خلیل الرحمان صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجتماع

قابل تقلید تجاویز

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے گزشتہ سے پیوستہ اجتماع میں جو زیر صدارت قاضی مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ ہذا منعقد ہوا - جس میں مستقل ممبروں کے علاوہ دیگر معززین شہر نے بھی شرکت کی یہ امر قابل ذکر ہے کہ ساٹھ مستقل ممبروں میں پچاس سے حاضر رہے اور جو کسی عذر سے نہیں پہنچ سکے انہوں نے اس جمعیۃ کے ناظم کے نام باقاعدہ تحریری درخواستیں بھیجی تھیں کہ ہم فلاں مجبوری سے حاضر نہ ہو سکے بعدہ ناظم جمعیۃ نے گزشتہ کارروائی اور جماعتی حالات سنائے اس کے بعد امیر جمعیۃ کی تجویز پر اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل عہد لیا گیا (۱) میں اللہ کے گھر میں بیٹھ کر عہد کرتا ہوں کہ شادی کے موقعہ پر ناچ گانے والے ہرگز نہیں منگواؤں گا -

(۲) میں اللہ کے گھر میں بیٹھ کر عہد کرتا ہوں کہ تماشائی کی حیثیت سے بھی اس قسم کی مجالس میں شریک نہ ہوں گا -

(۳) میں عہد کرتا ہوں کہ حتی الوسع دوسروں کو اس کام سے روکوں گا -

اس کے بعد یہ تجویز طے ہوئی کہ رقاصاؤں کو منگوانے والوں کے پاس ایک کمیٹی جائے گی جو اس برے فعل روکنے کا کہے گی اور امیر صاحب کو اختیار ہے جس کو کمیٹی میں بھیجے مجلس کو ترقی دینے کے سلسلہ میں ۹ جدید اراکین نے مستقل ممبری قبول کی اور تمام ممبروں نے عہد کیا کہ آئندہ اجلاس تک ہم ایک ایک مستقل ممبر بنا کر ساتھ لائیں گے اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کلاچی پندرہ روزہ اجتماع صوبائی (علاقائی) اور مرکزی انتخاب کا خیر مقدم کرتا ہے جمعیۃ ہذا کو مرکزی اور علاقائی اکابرین امراء اور نظراء کے علمی عملی صلاحیتوں، متقیانہ اور مجاہدانہ کارناموں پر ہر طرح اطمینان ہے اور اسے یقین ہے کہ وہ ملک و ملت کی رہنمائی کے لئے ہر طرح مناسب اور موزوں شخصیتیں ہیں -

(۲) جمعیۃ ہذا مرکزی جمعیۃ کے پاس کردہ قرار دادوں کی پوری پوری حمایت کرتا ہے اور محکمہ جات متعلقہ سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ انہیں عملی جامہ پہنانے میں طویل تاخیر سے کام نہ لے کر ملک و ملت کی خیر خواہوں کو مطمئن کردیں -

(۳) یونیورسٹی آرڈیننس کو مرکزی جمعیۃ کی قرار داد کے مطابق قابل ترمیم خیال کرتا ہے لیکن اپنے مطالبات منوانے کے لئے طلباء کے غیر قانونی اقدامات کو بنظر تشویش دیکھتا ہے اور ملک و ملت کے مفاد کے خلاف سمجھتا ہے -

(۴) ریڈ کراس کے سلسلہ میں مقامی منتظمین اور ٹاؤن کمیٹی کے اراکین کے اس اقدام کو قابل تحسین سمجھتا ہے کہ اس نے اس کے لئے چندہ فراہم کرنے کے لئے ناجائز میلوں اور تماشوں کا نامناسب ارادہ ترک کرکے مسلمان علاقہ کو نافرمانی خداوندی کی ترغیب نہیں دی ایک قرار داد بجلی کے بلوں کے بارے میں ٹاؤن کمیٹی سے متعلق تھی جو مقامی طور پر بھیجی گئی ہے -

جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی کا تبلیغی اجلاس

مورخہ ۱۹-۲۰ نومبر ۱۹۶۳ء بروز منگل بدھ بمقام عدہ دورانی جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی کا تبلیغی اجلاس منعقد ہوا - جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد و مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ و مولانا محمد امین گل صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم عربیہ ٹل کو دعوت دی گئی تھی ۱۹ رنومبر کو بمقام درانی زیر نگرانی ملکان دشران درانی ملک سید انگل صاحب و ملک پیر بادشاہ صاحب و ملک اکبر خان صاحب و ملک نصر اللہ جان صاحب و ملک عبداللہ جان صاحب وغیرہ نے انتظامات اجلاس کے بخوبی انجام دئے - مولانا نعمت اللہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ دین اسلام جو صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین نے ہمیں پہنچایا ہے اس کو مضبوط پکڑو - اور لوگوں سے استدعا کی گئی کہ پاکستان میں شریعت محمدی حنفی کا آئین رائج ہو تمام لوگوں نے لبیک کہا - پھر مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے پرجوش تقریر کی اور لوگوں پر واضح کر دیا کہ ہماری مملکت پاکستان میں قانون اسلامی رائج ہو کر ہی پاکستان مستحکم ہو گا اور مسئلہ کشمیر کے متعلق یہ فرمایا کہ ہم باشندگان کشمیر کے تعاون اور جہاد کے ہر وقت تیار رہیں گے موصوف نے فتنہ مودودیت

(....) کے استعمال کے بارے میں تقریر جاری رکھتے ہوئے ... ترغیب دی - چنانچہ تمام اہل جلسہ نے فتنۂ مودودیت سے بیزاری کا اعلان کیا - جلسہ ۴ بجے عصر تک جاری رہا - ۲۰ نومبر کو بمقام گگن جلسہ ہوا -

ضمیمہ

عائلی قوانین کے سلسلہ میں

قومی اسمبلی کے معزز ممبروں سے التماس

تمام ملک میں

یوم احتجاج

میرے معزز نمایندگان قوم!

کیا آپ میں سے کوئی ہندو سکھ عیسائی ہے ؟ ———— ہرگز نہیں

کیا آپ میں سے کوئی مرزائی یا پرویزی ہے ؟ ———— ہرگز نہیں

کیا آپ قرآن وحدیث کے منکر ہیں ؟ ———— ہرگز نہیں

کیا آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں ؟ ———— ہرگز نہیں

کیا آپ کو اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہی سے انکار ہے ؟ ———— ہرگز نہیں

کیا آپ اپنے ووٹروں اور مسلمانوں سے غداری کو پسند کرتے ہیں ؟ ———— ہرگز نہیں

کیا آپ نے ووٹروں سے اسلام کی خدمت کا وعدہ کیا تھا ؟ ———— ضرور

کیا آپ نے پاکستان کا معنی لا الہ الا اللہ بتایا تھا ؟ ———— ضرور

کیا آپ اپنے وطن عزیز میں اسلام کا بول بالا کرنا چاہتے ہیں ؟ ———— ضرور

کیا عائلی قوانین اسلام کے خلاف ہیں ؟ ———— یقیناً

کیا آپ نے حضرت مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تقریر قومی اسمبلی میں سنی ہے ؟ ———— یقیناً

کیا ان کے دلائل برحق ہیں ؟ ———— یقیناً

کیا مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام ذمہ دار علماء نے ان قوانین کی مخالفت کی ہے ؟ ———— یقیناً

کیا سندھ ۔ سرحد ۔ پنجاب بلوچستان کی نمایندہ مغربی پاکستان اسمبلی نے آپ سے یہ درخواست نہیں کی کہ ان قوانین کو منسوخ کرو ؟ ———— یقیناً

کیا آپ کو پھر قوم کے سامنے جانے کی ضرورت ہوگی ؟ ———— یقیناً

اگر یہ ساری باتیں صحیح ہیں تو پھر آپ نے تنسیخ عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دیکر کیوں خدا تعالیٰ کو ناراض کیا، خدا کے رسول کو ناراض کیا ۔ اپنے حلقے کے مسلمانوں کو دکھ پہنچایا

صریح کفر

معزز ممبران ونمایندگان! سن لیجیے جو شخص قرآن وشریعت کے کسی حکم کو غلط قرار دے وہ اسی وقت اسلام سے خارج ہوجاتا ہے اور اسکی بیوی پر طلاق ہوجاتی ہے ۔ آپ قومی ایوان عبد الصبور خاں ۔ ڈپٹی سپیکر محمد افضل صاحب چیمہ اور حضرت مفتی محمود صاحب کا شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے خود بھی ظاہر کیا اور آپ سے بھی کہلوایا اور منوایا کہ عائلی قوانین اسلام کے خلاف ہیں ۔ اس طرح آپ ایک عظیم خطرہ سے بچ گئے ۔ (الحمد للہ)

قوم کے بلند پایہ نمایندو!

ہم جانتے ہیں کہ آپ نے اس بل کو کیوں منسوخ کرایا ۔ کیوں اس کے خلاف ووٹ دیا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مودودی پارٹی کم بڈٹ پر ہی تھی

اور آپ ان کو کریڈٹ نہیں دینا چاہتے تھے ۔ اور اس کشمکش کے دو پاٹوں میں حق پس گیا ۔

جمعیۃ علماء اسلام

نہ کریڈٹ چاہتی نہ اس کے پیش نظر کسی کو رسوا کرنا ہے وہ صرف اسلام کے لئے کام کرتی ہے اور اسی لئے وہ ہر اس بات کی تائید کرتی ہے جو حق ہو چاہے کہنے والا کوئی بھی ہو ۔ اسی لئے جمعیۃ علماء اسلام نے اس کو نہیں دیکھا کہ بل کس نے پیش کیا اور کیوں پیش کیا اور اسی لئے جمعیۃ علماء اسلام نے اسمبلیوں کے اندر اور باہر پورے زور سے عائلی قوانین کی مخالفت کی ۔

معزز ممبران اسمبلی !

آپ کو بھی صرف اسلام کی خاطر بل کی حمایت کرنی چاہیئے تھی ۔ اس طرح نہ کر کے آپ لوگوں نے ملک میں اپنے وقار کو دھکا لگایا ہے اور اپنی موجودہ جمہوریت کو بدنام کیا ہے ۔

احتجاج

مسلمانوں نے آپ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وعدہ کے مطابق جلد از جلد علماء کرام کے مشورہ سے ترمیمی بل لا کر مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات دلائیں ۔ ورنہ آپ کو قوم کے سامنے جواب دینا ہوگا ۔ اور اس کے برے نتائج کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے ۔

درخواست

ہم اپنے معزز ممبران قومی اسمبلی کو بتانا چاہتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام نہ اقتدار کی خاطر کام کرتی ہے نہ آپ سے اس کو ذاتی کد ہے ۔ وہ اسلام اور اسلام کے نام پر آپ حضرات سے درخواست کرتی اور تمام علماء و عوام کی رائے سے آگاہ کرتی ہے کہ ہم اسلام کے خلاف قوانین کو برداشت نہ کریں گے ۔ ملک پر رحم کرتے ہوئے اسلام کے مخالف قوانین کو جلد ختم کر کے اسلام کو سربلند کریں ۔ اب اس ملک کو ان نازک حالات میں صرف اسلام پر عمل کر کے بچایا جا سکتا ہے

بنگالی بزرگوں سے درخواست

ہم اپنے بنگالی بھائیوں اور بزرگوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی تاریخی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ڈھاکہ ہی میں عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق کر اپنا فرض ادا کریں بنگالی علماء کرام کے اخلاص اور حق پسندی سے ہمیں یقین ہے کہ وہ اس نازک موقعہ میں غفلت نہ کریں گے ۔ ورنہ پھر شریعت میں تحریف و ترمیم سلسلہ کون روک سکے گا ۔ اس دروازے کو ابھی سے بند کر کے حکومت اور ملک و قوم سب کی بہی خواہی کا حق ادا کریں ۔

ان مقامات سے عظیم اجتماعات میں احتجاج کرنے کی اطلاعات اب تک موصول ہو چکی ہیں :-

لاہور ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ ضلع جہلم ۔ ضلع میانوالی ۔ ضلع ملتان ۔ ضلع راولپنڈی ۔ ضلع لائل پور ۔ ضلع مظفر گڑھ ۔ ضلع کوہاٹ ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ ڈیرہ غازیخان ۔ ضلع پشاور ۔ ضلع سکھر ۔ ضلع خیرپور سندھ ۔ ضلع نوابشاہ ۔ ضلع حیدرآباد ۔ ضلع ٹھٹھہ ۔ کوٹلہ جام ۔ بھکر ۔ لودھراں ۔ ڈرنگا ۔ سلانوالی ۔ سمندری ۔ ہنگو ۔ اور کزئی ۔ کلاچی ۔ باغبانپورہ ۔ گڑھی شاہو ۔ انارکلی ۔ شیرانوالہ لاہور ۔ ٹل ۔ پنڈ عیدن ۔ نیلا گنبد ۔ شاہدرہ ۔

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۔ لاہور

مولوی محمد شریف صاحب اشرف ناظم دفتر خیر پور ڈویژن کا دورہ

مولوی محمد شریف اشرف ناظم دفتر خیر پور ڈویژن نے ضلع جیکب آباد کی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل علاقوں کا دورہ کیا جو ہر اعتبار سے کامیاب رہا۔

• کندکوٹ : موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا معائنہ کیا اور جماعت کے کارکنوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ آپ نے بتایا کہ کندھ کوٹ کی جماعت اعلیٰ پیمانہ پر کام کر رہی ہے۔ ضلع جیکب آباد کا ایک مبلغ مولانا غلام رسول صاحب تنظیمی دورے پر ہمیشہ رہتے ہیں لوگوں کے ذہن جمعیت علماء اسلام کی دعوت سے متاثر ہیں اور تقریباً ۱/۲ تعداد جماعت کے کارکنوں اور ہمدردوں کی ہے۔

• بخشاپور :—

مولوی محمد شریف صاحب نے بخشاپور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک کی بنیاد کلمۃ اللہ پر بنائی گئی ہے اور پاکستان بناتے وقت ہمارا نعرہ اسلامی حکومت، اسلامی نظام اور اسلامی قانون تھا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ سولہ سال گزرنے کے بعد بھی اس ملک میں بدستور شراب پی جاتی ہے زنا کیا جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان کی نافرمانی کی جاتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے تہیہ کر لیا ہے کہ ان تمام منکرات فحشات کو اس ملک سے نکال کر دم لے گی بہت لوگوں نے ممبر شپ فارم پر کرنے اور جمعیۃ کے ساتھ کام کرنے کا عہد کیا۔

• کشمور اور گیدو بیراج

مولوی محمد شریف صاحب نے یہاں پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا :-

لوگو! تمہاری جان اور تمہارا مال اللہ کا ہے۔ اپنی جان کو اللہ کے راستے میں لگاؤ اور مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔ اپنے پڑوسی کے حقوق ادا کرو۔ ماں باپ کے حقوق ادا کرو، بیوی کے حقوق ادا کرو۔ بچوں کے حقوق یاد کرو۔ اللہ تبارک تعالیٰ کے حقوق پہچانو۔ اللہ تبارک تعالیٰ کے تم پر کچھ حقوق ہیں۔ ملک میں بے دینی پھیل رہی ہے۔ کہیں فتنہ پرویزیت ہے کہیں مرزائیت اور عیسائیت پھیل رہی ہے اور ہم عیش و عشرت میں لگے ہوئے ہیں۔ آج اسلام کا لبادہ اوڑھ کر چند خود غرض اسلام کو ماڈرن بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ میں آپ سب کو دعوت دیتا ہوں۔ آؤ اور جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ کیونکہ یہ جماعت وہی اسلام پیش کرتی ہے جو آج چودہ سو برس پہلے کا اسلام تھا۔ جس اسلام کی خاطر صحابہ نے قربانیاں دیں۔ نبی آخر الزمان نے تکالیف اٹھائی ہیں۔ آج بھارت ہم کو ہڑپ کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے امریکہ نے ہم سے آنکھیں پھیر لی ہیں۔ اس نے ہم ہے —— یہاں پر بھی لوگ کافی تعداد میں جمعیت کے ممبر بنے اور تشکیل ہوئی ہے

جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کے زیر اہتمام جلسہ

مورخہ ۷ نومبر بروز پیر بمقام جامع مسجد تھانہ کندکوٹ بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ ساتھ ہی محمد معز صاحب بلوچ نے توحیدی نعتیں پیش کیں۔

حضرت مولانا لطف اللہ صاحب مہتمم مدرسہ شکار پور نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے تھوڑے سے وقت میں ایک جامع تقریر فرمائی جس میں عوام کے دلوں کو مسخر فرمایا۔

حضرت مولانا محمد شریف صاحب اشرف ناظم دفتر ڈویژنل سکھر نے اپنی عام فہم زبان میں جمیع حضرات کو مستفیض فرما کر عوام کو متاثر فرمایا۔

بعدہٗ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مدظلہٗ مہتمم مدرسہ حنفیہ اور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے ایک ولولہ خیز اور جامع تقریر فرما کر عوام کو دین کے حقائق سے واقف فرمایا نیز لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس فرما کر متحد اور جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ اس کے بعد عائلی قوانین کی سخت مذمت فرماتے ہوئے مع عوام کے منسوخی کا مطالبہ فرمایا۔ تقریر کا سلسلہ رات کے ایک بجے تک جاری رہا۔ بعد از دعا پروگرام ختم ہوا۔

مورخہ ۲۶ نومبر بروز منگل بمقام گڈو براجہ کالونی نمبر ۲ بعد نماز عشاء، جامع مسجد گڈو براجہ کالونی نمبر ۳ میں بعد از تلاوت قرآن شریف جلسہ کا آغاز ہوا۔

محترم حضرت حافظ غلام سرور صاحب و محترم جناب مرید حسین صاحب باقی مخیر حضرات گڈو براجہ کے تعاون سے گرد و نواح کے لوگ شریک جلسہ ہوئے۔

حضرت حافظ غلام سرور صاحب گڈو براجہ نے ایک جامع اور دلکش تقریر فرما کر لوگوں کو متاثر کیا اور دین کے حقائق سے روشناس فرما کر لوگوں کو ہدایت کی۔

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مدظلہٗ مہتمم مدرسہ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے توحید و رسالت پر پر جوش و پر خلوص جامع تقریر فرما کر عامۃ المسلمین کو متاثر کیا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر باطل فرقوں کی تردید کی اور عوام کو جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ اس کے بعد عائلی قوانین کی سخت مذمت کی اور اس کو خلاف شریعت قرار فرمایا۔ نیز مع عوام کے حکومت عالیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ جلد اس نازیبا قانون کو منسوخ کیا جائے بعد از دعا پروگرام ختم ہوا۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی باعزت رہائی

پشاور۔ ۲۵ نومبر۔ مولانا سید امام شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی عائلی قوانین کے خلاف اور دیگر سیاسی و مذہبی امور پر تقاریر کرنے کے الزام میں جناب فضل اکبر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ مولانا صاحب کی طرف سے محمد افضل خاں صاحب بنگش ایڈووکیٹ پشاور نے وکالت کی۔

جناب مجسٹریٹ صاحب نے استغاثہ کا بیان سننے کے بعد مولانا صاحب کو باعزت طور پر بری کر دیا۔ فیصلہ سننے کے لئے ملک عبد اللہ جان صاحب، نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر سید حسن شاہ صاحب ناظم حلقہ لاہوری ملک امان اللہ خاں صاحب خادم حسین صاحب وغیرہ احباب موجود تھے۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر کے

پندرھواں سالانہ جلسہ دستار بندی کی سابقہ تاریخوں کو ملتوی اور منسوخ کر دیا گیا ہے اب مدرسہ کا جلسہ بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ ذی قعدہ مطابق ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ ۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

محمد شفیع مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر،

> منی آرڈر کے نچلے کوپن پر خریداری نمبر اور پتہ ضرور تحریر فرمایا کیجئے۔

مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی پشاور اور عائلی قوانین

پشاور۔ جناب مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے ایک بیان دیتے ہوئے اس امر پر نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے مقدس و پاکیزہ نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں غیر اسلامی قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں اور قرآن و حدیث کے احکامات کی صریحاً مخالفت کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ عائلی قوانین مداخلت فی الدین اور قرآن و سنت کے بالکل منافی ہیں۔ قومی اسمبلی کے جن ممبروں نے ان غیر شرعی عائلی قوانین کی حمایت ہے انہوں نے ایک طرف خدا وند تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی ہے اور دوسری طرف قوم کے ساتھ بے انصافی اور ظلم کیا ہے۔ قوم نے اپنے قیمتی ووٹ ان کو اس لئے نہیں دیے تھے کہ وہ اسمبلی میں جا کر غیر شرعی قوانین کی حمایت کریں۔

مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ عامۃ المسلمین نے عائلی قوانین کو قرآن و حدیث کے منافی قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ انگریز لعین نے بھی اپنے دورِ حکومت میں یہ جرأت و بے باکی نہ کی تھی کہ وہ اسلام کے خلاف مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرتا۔ مگر ایک اسلامی حکومت میں غیر اسلامی قوانین کا نفاذ اسلام کے ساتھ مذاق کے مترادف ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ بار بار اعلانات کئے گئے تھے کہ پاکستان میں قرآن و سنت کے مطابق قوانین نافذ کئے جائیں گے۔ مگر یہ اعلانات صدا بصحرا ثابت ہو گئے اور مارشل کے وقت قرآن و سنت کے خلاف عائلی قوانین جاری کر دیئے گئے۔ مگر جمعیۃ علماء اسلام نے ان قوانین کی مخالفت اس وقت بھی کی تھی اور اب بھی کرتی رہے گی۔ ان غیر شرعی عائلی قوانین کو کوئی بھی دیندار مسلمان تسلیم نہیں کر سکتا۔

مولانا قاسمی صاحب نے بیان کے آخر میں کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام قرآن و حدیث میں کوئی بھی تحریف برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر یہ غیر شرعی عائلی قوانین نافذ کر دیئے گئے تو ہم ان قوانین کی مخالفت کریں گے۔ چند بے پردہ مغرب زدہ عورتوں کی خاطر یہ غیر شرعی عائلی قوانین پوری قوم پر نافذ نہیں کئے جا سکتے۔ ان خلاف قرآن و سنت عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کر کے ملک میں بڑھتے ہوئے اضطراب کو فوراً دور کیا جائے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام پشاور)

تبلیغ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان ضلع گوجرانوالہ صاحبزادہ حسین صاحب صدیقی کی تبلیغی سرگرمیاں

۵ نومبر سے ۲۸ نومبر تک اور ۴ دسمبر تک مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغی دورہ کیا گیا اور مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیتہ کی شاخوں کا قیام عمل میں آیا۔

انتخاب جمعیتہ علماء السلام کوٹلی ناگرہ

امیر، محمد اسمٰعیل صاحب۔ نائب، نور محمد صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولانا حاجی عبدالکریم صاحب۔ ناظم، عبدالرزاق صاحب خازن، قاری محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ سالار۔ رحمت اللہ صاحب

انتخاب جمعیتہ علماء السلام منڈیالہ تیگا

امیر، حافظ فتح محمد صاحب۔ نائب میاں بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اقبال خطیب جامع منڈیالہ۔ ناظم حافظ عبدالستار صاحب خازن حاجی عبدالکریم صاحب۔ سالار محمد عبداللہ محمد حسین۔ نگران محمد سلیمان صاحب۔

انتخاب جمعیتہ علماء السلام ایمن آباد

امیر مولانا عبدالرحمٰن خطیب مکی مسجد ایمن آباد نائب امیر میاں غلام محمد ناظم اعلیٰ۔ مولانا قاری محمد شریف صاحب صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن ایمن آباد۔ ناظم قاری محمد حسین صاحب۔ خازن صوفی اللہ دتہ صاحب۔ سالار چوہدری لیاقت علی راجپوت

انتخاب جمعیتہ علماء السلام نور پور

امیر مولانا محمد سرور صاحب خطیب نائب صدیق ناظم اعلیٰ چوہدری سراج الدین صاحب ناظم شفیع صاحب، خازن۔ محمد امین صاحب سالار چوہدری اختر صاحب

انتخاب جمعیتہ علماء السلام دھونی

امیر چوہدری سلام الدین صاحب نائب سیف اللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ عبدالرشید صاحب۔ ناظم محمد اسحٰق صاحب خازن سردار ولی محمد صاحب سالار بشیر احمد محمد عمر صاحب و خلیل احمد صاحب

انتخاب جمعیتہ علماء السلام بھڑی شاہ رحمٰن

امیر۔ جناب حاجی فتح محمد ہیڈ مین۔ نائب محمد صدیق ناظم اعلیٰ مولانا غلام محمد صاحب خطیب جامع بھڑی بابو سراج الدین خازن۔ غلام حیدر صاحب سالار خوشی محمد نمبردار

انتخاب جمعیتہ علماء السلام جلہن

امیر، نمبردار نیاز محمد صاحب نائب امیر میاں رحمت اللہ۔ ناظم اعلیٰ مولانا سید رحمت علی شاہ صاحب خطیب جامع جلہن۔ ناظم مولانا عبدالحق صاحب خازن۔ عبدالمجید شاہ صاحب دوکاندار۔ سالار چوہدری جمال الدین صاحب نگران اعلیٰ محمد شریف صاحب۔

انتخاب جمعیتہ علماء السلام نارو کے منڈی

امیر مولانا عبدالرحمٰن خطیب نارو کے منڈی۔ ناظم اعلیٰ چوہدری عبدالغنی سالار محمد یوسف صاحب۔

انتخاب جمعیتہ علماء السلام چک جگنا

امیر۔ برکت علی صاحب ناظم اعلیٰ محمد شفیع صاحب خازن علم دین سالار محمد مجید صاحب۔

مانیری بالا میں جمعیتہ علماء السلام کا انتخاب

آج مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۲ء وارڈ ملہ کے کارکنوں کا ایک خاص اجتماع مسجد خان نیل میں زیر صدارت مولانا گل رحیم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر جناب سید کریم شاہ صاحب نائب امیر جناب محمد یعقوب صاحب ناظم اعلیٰ جناب جمیل خاں صاحب نائب ناظم جناب منظور حسین صاحب ناظم نشر و اشاعت جناب حولدار۔ معراج گل صاحب۔ اس کے بعد طے پایا کہ آئندہ ہفتہ وار اجتماع اس مقام پر اس وارڈ کا ہوا کرے گا جس میں درس قرآن و حدیث اور خبروں پر تبصرہ ہوا کرے گا۔

احمد پور شرقیہ میں نونہالان احرار السلام کا قیام

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۲ء احمد پور شرقیہ محلہ عباسیہ۔ احرار کے ننھے مجاہدوں کا اجتماع ہوا جس میں نونہالان احرار السلام کا قیام کیا گیا۔ اور حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

حافظ محمد ظفر اللہ بیگ (صدر) محمد مشتاق (نائب صدر) مشتاق احمد (ناظم اعلیٰ) عبداللطیف ناظم

انتخاب جمعیتہ علماء السلام سیمٹریال

صدر۔ مولانا رحمت اللہ صاحب فاضل دیوبند، مولوی فاضل مدرس اسلامیہ ہائی سکول سمٹریال۔ نائب صدر۔ چوہدری رستم خاں صاحب سمٹریال۔ نائب ناظم آس محمد ابن محمد لیٰسین خاں صاحب سمٹریال خزانچی۔ سراج الدین صاحب دوکاندار سمٹریال۔

جمعیتہ علماء السلام گوجرانوالہ کا اجلاس

جامع مسجد گوجرانوالہ میں اراکین جمعیتہ علماء السلام کا اجلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل شہری جمعیتہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب۔ امیر جمعیتہ علماء السلام شہر گوجرانوالہ (۲) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء السلام شہر گوجرانوالہ (۳) مکرمی محمد یعقوب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء السلام شہر گوجرانوالہ (۴) حافظ محمد ثاقب صاحب سالار شہر گوجرانوالہ

جمعیتہ علماء السلام ضلع گوجرانوالہ کا اجلاس و انتخاب

جامع مسجد گوجرانوالہ میں جمعیتہ علماء السلام گوجرانوالہ کے اراکین اور نمائندوں کا اجلاس ہوا جس میں ضلعی جمعیتہ کے لئے حسب ذیل عہدے دار منتخب ہوئے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا سرفراز احمد خاں صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ (۲) مولانا نذیر احمد صاحب آف واہنڈو نائب امیر جمعیتہ علماء السلام ضلع گوجرانوالہ (۳) مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ (۴) مولانا عبدالرحمان صاحب جامی سالار ضلع گوجرانوالہ (۵) جناب حافظ شفیق الرحمان صاحب خزانچی جمعیتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ۔

جدید انتخاب جمعیت علمائے اسلام چک نورنگ

۱۴ نومبر کو جمعیت علمائے اسلام چک نورنگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد ہارون صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام جہلم نے تقریر کرتے ہوئے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ کہ جمعیت علمائے اسلام کا مقصد مکمل طور پر اسلامی نظام حیات کو نافذ کرنا ہے۔ جس میں دین دنیا کی فلاح ہے۔

بعد میں اتفاق سے مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ حافظ باغ علی صاحب ناظم محمد امیر۔ خازن محمد لطیف۔ سالار، چوہدری نور خاں۔

جمعیت علماء اسلام کھروڑ پکا (ملتان)

(۱) حضرت مولانا مولوی محمد اکبر صاحب فاضل قاسم العلوم سرپرست (۲) حضرت مولانا مولوی محمد سعید صاحب خطیب جامع۔ امیر (۳) حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب صدیقی نائب امیر (۴) حافظ محمد عبدالصمد چغتائی صابر ناظم اعلیٰ (۵) حضرت مولانا مولوی سید امام شاہ صاحب نائب ناظم (۶) شیخ محمد بشیر صاحب خازن (۷) مولانا حافظ عبدالمجید صاحب شاکر خطیب جامع محاسب (۸) حکیم حافظ محمد یوسف صاحب چغتائی وسیم۔ ناظم نشر و اشاعت (۹) مولانا مولوی محمد اقبال صاحب ناظم دفتر۔

دورہ قراۃ قرآن مجید و علم المیراث

بستی مولویاں مدرسہ شمس العلوم میں ۱۰ شعبان ۱۳۸۲ھ تا ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ تک پڑھایا جاوے گا۔ کتب و طعام کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوگا۔

محمد شریف اللہ مولویانوی اسٹیشن رحیم یار خاں

دارالعلوم لکی مروت کا کوئی سفیر نہیں

معلوم ہوا ہے۔ کہ متعدد اشخاص نے دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت کے نام پر رسید بک سفارت نامے وغیرہ چھپوا کر چندہ کر رہے ہیں۔ دارالعلوم کا کوئی سفیر نہیں۔ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں دارالعلوم کا چندہ مدرسہ کے ارکان صرف اپنے واقف حضرات سے وصول کرتے ہیں۔ لہٰذا جس کو دارالعلوم لکی مروت کے نام پر چندہ کرنے والا شخص مل جائے تو فوراً پولیس کے حوالہ کریں۔

فضل احمد صدر مدرس و نائب مہتمم دارالعلوم الاسلام لکی مروت ضلع بنوں۔

دارالعلوم سرحدیہ پشاور میں امتحان فاضل اسلامیات

حضرت مولانا محمد ایوب صاحب بنوری شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم سرحدیہ پشاور جملہ امیدواران فاضل اسلامیات کو اطلاع دیتے ہیں کہ امتحان مذکور ۲۲؍ دسمبر سے شروع ہوگا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلا پرچہ تفسیر قرآن مجید ۲۲؍ دسمبر یکشنبہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے صبح دوسرا پرچہ حدیث ۲۳؍ دسمبر دوشنبہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے صبح۔ تیسرا پرچہ فقہ و اصول فقہ ۲۴؍ دسمبر سہ شنبہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک صبح۔ چوتھا پرچہ۔ علم ادب و تاریخ ۲۵؍ دسمبر چہار شنبہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے صبح۔ پانچواں پرچہ مضمون نویسی ۲۶؍ دسمبر پنجشنبہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے صبح۔

جو امیدوار اس امتحان میں شریک ہونا چاہتے ہیں اس کی درخواست مع فیس داخلہ دفتر اہتمام میں ۱۵؍ دسمبر تک پہنچ جانا چاہیئے۔ فیس داخلہ صرف مبلغ دس روپے ہوگا۔ امتحان کا سنٹر صرف دارالعلوم سرحد پشاور ہوگا۔ باہر سے آنے والے امیدواروں کے قیام کا بندوبست دارالعلوم ہذا میں کیا جائے گا۔ البتہ بستر اور طعام کا بندوبست امیدواروں کو خود کرنا ہوگا۔

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مینجر

بقیہ احکام زکوٰۃ .....

اور اگر وہ بڑا جانور مرجائے تو ان چھوٹوں سے بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی

(۹) اگر کسی کے پاس بھیڑ، بکری، دنبہ وغیرہ مختلف جانور موجود ہیں۔ اگر ہر قسم کے جانور علیحدہ علیحدہ قابل زکوٰۃ کے جانور دیئے جائیں گے۔ اور اگر علیحدہ علیحدہ تعداد ہو تو قابل زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر کل ملا کر اس تعداد کو پہنچ جاتے ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو جو جانور اکثریت میں ہوں گے۔ ان میں سے زکوٰۃ کا جانور دیا جائے گا۔ اور اگر دونوں برابر ہوں تو اس کو اختیار ہے۔ جس میں سے چاہے، دیدے۔ مگر جو جانور زکوٰۃ میں دیا جائے وہ اپنی نسل میں سب سے عمدہ اور قیمتی ہو۔ (اگرچہ کم قیمت والی نسل سے دے رہا ہو) یہی گائے اور بھینس کا بھی حکم ہے۔

سائمہ جانوروں کی قیمت کا شریعت میں اعتبار نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی ذات پر نصاب عائد ہوتا ہے۔ جس کی مختصر تشریح درج ذیل ہے

اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب شرعی

اگر کسی کے گلہ میں صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جس وقت پانچ اونٹ ہو جائیں گے۔ چاہے سب بڑے بڑے ہوں۔ چاہے چھوٹے چھوٹے۔ چاہے صرف نر ہوں چاہے صرف مادہ۔ پانچ پورے ہو جانے کے بعد سال کے ختم پر زکوٰۃ کا نصاب شروع ہوگا۔ جس کا نقشہ درج ذیل ہے۔

تعداد گلہ	مقدار زکوٰۃ
۵ سے ۹ تک	ایک بکری
۱۰ سے ۱۴ تک	۲ بکری
۱۵ سے ۱۹ تک	۳ بکری
۲۰ سے ۲۴ تک	۴ بکری
۲۵ سے ۳۵ تک	یک سالہ اونٹنی
۳۶ سے ۴۵ تک	دو سالہ اونٹنی
۴۶ سے ۶۰ تک	۳ سالہ اونٹنی
۶۱ سے ۷۵ تک	۴ سالہ اونٹنی
۷۶ سے ۹۰ تک	دو دو سالہ دو اونٹنیاں
۹۱ سے ۱۲۴ تک	تین تین سالہ دو اونٹنیاں
۱۲۵ سے ۱۲۹ تک	ایک بکری اور تین تین سالہ دو اونٹنیاں
۱۳۰ سے ۱۳۴ تک	دو بکری اور ۔ ۔ ۔ ”
۱۳۵ سے ۱۳۹ تک	۳ بکری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۱۴۰ سے ۱۴۴ تک	۴ بکری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۱۴۵ سے ۱۴۹ تک	یک سالہ اونٹنی ایک اور دو دو سالہ
۱۵۰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	تین اونٹنیاں تین تین سالہ دو اونٹنیاں

اگر گلہ کی تعداد اس سے بڑھ جائے تو پھر از سر نو حساب لگایا جائے گا۔ اور تفصیل بالا کے مطابق دوبارہ حساب لگایا جائے گا۔ اونٹوں کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو اونٹنی ہونی چاہئے۔ البتہ اگر زیادہ قیمتی ہو تو درست ہے

گائے بھینس کا نصاب

شرعاً گائے اور بھینس ایک ہی قسم کے جانور شمار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا نصاب بھی ایک ہی ہے۔ علیحدہ علیحدہ نہیں ہے۔ اگر گائے بھینس دونوں موجود ہوں تو دونوں کو ملا کر نصاب دیکھا جائے گا۔ اور یہاں بھی اونٹوں کی طرح نر، مادہ، چھوٹے بڑے کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ صرف سائمہ (جنگل میں چرنے والے) ہونا ضروری ہیں۔ جس نصاب پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔

تعداد گلہ	مقدار زکوٰۃ
۱ سے ۲۹ تک	معاف ہے۔
۳۰ سے ۳۹ تک	یک سالہ بچہ
۴۰ سے ۵۹ تک	دو سالہ بچہ
۶۰ سے ۶۹ تک	یک سالہ دو بچے
۷۰ سے ۷۹ تک	یک سالہ ایک دو سالہ ایک
۸۰ سے ۸۹ تک	دو دو سالہ دو بچے
۹۰ سے ۹۹ تک	یک سالہ تین بچے
۱۰۰ سے ۱۰۹ تک	دو سالہ ایک اور یک سالہ دو بچے

غرض اسی طرح ہر تیس میں یک سالہ اور ہر چالیس میں دو سالہ بچہ واجب ہوتا ہے درمیانی کسر معاف ہے۔

بھیڑ بکری کا نصاب

شریعت میں بھیڑ، بکری، دنبہ سب ایک ہی جنس کے جانور شمار ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی شخص کے گلہ میں ان تینوں کو ملا کر بھی زکوٰۃ کا نصاب پورا ہو جائے گا۔ تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

تعداد گلہ	مقدار زکوٰۃ
۱ سے ۳۹ تک	معاف ہے۔
۴۰ سے ۱۲۰ تک	ایک بکری یا بھیڑ
۱۲۱ سے ۲۰۰ تک	دو بکری یا بھیڑ
۲۰۱ سے ۳۹۹ تک	تین بکری یا بھیڑ
۴۰۰ سے ۴۹۹ تک	چار بکری یا بھیڑ
۵۰۰ سے ۵۹۹ تک	پانچ بکری یا بھیڑ

اسی طرح ہر سینکڑہ پر ایک بھیڑ یا بکری واجب ہوگی۔ اور سینکڑہ کے درمیانی کسر معاف ہے بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں نر و مادہ کی کوئی قید نہیں ہے۔ البتہ ہر جانور جو زکوٰۃ میں ادا کرے۔ وہ ایک سال سے کم نہ ہو۔ اور عمدہ و فربہ جانور دینے کو ترجیح دے۔

گھوڑے اگر سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط رہتے ہوں۔ تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ مالک کو اختیار ہے۔ چاہے فی گھوڑا ایک دینار زکوٰۃ میں دیدے خواہ کل گھوڑوں کی قیمت لگا کر ۲½ حصہ زکوٰۃ میں ادا کر دے۔

گدھے اور خچر اگر تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ البتہ اگر تجارت کے لئے ہیں تو ان کی قیمت پر سال گذرنے کے بعد چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی۔

عشر یعنی زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ

جو زمینیں کاشت ہوتی ہیں۔ اور ان سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ شرعاً ان زمینوں کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عشری (۲) خراجی۔ عشری وہ زمین ہے جو کافروں کا ملک فتح کر لینے کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے۔ اور اس کی زمین غنیمت کے طور پر یا فیئے کے طور پر مسلمانوں میں تقسیم کر دی گئی ہو، جب تک یہ زمین مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ عشری ہی کہلائے گی۔ اور اس کی پیداوار میں مندرجہ ذیل زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(۱) اگر زمین بارانی ہو، کچے کی ہو جس کے لئے پانی سینچنا نہ پڑے، محض ہل چلا کے بیج بو دینے سے پیدائش ہو جاتی ہو۔ یا حکومت نہری پانی کی اجرت آبپاشی کے نام سے وصول نہ کرتی ہو۔ بلکہ بالکل مفت پانی ملتا ہو تو اس زمین کی پیداوار میں عشر ۱/۱۰ حصہ واجب ہوتا ہے۔ خواہ غلہ پیدا ہو، خواہ ترکاری خواہ پھل خواہ میوہ خواہ پھول سب میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہوتا ہے۔ (زمین اور باغ دونوں کا حکم ایک ہی ہے)

(۲) اگر زمین کو ڈھینکلی۔ رہٹ وغیرہ سے سینچنا پڑے یا نہر کے پانی کی قیمت آبپاشی کی اجرت کے طور پر علیحدہ دینا پڑتی ہو۔ تو اس زمین میں نصف عشر (۱/۲۰) واجب ہوتا ہے۔

(۳) اگر زمین بٹائی پر ہو تو کاشتکار اور زمیندار دونوں پر اپنے اپنے حصہ کی بٹائی کے برابر عشر واجب ہوگا۔

(۴) اگر زمین نقد ٹھیکہ پر دی گئی ہے۔ تو پیداوار اٹھانے والے کاشتکار پر عشر واجب ہوگا۔

(۵) عشری زمین سے اگر شہد نکالا گیا تو اس میں بھی عشر واجب ہوگا۔ شہد کی مکھیاں پرورش کی گئی ہوں۔ چاہے خود آ کر بیٹھ گئی ہوں۔

(۶) اسی طرح اگر پہاڑ یا جنگل سے شہد حاصل کیا گیا ہو۔ تو اس میں بھی عشر واجب ہوگا۔

(۷) اگر کچھ زمین بارانی ہو اور کچھ چاہی ہو اور دونوں کی پیداوار ایک جگہ مخلوط ہو گئی ہو۔ تو پھر جو پیداوار زائد ہے۔ اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر عشر ۱/۱۰ والی پیداوار زائد ہے۔ تو عشر واجب ہوگا۔ اور اگر نصف عشر ۱/۲۰ والی پیداوار زائد ہے۔ تو نصف عشر دیا جائے گا اور اگر دونوں پیداوار برابر ہیں۔ تو پھر فی من تین سیر کے حساب سے واجب ہوگا۔

(۸) جو زمینیں مہاجروں کو کلیم میں ملی ہیں، یا جو زمینیں مسلمانوں کے پاس وراثتہً باپ دادا سے چلی آتی ہیں۔ جن کے متعلق یقیناً یہ بات معلوم نہ ہو کہ کسی غیر مسلم سے خرید کی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب عشری ہی شمار ہوں گی۔

(۹) تمباکو، افیون وغیرہ کی کاشت کی گئی ہو تو اس پر بھی عشر واجب ہوگا۔ اور اس کی قیمت خیرات کرنا واجب ہے۔

(۱۰) گورنمنٹ کو مالگذاری ادا کر دینے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ جس طرح انکم ٹیکس دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

(۱۱) السی۔ چری۔ جوار وغیرہ جو گھاس۔ جانوروں کو کھلانے کے لئے بوئی جاتی ہے اس میں بھی عشر واجب ہے۔ یا تو عشر کے مطابق چھوڑ دی جائے۔ یا کل کی قیمت لگا کر عشر کے مطابق قیمت ادا کر دی جائے

(۱۲) جو زمین غیر مسلم سے خرید کی گئی ہو وہ خراجی کہلاتی ہے۔ اس پر عشر واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ جو خراج (مالگذاری) گورنمنٹ نے مقرر کر رکھا ہے۔ صرف وہی ادا کرنا پڑتا ہے۔

برادران اسلام! زمین کا عشر نکالنے میں ہم لوگ بہت کوتاہی کرتے ہیں۔ دعا فرمائیں۔ کہ خداوند قدوس ہم سب کو سمجھ اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جامع مسجد حیاۃ النبی گجرات کا اجلاس

پروگرام حسب ذیل ہے۔

۲۰-۲۱-۲۲ دسمبر ۱۹۶۳ء، ۳-۴-۵ شعبان ۱۳۸۳ھ۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار۔ ۳ شعبان قبل از نماز جمعہ حضرت قاضی مظہر حسین صاحب چکوال بعد نماز جمعہ۔ مولانا محمد لقمان صاحب۔ بعد از نماز عشاء۔ مولانا محمد سرفراز خاں صاحب مولانا لال حسین صاحب اختر۔

۴ شعبان۔ ہفتہ بعد از نماز عشاء۔ مولانا محمد عبداللطیف صاحب جہلمی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ ۵ شعبان بعد از نماز عشاء۔ علامہ خالد محمود۔ مولانا غلام غوث صاحب

مودودی جماعت کا سیاسی کردار جمہوریت۔ اسلام، فلمسازی۔ ” مصنفہ “ مولانا قاضی مظہر حسین۔ پانچ روپے میں ایک سیٹ

مودودیے اور مرزائی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے محترم آغا شورش
...ب کاشمیری کے چٹان کے سلسلہ میں، ترجمان اسلام میں ایک مضمون سپرد قلم کیا تھا
...اس میں جناب آغا صاحب کے احترام اور مودودی کے الحاد کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا
...۔ اس پر آغا صاحب نے بھی کچھ لکھا۔ دونوں تحریروں کو پڑھنے کے بعد ہر شخص سمجھ
...تا ہے کہ حضرت مولانا صاحب اور آغا صاحب ایک دوسرے کا کتنا احترام کرتے ہیں
...ہے بعض آدمیوں کو اپنی مطلب برآری کی سوجھی۔ کسی نے آغا صاحب کی مخالفت میں
...سے فائدہ لینا چاہا اور کسی نے حضرت مولانا موصوف کے خلاف اس کو اچھالا۔
...ودی رسالہ شہاب نے بھی بحیثر اس نکالنے کی سعی کی ہے۔ ہم نے ان قلم فروشوں کی
...بھی پرواہ کی اور نہ اب کرتے ہیں۔ صرف ایک بات پر متنبہ کرنا ضروری ہے۔ کہ
...مودودیے شہاب نے ۸ دسمبر کے پرچہ میں حضرت مولانا غلام غوث کا جملہ نقل
...تے ہوئے مودودی کے ساتھ لفظ مولانا کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس طرح کہ جیسے وہ
...لانا غلام غوث صاحب کی تحریر کا حصہ ہے۔ یہ مولانا پر تہمت ہے۔ مودودی کو
...اور گمراہ کہتے اور سمجھتے ہیں۔ جیسے تمام بڑے علماء دین کا فتویٰ ہے۔

رہے مرزائی تو وہ ان مضامین کو نقل کرنے سے ان کی حقانیت ثابت نہیں ہو سکتی
...آغا صاحب کی چٹان کے نیچے سے اٹھ سکتے ہیں۔ ہاں مودودی کی گمراہی ظاہر
...نے پر خوش ہوں تو ان کی مرضی۔ گوشتِ خر دندان سگ وہ بھی لاہوری مرزائیوں
...سلمان سمجھتے ہیں۔

باگڑ سرگانہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب جدید

باگڑ سرگانہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے امیر مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی کی زیر قیادت ایک وفد باگڑ سرگانہ ایک بجے دن پہنچا۔ بعد نماز ظہر عوام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام محمد صاحب جہانیہ نے کہا کہ انگریز کے دور حکومت نے لوگوں کو مفاد پرست بنا دیا ہے علماء عوام کو احساس دلا رہے ہیں کہ روحانی و اخلاقی طور پر مسلمان ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ سلف کے نقش قدم پر نہ چلا جائے۔

سید نیاز احمد شاہ صاحب امیر وفد نے کہا کہ انگریز نے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی سازش کی اور قرآن کی تعلیم کو ختم کرنے کی کوشش کی مگر علماء حق نے انگریزی استعمار کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے ذریعہ نگہبانی کر کے اسلام کو مسخ کرنے کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا۔

مولانا دوست محمد صاحب نے قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کا تنسیخ بل مسترد ہونے پر غم و غصے کا اظہار کیا۔ مولانا خدا بخش صاحب نے ترقی اسلام کے لئے دعا فرمائی

جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب کے ناظم شیخ محمد یعقوب صاحب نے اس پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ علماء کرام کے اس سفر کا مقصد صرف اسلام کی سربلندی اور قومی شعور اور دینی فکر پیدا کرنا ہے۔ اسلام کے نام سے غلط نظریات پاکستان میں راہ پا رہے ہیں ان کے سدباب کی صرف ایک صورت ہے کہ عوام جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔

اس کے بعد ذیل کا انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست مولانا خلیفہ جان محمد صاحب۔ امیر۔ حاجی گل محمد صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد صدیق صاحب۔ ناظم اعلیٰ قاری اللہ دتا صاحب۔ ناظم محمد منصور صاحب۔ خازن میاں خان محمد صاحب سالار حق نواز صاحب۔

ہود بانہ اور ہمدردانہ گذارش

بمقام کوٹ مولچند، مالونگر بیکیم نمبر ۴ میں مدرسہ مطلع العلوم یوسفیہ اہل سنت والجماعت کا عظیم الشان ادارہ زیر تعمیر ہے۔ جس کے لئے ایک لاکھ روپے کے سرمائے کی ضرورت ہے بوجہ فقدان سرمایہ اس کی تعمیر تقریباً بند پڑی ہے اہل ثروت حضرات سے التماس ہے کہ اس اسلامی درسگاہ اور جامع مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اس ادارہ کے لئے زمین الحاج شیخ عبدالمالک صاحب نے مفت فراہم کی ہے۔

(مولانا) محمد یوسف مہتمم مدرسہ مطلع العلوم یوسفیہ
کوٹ مولچند۔ مالونگر

افیون چھوڑیئے

افیون اور دوسری منشیات سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب ترین گولیاں

چھٹکارا

استعمال کیجئے۔ کورس ۰۰ اگولی
۷ روپے علاوہ محصول ڈاک۔
شاکستوں اور اطبا کیلئے معقول کمیشن

سید امیر الدین کاکاخیل پاپہ سعوتی مرادن

...فید اور مجرب دوائیں

...یہ عورتوں کی مخصوص بیماری
...لان جس سے وضو قائم نہیں رہتا
...ڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا
...تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔
...ے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

...یر جریان و احتلام (سپر ٹونیریا)

...ایت خراب اور موذی مرض ہے جو
...تہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار
...یتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص
...ری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت
...کورس ۴/۵۰ روپے

...رین ! دردریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے قیمت
...اکورس ۴/۲۵ روپے

...لاحیت ملیہ کمپاؤنڈ ! طاقت و توانائی
...حت و تندرستی کا واحد علاج ہے۔ زن و
...دونوں کے لئے اکسیر ہے اور ہر موسم میں استعمال
...ی ہے قیمت ۰۰ اگولی دس روپیہ پچاس پیسے
...یر گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت
...ی قائم رکھنے کے لئے آپ
...مایوسی کا آخری علاج ہیں قیمت ۰۰ اگولی
۱۲/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
...سعود یہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

منور میڈیکل ہال بلاک ۱

سرگودھا

سے ہر قسم کی ادویات و میگزینات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

مودودی صاحب کے غلط افکار و نظریات سے متعلق لٹریچر

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر۔ مصنفہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ ارشد حضرت مدنی رح
قیمت صرف ۱/۲۵ روپیہ۔

مودودی دستور و عقائد کی حقیقت از حضرت شیخ الاسلام مدنی رح
قیمت ۷۵ پیسے

مودودی جماعت سے علمائے حق کی ناراضگی کے اسباب۔ از حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح قیمت صرف ۵۰ پیسے۔

صراط مستقیم از حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب خلیفہ حضرت تھانوی رح
قیمت صرف ایک روپیہ

آئینہ عیسائیت حکیم شمس الدین۔ ۷۵ پیسے

نغمات صدا قت مرتبہ عتیق الرحمٰن ثاقب جس میں توحید باری تعالیٰ رسالت محمدیہ ختم نبوت۔ حدیث رسول مناقب صحابہ پر پاک و ہند کے مشہور شعراء کرام کا چیدہ چیدہ کلام یکجا کر دیا گیا ہے قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت قاضی شمس الدین صاحب۔ قیمت ۷۵ پیسے

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

روشن دماغ

فون ۶۶۴۸۴ ... رجسٹرڈ

یہ معجون دماغ کی کمزوری، نسیان و بھول چوک ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کرتی ہے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ، دردسر، دوران سر، اختلاج قلب، ضعف قلب کی شکایت چند دن کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے خوش ذائقہ اور دلپسند تحفہ ہے اس معجون کا استعمال جملہ دماغی و قلبی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے چھوٹی شیشی ۲/۰۰ روپے بڑی شیشی ۴/۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ہر جنرل مرچنٹس اور کیمسٹ سے طلب کریں

محمد افضل خان اینڈ سنز یونانی لیبارٹری
لال کنواں۔ موچی دروازہ لاہور

Phone No 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHOR

Price 12 Paisa

Vol. 6 || 13 December 1963, 18 Rajab-ul-Marajab 1383 || No 48

ایک ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں، عہدہ داروں اور ارکان و حامیان و معاونین کے نام

جناب حضرت مولانا درخواستی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ جناب مولانا محمد یوسف صاحب بنوری شیخ الحدیث نیو ٹاؤن کراچی و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ و جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا عبد الواحد صاحب گوجرانوالہ اور ناظم جمعیۃ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مولانا مدنی رحمۃ نے ایک مشترکہ اپیل میں جمعیۃ مرکزی کے لئے فراہمی فنڈ کی اپیل کی ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ جمعیت کی شاخیں اور اس کے کارکن اس سلسلے میں ہر جگہ تگ و دو جدوجہد سرگرمی سے شروع کر دیں۔

جاری کردہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی طرف سے اپیل

حضرات! اس نازک دور میں جبکہ باطل قوتیں پراپیگنڈہ کے زور سے اسلامی قدروں کو مٹا دینے کے لئے خطرناک حربے استعمال کر رہی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام بے سروسامانی کی حالت میں صبر آزما مشکلات کے باوجود پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پیغام حق پہنچا رہی ہے۔ جمعیۃ کے درویش صفت رہنما اور مخلص کارکن باطل کی آندھیوں کا نہایت بے جگری سے مقابلہ کر رہے ہیں یہ خالص دینی کام پروردگار عالم کی خوشنودی کے لئے اسی کے سہارے سے ہو رہا ہے۔ وہ حضرات جن کے دل حق کی حمایت اور دین کے مقدس جذبہ سے سرشار ہیں وہ میری دردمندانہ اپیل پر توجہ فرما کر اور زکوٰۃ و صدقات اور خیرات سے جمعیۃ علماء اسلام کی امداد فرما کر جمعیت کو مالی طور پر مستحکم بنائیں۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی تمام شاخوں کو متوجہ کرتا ہوں۔ کہ وہ رجب شعبان اور رمضان المبارک میں زیادہ مستعدی کے ساتھ مالی فنڈ کی طرف توجہ دیں۔

نوٹ! مقامی شاخیں تمام رقوم اپنے ضلعی خازن کے پاس ارسال کریں۔

جاری کردہ۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب سرگودھا

حضرت مولانا قائم الدین صاحب کی اپیل

حضرت مولانا قائم الدین صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام بہاول نگر تمام طلبہ علماء دین اور علماء و مدرسین کی خدمت میں مندرجہ ذیل اپیل کرتے ہیں۔ آج اسلام پر جیسا نازک وقت آیا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ ہمارا وطن خونریز خطرات سے گھرا ہوا ہے امریکہ نے آنکھیں پھیر لی ہیں۔ اور وہ بھارت کو مسلسل فوجی امداد دے کر پاکستان کی سیاست پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اندرونی مشکلات بھی موجود ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔ یہ یقین رکھتے ہیں کہ باطل قوتیں کبھی حق پر غالب نہیں آسکتیں لیکن سب سے بڑی مصیبت اور خطرناک بات جو اندر ہی اندر سے ہمارے ملک و قوم کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ وہ بے دینی کی وبا اور خدائی احکام سے بغاوت ہے۔ جس سرعت سے ساتھ ہمارے ملک میں فرنگی زدہ طبقہ اسلام کے نام سے اسلام کی مخالفت اور صریح نصوص کی خلاف ورزی پر فخر و مباہات کرتا ہے۔ وہ نہایت خطرناک اور عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے اس نازک وقت میں تمام سچے ساتھیوں کا عموماً اور علماء اسلام کا خصوصاً فرض ہے کہ وہ آئندہ دو مہینے اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ آج اسلام قرآن آپ کو پکارتا اور اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے۔ آپ حضرات جب تک ایک مضبوط دینی نظام ملک میں پیدا نہ کریں آپ اپنی حق بات کسی طرح نہیں منوا سکتے۔ اس لئے سب مل کر ہر ہر مقام پر جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ اس کی تنظیم کریں اور مرکزی جمعیت کے لئے فنڈ جمع کریں۔ اگر آپ دو ماہ اس کام میں لگا دیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں اتنی برکت ڈال دیں گے جس سے ہماری بگڑی سنور سکتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام خانیوال کا اجلاس

سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان ۱۳ دسمبر جمعہ خانیوال جامع مسجد غلہ منڈی میں پڑھائیں گے۔ بعد نماز جمعہ خانیوال جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع ہوگا۔ (۱) انتخاب (۲) دفتر کا قیام اور تبلیغی پروگرام (۳) مرکزی فنڈ کی فراہمی۔

ایجنٹ حضرات توجہ فرماویں

ایجنٹ حضرات کو ماہ نومبر کے بل ارسال کر دیئے گئے ہیں اور ترجمان اسلام کو سخت مالی مشکلات ہیں۔ مہربانی فرما کر بلوں کی رقم جلد از جلد ارسال فرماویں۔ مینیجر

لکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا کل نہ بھولے

طالب علموں۔ کلرکوں۔ وکیلوں مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ۔ برہمی۔ بلیلہ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے۔ عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے تین خوراک ۵/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء کہروڑ پکا

کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

کوئی مرض لاعلاج نہیں

کامل تشخیص، ہر مرض کا مکمل علاج۔ ہر قسم کے بہترین علاج کرا کر تھک چکے ہوں، اور صحت سے بھی ناامید ہو تو اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آج ہی تشریف لا کر ماہرانہ تشخیص و تجویز اور تسلی بخش مشورہ حاصل کر کے صحت و شباب کی دولت، نیا خون، نئی جوانی، نئی طاقت حاصل کریں لاہور نہ آسکنے والے مریض مفصل حالات تحریر کر کے دوا بذریعہ وی۔ پی طلب کریں۔ دمہ۔ کالی کھانسی۔ دائمی نزلہ، سل۔ دق۔ پرانی پیچش، بواسیر، ذیابیطس۔ خارش۔ فساد خون، درد ہر قسم۔ اعصابی کمزوری مالیخولیا۔ جنون۔ دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ مثانہ گردوں کی جملہ امراض اور مردانہ۔ زنانہ امراض کا سو فی صد کامیاب علاج کرائیں۔ مردانہ پوشیدہ امراض کے ماہر

الحاج لقمان حکیم قاری حافظ محمد طیب لقمانی شفاخانہ رجسٹرڈ۔ ۱۹ نکلسن روڈ بیرون قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور۔ ٹیلیفون نمبر ۶۵۶۷

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ ۱۲ر محرم الحرام سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۷ر جون سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۲

خریداری نمبر ۱۸۶۸
بگرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف
صاحب ناظم دفتر ختم نبوت بیرون
لوہاری دروازہ
ملتان

وطنِ عزیز ایک اور خوفناک خطرے کی زد میں

- ملک میں جگہ جگہ فسادات محرم کی ہولناک وارداتیں۔
- شیعہ سنی اتحاد کے سطحی نعرے ریت کی دیوار ثابت ہوئے۔
- قوم و ملک کو ہلاکت و تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائیے۔
- اسلام کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کی عزت سے کھیلنے کی مکروہ حرکات روکیئے۔
- کسی بھی فرقے کی دل آزاری اور اس کے بزرگوں پر سب وشتم کا سلسلہ قطعی بند کرائیے
- اگر آج حقیقت پسندی سے اس مسئلہ کا جائزہ لے کر اسے حل نہیں کیا گیا تو کل یہ ملک و ملت کی سلامتی و بقاء کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔
- فسادی اور شر پسند عناصر کی آڑ لے کر اصل مسئلہ کو نظر انداز نہ کیجئے۔
- اکثریت کا بے جا لحاظ یا اقلیت سے غیر ضروری مراعات کی غلط پالیسی ترک کیجئے۔
- ایک صحیح حل جو حقائق و صداقت پر مبنی ہو شیعہ سنی کشیدگی و تصادم کے مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر سکتا ہے۔
- اکثریت کے دباؤ سے اقلیت کے بجا مذہبی حقوق کو سلب کرنا، یا اقلیت کی بے جا نازبرداری کی خاطر اکثریت کے مذہبی جذبات مجروح کرنا اور ہر نزاع کی ان پر ذمہ داری ڈال دینا، ایک ایسی ناروا اور غیر حقیقت پسندانہ پالیسی ہے جس نے ہمیشہ کشیدگی و تصادم کو ہوا دی۔ اور یہ امر واقعہ سے چشم پوشی اور فرار کی تباہ کن روش ہے۔
- قصبہ ٹھیڑی خیرپور میرس پر باہر سے ایک فرقہ کا باقاعدہ مسلح ہو کر حملہ آور ہونا میلوں میں گھنٹوں تک دست بدست جنگ جاری رہنا دیر تک پولیس کا تماشائی بنے کھڑے رہنا، اور سینکڑوں افراد کا ہلاک و زخمی ہو جانا وہ المناک و شرمناک واقعہ ہے جو امن و امان و نظم و نسق کے دامن پر کبھی نہ مٹنے والا داغ بنا رہے گا اور جس کا تصور وطن و ملت کے ہر بہی خواہ کے لئے سخت روح فرسا ہے۔
- لاہور میں چھرے گھونپنے باہم متصادم ہونے، سوڈا واٹر کی بوتلیں ایک دوسرے پر پھینکنے، آزادانہ پستول چلانے، دوکانیں لوٹنے اور آگ لگانے کے جو واقعات ۹ محرم کی رات سے دس محرم کی شب تک سلسلہ وار جاری رہے، وہ شیعہ سنی اتحاد کی اس اپیل کے بعد جو بڑے بڑے پوسٹروں اور جلسوں کی شکل میں عشرۂ محرم سے بہت پہلے سے کی جا رہی تھیں، حیران کن ہیں۔ گویا کہ امن و امان کو غارت کرنے کی یہ ایک ایسی کوشش تھی۔ جس کی تیاری اپیل کی آڑ میں کافی عرصہ سے جاری تھی۔
- نارووال ضلع سیالکوٹ کے فساد میں ایک فریق کا یکطرفہ طور پر جانی نقصان، ایسے خطرناک رجحان کی نشان دہی ہے جو ملک کو کسی وقت بھی بدترین خطرات میں ڈالنے کا موجب بن سکتا ہے سمندری ضلع لائل پور وغیرہ میں اچانک بلا کسی سابقہ روایت و اجازت کے دفعتاً محرم کے جلوس نکال ڈالنا لوگوں کے درمیان خوف و اندیشے کے بیج بونا ہے۔
- کراچی - ملتان - ڈیرہ اسماعیل خان جہلم اور ملک کے دوسرے علاقوں میں بھی کھنچاؤ کی فضا پیدا ہوئی ہے اور متعدد جگہوں پر کشیدگی بڑھتے بڑھتے رہ گئی، اسے معمول سمجھ کر نظر انداز کر دینا۔ کوئی دانشمندانہ بات نہیں ہوگی۔ یہ بدآثار، ملک کے مستقبل کے لئے فال نیک نہیں۔
- وطن و ملت کے ہر ذمہ دار فرد کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے کہ ہوا کا رخ کدھر ہے۔ اور ارباب اقتدار سے لے کر عوامی نمایندوں تک فرداً فرداً اور اجتماعاً سب کو اصلاح حال کے کمربستہ ہو جانا چاہیئے۔ (ک)

جمعیت علماء اسلام کی خبریں

فسادات محرم کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات

جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور کا ایک خصوصی اجتماع

آج بتاریخ ۹ رجون بعد از نماز عشاء زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد میاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور منعقد ہوا۔ قاری حسن شاہ صاحب کی تلاوت قرآن کے ساتھ اجلاس شروع ہوا۔ نائب امیر مولانا عبید اللہ انور صاحب بھی حاضر تھے اور کافی حاضرین تھے۔ شہر کے دور دراز مقامات سے ارکان جمعیۃ شریک جلسہ ہوتے۔ کافی غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس کی گئیں اور طے کیا گیا کہ ان تجاویز کی ایک ایک کاپی تمام متعلقہ حکام، ذمہ دار حضرات اور اخبارات کو بھیجی جائے۔

تجویز نمبر (۱)

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی اور مرحومین کیلئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ملک کو اپنی آزمائشوں سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

یہ اجلاس مرکزی حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ان کی امدادی رقم میں اضافہ کرے۔ اور مغربی پاکستان کے تمام سرکاری بڑے ملازموں سے درخواست کرتا ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی کی طرح سب اپنی ایک دن کی تنخواہ امدادی فنڈ میں عطا کریں۔

تجویز نمبر (۲)

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس مغربی پاکستان میں ہونے والے فسادات محرم پر جو شیعہ سنی فرقوں کے درمیان ہوئے یا کرائے گئے۔ انتہائی تشویش کا اظہار کرتا اور ان کو ملک کے لئے حد درجہ مضرت رساں تصور کرتا ہے۔

یہ اجلاس بے گناہ قتل ہونے والے شہیدوں کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے وارثوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے مسلمانوں کا یہ خون خرابہ حکومت اور حکام کی بیس بیسی پالیسی اور غلط کرم بخشیوں کا نتیجہ ہے۔ اور یہ صورت حال وطن عزیز کے مستقبل کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔

یہ اجلاس حکومت کے اس اقدام کو بنظر استحسان دیکھتا ہے کہ اس نے کتاب ضمیمہ حیات ترجمہ مقبول کو جس میں سنی بزرگان دین کے خلاف ناقابل برداشت مواد تھا۔ ضبط کر لیا۔ جس کی طرف اخبار دعوت لاہور نے حکومت کو توجہ دلائی تھی۔

اس اجلاس کی یہ قطعی رائے ہے کہ اس مذہبی ملک میں جہاں مختلف فرقوں کے مختلف الخیال اور مختلف العقائد افسروں کی حکومت ہے ایک ٹھوس حقیقت پسندانہ اور قطعی قانون کی موجودگی اور سخت پالیسی کے اختیار کئے بغیر مستقل امن قائم نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حکومت کو پریشان کرنے والے بدنیت عناصر کے عزائم روکے جا سکتے ہیں۔

بنا بریں اجلاس پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

(ا) کہ تمام اس لٹریچر کو ضبط کر لیا جائے جس میں بزرگان دین صحابہ کرام اور امہات المومنین کی عزت پر حملے کئے گئے ہوں

(ب) اور تمام فرقوں کو سختی کے ساتھ پابند کیا جائے کہ وہ اپنی مخصوص مذہبی رسوم اپنی اپنی عبادت گاہوں تک محدود رکھیں اور جس قسم کے جلوسوں سے دوسرا فرقہ متاثر ہوتا ہو اسکو قطعاً بند کر دیا جائے (ج) اور کسی کو اس کی قطعاً اجازت نہ دی جائے کہ وہ دوسرے فرقہ یا مشترکہ علاقہ میں جا کر مظاہرہ یا ہنگامہ برپا کرے۔

(د) یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ ملک کی پچانوے فی صد آبادی کی جانوں سے کھیلنے یا ان کے جذبات کو مجروح کرنے کا اذن عام ہو، کسی طرح صحیح اور قابل قبول نہیں ہے۔

(ہ) یہ اجلاس موجودہ حالات ڈی۔ سی ملتان۔ حکام نارووال (سیالکوٹ) کے رویہ اور آئی جی لاہور کے بیان پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ اس قسم کے افسر حکومت کو بدنام کرنے کا سبب اور فرقہ وارانہ جذبات کے بھڑکنے کا باعث بنتے ہیں۔

تجویز نمبر (۳)

یہ اجلاس مظلوم مسلمانان نارووال سے اظہار ہمدردی اور ان سے ہڑتال ختم کرنے کی درخواست کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے صحیح حالات کی تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کے کسی جج کا تقرر کیا جائے کہ آیا یہ صحیح ہے کہ پولیس نے جلوس سے دو بے گناہ آدمیوں پر گولیاں چلا کر ان کو شہید کیا۔

نیز قرار پایا کہ ایک وفد جمعیۃ علماء اسلام کا نارووال جائے اور سنی مسلمانوں سے مل کر اصل واقعات کی تحقیقات کرے۔ وہاں کے خوف زدہ افراد کو تسلی و تشفی دے اور اس بارے میں ان کی قانونی اور اخلاقی امداد کا جائزہ لے۔

تجویز نمبر (۴)

یہ اجلاس مسلمانان لاہور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جرأت سے حکومت کے سامنے اپنے بیانات دیں اور اصل حقائق واضح کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام ان سے ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہے

جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین کا وفد

نارووال (سیالکوٹ) کے فساد زدہ علاقہ کے دورہ پر

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان و ممبر صوبائی اسمبلی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد میاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور۔ نارووال کے فساد زدہ علاقہ کا براہ راست جائزہ لینے کے لئے ۱۰ رجون کو بعد دوپہر روانہ ہو گئے۔

جمعیۃ کے قائدین اول فرصت میں چاہتے ہیں کہ ملک بھر میں جہاں جہاں بھی سنی شیعہ کشیدگی پیدا ہوئی یا فسادات کا مطالعہ کریں اور اس بارے میں مفصل حالات معلوم کریں۔

فرقہ وارانہ منافرت اور اس کے المناک نتائج

ہمیں اس فرقہ وارانہ فساد کے بارے میں پولیس کی غیر جانبداری اور اعلیٰ کارکردگی سے انکار نہیں، پولیس نے بلاشبہ فساد کی انتہائی نوبت آجانے کے بعد اپنی پوری قوت مدافعت کا استعمال کیا اور اس فرض کی ادائیگی میں پولیس کے ایک سپاہی نے اپنی جان تک دے دی۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس فساد کی تیاریاں اور ناجائز آتشیں اسلحہ کی چوری چھپے فراہمی پولیس کی نظروں سے اوجھل کیوں رہی۔ آخر اس ملک میں امن عامہ کی حفاظت کے نام پر خفیہ سراغ رسانی کا ایک پورا انتظام اور اس کی مدد کے لئے سخت ترین تعزیری قوانین اور ضابطے موجود ہیں اور ہر تھانے کے فرائض میں یہ امر شامل ہے کہ اپنے اپنے علاقے میں مشتبہ اور بدنام عناصر پر کڑی نظر رکھے مگر اس کے باوجود ایک سازشی اور فسادی عنصر اتنے بڑے فساد کی تیاری کرتا رہا اور بالآخر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب بھی ہو گیا۔ لیکن پولیس نہ صرف اس سازش کا بروقت سراغ نہ لگا سکی بلکہ محرم کی دسویں رات کو ساڑھے دس بجے کے ہنگامے کے بعد بھی ایسے اقدامات کرنے سے قاصر رہی، جن سے بعد میں ہونے والے انتہائی سنگین واقعات روکے جا سکتے تھے۔

بہر حال اب جبکہ صوبائی حکومت نے یہ جاننے کے لئے تحقیقات شروع کر دی ہے کہ وہ کون سے حالات تھے جو فرقہ دارانہ فساد پر منتج ہوئے، پولیس کے حفاظتی انتظامات اطمینان بخش تھے یا نہیں اور آئندہ اس نوع کے واقعات کے اعادے کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اختیار کئے جا سکتے ہیں تو ہم امید کرتے ہیں کہ المیہ کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تصویر سامنے آجائے گی اور اس کے نتیجہ میں نہ صرف ان فسادات کے ذمہ دار عناصر کا سخت ترین محاسبہ ہو سکے گا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ایسے مستقل اقدامات بروئے کار لائے جا سکیں گے کہ فرقہ وارانہ عقائد کے اختلاف کی بنیاد

۔۔۔ پر ملک میں کوئی ہنگامہ نہ ہو سکے۔

اس ضمن میں جہاں ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ فرقہ دلانہ منافرت پھیلانے والی تقریروں اور تحریروں کے سدباب کے لئے سرکاری سطح پر موثر اقدامات تجویز کئے جائیں گے۔ وہاں ہم ہر فرقہ کے جید علمائے کرام سے بھی یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اثر میں ان زبانوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں جو صرف فرقہ وارانہ منافرت کا زہر اور عصبیت و دیوانگی کی آگ برساتی ہیں۔

جمعیت علمائے اسلام شہر کھپرو (سندھ) کا انتخاب۔ امیر مولانا محمد ادریس صاحب امام جامع مسجد کھپرو، ناظم اعلیٰ جناب سیٹھ علی محمد صاحب خادم دواخانہ، خازن رئیس عطا محمد صاحب لغاری چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کھپرو ۔ سالار

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
۱۷ مئی ۱۹۶۳ء

فسادات محرم کا المیہ ایک چیلنج ہے

عاشورہ محرم سے چند دن پہلے مشرقی پاکستان میں جو ہلاکت خیز طوفان آیا تھا، اور اس سے جو بے اندازہ جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس کی تلافی و تدارک کا مسئلہ ہی پوری قوم اور پورے ملک کی توجہ کے لئے کافی تھا کہ دفعتاً، شیعہ سنی فسادات کا بھیانک سلسلہ ملک بھر میں چل نکلا۔ لاہور میں باقاعدہ ہنگامے ہوئے حملے کئے گئے دکانیں لوٹی گئیں، مکانات کو آگ لگائی گئی، پولیس نے متعدد جگہ فائرنگ کی۔ حتیٰ کہ اس پر قابو پانے کے لیے فوج کی امداد طلب کی گئی۔ کرفیو نافذ کرنا پڑا۔ اور شدید احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہو گیا۔ کتنے ہی لوگ ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے۔ ٹھیڑی (خیر پور میرس) میں اس سے زیادہ بدتر صورت حال پیش آئی۔ جہاں دست بدست جنگ ہوئی اور تازہ ترین سرکاری اطلاعات کے مطابق وہاں ۹۵ سے زیادہ لاشیں دستیاب ہو چکی ہیں۔ اسی طرح نارووال میں بھی فساد برپا ہوا اور لوگ ہلاک زخمی ہوئے، کشیدگی کی فضا تو صوبہ بھر میں چھائی رہی اور متعدد جگہ فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔

- یہ فسادات کیوں ہوئے۔ جس صورت سے یہ وقوع پذیر ہوئے کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ اس کے لئے باقاعدہ تیاریاں ہو رہی تھیں
- کیا اس کی تہ میں کسی بیرونی عنصر کا بھی ہاتھ کام کر رہا ہے۔
- کیا ملک میں کوئی ایسا خفیہ طبقہ بھی ہے جو اس قسم کے حادثات کی تخلیق کرتا رہتا ہے۔
- اکثریتی فرقہ کی بے اطمینانی اور اقلیتی فرقہ کی بے اعتمادی تو اس کا سبب نہیں ہے۔
- کہنہ قیادت کی فرسودگی اور نئی قیادت کی عدم موجودگی کی بنا پر عوام کی باگ ڈور جب آہستہ آہستہ جن ناپختہ کار و غیر ذمہ دار ہاتھوں میں جا رہی ہے ان کے ناعاقبت اندیشانہ اقدامات کا تو یہ نتیجہ نہیں ہے؟ — یا کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ کنونشن لیگ اور کونسل لیگ کی رقیبانہ کشمکش کا ہی ایک غیر شعوری شاخسانہ ہو۔ الغرض جتنے منہ اتنی باتیں ہیں۔ لیکن یہ امر واقعہ ناقابل تردید ہے

کہ فسادات ہوئے، وسیع پیمانے پر ہوئے۔ کافی خوں ریزی و نقصان کے بعد ان پر حکومت نے قابو پایا اور ایسے اسباب پہلے سے موجود چلے آ رہے تھے جو اس طرح کے فسادات کا باعث بنتے ہیں۔ جن سے حکومت اور ذمہ داران امن و امان کو ہر وقت خبردار و چوکنا رہنا چاہیئے تھا۔ یہ تمام توجیہات و تاویلات جو حکومت اور بعض دیگر افراد کی طرف سے اب کی جا رہی ہیں محض دفع الوقتی اور اپنے آپ کو ذمہ داری سے بری کرنے کی ناسپاس کوشش ہے۔ اگر فسادات کے واقعی اسباب یہی تھے جو مختلف فریق بیان کر رہے ہیں تو ان کا انکشاف فسادات کے فوراً بعد ہی کیوں ہوا؟ اتنی اہمیت کے اسباب کا علم تو بہت پہلے ہو جانا چاہیئے تھا اور اس کی روک تھام کا انتظام بھی قبل از وقت مکمل کر لینا چاہیئے تھا۔

دراصل ہمارے یہاں ایک ذہنیت جو صریحاً غلط اور ایک قسم کی حقائق سے فرار کی کوشش ہے عام ہو گئی ہے۔ کوئی بھی خرابی جو ملک میں برپا ہوتی ہے خواہ وہ سیاسی قسم کی ہو۔ معاشرتی قسم کی ہو۔ انتظامی قسم کی ہو۔ حادثاتی قسم کی ہو، غرض کسی قسم کی بھی ہو۔ عوامی سربراہوں کی طرف سے اس کی ذمہ داری حکومت کے سر تھوپنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی اہم حادثہ یا واقعہ خواہ حکومت کی اپنی غفلت سے ہی پیش آیا ہو، وہ اس کے لئے کسی بیرونی عنصر کی سازش یا شر پسند عناصر کی مہم کو ذمہ دار ٹھہراتی ہے لیکن اس سازش و مہم پر سے نہ تو پردہ اٹھاتی ہے، نہ صاف صاف نشاندہی کرتی ہے۔ نہ اس کا پوری طرح قلع قمع کر پاتی ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک آزاد ملک میں اگر واقعی وہ آزاد ہے تو جو بھی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے گا۔ اس کی ذمہ داری وہاں کی حکومت پر بھی عائد ہو گی اور وہاں کے عوام و خواص پر بھی۔ ایسے ملک میں اگر شر پسند عناصر سر اٹھاتے ہیں تو اس میں حکومت کی غفلت اور عوام و خواص کی چشم پوشی دونوں ہی ذمہ دار ہیں جو ان عناصر کی حوصلہ افزائی کا باعث بنے۔ اگر اس میں کوئی بیرونی سازش کارفرما ہوتی ہے تو اس کی ذمہ داری بھی دونوں پر عائد ہو گی بلکہ زیادہ تر حکومت پر کہ اس کی نگاہ اس عنصر پر زیادہ کڑی رہنی چاہیئے اس لئے کہ یہ ملک کے تحفظ و استحکام کا مسئلہ ہے

دراصل ان فسادات میں، جہاں تک ہمارا قیاس و اندازہ ہے۔ بیرونی سازش و شر پسند عناصر سے زیادہ کچھ داخلی اسباب ہیں جو کام کر رہے ہیں۔

بدقسمتی سے شیعہ فرقے نے ہمیشہ سنی فرقہ کو اپنا حریف سمجھا ہے۔ حالانکہ تاریخی اعتبار سے ان کی رقیبانہ آویزش ناصبیوں اور خارجیوں سے تھی اہل سنت نے تو ان دونوں کے درمیان اعتدال و حق پسندی کا کردار انجام دیا ہے۔ جب یہاں کوئی گروہ اہل بیت اور ان کے آئمہ پر طعن کرنے والا نہیں ہے تو یہ شیعہ حضرات کی صریح زیادتی ہے کہ وہ خلفائے ثلاثہ اور جماعت صحابہ پر تبرا کی رسم ادا کرتے ہیں۔ جب یہاں بنائے مخاصمت ہی موجود نہیں ہے تو پھر یہ تبرا سنیوں کی دل آزاری نہیں تو کیا ہے۔ حالانکہ حضرات شیعہ کو بجائے اس منفی پہلو پر زور دینے کے حب اہل بیت کے مثبت پہلو کو اپنے رسوم مذہبی کی بنیاد بنانا چاہیئے تھا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کے اخبارات، کتابیں اور پمفلٹ کی ایک اچھی خاصی تعداد آئے دن مناقب اہل بیت سے زیادہ مثالب صحابہ و خلفائے ثلاثہ کے موضوع پر شائع ہوتی رہتی ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان کے اس طرز عمل سے ملک میں ناصبیوں کا ایک گروہ پیدا ہو سکتا ہے اور اس کے آثار ظاہر بھی ہونے لگے ہیں۔ اگر کسی طرح سے ہمارے شیعہ بھائی اس حقیقت کو سمجھ لیں تو نزاع کا ایک بہت بڑا سبب ہمیشہ کیلئے ختم ہو سکتا ہے۔

فرقہ وارانہ اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے، اول ان سے برسر اقتدار طبقے کی یہ پالیسی ہی ہے کہ اکثریتی فرقہ کے مقابلہ میں اقلیتی فرقوں کے ساتھ ہر معاملہ میں ترجیحی سلوک کیا جائے۔ دراصل ہم بھی چاہتے ہیں کہ پاکستان کے سب ہی اقلیتی فرقوں کے ساتھ، اکثریتی فرقہ کی طرف سے فیاضانہ سلوک ہو لیکن یہ سلوک عوامی دائرہ میں ہو اور باہمی تعلقات کی بنیاد پر ہو۔ حکومتی حلقوں کی طرف سے یکطرفہ طور پر جب ایسا ہو گا تب بے اعتمادی اور شک و شبہ کی فضا پیدا ہو گی اور وہ بڑھتے بڑھتے کسی موقعہ پر بھی خطرناک صورت حال کا سبب بن سکتی ہے اس پالیسی نے بسا اوقات اکثریتی فرقہ کی صریح مظلومیت کے باوجود اسے حق و انصاف سے محروم رکھا ہے۔

پاکستان کا سیاسی ماحول اول دن سے کشمکش اقتدار کا ماحول رہا ہے۔ ایک گروہ نے دوسرے گروہ کو شکست دینے کے لئے ہر حربہ سے کام لیا ان میں سے ایک حربہ اقلیتی تنازعات کو ہوا دینا بھی تھا اسکی وجہ سے بھی کتنے ہی ناخوشگوار حادثات یہاں پیش آتے رہے۔ بدقسمتی سے نوکر شاہی طبقہ نے بھی اس صورت حال سے فائدہ اٹھایا اور وہ ملک کی تمام پالیسیوں پر اثر انداز ہونے لگا اسی چیز نے آخر میں وہ پیر نکالے کہ بڑا نوی عہد کے پروردہ بعض لوگ ملک کے اعلیٰ مناصب پر پہنچ گئے اور اپنی مسخ و مسموم ذہنیت کے ساتھ اس ملک پر آزادانہ حکمرانی دینے لگے۔ حتیٰ کہ سکندر مرزا جیسی بدترین ذاتی شخصیت اس ملک کی سب سے بڑی صاحب اقتدار شخصیت بن گئی اور تاریکیوں کا ایک نیا دور یہاں شروع ہو گیا۔ اس شخص نے باقاعدہ طور پر شیعہ سنی مسئلہ پیدا کیا۔ بریلوی دیوبندی وہابی مسئلہ کو اچھلوایا اور شدید طبقاتی منافرت کا بیج بویا۔ پاکستان کی خارجہ سیاست غیروں کے حوالہ کر دی اور داخلی طور پر اسے تنازعات میں الجھا دیا اور اپنے ناپاک عزائم بروئے کار لانے کے لئے ہر طرح کی خرابیاں اس ملک میں پھیلا دیں۔ صدر ایوب خاں نے اس شخصیت کو راستے سے ہٹا کر ملک کی عظیم تاریخی خدمت انجام دی، لیکن وہ عناصر جنہیں سکندر مرزا اپنے عہد وزارت و صدارت میں پرورش کر گیا تھا موجود رہا اور موجود ہے ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ عناصر ہی اول دن سے صدر ایوب کے انقلاب کو ناکام بنانے میں مصروف ہیں ان عناصر کا کردار ہمیشہ یہ رہا ہے کہ ملکی مسائل کو سلجھنے دینے کے بجائے اور الجھا دیا جائے بے شک دیانت داری کے ساتھ صدر ایوب کے اقدامات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے اور بعض اسلامی و جمہوری مسائل پر یہ اختلاف کیا بھی گیا ہے لیکن اس حد تک کہ وہ اختلاف اختلاف رہے مخالفت اور ملک کی خانہ جنگی کا سبب نہ بنے لیکن اس عنصر نے کئی اعتبارات سے صدر ایوب کے ساتھ اختلاف کو اپنی اغراض کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر اس کمزور پہلو کو اپنے مقاصد کے لئے کام میں لایا ہے جو عوامی زندگی میں پایا جاتا ہے۔

اس وسیع پیمانہ پر یہ شیعہ سنی فساد بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس نزاع کے اسباب تو پہلے سے ہی موجود تھے۔ ان کو ہوا دے کر اگر ملک کا امن و امان تباہ و برباد ہو جاتا ہے تو یقیناً صدر ایوب کو اپنا پروگرام تکمیل تک پہنچانے میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ بیرونی ممالک میں ان کی اہلیت کا بر شبہ کیا جا سکتا ہے اور اندرون ملک اکثریتی فرقہ کے لوگوں میں مایوسی پھیل سکتی ہے اس لئے یہ عین اغلب ہے کہ ان فسادات کی تہ میں اس قسم کی اور اس طرح کی اغراض کام کر رہی ہوں۔ ہمارے نزدیک یہ فسادات صدر ایوب خاں کے لئے ایک چیلنج ہیں اور جب تک وہ اس میں ذاتی دلچسپی لے کر اس کے حقیقی اسباب کا پتہ نہیں لگائیں گے اور ملک کے سنجیدہ اہل علم و نظر حضرات کو ساتھ لے کر اس کے تدارک کا فیصلہ کن منصوبہ نہ بنائیں گے اور اس عنصر کو بے نقاب و بے اثر نہیں کریں گے جو اس کے پس پردہ چھپا بیٹھا ہے اس وقت تک صحیح اور مکمل طور پر صورت حال اصلاح پذیر نہیں ہو سکتی (ک)

(معاصرین کے آراء و افکار)

پولیس فائرنگ کا مقصد!

مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر ایس۔ این عالم نے لاہور کے فرقہ دارانہ فسادات میں جاں بحق ہونے والے ایک پولیس کانسٹیبل کے پسماندگان کو گزشتہ روز امدادی رقم دیتے وقت ایک مختصر تقریر کی تھی جس میں انہوں نے دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا تھا کہ لاہور کے فسادات کے دوران میں پولیس کے جن ملازموں نے تاخیر سے گولی چلائی تھی یا ہوا میں فائرنگ کی تھی۔ ان کے خلاف تحقیقات کی جائے گی۔ کیونکہ پولیس کی جانب سے گولی چلانے کا مقصد محض ہلاک کرنا ہوتا ہے۔ یہ بات بادی النظر ہی میں اتنی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہمارے لئے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ صوبائی پولیس کا سربراہ بھی ایسی انہونی بات کہہ سکتا ہے کیونکہ عام تاثر یہی ہے کہ فائرنگ پولیس کا آخری حربہ ہے اور جب وہ گولی چلانے پر مجبور ہوتی ہے تو اس کا مقصد صرف فساد آمادہ ہجوم کو منتشر کرنا ہوتا ہے۔ کسی کو جان سے مارنے کی دانستہ کوشش نہیں کی جاتی فائرنگ کے بعد جب کبھی تحقیقات کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کی شرائط میں یہ بات بھی شامل ہوتی ہے اس کی شرائط میں یہ بات بھی شامل ہوتی ہے کہ پولیس نے ضرورت سے زیادہ سختی تو نہیں روا رکھی تھی؟

انسپکٹر جنرل کا بیان صرف حیران کن ہی نہیں اضطراب انگیز بھی تھا۔ اس کے باوجود اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے پہلے ہم نے ان سے براہ راست تصدیق ضروری سمجھی مسٹر عالم نے جو کچھ کہا اس کا مطلب یہی لیا جا سکتا تھا کہ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس پر تبصرے سے گریز کیا لیکن آج کے اخبارات میں انسپکٹر جنرل کا ایک وضاحتی بیان شائع ہوا ہے جب انہوں نے بعض باتوں کے متعلق بتایا ہے کہ انہوں نے کیا کہا اور کیا نہیں کہا تھا لیکن پولیس فائرنگ کے مقصد سے متعلق اپنے بیان کی انہوں نے تردید کی ہے نہ تصحیح۔ حالانکہ ہنگامی حالات میں پولیس کا کردار اور نقطۂ نظر واضح کرنے کے لئے بیان کے اس حصہ پر پوری روشنی ڈالنا ضروری تھا کہ پولیس کی جانب سے گولی چلانے کا مقصد محض ہلاک کرنا نہیں ہوتا، نہ دیدہ نہ ہونے کی وجہ سے پولیس کے متعلق عوام میں بدگمانی اور غلط فہمی پیدا ہونا ناگزیر ہے۔

انگریزوں کی حکومت کے زمانے میں تو پولیس کی جانب سے گولی چلانے کا مقصد محض ہلاک کرنا نہیں ہوتا ہے نہ دیدہ نہ ہونے کی وجہ سے پولیس کے متعلق عوام میں بدگمانی اور غلط فہمی پیدا ہونا ناگزیر ہے۔

انگریزوں کی حکومت کے زمانے میں تو پولیس کی فائرنگ کا یہ مطلب سمجھ میں آتا تھا۔ کہ اس کی گولی سے بچ کر کوئی جانے نہ پائے (حالانکہ یہ اہتمام انگریزوں ہی نے کیا تھا کہ فائرنگ کے بعد تحقیقات لازمی طور پر کی جائے) لیکن آزادی کے بعد حالات بدل چکے ہیں پولیس اب عوام کی آقا نہیں خادم ہے اور اس کے فرائض کی ادائیگی امن و امان کے مجرد تحفظ تک محدود نہیں رہ گئی بلکہ پولیس بھی عوام ہی میں سے ہے اور اپنے تمام اختیارات اور خصوصی حیثیت کے باوجود وہ عوام سے اپنے رشتے منقطع نہیں کر سکتی نہ وہ ان نفسیاتی حالات و جذباتی کیفیات کو نظر انداز کر سکتی ہے جو بعض غیر معمولی حالات میں کسی مجمع کو مشتعل یا آمادہ فساد کر دیتے ہیں۔ ان تمام عوامل کو نظر انداز کر کے اور صرف طاقت اور جبر کی مظہر بن کر پولیس عوام کو کچل تو سکتی ہے انہیں معاشرتی شعور سے بہرہ ور شہری بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

قیام پاکستان کے بعد ارباب حکومت اور خود پولیس کے اعلیٰ حکام موقع بے موقع یہ کہنا نہیں بھولتے کہ بدلے ہوئے حالات کے مطابق پولیس کو بھی بدل جانا چاہئیے۔ لیکن مغربی پاکستان پولیس کے سربراہ نے پولیس فائرنگ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں پولیس کے قواعد ہی بدلنا ضروری نہیں ہے ان کے دلوں میں بھی انقلاب لا بدی ہے۔

(نوائے وقت ۸ جون ۶۳ء)

مشرقی پاکستان کا قیامت خیز طوفان

مشرقی پاکستان کا حالیہ طوفان کا ہولناک اور بدترین طوفان ہے جس کے باعث اس قدر تباہی و بربادی ہوئی ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس شدید طوفان کے باعث۔

- وزنی جہاز خشکی پر چڑھ گئے اور بے شمار کشتیاں ڈوب گئیں۔
- بڑے بڑے کرین گر گئے اور بندرگاہ چٹاگانگ بُری طرح متاثر ہوئی۔
- مضبوط عمارتیں زمین بوس ہو گئیں۔ اور جائیدادوں کو سخت نقصان پہنچا۔
- طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد پچاس ہزار سے تجاوز کر گئی۔
- چھ لاکھ سے زائد باشندوں کے متعلق ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ ساحلی علاقوں میں ان پر کیا بیتی — ؟
- اکتوبر ۱۹۶۰ء کے طوفان کی نسبت اس طوفان میں بیس گنا زیادہ نقصان ہوا ہے۔
- طوفان زدہ علاقہ میں نظم مواصلات بالکل درہم برہم ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے مصیبت زدگان کو پانی کی قلت اور بجلی کی خرابی کے باعث سخت مشکلات درپیش ہیں۔

نقصان اتنا زیادہ اور خطرہ اتنا سنگین ہے کہ تاریخ کے اس ہولناک ترین طوفان کے اثرات اور نتائج کے پیش نظر، پوری قوم کو متحد، متفق اور یکجان ہو کر، اس طوفان کے اسباب بربادی وسائل و ذرائع کے ساتھ ساتھ روحانی نقطۂ نظر سے بھی غور کرنا چاہئیے اور یہ سوچنا چاہئیے کہ ہماری وہ کونسی لغزشیں غلطیاں اور کمزوریاں ہیں جو آئے دن طوفان و حوادث کا روپ دھار کر ہم پر ہلاکت و بربادی کے دروازے کھول دیتی ہیں — اور وہ کونسے اسباب ہیں جو بار بار ہمارے لئے ایک نئے "عذابِ الٰہی" کا عنوان ثابت ہوتے ہیں — ؟

مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ترین مصیبتوں، پریشانیوں اور بلاؤں کے شروع ہونے والے زمانے کی جو تیرہ خاص علامات بیان فرمائی ہیں، اُن سب کا تعلق صرف مسلمانوں کے اعمال سے ہے۔

ذیل میں ہم نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ اس حدیث کو سامنے رکھ کر ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے کہ موجودہ تباہیوں اور مصیبتوں کے اسباب کیا ہیں اور ان سے بچنے کی صحیح صورت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۱) جب غنیمت کا مال خوشحال طبقہ ہی میں چکر کھاتے گا اور غریبوں کو حصہ نہ ملے گا۔

(۲) امانت کو غنیمت کا مال قرار دیا جائیگا

(۳) زکوٰۃ کو لوگ تاوان سمجھیں گے۔

(۴) دین کی بجائے دنیا کا علم سکھا جائے گا۔

۵۔ مرد اپنی بیویوں کے غلام بن جائیں گے اور ماں کی نافرمانی ہوگی۔

۶۔ بیٹا اپنے دوستوں کی تو خوب آؤ بھگت کرے گا لیکن باپ دادا کی پرواہ بھی نہ کرے گا

۷۔ مسجد میں شور و غوغا ہوگا، ہنگامہ آرائیاں ہوں گی، ذرا ذرا سی بات پر تو تو۔ میں میں ہوگی اور مسجد کا ادب و احترام دلوں سے اٹھ جائے گا۔

۸۔ برادری اور قبیلہ کے سردار فاسق و فاجر، بدکار اور بے شرع لوگ ہوں گے۔

۹۔ قوم کے لیڈر اور پیشوا رذیل لوگ ہوں گے۔ جو شرافت سے کورے، دین کی تعلیم سے بے بہرہ اور شریعت کی پابندی سے آزاد ہوں گے۔

۱۰۔ انسان کی عزت اُس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے گی نہ کہ ذاتی شرافت اور عمل کی بنا پر!

۱۱۔ فاحشہ گانے والی عورتوں اور باجوں کی بھرمار ہوگی۔

۱۲۔ شرابیں برملا پی جائیں گی۔

۱۳۔ پچھلے، اپنے پہلوں اور بزرگوں پر لعن طعن کریں گے۔

ان علامات کے بیان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

جب ایسے نظارے تمہارے سامنے آ جائیں تو پھر سخت آندھیوں۔ زلزلوں، زمین میں دھنسنے کے حادثات، صورت بدلنے کے واقعات اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذاب کا انتظار کرو (اس وقت) ہر طرف سے تباہیاں اور بربادیاں تمھیں اس طرح گھیر لیں گی کہ ان کا سلسلہ کبھی ختم ہونے ہی میں نہ آئے گا۔"

غور فرمائیے! نافرمانی کی وہ کونسی شکل ہے جو ہم میں نہیں پائی جاتی اور دنیا کی وہ کونسی مصیبت ہے جو "عذاب الٰہی" بن کر ہمارے سر پر نہیں منڈلا رہی؟

یہ سوچنے سمجھنے اور اپنے آپ کو سنبھالنے کا وقت ہے۔ آئیے کتاب و سنت کی روشنی میں اپنے اخلاق و اعمال کی اصلاح کریں۔ عقائد و اعمال کی تمام گندگیوں سے پاک ہو کر اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کریں۔ سینے میں اپنے حاجت روا — اور اپنے مشکل کشا کو منا لیں وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ناراض ہے — اُس کا غضب ہماری نافرمانیوں کی وجہ سے جوش میں آ چکا ہے۔ آئیے اپنے درد بھرے دلوں سے — ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے — کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اور سجدہ ریز پیشانیوں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

فکر و نظر

سید کمال

دین ملت اور وطن کی آبرو و استحکام نزاعات کے نرغے میں

محرم کے موقعہ پر لاہور میں جس وسیع پیمانے پر کشمکش کی فضا پیدا ہوئی ، جتنی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں ۔ جتنے افراد زخمی ہوئے اور جتنا کچھ مالی نقصان ہوا ۔ اس کا رنج و افسوس تو ایک طرف ، لیکن اس سانحہ سے پورے ملک کے دو مذہبی فرقوں کے مابین بے اعتمادی اور شک کی جو حالت قائم ہو گئی ہے وہ نامعلوم کب تک قائم رہے گی وہ بہت زیادہ اندیشناک اور رنجدہ ہے ۔ اس قسم کے حادثات کی بعض اور مقامات سے بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔

ابھی سولہ سال بھی نہیں گزرے ہیں کہ غیر منقسم ہندوستان میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے درمیان اچھی خاصی اتفاق کی فضا موجود تھی لیکن پاکستان بنتے ہی یہ فضا مکدر ہونی شروع ہو گئی اور رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اس بارے میں اب کسی قسم کے اطمینان کی توقع نہیں رہی ہے ۔

پاکستان بننے کے فوراً بعد ہی ، عام مسلمانوں کی نوے فیصد آبادی جو تمام تر سنی تھی ، نئے انقلاب کا شکار بن گئی ۔ لاکھوں افراد ترک وطن پر مجبور ہوتے اور کروڑوں اس سے متاثر ہوتے وہ برسوں تک نئی آبادکاری کی مشکلات میں پھنسے رہے اس دوران یہاں کی چھوٹی چھوٹی مذہبی اقلیتوں میں سمٹنے ، یکجا ہونے اور خود کو مضبوط کرنے کا رجحان زور پکڑتا گیا ۔ جس فرقہ کے فرد کو جہاں اثر و رسوخ حاصل تھا ، اس نے اسے اپنے فرقے کے لئے بے دریغ استعمال کیا ۔ ہمارے اندازے کے مطابق اس کا آغاز سب سے پہلے قادیانیوں اور عیسائیوں نے کیا ۔ اور پھر یہ رجحان سب فرقوں میں پھیل گیا ۔ اس صورت حال نے تفریق و کشمکش کی نفسیاتی بنیاد رکھدی ۔ عیسائی تو غیر مسلم ہونے کی بناء پر اپنے اقتدار کا فوری خواب نہیں دیکھ سکتے تھے ۔ لیکن دوسرے فرقے جو مسلمان بھی کہلاتے ہیں اور ہر اعتبار سے مسلمانوں کے سواد اعظم سے علیحدہ بھی ہیں ۔ اپنی عام خوش حالی باہمی یکجہتی اور اثر و رسوخ کی بناء پر حصول اقتدار کی امیدیں قائم کرنے لگے نظم و نسق اور رسائل و ذرائع کے تمام شعبوں سے اس قسم کی فرقہ پروری کی شکایات صحیح یا غلط سنائی دینے لگیں اور یہ تاثر عام ہونے لگا کہ باوجود عظیم اکثریت ہونے کے سنی آبادی ہر معاملہ میں پیچھے پھینک دی جاتی ہے ۔ اقلیتی فرقوں کے بعض اعلیٰ افسروں نے اپنے طرز عمل سے اس شبہ کو اور مضبوط بنایا ۔ سکندر مرزا صاحب کے دور میں تو یہ شبہات بہت قوی ہو چکے تھے ۔ بدقسمتی سے مدتوں تک حکومت کی خارجہ پالیسی مسلمان ملکوں کے بارے میں ایسی رہی کہ پاکستان " سوائے ایران کے سب سے کٹ رہا ۔ اور مسلم ممالک سب کے سب سنی تھے ۔ جبکہ ایران شیعہ ملک ہے ۔ اس چیز نے شبہات کو اور تقویت دی ۔ پاکستان بننے سے قبل تک ۔ مذہبی تقریبات اور جلوس وغیرہ کا اتنا بڑا سلسلہ نہیں تھا جتنا کہ پاکستان بننے کے بعد ہو گیا ، ہر نئی بات کو پاکستانی عوام کے مذہبی احساسات سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ بنالیا جاتا ہے یا تو یہ تھا کہ ایک زمانہ میں میلاد النبی کی تقریبات کو بھی ہمارے ثقہ بزرگ بے جا اور خلاف دین سمجھتے تھے اور اب یہ کہ وہی بزرگ کعبہ سے منسوب کپڑے کے جلوس نکالنا ہی عین اسلام قرار دیتے ہیں ۔ چھوٹے چھوٹے مذہبی فرقوں نے بھی اپنی تقریبات کی کمیت و کیفیت میں اضافے کر لیے ۔ پہلے عام طور سے اس قسم کی تقریبوں اور جلوسوں میں اونچے درجے کے لوگ حصہ نہیں لیا کرتے تھے ۔ انہیں محض چھوکروں کا کھیل تماشا سمجھ کر کوئی بڑی اہمیت نہیں دی جاتی تھی ۔ لیکن اب بڑے بڑے لوگ ان کی سرپرستی اور حمایت کرتے ہیں اور خاص ان چیزوں کے لئے باقاعدہ تیاریاں کی جاتی ہیں ۔ ان تیاریوں میں اس بات کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے کہ اگر مخالف فریق کی طرف سے کوئی مزاحمت ہو تو اس کے تدارک و دفاع کی کیا تدبیریں اختیار کی جائیں ۔ ایسے موقعوں پر انتظامی حیثیت سے زیادہ حکومت سے تحفظ کی درخواست کرنا ، امدادی پولیس کے دستے متعین کرانا بجائے خود اس بات کی دلیل ہیں کہ ان تقریبات کی انجام دہی کے لئے جو صورتیں اختیار کی جا رہی ہیں وہ فرقہ وارانہ کشیدگی کی حامل ہیں اور جب تک ان کو نہیں روکا جائے گا کشیدگی پھیلے گی اور اپنے بدنتائج پیدا کرے گی ۔ پھر یہ کہ ان جلوسوں اور تقریبات کی اعتقادی اور عبادتی حیثیت آئے دن کم ہوتی جا رہی ہے ۔ تماشایانہ اور جارحانہ حیثیت بڑھتی جا رہی ہے اور سیاسی پارٹیوں کے ہنگاموں کی طرح ان کو بھی حریفانہ اور رقیبانہ صورت دے دی جاتی ہے ۔ ان سب باتوں کا نتیجہ بالآخر یہ ہے کہ ان چیزوں میں اگر کبھی کوئی فائدہ تھا تو اب وہ قطعی باقی نہیں رہ گیا ہے ۔ سوائے اس کے کہ ملت و وطن کو مجموعی طور پر نقصان پہنچتا رہے

جہاں تک صحیح اسلام کا تعلق ہے اس میں تو اس قسم کی قطعی گنجائش نہیں ہے ۔ جشن مسرت اگر اسلام میں منایا جانا درست ہوتا تو بدر و مکہ کی فتح اس کی مستحق تھی اور اگر مجلس ماتم قائم کرنا صحیح ہوتا تو احد کے شہدا اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ ان کا ماتم کیا جاتا اور اگر تقریبی ایام منانے کی کوئی حقیقت ہوتی تو ہجرت کا دن سب سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے کہ جس نے دنیا میں اسلامی انقلاب کی پہلی خشت مہیا کی لیکن اسلام جو انسانیت کا سچا نجات دہندہ اور اللہ کی مخلوق کو ایک کنبہ قرار دینے والا دین تھا یہ بات اس کے متن سے بالکل خلاف تھی کہ وہ اس طرح خود ہی اتحاد انسانی کے دعوے کے ساتھ تفریق انسانی کی بنیاد بھی رکھدے ۔ یہ جتنے بھی ایام جشن و ماتم دنیا میں منائے جاتے ہیں یہ کسی ایک طبقہ کے تغلب اور دوسرے طبقہ کی ہزیمت کی یادگار ہیں اور اتحاد کے بجائے افتراق کے داعی ہیں اسلام نے جب خود اپنے لیے ایسے ایام منانا تجویز نہیں کیا تو یہ کیسا ظلم اور اندھاپن ہے کہ اسلام کے نام پر ہم اپنے من مانے دن مقرر کرکے انہیں مناتے رہیں اور تمام عالم انسانیت کو دعوت اتحاد و سلامتی دینے کے بجائے خود اپنی ملت کو تخریب و تشتت اور فرقہ داریت کا نشانہ بنا ڈالیں

حکومت اسلام کے نام پر قرآن و سنت کے صریح احکام بدل کر اصلاحات کرنے کی ترجیحات کرتی رہتی ہے ۔ مملکت کی سلامتی و استحکام کے نام پر آزادی و جمہوریت کے اصولوں کو اٹھا رکھتی ہیں تو پس و پیش نہیں کرتی لیکن نہیں معلوم اس کے ارباب بست و کشاد کے لئے مذکورہ بالا باتیں سمجھنا کیوں مشکل ہیں ۔ مسلمانوں کے درمیان سے فرقہ وارانہ عناد و تفریق کو مٹانے اور ختم کرنے کا کام کیوں اس کے لئے ناپسندیدہ ہے ۔ حالانکہ وہ تمام فرقوں کے مذہبی نمائندوں کو اس بات پر مجبور کر سکتی ہے ۔ کہ اپنے اپنے فرقہ کی صحیح مذہبی رسوم کا ایک خاکہ تیار کریں ۔ اور اعتقادی و عبادتی بنیاد پر اس کے انجام دینے کی صورتیں متعین کریں ۔ تاکہ اس قسم کے نزاع و تصادم کے خدشات پیش نہ آ سکیں ۔ اسی طرح اس کے لئے یہ بھی آسان ہے کہ ایسے موقع پر وہ شر پسند عناصر کو پابند کر دے اور شہری امن و امان کی خاطر مذہبی رسوم کو تماشا بنانے کی اجازت نہ دے ۔ بلکہ دیکھئے کہ اہل سنت کے یہاں اول تو اس قسم کی کوئی مذہبی تقریب و جلوس ہی نہیں اور اگر دو چار موقع انہوں نے اپنے لئے ایسے پیدا بھی کر لئے ہیں تو ان کی بنیاد کسی کی مخالفت پر قطعی نہیں ہے ۔ مثلاً وہ عید میلاد النبی مناتے ہیں ۔ شب برأت کی تقریبات منعقد کرتے ہیں تو اس کے باوجود کہ وہ ان میں بہت سی خرافات کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان کا بند کرایا جانا بھی ضروری ہے لیکن ان سب تقریبات میں نہ کسی کی دل آزاری کے اسباب ہیں نہ کوئی مخالفانہ اور جارحانہ ذہنیت کا سامان ہے ۔ لیکن ہمیں معاف کیا جائے کہ دوسرے فرقوں کی قریب قریب تمام تقریبات حقیقت کے لحاظ سے خواہ کچھ بھی ہوں ۔ لیکن اپنے سر و سامان کے لحاظ سے سینوں کی دل آزاری کے تمام پہلو ان میں موجود ہوتے ہیں اور اس وقت تک وہ فرقے ان تقریبات کی تکمیل کر ہی نہیں پاتے جب تک ان پہلوؤں کو کسی نہ کسی طرح نمایاں نہ کر لیں ۔

بہرحال یہ حادثات ہر طرح سے ملک و ملت کے لئے نقصدہ ہیں ۔ ملکی سطح پر جو مسائل ہمیں درپیش ہیں اور بیرونی خطرات سے جس طرح ہمارا ملک دوچار ہے ۔ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مستحکم امن و امان کی ضرورت ہے اور پاکستان جن نظریات کا دعوے دار ہے اور جس نظام کو وہ دنیا میں قائم کرانا چاہتا ہے اس کے پیش نظر بھی یہ نہایت ضروری ہے کہ یہاں مکمل اتحاد قائم ہو ۔ حکومت اگر اپنے نظم و نسق کو اس عنصر سے پاک کر لے جو فرقہ پروری کی سطح پر سوچتا ہے مذہبی تقریبات کو ان کی سادہ اعتقادی و عبادتی حیثیت سے زیادہ نہ بڑھنے دے اور ان اسباب کا ازالہ کر دے جن سے سینوں کے اندر بے اطمینانی پھیلتی ہے ۔ ساتھ ہی صحیح صحیح اسلامی بنیادوں پر فکری یکجہتی کے مواقع فراہم کرانے کی آسانیاں بہم پہنچائے تو ہم امید کرتے ہیں کہ تھوڑی ہی مدت میں اس خراب صورت حال پر قابو پایا جا سکتا ہے ۔

×

قطع برید و مسخ مفہوم کا ایک شاہکار نمونہ

مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے اپنے معترضین پر ہمیشہ یہ الزام لگایا ہے کہ وہ مودودی صاحب کی عبارات کو قطع برید کر کے پیش کیا کرتے ہیں، اور پھر اس سے اپنے مطلب کے معنی نکال کر مودودی صاحب پر اعتراض داد دیا کرتے ہیں۔ اس الزام کا کوئی ادنیٰ ثبوت ان حضرات کی طرف سے آج تک نہیں دیا گیا اور جو کچھ اس باب میں کہا گیا ہے اس کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں کہ کوئی ایک آدھ لفظ بطور سہو کتابت کے رہ گیا یا نقل در نقل ہوتے ہوتے نظر انداز ہو گیا، تاہم اس سے نہ تو عبارت کے مفہوم میں کوئی ردوبدل واقع ہوا اور نہ اس میں اپنی طرف سے کوئی قطع و برید کی گئی۔ اگر خدا ناخواستہ ایک آدھ واقعہ ایسا پیش آیا بھی تو علم میں آنے کے بعد اس کی توضیح اور معذرت فوراً کر دی گئی۔

اب آئیے عبارت کی قطع برید اور اس سے اپنے مفہوم کا مطلب اخذ کرنے کی ایک مثال جو ان حضرات کی طرف سے عمل میں آئی ہے ملاحظہ فرمائیے۔ اور معصوم و مظلوم بنے رہنے کی داد دیجئے۔ ان چابکدستیوں کے باوجود ترجمان القرآن ج ۵۹ عدد ۳ ص ۱۸۳ تا ۱۹۵ میں ڈاڑھی سے متعلق ایک استفسار کا جواب جناب غلام علی صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اس میں ڈاڑھی سے متعلق مودودی صاحب کے معروف موقف کی حمایت کرتے ہوئے۔ بطور استدلال علامہ عینی رح کی عمدۃ القاری سے ایک عبارت نقل کی گئی تھی پوری عبارت ملاحظہ ہو:

> باقی رہا صاحب درمختار وغیرہ کا یہ فرمانا کہ مٹھی بھر ڈاڑھی کی مقدار پر اجماع ہے اور اس سے کم کو کسی نے بھی مباح قرار نہیں دیا تو یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جس کا اثبات بڑا مشکل ہے میں دوسرے مذاہب فقیہہ کو چھوڑ کر سردست یہاں علامہ عینی حنفی کی تصنیف عمدۃ القاری کتاب اللباس باب "تقلیم الاظفار" میں سے کچھ عبارت کا نقل کرتا ہوں جس میں وہ توفیر لحیہ والی حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام طبری کے حوالے سے فرماتے ہیں:۔
>
> قد ثبت الحجۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خصوص ھذا الخبران اللحیۃ محظور اعفاؤھا وواجب قصھا علی اختلاف من السلف فی قدر ذالک وحدہ فقال بعضھم حد ذالک ان یزاد علی قدر القبضۃ طولا وان ینتشر عرضھا فیقبح ذالک .... وقال آخرون یاخذ من طولھا وعرضھا ما لم یفحش اخذہ ولم یجد حدا فی ذالک حدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی دلیل ثابت ہے کہ (ڈاڑھی بڑھانے کے متعلق) حدیث کا حکم عام نہیں بلکہ اس میں تخصیص ہے اور ڈاڑھی کا اپنے حال پر چھوڑ دینا ممنوع اور اس کا ترشوانا واجب ہے۔ البتہ سلف میں اس کی مقدار اور حد کے معاملے میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کی حد یہ ہے کہ وہ لمبائی میں ایک قبضے سے بڑھ جائے اور چوڑائی میں پھیل جانے کی وجہ سے بری معلوم ہو ... بعض دیگر اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ لمبائی اور چوڑائی میں کم کراتے بشرطیکہ بہت بھدی نہ ہو جاتے۔ انھوں نے اس بارے میں کوئی حد مقرر نہیں کی) اس کے بعد فرماتے ہیں "غیر ان معنی ذالک عندی مالم یخرج من عرف الناس (البتہ اس کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ ڈاڑھی کا ترشوانا اس حد تک جائز ہے کہ وہ عرف عام سے خارج نہ ہو جائے)
>
> اب اگر ایک شخص انصاف کی نظر سے اور تعصب سے خالی ہو کر دیکھے تو وہ خود بآسانی اندازہ کر سکتا ہے کہ مولانا مودودی کی مذکورہ بالا عبارت اور عمدۃ القاری کی اس عبارت میں آخر کونسا ایسا بڑا فرق ہے جس کی بنا پر ایک کو تو گوارا کر لیا جائے اور دوسری کی تردید میں کمالفانہ مہم چلانا ضروری سمجھا جائے"۔

(ملاحظہ ہو ترجمان القرآن ج ۵۹ عدد ۳ ص ۱۸۳ تا ۱۸۵)

اس کے بعد کی طویل عبارت میں جناب مدیر زندگی نے عینی کے قول کی وضاحت کی ہے۔ جو علماء حق کی اختیار کردہ تشریحات کے عین مطابق ہے۔ اب گذارش یہ کرنا ہے کہ دیکھئے کتنی بڑی قطع و برید کر دی گئی، بعد اسباق وسیاق حذف کر ڈالا اور وہ لفظ تک ترک کر دیا جو عینی کے واقعی مفہوم کا حامل ہے۔ اس طرح ایک ادھوری عبارت نقل کر کے اس سے اپنے موقف کے استدلال کا کام لیا اور معترض علماء کو بے بنیاد مخالفانہ مہم چلانے کا مورد الزام بنایا۔ لیکن اس کے باوجود یہ علمی تحقیق ہے۔ صداقت سے بھرپور دعویٰ ہے۔ اور اس پر اعتراض کرنے والے نفسانیت کے شکار اور غلط کار ہیں۔ مدیر زندگی نے بھی اس پر جو نوٹس لیا ہے وہ نہایت نیاز مندانہ ہے تاہم ہم ان کی اتنی جرأت و حق گوئی پر بھی انہیں مبارکباد دیتے ہیں اگرچہ ہمیں یہ اندیشہ بھی ہے کہ اگر ان کی یہ جرأت و حق گوئی کچھ عرصہ جاری رہی تو وہ بھی ان مردودین کی صف میں بھیج دیے جائیں گے جو ان سے پہلے ایسی گستاخی کی ہمت کر بیٹھے تھے۔

بہر حال اگر ایسی کوئی بات دسویں حصہ کی حد تک بھی اگر دوسرے علماء اور اہل قلم سے سرزد ہو جاتی تو آپ دیکھتے کہ توپ و تفنگ سے لے کر تیر و نشتر تک ان کے خلاف اٹھا لیے جاتے لیکن خود دیدہ و دانستہ سب کچھ کر گزرنے کے باوجود، معصوم بنے رہتے ہیں۔

اس عبارت سے اپنے دعوے کے لئے جو کام لیا گیا ہے اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔ ماہنامہ "زندگی" رامپور جو ہند کی جماعت اسلامی کا ترجمان ہے کے مدیر محترم کے الفاظ میں سنئے:

> "ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۶۲ء میں محترمی ملک غلام علی صاحب کی تحریر کے اس حصے کو پڑھ کر افسوس ہوا جس میں انھوں نے عینی کا حوالہ دیا ہے۔ یہ افسوس تین وجوہ سے ہوا۔ ایک یہ کہ عینی کا حوالہ جس انداز میں انھوں نے دیا ہے اس کو پڑھ کر جو تاثر پیدا ہوتا ہے وہ اس تاثر سے مختلف ہے جو عینی کی پوری بحث پڑھ کر پیدا ہوتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ انھوں نے جس قول کو مولانا مودودی کی حمایت میں پیش کیا ہے۔ اس کے بارے میں یہ تحقیق نہیں کہ اس کا صحیح مفہوم کیا ہے، تیسری یہ کہ انھوں نے عربی عبارت غیران معنی ذالک عندی مالم یخرج من عرف الناس میں "عرف الناس" کے ٹکڑے کی تحقیق نہیں کی۔ راقم اب ان تین وجوہ کی مختصر تشریح کرتا ہے۔
>
> (۱) سب سے پہلے اس کی تشریح ضروری ہے کہ برادرم ملک غلام علی صاحب نے قد ثبت الحجۃ سے جو عبارت نقل کی ہے وہ اس طرح نقل کی ہے جیسے وہ بات خود امام طبری کہہ رہے ہیں اور ان کے حوالے سے علامہ عینی نے بھی اس کو قبول کر لیا ہے حالانکہ واقعہ یہ نہیں ہے۔ انھوں نے جو عبارت نقل کی ہے اس سے پہلے کی عبارت یہ ہے:
>
> وقال الطبری فان قیل ما وجہ قولہ اعفوا اللحی وقد علمت ان الاعفاء الاکثار وان من الناس من اذا ترک شعر لحیتہ اتباعا منہ لظاھر قولہ اعفوا اللحی فیتفاحش طولا وعرضا ویسمج حتی یصیر للناس حدیثا ومثلا قیل قد ثبت الحجۃ۔
>
> (عمدۃ القاری ج۔ ۱۰ باب تقلیم الاظفار)
>
> اور طبری نے کہا آپ کے قول اعفوا اللحی کا محمل کیا ہے؟ تم یہ جان چکے کہ اعفاء کے معنی یہ ہیں کہ ڈاڑھی کے بال بڑھائے جائیں اور کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ جب وہ آپ کے ظاہر قول کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ڈاڑھی کے بال چھوڑ دے پھر وہ طول و عرض میں بہت بڑھ جاتے۔ شکل قبیح ہو جاتے اور لوگوں کے لئے ایک اکہاوت بن گیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے (الی آخرہ)

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مکتوبِ ھدایت

۳

ذیل میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب، جو مودودی جماعت کے ایک افسر کے جواب میں لکھا گیا۔ اس غرض سے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ نام نہاد جماعت اسلامی سے متعلق مسلمانان عالم اندھیرے میں نہ رہیں۔

(۱۱) وہ مثل فرقہ قادیانیہ اپنے قائد اعظم اور امیر کو ایسا مختار بناتی ہے کہ اپنے مذاق سے جس حدیث کو چاہے قابل اعتماد قرار دے اور جس کو چاہے ردی کی ٹوکری میں پھینک دے حالانکہ ایسی مطلق انسانی رائے اور حکم میں نہ کسی میں پہلے ازمنہ مشہود لہا بالخیر میں مانی گئی اور نہ اس زمانہ فتنہ و فساد میں مانی جا سکتی ہے اجب کہ رائے صاحب انابت کا مزاعم کا ان عقائد ہو رہے ہیں، بلکہ حسب ارشاد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ من کان منکم مستناً فلیستن بمن مات فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ ایسا امر موجودہ دور کے اشخاص میں انتہائی ضلالت کا پیش خیمہ ہے۔

(۱۲) وہ ذخائر فقہ کو غلط اور ذخیرۂ ضلالت بتاتی ہوئی ترمیم اور اصلاح اور حذف کا حکم دیتی ہے۔ اور مسلمانوں کے آج تک تیرہ سو برس کے عملدرآمد کو جاہلیت اور گمراہی بتاتی ہے اور سب گذشتہ مسلمانوں کو غیر ناجی کہتی ہے حالانکہ یہ ایسا فتنہ ہے کہ جس پر جس قدر بھی افسوس اور رنج کیا جائے بہت کم ہے۔

(۱۳) وہ مثل معتزلہ و روافض وغیرہ اپنا سائن بورڈ توحید وغیرہ پر، حقیقی توحید کا دفتر، جماعت موحدین حقیقی، کاملین اسلام یا اس کے مرادف الفاظ سے لکھتی ہے جس طرح معتزلہ اپنے آپ کو اصحاب العدل اور اصحاب التوحید کہتے اور کہتے تھے شیعہ اپنے آپ کو محبین اہل بیت۔ کہتے ہیں جس کے معنی یہ سمجھے گئے کہ ہم سے علیحدہ ہونے والے افراد اور فرقے اصحاب عدل نہیں نہ وہ اصحاب توحید ہیں اور نہ اہل بیت سے محبت رکھنے والے ہیں۔ اس قسم کے سائن بورڈوں سے عوام المسلمین میں زمانہائے گذشتہ میں جو زہریلا اثر پھیلا وہ ان تاریخی واقعات سے ظاہر ہے جو کہ ازمنہ سابقہ میں معتزلہ خوارج روافض وغیرہ اور اہل سنت کے آپس میں پیش آئے اور ازمنہ اخیرہ میں بھی اسی قسم کی حرکتوں سے غیر مقلدوں اور مقلدوں، قرآنیوں، نیچریوں، قادیانیوں، خاکساروں وغیرہ میں ظہور پذیر ہوئے ہر ایک اپنے اس قسم کے سائن بورڈوں سے دوسرے فرقوں پر اس قسم کا حملہ کرتا ہے کہ وہ اس کمال سے محروم اور خالی ہیں۔ غیر مقلد اپنے آپ کو اہل حدیث والتوحید کے خوشنما سائن بورڈ سے مزین کر کے آوازہ بلند کرتا ہے کہ احناف حدیث نبوی سے محروم اور توحید سے خالی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آپ کے اس سائن بورڈ سے بھی یہی چیز ٹپکتی ہے کہ جو لوگ اسلامی جماعت کے ممبر نہیں ہیں وہ حقیقی موحد نہیں ہیں وہ اسلامیت کاملہ نہیں رکھتے اس سے عوام کو جس قدر انتشار اور افتراق میں مبتلا کیا جاتا ہے وہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے جس کا ادنیٰ اثر یہ ہو گا کہ اسلامی جماعت میں نہ داخل ہونے والے مشرک اور کافر غیر ناجی ہیں۔ ہر ایک اپنی من مانی باتوں پر ہٹ کرے گا اور گالی گلوچ، مناظرہ، مجادلہ مار پیٹ وغیرہ کا بازار گرم ہو گا اور عوام کو سنبھالنا قبضہ سے باہر ہو کر امت مسلمہ کو انتہائی مشکلات میں مبتلا کر دے گا۔

محترما! دور حاضر کی ہم مسلمانان انڈین یونین کی مشکلات جو کہ اکثریت اور موجودہ کی طرف سے چاروں طرف سے مسلمانوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ مہاسبھائیوں کی فرقہ وارانہ ذہنیت آر ایس ایس کی اسلام دشمنی، آریوں کی جارحانہ مذہبی پالیسی اور مرتد بنانے کی جان توڑ کوششیں مسلمانوں کی ہر قسم کی مادی اور روحانی کمزوری اور ان کی منتشرہ حالت، ان میں احساس کمتری کا روز افزوں مرض، ملحدانہ مغرب کی طرف سے الحاد و زندقہ کی سموم آندھیاں مادہ پرستی کی زوردار اسکولوں اور کالجوں کی تعلیم، نفوس انسانیہ کا دنیا اور مادی ترقی کا طبعی رجحان وغیرہ وغیرہ امور تو متقاضی تھے کہ مسلمانوں کے شیرازہ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جاتا اور حکیمانہ، عاقلانہ تنظیم عمل میں لا کر ان کے خوف و ہراس، بدحواسی اور بزدلی، بے دینی اور بدعملی کو دور کیا جاتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی تحریک اس کے برخلاف دینی اور دنیاوی بربادی کی وبائی ہوا فضا میں پیدا کر رہی ہے اور آئندہ کو تمام ملک کو اس سے مسموم کر دینے کا سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں مناسب جانتا ہوں کہ مسلمانوں کو اس تحریک سے علیحدہ رہنے اور مودودی صاحب کے لٹریچر کو نہ دیکھنے کا مشورہ دوں۔

آپ حضرات کا یہ ارشاد کہ ہم کو مودودی صاحب کے اعتقادات اور شخصی خیالات سے سروکار نہیں ہے ہم اس کا بارہا اعلان کر چکے ہیں ایسا ہی ہے جیسے کہ مشرقی صاحب نے لوگوں کے اعتراضات کو تحریک خاکساران میں رکاوٹ دیکھ کر اعلان کیا کہ ہم تو مسلمانوں میں جنگی تنظیم اور حربی تعلیم اور اسپرٹ پیدا کرنا اور اس کو پھیلانا چاہتے ہیں ہمارے عقائد اور ہماری تصانیف سے مسلمانوں کو کوئی سروکار نہیں ہے پھر کیا ایسا ہوا اور جماعت خاکساران کیا اپنے لیڈر کے عقائد و اخلاق اور اس کی تصنیفات کی گندگیوں سے محفوظ رہی تو مودودی صاحب ہی کی زبان سے سن لیجئے۔ دیکھئے الفرقان ۱۲/۳ صفحہ ۹، ۱۰، ۱۱ بابت ماہ صفر و ربیع الاول بعنوان خاکسار تحریک اور علامہ مشرقی۔

محترما! جب کوئی تحریک کسی شخص کی طرف منسوب ہو گی تو وہ قبلہ توجہ ہو گا اور اس شخص کے عقائد اور اخلاق کا اثر اس کے ممبروں پر طبعی طور پر ضرور پڑے گا خصوصاً جبکہ مودودی صاحب کے لٹریچر برابر زوردار طریقہ پر شائع کئے جا رہے ہیں۔ اور ممبروں اور غیر ممبروں کو ان کے مطالعہ کی ترغیب دی جا رہی ہے ایسے وقت میں وہ زہریلے مواد جو نہایت چالاکی سے زوردار تحریر میں رکھے گئے ہیں۔ اپنے اثر سے خالی نہیں رہ سکتے۔

میرے محترم! امور مذکورہ بالا کے ہوتے ہوئے میں نہیں سمجھ سکتا کہ جناب سے شرف ملاقات سے کیا نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے۔ میں ایک پرانا مسلمان اور مقلد حنفی خادم مشائخ طریقت ہوں۔ آپ حضرات نئے اسلام کے روشن چراغ ہیں۔ میں مسلمانوں کو سلف صالحین کے راستہ پر چلانا اور دیکھنا چاہتا ہوں اور اسی میں ان کی نجات سمجھتا ہوں آپ حضرات مودودی صاحب کے نئے اسلام پر مسلمانوں کو چلانا چاہتے ہیں ان کی تجدید اور احیاء کو جو کہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت سید احمد شہید وغیرہ رحمہم اللہ کو بھی نصیب نہیں ہو سکی ذریعہ نجات مسلمانوں کے لئے قرار دیتے ہیں۔ آپ سلف صالحین کی تیرہ سو سالہ جاہلیت سے جو کہ مسلمانوں میں اس وقت سے لے کر آج تک جاری رہی۔ اور ہر مقتدی اور امام اسلام بجز شرذمہ قلیلہ اس میں مبتلا رہا اس سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ پھر کس اصول پر بون بعید پر کیا امید ہے کہ آپ مجھ پر کوئی اثر ڈالیں اور میں آپ پر کوئی اثر ڈال سکوں آپ اس تحریک کو عرصہ دراز سے چلا رہے ہیں کئی برس ہو چکے ہیں کبھی آپ نے دیوبند تشریف ارزانی کی تکلیف گوارا نہ فرمائی۔ نہ آپ نے جمعیۃ علماء کے دفتر میں آ کر اس کے کارکنوں سے تبادلہ خیالات کر کے مسلمانوں کی بہتری کی راہ پر غور و فکر فرمایا، میں نہیں سمجھ سکتا کہ آج کس وجہ سے آپ کو اس طرف توجہ ہوئی ہے۔ بہرحال میں آپ کی توجہ کا شکر گذار ہوں مگر اس بون بعید کے ہوتے ہوئے مجھ کو کوئی امید فائدہ مند نہیں معلوم ہوتی خصوصاً جب کہ آپ کا ناگپور کا جلسہ، عام بڑے درجہ پر آپ کو پہنچا چکا ہے تو بجز اس کے کہ دیکھ وہ دل دیں کہ آپ کو تکلیف فرمانے کی زحمت سے سبکدوش کروں اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

میں حیدرآباد کے اجلاس اور دیگر مصروفیتوں کی بنا پر اس عریضہ کو پورا نہ کر سکا تھا کہ آپ کا دوسرا والا نامہ جوابی رجسٹری والا باعث سرفرازی ہوا۔ اس کا بھی میں شکر گذار ہوں جیسے کہ پہلے والا نامہ کا شکر گذار ہوں۔

میرے محترم! مذکورہ بالا مضامین جو کہ بہت زیادہ اقتباسات سے لئے گئے ہیں بجائے خود مایوس کن ہیں۔ دارالافتاء کے مضامین کا جناب کو شکوہ ہے اور اس کے روکنے کا تا اجتماع حکم دیتے ہیں۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ دارالافتاء دارالعلوم میں ایک مستقل ادارہ ہے اس کے سرپرست جناب مولانا المفتی سید مہدی حسن صاحب ایک معمر تجربہ کار فاضل و محقق ہیں روزانہ ان کے پاس تیس چالیس بلکہ اس سے زائد استفتے آتے رہتے ہیں جن کے جوابات ان کو چکانے ضروری ہوتے ہیں۔ تحریک اسلامی کے متعلق بھی جب وہ مجبور ہو گئے اور استفتوں کی بھرمار ہو گئی تو قلم اٹھانا اور مودودی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کرنا پڑا۔ ان کے پاس ان تصانیف کا معتدبہ ذخیرہ بھی ہے۔ ان کا روکنا میرے اختیار سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین

راولپنڈی میں "ترجمان اسلام" "خدام الدین" "دعوت" اور قرأت و تجوید کی کتابیں ملنے کا پتہ۔
مکتبہ تعلیم القرآن مریڑ حسن راولپنڈی

ملک فسادات محرم کے نرغے میں

نارووال ضلع سیالکوٹ میں شیعہ سُنّی فساد

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم پی اے کے نام آئے ہوئے ایک تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ نارووال میں گولی چلی دو سُنی مسلمان شہید ہو گئے۔ ایک تیزاب ڈالنے کی وجہ سے سخت مجروح ہوا۔ افسران بالا پر فرقہ وارانہ جانبداری کا شبہ کیا جا رہا ہے سخت کشیدہ فضا ہے مقدمہ ابھی تک رجسٹرڈ نہیں کیا جا رہا ہے حکام کی یہ سرد مہری افسوسناک ہے۔

ڈی ایس پی حلقہ سمندری ضلع لائلپور کے نام ایک درخواست
سُنّی باشندگان سمندری کی طرف سے

جناب عالی

گذارش ہے کہ قصبہ سمندری میں محرم کا جلوس پہلی دفعہ بازاروں میں نکالا گیا۔ شہر میں سُنی مسلمانوں کی اکثریت ہے اور اُن کو قطعاً علم نہیں ہوا۔ ورنہ وہ پہلے ہی چارہ جوئی کرتے یہ کارروائی خفیہ طور پر عمل میں لائی گئی جس سے تمام شہر میں رنج وغم کا اظہار کیا جا رہا ہے ہر حال شہر کی فضا کو پُرامن رکھنے والے حلقوں اور انجمنوں کی طرف سے احتجاج کیا جاتا ہے کہ آئندہ کے لئے شہر میں محرم کے جلوس کو بالکل بند کیا جائے اور جس طرح وہ ہمیشہ محرم کے تہوار کو مناتے ہیں اُن کو اُسی طرح پابند کیا جائے تاکہ شہر کی پُرامن فضا کو بدامن کا داغ نہ لگ جائے ان حالات سے بدامنی اور فرقہ وارانہ کشیدگی کا دروازہ کھل جانے کا اندیشہ سخت ہے لہذا محرم کے گشت کو آئندہ کے لئے بالکل روکا جائے۔ مورخہ ۳ ۶/۶۳

معززین شہر کے دستخط

ملتان میں شیعہ سُنی کشیدگی

مولانا غلام غوث صاحب ایم پی اے کے نام تار سُنی عوام کے پرزور احتجاج کے باوجود آج محلہ کوٹلہ تولے خاں ملتان میں شیعہ فرقہ ایک کنبہ کو مجلس عزا منعقد کرنے کی اجازت دے کر ڈپٹی کمشنر ملتان نے خطرناک پیچیدہ حالات پیدا کر دئے ہیں۔ اماکین یونین کونسل کے اور دینی جماعتوں کے نمائندگان نے مسجد میں عوام کو پُرامن رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کر کے حالات کو بگڑنے سے بچا لیا چند شرارتی شیعوں نے محرم کے ایام میں ڈپٹی کمشنر ملتان کی جانبدارانہ پالیسی کے سہارے اہل سنت کے دینی رہنماؤں کے خلاف نفرت، اشتعال اور توہین آمیز نعرے لگائے لیکن ڈپٹی کمشنر نے اس پر کسی قسم کا ایکشن لینے کی بجائے پہلے اہل سنت کے یوم امیر معاویہ اور پھر عاشورہ میں یوم حسین پر پابندی لگا کر فضا کو بہت مکدر کر دیا ہے اور جب ہزاروں کی سنی آبادی میں ایک شیعہ کو سرکاری اہتمام اور نگرانی کے تحت مجلس کی اجازت دے کر سُنی عوام کے جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ اور ان کے بنیادی حقوق کو پامال کیا ہے۔ ہم دینی جماعتوں کے نمائندگان ڈپٹی کمشنر کے اس رویہ پر پُرزور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان واقعات کی فوری تحقیقات کرا کر پریشان اشخاص کو مطمئن کیا جائے۔

ملک عبدالغفور انوری کنوینر
ڈیفنس کمیٹی۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں شیعہ سنی مسئلہ

ڈیرہ اسماعیل خاں میں غالب اکثریت سنی مسلمانوں کی ہے مگر شیعہ کی بھی خاصی آبادی ہے افسوس کہ وہاں بھی ایک دوسرے سے رواداری سے جذبات کا احترام کرنے کی عادت کم ہے اکثر محرم الحرام میں حالات کشیدہ ہو جاتے ہیں۔

معاہدہ آخر ۱۹۵۸ء میں دونوں فریقین کے درمیان روئیداد خاں ڈپٹی کمشنر کے سامنے تحریری معاہدہ ہوا جس پر فریقین کے نمائندوں کے دستخط ہوئے اس معاہدہ کی رو سے قرار پایا کہ انقلاب ۱۹۵۸ء سے قبل کے رسومات شیعہ وسُنی جاری رکھ سکتے ہیں مگر اس کے بعد کے سارے جلوس اور سب رسومات بند ہوں گے اور کوئی بھی جدید کام نہ کیا جائے گا مگر اس کے بعد مسلسل اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے جس کے نتیجہ میں حالات خراب بھی ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سے پیوستہ سال مسجد حاجیانوالی میں مداخلت بے جا اور توہین قرآن مجید کے افسوسناک واقعات وقوع پذیر ہوئے جس کی وجہ سے فریقین کے بعض آدمیوں پر تیسرا سال ہے کہ کیس چل رہا ہے ان خلاف ورزیوں کے خلاف تنظیم اہل سنت کی رپورٹ پر کمیں کمیں حکام ان تجاوزات کو روک بھی دیتے رہے ہیں اس سال اہل تشیع تھلہ بھولا شاہ کے پاس والی مسجد حاجیانوالی میں جب بھی اہل سنت درس قرآن مجید دیتے تھے تو وہ نقارہ بجانا شروع کر دیتے تھے۔ اس سال یکم محرم سے سات محرم تک انہوں نے یہی وطیرہ اختیار کیا سات سے دس محرم تک ڈی۔ سی صاحب کے حکم سے یہ حرکت بند کی پہلے سات دنوں میں شہر میں بڑا کھچاؤ دہا شہر میں ہڑتال بھی ہوئی۔ اور اضطراب بھی رہا۔ اس کی وجہ حکام کی کمزور پالیسی اور ڈپٹی سی صاحب کے متضاد احکام ہیں اگر وہ فریقین کو معاہدہ پر کاربند رہنے کا سختی سے حکم دیتے تو حالات درست ہوتے مقامی اے سی نے ڈی۔ سی کی غیر حاضری میں پہلے اہل سنت کو ختم قرآن مجید کی اس مسجد میں معمول کے مطابق اجازت دی دوسرے دن پھر ممانعت کر دی جس سے عام بد دلی پھیلی۔ ڈی۔ سی کے آنے پر ختم قرآن مجید کی اجازت دی گئی اور شیعوں کو نقارہ بجانے سے روکا گیا تو فوراً حالات درست ہو گئے حکومت کو چاہئیے کہ وہ اشتعال انگیزی کرنے والوں کے خلاف سخت اقدامات کر کے ملک کے امن کی حفاظت کرے والسلام

ناظم جمعیتہ العلماء و نائب صدر تنظیم اہل سنت
ڈیرہ اسمٰعیل خاں

پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں شیعہ سُنی گڑبڑ

معلوم ہوا ہے کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مقام پہاڑپور میں شیعہ سنیوں کے مابین سخت کشیدگی پھیل گئی تھی۔ لیکن حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیتہ علمائے اسلام وممبر قومی اسمبلی بروقت وہاں تشریف لے گئے اور باحسن وجوہ فریقین کے درمیان مصالحت فرمادی اور صورت حال کو خراب ہونے سے بچا لیا۔

کس کا خون۔ کس کی گردن پر؟

جذبات اگرچہ سرد پڑ رہے ہیں اور ہوش کو جوش کے غلبے سے نجات ملی ہے تاہم سب کو سنجیدگی سے سوچنا چاہئیے کہ یوم عاشورہ کو جو کچھ ہوا، کیا وہ ہمارے اخلاق، کردار اور اسلام پرستی کی کوئی اچھی مثال ہے؟ جہاں صف ماتم بچھی ہے وہ آخر کس کے گھر ہیں، جس گاؤں میں آج موت محو رقص ہے۔ اس کے باشندے آخر کون تھے؟ جو زخمی ہسپتال میں پڑے کراہ رہے ہیں، وہ کس مذہب کے ماننے والے ہیں؟ جو دکانیں لٹی ہیں وہ آخر کس کی ملکیت ہیں؟ جو بچے یتیم ہوئے ہیں وہ کس امت کی امانت ہیں؟ . . . .

یہ حادثے اگر اہل دانش اور اہل علم کو حرکت وعمل پر آمادہ کر دیں۔ اور انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیں کہ اس خطہ پاک کے مسلمانوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات اور بنیادی ضرورت سے آگاہ کرنا کتنا ضروری ہے اور عام مسلمانوں میں یہ شعور پیدا کر دیں کہ انہیں خود بھی اس دین مبین کے بارے میں اپنی معلومات اور علم مکمل رکھنا چاہئیے جس کے وہ نام لیوا ہیں تو ہم سمجھیں گے کہ یہ المیہ بے اثر نہیں رہا۔ بلکہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو ایک ایسا درس مل گیا جو آئندہ ایسے حادثات کے اعادے کو ناممکن بنا دے گا۔ (امروز)

مکتبہ ترجمان اسلام کی کتابیں

ہمارے دور کے چند علمائے حق ۲/۵۰ روپے
سلاسل طیبہ ایک روپیہ
صراط مستقیم لبسلسلہ رد مودودیت و پرویزیت ایک روپیہ
بانی دارالعلوم دیوبند ایک روپیہ
آسان عربی قاعدہ تین آنے
مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب وغریب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کیلئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط وکتابت پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرمیٹوریا)
یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵/۱۴ روپے

لجوبین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۲۵/۴ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی گیٹ۔ لاہور

خلافت ربانی کا نظام قائم کرنے کی نیت سے دنیاوی اور سیاسی معاملات میں حصہ لینا عبادت ہے

ملتان ۸۔ بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مفتی محمود اللہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو سامان حرب جمع کرنے اور ترقی وتعمیر کے لئے فنی علم حاصل کرنا غور و فکر اور ریسرچ کا حکم دیا گیا ہے۔

حکومت ربانی کا نظام قائم کرنے کی نیت سے دنیاوی اور سیاسی معاملات میں حصہ لینا عبادت ہے انگریز نے مسلم معاشرے طرز تعلیم اور تہذیب وتمدن کو ختم کرنے کی خاطر موجودہ نظام جاری کیا تھا جس سے انگریز کی استعماری اغراض تو پوری ہوتی رہیں مگر مسلمان قرآنی تعلیم سے بے بہرہ ہو گئے۔ خلاف شریعت قانون بنائے گئے مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو تبدیل کرنے کی مہم چلائی گئی۔

جمعیۃ العلماء اسلام کے دفتر کا قیام

۳ مئی مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد سندھ جمعیۃ العلماء کا ہفتہ وار اجتماع زیر صدارت مولانا عبدالرؤف صاحب منعقد ہوا جس میں شہر کے اکثر علماء نے شرکت کی حضرات مولانا شمس الدین مولانا منین صاحب حکیم زوہب الدین مولانا محمد سلیمان میاں صاحب جس میں تمام ضلعی کانفرنس کے متعلق غور کیا گیا بعد میں ایک وفد کی صورت میں حاجی شان الٰہی سے ملے حاجی صاحب نے بخوشی دفتر کے لئے جگہ عنایت فرمائی۔ نیز جمعیۃ العلماء حیدرآباد کی طرف سے ایک مبلغ کا تقرر بھی عمل میں آیا۔

نصرت کالونی نزد شیخ شہین روڈ سکھر میں جمعیت العلماء اسلام کے دارالمطالعہ کا قیام

بروز جمعہ ۳۱ مئی کو جمعیت علماء اسلام سکھر کے زیر اہتمام نصرت کالونی میں ایک دارالمطالعہ قائم کیا گیا۔ جس کا افتتاح جناب عبدالحی صاحب عباسی ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام سکھر نے کیا۔ نیز رات کے فارغ اوقات میں اس کالونی میں تعلیم بالغاں کا بھی انتظام کیا گیا۔ اس تقریب میں کالونی کے ساکنوں نے توقع سے زائد تعاون کیا۔

معاشرے میں برائیوں کی سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی ہو رہی ہے

مہتمم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سابق سرحد صاحبزادہ عبدالباری فاضل دیوبند نے ایک بیان میں ملک میں بڑھتی ہوئی برائیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور صرف اسی مقصد کے لئے ملک کی تقسیم عمل میں آئی ہے کہ یہاں خدا کا قانون نافذ ہو۔ لیکن یہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں برائیوں کی سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی ہو رہی ہے اور ملک میں اخلاقی بے راہ رویوں کا ایک سیلاب امنڈ پڑا ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ رقص و سرود، عریانی اور لیڈی ازم جیسی بے حیائی کو باقاعدہ قومی ثقافت کا جزو قرار دیا گیا ہے کلچرل تقریبات میں بینڈ باجے بجائے جاتے ہیں تعلیمی اداروں میں [illegible]ت کو ناچ اور گانے کی جبری تعلیم دی جاتی ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں ریڈ کراس کے نام فنڈ اکٹھا کرنے کی غرض سے قمار بازی کے اڈے قائم کئے گئے ہیں۔

یہ تمام منکرات پاکستان جیسے نظریاتی ملک کے شایانِ شان نہیں۔ جسے مسلمانوں نے بیش بہا قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے حکومت کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر ان کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدام کریں اور ملک میں صحیح جمہوریت و مکمل شریعت نافذ کریں اور عائلی قوانین جیسے خلافِ قرآن وسنت قانون اور کالے قوانین کو منسوخ کریں۔

وفات مولانا محمد بن موسیٰ صاحب

مولانا محمد بن موسیٰ صاحب سواتی دیوبندی کی خبر وفات سے عام مسلمانوں اور ان کے حلقہ احباب میں بے حد رنج و غم پیدا ہوا۔ مولانا مرحوم مدارس عربیہ کے خاص معاون رہے ہیں خبر وفات سنتے ہی مدرسہ میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ ایصال ثواب کیا گیا۔ آخر میں دعا کی گئی کہ خدا مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے آمین

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ کی اہم تجاویز

چارسدہ۔ عمرزئی میں مولانا فضل ربان ناظم دارالعلوم عمرزئی کے قیام گاہ پر ایک اجتماع ہوا اجتماع میں جمعیت کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کو زیادہ مؤثر بنانے پر غور و خوض کیا گیا۔ اور یہ طے پایا۔ کہ ضلع امیر مولانا عزیز الرحمٰن ڈھکی کی سرکردگی میں ایک وفد تحصیل کا دورہ کریں۔ اور بعد از اں اہم مقامات پر پبلک جلسے منعقد کئے جائیں۔ اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع حکومت اور ارکان اسمبلی سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد ملک میں اسلامی قانون نافذ کر کے عام مسلمانوں کے اس دیرینہ آرزو کو پورا کر دیں۔ اور ملک میں مروجہ غیر اسلامی قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق کر دیں۔

(۲) یہ اجتماع مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ ہم مشرقی پاکستان کے بھائیوں کے اس پُر آشوب دور میں اُن کے ہر دکھ درد کو اپنا دکھ درد تصور کرتے ہیں۔ تجویز میں آگے چل کر حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ قومی سطح پر ان نقصانات سے بچاؤ کے مؤثر اقدامات کریں۔ اور ان کی زیادہ سے زیادہ امداد کی جائے۔

(۳) یہ اجتماع پاکستان اور افغانستان کے سفارتی اور تجارتی تعلقات کے بحالی کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مسلم ہمسایہ ملکوں کو ایک دوسرے کے لئے استحکام و ترقی کا باعث بنا دیں۔

(۴) یہ اجتماع مسئلہ کشمیر کے بارہ میں ہندوستان کی مسلسل ہٹ دھرمی اور اینگلو امریکی بلاک کی ریشہ دوانیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل جہاد اور صرف جہاد ہے۔

(۵) مغربی پاکستان کی صوبائی حکومت نے گنے کے لئے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے اس سے عوام میں انتہائی تشویش اور بے چینی پھیل چکی ہے۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جائے گا۔ ایک طرف اجاروں کی شرح ساٹھ ستر سے چڑھ کر تین سو، چار سو روپیہ تک فی جریب پہنچ گیا ہے اور ادھر گنے کا نرخ ۲ روپیہ تک گرایا گیا ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے اس طرح زون بی کو شدید مصیبت میں مبتلا کیا گیا ہے کہ ان کا حق ۲۵ فیصد سے گھٹا کر ۷۵ فیصد اور دوسرے سال کے لئے ۱۵ فیصد کر دیا گیا ہے نہ معلوم وہ کیا وجوہات ہیں۔ کہ زون بی والوں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ سب علاقہ سے مساوی حصہ خریدا جائے اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ گنے کا حد نرخ ۳۰ اور کم سے کم ۲½ روپیہ سے کم نہ ہو۔ اور زون بی کو متذکرہ بے انصافی کا شکار نہ کریں اور کم از کم حسب سابق طریقے یعنی زون اے کے ساتھ ۹۵ فیصد اور بی کے ساتھ ۸۵ فی صد ایگریمنٹ کیا جائے۔

(۶) یہ اجتماع ایک بار پھر اعلان کرتا ہے کہ طریقہ انتخاب مخلوط ہو یا جداگانہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ دونوں ایک غیر اسلامی تخیل ہے۔ ایک غیر مسلم اسلامی مملکت کے مجلس مقننہ کا رکن نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی غیر مسلم باشندے ان مجالس کے انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلامی مملکت میں مجلس مقننہ کا یہ فریضہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن وسنت کے مطابق قوانین مرتب کرے اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ غیر مسلم قرآن وسنت پر ایمان نہیں رکھتے

(۷) یہ اجتماع تلمیذ حضرت شیخ الہند مولانا عماد الدین صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور خداوند کریم سے دست بدعا ہیں کہ خداوند تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات سے نوازیں اور ان کے لواحقین خصوصاً مرحوم کے فرزند ارجمند مولانا سعید الدین صاحب شیر کوٹی (پشاور) رکن جمعیۃ علماء اسلام سرحد کو صبر جمیل اور مرحوم کو اجر جزیل نصیب فرما دیں آمین

اجتماع کے آخر میں مولانا عبیداللہ صاحب (تنگی) کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی۔ اور اس طرح یہ اجتماع بخیر و خوبی ½ ۱۱ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

غیر ملکی لٹریچر مسلم قوم کی تباہی اور عریانی کا باعث بن رہا ہے

۳۱ مئی بروز جمعہ جمعیت العلماء اسلام سکھر کے نئے دفتر واقع گھنٹہ گھر کا افتتاح جناب عبدالحی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام سکھر نے بعد نماز عصر کیا۔ اس تقریب میں جمعیت کے کارکنوں کے علاوہ متعدد معاونین نے شرکت کی کاروائی کا آغاز حافظ عبدالحمید صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ پھر مولانا عبیداللہ صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ اس کے بعد جناب عبدالحی عباسی صاحب نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو ہماری دینی اور دنیاوی ضرورتوں کے لئے کافی ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اسلام کے زریں اصولوں پر کاربند ہو کر ملک اور مذہب کی خدمت کریں

اس موقع پر مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس ہوئیں۔

(۱) غیر ممالک کے لٹریچر کا فوری طور پر پاکستان میں داخلہ بند کیا جائے اور صورت میں جو زر مبادلہ بچے اس سے ملک میں ہی ایسے ادارے

قائم کئے جائیں جو اسلام اور تعمیر ملت کے لئے کام کر سکیں۔

(۲) ملک میں عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ عیسائی مشینری اسکول اور اداروں پر پابندی عائد کی جائے

(۳) ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری کا تدارک کیا جائے اور ہڑتالی ملازمین کے ساتھ انصاف کیا جائے نیز حکومت کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جس سے حکومت اور ملازمین کے درمیان اعتماد کی فضا پیدا ہو اور ہڑتالی رجحانات کا خاتمہ ہو سکے۔

جمعیتہ علماء اسلام کندکوٹ کی سرگرمیاں

یکم جون ۱۹۶۳ء ضلعی دفتر جمعیتہ علماء اسلام کندکوٹ میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع بھر کے ساٹھ معزز کارکنان نے شرکت فرما کر اپنی اپنی جمعیتہ کی کارگذاریاں پیش کیں۔

جمعیتہ گوٹھ باہو کھوسہ امیر جناب محمد عثمان خاں و ناظم عبدالرزاق صاحب جمعیتہ گوٹھ جونگل کا کام بھی لائق تسکین تھا۔ ضلعی دفتر کے لئے مبلغ ساڑھے تین سو پچاس روپے پچیس پیسے مخلص شاخوں نے دیا۔ نیز ضلع جیکب تحصیل ٹھل تک صوبائی سیٹ پر الیکشن لڑنے کے لیے جمعیتہ کی طرف سے جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ عنقریب جائزہ لے کر آگاہ کرے گی۔

ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام کنری کا حج کی واپسی پر شاندار استقبال

کنری ضلع تھرپارکر کی جمعیت العلماء اسلام کے صدر جناب پیر محمد عبدالمالک مدظلہ عالی نے اپنی دینی و تبلیغی مصروفیتوں اور جسمانی کمزوری کی بنا پر صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے اور جمعیت سے تعاون اور اپنی خدمات کرتے رہنے کا وعدہ فرمایا ہے اور انشاء اللہ عنقریب صدارت کا انتخاب کر کے اعلان کر دیا جائے گا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ

سکھر ۵۔ جون :۔ ۶ بجے شام جامعہ بورڈنگ ہاؤس میں مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کا ایک ہنگامی مشاورتی اجتماع زیر صدارت جناب الحاج غلام سرور صاحب منعقد ہوا جس میں موجودہ سنی شیعہ فسادات پر غور کیا گیا آخر میں مندرجہ ذیل ریزولیشن باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع ہر سال ملک میں عشرۂ محرم الحرام کے موقعہ پر ہونے والے فسادات کو بالعموم اور اس سال مورخہ ۱۰ محرم الحرام مطابق ۴۔ جون کو ٹھیڑھی ضلع خیرپور، لاہور، سرگودھا، چنیوٹ، نارووال و دیگر مقامات پر ہونے والے خونریز فسادات (جن میں سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع اور زخمی ہوئی ہیں) کو بالخصوص نہایت غم و افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان واقعات کو قوم کے چہرہ پر انتہائی بدنما داغ تصور کرتا ہے۔ یہ اجتماع نہایت غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ان فسادات کا باعث فقط یہ تعزیے اور ماتمی جلوس ہیں۔ جس کو حکومت عام راستوں پر گشت کرنے ماتم کرنے اور ایسے اشعار اور مرثیے پڑھنے کی اجازت دیتی ہے کہ جن سے جذبات مشتعل ہو کر خونریز فسادات کی صورت اختیار کرتے ہیں۔

اندریں حالات ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے یہ اجتماع حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ تعزیوں اور ماتمی جلوسوں کو شہروں کے عام راستوں پر گھومنے کی اجازت نہ دی جائے بلکہ ان کے لیے ایک جگہ مخصوص کر دی جائے جہاں شیعہ حضرات اپنی عبادات اور رسوم کو آزادانہ ادا کر سکیں۔

مولانا غلام فرید کی سرگرمیاں

مولانا غلام فرید صاحب چیئرمین یونین کمیٹی ٹبی قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں نے علاقہ بُوٹھر، واہوہ، ربتیڑہ کا تنظیمی دورہ کیا علاقہ میں جمعیتہ کی سرگرمیاں اطمینان بخش ہیں۔

امیر جمعیت علماء اسلام کرو گاپ قلات ڈویژن بلوچستان کا کامیاب دورہ

امیر جمعیتہ علماء اسلام کردگاپ نے مندرجہ ذیل جگہوں کا دورہ کیا اور عوام کی جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا عوام نے ان کی دعوت پر لبیک کہا۔ اور اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا دورہ نہایت ہی کامیاب رہا مورخہ ۲۷ ۵/۶۳ موضع شیخ علاقہ کروگاپ ۲۸ مئی کو موضع سالارزی علاقہ منگچر ۲۹ مئی موضع آدم زی ایضاً ۳۰ مئی موضع بریں چنگو ۳۱ مئی موضع مندیاجی تحصیل قلات بلوچستان یکم جون جامع مسجد موضع مستونگ ۲۔ جون موضع لاڑی ایضاً ۳۔ جون موضع شہر بہرام ۳۔ جون کنڈاوہ ایضاً تحصیل مستونگ۔

جمعیتہ علماء اسلام جیونگل کا عظیم الشان جلسہ

بتاریخ ۲۷-۲۸ جون ۱۹۶۳ء بروز جمعرات اور جمعہ کو شہر جیونگل ضلع جیکب آباد سندھ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبیداللہ انور جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری حضرت مولانا پیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف مولانا عبدالعزیز صاحب بائیجی شریف مولانا عبدالشکور دین پوری اور مولانا سلطان احمد خطاب فرمائیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

جمعیتہ علماء اسلام سلانوالی کی سرگرمیاں

سلانوالی ضلع سرگودھا میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا حکیم محمد شریف الدین صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے مودودی پارٹی کے گمراہانہ نظریات سے عوام کو مطلع فرمایا اور جمعیتہ علمائے اسلام کے اغراض و مقاصد سے عوام کو آگاہ فرمایا اس کے اور حلقہ نمبر ۱۲ جنوبی کے جناب حافظ محمد رمضان صاحب کو کنوینر مقرر کیا گیا۔

جمعیت العلماء اسلام جکّر کا مطالبہ

بروز جمعہ بعد از نماز عشاء، جمعیتہ علماء اسلام جکر کا پندرہ روزہ اجتماع منعقد ہوا جس میں امیر جمعیتہ حضرت مولانا امت رسول صاحب فاضل دیوبند نے حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا کہ حکومت شیعہ سنی فساد کو ملک سے جلد از جلد ختم کرے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ شیعہ حضرات کو امام باڑہ سے باہر جا کر اہل سنت کی مساجد کے سامنے تقاریر نہ کرنے دی جائیں۔

حالیہ شیعہ سنی فساد کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہے کیونکہ حکومت نے شیعہ کو تو کھلی اجازت دی لیکن اہل سنت کی تقاریر پر پابندی لگا دی جس سے اہل سنت کے جذبات کو بری طرح مجروح کیا گیا۔

جمعیت العلماء اسلام خان گڑھ کی سرگرمیاں

۷ مئی :۔ خان گڑھ میں جمعیت العلمائے اسلام اور دار المطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے دار المطالعہ میں روزنامہ "کوہستان" ماہنامہ "دار العلوم" دیوبند اخبار ترجمان اسلام" ہفت روزہ "خدام الدین" ہفت روزہ "دعوت" ہفت روزہ چٹان دفتر میں رکھ دیئے ہیں۔

۸ مئی بروز جمعہ کو تبلیغی مقصد کے لئے حافظ محمد مقبول والی مسجد میں گئے جس میں مولانا قاضی محمد بشیر صاحب اور مولانا غلام رسول سکیم صاحب نے تقاریر کیں قاضی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی ترغیب دی اور آپ نے عالمانہ خطاب سے لوگوں کو مستفیض کیا۔ بعد میں مولانا غلام رسول سکیم صاحب خطیب مسجد تھلہ والی نے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور فرمایا ملک میں یہی واحد سیاسی مذہبی تبلیغی جماعت ہے جو دین کی سرفرازی کے لئے پیہم مصروف ہے

خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں دار المطالعہ کا قیام

(۱) خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں دفتر جمعیتہ علمائے اسلام اور دار المطالعہ مسجد تھلہ والی کے نزدیک قائم ہو گیا ہے۔

(۲) شہر جلال خاں میں دینی مدرسہ کا قیام زیر اہتمام سید امام الدین صاحب ایک مدرسہ یہاں کھولا گیا ہے چونکہ یہ علاقہ غریب آباد اور ناخواندہ ہے اس لئے مخیر حضرات سے التماس ہے کہ مدرسہ مذکور کی بیش از بیش اعانت فرمائیں۔

سید امام الدین شاہ معرفت سید بہادر شاہ ہوٹل والا۔ پوسٹ بھاگ شہر، ضلع قلات، موضع جلال کانیری۔

مدرسۃ العلوم الشرعیہ بھبھٹر و جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۶، ۷ صفر ۱۳۸۳ھ ۲۸، ۲۹ جون ۱۹۶۳ء ہو رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل مشاہیر علماء کرام تشریف لائیں گے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ایم پی اے

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور

حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مظفر گڑھ

حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپور

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آباد۔

الداعی سید صادق حسین مہتمم مدرسہ۔

محمد نعیم کہاں ہو؟

میرا لڑکا حافظ محمد نعیم عمر ۱۲ سال دبلا پتلا قد درمیانہ رنگ سفید قریباً دو ماہ سے لاپتہ ہے۔ وہ دینی مدارس سے دلچسپی رکھتا ہے اس کی والدہ اس کے لئے بیقرار رہتی ہے اگر وہ گھر واپس آکر دینی تعلیم حاصل کرے تو ہمیں خوشی ہو گی اور اسے معاف کر دیا جائیگا اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق علم ہو تو دفتر ترجمان اسلام لاہور یا امیر علی مکان ۲۰۸۳ حسین آگاہی ایجنٹ اخبارات ملتان کو اطلاع دیں۔

"کیا یہ سچ ہے" کا تتمہ!

۳۱ مئی کے ترجمان اسلام میں، کیا یہ سچ ہے کے عنوان سے مودودی صاحب کے اس انٹرویو کا ذکر کیا گیا تھا جو جناب موصوف نے فلمی اخبار، پندرہ روزہ مصور لاہور کے نمایندہ کو دیا تھا۔ اور جو اخبار مذکور کی یکم مئی کی اشاعت میں شائع ہوا۔

اس سلسلہ میں ہمیں متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں اس امر پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا ہے۔ بعض حضرات نے "مصور" اخبار کا وہ پرچہ بھی طلب فرمایا ہے۔ بعض سادہ لوح عقیدتمندان نے اظہار ناراضگی بھی کیا ہے اور اسے صحیح سمجھنے سے انکار فرمایا ہے۔

جہاں تک یکم مئی کے اخبار مصور (جس میں مودودی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا تھا) کا تعلق ہے اس کی ایک کاپی کسی شخص نے باہر سے ہمیں بھیجی تھی اور وہ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ جو صاحب چاہیں اپنے اطمینان کے لئے دفتر میں آکر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مزید کاپیاں جنہیں درکار ہوں، وہ اخبار مصور کو لکھیں شاید ان کے پاس ہوں اور وہ بھیج سکیں۔ یا فلم بین طبقہ کے پاس اس کا ریکارڈ ہو۔ وہاں سے حاصل کریں جن حضرات نے، از راہ عقیدت، اسے صحیح ماننے سے انکار کیا ہے۔ اور اسے محض افترا پردازی سے تعبیر کیا ہے۔ ہم ان کے جذبات عقیدت کو مجروح کئے بغیر عرض کریں گے کہ وہ مودودی صاحب سے اس کی تردید کرا دیں کہ انہوں نے یہ انٹرویو نہیں دیا، ہم بڑی خوشی کے ساتھ ان کی یہ تردید شائع کر دیں گے اور اخبار مصور سے باز پرس کرنے میں ان کے ساتھ ہوں گے کہ اس نے ایک غلط انٹرویو ان سے کیوں منسوب کیا۔

باقی جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس انٹرویو پر مزید روشنی ڈالی جائے تو ان سے عرض ہے کہ ہم اس قسم کے معاملات کو اخباری بحث کا موضوع بنانا صحیح نہیں سمجھتے۔ اسلام دوستی کی بناء پر وہ چند سطور مودودی صاحب اور ان کے مصاحبین کی توجہ کے لئے شائع کر دی تھیں تاکہ ان کی طرف سے اس کی تردید ہو جائے اور ان کے اس انٹرویو سے فلم بینی کے قبیح رجحان کو تقویت نہ پہنچے لیکن اگر وہ اسے در خور اعتنا نہیں سمجھتے تو وہ جانیں۔ ہم اپنے دینی اور صحافتی فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔

فقدانِ تدبر کی ایک بدترین مثال

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا ناعاقبت اندیشانہ بیان پشاور میں اخبار نویسوں کو خطاب کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے فرمایا ہے کہ "اگر بھارت کو کمیونسٹ ملکوں کی جارحیت سے خطرہ ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ سیٹو اور سنٹو کے معاہدات میں شامل ہو جائے"۔

کیا یہ بیان ہمارے بااختیار افراد کے ذہنی افلاس کا ایک مایوس کن نمونہ نہیں ہے۔

یہ بات آفتاب کی روشنی کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ یہ معاہدے مشرق میں کسی افادیت کا سبب نہ بن سکے۔

ان معاہدات نے پاکستان کو ایشیا کی سیاست میں یکہ و تنہا چھوڑ دیا ان معاہدوں نے عرب ممالک سے ہمارے تعلقات کو بد سے بدتر بنایا۔

یہ معاہدے سراسر مغربی ممالک کے ایماء پہ وجود میں آئے اور کسی نہ کسی طرح مشرق میں ان کے مفادات اثرات اور رسوخ کا بالواسطہ ذریعہ ہیں۔

آج ہندوستان جس طرح بتدریج مغربی ممالک کی گود میں جا رہا ہے۔ اور وہاں متعدد سیاسی جماعتوں کی طرف سے علانیہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ کے ساتھ باقاعدہ فوجی معاہدہ میں بھارت کو شامل کر لیا جائے۔ ویسے بھی آجکل تیزی سے وہاں کے فوجی محاذ کی سرپرستی امریکہ اور برطانیہ کر رہے ہیں۔ ایک ہزار سے سہارے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان مغربی مفادات کا مشرق میں سب سے بڑا حلیف و علمبردار بن سکتا ہے۔ اور اگر ان معاہدوں میں وہ باقاعدہ شرکت اختیار کر لیتا ہے، تو یہ معاہدے سراسر اس کے سامراجی عزائم کو بروئے کار لانے کے لئے ایک زبردست ذریعہ کا کام دے سکتے ہیں۔ جن کی پشت پناہی، امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی زبردست طاقتیں کر رہی ہوں گی، پھر وزیر خارجہ صاحب بتائیں کہ بھارت کے سیٹو اور سینٹو میں شامل ہو جانے کے بعد پاکستان کی کیا پوزیشن رہ جاتی ہے۔ کیا آپ بھارت کو یہ دعوت دے کر ان معاہدات سے نکل جائیں گے۔ نکل کر پھر کہاں جائیں گے۔ یا شامل رہ کر بھارت کے خیمہ بردار نہیں بن جائیں گے۔ آخر یہ کون سی عقلمندی ہے کہ ایک بدترین دشمن کو اس دروازہ کا پتہ دیا جائے کہ جہاں سے کھڑے ہو کر وہ ہمیں اور سخت محاصرے میں لے سکتا ہے۔ (ر ک)

کیا یہ بھی کوئی تعریف ہے؟

بھارت اور چین کی کشمکش کے موقعہ پر کشمیر کے سلسلے میں جس غیر ضروری احتیاط کا مظاہرہ ہماری حکومت کی طرف سے ہوا، اسے بھارت نے تو کوئی اہمیت نہیں دی۔ لیکن یورپ و امریکہ کے بعض تیسرے درجہ کے سیاستدان اور مدیران جرائد پاکستان کی طرف سے برتی گئی اس احتیاط اور خاموشی کی کبھی کبھی تحسین فرما دیتے ہیں اور اس کے لئے صدر ایوب کی تعریف کرتے ہوئے بھارت پر ہلکی سی نکتہ چینی بھی کر دیا کرتے ہیں۔ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی یہ تعریف اور بھارت پر یہ نکتہ چینی اہل پاکستان کی کشمیر سے محرومی کا نعم البدل ہے اور ان کے درد دروں کا مداوا ہے لیکن فی الحقیقت یہ دھوکہ اور مغالطہ میں رکھنے کی بدترین مکاری ہے اور بے جا توصیف سے ایک قوم و ملک کی اس کے جائز حق سے محروم رکھنے کی گہری چال ہے تاکہ وہ ان تحسین آفرینیوں کی خاطر آئندہ بھی ایسے مواقع پر سخت اقدامات سے باز رہے اور شاعرانہ داد حاصل کرتے رہنے کے لئے ان کی طرف نظریں لگائے رکھے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اب ایسی لفظی تملق کوشیوں سے متاثر ہوتے رہنے کا وقت گزر چکا ہے بھارت نے اپنے ناروا مقاصد حاصل کرنے کے لئے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے۔ ہمیں اب ایسے فیاضانہ احمق پن سے ہٹ کے حقیقت پسندانہ اور سخت کوشانہ جد و جہد کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ مسئلہ کشمیر اس کے سوا کسی صورت بھی حل ہونے والا نہیں ہے (ر ک)

قطع و برید و مسخ مفہوم کا ایک نمونہ

بقیہ صفحہ ۶

اب دیکھئے یہ بات کیا ہو گئی۔ بات یہ ہوئی کہ امام طبریؒ نے اعفوا اللحی کے عموم پر ایک سوال وارد کیا اور وہ یہ کہ اگر کوئی شخص ظاہر حدیث پر عمل کر کے اپنی ڈاڑھی کو طول و عرض میں بڑھنے کے لئے چھوڑ دے اور اس سے بالکل تعرض نہ کرے تو وہ اتنی بڑھ سکتی ہے کہ شکلاً قبیح اور لوگوں کے لئے مضحکہ خیز بن جاتے۔ اس سوال کا جواب کچھ لوگوں نے وہ دیا ہے جس کا ذکر طبری نے قیل قد ثبت الحجۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہ میں کیا ہے۔ یہ دعوےٰ کہ "ڈاڑھی کا اعفاء ممنوع اور اس کا کچھ حصہ کٹوانا واجب ہے"۔ نہ امام طبری نے کیا ہے اور نہ علامہ عینی نے بلکہ کچھ دوسرے لوگوں نے اور وہ دوسرے لوگ بھی اس وجہ کے ہیں کہ ان کے اس قول کو "قیل" کے صیغے سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قول ضعیف ہے۔ طبری کے قائم کردہ سوال اور "قیل" کے لفظ کو حذف کر دینا کیا ملک صاحب کے لئے کوئی مناسب بات تھی؟

لائل پور میں

"خدام الدین" — "ترجمان اسلام" — "پیام اسلام" اور "پاکستانی"

ان پتوں سے طلب کریں

(۱) لیاقت بکڈپو، نزد گھنٹہ گھر و جامع مسجد چنیوٹ بازار

(۲) حافظ محمد الیاس ایجنٹ، حبیب چوک مین بازار محلہ منصور آباد

جھنگ صدر میں

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری علیہ الرحمۃ کے مترجم قرآن پاک۔ ہر قسم۔ مجموعہ رسائل مجالس ذکر، تفاسیر، شجرے وغیرہ اور دیگر عربی فارسی اور تبلیغی کتب و رسائل ملنے کا پتہ:

مکتبہ علمیہ شیخ لاہوری۔ جھنگ صدر

Regd. L. No. 7137

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

.8 14th jan, 1963. 21 Muharram-ul-Haram, 1383, Hijri. No.2

مودودی صاحب کی جماعت اور اخبار ایشیا کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام کیخلاف گمراہ کن پروپیگنڈے کی حقیقت

ایشیاء کی ۲۸ مئی کی اشاعت میں صفحہ آخر پر شائع ہونے والے الزامات کی وضاحت

محمد ابراہیم صاحب شاد ناظم حلقہ متفقین بھرمی چراغ شاہ کا توضیحی بیان

قارئین کو یاد ہوگا کہ ۲۸ مئی ۶۳ء کے "ایشیا" میں جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف تقویٰ و پرہیزگاری کے الفاظ کا طعن دیتے ہوئے ۔ بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ محمد ابراہیم صاحب شاد کا ایک بیان شائع ہوا تھا ۔ مدیر ایشیاء کی جمعیۃ کے خلاف اس نئی مہم جوئی کا کچھ ذکر ہم نے ، رجون کے ترجمان اسلام میں بھی کیا تھا ۔ ہمیں یقین تھا کہ یہ الزام تراشی باقاعدہ طور پر وضع کی گئی ہے اور ایک سادہ و نیک مسلمان کو اس کے لئے آلۂ کار بنانے کی کوشش کی گئی ہے ۔

جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ محمد ابراہیم صاحب شاد ' نہایت ہی نیک نفس اور صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اور اپنی اس نیک نفسی کی بدولت ہی وہ ان حضرات کے ہتھے میں آ گئے ۔ الحمد للہ ان میں اتنی ایمانی اور اخلاقی جرأت بھی موجود ہے کہ جیسے ہی انہیں اصل حقیقت معلوم ہوئی اور پتہ چلا کہ علماء کے خلاف اس مہم جوئی کا کیا مقصد ہے اور کس طرح انہیں اس کے لئے استعمال کیا گیا ہے تو فوراً ہی انھوں نے ہمیں یہ وضاحتی بیان ارسال فرمایا ۔ آپ شاد صاحب کا یہ بیان ملاحظہ فرمایئے اور ان حضرات مدعیان تجدید دین کو داد دیجئے کہ علماء کے خلاف کیسی کیسی مہمیں انہیں سر کرنی پڑ رہی ہیں ۔

ہمیں الزام دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

جماعت اسلامی سے پہلے ہمارا کبھی کوئی تعلق نہیں رہا ابتداء سے ہم تحصیل بھکر کے دیوبندی علماء کرام سے وابستہ رہے ۔ ہمیشہ تبلیغی جلسے کراتے تھے جن میں تنظیم اہل سنت کے مبلغ حضرات کو بلاتے تھے اس دفعہ ہم نے ایک ساتھی سے کہا کہ آپ ہمارے لئے تنظیم کے علماء کو دعوت دیں ۔ انہوں نے جماعت اسلامی والوں کو دعوت دے دی ۔ ہم آخر تک بے خبر رہے اور تنظیم اہل سنت کے مبلغین کی انتظار کرتے رہے لیکن ہوا یہ کہ وہ ساتھی مولوی غلام محمد صاحب امیر جماعت اسلامی ضلع میانوالی کو لے کر ہمارے ہاں پہنچ گئے ۔ جلسہ ہوا ۔ مولوی غلام محمد صاحب نے جماعت اسلامی کا پروگرام پیش کیا اور ہمیں حلقہ متفقین قائم کرنے کی دعوت دی ۔ ہم جماعت اسلامی کی دینی غلطیوں اور گمراہ کن لٹریچر سے بالکل ناواقف تھے اس لئے اسلامی دستور اور اقامت دین وغیرہ کے خوشنما عنوانوں سے متاثر ہو کر میں نے ، میرے بھائی نے اور ایک دوسرے ساتھی نے فارم پر کر کے حلقہ متفقین جماعت اسلامی قائم کر لیا ۔ جس کا ناظم مجھے بنایا گیا ۔ اس کے بعد میرے بھائی ملک محمد عظیم صاحب کی مولانا محمد رمضان صاحب خطیب نہر کالونی بھکر سے ملاقات ہوئی ۔ مولانا نے ان کو جماعت اسلامی اور مودودی صاحب کے غلط نظریات سے آگاہ کیا ۔ بھائی صاحب اسی وقت تائب ہو گئے اور مودودیت سے بیزاری کے متعلق ایک تحریری بیان مولانا کے حوالے کیا جس پر میرا نام بھی بھائی صاحب نے اپنی ہی ذمہ داری پر لکھوا دیا ۔ یہ بیان ہفت روزہ ترجمان اسلام کے ۵ اپریل ۶۳ء کے پرچہ میں شائع ہوا ۔ امیر جماعت اسلامی یہ بیان پڑھ کر میانوالی سے میرے پاس بھکر پہنچے اور تردیدی بیان لکھنے کی فرمائش کی ۔ چونکہ میں اس وقت تک جماعت اسلامی کی اصل حقیقت سے ناآشنا تھا ، وہی خوشنما نعرے میرے دل و دماغ پر چھائے ہوتے تھے اور بھائی ملک محمد عظیم صاحب بھی اس وقت تک اپنی ذمہ داری سے میرا نام لکھوانے کی اطلاع مجھے نہیں دے سکے تھے اس لئے میں نے امیر جماعت اسلامی کو ایک بیان دے دیا جو بعد میں ۲۸ مئی ۶۳ء کے ایشیاء میں آخری صفحہ پر شہ سرخیوں سے شائع ہوا ۔ دراصل یہ میری لغزش تھی جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری خصوصی امداد فرمائی اور مودودی صاحب کی گمراہانہ عبارات دیکھ کر مجھے جماعت اسلامی سے مراجعت کی توفیق نصیب ہوئی ۔ مجھے اس پر بھی ندامت ہے کہ ایشیا میں شائع ہونے والے میرے بیان میں علماء کرام کے حق میں بے ادبی کے الفاظ آ گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے ۔ میں اخیر میں اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ کے لئے جماعت اسلامی سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا ۔ اور ۱۵ اپریل ۶۳ء کے ترجمان اسلام میں چھپنے والے بیان پر میرے کہنے سے ہی میرا نام لکھوایا تھا اسمیں حافظ ممتاز علی صاحب یا جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے ذمہ دار حضرات کا کوئی قصور نہیں ۔

محمد ابراہیم شاد بقلم خود ۔ سکنہ بھرمی شاہ چراغ

تحصیل بھکر ۔ ضلع میانوالی

(سابق ناظم حلقہ متفقین جماعت اسلامی)

ہم آخر تک بے خبر تھے — میں اس وقت تک جماعت اسلامی کی اصل حقیقت سے ناآشنا تھا

میں آئندہ کے لئے (نام نہاد) جماعت اسلامی سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا ۔ مجھے اس پر بھی ندامت ہے کہ ایشیاء میں شائع ہونے والے میرے بیان میں علماء کرام کے حق میں بے ادبی کے الفاظ آ گئے ہیں ۔

افکار و آراء (صفحہ ۴ کا بقیہ)

اس کے دربار میں حاضر ہوں — اور نہایت ادب نہایت خلوص اور بصد عجز و نیاز یہ پکاریں

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا

وترحمنا لنکونن من

الخاسرین ۔

موجودہ تباہیوں اور بربادیوں سے بچاؤ کے لئے اگر ہم مادی ذرائع و وسائل کے ساتھ ساتھ یہ روحانی نسخہ بھی آزمائیں تو اللہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے اور جب کوئی ایسے درد بھرے دل اور عجز و نیاز کے آنسوؤں سے پکارتا ہے ۔ تو اس کی رحمت جوش میں آ کر شان کریمی ، کا مظاہرہ کرتی ہے ؎

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے

قطرے جو تھے مرے عرق انفعال سے

(تنظیم اہل حدیث لاہور)

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔ (ادارہ)

(غازی خدا بخش ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

اسلامی لائبریری نوروز نورنگا

جلد (۶) جمعہ ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۵ فروری سنہ ۱۹۶۳ء نمبر (۷)

عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کے سلسلہ میں ایک مکمل پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایات

علماء کرام سے زیادہ اور کس کو اس کا احساس ہو سکتا ہے کہ منصوص احکام اور متفقہ مسائل کے مقابلہ میں ایسے قوانین کا نفاذ جن کو علماء امت تسلیم کرنے سے شرعاً معذور رہوں۔ ملک وملت میں کتنے رنج وغم کا باعث اور بے چینی کا موجب ہو سکتا ہے۔

حکومت نے عائلی قوانین نافذ کر کے ایک بھاری غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ حکومت کی نیت بخیر سہی کہ اس نے عائلی کمیشن کی رپورٹ پر اعتماد کر کے ایسا کیا ہے۔ مگر علماء اسلام ایسے کمیشن کی رائے کی وجہ سے کس طرح شرعی احکام میں ترمیم کو منظور یا چپکے سے برداشت کر لیں جس کے ارکان کو علم شریعت کی ابجد بھی نہ آتی ہو اور جو ایک عالم اس میں شامل تھا اس نے علی الاعلان ان کی مخالفت کر کے اپنا فرض ادا کر دیا ہو۔

بہرحال یہ مسلمانوں کے لئے نازک وقت ہے ایک طرف وہ اپنے ملک کے حالات و مشکلات کو دیکھ کر حکومت کے لئے مزید مشکلات پیدا کرنا غلط سمجھتے ہیں دوسری طرف وہ حق گوئی سے باز رہ کر گونگا شیطان بننا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس معمہ کا حل صرف یہ ہے کہ حکومت سے الجھاؤ نہ پیدا کیا جائے اور نہ ہی امن وامان کے تقاضوں کے خلاف کوئی حرکت ہو۔ مگر حق کا اعلان کیا جاتا رہے اگر ہماری حکومت کے نازک جذبات اس حق گوئی کو برداشت نہ کرتے ہوئے ایسے حق گو علماء کے لئے باعث ابتلاء بن جائیں تو اس ابتلاء کو محض اللہ کی رضا کی خاطر برداشت کیا جائے مگر حق گوئی سے باز رہ کر عاقبت خراب نہ کی جائے۔

پاکستان کے رہنماؤں نے جب پہلی بار اعلان کیا کہ حکومت عائلی کمیشن کی رپورٹ کو آرڈیننس کے ذریعہ قانون بنانا چاہتی ہے تو خلد آشیاں حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی راہنمائی میں علماء اسلام نے حکومت پر حق واضح کر کے اپنا فرض پوری طرح ادا کیا۔ مگر افسوس کہ حکومت نے معاملہ کی اہمیت کو پوری طرح نہ سمجھا۔ اور اس کو قانونی شکل دے دی۔ اس پر علماء اسلام نے پرزور احتجاج کیا۔ تو حکومت نے اس کو پارلیمنٹ کی رائے پر چھوڑ دیا۔ کہ وہ چاہے تو اس میں ترمیم کر سکتی ہے۔ حالانکہ شرعی احکام کا فیصلہ ووٹوں سے نہیں بلکہ شرعی روشنی میں علماء کرام کے مشورہ سے ہونا چاہیئے تھا۔ علماء کرام نے اس کو بھی برداشت کر کے اسمبلی کے ذریعہ قانون منسوخ کرنے کی کوشش شروع کر دی اب عائلی قوانین کی منسوخی کا بل قومی اسمبلی میں پیش ہے جہاں فیصلہ ووٹوں کی کثرت سے ہوتا ہے یہ پوزیشن اہل اسلام کے لئے سوہانِ روح ہے مگر قہر درویش بجان درویش۔ اگر خدانخواستہ قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت بھی غلطی کر بیٹھے تو یہ ایک عظیم ابتلاء ہوگا۔

اس لئے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مرکزی عہدہ داروں نے یہ فیصلہ کیا ہے جیسا کہ پریس کانفرنس کے ذریعہ اخبارات میں آ چکا ہے کہ

(۱) کہ ماہ رمضان میں جتنا جلد ہو سکے۔ ہر ضلع کی جمعیت ایک وفد بنا کر اپنے ضلع کے قومی اسمبلی کے ممبروں کے پاس جا کر ان کو آمادہ کریں کہ وہ عائلی قوانین کی تنسیخ کے بل کے حق میں ووٹ دے کر اسلامی فرض اور اپنے حلقہ کی نمایندگی کا حق ادا کریں۔

(۲) ہر ہر جگہ سے صدر محترم پاکستان اور سپیکر صاحب قومی اسمبلی کے نام محضر روانہ کیا جائے جس پر چار پانچ آدمیوں کے دستخط کرا کر سادہ لفافہ میں ست نئے پیسہ کا ڈاک ٹکٹ لگا کر بک پوسٹ کے ذریعہ بھیجیں۔ لفافہ بند نہ کریں۔ ایک لفافہ میں دو محضر نامے بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ دستخط صاف اور پتہ بھی ساتھ ہو۔ اور جس سے دستخط لیں تین محضر ناموں پر لیں تاکہ مذکورہ بالا تینوں جگہ بھیجے جا سکیں۔ جس میں مطالبہ کیا جائے کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں اس کی ایک ایک کاپی اپنے ضلع کے قومی اسمبلی کے ممبروں کے پاس بھی بھیجیں۔ اس محضر نامے کا فارم مرکزی جمعیت شائع کر کے اضلاع کے دفتروں تک پہنچا دیگی اگر مزید ضرورت ہو تو مرکز سے اور طلب کئے جا سکیں گے۔ اضلاع کی جمعیتیں تمام شاخوں کے ذریعہ کام شروع کرا دیں۔

(باقی صفحہ پر)

یاد رکھئے

اگر مسلمانوں کی ماضی کی تاریخ کے روشن ابواب علمائے حق کی بے مثال قربانیوں اور لگاتار کوششوں کا نتیجہ ہیں اور اگر حال کی تہ بہ تہ تاریکیوں میں حق کی روشنی کی مشعل بردار علمائے حق کی جماعت ہی رہی ہے تو پھر مسلمانوں کے روشن مستقبل اور اسلام کی آئندہ سربلندیوں کا عظیم وجلیل کارنامہ بھی یقیناً انہی خدام دین علمائے ربانیین کے ہاتھوں انجام پائے گا۔

بلاشبہ امت مسلمہ کے وہ افراد، اللہ کے حضور "اجر غیر ممنون" کے مستحق ہونگے جو ان نازک و پرخطر لمحات میں اعلائے کلمۃ اللہ کے کار عظیم کی انجام دہی کے لئے جماعت علماء کا ہاتھ بٹائیں گے۔

ان تنصروا اللہ ینصرکم

آئندہ شمارہ عائلی قوانین نمبر ہوگا (انشاء اللہ) ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے جلدی مطلع فرمائیں (ناظم)

Scanned with CamScanner

روزہ اور اس کے بعض نکات

از مولانا خالد کمال صاحب حسینی مبارکپوری

لغت میں صیام کے معنی رکنے اور باز رہنے کے ہیں اور شرعاً روزہ کی صورت یہ ہے کہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور شہوانی خواہشات سے رکے رہنے کے ہیں۔ ساتھ ہی نیت اور رضاء خداوندی کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔

روزہ کی فرضیت کے لئے قرآن کی یہ آیتیں شاہد ہیں:-

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ

اے ایمان والو: تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ

تھوڑے دنوں روزہ رکھ لیا کرو، جو شخص تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار کر کے ان میں روزہ رکھنا۔

ان آیات قرآنی نے بتلا دیا کہ یہ تمہارے لئے کوئی ـــــ نیا پیغام۔ نئی شریعت اور نیا قانون نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بہت ہی قدیم سنت اور طریقہ ہے جو پچھلی تمام امتوں میں بھی موجود ہے کیونکہ روزہ کے اندر جو فوائد پوشیدہ ہیں ان کا مطالبہ پچھلی امتوں سے بھی کیا تھا۔

پہلی آیت کا آخری ٹکڑا یعنی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ روزہ کے مقاصد کو ظاہر کر رہا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ روزہ کو اپنے اور برائیوں کے درمیان ایک آڑ اور محافظ بنا لو جو تم کو ہر قسم کی برائیوں سے بچا کر اجتماعیت میں سرگرم عمل کر دیتا ہے، اس طرح اجتماعیت کی اصلاح اور اس کی تنقیہ ہو جاتی ہے اور وہ فرد صالح ایک دوسرے کے ساتھ انسانی اور ہمدردی کا سلوک کر کے اجتماعیت کے مفاسد کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

انما الصوم جنة فاذا كان احدكم صائما فلا يرفث ولا يجهل وان امرؤ قاتله او شاتمه فليقل انی صائم انی صائم۔

روزہ ایک ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص روزہ سے ہو تو اسے چاہئے کہ جہالت اور فسق و فجور کا مظاہرہ نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے منازعت یا کوئی گالی گلوچ کرے تو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

اس کا اثر یہ ہوگا کہ روزہ دار جلد ہی سنبھل جائے گا اور یاد کرے گا کہ میں اس وقت انسانیت کی تکمیل کے لئے جدوجہد کر رہا ہوں اور حیوانیت سے بہت دور ہوں اس طرح جب انسان اپنی نفسانی خواہشوں اور خباثت نفس سے پرہیز کرے گا اور عوام کو بھی اس کے شر سے نجات مل جائے گی تو اس کے لئے یہ کہنا کہ انسانیت کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ گیا ہے بجا ہوگا۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں کوئی دشواری باقی نہ رہے گی۔

قرآنی آیت کا یہ ٹکڑا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اسی اصلاح کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ لعل کے معنی انتظام و تیاری اور نفس کو روزہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے مستعد کرنے کے ہیں جس کی کئی شکلیں ہیں۔ مثلاً روزہ، روزہ دار کی نیت اور اس کے خلوص پر ہے، اس پر شریعت نے نہ کوئی ظاہری پابندی لگائی ہے جسے دیکھ کر کوئی صائم اور غیر صائم میں تمیز کر سکے اور نہ کوئی خاص نشانی و علامت ہے۔ بلکہ صائم کا معاملہ اس کے خلوص اور صدق نیت پر بینہ و بین اللہ ہوتا ہے اور سوائے اللہ کے اس کا کوئی نگراں نہیں ہوتا۔ اس طرح جب وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رضاجوئی کے لئے شہوات نفسانی کو ترک کر دے گا۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ایک تیاری کر لی ہے اور جب اس نے اپنے نفس کو شہوات اور برائیوں کے مقابل میں صابر و شاکر بنا لیا یہ سمجھ کر کہ اللہ تعالیٰ میری نگرانی کر رہا ہے اور میرے تمام اسرار و رموز اور دل کی باتوں سے واقف ہے تو یہ بھی مستعدی اور اطاعت خداوندی کی جانب ایک اہم قدم ہے اسی طرح روزہ کے دنوں میں بار بار ان پاکیزہ خیالات کے اعادہ سے اسے ایک ملکہ حاصل ہو جائے گا جو خشیت الٰہی کا ذریعہ ثابت ہوگا اور وہ جہاں کہیں رہے گا اللہ تعالیٰ سے حیا محسوس کرے گا کہ وہ میرے ان افعال کو دیکھ رہا ہے اور لذت دنیا اور اس کی شہوت کے ترک کرنے پر اسے قدرت حاصل ہو جائے گی۔ جس کا حاصل یہ ہوگا کہ وہ نہ کسی کو دھوکہ اور فریب دے سکتا ہے نہ ظلم کر سکتا ہے نہ کسی کا حق مار سکتا ہے اور نہ دوسروں میں فتنہ و فساد برپا کر سکتا ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے احکام خداوندی کے بجا لانے کی پوری تیاری کر لی اور اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور اس کے خوف کو ملحوظ رکھے بغیر کھانے پینے سے رک جانا روزہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس صورت میں ارتکاب معاصی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھے گا وہ بلا جھجک ہر قسم کی برائیوں میں ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ اسے نہ خوف خداوندی دامن گیر ہوگا نہ صفات جلالی کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جو روزے فرض کئے ہیں وہ اس قسم کے روزے سے بالاتر اور بلند تر ہیں اسی لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فی ان يدع طعامه وشرابه۔

(ترجمہ) جو روزہ کی حالت میں خرافات سے پرہیز نہ کرے اور باطل مشاغل کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روزہ کی اصل روح طعام و شراب کا ترک نہیں بلکہ اللہ کے حضور اور اس کی نگرانی کا شدت سے خیال رکھنا ہے جس کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے!

من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ـــ جو شخص ایمان اور احتساب کی حالت میں روزہ رکھے گا۔ اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے!

روزہ میں اطاعت خداوندی کی ایک دوسری جہت اور بھی موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روزہ شہوت کو کم کرتا ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے جس کا پتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ملتا ہے

يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء۔

اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے شادی کر لینی چاہئے اس لئے کہ شادی کے بعد نظر نیچی ہو جاتی ہے اور اس سے فرج کی حفاظت ہوتی ہے اور جو شادی کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ روزہ ایسوں کے لئے ذریعہ تحفظ ہے۔

روزے کے دوسرے اور بھی فوائد ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کو خوشگوار بنانے میں اور اس پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً مسکینوں پر رحم کرنا۔ کیونکہ روزہ دار جب بھوک سے بے چین ہوتا ہے تو اسے دوسروں کی بھوک کا بھی احساس ہونے لگتا ہے اور اس کا دل مسکینوں اور غریبوں کی خیرخواہی اور ان کی مدد کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے کیونکہ رحمت و شفقت انسان کے اندر الم و مصیبت کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے اور روزہ جو رحمت و شفقت کی تربیت کا عملی طریقہ ہے غنی کو آشنائے درد بنا کر فقراء و مساکین کی حوصلہ افزائی اور ان کی مدد کے لئے آگے بڑھاتا ہے۔ اس طرح انسانیت اور اجتماعیت دونوں کو قدرے سکون نصیب ہو جاتا ہے۔

دوسرا فائدہ امیر و غریب کے درمیان عملی مساوات کا مظاہرہ ہے۔ اس سلسلہ میں روزہ جو پارٹ ادا کرتا ہے وہ بہت ہی موزوں اور حد درجہ مفید ہے۔ کیونکہ روزہ کی حیثیت ایک اعتبار سے زبردستی غربت کی ہے جس کا مقصد بنی نوع انسان کے درمیان مساوات پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ حقیقی مساوات اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ شعور و کیفیت میں سب کو برابر بنا دیا جائے۔ اور ہر ایک اسی چیز کو محسوس کرے جس کو دوسرا محسوس کرتا ہے۔ اختلاف کیفیت و شعور کی حالت میں یہ مساوات ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔

تیسرا فائدہ خصائل و عادات کے جمود کو توڑنا اور ان میں نرمی پیدا کرنا ہے کیونکہ بعض عادات اس درجہ خفیف اور اٹل ہو جاتی ہیں کہ فطرت کا گمان پیدا ہونے لگتا ہے۔ مثلاً بعض حضرات بھوک کے برداشت کی اہلیت بالکل ہی کھو بیٹھتے ہیں اور اگر انہیں وقت پر کھانا نہ ملے تو وہ جذباتی ہو کر کوئی نامناسب اور غیر ذمہ دارانہ حرکت کر بیٹھتے ہیں، اور کبھی بعض عادتیں تو اس سے بھی سخت ہوتی ہیں مثلاً قہوہ، چائے، بیڑی، سگریٹ

(باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۵ فروری ۱۹۶۳ء

عراق میں فوجی انقلاب

آخر کار عراق میں وہ انقلاب آہی گیا جس کا عرصہ سے انتظار تھا۔ ترکوں کے زمانہ میں مکہ معظمہ کا گورنر شریف حسین تھا۔ اس نے انگریزوں کے دھوکہ میں آکر مسلمان حکومت سے غداری کی اور ترکوں سے بغاوت کر دی جس کی وجہ سے تمام عرب ممالک سلطنت عثمانیہ سے کٹ گئے اور انگریزوں کو من مانی کارروائیاں کرنے کا موقعہ ہاتھ لگا۔ اس وقت سے عرب ممالک ۸ ٹکڑوں میں تقسیم کر دئے گئے۔ چھوٹے سلطان اور شیوخ قبائل کو آزاد حکومت کی حیثیت دیدی گئی۔ خدا کی شان کہ شریف حسین کو سزا دینے کے لئے نجد کا سعودی خاندان اس پر مسلط ہو گیا۔ شریف حسین کو شکست ہوئی۔ اس کا خاندان تتر بتر ہو گیا۔ مگر انگریزوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے نادم ہو کر توبہ کرنے کی توفیق نہیں ملی تھی اس لئے ایک بیٹا عراق کا دوسرا اردن کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ عراق والے نے معاہدہ بغداد کے ذریعہ دشمنان اسلام کو عرب ممالک اور مشرق وسطیٰ میں ریشہ دوانیوں کا اچھا موقعہ مہیا کیا۔ معاہدہ بغداد کے ذریعہ مصر کے صدر ناصر پر بھی دباؤ ڈالا جاتا تھا۔

آخر کار وقت آن پہنچا کہ عراق کے غداروں کو سزا دی جائے۔ چنانچہ وہاں فوجی انقلاب آیا۔ جس میں بادشاہ خاندان بمعہ تباہ و برباد ہو گیا۔ عبدالکریم قاسم عراق کا کرتا دھرتا بن گیا۔ اس انقلاب سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ معاہدہ بغداد کے پرخچے اڑ گئے۔ سامراجیوں کا گھونسلا ہی باقی نہ رہا۔ مگر اب تفریط کی جگہ افراط نے لے لی۔ عبدالکریم قاسم نے بجائے اس کے کہ عرب اتحاد کے لئے زور دیتا براہ راست روس سے تعلقات استوار کر لئے۔ اور صدر ناصر سے حاسدانہ رقابت شروع کر دی۔ ریڈیو پر ناصر کے خلاف الزامات عائد کئے جاتے رہے۔ روس کے ساتھ ناصر نے بھی نہیں بگاڑی تھی۔ مگر وہ کسی کا دم چھلہ بننے کے خلاف تھا اور خلاف ہے۔ وہ صرف عربوں کے اتحاد کا حامی ہے تاکہ عرب ممالک مل کر اسلام کی ایک مضبوط طاقت قائم ہو جائے۔ جو کسی بڑی طاقت کا دم چھلہ نہ ہو۔ عبدالکریم قاسم کو صدر ناصر کی مخالفت مہنگی پڑی۔ ناصر نے فرانس، برطانیہ اور یہود کے خلاف جو کارہائے نمایاں کئے اور نہر سویز پر قبضہ کر کے جس شجاعت و تدبر کا ثبوت دیا۔ وہ نہرو کی طرح نہیں۔ بلکہ حقیقی غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کر کے جس سیاستدانی اور ہمت و استقلال کا مظاہرہ کیا۔ اس صدی میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اس نے پرانے عربوں کی یاد تازہ کر دی۔ اسی لئے عرب ممالک کا بچہ بچہ اس کا مداح اور حامی ہے اور ناصر نے سچ کہا تھا کہ ہم ان بادشاہوں کا قتل پسند نہیں کرتے ورنہ یہ سب ملیں مچھلیں دن میں ختم ہو سکتے ہیں۔ بہرحال صدر ناصر کی مخالفت ایک طرف عبدالکریم قاسم کرتا رہا، دوسری طرف امریکہ کے ایجنٹ کرتے رہے۔ عرب ممالک کو تو رہنے دیجئے۔ مودودی (اینڈ کو) کو بھی ناصر کی مخالفت کرنے میں مزا آتا تھا اور اب بھی آتا ہے۔ یہ لے دے کر گڑھے مردے اکھیڑتے اور اخوان کی مخالفت کو آڑ بناتے ہیں حالانکہ اخوان اب خود ناصر کے حامی ہیں۔ ناصر کی مقبولیت اور ہردلعزیزی کا یہ عالم ہے کہ عرب قوم کسی امیر یا سلطان یا شیخ کو اس کے مقابلے میں برداشت نہیں کرتی۔ یمن کا حالیہ انقلاب بھی ناصر کے حق میں ہوا۔ ناصر نے کھلم کھلا انقلابی حکومت کی مدد کی۔ عراق کا موجودہ انقلاب بھی ناصر کے حامیوں نے کیا۔ ناصر الجزائر کو مسلسل مدد دیتا رہا۔ اور جب الجزائر آزاد ہوا تو وہاں بھی اختلافات کا خاتمہ اس طرح کہ مصر سے بچانے والا ناصر کا دوست بن بالله وہاں کا وزیر اعظم بن گیا۔ لبنان میں عیسائیوں کی شرارت سے گڑبڑ ہوتی رہی۔ مگر اب ایک مسلمان کے اقتدار سے وہ بھی مصر سے اچھے تعلقات قائم کئے ہوئے ہے۔ اردن کے شاہ حسین کو دیکھئے کہ اپنے آدمیوں پر اعتماد نہیں ہے تو انگریز افسروں کو فوج کا انچارج بنا ڈالا ہے۔ مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔

شاہ سعود نے بھی اختیارات اپنے بھائیوں کو سونپ کر تدبر کا ثبوت دیا ہے۔ جو صدر ناصر کے ہم خیال ہیں۔ عراق میں جونیئر فوجی افسروں نے انقلاب برپا کیا۔ بری اور ہوائی فوج نے مل کر کام کیا۔ اس محل پر بمباری کر دی جس میں عبدالکریم قاسم تھا۔ شہر کی ناکہ بندی کی، ریڈیو پر قبضہ کر لیا۔ بیرونی ممالک کی سرحدیں بند کر دیں۔ کرفیو نافذ کر دیا۔ بغداد کی سڑکوں پر ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں گشت کر رہی ہیں۔ سفارتخانوں کی حفاظت کا اعلان کر دیا گیا۔ انیس فوجی افسر گرفتار کر لئے گئے۔ باقیوں کو حکم دیا گیا کہ اپنے آپ کو انقلابیوں کے حوالہ کر دیں۔ عبدالکریم قاسم کے حامی افسروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ریڈیو پر انقلابیوں کے اعلانات ہو رہے ہیں۔ ابھی تک دوسرے ممالک اظہار رائے کرنے میں متامل ہیں سب نتائج کے منتظر ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک کو خانہ جنگی سے محفوظ کر دے۔ ہم عبدالکریم قاسم سے دلچسپی رکھتے تھے۔ اس لئے کہ وہ سامراجیوں کا ایجنٹ نہ تھا۔ مگر ناصر کے ساتھ رقابت اور عرب ممالک کے درمیان مناقشات کی مضرت کا اس کو پورا پورا احساس نہ تھا۔

اور دوسری بڑی سلطنتیں بھی حتی الامکان یہی چاہتی ہیں کہ چھوٹے ممالک اور خاص کر مسلم دول اکٹھے نہ ہوں۔ اب ضرورت ہے کہ پاکستان جیسا مسلمان ملک آگے بڑھ کر سعودی حکومت اور مصر کے تعلقات کو بہتر بنانے میں پورا پورا زور صرف کر دے۔ اگر یہ بات ہو جائے تو اسلام دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جائے گا۔ اب مدینہ میں یونیورسٹی بنانے یا مودودی جیسے پروپیگنڈسٹ کی خدمات حاصل کرنے سے اسلام کو وہ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ جو ان ممالک کے مل جانے سے پہنچ سکتا ہے۔ اس طرح یہ باہمی مشورہ سے ایک دوسرے کی غلطیوں کی اصلاح یا سیاسی غلطیوں کا ازالہ بھی کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسلامی ممالک اور خاص کر عربوں کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

"میں نے یہ الفاظ نہیں کہے" وزیر تعلیم کا موقف

لاہور ۷ فروری۔ صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے اس امر کی تردید کی ہے کہ انھوں نے علمائے کرام کی شان میں کوئی نازیبا الفاظ نہیں کہے۔ بیگم محمودہ سلیم نے یہ بات صوبائی اسمبلی کے رکن حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے گفت گو کے درمیان کہی۔ مولانا موصوف نے وزیر تعلیم سے ایک انگریزی روزنامہ میں ان کے حالیہ بیان کی وضاحت طلب کی تھی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ سکولوں میں ناچ گانا ثقافتی سرگرمیوں اور ڈراموں کے حق میں ہیں۔ اور یہ کہ طلبا کو "ملاّ" نہیں بننے دیں گی۔ مولانا نے کہا کہ میں نے بیگم محمودہ سلیم سے یہ کہا کہ وہ اس سلسلہ میں واضح تردید کریں اور اپنا صحیح بیان جاری کریں تاکہ ان کے خلاف عوام میں غم و غصہ کی جو لہر پائی جاتی ہے۔ اس کا خاتمہ ہو سکے وزیر تعلیم نے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بات مولانا موصوف نے پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے بتائی جو کہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام دہلی دروازہ لاہور میں منعقد ہوئی تھی۔

حکومت زرِمبادلہ کو شراب کی بجائے حج پر خرچ کرے

مولانا غلام غوث ہزاروی کا بیان

لاہور ۷ فروری۔ جمعیۃ علمائے اسلام کے ناظم اعلیٰ اور ممبر صوبائی اسمبلی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ایک پریس کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شراب پر جو زرمبادلہ خرچ کرتی ہے وہ اس کو حج پر خرچ کرے اور حج کرنے کے لئے عوام کو جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اور حکومت نے جو پابندیاں فریضہ حج کی ادائیگی پر لگا رکھی ہیں۔ ان کو ختم کرے۔ مولانا نے فرمایا کہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے نامنظور ہوتی رہی ہیں۔ ان کو اس دفعہ حج کرنے کا موقع عطا کیا جائے اور حکومت جو زرمبادلہ کے زیادہ خروج پر شاکی ہے اور وہ بالکل منفی رجحان ہے اور ایسی صورت میں حکومت ایک اسلامی حکومت ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

مولانا نے سکولوں میں ناچ گانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان میں آرٹ کے نام پر بڑھتی ہوئی عریانی کو نہ روکا گیا۔ تو لوگ تباہی کے گڑھے میں گر جائیں گے اور اس کی تمام تر ذمہ داری ارباب اختیار پر ہوگی۔ جو عوام اور خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ مولانا نے بعض دفاتر میں صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے یہ انکشاف کیا۔ کہ ان میں مرزائیت کا رعب ہے۔ اور بڑے بڑے افسران اس رعب میں آجاتے ہیں۔ اور یہ چیز بالکل ناقابل برداشت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نظام اسلام پارٹی کوئی مستقل جماعت نہیں ہے۔ بلکہ مشرقی پاکستان میں اس کی حیثیت جمعیۃ علماء اسلام کی

(بقیہ ص)
پینے کی عادت یا تو کھانے کی عادت سے بھی قوی ہوتی ہے حتیٰ کہ ان کو استعمال کرنے والے اسے زندگی کے لئے جزولاینفک تصور کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر کبھی ان کے ان مشروبات میں کوئی انقلاب پیدا ہوتا ہے تو اسے جنگ سے زیادہ خطرناک تصور کرتے ہیں اور ان کے نتائج وہی ہوتے ہیں جو کسی جنگ کے نتائج ہؤا کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے تباہی و بربادی آجاتی ہے۔

چوتھا فائدہ یہ قوت ارادی کو مضبوط بناتا ہے۔ ایک جاپانی عالم "جیہارروت" نے قوت ارادہ کی تقویت کے سلسلہ میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے صاف طور پر تحریر کیا ہے کہ "روزہ روح کو جسم پر غالب کرنے کے لئے سب سے بہترین آلہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس پر قابض ہو جاتا ہے اور مادیات کے سیل رواں سے بڑی حد تک محفوظ رہتا ہے۔

روزہ کے ان عظیم اور نافع فوائد میں سے یہ چند فوائد تھے جن کو ہم نہایت اختصار سے ذکر کر دیا ان کے علاوہ بھی روزے کے بہت سے ایسے فوائد ہیں جو دور حاضر کی لعنت کی بے چینیوں کے لئے سکون اور موجودہ دور کے بہت سے مسائل کا حل ثابت ہو سکتے ہیں۔

ان فوائد کے باوجود اسلام کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ چاہے روزہ رکھ سکتا ہو یا نہ رکھ سکتا ہو اس کے پاس قدرت ہو یا نہ ہو، خواہ مخواہ مجبور ہو کر روزہ رکھے۔ بلکہ اس میں بھی متوقع رعایت کرتا ہے اور روزہ داروں کے لئے ایسے مواقع فراہم کرتا ہے کہ وہ مصالح اور احکام الٰہی کو سامنے رکھ کر اپنے لئے دوسری راہ اختیار کر سکتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کسی مرض کا شکار ہو گیا یا سفر پیش آگیا تو ان کے لئے اسلام نے بھی خاصی رعایت رکھی ہے اور ایسوں کے بارہ میں قرآن کے یہ الفاظ موجود ہیں:۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ	جو شخص تم میں بیمار ہو
مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ	یا سفر میں ہو تو دوسرے
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ	ایام کا شمار کر کے ان
مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ	میں روزہ رکھنا واجب
(سورۃ البقرۃ)	ہے۔

یعنی اگر کوئی مریض یا مسافر ہو تو اس کو یہ اجازت ہے کہ افطار کرے اور روزہ کو اپنی صحت اور اقامت کے وقت تک موقوف رکھے اور تندرست و مقیم ہو جانے کے بعد اطمینان و سکون سے غیر رمضان میں اس کی قضا کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَلَى الَّذِينَ	اور جو لوگ روزہ کی
يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ	طاقت نہ رکھتے ہوں
طَعَامُ مِسْكِينٍ	ان پر فدیہ ہے کہ
(بقرہ)	وہ ایک غریب کا کھانا
ـــــ	کھلائیں۔ یا دیں۔

الطاقہ کے معنی قدرت و طاقت کی انتہا کے ہیں، عرب والے الطاقہ کا لفظ اس وقت استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ ضعف و کمزوری کی وجہ سے کوئی کام مشکل ہو جائے اور اس کے کرنے میں بہت ہی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہو لہذا یہاں پر يُطِيقُونَهُ سے مراد وہی حضرات ہیں جو بڑھاپے اور شیخوخت کے آخری درجے کو پہنچ چکے ہیں اور اس کے اندر ضعفاء مرضعہ، حاملہ اور وہ مریض بھی شامل ہیں جن کے اچھے ہونے کی امید ختم ہو چکی ہو ان کا یہ حکم ہے کہ یہ روزہ کے بدلے روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یا کسی مسکین کو اتنی مقدار دے دیں جو ایک آدمی کے لئے کافی ہو، ایسے لوگوں کے لئے روزہ کی قضا نہیں ہے۔

اس کے بعد ارشاد باری ہوتا ہے۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ	جو شخص خوشی سے خیر
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ	کرے تو یہ اس شخص
وَأَنْ تَصُومُوا	کے لئے اور بھی بہتر
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ	ہے اور تمہارا روزہ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ	رکھنا زیادہ بہتر ہے
(بقرۃ)	اگر تم خبر رکھتے ہو۔

تطوع و تبرع کی مختلف شکلیں ہیں۔ مثلاً فدیہ کے لئے مقررہ مقدار سے زیادہ مسکین کو دے دیا اور ایک مسکین کے بجائے کئی مسکینوں کو بلا کر کھلایا، یا فدیہ بھی دیا اور مشقت اٹھا کر خود روزہ بھی رکھا۔ ظاہر ہے کہ اس تبرع و تطوع کا ثواب اسی کو ملے گا جس کے لئے خیرلہ کا لفظ موجود ہے اور اگر اس نے خود کو مشقت میں ڈال کر روزہ رکھا تو پھر کیا کہنا نور علیٰ نور۔ اس لئے کہ روزہ کی فضیلت ظاہر ہے۔ رمضان کی برکتیں پوشیدہ نہیں اور پہلے سے ایک عادت بھی ہؤا کرتی ہے۔

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ کا سالانہ جلسہ

۱۴-۱۵-۱۶ مارچ بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک و ملت کے مقتدر علمائے کرام اور مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ نیز مدرسہ ہذا کے جمیع درجات کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہو رہا ہے۔

بقیہ صفحہ اول

ج۔ جمعۃ الوداع کو یوم احتجاج منایا جائے۔ ہر ہر جگہ جلسے ہوں ورنہ جامع مسجدوں میں تجویز پاس کر کے صدر مملکت اور سپیکر قومی اسمبلی کے نام تار دئے جائیں۔ جس کا مضمون یہ ہو:۔ کہ فلاں مقام کے مسلمان مطالبہ کرتے ہیں کہ عائلی قوانین منسوخ کر دئے جائیں۔ تار جمعیت کی کسی عہدہ دار یا بستی کے کسی معتبر آدمی کی طرف سے دیا جائے اور فلاں مقام کی جگہ شہر کا نام لکھ دیا جائے۔ اصل تار صدر مملکت محمد ایوب خاں صاحب راولپنڈی کو بھیجا جائے اور اس کی ایک کاپی سپیکر صاحب کی خدمت میں روانہ کی جائے۔ کاپی کی اجرت صرف نام کی تبدیلی کی ہوگی۔ اس یوم احتجاج کے لئے مقامی جمعیۃ اشتہار بھی شائع کر سکتی ہے۔

د۔ عید کے بعد ہر ڈویژن کے صدر مقام میں عائلی قوانین کے سلسلہ میں عظیم کانفرنس کا انتظام کیا جائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ اس کانفرنس کو مقامی یا قریبی رہنماؤں کے ذریعہ کامیاب بنایا جائے مرکزی عہدہ دار ہر جگہ نہیں آسکیں گے۔

ہم تمام علماء کرام۔ آئمہ مساجد اور خطباء حضرات کی خدمت میں خصوصاً اور جملہ مسلمانوں کی خدمت میں عموماً درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں خدائی فرض سرانجام دینے کے لئے ہر دوسرے کام کو ملتوی کر دیں۔ یہ قرآنی احکام اور متفقہ مسائل کو باقی رکھنے کی اہم ذمہ داری ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم حکومت پر واضح کر دیں کہ یہ قوانین مسلم رائے عامہ اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہیں۔ اگر خدانخواستہ ہم اس مہم میں ناکام ہو جائیں تو سمجھئے دینیت کا راستہ صاف اور الحاد کا دروازہ کھل جائیگا (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اس وقت ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو آئینی طور پر ہر ممکن جد و جہد سے دریغ نہ کرنا چاہئے ہم کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں گے اور خلاف اسلام قوانین ختم ہو کر رہیں گے و للہ عاقبۃ الامور۔

جامعہ عثمانیہ کا جلسہ

جامعہ عثمانیہ پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مشہور دینی درسگاہ کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳ مارچ ۶۳ء منعقد ہوگا۔ عثمانیہ مسجد کا سنگ بنیاد جمعۃ الوداع کو رکھا جائے گا۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا جانباز۔ سید محمود شاہ۔ مولانا قمر الدین شرکت فرمائیں گے۔

دستخطوں کے احتجاجی فارم

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ضلعی دفاتر سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کے نام دفتر سے جو احتجاجی فارم ایک روپے کے معمولی وی۔ پی میں بھیجے جا رہے ہیں۔ انہیں جلد وصول کر کے دستخطوں کی مہم تیزی سے شروع کریں وقت کم ہے اور کام زیادہ اس لئے عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے کے خلاف مستعدی سے مصروف عمل ہو جائیں۔

ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

مدرس قرآن کی ضرورت

مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان شہر کے لئے حافظ قاری کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب دفتر مرکزیہ مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ معین آگاہی ملتان شہر سے رابطہ قائم کریں۔

احمد الدین عبداللہ صحری مہتمم مدرسہ دعوت الحق ملتان

مولانا لال حسین اختر کی تشریف آوری

بہاولپور۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشہور مناظر اسلام ایک ہفتہ کے لئے یہاں تشریف لا رہے ہیں اور آپ روزانہ بعد نماز فجر جامع مسجد الصادق میں درس قرآن پاک دیں گے۔ موصوف کے درس کا عنوان توحید و تثلیث۔ ختم نبوت اور حجیت حدیث ہوگا۔ نیز دوران درس حوالہ جات بھی لکھوائے جائیں گے۔ اور رمضان ہفتہ کے روز پہلا درس ہوگا۔

حاجیوں کو ضروری مشورہ

محی بدملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان وممبر قومی اسمبلی خوش نصیب عازمین حج اور زائرین گنبد خضراء کو مبارکباد مندرجہ ذیل ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ۔

معلم عمر نوح (دکنی) کے ہاں قیام فرما کر فریضہ حج کی ادائیگی میں مناسب رہنمائی اور آرام دہ سفر کی تمام سہولتیں حاصل کریں

نوٹ) پاکستانی حجاج کرام اشتہار ہذا کاٹ کر معلم نوح کی کو ضرور دیں)

رہنمائی کی اطلاع اور جملہ شکایات کے لئے خادم الحجاج

(جمعیۃ علماء اسلام

الوکیل حاجی عبدالرحمٰن عطاء خطیب مسجد عثمانیہ حنفیہ اورنگ زیب روڈ بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر

(نوٹ) میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس مشورہ کی پابندی کروں گا (غلام غوث ہزاروی)

رانو تی تحصیل اوباڑہ کا انتخاب

بروز جمعہ جماعتی پروگرام کے ماتحت مولوی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد و مولانا مولوی محمد حسین صاحب صدر مدرس جامعہ قادریہ جلال پور پیروالہ کی معیت میں شہر رانوتی تحصیل اوباڑہ ضلع سکھر میں پہنچے۔ بعد نماز جمعہ دونوں حضرات نے تقریریں کیں۔ اسلامی آئین اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کو عوام کے سامنے واضح کیا دوران تقریر میں دو ریزولیوشن پاس کرائے (۱) پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے اسلامی آئین کے اجراء کے بغیر ہم تمام مسلمان چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ پاکستان کی ترقی اسلامی آئین میں ہی ہے۔

۲۔ عائلی قوانین کی چند دفعات قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہیں ان کو فوراً منسوخ کیا جائے بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں لائی گئی جس کے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے

امیر۔ مولانا فیض محمد صاحب خطیب جامع مسجد ناظم اعلیٰ۔ مولوی محمد موسےٰ صاحب۔ خازن محمد عمر صاحب۔ سالار غوث الدین صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام قریہ بھنگر کمیٹیہ

جمعہ حضرت مولانا دین بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد نے بعد نماز جمعہ تقریباً دو گھنٹہ شان قرآن مجید اور سیرت صحابہ کرام پر تقریر کی۔ بعد میں ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر جناب خیر محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد صاحب ناظم ملا غلام محمد صاحب۔ خزانچی کریم بخش خان۔ سالار محمد عابد۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور راج کا افتتاح

۸ جنوری کو جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پھوڑاں کی ایک اجتماع زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب منعقد ہوا جس میں قاری عبدالرحمن صاحب نے تلاوت قرآن فرمائی اور مولوی محمد شریف انصاری نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد میں مولانا بشیر احمد صاحب نے دفتر کا افتتاح فرمایا

...ہو وہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میرا علماء کرام اسلامی دستور کے ساتھ پورا تعاون رہے گا بلکہ مجھے اس خدا کے کام میں کتنی مشکلات بھی آئیں کبھی کو اسلامی دستور پر قربان کر سکتا ہوں۔ مگر اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ کیونکہ موت سر پر کھڑی ہے ہم سے پروردگار نے پوچھنا ہے۔

آخر میں انہوں نے اسی پر قائم رہنے کی دعا کروائی۔ الحمدللہ یہ گیارہ روزہ دورہ بہترین کامیاب رہا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مولانا محمد شفیع ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدرآباد کا کامیاب طوفانی دورہ

مودودی فرقہ سے بیزاری کے اعلانات

یہ کارروائی کافی دنوں سے دفتر میں پہنچ چکی تھی لیکن کہیں فائل میں گم ہو کے رہ گئی اب ملنے پر شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

مولانا محمد شفیع صاحب نے مختلف مقامات پر دورے کئے ان کی مفصل کارروائی شائع کی جا رہی ہے۔ ان کے اس دورے کے اثرات نہایت ہی خوش کن ثابت ہو رہے ہیں۔ جوں جوں جمعیۃ کی تنظیم مضبوط ہو رہی ہے مودودی پارٹی گھٹتی جا رہی ہے۔ جیسا کہ مولانا کے اس دورے سے ظاہر ہے کہ اکثر جگہوں پر لوگوں نے مودودی جماعت سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ میں شرکت کا اعلان کیا ہے

۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ کو مولانا حیدرآباد شہر پہنچے وہاں ضلع کے معززین حضرات کی میٹنگ برائے مقرر کرنے ضلعی کنوینر کمیٹی کے رکھی گئی۔ ۲½ سے ۵ بجے تک اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی ناظم جمعیۃ ڈویژن حیدرآباد نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اس کے بعد آٹھ افراد پر مشتمل ایک ضلعی کنوینر کمیٹی مقرر کی گئی جو درج ذیل ہے۔

(۱) حکیم نواب الدین صاحب حیدرآباد (۲) مولانا فتح محمد صاحب حیدرآباد (۳) منشی سعید الدین صاحب ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد (۴) ملاں عبدالحمید صاحب غوری حیدرآباد (۵) منشی شبیر احمد صاحب گھی فروش حیدرآباد (۶) مولوی شمس الدین صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد (۷) رئیس محمد ابراہیم صاحب گوٹھ ندھو ضلع حیدرآباد (۸) مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد شاہی بازار۔

(نوٹ) منشی شبیر احمد صاحب کو ناظم دفتر مقرر کیا گیا اور مولانا شمس الدین صاحب کو نائب ناظم دفتر مقرر کیا گیا۔ مدرسہ مفتاح العلوم کا کمرہ دفتر کے لئے منتخب کر کے باقاعدہ کام شروع کر دیا گیا۔

۲۱ دسمبر کو مولانا دادو شہر میں پہنچے۔ ضلع دادو کے معززین کو دعوت دی گئی ۲ سے پانچ بجے تک تین گھنٹے میٹنگ کا اجلاس رہا۔ دو گھنٹے مولانا نے تقریر فرمائی جو کہ عام جلسہ رکھا ہوا تھا۔ پبلک نے جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا۔ خصوصی میٹنگ میں ضلعی کنوینر کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا گیا جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) مولانا غلام مرتضےٰ صاحب مہتمم دارالعلوم دادو شہر (۲) مولانا سلیمان صاحب صدر مدرس مدرسہ دار الفیوض دادو (۳) مولانا نثار احمد صاحب مقام پھلجی ضلع دادو (۴) مولانا نظام الدین صاحب مقام جوہی ضلع دادو (۵) مولانا امیر الدین صاحب بوبک ضلع دادو (۶) حکیم محمد صادق صاحب مقام خیرپور ناتھن شاہ ضلع دادو (۷) رئیس غلام محمد صاحب خیرپور ضلع دادو۔

(نوٹ) مولانا غلام مرتضےٰ صاحب کو ناظم دفتر مقرر کیا گیا۔ دارالعلوم دادو کا کمرہ نمبرا ضلعی دفتر کے لئے منتخب کر کے اس میں ریکارڈ رکھ کر کام شروع کیا گیا۔

دادو میں ممبر سازی کافی کی گئی۔ جناب رئیس محمد عالم صاحب ڈپٹی کلکٹر ریٹائرڈ نے سب سے اول ممبر بننے کے لئے اپنا نام پیش کیا جو بہت بڑے دیندار۔ اچھی تعلیم کے مالک ہیں۔ اس کے بعد جمعیۃ کا کام خوب زور شور سے شروع ہو گیا۔

۲۳ دسمبر کو مولانا سجاول پہنچے۔ سجاول شہر ضلع ٹھٹھہ میں ضلعی کنوینر کمیٹی مقرر کرنے کے لئے ضلع کے معززین حضرات و علماء کرام کو دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ کافی تعداد میں حضرات نے شرکت فرمائی۔ میٹنگ کا ٹائم گیارہ سے ڈیڑھ بجے تک کا تھا۔

تلاوت قرآن شریف کے بعد مولانا محمد شفیع صاحب ناظم ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام نے ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ جس میں ایک مستند عالم مودودی صاحب کی جماعت کے سرگرم رکن بھی شریک تھے وہاں انہوں نے ناظم صاحب سے چند سوالات بھی کئے ناظم صاحب نے باادب ان کو معقول جوابات دیئے۔ الحمدللہ ان کی پوری تسلی و تشفی ہوئی وہ جماعت اسلامی کو چھوڑ کر جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بن گئے۔ ان کو ضلعی کنوینر کمیٹی کے ممبران میں لے لیا گیا۔ پھر آٹھ افراد پر مشتمل ایک ضلعی کنوینر کمیٹی مقرر کی گئی۔ جن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول ضلع ٹھٹھہ (۲) مولانا محمد اشرف صاحب پیرپور ساکرو ضلع ٹھٹھہ۔ (۳) مولانا اللہ بخش صاحب۔ گوٹھ درویشی ضلع ٹھٹھہ (۴) مولانا عبدالعزیز صاحب جانے جا۔ پیر جو گوٹھ ضلع حیدرآباد (۵) مولانا محمد سالم صاحب گوٹھ ... ضلع حیدرآباد (۶) مولانا عبدالصمد صاحب پیر جو گوٹھ

(نوٹ) (۱) مولانا محمد سالم صاحب نے جماعت اسلامی چھوڑ کر جمعیۃ میں قدم رکھا۔ یہ بڑے سرگرم رکن ہیں (۲) مولانا عبدالصمد صاحب نے جماعت اسلامی کو چھوڑا اور جمعیۃ کے ممبر بن گئے۔ جنہوں نے جمعیۃ میں خوب کام کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(۳) حضرت مولانا محمد صاحب بنوی جو کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے پرانے عالم ہیں ان کے متعلق جماعت اسلامی نے پروپیگنڈا کر رکھا تھا۔ مولانا موصوف نے جماعت اسلامی میں شرکت کر لی ہے۔ حضرت مولانا کی خدمت میں ناظم ڈویژن جمعیۃ و مولانا عطاء اللہ صاحب ان کے گھر حاضر ہوئے۔ انہوں نے اس پروپیگنڈے کو بالکل جھوٹ پر مبنی فرمایا۔ وہ جماعت اسلامی کے سخت مخالف ہیں۔ پھر وہ جمعیۃ کے ممبر بن گئے الحمدللہ اب وہ جمعیۃ میں کام کریں گے۔

۲۴ دسمبر کو مقام سونڈا ضلع ٹھٹھہ میں جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران کا چناؤ ہوا

امیر۔ مولانا عبدالکریم صاحب۔ سونڈا ضلع ٹھٹھہ۔ ناظم۔ مولانا محمود صاحب مدرس مدرسہ فیض احمدیہ سونڈا خازن۔ حاجی محمد یعقوب صاحب دکاندار۔

مودودی جماعت کے سرگرم رکنوں کی پریشانی اور سستا جھوٹ

مندرجہ بالا حضرات سب جماعت اسلامی کے ممبر تھے۔ اب جماعت اسلامی کو چھوڑ کر جمعیۃ میں آ گئے۔ واقعہ یوں بتلایا گیا۔ کہ جماعت اسلامی کے امیر مولوی جان محمد صاحب جو کہ صوبہ سندھ کے امیر ہیں۔ وہ یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ حضرت بالیجوی والے بزرگوں نے جماعت اسلامی کے ساتھ حمایت کا اعلان کر دیا ہے چونکہ ہم لوگ ان کے معتقد تھے اسی لئے ہم بھی ہو گئے اب روبرو حقیقت واضح ہوئی اس لئے ہم پھر گئے۔

۲۶ تا ۲۹ دسمبر چار روز مولانا حیدری بندہ شہر رہے وہاں کچھ جمعیۃ کا کام تیز کرنے کا خیال تھا۔ الحمدللہ ان چار ایام میں کام بہت ہوا۔ بڑے بڑے رئیسوں اور زمینداروں کو جمعیۃ کا ممبر بنایا گیا۔ محترم جناب ڈپٹی کمشنر مسٹر نور محمد صاحب حبشی سے بھی ملاقات ہوئی انہوں نے جمعیۃ میں شمولیت کا پختہ وعدہ فرمایا

محترم جناب پیر غلام رسول شاہ صاحب ممبر قومی اسمبلی سے ہم علماء سے تعاون کرنے کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ پیر صاحب نے گفتگو کے دوران ایک جملہ کہا جو سونے کی سیاہی سے لکھنے کے لائق ہے انہوں نے فرمایا۔ مولانا محمد شفیع صاحب میں آپ کے قوم

حسن آباد ضلع رحیم یار خاں کا انتخاب

بتاریخ یکم فروری مطابق ۹ رمضان المبارک بحکم امیر جمعیۃ علمائے اسلام حضرت درخواستی صاحب مدظلہ العالی بمقام حسن آباد تحصیل رحیم یار خاں مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

صدر مولانا محمد عبد اللہ صاحب حسن۔ نائب صدر مولوی فاضل محمد صاحب اراعی ناظم اعلیٰ۔ ملک عبد الحق صاحب حسن نائب ناظم ملک حمد اللہ حسن۔ مبلغ جمعیۃ مولانا مولوی بشیر احمد صاحب کریمی۔ سکرٹری شفیع احمد صاحب اراعی خزانچی میاں عبد الرزاق کلاتھ مرچنٹ۔ سالار۔ ملک عبد القادر صاحب حسن

جمعیۃ علماء اسلام نواگوٹ سکھر کا انتخاب

بروز جمعہ زیر صدارت مولانا امیر سلطان صاحب جمعیۃ علماء اسلام سکھر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ جناب حاجی بابو کمال الدین صاحب نائب امیر جناب مولانا امیر سلطان صاحب خطیب مسجد اقصٰے۔ نائب امیر جناب محمد یعقوب صاحب ناظم اعلیٰ۔ جناب قاری حبیب اللہ صاحب و ناظم وصدر مدرس دار العلوم محمودیہ۔ نائب ناظم جناب چوہدری عمر دین صاحب۔ نائب ناظم ۲ جناب محمد شفیع صاحب (اچار مربہ) خازن۔ جناب حافظ کمال الدین صاحب وصدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن) سالار۔ جناب حاجی محمد خاں صاحب (الس مروس سکھر تا پیر کوٹ)

تحصیل کلاچی میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جنوری کے دوسرے عشرہ سے ممبر سازی کا کام شروع ہے۔ عامۃ المسلمین نہایت خلوص سے دلچسپی لے رہے ہیں افسوس ہے کہ کارکنوں کی قلت، اور دوسرے دینی مشاغل تعلیمیہ وغیرہ میں مصروفیت کی وجہ سے بہت سے مواضعات تک جمعیۃ کی آواز نہیں پہنچ سکی اور اب ماہ رمضان کی آمد کی وجہ سے بھی بظاہر زیادہ آواز نہیں پہنچائی جاسکے گی۔ تاہم مسلمانوں کی دین دوستی کا یہ عالم ہے کہ بلا کسی خاص محنت کے تقریباً پندرہ سو ممبر بن چکے ہیں حسب اعلان مرکز عنقریب کاپیاں اور رقم ناظم ضلع کی حوالہ کردی جاویں گی۔

۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب جہلمی کلاچی تشریف لائے۔ چار عام اجلاسوں میں ان بزرگوں نے خطاب عام فرمایا۔ جمعیۃ علماء کی اہمیت لوگوں پر واضح کی اور عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے پر احتجاج کیا۔

۲۲ جنوری کو دارین تحصیل کلاچی میں باہتمام مولانا احمد سعید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی ومولانا حافظ غلام محمد صاحب چیئرمین کونسل و نائب جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی جلسہ عام ہوا جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رح نے عوام سے خطاب کیا اور جمعیۃ علماء کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل اور صاحبزادہ امان اللہ صاحب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی بھی اس سفر میں حضرت قاضی صاحب کے ساتھ تھے۔

۲۴ جنوری کو ہلیے خاں کوٹ میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ ہوا اور حضرت قاضی صاحب موصوف نے عوام سے خطاب کیا۔ ضلع کے دوسرے مقامات میں بھی ممبر سازی شروع ہے جس کی تفصیلات وہاں کے احباب بھیجیں گے۔

۲۳ جنوری کو مولانا احمد سعید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا خدا بخش صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے چودھواں میں جلسہ کیا اور جمعیۃ علماء اسلام سے وابستگی کی مسلمانوں کو تلقین کی

کوٹ عطو میں ۲۳ جنوری کو قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم ضلع اور قاضی خادم محمد صاحب نائب ناظم تحصیل کلاچی اور صاحبزادہ امان اللہ صاحب ناظم دفتر نے جلسہ کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد سمجھائے۔ (ناظم)

عائلی قوانین اور عوام کا جذبہ

معلوم ہوا کہ مورخہ ۲۳ر جنوری۔ بمقام کنڈو واہن حضرت مولانا محمد انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سکھر اور حضرت مولانا ابو الحسن عبد الغفور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ موضع تائب گوٹھ جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے گئے۔ اتفاقاً وہاں ایک آدمی کی شادی تھی۔ جو ایک شادی پہلے کر چکا تھا۔ جس پر چیئرمین صاحب اور سرکاری نکاح خواں نے بڑی شدت سے مخالفت کی مگر شریعت کے عین مطابق نکاح خوانی ہو کر شادی ہو گئی محترم حضرت حاجی دالی ڈنہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کنڈو واہن حضرت مولانا ابو الحسن عبد الغفور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام موضع تائب گوٹھ اور حضرت مولانا الحاج محمد انور صاحب نے حق پرستی کا ثبوت دیا۔ امیر حاجی صاحب دالی ڈنہ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے (ابو عبیدہ غلام محمد ناظم دفتر موضع تائب)

جمعیۃ علماء اسلام شہر مردان کی طرف سے ہوتی مردان میں جمعیۃ علماء اسلام کا تبلیغی ہفتہ

ہوتی مردان میں حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان ہفتہ تبلیغ منایا گیا۔ جس میں ہوتی مردان کا وفد بسرکردگی حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب امیر شہر مردان۔ مولانا عبد العزیز صاحب ناظم شہر مردان۔ مولانا حافظ محمد ایوب جان صاحب ناظم اعلیٰ شہر مردان شہر کے بڑے بڑے محلوں کی مساجد میں بوقت ظہر جاتا تھا۔ وفد کے جانے سے پہلے مقررہ مقامات میں حسب پروگرام محلوں کے دین پرست حضرات جمع رہتے تھے۔ وفد ان کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین اور پروگرام بیان کرتے تھے۔ ملک کے اندر شرعی نظام کا قیام اور عائلی قوانین کی تنسیخ پر حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد خطاب فرماتے تھے۔ کہ پاکستان میں شرعی نظام ضروری ہے اور عائلی قوانین اسلام کے خلاف ہیں۔ یہ منسوخ ہونے چاہئیں۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کا افتتاح

جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کے دفتر کے افتتاح کے موقعہ پر ایک عظیم اجتماع ہوا۔ اس مبارک تقریب میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ حضرت مولانا مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب پوپلزئی۔ مولانا عبد القیوم صاحب پوپلزئی۔ مولانا عبد الرشید صاحب، امین سرحد۔ مولوی حمد اللہ خاں صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور۔ ملک عبد اللہ صاحب۔ مولوی فضل احمد صاحب۔ عبد العزیز خاں صاحب۔ عبد الحی صاحب اور دیگر رفقاء موجود تھے۔

ملک عبد اللہ اعوان نے چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی۔ حضرت مفتی سرحد نے دفتر کھولا۔ دفتر میں سورۃ فاتحہ کا ختم بھی ہوا اس کے بعد امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمایا۔ اسلام خدا کا پسندیدہ مذہب ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام، اسلام کی مبلغ ہے۔ پاکستان کے اندر اعلاء کلمۃ اللہ اور شرعی نظام کا قیام جمعیۃ علماء کا نصب العین ہے۔ افسوس کہ پاکستان کے اندر انگریز کے دور غلامی کی غلامی پر قناعت کرنے والے اور انگریز کے وفادار۔ شرعی نظام قائم نہیں ہوا تو پاکستان کی آزادی خطرے میں پڑ جائے گی۔

امیر محترم نے عائلی قوانین کے بارے میں فرمایا کہ شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں کو ان قوانین کے خلاف آئینی احتجاج کرنی چاہیئے

قصبہ پڑیال ضلع راولپنڈی کی سرگرمیاں

پچھلے دنوں قصبہ پڑیال ضلع راولپنڈی ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب مولانا قاضی مظہر حسین امیر جمعیۃ ضلع جہلم و ناظم اعلیٰ ضلع جہلم جناب مولانا عبد اللطیف صاحب اور دیگر زعماء نے شرکت کی اجلاس میں پاکستان میں اسلامی معاشرہ برپا کرنے اور منظم طریقے سے ملک وملت کی خدمت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد سے عوام کو روشناس کرایا گیا۔

بعد ازاں جناب صوفی عبد الحمید صاحب ناظم جمعیۃ قصبہ پڑیال نے جمعیۃ کے دفتری کاغذات و رجسٹرات واندراج حساب کتاب کا زعماء جمعیۃ کو معائنہ کرایا۔ زعماء نے ان کی اس کارکردگی کو سراہتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی۔

تریاقی

عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے۔ زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے ان کی صحت تباہ۔ رنگ زرد۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط وکتابت پورے کورس کی قیمت ۵ روپے ۵۰ پیسے۔

اکسیر جریان احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۲۵/۴ روپے

لجوین دردِ پیچ اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ جوڑوں کا سوجھ جانا جوڑوں کے درد اور فالج وغیرہ کے لئے نایاب تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۵۰/۴ روپے

انجلین (جوں مار تیل) وہ لوگ جن کے سر اور بدن میں جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کے لئے بے ضرر تیل ہے۔ مستورات بچے بوڑھے اور جوان سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۵۰/۱ روپیہ۔ پتہ ذیل سے طلب فرماویں۔

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام

بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

ماسٹر تارا سنگھ کی سبکدوشی اور خان عبدالقیوم خان کی معافی

ماسٹر تارا سنگھ کے بارے میں یہ خبر آ چکی ہے کہ انہوں نے سیاسیات سے سبکدوش ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ انہوں نے پچھلے دنوں سکھ صوبہ بنانے کے لئے جو مرن برت شروع کیا تھا وہ کامیابی کے بغیر توڑ دیا اور یہ ان کی سیاسی عزت کے زوال کا باعث بنا انہیں اس جرم کی پاداش میں پنتھ نے گوردوارہ کے دروازے پر جوتے صاف کرنے پر بھی مامور کیا، اور انہوں نے جوتے بھی صاف کئے جس پر ایک امریکی جرنلسٹ نے وفور جذبات کے تحت سکھوں کو برا بھلا کہا، کہ اتنے بڑے لیڈر کو اس طرح رسوا کر رہے ہو۔ مگر ماسٹر تارا سنگھ نے سزا کے یہ دن پورے کئے، اور یاتریوں کے جوتے متواتر صاف کرتے رہے لیکن اس کے باوجود ماسٹر تارا سنگھ کا نقش نہ جم سکا، اور ایک دفعہ کی اکھڑی ہوئی ہوا اکھڑتی ہی چلی گئی۔ حتیٰ کہ آج انہیں دل برداشتہ یا شکست خوردہ ہو کر اپنی ایک اختیاری یا غیر اختیاری لغزش کے باعث سیاسیات سے سبکدوش ہونا پڑا ہے اور یہ واقعہ ہے کہ سکھوں میں وہ اپنی قائدانہ عزت بڑی حد تک کھو چکے ہیں۔

جہاں تک ان کی ذات کا تعلق ہے انہوں نے سکھوں کی مدت العمر قیادت کی ہے حتیٰ کہ ان کے مخالف بھی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ پورے پنتھ میں ان سے زیادہ دیانتدار کوئی شخص نہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر جو کچھ بھی سوچا، بہتری کے لئے سوچا، یہ الگ بات ہے، کہ اس کے نتائج غلط نکلے ہوں، اور یہ ان کی سوچ اساساً غلط ہو۔ اور یہ عمر بھر کی خدمت کا انجام ہے کہ اپنے ایک غلط فیصلے یا ایک غلط اقدام کے باعث سبکدوشی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں —— اس واقعہ سے پہلے کوئی سکھ لیڈر یا سکھ متنفس نہیں کہہ سکتا، کہ ماسٹر تارا سنگھ نے سکھ لیڈر یا سکھ متنفس نہیں کہہ سکتا، کہ ماسٹر تارا سنگھ نے سکھ قوم کے بارے میں کبھی اپنی یا کسی کی ذات کو ترجیح دی ہو۔ یا ان کا دامن کبھی کسی سیاسی آلودگی سے بدبودار رہا ہے۔

آئیے ذرا خان عبدالقیوم پر غور فرمائیے اس کا فیصلہ مستقبل کرے گا کہ انہوں نے ملت اسلامیہ یا مملکت پاکستان کی کونسی خدمت کی ہے، اخبارات کی منفی ستائش یا ایک خاص ذہن کی مخصوص روش سے وہ تاریخ کے ہیرو نہیں بن سکتے۔ تاریخ بڑے سخت امتحان کے بعد کسی کو اپنا ہیرو نامزد کرتی ہے اس کے پیمانے میں تلنا ہر کہ ومہ کا کام نہیں۔ شاذ ہی کوئی شخصیت اس ترازو میں اپنا وزن قائم رکھتی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔
شریف سے اس وقت ڈرو، جب وہ مظلوم ہو، اور کمینے سے اُس وقت بچو، جب اس کے ہاتھ میں اقتدار ہو۔

خان عبدالقیوم خاں نے اقتدار کے زمانے میں جو کچھ کیا، وہ بے روک ٹوک کہنا چاہیئے، کہ استبداد کا شاہکار تھا۔ اور تاریخ ان کے اس گناہ کو کبھی معاف نہ کرے گی۔ اور جب وہ اقتدار سے محروم ہو گئے تو ہم نے ان کے دوں ہمت اور پست قامت ہونے کا منظر بھی دیکھا ہے۔ ہم اس شرمناک منظر کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے، پھر انہوں نے لیگ کی صدارت کے زمانہ میں جس طرح غرانا شروع کیا، اس للکار کے طول و عرض سے بھی ہم واقف ہیں۔ پھر مارشل لاء کے زمانے میں انہوں نے جو اعجاز دکھایا وہ ظاہر و باہر ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ اس مرد آہن نے زجاج کو بھی شرما دیا۔ اور اس سے کانچ کی چوڑیاں زیادہ پختہ ہوتی ہیں۔ مارشل لاء اٹھا تو پھر یہ شیر نیستاں گونجا، لیکن ایک ہی جست میں شغال شہر ثابت ہوا۔ اور اب معافی نامہ پیش کر کے اس رستم پاکستان نے جو نقش قائم کیا ہے وہ سیاسی زندگی کے لئے اندوہناک اور سیاسی کارکنوں کے لئے حوصلہ شکن ہے۔ اتنا بڑا جرم ہے کہ غیر ممالک کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ لازماً اسی کا نتیجہ سیاسی خود اعتمادی کی ویرانی اور قومی تنظیم کے اقبال کی رسوائی ہے۔ خان عبدالقیوم تو کیا سزا بھگتیں گے اس کی سزا پوری قوم بھگت رہی ہے اور نہ جانے کب تک بھگتے گی؟

خان صاحب اگر اپنی ہمت کو سنبھالا نہیں دے سکتے تھے تو ان کے لئے ایک ہی راستہ تھا کہ وہ ملک و قوم کے لئے سیاسی زندگی سے سبکدوش ہو جاتے کیا اس بزدلی کے بعد بھی وہ بہادر بننے کے خواہشمند ہیں؟ ان سے تو ماسٹر تارا سنگھ ہزار درجے بہادر ہیں، جو تمام عمر کی کمائی اپنی ایک آخری لغزش پر قربان کر کے سبکدوش ہو گئے ہیں اور خان صاحب کی تو اپنی کمائی ہی کوئی نہیں ہے۔ انہوں نے ہمیشہ دوسروں کے شکار پر گذر کی ہے۔ جب تک ان کے ہاتھ میں ڈنڈا ہو وہ شیر ہوتے ہیں۔ جب ڈنڈا نہ رہے تو قوم کے تقاضوں کو طاق پر رکھ کر بلوں میں گھستے پھرتے ہیں۔

کیا وہ ملک و قوم پر رحم کر کے یہ اعلان نہیں کر دیں گے کہ آئندہ کے لئے سیاسیات سے سبکدوش ہونے ہیں——؟

اگر وہ ایسا کریں تو ان کی عزت میں اضافہ بھی ہو گا اور ان کے اس اقدام سے وہ سیاسی خود اعتمادی بحال ہو گی

آج کی بات

امیر عبدالکریم ریفی

مراکش کے غازی عبدالکریم الخطابی ریفی ۶ فروری کی صبح قاہرہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔ اور اپنی عمر میں وہ ۳۶ برس جلا وطن رہے ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امیر عبدالکریم مراکش کے قصبہ ریف میں ۱۸۸۱ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد ایک بااثر سردار تھے۔ جو مراکش کے زیر اثر تھا۔ آپ نے "بربریوں" کو ہسپانیہ کے خلاف منظم کیا۔ اور ۱۹۲۵ء میں "تخت یا تختہ" کا نعرہ لگا کر یکبارگی دشمن پر حملہ کیا۔ مگر قبائل جنگ سے تنگ آ چکے تھے۔ دوسری طرف ہسپانیہ کے ساتھ فرانس بھی جنگ میں شریک ہو چکا تھا۔ اس لئے مئی ۱۹۲۶ء میں مجاہد ریف نے ہتھیار ڈال دئے جس کے بعد انہیں جلا وطن کر کے جزیرہ میکارنی بھیج دیا گیا۔ ۱۹۴۷ء میں انہیں فرانس میں منتقل کیا جا رہا تھا۔ کہ وہ پورٹ سعید میں جہاز سے بھاگ کر اپنے آپ کو حکومت مصر کے حوالہ کر دیا۔ اور شاہ فاروق کی امان میں آ گئے۔ بعد میں مراکش کے شاہ محمد پنجم نے مراکش واپس آنے کی پیش کش کی مگر انہوں نے انکار کیا اور ان کے دو بیٹے شاہ مراکش کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے زیادہ تر عزلت اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کی۔ ایک دفعہ مجبور کرنے پر انہوں نے ۱۹۵۰ء میں قاہرہ کے امریکی یونیورسٹی کلب میں تقریر کے دوران کہا کہ شمالی افریقہ کے ڈھائی کروڑ مسلمان غیر ملکی اقتدار کے خلاف بغاوت کرنے پر آمادہ ہیں۔ اور بحیثیت مسلمان وہ غلامی کی زنجیریں توڑ پھینکیں گے"۔

مصر نے ان کے احترام میں سوگ منایا اور انہیں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ قاہرہ کی نواحی بستی عباسیہ کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ ان کے جنازہ کے ساتھ صدر ناصر کے نمائندے، فوجی اور سول حکام ممتاز شہری اور عوام ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ اور لاکھوں لوگوں نے ان کا آخری دیدار کیا۔ جنازہ کے ساتھ سرکاری فوجی بینڈ اور گھوڑ سوار دستے بھی چل رہے تھے۔

عراقی رہنما جنرل عبدالکریم قاسم

۸ فروری کی صبح عراق ریڈیو نے ڈرامائی انداز میں اعلان کیا کہ فوج کے جونیئر افسروں نے بغاوت کر کے عراقی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور جنرل عبدالکریم قاسم کو ایک سرسری قومی عدالت میں پیش کرنے کے بعد فوجی بارکوں کے باہر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

دنیا نے اس خبر کو بڑے تعجب سے سُنا کیونکہ یہ انقلاب جنرل عبدالکریم قاسم کے لائے ہوئے بادشاہت کے خلاف انقلاب سے بھی زیادہ ڈراؤنی اور خون آشام تھا۔ اس انقلاب کے بانی کرنل عبدالسلام عارف ہیں جو ۱۹۵۸ء کے انقلاب میں جنرل قاسم کے دست راست تھے اور عرب قوم پرستی اور صدر ناصر کی تحریک کے پرجوش ہمنوا تھے۔ تاہم ان کا اختلاف بڑھتا گیا اور بالآخر انہیں اقتدار سے محروم کر کے ۴ سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔ جیل سے رہائی کے بعد ان کی خفیہ کوششیں جاری رہیں اور بالآخر ۸ فروری کی صبح وہ حکومت پر قابض ہو گئے۔

جنرل قاسم اپنے سابق دست راست اور موجودہ قائد انقلاب کرنل عبدالسلام عارف کے ساتھ ۱۲ جنوری ۱۹۵۷ء کو برسر اقتدار آئے تھے۔ انہوں نے ۱۴ جولائی کی صبح کو ایک فوجی بریگیڈ کی مدد سے حکومت پر قبضہ کیا اور عراق کے بادشاہ فیصل ثانی ان کے ماموں شہزادہ عبدالالٰہ اور وزیر اعظم نوری السعید کو قتل کر دیا۔

جنرل قاسم عراق کے مضبوط انسان تھے انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کی تیل کمپنیوں کی مراعات میں کمی کی اور قومی تیل کمپنیاں بنائیں۔ اصلاحات نافذ کیں۔ اور بڑی بڑی زمینداریاں ختم کر دی گئیں ان کا سیاسی جھکاؤ امریکہ کی بجائے روس کی طرف تھا قاسم کی عمر ۴۸ سال تھی اور وہ واحد غیر شادی شدہ مسلم لیڈر تھے۔

آج مشرق وسطیٰ کے خونی انقلابات اپنے مقاصد کے لحاظ سے کتنے ہی اہم کیوں نہ ہوں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ناخوشگوار انقلابات مشرق وسطیٰ میں حقیقی جمہوریت کو برگ و بار لانے میں سدراہ ہو رہے ہیں۔ ایسے انقلابات جو فوجی بددماغی۔ سازش اور صرف فوج ہی کے کسی حصہ کے برپا کردہ ہوتے ہیں عوامی اور جمہوری استحکام کے لئے انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔

عراق کے معاملات میں پاکستان کو بہت دلچسپی رہی ہے ایک زمانہ تھا جب پاکستان معاہدہ بغداد کا رکن تھا۔ لیکن قاسمیت کے فروغ کے بعد معاہدہ بغداد کو بغداد سے ولیس نکالا ملا۔ اور پاکستان … بغداد کی جگہ معاہدہ سینٹو میں شامل ہو گیا۔ جس پر اقوم شہر …

نزول قرآن اور خیر و برکت کا مہینہ

۱۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

۲۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ (سورۃ البقرہ پ ۲)

۱۔ یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول (شروع) ہوا۔ قرآن انسانوں کے لئے رہنما ہے ہدایت کی روشن صداقتیں رکھتا ہے۔ راہ حق کو باطل سے الگ کر دکھانے والا۔ پس ہو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے تو چاہیئے کہ اس میں روزے رکھے۔ ہاں جو کوئی بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو۔ تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ دوسرے دنوں میں (چھوٹے ہوئے روزوں کی) گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے سختی و تنگی نہیں چاہتا اور یہ (جو بیماروں اور مسافروں کے لئے روزہ قضا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو یہ) اس لئے کہ (رکوب الٰہی نے روزے کے فوائد کے لئے دنوں کی ایک خاص گنتی ٹھہرا دی ہے تو تم اس کی) گنتی پوری کر لو (اور اس عمل میں ادھورے نہ رہو) اور اس لئے بھی کہ اللہ نے تم پر (راہ سعادت) کھول دی ہے تو اس پر اس کی بڑائی کا اعلان کرو۔ نیز اس لئے کہ (اس کی نعمت کام میں لا کر) اس کی شکر گزاری میں سرگرم رہو۔!

۲۔ اور (اے پیغمبر!) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے (کہ کیونکر مجھ تک پہنچ سکتا ہے تو تم اسے بتا دو کہ میں) تو اس کے پاس ہوں۔ وہ جب پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا ہوں۔ پس (اگر وہ واقعی میری طلب رکھتے ہیں تو) چاہیئے کہ میری پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ حصول مقصد میں کامیاب ہوں۔

حلقہ لوہاری منڈی کا انتخاب

۸ر فروری کو مسجد پڑیاں لوہاری منڈی میں حضرت مجاہد اسلام مولانا غلام غوث صاحب تشریف لائے اور نماز جمعہ سے قبل ایک محققانہ اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی اور صوبائی اسمبلی میں زنا بالرضا کو جرم قرار دینے میں جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی مشکورہ کی تفصیل بیان فرمائی۔ نماز جمعہ کے بعد خطیب مسجد مولانا محمد الیاس نے حضرت مولانا کا شکریہ ادا کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کا اجمالی تعارف کراتے ہوئے بتلایا۔ کہ پاکستان میں جمعیۃ وہ واحد جماعت ہے جس میں سینکڑوں علماء محدثین مفسرین اور اولیاء اللہ شریک ہیں اور ظاہر ہے کہ دین کی حقانیت و حقیقت علماء و اولیاء ہی سمجھ سکتے ہیں نہ کہ بودید مفکرین۔ اس لئے دین پسند حضرات کو جمعیۃ کے ساتھ پوری امداد کرنی چاہیئے۔ اس سے قبل ایک جمعہ پر دو صد افراد نے فارم رکنیت پر کر کے جمعیۃ کی ممبری قبول کی تھی۔ آج انتخاب کرایا جاتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل عہدیداران و مجلس شوریٰ کے اسماء پیش کئے گئے جسے حاضرین نے کامل اتفاق سے منظور کیا۔

سرپرست۔ جناب شیخ علی بخش صاحب۔ امیر قاری معزالدین صاحب۔ نائب امیر شیخ فضل الٰہی صاحب۔ (۲) حکیم محمد معین صاحب (۳) حاجی علی محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ میاں الٰہی بخش صاحب نائب ناظم۔ حکیم عزیزالدین و حکیم محمد انور صاحبان خزانچی۔ جناب صدیقی صاحب۔ سالار حاجی بشیر احمد صاحب۔ اسماء مجلس شوریٰ۔

محمد اشفاق صاحب۔ منظور احمد صاحب۔ نصیرالدین صاحب۔ محمد افضل صاحب۔ شہباز محمد حنیف صاحب۔ عبدالرحمٰن صاحب۔ محمد عرفان صاحب مہر ولی محمد صاحب۔ ٹھیکیدار معراج دین صاحب میاں محمد شفیع صاحب۔ حاجی قاسم صاحب۔ شیخ حفیظ احمد صاحب۔ محمد افضل صاحب۔ محمد نسیم صاحب۔ فضل الٰہی صاحب۔ محمد حنیف صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کا اجلاس

۱۰ر جنوری کو ضلعی مجلس شوریٰ کا اجتماع ہوا جس میں ضلع بھر کے کارکنان جمعیۃ نے شرکت کی جس میں دفتر کے لئے مستقل آدمی رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ضلعی مالی فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے فی الحال دس ہزار روپیہ جمع کرنے کے لئے فوری طور پر دو وفد مقرر کئے گئے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ اپیل کی گئی رمضان شریف کے احترام کی خاطر سینما۔ ہوٹل بند کئے جائیں۔

شہر کندکوٹ کی جامع مسجد میں مرکزی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مولوی عبدالشکور صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام اور حالات حاضرہ پر جامع تقریر فرمائی باوجود سخت سردی کے مسجد کا تمام ہال بھرا پڑا تھا

قریہ باہوکوسہ

جمعیۃ علماء اسلام قصبہ باہوکوسہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر اتوار کو دیہات میں جا کر جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا جائے اور زیادہ سے زیادہ ممبر بھرتی کئے جائیں۔ ضلعی دفتر کے لئے ایک صد روپیہ چندہ دیا گیا۔

مجلس شوریٰ شہر کندکوٹ

شہر کندکوٹ کے ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں شہر کے ۲۵ نمائندے شریک ہوئے۔ بارہ دوستوں نے ماہانہ دینے کا وعدہ کیا۔ جس کا مجموعی اندازہ قریباً ۵۰ روپے ہے۔ سیٹھ عبدالمجید صاحب کو شہر کندکوٹ کا نائب امیر مقرر کیا گیا۔

تبلیغی دورہ

حضرت خلیفہ احمد الدین صاحب اور نائب امیر ضلع مولانا فقیر محمد صاحب و مولوی نذر محمد صاحب نے قصبہ کاہی تحصیل کشمور میں تقریریں کیں اور جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کی گئی۔

رمضان شریف کا احترام:۔

شہر کندکوٹ میں نائب امیر ضلعی حضرت مولانا فقیر اللہ صاحب نے حاجی غلام محمد صاحب اور سیٹھ عبدالمجید صاحب کی نگرانی میں ایک جماعت کا وفد مقرر کیا گیا ہے کہ شہر کے ہوٹل والوں کو ملکر رمضان شریف کے احترام کے لئے ہوٹل بند کرائیں۔ ترجمان اسلام کی ایجنسی کے لئے جناب عبدالرحمٰن صاحب نے آرڈر دے دیا۔

مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کا انتخاب

زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب رضوان ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ممبران کافی تعداد میں حاضر تھے صاحب صدر نے تاریخ احرار پر مختصر روشنی ڈالی۔ اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر جناب چوہدری غلام نبی صاحب۔ نائب صدر جناب ماسٹر محمد صدیق صاحب۔ نائب صدر دوئم جناب محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ ڈی ممبر اوکاڑہ ناظم اعلیٰ شیخ نیاز احمد صاحب۔ نائب ناظم چوہدری محمد جمیل صاحب۔ ناظم شعبہ نشر و اشاعت حکیم محمد انور مجاہد۔ جالندھری۔ خزانچی مولوی رحمت اللہ صاحب۔ منتخب صدر کو مجلس عاملہ نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا۔ علاوہ عہدیداروں کے گیارہ حضرات پر مشتمل ہوگی۔ جماعت کے سابق صدر حکیم نذر محمد صاحب کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

شائقین علوم حدیث کے لئے خوشخبری

شائقین علوم نبوی کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ اس سال بعد رمضان مبارک مدرسہ محمدیہ جیکب آباد میں دورۂ حدیث شریف پڑھانے کا خصوصیت کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔

دورۂ حدیث شریف پڑھانے کے لئے حضرت مولانا مولوی تاج محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ کی خدمات مخصوص کی گئی ہیں۔ شائقین حضرات ۱۰ر شوال سے آخر شوال تک مدرسہ میں داخلہ لینے کی کوشش کریں۔

شوال گزرنے کے بعد داخلہ کے لئے مہتمم مدرسہ سے خط و کتابت کریں۔ حکیم محمد حسین مہتمم مدرسہ

عراق کے بعد شام

بیروت سے اطلاع ملی ہے کہ ۱۱ر فروری کو شامی انقلاب پسندوں نے شامی پارلیمنٹ کی عمارت پر حملہ بول دیا۔ انقلابیوں اور سرکاری فوجوں میں زبردست فائرنگ ہوئی جگہ جگہ دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ انقلاب پسند صدر ناصر کے حامی اور کمیونسٹوں کے مخالف ہیں۔ ملک بھر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲)

وہ عراق اور پاکستان کے قریبی اور دوستانہ تعلقات رہے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ نیا انقلاب عراقی عوام کی امنگوں اور تمناؤں کا احترام کرے اور عراقی عوام آئینی انصاف جمہوریت اور خوشحالی سے ہمکنار ہو سکیں۔ آمین۔

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔

سلاجیت کی گولیاں

ماہ رمضان کا خاص تحفہ ہے۔ تھکاوٹ دور کرتی ہیں صحت و تندرستی اور طاقت و توانائی کے لئے بہترین ٹانک ہیں۔
قیمت فی شیشی ۵ روپے ۵۰ پیسے
مسعودیہ دواخانہ۔ معرفت ترجمان اسلام لاہور

منی آرڈر

بھیجنے والے حضرات منی آرڈر کوپن پر رقم اور اپنا پورا پتہ ضرور تحریر فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

ضلع تھرپارکر کے علماء کرام و صلحاء عظام کی خدمت میں اپیل

(منجانب حضرت مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب مدظلہ صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر)

ہر ایک فریق (مزدور، ملازم وغیرہ) اپنے اپنے دنیوی مقاصد کے خاطر متحد ہوکر اپنی جماعت قائم کرکے حصول مقاصد کے لئے کوشاں ہیں۔ بدیں طور ہمارے اہل دین حضرات خصوصاً علماء کرام کو چاہیے کہ وہ بھی متفق ہوکر نفاذ احکامات دین اسلام و اسلامی قوانین، و قیام دینی مدارس کے لئے جدوجہد کریں ——— اس وقت پاکستان میں علماء و صلحاء اسلام کی منظم جماعت بنام جمعیۃ علماء اسلام مذکورہ مقاصد کے لئے کوشاں ہے۔ ہمارے ضلع میں بھی ضلعی جمعیۃ قائم ہے۔ جو منظم طور پر کام کررہی ہے۔ ضلع تھرپارکر کے جلیل القدر علماء کرام و معزز باوقار حضرات کارکن ہیں۔ ضلع تھرپارکر کے جمعیۃ کے گزشتہ دور کا کام کسی ذکر کا محتاج نہیں۔ ضلع کے کونے کونے میں شاخیں قائم کئے جارہے ہیں۔ لہٰذا علماء کرام و دینداران اسلام سے التماس ہے کہ وہ اس نیک کام میں تعاون فرماویں۔ اپنے قرب و جوار میں جمعیۃ کے ممبر پیدا کریں اور جمعیۃ کے مقاصد سے عوام کو متعارف کراکے ان کا تعاون حاصل فرمائیں۔ اور ضلعی دفتر کو اس سے آگاہ کریں۔ ممبری فارم و دیگر معلومات کے لئے دفتر سے خط و کتابت کریں۔ اپنے حالات و دینی خدمات و مکمل پتہ سے واقف فرماویں تاکہ رمضان شریف کے بعد ضلع میں ہونے والے اجلاس میں ایسے کارکن حضرات کو مدعو کرسکیں۔ امید ہے کہ تمام دیندار و علماء کرام تعاون فرماکر ممنون فرماویں گے۔ و عند اللہ ماجور ہوں گے۔

پتہ: دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم صاحب ہیلی معرفت خان محمد دکاندار۔ پوسٹ ڈھورو نارو۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر بحکم حضرت مولانا مولوی محمد اسحٰق صاحب مدظلہ صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر۔

ضلع تھرپارکر کی جمعیۃ کی تمام شاخوں سے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جن کی ممبر سازی کی کاپیاں مکمل ہوچکی ہیں۔ وہ کاپیاں بمعہ رقم مندرجہ پتہ پر ضلعی دفتر میں بھیجیں۔ تاکہ ضلعی دفتر اپنا حصہ کاٹ کے باقی مرکزی دفتر کا حصہ بمعہ رقم مرکزی دفتر کو (مطابق ارشاد مرکز) ارسال کرسکے۔

پتہ یہ ہے دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم ہیلی صاحب معرفت خان محمد دکاندار۔ پوسٹ ڈھورو نارو

جمعیۃ علمائے اسلام کمالیہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ کا اجلاس زیر صدارت سردار الطاف حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی

(۱) پاس ہوا کہ ممبر قومی اسمبلی حلقہ لائل پور کو وفد کی صورت میں ملا جائے۔ اگر نہ مل سکیں کیونکہ وہ قومی اسمبلی کے سپیکر بھی ہیں تو بذریعہ خط و کتابت ان سے گزارش کرکے مجبور کیا جائے کہ وہ اسمبلی میں اسلامی قوانین کے حق میں ووٹ دیں۔

(۲) پاکستان کا دستور کتاب و سنت کے مطابق بنایا جاوے۔

(۳) عائلی قوانین کے متعلق تمام علماء کا فیصلہ ہے کہ یہ غیر اسلامی ہیں ان کا منسوخ ہونا ضروری ہے

(۴) اسمبلی میں کوئی خلاف شرع قانون دونوں کی اکثریت سے پاس نہ کیا جائے بلکہ ماہرین فن کے دلائل کی روشنی میں پاس کیا جائے۔

ایک تبلیغی اجتماع

مورخہ ۲۱ر جنوری کو بمقام بازار زیر صدارت مولانا برہ خان صاحب ککرشنگ ایک تبلیغی اجتماع ہوا جس میں جمعیۃ علماء سندھ کے اراکین نے شرکت کی یہ جلسہ ایک طالب علم کے ختم قرآن کے سلسلہ میں مدرسہ تعلیم القرآن بازار (شعبہ دار العلوم مظاہر الحق بنگرام) میں ہوا۔ جس میں مولانا غفران صاحب پٹھور خان اور مفتی محمد اسرائیل بنگرام نے ضرورت قرآن پر تقریریں کیں۔

آخر میں باتفاق ایک قرارداد پاس ہوئی کہ عائلی قوانین جو شریعت کے خلاف ہوں اس کو منسوخ کیا جائے۔

جمعیۃ علمائے اسلام چک ۱۳۹ گ ب تحصیل سمندری کا انتخاب

چک ۱۳۹ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور میں علماء کا ایک جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر جناب حافظ نور احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ ایم ابراہیم صاحب۔ نائب ناظم جناب مقبول احمد صاحب، سالار مولانا حافظ نور احمد صاحب خطیب جامع مسجد چک ہذا۔ خزانچی جناب ممتاز احمد صاحب۔

بعد میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی ترقی کے لئے پروگرام اور رضاکارانہ نظام کو ترقی دینے پر بھی زور دیا گیا

حیاتِ جاوداں

(طالوت)

تمہیں معلوم بھی ہے کچھ کہاں تک بات پہنچے گی
نبوت سے حیاتِ جاوداں تک بات پہنچے گی

نگاہ کرسیئہ مازاغ پہنچے ہیں وہ سدرہ تک
اب آگے دیکھئے ان کی کہاں تک بات پہنچے گی

شبِ معراج کا جب ذکر آئے گا زبانوں پر
مقاماتِ دنیٰ سے لامکاں تک بات پہنچے گی

بیانِ شق القمر سے پیش گوئی ہوگئی گویا
زمیں سے چاند تک اور آسماں تک بات پہنچے گی

کسی کو مطلقاً تسلیم میں بھی ہچکچاہٹ ہے
حدیثوں کی تو اعجازِ بیاں تک بات پہنچے گی

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ چاروں برحق ہیں
نہ ہوں یہ بھی اگر حق پر؟ کہاں تک بات پہنچے گی؟

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے وفد کی جناب مہر خداداد صاحب ممبر قومی اسمبلی سے ملاقات

۴۔ فروری آج صبح دس بجے جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا ایک وفد زیر قیادت حضرت الحاج صاحبزادہ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب رکن ضلعی شوریٰ جناب مہر داد صاحب ملک ایم۔ این۔ اے سے ملاقی ہوا۔

وفد کے دیگر اراکین میں سے حضرت الحاج مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ شہر سرگودھا اور جناب بابو شیخ خلافت علی صاحب خازن جمعیۃ شہر سرگودھا حضرت مولانا قاری عنایت اللہ صاحب مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم ضلع سرگودھا کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ وفد نے جناب مہر صاحب سے عائلی قوانین کے خلاف بل (جسے مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام اسمبلی میں پیش فرما چکے ہیں) کی حمایت اور اسلامی آئین کی تشکیل و ترویج کے بارے میں گفتگو کی۔

جناب مہر صاحب نے نہایت حوصلہ افزا جواب دے کر وفد کو یقین دلایا کہ وہ اسمبلی میں جمعیۃ کی طرف سے پیش کردہ بل کی حمایت کریں گے اور اسلامی آئین کے بارے میں جمعیۃ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔ اور ایسا کرنا وہ اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ وفد کی یہ ملاقات نہایت کامیاب رہی اور جناب مہر صاحب کے جواب اور رویہ سے وفد بہت اچھا تاثر لے کر آیا۔

ڈاکٹر میاں لطاف گل صاحب کو صدمہ

دوستوں سے دعا کی اپیل

محترم ڈاکٹر لطاف گل صاحب کاکاخیل رکن جمعیۃ علماء اسلام کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ نے چند سال تک مسلسل مجلس احرار اسلام میں کام کیا۔ باطل فرقوں کی سرکوبی فرمائی شہید گنج کی تحریک میں ایک بڑی تعداد رضا کاروں کی جیل کو بھیجی۔ اس کے بعد عرصہ دراز تک آپ مردان سے بمبئی تشریف لے گئے آجکل چند سالوں سے آپ نوشہرہ صدر ضلع پشاور میں پریکٹس کرتے ہیں آپ نے دین اسلام سے دنیاداروں اور با اقتدار افراد کی سرد مہری دیکھ کر اپنی تمام تر خدمات جمعیۃ علماء اسلام کے حوالہ کردی ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ آپ کے وجود سے اسلام کو پورا پورا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ پچھلے دنوں آپ کی نیک دل اور تہجد گزار والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا جو ایک مثالی دیندار خاتون تھیں ہم سب محترم ڈاکٹر صاحب کے اس صدمے سے متاثر اور ان کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام متعلقین کو صبر اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا اور ایصال ثواب فرماویں۔

(غلام غوث)

بدل اشتراک

سالانہ	پانچ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے
فی پرچہ	۱۲ نئے پیسے

Scanned with CamScanner

اہم خبریں

○ اسپانیہ کے مجاہد عبدالکریم ریف ۶ فروری کو مصر میں حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے ۔ انہیں فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ بعد میں ان میت کو مراکش لے جائیں گے ۔

○ پولیس نے صوبہ کے اکثر مقامات پر ہفتہ ٹریفک منایا اور نہایت شاندار طریقہ سے ٹریفک رولز سمجھانے کی رہنمائی کی ۔

○ عام طور پر محسوس کیا جاتا ہے ۔ کہ جب سے محمد یوسف خاں اورک زئی لاہور کے سینئر ایس ۔ پی مقرر ہوئے ہیں ۔ شہر کی سماجی زندگی میں ان کی کوششیں جاری رہتی ہیں

○ گھانا کے صدر نکرومہ نے کہا ہے کہ تمام افریقی ریاستوں کے سربراہوں کے خلاف تخریبی اقدامات کو روکنے کے لئے متحدہ افریقہ کی ایک حکومت قائم کی جائے ۔

○ چینی فٹ بال ٹیم پاکستان میں کئی جگہ دوستانہ میچ کھیل کر اپنے وطن چین روانہ ہوئی ہے ۔

○ ترکی میں ایک چار سالہ کسان کا بچہ اپنے آپ کو دوسرے جنم کی پیدائش بیان کرتا ہے اس نے کہا ہے کہ مجھے فلاں شخص نے قتل کیا تھا اور اب یہ اس کا دوسرا جنم ہے ۔

○ جاپان میں جاپانی وزیر اعظم مسٹر اکیڈا کو قتل کرنے کے الزام میں تین افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

○ بھارت کے نمائندہ برائے مذاکرات کشمیر سردار سورن سنگھ نے کراچی شہر کی تعریف کی ہے ۔ اور اخبار نویسیوں کو کہا ہے کہ ٹیڑھے سوال نہ کریں ۔

○ بھارتی وفد نے کشمیر کے حل کے لئے کشمیر کی تقسیم کا منصوبہ پیش کیا ہے ۔

○ امریکی اور برطانوی سفیر دونوں حکومتوں پر حل تلاش کرنے کے لئے زور ڈال رہے ہیں

○ پاک بھارت امریکی گفتگو میں صدر ایوب کو باخبر رکھا جا رہا ہے ۔

○ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ۱۹۶۵ء تک دس ارب روپے کا مقروض ہو جائے گا ۔

○ روس نے بھارت کو بجلی گھروں کا سامان دینے کا اعلان کیا ہے ۔

○ جنرل موسیٰ کمانڈر انچیف افواج پاکستان نے انڈونیشیا کا دورہ کیا ہے ۔

○ لاہور کے مشہور حکیم اور مسلم دولت لیگ رہنما حکیم نیر واسطی نے ایک ماہ تک ترکی کا دورہ کیا ہے ۔ ان کا بیان ہے ۔ کہ ترکی میں اسلام پوری تابانی سے جلوہ گر ہے ۔

○ اعلان ہوا ہے کہ کراچی اور چاٹگام میں روس ۔ چین اور چیکوسلواکیہ اپنے قونصل خانے قائم کر رہے ہیں ۔

○ ترکی کے ایک ۵۷ سالہ زمیندار کا ڈاکٹروں نے اپریشن کر کے دل کے ساتھ ایک بیٹری لگا دی ہے ۔ اس بیٹری کی حرکت سے اس کا دل حرکت کرتا ہے وہ شخص محمد بایزید بالکل تندرست اور اپنے اندر کوئی نئی چیز محسوس نہیں کرتا ۔ بیٹری ۵ سال بعد پھر تبدیل کر دی جائیگی ۔

○ مغربی ایریا میں کام کرنے والی پاکستانی فوج کے یادگاری ٹکٹ جو ۱۳ پیسے کے ہوں گے ۔ ۱۵ فروری کو جاری ہوں گے جن پر شالیمار باغ کی تصویر ہوگی ۔

○ عراق میں ۸ فروری کو دوسرا فوجی انقلاب ہوا ۔ انقلاب کی رہنمائی کرنل عبدالسلام عارف نے کی ۔ عراق کے سابق مرد آہنی جنرل عبدالکریم قاسم کمیونسٹ رہنما طہٰ الشیخ اور سابق فوجی عدالت کے صدر عباس مہداوی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ۔

○ عراق کے نئے انقلابی رہنما نے مصر کی حمایت کی ہے اور کمیونسٹوں کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے ۔ نئے رہنما کرنل عارف نے ۱۹ وزیروں پر مشتمل نئی کابینہ بنائی ہے ۔

○ مصر میں عراق کے انقلاب پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ قاہرہ ریڈیو عراقی انقلاب کے مدحیہ ترانوں میں پیش پیش ہے اس کے ساتھ ہی حکومت مصر نے نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے ۔

○ عراق میں نئے آمدہ واقعات کے پیش نظر اردن ، ایران ۔ ترکی ۔ شام اور کویت میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے اور فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے ۔

○ پاکستان کے وزیر خزانہ محمد شعیب صاحب ان کے کنبہ کے افراد جو ان دنوں عراق میں گھرے ہوئے تھے بخیریت پاکستان پہنچ گئے ہیں

○ سابق پنجاب کے پرائمری مدرسین کو ابھی تک دسمبر اور جنوری کی تنخواہ نہیں ملی ۔ معین سے پہ کم تنخواہ والے ملازمین بے حد پریشان ہیں

○ اسرائیلی حکومت نے قوم کو خبردار کیا ہے ۔ کہ عراق کے تازہ انقلاب سے اسرائیل کی سلامتی خطرہ میں پڑ گئی ہے ۔ اس لئے کہ نئی حکومت مصر کی حامی ہے اور مصر اسرائیل کا بدترین دشمن ہے ۔

○ مسٹر عبدالوحید خاں وزیر ریلوے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ لاہور کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے اور اس کے گرد کراچی کی طرح سرکلر ریلوے کی تعمیر زیر غور ہے ۔

○ صوبائی حکومت نے درجہ چہارم اور درجہ سوم کے ملازموں کی تنخواہوں کے نئے سکیل مقرر کر دیئے ہیں ۔ یہ تنخواہ گریڈ کمیشن کے فیصلوں کی روشنی میں ترتیب دئے گئے ہیں اور اس سے ساڑھے چار کروڑ روپے کا خزانہ پر بوجھ پڑے گا ۔ اور اس سے چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار ملازموں کو فائدہ ہوگا ۔

○ کراچی میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان اور بھارت کی گفتگو زوروں پر چل رہی ہے کہا جاتا ہے کہ اگر یہ گفتگو ناکام رہی تو برصغیر کا افسوسناک المیہ ہوگا ۔

○ صوبہ کی وزیر تعلیمات بیگم محمودہ سلیم نے سکولوں اور کالجوں میں ناچ گانوں اور عشقیہ ڈراموں کی حوصلہ افزائی کی ہے ۔ شیخ مسعود صادق نے بھی اس کی تائید کی ہے ۔ لیکن ملک بھر میں حکمرانوں کی اس "کلچر نوازی" اور فحاشی قسم کی ثقافتی سرگرمیوں کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے

○ مشرقی پاکستان کی صوبائی اسمبلی نے موجودہ مالی سال کے لئے ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے ضمنی بجٹ کی منظوری دے دی ہے ۔

مذاکراتِ کشمیر کی ناکامی!

سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ کشمیر کی بات چیت میں رکاوٹ پڑ گئی ہے ۔ اس لئے فیصلہ ہوا کہ آئندہ بات چیت ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ مارچ کو کلکتہ میں چوتھی بار پھر شروع کی جائے گی ۔

موجودہ بات چیت میں تقسیم کشمیر کا سوال ہی زیر بحث رہا ہے ۔

※

ایک خبر

کیا یہ حقیقت ہے ؟

صنعتی قرضوں کی کارپوریشن ، مغربی پاکستان میں شراب سازی کے کچھ نئے کارخانے قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرض دے گی ۔ اور یہ کارخانے ہر سال تقریباً ۳۰ ہزار گیلن شراب کشید کریں گے !

یہ خبر پڑھنے کے بعد ہر مسلمان اقتدار کی بدنصیبی پر جس قدر غم و غصے کا اظہار کیا جائے کم ہوگا ۔ لیکن یاد رکھیں کہ وہ لوگ جن کے دل خدا کے نزدیک جوابدہی کا احساس ہی نہ رکھتے ہوں ۔ ان سے ناچ رنگ ۔ ثقافتی الجھاؤ اور دنیاوی بے راہ روی کے سوا کس چیز کی توقع ہو سکتی ہے ۔ دعا کیجئے کہ خدائے تعالیٰ ان کے دلوں میں آخرت کی بازپرس کا احساس پیدا کرے ۔

نرخنامہ اشتہارات

فی انچ سنگل کالم ۶/- روپیہ فی اشاعت
زیر معاہدہ ۵/- " "
پورا صفحہ اندرون ٹائیٹل ورق ۲۵۰/- " "
آخری پورا صفحہ ۴۵۰/- " "
زیر معاہدہ ۳۵۰/- " "
چھوٹی مصنوعات ، قومی اداروں اور کتب خانوں کے ساتھ خاص رعایت ہوگی ۔
مینیجر شعبہ اشتہارات ترجمان اسلام لاہور سے خط و کتابت کریں ۔

خاص مجربات

انیس الدماغ ۔ وکیل ، ادیب ، مدرس صحافی اور طلباء کے لئے خاص تحفہ جو دماغی نقصان نسیان کو دور کر کے قوت بخشی ہے پچاس گولی ۶ روپے ۲۵ پیسے ۔

فولادی ۔ کثرت پیشاب ۔ جوڑوں کا درد دل دماغ جگر معدہ اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے ۔ پچاس گولی ۶ روپے ۲۵ پیسے

انیس الشباب } مردانہ قوت کا بیش بہا خزانہ ۔ پچاس گولی گیارہ روپے ۔

ماسک ۔ جریان احتلام سرعت انزال کے لئے اکسیر اعظم سو گولی چھ روپے

سرمہ انیس العین } دھندھ ۔ جالا ۔ ککرے خارش پڑبال امراض کو دور کر کے بینائی بڑھاتا ہے فی شیشی ۳/- روپے ۔

جملہ امراض کا علاج نہایت غور و فکر سے کیا جاتا ہے ۔ ذیل کے پتہ پر تشریف لائیں یا خط و کتابت کریں ۔

دواخانہ انیس الغربا ۔ بیڈن روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۱۸ شوال ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء ○ نمبر (۱۰)

شام کا انقلاب

مودودیوں کی شامِ غم

ترجمان اسلام لاھور

ناصر کے حامی جوں جوں بڑھتے جارہے ہیں مودودیوں کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جارہی ہیں

کون سا مسلمان ہوگا جو اس تصور سے خوش نہ ہو کہ عالمِ اسلام میں اتحاد ہو جائے۔ اگر کل مسلمانانِ عالم متحد نہیں ہو سکتے تو قریبی ممالک متفق ہو کر باطل کا مقابلہ کریں اگر اس طرح مختلف براعظموں کے اہلِ اسلام اپنی اپنی جگہ ہی متحدہ گروپ بنا لیں تو پھر ان گروپوں میں باہمی مفاہمت اور اتحاد آسان ہو جاتا ہے

مرحوم سید جمال الدین افغانی جو عالمِ اسلام میں مشہور و معروف ہستی تھے وہ اسی اتحادِ عالمِ اسلام کے مقصدِ عظیم کو لے کر اٹھے تھے۔ مگر دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں آڑے آگئیں۔ اغیار نے اکثر جگہوں میں مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑایا۔ اس طرح صدیوں تک ان کو ایک دوسرے سے دور رکھا اور جہاں کہیں اتفاق و اتحاد کی تحریک اٹھی اس کو بری طرح ناکام بنا دیا گیا۔ اس طرح مدتوں کے اختلافات سے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف مستقل بغض و عناد کے جراثیم پرورش پانے لگے بلکہ ایک دوسرے کو زیر کرنے کی خاطر انہی دشمنانِ اسلام سے امداد لینے لگے ——— اس طرح الجزائر۔ مراکش۔ ٹیونس۔ طرابلس۔ مصر۔ عراق۔ شام۔ فلسطین۔ ہندوستان (مغل دور کے بعد) وغیرہ مسلم حکومتوں پر براہِ راست گورہ قومیں قابض ہو گئیں حرمین شریفین کے گورنر شریف حسین نے انگریزوں سے مل کر ترکوں سے بغاوت کرکے لٹیا ڈبو دی۔ ایران وغیرہ میں جو برائے نام آزاد رہ گئے تھے انہی دشمنوں کی سازشیں کام کر رہی تھیں اسی طوفانِ بدتمیزی کے بھنور سے ترکی اور افغانستان کی حکومتیں کسی نہ کسی طرح بچ نکلیں اور کسی نہ کسی درجہ میں آزاد بھی جانی جاتی تھیں۔ مگر ترکی کو یورپ کا مردِ بیمار اور افغانستان کو انگریز کا وظیفہ خوار کہا جاتا تھا۔ خدا خدا کرکے عالمِ اسلام نے کروٹ بدلی اور قانونِ قدرت کے عین مطابق انقلابات آنے شروع ہوئے ——— ہندوستان آزاد ہوا پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ مصر سے انگریز نکلنا پڑا، مراکش وغیرہ کو فرانس نے آزادی دی۔ شریف حسین (غدار) کو سلطان نجد نے شکست دی۔ اس کے وارثوں کو عراق والوں نے ختم کیا۔ شام سے فرانس بھاگ گیا اور عالمِ اسلام اغیار کے پنجے سے باہر نکل آیا۔ (الحمد للہ تعالیٰ) مگر یہ نوزائیدہ حکومتیں علیحدہ علیحدہ اپنی جگہوں میں کمزور اور وسائل و ذرائع میں دوسروں کی محتاج تھیں اس لئے روس اور امریکہ ممنونِ منت کرنے کی سازشیں کیں۔ چنانچہ سعودی عرب میں تیل کا خزانہ نکلا تو اسی بہانہ امریکہ نے وہاں پاؤں جما لئے۔ فلسطین میں یہودیوں کو [illegible] دیا گیا اور ان کی طاقت کو عربوں کے خلاف مضبوط بنایا گیا۔ اردن کے شاہ حسین شریف حسین کی یادگار ہے ابھی تک دشمنوں کا آلہ کار ہے۔ اس کی عرب فوجوں کے افسر انگریز تھے برائے نام آزاد تھا اور درحقیقت گویا اس کا آلہ کار۔

ان خطرناک حالات میں ایک مردِ مجاہد اٹھا۔ اس بطلِ حریت نے دشمنانِ اسلام کی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا۔ وہ ہے جمال عبدالناصر مصر کا مردِ آہن ——— اللہ تعالیٰ نے اس کو توفیق بخشی اس نے اتحادِ عرب کا نعرہ بلند کیا اور پہلے نہر سویز جیسی شاہراہ تجارت پر قبضہ کیا۔ یہ قبضہ آسان نہ تھا یہ کتے کے منہ سے ہڈی نکالنا تھا۔ انگریزوں نے فرانسیسیوں اور یہودیوں نے خفیہ تیاری کرکے اچانک مصر پر ہوائی، بری اور بحری حملہ کر دیا۔ دنیوی عقل یہ تصور ہی نہ کر سکتی تھی کہ مصر اس بھرپور حملے کا مقابلہ کرکے صحیح و سلامت رہ سکے گا۔

دنیا جانتی تھی کہ اس طرح [illegible] اگر برطانیہ موجود ہے اور مصر پر دوبارہ قابض ہو گیا۔ تو پھر تمام عرب ممالک اور مشرقِ وسطیٰ میں انگریزوں کا طوطی بولنے لگا اور پاکستان کی سیاست پر بھی اس کا گہرا اثر پڑے گا۔ اس لئے مسلمانوں کا بچہ بچہ دست بدعا تھا اور تمام اقوامِ عالم کی نگاہیں مصر کے قتل گاہ پر لگی ہوئی تھیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف ایک بندرگاہ پورٹ سعید میں بیس ہزار مصریوں نے جامِ شہادت پیش کیا۔ قربانی جتنی بھی ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دے دی اور نتیجہ یہ نکلا کہ تینوں الشیطنی حکومتوں کو بھاگ بیٹھی وہ [illegible] مصر سے نکلنا پڑا۔ نہر سویز آزاد ہو گئی اور ناصر پر ہر مسلمان عموماً اور ہر عرب جان و دل سے فدا ہونے لگا۔ عربوں کو اللہ تعالیٰ نے صاف ذہن دیا تھا وہ اور دنیا بھر کے سیاست دان جانتے تھے کہ یہ صرف مصر کی آزادی نہیں ہے بلکہ مصر کی مضبوط اور خود مختار حکومت کا وجود تمام عرب ممالک کی آزادی اور اتحاد کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔

اہلِ اسلام اس طرح افریقہ کے مغربی کنارے مراکش سے لے کر خلیج فارس اور بصرہ تک تمام عرب ممالک کے وفاق کا خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ مراکش۔ الجزائر۔ ٹیونس۔ لیبیا۔ مصر۔ عراق۔ ایران۔ شام۔ لبنان۔ سعودی عرب اور یمن مل کر دنیا کی تیسری بڑی طاقت بن سکتے ہیں جس سے عالمی طاقتوں کا توازن بھی مسلمانوں کے ہاتھ آسکتا ہے۔ دشمنانِ اسلام امریکہ اور یورپ کو یہی چیز کھٹک رہی تھی۔ اسی تصور سے ان کی روح کانپ رہی تھی۔ اسی وجہ سے صدر ناصر سے ان کو بغض و عناد تھا۔ اس عرب ہیرو پر حسد کی آگ میں جلتے اور بغض و کینہ کی وجہ سے پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ ان کو ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ مخالف سے خیر کی کیا توقع ہے۔ افسوس تو مودودی اور اس کے حواریوں پر ہے جن کے اخبارات ناصر کے خلاف لکھنے کے لئے وقف رہے۔ اخوان المسلمین کی آڑ لے کر ناصر کو کوسنا مودودیوں کی خاص نشانی بن چکا تھا۔ یہی حال ان سلطنتوں کا تھا جن کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ امریکہ سے تھا۔ سعودی عرب کے ان سے ناصر پر کفر کے فتووں کی اشاعت اور اس کی تبرّی لعنت کو

(باقی صفحہ پر)

سفرِ عشق

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

ذیل میں مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نہایت بیش قیمت مکتوب درج کیا جاتا ہے جس میں بڑے عارفانہ بلکہ عاشقانہ انداز سے حج کی روح اور اس کے اسرار بیان کئے گئے ہیں۔ حج سے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس تحریر کو خاص امتیاز حاصل ہے یہ خط حضرت مدنی رح نے آج سے تینتیس ۳۳ برس پہلے مولانا عبدالماجد دریا بادی کو ان کے سفرِ حج کے موقعہ پر لکھا تھا لیکن خط کا اثر اور مضامین کی تازگی آج بھی قائم ہے۔

(مدیر)

محترما! جناب باری عز اسمہ کی وہ صفات جوکہ مقتضی معبودیت ہیں ان کا مرجع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے، اوّل مالکیتِ نفع و ضرر۔ دوم محبوبیت۔ اوّل کو جلال سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ثانی کو جمال سے۔ مگر یہ تعبیر ناقص ہے جلال محض مالکیت ضرر پر متفرع ہوتا ہے۔ جس طرح جمال اسبابِ محبوبیت میں سے صرف ایک سبب ہے۔ وجوہِ محبوبیت علاوہ جمال کے کمال، قرب، احسان بھی ہیں۔ سبب اول یعنی مالکیت نفع و ضرر کا اقتضا محبوبیت عند العقل ہیں وہ کم ہونا ضروری ہے۔ اس معبودیت میں عابد کی ذاتی غرض چونکہ باعثِ عبادت ہوتی ہے۔ یعنی طمع یا خوف یا دونوں۔ اس سے یہ عبادت اس قدر کامل نہ ہوگی جس قدر وہ عبادت جس میں محض رضاءِ معبود مقصود ہے ظاہر ہے کہ محبوب کی جو کچھ اطاعت و فرمانبرداری کی جاتی ہے اس سے محض اس کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ دونوں قسم کی عبادتیں دینِ کامل میں ملحوظ ہوں۔ قسم اوّل پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول نماز و زکوٰۃ ہیں۔ اور قسم ثانی پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول روزہ و زکوٰۃ اور حج ہیں۔ روزہ محبوبیت کی منزلِ اوّل اور حج منزلِ ثانی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ عاشق پر اوّلین فریضہ یہی ہے۔ کہ اغیار سے قطع تعلق کیا جائے۔ جو کہ روزہ میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ دن کو اگر صیام کا حکم ہے تو رات کو قیام کا اور آخر میں اعتکاف نے اگر رہے سہے تعلقات کا بھی خاتمہ کر دیا بحکم من شہد منکم الشہر فلیصمہ اور من قام رمضان ایمانا (الحدیث) اگر استیعاب قیام رمضان کا پتہ چلتا ہے۔ تو بحکم احیٰی لیلہ احدمن قام رمضان الحدیث وغیرہ استیعاب قیام رمضان کا پتہ چلنا ضروری ہے اور چونکہ کمال ھوی کے لئے محض مالوفات ثلثہ کا جو کہ اصل الاصول ہیں۔ ترک مطلوب نہیں بلکہ ان کے علاوہ معاصی اور مشتہیات نفسانیہ کا ترک بھی مقصود ہے۔ من لم یدع قول الزور الحدیث و رب صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع الحدیث اس کے شاہد عادل ہیں۔ جب ترک اغیار کا اثبات (جو کہ منزلِ عشق کی پہلی گھاٹی ہے) ہو گیا اس کے بعد ضروری ہے کہ دوسری منزل کی طرف قدم بڑھایا جائے۔ یعنی کوچۂ محبوب اور اس کے دار و دیار کی جبہ سائی کا فخر حاصل کیا جائے۔ اسی لئے ایامِ حیات کے ختم ہوتے ہی ایامِ حج کی ابتدا ہوتی ہے جس کا اختتام ایامِ نحر (قربانی) پر ہے۔ کوچۂ محبوب کی طرف اس عاشق کا سفر کرنا جس نے تمام اغیار کو ترک کر دیا ہو اور سچے عشق کا مدعی ہو معمولی طریقہ پر نہ ہوگا۔ نہ اس کو سر کی خبر ہوگی نہ پیر کی نہ بدن کے زیب و زینت کا خیال ہوگا نہ لوگوں سے جھگڑنے اور لڑنے کا فکر

فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج

کہاں عشق اور کہاں آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں کہاں قلبی اضطراب اور کہاں شہوت پرستی اور آرام طلبی، نہ سرمہ کی فکر ہوگی نہ خوشبو اور تیل کا دھیان۔ اس کو آبادی سے نفرت، جنگل جانوروں سے الفت ہونی ضروری ہے

وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما

سیر و شکار جو کہ کارِ بیکاراں ہے ایسے مشتاق اور مضطرب نفوس کے لئے بے حد نفرت کی چیز ہوگی۔ واذا حللتم فاصطادوا۔ اس کی تو دن و رات کی سرگرمی معشوق کی یاد، اس کے نام کو جپنا، اپنے تن بدن کو بھلا دینا دوست احباب عزیز و اقارب، راحت و آرام کو ترک کر دینا نہ نیند آنکھوں میں بھلی معلوم ہوگی نہ لذائذ طعمہ اور خوشبو دار اور خوش ذائقہ اشربہ و اطعمہ کا شوق ہوگا۔

یوادی ھواہ ثم یکتم سرہٗ
ویخشع فی کل الامور ویخضع

جوں جوں دیارِ محبوب اور ایامِ وصال کی قربت اسی قدر ولولہ اور فریفتگی اور جوشِ جنوں میں ترقی ہوتی رہتی ہے ؎

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

ان دنوں جوشِ جنوں ہے ترے دیوانے کو
لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو
خونِ دل پینے کو اور لختِ جگر کھانے کو
یہ غذا ملتی ہے جاناں ترے دیوانے کو

نوبہا دستِ جنوں چاک گریباں کردے
آتش افتاد بجاں جنبش داماں مددے

قریب پہونچتے ہیں (میقات پر) تو اپنے سب سے میلے کچیلے کپڑوں کو نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ اس وادیٔ عشق میں گریبان و دامن سے کیا کام ہے

ہم نے تو اپنا آپ گریبان کیا ہے چاک
اس کو سیا یا نہ سیا پھر کسی کو کیا

دن رات محبوب کی رٹ پپیہا کی طرح لگتی ہے۔ (تلبیہ پڑھ رہے ہیں) ؎

انت سہرت ہیو پیو کنار سے
ہمرے پیا تو بدلیں سدھار سے
برابروگ سے تلپت جیئو
اب جن بول پپیہا پیئو

اگر غم ہے تو محبوب کا، اگر ذکر ہے تو معشوق کا اگر طلب ہے تو پی کی، اگر خیال ہے تو دلبر کا •

عشق میں تیرے کوہِ غم سر لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

کوچۂ محبوب میں پہونچتے ہیں تو اس کے در و دیوار کے ارد گرد دیوانہ وار پوری فریفتگی کے ساتھ چکر لگاتے ہیں کہیں چوکھٹ پر سر ہے تو کہیں در و دیوار اور پتھروں پر لب ہیں۔

امر علی الدیار دیار لیلیٰ
اقبل ذا الجدار و ذا الجدارا
وما حب الدیار شغفن قلبی
ولکن حب من نزل الدیارا

کسی نے اگر جھوٹی بھی خبر دی کہ معشوق کا جلوہ فلاں جگہ نمودار ہونے والا ہے تو بے سر و پیر ہو کر دوڑتے ہوئے وہاں پہونچے نہ کانٹوں کا خیال ہے۔ نہ راستے کے پتھروں کی فکر، نہ گڑھوں میں گرنے کا خطرہ ہے، نہ پہاڑوں کی تلخیوں کا ڈر ہے۔ مجنوں بنی عامر کا سماں بندھا ہوا ہے۔ بدن میں اگر جوئیں ڈھیروں پڑی ہیں تو کیا پرواہ ہے۔ اہلِ عقل اور اہلِ زمانہ اگر پھبتیاں اڑاتے ہیں تو کیا شرم ؎

جب پیت بھئی تب لاج کہاں سنسار ہے تو کیا ڈر ہے
دکھ درد پڑے تو کیا جینا اور سکھ نہ رہے تو کیا ڈر ہے

اگر ناصح ناداں معشوق اور عشق سے روکتا ہے تو جس طرح آگ پر پانی کے چھینٹے اس کو اور بھڑکا دیتے ہیں اسی طرح [illegible] بھڑک جاتی ہے۔ ناداں ناصح [illegible] ہوتے بیتاب ہو جاتے ہیں ؎

ناصح مت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے [illegible]

ویھیجنی یا عاذلی الملک الذی [illegible]
استحلت کل الناس فی ارضہ [illegible]
فقومی احب الاعصینک فی [illegible]
قسماً حبہ و بحسنہ و [illegible]

میرے محترم! یہ تھوڑا سا خاکہ [illegible] ہے۔ اگر دل میں تڑپ اور سینہ میں [illegible] زندگی ہیچ ہے وہ انسان نہیں جس کے دل [illegible] روح، اعضاء رئیسہ، محبوبِ حقیقی کے [illegible] ولولہ سے خالی ہیں۔ یہاں عقل کے [illegible] جس قدر بھی بے عقلی اور شورش ہوگی [illegible] بھی اضطراب و بے چینی ہوگی اسی قدر [illegible] شمار کیا جائے گا ؎

موسیا آدابِ داناں دیگر اند
سوختہ جان و رواناں دیگر اند

کفر کافر را و دیں دیندار را
ذرۂ دردت دلِ عطار را

عقل اور حیا کے مقید ہونے والے [illegible] و راحت کے طلب گار محبین اپنی [illegible] اثبات سے عاجز ہیں ؎

عشق چوں خام است باشد بستۂ ناموس [illegible]
پختہ مغزانِ جنوں را کے حیا باشد [illegible]

اس وادی میں قدم رکھنے والے کو [illegible] اور ہر قسم کی قربانی کے لئے پہلے سے [illegible] ہے۔ آرام اور راحت، عزت اور جا[illegible] بھی اس راہ میں سخت ترین بلکہ بدترین [illegible] والا گناہ ہے ؎

نازپروردہ تنعم نبرد راہ بدوست
عاشقی شیوۂ رندانِ بلاکش باشد

یقیں میداں کہ آں شاہ [illegible]
بدست سر بریدہ میدہد [illegible]

اس وادیٔ پر خار میں قدم رکھتے ہی [illegible] سر کے چکر کا، بیماری کا، ضعف کا [illegible] عزت و جاہ کا فکر ہے۔ افسوس [illegible] قدم بڑھائیے، اگر تکلیف سامنے [illegible] سمجھئے اگر ستائے جائیں تو محبوب [illegible] پس پردہ طوطی صفت کون کرا[illegible] لیلیٰ کے کاسہ توڑ دینے پر رقص [illegible] وہ اپنے خاص تعلق کا اثبات کرتا [illegible] یہاں جھجکئے نہیں کلام اللہ [illegible] الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل [illegible] صادق امیں ہے قیمۃ المرء بہمتہ [illegible]

بقدر الجد تکتسب [illegible]
ومن رام العلی [illegible]

۷۸۶
هفت روزه ترجمان اسلام لاهور
۱۵ - مارچ ۱۹۶۳ء

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی دعوت

یوں تو علماء کرام کو حدیث شریف میں ورثۃ الانبیاء کہا گیا ہے - اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ روز اول سے ان پر عائد ہوتا ہے اور انہیں کی شاندار خدمات اور قربانیوں سے آجتک اسلام کی سرسبز کھیتی لہلا رہی ہے -

مگر فرنگی کے منحوس دور میں دین اور علماء دین کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو ان سے متنفر کر کے فرنگی یا نیم فرنگی بنانے کی سعی ہوتی رہی - جس کی وجہ سے اسلامی روایات کو خاصا دھکا لگا لیکن یہ اسلام کا معجزہ ہے کہ اس کو کوئی مٹا نہیں سکتا - بلکہ اس کو مٹانے والے خود مٹ جاتے ہیں ؎

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

۱۹۵۶ء میں حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں مغربی پاکستان کے طول و عرض سے علماء کرام نے ملتان میں جمع ہو کر اسلام کی خدمت کا نئے سرے سے عزم صمیم کیا - اور ملک بھر میں دیکھتے دیکھتے جمعیۃ علماء اسلام کی ہزاروں شاخیں قائم ہو گئیں - مارشل لاء کے دور میں بھی علماء کرام خاموش نہ رہے بلکہ جب عائلی قوانین کا آرڈیننس نافذ ہوا تو انہوں نے اس کی حقیقت کھول کر رکھ دی - جس سے عائلی کمیشن کی جہالت کا پول کھل گیا -

جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے ؟

اس سوال کا آسان اور مختصر جواب یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد عظیم وہی مبارک دعوت ہے جس کے لئے سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے -

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی سیاست نہ یورپ کے تابع ہے نہ روس و امریکہ کے - بلکہ ہماری سیاست وہی ہے جو سردار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاست تھی -

(۲) جمعیۃ علماء اسلام زندگی کے ہر شعبے میں ان اصولوں کو اپنا رہنما سمجھتی ہے جن اصولوں کو خدائے برتر کے آخری نبی نے آخری شریعت کی حیثیت سے ساری دنیا کے سامنے پیش فرمایا -

(۳) جمعیۃ علماء اسلام پیغمبروں پر تنقید اور صحابہ کرام پر نکتہ چینی کو کفر و الحاد اور بے دینی کا دروازہ سمجھتی ہے - اور اس دروازے کو بند کرنا اپنا اوّلین فرض قرار دیتی ہے -

(۴) جمعیۃ علماء اسلام مسلمانوں میں توحید - اللہ تعالیٰ پر بھروسہ - اتباع سنت کا جذبہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا ولولہ پیدا کرنا یا باقی رکھنا چاہتی ہے -

(۵) جمعیۃ علماء اسلام عیسائیوں - مرزائیوں - پرویزیوں کے حملوں کا دفاع اور مودودی کے گمراہ کن مسائل کی تردید کرتے ہوئے اس اسلام کو باقی رکھنا چاہتی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بزرگانِ دین نے حاصل کر کے ہم تک پہنچایا -

(۶) جمعیۃ علماء اسلام عریانی و بے حیائی کے طوفان اور الحاد و دہریت کی سرکوبی اپنا فرض سمجھتی ہے

(۷) جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ ملک میں چکلے شراب خانے اور ناچ گھر نہ رہیں -

(۸) جمعیۃ علماء اسلام ناموسِ رسالتؐ اور شانِ صحابہؓ کی حفاظت کی کوشش کرتی ہے

(۹) جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ ملک کا آئین اسلام ہو - فوجداری جرائم کی شرعی سزائیں جاری ہوں - ارکانِ اسلام - نماز - روزے وغیرہ کو لازم قرار دیا جائے - جج سے پابندی بالکل اٹھ جائے - سود اور جوا - ظلم اور رشوت قطعاً نہ رہے -

(۱۰) جمعیۃ علماء اسلام مسلمانوں میں مساوات اور غریبوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے جد و جہد کرنا چاہتی ہے -

(۱۱) جمعیۃ علماء اسلام اتحاد، دینی تعلیم کی ترویج اور معاشرے کو اسلامی بنانے کی حامی ہے -

(۱۲) جمعیۃ علماء اسلام - اسلامی ملکوں میں اتفاق اور مسلمانوں میں اخوتِ اسلامی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا چاہتی ہے -

(۱۳) جمعیۃ علماء اسلام خدمتِ خلق اور تبلیغ دین کے راستے ہموار کرنے کی کوشش کرتی ہے

(۱۴) جمعیۃ علماء اسلام یہ چاہتی ہے کہ پاکستان میں کوئی غیر اسلامی تبلیغ نہ ہو، اور مرتد ہونا قطعاً جرم قرار دیا جائے -

(۱۵) جمعیۃ علماء اسلام ہر اس مسلمان اور ہر اس جماعت سے تعاون کی حامی ہے - جو ان اغراض سے متفق ہو -

(۱۶) جمعیۃ علماء اسلام کا ممبر اور رضاکار ہر مسلمان بن سکتا ہے - خواہ عالم ہو یا نہ ہو - تاکہ ملک میں ایک دینی قوت پیدا ہو - جو عائلی قوانین جیسے مخالفِ اسلام قانون اور ہر بے دینی کے خلاف مؤثر آواز بلند کر سکے -

قرآن کی پکار اور مسلمانوں کا فرض

مسلمانوں کا فرض ہے کہ اگر وہ اسلام کو باقی رکھنا اور پاکستان کو حقیقی معنوں میں پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بن کر اور اس سے مکمل تعاون کرتے ہوئے قرآن کی پکار پر کان دھریں اور دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کریں -

جمعیۃ علماء اسلام میں

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ خانپور - (۲) حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب امیر خدام الدین لاہور - (۳) حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری - کراچی - (۴) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا - (۵) حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف - (۶) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مشائخ کی سرپرستی حاصل ہے، مغربی پاکستان کے بلند پایہ علماء کرام کے سوا تاجر اور زمیندار بھی شریک ہیں -

امید ہے کہ تمام خوش قسمت مسلمان اسلام کی خدمت اور ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اس سے ہر طرح کا تعاون کریں گے -

---

روزہ و عید سے متعلق ایک ہندو کے تاثرات

غافل و مغرب زدہ مسلمانوں کیلئے لمحۂ فکر

مہاشہ رنبیر روزنامہ "ملاپ" دہلی کے ایڈیٹر اپنے اداریتی کالموں میں "عید مبارک" کے عنوان سے لکھتے ہیں -

"تیس دن برت و زبرت رکھنے کے بعد جو عید ہمارے مسلمان بھائی مناتے ہیں - اس کے پیچھے اتنا عظیم اور مقدس جذبہ موجزن ہے کہ کوئی بھی آدمی جو اسے سمجھے گا اس کے سامنے عقیدت و محبت سے اپنا سر جھکائے گا - برت رکھنا آسان نہیں اور پھر لگاتار پورا ایک مہینہ بے حد کٹھن ہے - یہ بات میں ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں بہت دیر کی بات ہے میں مظفر گڑھ جیل میں نظربند تھا - میرے ساتھی تھے دو مسلمان بھائی - وہ بھی نظربند تھے ان میں سے ایک بھائی نے روزہ رکھنے کا فیصلہ کیا تو میں نے کہا "تم روزہ رکھو میں کھاتا ہوں یہ مجھے اچھا نہیں لگتا - میں بھی تمہارے ساتھ سب کے سب روزے رکھوں گا - سخت گرمی کے دن تھے جیل کے نزدیک کھلا ریگستان تھا لوں سے جھلستی ہوئی لو آتی تھی - ٹھنڈا پانی سامنے ہوتا تھا - لیکن اسے ہونٹوں کے نزدیک لانا منع - تب مجھے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا بڑا تپ ہے صبح کے وقت تاروں کی چھاؤں میں ہم کچھ کھاتے ضرور تھے - لیکن اس وقت بھوک ہی نہیں ہوتی تھی - اس لئے زیادہ کھانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا اور جب رات کے وقت ہم دونوں ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر اپنی اپنی بھاشا میں بھگوان کو یاد کرتے تو ایسا لگتا تھا جیسے خالق دو عالم کا فضل و کرم مسکراتی ہوئی روشنی بن کر سامنے آگیا ہے میں اپنے دوست کو وید اور اپنشد کے منتر سناتا تھا وہ مجھے قرآن کی آیات - روحانیت اور بھگتی کا جیسے ایک دریا بہہ نکلتا تھا - اس کے بعد بھی کئی بار روزے رکھے کبھی پورے، کبھی ادھورے لیکن ہر بار اس کٹھور اور کٹھن تپ کی عظمت و تقدیس زیادہ اجاگر ہوتی من کو مارنے کا اس کے اندر رچ تر تالانے کا، اور اسے مالک کی یاد کے لئے یکسو بنا دینے کا اتنا خوبصورت سادھن میں نے یا تو یوگ ابھیاس میں دیکھا ہے یا پھر اس کٹھن برت میں جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے لئے فرض بنا دیا - اس روزہ عید کے پیچھے محرک فلسفہ کیا ہے یہ کہ انسان ہو یا قوم اسے عید منانے کا حق اس وقت ملتا ہے جب وہ تیاگ کے مارگ پر چلے اور اس تپ اور تیاگ کو اپنا فرض سمجھ کر ایشور کے نام پر ارپن کرے - کتنا خوبصورت جذبہ ہے یہ کہ بھوکے اور پیاسے رہو - مالک پر بھروسہ کر کے تکلیف برداشت کرو - اور اس لئے کرو کہ یہ فرض ہے - اس و شواش کے ساتھ کرو کہ اس کے بعد کرم کا پھل ملیگا ضرور، عید آئے گی ضرور - تپ اور تیاگ کے فلسفہ کو سمجھ کر جو قوم محنت اور مشقت کے مارگ پر آگے بڑھتی ہے اس کے لئے عید نہ آئے ایسا کبھی نہیں ہوا

نوٹ: [illegible]

معبود و مستعان صرف اللہ ہی ہے

قسط نمبر ۲

ایم عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی
شیخوپورہ

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ○ پ۱۸ ع۱۶

(ترجمہ) اور لوگوں نے پکڑ رکھے ہیں اس سے ورے کتنے حاکم جو نہیں بناتے کچھ چیز اور وہ خود بنائے گئے ہیں اور نہیں مالک اپنے حق میں برے کے اور نہ بھلے کے اور نہیں مالک مرنے کے اور جینے کے اور نہ جی اٹھنے کے ؛

تشریح : کس قدر ظلم اور تعجب و حیرت کا مقام ہے کہ ایسے قادر المطلق، مالک الکل حکیم علی الاطلاق کی زبردست ہستی کو کافی نہ سمجھ کر دوسرے معبود اور حاکم تجویز کر لیے جائیں جو گویا خدا کی حکومت میں حصہ دار ہیں۔ حالانکہ ان بیچاروں کا خود اپنا وجود بھی اپنے گھر کا نہیں نہ وہ ایک ذرہ کے پیدا کرنے کا اختیار رکھتے ہیں نہ مارنا جلانا اُن کے قبضہ میں ہے نہ اپنے مستقل اختیار سے کسی کو ادنیٰ ترین نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں بلکہ خود اپنی ذات کے لئے بھی ذرہ برابر فائدہ حاصل کرنے یا نقصان سے محفوظ رہنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ ایسی عاجز و مجبور ہستیوں کو خدا کا شریک ٹھہرانا کس قدر سفاہت اور بے سمجھی ہے۔

(۵) اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ پ۲۰ ع۳

(ترجمہ) مجھ کو یہی حکم ہے کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی، جس نے اُس کو حرمت دی اور اسی کی ہے ہر ایک چیز اور مجھ کو حکم ہے کہ رہوں حکم بردراوں میں !

(۶) اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ پ۲۰ ع۱۴

(ترجمہ) بے شک جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، وہ مالک نہیں ہیں تمہاری روزی کے سو تم ڈھونڈو اللہ کے یہاں روزی اور اُسی کی بندگی کرو اور اس کا حق مانو۔ اُسی کی طرف پھر جاؤ گے "

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ اکثر خلق روزی کے پیچھے ایمان دیتی ہے سو جان رکھو کہ اللہ کے سوا روزی کوئی نہیں دیتا وہی دیتا ہے اپنی خوشی کے موافق۔ لہٰذا اُسی کی بندگی کرو۔ وہیں تم کو لوٹ کر جانا ہے آخر اُس وقت تم کیا منہ دکھاؤ گے۔

(۷) مَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ پ۲۳ ع
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً

پاپی پانی گر نہ کسی مجھ کو شکستگی یہ بات
توجہ کا جب غیر سے آگئے بہن تیرہ من

اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ○ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(ترجمہ) اور مجھ کو کیا ہوا کہ میں بندگی نہ کروں اس کی جس نے مجھ کو بنایا اور اسی کی طرف سب پھر کر جاؤ گے "

" بھلا میں پکڑوں اس کے سوائے اوروں کو پوجنا کہ اگر مجھ پر چاہے رحمٰن تکلیف تو کچھ کام نہ آئے، مجھ کو ان کی سفارش اور نہ وہ مجھ کو چھڑائیں تو تو میں بھٹکتا رہوں صریح "

کس قدر صریح گمراہی ہے کہ اس مہربان قادر مطلق پروردگار کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کی جائے جو خدا کی بھیجی ہوئی کسی تکلیف سے نہ بذات خود چھڑا سکیں نہ سفارش کر کے نجات دلوا سکیں۔

(۸) " سو بندگی کر اللہ کی خالص کر کے اس کے واسطے بندگی۔ سنتا ہے؟ اللہ ہی کے لئے ہے بندگی خالص اور جنھوں نے پکڑ رکھے ہیں اُس کے ورے حمایتی کہ ہم تو پوجتے ہیں اس واسطے کہ ہم کو پہنچا دیں اللہ کی طرف قریب کے درجہ میں۔ بے شک اللہ فیصلہ کرے گا ان میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے ہیں۔ (پ۲۳ ع۱۵)

تشریح۔ حسب معمول اللہ کی بندگی کرتے رہیئے جو شوائب شرک و ریا وغیرہ سے پاک ہو اُسی کی طرف قولاً و فعلاً لوگوں کو دعوت دیجئے اور اعلان کر دیجئے کہ اللہ اُسی بندگی کو قبول کرتا ہے جو خالص اُسی کے لئے ہو عمل خالی از اخلاص کی اللہ کے ہاں کچھ پوچھ نہیں۔ عموماً مشرک لوگ یہی کہا کرتے ہیں کہ اُن چھوٹے خداؤں اور دیوتاؤں کی پرستش کر کے ہم بڑے خدا سے نزدیک ہو جائیں گے اور وہ ہم پر مہربانی کرے گا۔ جس سے ہمارے کام بن جائیں گے اس کا جواب دیا کہ ان لچر پوچ حیلوں سے توحید خالص میں جو جھگڑے ڈال رہے ہو اور اہل حق سے اختلاف کر رہے ہو اس کا عملی فیصلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آگے چل کر ہو جائے گا۔

(۹) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ پ۲۴ ع۱

(ترجمہ) اور جو تو اُن سے پوچھے کس نے بنائے آسمان اور زمین؟ تو کہیں اللہ نے۔ تو کہہ بھلا دیکھو تو۔ جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف۔ تو وہ ایسے ہیں کہ کھول دیں تکلیف اس کی ڈالی ہوئی۔ یا وہ چاہے مجھ پر مہربانی تو وہ ایسے ہیں کہ روک دیں اُس کی مہربانی کو تو کہہ مجھ کو بس ہے اللہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بھروسہ رکھنے والے ؛

ایک طرف تو خدا وند قدوس جو خود تمہارے اقرار کے موافق تمام زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور دوسری طرف پتھر کی بے جان مورتیں یا عاجز مخلوق جو سب مل کر بھی خدا کی بھیجی ہوئی ادنیٰ سے ادنےٰ تکلیف و راحت کو اس کی جگہ سے نہ ہٹا سکے تم ہی بتاؤ، دونوں میں سے کس پر بھروسہ کیا جائے اور کس کو اپنی مدد کے لئے کافی سمجھا جائے۔

(۱۰) قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○ پ۲۴ ع

(ترجمہ) تو کہہ اب اللہ کے سوا کسی کو بتلاتے ہوں کہ پوجوں اے نادانو "

انتہائی نادانی اور حماقت و جہالت یہ ہے کہ آدمی خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرے اور پیغمبر خدا سے یہ طمع رکھے کہ وہ اس کے راستہ پر آجائیں گے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دیوتاؤں کی پرستش کی طرف بلایا تھا اس کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۱۱) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ پ۲۴ ع

(ترجمہ) اور کہتا ہے تمہارا رب مجھ کو پکارو کہ پہنچوں تمہاری پکار کو۔ بے شک جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری بندگی سے اب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

میری ہی بندگی کرو کہ اُس کی جزا دو گا اور مجھ ہی سے مانگو کہ تمہارا مانگنا غرور ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ بندوں کی پکار کو پہنچتا ہے یہ بات تو بے شک برحق ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کیا کرے یعنی جو مانگے وہی چیز دیدے۔ اس کی اجابت کے بہت رنگ ہیں جو احادیث میں بیان کر دئے گئے ہیں کوئی چیز دینا اُس کی مشیت پر موقوف اور حکمت کے تابع ہے بہرحال بندہ کا کام ہے مانگنا۔ اور یہ مانگنا خود ایک عبادت بلکہ مغز عبادت ہے۔ (باقی)

الحاج حکیم حافظ عبدالصمد چغتائی کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام کھرڑیکا ناظم اعلیٰ الحاج حافظ عبدالصمد چغتائی کی چھوٹی صاحبزادی کافی عرصہ فراش رہنے کے بعد کل بہاول پور میں فوت ہو گئی ہیں۔ اور انہیں وہیں دفن کر دیا گیا۔ جمعیۃ کے اراکین آپ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے ادارہ ترجمان اسلام بھی ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام

مبلّغین جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی مساعی جمیلہ

مبلغین جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم ابتک کئی جماعتوں کے قیام کا کام سرانجام دے چکے ہیں چنانچہ اسی سلسلہ میں انہوں نے مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی تنظیم کو مکمل کیا۔

رانجھہ ضلع جہلم میں جمعیۃ کا قیام

پچھلے دنوں مبلغ جمعیۃ جناب مولانا محمد شریف عابد اور مولانا رشید احمد نے ایک اجتماع میں جماعت کے لائحہ عمل سے عوام کو آگاہ کیا اور مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

جناب مولانا سعید احمد صاحب امیر۔ جناب ماسٹر محمد صاحب ناظم۔ جناب چوہدری محمد اکبر صاحب خازن۔ اور سالار قاضی رحمت اللہ صاحب منتخب کئے گئے

جھنگڑ ضلع جہلم کا انتخاب

مذکورہ بالا ہر دو مبلغ یہاں بھی تشریف لائے اور عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور نصب العین سے آگاہ کیا۔ بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب مولانا غلام فرید صاحب امیر۔ جناب ماسٹر محمد صدیق صاحب ناظم۔ اور جناب چوہدری محمد صادق خازن مقرر ہوئے

پنڈ رجوال ضلع جہلم کا انتخاب

پروگرام کے مطابق مبلغین پنڈ رجوال میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا اور دیگر ملکی و ملی حالات پر سیر حاصل تبصرہ کیا عوام نے جمعیۃ کے ساتھ کافی دلچسپی لی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب حکیم مولانا فضل الرحمٰن۔ امیر جناب محمد یونس ناظم۔ جناب عدالت خاں کو خازن۔

نوٹ: یہاں کے جو امیر چنے گئے ہیں۔ وہ پہلے جماعت اسلامی سے منسلک تھے۔ اب انہوں نے اس نام نہاد جماعت سے بیزاری کا اعلان کر کے جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک ہو گئے ہیں۔

کھوکھر ضلع جہلم کا انتخاب

پروگرام کے مطابق یہاں بھی مبلغ پہنچے اور عوام کو جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب دلائی عوام نے ان کی اس آواز پر لبیک کہا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لائے۔

جناب مولانا محمد زمان ممبر یونین امیر۔ جناب فضل حسین ناظم جناب محمد سلیمان خازن اور سالار جناب محمد اکرم منتخب ہوئے۔

موضع بیتال ضلع جہلم کا انتخاب

مبلغین جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم پروگرام کے مطابق یہاں تشریف لائے اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب مولانا غلام محی الدین امیر۔ جناب ماسٹر محمد زمان ناظم اور جناب محمد زمان خازن مقرر ہوئے۔

موضع اڈہ ضلع جہلم کا انتخاب

حاجی خدا بخش۔ مدرس مدرسہ تعلیم القرآن گورمانی خزانچی۔ حاجی عبدالکریم صاحب۔ سالار حافظ محمد قاسم صاحب میر نوالہ۔

خلد آباد کراچی میں جمعیۃ کا انتخاب

خلد آباد کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔ جناب نواب میاں امیر۔ جناب عرش الور خان نائب امیر۔ جناب مولانا عبدالرؤف ناظم اعلیٰ۔ جناب صاحبزادہ محمد زاہد ناظم۔ جناب دیانی صاحب خازن جناب گلون میاں۔ سالار اعلیٰ جناب عمر زرین سالار۔

بفہ ہزارہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا نیا انتخاب

انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے دونوں مبلغ مولانا محمد شریف عابد اور مولانا رشید احمد یہاں بھی تشریف لائے اور جماعتی اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی اس کے بعد مندرجہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جناب مولانا رحمت علی امیر جناب محمد انور نائب امیر جناب میاں فضل الٰہی ناظم جناب ولایت خاں خازن اور سالار جناب راجہ گوہر خاں منتخب ہوئے۔

شہر گورمانی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

پچھلے دنوں شہر گورمانی میں بعد از جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا اللہ دتہ صاحب نے اظہار تاسف کے طور پر فرمایا، لوگ ووٹ حاصل کرنے کے لئے عوام کے ساتھ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اسمبلیوں میں جا کر قرآن و سنت کے قانون بنانے کی حمایت کریں گے"۔ مگر وہ وہاں جا کر اپنے وعدوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ آئندہ ایسے لوگوں کو ہرگز ہرگز ووٹ نہ دیں بلکہ جمعیت علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ بعد میں جماعت کی تشکیل عمل میں لائی گئی اور عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر الحاج مولانا اللہ دتہ صاحب خطیب جامع مسجد گورمانی۔ نائب امیر۔ حاجی اللہ بخش صاحب ناظم اعلیٰ۔ حاجی غلام محمد صاحب۔ نائب ناظم

۲۷ فروری کو زیر صدارت حضرت مولانا عبدالودود صاحب جمعیۃ علماء اسلام بفہ کا انتخابی اجلاس ہوا۔ قاری محبوب احمد کی تلاوت کے بعد جناب مولانا غلام غوث ہزاروی نے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم اور دینی قوت کے لئے زور دیا۔ اجلاس میں شہر کے علماء کرام اور معززین شریک تھے۔ بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا عبدالودود صاحب نائب امیر ۱۔ صاحبزادہ علی احمد صاحب مجددی نائب امیر ۲۔ خان سکندر خان صاحب نعمانی ناظم اعلیٰ۔ خان غلام خان صاحب تیتوال نائب ناظم۔ منشی محمد داؤد خان صاحب خواجہ خیلی نائب ناظم۔ مولوی علی بہادر صاحب جنرل مرچنٹ سالار۔ محمد ایوب خان نعمانی مجاہد۔ نائب سالار حاکم خان ڈھوڈیاری۔

ارکان مجلس شوریٰ

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی مولانا سید محمود شاہ صاحب خطیب بفہ۔ مولوی غلام نبی عرف خان ملا۔ مولوی عبدالخالق صاحب ڈھنڈیاری۔ مولوی عتیق اللہ صاحب عیدگاہ مولوی عبدالقادر صاحب مسجد بجوری۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب مسجد خواجہ خیلی۔ مولوی عبدالصمد صاحب بجوری۔ میاں عبدالقیوم صاحب

وصل خاں صاحب نعمانی پیرا۔ رحیم خان صاحب نعمانی حاجی خیل۔ حاجی محمد عثمان صاحب تیتوال یحییٰ گل صاحب بفہ خورد۔ داؤد خاں صاحب بفہ خورد۔ خوشحال خاں صاحب بفہ خورد۔ فقیر محمد خاں صاحب خواجہ خیلی۔ حاجی قادر شاہ صاحب جبر خیلی۔ مہابت خاں صاحب تیتوال خان محمد ایوب خاں صاحب بجوری۔ محمد اشرف خاں صاحب اعوان۔ امیر اللہ خاں صاحب تیتوال۔ اول خاں صاحب بجوری۔ رحمت گل خاں صاحب مجاہد۔ میاں رحمت شاہ صاحب خان کمال خان صاحب جانس خیلی۔

اسی وقت ابتدائی اخراجات کے لئے پچیس روپے ۵۰ پیسے چندہ جمع ہوا۔

گوٹھ حاجی بہادر میں جمعیۃ کا قیام

گوٹھ حاجی بہادر تحصیل ٹنڈو الہ یار میں ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

جناب مولانا محمد عمر صاحب امیر۔ جناب حاجی محمد مسعود صاحب نائب امیر جناب محمد لکھا صاحب ناظم۔ جناب علاؤالدین صاحب نائب ناظم۔ جناب محمد عالم صاحب خزانچی مقرر ہوئے۔ دیگر ۲۴ اراکین مجلس شوریٰ کے منتخب ہوئے۔

سانگ کلاں تحصیل چکوال میں جمعیۃ کا قیام

شیخ الطریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ مورخہ ۷ فروری کو احباب سانگ کلاں تحصیل چکوال کی درخواست پر تشریف لائے نماز ظہر کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور عائلی قوانین کے خلاف ایک جامع تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد اسی وقت ۲۵ افراد نے جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت قبول کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر صوفی فضل داد صاحب۔ ناظم اعلیٰ حوالدار فیروز خاں صاحب تحصیل چکوالی۔ ناظم محمد لطیف صاحب۔ خازن صوفی نواز خاں صاحب۔

موہڑہ اتو میں جمعیۃ کا قیام

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب موہڑہ اتو تحصیل چکوال تشریف لانے اور بعد از عشاء کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت علماء حق کی قربانیاں اور عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے پر ارشاد فرمایا۔ ۴۹ افراد نے جمعیۃ کی رکنیت قبول کی اور جماعت کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

امیر صوفی پائندہ خاں۔ ناظم اعلیٰ محمد فیروز خاں۔ ناظم حوالدار مہدی خاں۔ خازن چوہدری صبح صادق نمبردار

ارباب اقتدار برائیوں کو ختم کرانے کیلئے اسلامی قوانین کو رائج کریں!

موجودہ نظام تعلیم نئی پود کو مذہب سے بیگانہ بنا رہا ہے۔ اسے انگریز نے اپنے مقاصد کیلئے بنایا تھا

عائلی قوانین کو منسوخ کرنے کا مطالبہ۔ ملتان میں مولانا عبد اللہ درخواستی کا جلسہ عام سے خطاب

ملتان۔ چوک قدیر آباد میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام نے کہا کہ عوام کے ذہنوں کو بدلنے کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ نظام تعلیم کو یکسر بدل دیا جائے اور اس کی جگہ ایسا نظام تعلیم جاری کیا جائے جو تعلیم یافتہ نوجوانوں اور عوام کو مذہب سے قریب تر لا سکے مولانا نے فرمایا کہ انگریز نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے یہ نظام تعلیم رائج کیا تھا اس نظام تعلیم نے سچے مسلمان تو نہیں البتہ انگریزی تہذیب کے شیدائیوں کو پیدا کیا اسی وجہ سے آج کے نوجوان اسلامی تہذیب کو اپنانے کی بجائے مغربی تہذیب کو اپنا رہے ہیں اور مذہب سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر اس صورت حال کا تدارک نہ کیا گیا تو اس کے نتائج بڑے خطرناک ہوں گے۔

گزشتہ پندرہ سولہ سال سے بڑے بلند بانگ دعوے کئے جا رہے ہیں کہ ملک میں اسلامی نظام رائج کیا جائے گا۔ لیکن افسوس کہ ارباب اقتدار نے ان وعدوں کو عملی جامہ نہیں پہنایا۔ جبکہ حصول پاکستان کا مقصد ہی یہ تھا۔ کہ اس ملک میں اسلامی نظام رائج ہو گا اور لوگوں کو اسلامی تہذیب و تمدن کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مواقع ملیں گے۔ مگر یہاں معاشرتی برائیاں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ دنیاوی نقطہ نگاہ سے ان برائیوں کو ختم کرنے کے لئے اسلام کے قوانین کو اختیار کر لیا جائے تو یہ برائیاں چشم زدن میں ختم ہو جائیں۔ علماء نے حالات کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد سیاست میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے اور اب جمعیۃ علماء اسلام آئینی طریقوں سے ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی اس سلسلہ میں عوام کو چاہیئے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام سے بھرپور تعاون کریں۔

مولانا نے فرمایا کہ جسمانی بیماریوں کی طرح رقابت حسد، بغض وغیرہ روحانی بیماریاں بھی ہیں جن کے علاج کی فکر ضروری ہے۔ بعض ذہنیت کے اشخاص علماء اسلام کو مطعون کرتے اور اسلامی نظریات کو ناقابل عمل بیان کرتے ہیں۔ ان ناپاک خیالات کے لوگوں سے خبردار رہنا چاہیئے اور علماء اسلام کی رہنمائی میں زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

مولانا نے پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعا فرمائی۔

ذیل کی قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی:۔

مسلمانان ملتان شہر کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت پاکستان پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس کے دستور میں یہ بات طے شدہ ہے کہ کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔ عائلی قوانین حسب فیصلہ علماء کرام کتاب و سنت کے صریح خلاف ہیں اور عملاً بھی غیر مؤثر ثابت ہو چکے ہیں تو حکومت محض اپنے وقار کا سوال بنا کر اسلامیان پاکستان کے دینی جذبات کو مجروح نہ کرے اور نہ ہی عوام کے لئے مزید مشکلات کا باعث بنے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کا اضطراب دور کرے۔

"تمدن عرب" نامی کتاب کو فوراً ضبط کیا جائے

ناظم اعلیٰ پشاور کا مطالبہ

پشاور ۲۸ فروری مولانا نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے ایک اخباری بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ ان کی نظر سے "تمدن عرب" نامی ایک کتاب گزری اس کتاب کے مصنف ایک فرانسیسی محقق "گستاؤ لی بان" تھے۔ اس کا اردو ترجمہ حکومت برطانیہ کے منظور نظر سید علی بلگرامی نے کیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۵۱ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی پہلو کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے آپ کی شان مبارک پر اتنا سخت گستاخانہ حملہ کیا گیا ہے کہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ شخص پر بھی نہ کیا جا سکے۔ اور ایک مسلمان کے لئے اس کا برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ اسی طرح صفحہ ۱۹ پر آپ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات کی وفاداریوں کو مشکوک ظاہر کیا گیا ہے۔

مولانا نصر اللہ جان اعوان نے مطالبہ کیا ہے کہ اس کتاب اور اس قسم کی تمام اسلام کش کتابوں پر پابندی لگا کر ان کی تمام جلدیں بحق سرکار ضبط کر لی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے اپنے ملک میں جہاں پر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو وہاں پر آپ کی شان مبارک میں گستاخ الفاظ سے بھرپور کتابیں کھلے بازار میں کیونکر بک رہی ہیں۔ پیشتر اس کے کہ عوام کی طرف سے ایسی کتابوں پر پابندی لگائی جانے کا مطالبہ کیا جائے ہمارے ارباب اقتدار جو مسلمان ہیں خود ہی ان پر پابندی لگا کر دنیا کے تمام ممالک سے ان پر پابندی لگائی جانے کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے۔ نصر اللہ جان نے کتاب مذکورہ کی ان گستاخ باتوں کی نقلیں جناب سپیکر صاحب قومی اسمبلی۔ جناب وزیر قانون صاحب اور جناب مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کو بذریعہ رجسٹری ارسال کر دی ہیں تاکہ ایسی اسلام کش کتابوں کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے۔

پاک چین معاہدہ کا خیر مقدم

پشاور ۳۰ مارچ۔ جناب نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے پاک چین سرحدی معاہدہ پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ معاہدہ پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کی طرف پہلا قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین جو مغربی سامراجیوں کا سخت دشمن ہے پاکستان کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات استوار کر سکتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مسلم ممالک یعنی متحدہ عرب جمہوریہ جو پاکستان کی مغرب نوازی کی بناء پر اس سے ناراض ہیں وہ بھی پاکستان سے دوستانہ تعلقات نہ بڑھائیں۔ ناظم اعلیٰ نے کہا کہ پاکستان اگر اپنی خارجہ پالیسی میں مکمل طور پر آزاد ہو گیا تو کشمیر کی آزادی اور پاکستان کے اسلامی آئین کے نفاذ کے درمیان تمام رکاوٹیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ اور پاکستان ہر لحاظ سے ایک مضبوط اور خالص اسلامی مملکت بن جائے گا۔ آخر میں انہوں نے کہا خدا کرے کہ مغربی سامراجیوں کا منحوس سایہ جو اب بھارت پر پڑ رہا ہے۔ پاکستان سے جلد سے جلد دور ہو جائے۔

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بقیہ صفحہ ۲

سوائے رضائے محبوب حقیقی کے اور کوئی غرض نہ ہونی چاہیئے ؎

دنیا و آخرت را بگذار حق طلب کن

کیں ہر دو را من خوب می شناسم

بجوش و بخروش و ہیچ مفروش،

مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنی داستان کی بڑ میں آپ کا بہت وقت ضائع کیا۔ مگر کیا کریں کہ اہل چشت کا در یوزہ گر ہوں ان کی نسبت اپنا کھیل اور رنگ دکھاتی ہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ہیڈ عاقل ضلع سکھر کا انتخاب

فروری میں جامع مسجد رو ہڑی میں مولوی... مبلغ جمعیۃ ضلع سکھر نے مندرجہ ذیل انتخاب کیا۔

امیر مولانا رشید احمد صاحب خطیب

ناظم مولانا غلام فرید صاحب۔ خازن حافظ... صاحب۔ دیگر ۵۰ حضرات ممبر منتخب ہوئے

مدرسہ عربیہ رحمانیہ جامع مسجد رحمانیہ جہانیہ منڈی کا داخلہ

مدرسہ عربیہ رحمانیہ تقریباً عرصہ بیس سال سے جاری ہے جس میں حفظ و ناظرہ درجہ قرأت و تجوید اور فارسی و عربی کی تعلیم دی جا رہی ہے عرصہ ایک سال سے محکمہ اوقاف نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے عارضی طور پر بالکل درجہ عربی و فارسی ختم ہو گیا تھا مگر اب محکمہ نے درجہ عربی و فارسی کے طلبہ کے لئے فی طالب علم بیس روپے ماہانہ وظیفہ کا انتظام کیا ہے۔ داخل ہونے والے طلبہ پندرہ شوال تک مدرسہ میں پہنچ جائیں۔

طلباء علوم دینیہ کو خوشخبری

طلباء علوم دینیہ مشکل الفاظ کے حل کے لئے عیسائی مؤلف کی المنجد یا دوسری عام لغت کی کتب کے محتاج تھے آج تک اردو زبان میں ایسی کوئی لغت تیار نہ ہو سکی جو قرآن و حدیث تفسیر و فقہ کی تمام لغات کو حل کرے مقام شکر ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے "دینی لغات" مرتب کی گئی ہے جس میں تمام لغات قرآن حکیم اور حدیث و فقہ تفسیر کا حل موجود ہے۔ فی الحال پہلی جلد حرف شین تک شائع ہوئی ہے عام ہدیہ مجلد کا پانچ روپیہ ہے۔ طلباء علوم دینیہ صرف تین روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

محمد سلیمان قادری دار الارشاد کیمبلپور

قومی اسمبلی میں مفکر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے سوالات کے نوٹس

مفکر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی کا جو اجلاس ۸ مارچ سے ڈھاکہ میں شروع ہو چکا ہے اس میں جو سوالات کے نوٹس دیئے ہیں انہیں سے چند ایک درج ذیل ہیں ————— (مدیر)

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان ۔

سلام مسنون ۔

جناب وزیر صنعت و قدرتی وسائل سے دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیتا ہوں :—

(۱) ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کھجوری ڈیم کی سکیم کو کیوں ترک کر دیا گیا ہے ۔ (۲) کیا یو کو سلاویہ سے اس سکیم کو کامیاب بنانے کیلئے کوئی امداد ملی تھی (۳) کیا اس امداد کو کسی دوسرے منصوبہ کی تکمیل میں صرف کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے ۔ اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں جیسے پسماندہ علاقہ کو نظر انداز نہ کیا گیا ہے ۔ ۲۲ ۲/۳

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان

سلام مسنون ۔ جناب وزیر تعلیم سے دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیتا ہوں :—

(۱) عیسائی مشنریوں کے تحت جاری شدہ سکول کتنے ہیں ؟

(۲) ان میں کتنے مسلمان بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں ؟

(۳) کیا ان سکولوں میں مسلمان بچوں کو اسلامی اور مذہبی علوم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے

(۴) کیا حکومت ان سکولوں کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ کر رہی ہے ؟ جبکہ عامۃ المسلمین کو شکایت ہے کہ ان سکولوں کے ذریعے مسلمان بچوں کا ذہن عیسائیت سے لازماً متاثر ہوتا ہے ۔

(۵) کیا ان سکولوں کو حکومت امداد دیتی ہے ؟ اگر دیتی ہے تو سالانہ کتنی امداد ان کو ملا کرتی ہے

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان ۔

سلام مسنون ۔ جناب وزیر مواصلات سے دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیتا ہوں ۔

(۱) ریلوے ملازمین (خصوصاً گارڈ ۔ ڈرائیور ۔ شفٹ ڈیوٹی کا سٹاف) کو کسی مذہبی تہوار کے دن چھٹی ملتی ہے ؟

(۲) عید میلاد ۔ ولادت قائد اعظم ۔ اقبال ڈے ۔ آزادی ڈے ۔ جمہوریہ ڈے کے علاوہ بھی ان ملازمین کو کوئی تعطیل ہوتی ہے ؟

(۳) کیا عید بقرعید ۔ محرم وغیرہ مقدس ایام میں ضروری ڈیوٹی پر رہنے کے بعد ان کو ان ایام کا معاوضہ ملتا ہے ؟

(۴) اسلامی ریاست میں ریلوے مسافرین کو فریضہ نماز ادا کرنے کی سہولت میسر ہے کیا ریلوے ٹائم ٹیبل میں نماز کے لئے مستقل وقت مقرر کرنے کی کوئی گنجائش ہے ؟

(۵) چشمہ بیراج کا منصوبہ جس کے تحت دریائے سندھ پر پل تعمیر ہونا بھی شامل ہے ۔ کیا اس پل پر ریل گاڑی گذاری جا سکے گی ۔ اور کیا کندیاں ریلوے جنکشن سے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ریل گاڑی پہنچانے کی کوئی سکیم اس پل سے متعلق زیر غور ہے ایسی مفید سکیم کو عمل میں لانے سے کیا امر مانع ہے :۔

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان

سلام مسنون ۔ جناب وزیر مواصلات صاحب سے دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیتا ہوں ۔

(۱) حج کی ضروریات کے لئے سفینہ حجاج کے علاوہ اور کسی جہاز کے چلانے میں کیا مشکلات ہیں جب کہ اس طرح کافی حجاج فریضۂ حج کو ادا کر سکتے ہیں ؟

(۲) حکومت کی حج کے بارہ میں کیا پالیسی ہے ۔ کیا اس ناکام پالیسی میں بہتر تبدیلی کے لئے حکومت غور کرنے کو تیار ہے جس سے ہر پاکستانی کو فریضۂ حج ادا کرنے کی عام اجازت حاصل ہو سکے

(۳) کیا سفر حج اور دوسرے سفروں کا کرایہ بحری اور فضائی سروسوں میں برابر ہے ۔ اگر سفر حج کا کرایہ زیادہ ہے تو یہ کیوں ؟

(۴) اگر فریضۂ حج ادا کرنے کی عام اجازت ہو ۔ تو حکومت کو زر مبادلہ میں کتنا خسارہ اٹھانا پڑتا ہے ۔

(۵) پاکستانی جہازوں کے چلائے جانے سے کتنی بچت ہوتی ہے ؟

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان ۔

سلام مسنون ۔ جناب وزیر مالیات سے دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوال کا نوٹس دیتا ہوں نوٹ جو کہ پانچ روپے کا ہے اس پر جناب قائد اعظم مرحوم کی تصویر کس پالیسی کے تحت چھاپی جاتی ہے ۔ جبکہ تصویر کشی کی اسلام میں ممانعت ہے اور اس طرز عمل سے شخصیت پرستی کو تقویت پہنچتی ہے ۔

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی پاکستان ۔

سلام مسنون ۔ جناب وزیر تجارت سے دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیتا ہوں ۔

(۱) ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں درآمدی و برآمدی لائسنس کتنے جاری کئے گئے ہیں ۔

(۲) افغانی پوندگان پر پابندی لگ جانے کی وجہ سے جن اضلاع کی تجارت متاثر ہوئی ہے اور جن میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں سر فہرست ہے ۔ اس نقصان کا تدارک کس طرح کیا جائے گا ۔

(۳) کیا ان متاثرہ اضلاع کے لوگوں کے لئے خصوصی درآمدی لائسنس جاری کئے گئے ہیں ۔

(۴) اگر کئے گئے ہیں ۔ تو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو کتنے لائسنس دئے گئے ہیں ۔

(۵) پشاور ڈویژن اور کوئٹہ ڈویژن کو کتنے درآمدی لائسنس اس سلسلہ میں دئے گئے ہیں ۔

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان ۔

سلام مسنون ۔ خان حبیب اللہ خان صاحب وزیر داخلہ سے دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیتا ہوں ۔

(۱) اسلامی مملکت پاکستان کو قائم ہوئے پندرہ سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے ۔ لیکن آج تک اس اسلامی ملک میں جمعہ کے دن کی تعطیل نہیں ہوتی ۔ اس میں کیا حکمت عملی ہے ؟ باوجودیکہ جمعہ کا دن مسلمانوں کا مقدس دن ہے ،

(۲) اتوار کا دن عیسائیوں کا مقدس دن ہے ۔ اتوار کی تعطیل سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ہم ابھی انگریزوں کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں ۔ اس کا کیا حل ہے ۔

(۳) پاکستانیوں کا کوئی لباس ہے یا نہیں ۔ کیا قومی لباس کو یہاں کوئی سرکاری اہمیت حاصل ہے اور قومی لباس کے سلسلہ میں کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

جناب سکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان ۔

جناب وزیر تعلیم سے دریافت کرنے کیلئے ۔ مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیتا ہوں ۔

(۱) وہ قومی تعلیمی ادارے جہاں درس نظامی عربی پڑھایا جاتا ہے اور جہاں علوم عربیہ (صرف و نحو ادب عربی معانی بیان بدیع منطق فلسفہ) طبعی ریاضی کے علاوہ تفسیر حدیث فقہ اصول فقہ کی تکمیل کروائی جاتی ہے ۔ اور باقاعدہ سند فراغت دی جاتی ہے) ۔ ان سے متعلق چند امور کی وضاحت مطلوب ہے :

(الف) ایسے مدارس کی تعداد کتنی ہے (ب) ان کی آمد و خرچ کیا ہے (ج) کیا حکومت کی طرف سے ایسے مدارس کو کوئی امداد ملتی ہے ۔ اگر نہیں ملتی تو کیوں (د) کیا ان مدارس کے سند یافتہ کو (عربک ٹیچر) مدرس دینیات یا فوجی چھاؤنیوں کی مساجد کی امامت و خطابت وغیرہ خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یا نہیں ۔

(۲) وفاق المدارس العربیہ (عربک یونیورسٹی) جو رجسٹرڈ ادارہ ہے ۔ ملتان شہر میں اس کا صدر دفتر ہے جس کے ساتھ (۱۲۵) مدارس عربیہ کا باقاعدہ الحاق ہو چکا ہے ۔ جو فوقانی مدارس عربیہ کے فائنل امتحانات کا یونیورسٹیوں کے مطابق انتظام کرتا اور کامیاب فضلاء کو سند دیتا ہے ۔ کیا اس کی سند بھی معتبر ہے ۔ اگر اب تک نہیں تو آئندہ اس پر حکومت غور کرنے کو تیار ہے ؟

مفتی محمود ممبر نیشنل اسمبلی آف پاکستان

(حلقہ ڈیرہ اسماعیل خاں)

۲۱ ۲/۳

عائلی قوانین کے بارے میں جمعیۃ علماء اسلام کے وفود کی اپنے حلقہ کے ممبران قومی اسمبلی سے ملاقاتیں

جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین کی تنسیخ کے سلسلے میں جو مہم شروع کر رکھی ہے اس میں یہ بھی شامل تھا کہ اپنے حلقہ کے قومی اسمبلی کے ممبروں سے وفد کی صورت میں ملاقاتیں کی جائیں اور انہیں اپنا ہم خیال بنایا جائے تاکہ وہ قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمود کا ساتھ دیں چنانچہ اس پروگرام پر پورا عمل کیا گیا۔ جس کی اطلاع مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کو موصول ہو گئی ہے۔ مغربی پاکستان کی قومی اسمبلی کے تقریباً تمام ممبروں نے جمعیۃ کے زعماء کو یقین دلایا ہے کہ عائلی قوانین کے خلاف ووٹ استعمال کریں گے۔ اسی سلسلہ میں چند ایک جگہوں کی کارروائی درج کی جا رہی ہے

میاں جمال شاہ صاحب سے جمعیۃ علماء کے ایک وفد کی ملاقات

پچھلے دنوں ایک وفد جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چھاؤنی نے زیر قیادت حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب امیر جمعیۃ جناب میاں جمال شاہ صاحب پارلیمنٹری سکریٹری وممبر قومی اسمبلی سے ملا۔ وفد کے ارکان نے میاں صاحب سے اسلامی قوانین اور عائلی قوانین کے بارے میں نصف گھنٹہ تک تفصیلی گفتگو کی جناب میاں صاحب نے وفد کو پورا یقین دلایا کہ جس طرح انہوں نے پہلے اسمبلی میں کسی کی پرواہ کئے بغیر عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دیا تھا اب بھی اسی طرح ان شاء اللہ اسلام کی حمایت کی قومی اسمبلی میں کروں گا وفد نے میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ نے میاں صاحب کو اسلام کی بیش از بیش خدمت کی توفیق دے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے وفد کی کرنل عبدالغفور خان بیگم زری سرفراز سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے وفد نے جس میں تمام ضلع کے ممتاز علماء شریک تھے زیر قیادت مولانا لطف الرحمن صاحب امیر ضلع مردان کرنل عبدالغفور خان ممبر پارلیمنٹ و بیگم زری سرفراز ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات کی۔ وفد نے ہر دو حضرات کی خدمت میں ایک یادداشت میں یہ وضاحت پیش کی کہ عائلی قوانین قرآن و سنت اجماع امت کے خلاف ہیں۔ آپ شریعت کے حق میں ووٹ دیں چنانچہ کرنل عبدالغفور خاں نے نہایت خلوص سے وفد کو یقین دلایا۔ کہ میں شریعت کے حق میں ووٹ دوں گا۔ اور بیگم زری سرفراز خان نے بھی شریعت کے ساتھ ووٹ دینے کا وعدہ کیا۔ یادداشت مولانا پیر مبارک شاہ امیر شہر مردان نے پیش کی۔

بیگم زری سے مولانا سید گل بادشاہ امیر سرحد کی مسلسل دو گھنٹہ عائلی قوانین سے متعلق بحث ہوتی رہی۔ مولانا کے جوابات سے ان کی تسلی ہو گئی اور بیگم صاحبہ نے یقین دلایا کہ وہ مفتی محمود صاحب کی حمایت کریں گی۔

ارباب سیف الرحمن سے جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی ملاقات

پشاور ۵ مارچ۔ نصراللہ جان اعوان

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے ارباب سیف الرحمن ممبر قومی اسمبلی سے عائلی قوانین کی منسوخی کے متعلق ملاقات کی۔ ارباب صاحب نے ملاقات کے دوران فرمایا کہ بحیثیت ایک مسلمان کے وہ خود بھی عائلی قوانین کی تنسیخ کے درمیان میں ہیں اور یقین دلایا کہ شریعت کے ہر مسئلہ میں وہ جناب مولانا مفتی محمود صاحب سے مکمل تعاون کریں گے۔ نیز فرمایا کہ عائلی قوانین میں دوسرے نکاح کے متعلق جو دفعہ ہے اس کا اثر غریبوں کی بجائے امیروں پر پڑتا ہے۔ کیونکہ غرباء تو ایک بیوی کا خرچہ بھی بمشکل برداشت کرتے ہیں۔ دوسری شادی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے قومی اسمبلی کے ممبروں کی اکثریت اور وزراء صاحبان ان خلاف شریعت قوانین کو جو ان کے ذاتی مفاد سے ٹکراتے ہیں کی تنسیخ کے لئے خود ہی جدوجہد کریں گے۔

آہ مولانا قاضی ابوالحسن

جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج و الم کے ساتھ سنی جائیگی کہ تحصیل کوٹ ادو کے امیر جمعیۃ مولانا قاضی ابوالحسن چند دن ہوئے اس عالم آب و گل سے منتقل ہو کر عالم آخرت کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ مرحوم کی ملکی و ملی خدمات قابل قدر تھیں ایسے لوگ بار بار نہیں آیا کرتے ادارہ ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام ان کے پسماندگان کے غم میں پوری پوری شریک ہے اور تمام بزرگان اور قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کی دعا کریں۔ (ادارہ)

مذہبی تبلیغی ادبی اور اصلاحی پرچوں کی ایجنسی ترجمان اسلام خدام الدین درس قرآن تبصرہ اور میثاق دفتر جماعت المسلمین بازار تھانیوالہ گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام بھیّن ضلع جہلم کے شب و روز

جمعیۃ علماء اسلام بھیّن کی تشکیل بصدارت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی کے آخر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۶۲ء کو ہوئی۔ اس قلیل عرصہ میں یہاں کے مخلص اور اسلام دوست افراد کی کوشش سے مختلف شعبوں میں خاص کر تنظیمی سلسلہ میں نمایاں ترقی کی ہے۔

ہفتہ واری اجتماع یہاں باقاعدگی سے ہفتہ واری اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جس میں علاقہ بھر میں تنظیم کو مضبوط اصلاح معاشرہ کا پروگرام عوام کو صحیح فکر کی دعوت دینے سے متعلق سوچا جاتا ہے۔

درس قرآن مقامی جمعیۃ علماء اسلام نے درس قرآن کا شعبہ بھی کھول رکھا ہے یہاں کی جمعیت کے امیر باقاعدہ تفسیر ترجمے کے ساتھ قرآن پڑھاتے ہیں۔ کئی افراد اس وقت زیر تعلیم ہیں۔

کچے راستوں کی مرمت مقامی جمعیۃ نے گاؤں کے کچے راستوں کی مرمت کا مفت انتظام کر کے ایک بہترین مثال قائم کر دی ہے یہ ان کا اقدام قابل ستائش ہے اور قابل تقلید ہے۔

عائلی قوانین عائلی قوانین کے خلاف یہاں اجتماعات منعقد کئے گئے اور حکومت سے اس کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔ ساڑھے پانچ سو کے قریب محضر ناموں پر دستخط کئے گئے۔

ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کی طرف بڑی توجہ دی رہی ہے مستقل طور پر مقامی جمعیۃ نے ایجنسی لے رکھی ہے۔

تنظیمی دورے مقامی جمعیۃ کے تعاون سے مولانا قاضی ظہور الحسین نے مندرجہ ذیل مقامات پر تنظیمی دورے کئے چک نورنگ۔ موہڑہ اعواناں۔ بھلہ۔ جا موال۔ سانگ کلاں۔ موہڑہ الیہ۔ ڈھڈیال۔ چک باقر شاہ

دفتر کا افتتاح دفتر کی افتتاحی تقریب کے موقع پر مولانا قاضی ظہور الحسین نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ مولانا محمد ہارون۔ امیر جمعیۃ بھیّن نے مقامی جماعت کی مختصر تاریخ اور کارکردگی بیان کی اس موقعہ پر دفتر کا افتتاح بھی کیا گیا۔

پرچم کشائی پرچم کشائی جناب مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھوں سرانجام پائی جو نہی مولانا نے جمعیۃ کے جھنڈے کو لہرایا تو عوام پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی سماں تھا۔ نعرہ تکبیر اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی۔

زعماء جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کو خراج تحسین

پرچم کشائی کی رسم کے بعد ایک عظیم اجتماع جامع مسجد میں منعقد ہوا امیر جمعیۃ بھیّن نے پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین امیر جمعیۃ ضلع جہلم اور مجاہد ملت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم ضلع کو سپاس نامہ پیش کیا جس میں ان کی تبلیغی جلیلہ القدر خدمات کو سراہا گیا۔

محضر ناموں کی مہم کو جاری رکھا جائے

مولانا درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ اور مولانا محمد عبیداللہ انور مدظلہ نائب امیر نے جمعیۃ کی تمام شاخوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ محضر ناموں کی مہم کو مسلسل جاری رکھا جائے اگر وہ محضر نامے نہ بھیج سکیں تو سادہ کاغذ پر ہی دستخط کرا کر مندرجہ ذیل پتوں پر بھیجیں۔

صدر پاکستان وزیر قانون سپیکر قومی اسمبلی اور مولانا مفتی محمود ہیرو گاؤں نیو اسمبلی ہال ڈھاکہ

نوٹ:۔ لفافہ میں محضر نامے بھیجنے کے علاوہ بنڈل کی صورت میں بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔

خوش خبری

الیکٹریکل سپروائزر الیکٹریشن کی دو ماہی کلاسوں کے لئے داخلہ یکم مارچ سے شروع ہو کر ۳۰ جون ۱۹۶۳ء تک رہے گا۔ آپ اپنے بچوں کے مستقبل کو روشن بنانے کے لئے رائل الیکٹرک کالج کالری گیٹ گجرات کی طرف رجوع فرمائیں گجرات میں یہ اپنی قسم کا واحد ادارہ ہے جو زیر سرپرستی چوہدری محمد خلیل صاحب کالری گیٹ میں کام کر رہا ہے۔ پراسپکٹس دفتر کالج ہذا سے مفت حاصل کریں۔

مینجر رائل الیکٹرک کالج۔ کالری۔ گجرات

ناظرین

خط و کتابت میں اپنا پتہ صاف اور مکمل تحریر فرمایا کریں

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام شاخوں کے نام

علماء کرام اور جمعیۃ علماء اسلام کے معزز ارکان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک اس وقت مختلف پارٹیوں اور ان کے نعروں سے تنگ آگیا ہے اور مسلمان بجا طور پر یہ یقین رکھتے ہیں کہ اسلام دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کا ضامن ہے اور اسی لئے ان کی صلاح و فلاح کا تعلق اسلامی اصول اور ان کے جاننے والے علماء کرام ہی سے ہو سکتا ہے۔

اور اسی نیک احساس کی وجہ سے عام طور پر اہل اسلام جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے رہے ہیں۔ بنا بریں اس بہترین فضا اور صحیح ترین تصور سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام آئمہ مساجد خطباء علماء اور ارکان جمعیت کو جمعیۃ علماء اسلام کے نظام کو وسیع تر بنانے کے لئے پوری جدوجہد کرنی چاہیئے اب تک کی اطلاعات بھی ہمت افزاء ہیں بعض ضلعوں میں پچاس پچاس شاخیں جمعیت کی قائم ہو چکی ہیں۔ نوجوانوں اور پڑھے لکھے مسلمانوں کو خصوصاً اور عام مسلمانوں کو عموماً جمعیت سے متعارف اور اس کا ممبر بنائیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اب تک جتنے ممبر بن چکے ہیں اضلاع کے عہدہ دار حضرات فارم ممبری جمع کر کے ان کے حساب سے فیس ممبری اور وہ فارم جلد از جلد مرکز کو روانہ کریں

تیسری بات یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے ملک بھر میں عائلی قوانین کے خلاف مرکزی ہدایات کے مطابق بھرپور عمدہ کارکردگی کا ثبوت دیا ہے۔ مرکز اس کی تحسین کرتا اور اس کو قابل قدر تصور کرتا ہے

چوتھی یہ کہ ضلعی جمعیتیں اس اہم امر کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ اب تک جس قدر ضلع میں شاخیں قائم ہو چکی ہیں ان کی تفصیل و تعداد اور عہدہ داروں کے نام مرکز کو بھیجیں تاکہ انہیں یکجا میں رکھا جائے اور ضلع بھر کی کارروائی اخبار میں شائع کی جاسکے یہ کام جس قدر جلدی ہو سکے سر انجام دیں۔

(غلام غوث ہزاروی)

نقد و نظر

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ ادارہ

آسان عربی قاعدہ

مولانا حافظ محمد شاہ خان ناظم مدرسہ عربیہ اشاعت القرآن۔ کھنگر سیالاں تحصیل گوجر خان اس کے مصنف ہیں اور ادارہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ نے شائع کیا ہے۔ بہت قیمتی چیز ہے۔

آجکل بہت لمبے چوڑے قاعدے مرتب کئے گئے ہیں جو بچے کے ذہن کے منافی ہیں۔ اس لئے ابتدا میں بچے کا ذہن اور مختصر قاعدہ چاہتا ہے مشکل اور باریک قواعد سے اس کا جی اکتا جاتا ہے۔ اسی بنا پر قرآن شریف پڑھنے والے بچوں کے لئے سہولت اور اختصار کی رعایت ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ قاعدہ اسی خیال کا مظہر ہے اس کی ترتیب کے باعث جملہ مسلمانوں کا عرصہ قلیل میں قرآن شریف آسانی سے پڑھ لینا مقصود ہے۔ قاعدہ میں کل نو قاعدے اور چوبیس سبق ہیں اور قاعدے کے بعد ایک مختصر مشق لکھ دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ نماز اور آیۃ الکرسی بھی لکھ دی گئی ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ بچہ قاعدہ ختم کرنے کے ساتھ نماز وغیرہ بھی یاد کرلے۔

لکھائی چھپائی عمدہ ہے اسکی قیمت تین آنے ہے۔ ۱۰۰ تک لینے والوں کو ۲۵ فیصد اور سو سے زیادہ لینے والوں کو ۳۳ فی صد کمیشن دیا جائے گا۔ قاعدے جس قدر درکار ہوں مندرجہ ذیل پتوں سے حاصل کریں۔

(۱) مختار احمد حسینی دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور (۲) مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم (۳) مولانا عبدالحلیم خطیب جامع مسجد موتی ڈسٹرکٹ بورڈ راولپنڈی

مرأت الآیات

یعنی آئینۂ قرآن تالیف عالم اجل فاضل بے بدل حضرت العلامہ مولانا محمد یعقوب صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ الہدیٰ گرگینہ تحصیل مستونگ بلوچستان۔ قرآن پاک سے شغف رکھنے والے طلبا اور علماء کے لئے بہترین تحفہ ہے جس آیت کا پہلا حرف یاد ہو اس آیت کو اس کتاب کے ذریعہ قرآن مجید میں معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی کتابیں پہلے بھی شائع ہوئی ہیں مگر قرآن پاک کی خدمت اہل اسلام قیامت تک کرتے ہی رہیں گے۔ یہ کتاب اچھے کاغذ اور بڑے سائز پر خوشخط چھپی ہے قیمت تین روپیہ ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

شام کا انقلاب (بقیہ صفحہ اول)

بعض لوگ اسی امریکہ نوازی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں یہی حال اردن کا ہے جو چھوٹا سا ملک ہے مگر فتنوں کا سرچشمہ ہے۔ یہ عرب ممالک کے درمیان اور یہودیوں کے پڑوس میں رہ کر مار آستین کی طرح عربوں کو ڈستا رہتا ہے

مودودی پارٹی کا ناصر کی مخالفت کرنا اور پھر سعودی عرب کی مودودی نوازی کو بھی بعض سیاست دان اسی سلسلہ کی ایک کڑی قرار دیتے ہیں۔ خدا جانے اندر کی حقیقت کیا ہے لیکن اتنی بات قطعی اور مشاہدہ کی ہے کہ مودودی اینڈ کو جتنی مخالفت ناصر کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنی ہی زیادہ مدد ناصر کی فرماتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے اندر اندر اکثر عرب ممالک نے ناصر دوستی اور مصر کی بالادستی تسلیم کرنے کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ناصر کو اتنی مقبولیت عطا فرمائی ہے کہ مصر سے بہت دور یمن کے بادشاہ (امام یمن) کے خلاف اس کی مدد سے انقلاب برپا ہوا۔ اور آج یمن میں ناصر نواز حکومت قائم ہے جس سے ہر وقت اب عدن کے انگریزوں کو خطرہ ہے اس کے بعد عراق میں زبردست فوجی انقلاب ہوا جہاں ناصر کے حامیوں نے ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے۔

کل پرسوں شام میں انقلاب آگیا۔ وہاں بھی ناصر کے حامی برسر اقتدار آگئے۔ شام کا یہ انقلاب مودودیوں کے لئے شام غم ہے اس لئے کہ اب اردن اور سعودی عرب ہی رہ گئے ہیں اگر یہاں بھی ایسا ہی انقلاب برپا ہو گیا تو غلاف کعبہ کے ذریعہ کیا ہوا سارا پروپیگنڈا بے اثر ہو کر رہ جائے گا۔ شاہ سعود مصر سے ناراض ہوتے ہی وصدیوں سے غلاف کعبہ جو مصر سے بن کر آیا کرتا تھا اس کو واپس کر دیا۔ مگر اس کے بنانے کے لئے بھارت اور پاکستان کے کاریگروں کی خدمات حاصل کیں۔ اور یہ مبارک و مقدس غلاف مختلف ٹکڑوں کی صورت میں مختلف جگہوں میں بنایا گیا۔ جس میں مودودی صاحب نے بھی ٹانگ اڑا دی اور پھر اس کو اقتدار کا زینہ بنانے کے لئے پوری پوری ترکیبیں استعمال کی گئیں۔ مصر کے ناصر پر فتویٰ دینے والوں کو مودودی صاحب کی گمراہی نظر نہ آئی یہ ہم نہیں کہتے کہ ناصر صحابی ہے یا مدعی اجتہاد یا مودودی صاحب کی طرح خود معیار حق ہے گنہ گار ہم سبھی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ناصر سے جو کام لئے ہیں وہ رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عرب ممالک کا وفاق کا خواب ہماری زندگی ہی میں پورا ہو جائے۔ تاکہ ایک بار پھر ہم بہادران اسلام کے مخالفین اور اغیار کا انجام اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کا تماشا دیکھ لیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عیدگاہ خانپور کا داخلہ

بہترین انتظام معقول شرائط۔ تمام متعلقین علوم دینیہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض خانپور میں نئے سال کا داخلہ ۸ شوال سے شروع ہو کر ۲۷ شوال تک جاری رہے گا۔ خواہشمند طلباء کرام مذکورہ بالا تواریخ کے اندر اندر داخل ہو کر اپنی علمی پیاس بجھائیں۔ دورۂ حدیث کے لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سابق مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں اور بخاری شریف شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا درخواستی دامت برکاتہم بذات خود پڑھائیں گے۔ متعلقین دورۂ حدیث شریف اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

وی۔پی واپس نہ کیجئے اس سے ایک دینی ادارہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

تریاقی

عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے۔ زیادہ تفصیل مناسب نہیں۔ قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے ان کی صحت تباہ، رنگ زرد، کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے۔ تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت چھ روپے ۵۰ پیسے (۶/۵۰)

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۱۰/۵۰ روپے

لجوین کم درد ریگ اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے جوڑوں کا سوجھ جانا۔ جوڑوں کے درد اور فالج وغیرہ کے لئے نایاب تیل ہے قیمت پورا کورس ۱۳/۲۵ روپے

انجلین (جوں مار تیل) وہ لوگ جن کے سر اور بدن میں جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لئے بے ضرر تیل ہے مستورات بچے بوڑھے جوان سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱/۵۰ روپیہ

مسعود دیدیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

دینی مدارس

مدرسہ انوار الاسلام کا داخلہ

مدرسہ انوار الاسلام کھیال ایبٹ آباد کے لئے نئے سال کا داخلہ شروع ہو چکا ہے شائقین علوم عربیہ حفظ و تجوید کے لئے مقام مسرت ہے کہ داخلہ ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔ جملہ طلباء کرام سے استدعا ہے کہ وہ جلد رجوع کریں ورنہ بعد میں گنجائش نہ رہے گی امسال دو ماہر اساتذہ کرام کی خدمات مزید لی جا رہی ہیں۔

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا داخلہ

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال جو زیر سرپرستی پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین تبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے اُس کے نئے سال کا داخلہ شروع ہو چکا ہے اور ایک قابل استاد مولانا عبد المہیمن شاگرد رشید شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں جو طلبا داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ جلد از جلد داخلہ لے لیں۔ (حاجی احمد حسن ناظم)

مدرسہ جامع مدنیہ اوکاڑہ کا داخلہ

مدرسہ جامع مدنیہ کا داخلہ پانچ شوال سے شروع ہے قاری فضل الٰہی صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ قرأت کے علاوہ دوسرے عربی علوم و فنون بھی پڑھاتے جاتے ہیں شائقین طلبا جلد داخلہ لے لیں۔

شائقین علوم دینیہ کیلئے خوشخبری

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی نے دورۂ حدیث شریف کے لئے قابل و کہنہ مشق اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ۶ شوال سے داخلہ شروع ہے۔ خواہشمند حضرات جلد از جلد ناظم دار العلوم سے ربط قائم کریں۔ نیز درس نظامیہ کی ساری کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ مستحق و مستعد طالب کے کھانے و رہائش کا انتظام بذمہ دار العلوم ہوگا۔

دار العلوم گجرات مردان کا داخلہ

دار العلوم عربیہ گجرات ضلع مردان کا داخلہ ۱۷ شوال سے ۳۰ شوال تک جاری رہے گا۔ ۲۰ شوال سے داخلہ شروع کئے جائیں گے۔ مدرسین حضرات حسب سابق خدمات انجام دیں گے۔ کوئی تغیر و تبدل عمل میں نہیں لایا گیا ہے۔

دار العلوم تعلیم الاسلام کیمبلپور کا داخلہ

عرصہ نو سال سے دار العلوم تعلیم الاسلام کیمبلپور دلیہ۔ علاقہ چھچھ ضلع کیمبل پور میں دینی خدمات احسن طریق سے سرانجام دے رہا ہے۔ مقامی طلبہ کے علاوہ بیرونی طلبہ مختلف مقامات سے ہر سال دینی علوم کی سیرابی کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ جن کے قیام و طعام و کتب و صابن وغیرہ کا مدرسہ ہذا ذمہ دار رہتا ہے۔ علاوہ ازیں گاہ بگاہ مستحق طلبہ کے ساتھ پوشاک کا تعاون بھی کیا جاتا ہے۔ پڑھانے والے اساتذہ تین جید عالم ہیں۔ جو کہ عام علوم میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ امسال بفضلہ تعالیٰ ایک اور استاد کے اضافے کا خیال ہے۔ مدرسہ میں عام فنون مثلاً تفسیر۔ حدیث شریف۔ عقائد۔ فقہ۔ اصول منطق فلسفہ۔ ادب۔ ریاضی۔ صرف۔ نحو۔ معانی۔ پڑھائے جاتے ہیں۔ شائقین طلبہ اور مخلص معاونین کے لئے ایک اہم اور نادر موقع ہے۔

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ صادق آباد

کا داخلہ ۵ شوال المکرم سے شروع ہو کر آخر شوال المکرم تک رہے گا۔ داخل ہونے والے طلبہ ۵ شوال تک درخواستیں بنام مہتمم صاحب دار العلوم ہذا بھجوا دیں۔ اس سال دورہ عالم صرف خصوصیت سے پڑھایا جائے گا جس میں اکیس تک طلبہ لئے جائیں گے۔ عربی کی ابتدائی کتب علی الخصوص نہایت ہی محنت اور ذمہ داری سے پڑھائی جائیں گی دور کے مسافر غریب اور مستحق طلبہ کے لئے قیام و طعام بستر چارپائی کا انتظام دار العلوم کی طرف سے بلا معاوضہ کیا جائے گا۔

طالبانِ علوم عربیہ کیلئے خوشخبری

بہاولنگر۔ مدرسہ عربیہ رحیمیہ رجسٹرڈ ڈونگا بونگا کے درجہ عربی فارسی و درجہ حفظ کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہے اور تمام شوال کھلا رہے گا۔ مدرسہ ہذا میں تمام علوم عربیہ کا بہترین انتظام ہے حضرت مولانا غلام محمد صاحب تلمیذ حضرت شاہ صاحب کشمیری رح جیسے جید علماء کرام کی گرانقدر خدمات مدرسہ کو حاصل ہیں۔ نیز مدرسہ میں درجہ پرائمری تک کی تعلیم کا بھی معقول انتظام ہے۔ مسافر و مستحق طلباء کے قیام و طعام کا مدرسہ کفیل ہے۔

پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت دفتر میں اسی ہفتہ کے اندر کیجئے

مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان کا جلسہ

حضرات! مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ (رجسٹرڈ) کچہری روڈ ملتان شہر کا نواں سالانہ تبلیغی جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۶۳ء مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ شوال بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو باغ لانگے خاں میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے جید علماء اسلام۔ مشائخ عظام و قراء صاحبان تشریف لا رہے ہیں۔ نماز جمعہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی پڑھائیں گے

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کا جلسہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری کا سالانہ جلسہ ۲۸، ۲۹ مارچ مطابق ۲، ۳ ذیقعدہ بروز جمعرات جمعہ منعقد ہونا قرار پایا ہے مسلمانان علاقہ سے اپیل کی جاتی ہے اس علمی روحانی اجتماع میں شرکت فرما کر اتباع سنت کا ثبوت دیں۔

مدرسہ عربیہ منور الاسلام کا جلسہ

علاقہ پیر محل کی مشہور و معروف قدیمی دینی درس گاہ مدرسہ عربیہ منور الاسلام رجسٹرڈ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷-۱۸ مارچ بروز اتوار۔ پیر منعقد ہو رہا ہے جس میں شیخ التفسیر یادگار اسلاف حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور دیگر اکابرین علماء تشریف لا رہے ہیں۔

ضروری اعلان

مدرسہ عربیہ قمر العلوم تاج گڑھ ضلع رحیم یار خاں میں اس سال کے لئے تدریسی کتب علمیہ و فنون کے لئے قاضی عبد الحق صاحب فاضل دیوبند کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ طلباء کے لئے نادر موقعہ ہے۔ مدرسہ میں انتظام معقول بس شاب محبوب آباد سے اتر کر شہر تاج گڑھ میں آئیں۔

طالبانِ علوم دینیہ عربیہ کی اطلاع

کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ عربیہ اشرف المدارس ہارون آباد ضلع بہاولنگر کا داخلہ برائے بیرونی طلباء ۲۵ شوال تک کھلا رہے گا۔ درجہ قرأت و علوم عربیہ کے لئے بہترین استاد رکھے گئے ہیں۔ طلباء کے لئے زمین موقعہ ہے۔

جامعہ قاسمیہ لائل پور میں داخلہ

حفظ و قرأت و تجوید پڑھنے والے طلباء کے لئے جامعہ قاسمیہ میں بہترین انتظام کیا گیا ہے خواہشمند طلباء اولین فرصت میں داخلہ حاصل کر لیں ×

× قیام و طعام کا انتظام مدرسہ کی طرف سے مفت کیا جائے گا۔

ناظم جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی۔ لائل پور

لبھنگر:

جمعیۃ علماء اسلام کا مختصر تعارف

مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مایۂ ناز کتاب "جمعیۃ علماء اسلام کا مختصر تعارف" معہ تقریظ امیر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شائع ہو چکی ہے۔ تبلیغی اور کاروباری مقاصد کے لئے دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان سے منگوائیں۔ صوبہ سرحد کے احباب جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے دفتر سے منگوائیں۔

ہدیہ فی کتاب پچاس پیسے

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی انتخاب

لاہور مورخہ ۱۰ مارچ اتوار کو احرار پارک بیرون دہلی گیٹ لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کی جنرل کونسل کا عظیم الشان اجلاس زیر صدارت جناب شیخ حسام الدین صاحب سابق کنونشن کی قراردادوں کے مطابق مرکزی صوبائی انتخاب حسب ذیل ترتیب کے ساتھ باتفاق رائے عمل میں لائے گئے۔

مرکزی

صدر۔ جناب شیخ حسام الدین صاحب۔ ناظم اعلیٰ جناب مولانا سید ابوذر بخاری۔ خازن جناب الحاج خواجہ عبد الرؤف صاحب ملتان۔

صوبائی

صدر جناب مولانا حکیم عبد الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ ناظم اعلیٰ جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز خازن: جناب حافظ محمد صادق صاحب سیالکوٹ بقیہ عہدیداران کے متعلق اراکین نے طے کیا کہ جدید مرکزی و صوبائی مجالس عاملہ کی تشکیل کے بعد ان کا انتخاب مکمل کیا جائے۔ یاد رہے کہ پاکستان میں ۱۹۴۸ء کے بعد ملک گیر پیمانہ پر مجلس احرار اسلام کا یہ دوسرا باضابطہ مکمل نمائندہ انتخاب ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب

شہدائے ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب بھی عمل میں آیا جناب مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی صدر۔ جناب مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ چنے گئے اور دیگر اراکین کے انتخاب کا اختیار صاحب صدر کو دیا گیا۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر روزنامہ ترجمانِ اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۲۲۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ مجلس شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۲۷ رجمادی الآخر سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۴

خریداری نمبر ۱۸۷۸
گرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف صاحب ناظم دفتر ختم نبوت
ملتان

اصحابِ اقتدار، مذہبی قائدین اور سیاسی رہنماؤں کے لئے ایک لمحۂ فکریہ

پاکستان اپنی تاریخ کے سب سے زیادہ نازک و پُرخطر دور سے گزر رہا ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے ایک ایک کرکے دوستی کے تمام عہد و پیمان توڑنے شروع کر دیئے ہیں اور انہوں نے اپنی امیدوں کا ثمر بھارت کو منتخب کر لیا ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بھارت پاکستان کے بارے میں قطعی مخلص نہیں ہے۔ چین سے فاش ہزیمت اٹھانے کے بعد اس کی شکست خوردہ ذہنیت کا رخ پاکستان کی طرف مڑ گیا ہے اور روز بروز شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کشمیر پر اس کی چنگل بدستور قائم ہے۔ پاکستان کی مشرقی اور مغربی سرحدوں پر بھارت کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ روس کا رویہ بھی ہندوستان کے مقابلہ میں پاکستان کے لئے حوصلہ افزا نہیں ہے۔ البتہ چین سے ہمارے تعلقات خوش گواری کا پہلو لیے ہوئے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تعلقات بھی چین و بھارت نزاع کے رہینِ منت ہیں، افغانستان سے ہمارے تعلقات کی حیثیت جو کچھ ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ ایران کے معاملات بھی ہم سے زیادہ ستم زدہ روزگار ہیں۔ مشرقی پاکستان کے قریب ملایا اور انڈونیشیا کے جھگڑے نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے اس کے اثرات سے بھی پاکستان بے تعلق نہیں رہ سکتا ہے۔ سب ممالک کے باہمی اتحاد کی توقعات کو موہوم بنا رکھا ہے، اندرون ملک یہ حال ہے کہ برسرِ اقتدار طبقہ کسی دوسرے کی بات سننے کے لئے تیار نہیں، نوکر شاہی ذہنیت نے عوام اور حکومت کے درمیان وہ خلیج حائل کر رکھی ہے جس سے باہمی اعتماد کا کوئی موقعہ نہیں نکل جاتا۔ سیاسی جماعتوں کے اپنے احوال ہی تسلی بخش نہیں ہیں۔ ملک میں ہمہ گیر اور پُر اعتماد قیادت کا فقدان ہے۔ مذہبی جماعتیں بھی ایک دوسرے کے قریب آنے سے گریزاں ہیں۔ اخلاقی اور دینی اعتبار سے معاشرہ کی حالت روبہ زوال ہے۔ ان پریشان کن حالات میں کوئی بھی محب وطن شخص یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ ملک و ملت کو کسی بھی تخریب و انتشار کا نشانہ بننے دیا جائے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ ملک کے اندر و باہر پیدا ہونے والی ایسی تمام پیچیدگیوں اور خطرات سے حکومت کا چونکہ براہِ راست تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے واسطے ذرا سی گڑبڑ بھی بہت زیادہ تشویش کا باعث بن سکتی ہے، وہ الجھنوں سے پریشان ہو کر معمولی سی بات پر برانگیختہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کی برانگیختگی سے صورت حال سدھر نہیں سکتی ہے۔ اس کے اوپر جتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ اس نسبت سے اسے بہت بڑے تحمل، برداشت اور رواداری کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ اور اس کی تمام مشکلات کا حقیقی اور عملی حل عوام کو زیادہ سے زیادہ اپنے اعتماد میں لینا ہے۔ یہ اعتماد حوصلہ، صبر اور حسن سلوک سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تنک مزاجی اور تند خوئی سے یہ بات اور بگڑتی چلی جائے گی ان نازک و پُرخطر مرحلوں پر قوم کو مایوسی اور بددلی سے محفوظ رکھنا نہایت ضروری ہے اس کے بعد سیاسی جماعتوں اور مذہبی و عوامی اداروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حالات کو خراب ہونے سے بچائیں۔ درحقیقت عوام سے براہِ راست تعلق ان اداروں اور جماعتوں کا ہی ہوتا ہے۔ عوام اکثر و بیشتر ان کے نقطۂ نگاہ سے ہی سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ اور ان کے رجحانات پر ان کے افکار کی ہی چھاپ لگتی ہے کہ پُرسکون اور بے خطر حالات کے موقعہ پر جا و بیجا اختلاف کا کچھ زیادہ غلط اثر عوام پر نہ پڑے لیکن ایسے موقعہ پر جبکہ ملت داخلی و خارجی خطرات کی زد میں ہو اختلافات کو جائز حدود اور حقیقت پسندی کے دائرہ سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ تمام بڑے بڑے معاملات جن پر ملک و ملت کی سلامتی، استحکام، بقا اور تحفظ کا انحصار ہے، ان میں تمام سیاسی جماعتوں، مذہبی اور عوامی اداروں اور حکومت کے درمیان ہم آہنگی ہونا ضروری ہے۔ ان معاملات کو سیاسی اختلاف کا موضوع بنا لینا یقیناً وطن دشمنی اور ملت کشی کے مترادف ہے نیز ان معاملات پر عوامی نمائندوں کا مشورہ و اعتماد حاصل نہ کرنا خود حکومت کے لئے مہلک ہے۔ ان معاملات پر فکر و نظر اور قول و عمل کا اشتراک نہایت ضروری ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ان امور پر حکومت اور اس کی موافق و مخالف جماعتیں عوامی و مذہبی ادارے اور قومی نمائندے کشادہ دلی اور وسعت نظری کے ساتھ غور کریں اور ایک مشترکہ پالیسی کی بنیاد رکھیں۔ ایک دوسرے کو غدار اور وطن دشمن لکھتے رہنے سے کوئی فائدہ ملک و ملت کو نہیں پہنچ سکے گا اور نہ اب تک پہنچ سکا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس متعدد مرتبہ شدید نقصانات کا شکار بننا پڑ گیا ہے۔ اس لئے اس کو اب بند کر دینا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک مذہبی تنازعات کے تصفیہ کا واحد حل یہی ہے کہ تمام مذہبی جماعتیں اس ایک نقطہ پر متفق ہو جائیں کہ دین کی وہی تعبیر درست اور قابل تسلیم ہے جو صحابہ اور سلف صالحین سے منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے، اس سے تجاوز کرنے والا مذہبی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والا ہے۔ اور سیاسی تنازعات کا حل وطن دوستی کی مشترکہ پالیسی اختیار کرنے میں ہے۔ اگر ہم انہیں طریق سلف کے پابند بن جاتے ہیں اور سیاست میں ملک و ملت کے مفاد کو شخصی و جماعتی مفادات سے بلند تر تسلیم کر لیتے ہیں تو ہمارے اختلافات و نزاعات کا بہت بڑا حصہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سارا اختلاف پالیسیوں کی تشکیل کا رہ جائے گا۔ اور یقیناً یہ اختلاف سب کے لئے گوارا اور سب کے لئے قابل برداشت ہوگا۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے (دکمالی)

مولانا علاؤ الدین صاحب صدیقی

"اخلاص - صدق اور صبر"

دین کیا ہے اور دنیا کسے کہتے ہیں ہم کو اس سے بحث نہیں۔ البتہ عرف عام میں جو دین اور جو دنیا مشہور ہے اس میں اگر غور کیا جائے تو زمین آسمان کا فرق نظر آتا ہے یہ دو ایسی ضدیں ہیں جن کا ایک جگہ جمع ہونا تو درکنار ایک کی ترقی دوسرے کے زوال پر بلکہ ایک کی بقا دوسرے کی فنا پر منحصر ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ خیر القرون یعنی آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا زمانہ مبارک دور دنیاوی اعتبار سے انتہائی غیر ترقی یافتہ دور تھا اگرچہ دین کی معراج کا زمانہ اگر ہو سکتا ہے تو وہ وہی تھا آج کا اپنا زمانہ ملاحظہ فرما لیجئے۔ دنیا کی ترقی کا کیا عالم ہے سائنس کی کرشمہ سازیاں کیا کیا رنگ دکھا رہی ہیں۔ زمین کا انسان چاند پر بسنے کی فکر کر رہا ہے۔ مگر دینی حالت کس قدر ناگفتہ بہ ہے۔ دین دار حضرات کس مپرسی میں پڑے ہیں کون نہیں جانتا کہ دین کے حق میں اس سے بدتر دور کبھی سننے میں نہیں آیا حیرت تو یہ ہے کہ خود ہمارا ترقی یافتہ اور روشن خیال طبقہ جب دین کو موضوع گفتگو بناتا ہے تو اپنے بنیادی اصولوں اور مسلمات تک کو فراموش کر ڈالتا ہے۔ اس کی پوری کوشش مقابل کو مجرم قرار دینے میں صرف ہونے لگتی ہے۔ مثلاً کبھی تو قدامت پسند علماء پر الزام دیا جاتا ہے کہ یہ لوگ بڑے بے عملے ہیں۔ آج کے اس عملی دور میں جبکہ آئے دن کسی نہ کسی نئی ایجاد سے دنیا کا دامن بھرا جا رہا ہے۔ ملاؤں نے وہی پرانے فلسفے اور منطق کی بحثوں میں الجھے ہیں۔ راکٹ بنانا چاند پر قبضہ کرنا تو درکنار یہ ابھی یہی طے نہیں کر پائے کہ زمین گردش کرتی ہے یا آسمان۔ عناصر چار ہیں یا زائد ان ملاؤں کی قدامت پسندی پر جو نوحہ کیا جاتا ہے۔ اور ربے لکھے جاتے ہیں۔ ان کو دردمندانہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ سائنس کے ممکن العمل فارمولوں کو داخل نصاب کرو تاکہ قدیم عرب موجدوں کی نہ صرف یاد تازہ ہو بلکہ آج بھی دنیا تمہاری مرہون منت ہو سکے۔

مگر جب معاملہ آ پڑتا ہے دین کا معاملات کا عبادات کا تو پھر انھیں بے عملے ملانوں پر یہ الزام ہوتا ہے کہ یہ تو فقہ و حدیث کے کیڑے ہو گئے ہیں اس لٹریچری دور میں ہر وقت عمل عمل کے نعرے اور عمل کی دعوت سے نہ صرف غیروں کو بلکہ اپنے نوجوانوں تک کو دین سے بدظن اور دور کرتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ بجائے عمل کے دعوت فکر و نظر دی جائے اور عبادت کی جگہ فلسفہ عبادت کو لٹریچر میں پیش کیا جائے تاکہ انتہائی مستحکم ذہنی انقلاب لایا جا سکے۔

دیکھا آپ نے یہ ہے تقاضا دانان قوم وملت کا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دین کو تو صرف مشغلہ فکر و نظر بنا دیا جائے اور ساری عملی صلاحیتوں کو حصول دنیا کے لئے وقف کر دیا جائے اور جو طبقہ علماء کا اس راہ میں حائل ہو اس کو ہر طرح ذلیل و رسوا کیا جائے۔

یہ جذبہ نیا نہیں ہے۔ اجالے اور اندھیرے کا چولی دامن کا ساتھ ہے اسی اندر کے چھپے ہوئے چور نے مجبور کیا کہ کبھی تاریخ کے حوالے سے کبھی مستشرقین اور کبھی سر ولیم جانس یا پروفیسر پامر کے اقوال کا سہارا لے کر مشائخ و صوفیا سے عوام کو یہ کہہ کر بدظن کیا جائے کہ تصوف تو ہندوؤں کی ویدانت یا مسیحی اصول سے لیا گیا ہے۔ اسلام اور دور نبوت میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ یہ بدعت ہے وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ بجائے اس کے کہ تعلیمات تصوف پر عمل پیرا ہو کر زندگی کے بلند و بالا مقاصد کو حاصل کیا جائے، تاریخ تصوف اور فلسفہ تصوف کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ کسی جماعت کا دعویٰ ہے کہ اگر تصوف نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زمانہ میں ہوتا، تو متقدمین کی تاریخی کتابوں مثلاً ابن اسحٰق، ابن ہشام۔ مدائنی، واقدی۔ طبری وغیرہ میں ضرور اس کا ثبوت ملتا۔ بعض محققین نے تصوف کو ہندو ویدانیت اور مسیحی اصولوں سے ماخوذ مانا ہے اور پھر حرف آخر اور دلیل قطعی کے طور پر کہا جاتا ہے کہ سر ولیم جانس نے ثابت کر دیا ہے کہ افلاطون نے دانایان مشرق سے تصوف حاصل کیا۔ بعض مفکرین تصوف کو چنیا بیگم (افیون) کے انجکشن سے تعبیر کرتے ہیں۔ البتہ دبے لفظوں میں اعتراف بھی کرتے ہیں کہ تصوف میں اسلام کی زبردست شان موجود ہے۔

ہمارے محترم الحاج مولانا منظور صاحب نعمانی مدظلہ نے ایک رسالہ "تصوف کیا ہے" مرتب فرما کر اپنے شیخ حضرت شاہ عبد القادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا، معتبر ذریعہ سے سنا کہ حضرت رائپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی یہ تو کرنے کا کام ہے۔ پڑھنے پڑھانے کا نہیں۔ یہ تو ایک معمولی سائنس کا طالب علم بھی جانتا ہے کہ تاریخ سائنس اور فلسفہ سائنس کا جاننے والا فن دان تو کہلا سکتا ہے مگر سائنس دان نہیں بن سکتا۔ جب تک کسی تجربہ گاہ میں کچھ عرصہ عملی عشق نہ کرے!

اب رہا یہ سوال کہ تصوف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں تھا یا بعد کی گھڑی ہوئی بدعت ہے اس کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کی مشہور تقریر مدارس ملاحظہ فرمائیے آپ دیکھیں گے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس تقریر میں ثابت فرمایا ہے کہ احسان و تصوف بیعت اور مشاغل طریقت قدیمہ ہیں اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ماخوذ ہیں۔ انتہا یہ کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرتے وقت جو الفاظ کہلوایا کرتے تھے وہ تک کتاب و سنت سے ماخوذ ہیں۔ دوسری صدی ہجری کے ایک بزرگ اور جلیل القدر صوفی شیخ ابو سعید خراز کے ملفوظات تعلیم تصوف بطور خلاصہ پیش کئے جا رہے ہیں۔ دیکھئے سر بسر تعلیم قرآن و سنت سے ماخوذ ہے شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نجات کے متلاشی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے اندر صفت اخلاص پیدا کرے جس کا منشا یہ ہے کہ دل سے اقرار کرے اور سمجھے کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں خدائی میں اس کا کوئی شریک نہیں آخر ظاہر و باطن وہی ہے وہی پیدا کرنے والا ہے وہی جلانے اور مارنے والا ہے۔ سب کے سب اسی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جو صحیح اور مفید دین پھیلانے کے لئے بھیجے گئے اور دوسرے انبیاء کا آنا برحق ہے۔ سب نے سچائی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے اور سیدھا راستہ دکھانے کی کوشش کی جنت اور دوزخ کا ہونا صحیح ہے موت کے بعد پھر زندہ ہونا ہے ان سب عقائد کو صحیح جان کر زبان سے عہد کرے اور آقا و نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتباع اور پیروی اختیار کرے اخلاص کے انتہائی مدارج کا بیان ممکن نہیں کہ یہ دولت عمل کرنے والوں ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ اخلاص کی تعریف صرف بیان کی جا سکتی ہے کہ بندہ آرزو کرے تو اللہ کی۔ ڈرے تو اللہ سے آراستہ ہو تو اللہ کے لئے۔ اللہ کی راہ میں کسی کی تہمت و عداوت کی پرواہ نہ ہو۔ جب یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں فلاں باتوں سے مالک و مولیٰ راضی ہو گا تو ان کے اختیار کرنے میں فکر اور وسوسہ دامن گیر نہ ہوتا کہ ارشاد ربانی فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ "پس تو خالص اللہ ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اس کی عبادت کر (کیونکہ) خبردار خالص فرمانبرداری اللہ ہی کے لئے ہے اور قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ کہہ دو مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اس کے لئے خالص رکھوں" قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ - کہہ دو میں خالص اللہ ہی کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتا ہوں" کا مصداق بن سکے۔

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تعلیم حصول اخلاص کیا بدعت ہے کیا سورۃ زمر کا موضوع یہی اخلاص نہیں ہے پھر جن طریقوں سے اخلاص حاصل کیا جائے ان کو بدعت کیوں کہیں اگرچہ وہ جدید ہی کیوں نہ ہوں دیکھئے حج فرض ہے اس کے لئے اونٹ اور گھوڑے گدھے کی سواری تو قدیم تھی۔

اب اگر کوئی شخص ریل پانی کا جہاز یا ہوائی جہاز کا سفر اختیار کرے گا تو کیا یہ جدت بدعت کہلائے گی یا پہلے جہاد تو تلوار تیر و کمان سے کئے گئے تھے اب جدید اسلحہ کا استعمال کیا بدعت ہو جائے گا یہ سب باتیں جہالت کی ہیں جس مقصد کو آپ حاصل کر رہے ہیں اگر وہ دین ہے تو اس کے ذرائع حصول بھی دین ہی کہلائیں گے۔

(باقی آئندہ)

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۵ر نومبر ۶۳ء

ودی ممبرانِ اسمبلی کا غیر ذمہ دارانہ بیان

رت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نائب امیر ا اسلام و رکن قومی اسمبلی نے مودودی پارٹی ن ایک بیان دیا تھا ۔ اس میں یہ ذکر بھی تھا علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ و مولانا غلام غوث صاحب نے بار بار مودودی صاحب کے بارہ میں اس خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں ۔ جن سے ت بھی پوری طرح مطمئن نہ تھے مگر اب حکومت ذمہ دار فرد (وزیر داخلہ) نے ان خیالات ق کردی ہے ۔ حضرت مفتی صاحب نے مودودی تخریبی کارروائیوں پہ بھی نکتہ چینی کی تھی ۔ جو وہ وقت میں کر رہے ہیں ۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے بیان سے ہر شخص کرنے کا حق ہے ۔ مگر قومی اسمبلی کے تین ممبران کا جو رت مفتی صاحب موصوف کے خلاف اخبار ت" (۳۰ر اکتوبر ۶۳ء) میں شائع ہوا ہے شبہ ہوتا ہے کہ یہ بیان ان معزز ممبروں کا نہیں لی تخریہ ادارہ مودودیہ نے لکھ کر ان کے نام ع کیا ہے ۔ اور اگر خدانخواستہ یہ بیان خود انہی پھر یقین کرنا پڑتا ہے کہ یہ بیچ خود غلط منشی مودودی م نشینی کا زہریلا اثر ہے ورنہ بنگالی مسلمانوں ت تہذیب اور اسلام پسندی اس سے بہت تا ہے ۔

سٹر اے ۔ کے ایم یوسف ۔ مسٹر شمس الرحمٰن اور مسٹر نے کہا ہے کہ مفتی صاحب اسلامی جمہوری رکن ہیں اور اسلامی جماعت پر شر انگیزی کے عائد کرانے میں وہ حبیب اللہ خان کے ہمنوا بن ہم پوچھتے ہیں کیا اسمبلی کے اندر کسی مشترکہ مقصد ہ محاذ میں شریک ہونے والے افراد یا پارٹیوں ے باہر بھی پورا پورا متفق ہونا ضروری ہے ۔ ہر تو پھر عوامی لیگ کونسل لیگ ۔ "نام نہاد" ماعت وغیرہ نے باہر علیحدہ علیحدہ جماعتیں کیوں یا ۔ اور اگر یہ باہر متحدہ محاذ کنونشن لیگ کے ائے ہوتے ہیں تو اسمبلی کے اندر کیوں سب کے یشن پارٹی کے متحدہ محاذ میں شریک نہیں ہیں چند پارٹیوں نے علیحدہ اسلامی جمہوری محاذ بنا بعض اوقات سرکاری تجویزوں کی حمایت کرتا ہے حضرت مفتی صاحب کے اسلامی جمہوری محاذ میں سے یہ کیوں ضروری ہو گیا ۔ کہ وہ مودودی صاحب سرگرمیوں پہ نکتہ چینی نہ کریں ۔ پھر یہ بھی غلط ہے مفتی صاحب نے خان حبیب اللہ خاں کی ہمنوائی

کی ہے ۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے یہ فرمایا ہے کہ خان حبیب اللہ خاں نے جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ اور اخبار ترجمان اسلام کی تصدیق کر دی ہے جو بہت پہلے سے یہ شکوک و شبہات ظاہر کر رہے تھے ۔

ان تینوں عقلمندوں نے یہ کہا کہ مفتی صاحب نے حکمران ٹولی کے ساتھ ساز باز کر کے غداری کی ہے ۔ ہمیں ان ممبروں کی سمجھ پہ افسوس آتا ہے کہ ایک طرف یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اگر مودودی صاحب امریکی ایجنٹ ۔ جاسوس یا دشمنوں کا آلہ کار ہے تو ان الزامات کو عدالت میں ثابت کیا جائے ۔ یعنی عدالتی تصدیق کے بغیر یہ الزامات کوئی حیثیت نہیں رکھتے ۔ مگر ان قانون دان عقلمندوں اور قوم کے نمایندوں کی ذمہ داری کا یہ حال ہے کہ یہ حضرت مفتی صاحب جیسے بزرگ پہ حکمران ٹولی سے ساز باز کا الزام لگا کر دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں ۔ معلوم نہیں کہ ان کو حضرت مفتی صاحب کی نیت کا علم کیسے ہوا ۔ یہ سفید جھوٹ انہوں نے جان بوجھ کر کہا یا مودودی صاحب نے ان سے دھوکے سے کہلوا کر ان کو اپنی طرح بدنام کرنے کی کوشش کی ۔ کیا یہ حضرات اپنے اس الزام کو عدالت میں ثابت کر سکتے ہیں ۔

مودودی تہذیب کا نمونہ دیکھئے کہ اس جھوٹے اور بے بنیاد الزام و اتہام پہ جھوٹ کی کتنی بڑی عمارت کھڑی کر دی کہ حضرت مفتی صاحب پہ غداری کا الزام لگا دیا ۔ معاف کیجئے کہ اگر بالفرض یہ کہہ دیا جائے کہ آپ مودودی صاحب سے مل کر اقتدار کی خواہش میں اندھے بہرے ہو کر امریکہ کی ایجنٹی کرتے ہوئے ملک سے غداری کرتے ہیں یا بالفرض امریکی روپوں یا سعودی روپوں میں مودودی صاحب کے حصہ دار بننے کے شوق میں دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں تو کیا آپ اس کی اجازت دیں گے اور کیا ایسا کہنا کم از کم اپنے بارہ میں صحیح تصور فرمائیں گے ؟

اتنے ذمہ دار آدمیوں کی طرف سے غداری کا الزام پھر حضرت مفتی صاحب مدظلہ جیسی شخصیت کے بارہ میں صرف مودودی تہذیب کا کرشمہ ہے جو پیغمبروں پہ بھی غلط رائے زنی سے نہیں چوکتے ۔ جو خود سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو تاریخ سے غلط ثابت کرتے ہیں (جیسے کہ ان کی کتابوں میں درج ہیں) العیاذ باللہ العظیم ۔

اگر غداری سے مراد پارٹی سے غداری ہے تو اس کا جواب دیا جا چکا ہے اور اگر غداری سے مراد ملک و مملکت سے غداری ہے تو ہم ان بزرگوں سے عرض کریں گے کہ وہ اس جھوٹ سے توبہ کریں اور ایک بات ہماری بھی سنتے جائیں کہ اگر آپ کا یہ سو فیصدی جھوٹا الزام کہ حضرت مفتی صاحب نے حکمران پارٹی سے ساز باز کی ہے بالفرض صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اپنی حکومت سے ساز باز کرنا اتنا خطرناک نہیں ہے جتنا خطرناک امریکہ کا کرایہ کا ٹٹو بننا ہے ۔ اگر ہمیں شبہ بھی ہو جائے کہ ایک شخص اسلام اسلام کے نعرے لگانے والا بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی بیرونی طاقت سے ساز باز کئے ہوئے ہے تو ہمیں فوراً حکومت اور عوام کو اس خطرہ سے آگاہ کر دینا چاہیئے ۔ ہم کو حکومت سے ہزار اختلاف ہو اور چاہے ہم خود اس کو بدلنے کی آئینی کوشش کر رہے ہوں ۔

ان مودودی ممبروں نے یہ درفشانی بھی فرمائی ہے کہ "یہ حضرات جمہوریت کی نشوونما میں رکاوٹیں ڈال کر ملک کو تباہ کرنے کے درپے ہیں ۔"

ان بیچاروں کو کیا معلوم ہے کہ ان کے پیر و مرشد منشی مودودی تو امیر اور ڈکٹیٹر ہیں اور ان کی آمرانہ چالوں سے تنگ آکر مولانا امین احسن اصلاحی اور مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب جیسے ارکان نے ان سے علیحدگی اختیار کر لی مودودی صاحب تو امیر کو بعض شرعی احکام میں بھی حکمت عملی کے تحت ترمیم و تنسیخ کا حق دیتے ہیں ۔ وہ اگر حکمران کی مخالفت کرتے ہیں تو ان کے سامنے صالحین اور امیر الصالحین کا اقتدار ہوتا ہے ۔ مودودی صاحب کا دم چھلہ بن کر کوئی شخص جمہوریت کا نعرہ لگائے گا تو ہم اس کو محض گپ تصور کرنے پہ مجبور ہوں گے ۔ شرعی امور کی مخالفت میں ہم کسی ڈکٹیٹر یا جمہوری حکومت کی بات ماننے کو تیار نہیں ہیں ۔ اس کے سوا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے بڑھ کر جمہوریت پسندی کا دعویٰ کرنے والے کو اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیئے ۔ آسمان کا تھوکا منہ پہ آتا ہے ۔

ملک کو تباہ کرنے والی بات بھی خوب رہی ۔ جب مودودی صاحب ایک طرف اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں صحابہ کرام ۔ اولیاء عظام ۔ مجددین امت پہ تنقیدیں کر کے اور بلاضرورت نئے نئے مسائل لکھ کر مسلمانوں میں سر پھٹول کا انتظام کرتے اور دوسری طرف پاکستان میں ہر شخص کو عقیدہ کی آزادی دینے کی حمایت کر کے امریکی پادریوں کے لئے راستہ صاف کرتے ہیں تو آپ لوگ ان کی اندھا دھند حمایت کر کے ملک کو تباہ کرتے ہیں ۔ اور اب جب کہ راز فاش ہونے لگا ہے آپ لوگ آپے سے باہر ہو کر گالیوں پر اتر آئے ہیں ۔ اس طرزِ عمل کو کون عقلمند صحیح کہہ سکتا ہے اسلامی جمہوری محاذ اسمبلی میں اسی لئے تو اپوزیشن پارٹی کے ساتھ شریک نہیں ہوا ۔ کہ وہ حکومت کی اچھی بات کی تائید اور بری بات کی مخالفت کرے گا ۔ کیا اسلامی محاذ کشمیر کے سلسلہ میں غلط کو غلط نہ کہے گا اور کیا مودودی صاحب نے کشمیر کے جہاد کو جہاد کہنے سے انکار نہیں کیا تھا اور کیا اس انکار کا اب انکار کر کے وہ آپ کی طرح جھوٹ نہیں بول رہے ۔

ہم تینوں معزز ممبروں سے عرض کریں گے کہ آپ بنگالی مسلمانوں کی طرح سچائی بلند اخلاقی اور اسلام دوستی اختیار کریں ۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ مودودی کے لٹریچر کو بنظر غائر مطالعہ کریں گے اور امریکہ کے سلسلہ میں ان کے اقوال و افعال کا جائزہ لیں گے تو آپ کو یقیناً اپنی رائے [illegible] ہو گی ۔

مسئلہ ختم نبوت

از حکیم محمود احمد ظفر سیکرٹری اسلامک سنٹر (چاٹگام)

مسئلہ ختم نبوت اسلام کے ان بنیادی مسائل میں سے ہے جن پر ایمان لائے بغیر آدمی مسلمان ہی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ یہ مسئلہ قرآن وسنت سے قطعیت سے ثابت ہے اور اجماع صحابہؓ اور اجماع امت بھی اس کی پشت پر ہے۔ اس قدر قطعی الثبوت مسئلہ کا جو انکار کرے وہ کافر نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا۔ حضرت العلامہ السید محمود الوسی رہ مفتی بغداد اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

وکونہ صلی اللہ علیہ
وسلم خاتم النبیّن
مما نطق بہ الکتاب
وصدعت بہ السنّۃ
واجمعت علیہ
الأمۃ فیکفر مدعی
خلافۃ ویقتل ان
اصر۔ (تفسیر روح المعانی.
جلد، ص۶۵ مطبوعہ مصر)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری پیغمبر ہونا ان مسائل میں سے ہے جن کے بارہ میں قرآن نے بھی بیان کیا ہے۔ اور حدیث نے بھی تصریح کی ہے اور امت محمدیہ کا بھی اجماع ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر سمجھا جائے اور اگر وہ اصرار کرے تو قتل کر دیا جائے۔"

اس قدر واضح اور مفصل مسئلہ میں معلوم نہیں لوگوں کو شیطانی وسوسے کیوں آتے ہیں؟ اور کچھ لوگوں نے شیطان کے بہکانے پر رحمان کے احکام کو پس پشت ڈال کر نبوت کا دعویٰ کر دیا اور بقول کسے

"دیوانہ گفتہ ابلہ باور کرد"

دیوانے نے کہی اور پگلے نے مانی، کچھ پگلے ان پر ایمان بھی لے آئے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ ان میں سے سب سے پہلا مدعی نبوت اسود عنسی تھا جو ایک بہت بڑا شعبدہ باز اور کاہن تھا۔ قبیلہ نجران، قبیلہ مذجح اور یمن کے کچھ دوسرے قبائل اس پر ایمان لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے مسلمانوں کے نام ایک خط لکھا جس میں ہر ممکن طریق سے اس فتنہ کو فرو کرنے کی تاکید فرمائی۔[۱] چنانچہ حضرات صحابہؓ نے اس کا کام تمام کر دیا۔

ایک اور شخص طلیحہ اسدی نامی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ کچھ لوگوں نے اس کو بھی نبی مان لیا۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں صحابہؓ کی ایک جماعت کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر دے کر اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ دونوں لشکروں کے درمیان میدان کارزار گرم ہوا۔ عین جنگ کے موقعہ پر طلیحہ اسدی کی فوج کے سپہ سالار عیینہ بن حصن نے اپنی فوج میں اعلان کر دیا

المصر فوا یا بنی فرارۃ خانہ کذاب

یعنی اے بنی فرارہ واپس ہو جاؤ بخدا یہ شخص کذاب ہے۔[۲]

یہ اعلان سن کر ساری فوج بھاگ گئی طلیحہ بھی اپنی بیوی سمیت شام بھاگ گیا۔ بعد میں خلافت فاروقی میں سیدنا فاروق اعظم کے ہاتھ پر تائب ہوا اور جنگ قادسیہ میں اپنی جرأت اور بہادری کے جوہر دکھائے۔[۲]

سنہ۹ھ میں بنی حنیفہ کے ایک شخص نے شہر یمامہ میں نبوت کا دعوے کیا۔ اس نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت میں شراکت کا خط لکھا۔ جس کے جواب میں حضورؐ نے اس کو مسیلمہ کذاب کے لقب سے نوازا[۳]۔ اور آج تک وہ تاریخ میں اسی لقب سے مشہور ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت خالد ابن ولید نے اس فتنہ کا قلع قمع کیا۔ مسیلمہ کے لشکر میں چالیس ہزار آزمودہ کار سپاہی تھے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے لشکر کو دو دفعہ شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ ایک لشکر تو حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی زیر قیادت گیا تھا اور دوسرا حضرت شرجیلؓ بن حسنہ کی زیر قیادت۔ مسیلمہ کو قاتل امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی نیزہ سے مارا جس سے اس نے سیدنا حمزہ رضؓ کو شہید کیا تھا۔ چنانچہ وہ بعد میں بطور فخر اور شکر کیا کرتا تھا:۔

قتلت فی جاھلیتی خیر الناس
فی اسلامی شر النّاس۔

"کہ میں نے اس نیزہ سے اپنے زمانہ جاہلیت میں ایک بہترین اسلامی شخصیت کو شہید کیا تھا اور آج زمانہ اسلام میں اسی نیزہ سے ایک بدترین انسان کو مارا ہے۔"

اس معرکہ میں مسیلمہ کذاب کے سترہ ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانوں کے اتنے آدمی شہید نہیں ہوئے۔

(ابن الاثیر جلد ۲ ص۱۳۹)

اسی زمانہ میں ایک عورت کے دماغ میں بھی فتنہ کی لہر دوڑنے لگی اور اس نے بھی دیکھا دیکھی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس عورت کا نام سجاح بنت حارث تھا۔ یہ ایک نہایت ہوشیار عورت تھی اور تقریر اور حسن خطابت میں اپنی مثال آپ تھی۔ اس کو بھی کئی سرپھروں نے مان لیا۔ بعد میں مسیلمہ کذاب اور اس کا نکاح ہو گیا۔ نکاح ہو گیا۔ نکاح کے بعد جب یہ واپس جا رہی تھی تو حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر سے اس کے لشکر کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ لشکر تو بھاگ گیا۔ لیکن سجاح روپوش ہو گئی۔ آخر اپنے دعوی [...] توبہ کی اور دوبارہ اسلام لائی۔ بصرہ میں [...] سکونت اختیار کی اور وہیں انتقال [...]

(طبری ص۲۳۹ ابن الاثیر ص[...])

نبوت کے ان جھوٹے دعویدا[روں] کے اجمالی تذکرہ سے میرا مقصو[د یہ ہے] کہ اس مسئلہ کے اس قدر واضح اور [...] ہونے کے باوجود بھی بعض سرپھرو[ں نے] نبوت کا دعویٰ کیا اور کئی ہزار لوگ [ان پر] ایمان بھی لے آئے۔ لیکن صحابہ کرام [نے] اپنے عمل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ [وسلم] نے اپنے اسوۂ حسنہ سے آنے وا[لوں] کو یہ بتا دیا کہ اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ [علیہ] وسلم کے بعد نبوت کے کسی دعویدار [کو ایک] لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جا[سکتا۔]

انہیں جھوٹے نبیوں کی راہ پر [...] قادیان (پنجاب) کے ایک حکیم غلام [...] کے لڑکے مرزا غلام احمد نے انگریز [...] کا پولیٹیکل ایجنٹ ہونے کی حیثیت [سے] نبوت کا دعویٰ کیا۔ قبل اس کے کہ ہم [...] کے اس متنبی اور پنجاب کے اس مس[...] کے عقائد وحالات پر روشنی ڈالیں [...] ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے اجمالی طور پر [...] کے مسئلہ کی قرآن وحدیث کی روشنی [میں] وضاحت کر دیں تاکہ قرآن وحدیث کا [...] اس بارہ میں معلوم ہو جائے اور مسئلہ [کی] اصل حقیقت قارئین پر کھل جائے۔

اگر آپ اس کائنات پر ایک گہر[ی نظر] ڈالیں تو آپ کو اس کے ہر جزو اور کل [کے] اندر ایک حرکت نظر آئے گی اور ہر [...] ایک ارتقاء اور کمال کی متلاشی ہو گی۔ [...] آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ حرکت ایک [...] تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ جس مقام [...] نقطہ پر یہ حرکت ختم ہوتی ہے وہ نقطہ [...] وہ حد اس شی کا نقطۂ اختتام اور [...] کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر جمادات [...] ڈالیں تو آپ دیکھیں گے کہ ایک پتھر [...] ایک بالکل بے حس وحرکت شی ہے [...] جب تک اس کو ہلائیں نہیں وہ خو[د] کبھی نہیں ہلے گا۔ نشو ونما اور بڑھ[نے کی] قوت اس میں بالکل مفقود ہے۔ [...] ایک پتھر کو سال کے بعد بھی آپ اتنا [ہی] بڑا دیکھیں گے جتنا کہ وہ ایک سال [پہلے] تھا۔ اس کے جسم میں ذرہ برابر بھی فرق [نہیں] آئے گا۔ اسی پتھر کی ایک انتہائی ار[تقائی] شکل آپ کو مرجان کی شکل میں ملے گی [...] میں اپنی اگلی نوع نباتات کی طرح نشو ونما [...]

باقی صفحہ [...]

---

[۱] ابن خلدون جلد ۲ ص۲۹۲۔ طبری جلد ۳ ص۲۲۹۔

[۲] طبری۔

[۳] اس سے معلوم ہوا کہ ایک کثیر تعداد کا کسی آدمی کو اپنا نبی یا مقتدا مان لینا (۲)

[۲] تاریخ ابن الاثیر جلد ۲ ص۱۳۸۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص۲۱۵

(۲) اس کے سچے ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ اگر اس کو دلیل مانا جائے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ مسیلمہ کذاب بھی اپنے دعوئ نبوت میں سچا تھا۔ حالانکہ لسان نبوت اس کو کذاب کہہ رہی ہے۔ صحابہؓ نے اس کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھ کر اس سے جہاد کیا اور آج تک ساری کی ساری امت اس کو اور اس کی جماعت کو مرتدین سے شمار کرتی آئی ہے۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ فلاں آدمی کی جماعت چونکہ روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اس لیے وہ سچا ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان میں آنے کے وقت عیسائیوں کی جو تعداد تھی اس سے آج کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے۔ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عیسائی سچے ہیں؟ سچ ہے سہ

عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

سیاست کو مذہب سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا

جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کے اجلاس میں مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر

پشاور ۔ (بذریعہ ڈاک) جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کی مجلس عمومی کا ایک عظیم الشان انتخابی اجلاس زیر صدارت جناب مولانا محمد حسین صاحب منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مہمان خصوصی جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم ۔ پی اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان بن جانے کے بعد اس کی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں آئی مگر افسوس کہ وہ اقتدار کی کرسی کے لئے آپس میں لڑتے رہے اور آج پندرہ سولہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے پاکستان اپنے عظیم نظریہ کے مطابق صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بننے سے محروم ہے انہوں نے کہا کہ علمائے کرام نے دیکھا کہ جب تک وہ خود سیاسی طور پر عمل میدان میں آکر قوم کی قرآن و سنت کے مطابق آئین نافذ کرنے کی آواز کو اسمبلیوں میں اور ان سے باہر ہر جگہ بلند نہ کریں گے ۔ اقتدار کی کرسیوں کے لئے لڑنے والے کبھی بھی پاکستان کو اسلامی آئین کی دولت سے مالامال کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے تو انھوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے ایک جماعت بنائی ۔ جس کی اب تک ہزار سے بھی زیادہ شاخیں قائم ہو چکی ہیں انھوں نے کہا کہ بعض لوگ سراسر غلطی پر ہیں اور ایسے لوگوں کو اپنے نظریہ میں تبدیلی کرنی پڑے گی ۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام صدارت اور وزارتیں نہیں چاہتی اقتدار خواہ کسی بھی مسلمان کے ہاتھ میں ہو اس کا نصب العین یہ ہے کہ اقتدار کی کرسی پر رونق افروز حکمرانوں کو پاکستان میں قرآن و سنت کے مطابق آئین نافذ کرنے کے لئے مجبور کرے اور ملک میں جملہ برائیوں کا خاتمہ کیا جائے ۔ مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اپنے عظیم نصب العین کے لئے متحد ہو کر اخلاص کے ساتھ جدوجہد کریں اور جمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کی سعی کریں اس سے اگرچہ انہیں ذاتی طور پر دنیاوی کوئی فائدہ نہ ملے گا مگر اخلاص کے ساتھ کام کرنے والوں کو آخرت میں ضرور اجر ملے گا اور ایک مسلمان کی آخرت کا سدھر جانا ہی سب سے بڑی نعمت ہے ۔

مولانا نے پشاور میں جمعیۃ کی ترقی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کے عہدیداروں نے جن انتھک کوششوں سے اس کو عروج پر پہنچایا ہے اگر اس نئے انتخاب میں وہ دوبارہ منتخب نہ ہو سکے تو امید ہے کہ وہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا کام جاری رکھیں گے ۔ مولانا کی تقریر کے بعد ذیل کا انتخاب بالاتفاق عمل میں لایا گیا ۔

امیر مولانا محمد حسین صاحب ۔ نائب امیر الحاج میر الیاس صاحب نائب امیر (۲) الحاج محمد عظیم صاحب ۔ ناظم اعلیٰ نصر اللہ جان اعوان خزانچی مولانا حافظ عبدالرشید صاحب ۔ ناظم صفدر علی خان صاحب ۔ محمد یعقوب صاحب قاسمی ۔ سالار شہر جناب گل محمد صاحب ۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ہفتہ وار اجلاس

بعد از نماز جمعہ مدرسہ دار الہدیٰ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا اجلاس ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے فرمائی ۔ صدر نے درس قرآن دیا ۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے ملکی حالات پر روشنی ڈالی کثیر التعداد اراکین جمعیۃ نے شرکت کی اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا ۔

(ممتاز علی ناظم اعلیٰ)

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۵

امیر ۔ محترم حکیم سید محمد یاسین شاہ صاحب چک ۱۵ ۔ ناظم اعلیٰ چودھری محمد حیات صاحب باورا ۔ خازن صوفی محمد دین صاحب نمبردار چک ۱۵

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا اہم اجلاس

مورخہ یکم نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے پر غور کیا گیا افتتاحی تقریر میں بعض ملکی اور معاشرتی مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے ماحول میں ایک صحیح الخیال مسلمان کے لئے زندگی مشکل بن گئی ہے کہیں رسم و رواج کی زنجیریں ہیں کہیں برادری کا بت ہے اور بے جا اسراف آج کے ماحول میں ہم اگرچہ اس میں بری طرح سے گرفتار ہیں تاہم چند سال میں بھی ختم ہو جائیگا جس کی ذمہ داری خدا اور رسول کے سامنے ہم پر عاید ہوگی ۔ ملکی مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کراچی کی تفسیر کا تذکرہ کیا کہ جس میں کھلم کھلا نہایت شرح چشمی سے قرآن مجید کی گئی ہے اور اخبارات کی اطلاع کے مطابق ملک کی ایک بہت بڑی شخصیت بجائے نفرین اس کو مبلغ پانچصد روپیہ انعام دیا بہرحال جمعیۃ جس کے آپ حضرات ممبر ہیں کا مقصد اور پروگرام صرف الیکشن نہیں بلکہ معاشرتی خرابیوں کا ازالہ بھی بلکہ مسئلہ اولین ہے ۔ چنانچہ باتفاق طے ہوا کہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اراکین کا پندرہ روزہ اجتماع ہو گا جس میں مختلف مسائل پر غور ہو گا ۔ اس میں شمولیت کے لئے ساٹھ آدمیوں نے نام لکھوائے ۔ اس کے بعد مفتی صاحب کا پروگرام علیحدہ بنا اور اس میں نو آدمیوں کو استقبالیہ کے لئے منتخب کیا گیا جن کے نام یہ ہیں ۔ جناب صوفی خدا بخش صاحب ناظم استقبالیہ ۔ جناب امان اللہ خان ناظم دفتر ۔ جناب محمد عظیم خان صاحب جناب گلداد خان کمال خیل ۔ جناب عبدالرحمن صاحب الضامن ورکس ۔ جناب محمد یوسف صاحب جعفرزئی ۔ جناب محمد اسمٰعیل صاحب بہاری خیل ۔ جناب عبدالکریم صاحب ۔ جناب محمد جان صاحب بہاری خیل ۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی سرگرمیاں

مولانا تاج محمد صاحب جتوئی نے تحصیل سانگھڑ کے دیہات کا دورہ کر کے مندرجہ ذیل شاخیں قائم کیں ۔

انتخاب چھڈیاری شہر

امیر مولانا فتح رسول صاحب ۔ ناظم اعلیٰ رئیس مرید شاہ ۔ خازن حاجی محمد صدیق صاحب سالار جنگل خان ۔

انتخاب بنو کوٹ

امیر رئیس کریم داد صاحب جونیجو ۔ ناظم اعلیٰ مولوی عبداللہ صاحب ۔ خازن بہرخان صاحب ۔ سالار جمیر خان صاحب ۔

انتخاب گوٹھ مالوسل

امیر ۔ جناب میاں محمد سعید صاحب ۔ ناظم اعلیٰ بندو خان ۔ خازن بھورے خان ۔ سالار ۔ نیاز محمد صاحب ۔

انتخاب گوٹھ دھمراڑی

امیر ۔ چوہدری محمد یوسف صاحب ۔ ناظم اعلیٰ علی احمد صاحب ۔ خازن ملا شہاب الدین صاحب ۔ سالار محمد افغان صاحب

انتخاب گوٹھ نارے جو

امیر حاجی عبدالغفور صاحب ۔ ناظم اعلیٰ ۔ حاجی عبدالسمیع صاحب ۔ خازن حافظ خلیل الرحمن صاحب ۔ سالار شاہ میر صاحب ۔

محمود کوٹ ٹاؤن میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع اور اہم قراردادیں

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۔ عیدگاہ محمود کوٹ زیر صدارت حکیم عبدالحق صاحب جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا ۔ جس میں چودھری شوکت علی صاحب کے علاوہ بدھ محمود کوٹ ٹاؤن ریلوے اسٹیشن محمود کوٹ اور گردونواح کے تقریباً پچاس نمایندوں نے اجلاس میں شریک ہو کر اسلامی اور قومی ہمدردی کا ثبوت دیا ۔ قاری محمد شریف کی تلاوت قرآن کے اجلاس کا آغاز کیا گیا ۔ جماعتی منشور کے ماتحت مجلس شوریٰ کے اٹھائیس ارکان (بشمول عہدیداران) منتخب کئے گئے جماعت کی کثرت اشاعت کے وسائل و ذرائع پر بھی غور و خوض کیا گیا ۔ جس کے لئے علاقائی گشت کا پروگرام مرتب کیا گیا ۔ ہر علاقہ کے رکن نے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شراکت اور تعاون کا پورا پورا وعدہ کیا اس نمایندہ اجتماع نے ترجمان اسلام اشاعت بڑھانے کے لئے بھی بعض مفید ذرائع تجویز کئے ۔ علاقہ کے چند مشہور مقامات پر جماعت کے زیر اہتمام تبلیغی جلسے منعقد کرنے کی تجویز پاس کی گئی ۔

اس اہم اجلاس میں علاقہ کی بعض سماجی ضرورتوں پر بھی غور و خوض کیا گیا ۔ محمود کوٹ ٹاؤن سے ریلوے سٹیشن تک جو ہڑ بن چکا ہوں اور جھاڑیوں کو عبور کرتا ہوا راستہ خصوصیت سے زیر بحث رہا ۔ اجلاس نے اس عوامی ضرورت کو فوری طور پر پورا کرنے کے لئے مقامی یونین کونسل کو ایک قرارداد بھیجی ۔

نیز اسی سلسلہ میں مظفرگڑھ کینال پر ٹیوب ویل سسٹم کو فوری طور پر پورا کرنے کے لئے بوساطت مقامی یونین کونسل افسران بالا سے پرزور اپیل کی گئی ۔ قصبہ میں مقامی ضروریات کے پیش نظر ہسپتال کے متعلق بھی یونین کونسل کی توجہ مبذول کرائی گئی ۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر اعلیٰ جان محمد ابا خیل منعقد ہوا ۔ باتفاق رائے حسب ذیل حضرات منتخب ہوئے ۔

امیر مولانا گل محمد شہباز خیل ۔ نائب امیر مولانا عزیز الرحمن دیک مندر خیل (۲) مولانا شمر صاحب ممر خیل ۔ ناظم اعلیٰ خلیفہ محمد کریم سنگر خیل ہندال (۱) غلام نبی دیک خیل (۲) مولانا صاحب جان نورنگ ۔ خزانچی مولانا محمد علی بلند خیل ، سالار عبدالرحمن لکی شہر

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی پندرہ مہینوں کی مختصر روئداد

جو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے سہ سالہ انتخابات کے موقعہ پر مرکزی اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نے پیش فرمائی۔

(قسط ۲)

جمعیۃ کے اس نئے دور یعنی اگست ۱۹۶۲ء سے اکتوبر ۱۹۶۳ء تک کل پندرہ ماہ کے قلیل عرصہ میں جب کہ جمعیۃ کے پاس کوئی خاص سرمایہ نہ تھا اور نہ ہی پروپیگنڈے کے لئے پریس کی سہولتیں میسر تھیں۔ جمعیۃ اور اس کے ارکان نے دونوں طریقوں سے جو خدمات انجام دیں وہ کارکنان جمعیۃ کے اخلاص و عزیمت کی روشن دلیل ہیں ان کی مختصر روئداد عرض ہے۔

عوامی خدمات عوامی خدمات کی دو قسمیں ہیں ایک عام تبلیغی جلسے اور دوسرے تنظیمی کام۔

جلسے اور تبلیغ مرکزی عہدہ داران جمعیت نے تقریباً تین سو مقامات پر بڑی بڑی کانفرنسیں کیں اور ماتحت جمعیتوں کے تبلیغی اور اصلاحی جلسوں کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز رہی ہے۔

ان جلسوں میں لاکھوں عوام کو اصلاح معاشرہ، استحکام پاکستان اور اسلامی زندگی کے لئے بڑے پیمانے پر ترغیب دی گئی اور بحمد اللہ تعالیٰ اس کا بہترین اثر پڑا۔

ختم نبوت۔ ناموس صحابہ۔ عائلی قوانین۔ انکار حدیث۔ اتباع سلف۔ عصمت انبیاء علیہم السلام۔ توحید و سنت۔ شان صحابہ۔ تعلیم دین اور عوامی تکالیف رشوت ستانی وغیرہ موضوعات پر ملک بھر میں تقریریں کی گئیں۔ اہل ملک نے جمعیۃ کی ضرورت محسوس کی اور بہت سے زمیندار۔ وکلاء اور گریجویٹوں نے بھی جمعیۃ میں شرکت قبول فرمائی۔

تنظیمی کام تنظیمی کام جمعیت کے ارکان اور علماء کرام نے اتنی ہمت سے کیا کہ اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔

کراچی۔ حیدرآباد۔ نواب شاہ۔ ٹھٹھہ۔ سانگھڑ۔ خیرپور۔ لاڑکانہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ بہاولپور۔ بہاولنگر۔ رحیم یار خاں۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ منٹگمری۔ لاہور۔ سرگودھا۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ میانوالی۔ جھنگ۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ ضلع لائل پور۔ جہلم۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ہزارہ۔ پشاور۔ مردان اور بلوچستان کے مختلف اضلاع نیز جدید ملحقہ علاقوں، دانا، وزیرستان، سوات، بٹگرام میں ضلعی اور مقامی جمعیتیں قائم ہو چکی ہیں اور ہر ہر ضلع میں ماتحت جماعتیں ہیں بعض اضلاع میں تیس تیس تک جمعیۃ کی شاخیں موجود ہیں۔

مختلف شاخوں نے دارالمطالعے اور دفاتر بنائے ہوئے ہیں۔ بعض اضلاع نے اپنے اپنے ضلع کے لئے مبلغ بھی مقرر کر رکھے ہیں۔ مختلف مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے اور جماعتی نصب العین کی اشاعت کی جاتی ہے۔ بعض جماعتوں نے جیپ خریدنے کے لئے رقمیں جمع کر رکھی ہیں۔ غرضیکہ ملک بھر کے دیندار مسلمانوں اور علماء کرام میں زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی اور انہوں نے وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے قرآن پاک کی پکار پر لبیک کہا۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

چالیس اضلاع میں جمعیت کے مراکز و دفاتر قائم ہیں اور اضلاع کی ماتحت شاخوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ مختلف مرکزی مقامات پر مرکزی عہدہ داروں نے خود جا کر کام کی ابتداء کرائی ہے۔ اضلاع کے علماء دین نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی اپنے اخلاص و للہیت کی وجہ سے بفضلہ تعالیٰ اوروں سے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ مگر ضرورت ہے کہ مقامی حضرات اپنی شاخوں کی دیکھ بھال اور امداد کریں۔ مشین کے سارے پرزے جب تک اپنی اپنی جگہ حرکت نہ کریں مشین نہیں چل سکتی۔

اسمبلیوں کے ذریعہ ملک و ملت کی خدمت

اگرچہ جمعیۃ علماء اسلام نے ۱۹۶۲ء کے عام انتخابات میں نمائندے کھڑے نہیں کئے تھے۔ مگر اس کے اکابر نے اس میں حصہ لینے کی ترغیب دی تھی۔ چنانچہ احقر (غلام غوث ہزاروی) مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی میں اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، قائد جمعیت و صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان قومی اسمبلی میں ممبر منتخب ہو گئے۔ اصلاح معاشرہ۔ غیر اسلامی قوانین کی منسوخی۔ سود اور رشوت کے انسداد کے لئے قومی اسمبلی میں حضرت مفتی صاحب موصوف نے جس خداداد جرأت اور جس عالمانہ قابلیت سے اپنا فرض ادا کیا۔ اس سے اسلام کی صداقت اور علماء دین کی فضیلت و وقار کا سکہ بیٹھ گیا اور فرنگی کا دو صد سالہ پروپیگنڈا تار عنکبوت ہو کر رہ گیا۔ خاص کر موصوف نے قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف اسی منٹ تک اپنی فاضلانہ تقریر سے ذکر وہ مسلمانان پاکستان کے منتخب نمائندوں کو جس طرح متاثر کیا اس نے پرویز اور الحاد پسندوں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ حضرت مفتی صاحب کی اپوزیشن نے یہ ثابت کر دیا کہ اگر علماء مخلصانہ خدمات انجام دیں اور ملک و ملت کے مسائل کے ضروریات میں ان کی بے لوث مدد کریں تو قوم ہر دوسرے آدمی سے زیادہ ان کا احترام کرتی اور ان کے ارشادات پر کان دھرتی ہے۔

احقر نے صوبائی اسمبلی کے پہلے سیشن میں اردو کو دفاتر اور عدالتوں میں رائج کرنے اور ذریعہ تعلیم بنانے کی تجویز پیش کی اگرچہ وہ ایک تحریک التواء کی نذر ہو گئی لیکن اس نے ذہنوں . . . . . . اس کی اہمیت کی طرف متوجہ کر دیا۔

چنانچہ جب دوسرے سیشن میں میں نے اور علامہ ارشد صاحب بہاولپوری نے مشورہ کر کے پھر نوٹس دیا تو اسمبلی نے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالہ کر دیا جس پر حکومت غور کر رہی ہے اور امید ہے کہ ہم اس میں بڑی حد تک کامیاب ہو جائیں گے۔

اسی طرح میں نے نماز کے سلسلہ میں ایک تجویز کا نوٹس دیا اگرچہ قرعہ نہ نکلنے کی وجہ سے وہ تجویز زیر بحث نہ آئی۔ لیکن ملک کی رائے عامہ کو اس سے پورا فائدہ پہنچا۔ ضلع ہزارہ کی ریاست تناول کی مظلوم رعایا کے سلسلہ میں میں نے تحریک التواء پیش کی۔ جس کی تائید ایوان کی اکثریت نے کی اور حکومت کو ایک تحقیقاتی ٹیم مقرر کرنی پڑی۔ مگر افسوس کہ خود ... نے افسروں کی حمایت کی اور بیچارے تناولی ابھی تک تختہ مشق ہیں۔ رشوت ستانی کم درجہ کے ملازموں کی تنخواہ، مرتد کی وراثت۔ اور دیگر امور میں جو جدوجہد کی گئی اس کے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ خاص کر عائلی قوانین کے خلاف جب میں نے تقریر کی تو اللہ تعالیٰ نے اتنی ہمت فرمائی اور اتنی غیبی مدد کی۔ کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ سوائے چار ووٹوں کے سرکاری اور غیر سرکاری تمام معزز ممبروں نے میری تائید کی اور دو سو سال کے بعد (جب سے فرنگی آیا تھا) پہلی بار ایوان حکومت میں شریعت کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی جس نے سرکاری اور غیر سرکاری قسم کے تمام ان عناصر کی کمر توڑ دی جو ان غلط قوانین کو اسلام کا نام دے کر رائج کرنا چاہتے تھے۔

بہرحال اس ابتدائی تجربہ نے یہ ثابت کر دیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ موقف بالکل صحیح ہے کہ سرکاری اداروں اور ملکی اسمبلیوں کے ذریعہ اصلاح حال کی کوشش بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

قیام امن کی کوشش جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان نے ملک بھر میں اہل سنت مسلمانوں کے مناقشات میں میانہ روی کی ترغیب اور دوسرے فرقوں سے مذہب کے حدود کے اندر رواداری برتنے کی تلقین کی۔ اور جب گذشتہ محرم میں شیعہ سنی فسادات نے ملک گیر حیثیت اختیار کر لی اس پر مکمل روشنی ڈالتے ہوئے جمعیۃ کے معزز عہدہ دار حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب خلف رشید حضرت مفسر قرآن قدس سرہ نے ایک رسالہ لکھا۔ جو ملک بھر میں پھیلا اور اس نے یہ ذہن پیدا کیا کہ مستقل امن کے قیام کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ ایسے جلوس بند کئے جائیں جو امن عامہ کو خطرہ میں ڈال دیں۔

مساجد اور دینی مدارس کی خدمت

ان پندرہ مہینوں میں ارکان جمعیت اور عہدہ داروں نے ملک بھر کے سینکڑوں دینی مدارس کے جلسوں کو کامیاب بنانے میں مدد دی اور مساجد و خطباء حضرات کے لئے محکمہ اوقاف کو اسمبلی کے اندر اور باہر متوجہ کیا۔ چنانچہ بہت سی تکالیف کو محترم چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب نے رفع کیا۔

اخبار ترجمان اسلام جمعیت کا ایک ہی آرگن ہے ترجمان اسلام جس کا حساب و کتاب جمعیت سے علیحدہ ہے جو جمعیت کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ مارشل لاء ختم ہونے کے وقت اس کی اشاعت تقریباً ایک ہزار تھی جو ان پندرہ مہینوں میں بڑھ کر چار ہزار سے اوپر تک پہنچ گئی ہے۔ اور اگر دردمند و حساس مسلمان اور کارکنان جمعیت اپنی اپنی جگہ ذرا سی توجہ فرمائیں تو اس کی اشاعت آسانی سے دس ہزار ہو سکتی ہے ——— احقر نے

اس کی خدمت چند سالوں تک بغیر معاوضہ کی ہے۔ اب اس کے رئیس تحریر محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب ہیں۔ (باقی)

بقیہ صفحہ نمبر ۴

کیفیت تو ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس میں اور سارے خواص جمادات والے ہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ نشو ونما کی قوت جو خاصہ ہے نباتات کا اس مرجان کے پتھر میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ درختوں کی طرح اس کی شاخیں بھی ہیں اور جڑیں بھی یہ جمادات کا نقطۂ کمال یا حد اختتام ہے لیکن نباتات کی منزل اول یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ اب آپ جمادات کی اگلی نوع نباتات کو دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ پہلے ایک معمولی سا بیج بویا جاتا ہے۔ ایک خاص مدت میں زمین کی گرد اور آفتاب کی تمازت کے سایہ تلے پل کر وہ بیج زمین کی چھاتی کو پھاڑ کر باہر کی دنیا میں جھانکتا ہے۔ آفتاب کی دھوپ اور تاروں کی چھاؤں میں زندگی گزار کر بتدریج ترقی کر کے ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس پہ پھل نمودار ہوتا ہے یہ منزل اس درخت کی آخری ارتقائی منزل ہے۔ اس نقطۂ کمال پر پہنچ کر اس درخت کی زندگی کا ایک دور ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کے بعد موسم خزاں آتا ہے۔ جس سے اس کی ساری ہریاول اور سرسبزگی سوکھا پن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کے سرسبز وشاداب پتے ایک ایک کر کے جھڑ جاتے ہیں۔ اس کی ہری بھری شاخیں ایندھن کا کام دیتی ہیں۔ اور اس کا تنا بالکل خشک ہو جاتا ہے منوں پانی سے درخت کو سیراب کرو، مگر کوئی اثر نہیں اور درخت اپنے درجۂ کمال سے روز بروز نقصان کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔ سچ ہے ؎

لکل شیٔ اذا ما تم نقصان

یہ تو تھی نباتات کے ایک فرد کی داستان عروج و زوال۔ اب اگر آپ نباتات کے نوع کی جانب توجہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اس نوع کا انتہائی ارتقائی فرد عشق پیچہ کی بیل اور کھجور کا درخت ہیں جس میں اپنی اگلی نوع یعنی حیوانات کی صفات پائی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی نوع کی بھی جملہ خوبیاں ان میں اسی طرح ہیں جس طرح نباتات کے دوسرے افراد میں ہیں حیوانات کی خوبیاں اور صفات میں سے ایک تو دفع مضرت کا جذبہ اور دوسرا نر و مادہ کے ملنے کا احساس ہے۔ عشق پیچہ کی بیل جب چڑھتی ہے تو اس کے آگے اگر کوئی رکاوٹ آ جائے تو وہ اس رکاوٹ کا احساس کرتے ہوئے اور اس کی مضرت سے بچنے کے لئے اس تک پہنچنے سے پہلے دوسری طرف مڑ جاتی ہے اسی طرح کھجور کا درخت اس وقت تک پھل نہیں لاتا جب تک اس کے ساتھ مادہ کو اگر وہ نر ہے یا نر کو اگر وہ مادہ ہے لگایا نہ جائے۔ اور یہ دونوں چیزیں خاصہ ہیں حیوانات کی جنس کا نہ کہ نباتات کا۔

اب آپ حیوانات پہ نگاہ ڈالیں تو وہاں بھی آپ کو اسی طرح انفرادی اور نوعی ترقی نظر آئے گی اور آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ حیوانات کا آخری ارتقائی فرد "بن مانس" ہے جو ایک طرف تو حیوانات سے ملحق ہے اور دوسری طرف اپنی اگلی نوع انسانیت کے کچھ خواص بھی اپنے اندر لیئے ہوئے ہے یعنی شکل وصورت میں بالکل انسان نظر آئیگا بلکہ دور سے دیکھنے میں تو آدمی شبہ میں پڑ جاتا ہے کہ یہ انسان ہے یا حیوان۔ حیوانات کی نوع کی یہ منزل آخر ہے لیکن انسانی نوع کی اس سے آگے پہلی منزل شروع ہوتی ہے (باقی)

مسجد نہر والی گنج مغلپورہ میں

مولانا عبدالحی صاحب عابد خطبہ جمعہ اور بعد نماز عشاء روزانہ درس قرآن مجید دیا کریں گے احباب نوٹ فرمالیں۔

عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق تبلیغی پمفلٹ مفت

مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی جانب سے چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین و خواہشمند دین پسند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر سترہ (۱۷) نئے پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔

سید محمود جاوید حسن ترمذی
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی گیٹ لاہور

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام ڈھڈیال

(تحصیل چکوال)

مورخہ ۵ نومبر مقامی احباب کی دعوت پر شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم تشریف لائے اور ممبر کرم الٰہی صاحب وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی ڈھڈیال کے مکان پر اجتماع ہوا حضرت قاضی صاحب نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد واضح فرمائے اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ جناب مولوی نسیم اللہ صاحب خطیب فاروقی جامع مسجد ڈھڈیال۔ نائب امیر چوہدری غلام حسن صاحب۔ ناظم اعلیٰ قاضی محمد شاہ صاحب دندان ساز۔ ناظم ممبر محمد اکرم صاحب۔ خازن چوہدری محمد بشیر صاحب۔ سالار جناب گلزار حسین صاحب جمعیۃ کے ممبران کی تعداد ۵۰ تک پہنچ چکی ہے۔

شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی تشریف آوری

ڈھڈیال۔ ۵ نومبر حضرت قاضی صاحب مدظلہ ڈھڈیال تشریف لائے اور نئی جامع مسجد متصل ریلوے اسٹیشن "فاروقی جامع مسجد" تجویز فرمایا۔ اور مسجد کمیٹی کے حسب ذیل ارکان منتخب ہوئے۔

صدر۔ ملک غلام سرور صاحب۔ سیکرٹری چوہدری غلام حسن صاحب۔ خازن چوہدری محمد بشیر صاحب۔

داڑھی کی اسلامی حیثیت

جس میں کتب سنت و فقہ مذاہب اربعہ اور اجماع امت سے داڑھی رکھنے کی فرضیت، داڑھی کی شرعی اور سیاسی حیثیت داڑھی رکھنے کے فضائل مفصل بیان کیئے گئے ہیں۔ مصنفہ مولانا قاضی شمس الدین قیمت ۱۲ آنے۔

۲۔ فلسفۂ عیسائیت۔ مترجم حکیم شمس الدین احمد قریشی۔ قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

سرشارِ دید

زائر حرم - حمید صدیقی لکھنوی

جب تک دیارِ پاک مدینہ میں ہم رہے
جنت میں بالیقین خدا کی قسم رہے

کچھ اس طرح وہ مائلِ لطف وکرم رہے
سب دور دور دل سے زمانے کے غم رہے

اللہ رے جذبِ شوق کہ راہِ حبیب میں
ہر راہرو سے آگے ہی آگے قدم رہے

ہم اور کیفِ قربِ حضوری، خوشا نصیب
ہر وقت زیرِ سایۂ بابِ حرم رہے

ہر شب شبِ برات تھی ہر روز روزِ عید
صہبائے حسنِ دید سے باکیف و کم رہے

کیا کیا ہوئی ہیں قلب و نظر پر نوازشیں
محوِ تجلیات بذوقِ اتم رہے

سجدے قدم قدم پہ کئے راہِ شوق میں
یعنی کہ خاک بوسِ نشانِ قدم رہے

رہ کر مشاہدات دو عالم سے بے نیاز
سرشارِ دید قبۂ پرنور ہم رہے

گم ہو کے ایک جلوۂ بے رنگ و بو میں ہم
تصویرِ ذوق وشوق زسرتا قدم رہے

ہر جلوہ یوں تو جنتِ نظارہ تھا، مگر
ہم محوِ دیدِ روضۂ شاہِ اُمم رہے

تکمیلِ آرزو کا وہ عالم عجیب تھا
سرگرمِ جستجوئے نشانِ قدم رہے

نظارۂ جمالِ حرم کی نہ تھی مجال
ہر دم نظر جھکائے ہوئے سر بخم رہے

وہ ارضِ پاک اور یہ بے مایہ مشتِ خاک؛
حیرت ہے ہم مقیم دیارِ حرم رہے

ذرے کو آفتاب سے نسبت ہی کیا، مگر
سرتاجِ کائنات کے مہمان ہم رہے

آدابِ حاضری وحضوری نہ پوچھئے
ہر لحظہ ڈگمگائے ہوئے سے قدم رہے

تجھ سے نسیمِ صبحِ مدینہ یہ عرض ہے
ہم کشتگانِ ہجر پہ لطف وکرم رہے

یارب مجھے یہ حسنِ دو عالم نہیں قبول
پیشِ نظر حریمِ شہِ محترم رہے

شیدائی مدینہ اگر ہو نوائے حمید
ذکرِ حبیب شام وسحر دمبدم رہے

اطلاعات و اعلانات

ضروری اعلان

سمندری میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو روزہ سالانہ تبلیغی کانفرنس مورخہ ۲۳-۲۴ نومبر بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہی ہے جس میں علمائے کرام مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا لال حسین اختر مناظر اسلام مبلغ ختم نبوت مولانا محمد نقمان۔ مولانا عبد الرحمن میانوی۔ محمد شریف راہی۔ محمد شریف بہاولنگری۔ سائیں محمد حیات پسروری۔ شرکت فرما رہے ہیں۔

(محمد علی جانباز ناظم تبلیغی کانفرنس سمندری)

آل پاکستان تبلیغ کانفرنس ملتوی

سکھر (بذریعہ ڈاک) مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے منعقد ہونے والی کل پاکستان تبلیغ کانفرنس ناگزیر وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ ۱۶-۱۷ نومبر کی بجائے اب انشاء اللہ مارچ ۶۴ء میں منعقد ہوگی۔ چند دنوں تک تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

(اگل محمد خالد۔ ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر)

دینی مدارس کا قیام

حضرات۔ اس پر فتن دور میں جبکہ باطل کی آندھیاں چل رہی ہیں اور ضلالت کے بادل گرج رہے ہیں۔ کہیں مرزائیت کا طوفان برپا ہے تو کہیں پرویزیت اور عیسائیت کی چٹانیں دکھائی دے رہی ہیں اور کہیں دہریت اور لادینی کا سیلاب منڈلا رہا ہے۔ گویا ہر طرف سے دین حنیف کی کشتی کو ڈبونے کے لئے جہالت برسر میدان ہے۔ ایسے گئے گذرے زمانہ میں دین حنیف کو چمکانا فرزندان توحید اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کا اولین فرض ہے کہ وہ دین حق کو ملک میں پھیلائیں اور باطل و ضلالت کی بیخ کنی کریں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک میں دینی مدارس کا قیام ہی جہالت و ضلالت کا واحد علاج ہے جہاں تک ہماری استطاعت اجازت دے گی مدارس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ چنانچہ اس وقت مندرجہ ذیل مقامات پر ہمارے دینی مدارس تعلیمی۔ تبلیغی اصلاحی کام سرانجام دے رہے ہیں

(۱) جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن جامع مسجد عید گاہ احرار نگر پڈعیدن سندھ۔
(۲) مدرسہ تعلیم القرآن فاروق آباد متصل پڈعیدن (۳) مدرسہ تاج الاسلام مدینہ مسجد ریلوے اسٹیشن پڈعیدن (۴) مدرسہ حنفیہ تاج المدارس کھڑیانوالہ

ہر مقامی حضرات کی خدمت میں پر ادب استدعا ہے کہ اپنے اپنے حلقہ کے مدرسہ میں اپنے بچوں کو داخل کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ تاج الدین بسمل نقشبندی خطیب جامع مسجد عید گاہ احرار نگر۔

اطلاع

خانقاہ سراجیہ آنے والے حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اسٹیشن (خانقاہ سراجیہ) پر ۲۰ نومبر کو ملتان سے آنے والی ٹرین ۵۴ اپ اور ملتان جانے والی ۶۴ ڈاؤن ٹھہرا کرے گی اور ماڑی انڈس سے لیہ اور لیہ سے ماڑی انڈس جانے والے ڈبے صبح و شام ٹھہرا کریں گے۔ خانقاہ سراجیہ آنے والے حضرات خانقاہ سراجیہ کا ٹکٹ بنوا کر سوار ہوں۔ تاکید ہے۔ (محمد عارف)

مفتاح العلوم ٹانک کا سالانہ جلسہ

برادران اسلام۔ مفتاح العلوم تحصیل ٹانک کا سب سے پہلا دینی مدرسہ ہے۔ مدت سے تعلیمی تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے۔ حسب سابق اپنا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۷-۱۸ نومبر ۶۳ء بروز اتوار و سوموار منعقد کر رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر پشاور۔ مولانا علاء الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی وغیرہ علماء دین عوام سے خطاب فرمائیں گے۔

مدرسہ احیاء العلوم العربیہ چنیوٹ کا گیارہواں سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۹-۳۰ نومبر و یکم دسمبر مطابق ۱۲-۱۳-۱۴ رجب بروز جمعہ۔ اتوار حسب سابق نہایت تزک و احتشام سے ہو رہا ہے۔ جس میں فارغ طلباء کو دستار فضیلت و اسناد شیخ الحدیث حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان تقسیم فرمائیں گے

(محمد حسین مہتمم مدرسہ)

احباب ملتان متوجہ ہوں

ملتان میں ترجمان اسلام کے پرانے کارکن حکیم امیر علی صاحب کی بقایا رقوم خریداران اور ایجنٹوں کے نام ہیں۔ براہ کرم ان کے واجبات کو ادا فرمائیں۔ حقوق العباد کا معاملہ بہت ہی سخت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صفائی معاملات کی توفیق بخشیں آمین

ضروری اعلان

مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن شہداد پور ضلع سانگھڑ میں دیوبندی مسلک کا ایک ہی مدرسہ ہے ایک صاحب مسمی قاری عبد الرحیم جو وہی مدرسہ قرأت القرآن رحیمیہ شہداد پور کے نام کی رسید چھپوا کر مختلف مقامات سے چندہ وصول کرتا ہے حالانکہ اس نام کا اس گرد و نواح میں کوئی بھی مدرسہ نہیں لہٰذا مسمی مذکور کو چندہ دینے سے احتراز کریں۔ (ناظم مدرسہ عربیہ حسینیہ)

ضلع جیکب آباد کا اجلاس

۲۷ اکتوبر کو ضلعی مجلس شوریٰ زیر صدارت امیر ضلع حضرت مولانا رحمن بخش صاحب بمقام ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندرکوٹ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی جس میں مندرجہ ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(۱) قبل کی میٹنگ میں جو مختلف حضرات پر الیکشن فنڈ تقریباً سترہ ہزار روپے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء رکھی گئی ہے۔ جو ابھی جمعیۃ کے کام کی توسیع کے لئے خرچ کئے جائینگے

(۲) ضلع جیکب آباد جمعیۃ کے مبلغ رکھنے کے لئے صوفی خیر محمد صاحب کا نام دیا گیا ہے تنخواہ اور اوقات تبلیغ حاجی میر محمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع کے سپرد ہے وہ خود فیصلہ کر لیں گے

(۳) ضلع جیکب آباد کے اندرونی تبلیغی دورہ کے لئے بھی حاجی میر محمد صاحب ناظم ضلع کو اختیار دیا گیا ہے وہ خود پروگرام مرتب فرما کر ابتدائی جمعیۃ کے ہر امیر کو آگاہ فرمائیں گے۔

(۴) ابتدائی جمعیۃ گوٹھ اتیگہ خان کی رپورٹ پر غور کر کے فیصلہ کرنے والی میٹنگ پر رکھا گیا ہے۔ جو جمعیۃ گوٹھ اتیگہ خان کے اراکین کے روبرو ہوگا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

گرام مون لائٹ ٹیلیفون نمبر ۶۶۴۸۷

روشن دماغ

یہ معجون دماغ کی کمزوری نسیان (بھول چوک) ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کر دیتی ہے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ۔ درد سر۔ دوران سر اختلاج قلب۔ ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے خوش ذائقہ اور دل پسند تحفہ ہے اس معجون کا استعمال جملہ دماغی و قلبی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے۔ چھوٹی شیشی ۲/- بڑی شیشی چار روپے علاوہ محصولڈاک
ہر جنرل مرچنٹس سے طلب فرمائیں

محمد افضل خاں اینڈ سنز۔ یونانی لیبارٹری لال کنواں۔ موچی دروازہ۔ لاہور

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام بفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے جس کا نرخ دو روپے تولہ اور اسّی روپیہ فی سیر ہے۔ یہ پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے، ہڈی ٹوٹنے اور مردی روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانے کے برابر۔ چھوٹے بچہ کو کم مقدار میں دیں۔ گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت حل کر کے پی لیں اور پاؤ بھر دودھ بعد میں پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو۔ صبح و شام نہار منہ۔ ترشی اور تیل والی اشیا سے پرہیز کریں۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان۔ سیلان۔ جنبل۔ بواسیر۔ دمہ۔ مستورات کی مخصوص بیماریاں (اٹھرا جس میں بچے زندہ نہیں رہتے) اولاد نرینہ۔ اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں۔

پتہ ملنے کا } دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ متصل مزار شاہ محمد غوث لاہور

...مودودیوں سے ایک سوال
شرعی عدالت سے گریز کیوں

...وزیر داخلہ جناب حبیب اللہ خان نے جماعت اسلامی اور اس کے امیر پر الزامات لگائے
...امیر جماعت بلکہ پوری شوریٰ نے ببانگ دہل یہ مطالبہ کیا۔ کہ ان الزامات کے
...میں پاکستان کی کسی عدالت میں ہم پر مقدمہ چلا کر الزامات کو ثابت کیا جائے۔ اس
...کا اعلان اس کی دلیل ہے۔ کہ جماعت اور اس کے امیر کو الزامات سے بری ہونے
...خیال میں پورا یقین ہے ورنہ حسب عادت یہ حضرات اِدھر اُدھر کی تاویلات
...ین و آسمان کے قلابے ملانے لگ جاتے۔

...سوال یہ ہے کہ:-

...شیخ الاسلام حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ سے لے کر بالآخر مولانا امین احسن صاحب
...تک علماء اسلام کی جانب سے مذہب کے بارے میں مودودی صاحب پر جو
...ت لگائے گئے ہیں۔ اور علماء ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے متفقہ طور پر ان سے جو مطالبہ
...ہے کہ ان الزامات کی تحقیق کے لئے شرعی عدالت کو منظور فرما کر مسلمانوں میں تفرقہ
...ختلاف کو دور کر کے آئین اسلامی کے لئے متحدہ محاذ قائم کیا جائے اسے مرعوب
...ن کا معاندانہ لقب دے کر کیوں گریز کیا گیا۔ ہمارا خیال ہے۔ اگر مذہب میں
...مداری کے الزام سے بھی جناب مودودی صاحب کو اپنی برأت کا ایسا ہی یقین ہوتا
...ر وزیر داخلہ صاحب کے الزامات سے بری ہونے کا۔ تو پھر اس معاملہ میں بھی علماء
...شرعی حکم ماننے سے ہرگز انکار نہ فرماتے۔ مگر یہاں تو ع
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

...تے ہیں کہ مودودی فرقہ کے سربراہ نے اپنے اندھے عقیدتمندوں کی ظاہری تنظیم
...گھمنڈ میں علماء کا مبنی بر دیانت مطالبہ ٹھکرایا اور شرعی عدالت میں حاضر ہونے
...علو کے خلاف سمجھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنی عادت کے مطابق اس سے بدلہ لیا
...دہی اسے مجبور کیا کہ طاقت کے سامنے اسی زبان سے ملکی عدالت میں "مرغ لڑانے"
...ہی مطالبہ کریں جس زبان سے علماء ڈیرہ کو نہایت مغرورانہ انداز سے انکار کیا
...صفائی کی ضرورت محسوس نہ کی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔
...عبدالکریم امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی۔ ڈیرہ اسماعیل خاں)

...الطلباء اسلام جھنگ صدر
کا انتخاب

...مورخہ ۲ جمادی الثانی بعد نماز
...مدرسۃ العلوم الشرعیہ رجسٹرڈ جھنگ
...ل جمعیۃ الطلباء اسلام کا ایک اجلاس
...ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران
...تخاب عمل میں لایا گیا۔
...حافظ محمد شریف صاحب متعلم مدرسہ
...یر حافظ حبیب الرحمٰن صاحب ہزاروی
...ل عبید الرحمٰن صاحب۔ ناظم حافظ
...ن صاحب۔ خازن حافظ علیم الدین
...۔ محاسب حافظ محمد سلیم صاحب
...حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب۔

ایک ضروری تصحیح

یکم نومبر ۶۳ء کے ترجمان میں۔
"جاں نثاران محمد" کے عنوان میں زید بن حارثہ کی جگہ "زید بن ثابت" غلطی سے لکھا گیا ہے۔ قارئین اس کی اصلاح کریں

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا
یہاں پر ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر
مل سکتے ہیں

نام نہاد جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان

احقر عرصہ دس سال سے مودودی جماعت کا رکن رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ علماء حق کے بیانات سننے اور گہری نظر سے مودودی لٹریچر کا مطالعہ کرنے سے حق واضح ہوا۔ الحمد للہ اب میں جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہو چکا ہوں۔ ان علماء کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جن کے طفیل مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔ مندرجہ بیان سے میں مودودیت سے مکمل بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔

مہر محمد ولد محمد بخش، سکنہ میری گھنیاں (جہلم)

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

اکوڑہ خٹک۔ ۲۵ اکتوبر۔ دار العلوم حقانیہ کے دار الحدیث ہال میں مجلس شوریٰ دار العلوم حقانیہ کا اجلاس نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ جس میں سرحد و پنجاب کے دور دراز علاقوں سے ارکانِ مجلس شوریٰ نے بھاری تعداد میں شرکت فرمائی۔

الحاج حضرت مولانا میاں مسرت شاہ صاحب کاکاخیل نے اجلاس کی صدارت کی۔ قاری محمد امین صاحب راولپنڈی کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس کے افتتاح کرنے کے بعد حضرت مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ نے نئے سال کے بجٹ کی تشریح و تفصیل میں ایک رپورٹ پیش کی۔ جس میں آپ نے گزشتہ سال کے اخراجات آمد و خرچ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دار العلوم کو گزشتہ سال ۸۲ء میں ایک لاکھ بارہ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی اور ایک لاکھ چوبیس ہزار ایک سو پچیس روپے چون پیسے خرچ ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے سال رواں ۸۳ء کے لئے ایک لاکھ سات ہزار دو سو نوے روپے کے لازمی اخراجات کا میزانیہ پیش کیا۔ جس میں انتالیس ہزار پانچ سو اٹھاون روپے پینتیس پیسے کا خسارہ ہے مگر خسارہ کے باوجود خداوند تعالےٰ کے بھروسہ و توکل پر ارکان مجلس شوریٰ نے مذکورہ بجٹ کی منظوری دی۔ حضرت مہتمم صاحب نے تقریر میں مدرسہ تعلیم القرآن کے لئے مستقل عمارت اور دار الاقامہ کی تکمیل شعبۂ قرأت کی توسیع و ترقی وغیرہ پر زور دیا۔ واضح رہے کہ مدرسہ تعلیم القرآن کے موجودہ خاکہ پر بائیس ہزار روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ عمارت ایسی تعمیر کی جائے گی جس میں ہائی تک ترقی دینے کی صورت میں تعلیمی و انتظامی شعبوں کی گنجائش نکل سکے۔ جس میں دس کمرے مکمل ہو چکے ہیں اور باقی عمارت تشنۂ تکمیل ہے۔ حضرت مہتمم صاحب نے اراکین تعمیری کمیٹی اور ممبران شوریٰ اور دیگر معاونین کی کوششوں کو سراہتے ہوئے توقع ظاہر کی۔ کہ اگر ان کی جدوجہد اور اعانت جاری رہی تو انشاء اللہ بہت جلد دار العلوم کی یہ فوری ضروریات پوری ہو سکیں گے۔ آپ نے واضح کیا۔ کہ دار العلوم کے تمام تعلیمی اور انتظامی شعبوں میں از حد ترقی ہوئی ہے تعمیرات کے اخراجات و مصارف اور تعلیمی منصوبوں کی ترقی کے لئے سرمایہ کی اشد ضرورت ہے۔ جبکہ دار العلوم کا موجودہ بجٹ خسارہ سے چل رہا ہے۔ اختتام پر حضرت مولانا مدظلہ نے اراکین مجلس شوریٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور مجلس شوریٰ نے مولانا عبد الحنان صاحب ہزاروی کی اہلیہ محترمہ مولانا عبید اللہ انور صاحب کی والدہ ماجدہ اور دیگر اراکین کے متعلقین و لواحقین جو وفات پا چکے ہیں۔ کے لئے فاتحہ خوانی و دعائے مغفرت کی۔

لکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یادکیا ہوا سو نہ بھولے

طالب علموں۔ کلرکوں۔ وکیلوں مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔
ہلیلہ، بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے۔ دل دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔
قیمت خوراک ۵/۴ روپے علاوہ محصولڈاک
طلباء عربی مدارس کو محصولڈاک معاف۔
شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

بے غیرتی کی حد

پتلون چست ہے کمر پہ قمیص تنگ
لعنت ہے اس لباس کہ ہو ننگ اب و جد
حیراں ہوں کدھر کو چلی ہے یہ پود نو
القصہ یہ کہ ہو گئی بے غیرتی کی حد
(خلیق افغانی)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی آئندہ کے لئے چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں اس میں آپ کو وی پی خرچ کی بچت ہے۔ کوپن منی آرڈر پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں
...ناظرین

e No. 67715 Regd. L. No. 7132

EEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHOR

Price 12 P.s

.6 || 15 November 1963 27 Jamadi-ul-Akhar No. 44

جمیتہ علماء اسلام کی ضلعی جماعتیں متوجہ ہوں

۱ ۔ مرکزی اجلاس کے فیصلہ کی روشنی میں ہر ضلعی جماعت عائلی قوانین کے خلاف محضر نامے چھپوا کر تمام شاخوں کو ارسال کرے ۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین قومی اسمبلی کو ارسال کئے جائیں ۔

۲ ۔ ہر ضلع کے احباب اپنے ضلع کے ارکان قومی اسمبلی کے نام محضر نامے نیشنل اسمبلی ہال ڈھاکہ ارسال کریں اور یہ کام فوراً شروع کیا جائے کیونکہ اجلاس شروع ہوتے ہی عائلی قوانین کا بل زیر بحث آ جائے گا ۔

۳ ۔ محضر نامے کی عبارت جو ترجمان اسلام میں قرارداد کی صورت میں شائع ہوئی ہے مناسب ہے ۔

۴ ۔ ہر جماعت ماہوار کارکردگی کی رپورٹ دفتر ضلع کے ذریعہ دفتر صوبہ اور دفتر مرکزی کو ارسال کیا کرے ۔

۵ ۔ تمام اضلاع فارم رکنیت کی پُرشدہ کتب بلاتاخیر دفتر مرکزی لاہور روانہ کر دیں ۔ ابتدائی فیس رکنیت اور ضلعی ارکان وصوبائی ارکان کی فیس رکنیت بھی دفتر کو بھیج دیں ۔

(مولانا) عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

اہم عالمی خبریں

• وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کشمیر میں جنگ شروع ہوئی تو ساری دنیا اس کی لپیٹ میں آجائے گی ۔ پاکستان ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے ۔

• قومی اسمبلی کے سپیکر کا انتخاب انتیس نومبر کو ہوگا ۔ کنونشن امیدواروں کے علاوہ مولوی فرید احمد صاحب اور عبدالسلطان کا نام بھی لیا جا رہا ہے ۔

• لاہور ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ حالیہ پنجاب کے ہنگاموں میں جماعت اسلامی کا ہاتھ ہے اس سلسلہ میں شیخ مسعود صادق نے کہا کہ میرے پاس اس امر کا سرکاری اور غیر سرکاری ثبوت موجود ہے لیکن باوجود اس کے جماعت اسلامی پر پابندی نہیں لگائی جائے گی ۔

• مغربی بنگال اڑیسہ اور بہار میں ہیضے سے سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے

• جاپان میں ٹرینوں کے حادثہ سے ایک سو ساٹھ افراد ہلاک ہو گئے ۔

• مراکش کی ایک نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ مراکش کی سرحدوں کے قریب الجزائری فوج کو بھاری کمک پہنچ گئی ہے جس میں بکتر بند یونٹ اور توپ خانہ بھی شامل ہے ۔

• کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے ایڈمنسٹریٹر کی ایک اطلاع کے مطابق تا اطلاع ثانی بند کر دیا گیا ۔ تاہم مختلف شعبوں کا عملہ بدستور کام کرتا رہے گا ۔

• ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ کسی عرب ملک پر اسرائیل نے حملہ کیا تو وہ تمام عرب پر حملہ تصور کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کے کمانڈر انچیف نے کہا اگر اسرائیل نے ایسی حرکت کی تو ہم پوری طاقت سے کچل کر رکھ دیں گے ۔

کفر کا فتویٰ نہیں لگایا گیا

ایک غلط خبر کی تردید

لاہور ۔ ۵ نومبر ۔ جمعیتہ علماء اسلام دفتر سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ روزنامہ امروز ۵ نومبر میں مولانا غلام غوث صاحب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب کردہ بیان میں کوئی صداقت نہیں ۔ جس میں مولانا مودودی اور ان کی جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے ۔

اس سلسلہ میں دفتر نے مفتی محمود صاحب سے بذریعہ فون رابطہ قائم کیا تو محترم مفتی محمود صاحب نے بتایا کہ انہیں مودودی کے عقائد سے شدید اختلافات ہیں جس کا اظہار متعدد بار کیا جا چکا ہے ۔

مگر جہاں تک کفر کے فتوے کا تعلق ہے ۔ انہوں نے کوہاٹ یا کسی جلسہ میں ایسا کوئی فتویٰ نہیں دیا ۔ اسی طرح مولانا غلام غوث صاحب نے بھی فتویٰ کفر کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا ۔ یہ اطلاع بالکل غلط اور من گھڑت ہے

• سیشن جج نے کوہستان کے ایڈیٹروں کی درخواست ضمانت مسترد کر دی اور کہا اس مرحلہ پر ضمانت پر رہائی کے مطالبہ کی کوئی بنیاد نہیں ۔

• مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم خواجہ شمس الدین کے خلاف فرقہ پرستوں نے شہر میں ہڑتال مظاہرہ کا فیصلہ کر لیا اور دوسری طرف خواجہ شمس الدین کے دہلی سے جموں پہنچنے پر نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں نے پرجوش استقبال کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

• مشرقی پاکستان کے گورنر عبدالمنعم خاں نے ۲۷ دسمبر کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا ۔

• بھارت کے تمام کارخانے دن رات دن رات اسلحہ بنانے میں مصروف ہیں ۔ حکومت کا زرعی پروگرام ناکام ہو گیا ۔ (پنڈت نہرو کا اعتراف)

جھنگ میں جمعیتہ علماء اسلام دو روزہ کانفرنس

زیر صدارت ملک محمد علی صاح[...] جمعیتہ علماء اسلام منعقد ہو[...] کانفرنس میں حضرت مولانا مفتی[...] حضرت مولانا غلام غوث صاح[...] حضرت مولانا عبید اللہ صاحب [...] خطاب کیا ۔ کانفرنس میں مندر[...] قراردادیں پاس ہوئیں ۔

(۱) جمعیتہ علماء اسلام کا[...] مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو[...] منسوخ کر دیا جائے ۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا[...] ملک کی سب سے بڑی گھریلو صنع[...] پارچہ بافی کے تحفظ کے لئے ہن[...] نیکٹ فائینڈنگ کمپنی کی سفا[...] کی روشنی میں ٹیکسٹائل ملوں اور دست[...] کے تیار کردہ پارچات کی فروخت [...] لئے اندرون ملک اور بیرون ملک [...] مارکیٹنگ کا معقول انتظام کیا جا[...] دستی کھڈیوں کے مالکان کو کار[...] کے لئے آسان شرطوں پر قرض[...] کئے جائیں ۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا [...] سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ میں [...] کی چار دیواری دیر سے تعمیر کرنے و[...] آدمیوں کو تعمیراتی جرمانہ معاف کیا [...] کیونکہ سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ میں کو[...] معاش نہیں ہے اور نہ ہی حکومت [...] کی ترقی کے لئے کوئی سکیم بنائی ہے ۔

(۴) غیر دعویدار مہاجرین کی [...] کے پیش نظر سٹیلائٹ ٹاؤن میں [...] دو ہزار مزید پلاٹ فوری طور پر تقس[...] جائیں ۔ ٹاؤن میں ڈاک خانہ اور [...] جلد از جلد تعمیر کیا جائے ۔

(۵) سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ [...] لائل پور روڈ تک پختہ سڑک تعمیر کی [...] اور اس کو فیکٹری ایریا قرار دیا جائے [...] ملز قائم کی جائیں ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۱

مشرقی پاکستان میں عائلی قوانین کے خلاف جوش و خروش

اگر عائلی قوانین کو منسوخ نہ کیا گیا تو عوام راست اقدام پر مجبور ہو جائیں گے (علمائے اسلام مشرقی پاکستان)

یہ امر سب پر واضح ہے کہ عائلی کمیشن کے ممبروں میں صرف ایک عالم دین تھا ۔ باقی ممبروں میں کوئی بھی ماہر علوم شریعت نہ تھا ۔ یہ پہلی اور بنیادی غلطی تھی چنانچہ کمیشن نے جو رپورٹ مرتب کی وہ اسلام کے خلاف تھی مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے اپنے اختلافی نوٹ میں کمیشن کی تجاویز کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی تھیں ۔ چنانچہ اس رپورٹ کے خلاف علمائے پاکستان نے شدید احتجاج کیا ۔ اور اُس وقت کی حکومت ان خلاف شرع قوانین کو نافذ کرنے کی جرأت نہ کر سکی اور رپورٹ کو طاقِ نسیاں کے حوالے کر دیا ۔ جب مارشل لاء گورنمنٹ قائم ہوئی ۔ اُس نے اس رپورٹ کو قانونی شکل دینے کا اعلان کیا جس کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ارکان نے لاہور میں جمع ہو کر احتجاج کرتے ہوئے ۔ مارشل لاء گورنمنٹ کو متنبہ کیا ۔ کہ وہ اس غلط اقدام سے باز رہے ۔ مگر مارشل لاء گورنمنٹ نے ایک نہ سنی اور اس عائلی کمیشن کی رپورٹ کو ایک آرڈیننس کے ذریعہ قانونی شکل دے دی ۔ جس پر جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے پبلک جلسوں کے ذریعے احتجاج کرتے ہوئے ان قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا ۔ اس وقت علماء مشرقی پاکستان نے بھی

ان قوانین کے خلاف اتفاق رائے سے قرارداد پاس کی اور صدر مملکت کے پاس ایک وفد روانہ کیا ۔ ملک کے طول و عرض میں ان قوانین کے خلاف جلسے ہوتے ۔ مگر مارشل لاء گورنمنٹ کے کان پر جوں تک نہ رینگی ۔ یہاں تک کہ مارشل لاء گورنمنٹ اللہ کو پیاری ہو گئی اور ملک نے جمہوریت کی طرف پلٹا کھالیا ۔ اسمبلیاں قائم ہو گئیں ۔ اور مرکزی اسمبلی میں ان قوانین کی تنسیخ کا بل پیش کر دیا گیا ان قوانین کی بعض دفعات کو علمائے اسلام کھلا کفر کے مترادف خیال کرتے تھے ۔ مگر صدر مملکت کے اس اعلان نے اس معاملے کو الجھا دیا ۔ یہ قوانین نہ کوئی آسمانی وحی ہیں اور نہ ہی حرف آخر قوم کے نمائندے ان کے بارہ میں جو فیصلہ چاہے کر سکتے ہیں کاش محترم صدر مملکت صاحب اپنے اس بیان کے تقاضوں کو پورا کرتے اور اپنی بلند تر شخصیت کو اس مذہبی بحث سے بالاتر رکھتے ۔ بہر حال مرکزی اسمبلی کے اس بل پر تفصیلی بحث کرنے سے پہلے صوبائی اسمبلی نے تقریباً اتفاق رائے سے ایک تاریخی فیصلہ صادر کرتے ہوئے یہ تجویز پاس کر لی کہ یہ ایوان مرکزی حکومت سے عائلی قوانین کی تنسیخ کی سفارش کرتا ہے ۔ اور اگر مشرقی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس ختم نہ ہو گیا ہوتا تو وہ بھی یقیناً اسی طرح کی قرارداد پاس کرتی اور ملک کے دونوں حصوں کے مطالبے کے بعد مرکزی اسمبلی کے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہ رہتی کہ وہ تنسیخ کے بل کی حمایت میں تامل مُسول کرے ۔ تازہ ترین اطلاعات یہ ہیں کہ مشرقی پاکستان سے بالاتفاق ان کی منسوخی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور بعض اہم اجتماعات میں ان قوانین کو منسوخ نہ کرنے کی صورت میں راست اقدام تک تجاویز زیر بحث آئی ہیں ۔ ہمیں اس بات کے اظہار میں تامل نہیں ہے ۔ کہ مشرقی بنگال کے مسلمان اسلامی احکام و روایات کی حفاظت کے جذبہ سے سرشار ہیں ۔ اور وہاں کے علماء بلکہ عام لیڈر بھی مذہب میں کسی قسم کی مداخلت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ ہمیں یقین ہے کہ مشرقی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے حساس ارکان علماء اسلام اور عامۃ المسلمین ان قوانین کو منسوخ کرنے کے لئے آئینی جد و جہد میں مغربی پاکستان سے زیادہ اور بہترین کارکردگی کا ثبوت دیں گے ۔ چنانچہ انھوں نے بھی اسے مغربی پاکستان اسمبلی کو مندرجہ بالا قرارداد پاس کرنے پر مبارکباد پیش کی ہے اور خود حکومت سے زور دار الفاظ میں مطالبہ کیا ہے ۔ کہ وہ عائلی قوانین کو منسوخ کرے ۔ اور اگر عائلی قوانین کے آرڈیننس کو منسوخ نہ کیا گیا تو ۔ عوام راست اقدام پر مجبور ہو جائیں گے ۔

اراکین جمعیۃ علماء اسلام کے نام

اٹھو اٹھو کہ تمہیں کوئی کام کرنا ہے
نئے سرے سے نیا انتظام کرنا ہے
سر غرور جھکانا ہے عجز کے در پہ
نگاہِ خاص کو نذر عوام کرنا ہے
یقین و عزم اور ہمت و جستجو سے تمہیں
ہر ایک پستی کو ہمدوشِ بام کرنا ہے
چلو چلو کہ تقاضائے دین قیم ہے
بڑھو بڑھو کہ شہادت کو عام کرنا ہے
نظر نظر سے ہویدا ہو شانِ ایمانی
نظر نظر سے زمانے کو رام کرنا ہے

(ماخوذ از مختصر تعارف جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ علماء اسلام کا مختصر تعارف

جناب مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچوی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

علماء حق کی قربانیاں :- یوں تو تاریخ اسلام ہی دوسرا نام ہے علماء حق کی قربانیوں اور محنتوں کا۔ اسلام کا وہ کونسا شعار ہے جس کی بقاء کا ذریعہ عالم اسباب میں ایک بہت بڑی اور اہم قربانی نہ ہو یا جس کے لئے سخت ترمحنت نہ کی گئی ہو اور تعصب کی عینک اتار لی جائے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ فسادات اور ہنگامے نہیں بلکہ جب بھی کسی صحیح مقصد کے لئے صحیح قربانی دی گئی ہے۔ وہ یا تو خود علماء نے دی یا علماء کی قیادت میں دی گئی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ شجر اسلام کا ہر ہر پتہ (مسجد، مصلی، منبر و محراب - عدل و انصاف - میدان جہاد - عقیدہ ختم نبوت غرض خود قرآن اور اس کا ایک ایک حکم) اپنی ترو تازگی کے علماء حق اور ان کے متبعین کے خون اور محنت شاقہ ہی کا ثناخوان ملے گا۔ امیر شریعت شاہ صاحب بخاری نے صحیح کہا ہے ؎

قرآں کے ورق ہیں دم عثمانؓ سے مزین
مسجد کا مصلی شہ مرداںؓ سے لہو گرا!
میدان احد خون مبارکؐ سے منقش
کربل ہے مطلا ز دم حضرت شبیرؓ

"القرآن کلام اللہ عز وجل غیر مخلوق" اس ایک ہی مسئلہ کو باقی رکھنے کے لئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں کوڑے کھائے۔ "طلاق مکرہ" پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سخت سے سخت تعزیر اٹھائی۔ مگر جسے حق سمجھا وہی کہتے رہے۔ از منۂ وسطیٰ میں محمد بن قاسمؒ، پھر سلطان محمود غزنویؒ اور آخر میں سلطان شہاب الدین محمد غوری رحمۃ اللہ علیہ نے ملک و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں۔ اور فتوحات اسلامیہ کے سلسلہ میں جو شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہیں تاریخ اسلام کا ہر ابجد خوان اچھی طرح جانتا ہے۔

علامہ افغانی مدظلہ نے اپنے خطبۂ صدارت جہاد کانفرنس ملتان میں تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ وہ خود بھی فہرست علماء کے سرتاج تھے اور ان کے لشکروں میں لاتعداد علماء کرام شامل تھے۔ حضرت افغانی نے اپنے مضمون کے اختتام پر نہایت ہی صحیح فرمایا ہے :-

"کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ مندرجہ صدر تینوں مجاہدین کی فوج میں یا فتوحات اسلامیہ کے کسی بھی گزشتہ جہاد میں کوئی گریجویٹ یا مسٹر موجود نہ تھا۔ دور مغربیت میں ہم نے کچھ کمایا نہیں بلکہ کھویا ہے یہ تمام ملا کی دستار کی کمائی ہے نہ کہ مسٹر کی نکٹائی کی۔ بلکہ دستار نے جو کچھ کمایا نکٹائی نے کھایا اور ملا کو گالی دے دے کر کھایا۔"

علامہ افغانی مدظلہ نے لکھا ہے کہ فتنۂ تاتار میں صرف عراق میں کشت و خون کی یہ حالت تھی کہ چوبیس ہزار علماء میں سے صرف دو بچ گئے باقی سب کو شہید کر دیا گیا۔ مگر ہلاکو علماء کو مٹانے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ بقیۃ السلف علماء نے تبلیغ کا کام شروع رکھا اور تاریخ ابو الفداء کے بیان کے مطابق دس ہزار تاتاری صرف ایک دن میں مسلمان ہوئے۔ دور آخر میں ہندوستان کی آزادی کے سلسلہ میں علماء نے جو قربانیاں دی ہیں۔ یہ مختصر رسالہ تو اس کی اجمالی فہرست کا بھی متحمل نہیں۔ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ - مولانا شاہ اسمٰعیل شہید اور مولانا عبد الحی صاحب رحمہ اور ان کی قیادت میں ایک لاکھ مسلمانوں کی قربانیاں بھلائے بھی نہیں بھلائی جا سکتیں۔ بہرحال علماء حق اور ان کے متبعین کی قربانیاں اتنی طویل الذیل اور تفصیل طلب ہیں کہ ہم یہاں صرف ان کی فہرست دینے سے بھی قاصر ہیں اور درحقیقت یہ اس رسالہ کا موضوع بھی نہیں ہے۔

۴۷ء سے ۵۶ء تک

ملک و دولت آزادی سے ہمکنار ہونے اور جغرافیہ عالم کے نقشہ پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے خطۂ پاک کے ابھرنے کے بعد آئین اسلامی کے سلسلہ میں ۴۷ء سے ۵۶ء تک دو ہی کام ہوئے۔

قرارداد مقاصد[1] کی منظوری اور اسلام علماء کا اسلامی مملکت کے بنیادی اصولوں کو متفقہ طور پر مرتب کرنا طبقۂ علیا کی دین سے لاپرواہی اور تشتت و افتراق کے لاتعداد جراثیم کا امت کے رگ رگ میں پیوستہ ہو ساری ہونا - جن لوگوں کو ان دونوں بیماریوں کا صحیح اندازہ ہے وہ مندرجہ بالا دونوں کاموں میں بے حد مشکلات کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔

پہلا کام شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحؒ کی سرپرستی میں ہوا۔ حضرت حق تعالیٰ کی جوار رحمت میں پہنچ چکے ہیں ان کا کوئی قریب تر مستفیض ہی ان کی اس ملکی اور دینی خدمات کی تفصیلات لکھ سکتا ہے۔

دوسرا کام حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی ہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جس کی تفصیلات آپ ہی سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

مخلوط اور جداگانہ کے مقابلہ میں اسلامی انتخاب کی تجویز

ملتان علماء کنونشن کے بعد ۵۶ء میں جب جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت طریق انتخاب کا مسئلہ ملک میں شدید انتشار کا باعث بنا ہوا تھا۔ ایک فریق مخلوط انتخاب رائج کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اور دوسرا فریق جداگانہ کے لئے شہر بہ شہر تجویزیں پاس کرتا اور مخلوط انتخاب کو خلاف اسلام اور خلاف بنیاد پاکستان کہتا تھا۔ حالانکہ جب دونوں فریق اس پر متفق تھے کہ پاکستان کی با اختیار اسمبلی میں غیر مسلم اور پاکستان کے "آئیڈیالوجی" اور "نظریہ حیات" اسلام کے منکر کو بھی بھیجا جاتے۔ اختلاف تھا تو صرف اس میں کہ اس با اختیار اسمبلی میں غیر مسلم صرف غیر مسلم ووٹران کے ووٹ سے جائے یا مسلم اور غیر مسلم دونوں اس کو ووٹ دے سکیں تو پھر کوئی ایک کس طرح دوسرے کو خلاف اسلام کرنے کا طعنہ دے سکتا تھا۔ اس لئے کہ واقعہ کے لحاظ سے یہ دونوں تجویزیں اسلام اور بنیاد پاکستان کے خلاف ہی تھیں۔ کیونکہ شرعی احکام کی روشنی میں اسلامی ریاست کی تشکیل و ترتیب کے سلسلہ میں مجالس قانون ساز اور مجلس وزراء میں کسی غیر مسلم کی شرکت کے لئے کوئی وجہ جواز کتاب وسنت سے نہیں مل سکتی۔ چاہے یہ شرکت مخلوط انتخاب کے ذریعہ ہو یا جداگانہ انتخاب کے راستے سے۔

لیکن اور تو اور بزعم خود اسلامی آئین کے علمبرداروں نے بھی ملک کے طول و عرض میں جداگانہ انتخاب (یعنی اس راستہ سے غیر مسلم کو اس با اعتبار اسمبلی میں بھیجنے) کا مطالبہ کیا اور صرف مخلوط ہی کو خلاف اسلام کہہ کر یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ہم جو مطالبہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس ملک میں جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت نہیں قرار دیا جاتا۔ یہ جداگانہ انتخاب بھی درحقیقت مخلوط ہی رہے گا۔ صرف نام جداگانہ ہوگا اور بجائے سکھ اور ہندو - عیسائی اور یہودی کے مسلمان اور مرزائی مل کر نمائندہ منتخب کرتے رہیں گے۔ تو پھر کیا صرف نام بدل دینے سے ایک ناجائز جائز ہو جاوے گا۔

علاوہ ازیں یہی نام کا جداگانہ انتخاب اس کا ذریعہ بنتا رہے گا۔ کہ اوپر پہنچ کر صدر یا وزیر اعلیٰ یا دوسرے عہدیداروں کا انتخاب مخلوط طریقہ سے ہوتا رہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جو طریقہ عام ممبروں کے انتخاب میں ناجائز اور خلاف اسلام ہو۔ اسی طریقہ سے صدر، وزیر اعظم یا کسی اور اونچے عہدیدار کا انتخاب اسلام ہو اور نہ خلاف بنیاد پاکستان۔ بہرحال حقیقت پر پردہ ڈال کر اور مشکلات کی آڑ لے کر لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالا گیا اور مخلوط و جداگانہ کی بحث میں آئین اسلامی کے شائقین کو بھی الجھایا گیا۔

(باقی)

[1] قرارداد مقاصد کی اس وقت اور موجودہ آئین میں کیا پوزیشن ہے اس سے بحث نہیں۔ اپنے وقت پر یہ ایک بنیادی اور مشکل ترکام تھا جو حضرت شیخ الاسلام رحؒ کی سرپرستی اور خان لیاقت علی خاں مرحوم کی وساطت سے انجام پذیر ہوا۔

گمشدہ کی تلاش

ابراہیم ولد شیر احمد خاں تار سکنہ مجھڑ ابراہیم کی عمر ۱۵ سال ہے رنگ گندمی پیشانی پر زخم کا صحت شدہ نشان۔ ملیشیا کے پرانے کپڑے پہنے ہوتے۔ پاؤں میں چپلیاں ربڑ کی ہیں۔ راولپنڈی پنجاب ٹرانسپورٹ کے اڈہ پر صدر میں گم ہوا ہے۔ کسی صاحب کو ملے تو عظیم ہوٹل صدر سٹیشن روڈ راولپنڈی پہنچا کر ثواب حاصل کرے۔ لڑکا پتلا۔ دبلا ہے اور ناواقف ہے۔ پتہ۔

شیر احمد خاں بذریعہ امیر الزماں۔ چیئرمین یونین کونسل مجھوب

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۶ اگست ۱۹۶۳ء

تذبذب و اضطراب کا یہ دور ختم ہونا چاہیئے

مارشل لاء کے بعد سے اب تک ہمارے ملک میں سیاست کی جو رفتار رہی ہے وہ ناقابل اطمینان ہی نہیں بلکہ ناقابل اعتماد اور تشویشناک بھی ہے۔

لیگ کی سیاست کا وہ طلسم جو سولہ سالہ جنگ اقتدار کی کشمکش میں بکھر کر رہ گیا تھا۔ اس کے سمیٹنے کی تمام کوششیں اب تک ناکام ہی ثابت ہوئی ہیں۔ حتیٰ کہ آج وہ دو مستقل گروپوں میں ہی نہیں بلکہ دو متضاد نظریات میں بٹ چکی ہے اور پھر ان دونوں حصوں میں جو ذیلی گروپ اور تحتی نظریات پائے جاتے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے مستقبل کے سیاسی استحکام کی کوئی توقع ہی ان سے نہیں قائم کی جا سکتی۔

دوسری جماعتوں کی سیاست کا یہ حال ہے کہ وہ ابھی تک اپنے سیاسی نصب العین کا واضح اور دو ٹوک تعین تک نہیں کر پائی ہیں۔

اس عزیز اور پاک سرزمین کے باشندوں کے حقیقی مسائل کیا ہیں؟ داخلی طور پر وہ کیا رخنے ہیں جو ان کی ملی وحدت اور قومی استحکام کے لئے عظیم تر خطرہ بنتے جا رہے ہیں؟ بیرونی یورشوں کے جو بادل وطن عزیز کی طرف گھر گھر اور امنڈ امنڈ کر آ رہے ہیں ان کے تدارک و دفاع کے لئے کیا تدبیر اور چارہ کار رہ گیا ہے؟ جسے قوم اجتماعی اور انفرادی حیثیت سے اختیار کر کے اپنا تحفظ کر سکتی ہے۔ دوستیوں اور دشمنیوں کے جو نئے پیمانے اب قائم ہو رہے ہیں۔ ملت اسلامیہ پاکستان کے لئے مفاد و مضرت کے کون کون سے پہلو اس میں پنہاں ہیں؟ اور ان کے ترک و اختیار کا کیا معیار ملت کے سامنے ہونا چاہیئے؟

بین الاقوامی حالات نے اب جو نیا رخ اختیار کیا ہے پاکستان کے حق میں اسے کس طرح سودمند بنایا جا سکتا ہے؟

افسوس ہے کہ ان تمام پیچیدہ امور پر کھل کر کوئی بات بھی کسی طرف سے نہیں آ رہی ہے حالانکہ یہ وقت کے ایسے معاملات ہیں کہ ان کے حل میں ذرا سی غفلت و کوتاہی۔ ہلاکت و تباہی کا بہت بڑا دروازہ کھول دے گی۔ جو قوم و وطن کا مستقبل مخدوش و تاریک بنا کر رکھ دے گا۔

مارشل لاء سے پہلے کے پندرہ سال مفاد پرستوں، خود غرضوں اور جاہ طلبوں نے اس انتشار فکر میں گذار دیئے کہ اس ملک میں اسلام نافذ کیا جائے تو کس قسم کا، حالانکہ ایک نہایت سیدھی سادی بات جو قوم مسلم کا متفقہ مطالبہ تھی اس کے پورا کرنے میں جو یہ لیت و لعل برتا گیا جس ذہنی انتشار کو پھیلایا گیا اور جس فکری نزاع میں قوم کو مبتلا کیا گیا وہ ہمارے وطن کی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔

مارشل لاء کے بعد جمہوریت کے نام پر ایک نئے ذہنی انتشار کا دروازہ کھولا گیا ہے اور اسلام کی طرح جمہوریت کو بھی ایک ما بہ النزاع مسئلہ بنایا جا رہا ہے۔ جس کی کوئی متفقہ تعبیر ممکن ہی نہ ہو سکے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جمہوریت کے نام پر اختلافی کشمکش کو بڑھا کر اسلام کو پس پشت ڈال دینے کی سازش کی گئی ہے اور لادینی قیادت کو ایک نئے ڈھنگ سے آگے بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس نازک صورت حال کو بعض مذہبی شخصیتیں اور گروہ بھی دانستہ یا نادانستہ سہارا دے رہے ہیں۔

وہ لوگ جنہیں وطن عزیز کے مستقبل کا احساس ہے جو یہاں کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے واقعی خواہاں ہیں، جن کے نزدیک پاکستان کے وجود، قیام اور بقاء کا انحصار اسلام پر ہے۔ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہی اسلام معتبر ہے جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی تعبیر کے مطابق ہے جو صحابہ و سلف سے قولاً و عملاً منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے۔ انہیں یہ فاش اور برملا طور پر کہہ دینا چاہیئے کہ ہم ہر حالت میں اوّل اسلام کو چاہتے ہیں اور اس کی روشنی میں ہی جمہوریت و عمرانیت وغیرہ کی جدید تعبیر کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس پر پاکستان کے حال و مستقبل کا سیاسی، تہذیبی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی انقلاب بروئے کار آنا چاہیئے۔

فیصلہ کی گھڑی اب زیادہ دنوں تک نہیں ٹالی جا سکتی اور اس دور سے پر قوم زیادہ عرصہ کے لئے حیران و سششدر نہیں کھڑی رہ سکتی، وقت کا بے رحم ہاتھ اس تذبذب کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

"اشتراکی کیمپ کے اختلافات"

چین و روس کے اختلافات اب کھل کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان اختلافات کی حقیقت کیا ہے، سیاست کی شد بد رکھنے والا ہر شخص اسے بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ ان اختلافات کی حیثیت جیسا کہ بعض خوش فہموں کا گمان ہے نظریاتی نہیں ہے بلکہ پالیسی کے اختلاف کی ہے۔ جہاں تک اشتراکی نظریہ اور نصب العین کا تعلق ہے اشتراکی کیمپ کا ہر گروہ ایک ہی نظریہ اور نصب العین کا داعی ہے اور اس کے لئے کوشاں ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام کا پیر فرتوت جو دم توڑ رہا ہے، اس نے ان اختلافات کو شاید اپنی زندگی کی نوید تو سمجھا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا دم واپسین جو بہ سر راہ ہے کچھ مدت کے لئے اور ٹھہر جائے لیکن قضاء و قدر کا فیصلہ ظاہر ہے۔

اس صورت حال کے تغیر و تبدل میں ہم اسلامیوں کے لئے غور و تامل کے چند در چند مواقع ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام جو اپنے اندر سے ہر طرح کھوکھلا ہو چکا ہے، ایک مدت تک اس تاک میں رہا ہے کہ مسلمانوں کی ملی قوت کو اشتراکی طاقت سے ٹکرا دے اور آج بھی وہ اس فکر سے غافل نہیں ہے۔

اشتراکی قوت بھی ایک عرصہ سے اس بات کے درپے ہے کہ دنیا کی یہ عظیم ترین مسلم قوم جو جوش یقین و ولولۂ عمل کی زبردست تاریخ رکھتی ہے کسی طرح نئے تاریخی رد و بدل میں اس کی رفیق و معاون بن جائے۔

خود مسلمانوں کے اندر ایسے خوش فہموں کی تعداد کم نہیں ہے جو کل تک یورپ و امریکہ کی تقلید و اتباع میں مسلمانوں کی نجات سمجھتے تھے تو آج چین اور روس کی پیروی و متابعت میں ان کے شاندار مستقبل کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

ان گوناگوں حالات میں نہایت ضروری ہے کہ اسلام کی بالادستی کا تصور مجروح نہ ہونے پائے۔

کسی ایسے بین الاقوامی سوال کی اہمیت میں اسلام کی دعوت و قیام کے مقصد کو گم نہ ہونے دیا جائے جسے وقت کے تقاضے اولیت دے دیں۔

یاد رکھیئے اسلام اور مسلمانوں کا دوست نہ یورپ و امریکہ کا عیسائی و یہودی سرمایہ ہے اور نہ روس و چین کا آشفتہ سر مزدکار۔ اسلام کا کلمہ بلند کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وقت کے کسی بھی سیاسی تغیر سے متاثر نہ ہوا جائے اور اپنے اصول و نصب العین کو پیش پیش رکھا جائے۔ اور اسی کے حصول کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگا دی جائے۔

پاکستان کو امریکہ کی نئی دھمکی!

امریکی ایوان نمائندگان کی کمیٹی برائے امور خارجہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگر پاکستان و بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کے تصفیہ میں ترقی و اصلاح نہ ہوئی تو اس بات کا امکان ہے کہ کمیٹی ایوان نمائندگان سے یہ سفارش کرے گی کہ وہ دونوں ملکوں کے لئے امریکی امداد میں کمی کر دی جائے۔

امریکی کمیٹی کے اس اندازِ فکر پر پاکستان میں کوئی حیرت ظاہر نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ امریکہ نے شروع سے ہی مسئلہ کشمیر کے تصفیہ میں ظالم اور مظلوم، معقولیت اور نامعقولیت۔ صلح جوئی اور ہٹ دھرمی کو یکساں حیثیت دی ہے۔ حالانکہ اس معاملہ میں یہ نام نہاد غیر جانبداری صریح جانبداری کے مترادف ہے۔ کسی تنازعہ میں جب آپ ظالم، نامعقول اور صلح جو فریق سے چشم پوشی برتتے ہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ مظلوم، معقول اور صلح جو فریق سے زیادتی کرتے ہیں۔ امریکہ شروع سے ہی اس ناقابل جواز بلکہ غیر اخلاقی روش پر عمل پیرا ہے۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ اگر امریکہ نے اپنے حلیف اور دوست پاکستان کی خاطر بھارت پر دباؤ ڈالا۔ تو بھارت کمیونسٹ ملکوں کی طرف جھک جائے گا لیکن جب یہ جواز باقی نہ رہا

(باقی صـ۹ پر)

فکر و نظر

"حقیقی اسلام کیا ہے"

احمد حسین کمال

اسلام کے بارے میں ہمارے سامنے اب دو واضح نقطہ ہائے نگاہ موجود ہیں ان دونوں نقطہ ہائے نگاہ کے درمیان اتنا ہی بُعد ہے جتنا کہ سیاہ و سفید کے درمیان ہوتا ہے جتنا کہ دن اور رات کے درمیان ہوتا ہے۔ جتنا کہ حق و باطل کے درمیان ہوتا ہے۔ ایک کو تسلیم کرنے کے بعد ممکن ہی نہیں کہ دوسرے کو بھی تسلیم کیا جا سکے، ایک کو قبول کرنے کا مطلب دوسرے کو قطعی رد کر دینا ہے

ایک نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ زمانے کے تقاضوں اور مطالبوں کو اسلام کے ذریعہ پورا کیا جائے، وقت کے تغیرات اور اسلام کے مابین ہم آہنگی قائم کی جائے اور اسلام کی ایسی تعبیر کی جائے کہ ہر پسندیدہ بات کو دین کے سانچے میں پورا پورا فٹ بٹھایا جا سکے۔

اس نقطۂ نگاہ کے قائلین اسلام کو بطور ایک قوت استدلال اور علم کلام کے استعمال کرتے ہیں۔ وہ ایک خاص نظریہ کے داعی ہوتے ہیں اور اسلام کو اس نظریہ کا ایک نظام و دستور قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ نظریہ و نظام کے اس "کل" پر وہ دین کے تمام اصول و احکام کو متفرع کرتے چلے جاتے ہیں۔ قرآن و سنت کی ہر بات کہ وہ اس نظریہ و نظام کے لئے ایک دلیل کی حیثیت دیتے ہیں۔

مثلاً ایک ریاست و مملکت کا قیام ان کا پسندیدہ نصب العین ہے وہ اولاً اسلام کا مقصد ایک ریاست و مملکت کا قیام قرار دیں گے۔ پھر اس ریاست و مملکت کے قیام کے لئے دین کے تمام اصول و جزئیات کو دہ ایک ذریعہ بنائیں گے اور کتاب و سنت کی ہر اصطلاح کا وہی مفہوم مراد لیں گے جو اس مقصد سے مطابقت رکھنے والا ہو۔

ان کی دل پسند چیز اگر جمہوریت ہے۔ تو وہ اس کو مرکزی نقطہ قرار دے کر اسلام کا مقصود بنا دیں گے۔

اگر وہ معاشی اشتراکیت کے دلدادہ ہیں تو ان کے نزدیک اس کا حصول ہی دین الٰہی کا مدعا و مطلوب ہے اور اسلام کی ہر بات کی تاویل وہ اسی کے حق میں کرتے چلے جائیں گے۔

الغرض وقت کے کسی بھی غالب تقاضے کو وہ اسلام کا نظریہ قرار دے کر۔ اس کے مطابق پورے اسلام کی تعبیر و تشریح کر ڈالیں گے۔

ایسا کرنے کے لئے بعض لوگ تو اتنے بے باک و جری ہیں کہ وہ قرآن کے ظاہر مفہوم و معنیٰ تک بدل دینے پر آمادہ ہیں۔ بعض کم حوصلہ لوگ قرآن کے مفہوم و معنیٰ کو علیٰ حالہ قائم رکھتے ہوئے صرف اس کے اطلاقات کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ بعض کے نزدیک قرآن کے متفقہ مفہوم اور اس کے اطلاق میں تو تبدیلی درست نہیں لیکن سنت بطور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تبیین و توضیح کے وہ منکر ہیں۔ بعض جو ذرا ہوشیار اور دور اندیش واقع ہوتے ہیں وہ کتاب و سنت کو تو بطور معیار و حجت کے ہی قائم رکھتے ہیں لیکن اس کے وہ تمام تعبیری و تفہیمی واسطے جو صحابہ اور اسلاف سے عہد بہ عہد چلے آ رہے ہیں انہیں غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔

یہ تمام لوگ اپنے اپنے موقف کے اعتبار سے وہ سب متفق ہیں کہ وقت کے تقاضوں اور مطالبوں کو اسلام کے ذریعہ پورا کیا جانا چاہیے۔

دوسرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ زمانے کے مطالبے اور وقت کے تقاضے و تغیرات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن قرآن و سنت کی وہ تعبیر و توضیح جو صحابہ اور اسلاف سے منقول چلی آ رہی ہے اسے کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ اسلام کو کسی مخصوص نظریہ کی تکمیل کا ذریعہ ہرگز نہیں بننے دیا جا سکتا ہے۔

اول نقطۂ نگاہ کو تسلیم کرنے کے بعد ایسی اجازت و رخصت کا دروازہ کھل جاتا ہے جس کے ذریعہ سے بے دینی کے ایک چھوٹے سے رجحان سے لے کر الحاد و انکار کا بڑے سے بڑا فکر تک۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر۔ مسلمانوں کے اندر داخل ہو سکتا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ داخل ہو چکا ہے۔

لیکن دوسرا نقطۂ نگاہ اس بات کا ضامن و محافظ ہے کہ وقت کے سیاسی و سماجی تغیرات اور ذہنی و فکری تبدیلیاں خواہ کیسی ہی شدید کیوں نہ ہوں، اسلام کا راستہ طے کرنے والے اپنے دامن بچاتے ہوئے ان خار زاروں میں سے الجھے بغیر گزر جائیں گے۔ ان کی سیاست، ان کی تہذیب، ان کا معاشرہ، ان کی مملکت، ان کی زندگی کا نظام اور ان کے علم و فکر کے زاویے کسی مقام پر بھی کتاب و سنت کی مقرر کردہ حدود سے ذرا سا بھی باہر نہیں نکل پائیں گے۔ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنا ان کے لئے مشکل نہیں ہو گا۔ اور دین کی حقیقت ان کے سامنے ہمیشہ صاف و بے داغ رہے گی۔

گزشتہ ایک صدی سے اسلام کے بارے میں جس فکری نزاع کا دروازہ کھولا گیا ہے وہ سمٹ سمٹا کر اب اس ایک نقطۂ نگاہ پر آ گیا ہے۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ اس کے سوا اب کوئی چارہ کار باقی نہیں رہ گیا ہے کہ یا تو اسلام کو اسی طرح مانو اور تسلیم کرو۔ جس طرح وہ صحابہ کے دور سے ہمارے دور تک اسلاف کی وساطت سے پہنچا اور یا صاف صاف کہو کہ تم اس پورے سلسلے اور واسطے کو نہیں مانتے اور اسلام کو اس ذریعہ سے نہیں سمجھنا چاہتے ہو۔ تو تم اپنی فہم و بصیرت کے ذریعہ ہی براہِ راست اس کی تعبیر و تشریح کرو گے۔

یہ نری منافقت و ریاکاری ہے کہ ایک طرف کتاب و سنت کا بھی نام لیا جاتا رہے اور دوسری طرف اس کی تعبیر و توضیح کے لئے صحابہ و سلف صالحین کے واسطے کو قطع کر کے۔ اپنی فہم و خرد کو معیار بنا لیا جاتا ہے۔ در اصل صاحب شریعت بننے کا یہ ایسا خفی ادعا ہے۔ جو منکرین سنت و مدعیان نبوت کے جلی ادعاؤں سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے کہ ثانی الذکر کے دام میں تو وہی آئے گا جو سنت رسول اور عقیدۂ ختم نبوت کا خود منکر ہو گا۔ لیکن اول الذکر کا دام ہم رنگ زمین تو ایسی خوش فریبی کا حامل ہے کہ اس میں گرفتار ہونے والا اس پندار میں مگن رہتا ہے کہ وہ کتاب و سنت کے منشاء حقیقی پر عامل ہے اور اسلام کے مطلوبہ موقف سے ذرا بھی نہیں ہٹا ہے۔ حالانکہ کتاب و سنت اور اسلام سب ہی اس کی فہم و خرد کے تابع بن کر رہ جاتے ہیں اور جس کے ہاتھ میں ایسے لوگوں کی زمام فکر ہوتی ہے وہی ان کا صاحبِ شریعت اور ان کے لئے سند و حجت بن جاتا ہے۔ شاید ہی گمراہی کی اس سے زیادہ پُر فریب شکل کوئی اور ہو۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳

اور بھارت امداد کے لئے امریکہ کے سامنے دست سوال دراز کرنے پر مجبور ہو گیا تو امریکہ نے یہ نکتہ نظر اختیار کر لیا کہ چین سے جو خطرہ پیدا ہوا ہے اس کا ہدف صرف بھارت نہیں بلکہ سارا برصغیر "پاکستان اور بھارت" ہے۔ اس لئے امریکہ کی طرف سے بھارت پر کوئی دباؤ ڈالنا مناسب نہیں۔ اس پس منظر میں امریکی ایوان نمایندگان کی کمیٹی برائے امور خارجہ کی زیر بحث رپورٹ میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ بلکہ اس سے ایک مرتبہ پھر یہ ثبوت مل گیا ہے کہ امریکہ کو پاکستان کی دوستی اور حق رسی عزیز نہیں۔ ہے بلکہ وہ ہر قیمت پر بھارت کو اپنی دوستی کے حلقہ میں رکھنے کا خواہاں ہے ظاہر ہے کہ ان حالات میں بھارت کبھی پاکستان کے متعلق معقولیت اور حق شناسی کا رویہ اختیار نہیں کرے گا۔ ہم تو اس سے بھی آگے بڑھ کر عرض کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں امریکہ کی مقتدر کمیٹی نے بھارت اور پاکستان دونوں کو انتباہ نہیں کیا۔ بلکہ انتباہ کا ہدف صرف پاکستان ہے۔ بھارت کا ذکر برائے وزن بیت کیا گیا اس لئے ہمارے ارباب اختیار اور اہل فکر و نظر کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ امریکہ کی یہ خواہش ہے کہ بھارت جو شرائط پیش کرے۔ پاکستان انہیں قبول کرے۔ بصورت دیگر پاکستان کو امریکی امداد میں کمی یا بندش کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ امریکی حکومت اپنے طرز عمل سے پاکستان کے ارباب اختیار کو اس حقیقت کا احساس دلانے کا پے در پے اہتمام کرتی رہی ہے۔ اب امریکی ایوان نمایندگان کی کمیٹی برائے امور خارجہ نے یہ بات کھل کر کہہ دی ہے۔ ہمارے لئے یہ عرض کرنا مشکل ہے کہ پاکستان کے ارباب اختیار امریکہ کی اس نئی دھمکی سے وہ مطلب لیتے ہیں یا نہیں جو مندرجہ بالا سطور میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن گزشتہ چند سال کے واقعات کو اگر حقیقت پسندی سے جائزہ لیا جاتے تو اس سے کسی اور مطلب کے لئے گنجائش نظر نہیں آتی۔ خوش فہمی کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ دیکھنا چاہیے کہ پاکستان کے ارباب اختیار اپنی آنکھوں سے یہ پٹی کب اتارتے ہیں۔ ؟ دنوا

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام برپا کرنا چاہتی ہے

(قاری عبدالسمیع)

جبتک خارجہ پالیسی اسلامی اصولوں کے مطابق نہ ڈھالی جائے گی ملک مصائب سے دوچار رہیگا

(قاری جلیل الرحمٰن)

جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کے تنظیمی جلسے

یکم اگست کو سنہری مسجد سٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کے زیر اہتمام تنظیمی جلسہ زیر صدارت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز مولانا عطاء محمد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد صدر جلسہ نے مختصراً غرض جلسہ بیان کرتے ہوئے عوام کو جمعیۃ کی سابقہ کارگزاری اور آئندہ عزائم سے روشناس کرایا۔ آپ نے حقائق سے ثابت کر دیا کہ جمعیۃ ہی ملک میں صحیح اسلامی نظام برپا کرنا چاہتی ہے آپ کی مختصر اور جامع تقریر کے بعد مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب نے اتحاد بین المسلمین کے عنوان پر تقریر فرمائی آپ نے حالیہ انتشار و افتراق گروہ بندیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور ان چیزوں کو امت مسلمہ کی ہلاکت کا سبب قرار دیا۔ آپ نے سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے دعوت اسلام کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر فرمایا۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے جماعتی زندگی کی حقیقت سے متعارف کرایا۔ اور دعویٰ کیا کہ اگر ملک میں کوئی جماعت صحیح نمائندگی کا حق ادا کر رہی ہے تو وہ جمعیۃ ہی ہے۔

مولانا موصوف کی تقریر سے قبل صدر جلسہ نے عائلی قوانین کی تنسیخ۔ سٹلائٹ ٹاؤن میں پانی کی کمی کو دور کرنے اور قبرستان کے لئے قطعہ اراضی وقف کرنے کا مطالبہ کیا۔ نیز ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ سینماؤں کی طرف سے شہر میں فحش اور عریاں اشتہارات کی تشہیر پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔

۳ اگست کو کوٹ دیوا سنگھ میں دوسرا جلسہ قاری عبدالسمیع صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قاری جلیل الرحمٰن صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا نے خارجہ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ جب تک خارجہ پالیسی اسلامی اصولوں کے مطابق نہ ڈھالی جائے گی۔ ملک مصائب سے دوچار رہے گا۔ نیز آپ نے عائلی قوانین کے سلسلہ میں اپوا اور حکومت کی مشترکہ خلاف اسلام سرگرمیوں کا محاسبہ کیا۔ اور فرمایا کہ عائلی قوانین بہر حال منسوخ ہو کر رہیں گے۔

بعد ازاں مولانا صالح محمد صاحب امیر شہر سرگودھا نے جمعیۃ کی کارگذاریوں اور اغراض و مقاصد۔ دینی عزائم سے متعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ اسلامی انقلاب برپا کر کے ہی دم لے گی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ سٹلائٹ ٹاؤن کے جلسہ نے ایران مودودیت میں زلزلہ برپا کر دیا مودودی بڑے سیخ پا نظر آتے "اور جلسہ نہ ہوگا" کا نعرہ لگاتے تھے مگر قدرت کی غیبی امداد اور غیور مسلمانوں کی غیرت نے ان کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا" بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے کا مصداق ٹھہرے۔

عائلی قوانین کی تنسیخ کی مخالفت کرنے والوں نے اسلام اور جمہوریت کا مذاق اڑایا ہے

۳ اگست۔ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کے ناظم اعلیٰ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب عائلی قوانین کے متعلق حکومت اور کنونشن لیگ کے رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور اپنے بیان میں کہا۔ کہ ہر مکتب فکر کے علماء کرام اول ہی روز سے خلاف اسلام قرار دے چکے تھے اور مارشل لاء سے پہلے کی حکومت نے اس کا صحیح اندازہ کر کے اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا لیکن مارشل لاء والوں نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اس کے نفاذ کا اعلان کیا اور جب علماء اسلام نے نہایت تدبر اور حوصلہ سے اس کی خامیاں سمجھائیں تو حکومت نے صحیح راستہ اختیار کرنے کی بجائے اپنے وقار کا مسئلہ بنایا۔ جو یقیناً قابل افسوس اور مذمت ہے۔ مگر اسوقت ملک کے منتخب لیڈروں کے بیانات اور مغربی پاکستان اسمبلی کے معزز اراکین کی قرارداد کے بعد اس پر ضد کرنا اسلام اور جمہوریت دونوں کا تمسخر اڑانا ہے۔ جو ملک و ملت کے لئے کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جمہور کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس مردود عام قانون کو فی الفور ختم کر کے مسلمانوں کو اطمینان کا موقعہ دے۔

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں بنیادی حقوق اور عائلی قوانین کی تنسیخ ایسے مسائل تھے جن کا قوم نہایت شدت سے انتظار کر رہی تھی۔ مگر اس لطویل لالائل سے قوم کی مایوسی قدرتی امر تھی۔ اور خصوصاً کنونشن لیگ کی زنگار رنگ بوبیوں نے مایوسی کو افسوس اور صدمہ سے بدل دیا۔ چنانچہ ۲۶ جولائی کو ضلع بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ کلاچی ٹانک اور ڈیرہ کے تمام مساجد میں اس قابل افسوس رویہ کی مذمت کی گئی اور اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کرنے اور ترمیم کرنے کو ڈھونگ اور ناقابل برداشت قرار دیا گیا۔ اور جمعیۃ علماء کی جانب سے سردار بہادر خاں۔ مسٹر عبدالصبور صاحب۔ مولانا مفتی محمود صاحب اور دیگر ممبران کو اس قسم کی تاریں دی گئیں اور مسلمانان ضلع کے جذبات سے آگاہ کیا گیا۔

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا تنظیمی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ سرحد کے نائب امیر قاضی عبدالکریم صاحب ۲۹ جولائی سے ۴ اگست تک تحصیل ٹانک کے دورہ میں آپ نے اپنے علاقہ کُل اور علاقہ گل امام دونوں سرکلوں کا دورہ کیا۔

جمعیۃ علمائے اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا اجتماع

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایت کے مطابق ۲۲۔ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا ضلعی اجتماع صبح دس بجے دارالعلوم نعمانیہ شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان میں قرار پایا ہے۔ جس میں قاعدہ کے مطابق ضلعی عہدہ داروں کا جدید انتخاب صوبائی نمائندوں کا چناؤ۔ اور جمعیۃ کی ترقی پر اور مسائل حاضرہ پر غور و خوض ہوگا۔ ہر حلقہ کے ممبروں سے درخواست ہے کہ جمعیۃ علماء کے ممبروں میں سے ہر دس پر ایک نمائندہ ضلع کے لئے منتخب کر کے تاریخ مقررہ پر ڈیرہ بھیج دیں۔ اراکین اپنے خرچ و خوراک اور رہائش کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

حضرت مفتی صاحب اجتماع سے خطاب کریں گے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تشریف آوری متوقع ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام تحصیل لکی کے زیر اہتمام جلسۂ عام

بروز جمعرات بمقام زنگی لکی جمعیۃ علماء اسلام لکی تحصیل لکی کا اہم اجتماع ہوا۔ نماز عصر تا مغرب خصوصی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ جس میں شاہ صاحب امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ ضلع نے شرکت فرمائی۔ اہم امور پر بحث ہوئی۔ یہ اجلاس مغرب تک جاری رہا نماز مغرب کے بعد بقایا امور پر پھر بحث ہو کر آئندہ کے لئے علاقہ وار کا پروگرام بنایا گیا بعد از نماز عشاء جلسۂ عام زیر صدارت حاجی عبدالبادی زنگی خیل منعقد ہوا۔ مولوی عبدالرحمٰن نے تلاوت قرآن فرمائی۔ تلاوت کے بعد مولانا عبیداللہ صاحب ناظم ضلع نے علماء کرام کے دین و ملکی خدمات پر روشنی ڈالی۔ شاہ صاحب امیر ضلع نے علماء کرام کی ذمہ داری موجودہ حالات۔ جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ وقت کی نازک صورت حال کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ شاہ صاحب نے آگے چل کر فرمایا کہ جب کہ آئین میں یہ دفعہ موجود ہے کہ کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکومت ننانوے فی صد پاکستانیوں کے جذبات مجروح کرے۔

امیر ضلع نے ہزاروی کے مجمع کی تائید حاصل کر کے حکومت اور ممبران پارلیمنٹ سے اپیل کی کہ چونکہ عائلی قوانین کتاب و سنت کے خلاف ہیں اس لئے ان کو فوراً منسوخ کرے۔ نیز آپ نے حضرت مولانا غلام غوث ممبر صوبائی اسمبلی کی مجاہدانہ مساعی پر تحسین کیا اور ممبران صوبائی اسمبلی کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔ جنھوں نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تائید میں متفقہ طور پر عائلی قوانین کے خلاف قرارداد پاس کی بعد میں مولانا گل حسان و مولانا عبدالرحمان نے علم کی فضیلت اور امامت کبریٰ و صغریٰ پر مفصل تقریریں فرمائیں۔ ناظم اعلیٰ ضلع نے پاکستان کی خارجہ پالیسی اور اس کے نتائج عوام پر واضح کئے۔ حاضرین دلچسپی سے آخر تک تقریریں سنتے رہے۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں یا اپنا پورا پتہ خوش خط تحریر فرمایا کریں۔ تاکہ آپ کے ارشاد کی تعمیل ہو سکے۔

(ناظم)

انکارِ حدیث کا فتنہ کمیونزم اور دہریت کا ہم آہنگ ہے

(مختار احمد حسینی)

لاہور ۸ راگست مسجد حنفیہ نہروالی مغل گنج پورہ کے ایک عظیم اجتماع میں جناب مختار احمد حسینی رکن جمعیۃ علماء اسلام نے سیرت النبی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے سنت کے عنوان پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دورِ حاضر کے فتنوں میں سے انکارِ حدیث کا فتنہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اور یہ دہریت اور کمیونزم کا ہم آہنگ ہے۔ دہریت عقل انسانی کو دین پر غالب کرتی ہے۔ اور کمیونزم احتیاج بشری کو۔ ہر دو کا مقصد اسلام کی بیخ کنی کے سوا کچھ نہیں۔

آپ نے تقریر میں کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات ہمارے لیے حجت ہے قرآن نے خود واضح الفاظ میں کہا ہے۔ کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی گویا اس نے رسول کی اطاعت کی۔ انہوں نے کہا رسول کی اطاعت ہی کا نام عین اسلام ہے۔

آپ نے کہا کہ اسلام ایک مکمل نظام ہے اور اس کے نفاذ ہی سے تمام برائیاں دور ہو سکتی ہیں۔

آپ نے سیرۃ طیبہ کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتے ہوئے عوام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پر چلنے کی تلقین فرمائی

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

ڈاکہ زنی اور قتل و غارت پر تشویش کا اظہار

مسلمانانِ مظفر گڑھ کا یہ عظیم الشان اجتماع عائلی قوانین کو خلاف شریعت تصور کرتا ہے اور ان کو فوراً منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے چند بے پردہ اور آوارہ مزاج مستورات کی رضامندی کے لئے اللہ و رسول علیہ وسلم اور پوری قوم کو ناراض کرنا حکومت کی مجرمانہ غفلت تصور کرتا ہے۔

نیز یہ اجتماع مظفر گڑھ کی تحصیل کوٹ ادو نیز ضلع کے دیگر مقامات پر دلیرانہ ڈاکہ زنی و قتل و غارت گری پر بھی اظہار تشویش کرتا ہے۔ ضلعی حکام سے بالخصوص اور حکومت مغربی پاکستان سے بالعموم اس کے سدِّباب کی درخواست کرتا ہے۔ اور مجرموں کی گرفتاری پر بھاری انعام مقرر کیا جائے تاکہ دلیری کے ساتھ مجرموں کا تعاقب کیا جائے اور ان کو کیفرِ کردار کو پہنچایا جا سکے۔

جمعیۃ ڈاگی کا اجلاس

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

مورخہ ۲۷؍۷ کو بوقت ۳ بجے شام مقامی جمعیت العلماء اسلام موضع ڈاگی کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت جناب مولوی حمید اللہ صاحب مسجد میانہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جناب قاضی غلام حیدر صاحب امیر جمعیت العلماء ڈاگی کی وفات پر اظہارِ تعزیت اور دعا کی گئی۔ اور موصوف کے وفات سے خالی شدہ عہدہ صدارت کے لئے جناب مولوی عبیداللہ صاحب ڈاگی کا اسم گرامی پیش کیا گیا۔ جو کہ باتفاق جملہ اراکین جمعیت منظور کیا۔ نیز اس اجلاس میں مولوی فضل حمدانی کو نائب صدر اور مولوی عبدالمبین کو ناظم برائے نشر و اشاعت منتخب کیا گیا۔ بعدہٗ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں جناب صدر پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ عائلی آرڈیننس کو منسوخ کرکے کروڑوں مسلمانانِ پاکستان کی دعائیں لے اجلاس پانچ بجے شام برخاست ہوا۔

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کی رہائی

نارو جبہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

نوشہرہ۔ مولانا محمد عثمان صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام کو عائلی قوانین کے خلاف سرگرمیوں پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ مولانا پانچ ماہ کی قید گزارنے کے بعد رہائی کر دیئے گئے ہیں۔ رہائی کے بعد مولانا نے اپنی سرگرمیوں کو بدستور جاری رکھا ہوا ہے۔ اور دلائل و براہین سے عائلی قوانین کو خلاف اسلام ثابت کرتے ہیں۔

مولانا جمعیۃ کے کام میں بھی کافی دلچسپی لے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی رکن سازی اور جماعتی تشکیل کے کام کو مکمل کیا ہے۔ بابی جدید، قلیم اور علی بیگ وغیرہ ان کی کوششوں سے جمعیۃ کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے۔

مبلغ کی ضرورت

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع سرگودھا کے لئے ایک ایسے عالم اور تجربہ کار مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو کہ دور حاضر کے فتنوں پر گہری بصیرت رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ ضرورت مند اصحاب ۳۱ر اگست تک اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

ناظم ضلع جمعیت علمائے اسلام۔
حکیم شریف الدین کرنالی۔
سلانوالی۔ ضلع سرگودھا

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام

سرحد کا کامیاب دورہ

۲۷ر جولائی سے لے کر ۸ اگست تک مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرمایا ہر جگہ عائلی قوانین پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور عامۃ المسلمین نے ان کے فوری طور پر منسوخ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا امید ہے کہ ہر جگہ ذمہ داران جلسہ نے ان قرار دادوں کو حضرت مفتی محمود صاحب اور سردار بہادر خان لیڈر حزب اختلاف اور صبور خان لیڈر حزب اقتدار کو بھیج دیا ہوگا۔ ہر جگہ قومی اسمبلی میں اس کو ٹالی مٹول کرنے کی سخت مذمت کی گئی مشاورتی کونسل پر بے اعتمادی کا اظہار کیا گیا اور سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کرنے کی تجویز پر نفرت کا اظہار کیا گیا۔

ہر مقام پر حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی صاحب کے علی الترتیب صوبائی اور قومی اسمبلی میں عائلی قوانین پر تفصیلی بحث سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا اور ان حضرات کے دینی اور ملکی خدمات کو پرجوش الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔

موضع مانجھی علاقہ ٹانک :- ۲۹ اور ۳۰ جولائی کو دو تقریریں ہوئیں جن میں عائلی قوانین پر بحث کے علاوہ مسلمانوں پر زور دیا گیا کہ اگر وہ عزت رفتہ دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مساجد کو آباد رکھنے کی خاص کوشش کریں بے نمازی کی متعدی وبا سے اپنے شہر کو ہر طرح محفوظ رکھیں۔ آپ نے کہا تم اللہ کے گھروں کو آباد رکھوگے تو خداوند تعالیٰ تمہارے گھر آباد فرمادینگے شادی وغیرہ کے رسوم قوم کے لئے انتہائی تباہ کن ہیں ان کو ختم کرنا آج مسلمان کا سب سے بڑا جہاد ہے۔ آپ نے فرمایا ان کی وجہ سے قوم قلاش اور فاقہ مست ہوگئی قرضوں کے بوجھ میں ان رسوم کی وجہ سے یہانتک مسلمان دب جاتا ہے۔ کہ قیامت تک وہ خوش عیشی اور فراغ عیشی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

آپ نے فرمایا کہ اگر ہم اسلامی اصولوں پر کاربند ہو جائیں۔ تو یہ تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ عائلی قوانین کو منسوخ کرنے کی قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

کوٹ اعظم :- ۳۱ر جولائی۔ یہاں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ ہوا تقریر دو گھنٹہ تک رہی آپ نے بتلایا کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں آج کا دور مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ تاریک ضعف اور کمزوری کا دور ہے آپ نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ کسی وقت مسلمان نہایت فاقہ زدہ اور نادار تھا۔ لیکن اس کے باوجود اخوت اور ہمدردی کے وہ نقشے پیش کئے کہ دنیا دیکھ کر دنگ ہوگئی اس وقت شراب کے لائسنسوں کے ذمہ دار ہم نہیں تھے سود اور زنا کے کاروبار کی گنہگاری سے ہم بری تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کے دین کے مقابلہ انسانی قانون کے اجراء کے جرم عظیم سے ہم بچے ہوئے تھے۔ مگر آج شراب کے لائسنس ہم ہی جاری کر رہے ہیں سود اور زنا کے کاروبار ہمارے لائسنسوں سے قائم ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ کہ قرآن و سنت کے خلاف قوانین کو ہم ہی نافذ کر رہے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وحید ان تمام فواحش اور منکرات اور ظالمانہ قوانین کو ختم کرنا ہے۔

گل امام :- ۲ر اگست کو تقریر ہوئی تقریر دو گھنٹہ تک رہی آپ نے یہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے واقعات کو نہایت موثر اور نتائج آفرین طرز سے بیان کیا اور سیرۃ طیبہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی

توران .... ۳ر اگست کو توران میں تقریر ہوئی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حضورؐ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد اللہ تعالیٰ کے رحمت کے دروازے ہر اس شخص پر بند ہیں جو حضور کے اتباع سے منہ موڑے چاہے لاکھ محنت بھی کرے۔ آپ نے خواتین امت کے دینی خدمات اور ان کا دینی فہم کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے مستورات کے مقابلہ میں آج کے ان مکشوفات کی مذمت کی۔ جو دین کے مقابلہ میں ایک شرمی قانون عائلی قوانین کی حمایت کرکے اسلام دشمنی کا ارتکاب کر رہی ہیں۔ تمام اجلاسوں میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

مولوی غلام محمد متوجہ ہوں

مولوی غلام محمد صاحب موضع شاریاں۔ تحصیل و ضلع مظفر آباد کے رہنے والے ہیں عرصہ چار سال سے پہلے مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام بھین میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اس دوران میں کچھ سو کا نداروں سے ادھار لیتے رہے اس سے پہلے میرے ساتھ خط و کتابت بھی کرتے رہے دو سال سے کوئی پتہ نہیں کہاں ہیں برائے مہربانی جن کو ان کا پتہ ہو اخبار کے ذریعہ اطلاع دیں اگر خود زندہ ہیں تو اطلاع دیں۔ صوفی سلطان محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھین ضلع جہلم۔

علماء اور اُن کے فرائض

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیکوٹ اسلامک سنٹر چٹاگانگ
(نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام) قسط ۵

چلتے چلتے یہاں ایک اور بات کی بھی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ آج تک ہمارے علماء نے بدعات کی پر زور تردید کی۔ دین میں جس کسی نے بھی کوئی بدعت یا فتنہ پیدا کیا ہمارے علماء نے اسی وقت اس کے خلاف نوٹس لیا اور اپنی ساری قوت اور اپنے سارے ذرائع صرف کر کے عوام کو اس سے خبردار کر دیا۔ مثال کے طور پر ایک وہ زمانہ تھا جب کہ اللہ رب العزت کی صفات کے حدوث و قدم اور کلام باری کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کی گرماگرم بحثیں ہو رہی تھیں۔ حشر و نشر کے مسائل اور جنت و دوزخ کے تصورات فکر و نظر کا موضوع بنے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اس زمانہ کے علماء کو جنہوں نے پہلے تو قرآن و سنت کی روشنی میں ان مسائل کا مطالعہ کیا۔ پھر عقل و نقل اور فلسفہ کی روشنی میں ان کا جواب تلاش کیا اور شکی طبیعتوں میں سے شک کا کانٹا نکال دیا۔ وہ فرقے آج دنیا سے ختم ہو گئے۔ نہ معتزلہ باقی ہیں اور جہمیہ اور کرامیہ، نہ قدریہ اب موجود ہیں اور نہ جبریہ لیکن ہمارے دینی مدارس میں آج بھی معتزلہ، جبریہ، جہمیہ اور کرامیہ وغیرہ فرقوں کے سوالوں کے جوابات رٹائے جاتے ہیں اور حدیث و تفسیر پڑھاتے وقت بھی انہیں کے پیش کردہ شکوک کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اب عیسائیت، اشتراکیت، مرزائیت، پرویزیت اور دیگر باطل اور تجدد پسند فرقوں کا رد کیا جائے اور طالب علم کو بتایا جاتے کہ ان فرقوں کے یہ یہ اعتراضات ہیں اور ان کے یہ یہ جوابات ہیں۔ ہمارے بعض اسلامی مدارس میں آئمہ اربعہ کے مابین اختلافی مسائل پر تو اس قدر زور دیا جاتا ہے کہ ایک ایک مسئلہ پر جناب شیخ الحدیث صاحب تین تین چار چار روز بحث فرماتے ہیں لیکن جب اسلام کے سیاسی، اقتصادی، معاشی اور اخلاقی مسائل والی احادیث آتی ہیں تو ان کا صرف ترجمہ پر اکتفا کر دیا جاتا ہے بلکہ بعض تو اس کو بالکل غیر ضروری سمجھتے ہوئے ترجمہ بھی نہیں کرتے۔

مدارس کی دنیا سے باہر ہمارے علماء مختلف بدعات کی۔ جن میں کافی حد تک خیر کا پہلو پایا جاتا ہے اور جو جاری بھی اپنی ناقص فکر و نظر کے تحت صرف دین کی ترقی اور اس کے پرچار کے لئے کی گئی ہیں، پُر زور تردید کرتے ہیں، لیکن "میڈ اِن یورپ" بدعات کا جو کہ بدعات نہیں بلکہ الحاد و زندقہ ہے اور جاری ہی اسی لئے کی گئی ہیں، کہ موجودہ رہے سہے دین کو یک قلم معاً دیا جائے، ہمارے علماء نے کبھی نوٹس نہیں لیا۔ بلکہ ان کو سمجھنے کی بھی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ ہمارے علماء کو اپنے گرد و پیش کے فکری رجحانات اور عصری میلانات کا صحیح جائزہ لینا چاہیے تھا اور اسلامی قائد کی حیثیت سے مختلف مخالف طاقتوں اور فرقوں کی تدابیر کار، طریق تنظیم اور سرمایہ علم و عمل سے کما حقہ واقفیت پیدا کرنی چاہیے تھی۔ آپ یورپ سے امپورٹڈ مغربیت کے فتنہ کو ملاحظہ فرمالیں کہ اس میں بدعات جن کی ہم صبح و شام تردید کرتے ہیں اور مسجد والی میں سر پھٹول کرنے سے باز نہیں آتے، کی نسبت کس قدر زیادہ "بے دینی اثرات" موجود ہیں، جو کہ دین کے نام تک کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ آپ دیکھ لیجئے کہ ہمارا مغرب زدہ اور فرنگیت مآب طبقہ جس کے نام تو اسلامی ہیں لیکن اس کے نظریات اور افکار یورپ کی بے تابی، برق تابی اور سیماب وشی کی نظر ہو چکے ہیں اور یہ مذہب کو ماضی کے ایک قصۂ پارینہ سے زیادہ حیثیت نہیں دیتا۔

مغرب جس نے بہیمیت کی تمام صفات کو انسان کی فطرت اور اس کا خاصہ ثابت کر دکھایا ہے۔ اس نے ہمارے نوجوانوں کے اندر سے ضمیر کا وہ کانٹا نکال دیا ہے جو معصیت اور گناہ کے ارتکاب پر خلش پیدا کرتا ہے۔ اور ہر گناہ کے لئے ان کا دل اس طرح کھول دیا ہے۔ جیسے وہ کوئی ثواب اور نیکی کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔

مغرب نے تہذیب و تمدن کا ایک ایسا نقشہ بنا دیا ہے جس کے ایک ایک نشان سے عیاشی اور جنسی خواہشات ٹپکتی ہیں تاکہ اگر کوئی دیکھے تو مناظر عیش و عشرت دیکھے، اس کے کان آشنا ہوں تو نغمات کیف و طرب سے اور فکر و نظر کی قوتیں صرف ہوں تو تکمیل خواہشات کی راہ میں، عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط فحش اور حیا سوز لٹریچر، اخلاق فروش تعلیمات عریاں تصاویر، نشہ آور مشروبات، گندے سینما، شہوت انگیز گانے اور ڈرامے، شہوانی مہک کے عطریات اور صابن۔ غرضیکہ شہوانیت اور جنسی خواہش کو بھڑکانے والا وہ کون سا ذریعہ ہے جسے ہماری قوم کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے مغرب کی نقالی میں اختیار نہ کیا ہو۔ اور اب تو امریکہ کے غنڈوں اور ذلیل قسم کے لوگوں کا چاچاچا کا ڈانس بھی ہماری اونچی سوسائٹی میں بہت ترقی کر رہا ہے اور "بیڈی انزم" دو بیتر "سُبانیموں" کی طرح اونچی اور نیچی دونوں سوسائٹیوں کو اپنے مہلک جراثیم سے ہلاک کر رہا ہے۔ شراب خوری، جوا بازی، جنسی جرائم زنا بالجبر، اغوا، قتل وغیرہ مغرب کی برکت سے اس قدر زوروں پر ہیں۔ کہ اب ان کو کوئی جرم ہی تصور نہیں کیا جاتا! اور مغربی تہذیب کی گود میں پلا ہوا انسان حیوانوں کی طرح تمام مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی حدود و قیود کو توڑ کر ان کا مرتکب ہو رہا ہے۔

یہ طبقہ مذہب و اخلاق سے یک قلم بیگانہ اور بے دینی کے گہرے غاروں کے کنارے پر کھڑا ہے اور اپنی نام نہاد تہذیب ثقافت اور فکر و نظر کی وجہ سے ان کے نتائج سے یکسر نا آشنا ہے اس طبقہ کے دماغوں کی تسکین اور ان کے دلوں سے شک کا کانٹا نکالنے کے لئے ہم کیا کچھ کر رہے ہیں؟ حالانکہ یہ طبقہ اور ان کے روحانی پیر و مرشد، گوری چمڑی والے انگریز در بدر کی ٹھوکریں کھا کر اب اس مقام پر آنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس پر اسلام ان کو چودہ سو سال سے لانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس گروہ کا ایک بہت بڑا فلسفی اور موجودہ مغرب کا ایک بہت بڑا سائنسدان اور اسکالر، ڈاکٹر الیکسس کالر اپنی مشہور و معروف کتاب (MAN THE UN KNOWN) میں لکھتا ہے کہ:

"مشینی ایجادات میں اضافہ کر دینے سے حالات کو کچھ بھی بہتر نہیں بنایا جا سکتا۔ اسی طرح اس معاملہ میں طبیعات، فلکیات اور کیمیا کے انکشافات کو بھی اتنی زیادہ اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ آدمی کو اب توجہ اپنے اوپر اور اپنی ذہنی اور اخلاقی قابلیت پر دینی چاہیے۔ اپنے تمدن میں لذت، تعیش، جمالیت، سرعت اور پیچیدگیاں بڑھاتے چلے جانے سے کیا حاصل جبکہ اس تمدن کو اپنے حقیقی مفاد کے رخ پر لے جانے میں خود ہماری اپنی کمزوریاں مانع ہو رہی ہیں۔ درحقیقت یہ کوئی مفید صورت نہیں ہے کہ ایک ایسے طریق زندگی کے بنانے پر دیدہ ریزیاں کی جائیں جو اخلاقی زوال کا اور عظیم نسلوں کے صالح ترین عناصر کے خاتمے کا موجب ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رفتار کے بحری جہاز زیادہ آرام دہ گاڑیاں، سستے ریڈیو اور بعید ترین سماوات کا مشاہدہ کرنے کے لئے دوربینیں بناتے چلے جانے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہو گا کہ ہم اپنے اوپر زیادہ توجہ صرف کریں۔"

جب معاشرہ اس قدر گندہ، لوگ اس قدر اسلام نا آشنا، حکومت اس قدر اسلام سے دور اور گمراہ فرقے برساتی مینڈکوں کی طرح ہر گوشہ اور ہر موڑ پر ٹرا کر اسلام نا آشنا لوگوں کو دعوت ارتداد دے رہے ہوں، تو اس نازک بلکہ نازک ترین وقت پر بھی اگر ہمارے علماء نے امت اپنی اپنی خانقاہوں مدرسوں اور گھروندوں سے نکل کر میدان میں نہ آتے تو پھر کب آئیں گے؟

(باقی)

آسان عربی قاعدہ

آسان عربی قاعدہ سہ بارہ چھپ گیا ہے یہ قاعدہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے اس کے پڑھنے سے بچہ قلیل عرصہ میں قرآن مجید پڑھ لیتا ہے۔ اکثر دینی مدارس نے اسے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے۔ یہ قاعدہ چوبیس صفحات پر مشتمل ہے کتابت نہایت عمدہ ٹائیٹل دیدہ زیب کاغذ کرافٹی قیمت صرف ۱۶ پیسے۔ کاروباری حضرات سے صرف ۱۲ پیسے

مکتبہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ — لاہور

علماء اسلام کو دنیا کی بڑی سے بڑی قوت ختم نہیں کر سکتی

کشمیر کا واحد حل جہاد ہے — (مولانا غلام غوث ہزاروی)

خانگڑھ — ۱۱ ربیع الاول — جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کے زیر اہتمام ایک عظیم اجتماع سے مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مغرب زدہ طبقہ اور اسلام دشمن عناصر علماء کے اثر و رسوخ سے سیخ پا ہیں اور وہ علماء کے وجود کو اپنے لیے بوجھ گراں تصور کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ علماء اسلام کو ختم کر دیا جائے مولانا نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ خوش فہمی میں مبتلا ہیں علماء کرام کو دنیا کی بڑی سے بڑی قوت ختم نہیں کر سکتی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک سے تمام غیر اسلامی قوانین اور بے حیائی کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے اس سلسلہ میں وہ اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ کشمیر کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ کشمیر کا مسئلہ مذاکرات سے حل نہیں ہو سکتا اس کا واحد حل جہاد ہے مولانا نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرۃ صحابہ کرام رضہ کے موضوع پر اڑھائی گھنٹہ موثر تقریر فرمائی۔ اجلاس میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

عائلی قوانین کو منسوخ کر کے قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے

(مولانا عبید اللہ صاحب قبائلی)

ہنگو — ۱۰ اگست — جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ علماء کرام اور کثیر تعداد عوام نے شرکت کی۔ مولانا عبد اللہ صاحب قبائلی امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک ہم پیغمبر اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر کاربند نہیں ہوں گے کامیابی ناممکن ہے۔ آپ نے ملک میں خلاف اسلام سرگرمیوں اور عائلی قوانین کے نفاذ کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا عائلی قوانین کو منسوخ کر کے قرآن و سنت کے مطابق قانون بنایا جائے۔ حاضرین اجتماع نے مولانا کی رائے سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے زور دار الفاظ سے عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کا انتخاب جدید

مورخہ ۴ اگست کو مرکز کی طرف سے حضرت مولانا عبد الواحد صاحب تشریف لاتے آپ کے حکم کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کا ایک اہم اجلاس مسجد کمہاراں نزد چوک امام صاحب زیر صدارت حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب قاسمی منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے اکثر احباب نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا عبد الواحد صاحب نے جماعت کے تنظیمی امور کے متعلق اہم ارشادات فرمائے اور موجودہ حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعد ازاں متفقہ طور پر حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی امیر
(۲) حضرت مولانا مہدی زمان صاحب نائب امیر
(۳) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب خزانچی
(۴) مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ۔

جمعیۃ علماء اسلام تعلقہ جہیس آباد کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام تعلقہ جہیس آباد کا ایک اجتماع ہوا جس سے مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری نے خطاب کیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام قصبہ جہانیہ کا انتخاب

قصبہ جہانیہ میں علماء کا ایک اجتماع ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) حضرت مولانا غلام محمد صاحب امیر
(۲) مولانا صوفی اللہ دتا صاحب نائب امیر
(۳) جناب ڈاکٹر محمد الیاس خاں صاحب ناظم اعلیٰ
(۴) جناب صوفی حبیب اللہ صاحب نائب ناظم
(۵) جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب خازن

مجلس شوریٰ

(۱) جناب صوفی عبد العزیز صاحب (۲) جناب عبد الرزاق خاں صاحب (۳) جناب مستری غلام علی صاحب (۴) جناب حافظ غلام کبریا صاحب (۵) جناب چوہدری ظفر محمد صاحب (۶) جناب صوفی نظام دین صاحب (۷) چوہدری نذیر احمد صاحب (۸) حاجی نذیر احمد صاحب (۹) سید محمود علی شاہ صاحب (۱۰) جناب محمد حبیب صاحب (۱۱) جناب حاکم علی صاحب (۱۲) حکیم عبد المجید صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا انتخاب اور اہم فیصلے

۵ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے عہدیداران کا ایک اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ ضلع کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلع کے تمام عہدیدار موجود تھے عہدہ داروں کے علاوہ مولانا قاری عبد السمیع صاحب خصوصی طور پر مدعو تھے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلے ہوئے۔

(۱) مجلس شوریٰ منتخب کی گئی مجلس شوریٰ کے ممبران کی تعداد فی الحال عہدہ داروں سمیت ۱۷ رکھی گئی بعد میں اضافہ کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کو مجلس شوریٰ کا ممبر منتخب کیا گیا۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب خوشاب۔ مولانا عبد الشکور صاحب ساہیوال۔ مولانا قاری عبد السمیع صاحب سرگودھا۔ مولانا عبد الغفور صاحب مخدوم۔ مولانا سراج احمد صاحب اقرار۔ مولانا حکیم عبید اللہ صاحب بھلوال۔ حکیم واحد بخش صاحب سرگودھا۔ شیخ حبیب اللہ سیٹھی صاحب سرگودھا۔ صوفی احمد یار صاحب بھلوال۔

(۲) صوبائی نمائندگان مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے۔

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر ضلع — مولانا جلیل الرحمان صاحب۔ مولانا عبد الکریم صاحب مولانا عبد السمیع صاحب۔ حکیم شریف الدین صاحب شیخ عبد الحمید ساہنی۔ صوفی احمد یار صاحب۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب۔

(۳) فیصلہ ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے زعماء ماہ ستمبر اور اکتوبر میں ضلع کے مختلف مقامات پر جمعیۃ کی دعوت کے سلسلہ میں دورہ کریں۔ چنانچہ ابتدائی پروگرام مرتب کرنے کے لئے مولانا حکیم شریف صاحب اور مولانا قاری عبد السمیع صاحب مقرر ہوئے۔ عنقریب پروگرام شائع کیا جائے گا۔

حسن شاہ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۴ اگست بروز اتوار حسن شاہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک جلاس ہوا جس میں جناب ممتاز علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر اور جناب مولانا بختاور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کہاوڑ نے شرکت کی۔ ممبر سازی کے بعد مندرجہ ذیل عہدیدار باتفاق چنے گئے

(۱) امیر جناب حافظ مولوی فتح سیر صاحب امام مسجد حسن شاہ (۲) نائب امیر جناب عبد الرشید صاحب مہاجر (۳) ناظم اعلیٰ جناب قمر الدین صاحب مہاجر (۴) نائب ناظم جناب خورشید احمد صاحب مہاجر (۵) خازن جناب شمشاد صاحب ابن عمر مہاجر (۶) سالار جناب محمد لیٰسین صاحب مہاجر

کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ

حافظ محمد شفیع صاحب سے

حاصل کریں

حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب کا کامیاب دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ناظم مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب نے چھبیس جولائی سے یکم اگست تک درج ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ٹانک۔ کوٹ عیسیٰ خاں۔ مستان۔ گرہ محمود درابن۔ لونی۔ کوٹ ظفر بالا دستی۔ اول الذکر دو مقامات کے علاوہ سب مقامات پر خصوصی ملاقاتوں کے علاوہ عام جلسوں سے بھی خطاب کیا گیا۔ جن میں دینی مسائل کے علاوہ جمعیۃ علماء کے اغراض و مقاصد اور حالات حاضرہ پر تبصرہ بیان کیا گیا۔ لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام سے صرف ہمدردی ہی نہیں بلکہ والہانہ محبت اور جذبہ معلوم ہوتا تھا۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کی کانفرنس ملتوی

جمعیۃ علماء اسلام کی جو صوبائی کانفرنس ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ ۲۶ اگست سے شروع ہونے والی تھی وہ ضلع بھر میں لاؤڈ اسپیکر پر ۱۰ ماہ تک کی پابندی لگنے کی وجہ سے اب ستمبر تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ مقام اور تاریخوں کا اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا۔

(جمعیۃ علماء اسلام شہداد پور ضلع سانگھڑ)

جلہ مخدوم کا انتخاب

پچھلے دنوں جلہ مخدوم میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا محمد صادق صاحب نے تقریر کی جمعیۃ علماء کی دعوت پیش کی۔ بعد ازاں ممبر سازی کی گئی۔ پھر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر مولانا عبد الغفور صاحب۔ ناظم مولانا عبد اللطیف صاحب خازن۔ مولانا محمد نذیر صاحب۔

اسلام آپ سے بھلائی کی نشر و اشاعت اور برائی کے قلع قمع کا مطالبہ کرتا ہے

عائلی قوانین، عیسائی سرگرمیوں اور آرٹ کے نام سے بے حیائی پھیلانے کے خلاف قرار دادیں

(مختار احمد حسینی)

لاہور ۱۰ اگست جمعیۃ علماء اسلام دھرم پورہ کا ایک اجلاس زیر صدارت حاجی محمد علی صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا جس سے جناب مختار احمد صاحب حسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آپ سے بھلائی کی نشر و اشاعت اور برائی کے قلع قمع کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور یہی جمعیت کا نصب العین ہے جس پر وہ سختی سے کاربند ہے اور ہر مسلمان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا نصب العین اسی کو قرار دے آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے عزائم اس کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور حلقہ دھرم پورہ میں جمعیۃ کے حلقہ کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا اور اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کی مساعی جمیلہ کو سراہا گیا نیز ملک میں بڑھتی ہوئی عیسائی سرگرمیوں اور کلچر و آرٹ کے نام پر بڑھتی ہوئی بے حیائی کی روک تھام کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام دھرم پورہ کے ماتحت ایک دینی درسگاہ اور دار المطالعہ کے قیام اور رکنیت سازی کی مہم کو تیز تر کر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مبارک باد

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

کوٹ ادو۔ مدینہ مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت چوہدری شوکت علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب نے درس قرآن دیتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان اسی صورت میں مکمل مسلمان کہلانے کا مستحق قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کو دل و جان سے تسلیم کرے اور اسے اپنانے اور رائج کرنے کے لئے تن۔ من۔ دھن سب کچھ نثار اور قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ چونکہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی درحقیقت مکمل دستور نظام حیات ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس قانون کو فطری، ابدی اور حتمی سمجھتے ہوئے اس کے خلاف نافذ کیئے جانے والے قانون کو منسوخ کرانے کے لئے بھرپور جد و جہد سے کام لے۔ آخر میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل دو قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس ملک قادر بخش صاحب بلکھڑ کے ڈیرہ غازی خاں کے عائلی قوانین کے حق میں دئے ہوئے اس بیان اور خیال کو نفرت اور حقارت آمیز نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اسے خلاف اسلام سمجھتا ہے۔ نیز یہ اجلاس متفقہ طور پر حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین مشاورتی کونسل کے سپرد کرنے کی بجائے فی الفور منسوخ کر دئے جائیں۔

(۲) یہ اجلاس مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور ان ارکان اسمبلی کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے جنھوں نے حمیت اسلامی کی لاج رکھتے ہوئے سرفروشی سے کام لے کر ببانگ دہل عائلی قوانین کو خلاف قرآن و سنت قرار دیتے ہوئے اسے منسوخ کرانے کی سعی اور کوشش کی۔

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی ام عجیب و غریب چیز ہے عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں۔ قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے۔

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۵/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے

لجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے قیمت پورا کورس ۲/۲۵ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

مودودی فتنہ کا ایک اور ستون گرا

(از جناب وحید الدین خاں صاحب اعظم گڑھ۔ قسط ۱۲)

یہ کہنا "انسان ایک تمدنی ہستی ہے"۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا ہے کہ انسان کی مختلف حیثیتوں کو جس جامع تخیل کے تحت ہم سمجھ سکتے ہیں، وہ اس کا متمدن ہونا ہے۔ اس تشریح کے بالکل قدرتی نتیجہ کے طور پر انسان کی تمام حیثیتیں اس تمدنی حیثیت سے متفرع ہوں گی اور اس کا جزو قرار پائیں گی۔ اس تشریح کا مطلب یہ ہوگا کہ انسان کی دوسری تمام حیثیتیں اس کے ساتھ اس لئے شامل ہیں کہ اس کی تمدنی حیثیت تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ اس میں شامل ہوں مثلاً انسان کا تمدنی ہستی ہونا تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ ایک جسم اور روح کی صورت میں ہو، اس لئے انسان جسم اور روح رکھتا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ انسان کی ایک سیاست ہو۔ اس لیے وہ اپنا ایک سیاسی ڈھانچہ رکھتا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ وہ کائنات کے ساتھ اپنے تعلق کی توجیہ کرے، اس لیے اس کا ایک فلسفہ وجود میں آیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس تشریح میں بظاہر انسان کی پوری زندگی آ گئی اور اس لحاظ سے یہ انسان کی مکمل تشریح معلوم ہوتی ہے۔ مگر غور کیجئے تو اس میں متعدد غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱) اوّل یہ کہ اس تشریح کے مطابق انسان کی اصل حیثیت اس کی تمدنی حیثیت قرار پاتی ہے اور بقیہ چیزوں کو اسی اصل کے واسطہ سے اس کے اندر جگہ ملتی ہے۔ جبکہ انسان کی اصل حیثیت اس کا ذی روح ہونا ہے اور دوسری تمام حیثیتیں اسی روح کے مظاہر ہیں یا اس کے تقاضے اور نتیجے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ نسبت بدل جانے کی وجہ سے انسانیت کا مطلوب بدل گیا۔ اب وہ چیزیں مطلوب اصلی قرار پائیں جو تمدن کی نسبت سے مطلوب ہوں۔ جب کہ حقیقۃً مطلوب اصلی اس چیز کو بننا چاہیے جو اس کے روحانی وجود کی نسبت سے مطلوب ہوں۔

(۳) یہی نہیں بلکہ عملی اعتبار سے دیکھئے تو اس میں سے سب کچھ غائب ہو گیا انسان کی ساری سرگرمیوں اور اس کے تمام مظاہر کا اصل منبع اس کی روح ہے۔ اس لئے زندگی میں کوئی نتیجہ اسی وقت نکل سکتا ہے جب کہ اس کی جڑیں اس کی روح کے اندر پیوست ہوں جس تصور نے انسان کے کسی خارجی مظہر کو اس کا اصل وجود سمجھ کر وہاں اپنا بیج بویا ہو، اس سے کسی بھی قسم کے حاصل کی امید نہیں کی جا سکتی۔

یہی تمام خرابیاں اسلام کی مذکورہ بالا تشریح میں بھی پیدا ہو گئیں۔ "نظام" کے تصور کو دین کی حکمت جامع قرار دینے کی وجہ سے یہی حیثیت اسلام کی وہ مرکزی حیثیت قرار پائی۔ جس سے اس کی دوسری حیثیات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس جامع توجیہ میں دین کے تمام اجزاء موجود ہونے کے باوجود، سب کے سب اپنے صحیح مقام سے ہٹ گئے۔

اب دین کی ساری چیزیں بس نظام کے اجزاء ہونے کی حیثیت سے مطلوب قرار پائیں ——— عقائد و ایمانیات اس لحاظ سے اس کا جزو بنے کہ وہ اس نظام حیات کی "فکری بنیادیں" ہیں۔ عبادات اس لحاظ سے اس کا جزو نظر آئے کہ وہ اس نظام کے کارکن یا مطلوب افراد تیار کرنے کے لئے "ٹریننگ کورس" ہیں۔ باہمی سلوک سے متعلق تعلیمات اس لحاظ سے اس کا جزو معلوم ہوئے کہ وہ اس نظام سے وابستہ اشخاص کا "اخلاقی ضابطہ" ہیں۔ حدود قوانین اس لحاظ سے اس کا جزو ثابت ہوئے کہ وہ اس نظام کی "تمدنی بنیاد" ہیں۔ خلافت و امارت اس لحاظ سے اس کا جزو دکھائی دیئے کہ اس کے ذریعے سے یہ نظام ایک قاہرانہ ادارہ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بزور نافذ کرتا ہے۔ وغیرہ۔

══ باقی ══

عیسائی عورت کا قبول اسلام

(جمعیت العلماء اسلام لیاقت پور کا بڑا کارنامہ)

لیاقت پور۔ پچھلے دنوں مسماۃ رلیشاں بی بی مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیت العلماء اسلام سے مشرف اسلام ہوئی لیکن مسلمان ہونے کے بعد جب عیسائیوں کو اور ان کے پادریوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جناب ایس ڈی ایم صاحب کی عدالت میں حبس بے جا کی درخواست دے کر دفعہ (۱۰۰) کے وارنٹ جاری کرا دیئے۔ عدالت مذکورہ نے عورت کو حاضر عدالت مورخہ ۶ مقرر کردی مقررہ تاریخ پر معززین شہر اور جمعیت العلماء اسلام کے کارکن بڑی تعداد میں جمع ہو کر عدالت میں پہنچ گئے۔ عورت مذکور نے بیان دیکر اسلام کو بخوشی قبول کیا۔ اس طرح عیسائی پادری کی یہ کوشش ناکام ہو گئی۔

Phone No : 67715 Regd. L. No. 71?.

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol. No. 6 || 16 August, 1963; 25 Rabi-ul-Awal 1383 Hijri .... || No. 31

اہم خبریں

لاہور - یوں تو اچھرہ میں مجتہد قسم کے لوگوں کی کمی نہیں تھی - لیکن گزشتہ روز ایک موچی محمد علی نے جو لب تہ الف کا بدمعاش رہا ہے - نبوت کا دعویٰ کر کے لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا - ابتدا میں لوگوں نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی کیونکہ آئے دن ہمارے ہاں مسیح موعود پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن ایک واقعہ ایسا پیش آیا کہ وہ مردوں کے بجائے اپنی تبلیغ عورتوں میں زیادہ کرنے لگا تھا اور ایک عورت کو پیغام بھیجا کہ آج میرے حجرے میں پہونچو ورنہ کوڑی ہو جاؤ گی اور تب تمہارا کوڑا پن میرے ہاتھ لگنے سے ہی دور ہوگا - اس پر گھر والوں نے پولیس کو اطلاع دے دی اور بیچارے مسیح موعود کو جیل کی ہوا کھانی پڑی -

● راولپنڈی - ۱۰ راگست - مقامی اخبار نویسوں نے قومی پریس پر پابندیوں کے خطرہ کے خلاف ایک گھنٹہ کی علامتی ہڑتال کی -

● قاہرہ - شامی انقلابی کونسل کے صدر جنرل عطاشی کو ملک بدر کر دیا گیا ہے - ایک اطلاع کے مطابق وہ سوئٹزرلینڈ چلے گئے ہیں -

● ڈیرہ اسمٰعیل خاں - اہلسنت والجماعت کے راہنماؤں پر پابندیوں کے خلاف بطور احتجاج میلاد النبی کا جلوس نہیں نکالا گیا ضلع بھر میں حکومت کے اس رویہ کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے -

● کوالالمپور - ملایا کی حکومت نے کردار کی بلندی کے لئے ایک مہم شروع کی ہے - اس مہم کا مقصد عورتوں اور مردوں میں بے حیائی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کو روکنا ہے - آئندہ اگر غیر شادی شدہ مرد اور عورت تنہائی میں بات کرتے ہوئے یا قریب کھڑے ہوتے نظر آ گئے تو انہیں گرفتار کر لیا جائیگا

● دمشق - پچھلے دنوں شام کی حکومت کے خلاف سازش کی وجہ سے ملک میں کرفیو لگا دیا گیا تھا یہ کرفیو ۹ راگست کو ختم کر دیا گیا ہے

● قاہرہ - شاہ اردن کو ہلاک کرنے کی ایک اور سازش ناکام ہو گئی ہے - اخباری اطلاع کے مطابق جن لوگوں نے شاہ کے قتل کی سازش کی تھی انہیں شاہ کا قرب حاصل تھا

● بصیر پور - موضع دیپالپور کے ایک گھرانے میں ایک ہی وقت پانچ بچے پیدا ہوتے - پانچوں با صحت بتائے جاتے ہیں -

● پاکستان بھر میں یوم کشمیر منایا گیا - جمعہ کے اور دیگر اجتماعات میں آزادی کشمیر کے لئے دعائیں مانگی گئیں اور شیر کشمیر شیخ عبداللہ پر بھارتی ظلم و تشدد کے خلاف احتجاج کیا گیا -

● راولپنڈی - قومی اور صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کر دئے گئے ہیں - کاغذات واپس لینے کی آخری تاریخ ۲۳ راگست ہے - ۵ استمبر کو پولنگ ہوگا - جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے دو ارکان کے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے -

● لاہور - مرکزی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ پرانا پیسہ اس سال یکم ستمبر سے واپس لیا جا رہا ہے - اس کے بعد پرانا پیسہ سٹیٹ بنک پہنچے گا اور واپس نہیں لیا جائے گا - مزید برآں ۲۵ پیسے کا نیا سکہ بھی یکم ستمبر سے شروع ہو جائیگا

● قاہرہ - مصر کے ڈیڑھ ہزار فوجی یمن سے واپس جب اسکندریہ پہنچے - تو بحری جہازوں نے اکیس گولوں کی سلامی دی - اس موقعہ پر مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے خیر مقدم کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ تم لوگ دنیائے عرب کے محافظ ہو -" صدر نے عراق اور شام کے وفاق کے بارہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا - کہ جن حکومتوں کی بنیادیں دہشت انگیزی اور ظلم پر قائم ہوں اور وہ سامراجیوں کے نقش قدم پر چل رہی ہوں ان سے وفاق قائم نہیں ہو سکتا -

● بیت المقدس - اسرائیل اور شام کے درمیان سرحد پر جھڑپیں ہو رہی ہیں جس سے شام اور اسرائیل کے درمیان جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے -

● قاہرہ - مصر کی گیارھویں سالگرہ کے موقع پر پانچ ہزار قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے

● نیویارک کے سینٹر کینتھ کیٹنگ نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل کے خلاف جارحانہ عزائم کے پیش نظر متحدہ عرب جمہوریہ کی امداد بند کر دی جاتے - انھوں نے کہا کہ امریکی امداد کی وجہ سے روس متحدہ عرب جمہوریہ کو بڑھ چڑھ کر امداد دے رہا ہے اس طرح مشرق وسطیٰ میں صدر ناصر کی طاقت بڑھ رہی ہے -

● قاہرہ - مصر کے نائب صدر عبدالحکیم عامر نے شام کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے

● ریاض - کویت اور سعودی عرب میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے - جس کے تحت انہوں نے سرحدی علاقوں کو آپس میں تقسیم کر لیا ہے -

● پشاور - افغانستان کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد یوسف نے کہا ہے کہ پاک افغان کے سفارتی تعلقات کی بحالی کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات بڑھتے جائیں گے اور چیزیں جو ما بہ النزاع ہیں وہ بھی ہو جائیں گی -

● گوجرانوالہ - ۱۰ راگست بعد از نماز عشاء باغ شیرانوالہ میں سیرت کمیٹی کے تحت ایک فقید المثال اجتماع ہوا جس کی صدارت جناب مولانا عبدالواحد صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے کی - جناب آغا شورش کاشمیری صاحب نے اجلاس سے خطاب - یاد رہے کہ سیرت کمیٹی کے تحت گوجرانوالہ میں مختلف تاریخوں میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں - ان اجتماعات سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی خطاب کرنے والے ہیں -

---

ناظرین - وی - پی واپس نہ کیجئے - اس سے ادارہ کا نقصان ہوتا ہے -

---

حضرت مولانا غلام غوث صاحب

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

کا پروگرام

۲۴ - ۲۵ - ۲۶ راگست - سیرت النبیؐ کانفرنس بفہ - ضلع ہزارہ

۲۷ - ۲۸ - اگست بٹگرام - ضلع ہزارہ جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں تقریر فرمائیں گے -

---

ملیاں کلاں میں مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی کی تقریر

۱۶ راگست بروز جمعۃ موضع ملیاں کلاں ضلع شیخوپورہ کی جامع مسجد میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام آف عالمگیر سیرۃ کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے - قبل از نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کے قیام کے سلسلہ میں ایک اجلاس ہوگا - احباب سے گزارش ہے کہ اس اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں -

(محمد عالم خطیب مسجد ہذا)

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر - حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی مایۂ ناز تصنیف جو ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے - مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے - قیمت صرف ۱/۲۵ کاروباری حضرات کو ۳۳ فیصد کمیشن دیا جائے گا جس قدر درکار ہوں ذیل کے پتہ سے حاصل کریں -

صراط مستقیم { قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

بانی دارالعلوم دیوبند { قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ -

مکتبۃ ترجمان اسلام - لاہور

بیرون دہلی دروازہ

تیلیفون نمبر

العلماءُ ورثۃُ الانبیاء (الحدیث)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۳ پیسے

جلد (۶) ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۷ مئی سنہ ۱۹۶۳ء نمبر ۱۸

علماءِ کرام کے لئے لمحۂ فکریہ

جمعیتہ علماء علاقہ چھچھ کا جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ الحاق

مُختار احمد حسینی

۵ اپریل کو تاجک (علاقہ چھچھ) کے ۲۴ متقدر علماء کرام اور متعدد معززین علاقہ کا ایک اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب ہوا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ "یہ اجلاس موجودہ حالات میں از حد ضروری سمجھتا ہے کہ اس جمعیتہ کا الحاق جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ کیا جائے۔ اور جمعیتہ کی باقاعدہ ترتیب و تشکیل کر کے صحیح عزم و ہمت کے ساتھ کام کیا جائے اور ممبر سازی کی جائے"۔ اس اجلاس میں انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتی امیر اور جناب خان خیر اللہ خاں صاحب پٹھان ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے علماء چھچھ کا یہ اقدام نہایت ہی مبارک و مسعود ہے۔ ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ علماء کرام نے وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ الحاق کیا ہے حقیقت یہ ہے علماء کرام ایک بہت بڑی قوت ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اگر ہندو پاک میں یہ قوت نہ ہوتی تو یہ آزادی کی نعمت ہمیں کبھی حاصل نہ ہو سکتی۔ موجودہ الحاد و لادینیت کے دور میں جو اسلامی تہذیب و تمدن کے اثرات و نشانات باقی ہیں وہ علماء کے دم سے ہیں۔ ورنہ اگر بالعموم دیگر عالم اسلام سے عموماً اور ہندو پاک سے خصوصاً اسلام کبھی کا رخصت ہو چکا ہوتا یہ علماء ہی کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ باوجود دشمنان اسلام کی سرگرمیوں کے اسلام آج تک اپنی اصلی روپ میں موجود ہے۔

علماء کے لیے لمحۂ فکریہ

[illegible] اسلام تو دنیا کے دھندوں [illegible] اس کی ضرورتوں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے قاصر رہ گئے ہیں۔ ادھر دشمنان اسلام نے مسلم عوام کو مختلف طریقوں اور حیلوں سے علماء سے دور کر دیا تاکہ وہ ان کی صحیح اسلامی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے جد و جہد کے میدان میں آنے کے لیے فوراً تیار نہ ہو جایا کریں دینی علوم سے محروم ہونے یا محروم کئے جانے کے ساتھ ساتھ علماء دین سے دور کرنے کے بعد مسلمان قوم کے مذہبی جذبات سے غلط کام لینے اور ان کو نادانستہ اسلامی مفاد کے خلاف استعمال کرنے کے زریں مواقع ہاتھ آگئے غلط قسم کے لیڈروں اور دشمنانِ اسلام نے جب چاہا اپنے آلہ کار اور خود غرض افراد کے ذریعے عام مسلمانوں کو اسلامی نعروں کے ذریعہ مشتعل کر کے اپنا اُلو سیدھا کیا عرصہ دراز تک عالم اسلام میں یہی کھیل کھیلا جاتا رہا۔ خود مسلمانوں کے خود غرض ضمیر فروش اور اقتدار پسند افراد نے بھی اسلام کے نام پر اپنی وہبلی اور سنہری مصلحتوں اور مقصد برآری کے لیے استعمال کیا یعنی کہ اسلام کو استعمال کر کے اسلام اور داعیان اسلام کے خلاف ان سے کام کرائے

(باقی صفحہ ۲ پر)

پسِ غلافِ کعبہ

قاری محمد سالم صاحب ابن قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ دیوبند

پاکستان میں غلاف کعبہ بنا، عوام کی عقیدت مندیوں کو سمیٹنے کے لئے "مفکرین" کے رسا دماغوں میں نئے نئے پلان کروٹیں لینے لگے۔ عوام کی اندھی عقیدت و نیاز سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے "پست فکر" تو یہیں تک سوچ پائے کہ دوران زیارت غلاف سے منسوب کر کے وہ وہ کرشمے بیان کئے جائیں کہ جنہیں پڑھ کر ارباب دانش چلا اٹھے کہ

؎ بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

لیکن عقل کی اس سوختگی میں بھی تصور کا وٹ بنتا رہا کہ ان کرشمہ سازیوں کا ظہور ان کی طرف سے ہو رہا تھا کہ جن کا منتہائے فکر کبھی اس سے آگے نہیں بڑھا کہ

؎ قصۂ منصور دیکھو اور قوالی سنو۔

لیکن عقل و خرد کو اس مرحلہ پر سوختگی سے بچانا مشکل تر ہو گیا کہ جب اس کاروبار میں ان دانشوروں کو بھی شریک دیکھا جن کی دین کے بارے میں احتیاط پسندیوں کا یہ عالم رہا ہے کہ اہل دل کے باطنی تربیت کے طریقوں کو یا بالفاظ دیگر ارباب تصوف کے معروف و مجرب نسخہائے شفائے باطن کو بے تکلف ہدف طعن و تشنیع بنا کر بزعم خود بلا خوف تردید ان کے کتاب و سنت اور مزاج شریعت سے ہم آہنگ نہ ہونے تک کے دعوے کرتے گئے۔ لیکن "غلافِ کعبہ" سے عوام کا ربط قلبی دیکھ کر ان سے بھی نہ رہا گیا۔ اور موقعہ شناسی پر پوری ذہانت و ذکاوت صرف کر دینے کا عزم لوگوں کی قوت حافظہ کی کمزوری پر اعتماد کر کے فرما لیا گیا اور اس عزم و ارادہ میں جو خلوص کارفرما تھا۔ اس نے بلا تاخیر "تاریخ غلاف کعبہ" جیسی تاریخی کتاب لکھنے پر بانی جماعتِ اسلامی (پاکستان) مودودی صاحب کو مجبور کر ہی دیا کیونکہ دین کے اس اہم گوشۂ تاریخ کو اگر چند سے اور پردۂ خفا میں رہنا پڑتا تو معلوم امت کے سرمایۂ فکر و تاریخ کو کس قدر عظیم اور ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ جاتا۔

ہمیں یاد ہے کہ چند سال قبل مولانا مودودی صاحب کی زیر قیادت کراچی میں جماعت اسلامی کا ایک عوامی اجتماع ہوا تھا۔

اس اجتماع کی رپورٹ دیتے وقت کراچی کے بعض بلند بانگ علمی مجلات نے لکھا تھا کہ اس اجتماع کو دیکھ کر عہد صحابہ رضی اللہ عنہم یاد آ رہا تھا۔

لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ "تحریک غلاف کعبہ" جیسے دلکش اور بے معنی عنوان کے تحت سرزمین پاکستان پر شہر بہ شہر ہونے والے اس تفریحی پروگرام میں مودودی صاحب کو باضابطہ شریک دیکھ کر اہل نظر کو عہد ما قبل صحابہ بھی یاد آیا یا نہیں؟

(باقی صفحہ ۸ پر)

بقیہ صفحہ اول لمحۂ فکریہ

پاکستان کی بیشتر سیاسی پارٹیوں کے سیاہ کارنامے اس حقیقت کے مظہر ہیں مسلمانوں نے ہمیشہ اسلام کا نام پکارنے والوں کا ساتھ دیا اور ہمارے لیڈروں نے ہمیشہ اسلام کے مفاد کو نظرانداز کیا اب ملک کے عوام کی حالت یہ ہے کہ ان کے مستقبل میں قوم نا اہل قائدین سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہے اور عام خیال یہ ہے کہ تمام بلند بانگ پارٹیوں کے دلفریب نعرے دیکھے جو کبھی شرمندہ ایفاء نہ ہو سکے۔ اب ان علماء کرام اور حاملین دین کو خدمت کا موقعہ دینا چاہئیے جنہوں نے ہر تحریک کو کامیاب بنایا اور خود کچھ لینے کی کوشش نہ کی۔ جن کو اسلام کی دہائی دے کر ہر پارٹی نے استعمال کیا لیکن کرسی اقتدار و اختیار تک پہنچنے کے بعد ان کے اسلامی نظریات کو قطعاً نظرانداز کر دیا۔

اس خیال کی زندہ دلیل یہ ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان نے مختصر مدت میں اچھی خاصی مقبولیت حاصل کر لی ہے اور ملک کے کونے کونے میں اس کی ہزاروں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک میں صحیح قیادت کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے علماء کرام سے بڑھ کر اور کون اس کا مستحق ہو سکتا ہے اگر علماء کرام مجتمع ہو کر جمعیتہ علماء اسلام کو مضبوط بنائیں تو یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ اگر آج بھی علماء نے وقت کی نزاکت کا احساس نہ کیا تو اس کے نتائج اسلام کے لیے نہایت ہی خطرناک ثابت ہوں گے ۲۹ مارچ ۶۳ء

کو مشرقی پاکستان میں جمعیتہ علماء اسلام کی ایک کانفرنس سے حضرت علامہ مولانا محمد عبید الحق مدظلہ نے خطبہ صدارت میں علماء کے ماضی کے سنہری کارناموں کو یاد دلاتے ہوئے موجودہ دور میں علماء کے تعطل وجمود اور احساس کمتری اور بے تنظیمی سے متعلق جن فکر انگیز خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے ایک اقتباس علماء کی توجہ کے لیے دیا جا رہا ہے جو سیاسی غلبہ کو شجرہ ممنوعہ سمجھ بیٹھے ہیں اور زمانہ اقتدار نااہل لوگوں کے ہاتھوں کے سپرد کر کے گوشہ نشینی پر قانع ہو چکے ہیں۔

"میں علماء کرام سے یہ دریافت کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ جن علماء کی جدوجہد اور انتھک کوششوں سے پاکستان بنا تھا اس کے بننے کے بعد انھوں نے اپنے فرائض کہاں تک ادا کئے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنانے کے لیے انھوں نے کیا کام کیا۔ اگر آپ نے کچھ کام کیا ہے تو آج پاکستان میں رقص وسرود کی محفلیں کیوں گرم ہیں؟ اور قمار بازی اور شراب نوشی کا یہ دور دورہ کیوں ہے؟ عریانیت اور فحاشیت کی سرپرستی کیوں کی جا رہی ہے؟ سرکاری عمال واحکام کے چھوٹے بڑے طبقے میں رشوت ستانی کیوں ہے؟ جس دین کی دہائی سے پاکستان بنا ہے اس پر اپنوں کے حملے کیوں ہو رہے ہیں؟ اور اغیار اس پر کیوں فقرے کس رہے ہیں؟ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جو حضرات وارث رسول ہونے کا مدعی ہیں انھوں نے رسول کریم کے بتائے ہوئے راستہ کو تمام کوششوں سے نہیں لیا۔ اور علماء اسلام اسلام کے جادۂ مستقیم سے منحرف ہو گئے ہیں۔ آج علماء میں اتنی بھی خوبی نہیں ہے جس سے اغیار تو کجا فرزندان توحید ہی کے نوجوان طبقے متاثر ہو سکیں آج ہم لوگ پاکستان بننے کا مقصد اور اس کی روح کو فراموش کر چکے ہیں اور مدرسہ کی چاردیواری اور خانقاہوں کی بارہ دری کو غنیمت سمجھ کر دین کے نام پر گداگری کو عین اسلام قرار دیتے ہوئے ہیں اور انگریز کے پروردہ مغربی افکار وخیالات سے متاثر لوگوں کے ہاتھ پر پاکستان کو حوالہ کر کے خود گوشہ نشینی پر قانع ہو چکے ہیں اور ان کے اشارے پر چلنے کو فخر محسوس کر رہے ہیں۔ دینی مدارس کے نام پر بڑی بڑی عمارتیں کھڑی کرنے کے لیے انگریزی داں سرمایہ دار طبقہ کی خوشامد پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اور بہت سی حرام چیزوں کو حلال کرنے پر راضی ہو چکے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا عوام وخواص اور بالخصوص مغرب زدہ لوگوں کے نظروں سے علماء کا وقار گر گیا اور ان کے دلوں سے ان کا رعب یکسر ختم ہو گیا معاملہ یہاں تک بڑھا کہ قرآن وحدیث کو اڑا دیا گیا۔ اور مغربی دنیا کے گندے اور فحش خیالات کو عین اسلام بنا کر پیش کیا گیا حتیٰ کہ عورتیں بھی علماء کو گالیاں دے رہی ہیں۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ اسلام صرف نماز اور روزہ کے مسائل ہی بتا سکتا ہے اقتصادی اور معاشی مسائل اور سرمایہ دار اور مزدور کے مسائل کا حل اسلام کے پاس کچھ نہیں" کیا علماء کرام توجہ فرمائینگے

ص ۴۵ پر برقرار رہنا چاہیئے۔ چونکہ انسان اور مسلمان کی ہر قسم کی ترقی اور طاقت کا دارومدار اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں مضمر ہے۔

بقیہ صفحہ اول پس خلاف کعبہ

علم وحکمت کے بحر بیکراں میں غواصی کرنے والے ماہروں سے یہ تو بعید نظر آتا ہے کہ نگہ چوک گئی ہو۔

ہاں رفعت اخلاق اور ذوق نے یہاں آکر "احتساب وجائزہ" کے برخلاف اغماض و چشم پوشی کو ترجیح دی ہو تو اس پر حیرت گیری کی مجال کس دشمنِ دانش کو ہو سکتی ہے۔

ع من اے میرامم داد از تو خواہم

پاکستان کے سنجیدہ پریس نے "جماعت اسلامی" کے اسلوب عمل اور مودودی صاحب کی معقولیت پسندانہ روش فکر کے پیش نظر اس پر محاسبہ کیا۔ لیکن مولانا مودودی صاحب نے اس احتساب پر بعید الوقوع جو نکات پیدا کر کے اخفائے واردات فرمائی ہے وہ واقعتہً انہیں کا حصہ ہے اور مودودی صاحب اس بارے میں اپنی پوزیشن کی صفائی کے نکات پیش فرما کر واقعتہ عہدہ برآ ہو بھی جاتے بشرطیکہ اس مخصوص موقعہ پر وہ اس تحریک کی تحریری تقویت "تاریخ غلاف کعبہ" لکھ کر نہ فرما چکے ہوتے۔

جو ہر ہر مقام پر تحفتہً اور قیمتاً بڑی معقول تعداد میں تقسیم کی جاتی رہی ہے۔

اسلام اور بنکاری

از جناب مولانا عبدالکریم صاحب بی۔ اے ناظم جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ

اکوہستان کے ۳۔

اپریل ۶۳ء کے شمارے کے مطابق آسٹریلیشیا بنیک کی مال روڈ پر نئی شاخ کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر منیر صاحب نے پھر انتہائی حیرت انگیز اور گمراہ کن باتیں کی ہیں۔ یہ کہ بنیک جو سود لیتے ہیں۔ وہ اس روپے کی قیمت ہوتی ہے۔ جو وہ کرتے ہیں۔ اور ان کی سود کی وصولی ان سرمایہ داروں کی سودخوری سے بالکل مختلف ہے جو لوگوں کی غربت سے ذاتی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور یہی صورت ربوا کے زمرے میں ہے اور یہ کہ بنکوں کی حیثیت کارپوریشنوں کی ہے۔ وہ انسان نہیں ان کی حیثیت سرمایہ داروں سے بالکل مختلف ہے۔ وغیرہ وغیرہ قطع نظر اس کے کہ موصوف بار بار اپنی قرآن وحدیث ادب وزبان سے لاعلمی اور ناواقفیت کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں یا ملازمت اور منصب سے فارغ ہو کر علم واصول اور قانون وانصاف سے بھی خالی ہوتے جا رہے ہیں۔ ملحدوں اور زندیقوں کی ترجمانی اللہ اور اس کے رسول نافرمانی کے لیے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ یہ تو ایک الگ بات ہے کہ اسلام میں شروع سے ہی بنکاری اور سودی لین دین کا تصور ہی نہیں۔ اور موجودہ بنکاری کے نظام میں سود سے بچنا ناممکن اور محال ہے۔ اور اس کا صحیح اور متبادل حل تلاش کرنے کی اور صنعت وتجارت کے شعبوں کو بھی اسلام کے ماتحت اور مطابق کرنے کی ضرورت ہے چونکہ اسلام میں سودی لین دین ہر شکل میں ناجائز ہے۔

لیکن ان کے قول کے مطابق اگر روپے کی قیمت ہے تو سو روپے کی قیمت سو ہی ہونی چاہیئے۔ پھر روپیہ سے روپیہ کون بے وقوف فروخت کرتا ہے پھر لطف یہ کہ یہ تو بارٹر سسٹم بھی نہیں بنتا۔ یعنی گندم دے کر سبزی لینا، آٹا دیکر بیر لینا، دانے دیکر روٹی اور سوت لینا وغیرہ وغیرہ۔ اب جب لیا سو تو قیمت میں بھی سو ہی لینا چاہیئے ایک سو سات کیوں دئے۔ شرعی اصول اور حکمت کی تو انہیں خبر ہی نہیں۔ کہ بیع میں تو روپیہ اور قیمت کے مقابلہ میں مال اور اسباب ہوتا ہے جس پر نفع اور نقصان ہوتا ہے لیکن ان سے پوچھئے یہاں کیا تھا۔ کیا سادگی اور صفائی سے اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ یہ سرمایہ داروں کی سودخوری سے مختلف ہے اور ربوا کے زمرے میں نہیں آتی۔ فرق تو مقدار کا ہی ہے سرمایہ دار زیادہ لے لیتا ہے اور یہ کم لیتے تو دونوں ہی ہیں۔ کوئی چھوٹا سود اور کوئی بڑا سود۔ بس اتنی ہی بات ہے قانونی حیثیت بدل گئی ہے یعنی انفرادی سے اجتماعی ہو گئی ہے گویا نتیجہ یہ کہ جب مل جل کر جیب اور ایمان پر ڈاکہ ڈالا جائے تو جائز اور حلال ہو جاتا ہے شائد اس لئے بقول منیر صاحب وہ انسان نہیں ہوتے۔ گویا انسانیت سے نکل جاتے ہیں۔ واہ دیکھئے کیا دور کی کوڑی لائے ہیں بہر حال ان کی باتیں خلاف اسلام اور غیر صحیح ہیں۔ ایمان اور اسلام والوں کو ان کی عقل اور ایمان کی پول سے خبردار اور صراط مستقیم

ص ۴۵

(۷۸۶)
ہفت روزہ ——— ترجمانِ اسلام ——— لاہور
۱۷ مئی ۱۹۶۳ء

پاکستان کا تعلیمی مستقبل

ملک کے دور دراز اور چھوٹے چھوٹے حصوں سے بھی اب یہ خبریں موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں انگریزی زبان میں ابتدائی تعلیم کے اسکول قائم ہو رہے ہیں اور اس سلسلے میں ہر جگہ کا بااثر طبقہ اس کام کا معاون بنا ہوا ہے۔ کراچی اور لاہور جیسے بڑے شہر ہی نہیں گوجرانوالہ جیسے اوسط درجے کے شہر بھی، انگریزی زبان میں ابتدائی تعلیم کے رجحان کا شکار بنتے جا رہے ہیں۔ دراصل یہ رجحان قیام پاکستان کے بعد سے ہی اس ملک میں اُن دیسی صاحب لوگوں کی بدولت جڑ پکڑ گیا تھا، جو انگریز کا نمونہ بن کر ہمارے سروں پر مسلط فرما دیے گئے تھے۔

اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے محکمہ تعلیم نے بھی جا بجا جو نیئر ماڈل اسکول قائم کئے ہوئے ہیں۔ جہاں پہلی جماعت سے ہی انگریزی پڑھانے کا انتظام ہے۔ تعلیم کے سلسلے میں ہمارا ملک کتنی ہی بدبختیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اولاً یہاں کا تعلیمی نظام انہیں بنیادوں پر اب تک چل رہا ہے۔ جن پر انگریزی اقتدار نے قائم کیا تھا، اس کے نتیجے میں آج بھی آزاد شہریت کے احساس سے خالی اور نوکر شاہی ذہنیت کے حامل افراد ان تعلیم گاہوں سے نکل رہے ہیں۔

ثانیاً یہ کہ ہمارے ملک میں تعلیم بطور ایک تجارت کے اقتصادی بنیادوں پر چلائی جا رہی ہے قومی اور ملکی مفادات کا اس میں ذرا سا بھی عنصر شامل نہیں ہے۔ ایک سچا غیرت مند مخلص پاکستانی شہری بننے کے لئے موجودہ تعلیمی نظام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہماری ان تعلیم گاہوں سے فارغ ہونے والوں کی ایک بہت بڑی اکثریت نہ تو یہ جانتی ہے کہ وہ کیا کیا ملکی اور ملی فرائض ہیں جنہیں انہوں نے انجام دینا ہے۔ اس ملک اور ملت کے وہ کیا کیا تقاضے ہیں جنہیں انکو پورا کرنا چاہیے۔ اور ایک زندہ و سربرآوردہ و آزاد قوم کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے انھیں اپنی زندگی کے روز و شب کس ڈھانچے میں ڈھالنا چاہیئے۔ مثلاً یہ کہ ایک مسلمان ملک اور ایک مسلمان قوم کی وہ کیا امتیازی خصوصیات ہیں جن کے اظہار سے دنیا کی برادری میں اس ملت کے افراد کو اپنا خصوصی مقام حاصل ہو سکے۔ اس بات کا کوئی انتظام ہمارے موجودہ نظام تعلیم میں نہیں ملے گا۔

ہمارا لباس، ہماری معاشرت۔ ہمارا طرز زندگی سب ہی کچھ انگریزیت کے سانچے میں تیزی کے ساتھ ڈھلتا چلا جا رہا ہے۔ لے دے کر زبان کا ایک امتیاز باقی رہ گیا تھا جو بہر حال مادری ہوتی تھی۔ لیکن پہلی جماعت سے ہی انگریزی زبان میں تعلیم دینے دلانے کا جو رجحان اب تقویت پکڑتا جا رہا ہے اور تیزی سے پھیل رہا ہے تو چند سال میں ہی ہماری نئی نسل خواہ لفظی طور پر پاکستانی ہی کہلاتی رہے اپنے تمام احوال و آداب زندگی کے لحاظ سے وہ فرنگی ہوگی اور اپنے ماضی کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والی۔ کیا اربابِ فکر اس صورت حال کی طرف بھی توجہ فرمائیں گے۔ ورنہ "تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں"۔

مارشل لاء اٹھنے کے بعد افراتفری کا ایک نیا آغاز

دو باتیں ایسی ہیں جن سے کسی بھی پاکستانی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ اول یہ کہ پاکستان میں اسلام کا مکمل نفاذ و اجراء۔ دوئم یہ کہ ایک ایسی مستحکم حکومت کا قیام جو عوام کی زیادہ سے زیادہ تائید کے ساتھ قائم ہوئی ہو اور جس کا تمام نظم و نسق ملک و ملت کی بہبود و فلاح کے لئے وقف ہو۔ دراصل اگر سچے اور پختہ ارادے کے ساتھ پہلی بات عمل میں آجائے تو دوسری بات بالخود پوری ہو سکتی ہے۔ پاکستان کے قیام کے اول دن ہی جو سب سے بڑی غلطی کی گئی وہ اسلام کے نفاذ و اجراء کو موخر و ملتوی کرنے کی ہی غلطی تھی اور یہ ہی غلطی ہمارے انقلاب بردار دل بنی ہوئی۔ وہ تمام مسائل و پیچیدگیاں جو یکے بعد دیگرے پیدا ہوئیں اور پیدا ہو رہی ہیں۔ اسی غلطی کا ثمرۂ بد ہیں اور جب تک اس غلطی کی اصلاح نہیں کی جاتی ان میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ فی الحقیقت یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی کہ اس ملک میں صدارتی نظام حکومت قائم ہو یا پارلیمانی نظام حکومت۔ سب سے اہم بات جو ہے وہ یہ ہے کہ کونسا نظام حکومت زیادہ سے زیادہ اسلام کے تقاضے پورا کرتا ہے۔ اور عوام کی حقیقی فلاح و بہبود کا کام باحسن وجوہ انجام دیتا ہے۔

سیاستدانوں کی جس کھیپ نے مارشل لاء سے قبل مسائل کی ایک دنیا پاکستان کے لئے کھڑی کر دی تھی، ماشاء اللہ ان کا وجود نامسعود ابھی تک بدستور ہمارے لئے ایک آزمائش بنا ہوا ہے۔ جہاں اقتدار طلبی کے جذبہ نے آج انہیں ایک دوسرے کی گھات میں ہی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی ذہنیت کے اس خاصہ نے ہی اس ملک کی بدبختیوں میں چند در چند اضافہ کیا ہے۔ مذہب و سیاست کو اپنی اغراض کے لئے جس بے دردی سے ہمارے ملک میں استعمال کیا گیا اور استعمال کیا جا رہا ہے، مذہب و سیاست کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ اسی طرح وہ نوکر شاہی طبقہ اور نوکر شاہی نظام جو ہمیں انگریز سے ورثہ میں ملا تھا اپنی سابقہ غلامانہ روایات کو بجنسہ برقرار رکھے ہوئے ہے۔ وہ جس طرح سابق میں اپنے وطن اور اپنی ملت کے لیے مخلص و ہمدرد نہیں۔ اس کے فکر و ذہن کے زاویے انگریز کے زمانہ کے بنائے ہوئے دفتری سانچے سے ذرا بھی مختلف نہیں ہوتے۔ عوام سے کٹ کر اور بے تعلق ہو کر ایک ایسی بالا تر زندگی کا احساس جس میں مروت و ہمدردی کا تو شائبہ بھی نہیں۔ لیکن اپنے دفتری فرائض سے غفلت اور ساتھ ہی ظالمانہ قسم کی بیورو کریسی کا روایتی جذبہ پورا پورا موجود ہے اور عوام کی حاجات و ضروریات کے مقابلہ میں محکمہ بیاتی وقار کا برقرار رکھنا ہر قیمت پر ضروری سمجھا جاتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد علاقائی سازشوں کے جتنے بھی تانے بانے بنے گئے۔ ان سب کا ظہور اسی نوکر شاہی نظام کے بطن سے ہوا۔

الغرض افراتفری کا وہ بازار جو مارشل لاء سے قبل گرم تھا۔ مارشل لاء کے دوران سیاسی پہلو سے اگرچہ سرد پڑ گیا تھا، لیکن مارشل لاء کے بعد اس کی گرمی کچھ اور تیز ہو گئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاوا تھا جو مارشل لا کے دوران اندر ہی اندر پک رہا تھا اور اب بالکل پھوٹ پڑنے کو ہے۔ مارشل لاء کے فوراً بعد ہمارے محترم سیاستدانوں نے، جو مارشل لاء کے دوران منہ میں گھنگھنیاں ڈالے ہوئے بیٹھے رہے تھے۔ زور و شور سے تین راگنیاں گائی ہیں۔ جمہوریت۔ دستور اور انتخاب۔ دینی سیاست کے بعض دعوے دار بھی اس شور میں ان کے ہم نوا ہیں اور یوں اسلام کا معاملہ پھر چند مسائل کے عقب میں چھپا گیا ہے۔ جمہوریت، دستور اور انتخاب کے بارے میں ہر گروہ کے اپنے اپنے نظریات ہیں۔ یہاں مغرب پسند حلقے ہیں جن میں سے بعض برطانوی جمہوریت اور اس کے طریقوں کو درست قرار دے رہے ہیں تو بعض امریکی جمہوریت اور اس کے طور و طریق کو صحیح کہتے ہیں اور بعض ان دونوں میں سے کوئی ایک کو اسلامی جمہوریت کا نام اپنے اختیار کرنے پر تلے ہوئے ہیں ادھر اشتراکیت دوست حضرات ہیں جو اس غیر یقینی صورت حال سے اپنے تصورات کے فروغ کے لئے راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور دوسری طرف اقتدار طلبی اور بقائے اقتدار کے لئے آویزشوں کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ اسلام کو برائے نام ہر گروہ اور ہر فرد استعمال کرنے لگا ہے اور اپنے دعووں کے مناسب حال اُس کی تشریح کرنے میں پیش پیش ہے۔ ادھر شہری اور ملکی نظم و نسق کے تمام شعبے اپنی پرانی روش پر چل نکلے ہیں۔ اخلاقی جرائم کی رفتار بڑھ گئی ہے۔ رشوت ستانی اور رشوت دہی کا بازار گرم ہے۔ حاجت مندوں کو دفاتر میں اُس طرح دھکے مل رہے ہیں جس طرح سابق میں ہوا کرتا تھا۔ سرمایہ پرستی اپنی انتہا کو پہنچتی جا رہی ہے۔ کسان کے مسائل۔ مزدور کے مسائل۔ غریب ادنیٰ درجہ کے ملازمین کے مسائل اور اسی طرح تمام چھوٹے چھوٹے طبقوں کے روزمرہ کے مسائل پھر سر نکال رہے ہیں اور ان کو حل کرنے، انہیں سنجیدگی سے سمجھنے کے بجائے انہیں ٹالنے یا بجبر دبانے کا رجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ اس طرح ہم دیکھ رہے ہیں کہ مارشل لا اٹھنے کے بعد سیاسی، اقتصادی معاشی اور اخلاقی الغرض ہر قسم کی افراتفری دوبارہ پھیل رہی ہے اور ہر طرف بے چینی و بے اطمینانی کا دور دورہ ہے ایک قسم کی غیر یقینی صورت حال برپا ہے۔ یہ چیز بے انتہا خطرات کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس لئے صورت حال کی اصلاح کے لئے صحیح راہ یہی ہے کہ اول تو تمام گروہ اور افراد جو سیاست و اقتدار کے میدانوں میں پیش پیش ہیں۔ اسلام کے معاملے میں قطعی مخلص ہوں اور اس ایک مسئلہ کو تمام مسائل پر فوقیت دے کر اسے ایک بار صحیح طور پر حل کر دیں تاکہ زوال ایمانی اور منافقت کے عذاب سے ملک بچ سکے، جس کا ظہور جا بجا زندگی کے مختلف گوشوں میں ہو رہا ہے اور عوام میں روحانی ذہنی یک جہتی اور حرکت و عمل کی قوتوں میں یکساں پیدا ہو سکے۔ اگر یہ ایک کام بلا کسی تذبذب و تاخیر کے مخلصانہ طور پر اور درست طریقے سے انجام دیدیا جائے تو انشاء اللہ جلد ہی دوسرے تمام مسائل بھی بآسانی حل ہو جائیں گے۔ ورنہ ناممکن ہے کہ ہم ان بےچینیوں سے نجات حاصل کر سکیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

معاشی نظریہ

(از چودھری افضل حق صاحب مرحوم)

مسلسل قرآنی مطالعے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچ کر مطمئن ہوں کہ اسلام میں کسب معاش میں مختلف استعداد اور قابلیتوں کو تو قبول کیا گیا ہے مگر معیشت کے فرق کو مردود قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کا سرسری مطالعہ اور عام ترجمے مفید نہیں کیونکہ نظام جاگیرداری اور سرمایہ داری کے تسلسل نے صحیح اسلامی تصور کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے۔ ہم جب سوچتے ہیں اسی رنگ میں سوچتے ہیں۔ جب لکھتے ہیں اسی رنگ میں لکھتے ہیں جس آیت سے مولانا نے امراء کے وجود کی بروئے اسلام سند حاصل کی ہے در اصل اُسے اس بحث سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اگر تعلق ہے تو صرف مذمت کا۔ عنوان محولہ بالا کی اصل بحث سورۃ نمل پارہ ۱۴ میں موجود ہے۔

وَ اللّٰہ فضل بعضکم فی الرزق فما الذین فضلوا برادی رزقہم علی ما ملکت ایمانہم فہم فیہ سواء فنعمۃ اللہ یجحدون ۔ اللہ نے رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت دی (کہ کوئی کم کماتا ہے۔ کوئی زیادہ) تو کیوں ایسا نہیں کرتے کہ جس کو زیادہ روزی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے زیر دستوں کو لوٹا دے، حالانکہ سب اس میں برابر کے حقدار ہیں۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے صریحاً منکر ہو رہے ہیں؟"

غرض مسلمان کو کسب معاش میں ہمت دکھانے مگر رزق کو بانٹ کر کھانے کا حکم ہے۔ مخلوق خدا کنبہ ہے خاندان کے جوان کما لاتے ہیں مگر گھر میں سب مل کر کھاتے ہیں۔ جب تک نسل انسانی میں ان آیات کے مطابق سپرٹ پیدا نہ ہوگی۔ دنیا امن کا منہ نہ دیکھے گی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس صاف حکم میں مسلمان مفسرین نے کچھ زیادہ اختلاف نہیں کیا۔ بلکہ سب کا برابر کا حق تسلیم کیا ہے۔ ایسے ہی کھلے احکام کے باعث اسلام نے "مساوات کا مذہب" کا نام پایا ہے۔ لیکن مولانا اسی پاک چشمے میں امرا کی گلی سڑی لاشوں کو ڈھونڈ رہے ہیں اور سوچتے ہی نہیں کہ امیر کی اصطلاح ان پر عائد ہوتی ہے، جو سرمایہ جمع کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں خرچ ہی خرچ ہے جمع کہیں نہیں۔ وہ بھی فوری خرچ جہاں جمع کا الحاق ہوا۔ وہیں یہ آیت چسپاں ہوئی۔ سورہ توبہ پارہ ۱۰

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ۔ یوم یحمیٰ علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۔ (ترجمہ) اور جو لوگ چاندی اور سونا اپنے ذخیروں میں ڈھیر کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے۔ تو ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کا وہ دن جب ان کا جمع کیا ہوا سونے چاندی کا ڈھیر دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ اور اس سے ان کے ماتھے اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور اس وقت کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے اپنے واسطے ذخیرہ کیا تھا۔ سو جو کچھ ذخیرہ کر کے جمع کرتے رہے اس کا مزا آج لو"

جس قوم پر یہ آیت اتری ہو اس قوم کا ایک مفتی اس زمانے میں کھڑے ہو کر یہ کہتا ہے کہ اسلام میں طبقات ہیں! امیر اور غریب ہمیشہ قائم رہیں گے! وہ ایسا کیوں کہتا ہے؟ اس لئے نہیں کہ نعوذ باللہ اس کے دل میں اسلام کی نفرت ہے؟ نہیں کہ وہ اسی حال میں پیدا ہوتا ہے کہ صوفیا اور علماء کو پختہ مکانوں میں آرام کرتے، عمدہ سے عمدہ لباس پہنتے، کئی کئی کھانے کھاتے دیکھتا ہے۔ ناچار وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے۔ کہ یہی اسلام ہے۔ اسے یہ سوچنے کی ہمت نہیں کہ علماء اور صوفیا نے جو اپنے ذخیروں میں ڈھیر کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے۔ اللہ تو انہیں دردناک عذاب کی پرانی خوشخبری دیتا ہے۔ لیکن وہ اس طرف دھیان نہیں دیتے اور اپنے حال میں خوش ہیں اور اپنی حرکت کو عین اسلام سمجھ رہے ہیں اور اس کے جواز میں قرآن حکیم ہی موڑ توڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ کیا فرماتے ہیں میری آپ کی اسلامی زندگی ہے جو ہم پائی پائی کر کے آنے بناتے ہیں۔ اس کے روپے اس کے پونڈ تیار کر کے سینکڑوں پونڈ یعنی ہزاروں روپے مکان پر خرچ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی غریب آبادی میں امتیازی شان سے رہتے ہیں؟ خدا کا شکر ہے کہ افضل حق گناہ کر کے نادم ہے۔ اپنی زندگی کو باوجود ہزار احتیاطوں کے ابھی تک غیر اسلامی ہی سمجھتا ہے۔ لیکن اس امر کا مرتکب ہے کہ اپنی اور اپنے عزیزوں کی سرمایہ دارانہ زندگی کا جواز قرآن میں تلاش کرے۔ قرآن کو مسلمانوں کی موجودہ غیر اسلامی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ میں گنہگار ہوں کو عین اسلام بتا کر خدا کی رحمت سے محروم ہونا نہیں چاہتا۔ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل کا جائزہ لے عام معیار زیست سے جو اونچا رہے گا وہ عاقبت میں نیچا دیکھے، اگر یہ اصول اسلام میں جاری اور ساری نہ ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک صحابی سے جس نے

(باقی صفحہ پر)

اللہ کی کتاب آپ سے کیا کہتی ہے

"امواتٌ غیر احیاءٍ وَ ما یشعرون ایان یُبعثون"

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی نیند اگر موت کی نیند نہ ہو تو کبھی نہ کبھی ضرور ختم ہوتی اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ سونے والا کبھی نہ جاگے۔ پھر بعضوں کی نیند ایسی ہوتی ہے کہ ایک سی آواز ان کو جگا دینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ بعض کی اس سے سخت ہوتی ہے تو ان کے چیخنے اور شور مچانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض ان سے بھی زیادہ غفلت کی نیند سونے والے ہوتے ہیں تو روانا جھنجھوڑنے اور ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر سونے والے کے جاگ اٹھنے کے لئے یہ بھی بیکار ہو تو پھر ایسا تو کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ بھونچال آجائے۔ آتش فشاں پہاڑ پھٹ اٹھیں پہاڑوں کے ٹکرانے کے دھماکوں سے کان کے پردے ریزہ ریزہ ہو جائیں اور پھر بھی نیند کے آنکھیں نہ کھولیں۔ سو یقین کرو کہ خدا کا بھی اپنے بندوں کے ساتھ ایسا ہی حال ہے۔ اس کی اٹھتی ہیں تاکہ غفلت کے سرشار آنکھیں کھولیں۔ اگر اس پر بھی وہ کروٹ نہیں لیتے تو ہر طرف شور و غل مچنے لگتا ہے۔ تاکہ سونے والوں کی نیند ٹوٹے۔ اگر اس پر بھی نیند نہیں ٹوٹتی تو ہوتے ہیں اور وہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کے اٹھاتے ہیں کہ صبح آگئی اور آفتاب کی کرنیں دیواروں سے اتر کر صحنوں اور میدانوں میں پھیل گئیں۔ اب بھی اٹھو اور اس دن کو اپنے ہاتھوں سے نہ کھو جا کر پھر واپس نہیں آئے گا۔ لیکن آہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس جھنجھوڑنے پر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں اور نیند کے متوالے کروٹ نہیں لیتے، تو پھر دھماکے ہوتے ہیں۔ زلزلے آتے ہیں، زمین لگتی ہیں۔ پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکرانے لگتے ہیں اور صداؤں اور آوازوں کی ہولناکیوں سے دنیا بھر جاتی ہے سو یہ بھی سب کچھ اس لئے ہوتا ہے تاکہ کسی طرح انسان جاگے اور اب بھی آنکھ کھول دے اگر اس پر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر خدا کا فرشتہ پکار اٹھتا ہے کہ

امواتٌ غیر احیاءٍ وَ ما یشعرون ایان یبعثون

"یہ زندوں کی آبادی نہیں بلکہ مردوں کی بستی ہے۔ وہ اٹھنے اور اٹھائے جانے کی گھڑی سے بالکل غافل پڑے ہیں۔

(ابوالکلام آزاد)

جلال عشق مصارف خودی جہاد و شمشیر
حسین ما بمقام محمدی محکم

—— ارشادات عالیہ امام شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حقیقت کو پہچاننا اور اس کی افادیت "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ" سے ظاہر ہے لفظ "انا" کا مفہوم اور مصداق کا سوال ایک اجل البدیہیات کا سوال ہے ...... ہی انسان حقیقی ہے اور جسم بمنزلہ لباس و آلات کے ہے جس سے روحانی طاقتوں اور کمالات استعداد یہ کا مظاہرہ ہوتا ہے، اس لئے حقیقت شناس حضرات مصور انسانیت روح ہی کو رہتے ہیں۔ مگر روح کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ "وما اوتیتم من العلم الا قلیلا" اس کے متعلق اور اہل اللہ نے حقائق کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ اور الطاف القدس شہاب الدین سہروردی عوارف المعارف میں اور دوسرے اہل تحقیق اپنی تصانیف میں ذکر فرماتے کہ چونکہ مسئلہ نجات کا حصول اس پر موقوف نہیں اور سمجھنا بھی مشکل ہے اس لئے شریعت حقہ نے بتانا غیر ضروری قرار دیا ہے۔ بہر حال انسان کے علم کا حال اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ وہ باوجود دعاوی کے اپنی حقیقت سے جاہل ہے اس میں کوشش کرنا لا حاصل ہے نجات کی کوشش کرنا اور وسائل کو عمل میں لانا ہی ضروری ہے۔ یہی کوشش آخر میں اس حقیقت کو بھی پہنچوا دیتی ہے۔

اگر خدانخواستہ یہ نہ سمائی گئی تو کچھ ضرر نہیں ہے۔ مریض کو نسخۂ علاج ہی میں لانا شفانہ جانی گئی نہیں ہے۔ مریض کو نسخۂ علاج ہی میں لانا شفا دیتا ہے اگرچہ اس کو حقیقت مرض اور دوائیوں کے خواص نہ ہوں۔ ہم کو اس کے پیچھے نہ پڑنا چاہیئے۔ ہم کو ان اعمال و عقائد اور احوال کے پیچھے پڑنا چاہیئے جو حکیم حاذق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ نے بتلاتے ہیں اور نجات کو ان پر موقوف کیا

[illegible]

سابق وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی کی طرف سے عیسائی مشنریوں کی وکالت پر اظہار تعجب

پشاور ریکم مئی ۔ جناب نصر اللہ خان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام پشاور شہر نے عیسائی مشنری وں کے متعلق پاکستان کے سابق وزیر قانون مسٹر اے ۔ کے بروہی کے اس بیان پر اظہار تعجب کیا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ "عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا یہ علاج نہیں کہ انہیں بند کر دیا جائے بلکہ یہ ہے کہ ہم مشنریوں کا مقابلہ کریں اور اپنے اندر ایسا جذبہ پیدا کریں کہ ہم پر مشنریوں کے پرچار کا اثر نہ ہو" نصر اللہ خاں اعوان نے کہا کہ پہلے تو ان کا یہ بیان اس لحاظ سے بھی مضحکہ خیز ہے کہ انہوں نے عیسائیت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی رفتار کے خلاف بذات خود کبھی بھی جدوجہد نہیں کی۔ اور نہ ہی آئندہ ان سے اور ان جیسے دوسرے لوگوں سے ایسی کوئی امید ہو سکتی ہے پھر سب سے بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ پاکستان میں عیسائی مشنریوں کو پوری حکومت کی طرف سے بے انتہا مراعات حاصل ہیں جن سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ چور دروازوں سے مسلمانوں کے ایمانوں پر حملہ کرتی ہیں۔ مثلاً تعلیمی اداروں میں تعلیم کے بہانے عیسائیت کی پرچار کر کے دینی علوم سے بے بہرہ طلباء کو مرتد بنایا جاتا ہے اور ہسپتالوں میں غریب اور سادہ لوح مریضوں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں عیسائیت کا حلقہ بگوش بنایا جاتا ہے اور تعلیمی اداروں میں طلباء اور ہسپتالوں میں جو مریض ان کے مشن کے درمیان حائل ہوتے ہیں انہیں اپنے راستے سے ہٹانے کی غرض سے ان کے ساتھ ناروا سلوک برتا جاتا ہے ایسی صورت میں علماء کرام اور دوسرے مخلص لوگوں کا یہ مطالبہ کیسے بے جا ہو سکتا ہے کہ عیسائی مشنریوں کو عطا شدہ تمام سہولتیں ختم کر دی جائیں تاکہ وہ ناجائز حربوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد نہ بنا سکیں۔

جمعیتہ علماء اسلام گردگاپ کے مطالبات

جمعیتہ علماء اسلام گردگاپ (بلوچستان) کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں عائلی قوانین کی منسوخی اور ملک میں قرآن وسنت کے مطابق قانون کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز اوکاڑہ کے مظلوم شہدا کے غیر جانبدارانہ تحقیق کا مطالبہ بھی کیا گیا اس اجلاس میں زعماء جمعیتہ نے کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل جہاد کو قرار دیا اور کہا کہ جہاد کے بغیر ہندو حکومت کشمیر پر غاصبانہ قبضہ نہیں چھوڑے گی؟

اوکاڑہ کے حادثہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات پر منٹگمری میں ایک عظیم اجتماع

منٹگمری ۷ ۔ ۲ ۔ اپریل بروز ہفتہ جامعہ رشیدیہ منٹگمری میں آج بعد نماز ظہر ضلع ملتان ۔ ضلع لائل پور ضلع بہاولنگر اور ضلع منٹگمری کے علماء کرام اور معززین کا ایک عظیم اجتماع زیر صدارت جناب حضرت مولانا پیر جی عبد اللطیف صاحب منعقد ہوا۔

جس میں اوکاڑہ کے افسوسناک حادثہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے سلسلہ میں ضروری معلومات فراہم کرنے اور ضلع بھر میں امن کی بحالی کے لئے ایک منعی ڈیفنس کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے اراکین اوکاڑہ دیپال پور، ریچہ وطنی، عارف والا، پاکپتن اور منٹگمری کے نمائندوں میں سے منتخب کئے گئے۔

حادثہ اوکاڑہ کی غیر جانبدارانہ تحقیق کا مطالبہ

مندرجہ ذیل جگہوں پر مختلف اجتماعات میں حادثہ اوکاڑہ کی غیر جانبدارانہ تحقیق اور ملزموں کا قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے نیز شہداء کے لئے دعا مغفرت اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

جامع مسجد مدنی چکوال میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہ، جامع مسجد انارکلی ر جامع مسجد حجازی راولپنڈی، جمعیتہ علماء اسلام کند کوٹ، جمعیتہ علماء اسلام بھیں ضلع جہلم، جامع مسجد نقی شمس آباد میں نقی ابو القاسم مولانا محمد عثمان صاحب جامع مسجد داناں ضلع کیمبلپور میں ڈاکٹر مولانا انوار الحق نوری اکوڑہ خٹک میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب جمعیتہ علماء اسلام کندیاں میں مولانا قطب الدین صاحب اور صاحبزادہ محمد عارف صاحب جمعیتہ علماء اسلام کلور کوٹ، جمعیتہ علماء اسلام مخدوم پور پہوڑاں ۔ جامع مسجد کوٹلہ، جمعیتہ علماء اسلام کالیہ۔

تلاش گمشدہ محمد رمضان ولد اللہ وسایا عمر تقریباً ۱۰/۱۱ سال رنگ گندمی کپڑے قمیض چادر سفید سر پر رومال زرد رنگ کا چک نمبر $\frac{25}{102}$ سے آج تقریباً ایک ماہ ہوئے گھر سے فرار ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو علم ہو تو مندرجہ پتہ پر اطلاع دے کر ثواب دارین حاصل کریں

مولوی نور محمد چک نمبر $\frac{25}{102}$ ڈاکخانہ کچا کھوہ ضلع ملتان

ہوشیار رہیں ہمارے مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ چندہ فراہمی کی رسید بک ۶۷ رسید نمبر ۵۱ تا نمبر ۶۶ چرائی گئی ہے اگر کوئی صاحب اس رسید بک کے ذریعے چندہ وصول کرتا ہوا پایا جائے تو اس کی اطلاع مدرسہ ہذا یا متعلقہ پولیس اسٹیشن کو دیں۔

یاد رہے کہ اس مدرسہ کا کوئی سفیر نہیں

(ناظم مدرسہ کوٹ ادو)

حضرت مولانا محمد موسیٰ افریقی کی وفات حسرت آیات پر اظہار تعزیت

آج مورخہ ۲۵ ۔ ذیقعد ۸۲ھ مطابق ۲۰ اپریل بروز سہ شنبہ ۴ بجے سہ پہر کو حضرت مولانا محمد موسیٰ میاں سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر تعزیت کے لئے اساتذہ وطلبہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اول طلبہ واساتذہ نے بغرض ایصال ثواب ۴ ، ۵ قرآن شریف ختم کئے بعدازاں حضرت مولانا لطف اللہ صاحب نے مرحوم کی حیات طیبہ اور دینی وعلمی خدمات پر روشنی ڈالی ۔ اور مولانا محمد ادریس میرٹھی نے مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پیش کی جو باتفاق رائے منظور ہوئی۔

قرارداد تعزیت

اساتذہ وطلبہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کا یہ جلسہ حضرت مولانا محمد موسیٰ میاں سورتی فاضل دارالعلوم دیوبند وتاجر اعظم افریقہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے قلبی غم والم کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم نے نشر واشاعت علوم حدیث خصوصاً شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کے علوم کی اشاعت میں جو شاندار اور لافانی خدمات انجام دی ہیں ان کا اعتراف کرتا ہے۔

نیز مولانا مرحوم کے پس ماندگان (فرزندان وبرادران) سے پرخلوص ہمدردی اور غم گساری کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اپنے جوار قدس میں جگہ عطا فرمائیں اور اپنی رحمت ورضا سے سرفرمائیں نیز ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور ان کا خلف صدق بنائیں

جمعیتہ علماء اسلام کنڈ کوٹ کی سرگرمیاں

مورخہ ۷ ۔ ۲ ۔ اپریل کو مولانا تاج محمد صاحب نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع جیکب آباد (۲) جناب میر صبح صادق خانصاحب کھوسہ ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع جیکب آباد (۳) مولانا غلام رسول صاحب ناظم جیکب آباد ۔ (۴) مولانا عبد الحمید صاحب کھوسہ مبلغ ناظم جمعیتہ علماء اسلام صادق آباد جمعیت کے کام کی پڑتال اور موجودہ ترقی دیکھنے کے لئے تشریف لائے

(۱) مولانا نصر اللہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام کو گذارش کے ساتھ تاکید کی گئی کہ وہ جمعیت کے کام کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دیا کریں۔ تاکہ جمعیت کی ہر کمزوری دور ہو کر ترقی کی طرف گامزن ہو۔ جمعہ کی نماز میں مولانا تاج محمد صاحب و مولانا عبد الحمید صاحب نے مختصر سی تقریریں کیں اور جمعیت کی اغراض ومقاصد بیان فرما کر جمعیت میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی اور نماز جمعہ تقریباً چھبیس نئے ممبر داخل ہوئے مزید باقی لوگوں نے بھی داخل ہونے اور آنے کا وعدہ کیا۔ چونکہ جلدی کی وجہ سے رسید بک نہ دے سکے اس لئے باقی لوگوں کے نام آنے والے ممبر پر درج کئے جائیں گے۔

مولانا نصر اللہ خاں کو عرض کیا گیا کہ آئندہ ہر جمعہ میں جمعیت کے اغراض ومقاصد سے عوام کو واقف کر کے داخل ہونے کی ترغیب دیا کریں۔ اور جمعیت کی مالی حالت کو بھی مضبوط کریں۔ انشاء اللہ کسی جمعہ میں مولانا خدا بخش صاحب کو عوام کی خواہش کے مطابق روانہ کیا جائے گا۔ جو آپ لوگوں کو جمعیت کی اہمیت اور اغراض ومقاصد سے واقف کرائیں گے؟

نیز اس میں یہ وفد میر صبح صادق خاں صاحب کھوسہ کی قیادت میں مولاداد شہر جیکب آباد میں بھی جمعیت کے اجتماع میں شرکت کی خصوصاً شہر جیکب آباد کے خصوصی اجتماع کو میر صبح خانصاحب کھوسہ نے خاص خطاب کیا۔

جمعیتہ علماء مانسہرہ کا ہفتہ واری اجتماع

آج مورخہ ۱۴/۷ اپریل بوقت ۲ بجے دفتر جمعیتہ العلماء السلام مانسہرہ میں ہفتہ واری اجتماع ہوا جس میں مولانا سید سلطان شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ العلماء تحصیل مانسہرہ و نائب امیر شہر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب خالد اور امیر تحصیل حضرت مولانا عبد الحی صاحب نے اپنے اپنے بیانات میں جمعیتہ العلماء السلام کی ضرورت اور اس کی مضبوطی اور اس کے تعاون کے سلسلہ میں تقریریں فرمائیں۔ آخر میں طے ہوا کہ ہر جمعہ کے دن اسی وقت دفتر میں اجتماع ہوا کرے ۔ اور ممبر سازی کی مہم کو تیز کیا جاوے نیز ہنگامی طریقہ سے دفتری ضروریات کے لیے مبلغ ۱۸/۰ روپیہ خزانچی صاحب کے پاس جمع ہوئے

جمعیتہ علماء اسلام محمود کوٹ کا اجلاس

مورخہ یکم ذی الحجہ بعد از نماز جمعہ جمعیتہ علماء اسلام محمود کوٹ شہر تحصیل کوٹ ادو کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب دین محمد خانصاحب نائب امیر جمعیتہ محمود کوٹ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کا آغاز کیا گیا۔

(۱) ضلعی دفتر سے مرکزی فنڈ کے تعاون کے لئے ایک چٹھی پہنچی تھی اجلاس میں فراہمی کی گئی ۔ ۵/۰ روپے ضلعی دفتر میں جمع کرائے گئے اور باقی مقامی ضروریات کے لئے مقامی فنڈ میں جمع کئے گئے نیز طے پایا کہ ناظم اعلیٰ اور نائب امیر صاحبان مجلس شوریٰ کے ارکان کے مشورہ سے گرد ونواح کے مشہور مقامات پر دورہ کے لیے ایک ہفتہ کا پروگرام مرتب کریں۔ کسی مشہور دینی عالم کی خدمات حاصل کر کے لوگوں کو جمعیتہ کے اغراض ومقاصد سے روشناس کرایا جائے جو مرکز سے اجلاس میں درخواست کیا گیا۔

بستی درخواست میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

بتاریخ ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ بعد فریضہ ظہر بعد از تعارف جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ ذیل انتخاب اتفاق رائے سے ہوا

(۱) مولانا عبید اللہ صاحب امیر (۲) حاجی عبدالعزیز صاحب ناظم (۳) جام غلام محمد صاحب خزانچی (۴) مولوی عبدالکریم صاحب سالار

بستی مدرشادو میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

مورخہ ۲ ستی کو بستی مدرشادو میں اجلاس منعقد ہوا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔ اسلام پسند دوستوں نے کافی دلچسپی کا ثبوت دیا اور مندرجہ ذیل عہدداران کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

مولانا فقیر اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈشادو۔ حاجی غوث بخش صاحب ناظم جام فیض بخش صاحب خزانچی۔

بستی ماڑی اللہ بچایا میں جمعیۃ کا قیام

مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ہے
جناب میاں حاجی واحد بخش صاحب امیر مکرم مولانا عبدالحی صاحب نائب امیر۔ مکرم میاں خیر محمد صاحب ناظم اعلیٰ۔ مکرم میاں رب نواز صاحب و حافظ نذر محمد صاحب نائب ناظم۔ جناب حاجی شاہ محمد صاحب خزانچی۔

بستی شیخاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۱۰ ذوالحجہ کو ادائے صلوٰۃ عشاء کے بعد بستی شیخاں میں ایک اجلاس منعقد ہوا مولانا محمد حنیف صاحب نے مختصر طور پر جماعت کا تعارف کرایا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب حاجی محمد بخش صاحب امیر۔ جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناظم۔ جناب حافظ احمد الدین صاحب خزانچی

دیہ دلوارو تحصیل اباڑہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

امیر مولوی ربڈنہ خان سموں۔ سیکرٹری مولانا عبدالحکیم صاحب سونگی۔ خازن الحاج محمد اسمٰعیل صاحب سونگی۔ ناظم۔ مولوی عبداللہ صاحب سونگی۔ سالار میاں جند وڈہ خان سموں رضاکار قیصر خان گرگیج۔

انتخاب بھیرہ

امیر مولانا غریب اللہ صاحب۔ نائب امیر (سوم) مولانا عبدالرشید۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد عظیم بدرہ خزانچی۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب ناظم نشر و اشاعت مولوی محبوب الٰہی صاحب۔

انتخاب گنجال دشرا

امیر۔ حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب نائب امیر۔ مولوی سلطان احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ مستری علی محمد صاحب۔ ناظم مولوی سراج احمد صاحب۔ خزانچی حاجی محکم دین صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت ملک غلام محمد صاحب۔

اوکاڑہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی انتخاب عمل میں لایا گیا:۔ جو درج ذیل ہے۔

امیر مولانا ضیاء الدین صاحب خطیب اوکاڑہ نائب امیر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی صاحب ناظم۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب خزانچی۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کنوینر مقرر ہوئے۔

ہرنولی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

ہرنولی ضلع میانوالی میں جمعیت علماء اسلام مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔

مولانا محمد یٰسین صاحب امیر جمعیت علماء اسلام مولانا اسلام الدین صاحب ناظم " " مولوی دین محمد فریدی۔ نائب ناظم۔ حاجی حافظ نذیر احمد صاحب۔ خازن۔ مولانا عبدالحمید صاحب۔ سالار۔ اور دو سو کے قریب جمعیۃ کے رکن بن چکے ہیں۔ عوام میں اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ علماء کو اپنے فرض کا پورا پورا احساس ہو چکا ہے اور وہ قرآن و سنت کے قانون کے لئے جمعیت علماء اسلام کے مکمل حامی ہیں اور جمعیت کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں

موضع جہانپور میں جمعیۃ علماء اسلام

دھندی سٹیٹ موضع جہانپور بنگلہ گرگی ضلع ڈیرہ غازی خاں میں جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے امیر۔ مولانا علی مراد صاحب۔ نائب امیر حاجی عبدالخالق صاحب۔ سالار جونی بنا ہوخان

اوباڑہ ضلع سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

امیر حضرت مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد اوباڑہ۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب مسجد بھانڈ۔ خازن۔ مولوی علی بشیر صاحب دکاندار سالار۔ خان نذر محمد خان صاحب مرو

بھٹہ واہن میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

اور متفقہ قراردادیں

یکم ذی الحجہ بروز جمعہ قبل نماز جمعہ مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد نے بھٹہ واہن میں نماز جمعہ سے پہلے خطبہ میں آئین اسلامی کے فضائل اور عائلی قوانین کی خلاف اسلام دفعات پر تبصرہ فرمایا اور مختصر طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے جمعیت کی شاخ کے قائم کرنے کے بارے میں عوام سے اپیل کی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

امیر۔ مولانا مولوی محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد بھٹہ واہن۔ نائب امیر مولانا مولوی محمد علی صاحب کوٹ عبداللہ۔ ناظم اعلیٰ حاجی عظیم بخش صاحب بھٹہ واہن۔ خازن سیٹھ قادر بخش صاحب دکاندار بھٹہ واہن۔ سالار مرزا محمد رحمت اللہ صاحب ڈہر بھٹہ واہن۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) اسلامی مملکت پاکستان میں اسلامی آئین نافذ ہونا چاہئے۔

(۲) عائلی قوانین کی تمام دفعات قرآن و سنت اجماع امت کے سراسر خلاف ہیں۔ ان کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

عوام نے ہاتھ اٹھا کر پوری تائید کی ہفتہ وار اجتماع کیلئے جمعہ کا دن مقرر ہوا۔

خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

جمعہ ۱۷ ذیقعدہ۔ خان پور (تعلقہ شکارپور ضلع سکھر) میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس سے مولانا عبدالہادی صاحب نے خطاب فرمایا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے قیام کی ضرورت و اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی۔ شرکاء اجلاس نے مولانا سے اتفاق کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل اصحاب کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر: مولانا عبدالہادی صاحب نائب امیر سید فقیر اللہ شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جناب محمد عیسیٰ صاحب۔ نائب ناظم جناب محمد موئل صاحب پروپیگنڈہ سیکرٹری جناب فضل اللہ صاحب خازن جناب حاجی دھنی بخش صاحب۔

دارالمطالعہ اور دفتر کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام خان پور کے زیر اہتمام ایک دارالمطالعہ اور دفتر کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے جس میں اسلامی جرائد و اخبارات کے علاوہ دیگر دینی و مذہبی لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔

بستی عثمان والی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

پچھلے دنوں دفتر بہاول نگر کے ناظم جناب مولانا قائم الدین صاحب بستی عثمان والی میں تشریف لائے اور بعد از نماز عشاء ایک اجلاس عام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران اس امر پر شدید افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہوئے کافی عرصہ ہوا۔ لیکن قیام پاکستان کا اصل مقصد حل نہ ہوا اور یہاں ایسے قوانین رائج کئے گئے ہیں جو فرنگی قوانین کا چربہ ہیں۔ مولانا اس افسوسناک پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ ایسا کیوں ہوا۔ وہ صرف نااہل اور اسلام سے ناواقف لوگوں کے ہاتھوں میں زمام اقتدار چلے جانے کے باعث ہوا۔ مولانا نے ملک میں پیدا شدہ دیگر خرابیوں کا بھی تذکرہ کیا اور عوام کو اس امر کی طرف احساس دلایا کہ اس قسم کی تمام خرابیوں کو دور کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام سرگرم عمل ہے۔ آپ نے عوام سے تعاون کی اپیل کی۔ چنانچہ عوام نے انہیں پوری طرح تعاون کا یقین دلایا اور اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر جناب مولانا عبدالعزیز صاحب۔ نائب امیر جناب مولانا محمد یوسف صاحب۔ ناظم اعلیٰ جناب مولوی محمد قاسم صاحب نائب ناظم نذیر احمد صاحب۔ خزانچی جناب حاجی نور دین صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت مولانا خدا بخش صاحب رئیس بستی شالی والی۔ (نمائندہ خصوصی محمد شریف)

ڈھیا بھیا تحصیل اوباڑہ (سکھر) کا انتخاب

امیر۔ مولانا مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ نظام العلوم۔ نائب امیر مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب بورانی۔ ناظم اعلیٰ۔ الٰہ بخش کھوسہ ممبر یونین کونسل لانوتی۔ نائب ناظم۔ الحداد بھیہ۔ سالار۔ ربڈنہ دایہ۔

نوٹ: یہاں دفتر کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے اور کارکن تیزی سے کام کو چلا رہے ہیں۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

معاصرین کے افکار و آراء

چودھری صاحب

چوہدری محمد علی خاصے دلچسپ آدمی ہیں۔ جمہوری سیاست میں تو "نو وارد" ہیں مگر محلاتی سیاست میں اپنی مہارت کا لوہا منوا چکے ہیں۔ انھوں نے اسکندر مرزا سے مل کر بڑے گھاگ اور شاطر قسم کے لیگی لیڈروں کو وہ وہ پٹخنیاں دی ہیں کہ انہیں دن میں تارے نظر آنے لگے۔ کسی بھی لیگی کا دل پھیرو تو اس میں چودھری صاحب کے لگائے ہوئے چرکے کا داغ ضرور ملے گا۔ مگر یہ ان کا آپس کا معاملہ ہے ہم اس بحث میں نہیں پڑتے البتہ آج چودھری صاحب نے ایک ایسی دلچسپ بات کہی ہے، جس کا ذکر کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ "ہم نے بیرونی آقاؤں سے بڑی طویل کشمکش کے بعد آزادی حاصل کی ہے"۔ مطلب یہ ہے کہ چودھری صاحب بھی تحریک آزادی میں شریک تھے، انہوں نے بھی اس طویل کشمکش میں حصہ بٹایا اور مغربی استعمار سے ٹکرلی۔ اگر یہی بات ہے تو تیار رہئے کل کلاں وہ پولیس سپرنٹنڈنٹ بھی تحریک آزادی کا علمبردار ہونے کا دعویٰ داغ دے گا۔ جس نے تحریک آزادی کے کارکنوں اور لیڈروں کو "بحکم سرکار انگلشیہ" ہتھکڑیاں پہنائیں اور ان پر لاٹھیاں برسائیں۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے، چودھری صاحب کوئی پینتیس سال پہلے برطانوی ہند کی "آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس" میں شامل ہوئے تھے۔ ۱۹۳۶ء میں ترقی کر کے انگریز وزیر مالیات مسٹر جیمز گرگ کے پرائیویٹ سیکریٹری بنے تھے۔ اور ۱۹۴۶ء میں برطانوی ہند کے ادھار "پرچیزنگ" مشن کے رکن کی حیثیت سے امریکہ کا دورہ کر رہے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کی خدمات حکومت پاکستان نے حاصل کیں اور انہیں مرکزی حکومت کا سیکریٹری جنرل مقرر کیا گیا۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء تک وہ سرکاری ملازمت میں تھے۔ اس کے بعد اچانک انہوں نے ملازمت کا خیال چھوڑ دیا اور وزارت سنبھال لی۔ اگر ہماری یہ معلومات غلط ہیں اور چودھری صاحب کا کوئی ہمزاد "سرکار انگلشیہ" کی خدمات انجام دے رہا تھا اور وہ خود اس عظیم جدوجہد میں شریک تھے، جو آزادی پر فتح ہوئی تو چودھری صاحب فرمائیں، ہم اپنا اعتراض فوراً ترک کر دیں گے!

ویسے چودھری صاحب کا بھلا اسی میں ہے کہ وہ اس قسم کا دعویٰ نہ رکھیں، ہم لوگ تو خیر محفل کا رنگ دیکھ کر یا چودھری صاحب کی خاطر خاموش ہو رہیں گے مگر وہ لیگی لیڈر انہیں ہرگز معاف نہیں کریں گے۔ جو قیام پاکستان کو اپنا کارنامہ بتاتے ہیں اور اس عظیم کامیابی میں عوام کے حصے سے صاف انکاری ہیں۔ وہ کو (متحدہ محاذ کی خاطر بھی) اس اعزاز میں کہاں شریک کر سکتے ہیں۔ ہم البتہ اب ایک الجھن میں پڑ گئے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ موجودہ لیگی لیڈروں کی کھیپ جب منظر عام سے ہٹ جائے گا تو تحریک پاکستان میں عوام کا حصہ بھی تسلیم کیا جانے لگے گا۔ مگر اب ان خواجہ ناظم الدین، میاں ممتاز دولتانہ، مسٹر نور الامین اور ایسے رہنماؤں کی ایک کھیپ کا سراغ ملے گا جو آزادی سے پہلے برطانوی ہند کی حکومت کے مالی مشیر، سیکرٹری ڈپٹی سیکرٹری، ڈپٹی کمشنر، سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ رہ چکے ہیں۔ عوام کا نام تو ان کے بھی بعد آئے گا۔

(امروز)

طلاق پر پابندیوں کا ثمرہ

۱۰ اپریل اے۔ ایف پی کی اطلاع ہے کہ مسٹر والٹر نیلسن (عمر ۳۵ سال) نے جو مقدمات طلاق کی پیروی کے ماہر ہیں۔ آج بیان کیا کہ خود ان کی بیوی نے ان سے طلاق لینے کی درخواست عدالت میں پیش کی ہے۔ اور وہ عدالت میں اپنی بیوی کے وکیل ہو کر خود اپنے خلاف بحث کریں گے۔ درخواست میں طلاق کی بنیاد شوہر کا ظالمانہ برتاؤ بتائی گئی ہے"۔

خبر ہنسنے کی نہیں، رونے کی ہے۔ بجائے اس کے کہ شوہر چپکے سے بیوی کو طلاق دے۔ بلا کسی چرچے اور تفضیح کے یا بیوی اس سے خلع حاصل کر لے۔ فرنگی تمدن اس پر مجبور ہے کہ فریقین کے متفقہ اور غیر اختلافی مطالبہ کے وقت بھی عدالتی کارروائی کا سارا کھڑاگ گوارا کرے۔ مال زیر باری اٹھائے۔ گواہیاں بھری عدالت میں حرام کاری یا ظلم و ثقافت کی پیش کرے اور جب کہیں جا کر ایک دوسرے سے چھٹکارا حاصل کرنے اور اس صاحبانہ تمدن کے رعب میں آ کر آپ اپنے ہاں کے سادے اور سہل ترین قانون طلاق سے شرما کر۔ اور اس میں تجدد کا زہر ملا کر اب اسے نئے دور اصلاحی عائلی قانون کا نام دے کر اپنے اپنے معاشرہ میں جاری کرنے کے درپے ہیں!

"حاسدانہ"! ایک تکیہ کلام

فاضل گیلانیؒ کا ایک مطبوعہ مکتوب (مورخہ ۰ انومبر ۱۹۴۶ء) مولانا سید سلیمان ندویؒ کے نام:-

میرا ایک مختصر سا مضمون جدید خارجیت کے عنوان سے صدق میں نکلا تھا۔ آپ نے کاہے کو پڑھا ہوگا اس میں مشرقی اور عبدالوحید خاں کے ساتھ ساتھ حماقت یہ ہوئی، کہ مودودی صاحب کی طرف سے بھی ذرا سخت لہجہ میں رد ہے مخن نام کی صراحت کے ساتھ ہو گیا۔ مسلسل لعنت و ملامت کی بارش مجھ پر ہو رہی ہے۔ ان کے معتقدوں میں ہلچل مچی صاحب کا بھی گرامی نامہ آیا تھا۔ جس کا جواب ان کو دے دیا ہے"۔ (معارف اپریل نمبر ۱۹۶۳ء، ص ۲۹۵)

اپنے لیڈر پر نکتہ چینی کو "حاسدانہ" قرار دینا۔ جو جماعت کے بعض پرجوش ارکان کا اب تک تکیہ کلام بنا ہوا ہے۔ اس کی تاریخ کتنی پرانی نکلی! حالانکہ اب ہندوستان کے حصہ کی لیڈر شپ کے زمین و آسمان ہی بدل چکے ہیں اور ہندوستانی جماعت کی صحافت ذمہ داری وسعت ظرف و شرافت کا پیکر بن چکی ہے۔ جماعت کے بانی پر نکتہ چینی کا دروازہ یہاں خود ارکان کی طرف سے کھل چکا ہے۔

(صدق جدید لکھنؤ)

امریکہ اور اسرائیل

صدر امریکہ کے ایک ساتھی لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ اگر عرب اقوام نے اسرائیل کے خلاف کوئی حرکت کی تو امریکہ خاموش نہیں رہے گا۔ کیوں کہ اسرائیل کی سالمیت کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری امریکہ کے کندھوں پر ہے اور وہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا اسرائیل کو بیرونی حملوں سے بچانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کرے گا! دنیا کی جو آزاد قومیں نو آبادیاتی نظام کے خلاف ہیں انہیں اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ آیا اسرائیل اپنے وجود میں مستقل اور آزاد ہے یا وہ نو آبادی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر وہ آزاد ہے تو امریکہ نے صرف اسی کے تحفظ کی ذمہ داری کیوں لی ہے اور دوسرے عرب ممالک کے بارے میں اس نے ذمہ داری اپنے کندھے پر کیوں نہیں لی؟ اگر وہ آزاد نہیں ہے بلکہ امریکہ کی نو آبادی ہے تو اسے باقی رکھنا اور اس کی ذمہ داری کو اپنے دوش پر لینا کیا معنی رکھتا ہے اور کیا اسی چیز کا نام نو آبادی نہیں ہے؟ اگر اسرائیل امریکہ کی نو آبادی ہے تو!

تو کیا عرب ممالک کا حق نہیں کہ اس کے خاتمہ کا مطالبہ کریں یا اسے ختم کرنے کے لئے قدم اٹھائیں اور کیا آزاد قومیں اس مہم میں عربوں کا ساتھ نہیں دیں گی۔ اور یہاں اگر نو آبادیاتی نظام کا اصول توڑ دیں گی؟ صدر امریکہ کے جس ساتھی نے عرب اقوام کو وارننگ دی اس کا مطلب یہ ہے کہ اسرائیل پر حملہ امریکہ پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ اور عرب ممالک یہ نہ سمجھیں کہ ان کی جنگ اسرائیل سے ہوگی بلکہ یقین کریں کہ ان کا مقابلہ امریکہ سے ہوگا۔ پس اگر انہیں امریکہ سے جنگ کرنی ہو وہ اسرائیل پر حملہ کریں۔ کیونکہ اسرائیل کچھ نہیں ہے امریکہ ہے جو اس کے پردے میں حکومت کر رہا ہے! اگر بات یہی ہے تو عرب ممالک اس سے بے خبر نہیں رہ سکتے، بے شک اگر عربوں کو امریکہ کی یہ نو آبادی ختم کرنی ہوگی اور وہ اسرائیل کا تصور دماغ سے نکال دیں گے اور یہ سمجھ کر میدان میں آئیں گے کہ ان کا مقابلہ امریکہ سے ہے اور قلب عرب سے اسرائیل کو نہیں امریکہ کو نکالنا ہے۔ امریکہ نے اسرائیل کی سالمیت کی ذمہ داری لے کر اپنی پوزیشن واضح کر دی ہے۔ (الجمعیۃ)

اعتذار ترجمان اسلام کی پچھلی اشاعت پذیر نہ ہونے کی وجہ سے دفتر میں جماعتی اطلاعات کا انبار لگ گیا تھا جس کو سمیٹنا مشکل ہو گیا۔ کوشش بسیار کے باوجود کچھ کاروائیاں رہ گئی ہیں اس پر ہم معذرت خواہاں ہیں۔ — مدیر

بقیہ شذرات۔

مذاکراتِ کشمیر

چھٹے دور کی تیاریاں ! نشستند گفتند و برخاستند۔ کا اطلاق شاید ہی کسی واقعہ پر اتنی درستی کے ساتھ کبھی آیا ہو جتنا کہ اس سلسلۂ مذاکرات کشمیر پر آرہا ہے جس کا پانچواں دور اب کراچی میں ختم ہوا ہے اور چھٹے دور کے لئے دہلی کا تعین کر دیا گیا ہے اس سلسلۂ مذاکرات کی نشستوں میں کیا کچھ گفتگوئیں کی جاتی رہی ہیں۔ اس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ مذاکرات کی ہر نشست کے آغاز میں فریقین کی طرف سے یاس و آس پر مشتمل ایک بیان پریس کو دیدیا جاتا ہے اور پھر اس کے خاتمہ پر ایک اور مذاکرات کے دور کی خوشخبری عوام کو دیدی جاتی ہے۔

حالانکہ کشمیر کا مسئلہ کوئی ایسا مبہم مسئلہ نہیں ہے جس کے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے مدتیں درکار ہوں اور بار بار مذاکرات کی ضرورت پڑے۔ صاف اور واضح بات ہے کہ کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کرا دیا جائے اور جو کچھ کشمیر کے عوام کا فیصلہ ہو اُسے دونوں فریق بلاچون وچرا تسلیم کرلیں۔ ہندوستان سے اس کا دو ٹوک جواب لے لینا چاہئیے اگر وہ اقرار کرتا ہے تو بلا تاخیر استصواب کے انتظامات طے کئے جائیں اور اگر وہ انکار کرتا ہے تو بلا تاخیر استصواب کے انتظامات طے کئے جائیں، اور اگر وہ انکار کرتا ہے تو پھر پاکستان کے عوام کو موقعہ دیا جائے کہ وہ اپنے طور پر اس مسئلہ کو حل کرانے کی کوشش کریں۔ یہ بات ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور اب بھی نہایت دردمندی سے عرض کرتے ہیں کہ اگر آج پاکستان کو اسلام کی سیدھی راہ پر ڈال دیا جائے۔ یہ جو مغربی تہذیب کی بداخلاقیوں اور نام نہاد ثقافت کیشیوں کا ایک طوفان یہاں برپا رکھا جا رہا ہے اس سے ہمارے نوجوانوں کو محفوظ کر دیا جائے وہ جو انتشار کوشی اور ثروت پرستی کی چکی میں عوام کو پیسا جا رہا ہے اس سے انہیں نجات دلادی جائے اور جہاد کی صحیح سپرٹ پورے ملک میں پھیلا دی جائے تو اب بھی مسلم عوام کے دست و بازو کشمیر جیسے ایک ہزار مسئلے حل کر سکتے ہیں۔

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گماں تو ہے

***

اُونٹ کی گردن میں بل

امریکہ، اسرائیل اور مشرق وسطیٰ

میرے ایک کرمفرما ہیں۔ جن کے قریب مجھے ایک عرصہ تک رہنے کا اتفاق ہوا۔ اُن کا ایک ساتھی جب ان سے علیحدہ ہوا تو انہوں نے نامعلوم اپنی تسلی کے لئے یا اوروں کو مطمئن کرنے کے لئے اس ساتھی کی علیحدگی پر "اونٹ کی گردن میں بل" کی مثال کا اطلاق کیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اُن سے علیحدہ ہونے والا ان کا ساتھی جس کو انہوں نے اونٹ سے تشبیہ دی، اس کی گردن میں واقعی کوئی بل لٹکی بھی ہوئی تھی جس کی قیمت ادا کرنے کا انہیں اندیشہ تھا۔ یا یہ محض اُن کے احساسات کی ادھیڑبن کا ایک ردعمل تھا۔ لیکن جہاں تک امریکہ، اسرائیل اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کا معاملہ ہے یہ صورت حال وہاں پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ اسرائیل کا وجود اور اس کا بقا، یقیناً اونٹ کی گردن میں بل کا مصداق ہے جس کی قیمت مشرق وسطیٰ کے ممالک کو، امریکہ کی دوستی حاصل کرنے کے لئے ادا کرنی پڑتی ہے

اسرائیل کے وجود سے پہلے دنیا کے تمام چھوٹے ممالک بالخصوص مشرق کے غلام و نیم آزاد ممالک فرانس و برطانیہ کے استعمار و تغلب کے خلاف امریکہ کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھا کرتے تھے۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت بھی ہے کہ روس نے اسرائیل کے وجود میں آنے سے قبل تک ان ممالک کی امیدوں کا ایک حد تک لحاظ کیا تھا۔ لیکن اسرائیل کی بے جا حمایت کے بعد روس کی وہ سابقہ ہمدردانہ پالیسی یکسر بدل گئی اور مشرق وسطیٰ میں روس نے اپنی مقبولیت و عظمت کو سخت خطرے میں ڈال لیا۔ جس کی وجہ سے رفتہ رفتہ روس کی پوزیشن ساری دنیا میں نازک بن کر رہ گئی اور اسے کتنی ہی بین الاقوامی سیاسی شکستوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اسرائیل کے وجود کو ترکی اور ایران جیسے مسلم ممالک کا شروع شروع میں تسلیم کرلینا، امریکی اونٹ کی دوستی قائم رکھنے کے لئے روس کی گردن میں لٹکی ہوئی اس بل کی قیمت ادا کرنا ہی تھا۔ عرب عوام یہ قیمت ادا کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ مگر ناصر کے انقلاب سے پہلے تک ہر اور ناچار انہیں بھی امریکہ کو ناراض کرنے کی جرأت نہ ہو سکی اور وہ بھی بالواسطہ اسرائیل بل کی قیمت ادا کرتے رہے۔ ناصر نے اپنے فولادی اقدامات سے اس طلسم کو توڑا۔ اور آج مشرق وسطیٰ کے قریب قریب سب ہی ممالک اس بل کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں امریکی پالیسی کی ناکامیوں کا نقطہ آغاز اس کی گردن میں اسرائیل بل کا وجود ہی تھا۔ جس کی قیمت کا ناواجب مطالبہ ہے کہ وہ کھڑا ہوا اور یہ جسے خوش دلی سے ادا کرنے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں تھا۔ اور جب تک مشرق وسطیٰ کے ممالک سے وہ اس بل کی قیمت کا مطالبہ کرتا رہے گا اس کی کوئی پالیسی ہی کامیاب نہیں ہو سکتی، اگرچہ دو ایک عرب ممالک جو ناصر کے مخالف اور عرب اتحاد کے باغی ہیں وہ اب بھی کسی نہ کسی شکل میں بالواسطہ طور پر امریکی اونٹ کی گردن میں لٹکی ہوئی اس اسرائیلی بل کی قیمت اُن سے ادا کر رہے ہیں لیکن انجام کار انہیں جلد ہی یا تو اس سے دست کش ہونا پڑے گا یا اس کے نتائج بد سے دوچار ہونا ہوگا۔

دفعہ ۱۲۴ الف کے تحت گرفتاریاں

۷ مئی کو کراچی اور لاہور میں جو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں وہ غیر متوقع نہیں تھیں۔ مارشل لا کے خاتمہ کے بعد سے ہی برسر اقتدار گروپ اور مخالف گروپ کے درمیان جو تکرار چل نکلی ہے۔ اس کے نتیجے میں ایسا ہونا رہنا باعث تعجب نہیں ہے۔ ان گرفتاریوں پر یقیناً ہم افسوس کا اظہار کریں گے۔ اور کسی صورت بھی اسے مناسب اقدام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تاوقتیکہ واقعی وہ الزام جو ان گرفتار شدگان پر عائد کیا گیا ہے کھلی عدالت میں ثابت نہ ہو جائے۔ اس کے باوجود بھی سوال یہ ہے کہ ایسا کب تک ہوتا رہے گا کیا ہمارے وطن کی یہ بدنصیبی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ کیا یہاں کبھی بھی ایسی فضا قائم نہیں ہو سکے گی جو شکوک و شبہات سے علاوہ زہ اور حب وطن و خدمت ملت کا مخلصانہ جذبہ ملک کے تمام گروپوں کے درمیان مشترک حیثیت اختیار کر جائے۔ گو اس کے اسباب و علل نہایت گہرے ہیں تاہم ملک جن نازک حالات سے گزر رہا ہے اور جن بیرونی خطرات سے دوچار ہے ان کا یہ تقاضا ہے۔ کہ اختلافات کے باوجود کسی ایک نقطہ پر سب کا اتفاق موجود ہو اور کم سے کم اعتماد کا ماحول قائم رہے۔

یہ کیسی بدبختانہ صورت ہے کہ جو لوگ اقتدار کی کرسیوں پر آجاتے ہیں وہ اپنے سوا سب کو حب الوطن سے عاری اور غدار قرار دیتے رہتے ہیں اور جو لوگ اقتدار سے علیحدہ ہو جاتے ہیں وہ صاحبان اقتدار کو محض اقتدار پرست اور غیر مخلص بتاتے رہتے ہیں۔ اس ذہنیت کی تخلیق و تشکیل میں مرحوم مسلم لیگ کا بڑا ہاتھ رہا ہے۔ جو قیام پاکستان کے بعد مختلف گروپوں میں بٹ گئی تھی اور ہر گروپ دوسرے گروپ کو خود غرض اور غلط کار قرار دیتے اور ایک دوسرے کو شکست دینے اور نیچا دکھاتے رہنے کو ہی سب سے بڑی سیاست اور ملک و ملت کی خدمت سمجھتا رہا ہے اور آج بھی احیاء کے بعد یہ تماشا جاری ہے۔

"اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست"

بہرحال گرفتاریوں کا یہ اقدام خوش آیند نہیں ہے اور دونوں گروہوں کو اس بارے میں نہایت احتیاط سے غور کرنا چاہئیے۔ ورنہ ملک کے مستقبل پر اس کا نہایت گہرا اور ناپسندیدہ اثر پڑ سکتا ہے۔

سعودی عرب میں جنگی مشقیں

سعودی عرب اس ماہ جنگی مشقیں شروع کر رہا ہے جس میں امریکی فضائیہ نے بھی حصہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ گزشتہ بدھ کو صدر کینیڈی نے دھمکی دی تھی کہ مشرق وسطیٰ میں "امن" (اسرائیل) کو خطرہ پیدا ہوا تو امریکہ بلاواسطہ طور پر یا اقوام متحدہ کے توسط سے فوجی کارروائی کرے گا۔ امریکی فضائیہ کا اعلان اور صدر کینیڈی کی دھمکی ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں اور اسرائیل کے تحفظ اور سعودی عرب اور اردن کی حوصلہ افزائی کے اس اعلان پر سعودی عرب کی جنگی مشقوں میں امریکی فضائیہ کی شمولیت کی صورت میں عمل درآمد ہوگا۔

عرب ممالک شہنشاہیت اور جمہوریت کی جنگ کے ایک نئے دور سے گزر رہے ہیں۔ جو ماضی سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ عراق کے سابق وزیراعظم جنرل قاسم کی بے حوصلگی نے کویت میں برطانوی فوجوں کی مداخلت کو دعوت دی اور اب شہزادہ فیصل اور صدر ناصر کا باہمی عناد مشرق وسطیٰ کو امریکہ کی جھولی میں ڈال دیا ہے۔

شاہ حسین اور شاہ سعود متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف بھرے پڑے ہیں اور انتقامی کارروائی کے لئے موقع کی تلاش میں ہیں سعودی عرب نے جنگی مشقوں کا بہانہ بنا کر مشرق وسطیٰ میں امریکی مداخلت کے لئے راہ ہموار کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدر کینیڈی اور امریکی فضائیہ کے اعلانات ایک ہی وقت میں جاری ہوتے ہیں۔ ایک معمولی تنازعہ نے جس کی کوئی اصل نہیں سعودی عرب کو ایسے اقدام پر مجبور کر دیا ہے جو نہ صرف عرب قوم بلکہ پورے مشرق وسطیٰ کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ امریکی فوجیں سعودی عرب میں مقیم رہیں جس سے سعودی عرب اور اردن کے تحفظ کے نام پر اسرائیل کا دفاع مقصود ہو۔ بحیرۂ روم۔ قبرص عدن اور جنیفہ کے بعد اردن اور سعودی عرب بھی مغربی اڈوں میں تبدیل ہو رہے ہیں اور اگر

علمائے کرام کو اختلافی مسائل میں الجھنے کی بجائے قوم کو متحد کرنا چاہیئے

پشاور۔ ۳۰ اپریل۔ نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حال ہی میں پشاور کے چند معززین کے تعاون سے فرقہ وارانہ عصبیت کے سدباب کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن ایک طبقہ کے ایک عالم کے نہ ماننے پر اس کوشش میں ناکامی ہوئی تھی۔ جس پر جناب ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی گئی۔ مگر کوئی کارروائی نظر نہ آنے پر پوسٹر کے ذریعہ شہر کے سنجیدہ اور مخلص مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ میدان میں آ کر علماء کرام کو مجبور کریں کہ نور و بشر، علم غیب، حاضر و ناظر اور مختار کل کے اختلافی مسائل کے بہانے انتشار پھیلانے کی بجائے عامۃ المسلمین کو اخلاق حسنہ، حقوق العباد حقوق اللہ اور روحانی بیماریوں کے متعلق، مسائل سے روشناس کرائیں۔ اس پوسٹر کو شائع ہوئے چند دن ہی ہوتے ہیں۔ کہ ایک مقامی روزنامہ میں ایک عالم کا بیان نظر سے گزرا۔ اگرچہ انہوں نے بعض ایسی غلط باتیں بھی بیان کی ہیں جن سے ایک فرقہ کے علماء اور ان سے منسلک لوگوں کے دل مجروح ہوئے ہونگے۔ مگر قطع نظر اس کے ان کی یہ بات نہایت ہی قابل تحسین ہے کہ اختلافات کو ہوا دینا اچھی بات نہیں ہے۔ اس لئے دونوں خیالات کے علماء کرام مل بیٹھ کر اپنے اختلافات ختم کرنے کی کوشش کریں۔ نصر اللہ جان اعوان نے کہا کہ جس روز علماء کرام اپنے اختلافات ختم کر کے متحد ہو گئے وہ انتہائی خوشی کا دن ہوگا۔ کیونکہ مغرب زدہ منکرین سنت کمیونسٹ اور دوسرے مخالف اسلام حلقے، علماء کرام کے ان اختلافات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کافی ترقی کر رہے ہیں۔ نیز اسلامی آئین کا نفاذ مسئلہ کشمیر اور دیگر اہم ملکی مسائل کے حل کے لئے بھی اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ اب امید ہے کہ دونوں طبقوں کے علماء خطبوں اور جلسوں میں مسائل بیان کرنے سے پرہیز کر کے ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش کرینگے۔

جمعیۃ علماء اسلام شہر گڑھی خیرا کا اجلاس

مورخہ ۲۲ اپریل۔ ایک وفد مولانا تاج محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ میر صبیح صادق صاحب ناظم۔ مولوی غلام رسول صاحب۔ مولوی عبدالحمید صاحب جمعیت کے پروگرام کے مطابق شہر گڑھی خیرو پہنچے۔ بعد نماز جمعہ مولانا تاج محمد صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب نے تقریریں کیں ممبر سازی بھی کی گئی۔ اس کے بعد شہر گڑھی خیرو کے امیر جمعیۃ مولانا نصر اللہ خاں ناظم جمعیۃ علماء اسلام حاجی شاہ محمد صاحب اور باقی اراکین کے ساتھ خاص مجلس کر کے جلد ایسی ہی وفد شہر ملوہ داد اور شہر جیکب آباد گیا۔ شہر کے مدرسہ محمدیہ میں بہت سے آدمی شریک تھے۔ اس اجتماع میں میر صبیح صادق صاحب ناظم ضلع نے خاص خطاب کیا۔

قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون برداشت نہیں کیا جائیگا

بورے والہ چک نمبر ۲۶۹ ای۔ بی میں پچھلے دنوں چوہدری ممتاز احمد خاں صاحب ممبر یونین کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم اجتماع ہوا جس میں مولانا دوست محمد آزاد صاحب امیر جمعیت ضلع ملتان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو لادینی ریاست بننے نہیں دیا جائے گا اور جمعیۃ علماء اسلام کوئی ایسا قانون برداشت نہیں کر سکتی جو قرآن و سنت کے خلاف ہو۔ آپ نے حادثہ اوکاڑہ پر بھی افسوس کا اظہار کیا اور مقتولین کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

شہر رستم میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

مورخہ ۴ اپریل۔ شہر رستم تعلقہ ضلع سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس عام زیر صدارت پیر طریقت مولانا محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف ہوا۔ جس میں صاحب صدر کے علاوہ مولانا عبدالمجید صاحب جتوئی۔ مولانا قاری عزیز احمد صاحب مولانا اللہ رکھا صاحب بلوچ مولانا قاری محمد عیسےٰ صاحب اور مولانا فضل محمد صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ عوام نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ زبردست مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

گرلز سکولوں میں ناچ گانے اور ڈرامے بند کئے جائیں

چکوال۔ جمعہ کے ایک عظیم اجتماع میں مولانا قاضی مظہر حسین امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے تقریر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ گرلز سکولوں میں مسلمان بچیوں کو ناچ گانے اور ڈراموں کو حکماً بند کیا جائے تاکہ حیا و شرم جو عورت کا اصلی زیور ہے اس سے مسلمان لڑکیاں محروم نہ ہو جائیں قاضی جی نے فرمایا کہ اگر ارباب اقتدار نے اس طرف توجہ نہ دی تو اندیشہ ہے کہ مسلمان معاشرہ تباہی اور بربادی کے عمیق گڑھوں میں جا گرے گا۔ نیز اس اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعہ اوکاڑہ حسن خبر پر تشویش کا اظہار کیا گیا جس میں ایک قرآن پاک پر پاؤں رکھ کر تعویذ لکھنے کی کوشش کی اور باوجود منع کرنے کے اس بے ہودہ حرکت سے باز نہ رہا جس پر ایک باغیرت مسلمان نے اسکو قتل کر دیا۔ اگر قاتل زندہ رہا تو غازی ہوگا اور اگر اس کو سزائے موت دی گئی تو یقیناً شہید ہوگا۔

جمعیۃ علماء چھچھ کا جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ الحاق

۲۵۔ اپریل کو تاجک (علاقہ چھچھ) کے ۲۴ مقتدر علماء اور متعدد معززین علاقہ کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالرحمٰن صاحب ہوا۔ جن علماء کرام نے اس اجلاس میں شرکت کی ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتی
(۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب سابق صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا عبدالدیان صاحب مفتی جمعیۃ علماء علاقہ چھچھ، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب صدر مدرس قاسم العلوم فقیر والی، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب صدر مدرس دارالعلوم تعلیم الاسلام کاملپور والہ، حضرت مولانا محمد فضل الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا رکن الدین صاحب قائم مقام یادگار اسلاف، حضرت مولانا امین الحق صاحب درمان، حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب جلالوی، حضرت مولانا قاضی عبدالشکور صاحب ساماں، حضرت مولانا ظہور الحق صاحب درمان، حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب جلالیہ، حضرت مولانا محمد عثمان صاحب ثاقب قاسمی حضرت مولانا غلام اکبر صاحب نرتوپہ، حضرت مولانا بادشاہ صاحب، حضرت مولانا رشید احمد صاحب، حضرت مولانا ظہار الحق صاحب جلالیہ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب آف بہبودی، حضرت حافظ حبیب الرحمٰن صاحب شمس آباد، حضرت مولانا غلام یحییٰ صاحب نرتوپہ، حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب کالوکلاں، جناب مولوی حافظ محمد رضوان صاحب، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب تاجک حضرت مولانا احمد صاحب تاجک، خان خیر اللہ صاحب حضرو، راقم الحروف محمد اسلام عفا اللہ عنہ سابق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے ضلع اٹک، حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب امیر مقرر ہوئے اور خان خیر اللہ خان صاحب پٹھان کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

اجلاس نے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں

اجلاس میں بے گناہ مظلوم شہدائے اوکاڑہ کے حادثہ پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ نیز حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس حادثہ میں پوری پوری تحقیقات کرائے اور صحیح واقعات کا پس منظر معلوم کر کے ثابت ہونے والے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے ورنہ اس کے نتائج پورے ملک کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں۔

یہ اجلاس موجودہ حالات میں ازحد ضروری سمجھتا ہے کہ اس جمعیۃ کا الحاق جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ کیا جائے اور جمعیۃ کی باقاعدہ ترتیب و تشکیل کر کے صحیح عزم و ہمت کے ساتھ کام کیا جائے اور ممبر سازی کی جائے۔

مراسلات

کرمی و محترمی جناب مختار احمد صاحب حسینی لاہور

السلام علیکم۔

آپ کا خط بنام "مولانا غلام اللہ خاں صاحب راولپنڈی" ۲۶۔ اپریل ۱۹۶۳ء کے ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور صفحہ ۶ پر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی اس سے پہلے میں نے جناب ایم ایوب صاحب چکوال کا مراسلہ سہ روزہ ایشیا میں بھی غور سے پڑھا تھا۔ آپ کے خط سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہیں نے وہ حوالے بھی دیکھے جو آپ نے مولانا مودودی صاحب کے بارے میں دئے ہیں۔ آپ کے حوالے سب صحیح اور درست ہیں۔

البتہ میں آپ سے یہ درخواست ضرور کروں گا کہ آپ مولانا غلام اللہ خاں صاحب کا جواب بھی ترجمان اسلام میں شائع کریں۔ انشاء اللہ مولوی صاحب آپ کو اچھے طریقے سے جواب دیں گے۔ (فضل حلیم معین انجمن سکول حیدر آباد)

نوٹ:۔ ہمارے پاس اس قسم کے اور بھی بہت سے خطوط آتے ہیں۔ تاحال مولانا کی طرف سے ہمیں کوئی تحریر موصول نہیں ہوئی موصول ہونے پر انشاء اللہ شائع کر دی جائے گی۔

بخدمت جناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

مدیر ترجمان اسلام لاہور

السلام علیکم۔ عرض ہے کہ بندہ صرف ایک سوال کا حل چاہتا ہے جس کا واضح کرنا آپ کا فرض عین ہے ایک کتاب میری نگاہ سے گزری جس کا نام "مقدمات امیر شریعت" ہے اس کا مصنف مرزا جانباز مدیر رسالہ تبصرہ لاہور ہیں اس کتاب کے اول میں امیر شریعت کی تصویر ہے جس تصویر کو دیکھ کر لوگ خوشی سے خرید لیتے ہیں اور واہ بخاری واہ بخاری کرتے ہوئے اٹھا لیتے ہیں۔ اس بناء پر ہمارا سخت اعتراض ہے کہ یہ تصویر کیوں چھاپی گئی ہے۔ جب شریعت میں ناجائز ہے۔ آپ کا اعتراض سو روپیہ کے نوٹ پر ہر ترجمان میں آتا ہے بجا ہے لیکن آپ پر فرض ہے کہ آپ مرزا جانباز صاحب کو بذریعہ ترجمان اسلام مطلع فرما دیں اگر اسی طرح ہر شخص اپنے بزرگ کی تصویر رکھ لے تو معاملہ کہاں سے کہاں تک پہنچ جاویگا۔ اور ہماری آئندہ نسلیں تو بالکل مشرکین کی مثال پر ہو جائینگے اور تصویر پرستی کرنے کے لئے بت تراش لیں گے آگے خود اندازہ فرما لیں۔ (نذیر احمد امیر جمعیۃ العلماء اسلام مہتمم مدرسہ احسن العلوم گڑھی دھوڑو تحصیل صادق آباد)

Phone No. 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol. 6 | 17 th May, 1963 22 nd Zul Haj 1382 Hijri | No. 18

اہم خبریں

اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن اور متعدد شیعہ لیڈروں کی گرفتاریاں

شیعہ کنونشن میں ہنگامہ ۔ متعدد افراد مجروح ۔ اجلاس درہم برہم

لاہور ۔ ۱۰ مئی کو برکت علی اسلامیہ ہال میں مختلف شیعہ تنظیموں کے تین سو نمائندے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق روزنامہ کوہستان کے ایک مبینہ قابل اعتراض مضمون کی اشاعت سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے ۔ اس میں مظفر علی شمسی کے طبقہ کی رائے یہ تھی کہ متعلقہ اخبار کی معذرت کے پیش نظر اس جھگڑا کو ختم کیا جائے ۔ علامہ کفایت حسین کے حواری اسے دوبارہ اٹھانے پر مصر تھے ۔ اس پر اجلاس کے شروع ہی میں فریقین میں تصادم ہو گیا ایک دوسرے پر کرسیاں پھینکی گئیں اور چاقوؤں کا آزادانہ استعمال کیا گیا جس سے کئی افراد مجروح ہوئے اور ہسپتال پہنچا دئے گئے ۔ پولیس نے اس سلسلہ میں اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن علامہ کفایت حسین اور ان کے صاحبزادگان اور دیگر متعدد شیعہ لیڈروں کو گرفتار کر لیا ۔ ملزمان کو دو ہزار روپے کی عبوری ضمانت پر رہا کیا گیا مظفر علی شمسی کی ضمانت کو قبل از گرفتاری منظور کر لیا گیا ۔ اس طرح سادات محرم سے پہلے ہی بٹ گئے اور اجلاس کسی نتیجہ کے بغیر ختم ہو گیا۔

منٹگمری ۔ ایڈیشنل سیشن جج نے اوکاڑہ کے حالیہ افسوسناک حادثہ کے ملزمان کی ضمانت کی درخواستوں کو مسترد کر دیا ہے اور آئندہ سماعت کے لئے پیشی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے ۔ واضح رہے کہ اس حادثہ میں پولیس نے ایک گروہ کے نو اور ایک کے سترہ افراد کو دفعہ ۳۰۲ کے تحت گرفتار کیا تھا

عرب لیگ کے سیکرٹری سید عبدالخالق حسونہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے وفاق سے عرب لیگ مضبوط ہو گئی ہے

پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا آئندہ بجٹ سیشن ۷ جون سے شروع ہو رہا ہے ۔

اردن کے جلاوطن سابق کرنل علی ابو نوار نے دمشق میں اردن کی متوازی حکومت قائم کر لی ہے ۔ انہوں نے ۱۹۵۷ میں اردن کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش کی تھی ۔ جس کی پاداش میں انہیں جلاوطن کر دیا گیا تھا ۔

اردن میں زبردست انتشار پایا جا رہا ہے ۔ اکثر جگہوں پر شاہ حسین کے خلاف گوریلا جنگ لڑی جا رہی ہے اور انقلاب کی کیفیت پائی جاتی ہے ۔ شاہ اردن اس حالت سے گھبرا گئے ہیں

عرب ممالک کے اتحاد سے اسرائیل کی سالمیت کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے ۔ نیویارک ٹائمز نے صدر کینیڈی کے اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر امریکہ نے اسرائیل کے ساتھ دفاعی معاہدہ کر لیا تو مشرق وسطی میں مغربی طاقتوں کے اثر و رسوخ کو سخت نقصان پہنچے گا اور عرب ممالک کمیونسٹ بلاک میں شامل ہو جائیں گے ۔

یمن میں مکمل امن و امان قائم ہو گیا ہے

متحدہ عرب جمہوریہ کے دستے واپس پہنچ رہے ہیں

بغاوت کے الزام میں جن دس سیاسی لیڈروں کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں ملتان جیل میں بھیج دیا گیا ہے ۔ یاد رہے کہ ایک ایڈریز بڈ ایچ سلہری ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں ۔

لاہور کے پارک ہوٹل سے بھارتی باشندہ مسٹر اڈکپور کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

الجزائر کے وزیر اعظم بن باللہ نے اخبار الاہرام کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل سامراجی طاقتوں کا آلہ کار ہے اور افریقی ممالک میں سامراجی اور یہودی نظریات کے پھیلانے میں در پردہ مصروف عمل ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ عرب ممالک کو متحد ہو کر اسرائیل سے نپٹنا پڑے گا ۔ بن باللہ نے کہا کہ وہ صدر ناصر کے نظریات سے پوری طرح متفق ہیں اور الجزائر کے عوام اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہیں

کشمیر پر مذاکرات کا چھٹا دور ۱۵ مئی سے نئی دہلی میں شروع ہو گیا ہے ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نئی دہلی پہنچ گئے ہیں ۔

صدر ایوب نیپال کے چار روزہ دورہ کے بعد پاکستان پہنچ گئے ہیں ۔

امریکہ نے لاؤس کی حکومت کو وسیع پیمانے پر اسلحہ کی ترسیل شروع کر دی ہے جس سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کمیونسٹ ملک بھی پاتھٹ لاؤ فوجی امداد شروع کر دیں گے جس سے خانہ جنگی کی آگ بھڑک سکتی ہے ۔

مراکش کے شاہ حسن دوم نے کہا ہے کہ ۱۷ مئی میں ملک کی پہلی پارلیمنٹ کے عام انتخاب غیر جانبدارانہ منصفانہ ہوں گے جس سے سیاسی لیڈروں کا یہ اعتراض ختم ہو جائے گا کہ ملک کی موجودہ قیادت عوام کی نمائندہ نہیں ۔ لیکن سیاسی حلقوں کو شاہ حسن کے اس اعلان پر اعتماد نہیں ہے ۔ کہ انتخاب غیر جانبدارانہ کرائے جائیں گے ۔

صوبائی اسمبلی کے آزاد گروپ کے رکن امیر حبیب اللہ خان سعدی نے ایک نئی سیاسی جماعت تحریک استقلال پاکستان کے نام قیام کا اعلان کیا ہے ۔

نیشنل عوامی پارٹی کے رہنماؤں خان عبداللہ خاں اور خان عثمان خان جو گذشتہ دنوں کوئٹہ میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا تھا ۔ انہیں لاہور کے شاہی قلعہ میں رکھا گیا ہے

ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا کہ دفعہ ۱۴۴ ۔ الف کو فوراً منسوخ کیا جائے ۔ اور سیاسی رہنماؤں کے مقدمے واپس لیے جائیں ایسوسی ایشن نے قرارداد میں کہا ہے کہ شہریوں کو رائے کا اظہار اور حکومت پر نکتہ چینی کا حق حاصل ہے

صدر سلال کا بہترین اقدام

یمن میں نیم عریاں تصاویر کی خرید و فروخت اور نمائش ممنوع قرار دے دی گئی ہے ۔

صدر سلال نے اعلان کیا ہے کہ دشمن، فحش لٹریچر اور نیم عریاں تصاویر کے ذریعے یمنی عوام کے جذبۂ جہاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں اس لئے تصاویر رکھنے والے افراد کو سخت سزا دی جائے گی ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اسلامی ضابطہ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں اسی میں ہماری کامیابی کا راز پوشیدہ ہے

جزاک اللہ نکو گفتی

محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ ۱۷ ۔ ۱۸ مئی بروز جمعہ ہفتہ شہر محراب پور ضلع نواب شاہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک عظیم الشان کانفرنس ہو گی جس میں مستند علماء کرام شرکت کر رہے ہیں

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عید گاہ مظفر گڑھ کا جلسہ

مورخہ ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ مئی بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام عید گاہ مظفر گڑھ منعقد ہو رہا ہے جس میں اکابرین ملت و امت بزرگان دین تشریف لا رہے ہیں جو کہ اپنے ارشادات عالیہ سے مستفیض فرمائیں گے ۔ اہل جملہ اہل اسلام کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ اس خالص مذہبی جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں ۔

بقیہ صفحہ ۴

پختہ مکان بنوا لیا تھا کلام ترک نہ فرماتے بعلوم ہے جب تک وہ مکان گرا کر حاضر نہ ہوئے حضور نے ان سے مخاطب نہ فرمایا ۔ رسول کریم کے زمانے میں آپ کا یہ ... کفر ہوتا ۔ آج آپ کے رد میں میرا مضمون کہ ... اسلام میں فرق نہیں بلکہ احوال میں فرق ہے جب سب ہی ننگے ہیں ۔ تو کوئی کسی کو طعنہ کیا دے ۔ ننگا ہونا ہی معیار شرافت ہے ۔ اب جبکہ ہر ... امیرانہ ٹھاٹھ کی جستجو میں ہے ۔ میں کسی سے کہوں کہ ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

اسلامی لائبریری نور پور اورکزئی

نفیس

جلد ۶ ○ جمعہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳

رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا دورۂ مشرقی پاکستان

(ہوائی جہاز سے ۱۸ جنوری ۶۳ئ کو وفد روانہ ہو جائے گا)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق رہنمایان جمعیۃ کا ایک وفد مشرقی پاکستان (مشرقی بنگال) کے دورے پر روانہ ہو رہا ہے۔ اس وفد میں حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کراچی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان اور جناب سردار میر عالم خاں صاحب لغاری شامل ہیں۔ یہ وفد ۱۸ جنوری ۶۳ئ کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر اسی دن ڈھاکہ پہنچ جائے گا۔ محترم بنوری صاحب پشاور کے ایک سادات گھرانے کے چشم و چراغ ہیں حضرت علامہ انور شاہ صاحب کے ارشد تلامذہ میں سے اور ان کی یادگار ہیں آپ نے ان کے علوم کو زندہ رکھنے اور نشر کرنے کا باقاعدہ کام شروع کر رکھا ہے۔ آپ موتمر عالم اسلامی کے رکن اور کراچی کے اونچے درجہ کے دار العلوم مدرسہ اسلامیہ نیوٹاؤن کے مہتمم ہیں۔ آپکی ذات سے علماء دین کے وقار کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ آپ کی علمی مذہبی اور ملکی خدمات سے اہل پاکستان واقف ہیں اس وقت آپ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے نائب امیر اور منتخبہ عہدہ دار ہونے کے سوا شعبہ تصنیف تالیف کے انچارج ہیں۔ مشرقی پاکستان میں بھی آپ کا حلقۂ اثر وسیع ہے۔ آپ نے باوجود انتہائی ضروری مشاغل کے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کے لئے بہ وقت دیگر قابل قدر قربانی فرمائی ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بھی ان بزرگوں میں سے ہیں جو خاموشی سے ملک و ملت کی مخلصانہ خدمات کو ہر دوسرے کام پر ترجیح دیتے ہیں۔ آپ ماضی بعید سے جمعیۃ علماء سے وابستہ ہیں۔ اس وقت مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس ہیں جو ملتان میں ایک بڑا قابل قدر دار العلوم ہے۔ آپ کو افتاء کا کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ درس و تدریس کے علاوہ آپ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کے لئے دورے بھی کرتے ہیں۔ آپ کے کندھوں پر سب سے زیادہ اور بڑا بوجھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نظامت اعلیٰ کا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ میں پاکستان کے پونے دو سو دینی مدرسے اور دار العلوم شریک ہیں جن کی نگرانی نظم و نسق کی درستگی اور سالانہ امتحانات وغیرہ کے تمام کاموں کا بڑا حصہ آپ ہی کو دوسرے بزرگوں کی معاونت سے کرنا پڑتا ہے۔ آپ گزشتہ انتخابات ملکی میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی طرف قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں جب کہ اس ضلع کے اسلام دوست اور مخلص مسلمانوں نے آپ کو دو چند ووٹوں سے بڑے بڑے نوابوں اور وکلاء کے مقابلہ میں کامیاب کیا۔

حضرت مولانا موصوف صاحب ہی کا حوصلہ ہے کہ دیگر تمام ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ وہ قومی اسمبلی (پارلیمنٹ) کی ممبری کے فرائض بھی بطریق احسن ادا کرتے ہوئے ایوان حکومت میں اسلام کی پوری پوری نمایندگی کرتے ہیں۔

سردار میر عالم خاں صاحب لغاری خاندان کے مایۂ ناز فرزند ہیں۔ یہ بڑے زمینداروں کا خاندان ہے۔ اور ان میں سے اکثر بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اس خاندان کی یہ شرافت ہے کہ ان میں سے بہت سے افراد دین کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے اس خاندان میں سے بعض اسلامی جماعت کے نام سے فریب کھا کر ان سے مل جاتے ہیں اور جب قریب سے دیکھتے ہیں تو بھر نکل آتے ہیں۔ ہمارے ممدوح سردار میر عالم خاں صاحب نے بھی پہلے ان سے تعاون کر کے اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنا پسند کیا تھا۔ مگر الحمد للہ تعالیٰ کہ آپ کو بڑے بڑے اللہ والوں کی صحبت و خدمت کا شرف حاصل ہے اس لئے آپ بہت جلد حقیقت سمجھ کر علیحدہ ہو گئے۔

آپ کے دینی شوق اور مخلصانہ خدمت کے جذبہ سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے فائدہ اٹھانا چاہا۔ آپ نے اپنی خدمات اس کے سپرد فرما دیں اور سندھ و بلوچستان (بشمول سابق ریاست بہاولپور) کی نظامت کا بوجھ سنبھال لیا اور چار ماہ کی مسلسل قربانی کر کے اپنے خرچ سے دورے فرمائے۔ اور ہم ماہ میں پورے سال کا کام سرانجام دیا۔ آپ مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر اور جفاکش کارکن ہیں۔ باوجود کثیر المشاغل ہونے کے آپ نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اس وفد میں شمول منظور فرما لیا ہے جو مشرقی پاکستان کے دورے پر بذریعہ ہوائی جہاز جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وفد کو اپنے دینی مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ تمام مسلمان۔ اہل اسلام اور خاص کر علماء کرام دعا فرمائیں

خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پرلیس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ام الخبائث اور پاکستان

[illegible] فارسی و اردو۔ لاہور

اسلام پسند حلقوں میں یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ گزشتہ سالوں کے اندر پاکستان میں شراب نوشی اور شراب فروشی کی نامراد لعنت میں سو فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔

فرنگی کی لائی ہوئی لعنت کا اس کے دورِ اقتدار میں یہ حال نہیں تھا بلکہ آزادی سے قبل شراب سازی کا کوئی ایک کارخانہ تھا تو آج پندرہ کارخانے قائم ہیں اور کھلے بندوں شراب فروخت ہو رہی ہے۔ اس سے قبل مغربی پاکستان میں محدودے چند دوکانیں تھیں اور ہمارے معلومات کے مطابق بہت کم شہر ایسے تھے جہاں ایک سے زیادہ دوکانیں ہوں۔ لیکن اس وقت خوردہ فروش دوکانوں کی تعداد ۳۰۴ ہے۔ روزنامہ کوہستان کے دئے گئے اعداد و شمار کے مطابق جہاں غیرملکی اور اعلیٰ اقسام کی دیسی شراب فروخت ہوتی ہے ان کی تعداد حسب ذیل ہے۔

	تھوک	پرچون		تھوک	پرچون
لاہور	۱۱	۴۰	کراچی	۱۰	۱۴۰
راولپنڈی	۲	۹	ملتان	۱	۱۰
پشاور	۱۳	۳۲	حیدرآباد	۲	۴۵
کوئٹہ	۷	۴۲			

اب ان نام نہاد مسلمانوں کی تعداد بھی ملاحظہ فرمائیں کہ جو پرمٹ پر (یعنی جائز) شراب نوشی فرماتے ہیں۔

لاہور	۴۰۲۵	پشاور	۳۵۱
راولپنڈی	۲۹۸	ملتان	۷۰۱

یہ پاکستان کے محدودے چند بڑے بڑے شہروں کے اعداد و شمار ہیں اس کے علاوہ ایک افسوسناک پہلو جو ہمارے سامنے ہے صوبہ کے مختلف شہروں میں ۲۴۸ خواتین کے پاس شراب نوشی کے پرمٹ موجود ہیں۔ اور پرمٹ ہولڈروں میں ۲۳ افراد ایسے بھی ہیں جن کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہے۔

یہ وہ تعداد ہے جو اخبارات کے ذریعہ ہمارے سامنے آئی ہے۔ نامعلوم کتنے ہی معاشرے میں ایسے افراد ہوں گے جو اندرون خانہ میں بغیر پرمٹ حاصل کئے شراب نوشی فرماتے ہوں گے کتنی ہی خفیہ بھٹیاں ہیں جو شراب بنانے میں مصروف ہیں۔ اندازہ کیجئے یہ اس ملک کی حالت ہے جس کی بنا لا الٰہ الا اللہ پر رکھی گئی تھی اور کہنے میں اسے اسلامی ممالک کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کہا جاتا ہے۔ کیا آزادی لینے کا یہی مقصد تھا کہ کھلے بندوں شراب فروخت ہو، پینے کے لئے پرمٹ تقسیم کئے جائیں اور اس کے ذریعے ملک میں بے حیائی اور فحش پسندی، عریانی آوارگی اور فسق و فجور کو فروغ دیا جائے کیا یہ قرآن و حدیث کے حکم کی صریح نافرمانی ایک اسلامی مملکت میں نہیں ہو رہی؟

ایک مسلمہ حقیقت

صرف یہی نہیں کہ چونکہ شراب ہمارے مذہب میں حرام قرار دی گئی ہے اس لئے اس کی مذمت کی جا رہی ہے۔ بلکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شراب اپنی فطرت کے لحاظ سے معاشرے اور تمدن کے لئے نہ صرف یہ کہ فساد اور خباثت پر مشتمل ہے بلکہ دوسرے بے شمار فسادات اور خباثتوں کا پیش خیمہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ دینِ فطرت کے داعی حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "ام الخبائث" کا نام دیا ہے مختلف قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے انسان کے پاس اگر کوئی مفید چیز ہے تو وہ عقل سلیم کا جوہر ہے اور اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ شراب کے استعمال سے یہ جوہر معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ جب یہ جوہر گراں مایہ یکسر ختم ہو جائے تو پھر اس کے تمام تر اثرات لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام تر جبلانی اور بہیمی قوتیں برانگیختہ ہو کر تغلب کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جب انسانیت کے بجائے حیوانیت کا غلبہ ہو جائے تو انسانیت، شرافت، ذہانت اور عقل سلیم وغیرہ تمام خصلتیں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اور یہ ایک انسان کا حیوان اور درندہ بن کر رہ جاتا ہے۔ ایسے افراد پر مشتمل معاشرہ انسانیت اور ملک و ملت کی یقیناً کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ بلکہ آئے دن کے واقعات سے یہ بات ظاہر ہے یہ شرابی نشہ کی حالت میں جو اودھم مچاتے ہیں اور شریف لوگوں کو تنگ کرتے ہیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مصر کے مشہور اخبار "الاہرام" نے ایک شرابی کا المناک واقعہ نقل کیا تھا جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔

سزارع یذبح اطفالہ و یعلق جثثہم علی ابواب و ینادی اهالی البلدة لیشاهدوا مصرعهم۔" یعنی ایک زمیندار شرابی کا واقعہ جو اپنے بچوں کو خود قتل کر کے اور ان کی لاشیں مکان کے دروازہ پر لٹکا کر گاؤں کے باشندوں کو اس غرض کے لئے بلا رہا ہے کہ ان بچوں کی قتل گاہ کو دیکھیں۔

کیا اس عبرتناک واقعہ سے ہم عبرت حاصل نہیں کر سکتے۔ پھر یہی ایک واقعہ نہیں بلکہ ہمارے سامنے پاکستان اور دیگر ممالک کے ایسے واقعات موجود ہیں جو شرابی مذکور کے واقعہ سے کم عبرتناک نہیں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ آج مسلمان اس بُرائی کو بُرائی سمجھتا ہی نہیں ہے اور مسلمانوں کی زندگی کا ایک اہم جزو بن کر قومی تہذیب کے رگ و ریشہ میں سما گئی ہے۔ ہر تقریب میں کھلے بندوں استعمال کیا جاتا ہے اور یار لوگ اس پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ انتہا یہ کہ اس کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ثابت کیا جاتا ہے

ع چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام کو ایسی چیزوں سے دور کا واسطہ بھی نہیں جیسا کہ ذیل میں عرض کیا جا رہا ہے۔

قرآن اور شراب

قرآن مجید سورت مائدہ کے اندر شراب حرام قرار دیا اور حتمی فیصلہ کیا گیا ہے جو قیامت تک کے لئے ہے آیت یہ ہے:۔

یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون؟

(ترجمہ) "اے ایمان والو! شراب نوشی، جوا، بُت اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔ امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟"

قرآن نے کس حکیمانہ رنگ میں اس کی حرمت کا ذکر کیا۔ کیا اس کے بعد بھی کسی مسلمان کے لئے کوئی حجت باقی رہ جاتی ہے۔ حضور اکرم نے تو شرابیوں کے ساتھ جنگ تک کرنے کا کہا۔ اسی طرح ایک جگہ حضور نے فرمایا کہ شراب پر بھی خدا کی لعنت ہے اور شراب پینے والوں پر بھی۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ حضور نے شراب کی تجارت تک کو حرام قرار دیا۔ اس طرح کی بیشتر روایات ہیں جو پیش کی جا سکتی ہیں۔

معاشرے کی ذمہ داری

شراب کی مذمت اور اس کے معاشرے پر مہلک اثرات اور اسلام کے نقطۂ نظر واضح ہونے کے بعد ہمیں سوچنا ہے کہ ایسے جرائم کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے۔ کون لوگ اور کون ذرائع و وسائل ہیں جو اسے ختم کر سکتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شراب نوشی جیسی جتنی خرابیاں جو افراد کے اندر پیدا ہوتے ہیں اس کے اندر معاشرے کی خاموشی کا بھی بڑا دخل ہے۔

اور نہ ہی ایسے معاشرے کو بری الذمہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو نہی عن المنکر کے اصول پر پورا نہیں اترتا۔ بلکہ ایسے معاشرے پر خدا کا عتاب نازل ہوتا ہے اور کبھی بھی تباہی سے نہیں بچ سکتا۔ جیسا کہ پہلی امتوں کے حالات سے حالات سے ظاہر ہے۔

حکومت کی ذمہ داری

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ معاشرے کے جرائم کو ختم کرنے کے لئے ہماری حکومت نے آج تک کوئی قدم نہیں اٹھایا اور ظاہر ہے کہ معاشرے کی برائیوں کو ختم کرنے کا سب سے بڑا حکومت کا فرض ہوتا ہے۔ اور یہ ساری کی ساری ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے حکومت جرائم کا قلع قمع تو کیا کرتی۔ بلکہ شراب جیسے لعنت کا دیا کی سرپرستی کر رہی ہے اور اس کے روک تھام کا اس کے پاس کوئی حل نہیں بلکہ پرمٹ کے ذریعے اسے فروغ دیا جا رہا ہے۔ اور جو لوگ ناجائز شراب پیتے ہیں اس کی سزا حکومت نے ٹریفک کی خلاف ورزی کرنے سے زیادہ نہیں رکھی معاشرہ میں فواحش و منکرات کا علانیہ ارتکاب ہو رہا ہے۔ شرعی قوانین کی پامالی خود حکومت برملا کر رہی ہے۔ ہر جگہ زناکاری کے اڈے قائم کئے جا رہے ہیں اور اسے انگریزی دورِ اقتدار کی طرح فروغ دیا جا رہا ہے۔ شراب نوشی اور قمار بازی کا بازار ہر وقت گرم رہتا ہے۔ تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ایک اسلامی ریاست میں محرمات شرعیہ کے لئے کھلی اجازت دے رکھی ہو جرائم کے انسداد کے لئے قانون مکمل طور پر غیرمتحرک ہو۔ تو کیا اس سے بڑھ کر کوئی بددیانتی اور غفلت ہو سکتی ہے۔

حکومت ام الخبائث کے بارہ میں کیوں خاموش ہے؟ اس بارہ میں ارباب حل و عقد سے ضرور جواب طلبی ہو گی کہ تمہاری سرپرستی میں اسلام کے فطری اصولوں کو پامال کیا جاتا رہا اور تم نے اس کا کوئی حل تلاش نہ کیا۔

اس کا ہمارے پاس ایک ہی حل ہے

(باقی صفحہ [illegible] پر)

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۸؍ جنوری ۱۹۶۳ء

نظام اسلام پارٹی میں چودھری محمد علی کی تقریر

حق و باطل کی آمیزش

بعض اخبارات میں چودھری محمد علی صاحب سابق وزیر پاکستان نے نظام اسلام پارٹی کے اجلاس منعقدہ ڈھاکہ میں تقریر کرتے ہوئے دو باتیں بتائی ہیں ۔

پہلی بات پہلی بات یہ کہ مارشل لاء خدا کا عذاب بن کر آیا ، یا مارشل لاء گورنمنٹ خدا کا عذاب بن کر آئی ۔ ممکن ہے چودھری صاحب کا یہ احساس صحیح ہو ۔ اور ممکن ہے ان کا روئے سخن مارشل لاء گورنمنٹ کے جاری کردہ عائلی قوانین کی طرف ہو ۔ یا آئین کے غیر اسلامی ہونے کی طرف یا وہ مارشل لاء کو جمہوریت کا دشمن سمجھنے کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہوں ۔ بہرحال ہمیں اس سے بحث نہیں کہ وہ مارشل لاء گورنمنٹ کو کیوں خدا کا عذاب سمجھ رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں ہماری عرض صرف اتنی ہے ۔ کیا سابقہ حکومتیں بمعہ چودھری محمد علی صاحب کی وزارت کے اللہ تعالیٰ کا عذاب نہ تھیں ؟ کیا چودھری صاحب نے اپنے زمانۂ وزارت میں چکلے بند کر دیئے تھے ؟ کیا انھوں نے عیاشی اور بدمعاشی کے اڈے ختم کئے ۔ کیا انھوں نے شراب بند کی ۔ کیا انھوں نے اپنے بنائے ہوئے آئین میں پاکستان میں مرتد ہونے یا مرتد کرنے کی اجازت نہیں دی ؟ کیا انھوں نے کفر کی تبلیغ کو بند کیا ؟ کیا انھوں نے عورتوں کو مردوں کی طرح حقوق دے کر اسلامی احکام کی خلاف ورزی نہیں کی ۔ کیا انہوں نے ظفر اللہ خاں قادیانی کے خلاف کوئی کام کیا ۔ کیا انہوں نے بے حیائی اور مخرب اخلاق ثقافت کا انسداد کیا ۔ کیا انھوں نے ارکان اسلام جاری کئے ۔ کیا انھوں نے علماء کرام کے مشورہ سے آئین اسلامی بنانے سے پہلوتہی نہیں کی ۔ کیا انہوں نے فرنگی راج کے زمانہ کے غیر اسلامی قوانین تبدیل کئے ؟ کیا انہوں نے اسلامی تعلیمات کی ترویج کے لئے کوئی اقدام کیا ۔ کیا انھوں نے مغربی اقوام کی بجائے عالم اسلام سے تعلقات استوار کرنے کے لئے کوئی مثبت عملی کام کیا ۔ کیا آپ نے سودی کاروبار اور خاص کر سرکاری سود پسندی کے خلاف کوئی کام کیا ؟ کیا آپ نے اسلامی جمہوریت کے تقاضوں کے تحت انتخابات میں امیدواروں کے لئے کوئی اسلامی شرائط عائد کیں یا کوئی اخلاقی قید عائد کی ؟ اگر آپ نے یہ کام نہیں کئے تو پھر آپ کی حکومت اور آپ جیسی دوسری حکومتیں بھی خدا کا عذاب کہلانے کی مستحق ہیں یا نہیں ۔ کیا آپ اس اصول کے پابند نہیں ہیں کہ کرسی اقتدار نہ ملے تو اسلام اسلام پکارو ۔ مل جائے تو اس کے احکام کو پس پشت ڈال دو ۔

اگر آپ اپنے وقت میں اسلام جاری کر دیتے ۔ آج صدارتی حکومت کو اس کے بدلنے میں ہزاروں مشکلات کا سامنے ہوتا اور قوم پھر آپ کو چاہتی ۔

آپ انصاف کیجئے اب قوم آپ کی باتوں پر کیا اعتبار کرے ۔ اسلامی جمہوریت کا یہ معنی تو نہیں ہے کہ ایوب خاں یا کوئی ایک آدمی بحیثیت صدر کے برائی کرے تو یہ عذاب کہلائے اور ایک وزیر بحیثیت ایک جمہوری پارٹی کے وہی برائی کرے تو رحمت بن جائے ۔ برائی برائی ہے چاہے وہ صدر کرے یا جمہور کے نمائندے کہلانے والے کریں ۔ کیا آپ یہ اعلان کریں گے کہ اگلے گناہوں سے توبہ آئندہ اسلام کا سچا خادم ہوں گا ۔

آپ پر مسلمانوں کا یہ بھی اعتراض ہے اور بہت بڑا اعتراض ہے کہ آپ نے اپنے عہد میں الحاد کا دروازہ کھولنے والے مودودی صاحب کو مقبول بنانے کی غلط کوشش کی اور آج بھی آپ ایک غلط اور گمراہ کن انداز سے اس کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اور مودودی کی ماضی میں بھی ملی بھگت تھی ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ عام علماء دین مودودی کے عقائد و خیالات کو اہل سنت والجماعت کے خلاف سمجھتے ہیں ۔

دوسری بات یہ چودھری صاحب نے اپنی تقریر میں دوسری بات یہ کہی ہے کہ نظام اسلام پارٹی اور اسلامی جماعت (مودودی فرقہ) میں یہ فرق ہے کہ نظام اسلام پارٹی ہر گروہ کے ہاں ہر دلعزیز ہے اور وہ صرف مذہبی لوگوں میں ۔ یہ بات قطعاً غلط ہے ۔ مذہبی لوگ آپ کہتے کن کو ہیں ۔ علماء و مشائخ تو اس کو گمراہ سمجھتے ہیں ۔ دیوبند ۔ دہلی ۔ سہارنپور ۔ لائل پور ۔ چھچھ ۔ ضلع کیمبلپور ۔ سندھ و پنجاب کے علماء کرام تو مودودی کو گمراہ سمجھتے ہیں ۔ بریلوی دیوبندی اہل حدیث کوئی بھی اس کے خیالات سے متفق نہیں ہیں ۔ مرزا غلام احمد کی طرح چند مولویوں کو قابو کر لینا یا دو چار مرید ہر ضلع میں پیدا کر لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے ۔ خاص کر جب کہ آپ جیسے لیڈر اس کو اچھالتے ہیں ۔ یا امریکہ کے دوست ممالک خاص کر سعودی عرب اس کو مقبول و مشہور کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں ۔ ظاہر ہے کہ پہلے فرنگی کی سیاست نے مسلمانان ہند کا نمائندہ آغا خان کو بنایا ۔ پھر ظفر اللہ قادیانی کو آگے لایا اور اب کچھ اسی قسم کی سیاست مودودی صاحب کو مسلمانوں کا لیڈر بنانا چاہتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ اہل اسلام نے نہ پہلے دونوں کو تسلیم کیا نہ اس تیسرے کو فائدہ مان سکتے ہیں ۔ اس لئے چودھری محمد علی صاحب اس طرح کی چالیں چھوڑ کر اور پرانے گناہوں سے توبہ کر کے علماء کرام کے مشورہ سے پروگرام مرتب کریں ۔ ورنہ صرف اسلام کا نام سن کر سن کر قوم کے کان پک گئے ہیں ۔ آپ خالی نعرہ کام نہ دے گا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب اور سارے لیڈروں اور مسلمانوں کو صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت کی توفیق دے ۔ آمین ۔

محکمہ ڈاک کی غفلت !

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ محکمہ ڈاک اس قدر سستی و کاہلی اور غفلت سے کام لے رہا ہے جو کسی لحاظ سے مفید نہیں ۔ ہمیں بار ہا باہر سے شکایات موصول ہوتی ہیں اور مسلسل ہو رہی ہیں کہ پرچہ دیر سے پہنچتا ہے یا پھر پہنچتا ہی نہیں حالانکہ دفتر سے باقاعدگی کے ساتھ مقررہ وقت پرچہ بھیجا جاتا ہے بعض اوقات تو بنڈل کے بنڈل ہضم کر دئے جاتے ہیں ۔ اکثر ہمارے محکمہ ڈاک کے کرم فرما ہم پر یہ کرم فرمائی بھی کرتے رہتے ہیں کہ پرچہ کی پتے والی چٹ بڑی بے دردی سے پھاڑ دی جاتی ہے یہی نہیں بلکہ ساتھ ہی پرچہ کا وہ حصہ بھی ان نفوسِ قدسیہ کے ہاتھوں کی نظر ہو جاتا ہے ۔ کیا ہم محکمہ والوں سے دریافت کر سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے کیا جو لوگ اس قسم کی بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ ان کو اس فعل قبیح سے باز رکھنے کا محکمہ کے پاس کوئی حل نہیں ؟ ہمارے خیال میں اس قسم کی گزاری محکمہ میں خصوصاً وہی کالے مرزائی کلرک ہی کرتے ہیں اور اگر افسران نے ان قسم کے لوگوں کا کوئی نوٹس نہ لیا تو بصورت دیگر افسران محکمہ اس کے ذمہ دار ہونگے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ محکمہ ہمیں دوبارہ کچھ اس قسم کی شکایت کرنے کا موقع نہیں دے گا

وصیت نامہ

ایک مسلمان نے اس وصیت نامہ کے بارہ میں دریافت کیا ہے ۔ جس میں مدینہ منورہ کے کسی فرضی شیخ احمد صاحب کا خواب اور ساٹھ ہزار آدمیوں کے بے ایمان مرنے اور اس بات کا ذکر ہے کہ اس وصیت نامے کی نقلیں کر کے پھیلانے سے اتنا اتنا فائدہ اور نہ کرنے سے اتنا نقصان ہوگا ۔

عرض ہے کہ یہ وصیت نامہ ساٹھ سال پہلے سے چل رہا ہے جب کہ ہم بچے تھے ۔ اس کے بارہ میں علماء ہند نے فرمایا تھا کہ اس پر یقین نہ کیا جائے ۔ ممکن ہے یہ کسی عیسائی کی سازش ہو ۔ جو اس طرح خواب مشہور کر کے پھر اس کو جھٹلائیں ۔ اور اسلام کو بدنام کریں ۔ بہرحال یہ کوئی شرعی چیز نہیں ہے ۔ نہ اس کے نہ چھپوانے سے کسی قسم کا خطرہ ہے ورنہ آج کروڑوں مسلمان جو ایسا نہیں کرتے ان کے بچے مر جاتے ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہنے والوں کا فرض ہے کہ وہ رسول اللہ کے دین اور آپ کی سنت کی اشاعت کرتے رہیں ۔

جماعتی کارکنوں سے ضروری گذارش

ہمارے بعض جماعتی کارکن جمعیۃ کی کارروائیاں اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کے خطوط اور دیگر ترجمان اسلام سے متعلق امور ایک ہی خط میں ارسال کر دیتے ہیں جس سے ہمیں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس لئے ہم جماعتی کارکنوں اور دیگر حضرات سے گذارش کرتے ہیں کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے نام صرف ان کے ذاتی خطوط ہی بھیجے جائیں ۔ جماعتی کارروائیاں اور دیگر تبلیغی خطوط وغیرہ ترجمان اسلام میں شائع کرنے سے متعلق چیزیں ایڈیٹر کے نام بھیجیں اور ترجمان اسلام سے متعلقہ امور حساب و کتاب پرچہ جاری کروانا یا بند کروانا ۔ وغیرہ یہ سب چیزیں مینجر ترجمان اسلام کے نام ارسال کریں ۔ اس طرح آپ کے حکم کی تعمیل میں تاخیر نہیں ہوگی ۔

(ناظم دفتر)

Scanned with CamScanner

مقدار ڈاڑھی کے مسئلہ میں مودودی صاحب کی افسوسناک بوکھلاہٹ

ثقاہت و فقاہت کے مدعیوں کی عبرتناک علمی بے مائیگی!

بھرم سارے گئے کھل ان کی قامت کی درازی کے
جب اُن کے طرۂ پُر پیچ و خم کے پیچ و خم نکلے

قسط (۲)

مکتوب ثالث

بخدمت گرامی مکرمی و محترمی جناب مولانا مودودی صاحب دامت عنایاتہم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی

چھ ماہ کے طویل اور صبر آزما انتظار اور یاد دہانیوں کے بعد جناب کے معاون خصوصی غلام علی صاحب کی طرف سے گرامی نامہ محررہ ۱۲ جنوری ۶۲ء کو ملا۔

؎ عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است

(۱) ہمارا سوال کتاب ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت سے نہ تھا بلکہ آپ کی اس "نئی تحقیق" کے متعلق تھا کہ

"چند روز سے زیادہ کی مونڈھی ہوئی ڈاڑھی ہونے سے شارع (علیہ السلام) کا منشا پورا ہوجاتا ہے۔"

اس نئی تحقیق کے متعلق استفسار کیا گیا تھا کہ سلف و خلف میں سے کس قابل ذکر عالم نے سوائے آنجناب کے، چند روز سے زیادہ مونڈھی ہوئی ڈاڑھی کو شارع علیہ السلام کا منشا بیان کیا ہے؟ در مختار میں پوری امت کا اجماع اس مسئلہ میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ امت بھر میں کسی نے بھی ایک قبضہ سے کم ڈاڑھی کے تراشنے کو جائز و مباح نہیں کہا۔ اَمَّا الْاَخْذُ مِنْ دُوْنِ ذَالِکَ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ۔

(۲) گرامی نامہ کے آخر میں لکھا ہے کہ "مالکیہ کے ہاں مٹھی بھر ڈاڑھی ضروری نہیں اسی طرح امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ بغیر عدم تشابہ بالمشرکین ڈاڑھی ترشوانے میں مضائقہ نہیں۔" (باختصار)

لیکن ان دونوں باتوں کا حوالہ درج نہیں کیا گیا جو جناب جیسے محتاط محقق سے مستبعد معلوم ہوتا ہے۔

اگر حوالے درج ہوتے تو ہم بھی یہاں کے علماء دین سے ان کی روشنی میں تحقیق کر سکتے کہ امام ابو یوسف اور مالکیہ نے کس طرح چند روز سے زیادہ مونڈھی ہوئی ڈاڑھی کو شارع علیہ السلام کا منشا بتایا ہے۔

(۳) پھر آگے جو آپ نے لکھا ہے کہ "بہرحال مسئلہ مختلف فیہ ہے"۔ تو اس کے متعلق میری ناقص رائے یہ ہے کہ حضرات صحابہ و تابعین سے صرف دو ہی قول ملتے ہیں ایک تو ڈاڑھی کو مطلقاً چھوڑ دینے کا دوسرا قبضہ سے کم میں اختلاف! تو ایک قبضہ سے کم میں اختلاف ثابت کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

(۴) رسالہ "ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت" دفتر اخبار "ترجمان اسلام" بیرون دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتا ہے راقم الحروف کے پاس جو رسالہ تھا وہ آپ کو بھیج دیا تھا۔ اب رسالہ آپ دفتر اخبار ترجمان اسلام لاہور سے ہی منگوا سکتے ہیں۔ براہ کرم تشفی بخش جواب سے سرفراز فرمایا جائے۔ جوابی لفافہ ملفوف ہے اور ساتھ ہی انتظار کی گھڑیاں گننی شروع کردی ہیں۔

۱۹/۲/۶۲

والسلام تابعدار عبداللطیف ڈیزائنر
ٹی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی۔ آئی۔ پی ہری پور

جواب

باسمہ سبحانہ

ابوالاعلیٰ مودودی ۵۔ اے ذیلدار پارک
اچھرہ لاہور۔ پاکستان

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء حوالہ ـــ

فون ۲۵۰۷

محترمی۔ مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ کیا آپ براہ کرم یہ نشان دہی فرمائیں گے کہ مولانا مودودی نے یہ "نئی تحقیق" کس جگہ بیان کی ہے کہ "چند روز سے زیادہ کی مونڈی ہوئی ڈاڑھی ہونے سے شارع علیہ السلام کا منشا پورا ہوجاتا ہے"؟

خاکسار (غلام علی)
معاون خصوصی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

مکتوب رابع

مکرمی جناب مولانا مودودی صاحب دامت عنایتہم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ جیسا کہ آنجناب نے تحریر فرمایا ہے۔ "کہ کیا آپ براہ کرم یہ نشان دہی فرمائیں گے کہ مولانا مودودی (صاحب) نے یہ نئی تحقیق کس جگہ بیان کی ہے کہ چند روز سے زیادہ کی مونڈی ہوئی ڈاڑھی ہونے سے شارع علیہ السلام کا منشا پورا ہوجاتا ہے۔" تو عرض یہ ہے کہ اول تو آنجناب نے جو پہلے تحریر فرمایا تھا کہ امام ابو یوسف اور مالکیہ کے نزدیک ڈاڑھی کا ترشوانا جائز ہے اور اس کا حوالہ احقر نے طلب کیا تھا لیکن وہ تو بالکل ہضم کر لیا گیا از رہ کرم اس کا حوالہ بھی تحریر فرما دیں تاکہ ہم بھی یہاں کے علماء حضرات سے تحقیق کر سکیں۔ نیز مندرجہ بالا نئی تحقیق کی نشاندہی آپ نے طلب فرمائی ہے۔ تو وہ جناب کی کتاب رسائل و مسائل حصہ اول طابع و ناشر مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی بار اول ستمبر ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۱۸۱ آخری پیرہ میں ہے "آپ اگر اتنی ڈاڑھی رکھ لیں جسے دیکھ کر کوئی اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ شاید آپ نے چند روز سے ڈاڑھی نہیں مونڈھی ہے تو شارع (علیہ السلام) کا منشا پورا ہوجاتا ہے" تک مختصر تحریر ہے۔

امید ہے کہ مزاج بعافیت ہوں گے۔ جواب جلدی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے۔

مخلص عبداللطیف ڈیزائنر
ٹی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی۔ آئی۔ پی۔ ہری پور ہزارہ

جواب

باسمہ سبحانہ

ابوالاعلیٰ مودودی فون ۲۵۰۷
۵۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور پاکستان

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۲ حوالہ ـــ

مکرمی۔ محترمی السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

آپ کا عنایت نامہ ملا آپ نے اپنے سابق خط میں مولانا مودودی کی جانب یہ "نئی تحقیق" منسوب کی تھی کہ "چند روز سے زیادہ مونڈی ہوئی ڈاڑھی ہونے سے شارع علیہ السلام کا منشا پورا ہوجاتا ہے"۔ اس کا حوالہ طلب کرنے پر آپ رسائل و مسائل حصہ اول کا حوالہ یوں نقل کر رہے ہیں "آپ اگر اتنی ڈاڑھی رکھ لیں جسے دیکھ کر کوئی شخص اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ شاید چند روز سے آپ نے ڈاڑھی نہیں مونڈی ہے تو شارع (علیہ السلام) کا منشا پورا ہوجاتا ہے"۔ آپ نے حوالہ نقل کرنے میں جس سوجھ بوجھ اور راستبازی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ اس کی داد دینے کو بے اختیار جی چاہتا ہے۔ مولانا نے اس مسئلہ پر جو بحث کی ہے وہ دس گیارہ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے جہاں سے آپ نے حوالہ دیا ہے وہاں اصل فقرہ یوں ہے ـــ

"آپ اگر ڈاڑھی رکھنے میں فاسقین کی وضعوں سے پرہیز کریں اور اتنی ڈاڑھی رکھ لیں جس پر عرف عام میں ڈاڑھی رکھنے کا اطلاق ہوتا ہے۔ (جسے دیکھ کر کوئی شخص اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ شاید چند روز سے آپ نے ڈاڑھی نہیں مونڈی ہے) تو شارع کا منشا پورا ہوجاتا ہے۔"[1]

اب پہلے آپ یہ دیکھئے کہ ایک ہی مسلسل اور مربوط فقرے کا شروع کا (خط کشیدہ) حصہ تو آپ چھوڑ دیتے ہیں اور آخری حصہ جو قوسین کے اندر محض توضیح مزید کی خاطر ہے محض اتنے حصے کو لے کر اس پر اعتراض کی عمارت قائم کرنا چاہتے ہیں تو کیا یہ طرز عمل دیانت و تقویٰ سے کچھ بھی میل کھاتا ہے؟

پھر دوسری بات یہ ہے کہ بالفرض اگر مولانا مودودی نے یہی کہا ہوتا ـــ کہ آپ اگر اتنی ڈاڑھی رکھ لیں کہ کوئی شخص اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ شاید چند روز سے آپ نے ڈاڑھی نہیں مونڈی ہے تو اس سے شارع کا منشا پورا ہوجاتا ہے" ـــ تو کیا اس بات میں اور اس بات میں کہ "چند روز سے زیادہ مونڈی ہوئی ڈاڑھی ہونے سے شارع کا منشا پورا ہوجاتا ہے" دونوں میں آپ کو کوئی فرق ہی نظر نہیں آتا؟ ایک کا مدعا یہ ہوگا کہ آپ کو اتنی ڈاڑھی رکھنی چاہیے کہ جو چند روز نہ مونڈی جانے والی ڈاڑھی سے زائد ہو اور جسے دیکھ کر اس شبہ کی گنجائش نہ ہو کہ یہ ڈاڑھی رکھنے کی غرض سے نہیں چھوڑی گئی ـــ بلکہ چند روز نہ مونڈنے کی وجہ سے بال اُگ آئے ہیں۔ اور دوسری عبارت کا مدعا اس کے بالکل برعکس یہ ہوگا کہ جس شخص نے بس چند روز ڈاڑھی نہ منڈائی اس نے شارع کا منشا پورا کر دیا۔ آپ خود غور فرمائیں کہ جب ایسی سخن فہمی اور احساس ذمہ داری کا مظاہرہ آپ کی جانب سے ہو تو آپ کو کس طرح قائل اور مطمئن کیا جائے؟ ایسی حالت میں تو معاملے کو اللہ کے سپرد کر دینے اور معذرت طلب

(باقی صفحہ پر)

[1] جناب مودودی صاحب کے اصل خط میں اس جگہ "کیا ہو" درج ہے مگر صحیح "کہا ہوتا" ہے۔ اس لئے ہم نے یہ تبدیلی کر دی ہے۔

سردار سورن سنگھ کی دلیل اور مسٹر نہرو کی تردید

نہرو کی ہٹ دھرمی کا واحد علاج جہاد ہے۔ جناب نصراللہ جان اعوان کا بیان

پشاور۔ نصراللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے کشمیر کے متعلق بھارتی سامراج نہرو کے مضحکہ خیز بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاک بھارت مذاکرات کا پہلا دورہ ختم ہونے کے بعد دونوں ملکوں کے وفود کے لیڈروں نے ہر دو ممالک کے لیڈروں، حکام اور پریس وغیرہ سے مشترکہ اپیل کی تھی کہ کشمیر اور دیگر متعلقہ امور کا حل تلاش کرنے میں دوستانہ ماحول پیدا کیا جائے اور کوئی ایسا بیان تنقید اور پراپیگنڈہ نہ کیا جائے جس سے مذاکرات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اغلباً یہ تجویز سردار سورن سنگھ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ مگر سب سے پہلے بھارتی سامراج نہرو نے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوتے یہ کہہ کر کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے، اس مشترکہ اپیل کو ٹھکرا دیا۔ اس طرح نہرو نے بھارتی وفد کے لیڈر کی بھی اس دلیل کو کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پہلے دوستانہ ماحول پیدا کیا جانا ضروری ہے رد کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ نہ محض کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کا ارادہ رکھتے ہیں بلکہ اسے اپنے ملک کی عزت کی بھی کچھ پرواہ نہیں ایس صورت میں کشمیر کی آزادی کے لئے مزید مذاکرات جاری رکھنا ایک مضحکہ خیز امر ہوگا۔ کیونکہ ایسا شخص جو آئے دن بدلتا رہتا ہے اور جسے اپنے ملک کی عزت کی بھی کچھ پرواہ نہیں۔ اس سے صلح کن ذرائع سے اس مسئلہ کے حل کی امید رکھنا محض اپنے آپ کو جان بوجھ کر دھوکہ میں رکھنے کے مترادف ہے۔ اس لئے کشمیر کی آزادی کا واحد اور ٹھیک حل جہاد ہی ہے۔ یہ خیال ہے کہ اس ایٹمی دور میں جہاد کا کیا مطلب؟ دشمنان اسلام مغربی سامراجیوں کا پیدا کیا ہوا ہے۔ وہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ کہ کس طرح مٹھی بھر بہادر مسلمانوں نے معمولی ہتھیاروں کے ذریعہ خداوند کریم پر بھروسہ کر کے بڑی سے بڑی وحشیانہ طاقتوں کو ہر قسم کے مادی وسائل کے باوجود شکستیں دیں۔ اس لئے وہ نہیں چاہتے کہ مسلمان اپنے مظلوم بھائیوں کو نجات دلانے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار جہاد سے کام لیں۔ کل ہی کی بات ہے کہ انہیں سامراجیوں کو کرنل ناصر نے جہاد ہی کی بدولت شکست فاش دے کر نہر سویز سے نکال باہر کیا۔ اس لئے نہرو جیسے ہٹ دھرم کے چنگل سے مظلوم کشمیری باشندوں کو نجات دلانے کے لئے یہی ہتھیار استعمال کرنا پڑے گا۔ جس کے لئے ہر محب وطن ہر وقت تیار رہے۔ لہذا مذاکرات وغیرہ پر مزید وقت ضائع کرنے کے بجائے قوم کو جہاد کے لئے تیار کیا جائے۔ جنگ قوم کمانڈر جذبۂ جہاد کار فرما ہوگا اور اسلام کے حقیقی جذبہ سے دو سرشار نہ ہوگی ہمارا مقصد پایۂ تکمیل تک ہرگز نہیں پہنچے گا

اجتماعی فلاح و اصلاح کا تصور نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے

جس کا سبب فطری قوانین سے بے پرواہی ہے۔ امیر جمعیۃ علماء تحصیل خانپور کی تقریر

خانپور۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانپور نے بطور خطبہ مسنونہ فرمایا۔ کہ آج پاکستان کو معرض وجود میں آتے ہوئے عرصہ ہوا ہے۔ غیر ملکی اقتدار اللہ کے فضل سے ختم ہو چکا ہے جس کا سب سے بڑا حصہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نازل کردہ فطری قوانین سے بے پرواہی اور اسلامی اصول کے تحت عادلانہ نظام کا فقدان ہے۔ اس پر اکتفا نہیں بے دینی بے باکی بے حیائی کا طوفان امڈا چلا آ رہا ہے اخلاقی قدروں کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اسلامی دستور کے سلسلہ میں ملک ابھی تک مطمئن نہیں ہو سکا۔ مذہبی فتنوں کی شیطانی فصل کو آگ لگی ہے ہر طرف قرآن و حدیث پر حملے ہو رہے ہیں اسلاف اور بزرگان دین کی مخالفت ہو رہی ہے۔ چند نفوس قدسیہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے قوم کو بچانے کے لئے جان جوکھوں میں ڈالے مصروف عمل ہیں۔ مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کو کون سنتا ہے۔ علماء دین کی جماعت ہزاروں کی تعداد میں ہر مورچہ پر باطل سے نبرد آزما ہے۔ مگر بوجہ عدم تنظیم کے اس کا نتیجہ کما حقہ بر آمد نہیں ہو سکتا۔ آج تنظیم کا دورہ ہے۔ ٹیچروں۔ پٹواریوں۔ مزدوروں اور دیگر ہر طبقہ کی تنظیم موجود ہے مگر انگریزوں کی معتوب جماعت علماء منتشر ہے جن کی صحیح تنظیم کے بغیر دین کا رہنا مشکل ہے۔ اس شدید ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آپ حضرات کو مدعو کیا جا رہا ہے تاکہ آپ باہمی مشورہ سے حفاظت اسلام اور استقامت پاکستان کی خدمت کو احسن وجوہ انجام دیا جائے۔

اس کے بعد تمام حضرات بیٹھ گئے اور یہ خان پور کا ایک اجلاس زیر صدارت حافظ رحیم بخش صاحب بمقام مسجد مولوی عظیم بخش صاحب منعقد ہوا بتاریخ ۲۳ دسمبر، بجے شام کو حسب ذیل تشکیل معرض وجود میں آئی اور جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داران باتفاق رائے منتخب ہوئے۔ نام عہدیداران مشاورتی کمیٹی۔

مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری۔ امیر

حضرت مولانا فدا الرحمٰن صاحب درخواستی نائب امیر

پیرزادہ ظہیر الحق صاحب ایڈیٹر رستہ ناظم اعلیٰ

چودھری محمد علی صاحب۔ خان پوری خازن

جناب غلام نبی صاحب خاکسار۔ سالار

اسماء ممبران مجلس عاملہ

شیخ عطاء اللہ صاحب۔ چودھری محمد شفیع صاحب

مولوی عبدالحنان صاحب۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب

جناب عبدالخالق صاحب۔ حافظ رحیم بخش صاحب

جناب غلام نبی صاحب منل۔ چودھری محمد حسین صاحب

مولوی غازی صاحب۔ جناب حاجی عبدالواحد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام خلاف اسلام سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتی

یکم شعبان بروز ہفتہ چک ۳۶ تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس عام ہوا جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر۔ اور حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب نے عوام سے خطاب فرمایا۔ جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمارے ملک پاکستان میں بے حیائی رشوت ستانی، عیسائیت اور مرزائیت کی وبا عام ہو چکی ہے۔ آج ہم سب نے مل کر اس کا علاج سوچنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اب بھی اگر عوام نے علماء حق کا ساتھ نہ دیا تو نہ ہی ان کا دین محفوظ رہ سکتا ہے نہ ایمان —— ہمارے ملک پاکستان میں قرآن و حدیث کے خلاف قانون ہمارے سروں پر مسلط کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے عائلی قوانین پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قوانین سراسر اسلام کے خلاف ہیں۔ ہم مسلمان ایسے قوانین اپنے اس ملک میں ہرگز ہرگز نافذ ہونے نہیں دیں گے۔ جو قرآن و سنت سے ٹکراتے ہیں۔ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اس ملک کے حاصل کرنے کے لئے جو قربانیاں ہم نے دی ہیں۔ دنیا کی کوئی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہی وہ ملک ہے جس کے حاصل کرنے پر ہم نے ۵۰ ہزار عورتوں کو سکھوں اور ہندوؤں کے قبضے میں دے رکھا ہے۔ ہزاروں افراد ابھی تک مارے مارے پھر رہے ہیں جن کو ابھی تک رہنے کے لئے مکان تک میسر نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو قوم بھی اللہ کے بھیجے ہوئے قانون سے روگردانی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جلد ختم کر دیتا ہے اور اس کی جگہ نئی قوم آباد فرما دیتا ہے۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ ملک میں ایک جماعت ہے جو ہر نئے ابھرنے والے فتنے کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر ہے اور جمعیۃ علماء اسلام خلاف اسلام سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ نے سب مسلمانوں کو دعوت دی کہ جماعت کا ساتھ دیں سب مسلمانوں نے اپنے اپنے نام پیش کئے اور باقاعدہ ممبر سازی ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۶ بھکر کا انتخاب

۳۰ دسمبر کو ممبران جمعیۃ کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ حضرت مولانا غلام حسین صاحب

نائب امیر۔ حاجی محمد عبداللہ صاحب

ناظم اعلیٰ۔ جناب محمد یعقوب صاحب

ناظم۔ حافظ نور محمد صاحب

خازن۔ حافظ عبدالکریم صاحب۔

سالار۔ حاجی محمد دین صاحب۔

جمعیۃ کی ٹکٹیں!

جمعیۃ علماء اسلام کی ایک آنہ اور دو آنے والی ٹکٹیں انشاء اللہ اسی جمعہ تک چھپ جائیں گی۔ مرکز سے صرف ضلعی جمعیتیں حاصل کریں۔ باقی تمام شاخیں اپنے اپنے ضلع سے حسب ضرورت فوراً طلب کریں۔

یہ ٹکٹیں دو آنے اور ۴ آنے ماہانہ یا ہفتہ وار چندہ دینے والوں کے لئے ہیں۔

دینی مدارس

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی

۲۷، ۲۸ دسمبر بروز جمعرات و جمعہ مسجد حضرت حاجی بہادر رح میں منعقد ہوئے جس میں تقریباً ۱۰ ہزار افراد نے شمولیت فرمائی کوہاٹ کی تاریخ میں یہ پہلا جلسہ تھا جس میں اس قدر لوگوں نے شرکت فرمائی پہلے جلسہ میں جو جمعرات کے دن ہوا ۔ میں حضرت مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر پشاور اور رات کے جلسہ میں حضرت مولانا احمد علی جان صاحب چارسدہ نے علم دین کی ضرورت پر سیر حاصل تقریریں کیں ۔ جمعہ کے دن حضرت مولانا احمد علی جان صاحب چارسدہ کی تقریر کے بعد حضرت مولانا سراج شاہ صاحب ڈھوڈہ نے ۱۲ طلباء کی دستار بندی فرمائی ۔ نماز جمعہ کے بعد آخری جلسہ میں حضرت حاجی محمد ابراہیم پراچہ جنرل سیکرٹری انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ و حساب آمدن و خرچ پیش کیا ۔ نیز کرسی صدارت کی طرف سے حاجی محمد ابراہیم پراچہ نے مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی پیش کیں ۔

(۱) دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کے زیر اہتمام منعقدہ عظیم الشان اجتماع عائلی قوانین کو اسلامی احکام کے منافی تصور کرتا ہے اور فیلڈ مارشل سے پرزور مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق علماء کرام کے متفقہ فیصلے کے پیش نظر عائلی قوانین کو کالعدم قرار دیں اور اس بے چینی کو دور کریں جو اس اسلامی مملکت میں پائی جاتی ہے ۔

(۲) یہ عظیم الشان اجتماع اسلامی مشاورتی کونسل پر عدم اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کونسل میں حق علماء کرام کو بھی شامل کیا جائے جو اہل پاکستان کے نزدیک اس کے اہل ہیں ۔ اور علوم اسلامیہ پر کامل عبور رکھتے ہیں ۔ ان علماء کی شمولیت سے کونسل پر عوام کا اعتماد حاصل ہو سکیگا

(۳) قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں ایک قرار داد اس مطلب کی پاس کی گئی تھی ۔ کہ پاکستان میں کوئی قانون بھی کتاب و سنت کے خلاف وضع نہیں کیا جائے گا ۔ یہ عظیم اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اس قرار داد پر فوری طور پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے اور تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کا ساز و سامان کیا جائے ۔

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم لائل پور کا سالانہ امتحان

مورخہ ۹ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۲ جنوری ۶۳ء کو ہوا ۔ حسب سابق مولانا محمد شریف صاحب کشمیری صدر مدرس خیر المدارس تشریف لائے ممتحنین کی رپورٹ کے مطابق اکثر طلبہ نے درجہ علیا کی کامیابی حاصل کی ۔ اور طلبہ نے گذشتہ سال سے بھی بڑھ کر مستعدی اور خوبی سے امتحان دیا اور نتیجہ نہایت اطمینان بخش اور کامیاب رہا ۔

کوہاٹ میں دورۂ تفسیر القرآن

سالہائے گذشتہ کی طرح مولانا عبد الحکیم صاحب اپنے پیر طریقت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طرز فکر پر تفسیر شروع کر رہے ہیں ۔ فارغ التحصیل طلباء کو باقاعدہ سندیں دی جائیں گی ۔ افتتاحی تقریب حضرت مولانا عبید اللہ انور جانشین شیخ التفسیر فرمائیں گے شائقین حضرات جلد از جلد داخلہ لیں

ناظم مدرسہ قاضی حسام الدین مرحوم ۔ ضلع کوہاٹ

بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں میں دورۂ قراءت و علم میراث

یکم شعبان سے ۱۷ رمضان شریف تک مدرسہ شمس العلوم بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں میں قرات قرآن مجید اور علم میراث کے دورے کا اہتمام کیا گیا ہے امید ہے کہ شائقین طلبہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں ۔

تلاش گمشدہ

میرا بھائی محمد عاشق ولد میاں حمید اللہ قوم کمبوہ چک ۸۲/۱۰ ڈاکخانہ خاص تحصیل خانیوال سولہ پارے حافظ قرآن ہے ۔ عمر چودہ ۔ پندرہ سال ۔ قد تقریباً ۴ فٹ رنگ سفید گندمی مورخہ ۲۵ دسمبر کو گھر سے کہیں چلا گیا ہے لہٰذا اگر کسی درس گاہ میں وہ قرآن پاک حفظ کر رہا ہو تو اس درس کے مہتمم صاحب ہمیں پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقعہ دیں ۔ اگر مسمی عاشق جس درس میں زیر تعلیم ہو وہ جونہی دیکھے یا پڑھتا ہے اور ہمیں صرف اپنا پورا پتہ دیدے کیونکہ گھر کے سب آدمی بہت پریشان ہیں ۔ محمد صادق ولد میاں حمید اللہ چک ۸۲/۱۰ تحصیل خانیوال ۔ ضلع ملتان براستہ خانیوال

موت العالم موت العالم

تمام اہل اسلام یہ خبر انتہائی رنج و غم سے سنیں گے کہ یکم جنوری مطابق ۵ شعبان کو پاکستان کے سیبویہ وقت ۔ جامع معقول و منقول ۔ فاضل اجل ۔ عالم بے بدل مجسمہ تقویٰ و جامع حامی شریعت اور واقف اسرار طریقت و حقیقت حضرت مولانا محمد عبد اللہ جان صاحب ساکن بلالیہ (ابچھہ) ضلع کیمبلپور اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میں تمام ارکان جمعیۃ کی طرف سے ان کے صاحبزادہ صاحب اور تمام پسماندگان کی تعزیت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل اور مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے مرحوم و مغفور موجودہ علماء کے استاد تھے ۔ خاص کر حضرت مولانا عبد الحق صاحب بانی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے خاص اساتذہ میں سے تھے ۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ احقر آخری بار حضرت مولانا عبد الحق صاحب کی معیت میں بلالیہ میں حضرت مرحوم کی زیارت سے مشرف ہوا ۔ اب ہم ان پرانے اور اولو العزم بزرگوں کی بجائے کن لوگوں سے فیوض و برکات اور دعائیں حاصل کریں گے ۔ کچھ عرصہ سے اجلہ علماء کرام اور اولیاء عظام رخصت ہو رہے ہیں ۔ نوجوان علماء کو چاہیئے کہ اب ان کی جگہ پر کرنا مشکل ہے مگر یہ بات نسبتہً آسان ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو مضبوط بنا کر ان حضرات کے مقاصد زندگی کی تکمیل میں اجتماعی طور پر مشغول ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی طرح اخلاص اور قوت عمل عطا فرمائے اور جو چند حضرات ابھی باقی ہیں ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے ۔ آمین

احقر غلام غوث ۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام
مغربی پاکستان

ایک افسوسناک خبر!

ہمارے جماعتی حلقے میں یہ خبر بڑے رنج و الم کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہمارے محترم دوست اور جماعتی کارکن حافظ ولی الحق صاحب مدیر پیام اسلام کے والد بزرگوار پچھلے ہفتہ اس عالم آب و گل سے منتقل ہو کر عالم آخرت میں تشریف لے گئے ہیں ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جمعیۃ علمائے اسلام حافظ صاحب کے غم میں برابر پوری شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ×

نقد و نظر

تبصرہ کیلئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

مقام صحابہ اور مسئلہ خلافت و شہادت

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب بانی مدرسہ اکوڑہ خٹک کی ایک اہم تصنیف ہے جس میں واقعہ شہادت حسین ؓ ۔ مسئلہ خلافت شیخین اور حضرت علیؓ و حضرت معاویہؓ کے باہمی تعلق اور کئی دیگر اہم مضامین ہیں آج کے پر آشوب زمانہ میں جہاں ایک طرف دشمنان اسلام ہر طرح سے لیس ہو کر دین اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں ۔ وہاں دوسری طرف خود مسلمانوں میں ایسے فتنے پیدا ہو گئے ہیں ۔ جن کی بدولت اسلام کے نام لیواؤں میں اتحاد کی بجائے اختلاف اور مرکزیت کی جگہ انتشار پایا جاتا ہے ہر گروہ دوسرے گروہ کے خلاف صف آرا ہے اور اس انتشار و افتراق سے پوری ملت اسلامیہ بری طرح متاثر ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج وہ پاک برگزیدہ اور مقدس ہستیاں بھی بے لگام زبانوں کی طعن و تشنیع سے محفوظ نہیں جن کی سیرت پاک پوری ملت اسلامیہ کے لئے اسوۂ حسنہ کا درجہ رکھتی ہیں ۔

حضرت مولانا نے مخصوص عالمانہ انداز میں صحابہ میں پیش آمدہ اہم مسائل کو قرآن و حدیث اور مستند تاریخی شہادتوں کی روشنی میں حل کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں صحابہ کرام کا مقام کیا ہے اور مسئلہ خلافت کی اصل حقیقت اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کس طرح معرض وجود میں آئی ۔ حضرت مولانا کی ۱۴۰ صفحات کی یہ کتاب وقت کی ایک اہم ضرورت اور دینی ضرورت ہے ۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت ایک روپیہ شعبہ تصنیف دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور سے مل سکتی ہے ۔

حکیم الاسلام حضرت علامہ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کی کتابیں ۔ انسانی فضیلت کا راز ۱۲ ۔ چار شادیات حکیم الاسلام ۸ر ۔ خدائی نعمتوں کے حقوق و تقاضے ۴ر ۔ ناموس رسالت ۱ر ۔ بھی مندرجہ بالا پتہ پر دستیاب ہو سکتی ہیں ۔

× مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور ان کے پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما دیں ۔
آمین ثم آمین

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی کارگزاری اور قرار دادیں

بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا اجلاس زیر صدارت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی۔

(۱) جمعیۃ کے خزانچی محمد عارف صاحب کا استعفیٰ پیش ہوا۔ جو بالاتفاق منظور ہوا۔ اور ان کی جگہ بابو خلافت علی صاحب کو خزانچی بنایا گیا

(۲) ماہ دسمبر کا حساب پیش کیا گیا۔ جو اتفاق سے منظور ہوا۔

(۳) ممبران کی تعداد بتائی گئی اور جن حضرات کے پاس کاپیاں ہیں ان سے کہا گیا۔ کہ وہ جلد از جلد کاپیاں مکمل کر کے واپس کریں۔

(۴) فیصلہ کیا گیا کہ رمضان المبارک کے بعد جمعیۃ کی طرف سے ایک جلسہ عام کرایا جاوے۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزیہ ممبر قومی اسمبلی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ ممبر صوبائی اسمبلی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد کو شمولیت کی دعوت دی جائے

(۵) جو تاریخیں یہ حضرات مقرر فرماویں ان تواریخ میں جلسہ کیا جاوے شعراء میں سے الحاج سید امین گیلانی کو دعوت دی جائے گی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ان میں سے تین قرار دادیں حکومت سے متعلق ہیں اور دو مرکزی جمعیۃ سے۔

قرار دادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے عموماً اور حکام ضلع سرگودھا سے خصوصاً یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آتش بازی جو کہ بالکل فضول چیز ہے۔ جس سے بچوں کے حالات خراب ہوتے ہیں اور ہر قسم کے جانی و مالی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے جیسا کہ پچھلے ماہ سیالکوٹ میں اور اسی طرح کئی واقعات ہیں کہ آتش بازی سے آگ لگ جاتی ہے اور اس سے لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوتا ہے۔ فوراً پابندی لگائی جائے

۲۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر سرگودھا سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سینماؤں کے ایڈورٹائزر شو پر فوراً پابندی لگائی جائے اور سرگودھا کے عوام کے اس جائز مطالبہ کو مان کر اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

۳۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ علماء اسلام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جمعیۃ کے آرگن ترجمان اسلام کو جلد از جلد سہ روزہ کیا جاوے۔ تاکہ جمعیۃ کی خبریں زیادہ سے زیادہ شائع کی جا سکیں۔ سہ روزہ کے لئے تمام ماتحت جماعتوں سے حسب توفیق ماہانہ چندہ لیا جاوے۔

۴۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ کسی روزنامہ سے تعلق پیدا کیا جاوے تاکہ جمعیۃ کی خبریں ہر روز اخبارات میں آتی رہیں

مولانا عبد الغفور سلیمانی کی سرگرمیاں

کچہ کھوہ۔ مولانا عبد الغفور صاحب سلیمانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کچہ کھوہ نے مختلف چکوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ مولانا نے چک ۴ (جی، آر) دولت پور، چک ۲۲۶-۱۰ چک ۳۳ (ڈے آر) چک ۳۲ (ڈبلیو آر) میں تقریریں کیں۔ مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملک و ملت کی تمام مشکلات کا واحد حل اسلامی آئین ہے۔ انگریزی آئین آج تک نہ جرائم کا انسداد کر سکا ہے اور نہ کر سکے گا۔ ملک میں اغوا، ڈاکہ قتل کی وارداتیں دن بدن زیادہ ہو رہی ہیں انگریزی آئین کا سزا یافتہ مجرم بری ہونے کے بعد جرائم پیشہ کا عادی بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ مملکت پاکستان اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی صحیح رہنمائی کرنے والی ایک جماعت ہے جس کی ہزاروں شاخیں مغربی پاکستان میں ہر جگہ قائم ہو چکی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام مملکت پاکستان کی ہر طرح سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے جس کا ایک نمونہ مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ ممبر قومی اسمبلی کی ایک لاکھ رضا کاروں کی پیشکش ہے۔ پاکستان جو کہ ایک بہت بڑی خدائی نعمت ہے اس نعمت کا شکریہ غیر شرعی آئین نافذ کرنے سے ادا نہ ہوگا۔ بلکہ ملک میں اسلامی آئین نافذ کرنے کے بعد صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوگا۔ انسان کا کام یہ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ملیں اسی قدر خدا کا شکر ادا کرے تاکہ باری تعالیٰ ان نعمتوں کی خود حفاظت کرے۔

(ناظم کچہ کھوہ)

تحصیل مانسہرہ علاقہ پکھلی کانڈی میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

تحصیل مانسہرہ علاقہ پکھلی کانڈی میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی و رکنیت کی مہم تیز رفتاری سے شروع ہے اور عوام بڑی خوشی سے جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت کو قبول کر رہے ہیں مورخہ ۱۸ دسمبر اور یکم جنوری ۱۹۶۳ء کو تقریباً ایک صد رکن جمعیۃ علماء اسلام بنائے گئے ہیں۔ اور کاپی رکنیت ان دو تاریخوں میں وہیں نشستوں میں بغیر کسی کے درپے ہونے کے ختم ہو گئی۔ اور یہ جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی کا بہت بڑا پیش خیمہ ہے۔ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کی یہ قومی و ملی خدمات ہیں جن سے پورے پاکستان کے مسلمان متاثر

اسلامی لائبریری نوڈیرو

(سید سلیمان ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا ہفتہ واری اجتماع

دفتر جمعیۃ میں بلامعاوضہ عرضداریاں تحریر کرنے کا انتظام

دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم نے درس پاک میں بیان فرمایا کہ انبیاء کی زندگی سے ہی رہنمائی حاصل کرنا چاہیئے۔ نبی معصوم اور ممتاز ہوتے ہیں ان سے کبھی خطا نہیں ہوتی۔ مسلمانوں کو حضور کی سیرت پاک سے نورانیت حاصل کرنا چاہیئے باہمی جھگڑے ہی انتشار کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اتفاق و اتحاد سے قرآن کی تعلیمات پر عمل کر کے مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔

شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم نے کہا کہ مغربی ممالک کی بھارت نوازی پر پاکستان کے موثر اور حقیقی احتجاج سے امریکہ کھلم کھلا تربیلا بند کی اقتصادی امداد سے انکار کرتا ہے تو عوام اور حکومت کو امریکہ کے اس چیلنج کا مقابلہ جرأت سے کرنا چاہیئے۔ جس طرح صدر ناصر نے نہر سویز کو قومی ملکیت قرار دے کر برطانیہ کے فسادی منصوبہ کو خاک میں ملا دیا تھا۔ اسی طرح پاکستانی قوم کو امریکہ کے گھٹیا ہتھکنڈوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہم پاکستانی بھوکے رہ سکتے ہیں مگر اپنے معاملات میں امریکی مداخلت کو قبول نہیں کریں گے۔ حکومت کو چین اور دوسرے ایشیائی ممالک سے تجارتی اور اقتصادی تعلقات کو بہتر بنا کر حکومت امریکہ پر ثابت کر دینا چاہیئے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی آزاد ہے۔

شیخ صاحب نے پراپرٹی ٹیکس کی شرح پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ۴۰ فیصدی ٹیکس عائد کرنا انتہائی ظلم ہے۔ حکومت کو عوام سے محبت اور نرمی کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ ۴۰ فیصدی شرح ٹیکس کو کم کر کے انتہائی شرح ٹیکس ۱۰ فیصدی مقرر کرنا چاہیئے۔

عوام کو اپنی جائیداد کے تشخیص کرایہ سے آگاہی حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ دفتر جمعیۃ میں بلامعاوضہ عذرداریاں تحریر کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ (دیوان ناظم دفتر)

جناب ڈی۔ سی ہزارہ سے ایک مطالبہ

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد پھگلہ میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

یہ عظیم اجتماع جناب ڈی۔ سی صاحب ہزارہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عبد الرحیم شاہ (ساکن قادیان) جو اپنی زمین بنام یوتھ ہوسٹل ربوہ کے منتقل کر رہا ہے اور ربوہ والے مرزائی یہاں یوتھ ہوسٹل ربوہ تعمیر کر رہے ہیں۔ جس سے پورے علاقہ کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لہٰذا جناب ڈی سی صاحب ہزارہ سے استدعا ہے کہ علاقہ کے امن و امان کے پیش نظر اور عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے۔ جناب تحصیلدار صاحب مانسہرہ کو بذریعہ تحریری حکم نامہ ارسال کر کے انتقال کو منسوخ کرا کے علاقہ کے مزید بڑھتے ہوئے اضطراب کو رفع فرمائیں۔

سید سلیمان۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام مانسہرہ

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خاں کی سرگرمیاں

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خاں نے مورخہ ۳ تا ۶ جنوری سہ روزہ دورہ کیا اور مندرجہ ذیل مقامات پر عوام سے خطاب فرمایا اور لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا۔ خود ملاقاتیں کیں اور انہیں جمعیۃ کا تعاون کرنے کی اپیل کی اس دورہ کے نتائج بہت حوصلہ افزا ہیں لوگ جمعیۃ میں شمولیت کو بڑا فخر جانتے ہیں اور انہیں اپنے حق پرست علماء پر پورا پورا اعتماد ہے۔ مقامات درج ذیل ہیں چوٹی زیریں، نواں شہر، بستی جوگیانی۔ ان مقامات میں رکن سازی پورے زور سے ہو رہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام بستی فقیر جان محمد تحصیل اوباڑو ا - ضلع سکھر

امیر - مولانا فقیر جان محمد صاحب
ناظم اعلیٰ - مولانا محمد بلال صاحب
خازن :- حافظ رحیم بخش صاحب
سالار :- مولوی حبیب اللہ صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام تحصیل میرپور ساکی

ضلع ٹھٹھہ قریہ مولانا حاجی عبدالحلیم تحصیل میرپور ساکو میں زیر صدارت حضرت مولانا حاجی عبدالحلیم صاحب بعد نماز عشاء ۱۱ بجے تک عام اجتماع ہوا جس میں قریہ مذکورہ کے با اخلاص اشخاص نے شرکت فرمائی اور مہتمم مدرسہ میمونہ اشرف العلوم حضرت مولانا محمد اشرف صاحب نے ایک پرجوش تقریر فرماتے ہوئے عوام کو جمعیۃ کے مقاصد سے آگاہ فرمایا - نیز عائلی قوانین پر فرداً فرداً روشنی ڈالتے ہوئے عائلی قوانین کے بد انجام سے متنبہ فرمایا بعدہٗ مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی -

امیر - مولانا محمد اشرف صاحب
ناظم اعلیٰ - مولانا حاجی عبدالحلیم صاحب
سالار - متعلم حبیب الرحمٰن صاحب بلوچ
خازن - متعلم اللہ بخش صاحب -

اراکین انصار الاسلام

جناب عبدالقیوم صاحب - متعلم عبدالحق صاحب
جناب محمد عبداللہ صاحب - جناب محمد عثمان مجاہد صاحب
متعلم دھنی بخش صاحب - محمد صدیق صاحب متعلم

ذیل کی قراردادیں منظور ہوئیں

(۱) عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے اس کے بجائے صحیح معنوں میں شرعی قانون نافذ کیا جائے۔
(۲) عیسائی مشنری کا پاکستان سے سدباب کیا جائے - اس کے دفتروں اور کارکنوں پر ضابطہ رکھا جائے (۳) مسجد فلاں مہ برین کو عیسائیوں کے چنگل سے رہا کرایا جائے -
(۴) ہر ایک پرائمری سکول میں تعلیم دینیات کے لئے کسی مستند عالم کا تقرر کیا جائے - تاکہ بچوں میں اسلامی ایثار کا جذبہ پیدا ہو -

بنگرام میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

امیر - مولانا عبدالحق صاحب بھگوڑہ
نائب امیر - مولانا عبدالحق صاحب بنگرام
ناظم اعلیٰ - مولانا عبدالواحد صاحب
نائب ناظم - مولانا سلطان سکندر صاحب -
سالار - مولوی عبدالکریم صاحب -
خازن - مولوی عتیق اللہ صاحب

مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء کی سرگرمیاں

موضع سنگورا میں جمعیۃ کا انتخاب

سرگودھا - حضرت مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں مصروف عمل ہیں - چنانچہ اسی سلسلہ میں وہ ۵ جنوری کو موضع سنگورا ضلع سرگودھا میں تشریف لے گئے - وہاں انہوں نے جماعتی اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی نیز اس جماعت کی طرف عوام کو توجہ دلائی - موصوف کی تقریر کے بعد عوام نے فارم رکنیت پر کیے اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا - اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

امیر جناب حاجی محمد رفیق صاحب خطیب
ناظم اعلیٰ - جناب محمد خاں صاحب رئیس
خازن - جناب امام بخش صاحب

بستی گبراں ڈاکخانہ خانبیلہ میں جمعیۃ علماء کا قیام

بستی گبراں - تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں ایک خاص اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کی قربانیوں کو سراہا گیا - بعدہٗ ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا -

امیر - جناب الحاج ملک محمد بخش صاحب نمبردار
ناظم - جناب ملک اللہ وسایا صاحب دکاندار
خازن - جناب مولانا محمد صدیق صاحب
سالار - جناب الحاج حاجی اللہ بخش صاحب قومی شاعر

جمعیۃ علماء اسلام جدید پاکستان کی تشکیل

مولانا قاضی محمد سندی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جدید پاکستان ہزارہ نے جدید پاکستان کی علاقائی تنظیم مکمل فرمادی ہے اللہ تعالیٰ ان کی ہمت اور اخلاص میں مزید برکت عطا فرمائے چنانچہ علاقہ وار جمعیتوں کا انتخاب مندرجہ ذیل ہے -

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ دیشان پشتوڑہ

امیر - مولانا محمد ہارون صاحب کوٹ جگہ
نائب امیر مولانا محمود صاحب شنگل پائیں
ناظم - مولانا عبدالرزاق صاحب شینگل بالا
خازن - مولانا محمد ہارون صاحب پشتوڑہ

جمعیۃ علماء اسلام پنج میرال بنگرام

امیر - مولانا بہرہ خاں آف کلکرشنگ
نائب امیر - مولانا عبدالحق صاحب بازدہ

نائب امیر - مولانا غلام ربانی صاحب نسیر
ناظم اعلیٰ - مولانا لائق صاحب بٹ موڑی
نائب ناظم - مولانا غفران صاحب " "
خازن - مولانا محمد شریف صاحب بیبول

جمعیۃ علماء اسلام پنج غول

امیر - مولانا سکندر خاں صاحب اجمیرہ
نائب امیر - مولانا عبدالواحد صاحب بنگرام
نائب امیر - مولانا عتیق اللہ صاحب بھگوڑہ
ناظم اعلیٰ - مولانا عبداللطیف صاحب بھگوڑہ
نائب ناظم - مولانا عبدالکریم لنڈ سیداں
خازن - مولانا عبدالستار صاحب اجمیرہ

ممبران شوریٰ

برائے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام جدید پاکستان بنگرام

علاقہ ٹکری سے

مولانا محمد یوسف صاحب بانیان - مولانا خلیل احمد صاحب ٹکری - مولانا محمد عثمان صاحب ڈیڈل مولانا عبداللہ صاحب - مولانا عبیداللہ صاحب چم مولانا عبدالرحمان صاحب بھوڑہ -

علاقہ میندہ

مولانا محمد شریف صاحب گیدڑی - مولانا عبدالوہاب صاحب بلند کوٹ - مولانا سید جعفر شاہ مولانا گل محمد صاحب سیدرہ - مولانا حبیب اللہ صاحب گڑھی نواب سید - مولانا پیر اڑی صاحب

علاقہ گیمبوڑی

مولانا عبداللطیف صاحب گیمبوڑی -
مولانا غلام احمد صاحب سکہ کس
مولانا سلیمان شاہ سکنہ ڈھیرالی
مولانا سرو گل صاحب گیمبوڑی

بقیہ صفحہ ۴ -

کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے - البتہ آپ سے مستقل معذرت سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امام ابویوسف نے ابراہیم نخعی کا جو قول امام ابوحنیفہ کے واسطے سے نقل کیا ہے اسے درج کردیا جائے -

" حدثنا یوسف عن ابیہ عن ابی حنیفہ عن حماد عن ابراھیم انہ قال لاباس ان یاخذ الرجل من لحیتہ ما لم یتشبہ باھل الشرک " (کتاب الآثار لابی یوسف باب فی الخضاب والاخذ من اللحیہ) یہاں امام ابراہیم نخعی ڈاڑھی کے لئے کسی طوالت کا نہیں بلکہ محض اہل شرک سے عدم مشابہت کی شرط کو کافی دے رہے ہیں (یہی بات تقریباً مولانا مودودی نے کہی ہے) ابراہیم نخعی کے اس قول کے بعد آپ خود فیصلہ کرلیں کہ مٹھی بھر ڈاڑھی پر اجماع کا دعویٰ کہاں تک ؟"

بقیہ ام الخبائث

کہ حکومت ملک میں مکمل طور پر اسلامی قوانین نافذ کرے شراب نوشوں کو اور شراب فروشوں کو شریعت کے مطابق فی الواقعی سزائیں دے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے کی سزا مقرر کی ہے اور آج تک مجتہد امت کا عمل درآمد اسی طرح چلا آرہا ہے - حضرت عمرؓ نے بنو ثقیف کے ایک شخص رویشد نامی کی دکان محض اسی بنا پر جلادی تھی کہ وہ خفیہ شراب فروخت کرتا تھا اور ایک پورا گاؤں حضرت عمرؓ کے حکم سے اسی قصور پر تباہ کر ڈالا گیا کہ وہاں خفیہ طریقے سے شراب کشید اور فروخت کی جاتی تھی -

ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ حکومت اگر شریعت کے مطابق سزائیں دینی شروع کر دے تو نہ ہی کوئی شرابی نظر آئے اور نہ ہی کوئی شراب کی دکان اور کوئی خفیہ اڈہ باقی رہے نہ ہی معاشرے میں اور کوئی برائی باقی رہے - بلکہ سب کی سب برائیاں آن واحد میں ختم ہوجائیں اگر حکومت کا تغافل اسی طرح رہا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ حکومت خود ایسی چیزوں کو ختم کرنا نہیں چاہتی اور نہ ہی حکومت اس ملک میں اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کا خیال رکھتی ہے - پاکستان بنتے وقت یہ جو نعرہ لگایا گیا تھا کہ

پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللہ

یہ روپہلی اور سنہری مصلحتوں کے لئے تھا اور آج تک مسلسل مصلحت کے پیوند لگا کر استعمال کیا جارہا ہے ؟

دم صحیح ہے - خاکسار
غلام علی معاون خصوصی مولانا مودودی

(باقی آئندہ)

کارروائیاں مختصر بھیجیں

ہمارے بعض جماعتی احباب اور دینی مدارس کے دوست کارروائیاں اس قدر طویل و عریض روانہ کرتے ہیں کہ اگر وہ ہوبہو شائع کردی جائیں تو پھر ایک آدھ ہی کارروائی بمشکل تمام آسکے اور سارے کا سارا پرچہ انہی کی نظر ہو جائے اس لئے کارروائیاں یا اپیلیں بھیجتے وقت اختصار کا لحاظ رکھا کریں - (ادارہ)

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا امین گل صاحب شیخ الحدیث ٹل ضلع کوہاٹ کا گرامی نامہ

محترم السلام علیکم ورحمۃ
سرکاری شریعت بل پر بحث کے زیر عنوان ۱۶ دسمبر کے پرچہ ترجمان اسلام میں ساری بحث اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا جرأت مندانہ اقدام دیکھ چکا ہوں۔ اللہ مزید توفیق دے۔ آمین۔

خلیفہ ہارون رشید کی ہدایت کے بموجب قاضی ابو یوسف رہ نے تمام حکومت کے محاصل اور ان کے مصارف تفصیل وار لکھے۔ اور آخر میں فرمایا۔ کہ امیر المومنین! میں نے آپ کے خیر خواہی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ خواہش رکھتا ہوں کہ آپ کو یہ کتاب "کتاب الخراج" ازبر یاد ہو۔ تاکہ آپ کو اپنے اسلامی احکامات کے نفاذ میں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ ہو۔

بادشاہ سلامت!
کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ حشر کے ہولناک میدان میں آپ کا حشر ان حکمرانوں کی صف میں ہو، جنہوں نے اللہ کریم کے حکم کی مخالف ورزی کی ہو۔ اور اپنی شومئی اعمال سے مستحق جہنم گردانے گئے ہوں۔

اور بھی ایسی بہت سی بہترین ناصحانہ کلمات ہیں۔ جو کتاب کے دیباچہ میں امام ابو یوسف رہ نے لکھ کر نصیحتاً چھوڑ گئے ہیں۔ علماء بھی امت محمدیہ کی دینی تنظیم کے روشنی میں اصلی خیر خواہ اور الدین النصیحۃ للہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین اور کما قال کی بدولت امت کے غمخوار ہیں علماء کو ثابت قدم رہنا ہی پڑے گا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

در بیاباں گر بشوق کعبہ خواہی زد قدم
سرزنشہا گر کند خار مغیلاں غم مخور

مولانا عبد الخالق صاحب ڈھڑ الاشمالی ضلع مظفر گڑھ کا مکتوب گرامی

محترم و مکرم جناب مولانا صاحب۔
دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے میرے مشورہ کو پسند فرمالیا اور سعی کا وعدہ بھی فرمایا۔ فللہ الحمد۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ مودودی صاحب کے اقرار غلطی اور رجوع کی توقع نہ رکھیں تو آپ کے اس فرمودہ کو بھی میں تسلیم کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس کی طبیعت کا اتنا تجربہ نہیں جتنا آپ کو ہے اور نہ مجھے اس کی تحریرات اور رسائل کے باستیعاب و بالترتیب دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ فقط میں نے اس کے رسائل و مسائل میں یہ مضمون پڑھا کہ دجال کا قصہ افسانہ ہے الخ

نیز اس کے رسالہ تجدید و احیاء دین میں نے پڑھا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور مولانا اسمٰعیل شہید صاحب رہ اس سے ناکامیاب رہے کہ انہوں نے شرعی احکام کا نفاذ جلدی سے کر لیا تھا نہ معلوم کہ کامیابی اور ناکامیابی اس کے نزدیک کس چیز کا نام ہے حالانکہ صحابہ کرام رض تو اپنی موت شہادت پر فزت برب الکعبۃ کہتے گئے۔ یہ اعتراض میں نے ان کے مظفر گڑھ کے ایک جلسے میں اس پر کیا تھا۔ جس کے جواب میں اس نے کہا تھا کہ سارا وقت آپ نے اپنی تقریر اعتراض میں ختم کر دیا اب جواب کا وقت نہیں رہا۔

نیز اس نے اپنے رسالہ تجدید و احیاء دین میں حضرت امام مہدی کے متعلق جو کچھ لکھا اس سے معلوم ہوا کہ احادیث سے یہ پورا نابلد ہے۔ نیز اس کے رسالہ جہاد کو میں نے پڑھا کہ وہ لاتہنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون کا معنی یہ کر رہا ہے کہ سستی مت کرو اور پکارو طرف صلح کے اگرچہ تم غالب ہو گئے ہو۔ یعنی وہ تدعوا کو امر کا صیغہ قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ یہ نہی کا صیغہ ہے کیونکہ اس کا عطف ہے تہنوا پر اور لا نہی دونوں پر داخل ہے۔

اور ایک مرتبہ اس کی کنیت ابو الاعلیٰ پر بھی میرا اس سے تحریری مناظرہ ہوا تھا۔ جس میں میں نے لکھا تھا کہ آپ کی یہ کنیت قابل تغیر ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الحکم کنیۃ کو ابو شریح سے تبدیل فرمایا تھا۔ تو اس کا انہوں نے پہلی بار تو یہ جواب دیا کہ اعلیٰ کا اطلاق غیر اللہ پر بھی آیا ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ وانتم الاعلون۔ وانت الاعلیٰ۔ تو میں نے دوبارہ لکھا کہ اس طرح تو حکم کا اطلاق بھی غیر اللہ پر آیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے فابعثوا حکما من اہلہ و حکماً من اہلہا۔ لیکن باوجود اس کے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو الحکم کنیۃ کو ناپسند فرما کر تبدیل فرمایا۔ تو پھر اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے مخلصانہ گذارش

مکرمی!
گذشتہ ترجمان اسلام میں میرا ایک مراسلہ مندرجہ بالا عنوان سے شائع ہوا تھا۔ جس میں جمعیۃ کے ارکان سے گزارش کی گئی تھی کہ وہ جمعیۃ کی کارروائیاں صرف ترجمان اسلام میں ہی نہ بھیجا کریں بلکہ دوسرے اخبارات کو بھی دیا کریں۔ اس پر میرے ایک مخلص دوست مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ آپ کی تجویز تو معقول ہے لیکن ہم یہاں کئی دفعہ اخبارات کو اپنی کارروائیاں دے چکے ہیں لیکن وہ شائع نہیں کرتے۔ یہ واقعی مولانا کی شکایت درست ہے کہ بعض جگہوں پر یہی صورت حال پیش ہے جس کا انہوں نے تذکرہ کیا ہے۔

پھر اس کی صورت تو یہی ہو سکتی ہے جو اخبارات جمعیۃ کی کارروائیاں شائع کرنے میں تغافل برتتے ہیں انہیں نادیبی خطوط لکھے جائیں۔ بصورت دیگر ان سے عدم تعاون کرتے ہوئے جمعیۃ کے تمام خیر خواہوں کو کہہ دیا جائے کہ ایسے اخبار نہ خریدیں۔ اور جو اخبارات جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں ان کے ساتھ مکمل تعاون کا ثبوت دیا جائے۔ میں مولانا سے گزارش کروں گا کہ یہ تو صرف سرگودھا والے ہی ایسا کرتے ہیں لیکن اکثر حضرات ترجمان اسلام میں ہی کارروائی بھیجنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض جمعیۃ کے کارکن بالکل اخبارات سے تو رابطہ ہی نہیں رکھتے اور نہ ہی اسے ضروری خیال کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک نہایت اہم اور ضروری چیز ہے۔

والسلام۔ مختار احمد آنرز فارسی و اردو لاہور

ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں ایک تجویز

مکرمی! ترجمان اسلام کے پچھلے شمارہ میں اس کی اشاعت سے متعلق مختار احمد صاحب نے کچھ تجاویز پیش کی تھیں۔ جن سے مجھے پورا پورا اتفاق ہے۔ ساتھ ہی مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس سلسلہ میں دینی مدارس کے مہتمم اور خطیب حضرات ایک اہم فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ اولاً تو وہ اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو اس طرف توجہ دلائیں کہ اس اخبار کو ضرور منگوایا کریں۔ ثانیاً وہ تجارت پیشہ حضرات سے اشتہار فراہم کرکے ترجمان اسلام کو ارسال کریں تاکہ اس کی مالی حالت بھی مضبوط ہو جائے۔ اس طرح اخبار مذکور کی امداد ہو جائے گی اور وہ زیادہ خدمت سرانجام دے سکے گا۔ مجھے امید ہے کہ ہر دو طبقے سے تعلق رکھنے والے حضرات اس طرف ضرور توجہ دیں گے۔

فقط والسلام۔ الطاف الرحمٰن۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے مخلصانہ گذارش

مکرمی۔ سلام مسنون۔
ترجمان اسلام ۱۱ رجنوری کے شمارہ میں مندرجہ بالا عنوان سے جو مراسلہ مولانا مختار احمد صاحب کا شائع ہوا ہے اس سے مجھے پورا پورا اتفاق ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام جیسی منظم جماعت جس کی ملک بھر میں ہزاروں شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ملک کے گوشے گوشے میں کام خدا کے فضل سے بڑی خوبی کے ساتھ ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود اخبارات میں جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق بہت کم خبریں نظر سے گزرتی ہیں۔ صرف ترجمان اسلام سے ہی پتہ چلتا ہے کہ جمعیۃ کس قدر کام کر رہی ہے میرے خیال میں بھی اس کی یہی وجہ ہے کہ ہمارے کارکن صرف ترجمان اسلام میں ہی خبریں بھیجنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ترجمان اسلام کے ہفت روزہ اور صفحات کے محدود ہونے کی وجہ سے پوری کی پوری خبریں نہیں آ سکتی ہوں گی۔ اس لئے میں بھی جمعیۃ کے مخلص دوستوں سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنے ضلعی ہفت روزہ اخبارات اور دیگر روزناموں سے رابطہ رکھیں، تاکہ جماعت کی کارگزاری سے خواص و عام مطلع ہو سکیں۔

فقط والسلام۔ ارشاد احمد متعلم۔ ایف ایس سی
سرائے عالمگیر

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا سہ سالہ انتخاب

۱۲۔۱۳ جنوری کو ملتان کے مدرسہ قاسم العلوم میں پونے دو سو عربی و دینی مدارس کے نمائندگان کا عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں بالاتفاق تین سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مدظلہ
نائب صدر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کراچی
نائب صدر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا
ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان۔
ناظم حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی مدرس نیو ٹاؤن کراچی

خازن حضرت مولانا [illegible]

عالمی خبریں

یمن | یمن کی انقلابی حکومت کو امریکہ نے تسلیم کر لیا ہے۔ برطانیہ ابھی سوچ رہا ہے (نہ سوچے خود ہی دماغ درست ہو جائیگا)

اردن اور سعودی عرب طفیلی ہیں

یمن کے انقلابی لیڈر امیر صلال نے کہا ہے کہ برطانیہ بھیانک بوڑھی ہے اس نے عدن وغیرہ کے راستے ہلکے اور بھاری اسلحہ ہمارے خلاف بھیجے ہیں۔ اردن اور سعودی عرب طفیلی ملک ہیں۔ ہم ان دونوں کے محلات کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے (امیر صلال کو خبر نہیں کہ سعودی عرب کے ساتھ مودودی کا تو بچا نہ بھی ہے)

مسلم لیگ کے ٹکڑے | مسلم لیگ کے ٹکڑے آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ مسلم لیگ حکومت کے ناک کا بال تھی۔ اب کنونشن مسلم لیگ والوں کو دوسرے لیگی سرکاری لیگ۔ درباری لیگ کہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ الزام کوئی گالی نہیں ہے نہ اس پر کسی لیگی کو چڑنا چاہیے۔ لیگی حکومت میں لیگ ہمیشہ سرکاری جماعت بنی رہی۔ اگر اب بھی وہ سرکاری لیگ ہے تو یہ اس کے مزاج کے عین مطابق ہے۔ جو سرکار کے غلام ہے وہ لیگ کیسے کہلا سکتی ہے۔ بہر حال یہ رسہ کشی ملک کے لئے کسی طرح مفید نہیں البتہ یہ ممکن ہے کہ ان کی خانہ جنگی سے غریبوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکے۔

جمعیۃ علماء اسلام | جمعیۃ علماء اسلام دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ سابق صوبہ سندھ میں اس کی رفتار بڑی تیز ہے۔ شاہداد کی صوبائی کانفرنس کے بعد علماء دین نے بڑے جوش و خروش سے کام شروع کر دیا ہے۔ سیکڑوں مقامات پر جلسے ہو رہے ہیں۔

مودودی فرقہ | جوں جوں جمعیۃ علماء اسلام کا نظام وسیع اور مضبوط ہو رہا ہے مودودی فرقہ کا دم گھٹتا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں پشاور ضلع میں نوشہرہ صدر کے اندر انہوں نے جلسۂ عام رکھا۔ بڑے اشتہارات شائع کئے گئے بڑی دوڑ دھوپ کی اور علاقہ بھر سے اس فرقہ کے آدمی جمع ہوتے۔ مگر عوام نے دلچسپی نہ لی اور جلسہ پھیکا ہو گیا۔ یہی حال گنڈکوٹ ضلع جیکب آباد میں ہوا۔ انتہائی کوشش کے باوجود عام مسلمان پچاس کے لگ بھگ آئے تو یہ بڑے شرمندہ ہوئے۔

مختلف مقامات پر ان کے آدمیوں نے استعفے دیدئے۔ عوام پر ان کے عقائد کی قلعی کھلتی جا رہی ہے۔

مرزائی فرقہ | مرزائیوں کے دھوکے میں عام اہل اسلام تو آتے نہیں مگر درپردہ ان کی دسیسہ کاری جاری ہے۔ حتیٰ کہ بعض اضلاع میں مقامی افسر ختم نبوت کا جلسہ بند کر دیتے ہیں۔ مگر ان حرکات مذبوحی سے اب کیا بن سکتا ہے

پرویزی | پرویزی عقائد کا سر تو حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ کے ایک گرز سے ٹوٹ پھوٹ گیا۔

عیسائی | عیسائی فتنہ چل رہا ہے۔ حکومت انہیں کو مناسب اور ضروری امداد بہم پہنچاتی ہے اور یہ بڑی دلیری سے اپنے مشن کی تبلیغ میں مصروف ہیں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور دیگر مسلم جماعتیں، خاص کر اسلامی مشن بہاولپور حضرت مولانا عبد القادر صاحب آزاد کی سرپرستی میں عمدہ کام کر رہا ہے۔

○ جاپان اس سال پاکستان کو مزید ڈھائی کروڑ ڈالر کا قرضہ دے گا اور پاکستان میں مزید کارخانے لگائے گا۔

○ "یوم مسلح افواج" کے موقعہ پر کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ صاحب اور صدر پاکستان نے اپنے بیانات میں فرمایا کہ پاکستانی فوج اپنی سرحدوں کی حفاظت اور وطن کی آزادی کی ضامن ہے۔

○ چوہدری محمد علی صدر نظام اسلام پارٹی نے فرمایا کہ جمہوریت کی بحالی کے بغیر ملک میں اسلامی نظام کا قیام مشکل ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مارشل لاء ملک میں قہر الٰہی بن کر نازل ہوا تھا۔

○ مسٹر سہروردی جن پر دل کا دورہ پڑا تھا اب ان کی حالت کچھ بہتر بیان کی جاتی ہے

○ خان عبد الغفار خاں جن کی میعاد نظر بندی بڑھا دی گئی ہے۔ اس وقت جیل میں بیمار رہیں اور ان کی بیماری پر تمام صوبہ سرحد میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

○ دہلی کی ایک اطلاع میں کہا گیا ہے کہ شیخ عبداللہ کی رہائی کے امکانات روشن معلوم ہوتے ہیں۔

○ جمعیت اللہ کے لئے مغربی پاکستان میں ضلع وار نشستوں کے کوٹہ کا اعلان کر دیا ہے اور اس کی قرعہ اندازی ۱۴۔ ۱۵ فروری کو ہوگی

○ عکرہ کی ایک اطلاع کے مطابق صدر نکرومہ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی۔ ان کے جلسہ میں بم رکھے گئے تھے جو ان کی تقریر کے بعد پھٹے۔ بموں سے چار آدمی ہلاک اور ۵۵ زخمی ہوئے۔

○ سرحد کے سرخپوش لیڈر رضوان اللہ کاکاخیل نے ایک جلسۂ عام میں کہا کہ ان کی جماعت پاکستان کے استحکام اور قیام پر یقین رکھتی ہے اور وہ اس زمین کے چپے چپے کی حفاظت کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ان لوگوں سے اظہار نفرت کیا جو ان کی جماعت کو افغانستان کے پختونستان کا ہمدرد بیان کرتے ہیں۔ اور فرمایا کہ جو لوگ صدر ایوب کے کم از کم جمہوری دستور کو غیر جمہوری کہتے ہیں وہ کابل کے جابرانہ آمرانہ اور شاہی ڈکٹیٹر شپ کو کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔

○ صدر ایوب عنقریب نیپال کا دورہ کریں گے جس سے دونو ملکوں کے تعلقات اور زیادہ خوشگوار ہوں گے۔

مسلمانوں کو شہید کرنے اور ان کے سینے پر گولیاں چلانے والے کون تھے؟

مسلم لیگیوں نے مسلم لیگ کو مجرم قرار دیا

لاہور۔ کل دو بجے کنونشن مسلم لیگ کا ایک عام جلسہ موچی دروازہ کے باہر چوہدری خلیق الزمان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں بار بار ہنگامہ برپا ہوتا رہا اور دونو مخالف مسلم لیگی گروپ ایک دوسرے پر الزامات لگاتے رہے۔

مرکزی تنظیمی کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر منظر عالم نے تقریر کرتے ہوئے کونسل مسلم لیگ پر شدید حملے کئے انہوں نے ماضی میں اسلام کا نام استعمال کرنے۔ جمہوریت کا گلا گھونٹنے اور تحریک تحفظ ختم نبوت کا ذکر کیا اور کہا جب لاہور کے بہادر مسلمانوں نے ناموس رسول کے تحفظ کے لئے آواز اٹھائی تو ان کے سینوں پر کس نے گولی چلائی شہر کے مسلمانوں کو کس نے شہید کیا۔"

اس پر ہزاروں افراد نے تحفظ ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ نعرے برابر لگتے رہے اور چاروں طرف سے لوگ یہ کہتے رہے کہ تم بھی ان کے ساتھ تھے"۔ "تم بھی گولی چلانے والوں کے ساتھی تھے۔" جلسہ میں بھاگ دوڑ اور مکہ بازی کا مظاہرہ ہوتا رہا اور اس طرح دونوں مسلم لیگی فریق ایک دوسرے کو "مسلمانوں کے قاتل" کہہ کر پکارتے رہے۔

جمہوریہ ٹوگو کے صدر کو قتل کر دیا گیا

اوملیبا۔ افریقی جمہوریہ ٹوگو کی فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور صدر مملکت کو قتل کر کے وزراء کو گرفتار کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گھانا کے صدر نکرومہ اور ٹوگو کے صدر سلوانس کے درمیان اختلافات تھے۔ اس لئے اس سازش کو گھانا کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔

فوجی ملیشیا نے صدر مملکت کو قتل کر کے امریکی سفارت کے باہر پھینک دیا۔ صورت حال باغیوں کے قابو میں ہے۔

اینگلو امریکی بلاک پاکستان کے خلاف سازش کر رہا ہے

سردار بہادر خان کا اعلان

بہاولپور۔ مخالف مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری سردار بہادر خاں نے یہاں پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ایک خفیہ طاقت مشرقی اور مغربی پاکستان کو الگ کرنے اور ملک کو دو جدا جدا حصوں میں تقسیم کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ پریس والوں کے اصرار پر کہ آپ اور خواجہ ناظم الدین خفیہ طاقت کا نام کیوں نہیں لیتے۔ اس پر سردار بہادر نے کہا کہ خفیہ طاقت برطانیہ اور امریکہ ہے۔ جو پاکستان کے خلاف اس سازش میں سرگرم عمل ہیں۔

○ لاہور میں حزب اللہ کانفرنس منعقد کرنے کی تیاریوں پر پوری سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے

○ برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے بھارت کو تیز رفتار [illegible]

جست عالی سلامی کولی | کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے گولی کے دانہ کے برابر ہے چھوٹے بچے کو کم دیں۔ گرم دودھ گھونٹ بھر لیکر ایسی صلاحیت حاصل کر کے پی جائیں اور پا آدھ سیر اور گرم دودھ پی لیں یا علیحدہ رکھا ہو صبح اور شام نہار منہ کھائیں ترشی سے پرہیز کریں۔ تیل اور بڑے گوشت سے بچیں تو اچھا رہیگا۔ چوٹ لگنے یا گر پڑنے کیلئے دس پندرہ دن استعمال کرائیں۔ طاقت کیلئے زیادہ دن کھائیں۔ جاڑے میں پورا جاڑہ استعمال کریں۔ پیشاب کی کثرت کمزوری اور کمزوری کو خاص فائدہ ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دو روپے فی تولہ کے حساب سے پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

دفتر ترجمان اسلام۔ بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد شاہ محمد غوث لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۶۱

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۰

امریکہ کی آئیں بائیں شائیں۔ پاکستان کو طفل تسلی

قطعی فیصلہ کا وقت آگیا ہے

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو امریکہ گئے۔ وہاں کے صدر کینیڈی سے بات چیت ہوئی۔ جب سے پاکستان بنا ہے اتنی صاف صاف گفتگو کبھی نہیں ہوئی جتنی اس دفعہ ہوئی دو طرفہ صفائی و سچائی قابل تعریف ہے۔ مسٹر بھٹو نے صفائی سے صدر کینیڈی پر یہ واضح کر دیا کہ پاکستان اور چین کے تعلقات پر بحث نہیں کی جائے گی یہ پاکستان کا داخلی معاملہ ہے جو اسلام کے تحت ہے۔ اسلام پڑوسیوں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مسٹر بھٹو وغیرہ کبھی کبھار اسلام کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ورنہ اس قسم کے لوگ اسلام کو سیاسیات میں دخیل نہیں بناتے۔ اس کے مقابلہ میں صدر کینیڈی نے بھی پہلی بار دو ٹوک بات کہہ دی کہ امریکہ بھارت کو امداد دینے اور کشمیر کے مسئلہ پر گفتگو کے لئے تیار نہیں ہے

اس بات چیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ پاکستان چین کی دوستی سے دست بردار نہیں ہو سکتا، اور امریکہ بھارت کو فوجی امداد دینے میں کمی نہ کرے گا۔ رہا کشمیر تو وہ پاکستان جانے اور بھارت۔ سفید فام گوروں پر اعتماد کرنے کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

باوجود اس کے امریکی سیاست نے ایک اور دانہ پھینکا ہے وہ یہ کہ پچھلے دنوں مسٹر بال امریکہ سے آکر گئے تو انہوں نے رپورٹ میں یہ لکھا کہ بھارتی جارحیت سے پاکستان کے خدشات بجا ہیں۔ کینیڈی نے جنرل ٹیلر ڈپٹی چیف آف سٹاف کو پاکستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ بھارتی جارحیت کا جائزہ لے تاکہ اس پر سوچا جا سکے کہ امریکہ پاکستان کی حفاظت کی کیا ضمانت دے سکتا ہے۔ اور ایشیا میں فوجی طاقت کا توازن کیسے قائم رہ سکتا ہے۔

ہم پہلے سے بتا دینا چاہتے ہیں کہ صدر کینیڈی کا نیا معتمد علیہ کیا گل کھلائے گا۔ یہ در اصل پاکستان کو الّو بنانے آ رہا ہے۔ اس کے دورے کے بعد امریکہ اعلان کرے گا کہ امریکی اسلحہ پاکستان کے خلاف کبھی استعمال نہ ہوگا۔ اور امریکہ اس بات کا ذمہ لیتا ہے کہ بھارت پاکستان پر حملہ نہیں کرے گا۔ دنیا جانتی ہے کہ اس قسم کی ضمانتیں آج کل کوئی وزن نہیں رکھتیں اگر امریکہ ان دونوں ملکوں میں جنگ نہ کرنے کا معاہدہ بھی کرا لے تو یہ مسئلہ کشمیر حل ہوئے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بلکہ اس قسم کا معاہدہ پاکستان کی سیاسی ساکھ چین کی نگاہ میں ختم کر دیگا فرض کیجئے کل بھارت اور چین کی لڑائی ہوتی ہے اور پاکستان اس میں تماشائی بن کر بیٹھا رہتا ہے اور اپنے دوست چین کو ممکن سہولت بھی بہم نہیں پہنچاتا، تو وہ دوستی کیا ہوئی اور چین کاہے کو پاکستان سے دوستی کرے۔ اس سے تو چین کو نقصان ہوگا۔ کوہ ہمالیہ تو ناقابلِ عبور ہے اگر چین بھارت میں داخل ہو سکتا ہے تو اس کا آسان ترین راستہ پاکستان کی حدود سے ہے۔ اس لئے اس قسم کا معاہدہ یا ضمانت تو کوئی چیز نہیں۔

رہی دوسری بات کہ فوجی قوت کا توازن بحال کیا جائے تو اس کے لئے امریکہ پیش کش کرے گا کہ ہم پاکستان کو بھی فوجی امداد دینا چاہتے ہیں لیکن پاکستان و بھارت کی رقابت کے ہوتے ہوئے امریکہ کسی طرح بھارت کو ناراض کر کے اتنا اسلحہ پاکستان کو مہیا نہیں کر سکتا جس سے پاکستان بھارت کے ان اسلحہ کا مقابلہ کر سکے جو اس کو امریکہ یا مغربی ممالک نے مہیا کیا ہے۔ اس لئے جو اسلحہ بھی امریکہ دے گا وہ ٹرخانے اور دفع الوقتی کے مترادف ہوگا۔ جس پر پاکستانی ارباب حل و عقد کو اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔

ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کے مغربی ممالک اور خاص کر اشتراکی ممالک سے تعلقات کے بعد امریکہ پر کسی طرح بھروسا کرنا قرین دانش نہیں۔ اور اسی بنا پر ہم پوری خیر خواہی سے اس امر کے اظہار پر مجبور ہیں کہ امریکہ یا برطانیہ کے اس قسم کے فوجی افسروں کی ہمارے ملک میں آزادانہ نقل و حرکت اور مختلف فوجی افسروں سے تبادلۂ خیالات کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا ہم اپنی حکومت کی اس تازہ خارجہ پالیسی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ جب امریکہ اپنے مفاد کی خاطر ایک آزاد ملک کی حیثیت سے جس سے چاہے معاہدہ کرتا ہے یا امداد دیتا ہے۔ اسی طرح پاکستان کو بھی حق حاصل ہے امریکہ ہم سے دوستی کا مطالبہ کر سکتا ہے مگر چین یا دوسرے ممالک کے تعلقات پر اس کو اعتراض کرنے یا ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں خارجہ سیاست کی آزادی کا یہی معنی ہے جس کے بغیر کوئی ملک حقیقی معنوں میں آزاد کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ یہی نعرہ تھا جمال عبدالناصر کا جس سے امریکہ اور اس کے ایجنٹ چڑتے رہے ہے اور یہی مطالبہ تھا جمعیۃ علماء اسلام کا جو اس کے دستور العمل میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو استقامت بخشے

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی

مرکزی مجلس عامہ کا اجلاس

مورخہ ۲۸-۲۹ اکتوبر بروز پیر منگل لاہور میں منعقد ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یارخاں کی سہ روزہ کانفرنس

مرتب احمد حسین کمالے

۴ راکتوبر - بعد نماز جمعہ - جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں کے زیراہتمام سہ روزہ کانفرنس کا آغاز ہوا - زعمائے جمعیۃ اور اکابرین ملت نے شرکت فرمائی - جن میں خصوصیت سے قابل ذکر شخصیتیں حضرت مولانا درخواستی صاحب - حضرت مفتی محمود صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب، مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی وغیرہم کی ہیں -

نماز جمعہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے پڑھائی -

بعد نماز جمعہ تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کے پہلے عام اجلاس کا افتتاح ہوا - ایک پرتاثیر نظم کے بعد زیر صدارت حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام ضلع رحیم یارخاں سردار میر عالم خاں صاحب لغاری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں نے خطبہ استقبالیہ پڑھا - اس کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ایک نہایت ہی پُراثر تقریر ارشاد فرمائی - جو عصر تک جاری رہی - آپ کی تمام تقریر قرب الٰہی، حب رسول اور جذبۂ خدمت اسلام کے ارشادات سے مملو تھی - عوام وخواص پر ایک رقت سوز باطنی اور درد ایمانی کا حال طاری تھا اور دلوں میں ولولہ ایمان خشیت الٰہی اور خوف آخرت کی روح زندہ و بیدار ہو رہی تھی -

عصر کی نماز کے بعد - پریس کانفرنس بلائی گئی تھی - جس میں شہر رحیم یارخاں کے تمام نمایندگان پریس نے شرکت کی - کانفرنس کی طرف سے جو بیان جاری کیا گیا تھا - اس کی ایک ایک کاپی پریس کے نمائندوں میں تقسیم کی گئی اور نماز مغرب تک حضرت مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ اور ممبر قومی اسمبلی نے پریس کانفرنس کو خطاب فرمایا - جمعیۃ کے مقصد، پالیسی اور طریق کار کی پوری پوری وضاحت فرمائی - نمایندگان پریس کے تمام استفسارات کا جواب دیا - ملک کے آئین، دستور، الیکشن، بنیادی حقوق اور انتظامی امور سے متعلق تمام معاملات پر روشنی ڈالی - نہایت خوشگوار ماحول میں یہ کانفرنس جاری رہی، بے تکلفانہ طور پر تمام نمائندے حضرت مفتی صاحب سے مصروف گفتگو رہے - اور سب نے اعتراف کیا کہ حضرت مفتی صاحب نے نہایت قیمتی معلومات انہیں فراہم کیں - اور ایک دیدہ ور مدبر و مفکر کی طرح حضرت مفتی صاحب نے ملک کے داخلی و خارجی مسائل کا تجزیہ فرمایا اور اس سے متعلق علماء اسلام کے نظریات سے آگاہ کیا -

مغرب سے عشاء تک وقفہ رہا - بعد نماز عشاء دوسرے جلسہ کا آغاز ہوا - مولانا حبیب اللہ صاحب نے صدارت فرمائی - تلاوت کلام مجید و نظم خوانی کے بعد حضرت مفتی محمود صاحب نے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک متواتر دو گھنٹے نہایت بلیغ و فاضلانہ تقریر ارشاد فرمائی، ہزارہا کا یہ مجمع نہایت خاموشی اور سنجیدگی کے ساتھ حضرت مفتی صاحب کے ارشادات سنتا رہا - ملکی سیاست کے ایک ایک گوشہ سے آپ نے پردہ اٹھایا - اسلام کی مخالف قوتوں کے خفیہ عزائم کی نشان دہی فرمائی، حقوق طلبی کی جدوجہد کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی - انتخاب انتدا کے ناپسندیدہ اطوار کو واضح کیا اور اسلامی نظام کے قیام کی کوششوں کو صحیح بنیادوں پر کس طرح اس ملک میں جاری کیا جا سکتا ہے اس کو کھول کھول کر بیان کیا - عائلی قوانین کے قانونی و شرعی اسقام کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا - خلاف اسلام قوانین کی تنسیخ اور اسلامی قوانین کے اجراء کا مطالبہ بار بار دہرایا - عوام کی ضروریات زندگی سے احباب جاہ و ثروت جس طرح غفلت برت رہے ہیں اس پر نفرین کی - ملک میں افلاس، غربت - بدنظمی - رشوت ستانی - بے انصافی دادرسی کی جو عام شکایات پائی جاتی ہیں ان کے بارے میں ذمہ دار اصحاب کو متنبہ کیا اور بڑھتی ہوئی بے حیائی، جنسی آوارگی اور فحشیات کی کثرت پر احتجاج شدید کیا، الحاد، لادینیت اور عیسائیت کے فروغ کے جو وسیع تر امکانات یہاں پیدا کر دئیے گئے ہیں - ان کے خطرات سے آگاہ فرمایا - حکومت پر زور دیا کہ ان تمام مفاسد کا سدباب کرے اور عوام سے اپیل کی کہ ملک و ملت کے استحکام پاکستان میں صحیح اسلامی نظام کے قیام اور الحاد بے دینی و بداخلاقی کے مفاسد کے سدباب کے لئے اجتماعی جدوجہد کریں اور اس مقصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پورے جوش وخروش سے تعاون کریں -

آپ نے بتاکید فرمایا کہ صحیح اسلامی بنیادوں پر ملک میں اصلاح وانقلاب اس صورت میں ممکن ہے کہ عوام مسلمین اور علمائے دین کے درمیان گہرا ارتباط و اعتماد قائم ہو، اور جمعیۃ علماء اسلام کا پلیٹ فارم یہ موقعہ مہیا کرتا ہے -

خاتمۂ تقریر پر کسی صاحب نے استفسار کیا کہ اسلامی مقاصد کے لئے تمام مذہبی جماعتیں اتحاد کیوں نہیں کر لیتیں -

مفتی صاحب نے فرمایا کہ یقیناً اتحاد کیا جانا چاہیئے لیکن اس اتحاد کی پہل ان لوگوں کو ہی کرنا چاہیئے جو اسلام میں کسی جدت کے داعی ہیں - اختلاف تو انہی لوگوں کا پیدا کردہ ہے جو اسلام کے نام سے اپنے نظریات کے داعی ہیں جو متفقہ مسائل میں اپنی علیحدہ رائے کا اظہار کرتے ہیں، اگر ایسے لوگ اسلام کے وسیع تر مفادات کی خاطر اپنی شخصی رائے سے رجوع کا اعلان کر دیں تو کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا -

جمعیۃ نے اسلام کے نام سے کوئی جداگانہ دعویٰ نہیں کیا ہوا ہے - اس کا موقف واضح ہے وہ اسلام کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی اسی تعبیر و توضیح کے مطابق اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے جسے سلف صالحین نے اختیار کیا، اس دائرہ سے الگ ہو کر وہ کسی نئے مسلک کی راہ ہموار کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی - اگر واقعی اس ملک میں نظام اسلام کا قیام صدق دل سے مطلوب ہے تو یہ ہی ایک نکتہ اتفاق قرار پا سکتا ہے کہ ہم سب اسلام کو سلف صالحین کے مسلک کے مطابق اختیار کریں -

جن جماعتوں سے ہمارا بنیادی اختلاف ہے، ہم دعوت دیتے ہیں کہ عالم اسلام کے معتبر اور متفق علیہ چند جید عالمان دین و اہل اللہ کا ایک بورڈ متعین کر لیں ہم اس کے سامنے ان اختلافات کو پیش کرتے ہیں اور دوسرے فریق بھی اپنے دلائل پیش کریں - بورڈ جو فیصلہ کر دے ہمیں منظور ہوگا دیگر فریقوں کو بھی اسی پر رضامند ہو جانا چاہیئے -

یہی دو صورتیں آج بھی اتفاق کی موجود ہیں - اور بڑی آسانی سے اتفاق عمل میں آ سکتا ہے - اس طرح دعا پر یہ تقریر ختم ہوئی -

۵ - اکتوبر کو نماز فجر کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے درس قرآن دیا - سورۃ والعادیات کے مطالب و معانی پر ایک نہایت ہی دل پذیر و عالمانہ تقریر ارشاد فرمائی -

۹ بجے سے گیارہ بجے تک - ضلع رحیم یارخاں کی جمعیۃ علماء اسلام کے امراء و ناظمین کا ایک خصوصی اجتماع ہوا، جسے سردار میر عالم خاں لغاری ناظم ضلعی جمعیۃ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب کیا - جمعیۃ کے کاموں سے متعلق مفصل ہدایات دیں - بعض امور کی وضاحت فرمائی -

بعد نماز ظہر تیسرا جلسہ عام منعقد ہوا - مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے خطاب فرمایا - اسلام اور اسلامی سیاست پر ایک پرجوش تقریر کی - جلسہ عصر کی نماز تک جاری رہا -

بعد نماز عصر ضلعی جمعیۃ کے ارکان عاملہ وغیرہ و ناظمین کا خصوصی اجتماع ہوا - جس میں مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی -

مندرجہ ذیل حضرات کا ایک وفد پورے ضلع کا دورہ کرے جمعیۃ کی دعوت عوام و خاص تک پہنچائے اور ۱۲ راکتوبر سے تحصیل صادق آباد کا دورہ شروع کر دے - وفد کے ارکان کے اسمائے گرامی :- مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری - جناب محمد بشیر صاحب اختر - جناب صالح محمد شاہ صاحب - جناب میر عالم خاں صاحب لغاری -

رات کو عشاء کے بعد کانفرنس کا آخری اجلاس عام شروع ہوا - مولانا عبدالمنان صاحب صدر مقرر ہوئے تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد صالح محمد شاہ صاحب نے کانفرنس کی جانب سے چند قرار دادیں پیش کیں جو اتفاق رائے سے منظور کی گئیں -

بعد ازاں تقریباً ۴۵ منٹ تک جناب محمد بشیر صاحب اختر - لیاقت پور والے نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی اور سوا نو بجے جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام ممبر صوبائی اسمبلی تشریف لائے اس وقت اجتماع کی حاضری ہزارہا تک ہو چکی تھی - پنڈال سے باہر تک سڑکوں پر اور اطراف میں بے پناہ ہجوم جمع تھا - خواتین کا پنڈال بھی کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - اور باہر تک خواتین بیٹھی ہوئی تھیں مولانا نے سوا ایک بجے رات تک مسلسل چار گھنٹے مجمع کو خطاب فرمایا اور اجتماع کی حاضری بدستور قائم رہی - لوگ نہایت توجہ اور انہماک سے تقریر سنتے رہے - مولانا نے ملک کے تمام مسائل پر مفصل تبصرہ فرمایا - حکومت کے غلط اقدامات پر سخت نکتہ چینی کی - جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی وضاحت فرمائی - ملکی سیاسیات سے متعلق کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس کی حقیقت کھول کر نہ بیان کی ہو - بار بار کے نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونجتی رہی، مولانا نے تین گھنٹے سے زیادہ تک تقریر کی لیکن کسی اختلافی مسئلہ پر کوئی بات نہیں کی - مگر بعض حضرات نے استفساری پرچے لکھ کر مولانا کو بعض مسائل پر بولنے کے لئے مجبور کر دیا - چنانچہ ایسے ہی ایک سوال پر انہوں نے واضح کیا

(باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۸ اکتوبر

خطبۂ استقبالیہ (رحیم یار خان)

جو کانفرنس کے آغاز میں پڑھا گیا

حمد و صلوٰۃ کے بعد:-

جناب صدر، مہمانان محترم اور حضرات سامعین!

یہ اجتماع جس کا آج آغاز ہو رہا ہے، جس میں شرکت کے لئے آپ سب نے زحمت فرمائی ہے اور رحیم یار خاں کے اندر آپ سب کی شمولیت کا خیر مقدم میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی طرف سے بصد تشکر و امتنان کر رہا ہوں ——— بظاہر ایک حقیر سا اجتماع ہے جسے انتظام و انصرام اور شان و شوکت کے لحاظ سے شاید کچھ زیادہ اہمیت نہ دی جائے لیکن جس منزل کی طرف گامزن ہونے کی خاطر یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اس کی عظمت و صداقت سے کسی بھی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے دین کے لئے جینا اور اللہ کے دین کے لئے مرنا ہر مومن کی زندگی کا سب سے پیارا اور مقدس نصب العین ہے۔

"اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

حضرات! آپ اور ہم سب کے سب اس نصب العین کی منزل آخر تک پہنچنے کے لئے جدوجہد کے ایک سفر پر نکلے ہیں۔

یہ سفر اس صراط مستقیم پر چلنے کا سفر ہے جس کی آخری نشان دہی وحی الٰہی کے ذریعہ جناب خاتم المرسلین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل، وادی غیر ذی زرع میں فرمائی تھی۔ جس کی پہلی پکار غار حرا سے بلند ہوئی، جس کی پہلی کرن فاران کی بلندیوں سے طلوع ہوئی، جس کی پہلی صبح کا آغاز مکہ کے در و دیوار سے ہوا۔ اور جس کا آفتاب نصف النہار مدینہ سے بلند ہو کر تمام عرب و عجم پر پھیل گیا ——— دین حق کی وہی روشنی اور صداقت الٰہی کا وہی نشان صحابہ کرام اور اسلاف امت کے ذریعہ عہد بہ عہد منتقل ہوتا ہوا ہمارے زمانہ تک پہنچا ہے۔ اس دوران باطل کی تاریکیوں کے بڑے بڑے طوفان اٹھے اور انھوں نے چاہا کہ حق کی اس شمع روشن کو گل کر دیں۔ لیکن اللہ کی اعانت و نصرت اور اس کے وعدۂ حفاظت کی بنا پر ہر عہد کے علمائے حق نے ان طوفانوں کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا اور باطل کی یورشوں کو شکست فاش دی۔ تیرہ سو سال کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔

ہماری اس صدی میں بھی ایک ایسا ہی طوفان اٹھا تھا، "فرنگی اقتدار و تہذیب کا طوفان" اس طوفان نے بھی اسلام کی کشتی کو گرداب بلا میں غرق کر دینا چاہا۔ لیکن علمائے حق کی صد سالہ کاوشوں نے اس طوفان کا منہ پھیر دیا۔

آج ہم اپنے وطن میں آزاد ہیں اور اسلامی معاشرے اور اسلامی نظام کی نئی تعمیر میں مشغول ہیں۔ خطرات کا جو عہد گزر چکا ہے اس کے اثرات ہماری قوم و ملت میں شدت سے سرایت کر چکے ہیں اور آج ان اثرات کو ختم کر کے اسلام کا پاکیزہ نظام قائم کرنا اور اللہ کے دین کو پھر سے سربلند کر دینا ہماری جد و جہد کا اصل مقصود ہے۔ یقیناً یہ کام صحیح طریقہ پر اللہ کے دین کو پوری طرح جاننے والے اور اس پر پوری طرح عمل کرنے والوں کی سربراہی میں ہی انجام دیا جا سکتا ہے۔ جو وقت کے افکار اور تہذیب مغرب سے ذرا بھی مرعوب و متاثر نہ ہوں۔ اور ایسا طبقہ آج بھی صرف علمائے دین کا ہی طبقہ ہے۔ ارشاد نبوی کے مطابق کہ

"اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ"

جو خدمت دین میں بے غرضانہ منہمک ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ایسے علماء کی اجتماعی قیادت میں چلنے والی ایک جماعت ہے جس کا تنہا مقصد مسلمانوں کو سچا مسلمان بنانا اور مملکت پاکستان کو سچی اسلامی مملکت بنانا ہے۔ اس کام کے لئے جو قائدین جمعیۃ مصروف عمل ہیں ان میں چند نمایاں شخصیتیں اس اجتماع میں تشریف لائی ہوئی ہیں ——— میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی طرف سے ان سب کی تشریف آوری کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

یقیناً یہ ضلع رحیم یار خاں کی تاریخ کا عظیم دن ہے کہ ان حضرات کی گراں قدر شخصیتوں سے فیض یاب ہونے کا موقعہ میسر آیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جمعیۃ کی دعوت اور اس کے کاموں اور مقاصد کے بارے میں اس اجتماع کے ذریعہ یہاں کے عوام و خواص میں صحیح واقفیت بہم پہنچے گی اور لوگ دین حق کی خدمت کے لئے جمعیۃ کے حلقے میں جوق در جوق شامل ہوں گے۔

میں اپنے ساتھیوں، کارکنوں اور معزز مہمانوں و حاضرین کرام کا نہایت تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اللہ کے دین کی خدمت کے لئے ہم سب کے دل کھول دینے کی اللہ کے حضور دعا کرتا ہوں۔ تاکہ ہم سب جمعیۃ کے پلیٹ فارم سے "اعلائے کلمۃ الحق" اور "اقامت دین" کا کام سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے مطابق انجام دے سکیں۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

بیان برائے پریس کانفرنس

یہ بیان پریس کانفرنس میں پڑھا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں نظام اسلامی کی ایک داعی جماعت ہے۔ اس کا بنیادی موقف یہ ہے کہ اسلام کی وہی تعبیر و توضیح درست ہے جو صحابہ کرام، سلف صالحین سے منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے ایسی تعبیر و توضیح پر مبنی اسلامی نظام کا قیام جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اور نصب العین ہے ملک میں اس وقت جو حالات درپیش ہیں ان میں اسلامی اصولوں کے مطابق فوری تبدیلی کا جمعیۃ علماء اسلام مطالبہ کرتی ہے۔ سیاسی اعتبار سے وہ ایسی جمہوریت کی قائل ہے جو اسلام کے نظام شورائیت پر مبنی ہو اور فرد کے بنیادی حقوق کی حامل ہو۔ اس کے نزدیک وہ تمام قوانین فوراً منسوخ کر دینے کے قابل ہیں۔ جو آزادی جمہور کے منافی اور عوامی حقوق کے خلاف واقع ہوئے ہیں۔

نظم و نسق سے لے کر انصاف و عدالت تک ہر شعبۂ حیات میں اسلام کی بالادستی اس کا مقصود و مدعا ہے۔ تاکہ پاکستان کا مسلم معاشرہ خالص اسلامی معاشرہ بن جائے۔

حکومت، امارت، سیادت وغیرہ ہر معاملہ میں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی پوری پوری پابندی لازمی ہے۔

جمعیۃ کا یہی منشاء اور نصب العین ہے اور اسی مقصد کے لئے وہ کوشاں ہے۔ علماء سلف کے نقش قدم پر چلنا اس کے فرائض کا بنیادی جزو ہے۔ وہ مطالبہ کرتی ہے کہ ملک میں فوراً حق رائے دہی بالغاں کی بنیاد پر انتخاب عمل میں لائے جائیں شرعی حدود کے اندر بنیادی حقوق کا تصفیہ کیا جائے۔ پریس آرڈی ننس منسوخ کر دیا جائے۔ اور ملک میں اسلام کا نظام دستور و قانون تعزیر جاری اور نافذ کیا جائے۔

جاری کردہ جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس ضلع رحیم یار خاں

قرارداد جو کانفرنس کے اجلاس عام میں پاس کی گئی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی کانفرنس کا یہ اجلاس عام مندرجہ ذیل امور کا حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ

(ا) پاکستان کے موجودہ دستور و آئین کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے مطابق خالص اسلامی دستور میں تبدیل کرنے کا کام فوری طور پر انجام دیا جائے۔

(ب) ایسے تمام قوانین جو شریعت کے خلاف انگریزوں کے زمانہ سے رائج چلے آ رہے ہیں انہیں فی الفور منسوخ کیا جائے۔

(ج) عائلی قوانین جن کے خلاف اسلام ہونے پر مسلمانوں کے تمام فرقے اور تمام علماء و فضلاء متفق ہیں انہیں قطعی باقی نہ رکھا جائے اور فوراً منسوخ کر دیا جائے۔

(د) ملک میں فی الفور شرعی قوانین رائج کئے جائیں اور ملک کا نظام عدالت شریعت کے مطابق قائم کیا جائے، تاکہ ہمارا وطن عزیز پاکستان صحیح معنیٰ میں اسلامی مملکت بن سکے۔

(ہ) ملکی نظم و نسق اور انتظامیہ سے متعلق جو شکایات اور پریشانیاں عوام کو لاحق ہیں ان کے ازالہ کی موثر تدابیر اختیار کی جائیں۔

(و) ملک کی خارجہ پالیسی، اسلام اور پاکستان کے مفادات کے مطابق باوقار اور آزادانہ بنائی جائے۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

کیا امیر جماعت کے عقائد و نظریات سے ارکانِ جماعت کا کوئی تعلق نہیں ہوتا؟

مودودی فریب کی نقاب کشائی

مختار احمد حسینی ایڈیٹر طبیہ کالج میگزین لاہور

اب تک تو نام نہاد سکہ بند صالحین کی جماعت کے "اصلی مسلمان" بڑی سختی سے مختلف تاویلوں کی آڑ لے لے کر مودودی صاحب کے افکار و نظریات کو محاسبہ کی زد سے بچانے کی ہر تور سعی فرماتے رہے۔ جوں ہی ان سے متعلق کوئی تذکرہ چھڑا کہ "مودودی صاحب نے ایک نئے مذہب فکر کی گمراہانہ عمارت کھڑی کر دی ہے" بس اتنی سی بات کہنی تھی کہ اصحاب قانتین نے کروٹ پہ کروٹ اور پیچ و خم پہ پیچ و خم کھانے شروع کر دئے جب گویا ہوتے ہیں تو یوں" وقت کے مجدد۔ مفکر اسلام پہ تنقید ان لوگوں میں تو اخلاقی قدریں ہی نہیں وغیرہ پھر ایک ہی سانس میں جناب نصر اللہ خان عزیز، ماہر القادری، نعیم صدیقی اور کوثر نیازی کی زبان سے قصیدہ خوانی اور مدح سرائی شروع ہو جاتی ہے۔

اب کچھ صورت حال میں تبدیلی رونما ہونی شروع ہو گئی ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟

اس کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے محسوس کر لیا کہ مودودی صاحب علماء اور عوام کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ اور کوئی ایسا راستہ انہیں نظر نہیں آرہا کہ جہاں سے مودودی صاحب اپنے دامن بے داغ کو تر کیے بغیر نکل جائیں چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر انہوں نے پینترا بدلا ہے یا تقیہ اختیار کر لیا ہے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ ضرور ہوا۔ اسی لئے اب جب مودودی صاحب کے گمراہانہ نظریات سے متعلق بات کی جائے تو بڑی معصومیت سے کہہ دیتے ہیں کہ "یہ ضروری نہیں کہ امیر جماعت کے عقائد و نظریات سے جماعت کے ارکان کو بھی اتفاق ہی ہو۔

یعنی یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ مودودی صاحب کے افکار و آراء ان کی ذات تک ہی محدود ہیں اور جماعت کے افراد اس میں ملوث نہیں۔ کتنا خوش کن فریب ہے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

سچی بات تو یہ ہے کہ مودودی صاحب کے لٹریچر کے گندے اور زہریلے جراثیم جماعتی افراد کے دماغوں میں پوری طرح سرایت کر چکے ہیں ان کے دماغوں کو گھن کی طرح چاٹ دیا گیا ہے جب ہی تو ایک صاحب نے رسالہ زندگی بھارت ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں لکھ دیا تھا کہ ——

" لٹریچر دیکھنے سے مجھ میں یہ انقلاب رونما ہوا کہ اب میں صحابہ کے بعد سے آج تک سوائے مودودی صاحب کے کسی شخص کو کامل الایمان نہیں سمجھتا تعجب ہے کہ صحابہ کے بعد سے اب تک ہر شخص فارغ اور خالی الذہن رہا خصوصاً صوفیا نے تو دین کو ایک پرائیویٹ اصول بنا کر جوگ وسنیاس کی حیثیت دے دی۔ میں خواجہ معین الدینؒ کے مسلک کو غلط تصور کرتا ہوں بڑے بڑے مشاہیر امت کا کامل الایمان ہونا میری نظر میں مشتبہ ہو گیا ہے ۔۔"

مندرجہ بالا عبارت کو پڑھیئے اور سر دھنیئے۔ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ ٹھیک ہے نا؟

اب کوئی عقل سے عاری ہی ہوگا جو ان کی اس منطق اور مفروضے پر ایمان لے آئے۔ ہماری عقل نارسا تو یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ارکان جماعت کو امیر کے عقائد و نظریات سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ حالانکہ امیر کا اثر ہی ساری جماعت میں کارفرما ہوتا ہے۔ جماعت اس کے افکار و آراء سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اگر ہماری یہ بات سمجھ میں نہ آئے تو مودودی صاحب کے افکار میں جھانک کر ملاحظہ فرما لیں۔ وہ خود اس کی تصریح فرماتے ہیں۔

" خاکسار تحریک۔ اور علامہ مشرقی اصول دین کی روشنی میں "۔ از ابوالاعلیٰ مودودی

" رہی یہ بات کہ ہمیں صرف سپاہی بننے کی مشق مطلوب ہے یا فوجی نظم درکار ہے۔ لیڈر کے خیالات سے سروکار نہیں یہ سراسر لغو بات ہے جسے کوئی صاحب عقل ایک لمحہ کے لئے بھی باور نہیں کر سکتا۔ آپ کسی تحریک میں شامل ہوں اور اس کے لیڈر سے متاثر نہ ہوں۔ یہ ناممکن ہے۔ لیڈر کی روح پوری تحریک کی روح ہوتی ہے اور پیروؤں میں آپ سے آپ سرایت کرتی ہے۔ کوئی شخص اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور اگر وہ اس سے ہم رنگ و آہنگ نہ ہو تو اس اس تحریک کے ساتھ زیادہ دیر چل نہیں سکتا۔

(باقی ص ۶ پر)

قرضہ حسنہ سے ہرگز جی نہ چرائیے!

اَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا پ ۲۹ ع ۱۴

ابو عبدالرحمٰن لودھیانوی ۔ شیخوپورہ

(ترجمہ) قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا

(مطلب) اللہ کی راہ میں پورے اخلاص سے اس کے احکام کے موافق خرچ کرنا ہی اس کو اچھی طرح قرض دینا ہے۔ بندوں کو اگر قرض حسنہ دیا جائے وہ بھی اس کے عموم میں داخل سمجھو۔ جو نیکی یہاں کرو گے اللہ کے ہاں اس کو نہایت بہتر صورت میں پاؤ گے اور اس پر بہت بڑا اجر ملے گا۔ تو یہ مت سمجھو کہ جو نیکی ہم کرتے ہیں یہیں ختم ہو جاتی ہے، نہیں وہ سب سامان تم سے آگے اللہ کے ہاں پہنچ رہا ہے جو عین حاجت کے وقت تمہارے کام آئے گا۔

(۲) مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ط وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ص وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ o پ ۲ ع ۱۶

(ترجمہ) کون شخص ہے ایسا، جو اللہ کو اچھا قرض دے، پھر اللہ اس کو کئی گنا کر دے اور اللہ ہی تنگی کر دیتا ہے اور وہی کشائش کرتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(مطلب) جب معلوم ہو چکا کہ تمہاری جان و مال اللہ کے حکم میں ہے تو اب تم کو چاہیئے کہ دین کے لئے اللہ کے واسطے کافروں سے لڑو اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ بہانہ کرنے والوں کی باتوں کو سنتا ہے اور ان کے منصوبوں کو جانتا ہے اور چاہیئے کہ اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرو اور تنگی سے مت ڈرو کیونکہ کشائش اور تنگی سب اسی کے اختیار میں ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر سب کو جانا ہے۔

قرض حسنہ اسے کہتے ہیں (۱) جو قرض دے کر تقاضا نہ کرے (۲) اور اپنا احسان نہ رکھے (۳) اور بدلہ نہ چاہے (۴) اور اسے حقیر نہ سمجھے ؛

اور خدا کو قرض دینے سے مراد جہاد میں خرچ کرنا یا محتاجوں کو دینا ہے۔

خدا تعالےٰ گدا کو بادشاہ بنا دیتا ہے اور بادشاہ سے بادشاہت چھین لیتا ہے۔ ضعیف کو قوی اور قوی کو ضعیف کر دیتا ہے قبض و بسط (تنگی و فراخی) اسی کے ہاتھ میں ہے، کافروں سے لڑنے یا فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے میں جان اور مال کی محبت کے باعث دریغ نہ کریں اور جان لیں کہ اللہ موت بھیجے تو چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں، اور زندگی چاہے تو مردہ کو دم کے دم میں زندہ کر دے۔ زندہ کو موت سے بچا لینا تو کوئی چیز ہی نہیں پھر اس کی تعمیل حکم موت سے ڈر کر جہاد سے بچنا یا افلاس سے بچ کر صدقہ اور دوسروں پر احسان یا عفو و نفضل سے رکنا بد دینی کے ساتھ حماقت بھی پوری ہے۔

(حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ)

(۳) وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ج پ ۶ ع ۶

(ترجمہ) اور قرض دو گے اللہ کو اچھی طرح قرض، تو البتہ میں تم سے تمہارے گناہ دور کر دوں گا اور تم کو باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

(مطلب) حق سبحانہ تعالےٰ بنی اسرائیل سے عہد لے چکا ہے کہ اگر تم نماز قائم اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسول پر یقین لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو اچھی طرح قرض دو گے۔ سب رسول کی (جو حضرت موسیٰؑ کے بعد آئیں گے تصدیق کرو گے اور دلی تعظیم سے پیش اور دشمنان حق کے مقابلہ پر ان کا پورا جان و مال سے دو گے تو حق تعالےٰ نے اپنے فضل و رحمت سے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ چیز تم کو عظیم الشان نفع صورت میں واپس کر دے۔

خدا کو قرض دینے سے مراد اس دین اور اس کے پیغمبروں کی حمایت میں خرچ کرنا ہے۔ جس طرح روپیہ قرض دینے والا اس امید پر دیتا ہے کہ اس کا روپیہ واپس مل جائے گا۔ اور قرض لینے والا اس کے ادا کرنے کو اپنے ذمہ لازم کر لیتا ہے اسی طرح خدا کی دی ہوئی جو چیز یہاں اسی راستہ میں خرچ کی جائے گی وہ ہرگز گم یا نہیں ہوگی۔ اچھی طرح قرض دینے سے یہ ہے کہ اخلاص سے دو اور اپنے محبوب مرغوب اور پاک و صاف مال میں سے

(باقی)

علماء کرام اعصۃ کے سچے بہی خواہ ہیں

ملک میں خلاف قرآن وسنت کوئی قانون چلنے نہیں دیا جائے گا [حضرت مولانا غلام غوث]

قرآن وسنت پر پابندی لگادی گئی تو ملک تباہ ہو جائے گا۔ (حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی)

مدرسہ عربیہ حنفیہ سلانوالی کا سہ روزہ سولھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوا اس جلسہ کی آخری نشست میں بعد نماز عشاء حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ علماء کرام ملک کے سچے بہی خواہ ہیں

۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ علما کو ملک دشمن قرار دیتے ہیں حقیقتاً وہ خود ملک کے کسی دشمن ہیں۔ آپ نے کہا کہ جن لوگوں نے علماء کی مخالفت کی وہ خود پاش پاش ہو گئے۔ آپ نے مخالفین علماء کرام از قسم سکندر مرزا کا سمنج سے محاسبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں علماء کی مخالفت کرنے والا آج لندن بھیجا جا چکا ہے کیونکہ جعفر بنگال کی غدار اولاد کا مقام وہیں تھا۔

مولانا نے ملک میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی فحاشی اور عریانی کی شدید مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اس ملک میں خلاف قرآن وسنت کوئی قانون چلنے نہیں دیا جائے گا۔ آپ نے خواتین سلانوالی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے یقین دلایا کہ میں اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں انکی اس تحریر کو انشاء اللہ ضرور پیش کروں گا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "ہم خواتین سلانوالی مغرب زدہ عورتوں کو اپنا نمایندہ تسلیم نہیں کرتیں اور موجودہ عائلی قوانین کو خلاف قرآن وسنت تسلیم کرتی ہیں"۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام کا نصب العین ملک میں قرآن وسنت کے قانون کا نفاذ ہے۔ آپ نے کہا کہ موجودہ صدارتیں اور وزارتیں بلاشبہ اسی طرح قائم رہیں بشرطیکہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں قرآن وسنت کے مطابق قانون بنایا جائے

بعد نماز عصر حضرت درخواستی مدظلہ نے دفتر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا افتتاح فرمایا اور کارکنان سے پوری ہمت اور تندہی کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔

کچہ کھوہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

مورخہ یکم اکتوبر۔ مقام مسجد راجہ بازار کچہ کھوہ میں زیر صدارت مولانا امان اللہ صاحب نائب امیر جماعت کچہ کھوہ ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے قاری عبدالرحمن صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی اور مولانا نور محمد صاحب نائب ناظم جمعیۃ کچہ کھوہ نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد مختصر طور پر بیان کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ پاکستان کو حاصل کرتے وقت جو نعرے بلند کئے گئے تھے ان نعروں کو عملی طور پر آج تک اپنایا نہیں گیا۔ اخیر میں محترم امیر جمعیۃ مولانا غلام فرید صاحب نے فریضہ جمعیۃ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے علماء دیوبند کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ اور حسب ذیل اراکین مجلس شوریٰ منتخب ہوئے۔

(۱) شاہ خان صاحب۔ صوفی غلام قادر خان صوفی عبدالغفور صاحب۔ صوفی محمد خان ملک میر جعفر خاں نمبردار، چوہدری عبدالغنی شیخ محمد نواز۔ ڈاکٹر محمد شفیع۔ حقنواز خاں نیازی خورشید خاں صوفی محمد حسین ممبر یونین کونسل خان خواص خان۔ نجابت خاں۔ مولوی عمر بخش صاحب حافظ عبدالرشید سید جناب شاہ عمر خاں۔ میجر عزت خان سلطان نگین خاں دوست محمد خاں نیازی چوہدری علی محمد خان۔ جمعیۃ آئندہ مجلس مشاورت اور ماہوارہ خصوصی اجلاس، ۱۰ر اکتوبر بعد نماز عصر مدرسہ تعلیم القرآن کچہ کھوہ کے جلسہ کے موقعہ پر مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ممبر صوبائی اسمبلی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اور مفکر اسلام قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی کی موجودگی میں منعقد ہوگا انشاء اللہ لودینی درسگاہ کچہ کھوہ کے قیام اور فراہمی چندہ جمعیۃ اور دیہات میں تبلیغی اجتماعات کے علاوہ جمعیۃ کے حلقہ کو وسیع تر کرنے کے پروگرام پر غور وخوض کیا جائے گا۔ حسب ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئیں۔

خان گڑھ میں
ترجمان اسلام کا
تازہ پرچہ
محمد عمر سے خریدیں

جمعیۃ علماء اسلام قرآن وسنت کے مطابق قوانین کے نفاذ کیلئے جدوجہد تیز کریگی

آسیہ (پشاور) میں جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت سازی اور عہدیداروں کا انتخاب

۱۰ر ستمبر پشاور (نامہ نگار خصوصی) گزشتہ رات جمعیۃ علماء اسلام آسیہ دارو پشاور شہر کا عظیم الشان انتخابی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد شریف صاحب منعقد ہوا جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی جن میں مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد، مولانا محمد یعقوب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر، سالار گل محمد، ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن۔ محمد یونس محمد اسمٰعیل بی۔اے۔ عبدالعزیز، محمد اسحٰق۔ محمد یونس شہزادہ گل الحاج گل محمد قلندر خان مہمند، میاں گل سید، شیخ احمد، الحاج یار محمد، جمال خان، شیخ سید اجان، افضل خالق، عبدالحنان، شیرین خان سحر گل، فقیر محمد، عبدالرشید، عبداللہ جان، محمد ایوب، محمد فرید، ملک عبداللہ جان، نصراللہ جان اعوان، خادم حسین، محمد الیاس راہی۔ سید حسین شاہ، ملک امان، فضل رازق اور الٰہی بخش کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء کرام ہی ملک، قوم اور دین اسلام کی صحیح خدمت کر سکتے ہیں۔ مہد سے لحد تک اور شادی غمی میں علماء کرام ہی تمہاری رہنمائی کر سکتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک کی واحد جماعت ہے جس میں علماء کرام کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں دیندار مسلمان شامل ہیں، ہر عاقل و بالغ مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کا ممبر بن سکتا ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اسلام کی سربلندی چاہتی ہے۔ آج کل طرح طرح کے فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ ان فتنوں کی سرکوبی اور اسلام کی سربلندی اور بقاء اور حفاظت کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ امیر سرحد کے بعد مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اس ملک میں قرآن اور سنت کے عین مطابق مکمل طور پر شرعی قوانین کا نافذ کرنا ہے ——— انہیں قوانین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام جدوجہد کر رہی ہے اس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں دین اسلام کی عظمت اور جذبۂ الفت ومحبت پیدا کرنا ہے مسلمانوں کو صوم وصلوٰۃ کا پابند بنانا اور خلاف شریعت اور غیر اسلامی اعمال کا سدباب کرنا ہے۔ مولانا قاسمی کی تقریر کے بعد ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب نائب صدر جناب محمد یونس صاحب، ناظم جناب عبدالحنان صاحب ناظم نشر واشاعت، جناب فضل خالق صاحب خازن۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ شورائی اجلاس پاکستان میں اسلام پر عیسائیوں کی یورش کو ملک وملت کے لئے ایک خطرناک مہم تصور کرتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان کو متوجہ کرتا ہے کہ حجاز مقدس اور متحدہ عرب جمہوریہ کی طرح عیسائی مشنریوں کی تبلیغ واشاعت کے سلسلہ کو قطعی طور پر بند کرکے پاکستانی عوام کو ارتداد سے بچایا جائے۔

(۲) سنی شیعہ اتحاد کی اپیلوں کے باوجود ایڈیٹر شیعہ ہفت روزہ اسد مورخہ ۹ر اگست ۶۳ء کے اداریہ میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اسم گرامی کی شان میں جو گستاخی کی ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ زیادتی کرنے والے کو سخت سزا دی جائے اور ایسے اخبار کو ضبط کیا جائے جو فسادات کو پھر سے ہوا دینے کے درپے ہے۔

(۳) عائلی قوانین جو سراسر قرآن وسنت کے خلاف ہیں فوری طور پر منسوخ کرکے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احترام کیا جائے۔

نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ شیعہ صاحبان عشرہ محرم وچہلم کے موقعہ پر سنی آبادی میں گھس کر ماتم کے مظاہرے کرنے اور مرثیوں کے ضمن میں صحابہ کرامؓ کے حق میں گستاخی اور دل آزاری کو بند کیا جائے تاکہ فسادات نہ ہوں شیعہ صاحبان اپنے مراسم تعزیہ داری اپنی آبادی اور امام باڑوں کی چار دیواری میں بیشک ادا کریں لیکن سنی آبادی میں نہ گھسیں۔

جناب شیخ سیداجان صاحب نے بعد میں ذیل کی قرارداد پاس کی گئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام آسیا دارو پشاور شہر کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے اور قومی اسمبلی کے ممبروں سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ خلاف شریعت عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرکے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ غیر جمہوری پریس آرڈیننس کو فی الفور منسوخ کر دے۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے وفد کا تنظیمی جائزہ کیلئے دورہ

۳۰ ستمبر بسبب فیصلہ مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا وفد تحصیل صوابی کے دورہ پر روانہ ہوگیا۔ وفد میں جناب حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع۔ مولانا پیر بارک شاہ صاحب ناظم

مولانا عبدالواحد صاحب امیر حلقہ رزڑ نے وفد کا استقبال کیا۔ ۱۰½ بجے جمعیۃ علماء اسلام حلقہ رزڑ کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالواحد صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا۔ علاقہ کے تمام ارکان موجود تھے۔ امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ارکان کو خطاب کیا اور تنظیمی جائزہ لیا۔ ۲ بجے وفد صوابی روانہ ہوگیا۔ صوابی میں ۹ بجے جمعیۃ علماء اسلام صوابی کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبداللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ امیر سرحد نے خطاب فرمایا۔ یکم اکتوبر کو ۸ بجے صبح وفد تورڈھیر روانہ ہوگیا۔ تمام ارکان موجود تھے۔ ۱۰ بجے صبح جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان بلاق کا اجلاس زیر صدارت مولانا فیض الرحمٰن منعقد ہوا۔ حضرت امیر سرحد نے خطاب فرمایا۔ ۲ بجے وفد تورڈھیر سے مردان روانہ ہوا۔

سرائے عالمگیر میں جمعیۃ علماء اسلام کے دارالمطالعہ اور دفتر کا افتتاح

سرائے عالمگیر۔ آج یہاں بڑے تزک و احتشام سے جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی دفتر اور دارالمطالعہ کا افتتاح پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ ونائب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے کیا۔ افتتاح کے موقعہ پر مسلمانان سرائے عالمگیر سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ علماء ہی دراصل رہنمائی کے قابل ہیں کیونکہ یہ انبیاء کے دین کے وارث ہوتے ہیں۔ آپ نے تمام مسلمانوں کو علماء کے جھنڈے تلے جمع ہوجانے کی درخواست کی۔

دارالمطالعہ روزانہ شام کے ساڑھے چھ بجے تک کھلے گی جس میں دینی اخبار و رسائل اور کتابیں ہوں گی۔ نیز وہاں پندرہ روزہ اجتماع ہوا کریں گے۔

حضرت قاضی صاحب نے عائلی قوانین پر بھی روشنی ڈالی اور حکومت سے منسوخی کے لئے اپیل کی کیونکہ یہ قوانین اسلام کے بالکل منافی ہیں

قصبہ حضرو میں علماء علاقہ کی آمد

جمعیۃ علماء اسلام کا قیام و انتخاب

۲۱ ستمبر جامع مسجد مہاجرین شہر حضرو میں علاقہ چھچھ کے تقریباً تمام اکابر علماء تشریف لائے اور شہر حضرو کے لئے مندرجہ ذیل انتخاب باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

امیر: جناب مولانا محمد حنیف صاحب خطیب جامع مسجد قصابان۔ ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد اسلام صاحب خطیب جامع مسجد مہاجرین۔ خزانچی جناب سیٹھ محمد ایوب صاحب۔ ناظم دفتر۔ جناب حافظ محمد یونس صاحب۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام علاقہ چھچھ ضلع کیمبلپور کا یہ نمایندہ اجلاس صوبائی اسمبلی میں مولانا غلام غوث صاحب اور قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمود صاحب صاحب کی مساعی جمیلہ اور عائلی قوانین کی مخالفت کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور ان کی مکمل تائید کرتا ہے نیز ان ممبران اسمبلی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ میں علماء کا ساتھ دیا ہے اور آیندہ بھی ان سے گذارش کرتا ہے کہ وہ اسلام کی حمایت کے لئے علماء کا ساتھ دیں (۲) یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہفت روزہ شیعہ اخبار اسد کا ڈیکلریشن منسوخ کرکے اس کے ایڈیٹر کو گرفتار کرے۔ اخبار مذکور نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم گرامی کے ساتھ تبرا کا جو نشان دیا ہے اس سے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ یہ اجلاس اس کے خلاف شدید غصہ و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

(۳) یہ نمایندہ اجتماع ملک میں عیسائیت اور دیگر فتنوں نیز الحاد و بے حیائی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو تشویش کی نظروں سے دیکھتا ہے اور حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے عملاً موثر قدم اٹھائے نیز اسلام پسند افراد سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوکر اجتماعی و جماعتی قوت سے حق کی حمایت و باطل کا دفاع کریں۔

(۴) یہ نمایندہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کو منسوخ کرکے مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو دور کرے اور آئندہ بھی غیر اسلامی قوانین کے نفاذ سے کاملاً احتراز کرے اور ہر شعبۂ زندگی کے لئے صحیح اسلامی قوانین کو نافذ کرے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ علاقہ کے ×

جمعیۃ علماء اسلام تھمے والی کا جلسہ عام

بمقام تھمے والی ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم حاجی محمد عبداللہ صاحب نے انجام دئیے۔ بعد ازاں الشیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ نے قرآنیہ پر مدلل تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین کافی متاثر ہوئے۔ ان کے بعد حضرت مولانا محمد اکبر صاحب شاگرد حضرت لاہوریؒ نے رد شرک و بدعت پر پرجوش تقریر فرمائی۔ صبح کو حضرت مولانا ضیاء القادری صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ ان کے بعد حضرت مولانا شیخ غلام یسین صاحب نے اپنی تقریر میں پاکستان میں شرعی قانون کے نفاذ کے لئے حاضرین سے تائید کرائی اور عوام کو علم دین کی طرف رغبت دلائی۔ بعد ازاں حضرت مولانا ضیاء القادری صاحب نے علم غیب پر مدلل تقریر فرمائی۔ آخری نشست میں حضرت مبلغ توحید مولانا محمد امین صاحب فائدہ آبادی نے جاہلانہ رسومات کی تردید فرمائی۔

بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

امیر۔ مولانا عبدالخالق صاحب خطیب جامع مسجد تھمے والی۔ نائب امیر۔ حاجی محمد زمان صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی غلام خان صاحب نائب ناظم۔ مولوی خلیل الرحمان صاحب خازن۔ حافظ دلاور خان صاحب۔ سالار۔ سرفراز خان صاحب۔

× نئے مفتی کے تقرر پر سابقہ فیصلہ ہی بحال رکھا گیا ہے جبتک حضرت مولانا عبدالدیان صاحب علاقہ میں مقیم ہوں وہ مفتی ہوں اور ان کی غیر موجودگی میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب سے رجوع کیا جائے۔

اجلاس میں شہر کے معززین کے علاوہ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب بہبودی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحنان صاحب رنجک۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ مولانا عبدالرزاق صاحب مولانا ظہور الحق صاحب مولانا اظہار الحق صاحب۔ مولانا غلام یحییٰ صاحب مولانا محمد اسلم صاحب مولانا عبدالقیوم صاحب۔ مولانا محمد حنیف صاحب مولانا رکن الدین صاحب صاحبزادہ شیخ الحدیث صاحب غورغشتوی مولانا عبدالرؤف صاحب اور دیگر علماء شریک تھے۔

دارالمطالعہ و دفتر کے لئے الگ جگہ کا بھی انتظام کر لیا گیا ہے اور عنقریب مجاہد اسلام مولانا غلام غوث صاحب کے مبارک ہاتھوں سے ان کا افتتاح کرایا جائے گا۔

قصبہ سونڈہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ وارانہ اجتماع

قصبہ سونڈہ (ضلع ٹھٹھہ) جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ وارانہ اجتماع زیر صدارت مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مولانا عطا والٰہی صاحب منعقد ہوا اجتماع کی ابتدا تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ اس کے بعد جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ اخیر میں جناب مولانا محمد اشرف صاحب صدر مدرس مدرسہ جامع العلوم سونڈہ نے ذیل کی قرار دادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ نمایندہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کا آئین کتاب و سنت کے مطابق ہو۔

(۲) عائلی قوانین جو کتاب و سنت کے خلاف ہیں اور سراسر مداخلت فی الدین ہیں ان کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈھوک نرمال

کا ۲۸ ستمبر کو ایک اجلاس عام ہوا۔ جس میں پیر طریقت حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔ مجاہد اسلام فخر نوجوانان پاکستان حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔ مولانا عبدالقیوم صاحب خطیب ریلوے اسٹیشن بھکر نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر تقاریر کیں۔ جلسہ بڑا کامیاب رہا۔

حسن ابدال میں عظیم الشان اجتماع

حسن ابدال۔ (ڈاک سے) برخوردار حافظ عبدالرؤف سلمہ کے ختم قرآن پاک کی تقریب سعید کے سلسلہ میں ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات مسجد محلہ اندرون میں ایک عظیم الشان اجتماع ہو رہا ہے جس میں بعد از نماز عشاء فاضل اجل حضرت مولانا قائم الدین صاحب عباسی مرکزی مبلغ تنظیم اہلسنت پاکستان بصیرت افروز خطاب فرمائیں گے۔ ان کے علاوہ بیشتر علماء کرام شعراء اور قراء کو بھی دعوت شرکت دی گئی ہے عوام سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی اپیل ہے۔

عبدالحامد رحمانی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال۔ ضلع کیمبلپور

خط و کتابت کرتے وقت ایک بار اچھی طرح دیکھ لیں کہ آپ نے اپنا پتہ پورا تحریر کردیا یا نہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کا انتخاب

ضلع سکھر جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے شکارپور (سندھ) میں کیا گیا جس میں پورے ضلع کی رکنیت پوری کرنے کے لئے عزم کیا گیا۔ حضرت مولانا احمد الدین صاحب مدظلہ (۲) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب چشتی (۳) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت ہالیجوی رح (۴) حضرت مولانا دوست محمد صاحب مرزاپوری کی تقاریر ہوئیں۔ عوام نے بڑی مسرت کا اظہار کیا اور جمعیۃ سے تعاون کا پورا پورا یقین دلایا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ حضرت مولانا احمد الدین صاحب مدظلہ جوار چھوٹی شکارپور۔ نائب امیر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب چشتی شکارپوری۔ نائب امیر ۲ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رتو دیرو و لاڑکانہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی ناظم فضل اللہ صاحب کھیڑھی خیرپور۔ ناظم حضرت مولانا غلام رسول صاحب کندھکوٹ جیکب آباد۔ حضرت مولانا تاج الدین صاحب نقشبندی نواب شاہ۔

مستونگ میں جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح

آج بمورخہ ۱۴ اکتوبر بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں اراکین و عہدیداران شاخ ہائے جمعیۃ کے علاوہ معززین و دیندارانِ شہر مستونگ نے بھی شرکت کی

معزز مہمانوں کی چائے نوشی سے خاطر تواضع کرنے کے بعد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اور امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد عمر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کی ضرورت و اہمیت علما کے اہم ذمہ داریاں اور موجودہ حالات پر روشنی ڈالی۔ اور رسم افتتاح دفتر ادا کی گئی

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ہفتہ وار اجتماع

مورخہ ۱۴ اکتوبر کو حکیم مولوی الٰہ بخش صاحب کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ مجوزہ پروگرام کے علاوہ مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ عائلی قوانین منسوخ کر دے۔

(۲) اسلامی قوانین کا نفاذ جلد از جلد کیا جائے۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا

حکیم عمران۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام۔

نواب شاہ

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ ٹانڈلیانوالہ کا اجلاس

بتاریخ ۴ر اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام علاقہ ٹانڈلیانوالہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اختر ناظم اعلیٰ جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام علاقہ ٹانڈلیانوالہ کا یہ اجلاس حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مہاجر مدنی و حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب مدظلہم کی والدہ ماجدہ کے انتقال پُرملال پر نہایت رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور مرحومہ و مغفورہ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کو ایک سانحہ عظیم قرار دیتا ہے۔

جمعیۃ ہذا کے تمام اراکین اس ناقابل تلافی نقصان میں ان حضرات کے ساتھ شریک غم ہیں۔ یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ راولپنڈی کے کوہستان اخبار کے شمارہ ۱۳ راگست ۶۳ء میں جو خبر شائع ہوئی تھی کہ امریکی رسالہ لائف کے ایڈیٹر نے رسول اکرمؐ کی تصویر اپنے رسالہ لائف میں شائع کی ہے اور ایک اور تصویر میں حضور اکرمؐ کو حور و غلمان کے ساتھ دکھلایا ہے اور اس قسم کی اور خرافات جو وقتاً فوقتاً امریکہ سے رونما ہوتی رہتی ہیں ان کے خلاف حکومت پاکستان حکومت امریکہ سے احتجاجاً یہ مطالبہ کرے کہ ایسے بدبخت مجرم کو سخت ترین سزا دی جائے تاکہ آئندہ کے لئے ایسی خرافات سے باز آجائے جس کو مسلمانانِ عالم کی غیرت ایمانی کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتی

جمعیۃ علماء اسلام ہنو عاقل کی مجلس عاملہ

کی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا محمد ہارون صاحب منعقد ہوئی جس میں مولانا حافظ عبدالماجد صاحب و مولانا عبدالقادر صاحب و ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے جمعیۃ کا عوام سے تعارف کراتے ہوئے ۱۴ اکتوبر تک پوری تحصیل میں رکنیت کا کام مکمل کرنے کی ہدایت کی اور غیر اسلامی عائلی قوانین کی تشریح کرکے عوام کو اس کی خرابیوں سے روشناس کرایا جس پر عوام نے نفرت کا اظہار کیا۔ مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں لائے گئے۔

× امیر حضرت مولانا محمد ہارون صاحب خلیفہ

بقیہ قرارداد

(ز) کشمیر کے حصول کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی تجویز کے مطابق جہاد کی ایک عام اسکیم نافذ کی جائے اور کشمیر کو بھارت کے پنجہ سے آزاد کرانے کے لئے ٹھوس اور سخت اقدام عمل میں لایا جائے

(ح) ہندوستان کے ۵ کروڑ مسلمان جو آج ہندو راج کی سخت گیریوں کا شکار ہیں ان کے مسائل کو بین الاقوامی اور بین الملی سطح پر بلند کیا جائے اور اس سلسلہ میں ہندوستان کو سخت تنبیہہ کی جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کی سرگرمیاں

خان گڑھ (بذریعہ ڈاک) ۱۰ اگست کو سید صدرالدین صاحب جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کے زیر اہتمام کینجر شہر کی جامع مسجد میں جمعہ سے پہلے خطاب کیا۔ رات کو مولانا صاحب نے مدرسہ تعلیم القرآن میں تقریر کی مولانا نے اسلام اور پاکستان اور ان کی حفاظت پر تقریر کرتے ہوئے علماء اسلام کی ذمہ داریاں بیان کیں اور علمائے دار العلوم دیوبند کے کارنامے بیان کئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین بتاتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کا واحد مقصد ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔ تمام حاضرین نے جمعیۃ کی دعوت کو لبیک کہا۔ علاقہ شہر کینجر کی تشکیل کی گئی۔

عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں۔

صدر۔ خان عبدالقادر خاں صاحب۔

نائب صدر مولانا حافظ امیر الدین صاحب۔

ناظم اعلیٰ چوہدری دلبر حسن صاحب۔ نائب ناظم میاں علی نواز صاحب سالار مولانا حبیب اللہ صاحب

صدر نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا اور کہا کہ میں ہر ممکن طور سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہوں۔

مولانا قاضی بشیر احمد صاحب کی سرگرمیاں

مولانا قاضی بشیر احمد صاحب نے بروز جمعرات بعد نماز عشاء مسجد ورکھ ناں والی میں تقریر کی مولانا نے فرمایا جس قوم کے کیریکٹر ٹھیک نہ ہوں اللہ اُس قوم پر ظالم حاکم مسلط کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہمارے حکام خدا کے خوف سے عاری اور منزہ ہیں۔ ملک میں بداعمالیاں چھا گئی ہیں۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام ان تمام بداعمالیوں کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

× مجاز حضرت لاہوری رح۔ نائب امیر محترم عثمان صاحب محمد یوسف خاں (داروغہ جی)۔ ناظم اعلیٰ شیخ امیر بخش صاحب۔ ناظم حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب۔ اس کے بعد ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالفتاح ناظم اعلیٰ ضلع سکھر

بقیہ: سہ روزہ کانفرنس

کہ اگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے لوگ اختلافی مسائل میں مفتی محمد شفیع صاحب کو حکم بنانا چاہیں تو ہم بھی تیار ہیں وہ جو کچھ فیصلہ کر دیں ہم بھی منظور کرتے ہیں آپ بھی منظور کر لیں یا عالم اسلام کے تین چیدہ علماء کا بورڈ مقرر کر دیا جائے۔ مودودی صاحب کے جن اجتہادات کو ہم غلط اور قرآن و سنت کے خلاف سمجھتے ہیں اگر وہ بورڈ ہماری اس رائے کو غلط کہے ہم اختلافات ترک کر دیں گے ورنہ مودودی صاحبان اجتہادات سے رجوع فرمالیں۔ ورنہ ایسی صورت میں کہ ہم صریحاً ان کی بعض باتوں کو قرآن و حدیث کے خلاف پارہے ہیں اور سلف کے مسلک سے ہٹا ہوا دیکھ رہے ہیں اور انہیں اس پر اصرار و ضد ہے۔ ایسی صورت میں اتحاد کی راہ کیسے نکالی جاسکتی ہے۔ ہم تو اس حد تک تیار ہیں کہ وہ ان غلط مسائل سے رجوع کرلیں ہم ان کی قیادت میں اسلامی نظام کے لئے کام کرنے کو تیار ہیں۔ ہم پر اتحاد نہ کرنے اور اختلاف پھیلانے کا الزام غلط دیا جاتا ہے، اختلاف و تنقید کا راستہ سب سے پہلے مودودی صاحب نے ہی کھولا ہے۔ وہی اس کے ذمہ دار ہیں اور ان کو ہی اس کی پہل کرنی چاہئے۔

آخر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک طرف تو مودودی صاحب یہ اصول قائم کرلیں کہ "کسی کی ذہنی غلامی قبول نہ کی جائے" اور دوسری طرف جو لوگ ان کی ذہنی غلامی اختیار نہیں کرتے انہیں ملامت کا نشانہ بنوایا جائے۔ ایک طرف تو یہ کہیں کہ "کسی کو تنقید سے بالاتر قرار نہ دو" اور دوسری طرف جب ان پر تنقید کی جائے تو ناگواری کا اظہار کریں۔ اور اسے اسلامی نظام کے قیام کی جد و جہد کے لئے مضر قرار دیں۔

"ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند"

آئیے اگر آپ کو اسلامی نظام کا قیام حقیقتاً مطلوب ہے تو اس کے لئے ایثار سمجھ کر ہی یہ اعلان کر دیجئے کہ میں نے جو جو باتیں بھی اسلاف کرام اور آئمہ دین کے مسالک سے ہٹ کر کہی ہیں ان سے رجوع کرتا ہوں اور کتاب و سنت کے مسائل میں اپنی انفرادی رائے کے بجائے اسلاف کی تعبیر و توضیح کو حق سمجھتا ہوں، ہمارا آپ کا اختلاف ختم ہو جائے گا اور ہم آپ کی ہی قیادت و لیڈرشپ میں اپنی تمام جد و جہد و بدیتے کے لئے تیار ہیں۔ اس واضح پیشکش کے بعد بھی اگر ہمیں الزام دیا جاتا ہے تو یہ ہمارا سر دھاندلی ہے اور اس کی ذمہ داری اللہ کے ہاں الزام دہندگان کے سر ہوگی۔

الحمد للہ سوا نبجے شب کے بعد دعا یہ اجلاس تمام ختم ہوا اور کانفرنس کے عام اجلاسوں کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری پیغمبر ہیں آپ کے بعد کسی نئے نبی کا وجود برداشت نہیں کیا جا سکتا

ختم نبوت کانفرنس میں حضرت مولانا محمود احمد ظفر کی ولولہ انگیز تقریر

چٹاگانگ ۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت چٹاگانگ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جس کی صدارت حضرت العلامہ سید عبدالکریم الحافظ المدنی مدظلہ العالی نے فرمائی حضرت مولانا صدیق احمد صاحب چٹاگانگ حضرت مولانا نور اللہ صاحب ، نواکھلی اور حضرت مولانا امین الاسلام صاحب ڈھاکہ نے بڑی تفصیل سے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی ۔ مولانا صدیق احمد صاحب نے عقلی ونقلی دلائل سے حیات مسیح کے مسئلہ کو بیان کیا ۔ آخر میں مولانا محمود احمد ظفر صاحب نے قرآن وسنت اور عقلی دلائل سے مسئلہ ختم نبوت پر سوا گھنٹہ تقریر کی ۔ آپ نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں ۔ یہ مسئلہ قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے جیسا مفتی بغداد علامہ السید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے کہ :

کونہ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب وصدقت به السنۃ واجمعت علیه الامۃ فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر (روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۶۴)

آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسی مسئلہ پر پہلا اجماع ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے فارغ ہے لہذا مسیلمہ کذاب ہو یا مسیلمہ پنجاب دونوں کی حیثیت شریعت کی نگاہ میں ایک ہی ہے ۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ امتیں نبوت کے اختلاف سے بنتی ہیں ۔ مرزائیوں کا چونکہ نبی الگ ہے لہذا وہ مسلمانوں سے بالکل ایک الگ فرقہ ہے ۔ جیسا کہ عیسائی ، یہودی اور بہائی وغیرہ ۔ آپ نے فرمایا کہ قادیانی یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی ظلی یا بروزی یا غیر تشریعی نبی ہے ۔ آپ نے مرزا غلام احمد کی کتاب "اربعین" اور "تریاق القلوب" کے حوالہ سے بتایا کہ مرزا نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ایک مستقل اور تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہوا ہے اور وہ خود کہتا ہے کہ میں مستقل شریعت اور احکام جدیدہ لے کر آیا ہوں ۔ شریعت نام ہے امر ونہی ہے اور میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی " ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ قادیانیوں کے نزدیک جہاد حرام ہے ۔ اور آج اگر خدانخواستہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ شروع ہو جائے تو یہ لوگ جہاد کی حرمت کا اعلان کر کے پاکستان کے مسلمانوں کی ہلاکت کا باعث بنیں گے ۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل کہا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ میری حیثیت کچھ نہیں ۔ بلکہ میرا وجود در اصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی میری شکل میں دوسری بعثت میں آ گئے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ " من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رآی " (کلمۃ الفصل) ان سب باتوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں لہذا حکومت کا فرض ہے کہ پاکستان کے ۹ کروڑ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ان کتابوں کو فی الفور ضبط کر لے ۔

سب سے آخر میں حضرت علامہ السید عبدالکریم الحافظ المدنی نے اپنے مختصر مگر مدلل صدارتی خطبہ میں بتایا کہ مرزائی بالاجماع کافر ہیں ۔ لہذا مسلمانوں کو ان کے ساتھ ترک موالات کرنا چاہیے ۔ اور حکومت کو ان کی اعلانیہ تبلیغ پر پابندی لگانی چاہیئے ۔ آپ نے مصر کے مفتی اعظم کا فتویٰ بھی پڑھ کر سنایا جس میں مرزائیوں کو کافر اور مرتد کہا گیا ہے ۔

کانفرنس کے اختتام پر مندرجہ ذیل تین ریزولیوشن تمام حاضرین کی متفقہ تائید کے ساتھ پاس ہوئے ۔

ریزولیشن

(۱) مسلمانان چٹاگانگ کا یہ عظیم الشان اجتماع صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور ان کی گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائیوں نے چونکہ اپنا ایک الگ نبی مرزا غلام قادیانی کو بنا لیا ہے اور پیغمبر کے تبدیل ہونے سے ملت تبدیل ہو جاتی ہے لہذا مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ۔

(۲) یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان تنخواہ تو پاکستان کے خزانہ سے لیتا ہے لیکن بیرونی ممالک میں مرزائیت کی تبلیغ کے اڈے قائم کرتا ہے ۔ لہذا ان کو جلد از جلد اس کلیدی آسامی سے ہٹا کر واپس پاکستان بلا لیا جائے ۔

(۳) مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے مرزائیت نے جو اعلانیہ تبلیغ شروع کر دی ہے ۔ اس کو جلد از جلد بند کیا جائے ۔

جلسہ رات کے سوا گیارہ بجے ختم ہوا حاضرین کی تعداد ۵ ہزار سے زائد تھی ۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲

لیڈر کی شخصیت اور اس کے خیالات کا زور کام نہیں کر رہا ہے نازی ازم میں اگر ہٹلر کے عقائد اور تخیلات کار فرما نہیں ہیں ۔ گاندھی ازم میں اگر گاندھی کا فلسفہ اور ان کے نظریات نفوذ نہیں کر رہے ہیں تو بلاشبہ یہ مانا جا سکتا ہے کہ خاکسار ازم کو مشرقی صاحب کے عقائد وخیالات سے کوئی واسطہ نہیں ۔ اور یہ بات اب تو نظریہ کی حد سے گزر کر مشاہدہ میں آ چکی ہے ۔ ہر جگہ خاکسار صاحبان مشرقی صاحب کی طرف سے مناظرہ کرتے نظر آتے ہیں ۔ تذکرہ پر اعتراض کیجئے اور ایک خاکسار فوراً اس کی مدافعت اور حمایت شروع کر دے گا ۔ مشرقی صاحب کی کسی غلط سے غلط بات پر اعتراض کیجئے تو ہر خاکسار اُس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے گا ۔ حتیٰ کہ اگر مشرقی صاحب سے متعلق آپ ناقابل انکار شواہد سے ثابت کر دیں کہ وہ اپنی تحریک کو فروغ دینے کے لئے جھوٹ کے ہتھیاروں سے کام لیتے ہیں ۔ تو آپ دیکھیں گے کہ خاکسار صاحبان سیاسی اور قومی اغراض کے لئے جھوٹ سے کام لینے کو سراسر جائز ثابت کرنے کی کوشش کریں گے اور الحرب خدعۃ سے استدلال کر کے تحلیل کذب کے حق میں ایسی ایسی شرمناک باتیں کہیں گے جنہیں سن کر ایک شریف آدمی کا ضمیر کانپ اٹھے گا یہی نہیں بلکہ مشرقی صاحب کی سیرت عملاً خاکساروں کی زندگی میں سرایت کرتی جا رہی ہے ۔ وہی اشتعال طبع اور تند مزاجی ، وہی بدمزاجی ، وہی بدزبانی اور جنگ جوئی ۔ وہی شیخی اور تفاخر جو مشرقی صاحب کی خصوصیات ہیں سے ہیں ہر جگہ ان نام نہاد خاکساروں میں دیکھی جاتی ہے یہ بھی انہیں کی طرح جھوٹ کو بہترین پالیسی سمجھ کر بے تکلف استعمال کرتے ہیں انہیں کی طرح علماء اور اہل علم پر بدتمیزی کے ساتھ حملہ کرتے ہیں انہیں کی طرح نماز سے غافل ہیں اور پریڈ کو اصلی تنظیمی کام سمجھتے ہیں ۔ انہیں کی طرح مسائل دینیہ میں جاہلانہ اجتہاد کرتے ہیں اور حدیث کو ساقط الاعتبار قرار دیا کرتے ہیں غرض یہ کہ چند سال کے تجربے نے یہ بات اب پوری طرح نمایاں کر دی ہے کہ ایک (غیر) اسلامی عقیدہ اور غیر اسلامی سیرت رکھنے والے شخص کو محض تنظیم کی خاطر لیڈر اور امام تسلیم کر لینے سے لوگوں کے عقائد اور ان کے اخلاق پر نہایت مہلک اثرات مرتب ہوتے ہیں اور یہ خیال کرنا سراسر خام خیالی ہے کہ لیڈر کے خیالات اور اس کی سیرت کو اس کی تنظیم اور قیادت سے الگ کیا جا سکتا ہے ۔

(الفرقان بابت ماہ صفر و ربیع الاول ۱۳۵۹ھ جلد نمبر ۲ و ۳ صفحہ ۱ تا ۳)

معلوم ہوتا ہے کہ بیچارے حافظے کی کمزوری کی وجہ سے یہ بھول گئے تھے یا پھر انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو جنہیں وہ نسلی مسلمان کہتے ہیں ۔ آسانی سے دھوکہ دیں گے ۔

سمجھ کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہیں

قارئین سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ پیرا والی ساری عبارت کو دو تین بار بغور پڑھیں اور پھر اسی عبارت کے آئینہ میں مودودی صاحب اور نام نہاد جماعت اسلامی کا جائزہ لیں ۔ عنوان ہم متعین کر دیتے ہیں ۔ (بہ ادنیٰ تصرف) "مودودی تحریک اور علامہ مودودی اصول دین کی روشنی میں "

پھر مودودی صاحب کی تحریر کو یوں پڑھیں ۔ جہاں علامہ مشرقی لکھا گیا ہے وہاں علامہ مودودی آئیں اور جہاں خاکساروں کا تذکرہ ہے وہاں سکہ بند صالحین آ جائیں اور جہاں علامہ مشرقی کے عقائد و نظریات لکھے گئے ہیں اور کتاب کا ذکر ہے وہاں علامہ مودودی صاحب کے عقائد و نظریات اور ان کی تصنیف کردہ کتب تجدید احیائے دین ، تفہیمات ، جماعت اسلامی کی اخلاقی بنیادیں ، تفہیم القرآن وغیرہ کو لے آئیں بس اتنے سے تصرف سے مودودی جماعت کے حقیقی خد و خال سامنے آ جائیں گے ۔

الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

وما علینا الا البلاغ

مراسلات :

…ودودی صالحین کے دجل و فریب کی انتہا

…کرمی۔ تسلیم

…کوہستان ملتان مورخہ ۱۴ ستمبر ۶۳ء میں مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا بیان شائع ہوا کہ ہم …علماء ہیں شمار نہیں کرتے اس پر ملک کے تمام مودودی بوکھلا گئے اور عوام کو گمراہ کرنے کی …بغیر حوالہ تاریخ مفتی صاحب کے سابقہ خط کو کوہستان ۲۰ ستمبر میں شائع کرا دیا کہ جماعت اسلامی …اعلان کیا جائے حالانکہ مفتی صاحب کا خط اکتوبر ۶۲ء کا ہے جو اس وقت جماعت اسلامی نے …تمام اخبارات میں شائع کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف اس خط کی آڑ میں ایک محاذ قائم …جس پر خود مفتی صاحب نے دوبارہ بیان دیا جو انجام کراچی مورخہ ۲۲ نومبر ۶۲ء میں شائع …میں یہ بھی فرمایا "ظاہر ہے کہ مجھے جماعت اسلامی کے خلاف ان مسائل سے متعلق جس میں مجھے …صاحب سے یا ان کے کسی رفتار کار سے اختلاف ہے۔ بیان بازی ناپسند ہے تو یہ میری نظر …درست ہو سکتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف اس بیان بازی کا دروازہ کھولا جائے۔ …میری طرف منسوب کر کے) دیانت کا تقاضا تو یہ تھا کہ شائع کرانے والے بقید تاریخ و ماہ و سن …شائع کرتے۔ لیکن اس سے ان کا اپنا نقصان تھا اس لئے بغیر حوالہ شائع کیا گیا تاکہ قارئین یہ خیال …ہو تازہ ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سید فضل الرحمن
کوٹ ادو ۔ ضلع مظفر گڑھ

لاہور میں مقیم باشندگانِ سوات کا ایک ہنگامی اجلاس

گزشتہ رات ۸ بجے لاہور میں مقیم باشندگان سوات کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر قومی جرگہ میں زیر صدارت خان طاؤس خان ارگنائزر قومی جرگہ منعقد ہوا۔ جس میں خان قمر الزمان صاحب جنرل سیکرٹری نے اخبارات میں شائع شدہ مودودی جماعت کا وہ بیان پڑھ کر سنایا جس میں غلط الزامات لگا کر ریاست سوات کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ریاستی عوام نے مودودی ایشیاء کے بیان کو غلط اور شر انگیز قرار دیا اور اس بیان پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ریاست میں مودودی صاحب کی جو مخالفت ہو رہی ہے وہ خود وہاں کے عوام اور علماء کی جانب سے ہے کیونکہ پٹھان قوم اسلام کے خلاف کسی نئے فتنے کو خواہ مرزائیت ہو یا پرویزیت یا مودودیت ہو کسی صورت میں برداشت نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں حکومت نے جو بھی اقدامات کئے ہیں وہ محض حفظ امن اور اکا دکا اجرتی مودودیوں کی جان بچانے کی خاطر کئے گئے۔ خان طاؤس خان نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہزاروں لوگ ہر سال سیر و تفریح کی خاطر سوات جاتے ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں کہ وہاں ان کے ساتھ لوگوں کا کیا برتاؤ ہوتا ہے وہاں اسلام کی قدریں کس قدر اجاگر نظر آتی ہیں۔ حکومت کا نظام انصاف کی ارزانی کے لئے کتنا مفید کام کر رہا ہے۔ فوری انصاف کے لئے کس قدر تگ و دو ہوتی ہے اشیاء کی ارزانی اور فراوانی لوگوں کے اخلاق نیز تعلیم پر حکومت توجہ دے رہی ہے ہر صواتی اپنی حکومت سے کس قدر محبت کرتا ہے اور اپنے ہاں کے نظام پر کس طرح فخر محسوس کرتا ہے طاؤس خان نے مزید کہا کہ وہاں ہر شخص کو پوری آزادی ہے۔ مگر ہاں یہ درست ہے کہ وہاں لوگوں کو مادر پدر آزادی نہیں۔ وہاں اسلام کے خلاف کسی فتنے کو سر اٹھانے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی نہ اب آزادی ہے اور انشاء اللہ نہ آئندہ ایسی خطرناک آزادی مل سکے گی۔ ریاست کا کوئی بڑے سے بڑا حاکم کسی غریب پر کوئی ناجائز دباؤ ڈال نہیں سکتا۔ وہاں ہر ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورت پر امیر و غریب عوام ریاست کے والی کے پاس بلا روک اور ٹوک پہنچ سکتے ہیں۔ اخیر میں صدر مجلس نے ذمہ داران ریاست کو خبردار کیا کہ وہ سیاسی بلیک میلوں، مذہب دشمن عناصر اور ریاست سوات سے ذاتی دشمنی رکھنے والوں پر کڑی نگاہ رکھیں اور ایسی ریاست کو جو پاکستان میں اسلامی قدروں کی حامل ہے بیرونی ریشہ دوانیوں سے بچاتے رکھیں۔ (جنرل سیکرٹری قومی جرگہ)

…ہاد جماعت اسلامی کی اصلی حقیقت

…ہر زمانے میں اسلام اور کفر کی ٹکر رہی ہے …باطل کا مقابلہ رہا ہے باطل کو ہر جگہ شکست …حق ہمیشہ غالب رہا ہے اس موجودہ دور …اد و زندقہ کا ہے اس میں ہی دیکھ لیجئے …باطل کا کیسے مقابلہ ہو رہا ہے مودودیوں …تحریر کو دیکھیں تو سچے اسلام اور قرآن …نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کو ٹٹول ٹٹول کر …سے دیکھا جائے تو یہ صرف اقتدار …کے بھوکے ہیں۔ اس جماعت کے …ابو الاعلیٰ صاحب مودودی نے جب …کے نام سے تحریک شروع کی تو لوگ ان کے …ہو گئے اور ان کی باتوں کو سچا ماننے لگے …ان کی لب و لہجہ اور تقریر و تحریر میں …کھیں تو صاحب علم حضرات نے ان کی …سے بیزاری کا اعلان کر دیا اب آپ …سے ان کا اندازہ کر سکتے ہیں جماعت …اپنے دستور میں لکھا ہے خدا اور رسول …کوئی معیار حق نہیں اس پر چند اعتراضات …ہیں۔

…نمبر اول کہ اگر صرف خدا و رسول کی ذات …ہے تو باقی انبیاء علیہم السلام کہاں جائیں …عبارت میں صاف ظاہر ہے کہ باقی انبیاء …معیار حق پر نہیں

…نمبر دوم کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے …معیار نہیں۔ اگر صحابہ کرام کو معیار حق …جائے تو پھر اسلام اور قرآن مکمل نہیں …مصطفےٰ بھی نہیں رہتی کیونکہ قرآن صحابہ کرام نے جمع فرمایا۔ اسلام کو صحابہ کرام نے عروج تک پہنچایا۔ حدیث میں اصحابی کالنجوم میرے صحابی مانند ستاروں کے ہیں۔ اس حدیث کا انکار ہو جاتا ہے۔ باقی احادیث میں فرمایا کہ حق و باطل کی پہچان یہ ہے کہ جو کوئی حضور صلعم اور صحابہ کرام کا متبع ہو اگر صحابہ کرام کو معیار حق تسلیم نہ کیا گیا تو صداقت کی پہچان ختم ہو گی اور حدیث کا انکار ہو گیا۔

عبد الصبور راشد خان پوری

ناظرین۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا پتہ صاف تحریر فرمایا کریں اور یا اپنے نمبر خریداری کا حوالہ دیا کریں۔

منورؔ میڈیکل ہال
بلاک نمبر ۱۴ سرگودھا
سے
ہر قسم کی ادویات ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

مفید اور مجرب دوائیں

کندن: یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۵۰/۶ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب و موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۵۰/۴ روپے۔

لحوین: درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے قیمت پورا کورس ۲۵/۴ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے جس کا نرخ دو روپے تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے یہ پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے، ہڈی ٹوٹنے اور سردی روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

(نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانے کے برابر۔ چھوٹے بچے کو کم مقدار میں دیں۔ گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت حل کر کے پی لیں اور پاؤ بھر دودھ بعد میں پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو۔ صبح و شام نہار منہ۔ ترشی اور تیل والی اشیاء سے پرہیز کریں۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان۔ سیلان۔ چنبل۔ بواسیر۔ دمہ۔ مستورات کی مخصوص بیماریاں اٹھرا (جس میں بچے زندہ نہیں رہتے) اولاد نرینہ، اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں۔ ملنے کا پتہ

دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ ۔ متصل شاہ محمد غوث لاہور

Phone No : 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY

TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

No. 6 | 18 October 1963 29 Jamadiul Awal 1383 | No. 40

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی ماتحت جماعتوں کے نام

جمعیۃ علمائے اسلام کی مرکزی مجلس عامہ کا اجلاس حسب الحکم حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ۲۸ - ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو لاہور منعقد ہونا قرار پایا ہے

(۱) چنانچہ تمام صوبہ جات و اضلاع کی جماعتیں انتخاب مکمل کر کے مرکزی مجلس عامہ کے نمایندگان کی فہرستیں ۲۲ اکتوبر تک مرکزی دفتر کو بھیج دیں۔

(۲) تمام جماعتوں سے پرزور اپیل ہے کہ مرکزی اجلاس میں قاعدے کے مطابق نمایندے بھیجیں

(۳) دستور کے مطابق منتخب نمایندے اجلاس میں شرکت کے مجاز ہوں گے۔

(۴) مرکزی اجلاس میں پیش ہونے والی تجاویز لکھ کر ہمراہ لائیں۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کا اجلاس

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو ملتان میں منعقد ہوگا۔ جس میں منٹگمری۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان بہاول نگر۔ بہاولپور۔ رحیم یار خاں کے صوبائی ارکان شرکت فرمائیں گے۔

ایجنڈا:- حلقہ جنوبی پنجاب کا انتخاب۔ مرکزی مجلس عامہ کے لئے نمایندگان کا انتخاب علاقائی فنڈ۔ ماتحت جماعتوں سے آمدہ تجاویز پر غور۔ اجلاس ۹ بجے پابندی وقت کے ساتھ شروع ہو جائے گا۔

اہم خبریں

• ایران اور لنکا کے درمیان جو تجارتی تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ اب وہ دور ہو گیا ہے۔ اور ایران لنکا کی چائے خریدنے پر رضامند ہو گیا ہے

• پاکستان اور روس کے درمیان روسی طیارے نومبر میں ہوائی سروس شروع کر دیں گے اور پاکستانی ہوائی سروس مئی ۶۴ء میں شروع ہوگی

• الجزائر اور مراکش کا سرحدی جھگڑا ختم کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے اور فیصلہ ہوا ہے کہ شاہ حسین دوم اور صدر بن باللہ کے درمیان ۲۰ نومبر کو ملاقات ہوگی۔

• اٹلی میں یورپ کا سب سے بڑا بند ٹوٹ جانے سے چار ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ بند رات کو ٹوٹا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے۔

• صدر ایوب نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کشمیر کا بھارت میں ادغام ہرگز تسلیم نہیں کرے گا اور بھارت کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر ممکن ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔

• حکومت عراق اور شام نے مل کر اسرائیل کو نیست و نابود کرنے کے لئے عرب دفاعی کونسل قائم کی ہے جس میں تمام عرب ممالک شامل ہو سکیں گے۔

• جنوبی ویٹ نام میں بودھوں پر مظالم کی تحقیقات کے لئے اقوام متحدہ نے کمیشن مقرر کیا ہے

• فرانس اور امریکہ کے تعلقات حد درجہ خراب ہو چکے ہیں اور فرانس نے نیٹو سے الگ ہو کر امریکہ کو یورپ سے نکال باہر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

برطانیہ میں پاکستان کے نئے ہائی کمشنر آغا ہلالی لندن روانہ ہو گئے ہیں۔

ضروری اطلاع

ضلع جیکب آباد کی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مورخہ ۲۷ اکتوبر بروز اتوار نو بجے صبح دفتر ضلعی جمعیۃ کندکوٹ میں منعقد ہوگا مہربانی فرما کر وقت مقررہ پر تشریف لادیں۔ نیز، ہر گوٹھ کے اراکین خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے گوٹھ کی فیس رکنیت، تعداد ممبران اور چندہ وغیرہ کی فہرست مرتب فرما کر ہمراہ لائیں

• بھارت میں بھارتی کمیونسٹوں کی گھبراہٹ سے ملکی آئین میں ترمیم کا رجحان زور پکڑ رہا ہے

حضرت مولانا عبد الحنان صاحب ہزاروی مدظلہ

بھوسہ منڈی راولپنڈی کی اہلیہ محترمہ ۱۰ اکتوبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ادارہ ترجمان حضرت مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

• بھارت نے "پاکستان کا تعارف" نامی کتاب پر پابندی لگا دی ہے۔

آج کا یاد کیا ہوا ہرگز نہ بھولے

بکل داء دواء و جعل اللہ شفاء (الحدیث)

طالب علموں کلرکوں وکیلوں مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بینظیر تحفہ برہمی۔ ہلیلہ ہلیلہ و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل جگر و شانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہیں۔ ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے تیس خوراک ۴/۵۰ (چار روپے پچاس پیسے) علاوہ محصولڈاک طلباء و عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفا کھرڑ ضلع ... (مغربی پاکستان)

ریاحی بواسیر کا سائنٹیفک علاج

میڈیکل سائنس نے ریاحی امراض کیلئے فلیٹس ٹیوب FLATULENCE ایجاد کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ یہ ٹیوب ... پیٹ کی گیس کو خارج کر کے فوراً ہی مریض کو ... پیٹ کے اپھارے سے نجات دیتا ہے۔ یہ طریقہ علاج ... کامیاب ثابت ہوا ہے ... ریاحی بواسیر میں ہوتا یہ ہے کہ ہر وقت آنتوں میں گیس بھرا رہتا ہے۔ یہ گیس آنتوں کے عمل کو خراب کر کے ان پر ورم لے آتا ہے۔ چونکہ یہ ورم ... اور عضلات مقعد پر زیادہ ہوتا ہے ... ہونے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ریاح کے خارج نہ ہونے سے ورم اور اس ورم سے ریاح کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہتا ہے اگر کچھ دن تک اس ... کے ذریعہ گیس کو خارج کیا جائے تو پھر یہ ورم خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے اور آنتوں کا فعل نظام ہضم و اخراج ریاح ٹھیک ہو جاتے ہیں بادی بواسیر کے لئے یہ طریقہ علاج سو فیصدی ... ایک ٹیوب بہت سے مریضوں کے کام آ سکتا ہے اور ... ترکیب استعمال ہر پیکٹ کے ساتھ ہوتی ہے۔ قیمت ... علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:-

فلمان ٹریڈرز بلاک ۲ منٹگمری

روشن دماغ

یہ معجون دماغ کی کمزوری، نسیان (بھول چوک) ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کر دیتی ہے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ۔ درد سر۔ دوران سر اختلاج قلب و ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے۔ خوش ذائقہ اور دلپسند تحفہ ہے۔ اس معجون کا استعمال جملہ دماغی قلب کی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے۔ چھوٹی شیشی ۲/- روپے۔ بڑی شیشی ۴/- علاوہ محصولڈاک ہر جنرل مرچنٹس سے طلب فرمائیں۔

محمد افضل خاں اینڈ سنز یونانی لیبارٹری لال کنواں لاہور

موچی دروازہ

علماء نحو کو خوشخبری

قارئین شرح جامی کو مژدہ

بغیۃ الکامل شرح حاصل اللجامی طبع ہو گئی

سات سال سے کوئٹہ۔ پشاور۔ بہاولپور، پنجاب۔ ملتان کے مدرسین و طلباء کے اس کتاب کی طباعت کے بارے میں بار بار تقاضے ہو رہے تھے۔ کتاب کے مؤلف مشہور ادیب ریاضی دان جامع الفنون مولانا محمد موسیٰ مدرس اعلیٰ قاسم العلوم ملتان ہیں۔ اس کتاب کی تقریظ میں حضرت مولانا علامہ عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ تیرہ سو سال میں علم نحو کی ایسی بہترین کتاب نہیں لکھی گئی۔ اگر سیبویہ دیکھتا تو مؤلف سے کہتا کہ تم امام ہو۔ مبرد دیکھتا تو کہتا کہ آپ نے میرے سینہ کے پوشیدہ علوم حاصل کئے۔ صفحات ۲۰۰ تقریباً ہدیہ ۳/- روپے طلبہ سے خاص رعایت

پتہ: مدرسہ قاسم العلوم ادارہ تصنیف و ادب کچہری روڈ ملتان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ | العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) | ٹیلیفون نمبر ۶۴۰۱۵
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ
ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور
نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
مرتب : احمد حسین کمالی
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۶ ○ جمعہ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۸

اسلامی لائبریری نوروز نوزنگا

اللہ کی کتاب آپ سے کہتی ہے ....

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ

كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ (۶ : ۱۳۳)

اور تمہارا پروردگار بے پرواہ اور رحمت والا ہے ۔ اگر وہ چاہے گا تو تم سے اپنا ارشتہ کاٹ لے گا اور تمہارے بعد کسی دوسری جماعت کو کھڑا کر دے گا ۔ جس طرح کہ خود تم کو دوسروں میں سے اس نے منتخب کیا تھا ۔ (القرآن العظیم)
اگر تم کو اپنا مال و متاع خدا سے زیادہ محبوب ہے کہ اسے نہ دوگے اور اپنی جانوں کو اس کی محبت سے بھی زیادہ پیارا سمجھتے ہو کہ اس کے لئے دکھ میں نہ ڈالوگے اور اگر تمہارے دلوں کی آہیں ، تمہاری آنکھوں کے آنسو اب اس کے لئے نہیں رہے بلکہ دوسروں کا مال ہوگئے تو یقین کرو کہ وہ بھی تمہارا محتاج نہیں ۔

وہ اگر چاہے گا تو اپنے کلمہ حق کی خدمت کے لئے درختوں کو چلا دے گا ۔ پہاڑوں کو متحرک کر دے گا ۔ کنکروں اور خاک کے ذروں کے اندر سے صدائیں اٹھنے لگیں گی ۔ یہ وہ فاسق اور نافرمان انسانوں سے کبھی بھی کام نہ لے گا اور اپنے کام کی عزت کو نالائقوں کی گندگی سے کبھی آلودہ نہ ہونے دیگا ۔ وہ فرماتا ہے :-

اے مسلمانو ! تم میں سے جو شخص دین حق کی راہ سے پھر جائے گا ۔ سو اسے یقین کرنا چاہیئے کہ خدا اپنے کلمۂ حق کے لئے اس کا محتاج نہیں ہے ۔ قریب ہے کہ وہ ایک دوسری قوم کو نمایاں کرے ۔ جو اللہ کو چاہنے والی ہوگی اور اللہ اسے پیار کرے گا ۔ وہ مومنوں کے آگے نہایت عاجز و نرم ہوں گے پر دشمنان حق کے لئے نہایت مغرور و سرکش ۔ اللہ کی راہ میں بے خوف مجاہد ہوں گے اور کبھی الزام دینے والے کے الزام کی پرواہ نہ کریں گے ۔ یہ اللہ کا بڑا ہی فضل ہے جس کو چاہے اپنے فضل کے لئے چن لے وہ اپنے فضل میں بڑی ہی وسعت رکھنے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے ۔ (القرآن العظیم)

(ماخوذ از مولانا ابوالکلام آزاد)

ارشاداتِ گرامی

معشوق حقیقی ہر چیز کو جانتا ہے ، ہر چیز کو دیکھتا ہے ہر چیز کو سنتا ہے ۔ اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ۔ وہ شدید الغیرۃ ہے ۔ اس کے سامنے بجز خشوع و خضوع اور رازہائے سربستہ کے اخفاء اور اظہار عبودیت کاملہ اور اتباع سید العشاق علیہ السلام کوئی چیز کارآمد نہیں ۔

"فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً"

جاہ طلبی ، مال طلبی اس کی سخت غضبناکی کا باعث ہے ۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ما اشغلک عن الحق فھو طاغوتک ' قرآن فرماتا ہے فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ ... بہرحال نصب العین نقط اس کی رضا جوئی چاہیئے جہاں تک ممکن ہو اتباع شریعت و سنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ، مابعد ازاں ہمیشہ ملحوظ قلب و بصر رکھیے ذکر میں غفلت نہ کیجئے ۔ اپنی غفلت و معاصی پر ہمیشہ تائب و مستغفر رہیے ۔ عمر گرانمایہ ضائع مت کیجئے ۔

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است

(ماخوذ از شیخ الاسلام مولانا مدنی رح)

آپ کے ضمیر سے ایک سوال

کیا آپ تک جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت حق پہنچی ہے ؟

پھر آپ نے اس دعوت کے جواب میں اب تک کیا کیا ؟

○

یاد رکھیئے :-

اسلام کے خلاف جو جو سازشیں خفیہ و علانیہ دشمنوں اور نام نہاد دوستوں کی طرف سے کی جا رہی ہیں اگر آج آپ اور ہم سب مل کر ان کے دفاع کے لئے حرکت میں نہیں آئے تو کل قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے اسکی بازپرس سے کوئی ایک فرد بھی ہم میں سے بری الذمہ نہ ہو سکے گا ۔

اس لئے آئیے اور بلا تامل دفاع و تحفظ اسلام کی اس جد و جہد میں شامل ہو جائیے ۔ جسے جمعیۃ علماء اسلام اپنی بے سرو سامانی کے باوجود اس وطن عزیز میں جاری رکھے ہوئے ہے ۔

غلافِ کعبہ کی نمائش اور ماہنامہ الفرقان لکھنؤ کا تبصرہ

غلاف کعبہ کے کپڑے کی قریہ بہ قریہ نمائش و تشہیر کی جس نئی بدعت کا آغاز پچھلے دنوں ہمارے ملک میں ہوا اور سستی شہرت کے حصول کا جو بازار اسلام کے نام پر گرم کیا گیا اس پر پاکستان اور ہند کے سب ہی دردمند و حساس اہل علم نے اظہار خیال کیا ہے۔ سب سے زیادہ افسوس و استعجاب اس جماعت کے طرز عمل پر ہوا ہے۔ جو سالہا سال سے اسلام کے نام پر بلند بانگ دعوے کرتی رہی ہے اور جو آج بھی اسلام کی واحد علم بردار کہلائے جانے کی مدعی ہے۔ جس کے قلمی تیر و نشتر نے تیرہ سو سال کے قریب قریب سب ہی اسلاف واکابر اسلام کو نشانہ بنایا ہے اور ان کے ہر اچھے سے اچھے کام کو خواہ وہ کام نماز، صلوٰۃ اوراد و اذکار الٰہیہ سے ہی تعلق رکھنے والے ہوں۔ بدعت بلکہ قریب بہ شرک و خلاف قرآن و سنت کہہ کر رد کیا ہے۔ ذیل کے مضمون میں اس جماعت کے موجودہ طرز عمل کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کی تحریریں اب اس جماعت کے افراد کے لئے قبول حق کا ذریعہ نہیں بن سکتیں کیونکہ یہ تو خود تحریروں کے بادشاہ ہیں نیز یہ کہ ان کے پاس علماء حق کے خلاف گھڑے گھڑائے اتہامات موجود ہیں جنہیں وہ ایسی موقعوں پر استعمال کرتے ہیں اور اب ایک نئی تکنیک اس بارے میں انہوں نے یہ بھی اختیار کی ہوئی ہے کہ جب اُن کے کسی ناروا فعل کی نشاندہی کوئی حق پرست عالم کرتا ہے اور اتفاق سے ان کے اس فعل کی کسی اور پہلو سے مرزائی اور منکرین سنت وغیرہ گروہ بھی مخالفت کرتے ہیں تو وہ فوراً ہی حق پرست علماء کو ان سب کی صف میں کھڑا کر کے اپنی مظلومیت اور اپنے مبنی برحق ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنے لگتے ہیں۔ ہاں اس قسم کی تحریروں سے اظہار حق کا فریضہ ضرور ادا ہو جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ متلاشی حق افراد کے سامنے مسئلہ اور معاملہ کی اصل حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ ورنہ ہدایت و ضلالت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(ادارہ)

"اسلام میں دین اور سیاست دو الگ الگ چیزیں نہیں" ——— "دین کو سیاست سے الگ رکھ کر اقامتِ دین کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا" ——— ان فقروں میں صداقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور نہ امت میں من حیث المجموع یہ صداقت کبھی مشتبہ رہی۔ لیکن یہ صداقت بس اتنی ہے کہ اسلام زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح کسی قوم کے اجتماعی نظام (ریاست و حکومت) کے لئے بھی احکام و قوانین رکھتا ہے اور کوئی قوم پوری طرح مسلمان ہونے کے تقاضوں سے اس وقت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے اجتماعی نظام کو بھی دین کے تابع نہ کر دے بس یہ ہے ان فقروں کی دینی صداقت: ———

رہی آج کی وہ اصطلاحی سیاست جو اصل منصب سیاست (ریاستی اقتدار) تک پہنچنے کی جد و جہد سے عبارت ہے اور جس کا جمہوری ملکوں میں ایک خاص راستہ اور ضابطہ مقرر ہے اس میں شرکت کو دین کا تقاضا قرار دینے کے لئے اگر مذکورہ بالا قسم کے فقرے بولے جائیں تو اس پر "کلمۃ حق ارید بھا الباطل" کا اطلاق اگرچہ نہ کیا جا سکے تاہم یہ ایک "کلمہ حق" کا غلط استعمال ضرور ہے۔

آجکل کی اصطلاحی سیاست (یا انتخابی سیاست) کے ذریعہ اقامتِ دین کا ایک تجربہ مملکت خداداد پاکستان میں ہو رہا ہے اور اب یہ تجربہ ایک ایسے مقام پر پہونچ گیا ہے جہاں سے دین کے بردردمند پر یہ بات عیاں ہو جاتی چاہیے کہ سیاست کا یہ کوچہ دین کے لئے جیسا قاتل اور جیسا رہزن ہے شاید ہی کوئی اور راہ ایسی ہو جس میں سلامتی کے ساتھ دین کا گزر شاید ممکن ہی نہیں اور یہاں کی آب و ہوا دین کو راس آ سکتی ہی نہیں۔

پاکستان میں تحریک اقامتِ دین کے سربراہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا لٹریچر جن لوگوں نے پڑھا ہے اور اُن کی جماعت کی خصوصیات سے جو لوگ واقف ہیں وہ چاہے مخالف ہوں یا موافق کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ مولانا اور ان کی جماعت کے اہتمام میں غلاف کعبہ کی گشتی نمائش کا وہ واقعہ بھی پیش آسکتا ہے جو اسی گزشتہ مارچ کے مہینے میں پاکستان کے اندر بڑی دھوم دھام سے پیش آیا۔ ہمیں مولانا اور ان کی جماعت کے مزاج سے جو کچھ واقفیت تھی اور جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی، اس کی بنا پر اس سلسلہ کی اولین خبر سے ہی ہمیں بڑا اچنبھا ہوا تھا جو غلافِ کعبہ کی تیاری کے افتتاح کی تقریب کے عنوان سے آئی تھی۔ پھر خبر آئی اور اتنے تواتر کے ساتھ، خود جماعت کے اخبارات میں آئی کہ ہمیں یقین ہی کر لینا پڑا۔ اور پھر یہ سلسلہ درجہ بدرجہ مختلف شہروں کی گشتی نمائش کی اور اس کے بعد شاہی مسجد لاہور سے ہوائی اڈہ کے لئے اس کے الوداعی جلوس کی وہ خبریں آئیں جن کی تفصیلات نے ہوش اڑا دیئے۔ خود جماعت اسلامی کے اخبارات سے چند سطروں میں اس سلسلہ کی کچھ تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) ایک اسپیشل ٹرین کے منتظمین میں سے ایک صاحب لکھتے ہیں:-

"۱۱ مارچ کو ساڑھے نو بجے غلاف کعبۃ اللہ زادہا اللہ عظمۃً" اور اس کے ناچیز خدام کو لے کر "غلاف کعبہ اسپیشل ٹرین" زائرین کے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان روانہ ہوئی راہ میں سادھوکے مریدکے وغیرہ جن اسٹیشنوں پر گاڑی کو رکنا نہیں تھا لیکن ہزاروں آنکھیں متحیر و متجسس گاڑی کو تک رہی تھیں۔ لائن مرمت کی وجہ سے چند منٹ کے لئے ان پیاسی نگاہوں کی تسکین کا انتظام اللہ نے کر دیا۔ کامونکے گاڑی کے دونوں طرف عورتوں اور مرد زائرین کا جم غفیر منتظر تھا۔ اسی طرح گوجرانوالہ وزیر آباد، سیالکوٹ میں علی الترتیب محتاط اندازے تقریباً دس لاکھ افراد زیارت سے مشرف ہوئے۔ لوگ دور دراز کے دیہات سے سفر کر کے آئے اور عقیدت بھرے دلوں، محبت سے پُرنم آنکھوں سے غلافِ کعبہ کو الوداع کہتے رہے۔ زیارت کے بعد گاڑی سے چمٹے ہوئے اس کے ساتھ آنکھیں اور رخسار ملتے ہوئے زائرین میں سے حرکت کر کے اپنا راستہ نکالنا مشکل ہو جاتا تھا۔ جس طرح دامن تھام کر بلکتے ہوئے ننھے بچوں کے ہاتھوں سے دامن جھٹک کر عازم سفر ہونا کسی بزرگ کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ عورتیں اپنے دوپٹے، تسبیحیں، مرد رومال، ٹوپیاں، پگڑیاں غلاف مقدس کے ساتھ مس کر کے چومنے کے لئے بیتاب تھے۔ پھولوں کے ہار، گلدستے، عطر کی شیشیاں غلاف کے لئے لاتے رہے، اگر ہماری ذمہ داری کا احساس مانع نہ ہوتا کہ اس پاکیزہ متاع بے بہا کو ہر قسم کے ہاتھوں سے ملوث نہ کیا جائے تو ہر ایک فرد اس عزیز ترین مرکز عقیدت کو اپنی آنکھوں اور سر سے لگانے کے لئے دیوانہ وار تیار رہا تھا۔" (شہاب لاہور۔ غلاف کعبہ نمبر)

(۲) جماعت اسلامی پاکستان کے مشہور و معروف رکن مولانا نصر اللہ خاں عزیز سہ روزہ ایشیا کے اداریہ میں رقمطراز ہیں:-

"آج کل مغربی پاکستان کے ریلوے اسٹیشنوں پر دو اسپیشل ٹرینیں غلافِ کعبہ کی زیارت کرا رہی ہیں۔ ایک ٹرین لاہور سے پشاور کی طرف منزل بہ منزل رواں دواں ہے دوسری خاص ٹرین اوکاڑہ، منٹگمری کی جانب تشنگان دیدار غلاف کو سیراب کر رہی۔ ہر اسٹیشن پر عوام کے ذوق و شوق اور عقیدت و محبت کا عجیب عالم ہے۔ چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں پر لاکھوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ مرد، عورتیں، بچے بوڑھے سبھی دیکھئے بس ایک نظر دیکھ لینے کی سعادت حاصل کر لینے کو بیتاب ہے۔ جن مقامات پر پروگرام کے مطابق گاڑیوں کو نہیں ٹھہرنا ہوتا ہے وہاں بھی ہزاروں مرد عورتیں محض اس خیال سے جمع ہو جاتے ہیں کہ شاید ایک جھلک دیکھنا نصیب ہو جائے بعض مقامات پر تو لوگ پٹریوں پر لیٹ گئے اور مجبوراً گاڑی کو ٹھہرنا پڑا۔ ایسے ہی بعض مقامات سے جب گاڑی بغیر ٹھہرے ہجوم کے دیدۂ امید کو ترساتی ہوئی گزر گئی تو کتنی ہی آنکھیں اشک حسرت سے بھر گئیں۔ خواتین غلاف کعبہ پر پھول اور پیسے نچھاور کرتی ہیں۔ بڑے بڑے افسر اور معززین عقیدت سے اس کے حضور دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔ چونکہ غلاف کعبہ کو چھونے اور چومنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے بعض مقامات پر لوگوں نے فرط عقیدت میں ٹرین ہی کو بوسہ دینا شروع کر دیا۔"

(ایشیا ۱۷ مارچ ۱۹۶۳ء)

کیا مولانا مودودی صاحب، جنھوں نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مجدد سنت اور ماحیِ شرک و بدعت پر تصوف کے جرم میں یہ ریمارک کرنے سے نہیں چھوڑا کہ انھوں نے (عظیم تجدیدی دعوت اور اصلاحی کارناموں کے باوجود) امت کو پھر وہی غذا دیدی جس سے سخت پرہیز کرانے کی ضرورت تھی" (او کما قال) انہیں اور ان کے متبعین کو یہ بتائے جانے کی ضرورت ہے کہ انھوں نے "شعائر اللہ کی تعظیم" کے نام پر غلاف کعبہ کے یہ جلوس نکال کر اور (بقول ایک معاصر کے) تعزیوں اور دلدلوں کی طرح" اس کے ٹکڑے شہر شہر گھما کر اور عوام کو زیارت و اظہار عقیدت کی صلائے عام دے کر کیسی مفسدہ انگیز غذا ان غریبوں کو بہم پہنچائی ہے اور کس درجہ تقویت کا سامان اُن کی اس مریضانہ ذہنیت کے لئے کیا ہے جو انہیں مزاروں پر سجدے کراتی ہے اور ہر فرضی یا واقعی متبرک شئے کے ساتھ مشرکانہ اظہار عقیدت کو ان کے تخیل میں دین اور ذریعہ نجات بنا دیتی ہے؟

کیا یہ جو کچھ اظہار عقیدت زائرین غلاف کعبہ کی طرف سے ہوا دین کے کسی حقیقت شناس اور ملت کے کسی سنجیدہ فکر اور باشعور حلقہ کی طرف سے سراہے جانے کی چیز ہے؟ اور سب کو چھوڑ دیجئے جماعت اسلامی نے اپنے لٹریچر کے ذریعہ دین کا جو تصور پیدا کیا ہے اس کی رو سے کبھی سوچا بھی

(باقی صفحہ پر)

Scanned with CamScanner

۷۸۶

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس

گزشتہ ماہ سے قومی اسمبلی اور مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ یہ اجلاس مزید نشستوں کے بعد ختم ہو جائیں گے۔ ان اجلاسوں کی کارروائیاں ریڈیو اور اخبارات میں تفصیل کے ساتھ آ رہی ہیں اور قوم کا پڑھا لکھا طبقہ ہی نہیں بلکہ ناخواندہ عوام بھی یہ معلوم کرنے کے لئے مضطرب ہیں کہ ان اجلاسوں کے ذریعہ ملک و ملت کے وہ کون کون سے مسائل ہیں جو حل کئے گئے۔ داخلی مسائل جو امن و امان اور نظم و نسق سے لے کر تعلیم و معاش اور موت و زندگی کے معاملات تک پھیلے ہوئے ہیں اور جن میں سے ہر ایک مسئلہ ایک "پرابلم" بنا ہوا ہے۔ اس کے حل و کشاد کے لئے کیا کیا گیا۔ بیرونی مسائل جس میں کشمیر سے لے کر ہمسایہ ممالک سے تعلقات اور پاکستان کے بین الاقوامی وقار تک کے معاملات شامل ہیں اور ان میں ہر ایک مسئلہ ایک نئے اور فیصلہ کن حل کا متقاضی ہے۔ ان کے بارے میں کیا سوچا گیا۔ جب ان پہلوؤں سے ان اجلاسوں کا جائزہ لیا جاتا ہے تو سوائے مایوسی کے کچھ نظر نہیں آتا۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی کشمکش جو بعض اوقات تُو تُو میں میں سے لیکر جوتہ دکھلائی اور ہاتھا پائی کی نوبت تک جا پہنچتی ہے اور بات بات پہ نقرہ بازیوں کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ ایک مستقل حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ یاد رکھئے حزب اقتدار ہو یا حزب اختلاف اور ان کی سرکاری اور غیر سرکاری پوزیشن خواہ کچھ بھی ہو لیکن وہ سب عوام کے نمایندے ہیں۔ عوام نے انہیں منتخب کر کے بھیجا ہے اور عوام کے مسائل حل کرنا ہی ان کا واحد فریضہ ہے۔ بیشک ابھی تک ہمارے ملک میں عوام کی جواب طلبی کا احساس نمایندگان قوم میں نہیں پیدا ہوا ہے۔ لیکن کیا انہیں یہ بھی احساس نہیں ہے کہ ان کے اس مستقل طرز عمل سے عوام میں جو بیزاری اور مایوسی پیدا ہو رہی ہے وہ بالآخر ملک و ملت کے عظیم مفادات کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہو سکتی ہے۔ خدارا اس صورت حال کو بدلیے ورنہ اس کی تمام تر ذمہ داری انجام کار آپ پر ہی ڈال دی جائے گی جس طرح مارشل لاء کے دور سے قبل کے نمایندگان پر اس عہد کی ذمہ داری عائد کی گئی۔

مصر و شام و عراق کے اتحاد کی طرف ایک اور قدم

"دائمز کی اطلاع ہے کہ مصر و عراق کی حکومتیں ایک متحدہ وفاقی مملکت کے قیام پر باقاعدہ طور پر آمادہ ہو گئی ہیں"۔ یہ خبر اسلام کے ہر سچے فرزند کے لئے پیغام مسرت ثابت ہوگی اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے عظیم کارناموں میں مزید اضافہ کا باعث بنے گی لیکن استعماری اور اشتراکی دونوں طاقتوں کے لئے ہی یہ خبر مایوس کن ہے اور شاید ان گروہوں کے لئے بھی جن کی دکان سیاست کی گرم بازاری کا محور دین کے نام پر صدر ناصر اور اتحاد عرب کی مخالفت ہے۔ اتحاد عرب یقیناً اتحاد اسلام کی طرف ایک قدم ہے۔ عربوں کے اختلاف و انتشار نے پاکستان جیسے غیر عرب اسلامی ملکوں کو بھی مشکل میں ڈال رکھا ہے اگر وہ عالم اسلام کے اتحاد کے لئے کوئی اقدام عمل میں لاتے ہیں اور عرب دنیا اپنے افتراق کے باعث اس کا جواب تعاون سے نہیں دیتی تو اس سے بین الاقوامی معاملات میں جو غلط پوزیشن پاکستان جیسے ملک کی ہو جاتی ہے وہ ظاہر ہے لیکن اگر عرب متحد ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک قیادت کے زیر علم آ جاتے ہیں۔ ان کی حیثیت غیر ملکی اور غیر اسلامی طاقتوں کے تابعین کی نہیں رہ جاتی ہے اور وہ ایک واحد عرب قوم کی حیثیت سے عالمی سیاست میں اپنا مقام پیدا کر لیتے ہیں تو اس طرح دیگر مسلمان ملکوں کے ساتھ ان کا برادرانہ اتحاد آسانی کے ساتھ عمل میں آ سکتا ہے اور شکوک و شبہات کی وہ فضا چھٹ جاتی ہے جس کا سہارا لیکر مغربی طاقتیں اسلام کی قوت کو شکست دینے کے درپے رہتی ہیں۔ سیاسی کوتاہ اندیشیوں کے نتیجہ میں ایشیا کے نقشہ پر جو چند غیر اسلامی قوتیں ابھر آئی ہیں اور مسلمانوں کے ہزار سالہ اثر و نفوذ کا خاتمہ ہو کر رہ گیا ہے عرب کے اتحاد اور عالم اسلام کے باہمی تعاون سے یہ صورت بدل جا سکتی ہے اور آنے والا دور پھر عالم اسلام کا ایک نیا دور ثابت ہو سکتا ہے۔

اوکاڑہ کا حادثہ خونین

اوکاڑہ میں جو اندوہناک واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس سے ہر سچے مسلمان اور محب وطن پاکستانی کو گہرے تشویش و اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہوا تو قتل و غارت کا ہر واقعہ قابل افسوس اور لائق مذمت ہوتا ہے۔ لیکن اوکاڑہ کا یہ واقعہ اپنی قسم کے ان دو واقعات جو مختلف مقامات پر پیش آئے ہیں کی بنا پر قابل غور و فکر ہیں۔

ہم کو عام مذہبی حالات کے پیش نظر یہ بات کہنا ہے کہ ایک قسم کے مختلف مذہبی معاملات میں فریقین وقتی طور پر شدت جذبات سے مغلوب ہو کر اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں ۔۔۔ بیشک مذہبی جذبات کی برانگیختگی انسان کو بہت کچھ کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے ۔۔۔ کا سرا یا مذہبی اعمال و اطوار سے اگرچہ مناسبت ہی نہ رکھتا ہو ۔۔۔ کے لئے دل و جان سے تیار ہوں جن کے جذبات میں یہ بات ۔۔۔ نہ مذہبی شعائر کی علانیہ مخالفانہ حرکات پر جوش میں آتا ہو ۔۔۔ دکھ کو نوٹ ہوں، دشمنان اسلام و دشمنان ملت و وطن کے ہاتھوں کا کھلونا بنے ہوئے ایمان و مقصد اخلاق و فن کا شکار ہو رہے ہیں اس وقت ان ۔۔۔ نہیں ہوتا۔ ان حضرات کی غیرت ایمانی اگر حرکت میں آتی ہے ۔۔۔ یا دار العلوم دیوبند کا عالم و فاضل یا غریب ۔۔۔ قائم کرتا ہے اور اللہ کے کلمہ کو اور اس کے رسول کے نام کو بلند کرنا چاہتا ہے ۔۔۔ وقتی مذہبی جوش کا نتیجہ ہوتی ہے و واقعات کی یکسانیت ۔۔۔ تامل کرے گا۔

اہل حق کو ایسے معاملات پر نہایت ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کے ساتھ ۔۔۔ ردعمل کا شکار ہو کر نہیں رہ جانا چاہیے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ ایک بہت بڑے ۔۔۔ پر مجبور کر دئے گئے ہوں؟ اور وہ معمولی اختلافات جو ایک ہی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات کے درمیان بڑھتے بڑھتے ایک مستقل دیوار بن چکے ہیں ۔۔۔ منصوبے بنا چکے ہوں۔

پاکستان کے بقاء و استحکام کے لئے اور اس ملک میں صحیح اسلام کے نفاذ و قیام کے لئے جس پُرسکون فضا کی ضرورت ہے اور جس یکسوئی کے ساتھ اس جدوجہد کو جاری رکھنے کی حاجت ہے اس قسم کے واقعات آہستہ آہستہ اس فضا کو ناسازگار اور اس جدوجہد کو نا کام بنا سکتے ہیں۔ اور اگر ۔۔۔ حادثات کا شکار بن جاتے ہیں اور اپنی باہمی ذہنی کیفیتوں کو دور نہیں کر پاتے ہیں تو اندیشہ ہے کہ ۔۔۔ ہی اس ملک کی اجتماعی قیادت سے بے دخل ہو جائیں گے۔ عوام مذہب کے بارے میں ۔۔۔ ہو جائیں گے اور ارباب سیاست و اقتدار کو دین و مذہب کے اثرات کے ۔۔۔ عامۃ المسلمین کے ہاتھوں میں وہ جمہوری شریعت کا ۔۔۔ کیا جا سکے۔ اور اپنے لئے میدان سیاست کو محفوظ کر لیں گے۔ یاد رکھیے اسلام کے نام پر خلاف ۔۔۔ نمائشوں اور فرقہ بندی ۔۔۔ شریعت کے قوانین کو پیش ۔۔۔ عہدہ برآ ہونے کے لئے بالکل نئے سرے سے جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

لاہور میں تانگے والوں کی کامیاب ہڑتال

۱۰ اپریل کی صبح سے ۱۱ بجے دن تک لاہور شہر کی تمام سڑکیں قریب قریب تانگوں سے خالی پڑی ہوئی تھیں۔ تانگے والوں نے اپنی بڑھتی ہوئی شکایات کے ازالہ کے لئے یہ ہڑتال کی تھی اور وزیر صاحب متعلقہ کی یقین دہانیوں کے بعد ختم کر دی۔

احتجاج، جلوس اور ہڑتالیں اس عہد کی عام باتیں ہیں اور اپنے مطالبات منوانے کا ایک ذریعہ بھی لیکن ہمارے ملک میں صاحبانِ اقتدار ان طور طریقوں کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کو ڈر ہے کہ اس سے بدامنی اور انتشار پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ تانگہ والوں کی یہ ہڑتال ایک ایسے طبقہ کی ہڑتال تھی جسے معاشرہ میں کوئی بلند مقام حاصل نہیں ہے اور یہ اندیشہ کیا جا سکتا تھا کہ اس کے نتیجہ میں کوئی ناگوار واقعہ رونما نہ ہو جائے لیکن اس ہڑتال نے اور ان کے منظم و پُرامن جلوس نے ایک بار پھر یہ بات ثابت کر دی کہ عوام کے حقوق کے ساتھ اگر تعرض نہ کیا جائے تو خواہ وہ کیسے ہی ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں ہرگز بدامنی اور انتشار کا باعث نہیں ہوتے اور جب تک زمام قیادت نچلے اور ادنیٰ طبقہ کے ہاتھ میں ہو فساد برپا نہیں ہوتا۔

ہماری تمنا ہے کہ تانگے والوں کی یہ ہڑتال اپنے مقاصد میں کامیاب ہو، وزیر موصوف اپنا وعدہ پورا فرمائیں۔ ہم تمام تانگہ والوں کو ان کے اس پُرامن مظاہرے پر مبارکباد دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے اندر زیادہ سے زیادہ اسلامیت پیدا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ ۔۔۔

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ ممبر قومی اسمبلی

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی معرکتہ الآرا تقریر

ہمارے ملک کے عام حالات رفتہ رفتہ اب اس مقام پر پہنچتے جا رہے ہیں جہاں مایوسی اور نامرادی کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ جس ملک سے یہ توقع تھی کہ وہ موجودہ عہد کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے ایک نمونۂ عمل کا کام دے گا۔ جہاں سے اسلام کی روشن شعاعیں دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچیں گی۔ جو نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے ہمسایہ ممالک اور عالم اسلام کے لئے بھی رہبری اور رہنمائی کا فریضہ انجام دے گا جو سامراجی اور اشتراکی استعماریتوں کی بڑھتی ہوئی ہلاکت آفرینیوں کے سد باب کا ذریعہ ثابت ہوگا اور جہاں سے دنیا ایک بار پھر حضرت خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین کا نجات بخش پیغام سنے گی جو ایک سچی اسلامی طرز زندگی کا عملی نمونہ بن کر اس سسکتی دم توڑتی ہوئی گمراہ و بے راہ انسانیت کو یقین و اطمینان و امن و سلامتی کی راہ دکھائے گا۔ افسوس ہزار افسوس کہ وہ ملک آج محض حصول اقتدار و قیادت کی ایک آماجگاہ بن کر رہ گیا ہے۔ اس کی مذہبی، اخلاقی، تہذیبی، معاشی اور سیاسی سطح پر ہر قسم کے بدترین مفاسد ابھر آئے ہیں اور ان کے دور کرنے کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہونے دی جا رہی ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر ہر حساس اور درد مند پاکستانی مسلمان گہرے ماتم و حسرت میں ڈوب کر رہ جاتا ہے۔

حیران ہوں کہ روؤں یا پیٹوں جگر کو میں

جناب مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے جلسۂ عام میں ان تمام زخموں اور جراحتوں کو ایک ایک کر کے نمایاں کر دیا ہے جو اس وقت ہمارے ملی اور قومی وجود پر لگا دیے گئے ہیں۔ درج ذیل سطور میں حضرت موصوف کی وہ تقریر شائع کی جا رہی ہے۔ پڑھیے عبرت حاصل کیجئے اور اگر احساس ضمیر بیدار ہو جائے تو اس صورت حال کو یکسر بدلنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئیے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا میدان عمل آپ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ ورنہ جب عواقب و نتائج کی گھڑی آ جائے گی تو وہ یہ نہیں دیکھے گی کہ کون اس کا ذمہ دار ہے اور کون نہیں اگر مرتکبین کو ارتکاب جرم کی سزا ملے گی تو خاموش تماشائیوں کو بھی اپنی مجرمانہ خاموشی کی عقوبت بھگتنی پڑے گی۔ ان بطش ربک لشدید

مدارس عربیہ کا وجود اسلام اور اسلامی علوم کی حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔ اکابر نے محسوس کیا کہ انگریز اسلام کے ایک ایک نقطہ کو مٹانے، اسلام کی نشانیوں اور شعائر اللہ کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے تو قوم کے دلوں کو اسلام کی محبت اور شمع ایمان کو روشن اور منور رکھنے کے لئے دینی مدارس قائم کرنے کی بنیاد ڈالی۔

مفتی صاحب نے کہا کہ انگریز ملت اسلامیہ کا دشمن تھا۔ وہ مسلمانوں کو تباہ کرنا چاہتا تھا۔ علماء حق نے فرنگی سامراجیت کے خلاف جنگ جاری رکھی جہاد حریت قائم کیا اور بالآخر ملک آزاد ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ اسلام اور ملک کی آزادی کے اس دور میں بھی دینی مدارس اسلامی حکومت کی سرپرستی سے محروم ہیں۔

میں سوال کرتا ہوں کہ حکومت کے خزانے اور اسلامی ملک کا بجٹ دینی مدارس کی امداد کیوں نہیں کرتا؟ —— کیا دینی مدارس اس ملک کے مدارس نہیں؟ کیا مسلمانوں کو اسلامی تعلیم کی ضرورت نہیں؟

میں مطالبہ کرتا ہوں کہ :-

- عربی مدارس کی ضروری امداد کی جائے۔
- پاکستان کے بجٹ میں دینی مدارس کے لئے رقم مخصوص کی جائے۔
- وفاق المدارس کی سند کو عربی فاضل کا درجہ دیا جائے۔
- محکمہ اوقاف کے ناظم اور مینیجر علماء کو مقرر کیا جائے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ وفاق المدارس کے تحت امتحان بڑے حزم و احتیاط اور یونیورسٹی کے طریق پر لئے گئے اور کامیاب طلباء کو سندیں عطا ہوئیں۔ حکومت کو وفاق کی سند کو تسلیم کرنا چاہیئے اور سرکاری ملازمتوں میں وفاق کے پاس شدہ علماء حضرات کو فوقیت دینا چاہیئے۔

محکمہ اوقاف میں غیر عالم مینیجروں اور ناظموں کی وجہ سے شدید بد انتظامیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ان حالات کا بہترین حل یہ ہے کہ اوقاف کے تمام دفاتر میں عالم دین مینیجر اور ناظم مقرر کئے جائیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ علماء کو قصداً نظر انداز کیا جا رہا ہے اور معاشرے میں انہیں کوئی مقام یا وقعت نہیں دی جاتی۔ کوشش کی جاتی ہے کہ علماء طاقتور اور منظم نہ ہوں۔ یہ ذہنیت افسوسناک اور قابل ملامت ہے۔

بنیادی حقوق کا بل

پاکستان کے دستور میں یہ بات واضح ہے کہ اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائیگا مگر سابق وزیر قانون مسٹر منیر نے اسمبلی میں صاف کہہ دیا کہ ایک سو تیس سالہ مروجہ قانون کو بدلنا آسان نہیں۔ یہ قوانین کس طرح بدلے جا سکتے ہیں؟ مفتی صاحب نے فرمایا کسی وزیر کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس طرح کا بیان دے۔ اللہ کا شکر ہے کہ مسٹر منیر وزیر قانون نہیں رہے۔

بنیادی حقوق کے موجودہ باب میں دستور کی اس شق کو رہنما اصولوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ پالیسی کے رہنما اصول کی حیثیت صرف ملحوظ نظر کا درجہ رکھتی ہے عدالت کے ذریعہ سے ان اصولوں پر عملدر آمد کرانے کی کوئی صورت نہیں۔ اس طرح دستور میں جو اسلامی نظریات کی ضمانت دی گئی تھی اس کو ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ جس کو ہم کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ اسلامی بلاک کی طرف سے اہم ترامیم کے نوٹس دئے جا چکے ہیں۔ ملکی مفاد اور دینی مسائل کے خلاف کوئی فیصلہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

شراب کی بندش ہو عصمت فروشی سور کے گوشت کی خرید و فروخت بند کی جائے —— اگر یہ ضروری باتیں بھی تسلیم نہیں کی جاتیں اور کردار و افعال کو اسلامی اصولوں اور اسلام کے نور سے منور نہیں کیا جاتا۔ تو ملک کا نام اسلامیہ جمہوریہ رکھنے سے کیا فائدہ؟

ملک کی تقسیم کے وقت کہا گیا تھا کہ پاکستان اسلام کا گہوارہ ہوگا۔ اسلامی قوانین پر عمل کیا جائیگا دینی علوم کی سرپرستی کی جائے گی —— آج ان لوگوں نے کیوں تیور بدل لئے ہیں یہ کیا انصاف ہے؟ مسلمانوں کو اسلام کے نام سے دھوکا دیا جا رہا ہے۔ ۵۶ء کے دستور میں ملک کا نام اسلامیہ جمہوریہ پاکستان تجویز ہوا۔ جس صدر نے اس دستور پر دستخط کئے تھے اسی صدر نے دسمبر ۵۷ء میں ایک مجلس مذاکرہ کے افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایسے ملا اسلام کو توہمات میں ڈوبا ہوا افسانہ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ اور اسی صدر نے لکھنؤ بھارت میں ایک بیان میں کہا تھا کہ تیرہ سو برس میں قرآن کی کیا حکومت ہوئی ہے جو آج قائم کی جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس صدر کو غداری کی پاداش میں ملک بدر کیا جا چکا ہے۔ صحیح حل تو یہ تھا کہ اس پر مقدمہ چلایا جاتا اور اسے بدترین سزا دی جاتی۔

لاہور کی مجلس مذاکرہ میں پاکستانی مندوبین کی اکثریت نے خلاف اسلام اور خلاف حدیث بیان دئے اگر جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کا نام رکھنے کے بعد قرآن و سنت کو ناقابل عمل بیان کرتا ہے تو اسے اسلامیہ جمہوریہ قرار دینا کیا معنی رکھتا ہے۔

پاکستان کے سابق دستور کی حفاظت اور نفاذ کے لئے جس صدر نے بڑے اہتمام سے دستور بنا ڈالا اور اس کی مٹی خراب کی۔

نئے دستور میں اسلامیہ کا لفظ ختم کر دیا تھا مگر جمہوریہ کے نام کو باقی رکھا گیا تھا یہ حرکت کس ذہن کی غمازی کرتی ہے؟

پاکستان کے لوگوں کو مذہب سے جو عشق و محبت اور تعلق ہے اس نے لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ مطالبہ کریں کہ ملک کا نام اسلامیہ جمہوریہ پاکستان ہو۔ حزب مخالف کا ایک آدمی بھی اس مطالبہ کے خلاف نہیں ہاں حزب مخالف کا اختلاف یہ ضرور ہے کہ اگر ملک میں حقیقی تبدیلی لائی نہیں تو صرف نام تبدیل کرنے سے کیا فائدہ؟

شراب کی محفلیں سجائی جائیں۔ بڑے بڑے آفیسر مزے سے کر ہوٹلوں میں شراب پئیں ہوائی جہاز کے مسافروں کو مفت شراب پلائی جائے باسٹھ لاکھ روپے کا زرمبادلہ شراب کی درآمد پر ضائع کیا جا رہا ہو۔ حکومت کے ذمہ دار حضرات شراب پینے اور پلانے پر فخر کریں۔ عورتوں اور مردوں کا اختلاط اور حسن کے نظاروں پر کوئی پابندی نہ ہو سودی کاروبار کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ سینماؤں کی کثرت اور مخرب اخلاق فلموں کی نمائش عام ہو۔ ان حالات میں کس طرح مان لیا جائے کہ اس ملک کا نام اسلامیہ جمہوریہ پاکستان مناسب ہے یا اس میں قرآن و سنت کے مطابق قانون بنائے جائیں گے جب تک تمام ہسپتالوں کو توڑ دیا جائے۔ کاک ٹیل پارٹیوں کو ختم نہ کیا جائے۔ شراب پر پابندی اور عصمت فروشی کی لعنت ختم نہ کی جائے ہم کس طرح مان لیں کہ اس ملک میں اسلام آ رہا ہے۔

غیر ملکی عورتوں سے شادیاں کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ داڑھی منڈھانے پر الاؤنس دیا جا رہا ہے کراچی کارپوریشن جانور ذبح کرنے کی مشین منگا رہی ہے تاکہ ذبح کا گوشت بھی مشکوک کر دیا جائے۔

جب تک ماحول و معاشرے کو اسلام کے مطابق نہ بنایا جائے اسلامی تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے صرف نام کی تبدیلی سے مقصد پورا نہ ہوگا۔ خدا کے لئے سیاسی مفاد کی خاطر نفاذ اسلام کا استعمال چھوڑ دیا جائے۔ اسلامی تعلیمات اور نظریات کی دل سے قدر کی جائے تاکہ مملکت خداداد صحیح معنوں میں پاکستان بن سکے۔

مارشل لاء

مارشل لاء کا دور قوم کی بدبختی اور بدقسمتی کا دور اور فال بد کی حیثیت رکھتا ہے۔ مارشل لاء کے ختم ہو جانے پر تمام قیدیوں کو رہا کر دینا چاہیئے تھا۔ ضبط شدہ املاک واگذار کرنا چاہیئے تھا۔ مارشل لاء کے دوران کے تمام فیصلوں کا محاسبہ کرنا چاہیئے تھا۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ گذشتہ دور آمریت کے

(باقی صفحہ پر)

اوکاڑہ کے حادثۂ خونین کی ملک بھر میں صدائے بازگشت

ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا ایک اہم بیان

یہ بیان جو ہم ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ مذہبی نزاع و اختلاف کے اس اہم مسئلہ پر ہے جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ ملک میں اس کے سبب ہی سے بعض حادثات قتل وغیرہ ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اس بیان سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ ایک فریق کیا چاہتا ہے لیکن دوسرا فریق کیا کچھ عزائم لیے بیٹھا ہے۔ یقیناً اس سے وقت کی ہوا کا رخ پہچانا جا سکتا ہے۔ (ادارہ)

پشاور ۔ ۷ اپریل ۔ نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہاں پر کافی عرصہ سے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام جلسوں اور خطبوں وغیرہ میں اختلافی مسائل اور خصوصاً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک زیر بحث لاتے رہتے ہیں۔ جس سے عوام میں ایک زبردست ہیجان اور بے اطمینانی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ باوجودیکہ عوام کی اکثریت نماز، روزہ وغیرہ اور اخلاق حسنہ سے محروم ہے لیکن وہ اختلافی مسائل ہی میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ نیز پشاور، لائلپور، سرگودھا، کراچی، پڈعیدن وغیرہ میں علماء کرام پر قاتلانہ حملے اور حال ہی میں اوکاڑہ کی ایک مسجد میں تین اشخاص کا قتل عوام میں اختلافی مسائل بیان کرنے کا نتیجہ ہے۔ نصر اللہ جان اعوان نے فرمایا کہ اس صورت حال کے تحت انہوں نے علماء کرام کے نام ایک درخواست تحریر کی تاکہ عامۃ المسلمین کو اختلافی مسائل (جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں یا بشر وغیرہ) میں الجھانے کی بجائے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے سیدھے اور آسان راستہ پر ڈالا جائے۔ انھوں نے اپنے ایک دوست کو ساتھ لے کر ملک غلام حسین حسین آباد، فدا محمد خاں ایڈووکیٹ پشاور، ارباب محمد جہانگیر خاں ایڈووکیٹ پشاور، شاد محمد خاں کنوینر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ، گل محمد ممبر صوبائی اسمبلی کے تعاون سے یہ درخواست یہاں کے بریلوی طبقہ کے باثر عالم دین کے سامنے پیش کی۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر اس درخواست سے متفق ہونے سے انکار کر دیا کہ ان کے نزدیک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نور و بشر، علم غیب، حاضر ناظر وغیرہ قسم کے مسائل تو اختلافی مسائل ہی نہیں۔ اس لئے وہ قوم کے سامنے اس قسم کے مسائل بیان کرنا اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں اور اس وقت ان مسائل کے بیان کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس طبقہ سے مایوس ہو جانے کے بعد انھوں نے دیوبند مکتب فکر کے باثر عالم دین جناب مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی سے رابطہ قائم کیا تو وہ بخوشی اس درخواست سے متفق ہو گئے اور کہا کہ اگر دوسرے مکتب فکر کے علماء کرام نے بھی اپنے جلسوں وغیرہ میں اختلافی مسائل بیان کرنے سے گریز کیا تو یہ قوم، ملک اور مذہب کے لئے نہایت ہی مفید ہوگا۔ اس طرح جہاں عوام ایک سنگین ذہنی پریشانی سے نجات پاکر اخلاق حسنہ اور عبادات کے متعلق صحیح مسائل سے آگاہ ہو جائیں گے۔ وہاں اختلافی مسائل کی وجہ سے قوم میں انتشار پیدا ہوتا رہتا ہے بند ہو جائے گا۔ آخر میں نصر اللہ جان اعوان نے ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور، پولیس اور معزز شہریوں سے اپیل کی وہ اس معاملے میں دلچسپی لے کر اس انتشار کے سدباب کی کوشش کریں۔

شہیدانِ اوکاڑہ کو سپردِ خاک کر دیا گیا

تاجک ۔ ۲ اپریل کو اوکاڑہ کے افسوسناک اور حسرت انگیز حادثہ میں شہید ہو جانے والے مولوی حافظ عزیز الرحمٰن، مولوی حافظ عبدالدیان کو ان کی آبائی بستی تاجک میں ہزاروں اشکبار آنکھوں نے سپرد خاک کر دیا۔

یہ المناک واقعہ اس علاقہ پر بجلی بن کر گرا۔ جس نے علاقہ چھچھ کے تمام مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچایا۔ تاریخ پاکستان میں اس قدر سنگین واقعہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ خبر کے سنتے ہی علاقہ چھچھ کے تمام علماء اسلام اور دوسرے لوگ حضرت استاذ العلماء مولانا عبدالحنان صاحب کے دردولت پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ بالآخر دس بجے ان شہیدانِ ملت کو (جو اپنی نوجوان زندگی علم دین کی دولت کی وجہ سے سارے خاندان کے گل سرسبز تھے) کو ان کے خاندانی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

اوکاڑہ کے حادثۂ خونین پر اظہار تعزیت

۶ اپریل کو جمعیۃ الطلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا غلام یحییٰ صاحب منعقد ہوا جس میں اس حادثہ پر سخت رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور حکومت سے اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

(لطف اللہ اکمل ناظم جمعیۃ جہلم)

فقیر والی میں جلسۂ احتجاج

جامع مسجد مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا فضل محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں اوکاڑہ کے حادثہ قتل و حزن کی شدید ملامت کی گئی۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ اس حادثۂ فاجعہ کی غیر جانبدارانہ و عادلانہ تحقیقات کرائی جائے اور ملزمین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(محمد قاسم قاسمی صدر جمعیۃ علماء اسلام فقیر والی)

پیر محل ضلع لائلپور کی مشہور و معروف دینی درسگاہ جامع عثمانیہ میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، قرآن خوانی کے بعد مولانا عبدالحی صاحب عابد نے شہداء اہلسنت اوکاڑہ اور مولانا مفتی نصر اللہ صاحب بانی جامعہ رشیدیہ پر ایک قرارداد تعزیت پیش کرتے ہوئے حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قاتلین شہداء اہلسنت کی جلد از جلد تحقیق کی جاوے اور انہیں موت کی سزا دینی چاہیے اور حکام پولیس جن کا اس میں ہاتھ تھا انہیں بھی گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جائے۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ

ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعیٰ فی خرابہا اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین۔

جماعت مسجد دین پور شریف مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور مسجد اوکاڑہ کے اس الم انگیز حادثہ پر بیحد اضطراب پریشانی محسوس کرتے ہوئے اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعات کی تحقیق پوری توجہ و انصاف کے تحت کرائی جائے جوائی سازشی گروہ کا پورا سراغ لگایا جائے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام

مغربی پاکستان کا شہدائے اوکاڑہ کے لئے اظہار تعزیت

گرامی قدر جناب حضرت مولانا محمد عبدالحنان صاحب دام اللہ فیوضکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بذریعہ اخبارات و تعزیت نامہ عزیزان عبدالدیان و عزیز الرحمٰن اوصلہا اللہ تعالیٰ فی فردوس الجنان کی جدائی کا علم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ماشاء اللہ یکون وما لم یشاء لم یکن ۔ رضا مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ جماعت مسجد دین پور شریف فقیر و جملہ اراکین مدرسہ و جمیع طلبہ حضرت مدرسین اس وحشت اثر خبر سے پریشان و شریک غم ہیں۔

پھول تو کچھ دن بہار جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے
یہ کیا دست اجل کو کام سونپا ہے مشیت نے
چمن سے توڑ کر پھولوں کو ویرانے میں رکھ دینا

دینی مدارس …

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ ٹھیکریٰ میں ایک قاری … صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ قرأت سیکھنے کے خواہشمند حضرات … رجوع کریں

مدرسہ نعمانیہ نوتک میں ایک عالم دین کا تقرر ہو گیا ہے۔ طلباء اس موقع … سے فائدہ اٹھائیں

دارالعلوم حسینیہ کے نام سے ایک درسگاہ دینی بیادگار شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی، قائم ہوئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ایک پرائمری اسکول بیادگار امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی، قائم کیا گیا ہے۔ یہ جگہ بدھاپور تحصیل دادو ضلع لاڑکانہ سندھ میں ہے۔

جامعہ عثمانیہ پیر محل ضلع لائلپور کے سالانہ اجلاس … میں متفقہ طور پر عائلی قوانین کے خلاف اور ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کرنے کے بارے میں قرار دادیں منظور ہوئیں۔ اجلاس میں ہزار ہا افراد نے شرکت فرمائی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کھیوڑہ کا انتخاب عمل میں آگیا ہے۔ صدر … مولانا محمد اکرم صاحب اور ناظم محمد حنیف … منتخب ہوئے ہیں

دارالعلوم عربیہ ٹل کے صدر محترم … دیوبند پر کھا… کے چھاپہ کی مذمت بیان فرمائی ہے اور … پاکستان سے احتجاج کرنے کا مطالبہ کیا

اخوان الطلباء کراچی اخوان الطلباء … کے ناظم … نے ایک کتاب پاک و ہند کی اسلامی … متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس میں قابل … موجود ہے جو قادیانیوں اور مرزائیوں … اہل حق کی تنقیص میں ہے۔ اگر ایسا … قابل احتجاج بات ہے اور کتاب … اگر کتاب مذکور کا ایک نسخہ ہمیں بھیج … اس پر جب ہی کوئی تبصرہ کر سکتے …

جامعہ مدنیہ حنفیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں … موقعہ پر ۱۹ اپریل … مولانا درخواستی صاحب، مولانا … مولانا محمد یحییٰ صاحب اور دیگر علماء کرام …

دنیا فانی ہے بالآخر ہر ایک … برونہ تھہنے میں خیریت ہے و… پر شہادت کے مراتب و رحمت … خیر حافظا وھو ارحم …

جمعیۃ علماء اسلام کی جماعتی اطلاعات

امیر جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان حضرت مولانا **درخواستی** صاحب مدظلہ دامت فیوضہم کی صحت کے بارے میں خانپور سے جو تازہ ترین اطلاعات آئی ہیں اس کی رو سے حضرت والا اب کسی قدر صحت یاب ہیں لیکن ضعف شدید ہے اور حضرت کی تمام مصروفیات روک دی گئی ہیں۔ احباب و متوسلین دعا فرماتے رہیں اور حضرت کو کسی قسم کی زحمت تا صحت کامل نہ دیں۔

ٹبی قیصرانی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں علماء کرام کا ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات کو سراہا گیا۔ عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا اور علامہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے افکار سے بیزاری کا اظہار کیا گیا۔

حافظ عبد العزیز ناظم جمعیۃ ٹبی قیصرانی

امیر جمعیۃ علماء اسلام چکوال ضلع جہلم مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اجتماع جمعہ میں دار العلوم دیوبند پر بھارتی پولیس کے چھاپہ کی مذمت فرمائی اور دار العلوم کی دینی و سیاسی خدمات کو سراہا۔

محمد اقبال گورنمنٹ کالج۔ چکوال

جمعیۃ الطلبا کے اسلام جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا ہفتہ وار اجتماع حسب معمول منعقد ہوا اور کامیاب رہا۔ سعید الرحمٰن ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلباء

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس میں کثیر التعداد اراکین نے شرکت فرمائی۔ مختلف امور پہ غور و خوض کیا گیا (ممتاز علی)

[خ]ان پور کی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ۵ اپریل کو منعقد ہوا۔ دار العلوم [دیو]بند پر بھارتی پولیس کے حملہ کی مذمت کی گئی۔ [جمع]یۃ کے کام کو زیادہ تیز کرنے کی تجاویز مرتب کی [گئی]ں۔ فنڈ کی فراہمی کے بارے میں غور کیا گیا۔

[ج]معیۃ علماء اسلام حیدر آباد حکیم نواب دین صاحب اطلاع دیتے [ہیں کہ] باہو خاں پٹھان اور گوٹھ جعید رہیں [جمعیۃ] کا قیام عمل میں آیا۔

[جمع]یۃ علماء اسلام ضلع ٹھٹھہ کے رہبر جناب [محمد] جوان نے قبل نماز جمعہ دار العلوم [کے] متعلق زبردست تقریر ارشاد فرمائی۔

دار العلوم کی دینی خدمات کا پر زور طریقہ پر ذکر فرمایا اور بھارتی پولیس کے حالیہ بزدلانہ اقدام کی مذمت کی۔ اور حکومت پاکستان سے اس سلسلہ میں احتجاج کرنے کا مطالبہ کیا۔

خوشاب مولانا محمد صدیق صاحب مبلغ ضلعی جمعیۃ سرگودھا۔ خوشاب تشریف لائے اور جمعیۃ علمائے اسلام کے اغراض و مقاصد پہ روشنی ڈالی اور لوگوں کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔ نیز حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے بھی اس موضوع پر تقریر ارشاد فرمائی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کی سرگرمیاں قاضی طیب علی صاحب تھرپارکر کے دورے پر تشریف لے گئے اور آپ نے ۳ سے ۱۲ ذی قعدہ تک متعلقہ عمرکوٹ کے مختلف مقامات پر گشت کیا۔ اور درج ذیل مقامات جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم فرمائیں

کونجیلیوں صدر حاجی عبد العزیز صاحب۔ نائب صدر۔ جناب گل محمد صاحب ناظم و خازن۔ عبد الرحیم صاحب

بلاول ہالیپوٹہ صدر خان محمد خاں صاحب نائب صدر علی گوہر صاحب ناظم محمد عمر صاحب۔ خازن علی شیر صاحب۔

بیرچھن صدر جناب محمد شریف صاحب نائب صدر جناب عبد الغفور صاحب۔ ناظم و خازن یار محمد صاحب۔

بیر موسیٰ خاں صدر مولا بخش صاحب نائب صدر علی شیر صاحب۔ ناظم و خازن شیر محمد صاحب۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر)

کھوئی علاقہ اتمان خیل پائیں زائی میں ایک تقریب پر علاقہ کے علماء کا اجتماع ہوا جس میں مولانا عبد الحلیم صاحب صدر جلسہ نے عائلی قوانین کے خلاف شرع ہونے پر پر زور تقریر فرمائی اور دو قرار دادیں پاس کیں۔ جن میں ایک میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کر دے اور دوسری میں دار العلوم دیوبند پر بھارتی پولیس کے چھاپہ کی شدید مذمت کی گئی۔ اور حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی کہ اس واقعہ پر مناسب احتجاجی اقدامات کرے۔

گڑھی دھو دھو تحصیل صادق آباد میں جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی۔ امیر مولانا نذیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ احسن العلوم منتخب ہوئے۔ نائب امیر مولانا اللہ جوایا صاحب ناظم مولوی گل شیر صاحب۔ خازن حاجی محمد بخش صاحب۔

سالار منشی غلام مرتضیٰ صاحب منتخب کئے گئے۔

لیہ میں جمعیۃ علمائے اسلام کا قیام۔ صدر جناب مولانا غلام حسین صاحب خطیب نائب صدر مولوی عبد الحمید الحسن۔ ناظم اعلیٰ جناب حاجی بشیر احمد صاحب۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب خزانچی حاجی غلام محمد صاحب۔

ممبران مجلس منتظمہ محمد اسلم صاحب۔ شیخ محمد شریف صاحب رضا کاران محمد طفیل صاحب۔ پہلوان مشتاق احمد۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مجلس احرار کی ایک میٹنگ میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس علاقہ کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے کلاتھ ملز۔ شوگر ملز وغیرہ کارخانے قائم کئے جائیں اور عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

مجلس احرار اسلام پسرور کا انتخاب۔ حضرت مولانا بشیر احمد کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ صدر ایم علی محمد صاحب ناظم اعلیٰ محمد اسحٰق صاحب مقرر ہوئے۔

مخدوم پور پھوڑاں تحصیل کبیر والہ

جمعہ کے اجتماع میں جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور نے یہ قرار داد پیش کی جو باتفاق رائے پاس ہوئی یہ کہ حکومت نے جو دار العلوم دیوبند پر چھاپہ مارا اس کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حکومت ہند سے احتجاج کرے اور مسلمانان ہند کی عزت اور مقدس مقام کی حفاظت کرے۔

جامعہ عزیزیہ بھیرہ کے طلباء نے جمعیۃ الطلبا عزیزیہ کی بنیاد رکھی صدر مولانا غریب اللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ اسرار احمد بگوی۔ نائب ناظم محبوب الٰہی۔ سیکرٹری محمد خاں نیازی۔ خزانچی محمد اسمٰعیل مقرر ہوئے۔

جمعیۃ علمائے اسلام تحصیل تھان نرائی مانکی کا انتخاب.

صدر مولانا جمال الدین صاحب بیکی۔ ناظم اعلیٰ سید حامد شاہ صاحب مانکی مقرر ہوئے ہیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام جلبئی تحصیل صوابی ضلع مردان کی سرپرستی میں مدرسہ تعلیم القرآن قائم کیا گیا۔ مولانا عبد الواحد صاحب مولانا محمد شمروز صاحب اور دیگر مقامی علماء کرام کی کوششوں سے یہ مدرسہ قائم ہوا ہے۔ مولانا فیض الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام جلبئی استاد مقرر ہوئے ہیں۔ ۲۴۰ بچے اس وقت داخل مدرسہ ہیں۔

ہیں اور آزاد گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اللہ استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع رحیم یار خان اور اس کی شاخوں کے عہدہ داران و کارکنان کے نام

ایک ضروری اعلان شیخ الحدیث مولانا سید حامد میاں صاحب امیر جامعہ مدنیہ انارکلی لاہور و رکن مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۱۹ اپریل بروز جمعہ صادق آباد پہنچ رہے ہیں اور ۲۰ اپریل شب کو آپ کی وہاں سے واپسی ہوگی۔ اس موقعہ پر تمام ارکان جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں جناب موصوف سے رابطہ قائم کریں جمعیۃ کے خصوصی اجتماع ترتیب دیں اور حضرت موصوف سے جمعیۃ کے لئے بھی اور عوام کے لئے بھی استفادہ کے مواقع فراہم کریں۔

شیخ الحدیث مولانا حامد میاں صاحب

امیر جامعہ مدنیہ لاہور کی طرف سے

ایک اہم اعلان حسب تجویز امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی۔ مولانا سید حامد میاں صاحب نے جامعہ مدنیہ انارکلی لاہور کی طرف سے جمعیۃ کے لئے دو مبلغوں کا تقرر فرما دیا ہے۔ ماتحت جمعیتیں اپنے یہاں کے عوامی اور خصوصی پروگراموں میں ان کی شمولیت کے لئے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے رابطہ پیدا کریں۔ مولانا حامد میاں صاحب کا سفر گوجرانوالہ تا اطلاع ثانی ملتوی ہو گیا ہے۔

اطلاع مرزا امیر عالم خاں صاحب لغاری ناظم جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں ۱۱ اپریل کو بذریعہ طیارہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۱۸ اپریل کو کراچی سے بذریعہ طیارہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کے زیر اہتمام ۸ اپریل کو جلسۂ عام ہوا جس میں قاری محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریر ارشاد فرمائی۔ مندرجہ ذیل مطالبات بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) عائلی قوانین فوراً منسوخ کئے جائیں۔

(۲) دار العلوم دیوبند پر بھارتی پولیس کے چھاپہ پہ حکومت پاکستان۔ حکومت بھارت سے پرزور احتجاج کرے۔

میر محمد مراد خاں صاحب جمالی ممبر صوبائی اسمبلی کو مبارکباد پیش کی گئی کہ وہ شرعی مسائل میں مولانا غلام غوث صاحب کے ساتھ تعاون کرتے [ہیں]

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر

(بقیہ صفحہ نمبر ۴)

بدنام دور مارشل لاء کو بھی احسان بتایا جا رہا ہے؟ بنیادی حقوق کے تحت پارلیمنٹ کے فیصلوں کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا لیکن دفعہ ۲۳۸ ذیل - بی سی - مارشل لاء کے ضابطوں کو عدالت میں نہیں لایا جا سکے گا - لوگ چیخ رہے ہیں -

سیاسی جماعتیں چلا رہی ہیں ملک میں آزادی فکر اور تحریر و تقریر و اجتماعات پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندیاں لگا دی گئی ہیں - عوام میں مایوسی پھیلتی جا رہی ہے - سیاسی حالات سے لوگ بدظن ہوتے جا رہے ہیں - ہم ملک کے قانون کا احترام کرتے ہیں اس لئے خاموش ہیں - ہم ان حالات کو برداشت نہیں کر سکتے وقت آنے پر ہم ان تمام پابندیوں کو ایک ٹھوکر سے پاش پاش کر کے رکھ دیں گے -

قوم کو آزادی فکر ملنا چاہیئے - قوم میں سیاسی احساس و شعور پیدا کرنا چاہیئے اگر کچھ احساس تھا بھی تو وہ مارشل لاء کے زمانہ میں موت کے گھاٹ اتار دیا -

سرکاری طور پر بے حیائی اور عریانی رقص و سرود وغیرہ کی سرپرستی کی جاتی ہے حال ہی میں ملتان کے سینماؤں میں ایک آنہ فی ٹکٹ اپوا کی امداد کے لئے وصول کیا جا رہا ہے -

حاجی کیمپ

سفر کراچی میں حاجی کیمپ جانا ہوا - اس جگہ انتظام انتہائی ناقص تھا - پانی کی شدید قلت اور صفائی کی طرف بھی توجہ نہ تھی - ہماری حکومت کسی اسلامی کام کی سرپرستی نہیں کرتی — حاجی کیمپ کی حالت بہت ہی افسوسناک ہے اگر حکومت اس کے نظام کو بہتر بنائے اور حاجیوں پر پابندی ختم کر دے تو یہ کوئی بڑا خسارہ نہیں ہے -

عائلی قوانین

خلاف اسلام اور خلاف اخلاق عائلی قوانین کی سرپرستی اپوا کر رہی ہے - ملک میں بے حیائی فحاشی اور عریانی کا منبع اور مرکز یہ اپوا ہی ہے - میرے پاس دو لاکھ سے زائد محضر نامے موصول ہو چکے ہیں اسی طرح ڈپٹی سپیکر اسپیکر اور ممبران قومی اسمبلی کو محضر نامے موصول ہو رہے ہیں - قومی اسمبلی کے ارکان کی غالب اکثریت انشاء اللہ تعالٰے ان قوانین کو ختم کرنے کی سفارش کرے گی -

فرنگی سامراجیت

امریکہ اور برطانیہ ہمارا دوست نہیں بن سکتا فرنگیوں نے ہم پر مظالم ڈھائے ہمارے دین کو ہمارے اسلامی پرچم کو سرنگون کیا - ہماری آزاد معیشت کو تباہ کیا - اب ہندوستان کو ایٹمی ہتھیار دئیے جا رہے ہیں - ہند و پاک کی طاقت کا توازن بگڑ چکا ہے ہندوستان ہمارا نمبر ایک دشمن ہے مگر ہمارا دوست امریکہ اس بھارت نوازی کے ساتھ ہمارے ساتھ اچھے تعلقات اور دوستی کا دعوی دار ہے -

پاکستان کی خارجہ پالیسی بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے - امریکہ اور برطانیہ بھی ہمارے دوست نہ رہے اور روس بھی پاکستان کو دشمن تصور کرتا ہے ستر کروڑ آبادی کا ملک چین اقوام متحدہ کا ممبر نہیں بن رہا - سلامتی کونسل کی حیثیت بالکل ختم ہو کے رہ گئی - اتنے بڑے ملک کو اقوام متحدہ کا ممبر تسلیم نہیں کیا جاتا - پاکستان کو چین کی مکمل تائید کرنا چاہیئے - اندرون ملک جمہوریت اور آزادی رائے کا حشر یہ ہے کہ ہر طرف بے اطمینانی پائی جاتی ہے تاجر - مل مالک - مزدور - مزارع - کاشتکار - زمیندار مہاجر مقامی - علماء - سیاست دان سب نالاں ہیں ایک مخصوص طبقہ ہے جو قومی دولت اور اقتدار پر قابض ہے - حالانکہ کسی ملک کے جمہوری ہونے کا بڑا ثبوت ملک کے عوام کا مطمئن ہونا ہے - ہمارے قومی اخلاق کا جنازہ نکل چکا ہے - ان تمام امور کی بڑی وجہ یہ ہے کہ حکومت رائے عامہ کا احترام نہیں کرتی - اگر یہ ملک اسلامی ہے تو اسلامی نظریات کی حفاظت حکومت کا فرض ہونا چاہیئے - ارتداد اور کفریات کی اجازت نہیں ہونا چاہیئے - بہت سے اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے - مگر افسوس کہ ہمارا ملک تو عیسائیت کی گود میں چلا رہا ہے - مسلمان مبلغین کو اسلامی تبلیغ کی اجازت نہیں - ان کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں اور عیسائیت کی تبلیغ بالکل آزاد ہے -

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے - جس میں اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہوں گے - ان کو ہر طرح کی آزادی ہوگی مگر ارتداد و کفریات کی اجازت نہیں ہوگی - یہ حکومت تو اقلیتوں کے حقوق کی بھی پوری نگہداشت نہیں کر پائی -

ملک میں جو لوگ قابض ہیں جب تک ان کو اقتدار سے علیحدہ نہیں کر دیا جاتا ملک میں جمہوریت اور صحیح حکومت قائم نہیں کی جا سکتی -

مسلمان کی سیرت اور صورت سے نظر آنا چاہیئے کہ وہ ایک اسلامی ملک کا باشندہ ہے - شراب نوشی شراب سازی عصمت فروشی - بے حیائی عریانی فحاشی اور ننگے ناچ قوم کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کی حیثیت رکھتے ہیں - پارلیمنٹ میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف صرف اقتدار کے لئے لڑ رہے ہیں حقیقی اپوزیشن کوئی بھی موجود نہیں صرف علماء ہی نہیں اپوزیشن کا صحیح کردار ادا کر سکتے ہیں - خلافت راشدہ - سلف صالحین کے اقتدار اور جمہوری اصولوں کو اپنا کر ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط بنایا جائے اقتدار ان ہاتھوں سے چھین لیا جائے آئین نے ہمیں اختیار دیا ہے - اس کو بروئے کار لا کر ملک کے نظام کو بدلا جا سکتا ہے - پارلیمنٹ کے تمام ارکان نے انتخابی منشور کے سرفہرست اسلامی نظریات کو رکھا تھا - آج یہی لوگ اسمبلیوں میں موجود ہیں - اور اسلام کو رکاوٹ کا باعث یہی لوگ بن رہے ہیں - عوام کو ان لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے اور ان سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے - ہمارے عوام کب تک دھوکا کھاتے رہیں گے - یاد رکھیئے اگر یہ لوگ انفرادی زندگی میں اسلام کو نافذ نہیں کر پاتے تو اتنے بڑے ملک میں یہ لوگ اسلام کو کس طرح نافذ کریں گے - اسلامی نظام حکومت کے دعوے درحقیقت دھوکہ اور سراب کی حیثیت رکھتے ہیں - اگر پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ نہیں ہوں گے تو اس کے ذمہ دار عوام بھی ہیں - اگر آپ نے ان حالات کو بدلنا ہے تو اپنے اعمال و کردار کو بدلئے - اس احساس کہتری کو چھوڑ دیں کہ علماء کے ساتھ دینے سے کیا ہوگا - اگر آپ لوگوں نے اقتدار کو علماء اور نیک لوگوں کے ہاتھوں میں دیا تو یہ ملک صحیح معنوں میں اسلامیہ جمہوریہ پاکستان بنے گا - علماء کا ساتھ دیجئے - اس ملک کی حفاظت اور سلامتی ہمارا حق ہے - اس ملک کی ایک ایک انچ مقدس ہے ⁂

جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا ضروری ہے -

(بقیہ صفحہ ۳)

ہیں مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس جلوس اور جلوس کو پُرامن صورت میں منظم کیا اور آخر تک پُرامن رکھا - یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دو ہفتہ قبل مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان نے صوبائی اسمبلی میں تانگہ والوں کی مشکلات کا مسئلہ اٹھایا اور اس کو زیر بحث لائے -

اسلامی لائبریری

مکتبہ ترجمان اسلام کی کتابیں

سلاسل طیبہ جس میں شجرات چشتیہ صابریہ نقشبندیہ و قادریہ سہروردیہ رشیدیہ امدادیہ اور اذکار اور اوراد و اعمال نافعہ سلوک درج ہیں - جمع فرمودہ قطب عالم مولانا حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ مع اضافات جدیدہ شیخ طریقت مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہ خلیفہ حضرت مدنی قیمت ایک روپیہ

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر - مؤلفہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین خلیفہ حضرت مدنی رہ قیمت ایک روپیہ

بانی دارالعلوم دیوبند مؤلفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر رہ قیمت ایک روپیہ

صراط مستقیم بسلسلہ رد مودودیت مؤلفہ مولانا قاضی عبدالسلام صاحب - قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

سلاجیت اعلیٰ قسم کی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام بفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے جس کا نرخ دو روپے فی تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے - پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے، ہڈی ٹوٹنے اور سردی و گرمی رد کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - مختلف امراض کا واحد علاج ہے - سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کیلئے رتی کے دانہ کے برابر چھوٹے بچے کو کم کر دیں - گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت کو حل کر کے پی جائیں اور پاؤ بھر گرم دودھ پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو - صبح و شام نہار منہ

پرہیز - ترش اور تیل والی اشیاء اور قابض اشیاء سے پرہیز کریں -

اس کے علاوہ امراض جریان - سیلان کی دوا طاقت کی گولیاں - مستورات کی مخصوص بیماریاں وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں - ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں - نیز نزلہ زکام (عارضی و دائمی) افیون چھڑانے کی گولیاں - بس حاصل کریں

دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل شاہ محمد غوث - لاہور

معاصرین کے افکار و آرا

انڈونیشیا اور ملیشیا

سنگاپور کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مجوزہ ملیشیا جس میں ملایا اور سنگاپور سمیت پانچ ریاستیں شامل ہوں گی اس وقت کمیونسٹ بنے گا جب پڑوسی ملک انڈونیشیا کمیونسٹ بن جائے گا۔ دوسری طرف انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کہ انڈونیشیا کمیونسٹ ملک بنتا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس قسم کا الزام بے بنیاد ہے اور صداقت سے دور ہے۔ مگر اصل الزام کی تردید ہی سے اس بات کی غمازی ہوتی ہے کہ انڈونیشیا میں کمیونسٹوں کے زیادہ زور پکڑنے والا ہے اور ملیشیا میں بھی کمیونسٹوں کے زیادہ طاقت پکڑ جانے کا امکان۔ صدر انڈونیشیا خود کمیونسٹوں کی طرف مائل ہیں۔ ملایا بال بال بچا ہوا ہے۔ مگر سنگاپور کی نوے فی صد آبادی کمیونسٹ چینیوں پر مشتمل ہے اگر اسے ملا کر ملیشیا کی تشکیل عمل میں آئی تو اس میں بھی کمیونسٹوں کا زور بڑھ جائے گا۔ افسوس مسلمان ملک اور کمیونزم۔ کیا ایسا دن بھی دنیا کو دیکھنا نصیب ہوگا۔ (الجمعیۃ)

خدا کے لئے ہماری انتظامیہ کو اب یہ بات طے کر لینا چاہئے کہ اس ملک کی منزل کیا ہے اور اس منزل تک پہنچنے کے لئے کونسی راہ اختیار کی جا سکتی ہے۔ اگر ہماری انتظامیہ خلوص نیت سے یہ محسوس کرتی ہے کہ ہماری پستی کا اصل سبب اسلام اور قرآن سے بے خبری اور انحراف ہے۔ تو پھر معاشرے میں اسلام و قرآن کا فہم و شعور پیدا کرنے اور لوگوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی کو اسلام و قرآن کی تعلیمات کا پابند بنانے کے لئے کچھ تو کیجئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک جانب اسلام سے انحراف کی ہر صورت کو جاری بھی رکھا جائے اور دوسری جانب لوگوں کو اسلام کے راستے پر چلنے کی تلقین بھی کی جائے۔ (کوہستان)

جمہوریت عیاشی بھی ہے اور ذمہ داری بھی۔ جن ملکوں میں اسے ذمہ داری سمجھ کر قبول کیا جاتا ہے وہاں تو یہ قومی لیڈروں اور عوامی نمائندوں کے جسم و جان کی ساری توانائی نچوڑ لیتی ہے۔ اور جہاں یہ عیاشی ہے۔ وہاں وہ ٹیکس دہندوں سے ان کا آخری چیدام وصول کر لیتی ہے۔ (کوہستان)

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے سیاستدان معیشتی مسائل کو خاطر خواہ اہمیت نہیں دیتے اور سیاسی کارکن اول تو بہت کم ہیں اور جو ہیں ان کا ان سے حاصل کرنے کی کسی کو فرصت یا خواہش نہیں ہے۔ سرکاری افسر سمجھتے ہیں کہ یہ خلا وہ خود ہی پر کر سکتے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں معیشت دان اگر عام بحث سے دامن بچاتے ہیں یا عوام کو ترقیاتی منصوبے کا مدارح بنانے کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے تو اس کا سبب یہ ہے کہ منصوبہ بندی یا کم سے کم اس کے بنیادی تقاضے "آزاد معیشت" کے تصورات سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ اسی طرح ترقی کی رفتار اگر مطلوبہ حد تک تیز بھی ہو جاتے تو عوام کی زندگی اس سے بہت کم متاثر ہوتی ہے۔ نفع ایک محدود طبقے کو ملتا ہے۔ چنانچہ ہمارے ہاں یہ شکایت اب اعلیٰ مقتدر حلقوں میں بھی سنی جا سکتی ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس رجحان کو روکنے کی ضرورت ہے یہ مقصد محض اظہار تشویش سے تو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ترقی میں قومی سرمائے اور وسائل کا حصہ اگر محدود رکھا جائے گا اور قومی سرمائے اور سرکاری توجہ سے مکمل ہونے والے منصوبے بھی بڑے بڑے صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے سپرد کئے جاتے رہیں گے تو دولت ایک محدود سے طبقے کی ملکیت ہی رہے گی۔ عوام کا تعاون اور تائید حاصل کرنے کے لئے یہ تصور ختم کرنا لازمی ہے کہ ترقی کے انعامات ایک طبقے میں تقسیم نہیں ہو رہے ہیں اور ترقی کا نظریاتی ہی نہیں حقیقی مقصد بھی یہ ہے کہ عام آدمی کا معیار زندگی بلند ہو اور خوشحالی کا دور دورہ ہو۔ (امروز)

بھارت کے وزیر خزانہ نے سری نگر میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"بھارت کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے نہ اپنے اصول چھوڑے گا اور نہ کشمیر کا کوئی علاقہ دے گا اور نہ کشمیر کا نامنصفانہ حل منظور کرے گا" پاکستان کے لیڈر بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم کشمیر کے بارے میں کسی غیر منصفانہ فیصلے کو قبول نہیں کریں گے، انصاف کا مفہوم سولہ سال سے بھارت اور پاکستان کے دل و دماغ سے دو متوازی خطوط کا باہم ملنا معلوم! (نوجوان سرحد)

خط و کتابت کرتے وقت آپ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

حضرت العلامہ مولانا یوسف بنوری صاحب اور قومی اسمبلی کے ممبر مولانا مفتی محمود صاحب۔ دورۂ مشرقی پاکستان کے سلسلہ میں سلہٹ تشریف لائے تھے اور اراکین حفاظت اسلام مشرقی پاکستان کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام سے شرکت کے متعلق گفتگو ہوئی تھی۔ زعماء سلہٹ کی طرف سے کہا گیا تھا کہ ہم مشورہ کے بعد جواب دیں گے۔ چنانچہ اسی بناء پر ۹ اپریل بروز جمعرات سلہٹ صدر ٹاؤن بندر جامع مسجد میں امیر حفاظت اسلام حضرت مولانا الحاج محمد لطف الرحمن صاحب مہتمم حمیدی برنوی (خلیفہ اجل شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی رح) کی زیر صدارت اراکین حفاظت کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق آراء پاس ہوئے۔

(۱) مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ انجمن حفاظت اسلام کی شرکت یہ کمیٹی مناسب اور ضروری سمجھتی ہے۔

(۲) کمیٹی یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ مستقبل قریب ہی میں حتی الامکان بہت جلد ایک کانفرنس منعقد کر کے عام اجلاس میں مغربی پاکستان کی جمعیۃ کے ساتھ حفاظت اسلام کی شرکت کا اعلان کیا جائے۔

(۳) یہ کمیٹی حفاظت اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب سے اپیل کرتی ہے کہ مرکزی جمعیۃ سے دستور العمل اور ضروری ہدایات جلد حاصل کریں۔

المخبر (مولانا) عبد اللہ رحمانی دیوبندی۔ صدر المدرسین مدرسہ عالیہ انوار العلوم حمید نگر سلہٹ۔

عائلی قوانین کے خلاف مشرقی پاکستان کی خواتین کا جہاد

انجمن خواتین اسلام کی صدر بیگم رقیہ اختر خانم (اہلیہ محترمہ مولانا لطف الرحمن صاحب حمیدی برنوی خلیفہ حضرت مدنی رح امیر سلہٹ) کی صدارت میں بمقام بہونہ مورخہ ۱۰ اپریل بروز دوشنبہ ایک باپردہ اجلاس منعقد ہوا جس میں عائلی قوانین کے خلاف نیز ناچ گانا اور مغرب زدہ عورتوں کے خلاف تقریریں ہوئیں اور ذیل کی تجاویز باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) اس علاقہ کی سو فی صدی عورتیں عائلی قوانین کے خلاف ہیں بنا بریں ان خلاف قرآن و سنت قوانین کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔

(۲) عائلی قوانین کی تائید میں معدودے چند مغرب زدہ تعلیم یافتہ عورتیں جو تحریک چلا رہی ہیں یہ اجلاس اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔

مضمون نگار و مراسلہ نگار حضرات سے ضروری گزارش

ترجمان اسلام کے صفحات محدود ہیں طویل تحریروں کی اشاعت ناممکن ہے براہ کرم مضامین و مراسلے مختصر صاف و خوشخط، کاغذ کے صرف ایک طرف اور سطروں کے درمیان معقول فاصلہ چھوڑ کر تحریر فرمائیں —— جمعیۃ سے متعلق خبروں میں ضروری باتوں پر اکتفا کیا جائے۔ ادارہ کو یہ حق ہوگا کہ وہ کسی مضمون یا مراسلے کو اپنی پالیسی کے خلاف پائے تو اس کی اشاعت روک دے۔ مکرر و غیر ضروری عبارتوں کو حذف کر دے اور ضرورت سمجھے تو ان میں مناسب ترمیم و تبدیلی کر دے۔ ناقابل اشاعت مضامین واپس نہیں کیے جا سکتے۔ سوائے اس صورت کے کہ مضمون نگار واپسی کے لئے پہلے ہی تحریر فرما دیں اور واپسی کا ڈاک خرچ خود برداشت کریں۔ ناقابل اشاعت مضامین دو ہفتہ کے بعد ضائع کر دئے جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ مضمون نگار اپنے مضمون کی ایک نقل اپنے پاس ہی رکھا کریں۔

- جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔
- جمعیۃ سے متعلق تمام استفسارات ناظم دفتر جمعیۃ کے نام آنا چاہئیں اور خواہ جواب کے لئے ڈاک ٹکٹ ضرور بھیجے جائیں۔

مہرائے عالمگیر شاہی جامع مسجد میں مولانا عبد اللطیف بھاکوئی نے جمعۃ المبارک کو ڈھاکہ کے خونین حادثہ پر اظہار تاسف کرتے ہوئے کہا کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے ایسا کر کے اسلام اور پاکستان کی سالمیت کو عظیم نقصان پہنچایا ہے اور ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیق اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

چار سال کی بندش کے بعد آپ کا محبوب ترجمان روزنامہ **پاکستانی** لائل پور، سرزمین لاہور سے مطلع صحافت پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔ "پاکستانی" کی خریداری اور ایجنسی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔ (حافظ) محمد صدیق انور ۳ ڈگس پورہ لنگیور

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ۔ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں کمزوری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کے لئے سلاجیت پلز آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں۔ قیمت: انگولی بارہ روپے پچاس پیسے علاوہ محصول ڈاک

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

غلاف کعبہ کی نمائش اور ماہنامہ الفرقان

(بقیہ صفحہ دوم)

جا سکتا تھا کہ خود یہ جماعت مع اپنے دامی اول کے دینداری کے ان سطحی بلکہ قابل اصلاح مظاہروں پر دینی تحسین و توقیر کے محایا دُونگرے بھی برسا سکتی ہے لیکن جماعت کا ترجمان ایشیا زائرین غلاف کی عقیدت ریزیوں کے اس والہانہ تذکرہ کے بعد جس کا قلب اوپر گزرا کس قدر وجد میں آ کر لکھتا ہے:۔

"اللہ اکبر! کیا جذبہ ہے کیسی بے پناہ عقیدت ہے۔ کس درجہ نیاز مندی ہے عقل حیران ہے کہ یہ وہی مسلمان ہیں جو عام زندگی میں دین سے بیگانہ اور غافل نظر آتے ہیں۔ جو بسا اوقات فرائض بھی ادا نہیں کرتے۔ جو خطاکار و گنہگار ہیں۔ آج انہیں کیا ہو گیا ہے۔ ان کے ننھے ننھے دلوں میں اسلام سے عقیدت کا اتنا زبردست جذبہ کہاں پوشیدہ تھا جو آج اچانک طوفان بن کر نمودار ہوا ہے"

مولانا نصر اللہ خاں عزیز کی عقل اس پر حیران ہے کہ یہ اتنی بے پناہ "تری" کا سمندر کس طرف کو دبا ہوا تھا جو جماعت اسلامی کے سارے لٹریچر اور اس کی بیس سالہ تاریخ کی تمام خشکی کو آن واحد میں بہا کر لے گیا ع

ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیئے

اور کیا نام اس اظہار حیرت کو دیجیئے۔

ہندوستان اور پاکستان کا وہ کون ذی شعور باشندہ ہے جو پہلے سے حتمی پیشگوئی نہ کر سکتا ہو کہ غلاف کعبہ کی زیارت اور اس کی گشتی نمائش کا اعلان اگر کہیں کیا جائے گا تو مسلمان مرد، عورت، بچے بوڑھے ٹوٹ پڑیں گے۔ غلاف کعبہ کا نام تو بہت بڑا ہے یہاں تو وہ مخلوق رہتی ہے جو کہیں کسی "موئے شریف" کی زیارت کا اعلان سن پائے تو تل دھرنے کو جگہ نہ رہنے دے۔ لیکن جماعت اسلامی کے ترجمان بزرگوار غلاف کعبہ کے لئے اہل پاکستان کا جوش عقیدت دیکھ کر ایسا اظہار حیرت فرما رہے ہیں جیسے مریخ کی کوئی مخلوق ابھی ابھی اس سرزمین پر نازل ہوئی ہو۔

جماعت اسلامی اور اس کے ارکان و عمائدین اسی سرزمین میں پلے بڑھے ہیں۔ مسلمان عوام کی خوش عقیدگی یا ضعیف الاعتقادی کے ایسے مناظر چھوٹے بڑے پیمانے پر دن رات ہی دیکھنے میں آتے رہے ہوں گے۔ لیکن ایسے مناظر سے یہ امید افزا تاثر انہیں کبھی پہلے نہ ہوا ہوگا۔ کہ ع

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

مگر غلاف کعبہ کے ساتھ مسلمانوں کے اسی معاملہ نے جسے دوسرے موقعوں پہ دیکھ کر وہ ناک بھوں نہ چڑھاتے ہوں گے تو ان مسلمانوں پر ترس ضرور کھاتے ہوں گے۔ کوئی ایسا سر عقیدت روشن کیا کہ دل دماغ کی کایا ہی پلٹ گئی اور فکر و نظر کے زاویے تمام تر خوش عقیدگی کے اس سانچے میں ڈھل گئے کہ ان مناظر میں مسلمانوں کی اسلام پسندی کی علامت اور اس امر کا اعلان نظر آنے لگا کہ وہ خالص اسلامی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اسی تحریر میں ارشاد ہے کہ

"غلاف کعبہ سے بے پناہ عقیدت اس بات کی علامت ہے کہ یہ قوم اسلام کے سوا کسی اور نظام اخلاق و آئین کو پسند نہیں کرتی۔ لہذا اس کے اس جذبے کا تقاضا ہے کہ اس کو ایک ماحول مہیا کیا جائے کہ جو اس کے حسب حال ہو ایسا نظام آئین دیا جائے۔ کہ جس کے اصولوں کو وہ شعائر اللہ کی طرح مقدس خیال کرے جس کا احترام وہ اس غیر فانی جذبے کے تحت کرے جس کا مظاہرہ غلاف کعبہ کی زیارت کے سلسلے میں ہو چکا ہے اگر ایسا کیا جائے تو پاکستان کے خالص اسلامی مملکت بننے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے گی۔ علامہ اقبال مرحوم کو قوم کے مزاج کی اس کیفیت کا کتنا واضح شعور تھا فرماتے ہیں ؎

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

قوم نے غلاف کعبہ کی زیارت میں جس ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا ہے وہ جہاں اس کی اسلام پسندی کی زبردست علامت ہے وہیں اس امر کا بھی اعلان ہے کہ وہ اسلامی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے اور اس کے سوا کسی اور طرز زندگی کو دل سے پسند نہیں کرتی۔

اسی طرح ۲۸ مارچ کے "ایشیا" میں ایڈیٹر صاحب کے علاوہ ایک دوسرے صاحب لکھتے ہیں:۔

"زائرین و زائرات میں صرف "مذہبی" طبقہ ہی نہ تھا بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ماڈرن طبقہ بھی کثرت سے تھا۔ اس طبقہ کی کئی خواتین جب زیارت کے لئے شامیانے میں سے گزریں تو آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہتے دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ خدا جانے کتنے باغی دل ہتھیار ڈال کر تائب و مسلم ہو چکے ہوں گے ایک انسان کے دل کی کائنات کا اندازہ دوسرا انسان کیا کر سکتا ہے۔

یہ جتنے ایمان افروز نکتے بالواسطہ طریقہ پر یہ سمجھانے کے لئے بیان ہو رہے ہیں کہ غلاف کعبہ کی گشتی نمائش اور اس کے جلوس جلسوں سے بڑے غیر معمولی اور عظیم الشان دینی فوائد رونما ہوئے اور اقامت دین کی مہم کو زبردست تقویت اس کے ذریعہ مل گئی۔ ہو سکتا ہے یہ نکتے بجا ارشاد ہوئے ہوں۔ مگر ہمیں تو صرف ایک بات سے مطلب ہے کہ غلاف کعبہ کے سلسلہ میں جماعت اسلامی پاکستان اور اس کے امیر و بانی مولانا مودودی صاحب نے جو کچھ کیا، کیا وہ ان کی دعوت، ان کے لٹریچر اور ان کے پیش کردہ تصور دین سے جوڑ کھاتا ہے؟ کوئی ثقہ نہیں کہہ سکتا کہ ہاں اس کا کوئی جوڑ ہے، اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جماعت اسلامی کو عقیدۃً ایسی خوش عقیدگیوں سے لگاؤ ہے۔ لاریب کہ وہ ان سے بڑھ کر وہابی ہیں اس درجہ کے وہابی کہ دیوبند کی وہابیت بھی ان کی وہابیت کی تاب نہیں لا سکی، اور یہ اصلاً جماعت اسلامی اور بزرگان دیوبند کے تمام اختلافات کی جڑ نہیں تھی۔ پھر یہ کیا ہے اور یہ انہونی کیسے ہو گئی؟

ہمارے اس مضمون کی تمہید شاید آپ بھول چکے ہوں، ذرا دیکھئے کہ اس سوال کا جواب اب ہمیں تو کہیں نہیں مل رہا؟

ہمارے اس اشارہ پر مولانا نصر اللہ خاں عزیز جیسے ترجمانان جماعت اسلامی جو جماعت اسلامی کے بارے میں ذرا بھی خلاف مرضی اظہار خیال کرنے والے کی زبان گدی سے کھینچ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر کچھ برہمی نہ دکھائیں تو تھوڑا ہوگا۔ لیکن عبرت کے اس موقع پر اشارہ کرنا ہی ہوگا اور ان ارباب "تیر و نشتر" کی تمام جراحتوں کا خطرہ مول لے کر کہنا ہوگا کہ یہ لیلائے سیاست سے یہم وداد کی برکتوں کے سوا کچھ نہیں ؎

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل
کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا!

مفید اور مجرب ادویات

ترپافی عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو تا تم تنیر رہتا کمر بڑھ ہی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے لوریا) یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۲۵/۲ روپے

بلجوین درد پٹھے اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے جوڑوں کی سوجھ جانا جوڑوں کے درد اور فالج وغیرہ کے لئے نایاب تیل ہے قیمت پورا کورس ۲/۲۵ روپے

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

مسلمانان سندھ متوجہ ہوں

آج کل اخباروں کی اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اخبار اگر حق پرست اور اسلام کے حامی ہوں تو امت کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے ہفتہ وار اخبار روشنی جو سندھی زبان میں سکھر سے نکلتا ہے اس کی اشاعت میں مدد کرنا ضروری ہے جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں اس سندھی اخبار کو خریدیں اور اس کو مسلسل اپنی اپنی خبریں بھیجا کریں۔ اخبار کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے۔

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام

خریداران ترجمان سے ایک ضروری گذارش

بعض احباب کی طرف سے فرمائش کی گئی ہے کہ ترجمان اسلام کے صفحات بڑھائے جائیں، اس کا سر ورق ٹائیٹل نما بنایا جائے ہم بھی مضامین، مراسلات کی کثرت کی بنا پر اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں علاوہ ازیں رفتار زمانہ پر نظر رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ عالم اسلام کے متعلق اور روز بروز پیش آنے والے واقعات عالم کے بارے میں تذکرہ و تبصرہ کے لئے صفحات مخصوص ہیں خود اپنے ملک کے چھوٹے اور پس ماندہ طبقوں مثلاً مزدور، کاشتکار چھوٹے دوکاندار اور زمیندار، معمولی درجہ کے ملازمین، تانگے ریڑھے والے اور اسی قسم کے محنت و مزدوری کرنے والے افراد کے مسائل کے بارے میں مستقلاً لکھا جاتا رہے ملک کی مذہبی و سیاسی جماعتوں کی معلومات و روزمرہ کی کاروائیاں شائع کی جاتی ہیں تاریخ اسلام کے سیاسی و روحانی پہلوؤں پر مستقل مضامین تحریر کئے جائیں وغیرہ وغیرہ اس سب مواد کی اشاعت کے لئے کم از کم سولہ صفحات یا بیس صفحات ہونے چاہئیں اس صورت میں ۳ سے ۴ آنہ فی پرچہ قیمت میں اضافہ کرنا ہوگا اور ۸ سے ۱۰ تک سالانہ چندہ کر دینا پڑے گا اگر خریداران اس تبدیلی اور اضافہ کو پسند فرمائیں تو ہمیں تحریر فرما دیں اگر معقول حد تک لوگوں نے اس سے اتفاق کیا تو فوراً یہ تبدیلیاں عمل میں لے آئی جائیں گی۔ والسلام،

ایک ضروری اعلان

نذیر احمد جمیل ولد قادر بخش۔ نافرمان ہو گیا ہے گھر سے نکل گیا ہے ہم اس کے کسی فعل کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ سب حضرات مطلع رہیں

بشیر احمد ولد قادر بخش ہیونا یجنٹ لوہکھ لائل پور۔

مشہور احرار ورکر حضرت مولانا السید فضل الرحمٰن صاحب آف سلانوالی کئی روز دل کے دورے کے شکار ہیں احباب دعا کریں۔

اہم خبریں

• عرب ممالک (مصر، عراق اور شام) کے سربراہوں کی کانفرنس نے متحدہ فیڈریشن بنانے کا اعلان کیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ وفاق کے پہلے صدر، جمال عبدالناصر ہوں گے۔

• صدر ایوب نے عرب اتحاد، مصر، شام اور عراق کے وفاق کی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور باہمی تعاون کی اس جدید تحریک کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے۔

• ہندوستان کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب دوستانہ مشن پر مصر اور سوڈان وغیرہ کا سرکاری دورہ کر رہے ہیں۔ صدر ناصر سے ملاقات میں ڈاکٹر صاحب نے صدر ناصر کو بھارت کے صدر اور پنڈت نہرو کی طرف سے مبارکباد دی اور خیر سگالی کا پیغام دیا۔

• روس کے سرکاری اخبار ایزویسٹیا نے متحدہ عرب جمہوریہ شام اور عراق کے وفاق کا خیر مقدم کیا ہے اور خیال ظاہر کیا ہے کہ سامراجی دوبارہ عربوں کو آپس میں لڑانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

• اردن کے نئے وزیر اعظم سمیع الرفاعی نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ ان کی نئی حکومت عرب اتحاد کی تحریک میں اہم موثر کردار ادا کرے گی۔ انھوں نے کہا کہ میں نے وزارت قبول کرتے وقت شاہ اردن کے ساتھ عرب اتحاد اور باہمی تعاون کے موضوع پر بات کی ہے اور میری حکومت عرب ممالک کی ترقی اور عرب اتحاد کی حمایت کرے گی۔

• اردن کے نئے وزیر اعظم نے اردن کی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردن عرب وفاق میں شامل ہونے کو تیار ہے۔

• یمن کے صدر سلال نے کہا ہے کہ میرا ملک جلد عرب وفاق میں شامل ہونے کے لئے بے تاب ہے۔

• متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر مئی کو الجزائر کے دورہ پر روانہ ہوں گے۔ سیاسی مبصرین ان کے دورۂ الجزائر کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں

• قاہرہ کے باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ روس مصر کو طیارہ شکن راکٹ دے رہا ہے اور اس کے علاوہ مصر اسکندریہ کے قریب راکٹ اڈے بھی تعمیر کر رہا ہے۔

• افریشیائی صحافیوں کی ایک کانفرنس ۲۴ اپریل کو جکارتہ میں ہوگی جس میں پاکستان اور ملایا کے علاوہ دوسرے ملک شامل ہوں گے۔

• یوم امیر معاویہ منانے پر لاہور کے تین مذہبی کارکن مولانا طالب حسن صاحب۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب کو تین ماہ کے لئے لاہور سے خارج کر دیا گیا ہے۔

• لاہور میں تانگہ بانوں نے مکمل ہڑتال کی اور موچی دروازہ سے اسمبلی ہال تک ایک عظیم الشان جلوس نکالا جس کی قیادت مشہور قومی کارکن خان طاؤس خان ہزاروی کر رہے تھے۔ اسمبلی کے باہر مظاہرہ کے دوران وزیر صحت عبدالقادر سنجرانی نے جلوس سے خطاب کیا اور ان کو یقین دلایا کہ ان کے مطالبات پر ایک ہفتہ کے اندر اندر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔

• لاہور میں مختلف علماء کا ایک اجتماع مسجد شیر انوالہ میں ہوا جس میں اوکاڑہ کے المیہ پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا۔ ایک پریس کانفرنس بھی بلائی گئی جس میں علماء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ دلڑ از اور حکومت کی پالیسی بدل دے اور حملہ آوروں کو قرار واقعی سزا دے۔ وفد دوسرے دن انسپکٹر جنرل پولیس کو ملا اور گورنر صاحب سے بھی جلد ملنے والا ہے۔

• برطانیہ اور امریکہ کے سفیر اچانک ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ ان کی آمد کا مقصد مسئلہ کشمیر پر پاکستان بھارت مذاکرات سے ہے۔

• نئی دہلی میں اعلان کیا گیا ہے کہ گوا کی صورت حال کا مطالعہ کرنے کیلئے پنڈت نہرو مئی میں گوا کا دورہ کریں گے۔

• صدر ایوب نے راولپنڈی میں سکھ زائرین کے وفد سے ایک بات چیت میں فرمایا کہ میں پاک و بھارت تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کرتا رہا ہوں مگر بدقسمتی سے بھارت نے ان کوششوں کی قدر نہیں کی۔

• صدر ایوب سے سکھ زائرین کے ایک وفد نے ملاقات کر کے بتایا کہ ان کے پاس راولپنڈی سے آگے پنجہ صاحب جانے کا ویزا نہیں۔ اس لئے صدر صاحب ان کے معاملہ میں مداخلت کر کے ان کو اجازت دلائیں۔ چنانچہ ان کی عرضداشت کے بعد صدر پاکستان نے پولیس کو حکم دیا کہ وہ سکھ زائرین کو پنجہ صاحب جانے کی اجازت دیں۔

• پنجہ صاحب میں بیساکھی کے میلہ پر چار ہزار سکھوں اور ہندو یاتریوں نے شرکت کی۔ بھارت، ایران، افریقہ اور مشرق سے سیکڑوں سکھ زائرین حسن ابدال پہنچے۔ دنیا میں پنجہ اور سکھ صاحبان بھی شامل ہیں۔

• آسام سے مسلمانوں کی نقل مکانی بدستور جاری ہے۔ اس ہفتے ڈھائی سو مسلمانوں کو صوبہ آسام سے جبراً نکال دیا گیا اور اب تک ۲۳ ہزار مسلمان جبراً نکالے جا چکے ہیں۔

• ایک سرکاری اطلاع کے مطابق "واپڈا" کے قریباً ایک درجن غیر ملکی (امریکی) مشیروں کو ۲۵ سے ۳۵ ہزار روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ جو ہندوستان کے سابق وائسرائے کی تنخواہ کے برابر ہے۔

• مسٹر سہروردی ڈاکٹری مشورہ پر بیروت میں بیماری کے بعد آرام کر رہے ہیں۔

• سلطان ابن سعود کا ذاتی طیارہ ۱۶ افسروں اور مسافروں کے ساتھ یورپ میں تباہ ہو گیا ہے۔

• ایک سرکاری حکم کے مطابق قومی اسمبلی کے ممبروں کو اجلاس کے دوران اور اس سے ۱۴ دن پہلے یا ۱۴ دن بعد تک نظر بند رکھنے یا کسی دیوانی۔ فوجداری عدالت میں پیش ہونے سے مستثنیٰ قرار دیدیا گیا ہے۔

• میاں محمود علی صاحب قصوری سے پولیس کے پوچھ گچھ کے گورنر کے حکم کو ہائی کورٹ نے خلاف قانون قرار دے کر اس سلسلہ میں تمام اقدامات اور گرفتاری کو ناجائز قرار دیدیا ہے

• ہندوستانی ناگاؤں نے آسام کے قریب پٹری اکھاڑ کر ریل گاڑی کو بارود سے الٹ دیا اور ٹرین کو لوٹ لیا۔

آسان عربی قاعدہ

یہ قاعدہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے اس میں سہولت اور اختصار کی رعایت رکھی گئی۔ چونکہ ابتداء میں بچے کا ذہن سہل اور مختصر قاعدے کو چاہتا ہے۔ چنانچہ یہ قاعدہ جو آپ کے پیش نظر ہے اسی خیال کا مظہر ہے مصنف نے اپنے پچاس سالہ تدریسی تجربے کے بعد اسے لکھ کر ایک اہم دینی خدمت سرانجام دی ہے یہ قاعدہ ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ساتھ ہی نماز اور آیۃ الکرسی وغیرہ لکھی گئی ہے کاغذ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے قیمت صرف تین آنے ہے پانچ سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ فی صد کمیشن دیا جائے گا جس قدر قاعدے درکار ہوں مندرجہ ذیل پتوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں

مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

مولانا عبدالحکیم خطیب جامع مسجد موتی ڈیسروح راولپنڈی

ادارہ ترجمان اسلام — لاہور

سفر حج پر جاتے ہوئے مولانا غلام غوث صاحب کی لاہور اسٹیشن پر آمد۔ عوام کی طرف سے شاندار استقبال

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم جمعیت علماء و ممبر صوبائی اسمبلی ۱۳ اپریل ۳ بجے دن معہ اہلیہ محترمہ حج کو جاتے ہوئے لاہور ریلوے اسٹیشن سے گزرے جہاں سینکڑوں قومی کارکنوں۔ جمعیت کے عہدیداروں اور بیشمار احباب نے نعرۂ تکبیر سے ان کا استقبال کیا استقبال کرنے والوں میں ماسٹر تاج الدین انصاری۔ آغا عبدالکریم شورش۔ سید مخدوم شاہ بخاری۔ ڈاکٹر احمد حسین کمال۔ ڈاکٹر سید نذیر حسین ناظر۔ خان لال محمد خان ہزاروی۔ علامہ مختار احمد حسینی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولانا نے رخصت ہونے سے پہلے تمام احباب کا شکریہ ادا فرمایا اور روانگی کے وقت پاکستان کے استحکام و ترقی کی دعا فرمائی۔ مصر و شام و عراق کے اتحاد کے روشن امکانات پر مسرت کا اظہار فرمایا اور تمام عالم اسلام کے اتحاد کی دعا فرمائی گاڑی ۴ بجے کراچی کے لئے روانہ ہوئی اور اسٹیشن نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونجتا رہا۔

بدھو شریف و ادکینٹ نزد راولپنڈی میں قیام

احسان احمد صاحب شجاع آبادی ۲۳ اپریل بروز منگل تقریر ارشاد فرمائیں گے۔

ایک خبر

ایک صاحب جو پہلے بدعتی عقائد کے تھے اور ان کا سابقہ نام عنایت خان تھا اب عقائد حقہ قبول کر چکے ہیں اور اپنے پہلے عقائد سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ نیز اپنا نام تبدیل کر کے عبدالحق رکھ لیا ہے۔ شاہی بازار کھیرو (سندھ) کے رہنے والے ہیں۔

• الجزائر کے وزیر اعظم سید احمد بن بیلا نے الجزائر کے ۱۹۶۳ء کے بجٹ کا تخمینہ دو ارب ۷ کروڑ فرینک بتایا ہے۔

• حکومت مغربی پاکستان کے مختلف صوبائی دفاتر صرف لاہور میں عمارتوں کا کرایہ پانچ سو بیس لاکھ روپے سالانہ

براہین قاطعہ معہ انوار ساطعہ

تصنیف شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد مرحوم انبیٹھوی سہارنپوری کی قیمت تین روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مولوی محمد امین خطیب سنہری مسجد ماڈل ٹاؤن - بی لائل پور۔ طلباء و مدرسین اجتماعی طور پر دس نسخے منگوائیں اور ۳۰ روپے کا منی آرڈر پیشگی روانہ کریں تو محصول ڈاک معاف

قاری محمد بخش پبلشرز پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دلی دروازہ لاہور سے شائع کیا ہے

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ۷

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

L.No 7132

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

زیر نگرانی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

نفیس سیری

جلد (۶) جمعہ ۲۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۶۳ء نمبر ۲۷

لاہور میں شیعوں کے چہلم کے جلوس

ڈی سی لاہور کا حسن انتظام

لاہور میں چہلم کے جلوس بھی شیعہ نکالا کرتے ہیں۔ خدا جانے چالیس کا معنی ان کے ہاں کیا ہوتا ہے۔ مختلف شہروں میں چہلم کے جلوس مختلف تاریخوں میں نکلتے ہیں۔ یہ آٹھ دس دن کو چالیس قرار دیتے ہیں اس سے حکومت کو بھی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اگر چہلم چالیسویں دن ایک ہی ہو جائے تو حکومت ایک دن میں تمام مقامات کے انتظامات سے فارغ ہو جائے اخراجات بھی کم ہوں اور فسادات کا خطرہ بھی نہ رہے۔ مختلف تاریخوں میں یہ جلوس نکالنے سے ایک تو چہلم نہیں رہتا۔ دوسرے اور جگہوں سے فارغ ہو کر وہی لوگ دوسرے جلوسوں میں شامل ہونے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ سرکاری کام اور ہجوم بڑھتا ہے۔

بہرحال اس سال اگرچہ حکومت نے سنی علماء و زعماء کو مختلف مقامات میں گرفتار یا بند یا شہر بدر کیا۔ جس کو سنیوں نے بری طرح محسوس کیا۔ مگر چہلم کے جلوس پُرامن طریقہ سے گزر گئے۔ لاہور میں محترم عزیز اللہ شاہ صاحب ڈی سی کے انتظامات قابل تعریف تھے۔ سو آدمی کے جلوس کی حفاظت سینکڑوں بلکہ ہزاروں فوج اور پولیس کر رہی تھی راہ جلوس کو چاروں طرف سے پولیس اور فوج نے محفوظ کر کے چلایا کوئی غلط نعرہ یا بیکار وقت نہیں گزارنے دیا۔ البتہ سنیوں نے دوکانیں بند رکھیں مکمل ہڑتال کی۔ کوئی سنی بچہ جلوس میں نہیں شامل ہوا۔ نہ جلوس میں حکومت نے کسی غیر ذمہ دار کو داخل ہونے دیا۔ حکومت نے بڑی دانشمندی سے خطرات کے تمام دروازے بند کر رکھے تھے۔ حکومت کو دو باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ ایک یہ کہ ایسے جلوس اپنے فرقہ کے مقامات تک محدود رہیں۔ دوسرے ایک جگہ کے لوگ دوسری جگہ ہجوم کر کے نہ جائیں۔ اگر یہ احتیاط برتی گئی جس کا پورا پاکستان مطالبہ کر رہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ملک میں مستقل امن قائم ہو جائے گا۔

زندہ باد جمعیۃ علماء اسلام

عائلی قوانین کے خلاف جدوجہد

اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کیجئے اور ممکن سعی و عمل بھی جاری رکھئے۔ کہ اللہ تعالیٰ پاکستان سے غیر اسلامی قوانین کی مصیبت دفع فرمادیں۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی شاخوں اور رہنماؤں نے اس سلسلہ میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ رنگ لائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت ڈال دی۔

جمعیۃ علماء اسلام نے ملک کے کونے کونے میں عائلی قوانین کے بارہ میں جلسے کر کے رائے عامہ کو ہموار کیا۔ چنانچہ اکثر ممبران صوبائی اسمبلی بھی اپنے ماحول اور ان جلسوں سے متاثر ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر میں وہ اثر ڈالا اور ایسی نصرت نازل فرمائی کہ تقریباً پورے ایوان نے ان کے ساتھ متفق ہو کر اسلام کی عظمت اور اپنی نیک شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔

اب عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل مرکزی اسمبلی میں پیش ہے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے تمام اضلاع کی جمعیتوں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے ممبران (قومی اسمبلی) سے مل کر ان کو تنسیخ کا حامی بنائیں۔ چنانچہ متعدد اضلاع سے اطلاعات آگئی ہیں کہ انہوں نے یہ کام زور شور سے شروع کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ ہمت اور برکت عطا فرمائے۔

مرکز کے ضروری اعلانات

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے طور پر رسید بکیں نہ چھاپیں۔ جہاں جتنی رسید بکوں کی ضرورت ہو وہ مرکز سے ایک روپیہ فی رسید بک کے حساب سے منگا سکتے ہیں ان رسید بکوں پر مقامی جماعتوں کیلئے بھی چندہ جمع کیا جاسکتا ہے (۲) مرکز میں ارکان جمعیۃ کے فارم چھپوائے گئے ہیں۔ ہر جماعت تین فارم ۳۲ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگا سکتی ہے ان فارموں پر ضلعی اور ابتدائی جمعیت کے عہدہ داروں اور ارکان شوریٰ کے نام درج کر کے ایک اپنے دفتر میں رکھا جائے ایک ضلع میں بھیجا جائے اور ایک مرکز میں۔ (۳) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے چودہ سو روپیہ اور جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پہوڑاں نے یکصد روپیہ سیلاب زدگان بنگال کے لئے جمع کیا ہے اس طرح دوسرے دوستوں نے بھی اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ خدمت کی ہے ان سب سے عرض ہے کہ آخر جولائی تک یہ رقوم مرکزی دفتر میں پہنچادیں۔ ہمارا خیال ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب خود تشریف لے جاکر وہاں مستحقین میں تقسیم فرمادیں ان کا آنا جانا سرکاری پاس سے ہوگا

(۴) جن جماعتوں نے فیس ممبری مرکز کو نہیں بھیجی وہ جلدی روانہ کریں ورنہ مرکزی اجلاس میں ان کی نمائندگی بے قاعدہ ہوگی (غلام غوث۔ ناظم اعلیٰ)

فکر و نظر

جمعیۃ علماء اسلام کیا ہے

اس کا سیاسی و مذہبی موقف

ادریہ

احمد حسن کمال

۱۲ اور ۱۳ جولائی کو تحصیل صادق آباد کی ماتحت جمعیتوں کے امراء و ناظمین کا ایک تربیتی خصوصی اجتماع ہوا۔ اس اجتماع کو امیر جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں جناب مولانا غلام ربانی صاحب، ناظم جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں جناب مرزا میر عالم خاں صاحب لغاری نے خطاب فرمایا۔"

راقم الحروف کو بھی جمعیۃ کی تاریخ اور اس کے سیاسی موقف پر کچھ کہنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس بارے میں جو کچھ عرض کیا گیا۔ وہ ترجمان اسلام کے قارئین کی خدمت میں بھی پیش ہے۔"

حضرات۔ اسلام کی تاریخ اور علمائے حق کے کارناموں کی تاریخ، ایک ہی حقیقت کے دو پہلو اور ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں، جن مورخین نے صرف بادشاہوں، کشور کشائیوں اور فتح مندیوں کی داستان کو اسلام کی تاریخ سے تعبیر کیا ہے اور مسلم فاتحین و قائدین و کشور کشاؤں کو اسلام کا ہیرو قرار دیا ہے۔ انہوں نے اسلام کے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے، دین حق کے صاف و شفاف سرچشمے کو اپنے عظیم و جلیل رفقاء حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے فرمایا اور پھر یہ مقدس امانت ہر دور کے علماء کے ہاتھوں امت مسلمہ کی طرف منتقل ہوتی رہی۔

خلفائے راشدین کے بعد، جیسے ہی خلافت سیاست و اقتدار کی کشمکش کا شکار ہوئی تو دین کے اس سرچشمہ کی حفاظت اور مسلمانوں کی دینی راہ نمائی کا بار علماء نے اٹھالیا۔ ابھی تاریخ اسلام کی ایک صدی بھی پوری نہیں ہونے پائی تھی کہ محدثین، فقہاء اور آئمہ اجتہاد کی ایک بڑی جماعت خالصاً للہ دین کی خدمت کے لئے سامنے آگئی، اور زمانہ کی دست برد کو یہ موقعہ نہیں دیا کہ اسلام کے چشمہ صافی کو وہ گدلا کر سکے اور مسلمانوں کی نظروں سے حق کو اوجھل کر دے۔

چنانچہ انہیں آئمہ۔ فقہاء اور محدثین کے متعین کردہ نشان راہ پر چلنے والے علماء کے قافلے سرعہد میں یکے بعد دیگرے آتے رہے، اور اس فریضۂ حق کو حسن و خوبی کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ راہ کی کسی سختی و صعوبت کو خاطر میں نہ لائے ظلم و تشدد سے سابقہ پیش آیا تو اسے بھی برداشت کیا، دار و رسن تک لیجایا گیا تو خوشی اسے بھی لبیک کہا اور اگر اپنے شخصی ناموس و عزت کی بازی لگانی پڑی تو اس سے بھی احتراز نہیں کیا۔

علمائے حق نے اپنی دینی خدمات میں بطور خاص تین باتوں پر کڑی نگاہ رکھی۔

اولاً یہ کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی تعلیمات کو بجنسہ محفوظ رکھا جائے اور ان کی انہیں تعبیرات و تشریحات کو مدار حق بنایا جائے۔ جو سلف صالحین سے منتقل ہوتی چلی آرہی ہیں۔

ثانیاً یہ کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضۂ عظیم امت میں باقی رکھا جاتے معاشرہ اور حکمران طاقتوں کو آمادہ و مجبور کیا جائے کہ وہ اس فریضہ کے تقاضوں کو ملحوظ رکھیں اور اگر حالات اتنے ناساعد ہو جائیں کہ انقلاب حالات کی ضرورت پیش آجاتے تو اس سے بھی گریز نہ کیا جائے

ثالثاً یہ کہ مسلمانوں کے اندر کسی ایسے گروہ یا فرد کو بار پانے اور پنپنے کا موقعہ نہ دیا جائے جو اسلام کو اپنے اندیشہ ہائے فکر کی جولانگاہ اور اپنے عزائم ذاتی کا ذریعہ بنالینا چاہتا ہے۔

ان تینوں میدانوں میں علماء نے کیا کچھ کارنامے انجام دیئے اور چودہ صدیوں کے اندر جتنے کچھ سیاسی، تمدنی اور معاشرتی انقلابات برپا ہوتے ان کے درمیان اسلام کو کس طرح بے داغ محفوظ رکھا اور ملت اسلامیہ کی اجتماعی حیثیت کو کس حد تک زندہ و باقی رکھا۔ تاریخ کے سینہ میں یہ سب کچھ محفوظ ہے۔

آج امت کا ہر فرد فخر کے ساتھ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میرے پاس اللہ کی کتاب، اس کے رسول کی سنت اپنی اصل صورت میں بحفاظت موجود ہے۔ اور وہ تعبیر و تشریح بھی باقی ہے جسے سلف نے اختیار فرمایا اور جو کتاب و سنت کا مقصود ہے۔

جب ہم آئمہ اربعہ رحمہم اللہ کا نام لیتے ہیں۔ غزالی اور ابن تیمیہ کا ذکر چھیڑتے ہیں۔ مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہؒ کی بات کرتے ہیں۔ سید احمد شہید و شاہ اسمٰعیل شہید کو یاد کرتے ہیں۔ حضرت قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہیؒ کے واقعات بیان کرتے ہیں اس جلیل القدر اور نادر روزگار شخصیت کی یاد تازہ کرتے ہیں جسے دنیا شیخ الہند کے نام سے پکارتی ہے اور اس کے عظیم شاگردوں کے حیرت انگیز دلیرانہ کارناموں کا ذکر زبانوں پر لاتے ہیں تو در حقیقت ہم علماء اور ان کی جمعیۃ کی ہی تاریخ بیان کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی تاریخ کے چار ادوار میں سے تین ادوار کم و بیش ان کے غلبہ کے گذرے ہیں۔ ان ادوار میں مسلمانوں کی سیاسی اور فوجی حیثیت خواہ کچھ بھی رہی ہو اور ان کی باہمی کشمکش کتنی ہی خطرناک حد تک کیوں نہ پہنچ گئی ہو، لیکن ذہنی اور فکری اعتبار سے وہ مرعوب و مغلوب نہیں ہوئے تھے۔ علوم و فنون کے تمام سرچشمے ان کے قبضہ میں تھے، تمدنی و تہذیبی غلبہ انہیں حاصل تھا اور زمانہ ان کی قلم۔ تلوار اور ذہن کا محتاج تھا۔ لیکن چوتھا دور جو اقوام یورپ بالخصوص انگریز کے غلبہ و تسلط کا دور تھا۔ اس نے نصف صدی کے اندر اندر مسلمانوں سے تلوار ہی نہیں قلم اور ذہن بھی چھین لیا اور پھر اس پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان کے دماغوں میں اپنا ذہن اور ان کے ہاتھوں میں اپنا قلم بھی دے دینا چاہا۔ جدید تعلیم۔ جدید افکار، جدید تہذیب اور جدید طرز سیاست جو سب کا سب اہل فرنگ کا عطا کردہ تھا، مسلمانوں کا مطمح نظر بننے لگا اور ان کی تہ میں چھپی ہوئی بے دینی، مسلمانوں پر قابو پانے کی راہ ڈھونڈنے لگی۔ اسارت مالٹا سے واپسی پر بوڑھے شیخ کی نگاہ ان خطرات کی تہ تک پہنچ گئی۔ آپ نے سمجھ لیا کہ اب علماء کے لئے فرداً فرداً کام کرنے کا زمانہ نہیں رہا۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ مسلمان سیاست و حکومت کی بازی ہار جانے کے بعد اپنی اسلامیت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں، چنانچہ آپ نے باوجود اپنی ضعیف العمری کے ملک کے گوشہ گوشہ سے علماء کو بلایا اور ان کی جمعیۃ کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہی وہ جمعیۃ علماء ہے جس کے ایک حصہ نے مستقبل کے آزاد ہندوستان میں اسلام کے تحفظ و قیام کا بوجھ سنبھالا اور دوسرے حصہ نے مسلمانوں کے آزاد و علیحدہ وطن پاکستان کے لئے اسلامی نظام کی تشکیل کا پروگرام ترتیب دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے بارے میں خواہ کہنے والے کچھ بھی کہتے رہیں لیکن تاریخی حقائق کی رو سے علمائے سلف کے ورثہ کی حامل یہی تنہا جماعت ہے اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی واحد داعی ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام اپنے عزیز وطن پاکستان میں اسلام کو سربلند و سرفراز دیکھنا چاہتی ہے۔ اس کی حکومت سے اگر جنگ ہے تو صرف اس بات پر کہ وہ ملک میں کتاب و سنت پر مبنی صحیح اسلام نافذ کرنے میں پس و پیش کرتی ہے۔

اگر کسی جماعت کے ساتھ اسے اختلاف ہے تو صرف اس لئے کہ وہ صاف کتاب و سنت کی اس تعبیر کو کھل کر تسلیم نہیں کرتی جو سلف صالحین سے منتقل ہوتی چلی آرہی ہے جمعیۃ علماء اسلام کے نزدیک امت مسلمہ کی وحدت اس پر منحصر ہے کہ اس تعبیر و تشریح کو اختیار کیا جائے اپنی طرف سے جدید تعبیرات و تشریحات کا دروازہ نہ کھولا جائے۔

اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جمعیۃ کیا ہے۔ کیا چاہتی ہے اور اس سے اختلاف کرنے والے کتنی بڑی غلطی میں پڑے ہوتے ہیں ؞

ناظرین۔ وی۔ پی واپس کرنا ایک اسلامی ادارہ کو نقصان پہنچانا ہے۔

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

ہمارے ملک کا مزدور غیر مطمئن اور پریشان حال ہے

خدارا اس کی طرف توجہ کیجئے

ہندوستان کے عظیم ترین مسلم مفکر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے انقلاب فرانس سے پچاس برس پہلے اور کمیونزم کے بانی کارل مارکس سے سو سال قبل فرمایا تھا کہ

"مزدور، کاشتکار اور جو لوگ ملک اور قوم کے لئے دماغی کام کریں وہ دولت کے اصل مستحق ہیں، ان کی ترقی و خوش حالی ملک اور قوم کی ترقی و خوش حالی ہے جو نظام ان قوتوں کو دبائے وہ ملک کے لئے خطرہ ہے، اس کو ختم ہو جانا چاہیئے۔"

"جو معاشرہ محنت کی صحیح قیمت ادا نہ کرے۔ مزدوروں اور کاشتکاروں پر بھاری بوجھ ڈالے، وہ قوم کا دشمن ہے"۔

"ضرورت مند مزدور کی محض رضامندی ہی قابل اعتبار نہیں جب تک اس کی محنت کی وہ قیمت ادا نہ کی جائے جو امداد باہمی کے اصول پر لازم ہوتی ہے"۔

"وہ کاروبار جو دولت کی گردش کو کسی خاص طبقہ میں منحصر کر دے۔ ملک کے لئے تباہ کن ہے"۔

"اللہ تعالیٰ نے جو تمام مخلوق کا پروردگار ہے۔ اس نے رسول اللہ کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ روحانی اصلاحات کے ساتھ اقتصادی تباہ حالی بھی ختم فرمائیں اور معیشت کے ایسے اصول تلقین فرمائیں جن سے اقتصادی امراض کے اسباب کا قلع قمع ہو جائے"۔

(حجۃ اللہ البالغہ۔ باب ابتغاء الرزق، سیاست مدنیہ۔ الارتفاقات وغیرہ)

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلام کو صحیح اور مکمل طور پر جاننے والوں کے نزدیک اقتصادیات اور محنت کی وہ کیا حدود ہیں۔ جن کے اندر مزدور کا نظام تشکیل ہوتا ہے۔ اور اس کے وہ حقوق ہیں جنہیں اسلام کی رو سے وہ اس کو دلوانا چاہتے ہیں۔

مسلم دنیا کے مزدوروں کی یہ بڑی بدنصیبی تھی کہ ان کے اصلاح حال کی رہنمائی کسی اسلامی مفکر کے بجائے بے دین مفکرین و قائدین کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ ورنہ آج دنیا کی اقتصادی تاریخ اور اس کے نتیجہ میں سیاسی و اخلاقی تاریخ کچھ اور ہوتی۔

ہم نے یہ اقتباسات اس لئے دیئے ہیں کہ مزدوروں اور محنت کاروں کے مسائل پر اسلام کا حقیقی مسلک معلوم ہو جائے۔ بدقسمتی سے یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ایسے مسائل صنعتی یورپ کے پیدا کردہ ہیں اور انقلاب فرانس سے متاثر آزادی پسند قائدین نے انہیں اول اول اٹھایا اور ان کا منظم اور باقاعدہ حل پیش کرنے والا کمیونزم کا داعی اول کارل مارکس تھا۔

حالانکہ انقلاب فرانس حضرت شاہ ولی اللہ کی وفات کے پچیس سال بعد ہوا اور کارل مارکس ان کے اسی سال بعد پیدا ہوا۔ مزدوروں اور محنت کاروں کے حامی و ہمدرد لوگ بھی اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ اسلام نے اس بارے میں انقلابی تعلیمات پیش کی ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جو لوگ مزدور اور کسان کے مسائل سے حامیانہ دلچسپی رکھتے ہیں وہ سوشلزم کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جو مخالفانہ جذبہ رکھتے ہیں وہ اسلام سے ان کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

ہمارے ملک کے سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں نے مزدوروں کے مسائل سے جس بے حسی کا ثبوت دیا ہے وہ ملک و ملت کے مفاد کے منافی اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

جب کبھی مزدوروں کا کوئی مطالبہ سامنے آیا ہے تو صنعت کاروں کی طرف سے یہ عذر پیش کر دیا جاتا ہے کہ اس مطالبہ کو پورا کرنا ایک ایسا بار گراں ہے جو صنعتوں کو تباہ کر کے رکھ دے گا۔

اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ ہو، مزدوروں کے متعلقین کی رہائش، صحت، تعلیم کا مطالبہ ہو، ان کے مستقبل کی بے یقینی دور کرنے کا مطالبہ ہو۔ اس عذر کے ساتھ سب کو رد کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ دوسری طرف یہ حال ہے کہ جس سرمایہ دار نے ایک کارخانہ قائم کیا ہے سال دو سال میں ہی وہ اتنا نفع کما لیتا ہے کہ دو نئے کارخانے قائم کر لیتا ہے۔ اس عدم توازن اور یک طرفہ دولت کشی کا نتیجہ ہے کہ روز بروز مزدوروں میں بے اطمینانی پھیلتی جا رہی ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی ان کے معاملات پر جس طرح کی بے حسی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے بلکہ بسا اوقات ان کے احتجاجات کو جس سختی کے ساتھ دبا دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان کے اندر شدید مایوسی اور بددلی پھیلی جاتی ہے۔

دست دولت آفریں کے ساتھ مالکوں اور حکومت کا یہ سلوک نہایت ناروا ہے۔ جو بالآخر نہ تو مالکوں کے حق میں ہی مفید ثابت ہوگا اور نہ حکومت کے حق میں ہی۔

ابھی وقت ہے کہ ان مسائل پر گہری ہمدردی کے ساتھ توجہ کر لی جائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں محنت کار و سرمایہ دار کے تصفیہ نا مرضیہ کے فیصلے کر دیئے جائیں۔

آج دنیا جس معاشی اور اقتصادی نظام کے نرغہ میں ہے اسے طاقت ور امریکہ اور یورپ کا سرمایہ کار ختم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ یہ نظام بے دینی کے جس فلسفہ پر قائم ہے وہ مذہب و اخلاق کی تمام قدروں کے لئے پیغام ہلاکت ہے، یہ نظام اسی معاشرہ میں راہ پاتا ہے۔ جس میں مزدور اور کسان کو اس کا پورا پورا حق خدمت نہیں دیا جاتا اور جہاں کے عوام کی اقتصادی بدحالی پر ان کے سرمایہ دار اپنی عیش پرستیوں اور دولت آفرینیوں کے محلات اور خزانے تعمیر کرتے ہیں۔

خدا کے واسطے ان غفلتوں۔ لاپرواہیوں اور کوتاہ اندیشیوں کو ترک کیجئے اور اپنے غریب مزدور اور کسان بھائیوں کی مشکلات کو اسلام کے جذبۂ اخوت کی روشنی میں حل کر لیجئے۔ ورنہ

"حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں"

اب امریکہ کی دوستی پر تکیہ نہ کیجئے اور اپنی قوم کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کیجئے!

برطانیہ اور امریکہ کے تازہ ترین مشترکہ اعلامیہ میں ہندوستان کو فوجی امداد دینے کے جس عزم و ارادہ کا اعلان کیا گیا ہے وہ پاکستان کے ارباب اقتدار کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے امریکہ اور برطانیہ پر اعتماد کیا اور پاکستان کو ان کی نام نہاد دوستی کی دلدل میں پھنسا دیا، ان کی رائے قطعی طور پر غلط تھی ...... اور جنہیں اب بھی اس دوستی کے برقرار رکھنے پر اصرار ہے وہ ملک و ملت کو مزید آزمائشوں میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ کی بھارت کے ساتھ یہ مشترکہ دوستی پاکستان کے مستقبل کے لئے خطرناک اندیشوں سے خالی نہیں۔ مسلم دشمنی کے جو ناپاک عزائم صدیوں سے برطانیہ اور روس کے اتحادیوں کے سینہ میں پرورش پاتے ہوئے چلے آ رہے ہیں وہ بھارت کے ہندوؤں کے دلوں میں جڑ پکڑ چکے ہیں، ان کا نشانہ بالآخر پاکستان کو بننا پڑے گا لیکن اس کے علاوہ ایک اور امر بھی قابل توجہ ہے اور وہ عالمی سیاست کا مستقبل ہے۔

یہ مستقبل دنیا کی چھوٹی چھوٹی قوموں اور ملکوں کے بقا کا نہیں ہے۔ ان سب کو بالآخر کسی نہ کسی بڑی طاقت یا بلاک سے منسلک ہونا ہوگا اگر انہوں نے خود ایک بڑی طاقت اور بلاک بن جانے کی کوشش نہیں کی۔

امریکہ اور روس کی چھوٹی قوموں کے ساتھ دوستانہ گرم جوشیوں کی تہ میں جو عزائم کام کر رہے ہیں وہ دنیا کے اس سیاسی مستقبل کی غمازی ہیں جس کی نشان دہی ہم نے اوپر کی ہے یہ دونوں حریف طاقتیں سیاسی مستقبل کی دوڑ میں۔ بقیہ اقوام کو اپنے ساتھ ملا لینا چاہتی ہیں تاکہ آئندہ جس کا پلڑا بھاری ہو وہی عالمی سیاست پر حاوی ہو جائے۔ یہ دوستیوں کا چکر ایک آزاد مسلم طاقت اور بلاک کو ہرگز وجود میں آنے نہیں دے سکتا۔

(باقی ص ۱۲ پر)

بقیہ شذرات

ایشیا اور افریقہ کی بعض اقوام کا اقدام یک جہتی و اشتراک یقیناً قابلِ تحسین ہے لیکن یہ کسی ایسے ٹھوس نظریہ پر مبنی نہیں جس کا یہ بلاک نمائندہ بن سکے۔

امریکہ اور روس اور اشتراکیت کی دو نمائندہ طاقتیں ہیں اور دنیا کی تمام قومیں، خواہ دعوے کچھ بھی کرتی ہوں، ان ہی دو طاقتوں کے نظام سیاست و معیشت کی خوشہ چین ہیں۔ اور جب تک نظریاتی طور پر وہ ان کی خوشہ چین ہیں۔ ان کی سیاسی اقتصادی اور تہذیبی یک جہتی کے اقدامات کوئی مفید نتیجہ ظاہر نہیں کر سکتے۔ ہم جس کے نقش قدم پر چلیں گے اسی کے کہلائیں گے اور اسی کے کام آئیں گے خواہ اپنی انفرادیت و جداگانہ حیثیت کا ہم کتنا ہی ڈھنڈورا پیٹتے رہیں۔

نظریاتی طور پر صرف اسلام ہی اس پوزیشن میں ہے، جو ایک نئی طاقت کا علمبردار بن سکتا ہے اور جس کے زیر سایہ مشرق کی چھوٹی اقوام ایک جداگانہ بلاک کی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔ اور اس طرح مستقبل کی سیاسی دنیا میں اپنا منفرد مقام پیدا کر سکتی ہیں۔

پاکستان ہی اس امید کا دروازہ کھول سکتا ہے۔ اس کے لئے نہ تو یہ ممکن ہے کہ امریکہ کا اتحادی رہ کر بھارت کا نیمہ بردار بن جائے نہ یہ ممکن ہے کہ چین یا روس کی اشتراکی طاقتوں کا تابع ہو کر اپنی اسلامی حیثیت سے دست بردار ہو جائے اس کے سامنے اپنے تحفظ و بقا کے لئے بھی اور اپنی جیسی دوسری اقوام مشرق کے لئے بھی صرف ایک ہی راہ ہے کہ اس مملکت کو ایک مثالی اسلامی مملکت بنا ڈالے تاکہ دوسرے مسلم ممالک ایک عملی نمونہ دیکھ کر اس کے بن سکیں اور افریقہ و مشرق کی دوسری قوموں کو اپنے مفاد و استحکام کے لئے ایک نظری اساس ہاتھ آسکے۔

اگر آپ دنیا کے اس سیاسی مستقبل کی طرف سے بے پرواہ رہ کر دستیوں کی بے بنیاد پالیسیاں اختیار کرتے رہیں گے تو پاکستان کے لئے خطرات مول لیتے رہیں گے۔ اور یہ بات یاد رکھیئے کہ "الکفر ملۃ واحدۃ" کے مصداق امریکہ بھی روس بھی اور موجودہ کشمکش ختم ہو جانے کے بعد چین بھی آپ کے مقابلہ میں بھارت کا ساتھ دیں گے

اسلام کے سوا کوئی پناہ گاہ آپ کے لئے باقی نہیں رہی ہے، اور آپ اسلام کے ساتھ حسین مذاق کی روش پر گامزن ہیں اس میں ہر روز اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ یہ نہ آپ کے حق میں مفید ہے نہ اسلام کے حق میں۔

اسلام کو اپنے ملک کی زندگی کا دستور العمل اور اپنی پالیسیوں کی بنیاد بنا کر آپ وقت کے ہر خطرے کو چیلنج کر سکتے ہیں اور تمام محرومیوں سے باہر نکل کر کامیاب و بامراد دور کا آغاز کر سکتے ہیں۔

بصورت دیگر آپ کی بے بسیوں میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ اور مستقبل کا مورخ آپ کی کوتاہ اندیشیوں پر آپ کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

عائلی قوانین فوراً منسوخ کر دیجیے

مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی نے عائلی قوانین کی تنسیخ کی قرارداد پاس کر کے اس ناپسندیدگی کا واضح اظہار کر دیا ہے جو پاکستان کے مسلم عوام کو ان بدنام زمانہ قوانین کے بارے میں ہے۔

پاکستان کے ہر عالم دین نے اور ہر مذہبی جماعت نے ان قوانین کے خلاف اسلام ہونے کا فتویٰ دیا۔ ان کے خلاف احتجاج کیا اور ان کے نفاذ کو مسلمات دین میں مداخلت بے جا قرار دیا۔

مارشل لاء کے دوران میں بھی علماء کی ایک بہت بڑی تعداد نے ان نامشکور قوانین کے خلاف آواز بلند کر کے قید و بند کی سختیوں کو لبیک کہی، اور فوجی عدالتوں سے سزائیں پائیں۔ اب بھی شاید ان میں سے چند ایک پابند سلاسل ہوں گے!

مغربی پاکستان کی اسمبلی کی یہ منظور کردہ قرارداد۔ حکومت کے اسلامی اور جمہوری دعووں کی صداقت کے لئے ایک امتحان ہے اسمبلیوں کی سفارشات پر کسی قانون کا منسوخ کر دینا۔ حکومتوں کے نام نہاد وقار (پریسٹیج) کے لئے کوئی دھبہ بھی نہیں رکھتا ہے ان قوانین کا اسلام کے خلاف ہونا ایک امر مسلم ہے، ان کے بارے میں عوام کی ناپسندیدگی بھی اظہر من الشمس ہے۔ ان قوانین کے نفاذ پر جتنا عرصہ گذرا ہے اسی کے دوران کا تجربہ بھی ان قوانین کے بے سود بلکہ معاشرہ کے لئے مضر ہونے کا ثبوت مہیا کر چکا ہے

ان سب باتوں کے ساتھ ہی ایک صوبہ کی اسمبلی بھی ان کی تنسیخ کی سفارش کر رہی ہے۔ اس کے بعد بھی اگر حکومت کو ان قوانین کے نفاذ پر اگر اصرار ہے تو ارباب حکومت کو کم از کم۔ اسلام، جمہوریت اور عوام دوستی کے دعووں سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔

کیا پاکستان امریکہ کی امداد سے وجود میں آیا ہے

یقیناً وہ لوگ پاکستان کے سخت بد اندیش تھے۔ جنھوں نے اس ملک کو تمام دنیا سے کاٹ کر۔ امریکہ سے منسلک کیا۔ پاکستان کو امریکہ کی اس دوستی کی جو قیمت ادا کرنی پڑی ہے وہ نہایت گراں اور سخت رسوا کن ہے۔

امریکہ کے سابق صدر ٹرومین کا یہ بیان کہ "پاکستان امریکہ کی امداد سے وجود میں آیا ہے" ہماری خود مختاری، آزادی اور استحکام وطن کے لئے ایک زبردست چیلنج ہے۔ امریکہ کے اس سال خوردہ سیاست دان کا یہ بیان، ہمارے قائدین سابق و حال کی خارجہ پالیسی کی کوتاہ نظریوں کا ایک ثبوت ہے۔ پاکستان کے بارے میں امریکہ کا یہ تصور و زعم ہمارے ان لیڈروں کی بے جا نیازمندیوں کا ہی پیدا کردہ ہے ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے پہلے نامزد وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کا ملک کی اس نامراد پالیسی میں بڑا ہاتھ رہا ہے۔ وہ ملک کے وزیر خارجہ ہی نہیں بلکہ اس وقت کی کابینہ کے گرو بھی تھے۔ اور یہ ان ہی کی خفیہ کرم فرمائیوں کا نتیجہ ہے کہ امریکہ یوں آنکھیں دکھا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے برسر اقتدار اور معزول سب ہی سیاست دان اس بات پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں کہ پاکستان کو بھارت کی نازبرداریوں کی بھینٹ چڑھا دیا جائے۔ اور وہ اسے ایسا ملک سمجھتے ہیں جو امریکہ کے اشاروں کا غلام ہے۔ انہیں ایسا باور کرانے والے ہمارے سابق ارباب اقتدار۔ بالخصوص ظفر اللہ خان بھی تھے جن کی وزارت خارجہ کے زمانہ میں امریکہ کے صدر ٹرومین تھے۔ جن کے ساتھ ظفر اللہ خان کی کتنی ہی خفیہ ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں حکومت پاکستان کو ٹرومین کے اس بیان کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے کہ یہ ہماری قومی جد و جہد۔ خود مختاری آزادی اور غیرت ملی کے لئے ایک چیلنج ہے۔

بت شکن یا بت نواز

اخبارات کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے بطور خیرسگالی ۔۔۔ سے زیادہ کا ایک پورا چاندی کا بت ۔۔۔ ہندوستان کو دیا ہے۔ یہ بت گوجرانوالہ کے ایک مندر میں موجود تھا۔

قطع نظر اس امر کے کہ یہ خیرسگالی کس موقعہ پر استعمال کیا گیا اور ہندوستان کے جو تنگ نظرانہ و معاندانہ رویہ پاکستان کے ساتھ چلا آرہا ہے اس کے جواب میں پاکستان کی طرف سے یہ بت نواز پالیسی اس کے ۔۔۔ نظریات کے مطابق بھی ہے؟

محمود غزنوی اور عالمگیر اورنگ زیب کے جانشینوں کو یہ طرز عمل زیب دیتا ہے؟ ہندوستان میں ابھی ہزارہا مساجد ۔۔۔ اہل ہنود کے غلبہ و تصرف میں ہیں ۔۔۔ اسلام کے نشانات ہیں جنھیں وہ پامال کر رہے ہیں۔ اور کرتے رہتے ہیں کتنی ہی مسلمان بیٹیاں ہیں جو ان غیر مسلموں کے دست ۔۔۔ کا شکار ہیں۔ آسام اور مغربی بنگال کی سرحدوں سے مسلمانوں کو دھکیل کر پاکستان بھگایا جا رہا ہے کشمیر کا مسلمان اپنی آزادی کی امیدوں سے ہاتھ دھو رہا ہے۔ پاکستان کی سرحدوں کو ہندوستان کی روز افزوں فوجی طاقت چیلنج کر رہی ہے امریکہ اور برطانیہ کی معاونت ہندوستان کو مشرق وسطیٰ و ایشیا میں ایک مستبد و سامراجی طاقت کی صورت میں متشکل کر رہی ہے جس کا پہلا ہدف، خاک بدہن، پاکستان بنے گا۔ ان مہیب خطرات اور اندیشوں کے باوجود پاکستان کی طرف سے یہ رواداری و خیرسگالی قابل داد ہے۔ ۔۔۔ ہی بہتر جانتی ہے کہ وہ کون سے بین الاقوامی فوائد ہیں جو اس نے اس عجیب طرز عمل سے حاصل کئے۔ کیا ہندوستان کی جنگی تیاریوں کے پیش نظر ہماری طرف سے یہ ۔۔۔ صحیح ہے اور کیا بت پرستوں کو بت دینا کوئی نیکی ہے!

مشرقی پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کی تائید

محترم۔ سلام مسنون کے بعد ۔۔۔ مشرقی پاکستان جن کو اسلام کے ساتھ ۔۔۔ آپ حضرات کو اسلام کے مخالف عائلی قوانین کی تنسیخ کی تحریک کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہماری کوششیں اور ۔۔۔ آپ حضرات کے ساتھ ہیں۔ والسلام

مخلص المقام محمد عبد اللہ ڈھاکہ ۔۔۔

جمعیتہ علماء اسلام کی اطلاعات وخبریں

سرگودھا کا اہم اجلاس

بتاریخ ۱۲ جولائی بعد نماز جمعہ دفتر جمعیتہ علماء اسلام مسلم بازار سرگودہا میں شہری جمعیتہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر شہر منعقد ہوا سب سے پہلے حافظ سعید الرحمان نے تلاوت قرآن مجید کی اس کے بعد مولوی محمد رفیق نے قرآن مجید کی چند آیات اور احادیث کا ترجمہ پڑھا عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ شہر نے گذشتہ کاروائی پڑھ کر سنائی بعد میں ضلعی اجلاس کے لئے نمائندوں کی تقرری کے بارے غور و خوض ہوا۔

مرکزی جمعیتہ کی ہدایت کے مطابق ممبران قومی اسمبلی سے ملاقات کے لئے وفد مرتب کیا گیا جنہوں نے پانچ بجے شام قریشی محمد ذاکر ممبر قومی اسمبلی اور چھ بجے مہر خداداد خاں ممبر قومی اسمبلی سے عائلی قوانین تنسیخ کے بل کی حمایت کے لئے ملاقات کی۔

سیلاب زدگان کی رقوم جو کہ شہری جمعیتہ نے چودہ صد روپیہ اکٹھا کیا فیصلہ کیا گیا کہ جلد از جلد مرکز کو ارسال کر دی جاوے اس کے بعد ماہ جون کا حساب اور خرچ پیش کیا گیا جو اتفاق رائے سے منظور ہوا

وفد میں مندرجہ ذیل حضرات تھے

صاحبزادہ قاری عبدالسمیع صاحب رکن مجلس شوریٰ (قائد وفد) مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیتہ سرگودھا، مولانا نور محمد صاحب نائب امیر جمعیتہ حاجی عبدالرشید صاحب رکن مجلس شوریٰ سرگودھا، حاجی عبدالغفور صاحب رکن مجلس شوریٰ، حاجی فرزند علی، حاجی عبدالمجید ساہی حکیم اللہ بخش صاحب رکن مجلس شوریٰ، شیخ محمد بلال صاحب خازن شیخ محمد رفیق صاحب قریشی عبدالغفور ناظم اعلیٰ جمعیتہ سرگودھا شہر حاجی محمد شریف صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ سرگودھا شہر

ہر دو ممبران نے یقین دلایا کہ ہم عائلی قوانین جو کہ اسلام کے خلاف ہیں ووٹ دیں گے اور اسلام کے ہر کام میں مفتی محمود صاحب کی حمایت کرینگے

ہفتہ وار اجلاس بمورخہ ۱۲ جولائی بعد نماز عصر حسب سابق دفتر جمعیتہ علماء اسلام (واقع عید گاہ روڈ) میں ہفتہ وار اجتماع ہوا جس میں مولانا سعید احمد صاحب نے بڑے اچھے انداز میں درس قرآن مجید دیا اور موجودہ دور کے فتنوں کی طرف عوام کو متوجہ کیا۔ بعد میں مولانا محمد صادق ناظم جمعیتہ ضلع نے ایک مختصر سی تقریر جمعیتہ کیا چاہتی ہے کے عنوان پر کی آخر میں ایک قرارداد بو نیورسٹی

آرڈیننس کے خلاف منظور کی کہ یہ آرڈیننس بالکل ناجائز ہے اس کو فوراً منسوخ کیا جاوے

زعماء جمعیتہ علماء اسلام کے دورے

بتاریخ ۱۰ جولائی حضرت مولانا حکیم شریف الدین ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سرگودھا اور حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام شہر سرگودھا نے ساہیوال کا دورہ کیا رات کو جامع مسجد میں خطاب فرمایا اور جمعیتہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے ۱۱ جولائی مولانا محمد صادق ناظم ضلعی جمعیتہ نے بھیرواں تحصیل بھلوال کا دورہ کیا آپ نے وہاں کے معززین سے ملاقاتیں کیں اور جمعیتہ کے ساتھ تعاون کے لئے معززین سے کہا۔ ۷۔ جولائی حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ ضلع نے فروکہ کا دورہ کیا وہاں پر عوام کو جمعیتہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

جلسہ عام:۔ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام موضع جلہ مخدوم تحصیل بھلوال میں بتاریخ ۱۹۔ جولائی جامع مسجد میں ایک جلسہ عام بوقت بارہ بجے صبح ہوگا جس میں مولانا قاری عبدالسمیع صاحب رکن مجلس شوریٰ ضلعی جمعیتہ مولانا محمد صادق صاحب ناظم ضلعی جمعیتہ تقریریں کریں گے

ڈیرہ غازی خاں:۔ ۸۔ جولائی ڈیرہ غازی خاں کی جمعیتہ علماء اسلام مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ دینی ماحول کی ترقی کے لئے متحدہ طور پر خدمات انجام دی جائیں اس کے لئے طے کیا گیا ہے کہ ۱۴۔ جولائی یوم یکشنبہ چار بجے بعد دوپہر بمقام دفتر مجلس احرار اسلام میں ایک متحدہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ اور اس اجلاس میں ایک لائحہ عمل مرتب کیا جائے جس کے تحت سب مل کر کام کریں۔ توقع ہے کہ اس طرح کام کرنے سے دینی ماحول کے لئے بیش از بیش مفید ثابت ہوگا۔

سرگودھا:۔ ۹ جولائی حسب الحکم حضرت الحاج مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب جمعیتہ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا اجلاس دفتر جمعیتہ مسلم بازار میں ۱۷۔ جولائی ۱۹۶۳ء صبح آٹھ بجے منعقد ہوگا۔

عائلی قوانین خلاف اسلام ہیں

جمعیتہ علماء اسلام مردان کے اجتماع میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین خلاف اسلام ہیں مسلمانان پاکستان کسی صورت میں خلاف اسلام امور برداشت نہیں کر سکتے حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہمارا ملک مسلمانوں کا ہے اقتدار مسلمانوں کا ہے حکمران مسلمان ہے لیکن قانون انگریز کا چل رہا ہے معاشرہ انگریز کا ہے حضرت مولانا نے فرمایا کہ انگریز اور امریکہ پاکستان کے خلاف سازش کر رہے ہیں اگر پاکستان میں اسلام کا قانون نافذ نہ ہوا تو ہماری آزادی خطرے میں پڑ جائے گی حضرت مولانا نے مغربی پاکستان اسمبلی کے ان معزز ممبران خصوصاً مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور ان کی تائید کرنے والوں کو مبارکباد دی جنہوں نے عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دے کر اس کی تنسیخ کے متعلق قرارداد پاس کرائی

حضرت مولانا نے قومی اسمبلی اور پارلیمنٹ ممبروں سے اپیل کی کہ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے دینی جذبات کا احترام کرتے ہوئے عائلی قوانین فوراً منسوخ کر دیں۔

باغ آزاد کشمیر:۔ ۸۔ جولائی باغ آزاد کشمیر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷، ۱۸، ۱۹۔ اگست ۱۹۶۳ء مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸، ربیع الاول ۱۳۸۳ھ بمقام مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد باغ منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔ شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین چکوال حضرت قاری عبدالرحمن صاحب حضرت مولانا عبدالحنان صاحب حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب صاحبزادہ صاحب چورہ شریف، صاحبزادہ صاحب بکوٹ شریف

سلانوالی سرگودھا:۔ ۵ جولائی سرگودھا سلانوالی جامع مسجد مدنی میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے منظور ہوئیں۔ یہ اجلاس عائلی قوانین کی منسوخی کی قرارداد کی منظوری پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مبارک باد پیش کرتا ہے

۲۔ یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کرتا ہے کہ چنیوٹ کے دو عالم مولانا منظور احمد صاحب و مولانا محمد حسین کے اخراج کے حکم کو واپس لے کر مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی و اضطراب کو دور کیا جائے۔

۳۔ یہ اجلاس ملک میں فحاشی بد قماشی، رقص و سرود کی محفلوں اور عورتوں مردوں کی مخلوط تعلیم، فلمی ستاروں کے کرکٹ میچوں وغیرہ کو ملک و ملت کی اخلاقی اور ایمانی بربادی سمجھتے ہوئے مرکزی و صوبائی اور ضلعی حکام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ خداوند تعالیٰ کے خوف سے ان تمام بے حیائی کے کاموں کو فی الفور حکماً بند کر دیں۔

اس جلسہ میں حضرت مولانا حکیم شریف الدین ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا نے تقریر فرمائی۔

خانگڑھ:۔ ۵۔ جولائی بروز جمعتہ المبارک کو جمعیتہ علماء اسلام خان گڑھ کا ہفتہ داری اجتماع جامع مسجد قلعہ والی میں ہوا۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن پاک قاری حافظ فیض اللہ صاحب معلم دینی درس گاہ خانگڑھ نے کی میٹنگ کی صدارت حضرت مولینا کلیم اللہ خاں صاحب صدر جمعیتہ علماء اسلام خانگڑھ نے کی۔ جمعہ سے قبل قاضی بشیر احمد صاحب نے جماعت کی اہمیت پر خطاب عام کیا میٹنگ میں قرار پایا کہ جماعت کے تعارف اور ترقی کے لئے ملحقہ دیہات میں جا کر جماعت کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔ اس سلسلہ میں آئندہ جمعرات کو بستی سندیلہ کا پروگرام بنایا گیا جس میں حضرت مولانا کلیم اللہ خاں صاحب حضرت مولینا شاہ صدر الدین شاہ صاحب اور مولینا قاضی بشیر احمد صاحب بستی سندیلہ میں جا کر خطاب عام کریں گے میٹنگ میں حالات حاضرہ سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔

لیاقت پور:۔ مورخہ ۵۔ جولائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اجلاس میں کافی جمعیت کے اراکین اور اکثریت معززین شہر و دیہات نے شمولیت فرمائی گذشتہ کاروائی کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے لئے پروگرام سوچا گیا۔ جملہ حاضرین کو نماز کی پابندی کے لئے مولانا صاحب نے تاکید فرمائی۔ یہ بھی فرمایا کہ اپنے اپنے دوستوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کریں اور جمعیت علماء اسلام میں شامل کرا کے کامیاب کرنے کے لئے جد و جہد کریں۔ بعدہٗ اجلاس بخیر و خوبی بفضلہ تعالیٰ ختم ہوا۔

عریاں وفحش بورڈ و اشتہارات:۔ جمعیتہ علماء اسلام سکھر نے ایک مراسلہ میں تمام مالکان سینما کو متنبہ کیا ہے کہ شہر میں فحش اور عریاں بورڈ اور اشتہارات ہماری موجودہ نسل کے لئے اخلاقی تباہی کا باعث بن رہے ہیں اس قسم کے اشتہارات اخلاقی پستی اور ذہنی غلامی کا بین ثبوت ہیں۔

چنانچہ ابھی حال ہی میں شہر کے ایک سینما کی طرف سے نیم عریاں بورڈ چوراہوں پہ آویزاں کئے گئے تھے جس کے خلاف جمعیت علماء اسلام سکھر کی طرف سے مالک سینما اور شہری حکام کو مطلع کیا گیا اور ساتھ ہی ڈپٹی کمشنر صاحب سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ اس قسم کے نیم عریاں اور اخلاق سوز بورڈ آویزاں کرنیوالوں کے خلاف سختی سے قدم اٹھائیں۔

انتخاباتِ جمعیتہ علماء اسلام

جام پور ڈیرہ غازیخان

۲۸ جون مسجد فاروقیہ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں بعد نماز عشاء زیر صدارت قاری محمد شفیع صاحب سرگودھوی ایک اجلاس منعقد ہوا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ جناب صوفی کریم بخش صاحب
نائب امیر۔ جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ۔ جناب محبوب الرحمٰن صاحب
نائب ناظم۔ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب
خازن: جناب محمد ابراہیم صاحب۔
سالار۔ جناب محمد شریف صاحب۔

سلانوالی ضلع سرگودھا

سلانوالی میں جمعیتہ علماء اسلام کا انتخاب از سر نو ہوا۔ امیر اور ناظم اعلیٰ کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے نائبین اور مجلس شوریٰ خود نامزد کریں۔ نیز مدرسہ عربیہ حسینیہ رود و متصل پوسٹ آفس سلانوالی پر باقاعدہ دفتر قائم کر لیا گیا ہے۔ انتخاب مندرجہ ذیل ہے:۔

امیر۔ حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ جناب جمال الدین صاحب مجاہد۔ خازن۔ جناب شیخ محمد یوسف صاحب کلاتھ مرچنٹ۔ ناظم دفتر شیخ محمد شفیع صاحب واچ میکر۔

شہداد پور

حضرت مولانا صوفی احمد نور صاحب نائب ناظم جمعیتہ علماء اسلام سندھ آدم کی معیت میں ایک وفد بستی بخشش نظامانی تعلقہ شہداد پور پہنچے۔ نماز جمعہ سے قبل مولانا موصوف نے سندھی زبان میں جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا اسلام الدین صاحب پیش امام جامع مسجد۔ ناظم جناب محمد ابراہیم صاحب۔ خازن جناب غلام حسین صاحب سالار۔ علی محمد صاحب۔

ہارون آباد

زیر صدارت حضرت مولانا غلام قادر صاحب ہارون آباد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا قائم الدین صاحب نے جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:۔

امیر۔ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب خلف الرشید حضرت مولانا عبدالجبار مرحوم
ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا قطب الدین صاحب
نائب ناظم۔ جناب حاجی محمد یوسف صاحب۔
خزانچی۔ جناب چوہدری صوفی برکت علی صاحب۔
سالار جناب محمد امین صاحب چک ۱۵۵ ڈی۔ ڈی۔

بھکر

بھکر ضلع میانوالی میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کی سرکردگی میں ایک دورہ جمعیتہ علماء اسلام کا اجلاس ہوا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:۔

امیر مولانا حافظ کفایت اللہ صاحب زکی۔ نائب امیر۔ صوفی حبیب اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب
نائب ناظم۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔
خازن۔ جناب غلام رسول صاحب۔
سالار۔ جناب محمد شفیع صاحب۔

ممبر ضلعی جمعیت:

جناب بشیر احمد صاحب۔ جناب حاجی نظام الدین صاحب۔ جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب۔ جناب غلام محمد صاحب

ضلعی انتخاب ضلع ہزارہ

امیر ضلع۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مانسہرہ۔ نائب امیر حضرت مولانا عبداللہ صاحب خالد مانسہرہ (۲) حضرت مولانا قاضی سندھی صاحب حویلیاں پاکستان۔
ناظم اعلیٰ۔ میاں عبدالقیوم صاحب بفہ
نائب ناظم۔ جناب سید سلیمان صاحب بخاری بھیگلہ (۲) حضرت مولانا عبدالحق صاحب بنگرام (۳) جناب ڈاکٹر ہارون صاحب تنگیاری۔ خزانچی۔ مولانا محمد یوسف صاحب مانسہرہ۔ نوٹ) پوری کارروائی بعد میں شائع کی جائے گی۔

نوشہرہ

۴ جولائی۔ آج جمعیتہ علماء اسلام نوشہرہ کے امیر اور جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہ کو مرکزی جمعیتہ علماء اسلام کی طرف سے شائع شدہ پمفلٹ سنانے اور اس کی کماحقہٗ تشریح کرنے پر مقامی پولیس نے ایس۔ ایس۔ پی پشاور کے حکم سے گرفتار کیا۔ بعد کو ۵۰۰۰ روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

جمعیتہ علماء اسلام کا وفد اہالیانِ شہر سے ملے گا

جمعیتہ علماء اسلام بہال کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب حافظ نذر محمد صاحب جامع مسجد عیدگاہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں حضرت مولانا اللہ بخش صاحب نے جامع تقریر فرمائی۔ دوران تقریر میں مولانا صاحب نے جمعیتہ کے کام کو سرگرمی سے جاری رکھنے کی ارکان کو ہدایت فرمائی اور چھ افراد پر مشتمل ایک وفد بنایا۔ جو شہر کے لوگوں سے ملاقاتیں کرے گا اور جمعیتہ کے مقاصد ان کے سامنے رکھے گا۔ چھ افراد کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سیٹھ محمد حسین صاحب (۲) محمد اسلم خاں صاحب (۳) صوفی محمد حسین صاحب۔ (۴) منشی محمد کرم نالوی (۵) چوہدری عبدالحمید دستی صاحب (۶) شوکت علی کرنالوی۔

سکھر میں جمعیتہ علماء اسلام کا دوسرا دار المطالعہ

۴ جولائی کو بعد نماز عصر جناب سید کبیر احمد صاحب کاظمی نائب ناظم جمعیتہ علماء اسلام سکھر نے دار المطالعہ کا افتتاح کیا آپ نے ایک بیان میں فرمایا کہ مطالعہ ایک اچھا مشغلہ ہے اور انسان کا بہترین رفیق ہے۔ مطالعہ اسلام کے اس حکم کی عملی شکل ہے جس کے ذریعہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ اس سے قبل بھی جمعیتہ علماء اسلام سکھر کے زیر اہتمام ایک دار المطالعہ نصرت کالونی میں کھولا گیا ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں دار المطالعوں کا قیام جمعیت کے اصلاحی پروگراموں میں سے ایک ہے۔ آپ نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ عملی تعاون کریں تاکہ دوسرے اصلاحی پروگراموں پر جلد سے جلد عملدرآمد کیا جا سکے۔

جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کی سرگرمیاں

۲۸ جون ۱۹۶۳ء کو حضرت مولانا محمد رمضان صاحب خطیب نہر کالونی بھکر اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مسجد طویلہ گیٹ بھکر اور صوفی عبدالغفور صاحب ممبر یونین کونسل برائیمز جمعیتہ علماء اسلام کوٹلہ جام جمعیتہ کے پروگرام کے تحت کھاوڑ کلاں تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں تشریف لے گئے۔ جہاں عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد میں مقامی ممبران جمعیتہ علماء اسلام کا اجلاس مولانا محمد رمضان صاحب کی صدارت میں ہوا اس اجلاس میں مقامی جمعیتہ کے عہدیداران کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر صوفی غلام قاسم علی صاحب نائب امیر جناب عبدالحمید صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد مختار صاحب ناظم جناب الٰہی بخش صاحب خازن جناب عبدالرشید صاحب سالار جناب بہادر خاں صاحب ممبر یونین کونسل

عہدیداروں کے علاوہ مجلس شوریٰ کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کا چناؤ ہوا۔

محمد شریف صاحب، کریم بخش صاحب نصیر الدین صاحب وزیر محمد صاحب ممبر یونین کونسل

بھکر

بروز جمعہ بعد از نماز عصر دفتر جمعیتہ علماء اسلام میں ایک اجلاس عام ہوا جس میں ممبران جمعیتہ علماء اسلام بھکر نے کافی تعداد میں شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب خطیب شہر کالونی نے پروگرام کے مطابق درس قرآن پاک دیا حضرت مولانا عبدالمجید صاحب خطیب منڈی ٹاؤن بھکر نے ہفتہ واری خبروں پر تبصرہ فرمایا۔ مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس کی گئی۔

”جمعیتہ علماء اسلام بھکر کا یہ اجلاس حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور آپ کے ساتھ تعاون کرنے والے ممبران کی خدمت میں عائلی قوانین کے خلاف قرارداد میں کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حمایت اسلام کی توفیق عطا فرمائے“

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جمعہ ۵ جولائی جامع مسجد کلاں بموضع بندکورائی ضلع ڈی آئی خاں میں زیر صدارت حضرت مولانا غلام جعفر شاہ اہالیان موضع بندکورائی کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکام بالا سے اپیل کی گئی کہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کے لئے ایسے جلوسوں اور جلسوں کو اپنے اپنے مذہبی مقامات پر محدود کر دیا جائے جن سے فسادات کو ہوا لگتی ہے۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے۔ ۵۰ پیسے

علماء ـــ اور ـــ اُن کے فرائض

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیکرٹری، اسلامک سنٹر، چاٹگام
(نمایندہ خصوصی ترجمانِ اسلام)

(۲)

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا بیان یہ کر رہا تھا کہ مسلمان کے ذمہ یہ ضروری قرار دیا گیا کہ وہ ہر اچھی بات کا حکم دے اور ہر بری بات سے لوگوں کو روکے دوسرے لفظوں میں اس مفہوم کو اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ ہر اسلامی فرد کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ اپنی سوسائٹی اور معاشرہ میں نیکی کو رواج دے اور اس قدر رواج دے کہ وہ "معروف" کی شکل اختیار کرے کسی کو اس کے نیکی پہچاننے میں ذرا برابر بھی دشواری نہ ہو، اور برائی کی بدصورتی اور بدشکلی کو اس طرح سوسائٹی میں پیش کرے کہ ہر فرد کو اس سے گھن آنے لگے اور ان لوگوں پر "نکیر و نفرت" کا اظہار کیا جانے لگے جو اس برائی کے مرتکب ہوں۔ "خیر امت" ہونے کی تیسری علت یہ بیان فرمائی کہ۔

"وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ"

اور تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ ایمان سب کی اصل ہے اور بغیر ایمان کے کوئی عمل خیر معتبر ہی نہیں لیکن اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بعد ذکر فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان باللہ میں تو پہلی امتیں بھی ہمارے ساتھ شریک تھیں لیکن یہ خاص امتیاز جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام کی امتوں پر برتری اور فضیلت حاصل ہے۔ وہ یہی "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" ہے اور چونکہ ایمان کے بغیر کوئی عمل صالح معتبر نہیں لہٰذا ساتھ ہی بطور قید کے اس کا بھی ذکر فرما دیا گیا، وگرنہ مقصود بالذکر وہی ہے لہٰذا اس کو مقدم کیا اور ایمان باللہ کو مؤخر۔

سورہ آل عمران میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان فرمایا

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یعنی تم میں سے ایک ایسی جماعت ضروری ہونی چاہئے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے۔ نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب اور کامران ہیں۔

اس آیت میں "ولتکن منکم اُمّۃ" کے الفاظ استعمال کر کے اس طرف اشارہ فرما دیا کہ اس "دعوت الی الخیر" کے لئے ایک جماعت کا وجود ناگزیر ہے جس کا کام ہی یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دیا کرے۔

پھر اس جماعت کے کچھ اوصاف بیان فرمائے جن میں سے سب سے پہلا وصف "دعوت الی الخیر" ہے خیر کا کیا مطلب ہے؟ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنئے آپؐ سے جب پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! خیر کا کیا معنیٰ ہے؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:۔

الخیر ھو اتباع القرآن وسنتی (ابن کثیر جلد اول ص ۳۹۰، مصر) یعنی خیر کا مطلب ہے قرآن اور میری سنت کی تابعداری۔

گویا کہ پورے کے پورے دین کی دعوت دینا صرف نماز و روزہ اور حج اور زکوٰۃ کی دعوت ہی نہیں بلکہ معاملات معاشرت، اقتصادیات، اخلاق اور معاشیات کے جملہ شعبوں کی بھی دعوت دینا، دعوت الی الخیر کہلاتا ہے "دعوت الی الخیر" کے ساتھ "یَدْعُوْنَ" کا مضارع کا صیغہ لا کر اس بات کی طرف اشارہ فرما دیا کہ "دعوت الی الخیر" دینے والی جماعت صرف مخصوص اوقات ہی میں نیکی کی دعوت نہ دے بلکہ اس کا روز و شب کا وظیفہ ہی یہ ہو اور اس کی ساری زندگی کا نصب العین ہی یہ ہو، اس کا ہر ہر لمحہ اسی دعوت میں گذرے۔ "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" سے تو یہ سمجھا جا سکتا تھا۔ کہ اس دعوت کی ضرورت خاص اُن موقعوں پر ہو گی جب وہ منکرات دیکھے جائیں۔ لیکن "یدعون الی الخیر" لا کر یہ بتلا دیا کہ منکرات ہوں یا نہ ہوں، کوئی برائی کرے یا نہ کرے یہ جماعت اپنا کام کرتی جائے، مثلاً طلوع آفتاب سے زوال تک نماز کا وقت نہیں ہے لیکن وہ جماعت اُس وقت بھی نماز کی تلقین کرے تاکہ نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کی جائے غرضیکہ یہ جماعت کسی وقت اور کسی لمحہ بھی اپنے اس فرض منصبی سے کوتاہی نہ کرے۔

تبلیغ کون کرے!

تبلیغ دین اور دعوت الی الخیر کی ذمہ داری سب سے پہلے اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے خصوصی طور پر حکومت پاکستان پر، کیونکہ یہ بنی ہی اس بات کے لئے تھی کہ اس کے ذریعہ اسلام کے قانون کو زندگی کے سب گوشوں میں رائج کیا جائے گا۔ منکر کو مٹایا اور اس کی جگہ معروف کو رواج دیا جائے گا۔ شراب خانے بند ہوں گے اور مسجدیں آباد ہوں گی۔ چنانچہ بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح مرحوم نے احمد آباد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اقلیت والے صوبوں پر جو گذرتی ہے گذر جانے دو، لیکن آؤ ہم اپنے بھائیوں کو آزاد کرا دیں جو اکثریت کے صوبوں میں ہیں تاکہ ہم شریعت اسلامی کے مطابق وہاں آزاد حکومت قائم کر سکیں۔

(ایمان لاہور مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۴۰ء)

یہی نہیں بلکہ قائد اعظم مرحوم اس مجوزہ اسلامی مملکت کو بنانے کی خاطر ہندوستان کے اڑھائی کروڑ باشندوں کی تجہیز و تکفین کی مراسم بھی ادا کرنے کو تیار تھے جیسا کہ کی بھی گئیں چنانچہ آپ نے کانپور میں اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں مسلم اکثریت کے ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں کی آزادی کی خاطر مسلم اقلیت والے صوبوں کے ڈھائی کروڑ مسلمانوں کو قربان کر کے ان کے مراسم تجہیز و تکفین ادا کرنے کو تیار ہوں"۔

(مدینہ بجنور، مورخہ ۹ جولائی ۱۹۴۲ء)

ڈھائی کروڑ نہیں بلکہ قریباً ساڑھے تین کروڑ مسلمانوں کو خونخوار ہندوؤں کے رحم و کرم پر کیوں چھوڑا گیا؟ صرف مشرقی پنجاب میں دس لاکھ مسلمانوں کے خون سے ہولی کیوں کھیلی گئی؟ ۶۰ ہزار مسلم خواتین کی عصمت دری کیوں کی گئی؟ لاکھوں مسلمانوں کو ملک بدر کیوں کیا گیا؟ کیا صرف اس لئے کہ ہمارے پاس ملیں نہیں تھیں اور ہمیں ملوں کی ضرورت تھی؟ کیا اس لئے ہم نائٹ کلبوں میں ناچنا اور شراب پینا چاہتے تھے اور ہندو ہمیں ایسا نہیں کرنے دیتے تھے؟ کیا اس لئے کہ ہم چاچاچا کے ڈانس امپورٹ کریں اور ہماری بہو بیٹیاں ننگے ڈانس کریں؟ کیا اس لیے کہ مرزائی اور عیسائی برسر عام لوگوں کو دعوت ارتداد کریں؟ کیا اس لیے کہ ہماری اسمبلیوں میں عیسائیوں کی طرح کسی حادثہ پر دو منٹ کی خاموشی ہوا کرے؟ کیا اس لئے کہ زنا کو حلال اور نکاح کو خلاف قانون قرار دیا جائے؟ یقیناً اس لیے نہیں بلکہ بقول قائد اعظم مرحوم صرف اور صرف اس لئے کہ اس آزاد مملکت میں شریعت اسلامی کے مطابق حکومت قائم ہو اور ہم اپنی اسلامی تہذیب و تمدن کو اپنا سکیں۔

لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ قائد جس کے مقبرہ پر لاکھوں روپے صرف کئے جا رہے ہیں قوم سے اس کے کئے ہوئے وعدوں کی اس طرح توہین و تذلیل کی جا رہی ہے جس کو بیان کرنے سے الفاظ قاصر ہیں۔ بلکہ بقول بعض لوگوں کے

کہ قائداعظم مرحوم اسلامی حکومت قائم کرنے کے حامی نہیں تھے بلکہ وہ تو پاکستان کو "سیکولر" حکومت بنانا چاہتے تھے پاکستان کو اگر سیکولر حکومت ہی بنانا تھا تو آزادی حاصل کرنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ سیکولر حکومت تو پہلے بھی موجود تھی۔

مجھے بعض دفعہ تعجب ہوتا ہے خواجہ ناظم الدین صاحب پر، جو اب پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنے کی مہم شروع کیے ہوئے ہیں، اور جگہ جگہ اپنے جلسوں میں اس بات کو دہراتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، لیکن شاید کسی نے آج تک ان سے یہ سوال نہیں کیا کہ حضرت خواجہ صاحب! اللہ جل شانہٗ نے آپ کو دو ایسی کلیدی آسامیوں پر متعین فرمایا جن سے بڑی کلیدی آسامیاں پاکستان میں ہیں ہی نہیں۔ —

پاکستان کا گورنر جنرل — اور — وزیر اعظم پاکستان —
آپ نے اپنے اس دور میں اسلام کے لیے کیا کیا؟۔ بلکہ آپ نے اپنے دور حکومت میں ساری قوم کے اسلامی متفقہ مطالبہ کو کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ کی کلیدی آسامی سے ہٹا دیا جائے ٹھکرا دیا ہے (باقی)

حکیم نورالدین قادیانی اور ملک نصر اللہ خاں عزیز

اخبار نوجوان سرحد ہری پور ہزارہ نے ۹ جولائی کی اشاعت میں "غلاف کعبہ کی داستان اور مولانا مودودی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ اس کو بجنسہ شائع کیا جا رہا ہے

غلاف کعبہ کی داستان اور مولانا مودودی:- جدید ترین تاریخ کے دھارے نے غلاف کعبہ کے ڈانڈے پاکستان سے ملا دئے۔ ملک میں سوال اٹھا کہ آیا کعبہ پر چڑھائے جانے سے پیشتر کسی کپڑے کو چومنا چاٹنا یا جگہ جگہ پھرا کر اس کی نمائش کرانا شرعاً کیا فعل ہے۔ مولانا مودودی نے اس سوال کا تو کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ ایک مقالہ شائع کر دیا جس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ وہ زیر بحث نہیں تھا۔ بلکہ نمائش غلاف کی تقریبوں پر تقریریں بھی کرتے رہے۔ جن سے غلاف کعبہ کی نمائش اور اس کے چومنے چاٹنے کے عقیدہ سے ان کا تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ ملک نصر اللہ خان عزیز کا مودودی صاحب سے وہی تعلق ہے جو حکیم نورالدین کا مرزائے قادیان سے تھا۔ اور ملک صاحب غیر مقلد اور شرک و بدعت کی رسوم کے عقیدۃً دشمن ہیں۔ لیکن اب غلاف کی چوم چاٹ میں مودودی صاحب کی آلودگی بھی پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ دیکھئے ملک صاحب اپنے اس سیاسی امیر کی آلودہ دامنی کو کس صابن سے دھوتے ہیں۔" (نوجوان سرحد ۹ - جولائی ۶۳ء)

مولانا غلام اللہ خاں اور مودودی صاحب

حضرت مولانا نور محمد جان صاحب مدرس ہائی اسکول بالاکوٹ نے جو ایک قابل متدین اور معتبر عالم ہیں اطلاع دی ہے کہ بالاکوٹ میں مولانا غلام اللہ خاں صاحب، مولانا لعل حسین صاحب اختر اور مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب ہزارہ ایبٹ آباد پہنچے اور تقریریں کیں۔ معززین کی موجودگی میں ایک مجلس کے اندر مودودی صاحب کا ذکر آیا تو مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے فرمایا کہ "وہ تو ملعون ہے" ہم مولانا سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ نے اس کو اس خطاب سے کیوں نوازا؟ آیا

(۱) اس لئے کہ اس نے مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا کو ظلم کہا ہے۔ یا

(۲) اس لئے کہ اس نے مشرک کے پیچھے نماز پڑھنے کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ مقتدی کی نماز قبول ہو جاتی ہے؟

(۳) یا اس لئے کہ اس نے غلاف کعبہ ملک میں پھرا کر اس پر چڑھاوے چڑھانے چومنے اور طواف کرنے کے مواقع فراہم کئے تمام بدعات کے جواز کے لئے دلیل دی ہے۔

(۴) یا دیگر غلط عقائد و مسائل کی وجہ سے مولانا نے مودودی صاحب کو ملعون کہا ہے اگر نہیں تو اس کی تردید فرمائیں تاکہ ہم پھر مولانا محمد جان صاحب سے دریافت کر سکیں۔

...ڈھیا میں مولانا تاج محمد صاحب کی آمد

پچھلے دنوں ضلع جیکب آباد کے نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا تاج محمد صاحب مذکورہ بالا جگہ پر تشریف لائے جہاں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ مولانا ایک دوسرے گاؤں بمقام چودھیہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک عظیم اجتماع میں مولانا مودودی صاحب کے گمراہ کن عقائد ان کی کتاب رسائل و مسائل جلد اول سے نکال کر سامنے رکھے جب عوام پر اصلی حقیقت واضح ہوئی تو اکثریت جو کہ مودودی پارٹی میں ناواقفی کی بناء پر شریک تھی نے جماعت سے علیحدگی کا اعلان کیا اور جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے مذکورہ ہر دو جگہوں پر جمعیۃ کی رکنیت سازی کی مہم جاری ہے۔

مودودی پارٹی سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان

میں عرصہ سے جماعت اسلامی میں شامل تھا جب سے جمعیۃ علماء اسلام کا قیام ہوا اور مودودی پارٹی کے گمراہ کن عقائد کا پول کھلا اب میں اس جماعت اسلامی سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان کرتا ہوں کہ اب جماعت اسلامی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور اب میں ہر طرح سے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر اپنی خدمات جمعیۃ سے وابستہ رکھوں گا۔ لہذا بذریعہ اخبارات اعلان کرتا ہوں تاکہ عوام الناس مودودیت کے پھندے سے بچ سکیں۔ ۲۶-۶-۶۳

دستخط غلام حیدر نمبردار چک نمبر ۵ عباسیہ لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

نام نہاد جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان

میں حافظ عبدالقادر انصاری ٹیلر ماسٹر جو کہ عرصہ دراز سے جماعت اسلامی (نام نہاد) بھل کا خاص رکن تھا۔ تقریباً ۸-۱۰ سال سے اس جماعت کی حقیقت کی تلاش میں تھا۔ مگر میں نے کوئی حقیقت نہ پائی سوا اس کے کہ دکھاوا اور سبز باغ دکھانا۔ اس جماعت کو اکثر میں نے اقتدار کی چاہت میں سرگرداں پایا۔ دین کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں پائی۔ اس لئے میں بیزار ہو کر استعفیٰ دے رہا ہوں۔ اور بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۶۳ء سے جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔

دستخط حافظ عبدالقادر انصاری ٹیلر ماسٹر بھل بنوں۔ جیکب آباد

مودودی صاحب کی پارٹی سے علیحدگی

میں عرصہ سے (نام نہاد) جماعت اسلامی میں شامل تھا۔ جب سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا قیام ہوا ہے۔ تو بعد میں مودودی صاحب کی پارٹی کے گمراہ کن عقائد کا پول کھلا تو میں بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں۔ اب جماعت اسلامی (رسوا زمانہ) سے میرا کوئی تعلق ہے اور میں اب ہر طرح سے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر اپنی خدمات اس سے وابستہ رکھوں گا۔ لہذا اس تحریر سے بذریعہ اخبارات اعلان کرتا ہوں تاکہ عوام الناس مودودیت کے عقیدے سے بچ سکیں۔ (۱) محمد ابراہیم بقلم خود کریانہ مرچنٹ محلہ منڈی بازار لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں (۲) سید محمد ابراہیم شاہ بقلم خود۔ ریل بازار منڈی لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں۔

اہم اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام ضلعی شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ضلعی جلسوں کو بھی اپنے اپنے صوبہ کے لئے دستور کے مطابق (مقررہ تناسب سے) نمائندے منتخب کر لیں یہ کام تمام جماعتیں ماہ جولائی میں مکمل کر لیں۔ صوبجات کی تقسیم حسب ذیل ہے۔ شمالی پنجاب۔ جنوبی پنجاب (معہ ریاست بہاولپور) سرحد۔ بلوچستان۔ آزاد کشمیر۔ شمالی سندھ (خیرپور ڈویژن) جنوبی سندھ (حیدرآباد ڈویژن) کراچی۔ اس کارروائی کی تکمیل کے بعد صوبائی اجلاس بلائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (غلام غوث ہزاروی)

ملک و ملت کی سلامتی اور حفظ امن کے لئے اسی قدر مفید ہوگا۔ آزاد شہریوں باعزت اور غیور انسانوں کو بلا وجہ دھمکانا اور پریشان کرنا کسی صورت بھی سود مند نہیں ہو سکتا۔

آغا شورش کاشمیری

؎ اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی

آغا شورش کاشمیری کو مبداء فیاض نے بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے لیکن ان کی حق گوئی و بیباکی ناقابل معافی جرم ہے جس کے لئے آغا صاحب کے گرد جھوٹی رپورٹوں کا حصار بنایا جا رہا ہے آئے دن تنبیہوں اور نوٹسوں کے روپ اس ترکیب سے بنے جا رہے ہیں کہ آغا صاحب اس کاغذی جادو کے حصار سے کسی صورت نکلنے نہ پائیں اور انتظامیہ اور عدلیہ یہ تصور دیا جائے کہ یہ لاتعداد رپورٹیں تنبیہیں اور نوٹس سب کے سب کس طرح جھوٹے قرار دئے جا سکتے ہیں۔ ہم اس "لیجبتو پکڑو" کی ابتدا سے کما حقہ واقفیت رکھتے ہیں۔ ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ پولیس کے ایک اعلیٰ افسر نے آغا شورش سے کیا کہا تھا اور آغا شورش نے لگی لپٹی رکھے بغیر انہیں کیا جواب دیا تھا کیا ان تنبیہات اور نوٹسوں کا محرک یہی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہے؟ اور کیا کسی بڑے کی پیشانی کی شکن ہر قانون شکنی کو جائز کر سکتی ہے؟ اس سلسلہ میں ہفت روزہ "چٹان" میں ابتدائی تنبیہوں کی حیثیت کا تذکرہ موجود ہے کہ تنبیہہ کنندوں کو رپورٹ کے اول و آخر کی کچھ خبر نہیں مگر تنبیہہ کا فرض ادا کر دیا گیا۔ تازہ واقعہ یہ ہے کہ آغا شورش پر گجرات میں داخلہ کی پابندی لگائی گئی ابھی اس پروانۂ کرم فرمائی کی سیاہی خشک نہ ہوئی تھی کہ ایک اور نوٹس جاری ہوا جس میں آغا صاحب پر سکھر میں داخل ہونے کی پابندی لگا دی گئی۔ آغا شورش ان ہر دو مقامات پر جانے کا ارادہ نہ رکھتے تھے مگر ذمہ دار حضرات کی غیر ذمہ دارانہ روش ملاحظہ فرمائیے کہ آغا صاحب کے نام نوٹس پر نوٹس چلے آ رہے ہیں اور ان کے "مہربان" اس ترکیب سے صوبہ بھر میں پراپگنڈا کر رہے ہیں کہ آغا شورش جس شہر، جس قصبہ یا جس قریہ میں جائیں گے وہاں کا امن تہ و بالا ہو جائیگا۔ حالانکہ آغا صاحب جس لاہور میں بارہ مہینے قیام فرما رہتے ہیں وہاں ان کی وجہ سے کسی کی نکسیر بھی نہیں پھوٹی۔

ہم حیران ہیں کہ جس شورش سے لاہور میں امن کا کام لیا جاتا ہے اسی کو باہر کے لئے امن شکن قرار دیا جا رہا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ غلط سلط رپورٹوں پر نوٹس بازی کا مشغلہ جس قدر جلد ہو بند کر دیا جائے۔

بلند سطح سے گفتگو کرنے والوں کا ظرف عالی

لاشریک امارت و قیادت کی آرزوؤں کی ناکامی پر جھنجھلاہٹوں کے دلچسپ نمونے

(احمد حسین کمال)

ہمارے ملک کی ایک مدعی دین جماعت نے مارشل لاء کی آمد کو اپنے لئے بڑا ہی فال نیک تصور کیا تھا۔

جب پرانے سیاست دان، اور پرانی سیاسی جماعتیں مارشل لاء کی زد میں آکر دم توڑ رہی تھیں۔ تو وہ مستقبل میں قیادت کا خالی میدان دیکھ کر اپنی تنہا کامیابی کی خوش آیند توقعات اور آرزوؤں کی تعمیر میں مگن تھی۔

جب مارشل لاء کے دور کی بعض دینی و مذہبی بدعنوانیوں کے خلاف علماء نے آواز اٹھائی اور انہیں قید و بند کی پابندیوں سے گزرنا پڑا تو ان کو اطمینان تھا کہ یہ کانٹا بھی اس عہد کی سخت گیریوں کا شکار ہو جائے گا اور آئندہ ان پر گرفت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

آزادی و جمہوریت اور اسلامی نظام کے ان سب سے بڑے خود ساختہ مدعیوں اور داعیوں کا، مارشل لاء کے زمانہ میں ہر سوال تھا کہ جب ان کے سب سے بڑے قائد سے مذہبی اصلاحات کے بارے میں کسی اخباری رپورٹر نے سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ "میں نے ان تمام معاملات سے اپنے آپ کو معلق کر لیا ہے"

مارشل لاء کے ابتدائی دو سالوں میں شاید ان کا کوئی بڑا کسی مسئلہ پر سامنے آیا ہو۔ مارشل لاء کے دوران کی سیاسی قید و بند کے ریکارڈ میں شاید ہی کہیں ان میں سے کسی ایک کا نام نظر آئے۔ حتیٰ کہ ان کی تحریر و تقریر کے انداز تک بدل گئے۔ لیکن ایسی ہی پا دل چھٹنا شروع ہوتے یہ موسم بدلنے لگے اور ان امیدوں اور آرزوؤں کے ساتھ کہ تمام میدان خالی ہے اب ہمارا ہی طوطی ہر جگہ بولے گا سیاسی میدان کو "ایڈو" نگل چکا ہے، سیاسی جماعتیں سب دم توڑ چکی ہیں۔ باقی رہا علماء تو اس کی دقیانوسیت کا اب کہاں بازار گرم ہونے لگا۔ مارشل لاء کی دار و گیر میں اس کا رہا سہا فاصلہ بھی کس نکل چکا ہے۔ مگر ان کی یہ آرزو کہ خاک شدہ مارشل لاء کے دوران سیاسی تعطل نے عوام کو اتنا سوچنے سمجھنے کا موقعہ دے دیا تھا

وہ اسلام اور اسلام کے مدعیان کے مابین عدم انطباق کا اندازہ کرنے کے قابل ہو گئے تھے، اور خلاف توقع عوام کے ایک بہت بڑے طبقہ کا رجوع، ان علماء کی طرف پھر ہونے لگا تھا جنہیں یہ کرم فرما اپنی بیس پچیس سالہ کوششوں کے زعم میں ٹھکانے لگا ہوا سمجھے بیٹھے تھے۔

حوادثات زمانہ سب سے بڑا سبق ہوتے ہیں۔ اور یہ سبق پاکستان کے مسلم عوام کو خوب خوب مل چکا تھا۔ وہ ایک طرف ان علماء کو بھی دیکھ رہے تھے جو اول ان سے بغیر کسی دعوے کے اور بغیر کسی شہرت و اقتدار کی خواہش کے، اللہ کے دین کی خدمت کرتے چلے آ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے لیے جو نصب العین اول دن متعین کر لیا تھا، اس میں ہر حال اور ہر عہد میں جمے رہے۔ ان کی دنیاوی زندگیاں بوریہ نشین کی حد سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ مارشل لاء کے دوران سنبھل سنبھل کر اور بچ بچ کر جنھوں نے اپنی تنظیم اور اپنی ذات کا تحفظ کیا ہو اور اس امید کے ساتھ مارشل لاء کی رات ختم ہوتے ہی پردے سے باہر آ گئے ہوں کہ میدان خالی ہے اور صرف ہمارا ہے۔ لیکن سوء نصیب سے یہ دیکھیں کہ انہی کے بقول عبوس قمطریرا قسم کے مولوی پھر عوام کے لئے نقطۂ رجوع بنے ہوئے ہیں، تو ظاہر ہے کہ ان کی "فانشکرو استکبارا" قسم کی ذہنیت کو کتنا بڑا صدمہ پہنچا ہوگا!

جس مولوی کا جبہ و عمامہ نوچتے ہوئے میدان امارت و سیاست میں آئے تھے، جسے کانگریسیت، احراریت اور لیگیت کے طعنے دے دے کر زخمی کر چکے تھے، جسے گاندھی اور جناح کے بے دام غلام ہونے کی گالیاں دیتے رہے تھے، جس کے بارے میں سمجھتے تھے کہ بدنام خلائق اور مردود بارگاہ اقتدار ہم اسے جا چکے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہی مولوی عوام کی دینی امنگوں کا مرجع بن رہا ہے اس سے جو مایوسی ان حضرات کے اندر پیدا ہوئی ہوگی وہ قابل فہم اور قابل رحم ہے۔ پھر اگر اس کا ردعمل ان حضرات کی طرف سے کبھی کبھی بوکھلاہٹوں، دشنام طرازیوں اور جھنجھلاہٹوں کی بے ربطیوں کی شکل میں ہوتا ہے تو قابل حیرانگی نہیں۔ امیدیں جب ٹوٹتی ہیں اور آرزوؤں کا شیشہ جب چور چور ہوتا ہے تو حسد، جلن اور بغض کی ایسی ہی صفات بے اختیار مترشح ہونے لگتی ہیں۔

آخر یہ ہی ایک واقعہ ان لوگوں کے لئے کیا کم دل شکن تھا کہ بیس پچیس سال کی تنظیمی اور دعائی کوششوں کے بعد اور مارشل لاء کے دوران اندر ہی اندر پوری تیاریوں کے باوجود، جب الیکشن کے میدان میں بڑی امیدوں کے ساتھ اپنے آزمودہ کار افراد کھڑے کئے تو وہ سب کے سب الا ماشاء اللہ ناکام ہو گئے اور یہ مفلس و قلاش مولوی جنہیں اب مسجدوں اور درس گاہوں میں بھی یہ دیکھنے کے روادار نہیں تھے۔ جن کے پاس تشہیر اور پروپیگنڈے کے، ان کے مقابلے میں عشر عشیر وسائل بھی نہیں تھے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

یہ ہے وہ نفسیاتی تہ منظر، عارف دہلوی صاحب بی اے کی اس قلم آفرینی اور کاوش نگارش کا۔ جو اس گروہ کے ہفتہ وار آرگن میں لاہور سے ۱۶ جون کو اشاعت پذیر ہوئی ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور محترم مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے جو کہ اس گروہ کو ہو گئی ہے۔ اس کی اصل لم یہ ہے۔ اور ان کے دلوں کی اس آگ کو سرد کرنا اللہ کا ہی کام ہے۔ اس کا ظہور وقتاً فوقتاً ان کی طرف سے ہوتا رہتا ہے کبھی ہم اس کے بارے میں وضاحت کر دیتے ہیں اور کبھی نظر انداز کر جاتے ہیں کہ ان کے اس درد ناکامی کا ہمیں بھی احساس ہے۔ ورنہ اس پوری مرصع غزل میں جتنے بھی مطلع عارف صاحب نے ارشاد فرمائے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی وہ صداقت موجود نہیں جسے یہ باور کرانا چاہتے ہیں۔

البتہ ہاں ہم انہیں ان کے حسن مطالع کی داد ضرور دیتے ہیں کہ

"اللہ کرے زور قلم اور زیادہ"

مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب کو برا بھلا کہہ کر اگر آپ اپنا کوئی کام نکال سکیں تو

چشم ما روشن دل ما شاد

✖ آپ نے دیکھا کہ مودودی کو اب دبی زبان سے اعتراف حقیقت کرنا پڑا یہ دوسری ذلت و رسوائی ہے جو اس گستاخی کی سزا میں اس کو قدرت نے دی۔ خدا جانے نصر اللہ خان صاحب عزیز سعودی اخبارات اور عوام کی کیا پھبتی اڑائیں گے۔

ارض حرم اور مجاورین کعبہ شریف کی توہین کی سزا

یہ بات سارے مسلمانوں کو معلوم ہو چکی ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی کتاب خطبات میں ۱۹۶۰ء-۱۹۶۱ء میں مکہ معظمہ کے حرم محترم اور اس کے ماحول کو بداخلاقی، نجاست وغیرہ سے ملوث بتا کر مسلمانوں کی دل آزاری، مقامات مقدسہ کی تنقیص کی تھی۔ اور اس مبارک گھر (بیت اللہ شریف) کے مجاوروں کو بنارس کے پنڈتوں سے تشبیہ دیکر اپنے باطن کی اصلی کیفیت ظاہر کر دی تھی اللہ تعالیٰ نے اس گستاخی کی سزا مودودی کو دنیا میں ہی دے دی۔ غلاف کعبہ کا خوب ڈھنڈورا پیٹا۔ پشاور، لاہور اور ڈھاکہ میں اس کا طواف بڑا چوما چاٹی۔ نذر و نیاز جاری رہے۔ اس کی تشہیر کر کے خوب پیسے کمائے تمام طرح کی بدعات اور شرک کے لئے راستے ہموار کر دے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ عوام یہ حرکتیں کر رہے ہیں اس کا دورہ ملک بھر میں جاری رکھا۔ یہ ذلت مودودی صاحب کے لئے کافی سزا تھی اگر ان میں ذرا بھی احساس ہوتا۔ کعبہ شریف کے مجاوروں کو بنارس کے پنڈتوں سے تشبیہ دینے والا اور اس کے چیلے خود ایک ایسے کپڑے کے مجاور بن گئے جس نے کعبہ سے مس بھی نہیں کیا تھا اگر کعبہ کے مجاور پنڈت ہو سکتے ہیں تو اس غلاف کے مجاور سب سے بڑے پنڈت ہو گئے۔

دوسری ذلت و رسوائی یہ ہوئی کہ مودودی صاحب نے ڈھنڈورا پیٹا کہ اس کا غلاف کعبہ شریف پر چڑھا۔ جب راولپنڈی کے ایک معتبر حاجی صاحب نے یہ راز فاش کیا کہ وہ نہیں چڑھا تو مودودی صاحب کے مرید خاص جناب نصر اللہ خان عزیز نے پھبتی اڑائی کہ یہ حاجی صاحب کراچی سے واپس گئے ہوں گے اس کے بعد مولانا غلام غوث نے مولانا خلیل احمد صاحب کی زبانی یہ بیان کیا کہ مودودی کا غلاف نہیں چڑھا۔ بلکہ جو غلاف چڑھا ہے اس پر لکھا ہوا ہے "صنعت بمکتہ" کہ یہ مکہ میں بنایا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت مولانا الحاج منظور احمد صاحب نعمانی جو اس سال حج پر تشریف لے گئے تھے اس عبارت کی تصدیق کی۔

اب مودودی صاحب نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ سعودی عرب کے اخبارات اور عوام نے پاکستان کی جانب سے کی گئی اسلام کی اس خدمت کو نظر انداز کر دیا اور اس سلسلہ میں ایسا افسوسناک رویہ اختیار کیا جس کی قطعی امید نہ تھی (انجام ۲ جولائی) ✖

No: 67715 Regd. L No. 7132

EKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

19th July 1963; 27th Safar-ul-Muzaffar 1383, Hijri | No. 27

عائلی قوانین کی تنسیخ کی قرارداد پر

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ایم پی اے کی تقریر

۳ جولائی ۱۹۶۳ء کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں جب عائلی قوانین کی تنسیخ کی سفارش والی قرارداد پیش ہوئی جس کے خلاف چند عورتوں اور ایک مرد نے سوچی سمجھی ہوئی تقریریں کر کے پرویز اور ملحدوں کی نمائندگی کا حق ادا کیا جس سے حساس ممبران اسمبلی اچھے خاصے اداس ہوئے اس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب کو تقریر کا موقعہ ملا جب آپ کھڑے ہوئے تو سپیکر نے کہا۔ مولانا غلام غوث صاحب صاحب آپ کو ۵ منٹ ملیں گے مولانا نے فرمایا۔ جناب سپیکر اگر مخالف شریعت کو آدھا گھنٹہ مل سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ میں شریعت کی حمایت کروں اور مجھے ۵ منٹ ملیں ۔ یہ بالکل ظلم ہے میں واک آوٹ کروں گا اور میں سمجھوں گا کہ ایوان اس شریعت کو مسخ کرنا چاہتا ہے۔ آپ میرے دلائل سنیں ۔ جب آپ نے اس ایوان کو انکے دلائل سنوائے اور کفر کی باتیں سنوائی ہیں تو آپ ذرا میری باتیں بھی سنیں ۔ ۔ اور سنائیں ۔

ڈپٹی سپیکر: آپ ضرور سنائیں گے آپ کو بجائے ۵ منٹ کے ۱۰ منٹ ملیں گے۔ اس سے زیادہ وقت نہیں ملے گا۔

مولانا:۔ جتنا وقت میاں عبد اللطیف صاحب کو ملا ہے اتنا وقت مجھے بھی دیا جائے

سینئر ڈپٹی سپیکر۔ انہوں نے ۱۵ منٹ لئے ہیں۔ آپ کو ۱۰ منٹ ملیں گے اس کے متعلق جو کچھ فرمانا چاہیں آپ فرمائیں باقی اور ممبر صاحبان بھی بولنا چاہتے ہیں

مولانا: مسلمان قوم کے لئے اس سے بڑا کوئی حادثہ نہیں ہو سکتا کہ اسلام کے بارے میں بعض مسلمانوں کے دلوں میں شکوک اور وسوسے پیدا ہونے لگیں ۔ ۔ لارڈ میکالے نے کہا تھا کہ میں اس تعلیم سے مسلمانوں کو عیسائی تو نہیں بنا سکوں گا لیکن ان کو مسلمان بھی نہ رہنے دوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ آج بیسیوں افراد اس ملک میں ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو لارڈ میکالے کے اس مقولے کے مصداق ہیں۔

ہر فن اور ہر شعبہ کے لئے ماہرین فن کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری حکومت نے ہر محکمہ کے لئے ماہرین فن کا کمیشن مقرر کیا لیکن افسوس ہے کہ جب شرعی احکام طے کرنے کا وقت آیا۔ اس کے لئے وہ لوگ مقرر ہوئے جن کو قطعاً شریعت کا ماہر نہیں کہا جا سکتا (ہیئر۔ ہیئر) جناب والا۔ جن لوگوں کے نام لئے گئے ہیں اگر وہ زندہ ہوتے تو میں ان کی حقیقت حال کھولتا۔ چونکہ وہ اب اس وقت نہیں ہیں اس لئے ان کے بارے میں کچھ عرض کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب یہ شریعت ہے یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے یہ چوری چھپے دنیا پہ غالب نہیں آئی ہے یہ میدان میں بحث کر کے کفر اور باطل پہ غالب آئی ہے۔ اگر جناب والا کسی کو اس سلسلے میں بحث کرنے کی ضرورت ہے تو میں آپ کو ثالث مقرر کر کے تمام دلائل اور پوائنٹس پہ بحث کرنے کو تیار ہوں۔ میرے محترم صدر صاحب۔ میں یہاں عائلی قوانین کے مصنفین کی جہالت آپ کے سامنے بتانا چاہتا ہوں۔ عائلی کمیشن کے بارے میں محترمہ بیگم اشرف عباسی صاحبہ نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا کوئی حرف شریعت کے خلاف نہیں ہے میں کہتا ہوں اس کا

کوئی حرف شریعت کے مطابق نہیں (یہاں ایک بیگم کڑ کڑ کرنے لگی تو مولانا نے فرمایا) آپ ذرا سینہ تھام کر سنیں جس پہ سید احمد صاحب کرمانی نے پوائنٹ آف آرڈر کہا کہ مولانا کو "سینہ تھام کر" کے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

آوازیں :۔ نہیں نہیں ! یہ لفظ غیر پارلیمانی نہیں ہے۔

مولانا غلام غوث صاحب :۔ میرا ارادہ کلیجہ تھام کر تھا۔ سینہ تھام کر بولنے سے قطعاً کوئی اور خیال نہ تھا۔ یہ تو آپ نے مجھے متوجہ کیا ہے۔

جناب سپیکر صاحب ان خواتین کو معلوم ہے کہ عورتوں کا منتھلی کورس (ماہواری عادت) مختلف ہوتی ہے۔ جب ایک خاوند اپنی بیوی کو طلاق دیدے اس کو عدت گذارنی پڑتی ہے۔ یعنی دوسری شادی کرنے سے پہلے کچھ مدت اس کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس کو عدت کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں حکم ہے۔

والمطلقٰت یتربصن بانفسهن ثلٰثة قروء۔

(جن کو طلاق مل جائے وہ انتظار کریں تین قروء۔ یعنی تین ماہواری دورے تک)

اس کی جگہ عائلی کمیشن نے لکھا ہے۔ ۹۰ دن میں صاحبزادیوں بیگمات اور بہنوں سے عرض کروں گا کہ وہ خود سوچیں آیا ماہانہ عادت اور کورس مستورات کا مختلف رہتا ہے یا نہیں۔ آج ایک شخص ایک بیوی کو طلاق دیتا ہے کل وہ نماز پڑھنی چھوڑ دیتی ہے ۶ دن وہ نماز نہیں پڑھتی پھر ۲۰ دن پاک ہو کر وہ نماز پڑھتی ہے یہ ۲۶ دن ہو گئے پھر ۶ دن ناپاک رہتی ہے۔ ۳۲ دن ہو گئے پھر ۲۰ دن پاک رہتی ہے یہ ۵۲ دن ہو گئے پھر تیسری بار جب ماہواری دورہ ۶ دن کا پورا ہوتا ہے تو اس طرح ۵۸ دن میں اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن یہ قانون اس کو ۹۰ دن سے پہلے دوسرے نکاح کی اجازت نہیں دیتا۔ میں پوچھتا ہوں کہ قرآن کریم تو تین ماہواری دورے سے عدت مقرر کرتا ہے اور یہ قانون ۹۰ دن مقرر کرتا ہے۔

آپ نے فتوے جھوٹے نقل کئے ہیں کہ علماء نے فلاں فلاں کو کافر کہا ہے یہ سب تاریخی غلط بیانیاں ہیں لیکن میں آپ کے سامنے ایک فتویٰ لکھ کر دیتا [illegible]

کہ جو شخص قرآن کریم کی مقرر کی ہوئی عدت یعنی تین ماہواری دوروں کی میعاد کو [illegible] نہیں سمجھتا اور اس کے مقابلہ میں [illegible] دن کی عدت کو صحیح سمجھتا ہے وہ [illegible] کافر ہے۔ (ہیئر۔ ہیئر) آپ [illegible] سمجھتے ہیں یہ قرآن ہے۔ اس کو تنسیخ [illegible] اور اس میں ترمیم ہرگز نہیں کی جا سکتی [illegible] میں جناب والا سے عرض کروں گا۔ [illegible] ایک دوست نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل کو کوڑے لگوائے گئے [illegible] جیل میں ڈالا گیا۔ مولویوں نے فتوے د[illegible] افسوس ہے اس غلط بیانی سے ان کو [illegible] آنا چاہیئے۔ کیا علماء سارے ان کے [illegible] نہ تھے ؟ یہ تو برسر اقتدار طبقہ ملحد اور [illegible] ہو گیا تھا۔ اور اس نے اپنی بدعقیدگی کی [illegible] سے خلق قرآن کا مسئلہ اٹھایا اور کہا [illegible] مخلوق ہے۔ علماء نے مخالفت کی او[illegible] علماء کے امام احمد ابن حنبل تھے جو [illegible] میں ڈالا گیا اور کوڑے لگائے گئے۔ دوسری بات ہے کہ تمام علماء کا مسلک [illegible] تھا کہ اختلاف مسلک کی وجہ سے ملک [illegible] بغاوت نہیں کرنی چاہیئے یہ ایک [illegible] مسئلہ ہے کہ جب تک حکومت اور امی[illegible] مسلمان ہو اور اسلامی حدود کے اند[illegible] اس وقت تک بغاوت حرام ہے [illegible] کہ فسق و فجور کو دبانے سے بڑھ کر کسی کفر [illegible] کا خطرہ ہو سکتا ہے اس لئے ہمیشہ علماء [illegible] نے حق کہا اور حق کی پاداش میں مصائب [illegible] گئے مگر بغاوت نہیں کی۔ (باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۲
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۲ نئے پیسے
اسلامی لائبریری نوروز نوروزنگا
جلد ۶ ○ یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۶

امروٹ شریف سندھ میں

علومِ ولی اللّٰہی کی تعلیم

★ مولانا ابو بکر شبلی

"تعلیمات شاہ ولی اللہ کے عظیم ترجمان حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کو سندھ سے جو جذباتی وابستگی تھی ، وہ آپ کی تصانیف سے پوری طرح عیاں ہے ۔ یہ آپ ہی کی ہستی تھی جن کی مساعی جمیلہ سے سندھ کے علماء اور مشائخ براہ راست شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے متعارف ہوتے اور بالآخر یہ سندھ کو ہی شرف حاصل ہوا ہے کہ اب "شاہ ولی اللہ اکیڈمی" کی وجہ سے فلسفۂ ولی اللّٰہی کی مرکزیت اسے حاصل ہوگی ۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کے سندھ میں ابتدائی کارنامے اور ان کی علمی و مذہبی کوششیں آج تک منظر عام پر نہیں آسکیں ۔ "سوانح سیدنا تاج محمود امروٹی" کی تدوین اور ترتیب کے دوران جو معلومات مجھے حاصل ہوئیں وہ قارئینِ "الرحیم" کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔" (شبلی)

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی نے سندھ میں آکر حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈی رحمۃ اللہ علیہ ز مرشد حضرت مولانا تاج محمود صاحب امروٹی رح) کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ان ہی کی ہدایت پر مختلف مقامی علماء سے اکتساب علم کرنے کے بعد آپ علوم اسلامیہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیوبند تشریف لے گئے ۔ مولانا سندھی رح کو دیوبند میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کا شرف ملا ۔ اور بالآخر آپ نے آپ کے مقربین اور معتمد علیہ لوگوں میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کرلی ۔ فراغت تحصیل علوم کے بعد جب حضرت مولانا سندھی نے وطن کی طرف مراجعت کی تو سیدھے بھرچونڈی شریف آئے ۔ آپ کے آنے سے دس دن قبل سید العارفین حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈویؒ اس دنیا سے رحلت فرماگئے تھے ۔ آپ بھرچونڈی میں مختصر قیام کرنے کے بعد سیدھے امروٹ شریف لے گئے ۔ جہاں آپ کے روحانی والد اور مرشد حضرت بھرچونڈی رح کے خلیفۂ اعظم قطب الاقطاب سیدنا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فیوضاتِ روحانی سے ہر خاص و عام کو فیض یاب فرما رہے تھے ۔

مولانا عبید اللہ صاحب سندھی رح حضرت مولانا سیدنا تاج محمود صاحب امروٹی رح سے بھرچونڈی کے دورانِ قیام ہی میں متعارف ہوچکے تھے ۔ اس لئے آپ کو امروٹ میں آکر کوئی اجنبیت محسوس نہیں ہوئی چنانچہ اپنے روحانی والد کی وفات کے بعد آپ نے حضرت سیدنا امروٹی کو ہی اپنا روحانی پیشوا تسلیم کرلیا ۔ اور ان ہی کے ساتھ مستقل طور امروٹ میں رہنے کا عزم مصمم کرلیا ۔

اس ضمن میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذاتی ڈائری میں لکھتے ہیں :-

"میں شوال (۱۳۰۸ھ) میں سید العارفین حضرت حافظ محمد صدیق بھرچونڈویؒ کے دوسرے خلیفہ حضرت مولانا ابو الحسن تاج محمود امروٹی رح کی طرف امروٹ ضلع سکھر کی طرف چلا گیا ۔ آپ نے اپنے مرشد کا وعدہ پورا کیا ۔ آپ میرے لئے باپ کی طرح تھے ۔ آپ نے میرا نکاح سکھر میں اسلامیہ سکول کے معلم مولوی محمد عظیم خاں یوسف زئی کی بیٹی سے فرمایا ۔ میری والدہ کو بھی بلوایا ۔ جو آخر تک میرے ساتھ رہیں ۔ آپ نے میرے مطالعہ کے لئے ایک بہت بڑا کتب خانہ جمع کیا ۔ میں ان کے سایۂ عاطفت میں ۱۳۱۵ھ تک نہایت اطمینان سے مطالعہ میں مصروف رہا ۔"

مذکورہ بالا اقتباس سے حسب ذیل باتیں واضح طور پر عیاں ہوتی ہیں ۔

۱۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رح دیوبند سے مراجعت کے بعد سیدھے امروٹ شریف آئے اور اسی کو اپنا مسکن منتخب کیا ۔

۲۔ حضرت مولانا سیدنا تاج محمود امروٹی رح نے آپ کے قیام کے لئے تمام وسائل مہیا کئے اور حضرت آپ پر پدرانہ شفقت فرماتے رہے ۔

۳۔ حضرت مولانا سیدنا تاج محمود صاحب امروٹی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شادی کرائی اور آپ کے مزید اطمینان قلب کے لئے آپ کی والدہ کو آپ کے پاس بلوایا ۔

۴۔ حضرت سیدنا امروٹیؒ نے حضرت مولانا سندھی رح کے علم کے اضافہ کے لئے ایک عظیم کتب خانہ جمع کیا (جو اب تک خستہ حالت میں موجود ہے)، یہی وجوہات تھیں جن کی بنا پر مولانا عبید اللہ صاحب سندھی نے ابتدا میں امروٹ شریف کو اپنا مستقل مسکن بنا کر اپنی علمی اور سیاسی جد و جہد کا آغاز کیا ۔

جس وقت حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے امروٹ کو اپنا مستقل مسکن بنا کر اپنی علمی اور سیاسی جد و جہد کا آغاز کیا، اس وقت صوبہ سندھ زندگی کے ہر میدان میں بہت پیچھے تھا ۔ علمی لحاظ سے پورے صوبہ میں کوئی بھی مرکزی دینی درس گاہ نہیں تھی بعض قصبات میں چھوٹے چھوٹے دینی مدارس تھے جن کا آپس میں کوئی ربط نہیں تھا ۔ ان کا وجود کسی مدرس یا مولوی کی ذاتی جد و جہد کا مرہون منت ہوتا تھا جونہی وہ شخصیت اس کام سے سبکدوش ہوتی تو مدرسہ کا تمام نظام ختم ہوجاتا ۔ ان مدارس کا نصاب صدیوں کا گھسا پٹا تھا ۔ جس میں کوئی بھی تبدیلی ممکن نہیں تھی ۔ اس لئے صوبہ سندھ کے دینی مدارس کے طلبہ میں کسی قسم کی ذہنی بیداری لانا تقریباً ناممکن تھی ۔

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور مرزائیوں سے متعلق مصر کے مفتی اعظم کا فتویٰ

★ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی پر ایمان لانا واجب ہے :۔

★ جمہور علماء امت کا اجماعی عقیدہ یہی ہے کہ

★ آپ پر موت طاری نہیں ہوئی اور آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور

★ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے ۔

★ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے تمام کافر ہیں ۔

★ ان سے رشتہ ناطہ کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ۔

(ترجمہ) مولٰنا منظور احمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ)

قادیانی حضرات ان دنوں مصر کے ایک آزاد خیال پروفیسر شلتوت کی تحریر جو آج سے عرصہ بیس پچیس برس پہلے کی ہے بڑے زور شور سے شائع کر رہے ہیں۔ جس میں اس نے تحریر کیا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اُمت کے اجماعی عقیدہ کے خلاف کسی فرد واحد یا چند افراد کا کچھ لکھ دینا پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا اور ان کا قول مردود سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی زمانہ میں مصر کے مشہور عالم دین صاحب تصانیف کثیرہ علامہ زاہد الکوثری اور دیگر علماء مصر نے پروفیسر مذکور کی تردید میں مستقل کتابیں تصنیف فرما دیں ۔ جو آج بھی موجود ہیں۔

شلتوت کے اس مضمون سے مرزائی لوگ عوام الناس کو یہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ تمام علماء مصر کا یہی عقیدہ ہے ہم ان کے اس پردہ فریب کو چاک کرنے کے لئے حکومت مصر کے مفتی اعظم مشہور عالم دین الاستاذ الشیخ محمد مخلوف کا فتویٰ اصل عبارت مع ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ تاکہ عام مسلمان اصل حقیقت کو دیکھ کر ان کے دھوکہ سے محفوظ رہ سکیں ۔

وَاعْلَمْ اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يُقْتَلْ وَلَمْ يُصْلَبْ كَمَا قَالَ تَعَالٰى وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَقَالَ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا فَاعْتِقَادُ النَّصَارٰى اَلْقَتْلَ وَالصَّلْبَ كُفْرٌ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَقَدْ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهُ رُفِعَ اِلَيْهِ عِيْسٰى كَمَا قَالَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَقَالَ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ فَيَجِبُ الْاِيْمَانُ بِهٖ وَالْمَشْهُوْرُ عَلٰى اَنَّهُ رُفِعَ حَيًّا مِنْ غَيْرِ مَوْتٍ وَلَا غَفْوَةٍ بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ اِلَى السَّمَاءِ وَالْخُصُوْصِيَّةُ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ هِيَ فِيْ رَفْعِهٖ بِجَسَدِهٖ وَبَقَائِهٖ فِيْهَا اِلَى الْاَمَدِ الْمُقَدَّرِ لَهٗ وَاَنَّ التَّوَفِّيْ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَفِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ فَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَلَى الرِّوَايَةِ الصَّحِيْحَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّحِيْحُ مِنَ الْاَقْوَالِ كَمَا قَالَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَهُوَ اِخْتِيَارُ الطَّبَرِيِّ وَغَيْرِهٖ ۔

زیر آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ تحریر فرماتے ہیں ۔ اور جاننا چاہیے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ تو قتل ہوئے ہیں اور نہ ہی سولی دیئے گئے ہیں ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالےٰ ہے وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل بھی نہیں کیا اور سولی بھی نہیں دیا۔ لیکن ان کے لئے ایک شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا اور یہ امر یقینی ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا، لہٰذا عیسائیوں کا قتل اور صلیب کا عقیدہ رکھنا بلاشبہ کفر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا وَرَافِعُكَ اِلَیَّ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور فرمایا ۔ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ عليه بلکہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے ۔ لہٰذا اسی جسمانی رفع پر ایمان لانا واجب ہے اور جمہور علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے ۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کو موت یا نیند طاری کئے بغیر زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے اور جسم سمیت آسمان پر اٹھایا جانا اور وہاں ایک مدت مقررہ تک مقیم رہنا آپ ہی کی خصوصیت ہے ۔ اور لفظ توفی جو اس آیت فلما توفیتنی میں مذکور ہے ۔ اس سے مراد وہی ہے جو ہم نے ابن عباس رض کی صحیح روایت کی بنا پر تحریر کر دیا ہے اور مفسرین کے اقوال میں سے بھی صحیح قول وہی ہے ۔ جو ہم نے ذکر کیا ہے جیسا کہ امام قرطبی اور امام طبری کے علاوہ دیگر علماء کرام نے بھی تصریح کی ہے ۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْمَوْجُوْدِيْنَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰخِرَ الزَّمَانِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِاَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَكُوْنُ الْاَدْيَانُ كُلُّهَا دِيْنًا وَّاحِدًا وَّهُوَ دِيْنُ الْاِسْلَامِ الْحَنِيْفِ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنُزُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَابِتٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَهُوَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ (صفوة البيان لمعاني القرآن ص۱۰۹ و ص۱۱۰)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ کی تفسیر میں مفتی اعظم ارشاد فرماتے ہیں آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے وقت جو اہل کتاب بھی موجود ہوں گے ۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اس بات پر ایمان لائیں گے کہ وہ اللہ کے بندے اور تمام مذاہب کی جگہ ایک ہی مذہب رہ جائے گا ۔ اور وہ ابراہیمی دین، دین اسلام ہے اور عیسےٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ثابت ہے اور یہ نزول ہی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے ۔ (صفوۃ البیان لمعان القرآن صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰)

وَالْمُرَادُ عَلَى الْقِرَاءَتَيْنِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَلَا نَبِيَّ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدَهٗ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ فَمَنْ زَعَمَ النُّبُوَّةَ بَعْدَهٗ فَهُوَ كَذَّابٌ اَفَّاكٌ وَكَافِرٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَلِذَا اَفْتَيْنَا بِكُفْرِ طَائِفَةِ الْقَادِيَانِيَّةِ اَتْبَاعِ الْمُفْتَرِيْ غُلَامِ اَحْمَدَ الْقَادِيَانِيِّ الزَّاعِمِ هُوَ وَاَتْبَاعُهٗ اَنَّهٗ نَبِيٌّ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَاَنَّهٗ لَا تَجُوْزُ مُنَاكَحَتُهُمْ وَلَا دَفْنُهُمْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ

(صفوة البيان لمعاني القرآن ص۱۸۶)

لفضيلة الاستاذ الشيخ الحسنين محمد المصرية السابق و عضو جماعة كبار العلماء

طبع اولیٰ سنة ۱۳۷۰ھ

زیر آیت خاتم النبیین تحریر فرماتے ہیں ۔ اور لفظ خاتم کی مراد زبر و زیر والی دونوں قراتوں کی بنا پر یہ ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے تمام نبیوں اور رسولوں کے آخر میں آنے والے ہیں ۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں بنایا جائے گا ۔ لہٰذا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑے درجے کا جھوٹا بہت بڑا بہتان باندھنے والا اور اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کا منکر ہے ۔

اسی لئے ہم (علماء حق) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تبع تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تمام جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں ۔ کہ نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے ۔

بدل اشتراک

سالانہ — چھ روپے

ششماہی — تین روپے پچاس پیسے

چھ ماہ سے کم کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا ہے خریدار حضرات آگاہ رہیں ۔ اور خط و کتابت کے لئے اپنی چٹ کا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء

ملت کو مایوسی اور احساسِ ناکامی سے بچایئے

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کو اس بات پر سخت تشویش ہے کہ ملک میں متضاد سیاسی نظریات کی حریفانہ کش مکش روز مرہ تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ ان نظریات کے حامل متخالف عناصر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور بدنام کرنے کی جا و بیجا مہموں میں مصروف ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ ملت کی اجتماعیت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ اندیشہ ہے کہ ملک کا استحکام بھی خطرے میں نہ پڑ جائے۔ نیز یہ کہ سیاسی فضا اتنی مکدر ہو گئی ہے کہ عام آدمی کے لئے کسی واضح راہ کا تعین کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

ملک کی داخلی پالیسی ہو یا خارجہ پالیسی۔ مملکت کے دستوری مسائل ہوں یا انتظامی مسائل، نظم و نسق کے معاملات ہوں یا ون یونٹ کے معاملات، جمہوریت کی بات ہو یا الیکشن کی بات، قیادت کا مسئلہ ہو یا حق نمایندگی کا مسئلہ۔ الغرض ہر ہر معاملہ پر ہر فریق کی قطعی جداگانہ رائے اور جداگانہ نعرہ ہے۔ کوئی ایسا واضح نصب العین موجود نہیں ہے جس پر تمام فریق متفق ہوں اور اس کے حصول، بقا اور استحکام کو اپنی جد و جہد کا منشا بنائے رہیں، اسلام جو بہرحال سب کا مشترکہ نصب العین اور مقصود قرار پا سکتا تھا اور جس کا نام اب بھی ہر فریق کی زبان پر آ جاتا ہے، اس کے غلبہ و نفاذ کا معاملہ بھی اب ثانوی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے، وہ افراد اور گروہ جو کبھی سوائے اسلام کے کسی اور بات کے سننے کے روادار تک نہیں تھے، ان کا مطمع نظر بھی اب صرف جمہوریت وانتخاب وغیرہ کے مسائل رہ گئے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ان سب مسائل کے لئے بھی ملک کی تمام جماعتیں کوئی متفقہ فارمولا تک تیار نہیں کر سکیں۔ متحدہ محاذ کتنے زور شور سے بنا تھا۔ لیکن اب اس کی یاد بھی ذہنوں سے محو ہوتی جا رہی ہے۔ کئی جماعتوں کا باہمی اتحاد عمل میں آیا۔ لیکن وہ بھی دیرپا ثابت نہیں ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر فرقہ نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا رکھی ہے اور وہ اس میں کسی قسم کی بھی ترمیم کے لئے آمادہ نہیں۔ ملک و ملت کے مجموعی مفادات کے مقابلہ میں گروہی اور جماعتی مفادات مدنظر ہیں۔ جب کبھی بھی کوئی ایسا موقعہ آتا ہے کہ باہمی اتحاد و اشتراک قائم کیا جائے۔ ہر گروہ اور جماعت کی علانیہ اور در پردہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اُس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ شہرت اسے حاصل ہو اور عوام کے اندر اس کی مقبولیت کے مواقع زیادہ سے زیادہ نکلیں۔ اس صورت حال نے عوامی خوش حالی کے مسائل کو بہت پیچھے پھینک دیا ہے۔

اقتصادی اور معاشی اعتبار سے ایک طبقہ جا و بیجا منافع اندوزی میں مشغول ہے، موقعہ پرست افراد ہر طرف سے استحصال کرنے میں مصروف ہیں، اثر و اقتدار رکھنے والے لوگ اپنی من مانی کر رہے ہیں۔ مذہبی رواداری اور مفاہمت مفقود ہو رہی ہے۔ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے مقابل صف آرا ہے۔ اخلاقی حالت تنزل پذیر ہے۔ جرائم روز افزوں ہیں۔ قتل، اغوا، چوری، فواحش وغیرہ کی کثرت ہے۔ حتی کہ بعض اوقات ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ ہمارے معاشرے کا ہر فرد دوسرے فرد سے خائف اور ایک دوسرے کو دھوکا دینے میں لگا ہوا ہے۔

دراصل ملک میں رہنمائی کا یکسر فقدان ہو گیا ہے۔ ہمارے بڑے جب باہم ایک دوسرے سے بدظن اور ایک دوسرے کے لئے بدگو ہیں۔ جب ان کی تمام تر توجہ دینی اپنی شخصیت اور ذات کے بنانے اور بلند کرنے میں لگی ہوئی ہے اور جب وہ خود اپنی جگہ اپنے شخصی اور گروہی مفادات کو پورا کرنے میں منہمک ہیں، تو عوام اور چھوٹوں کے لئے کب گنجائش رہ جاتی ہے کہ وہ کسی بلند تر مقصد کے لئے خود کو وقف و قربان کر سکیں، دراصل وہ بیچارے تو بڑوں کے اس جھمیلوں کے درمیان اپنی خستہ حالت ہی نہیں سنبھال سکتے۔

الغرض ہر چہار طرف سخت مایوسی اور بددلی کے حالات پھیلے ہوئے ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے یہ صورت حال نہایت ہی اطمینان و مسرت کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اس لئے شدید ضرورت ہے کہ اس تشویشناک اور ناپسندیدہ صورت حال کا پوری توجہ سے نوٹس لیا جائے اور جلد سے جلد ایسے حالات پیدا کیے جائیں کہ سیاسی اور نظریاتی اختلافات کی یہ شدتیں کم ہوں۔ ملک کے مشترکہ مسائل میں ایک دوسرے کا تعاون حاصل ہو سکے۔ حکومتیں، جماعتیں اور عوام ایک دوسرے کے قریب تر آئیں اور اختلاف کی وہی صورتیں باقی رہ جائیں جو واضح، متعین اور صرف پالیسی سے متعلق ہوں۔

اس کے لئے ہمارے نزدیک سب سے پہلی ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام جماعتیں اس بات پر متفق ہو جائیں اور اس کا اعلان کر دیں کہ "پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور اس کا تمام نظام کتاب و سنت کے ان اصولوں پر قائم ہونا چاہیئے جو سلف صالحین سے متفقہ چلے آ رہے ہیں۔

اس اعلان میں حکومتی اور غیر حکومتی دونوں گروہ یکساں طور پر شامل ہوں، اس طرح ملک و ملت کا ایک واضح نصب العین متعین ہو جاتا ہے۔ اب اس نصب العین کو بروئے کار لانے کے لئے پالیسیوں اور طریق کار کا اختلاف ہو سکتا ہے۔ یہ اختلاف سب کے لئے قابل برداشت ہوگا اور ملک و ملت کے لئے مضر ثابت نہیں ہوگا۔ اس نصب العین کے ساتھ جو جماعت بھی عوام سے زیادہ قریب اور ان کے مسائل کا زیادہ بہتر حل پیش کرنے والی ہوگی۔ اس کے لئے کامیابی کا میدان کھلا ہوگا اور ہر گروہ کے لئے مسابقت و مقابلہ کی مثبت راہ موجود ہوگی۔

کاش ہماری یہ معروضات اصحاب اقتدار، پیشوایان قوم، رہنمایان ملت اور جماعتی و گروہی قائدین کے کانوں تک پہنچ سکیں اور وہ سنجیدگی سے اس پر توجہ فرما سکیں۔ قوم اب بہت زیادہ دنوں تک اس گومگو کی حالت کو برداشت نہیں کر سکتی ہے۔ اب صورت حال بدل جانا چاہیئے۔ ورنہ پانی سر سے گذر جائے گا۔ ملت کو مایوسی اور احساس ناکامی سے بچایئے۔

کینڈی صاحب کا تازہ ارشاد

امریکہ کے معزز صدر کینڈی صاحب نے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں فرمایا ہے

"کہ پاکستان اور بھارت کو کشمیر کا تصفیہ کر لینا چاہیئے کیونکہ امریکہ کے خیال میں کمیونزم سے برصغیر کے دفاع کا یہی بہترین طریق ہے۔"

ان فرمودات میں ہم یہ شبہ نہیں کرنا چاہتے کہ امریکی مصالح کی کیا کیا عیاریاں اس کے اندر پوشیدہ ہیں۔ تاہم یہ بات ضرور پوچھیں گے کہ امریکہ کشمیر کا کس قسم کا تصفیہ پسند کرتا ہے؟ اور اس کو کمیونزم سے برصغیر کے دفاع کا طریق، کس حیثیت سے قرار دیتا ہے؟

کیا اسے نہیں معلوم کہ کشمیر کے تصفیہ سے کونسا فریق انکاری ہے، اور کیا اسے یہ خبر نہیں کہ اس کا منظور نظر بھارت آج بھی چین سے برسر جنگ ہونے کے باوجود ایشیا میں روسی کمیونزم کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ دراصل اس بیان میں ایک بڑی ہی گہری منافقت کی روح پوشیدہ ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی نظر میں پاکستان بحیثیت ایک عظیم مسلم مملکت کے ہرگز پسندیدہ نہیں اور چین کی بڑھتی ہوئی طاقت ان کے سینوں میں خلش پیہم کا باعث بنی ہوئی ہے۔

آخر کیا وجہ ہے کہ اگر بھارت روس سے فوجی امداد حاصل کرتا ہے تو امریکہ کو کمیونزم کے غلبہ کا اندیشہ نہیں ہوتا، بلکہ کینڈی صاحب کے مشیر خاص "ہیری مین" یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ "اگر بھارت روس سے بھی فوجی امداد حاصل کرے تو امریکہ اس کا خیر مقدم کرے گا"۔ کیا یہ صرف چین کا کمیونزم ہی امریکہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ روس کا کمیونزم نہیں۔ اور اگر بھارت کے اندر کمیونزم ہو تو اس سے برصغیر کے دفاع کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔

آخر اس کا اس کے سوا اور کیا مطلب ہے کہ امریکہ کو چین کا قوی تر بن جانا ایک آنکھ نہیں بھاتا ہے اور وہ کمیونزم کا ہوا دکھا کر پاکستان کو کشمیر کے تصفیہ پر آمادہ کرنا چاہتا ہے۔

امریکہ اور اس کے ساتھیوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اب کشمیر کا مسئلہ کسی اور مسئلہ کے ساتھ منسلک نہیں کیا جا سکتا۔ قطع نظر اس کے کہ برصغیر کا دفاع ہو سکے یا نہ ہو سکے

(باقی صفحہ پر)

فکر و نظر

اسلام اور مسلمان فتنوں کے دور میں

احمد حسین کمال

ہندوستان میں برطانوی اثرات کے پانچ دور گزرے ہیں :-

پہلا دور خالص تجارتی دور تھا۔ اس دور میں ان کے تمام سیاسی عزائم مخفی رہے۔

دوسرا دور اقتصادی اور سیاسی غلبہ حاصل کرنے کی ابتدائی کوشش کا دور تھا۔ اس دور میں وہ دہلی کی مرکزی حکومت کی باغی طاقتوں کے مشیر و ملازم کی حیثیت سے سامنے آئے۔

تیسرا دور حکومت و اقتدار کے حصول کا اولین عرصہ تھا۔ اس دور میں برطانوی افواج نے متعدد علاقوں پر سیاسی غلبہ حاصل کیا اور پورے ہندوستان پر اثر انداز ہونے لگی۔

چوتھا اور کامل تسلط سے پہلی جنگ عظیم کے بعد تک کا دور ہے اس دور میں کاملاً حاکمانہ اقتدار بلا شرکت غیرے انگریزوں کے ہاتھوں میں رہا۔

پانچواں اور آخری دور انگریز کی ہندوستان سے دست برداری کی تیاریوں کا دور ہے جس کا آغاز ۱۹۳۰ کی پہلی گول میز کانفرنس منعقدہ لندن کے بعد ہوا اور جو اگست ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان اور آزادی ہند پر جا کر ختم ہوا۔

ان پانچوں ادوار میں حکومت برطانیہ کی پالیسیاں مختلف رہی ہیں۔

پہلے دور میں وہ مرکزی حکومت مغلیہ اور علاقائی حکمرانوں سے جتنی بھی رعایتیں حاصل کر سکتے تھے کرتے رہے اور جتنا بھی اپنا اثر و نفوذ پھیلا سکتے تھے پھیلاتے رہے۔

دوسرے دور میں وہ مرکز گریز طاقتوں کی خفیہ پشت پناہی میں لگے رہے اور علاقائی حکمرانوں کے درمیان جنگ و جدل کو ہوا دیتے رہے۔

تیسرے دور میں وہ علانیہ و بیباکانہ جارحانہ اقدامات کرنے لگے اور برملا سازشوں میں مصروف ہو گئے۔ حتیٰ کہ تمام ہندوستان کا سیاسی توازن اور اقتصادی مفادات ان کے ہاتھوں میں آ گیا۔ اور وہ پورے برصغیر پر حکمرانی قائم کرنے کی تیاریاں کرنے لگ پڑے۔

چوتھا دور ان کی کاملاً حکمرانی کا دور تھا۔ دہلی کی مسلم حکومت ہمیشہ کے لئے ختم کر دی۔ پورے ہندوستان میں مخالف قوتوں کو کچل کر رکھ دیا اور ایک زبردست جابر و ظالم شہنشاہیت ہر چہار سو قائم ہو گئی۔

پانچواں دور واپسی کی تیاریوں کا دور تھا۔ اس دور میں انگریزوں کی کوشش یہ رہی۔ کہ ہندوستان اور مشرق کے سیاسی معاملات اس طرح طے کیے جائیں کہ مسلمان آئندہ ایک متحدہ عظیم طاقت نہ بن سکیں اور مشرق پر مسلمانوں کو وہ پہلا سا غلبہ و تفوق حاصل نہ ہو سکے۔

کیا آپ اسے محض تاریخ کا ایک اتفاقیہ واقعہ قرار دیں گے؟ کہ جب انگریز ہندوستان میں دبے پاؤں داخل ہو رہے تھے اور دہلی کی مسلم مغل طاقت اپنے پورے عہد شباب پر تھی، اس وقت حضرت مجدد الف ثانی اور ان کی معاون جماعت علماء نے ملک میں اسلامی اور شرعی نظام قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔

اور کیا یہ بھی محض ایک حادثاتی امر تھا؟ کہ جب مرکزی طاقت مضمحل ہونا شروع ہوئی، ملک میں انتشار پھیلنے لگا اور انگریزوں کے قدم بڑھنے لگے۔ تو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے رفیق علماء نے مسلمانوں کی فکری عقائدی اور تنظیمی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور کیا یہ بات بھی اتفاقیہ طور پر ہی وقوع پذیر ہو گئی تھی؟ کہ جب اٹھارھویں صدی کے ختم ہوتے ہوتے پورے ہندوستان پر انگریزی قوت غالب آنے لگی تھی تو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت و سربراہی میں، وہ مشہور تحریک جہاد قائم ہوئی۔ جس نے شمالی ہند کی سرحدوں سے راس کماری اور خلیج بنگال تک انگریزوں کو خوف زدہ کر دیا تھا اور مسلمانوں میں جوش ایمان و عمل کا نیا ولولہ اور تازہ روح پھونک دی تھی۔ اور بنگال کی تحریک فرائض برپا ہوئی۔ جس نے پورے بنگال میں انگریزی اقتدار کو ہلاک کر کے رکھ دیا تھا۔

پھر کیا یہ بھی محض اتفاق ہی تھا؟ کہ ۱۸۵۷ء کی مشہور اور ملک گیر جنگ حریت کی قیادت ہر جگہ مسلمان علمائے دین کے ہاتھوں میں تھی؟

اور کیا دیوبند کی تحریک قاسمی، تحریک شیخ الہند۔ صادق پوری علماء کی خفیہ تنظیم جہاد۔ کلکتہ کی تحریک حزب اللہ اور ہندوستان کی مشہور تحریک خلافت جن کی سربراہی و قیادت وقت کے اکابر علماء کر رہے تھے۔ اور جنھوں نے ملک و ملت کی سیاسی زندگی کو ایک نیا موڑ دیا کیا محض اتفاق سے ہی جاری ہو گئی تھیں

اگر ایسا نہیں تھا اور واقعی ایسا نہیں تھا تو یہ ماننا پڑے گا کہ علمائے حق کی بالغ نظری نے پہلے مرحلہ پر ہی فرنگی اقتدار کی خطرناکیوں کو بھانپ لیا تھا۔ وہ اقامت دین کی باقاعدہ جدوجہد کے لئے آج سے تین سو سال قبل ہی کھڑے ہو گئے تھے اور ان کا یہ کام بغیر کسی انقطاع کے انگریزوں کے اخراج تک جاری رہا اور اب بھی جاری ہے۔ انھوں نے وقت کے حالات کو سمجھ سمجھ کر قدم اٹھایا۔ کسی حالت اور کسی دور میں بھی اسلام کی روح اور اس کے تقاضوں کو مضمحل نہیں ہونے دیا۔ انھوں نے اپنے انفرادی کردار سے کتاب و سنت کی حقیقتوں کو زندہ و قائم رکھا۔ اور اپنی اجتماعی قوت سے ہر مخالف اسلام طاقت کو دعوت مبارزت دی۔ وہ دین میں کسی کمی و بیشی، کسی تحریف و تاویل اور کسی مفاہمت و نام نہاد رواداری کے روادار نہیں ہوئے۔ انہوں نے اسلاف کرام کی اختیار کردہ کتاب و سنت کی تعبیرات سے ذرا سا بھی انحراف گوارا نہیں کیا۔ حالانکہ خدمت خلق اور ملک و قوم کے انتظامی معاملات میں انھوں نے اپنے پرائے کا کوئی امتیاز نہیں رکھا اور ہر قسم کی تنگ نظری سے بالا و پاک رہے۔

انگریزوں کے اثر و غلبہ کے سابقہ چاروں ادوار میں علماء کی جماعت کے سوا کسی بھی ایک فرد یا گروہ کا نام نہیں لیا جا سکتا جس نے خالصتاً دین و ملت کی خاطر اصلاح و تنظیم کا کام کیا ہو اور برطانوی طاقت سے آنکھیں چار کی ہوں۔ اس کے برعکس اس دوران جماعت علماء سے باہر سے ایسے افراد و گروہ ضرور پیدا ہوتے رہے جو کسی نہ کسی عنوان سے انگریزوں کے حامی و معاون بنے بعض نے اپنے ذاتی مفادات کے لیے انگریزوں سے کشمکش بھی کی لیکن کسی بہتر تصفیہ یا شکست کے بعد وہ بھی انگریز کے پشت پناہ یا وظیفہ خوار بن گئے۔ حتیٰ کہ بعض دین و اسلام کے نام پر علماء کے اختیار کردہ موقف کی مخالفتیں کیں۔

انگریز نے مسلمانوں کو سیاسی، اقتصادی اور اجتماعی اعتبار سے ہی شکست دے دینے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے چاہا کہ ان کی معاشرتی اور تہذیبی حیثیت ہی تباہ کر دی جائے ان کی علمی اور فکری قوت بھی مٹا دی جائے اور ان کے عقائد و ایمان کی دنیا میں بھی تھلکہ ڈال دیا جائے۔

عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگوائی، علماء اسلام اور جمہور مسلمین کے درمیان بُعد و بے تعلقی پیدا کرائی گئی۔ قدیم علوم دینیہ کو بے فائدہ اور مضرت رساں ٹھہرایا گیا۔ مسلمانوں کی تاریخ کو ملک گیری اور کشور کشائی کی تاریخ بتایا۔ اسلام کو عام مذاہب کی طرح کا ایک ایسا مذہب کہا جو محض تلوار کے زور اور جبر سے پھیلا؟ اسلام کی نئی نئی تعبیریں اور تشریحیں کرائیں۔ بعض سے کہلوایا گیا کہ اسلام محض ایک ذاتی معاملہ ہے اس کا تعلق امور دنیاوی سے کیا ہے۔ بعض کے ذریعہ سمجھایا گیا کہ یہ محض عقائد و عبادات کا دین ہے، اسے دوسرے معاملات سے کیا تعلق۔ بعض سے یہ دعویٰ کرایا گیا کہ اسلام تو ایک عسکری تنظیم اور آمرانہ غلبہ کا دین ہے بعض نے کہا کہ اسلام کا اصل مقصد معاشی اور اقتصادی مساوات و یکسانیت پیدا کرنا ہے اور بعض نے اصرار کیا کہ ایک ریاست و اقتدار کا قیام ہی اصل منشا و مقصد ہے

الغرض یہ کہ کسی نے اسلام کو محض مجموعۂ رسوم و رواج بنا دینا چاہا۔ کسی نے محض انفرادی اور ذاتی معاملات تک محدود رکھنا چاہا۔ کسی نے غلبہ و اقتدار کا ذریعہ بنا لینا چاہا۔ کسی نے جماعتی سیاسیات (پارٹی پالیٹکس) کا آلہ کار کر دینا چاہا۔ کسی نے ایک نظام کے طور پر اسے تعبیر کیا تو کسی نے ایک دستور کے طور پر اسلام کی یہ مختلف شکلیں اور متعدد ایڈیشن، انگریزی اقتدار کے عہد میں تیار ہوتے رہے۔ صاحب قلم و انشاء افراد اپنے بنگلوں اور دفتروں میں آرام سے بیٹھ کر اسلام کی یہ شکلیں اور ایڈیشن ترتیب دیتے رہے ان کے مراکز فکر قائم کرتے رہے جبکہ علماء دین و ملت کی خاطر سخت جانگسل جدوجہد میں مصروف تھے۔ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے علوم محفوظ و باقی رکھنے کے لئے۔ بھیک مانگ کر دینی مدارس قائم کر رہے تھے۔ وہ جگہ جگہ وعظ و ارشاد کے ذریعہ مسلمانوں کا دین سے تعلق و رشتہ برقرار رکھنے اور جوڑنے کی

(باقی صفحہ پر)

بقیہ فکر و نظر

کی کوشش میں لگے ہوئے تھے وہ اسلام پر پے در پے مخالفانہ حملوں اور اعتراضات کا جواب دے رہے تھے۔ کہیں وہ خانہ ساز نبوتوں اور الہاموں کے دعووں کا توڑ کرتے۔ کہیں وہ عیسائیوں اور آریاؤں کی دریدہ دہنی کو روکتے، کہیں وہ مسلمان نوجوانوں اور جدید تعلیم یافتہ افراد میں بڑھتی ہوئی بے دینی اور اسلام سے بیزاری کے رجحانات کا سدباب کرتے کہیں وہ نئی مغربی تہذیب کی بدولت مسلمانوں کی گرتی ہوئی اخلاقی حالت کا مداوا کرتے کہیں وہ ملک میں روز افزوں سیاسی تغیرات کی رو کو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں کرنے کی جدوجہد کرتے۔ ساتھ ہی برطانوی حکومت کے جبر و تشدد کا ہدف خاص بھی بنتے الغرض اتنے محاذوں پر مصروف و منہمک رہنے کے بعد اسلام کی نئی نئی من مانی تعبیر کرنے والے شوخ چشموں کے لعن وطعن کا شکار بھی ہوتے رہتے۔ اور یہ افراد دگروہ برطانوی حکومت کے زیر سایہ گوشہ ہائے عافیت میں بیٹھ کر دین وملت کے نام سے تجددانہ مہم چلاتے رہتے تھے۔

شمار دین ان حالات سے اسلام اور مسلمانوں کو گذار کر آزادی کے دور میں لائے اور اب بعض برخود غلط لوگ مسلمانوں کو یہ باور کرا رہے ہیں کہ علماء نے تو محض مذہبی دکانداریاں قائم کر رکھی تھیں۔ انہوں نے مساجد کی امامت و دین کی پیشوائیت کا کاروبار چلایا ہوا تھا۔ انہوں نے خدمت دین کا کوئی کام کیا نہ اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کی۔

اس طرح گزشتہ تین سو سال کی عظیم تاریخی جدوجہد پر پانی پھیر کر وہ اپنے دعووں اور عزائم کے لئے مسلمانوں کی نئی نسل کے اندر گنجائش نکالنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہیں معلوم کہ وہ دیدہ و دانستہ یہ بات سمجھنے سے گریز کر رہے ہیں یا واقعتاً اسے سمجھنے کا شعور نہیں رکھتے کہ اگر یہ مسلمان قوم اور مسلمان ملت اپنے اس شاندار ماضی کے تاریخی ورثہ سے منقطع ہو کر رہ جاتی ہے اپنی اقامت دین کی جدوجہد کو ماضی کی جدوجہد سے وابستہ نہیں رکھتی ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا حقیقی منشا جاننے اور سمجھنے کے لئے صحابہ واسلاف کرام کو واسطہ

و معیار ہی نہیں مانتی ہے۔ اپنے گزشتہ بزرگوں کی فراست، سیاست اور علم و فضل پر اعتماد نہیں رکھتی ہے۔ ان کے کاموں کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہیں اسلام کے مقاصد سے غداری کرنے والا خیال کرتی ہے۔ ان کی بصیرت دینی کو ناقص سمجھتی ہے، ان کے آراء اور فیصلوں کو یک قلم غلط قرار دیتی ہے، وہ قوم و ملت اپنے مستقبل کے لئے سوائے اپنے گرد و پیش کے اور کہاں سے رہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔ اس کی مایوسی اور محرومی کی کوئی حد ہو سکتی ہے۔

کیا اس قوم و ملت کے اہبروفتا تد تاریخ کی اس غلط تعبیر و تغلیط کے بعد دین اور اسلام کو اپنے ذہنی رجحانات کے مطابق معنیٰ نہیں پہنائیں گے؟ کیا ان کا اجتہاد وقت کے تقاضوں کا مرہون منت نہیں ہوگا! کیا ان کی حکمت عملیاں اپنے ماحول سے متاثر ہو کر تشکیل نہیں پائیں گی؟ کیا ان کے ہر اقدام کا محرک وقت کی ضروریات اور تقاضے نہیں ہوں گے؟ کیا ان کے حق و باطل کا معیار عوام کی پسند اور جمہور کی جذباتی وابستگی نہیں بن جائے گی؟ کیا وہ اسلام کو ہر وقت تبدیل ہوتے رہنے والا دین بنا کر نہیں رکھ دیں گے؟ حتیٰ کہ کسی تلاطم خیز موقعہ پر جب انہیں اپنی لٹیا ڈوبتی نظر آئے گی تو کیا وہ اسے بچانے کے لئے حکمت عملی کے اقتضاء کے مطابق اسلام کی کشتی موجوں کے حوالے نہ کر دیں گے۔ تاریخ ایسے حادثات دیکھ چکی ہے اور کہنے والے نے صحیح ہی کہا تھا کہ ۔

"کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
فقیہہ و صوفی و مُلا کی ناخوش اندیشی

دین کی تعبیر و تشریح میں سلف کے اتباع سے آزاد ہو کر، ہر مدعی اپنے افکار و مزعومات کو قرآن و حدیث کا لباس پہنا کر اسلام کے نام سے پیش کر سکتا ہے۔ اور جس قوم و ملت کو یہ باور کرا دیا گیا ہو کہ اسلام سمجھنے کے لئے اسلاف کی ذہنی غلامی و عقیدت سے آزاد ہونا ضروری ہے وہ ایسے مدعیوں کا بہ آسانی شکار بن سکتی ہے۔

اسلام سے پہلے کے تمام ادیان وملل کی تحریف، گمراہی میں یہی بنیادی سبب کارفرما ہوا ہے کہ ان کی تعبیر و تشریح کا کوئی باقاعدہ ربط و تسلسل قائم نہیں رہ سکا، ہر عالم کتاب و مذہب نے آزادانہ طور پر جیسا مناسب سمجھا کتاب و مذہب کی تعبیر و توضیح کی اور آخر کار رفتہ رفتہ اصل کتاب در اصل مذہب مسخ ہو کر رہ گئے۔ ابتداءً منشا و مراد کی باریکیوں میں تغیر کیا گیا، پھر اصل منشا و مراد کو بدلا گیا۔ اس کے بعد مفہوم و معنیٰ میں تبدیلیاں لائی گئیں اور اس کے بعد متن بھی تحریف کر کے رکھ دیا گیا۔ دین ابراہیمی، دین موسوی، دین داؤدی اور دین عیسوی وغیرہ کے ساتھ یہی ہو چکا ہے اور اب اسلام کے لئے بھی خطرہ کا یہ سب سے بڑا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ علمائے دین اور جمہور مسلمین کی باہمی وابستگی سے ہی یہ دروازہ بند کیا جا سکتا ہے۔

بہرحال عصر حاضر کے مسلمانوں کو سب سے بڑا فتنہ درپیش ہے اور جس نے پوری آزادی کے ساتھ برطانوی عہد حکومت میں سر اٹھایا وہ یہی تصور ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اسلاف کی ذہنی غلامی سے آزاد ہو کر اور انہیں معیار و سند نہ مانتے ہوئے براہ راست اور بلاواسطہ سمجھا جائے اور پھر اپنے فہم کی اس کسوٹی پر سلف و خلف کے کاموں کو پرکھا جائے، اس طرح جو بات اپنی دانست کے مطابق حق نظر آئے اسے قبول کر لیا جائے اور جو باطل نظر آئے اسے رد کر دیا جائے اور اپنے اسلام کے لئے ایک نیا جامہ تراش لیا جائے۔ غور فرمائیے کہ اس انداز فکر میں اصل معیار اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت ہوئی یا نعوذ باللہ کتاب و سنت رسول اللہ کو سمجھنے کے لئے ایسے فکر فرماؤں کی عقل و دانش معیار بن گئی ہے۔

جس شخص نے بھی یہ سخت گمراہ کن تصور ابتداءً پیش کیا، اس نے ضلالت و ہوائے نفس کا وہ کارنامہ انجام دیا جو اسلام کے بڑے سے بڑے منکر دشمن سے بھی ممکن نہیں تھا۔ اور اسلام سے انحراف کی وہ خوش نما راہ تعمیر کر دی جسے اسلام کی اصل راہ سمجھ کر نہ جانے کتنے ہی سادہ لوح۔ نیک نیت اور خوش فہم مسلمان اختیار کر بیٹھے ہیں۔ فخر کے ساتھ اس راہ پر چل رہے ہیں اور اپنے بزرگ اسلاف اور اکابرین دین پر زبان طعن دراز کیے ہوئے ہیں۔

اللھم احفظ من شرور انفسنا و من شرور الشیاطین ۔۔

نڑہوتر علاقہ لورہ میں سیرت النبی کا جلسہ

۲۴-۲۵ اگست کو جامع مسجد نڑہوتر علاقہ لورہ میں سیرت النبی ؐ کے سلسلہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالرحمٰن صاحب (فاضل دیوبند) منعقد ہوا۔

کینیڈی صاحب کا تازہ ارشاد

(بقیہ صفحہ ۲)

کشمیری عوام کا حق خود اختیاری اٹل ہے اور پاکستان کی اس کے ساتھ وابستگی ناقابل تبدیل ہے۔ یہ مسئلہ اس وقت بھی حل کیا جانا ضروری تھا۔ جبکہ ابھی چین میں اشتراکی انقلاب نہیں آیا تھا، اس وقت بھی حل کیا جانا ضروری تھا جب بھارت اور اشتراکی چین کے درمیان بھائی چارے کی پینگیں بڑھ رہی تھیں۔ اور آج بھی حل کیا جانا ضروری ہے جبکہ بھارت امریکہ کے بل بوتہ پر چین کے ساتھ برسر پیکار ہے۔ اب اس مسئلہ کو دوسرے مسائل کے ساتھ خلط ملط کر کے غتربود نہیں کیا جا سکتا ہے۔

(کمال)

حضرت مولانا غلام محمد صاحب ناظم جمعیتہ علماء اسلام کوہ مری اور حضرت مولانا سید چراغ دین شاہ صاحب راولپنڈی اور حضرت مولانا حافظ محمد یونس صاحب ہزاروی نے سیرت النبی ؐ کے موضوع پر بصیرت افروز تقریریں فرمائیں نیز عائلی قوانین اور ردّ امیں بیں قرآن مجید کی تعلیم کے ناقص انتظام کے خلاف قرار دادیں منظور کی گئیں۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مفید اور مجرب دوائیں

کنذن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)
یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے

لجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کا اجلاس

۲۷ اگست کو مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان جیکب آباد تشریف لائے اور ۵ بجے شام کو پریس کانفرنس ہوئی جس میں جمعیۃ کے بارہ میں اور ملکی سوالات مولانا صاحب سے کئے گئے ۔ بعد نماز عشاء اناج منڈی میں ایک بہت بڑے مجمع میں حضرت مولانا نے عام خطاب فرمایا ۔ نیز عائلی قوانین پر نکتہ چینی کی اور اس غیر شرعی قانون کے بارے میں عامۃ المسلمین کو خبردار کیا فرمایا کہ ایسے غیر شرعی قانون کی مذمت کی جائے جو قرآن و حدیث کے خلاف ہوں ۔

اس کے علاوہ ضلعی اراکین کو منعقد ہونے والی مرکزی کانفرنس کو خاص ہدایت فرمائی بعد ازاں دعا پر پروگرام ختم ہوا ۔

جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کا اجلاس

مورخہ ۵ ستمبر کو بعد نماز مغرب جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کا اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ حضرت مولانا نظر محمد صاحب منعقد ہوا ۔ جس میں شہر کے تمام لوگ شریک اجلاس ہوئے ۔ امیر صاحب نے ایک مختصر تقریر فرما کر عوام الناس کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور ممبر سازی پر زیادہ زور دیا ۔ نیز جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) ہر پندرھویں دن شہر کندکوٹ میں ایک اجلاس ہوا کرے گا ۔ جس میں شہر کے لوگوں کو دعوت دی جائیگی ۔

(۲) جمعیۃ کے فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے ماہواری چندہ اور لائبریری فنڈ مقرر کیا گیا ہے ۔

(۳) ضروری شکایات سننے کے لئے پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو کہ آنے والی شکایات کی روک تھام کریں گے نام ارکان مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) امیر مولانا نظر محمد صاحب (۲) سیٹھ عبدالمجید صاحب (۳) رشید احمد صاحب میال (۴) حافظ محمد اسحاق صاحب (۵) سیٹھ اعتبار علی خان بروہی کندکوٹ ۔

(۴) ہر ماہ میں ایک بار کسی محلے کی مسجد میں جمع ہو کر نماز روزہ اور کلمہ شریف کی تلقین کریں گے اور اسی مسجد کے محلہ میں گشت کر کے لوگوں کو کلمہ کے مطلب اور مفہوم سمجھائیں گے ۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا اجلاس

مولانا قائم الدین صاحب کے ضلع بدر کئے جانے پر احتجاج

آج حضرت مولانا منظور احمد شاہ صاحب کہروڑی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بوہڑ گیٹ ملتان نے مولانا قائم الدین صاحب مرکزی مبلغ تنظیم اہلسنت پاکستان کو ضلع مظفرگڑھ کے اس حکم کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ مولانا قائم الدین صاحب ملک نادر بخش جھکڑ نمایندے کے مقابلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے نمایندہ کی کوٹ ادو کے علاقہ میں حمایت کر رہے تھے ۔ اس لئے مولانا صاحب کو ان کے آبائی وطن ضلع مظفرگڑھ سے تین مہینہ کے لئے ضلع بدر کر دیا گیا

ناظم اعلیٰ و رکن خاص ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میرپور کا تبلیغی دورہ

حسب ہدایت مجلس شوریٰ ناظم اعلیٰ شیخ ممتاز علی و عبدالشکور صاحب سابق کنوینر حال رکن جمعیۃ علماء اسلام نے ضلع کی ابتدائی جمعیتوں کا دورہ کیا قصبہ ڈگری و جھڈو میں جناب حافظ محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ جنوبی صوبہ سندھ کی خاص معاونت رہی ۔ دورہ ہذا سے اندازہ لگا کہ یہاں عوام کو جمعیۃ علماء اسلام سے پورا تعاون اور دلچسپی ہے ۔ عہدیداروں کو بھی دلی شوق ہے اور اس میں جمعیۃ کے دستور کے مطابق چل کر انشاء اللہ قوم کی صحیح خدمت اور ملکی سالمیت کا تحفظ کر سکیں گے ۔

علماء پر طرح طرح کی پابندیوں ۔ جلسوں کی اجازت اور لاؤڈ سپیکر کی اجازت کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات سیاسی راہنماؤں کی نظربندیوں اور مقتدر جماعت کنونشن لیگ کی حقیقت کو واشگاف فرماتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ ہمارے ارباب اقتدار اعلانیہ اسلام اور جمہوریت کے نام پر جمہوریت کا گلا گھونٹ رہے ہیں آپ نے متنبہ کیا کہ اگر ان پابندیوں کو ختم نہ کیا گیا اور غلامانہ ذہنی تبدیل نہ کیا گیا تو ملک بدنام ہو کر رہ جائیگا آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ ملکی نظم و نسق اور اسلامی معاشرہ کی بحالی اس صورت میں ممکن ہے کہ دنیا دار اور نڈر نمائندے اسمبلیوں میں بھیجے جائیں ملک کی واحد نمائندہ سیاسی و مذہبی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ عزم صمیم کر چکی ہے کہ ملک کے معاشرہ کو بدلہ جائیگا اس لئے ہم نے کہہ دیا ہے کہ کوئی بزدل جمعیۃ کے انتخاب میں سامنے نہ آنے پائے یہ حکیمانہ اور بصیرانہ خطاب ساڑھے بارہ بجے شب دعا پر ختم ہوا ۔

جبتک اسمبلیوں میں نڈر اور دیندار نمائندے نہ بھیجے جائیں گے ملک کا

نظم و نسق درست نہ ہوگا (مولانا غلام غوث)

جمعیۃ علماء اسلام خوشاب کے زیر اہتمام ۲، ۳ ستمبر کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ۔ ۲ ستمبر کے جلسہ کی صدارت حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب رکن مجلس شوریٰ ضلع سرگودھا نے فرمائی ۔ اجلاس میں علامہ خالد محمود صاحب تشریف لائے ہوئے تھے مگر تین ماہ کی پابندی کے سبب تقریر نہ ہو سکی ۔ چنانچہ اجلاس میں مولانا محمد اسماعیل صاحب اور قاری عبدالسمیع صاحب نے خطاب فرمایا مجمع بے حد تھا ۔ فاضل مقررین نے جمعیۃ کا تعارف کرایا اور اس کے اغراض و مقاصد سے عوام کو روشناس کر دیا ۔

۳ ستمبر کے جلسہ کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے کی اجلاس حافظ محمد سعید صاحب کی تلاوت قرآن سے شروع ہوا ۔ اجلاس سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا ۔ مولانا نے اپنی تقریر کا آغاز لقد من اللہ علی المومنین الخ آیت سے فرمایا ۔ ابتدا میں آپ نے عوام کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین "مجاہد اسلام اور شیر اسلام" کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہماری کیا حقیقت ہے مجاہد اسلام اور شیر اسلام صحابہ کرام تھے جنہوں نے اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی اور خون کا آخری قطرہ تک اسلام کے لئے قربان کر دیا ۔ آپ نے کہا کہ اگر میں واقعی شیر ہوتا تو ملک میں اسلام کے خلاف جو بحران ازلی سینہ سپر ہیں ۔ ان کا قلع قمع کر دیتا ۔ آپ نے شکوہ کیا کہ حکومت خود اسلام کا تحفظ نہیں کرتی اور ہمیں اجازت نہیں دیتی ۔ اگر ہمیں اجازت مل جائے تو ہم ان فتنوں سے خود نپٹ لیں ۔ آپ نے صحابہ کرام کی مجاہدانہ زندگی کے کارہائے نمایاں بیان فرمائے اور جس طریق سے انہوں نے اسلام کی خدمت کی ہے ان کی ایک جھلک عوام کے سامنے رکھی ۔ عوام کے اس مجمع کثیر کو خطاب فرماتے ہوئے آپ نے مختلف فتنوں کی تہہ کی اور فرمایا کہ قرآن کے معنی اور حدیث کے معنی بگاڑے جا رہے ہیں صحابہ کرام کو ہدف تنقید بنایا جا رہا ہے ۔ علماء کے خلاف پروپیگنڈہ ہے کہ "یہ اسلام کے ٹھیکیدار تھوڑے ہیں" آپ نے فرمایا کہ علماء کسی قوم ذات برادری کا نام نہیں بلکہ ہر اس ذات کا جس نے قرآن و حدیث کی خدمت سے عالم دنیا کو سنوارا اس کا نام عالم ہے ۔ آپ نے مخالفین علماء کرام از قسم سکندر مرزا وغیرہ کا کڑا محاسبہ کیا اور فرمایا کہ ملک میں علماء کی مخالفت کرنے والا آج لندن میں بھیجا جا چکا ہے کیونکہ جعفر بنگال کی غدار اولاد کا مقام وہیں تھا ۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

آپ نے فتنہ عظیم یعنی مودودیت کا علمی محاسبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ میاں صحابہ کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ دے حضور علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم (صحابہ ستارے ہیں ان کی اقتدا سے ہدایت پاؤ گے) فرمائیں اور چودھویں صدی کا مجتہد انہیں کہیں کہ وہ معیار حق نہیں آپ نے مزید فرمایا کہ صحابہ کی تنقیص کی منزل یہ کہ حضور کی تنقیص کر بیٹھے اور دجال کے بارے میں لکھ دیا کہ یہ سب حضور کے خیالات تھے ۔

آپ نے سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں کی تفصیل فرمائی اور جو لوگ مختلف صورتوں سے دین میں فتنہ انداز بن رہے ہیں ان کو متنبہ کیا کہ اگر وہ اپنی روش سے باز نہ آئے تو انہیں آخر کار سخت ندامت کا سامنا ہوگا آپ نے مرزائیت اور عیسائیت کے خلاف سخت احتجاج کیا اور ان اسلام سوز حرکات کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ۔

آپ نے ملکی سیاسیات پر تبصرہ کرتے ہوئے ممبران اسمبلی کی سرد مہری ارباب اقتدار کی دین دشمنی ۔ جمہوریت کشی اور مادہ پرستی پر کڑی تنقید کی ۔ عائلی قوانین کے متعلق ارباب حل و عقد کے خیالات پر تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ منحوس قوانین بہرحال منسوخ ہو کر رہیں گے ۔ ملک میں بڑھتی ہوئی بے حیائی فحاشی عریانی پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور فرمایا کہ غنڈہ کا ازم ملک کو تباہ کر رہا ہے اوباشوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے لیکن ان غنڈوں کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے ۔ +

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ ۔ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں

قیمت ۔ ۔ انگریزی دس روپیہ پچاس پیسے

مقوی بدن گولیاں ۔ کمزوری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کیلئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں ۔ قیمت ۔ ۔ انگریزی ۵۰ ۔ ۱۲ روپے

علاوہ محصولڈاک

مسعود یونانی دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور

اطلاعات

قائدین جمعیۃ علماء اسلام کا ٹنڈو آدم میں ایک روزہ کانفرنس سے خطاب

(شہداد پور) ضلع جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ٹنڈو آدم میں ایک روزہ کانفرنس ۲۱ ستمبر کو منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم پی اے ناظم اعلیٰ کنسلو مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اس کے علاوہ سندھ کے مشہور و معروف علماء کرام و ضلع جمعیۃ کے قائدین شرکت فرما رہے ہیں احباب تاریخ نوٹ فرمالیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام حلقہ دھرمپورہ

کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مورخہ ۲۴ ستمبر بروز اتوار کو بعد نماز عشاء دھرم پورہ بالمقابل چاک فیکٹری ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ جس میں مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جہلم خلیفہ حضرت مولانا احمد علی صاحب و دیگر علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی شہر کا سالانہ اجلاس

راولپنڈی۔ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ رجسٹرڈ راولپنڈی کا سالانہ اجلاس مورخہ ۲۹ - ۳۰ جمادی الاول مطابق ۱۸، ۱۹ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں شمولیت کے لئے ملک کے مقتدر علماء کرام و صوفیائے عظام کو دعوت دی گئی ہے احباب و سرپرست حضرات تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

ٹیکسلا میں تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام جلسہ

ٹیکسلا میں تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام ایک جلسہ مورخہ ۲۱، ۲۲ ستمبر کو ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علامہ خالد محمود صاحب۔ علامہ عنایت اللہ صاحب۔ خطیب منڈی بہاؤالدین اور محمد بخش صاحب چشتی نعت خواں تشریف لائیں گے۔

بخدمت خادم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ صوفی محمد حفیظ صاحب ت ع ختم نبوت منٹگمری شرکت فرمائیں گے

نوٹ: مدعوین حضرات کے علاوہ باقی حضرات قیام طعام کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب مبلغ

جمعیۃ علماء اسلام کا ماہ اکتوبر کا پروگرام

۵ ر اکتوبر بروز ہفتہ۔ فاطمہ جناح کالونی فاروقی مسجد کراچی ۵ شہاب الدین صاحب

۶ ر اکتوبر۔ اتوار۔ بولٹن مارکیٹ۔ جناب عبدالوہاب صاحب۔

۷ ر اکتوبر بروز پیر۔ رامسوامی کھٹائی کمپاؤنڈ۔

۸۔ اکتوبر بروز منگل۔ افضل مسجد۔ کاغذی بازار۔ جناب عبدالرزاق صاحب

۲۱ ر اکتوبر۔ پیریل مارکیٹ جناب محمد قاسم صاحب عسکری۔

۲۲ ر اکتوبر۔ منگل کورنگی ۶ جناب ماسٹر محمود صاحب عبدالرحمٰن احباب اسٹور

۲۳ ر بدھ۔ لی مارکیٹ نیپیر پولیس لائن جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب

۲۴ ر جمعرات۔ متصل جامع مسجد بزنس لائن نزد بادامی عائشہ اسکول صدر۔

۲۵۔ جمعہ۔ جامع مسجد الفلاح ہاؤسنگ سوسائٹی مدرسہ جناب قاری عبدالحق صاحب

۲۶ ر ہفتہ۔ ریلوے ریسٹورنٹ اکھاڑہ کھڈو پہلوان ادھرام روڈ۔

مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت کلورکوٹ کا سالانہ جلسہ

مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت کلورکوٹ تحصیل بھکر ضلع میانوالی کا سالانہ جلسہ ۲۹ - ۳۰ ستمبر بروز اتوار۔ پیر ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں حضرت مولانا مولوی عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رح۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور۔ حضرت مولانا حکیم عبدالحکیم صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم جامع حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان شہر حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب خلیفہ حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہوری جہلم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر۔ حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب آزاد۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب۔

مفتی پاکستان حضرت الحاج مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی صدر دارالعلوم کراچی کا ارشاد گرامی

اگر کسی سیاسی جماعت میں شریک ہونا پڑے تو جمعیۃ علماء اسلام اولیٰ ہے

سوال حضرت مفتی صاحب سے کسی سائل نے سوال کیا تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور جماعت اسلامی کے حضرات مجھے دعوت شرکت دیتے ہیں۔ میں کس جماعت میں شریک ہوں؟

اس سوال کے جواب میں حضرت مفتی صاحب نے درج ذیل جواب ارشاد فرمایا۔

جواب: عزیزم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میرا معمول تو یہ ہے کہ باقاعدہ کسی سیاسی یا نیم سیاسی جماعت میں شریک نہیں۔ اور جو بھی جماعت کسی دینی اور صحیح مقصد کے لئے کوشش کرتی ہے مقدور بھر اس کی تائید و اعانت کرتا ہوں جو کام اپنے لئے پسند کیا ہے وہی مشورہ دوسروں کو بھی دیتا ہوں۔ لیکن ہر شخص کے شخصی حالات جدا ہوتے ہیں اس کی وجہ سے اگر کسی جماعت میں شرکت کرنا پڑے تو جمعیۃ علماء اسلام اولیٰ ہے۔ والسلام۔ محمد شفیع عفی عنہ

مدرسہ مدنیہ تعلیم القرآن بہاولپور کا اجتماع

مورخہ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ ستمبر جامع العارف بہاولپور میں ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے حسب ذیل بلند پایہ اور مایہ ناز علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ خانپور۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر صدر مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت و دیگر علماء کرام

مدرسہ برکات الاسلام چک ۲۰۵ ج ب وزیروالا کا چوتھا عظیم الشان سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۸ - ۲۹ ستمبر بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ مولانا محمد علی جانباز مولانا عبدالعلیم مدرس اشرف المدارس لائلپور مولانا محمد امین گلی خطاب فرمائیں گے۔

ایڈیٹر خدام الدین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں

ڈاکٹر منظور حسین نقوی ایڈیٹر خدام الدین لاہور ٹوبہ ٹیک سنگھ کا صدر ۱۹ ستمبر کو بذریعہ شاہین ٹوبہ ٹیک سنگھ پہنچیں گے۔ شام کو نماز مغرب کے بعد حسب معمول مجلس ذکر ہوگی اس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف کا خطاب ہوگا اور جمعہ ۲۰ ستمبر کو نماز جمعہ

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دواخانہ فیض عام لاہور کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے جس کا نرخ دو روپے تولہ۔ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے۔ یہ پیشاب کی کثرت رقت کمزوری اعصاب چوٹ لگنے ہڈی ٹوٹنے اور نہر دی روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

(نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانہ کے برابر۔ چھوٹے بچے کو کم کردیں۔ گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت کو حل کرکے پی لیں اور پاؤ بھر کم دودھ بعد میں پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو صبح و شام نہار منہ۔ ترشی اور تیل والی اشیاء سے پرہیز کریں۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان۔ سیلان۔ چنبل۔ بواسیر۔ دمہ مستورات کی مخصوص بیماریاں اٹھرا (جس میں بچے مر جاتے ہیں) اولاد نرینہ اختلاج قلب اور رکی انسی وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی صاحب کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں۔

ملنے کا پتہ { دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل شاہ محمد غوث لاہور

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol. No. 6 || 20 September 1963 1st Jamadi ul Awal 1383 | No. 36

ماتحت جماعتوں کے نام
ضروری اعلان

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے حکم سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو مرکزی اجلاس ملتان میں مورخہ ۲۵-۲۶ ستمبر کو ہونا قرار پایا بالفعل الحال اس کو بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اطلاع ثانی کا انتظار فرمائیں (ناظم دفتر)

مفسرِ قرآن حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ رحلت کر گئیں

جہانِ رنگ و بو ایک عابدہ اور پرہیزگار خاتون سے خالی ہو گیا
نماز کے دوران روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی

لاہور - ۱۵ ستمبر - مفسر قرآن شیخ الحدیث اور امیر انجمن خدام الدین مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ ستر سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون - ان کو آج دوپہر میانی صاحب کے قبرستان میں حضرت مولانا احمد علی رح کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔

مرحومہ خود بہت پائے کی عالم دین تھیں اور ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ جو علم دین کی اشاعت میں ہمیشہ پیش پیش رہا - مرحومہ مولانا ابو محمد احمدؒ کی صاحبزادی تھیں - مولانا ابو محمد احمد بڑے عالم تھے اور تصنیف و تالیف ان کا مشغلہ تھا - ان کی موت سے ایک عابدہ اور پرہیزگار خاتون سے یہ جہانِ رنگ و بو خالی ہو گیا - مرحومہ کئی سال سے صاحب فراش تھیں اور اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتی تھیں اور نماز بھی اشاروں سے ادا کرتی تھیں۔ آج صبح بھی فجر کی نماز کے لئے انہوں نے تیمم کیا اور نیت اشاروں سے باندھ رہی تھیں کہ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی - مرحومہ کی وصیت یہ تھی کہ ان کو سنت نبوی کے مطابق جلد سے جلد دفنا دیا جائے چنانچہ ان کا جنازہ گیارہ بجے اٹھا لیا گیا - مرحومہ کا مولانا احمد علی سے نکاح شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ نے پڑھایا تھا - رسم نکاح دیوبند میں ادا کی گئی تھی - مولانا احمد علیؒ کی یہ دوسری شادی تھی - پہلی بیوی مولانا عبید اللہ سندھی کی صاحبزادی تھیں - جو جوانی میں ہی وفات پا گئیں - اس کے بعد خود مولانا عبید اللہ سندھی نے مولانا ابو محمد احمد سے کہہ کر ان کی لڑکی کا رشتہ مولانا احمد علی رح سے کروا دیا - ڈاکٹر عبد القوی لقمان مرحومہ کے چھوٹے بھائی ہیں - مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔

خبریں

• مغربی پاکستان کے ضمنی انتخابات میں سرکاری پارٹی (مسٹر مسعود صادق کے نامزد امیدوار) راولپنڈی میں شکست کھا گئے - لیکن باقی چھ حلقوں میں سرکاری پارٹی تمام نشستوں پر قابض ہو گئی ہے -

• "مشرق" نام کا ایک نیا روزنامہ لاہور سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔

• روس کا ایک فضائی وفد روس کی فضائی کمپنی ایرو فلوٹ ایرلائنز کا دو ممبروں پر مشتمل ایک وفد کراچی پہنچا ہے جو دونوں ملکوں کے درمیان فضائی معاہدہ کی بات چیت کرے گا۔

ملائشیا

ملایا - سنگاپور، سراوک، برونی و شمالی بورنیو پر مشتمل وفاق جسے ملائشیا کا نام دیا گیا ہے آج ۱۶ ستمبر سے معرض وجود میں آیا ہے اور اس کے قیام کی خوشی میں دو دن تک تمام ملک میں جشن منایا جائے گا۔

• ملائشیا کا تصور سب سے پہلے وزیر اعظم ملایا تنکو عبد الرحمن کو آیا تھا - انہوں نے سب سے پہلے ۲۷ مئی سنہ ۱۹۶۱ء کو فارن پریس ایسوسی ایشن کے اجلاس میں یہ تصور پیش کیا تھا -

• یہ دنیا کے نقشہ پر نصف چاند کے دو ٹکڑوں کی شکل میں ابھرا ہے - جنہیں چار سو میل لمبے جنوبی چین کے سمندر نے ایک دوسرے سے ملا رکھا ہے

• اس کی آبادی ایک کروڑ انسانوں پر مشتمل ہے -

• اس کی آبادی میں چینی نژاد باشندوں کی اکثریت ہے - آبادی کے تناسب میں چینی ۴۳ فیصد مسلمان ۴۰ فیصد جو زیادہ تر ملایا میں ہیں - بھارتی اور پاکستانی ۹ فیصد اور بورنیو کے اصل باشندے ۸ فیصد ہیں

• نئے ملک کا رقبہ ایک لاکھ تیس ہزار مربع میل ہے -

• اور اس میں ربڑ کی کاشت وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے - معدنیات میں قلعی کثرت سے ملتی ہے -

• وفاق کے دو جنوبی علاقے جنوب مشرقی ایشیا میں خطِ استوا کے عین شمال میں ملتے ہیں - ملایا سنگاپور اور اس کے شمالی علاقے اور سراوک و شمالی بورنیو اس کے مشرقی علاقے ہیں -

• امریکہ اور روس کے سفیروں نے ملائشیا کے مسئلہ پر صدر سوئیکارنو سے الگ الگ بات کی ہے -

• بھارت کو فوجی امداد کی فراہمی پر امریکی دفتر خارجہ اور وزارت دفاع میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے -

• عراق کے مارشل عارف نے اعلان کیا ہے کہ مصر، شام اور عراق میں جس بحران سے عرب اتحاد کو خطرہ تھا اسے دور کرنے کے لئے وفاق کی نئی تجاویز پر آئندہ ماہ گفتگو ہو گی

• ایک اطلاع کے مطابق امریکی ہوائی بیڑے کے ۴۴ بڑے جہاز ایک سو بیس ٹن ریڈار آلات لے کر کلکتہ پہنچ گئے ہیں - جہاں امریکہ - برطانیہ اور ہندوستان کی مشترکہ فضائی مشقیں ہوں گی -

• چینی صدر "لیو چاؤ شی" شمالی کوریا کے سرکاری دورہ پر وہاں پہنچ گئے ہیں -

• کویت اور شام آپس میں سفارتی تعلقات قائم کرنے پر رضا مند ہو گئے ہیں - اعلان کیا گیا ہے کہ کویت کا دفاع عرب ملک کریں گے -

• الجزائر کے صدارتی انتخاب میں "احمد بن بیلا" الجزائر کے پہلے صدر منتخب ہو گئے ہیں

• حکومت عراق کے اعلان کے مطابق عراق سے کرد فوجی دستوں کی آخری پناہ گاہ کا بھی صفایا کر دیا گیا ہے -

• فلپائن اور انڈونیشیا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ملائشیا کی نئی حکومت کو تسلیم نہیں کرتے -

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

العلماء ورثۃ الانبیاء

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۲ رشعبان المعظم سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۹

PAKISTAN 2 PAISA

20 DEC 63

اسلام اور مسلمانوں میں اختلافات کی حقیقت

ڈاکٹر احمد حسین کمال

مسلمانوں میں فروعی مسائل کا اختلاف تو عہد صحابہؓ میں ہی ہو گیا تھا لیکن اس کی اہمیت نہیں تھی اور اصل اسلام پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ بعد میں مسلک کا اختلاف بھی رونما ہوا۔ مسلک کے اختلاف کی حد تک بھی اصل اسلام کے ... کوئی تغیر واقع نہیں ہوا' البتہ عقیدہ کے اختلاف سے مسلمانوں کی ہم آہنگی میں ... ہوا۔ تاہم اسلام کا مقصود و منشا سب کے نزدیک غیر متنازعہ فیہ رہا۔

... یورپ کے غلبہ و استیلا کے دور میں' پہلی بار اسلام کے مقصود و منشا اور ... تعبیرات کے بارے میں بعض حضرات نے اختلاف کیا۔ تعبیر کا جزوی اختلاف ... خوارج و معتزلہ نے بھی کیا تھا۔ تاہم مقصود و منشا کے معاملہ میں وہ بھی ... ہندوستان میں انگریزی حکومت کے زیر اثر آنے والے حلقے نے اختلاف تعبیر ... کی پہلی اینٹ رکھی۔ لیکن شروع شروع میں وہ مقصود و منشاء کے بارے ... رہے ہے، تحریک خلافت کے خاتمہ کے بعد نہ صرف اسلام کی تعبیر کے معاملہ میں ... کیا گیا' بلکہ اس کے مقصود و منشا کو بھی بدلنے کی کوشش کی گئی۔ اور اس سلسلہ ... مرحوم علامہ مشرقی نے اٹھایا جو اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ ان کی کتاب " اسلام کی تعبیر اور اس کے مقصود و منشاء کو ایک نئے معنیٰ پہنانے کا ... ہے۔ تاہم ان کی فکری تحریک ان کے سیاسی زوال کے ساتھ ہی دب کر رہ گئی ... کے بعد علامہ مودودی اور مسٹر پرویز نے علی الترتیب و بتدریج اسلام کی تعبیر اور ... مقصود و منشاء کے بارے میں جدید نقطہ ہائے نگاہ بڑے ہی سلجھے ہوئے ... پیش کئے۔ اس سلسلہ میں علامہ مودودی کی تحریک بڑی ہی بھرپور اور ہمہ جہتی تھی' جو ... اور دواں ہے۔ لیکن مودودی صاحب کی تحریک بھی' علامہ مشرقی کی تحریک ... سیاسی دور میں داخل ہو چکی ہے اور اس کے نتائج و ثمرات مرتب ہونے ... لگا ہے۔ البتہ پرویز صاحب کی تحریک ابھی فکری اور تحریری دائرے میں محدود ... ہے ایک بنیادی نقص کی وجہ سے' اس کے زیادہ وسیع ہونے کے امکانات ...

... منشاء چونکہ یہاں ان تحریکوں پر کسی قسم کی گفتگو کرنے کا نہیں ہے۔ اس لئے ان کی ... و تجزیہ میں پڑے بغیر میں صرف مسلمانوں میں اختلاف کے موضوع پر چند ارشادات ... ہوں۔

... اختلاف پر جو یہ بات کہہ دی جاتی ہے کہ مسلمانوں میں ہمیشہ سے ہی اختلاف چلا آ رہا ... میں بھی اختلاف تھا، آئمہ میں بھی اختلاف تھا۔ محدثین میں بھی اختلاف تھا اور علماء کے مابین بھی اختلاف رہا ہے اور اختلاف رہتا ہے۔ اس لئے کسی بھی اختلاف کو زیادہ سنجیدگی کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے درست نہیں ہے، دراصل یہ بات کہنا سخت قسم کی مغالطہ دہی ہے۔ ان اختلافات کے درمیان بڑا ہی فرق ہے اور ان کی نوعیتیں یکسر مختلف ہیں۔

صحابہؓ کا اختلاف، آئمہ کا اختلاف، محدثین کا اختلاف اور علماء سلف و خلف کا اختلاف۔ مسائل کا اختلاف تھا۔ اسلام کی تعبیر اور اس کی منشاء و مقصود کے بارے میں اختلاف نہیں تھا' اور اس لئے یقیناً اس اختلاف میں چنداں اہمیت نہیں تھی۔ تاہم جن گروہوں نے عقیدہ اور تعبیر کا اختلاف کیا، انہیں متفقہ طور پر اسلام اور سواد امت سے خارج قرار دے دیا گیا۔ مثلاً خوارج کا اختلاف روافض کا اختلاف باطنیین کا اختلاف وغیرہم۔

الغرض مسائل کا اختلاف ایک جداگانہ چیز ہے، مسلک کا اختلاف ایک علیحدہ بات ہے اور تعبیر و مقصود و منشاء میں اختلاف ایک بالکل ہی الگ معاملہ ہے۔ یہ سب اختلافات ایک ہی قسم کے اختلافات نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ اگر یہ سب اختلافات بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتے تو پھر حق و باطل اور کفر و ایمان کا اختلاف بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

مسائل کا اختلاف، عقائد کا اختلاف، مسلک کا اختلاف، تعبیر کا اختلاف اور مقصود و منشاء کا اختلاف، ان سب اختلافات کو کس طرح ایک ہی درجہ میں رکھا جا سکتا ہے اور ان پر ایک ہی سا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ ان اختلافات کے درمیان جس نوعیت و شدت کا فرق موجود ہے، اس اعتبار سے ان پر حکم لگایا جائے گا۔

غور کیجئے ایک شخص کہتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ قادر و خالق ہے نعوذ باللہ۔ اسی طرح فلاں بزرگ بھی قادر و خالق ہے اور جب اس کے اس عقیدہ باطل کو رد کیا جاتا ہے تو وہ لوگوں سے کہنے لگتا ہے کہ یہ مولوی ملا تو ایسے ہی اختلافات کیا کرتے ہیں اور مثال میں آمین بالجہر و بالسر اور رفع یدین وغیرہ کے اختلافی مسائل کا حوالہ دیتا ہے، کیا اس کا یہ حوالہ حق بجانب سمجھا جا سکتا ہے' اور کیا یہ عقیدہ کے اس اختلاف اور مسائل کے اس اختلاف کو یکساں درجہ کا اختلاف کہا جائے گا۔ یقیناً ہرگز نہیں کہا جائیگا۔ علیٰ ہذا القیاس آپ دوسرے اختلافات کے فرق کا بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔

اب وہ لوگ جو اسلام کے مقصود و منشاء اور تعبیرات میں اختلاف کرنے والے ہیں' ان کا یہ کہنا کس حد تک صداقت پر مبنی ہے کہ ان کا یہ اختلاف بھی محض فروعی مسائل کا سا اختلاف ہے۔ جس طرح ہزار مسائل کا اختلاف ایک عقیدہ کے اختلاف کے مقابلہ میں ہیچ ہے اور ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے جسے ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ فرق اس اختلاف میں ہے جو مجموعی دین کی تعبیر و مقصود و منشاء کے بارے میں واقع ہو گا کہ یہاں تو دین کی تحریف و تعبیر اور مسخ ہو جانے تک کا اندیشہ ہے۔

مودودی صاحب صحابہؓ کے مقابلہ میں کھل کر سامنے آ گئے

(قسطِ اوّل)

مودودی صاحب نے اپنی پارٹی کے دستور میں لکھا ہے کہ رسول خدا کے بغیر کسی کو معیارِ حق نہ مانو۔ اس پر سارے ملک میں ہنگامہ ہوا۔ کہ مودودی صاحب صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے ارشادات کو شرعی دلیل قرار نہیں دیتے۔ اور ان کے فیصلوں کو حجت نہیں مانتے۔

قرآن کریم میں صحابہ کی فضیلت

حالانکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

رضی اللہ عنہم	اللہ تعالیٰ ان
ورضوا عنہ	سے راضی ہے

اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

گویا ان کو سارٹیفکیٹ اور رضامندی کی سند عطا فرما دی ہے۔ اور مختلف مقامات پر ان کی تعریفیں کی ہیں۔ ایک جگہ قرآن میں ارشاد ہے:۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم و ساءت مصیرا	اور جس نے ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کی اور مومنین (صحابہ) کا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کیا تو ہم اس کو اس کے حوالہ پر چلنے دیں گے اور (آخرت میں) اس کو جہنم میں جھونک دیں گے۔

اور بہت برا ٹھکانا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح رسول کی مخالفت کرنے پر جہنم کی سزا تجویز کی ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کا راستہ چھوڑ دینے پر بھی یہی سزا تجویز فرمائی ہے۔

وجہ یہی ہے کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پیغام الٰہی لاتے اور راستہ بتاتے اور صحابہ کرام رضہ اس پر چلتے اور عمل کر کے دکھاتے اس لئے ان کی پیروی بعینہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پیروی ہوئی۔

حدیث میں صحابہ کی فضیلت

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تہتر فرقوں میں سے جنتی فرقہ کی نشانی یہ بتائی ہے کہ ما انا علیہ و اصحابی۔ کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقوں پر عمل پیرا ہوں گے گویا جس طرح حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا اتباع۔ اہل سنت والجماعت ہونے کی دلیل ہے ایسی طرح صحابہ کرام رضہ کا اتباع بھی اس کی دلیل ہے۔ اس کے سوا حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے۔

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین۔ کہ تم میری سنت کو پکڑے رکھو اور خلفاء راشدین کی سنت کو بھی پکڑے رکھو۔" اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اگر ان کا فعل و قول حق نہیں ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیروی کا حکم کیوں دیا۔ اور اگر بقول مودودی وہ معصوم اور غلطی سے مبرا نہ ہونے کی وجہ سے معیارِ حق نہیں ہیں تو پھر اسی دلیل کی وجہ سے ان کی روایتوں کو ماننا بھی ضروری نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ان کی روایت میں بھی خطا کا امکان ہو سکتا ہے اور اس طرح ان کے ذریعہ جو دین امت تک پہنچا ہے وہ سارے کا سارا نا قابلِ اعتماد ہو کر رہ جاتا ہے

جب مودودی صاحب کے اس مسئلہ پر علماء اسلام نے اعتراضات کئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ نے صحابہ رض کے معیارِ حق ہونے پر ایک کتاب لکھی اور محترم مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند نے اس تصنیف پر ایک عالمانہ مقدمہ تحریر فرمایا تو مودودیے بوکھلا گئے۔ اور ہندوستان کے مودودیوں نے مودودی صاحب کی عبارت کی تاویلیں کرتے ہوتے دبی زبان سے صحابہ رضہ کو معیارِ حق تسلیم کیا اور پاکستان میں مودودیے بھانت بھانت کی بولیاں بولتے رہے۔

لیکن اب جب مودودی صاحب کی ایک امت بن گئی ہے تو وہ کھل کر سامنے آ گئے۔ ان کے خلیفہ اعظم غلام علی صاحب نے نومبر ۶۳ء کے "ترجمان القرآن" میں یہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے کہ صحابہ معیارِ حق نہیں ہیں اور حضور صلے اللہ

نظم

(اس نظم کو ایک طالب علم کے اسلامی جذبات کی روشنی میں پڑھیں)

یہ غداری خدا سے چھوڑ دے تابع افرنگ — شرم کچھ کر کہ جانا ہے حضورِ ربِّ اکبر میں
اگر ہوں خانصاحب یا ہوں چوہدری صاحب — سبھی کمتر ہیں دربارِ صدیق اکبر میں
مسلمانی کا دعویٰ ہے مگر اقوال کفاری — عناد اسلام کا دل میں خیال انگریز کا سر میں
رسول اللہ کے یاروں کو ڈکٹیٹر کہے جو بھی — ذلیل و خوار ہو گا وہ یقیناً روزِ محشر میں
شراکِ نعل صاحبؓ ہے کمتر یہ شہنشاہی — نبی کے جانشین مقبول ہیں دربارِ داور میں
یہ دوراُفتادگی اسلام سے ہے باعثِ لعنت — گریباں جھانک تو اے چوہدری گر عقل ہے سر میں
ہے تو نے دین کب سیکھا بقولِ اکبرالہ بادی — پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں
تمہارے دل میں ایماں کی ضیا ہو جلوہ گر کیسے — کٹا رشتہ پیمبر سے پڑے ہو گود ہٹلر میں

صہ صاحب حضور کے صحابی مراد ہیں۔

(سید نثار ضیا بن۔ متعلم عربی مدرسہ دار العلوم عیدیہ ملتان)

تعالےٰ علیہ وسلم کی اس حدیث کو ضعیف اور ناقابلِ استدلال قرار دیا کہ

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

کہ میرے اصحاب تاروں کی طرح ہیں جس کے پیچھے چلو ہدایت پا جاؤ گے۔"

اور خود مودودی صاحب نے ترجمان القرآن ماہ اکتوبر ۶۳ء میں حضرت ابو ہریرہ رضہ پر ہاتھ صاف کیا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

القینا علیٰ کرسیہ جسدا ثم اناب۔۔ (ترجمہ) ڈال دیا ہم نے اس کی کرسی پر ایک [illegible] تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے انابت غلیباً کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے معافی مانگی اور دعا کی۔"

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا جو ارشاد نقل کیا ہے۔ مودودی صاحب کہتے ہیں کہ وہ باوجود بخاری اور مسلم میں ہونے کے اور باوجود قوی الاسناد ہونے کے اس لئے غلط ہے کہ عقل کے خلاف ہے۔ اور اس تفسیر کو جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے یاوہ گوئی قرار دیا (العیاذ باللہ العظیم) اور اپنے بچنے کے لئے آڑ یوں لی کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم [illegible] یاوہ گوئی

نقل کرتے ہونگے مگر حضرت ابو ہریرہ رضہ نہ سمجھے اور اس کو خود حضور کا ارشاد سمجھ بیٹھے۔ (مطلب یہ ہوا کہ صحابی رضہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب نہ سمجھے اور ۱۴ سو سال کے بعد مودودی صاحب سمجھے) بخاری اور مسلم کی حدیث ہو اور اس کو فنی اعتبار سے صحیح بھی قرار دے دیا جائے پھر اس کو صرف یہ کہہ کر رد کر دینا کہ یہ عقل کے خلاف ہے اور صحابی حضور کا مطلب نہیں سمجھے اس کے بعد کونسی حدیث اور کس صحابی پر اعتماد و اعتبار کیا جا سکتا ہے اور کچھ پرویز وغیرہ کیوں اسی آڑ میں ساری حدیثوں سے انکار نہ کرے۔ یہ بھی سوچیں کہ جب عقل ہی کو معیار ٹھہرایا جائے اور عقل کے زور سے مسلمہ صحیح حدیثیں رد کی جائیں۔ تو پھر کونسی حدیث بچ سکتی ہے دنیا میں انسانوں کی عقلیں مختلف ہیں۔ ایک حدیث تمہاری عقل کے مطابق بھی ہو مگر اس کو دوسرا اپنی عقل کیخلاف سمجھ کر رد کر سکیگا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

منور میڈیکل ہال بلاک ۱۰ سرگودھا

سے ہر قسم کی ادویات وٹیکہ جات مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام ۔ لاہور

۲ ۔ شعبان المعظم ۱۳۸۳ھ

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اور پالیسی

جمعیۃ علماء اسلام مقصد اور مسلک کے اعتبار سے ملک کی دیگر جماعتوں اور مذہبی سیاسی احوال کے درمیان اپنا کیا مقام اور اپنی کیا حیثیت رکھتی ہے ۔ اس کا اچھی طرح جاننا اور سمجھنا نہایت ضروری ہے ۔

جمعیۃ علماء اسلام ، پاکستان کی مملکت اور اس کے معاشرہ کو کتاب اللہ، سنت رسول اور طریق سلف کے مطابق تعمیر کرنا اپنا بنیادی مقصد اور اپنا حقیقی مسلک سمجھتی ہے ، اور اسی نصب العین کو پیش نظر رکھ کر وہ اپنے طریق کار اور پالیسی کا تعین کرتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس مقصد اور پالیسی کے اپنے علیحدہ تقاضے ہیں اور جس حد تک یہ تقاضے اجازت دیتے ہیں ۔ اس حد تک ہی دوسری جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل میں آ سکتا ہے ۔

جمعیۃ اس یک طرفہ رجحان کی ہرگز تابع نہیں بن سکتی کہ ملک و ملت کے معاملات میں ہر امر ہر رطب و یابس میں حزب اقتدار کی ہم نوائی کرتی رہے یا حزب اختلاف کی ہم نوائی کرتی رہے انقلاب حکومت سے زیادہ اس کے پیش نظر دینی بنیادوں پر اصلاح اور اصلاح معاشرہ کا کام ہے ۔ اور اس کی اسپرٹ زیادہ سے زیادہ مفاہمانہ اور تعمیر پسندانہ ہے ۔ لیکن جہاں کہیں اختلاف دین اور تعبیر دین کے بارے میں ہو وہ سلف صالحین کے اختیار کردہ مسلک کتاب و سنت پر خود بھی سختی سے قائم رہے گی اور دوسروں سے بھی اصرار کرے گی کہ وہ اس پر قائم رہیں ۔ اس بارے میں ہرگز کسی رواداری کی قائل نہیں ۔ اس لئے کہ اس سے ذرا سا بھی انحراف فسخ و تحریف کا دروازہ کھول دینے کے مترادف ہے ۔

چنانچہ وہ افراد اور گروہ جو جمعیۃ سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ ہر حال میں دین یا سنت کے نام پر جا و بیجا ان کی حمایت کرے وہ سخت مغالطہ کا شکار ہیں ۔ کسی ایسی بات کی حمایت جسے دین کے نام کا من گھڑت چولہ پہنا کر پروپیگنڈے کے زور سے کھڑا کر دیا گیا ہو ۔ لیکن حقیقت میں وہ نہ تو دین کے مفاد میں ہو نہ وطن و ملت کے مفاد میں ہو ۔ جمعیۃ کے نزدیک قطعی ناروا ہے ۔ البتہ جہاں کہیں دین و ملت کے فائدہ اور وطن کی سرخروئی کا معاملہ ہو وہاں ہمیں اپنے بدترین مخالف کا ساتھ دینے سے بھی کوئی احتراز نہیں ہوگا ۔

اس بنیادی نکتہ کو اگر سامنے رکھ لیا جائے تو جمعیۃ کے کاموں کو سمجھنے میں دشواری اور پیچیدگی لاحق نہیں ہوگی ۔

بدقسمتی سے بعض افراد اور گروہوں نے جمعیۃ اور اس کے قائدین کے خلاف غلط اور بے بنیاد باتیں پھیلانے کا مشغلہ اختیار کر رکھا ہے ۔ جسے وہ اپنے زعم باطل میں اسلام کی بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ان کی فطرت نیش زن کا تقاضا ہے جسے وہ بیچارے پورا کرنے پر مجبور ہیں ۔ لیکن ناواقف و سادہ لوح اشخاص اپنے بھولپن اور سادگی پسندی کی بدولت ان کے بھرے میں آجاتے ہیں اور ان کے ساتھ مل کر جمعیۃ کی مخالفت کرنے لگ جاتے ہیں ۔ الحمد للہ کہ اب جمعیۃ کے کاموں کو ملک کے اندر بہتر طور پر سمجھا جانے لگا ہے اور شکوک و شبہات کی فضا صاف ہونے لگی ہے ۔ مندرجہ بالا سطور سے بھی جمعیۃ کے کاز کو اچھی طرح سمجھنے میں مدد ملے گی اور مخالفین جمعیۃ کے معاندانہ پروپیگنڈے کی قلعی کھل جائے گی ۔ جعفر و صادق کے یہ جانشین جو کلائیو اور ویلزلی کے جانشین ارون اور لنلتھگو کے دور کے پیدا شدہ اور پروردہ ہیں پاکستان کی ملت اسلامیہ میں انتشار پھیلانے کی حرکات شنیعہ میں مصروف ہیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام ایسے لوگوں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتی ہے اور اس کے قائدین سے ان لوگوں کو اندیشہ ہے کہ وہ ان کے عزائم بد کا پورا پردہ ایک دن فاش کر کے رکھ دیں گے جیسے کہ اب ان کی قلعی کھلتی جا رہی ہے ۔

تاہم جمعیۃ اللہ کے دین کی خدمت اور وطن و ملت کے استحکام و آبرو کے فرض سے ان کی ہزار مخالفتوں کے باوجود کبھی غافل نہیں ہوگی ۔ اس کے کارکنوں کو صبر اور حوصلے اور خدا کی مدد کے بھروسہ پر اپنا کام کرتے رہنا چاہیئے ۔

پیام عمل

مغربی طرز زندگی کے اثرات پاکستان کے مسلم معاشرہ میں کس حد تک سرایت کرتے جا رہے ہیں، اس کا اندازہ اس تلخ و منکر حقیقت سے کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے مذہبی دوائر کی بعض عظیم و معروف شخصیتیں، جو اس ملک میں اسلام کے لئے بعض حلقوں کے اندر اور عوام میں بقول ان کے متبعین کے اتھارٹی کا درجہ رکھتی ہیں ۔ ان کے افراد خاندان، لڑکے و لڑکیاں مغربی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۔ انگریزی اسکولوں اور کالجوں ۔ حتیٰ کہ مخلوط تعلیم گاہوں تک میں داخل ہیں ۔ اور ان کی اندرونی زندگی کے طور طریقے مغربیت کے آئینہ دار بنتے چلے جا رہے ہیں ، حالانکہ یہ بزرگ اپنی ذاتی زندگی کے اعتبار سے نہایت سادہ اور قدیم مسلم تہذیب کا اب تک نمونہ بنے ہوئے ہیں اور اپنی نجی محفلوں سے وعظ و ارشاد کی مجالس عامہ تک تیز اپنی بیش قیمت تحریرات و تقاریر میں، مغربی تہذیب کے خلاف اسلام بیانات کے شاکی نظر آتے ہیں ۔ اور مغربی طریق تعلیم و انداز زندگی کے سخت مخالف دکھائی دیتے ہیں ۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کو اسلامی اخلاق، اسلامی تہذیب بلکہ نفس اسلام کی قتل گاہوں سے تعبیر کرتے ہیں ۔

آہ ! "بر پائے خود نہ بینم" کی اس سے بدتر مثال اور تضاد قول و عمل کا اس سے بُرا نمونہ اور کیا ہو سکتا ہے ۔

اس سے زیادہ الم و ماتم کی بات کیا ہوگی کہ ہم ایک طرف تو مغربی تہذیب و تمدن اور مغربی علوم و افکار کے خلاف شدید صدائے احتجاج بلند کریں اور دوسری طرف چپکے چپکے اپنے لئے اور اپنے لواحقین کے لئے اس کے دروازے کھلے رکھیں ۔

ایک طرف اسلامی نظام کے قیام کے لئے بڑی بڑی تحریکیں برپا کریں اور دوسری طرف مغرب کے وضع کردہ سیاسی نظام کو بحال کرانے کے لئے میدان کار زار گرم رکھیں ۔

ایک طرف یہ چاہیں کہ ملک میں کتاب و سنت کی حکم رانی ہو، اور دوسری طرف ڈیماکریسی اور حاکمیت جمہور کے سب سے بڑے داعی بھی بنیں

ایک طرف خدا کے رسول کے سوا کسی کو بھی سند و معیار کا درجہ نہ دیں ۔ لیکن دوسری طرف خود اسلام کے لئے ایک اتھارٹی کا درجہ اختیار کرنے کی کوشش کریں ۔

یقیناً دین حق کے ساتھ یہ بدترین اور کھلا ہوا مذاق ہے جسے قدرت کبھی معاف نہیں کرے گی ۔

آؤ ! اگر واقعی تمھیں اس ملک میں اسلام کا قائم کرنا اور اسلام کو غالب لانا مطلوب ہے تو ان عارضی اور وقتی مفادات کی دل فریبیوں اور بہلاؤں سے آزاد ہو کر خالصتاً اللہ کے دین کو قائم رکھنے اور قائم کرنے کی جد و جہد میں شامل ہو جاؤ ۔ اس فریب سے نکل جاؤ کہ پہلے اس ملک میں فلاں تبدیلی ہو جائے پھر اسلام بھی آ جائے گا ۔ اسلام صرف اسلام اور خالص اسلام تمھاری کوششوں کا منتہا اور مطلوب ہونا چاہیئے ۔ اسلام بجائے خود ایک مکمل دستور و نظام حیات ہے وہ جب ایک بار قائم ہو جائے گا تو زندگی کے تمام شعبوں کو اپنے سانچے میں ڈھال لے گا ۔

تمھارا ایک ہی مطالبہ اور ایک ہی مدعا ہونا چاہیئے

اسلام　　اسلام　　اسلام

کتاب و سنت اور سلف صالحین کی تعبیرات کے مطابق اسلام ۔ (ک)

گڈو بیراج کشمور میں مولانا عبد اللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی شاندار تقریر

۲۶ نومبر ۔ گڈو بیراج اور اس کے گرد و نواح کی قسمت چمک اٹھی جبکہ مولانا عبد اللطیف امیر جمعیۃ ضلع جہلم نے یہاں تقریر کی ۔ تقریر سے پہلے مولانا غلام سرور صاحب بلبل گڈو نے آپ کا تعارف کرایا ۔ بعد میں مولانا نے عوام کو بتلایا کہ علماء کرام کن مقاصد کے لئے جا بجا تقریریں کرتے ہیں ۔ غلام محمد پرویز اور مودودیت کے باطل عقائد سے عوام کو مطلع فرمایا مودودی صاحب کی مختلف کتابوں میں سے ان کی گمراہ کن تحریریں پڑھ کر سنائیں اور اعلان کیا کہ اگر مودودی صاحب اپنی ان تحریروں سے [illegible] ہو جائیں ۔

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(ابو عبدالرحمٰن لودھیانوی — شیخوپورہ)

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (پ ۲۸ ع ۹)

جو نہیں کرتے وہ کہتے کیوں ہو؟

وہ خود (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی تعلیم کا آپ نمونہ تھا۔ انسانوں کے مجمع عام میں وہ جو کچھ کہتا تھا گھر کے خلوت کدہ میں وہ اسی طرح نظر آتا تھا۔

اخلاق کا سب سے مقدم اور ضروری پہلو یہ ہے کہ انسان جس کام کو اختیار کرے اس پر اس قدر استقلال کے ساتھ قائم رہے کہ گویا وہ اس کی فطرت ثانیہ بنجائے۔ آپ کا عمل جھڑی ہوتا تھا یعنی جس طرح بادل کی جھڑی برسنے پر آتی ہے تو نہیں رکتی اس طرح آپ کا حال تھا کہ جو بات ایک دفعہ آپ نے اختیار کرلی ہمیشہ اُس کی پابندی کی اِنَّ اَحَبَّ العَمَلِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُہٗ (خدا کے نزدیک سب سے محبوب وہ کام ہے جس پر سے زیادہ انسان مداومت کرے) سنت وہ فعل ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت فرمائی ہے اور بغیر کسی قوی مانع کے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا۔

حُسنِ معاملہ

آپ اگرچہ غایت فیاضی کی وجہ سے اکثر مقروض رہتے تھے یہاں تک کہ وفات بھی آپ کی زرہ من بھر غلہ پر ایک یہودی کے ہاں گروی تھی۔ لیکن ہر حال میں حسن معاملہ کا سخت اہتمام تھا۔ قریش نے متفقہ طور سے آپ کو امین کا خطاب دیا تھا۔

معمول تھا کہ کوئی جنازہ لایا جاتا۔ تو پہلے فرماتے کہ میت پر کچھ قرضہ تو نہیں ہے۔ اگر معلوم ہوتا کہ مقروض تھا۔ تو صحابہ سے فرماتے کہ جنازہ کی نماز پڑھا دو۔ خود شریک نہ ہوتے۔

اسلام کی اشاعت کی غرض سے ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تالیفِ قلوب سے کام لینا پڑتا۔ ان سب مشکلات اور پیچیدگیوں پر بھی عدل و انصاف کا پلہ کبھی کسی طرف جھکنے نہ پاتا۔

مرض الموت میں آپ نے مجمع عام میں اعلان کیا کہ اگر میرے ذمہ کسی کا قرض آتا ہو اگر میں نے کسی کی جان و مال یا آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان و مال اور آبرو حاضر ہے اسی دنیا میں وہ اپنا انتقام لے لے۔ مجمع میں سناٹا تھا صرف ایک شخص نے چند درہم کا دعویٰ کیا جو دلوا دیئے گئے۔

جود و سخا آپ کی فطرت تھی۔ تمام عمر کسی کے سوال پر نہیں کا لفظ نہیں فرمایا۔ عام فیاضی کا یہ حال تھا کہ جو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اگر آپ کے پاس کچھ سرمایہ موجود ہوتا تو اس کو کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے ورنہ وعدہ فرماتے۔ جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی جب تک صرف نہ ہو جاتی آپ کو چین نہ آتا بے قراری سی رہتی۔ اکثر یہاں تک معمول تھا کہ گھر میں نقدی کی قسم سے کوئی چیز موجود ہوتی تو جبتک کل خیرات نہ کر دی جاتی گھر میں آرام نہ فرماتے۔

لوگوں کو عام حکم تھا کہ جو مسلمان مرجائے اور اپنے ذمہ قرضہ چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو۔ میں اسی کو ادا کروں گا اور جو ترکہ چھوڑے وہ وارثوں کا حق ہے مجھے اُس سے مطلب نہیں۔

ایثار

آپ کے اخلاق و عادات میں جو وصف سب سے زیادہ نمایاں اور جس کا اثر ہر موقعہ پر نظر آتا تھا وہ ایثار تھا۔ اولاد سے آپ کو بے انتہا محبت تھی اور ان میں حضرت فاطمۃ الزہرا اس قدر عزیز تھیں کہ جب آتیں تو فرطِ محبت سے کھڑے ہو جاتے۔ پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔

ایک دفعہ ایک عورت نے ایک چادر لاکر پیش کی۔ آپ کو ضرورت تھی۔ آپ نے لے لی۔ ایک صاحب حاضر خدمت تھے انھوں نے کہا کیا اچھی چادر ہے"۔ آپ نے اتار کر ان کو دیدی۔ جب اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں نے ان کو ملامت کی۔

صحابہ میں سب سے مفلس اور نادار گروہ اصحاب صفہ کا تھا وہ مسلمانوں کے مہمان عام تھے۔ لیکن ان کو زیادہ تر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہونے کا شرف حاصل ہوتا

صدقہ سے پرہیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور اپنے خاندان کے لئے صدقہ و زکوٰۃ لینے کو موجب ننگ و عار سمجھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں گھر میں آتا ہوں تو کبھی کبھی اپنے بستر پر کھجور پاتا ہوں۔ جی میں آتا ہے کہ اٹھا کر منہ میں ڈال لوں۔ پھر خیال ہوتا ہے کہ کہیں صدقہ کی کھجور نہ ہو اس لئے ڈال دیتا ہوں۔

آپ کے سامنے جب کوئی شخص کوئی چیز لے کر آتا تو دریافت فرماتے کہ ہدیہ ہے یا صدقہ! اگر ہدیہ کہتے تو قبول فرماتے اور اگر یہ کہتا کہ صدقہ تو آپ ہاتھ روک لیتے۔

دوست واحباب کے ہدایا اور تحفے آپ قبول فرماتے تھے۔ بلکہ آپ نے اس کو زیادتی محبت کا بہترین ذریعہ فرمایا۔ تَہَادُوا تَحَابُّوا (باہم ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجو تو باہم محبت ہوگی) کبھی کسی کا احسان گوارا نہ فرماتے۔ حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر جاں نثار کون ہوسکتا ہے؟ تاہم ہجرت کے وقت جب انہوں نے سواری کے لئے ناقہ پیش کیا تو آپ نے قیمت ادا کی مدینہ میں مسجد کے لئے جو زمین درکار تھی مالکانِ زمین نے مفت نذر کرنی چاہی لیکن آپ نے قیمت دے کرلی

آئمہ سے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے نماز پڑھائے مختصر پڑھائے کیونکہ نمازیں بوڑھے، کمزور، کام والے سبھی طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ حد و قصاص میں نہایت احتیاط فرماتے اور جہاں تک ممکن ہوتا درگذر کرنا چاہتے۔ ماعز اسلمی ایک صاحب تھے جو زنا میں مبتلا ہو گئے تھے۔ لیکن فوراً مسجد میں آئے اور کہا یارسول اللہ! میں نے بدکاری کی، آپ نے مُنہ پھیر لیا۔ وہ دوسری سمت آگئے، آپ نے اور طرف منہ پھیر لیا۔ آپ بار بار مُنہ پھیر لیتے اور وہ بار بار سامنے آکر زنا کا اقرار کرتے۔ بالآخر آپ نے فرمایا کہ تم کو جنون تو نہیں ہے؟ بولے نہیں۔ پھر پوچھا تمہاری شادی ہوچکی ہے؟ بولے ہاں، آپ نے فرمایا تم نے صرف ہاتھ لگایا ہوگا، بولے نہیں بلکہ مجامعت کی۔ آخر مجبور ہو کر آپ نے حکم دیا کہ سنگسار کئے جائیں۔

سادگی اور بے تکلفی

کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اٹھنے بیٹھنے۔ کسی چیز میں تکلف نہ تھا کھانے میں جو سامنے آتا تناول فرماتے تھے، پہنتے کو موٹا جھوٹا جو مل جاتا پہن لیتے، زمین پر، چٹائی پر، فرش پر جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے آپ کے لئے آٹے کی بھوسی کبھی صاف نہیں کی جاتی تھی۔ کرتہ کا تکمہ اکثر کھلا رکھتے تھے لباس میں نمائش کو ناپسند فرماتے تھے سامانِ آرائش سے طبعاً نفرت تھی۔

مہمانداری

مہمانوں کی زیادہ تعداد قبول اسلام کے لئے آتی تھی جن کی مہمانداری کے لئے آپ نے ابتدائے نبوت سے خاص طور پر حضرت بلال رضؓ کو مامور فرما[...] چنانچہ جب بھی کوئی تنگدست مسلمان آپ کی [...] میں حاضر ہوتا اور آپ اُس کو برہنہ تن دیکھ[...] حضرت بلال رضؓ کو حکم دیتے اور وہ قرض [...] اس کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کرت[...] جب آپ کے پاس کہیں سے کچھ مال آ[...] اس کے ذریعہ سے وہ قرض ادا کیا جا[...]

بیماروں کی تیمارداری

مریضوں کی [...] اور ان کی [...] دتکفین میں بھی شریک ہونا اگرچہ ایک مذ[...] تھا اور مذہبی حیثیت سے اس کی ابتد[...] ہوئی۔ چنانچہ جب آپ مدینہ میں تشریف [...] تو یہ عام دستور ہوگیا کہ دم نزع میت [...] اعزہ آپ کو اطلاع دیتے آپ ان کے [...] آکر ان کے لئے دعائے مغفرت فرما[...] کے متعلق کسی قسم کا التزام [...]

لباس

عام لباس چادر، قمیص اور [...] آپ نے پاجامہ بھی خریدا تھا۔ عمامہ کا شم[...] دوش مبارک پر، کبھی دونوں شانوں کے [...] پڑا رہتا تھا۔ عمامہ اکثر سیاہ رنگ کا [...] عمامہ کے نیچے سر سے لپٹی ہوئی ٹوپی [...] فرماتے تھے کہ ہم میں اور مشرکین میں [...] ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہ[...] انتقال ہوا۔ تو حضرت عائشہؓ نے ک[...] میں پیوند لگے ہوئے تھے اور گاڑھے [...] تہمد نکال کر دکھائی کہ انہی کپڑوں میں آپ [...] وفات پائی۔ کبھی کبھی آپ نہایت قیمتی [...] خوش نما لباس بھی پہنتے۔ نعلین مبا[...] طرز کے تھے جس کا اس ملک میں چ[...] بستر صرف ایک تلا ہوتا تھا جس میں تسم[...] تھے بچھونا چمڑے کا گدا ہوتا تھا۔ [...] روئی کی بجائے کھجور کے پتے ہوتے [...] چارپائی بان کی بنی ہوتی تھی جس سے [...] پر نشان پڑجاتے تھے۔

عام غذا

تمام عمر آپ نے چ[...] تک نہیں دیکھی [...] کھانے آپ کو نہایت مرغوب [...] شہد، حلوا، روغن زیتون، کدو خ[...] کے ساتھ پسند تھے۔ عرب میں ا[...] ہوتا ہے جس کو حَیس کہتے ہیں [...] پنیر اور کھجور ڈال کر پکایا جاتا ہے [...] بہت مرغوب تھا۔ تربوز کو کھجو[...] ملا کر کھاتے تھے۔ پتلی لکڑیاں [...] کھانا صرف تین انگلیوں سے کھا[...] دباقی [...]

جمعیۃ علماء اسلام کا اعلان

قومی اسمبلی کے معزز ممبران سن لیں

آپ لوگوں نے اکثریت کے بل بوتے پر تنسیخ عائلی قوانین کا بل ڈھاکہ میں مسترد کر دیا۔ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس سے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو کتنی تکلیف پہنچی۔ اور آپ لوگوں کے بارہ میں عوام نے نیک گمان کی جو عمارت کھڑی کر رکھی تھی وہ زمین پر اوندھی گر گئی اور اس طرح آپ نے صرف مسلمانوں کی دل آزاری نہیں کی بلکہ اپنے اوپر بھی ظلم کیا اور اپنے وقار کو نقصان پہنچایا ہے

اب آپ لوگوں نے

ایک کمیٹی بنائی ہے جو یہ دیکھے گی کہ عائلی قوانین کی کوئی دفعہ اگر قرآن کے خلاف ہو تو اس کی ترمیم کر دی جائے۔ (سبحان اللہ) ابھی آپ اگر مگر اور گو مگو کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کیا آپ کی آنکھوں پر پردے کانوں میں ڈاٹیں اور دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں آپ کو ملک بھر کے احتجاج اور علماء اسلام کے فیصلوں اور صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کی سفارش کا علم نہیں ہے؟

سنیئے

پاکستان کے مسلمان جناب حنیف خاں صاحب کو اور دوسرے ممبروں کو جو دین کے عالم نہیں ہیں ان کو عالم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور نہ اسلام کے فیصلے بے پردہ عورتوں کے ہاتھ میں دینا چاہتے ہیں اور نہ ہی تمام جلیل القدر علماء دین کے متفقہ فیصلے کے بعد آپ کی تحقیق کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں

کہ علماء کرام کے مشورہ سے فوراً ترمیمی بل اسی اجلاس میں پیش کر کے اپنے اس داغ کو دھونے کی کوشش کریں ورنہ آپ خدا۔ رسول اور قوم کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ آیندہ آنے والے آپ کے فیصلوں کو حرف غلط کی طرح مٹا دیں گے۔ اور تاریخ آپ کا نام شریعت کے مخالفین میں درج کرے گی۔

یاد رکھیں

کہ بے پردہ عورتوں کو خوش کرنے کے لئے اگر آپ نے ترمیمی بل میں پھر شریعت کے خلاف کوئی بات باقی رہنے دی تو آپ کا یہ کام اسلام۔ قوم اور حکومت کے ساتھ غداری کے مترادف ہوگا

جب حکومت نے آپ کو اختیار دیا ہے اور آپ پھر شریعت کے خلاف کر کے اس کو بدنام کریں تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی ــ اور آپ کو بیگم زری سرفراز (وغیرہا) جواب دہی سے نہ بچا سکیں گی اور اگر آپ نے ان قوانین کی (اسی اجلاس میں) سو فیصدی اصلاح کر دی تو آپ کی پہلی غلطی معاف کر دی جائے گی انشاء اللہ تعالےٰ ــــ وہ غفور الرحیم ہے اور اگر آپ قوم اور اسلام سے بے وفائی کریں گے۔ آپ کا انجام نہ دنیا میں اچھا رہے گا نہ آخرت میں۔

غلام غوث ہزاروی۔ دیوبندی نقشبندی قادری۔ ایم۔ پی۔ اے۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان

محمد عبید اللہ انور۔ جانشین حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ۔ نائب امیر جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان

حامد میاں۔ مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور۔ خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ۔ ناظم جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان

(نوٹ) مہربانی فرما کر ہر مسلمان اس اشتہار کو پڑھ کر کسی عام اور مناسب جگہ پر چسپاں کر دے۔

تنسیخ عائلی قوانین کا بل مسترد کر دینے کے خلاف

ملک بھر میں شدید احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام کے اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل مقامات سے شدید احتجاج اور سخت ترین مطالبہ کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں:-

○ ٹل ضلع کوہاٹ کے عظیم اجلاس میں سخت احتجاج کیا اور دار العلوم ٹل کے صدر المدرسین (جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ممبر) نے حکومت کو متنبہ کیا کہ ان غلط قوانین کو کبھی تسلیم نہیں کیا جائیگا قبائل اورک زئی۔ بنگش اور خٹک کی کثیر تعداد نے عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔

○ ڈیرہ اسماعیل خاں میں حضرت مولانا علاء الدین صاحب الحاج مولانا عبد القدوس صاحب اور مولانا عبد السلام صاحب نے عظیم الشان جلسوں میں احتجاج کیا۔

○ کلاچی میں حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نے مولانا صاحبزادہ امان اللہ صاحب ممبر بنیادی جمہوریت نے مولانا شیخ محمد نواز صاحب مسجد شیخاں والی میں۔

○ ٹانک میں حضرت مولانا فتح خاں صاحب مہتمم دار العلوم نے۔ حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب نے اور حضرت مولانا عبد الحق صاحب امیر ضلع، مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع۔

○ خانقاہ حضرت مہرام صاحب بہلوخیل کلاچی۔ حضرت خواجہ فقیر نظام الدین صاحب مولانا محمد ہارون صاحب اور قاضی عبد الصمد صاحب۔ قاضی امیر حمزہ صاحب، مولانا فیض اللہ صاحب فاضل دیوبند مولانا عبید اللہ صاحب فضلاء کلاچی، ان سب حضرات نے مشترکہ بیان میں کہا کہ اکثریت کے گھمنڈ میں قرآن کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔

○ پڈعیدن ضلع نواب شاہ، حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی نے سرگودھا سے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے زبردست احتجاج کی اطلاع دی ہے۔

○ سلانوالی سے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اطلاع دیتے ہیں کہ جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا فضل الرحمٰن شاہ صاحب نے زبردست تقریر کرتے ہوئے مخالفین کی مذمت کی۔

○ سمندری ضلع لائل پور میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جانباز نے جامعہ محمدیہ میں تقریر فرمائی۔

○ گوجرانوالہ سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ اطلاع دیتے ہیں کہ شہر کی مختلف مساجد میں احتجاجی جلسے ہوئے۔

○ سکھر (سندھ) سے جناب محمد ادریس صاحب نمائندہ اخبار ترجمان اسلام اطلاع دیتے ہیں کہ سکھر میں جامع مسجد بندر روڈ۔ جامع مسجد اللہ والی بندر روڈ۔ جامع مسجد اہل حدیث نور مسجد۔ مدینہ مسجد۔ نورانی مسجد۔ مومن مسجد۔ جاگیرانی مسجد۔ بھٹہ مسجد۔ سبزی مارکیٹ مسجد مسجد معصوم شاہ۔ مسجد لوہر ڈنگ ہاؤس۔ سفید مسجد۔ ریلوے مسجد اور مونی مسجد میں احتجاجی قرار دادیں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے پاس ہوئیں۔

خیرپور (ڈویژن) سندھ کی تمام مساجد میں اور خاص کر جامع مسجد۔ شمس مسجد۔ مفتی مسجد میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے حکم کے مطابق عائلی قوانین کی حمایت کرنے والوں کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

○ کہروڑپکا ضلع ملتان سے جناب محترم مولانا عبد الصمد صاحب چغتائی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہاں شاہی جامع مسجد۔ حضرت شاہ والی۔ مسجد بہاؤ الحق۔ مسجد قاسم درویش۔ مسجد تالاب والی۔ مسجد درعدخان۔ مسجد کمیٹی والی۔ مسجد اہل حدیث۔ مسجد قاضی والی۔ جامع مسجد جدید۔ مسجد لال۔ مسجد نال والی۔ مسجد صیف میں پرزور مطالبہ کیا گیا کہ عائلی قوانین فوراً منسوخ کئے جائیں اور جہیز پر سے پابندی ہٹائی جائے۔

کوٹلہ جام سے مولانا سید محمود علی شاہ صاحب ناظم اعلیٰ اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں یہ قرارداد پاس ہوئی کہ علماء دین نے بل کو رد کر کے مسلمانوں کے احساسات کو مجروح اور بے چینی میں اضافہ کیا ہے۔ عائلی قوانین کو علیحدہ جلد منسوخ کیا جائے۔

○ بھکر ضلع میانوالی سے محترم حافظ ممتاز علی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں اور دلیوالہ۔ دریاخان وغیرہ میں پورے اہتمام سے یوم احتجاج منایا گیا۔

○ لودھراں ضلع ملتان سے محترم محمد صادق صاحب سیکرٹری (دفتر جمعیۃ علماء اسلام) اطلاع دیتے ہیں کہ شہر اور علاقہ کے مسلمانوں کے عظیم اجتماع میں قومی اسمبلی کے سرکاری ممبروں کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔

○ جہلم سے ناظم جمعیۃ علماء اسلام ریلوے روڈ تحریر فرماتے ہیں کہ جامع مسجد گنبد والی جامع مسجد خانساماں۔ جامع مسجد مہاجرین۔ جامع مسجد اہل حدیث۔ جامع مسجد حافظ نور محمد وغیرہ مساجد میں، نیز ماہلیانوالہ۔ جنڈالہ۔ بنڈگول انداداں۔ سلیری گھنیال وغیرہ میں احتجاجی قرار دادیں پاس کی گئیں۔

○ پشاور۔ میں عام تقریریں ہوئیں اور ملک نصر اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر پشاور۔ نیز مولانا محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے عائلی قوانین کی حمایت کرنے والوں کے خلاف اخبارات میں بیان شائع کرائے۔

○ لاہور کی بڑی بڑی مساجد گڑھی شاہو۔ انارکلی۔ باغبانپورہ۔ بادامی باغ۔ نیلا گنبد۔ گنپت روڈ۔ کرشنا گلی۔ شیرانوالہ۔ لوہاری وغیرہ میں تجویزیں پاس ہوئیں۔

○ ضلع حیدرآباد۔ ضلع ٹھٹھہ۔ ضلع نواب شاہ اور جیکب آباد وغیرہ اضلاع سندھ میں بڑے غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔

○ جمعیۃ علماء اسلام جامع مسجد نہر والی گنج مغلپورہ لاہور کے ناظم اعلیٰ حکیم حافظ کلیم اللہ خاں صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں عام اجتماع میں مذمت کی مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی

"یہ اجتماع قومی اسمبلی کی اکثریتی پارٹی کے اس فعل کی سخت مذمت کرتا ہے کہ اس نے عائلی آرڈی ننس جیسے خلاف شریعت قانون کی منسوخی کے بل کو اپنی اکثریت کے بل پر مسترد کر دیا۔ یہ جسارت اور زیادہ قابل مذمت ہو جاتی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس پارٹی کے لیڈر نے اسمبلی میں یہ بھی تسلیم کیا کہ اس آرڈی ننس کی کئی دفعات خلاف شریعت ہیں۔"

○ اس احتجاجی اجتماع سے حکیم صاحب موصوف کے خطاب کے بعد مولانا عبد الحی صاحب خطیب نے پرجوش تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کو غیر اسلامی قوانین ختم کر دینے چاہئیں ورنہ تمام گڑبڑ اور اضطراب کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔

○ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان نے ایک بیان میں کہا کہ قومی اسمبلی کے ممبروں کو بھارت سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ جب پاکستان میں عائلی قوانین نافذ ہوئے تو بھارت کی ہندو گورنمنٹ کو بھی اسلام میں مداخلت کا شوق چرایا۔ مگر وہاں اہل اسلام کے مضبوط احتجاج کے سامنے ہندو گورنمنٹ جھک گئی۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ممبران قومی اسمبلی نے یہ جانتے اور مانتے ہوئے کہ یہ قوانین اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کی منسوخی کے خلاف ووٹ دیا تو ہماری گردنیں دنیائے کفر کے سامنے شرم کے مارے جھک جاتی ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ قوانین باقی نہ رہیں گے۔ لیکن ان ممبروں نے حکومت سے ڈر کر بے پردہ عورتوں سے شرما کر اپنی ساکھ خراب کر ڈالی ہے اور اگر یہ پورا پورا ترمیمی بل لا کر پوری اصلاح اسی اجلاس میں نہیں کر لیتے تو اصلاح ہونے تک تمام گناہوں کی ذمہ داری ان کے سر پر ہوگی۔

○ سرائے عالمگیر میں عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ شاہی مسجد۔ جامع مسجد جی۔ ٹی روڈ اور جامع مسجد نئی آبادی میں مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر۔ مولانا محمد رفیق اور مولانا عبد المجید صاحب نے عائلی قوانین کے خلاف تقاریر کیں اور قرار دادیں منظور کیں۔

○ بھیرکنڈ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ سے جناب مولانا عبد القیوم صاحب خطیب جامع مسجد سیداں اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں عوام نے عائلی قوانین کو مداخلت فی الدین قرار دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اپنے لگائے ہوئے اس شجر خبیثہ کو جلدی بیخ و بن سے اکھیڑ کر پھینک دے قرار داد کی نقول قومی اسمبلی کے سپیکر۔ قائد ایوان۔ وزیر داخلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ڈھاکہ کے پتہ سے بذریعہ رجسٹری بھیج دی گئیں۔

○

جماعتی خبریں

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا ورود سکھر

سکھر۔ مولانا عبدالحنان صاحب نے جامع مسجد مارکیٹ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ ہر شخص خواہ وہ منشی ہو یا اشاریہ دارِ دین کا مدعی بن بیٹھا ہے اور لوگوں میں ماڈرن اسلام کو پھیلا رہا ہے کوئی بے دین خلفاء راشدین کو ڈکٹیٹر کہتا ہے اور کوئی صحابہ کو معیار حق نہیں بتلاتا کوئی پیغمبر کی رسالت میں کوتاہیاں نکالتا ہے آپ سب کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اُن علماء کا ساتھ دیں تو چودہ سو برس پرانے اسلام کو لینے سے لگائے ہوئے ملک میں سیاسی کام کر رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ملک سے تمام غیر اسلامی قوانین کو ختم کر کے دم لے گی آپ نے عائلی قانون پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ چند مغرب زدہ خواتین اس ملک میں نکاح کو ختم کر کے زنا کے اڈے قائم کرنا چاہتی ہیں آپ عائلی قانون کی منسوخی کے لئے زیادہ سے زیادہ محضرنامے ارسال فرمادیں اور علماء کے ساتھ تعاون کریں۔

حضرت مولانا عبداللطیف امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی ایمان افروز تقریریں

سکھر۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے جامع مسجد مارکیٹ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا اس ملک کو بناتے وقت اسلام کا نعرہ تھا۔ مگر سولہ سال گزرنے کے بعد میں یہاں اسلام کا ادنیٰ سے قانون نافذ نظر نہیں آتا۔ عائلی قانون جیسے غیر اسلامی قانون ضرور رائج ہیں اس ملک کی ۷۵ فی صد آبادی شراب پیتی ہے اور گورنمنٹ شراب کے لائسنس خود جاری کرتی ہے اسی طرح یہاں پر عوام اور حکومت دونوں ہی خدا کے عذاب کا باعث بن رہے ہیں آپ نے مودودی فتنہ سے بھی لوگوں کی آگاہ کیا اور مودودی کی کتابوں سے حوالہ جات دیئے آخر میں آپ نے اپیل کی کہ آپ زیادہ سے زیادہ جمعیت علماء اسلام میں شریک ہو کر اس ملک میں اسلامی قانون کو رائج کرانے کی کوشش کریں۔

ایجنٹ حضرات

بقایا جات جلد از جلد ادا فرما کر دفتر کو مالی مشکلات سے بچائیں۔

مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب کیلئے دعاء و ایصالِ ثواب

مجاہد ملت قاطع بدعت و بدعت مرحوم مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب کی ناگہانی موت کی خبر سن کر شہر کندکوٹ کے تمام مسلمانوں کو رنج و غم پہنچا ہے۔

نیز حضرت مولانا عمرالدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ عربیہ دارالفیوض کندکوٹ نے مدرسہ کو نصف یوم کے لئے بند کر دیا اور مرحوم قاری صاحب کے لئے کافی دعائیں مانگی گئیں۔

مدرسہ دارالفیوض کندکوٹ اساتذہ صاحبان اور طلباء کرام مرحوم قاری صاحب کی وفات حسرت آیات پر نہایت ہی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ملک و ملت کا نقصان تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ دور حاضرہ کے لئے ایک حکیم تھے اپنی زندگی تک دین کی تبلیغ جاری رکھی۔ قرآن شریف میں توحید و رسالت بیان فرماتے تھے۔

رب تعالےٰ مرحوم و مغفور قاری صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و تحمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ماسٹر احمد خان ناظم ضلعی، مدرسہ دارالفیوض کندکوٹ

مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان کی اپیل

برادران اسلام آپ کو معلوم ہے کہ بلتستان پورے پاکستان کا ایک نہایت دور افتادہ اور پہاڑی علاقہ ہونے کے علاوہ مذہبی اور معاشرتی لحاظ سے بھی پسماندہ علاقہ ہے اور وہاں کے عوام پچانوے فیصد کفر و جہالت میں مبتلا ہیں۔ اس وجہ سے وہاں ایک دینی ادارہ وجود نہایت ضروری تھا۔ بحمداللہ وہاں کے اہل سنت و الجماعت نے عرصہ چار سال سے ایک ادارہ مدرسہ حنفیہ کے نام سے قائم کیا ہے۔ جس میں ایک سو کے قریب طلباء کو دو استاد ایک استانی تعلیم دین سکھلانے میں مشغول ہیں اور حضرت مولانا غلام قادر صاحب مہتمم مدرسہ ہذا بذات خود تشریف فرما کر اساتذہ اور طلباء کی نگرانی فرماتے رہتے ہیں۔ لہٰذا تمام مسلمانان پاکستان و غیر پاکستان سے درخواست ہے کہ اپنی زکوٰۃ و خیرات سے اس مدرسہ کی دل کھول کر امداد فرمائیں اور بارگاہ ایزدی اور حضور علیہ السلام کے سامنے روز محشر سرخرو ہو جائیں اس ادارے کے سوا کوئی ادارہ یا مدرسہ نہیں ہے

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ۔

مولانا غلام قادر صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ حنفیہ ڈاکخانہ ڈوغنی اسکردو بلتستان۔

مدرسہ معراج العلوم بنوں

مدرسہ معراج العلوم شہر بنوں عرصہ ۱۵ سال سے اسلام کی خدمت بہر طریق سے کر رہا ہے و تمام فنون بمعہ دورہ حدیث شریف انجام دے رہا ہے اکناف ملک کے تشنگان علم بیان سے علمی پیاس بجا رہے حضرت مولانا محمد عجب نور صاحب سابق مدرس مدرسہ قاسمیہ شاہی مسجد مراد آباد کے زیر سرپرستی نہایت باقاعدگی سے اپنا کام باحسن وجوہ انجام دے رہا ہے۔ لہٰذا اہل پاکستان سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنے زکوٰۃ و صدقات نفلیہ و فرضیہ ادا کرتے وقت مدرسہ مذکورہ کو بھی یاد فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

جان محمد (امیر جمعیۃ علماء اسلام بنوں) تحصیل لکی مروت مقام و ڈاکخانہ اباخیل۔

ضروری اعلان

مسمی عبدالقیوم کتوزئی کو دارالعلوم تنگال پایاں (ضلع پشاور) کے لئے کوئی مسلمان چندہ نہ دیں بلکہ اگر وہ ایسا کرے تو اس کو حوالۂ پولیس کر دیں۔

ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ و (مولانا) محمد افضل (صاحب) مہتمم دارالعلوم حقانیہ

تبصرہ:

مدنی جنتری مع جمعیۃ علماء اسلام کیا ہے؟ اور کیا چاہتی ہے؟

مولانا مختار احمد الحسینی صاحب نے ۱۳۸۳/۱۳۸۴ھ اور ۱۹۶۴ء کی جنتری تیار کی ہے۔ مگر اس میں قیمتی مضامین۔ بہترین کتابوں کا تعارف اور اچھی دواؤں کے اشتہارات بھی ہیں۔ ۵۶ صفحات کی یہ خوبصورت ٹائیٹل والی جنتری آپ کو ۲۵ (پیسے) کے ٹکٹ بھیجنے پر مکتبہ اشاعت اسلام گنج مغلپورہ لاہور سے مل سکتی ہے اور منگانی ہوں تو پندرہ روپے میں ملینگی اگر جنتری ہی رکھنی ہے تو پھر اس مفید دین و دنیا جنتری ہی کو رکھیں۔

اہلِ حق کا امتحاں ہوگا

از مولانا محمد موسیٰ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یہ نظم قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل مسترد ہونے کی خبر سے متاثر ہو کر لکھی گئی۔

نبیؐ کے باغ میں عہدِ کہن کا امتحاں ہوگا
چمن میں خوشنوایانِ چمن کا امتحاں ہوگا

صحابہؓ نے لہو سے آبیاری کی تھی گلشن کی
ہماری باری ہے اب جان و تن کا امتحاں ہوگا

سنبھل جاؤ نسیم صبح یہ پیغام لائی ہے
کہ اب پھر تابِ زلفِ دل شکن کا امتحاں ہوگا

جمالِ عشق میں شاداں ہیں اہلِ انجمن سارے
جلالِ عشق میں بھی مرد و زن کا امتحاں ہوگا

بڑی مدت سے ہیں مخمور یاراں بزم میں ساقی
اب اُن کا رزم میں دار و رسن کا امتحاں ہوگا

نبردِ عشق میں زخمی جگر ہیں انجمن والے
بقائے عشق میں اب انجمن کا امتحاں ہوگا

وطن کی خدمت و تعمیر کرنی ہے وطن والو
وطن کے درد میں اہلِ وطن کا امتحاں ہوگا

بہا کر لے گیا طوفانِ مغرب ہم کو لیکن اب
سٹالن کی وبائے شعلہ زن کا امتحاں ہوگا

ہے اُسکی آستیں میں سانپ اِس دوش پہ فتنہ
وہ جادوگر تھا اب اِس اہرمن کا امتحاں ہوگا

فقیری بدشگونی ہے نہ دین ناتوانی ہے؟
یہی اے دوستو۔ اہلِ زمن کا امتحاں ہوگا

نہیں کچھ امتیازِ سُبحہ و زنّار دنیا میں
مگر عقبیٰ میں شیخ و برہمن کا امتحاں ہوگا

اگر یوں دن گزارے عیش و عشرت گلستاں میں
تو گاہے غم سے بھی اس گلبدن کا امتحاں ہوگا

تکلف برطرف اے قوم۔ یہ شیریں غذا کب تک؟
کبھی تو زہر سے کام و دہن کا امتحاں ہوگا

مجلسِ شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے ارکان

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے مندرجہ ذیل حضرات کو سرحد کی مجلسِ شوریٰ کے لئے نامزد فرمایا ہے۔ جن کی تعداد بمعہ عہدہ داروں کے ۳۱ ہے۔

(۱) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مانسہرہ۔
(۲) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔
(۳) مولانا سید سلطان صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد مانسہرہ۔
(۴) صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ
(۵) پیر مبارک شاہ صاحب ناظم۔
(۶) مولانا حافظ عبدالرشید امین مالیات
(۷) مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی پشاور شہر۔
(۸) مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور شہر۔
(۹) مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر پشاور
(۱۰) مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ڈکی چارسدہ امیر ضلع پشاور۔
(۱۱) مولانا عبدالسلام صاحب علاقہ خیل
(۱۲) مولانا میاں محمد جان صاحب۔ علاقہ باڑہ ذرئی۔
(۱۳) مولانا سید امام شاہ صاحب علاقہ مہمند
(۱۴) مولانا میاں مسترت شاہ صاحب کاکاخیل ہشت نگر۔
(۱۵) مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔
(۱۶) ڈاکٹر سلطان گل صاحب نوشہرہ چھاؤنی
(۱۷) مولانا فضل مولیٰ صاحب علاقہ شوگرہ چارسدہ۔
(۱۸) مولانا ہدایت الحق صاحب شمالی ہشت نگر
(۱۹) مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان
(۲۰) مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیرہ صوابی۔
(۲۱) مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع کوہاٹ۔
(۲۲) مولانا حبیب گل صاحب صدر دارالعلوم ٹل۔
(۲۳) مولانا محمد امین گل صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم ٹل۔
(۲۴) مولانا احمد حسین صاحب نائب امیر ضلع کوہاٹ۔
(۲۵) مولانا محمد جان صاحب کلاچی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
(۲۶) مولانا فضل غنی صاحب استاذ معراج العلوم بنوں۔
(۲۷) مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
(۲۸) مولانا عبدالحق صاحب امیر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
(۲۹) مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلع ہزارہ مانسہرہ۔
(۳۰) مولانا عبداللہ الخالد خطیب مانسہرہ
(۳۱) حضرت مولانا غلام غوث صاحب بفہ

(محمد اسمٰعیل بی اے ناظم دفتر)

دین پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل و انتخاب

مورخہ یکم دسمبر کو اجلاس عام ہوا جس میں مولانا انوار الحق صاحب نے تقریر کی اور مسلمانوں کو جمعیت کی دعوت دی اور حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

امیر حافظ ظفر محمد صاحب۔ نائب امیر مولوی محمد یعقوب صاحب۔ ناظم حکیم اللہ دتہ صاحب (ممبر یونین کونسل)۔ نائب ناظم محمد حیات صاحب اللہ بو۔ خزانچی محمود الحسن صاحب۔

اس جمعیۃ میں مضافات دین پور اللہ بو کو طلانہ شامل ہیں پاس ہوا کہ مقامی جمعیۃ کا اجلاس ہر پندرہ یوم کے بعد ہوا کرے گا۔ جس میں جناب حافظ محمد ظفر صاحب امیر جمعیۃ درس قرآن و حدیث دیا کریں گے۔

مقامی جمعیت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین پر پورا اعتماد رکھتے ہوئے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور شہر کا انتخاب

امیر۔ جناب احمد بخش صاحب زمیندار۔ نائب امیر جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب ڈینڈار ناظم اعلیٰ۔ فخر نوجوانان ملت جناب بشیر احمد صاحب سوداگر۔ نائب ناظم۔ مولانا بدر الدین صاحب خازن۔ حافظ محمد شاہ صاحب۔ سالار اعظم جناب محمد خاں صاحب افغان۔ نائب سالار غلام حید رصدیقی۔

دورِ حاضر کی وہ عظیم شخصیت جس کے دستِ حق پرست پر

۱۷ لاکھ عیسائی مسلمان ہوئے

"بیّنات" کراچی کا خوش کن انکشاف

آج کا مسلمان جن اخلاقی اور روحانی امراض کا شکار ہے احساس کمتری کی بیماری ان میں ایک ایسا مرض ہے جو عوام مومن کو جامۂ عمل پہنانے میں سدِ سکندری بنا ہوا ہے۔

لا دینی زنادقہ اور اہل باطل اپنی معمولی حرکت کو بڑھا چڑھا کر اور جھوٹ کے طومار باندھ کر جب شائع کرتے ہیں تو یہ کان پکنے لگتا ہے اور جو در زر ان کے پھیلائے ہوئے دام میں پھنس کر ان جیسی کہنے لگ جاتا ہے۔ دوسری جانب وہ اپنی تاریخ اور موجودہ اکابر کی محنت اور دینی خدمات سے ناواقف ہے اور اس لئے وہ اپنے آپ کو تہی دامن سمجھ کر یا تو مایوسی اختیار کر لیتا ہے اور یا اکابر اسلام کی شان میں گستاخانہ تنقید شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اہل باطل کے دعاوی جھوٹ کی حد تک مبالغہ آمیز ہوتے ہیں۔ اور اہل اللہ میں اولاً تو جذبۂ تشہیر نہیں ہوتا۔ ثانیاً وہ اپنے کام میں مبالغہ کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔ ثالثاً ان کے خدام اپنی مالی تنگ دامانی سے اس پر قادر نہیں ہوتے کہ ان کی خدمات کو چہ بکوچہ پھیلائیں۔ اخباری دنیا پر غیر دینی ماحول مسلط ہے وہ دوسروں کی ہر بات اچھالتے پھرتے ہیں لیکن خدام دین کی انہیں خبر تک بھی نہیں ہوتی۔ بینات کراچی نے یہ خوش کن خبر شائع کرتے ہوئے بجا شکوہ کیا ہے۔ کہ اخبارات نے اس اہم دینی خبر سے کوئی دلچسپی نہیں لی۔

بینات بابت جمادی الثانی ۸۳ھ رقم طراز ہے:۔

وسط اکتوبر میں مغربی افریقہ کی عظیم ترین علمی و تبلیغی شخصیت کا ورود کراچی میں ہوا۔ یعنی شیخ ابراہیم نیاز جو سینیگال کے باشندے اور مغربی افریقی مسلم مملکتوں کے شیخ الاسلام ہیں منفرد سعادت جو موصوف کے حصہ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی مساعی سے ۱۷ لاکھ عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ شیخ الاسلام کی شخصیت میں تقویٰ، توکل، عزیمت اور تدبیر کے جواہر بالکل نمایاں ہیں۔ ان کی تقریر بھی سننے میں آئی۔ وہ جوش و خروش کی بجائے روحانی کیف و طمانیت سے لبریز قرآنی بصیرت سے معمور اور اپنے موضوع سے ٹھیک متعلق رہی یہ وصف آج علماء کی تقریروں میں بہت کمیاب ہے۔ شیخ کے ظرف عالی کا یہ عالم دیکھا کہ اپنے عظیم الشان کارنامے کا ذکر کبھی ان کی زبان پر نہ تحدیثِ نعمت کے بہانے آسکا نہ استقبالیہ تقریروں کی جوابی مجبوری کے حیلہ سے ورنہ چھوٹے پیمانے ذرا سی جنبش سے چھلک جانے میں۔ شیخ ممدوح دراصل چین کے دورہ پر جاتے ہوئے تین چار دن کے لئے کراچی اتر گئے اور موتمر عالم اسلامی کراچی کے مہمان رہے۔

افسوس ہمارے اخبارات اس افریقی مسلمان مبلغ اعظم کا تذکرہ اس وقعت و اہمیت سے بھی نہ کر سکے جیسا آج سے چند برس پہلے وہ اس امریکی عیسائی کا کر چکے تھے جو مشرقِ وسطیٰ میں "جزیرۂ امن" قائم کرنے آیا تھا۔ دلائے محرومی

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام تلہار

بروز جمعہ ۱۳ دسمبر کو ایک شاندار جلسہ زیر سرپرستی ناظم صوبہ حیدر آباد حکیم نور الدین ہوا جس میں حاجی کرامت اللہ صاحب ناظم اعلیٰ حیدرآباد اور مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب مسجد جمالی تلہار نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کو احسن طریقہ سے سمجھایا۔ جس پر عوام نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اخبار ترجمان اسلام جاری کرایا گیا اور ممبر سازی کی گئی۔ بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب مسجد جمالی۔ نائب امیر حاجی محمد خان صاحب جمالی رئیس اعظم۔ ناظم اعلیٰ حاجی احمد خان جمالی۔ نائب ناظم حاجی عبدالکریم صاحب جمالی خزانچی جناب حاجی خدا بخش صاحب جمالی دکاندار۔ سالار حاجی شیر محمد صاحب جمالی دکاندار۔

(ناظم اعلیٰ شہر اور ناظم صوبہ حیدر آباد)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

مولانا گل رحیم صاحب مانیری

نے جماعت اسلامی سے اپنے تمام تعلقات منقطع کر کے اپنی تمام خدمات
لماء اسلام کے سپرد کر دی ہیں ۔ مجھے یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ اسلام
ی کے لئے صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی صحیح طور پر کام کر رہی ہے اور
واحد جماعت ہے جو اسلام کو صحیح طور پر غالب کر سکتی ہے ۔

کلمات ہیں جو جناب مولانا گل رحیم
نیری سابق امیر ضلع (مودودی جماعت)
فصل بیان دیتے ہوئے فرمایا ۔
ض بھی صالحین کے ناپاک اور
رائم سے آگاہ ہوتا ہے ۔ وہ
العیاذ باللہ کہہ کر جماعت کو ایک
قرار دے دیتا ہے ۔ جبکہ ایک
ن کا شان یہ ہوتا ہے کہ جب اسے
نے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے میں ان
ساتھ اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں
تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل
کہ جب دس سال گزر جانے کے
ت سے نہایت بددلی اور تلخی کے
ہوتے ہوں تو اس وقت سے
جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ

شامل ہو کر اعلاء کلمۃ اللہ اور اقامت کے لئے جد وجہد کریں ۔ کیونکہ جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد تنظیم ہے جس کے متعلق نہ اب تک سنا گیا ہے اور نہ دیکھا گیا ہے کہ جمعیۃ کے ساتھ کوئی شخص شامل ہونے کے بعد الگ ہوا ہو ۔ پھر جماعت اسلامی کی طرح اس کو فتنۂ عظیم قرار دے اس پر لعنت بھیج رہا ہو ۔ جب کہ جمعیۃ علماء اسلام کا قیام اس جماعت سے کئی سال قبل قائم ہو چکی ہے اور روز اول سے لے کر اب تک اپنے اس مقصد کو یعنی قرآن و سنت اور سلف صالحین کے راستہ پر گامزن ہو کر اقامت دین کی جدوجہد کر رہی ہے اور تحریک اسی راستہ پر رو بہ ترقی اپنے کٹھن مراحل اور منازل طے کر رہی ہے ۔

گل رحیم خان سکنہ سنگی تحصیل و ڈاکخانہ صوابی ضلع مردان

فطرت مودودیوں کی توبہ

اشخاص مسمی دفعدار سلیمان خاں
علی خاں (۲) داؤد عبدالتواب خان
الرزاق خاں ۔
نے جماعت اسلامی کے متفقین
کئے تھے اور ہمیں اس جماعت کے
سیل سے معلومات نہ تھیں ۔ صرف

اسلامی نظام کی داعی ہونے کی وجہ سے ہم اس سے متاثر ہوئے ۔ لیکن جب اس کے قائد اعلیٰ مودودی کے متعلق علماء کرام سے معلومات ہمیں پہنچیں تو ہمیں حقیقت سے آگاہی ہوئی ۔ لہٰذا ہم دونوں اس جماعت سے دست بردار ہوتے ہیں ۔ اور جو غلطی ہم سے ہوئی اس کی توبہ کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ منظور فرمائے آمین ثم آمین ۔

آہ مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی

۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ۹ بجے انتقال فرما گئے

یہاں جو بھی آیا اسے جانا ہے یہ بے وفا دنیا کسی سے وفا نہیں کرتی ۔ مگر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنھوں نے ایام مستعار کو مقصد زندگی میں خرچ کیا اپنے مالک سے لو لگائی اور کچھ خدمت کر کے یہاں سے رخصت ہوئے حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی ابتدائے عمر سے فرنگی استبداد کے خلاف لڑے ۔ پھر ان کی مجاہدانہ مساعی مجلس احرار اسلام کے لئے وقف ہو گئیں ۔ آپ نے تحریک آزادی ، تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کی اصلاح کی مساعی میں شرکت کی ۔

سیاسی خدمات کے علاوہ آپ نے اسلام کی حفاظت کے لئے بہت کچھ کیا ۔ مختلف جماعتوں کو اکٹھا کرتے رہے اور تقریباً سارے مسالک والے آپ کے ہاں اکٹھے ہو جایا کرتے تھے ۔ آپ جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کے صدر تھے مگر آپ میں وہ تعصب اور تنگ نظری قطعاً نہ تھی جو بعض دوسرے اہل حدیث حضرات میں پائی جاتی ہے ۔ ہم حضرت مولانا کے پسماندگان کے غم میں شریک اور ان کے ترقی درجات کے لئے دست بدعا ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین

جمعیۃ علماء اسلام سرحد پشاور کی خصوصی مجلس مشاورت

۲۵ رجب ۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی خصوصی مجلس مشاورت زیر صدارت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منعقد ہوئی ۔ اجلاس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے بھی شرکت فرمائی ۔ اجلاس میں جمعیۃ کی تنظیم ترقی اور تبلیغ پر غور ہوا فیصلہ ہوا کہ تمام ضلع میں مقامی جماعتی ذمہ دار حضرات یکم جنوری تک دورے کریں اور یکم جنوری تک ضلعی دفتر میں رپورٹ بھیج دیں ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل مقامات میں عام جلسے کئے جائیں جن میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر ضلع شرکت فرمائیں گے مندرجہ ذیل مقامات پر عام جلسے ہوں گے :

تحصیل نوشہرہ :- نوشہرہ ۔ اکوڑہ خٹک ۔ زیارت کاکا صاحب ۔ رشید ۔ ریبی ۔ اکبر پورہ
تحصیل چارسدہ :- چارسدہ ۔ اتمان زئی ۔ شبقدر ۔ کھنوزئی ۔ صریخ ۔ ×
تحصیل پشاور :- تہکال ۔ متھرا ۔ ڈلی ۔ سوڑیزئی ۔ جھگنی ۔ پخہ ۔ گگہ زلہ ۔

اور چراغ بجھ گیا

ی محمد عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لانا قاری محمد عیسیٰ صاحب سندھ کے مجاہد
اور مبلغ عالم دین تھے اردو اور سندھی میں تو
کی اشاعت میں عمر گزری ۔ آخری عمر میں مودودی
استیصال پر ساری توجہ مبذول فرما دی تھی جس
سندھی مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو گیا ۔
کی اچانک وفات سے علمی اور تبلیغی حلقوں میں
ب پھیل گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت
جگہ دے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے
ے برادر محترم حضرت مولانا عبدالحئی صاحب ساکن
سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعائے صبر و استقامت

(غلام غوث ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام سرحد

پشاور کے زیر اہتمام

شریعت کانفرنس

حسب فیصلہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد ۸ مارچ ۱۹۶۴ء میں پشاور شہر میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے زیر اہتمام عظیم الشان شریعت کانفرنس منعقد ہوگی جس میں پاکستان کے اندر شرعی نظام کے قیام پر غور ہوگا ۔ کانفرنس میں علماء دین ۔ صوفیاء عظام پارلیمنٹ کے ممبر سیاسی پارٹیوں کے لیڈر مدعو کئے جائیں گے ۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وعند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا پکا پکایا ہوا اکبر سونا نہ بھولئے

طالب علموں ۔ کلرکوں ۔ وکیلوں ۔ مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ۔ برہمی ۔ ہلیلہ ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے ۔ عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ۔ ان حضرات کیلئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے ۔ دل و دماغ جگر شانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے تیس خوراک ۵۰/۴ روپے علاوہ محصولڈاک ۔ طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء
کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں پورے کورس کی قیمت ۵۰/۶ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپیرے ٹوریا) یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے ۔ جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵۰/۴ روپے

سلاجیت پلنہ کمپاؤنڈ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے ۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے

مقوی بدن گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں ۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۵۰/۱۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

me No. 67715 NO. 7132

EEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Piasas

6 || 20th December 1963 2 Shahban-ul-Mokazam 1383 .49

عالمی خبریں

امریکہ اور پاکستان

امریکہ دن بدن پاکستانی مفادات کو نظرانداز کرتا جارہا ہے۔ پہلے امریکہ، برطانیہ اور بھارت نے مشترکہ جنگی مشقیں کیں اور اب امریکی بحری بیڑہ بحیرہ ہند میں پہنچنے والا ہے۔ سامنے بہانہ یہ ہے کہ چین سے ہندوستان کی حفاظت مطلوب ہے مگر چین کی بحری طاقت کہاں ہے جس سے ہندوستان کو بحری حملہ کا خطرہ لاحق ہو گیا ہو دراصل جو حکومت امریکہ کی سرپرستی قبول کرتی ہے امریکہ اس کو پوری طرح خصّی اور اپنا دست نگر کر کے رکھتا ہے۔ اس سے پہلے امریکی بحری بیڑا اٹلی کے سمندروں میں آیا ہے اور اب ہندوستان کے سمندروں میں۔ کہتے ہیں کہ امریکہ نے یہ قدم اس بات سے چڑ کر اٹھایا ہے کہ پاکستان نے چواین لائی (وزیر اعظم چین) کو پاکستان آنے کی دعوت کیوں دی ہے۔

بہرحال اب پاکستان کا اولین فرض ہے کہ وہ امریکی ایجنٹوں کی پوری پوری نگرانی کرے چاہے وہ فوجی مبصرین ہوں۔ یا فنی ماہرین چاہے وہ کوئی لیڈر ہو یا مودودی۔

ناصر کی کامیاب سیاست

مصر کے صدر نے ٹیونس کے حبیب بورقیبہ اور الجزائر کے بن باللہ سے ملاقات اور تبادل خیالات کیا۔ ناصر نے افریقہ میں ہزاروں مبلغ بھیج رکھے ہیں۔ جنہوں نے عیسائی مبلغین کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ یہ ناصر کی خداداد سیاسی قابلیت ہی ہے کہ اتنی دور دور بیٹھے ہوئے اس نے یمن میں انقلاب گرا کر برطانیہ کے ٹوڈی امام یمن کو نکلوا کر آزاد انقلابی حکومت قائم کرادی۔ اور اب عراق کے انقلاب نے بھی ناصر کی مخالف بعث پارٹی کو ختم کر دیا۔ جب سے امریکہ نے پاکستان سے آنکھیں پھیری ہیں۔ ناصر کا رخ پاکستانی مفادات کے حق میں ہوتا جارہا ہے۔

صدر محمد ایوب خاں کی سیاست

اب صدر محمد ایوب خاں صاحب بھی عالمی سیاست میں ناصر کے قریب ہوتے جارہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ اپنے وطن کے لئے آزاد خارجہ پالیسی بنانے اور قائم رکھنے میں کامیاب ہو کر بڑے دول کی رقابتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

پاکستان

پاکستان میں دو ماہ سے خاصی گڑبڑ رہی ہے۔

اخبارات کی شورا شوری کالجوں میں حرکت، مودودی پارٹی کا پروپیگنڈا اور حکومت پاکستان کے آرڈی ننسوں سے خوب گرماگرمی رہی اب مودودی صاحب کے بھاگ جانے اور بعض رازوں کے افشاء ہو جانے سے ہنگامی رونق سرد پڑ گئی ہے۔

بھارت اور اسرائیل کے درمیان خفیہ فوجی معاہدے کا انکشاف

بیروت - پیر - اسرائیل بھارت کو ایک خفیہ فوجی معاہدہ کے تحت مسلسل اسلحہ فراہم کر رہا ہے اس کا انکشاف بھارتی وزارت دفاع کی ایک خفیہ دستاویز سے ہوا ہے جس کی عکسی تصویر یہاں کے روزنامہ "الیوم" نے شائع کی ہے روزنامہ نے مطالبہ کیا ہے کہ اب جب کہ بھارت کی منافقانہ پالیسی کا پردہ چاک ہو گیا ہے تو عرب ملکوں کو اس کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

مودودی جماعت کا سیاسی کردار

جمہوریت، اسلام، فلسازی۔

مصنفہ قاضی مظہر حسین صاحب

پانچ روپے ایک صد کا بیان حاصل

ایک عدد کے لئے ۱۲ پیسے ٹکٹ بھیجیں

مکتبہ اشاعت اسلام گنج مغلپورہ لاہور

بھینس کی عقلمندی !

اخباروں کی خبر ہے کہ آج شام محلہ مسجد چینیاں لاہور میں مودودی پارٹی کے ایک آدمی مسمی عبداللہ زخمی حالت میں میو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

اس کو ایک بھینس نے زخمی کیا۔

یہ مودودی جمہوریت کے محضر نامے پر آدمیوں کو دستخط کرنے پر آمادہ کر رہا تھا غالباً بھینس نے اس کو اس لئے سزا دی کہ یہ اسلام اسلام کرتے آج عائلی قوانین کو چھوڑ کر یکلخت جمہوریت جمہوریت پکارنے کیوں لگ گئے ہیں۔

یہ سنتے چلے آرہے تھے کہ عقل بڑی کہ بھینس۔ آج بھینس نے اپنے عمل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مودودی کی عقل سے میں بڑی ہوں۔

● نئی دہلی - انیالہ کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت مشرقی پنجاب نے امریکہ سے روٹیاں پکانے والی مشینیں درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو عنقریب یہاں پہنچ جائیں گی۔ روٹیاں پکانے والی یہ مشین ایک گھنٹہ میں ۵ ہزار روٹیاں پکا سکتی ہے معلوم ہوا ہے کہ مشینوں کو دیہی علاقوں میں لگایا جائیگا جہاں سے گاؤں بھر کی عورتیں ان سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

حضرت مولٰنا غلام غوث کی دوہری بڑی کامیابی

گزشتہ اجلاس صوبائی اسمبلی میں عائلی قوانین کی منسوخی کی سفارش کی قرارداد پاس کرانے میں اللہ تعالٰی نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو اتنی توفیق بخشی اور اتنی امداد فرمائی کہ دنیا حیران رہ گئی۔ اب کے حالیہ اجلاس میں اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ آپ کی تحریک اور علامہ ارشد صاحب بہاولپوری کی ترمیم سے مغربی پاکستان اسمبلی نے اس تجویز کو اتفاق رائے سے پاس کر دیا کہ مروجہ قوانین کو کتاب وسنت کے مطابق بنایا جائے اور اس کے لئے ایک بورڈ کا تقرر ہو جس میں اکثریت علماء دین کی ہو۔ اگر اسمبلیوں میں اسی طرح کے چند ممبران اور آجائیں اور حکومت کا رویہ اسلام کی سربلندی کے حق میں رہے تو وہ دن دور نہیں ہے جب کہ اللہ تعالٰی کی نصرتیں اور رحمتیں پاکستان کے شامل حال ہو جائیں۔ چاہے ہزاروں بحری بیڑے ہمیں ڈرائیں اور چاہے دنیائے کفر مل کر بھی ہماری مخالفت کرے۔

احمد یونانی دواخانہ کا افتتاح

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ العالی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کو بعد از نماز جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ کے سامنے اسلامیہ ہائی سکول سے متصل احمد یونانی دواخانہ کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس دواخانہ کا نام حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ العزیز کی مناسبت سے احمد یونانی دواخانہ تجویز کیا گیا ہے۔

حکیم جمال الدین احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ

لاہور

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۲۸ محرم ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۱ جون سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۳

اے آمدنت باعثِ خوشنودیِ ما

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی دیارِ حرم سے واپسی اور ان کے تاثرات

مسافرانِ حرم کے قافلے اپنے وطن کو واپس لوٹ رہے ہیں۔ ہزاروں سال سے جاری آمد و رفت کا یہ مقدس سلسلہ، سالِ رواں کا دور مکمل کر رہا ہے۔ افراد قافلہ جنہیں ان کے متعلقین نے باچشم پرنم حسرت و شوق کے ساتھ رخصت کیا تھا۔ اب دیدۂ و دل فرشِ راہ کیئے انہیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ حرم کو جانے والے یہ خوش نصیب جب جا رہے تھے تو شوق و آرزو کی ایک دنیا لے کر جا رہے تھے اور اب واپس آ رہے ہیں تو حسرت بازدید کا ایک عالم لے کر آ رہے ہیں۔ اللہ کا وہ گھر جس نے بکھری ہوئی انسانیت کو وحدت کے رشتے میں پرو دیا تھا۔ اور نبی آخر کی وہ آرام گاہ ابدی جہاں عشق و جنون کے ولولے تازہ کئے جاتے ہیں۔ وہاں کے ذکر و اذکار ہوش و مستی کا وہ پیام سرمدی ہیں جو ہر مسلمان کی متاعِ ایمان ہے۔ یہ متاع ہر سال حجاج کے قافلے اپنے ہمراہ لاتے ہیں اور اپنے گرد و پیش میں بکھیر دیتے ہیں۔

اسلام کے آشفتہ سروں کا ایک چھوٹا سا گروہ جو اس ملک میں پایا جاتا ہے۔ جس سے غیروں کی عداوت و نفرت تو ایک تاریخی چیز ہے ہی لیکن بعض اپنے بھی جس کی اسلامی سنتوں کے شاکی ہیں ان کا وہ قائد و مردِ مجاہد جسے دنیا غلام غوث ہزاروی کے نام سے جانتی پہچانتی ہے۔ اس سال حج بیت اللہ کے لئے مع اپنی اہلیہ محترمہ کے تشریف لے گئے اور اس سب سے بڑے دربار میں حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے جہاں ہر چھوٹے بڑے کو اپنا سر جھکانا ہی پڑتا ہے۔ دیارِ محبوب کی ان گلیوں سے دیوانہ وار گزرے۔ جہاں عشاق اپنے دلوں کی قاشیں لٹا دینے کے لئے ریگ و خار کی منزلیں طے کر کے جاتے ہیں۔

حرمین کی اس حاضری میں مولانا ظاہر و باطن کی جن حقیقتوں کو دیکھا ہوگا وہ تو ان کے دل کے معاملات ہیں۔ بھلا اس میں وہ ہمیں کیوں شریک کرنے لگے۔ اور ہم ان کے ان دارداتِ قلبی کا ساز ابھی چھیڑنا بھی نہیں چاہتے۔ ہمیں تو ملت اسلامیہ کی سیاسی اور اجتماعی حالت کے آثار چڑھاؤ سے غرض ہے۔ مغربی سیاست کی اسیہ کاریاں، شریف حسین کے زمانہ سے عرب کی مقدس سرزمین میں داخل ہوئیں اور اب وہ اپنی آخری گھات میں لگی ہوئی ہیں۔ عرب و افریقہ دوش بدوش کچھ اس طرح جاگ پڑے ہیں کہ فرنگ کا بنایا ہوا ہے ہر طلسم ٹوٹتا جا رہا ہے۔ اور اجنبیوں کے اثر و رسوخ کا دائرہ تنگ ہوتے ہوتے دو چار نواحیوں تک رہ گیا ہے۔

ان جانے والوں کی تلخ کامیاں وہاں کیا گل کھلا رہی ہیں۔ اسکی طرف دنیا کا ہر مسلمان نشلیشی کی نگاہ جمائے ہوئے ہے۔

آج کا عرب آج کا حجاز اسلامیت کے کس مقام پر ہے اس کے شب و روز میں دین کا رنگ کتنا غالب ہے۔ اس کا صحیح صحیح علم سب مسلمانوں کے لئے بڑی دلچسپی کا موجب ہے۔ بہرحال اُس دیار کی باتیں، مولانا کی زبان سے سننے کے لئے قارئین ترجمان منتظر ہوں گے۔ چنانچہ آج ہم یہ سلسلہ شروع کر رہے ہیں پھر

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری (ک،)

مولانا نے ارشاد فرمایا :۔

حج مبارک کا اجتماع دنیا میں ایک نرالا اجتماع ہے۔ جس کو ہم بجا طور سے اسلام کا معجزہ کہہ سکتے ہیں۔ جس میں دنیا کے اسلام کے گوشہ گوشہ سے ہر سال۔ صاحبِ وسعت فرزندانِ توحید آکر ایمان کی کھیتیوں کو تازہ کرتے رہتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ جو لوگ بھی ایک بار حرمین شریفین کی باریابی سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ وہ مرتے دم تک دوبارہ حاضری کے لئے اتھ پیر مارتے رہتے ہیں۔ اور حاجیوں کی یہ تعداد دنیا کے کسی بڑے سے بڑے اجتماع سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس سال جدہ کے مقامی اخبارات کی سرکاری اطلاعات کے مطابق دور دراز کے اسلامی ممالک سے آنے والوں کی مجموعی تعداد دو لاکھ بتائی گئی تھی۔ لیکن عربستان عام آبادی کے ذوق شوق نے اس مقدار کو عام اندازے کے مطابق بارہ، تیرہ لاکھ تک پہنچا دیا تھا۔ عرب کے لوگ چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی حرمین شریفین سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ اور بیشتر عرب ان کا ہر سال برکات حج سے مالا مال ہوتا رہتا ہے۔ یہ اجتماع جہاں تعداد کے لحاظ سے بے نظیر اجتماع ہے۔ وہاں اخلاقی و روحانی طور پر بھی اسلام کا کھلا ہوا معجزہ ہے۔ اس عظیم اجتماع کا اگر سوواں حصہ بھی دنیا کے کسی اور حصہ میں ہو۔ تو اس میں ہزاروں جرائم کا ارتکاب ہونا یقینی ہے۔ مگر اتنے بڑے اجتماع میں اخلاقی قدروں کا پورا پورا احترام قائم رہتا ہے اور اگر ایک فی لاکھ کی تعداد میں عادی مجرم باہر سے آکر جرم کا ارتکاب کریں تو وہ شاذ و نادر کالمعدوم ہے۔ تعجب ہے کہ یہ لاکھوں مسلمان اقامت ہوتے ہی۔ مسجد حرام میں نصف منٹ کے اندر بغیر کسی سرکاری انتظام کے باترتیب صفوں کے اندر کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور نماز سے فراغت کے بعد بغیر کسی حادثہ کے منتشر ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہر نماز کے وقت ہوتا ہے۔ اور اتنی کثیر آبادی صبح اگر مکہ معظمہ میں ہے تو ظہر کے وقت منیٰ میں آباد نظر آتی ہے۔ اور دوسری صبح کو عرفات کی پہاڑیوں کو شہر بنا دیتی ہے اور عشاء کے وقت صحرائے مزدلفہ کو دنیا کا ایک بڑا شہر بنا رہی ہوتی ہے اور تیسری صبح کو پھر منیٰ دنیا کا ایک عظیم ترین شہر بن جاتا ہے۔

(جاری ہے)

فکر و نظر

اسعد حسین کمال

کسی قوم پر زوال وادبار کے خواہ کتنے ہی گہرے بادل چھا جائیں اگر وہ ذہنی اور فکری تبدیلیوں کا شکار نہ ہوئی ہو تو اس کی انفرادیت بہرصورت محفوظ رہتی ہے۔ اور پھر کوئی وقت ایسا بھی آ سکتا ہے، جب وہ اپنے وجود وبقا اور اپنی حریت وعظمت کا دوسروں سے اعتراف کرا لے۔ ہندو قوم کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہ قوم کم وبیش دو ہزار سال تک پیہم سیاسی تغیرات کا نشانہ بنی رہی۔ یکے بعد دیگرے مختلف زبانوں، مختلف تہذیبوں اور مختلف مذاہب کے حامل فاتحین صدیوں تک اس قوم پر غالب آتے رہے اور یہاں کے حکومتی نقشے الٹ پلٹ کرتے رہے لیکن چونکہ اس قوم نے باوجود سیاسی اور فوجی شکستیں کھاتے رہنے کے، دینی سماجی اور قومی فکر وذہنیت کا تحفظ شدت کے ساتھ جاری رکھا، اور اپنے اسلاف کی روایات پر مضبوطی سے قائم رہی۔ اس لیے غلبہ وفتح کے یہ سارے سیلاب اس کی قومی انفرادیت کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور جیسے ہی موقع ملا وہ عرصہ دراز کی محکومی وپستی کے بعد اب جداگانہ حیثیت سے ابھر رہی ہے اور زوال میں بھی یہی، اس کی اجتماعیت کی رہنمائی ان قائدین کے ہاتھوں میں ہی رہی جو ہر اعتبار سے اس کی قدیم روایات وذہنیت کے نمائندے تھے اور ایسے تمام مصلحین کو اس نے قطعی مسترد کر دیا تھا جو اس کے اندر ذہنی اور فکری انقلاب لانا چاہتے تھے۔

اس قوم کی تاریخ کا گہرا مطالعہ یہ شہادت دیتا ہے کہ کسی دور میں اس نے اس فکر ونظر کو نہیں قبول کیا جو اس کے قدیم روایاتی سانچہ کو توڑ دینے والی ہو۔ اور کوئی ایک شخص اس کا قائد اعظم نہ بن سکا جس نے محض معاشرتی اعتبار سے ہی نئے زمانہ کی قدروں کو اپنا لیا ہو۔ اس قوم نے رام موہن رائے۔ سی آر داس، اور موتی لال جیسے جدید فکر ونظر رکھنے والے رہنماؤں کے مقابلہ میں تلک، مالویہ اور گاندھی جیسے قدامت پسندوں کو اس زمانہ میں اپنا پیشوا تسلیم کیا۔ جنھوں نے اس قوم کی کہنہ روایات کے ایک ادنیٰ جزو کو بھی ترک کرنا نہ چاہا۔ حالانکہ ہندو قوم کی فکر وذہنیت اور اس کی مذہبی وسماجی روایات انسانیت کے اعلیٰ معیار سے بہت فروتر ہیں۔ اور کسی طرح بھی انہیں عالمگیر انسانی اقدار کی حیثیت سے نہیں پیش کیا جا سکتا، تاہم اس قوم نے جب اپنے پست فکر وذہن اور اپنی تنگ نظرانہ مذہبی وسماجی روایات کا تحفظ کیا اور اسے ہر حالت میں قائم وبرقرار رکھا تو قدرت نے اسے اپنے بخششوں کے صلہ سے محروم نہ کیا۔ قوموں کے عروج وزوال کا قانون الٰہی یہی ہے جو اس پر عمل کرے گا۔ قدرت اس کا تحفظ کرے گی۔

لیکن ہم مسلمانوں کے ساتھ جو ٹریجڈی ہوتی اور اب بھی ہو رہی ہے وہ یہی ہے کہ ہمارا ہر نیا مفکر، ہر نیا مصلح۔ ہر نیا مدعی تجدید واحیا، ہم سے پہلا مطالبہ یہ کرتا ہے کہ ہم اپنی فکر ونظر کا قدیم سانچہ توڑ ڈالیں، اسلاف کی راہ پر چلتے رہنے کی فرسودہ عادت ترک کر دیں اور اپنی فکر ونظر وقول وعمل میں مکمل تغیر وانقلاب لے آئیں۔ ہندو تو اپنے قومی وجود کے بقا وتحفظ کے لئے اس روشن زمانہ میں بھی اپنی دیومالاؤں کی ناقابل یقین ومضحکہ خیز روایاتی اوہام پرستیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور اس کہنہ معاشرت سے چمٹا ہوا ہے جس کا سراغ قدیم تاریخ میں بھی اب مشکل ہی سے ملتا ہے، لیکن ہمارے مصلح وداعی ہم کو ان روایات سلف کے مقدس وبے داغ سرمایہ سے بھی بنام تجدید وترقی محروم کر دینا چاہتے ہیں۔ جن کی روشن شعاعوں سے یورپ کے تاریک ترین گوشے مدتوں منور ہوتے رہے اور دنیا میں خیر وبھلائی کا جو کچھ وجود آج پایا جاتا ہے۔ وہ ان کے اس بے داغ سرمایہ کی بدولت ہی پایا جاتا ہے۔

ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اگر تم دنیا میں خوش حال وترقی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو، سیاسی استحکام کے خواہاں ہو۔ اور اسلامی نظام برپا کرنا چاہتے ہو تو قدیم روایات کے رشتوں کو توڑ کر آزادانہ فکر ونظر سے کام لو۔ جدید حالات کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالو۔ زمانہ کے نئے نظریات کو بے چون وچرا اپناؤ اور اسلام کی ایک تعبیر وتشریح اختیار کرو جو سلف کی کہنہ روایات کی پابند نہ ہو۔

اس مکمل ذہنی وعملی تبدیلی کے بعد ان خوش فکروں کو بڑی توقعات ہیں کہ مسلمان بام عروج پر جلد ہی پہنچ جائیں گے۔ اسلامی نظام کا نفاذ بھی عمل میں آ جائے گا اور ترقی یافتہ قوموں کے دوش بدوش، اسلام کا لفظی لبادہ اوڑھے ہوئے ترقی کی منزلیں تیزی سے طے کرنے لگیں گے۔

حالانکہ تاریخ کی سیکڑوں شہادتیں آج بھی موجود ہیں کہ ان تمام تغیرات کے بعد پھر کسی قوم کا جداگانہ وجود باقی ہی نہیں رہا۔ ترقی وعروج کا تو کیا سوال۔

جب آپ جدید دور کے تقاضوں کی خاطر اپنے سیاسی سماجی اور معاشرتی ادارے از سر نو ترتیب دے دینا چاہتے ہیں، اپنے تہذیبی اور ثقافتی دائرے وسیع کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ اپنے طرز زندگی میں تبدیلیاں لے آنا لازمی گردانتے ہیں۔ ضروریات وقت کے پیش نظر اصول دین میں بھی تغیر وتبدل کر دینے پر آپ آمادہ ہیں اور اپنی فکر ونظر کو اپنے اسلاف کی فکر ونظر کا ہم رشتہ بنائے رکھنا غلط سمجھتے ہیں، تو اس کے بعد آپ اپنی نئی نسل سے یہ کیوں توقع کر رہے ہیں کہ وہ اسلامی تہذیب واخلاق کا پابند بنے۔ ان تبدیلیوں کے بعد قوم کا جو نیا قالب تیار ہوگا اور آپ کتنا ہی ترقی پذیر اور وقت کے عین تقاضوں کے مطابق کہہ لیں، لیکن اس قالب کے اندر اسلام کی روح کا سمانا ممکن نہیں۔ یہ تو گدھے کو شیر کی کھال پہنانے اور کرگس کے جسد میں شاہین کی روح پھونکنے کی سعی فضول ہے۔

دینی مدارس

گزشتہ صحبت میں دینی مدارس کے سربراہوں کے نام چند معروضات پیش کی تھیں۔ اس سلسلے کے کچھ اور پہلو بھی قابل غور ہیں، جن پر میں آج کی صحبت میں عرض و معروض کرنا چاہتا ہوں۔

دنیا میں علم کو بہ حیثیت تمدنی ومعاشی ضروریات کے تو ہر قوم نے اختیار کیا۔ اور اسی اعتبار سے اس کی تقسیم و تدوین کی۔ فلسفہ ومنطق۔ قانون، تاریخ۔ سائنس، ریاضی طب ادب، آرٹ وغیرہ کتنے ہی علوم وفنون ہیں جن کی بنیاد انسان کی تمدنی ومعاشی ضروریات پر پڑی اور اسی حیثیت سے ان کی ترقی ہوئی۔ لیکن اسلامی علوم۔ قرآن، حدیث فقہ وتصوف وغیرہ کا آغاز صرف معرفت الٰہی ورضائے الٰہی کے لئے ہوا۔ صحابہ کی وہ جماعت جسے اصحاب صفہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک ایسی ہی جماعت تھی کہ تمام علائق سے اپنا رشتہ توڑ کر اللہ کے دین کو سیکھنے کے لئے [illegible] اللہ کے نبی سے اپنا رشتہ جوڑ لیا تھا اور ان لوگوں کے شب روز اسی تعلیم وتعلم میں بسر ہوتے تھے۔ اسلام کے فاتحانہ قدم مشرق ومغرب دور دراز گوشوں تک چلے گئے۔ ایک عظیم انقلاب عرب وبیرون عرب برپا ہو گیا۔ لیکن صحبت نبوی کے ان مقدس فیضیافتوں نے اپنا مشن جاری رکھا۔ اور یہ امانت علمی عہد بہ عہد منتقل ہوتی چلی آئی۔ مدینہ۔ دمشق۔ بغداد غرناطہ اور دہلی تک تاریخ کی بڑی بڑی تبدیلیاں عمل میں آئیں لیکن علوم دینیہ کے یہ خادم عسر ویسر کے ہر دور میں اس چراغ کو روشن رکھتے چلے گئے اور عوام کے ساتھ اپنے رابطہ [illegible] کو اتنا مضبوط بنائے رکھا کہ حکومتیں ادل بدل ہوتی رہیں مگر ان کے کاموں میں کوئی فرق نہ آیا۔

لیکن وائے بدقسمتی کہ آج صورت حال قطعی برعکس ہو چکی ہے۔ فرنگی اقتدار کے یہ سو سال مسلمانوں کے [illegible] اور جن حیثیتوں سے تباہ کن رہے وہ تو رہے لیکن سب سے بڑی تباہی جو اس دور میں پیش آئی وہ مسلمانوں کے رجحان علم کی تبدیلی تھی۔ کہاں کل تک یہ حالت تھی کہ پیش پیش کتاب وسنت کا علم تھا۔ جب کہ باقی تمام علوم اس کے تابع تھے۔ اور آج رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ دنیاوی مدارس تو چھوڑئیے جہاں اسلامیات کے نام سے ایک غیر ضروری واختیاری کا بالکل سطحی مضمون دیگر مضامین کے ساتھ [illegible] نتھی کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اب تو بہت سے دینی مدارس بھی بڑائی اور خصوصیت اس میں سمجھنے لگے ہیں کہ ان کے ہاں [illegible] کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم کا بھی پورا پورا انتظام موجود [illegible] اور وہ ایسا کیوں کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ صرف اس لئے کہ [illegible] کی نظر میں خالص دینی علوم کی وہ اہمیت وعظمت باقی نہیں رہ گئی ہے جو پہلے تھی۔ میری اس بات پر بہت سے لوگ [illegible] اختیار کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ وقت کی ضروریات کو نظر انداز کرنا بھی تو ہلاکت ہے۔ میں اس بات پر تو بحث کروں گا کہ یہ ہلاکت ہے یا نہیں۔ میں اب صرف اتنا عرض [illegible] کر اس دعوے کو کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے [illegible]

باقی ص

۸۸۹

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۱ جون ۱۹۶۳ء

بجٹ

مرکزی بجٹ راولپنڈی میں قومی اسمبلی مرکزی بجٹ پر بحث کر رہی ہے۔ اس بجٹ کے منظور ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔ لیکن اس کے پیش ہوتے ہی اس کی برکات کا آغاز ہو چکا ہے۔

بجٹ کی تمام تفصیلات، روزانہ اخبارات میں قارئین کی نظر سے گزر چکی ہوں گی، اس کے متعلق مختلف حلقوں کی طرف سے جس رد عمل کا اظہار ہوا ہے وہ بھی سامنے آ چکا ہے یہ بجٹ ان پیٹ بھرے افراد کا ہے۔ جنھیں زندگی کی سختیوں سے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی پالا نہیں پڑا ہے۔ ایرکنڈیشنڈ کوٹھیوں میں بیٹھ کر ترتیب دیا ہوا یہ بجٹ، عوام کی خمیدہ کمر پر براہ راست ایک سخت بوجھ ہے۔ اس کے پیش ہوتے ہی ملک بھر میں عام ضروریات کی چیزیں جو پہلے ہی گراں تھیں۔ گراں تر ہو گئی ہیں۔

سوتی اور اونی کپڑا، چینی اور چینی کے مشروبات عام ضرورت کی چیزیں جنھیں عوام کی کمزور اقتصادی حالت کے پیش نظر سستا ہونا چاہیئے تھا اس بجٹ کی بدولت اور گراں ہو گئیں بجٹ سے مراد صرف اعداد و شمار کی ایک ترتیب، جمع و تفریق کا ایک خاکہ اور ٹیکس عائد کرنے کی ایک نادر ترکیب ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اپنے قومی وسائل ذرائع پیداوار کی حدود میں رہتے ہوئے پوری قوم کی خوشحالی، ہمہ جہتی ترقی اور وطنی استحکام کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ پورے ملک کے حالات پر تفصیلی نظر ڈالی جاتی۔ ان تمام شعبہ ہائے زندگی کا گہرا مطالعہ کیا جائے۔ جن سے عوام کا براہ راست تعلق ہے۔ ایک فرد کی ضروریات کی سطح سے پوری قوم کی اجتماعی ضروریات کی سطح تک مطالعہ کیا جائے کہ کہاں کہاں ایسے رخنے موجود ہیں جو ان ضروریات کو باحسن وجوہ پورا ہونے سے روک رہے ہیں۔ ملکی وسائل پر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک قلیل گروہ، عوام کی ناسمجھی و ناواقفیت کی بدولت، خفیہ ہتھکنڈوں کے ذریعہ قابض و متصرف ہو جاتا ہے اور پھر وہ اقتصادیات کو ایسی مضبوط گرفت قائم کر لیتا ہے کہ عوام بیچارے تڑپ رکتا رہے۔ حکومت تک بھی اس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی کی طرح ناچتی رہتی ہے۔ ایک اعلیٰ بجٹ کی یہ خوبی ہونی چاہیئے کہ وہ اس گرفت کو کمزور تر کرتی رہے۔ افسوس ہے کہ مرکزی بجٹ نے ان مسائل و ضروریات میں سے کسی ایک مسئلہ اور ضرورت کو بھی حل نہیں کیا۔ ملک میں سرمایہ داری کے بڑھتے ہوئے عفریت پر اس بجٹ میں کوئی روک نہیں لگائی گئی۔ کسان و مزدور کے لئے اس کی محنت کا پورا پورا صلہ ملنے کی کوئی امید اس بجٹ میں موجود نہیں۔ اس بجٹ میں تعلیم و صحت کے مسائل کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ ان مدات میں اخراجات کا تناسب نہایت کم اور ضرورت سے بہت قلیل رکھا گیا ہے۔ دفاع پر جو رقم اضافہ کی گئی ہے، افسوس ہے کہ وہ کشمیر کی موجودہ جنگی تیاریوں کی نسبت سے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اس طرح یہ بجٹ عوامی فلاح و بہبود اور ملکی دفاع و استحکام کے نقطہ نگاہ سے قطعی مایوس کن ہے، اس کے برعکس عوام کے لئے گرانیوں کا ایک نیا بوجھ لے کر ضرور آیا ہے۔

بجٹ کی اسلامی حیثیت اب بجٹ کی اسلامی حیثیت پر ذرا نظر ڈال لیجئے کہ بہرحال ہر مدعی کا یہ ہی دعویٰ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ دور دور تک آپ بجٹ کو دیکھ جائیے اور اس کی تمام شقوں کا جائزہ لے لیجئے۔ اسلام کے لئے کوئی ایک مد بھی آپ کو خرچ کی نہیں ملے گی۔ ۹۰ فی صد مسلم آبادی کا یہ بجٹ اس حیثیت سے بھی قابل غور ہے کہ اس میں ان چیزوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے جو اسلام کی نظر میں حرام و ناجائز ہیں۔ حتیٰ کہ ستم ظریفی یہ ہے کہ چینی اور اس سے تیار کردہ مشروبات پر تو ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ لیکن شراب کو اس ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ یہ تو تھا ہمارا مرکزی بجٹ۔

صوبائی بجٹ صوبائی بجٹوں کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے کہ وہ کیا کچھ ہیں اور کیا کچھ ہوں گے۔ عوام کی ضروریات سے جو بے اعتنائی مرکزی بجٹ میں برتی گئی ہے وہ صوبائی بجٹوں میں بھی موجود ہے۔ اور اسلامی تقاضوں کو یہاں بھی نظرانداز کیا گیا ہے۔ ہمارے بجٹ پیش کرنے والے بزرگ جتنا زیادہ ریاضی دان ہونے کا ثبوت پیش فرماتے ہیں۔ کاش اس سے نصف ہی وہ عوام دوستی کا مظاہرہ بھی کر سکتے۔

ریلوے بجٹ ریلوے بجٹ میں ایک بڑی رقم ریلوے وزیر صاحب نے بطور بچت کے دکھلائی ہے اور شاید اپنے زعم میں انھوں نے اسے اپنا ایک بڑا کارنامہ سمجھا ہوگا۔ حالانکہ ریلوے کے واقف حضرات انھیں داد دینے کی بجائے اس بجٹ پر اظہار افسوس ہی کریں گے۔

آج بھی تیسرے اور درمیانہ درجہ کے مسافروں کے لئے ریل کا سفر عذاب سقر سے کم نہیں ہے۔ کرایوں کی زیادتی نشستوں میں گنجائش کی کمی، پانی اور ہوا کی آسائشوں کا فقدان وغیرہ کتنی ہی چیزیں ہیں جو اس بچت کو منہ چڑا رہی ہیں۔

ریلوے حکام اور کارکنوں کا سلوک بھی بالخصوص تیسرے درجہ کے مسافروں کے ساتھ بڑا خشک اور کرخت ہوتا ہے۔ اور گاڑیوں میں عموماً یہ عجیب صورت حال ہر جگہ دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کا ایک ہجوم پلیٹ فارم پر ادھر ادھر بھاگ رہا ہے لیکن ان کی رہنمائی اور اعانت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ایک سالم ڈبہ پر پولیس گارڈ کا تصرف ہے تو کسی دوسرے پر ریلوے ملازمین قابض ہیں اور مسافر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے دھکے کھا رہے ہیں، فریاد کرتے ہیں تو کوئی پرسان حال نہیں بلکہ دھتکار دیئے جاتے ہیں۔ یہ ہے ہمارے ملک کے اس خالص کاروباری محکمہ کا حال۔

ریلوے کے اندرونی محکمہ کا حال یہ ہے کہ افسران بالا کو تو حسب رواج تمام آسائشیں اور سہولتیں حاصل ہیں لیکن ادنیٰ ملازمین جیسے پورٹر، سگنل مین، پانی اور بجلی والے کلرک اور بابو، وغیرہ ان کی تنخواہیں بھی قلیل ہیں اور ان کے لئے رہائش اور الاؤنس وغیرہ کی سہولتوں کا بھی قطعی فقدان ہے۔ اگرچہ اس محکمہ میں بھی اب دست غیب چلتا ہے لیکن چھوٹے ملازمین کی یہاں کم ہی دال گلتی ہے۔ وہ غریب ہمیشہ ہی تکالیف کا شکار بنے رہتے ہیں۔ کم تنخواہیں کام زیادہ اور رات دن کے مختلف اوقات کی ڈیوٹیاں۔ انہیں بڑی تنگ زندگی گزارنے پر مجبور کرتی ہیں، ان حالات میں وزیر خزانہ کی طرف سے ریلوے بجٹ میں اتنی بڑی فاضل رقم کی بچت، تیسرے درجہ کے مسافروں کی تکالیف کا صدقہ اور ریلوے کے چھوٹے ملازمین کی ناکام حسرتوں کا خون ہے۔ (ک)

مودودی صاحب کا غلاف خانہ کعبہ پر نہیں چڑھایا گیا؟

اخبار کوہستان راولپنڈی نے، جون ۶۳ء کے پرچہ میں محترم المقام جناب شیخ محمد حیات صاحب راولپنڈی کا انٹرویو شائع کیا ہے۔ جو اسال بمعہ اہلیہ محترمہ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اس انٹرویو میں شیخ صاحب نے فرمایا کہ چونکہ مودودی صاحب کا غلاف کو یہاں گھر گھر پھرایا اور خلاف شرع تشہیر کی گئی۔ حالانکہ اس کی تقدیس تب ہوتی ہے جب وہ خانہ کعبہ پر چڑھ جاتے۔ اس لئے سعودی حکومت نے اس کو بیت اللہ شریف پر نہیں چڑھایا ——— مودودی صاحب نے حرم شریف کے چاروں طرف کو گندگی نجاست اور بداخلاقی سے بھرا ہوا لکھا ہے اور بزرگان دین پر بلکہ خود انبیاء علیہم السلام پر تنقید کی ہے تو اس کے چیلے اور مرید کیسے حوصلہ کرتے۔ چنانچہ ملک نصر اللہ خاں عزیز کے اخبار ایشیا نے شیخ صاحب موصوف کی خوب پھبتی اڑائی ہے اور یہ شک بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ کہیں کراچی سے واپس آ گئے ہوں گے۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی چونکہ اس سال معہ اہلیہ کے حج پر تشریف لے گئے تھے اس لئے بہت سے آدمیوں نے ان سے حقیقت حال دریافت کی انھوں نے اس پر جو کچھ فرمایا وہ حسب ذیل ہے :۔

(۱) محترم شیخ محمد حیات صاحب راولپنڈی میں ایک یونین کونسل کے چیئرمین کمیٹی کے ممبر اور نہایت شریف آدمی ہیں۔ وہ دوسری بار حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ان کے بارہ میں مدیر ایشیا کا یہ لکھنا کہ وہ کراچی میں ہی گھوم پھر کر آ گئے ہیں۔ مودودی کی پیروی کا منحوس نتیجہ ہے (باقی صفحہ پر)

طوفان اور اُن کا علاج

حکیم محمود احمد ظفرؔ سیکرٹری اسلامک سنٹر، چٹاگانگ

(نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام)

اکتوبر ۱۹۶۰ء کے قیامت خیز طوفان کو ابھی تین سال بھی نہیں گذرے تھے اور طوفان کے لگے ہوئے چرکے ابھی مندمل نہیں ہوئے تھے کہ ۲۸ مئی ۱۹۶۳ء کو اخبارات میں چھوٹے سے کالم میں چند سطروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ خلیج بنگال میں ہوا کا دباؤ کم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے تیز آندھیاں چلنے اور گرج چمک کے ساتھ چھینٹے پڑنے کا امکان ہے اس وجہ سے محکمہ موسمیات نے خطرے کا سگنل نمبر ۳ لگا دیا ہے اور سگنل نمبر ۳ تو صرف تیز رفتار آندھیوں کے لئے ہے لہذا لوگ سارا دن اپنے اپنے کاموں میں لگے رہے، کسی نے اخبار کے اس کالم کی طرف کوئی خاص دھیان ہی نہ دیا ویسے آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد معمولی تیز سی ہوا چلنے لگی لیکن لوگوں نے پھر بھی اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ رات نو بجے تک ہوا میں کچھ تیزی آگئی۔ اور ساتھ ہی بوندا باندی بھی شروع ہو گئی۔ ۹ بجے کی خبروں میں بتایا گیا کہ کاکس بازار میں ہوا کی تیزی لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی ہے۔ اور اب ہوا اس شدت کی ہے کہ چٹاگانگ اور کاکس بازار کا ٹیلیفون کا تعلق بالکل منقطع ہو چکا ہے اور وہ طوفان چٹاگانگ میں صبح چار بجے پہنچے گا۔ عوام الناس نے پھر بھی اس خبر کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ لیکن ہواؤں کی خنکی سے طوفان کا اندازہ لگانے والے سمجھ گئے کہ معاملہ کچھ خراب ہی ہے لیکن ادھر رات بھیگ رہی تھی اور ادھر ہوا اور بارش کے طوفان کی تیزی لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ اس وقت کیا حفاظتی تدابیر کی جائیں؟ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ رات ۱۲ بجے ہوا کی تیزی نے مکمل طوفان کی شکل اختیار کر لی۔ بجلی کے تار ٹوٹنے لگے اور مکانوں کی چھتیں اڑ اڑ کر عذاب الٰہی کی خبر دینے لگیں۔ جس کے گھر کی چھت اڑتی وہ اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال کر کہیں اپنے لئے جائے پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا۔ شور مچاتا، واویلا کرتا کہ شاید کوئی میری امداد کو پہنچے، لیکن اس وقت ایک طوفان کا اس قدر شور، کہ کسی کے رونے پیٹنے کی آواز اس شور کے نیچے دب کر رہ جاتی، دوسرے اس قیامت خیز طوفان میں نفسی نفسی کا عالم۔ کسی کو اپنی خبر نہیں دوسرے کی خبر کوئی کیا لے۔ اس پر طرہ یہ کہ بجلی گھر والوں نے اس خیال سے کہ مبادا بجلی کے تار گرنے سے، جو کہ سڑکوں پر گر رہے تھے کوئی مر نہ جائے، بجلی بند کر دی، بجلی بند ہونے، اور آسمان پر سیاہ رنگ کے بادل چھانے کی وجہ سے، رات اس قدر ہولناک قسم کی سیاہ تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دینا تو درکنار آدمی کو اپنا آپ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ چٹاگانگ کی اس یادگار رات کا معمولی سا نقشہ خواجہ شیرازیؒ نے اس شعر میں کھینچا ہے ؎

شب تاریک و بیم موج، گرداں چنیں حائل
کجا دانند حالِ ماسبکساراں ساحل ہا

خواجہؒ صاحب کے ہاں تو "بیم موج" تھا، لیکن یہاں بیم نے یقین کا مقام حاصل کر لیا تھا غرضیکہ ہر طرف "الامان" "والحفیظ" کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اور ہر آدمی اللہ کے حضور دست بدعا تھا کہ الٰہی، اس طوفان کو بند فرما، بار خدایا، اپنی اس صفت قہر کے بجائے اپنے کمزور بندوں پر صفت رحمت نازل فرما اس طرف یہ عالم اور دوسری طرف نائٹ کلبوں میں وہی "اے میرے ہم رقص مجھ کو تھام لے" کے دلآویز نغمے اور شراب کے دَور کے دَور چل رہے ہیں۔ ادھر لوگوں کے گھروں کی چھتوں کے ٹین اڑ اڑ کر ایک طوفان بدتمیزی اٹھا رہے تھے اور ادھر ان ٹینوں کو لوٹنے والے اپنی جان کی پروا کئے بغیر اس پرائے مال کو اڑا کر لے جا رہے تھے۔ ادھر مصیبت زدہ لوگ اپنے گرے ہوئے گھروں کو چھوڑ کر اپنی جان بچانے کے لئے پناہ ڈھونڈ رہے تھے۔ ادھر قوم کے جانباز اُن کے مکانوں کا سامان کھسکانے میں مصروف تھے۔

طوفان اپنی تیزی میں لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا بڑی بڑی بلڈنگیں ہوا کے زور سے اس طرح ہچکولے کھاتی تھیں جیسے سطح سمندر پر کشتی کسی کو معلوم نہیں تھا کہ صبح کی روشنی دیکھنی نصیب بھی ہو یا نہ۔ گھڑی نے ۲ بجائے لیکن طوفان کی رفتار کم ہونے کے بجائے برابر بڑھ رہی تھی رات کے ایک بجے سے لے کر چار بجے تک تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید قدرت اپنے پورے غضب پر آئی ہوئی اور انسان کی اس دنیا میں اب ضرورت نہیں رہی، لہذا اپنی پوری طاقت سے ایک ہی رات میں اس کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ یا پھر صور اسرافیل پھونکا جا چکا ہے اور "فَکَانَتِ الْجِبَالُ سُیِّرَتْ" کا وقت آگیا ہے۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ ایک بجے سے ۴ بجے تک طوفان کی رفتار ۱۵۰ میل فی گھنٹہ تھی لیکن مجھے تو اس سے بھی زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ خدا خدا کر کے چار بجے کے بعد کچھ طوفان تھما۔ لیکن تیزی اب بھی کافی تھی ۵ بجے صبح کے بعد بتدریج کم ہونا شروع ہوا اور ساڑھے چھ بجے تک بالکل تھم گیا۔ اب جو باہر جھانک کے دیکھا۔ تو دنیا کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔ کیا نقشہ تھا۔ الفاظ اُس کو بیان نہیں کر سکتے۔ یہ تو تھی چٹاگانگ ٹاؤن کی حالت، دیہات میں کیا ہوا؟ اس کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کیونکہ اس وقت دیہات والوں کے پاس پہنچنے کے سارے راستے مسدود ہو چکے تھے۔ اللہ بھلا کرے میمن خدمت کمیٹی والوں کا جنہوں نے صبح ہوتے ہی اپنی اور اپنے مکانوں کی فکر نہ کی بلکہ اپنے ٹرک اور اپنی گاڑیاں لے کر دیہات کا رُخ کیا۔ دیہات میں کیا ہوا؟ کتنے آدمی مرے؟ مالی کتنا نقصان ہوا؟ ابھی تک کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا صرف اتنا بتائے دیتا ہوں کہ آج دس روز کے بعد بھی متواتر خبریں آ رہی ہیں کہ سینکڑوں انسانی لاشیں ابھی تک بے گور و کفن سڑ رہی ہیں۔ اور سارے گاؤں میں ایک آدمی بھی نہیں جو ان پر دو آنسو ہی بہا سکے،

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس قدر کمزور اور بے یار و مددگار انسان جب شیخی بگارنے آتا ہے تو ایک منٹ میں فرعون بے سامان بن جاتا ہے لیکن حقیقت اس کی یہ ہے کہ ایک ہی منٹ میں قدرت کی معمولی سی طاقت کے سامنے اس طرح پامال ہو جاتا ہے، جس طرح گھاس کاٹنے والی مشین کے سامنے گھاس۔

یہ طوفان کیوں آتے ہیں! یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہی اتنی ٹھوکریں کھانے کے باوجود بھی ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ اور خدا جانے کب آئے گا۔ ہم مادیت سے کچھ اس طرح مرعوب ہو چکے ہیں کہ ہر مصیبت اور راحت میں ہماری نظر اسباب پر ہوتی ہے مسبب الاسباب پر نہیں ہوتی۔ حالانکہ ساری دنیا اور دنیا کے سارے اسباب اس کے مخلوق، اس کے محکوم اور اس کے مملوک ہیں ایک پتہ بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا۔ تو خلیج بنگال کا پانی اور اس کی کیا حیثیت ہے کہ اس کے حکم کے بغیر علاقے یا کسی بستی پر اثر انداز ہو سکے اور طوفان آنے پر ہماری کوشش اس کی ... پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔ اور ہم اس کے ... ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ لیکن ... کی صفت غضب اور صفت قہر سے ... سب کچھ ہوتا ہے اس کو راضی کرنے ... لئے اور اس کے غضب اور قہر کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہم نے کبھی کچھ سوچا ...

جس ملک میں کبائر کے ارتکاب ... لئے سرکاری آسانیاں فراہم کی گئی ہوں ... سود خواروں کو سرکاری حمایت ہو ... اور نکاح حرام ہو، شراب خانوں کو ... ٹھیکے ملیں، آبکاری کا محکمہ حکومت کا ایک مستقل شعبہ ہو، مسجدیں ویران اور سینما اور کلب آباد ہوں، بے پردہ اور بے حیا ... برسر عام دعوت زنا دیتی پھریں، بلیک مارکیٹنگ اور چور بازاری کا دور دورہ ... غرضیکہ اللہ اور رسول، اسلام اور شریعت اسلامی کو ملک بدر کر دیا ہو، اس ملک میں ایسے طوفان نہ آئیں، تو اور کیا آئے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

تاریخ عالم پر ایک نگاہ ڈالیے دنیا ... وہ قوم کبھی بھی تباہ نہیں ہوئی جس نے اللہ ... اور اُس کے رسولؐ کی پیروی کی ہو، بلکہ ہمیشہ وہی قومیں برباد ہوئیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ... راندۂ درگاہ الٰہی کیوں ہوا؟ طوفان نوح ... پر کس وجہ سے آیا؟ قوم لوطؑ پر کنکریوں کی بارش اور الٹ مار کیوں ہوئی؟ قوم شعیب ... پر آگ کے انگارے کس بنیاد پر برسائے گئے؟ فرعون اور اس کی آل کو دریا برد کیا گیا؟ عاد و ثمود پر پتھروں کی کیوں ... ہوئی؟ بابل و نینویٰ کی متمدن قومیں کیوں ہلاک ہوئیں؟ ان سب سوالات کا ایک اور صرف ایک ہی جواب دینا پڑے ... کہ یہ سارے عذاب اور مصائب ... اس وجہ سے آئے کہ ان قوموں سے اطاعت کی بجائے معصیت کا اظہار ہوا ...

سچ فرمایا اللہ تعالےٰ کے سچے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ... تعالیٰ لوگوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک وہ گناہوں میں خوب ملوث ... جائیں (الاوادالکافی) باقی صفحہ پر

بقیہ : فکر و نظر

مکمل نظامِ زندگی ہے۔ یہاں ہر چیز اپنے درجہ کمال تک پہنچی ہوئی۔ سیاست بحیثیت مدنیت غرض ہر شعبہ میں وہ اپنی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہم تمدن وتہذیب، ثقافت وسیاست کے دیگر نظریات کی آمیزش نہیں کر سکتے اور اس کی جداگانہ طرزِ زندگی کو دوسرے طرز ہائے زندگی سے ملوث نہیں ہونے دے سکتے۔ آخر اس عمل کے ساتھ کیا مناسبت ہے کہ مدنیت ومعاشرت کے تمام شعبوں میں ہم جدید چیزیں داخل کرتے چلے جا رہے ہیں اور نام اسلامی معاشرت ومدنیت کا لیے جاتے ہیں، سیاست وحکومت کی وہ تمام صورتیں اختیار کر رہے ہیں جو مغرب سے مستعار ہیں اور پھر اسلامی سیاست واسلامی حکومت کا نعرہ لگانے سے نہیں تھکتے۔ اسی طرح علوم جدیدہ کی ہر شاخ کو ہم اپنا رہے ہیں اور کتاب وسنت کے علوم کو پیچھے دھکیلتے جا رہے ہیں۔ آخر یہ تضاد ہماری ذہنی شکست وفرار کے بجز مظہر نہیں تو کیا ہے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ بے شک نظامِ تعلیم میں تبدیلیاں کیجئے۔ وقت کے تمام علوم وفنون پر نظر رکھیے لیکن علوم دینیہ کی دولت وعظمت کو مجروح نہ کیجئے اور یہ حدِ فاصل قائم رکھیے کہ یہ دین ہے اور یہ دین نہیں ہے۔ میں کم وبیش تیس سال سے یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہر نئی چیز کو جب ضرورت سمجھی جاتی ہے۔ اسلام کے نام پر رد کر دیا جاتا ہے۔ اور جب مناسب خیال کیا جاتا ہے۔ اسلام کے نام پر اختیار کر لیا جاتا ہے اس طرح وہ تمام حدیں اور فاصلے مٹا دیے گئے ہیں۔ جو اسلام اور غیر اسلام کے درمیان قائم تھے۔ جمہوریت کبھی غیر اسلامی ہے کبھی اسلامی، الیکشن کبھی خلاف اسلام ہے کبھی عین اسلام۔ جدید تعلیم اسلام کے خلاف بھی ہے اور اسلام کے مطابق بھی۔ حصولِ اقتدار کی جدوجہد اسلام کی نظر میں مذموم بھی ہے اور محمود بھی۔ الغرض ایک طویل فہرست ہے کہ جس میں ایک چیز کبھی غیر اسلامی کہہ دی جاتی ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد اسلامی کہی جانے لگتی ہے تذبذب کی یہ حالت ہمارے ملی شعور پر بُری طرح چھائی ہوئی ہے اور اندیشہ ہے کہ کسی وقت ہر غیر اسلامی چیز کو ہم اسلام کے نام پر اختیار نہ کر بیٹھیں اور اس طرح فتنۂ جہالت کا آغاز ہمارے ہی ہاتھوں سے نہ ہو جائے ان حالات میں یہ کتنا ضروری ہو جاتا ہے کہ ہمارے دینی مدارس علوم اسلامیہ کے تحفظ کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ سرگرم ہوں۔ تجارتی انداز سے نہیں بلکہ دعوتی انداز سے اسلامی نظریہ تعلیم کے فروغ وشیوع میں حصہ لیں اور اپنی تمام طاقتوں کو ایک ایسے پلیٹ فارم پر متحد ومضبوط کر دیں جہاں سے اسلام پر ہونے والے ہر حملے کا سیاسی اور فکری لحاظ سے منہ توڑ جواب دیا جا سکے اور یہ پلیٹ فارم صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی فراہم کر سکتی ہے۔ مگر آپ اس سے تغافل برت رہے ہیں اور یہ تغافل بالآخر آپ کو بھی مہنگا پڑے گا۔

مسلمانوں کی مشکلات

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ستر کروڑ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اس میں سے تیس کروڑ تو مختلف غیر مسلم ملکوں مثلاً ہندوستان وغیرہ میں بحیثیت اقلیت کے بستے ہیں اور چالیس کروڑ آزاد ونیم آزاد و محکوم حیثیت عرب وایشیا اور مشرق قریب وبعید میں بکھرے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو کچھ مدت تک تو دنیا کی سب سے بڑی طاقت کی حیثیت حاصل رہی!

اور چند صدیاں وہ اول درجہ کی طاقت بنے رہے جو مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ان کی یہ طاقت محض سیاسی ہی نہیں تھی بلکہ فکری، تہذیبی، تمدنی اور اقتصادی بھی تھی۔ جب ان میں انحطاط شروع ہوا تو سب سے پہلے ان کی فکری طاقت کمزور ہوئی۔ جسے سنبھالنے کی سعی امام غزالی، ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ نے کوشش فرمائی۔ پھر ان کی اقتصادی حالت گرنی شروع ہوئی جسے کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی گئی اور رفتہ رفتہ یہ حالت ہو گئی کہ کم وبیش ہر مسلم حکومت کی مالیات کا شعبہ غیر مسلموں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ سیاسی طاقت مختلف گروپوں کی کشمکش سے اول تو تقسیم ہوتی رہی اور جب مغرب کے تاجر وسیاح ان ملکوں میں وارد ہوئے تو انھوں نے ان گروہوں میں سے کسی ایک گروپ کے ساتھ سازباز کر کے، اس طاقت کو ریزہ ریزہ کرنا شروع کیا۔ ساتھ ہی بلد بار کے خلا کے ذریعہ تمدنی اور تہذیبی امتیازات کو بھی متاثر کیا جانے لگا۔ اور نوبت بایں جا رسید کہ جب مسلمانوں کی سیاسی طاقت کا ڈھانچہ گرا تو ساتھ ہی فکر وتہذیب کا سانچہ بھی ہل گیا۔ اور اقتصادی اعتبار سے وہ تہی دست ہو کر رہ گئے۔ لے دے کر مذہبی عقائد واعمال کا ایک شکستہ سا تعلق ان کے درمیان باقی رہ گیا، جو ان کی ملی انفرادیت اور ان کی اقتصادی حیثیت کو سنبھالے رہا۔ اس تعلق کو برقرار واستوار رکھنے کی کوشش علمائے دین نے نہایت ہی مشکل حالات میں ہر جگہ انجام دی۔ انھوں نے مذہبی قدروں کو محفوظ رکھا اور نئی نسل کو ان قدروں سے وابستہ رہنے کا جذبہ دیا، تاہم اقتصادی، سیاسی اور تمدنی طاقت ختم ہو جانے کی بناء پر فکری سانچے میں شگاف آ جانے کی وجہ سے ان کی یہ مذہبیت ظواہر ورسوم کا مجموعہ بن کر رہ گئی اور ایک بے جان قالب کی حیثیت سے کسی کام کی نہ رہی۔ تاہم ان کے اندر اب بھی بعض ایسے اولو العزم بہادر اور غیر معمولی فکر ونظر رکھنے والے افراد پیدا ہو گئے جنھوں نے اس ملت کی بچی کھچی اور دبی ہوئی فکری وعملی قوتوں کو ایک نئی آب وتاب اور ایک نیا زاویۂ عمل دے کر حریف قوت کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا اور مور بے مایہ کو ہمدوش سلیمان بنا کر لڑا دیا۔ اس دوران تاریخ نے جو چند بڑی بڑی کروٹیں لیں تو اس کے نتیجہ میں دنیا کا سیاسی نقشہ بدلنے لگا۔ بعض مسلم ممالک آزاد ہوئے۔ بعض نئے وجود میں آئے اور بعض آزادی کی منزل سے قریب ہو گئے۔ مشرق کی نئی بیداری میں مسلم وغیر مسلم دونوں ہی اپنے اپنے حصہ کا کردار ادا کرنے لگے، یہ صورت حال یورپ کی طاقتوں کے لئے ایک چیلنج بننے لگی۔

یورپ کے لئے اس چیلنج کی اصل طاقت مسلمان تھے۔ ایشیا کی دوسری قومیں یورپ سے کئی معاملات پر سمجھوتہ کر سکتی تھیں۔ ان کے باہمی مفاہمی مفادات مشترک ہو سکتے تھے ان کے ذہن وفکر میں ہم آہنگی پیدا ہو سکتی تھی۔ لیکن مسلمان جو دنیا کی غالب ترین قوت کی حیثیت سے صدیوں دنیا پر چھائے رہے۔ جن کی علمی اور فکری جولانیوں نے عالم انسانیت کو ایک نئے دور سے آشنا کیا۔ جن کا اخلاقی اور تمدنی نظام اپنی ہمہ گیریوں کے ساتھ دور دور تک پھیلتا رہا۔ ان کے لئے مشکل تھا کہ وہ یورپ کی ان طاقتوں سے سمجھوتہ کر کے زندہ رہ سکیں اور خود یورپ کے لئے بھی یہ مشکل تھا کہ ایک متحدہ عالم اسلام کی اثر اندازیوں سے وہ محفوظ رہ سکے۔ اس لئے نئے سیاسی نقشے میں جس کا خاکہ تمام تر یورپ کے عیار مدبروں نے کھینچا، مسلمان ملکوں اور حکومتوں کے لئے قدم قدم پر بے اندازہ مشکلات پیدا ہو گئیں تو چند ایسی گہری خندقیں ان کے راستے میں کھود دیں جن میں گر جانے کا اندیشہ ہی انہیں کبھی پنپنے نہیں دے گا۔

عرب دنیا کے لئے یہ خندقیں وہ نوابیاں، شیوخیاں اور شاہیتیں ہیں جو مغربی استعمار کی گود میں پرورش پاتی اور پروان چڑھتی ہیں۔ وہ تحریکیں ہیں جو دین کے نام پر ان کے اتحاد کو ناممکن بناتی ہیں۔ ان خندقوں کے حصار میں اسرائیل کا وہ عرب شکن قلعہ تعمیر ہو رہا ہے۔ جس کے ذریعہ عالم اسلام کو کسی وقت بھی تہ وبالا کیا جا سکتا ہے۔ عرب کے آزاد ممالک کے سامنے یہ ایسی مشکلات ہیں جو ان کی طاقت کو بڑھنے سنبھلنے اور کارگر ہونے سے روکے ہی رہیں گا۔ یہی حال پاکستان کا ہے۔ اسلام کے نام پر جس ملک مسلمانوں کی نصف آبادی بھینٹ چڑھا کر حاصل کیا گیا، اس کے سامنے پہلے دن سے مشکلات کے ایسے ایسے پہاڑ کھڑے کر دیے گئے جنھوں نے دنیا کی اس سب سے بڑی مملکت کو الجھنوں کا گہوارہ بے بس بنا رکھا ہے۔ پنجاب وبنگال کی تقسیم قطعی اصولی تقسیم نہیں تھی۔ بلکہ ارادۃً اس ملک کو دفاعی حیثیت سے کمزور رکھنے کے لئے ایسا کیا گیا اس طرح آزادی پسندوں اور تحریک پاکستان کے اصل کارکنوں کو نظر انداز کر کے، پرانی سول سروس، انگریز دوست جماعتوں اور برطانوی دور کی پیداشدہ مذہبی گروپوں کو نظم ونسق، تجارت وصنعت اور دیگر بااثر شعبوں میں پیش پیش رکھا گیا۔ پاکستان کی شاہ رگِ حیات، کشمیر کو اس سے منقطع کر کے نئے بھارتی ہندو سامراج کی تحویل میں دے دیا۔ ان خود ساختہ سیاسی اور مذہبی نظریوں کو ہوا دی جو پاکستان کے تعلق کو دیگر مسلم ممالک سے کاٹ دینے والے اور قریبی غیر مسلم ممالک سے دور کر دینے والے ہیں۔ مذہبی حلقوں کو جدا کرنے والے متنازعہ چند مسائل کو اچھالا گیا جس نے ایک ہی ملت کے افراد کے دلوں میں باہمی باہمی نفرت کی آگ سلگائی۔ اقتصادی اعتبار سے اُن منصوبوں کو بروئے کار نہیں لانے دیا گیا جو عوام کی خوشحالی اور عام آسودگی کو بڑھانے والے تھے۔ ملکی وسائل کو چند ہاتھوں میں دے کر غیر فطری اور مصنوعی سرمایہ داری قائم کی گئی۔ جان بوجھ کر کاشتکار اور زمیندار کے مسائل الجھائے گئے تاکہ زرعی حیثیت سے یہ خود کفیل علاقہ غلہ واجناس کی قلت کا شکار بنا رہے۔ تعلیمی نظام کو اتنا تنگ، محدود اور بے مقصد بنا رکھا ہے کہ اول تو جلد تعلیم عام نہ ہونے پائے اور جو کچھ ہو اس سے ایسے افراد نہ تیار ہو سکیں جو عزم، کردار، حوصلہ

(باقی صلا پر)

موجودہ غیر اسلامی قوانین کے رائج ہوتے ہوئے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھنا بے معنی ہے

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت علامہ مفتی محمود صاحب کی اہم تقریر کا خلاصہ

جامعہ اسلامیہ تنگی ضلع پشاور کے عظیم الشان سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے قائد جمعیۃ علماء اسلام علامہ مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے دستور میں ترمیمی بل پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس بل میں سب سے پہلی دفعہ ملک کے نام کی تبدیلی ہے ترمیمی بل میں ملک کے نام کو اسلامیہ جمہوریہ پاکستان بھی تجویز کیا گیا ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ اسلامی نام رکھنے میں ہم سے زیادہ خوشی کس کو حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن صرف نام کی تبدیلی سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔ جب اسلام کے نام کے تقاضوں کی تکمیل پاکستان میں نہیں ہوتی۔ اور یہ اسم باسمی نہیں بنتا۔ اس وقت تک یہ نام رکھنا بے معنی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت ملک میں پورا عدالتی نظام انگریزوں سے بطور وراثت کے ہمیں ملا ہے۔ اور سولہ سال گزرنے کے باوجود وہی لادینی نظام قائم ہے۔ اس غیر اسلامی عدالتی نظام کے ہوتے ہوئے۔ ملک کو اسلامی کہنے سے کیا حاصل۔

ملک بھر میں کاروباری نظام سود کی بنیادوں پر قائم ہو۔ تو اسے کس طرح اسلامی کہا جا سکتا ہے جہاں شراب نوشی۔ شراب سازی اور شراب کی درآمد کی عام اجازت ہو جہاں عورتوں مردوں کا اختلاط ہو۔ جہاں زنا جرم نہ ہو۔ اور شرعی نکاح پر سزا مقرر ہو۔ جہاں ثقافت کے نام سے ننگے ناچ ہوتے ہوں، جہاں عریانی فحاشی کا دور دورہ ہو۔ جہاں اسلامی تہذیب دم توڑ رہی ہو اور یورپی تمدن روز افزوں ترقی پر ہو۔ اس ملک کا نام اسلامی رکھ کر اسلام کی توہین نہیں تو کیا ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر وزیر قانون خلوص اور حسن نیت سے ان تمام حالات کو بدلنے پر تیار نہ ہوں اور وہ واقعی اس ملک میں اسلامی دفعات میں اہم ترمیمات کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ اسلامی محاذ کی کوششوں سے وزیر قانون اس بات پر راضی ہوئے کہ انھوں نے مروجہ قانون کو کتاب و سنت کے مطابق بدلنے کی ضمانت دستوری ترامیم میں شامل کر دی۔ ساتھ ساتھ اسلامی آئیڈیالوجی کی مشاورتی کونسل کے فرائض کے سلسلہ میں اس بل میں اس دفعہ کا اضافہ کر دیا کہ یہ کونسل پانچ سال میں مروجہ قوانین کو کتاب سنت کے مطابق بنانے کی رپورٹ اسمبلی کے سامنے اس طرح پیش کرے گی کہ ایک ایک سال میں ایک جزوی رپورٹ پیش کر کے اسمبلی سے منظور کرا کر پانچ سال میں اس کام کو تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ جب کہ ۱۹۵۶ء کے دستور میں پانچ سال کی مدت ایسی رپورٹ کے لئے مجموعی طور پر مقرر تھی لیکن سال بسال رپورٹ پیش کرنے کمیشن کے ذمہ لازم نہ تھا۔ اگر یہ دستور کی ترمیم کا بل پاس ہو گیا۔ تو اس حیثیت سے یہ دستور ۱۹۵۶ء کے دستور سے زیادہ مفید ہو گا۔ اس دستور کی رو سے ہر سال قوم کے سامنے کچھ اسلامی قوانین جب ہو کر آئیں گے تو انھیں اطمینان نصیب ہونا چاہئے گا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ایک تقریر میں جب اس ترمیم کی وضاحت کی اور اس خاص امر میں ترمیمی بل کی اس دفعہ کو ۱۹۵۶ء کے دستور سے زیادہ مفید ثابت کیا تو اخبارات نے میری طرف منسوب کیا کہ میں اس دستور کو ۱۹۵۶ء سے زیادہ اسلامی سمجھتا ہوں جس سے بعض دوست غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ باوجودیکہ میں اس دستور کو اسلامی حیثیت سے صحیح دستور کہتا ہوں۔ اور نہ ہی ۱۹۵۶ء کے دستور کو اسلامی کہتا ہوں حالانکہ میں کی ایک جماعت (جماعت اسلامی) نے ۱۹۵۶ء کے دستور پر چوہدری محمد علی کو مبارکباد کے تار ارسال کئے تھے اور جلوسوں اور جلسوں کے ذریعہ سے اس پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ چراغاں کر کے اس دستور پر اسلامیت کی مہر لگائی تھی۔ حقیقت میں وہ دستور بھی اسلامی نہیں ہے۔ اس میں مرتد ہونے کی کھلی چھٹی دی گئی ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس پر تبصرہ کر کے ایک کتاب لکھی ہے۔ "تنقیدات و ترمیمات" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو اس دستور کی اسلامیت کا پتہ لگ سکے گا۔

مفتی صاحب نے وزیر قانون کو اس ترمیمی بل میں اسلامی دفعات میں اسلامی جمہوریہ محاذ کے اکثر مشوروں کو تسلیم کرنے پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ ہم حکومت کی مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے بلکہ اچھی بات میں اس کی تائید و تحسین کرتے ہیں۔

اور غلط بات میں اس کی ترمیم کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہماری تنقید تعمیری ہوتی ہے۔ تخریب ہمارا کام نہیں۔ یہ ملک ہمارا ہے۔ اس ملک کا استحکام اس ملک میں صحیح نظام کی ترویج اور اس ملک کی ترقیاتی سکیموں کی کامیابی ہمارا فرض ہے۔

آخر میں مفتی صاحب نے مدارس اسلامیہ کی طرف عوام کو متوجہ کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ دین کو ترقی دے اور ملک کو خالص اسلامی بننے کی نعمت سے نوازے۔

صفحہ ۶ کا بقیہ

ایثار اور مروت رواداری کی صفات سے متصف ہوں۔ جن کی معلومات دفتری اور ٹیکنیکل قسم کی ہوں اور جو نقالی اور تصنع کو زندگی کا سب سے بڑا آدرش سمجھیں۔ قریب قریب ایسی ہی مشکلات اور بھی مسلم ممالک میں پیدا کی گئی ہیں۔ چنانچہ ان مشکلات نے ہر ملک میں سر ابھار رکھا ہے اور ان کے حل کی کوئی تجویز کارگر نہیں ہو رہی ہے۔ ہمارا یہ عزیز وطن جس کی ان مشکلات کی خاطر ہی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ انقلاب لایا گیا، مارشل لاء لگایا گیا۔ اصلاحی قوانین نافذ کئے گئے۔ نیا سیاسی نظام رائج کیا گیا۔ نیا دستور بنایا گیا اور جب یہ سب کچھ کر چکنے کے بعد حالات کا جائزہ لیا گیا تو پھر مشکلات ہی مشکلات نظر آنے لگیں۔ حتیٰ کہ مملکت کے صدر تک نے اب اعتراف کر لیا ہے کہ وہ عدم تعاون کی بناء پر اپنا منصوبہ کامیاب نہ کر سکے۔ صدر محترم کا یہ اعتراف اگرچہ سیاسی نظام کی حد تک ہے لیکن حالات کا مطالعہ کیا جائے تو ہر میدان میں یہ اعتراف کرنا ہوگا اور عدم تعاون کا یہ عمل ہر طرف سے ہی موجود رہے گا۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کئی سال تک تنہا اقتدار اعلیٰ رکھنے کے باوجود بھی ملک کی یہ سب سے بڑی شخصیت ناکامی کا اعتراف کر رہی ہے۔ بقیہ

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

درحقیقت ان ناکامیوں کی تہ میں نہ تو کسی سیاسی نظریہ کا ہاتھ ہے نہ کسی خاص انداز فکر کے رجحان کا ہاتھ بلکہ ان در پردہ قوتوں کا ہاتھ ہے جو اوائل سے اس ملک و ملت کا استحکام نہ ہونے دینا رکھنے کیلئے فرنگی اقتدار کے غفیہ جانشین ہیں اور جنھیں ان کے عمل و کردار سے پہچانا جا سکتا ہے۔ یہ ہی ہاتھ تھے جنھوں نے کشمیر کے معاملہ میں مسٹر محمد علی جناح کو بے بس کر دیا تھا۔ یہ ہی ہاتھ تھے جنھوں نے لیاقت علی خاں کے سینہ میں گولی اتاری۔ یہ ہی ہاتھ تھے جنھوں نے ناظم الدین کو برطرف کرایا۔ یہ ہی ہاتھ تھے جو غلام محمد کی آمرانہ پالیسی کا سہارا بنے رہے یہ ہی ہاتھ تھے جنھوں نے سکندر مرزا کو پاکستان کے سر پر ننگی تلوار بنا کر لٹکا رکھا تھا۔ انہی ہاتھوں نے ایوب خاں کی انقلاب ان کے منصوبے اور ان کے پروگرام کو ناکام بنایا۔ تمام مشکلات از اول تا آخر اسی ہاتھ کی پیدا کردہ ہیں اور یہ ہاتھ اب بھی محفوظ ہے۔ اب بھی مصروف عمل ہے اور اب بھی خطرہ بنا ہوا ہے۔

جمعية علماء سنڌ جي ضرورت

سنڌ علائقہ جي جمعية جي تنظيمي ڪمن لئي سهيڻي نمونه ۽ ڪوٽ ۽ ڪارڪنان جمعية جو باهمي روابطه قائم ڪرڻ وغيره مقاصد لاءِ، سنڌ جي ضرورت محسوس ڪندي، اسان انهن جي اخبار روشني ۾ اهم مشورو شايع ڪيو هو، جنهن جي تائيد جناب مولانا محمد اسحاق صاحب صدر جمعية علماء اسلام ضلع ٿرپارڪر جن روشني مورخہ ۷ مئي ولهي پرچي ۾ فرمائيندي، سنڌ جي سڀني ضلعي جمعية جي صدر صاحبان ۽ ناظم اعليٰ صاحبان کي ان متعلق وڏيڪ مشورو لاءِ لکيو هو، مگر اڃا تائين بيٺي ڪنهن به ضلعي جمعية وارن پنهنجو مشورو نه لکيو آهي، انهي ڪري اسان جو وري به ضلعي جمعيتن جي عهديدارن کي عرض آهي ته پنهنجا نيڪ مشورا جلد ارسال ڪن، جيئن ڪنهن هنڌ تي مقرر وقت تي گڏ ٿي ڪم لاءِ وڌيڪ ترقي پذير لاءِ ضروري مشورو ڪيو وڃي.

اسان هي پڙهي ٿا زور ٿر ٿا ته ٿرپارڪر ضلعي جو دورو ڪيو آهي، ٿرپارڪر ضلع جا ڪارڪن حضرات اسان سان مشيڪن راءِ ۾ متفق آهن.

العبد

نذير احمد "پيرزاده" ايڊيٽر

هفتيوار روشني سکر

بقیہ: طوفان اور اس کا علاج

حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کھل کھلا ہونے لگے گی تو اس وقت حق تعالیٰ ان سب پر اپنا عذاب عام فرما دے گا۔ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا اس وقت ان میں نیک لوگ نہ ہوں گے؟ فرمایا، ضرور ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ پھر ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ فرمایا جو عذاب سب پر ہوگا اسی میں وہ بھی مبتلا ہوں گے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ آخرت میں ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ (الاواء الکافی)

ایک اور حدیث میں تنبیہاً ارشاد فرمایا "کہ یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو گی، مگر اس وقت جب کہ اس کے تعلیم یافتہ حضرات امت کے امراء کی مدد پر کمربستہ نظر آئیں گے۔ امت کے نیک لوگ بُروں کی پاکیزگی بیان کرنے لگیں گے اور اچھے لوگ بدوں کے مقابلہ میں سست پڑ جائیں گے۔ اس وقت اللہ ان سے اپنی حفاظت اٹھا لے گا۔ اور ان پر سخت ترین لوگوں کو مسلط فرما دے گا۔ جو اس وقت ان کو ذلیل و رسوا بنا دیں گے۔ اور علاوہ ازیں اللہ ان کو فقر و فاقہ میں مبتلا فرما دیں گے۔ (الاواء الکافی)

کس قدر حقیقت پر مبنی ہے خلیفۂ رسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ اے لوگو! دیکھو، جس قوم نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چھوڑ دیا، اس نے اسے ذلیل کر دیا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے، حق تعالیٰ اس میں مصائب کو بھی پھیلا دیتا ہے (تاریخ ملت جلد ۲ صفحہ ۹۴)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب قبرص فتح ہوا، تو وہاں کے باشندے ادھر ادھر منتشر ہونے لگے اور ایک حسرت و یاس کے عالم میں ایک دوسرے سے جدا ہونا شروع ہوئے عین اس موقع پر حضرت جبیرؓ نے دیکھا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک گوشے میں بیٹھے زار و قطار رو رہے ہیں۔ حضرت جبیرؓ نے تعجب سے پوچھا کہ اس فتح و مسرت کے دن رونے کا کیا مطلب؟ حضرت ابوالدرداءؓ نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے فرمایا:-

"دیکھو، یہ قوم کس قدر زبردست تھی۔ ان کے رعب و داب کا کیا عالم تھا۔ لیکن جب انہوں نے احکام الٰہی کو پس پشت ڈال دیا تو پھر یہ کیسی رسوائی اور ذلت کی حالت میں پہنچ گئے (الاواء الکافی)

قرآن و حدیث اور تاریخ عالم کے صفحات اس بات کی پکار پکار کر شہادت دے رہے ہیں۔ عذاب اور مصائب کی ایک اور صرف ایک ہی وجہ ہے اور وہ ہے "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی"!

جب طوفانوں اور مصیبتوں کا واحد سبب ہے "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی" تو اس کا علاج نہ تو واپڈا کا بند تعمیر کرنا ہے، نہ ناریل کے درخت لگانا، نہ تو پختہ عمارتیں بنانا اور نہ ہی دوسری حفاظتی تدابیر کرنا، بلکہ اس کا علاج صرف اور صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے۔ اس کے پیغمبر کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کیا جائے، شریعت اسلامیہ کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں رواج دیا جائے اسلام کو مسجد سے نکال کر منڈی اور پارلیمنٹ میں بھی لایا جائے کلبوں کی جگہ مسجدیں تعمیر کی جائیں۔ چاچا چا کے ڈانس کو چھوڑ کر قرآن کی تلاوت ہو۔ عورت کو کلب کی بچھیا بنانے کی بجائے گھر کی ملکہ بنایا جائے صحیح اسلامی ثقافت کو پھیلایا جائے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس قدر تباہ حال ہونے کے باوجود بھی اس حقیقی علاج کی طرف ہمارا کبھی دھیان ہی نہیں گیا۔ صرف اس لئے کہ ہم میں اسلامی روح بالکل مردہ ہو چکی ہے لیکن یاد رکھئے، کہ طوفانوں اور مصیبتوں سے ہمارا چھٹکارا اس علاج کے بغیر ممکن نہیں۔ عاد و ثمود کے بڑے بڑے قلعے اور پختہ محلات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو اس وقت واپڈا کا بند، پختہ مکانات، ناریل کے اونچے اونچے درخت اور گھاس پھونس کی جھونپڑی اور برگ کاہ، سب کی ایک ہی حیثیت ہوتی ہے۔ اُس وقت اللہ کے عذاب سے کوئی قلعہ نہیں بچا سکتا سوائے نیکیوں کے قلعہ کے

مدرسہ جامعہ رحیمیہ جھنگ صدر کے سالانہ جلسہ کی قرار دادیں

اعلان کے مطابق مدرسہ جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا جس میں مولانا غلام اللہ خاں صاحب اور حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب مبلغ جمیعت العلماء اسلام ضلع جھنگ کے علاوہ ضلع بھر کے علماء کرام و معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی معزز مہمانوں نے مدرسہ کی تنظیمی حسن کارکردگی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ مولانا نے دوران تقریر عائلی قوانین کو سراسر قرآن اور حدیث کے خلاف قرار دیا اور حکومت سے بھی اس کی منسوخی کا پر زور مطالبہ کیا۔ نیز دوران تقریر آپ نے جماعت اسلامی پر شدید نکتہ چینی کی کہ یہ جماعت اپنے آپ کو اسلام کا نام لیوا اور ٹھیکہ دار جتلاتی اور رہتاتی ہے۔ حالانکہ اس جماعت نے غلاف کعبہ کی نمائش میں جو کردار پیش کیا۔ وہ سراسر قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ اور اس کو دین و اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے نیز جلسہ میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:-

(۱) مسلمانان جھنگ صدر کا یہ اجلاس اوکاڑہ کے بے گناہ مظلوم و شہدا کے حادثے پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس حادثے کی پوری پوری آزادانہ تحقیق کرائی جائے اور صحیح واقعات کا پس منظر معلوم کر کے ثابت ہونے والے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے کر ملت اسلامیہ کو مطمئن کرے۔ ورنہ اس کے نتائج پورے ملک کے لئے خطرناک اور تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مسلم آئینی قوانین جو قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہیں، جس کے متعلق ہر مکتبِ فکر کے علماء کرام نے سخت احتجاج کیا ہے۔ اس لئے حکومت اس قانون کو جلد از جلد منسوخ کر کے ملتِ اسلامیہ کو مطمئن کرے۔

(۳) یہ اجلاس عام حضرت مولانا حکیم جان محمد صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے حضرت مولانا جھنگ کے مشہور و معروف حق گو اور عالم تھے آپ نے اپنی تمام زندگی میں دین و ملت کی مفت خدمت کی ہے جس کی مثال مشکل ہے حضرت مولانا مدرسہ رحیمیہ کے مخلص کارکن اور معاون تھے۔ اس لئے ہم آپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اور لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں

جامع مسجد غلام محمد آباد کے مسلمانوں کا مطالبہ

بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد غلام محمد آباد کالونی (لائل پور) میں مولانا محمد ضیاء القاسمی نے شہادت حسینؓ کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے ملک کے حالیہ فسادات کی مذمت کی اور ذیل کی قرار داد منظور کرائی:-

"یہ عظیم الشان اجتماع ملک کے حالیہ تشدد پر ہونے والے فسادات کی مذمت کرتے ہوئے رنج و الم اور گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ فسادی عناصر نے جو خونی ڈرامہ کھیل کر ملک و ملت کے نام پر بدنما داغ لگایا ملک کے وقار کو ٹھیس پہنچائی اور ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا ہے۔

بنابریں مطالبہ کرتا ہے کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

دلاور حسین نیازی ناظم جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی لائل پور

مدرسہ عربیہ دارالسلام کا قیام

مدرسہ عربیہ دارالسلام واقع جامع مسجد ریلوے اسٹیشن خانیوال جاری کرایا گیا ہے جس میں کثیر تعداد میں طلبا کرام حفظ و ناظرہ فقہ حدیث تفسیر و دیگر علوم سے مستفیض ہو رہے ایک حافظ قرآن اور ایک عالم دین اپنی پوری کوشش سے تعلیمی نظام کو جاری کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ معاونین اور مدرسین کو مزید دینی کام کرنے کی توفیق عطا فرماوے طلبا کا داخلہ ابھی تک جاری ہے داخل ہونے والے طلبا حسب ذیل مقام پر مراجعت فرمائیں۔ خاص بمقام ریلوے اسٹیشن خانیوال مدرسہ عربیہ دارالسلام

از دارالافتاء ڈسٹرکٹ مفتی پونچھ راولاکوٹ

مساۃ سینا بیگم دختر خان محمد خاں قوم اوان سکنہ چوکیاں تحصیل سدھنوتی سائلہ

بنام

محمد یوسف خاں ولد چلا خان سکنہ کھنجری تحصیل سدھنوتی۔ مسئول علیہ

دعوےٰ برائے عدم ادائیگی نان و نفقہ برائے تنسیخ نکاح

مقدمہ عنوان بالا میں کئی بار مسئول علیہ کو بذریعہ پیادہ و بذریعہ متعلقہ یونین کونسل کے تعمیل کرانے کا انتظام کیا گیا لیکن معلوم ہوا کہ وہ علاقہ پاکستان میں گیا ہوا ہے۔ لہٰذا مسئول علیہ کو بذریعہ اشتہار ہذا کے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۶۳ء کو اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً حاضر دارالافتاء ہو کر جواب دہی کرے ورنہ کاروائی یک طرفہ عمل میں لا کر فتویٰ شرعی جاری کر دیا جائے گا۔ آج ہمارے دستخطوں اور مہر دارالافتاء سے جاری ہوا

دستخط

ترقی پسند اداروں کی آڑ میں فحاشی کے قائم شدہ اداروں کو بند کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام ہرنوی کا مطالبہ

مورخہ ۴ جون کو جمعیۃ علماء اسلام ہرنوی کا اجلاس زیر صدارت حافظ عبدالغفور صاحب امام مسجد لوہاروں والی ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

(۱) مسلمانان ہرنوی کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۵، ۱۶ مئی کو لندن میں بھوک سے نجات دلانے والی مہم کے سلسلہ میں پاکستانی عورتوں نے جو رقص پیش کیا ہے

پاکستانیوں کے لئے یہ شرم کا مقام ہے اور اس سے ہمارے احساسات مجروح ہوئے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ پاکستانی عوام کے احساسات کا خیال رکھے اور پاکستان کو اس قسم کے ترقی پسند اداروں کی آڑ میں جو فحاشی کے اڈے اسلام دشمن عناصر نے قائم کر رکھے ہیں انہیں بند کیا جائے

۷ جون کو جامع مسجد بازار والی میں حالیہ فرقہ وارانہ فساد پر نہایت رنج والم کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے استدعا کی ہے کہ ان شرپسند عناصر کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ برتے اور ان کو قرار واقعی سزا دے تاکہ شرپسند عناصر کو پھر سر اٹھانے کا موقع نہ مل سکے اور باشندگان ہرنولی حالیہ فرقہ وارانہ فسادات میں ہلاک و زخمیوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ (نائب ناظم جمعیۃ)

فسادات محرم کے سلسلہ میں مسلمانان جہلم کا مطالبہ

جامع مسجد گنبد والی، جامع مسجد اہل حدیث، جامع مسجد نور محمد، جامع مسجد افغاناں میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں

قراردادیں

(۱) نماز جمعہ کے موقعہ پر مسلمانانِ جہلم کا یہ عظیم الشان اجتماع عاشورہ کے دن اہل شیعہ کے ماتمی جلوس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتا ہے۔ جس نے جامع مسجد گنبد والی کے سامنے کھڑے ہو کر اشتعال انگیز اور نفرت خیز نعرے لگائے۔ جس سے اہل سنت اور اہل شیعہ کے مابین زبردست تصادم کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر اہل سنت نے صبر و تحمل سے کام لیا۔

(۲) نیز یہ عظیم الشان اجتماع مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد کی تقریر پر پابندی کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ مقامی حکام نے مولانا موصوف کی تقریر پر اس وقت پابندی عاید کر کے اور شیعوں کے مشتعل جلوس کو کھلی آزادی دے کر مسلمانان اہل سنت کے قلوب کو بُری طرح مجروح کیا۔ اس میں اہل سنت کی حق تلفی ہوئی ہے۔ ہم مسلمانانِ اہل سنت پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ جلوس کا راستہ تبدیل کیا جائے۔ جس راستے میں مسجد کے سامنے ہمیشہ شدید تصادم کا خطرہ رہتا ہے۔ اور مولانا عبداللطیف صاحب اور دوسرے علماء اہل سنت کی تقاریر پر مسجد میں کوئی پابندی عائد نہ کی جائے۔

(۳) اہل شیعہ کو مساجد کے قریب کھڑے ہو کر تقریر کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ کیونکہ ذاکرین شیعہ اس موقع پر اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ جس سے فساد کی آگ پھیل جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

(۴) خطیب صاحبان کی تقریریں نوٹ کرنے والے شیعہ رپورٹر غلط رپورٹیں دے کر سخت نقصان پہنچاتے اور فرقہ وارانہ منافرت کا موجب بنتے ہیں۔ امید ہے کہ حکومت مغربی پاکستان ہمارے ان جائز اور اہم مطالبات کو منظور کر کے شہر جہلم کو فرقہ وارانہ فساد کے خطرہ سے بچائیگی نیز مسلمانان جہلم مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک بھر میں شیعہ سُنی فسادات کی غیر جانبدارانہ تحقیق کروائی جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے تبلیغی دورے

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔

۴۔ ۵ جون ۶۳ء موضع جہانگیر، ۶ جون سنگھوئی۔ ۱۲ جون ڈورہ بدھال۔ ۱۳ جون ٹبی ہنگلہ میں زیر صدارت صوبیدار مہر الٰہی صاحب چیئرمین گیگی سیداں جلسہ منعقد ہوا۔

ان اجلاس میں پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال شمس الحکماء حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی مبلغ توحید و سنت حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم۔ کپتان غلام محمد صاحب نعت خوان میانوالی نے شرکت فرمائی

علمائے کرام نے توحید و رسالت، فضائل صحابہؓ، شہادت حسینؓ اور دیگر موضوعات پر تقاریر فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا۔ عوام نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور جلسوں میں جوق در جوق شریک ہو کر اپنے دلوں کو علماء کے مواعظ سے سیراب کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کے اہم فیصلے

رحیم یار خاں ۸-۹ جون کو ضلعی مجلس شوریٰ میں درج ذیل حضرات شامل ہوئے۔

(۱) مولانا غلام ربانی صاحب (۲) مولانا قاضی محمد خلیل صاحب (۳) مولانا عبدالمنان صاحب (۴) مولانا محمد عثمان صاحب (۵) مولانا عبدالکریم صاحب (۶) مولانا منظور الٰہی صاحب (۷) میر عالم خاں صاحب لغاری (۸) حاجی تاج دین صاحب (۹) چوہدری اللہ رکھا صاحب (۱۰) اللہ ڈیوایا صاحب (۱۱) حاجی محمد مراد صاحب (۱۲) حاجی منظور احمد صاحب۔

ضلعی شوریٰ میں درج ذیل فیصلے کئے گئے۔ اس کے علاوہ اور اہم امور پر بھی غور کیا گیا۔ طے پایا۔

(۱) کہ خدمت خلق کے کاموں میں جمعیۃ علماء اسلام تعلیم بالغاں کا کام ہر جگہ فوری شروع کرے گی۔

(۲) رسہ گیروں کے خلاف عملی جدوجہد کی جائے گی۔

رسہ گیروں سے مراد وہ افراد ہیں جو ملک میں جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی مجلس شوریٰ کی رائے میں جرائم کی اوسط بڑھنے کی اصل وجہ یہی رسہ گیر ہیں۔ جب تک ان کے خلاف طاقت ور آواز نہیں اٹھائی جائے گی جرائم کا ملک سے ختم ہونا ناممکن ہے۔ لہٰذا جمعیۃ اپنے وسائل ان کے خلاف عمل میں لا کر اس گروہ سے ملک کو نجات دلانا چاہتی ہے۔

(۳) طے پایا کہ تحصیل وار ناظمین مقامی جمعیۃ ہائے اُمراء کے لئے تربیت گاہیں قائم کی جائیں اور اس کی تاریخیں مقرر کر دی گئی ہیں نیز نصاب تربیت بھی مقرر کیا گیا۔ اور وہ افراد جو تربیتی نظام کو چلائیں گے نامزد کر دیئے گئے ہیں۔

(۴) ضلع رحیم یار خاں کے سالانہ اجتماع کیلئے ۴-۵-۶ اکتوبر ۶۳ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

(۵) جمعیۃ علماء اسلام کے ہفتہ وار اجتماعات کے لئے باقاعدہ پروگرام کیا گیا۔ تاکہ مقامی جماعتیں اس پر عمل کریں۔

(۶) ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کے لئے خصوصی پروگرام مرتب کیا گیا۔

اہل سنت والجماعت بھلین تحصیل چکوال ضلع جہلم کا سالانہ تبلیغی جلسہ

زیر اہتمام شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم مورخہ ۲۲، ۲۳، جون مطابق ۲۹ محرم یکم صفر بروز ہفتہ و اتوار ہو رہا ہے جس میں توحید باری و رسالت محمدیہ۔ شہید کربلا و مقام صبر و رضا۔ فضائل صحابہ و اطاعت و قربانی۔ قرآن عظیم و محبت و عبادت، اتباع سنت و اعمال صالحہ کے موضوعات پر تقاریر ہونگی۔

"مدعوئین حضرات کے اسمائے گرامی"

(۱) مناظر اسلام علامہ خالد محمود صاحب ایم اے پروفیسر لاہور (۲) مبلغ اہل السنت مولانا غلام قادر صاحب مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان (۳) مبلغ ختم نبوت قاضی عبداللطیف اخنر شجاع آبادی (۴) داعی توحید و سنت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جہلم (۵) مقرر خوش الحان مولانا عبدالکریم صاحب خطیب شاہ پور صدر (۶) فاضل نوجوان قاری حسن شاہ صاحب باٹا پور لاہور (۷) جناب سید محمد عبداللطیف شاہ صاحب سابق سیشن جج ساکن چوہان ضلع جہلم (۸) صوفی محمد حفیظ نعت خوان منٹگمری۔ (۹) کپتان غلام محمد صاحب نعت خوان چکوالہ۔ (المعلن) محمد ہارون خطیب جامع مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام بھلین۔ تحصیل چکوال۔

کشمیری بازار حلقہ مری میں دینی جلسہ

۲۹-۳۰ جون بروز ہفتہ اتوار کو کشمیری بازار حلقہ مری میں زیر صدارت حضرت العلامہ مفتی محمود صاحب مدظلہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام اہل اسلام سے گذارش ہے کہ بمعہ احباب کے جلسہ میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں

(ابوطیب غلام محمد خادم مدرسہ ھذا)

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا نام محمد اعظم۔ عمر بارہ سال۔ رنگ گورا (سفید) قد تقریباً چار فٹ کپڑے ملیشیا کے یا کر فراقوں کے کپڑا کی قمیص سفید شلوار۔ گیارھواں پارہ یاد کرتا ہے۔ مورخہ ۲۵ مئی سے کہیں بھاگ گیا ہے۔ اور ایک لڑکا اس کے ساتھ اور بھی ہے اگر کسی صاحب کو ملے یا وہ خود پڑھے تو اطلاع دے دیویں۔ جہاں بھی ہوں۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو وہ یہاں پہنچا دے۔ یا کم از کم اطلاع دے کر بندہ کی پریشانی کو دور کر کے ثواب دارین حاصل کریں

پتہ مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر شہر گوجرانوالہ۔ احقر گل حسین ...

نام نہاد و بلند بانگ "رابطہ عالم اسلامی" کی اصل حقیقت کا انکشاف

اسے صدر ناصر کی ضد (مخالفت) میں قائم کیا گیا ہے

مودودی صاحب کا اعتراف

۱۰ جون کے نوائے وقت میں، مودودی صاحب کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے، جو بھارت کے کسی اخبار نویس کو انہوں نے مدینہ منورہ میں دیا۔

ابھی تک عام طور سے یہ تاثر دیا جاتا رہا ہے کہ شاہ سعود کی سرپرستی میں ان کے صرف خاص کی رقم سے جو "رابطہ عالم اسلامی" نامی ادارہ قائم ہوا ہے۔ وہ عالم اسلام کے اتحاد اور دعوت اسلام کے فروغ و شیوع کے لئے ہے۔ مسلم ممالک کے باہمی اختلافات میں اس کا کردار غیر جانبدارانہ رہے گا۔ لیکن ہمیں اور ہر اس شخص کو جو واقعات و سیاسیات عالم پر نظر رکھتا ہے اس سے انکار تھا پہلے ہی دن سے یہ بات واضح تھی کہ یہ ادارہ صدر ناصر کے بڑھتے ہوئے رسوخ اور عرب اتحاد کی پھیلتی ہوئی تحریک کو ختم کرنے کے لئے عمل میں آئی ہے۔ اس کی تہ میں جہاں سعودی شاہیت کے ہلتے ہوئے راج سنگھاسن کو بچانا مطلوب ہے وہاں بالواسطہ طور پر برطانیہ و امریکہ کے ان مفادات کا تحفظ بھی مقصود ہے جو انہیں مشرق وسطیٰ اور عرب دنیا میں حاصل ہیں۔ ساتھ ہی اسرائیل کے وجود کا بقا بھی اسی بات پر منحصر ہے کہ عرب اتحاد ختم ہو اور مختلف چھوٹی چھوٹی نوابیاں و شیوخیاں عالم عرب میں امریکہ و برطانیہ کے زیر سایہ و حمایت قائم و باقی رہیں۔ دراصل یہ کام اتنا نازک و پُرفن تھا کہ اسے عام سیاسی بنیادوں پر کامیاب نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ عرب اتحاد کی اسکیم ایک بڑے اتحاد کے نظریہ سے ہی ختم کی جاسکتی ہے اور صدر ناصر کا رسوخ و اثر اس پر بے دینی کے الزامات تھوپ کر ہی مٹایا جاسکتا ہے، ورنہ رابطہ عالم اسلامی کی اسکیم آزادانہ قائم کرنے کے بجائے ایک مطلق العنان بادشاہ کی سرپرستی و زر بخشی میں قائم کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ جبکہ اسلام اور عرب کے کھلے دشمن برطانیہ و امریکہ کی اس بادشاہ کو علانیہ حمایت حاصل ہو۔ اور یہ دشمن لبشدت ناصر و عرب اتحاد کی مخالفت کرتے چلے آرہے ہوں۔

بہرحال "رابطہ عالم اسلامی" کا یہ منظر صاحب بصیرت افراد کی نظر سے تو پہلے بھی مخفی نہیں تھا لیکن ہم مودودی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ ان کے ان الفاظ سے کہ "رابطہ عالم اسلامی صدر ناصر کی ضد میں قائم ہوا ہے" باقاعدہ تصدیق بھی ہوگئی۔ یہ تصدیق اس سے اور بھی اہمیت رکھتی ہے کہ صاحب موصوف اس رابطہ کمیٹی کے اہم ارکان میں سے ہیں اور اس سے بہت زیادہ عملی دلچسپی بھی رکھتے ہیں بلکہ ان کی جماعت کے افراد کے جذبہ توصیف و عقیدت کے لحاظ سے وہی اس بارات کے دولہا اور اس قافلہ کے میر کارواں بتائے جاتے ہیں۔

اس انٹرویو میں بعض اور باتیں بھی صاحب موصوف نے ارشاد فرمائی ہیں بالخصوص پاکستان کی سیاسی جماعتوں اور پاکستان کے سیاسی کوائف کے سلسلہ میں کہ ان کے اثرات میں نہایت دور رس ہیں اور ان کے پڑھنے میں بھی، بعض اندیشہ ہائے دور دراز کی آوازیں سنی جاسکتی ہیں۔ ہم اسی طرح جماعت تبلیغی کی عقل و خرد پر جو بالواسطہ چوٹ کی گئی ہے۔ وہ بھی توجہ طلب ہے۔

یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس قسم کی بات پاکستان میں اب تک نہیں کہی گئی، یہ تو ایک غیر ملکی بھارتی اخبار کو "پرائیویٹ انٹرویو" سمجھ کر مدینہ منورہ میں مودودی صاحب نے دیا۔ وہ بھارت میں شائع ہوا اور نوائے وقت نے وہاں سے اس کو نقل کر دیا۔ اور اس طرح یہ راز فاش ہوگیا۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام ضلعی شاخوں کے نام ہدایات

لبطور ضروری تمام ضلعی جماعتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ

(ا) وہ اپنے ضلع کی تمام ذیلی جمعیتوں کی فہرست بمعہ مقام و عہدہ داران مرکز میں روانہ فرمائیں تاکہ مرکزی رجسٹر میں یادداشت مکمل ہوسکے۔

(ب) جس ضلع کی طرف سے ابتدائی ممبری کی فیس مرکز کو نہیں ملی بہت جلد وہ بمعہ فارموں کے مرکز کو روانہ کر دیں۔

(ج) ہفتہ وار یا مہینے میں دو بار اور بوقت ضرورت ماہانہ اجتماعات کا انعقاد کرکے مختصر کارروائی سے اخبارات اور مرکز کو مطلع کرتے رہیں

(د) ہر جگہ کوشش کریں کہ دارالمطالعہ جمعیۃ علماء اسلام قائم کرکے صحیح لٹریچر مہیا کریں۔ فقط

(مولانا) غلام غوث ہزاروی۔ ناظم اعلیٰ

فسادات محرم کے بارہ میں

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا حقائق افروز بیان

حکومت کو صحیح مشورے

ٹریکٹ کی صورت میں حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین قطب عالم حضرت مولانا احمد علی صاحب کی قلم سے تیار ہو کر چھپ گیا ہے پچھ روپے سو کے حساب سے منگا کر تقسیم کریں اور حکام تک پہنچائیں۔

ناظم دفتر ترجمان اسلام۔ لاہور

جناب چوہدری شبیر علی صاحب کا بیان

نقض امن کی کوشش ناکام ہوگئی

روہیلا توالی (ضلع مظفر گڑھ) میں تعزیہ اور جلوس وغیرہ کا کوئی لائسنس نہیں دیا گیا اس کے باوجود شیعہ نے ایک تابوت تیار کیا۔ اور امام باڑہ میں رکھ دیا جو خلاف قانون تھا۔ اس پر سنی حضرات نے احتجاج کیا اس پر مقامی افسر مال نے آکر شیعہ مذکور سے لائسنس طلب کیا لیکن وہ لائسنس پیش نہیں کر سکے۔ کیونکہ لائسنس دیا ہی نہیں گیا تھا افسر مال نے حکم دے دیا۔ اسے یہاں سے اٹھا دیا جائے اور اسے توڑ دیا جائے۔ اس طرح نقض امن کی یہ کوشش ناکام بنا دی گئی۔

حکام کو چاہئے کہ قبل از وقت ایسی چیزوں کا تدارک کیا جائے تاکہ نقض عامہ میں خلل پیدا نہ ہو۔

نیز وہاں کے مسلمانوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ملک میں محرم کے موقعہ پر ہونے والے فسادات کی غیر جانبدارانہ تحقیق کرائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (ادارہ)

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب و غریب چیز ہے مرد دل اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ۔ لاہور

بنوں میں

"ترجمان اسلام" ہر ہفتہ کا تازہ پرچہ

جناب عبدالقیوم صاحب مسجد حق نواز سے حاصل کریں

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

No. 6 || 21ST: Jan: 1963. 28TH MUHARRAM-UL-HARAM, 1383, HIJRI. || No.

مغربی پاکستان کی مذہبی جماعتوں کا متفقہ فیصلہ

متحدہ اسلامی محاذ بنانے کیلئے بورڈ کی تشکیل

مذہبی رسوم کو عبادت گاہوں اور مخصوص علاقوں تک محدود رکھا جائے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی کی دعوت پر مغربی پاکستان کی کچھ مذہبی جماعتوں (۱) جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (۲) احرار اسلام (۳) تنظیم اہل سنت والجماعت (۴) مجلس ختم نبوت (۵) انجمن اشاعت، توحید و سنت (۶) اور حزب اللہ کا اجتماع شیرانوالہ دروازہ میں ۱۵ - ۱۶ جون کو زیر صدارت مولانا عبید اللہ صاحب انور منعقد ہوا جس میں مختلف جماعتوں کے چند ارکان پر مشتمل ایک بورڈ بنایا گیا - بورڈ میں مندرجہ ذیل ممبران شامل کئے گئے -

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی -

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی -

محترم جناب شیخ حسام الدین صاحب (صدر احرار اسلام)

محترم آغا عبد الکریم صاحب شورش (حزب اللہ) محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری

نظامت کے فرائض محترم شیخ حسام الدین صاحب انجام دیں گے - یہ بورڈ تمام مذہبی جماعتوں کے اسلامی متحدہ محاذ کی تشکیل پر ذمہ دار حضرات سے تبادلۂ خیال کرے گا -

مجلس تحفظ ختم نبوت اور تنظیم اہل سنت میں اتحاد

جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی سے بفضلہ تعالیٰ ملک کی دو اہم مذہبی اور تبلیغی جماعتوں کے درمیان اشتراک عمل کا فیصلہ ہو گیا ہے - اب یہ تمام امور طے کر کے مکمل یک جہتی سے فریضۂ تبلیغ انجام دیا کریں گی - والحمد للہ تعالیٰ

اس اجلاس میں شیعہ سنی فسادات کے بارہ میں مندرجہ ذیل تجویز باتفاق رائے سے منظور ہوئی -

مغربی پاکستان کی مذہبی جماعتوں کے نمایندوں کا یہ نمایندہ اجلاس محرم کے شیعہ سنی ملک گیر فسادات کو انتہائی تشویشناک تصور کرتا اور ان فسادات کے تسلسل کو وطن عزیز کے مستقبل کے لئے زبردست خطرہ قرار دیتا ہے جس سے ہمارے دشمن فائدہ اٹھا سکتے ہیں -

اس اجلاس کی قطعی رائے ہے کہ ان فسادات کے صرف دو اسباب ہیں - ایک حکام کی غلط کاری تعصب اور فرض ناشناسی دوسرا ایک فرقہ کا اپنے مذہبی جلوسوں کو سنی علاقوں گلیوں اور منتشر علاقہ میں لیجانے پر اصرار اور حکومت کا اس کے نتائج سے غفلت برتنا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سال انسانی جانوں کو ہلاکت سے بچانے اور ملک میں مستقل امن قائم کرنے کی خاطر تمام فرقوں کو سختی سے پابند کیا جائے کہ وہ جلوسوں کو پھرانے کی بجائے اپنے مذہبی رسوم اپنی مساجد امام باڑوں اور اپنے مخصوص علاقوں تک محدود رکھیں -

جب تک حکومت ایسا مضبوط اور جرأت مندانہ اقدام نہ کرے گی ملک بدامنی کے خطرات سے محفوظ نہیں ہو سکتا -

حالیہ شیعہ سنی فسادات کے پس منظر میں سابق صدر سکندر مرزا کا ہاتھ کار فرما ہے!

تحقیقاتی عدالت میں ایک انجمن کے صدر کا تحریری بیان

لاہور ۱۵ جون (سٹاف رپورٹر) مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والے شیعہ سنی تصادم میں سابق صدر سکندر مرزا کا ہاتھ ہے - یہ الزام یہاں معروف انجمن کے صدر نے عاید کیا ہے - انھوں نے ایک تحریری بیان پولیس کے تفتیشی عملہ کو دیا ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ یہ امر اب پایۂ ثبوت تک پہنچ گیا ہے - کہ سابق سکندر مرزا یہ نہیں چاہتے کہ ان کے جانے کے بعد موجودہ حکومت کو استحکام حاصل ہو - چنانچہ انھوں نے ایک سازش کے تحت ملک کی عالمی ساکھ کو تباہ کرنے اور اندرون ملک بے چینی پیدا کرنے کیلئے فسادات کرائے - فسادات کی تحقیقات کرنے والی پولیس نے اس تحریری درخواست کے بعد باقاعدہ تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے - ("نوائے وقت" ۱۶ ر جون)

فرقہ دارانہ فسادات میں بھارتی علما کا ہاتھ ہے

(سردار بہادر خان)

راولپنڈی - (سٹاف رپورٹر) حزب اختلاف کے لیڈر سردار بہادر خاں نے آج قومی اسمبلی میں شبہ ظاہر کیا ہے - کہ مغربی پاکستان میں حال ہی میں جو فرقہ دارانہ فسادات ہوئے ہیں - ممکن ہے اس میں بھارتی علما کا ہاتھ ہو - انہوں نے کہا کہ فسادات سے قبل کچھ بھارتی علما پاکستان آئے تھے - اور انہوں نے فرقہ دارانہ نوعیت کی تقاریر کی تھیں - سردار بہادر خاں نے مطالبہ کیا کہ اس سلسلہ میں تحقیقات کی جائے - انہوں نے اپنا یہ مطالبہ بھی دہرایا کہ فرقہ دارانہ فسادات کے اسباب معلوم کرنے اور ان فسادات کے فرقہ دار افراد کا سراغ لگانے کے لئے ہائیکورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے - (کوہستان ۱۷ ر جون)

مودودی صاحب کا غلاف کعبہ (بقیہ صفحہ اول)

وہ حج کر گئے ہمارے ساتھ ۴ مئی کے ہوائی جہاز میں واپس آئے ان جیسا مخلصانہ حج اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نصیب فرمائے رہی یہ بات کہ مودودی صاحب کا غلاف چڑھایا یا نہیں اس کے بارہ میں ہم حرف شریفین میں یہی سنتے رہے کہ مودودی صاحب کا غلاف نہیں چڑھایا گیا - باقی مدیر ایشیا کا یہ کہنا کہ لاکھوں آدمی گئے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے پاکستانی اور ہندوستانی غلافوں کو کعبہ پر چڑھے ہوئے دیکھا اپنے کانوں سے ریڈیو کے وہ اعلانات سنے جن میں پاکستانی غلاف کعبہ کی زیارت اور اس کے ولولہ انگیز مناظر بیان کئے جاتے ہیں" عالمانہ جہالت ہے - ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ غلاف کعبہ عرفہ کے دن چڑھایا جاتا ہے جب کہ لاکھوں حاجی عرفات میں ہوتے ہیں - لوگوں نے صرف یہ دیکھا کہ کعبہ پر غلاف چڑھا ہوا ہے - پہلے تو وہاں یہ عام بحث ہی نہ تھی کہ غلاف کس ملک سے آیا - پھر ان لوگوں کو کعبہ اور غلاف کعبہ کی عزت و تقدس سے مطلب ہوتا ہے ان کو اس بحث سے سروکار نہیں ہوتا کہ کس کا بنا ہوا اور بنایا ہوا ہے اور جن لوگوں کو دلچسپی تھی تو پاکستانی مسلمان وہ یہ کہتے ہوتے سنے گئے کہ مودودی صاحب کا غلاف نہیں چڑھایا گیا -

اور بعض معتبر لوگوں نے کہا کہ چڑھے ہوئے غلاف پر لکھا ہوا تھا صُنِعَ بِمَكَّةَ (یہ مکہ میں تیار کیا گیا) رہی ریڈیو کی بات تو مودودی صاحب کو اپنی شہرت اور پروپیگنڈہ میں ید طولیٰ حاصل ہے وہ اپنی جتنی بھی تشہیر کریں کر سکتے ہیں - اب تو نوائے وقت لاہور کے بیان کے مطابق اس کی انجمن رابطہ کا راز کھل گیا - کہ سعودی حکومت رابطہ عالم اسلام میں تبلیغ کے نام سے جو روپیہ بٹور رہے ہیں اس کی بنیاد دراصل ناصریت کی مخالفت پر ہے - (جمال عبدالناصر صدر مصر) کی مخالفت ہی گویا رابطہ اور تبلیغ کا نام ہے)

ایک بات اور معلوم ہوئی مدینہ میں مولانا خلیل احمد صاحب بن مولانا ابو الحسنات صاحب سے ملاقات ہوئی انھوں نے فرمایا کہ مودودی صاحب کا نہیں چڑھا - مولانا بدایونی والا چڑھا ہے یہ بات انھوں نے میرے حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب کے سامنے فرمائی - کراچی نیو ٹاؤن مدرسہ اسلامیہ کے مہتمم حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کے آدمیوں نے بیان کیا کہ غلاف پر لکھا ہوا تھا "صُنِعَ بِمَكَّةَ" (کہ یہ مکہ میں تیار کیا گیا) ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں کونسا غلاف چڑھا اور کونسا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ٭ ٹیلیفون نمبر ۶۴۴۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

قیمت ۳ آنے
اسلامی لائبریری ...

جلد (۶) ○ جمعہ ۲۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۲ فروری سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر (۸)

جب تک حکومت پاکستان کی بنیادیں اسلامی تعلیمات پر استوار نہیں کی جاتیں پاکستان کبھی مضبوط نہیں ہو سکتا

باغ بیرون موچی دروازہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی مدلل تقریر

(نمایندہ خصوصی)

۱۷ فروری سنہ ۶۳ء کو پانچ بجے باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں دس بجے صبح انجمن تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام عظیم الشان تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب چودھری محمد حسین صاحب ممبر قومی اسمبلی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تنظیم اہلسنت کا تبلیغی اجتماع ہے۔

تبلیغ و سیاست یہ تبلیغ کا لفظ سیاست کے الزام سے بچنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ اسلام سیاست ہی سیاست ہے۔ ہمارے نماز سیاست، حج سیاست، روزہ اور زکواۃ سیاست ہے جہاد سیاست ہے۔ انتخابات سیاست ہیں۔ ملکی نظم و نسق کو خوبی سے چلانا سیاست ہے۔ یہ سب کے سب عبادت بھی ہیں بلکہ اساس مذہب ہیں (اسلام میں مذہب و سیاست کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ اسلام کامل و مکمل مذہب ہے اس میں زندگی کے ہر شعبے کے لئے ہدایات موجود ہیں ان کے مطابق عمل کرنا مذہب بھی ہے اور سیاست بھی) اگر آج صرف نماز ہی کی پابندی مسلمان کر لیں۔ اور کروڑوں مسلمان مساجد میں آ کر اللہ تعالےٰ کے حضور میں دست بستہ کھڑے ہوں۔ ان میں ہمارے صدر محترم اور گورنر صاحب بھی ہوں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر بھی ہو۔ انسپکٹر اور تھانہ دار بھی ہو۔ امیر و غریب سب محمود و ایاز کی طرح مونڈھے سے مونڈھا ملا کر کھڑے ہوں اور سلام پھیرتے وقت ہر ایک مسلمان دائیں بائیں کے بھائیوں کے لئے دعا کرے کہ تم سب پر اللہ کی سلامتی ہو۔ اس کی رحمتوں کی بارش نازل ہو (جیسے کہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کا مفہوم ہے) پھر سب مل کر کروڑوں ہاتھ باری تعالیٰ کے دربار میں اٹھائیں۔ مجال کیا ہے ہماری بگڑی نہ بن جائے کشمیر تو کیا دہلی پھر فتح ہو جائے۔ ایک نماز کی برکت سے امیر و غریب کا حاکم و محکوم اور تمام بھائیوں کو دن میں پانچ بار اکٹھے ہونے کا موقعہ ملے۔ افسوس کہ آج مسلمانوں نے اسلام کو سمجھا نہیں ہے۔

تقلید مغرب ایک دوست رقعہ کے ذریعہ افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار سول ملٹری گزٹ ثقافت کے نام اسلامی احکام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس حکم کو کہ لڑکیاں کالج سے فارغ ہو کر لڑکوں سے سرگوشیاں نہ کریں، لڑکیوں پر ظلم بتاتے ہیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا آپ ایک سول ملٹری گزٹ کا رونا روتے ہیں یہاں تو آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے۔ اس ملک میں جو اسلام کے نام سے بنا ہے ابتک دو قسم کے زنا قانوناً جائز ہیں (۱) ایک وہ زنا جو آزاد بالغ مرد اور عورت رضامندی سے کریں (۲) دوسرا وہ زنا جو کسی کی منکوحہ بیوی سے کیا جائے مگر خاوند کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو (اس پر کچھ آدمی ہنس پڑے) مولانا نے فرمایا ایسے نیک خاوندوں کی اب کوئی کمی نہیں، رہی جو اپنی عورتوں کے دوسرے مردوں کے ساتھ ڈانس کو قطعاً برا نہیں مناتے۔ لعنت ہو تہذیب مغرب پر جس کی اندھی تقلید نے ہمارے ملک کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے یہ سب غلامی کا نتیجہ ہے۔

تقلید کا نفسیاتی تجزیہ آپ حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ وار اخبار ترجمان اسلام پڑھنا چاہیئے۔ اس میں ایک بڑا قیمتی مضمون شائع ہوا ہے۔ اگر آج کوئی کہے کہ تم مسلمان ہندوؤں کی طرح دھوتی پہنا کرو ان کی طرح سروں پر چوٹیاں رکھو۔ ماتھے پر صندل کا ٹیکہ لگاؤ۔ چھوت چھات کرو۔ ہندی زبان استعمال کرو گلے میں ان کی طرح جنیو (زنار) ڈالو۔ چھوٹ چھات کرو تو ہم غصے سے بیتاب ہو کر انکار کر دیں گے۔ مگر انگریزی لباس۔ انگریزی وضع قطع اور انگریزی زبان اور یورپ کی بے حیائی ڈانس اور گندی تہذیب کو اختیار کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کبھی ہندوؤں کے غلام نہیں رہے کبھی ان سے ہم نے مار نہیں کھائی، ان کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھا نہ کبھی ہم پر ان کا رعب بیٹھا۔ مگر انگریز نے ہم کو خوب مارا خوب پیٹا۔ غلامی کی زنجیروں میں ۲ سو سال جکڑے رکھا۔ ہم خود فراموش ہو گئے خدا فراموش ہو گئے۔ ہم نے اس کو آقا اور اپنے کو غلام سمجھا۔ احساس کہتری میں مبتلا ہو گئے اس لئے اس کی ہر چیز آج ہم کو اچھی اور قابل تقلید نظر آتی ہے۔

حکومت کی غفلت کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں اب تک اردو کو انگریزی کے معاملہ میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ حالانکہ زبان اور رگاسے کے مسئلہ پر کشت و خون ہوتا رہا۔ عدالتوں میں وکیل۔ موکل۔ مدعی۔ مدعا علیہ۔ گواہ اور عدالت سب پاکستانی مگر کارروائی ساری کی ساری انگریزی میں۔ ملک میں اب تک زنا کی دو قسمیں قانوناً جائز ہیں۔ جیسے کہ میں کہہ چکا ہوں کیبنٹ کے اجلاس میں ایڈووکیٹ جنرل نے پورا زور اس بل کی مخالفت میں لگایا اور ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ڈپٹی سیکرٹری صاحب نے اپنا سرکاری موقف یہ بتایا کہ موجودہ قوانین کافی ہیں ان میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ مولانا نے فرمایا۔ شرعی سزاؤں

(باقی صفحہ پر)

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا تعارف

جناب ڈاکٹر احمد حسن کمال

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی کوئی نئی یا خود ساختہ جماعت نہیں ہے ۔ جسے کسی خاص ہنگامی ضرورت یا انفرادی وگروہی اغراض کی خاطر قائم کیا گیا ہو ۔ بلکہ یہ وہ قدیم دینی تحریک ہے جو عامۃ المسلمین کی مذہبی ہدایت و رہنمائی معاشرتی اصلاح و ترقی اور سیاسی عظمت و سربلندی کا اسلامی فریضہ ابتدائے اسلام سے انجام دیتی چلی آ رہی ہے۔

تاریخ کی واضح شہادتیں موجود ہیں کہ خلافت راشدہ کے خاتمہ کے بعد سے ہمارے اس عہد تک یہ صرف علماء حق کا ہی گروہ تھا اور ہے ۔ جس نے انفرادی اور اجتماعی ہر دو طریقوں سے اپنی جان و آبرو تک کی بازی لگا کر تمام نازک و خطرناک مرحلوں پر امت مسلمہ کی صحیح رہبری کا کام انجام دیا ۔

یہ علماء ربانیین ہی تھے ۔ جنھوں نے رفض و خروج کے ان اولیں فتنوں کا منہ بند کیا جنھوں نے اتحاد امت کی مستحکم دیواروں میں نفاق و انشقاق کے رخنے ڈالے ۔ اعتزال و زندیقیت کے اس سیلاب کا منہ پھیر ا جو ایمان و عقائد تک بہائے جانے والا تھا ۔ تشکیک و ارتیاب کی ان فلسفیانہ کاوشوں کا قلع قمع کیا جو دلوں کا یقین برباد کر دینے پر تلی ہوئی تھیں ۔ مدعیان نبوت کی ان بازیگریوں کو ناکام بنایا ۔ جو امت محمدیہ کی متاع ختم نبوت کو مجروح کر دینا چاہتی تھیں اور تہذیب حاضر کے پروردہ منکرین سنت مجتہدین ملت کے ان خوابوں کو پریشان کر کے رکھ دیا جو مسلمان قوم کو اپنے عزائم کی جولانگاہ بنا لینا چاہتے ہیں ۔

علماء حق کی تگ و تاز صرف ان فکری اور ذہنی میدانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب فتنۂ تاتار کا سیلاب نصف سے زیادہ دنیا کو تہ و بالا کرتا ہوا ۔ بغداد مرحوم میں عباسی اقتدار کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتا ہے تو شام کے میدانوں میں اس فتنہ کو شکست فاش ایک عالم دین کی حوصلہ مندانہ جراتوں کے ہی طفیل دی گئی ۔ اور پھر یہ بھی ایک اور عالم دین کی کوششوں ہی کا نتیجہ تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کے وہ بدترین دشمن اہل تاتار حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ۔

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

عالم اسلام پر صلیبی یورشوں کی تاریخ بھی کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا ۔ صدیوں تک نصاریٰ کی یہ گروہ در گروہ فوجیں ملتے رہے کہ دنیائے اسلام کو فوجی بل بوتے پر نیست و نابود کر دیں ۔ اس پرآشوب زمانہ میں مسلم سلاطین اور حکمران اپنی باہمی آویزشوں میں اس درجہ منہمک تھے کہ نصاریٰ بڑھتے بڑھتے بیت المقدس تک آ پہنچے تھے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس تشویشناک صورت حال سے نپٹنے کے لئے بھی علماء حق ہی حکمرانوں سے قطع نظر کرتے ہوئے ۔ مسلم عوام کے اندر اس درجہ جذبۂ جہاد کی روح پھونک دیتے ہیں کہ نور الدین اور صلاح الدین جیسے قائم و قائد اپنے گرد و پیش کے سیاسی تقاضوں سے بے پروا ہو کر صلیبیوں کی طرف لپک پڑتے ہیں اور انہیں تاریخ کی انمٹ شکستیں دیتے ہوئے انطاکیہ سے سینکڑوں میل دور دھکیل دیتے ہیں ۔

اسی طرح علماء حق کے کارناموں کا وہ حصہ یقیناً تاریخ ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہے گا جو انھوں نے جدید یورپ کے غلبہ و استعمار سے مسلم دنیا اور مشرقی عوام کو آزاد کرانے کے لئے باوجود بے سروسامانی کے ادا کیا ۔

جدید یورپ جس نے اپنی شانہ بشانہ پیش قدمیوں کی بدولت تمام عالم اسلام اور پوری مشرقی دنیا پر جس طرح براہ راست اور بالواسطہ اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی وہ تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا المیہ ہے ۔ یورپ نے محض سیاسی طور پر ہی یہ غلبہ حاصل نہیں کیا تھا ۔ بلکہ ذہنی ۔ فکری حتیٰ کہ تہذیبی حیثیتوں سے ، اقوام مشرق کو اپنے چنگل میں لے لیا تھا ۔ وقت کی تمام سربرآوردہ شخصیتوں اور گروہوں نے عیاران فرنگ کے آگے اپنے سر جھکا دئے تھے ۔ کہ دفعتاً پھر ان ہی بوریہ نشینوں اور پارینہ لباس علماء دین نے آ کر یورپ کے پورے استبداد اور بالادستی کو چیلنج کیا ۔ قوموں کے ذہنوں سے فرنگی تہذیب و تمدن کی برتری کا احساس زائل کیا ۔ علمی اور فکری گوشوں میں الحادی ذہنیت کا مقابلہ کیا ۔ تہذیبی اور ثقافتی طوفانوں میں مسلمانوں کی ملی انفرادیت کو برقرار رکھنے کی پیہم کوششیں کیں ۔ حتیٰ کہ اس سیاسی قوت تک کو چیلنج کر ڈالا جس کا شکنجہ بظاہر ناقابل شکست نظر آتا تھا ۔

الغرض یہ علمائے حق کا ہی جرات مندانہ اور فیصلہ کن کردار تھا جس نے ہر دور میں مسلمانوں کی کشتی ملت کو گرداب زمانہ کے تھپیڑوں سے محفوظ رکھا ۔

برصغیر پاک و ہند کو یہ فخر وانفرادیت حاصل ہے کہ علماء حق کی جماعت نے یہاں نہایت نامساعد حالات میں ، دعوت و ارشاد ، تجدید و اصلاح ، علم و فکر اور سیاست و مدنیت کے شعبوں میں ہمہ گیر اور دور رس کارنامے انجام دیئے ۔ جو اس سرزمین پر اول روز سے ہی ایک عظیم الشان اسلامی انقلاب کی طرح ڈالتے چلے آ رہے ہیں ۔ سلسلہ عالیہ مجددیہ کی کوششوں کا دور گذر جانے کے بعد ، جب عہد ولی اللہی میں ، ہندوستان کی مغل حکومت لعب صبیان بن کر رہ گئی تھی تو اسی وقت ہی دہلی کے اس مرد مفکر و دانائے آنے والے دور کی بدلتی ہوئی دنیا کو محسوس کر لیا تھا اور ایک عظیم دینی و فکری انقلاب کی تیاریوں کا کام شروع کر دیا تھا ۔ گویا اسی دن سے اس خطۂ پاک و ہند کے علمائے حق کی ایک ایسی باقاعدہ جماعت منظم کی جانے لگی تھی ۔ جس کا واحد مقصد اسلام اور صرف اسلام تھا ۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آنے والے دور کے لئے فکر و عمل کا ایک ایسا خاکہ تیار کر دیا تھا ۔ جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمان مستقبل کی ہر تبدیلی اور چیلنج کا منہ توڑ جواب دے سکتے تھے ۔ اس خاکے کی مدد سے وہ محض فکری و سیاسی مسائل ہی حل کر لینے کے قابل نہیں بن جاتے تھے ۔ بلکہ تمدنی ، اقتصادی ، معاشرتی اور معیشتی سب ہی قسم کے پیش آمدہ مسائل باحسن صورت حل کر سکتے تھے ۔

چنانچہ اس عہد کا ہندوستان ، جو شمال میں سکھوں کے تصرف میں آ چکا تھا ۔ مشرق و مغرب میں انگریز کے دام مکر و فریب میں چلا جا رہا تھا ۔ جنوب میں فرانسیسیوں کی مٹھی میں پہنچ چکا تھا اور وسط میں مرہٹوں کی جولانگاہ بنا ہوا تھا ۔ جس کا سارا نظم و نسق طوائف الملوکی کا شکار بن کر رہ گیا تھا ۔ اس پُرخطر ہندوستان میں بعد کے آنے والے طویل دور تک یہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہی فیض یافتہ علماء حق کی جماعت تھی ۔ جس نے مسلمانوں کے دینی اور ملی وجود کو اپنی مرتوڑ کوششوں کے ساتھ باقی و برقرار رکھا اور پھر جب مقامی حکمرانوں کے غیر مآل اندیشانہ طرز عمل کی وجہ سے ملک کا سارا اقتدار انگریزوں کے ہاتھ میں چلا گیا تو فرنگیت کے اس پورے دور میں اپنے جسم و جان کی بار بار بازی لگا کر مسلمانوں کی زندگی اور زندہ رہنے کی قوت کا ثبوت بہم پہنچایا ۔

علمائے حق نے اس تہذیب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جسے فرنگی اس ملک میں پھیلانا چاہتا تھا ۔ اس زبان سے اپنی بیزاری کا علانیہ اظہار کیا جسے انگریز مسلمانوں کی زبان پر مسلط کرنا چاہتا تھا ۔ اس نظام تعلیم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جسے انگریز مسلمانوں کے نظام تعلیم کو تباہ کرنے کے لئے برطانیہ نے اس ملک کے اندر قوت کے بل بوتہ پر رائج کیا ۔

اور اس سیاسی قوت کی بالادستی ماننے سے علانیہ انکار کرتے رہے ۔ جو مسلمانوں کے مذہبی اور ملی معاملات میں ذرا سا بھی دخل دینے کا حق رکھنے کا ادعا رکھتی ہو ۔ اس کے برعکس علماء حق متواتر یہ کوشش کرتے رہے کہ مسلمانوں کی دینی اور ملی حیثیت برقرار رہے ۔ ان کے مذہبی اور شرعی معاملات دخل اندازی سے محفوظ رہیں ۔ اور وہ اس ملک کا بااثر اور فیصلہ کن عنصر بنے رہیں اور غلامی و شکست کی موجودہ صورت کو تبدیل کر دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں ۔ اس راہ میں صعوبتوں ، جانبازیوں اور سرفروشیوں کی ایک طویل داستان ہے جو شہدائے بالاکوٹ کے خون سے شروع ہو کر اسیران مالٹا و قید فرنگ کے ستم زدگان کی دار و رسن طلبیوں تک جا پہنچتی ہے ۔

خوش رسمے بنا کردند بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

حتیٰ کہ دستوری اور آئینی جنگ کا جب دور جدید شروع ہوتا ہے تو پھر اس قافلہ کے سالار ہی پیش پیش نظر آتے ہیں ۔ اگر ایک طرف انگریزی اقتدار کے تابوت میں آخری کیل حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقائے اعظم کے ہاتھوں ٹھونکی جا رہی ہے تو دوسری طرف ملت اسلامیہ ہندیہ کے لئے ایک جداگانہ مملکت پاکستان کا قیام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مرحوم کی متوسلین کے تعاون سے عمل میں آ رہا ہے ۔

تاریخ اپنا ایک اور ورق الٹتی ہے ۔ ملک کو آزاد ہوتا ہے اور مسلمانوں کی جداگانہ خداداد مملکت پاکستان کا قیام عمل میں آ جاتا ہے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد غیر مسلموں کے ہولناک مظالم کا شکار ہو جاتی ہے ۔ ان حالات میں بھی یہ علماء حق ہی ہیں جو ایک طرف پاکستان میں

(باقی صفحہ پر)

حضرت مرکزی جمعیت علماء اسلام لاہور

۲۲ فروری ۱۹۶۳ء

چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ

فقہاء اور علماء کرام پر لعنت

پاسبان بجنور مودودی صاحب نے شرعی سزاؤں کو موجودہ مخلوط سوسائٹی اور عورتوں مردوں کے اختلاط کے زمانہ میں ظلم قرار دیا بلکہ یہاں تک خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سزائیں ان حالات کے لئے مقرر ہی نہیں کیں۔ کون باغیرت مسلمان ہوگا جو ان الفاظ کو سن سکے جب علماء کرام نے گرفت کی اور حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی اور دیگر علماء کرام نے اعلان فرمایا کہ مودودیوں کے پیچھے نماز مسلمانوں کو نہ پڑھنی چاہیئے۔ تو مودودی نے ترجمان القرآن میں اس کافرانہ عبارت کو تاویلات اور لاطائل عبارات کے جنگل میں گم کرنے کی کوشش کی اور اس کے فریب خوردہ چیلے واہ واہ کرتے ہوئے وہ پرچہ صحیفۂ آسمانی کی طرح بغلوں میں دبائے پھرنے لگے۔ اتنے میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اس لایعنی تاویلات کا پوسٹ مارٹم کرکے ترجمان اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو مودودی دجل و فریب سے آگاہ کر دیا ممکن ہے بعض دوستوں کو اب بھی کچھ نہ کچھ اشتباہ ہو۔ اس لئے آج ہم مودودی کے سندھی مریدوں کی تصنیف کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں کہنے میں تو یہ مرید ہیں مگر یہ جناب مودودی صاحب کے بھی باوا ثابت ہوئے اس کو آپ پڑھ کر یہی کہیں گے کہ چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ اور اگر اس مرید کو چھوٹا ہی قرار دیں تو یوں کہہ لیجئے بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

ہمارے سامنے جماعت اسلامی حلقہ سندھ حیدر آباد کی مطبوعہ کتاب جماعت اسلامی نام کا صفحہ ۲۴، ۲۵ کھلا ہوا ہے۔ سنئے مرید کیا لکھتا ہے:۔

"جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے یہ درست ہے کہ اسلامی قانون فوجداری تعزیرات کے ماتحت اس وقت سزا نہیں دی جا سکتی جب تک گناہ کے تمام دروازے بند نہیں کر دئے جاتے۔ جب تک معاشرہ بالکل بدل نہیں دیا جاتا۔ جب تک ہر بھوکے کو روٹی، ہر ننگے کو کپڑا اور ہر شخص کو سر ڈھانکنے کے لئے مکان مہیا نہیں کر دیا جاتا۔ کیوں کہ اسلامی حکومت اس کی ذمہ دار ہے"

جو فریب خوردہ مودودیئے یہ کہتے پھرتے تھے کہ مودودی کی کتاب انگریز کے زمانہ کی لکھی ہوئی ہے وہ یہ عبارت بار بار پڑھیں۔ کہ یہ اسلامی حکومت کے لئے کہہ رہا ہے یا انگریزی حکومت کے لئے۔

برادران اسلام اندازہ لگائیں۔ ایسا معاشرہ کہ اس میں کوئی بھی بھوکا، ننگا اور بے مکان نہ رہے اور ایسا معاشرہ جس میں گناہ کے تمام دروازے بند ہو جائیں۔ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے؟ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر اسلامی سزائیں بھی جاری نہیں ہو سکتیں۔ ان عقل کے پتلوں کو اتنی سمجھ نہیں۔ کہ گناہ کے دروازے بند کرنے کے لئے عبرتناک سزاؤں کا نفاذ بھی ضروری ہے۔ سعودی عرب کی ایک مثال ہی عقلمند کے لئے کافی ہے۔

مگر مودودیئے یہ چاہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی بڑھ کر کوئی پاک معاشرہ ہو تب شرعی سزائیں جاری کی جا سکتی ہیں ورنہ نہیں۔ یعنی نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی اس سے آپ حضرات کو مودودیوں کے نعرۂ اسلامی آئین کی حقیقت پوری طرح معلوم ہو جائے گی دراصل مودودی صاحب کا اسلام اور ہے اور عام اہل اسلام کا اور۔ مودودی صاحب کی ایک اور عبارت سے آپ کو پورا علم ہو جائے گا کہ حنفی علماء کرام اور فقہاء کے بارہ میں اس کے فاسد خیالات ہیں

علماء کرام پر لعنت

چنانچہ وہ اپنے رسالہ ترجمان القرآن جون، جولائی، اگست ۱۹۴۱ء کے صفحہ ۳۲۱ سطر ۹ پر لکھتے ہیں۔

(۱) ہم نے تم کو قرآن اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا تھا تم پر یہ کس نے فرض کیا کہ ان دونوں سے بڑھ کر اپنے اسلاف کی پیروی کرو۔

(۲) ... [illegible] ... فرمائیں ... لکھا تھا ... تم سے یہ کس نے کہا کہ قرآن کو ... اور اپنے اسلاف کی پیروی کرو۔

(۳) اس ... کے جواب میں ... کوئی عالم دین کنز الدقائق۔ ہدایہ اور عالمگیری کے مصنفین کے دامنوں میں پناہ لے سکے گا۔

(۴) البتہ جہلاء کو یہ جواب دہی کرنے کا موقعہ ضرور مل جائے گا۔ کہ

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں (علماء کرام اور فقہاء کرام) کی بات مانی تو انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ اے رب ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔"

برادران اسلام! ترجمہ کے سوا باقی ساری عبارت چودھویں صدی کے اس مجتہد مودودی صاحب کی ہے۔ اب اس کو پھر پڑھیں۔

(۱) کیا علماء اسلام اور حنفی حنبلی شافعی اور مالکی علماء و فقہاء نے کبھی یہ کہا یا کہہ سکتے ہیں کہ اپنے بزرگوں کو قرآن اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھو۔ (لعنت اللہ علی الکاذبین) ؟

(۲) کیا علماء کرام نے۔ پیران پیر رح اور مجدد الف ثانی رح نے کسی کو یہ کہا ہے کہ قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

(۳) کیا کنز الدقائق۔ ہدایہ اور عالمگیری پر عمل کرنے والوں کا قیامت میں کوئی ٹھکانا نہ ہوگا (اور مفتی مودودی صاحب کی شکم زاد تحقیقات پر چلنے والے عرش کے سایہ میں ہونگے) ؟

(۴) کیا واقعی ان پڑھ اور جاہل لوگ قیامت میں یہ کہیں گے کہ اے الٰہ ہم کنز الدقائق اور ہدایہ کو کیا جانتے تھے ہم کو تو ان بڑوں (علماءؒ) نے گمراہ کیا ان کو دونا عذاب دے اور ان پر لعنت نازل کر۔

عقل کے اندھے شیخ الحدیثو!

اور ہدایہ پڑھانے والے مولویو!

کتابیں دیکھے بغیر فتوے دے کر جہنم کی آگ نہ خریدو۔ آنکھیں کھولو۔

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْد

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ غَيُوْر؟

بقیہ: کوہاٹ میں بڑا اضطراب پھیلا ہوا ہے چنانچہ مقدمہ ہنگو کے اے سی کی عدالت میں منتقل کر دیا گیا مگر وہاں جمعیۃ علماء اسلام کے وفد نے اے سی ہنگو سے مطالبہ کیا کہ یہاں کے علماء اسکو برداشت نہیں کر سکتے چنانچہ مقدمہ پھر واپس کوہاٹ بھیجدیا گیا ہم حکومت اور حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کو قرار واقعی

علماء کرام کو خراج تحسین

... [illegible] ...

مسٹر ... خان نے ... کرتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں میں روز افزوں اضافہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے جس کا مقابلہ کرنے کیلئے ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے علماء کی خدمات کو قابل ستائش اور گرانقدر قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں چٹان کی صورت تیار رہنا چاہیئے۔ تاکہ ساری دنیا میں اسلام کا پرچم لہرا سکے۔ وزیر ریلوے نے کہا کہ اسلام دنیا میں تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے اور ساری دنیا کی آبادی میں ۱۵ فیصدی مسلمان ہیں جس سے دنیا کی کوئی طاقت انکار نہیں کر سکتی خدا اور رسول کے بتائے ہوئے اصولوں کے تحت زندگی بسر کرنے کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے یقین دلایا کہ اس سے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کا خوف ختم ہو جائے گا۔ اور زندگی تفکرات اور دوسرے مسائل سے آزاد ہو سکے گی۔ انہوں نے مادیت اور مغربیت کے خلاف متنبہ کرتے ہوئے عوام کو اسلام کے پرچم تلے متحد ہو جانے کی تلقین کی۔"

ہم محترم وزیر صاحب کی تقریر میں صرف اتنا اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ حکومت سے اتنی بات منوا لیں کہ وہ ایک تو چکلوں کی آزادی۔ ڈانس وغیرہ کم کر دے اور عائلی قوانین جیسے اقدامات کرکے علماء کرام کو مبتلائے آلام نہ کرے۔ دوسرے وہ دینی تعلیم اور علماء کی تبلیغ پر پابندیاں عائد کرنے کی بجائے ان سے تعاون کرے۔ پھر آپ کے مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل میں کوئی شک نہیں رہ سکتا۔ ایک اور بات ہے کہ ہم سب عیسائیت، مرزائیت مرزائیت پرویزیت کی تبلیغ کی آزادی اور اشتراکیت کی مخالفت کی وجہ نہیں سمجھ سکتے۔ ہمارے نزدیک مودودی کی گمراہی پرویز کا کفر۔ مرزائیوں کا ارتداد اور عیسائیوں کی تثلیث اور روسی اشتراکیت سب خدا سے بغاوت کے مترادف ہے۔

کوہاٹ میں ایک بھنگی کی کرتوت

قرآن پاک کی توہین سے مسلمانان کوہاٹ و ہنگو میں اضطراب

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ اور جمعیۃ علماء اسلام ہنگو کے دفاتر سے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ کوہاٹ میں کسی بھنگی نے قرآن پاک کی سخت توہین کی ہے (جس کو ہم بیان کرنا بھی نامناسب سمجھتے ہیں) اس سے مسلمانان ...

مسلم فیملی قوانین پر علمائے اسلام کا عالمانہ تبصرہ

(المرتب مختار احمد حسینی دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

علماء کی جدوجہد

علماء اسلام اپنے مذہبی فرائض سے کبھی بھی سبکدوش نہیں ہوتے۔ چنانچہ جب مارشل لاء کے دوران دیگر جماعتوں کی طرح جمعیۃ علماء اسلام کے دفاتر بھی بند کر دیئے گئے۔ تو علماء دین جو پہلے ہی اسلام کی سربلندی و بقاء کی خاطر کام کر رہے تھے وہ ان مذہبی فرائض کی ادائیگی سے کیسے غافل ہو جاتے۔ انہوں نے اپنے اسلاف کے تابندہ درخشاں ماضی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مارشل لاء کے دوران بھی دینی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا اور نظام العلماء مغربی پاکستان کے نام سے تنظیم بنا کر حق وصداقت کا علم بلند کیا اس اثنا میں غلط کار افسروں کے مظالم کو بھی برداشت کیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آئینی مراسلے کے جواب میں اپنا فرض پوری طرح ادا کیا پھر عائلی قوانین کے نفاذ سے پہلے اپنی حکومت کو حقیقت حال سے واقف کرانے کے لئے اور اہل اسلام کی ترجمانی کرنے کی خاطر ملک بھر کے علماء نے حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی میں لاہور میں مورخہ ۲۴-۲۵ اپریل کو علماء کا ایک اجلاس بلایا۔ مجلس نظام العلماء نے مسلم فیملی لاز سے متعلق تجاویز پاس کیں اور ایک سب کمیٹی جید علماء کی مرتب کی جنہوں نے مروجہ عائلی قوانین کی خلاف اسلام دفعات پر مفصل تبصرہ فرمایا۔ تحریر و تقریر ہر دو طریقے سے ملک بھر میں علماء نے عوام اور حکومت تک اپنی آواز کو پہنچایا۔ اس عرصہ میں علماء پر بڑے بڑے ابتلاء پیش آئے۔ خود امیر رحمۃ اللہ علیہ کو اور مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ کو چھ ماہ نظر بند کر دیا گیا۔ مولانا عبد اللطیف، ڈیرہ اسمٰعیل خان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور بیسیوں علماء پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ لیکن اس کے باوجود علماء اسلام اپنے کام میں مصروف عمل رہے۔

مارشل لاء کا خاتمہ

خدا خدا کر کے مارشل لاء کا خاتمہ ہوا اور تمام سیاسی جماعتوں سے پابندی اٹھالی گئی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے بحیثیت قائم مقام امیر جمعیۃ۔ جماعت کی بحالی کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ ۱۴ اگست کو لاہور میں کنونشن بلایا گیا جس میں ملک بھر کے علماء اور دیگر حضرات نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام درخواستی کی صدارت میں عائلی قوانین سے متعلق ایک قرار داد پاس کی جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:-

"جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس عائلی قوانین کی جملہ دفعات کو قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ قطعیہ اور اجماع امت کے خلاف قرار دیتا ہے پاکستان میں خلاف اسلام قوانین کا اجراء ایک شرمناک حرکت ہے جس سے پاکستان کی اسلامیت مجروح ہو رہی ہے۔

ملک بھر جملہ مکاتب فکر علماء نے ان قوانین کو اسلام کے خلاف کھلا چیلنج اور مداخلت فی الدین قرار دیا ہے۔ بنا بریں یہ اجلاس قومی اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان قوانین کو منسوخ کر کے عامۃ المسلمین کو مطمئن کریں۔ اور اسلامی قوانین کے وعدوں کے ایفاء کے اخلاقی فرض سے سبکدوش ہوں جو انتخابات کے وقت انہوں نے قوم سے کئے تھے۔ اور ان کی بجائے مظلوم عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے صحیح اسلامی قوانین بنا کر نافذ کریں اور جب تک پاکستان میں محاکم شرعیہ قائم نہ ہوں اس وقت تک معتمد علماء دین کو قاضی مقرر کر کے تنسیخ نکاح۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور دادرسی کا انتظام کریں۔"

جمعیۃ کے رہنماؤں نے ملک بھر میں دورے کئے اور عائلی قوانین کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کیا۔ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ممبر قومی پارلیمنٹ نے مرکزی اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف سیر حاصل تبصرہ کیا اور حکومت پر واضح کر دیا گیا کہ یہ قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں ہم کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔

مفتی صاحب نے اس سلسلہ میں مشرقی پاکستان کا بھی دورہ کیا۔ اب جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین کی منسوخی سے متعلق ایک مفصل پروگرام مرتب کیا جو پچھلے شمارہ میں آچکا ہے ذیل میں علماء اسلام کا وہ مفصل تبصرہ شائع کیا جا رہا ہے جو نظام العلماء کی سب کمیٹی نے ۲۴ اپریل کو لاہور میں مرتب کیا تھا۔

اسلام کی عالمگیر کشش

اسلام کی ابتداء بے بسی اور کس مپرسی کی حالت میں ہوئی لیکن یہ اپنی حقیقت و صداقت کی وجہ سے دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا۔ جس بائیس سال کے عرصہ میں اسلام کے نام لیوا روم و ایران جیسی طاقتوں پر غالب آ گئے اور ابھی سو سال نہ گزرے تھے کہ مراکش اور اسپین سے لے کر صحرا نشینوں اور شتربانوں کا یہ گروہ انڈونیشیا اور چین تک جا پہنچا دشمنان اسلام ان کی اس خارق عادات اور معجزانہ فتوحات سے حیران اور انگشت بدندان تھے۔ وہ جہاں جاتے ان کے اعلیٰ صفات عمدہ اخلاق اور بہترین تعلیمات سے لوگ متاثر ہو کر اسلام قبول کرتے۔ ایک طرف فتوحات کا غیر متناہی سلسلہ دوسری طرف اسلام کی اشاعت، یہ سیلاب بقول مرحوم اقبالؒ کے کسی سے تھمتا نہ تھا۔

یورپ کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

مخالفین اسلام کا پروپیگنڈا اور شکست

وہ قومیں اگرچہ یقین رکھتی تھیں کہ اسلام کا یہ فوق العادت ارتقاء اس کی صداقت اور اخلاقی قوت پر مبنی ہے۔ مگر تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے انہوں نے اسلام کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے شروع کر دئیے تھے۔ تاکہ باقی لوگ اسلام کے جھنڈے کے نیچے نہ آسکیں۔ ان پروپیگنڈوں میں مسئلہ غلامی، پردہ، عقد بیوگان، مسئلہ جہاد، تعدد ازدواج، طلاق اور نکاح ثانی وغیرہ مسائل تختہ مشق تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ باطل کی ہر طاقت کو اہل اسلام کے مقابلہ میں منہ کی کھانی پڑی اور دنیا کے ہر صاحب نظر و فکر کو یہ ماننا ہی پڑا کہ اسلام اور اسلام کا ہر عقیدہ اور ہر مسئلہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔

صدیوں کے بعد مخالفین اسلام نے حالات سے مجبور ہو کر اسلامی مسائل کو اپنایا۔ یورپ والوں نے طلاق کی اجازت دی لیکن خاوند کے حق میں عدالت کو شریک کر دیا۔ مرد کو عدالت سے طلاق حاصل کرنے کے لئے عورت کے عیوب بیان کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے آئے دن اخباروں میں رسوائی ہوتی رہتی ہے۔ ہندوؤں کو بھی اسمبلیوں میں طلاق کے لئے بل پیش کرنے پڑے۔

دوسری شادی پر اعتراض کرنے والوں کی ہٹ دھرمی نے حق کو تو قبول کرنے نہ دیا مگر ان کو دوسری باقاعدہ شادی کی بجائے بیسیوں بیقاعدہ بیویوں سے محبت کرنی پڑی اور آج اسی آوارگی کا نتیجہ ہے کہ زنا اور شراب نے ان کے معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے اور اقوام متحدہ کی سالانہ رپورٹ میں یہاں تک لکھا گیا کہ جنوبی امریکہ میں ساٹھ فیصدی بچے حرامی پیدا ہوتے ہیں۔ حرامی بچوں کا یہ تناسب بھر میں ایک فیصدی سے بھی کم بتا کر اس پر حیرانی ظاہر کی گئی ہے اور پھر یہ لکھا گیا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان حسب ضرورت دوسری شادی کر لیتے ہیں۔ امریکہ میں پچاس لاکھ عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں۔ جس کی وجہ سے وہاں کے اخلاقی حالات ناقابل بیان حد تک تباہ ہیں۔ اگر امریکہ کے پچاس لاکھ ساہوکار ان عورتوں سے شادی کر لیتے تو تمام مشکلات حل ہو جاتیں۔ مگر وہ حرام ہی کو پسند کرتے ہیں۔ اسلام نے عورتوں کو حق وراثت دیا، مہر دیا، گھر کی پاک دامن ملکہ بنایا لیکن دشمنوں نے پروپیگنڈا کیا کہ عورتوں کو قید کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے آزادی کے نام سے بیچاری کم سمجھ عورتوں کو بچوں کا کھلونا بنا دیا اور بازاروں میں دو چار ٹکوں پر بکنے والی گڑیا بنا کے رکھ دیا۔ آج ایک معمولی بوالہوس چاہے تو بڑی سے بڑی شریف زادی کے ساتھ محبت کر سکتا ہے اور دن بھر اس کو سامان تفریح بنا سکتا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمانوں کی خود فراموشی

جب کہ اہل باطل اپنے غلط نظریات کے نتائج سے چور چور ہو کر راہ نجات کی تلاش میں چند سالوں سے بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں کے مغرب زدہ اور خود فراموش افراد ان کی ظاہری ٹیپ ٹاپ پر لٹو ہو کر اس شیطانی تہذیب کو چند سالوں سے پاکستان میں فروغ دے رہے ہیں اور غالباً انہی کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ہمارے محترم وزیر قانون پاکستان نے عائلی کمیشن کی مدفون رپورٹ کو قانون بنانے کے لئے سفارش کی وہ تو خیر گزری کہ صدر محترم نے اس کے نفاذ میں تین ماہ کا التواء کر دیا تاکہ ہم اس پر اپنی رائے ظاہر کر سکیں اس سلسلہ میں نہایت افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں اس کو قرآن کے عین مطابق ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب اس کو قانون کی شکل دی جا چکی ہے۔

نظام العلماء کی فرض شناسی

نظام العلماء مغربی پاکستان کے بیسیوں علماء نے قبل از وقت ان سے درخواست کی کہ ایسی غلطی تو کروڑ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر دے گی۔ مگر افسوس کہ انہوں نے کوئی پرواہ

Scanned with CamScanner

ملک اور آج مجلس شوریٰ نظام العلماء مغربی پاکستان کے کارکن ارکان اور مندوبین حکومت کی خدمت میں اس کے خلاف تجویز پیش کرنے پر مجبور ہوئے صدر محترم پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس مسلم فیملی لاز کی دفعات پر ترتیب وار تبصرہ کر کے یہ اجلاس نہایت نیک نیتی اور خیر خواہی کے جذبات سے ان پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ شریعت کے خلاف ہے اور اس کو منسوخ کرنے ہی میں ہماری سعادت ہے۔

ایک اصولی غلطی

ایک اصولی غلطی یہ ہوئی ہے کہ مسلمہ قانون ہے کہ ہر فن اور ہر شعبہ کے مسلمہ ماہرین کی متفقہ رائے ہی دو اور دو چار کی طرح یقینی ہو سکتی ہے۔ مگر اس اصول کو جہاں اور شعبہ جات میں قائم رکھا گیا وہاں اسے شرعی قوانین میں نظر انداز کر دیا گیا

نکاح ثانی

(۱) عائلی قوانین کی رو سے دوسرا نکاح کرنے والے کو پہلے اپنی پہلی بیوی سے اجازت لینی ہوگی۔

(۲) پھر علاقہ کی یونین کونسل کے چیئرمین کو اجازت کے لئے درخواست دینی ہوگی۔

(۳) وہ بیوی اور خاوند کے دو نمائندوں سے مل کر یہ فیصلہ کرے گا کہ آیا واقعی دوسری شادی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس اجازت کے بعد عقد ثانی کیا جا سکے گا۔

اس قانون کی دفعات میں یہ ایک دفعہ ایسی ہے جس کی وجہ سے محترم وزیر قانون قرآن پاک میں ہے۔ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (الآیۃ)

(ترجمہ) تو تم اپنی پسند کے مطابق عورتوں کو نکاح میں لاؤ۔ دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ برابری نہ کر سکو گے۔ تو ایک ہی سے نکاح کر لو۔

محترم وزیر صاحب یوں سمجھے کہ چونکہ عورتوں میں برابری نہیں ہوتی اور اس کے بغیر قرآن پاک زیادہ کی اجازت نہیں دیتا۔ لہٰذا دوسرا نکاح قانوناً بند کر دینا چاہئے۔ تاوقتیکہ یونین کونسل کا چیئرمین اجازت نہ دے۔ (اس وقت وزیر قانون جناب محمد ابراہیم تھے۔ مرتب)

اس کی وضاحت

اول۔ قرآن پاک کی یہ ممانعت ایسی قانونی ممانعت نہیں ہے جس کا نفاذ حکومت کے ذمہ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کریمانہ نصیحت ہے کہ بے انصافی کا ڈر ہو تو ایک ہی کر لیا کرو۔ یہ بات ہر شخص اپنے ضمیر سے پوچھے گا۔ اس میں حاکم کو مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے ریاکاری کی نماز حرام ہے۔ مگر اس میں حاکم کیا مداخلت کر سکتا ہے، چوری اور زنا کے ارادے سے گھر سے چل پڑنا گناہ ہے۔ مگر عدالت اس میں اس وقت تک دخل نہیں دے سکتی جب تک کہ کسی انسان پر ظلم کرنے کا واقعہ پیش نہ آجائے۔ اسی طرح دوسری شادی میں عدل نہ کر سکنے کا خوف ہو تو شادی کرنے والے کو نصیحت کی گئی ہے کہ ایسی صورت میں ایک ہی پر اکتفا کرو۔ مگر اس میں حکومت اس وقت تک دخل نہیں دے سکتی جب تک کسی ایک بیوی پر ظلم ہو کر داد خواہی کی نوبت نہ آجائے۔ نکاح سے پہلے تو ظلم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اگر خطرہ ظلم کا ہو تو نہ کرے ورنہ اس کو کھلی اجازت ہے۔ پھر یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک شخص نکاح ثانی کرتے وقت بالکل عدل کا ارادہ کئے ہوئے ہے بعد میں بتقاضائے بشریت اس سے کمزوری سرزد ہو جاتی ہے۔ جیسے کسی کی امانت رکھنے میں ایک شخص کو اپنے متعلق خیانت نہ کرنے کا یقین ہے۔ مگر بعد میں اس سے امانت میں خیانت سرزد ہو جاتی ہے۔ اب حکومت اس کو گرفت کرے گی۔ مگر اس کو امانت رکھنے سے کسی وقت نہ روک سکے گی۔

دوئم۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن پاک میں عدل کی وضاحت کی گئی ہے۔ ارشاد ہے۔ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

(ترجمہ) اور تم سے کبھی نہ ہو سکے گا کہ عورتوں میں برابری کرو۔ چاہے تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے ایسا کرو کہ بالکل ایک کے نہ ہو رہو کہ دوسری کو لٹکا ہوا چھوڑ رکھو (کہ نہ اسے تم پوچھو اور نہ وہ دوسرا خاوند کر سکے) نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی۔" تو قرآن پاک جو چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ ایک کو بالکل نظر انداز نہ کر دو، اتنا ہی عدل مطلوب ہے۔ ورنہ پوری برابری تو خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سے نہیں ہو سکے گی۔ تو جو بات قرآن ممنوع قرار دیتا ہے۔ وہ کالمعلقۃ ہے اور اس کے لئے قانون کی ضرورت نہیں۔ جب بھی ضرورت پڑے اس کے تدارک کے لئے عدالت اور قانون تنسیخ نکاح موجود ہے۔

خلاصہ کلام یہ نکلا کہ عدل نہ کر سکنے کے خوف میں نکاح سے نہی اور ممانعت صرف شفقت کے لئے ہے کہ نہ کرو تو بہتر ہے ورنہ پورا عدل تو تم سے ہو بھی نہیں سکتا اس لئے اتنا کر لیا کرو کہ بالکل ایک کے نہ ہو رہو۔

سوئم۔ ثالثاً یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قانون سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا نکاح کوئی جرم اور عار کی بات ہے۔ صرف ضرورت کے وقت اس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ حالانکہ قرآن پاک دو دو، تین تین، چار چار نکاح کرنے کا حق مردوں کو دیتا ہے۔ صرف ایک خطرے کی صورت میں ایک پر اکتفا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہے:۔ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔ پ۴ رکوع ۱۲

چہارم:۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ایک ایسے کام پر سزا تجویز کرنا جس پر عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک کسی نے سزا نہیں تجویز کی اور نہ قرآن پاک میں اور نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے اس کو مداخلت فی الدین کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

پنجم:۔ پانچویں بات یہ ہے کہ دوسرے نکاح کو پہلی بیوی کے خلع و تفریق کے لئے وجہ جواز قرار دینا دین میں خود ساختہ اضافہ ہے۔

ششم:۔ چھٹی بات یہ ہے کہ دوسرے نکاح سے پہلی بیوی کو فوراً مہر دینے کا لزوم چاہے وہ مہر مؤجل (خاص میعاد تک) کیوں نہ ہو بے چارے مرد پر خواہ مخواہ کا غصہ ہے۔

ہفتم:۔ ساتویں بات یہ ہے کہ ایسا دوسرا نکاح بلا اجازت کی بناء رجسٹرار کے دفتر میں درج نہ ہوگا جس کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ وہ نکاح نہ سمجھا جائے گا۔ حالانکہ شریعت میں نکاح دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرنے کا نام ہے اور بس۔

ہشتم:۔ آٹھویں بات یہ ہے کہ اس طرح کا بلا اجازت نکاح اگر نکاح نہیں سمجھا جاتا تو کیا اس نکاح کی اولاد حرامی اور میراث سے محروم ہوگی۔ یہ شریعت کے قطعاً خلاف ہے۔

نہم:۔ نویں بات یہ ہے کہ فانکحوا ما طاب لکم (الآیہ) کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم نے ہم سے زیادہ سمجھا تھا۔ باوجود اس کے ان سبھوں نے زیادہ نکاح کئے۔ کیا ان مبارک ہستیوں کے مسلسل عمل کے ہوتے ہوئے ہمیں اس کو جرم قرار دینے میں تامل نہ کرنا چاہئے؟

دہم:۔ دسویں بات یہ ہے کہ دوسرا نکاح ملک میں ایک فی صدی بھی نہیں ہے اور بلا نکاح کے بیسیوں داشتوں اور رنڈیوں سے منہ کالا کرنے کا رواج اور بے حیائی کا طوفان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اگر ہم واقعی دین کی کوئی خدمت یا بیویوں کے دکھ کا مداوا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو بند کریں آخر چکلے باقی رکھنے سے کونسی برکات کی بارش ہو رہی ہے اور نامحرم عورتوں اور مردوں کے باہمی اختلاط کو فروغ دینے سے کونسی مہم آسان ہو جاتی ہے؟

نکاح کا رجسٹریشن

دفعہ ۵ کی رو سے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ یونین کونسل کے رجسٹر نکاح میں نکاح کا اندراج کیا جائے۔ ورنہ تین ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوگا یا دونوں سزائیں۔

(۱) اسلام انعقاد نکاح کے لئے فریقین کے سوا دو گواہ چاہتا ہے جن کے سامنے ایجاب و قبول ہو سکے۔ انعقاد نکاح کے لئے قاضی اور رجسٹر لازم نہیں ہیں اور نہ تحریر ضروری ہے۔

(۲) چودہ سو سال تک تمام امت نے بغیر رجسٹریشن کے نکاح کئے۔

(۳) محض انتظامیہ طور پر رجسٹریشن کی جا سکتی ہے اور عوام کو ترغیب کے ذریعے اس طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کو اس طرح کا قانون بنانا کہ اس کے بغیر نکاح، نکاح نہ سمجھا جائے شریعت میں اضافہ کے مترادف ہے۔

(۴) پھر کیا رجسٹریشن کے بغیر صرف ایجاب و قبول کے ذریعہ کئے ہوئے جائز نکاح کی اولاد حرام کی ہوگی؟ اور کیا وہ وراثت سے محروم ہوگی۔؟

(۵) ایک ایسے فعل پر جو شرعاً جرم نہیں ہے قید و جرمانہ کی سزا دینا کیسے حق بجانب ہو سکتا ہے۔ شریعت اس کو بے گناہ قرار دے اور ہم گنہگار؟

طلاق

طلاق کے سلسلہ میں قانون یہ ہے۔ کہ طلاق دے چکنے والا علاقہ کی یونین کونسل کے چیئرمین کو نوٹس دے گا۔

وہ ایک ماہ کے اندر میاں بیوی دونوں کی طرف سے دو نمائندوں سے مل کر صلح کی کوشش کرے گا اگر صلح ہو گئی تو فبہا ورنہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور چیئرمین کو نوٹس نہ دینے کی شکل میں طلاق دینے والا ایک سال قید اور ۵ ہزار روپے جرمانے کا یا دونوں سزاؤں کا مستحق ہوگا۔

یہ مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے خلاف شریعت ہے:۔

(۱) قرآن پاک نے طلاق کا حق خاوند کو دیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ۔

(ترجمہ) تم پر کوئی گرفت نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو۔

دوسری جگہ خاوند کو بیدہٖ عقدۃ النکاح فرمایا گیا ہے کہ نکاح کی گرہ کا مختار اس کے سوا ابتداء اسلام سے آج تک طلاق کے حق میں خاوند کے ساتھ کسی اور کو

Scanned with CamScanner

شریک نہیں کیا گیا۔ تو اس میں چیئرمین صاحب کو شریک بنانا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ پھر طلاق کے بعد یہ صلح کمیٹی کیا معنی رکھتی ہے؟

(۲) عدت طلاق نوٹس کے بعد سے شروع ہوگی جو یہ نوٹس ایک ماہ کے بعد دیا گیا ہو۔ حالانکہ عدت طلاق کے بعد سے فوراً شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی قرآن کے خلاف ہے۔

(۳) طلاق اس کمیٹی کی مصالحانہ کوشش کی ناکامیاں کے بعد واقع ہوگی۔ حالانکہ طلاق منہ سے نکلتے ہی واقع ہو جاتی ہے۔

(۴) طلاق اگر تین ہے تو مصالحت سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور قوانین پھر بھی صلح کرانے کو مجاز بناتے ہیں گویا طلاق سے رجوع کا حق نہیں رہتا اور نہ دوبارہ نکاح کیا جا سکتا ہے یہ دونوں باتیں شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں۔

(۵) طلاق کی عدت جبکہ بیوی حاملہ نہ ہو نوّے دن مقرر کی گئی ہے حالانکہ قرآن پاک نے ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ یعنی تین حیض بتائی ہے اور یہ تین بار کی ماہواری کبھی دو مہینے سے پہلے پوری ہو جاتی ہے اور کبھی تین ماہ سے زیادہ مدت میں۔ یہ بھی قرآن پاک کے صریح خلاف ہے تین ماہ کی عدت قرآن پاک میں حسب فرمان وَاللّٰٓئِیْ یَئِسْنَ ان عورتوں کے لئے ہے جن کو ماہواری آتی ہو۔ یا حسب فرمان وَاللّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ان عورتوں کے لئے جو نابالغ ہوں۔

(۶) حاملہ ہونے کی صورت میں قانون میں عدت بچہ ہونے تک بتایا گیا ہے۔ بشرطیکہ بچہ نوّے دن سے زیادہ میں ہو جائے۔ اگر جلدی ہو جائے تو نوّے دن پھر بھی پورے کرنے ہوں گے یہ بھی قرآن پاک کے خلاف ہے۔ قرآن پاک میں حاملہ کی عدت صرف وضع حمل تک ہے۔ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

(۷) عائلی قوانین میں مصالحت کے لئے اس نازک گھریلو معاملہ کے اندر ایک غیر متعلق آدمی یعنی چیئرمین کو دخیل بنایا گیا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک میں صلح کرانے کے لئے صرف دونوں فریق کے دونمائندوں کا ذکر ہے۔ پھر اگر یہ چیئرمین صاحب کوئی عیسائی یا مرزائی ہو تو اور مصیبت ہوگی۔

(۸) چیئرمین کو طلاق دے دینے کی اطلاع اگر نہ دی گئی تو ایک سال قید اور ہزار روپے جرمانہ۔ ۔۔سزا ہوگی۔ یہ بھی قطعاً غیر اسلامی دفعہ ہے۔

(۹) اس قانون میں خاوند طلاق کی وجوہات بیان کرے گا تو فتنہ کی آگ بھڑک سکتی ہے حالانکہ اسلام کا قانون ہے۔ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ ۔۔۔ بِاِحْسَانٍ

گرفتہ ہو۔ یوں بیچارے گھر واپس طریقہ سے علیحدہ کر دو۔

نکاح کی عمر

عائلی قوانین میں قرار دیا گیا ہے کہ جس لڑکی کی عمر سولہ سال سے کم ہوگی۔ اس کا نکاح نہ ہو سکے گا۔ یہ حکم کتاب و سنت کے خلاف ہے۔

(۱) قرآن پاک نے جہاں عدت کا بیان کیا ہے وہاں فرمایا ہے وَاللّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ کہ جن لڑکیوں کو ابھی حیض نہیں آیا ان کی عدت بجائے تین ماہواری کے تین مہینے ہیں۔ ظاہر ہے کہ عدت طلاق کے بعد ہوتی ہے اور نکاح سے پہلے طلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا گویا قرآن پاک نابالغ لڑکی کے نکاح کی صاف اجازت دیتا ہے۔

(۲) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقد کم و بیش ۹ سال کی عمر میں ہوا جب کہ عرب کے گرم ملک میں اس وقت لڑکی قریب بلوغت کے ہو جاتی ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم جو حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھیں ان کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کم عمری میں ہوا (دیکھو الفاروق مصنفہ شبلی نعمانی بحث ازواج و اولاد) اور اس وقت سے لے کر آج تک اس کے جواز میں کسی نے شک نہیں کیا۔ اس کو خلاف قانون قرار دینا افسوسناک ہے ہم اس فعل کو جسے آنحضور دو جہاں نے کیا ہو اور قرآن سے جائز ثابت ہو رہا ہو۔ کیسے غلط کہہ دیں۔ یہ اور بات ہے کہ عام طور پر ایسا کرنے سے معاشرہ میں قسما قسم مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کی روک تھام، وعظ و نصائح اور تبلیغ سے کی جانی چاہیے۔ دراصل یہ صغر سنی کی شادی کی مصیبت ہندوؤں کے ہاں رائج ہے جو گود کے بچوں کی شادیاں کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اسمبلی میں ساردا بل پیش کیا تھا جو پاس ہو کر ساردا ایکٹ بن گیا۔ اس وقت بھی سارے ملک نے اس قانون کے خلاف زبردست احتجاج کیا تھا۔ ورنہ مسلمانوں میں ایسی شادیاں ایک فی صدی سے بھی کم ہیں۔

(۳) عائلی قوانین میں سولہ سال کی عمر نکاح کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ مگر دوسری طرف اسکولوں، کالجوں، کلبوں اور ناچ گھروں کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اس ماحول میں لڑکی جو تقریباً ۱۲، ۱۳ میں بالغ ہو جاتی ہے کس طرح بداخلاقی سے بچ سکتی ہے۔ اور اس قانون سے والدین پر کتنی بڑی ذمہ داری کا بوجھ آ پڑتا ہے۔

پوتے اور نواسے کی وراثت

عائلی قوانین میں مرحوم دادا کے پوتوں اور پوتیوں کو جن کے باپ مر چکے ہیں۔ دادا کے زندہ بیٹوں کے ساتھ برابر کا وارث بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح مرحوم نانا کے نواسوں اور نواسیوں کو بھی جن کی مائیں مر چکی ہیں نانا کی زندہ بیٹیوں کے ساتھ وارث قرار دیا گیا ہے۔

(۱) اس حکم سے علم میراث کے مسلّمہ اصول اور حضرت شارع علیہ السلام کے منشا کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اصول یہ ہے کہ الاقرب فالاقرب (کہ جو میت سے زیادہ قریب ہو اس کا حق مقدم اس کے بعد جو اس سے قریب ہے پھر اس سے) اگر میت کا وارث بیٹا موجود ہے اور ساتھ ہی میت کا پوتا بھی جو زندہ بیٹے کا بھتیجا ہے۔ شریعت چچا اور بھتیجے کی موجودگی میں چچا کو مقدم قرار دیتی اور پوتے کو ایک نمبر دور ہونے کی وجہ سے محروم کرتی ہے۔ مگر چودھویں صدی کے منکرین حدیث کو ان پوتوں پوتیوں پر بڑا رحم آتا ہے۔ وہ ان کو حصہ دلا کر قرآن پاک کے بیان کردہ دوسرے وارثوں کا حق گھٹاتے اور ان پر ظلم کرتے ہیں۔ اگر یہ حق ان پوتوں کو یتیم ہونے کی وجہ سے دیا جاتا ہے تو پھر ان کے سوا خاندان میں جو دوسرے یتیم ہیں ان کو کیوں محروم کیے ہیں۔ اگر غریب اور مفلس ہونے کی وجہ سے ہے تو دوسرے غریب اور مفلس رشتہ داروں کو کیوں نہیں دلاتے اور اگر حاجت اور ضرورت کا ہی لحاظ کرنا ہے تو چاہئے کہ بیٹے کو جو کہ تنگی ہے محروم کر کے صرف پوتے کو وراثت دی جاتی جو دس روپے کا بھی مالک نہیں یا اگر پوتے لکھ پتی ہیں تو ان کو محروم کر دیا جاتے اور صرف غریب بیٹوں کو دیا جاتے۔

یہ سب ثمرہ جہالت کا ہے وہ منکرین یہ بات سمجھتے نہیں کہ ترکہ کی تقسیم احتیاج یا غریبی اور یتیمی کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ نہ وہ صدقہ ہے۔ وہ تو حق ملکیت کا انتقال ہے جو میت کے زیادہ قریب ہوگا وہی زیادہ حقدار ہوگا۔

(۲) اگر کسی کو یہ وسوسہ ستا رہا ہو کہ قرآن نے فرمایا ہے فی اولادکم اور اولاد میں بیٹے اور پوتے سارے ہی آ جاتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پھر تو زندہ اور مرے ہوئے سارے بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد اپنے ماں باپ کے ساتھ دادا اور نانا کی وراثت میں برابر کے شریک ہوں گے کیونکہ وہ سب اولاد ہیں۔ پھر آپ صرف یتیم پوتوں کی کیوں تخصیص کر رہے ہیں۔

(۳) اسلام سے زیادہ یتیم پروری کی تعلیم کسی نے نہیں دی۔ لیکن اسلام ایک کا حق چھین کر یتیم کو نہیں دلانا چاہتا۔ اگر دادا اپنے یتیم پوتے کو حق دینا چاہتا تو اس کو اپنی زندگی میں ہبہ کے ذریعے دے سکتا ہے اور اگر زندگی میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد دینا چاہتا ہے تو اسے کو شریعت وصیت کی اجازت دیتی ہے۔ وہ اپنے تمام مال میں سے ثلث (تہائی) مال کی وصیت پوتے کے لئے کر سکتا ہے جس کے ذریعے بسا اوقات وہ دوسروں سے حصہ میں زیادہ ... مثلاً ایک شخص کے تین ہزار روپے میں یا اتنے کی جائداد۔ اس نے یتیم پوتے کو تہائی مال کی وصیت لکھ دی۔ اس کو شرعاً و قانوناً ایک ہزار روپیہ ملے گا۔ باقی دو ہزار اگر میت کے چار بیٹوں میں تقسیم ہو تو صرف پانچ پانچ سو ایک ایک کو مل سکے گا۔

لیکن اگر اپنا حقیقی دادا اور نانا اس کو اپنی اولاد کے مقابلہ میں نہیں دینا چاہتا تو اوروں کو کیا حق ہے کہ اس کے مال پر ناحق پڑھیں۔

(۴) اگر اصول میراث پر نگاہ ہو تو بات کوئی مشکل نہیں ہے جیسے یہاں بیٹے اور پوتے میں ایک پشت کا فرق ہے اسی طرح میت کے حقیقی بھائی بہن اور چچا زاد اور خالہ زاد بھائی بہن میں بھی صرف ایک واسطے کا فرق ہے۔ بھائی باپ کے نطفہ میں اور چچا زاد دادا کے نطفہ میں شریک ہے پھر حقیقی بھائی کے ساتھ چچا زاد، خالہ زاد، ماموں زاد وغیرہ بھائیوں کو بھی شریک وراثت کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی۔

(۵) اس ادعا کے اندر کہ قرآن پوتے کو وراثت دیتا ہے کتنا گناہ عظیم مستور ہے۔ کیونکہ ایسا کہنے والا یہ سمجھ رہا ہے کہ قرآن پاک کا حقیقی مطلب میرے سوا، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر آج تک کوئی امام مجتہد، عالم اور ولی نہیں سمجھا، اس طرح سے تمام دین غلط اور ناقابل اعتماد قرار پاتا ہے۔

جب ابتداء اسلام سے آج تک کسی ایک کا قول بھی پوتے، نواسے کی وراثت کے حق میں نہیں ہے تو پھر اس اجتماعی مسئلہ کی مخالفت کون صحیح سمجھ سکتا ہے۔

نظام العلماء مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ یہ واضح کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے کہ قرآن پاک کسی قانون یا رسم و رواج کے صحیح اور غلط ہونے کا معیار تو ہو سکتا ہے مگر کسی دوسرے قانون کو قرآن پاک کے کسی حکم کی تصدیق و تکذیب کا معیار نہیں بنایا جا سکتا۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

✣

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

کوہاٹ کے بعض مقامات میں جماعتوں کا قیام

اسلامی لائبریری

جمعیۃ علماء اسلام کے دو بے لوث کارکنوں نے جس سرگرمی اور خلوص سے جمعیۃ کے قیام واہتمام کی جد وجہد کی وہ صد درجہ قابل ستائش ہے۔ قریباً پانچ ماہ ہوئے جمعیۃ کا قیام ہوا تھا لیکن اس تھوڑے عرصہ میں کئی مقامات پر جماعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں سے چند نئی جماعتوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مولانا نعمت اللہ صاحب سرپرست جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے تحصیل ہنگو کا دورہ کیا اور وہاں جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔ جس کے امیر الحاج مولانا عبداللہ خان صاحب منتخب ہوئے۔

(۲) کاہی کا دورہ مولانا احمد گل صاحب امیر جمعیۃ کوہاٹ شہر نے کیا۔ جس میں بلیغانہ تقریر کے بعد جماعت کی تشکیل ہوئی۔ جمعیۃ کی امارت مولانا شرافت خان صاحب نے جو کہ سابق متفق جماعت اسلامی تھے قبول کی۔

(۳) ڈھوڈہ شریف کا دورہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء کوہاٹ نے کیا۔ وہاں کے لوگوں کے اغراض ومقاصد جمعیت سے آگاہ کیا۔ جمعیۃ کی تشکیل میں حضرت مولانا شیخ شریعت وطریقت حضرت استاد رسول شاہ صاحب نے سعی بلیغ فرمائی اور وقت کا مقتضا قرار دیا۔ خود انہوں نے جمعیۃ ڈھوڈہ شریف کی امارت قبول کر لی۔

(۴) سروزئی ضلع کوہاٹ کا دورہ ناظم اعلیٰ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کیا اور جمعیۃ کے اغراض ومقاصد بیان کئے جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا اور عہدیدار منتخب ہوئے۔ جس کے امیر حافظ عبدالرحمٰن صاحب ہیں اور مولوی سید اعظم صاحب ناظم اعلیٰ ہے۔ (جو سابق رکن جماعت اسلامی تھے) اور نائب ناظم حکیم صاحب نجم الدین۔

(۵) شادی خیل ضلع کوہاٹ کا دورہ مولانا احمد گل صاحب امیر جمعیۃ نے کیا۔ یہ دورہ بڑا کامیاب رہا۔ اور جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا جس کے امیر حکیم فضل احمد صاحب مقرر ہوئے۔ جو بڑے جوانمرد اور مخلص آدمی ہیں۔

(۶) کوٹ ضلع کوہاٹ کا دورہ مولانا عبدالہادی صاحب و مولانا رسول صاحب نے کیا۔ جس میں جلسہ کے بعد جمعیۃ کے ارکان منتخب ہوئے۔ امیر جمعیت مولانا جناب گل صاحب کو مقرر کیا گیا اور ناظم اعلیٰ مولانا غریب گل صاحب۔

(۷) نریاب ضلع کوہاٹ کا دورہ مولانا نعمت اللہ صاحب سرپرست جمعیۃ اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کیا۔ جس میں تقریر کے بعد جمعیۃ بنائی گئی جس کے امیر مولانا عبدالواحد صاحب اور نائب امیر حاجی اکبر خان صاحب چنے گئے ناظم مولانا محمد رحمٰن صاحب کو مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر جلسے کئے گئے۔ جن میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد بیان ہوئے اور فارم رکنیت تقسیم کئے گئے

(۱) نصرت خیل (۲) محمد زئی (۳) بہرام شاہ جنگل خیل (۴) ابادر کوٹ (۵) توغ پایاں (۶) شاہ پور (۷) لوئی کلہ جنگل خیل (۸) ششتاداری (۹) نایاں (۱۰) پیر خیل (۱۱) اخون خیل (۱۲) شیخاں (۱۳) نیپی (۱۴) ڈھوڈیوال (۱۵) میرو زئی (۱۶) راز گیر بانڈہ (۱۷) بابری بانڈہ (۱۸) گدا خیل (۱۹) کاغذی (۲۰) موسم خان بانڈہ (۲۱) گمبٹ (۲۲) سور گل (۲۳) بلی ٹانگ یہ سب مقامات کوہاٹ کے مضافات میں واقع ہیں بعض مقامات کے جلسوں میں مولوی محمد نعیم صاحب اور مولوی نادر خان صاحب بھی شریک رہے۔

جمعیۃ علماء اسلام بستی ملکانی کلاں کا

انتخاب اور قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام بستی ملکانی کلاں ضلع ڈیرہ غازی خان کا اجلاس زیر صدارت صوفی اللہ وسایا ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخان منعقد ہوا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ امیر جناب مولانا شبیر احمد صاحب نائب امیر صاحب خان ناظم حافظ پیر بخش صاحب۔ خازن خان عبدالحق صاحب مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔ (۱) یہ مجلس صدر محترم پاکستان سے اپیل کرتی ہے کہ عائلی قوانین جو کہ شریعت اسلامی کے سراسر منافی ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔

(۲) یہ مجلس مرکزی اسمبلی کے تمام ممبران سے گزارش کرتی ہے کہ پاکستان کے آئین کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بنا کر اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم جد وجہد کریں۔ اور فحاشی و بدمعاشی کے اڈوں کو قانوناً بند کروائیں۔

(۳) یہ مجلس صدر محترم پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ عیسائی مشنریوں کو عیسائی تبلیغ کرنے سے پاکستان میں قانوناً بند کر کے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا لحاظ کیا جائے۔

ضلع رحیم یار خاں کا ضلعی انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے ضلعی انتخاب کے لئے ۱۸ رمضان المبارک کو صادق آباد دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ضلع بھر کی مجلس عاملہ کا اجتماع ہوا۔ جس میں مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ضلع رحیم یار خاں کی چالیس ابتدائی جمعیتوں کے ۵۴ نمائندے شامل ہوئے۔ پہلے آپس میں تعارف کرایا گیا۔ بعدہٗ حسب دستور اساسی جمعیۃ علماء اسلام امیر کا انتخاب شروع ہوا۔

امارت کے لئے تین صاحبان "مولانا غلام ربانی صاحب (۲) قاضی خلیل احمد صاحب (۳) سردار میر عالم خاں صاحب کے نام مجوزین نے تجویز کئے اکثریت مجوزین سردار صاحب کے حق میں تھی۔ لیکن سردار صاحب نے مجوزین سے اپیل کیا کہ میں اپنا نام امارت سے واپس لیتا ہوں۔ کیونکہ جمعیۃ کے دستور کے مطابق علماء کرام کی موجودگی میں غیر عالم کو امیر منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ان کے اس مطالبہ کو مان لیا گیا۔ اور قاضی صاحب مولانا غلام ربانی صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ اس لئے مولانا غلام ربانی صاحب باتفاق رائے امیر ضلع منتخب ہوئے۔ نائب امیر مولانا عبدالمنان صاحب خانپوری منتخب ہوئے۔ دوسرا نائب امیر۔ امیر ضلع نے خصوصی اختیارات سے مولانا عبدالغنی صاحب کو نامزد فرمایا۔ ناظم اعلیٰ کے لئے تین نام پیش ہوئے مولانا محمد عثمان، مولانا عبدالکریم صاحب۔ سردار میر عالم خاں صاحب۔ اکثریت کی خواہش پر سردار صاحب ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ ناظم اعلیٰ نے ایک ناظم حاجی منظور احمد صاحب تاجر گڑھی کو نامزد کیا۔ دوسرے ناظم صاحب بعد میں نامزد کریں گے۔ خزانچی حاجی محمد مراد صاحب باتفاق رائے منتخب ہوئے۔

انتخابات ضلع کے بعد ہدایات مرکزی کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر عائلی قوانین کی منسوخی کے بارہ میں مختلف مقامات پر جلسوں کا پروگرام بنایا جو درج ذیل ہیں۔ صادق آباد شہر ۸ مارچ بروز جمعہ خانپور ۱۰ مارچ بروز اتوار۔ لیاقت پور ۱۱ مارچ بروز سوموار۔ رحیم یار خاں شہر ۱۵ مارچ بروز جمعہ۔ عائلی قوانین کا مسئلہ ملک بھر اٹھا ہوا ہے اس کی منسوخی کے لئے کوشش ہر مسلمان پر فرض ہے لہٰذا تحصیل ضلع اپنے مقام پر جمعیت کے جلسوں کو کامیاب بنائیں۔

سندری سیم تھر پارکر میں جمعیۃ کا قیام

کنڈی میں ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

صدر۔ الحاج حضرت مولانا عبدالمالک صاحب نقشبندی۔ نائب امیر الحاج محمد عبداللطیف صاحب چودھری۔ ناظم اعلیٰ جناب فضل کریم صاحب ملک۔ نائب ناظم جناب محمد ابراہیم صاحب۔ سالار جناب جلیل الرحمان صاحب

جمعیۃ علماء اسلام بریخ کا انتخاب

اور قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام بستی بریخ باغ والا تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں کا اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا اللہ ڈیوایا صاحب منعقد ہوا۔ صوفی اللہ وسایا ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیت کے اغراض ومقاصد بیان کئے اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر جناب حاجی رب نواز خان صاحب نائب امیر حضرت مولانا احمد بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا اللہ ڈیوایا صاحب۔ نائب ناظم حاجی غلام رسول صاحب۔ خازن صوفی غلام محمد خانصاحب۔ سالار حاجی نیاز اللہ خاں۔

مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ مجلس صدر محترم پاکستان سے اپیل کرتی ہے کہ عائلی قوانین جو کہ شریعت اسلامی کے سراسر منافی ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔

(۲) یہ مجلس شوریٰ مرکزی اسمبلی کے تمام ممبروں سے گزارش کرتی ہے کہ پاکستان کے آئین کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق بنا کر اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم طور پر جد وجہد کریں اور فحاشی و بدمعاشی کے اڈوں کو قانوناً بند کروائیں۔

(۳) یہ مجلس محترم صدر پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ عیسائی مشنریوں کو عیسائی تبلیغ کرنے سے پاکستان میں قانوناً بند کر کے مسلمانان پاکستان کو مرتد ہونے سے بچایا جائے۔

مدرسہ معظم جامع مدنیہ اوکاڑہ کا تیسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۵-۶-۷ اپریل مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ بروز جمعہ ہفتہ اتوار مدرسہ کے احاطہ میں ہونا قرار پایا ہے جس میں پاکستان کے مشاہیر علماء کرام وشعراء حضرات تشریف لا رہے ہیں۔ لہٰذا تمام اصحاب ذوق خصوصاً اہالیان اوکاڑہ ومضافات اوکاڑہ سے پرزور اپیل ہے کہ اس مدرسہ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرماویں، نیز مدرسہ کے ہر اجلاس میں شرکت فرما کر دینی حمیت کا ثبوت دیں۔

تعلیمی اداروں کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنایا جا رہا ہے

پشاور جناب نصر اللہ جان اعوان ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے اس خبر پر کہ امسال پشاور میں عیسائی مشنریوں کے زیر نگرانی چلنے والے ایک کالج کے دس طلبا نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ عجیب بات ہے ایک طرف تو امریکی حکومت کی طرف سے پاکستانی رہنماؤں کو خریدا جا رہا ہے اور دوسری طرف عیسائی مشنریاں تعلیمی اداروں اور ہسپتال وغیرہ کے ذریعہ مسلمانوں کو لالچ دے کر عیسائی بنا رہی ہیں مگر ہمارے ارباب اقتدار کو مغرب نوازی کی وجہ سے ان باتوں کی قطعاً کوئی پرواہ ہی نہیں شاید وہ اسی میں اپنی بھلائی سمجھتے ہوں انہوں نے کہا اقتدار حاصل کرنے کے لئے تو ہر شخص اسلام کا نام استعمال کرتا ہے مگر کرسی اقتدار پر رونق افروز ہونے کے بعد اسلام کا تحفظ تو کجا الٹا اسے ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں مگر ارباب اقتدار کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ پاکستان اسلام ہی کے نام پر قائم ہوا ہے اور سابقہ حکمرانوں کے ذلیل ہونے کی وجہ مغرب پرستی کی بنا اور اسلام سے بیزاری تھی اس لئے ان کا مفاد اسی میں ہے کہ ملک میں اسلام کش ہر تحریک کو سختی سے کچل دیا جائے آخر میں انہوں نے قومی اسمبلی کے معزز نمائندوں سے اپیل کی کہ عائلی قوانین کے ساتھ ساتھ عیسائی مشنریوں کو قطعی طور پر ختم کرنے کی جد و جہد کریں

امیر جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر کا دورہ

بفضل خدا جمعیت علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کے ساتھ مسلمانوں کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام کی ترقی اور استحکام پاکستان کا دار و مدار صرف اس جمعیت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے جماعت کنڈڑے داہن ضلع سکھر کے قاضی صاحب نائب ناظم مولوی دوست محمد کی معیت میں حضرت محمد شاہ امروٹی امیر جمعیت علماء ضلع سکھر کنڈڑے داہن میں تشریف فرما ہوئے اور جماعت کے مشورہ سے یہ تجاویز پاس ہوئی کہ ۳ مارچ میں کنڈڑے داہن میں جمعیت کا جلسہ کیا جائے اس میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مدعو کیا جائے اور دیگر سندھی علماء کو بھی دعوت دی جائے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبد الفتاح کے مشورہ سے نوعاقل گھوٹکی میرپور اور ماتھڑہ میں جمعیت کی اشاعت کے لئے دورہ کیا جائے اور وہاں کے مشائخوں اور وڈیروں اور علماء کو جمعیت میں شمولیت کی دعوت دی جائے اس وفد میں امیر جمعیت کے ساتھ باچی شریف کے بزرگ میاں عبد الستار صاحب اور مولانا دوست محمد صاحب شامل ہوں گے نیز یہ وفد مولوی چشتی صاحب کی شمولیت سے شکارپور ڈویژن اور جیکب آباد ضلع کے مغربی حصہ کا بھی دورہ کرے گا۔
نیز اس ماہ کے اندر مندرجہ ذیل چار علماء کی میٹنگ کر کے ضلع کا مبلغ مقرر کیا جائے گا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) مولانا دوست محمد صاحب (۲) مولانا حافظ عبد المجید صاحب (۳) مولانا امیر الدین صاحب ملاح (۴) مولانا عبد اللہ شاہ صاحب (۵) حضرت محمد شاہ صاحب کا یہ پختہ ارادہ ہے کہ وہ ایک وفد بنا کر قلات ڈویژن کا بھی دورہ فرمائیں گے اسی ماہ میں باچی شریف کے بزرگ اور نائب ناظم جمعیت ضلع سکھر شامل ہوں گے

تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمی

جمعیۃ علماء اسلام ہنگو کے صدر الحاج مولوی عبد اللہ خان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو نے علاقہ تحصیل بھر میں مسلسل دورے کر رہے ہیں اور اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر تقاریر کی ہیں موضع کوٹگی بالا میں اور ہنگو بازار میں کوٹگی پایاں کو بھی حاضر ہوا تھا چنانچہ لوگوں کو اس پر مطلع کیا کہ آج کل پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام ہی صحیح با عمل جماعت ہے اور اسی پر فتنہ دور میں صرف جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکز کو مضبوط اور مستحکم کیا جائے اور یہ سعی ہر ایک مسلمان پر لازم ہے کیونکہ عیسائیت اور پرویزیت اور مرزائیت اور دیگر مخالف دین محمدی جماعتیں مسلمانان پاکستان سے سنگین مذاق کیا جا رہا ہے اور مذہب دین سے برگشتہ کرنے کی ناپاک سعی کی جا رہی ہے۔
ہر طرف سے دین حق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے قرآن کے خلاف احادیث کے خلاف اصحابہ کرام کو معیار حق نہ ماننا خاص کر عائلی قوانین سراسر دین اسلام سے خلاف نافذ ہوئے ہیں شراب خوری آزاد شراب خریدی آزاد شراب فروختی آزاد شراب تیاری آزاد زناکاری آزاد چکلہ آزاد اس پر پرمٹ دینا آزاد بے حیائی آزاد بے پردگی آزاد سینما آزاد وغیرہ وغیرہ
خدا نہ کرے کہ پاکستان آزاد ہونے کے بجائے دین اسلام سے آزادی واقع اور صادق نہ ہو جائے لوگوں نے ہر ایک جگہ ہاتھوں کو اٹھا اٹھا کر نعرے بلند فرماتے کہ ہم مسلمان ہیں حکومت پاکستان اسلام کے مطابق قوانین جاری کرنے کی بنا پر حاصل ہوا ہے لہذا اس میں جو بھی قانون قرآن و احادیث کے خلاف نافذ ہے یا آئندہ نافذ ہو تا ہے ہم اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور

وزیر تعلیم مغربی پاکستان بیگم محمودہ کے بیباکانہ بیان پر

شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب صدر مدرس دار العلوم حقانیہ کا اظہار نفرت

کراچی ۱۴ فروری ۱۹۶۳ء ملی دار العلوم صدر اساتذہ نے صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ کی اس بے باکانہ بیان پر جس میں موصوفہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رقص و سرود اور نغمہ نوازی کو تعلیمی اداروں سے ختم کر کے ہم قوم کے بچوں کو ملاں بنانا نہیں چاہتے جنگ کراچی مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۳ء نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا کہ یہ بھی ان کوششوں میں سے ایک کوشش ہے جس کی وجہ سے برسر اقتدار طبقہ مسلمانوں کو اپنی مقدس مذہب سے دور لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں کیا دس لاکھ فرزندان توحید کی شہادت اور پچاس ہزار بہنوں اور ماؤں کی عصمت دری اس لئے معرض وجود میں آئی تھی کہ مسلمانوں کو اپنی محترم مذہب سے دور لے جا کر ملحدانہ تعلیم دی جائے اور یورپ کی ناپاک تہذیب ان پر مسلط کی جائے ہم بیگم صاحبہ سے پوچھتے ہیں۔ کہ جس وقت مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام کا بازار گرم تھا اور قیامت جیسے واقعات رونما ہو رہے تھے اور ایک تاریخی ہنگامہ رست و خیز قائم تھا کون سے کونے میں چھپے ہوئے بیٹھی تھی۔ مولانا نے کہا۔
میں بحیثیت ملی دار العلوم صدر اساتذہ اور بحیثیت ممبر مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ہونے کے اپنے مقدس مذہب کی روشنی میں بیگم محمودہ کے اس بازاری بیان پر اظہار نفرت کرتا ہوں اور احتجاجاً مطالبہ کرتا ہوں کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب اور گورنر مغربی پاکستان نواب امیر محمد خان ایسے نااہل شخصیت کو وزارت تعلیم جیسے اہم عہدہ سے ہٹا دے جس کے حزب اخلاق اور بے باکانہ بیان سے ہماری حکومت خداداد پاکستان کی بین الاقوامی پوزیشن مجروح اور گندہ ہو رہی ہو۔

مدرسہ عربیہ سراج العلوم کبیر والا کا سالانہ جلسہ

بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ ۳، ۴، ۵ ماہ شوال مطابق ۲۸ فروری و ۲ مارچ ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔
حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی
حضرت مولانا مفتی محمد نعیم الدین صاحب لدھیانوی
آغا عبد الکریم صاحب شورش کاشمیری
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و دیگر زعماء تشریف لا رہے ہیں۔ تاریخ نوٹ فرمالیں۔

ایک چراغ اور گل ہو گیا

لدھیانہ پنجاب کے مشہور علماء اور مجاہد خاندان کے ایک اور بزرگ یعنی حضرت مولانا حافظ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لودھیانوی کے حقیقی برادر اکبر اور مولانا حبیب الرحمن صاحب مرحوم کے چچا تھے تقریباً اسی سال کی عمر میں ۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ بروز جمعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خود حق بات کہنے میں بے باک اور جری تھے اور شب بیدار بزرگ تھے رات کو ایک منزل سپارہ قرآن کریم کی تلاوت ختم ات اور دیگر اوراد نقشبندیہ کا بھی اہتمام رکھتے جنازہ کی شرکت کے لئے ملتان لاہور لائل پور گوجرہ کمالیہ وغیرہ سے بھی کثرت سے متعلقین اور متوسلین عقیدت مند آئے ہوئے تھے مرحوم نے اپنی اولاد میں صرف ایک لڑکی چھوڑی ہے چونکہ لاولد ہے۔ ادارہ ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء مرحوم پسماندگان کے غم میں پورے پورے شریک ہیں۔ . . .

تردید خبر آئینہ اخبار

محراب پور ۱۰ فروری ۱۹۶۳ء چند روز سے آئینہ اخبار میں حاجی بشیر احمد ممبر ٹاؤن کمیٹی محراب پور کے متعلق یہ خبر دہرا دہرا کر چھاپی جا رہی ہے کہ حاجی بشیر احمد کو اخفائے محصول چنگی کے جرم میں ۲۴۰/۲ روپے جرمانہ کیا گیا ہے اصل واقعہ اس طرح سے ہے کہ جرمانہ حاجی بشیر احمد کو نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی وہ مال لاتے ہیں اور نہ ہی وہ اس روز محراب پور میں موجود تھے مال لانے والا ان کا بھائی ہے اور جرمانہ بھی اس سے وصول کیا گیا ہے اس قسم کی خبریں کہ ٹاؤن کمیٹی نے چار گنا جرمانہ کیا ہے ٹاؤن کمیٹی جرم کی نوعیت کے لحاظ سے جرمانہ کرتی ہے پہلے جرم پر عام طور سے دو گنا یا تین گنا تک جرمانہ کیا جاتا ہے اور بسبب ٹاؤن کمیٹی نے تو چار گنا وصول کیا ہے اسی قسم کی حرکات سے ایک شریف آدمی کو خواہ مخواہ بے عزت کرنے کے لئے جاتی ہیں جو نہایت شرمناک ہیں اور آئندہ کیلئے ان لوگوں کو ذاتی حملے کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے
مجانب ممبر تشنہ ٹاؤن کمیٹی محراب پور۔

بقیہ صفحہ ۲

اسلام کے شرعی نظام کے واضح قیام کا مطالبہ کرتے ہیں تو دوسری طرف ان مارآستین طاقتوں کے خلاف حکومت وعوام کو خبردار بھی کرتے رہتے ہیں جو کسی وقت بھی ملک وملت کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔ قادیانیوں اور کمیونسٹوں کے بڑھتے ہوئے اثرات کا نوٹس لیتے ہیں۔ اُن اقدامات کی راہ کھولتے ہیں جن کے ذریعے ملک سے قادیانیت اور ان سازشوں کے رجحانات ختم کئے جاسکتے ہیں۔ کشمیر کی جنگ آزادی کو جہاد قرار دیتے ہیں اور ہندوستان کی جارحانہ چیرہ دستیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاد کی تیاری کا منصوبہ بار بار پیش کرتے ہیں۔

عائلی قوانین کے سلسلہ میں جد و جہد۔

ملک میں مارشل لاء نافذ ہوتا، اور ایک نئی شام کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس موقعہ پر تمام مدعیانہ شخصیتیں خاموش بیٹھ جاتی ہیں۔ لیکن یہ صرف علماء حق ہی ہیں جو مارشل لاء حکومت کے ایسے اقدامات کو جو کسی طرح بھی دین اسلام کے خلاف ہوتے ہیں۔ ہر وقت اپنی تنقید کا نشانہ بنا لیتے ہیں۔ غیر شرعی عائلی قوانین کے نفاذ کی شدو مد سے مخالفت کرتے ہیں۔ مارشل لاء کی فوجی اور غیر فوجی عدالتوں کے ریکارڈ سے یہ بات بخوبی ثابت ہوسکتی ہے کہ علماء کی ہی ایک بہت بڑی تعداد عائلی اور دیگر غیر اسلامی قوانین کے خلاف احتجاج کے جرم میں ان عدالتوں میں پیش ہوتی رہی ہے۔ اور پابندیاں سزائیں و دیگر تکالیف برداشت کرتی رہی۔ علماء کی جماعت نے اپنے کام اور اپنی تنظیم کے لئے ہرگز

Under ground

اور منافقانہ طریقے اختیار نہیں کئے۔ ان کی دعوت دینی اور جد وجہد جس طرح امن وعافیت کے دنوں میں علانیہ اور واضح ہے اسی طرح پُرخطر دنوں میں بھی واضح اور علانیہ رہی ہے۔

اس وضاحت کے بعد ہر وہ فرد اور گروہ جو مخلصانہ طور پر اسلام اور مسلمانوں کا بہی خواہ ہے اور سچے دل سے اپنے عزیز وطن پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ اور اسلامی حکومت کے قیام کا خواہاں ہے اس بات کے تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرے گا کہ علمائے حق کی جماعت ہی وہ تنہا جماعت ہے جو ابتدائے اسلام سے آج تک خدمت اسلام اور خدمت ملت کا عظیم فرض انجام دیتی چلی آرہی ہے۔ یہ جماعت کسی ایک فرد یا گروہ کی ساختہ پرداختہ نہیں کسی خاص نسل یا سلسلہ سے تعلق رکھنے والی جماعت نہیں۔ یہ جماعت سب مسلمانوں کی جماعت ہے۔ اس کی کامیابی کا مفاد بھی تمام مسلمانوں کا مفاد ہے اور اس کی ناکامی کا ۴۳

عائلی قوانین کی خلاف اسلام دفعات

بلا تبصرہ

مختار احمد حسینی لاہور

یہاں صرف ان دفعات کی نشان دہی کی گئی ہے جو قرآن وسنت اور اجماع امت کے صریح خلاف ہیں اور مکتب فکر کے علماء نے اُن سے متعلق یہی فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

(۱) **دفعہ نمبر ۴ پوتے اور نواسے کی وراثت**۔ عائلی قوانین کی اس دفعہ کی رو سے مرحوم دادا اور نانا کے ان پوتوں اور پوتیوں، نواسوں اور نواسیوں کو دادا اور نانا کے زندہ بیٹوں کے ساتھ برابر کا وارث بنا دیا گیا ہے جن کے باپ یا ماں مورث کی زندگی میں ہی وفات پا گئے ہوں۔

(۲) **دفعہ نمبر ۵ نکاح کی رجسٹریشن** اس دفعہ کی رو سے یہ لازم کیا گیا ہے کہ تمام نکاح جو کسی علاقہ میں ہوں وہ اس علاقے کی یونین کونسل کے مقرر کردہ نکاح رجسٹرار کے پاس نکاح کا اندراج کرایا جائے اور اگر نکاح رجسٹرار کے سوا کسی اور نکاح خوان نے پڑھایا ہو تو اس کی اطلاع نکاح رجسٹرار کو کی جائے اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوگا یا ہر دو سزائیں دی جائیں گی۔

(۳) **دفعہ نمبر ۶ نکاح ثانی** اس دفعہ کی رو سے ایک شخص کو جو ایک بیوی یا زائد بیویوں کی موجودگی میں مزید نکاح کرنا چاہتا ہو اس بات کا پابند کر دیا گیا ہے کہ

(۱) وہ اپنی موجودہ بیوی یا بیویوں کی رضامندی حاصل کرے (۲) وہ اپنے علاقہ کی یونین کونسل کے چیئرمین سے اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست دے (۳) ایک پنچایت کہ جو اس شخص کے نمائندے اور یونین کونسل کے چیئرمین پر مشتمل ہوگی اس بات پر مطمئن کرے کہ اس کا مزید ایک بیوی کرنا ضرور اور حق بجانب ہے۔ ان شرطوں کے پورا کرنے کے بعد پنچایت سے اجازت نامہ حاصل کرنے پر وہ نکاح کرنے کا مجاز ہوگا (بصورت دیگر نہیں) پنچایت کے اس فیصلے کے خلاف مغربی پاکستان میں کلکٹر کے پاس اور مشرقی پاکستان میں سب ڈویژنل آفیسر کے پاس نگرانی کی جاسکے گی۔ اور اس کا فیصلہ آخری فیصلہ تصور کیا جائے گا۔ جس کے خلاف کہیں کوئی اپیل نہ ہو سکے گی۔ قطع نظر اس کے کہ وہ نکاح کی اجازت دینے کے حق میں ہو اس کے علاوہ اس دفعہ میں یہ بھی طے پاگیا ہے کہ جو شخص مذکورہ بالا قاعدہ کے خلاف نکاح کرے۔ (۱) اس کی بیوی یا بیویوں کو فوراً پورا جہیز لوٹایا جائے گا۔ خواہ وہ اصلاً مہر معجل ہو یا غیر معجل (۲) اس کو ایک سال قید یا پانچ ہزار روپیہ جرمانہ تک کی سزا دی جائے گی یا دونو سزائیں دی جائینگی۔ (۳) اس کا نکاح علاقے کے رجسٹرار کے پاس درج نہیں کیا جائے گا (یعنی دوسرے طریقے سے قانوناً وہ نکاح ہی نہیں ہوگا)۔ (۴) اس کی بیویوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اس شکایت کی بنیاد پر عدالت میں خلع کا مطالبہ کریں۔

(۱) **دفعہ نمبر ۷ طلاق** (۱) اس کی پہلی شق میں یہ حکم دیا گیا ہے طلاق دے چکنے والا علاقہ کی یونین کونسل کے چیئرمین کو نوٹس دے گا وہ ایک ہفتے کے اندر میاں بیوی دونوں کی طرف سے دو نمائندوں سے مل کر صلح کی کوشش کرے گا اگر صلح ہوگی تو فبہا ورنہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

اس کی دوسری شق میں یہ ہے کہ چیئرمین کو نوٹس نہ دینے کی شکل میں اس کو ایک سال قید اور ۵ ہزار جرمانہ دونوں سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔

(۲) طلاق کی عدت طلاق دینے کے وقت سے شروع نہیں ہوگی بلکہ یونین کونسل کے چیئرمین کو نوٹس دینے کے بعد سے شروع ہوگی (چاہے نوٹس ایک ماہ کے بعد دیا گیا ہو)

(۳) یونین کونسل کا چیئرمین نوٹس ملنے کے بعد ۳۰ دن کے اندر اندر ایک پنچایت مقرر کریگا اور طلاق اس کمیٹی کی مصالحانہ کوشش کے بعد واقع ہوگی۔

(۴) طلاق کی عدت عورت کے غیر حاملہ ہونے کی صورت میں ۹۰ دن کی مقرر کی گئی ہے اور حاملہ ہونے کی صورت میں عدت بچہ ہونے کو بنایا گیا ہے۔ بشرطیکہ بچہ نوے دن سے زیادہ ہو جائے اگر جلدی ہو جائے تو نوے دن پھر بھی پورے کرنے ہوں گے

(۴) **دفعہ نمبر ۱۲ نکاح کی عمر** اس دفعہ میں لڑکیوں کے لئے نکاح کی مدت ۱۶ سال کر دی گئی ہے ۱۶ سال سے کم عمر لڑکی کا نکاح اس قانون کی رو سے نہیں ہو سکتا۔

(نوٹ) مذکورہ بالا وہ دفعات ہیں جو قرآن وسنت کے صریح خلاف ہیں اس پر علماء اسلام کا تبصرہ اسی شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں

عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

رحیم یار خان۔ جامع مسجد محلہ قاضیاں میں مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان اور مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان نے۔ عائلی قوانین پر تقریریں کیں۔ دوران تقریر بیر حاصل تبصرہ فرما کر ثابت کیا کہ عائلی قوانین کی جملہ دفعات قرآن وسنت کی تصریحات اور اجماع امت کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کے پرسنل لا میں مداخلت ہے مسلمان کسی طرح قوانین ہذا کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کو منسوخ کر دینا نہایت ضروری ہے۔ دونوں جامع ساجد میں ذیل کی دو قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ عظیم اجتماع حکومت پر واضح کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ مسلم فیملی لاز کی جملہ دفعات کتاب وسنت کی تصریحات اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ اور مسلمانوں کے پرسنل لاز میں بے جا مداخلت ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ان کو فوراً منسوخ کر دیا جائے۔ مسلمان قوم غیر اسلامی قوانین کو کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔

(۲) یہ عظیم اجتماع حکومت کے اس اقدام کو کہ کالجوں، سکولوں میں گانا بجانا، ناچ ڈرامہ وغیرہ بند کر دیا جائے مستحسن سمجھتا ہے۔ نیز وزیر تعلیم محمودہ بیگم صاحبہ کے اس بیان کو کہ کالجوں سکولوں میں باجہ گانا بند کرنا گویا لڑکوں کو ملا بنانا ہے۔ نہایت گھناؤنا اور ناقابل معافی جرم سمجھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبائی اسمبلی میں ان سے بازپرس کی جائے۔ کہ جس دستور کا حلف وفاداری اٹھایا گیا اس کے خلاف کیوں کیا۔

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھیکری کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ر جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہوگا جس میں مولانا درخواستی مدظلہ، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا سید گل بادشاہ۔ مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک۔ آغا شورش صاحب کاشمیری۔

۴۳ نقصان بھی تمام مسلمانوں کا نقصان ہے۔
جمعیۃ علماء اسلام ایک قدیم اسلامی تحریک وتنظیم ہے۔ اس کا نصب العین صرف اسلام ہے۔ اس کا لٹریچر صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے۔ اس کا سلسلۂ قیادت سلف صالحین سے عہد بہ عہد منتقل ہوتا چلا آرہا ہے۔ اب جو شخص بھی اللہ پر اللہ کی کتاب پر اللہ کے رسول پر اللہ کے رسول کی سنت پر سلف صالحین کی حقانیت پر اعتماد ویقین رکھتا ہے اس کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کی اس عظیم تحریک وتنظیم کا ساتھ دے اس کے فروغ واستحکام میں ہر ممکن حصہ لے۔ اور اس کی کامیابی کے لئے پوری پوری کوشش کرے۔ اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے اسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے وہ آخرت میں اپنی جوابدہی کا اعتراف کرے
وما علینا الا البلاغ۔

"قتل ایک لحاظ سے سب سے بڑا گناہ ہے مگر زنا اخلاقی نقطۂ نظر سے اس سے کئی گنا بڑا جرم ہے" [مولانا غلام غوث صاحب]

(صفحہ اوّل کا بقیہ)

کو جن لوگوں کا دل قبول نہیں کرتا وہ اپنے اسلام کی خیر منائیں۔ مولانا نے کہا کہ شرعی سزاؤں پر نکتہ چینی کرنے والے شرعی علوم سے ناواقف اور جاہل ہیں۔

(۱) ورنہ قتل کی سزا اگر قتل ہے تو زنا میں انسانی نطفوں کا خون ہوتا ہے۔

(۲) دوسرے ایک عورت کی عصمت تباہ کی جاتی اور اس کو سوسائٹی میں ہمیشہ کے لئے داغدار بنا دیا جاتا ہے۔

(۳) زنا سے معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے (نسب بھی ختم ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے جس کے بعد شرافت بھی باقی نہیں رہتی)

قتل ایک لحاظ سے سب سے بڑا گناہ ہے مگر زنا اخلاقی نقطہ نظر سے اس سے کئی گنا بڑا جرم ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے آباؤ اجداد کے گھرانوں میں لڑائیاں اور مقاتلے تو ہوتے رہے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ کسی نبی کے خاندان میں اوپر تک (حضرت آدم علیہ السلام تک) زنا سرزد ہوا ہو۔ اس لئے اس کی عبرتناک سزا تجویز ہوئی ہے تاکہ اوروں کو صحیح معنوں میں عبرت ہو دوسری بات یہ ہے کہ اگر سزا سخت ہے تو اس کی شہادت بھی سخت ہے چار چشم دید گواہوں کے بغیر یہ الزام کسی پر لگانے والے کو ۸۰ کوڑوں کی سزا ملے گی۔ اگر زنا کی سزا قتل کر دی جاتی تو ایک گولی سے فوراً مجرم مر جاتا گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے پاک قانون کی برکت ہے کہ سنگسار کرتے ہوئے اگر ایک یا زیادہ گواہ اپنی گواہی سے پھر جائیں تو سنگساری کی سزا یکدم موقوف ہو جائے گی چاہے عدالت اس کو اور کوئی سزا بھی دیدے اسی طرح اقراری مجرم اگر سزا کے وقت انکار کر دے یا بھاگ جائے تو حد ساقط ہو جائے گی۔

مشاہدہ شاہد ہے کہ سعودی عرب میں ان سزاؤں کے نفاذ سے وہاں کا معاشرہ درست ہو گیا۔ بہت سنگسار ہوئے نہ سب کے ہاتھ کٹے۔ درحقیقت یہ سارا پروپیگنڈا یورپ سے آیا ہے۔

عائلی قوانین بھی اسی کا فرزند پروپیگنڈے

عائلی قوانین کا ثمرہ ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ قرون اولیٰ میں جب یورپ اسلامی یلغار کا مقابلہ نہ کر سکا تو اس نے جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعہ اسلام سے باز رکھنے کی کوشش کی کہ اسلام تلوار سے پھیلا یہ خونخوار مذہب ہے اس میں جہاد کی تعلیم ہے۔ یہ طلاق کی اجازت دیتا ہے۔ اس میں زیادہ بیویوں کی اجازت ہے اس میں غلامی کی تعلیم ہے۔ اس پروپیگنڈا کا اس وقت کے علماء نے دندان شکن جواب دیا اور مغربی دنیا کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔ مگر انگریزوں کے ساتھ ساتھ یہ پروپیگنڈا متحدہ ہندوستان میں آ پہنچا اور فرنگی زدہ افراد نے اس کو اپنا لیا۔ یہ عائلی قوانین اسی پروپیگنڈے کا چربہ ہیں اور بغیر نکاح کے دس رنڈیاں گھر میں رکھ لو۔ اس پر کوئی پابندی نہ ہو۔ مولانا اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کا ذکر کر کے عوام سے اس پر عمل کرنے کی اپیل کی، جس کو مسلمانوں نے بڑی گرم جوشی سے قبول کیا۔

آپ نے ابتداء میں جو آیت کریمہ پڑھی

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

(الآیۃ) اسکی تشریح فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میرے بھیجے ہوئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت میری اطاعت ان کی نافرمانی میری نافرمانی۔ ان کا کہنا میرا کہنا ان کا روکنا میرا روکنا ہے۔ وہ جو بات کہتے ہیں میرے حکم سے کہتے ہیں وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (ایسا نہ ہو کہ پرویز کی طرح حدیثوں کا انکار کر کے کافر بنو) پاکستان کا سفیر افغانستان میں جو کہے گا اس کی ذمہ داری حکومت پاکستان پر ہوگی۔ یہی حال انبیاء علیہم السلام کا ہے ان کا ارشاد اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔ دوسرے جزو میں اللہ تعالےٰ صحابہ کرام کی شان بیان فرماتے ہیں اور ان کی تعریف فرماتے ہوئے یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں کہ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ (کہ یہ بیان (تعریف) انکی تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی)" صحابہ کرام (کم و بیش) دس لاکھ ہوں گے۔ ہر ایک حضور کے رنگ میں ڈوبا ہوا اور آپ کے عشق میں ڈوبا ہوا تھا۔ یہ حضور کی نگاہ اور صحبت کی برکت تھی۔ کہ اتنی کثیر تعداد صحابہ میں سے ہر ایک کے بارہ میں ارشاد ہے کہ میرے صحابہ (آسمان ہدایت) کے تارے ہیں جس کے پیچھے چلوگے ہدایت پاؤ گے۔ سبحان اللہ کیا شان تھی۔ آپ کی صحبت اور نگاہ کی کتنی برکت تھی۔ ایک مسلمان پر ایک نگاہ پڑی وہ دنیا بھر کے اولیاء سے افضل ہو گیا۔ جب بشیر شتربان امریکہ کے نائب صدر کے مصافحہ سے دنیا بھر میں چمک سکتا ہے تو ان خوش قسمت عربوں نے سرور کائنات صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے مصافحے کئے بیس برس تک آپ کے ساتھ نمازیں پڑھیں آپ کی صحبت میں رہے ان کے مقام اور اللہ تعالےٰ کے ہاں ان کی عزت کا کیا ٹھکانا ہے۔ آج مودودی صاحب صحابہ کرام بلکہ خلفاء راشدین کے ارشاد کو شرعی دلیل نہیں سمجھتے حالانکہ آپ نے ہر صحابی کی پیروی کو ذریعہ نجات بتایا۔ خلفاء کی سنت پر چلنے کا حکم دیا اور تہتر فرقوں میں سے جنتی فرقہ اس کو بتایا جو آپ کے صحابہؓ کی اطاعت کرے۔

مرزا غلام احمد اور مودودی

مرزا غلام احمد نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر دجال کی حقیقت پوری نہیں منکشف ہوئی تھی (مگر مرزا جی پر ہو گئی) اسی طرح مودودی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ دجال کے زمانہ اور مکان کے بارہ میں حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ آپ کے قیاسات تھے جو بعد کی تاریخ سے غلط ثابت ہو گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) صحابہ کرام پر بھی انہوں نے تنقید کی۔ حالانکہ اگر ہم صحیح اسلام چاہتے ہیں تو وہ وہی ہے جو سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے سیکھ کر امت تک پہنچایا۔ جو صحابہ کرام سے ادھر ادھر ہوا وہ جہنم میں گیا۔ پاکستان بھی تبھی مضبوط اور مستحکم ہو سکتا ہے کہ ہم یورپین تہذیب کو اپنانے کی بجائے مدینہ منورہ سے اپنا کنکشن قائم کریں۔ جو شاخ اپنے درخت سے کٹتی ہے وہ کبھی ہری بھری نہیں رہ سکتی۔

برادران اسلام! ہم پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ ہمیں یہ شوق نہیں کہ ایوب خاں کی جگہ کوئی اور آجائے یا فلاں پارٹی کا اقتدار نہ رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا کہنا یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت ہو مگر وہ اسلام کو نافذ کرے جب تک اسلام نافذ نہ ہوگا نہ ملک کی بدعنوانیاں دور ہو سکتی ہیں نہ ملک حقیقی معنوں میں مضبوط ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے بڑوں کو اس راہ پر لگائے۔ آمین

نرخنامہ اشتہارات

فی انچ سنگل کالم -/۶ روپیہ فی اشاعت

زیر معاہدہ -/۵ " "

پورا صفحہ اندرون ٹائیٹل سرورق -/۲۵۰ "

آخری پورا صفحہ -/۴۵۰ " "

زیر معاہدہ -/۳۵۰ " "

چھوٹی مصنوعات و قومی اداروں اور کتب خانوں کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔

بنیجر شعبہ اشتہارات ترجمان اسلام لاہور سے خط و کتابت کریں

سلف صالحین کے یادگار

حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب بھی چل بسے

آہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری سرپرست جامعہ رشیدیہ منٹگمری اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کی برکات سے بھی ہم محروم ہو گئے۔ آپ عرصہ دراز سے بیمار تھے بیماری بھی اس شدت کی تھی کہ نہ درد مہلت دیتے تھے۔ نہ کھانسی۔ اور بھی مختلف شکایات تھیں۔ ضعف انتہا درجہ تھا۔ نظر بالکل ختم ہو گئی تھی حقیقت یہ ہے کہ ان کو دیکھ کر سلف صالحین یاد آجاتے تھے۔ آپ کی دینی استقامت کا یہ عالم تھا۔ کہ جماعت کے ساتھ پنجوقتہ نماز کی پابندی لازم تھی۔ آگے پیچھے بے چینی رہتی تکلیف سے بے قرار رہتے۔ مگر نماز کھڑے ہو کر چین سے پڑھتے آپ کے علمی مقام کا اندازہ بڑے علماء ہی کر سکتے تھے۔ آج آپ کی جدائی سے سب کو رنج و افسوس ہے۔ خوش قسمت تھے مرحوم جس کو اللہ تعالیٰ نے مذکورا لصدر خادم دین متین فرزند عطا کئے اور خوش قسمت ہیں۔ یہ علماء کرام کو ایسے فرشتہ سیرت باپ کی سرپرستی حاصل تھی۔ اور دونا تک وہ ان کی دعاؤں سے مالا مال ہوتے رہے۔ ہم اس حادثہ فاجعہ میں حضرات علماء و طلباء سے عموماً اور ان کے معزز فرزندوں سے ہمدردی کرتے ہوئے دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور ان سب کے صبر وجمیل سے درجات بلند کرے۔ (ادارہ)

حاجیوں کو ضروری مشورہ

مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان جنرل سیکرٹری جمعیۃ اسمبلی خوش نصیب عازمین حج اور زائرین گنبد خضراء کو مبارکباد مندرجہ ذیل ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ **معلم عمر نوح** (مکی) کے ہاں قیام فرما کر فریضہ حج کی ادائیگی میں مناسب راہ نمائی اور آرام وہ سفر کی تمام سہولتیں حاصل کریں۔

(نوٹ، پاکستانی حجاج کرام اشتہار ہذا کا حوالہ معلم نوح مکی کو فرور دیں) روانگی کی اطلاع اور حلہ شکایات کے لئے خادم الحجاج و جمعیۃ علماء اسلام الوکیل حاجی عبدالرحمٰن عطار مسجد رحمانیہ خفیہ اور نگ زیب روڈ بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر (نوٹ) میں بھی انشاء اللہ تعالےٰ اس مشورہ کی پابندی کروں گا۔ (غلام غوث ہزاروی)

عید رمضان

از جناب ڈاکٹر مصطفےٰ حسن علوی فاضل دیوبند ایم اے پی ایچ ڈی ۔ لکھنؤ

اب سے ٹھیک چودہ سو سال ادھر جب آدمیت گمراہی کی چادر میں لپٹی ہوئی روحانی موت سے دوچار تھی۔ اور عالم انسانیت کے دلوں کی سیاہی کو شرما رہی تھی۔ حق بظاہر بیکس و بے سر و سامان اور مظلوم تھا۔ اس سر زمین پر جس کے ہونٹوں پر پیاس سے خشکی کی پپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ اور اس تپتے ریگستان میں جو تہذیب و تمدن کے گہواروں سے دور بہت دور، اور علم و دانش کے سبزہ زاروں سے الگ تھلگ تھا۔ ماہ و خورشید کو رخ انور سے شرمانے والے، کلاہ ہاشم کے گل تر، دامن قریش کے تابندہ گوہر۔ جبین عبودیت کے سر د آزاد اور کملی والے گدا نواز عرب و عجم کے رسول کو بھیجا گیا۔ جو گو یتیم بے بس اور ان پڑھ تھا۔ لیکن سچائی کی روشنیاں سنسار میں پھیلانے کی امنگوں سے بھرپور۔ ایک قوم نہیں ایک قبیلہ نہیں ساری کائنات انسانی کو سدھارنے کے ہیولیٰ ولولے لئے ہوئے تھا ایسی شخصیت پر لاکھوں درود، لاکھوں سلام اس نے پھٹے ہوئے دلوں کو جوڑا۔ ابھری ہوئی عداوتوں کو بٹھایا۔ کشور انسانیت کی از سر نو تعمیر شروع کی اور نیکیوں کا ایک ایسا لشکر ترتیب دیا۔ جس نے صدیوں کی پھیلی ہوئی بدیوں اور جمی ہوئی گمراہیوں کی فوجوں کو شکست فاش دے دی وہ فاران کی سمت سے اٹھنے والا ابر رحمت تھا۔ جو انسانیت کی سوکھی کھیتیوں کو لہلانے اور کائنات ارضی کی خوش بختی کی پیاس کو بجھانے کے لئے امڈا تھا۔ ایسی ذات پر این و آن قربان، بحر و بر قربان۔ حاصل بحر و بر قربان، لاکھوں درود۔ لاکھوں سلام انسانی سعادت کا یہ مقدس پیغام اور اس کی تبلیغ عرب کے ایک ان پڑھ کے سپرد ہوئی جس کے آگے عالم کی دانیاں اور بینائیاں گم سم دانشین و بینشین ہکا بکا ششدر و حیران اور پشیماں جس مہینہ میں اس کی شروعات ہوئی وہ بھی بایمن و برکت، رمضان المبارک کا مہینہ تھا جسے آپ ابھی کل الوداع کہہ چکے ہیں۔ اسی مہینہ میں خدا اور اس کے بندوں کے درمیان ہجر و مفارقت کے بدلے وصل و محبت کے راز و نیاز شروع ہوئے تھے۔ ہاں یہی اور یہی مہینہ تھا جس میں ہدایتوں کے فرشتے پیغاموں پر پیغام لے کے اترے اور عرصہ تک خفا رہنے کے بعد پہلے پہل اسی مہینہ میں اللہ نے اپنے بندوں کو پیار کیا اور اس کے بندوں نے اسی مہینہ میں محبت کے جام پر جام لنڈھانے شروع کئے۔ دنیا نے ملکوں کی فتح پر خوشیاں منائیں۔ اور استعماری ہوس رکھنے والی قوموں نے خوشی اور مسرت کی یادگاریں قائم کیں۔ مگر غار حرا کے کملی پوش گوشہ نشین کا طرز عمل اس کے برعکس رہا۔ اس کے نزدیک دلوں کو مسخر اور روحوں کو مغلوب اور مہذب بنانے کے دن اصلی یاد رکھنے والے دن ہیں۔ انہیں کی یادگار اور انہیں پر خوشی منائی جائے۔ آج عید کا دن تھا۔ جو گذر گیا۔ ایشیا کیا یورپ کیا۔ عرب کیا۔ عجم کیا۔ کہاں کہاں اللہ کے پیاروں نے خوشیاں نہ منائی ہوں گی۔ سارے بھارت اور بھارت کے پڑوس راجدھانیوں میں جشن عام رہا۔ ادارے بند۔ دفاتر بند۔ کارخانے بند یورپ ایشیا اور ان کی دارالحکومتوں ٹوکیو۔ ماسکو پیکن واشنگٹن، جاکرتا، پیرس۔ لندن۔ برلن کی مسجدوں میں کہاں کہاں کے لوگ وہ آشنا یا بیگانے اپنے کہ برائے آج خوشی میں گلے نہ ملے ہوں گے۔ انہوں نے بڑھ بڑھ کے آپس میں مصافحے نہ کئے ہوں گے کالوں، گوروں کا اتحاد۔ عرب اور عجم کا اتفاق، مشرق و مغرب کی باہمی اخوت اور رواداری کے روح پرور نظارے آج آنکھوں کے سامنے گذرتے رہے توبہ اور استغفار کی نادر گھڑیوں سے فائدے اٹھا چکنے والے۔ راتیں بستروں کی جگہ مصلوں پر گذارنے والے، پچھلے گناہوں کو یاد کرکے دلوں کو رلانے والے فرائض کے چھوٹنے پر کفاروں کی تدابیر کرکے سکھ پانے والے، مجبوریوں پر اپنے اپنے روزوں کا فدیہ ادا کرنے والے راتوں کو جاگ جاگ کے دلوں کے ناصور بہانے والے۔ سحروں میں اٹھ اٹھ کے سینوں کے زخم شافی مطلق کو دکھانے والے، روٹھوں کو منانے والے۔ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والے غیبت دل آزاری اور فسق و فجور سے زبانوں کو بالخصوص ان دنوں میں رکھنے والے ہم نے اور آپ نے آج دیکھا۔ کیسے کچھ خوش و خرم ہشاش بشاش ولشاش رہے آج کے دن بچے خوش۔ بوڑھے خوش۔ نوجوانوں کے دل بلیوں اچھلے۔ نئے نئے ولولوں کے سمندر ٹھاٹھوں پر ٹھاٹھیں مارتے رہے۔ ایک نہیں دو نہیں۔ لاکھوں کالے نہیں گورے نہیں یا وہ توحید کے پرمسرت اور مئے اسلام کے متوالے مختلف نسلوں اور خطوں کے سب ایک ہی کیف میں گرفتار اور ایک ہی نشہ میں سرشار مسجدوں میں بلا کا اژدحام عید گاہوں میں غضب کی کشمکش سڑکوں پر جوق در جوق دوگانہ ادا کرنے کے لئے جانے والوں کی قطاریں شاہراہوں پر نماز شکرانہ ادا کرنے کے لئے عید گاہوں میں بروقت پہنچنے والوں کے دل لے سواریوں کے بیچ بیچ تانگوں رکشوں اور موٹروں کے ہجوم ٹرانک پر نا مکمل کنٹرول بچوں کی معصومانہ مسکراہٹیں اور ہنسیاں بڑوں کی لا ابالانہ خندگیاں جوانوں میں آپس کی پیار کیا دیا رے دوستوں اور عزیزوں کی بغلگیریاں اور بچھڑوں بچھڑوں کا عید ملاپ۔ اللہ اللہ آج کیسے کیسے منظر دیکھنے میں آئے۔ ملکوں ملکوں خیر سگالی اور تہنیت کے پیغامات آج ہی اخباروں میں نکلے اور پڑھے۔ آج دوستوں کے کارڈ پہنچے۔ لفافے ملے مخلصانہ مبارکبادیوں کے تحائف اور رومال آپس میں بٹے۔ نوکروں، چاکروں، پرجوں اور ڈوموں نے مبارکبادیں دیں۔ تیوہاریاں پائیں۔ راجا پرجا شاہ گدا، حاکم و محکوم حسب توفیق نئے نئے کپڑے زیب بدن کئے ہوئے بالوں میں تیل لگا ہوا کپڑوں میں عطر ملا ہوا اور احیاء سنت کی خاطر آنکھوں میں سرمے کی سلائیاں پھیرے ہوئے نئے نئے لباس نئی نئی پوشاکیں۔ رنگین جھنجھے زریں دستاریں۔ سادے سادے علماء سروں پر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کے دقتاً فوقتاً وظیفے زیر لب، یہ مناظر عام تھے۔ ہاں خال خال غم کی جھلک بھی تھی اس دور گرانی میں بھلا جسے نان شبینہ نہ ملی اس نے کیا جانی عید اور کیا جانی عید کی خوشی جنہیں اقتصادی حالات نے شکستہ کر دیا انہوں نے کیا منائی عید، یتیم کیا منائے عید آہ وہ دلہنیں لئے ہوئے سہاگوں والیاں کیا گائیں شادمانیوں کے گیت ان کی مایوسیاں پریشانیاں بیقراریاں اور تڑپ فضائے عام پر چھائی ہوئی ہیں ان کی آنکھوں میں آج آنسو نشتر بن کے چبھے ہوں گے۔ وہ بدبخت دلہنیں جن کے سہاگ قضا و قدر نے لوٹ لئے۔ آج یہ مسرتوں کی لہریں انہوں نے دیکھیں تو دکھیاریوں نے اپنے سہاگ کے دن عجب عجب انداز سے یاد کئے ہوں گے۔ اے ارحم الراحمین ان پر رحم کیجئے۔ اگر حقدار اور مستحق ہیں۔ تو رقم فطرہ کی یہ کیسی کچھ مستحق فطرہ واجب ہے مسلمان پر اگر مالک نصاب ہو۔ روزے رکھے یا نہ رکھے۔ آج فطرے کی رقموں اور غلوں سے اہل دل نے جھولیاں اور کشکول بھر لیں۔ اے اللہ برکت دیجیو ان کے مال و دولت میں اور وہاں جن جن کی ثروت کی کھیتیاں اجڑ گئیں۔ دولتیں لٹ گئیں۔ ان کو اپنی دولت کے آج ساز و سامان فروداد آنے ہوں گے اپنے لخت جگر بھائیوں نے آج فرد کھینچی ہوں گی۔ اے اللہ تو ہی ان کا والی ہے۔

بنیو! پڑھو لکھو جاگو جاگو جہاں بھی آج ہیں تو کل خوشیاں مناتا چین کی دیوار سے لے کر افریقہ کے صحرا تک۔ وادیوں، گھاٹیوں، دشت و جبل میں رہنے والو ایشیا یورپ مصر، شام حجاز پاکستان افغانستان وغیرہ وغیرہ کے توحید کی زنجیر میں جڑے ہوئے تمام انسانوں مبارک تمہیں عید مبارک آج کی عید پر سے۔ کیا موقوف ایسی عیدیں ہزار دیکھو تم اے رب العزت صدقہ اپنے جلال و کبریائی کا ان کے دلوں کو اخوت ہمدردی اور یگانگت کے جذبوں سے بھر دیجیو۔ ان کے کردار سے بیگانے بھی فائدے اٹھائیں۔ ان کے اخلاق اپنے اور پرایوں کے لئے یکساں دراین کے رہیں۔ ان کا مروت و رواداری کا دامن غیروں کو بھی اپنے نیچے کھینچ لے۔ آمین آمین۔ ثم آمین۔

(بشکریہ تذکرہ دیوبند)

حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل پر قاتلانہ حملہ

بہیں پنڈ میدن ضلع نواب شاہ مولانا کریم بخش صاحب چشتی ناظم جمعیۃ علماء اسلام اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی پر سولہ رمضان المبارک کو بعد از نماز تراویح جبکہ وہ استراحت فرما رہے تھے۔ دو شقی القلب انسانوں نے ٹوکے سے قاتلانہ حملہ کیا جن میں مبینہ طور پر سے ایک شخص مسمی بشیر کو پہچان لیا گیا ہے۔ مولانا کے سر پر اور ہاتھوں میں شدید زخم آئے ہیں۔ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تاحال کسی گرفتاری کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ مقدمہ رجسٹر ہو گیا ہے۔ امید کہ پولیس ملزموں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

دستخطوں کی مہم بڑی تیزی سے جاری ہے

جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین کے خلاف فارم چھاپ کر سارے ملک میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ جن پر عوام و خواص دستخط کرکے صدر محترم وزیر قانون پاکستان اور سپیکر صاحب قومی اسمبلی کے نام بھیج رہے ہیں۔ بعض مقامات سے ہزاروں کی تعداد مزید فارم مانگے جا رہے ہیں۔ اور بعض مقامات کی جمعیۃ علماء اسلام نے خود چھاپنے کا انتظام کر لیا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ چار چار فارموں پر پانچ دستخط کرا کر اسلام کی خاطر چار لفافوں کی قربانی کرے دو لفافے مندرجہ بالا پتوں پر۔ ایک جناب وزیر قانون پاکستان راولپنڈی اور ایک حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے پتہ پر

آئندہ صوبائی اسمبلی میں مولٰنا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تجاویز اور بل

جناب سیکرٹری صاحب صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان

جناب عالی! میں آئندہ اجلاس صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان میں مندرجہ ذیل مسودۂ قانون پیش کروں گا۔

ہرگاہ کہ اردو زبان کے لئے فرنگی کے زمانہ سے مسلمان لڑتے رہے۔ گائے اور قربانی کے مسئلہ پر ہندو مسلم مناقشات اور خون خرابے جاری رہے۔

اور ہرگاہ کہ اس ملک میں ہر شخص کو اردو زبان سے انس و مناسبت ہے۔ کالجوں اور سکولوں میں طلبہ اور اساتذہ، دفتروں اردو دانی اور اردو خوانی میں عدالتوں میں مدعی و مدعا علیہ۔ مستغیث و ملزم۔ وکیل و مؤکل، گواہ اور عدالت سب کے سب پاکستانی ہیں۔ ان حالات میں ایک غیر ملکی زبان کو سر چڑھانا کسی طرح قرین عقل و دانش نہیں ہے

اور ہرگاہ کہ انگریزی سے دفتری کاروبار میں غیر ضروری دقت اور تکلیف اور اس کو ذریعہ تعلیم بنانا، بے وجہ طول عمل تضییع عمر اور جذبہ حب الوطنی کی موت کے مترادف ہے جو پاکستان کے اعلیٰ مفاد کے منافی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل مسودہ قانون منظور کیا جاتا ہے

مسودۂ قانون مغربی پاکستان کے تمام دفتروں۔ عدالتوں، محکموں۔ اسمبلیوں۔ اسکولوں اور کالجوں کی سرکاری زبان اردو ہوگی۔ اردو ہی ذریعہ تعلیم ہوگی اور اردو ہی میں تمام قوانین و ضوابط اور کارروائیاں لکھی اور پڑھی جایا کریں گی۔

نام اس قانون کا نام قانون قومی زبان ہوگا۔

وقت نفاذ:۔ منظوری کے بعد فوراً یہ قانون سارے ملک پر لاگو ہوگا اور اس پر مکمل عمل کیا جائے گا۔ سوائے ان صورتوں کے جن میں یکدم ایسا کرنا مشکل ہو۔ ایسی صورتوں ایک سال کے اندر اندر انگریزی کی جگہ اردو کو لایا جائے گا۔

غلام غوث ہزاروی ایم۔ پی اے

جناب سیکرٹری صاحب صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان زیدکرمہ السلام علیکم

جناب عالی! میں صوبائی اسمبلی کے آنے والے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے مندرجہ ذیل بل پیش کرنے کا نوٹس دیتا ہوں:۔

چونکہ پاکستان اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے اور پاکستانی آئین میں اہل ملک کو اسلامی روایات پر چلنے چلانے کے لئے ضمانت دی گئی ہے۔ اور عصمت فروشی کے اڈوں یعنی چکلوں کا وجود اس کے ماتھے پر بدنما داغ ہے۔

اور ہرگاہ کہ اسلامی ملک میں قرآنی احکام کی اس دیدہ دلیری سے خلاف ورزی کرنا اور اس طرح کھلم کھلا اس کی اجازت دینا اسلام کی کھلی توہین، اللہ تعالےٰ سے بغاوت اور اس کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

بنا بریں یہ ایوان مندرجہ ذیل مسودۂ قانون پاس کرتا ہے:۔

مسودۂ قانون عصمت فروشی کے موجودہ اڈے چکلے بند کر دیئے جائیں اور آئندہ کسی عورت کو عصمت فروشی کی اجازت نہ دی جائے اور اس قانون کے مخالف قوانین اس حد تک منسوخ سمجھے جائیں جہاں تک اس کا تعلق ہو۔

نام۔ اس قانون کا نام چکلہ ایکٹ ہوگا۔

نفاذ۔ اور یہ منظوری کے فوراً بعد سارے مغربی پاکستان میں نافذ ہو جائے گا جس کے رو سے تمام موجودہ چکلے بند کر دیئے جائیں گے۔

ان چکلوں میں عصمت فروش عورتوں کا بیٹھنا اور مردوں کا اس مقصد کے لئے جانا قابل دست اندازی پولیس جرم ہوگا۔

غلام غوث ہزاروی۔ ایم۔ پی۔ اے

جناب سیکرٹری صاحب صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان لاہور السلام علیکم

جناب عالی! میں آئندہ اجلاس اسمبلی مغربی پاکستان میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کروں گا۔

تجویز نمبر ۱۔ یہ ایوان تجویز کرتا ہے کہ جس طرح ریلوے ملازمین اور پولیس کے ملازمین کے لئے سرکاری طور پر بعض سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں مثلاً فیملی کوارٹر اور ریلوے سفر کے لئے فری پاس ہیں اس طرح تعلیمات میں ان اساتذہ کے بچوں سے جن کی تنخواہ /۱۰۰ روپے سے کم ہو بجلی۔ بورڈنگ کا کرایہ اور فیس نہ لی جائے۔ تاکہ قلیل تنخواہ کے ان اساتذہ کے بچے تعلیم جاری رکھ سکیں۔ غلام غوث ہزاروی ایم پی اے

۲۔ یہ ایوان تجویز کرتا ہے کہ مغربی پاکستان میں ہر ضلع کے اندر جو صوبائی اسمبلی ہوں۔ وہ اپنے ضلع کی ہر تحصیل کے صدر مقام میں ہر ماہ دو دو دن دورہ کریں اور عام اعلان کے بعد رعایا کی عام شکایات سنیں جو سرکاری دفاتر یا عدالتوں یا افسروں کے بارہ میں ہوں۔ ان شکایات میں جو معمولی یا قابل تلافی ہوں۔ ان کی وہ اصلاح کریں اور غیر معمولی اور ناقابل اصلاح امور کی شکایات کی پوری پوری آزاد تحقیقات کر کے پوری رپورٹ وزارت متعلقہ کو دے دیں۔ جو اس پر مناسب غور کرے۔ ممبران اسمبلی انفرادی طور پر نہ شکایت کی سماعت کریں گے اور نہ ان کی تحقیقات۔ تاکہ خود ان کے خلاف رشوت یا بدعنوانی کے الزام کا موقع نہ مل سکے۔ بلکہ ایک ٹیم کی طرح یہ مل کر کام کریں گے۔

اور جہاں حکومت مناسب سمجھے اس تحقیقاتی ٹیم کے ساتھ ناکام امیدواران اسمبلی بھی مناسب تعداد میں شریک کر سکتی ہے۔ تاکہ کسی جانبداری کا امکان نہ رہے۔

(۳) یہ ایوان تجویز کرتا ہے کہ ضلع ہزارہ کے عرصہ دراز کے نقل نویس جو تخفیف کی وجہ سے بغیر کسی نوٹس اور امداد کے نکال دئے گئے ہیں اور اس کی وجہ سے عوام کی بھی تکلیف بڑھ گئی ہے اور نقل نویسوں کے ساتھ بھی بے رحمانہ سلوک ہوا ہے۔ ان سب کو بحال کیا جائے۔

غلام غوث ہزاروی۔ ایم۔ پی۔ اے۔

عائلی قوانین کی منسوخی کیلئے جمعیۃ علماء اسلام خانپور کی قرارداد

۱۵ فروری بروز جمعہ۔ خان پور شہر کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین (مسلم فیملی لاز) کو فوراً منسوخ کر دیا جائے کیونکہ اس کی متعدد دفعات کتاب و سنت کی تصریحات اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ یہ مسلمانوں کے پرسنل لا میں بے جا مداخلت ہے اس سے مسلمانوں کی اسلامی حمیت کو مجروح ہو رہی ہے۔ بدچلن منکوحہ عورتیں عدالت میں آکر بیان دیتی ہیں۔ کہ میں آشنا کے ہاں رہنا پسند کرتی ہوں تو قانون اسے آزاد کر دیتا ہے کہ وہ جا کر آشنا کے پاس رہے۔ خان پور شہر میں اسی مقدس ماہ میں مسمی کرم دین جتوئی نے ایک سماۃ جیون گھوگی کو ٹیکسی کے ذریعہ سڑک پر سے جاتی ہوئی کو اغوا کر لیا۔ چند دن بعد عدالت کے سامنے عورت سے بیان دلوائے کہ وہ آشنا کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔ قانون نے اپنی حفاظت میں اسے آشنا کے گھر پہنچا دیا۔ پہلا نکاح موجود ہے کیا وہ زنا نہیں ہو رہا ہوگا؟ پہلے نکاح کے موجود ہوتے ہوئے اس کی اولاد حرام کی نہیں ہوگی۔ اگر یہی صورت رہی۔ تو مستقبل میں ملک کے اندر یقیناً ایسی آبادی پیدا ہو جائے گی جن پر کھلم کھلا انگلی رکھی جا سکے گی۔ کہ ان کی نسل مخدوش ہے۔

عائلی قوانین کی آڑ میں اس طرح حرام کاری کو اسلام ہرگز برداشت نہیں کرتا۔ یہ اجتماع عظیم حکومت سے ایک بار پھر پر زور اپیل کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کر دے

منی آرڈر بھیجنے والے حضرات منی آرڈر کے نچلے کوپن پر اپنا پورا پتہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔

اعلان تعطیل

عید الفطر کے موقع پر ادارۂ ترجمان اسلام تعطیل کر رہا ہے اس لئے اگلا شمارہ یعنی یکم مارچ کا پرچہ شائع نہیں کیا جائے گا ایجنٹ و قارئین حضرات مطلع رہیں۔

آئندہ شمارہ

۸ مارچ کا شائع کیا جائے گا۔

(ناظم ادارہ)

خاص مجربات

انیس الدماغ۔ وکیل، ادیب، مدرس صحافی اور طلباء کے لئے خاص تحفہ جو دماغی تھکان نسیان کو دور کر کے قوت بخشتی ہے پچاس گولی۔ ۶ روپے ۲۵ پیسے

فولادی کثرت پیشاب۔ جوڑوں کا درد دل و دماغ۔ جگر معدہ اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ پچاس گولی ۶ روپے ۲۵ پیسے

انیس الشباب مردانہ قوت کا بیش بہا خزانہ پچاس گولی گیارہ روپے۔

ماسک جریان احتلام سرعت انزال کے لئے اکسیر اعظم سو گولی چھ روپے۔

سرمہ انیس العین دھند۔ جالا۔ ککرے۔ خارش پڑبال امراض کو دور کر کے بینائی بڑھاتا ہے۔ فی شیشی تین روپے

جملہ امراض کا علاج نہایت غور و فکر سے کیا جاتا ہے۔ ذیل کے پتہ پر تشریف لائیں۔ یا خط و کتابت کریں

دواخانہ انیس الغربا۔ بیڈن روڈ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے شب و روز

قابلِ تقلید اقدامات

نمائندہ خصوصی

مبلغین کی سرگرمیاں

مقامی ضلع جہلم کی جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ جناب مولانا محمد شریف عابد۔ جناب مولانا قاضی ظہور حسین اور جناب مولوی رشید احمد ڈیڑھ ماہ سے مسلسل ضلع گجرات اور جہلم کے دیہاتوں میں دورہ کر رہے ہیں۔ ابتک جن دیہاتوں اور قصبوں کے دورے کر چکے ہیں ان کی تعداد چالیس پچاس کے لگ بھگ پہنچ چکی ہے۔ اکثر جگہوں پر جمعیۃ کی شاخوں کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ ایک اور خوشگوار اور قابل قدر پہلو یہ ہے کہ ہمارے ان مبلغ دوستوں نے تیس چالیس کے قریب ترجمان اسلام کے خریدار بھی مہیا کئے ہیں۔ جہاں جہاں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ وہاں رکنیت سازی کی مہم زوروں پر ہے۔

مبلغین شب و روز تنظیم کو مضبوط بنانے میں پیہم مصروف عمل ہیں ان کی کوششوں سے ضلع جہلم کی جمعیۃ نے ایک مثالی شکل اختیار کر لی ہے۔

جہلم شہر میں ایک سو ترجمان اسلام کے خریداروں کا اضافہ۔ انصار اسلام کی مساعیٔ جمیلہ

ان دنوں ہر روز انصار الاسلام جہلم شہر کا بعد از نماز فجر ایک میٹنگ جناب سالار اعلیٰ چوہدری محمد انور پاشا کی نگرانی میں ہوتی ہے جس میں جماعت کو مضبوط بنانے۔ حلقہ کو وسیع تر کرنے ترجمان اسلام کی اشاعت سے متعلق اور دیگر جماعتی امور پر غور و خوض ہوتا ہے۔ چنانچہ ان دو ہفتوں میں انصار الاسلام کی مساعیٔ جمیلہ کی بدولت مستقل طور پر ترجمان اسلام کے ایک سو نئے خریداروں کا اضافہ ہوا ہے اور دفعہ دو سو پرچہ جا رہا ہے

خواتین شہر اور عائلی قوانین

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام[1] جہلم کے شعبہ مدرسۃ البنات کی معلمات اور طالبات اور دیگر اسلامی ذہن رکھنے والی خواتین نے جمعیۃ علماء اسلام کے رکن سازی کی مہم کو بڑی تیزی سے شروع کر رکھا ہے۔ شہر کی خواتین اس سلسلہ میں خاصی دلچسپی رکھتی ہیں انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء کو یقین دلایا ہے کہ عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کے سلسلہ میں ہمارا آپ کے ساتھ مکمل تعاون رہے گا۔ بعض خواتین تو محض اس لئے فارم پُر کر رہی ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کے سلسلہ میں سرگرم عمل ہے۔ خواتین میں عائلی قوانین سے متعلق سخت نفرت کا اظہار پایا جاتا ہے۔

قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل پیش ہونے کے موقعہ پر مغرب زدہ عورتوں کی جانب سے جو غوغا مچایا گیا تھا۔ تو اس وقت شہر بھر کی خواتین نے ان مغرب زدہ عورتوں کو متنبہ کیا تھا کہ وہ قطعاً ہماری نمائندگی کا حق نہیں رکھتیں۔

بے حیائی و فحاشی کے خلاف مہم

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی مقامی شاخ نے بڑھتی ہوئی بے حیائی و فحاشی فحش گانے بجانے کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ اور رمضان المبارک کے احترام کے بارہ میں ایک وفد ڈی۔سی ضلع اور چیئرمین سے پچھلے دنوں ملا ہے ان ہر دو افسران نے ان کے اس پروگرام سے متفق ہوتے ہوئے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا یہ ان کا قدم مستحسن اور مبارک باد کا مستحق ہے۔ آج معاشرے میں ثقافت اور کلچر کے لطیف نام سے بے حیائی اور فحاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ جس سے قومی اخلاق و اقدار تباہ ہوتی جا رہی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد ہی اسلامی اقدار کو زندہ کرنا اور ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ برپا کرنا ہے۔

دار المطالعہ کا قیام

مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی جہلم شہر کی مقامی شاخ کے ماتحت ایک دار المطالعہ کا قیام عمل میں آ چکا ہے جہاں روزنامہ ہفتہ وار، اخبارات اور دیگر مذہبی اخلاقی۔ دینی۔ تاریخی لٹریچر میں رکھا گیا ہے۔ ناظم اعلیٰ ضلع جہلم جناب مولانا عبد اللطیف مدظلہ نے ترجمان اسلام کے نمائندۂ خصوصی کو ایک ملاقات میں یہ بھی بتایا کہ عنقریب دار المطالعہ میں باطل فرقوں کی رد میں قیمتی لٹریچر مہیا کیا جائے گا۔

---

[1] مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کا یہ شعبہ جو مہتمم مدرسہ مولانا عبد اللطیف صاحب مدظلہ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ اس سے شہر کی بیسیوں انگریزی خوان اور دیگر خواتین قرآن و حدیث سے علم کے زیور سے آراستہ پیراستہ ہو چکی ہیں اور اکثر فارغ شدہ خواتین اپنے محلوں میں تعلیمی خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔

ناظرین:۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

احباب توجہ فرمائیں

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مرکزی)

حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب کا ارشادِ گرامی

قطب عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی دینیات کا دار و مدار حضرت کی توجہات پر تھا

اس لئے

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات۔ زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں برکت دیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ فقط

محمد عبید اللہ انور۔ امیر انجمن خدام الدین لاہور

دس ہزار (۱۰۰۰۰) محضر نامے طلب کر لئے گئے

ضلع جہلم میں بڑی گرمجوشی کے ساتھ محضر ناموں پر دستخط کروائے جا رہے ہیں۔ پہلے دفتر سے جو محضر نامے ضلعی جمعیۃ کو بھیجے تھے وہ ناکافی ہونے کی وجہ سے دس ہزار مزید طلب کر لئے گئے ہیں

شہر تجوڑی تحصیل لکی مروت میں جمعیۃ کا جلسہ

تجوڑی۔ پچھلے دنوں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا امان اللہ خان نے عائلی قوانین پر شدید نکتہ چینی کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ مولانا نے مزید کہا کہ اس ملک میں خلاف اسلام کوئی قانون برداشت نہیں کیا جائے گا۔

حیدر آباد میں جمعیۃ علماء کے اجلاس

حیدر آباد۔ لیاقت کالونی اور فقیر کے پڑ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسے ہوئے جس میں مولانا شمس الدین۔ مولانا عبد المتین اور مولانا عبد الرؤف نے شرکت کی ان ہر سہ اجلاس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے اور ملکی مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا۔ عائلی قوانین پر شدید نکتہ چینی کی گئی اور حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ ہم ایسے قوانین کو قطعاً تسلیم نہیں کر سکتے جو قرآن و سنت کے منافی ہوں۔ ملک کا قانون صحیح اسلامی بنانے پر زور دیا گیا۔ دیگر جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی بھی کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ منڈی کی سرگرمیاں

گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کی مہم زوروں پر ہے۔ اس سلسلہ میں جناب عبد المتین نا ہداور جناب محمد حنیف صاحب خاصی دلچسپی

نے رہے ہیں اور انھوں نے اپنی خدمات جمعیۃ علماء اسلام کو وقف کر رکھی ہیں۔ مولانا محمد سرفراز خان صفدر امیر جمعیۃ نے جمعہ کے موقعہ پر فرمایا کہ علمائے کرام تختہ دار پر لٹکنا تو پسند کر سکتے ہیں۔ لیکن ملک میں لادینی قبول نہیں کر سکتے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مسلمانوں کے جذبات کا حق اگر کوئی جماعت ادا کر رہی ہے تو وہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ منسلک ہو کر دین کی سربلندی کی خدمت سرانجام دیں۔

مبلغ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع میانوالی کا دورہ

مولانا محمد امیر صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے مولانا محمد رمضان ناظم اعلیٰ میانوالی کے فرمان کے تحت مندرجہ ذیل چکوک میں دورے کے چک ۴۹ ڈی۔بی۔ چک ۳۶ چک ۴۵ چک ۱۱ نصیر والا چاہ دعا فظ والا چک ۱۲ اور دب کا دورہ کیا اور عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ اور مختلف مسائل پر سیر حاصل تقاریر میں فرمائیں

فضائل قرآن پر تقاریر

جامع مسجد حنفیہ گنج مغل پورہ نہر والی میں ۲۷ رمضان المبارک بروز جمعرات بعد از نماز عشاء فضائل قرآن کے موضوع پر جناب مولانا حافظ خالد محمود خطیب مسجد ہذا اور مولانا مختار احمد حسینی تقاریر فرمائیں گے۔

اعلان

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء مجازین بیعت و صحبت کے موجودہ پتے درکار ہیں اور جو حضرات انتقال فرما چکے ہیں ان کی تفصیل بھی احباب متعلقہ فوری طور پر پتہ ذیل پر ایک کارڈ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

پتہ - مالک محمد [illegible] ... العلوم ... پاکستان

اہم خبریں

○ آسٹریلیا کی عورتوں کی ایک کرکٹ ٹیم مارچ میں انگلستان کا دورہ کرکے وہاں مختلف مقامات پر کرکٹ میچ کھیلے گی۔

○ جنرل قاسم کی وفادار فوج اب تک مختلف مقامات پر عراق میں گڑبڑ کر رہی ہے۔ بغداد۔ بصرہ۔ عمارہ اور کاظمین میں کئی جگہ جنگ ہوئی اور ہزاروں قاسمی فوجی اور کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے۔

○ کشمیر کے مذاکرات کا چوتھا دور ۹ کی بجائے ۱۲ مارچ کو کلکتہ میں شروع ہوگا۔

○ نیشنل عوامی پارٹی کے سیکرٹری میاں محمود علی قصوری نے ایک بیان میں پاکستان کے امریکی سفیر پر داخلی معاملات میں مداخلت کا الزام لگایا ہے۔

○ امریکی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ انکی حکومت مشرقی پاکستان کی اقتصادی ترقی کو اہمیت دیتی ہے۔

○ جنرل ڈیگال کو قتل کرنے اور حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک سازش ناکام بنا دی گئی ہے اور کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ روس نے تاریخ کی خوفناک ترین جنگ کے لئے زبردست تیاریاں شروع کر دی ہیں اور اپنی بری بحری اور فضائی فوج کو دور مار راکٹوں اور ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کرنا شروع کر دیا ہے۔

○ بھارت میں ایک شخص نے پولیس کی حفاظتی کار میں بیٹھنے اور پنڈت نہرو کی کار میں گھسنے کی کوشش کی۔ جسے گرفتار کر لیا گیا۔

○ ملک بھر میں وزیر تعلیم محمود سلیم کے رقص و سرود کے سلسلہ میں بیان کی مذمت کی جا رہی ہے۔ کل کراچی کے شہریوں اور علماء نے مشترکہ طور پر ان سے معافی کا مطالبہ کیا ہے کئی جگہ انہیں وزارت سے الگ کرنے کے مطالبات ہو رہے ہیں۔

○ بھارت میں حزب اختلاف کے لیڈر اچاریہ کرپلانی نے ایک بیان میں پنڈت نہرو کی سخت برائی کی ہے اور کہا ہے کہ بھارت کی غیر جانبدارانہ پالیسی کی کوئی بنیاد نہیں اور پنڈت نہرو نے قوم کو مشکلات میں پھنسا دیا ہے اس کے لئے قوم نہرو کو نکال باہر کرے گی۔

○ عراق کے نئے وزیر اعظم بریگیڈیئر احمد حسن نے حکومت کی نئی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ عراق میں تمام ایسے قوانین جو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہوں گے منسوخ کر دیئے جائیں گے اور قوانین کو شریعت کے تحت کر دیا جائے گا۔ جس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

○ امریکی مخالفت کے باوجود اقوام متحدہ کیوبا کی زرعی امداد کے لئے ۱۰ لاکھ ڈالر کی امداد منظور کر رہی ہے۔

○ مکہ ریڈیو نے الزام لگایا ہے کہ سعودی عرب کے علاقہ پر مصری طیاروں نے بمباری کر کے سخت نقصان پہنچایا اور اس کے تین آدمی بھی ہلاک ہو گئے۔

○ گورنمنٹ کالج لاہور میں ایک مخلوط مباحثہ میں بحث کی گئی کہ جنت میں کون جائے گا لڑکے یا لڑکیاں؟ اس میں لاہور کے تمام زنانہ کالجوں کی لڑکیوں نے حصہ لیا۔ نتیجہ وہی نکلا جس سے نئی پود کی جذباتی دلفیاتی اور فکر و نظر کی داخلہ کا خطرہ تھا۔ لڑکیوں نے کالج ہال کے شیشے اور دروازے توڑ دئیے جس میں حوران پاکستان جنت میں داخلہ کی منتظر تھیں۔

○ جاپان میں اننگ وارایہ پر برفباری ہوئی ہے۔ وہاں کئی علاقوں میں سرخ۔ زرد۔ بادامی رنگ کی برف باری ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے قبل ۱۱۰۵ء اور ۱۸۱۱ء میں بھی اسی طرح رنگدار بارش ہوئی تھی۔

○ مشن سکول ایبٹ آباد کے عیسائی منتظمین نے سکول میں مسلمان لڑکوں کا داخلہ بند کر دیا ہے اور اسلامی تعلیم دینے سے انکار کر دیا ہے

○ آسام کے صوبہ میں مسلمانوں کو برابر تنگ کیا جا رہا ہے اور بھارتی پولیس مختلف ذرائع سے مسلمانوں کو ہراساں کر کے ملک سے نکال رہی ہے

○ حاجیوں کا جہاز سفینۂ حجاج جدہ حاجیوں کو لے کر روانہ ہو رہا ہے۔ اس میں کل ۲۵۹۵ حاجی سفر کریں گے۔

○ صدر ایوب نے کہا ہے کہ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق صرف کشمیری عوام کو حاصل ہے۔

○ رائے دہی کمیشن نے اپنی رپورٹ کو آخری شکل دیدی ہے اور اب ایک ہفتہ تک رپورٹ صدر ایوب کو پیش کر دی جائے گی۔

○ صدر ایوب نے گورنروں کی کانفرنس کے بعد مرکزی میڈیکل سروس قائم کرنے کا منصوبہ ترک کر دیا ہے۔

عائلی قوانین اسلام کے خلاف ہیں

(۱) ان کو منسوخ کرانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے فارم چھاپے ہیں ان کو حاصل کر کے ہر وہ مسلمان جو ان غیر اسلامی قوانین کے خلاف ہے ان فارموں پر پانچ دستخط کرائے اس پر آدمی سے جا بجا دستخط کرائے۔

ایک فارم جناب صدر مملکت پاکستان محمد ایوب خاں صاحب راولپنڈی کے نام

ایک فارم جناب سپیکر صاحب قومی اسمبلی پاکستان راولپنڈی کے نام

ایک فارم جناب وزیر قانون صاحب پاکستان راولپنڈی کے نام

اور ایک فارم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے نام

ڈاک خانہ کے لفافہ میں بند کر کے بھیجیں یا سادہ لفافہ میں ڈال کر سات نئے پیسے کا ٹکٹ لگا کر بک پوسٹ کے ذریعہ بند کئے بغیر لیٹر بکس میں ڈال دیں۔ عورتیں بھی محضرنامے پر کر سکتی ہیں۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی حج کو روانگی

حضرت مفتی صاحب ۱۱ مارچ ۱۹۶۳ء بروز پیر بذریعہ پنجاب ایکسپریس سرگودھا سے عازم کراچی ہوں گے۔ تیسرے جہاز میں تشریف لے جائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

(۱) ترجمان اسلام کا عائلی قوانین نمبر جو آپ کے پاس پہنچ چکا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کریں۔ نیز اپنے حلقہ کے قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی کے ممبر صاحب کو یہ شمارہ بھیجیں اگر اور زیادہ پرچے درکار ہوں تو دفتر سے طلب کیے جا سکتے ہیں۔

(۲) یوم احتجاج کے موقعہ پر اپنی مفصل کارگزاری سے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کو مطلع کریں۔ نیز اپنی مفصل کارروائی ملک بھر کے اخبارات وجرائد کو شائع کرانے کے لئے بھیج جائیں۔

(۳) مرکزی دفتر سے تمام شاخوں کو محضرنامے ارسال کر دیئے گئے ہیں اگر کسی شاخ کو نہ پہنچ سکیں یا مزید ضرورت ہو تو وہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور سے طلب کیے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی شاخ کو فوری ضرورت ہو تو وہ خود بھی اسی مضمون کے محضرنامے چھپوا سکتی ہے۔

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا جدید داخلہ

حسب سابق امسال بھی جامعہ ہذا کا جدید داخلہ شوال سے شروع ہو جائیگا۔ دورۂ حدیث شریف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم جامعہ ہذا اور حضرت مولانا محمد نور صاحب و دیگر متبحر علماء پڑھائیں گے۔ جملہ علوم و فنون کی تعلیم کا امسال بندوبست ہے۔ طلبہ بروقت پہنچ کر یا بذریعہ خط و کتابت داخلہ حاصل کریں۔ (ناظم جامعہ)

اچھی زرعی زمین خرید کر لیں

میں نے ترجمان اسلام میں زرعی زمین کی خرید کا اعلان کیا غلطی سے جماعتی خبر کا ایک حصہ کہ "کہ اگر فارم نہ پہونچے ہوں تو دفتر سے طلب کر لیں" یہ زمین کے اعلان کے ساتھ چھپ گیا جس کی وجہ سے زمین کے اعلان میں غلطی ہو گئی۔ اب دوبارہ اعلان کرتا ہوں کہ خان پور ضلع رحیم یار خاں کی تحصیل میں چار مربع اراضی مستقل نہری قابل فروخت ہے زمین بہت اچھی ہے فروخت کنندہ ضرورت مند ہے اس لئے فروخت کرتا ہے بازاری قیمت سے بہت ارزاں مل جائیگی۔ بیس ہزار فی مربع کے قریب سودا ہو جائے گا۔ ایک خریدار تمام رقبہ یا کچھ حصہ بھی خرید سکتا ہے۔ اس اعلان کے بعد جو دوست خریدنا چاہیں۔ ملتان دفتر ختم نبوت کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(مولانا) محمد علی جالندھری

سہ روزہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس

۸-۹-۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار۔ باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں ہو رہی ہے جس میں تمام مسلم جماعتوں کے راہنما شرکت فرما رہے ہیں۔ (ناظم نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور)

حضرت امیر شریعتؒ کی وفات کے بعد پہلا انتخاب

۸-۹-۱۰ مارچ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس لاہور میں ہو رہی ہے حضرت بخاری صاحب مرحوم کے وصال کے بعد مجلس مرکزیہ کا پہلا انتخاب ۹ مارچ بروز ہفتہ اس کانفرنس میں ہوگا۔ ماتحت جماعتیں اپنے نمائندگان روانہ کر دیں اور فارم رکنیت مع فیس جلد ملتان روانہ کر دیں یا لاہور ساتھ لیتے آئیں۔ ورنہ انتخاب میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ (محمد علی جالندھری)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲   العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)   ٹیلیفون نمبر ٦٤٨١٥

جاری کردہ جسکو: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ⭘ جمعہ ۲۵ شوال ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء ⭘ نمبر (۱۱)

اسلامی لائبریری

اسلامی حکومت میں شراب خانوں رقص و سرود اور سودی کاروبار کا کیا کام؟

صوبائی اسمبلی میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی حقیقت افروز تقریر

وزیر خزانہ جناب مسعود صادق قائد حزب اقتدار نے تقریباً دس کروڑ روپے کا ضمنی بجٹ صوبائی اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا۔ اس پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف نے تقاریر کیں اسی سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے جو حقیقت افروز تقریر کی ہے وہ اختصار کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔ (مدیر)

جناب صدر! اسلام میں ملکی نظم و نسق — ڈسپلن — نظام حکومت اور خلافت کو اتنی بڑی اہمیت دی گئی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب تک خلافت کا فیصلہ نہیں ہو گیا آپ کی تجہیز و تکفین نہیں کی گئی۔ بات یہ ہے کہ اگر ملک میں صحیح اور بہتر حکومت قائم ہو جائے تو سارے ملک پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اگر حکومت ناکارہ یا غلط کار ہے تو ملک کا ملک تباہی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

حکومت اچھی اسلامی حکومت تبھی کہلا سکتی ہے کہ (۱) اس میں اسلامی قدروں کی حفاظت ہو (۲) ملک خوشحالی کی طرف جا رہا ہو (۳) قومی تقاضے پورے ہو رہے ہوں (۴) عوام مطمئن ہوں۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے ملک کے اندر جو بدعنوانیاں پہلے سے تھیں ان میں ابھی تک کوئی کمی محسوس نہیں ہو سکی۔

اسلامی قدروں کی یہاں کوئی حفاظت نہیں ہے ورنہ اسلامی حکومت میں چکلوں، شراب خانوں۔ رقص و سرود اور سودی کاروبار کا کیا کام؟ بےحیائی کے طوفان کی حوصلہ افزائی کا کیا مطلب؟ افسوس کہ بعض سرکاری حضرات ان باتوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں — مثبت طور پر ارکان و شعائر اسلام کے لئے یہاں کوئی اہتمام نہیں ہو رہا۔ نہ دینی تعلیم کا سکولوں میں کوئی خاص انتظام ہے۔ اسکولوں میں معلم دینیات کی کس مپرسی حکومت کی دینی بےحسی کا بدترین مظاہرہ ہے۔

محکمہ اوقاف کی آڑ میں انتظامی افسر بعض جگہوں میں علماء و خطباء کو عملی سیاسیات میں دخل نہ دینے کا کہتے ہیں یہ ایک قسم کا مذہبی ایبڈو ہے۔ حکومت ایبڈو سے سیاست دانوں اور لیڈروں کے پاؤں میں زنجیر ڈالتی ہے تو اوقاف کی آڑ میں علماء و خطباء کو ضمیر کے مطابق کام کرنے سے روکتی ہے۔

حالانکہ وہ ملک بڑا ہی خوش قسمت ہوتا ہے جہاں کے علماء و خطباء حق کہہ کر جہاد کا ثواب کمائیں — میں کہتا ہوں کہ حکومت جو چاہے کرے مگر یہ سوچ کر کرے کہ آج جو سامان وہ اوروں کے لئے تیار کر رہی ہے کل اس کو اس سے واسطہ پڑے گا۔ ہمارا مقصد تخریب یا خالی نکتہ چینی نہیں ہے۔ مگر کیا کریں۔ عوام کا تعلق پولیس۔ عدالتوں دفتروں اور جنگلات وغیرہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان کی بدعنوانیوں کا یہ حال ہے کہ مورت میراضلع ہزارہ کی گولی جو ۹ جون ۱۹۶۲ء کو چلی تھی۔ اس کے سلسلہ میں اب فیصلہ ہوا ہے کہ جرگہ کی بجائے اس کی جوڈیشل تحقیقات ہو۔

اسی طرح یہاں سیکرٹریوں کے دفاتر میں سال سے زیادہ کی مسلیں پڑی سڑ رہی ہیں۔ جب ہم عوامی پریشانی کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ فارسٹ گارڈ سے لاکھوں عوام کا دم ناک میں ہے تو ہمارے محترم وزیر اس کو وقار کا سوال بنا کر کہتے ہیں کہ جنگل کی ذرا سی لکڑی بھی سونے سے زیادہ قیمتی ہے پھر جب ہم کہتے ہیں کہ ٹھیکیدار فارسٹ افسروں سے مل کر لاکھوں روپوں کی لکڑی تباہ کرتے ہیں تو ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی — ہم کہتے ہیں کہ پولیس میں عوام کی رپورٹ درج کرنے

(باقی صفحہ)

عورت کی تقدیر — صوبائی اسمبلی کا ایک دلچسپ واقعہ

لاہور- ۱۶ مارچ - صاحبزادی محمودہ بیگم صوبائی اسمبلی میں ضمنی بجٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہنا چاہتی تھیں کہ صوبے میں زچہ و بچہ کی بہبودی کی سہولتیں بالکل ناکافی ہیں۔ مگر جو الفاظ ان کے منہ سے نکلے وہ یہ تھے "کہ عورت کو بچے کی پیدائش کے وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے۔" اس پر ایوان میں ایک طویل قہقہہ پڑا۔ اور خانزادہ تاج محمد بولے " خدا عورت کی حالت پر رحم کرے"۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا۔ "یہ تو عورت کی تقدیر ہے اس کا شکوہ اللہ تعالیٰ سے کرنا چاہیئے"۔

صاحبزادی :- "اسمبلی میں ہماری تعداد بے وقعت ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آئندہ اسمبلی میں عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔" پیر محمد خان :- "اور ہم اقلیت ہو کر رہ جائیں گے۔"

مولانا غلام غوث ہزاروی :- جناب اسپیکر، کیا یہ طبقاتی بحث نہیں ہے؟"

پیر محمد :- مولانا! عورتوں کی تکلیف بھی سن لیجئے۔"

صاحبزادی :- "مجھے تعجب ہے۔ کہ مرد عورت کی تکلیف کا تذکرہ سن کر ہنسنے لگے ہیں (یہ کہہ کر صاحبزادی خود بھی ہنسی ضبط نہ کر سکیں) حکومت کو بالغ عورتوں کی تعلیم پر بھی توجہ دینی چاہیئے۔"

خانزادہ :- (وزیر تعلیم بیگم محمودہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس مملکت میں تو آپ کی اپنی بادشاہی ہے۔"

عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے سلسلہ میں مودودی صاحب کی تردید

جناب صاحبزادہ محمد عارف صاحب ناظم جمعیت علماء اسلام کندیاں شریف

اولاً یہ بات ذہن نشین کر لینی ضروری ہے کہ اسلام صرف علمی مذہب نہیں۔ بلکہ سلف صالحین سے اس کی عملی صورت بھی منقول ہے۔ اسلام کو محض دماغی کاوشوں سے پیدا نہیں کیا بلکہ ایک مجموعی مکمل شکل در صورت میں منقول ہوتا چلا آرہا ہے۔ دین اسلام کا مجموعی تعلق اوپر سے ہے۔ ہم از خود نیچے سے کسی جدید دین کے اختراع کے مجاز نہیں دین اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان سے صحابہ کرام نے سیکھا انہوں نے ان عقائد پر خود بھی ایمان رکھا اور اسی پر امت مسلمہ کو قائم اور مستحکم رہنے کی تلقین فرمائی پھر اسی طرح کسی درمیانی انقطاع کے بغیر دین سپرد ہوتا چلا آیا۔ خداوند قدوس کی ذات بالکل کا یہ کرشمہ ہے کہ دین پر بحث و تمحیص کا تمام کام تابعین اور تبع تابعین کے دور میں ختم ہو گیا۔ چنانچہ منقول ہے حضرت انور شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی ذات گرامی کو وقت کا مجدد کہنا بے جا نہ ہوگا، فرمایا کرتے تھے کہ میرا ہر اجتہاد امام ابو حنیفہ رح کے اجتہاد کے مطابق نکلتا ہے اس لئے جب دین کے مسائل پر بحث کی جائے تو اس کو محض دماغی اختراع اور لغت کے ہیر پھیر سے از سر نو شروع کر دینا ایک ناش غلطی ہے کوئی بھی جدید ترین لیڈر یا عالم اپنے عقل و فہم کے بل بوتے پر دین میں نئی راہ پیدا کرنے کا مجاز نہیں (اور مودودی کی طرح جس نے بھی اپنے کو اس کا مجاز سمجھا ہے گمراہی کے عمیق گڑھے میں جا گرا)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کا عقیدہ ایک اجماعی اور مسلمہ عقیدہ تھا۔ مگر مودودی صاحب نے ایک نئی راہ نکالتے ہوئے یہ فرمایا کہ یہ مختلف فیہ مسئلہ ہے اور اسے ماننا اسلامی عقاید میں شامل نہیں صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ اجماع صرف نزول مسیح پر ہے رفع جسمانی نہیں اور نہ ہی یہ اسلامی عقائد میں شامل ہے۔ گزارش ہے کہ جب رفع جسمانی پر اجماع ثابت نہیں ہوتا تو نزول مسیح پر کس طرح اجماع مان لیا جائیگا جب ایک چیز کی ابتدا ہی غیر محقق ہو تو اس کی انتہا کو حتمی اور یقینی کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ مسیح علیہ السلام کی رفع جسمانی کے متعلق قرآن کریم تصریح فرما چکا ہے، احادیث اور روایات میں یہ ایک طے شدہ امر تھا۔ اس لئے اس کے تکرار کی ضرورت نہیں تھی، احادیث میں دوسرے پہلو یعنی نزول مسیح پہ زور دیا گیا اور فی الحقیقت اسی پہلو پہ زور دینا مناسب بھی ہے۔ اگر ہم نزول مسیح پر اجماع مانیں جس کا مودودی صاحب نے اقرار کیا ہے تو ہمیں لازماً رفع جسمانی مسیح پہ بھی اجماع ماننا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ظاہر بات ہے کہ جو شخص جسم کے ساتھ اترے گا وہ یقیناً جسم کے ساتھ اٹھایا گیا ہوگا۔ اگر جسم کے ساتھ اٹھایا گیا ہو۔ اس کو لازماً دوبارہ جسم کے ساتھ ہی اترنا ہوگا۔ اب یا تو صاحب موصوف نزول مسیح مع الجسد کو بھی نہ مانیں یا رفع جسمانی کو مان کر اس اختلاف کو ختم کر دیں (کیوں ختم کریں آپ کو تو اپنے جاہلانہ اجتہاد کے ذریعہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے سستی شہرت حاصل کرنے میں مزہ آتا ہے۔ مدیر)

قرآن مقدس نے واضح طور پر یہ اعلان فرمایا ہے وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما۔ ان لوگوں نے نہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ خداوند قدوس نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مسیح کا جسم آسمان کی طرف اٹھایا گیا تھا یا روح ؟ چونکہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ مرنے کے بعد ہر مسلمان کا روح آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اب اگر یہاں صرف روح کا اٹھایا جانا مقصود ہوتا تو اللہ رب العزت قتل کی مطلق نفی نہ فرماتے۔ اس لئے صاف ظاہر ہے خداوند قدوس نے مسیح علیہ السلام کے قتل اور صلیب پر چڑھنے کی مطلق نفی فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو جسم کے ساتھ ہی اٹھایا گیا ہے اور کان اللہ عزیزاً حکیما مسیح کے رفع جسمانی کی دلیل ہے۔ کیونکہ انسانی عقل اس بات کو باور کرنے کے لئے تیار نہیں تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جسم کے ساتھ دوسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ غالب ہے۔ حکمت والا ہے جو چاہے کر سکتا ہے (اگر مودودی صاحب قرآن پاک کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے تو ان کو صاف نظر آ جاتا کہ آیت میں اسی ذات کے رفع کا ذکر ہے جس کو قتل کرنے اور سولی پر چڑھانے کی نفی کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ قتل روح کا نہیں ہوتا اس لئے رفع بھی جسم سمیت ہوا ہے)

رفع جسمانی کا ماننا اسلامی عقائد میں شامل ہے

مودودی صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کو ماننا اسلامی عقاید میں شامل نہیں اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مفسرین نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے۔

(۱) الیواقیت والجواہر حصہ دوم صفحہ ۱۴۶

فقد ثبت نزولہ علیہ السلام بالکتاب والسنۃ وزعمت النصاریٰ۔ ان ناسوتہ صلب ولاھوتہ رفع والحق انہ رفع بجسدہ الی السماء والایمان بذالک واجب۔ مسیح علیہ السلام کا نزول کتاب وسنت کے ساتھ ثابت ہے۔ نصرانیوں نے گمان کیا کہ ان کے جسم کو پھانسی دی گئی اور روح کو اٹھایا گیا لیکن حق یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کو جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ اور اس کے ساتھ ایمان رکھنا واجب ہے۔ اب فرمائیے مودودی صاحب تو فرماتے ہیں سرے سے یہ اسلامی عقیدہ ہی نہیں۔ اور مفسرین کہتے ہیں کہ اس پر ایمان رکھنا واجب ہے (مرزا غلام احمد قادیانی کی گمراہی کی ابتدا بھی اسی رفع جسمانی کے انکار سے ہوئی تھی۔ مدیر)

(۲) روح المعانی جز سادس صفحہ ۱۱

بل رفعہ اللہ کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ای بل رفعہ سبحانہ الیہ یقیناً یقینی طور پر مسیح علیہ السلام کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ الکلام رد وانکار لقتلہ واثبات لرفعہ علیہ السلام وفیہ تقدیر سفاف ای الی سمائہ وقال ھو حیّ فی السماء الثانیۃ علیٰ ما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث المعراج۔ حدیث معراج میں حضور کا عیسیٰ علیہ السلام سے جو ملاقات کا ذکر آتا ہے۔ اس سے مراد روحانی ملاقات نہیں ہے بلکہ مسیح علیہ السلام کے جسد مبارک سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات ہوئی تھی اور قیامت کے مذاکرے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بات فرمائی تھی کہ دجال پیدا ہوگا اور میں نازل ہوں گا۔

تفسیر کبیر حصہ دوم صفحہ ۶۸۹ ن

التوفی اخذ الشیی وافیا لما علم اللہ ان من الناس من خطیم بباله ان الذی رفعہ اللہ الی السماء ھو روحہ لا جسدہ ذکر ھذا الکلام لیدل علی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ و بجسدہ ویدل علی صحۃ ھذا التاویل قولہ تعالیٰ وما یضرونک من شیی۔ توفی کا معنی کسی چیز کا پورا پکڑنا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جانا کہ بعض لوگ اپنے دلوں میں یہ خیال کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کا روح آسمان کی طرف اٹھایا ہے جسم نہیں اٹھایا تو اس کلام کا ذکر فرمایا یعنی فرمایا۔ انی متوفیک ورافعک الیّ تاکہ یہ دلالت کرے کہ مسیح علیہ السلام کو بتمامہ روح اور جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا ہے اس تاویل کے صحیح ہونے پر اللہ کا یہ قول دلالت کرتا ہے وما یضرونک من شیی۔

(۳) امت کے اولوالعزم علماء نے رفع جسمانی پر اجماع امت کیا ہے۔ التلخیص الحبیر جلد ثانی صفحہ ۳۱۹ واما رفع عیسیٰ علیہ السلام فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علیٰ انہ رفع ببدنہ حیاً (یعنی محدثین اور مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جسم کے ساتھ زندہ اٹھا لیا گیا۔

رفع جسمانی سے کن لوگوں نے اختلاف کیا

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۱۳۶۔

وانکرت المعتزلۃ والفلاسفۃ والیھود والنصاریٰ عروجہ بجسدہ الی السماء یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا جسم کے ساتھ زندہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا انکار صرف ان چار گروہوں نے کیا معتزلہ فلاسفہ یہود اور نصاریٰ۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ سلف میں اس مسئلہ پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ کیا وہ ان گروہوں کو اسلاف کے زمرہ میں شامل فرماتے ہیں اور یقیناً یہی ان کے اسلاف ہوں گے کیونکہ ہمیں اس مسئلہ میں سوائے ان چار گروہوں کے کسی مفسر اور

(باقی صفحہ ۔۔)

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

۲۲ - مارچ ۱۹۶۴

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے !

مودودیوں کا اخلاق

"ایشیا" مودودی فرقہ کا ایک اخبار ہے - اس کے لکھنے والے محترم نصر اللہ خاں صاحب عزیز کسی وقت آزادی پسند جماعتوں کے حامی اور حق گوئی میں ممتاز تھے مگر جب سے انہوں نے اپنے تمام اغراض و مقاصد کو مودودی صاحب سے وابستہ کر دیا ہے وہ اسی کے دماغ سے سوچتے اور اسی کی زبان میں بات کرتے ہیں - اس نئے فرقے کی چند خصوصیات ہیں - جھوٹ بولنا - کریڈٹ حاصل کرنے کا شوق - اقتدار کی ہوس - اور ہر ایک پر تنقید کرنا - تنقید کی بیماری تو اتنی سخت ہے کہ اس کے تعدیت سے نہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہما بچ سکتے ہیں نہ انبیاء علیہم السلام - ان پر مودودی کی کتابوں میں ایسی تنقیدی نکتہ چینیاں، موجود ہیں جن کو ایک صحیح مسلمان برداشت نہیں کر سکتا - مگر اس فرقہ والوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی - ان کا اصول ہے کہ تنقید سے بالا سوائے رسولِ خدا کے کوئی بھی نہیں ہے (رسول خدا کا استثناء بھی محض فریب ہے - اس لئے کہ رسولِ خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی مودودی صاحب نے کیڑے نکالتے ہوئے) یہاں تک رسائل و مسائل حصہ اول میں لکھا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے زمان و مکان کے بارہ میں جو کچھ فرمایا وحی سے نہ تھا، بلکہ آپ نے اپنے گمان سے کہا جو تاریخ سے صحیح ثابت نہیں ہوا (انا للہ و انا الیہ راجعون) چودھویں صدی کے اس خود ساختہ مجتہد کو اتنا علم نہیں ہے کہ دین کے بارہ میں پیغمبر جو بات کہتا ہے وہ وحی الٰہی سے کہا کرتا ہے - قرآن پاک میں ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ - کہ پیغمبر اپنی خواہش سے نہیں بولا کرتا وہ جو کہتا ہے وہ اس کی طرف وحی ہوتی ہے - خدانخواستہ اگر اپنی رائے سے ان سے کوئی اجتہادی لغزش صادر ہو جائے وحی الٰہی بہت جلد اس کی اصلاح کر دیتی ہے - مگر باوجود اس اصول کے جب مودودی صاحب پر تنقید کی جائے تو ان کا پارہ چڑھ جاتا ہے اور وہ بے باہر ہو جاتے ہیں - ان کو اپنی اور مودودی کی آنکھوں کا شہتیر نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھوں کا تنکا نظر آ جاتا ہے - اس کی تازہ مثال دیکھنی ہو تو ایشیا کا پرچہ ۱۲ مارچ ۶۳ء دیکھئے - اس کے صفحہ ۳ سطر بیس پر صوبائی اسمبلی پر تنقید کرتے ہوئے ہمارے معاصر عزیز صاحب لکھتے ہیں "خصوصاً صوبائی اسمبلی میں گفتگو اور بحث کا معیار اتنا پست اور شرمناک ہے -"

(۱) اخلاق کے ان پتلوں سے کوئی پوچھے کہ خود آپ کے یہ الفاظ شرمناک نہیں ہیں جو آپ قوم کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے افراد اور نمائندگان قوم کے بارہ میں لکھ رہے ہیں

(۲) پھر اسی مضمون کا عنوان آپ نے بھان متی کا کنبہ لکھا ہے یہ بھی آپ نے لا تنابزوا بالالقاب (قرآنی حکم کے خلاف کیا)

(۳) اسی پرچہ کے اسی صفحہ اور اسی کالم کی آخری سطر میں آپ لکھتے ہیں "یہ معاملہ اس اسمبلی کے ارکان کی طرف سے پیش کیا جا تا رہا ہے - جو اپنے روزانہ کے الاؤنسوں میں اضافہ کرنے کے لئے تانگے اور ریڑھے کے کوچوانوں کی طرح بڑھ چڑھ کر مطالبہ کرتے رہے ہیں اور پوٹے ٹیک کر لڑتے رہے ہیں -"

ممبران اسمبلی کو کس طرح کوچوان سے تشبیہ دی اور پوٹے ٹیکنے کا کتنا خوبصورت جھوٹ ایجاد کیا -

(۴) اسمبلی کے اندر اگر اس مودودی الزام کا واقعی کوئی مصداق ہے تو وہ خود اسی فرقے کے بزرگ راؤ خورشید علی صاحب ہیں - جنہوں نے گذشتہ اجلاس اسمبلی میں منٹگمری کے ڈی سی کو فرعون مزاج کہا بلکہ یہاں تک کہا کہ اس کو شریف زادوں کی طرح بات کرنی نہیں آتی -

الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

(۵) اہل حدیث کا اخبار "الاعتصام" نے بقول ایشیا، اداریہ لکھا ہے کہ غلاف کعبہ کی تیاری پر جشن منانے کی طرح مودودی صاحب ایک بدعت کا آغاز کر رہے ہیں - اس پر "ایشیا" کا مقالہ نگار لکھتے ہیں کہ یہ اعتراض وہ مولوی کر رہے ہیں جو گلے گلے تک بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں - دیکھا آپ نے ایک جماعت کا اخبار علمی رنگ میں ایک بات کو بدعت کہہ رہا ہے بجائے اس کے کہ اس علمی بحث میں آپ بھی اس کا علمی جواب دیتے - الٹے گلے تک بدعات میں ڈوبا ہونے کا الزام لگا کر اپنی علمی بے بضاعتی اور زبانی بے راہ روی کا ثبوت بہم پہنچایا -

(۶) اور سنیئے مودودی صاحب اپنی کتاب خطبات کے صفحہ ۱۹۶ میں لکھتے ہیں "مکہ معظمہ کے منتظر پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں - خدا کا گھر ان کے لئے جائداد بن گیا ہے پھر اسی صفحہ میں آگے چل کر لکھتے ہیں" یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی سی حالت اس دین کے نام نہاد خدمت گزاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے - جس نے مہنت گری کے کاروبار کی جڑ کاٹ دی تھی -"

کعبہ یعنی بیت اللہ شریف کے مجاوروں کو بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں سے تشبیہ دینا - اور ان کے کاروبار کو مہنت گری سے تعبیر کرنا یہ کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا مگر مودودی صاحب کے بے باک قلم کا کیا ٹھکانہ -

خدا کی شان کہ خانہ کعبہ کی شان میں ایسا لکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں رسوا کر دیا - اب یا تو وہ اپنی عبارت سے توبہ کریں گے یا خود مہنت اور پنڈت کے مشابہ ہوں گے - کعبہ شریف کے مجاور تو خانہ کعبہ کا دیدار کراتے اس کے طواف میں سہولت پہنچاتے اور طرح طرح سے خدمت کر کے محنتانہ لیتے ہیں - مگر مودودی صاحب خانہ کعبہ کی بجائے غلاف کعبہ کے مجاور بن کر اس کو حصولِ اقتدار کا ذریعہ بنا لیتے ہیں - کعبہ کے مجاورین اور عرلوں کے لئے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تھی کہ ان کو رنگا رنگ کے پھل اور غلے عطا فرما - اللہ تعالےٰ نے وہ قبول فرما کر قیامت تک لوگوں کے دلوں میں بیت اللہ الحرام کی زیارت کی تڑپ رکھ دی اگر کعبہ شریف کی زیارت کرانے والوں کو پنڈت اور مہنت کہا جا سکتا ہے تو غلاف کعبہ کی زیارت کرانے والے کیوں پنڈت نہ کہلائیں گے وہ نقد کی صورت میں محنتانہ وصول کرتے ہیں یہ اقتدار کے لئے یہ پاپڑ بیلتے اور اپنا پروپیگنڈا کرتے ہیں - شکر ہے کہ یہ غلاف کعبہ ہے اگر ان کو کعبہ پھرانے کی طاقت ہوتی تو یہ اس کو بھی ہر ہر گاؤں کے لوگوں کے پاس لے جاتے - خدانخواستہ کعبہ کے مجاور پنڈت ہیں تو مودودی صاحب مہا پنڈت کیوں نہ ہوں - اب اٹھارہ مارچ ۶۳ء کے اخبار امروز میں حضور کی ایک اطلاع درج ہے : کہ "غلاف کعبہ کے زائرین سے ایک ہزار روپیہ نذرانہ وصول ہوا -" دیکھا کیسے اللہ تعالےٰ نے مودودی صاحب کے الفاظ خود ان کے منہ پر دے مارے انہوں نے بیت اللہ شریف کے مجاوروں کی شان میں گستاخی کی - اب شہر بہ شہر ان کے حواری غلاف کعبہ کو پھراتے اور اس کے مجاور بنے ہوتے ہیں - جس پر اہل حدیث فتوے صادر کر رہے ہیں - بہر حال مودودی فرقہ بداخلاقی بدزبانی کا مرتکب خود ہوتا ہے اور الزام اوروں کو دیتا ہے اسی کو کہتے ہیں - "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" - اللہ تعالےٰ ان کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے - آمین -

عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کا ماتم

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے فیصلے کے مطابق تمام ملک میں ملک گیر یوم احتجاج منایا گیا - لاکھوں افراد نے جمعیۃ کے شائع کردہ محضر ناموں پر دستخط کر چکے ہیں اور ابھی تک یہ مہم جاری ہے دفتر "ترجمان اسلام" میں قرار دادوں کا انبار جمع ہو چکا ہے اور یہ قرار دادیں اور محضر نامے صدر پاکستان، وزیر قانون قومی اسمبلی کے سپیکر مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی کو بھیجے جا رہے ہیں چونکہ ان قرار دادوں کا مفہوم ایک ہی ہے اس لئے صرف مقامات اور منظور کروانے کی تفصیل پر اکتفا کر رہے ہیں کیونکہ اگر یہ جگہ کی مفصل کارروائی دی جاتے تو پرچہ اسی کی نذر ہو کر رہ جائے -

قرارداد

موجودہ عائلی قوانین کو مشرقی و مغربی پاکستان کے عامۃ المسلمین اور جمعیۃ علماء اسلام نے شریعت اسلامیہ کے خلاف قرار دیا ہے اور یوں بھی حکومت کو کوئی حق نہیں کہ وہ مسلمانوں کے معتقدات اور مذہبی احکام میں مداخلت کرے اسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا -

سکھر جامع مسجد عیدگاہ سکھر (زیر صدارت نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام)

(باقی صفحہ پر)

معبود و مستعان صرف اللہ ہی ہے

(قسط ۳)

ایم عبد الرحمن صاحب لدھیانوی ۔ شیخوپورہ

(۱۲) وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (۲۵پ - ع۱۳)

(ترجمہ) اور اختیار نہیں رکھتے وہ لوگ جن کو یہ پکارتے سفارش کا مگر جس نے گواہی دی سچی اور ان کو خبر تھی اور اگر تو ان سے پوچھے کہ ان کو کس نے بنایا تو کہیں گے اللہ نے پھر کہاں سے اُلٹ جاتے ہیں ۔ یعنی آنحضرت سفارش کر سکتے ہیں کہ جس نے ان کے علم کے موافق کلمۂ اسلام کہا اس کی گواہی دی بغیر کلمۂ اسلام کسی کے حق میں ایک حرف سفارش کا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرت سفارش بھی صالحین کریں گے جو سچائی کو جانتے اور اس کو زبان و دل سے مانتے ہیں دوسروں کو اجازت نہیں جب بنانے والا ایک اللہ ہے تو بندگی کا مستحق کوئی دوسرا کیوں کر ہو گیا ۔ عبادت نام ہے انتہائی تذلل کا ۔ وہ اسی کا حق ہونا چاہیئے جو انتہائی عظمت رکھتا ہے عجیب بات ہے مقدمات کو تسلیم کرتے ہیں اور نتیجہ سے انکار؟

حدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز میں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے تھا ۔ آپ نے مجھ سے فرمایا ۔ لڑکے! تم خدا کے حقوق کی نگہداشت رکھو ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نگہداشت کریگا تم اللہ تعالیٰ سے امداد چاہو یہ بھی سمجھ لو کہ اگر تمام مخلوق تمہارے کسی نفع کے واسطے جمع ہو ۔ تو کسی قسم کا نفع نہیں پہنچا سکتی ہاں اتنا پہنچائے گی جتنا اللہ نے تمہارے واسطے مقرر کر رکھا ہو گا ۔ اگر تم کو کسی قسم کے ضرر دینے پر مخلوق کا اجتماع ہو جائے تو اللہ نے جو تحریر کر دیا ہے اتنا ہی ضرر پہنچائے گی ۔

تقدیم عبادت کی وجوہات

(۱) گویا نمازی کی التجا ہے کہ خداوندا اس نے عبادت تو شروع کر دی مگر اتمام کی توفیق مجھے عنایت فرما (۲) گویا نمازی کی التجا ہے کہ خداوندا! میں نے وجود کو تیری عبادت میں حاضر کر دیا مگر میرا دل تنفر حضوری سے محروم اور میرے قابو سے باہر ہے لہٰذا اس حضوری قلب کے لئے تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں ۔ کیونکہ تمام کائنات کے دل تیری دو انگلیوں کے درمیان ہیں تو جدھر چاہے پھیر دے (۳) عبادت مطلوب مولیٰ ہے لہٰذا اس کا تقدیم ہونا بھی اولیٰ ہے (۴) عبادت کا تعلق ہدا سے ہے ۔ اور استعانت کا تعلق ہدایت سے ہے ۔ لہٰذا اول کو اول کے قریب اور ثانی کو ثانی کے قریب رکھا گیا ۔ (۵) ایاک نستعین کو مؤخر کرنے سے آیت کا قافیہ ٹھیک بیٹھ جاتا ہے (۶) گویا نمازی کی التجا ہے کہ خداوندا ، میں تیری عبادت شروع کر بیٹھا ہوں مگر اس میں تیرے سوا کسی کی امداد نہیں چاہتا ۔ بلکہ میں اس معاملہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اقتدا کرتا ہوں ۔

بعض عارفین فرماتے ہیں ایاک نستعین سے مراد طلب معائنہ ہے کہ خداوندا عبادت ہمارا کام اور رتبہ معائنہ عنایت کر کے منصب عین الیقین پر پہنچانا تیرا کام ہے ۔ سفیان ثوری شام کی نماز میں ایاک نستعین پر پہنچے تو غش کھا کر گر پڑے ہوش آنے پر فرمانے لگے میں ڈر گیا شاید مجھے یوں نہ کہا جائے کہ اے دروغگو بیماری کے وقت طبیب کے پاس کیوں جاتا ہے؟

(۱۳) اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (پ۱۴ ع۸) (ترجمہ) بھلا جو پیدا کرے برابر ہے اس کے جو کچھ نہ پیدا کرے کیا تم سوچتے نہیں ؟ اور اگر تم شمار کرو اللہ کی نعمتوں کو نہ پورا کر سکو گے ان کو ۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

تشریح ۔ سوچنا چاہیئے کہ کس قدر حماقت ہے کہ جو چیزیں ایک مکھی کا پر اور مچھر کی ٹانگ بلکہ ایک جو کا دانہ یا ریت کا ذرہ پیدا کرنے پر قادر نہ ہوں انھیں معبود و مستعان ٹھیرا کر خداوند قدوس کے برابر کر دیا جائے جو ان کروڑ بالا عجیب و غریب مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور ان کے محکم نظام کو قائم رکھنے والا ہے اس گستاخی کو دیکھو اور خدا کے انعامات کا خیال کرو حقیقت میں انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ۔ جو نعمتیں اس سے پہلی آیات میں بیان ہوئی ہیں وہ تو مشتے نمونہ از خروارے تھیں ۔ ورنہ خدا کی نعمتیں تو اس قدر ہیں جن کا تم کسی طرح شمار نہیں کر سکتے ۔ ان بے شمار نعمتوں کا شکر کسی طرح کس سے ادا ہو سکتا تھا ۔ بہت اعلےٰ شکر میں جو کیا ہی ہو سکتا ہے خود اس سے درگذر کرتا اور تھوڑے سے شکر پر بہت سا اجر عطا فرماتا ہے یا یہ کہ کفران نعمت کے جو شخص تو بہ کر کے باز آ جائے تو حق تعالیٰ اس کی پچھلی کوتاہیوں کو بخش اور آئندہ کے لئے رحمت مبذول فرماتا ہے ۔ بلکہ نا شکری کی حالت میں بھی اپنی رحمت واسعہ سے اس کو بالکل محروم نہیں کرتا بلکہ ہزاروں طرح کی نعمتیں دنیا میں خاطر خواہ کرتا رہتا ہے ۔

(۱۴) وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۱۴ ع۸) (ترجمہ) اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوا کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں ۔ مردے ہیں جن میں جان نہیں اور نہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے ۔ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا ۔

خدا تو وہ ہے جس کے عظیم الشان اور غیر محصور انعامات کا اوپر تذکرہ ہوا ۔ اب مشرکین کی حماقت ملاحظہ ہو ۔ کہ ایسے عالم الکل اور خالق الکل خدا کا شریک ان چیزوں کو ٹھیرا دیا جو ایک مکھی کا تنکا نہیں پیدا کر سکتیں بلکہ خود ان کا وجود بھی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے ۔ جن چیزوں کو خدا کے سوا پوجتے ہیں سب مردہ (بے جان) ہیں ۔ خواہ دوامًا مثلاً بُت یا فی الحال مثلاً جو بزرگ مر چکے اور ان کی پوجا کی جاتی ہے ۔ یا انجام و مآل کے اعتبار سے مردہ ہیں ۔ مثلاً حضرت مسیح و روح القدس اور ملائکۃ اللہ جن کی بعض فرقے پرستش کرتے تھے بلکہ جن کو بعض مسرغ الفطرت پوجتے ہیں سب پر ایک وقت موت طاری ہونے والا ہے پس جس چیز کا وجود دوسرے کا عطا کیا ہوا ہو اور وہ جب چاہے چھین لے اُسے خدا کس طرح کہہ سکتے ہیں یا عبادت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے ۔ یہ عجیب خدا ہیں جنھیں کچھ خبر نہیں کہ قیامت کب آئے گی اور وہ خود یا ان کے پرستار کب حساب و کتاب کے لئے اٹھائے جائیں گے ۔ یہیے جان اور بے خبر چیزیں کو خدا سمجھنا انتہائی حماقت اور ظلم ہے

(۱۵) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (پ۲۵ ع۲)

(ترجمہ) نہیں اس کی مانند کوئی چیز وہ ہر طرح اپنی ذات میں اس کا کوئی شریک ہے نہ صفات میں نہ اس کے احکام کی تعمیل کی طرح کسی کا حکم اور فیصلہ ہے نہ اس کے حکم کی طرح کوئی حکم ہے نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ عدیل نہ ہمسر نہ ہم جنس ۔

قرآن جس طرح ذات کی نسبت توحید صفات و افعال کا اثبات کرتا ہے مگر ساتھ ہی مشابہت کی قطعی نفی بھی کر دیتا ہے وہ کہتا ہے خدا حی و قیوم ہے ان صفات سے جو انسانی فکر میں آ سکتی ہیں متصف ہے وہ سننے والا ہے قدرت والا ہے ۔ دیکھنے والا ہے ۔ رحمت والا ہے ۔ سمجھنے والا ہے ۔ سننے والا ہے ۔ سب کچھ جاننے والا ہے ۔ اور پھر اتنا ہی نہیں بلکہ انسان کی طرح علم اور قدرت و اختیار اور ارادہ و فعل کی جتنی شائستہ تعبیرات ہیں انھیں بھی بلا تامل استعمال کرتا ہے ۔ لیکن ساتھ ہی صاف صاف کہہ دیتا ہے کہ یہ عدیم المثال ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں ۔ پس اگر انسان زندہ ہونا چاہے تو زندہ ہونے کی طرح نہیں ہو سکتا ۔ اس کی پروردگاری ہماری پروردگاری کی طرح نہیں ہو سکتی ۔ اس کا دیکھنا سننا وقت وید نہیں ہو سکتا جس طرح کے دیکھنے سننے اور جاننے کا ہم تصور کر سکتے ہیں

(باقی)

حضرت مولانا تاج الدین صاحب سابق امیر جمعیت بلند [illegible]

حضرت مولانا موصوف صاحب جمعیت شیخ [illegible] سنہ ۱۹۰ھ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکز [illegible] اور اسلام کے مجاہد سپاہی ہیں ۔ چند دن پہلے آپ پر فالج نے حملہ کر دیا تھا جس سے سارے علاقہ میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی ۔ ہم قارئین کے خصوصی تعاون کے محتاج ہیں درخواست کرتے ہیں کہ وہ حضرت مولانا موصوف کی صحت سے ابتداء کے ذریعہ علم عمل اور اہل اسلام کو نفع کرنے کی دعا فرمائیں ۔ (ادارہ)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

دنیا ترقی کر گئی! مگر انسانیت؟

جناب غلام محمد صاحب موسیٰ خیل ضلع میانوالی

اسلامی لائبریری

عام طور پر مجالس اور دوسری جگہوں میں جہاں چند آدمی حالات زمانہ پر بات چیت کرتے پائے گئے ہیں۔ تو گفتگو کے اخیر میں یا دوران آخر کار بعض آدمیوں کی زبان سے بے اختیار یہ فقرہ سنا گیا ہے۔ کہ "دنیا ترقی کر گئی ہے" اور ہمارے یہ مولوی۔ مُلّا وغیرہ وہی کے وہی ہیں۔ اور ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض اشخاص جو اپنے آپ کو نئی روشنی کا فرزند سمجھتے ہیں اور ہر نئی ادا اور فیشن کو اپنانے میں دیر نہیں کرتے۔ چاہے اُن کے نتائج ان کے لئے کتنے ہی بُرے کیوں نہ ہوں۔ یہاں تک کہہ اُٹھتے ہیں۔ کہ یہ دقیانوسی قسم کے انسان نہ خود ترقی کر سکتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو اس ترقی کے دور کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ جو کوئی کوشش بھی کرتا ہے۔ تو اس کے خلاف فتویٰ بازی شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح بقول ان کے وہ تقلیدی عادات اسلاف کر کے لکیر کے فقیر ہونے پر مصر ہیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج ہم دیگر اقوام سے پیچھے رہ گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔

کہ اس دنیا میں ان ذرائع اور لوازمات میں تبدیلی آچکی ہے۔ جو اس سے پہلے ادوار میں پائے جاتے تھے۔ وقت اور فاصلہ پر دنیا میں قابو پانے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ اور کی جا رہی ہے۔ بلکہ کافی حد تک اس میں کامیابی بھی ہو چکی ہے۔ پہلے ہم پیدل۔ گھوڑے یا اونٹ پر سفر کرتے تھے۔ اب موٹر۔ بس یا جہاز استعمال ہوتا ہے۔ پہلے کسی منزل پر پہنچنے میں مہینے یا ہفتے لگتے تھے۔ تو اب گھنٹے اور منٹ خرچ ہوتے ہیں۔ لوہے۔ پتھر اور لکڑی کے ہتھیاروں کی بجائے ایٹم اور راکٹوں نے جگہ لے لی ہے لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود دیکھنا یہ ہے۔ کہ جو چیز اس تمام کائنات کا جوہر ہے (انسانیت) اُس نے کہاں تک ترقی کی ہے۔ یہ تمام دریا۔ پہاڑ۔ خشکی۔ تری۔ جنگل۔ صحرا وغیرہ جس کی انسان متمتع ہو رہا ہے۔ اس میں کہاں تک ترقی ملی ہے۔ کیا وہ تمام انسانیت

سوز اعمال ختم ہو گئے ہیں۔ جس سے انسانیت پائمال ہے۔ لالچ۔ خود غرضی۔ بے انصافی ظلم۔ بد دیانتی۔ بد عہدی۔ چوری۔ بے راہ روی نا انصافی۔ بے مروتی وغیرہ تمام صفحہ ہستی سے کیا نام کے لئے بھی نہیں رہے اور کیا انسانیت آج اوج ثریا تک پہنچ کر چاند کو چوم رہی ہے یہ بات سوچنے سے تعلق رکھتی ہے۔ کہ جہاں تک کامل اور ابدی سکون کسی انسانی روح کو حاصل نہ ہو۔ تو اُس کے لئے آرام و آسائش اور ذرائع ان کی حقیقی خوشی کا باعث نہیں بن سکتے۔ بلکہ وہ ایک متذبذب اور غیر یقینی کی سی زندگی ہوتی ہے۔ جس سے انسان حقیقی راحت سے ہمکنار ہونے سے رہ جاتا ہے۔

آج ہم اگر دنیا کے حالات پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ دنیا کی دو بڑی طاقتیں اتنے ترقی پذیر ذرائع ہونے کے باوجود بھی انسانیت کی شمع کو جلا بخشنے کے برعکس تند و تیز جھونکوں کا سامان پیدا کر رہی ہیں۔ انہیں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں۔ جنیوا میں کئی بار ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ معاہدے ہوتے ہیں۔ اور پھر جب خود اُن کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ تو اس کا نام سیاسی ڈپلومیسی رکھا جاتا ہے۔ جو کہ انسانیت پر خندہ زن ہے۔ یو۔ این۔ او جس کو آجکل کی مہذب اور ترقی یافتہ دنیا انسانیت کا محافظ اور امن کی دیوی متصور کرتی ہے۔ خود اپنی آنکھوں کے سامنے انسانیت کا جنازہ اُٹھتے دیکھ رہی ہے۔ کانگو کے حالات۔ الجزائر میں مسلمانوں کا قتل عام ہو چکا۔ قضیہ برلن فلسطین میں مہاجرین کی زبوں حالی اور کشمیری عوام پر ناجائز تصرف وغیرہ وغیرہ یہ تمام انسانیت کے جسم پر ناسور نہیں تو اور کیا ہیں۔ یہ کتنی واضح بات ہے اور اسے کیسے ترقی کی دلیل کہا جا سکتا ہے کہ جو دنیا میں اپنے آپ کو ایک طرف تو امن کا پیامبر اور علمبردار کہلوا کر "پنج شیلا" کا جھنڈا لہراتا ہے اور خود گوا کو ہڑپ کر کے کشمیر کے عوام کو دانت دکھا رہا ہے بعینہٖ قومیت اور وطنیت کے پجاری بھی ایک دوسرے کی راہ کو روکتے ہیں اور تعصبیت کی وجہ سے حقارت کا نشانہ بناتے ہیں۔

اتنے دور کیوں جائیں۔ آؤ! اگر ہم اپنے محلہ یا معاشرہ پر نگاہ ڈالیں۔ تو ہمیں پتہ چلے کہ ہم کیا سے کیا ہو گئے ہیں۔ پڑوسی پڑوسی سے نالاں ہی نہیں بے التفات بھی ہے۔ کسی مظلوم کی امداد کی بجائے اس کی آہ پر ہنستا ہے۔ کسی کے ساتھ وعدہ وفا کرنے کی بجائے بد عہدی کو عقلمندی کہا جاتا ہے۔ کسی ظالم کو ٹوکنے اور روکنے کی بجائے داد دی جاتی ہے۔ انصاف کو زر سے خرید کر اپنی سرمایہ دارانہ ترقی پر فخر کیا جاتا ہے کسی کے دکھ میں شریک ہونے کی بجائے دُکھ میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح کسی کی تکلیف میں ہمدردی کی بجائے پریشانی اور تکلیف بڑھائی جاتی ہے۔ یہ کوئی دور کی بات نہیں۔ پچھلے بیس تیس سالوں میں دیہات میں اکثر ایسی مثالیں ملتی ہیں جن کو سن کر آج کا انسان متعجب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دیہات کا ایک چرواہا تمام گاؤں کی مفت بھیڑیں اور بکریاں چرایا کرتا تھا۔ دودھ بیچنے کو تو نہیں ملتا تھا لیکن ضروریات کے لئے جتنا کوئی چاہتا مل جاتا۔ بلکہ دودھ جیسی چیز کو بیچنا پاپ سمجھا جاتا تھا۔ سادگی اور ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ لیکن آج اس ترقی کے دور میں تمام چیزیں مفقود ہی نہیں عنقا ہوتی جاتی ہیں۔ خود غرضی اور نفس پرستی کو ترقی مل رہی ہے۔ ہر آدمی ایک دوسرے کو نیچا دکھا کر اترا رہا ہے۔ اور انسان سے انسان ٹکرا رہا ہے۔ ذہنی سکون اور امن کے لئے انسان ترس رہے ہیں۔ اور ساتھ دنیا ترقی کر گئی کا راگ الاپا جا رہا ہے۔

دنیا کی تاریخ میں اگر آپ کوئی پُر سکون اور امن و اطمینان کا دور تلاش کریں۔ تو یقیناً آپ تقریباً چودہ سو سال پہلے عرب کے ریگ زاروں میں ایک ایسی پکار پائیں گے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انسان ایک جیسے ہیں اور تمام اخوت اور مساوات کے رشتے میں منسلک ہیں۔ اور جو آجکل کے اس ترقی یافتہ دور میں اس جھوٹے بین الاقوامی مساوات کا بھانڈا پھوڑتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہادی برحق محسن انسانیت نے جس وقت دنیا کو صحیح انسانیت سے آگاہ کیا تو وہ قوم جو کبھی اپنی وحشت۔ بربریت اور جہالت کی وجہ سے ننگ انسانیت تھی۔ انسانیت کی علمبردار بن کر نکلی اور تھوڑے ہی عرصہ میں سسکتی دنیا کو امن وسکون کا پیام دیا۔ واقعات اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ جہاں کہیں بھی مسلمانوں کا لشکر گیا۔ اور کچھ دن کے لئے ٹھہرا۔ لیکن جب واپس جانے لگا تو وہاں کے عوام زار و قطار ان کی جدائی پر روتے پائے گئے۔ اور ان کے دور چلے جانے تک ان کی آنکھیں ان پر لگی رہیں ان کے اخلاق سے متاثر ہو کر غمناک رہیں۔ جس طرح ہم بحیثیت مسلمان اس اعتقاد و یقین کے ساتھ ہیں۔ کہ لعبد انہ خدا بزرگ و برتر ہی ہادی برحق اور محسن انسانیت ہے اسی طرح اس دنیا میں صحیح ترقی کا تصور تب ہی پیدا ہو سکتا ہے اور کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ ہادی کائنات کے بزرگ و برتر ہستی کے بزرگ تر اسوۂ حسنہ کی پیروی اور تقلید کی جائے۔ اس کی سیرت کو مشعل راہ بنا کر تمام دنیا کو اس کی خوشبو اور مہک سے معطر کیا جائے۔ جیسا کہ آپ اور آپ کے خلفائے راشدین کی زندگیاں اس پر دال ہیں۔ آج ہم ان ذرائع کی ترقی پر نازاں ہیں جو انسانیت کے لئے ایجاد و اختراع میں لائے گئے ہیں۔ لیکن خود انسانیت کے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ جب مادہ دنیا کی مصنوعی چمک اور ظاہری آرائش ہماری آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے۔ تو ہم پکار اُٹھتے ہیں "کہ دنیا ترقی کر گئی ہے" لیکن کبھی اس کی حقیقت اور باطن تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم صحیح سیرت و کردار کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔

کاش! اگر ہمارے اندر صحیح ترقی کا تصور پیدا ہوتا۔ تو مسٹر نسیم یعقوب جیسے دشمنان انسانیت کے لئے سرمان روح نہ بنتے۔

نئی تہذیب اپنے ہاتھوں خود آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تریاقی

عجیب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں۔ قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے بیٹری ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت ۵۰/۶ روپے

اکسیر جریان احتلام (سپرمے ٹوریا) یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کیلئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۵/۲۴ روپے

لجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ جوڑوں کا سوجھ جانا۔ جوڑوں کے درد اور فالج وغیرہ کے لئے نایاب تیل ہے قیمت پورا کورس ۵/۲۴ روپے

انجلین (جوں مار تیل) وہ لوگ جن کے سر اور بدن میں جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لئے بے ضرر تیل ہے۔ مستورات بچے بوڑھے جوان سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۵۰/۱ روپیہ

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام

بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

انقلاب شام!

فوجی انقلاب کے بعد شام میں بھی صدر ناصر کے حامی برسر اقتدار آ گئے ہیں۔ مصر، یمن اور عراق نے انقلابیوں کو کسی غیر ملکی مداخلت کے وقت فوجی امداد دینے کا بھی اعلان کیا ہے ۱۹۵۱ء میں شام عرب لیگ کا حامی اور عرب قوم پرستی کا علمبردار رہا ہے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کو شام کے کمانڈر انچیف جنرل تبری کرنل سراج کے ہمراہ قاہرہ گئے اور وہاں مصر کے صدر جمال عبدالناصر اور کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عامر کے ساتھ دونوں ملکوں کی فوجوں کے ادغام اور مصر و شام کے وفاق کی تجویز کو بروئے کار لانے کی بات چیت کی۔ چنانچہ اس فیصلے کے بعد ترکی نے اپنی فوجیں شام کی سرحد پر جمع کر دیں اور اتحادیوں نے شام کے خلاف پراپیگنڈہ مہم شروع کر دی۔

اس وفاق سے پہلے دوسری جنگ کے بعد ۱۹۴۶ء میں شام کو خود مختاری ملی تھی اس وقت لبنان بھی شام کا ایک حصہ تھا۔ مگر بعد میں اسے علیحدہ کر دیا گیا۔ جنگ کے بعد برطانوی شعبدہ بازوں نے "عظیم تر شام" کا منصوبہ بنایا اور تجویز کی کہ عراق شرق اردن اور شام کو ملا کر ایک ملک بنا دیا جائے۔ اردن کے شاہ عبداللہ جو انگریزوں کے دوست تصور ہوتے تھے اس منصوبہ میں پیش پیش تھے لیکن شاہ عبداللہ کے قتل کے بعد "عظیم تر شام" کا منصوبہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد برطانیہ کی طرف سے شام اور اردن کو ملانے کی تجویز دوبارہ پیش ہوئی لیکن ۵۶-۵۷ء میں عرب قومیت نے زور پکڑا اور اردن سے گلاب پاشا کے مزاج کا خاتمہ کر دیا گیا۔ جس کے بعد مصر، اردن، سعودی عرب اور شام میں باہمی معاہدے ہوئے ۱۹۵۶ء میں سویز پر اینگلو فرانسیسی اور اسرائیلی حملہ کے بعد ان ملکوں کی مشترکہ فوجی کمان کے قیام کی بات چیت بھی ہوئی لیکن ۱۹۵۷ء میں اردن اور سعودی عرب نے غیر ملکی دباؤ میں سرد مہری اور کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس کے بعد مصر اور شام کے وفاق کی تجویز جو کافی مدت سے زیر غور چلی آ رہی تھی۔ زیادہ واضح شکل میں سامنے آ گئی اور بالآخر ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء میں اس کا آغاز کر دیا گیا اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو قاہرہ اور دمشق سے مشترکہ اعلان جاری ہوا جس میں وفاق کی تجویز اور دونوں ملکوں کی فوجوں کو ایک کمان کے تحت کام کرنے کا اعلان تھا۔ مگر جنوری ۱۹۶۰ء میں ایک نئی تشکیل کا اعلان ہوا۔ اور وفاق کی بجائے ادغام کی تجویز منظر عام پر آئی۔ چنانچہ اسی تجویز کو عملی جامہ پہنایا گیا اس طرح دونوں کے اشتراک سے ایک نئی مملکت وجود میں آئی جس کا نام "متحدہ عرب جمہوریہ" رکھا گیا۔ اس موقعہ پر مصر اور شام میں تعطیل رہی اور بڑی خوشیاں منائی گئیں۔

لیکن مغربی ممالک اور ان کے عرب حواری اتحادی کب برداشت کر سکتے تھے۔ چنانچہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۱ء میں شامی فوج نے بغاوت کر دی۔ جس کے دس گھنٹے بعد دمشق ریڈیو نے اعلان کیا کہ صدر ناصر کے ذاتی نمائندے اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل عامر اور باغی لیڈروں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اور مارشل عامر نے باغیوں کے مطالبات تسلیم کر لئے ہیں۔ لیکن یہ سمجھوتہ عارضی ثابت ہوا اور آخرکار یہ بغاوت مصر سے شام کی علیحدگی ثابت ہوئی۔ ڈاکٹر مامون کزبری نے نئی کابینہ مرتب کی۔ مارچ ۱۹۶۲ء میں شام کی فوج نے پھر انقلاب برپا کیا۔ مگر پارلیمنٹ برقرار رہی۔ شام میں حکومت اور فوج کے تعلقات ہمیشہ خراب رہے اور اب مارچ ۱۹۶۳ء میں فوج نے پھر حکومت کا تختہ الٹ کر ملک پر قبضہ کر لیا۔

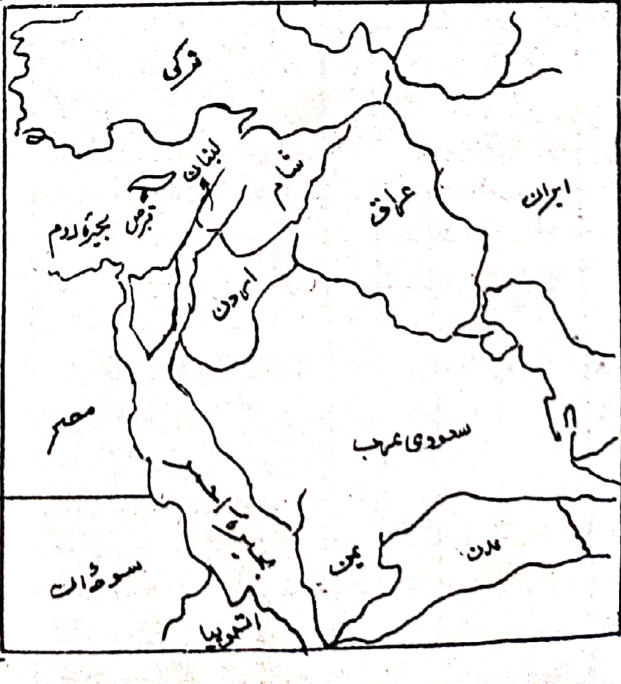

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی کا دورۂ سندھ
مقامی جماعتیں مطلع رہیں

امیر مرکزی حضرت مولانا درخواستی صاحب۔ ضلع رحیم یار خاں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ جملہ جماعتیں پروگرام مندرجہ ذیل کے مطابق قریبی مقام پر اجتماع میں شرکت فرماویں اور اجتماعات کو کامیاب بنانے کی کوشش فرماویں۔ اس امر کی سعی فرمائی جائے کہ ہر رکن کم از کم حضرت مولانا سے ضرور مل سکے۔

پروگرام

تاریخ	مقام	آمد حضرت مولانا صاحب	اجتماع	روانگی
۲۰ مارچ	بستی مومن	صبح ۸ بجے بذریعہ بس	بعد نماز ظہر	بعد نماز عصر
۲۰ مارچ	ظاہر پیر	پونے آٹھ بجے رات بذریعہ ٹرین	بعد نماز عشاء	۲۱ بعد نماز فجر
۲۱ مارچ	خان بیلہ	صبح ۹ بجے بذریعہ بس	بعد نماز ظہر	بعد نماز عصر
۲۱ مارچ	لیاقت پور	بوقت نماز مغرب	بعد نماز عشاء	بعد نماز فجر
۲۲ مارچ	ترنڈہ محمد پناہ	صبح نو بجے بذریعہ بس	بعد نماز جمعہ	بعد نماز عصر
۲۳ مارچ	داعو والہ	صبح ۸ بجے	بعد نماز ظہر	بعد نماز عصر
۲۳ مارچ	میرے شاہ	بوقت نماز مغرب	بعد نماز عشاء	۲۴ کو بعد نماز فجر
۲۴ مارچ	چک ۱۸۴ تحصیل صادق آباد	صبح نو بجے	بعد نماز ظہر	بعد نماز عصر
۲۴ مارچ	چک ۱۱۴ پی	بوقت نماز مغرب	بعد نماز عشاء	۲۵ بعد نماز فجر
۲۵ مارچ	دارث	صبح نو بجے	بعد نماز ظہر	بعد نماز عصر
۲۵ مارچ	تاج گڑھ	بوقت نماز مغرب	بعد نماز عشاء	۲۶ کو بعد نماز فجر
۲۶ مارچ	بدلی	صبح ۹ بجے	بعد نماز ظہر	بعد نماز عصر
۲۶ مارچ	راجن پور	بعد نماز مغرب	بعد نماز عشاء	۲۷ کو بعد نماز فجر
۲۷ مارچ	کوٹل حسن خاں	صبح نو بجے	بعد نماز ظہر	بعد نماز عصر
۲۷ مارچ	کوٹ عابد	بعد نماز مغرب	بعد نماز عشاء	

ضلعی امیر اور ناظم اعلیٰ مولانا کے ہمراہ ہوں گے مقامی جمعیتیں اس چٹھی کی رسید سے مطلع فرماویں تاکہ اطمینان ہو کہ اطلاع موصول ہو گئی ہے اور اس امر کی بھی وضاحت فرماویں کہ آپ کے ارکان جمعیۃ کس مقام پر حضرت مولانا سے ملیں گے۔

(میر عالم لغاری)

وہ لہرایا جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا

سرگودھا۔ جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر شمالی پنجاب نے جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے دفتر میں پرچم کشائی کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پرچم کشائی صرف ایک رسم نہیں بلکہ زندہ قوموں کا نشان ہے اور زندہ قوموں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے پرچم کا احترام و حفاظت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا اسلام کی سربلندی استحکام کی حفاظت کا ضامن ہے مولانا نے لوگوں کو دعوت دیتے ہوئے کہا ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے اس جھنڈے کے نیچے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ اسی موقع پر جناب شیخ خلافت علی فاروقی نے عوام کو خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا کہ یہ کوئی خود ساختہ جماعت نہیں بلکہ علماء حق اور دیوبند اکابر کا ایک گروہ ہے جو ہر دور میں اسلام کی حفاظت کرتا چلا آیا ہے یہ ایک فکری تنظیم ہے جس کا مقصد محض سیاسی اقتدار نہیں بلکہ دین فطرت کی نگہبانی اور حفاظت ہے۔ جناب فاروقی نے مفصل طور پر عوام کے سامنے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کو رکھا۔

کندیاں شریف میں جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس

مورخہ ۲۶-۲۷ مارچ کو زیر صدارت پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا عبدالحنان راولپنڈی، مولانا عبدالحکیم راولپنڈی، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد رمضان میانوالی اور دیگر زعماء جمیعۃ تشریف لا رہے ہیں احباب مطلع رہیں۔

جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان اور لکی مروت کے زیر اہتمام عائلی قوانین کے خلاف عظیم الشان کانفرنس

جمعیتہ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق جمعتہ الوداع اور عید الفطر کے اجتماعات میں ملک گیر احتجاج منایا گیا۔ جمعیتہ علماء اسلام کے پروگرام میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ ڈویژنل کانفرنسیں بھی منعقد کی جائیں۔ چنانچہ اسی پروگرام کے تحت پشاور، سکھر، سرگودھا ڈیرہ اسماعیل خان۔ لکی مروت میں عظیم الشان کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ کچھ جگہوں کی کارروائی پہلے آ چکی ہے۔ اب مندرجہ بالا کانفرنسوں کی کارروائی اختصار سے دی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

ڈیرہ اسمٰعیل خان کی عظیم الشان کانفرنس

اس عظیم کانفرنس میں ہر ضلع کے دیہات و قصبات اور محسود، بھٹنی، شیرانی قبائل کے نمائندوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ لاکھوں افراد کے عظیم اجتماع سے مولانا درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور ارباب اقتدار کو متنبہ کیا کہ قرآن و سنت میں تحریف کرنا خدا کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔

جناب مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی و نائب امیر جمعیۃ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے عائلی قوانین کی ہر دفعہ کو بار بار غور سے پڑھا لیکن افسوس کہ اس میں اسلام کی مخالفت کے سوا کچھ نہ پایا۔ مفتی صاحب نے واضح الفاظ میں کہا ہم قانون کا احترام کرتے ہیں اور آئینی ذرائع استعمال کرنا ہمارا مشن ہے ورنہ چند روز میں ایسے قوانین کا تار پود بکھیرا جا سکتا ہے۔

جناب قاضی عطاء اللہ صاحب نے انہی الفاظ میں کہا کہ جو قانون بھی قرآن و سنت کے خلاف ہوگا۔ جمعیۃ علماء اسلام اسے ختم کر کے دم لے گی۔

محسود قبائل کے نمائندہ جناب ملک بازگل خان محسود نے آنا وقبائل کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم آنا وقبائل اس غیر شرعی قانون کو پاکستان کے کسی حصہ میں برداشت نہیں کریں گے۔

جناب مولانا محمد عبداللہ بنوری نے اپنی اپنی تقریر میں اظہار تاسف کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان اس لئے حاصل نہیں کیا گیا تھا کہ اس میں اسلام کے خلاف قانون جاری کئے جائیں مسلمان نے کہا کہ ہم اس مقصد اور اپنے عزائم سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گے اور اسے صحیح معنوں میں پاکستان بنا کر دم لیں گے۔ بعد میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں

قرار دادیں

حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا۔

(۱) عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کر کے مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کیا جائے

(۲) جو ملک خدا و رسولؐ کے مقدس ناموں کے صدقے حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں خدا و رسولؐ کی توہین کنندہ عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی اور فرانسیسی مصنف کی کتاب (تمدن عرب) اور اس کے تراجم جن میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے ان کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) بھارت کی غیر معمولی جنگی تیاریوں کو ایشیا کے سب ممالک اور خصوصاً آزاد کشمیر اور پاکستان کے لئے بے حد خطرناک اور کھلا چیلنج قرار دیتے ہوئے تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت سے درخواست کی گئی کہ ملک کے ہر ہائی سکول میں فوجی ٹریننگ لازمی قرار دے کر ہر شہری کو ملکی دفاع کے لئے فوجی تربیت اور اسلحہ فراہمی کی سہولت دی جائے۔

(۴) کراچی میں مزدوروں پر فائرنگ سے پیدا شدہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے جلد تر تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا اور یہ کہ ذمہ دار کو قرار واقعی سزا دی جائے اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

(۵) اس قرار داد میں ضلع ڈیرہ کی بڑھتی ہوئی معاشی اور اقتصادی بدحالی پر سخت اضطراب کا اظہار کیا گیا اور افسوس کیا گیا کہ حکومت کے بار بار اعلانات کے باوجود آبپاشی آب نوشی اور صنعتی سکیموں کو معرض التوا میں ڈال رکھا ہے نہ معلوم یہ کس چیز کی سزا دینا مطلوب ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کھجوری کی سکیم جو یقیناً کثیر المنافع سکیم ہے کو جلد تر عملی جامہ پہنا کر ضلع ڈیرہ کے عوام کو مطمئن کرے۔ نیز آب نوشی اور آبپاشی کو زیادہ موثر کرنے کے لئے ضلع بھر میں ٹیوب ویل اور علیب مزرک ٹانک تا ڈیرہ نالہ میں حسب سابق پانی کے اجراء کا پابند و بست کرے۔

(۶) حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جس طرح حیدر آباد ڈویژن کمشنر کو دائمی سیٹلمنٹ کمشنر کے اختیارات بحیثیت سیٹلمنٹ مقدمات کے سماعت اور فیصلہ کرنے کے دیئے گئے ہیں۔ بعینہ اسی طرح ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ڈویژنل کمشنر کو دائمی سیٹلمنٹ کمشنر کے اختیارات تفویض کئے جائیں۔ تاکہ مقدمات کا فیصلہ موقعہ پر ملاحظہ کئے ہوئے موثر معلومات کی بنا پر جلد تر ہو سکے۔

لکی مروت

میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عائلی قوانین کے خلاف احتجاجی کانفرنس زیر صدارت شاہ صاحب مولانا جان محمد امیر ضلع منعقد ہوئی امیر ضلع اور صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں عائلی قوانین پر خوب سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ اس کے بعد مولانا محمد عمر صاحب لیڈر لیا نے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں ناظم اعلیٰ ضلع مولانا حمید اللہ جان نیازی نے عیسائی مشنری کی پاکستان میں ترقی پذیر تبلیغ آبادی کی روز افزوں ترقی و زنا کے خفیہ اور علانیہ اڈے ملک کی ابتر حالی پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ حکام پاکستان کا موجودہ رویہ ناقابل برداشت ہے۔ بعد ازاں علامہ مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ نے تقریر فرمائی کہ پاکستان دس کروڑ مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد صرف اس غرض کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔ کہ اس میں شرعی نظام نافذ ہوگا اور تمام خطۂ زمین میں ایک عظیم اسلامی مملکت ہوگی اب جبکہ پندرہ سال کی طویل مدت میں فحاشی بے حیائی۔ عریانی۔ انگریزی تہذیب و تمدن میں ذرا بھر فرق تو کجا بلکہ مزید دن دوگنی رات چوگنی ترقی پر ہے۔ ہم ان کروڑوں مسلمانوں کو جو پاکستان بنانے میں ہمارے برابر کے شریک تھے اور اب سکھوں اور ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دئے گئے ہیں جن کی پچاس ہزار عورتیں سکھوں اور ہندوؤں نے زبردستی چھین لئے ہیں اس سوال پر کیا جواب دیں گے ایسا پاکستان بنانے سے ہم پر کیوں اب ظلم کیا گیا۔

موجودہ آئین میں ایک دفعہ یہ بھی ہے۔ کہ اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائیگا اور گزشتہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں یہ بل پاس کیا گیا ہے کہ ملک کے تمام قوانین کتاب و سنت کے مطابق بنائے جائیں گے۔ جب میں نے پارلیمنٹ کے ہنگامی اجلاس میں وزیر قانون سے یہ سوال کیا کہ ملک کے تمام قوانین کتاب و سنت کے مطابق بنانے میں حکومت نے کہاں تک عمل کیا ہے۔ تو وزیر قانون نے صاف انکار کر کے فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔ مفتی محمود صاحب نے آگے چل کر فرمایا۔ کہ آئین تو یہ کہتا ہے۔ کہ اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ اب ہمارے سامنے یہ خدشہ ہے کہ اگر پارلیمنٹ کی اکثریت خلاف اسلام قوانین پر متفق ہو جائے کہ یہ اسلام کے عین موافق ہیں۔ تو ملک کا ہمیشہ کے لئے قانون بن جائے گا۔ حالانکہ وہ قوانین صریح خلاف اسلام ہوں گے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ اگر ارباب اقتدار کا یہ طرز عمل رہا تو تھوڑی مدت میں اسلام بالکل ختم ہو جائے گا اور پاکستان میں انگریزوں کی یادگار رکھا فرانہ نظام ہی رہ جائے گا۔ عائلی قوانین میں تمام دفعات کتاب و سنت کے خلاف اور غیر اسلامی ہیں۔ ہم انہیں کبھی برداشت نہیں کر سکتے ایک قرار داد کے ذریعہ اس کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

ڈویژنل حیدرآباد جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

حیدر آباد۔ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن کے ناظمین جمعیۃ اور اہم کارکنان کی ایک خصوصی اجتماع زیر صدارت ڈاکٹر احمد حسن صاحب کمال دفتر مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد یکم مارچ کو منعقد ہوا جس میں بالاتفاق رائے طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے زیر اہتمام جمعیۃ کی ڈویژنل عظیم الشان کانفرنس بلائی جائے کانفرنس کے انتظام کے لئے گیارہ افراد پر مشتمل ایک منتظمہ کمیٹی بنا دی گئی ہے اور کمیٹی نے کام شروع کر دیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس اجتماع میں مقامی کالجوں کے بعض طلباء و چند معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ جمعیۃ کے اعلیٰ اراکین نے جمعیۃ کے آئندہ پروگرام کی ترقی کے لئے تفصیل سے غور کیا اور اس اجتماع کی تجاویز کی روشنی میں ڈویژن کے اندر جمعیۃ کی تنظیم کا کام نہایت تیزی اور سرگرمی سے شروع کرنے کا عہد کیا اس اجتماع سے ڈاکٹر احمد حسن صاحب کمال اور مولانا حافظ محمد شفیع صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدر آباد۔ قاری ایوب علی نعمانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سانگھڑ نے خطاب کیا۔

گنج مغلپورہ لاہور میں نئے ناظم اعلیٰ کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گنج مغل پورہ میں جناب مولانا حافظ حکیم اللہ صاحب کو پہلے ناظم اعلیٰ کی عدم موجودگی کی بناء پر ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔

مراسلات

مودودی صاحب تحریف قرآن کر رہے ہیں

مودودی صاحب کے خلاف مولانا غلام اللہ خان کے فتوی کی تائید

ذیل میں کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ

راولپنڈی کے مہتمم جناب مولانا محمد عبد الصبور صاحب کا مکتوب مولانا حکیم لطف الرحمٰن کی تائید میں شائع کیا جا رہا ہے ——— دوران رمضان المبارک کی ۲۷ شب کو ختم قرآن کے سلسلہ میں مولانا عبد الستار صاحب کی مسجد میں شیخ القرآن نے فضائل قرآن پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ دوران تقریر راقم الحروف نے بذریعہ رقعہ استفسار کیا کہ "مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن سے عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا ثابت نہیں ہوتا" اور خداوند قدوس کے سوا انبیاء اولیاء کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر ماننا شرک نہیں ہے اور نہ ایسے عقاید والوں کو مشرک کہا جا سکتا ہے یہ مسائل فروعی ہیں اصولی نہیں ہیں" شیخ القرآن نے جواباً ارشاد فرمایا کہ سارے قرآن مجید میں صرف ایک دفعہ حکم ہوا ہے حرمت علیکم امہاتکم "آج تک کسی نے بھی اس کو فروعی نہیں کہا حالانکہ ایک ہی بار حکم ہوا ہے۔ اور جس مسئلہ کے لئے ایک آیت یا ایک دو سورتیں نہیں بلکہ سارے کا سارا قرآن نازل ہوا ہے وہ کیسے فروعی بن گیا۔ نیز میں فرما قرآن مجید کی ایک آیت سے انکار کرنے یا اس کے معنے بدل دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور مودودی سارے قرآن کا انکار کر دے اور پھر بھی وہ کافر نہ بنے۔ مودودی نے اصولی اور بنیادی عقائد کو فروعی کہہ کر تحریف قرآن کا قبیح ترین کارنامہ انجام دیا جملہ انبیاء علیہم السلام اور سارا قرآن پاک اس مسئلہ کی وضاحت کر رہا ہے۔ مودودی صاحب نے یہ ناقابل تلافی غلطی کی ہے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ اٹھائے جانے پر قرآن کہہ رہا ہے کہ انہیں قتل کیا گیا اور نہ سولی چڑھایا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود مقدس کو روح پر فتوح کے ساتھ زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا۔ مودودی کہتا ہے کہ قرآن زندہ اٹھائے جانے کی تصریح نہیں کرتا۔ مودودی بہت سنگین غلطیاں کر رہا ہے ایسی باتوں کا اظہار قرآن پاک کی صریح

کاروائیاں مختصر چھپا کریں ورنہ شائع نہیں کی جا سکیں گی۔

تحریف اور آیات قرآنیہ کا انکار ہے۔

شیخ القرآن کی تقریر کے اختتام پر مولانا عبد الستار صاحب نے مزید وضاحت فرمائی کہ جو کچھ شیخ القرآن صاحب نے مودودی صاحب کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ یہ قطعاً تعصب اور عناد یا کسی ذاتی رنجش و کدورت کی بنا پر نہیں ہے بلکہ ان کے قرآن و سنت اور اجماع صحابہ کے خلاف عقائد و نظریات کی بنا پر ہند و پاک کے بڑے بڑے مقتدر علماء کرام نے بڑے غور و خوض کے بعد یہی فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ اسلام کے نام پر اسلامی عمارت کو مسمار کر رہے ہیں۔ یہ نہ تو عصمت انبیاء کے قائل ہیں۔ نہ صحابہ کرام کو معیار حق مانتے ہیں اور نہ ہی احادیث فقہ اور تفاسیر کے ذخائر کو صحیح اور قابل عمل تسلیم کرتے ہیں۔ عوام مسلمان ان کے دھوکہ سے ہوشیار رہیں۔ کہیں ان کے فریب میں پھنس کر اپنی عاقبت کو برباد نہ کریں۔ آخر میں شیخ القرآن نے تمام حاضرین کے ساتھ مسلمانوں کی سلامتی ایمان کے لئے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا

بجناب محترم مفتی محمود صاحب مدظلہ ممبر قومی اسمبلی متوجہ ہوں

جناب کرمی و محترمی بندہ آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ گزشتہ سیشن میں عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے جو بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا۔ اور بل کی جن اصحاب نے حمایت کی تھی۔ تاریخ میں ان کے نام آب زر سے لکھنے اور عوام میں عزت سے پکارے جانے کے لئے اخبارات میں آنے چاہئیے تھے۔ اور اسی طرح جن لوگوں نے بل کی مخالفت کی تھی۔ ان کے نام بھی منظر عام پر آنے چاہئیے تھے تاکہ جن لوگوں سے انہوں نے اسلام دوستی کے فریب پر ووٹ حاصل کئے تھے ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ اسلام کے اس حد تک دلدادہ ہیں۔

آپ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس دفعہ بھی جب بل پیش ہو گا۔ تو ہر دو فریقین کے ناموں کا اعلان فرما کر میرے بلکہ جملہ مسلمانان پاکستان کے دلی جذبات کی قدر فرمائیں۔ فقط

جاجب گل سیکرٹری یونین کونسل نانکی شریف

بدل اشتراک

سالانہ	دو روپے
ششماہی	تین روپیہ ۵۰ پیسے

جمعیتہ علماء اسلام کیا چاہتی ہے

- علماء کی قیادت میں آئینی دستوری کی جدوجہد
- ملک میں حکومت کے تمام شعبوں میں اسلامی قوانین کی ترویج۔
- اصلاح معاشرہ کی منظم جدوجہد
- نظام تعلیم میں اسلامی سپرٹ پیدا کرنا۔
- اسلامی جمہوریت اور نظام عدل کا قیام
- مسلمانوں میں جذبہ جہاد پیدا کرنے کی سعی و کوشش۔
- وحدت ملی اور اخوت اسلامیہ کے حصول کی جدوجہد۔
- تمام مسلم ممالک سے مستحکم روابط کا قیام
- محکوم ممالک کی حریت و استقلال کی جدوجہد
- غیر مسلم ممالک میں مسلم اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ۔

(تلک عشرۃ کاملۃ)

یہ پروگرام آپ کو منظور ہو تو آج ہی جمعیت کی رکنیت قبول فرما کر اس پروگرام میں تعاون فرمائیے۔ (ا مجد)

آہ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب

سابق صوبہ سرحد میں ایک اللہ تعالیٰ کے خاص بندہ تھے جو حضرت مولانا حاجی محمد امین صاحب خلیفہ حضرت مجاہد اعظم حاجی صاحب ترنگزئی کے نام سے مشہور تھے۔ وہ کچھ عرصہ پہلے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ وہ محض اسلامی نظام اور خالص دینی حکومت کے حامی تھے اور اس کے لئے انہوں نے مودودی صاحب کو دیکھنے کے لئے پٹھان کوٹ کا سفر بھی کیا مگر اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے بصیرت عطا فرمائی ہے انہوں نے مودودی میں ظلمات اور گمراہی کا احساس کر کے علیحدہ جماعت کی بنیاد ڈالی جس کا نام انہوں نے جماعت ناجیہ رکھا۔ پھر اس جماعت میں سے مجاہدین کا ایک گروہ لے کر جہاد کشمیر میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی وفات کے بعد مولانا عبد مولانا عبد الحلیم صاحب ناظم جماعت نے بڑی تن دہی سے اس خدمت کو جاری رکھا۔ آج ہم افسوس و رنج کے ساتھ یہ خبر سنتے اور سناتے ہیں کہ حضرت مولانا موصوف نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا اللہ تعالیٰ جنت الفردوس نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ہم جماعت ناجیہ کے امیر اور تمام مبلغوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

بقیہ صفحہ ۲

[illegible] کا [illegible] نہیں [illegible] کے [illegible] ہے اور اب [illegible] صاحب [illegible] اندازہ فرمائیں کہ مودودی صاحب کے نزدیک قرآن کی صراحت مجمل ہے مفسرین کا قول ناقابل اعتبار ہے۔ اجماع امت پر بھی یقین نہیں آیا اگر فلاسفہ یہود اور نصرانیوں کے قول کو انہوں نے زیادہ قابل حجت گردانا اور مرزا قادیانی کی طرح گڑھے میں جا گرے ہیں۔

ہم مودودی صاحب کو صاحب قلم مانتے ہیں مگر عالم نہیں مانتے کیونکہ انہیں کے قول کے مطابق علم انہوں نے مستقل طور پر کسی سے حاصل نہیں کیا۔ اس لئے ان کی تمام تر جولانیاں اگر میدان سیاست تک محدود رہتیں تو بہتر تھا۔ در اصل مودودی صاحب فسق اعتقادی میں مبتلا ہیں اس لئے وہ تمام متعلقہ مسائل میں رخنہ اندازی کرتے ہیں مودودی صاحب عصمت انبیاء کے قائل نہیں۔ حالانکہ تمام امت اس پر متفق ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہیں۔

ان کے قلم سے سلف صالحین تو کیا انبیاء علیہم السلام کی ذات بھی محفوظ نہیں رہ سکی۔ صاحب موصوف اپنی تفسیر تفہیم القرآن جلد دوم ص۳۱۲ حاشیہ ۹۹ پر حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں "تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ کیا اس عبارت سے نبی کی شان میں گستاخی نہیں ہوتی؟ اور اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں جن میں انہوں نے اپنی رائے کو دخل دیا اور حدیث اجماع امت اور قیاس کو ماننے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً ترجمان اسلام میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مودودی صاحب کے متبعین اس وقت چیخ اٹھتے ہیں جب ان کے امام پر تنقید کی جائے مگر ان کا ایمانی جذبہ اس وقت کہاں سو جاتا ہے جب مودودی صاحب کے قلم کی تلوار انبیاء علیہم السلام اور سلف صالحین پر چلنی شروع ہو جاتی ہے۔ مودودی صاحب کے قلم سے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اسلام دشمن عناصر ان کی بات کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں جس کی مثالیں ترجمان اسلام میں شائع ہو چکی ہیں۔ خدا پاک علماء کرام کو ہمت دے کہ اس فتنہ کو ختم کر سکیں اور مسلمانوں کو اس سے نجات عطا فرمائے جیسا اس نے مجھے گمراہ ہوتے ہوتے بچا لیا آمین یا رب العالمین۔ وما علینا الا البلاغ۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان

اس سال مغربی پاکستان کے ۱۸ مدارس فوقانیہ کے ۲۰۳ طلبہ دورۂ حدیث شریف کے امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے ۱۹۹ طلبہ مختلف درجات میں کامیاب ہوئے اور نتیجہ ۹۸ فی صد رہا۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کے قاری محمد ادریس کی قصبہ گلوزئی ضلع پشاور رول نمبر ۲۲ اول نمبر کامیاب ہوئے اور مطلع العلوم کوئٹہ کے عبدالستار شاہ رول نمبر ۲۵ دوم نمبر کامیاب ہوئے۔ اول الذکر نے ۶۰۰ میں سے ۴۴۳ نمبر حاصل کئے اور مؤخر الذکر نے ۴۱۷۔ مجموعی طور پر درجہ اعلیٰ میں جو ۴۵۰ سے شروع ہوتا ہے ۵ طلبہ کامیاب ہوئے اور درجہ وسطیٰ میں جو ۳۰۰ سے شروع ہوتا ہے ۶۰ طلبہ اور باقی ۱۳۴ درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے۔ ۴۱ طلبہ کا بخاری شریف یا ترمذی شریف میں کمپارٹمنٹ میں آیا ہے۔

خیر المدارس۔ ملتان

نام	پہلا پرچہ بخاری شریف	دوسرا پرچہ مسلم شریف	تیسرا پرچہ ترمذی شریف	چوتھا پرچہ ابوداؤد شریف	پانچواں پرچہ نسائی شریف	چھٹا پرچہ موطا امام مالک	میزان
محمد نواز	۴۸	۵۰	۶۴	۴۵	۷۹	۵۱	۳۳۷
خیر محمد	۴۸	۴۵	۶۳	۴۰	۶۲	۵۱	۳۰۹
محمد سعید الرحمن	۶۶	۴۵	۴۵	۵۵	۸۸	۵۳	۳۶۱
محمد الیاس	۵۰	۴۰	۵۹	۵۸	۸۵	۴۹	۳۴۷
محمد سلیم	۴۴	۴۵	۶۳	۵۰	۷۵	۴۵	۳۲۴
عبد الغفور	۴۰	۲۷	۵۴	۴۵	۷۳	۴۷	۲۹۶
عبد الغفور	۴۱	۴۰	۵۸	۵۵	۷۴	۴۷	۳۱۵
محمد نذیر	۴۲	۴۵	۶۵	۵۵	۷۸	۴۶	۳۳۴
محمد رمضان	۴۵	۴۵	۶۵	۵۵	۸۲	۴۹	۳۴۱
محمد غلام اکبر	۴۵	۴۱	۵۰	۴۷	۵۳	۶۵	۳۰۱
دین محمد	۴۲	۴۰	۴۳	۴۵	۶۸	۴۹	۲۸۷
غلام محمد	۴۸	۳۵	۴۲	۲۷	۷۲	۵۶	۲۸۰
احمد علی	۴۵	۴۳	۴۴	۳۳	۶۶	۴۰	۲۷۱
انوار احمد	۴۸	۳۵	۵۲	۴۷	۶۳	۴۳	۲۸۸
حافظ رحمت علی	۵۲	۴۰	۵۸	۵۸	۸۲	۵۳	۳۴۳
سعید احمد	۴۸	۴۷	۵۵	۵۰	۷۱	۵۵	۳۲۶
حافظ نذیر احمد	۴۸	۴۰	۴۸	۳۳	۶۹	۴۳	۲۹۱
حافظ محمد رمضان	۴۳	۴۲	۴۳	۴۲	۵۳	۵۷	۲۸۰
غلام نبی	۴۰	۳۵	۴۰	۴۲	۶۹	۴۷	۲۷۳
حافظ نذیر احمد	۴۱	۳۵	۴۰	۵۵	۵۵	۴۵	۲۷۱
عبد اللطیف	۵۳	۴۵	۴۲	۵۵	۶۵	۵۳	۳۱۳
محمد شاہ	۴۱	۴۸	۴۱	۴۵	۴۱	۴۳	۲۵۹
عبد الخالق	۴۴	۴۵	۳۳	۴۵	۴۳	۴۸	۲۵۷
احسان احمد	۴۱	۴۵	۳۵	۴۷	۵۵	۴۱	۲۶۴
محمد اشرف	۴۰	۴۳	۳۳	۴۵	۶۳	۴۸	۲۷۲
مشتاق احمد	۴۲	۴۱	۱۷	۳۵	۶۲	۴۵	۲۴۲
معراج محمد	۴۲	۴۸	۲۴	۳۰	۶۷	۵۳	۲۶۴
فیض محمد	۴۲	۵۰	۵۱	۳۵	۸۳	۴۶	۳۰۷
حافظ شیر زمان	۴۰	۳۰	۵۴	۴۰	۶۳	۵۰	۲۷۷
احمد یار	۴۸	۴۵	۴۷	۴۵	۳۴	۴۹	۲۶۸
رشید احمد	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۵۷	۴۹	۲۸۶
غلام مرتضیٰ	۴۷	۵۰	۴۲	۴۴	۵۹	۵۲	۲۹۴
غلام مصطفیٰ	۴۲	۴۵	۴۷	۴۸	۵۸	۵۲	۲۹۲
محمد اقبال	۳۵	۴۳	۴۰	۴۳	۵۱	۴۸	۲۶۰

نام	پہلا پرچہ بخاری شریف	دوسرا پرچہ مسلم شریف	تیسرا پرچہ ترمذی شریف	چوتھا پرچہ ابوداؤد شریف	پانچواں پرچہ نسائی شریف	چھٹا پرچہ موطا طحاوی	میزان
نیاز احمد	۴۴	۴۸	۴۲	۵۰	۵۲	۴۷	۲۸۳
محمد رفیق	۳۱	۲۸	۴۰	۵۰	۵۵	۴۶	۲۵۰
عبد الرحمن	۳۷	۴۰	۴۴	۵۷	۷۳	۴۵	۲۹۶
حافظ محمد رمضان			۶۲				

مدرسہ عربیہ دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
محمد اسحاق	۳۵	۴۱	۴۰	۴۵	۸۰	۴۸	۲۸۹
حافظ عبد الوحید	۴۰	۴۲	۴۰	۴۰	۵۳	۵۳	۲۶۸
محمد ایوب	۴۱	۴۵	۴۰	۴۲	۴۴	۶۴	۲۷۶
محمد الحق	۴۹	۵۰	۴۰	۳۳	۶۷	۷۹	۳۱۸

مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
سید تنویر احمد	۴۰	۳۴	۴۹	۵۳	۶۴	۴۵	۲۸۵
حافظ ثناء اللہ	۴۴	۴۳	۳۲	۳۸	۶۴	۴۷	۲۶۹
محمد رمضان	۴۲	۴۰	۴۰	۴۲	۶۲	۴۲	۲۷۰
محمد رفیق	۴۰	۴۰	۴۲	۴۰	۴۶	۵۴	۲۶۲
علی جان	۵۵	۴۵	۴۵	۴۰	۵۲	۴۳	۲۸۰

مدرسہ عربیہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
محمد یوسف	۴۲	۵۷	۵۸	۴۷	۷۹	۵۱	۳۳۴
محمد منور	۵۲	۴۰	۴۵	۴۲	۶۸	۵۵	۳۰۲
معصوم خان	۴۹	۵۵	۴۸	۵۸	۷۱	۵۲	۳۳۳
محمد امین	۴۸	۵۵	۴۰	۶۲	۶۳	۴۷	۳۱۵
فضل خالق	۴۰	۴۰	۴۰	۴۲	۶۳	۴۸	۲۷۳
محمد سلیمان	۴۳	۴۳	۴۲	۳۳	۵۹	۴۷	۲۶۷
عبد الغفور	۴۰	۵۵	۵۲	۳۵	۷۲	۵۸	۳۱۲
محمد اللہ	۴۱	۴۰	۴۹	۴۰	۴۸	۵۰	۲۶۸
عبد الحمید	۴۲	۴۵	۴۸	۴۴	۳۶	۴۷	۲۶۲
فضل رحیم	۳۴	۵۰	۵۲	۴۲	۴۰	۴۸	۲۶۶
عبد البصیر	۴۰	۴۹	۴۳	۳۷	۷۴	۵۸	۳۰۱
عبد الغفور	۴۷	۴۵	۴۵	۴۷	۶۷	۴۴	۲۹۵
عبد الباقی	۵۱	۵۵	۵۹	۵۰	۹۴	۵۲	۳۶۱
اسد اللہ	۴۷	۵۰	۴۳	۴۳	۵۳	۴۳	۲۷۹
احمد	۴۶	۴۵	۴۰	۳۶	۵۷	۴۴	۲۶۸
عبد الباقی	۴۳	۴۵	۴۳	۴۰	۵۷	۴۹	۲۷۶
وزیر محمد	۴۶	۴۵	۴۲	۴۰	۶۶	۴۷	۲۸۶
محمد یونس	۸۲	۵۵	۴۵	۴۷	۶۲	۴۷	۳۳۸
آفتاب الدین	۵۸	۴۵	۴۴	۴۸	۶۸	۴۴	۳۰۷

نام	پہلا پرچہ بخاری شریف	دوسرا پرچہ مسلم شریف	تیسرا پرچہ ترمذی شریف	چوتھا پرچہ ابوداؤد شریف	پانچواں پرچہ نسائی شریف	چھٹا پرچہ طحاوی	میزان
عبد القیوم	۴۱	۴۰	۴۲	۴۰	۶۸	۶۴	۳۰۷
عبد المجید	۶۲	۴۵	۳۰	۳۶	۴۵	۴۰	۲۵۸
حضرت جمال	۷۰	۶۳	۴۰	۴۰	۶۹	۴۵	۳۱۷
عبد المجید	۴۹	۴۵	۴۵	۳۸	۸۸	۴۴	۳۱۹
محمد اسماعیل	۶۸	۶۰	۶۱	۵۷	۵۷	۵۱	۳۴۲
عبد الحلیم	۴۸	۵۵	۵۹	۵۴	۷۷	۶۸	۳۵۱
عمرا خان	۴۳	۵۲	۵۴	۷۰	۸۴	۵۳	۳۵۶
محمد حسن	۷۰	۵۰	۵۲	۸۰	۷۷	۵۷	۳۷۶
عبد الحکیم	۲۹	۴۴	۴۵	۳۰	۴۹	۶۴	۲۶۴
سید نذیر احمد	۴۲	۶۷	۴۵	۴۰	۶۰	۴۵	۳۰۰
جان محمد	۴۱	۴۲	۴۰	۴۰	۴۰	۴۱	۲۴۴
اسلام گل	۴۰	۶۵	۵۱	۳۴	۵۸	۴۵	۲۹۳

دار العلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین ضلع لائلپور

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
محمد انور	۴۱	۵۰	۴۵	۶۰	۳۰	۴۹	۲۷۵
منیر احمد	۴۱	۴۰	۴۰	۳۶	۴۴	۵۲	۲۵۳
محمد حسین	۴۸	۴۱	۴۷	۴۰	۴۵	۴۹	۲۷۰
عبد الصادق	۴۶	۵۵	۵۰	۴۴	۴۱	۵۲	۲۸۸
مشتاق محمد	۶۱	۴۹	۴۵	۵۰	۵۳	۴۵	۳۰۳
صغیر احمد	۵۲	۴۹	۴۳	۵۸	۴۰	۴۰	۲۸۲
محمد عیش خان	۴۷	۴۶	۴۰	۵۵	۵۴	۴۶	۲۸۸
عبد الظاہر	۵۸	۵۵	۴۸	۶۸	۵۴	۵۳	۳۳۶
محمد عبد القادر	۶۵	۵۹	۴۷	۸۰	۵۲	۴۵	۳۴۸
صابر حسین	۴۶	۴۰	۶۰	۸۰	۵۰	۵۱	۳۲۷
غلام اکبر	۴۰	۴۵	۴۲	۴۴	۳۲	۴۷	۲۵۰
عبد السلام	۴۲	۵۰	۷۵	۴۰	۶۶	۷۱	۳۴۴
عبد الرشید	۴۱	۵۰	۴۰	۴۶	۵۶	۴۰	۲۷۳
مسعود الدین	۳۵	۴۰	۶۷	۴۳	۶۲	۸۵	۳۲۱
عبد الخالق	۵۱	۴۵	۷۱	۴۴	۶۷	۴۹	۳۲۷
محمد عبد الحکیم	۴۰	۴۰	۷۱	۴۰	۶۵	۴۷	۳۰۳
حسین احمد	۵۶	۵۰	۷۸	۵۰	۵۸	۵۹	۳۵۱
سید مشتاق احمد	۴۹	۳۵	۴۲	۳۴	۴۴	۴۳	۲۵۶
عبد الحمید	۵۲	۴۵	۴۷	۵۳	۶۲	۵۱	۳۱۰
وحید اللہ	۵۵	۴۵	۵۷	۵۲	۵۸	۵۰	۳۱۷

دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
حاجی گل	۴۵	۴۰	۳۵	۴۳	۴۳	۳۵	۲۴۰

معراج العلوم بنوں

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
امیر شاہجہان	۴۰	۵۰	۴۲	۴۰	۳۸	۵۰	۲۶۰
محمد شاہ خان	۴۰	۴۱	۴۴	۳۸	۴۷	۴۰	۲۵۳
حمید الرحمن	۴۵	۳۵	۴۰	۴۲	۴۹	۴۴	۲۵۵
حسن خان	۴۱	۴۴	۴۰	۴۳	۴۲	۴۰	۲۵۰
امیر حیدر خان	۴۴	۴۰	۴۱	۴۰	۵۰	۶۱	۲۷۶
حکیم جان	۴۵	۴۲	۴۳	۳۸	۵۴	۵۸	۲۸۰

نام	پہلا پرچہ بخاری شریف	دوسرا پرچہ مسلم شریف	تیسرا پرچہ ترمذی شریف	چوتھا پرچہ ابوداؤد شریف	پانچواں پرچہ نسائی شریف	چھٹا پرچہ طحاوی شریف	میزان
صاحبزادہ نور احمد شاہ	۴۲	۴۵	۴۱	۴۲	۵۵	۴۱	۲۶۶
یحیٰ جان	۴۰	۴۱	۴۰	۴۰	۳۷	۴۲	۲۴۰

دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
خدا بخش	۴۲	۴۵	۴۷	۶۳	۶۲	۴۸	۳۰۱
محمد شعیب	۴۰	۴۰	۴۰	۳۵	۶۲	۴۲	۲۵۹
عبدالرؤف	۴۴	۴۰	۴۰	۵۳	۴۱	۶۱	۳۰۱
حبیب الرحمن	۲۸	۴۵	۴۰	۵۵	۶۱	۵۳	۲۸۲
عبدالواحد	۴۱	۴۰	۴۵	۴۶	۶۱	۵۸	۲۷۷
بشیر احمد	۴۳	۵۰	۴۰	۴۱	۴۷	۴۹	۲۷۰
خدا بخش	۴۲	(ضمنی امتحان)					

جامعہ مدنیہ لاہور

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
قوۃ الاسلام	۴۷	۵۰	۳۲	۴۸	۴۳	۵۰	۲۷۰
محمد اللہ	۵۳	۵۵	۴۰	۴۱	۴۴	۶۲	۲۹۴
حافظ نذیر احمد	۴۱	۴۰	۴۴	۴۱	۲۶	۵۰	۲۴۲
محمد امیر	۵۳	۴۲	۴۰	۴۰	۶۱	۵۰	۲۸۶
حافظ محمد حسام الدین	۲۸	۴۰	۵۳	۴۶	۴۸	۴۶	۲۶۱

دارالعلوم الاسلامیہ چارسدہ ضلع پشاور

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
محی الدین	۳۰	۴۳	۴۷	۴۷	۶۹	۵۵	۲۹۱
امیر سید خان	۴۰	۴۰	۴۰	۴۲	۵۳	۴۳	۲۵۹
عبدالولی	۴۱	۳۵	۴۳	۳۶	۴۰	۴۹	۲۴۴
فرمان اللہ	۴۱	۲۵	۴۳	۳۴	۴۰	۴۹	۲۳۲
رحیم اللہ	۴۱	۴۰	۴۴	۴۰	۲۹	۴۷	۲۴۱
روح الامین	۴۹	۳۵	۵۰	۵۲	۵۶	۵۷	۲۹۹
عبدالجبار	۴۱	۲۴	۴۳	۴۴	۴۶	۴۲	۲۴۰

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
محمد فضل الرحمن	۴۴	۴۰	۵۵	۴۷	۳۵	۴۷	۲۷۰
عبدالاحد	۵۰	۴۰	۵۰	۴۸	۸۰	۴۵	۳۱۳
عبدالحق	۴۰	۵۰	۴۰	۴۳	۴۷	۴۲	۲۶۲
سلطان احمد	۴۰	(ضمنی امتحان)					

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
عبدالحمید	۵۳	۴۰	۴۱	۴۰	۴۰	۴۳	۲۵۵
عبدالرشید	۴۹	۴۰	۴۱	۲۷	۴۰	۴۲	۲۴۰
صابر علی	۴۳	۴۵	۴۰	۴۰	۴۰	۵۰	۲۵۸
محمد نصرت علی	۴۴	۴۸	۵۲	۴۵	۴۰	۴۰	۲۶۹
حافظ ممتاز احمد	۴۹	۳۲	۲۵	۴۲	۴۰	۴۳	۲۳۱
محمد عبدالمالک	۴۳	۵۰	۶۳	۴۱	۱۸	۴۷	۲۶۲
احمد حسن	۴۸	۵۱	۵۲	۴۰	۴۵	۵۱	۲۸۷
فیض احمد	۴۸	(ضمنی امتحان)					
محمد عبدالخالق	۴۳	۴۳	۴۷	۳۵	۵۴	۴۶	۲۶۸
نور احمد	۵۵	۵۵	۵۳	۴۵	۶۳	۴۷	۳۱۸

نام	پہلا پرچہ بخاری شریف	دوسرا پرچہ مسلم شریف	تیسرا پرچہ ترمذی شریف	چوتھا پرچہ ابوداؤد شریف	پانچواں پرچہ نسائی شریف	چھٹا پرچہ طحاوی شریف	میزان
نصیر احمد	۴۵	۳۵	۴۳	۴۲	۴۱	۵۱	۲۵۷
محمد اسمٰعیل	۵۰	۶۰	۴۴	۵۰	۴	۴۲	۲۴۰
محمد رمضان	۴۶	۵۵	۴۱	۶۶	۵۶	۴۳	۳۰۷
سلطان احمد	۴۴	۵۰	۴۷	۵۰	۵۷	۴۱	۲۸۹

الجامعۃ الاسلامیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
عبدالحی	۴۹	۴۷	۴۵	۴۱	۶۶	۴۰	۲۸۸
فضل امین	۴۲	۴۳	۴۱	۵۰	۴۵	۴۰	۲۶۱
گل محمد	۳۱	۵۰	۴۷	۴۵	۶۳	۶۰	۲۹۶
امداد اللہ عرف داد	۴۷	۵۹	۴۸	۴۰	۵۴	۵۲	۳۰۰
نظر محمد	۵۳	۷۳	۵۱	۵۸	۵۹	۵۵	۳۴۹
عبدالجلیل	۴۴	۴۹	۴۰	۴۰	۵۵	۴۰	۲۶۸
عبدالوہاب	۴۱	۵۵	۴۶	۴۱	۵۲	۴۷	۲۸۲
رحیم گل	۴۲	۵۵	۴۲	۴۹	۵۷	۴۶	۲۹۱
محمد	۴۰	۵۰	۴۰	۵۰	۴۵	۴۲	۲۶۷
گل رحیم	۴۳	۶۰	۶۲	۶۸	۷۲	۵۱	۳۵۶
غلام اللہ	۴۶	۴۶	۴۵	۴۰	۴۰	۴۱	۲۵۸
قاری محمد ادریس	۵۳	۷۷	۹۳	۸۰	۷۵	۶۵	۴۴۳
محمد عباس	۴۲	۵۲	۴۷	۸۰	۴۰	۴۰	۳۰۱
محمد اعظم	۴۵	۵۰	۴۰	۷۰	۶۷	۵۴	۳۲۶
فیض محمد	۴۳	۴۰	۴۵	۴۰	۳۲	۴۰	۲۴۰
محمد حنیف	۴۱	۴۰	۵۴	۵۰	۴۷	۶۰	۲۹۲
عبدالحمید خان	۴۲	۴۲	۴۱	۷۵	۴۴	۵۰	۲۹۴
شمس احمد	۵۰	۵۵	۴۵	۲۸	۶۶	۳۳	۲۷۷
محمد افضل	۵۰	۴۱	۶۲	۴۰	۵۲	۴۵	۲۹۰
حبیب گل	۴۰	۳۵	۵۶	۵۸	۶۸	۵۱	۳۰۸
جان محمد	۴۰	۴۵	۴۲	۷۸	۶۴	۴۰	۳۰۹
عزت اللہ	۴۰	۴۰	۳۷	۴۶	۷۱	۴۴	۲۷۸
خیر الرحمن	۴۴	۴۲	۳۶	۳۷	۶۸	۴۶	۲۷۳
محمد نواب	۴۲	۴۱	۴۳	۴۵	۴۹	۲۹	۲۴۹
سید محسن	۴۱	۳۵	۴۵	۴۲	۸۲	۴۸	۲۹۳
عبدالرحمن	۴۰	۳۰	۴۰	۴۵	۷۳	۴۰	۲۶۶
عبداللہ جان	۴۲	۳۵	۳۵	۴۵	۶۸	۴۰	۲۶۵
حافظ عبدالقادر	۴۲	۴۵	۴۲	۶۹	۵۷	۴۳	۲۹۸
فضل حبیب	۴۰	۴۰	۴۴	۶۰	۶۶	۴۲	۲۹۲
سید محمد شاہ	۵۲	۴۳	۴۷	۴۰	۷۳	۵۵	۳۱۰
شیر محمد	۴۵	۵۰	۴۱	۶۲	۴۲	۷۱	۳۱۱
محمد خلیل	۴۳	۳۵	۴۲	۴۲	۵۳	۴۳	۲۵۸
عبدالحکیم	۳۲	۳۵	۴۰	۷۰	۶۳	۴۰	۲۸۰
شیر خان	۴۱	۵۰	۴۰	۶۰	۳۴	۵۲	۲۷۷
محمد یعقوب	۴۲	۴۰	۴۴	۶۰	۶۵	۶۶	۳۱۷
بار حق	۴۲	۴۳	۴۳	۴۵	۵۳	۴۰	۲۶۶
عبدالستار شاہ	۶۸	۶۴	۶۸	۸۲	۷۸	۶۱	۴۱۷
غلام سرور	۴۴	۴۵	۶۸	۷۰	۵۲	۴۳	۳۲۲
عبدالغفور	۴۲	۴۰	۶۰	۶۳	۱۷	۴۲	۲۶۴

نام	پہلا پرچہ بخاری شریف	دوسرا پرچہ مسلم شریف	تیسرا پرچہ ترمذی شریف	چوتھا پرچہ ابوداؤد شریف	پانچواں پرچہ نسائی شریف	چھٹا پرچہ طحاوی شریف	میزان

مدرسہ عربیہ دارالعلوم سرحد پشاور

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
محمد وزیر	۴۹	۴۳	۶۰	۷۰	۵۲	۴۹	۳۲۳
عبدالقیوم	۴۸	۴۵	۴۰	۴۰	۵۲	۴۲	۲۶۷
سمیع الدین	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۴	۴۰	۲۵۸
غلام محمد	۴۱	۴۲	۵۲	۷۰	۶۵	۵۲	۳۲۲
سیف اللہ خان	۴۰	۴۵	۴۱	۴۰	۴۰	۴۰	۲۴۶
محب الرحمن	۴۳	۵۵	۶۵	۸۰	۶۲	۵۰	۳۵۵
شمس الاسلام	۴۹	۳۵	۵۳	۶۵	۷۴	۷۵	۳۵۱
سید سکندر شاہ	۴۱	۳۴	۴۵	۵۵	۲۷	۴۸	۲۵۰
دعا جان	۳۱	۴۳	۴۰	۴۰	۵۲	۴۷	۲۵۳
عبدالقیوم	۴۰	۴۲	۴۸	۶۵	۴۰	۵۴	۲۸۹
محمد بیان	۴۰	۴۲	۵۶	۵۰	۵۰	۴۰	۲۷۸

مدرسہ عربیہ دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی ضلع پشاور

نام	پہلا پرچہ	دوسرا پرچہ	تیسرا پرچہ	چوتھا پرچہ	پانچواں پرچہ	چھٹا پرچہ	میزان
سید حسین شاہ	۴۰	۴۵	۶۴	۳۵	۴۹	۴۹	۲۸۲
عبدالقیوم	۴۱	۵۰	۶۵	۶۵	۵۲	۴۶	۳۱۹
عبدالجلیل	۳۲	۵۰	۷۰	۵۲	۴۰	۴۵	۲۸۹
حسن ولی جان	۴۱	۴۰	۵۵	۴۰	۵۵	۶۵	۳۱۶

بقیہ صفحہ ۳

کنندہ دو آمن سکھر جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس میں (امیر جمعیۃ اور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام) جامع مسجد کوٹلہ ارب علی خاں ضلع گجرات (مولانا حافظ علی محمد) ٹھٹھہ۔ سوندڑا۔ سوترا کی تمام مساجد اور عیدگاہ۔ بنہ (مفتی شہر مولانا محمد یوسف) میرکور پنجھوڑہ (مولانا عبدالصمد۔ جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری حکیم غلام قادر) جھنگ صدر (مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر) کھیالی ضلع گوجرانوالہ (حاجی یوسف علی قریشی) کلورکوٹ (امیر جمعیۃ علماء اسلام) اکوڑہ خٹک (مولانا عبدالحق صاحب) کندکوٹ (مولانا عمرالدین) عیدگاہ پاکپتن (مولانا عبداللطیف چشتی) موضع محمد پور ضلع مظفرگڑھ (مولانا غلام بخش) حیدرآباد (مدرسہ مفتاح العلوم (مولانا عبدالرؤف) — لیاقت کالونی پلاٹ حیدرآباد (مولانا عبدالواحد) ساہا فوالی سنہری مسجد حیدرآباد (مولانا محمد صدیق) تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان (مولانا خدا بخش) ٹوبہ ٹیک سنگھ مسجد کریمیہ چمڑا منڈی (مولانا عبدالقادر حامد نائب ناظم جمعیۃ) کوہ مری حلقہ کشمیری بازار بھریا روڈ (قاری ایوب علی نعمانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام) مین پبلک دبر التحصیل تونسہ کے مضافات عیسن خیل لنڈبراہ ضلع بنوں (مولانا محمد عمر صاحب) قصبہ حلبی جامع مسجد حوک بانلہ میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مولانا محمد شمروز امیر جمعیۃ علماء اسلام علیٰ مولانا عبدالمنین اور مولانا عبدالماجد امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان بلاق نے تقاریر کیں اور عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کا پر زور مطالبہ کیا۔

اطلاع جمعیۃ کے فارم ممبری چھپ چکے ہیں دفتر سے طلب فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام پسرور کا انتخاب

مورخہ ۱۱ مارچ کو جامع مسجد میں زیر صدارت حضرت الحاج مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد اہل سنت والجماعت پسرور میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر الحاج حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد پسرور۔ نائب امیر مولوی محمد ابراہیم صاحب قاری۔ معلم مدرسہ حنفیہ قادریہ پسرور۔ ناظم اعلیٰ صوفی محمد شفیع صاحب۔ نائب ناظم چوہدری علی محمد صاحب لدھیانوی۔ خزانچی سیٹھ محمد بشیر صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت سائیں محمد حیات صاحب۔

مجلس منتظمہ کے ممبر

میاں عبداللطیف صاحب۔ حافظ محمد اسحٰق صاحب درزی محمد صاحب ... صاحب دوکاندار۔ سیٹھ محمد منیر صاحب۔ چودھری محمد حسین صاحب مہر۔ چودھری ابراہیم صاحب دوکاندار۔

جمعیۃ علماء اسلام جمال وال کا انتخاب

جمال وال تحصیل چکوال میں ۱۲ شوال بروز جمعہ ایک اجتماع میں ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر۔ قاضی عبداللطیف صاحب۔ ناظم محمد خان ولد سکندر خان۔ خازن حاجی محمد نواز صاحب۔

موضع بھلہ میں جمعیت کی تشکیل

جمعیۃ علماء اسلام چکوال کی طرف سے جو تبلیغی دورے علاقہ میں ہو رہے تھے اسی ضمن میں ایک تبلیغی وفد قاضی ظہور حسین صاحب کی سرکردگی میں موضع بھلہ میں پہنچا جس میں حافظ غلام اکبر صاحب حاجی احمد حسین صاحب شامل تھے۔ قاضی صاحب نے نماز ظہر تک جامع مسجد کلاں بھلہ میں مسلمانوں کے اجتماع کو خطاب کیا۔ اور عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سے روشناس کرایا بعد ازاں حاجی احمد حسین صاحب نے عائلی قوانین پر روشنی ڈالی اور اس کے کتاب سنت کے خلاف ہونا ثابت کیا۔ عوام سے اس کی منسوخی کا ریزولیوشن پاس کرایا۔ جلسہ کے بعد موضع بھلہ میں جمعیۃ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

حافظ حاجی مولوی فضل الدین صاحب امیر۔ حافظ غلام اکبر صاحب نائب امیر۔ میاں محمد عالم صاحب ناظم۔ محمد صادق صاحب خازن۔

جمعیۃ علماء اسلام بھادلنگر ہارون آباد کی سرگرمیاں

پچھلے دنوں ہارون آباد میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حبیب احمد خلیفہ حضرت رائپوری منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کی شاخوں کے نمائندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ہر ایک نمایندہ نے اجلاس میں اپنی کارگزاری پیش کی گئی۔ ہر جگہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ کام ہر جگہ تسلی بخش اور حوصلہ افزا ہو رہا ہے خاص کر ڈونگہ بونگہ کی تنظیم نمایاں کام سرانجام دے رہی ہے، اجلاس میں جماعتی تنظیم کو مضبوط بنانے اور عوام کو جمعیۃ کے پروگرام سے روشناس کرنے کے لئے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ نیز ضلعی دفتر سے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ بجائے ہارون آباد کے بہاولنگر قائم کیا جائے۔ اور ہر تحصیل میں جمعیۃ کے تحت دار المطالعہ قائم کیا جائے۔ اسی موقع پر ضلعی ناظم مولانا قاری نذیر احمد نائب ناظم مولانا بشیر حسین شاہ اور ناظم دفتر پیر مبلغ مولانا قائم الدین مقرر ہوئے۔ جو کمیٹی تشکیل دی گئی ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ جناب مولانا محمد شریف منچن آباد۔ جناب مولانا شبیر حسین بہاولنگر۔ جناب مولانا فضل محمد فقیر والی جناب مولانا قطب الدین ہارون آباد اور مولانا سعید احمد ڈونگہ بونگہ سے چنے گئے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدر آباد کے ناظم صاحب کی مجاہدانہ سرگرمیاں

۱۱ شوال جمعہ کو مسجد جامع الهدیٰ سانگھڑ میں زیر صدارت مولانا محمد حسین صاحب خطیب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد صدیق صاحب رکن جمعیۃ علماء حیدر آباد نے تقریر فرمائی مولانا نے اپنی تقریر میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی اور عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے قرارداد پاس کی گئی۔ اور حاضرین کو جمعیۃ علماء میں داخل ہونے پر زور دیا۔ نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علما کی شاخ قائم کی گئی۔

امیر مولانا محمد حسن صاحب۔ ناظم عبداللہ صاحب۔ خزانچی حاجی محمد بلال صاحب۔ سالار حاجی نور محمد صاحب۔ اس وقت ۳۰ ممبر بنے اور آئندہ تنظیم کے لئے کوشش جاری رکھنے کا وعدہ کیا گیا۔

قریہ دوآبہ سومرہ متصل حیدر آباد سندھ میں جمعیۃ کا انتخاب

۱۳-۱۴ شوال قریہ دوآبہ سومرہ متصل حیدر آباد مدرسہ عربیہ انوار العلوم کے افتتاحیہ جلسہ میں ضرورت تعلیم دین اور فضائل علم اسلامی پر پرجوش تقریریں ہوئیں۔ جلسہ میں مولوی عبدالرؤف صاحب صدر مدرس مفتاح العلوم حیدر آباد و رکن جمعیۃ علماء مولوی عطاء اللہ صاحب داعی ضلع تھرپارکر اور حکیم نواب الدین صاحب ناظم جمعیۃ علماء حیدر آباد اور دیگر علماء کرام تقریریں کیں۔ مولوی عبدالرؤف صاحب نے عائلی قوانین کی تردید کر کے عائلی قوانین کے غیر اسلامی ہونا مسلمانوں پر واضح کیا اور مولوی عطاء اللہ صاحب نے رات کو اور صبح درس قرآن شریف کے دوران میں فرنگی تہذیب اور ان کے دجل کی خوب قلعی کھولی اجد میں جمعیۃ علماء کی شاخ قائم کی گئی۔ جس کے

امیر مولانا جلیت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم۔ ناظم حاجی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ ھذا۔ خزانچی حاجی محمد رحیم صاحب سالار حاجی محمد سلیمان صاحب چنے گئے اور باقی لوگوں کو ممبر بننے کے لئے فارم دئے گئے

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن کا دورہ

پچھلے دنوں مدرسہ مفتاح العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حافظ محمد شفیع صاحب ڈگری والے حیدر آباد کے دورے پر تشریف لائے۔ دار العلوم میں جمعیۃ کا اجلاس منعقد ہوا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ اس دور پر فتن میں اسلام کی خدمت ایک اہم کام ہے علماء کو چاہئے کہ اپنے اندر خدمت دین کا جذبہ اور اسلام کا ولولہ پیدا کریں اسلام کی خدمت کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ مولانا نے فرمایا ملک کے اندر جمعیۃ علماء اسلام بڑی تیزی سے کام کر رہی ہے امید ہے چند دنوں میں انتخاب کا کام مکمل ہو جائے گا۔ اجلاس میں تین قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین فوراً منسوخ کیا جائے۔

(۲) عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر فوراً پابندی لگائی جائے حال ہی میں پشاور کے ایک عیسائی مشنری نے دس مسلمان طلبا کو عیسائی بنایا ہے۔ (بحوالہ جنگ کراچی)

اجلاس میں حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب صدر مدرس مفتاح العلوم مولانا شمس الدین صاحب سرگرم جمعیۃ علماء اسلام بھی موجود تھے۔

۱۷ فروری اتوار کی رات کو مولانا محمد شفیع صاحب مولانا عبدالمتین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد، صدر و سرپرست انجمن ریاض القرآن حیدر آباد کی دعوت پر مسجد نعشارہ لائن میں تشریف لائے۔ نماز عشاء سے قبل انجمن کے اراکین سے خطاب کیا کالجوں اور سکولوں کے طلباء کی انجمن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جمعیۃ طلباء اسلام انجمن ریاض القرآن کے نائب ناظم عبدالرحمٰن (بی۔ ایس۔ سی آنرز) کو امیر۔ محمد یوسف ناظم نشر و اشاعت انجمن ریاض القرآن بی کام فائنل کو ناظم۔ فضل علیم رکن نشر و اشاعت انجمن ریاض القرآن کو سالار، شمس الدین خازن انجمن کو خازن۔ منیر احمد ایبریری کو نائب سالار مقرر کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا ہفتہ واری اجتماع

جہلم۔ جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے ہفتہ واری اجتماع میں جناب مولانا عبداللطیف ناظم اعلیٰ نے ملکی و ملی حالات تبصرہ کیا اور اپنے بیان میں علماء اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے اندر اتفاق و اتحاد کا جذبہ پیدا کرتے ہوئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ آپ نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر آج ہم نے منظم ہو کر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد نہ کی تو پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔ نیز اجتماع میں دیگر جماعتی امور سے متعلق سوچا گیا ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر کے ہنگامی اجلاس

مولانا محمد عثمان کی رہائی کا مطالبہ

۴ مارچ بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر میں مقامی جمعیت کی ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی جس میں انتظامی امور کے علاوہ مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی "یہ اجتماع مولانا محمد عثمان صاحب رحیم ضلع پشاور کی حالیہ گرفتاری کو غیر مناسب سمجھتا ہے جن کو اس لئے گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے نکاح پڑھانے کے بعد رجسٹر میں اندراج نہیں کیا حالانکہ یہی عائلی قوانین ابھی تک خود قومی اسمبلی میں زیر بحث ہیں۔ ہم صدر محترم سے اپیل کرتے ہیں کہ مولانا موصوف کو فوراً رہا کر کے عوام کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کیا جائے اور عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

دینی مدارس

جامعہ رحیمیہ جھنگ صدر میں جدید داخلہ

۱۰ شوال سے شروع ہو کر ۲۰ شوال تک جاری رہے گا۔ ایک دینی مدرسہ ہے جو ۱۸ سال سے نہایت کامیابی سے عربی فارسی تعلیم قرآن تجوید وسبعہ قرأت اردو لکھائی وغیرہ کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ علاوہ ازیں جامعہ ہذا بیرونی طلباء کے اخراجات قیام طعام اور پوشاک وغیرہ تمام ضروریات کا کفیل ہے۔ دینی شوق رکھنے والے طلبا کے نادر موقعہ ہے۔

طالبان علوم دینیہ کیلئے خوشخبری

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مدرسہ جامعہ مدنیہ حنفیہ کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہے۔ مدرسہ ہذا کو بہترین قاری و دیگر قابل و محنتی مدرسین کی خدمات حاصل ہیں۔ بیرونی طلباء کی خوراک و پوشاک رہائش و دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔

جامعہ حنفیہ صدر شاہ پور کا داخلہ

۵ شوال سے شروع ہے دینی طلباء کو تمام ضروریات مناسبہ و سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ دو عالم معلم اس سال کتابوں کے لئے لائق و محنتی مقرر ہیں شائقین طلباء مبتدی و منتہی تشریف لا کر اسباق میں شامل ہوں (ناظم مدرسہ حنفیہ صدر شاہ پور سرگودھا)

مدرسہ جامعۃ العلوم ڈیرہ اسمٰعیل خان کا داخلہ

مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد ڈیرہ اسمعیل خاں کا داخلہ یکم شوال سے شروع ہو چکا ہے۔ جو طلبا داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ جلدی پہنچ جائیں۔ بیرونی طلبہ کے قیام و طعام کا بندوبست مدرسہ کی طرف سے کیا جاتا ہے

ضرورت ہے

ایک عالم اور ایک قاری کی جو کہ باقاعدہ ادارہ سے فارغ التحصیل ہونے کے ساتھ صحیح العقیدہ دیانتدار و تجربہ کار ہوں برائے درس و تدریس مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم کے لئے ضرورت ہے۔ قاری صاحب کا لہجہ عربی (مصری) ہونا ضروری ہے خط و کتابت و درخواست مع نقول و اسناد خطیب جامع مسجد مولانا محمد حسن صاحب ٹنڈو آدم سندھ

مدرسہ عربیہ منڈی بھلوال کا داخلہ

مدرسہ عربیہ دار الاسلام منڈی بھلوال ضلع سرگودھا کا داخلہ پانچ شوال سے لے کر پچیس شوال تک کھلے گا اور مدرس اعلیٰ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب ہوں گے

دار العلوم امداد الاسلام راولپنڈی

کا داخلہ پچیس شوال تک جاری رہے گا۔ شائقین طلباء علم دین جلد از جلد متوجہ ہوں

مدرسہ جامعہ عثمانیہ در جامع عثمانی گول چوک اوکاڑہ

کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہو کر ۲۰ شوال تک رہے گا۔ ۲۰ شوال کے بعد داخلہ بند ہوگا شائقین جلدی داخلہ لینے کی کوشش کریں۔ مدرسہ ہذا وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان سے ملحق ہے۔

غیر شرعی نام کی تبدیلی

احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جناب پیر بخش صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام ساکن علاقہ ہشت نگری پشاور شہر نے اپنا سابقہ غیر شرعی نام پیر بخش تبدیل کر کے اب اپنا نام خدا بخش رکھ لیا ہے۔ لہذا اب احباب انہیں آئندہ خدا بخش کے نام سے مخاطب کیا کریں۔ (محمد یعقوب قاسمی۔ ناظم جمعیۃ علما اسلام۔ پشاور شہر)

مدرسہ احیاء العلوم العربیہ (رجسٹرڈ) منیوٹ شہر

کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہو چکا ہے اور ۲۵ شوال تک داخلہ کھلا رہے گا۔ درس نظامی پڑھنے والے طلباء کو چاہیئے کہ بالا تاریخوں میں مدرسہ میں پہنچ جاویں۔ مزید تفصیلات کے لئے مدرسہ کے پتہ پر مہتمم صاحب سے خط و کتابت کریں۔

مدرسہ جامع حنفیہ انوریہ اوکاڑہ کا داخلہ

مدرسہ جامع حنفیہ انوریہ اوکاڑہ متصل ریلوے پل اوکاڑہ عرصہ چار سال سے زیر اہتمام حضرت مولانا سید عبد الحنان صاحب کامل پوری نہایت حسن و خوبی اور خوش اسلوبی سے دینی درس و تدریس کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور طلباء حضرات کی ضروریات مدرسہ کی جانب سے پوری کی جاتی ہیں۔ داخلہ شروع ہے بہترین اساتذہ کا انتخاب ہو چکا ہے خواہشمند اور شائقین طلباء جلد از جلد تشریف لا کر اس موقع کو غنیمت سمجھیں۔

مدرسہ اسلامیہ بحر العلوم اباخیل کا داخلہ

مدرسہ اسلامیہ بحر العلوم تعلیم القرآن کنائیہ اباخیل لکی مروت ضلع بنوں کا داخلہ آخری شوال تک ہوگا اور اس میں وفاق المدارس کے مطابق نصاب ہوگا۔ اور صدارت کے لئے مولانا محمد خان دلو خیل فاضل جامع اشرفیہ لاہور ان شاء اللہ مدرسہ ہذا کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ لہذا شائقین کیلئے خوشخبری ہے۔ کہ اس دار العلوم میں داخل ہو جاویں۔

(منی آرڈر کے نچلے کوپن پر اپنا پورا پتہ اور تفصیل رقم ضرور درج فرمایا کریں۔)

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے۔ جس کا نرخ دو روپے فی تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے۔ یہ پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے، ہڈی ٹوٹنے اور سردی روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے

اس کے علاوہ امراض

آنکھوں کی خارش، پانی بہنا۔ وجع المفاصل، جنبل، جریان، سیلان۔ بواسیر۔ دمہ۔ پرانا بخار۔ مستورات کی مخصوص بیماریاں۔ اٹھرا (جس میں بچے مر جایا کرتے ہیں) اولاد نرینہ، اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ تمام امراض کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں۔ (نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانے کے برابر چھوٹے بچے کو کم کر دیں گھونٹ بھر گرم دودھ میں سلاجیت حل کر کے پی جائیں اور پانی پھر گرم دودھ پی لیں مگر علیحدہ رکھی ہو صبح و شام نہار منہ۔ دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد محمد غوث لاہور

بقیہ صفحہ اول

امیر و غریب سے برابر انصاف کرنے کا انتظام کیا جائے تو محترم ملک صاحب کسی تبدیلی کے لئے تیار نہیں ہوتے جب ہم کہتے ہیں کہ پولیس کانسٹیبلوں اور تھانہ داروں پٹواریوں اور گرداوروں کی تنخواہیں کم ہیں ان کی تنخواہوں میں اتنا اضافہ ہونا چاہیئے کہ وہ اطمینان سے اپنے فرائض انجام دے سکیں اور وہ ان کے اہل و عیال کی کفالت کے لئے کافی ہو تو اس پر کان نہیں دھرا جاتا ملک کی خوشحالی کا مطلب یہ نہیں کہ زمینداروں کو اچھی خوراک مل جائے۔ یہاں عوام کی ضروریات کو دیکھنا ہے ہمارے ارباب اقتدار پہلی حکومتوں کو کوستے رہتے ہیں مگر میں پوچھتا ہوں کہ آیا موجودہ دور کے حالات میں اصلاح کر دی ہے۔ کوئی بھی شخص اس کا جواب اثبات میں نہیں دے سکتا۔

آسان عربی قاعدہ

یہ قاعدہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے اس میں سہولت اور اختصار کی رعایت رکھی گئی چونکہ ابتدا میں بچے کا ذہن سہل اور مختصر قاعدے کو چاہتا ہے۔ چنانچہ یہ قاعدہ جو آپ کے پیش نظر ہے اسی خیال کا مظہر ہے مصنف نے اپنے پچاس سالہ تدریسی تجربے کے بعد اسے لکھ کر ایک اہم دینی خدمت سرانجام دی ہے یہ قاعدہ ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ساتھ ہی نماز اور آیۃ الکرسی وغیرہ لکھی گئی ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے قیمت صرف تین آنے ہے پانچ سے زیادہ خریدار کو ۲۵ فیصد کمیشن دیا جائے گا جس قدر قاعدے درکار ہوں مندرجہ ذیل پتوں سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم
مولانا عبد الحلیم خطیب جامع مسجد موتی ڈیری سریع راولپنڈی
ادارہ ترجمان اسلام۔ لاہور

براہین قاطعہ معہ انوار ساطعہ

تصنیف شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد مرحوم انبیٹھوی سہارنپوری کی قیمت تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

مولوی محمد امین خطیب سنہری مسجد ماڈل ٹاؤن بی۔ لائل پور۔ طلباء و مدرسین اجتماعی طور پر دس نسخے منگوائیں اور ۵ روپے کا منی آرڈر پیشگی روانہ کریں تو محصول ڈاک معاف

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام
لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۷ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۵

"اسلام کے نام پر اُٹھنے والی متجددانہ تحریکوں کا پس منظر و تہ منظر"

(احمد حسین کمال)

غلامی اور محکومی کی زندگی جن نظریات و افکار کو جنم دیتی ہے وہ ان نظریات و افکار سے قطعی مختلف ہوتے ہیں جن کی تخلیق آزادی و خودمختاری کی زندگی میں ہوتی رہتی ہے۔ غلامی و محکومی کی زندگی کا صحیح فلسفہ، صحیح نظریہ اور صحیح فکر اگر کوئی ہے تو صرف یہ ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے غلامانہ و محکومانہ زندگی لعنت سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور آزادانہ و خودمختارانہ زندگی کے حصول کی جدوجہد میں سرگرم رہا جائے۔ اس سے ہٹ کر جو فکر، جو فلسفہ، جو نظریہ بھی پیدا کیا جائے گا۔ اس کی مذہبی، اخلاقی اور نظریاتی قدر و قیمت۔ بادی النظر میں خواہ کتنی ہی بلند و برتر نظر آئے لیکن حقیقت و عمل کی دنیا سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اس کی حیثیت ایک رنگین، دل آویز اور جاذب فکر و نظر دھوکہ سے زیادہ کچھ نہیں ہوگی۔ وہ محض شکست خوردہ ذہنیتوں کا ردعمل اور پامال شدہ جذبات کی تسکین کا تخیلی سامان ہوگا۔ ایسے افکار و نظریات آگے چل کر خود محکوموں کے حق میں سم قاتل ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہر روز کی نت نئی فکری تراش و خراش میں لگے رہتے ہیں اور ذہنی انتشار کا شکار بنتے رہتے ہیں۔ ایک ہی سوال پر ان کے درمیان متعدد مکاتیب فکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے وجود کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کی توانائیاں اور عملی صلاحیتیں اس قسم کے ناقابلِ عمل افکار و نظریات کو عملی جامہ پہنانے کی تگ و دو میں ضائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور حاکموں کی گرفت ان پر روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے جبکہ یہ محکوم اقوام اپنے نظریات کی تکمیل کے خوش آئند منصوبوں کو پورا کرنے کی آرزوؤں میں لگ کر حاکم قوم کے حاکمانہ اقتدار کو اپنے لئے ایک نعمت سمجھنے لگتی ہیں۔ ہنسی خوشی کے ساتھ حاکم کے عزائم کا آلہ کار بن جاتی ہیں اور اپنی آزادی و خودمختاری کے مطالبہ کو پس پشت ڈال دیتی ہیں۔ حاکموں کے عہد اقتدار کے طول پکڑ جانے اور مضبوط تر ہو جانے میں محکوموں کے دل خوش کن نظریات، افکار کا بڑا دخل و حصہ ہوتا ہے اور حاکموں کی ہوشیاری و عیاری ایسے افکار و نظریات کو زیادہ سے زیادہ پھیلنے جڑ پکڑنے اور خوش نما بنانے میں پوری توجہ اور ذریعہ کی کام میں لاتی رہتی ہے۔

محکوم قوموں میں نبوت و امامت کے دعوے احیاء و تجدید کی تحریکیں اور امارت و قیادت کے نعرے حاکموں کے اقتدار سے تعرض کئے بغیر اور ان کی گرفت کو چیلنج کئے بنا اٹھتے اور بلند ہوتے ہیں تو ان کی پشت پر اور ذہن میں یقیناً بے عملی کے ان ہی فلسفوں اور نظریات کا ہاتھ کارفرما ہوتا ہے۔ اور اس کے پس پردہ حاکموں کی غرض مندیاں انہیں شہ دیتی رہتی ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ میں اس قسم کی بے شمار مثالیں ملیں گی۔ چنانچہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ بھی یہ ہی صورت حال پیش آئی۔ وہ ایک مدت تک فاتحانہ آزادانہ اور خودمختارانہ زندگی بسر کرتے رہے، پھر بدعملی و تعطل کا دور شروع ہوا۔ ذہنی، اخلاقی اور مذہبی درماندگی و فرومائیگی کا وہ شکار بنے ان کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں دونہادی و دوروں بینی کے خصائص سرایت کر گئے نفاق کے عوامل ان کے پورے معاشرے میں پھیل گئے اور ایک بے نتیجہ و غیر منظم طویل کشمکش کے بعد ان کو المناک ہزیمت سے دوچار ہونا ہوا۔ ایک تاریخی اور بڑی قوم ایک مکار و چالاک بدترین دشمن کے پنجۂ استبداد میں اسیر ہو کر رہ گئی۔ اب دشمن کے لئے یہ بات تو ناممکن تھی کہ اس بڑی اور تاریخی قوم کو ہمیشہ کے لئے کلیۃً نیست و نابود کر کے رکھ دیتا۔ البتہ اس نے فکر و نظر اور اخلاق و عمل کے جتنے فساد بھی مہیا ہو سکتے تھے وہ مسلمانوں کی اس عظیم و نوگرفتار قوم کے اندر کثرت کے ساتھ پھیلا دیئے۔

اخلاق و عمل کی دنیا میں اس نے جو کچھ ہمیں دیا اس کے مظاہر بھی ہمارے سامنے ہیں۔ کردار کی کون سی پستی ہے جس میں آج ہماری نئی نسل غرق نہیں ہے اور معاشرہ کا کون سا پہلو ہے جس پر بدنمائی کا دھبہ نہ لگ چکا ہو۔ میں فی الوقت اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا ہوں کہ یہ تلخ مبحث بڑی مہلت و طوالت چاہتا ہے۔ یہاں صرف فکر و نظر کی ان گمراہیوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جو غلامی و محکومی کی زندگی کی بدولت پیدا ہوئیں، اور جن کا تعلق دین و مذہب کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔

غلامی و محکومی کے برطانوی عہد کا آغاز ہوتے ہی ایک طبقہ تو اس صحیح فکر و نظر کا حامل بن گیا۔ جس کا تقاضہ غلامی و محکومی کی زندگی سے نجات حاصل کرنا تھا۔ جاں فروشوں اور جاں سپاروں کا یہ قافلہ عہد غلامی کی آخری رات تک یکسوئی و لیسار کے ہر تذبذب سے پاک و بلند رہ کر اپنے سفر مقصد کی منازل سرد و گرم، آغشتہ در خاک و خون ہو کر دیوانہ وار قطع کرتا رہا۔ تاآنکہ آزادی کی صبح کا سورج طلوع ہو گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

لیکن ایک دوسرا طبقہ بلند بانگ علمی اور فکری اوہات کا علم اٹھائے ہوئے اور وقت کے اقتدار کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کی تلقین کرتے ہوئے اصلاح و تجدید کے نعروں کے ساتھ نمودار ہوا۔ اس طبقہ کی کوکھ سے غلامی کے روز آخر تک کتنے ہی عناصر و گروہ جنم لیتے رہے جن کی فکری اور نظریاتی کاوشیں اگرچہ باہم متخالف و متضاد تھیں، لیکن انگریزی اقتدار سے تعرض نہ کرنے کی پالیسی سب میں مشترک تھی۔

جہاد حریت کے مردان کار تو غلامی و محکومی کی گراں بار زنجیروں کو توڑنے اور سفید فام آقاؤں کے خیموں کی طنابیں کاٹ پھینکنے کی جاں گسل جدوجہد میں مصروف رہے، انہیں اتنی مہلت کہاں تھی کہ وہ خود ساختہ نظریات و افکار کے خوش نما گورکھ دھندے (باقی ص۔ پر)

ختمِ نبوّت!

حکیم محمود احمد ظفر سیکرٹری اسلامک سنٹر (چٹاگانگ)

(قسط ۲)

ان سب مثالوں سے آپ نے دیکھ لیا کہ جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات اور حیوانات سے انسان کی جانب ایک ارتقائی حرکت نظر آ رہی ہے۔ لیکن انسان پر پہنچ کر ارتقائی حرکت ختم ہو جاتی ہے اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ انسان تمام انواع میں کامل ترین نوع ہے۔ لیکن اگر اس کی حقیقت پر غور و خوض کیا جائے تو اس میں بھی ایک حرکت ارتقائی معلوم ہوگی کہ وہ نطفہ سے حرکت کر کے علقہ علقہ سے پھر مضغہ وغیرہ کے قالب تبدیل کرتا ہوا خلق آخر کے ارتقائی نقطہ پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر وہ بطن مادر سے مادرِ گیتی میں آتا ہے۔ یہ اس کی زندگی کا ایک نیا دور ہے۔ اس میں پھر وہ ایک نقطہ سے دوسرے ارتقائی نقطہ کی طرف بتدریج ترقی کرتا ہے۔ اعضاء و جسم ارتقائی حرکت اُسے مختلف درجات میں سے گزرتی ہے اور وہ حرکت اور شباب کے انتہائی ارتقائی نقطہ پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ اب اس کے بعد زوال شروع ہوتا ہے۔ یہ انسان کی انفرادی اور مادی ارتقائی حرکت تھی۔ اب ایک اس کی اجتماعی یا روحانی ارتقائی حرکت ہے۔ اب اس لحاظ سے انسان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) انبیاء علیہم السلام

(۲) غیر انبیاء (جس میں اولیاء کرامؒ اور صحابہ عظام رضؓ بھی شامل ہیں)۔

ایک عام انسان جب ترقی کرتا ہے تو اس کا انتہائی روحانی ارتقاء دنیا میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں ہوتا ہے اور امت اجتماعی طور پر اس کو "افضل البشر بعد الانبیاء" کہتی ہے۔ تو جہاں غیر نبی کی آخری منزل ہوتی ہے وہاں نبی کی پہلی منزل شروع ہوتی ہے۔ اب ہم عالم نبوت میں پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ عالم نبوت میں بھی بتدریج ارتقاء کا قانون پایا جاتا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر تمام شریعتوں پر ایک نگاہ ڈالیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تمام نبوتیں کسی ایک کمال کی جانب متحرک ہیں۔ ہر پچھلی شریعت پہلی شریعت سے ارتقائی شکل میں نظر آتی ہے۔ لہذا اس فطری اور طبعی اصول کے مطابق ناگزیر ہے کہ یہ حرکت بھی کسی ایک نقطۂ کمال پر جا کر ختم ہو۔

چونکہ ہم نبوت کی کنہ سے ناواقف ہیں اور اس کی حقیقت سے آشنائی ہمارے ادراک سے بالاتر ہے۔ لہذا اس کے آخری نقطۂ کمال کا ادراک تو بدرجۂ اولیٰ ہمارے فہم و ادراک کی پرواز سے بالاتر ہوگا۔ اس لیے یہ حق تعالیٰ ہی کے ذمہ ضروری ٹھہرا کہ وہ اس کا اعلان کرے کہ اب دین مکمل ہے، کیونکہ یہ اپنے آخری مدارج کمال پر پہنچ گیا ہے، اب اس کے آگے کمال و اتمام کی حد ختم ہے۔ چنانچہ فرمایا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً۔ کہ تمہارا دین اب درجۂ کمال کو پہنچ گیا۔ اور نعمت خداوندی پوری ہو چکی اور نظر ربوبیت نے اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

ایک دوسری آیۃ کریمہ میں اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

وَمَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْماً۔

"کہ دانائے سبل جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور (سب انبیاء کی آخری ارتقائی کڑی ہونے کی وجہ) خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپ کے بعد سلسلہ نبوت بالکلیہ بند ہے اور اس بات کو حق تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس کے پیغمبروں میں اول کون اور آخری کون ہے۔ اگر آپ کی بعثت کو سب سے آخر میں نہ مانا جائے تو آپ کا افضل نہیں بلکہ مفضول ہونا لازم آتا ہے۔ حالانکہ آپ سب سے افضل ہیں۔ کیونکہ اگر آپ کو آخری پیغمبر نہ مانا جائے تو جو نبی آپ کے بعد آئے گا وہ یا تو آپ سے افضل ہوگا یا مفضول، افضل ہونے کی صورت میں اس کی شریعت بھی آپ کی شریعت سے افضل ہوگی۔ کیونکہ افضل نبی کو ناقص شریعت تو نہیں دی جائے گی۔ لہذا اگر آپ کے بعد آنے والا نبی افضل ہوا اور اس کی شریعت بھی آپ کی شریعت سے افضل ہوئی تو آپ کا مفضول اور آپ کی شریعت کا ناقص اور نامکمل ہونا لازم آئے گا اور یہ باطل ہے اور اسلامی عقیدہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگر اس بعد والے نبی کو مفضول اور اس کی شریعت کو ناقص مانا جائے۔ تو یہ ایک فضول اور تحصیل حاصل بات ہوگی (کیونکہ افضل کے بعد مفضول کے آنے کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ بھی باطل ہے کیونکہ حق تعالیٰ سے فضول کام کا صادر ہونا محال ہے۔ دوسرے اگر بعد میں آنے والا نبی مفضول ہے تو لازم آئے گا کہ کمال کے بعد پھر زوال حرکت شروع ہو گئی اور آخری ارتقائی نقطہ کے بعد پھر نزولی حرکت کا آغاز ہو گیا اور یہ اسی صورت میں جائز اور مناسب ہے جبکہ عالم کی نشاۃ ثانیہ تسلیم کی جائے جیسا کہ گزشتہ سطور میں نباتات کی مثال سے واضح ہو چکا ہے۔ اور قرآن حکیم اس کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ نبوت اپنے ارتقائی کمال کو پہنچ چکی ہے اور اب کوئی اور کمال باقی نہیں جس کو اس نے حاصل کرنا ہو۔ لہذا طبعی اور فطری اصول کے مطابق اب اس کا اختتام ہے۔

احادیث نبویہ بھی اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ اب عالم کی نشاۃ ثانیہ نہیں ہوگی اب تو دنیا کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ اب اس بات کی گنجائش ہی نہیں کہ کوئی اور نبی آ سکے۔ کیونکہ "اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ" اب اگر کوئی آئے گا تو قیامت ہی آئے گی۔

تیسرے یہ کہ حق تعالیٰ کی عادت یہی ہے کہ وہ کامل درجہ پر ہی کسی شی کو ختم کرتے ہیں۔ ناقص درجہ پر نہیں کرتے۔ لہذا اگر مانا جائے کہ آپ کے بعد نبوت جاری ہے تو لازم آئے گا کہ اس کا خاتمہ نقصان پر ہوا اور یہ سنت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلاً اور سنت اللہ کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔

گزشتہ سطور میں جو ہم نے جمادات۔ نباتات حیوانات۔ اور انسان کے مادی ارتقاء کی مثالیں دیں۔ ان سے ایک شی تو یہ ثابت ہوئی کہ ہر نوع کی آخری ارتقائی اکائی پر اس کا اختتام ہے۔ اب اس کے بعد دوسری نوع شروع ہوتی ہے۔ جیسا کہ مرجان، کھجور اور بن مانس کی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ اور دوسری چیز یہ ثابت ہوئی کہ ہر نوع کے حق تعالیٰ نے کچھ حدود مقرر فرمائے ہیں۔ ایک نوع اپنی انتہائی کوشش کے باوجود بھی اپنی مقررہ حدود کو پھاند کر اگلی نوع کی حدود میں قدم نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ حیوانات کی نوع کا آخری درجۂ کمال بن مانس خواہ کتنی ہی کوشش کرے لیکن وہ انسانی نوع کی حدود میں قدم نہیں رکھ سکتا۔

اسی طرح روحانی دنیا میں ایک غیر نبی اپنی انتہائی کوشش اور جدوجہد کے باوجود بھی انبیاء کی نوع کے دائرہ میں نہیں گھس سکتا، کیونکہ یہ ایک فطری اور طبعی قانون ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس کو نبی بنانا ہے۔ یعنی نبوت کسبی شئی نہیں۔ جو کہ محنت اور کوشش سے حاصل ہو بلکہ ایک وہبی اور عطائی شئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ رسول محنت اور ریاضت سے نہیں بنتے بلکہ حق تعالیٰ کی نظر انتخاب جس میں قابلیت کے آثار دیکھتی ہے اس کو نبوت کے منصب کے لئے منتخب فرما لیتی ہے۔ اس کا انتخاب حق تعالیٰ کی مصلحت پر ہے، آدمی کی ریاضت اور مشقت پر نہیں اور نہ ہی قابلیت پر ہے۔ اس فقرہ سے کوئی کوڑ مغز یہ نہ سمجھ لے کہ رسول کوئی قابل آدمی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بعض لوگ ایک جھوٹے اور جاہل نبی کی جہالت پر اپنی جہالت کی وجہ سے پردہ ڈالنے کے لئے اللہ کے سچے نبیوں پر بہتان تراشی کرتے ہیں اور ان کی قابلیت کے دامن کو داغدار کرنے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ سوچنا چاہیے کہ نبی اپنے زمانہ میں قابلیت کی انتہائی منزل پر ہوتا ہے لیکن ہر قابل کے لئے رسول ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس مادی دنیا میں بھی آپ کو اس کی عام فہم مثالیں ملیں گی۔ مثلاً رسالت خدائی سفارت کا نام ہے اور سفیر کے لئے یہ تو ضروری ہے کہ وہ قابل ہو لیکن ہر قابل کے لئے ضروری نہیں کہ حکومت اس کو سفارت کے عہدہ پر نامزد کر دے ؏

دادِ او را قابلیت شرط نیست
بلکہ شرط قابلیت دادِ اوست

چنانچہ جو لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں وہ ایک طرف تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور شخص کو نبی بھی مانتے ہیں اور دوسری طرف نبوت کو امور کسبیہ میں سے شمار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبوت تو محنت و ریاضت سے ملتی ہے۔ داد خداوندی نہیں۔ لہذا جو بھی جس زمانہ میں محنت کرے گا وہ نبی ہو جائے گا۔ چنانچہ اس پارٹی کے (باقی صفحہ پر)

چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر آپ خرچ وی۔ پی بچا سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

٧٨٦

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاھور

٢٢ - نومبر ١٩٦٣ء

طلبہ کا ایجی ٹیشن

طلبہ کے حالیہ ایجی ٹیشن نے جو نازک صورت اختیار کر لی تھی اس کا شدید غم و افسوس ہر محب وطن اور درد مند ملت انسان کو ہوگا ۔ اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق بھی فساد و بدامنی کی کوئی صورت پسندیدہ نہیں ہو سکتی ۔ "الفتنۃ اشد من القتل" کے فرمان قرآنی کے مطابق امن سوز حرکات ہرگز برداشت نہیں کی جا سکتیں، پاکستان آج جن نازک حالات سے گزر رہا ہے اور دشمنوں کے جن عزائم خبیثہ کا ہدف بنا ہوا ہے اسے دیکھتے ہوئے کسی بھی مفسد اقدام کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ تاہم ان اسباب و علل کا جائزہ لیا جانا نہایت ضروری ہے ۔ جن کی وجہ سے اس قسم کی بے چینیاں طلباء اور دوسرے اجتماعی اداروں میں جڑ پکڑتی اور پھیلتی رہتی ہیں ۔ اور جن کے نتیجہ میں فساد، لوٹ مار، آتش زنی اور قتل و غارتگری کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اب تک اس قسم کے واقعات کے رونما ہونے پر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ کمیونسٹوں کی تخریبی انگیخت کی بنا پر ہوا ہے ۔ پس پردہ اشتراکی عناصر کارفرما ہیں، اب کی مرتبہ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کو بھی اس سلسلہ میں ملوث کیا گیا ہے ۔ یقیناً یہ بات کم حیران کن نہیں کہ کل تک جو جماعت ہمیشہ ایسے موقعوں پر خود بھی کمیونسٹوں کو مورد الزام ٹھیرایا کرتی تھی ۔ وہ آج طلبہ کے اس ایجی ٹیشن کی ذمہ دار قرار دی جا رہی ہے ۔ اور تخریب پسند کمیونسٹ عناصر کی صف میں کھڑی کر دی گئی ہے ۔

ہمیں نہیں معلوم کہ اس الزام کے لئے مورد الزام ٹھیرانے والوں کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ اسے سامنے لانے سے کیوں گریزاں ہیں لیکن ہمارے نزدیک اس قسم کے مسائل کا یہ حل اور علاج نہیں ہے ۔ بلکہ ایک طرح کا ان مسائل سے صرف نظر کرنا ہے اور انہیں ٹالنا ہے ۔ اگر واقعتاً ان کی تہ میں کمیونسٹ عناصر کا ہاتھ ہے یا اور دوسرے تخریبی عناصر کارفرما ہیں تو انہیں بے نقاب کیوں نہیں کیا جاتا ۔ انہیں عوام کے سامنے کیوں نہیں لایا جاتا ۔ انہیں عدالت کے روبرو کیوں نہیں پیش کیا جاتا ۔

ایک طرف سولہ سال کی مدت میں کتنی ہی مرتبہ اس قسم کے واقعات رونما ہوئے ۔ گولیاں چلیں ۔ جانیں ضائع ہوئیں ۔ نظم و نسق معطل ہوا ۔ املاک و اموال کا نقصان و اتلاف ہوا، اور ہمیشہ اس کے لئے کمیونسٹ عناصر کو ذمہ دار گردانا گیا ۔ اس الزام کی تائید بعض سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے بھی کی جن میں مودودی صاحب کی جماعت اسلامی زیادہ بلند بانگ تھی ۔ لیکن بعد میں نہ تو عدالت کے ذریعہ ایسے عناصر کو بے نقاب کیا گیا اور نہ عوام کے سامنے ایسے افراد کو ننگا کیا گیا ۔ حتیٰ کہ سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے بھی کوئی واضح اور متعین نشان دہی ایسے افراد و عناصر کی نہیں ۔ حالانکہ وہ ہمیشہ اور ہر موقعہ پر یہ الزام دہراتے رہے دوسری طرف مودودی صاحب کی جماعت کو جو پہلی مرتبہ اس صورت حال کا ذمہ دار ٹھیرایا گیا ہے تو انہوں نے پہلے ہی مرحلہ پر اس سے بری ہونے کا اعلان کرنا شروع کر دیا ہے ۔ حتیٰ کہ خود مودودی صاحب نے اپنے ٨ نومبر کے بیان میں، صدر مملکت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ منصب ذمہ داری کا واسطہ دیتے ہوئے اپنے اور اپنی جماعت کے بے گناہ ہونے کی فریاد کی ہے ۔ بلکہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کی ان سے التجا کی ہے ۔ اور گویا ایک حیثیت سے انہیں اس معاملہ میں حکم و ثالث تسلیم کیا ہے ۔ ہم بھی اس معاملہ میں مودودی صاحب کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں اور صدر مملکت سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی نگرانی میں ان معاملات کی چھان بین کرائیں اور جو عناصر اس کے ذمہ دار ثابت ہوں انہیں بے نقاب کریں تاکہ عوام اور طلبہ ان کے شر سے آئندہ کے لئے متنبہ رہ سکیں ۔ اور انہیں کیفر کردار تک پہنچا دیں ۔ لیکن اگر یہ الزامات بے بنیاد ثابت ہوں تو یقیناً اس قسم کے واقعات کی ذمہ داری ان متعلقہ حکام واشخاص پر عائد ہوتی ہے جو اپنے فرائض کی بجا آوری سے پہلوتہی کرتے ہیں ۔ حق و انصاف کی راہوں کو مسدود کرتے ہیں مظلوم و متاثرہ افراد کی معروضات کو قابل اعتنا نہیں سمجھتے اور جب اس کے نتیجہ میں اشتعال و غصہ پھیل جاتا ہے تو اس کے لئے ذمہ دار دوسرے افراد اور گروہوں کو قرار دینے لگتے ہیں ۔ اس طرح ملک میں بدامنی، بے اعتمادی اور مایوسی کو ہوا دیتے ہیں اور صدر ایوب خاں کی حکومت کو بدنام کرتے ہیں ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ان تمام شر انگیزیوں اور بے اطمینانیوں کا اصل سبب ایمان و عمل کی وہ کمزوریاں ہیں جو اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ اور اسلامی اخلاق سے معرا ہونے کی وجہ سے ہمارے معاشرہ میں راہ پا گئی ہیں ۔ اور جب تک ان کمزوریوں کو دور نہیں کیا جاتا ہے، جب تک اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق کو دوبارہ غالب نہیں لایا جاتا ہے ۔ جب تک ملک کے نظام کا ڈھانچہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے اصولوں پر استوار نہیں کیا جاتا ہے ۔ جب تک افراد معاشرہ کے درمیان ادنیٰ اور اعلیٰ ۔ بندہ و آقا ۔ محتاج و تونگر کے غیر اسلامی امتیازات ختم نہیں کر دئیے جاتے ہیں، جب تک ملک کے وسائل سے سب کو یکساں طور پر متمتع ہونے کے مواقع مہیا نہیں کر دیئے جاتے ہیں، جب تک اللہ کی حاکمیت کے سوا اور سب کی حاکمیت کا خاتمہ نہیں کر دیا جاتا ہے ۔ جب تک ملت میں وحدت فکر و عمل نہیں پیدا کر دی جاتی ہے ۔ جب تک ملک کے آئین و دستور اور انصاف و عدالت کے لئے قرآن و سنت کو سرچشمۂ ہدایت کے طور پر قبول نہیں کر لیا جاتا ہے، یہ بے چینیاں ۔ بدامنیاں شر انگیزیاں اور فساد پروریاں کاملاً قابو میں نہیں آ سکتیں ایک خدا ترس معاشرہ اور خدا ترس حکومت و عدالت ہی حق و انصاف کے اسلامی اصولوں پر قائم ہو کر ان برائیوں کی روک تھام کر سکتی ہے، اس کے بعد کسی بھی اشتراکی یا فسادی عنصر اور کسی بھی جماعت و گروہ کے لئے یہ موقعہ باقی نہیں رہ جائے گا کہ وہ طلبہ، مزدور اور عوام کے کسی بھی طبقہ کو اپنا آلہ کار بنا سکیں ۔

نہیں معلوم ہمارے ارباب کار کب اس طرف توجہ دیں گے ۔ (کمال)

جمعیۃ علماء اسلام کی
ضلعی جماعتیں متوجہ ہوں

١ ۔ مرکزی اجلاس کے فیصلہ کی روشنی میں ہر ضلعی جماعت عائلی قوانین کے خلاف محضر نامے چھپوا کر تمام شاخوں کو ارسال کرے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین قومی اسمبلی کو ارسال کئے جائیں ۔

٢ ۔ ہر ضلع کے احباب اپنے ضلع کے ارکان قومی اسمبلی کے نام محضر نامے نیشنل اسمبلی ہال ڈھاکہ ارسال کریں اور یہ کام فوراً شروع کیا جائے کیونکہ اجلاس شروع ہوتے ہی عائلی قوانین کا بل زیر بحث آئے گا ۔

٣ ۔ محضر نامے کی عبارت جو ترجمان اسلام میں قرارداد کی صورت میں شائع ہوئی ہے ۔ مناسب ہے ۔

٤ ۔ ہر جماعت ماہوار کارکردگی کی رپورٹ دفتر ضلع کے ذریعہ دفتر صوبہ اور دفتر مرکزی کو ارسال کیا کرے،

٥ ۔ تمام اضلاع فارم رکنیت کی پر شدہ کتب بلاتاخیر دفتر مرکزی (لاہور) روانہ کر دیں ۔ ابتدائی فیس رکنیت اور ضلعی ارکان و صدر باقی ارکان کی فیس رکنیت بھی دفتر کو بھیج دیں

(مولانا) عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	٣/٥٠ روپے
فی پرچہ	١٢ نئے پیسے

مولانا علاؤالدین صاحب قاسمی ——— قسط ۲

اخلاص ——— صدق - اور - صبر

پھر دوسری صفت صدق ہے جس کا پیدا کرنا اپنے اندر ضروری ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ سچے دل سے اور پکے ارادے سے توبہ کرے احکام الٰہی کی خلاف ورزی پر حقیقی ندامت دل میں پیدا ہو جائے جو باتیں خالق و مالک کو ناپسند ہیں ان کو دوبارہ نہ کرنے کا ارادہ کر کے استغفار کی کثرت کرے اللہ کی مخلوق کے مال وعزت کے ساتھ جو زیادتی کی ہو اس کی پوری پوری تلافی کرے اللہ کے حقوق ہوں یا بندے کی ادائیگی میں اگر کوتاہی ہوئی تو اس کا اعتراف کرے بداعمالیوں کا رنج اور عذاب الٰہی سے ڈر دل میں ہمیشہ رہے کیونکہ ایک عالم کا قول ہے کہ ماں بچے کے سوگ کو بھلا سکتی ہے مگر توبہ کرنے کا رنج کبھی نہیں مثلاً حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خیال چین نہیں لینے دیتا کہ کہیں مجھ سے ایسی بداعمالی تو سرزد نہیں ہو گئی جسے میرے معبود نے ناپسند فرما کر کہہ دیا ہو کہ اب تو جو چاہے کرے میں معاف نہ کروں گا -

اس صفت کے حاملین کا ذکر بھی قرآن مجید میں متعدد جگہ فرمایا گیا ہے - کہیں ارشاد ہوتا ہے کہ

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ
و کونوا مع الصادقین -
(پارہ گیارہ رکوع ۴)

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو -"

سورہ محمد میں ارشاد فرمایا :-

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اگر وہ اللہ سے سچے رہے تو ان کے لئے بہتر ہے

سورہ احزاب میں فرمایا جاتا ہے :-

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا
مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

"ایمان والوں میں ایسے آدمی بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے سچ کر دکھایا -"

ایک بنیادی اور ضروری صفت صبر بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تنگ دستی ہو یا فراخی - مصیبت معلوم ہو یا آرام خوش دلی ہو یا بددلی ہر حال میں فرائض الٰہی کو ادا کیا جائے اسی طرح جن امور سے بندہ کو روک دیا گیا ہے - ان سے رک جایا جائے خواہ کتنی ہی کوفت اور پریشانی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے - یہ دونوں باتیں تمام بندوں کے لئے واجب لازم ہیں - تیسری قسم صبر کی نوافل اور خیرات میں صبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نوافل کی پیروی بندے کو مجھ سے قریب کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں یہ واضح رہے کہ نوافل سے صرف نفل ہی مراد نہیں ہے بلکہ اللہ کو راضی رکھنے کے لئے فرض و واجب کے علاوہ جو عبادت یا جو عمل بھی کیا جائے وہ نفل کہلائے گا مثلاً روزہ شب میں بیس رکعات نماز کا آپ سے ایسا مطالبہ ہے جس کی ادائیگی اشد ضروری ہے آپ نے وہ ادا کیں اور بڑھا کر ۴۸ رکعات یا اڑتالیس رکعات یا اس سے اور زائد اپنا معمول بنایا یہ ساری کی ساری زیادتی نفل کہلائے گی - سال بھر میں ایک ماہ کے روزے آپ پر فرض تھے آپ نے یوم عاشورہ - عشرۂ ذی الحجہ ایام بیض یعنی چاند کی ہر ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ تاریخ کو یا ہر دوشنبہ - جمعرات کو روزے رکھنا اپنا معمول بنا لیا - تو یہ زائد روزے نفل ہو جائیں گے - جتنی زکوٰۃ آپ سے مطلوب تھی آپ نے وہ ادا کر دی - اس کے علاوہ کچھ زائد رقم آپ راہ خدا میں صرف کرتے ہیں کسی مدرسہ کی امداد کرتے ہیں اپنے غریب عزیزوں پڑوسیوں کی مدد کرتے ہیں یہ صدقہ نفل ہوگا - آپ کی شریف طبیعت اور سادہ زندگی کی وجہ سے آپ کے پڑوسیوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی - یہ تو آپ پر فرض ہے ایسا ہونا ہی چاہیئے - مگر ترقی کر کے آپ ان سے ایسا سلوک کرنے لگیں کہ وہ آپ کو اللہ کی رحمت سمجھنے لگیں تو یہ معاملات میں نفل کا درجہ ہوگا - غرضیکہ زندگی کے سب ہی گوشوں میں نفل پر کاربند ہونا قرب خداوندی کا ذریعہ ہوگا اور اگر نماز میں تو نفل کا اتنا اہتمام کریں کہ ہمہ وقت سربسجود نظر آئیں اور بقیہ معاملات وعبادات میں فرائض و واجبات تک سے لاپرواہی برتیں تو ہرگز قرب کی توقع نہ کریں یہ نفس کا مغالطہ ہوگا -

بہرحال یہ صبر کی ظاہری صورتیں ہیں ان کی ناواقفیت سے خطرہ اور ان کی پیروی میں نجات ہے کسی بندے میں صفت صبر کا ہونا اس وقت معلوم ہوتا ہے جب نفس پر ایسی بات آ پڑے جو ناگوار ہو مگر ایسے طریقے سے اختیار کرے کہ بیقراری ناگواری کا نام تک نہ رہے کوئی لفظ شکایت زبان پر نہ لائے جو گزرے اسے راز کی طرح چھپائے -

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مکروہات برداشت کرنا ان پر صبر کرنا حسن ایمان اور حسن یقین کی دولت حاصل کرنے کی تدابیر میں سے ہے کہ بندہ اخلاص صدق اور صبر ان تینوں کو اپنے اندر اکٹھا کر لے اگر ان میں سے کوئی ایک بھی کم ہوا تو دوسرے خود بخود ضائع ہو جائیں گے - کیونکہ اخلاص جب تک صدق وصبر کے ساتھ نہ برتا جائے تکمیل تک نہیں پہونچ سکتا اور صبر میں جب تک اخلاص اور صدق نہ شامل ہوں ناتمام رہتا ہے پھر اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) کی دولت اور بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو) کی بشارت سے محرومی رہے گی - اس مضمون کو دیکھ کر ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ تصوف کے تین بنیادی اصول اخلاص صدق وصبر قرآن وسنت سے مستفاد ہیں یا نہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ اخلاص وصدق وصبر کے مجموعے کا نام تصوف ہے ص ۴۴

۴۴ تو کیا جرم ہوگا - جب کہ دولت احسان اور نعمت یقین حاصل کرنے کا قوی ذریعہ یہی ہے -

اعلانات و اطلاعات

جمعیۃ علمائے اسلام کنڈ کوٹ کے زیر اہتمام جلسہ

مورخہ ۲۵ نومبر بروز پیر ۸ بجے شب بمقام جامع مسجد بھتانہ کنڈ کوٹ میں منعقد ہوگا - حسب ذیل حضرات کو مدعو کیا گیا ہے - عام مسلمانوں سے التماس ہے کہ جلسہ میں شرکت فرما کر مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوں -

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم علیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم
حضرت مولانا محمد شریف صاحب ناظم ڈویژنل " سکھر
حضرت مولانا لطف اللہ صاحب نائب ناظم " شکارپور
حضرت مولانا قاری محمد علی صاحب مدنی شکارپور
جناب محمد صفر صاحب باظفر بلوچ - نعت خواں کنڈ کوٹ

جلسہ صوفیہ مسکین پور شریف

حضرت مولانا - عبدالغفور صاحب العباسی المدنی صوفیہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ میں ۱۵ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ایک جلسہ منعقد ہوگا - اس میں شرکت فرمائیں گے - تمام محبین سے التماس ہے کہ جلسہ میں شرکت فرمائیں - (ظفر احمد)

دعائے صحت

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صادق صاحب سابق ناظم اعلیٰ امور مذہبیہ بہاولپور کچھ عرصہ سے علیل ہیں قارئین کرام سے استدعا ہے کہ حضرت مولانا کے لئے دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عطا فرمائے آمین -

عقائد علمائے دیوبند

المہند علی المفند المعروف بہ عقائد علماء دیوبند، عربی مع اردو جو کہ پاکستان میں نایاب تھی - پہلی بار شائع ہوئی ہے - سائز ۲۲×۱۸/۸ کاغذ اعلیٰ - کتابت نفیس - سہ رنگا ٹائیٹل - قیمت ۵۰ - ۱ روپیہ علاوہ محصولڈاک ناشر - حافظ محمد اسحاق قریشی کیملپوری - ناظم مکتبہ حنفیہ مسجد گنبد والی جہلم سے حاصل کریں -

ناظرین خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں - تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو -

گوجرانوالہ میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام

ملنے کا پتہ

صوفی عبدالعزیز ادارہ الاصلاح چوک تھانیوالہ گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے زیر اہتمام کانفرنس

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے اس عظیم الشان جلسہ کو خطاب فرمایا جس کی حاضری تین ہزار کے قریب تھی۔ آپ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا مسلمان کی زندگی یہی ہے کہ وہ حضور سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑے اور کوئی قدم آپ کی اطاعت سے باہر نہ رکھے۔ آپ نے عوام کو بتایا کہ ہم اسمبلیوں میں جا کر بہت بڑا کام سر انجام دے سکتے ہیں۔ اگر آپ زیادہ سے زیادہ لوگ اس قسم کے منتخب کریں جو اسلام چاہتے ہوں تو انشاء اللہ پھر یہاں بہت جلد شریعت کا قانون نافذ ہو سکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا مغربی تہذیب کے انڈے گندے ہیں اور ہم نے ان کو توڑنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

آپ نے مودودی فرقہ پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ جس فتویٰ کو اخبارات نے میری طرف غلط منسوب کیا ہے وہ فتویٰ دراصل حضرت مولانا نصیر الدین غور غشتی کا ہے جو ایک سال سے چھپ چکا ہے اور مختلف جید علماء کرام نے اس کی تائید کی ہے۔ جلسہ کے اختتام سے قبل مندرجہ ذیل قرار دادیں بہ اتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیت علمائے اسلام کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کو منسوخ کرے کیونکہ وہ قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔

(۲) جمعیت علمائے اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ گدو بیراج اور غلام محمد بیراج کی زمینیں ہاریوں، کاشتکاروں میں تقسیم کی جائیں یا ان کو سود کے بغیر آسان قسطوں پر دی جائیں تاکہ وہ معاشی اعتبار سے مطمئن ہو جائیں۔

(۳) یہ اجلاس صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی آزادانہ خارجہ پالیسی کے اقدامات کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے اور پنڈت نہرو کی اسلام دشمنی اور پاکستان دشمنی اور کشمیر کو ہضم کرنے کی پالیسی کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ تبلیغ جہاد کا اعلان کر دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان میں مشنری اسکول، کالج، ہسپتال کے ذریعے جو ارتداد کا سلسلہ لامتناہی جاری ہے اس کو سختی سے روکا جائے۔

۵۔ مخرب اخلاق سینما، چکلے، شراب خانے اور زنا کی جملہ اقسام کو خلاف قانون قرار دیا جائے جو ملت کے چہرے پر بدنما داغ ہے۔

(۶) مرزائی چونکہ امت مسلمہ کے نزدیک کافر اور مرتد ہیں لہٰذا ان کو ملک کی کلیدی اسامیوں سے ہٹا دیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفتہ واری اجتماع

۷ نومبر کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بہ اتفاق رائے منظور ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کالجوں اور سکولوں میں جو مخرب اخلاق ڈرامے سٹیج کئے جاتے ہیں ان سے طلبا اور طالبات کے ذہنوں پر مضر اثرات اثر انداز ہوتے ہیں ان ڈراموں کو بند کر دیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سکولوں اور کالجوں اور بیرونی طور پر عوام کو فوجی ٹریننگ لازمی قرار دے تاکہ بوقت ضرورت یہ طلبا اور عوام قوم اور ملک کے لئے ایک اچھے سپاہی ثابت ہو کر قوم کی صحیح خدمت اور صحیح نمائندگی کر سکیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان کے صدر مملکت جنرل ایوب خاں صاحب اور وزیر بحالیات پاکستان سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ سکیم ہٰذا اور ریہابیلیٹیشن ایکٹ بحالیات میں توجہ فرما کر تمہیں آرڈیننس جاری فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی سرگرمیاں

مورخہ ۸ نومبر کو خطیب جامع مسجد میانوالی سندھ والی مولانا بشیر احمد صاحب عباسی امیر جمعیۃ علماء اسلام نے جمعہ کے خطبہ پر جماعت میں شمولیت کے متعلق خاص ہدایت فرمائی ہے جس میں سالارہ چوہدری محمد صفدر علی صاحب اور خازن چوہدری محمد انور صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ممبران کی خاصی تعداد کر لی ہے۔

امیر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب عباسی نے عائلی قوانین کی پر زور مذمت فرمائی اور انہیں منسوخ کرنے کی قرار داد منظور کروائی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ہفتہ وار اجتماع

منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں:-

(۱) جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان کا یہ اجتماع جناب حاجی عطاء اللہ میاں خیل کی ناگہانی موت پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اجلاس منعقدہ لاہور کی تمام کارروائی اور قرار دادوں کی تائید کرتا ہے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے جو کہ ہر لحاظ سے شریعت کے معارض ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال کا خصوصی اجلاس

مورخہ ۸ نومبر کو مولانا قاضی شمس الدین صاحب نگران اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ حسن ابدال و مضافات اجتماعی پروگرام کے تحت تشریف لائے۔ آج ان کی تشریف آوری پر اراکین و ہمدردان جمعیۃ کا ایک خصوصی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض بھی نگران اعلیٰ نے انجام دئے۔ تلاوت قرآن پاک کے مولانا محمد حامد رحمانی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے اجلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی اور نظریہ پاکستان کی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان جن بنیادی مقاصد کے حصول کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔ افسوس آج تک وہ تشنۂ تکمیل ہے۔ آپ نے مختلف جماعتوں کے چہرے پیش کئے اور ان کے نشیب و فراز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں صحیح اسلامی نقوش و خطوط کے قیام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی کوششیں قابل قدر ہیں اس لئے ہر وہ شخص جو اسلامی قدروں کو سر بلند دیکھنے کا جذبہ رکھتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت اختیار کر کے اپنی تمام تر خدمات اس کے لئے وقف کر دے۔"

اس کے بعد آپ نے مرکزی جمعیۃ کے اجتماع منعقدہ لاہور میں حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم کا وہ پیغام سنایا کہ حضرت نے خصوصیت سے مرکزی جمعیۃ کے لئے یکصد روپیہ حسن ابدال کی جمعیۃ کی طرف سے ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے تو احباب بے حد مسرور و خاطر ہوئے اور ان چند مخلص و مخیر حضرات نے بطیب خاطر یکصد روپیہ کی رقم فی الفور جمع کر دی، جو مرکزی جمعیۃ کو ارسال کر دی گئی۔

ازاں بعد مولانا قاضی شمس الدین صاحب نے باقاعدہ رکنیت سازی اور جماعتی پروگرام میں تعاون، اعلائے کلمۃ الحق کے لئے علماء سے کلی اتفاق پر ایک پر مغز تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا "ید اللہ علی الجماعۃ" جماعت پر اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ہاتھ ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب ہر شخص یہ سمجھے کہ دین کے کاموں میں تعاون ہی میرے لئے سعادت مندی ہے اور اس کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائے۔ آپ نے دینی علوم کے فروغ، مدارس عربیہ کی ضرورت اور نوجوانوں کی اصلاح پر بھی زور دیا۔

اس کے بعد مولانا عبد القادر قاسمی امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی، اور رکن سازی کی مہم کا آغاز کیا۔

اخیر میں یہ طے پایا کہ عنقریب ہی ضلعی دورہ کیا جائے، اور جمعیۃ کی کارگزاری سے عوام کو روشناس کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی دعوت دی جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سرگرمیاں

مورخہ ۷-۸ نومبر کو مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا، مولانا مولا بخش صاحب مولانا عبد الماجد صاحب ناظم اعلیٰ و نائب امیر بھاوریاں حاجی نذیر حسین صاحب نے گھنگھر اہل کوٹ گکھوہ بھاوریاں کا تنظیمی دورہ کیا۔ اول الذکر دو مقامات پر امیر سرگودھا اور زعماء بھاوریاں کی مدلل تقریریں ہوئیں جن میں ملکی حالات، دعوت جمعیۃ، ردّ مودودیت جیسے اہم مضامین زیر بحث آئے اور لوگ بے حد محظوظ ہوئے ہر طرح سے تعاون کیا، گھنگھر میں تنسیخ عائلی قوانین، عریانی و فحاشی بے حیائی کے خاتمہ، منگلا ڈیم کے عیسائی افسروں کا نازیبا سلوک، اہل مالکان کی طرف سے عوام کو تکلیف دینے کے متعلق قرار دادیں پاس ہوئیں۔ کوٹ گکھوہ جو مودودیت کا علاقہ میں مرکز تھا اس میں اہل حق کو بہت کامیابی ہوئی مودودی صاحب کی بہت سی خلاف اسلام عبارتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائی گئیں لوگ حیران ہوئے کہ ابھی نظام اسلام کا یہ حال ہے۔ علاقہ کے معززین اور بااثر حکیم فتح محمد صاحب مودودیت سے

جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے اجلاس کی قرار دادیں

مورخہ ۸ نومبر کو مولانا عبدالعزیز صاحب کی صدارت مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کا یہ اجلاس جمعیت کی جدید تنظیم کے سلسلہ میں ایک منتظمہ مجلس کا قیام ضروری سمجھتا ہے۔ جس کے لئے مولانا فضل کریم صاحب مظفر آبادی مولانا عبدالعزیز صاحب تھوررازوی۔ مولانا حاکم شاہ صاحب کوٹلی نامزد کرتا ہے مولانا عبدالعزیز صاحب کو اس مجلس کا صدر تجویز کرتا ہے۔ اور قرار دیتا ہے۔ کہ یہ مجلس منتظمہ عرصہ چار ماہ کے اندر اندر تینوں ضلعوں میں تنظیم مکمل کر کے جنرل کونسل کا اجلاس کسی مناسب مقام پہ بلانے کا انتظام کرے تاکہ باضابطہ انتخاب ہو کر تنظیم کو مستحکم بنایا جا سکے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کا یہ اجلاس بھارت کے جارحانہ عزائم کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور جہاد کو فرض سمجھتے ہوتے یہ محسوس کرتا ہے کہ مغربی ممالک نے ہمارے بدترین دشمن کو مسلح کر کے بین الاقوامی غداری کا ثبوت دیا ہے۔ جس کے بعد مغربی ممالک سے کوئی توقع رکھنا ایک افسوسناک غلطی ہوگی۔ اب جب کہ بھارت مغربی ممالک کے اسلحہ کو ہماری سرحدات پر لاکر ہمارے خلاف استعمال کرنے کے لئے تلا ہوا ہے۔ تو جمعیت علماء اسلام کا یہ اجلاس آزاد کشمیر کی تمام جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ اپنے جزوی اختلافات ختم کر کے میدان جہاد میں صف آرا ہوں۔ یہ اجلاس محترم وزیر داخلہ کے اس بیان کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، جس میں انہوں نے مجاہدین کشمیر کی پوری امداد کرنے کا یقین دلایا ہے۔ اور حکومت آزاد کشمیر سے درخواست کرتا ہے کہ اب جہاد میں مزید تاخیر ہمارے مستقبل کے لئے انتہائی خطرناک ہوگی۔ اس لئے فوری طور پر جہاد کا اعلان کر کے بھارت کی چالوں کو ناکام بنایا جائے۔ آزاد کشمیر کا بچہ بچہ جہاد کے لئے بے تاب ہے۔ اور علماء آزاد کشمیر کی تمام خدمات اس کے لئے وقف ہیں۔

(۳) آزاد کشمیر میں اس وقت انتہائی رسومات بد اور قسم قسم کی افراتفری پیدا ہے ایسے حالات میں تبلیغ اور جہاد کے لئے عوام میں اتفاق اور اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے یہ اجلاس جمعیت کے تبلیغی دورے ضروری سمجھتا ہے اور تجویز کرتا ہے کہ جمعیت علماء اسلام کا ایک وفد پورے آزاد کشمیر میں دورے کر کے رسومات بد کی اصلاح، جہاد اور اتفاق کے اہم موضوع پر تقاریر آزاد کشمیر میں مکمل یک جہتی اور یکسوئی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مولانا بدرالدین صاحب ۹ نومبر کو بعد نماز ظہر ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام نے جس طرح دارالعلوم پلندری کو اپنا مرکزی ادارہ قرار دیا ہوا ہے اور اس کی سرپرستی کرتی ہے اسی طرح جمعیت علماء اسلام کا یہ اجلاس دیگر مدارس اسلامیہ کو بھی اپنی تحویل میں لینے کی تجویز کرتا ہے اور طے کیا جاتا ہے کہ تمام مدرسوں کا انتظام درس نظامی کے طریق پر ہو۔ جس طرح کہ دارالعلوم پلندری میں ہے۔

۵ - جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کا یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ فضلاء دیوبند اور دیگر فضلاء درس نظامیہ کو کم از کم فضلاء یونیورسٹی کا گریڈ دیا جائے

۶ - جمعیت علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ محکمہ افتاء کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے اور محکمہ کے جاری شدہ فتووں کو داخل شہادت قرار دے کر اس دینی محکمہ کو باقاعدہ بنایا جائے اور صوبائی مفتی کی اسامی کو بھی پُر کیا جائے۔

۷ - اجلاس ہذا مولانا عبدالرحمان صاحب سابق صوبائی مفتی صاحب کی صحت کے لئے دعا کرتا ہے۔ نیز مولانا محمد عبداللہ صاحب میانگھوی۔ مولانا محمد اکبر صاحب باغوی کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کے درجات کی ترقی اور مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے۔

۸ - یہ اجلاس دارالعلوم پلندری کے متعلق مولانا امیر عالم خاں صاحب کے فیصلہ سے اتفاق کرتا ہے اور اہل پلندری کو دارالعلوم کی کامیابی اور ترقی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ دارالعلوم پلندری کی ترقی کے لئے جمعیت کی تمام ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ نیز حکومت آزاد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان افراد کی گروہی نگرانی جو دارالعلوم پلندری کے چلتے کام میں انتشار پھیلانے کا باعث ہوں اجلاس ہذا یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ دارالعلوم پلندری کے بورڈنگ کے سلسلہ میں اپنے کئے ہوئے وعدے پورے فرما کر طلباء کی رہائش کی مشکلات دور فرمائی جاویں۔

جمعیۃ الطلباء اسلام امین آباد کا انتخاب

مورخہ ۱۴ نومبر کو مختلف مدارس کے طلبہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن، امین آباد ضلع گوجرانوالہ منعقد ہوا جس میں جمعیۃ الطلباء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ حسب ذیل ارکان جمعیت باتفاق رائے منتخب ہوئے۔

صدر - خورشید احمد سٹوڈنٹ اسلامیہ ہائی سکول
نائب صدر - طارق اسحاق " "
" " شبیر احمد ہاشم " "
جنرل سیکرٹری - شوکت علی متعلم تجوید القرآن
نائب - محمد اسحاق - خازن - شیخ نگار آفتاب
سالار - محمد صدیق چوہدری -

یہ قرار دادیں منظور ہوئیں -
عائلی قوانین کی تنسیخ - عصمت فروشی اور شراب نوشی - عیسائی مشنریوں پر مکمل پابندی کا یونیورسٹی آرڈیننس اور پریس آرڈیننس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا - آخر میں مولانا عبیداللہ انور صاحب کی والدہ محترمہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی -

مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول میں جمعیۃ الطلباء کا قیام

زیر صدارت جناب حضرت استاد مولانا قاری محمد عبیداللہ صاحب کے آج جمعیۃ الطلباء کا قیام عمل میں آیا - عہدیداروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں -

(۱) سرپرست جناب استاد مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب
(۲) امیر جمعیۃ الطلباء عبدالغفار صاحب طالب علم
(۳) نائب امیر " حافظ علی اکبر صاحب "
(۴) ناظم اعلیٰ " محمد صالح صاحب "
(۵) محاسب " خدا بخش صاحب "
(۶) خزانچی " محمد ہاشم صاحب " "

انتخاب گنگھوال

امیر سید امیر شاہ صاحب نائب امیر مولانا عبدالرسول صاحب خطیب جامع مسجد ناظم اعلیٰ مولا بخش صاحب - نائب ناظم فیض الباری صاحب ناظم نشر و اشاعت محمد رمضان خزانچی عبدالکریم صاحب

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا اجلاس

مورخہ ۱۰ نومبر کو ریلوے مسجد بھکر ضلع میانوالی میں زیر صدارت جناب رانا عبدالغفور صاحب امیر جمعیت علماء اسلام کوٹلہ جام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے عوام سے خطاب فرمایا حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے فرمایا کہ جب مسلمان خدا تعالیٰ کے فرمانبردار تھے تو دنیا کی طاقتیں ان سے لرزہ براندام تھیں - آج مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا کی دوسری طاقتوں کا خوف ہمارے دل کو مرعوب کر رہا ہے - آپ نے مطالبہ کیا کہ عائلی قانون کو منسوخ کیا جائے - آپ نے فرمایا کہ ملک میں قرآن و سنت کے مطابق آئین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام اپنی جدوجہد جاری رکھے گی -

مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ فرقہ وارانہ منافرت ملک و ملت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اس منافرت کا مطلب یہ ہے کہ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کے بزرگوں کو برا بھلا کہتے ہیں - اگر اختلافات علم و تحقیق کی حد تک ہوں تو مضائقہ نہیں ہو سکتا ملک میں مذہب کے نام پر جو افراتفری ہے یہ غیر محتاط واعظوں کی زہر افشانیوں کا نتیجہ ہے ہر فرقہ کے علماء حکومت اور عوام اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر محسوس کر لیں تو سارے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں - آپ نے فرمایا کہ آج ہمارا ملک گوناگوں مشکلات میں گھرا ہوا ہے - اگر ملک کے حکمران اور شہری نتائج سے بے نیاز ہو کر اسی ڈگر پر چلتے رہے تو یہ ناؤ کنارے لگانی مشکل ہو جائے گی - حکومت کا فرض ہے کہ وہ خلاف اسلام قوانین کو ختم کر کے علماء کو اعتماد میں لے اور عوام اپنے اندرونی خلفشار کو ختم کر کے حکومت کے ساتھ تعاون کریں -

کوٹ مکھوہ کا انتخاب

امیر مولوی محمد سرور صاحب خطیب جامع مسجد نائب امیر متقی خاں صاحب - ناظم حکیم فتح محمد صاحب - ناظم سعی محمد صاحب خازن حافظ غلام دستگیر صاحب -

مضمون اور صاف تحریر فرمایا کریں

بقیہ صفحہ اوّل

تشکیل دیتے۔ البتہ وہ طبقہ جس نے اقتدار فرنگ کی بالادستی کو قبول کر لیا تھا۔ اسے اتنی فرصت و سہولت میسر آگئی تھی۔ کہ اقتدار وقت کی ناخوشی کے خطرے سے آزاد رہ کر بلکہ ایک حد تک اس کی درپردہ حوصلہ افزائی حاصل کرکے اپنے خیالات کی دنیا بنا رہا ہے اور اپنے ہی جیسے عاقبت پسند دل و مصلحت کوشوں کو اپنے ارد گرد جمع کرتا رہے۔

چنانچہ اصلاح ملت و احیاء و تجدید دین کے مدعی افراد و جماعتیں یکے بعد دیگرے پیدا ہوتی رہیں اور انہیں برطانوی تسلط و اقتدار سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا۔ ان تحریکوں نے اسلام کے نام پر نظریات و افکار کا ایک بڑا انبار قوم و ملت کے آگے لگا دیا۔ ان افکار کی پہلی ضرب کا آغاز عقیدۂ ختم نبوت پر چوٹ لگانے سے ہوا۔ پھر دین کے متفقہ مسائل میں ریب و تشکیک کی راہ پیدا کر کے اعتماد سلف کو مجروح کیا گیا۔ حتیٰ کہ دین کی جدید تعبیر و تشریح کا دروازہ کھول دیا گیا اور مسخ و تحریف کی راہ صاف کر دی گئی۔

ان نظریات کے درمیان خواہ کیسے ہی فکری اختلافات پائے جاتے ہوں لیکن ان سب کے کام کا آغاز "تجدید و احیاء دین" کے دعووں سے ہی ہوتا ہے۔ اور ان کے تمام افکار و نظریات کا رخ ایک اس نکتہ خاص پر رہتا ہے۔

مرزا صاحب کے دعوائے نبوت سے لے کر چوہدری پرویز صاحب کے دعوائے انکار سنت تک، اس سلسلہ کے جتنے بھی افراد، گروہ اور جماعتیں پیدا ہوئیں، ان سب کا پہلا نعرہ "تجدید و احیاء دین" "اقامت دین" و "حکومت الٰہیہ کے قیام کا نعرہ تھا، اور ان سب دعووں کے وقوع میں آنے کا امکان ان کے نزدیک، برطانوی اقتدار سے تعرض کئے بغیر اور اسے اپنی جگہ سے ہٹائے بغیر بھی ممکن تھا۔

ان افکار و نظریات کے مخالفوں اور ان تحریکوں و دعوتوں کے مدعیان کے درمیان ان کے شدید باہمی اختلاف کے باوجود ایک اور یگانگت پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر ایسے مدعی شخص اور گروہ نے اپنے اپنے عہد میں انگریزی حکومت سے آزادی چاہتے والے افراد و جماعتوں کی دین و مذہب کی بنیاد پر مخالفت کی اور اپنی دعوت، افکار اور جماعت کو حریت پسند افراد اور جماعتوں کا مدمقابل اور حریف بنا کر کھڑا کیا۔

جس زمانہ میں باقاعدہ حرب و پیکار کے ساتھ مجاہدین آزادی انگریزی اقتدار سے جنگ آزما تھے، اور اس جہاد کے دائرے کو وسیع تر کر دینا چاہتے تھے۔ اس زمانہ کے پہلے مدعی تجدید و احیاء اور مدعی نبوت مہدیت و مسیحیت مرزائے قادیان نے ان مجاہدین آزادی کی شدید مخالفت کی اور سرے سے جہاد کے حرام ہو جانے کا فتویٰ صادر کر دیا۔

اسی طرح جب حقوق طلبی کی جمہوری تحریک کا دور آیا اور عوامی جدوجہد کا سلسلہ چلا تو محاذ احیاء و تجدید دین کے نئے سرگرداں نے ان تحریکوں کو غلام اسلام ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی تک کا زور لگا ڈالا۔ اور ان تحریکوں کے خادمان و بانیان کو دین و اسلام سے بے بہرہ اور باطل کے پرستار ثابت کیا۔ غلامی کی آخری شام تک ان کا یہ تحریری اور تقریری کھیل جاری رہا۔

انگریزی تغلب و اقتدار کا بالواسطہ بقاء و تحفظ ان کے تمام بلند بانگ افکار و نظریات کا عمل حاصل تھا۔ جس سے شاید وہ غیر شعوری طور پر بے خبر تھے۔

برطانوی سلطنت کے زیر حمایت تخت نبوت بچھانے سے لے کر برطانوی حاکمیت کے زیر تحفظ حاکمیت الٰہ کے قیام کے دعوے کے زمانہ تک، اسلام کے نام سے جو افکار، نظریات اور فلسفے تراشے گئے ان کا بیشتر ہدف حریت پسندوں کو بننا پڑا۔ وگرنہ یہ لوگ اگر اپنے خود تراشیدہ افکار کے تانے بانے بننے میں ہی مصروف رہتے اور حریت و استقلال کی تحریکوں کی پشت پر چھرا گھونپنے کی کوشش نہ کرتے شاید تاریخ اسلام میں ان کے منفردانہ نظریات کو معتزلہ وغیرہ کے نظریات کی طرح جگہ دے دی جاتی۔

بہرحال ایک غلام قوم میں ان افکار کی بدولت جو ذہنی انتشار اور تشتت برپا کیا جا سکتا تھا وہ بہت بڑی حد تک برپا کر دیا گیا۔ اگرچہ آزادی و خود مختاری کے حصول کی جدوجہد کو روکا نہیں جا سکا۔ ملک آزاد ہوا اور سرزمین پاک پر مسلمانوں نے خود مختاری کی نئی زندگی کا سفر شروع کر دیا۔ لیکن اسلام کے بارے میں مسلمان قوم سخت ذہنی پراگندگی کا شکار ہو گئی۔ ممکن تھا کہ اس پراگندگی پر بھی قابو پا لیا جاتا۔ لیکن جب آزادی کا سورج طلوع ہوا اور اس کی روشنی میں نو آزاد ملت کا قافلہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا تو اس سفر میں وہ لوگ بھی شامل ہو گئے جو کل تک جہاد حریت کے مردان کار کو، اپنے فلسفہ و نظریات کے فتووں کا نشانہ بنائے ہوئے تھے، اس حد تک بھی کوئی خرابی نہیں تھی کہ یہ لوگ آزادی و خود مختاری کی زندگی کے اس سفر میں شرکت پر اکتفا کر لیتے لیکن اب انھوں نے امیر کارواں بن جانا چاہا اور چاہا کہ عہد غلامی کی فرصتوں میں اسلام کے نام سے جو خاکے وہ بناتے رہے ہیں انھیں حقیقت کا رنگ دے دیں اپنے خود ساختہ تصورات کو قوم و ملت کے شعور پر غالب کر دیں اور ان تمام چراغوں کو بجھا دیں جنھیں خون دے دے کر جہاد حریت کے متوالوں نے روشن کیا تھا۔

چنانچہ ہر مدعی گروہ اپنے اپنے افکار کا تراشیدہ اسلام لے کر میدان میں آگیا، خود ان کے اپنے نظریات کے داخلی تضادات ابھر پڑے۔ اور ملک میں فکری اختلافات کا چشمہ ابل پڑا۔ اسلام کی متعدد تعبیریں کی جانے لگیں اور کشمکش افکار کی وہ جنگ چھیڑ دی گئی جس کے اندر اسلامی نظام کے قیام کی آرزو بے حقیقت بن کر رہ گئی۔ افسوس کہ پاکستان کی تاریخ کے یہ سولہ سال اس اندوہناک نظری کشمکش میں ہی بیت گئے اور ایک سادہ دل نو آزاد قوم کے گردوپیش خلا ہی خلا پیدا ہوتا رہا۔ جب ان ارباب صفا نے ہولناک تر بنا ڈالا اور آج بات یہاں آکر رک گئی ہے کہ آیا اس ملک میں وہ اسلام قائم کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے لے کر اس زمانہ تک صحابہ و سلف صالحین کی تعبیرات کے مطابق منتقل ہوتا چلا آرہا ہے یا وہ اسلام قائم کیا جائے جسے ان اصحاب تجدد و تجدید نے ترتیب دیا اور جسے مرتب کرنے کی مہلت و فراغت انہیں طاغوتی عہد اقتدار میں نصیب ہوئی۔ پھر یہ کہ خود ان کے ترتیب دادہ متعدد اسلاموں میں سے کس کا اسلام زیادہ فٹ اور پسندیدہ ہے اب ساری کشمکش ان کے درمیان صرف اس بات پر برپا ہے۔

بلاشبہ وہ لوگ جو یہاں سرے سے اسلام ہی نہیں چاہتے اس کشمکش سے خوش ہوں گے ان کی اس خوشی کے خالق اور اس میں روز افزوں اضافہ کا باعث یہ اصحاب تجدد و تجدید ہی ہیں جنھیں سلف کے اسلام کی بہ نسبت اپنے تربیت دادہ اسلام پر زیادہ اصرار ہے اور اسے کامیاب بنانے میں ان کی ساری کاوشیں صرف ہو رہی ہیں۔

یاد رکھیئے اگر اس ملک میں اقامت دین کی جدوجہد ناکام ہو جاتی ہے۔ کتاب و سنت کا اسلام نافذ نہیں ہوتا ہے۔ اور سلف صالحین کے طریقوں پر مبنی دین قائم نہیں ہوتا ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری ان اصحاب تجدید و تجدد پر ہی عائد ہوگی۔ اور قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول کے سامنے وہ اس کی مسئولیت سے ہرگز بری نہیں ہو سکیں گے۔ (کمال)

> ڈی۔ پی واپس نہ کیجئے اس سے دفتر کو نقصان ہوتا ہے

احمد پور شرقیہ میں نونہالان ختم نبوت کا قیام

مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۳ء ختم نبوت کے ننھے مجاہدوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں نونہالان ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے

قاری حافظ محمد یوسف صاحب صدر
جناب محمد نعیم پاشا ۔ نائب صدر
جناب مجاہد بلال ۔ سیکرٹری۔
حافظ محمد قاسم ۔ ناظم اعلیٰ۔

ضروری اعلان

جن حضرات کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کے نام دفتر کی طرف سے سرخ نشان کے بعد اطلاعی کارڈ بھی روانہ کئے گئے ہیں۔ اگر یکم دسمبر تک ان کا چندہ یا کوئی اطلاعی کارڈ دفتر کو موصول نہ ہوا۔ تو ان کے نام وی۔پی کر دیا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (ناظم دفتر)

افیون چھوڑیئے

افیون اور دوسری منشیات سے نجات حاصل کرنے کے لئے۔ مجرب ترین گولیاں

چھٹکارا

استعمال کیجئے

کورس ۱۰۰ گولی ۷ روپے علاوہ محصولڈاک ۔ سٹاکسٹوں اور اخبار کے لئے معقول کمیشن

سید امیر الدین کاکاخیل۔ پارہ ہوتی مردان

بقیہ صفحہ نمبر ۲

نام نہاد امام مرزا بشیر الدین لکھتا ہے :-

"یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے ۔"

(اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۷ جولائی ۱۹۲۲ء نمبر)

گویا کہ کہا جا رہا ہے کہ وہ محنت جو مرزا غلام احمد قادیانی نے کی وہ نہ تو سیدنا ابوبکر صدیق رض نے کی اور نہ ہی سیدنا عمر فاروق رض نے ، نہ ہی حضرت عثمان رض نے کی اور نہ ہی حضرت علی رض اور نہ ہی چودہ سو سال کے اندر کسی بڑے سے بڑے بزرگ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ اس قدر ریاضت اور جد و جہد کرے کہ کم از کم وہ ظلی یا بروزی نبی ہی بن سکے [1] اور دوسرا یہ کہ رسول محنت سے بنتے ہیں۔

اس ساری بحث کا حاصل یہ نکلا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کی آخری ارتقائی کڑی ہیں اور آپ مقام نبوت میں تمام انبیاء سے افضل ہیں - بلکہ مرکز دائرہ نبوت ہیں - اور آپ کا افضل ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ سب سے آخری نبی ہوں - لہٰذا آپ کے تصور کے لئے دو باتوں کا تصور ضروری ہے - ایک تو یہ کہ آپ رسول اللہ ہیں اور دوسرے یہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور خاتم النبیین اور افضل النبیین دونوں لازم و ملزوم ہیں اور آپ کا سب انبیاء کے آخر آنا آپ کے انتہائی کمال کی دلیل ہے آپ کی ذات اقدس کا ان دونوں صفات میں سے صرف ایک کا تصور آپ کا ادھورا اور نا تمام تصور ہے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نبوت کی آخری ارتقائی کڑی ہونے کی حدیث میں ایک محل کی تشبیہہ دے کر یوں نمود دیا گیا - آپ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی - اب جو شخص اس گھر میں داخل ہوتا ہے اور اسے دیکھتا تو کہتا کہ سارا گھر کس قدر خوبصورت اور شاندار ہے لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی کیوں ہے؟ اس کو کیوں نہ رکھ دیا گیا - آپ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور مجھ پر سلسلۂ نبوت (جو آدمؑ سے شروع ہوا تھا) ختم کر دیا گیا ہے (جس طرح ان سے قبل کوئی ظلی ، بروزی - تشریعی اور غیر تشریعی نبی نہیں ہوا اسی طرح میرے بعد بھی کوئی ظلی ، بروزی - تشریعی اور غیر تشریعی نبی نہیں) اور میں سب کے آخر میں بھیجا ہوا ہوں ۔"

(صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۱ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸ جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۹)

اس حدیث میں تفصیل اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ نبوت کا وہ محل جو آدم علیہ السلام سے تیار ہونا شروع ہوا تھا - اس کی سب سے آخری اینٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے اب وہ محل پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے - لہٰذا اب وہاں کسی اینٹ کی گنجائش نہیں - اب نبوت ختم اور دین مکمل ہو چکا ہے اور اشمس العروت کا شاہی فرمان -

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت [1] لکم الاسلام دینا - نازل ہو چکا ہے - یعنی انبیاء کی بعثت کا مقصد ہی جاتا رہا - لہٰذا نبوت کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کر دیا گیا -

اس آیت میں "اکمال دین" اور "اتمام نعمت" کے الفاظ لا کر یہ بتا دیا کہ دین اب ہر پہلو اور ہر لحاظ سے مکمل اور تمام ہو چکا ہے نہ تو اس کے اجزاء کا نقصان ہے اور نہ ہی اوصاف خارجیہ کا - کیونکہ "کمال" عربی زبان میں "اوصاف خارجیہ" کے مکمل ہونے کو کہتے ہیں اور "اتمام" کہتے ہیں تمام "اجزاء" کے پیدا ہونے کو - مثال کے طور پر اگر ایک آدمی کا ایک پاؤں کٹا ہوا ہے تو اسے ناتمام کہا جائے گا ، خواہ وہ کتنا ہی خوبصورت اور کتنے ہی اعلیٰ اخلاق کا مالک کیوں نہ ہو - لیکن اگر اس کے اجزاء تو سارے کے سارے پورے ہیں - مگر صورت بھدی ہیں سیرت نا قابل ہے - خصائل و اخلاق درشت اور نادرست ہیں تو ایسا آدمی ایک نامکمل انسان ہے - لہٰذا اس آیت میں ان دونوں لفظوں کا استعمال فرمایا اور دین کو اجزاء اور اوصاف خارجیہ کے نقصان سے مبرا قرار دے کر یہ بتا دیا کہ اس کی حرکت ارتقائی بالکل ختم ہو چکی ہے - لہٰذا کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں قرآن کے بعد احادیث نبویہ پر اگر ایک نگاہ ڈالی جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس بارہ کے بارے میں ایک دو نہیں بلکہ احادیث کا ایک بے شمار دفتر جن کی تعداد دو سو سے بھی زائد ہے ، کھلا پڑا ہے - اتنی احادیث ہیں جو کہ محدثین کی اصطلاح میں درجۂ تواتر [1] کو پہنچی ہوئی ہیں اور خبر متواتر کا حکم یہ ہے - کہ اس سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ قطعی یقینی اور ایسا بدیہی ہوتا ہے جیسا کہ مشاہدات کا علم ہے

چنانچہ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ جو کہ نہ صرف تفسیر میں امام ہیں بلکہ حدیث میں بھی مسلم امام مانے جاتے ہیں - اپنی مایہ ناز تفسیر میں فرماتے ہیں :

وَبِذٰلِكَ وَرَدَتِ الْاَحَادِيْثُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(تفسیر ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۸۹)

صدائے دل!

از حضرت مولانا قاضی مفتی عبد الصمد صاحب سربازی قلات

آنکہ بیچون و بے چگوں باشد — نظم کارش ز کاف و نوں باشد
کیست از قدرتش کنند انکار — منکر از حکمتش چگوں باشد
بے نوا چو کامیاب شود ، — سرفراز چو سرنگوں باشد
نتواند کسے کہ رد سازد — ہر چہ او خواست پس ہموں باشد
مکن اے خام پاید قدرت — پنجہ با پنجہ از جنوں باشد
سحر یک لقمہ ایست معجزہ را — گرچہ باطل پر از فسوں باشد
ہر کہ سر تابد از اطاعت او — تا ابد خوار و پس زبوں باشد
کار دنیا کہ بے ثبات بود — ہمہ افسانہ و فسوں باشد
ہر کہ دل را باین جہاں نہاد — در سرش علت از جنوں باشد
دل بہ جہاں آفریں بنہ ہر دم — کامیابی ز حد فزوں باشد
زشت را نیک گر تو نام نہی — اصطلاح کہ واژگوں باشد
راحت جاں بعمر نتواں یافت — در طبیعت کسے کہ دوں باشد
مردم خود غرض ذلیل بود — پس بدل بدل عزیز چوں باشد؟
گر ز صاحب غرض سخن شنوی — پس خجالت ز حد گردوں باشد
گو بحسرت بمیر اے حاسد — کہ ضمیرت ز غصہ خوں باشد
پاک کن سینہ از شقاق و نفاق — تا کہ نورے باندروں باشد
ایستد ہر کہ ضد درویشاں — ہم چو افتد کہ سرنگوں باشد
یار من بے وفا و طراری ست — الاماں حال من کہ چوں باشد
صلوٰۃ خدا بہ خواجۂ ما — تا کہ ایں چرخ نیلگوں باشد

تو چہ دانی ز حال سربازی
شاید او ہم ز مفلسوں باشد

---

[1] تفصیل کے لئے پڑھیئے میری کتاب "اسلام میں نبوت کا تصور" (ظفر)

[1] تواتر کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو میری کتاب "جامع الاصول فی حدیث الرسول" - ظفر

اہل حق کے اخلاق و کردار کی جھلک

(مولانا عبد المومن فاروقی لکھنؤ)

اسلامی اقتدار کے وجود اسباب مخالفین و معاندین چاہے کچھ بیان کریں مگر تاریخ کی اس حقیقت کا قطعاً انکار نہیں ہو سکتا کہ دینی حقانیت ، حق گوئی اور حق پذیری کے ساتھ مسلم اکابر نے ہر دور اور ہر زمانے میں اپنا ذاتی اور اجتماعی اخلاق و کردار کچھ ایسا پیش کیا ہے جس سے خواہ مخواہ لوگوں کے دل اسلام کی طرف کھنچتے رہے ۔ اور آج بھی اس کے برکات ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے ۔

ذیل کے حقائق اُسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام کو آواز دی مگر اس نے جواب نہیں دیا ، آپ نے پھر پکارا تب بھی کچھ نہیں بولا ۔ جب تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا تو آپ خود اٹھ کے اس کے قریب جا پہنچے دیکھا کہ غلام صاحب بڑے مزے سے آنکھیں کھولے چت پڑے ہوئے آہستہ آہستہ اپنا پیٹ سہلا رہے ہیں ۔

انہیں غلام کی اس حرکت پر دلی پر بڑا غصہ آیا اور سمجھ گئے کہ یہ جان بوجھ کر گریز کر رہا تھا ۔

آپ نے اس سے جواب طلب کیا تو کہنے لگا کہ " آقا ! یہ ٹھیک ہے کہ میں نے ہر دفعہ آپ کی آواز سنی تھی مگر یہ خیال کر کے کہ آپ سزا و غیرہ تو دیں گے نہیں اپنی کاہلی کی وجہ سے یوں ہی پڑا رہا ۔

غلام کے اس جواب کو سن کر بجائے اس کے کہ آپ کو کچھ اور غصہ آتا اس کی حاضر جوابی اور صداقت کے صلے میں آپ نے اسی وقت آزاد کر دیا اور کہہ دیا کہ " جاؤ اب اچھی طرح آرام کرو "

ایک دن عباسی خلیفہ مامون نے اپنے غلاموں کا نام لے لے کر کئی مرتبہ پکارا مگر کسی نے جواب نہیں دیا ۔ آخری آواز پر ایک ترکی غلام جل بھن کر یہ کہتا ہوا اٹھا ۔ " غلام بے چاروں کی زندگی ہی کیا ؟ کھانا کھالیں تو پانی حلق کے نیچے نہیں اترنے دیا جاتا " اور پھر خلیفہ کے قریب آ کر کہنے لگا ۔ آپ کی تو عادت ہی ہو گئی ہے کہ ادھر ہم لوگ بیٹھے اور ادھر آپ نے آواز دی "

غلام کی اس صاف گوئی پر خلیفہ نے اپنا سر جھکا لیا پورے دربار کو یقین تھا کہ اب غلام کی جان بچنا مشکل ہے ۔ امیر المومنین سر اٹھاتے ہی اس کی گردن اڑا دینے کا حکم صادر کر دیں گے ۔ " ہاں ہاں ! سچ ہے ۔ جب کسی آقا کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں تو اس کے غلاموں اور نوکروں کا اخلاق بگڑ جاتا ہے

ابو عثمان ہارونی رح مشہور بزرگ گزرے ہیں ۔ ایک دن دوپہر کے وقت اپنے شاگردوں اور مریدوں کے ساتھ کسی بازار سے گزر رہے تھے ۔ اتفاقاً اسی وقت کسی شخص نے راکھ کا بھرا ہوا کونڈہ سڑک پر پھینک دیا اور وہ سب آپ ہی کے سر پر آ پڑا ۔

شاگرد اور مرید بگڑ گئے ۔ قریب تھا کہ کشت و خون ہو جائے مگر آپ نے خود ہی یہ کہہ کر سب کو چپ کر دیا ۔ تم لوگ ناحق اس بیچارے کے پیچھے پڑ گئے ، کوئی اس نے دیکھ کے تھوڑے پھینکا تھا ؟ اس کے علاوہ میرے نزدیک دوزخ کی آگ آج کی یہ راکھ ہزار گونہ بہتر ہے ۔

اس تقریر کے ساتھ آپ نے حضرت ابراہیم ادہم رح کا یہ واقعہ سنایا کہ اُن سے کسی نے پوچھا تھا کہ دنیا میں کبھی آپ کو کسی بات میں مزہ بھی ملا ہے ؟ تو آپ نے جواب دیا ہاں ! پوری زندگی میں صرف دو بار اس قسم کا اتفاق پیش آیا ہے ۔ ایک اس وقت جب کہ ایک آدمی نے مجھ پر پیشاب کر دیا تھا اور ایک بار اُس وقت جبکہ لوگ مجھ پر بے وجہ مارنے کے لئے پل پڑے تھے ۔ "

یہ کہتے ہی کہتے آپ کی آواز گلو گیر ہو گئی ،

خلفائے عباسیہ میں ابو جعفر منصور بڑا جابر اور ضدی خلیفہ گزرا ہے ۔ ایک بار اس نے اپنے دربار میں امام مالک رح اور ابن طاؤس رح کو بلوا بھیجا اور حدیث سنانے کی فرمائش کی ، اس کے اس سوال پر انھوں نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ قیامت کے دن اس شخص کو بڑا عذاب دیا جائے گا ۔ جس کو خدا نے اپنی سلطنت میں شریک کیا یعنی بادشاہ بنایا اور اس نے ظلم و ستم کو روا رکھا "

ابن طاؤس کی اس جرأت و بے باکی کو دیکھ کر امام مالک رح کو یقین ہو گیا تھا کہ اب ان کی خیر نہیں ۔ چنانچہ انھوں نے خون کے خوف سے اپنے کپڑے بھی سمیٹ لئے تھے مگر خلیفہ دیر تک سر جھکائے بیٹھا رہا ۔ کچھ نہیں بولا ۔

تھوڑی دیر کے بعد خلیفہ نے ابن طاؤس رح ہی سے کچھ لکھنے کے لئے قلم دوات لانے کو کہا تو وہ اسے بھی ٹال گئے ۔ دوبارہ طلب کیا تب بھی نہ اٹھے ۔ اب تو وہ جھلا گیا ۔ انتہائی غصہ کی حالت میں اس عدول حکمی پر جواب طلب کیا ۔ تو اسی تیور سے کہنے لگے " مجھے ڈر تھا کہ تو اس سے کبھی کوئی گناہ ہی کی بات لکھتا اور میں بھی اس میں تیرا شریک کار بن جاتا "

یہ سنتے ہی اس نے ان دونوں بزرگوں کو اپنے دربار سے باہر نکل جانے کا حکم دے دیا ۔

ابن طاؤس رح اب بھی اپنی عادت حق گوئی سے باز نہیں آئے بے ساختہ یہ کہہ کر اٹھ بیٹھے کہ " یہی تو ہم بھی چاہتے تھے " ۔ مگر اس جابر بادشاہ نے اُن سے کوئی بدلہ نہیں لیا ۔

حضرت حذیفہ مرعشی رح حضرت ابراہیم خواص رح کے مشہور خادم ہیں کہتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ حضرت ابراہیم خواص رح کے ساتھ مکہ معظمہ پیدل جا رہے تھے اور کئی دن سے کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہیں آئی تھی ۔ ایک دن آپ کہنے لگے کہ آج تم لوگ بھوکے زیادہ معلوم ہوتے ہو ۔ قلم دوات لے آؤ ایک پرچہ لکھ دوں اور خورد و نوش کا سامان بازار سے جا کر لے آؤ ۔ ابو حذیفہ رح کہتے ہیں کہ میں حیران تھا کہ یہاں پردیس میں ان کا کون ایسا جاننے والا نکل آیا ہے ؟ بہر حال قلم دوات پیش کر دی گئی اور ایک پرچہ پر بغیر کسی آداب وغیرہ کے تین شعر لکھ کر میرے حوالے کر دیئے ۔

ان کا حکم تھا کہ بغیر کسی وسوسہ اور شک کے خالص اللہ تعالیٰ کا تصور کرتے ہوئے ایک جانب ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا ادھر چلے جاؤ اور جو آدمی سب سے پہلے تمھیں ملے اُسے یہ پرچہ دے دینا ۔

ان شعروں کا مفہوم یہ تھا ۔

میں حامد ہوں ، شاکر ہوں ، ذاکر ہوں ، بھوکا ہوں مرنے کے قریب آ گیا ہوں ۔ کپڑے بھی بالکل پھٹ گئے ہیں یہ چھ چیزیں ہیں جن میں سے تین ابتدائی چیزیں تو میں نے اپنے ذمے رکھی ہیں اور آخر کی تین چیزوں کو تو اپنے ذمہ لے لے ۔

ابو حذیفہ رح کہتے ہیں کہ میں ان کے کہنے کے مطابق یہ پرچہ لے کے روانہ ہو گیا ۔ اور سب سے پہلے جو آدمی مجھے ملا وہ خچر کا ایک سوار تھا میں نے اسی کو یہ پرچہ دیدیا ۔

اس نے کئی مرتبہ اس پرچہ کا مضمون پڑھا اور اس کے بعد پوچھنے لگا کہ یہ صاحب کہاں رہتے ہیں ۔ یہ کہتے ہی کہتے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ، اور چھ سو درہم کی ایک تھیلی مجھے دے کے کہنے لگا کہ بس یہ لے جا کے اُن کی نذر کر دینا ۔ اس کے بعد وہ اپنی راہ ہو گیا اور اپنی راہ پر !

ابو حذیفہ رح کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک اور آدمی نظر آ گیا ۔ اس سے اس خچر سوار کی بابت معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ یہاں کا ایک مشہور عیسائی پادری ہے اور قریب ہی کے فلاں گرجے میں رہتا ہے ۔ میں نے یہ تھیلی حضرت ابراہیم رح کو لا کر دے دی مگر ساتھ ہی منع بھی کر دیا کہ اسے ہاتھ نہ لگائیے گا اس کا دینے والا عیسائی پادری ہے اور بس وہ آتا ہی ہو گا ۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ آ بھی گیا لیکن یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے کہ وہ آتے ہی اُن سے لپٹ گیا اور کئی بار ہاتھ اور منہ کو چومتے ہوئے مسلمان ہو گیا ۔

اس کے مسلمان ہو جانے سے حضرت ابراہیم رح بہت خوش ہوئے اور یہاں تک خدا کا شکر ادا کیا کہ ہم سب رونے لگے ۔

(بشکریہ حرم)

Phone No : 67715 Regd L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Price 12 Paisa

Vol. No. 6 | 22 November 1963 | 4 Rajab-ul-Murajab 1383 | No. 45

مسلمانانِ پاکستان اور ممبرانِ قومی اسمبلی سے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی اپیل

حضرات! عائلی قوانین کے سلسلہ میں جو کام جمعیۃ علماء اسلام نے کیا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے صوبائی اسمبلی میں عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ اسمبلی کی تاریخ میں ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے۔

اسی طرح قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ڈپٹی سپیکر صاحب کے رولنگ کے مطابق مدلل اور فاضلانہ تقریر فرما کر ثابت کیا کہ عائلی قوانین اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور امت مسلمہ کے تمام فرقوں میں کوئی بھی ان قوانین کو بنظر استحسان نہیں دیکھ سکتا۔ اب جبکہ پھر یہ بل ڈھاکہ کے اجلاس میں پیش ہو رہا ہے جمعیۃ آپ سے اپیل کرتی ہے کہ جمعیۃ کے کارکنوں کے ساتھ تعاون کر کے محضر نامہ پر دستخط فرما کر اپنے حلقہ کے ممبر قومی اسمبلی کے نام بھیجیں۔ نیز معزز ممبران کی خدمت میں بھی دردمندانہ اپیل ہے کہ خدا اس بل کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کر کے قوم و اسلام سے سچی ہمدردی کا ثبوت دیں۔

(جمعیۃ علماء اسلام۔ ضلع سرگودھا)

اہم خبریں

• مولانا عبدالستار نیازی ۷ انومبر کو منٹگمری ریلوے سٹیشن سے گرفتار کر لیا گیا۔

• ۸ انومبر۔ چناب ایکسپریس کو حیدرآباد سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر حادثہ پیش آیا جس میں ۱۲ افراد زخمی ہو گئے۔

• پنجاب یونیورسٹی ۲۰ دن بند رہنے کے بعد ۱۸ نومبر کو کھل گئی صوبائی طلباء دار الحکومت میں آنے شروع ہو گئے۔

• وزیر اصلاحات خان حبیب خان نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال سے نپٹنے کے لئے آٹھ لاکھ افراد کو فوجی تربیت دی جائے گی۔

• یمن کی ریاست پر برطانوی فوج نے حملہ کیا سینکڑوں بچے، مرد اور عورتیں ہلاک ہو گئیں۔

• مدرسۃ البنات کی دو نو عمر طالبات دن دہاڑے اغوا کر لی گئیں بچیوں کے والد نے مداخلت کی تو غنڈوں نے اسے بھی پیٹ ڈالا ملزموں کا سراغ ابھی تک نہیں مل سکا۔

• پنجاب یونیورسٹی کے حکام نے ۲۰ طلبہ کو یونیورسٹی سے خارج کر دیا ہے اور ۸۲ طلبا کی معذرت قبول کر کے تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔

• ہندوستان میں ہیضے کی وبا سے چار ماہ میں ڈھائی ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔

مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا دورہ سندھ

خلیفہ حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ لاہوری مولانا عبداللطیف صاحب سندھ کے مندرجہ ذیل مقامات پر تشریف لے جا رہے ہیں حضرات تاریخیں نوٹ فرمائیں۔

۲۴ نومبر سکھر، ۲۵ کندکوٹ ۲۶ سعفر ۲۷ ٹنڈو آدم، ۲۸ حیدرآباد، ۲۹ احمد نگر پڈعیدن۔

(حافظ کریم بخش، ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

• ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ شامی وزیر اعظم بیطار نے شامی انقلابی کونسل سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

• صوبائی معاشرتی بہبود کے وزیر سید احمد نواز گردیزی نے کہا ہے کہ بچے اغوا کرنے والوں کے لئے سزائے موت کا قانون عنقریب نافذ کر دیا جائے گا۔

• سعودی عرب کا فضائی وفد کراچی پہنچ گیا ہے جو پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز سے فنی امداد حاصل کریگا۔

احمد نگر میں جمعیۃ کانفرنس

پڈعیدن۔ ۱۱ ماہ رجب مطابق ۲۵ نومبر بروز جمعہ جامعہ مسجد عیدگاہ احمد نگر میں جمعیۃ علماء اسلام کی ایک عظیم الشان یکروزہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک کے اکابر زعمائے ملت شرکت فرما رہے ہیں تمام احباب ملت سے استدعا ہے کہ شریک جلسہ ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

اسمائے گرامی زعمائے ملت:۔

خلیفہ حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیت و خطیب جامع مسجد جہلم۔

سیف اللسان مولانا عبدالحق صاحب خطیب مسجد رشید پڈعیدن و امیر جمعیۃ علماء اسلام۔

سیف الحق حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ٹامیوالی حضرت مولانا حکیم اللہ بخش صاحب نقشبندی خطیب مسجد نوری امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ فاضل نوجوان حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب خطیب جامع محراب پور۔

المعلن حافظ کریم بخش ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن

روشن دماغ

یہ معجون دماغ کی کمزوری نسیان و بھول چوک، ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کر دیتی ہے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ۔ درد سر۔ دوران سر اختلاج قلب ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے خوش ذائقہ اور دل پسند تحفہ ہے اس معجون کا استعمال جملہ دماغی و قلبی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے۔ چھوٹی شیشی ۲/- روپے بڑی شیشی ۴/- علاوہ محصول ڈاک

ہر جنرل مرچنٹس سے طلب فرمائیں

محمد فضل خاں اینڈ سنز۔ یونانی لیبارٹری لال کنواں۔ موچی دروازہ۔ لاہور

ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت

اس میں کتاب و سنت، فقہ مذاہب اربعہ اور اجماع امت سے ڈاڑھی رکھنے کی فرضیت ڈاڑھی کی شرعی اور سیاسی حیثیت ڈاڑھی رکھنے کے فضائل مفصل بیان کئے گئے ہیں مصنفہ مولانا قاضی شمس الدین قیمت ۷۵ پیسے

آئینہ عیسائیت۔ مترجم حکیم شمس الدین احمد قریشی مذہب عیسائیت کو سمجھنے کیلئے بہترین کتاب ۷۵ پیسے

مودودی جماعت پر تنقیدی نظر۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ۵۰/۱

مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۷۵/-

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

منور میڈیکل ہال

بلاک نمبر ۱ سرگودھا

سے ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

لکل داء دواء و دعت اللہ تشفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا کل نہ بھولے

فاسفولین۔ کمزور، وکیلوں مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے

ہلیلہ، بادام و دیگر قوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس کا ضرورت کے لئے بہت ضروری ہے جو دل و دماغ کو نشانہ کام کرنے سے جواب دے چکے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔

قیمت خوراک ۔ ۵۰/۲ علاوہ محصول ڈاک

طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء کبیرز لیبارٹری کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۱
ٹیلیفون نمبر ۶۱۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ ۲- ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۳ راگست ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۲

کیا صدرِ مملکت آہنی حلقے میں گھر گئے ہیں؟

یہ دیوار پاش پاش کرنے کے لائق ہے (نوائے وقت)

نوائے وقت لاہور ۱۶ راگست ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں صدر محترم اور عوام کے درمیان دیوار کے عنوان سے زیڈ اے سلیری صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے، جس میں موجودہ صدارتی نظام حکومت پر تنقید کی گئی ہے۔ اس مضمون کے چند اقتباسات حسب ذیل ہیں جن کی وضاحت کے لئے ہم انہیں نقل کر کے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں:-

(ا) نہ صرف یہ جماعت (کنونشن لیگ) بے نظم و بے ترتیب ہے۔ بلکہ اس کے سربراہوں کی بے اثری اظہر من الشمس ہے۔ اور عوام سے ان کا تعلق پیدا کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ اس پس منظر میں یہ تاثر قائم ہو گیا ہے۔ کہ صدر ایوب راولپنڈی میں چند مشیروں (جو وزراء نہیں) کے ایسے آہنی حلقے میں گھر گئے ہیں۔ جو ان تک عوامی رائے اور عوامی ردِ عمل کے پہنچنے میں مانع و مزاحم ہیں۔

(ب) اس گنجلک چکر سے ایک ایسا نظام مشاورت قائم ہو گیا ہے۔ جس کی محدود لیکن مضبوط دائرہ بندی صدر کو عوام سے دور رکھے ہوئے ہے۔ اور اس طرح قومی زندگی کو بے نور کئے ہوئے ہے۔

(ج) وہ دیوار جو صدر اور عوام کے درمیان حائل ہے، پاش پاش کرنے کے لائق ہے۔ خواہ یہ دیوار تصورات کی ہو یا شخصیات کی۔

اس مضمون میں مندرجہ الزامات کوئی معمولی نوعیت کے نہیں ہیں اس میں صفائی سے تسلیم کیا گیا ہے کہ صدر محترم کے گرد مشیروں کی فولادی دیوار ہے جس کی وجہ سے صدر کو عوام کی رائے کا علم تک نہیں ہو سکتا۔

اس بیان میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ یہ چند مشیر ہیں۔ مگر ان کی دائرہ بندی مضبوط ہے۔ پھر سلیری صاحب مشورہ دیتے ہیں کہ اس دیوار کا توڑنا ضروری ہے چاہے ان تصورات کو تبدیل کرنے سے ہو یا ان اشخاص کو ہٹا دینے سے۔

آخر الذکر جملے کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چند مشورہ دینے والے عوام کے جذبات و خیالات سے صدر محترم کو آگاہ نہیں ہونے دیتے یا وہ صدر محترم کو اپنے چند ذاتی خیالات سے متاثر کئے رکھتے اور ان کو انہیں کے چکر میں محدود رکھتے ہیں۔

اگر سلیری صاحب ان مشیروں کے ناموں کی تصریح کر دیتے تو ہم ان پر تبصرہ کر سکتے مضمون مذکور میں اتنا ضرور ہے کہ یہ مشیر وزیروں کے سوا ہیں وہ کون ہو سکتے ہیں اور کون ہیں؟

آیا ان کا اشارہ این اے فاروقی کی طرف ہے یا اعوان صاحب کی طرف۔ آیا پرانے بزرگ منظور قادر۔ برکی اور قدرت اللہ شہاب مراد ہیں یا نئے سیکرٹری سلیری صاحب کا فرض تھا کہ وہ صدر مملکت پر تنقید کرنے کی بجائے ان مشیروں کو بے نقاب کرتے تاکہ کروڑوں رعایا کو سوچنے اور سمجھنے کا موقعہ ملتا۔

اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس الزام کی تردید کرے بشرطیکہ یہ غلط ہو۔ اگر الزام صحیح ہے تو اس طریق کار کی صحت کے دلائل سے عوام کو آگاہ کرنا چاہیئے یا پھر اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

ہم اس مطالبہ پر اس لئے زور دیتے ہیں۔ کہ سلیری صاحب کے مجمل و مجہول جیسے سے گوناگوں تصورات و خیالات قائم کئے جا سکتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی سلیری صاحب کے بیان سے اپنے اندازِ فکر کے مطابق یہ سوچنے لگے کہ کیا ہمارے محترم صدر کو مرزائیوں نے گھیرا ہوا ہے اور اسی لئے ملک میں ختم نبوت کے نام سے جلسوں اور مبلغوں پر پابندیاں لگتی رہتی ہیں کوئی یوں سمجھنے لگے کہ کیا ہمارے صدر محترم کے گرد شیعہ کا حصار ہے اور کیا سنیوں کے خلاف یک طرفہ کارروائیاں اسی کا نتیجہ ہیں

کوئی یہ خیال کرنے لگے کہ پرویزی مشیروں کا غلبہ ہو گیا ہے اور عائلی قوانین پر اصرار کی وجہ بھی یہی ہے۔

کوئی یہ سوچنے لگے۔ خدانخواستہ ہمارے صدر محترم کے گرد کہیں بد بشتی یا دیسی عیسائیوں نے دیوار کھینچ رکھی ہے جس کی وجہ سے عیسائیوں کی تبلیغ اور ان کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ ان سب سے بڑا خطرناک وسوسہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کیا صدر محترم پر کہیں غیر ملکی ایجنٹوں کی ریشہ دوانیوں اور سحرکاریوں کا اثر تو نہیں ہے کہ باوجود بھارت نوازی کے ہماری حکومت ان سے چمٹی ہوئی ہے۔

فرض کیجئے ان میں سے کوئی صورت بھی صحیح تسلیم کی جائے اس کا معنی یہ ہو گا کہ پاکستان فرنگی سے آزاد ہو کر پھر غلام ہو چکا ہے۔ پہلے بلاواسطہ غلامی تھی اب بعض ایجنٹوں اور مشیروں کے ذریعہ سے ہے۔ اس لئے ہم شدت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ان الزامات کے بارہ میں صحیح صورت حال عوام کے سامنے رکھ کر ان خدشات کا امکان ختم کرے۔

(تقیہ صفحہ ۱۲ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کا مختصر تعارف (قسط ۲)

جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

جمعیۃ علماء اسلام کا اعلانِ حق } جمعیۃ علماء اسلام کی جدید تنظیم ابھی ابتدائی

مراحل میں ابھی تھی۔ مگر چونکہ ان کے عقیدہ میں کسی حکمت عملی کی بنا پر اسلام کا کوئی اصول اور کرنہیں چھوڑا جا سکتا اور نہ اس میں تبدیلی اور ترمیم کی جا سکتی ہے۔ اس لئے بفضلہ تعالے انتہائی ناسازگار حالات میں بھی اس نے دونوں کے مقابلہ میں جداگانہ اور مخلوط کی مخالفت کرتے ہوئے اسلامی انتخاب کا نعرہ لگایا اور جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲-۳ دسمبر ۵۶ء میں واشگاف طریقہ سے یہ اعلان کر دیا کہ:۔

> مجلس عاملہ بغیر کسی جھجک اور بلا خوف لومۃ لائم اس عقیدہ کا اعلان کر دینا چاہتی ہے کہ ایک اسلامی ریاست جو اسلامی تعلیمات اور اسلامی نظریہ حیات اسلامک آئیڈیالوجی پر مبنی ہو۔ اس میں رائے "ووٹ" کا حق قانون سازی کا حق یعنی حاکمہ مجلس وزراء کی رکنیت کا حق صرف انہی لوگوں کو حاصل ہو سکتا ہے جو اسلامی نظریہ حیات کا عقیدہ رکھتے ہوں (مسلمان ہوں) اور اس کے مطابق نظام حکومت چلانے کا جذبہ صادق رکھتے ہوں۔

روس اور امریکہ کیا کہے گا۔ اس طرح کہنے (یعنی اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے سے) پھر ہندوستان میں مسلمانوں کو نشستیں نہیں دی جائیں گی۔ جداگانہ اور مخلوط کے علاوہ یہ تیسرا کوئی راستہ اختیار کرنے پر رضامندی نہیں اقلیت سے بے انصافی کا طعنہ دیا جائے گا۔ ایسے اعتراضات سے صرف وہی لوگ سن کر مرعوب ہو سکتے ہیں جن کے دل عظمت اسلام سے خالی ہوں۔ احکام اسلامیہ کی تفصیلات سے کورے ہوں۔ اور نظریاتی مملکت کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہوں۔

یہاں اس مسئلہ کی تفصیلات بیان کرنا مقصود نہیں۔ بتلانا یہ ہے کہ طریق انتخاب کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کو اعلان حق کی جو توفیق ملی ہے۔ وہ الحمدللہ دوسری جماعتوں کو بلند بانگ دعاوی کے باوجود نہیں مل سکی۔

جو لوگ جماعت اسلامی سے واقعی آئین اسلامی کے عشق میں تعاون کر رہے ہیں۔ کیا وہ بتلا دیں گے کہ اسلامی آئین کی "علمبردار جماعت" نے یہ غیر اسلامی مطالبہ کیوں اٹھایا۔ کیا ان کے نزدیک اسلامی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں کسی غیر مسلم کی گنجائش ہے یا کسی حکمت عملی کی بنا پر اسلام کے اس اصول میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ اگر مخلوط کے مقابلہ میں جداگانہ کا نقصان کم سمجھ کر اس کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ تو پھر حقیقت پر پردہ ڈالے بغیر وضاحت سے کیوں نہ کہا گیا۔ کہ خلاف اسلام تو دونوں ہیں۔ مگر حالات

کے ماتحت مجبوری ہم جداگانہ کی تائید کر رہے ہیں۔ تاکہ لوگ دھوکہ میں نہ پڑتے اور ایک غیر اسلامی چیز کو اسلامی سمجھنے کے خطرہ سے بچے رہتے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آئینی سوال نامہ کے جواب میں از خود بلا کسی مجبوری کے بطیب خاطر اسلامی آئین کے ان دلدادوں نے یہی غیر اسلامی مطالبہ کیوں دہرایا کہ انتخابات جداگانہ ہوں یعنی پاکستان میں رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ مرزائی پارسی وغیرہ کو بھی اس با اختیار اسمبلی میں پہنچنے کا حق دیا جاوے جس کا کام ہی تنفیذ احکام الٰہیہ ہوگا۔ امید ہے کہ آئین اسلامی کے شائقین ہماری اس گذارش پر غور فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔ منہ

۵۶ء کے دستور پر تبصرہ } ۲-۳ دسمبر ۵۶ء ہی کے اجلاس عاملہ

میں یہ طے پایا تھا کہ محمد علی صاحب نے جو دستور ملک کو دیا ہے اور جس کے اسلامی ہونے کا بعض حلقوں کی طرف سے ڈھنڈورہ پیٹا جا رہا ہے۔ کیا وہ واقعی اسلامی ہے۔ اور ملک بحیثیت اسلامی دستور کے اس سے مطمئن ہو سکتا ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا لیکن چونکہ بعض وجوہ سے وقت پر وہ اپنا کام پورا نہ کر سکی۔ اس لئے دوسرے اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے اجلاس کے سامنے وہ تمام نقائص ظاہر فرما دیئے۔ جو اسلامی لحاظ سے اس دستور میں موجود تھے، طے پایا کہ علامہ افغانی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور غالباً علامہ خالد محمود اور بحیثیت مشیر قانونی شیخ حسام الدین صاحب پر مشتمل ایک سب کمیٹی اس پر تبصرہ کر کے مثبت تجاویز پیش کرے۔ چنانچہ مردان میں اس کمیٹی کا اجلاس ہوا اور علامہ افغانی مدظلہ کی نگرانی میں ایک مفصل تبصرہ اس پر شائع ہوا لیکن بہت جلد ہی مارشل لاء نے چونکہ اس آئین ہی کا خاتمہ کر دیا۔ اس لئے اس تبصرہ کی عام اشاعت نہ ہو سکی۔

کالوکیم اور اس میں ظفر اللہ کی شرکت } لاہور میں اسلامی مذاکرہ

کے نام سے الحاد اور دعوت دہریت کی جو سعی کی گئی تھی اور جس میں اسلام پر رائے زنی کرنے کے لئے پاکستان کی جانب سے ظفر اللہ اور پرویز جیسے لوگوں کو منتخب کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب رح جو اس وقت جماعت کے امیر تھے نے اعلان فرمایا کہ جمعیۃ علماء کی تمام شاخوں کو ظفر اللہ وپرویز وغیرہ کی شرکت اور علماء حق کو شریک نہ کرنے پر احتجاج کرنا چاہیئے۔ امیر اعلیٰ کے حسب الحکم جمعیۃ نے پورے صوبہ میں اس پر احتجاج کیا۔ چنانچہ بحمداللہ ظفر اللہ

کو اس میں شرکت کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور علماء اسلام کو دعوت دی گئی۔ لاہور کے علماء نے بے وقت دعوت پر بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔ پرویز وغیرہ شریک ہوئے تو حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ، نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے خود وہاں کے مسائی اور اظہار حقیقت سے عرب مندوبین نے منکرین حدیث اور بے لگام اجتہاد کے مجوزین کی خوب قلعی کھول۔

آئینی سوال نامہ اور جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین

جب حکومت نے آئینی سوالنامہ شائع کر کے مختلف مکاتب فکر مسلمانوں کے پاس بھیجا اور نظام العلماء کے تحت ارکان جمعیۃ علماء اسلام نے بھی اجتماعی جواب دینے کا اعلان کیا۔ تو بعض شاطروں نے جو اسلام کے نام سے مسلمانوں پر سکہ جمانا چاہتے ہیں۔ جلدبازی سے کام لے کر انیس علماء کے نام سے ایک جواب نامہ مرتب کر کے ملک میں شائع کر دیا اور اس پر بعض بیمار اور فرلیش علماء کے دستخط حاصل کرنے کے سوا ات۔ العلماء علامہ شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ نے بھی یہ باور کر کے کہ اس میں ۵۶ء کے دستور کے اجزاء کی ترمیمات علماء کی شرط کے ساتھ حمایت کی گئی ہے۔ دستخط کر دیئے۔ لیکن بعد میں جب حضرت ممدوح کو علم ہوا کہ اس جواب نامہ میں علماء کی ضروری ترمیمات شامل نہیں ہیں۔ تو حضرت نے فوراً آئینی کمیشن کے صدر کو گرامی نامہ لکھا۔ کہ انیس علماء کا جواب نامہ علماء کی ترمیمات کے ساتھ مشروط ہے اور ساتھ ہی ترمیمات کی وہ مطبوعہ کاپی بھی منسلک فرما دی جو آپ ہی کی نگرانی میں مرتب ہوئی تھی۔

(باقی)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا مرکزی اجلاس

حسب الحکم امیر جمعیۃ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مرکزی اجلاس کے لئے ۲۵-۲۶ ستمبر ۶۳ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ یہ اجلاس ملتان میں ہوگا اس سے پہلے تمام صوبجات۔ اپنا اپنا صوبائی انتخاب دستور العمل کی روشنی میں کر کے اپنے اپنے نمائندوں کے نام مرکز میں بھیج دیں۔ ایسی کوئی جماعت اور کوئی نمائندہ باقاعدہ تسلیم نہ کیا جائے گا۔ جن کے ضلع کی فیس (رکنیت) مرکز میں نہ پہنچی ہو۔ اور جن کا باقاعدہ انتخاب نہ ہوا ہو۔ پسماندہ علاقوں میں سے نمائندے لینے کا حق حسب دستور امیر جمعیۃ کو ہوگا۔

احقر

غلام غوث۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
مغربی پاکستان (لاہور)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	۳ روپے ۵۰ پیسے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۶ اگست سنہ ۶۳ء

انتخابات بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ جمہوریت کا ہنگامہ

(اسلام کا چراغ)

جب ایک کام شروع کیا جاتا ہے اور اس کے چند فوائد کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اسی کام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ جب ایک نیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے اس کے دیکھا دیکھی دوسرے بھی اسی کی نقالی کرنے لگتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے وہ طریق کار ایک حقیقت مسلمہ سمجھا جانے لگتا ہے اور اس طرز عمل کو بھیڑ چال کہتے ہیں۔ کیونکہ بھیڑوں کا اصول ہے۔ جدھر ایک بھیڑ چل پڑی باقی اس کے پیچھے انبوہ در انبوہ چل پڑتی ہیں۔

یہ بیماری اس وقت شیوع پذیر ہوتی ہے جب قوم قطعی اور اٹل ضابطہ حیات سے تہی دامن یا حقیقت پسندانہ ذہن و فکر سے محروم ہو جائے۔

خلافت راشدہ اور اس کے بعد (خیر القرون میں) بھی جب اسلامی سیلاب کے سامنے باطل قوتیں خس و خاشاک ثابت ہوئیں اور صلیبی قلعے کے بعد دیگرے مسمار ہونے لگے تو عیسائی دنیا کو بڑی فکر ہوئی۔ ایران کے ہزاروں سال کے آتش کدے توحید اسلامی کی موسلا دھار بارش سے سرد پڑ گئے تھے کسریٰ کی عظمت خاک میں مل گئی تھی صلیب کوشش میں سرشاران اسلام کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست ہو گئی تھی۔ اور اب یہ قدوسی قوتیں قسطنطنیہ اور اسپین میں داخل ہو کر سارے یورپ کو لرزہ براندام کر رہی تھیں اس وقت ایک طرف مسلمان قوم عہد رسالت سے دور ہوتے ہوتے دینی صلابت کھو تی چلی گئی اور ہر چہار جوانب سے بے عملی و اعتقادی کمزوریاں آنے لگیں۔ دوسری طرف صلیبی طاقتوں نے سہم کر اپنی کمزوریوں پر غور کیا۔ انہوں نے سوچا کہ عیسائی مذہب میں انسانی زندگی کے لئے کوئی جامع تعلیم نہیں ہے۔ نہ ہی آسمانی بادشاہت کے مدعی پادری کے پاس خلافت ارضی کے لئے کوئی قابل قدر اصول ہے۔ حکومتوں پر یا تو مستبد مسیحی حکمرانوں کا قبضہ ہے جو ملک و رعایا کی جانوں کا اپنے کو واحد مالک سمجھے ہوئے ان کی دولت و عصمت کو اپنی خواہشوں کے بھینٹ چڑھا دینے کو ہی زندگی کا بڑا مقصد سمجھے ہوئے ہیں۔ یا ان کے دلال اور ایجنٹ پادری کا جو ان کے ہر فعل کو مذہبی جواز کا فتویٰ دیتے اور خود بھی خدا کے بیٹے بنے ہوئے خدا کی مخلوق سے مالی منفعت دل بے رحم کا سلوک کرتے۔ زار روس کی زار ینہ پوپ سے ملی ہوئی اور پوپ زار کا دلال ہوتا۔ غلط حکومت اور غلط مذہب نے مل کر مغرب کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اسلام کی عالمگیر فتوحات نے انہیں چونکا دیا۔ چنانچہ انہوں نے مرض کے اصلی اسباب کا جائزہ لے کر حکمران درندوں اور مذہبی ڈاکوؤں دونوں سے آزادی حاصل کرنے کا عزم کیا چنانچہ صدیوں کی خونریزی کے بعد وہاں انقلابات آئے۔ چونکہ عیسائی مذہب ان کی رہنمائی کرنے سے قاصر تھا اس لئے انہوں نے عوامی نمایندوں کے ذریعہ ملکی نظم و نسق چلانے کا فیصلہ کیا۔ نظام حکومت افراد کے ہاتھوں سے نکلا جمہور کے ہاتھ میں آگیا جو ملک کو چلانے اور بچانے کی تدبیروں میں مصروف ہو گئے۔ اس طرح وہ ہزار بارہ سو سالہ کے تھکے ہوئے اور ہر گز اسلام سے کچھ نہ کچھ بچے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے قابل ہو گئے۔ اسی طرح انہوں نے عیسائی مذہب کو جس میں کوئی رہنمائی موجود نہ تھی سیاست سے باہر نکال دیا اور وہ ایک انفرادی چیز بن کے رہ گیا۔ جو حقیقت سے خالی اور روحانیت سے محروم تھا۔ البتہ صرف سیاسی حربے کے طور پر استعمال کیا جانے لگا یا عوامی طفل تسلی یا سہارے کے لئے۔ (باقی)

مسلمانوں کا دور انحطاط

یہ تو باطل کا رد عمل تھا۔ اہل حق جو توحید کے نشہ میں سرشار اور اتباع سنت کے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ دنیا سے بے رغبتی اور موت شہادت سے محبت ان کا اصول تھا لیکن آہستہ آہستہ اہل باطل کی ریشہ دوانیوں سازشوں اور اہل ہوا و ہوس کے میل جول سے ضعیف الاعتقاد اور بے عمل ہوتے گئے۔ یورپ نے ایران و روم کو لڑا دیا۔ ترکی میں نفوذ پیدا کر کے اس کو کمزور کر دیا۔ غیر ملکی تعلیمی جراثیم نے مسلمانوں کو شکوک و شبہات کے دلدل میں پھنسانا شروع کر دیا۔ باہمی بد اعتمادی بڑھتی اور توکل علی اللہ میں کمی آتی گئی۔ جس کے نتیجہ میں مفتوحہ ممالک ہمارے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے یہاں تک کہ تمام افریقی ممالک اور ایشیائی سلطنتیں غلام یا دول یورپ کے زیر اثر ہو گئیں۔ جبکہ صادق دکن اور نظام حیدر آباد جیسے غدار اور جعفر بنگال جیسے سینکڑوں دشمنان ملک و ملت پیدا ہو گئے۔ اور پھر اپنوں ہی کے ہاتھوں مسلمانوں کی گردنوں میں غلامی کے طوق ڈالے گئے۔ اسی دور انحطاط کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمان شدید ترین احساس کمتری میں مبتلا ہو گئے دوسروں کے دیکھا دیکھی ان کا تمدن بدلنے لگا معاشرہ میں تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ دشمنوں کی سازشوں سے اسلام کے نام سے نئے نئے فرقے پیدا ہوتے۔ اسلامی عقائد اور اسلامی احکام کے خلاف بحثیں ہونے لگیں۔ یورپین طرز زندگی کو اپنایا جانے لگا۔ اور مغربی جمہوریت کے گن گائے جانے لگے۔ اور نوبت بدین جا رسید کہ اسلام کو موجودہ زمانے کے مشکلات کو حل کرنے یا ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ناکافی سمجھا جانے لگا۔ اور مصطفیٰ کمال پاشا نے ترکی میں پہلی بار یہ منحوس اعلان کیا کہ ہم نے مذہب کو سیاسیات سے علیحدہ کر دیا۔ ان للہ وانا الیہ راجعون (باقی)

بقیہ صفحہ اول

صدر محترم کی عامہ ناواقفی کی ایک مثال ہمارے سامنے بھی ہے پچھلے دنوں انہوں نے علماء دیوبند کی طرف پاکستان کی مخالفت منسوب کی تھی۔ حالانکہ ملک بھر میں ہزاروں عربی مدارس وہ ہیں جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ حضرات تو پاکستان کے علمبرداروں میں سے تھے۔ اس وقت دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ بھی حضرت حکیم الامت تھانوی رح کے خلیفہ ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام جو ملک بھر میں خدمات انجام دے رہی ہے۔ وہ بھی حضرت مولانا عثمانی رح ہی کی جمعیۃ ہے جو پاکستان کی حامی تھی اور ابتدائی دور سے جو علماء حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی جمعیت میں کانگرس سے مل کر فرنگی استبداد کے خلاف برسر پیکار تھے وہ نیک نیتی سے پاکستانی تحریک کے ساتھ نہ تھے۔ مگر پاکستان بننے کے بعد انہوں نے اپنی تمام خدمات پاکستان کی تعمیر و استحکام کے لئے وقف فرما دیں اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ کا ارشاد بھی یہی تھا کہ پاکستان کی خدمت کرو۔ چنانچہ وہ نہایت امن و اطمینان سے اپنی خدمات میں مصروف ہیں جب محترم صدر مملکت کو اس طرف توجہ دلائی گئی تو انہوں نے مودودی صاحب کو استدلال میں پیش فرمایا اور جب ان پر یہ واضح ہوا کہ مودودی صاحب دیوبندی نہیں ہیں۔ انہوں نے نہ دیوبند کو پڑھا ہے اور نہ ہی دیوبندی علماء ان سے اتفاق رکھتے ہیں تو صدر محترم نے تعجب کیا اور صاف دلی سے فرمایا کہ میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں ہم سمجھتے ہیں کہ ہر پاکستانی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام سابقہ اختلافات کو طاق نسیاں میں رکھ کر ملک میں مکمل یکجہتی کے لئے کوشش کرے بچھڑے ہوؤں کو ملائے اور ملک و مذہب کی مشترکہ خدمات میں ایک دوسرے کے قریب ہونے کی سعی کرے۔ گڑے ہوئے مردوں کو اکھیڑنا اور ملک میں سوئے ہوئے مردوں کو اکھیڑنا اور ملک میں سوتے ہوئے فتنوں کو جگانا اور جڑے ہوئے بھائیوں کو لڑانے کی تحریکیں کرنا نہ اسلام کی خدمت ہے نہ ملک کی۔ ایسی باتیں صرف مرزائیوں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں چاہے وہ خود پروپیگنڈا کریں کرائیں یا حکومت کو باور کرائیں۔ بہرحال ہماری دلی خواہش ہے کہ صدر پاکستان آٹھ کروڑ مسلمانان پاکستان کے جذبات و خیالات کے آئینہ دار ہوں ان پر کوئی فرقہ کوئی اقلیت مسلط نہ ہو۔ ان کے اور عوام کے درمیان تصورات یا اشخاص کی کوئی دیوار حائل نہ ہو۔ وہ پاکستان کے خادم ہوں اور پاکستان کے خادم رہیں اور پاکستانی ان کے تابع اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوں تاکہ جو ملک
* ان کی مدد کریں اور ان کے ذریعہ ہمارے ملک کو جنت نشان بنائیں۔ آمین آخر میں ہم اپنے مطالبہ کو پھر دہراتے ہیں کہ حکومت ایک سرکاری بیان کے ذریعہ سلہری صاحب کے الزامات کی وضاحت کرے۔ وما ارید الا الاصلاح۔

علماء اور ان کے فرائض

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیکرٹری سلامک سنٹر چیٹاگانگ
نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام — قسط ۲

جو حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے مدرسوں، مسجدوں اور خانقاہوں میں بیٹھ کر امن و سلامتی کی زندگی گذار لیں گے وہ ایک بہت بڑے مغالطہ میں ہیں۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی آدمی ایک متعفن اور انتہائی بدبودار ماحول میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی کٹیا میں اگربتی اور عود سلگا کر اور طرح طرح کی خوشبوئیں اور عطریات چھڑک کر اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہو اور یہ سمجھ رہا ہو کہ باہر کی فضا اگرچہ گندی اور بدبودار ہے لیکن اس کو کیا۔ اس کا مکان تو خوشبوؤں سے معطر ہے۔ آخر وہ کب تک اس خوش فہمی میں مبتلا رہے گا۔ جلد یا بدیر جب کبھی بھی اس کے مکان کا دروازہ یا کھڑکی کھلے گی، باہر کی بدبودار اور متعفن ہوا کا ایک ہی جھونکا اس کے مکان کی ساری معطر اور خوشبودار فضا کو متعفن اور بدبودار بنا دے گا اور اس کے مکان سے بھی اسی طرح بدبو آنی شروع ہو جائے گی جیسی کہ باہر کی فضا سے آتی تھی۔ بالکل اسی طرح ہماری حالت ہے۔ اس نازک دور میں جس قدر گندی اور متعفن فضا میں سے ہمارا نوجوان طبقہ اپنے ہاتھ پاؤں چھوڑے بہتا چلا جا رہا ہے اور حکومت جس طرح اپنی پوری قوت اور پورے ذرائع سے نیکی کو دبانے اور برائی کو فروغ دینے میں لگی ہوئی ہے اگر ایسا ہی چند روز اور رہا، تو وہ دن دور نہیں جب نہ تو ہماری خانقاہوں میں اسلام رہے گا اور نہ ہی ہمارے مدرسوں میں، نہ ہماری خصوصی سوسائٹی پر اسلام کا کچھ اثر ہوگا اور نہ ہی ہمارے گھروں میں اس کے نشانات باقی رہیں گے۔ کیا ہوگا؟ اس کا حال اللہ رب العزت ہی بہتر جانتا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی حکومت، اپنا معاشرہ، اپنا گھر، اپنی سوسائٹی، اپنے نظر و فکر اور اپنے اردگرد کے ماحول کو درست کرنے کی پوری پوری کوشش کریں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ "اقامت دین" کی پوری پوری کوشش کریں۔

کیونکہ حکومت، معاشرہ اور ماحول کی اصلاح کو صرف گھر تک محدود کر دینا "اقامت دین" کا صحیح مفہوم نہیں ہے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں، جیسا کہ اوپر میں ایک مثال سے اپنا مطلب سمجھانے کی کوشش کی ہے، کہ جب تک حکومت، معاشرہ اور ماحول کی اصلاح نہیں ہوگی، خود گھریلو زندگی کی اصلاح ہونا بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ دریا میں جو کچھ ہوگا وہی نہروں میں آئے گا ہم اپنے آپ کو یا اپنے بچوں کو گھریلو زندگی میں خواہ کیسا ہی صحیح العمل بنانے کی کوشش کریں لیکن باہر کی زندگی کے ماحول کا اثر ان کو اپنی رَو میں ایک نہ ایک روز ضرور بہا کر لے جائے گا۔ اور عنقریب ہی گھر کا سارا اثر زائل ہو جائے گا اور وہ ماحول کے اثر میں ایسے رنگے جائیں گے کہ اس رنگ کو پھر نہ تو مسجدوں کے وعظ و تبلیغ اتار سکیں گی اور نہ ہی خانقاہوں کی تلقین و نصیحت۔

ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو زبانی تو نہیں لیکن عملی طور پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ہمیں تو صرف اپنی انفرادی زندگی کی صفائی اور طہارت سے واسطہ ہے، اجتماعی نظام میں نیکی اور معروف کا بیج بونا ہمارے ذمہ ضروری نہیں۔ لہٰذا اس کے لئے مدرسوں اور خانقاہوں کی زندگی ہی بہت بہتر زندگی ہے۔ حالانکہ

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

زمانہ کے کسی دور میں بھی علماء نے مذہب اور ریاست میں تفریق پیدا نہیں کی اور نہ ہی اسلام کا یہ منشا ہے۔ بلکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے دنیا کی ڈکشنری کو سیاست کا لفظ دے کر اہل دنیا کو "سیاست" کے مفہوم سے آشنا کیا۔ حدیث نبوی میں اس لفظ کو انبیائے بنی اسرائیل کے متعلق یوں استعمال فرمایا گیا کہ۔

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول

(بخاری جلد اول صفحہ ۴۹۰، مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۶، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۷)

یعنی بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب ان میں سے کسی نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کی جانشینی کے لئے اللہ رب العزت کسی دوسرے نبی کو بھیج دیتا لیکن جب ان میں سے کسی نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کی جانشینی کے لئے اللہ رب العزت کسی دوسرے نبی کو بھیج دیتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (جو اس سیاست میں میری جانشینی کر سکے) البتہ خلفاء (ضرور) ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ان کے بارہ میں آپ کا ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یکے بعد دیگرے ہر بیعت کو وفا کرو۔

اس سیاست کی تشریح حافظ ابن حجر العسقلانی سے بھی سن لیجئے فرماتے ہیں:۔

قوله تسوسهم الانبياء اي انهم كانوا اذا ظهر فيهم الفساد بعث الله لهم نبيا لهم يقيم امرهم ويزيل ما غيروا من احكام التوراة" (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۶۳)

یعنی جب بنی اسرائیل میں کوئی فساد برپا ہوتا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے کوئی نبی بھیج دیتے جو ان کے معاملات بھی درست کرتا اور تورات کے ان احکام کی جن میں انہوں نے تغیر و تبدل کر دیا ہوتا اصلاح کرتا۔"

گویا کہ سیاست کا معنی ہے دین کے معاملات اور محرف احکام کی اصلاح۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انبیائے بنی اسرائیل کا فریضہ نبوت تھا۔ علماء چونکہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور وارث کے ذمہ اپنے ماقبل کے فرائض کو بجا لانا ضروری ہوتا ہے۔ لہٰذا علماء اسلام کی سیاست میں دخل دینا سنت انبیاء ہونے کی وجہ سے نہایت ضروری ہے۔

اس کے علاوہ آپ تاریخ اسلامی پر بھی ایک طائرانہ نگاہ ڈالیئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اگرچہ علمائے اسلام حکومتی اقتدار اور دنیوی شان و شوکت سے محروم ہو گئے تھے لیکن پھر بھی انہوں نے اپنی حق گوئی، حریت فکر و نظر، دنیوی مال و متاع سے یکقلم استغنا، ارباب حکومت اور اصحاب ثروت و اقتدار کے اثر و نفوذ سے بے خوفی اور علوئے اخلاق کی بے پناہ طاقت سے حجاج بن یوسف ثقفی جیسے جابر بادشاہ کے سامنے بھی کلمۂ حق سنایا اور اس کی خون آشام تلوار بھی ان کو کبھی مرعوب نہ کر سکی مسلمان سلاطین و امراء نے ہر ممکن کوشش کی کہ مذہب و سیاست میں تفریق پیدا کر کے علماء کو مدرسے اور خانقاہ کی چار دیواری میں انفرادی اصلاح کی افیون کے نشہ میں مست کر دیا جائے تاکہ ہماری عیش پسندیوں اور ستم رانیوں پر مذہبی احکام کی گرفت باقی نہ رہے اور ہمارے اعمال پر کوئی حرف گیری نہ کر سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت عطا فرماتے ان علماء کو جنہیں نتائج کا خوف، دنیوی عقوبتوں کا ڈر، مالی و متاع کی خواہش اور عیش و راحت کی کشش اپنے "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کے فریضہ سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ کر سکی۔ لیکن امتداد زمانہ کی وجہ سے جہاں عوام الناس کو اخلاقی انحطاط و زوال نے آ گھیرا وہاں علماء بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے۔ اور دولت کی طمع اور دنیا کے لالچ میں وہ اس طرح رام ہو گئے کہ اپنے فرائض سے غافل اور خداوند قدوس کی امانت کے بار گراں سے یکقلم بے خبر ہو گئے حتیٰ کہ وہ دور آیا جب علماء نہ صرف اپنے فرائض سے غافل ہو گئے بلکہ مال و متاع کے لالچ اور دنیا کی طمع نے انہیں ارباب اقتدار اور سلاطین وقت کے اغراض کا آلۂ کار اور عوام الناس کی عجوبہ پسندی اور رسم پرستی کا معاون بنا دیا۔ اخلاق کی پستی کے ساتھ، فکری جمود اور نظر کی تنگی نے انہیں دوسروں سے اس قدر بے تعلق بنا دیا کہ وہ اخبار پڑھنا اور دنیا کے حالات اور اس کے فتنوں سے باخبر رہنا بھی اپنے تقدس کے خلاف سمجھنے لگے مذہب کی حقیقی روح ان میں یکسر مفقود ہو گئی۔ ایک طرف تو وہ ارباب اثر و اقتدار کی خوشامد میں کتاب و سنت کی غلط تعبیریں کرنے لگے اور احکام شریعت کے اس حصہ پر پردہ ڈالنے لگے جس کا تعلق اجتماع اصلاح اور ارباب حکومت کی ذمہ داریوں سے ہے اور دوسری طرف اپنے فائدے کے لئے وہ عوام کی خوش اعتقادیوں اور ان کی مشرکانہ رسم پرستی کے ساتھی بن گئے۔ علماء کی اس اخلاقی پستی اور ارباب اقتدار و ثروت کی اس کاسہ لیسی کی وجہ سے عوام کالانعام میں اس کے مہلک جراثیم منتقل ہوئے اور مسلمان کی پوری اجتماعی زندگی بری طرح متاثر ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان تیزی کے ساتھ انحطاط و زوال کی وادیوں کی طرف بڑھنے لگے اور آج وہ وقت آ گیا کہ دنیا کے شطرنج پر ان کے وجود ایک پٹے ہوئے مہرے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ (باقی)

جمعیۃ علمائے اسلام کی سرگرمیاں

موضع تاردو نوشہرہ میں جمعیۃ کا قیام

مؤرخہ ۲۷ اگست کو موضع تارد میں بمقام وڑ جماعت ایک جلسہ عام ہوا جس میں موضع تارد کے ممبران جمعیۃ نے شرکت کی۔ مولینا محمد عثمان صاحب نے جناب حبیب گل صاحب کو دستور جمعیۃ کا ترجمہ سنانے کو کہا، لہذا جناب حبیب گل صاحب نے مختصر طور پہ جمعیۃ العلماء کے اغراض و مقاصد بتائے بعد ازاں مولانا شمس الحق صاحب نے مدلل تقریر کی اور ممبران کو بتایا کہ رسول کریم ﷺ آپس میں مشورہ کر کے ایک کام کرتے تھے اور اس طرح اسلام نے ترقی پائی تھی۔ بعد ازاں متفقہ طور پہ امیر مولوی محمد عثمان صاحب، نائب امیر دلدار خان صاحب، (۲) صفر اللہ صاحب، ناظم اعلیٰ مولانا شمس الحق صاحب، ناظم محمد زمان صاحب فضل الرحمان صاحب، خازن شیر محمد صاحب سالار رضاکار۔ ثمین جان

مشرقی پاکستان میں علماء اسلام کا ایک عظیم اجتماع

نرائن گنج: پچھلے دنوں نرائن گنج مشرقی پاکستان میں علماء اسلام کا ایک عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں علماء کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ عائلی قوانین کے خلاف اس اجتماع میں سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور اس کی منسوخی سے متعلق قرارداد پاس کی گئی اور عائلی قوانین کی منسوخی کی جدوجہد کے سلسلہ میں مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا مفتی محمود صاحب کی خدمات کو سراہا گیا۔ مزید برآں مشرقی پاکستان کے اُن اخبارات کی پُرزور مذمت کی جو خلاف اسلام سرگرمیوں کی نشرو اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں۔

جمعیۃ الطلبا اسلام بھکر کا اجتماع

۱۷ ربیع الاول بروز جمعرات عشاء کی نماز کے بعد جمعیۃ الطلباء مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت جناب عبد الغفور صاحب منعقد ہوا جس میں... لیاقت علی، خورشید علی رحیم بخش اور محمد صدیق نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی بعدہٗ محمد جمیل۔ لیاقت علی، صفر اور محمد عبداللہ د

آصف نے تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد جلسہ بخیر و عافیت برخاست ہوا۔

جمعیۃ علمائے اسلام سندھ کی سرگرمیاں

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام اور جناب مولانا محمد اسحاق صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام تھرپارکر نے مندرجہ ذیل جگہوں کا دورہ کیا۔ ان تمام اجتماعات میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد، اسلام کی اہمیت اور سیرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے موضوعات پر تقریریں ہوئیں۔

گوٹھ صباحو تعلقہ عمر کوٹ، عمر کوٹ شہر، جس میں آباد مندرجہ بالا مقامات میں عائلی قوانین کی منسوخی اور ملک میں قرآن و سنت کے مطابق قانون نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جناب چراغ الدین پورشش راعی کی مساعی جمیلہ

جمعیۃ علماء اسلام چنوں نوم ضلع سیالکوٹ کے ناظم اعلیٰ جناب چراغ الدین پورشش راعی جو ایک مخلص تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ بڑی سرگرمی سے جمعیۃ علما اسلام کے حلقے کو وسیع کر رہے ہیں۔ امید کی جا سکتی ہے کہ اگر ان کی سرگرمیاں اس طرح جاری رہیں تو چنوں نوم کی شاخ ضلع بھر میں ایک مثالی شاخ بن جائے گی۔

امیر سرحد کا سرائے نورنگ میں ورود مسعود

۳ اگست بروز سنیچر بمقام سرائے نورنگ ضلع بنوں مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے سیرت النبی کا ایک عظیم اجتماع ہوا۔ شاہ صاحب امیر ضلع اور حمید اللہ جان نیازی ناظم ضلع کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی کے عہدہ داران اور صاحبزادہ مولانا عبد الجبار صاحب زکوڑی امیر جمعیۃ علماء اسلام علاقہ تار بمعہ مولانا ابو الحسن ناظم جمعیۃ علماء اسلام علاقہ تار و دیگر رفقاء کار کے شریک ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت ڈاکٹر محمد بشیر سرائے نورنگ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کے بعد، عصر تک مقامی علماء کرام کی پانچ تقاریر ہوئیں۔ نماز عصر سے شام تک جمعیۃ علمائے اسلام تحصیل لکی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ مولوی عبد الجبار صاحب زکوڑی امیر علاقہ تار منعقد ہوا۔ مولانا محمد نواز نے تلاوت قرآن فرمائی بعد میں امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے پُرجوش بصیرت افروز تقریر فرمائی اور سرائے نورنگ کی شہری کمیٹی کی انتخاب پر غور کیا گیا۔ جس کے لئے مولوی محمد شمرو، مولوی محمد غلام و مولوی صاحب گل و مولوی صاحب جان و مولوی عبد اللہ جان و مولوی سیف الرحمان و حاجی غلام محمد و حکیم محمد بشیر و حکیم غلام محمد کے اسماء نامزد ہوئے رات کو دو تقاریر مختصر اور امیر سرحد نے سیرت پر مفصل دلچسپ تقریر فرمائی۔ نیز ملک میں فحاشی، شراب، افسران کی غفلت، عائلی قوانین پر خوب تبصرہ فرمایا۔ جس سے ہزاروں حاضرین محظوظ ہوتے اور عوام سے ہاتھ اٹھوا کر ملک میں اسلامی قانون اور عائلی قوانین کی منسوخی کی تائید حاصل کی۔

مولانا محمد یعقوب صاحب مبلغ کا تبلیغی دورہ

جمعیۃ العلماء اسلام قلات ڈویژن کا عظیم اجتماع واقع زردو منگچر جس میں امیر جمعیۃ حضرت درخواستی مدظلہ العالی بھی رونق افروز ہوتے تھے کے بعد مولانا محمد یعقوب صاحب نے بمعیت مولانا اختر محمد صاحب ۲۰ جولائی کو شہر اباکی میں ایک مجمع عام سے مخاطب ہو کر اُمت مسلمہ کے فرائض اور موجودہ حالات پر بصیرت افروز تقریریں فرمائیں۔ مولانائے موصوف کل مؤرخہ ۲۱ کو مقام بیرنی اور ۲۲ کو تیکی ۲۳ کو شہر ل ۲۴ کو مقام گونین تل میں جمعیۃ قلات ڈویژن کی خدمت میں تبادلۂ خیالات اور ہدایات لینے کے لئے حاضر ہوئے۔ ۲۸ جولائی کو پھر سے بمقام شیرین آب جمعیۃ کے نصب العین اور اغراض مبارکہ کو بیان فرما کر حاضرین سے سرگرم تعاون کی اپیل کی۔ ۲۹ جولائی کو کنیتی ۳۰ کو بمقام جگسور زردو میں رکھ ۳۱ کو پھر سے کنیتی کے جلسۂ عام میں شرکت فرما کر ایک عظیم جمع سے مخاطب ہو کر جمعیۃ العلماء کے فرائض اور انجام دادہ خدمات پر تقریر فرمائی۔ یکم اگست ۱۹۶۳ء کو کنیتی جمعیت کے ایک حلقہ کی تشکیل کی گئی۔ جہاں سے مولانا اختر محمد صاحب عازم کنڈادہ ہو کر رخصت ہوئے اور مولانا محمد یعقوب صاحب، امیر جمعیۃ قلات ڈویژن کی معیت میں مستونگ کو تشریف لے گئے، جہاں سے جلسہ ہائے سیرت میں شرکت کر کے ۴ اگست کو کارسور میں ایک مجمع عام سے مخاطب ہو کر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور علمائے اُمت کے فرائض پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ کی روشنی میں مولانا نے تقریر فرما کر ۵ اگست کو منگچر روانہ ہوگئے۔

کنیتی تحصیل مستونگ قلات ڈویژن میں جمعیت کا قیام

آج مؤرخہ یکم اگست ۱۹۶۳ء کو جمعیۃ العلماء اسلام قلات ڈویژن کے زیر اہتمام بمقام کنیتی جدید ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اراکین جمعیۃ العلماء نے جماعت کے اغراض و مقاصد پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا اور جمعیۃ کے قیام و تشکیل کے سلسلے میں باشندگان سے پُرزور اپیل کی، حاضرین نے اس اہمیت کو بخوبی سمجھا۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء کی ایک شاخ بنام جمعیۃ علماء اسلام شیرین آب و کنیتی تشکیل ہوئی۔ جس کی امارت کو متفقہ طور پر جناب حاجی مولانا محمد عمر صاحب کو سپرد کی گئی اور ناظم جناب میر گل خان صاحب کو مقرر فرمایا گیا۔ اس سلسلہ میں مجلس عمل زیر بحث آگئی، اراکین ذیل سے استفسار کے بعد اُنہیں نامزد فرمایا گیا۔ (۱) ملک میر خان (۲) شریف محمد (۳) ملا محمد عمر صاحب (۴) کریم بخش (۵) ٹکری قادر بخش (۶) جمال خان، (۷) حاجی صالح محمد (۸) ملا سید احمد صاحب (۹) ملک حیدر خان (۱۰) رئیس علی بخش (۱۱) ٹکری عبد اللہ۔

جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کی سرگرمیاں

جمعیۃ علمائے اسلام سانگھڑ کی دعوت پر مرکزی جمعیۃ کی طرف سے ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال نمائندہ مقرر ہو کر ضلع کے انتخابی حالات تنظیمی معاملات کا جائزہ لینے تشریف لائے ۲ اگست کو انہوں نے سانگھڑ کا دورہ کیا۔ یہاں ضلع کی جمعیۃ کے نمائندوں اور دیگر حضرات سے ملاقاتیں کیں، ایک نشست میں تمام امور پر مفصل گفتگو کی، ۳، ۴ اگست کو ٹنڈو آدم گئے اور وہاں جمعیۃ کے دو اجتماع منعقد کئے۔ جن میں علاوہ ارکان جمعیۃ کے شہر کے معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ بنیادی جمہوریت کے متعدد ممبران سے ملاقاتیں کیں جلد ہی ٹنڈو آدم میں جمعیۃ کی ایک صوبائی کانفرنس بلانے کا پروگرام طے پایا، جس کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ شہر کے معزز افراد نے جمعیۃ کے کاموں سے دلچسپی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

شیرانی قبائل کی طرف سے عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

شیرانی قبائل کے مذہبی رہنما، معزز رہنما، معزز عالم دین مولوی عبد الحمید صاحب آف درازندہ نے تمام شیرانی قبائل کی جانب سے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

عائلی قوانین جیسے مردود آرڈیننس اور صدر ایوب اور حکومت کے رویہ پر سخت افسوس کیا اور اسے مداخلت فی الدین اور آمریت کا بدترین نمونہ قرار دیا۔ اور مطالبہ کیا کہ یہ قوانین ملک کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ اس لئے اسے فوراً منسوخ کیا جائے۔ آپ نے اس سلسلہ میں صدر ایوب، سردار بہادر، مفتی صاحب اور مسٹر صبور کو تار بھی دیئے ہیں۔

نواں کوٹ ضلع رحیم یار خاں میں جمعیت کا قیام

مورخہ ۴ر ربیع الاول ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۶ر جولائی ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ جامع مسجد مہاجرین نواں کوٹ میں جمعیت العلماء اسلام کا اجلاس ہوا۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب خانپور سے تشریف لائے۔ جنہوں نے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مسلمانوں کو جمعیت میں شمولیت کی دعوت دی۔ کافی مسلمانوں نے شرکت کی اور اپنے نام پیش کئے ممبر سازی کے بعد ذیل تشکیل کی گئی۔ (۱) محمد اسماعیل صاحب امیر و خازن (۲) راؤ مقصود احمد صاحب نائب امیر (۳) محمد شفیع ناظم (۴) حافظ عطاء اللہ صاحب عاصی نائب ناظم (۵) راؤ جعفر علی صاحب سالار (۶) ممبران مجلس شوریٰ۔ راؤ خیر الدین صاحب محمد صدیق ولد باسط علی صاحب، عبد الرشید صاحب خوب راؤ محمد امین صاحب، اللہ محمد یٰسین صاحب، الراؤ محمد افلاطون صاحب، سعید بابو علی صاحب، راؤ عبد الغفور صاحب، شیخ امام الدین صاحب صوفی محمد صدیق ولد نصیر الدین، راؤ محفوظ علی صاحب راؤ محمد حنیف صاحب، رانا محمد وکیل صاحب،

جمعیۃ علماء اسلام کچہ کھو کا مطالبہ

ایک اجلاس میں
حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئی ہیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہیں اس کو فوراً منسوخ کر دیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس ممبران اسمبلی اور اخبارات کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جو اس کے تنسیخ کے حق میں حتی الوسع جد و جہد کر رہے ہیں۔

(۳) نیز یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن علماء اسلام پر بے جا پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کے پابندیوں کا آرڈر واپس لیا جائے۔

حضرت مولانا جان محمد امیر بخشا پور کی سرگرمیاں

مورخہ ۲۵ر اگست کو مولینا جان محمد صاحب امیر جمعیۃ بخشاپور رگو ٹھ حاجی عبد الرزاق صاحب میں پہونچ کر لوگوں کو جمع کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے، بہت سے لوگوں نے جمعیۃ میں داخل ہونے اور امداد کرنے کا وعدہ کیا۔ کچھ ممبروں کی فہرست بھی مرتب کر کے رکنیت فارم دیئے گئے۔ نیز مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا (۱) امیر جمعیۃ حاجی غلام حسین صاحب (۲) نائب امیر حاجی عبد الرزاق صاحب (۳) ناظم رئیس محمد عمر صاحب (۴) نائب ناظم ماسٹر شیر محمد صاحب (۵) خزانچی حافظ رحیم صاحب (۶) سالار محمد حسن صاحب و نور الدین صاحب

گدو براجہ

مورخہ یکم اگست کو مولینا جان محمد صاحب امیر جمعیۃ بخشاپور کالونی نمبر ۱ گدو بیراج کو پہونچ کر ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر عامۃ المسلمین کو مستفید فرمایا۔ ممبر سازی بھی کی گئی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) امیر جمعیۃ علی شیر صاحب مدرس، نائب ناظم شیرانی صاحب، (۲) نائب امیر محمد اقبال صاحب (۳) ناظم محمد بشیر صاحب (۴) خزانچی عبد الرشید صاحب (۵) سالار مقبول حسین صاحب و عبد الغفور صاحب

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ موم کی سرگرمیاں

چنیوٹ موم ۱۰ر اگست آج بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ موم ضلع سیالکوٹ کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت جناب حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام و امیر جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ موم بعد نماز عشاء جامع مسجد نور چنیوٹ موم میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا مہدی الزماں صاحب فاضل بالاکوٹی خطیب جامع مسجد بوہڑ والی نیکا پورہ سیالکوٹ و نائب امیر جمعیۃ علمائے اسلام شہر سیالکوٹ نے اہمیت و اتباع سنت نبویہ و رد بدعات و محدثات پر ایک نہایت مدلل، موثر اور عام فہم تقریر فرمائی مولانا موصوف نے تقریباً دو گھنٹہ خطاب فرمایا حاضرین دوران تقریر نہایت سکون و اطمینان اور ادب و احترام سے بیٹھے سنتے رہے مولانا مذکور نے بروز ہفتہ بعد نماز فجر تقریباً سوا گھنٹہ اہمیت تعلیم اسلامی اور تقویٰ جیسے عالیشان اور ضروری موضوعات پر نہایت دلنشین پیرایہ میں درس قرآن بھی دیا۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا جماعتی دورہ

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے مندرجہ ذیل جماعتی پروگرام میں مصروف رہے۔

۲۹، ۳۰ر جولائی کو نازہ گرام، قاسمی علاقہ باسیزی ضلع مردان کے اجتماعات میں شرکت کی۔ علاقہ کے مجلس شوریٰ اور جلسہ عام میں تقریریں کی اور جماعتی کام کا جائزہ لیا۔ یکم اگست کو مرغز تحصیل صوابی میں تشریف لے گئے رات کو عظیم الشان جلسہ عام میں تقریر کی اور جماعتی کام کا جائزہ لیا اور مشورے دئے ۲ر اگست مردان میں رہے۔ ۳ر اگست سرائے نورنگ ضلع بنوں روانہ ہوئے۔ ۴ بجے سرائے نورنگ پہنچ گئے۔ بعد از عصر جامع مسجد تحصیل جمعیۃ کے مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک گھنٹہ امیر محمد نے تقریر کی۔ ۴ر اگست درہ پیزو جمعیت مولانا جان محمد صاحب امیر ضلع بنوں، اور صاحبزادہ محمود صاحب پینالہ تشریف لے گئے، اور رفقاء جمعیۃ کے ساتھ مجلس مشاورت ہوئی ایک بجے واپس بنوں تشریف لے آئے رات کو رفقاء جماعت کے ساتھ مجلس مشاورت ہوئی۔ ۵ر اگست بنوں سے مردان تشریف لے گئے۔ ۸ر اگست پشاور تشریف لے آئے وہاں رفقاء جماعت سے مشورہ ہوا۔ ڈی سی پشاور سے جمعیۃ صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلےٰ مولانا حافظ عبد الرشید صاحب مولانا سید امام شاہ صاحب ضلع پشاور کے گرفتار شدگان رفقاء جمعیۃ کے بارے میں ملاقات ہوئی اور جامع قاسم علی خان میں تقریر کی۔ ۳ بجے پشاور سے کوہاٹ روانہ ہوئے، رات کو جمعیۃ علماء اسلام کے مجلس مشاورت میں شرکت کی، ۹، ۱۰ر اگست کوٹل ضلع کوہاٹ روانہ ہوئے ۹، ۱۰، ۱۱ اگست ٹل میں رہے اور ۱۱ کو پشاور روانہ ہوئے

نولکھا بازار لاہور میں "جمعیۃ علماء اسلام" کا قیام اور قرار دادیں

مورخہ ۷ر اگست ۱۹۶۳ء بروز بدھ بعد نماز عصر اہالیان نولکھا بازار کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب شیخ محمد صادق صاحب منعقد ہوا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی افتتاحی تقریر کے بعد جمعیۃ کا انتخاب ہوا۔ نیز اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ عنقریب جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام چوک نولکھا بازار بعنوان سیرت النبیؐ منعقد کیا جائے گا۔ انتخاب حسب ذیل ہے۔

امیر۔ جناب مولانا معین احمد صاحب نظامی مالک نظامی ہوٹل نولکھا بازار لاہور۔ نائب امیر جناب مولانا عبد الغنی صاحب نولکھا بازار لاہور، ناظم اعلےٰ۔ احمد سعید اسلامیہ واچ ہاؤس نولکھا بازار لاہور، نائب ناظم۔ مولانا عبد الرشید صاحب لاہور، خزانچی، جناب بابو مشتاق احمد صاحب لاہور۔ دس ارکان مجلس شوریٰ کے منتخب ہوئے بوقت ضرورت باقی ارکان کا انتخاب جناب مولانا معین احمد صاحب خود کریں گے

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کا پروگرام

گذشتہ اشاعت میں جو پروگرام شائع ہوا ہے وہ اشتہارات کو دیکھ کر مولانا صاحب سے پوچھے بغیر شائع ہوا ہے۔

صاحب مولانا سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اگست ۶۳ء کو لبفہ کی سیرت کے اجلاس میں اور ۲۷، ۲۸ راگست کو بلگرام کے جمعیۃ کے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکتے، کیونکہ صحت کے لحاظ سے وہ وہاں سے فارغ ہو کر فوراً سابق ریاست بہاولپور نہیں پہنچ سکتے جہاں ان کا جانا ضروری ہے۔ اس اثنا میں وہ مرکز میں قیام پذیر رہ کر دفتری اور تعمیری کاموں کی دیکھ بھال کریں گے۔ احباب نوٹ کر لیں۔

ناظم دفتر مرکزی لاہور

قرار دادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور کا یہ اجلاس عائلی قوانین کی سخت مذمت کرتے ہوئے ممبران قومی اسمبلی سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان خلاف اسلام قوانین کے تنسیخی بل کی حمایت کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ (۲) جمعیۃ کا یہ اجلاس حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ اور دیگر ممبران صوبائی اسمبلی کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے اسمبلی میں عائلی قوانین کی مخالفت کر کے اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا ہے (۳) جمعیۃ کا یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی و بے حیائی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نیم عریاں تصویروں اور فحش لٹریچر پر پابندی عائد کر کے مسلمانوں کے اخلاق کو تباہ ہونے سے بچائے (۴) جمعیۃ کا یہ اجلاس علمائے اسلام پر ناجائز پابندیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان پابندیوں کو فی الفور ختم کر کے مسلمانان پاکستان کے دینی اضطراب کو دور کرے۔

احمد سعید عفا اللہ عنہ ناظم اعلےٰ
جمعیۃ علمائے اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور

تصحیح فرمائیں

پشاور ۹ر اگست کے ترجمان اسلام میں ٹکٹوں کے ذریعہ چندہ جمع کرنے کی مہم کے مضمون میں غلطی سے عبد الرحیم مالک آفتاب سوپ فیکٹری کی بجائے سلطان سوپ فیکٹری تحریر ہو گیا تھا۔ ناظرین کرام تصحیح فرمائیں۔ یاد رہے اس سلسلہ میں حلقہ ہشتنگری محلہ پیر گلاب شاہ پشاور شہری جمعیۃ کے تین سرگرم کارکن جناب سید حسین شاہ صاحب ... جناب فضل الرحمٰن خان صاحب ... (ناظم اطلاعات)

اشتراکیت آپ کے دروازے پر دستک دے رہی ہے

خبردار رہیے؟

احمد حسین کمال

جناب زیڈ اے سلیری صاحب نے اپنے سلسلہ مضامین، مسائل و افکار کے ضمن میں گزشتہ دنوں جماعت اسلامی کی خارجہ پالیسی " کے عنوان سے ایک مضمون رقم فرمایا تھا۔ میاں طفیل محمد صاحب قیم جماعت اسلامی نے اس مضمون کے بارے میں اپنی جماعت کی طرف سے ایک وضاحت شائع فرمائی۔

۲۱ اگست کے نوائے وقت میں جناب سلہری نے اس وضاحت پر اپنا تجزیہ شائع فرمایا ہے۔ ان دو مقتدر اصحاب کے مابین چلنے والے اس سلسلہ تحریر سے براہ راست تو ہمیں کوئی تعلق و دلچسپی نہیں ہے اور وہ ایک دوسرے پر ردوقدح کی جو صورت بھی اختیار فرمانا چاہیں، فرماتے رہیں ہم اس میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن چونکہ موضوع گفتگو ایک ایسی بات ہے جس کا تعلق پاکستان کے ہر باشندے اور ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہمیں بھی کچھ عرض کئے بغیر چارہ نہیں۔

آج کل ہمارے ملک کا سب سے بڑا اور اہم تر موضوع بحث ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی ہے۔ ہند و چین کی کشمکش نے ان دونوں ملکوں پر تو جو کچھ بھی اثر ڈالا ہو لیکن پاکستان کی بساط سیاست اس سے شدید طور پر متاثر ہوئی ہے خارجہ پالیسی کی وہ عمارت جسے دس سال کی لگاتار کوششوں سے تعمیر کیا گیا تھا اور جو کل تک بظاہر بڑی ہی پر شکوہ نظر آ رہی تھی۔ گردش حالات کے ایک ہی تھپیڑے میں زمین بوس ہو گئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آج ملک نہایت ہی خطرناک صورت حال سے دوچار ہے۔

ایشیا اور مشرق قریب و بعید میں پاکستان ہی وہ تنہا ملک تھا، جس نے امریکہ اور مغرب کے ساتھ مخلصانہ دوستی و تعاون کا ہاتھ بڑھایا۔ اس دوستی اور تعاون کی خاطر اسے کیا کیا مشکلات انگیز کرنی پڑیں۔ وہ واقفین سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ کوریائی جنگ کے بعد مشرق کے حالات ایسے تھے کہ امریکہ کی کوئی بھی پالیسی اس خطۂ زمین میں کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ اگر پاکستان کا تعاون اسے حاصل نہ ہوتا۔ دس سال تک مشرق سے ربط رکھنے کا تنہا بڑا ذریعہ، امریکہ کے لئے صرف پاکستان تھا۔ اس دوستی کی خاطر پاکستان نے امریکہ کے اخلاقی اور فکری بگاڑ کا اپنے باشندوں میں پھیلنا گوارا کیا۔ یہ لیڈی ازم پر رقص و سرود کی جابجا عریاں محفلوں کا انعقاد یہ فحش و بیحیائی کے عام مظاہرے، اخباری صحافت میں عریانیات کا یہ بڑھتا ہوا رحجان اور کلچرل شو وغیرہ کی نمائشیں، بے پردگی اور مردوزن کا غیر محرمانہ اختلاط، امریکہ دوستی کے وہ تحفے ہیں جو ہماری نوخیز نسل کو بے دریغ عطا کر دیئے گئے ہیں۔ اور جن پر قابو پانا محال ہوتا جا رہا ہے۔

دس سال بعد اس دوستی کا صلہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو جو دیا گیا ہے وہ بھارت کی فوجی طاقت کو پاکستان کی سرحدات پر کئی گنا طاقتور بنا دینے کی صورت میں عیاں ہوا ہے اور وطن عزیز کو سخت ترین خطرات میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

یہ دس سالہ خارجہ پالیسی جس بری طرح ناکام ہوتی ہے اس کا احساس ارباب حکومت کو بھی ہے اور ملک کے عوامی طبقوں کو بھی ہے۔ اور ایک نئی خارجہ پالیسی کی تشکیل کو سب ضروری سمجھ رہے ہیں۔ نئی خارجہ پالیسی کی بنیادیں کیا ہوں، یہ ایک سوال ہے جو سب کے لئے توجہ طلب ہے۔

سب سے زیادہ حیرانی اور افسوس اس بات پر ہے۔ کہ ملک کا وہ عنصر جو دس سال تک امریکہ دوستی کی حمایت میں پیش پیش رہا ہے اور اس دوستی پر نکتہ چینی کرنے والے ہر شخص کو غدار و اشتراکی قرار دیتا رہا ہے، آج اس کا رحجان یہ ہے کہ اشتراکی چین کے ساتھ مضبوط ترین تعلقات قائم کر لیے جائیں۔ وہ قوم جس نے امریکہ کے ساتھ مضبوط ترین تعلقات قائم کر کے اپنی مذہبی اور ملی روایات کو تیزی سے ترک کرنا شروع کر دیا تھا۔ امریکی طرز زندگی چارا کے ساتھ اختیار کرتی چلی جا رہی تھی۔ اپنی وضع و قطع میں کتنی ہی امریکی تبدیلیاں لا چکی تھی اور جو اپنے معاشرتی، ثقافتی اور سیاسی نظام کو امریکہ کے معاشرتی، ثقافتی اور سیاسی نظام سے مشابہت و مطابقت دینے لگی تھی۔ اگر اشتراکی چین سے اس کے مضبوط ترین تعلقات قائم ہو جاتے ہیں تو کیا وہ اتنی ہی تیزی کے ساتھ اشتراکی نظریہ حیات سے بھی متاثر نہیں ہو جائے گی؟ جو لوگ چین کے ساتھ گہری دوستی پر مصر ہیں، انہیں یہ خطرہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں ان گروہوں کی خاموشی معنی خیز ہے۔ جو دینی اور لادینی کے امتیاز پر کمیونزم کے شدید مخالف تھے۔ اور کسی حال میں بھی اس سے سمجھوتے کے قائل نہیں تھے۔ جب تک امریکہ کی دوستی مرغوب و مطلوب رہی اشتراکیت کے خلاف ان کی نفرت و بیزاری نمایاں تر رہی، اشتراکی دور میں چین کے ۵ کروڑ مسلمانوں پر کیا گزر گئی؟ اس کا مطالبہ ہمیشہ ان کی طرف سے کیا جاتا رہا، روس کے مسلم اکثریت کے علاقوں میں اسلام جس طرح اجنبی بن کر رہ گیا۔ اس کا چرچا بھی ہمیشہ ان کی طرف سے ہوتا رہا۔ لیکن دفعتاً ملک میں سیاسی رحجانات کی جو تبدیلی واقع ہوئی ہے، اس نے ان کی زبانوں پر بھی تالے ڈال دیئے ہیں۔ اگر ایک شخص ان کی طرف یہ بات منسوب کرتا ہے کہ وہ چین سے دہریہ ملک ہونے کی وجہ سے دوستی ناجائز سمجھتے ہیں، تو بجائے اس کے کہ جرأت کے ساتھ وہ اس کا اعلان کرتے کہ ہاں ہماری دین پسندی اور حقیقی اسلام دوستی کا یہی تقاضا ہے کہ ہم کسی بھی دہریہ اور ملحد گروہ سے تعلق استوار نہیں کر سکتے۔ اب الٹی یہ صفائی پیش کی جاتی ہے کہ ہماری طرف جو بات منسوب کی گئی ہے وہ غلط ہے بلکہ یہ بات منسوب کرنے والے سے سوال کیا جاتا ہے کہ ان کو ہمارے اس موقف کی اطلاع کہاں سے ہوئی؟ گویا کہ بالفاظ دیگر ہم بھی پالیسی کی اس تبدیلی پر پوری طرح راضی ہیں۔ کہ اشتراکی چین کے ساتھ تعلقات مضبوط تر کئے جائیں۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

شاید حکمت عملی کا یہ بھی ایک جزو ہو کہ اگر حالات اشتراکیت کے زیر حمایت چلے جانے کے متقاضی ہوں تو اس کی سرپرستی قبول کر کے نظام اسلامی کے نفاذ کی جدوجہد کی جائے۔ جس طرح کہ سابق میں امریکہ دوستی کے سایہ میں اس کا جواز نکالا گیا تھا۔

مارشل لا کے خاتمہ کے بعد متحدہ محاذ کے پلیٹ فارم پر دینی اور لادینی مدعیان کی جو رفاقت و یگانگت ظہور میں آئی تھی وہ تبدیلی منزل کی پہلی علامت تھی اور جاننے والے جان گئے تھے کہ آب و ہوا کا رخ کدھر ہے؟ خارجہ پالیسی کی تشکیل نو کے سوال سے پہلے ہمارے مفکرین، مدبرین اور دانشوروں کو سوچ لینا چاہیئے کہ پاکستان اور ملت اسلامیہ کے نظریۂ حیات اور نصب العین کے تحفظ و بقا کے لئے انہوں نے کیا مضبوط سامان کر رکھا ہے۔ امریکہ کی غیر مشروط اور گہرے تعلقات کی دوستی نے ہمارے اسلامی اخلاق کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اگر اسی طرح کی دوستی اشتراکی چین اور روس کے ساتھ قائم کرنے کا رحجان بڑھتا رہا تو اسلامی عقیدہ و عمل کی بقیہ پونجی کمیونزم کی بھینٹ چڑھ جائے گی۔

آج دوستیوں اور تعلقات کے حدود اتنے گڈمڈ ہو چکے ہیں کہ کمزور فریق کی ملی خصوصیات طاقتور فریق کے اثر و نفوذ میں کھو کر رہ جاتی ہیں۔ دوستی کے فوراً بعد ہی ثقافتی وفود کے تبادلے دونوں طرف کے فن کاروں اور اہل قلم کے اختلاط اور معاشرتی میل جول کے عام اقدامات بلا روک ٹوک شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ کمزور فریق کے حق میں ذہنی مرعوبیت اور اندھی تقلید و اتباع کی صورت میں نکلتا ہے۔ اشتراکیت اپنا اثر و نفوذ دوسروں کے اندر قائم کر دینے کی جو بے پناہ اہلیت قائم رکھتی ہے، اس کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔ اس لئے چین کی دوستی ہندوستان کی دشمنی اور امریکہ کی بے اعتنائی کی وجہ سے خواہ کتنی ہی ضروری ہو لیکن اس کے مابعد اثرات کے ان متوقع اندیشوں سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیئے۔ بالخصوص عوامی سطح پر کام کرنے والی دینی اور سیاسی جماعتوں کو اس طرف سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ امریکہ کے بے اعتنایانہ اور ضرر رساں رویہ سے جو شدید صدمہ اہل پاکستان کو پہنچا ہے، اس کا ردعمل اشتراکیت کو دعوت دینے کی صورت میں نہیں ہونا چاہیئے اور دینی جماعتوں کی طرف سے اس کی بروقت حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ سلسلے روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور اشتراکیت ہمارے دروازوں پر آ کھڑی ہوئی ہے۔ اس کے بلانے والے اگر وہ نادان سیاست دان ہیں جو اپنی سابقہ ناکام پالیسی پر جز بز ہو کر ایسا کر رہے ہیں تو ان میں شامل وہ مدعیانِ دین و مذہب بھی ہیں جو رائے عامہ کو اپنے حق میں کرنے کی خاطر ان رحجانات پر چشم پوشی برت رہے ہیں۔ ملک کے ان عناصر سے رابطہ بڑھا رہے ہیں جو ان رحجانات کے درآمد کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہ پوزیشن بھی

(باقی ص ۵۸ پر)

اسلام کے نام پر ابھرنے والا عیار ذہن

آپ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ رب العلمین ہے، کائنات کا خالق و مالک ہے۔ قادر مطلق ہے، سب کچھ اسی کے تصرف و اختیار میں ہے۔

آپ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء و رسل برحق ہیں۔ محمد الرسول اللہ خاتم النبیین و رحمۃ اللعلمین ہیں، ان کی اتباع و پیروی فرض عین ہے۔

آپ کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لیے اپنی کتابیں، اپنے سچے رسولوں پر نازل فرمائیں، قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے اور قیامت تک کے لیے انسانوں کی ہدایت کے واسطے قائم ہے۔

آپ مانتے ہیں کہ اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کا وہی مفہوم اور وہی تعبیر معتبر ہے جسے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اختیار فرمایا اور جو سلف صالحین سے منتقل ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی

آپ شریعت حقہ کے اوامر و نواہی پر عمل کرتے ہیں اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانتے ہیں۔ اور تمام احکام الٰہی کا اپنے اوپر حتی الوسع اطلاق کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

آپ نماز پڑھتے ہیں، آپ روزے رکھتے ہیں۔ آپ اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ آپ استطاعت کی صورت میں حج کا فریضہ ادا کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ آپ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا فرض بھی انجام دیتے ہیں۔ آپ مخلوق خدا کی خدمت پر کمربستہ بھی رہتے ہیں۔ آپ تسبیح و تہلیل اور ذکر و فکر میں اپنے فارغ اوقات صرف کرتے ہیں۔

آپ قرآن و حدیث و علم دین کی تعلیم و تدریس میں مشغول رہتے ہیں

آپ ظالم و جابر قوتوں کو ان کے ظلم و جبر پر ٹوکتے ہیں انہیں چیلنج کرتے ہیں۔ ان کے چنگل سے مظلوم انسانوں کو رہائی دلانے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ اس راہ میں صعوبتیں جھیلتے ہیں قید و بند کی شدتیں برداشت کرتے ہیں۔ جلاوطنی اور تباہ حالی کا عذاب سہتے ہیں۔ بندوق کی گولیوں کا نشانہ بنائے جاتے ہیں

آپ مسلمانوں کی اجتماعی سربلندی، خوش حالی و آسودگی کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی دینی اور معاشرتی اصلاح میں منہمک رہتے ہیں۔ اور ہر قسم کے ساعد حالات میں کلمۂ حق کہنے سے باز نہیں رہتے۔

آپ کے اسلام اور آپ کی اسلامی زندگی کا یہ نقشہ اور یہ ترتیب ہے۔ لیکن دفعتاً چند افراد اور چند گروہ نمودار ہوتے ہیں وہ اسلام کے نام سے ایک خاص نظریہ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق۔ اسلام کے تمام احکام و قوانین کا اطلاق متعین کرتے ہیں، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور فقہ، دین و شریعت کی ایک ایک اصطلاح کا مفہوم اس نظریہ کی مطابقت میں ڈھالتے ہیں اور پورے دین و شریعت کے لیے اس نظریہ کے تابع پورے ایک جداگانہ سانچہ تیار کر لیتے ہیں، تاریخ کے تمام ادوار میں سے ان واقعات کو جو اس سانچہ کے حق میں جا سکتے ہوں ایک نئی شکل و ترتیب کے ساتھ اس نئی عبارت کی اساس بنا کر کھڑا کر دیتے ہیں۔

اب ان کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ان کا متعین کردہ نظریہ ان کا ترتیب دیا ہوا نظام دین و شریعت ان کی مقرر کردہ تعبیر تاریخ ہی اصل اسلام اور شریعت الٰہی کا اصل مقصود و مطلوب ہے

اگر آپ ان کے اس دعوے کو تسلیم کر لیتے ہیں تو خیر۔ اگر نہ آپ کی مذکورہ بالا تمام ہمہ جہتی دینی زندگی اسلام میں شمار کرنے کے لائق نہیں ہوگی۔ وہ آپ کو نسلی مسلمان قرار دے کر اسلام کے لیے نااہل اور ان فٹ ٹھہرا دیں گے۔

آپ کا دینی علم و فضل، آپ کا زہد و انقار، آپ کا صلاح و تقویٰ، آپ کی ایثار و قربانی، آپ کی مجاہدانہ اور سرفروشانہ زندگی غرض یہ کہ کوئی ایک بات ہی اسلام کے لیے قابل اعتبار و لائق التفات نہیں سمجھی جائے گی۔

اگر آپ کو اپنی اسلامی حیثیت پر اصرار ہوگا تو پھر آپ دین فروش دین کے ٹھیکیدار، دوکاندار، ابلہ فریب، ضلالت و گمراہی میں مبتلا، مکار لادینی طاقتوں کے آلہ کار، غیر مسلموں کے زرخرید، درپردہ کمیونسٹ اور اگر یہ سب کچھ نہیں تو کم از کم بیوقوف، بدھو، دین کی روح سے ناواقف، رفتار زمانہ سے بے خبر ضرور قرار دیدیے جائیں گے۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ کیا دین کے جاننے والوں دین کے پڑھنے پڑھانے والوں، دین کے سانچے میں اپنی زندگیوں کو ڈھال لینے والوں، دین کی خاطر جینے اور مرنے والوں، دین کی راہ میں ہر قسم کے بدترین شدائد برداشت کرنے والوں کو کوئی ایسا کہہ سکتا ہے؟ اتنی بڑی گمراہ کن دیدہ دلیری کا کوئی ارتکاب کر سکتا ہے؟

جی ہاں! ایسا ہوا اور ایسا کیا گیا اور برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر ایسا کیا گیا اور اچھوں اچھوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ایسا کیا گیا۔ اس ذہنیت کا ہماری قوم کے اندر ظہور ہوا، اور اس کی زد میں مولانا حسین احمدؒ اور مولانا ابوالکلامؒ ہی نہیں، مولانا انور شاہؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا سلیمان ندویؒ، مولانا ثناء اللہ، مولانا الیاسؒ مولانا کفایت اللہ مولانا اشرف علیؒ، مولانا احمد علیؒ جیسے جلیل القدر اکابر علمائے عصر اور دیگر ہزاروں علمائے دین آئے۔

”ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں“

یہ ایک ذہن ہے جو ابتداء میں تو ایک ہی رنگ سے نمودار ہوا تھا۔ لیکن اب اس کے کئی روپ ہو گئے ہیں، اس ذہن نے تغلیط المسلمین کی بنیاد ڈالی، اور اسلام کے بارے میں ایک ایسا تصور دیا جو تمام تر محض نظریاتی و تخیلاتی تھا اور وقت کے کسی مخصوص رجحان کا پیدا کردہ تھا۔ اس تصور کے قائل ہو جانے کے بعد اپنے حلقہ سے باہر کے کسی فرد کا بھی اسلام قابل اعتماد نہیں رہتا۔ اس تصور کا ماننے والا بڑے سے بڑے عالم دین اور صاحب تقویٰ مسلمان کا اعتبار نہیں کرے گا۔ تاوقتیکہ وہ اس کے تصور میں شریک نہ ہو جائے۔

در اصل یہ ذہن اور یہ تصور باطنیت کا جدید ترین چربہ ہے، چنانچہ باطنیین کی روایات کے عین مطابق نہ صرف اپنے سے باہر کے لوگ اس کی نظر میں مشکوک ہوتے ہیں بلکہ سالہا سال کے اپنے شب و روز کے رفیق اگر حقیقت حال سے واقف ہو کر جدا ہو جائیں تو ناقابل اعتماد، غیر شریف اور حقیر ×

× قرار دیدیے جاتے ہیں۔

اسلام کے لیے شاید ہی اس سے زیادہ پر فریب اور خطرناک ذہن کوئی دوسرا ہو۔ لیکن ہماری زوال پذیر تاریخ کا یہ تلخ ترین جرعہ بھی ہمارے حصہ میں آیا ہے جس کی سطحی شیرینی پر کتنے ہی سادہ لوح اشخاص ہجوم کر آئے ہیں۔

آج حقیقی اسلام کے حاملین کو جو سخت معرکہ درپیش ہے وہ اسی عیار و خطرناک ذہن سے ہے۔ جس نے اپنی اصلیت کو اسلام کے خوش نما پردوں میں چھپا رکھا ہے (ک)

بقیہ صفحہ ۸

بڑی ہی عجیب اور حیران کن ہے کہ اپنے ملک میں تو لادینی عناصر سے مشترک معاملات پر اتحاد عمل کیا جائے، ملک کی خارجہ پالیسی کے تعین میں لادینی حتیٰ کہ اشتراکی ملک سے گہرے تعلقات کرنا درست نہ سمجھا جائے، لیکن جب مسلمان ممالک اور عالم اسلام کا معاملہ سامنے آئے تو مصر وغیرہ ممالک اس لیے مطعون اور گردن زدنی قرار دیے جائیں کہ ان کی غیر اسلامیت کا پروپیگنڈہ، لندن، واشنگٹن، پیرس اور اب ماسکو سے بھی کیا جا رہا ہے۔ اس تضاد در تضاد پر سوائے اس کے اور کیا کہا جائے کہ

”بریں عقل و دانش ببایدگریست“

اس وقت حالات جس تیزی سے تبدیل ہوتے چلے جا رہے ہیں وہ خطرات ہی خطرات سے بھرپور ہیں۔ فکر و ذہن کے لیے یہ بڑی ہی آزمائش کا وقت ہے۔ اگر ملت کی متاع دین و ایمان کو وقت کی مصلحتوں کے تابع کر دیا گیا۔ ان کی بقاء و سربلندی کو اولیت نہیں دی گئی اور ایک خطرے کے انداد کے لیے مستقبل کے سو خطرے مول لے لیے گئے۔ تو دین و مذہب کے سب دعوے دھرے رہ جائیں گے اور اللہ کی پکڑ سے کوئی گروہ نہیں بچ سکے گا۔

اسلام کو سربلند کرنے اور غالب لانے کی براہ راست کوششوں سے جو لوگ پہلو تہی کر رہے ہیں اور اسلام کے ساتھ دوسرے عمومی مسائل کو خلط ملط کرتے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ دانستہ اور غیر دانشمندانہ طور پر دہریت، الحاد لادینیت اور اشتراکیت کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ ملک کی آئندہ زندگی میں اگر ایسا ہو گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری ایسے ہی افراد اور گروہوں پر عائد ہوگی۔ مورخ کا قلم ان کو ہی اس کا مجرم ٹھہرائے گا اور ان کی آج کی مصلحت کوشیاں کل اللہ کے حضور ان کی مسئولیت و جوابدہی کو ہلکا نہیں کر سکیں گی۔

یہ ہی وقت ہے جس کے لیے کہا گیا ہے کہ ”اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اس پر ثابت قدمی سے قائم رہو“

آیورویدک کی معجز نما اکاسیر سے اعصابی کمزوری تبکر کا آنا، کثرت بول۔ گردہ و مثانہ کی کمزوری جملہ جنسی کمزوریوں کا کامیاب علاج

حکیم رشید احمد جھنگ بازار۔ جھنگ صدر

گوکھڑ رسول آباد کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۰؍اگست بعد نماز عشاء زیر صدارت ... فیض محمد جان اعوان کے جلسہ جمعیۃ علماء اسلام ... ہوا۔ جس میں جناب حضرت مولانا قاری ... صاحب نے ایک ولولہ خیز تقریر فرمائی اس کے ... مولوی محمد ہارون صاحب متعلم مدرسہ دار الفیوض ... نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد ... کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کو مستفید کیا۔ ... کو جمعیۃ میں داخل ہونے کی تلقین کی جلسہ ... تعداد میں لوگ شریک تھے۔ اس کے بعد ... نے صدر مملکت پاکستان جناب محمد ایوب ... خدمت میں پُرزور اپیل کی ہے کہ عائلی ... کو فوراً منسوخ فرمائیں۔ تاکہ لوگ غیر اسلامی ... سے بچ جائیں۔

... قوانین کو آزادیٔ نسواں کہنا فکری دھوکا ہے

... بغیر جہت کرنیوالی خواتین کو دعوت فکر و فہم

خانپور بگا شیر میں حضرت مولانا غلام یٰسین ... ناظم جمعیت العلماء اسلام مظفر گڑھ نے ... بیان دیتے ہوئے فرمایا عائیلی قوانین ملت ... اسلامیہ کے لئے صرف ناقابل برداشت نہیں بلکہ ... رحمت الٰہی کے لئے صدارت بھی ہیں جیسے ... طور پہ ملک و ملت کے لئے ڈھیروں مصائب ... مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا ... کریم میں صاف اعلان ہے کہ بداعمالی کے ... سے زندگی کے بہت سے گوشے تنگ و ... ہو جایا کرتے ہیں اور تحریف کلام الٰہی سے ... ناقابل گفتہ سزا کا حکم ہوتا ہے۔ جس سے ہر ... دار کو معافی طلب کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا ... کو قدرت نے کئی خاص ذمہ داریوں کے ... وجود میں لایا ہے۔ وہ جب ہی ان کے سنبھالنے ... ہو تو فوراً سنبھال لے۔ یہ ہے اصل آزادی ... کو کئی سالوں تک اس کی ذمہ داریوں سے جبراً ... رکھنا آزادی نہیں ہے بلکہ سلب حق و آزادی ... فکری دھوکا ہے۔ جو کہ تہذیب مغرب کی محبت ... اور تقلید کا نتیجہ ہے۔ آپ نے فرمایا جمعیت ... اسلام ذمہ دار ملک و ملت سے محبت ... رکھنے والے علماء کی تنظیمی قوت ہے۔ جمعیت ... اسلامی جمہوری پاکستان میں مکمل آئین اسلامی نافذ ... کر کے دم لیگی خواہ کتنی بڑی مشکلات و ... مشکلات سے کیوں نہ گزرنا پڑ جاوے۔ ... آخر میں تمام دین و حق پسند عوام سے درخواست ... کرتا ہوں کہ جمعیت العلماء اسلام میں شامل ... ہو کر پوری قوت صرف کر کے بے راہ روی و ... بے دینی کی جڑھیں اکھاڑ پھینکیں آپ نے فرمایا

میں بغیر کسی امتیاز کے معزز اراکین قومی اسمبلی سے درخواست کرتا ہوں کہ عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرا کے محبت دین اسلام و اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اللہ کو راضی کر لیں۔ آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اراکین و معاونین حضرات کو اپنی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

عائلی قوانین مداخلت فی الدین ہے

پاکستان کے مسلمان اس ملحدانہ اقدام کو برداشت نہیں کر سکیں گے

کراچی مسجد اقصیٰ میں خطیب المسلمین مولانا عبد السلام خارانی نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عائلی قوانین کو اس ملک کے ہر مکتبۂ فکر کے لوگوں نے اور علماء اسلام نے مداخلت فی الدین اور غلط قسم کا قانون قرار دیا ہے۔ اس لئے حکومت کا فریضہ ہے کہ وہ رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے اس قانون کو فوراً منسوخ کر دے۔ یہ ملک خدا اور رسولؐ کے احکام کے نفاذ کے لئے وجود میں آیا ہے۔ اس میں اس قسم کے غیر اسلامی حرکات کا ارتکاب نہیں ہونا چاہیئے۔

مودودی جماعت سے بیزاری

میں مودودی پارٹی سے تعلق رکھتا تھا لیکن ترجمان اسلام کا باقاعدگی سے خریدار رہا ہوں ترجمان اسلام میں مودودی پارٹی کے گمراہ کن عقائد جو کہ بالترتیب چھپتے رہے مطالعہ کرتا رہا۔ اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اُن کے عقائد من گھڑت ہیں۔ لہٰذا میں اب مودودی پارٹی سے علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوتا ہوں اور سب کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ سوچ بوجھ کر مودودی پارٹی میں شرکت کریں۔

حق نواز، حق نواز محلہ پنڈی چناب روڈ جھنگ صدر

حضرت مولانا محمد ہارون صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام بھیں کو صدمہ

حضرت مولانا کو گھر سے تار ملا کہ اُن کی ہمشیرہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تقدیر الٰہی سے چارہ نہیں۔ مرحومہ کی وفات مولانا صاحب مرحومہ کے خورد سال بچوں اور دیگر اعزہ کے لئے ایک حادثہ جانکاہ ہے۔ بھیں کے احباب مولانا موصوف کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرماتے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب کرے۔ ادارہ ترجمان اسلام اور اراکان جمعیۃ علماء اسلام بھی مولانا کے غم میں پورے پورے شریک ہیں۔

(محمد یوسف از بھیں)

منڈی لیاقت پور میں جمعیۃ کا ہفتہ وار اجلاس

دفتر جمعیت العلماء اسلام میں بعد نماز عصر زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد حسین صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا بعد میں مولانا صاحب نے جماعتی کام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تحصیل کے سارے علاقہ میں ہر مسلمان کو جمعیت العلماء اسلام کی دعوت دی جاوے۔ اس کام کو سرگرم کرنے کے لئے باتفاق رائے چار اہم فیصلے کئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) دفتر کا افتتاح کرنے کے لئے حضرت درخواستی صاحب مدظلہ امیر جماعت مغربی پاکستان کو دعوت دی جاوے اگر وہ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکیں تو دوسرے علماء کرام کو منگا کر افتتاح کیا جاوے۔ (۲) ایک منتظمہ کمیٹی بنائی جاوے جو اس کام کو جدوجہد سے کرے۔ کمیٹی کا چناؤ آئندہ اجلاس میں ہوگا (۳) دفتر میں ایک ملازم رکھا جاوے جو دفتر کے نظم و نسق اور ہر قسم کا کام اس کے ذمہ ہو۔ (۴) جمعیۃ کی طرف سے ایک جلسہ جلدی سے جلدی کرایا جائے لیکن جلسہ کی ذمہ داری مولانا بشیر احمد صاحب نے لی کہ ضلع کے دفتر میں جا کر علماء کرام کی تاریخیں لونگا اور ضلع کے پروگرام کے تحت جلسہ ہوگا۔ اس کے بعد اجلاس دعائے خیر سے ختم ہوا۔

انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ

بروز جمعہ بتاریخ ۱۶؍اگست ۱۹۶۳ء بعد از نماز جمعہ جمعیۃ کی خصوصی مجلس منعقد ہوئی جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب امیر حلقہ نے جمعیۃ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اس کے بعد جدید انتخاب ہوا اور مضافات کے دورے کا پروگرام بنایا۔ انتخاب حسب ذیل ہے امیر حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب، نائب امیر۔ جناب حافظ قاری محمد انور صاحب، ناظم اعلیٰ جناب محمد مسعود احمد صاحب بٹ۔ کنوینر ملک عبد القیوم اختر ملک بکڈپو منڈی گکھڑ۔ نائب ناظم: ملک عبد القیوم صاحب اختر، خازن حکیم ملک محمد صفدر صاحب

حضرو میں پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی آمد

۱۱؍اگست کو حضرت پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب حضرو میں رونق افروز ہوتے، مقامی احباب کے اصرار پر ۱۲؍اگست کو بعد نماز عشاء مسجد میاں صاحب محلہ عبدل میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت اور دعوت سے آپ نے عوام کو روشناس فرمایا۔ اور عصر حاضر کے دینی فتنوں سے خبردار کیا۔ خاص طور پر فتنۂ مودودیت پر آپ نے تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتلایا کہ مودودی صاحب نے عصمت انبیاء علیہم السلام جیسے نازک اور اصولی مسئلہ پر کس قدر خطرناک ٹھوکر کھائی ہے۔ آپ سے قبل مسجد مہاجرین کے خطیب جناب مولانا محمد اسلام صاحب نے بھی داڑھی کے مسئلہ پر مودودی صاحب کی گمراہی کو واضح کیا، اور صاحبزادہ صاحب مولانا ظہور حسین صاحب اور راقم الحروف نے بھی تھوڑے تھوڑے وقت میں تقاریر کیں، رات ڈیڑھ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ (محمد الیاس)

کراچی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کراچی کی جتنی برانچیں اس وقت ممبر سازی میں مصروف ہیں۔ وہ جلد از جلد اپنی کارکردگی سے جمعیۃ کے مرکزی دفتر کھڈہ کو آگاہ کریں۔

جمعیۃ کراچی کے سرگرم کنوینر مولانا زکریا صاحب عنقریب ان سے مل کر ان کے کام کا جائزہ لیکر مرکز کو آگاہ کریں گے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف اور ان کے اغراض و مقاصد کا اجمالی خاکہ چھپ کر منظر عام پر آگیا ہے۔ مذکورہ کاپیاں جس قدر بھی آپ چاہیں وہ بھی مولانا ذکریا صاحب سے حاصل کر سکتے ہیں ستمبر میں ملتان میں جمعیۃ کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مندوبین جائیں گے اور کراچی کی جمعیۃ کی مفصل رپورٹ وہاں پیش کی جائے گی۔ لہٰذا جمعیۃ کی برانچیں اپنی مہم کو تیز کریں۔ رکن سازی کے فارم بھی یہاں سے لے لیں۔

(ناظم نشریات)

ضرورت قاری

تین تجربہ کار مستند حافظ قاریوں کی معقول مشاہرہ پر فوری ضرورت ہے ۱۲؍اگست تک درخواستیں پہنچ جائیں۔

قاری محمد شریف قصوری صدر مدرس
مدرسہ تجوید القرآن امین آباد
ضلع گوجرانوالہ

Phone No. 67715 Regd L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Vol. No. 6. || 23 August, 1963, --2 Rabi-us-Sani-1383, ..Hijri. ---- | No. 32.

اہم خبریں

● — راولپنڈی۔ پاکستان افغانستان میں غذائی بحران ختم کرنے کے لئے محفوظ ذخیرے سے چار ہزار ٹن گندم فراہم کر رہا ہے تو رقم کے ساتھ گندم کی ترسیل فوری طور پر شروع کر دی جائے گی۔

● — چین اور پاکستان کے درمیان فضائی معاہدے کے لئے کراچی میں باقاعدہ طور پر بات چیت شروع ہو گئی ہے

● — الجزائر۔ ۱۷ر اگست میں پاکستان کے پہلے سفیر مسٹر اختر حسین نے صدر احمد بن بیلا کو سفارت کا کاغذات پیش کر دیئے ہیں۔ اس موقعہ پاکستانی سفیر نے کہا پاکستان الجزائر سے قریبی دوستانہ تعلقات کا خواہاں ، اس قسم کے خیالات کا اظہار احمد بن بالله نے بھی کیا۔

● — راولپنڈی۔ ۱۴ر اگست کو صدر ایوب نے قومی اسمبلی کا اجلاس برخاست کر دیا ہے اس اجلاس کے التوا کو اپوزیشن لیڈروں نے غیر آئینی قرار دیا ہے۔

● — راولپنڈی۔ قومی اسمبلی نے معاوضے اور آبادکاری کے قانون میں ترمیم کا بل منظور کر لیا ہے جس کی رو سے متروکہ مکانات اور دکانوں کے مقامی قابضوں کو چھ سال تک بے دخل نہیں کیا جا سکے گا۔ قانون میں ان کے قبضے کی مدت تین سال مقرر کی گئی ہے۔

● — پاکستان میں اس دفعہ یوم آزادی کی تقریب شایان شان طریقے سے نہیں منائی گئی۔ اس پر قومی اسمبلی میں تحریک التوا پیش ہوئی اور حکومت پر الزام لگایا گیا کہ حکومت نے یوم آزادی کو شایان شان طور پر منانے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ مختلف اخبارات نے بھی حکومت کے اس رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے

● — قومی اور صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات کے حلقوں میں امیدوار ممبران کی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے دو رکن بھی صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں۔

● — بیروت۔ مصر، شام اور عراق کے وفاق کے قیام کو ناکامی سے بچانے کے لئے عراقی صدر عبدالسلام عارف اس ہفتے مصر آ رہے ہیں۔ جہاں وہ وفاق کے بارہ میں صدر ناصر سے بات چیت کریں گے۔

● — بیروت۔ کرد باغیوں میں پھوٹ پڑ گئی ہے

مصطفیٰ البرزانی کے حامیوں نے لڑنے سے انکار کر دیا ہے عراق کے شمالی علاقوں میں حکومت کے فوجیوں کی سرگرمیاں تیز ہو گی ہیں اور انہوں نے کرد باغیوں کے آخری تین اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کرد باغی ایرانی سرحد کی طرف فرار ہو گئے ہیں۔

● — برلن۔ عراق اور شام سے جو روسی فنی ماہرین واپس بلائے گئے ہیں اس کی جگہ چینی ماہر آنے والے ہیں۔ روس کے خلاف محاذ بنانے کے لئے چینی ماہرین اس علاقے میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حال ہی میں چین کی حکومت نے شام کو سات کروڑ فرانک بطور قرض دیئے ہیں۔

اسمبلیوں اور صدارتی انتخابات کے اخراجات

راولپنڈی۔ ۱۷ر اگست پاکستان پریس ایسوسی ایشن نے بتایا ہے کہ رائے دہی کمیشن کی رپورٹ میں دیئے گئے اندازہ کے مطابق ملک میں قومی و صوبائی اسمبلیوں اور صدر کے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست عام انتخابات پر کل اخراجات ساڑھے سات کروڑ روپیہ ہوں گے لیکن بلاواسطہ انتخابات کی صورت میں صرف بانوے لاکھ روپیہ ہوں گے۔ براہ راست انتخابات پر اخراجات کی تفصیل یہ ہے۔

انتخابی فہرستوں کی تیاری	دو کروڑ روپیہ
ہر سال انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی، چار سال کے لئے	دو کروڑ روپیہ
اسمبلیوں کے لئے پولنگ	دو کروڑ روپیہ
صدر کے انتخاب کے لئے	ڈیڑھ کروڑ روپیہ

بالواسطہ انتخابات کی صورت میں اخراجات کی تفصیل یہ ہے۔

ابتدائی انتخابات کے لئے فہرستوں کی تیاری	چالیس لاکھ روپیہ
فہرستوں پر سالانہ نظر ثانی چار سال کے لئے۔	بیس لاکھ روپیہ
ابتدائی انتخابات	پندرہ لاکھ روپیہ
اسمبلیوں کے لئے انتخابات	بارہ لاکھ روپیہ
صدارتی انتخابات	پانچ لاکھ روپیہ

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق رائے دہی کمیشن کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قومی اور دو صوبائی اسمبلیوں اور صدر کے انتخابات کے لئے خواہ کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے اخراجات تین کروڑ روپیہ سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ کمیشن نے یہ نتیجہ مغربی پنجاب، مشرقی بنگال اور بھارت میں عام انتخاب پر اخراجات کے جائزہ کے بعد اخذ کیا ہے کمیشن نے کہا ہے کہ اسمبلیوں اور صدر کے انتخابات بیک وقت منعقد کئے جا سکتے ہیں۔

اعلانات

جمعیت العلماء اسلام کے زیر اہتمام سیئو الثنی پر ایک عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۲۷ و ۲۸ر اگست ۱۹۶۳ء بمقام کگام ضلع ہزارہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام بشریف لا کر اپنے فیوضات عالیہ سے مستفیض فرمائینگے۔

(۱) فخر سرحد العلماء اسلام (۲) مجاہد ملت حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب۔ امیر جمعیت العلماء سرحد۔ (۳) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب جامع مسجد کرتار پورہ راولپنڈی۔ الداعی ——

مولوی عبدالواحد ناظم جمعیت العلماء اسلام علاقہ کگام

جعلی سفیر سے بچیئے،

تمام مسلمانان مغربی پاکستان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک شخص مسمی (محمد عباس) زعفران والا مدرسہ جامعہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ سرگودھا کی جانب جعلی سند سفارت بنا کر جعلی رسید بک پر چندہ وصول کر رہا ہے۔ مسمیٰ مذکور جس مسلمان کو جہاں ملے فوراً حوالہ پولیس کر کے ایسے بدکار شخص کے شر سے مسلمانوں کو بچائیں اور ادارہ کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہوں۔

المعلن قاری عبدالسمیع ناظم جامعہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ سرگودھا۔

ارکان جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا متوجہ ہوں

حسب الحکم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب علماء اسلام کی صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا میں منعقد ہو گا۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) انتخاب جدید۔ (۲) مرکزی اجلاس کے لئے نمائندگان کی تقرری۔ (۳) صوبہ میں جمعیۃ کے کام کو وسیع کرنے پر غور و خوض دیگر امور باجازت صدر

اسمبلیوں میں عائلی قوانین کے خلاف اعلانِ حق

قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی قائد جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جو محققانہ اور فاضلانہ تقریر ارشاد فرمائی ہے۔ اور جس کا سب کو انتظار ہے وہ چھپ کر تیار ہو چکی ہے چار آنے فی ٹریکٹ فی سینکڑہ بیس روپے میں مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور سے مل سکتے ہیں اسی ٹریکٹ میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی وہ تقریر بھی شامل جو انہوں نے صوبائی اسمبلی میں فرمائی تھی۔ اور جس کی وجہ سے شریعت کو ایوان حکومت عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ١٣٢ ٹیلیفون نمبر ٦٧٧١٥

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ١٢ پیسے

جلد (٦) ○ ٢٩ ذی الحجہ سنہ ١٣٨٢ھ مطابق ٢٤ مئی سنہ ١٩٦٣ء ○ نمبر ١٩

فکر و نظر

(ڈاکٹر احمد حسین کمال)

> ملتِ اسلامیہ کے فکری اور حزبی انتشار کا واقعی سبب اِن مدعیان احیاء و تجدید دین کے وہ افکار پریشان ہیں جن کی تجددانہ تراوشوں سے امت کی فکری و عقائدی یک جہتی میں جگہ جگہ رخنے پڑے۔

تجدید و احیائے دین کے مدعی اور ان کے متبعین شد و مد کے ساتھ یہ کہا کرتے ہیں کہ ان کے قلم اور ان کی زبان نے اسلام کی جدید تشریح و توضیح کا کام انجام دے کر کتنے ہی بیشمار لوگوں کو الحاد و بے دینی سے بچالیا ہے ورنہ بصورت دیگر وہ سب کے سب کبھی کے اسلام کو خیرباد کہہ چکے ہوتے۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے بلکہ تاریخی حقائق کی روشنی میں ملت اسلامیہ کے فکری اور حزبی انتشار کا واقعی سبب ان مدعیان احیاء و تجدید دین کے وہ افکار پریشان ہیں جن کی تجددانہ تراوشوں سے امت کی فکری و عقائدی یک جہتی میں جگہ جگہ رخنے پڑے اور آج جو یہ "تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم" والی کیفیت جسدِ ملت پر نظر آرہی ہے تو اس جراحت فرمائی میں ان کے بے محابا افکار کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ان حضرات نے کسی نہایت ہی دقیق و مستور ذہنی پس کے تحت دینی اصول و دینی مسائل پر بزعم خود جدید اسلوب کے ساتھ کلام کیا اور شک و اضطراب کی باریک باریک راہیں نئی نسل کے دل و دماغ میں دور دور تک کھول دیں۔ فکر و ذہن کی اس الجھن سے ملت کے مابین باہمی بے اعتمادی نے جنم لیا اور نئے افکار کی سرگشتگی کا مداوا نئی نسل کو نہ حال کے مسلمہ راہنماؤں میں نظر آیا اور نہ ماضی کے زعماء و اکابر کے یہاں وہ اسے پا سکے۔ بے اطمینانی کی اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ان مدعیان احیاء و تجدید نے وقت کے پیش آمدہ مسائل اور سیاسی ضروریات کو بہانہ بنا کر اور انہیں کا رنگ دے کر، اسلام کو سمجھنے سمجھانے کا ایک خود ساختہ سانچہ تیار کیا اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی جدید تعبیر و توضیح کے لئے اسے معیار مقرر کیا۔ اس طرح وقت کی فکری اور سیاسی کشمکش سے مسلمانوں کے اندر ایک نئی گروہ بندی قائم کرنے کا موقعہ پیدا کیا۔

یہ صورت حال اسلام کی اوائل صدیوں میں بھی مسلمانوں کو پیش آئی۔ جبکہ جبریہ، قدریہ، خوارج معتزلہ اور رفض و تشیع وغیرہ قسم کے گروہ در گروہ فتنے تجدید و احیائے دین کے نام پر اٹھے اور وقت کے سیاسی حالات کا سہارا لے کر اپنے لئے راہیں نکالتے رہے اور پہلی مرتبہ امت کی اجتماعیت کو بری طرح مجروح کر کے رکھ دیا تھا۔ اس بے پایاں طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے اس عہد کے علمائے حق نے امت مسلمہ کو ان نام نہاد تجدیدی افکار سے کنارہ کش رہنے کی شدت کے ساتھ تاکید کی اور کتاب و سنت بطریق سلف کی طرف واپس مڑ جانے کی پیہم دعوت دی۔ اس راہ میں اگرچہ طعن و ملامت کی سختیاں انہیں پیش آئیں اور ان کے اعتماد و وقعت کو مدعیان تجدید نے مجروح کرنے کی ہر نارَوا کوشش کی۔ مگر علماء حق آخر تک اپنے موقف پر جمے رہے۔ آئمہ اربعہ رحمہم اللہ اجمعین کے مسالک اس وقت کی اسی حق و باطل کی جدوجہد کی وہ روشن مثالیں ہیں جن کے ذریعہ ملت اسلامیہ نے بے شمار گروہ بندیوں اور فکری عقائدی کج رویوں سے نجات پائی۔

درمیانی عہدیوں میں بھی ایسا ہی ہوا۔ جبکہ بہ تلبیس اور تجددی ہنگامے منطق و فلسفہ کی زبان مستعار لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور اس عہد میں بھی اس حملہ کا منہ توڑ جواب کتاب و سنت و طریق سلف صالحین کی طرف واپسی کی دعوت سے ہی دیا۔ الغرض عہد بہ عہد کی اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ خفیہ عزائم و مقاصد خواہ وہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن ان فتنوں نے جب سر اٹھایا احیاء و تجدید اسلام کا نام لے کر اٹھایا، اور ان کا سر جب بھی کچلا گیا کتاب و سنت اور اسلاف کے طریق پر چلنے کی دعوت سے ہی کچلا گیا۔

ہمارے عہد میں اٹھنے والے تجدیدی فتنے، جن کا آغاز مرزا صاحب آنجہانی نے فرمایا، اُن کو ایک زرین موقعہ برطانوی اقتدار کی سرپرستی کی صورت میں ملا۔ کتنی ہی نام نہاد تجدیدی مہمیں مختلف عنوان اور مختلف ناموں کے ساتھ سامنے آتی رہیں۔ جدید تعلیم کی مہم اٹھی تو دعوائے تجدید کے ساتھ معاشرتی اصلاح کا مسئلہ اٹھا تو اس ادعا کے ساتھ۔ سیاسی تغیرات کی تحریکیں برپا ہوئیں تو اسی نظریہ کو اساس بنا کر مذہبی اصلاح کے نعرے بلند ہوئے تو اس نقطۂ نگاہ کے ساتھ، اور ان سب مہموں کو کسی نہ کسی طرح برطانوی اقتدار کی پشت پناہی حاصل رہی ان نازک حالات کا مقابلہ مٹھی بھر علمائے حق کا ایک گروہ کرتا رہا جس سے مسلمان عوام کو دور و متنفر کرنے کا کام برطانوی حکومت کی آخر تک بنیادی پالیسی رہی ہے اس مقصد کے لئے دام ہمرنگ زمیں کے طور پر کتنے ہی افراد و جماعتیں برطانوی ٹکسال سے ڈھل ڈھل کر نکلتے رہے اور مسلمانوں کی قیادت پر قابو پاتے رہے اسلام کے نام پر اندرون خانہ کھلنے والے یہ بے شمار محاذ جن میں سے ہر ایک پر احیاء و تجدید دین کا بورڈ نصب تھا باوجود متضاد و متخالف عناصر ہونے کے ایک بات ان سب کے اندر مشترک تھی اور وہ ان علمائے حق کی مخالفت کرنا تھی جو برطانوی حکومت اور اس کے پیدا کردہ مفاسد کے خلاف مسلمانوں کو صف آراء کر رہے تھے اس دوران جدید تعلیم کی اکھاڑ پچھاڑ اور فسق کوششوں کی بدولت وہ نسل نشو و نما پاتی رہی جس کے اذہان سائنس و کلچر کی ہمہ گیریوں سے مرعوب تھے اور جس کے سامنے اسلام کو منجملہ ایک تاریخی مذہب کے پیش کیا گیا تھا۔ ان تمام تجدیدی مہموں کا حاصل ثمر یہ تھا کہ مسلمان اور علمائے حق کے درمیان اعتماد کا رشتہ ٹوٹ گیا اسلام نئی نسل کے مسلمانوں کے لئے ایسی تاریخی حیثیت کی چیز بن کر رہ گیا جو اُن کی قومی انفرادیت اور سیاسی اجتماعیت کے لئے ایسی تاریخی حیثیت کی چیز بن کر رہ گیا جو ان کی قومی انفرادیت اور سیاسی اجتماعیت کے لئے ایک رشتہ کا کام دیتا ہے اور وہ سیاست و مدنیت کی جس چیز کو بھی قبول یا رد کرنا چاہیں اس کو اسلام کے نام سے قبول یا رد کر لیا کریں۔ نظری اور عملی اعتبار سے جو انتشار اور جو افراتفری آج رہا ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا تعمیری پروگرام

(مختار احمد حسینی)

اسلام کا تمام دورِ ارتقا گواہ ہے کہ اسلام بہترین ضابطہ حیات ہے۔ اس پر پوری طرح عمل کرنے سے دنیا کے مشکل ترین مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ تمام طاقتیں تو تیں موت کی آغوش میں چلی جاتی ہیں جو انسانیت کو تباہ و برباد کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ خلافت راشدہ کا مبارک دور اسلامی نظام حکومت اسلامی طرز زندگی اور اسلامی آئین کی روشن اور حقیقی تصویر ہے جہاں نہ جرائم کا وجود ہے نہ امیر و غریب کی کشمکش اور نہ ہی کارخانہ دار اور مزدور کا جھگڑا نہ ادنیٰ و اعلیٰ کی تفریق اور نہ ہی ذات پات کا نزاع ہے قانون کی نگاہ میں شاہ و گدا برابر ہیں ہر ایک کے حقوق قطعی اور متعین ہیں۔ خلافت راشدہ کے زمانہ میں جو معاشرہ معرض وجود میں آیا وہ دیانت و امانت سچائی پاکیزگی، طہارت و تزکیہ تعلق باللہ و رسول ایثار و شجاعت اور استقلال کی پاکیزہ بنیادوں پر مشتمل منظم تھا جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ مسلمان اسلام سے بے نیاز ہوتے چلے گئے۔ اسلام سے بے نیازی اور بے وفائی کا کوئی نتیجہ نکلنا ضروری امر تھا۔ دین فطرت سے چشم پوشی و اغماز کا نتیجہ یہ نکلا کہ روحانی اطمینان و سکون چھین گیا معاشرے میں وہ تمام بیماریاں بُری طرح گھس آئیں جنہیں اسلام کی مقدس تعلیم نے سختی سے کچلا اور خلافت راشدہ کے پاکیزہ دور نے پیغمبر انسانیت کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ختم کر کے رکھ دیا تھا۔ اب ہماری جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔

فیلسوف مشرق مسلمانوں کی اس حالتِ زار کو دیکھ کر چیخ اٹھے۔

بت صنم خانوں میں کہتے ہیں مسلمان گئے
ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے
منزل دہر سے اونٹوں کے حدی خوان گئے
بغل میں اپنی دبائے ہوئے قرآن گئے

دوسرے اسلامی ممالک کا کیا تذکرہ خود ہمارے ملک کی حالت ڈھکی چھپی نہیں۔ بدقسمتی سے ایک طویل مدت ہمیں فرنگی سامراج کے زیر تسلط رہنا پڑا اور اس کے زیر سایہ جو ہماری ذہنی نشو و نما ہوئی اس میں اسلامی اخلاق اسلامی تہذیب و تمدن کا شائبہ تک نہیں تھا فرنگی نے جو نظام تعلیم ہمیں بخشا اُس نے رہی سہی کسر نکال دی، اکبر الہ آبادی نے اس ہولناک منظر کی خوب تصویر کھینچی ہے

بنگلوں سے نماز و وظیفہ رخصت
کالج سے امام ابو حنیفہ رخصت

غلامی میں تو قوم کا ضمیر بدلنا ہی تھا۔ عام طور پر خیال یہی پایا جاتا تھا کہ آزادی کے بعد ہم اسلامی تہذیب و تمدن کے مطابق زندگی گذاریں گے لیکن ہمارا یہ سپنا شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔ نہ ہی ہمارے حکمران طبقہ نے اسلامی نظام حیات کو نافذ کیا اور نہ ہی نظام تعلیم کے اندر کوئی قابلِ قدر تبدیلی کی ان حالات میں اس قسم کے حالات کا واقعہ ہونا ضروری تھا تمام کا تمام معاشرہ بگڑ گیا اور اسلام کے ساتھ مذاق کیا جانے لگا مکتب کا جوان گرم خون ساحرِ فرنگ کا صیدِ زبوں ہو کے رہ گیا، اب ان کی حالت یہ ہے۔

اپنے منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں دام کا
طائروں پہ سحر ہے صیاد کے اقبال کا

ان حالات کے پیش نظر ضروری تھا کہ کوئی جماعت پیش قدمی کرتی اور معاشرے کو ایسی برائیوں سے پاک کرنے اور ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ اور دیگر ملک کے تعمیری پروگرام سے متعلق جدوجہد کرتی۔ لیکن بد قسمتی سے ملک میں جو جماعتیں بھی معرضِ وجود میں آئیں ان کو کام کرنے کی توفیق نہ ہوئی بلکہ الٹا جب بھی انہوں نے کچھ سوچا اور کیا وہ سب کا سب بجائے تعمیر کے تخریب پر مبنی تھا اسی وادی میں کچھ ایسے مداری قسم کے لوگ بھی نظر آئیں گے جنھوں نے بظاہر اسلام کا خوشنما لیبل لگا رکھا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں بلکہ اس قسم کے شعبدہ بازوں نے حقیقی اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے علماء کو جن کی برکت سے اب بھی اسلام اپنی اصلی حالت میں موجود ہے ورنہ ہمارا بھی وہی حشر ہوتا جو سپین میں اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ہو چکا ہے ان سے ملک کی یہ دگرگوں حالت دیکھ کر نہ رہا گیا اور آگے بڑھ کر "جمعیۃ علماء اسلام" کے نام سے جماعت بنا ڈالی انفرادی طور پر تو پہلے بھی علما اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے تھے۔ لیکن یہ صورت کوئی زیادہ مفید نظر نہ آئی تو انھوں نے اجتماعی طور پر کام کو چلانے کا عزم کیا۔ دراصل علماء کا گروہ ہی صحیح معنوں میں ملک و ملت کی رہنمائی کر سکتا ہے یہ ظاہر ہے کہ اسلام اور ملک و ملت کی خدمت وہی سرانجام دے سکتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہوں اور یہ بات علماء ہی میں پائی جاتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی اللہ کے بندوں میں سے صرف علما ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اسی لئے حدیث شریف میں ورثۃ الانبیا کہا گیا ہے اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ روز اول سے ہی ان پر عائد ہوتا ہے۔ اس فریضہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام ایک جامع تعمیری پروگرام رکھتی ہے۔

پاکستان جیسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہو۔ وہاں غیر اسلامی قانون کا نفاذ ایک مضحکہ خیز ہے۔ پاکستان میں اسلامی نظام کے برپا کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام اپنے مخصوص مقاصد رکھتی ہے۔

(۱) وہ ایسا معاشرہ برپا کرنا چاہتی ہے۔ جو دیانت و امانت سچائی و پاکیزگی، طہارت و تزکیہ تعلق باللہ۔ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملکی و ملی معاملات میں عہد سلف صالحین اور صحابہ کرام کی زندگیوں کا آئینہ دار ہو۔ اس سلسلہ میں وہ معاشرے میں دینی تعلیم اور صحیح اسلامی نظریات کی ترویج کو ضروری خیال کرتی ہے۔

(۲) وہ ملکی نظم و نسق اور نظام ان لوگوں کے ہاتھوں دیکھنا چاہتی ہے جو متقی صالحہ اور اسلامی نظریات پر پورا یقین و عمل رکھتے ہوں

(۳) وہ مسلمانوں میں اخوت اسلامی اور اتحاد کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے موثر اقدام کرنا چاہتی ہے۔ نیز وہ مسلمانوں میں مساوات اور غریبوں یتیموں بیواؤں کی حالت بہتر کرنا چاہتی ہے اشاعت اسلام کے لئے وہ وسیع پروگرام رکھتی ہے۔ ان مقاصد و عزائم کو پورا کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام مندرجہ ذیل اصلاحی پروگرام رکھتی ہے۔

شعبہ تبلیغ و تعلیم

جمعیۃ علمائے اسلام کی نگرانی میں ملک بھر میں ہزاروں دینی مدارس چل رہے ہیں۔ جن میں اسلام کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے تھوڑا عرصہ ہوا قائد جمعیۃ علماء اسلام شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود ممبر نیشنل اسمبلی اور دیگر زعماء اسلام کی کوششوں سے دینی مدارس کے وفاق کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا اس کا نام "وفاق المدارس" تجویز ہوا۔ دینی مدارس کے امتحانات بطرز یونیورسٹی اسی ادارہ کے تحت ہوتے ہیں۔ اور دینی مدارس کے نظم و نسق کو بہتر بنانے کا مکمل انتظام کیا گیا ہے جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ دار سے لیکر ادنیٰ ورکر کا دل و دماغ اسلامی مقاصد کو صحیح سمجھ کر اس کی تقویت میں دن رات مصروف ہے وہ اپنے فرض اور عقیدہ پر پختہ یقین و ایمان رکھتے ہیں وہ شروع ہی سے جو چاہتے ہیں اور جن عزائم و مقاصد کو وہ لے کر اٹھے ہیں اس کی نشر و اشاعت اور تکمیل پر سختی سے کاربند ہیں۔ وہ کچھ دیر کے لئے وقت کی سرکشی پر ٹھہر تو سکتے ہیں لیکن رک جانا ان کی طبیعت میں شامل نہیں۔ یہ ولولوں کی موت۔ حوصلوں کی جانکنی، ایمان کی شکست، ارادہ کا انہدام فرض کی خونچکاں لاش اور علم و عمل کا جنازہ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام میں اکثریت سے علماء شامل ہیں۔ جو فریضہ تبلیغ کو بحمداللہ باحسن خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ اس مقدس جماعت میں وہ فرشتہ خصلت انسان بھی ہیں جنھیں اصطلاح میں اولیاء اللہ کا نام دیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کی روحانی تربیت سے کبھی غافل نہیں جس کی زندہ مثال جمعیۃ کے سابق امیر قطب زماں شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحبؒ تھے اور موجودہ امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی شخصیت گرامی ہے

مختصر لفظوں میں جمعیۃ علماء اسلام کا تبلیغی ماٹو یہ ہے کہ اسلام جو عالمگیر مذہب ہے۔ اور اس وقت دنیا مجبور ہو کر اس کی تلاش میں نکلی ہے بڑھ کر متلاشیان اسلام کی خدمت میں اسلام پیش کرنا ہے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام عیسائی مشنریوں مرزائیوں۔ پرویزیوں کے حملہ کی دفاع کرنا اور مودودی صاحب جیسے خود ساختہ مجتہد کے گمراہ کن عقائد کی تردید کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کو بچانا اور تبلیغ کے ذریعے اس اسلام کو باقی رکھنا جو سچا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بزرگان اسلام نے حاصل کر کے ہم تک پہنچایا ہے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام تبلیغ اسلام کے کے ذریعہ مسلمانوں میں توحید۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اتباع سنت کا جذبہ اور جہاد کا ولولہ پیدا کر رہی ہے مختصراً جمعیۃ علماء اسلام کے تبلیغی و تعلیمی شعبہ کا بنیادی مقصد اشاعت اسلام اور اسلام کا تحفظ و بقا ہے اسی مقصد کے پورا کرنے کے لئے جمعیت کے مبلغ دور دراز دیہاتوں قصبوں اور شہروں کا دورہ کرتے ہیں اور عوام کو اسلام کی حقیقی روح سے آشنا کراتے ہیں

نیکی کو قائم کرنا اور برائی کو مٹانا

جمعیۃ علماء اسلام کا ہر کارکن اس حقیقت پر پختہ ایمان رکھتا ہے کہ سچائی اور نیکی میں پھیلنے کی بے پناہ قوت موجود ہے صرف پھیلانے والوں کی ضرورت ہے جس طرح بیج میں پھلنے پھولنے کی صلاحیت ضروری ہے مگر تخم ریزی کے ساتھ آبپاشی اور نگہداشت کی ضرورت ہے اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر پوری طرح عمل پیرا ہو کر نیکی کی اشاعت اور قائم کرنے برائی کو مٹانے کی پوری پوری جد و جہد کرے گی تاکہ دوسرے معاشرے میں کوئی

(باقی ص۴۹ پر)

(۴۸۶)
ہفت روزہ ——— ترجمانِ اسلام ——— لاہور
۲۴ - مئی ۱۹۶۳ء

امریکہ کی ریشہ دوانیاں

پاکستان۔ عالمِ عرب اور دیگر مسلم ممالک میں!

دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ تک عام طور پر یہ بات باور کی جاتی تھی کہ امریکہ دنیا کے دوسرے چھوٹے چھوٹے اور غلام ممالک کی آزادی کا اگر پُرجوش حامی نہیں تو کم از کم انہیں خوش حال و آزاد دیکھنے میں بھی اُسے کوئی تردد نہیں ! اور یہی دنیا کا وہ واحد بڑا ملک تھا جسے دوسرے ممالک کے معاملات میں ناروا مداخلت کا کم ہی مرتکب پایا جاتا تھا۔ بالخصوص مشرقی ممالک کے بارے میں اس کا رویہ کبھی زیادہ قابلِ اعتراض نہیں رہا تھا۔ اقوام مشرق کی آزادی و آسودگی کی غاصب اکثر یورپین قومیں بالخصوص فرانس و برطانیہ تھے اور امریکہ اس معاملہ میں ان کی علانیہ حمایت سے کنارہ کش رہا۔ اس کے برعکس امریکن مدبرین و مفکرین نے ایک حد تک ان محکوم و مغضوب اقوام مشرق کی در پردہ اعانت بھی کی۔ لیکن جنگ عظیم کے خاتمہ کے فوراً بعد ہی امریکہ کی یہ غیر جانبدارانہ اور حقیقت پسندانہ پالیسی تبدیل ہونا شروع ہوگئی۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ وہ خود ایک نئے عالم گیر سامراج کی شکل میں تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جارہا ہے اقتصادی اعتبار سے تو ساری دنیا کو اپنا غلام بنالینا چاہتا ہے اور ایک حد تک بنا بھی چکا ہے۔ لیکن مسلم ممالک کو سیاسی حیثیت سے بھی آزاد نہیں رہنے دینا چاہتا۔

مسلم ممالک میں پاکستان اور مصر کو جو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مشرقِ وسطیٰ و مشرق قریب و بعید میں ان دونوں ملکوں کی جو سیاسی حیثیت قائم ہے اور اقوام مشرق میں جو تاریخی کردار یہ دونوں ملک ادا کر سکتے ہیں۔ افسوس کہ آج ان کی راہ کا سب سے بڑا سنگ گراں امریکہ بنتا جارہا ہے وہ ہمہ تن یہ کوشش کئے جارہا ہے کہ یہ دونوں ملک اتنے مضبوط نہ بن جائیں کہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکیں۔ پاکستان مشرقِ وسطیٰ، مشرقِ قریب اور مشرقِ بعید کے ممالک کے درمیان کی ایک ایسی کڑی ہے جس کے اہتمام سے اس پورے علاقہ کا امن برقرار رکھا جاسکتا تھا اور یہاں کے سیاسی توازن کو اعتدال میں لایا جاسکتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہونے دیا گیا۔ پہلے تو امریکہ نے اپنی فوجی دوستی کے جال میں اس ملک کو پھانس کر اس علاقہ کے دیگر ممالک کی نظر میں اس کی وقعت کم کی اور اب جب کہ وہ امریکہ دوستی کی خاطر قربان ہو کر یکہ و تنہا رہ گیا ہے تو اسے امریکہ بھارت کے قدموں میں جھک جانے پر مجبور کر رہا ہے۔ کیا ایسا اشتراکی چین کے مقابلہ کے لئے کیا جارہا ہے ؟ ہم سمجھتے ہیں کہ مشرق کے سیاسی تغیرات و حالات پر جس کی نظر ہوگی وہ ہرگز ہرگز اسے تسلیم نہیں کرے گا۔ کوریا کی جنگ کے نتیجے نے ہی یہ بات ثابت کر دی تھی کہ مشرقِ بعید میں امریکہ کی پالیسی کامیاب نہیں ہوسکتی بعد میں لاؤس، ویٹ نام وغیرہ کے معاملات نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اسی طرح مشرقِ وسطیٰ میں معاہدۂ بغداد کی موت نے امریکن پالیسی کی ناکامی کی شہادت دی اور مشرقِ قریب میں بھی کوئی ایک واقعہ ایسا پیش نہیں کیا جاسکتا جس میں امریکن پالیسی ناکام نہ رہی ہو۔ جب اشتراکی چین کو کوریا کی جنگ کے ذریعہ نہ ختم کیا جاسکا۔ چیانگ کائی شک اور فارموسا کی حکومت کے ذریعہ نہ مٹایا جاسکا، لاؤس کے معاملات میں روس کے اثر و نفوذ کو نہ روکا جاسکا۔ جنوبی کوریا ویٹ نام، برما اور انڈونیشیا تک پھیلنے والے روس کے اثرات نہ ختم کئے جاسکے۔ حتیٰ کہ بھارت جیسے بڑے ملک کو اس نے امریکی اور برطانوی امداد کے علی الرغم فوجی، سیاسی اور اخلاقی شکست فاش دی تو آج یہ کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ اس کی طاقت کو بھارت کے ذریعہ پھر چیلنج کیا جاسکے گا۔ اور اس کی خاطر پاکستان کو بھی بھارت و امریکہ کا حاشیہ بردار بن جانا چاہیے

پھر اس مقصد کے لئے صرف پاکستان پر ہی کیوں دباؤ ڈالا جارہا ہے اور بھی ہمسایہ ممالک میں۔ جن کا چین و بھارت سے قریبی جغرافیائی علاقہ ہے۔ ان کو کیوں بھارت کے ساتھ تعاون پر آمادہ نہیں کیا جاتا۔ لنکا جیسا چھوٹا سا ملک تک امریکن اثرات قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ آخر پاکستان پر ہی یہ توجہ خاص کیوں ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ غیر مشروط طور پر تعاون کرے اور اس کے لئے یکے بعد دیگرے راہیں ہموار کی جارہی ہیں۔ مذاکرات کشمیر کا طویلی ڈھونگ رچایا گیا ہے

اور آئے دن امریکی اعلیٰ حکام پاکستان و بھارت کے مابین اپنی آمد و رفت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کیا یہاں بھی صرف یہی جذبہ تو کام نہیں کر رہا ہے کہ دنیا کی اس سب سے بڑی مسلم مملکت کو کسی طرح مضبوط اور طاقتور نہ بننے دیا جائے۔

امریکہ کا یہی سلوک بطرز دیگر مصر کے ساتھ بھی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران ہی سازشوں اور خفیہ ریشہ دوانیوں کے ذریعہ تمام عالم عرب برطانیہ و فرانس کے زیر اقتدار آگیا تھا۔ ان شاطروں اور مکاروں نے پورے عالمِ عرب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تھے۔ ہر جگہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں عنان اقتدار دے رکھی تھی جنھوں نے ہمیشہ عرب عوام کے مفاد پر اپنے شخصی مفادات کو ترجیح دی اور ان سامراجی طاقتوں کا آلہ کار بنتے رہے۔ ان کی حیثیت کسی طرح بھی برطانوی ہند کے نوابوں، رئیسوں اور راجاؤں سے زیادہ نہیں تھی۔ بلکہ اکثر حالات میں اُن سے بھی کم تھی۔ اس تاریک ترین صورت حال میں کوئی واضح تبدیلی نہ آسکی۔ مدتوں تک کتنی ہی تحریکیں اٹھیں اور ناکام بنادی گئیں۔ ایک مذہب کو ماننے والی ایک ہی زبان بولنے والی اور ایک ہی تمدن رکھنے والی یہ قوم ایسے خانوں میں بانٹ دی گئی کہ اس کا اتحاد، اس کی آزادی اور اس کا استحکام ایک موہوم سی امید بن کر رہ گیا۔ پھر سلطنت یہود کا قیام مسلم عرب کے بقاء و وجود کو ہمیشہ کے لئے خطرے میں ڈال دینے کی وہ ناپاک سازش تھی جو بروئے کار لے آئی گئی۔ ان حالات میں اس علاقہ کی تمام سیاسی اور مذہبی تحریکیں اپنے بلند عزائم کے باوجود کسی نہ کسی مرحلہ پر بالواسطہ یا بلاواسطہ سامراجی مقاصد کے لئے ہی کارآمد بن جایا کرتی تھیں۔ تا آنکہ مصر میں ایک خاموش سیاسی انقلاب برپا ہوا۔ مشابہت کا خاتمہ ہوا اور مخلص نوجوانوں کا ایک باہمت گروہ برسر اقتدار آگیا۔ صدر ناصر کی قیادت میں اس ملک کی تاریخ بدلنی شروع ہوگئی۔ برطانیہ و فرانس کی پہنائی ہوئی غلامی کی تمام بیڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹنے لگیں۔ حتیٰ کہ برطانیہ و فرانس کی دو سو سالہ مقبوضہ نہر سویز جو ایک طرح سے مشرق پر مغرب کے تسلط و اقتدار کی اصل شاہراہ تھی وہ بھی ان طاقتوں سے چھین لی گئی۔ اور یہ سب کچھ اتنے غیر متوقع طور پر پیش آیا کہ سامراجی قوتیں حیران و ششدر رہ گئیں اور انہیں ناصر کے لئے جگہ خالی کرنی پڑی۔ اس نئے انقلاب نے عرب اتحاد کی راہ کھول دی۔ دوسرے عرب ملکوں میں بھی انقلاب برپا ہونے لگے اور کئی غلام ملکوں کو آزادی حاصل ہوگئی۔ صحت مند سیاست اور بین الاقوامی امن کا یہ تقاضا تھا کہ عرب کی آزادی اور اتحاد کا خیر مقدم کیا جاتا۔ اور اس معاملہ میں ان کی اعانت و حوصلہ افزائی کی جاتی۔ برطانیہ و فرانس سے تو اگرچہ اس امر کی امید نہیں تھی۔ لیکن امریکہ جیسے عظیم ملک سے ضرور یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ اس کی بین الاقوامی حیثیت اس امر کی متقاضی تھی۔ اشتراکیت کے نظریاتی غلبہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے بھی عرب اتحاد جو بالآخر اسلامی نظام حیات کے قیام کا موجب بنتا وہ کامیاب ہتھیار تھا جو پوری دنیا کے لئے مفید ثابت ہوتا۔ لیکن امریکہ بھی مصر و ناصر کو کمزور کرنے کی پالیسی میں برطانیہ و فرانس کا ساتھی بن گیا۔ اولاً مذہب و اسلام کے نام پر لندن، پیرس اور واشنگٹن سے ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا رہا۔ جسے ہند و پاک کے بعض تقدس مآب بزرگوں اور جماعتوں نے وحی کی طرح قبول کیا اور اس مہم میں پیش پیش آگئے!

پھر عراق و شام کے سیاسی گروہوں کو مصر و ناصر کا مدمقابل بنایا گیا۔ عالم عرب میں ناصر کے مقابلہ میں متبادل قیادتیں کھڑی کی گئیں۔ اردن اور سعودی عرب کی شہنشاہیتوں کو سامنے لایا گیا مصر کے اندر بعض دینی گروہوں کو ناصر کا حریف بنا کر ٹکرا دیا گیا۔ اس کے باوجود نہ مصر پسپا ہوا نہ عرب عوام کی بیداری میں فرق آیا اور نہ ناصر کے حوصلے پست ہوئے۔ اور اب یمن، عراق اور شام کے حالیہ انقلابات نے عرب اتحاد کے وسیع امکانات پیدا کر دیئے تھے اور جلد ہی یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہونے والا تھا۔ بظاہر ایسا نظر آرہا تھا کہ سامراجی طاقتیں بھی اب اس صورت حال کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ اردن اور سعودی عرب کی شاہیتیں بھی عرب اتحاد کے قیام اور عرب عوام کی آزادی و خوشحالی کی خاطر اپنے شخصی مفادات میں ترمیم کرنے پر تیار ہو جائیں گی اور جلد ہی ایک بین الاسلامی مملکت کی داغ بیل پڑ جائے گی۔ لیکن واشنگٹن (امریکہ) کے اس نئے اعلان نے کہ امریکہ اردن اور سعودی عرب کی شاہیتوں کی حفاظت کرے گا۔ ان کے جداگانہ وجود کو برقرار رکھنے میں مدد دے گا اور ہر طرح سے ان کی حمایت کرے گا، عرب اتحاد اور آزاد اسلامی وفاق کی راہ میں ایک زبردست رکاوٹ کھڑی کر دی ہے۔ اس اعلان کے فوراً بعد ہی شام میں عرب اتحاد دوستوں اور مخالفوں میں سخت کشمکش شروع ہوگئی ہے اور نئے وفاق کے منصوبے کو تباہ کر دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ لیکن انشاء اللہ ان کی یہ کوششیں بارآور نہیں ہوں گی۔

اس طویل تجزیہ کی روشنی میں یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ امریکہ بھی فرانس اور برطانیہ کی طرح یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مسلمان ملک اتنا مضبوط طاقتور بن جائے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوسکے اور

(باقی صفحہ پر)

علماء کی خدمات اور ان کی انقلابی اور اصلاحی جدوجہد

عیبش ہمہ گفتی و ہنرش نیز بگو

اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ موجودہ الحاد و لادینیت کے دور میں اسلام کے جو نشانات و اثرات باقی ہیں وہ علماء ہی کے دم سے ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے

امراء نشۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضاء علماء کے دم سے

ورنہ عالم اسلامی سے عموماً اور ہند و پاکستان سے خصوصاً اسلام کبھی کا رخصت ہو چکا ہوتا تھا۔ یہ علماء ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام پاک و ہند میں آج تک اپنے اصلی روپ میں موجود ہے۔

حضرات! نبوت نے ہم کو جو علوم و حقائق اور جو اصول و ضوابط عطا کئے ہیں ان میں ایک نقطہ ایک حرف ایک نقطہ اور ایک شوشہ تک کی ترمیم ممکن نہیں۔ ہمارے اسلاف کرام کا تجدیدی کارنامہ ہے کہ انہوں نے ان میں کوئی تحریف اور کوئی تبدیلی نہیں ہونے دی اور اسلام کے اس عظیم ذخیرے کو ہمارے ہاتھوں تک بے کم و کاست پہنچا دیا۔ لیکن اس کے ساتھ اس حقیقت کو یاد رکھئے کہ ہمارے انہیں اسلاف نے ہر دور اور ہر عصر میں اس ذخیرے کو زندہ جاوید قابل عمل اور ترقی پذیر ذخیرہ ثابت کیا ہے۔ انہوں نے اس کی ایسی ترجمانی اور تشریح کی کہ ان کی معاصر نسلوں کے ماغوں نے اس کو بآسانی قبول کر لیا۔

ان میں اصل شریعت مقاصد دین اور منصوصات کے بارے میں پہاڑوں کی سی استقامت اور فولاد کی سی صلابت تھی لیکن اس کی تعبیر و تشریح اور توضیح و تفہیم میں شاخ گل کی سی لچک اور ریشم کی سی نرمی تھی۔ اس لئے انہوں نے ہر زمانہ کی عقلی سطح کے مطابق دین کی تشریح و ترجمانی کا فرض انجام دیا۔ اور اس زمانہ کے حالات و ضروریات کا لحاظ کیا۔

تیسری صدی میں خلیفہ مامون و معتصم کی سرپرستی اور یونانی علوم کے اثرات معتزلہ لوگوں کے دل و دماغ پر چھا گئے اور اعتزال فلیشن اور روشن خیالی کی علامت بنتا جا رہا تھا اس وقت امام ابوالحسن اشعری نے معتزلہ کی اس عقلی اجارہ داری کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور شریعت و سنت کی حمایت و نصرت اسی زبان انہیں اصطلاحات اور اسی اسلوب میں کرنا شروع کیا۔ جس کے سہارے معتزلہ نے اپنی علمی برتری اور ذہنی سیادت قائم کی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی مدت میں معتزلہ کا یہ عقلی تفوق خاک میں مل گیا۔

پانچویں صدی میں ایک طرف باطنیت اور اس کی شاخیں اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہو گئیں۔ دوسری طرف عقلیت پرستی اور مادیت نے نئی شکل میں اسلام پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے لئے انتظام خداوندی نے امام غزالی کو نمایاں کیا۔ انہوں نے اپنی تصنیفات میں اسلامی اصول و عقائد پر نئے انداز گفتگو کی اور ان کے اثبات کے لئے ایسے مقدمات اور دلائل قائم کئے جو اس زمانہ کے لحاظ سے زیادہ موثر اور اپنے اثر کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ دلنشین و دل پذیر تھے ان کے استدلال اور طریق بحث نے دین کا نیا وقار اور اہل حق کا نیا اعتبار قائم کر دیا۔ ان سے پہلے اہل حق کی طرف سے ہمیشہ فلاسفر اور باطل پرستوں کی مدافعت کی کوشش جاری تھی (جو بجائے خود ایک کمزور طریقہ ہے) امام غزالی نے پہلی بار فلسفہ کے شیش محل پر سنگباری کی جس کا اثر یہ ہوا کہ پوری ایک صدی تک فلسفہ کی عمارت متزلزل رہی۔ اور وہ ایک صدی تک دوبارہ سر نہ اٹھا سکا۔ اس کے بعد فلسفہ نے نئی کروٹ لی۔ اب وہ تصوف و اخلاق کی سرحدوں میں بھی گھس آیا اور انتظام و سیاست میں بھی دخیل ہونے لگا اس کی تردید کے لئے قدرت الٰہی نے شاہ ولی اللہ کی شخصیت کو مہیا کیا جنہوں نے اپنی بلند اور اعلیٰ معیار کی تصنیفات سے اسلام کی عظمت اور صداقت کا نقش قائم کر دیا۔

۱۸۵۷ء میں جب جنگ آزادی کا شعلہ بھڑک اٹھا اس موقع پر علماء نے وطن عزیز کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا ہدیہ پیش کیا۔ اس سے قبل سرزمین پنجاب میں جب سکھوں نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا اور فرزندان توحید پر قسم قسم کے مظالم ڈھائے گئے۔ تو علماء ہی کی جماعت آگے بڑھی اور اپنی جانوں پر کھیل کر کفار کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔

اس سلسلہ میں حضرت سید احمد شہید، حضرت مولانا اسماعیل شہید، حضرت مولانا شاہ احمد اللہ، مولانا محمد یحییٰ۔ مولانا فضل حق خیر آبادی۔ مولانا محمد جعفر تھانیسری اور مولانا نثار الدین عرف (تیتو میر) مولانا حاجی شریعت اللہ کے اسمائے گرامی ہند و پاک کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے

دوستو اور بزرگو!

انگریزی حکومت کے بعد جب اس ملک پر مغربی تہذیب و عادات اور ملحدانہ عقائد و خیالات کا سیلاب آیا تو علماء دین چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے اور ہر قسم کے نئے نئے فتنوں کا پورے عزم و استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور نہ صرف انہوں نے اسلام کو تحریف و تاویل کی باطل کوششوں سے بچایا بلکہ ہند و پاکستان کے طول و عرض میں دینی مدارس کے جال بچھا کر اس کو بالکل اصلی خد و خال اور اپنی حقیقی شکل پر باقی رکھا۔

بیسویں صدی میں سرزمین پنجاب سے قادیانیت کا ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا۔ یہ دراصل نبوت محمدی کے خلاف ایک سوچی سمجھی بغاوت تھی۔ اس کے مقابلے میں بھی چند مخلص اور بالغ نظر علماء میدان میں آئے اور قادیانیت کے پردہ کو چاک کر کے رکھ دیا۔

حضرات:

یہ ساری تفصیل اس لئے سنائی گئی ہے تاکہ آپ اندازہ کر سکیں کہ علماء اسلام نے کسی موقع پر کسی باطل کے ساتھ صلح نہیں کی اور وقت کے کسی فتنہ کے سامنے سپر نہیں ڈالی اور نہ کسی لکیر کا فقیر بننا گوارا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان خادمین شریعت اور ان محافظین دین متین کی تربتیں ٹھنڈی رکھے اور ان کو امت کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

★

صفحہ ۲ کا بقیہ

برائی جڑ نہ پکڑ سکے اس سلسلہ میں مسلمانوں کو صحیح دین سے روشناس کرانا لوگوں کے اخلاق اعمال کی اصلاح کی پوری پوری کوشش کرنا جمعیت کے ہر کارکن کے فرائض منصبی میں داخل ہے تاکہ معاشرہ میں ایک فکری انقلاب برپا ہو جس کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر مبنی ہو اور ہر طرف نیکی کا دور دورہ ہو۔ (ربانی)

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان ۲۹ ... ۱۹۶۳ء کی کانفرنس میں حضرت علامہ مولانا ... عبید الحق صاحب اپنے خطبہ صدارت میں ... ماضی کے علماء اسلام کی خدمات اور انقلا... و اصلاحی جدوجہد کو خراج عقیدت پیش ... کیا۔ اور موجودہ علماء کو اپنے فرائض کی ... توجہ دلائی۔ ان کے فکر انگیز خیالات کا ... حصہ گزشتہ اشاعت میں "علماء کرام کے لئے لمحہ فکریہ" کے نام سے دیا جا چکا ہے اور ... حصہ اس اشاعت میں ہدیہ قارئین ہے ...

بقیہ: فکر و نظر

امر کے ازالہ کے لئے یہ تجدیدی ... قطعی ناکام ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے ... میں اسلام کتنا ہی سر فہرست نظر آئے لیکن ... اس کی حیثیت ان کی حکمت عملیوں کے ... سے ذرا بھی بال نہیں ہو سکتی۔ وہ جو کل تک ... اسلام کا نام لے کر جمہوریت و آزادی کی کوششوں کو برملا رد کرتے رہے تھے اور ... جمہوریت و آزادی پسندوں کو لادینیت کے ... طرازیوں سے نوازتے رہے۔ وہ بھی آج ... قومیت اور وطنیت کو اسلام کے تنے ... بنانے میں عین حق قرار دے رہے ہیں ... اسلام کے تقاضے جو کل تھے وہ آج ہیں۔ ... بدل جانے سے حقیقت حال نہیں بدل گئی ... اگر حقیقی اور صحیح اسلام مطلوب ہے تو ان ... تجدیدی کاوشوں سے کنارہ کش ہونا ہوگا ... از سر نو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ... سلف صالحین کے طریقوں کے مطابق ... کرنا ہوگا اور تاریخ اسلام کے اس تسلسل ... ربط کو برقرار رکھنا ہوگا۔ جو رسالت مآب ... علیہ وسلم کے عہد مبارک سے ہمارے ... عہد تک منتقل ہوتا چلا آرہا ہے

اعتذار

گزشتہ اشاعت میں غلطی سے مولانا حبیب ... صاحب فاضل جالندھری اور شیخ محمد عبداللہ ... کا نام جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کے عہدہ ... میں آگیا ہے۔ دراصل وہ ڈیفنس کمیٹی کے ... کے عہدہ داران (کنوینر و خزانچی) ہیں۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰

کارکنان جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد توجہ فرمائیں

ضلعی دفتر جمعیۃ العلماء اسلام جیکب آباد سے منتقل کر کے مورخہ ۱۵/۴/۶۳ کو سب ڈویژن کندھ کوٹ میں کھولا گیا ہے اب وہ دفتر میں باقاعدہ دفتری کام سر انجام دیں گے لہٰذا ہر گوٹھ کے امیر جماعت جمعیۃ العلماء اسلام کے کام کو فروغ دے کر ممبر سازی ورقوم رکنیت یک جلد از جلد دفتر جمعیۃ العلماء اسلام کندھ کوٹ میں داخل کرائیں اور ہفتہ وار اپنی رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوایا کریں۔ تاکہ ضلعی دفتر مرکز کو پوری رپورٹ دیتا رہے
ضلعی دفتر جمعیۃ العلماء اسلام کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد

جمعیۃ علماء اسلام جہالی ضلع جہلم کا اجلاس

جاہلی ۲۷۔ اپریل آج یہاں مقامی جمعیت علماء اسلام کے ارکان کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی حج سے واپسی پر ڈومیلی ورود کے سلسلہ میں اظہار مسرت کیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں علاقائی مرکز جمعیت علماء اسلام ڈومیلی کے ساتھ تعاون کے لئے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کی گئی۔ اجلاس کے آخر میں جمعیت علمائے اسلام ڈومیلی کے نائب امیر پیر زادہ عابد گیلانی کو ان کے فرزند ارجمند کی ولادت پر ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمعیت علماء اسلام کا انتخاب

ٹوبہ ٹیک سنگھ (مورخہ ۱۰ مئی) (نمائندہ خصوصی) آج شاہین ایکسپریس پر حضرت مولانا حامد میاں صاحب اور حضرت مولانا محمد الیاس صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لائے آپ نے بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد میں خطاب فرمایا اور جمعیت علماء اسلام کا انتخاب بھی کیا۔ حضرت مولانا سید اظہار الحق سہیل صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد ٹوبہ کو متفقہ طور پر امیر۔

نائب امیر حضرت مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی آخر میں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نے اپنی جیب خاص سے دس روپے دے کر دفتر جمعیت کے لیے چندہ کا آغاز کیا۔ عنقریب ہی جمعیت کے لیے دفتر حاصل کر لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ ہر جمعہ کی نماز کے بعد جمعیت علماء اسلام کا ہفت روزہ اجلاس مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوا کرے گا احباب مطلع رہیں۔

ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا تبلیغی دورہ

جماعتی پروگرام کے مطابق مولانا محمد علی صاحب جالندھری ۱۹۔ اپریل کو کراچی میں ایک ہفتہ کے لئے تشریف لائے مولانا نے متواتر ایک ہفتہ سات جلسوں میں عوام کو خطاب کیا جلسے کراچی کے مختلف مقامات پر ہوئے مولانا کا دورہ کامیاب رہا۔ جلسوں میں کئی موضوعات پر بیان ہوئے لوگوں نے کافی تعداد میں شرکت کر کے مولانا کی تقریریں سنیں۔ اور کافی لوگ مجلس کے ممبر بنے ۲۱۔ اپریل کو اتوار کے دن دفتر ختم نبوت میں خصوصی اجتماع ہوا۔ اس کارکنان مجلس کے اجتماع کو مولانا نے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں بہ اتفاق رائے حسب ذیل قرارداد پاس کی

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا مطالبہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاک و ہند کی اسلامی تاریخ نامی کتاب جو انٹرمیڈیٹ کے نصاب تعلیم میں داخل ہے اسے نصاب سے خارج کر دیا جائے۔ کیوں کہ اس میں تاریخ کی آڑ میں مرزائیت کی تبلیغ کی گئی ہے اور صفحہ ۸۱۵ پر مرزائیوں کو مبلغ اسلام ظاہر کیا گیا ہے اور انہیں غیر ممالک میں بھی اشاعت اسلام کا ذمہ دار قرار دیا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک مرزائی خارج از اسلام ہیں یہ اجلاس اس کتاب کو مسلم طلبا کے عقائد پر حملہ تصور کرتا ہے اور اس سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں لہٰذا موجودہ ارباب اقتدار کو چاہئے کہ اس کتاب کو نصاب سے خارج کر دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام گرگینہ تلات ڈویژن کی سرگرمیاں

گرگینہ تلات ڈویژن سے مولانا عبداللہ شاہ صاحب نائب ناظم جمعیۃ العلماء اسلام اطلاع دیتے کہ یہاں پر عیدالاضحیٰ سے دو تین دن پہلے جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گرگینہ کا ایک شاندار اجلاس بمقام شہر مل گرگینہ منعقد ہوا جس میں اراکین جمعیۃ اور عامۃ المسلمین نے دلچسپی سے حصہ لیا۔ رات کو تقریباً بارہ بجے تک حضرت مولانا اختر محمد صاحب امیر جمعیۃ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب دیوبند معاون خصوصی کے ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔

مؤخر الذکر مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے کارہائے نمایاں اور مستقل نصب العین پر روشنی ڈال کر جمعیت کے ساتھ ہر گونہ شرکت وتعاون کی دعوت دی تقریروں کے بعد ایک خصوصی میٹنگ ہوئی جس میں یہاں کے حلقہ کے لیے ایک دفتر کے قیام پر اور محل وقوع دفتر پر تبادلۂ آراء کیا گیا اگرچہ کسی خاص تاریخ کا تعین نہ ہوا مگر امید ہے کہ اس مسئلہ پر دوبارہ گفت وشنید کے لیے ایک جلسہ کر دیا جائے گا جس میں قیام وتعین دفتری مسئلہ کو حل کر دیا جائے گا نیز اس کارروائی کی اطلاع ضلعی جمعیۃ کو بروقت کر دی گئی

ایک ضروری اپیل

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے مقامی اور ضلعی دفتر کے منشی عطاء الرحمان کے ذمہ یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد وائمہ کا جائزہ لیں اور ان کی مفصل اور مکمل فہرست تیار کریں۔ جو اسمائے آئمہ اور دیگر کوائف ضروریہ پر مشتمل ہو۔ لیکن یہ جہاں کہیں بھی جاتے ہیں عوام عموماً اور آئمہ صاحبان خصوصاً بسلسلہ معلومات واسماء احتراز واعتراض کرتے ہیں نہ معلوم کن کن اوہام وشکوک کا شکار ہیں۔ ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس سے ہماری کوئی سیاسی یا اقتصادی غرض وابستہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ محض قرآن وحدیث کی تعلیم و تبلیغ اور جماعتی کام کے پروگرام کے پیش نظر درکار ہے تاکہ ہم کام میں سہولت اور حلقۂ کار سے رابطہ پیدا کر سکیں۔ مزید تسلی یہ کہ ہمیں کسی کے کام یا عقیدہ میں دخل اندازی ہرگز مقصود ومطلوب نہیں ہے بلکہ عوام اور دین کی صحیح اور ٹھوس خدمت کرنے کا جذبہ اور داعیہ ہے ہم متعلقہ حضرات سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہر طرح مدد و تعاون فرمائیں اور ایک ایسے عوامی اور جمہوری ادارہ سے فائدہ اٹھانے اور فیض حاصل کرنے کی سعی وکوشش کریں۔ جو کل پاکستان بنیادوں پر قائم اور عوام کی خدمت میں مشغول ہے۔

وما علینا الا البلاغ ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی تنظیمی سرگرمیاں

جناب مولانا عبدالمجید صاحب مبلغ ضلع سکھر نے مندرجہ ذیل مختلف مقامات کا دورہ کیا اور جمعیت کی تنظیم امور کو سر انجام دیا۔

(۱) عادل پور تحصیل گھوٹکی،
امیر میاں دین محمد صاحب فقیر ناظم مولوی محمد عثمان صاحب۔

(۲) شیر و مہر تحصیل گھوٹکی۔
امیر محمد مراد خاں، ناظم حافظ صاحب

(۳) حاجی رحمت خاں گبول تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر خاں سعید احمد خاں صاحب گبول، ناظم مولوی خدا بخش صاحب۔

(۴) پیر بخش خاں گبول تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر۔ مولوی حکیم محمود صاحب سومرہ، ناظم خانصاحب پیر بخش خاں گبول۔

(۵) فیض آباد لغاری تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر مولوی عبدالقادر صاحب ناظم: مولوی غلام قادر صاحب لغاری۔

(۶) داد لغاری تحصیل میرپور ماتھیلو
امیر۔ مولوی محمد ہاشم صاحب ناظم۔ مولوی محمد طیب صاحب

(۷) شہر باوڑہ
امیر۔ حضرت مولانا محمد عبدالغفور صاحب
ناظم۔ مولوی محمد بہرام صاحب

(۸) راجپوت تحصیل اباوڑہ
امیر۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب ناظم مولوی یار محمد صاحب

(۹) شہرک تحصیل گھوٹکی۔
امیر۔ الحاج قمر الدین صاحب ناظم۔ الحاج نصیر الدین صاحب۔

(۱۰) شیخانی تحصیل گھوٹکی
امیر۔ مولوی عبدالسلام صاحب ناظم۔ الحاج محمد عمر صاحب

(۱۱) کھوہارا تحصیل گھوٹکی
امیر۔ الحاج غلام محمد صاحب ناظم حافظ محمد موسیٰ صاحب

(۱۲) شہر قادرپور تحصیل گھوٹکی
امیر۔ میر غلام مصطفےٰ صاحب ناظم۔ میاں میر محمد صاحب

(۱۳) حسین بیلی تحصیل گھوٹکی
امیر۔ مولوی غلام رسول صاحب ناظم مولوی عبدالحلیم صاحب

(۱۴) فضل محمد خاں کولاچی تحصیل گھوٹکی۔
امیر۔ فضل محمد خاں کولاچی ناظم۔ مولوی محمد صدیق صاحب۔

مجلس احرار اسلام پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا انتخاب

آج مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۶۳ء بروز جمعرات زیر اہتمام مجلس احرار اسلام پہاڑپور تبلیغی اجتماع منعقد کیا گیا جس میں حضرت ابن امیر شریعت مولانا قاری سید عطاء المنعم ابوذر بخاری مدظلہ العالی کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی کارروائی کا آغاز زیر صدارت جناب قاضی غلام قاسم صاحب میں تلاوت کلام الٰہی سے کیا۔ تقریر کے بعد مجلس احرار اسلام کے جھنڈا کی پرچم کشائی کی گئی۔ اور مجلس کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر مجلس احرار اسلام قاضی غلام قاسم صاحب پہاڑپور نائب صدر نوجوان احرار فیض محمد صاحب پہاڑپور۔ ناظم اعلیٰ منشی محمد رمضان بندکورائی نائب ناظم حاجی محمد حسین صاحب پہاڑپور خزانچی ملک غلام نبی صاحب پہاڑپور

مراسلہ نگار حضرات مراسلات میں اختصار سے کام لیں تاکہ اخبار میں آسانی سے درج ہو سکے۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی

اضلاعی جماعتیں توجہ فرمائیں

"جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے دعوت" کے عنوان سے گزشتہ ماہ ایک پمفلٹ شائع ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ وہ موجودہ دور فتن میں کس طرح مسلمانوں کو صحیح اسلامی جذبہ سے سرشار دیکھنا چاہتی ہے۔ یہ پمفلٹ بے حد مقبول ہوا ہے حتی کہ گنڈیاں ضلع میانوالی پشاور اور نوشہرہ کی جمعیت علماء اسلام کی شاخوں نے ہزاروں کی تعداد میں اس پمفلٹ کو چھپوا کر عوام میں تقسیم کیا جس سے جمعیۃ کے نظام کی مقبولیت اور ترقی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام ضلعی شاخیں نمونہ کا پمفلٹ ہم سے منگوالیں اور حسب استطاعت چھپوا کر قریہ قریہ میں تقسیم کریں اسی کے ساتھ ساتھ ممبر سازی کی مہم کو بھی زیادہ تیز کر دینا چاہئے۔ الحمد للہ مرکز میں ایسی حوصلہ افزا اطلاعات آرہی ہیں کہ جن علاقوں میں پمفلٹ مذکور تقسیم کیا گیا یا جن علاقوں میں "ترجمان اسلام" کا پیغام مسلسل پہنچا۔ وہاں جمعیۃ علماء اسلام کے نئے دفاتر بھی کھل گئے بعض جگہ ڈسپنسریاں بھی قائم ہوئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے روزانہ مشاغل میں سے تھوڑا سا وقت جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وقف کر دیں۔

مثلاً جہاں جہاں دیہات میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں پھیل رہی ہیں وہاں ہر شاخ میں جو اسلام جاری ہوتا ہے تو وابستگان جمعیۃ کو معلوم ہوتے جمعیۃ کی کارگزاریوں اور آئندہ پروگرام سے باخبر رکھا جا سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان میں اسلامی نظام حیات کے نفاذ اور غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے لئے جو عظیم جد و جہد جاری کر رکھی ہے اس کی صحیح اطلاعات آپ کو "ترجمان اسلام" ہی کے ذریعے مل سکتی ہیں اس لئے ہر مخلص کارکن اور جمعیۃ کے ہمدرد کا فرض ہے کہ وہ ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔

ضروری

آپ اپنے علاقے میں اسلامی قدروں کے احیاء اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق جو کام کر رہے ہیں ان کی اطلاعات بھی بھیجتے رہا کریں تاکہ کارگذاری کی مختصر روئداد "ترجمان اسلام" میں شائع ہوتی رہے۔

نوٹ: جمعیۃ علماء اسلام کی جون جون خانی ۲

قربانی کی کھالیں

ہماری اپیل پر جن مخلص کارکنوں نے لبیک کہتے ہوئے چرم قربانی / رقم سے جمعیۃ علماء اسلام کی مالی امداد فرمائی ہے ہم ان کے مشکور ہیں۔ اور ہم بجا طور پر توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی خدمت اسلام کے جذبہ سے سرشار ہو کر ہم سے تعاون فرماتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ بہترین اجر دینے والے ہیں۔

یہاں ان اصحاب کے نام دیے جا رہے ہیں جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے بعض جگہوں سے ابھی تک اطلاع موصول نہیں ہوئی موصول ہونے پر مکمل فہرست شائع کر دی جائیگی۔

(ناظم مرکزی دفتر لاہور)

(۱) جناب محمد انور صاحب ناظم حلقہ لوہاری منڈی جمعیۃ علماء اسلام لاہور (۲) جناب عبد الرزاق صاحب چرم منڈی لاہور (۳) جناب احمد سعید صاحب اسلامیہ کالج ونگی لاہور (۴) جناب مرزا محمد اسلم صاحب کوچہ پرلس رائے گڑھ بازار لاہور (۵) جناب چچا عبد الرحمن صاحب باداھی باغ لاہور (۶) عبد المجید صاحب محلہ چوہ یاراں لوہاری منڈی لاہور (۷) عبد المجید صاحب اچھرہ موضع لاہور۔ (۸) جناب حاجی محمد فاضل صاحب راوی پارک لاہور (۹) جناب ولی محمد صاحب راوی روڈ۔ لاہور (۱۰) جناب بابو عبد الرحمن صاحب راوی پارک لاہور (۱۱) عبد الرشید صاحب و (۱۲) ملی محمد صاحب (۱۳) عبد المجید صاحب (۱۴) عبد الحفیظ صاحب تعلہ گچھی سنگھ لاہور (۱۵) صوفی محمد صادق صاحب مہر ساز انتظام آباد ضلع گوجرانوالہ (۱۶) نصر اللہ جان اعوان۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور (۱۷) ماسٹر سعید الرحمن صاحب بی۔ اے۔ مولانا عبد الرحمن صاحب ضیاء پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ (۱۸) حکیم عمران صاحب اسلامی دواخانہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام نوابشاہ (۱۹) سید صابر حسین صاحب مولانا نور احمد قاسمی خطیب سفینہ مسجد سکھر۔ (۲۰) شیخ دین محمد صاحب سکنہ اگرانہ۔ ڈاکخانہ سلطان سب آفس ڈسپلی تحصیل ضلع جہلم (۲۱) مولانا خوشی محمد صاحب پاکپتن روڈ منٹگمری کی طرف سے پانچ حضرات کی رقم۔

جن حضرات نے عید کے موقع پر چرم قربانی سے رقوم وصول کی ہوں وہ رقوم مرکز کے پتہ پر فوراً بھجوا دیں۔

متعلقہ جماعتیں مالکان سے

کام کی مفصل رپورٹ طلب کریں اور مرکز کو بھیجیں کہ کس قدر کام ہوا جلد عنقریب ترجمان اسلام میں ہر ضلع کی کارگزاری کی مفصل رپورٹ کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ (ناظم دفتر مرکزی)

دینی مدارس

مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کا سالانہ جلسہ کی قرار دادیں

(از کلاچی) اعلان کے مطابق مدرسہ عربی نجم المدارس کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ حضرت مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد کے علاوہ ضلع بھر کے علماء کرام مشائخ عظام اور معززین نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

معزز مہمانوں نے مدرسہ کی تنظیمی اور حسن کارکردگی پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ حضرت العلام حافظ الحدیث مولانا درخواستی صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت مبارک چونکہ ناساز تھی جس لئے حضرت نے اہل جلسہ کے لئے ترقی درجات کی خصوصی دعائیں فرمائیں۔ حضرت مہتمم صاحب نے جلسہ میں وہ پیغام پڑھ کر سنایا جس سے فضاء جلسہ کو روحانی مسرت ہوئی۔ نیز جلسہ میں درج ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) عائلی قوانین کی تنسیخ میں تاخیر پر اظہار تشویش کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ اس خلاف اسلام قانون کو جلد تر منسوخ کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرے۔

(۲) میلہ شاہ عالم میں۔ جوا کی بندش کے سلسلہ میں حکام متعلقہ اور پولیس نے جس فرض شناسی کا ثبوت دیا عظیم اجتماع نے اس کی دلی تحسین کی۔ اور یقین کا اظہار کیا کہ ضلع ڈیرہ میں کوئی بھی دین دوست تنظیم ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو "جوا" پر پابندی کے خلاف ہو۔ ڈیرہ میں اگر کوئی قرارداد پاس کی گئی ہو تو وہ یقیناً کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہوگی۔ اور جواریوں کے ایجنٹوں نے کارکنوں کو دھوکہ دیا ہوگا۔ بہرحال ہم ضلع کے نیک دل حکام سے بجا طور پر توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی نیک مساعی کو ہمیشہ جاری رکھیں گے! اور ضلع کے علماء کرام کی حمایت اپنے ساتھ پائیں گے

(۳) شہر کلاچی کی شہر پناہ ابھی تک تشنہ تکمیل ہے۔ سیلاب کے موسم میں ہمیشہ شہر کو خطرہ لاحق رہتا ہے۔ بار بار درخواستیں کرنے کے باوجود ابھی تک کوئی اطمینان بخش صورت نہیں بنائی گئی نیز کلاچی سے ملحقہ قریہ رانہ زئی کو بھی ہمیشہ سیلاب سے نقصان پہنچتا رہتا ہے ابھی چند روز قبل جبکہ سیلاب نے شہر کا رخ کیا تو سب لوگ ساری رات بدحواسی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگتے رہے اس لئے رانہ زئی کے لئے شہر پناہ کا ہونا اور کلاچی کے شہر پناہ کو پختہ کرنا از حد ضروری ہے۔

(۴) ڈیرہ ڈیرہ اسماعیل خان روڈ کے سلسلہ میں مسلسل جو تکلیف ہے سڑک کی تکمیل کا کام شروع ہونے کے باوجود افسوس ہے کہ ابھی بہت باقی ہے۔ جہاں عام طور پر تکلیف کا باعث اور ہے اور نالہ گنڈا ملاشق ہیں۔ اس لئے مہربانی فرما کر سب سے پہلے ان پر پختہ پلوں کا انتظام کیا جائے تاکہ روڈ مذکور جو مفقود ہے۔ بہتر بحال ہو سکے اسی طرح کلاچی جنڈ روڈ پر پانی آنے کی وجہ سے روڈ ہمیشہ بند رہتی ہے اور بار بار فریاد کرنے کے باوجود بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ لہٰذا مہربانی فرما کر اس طرف توجہ فرما کر عوام کی تکلیف کو رفع فرما دیں۔

(۵) پانچویں قرارداد میں گومل ڈیم سکیم کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔

ضروری اعلان

محمد اسلم عمر ۱۴ سال متعلم مدرسہ خیر المدارس ملتان بلا اجازت چلا گیا ہے اس نے اطلاع دی ہے کہ وہ کسی مدرسہ میں قرآن حفظ کر رہا ہے تمام عربی مدارس کے مہتمم حضرات سے درخواست ہے کہ کسی مدرسہ میں محمد اسلم زیر تعلیم ہے مطلع فرمائیں۔ محمد اسلم خود اس اعلان کو پڑھتے ہی گھر واپس آ جائے یا اپنے مکمل پتہ سے مطلع کرے۔ حافظ محمد عبد اللہ: والد محمد اسلم۔ موضع دوکان والا چاہ بینے والا ڈاکخانہ کوٹ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان۔

عظیم الشان جلسہ

بتاریخ ۲۰ مئی مطابق ۲۸ محرم ۱۳۸۳ھ بروز اتوار بعد از نماز عشاء مولانا محمد لقمان صاحب گرداسپوری مجلس تحفظ ختم نبوت عوام سے خطاب فرمائیں گے اور ۲۷ مئی بروز سوموار صبح ۸ بجے ایک عظیم مولانا کی صدارت میں منعقد ہوگی جس میں مقامی جماعت کے سالانہ انتخابات عمل میں آئیں گے۔ (خادم مسجد چک پیتو)

جلسہ

جامع مسجد بستی بوہڑ والی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں چوتھا تبلیغی سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳، ۲۴ مئی بروز جمعرات جمعہ منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ حضرت مولانا عبد الستار صاحب تونسوی۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب درباخان۔ حضرت مولانا غلام سرور صاحب۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب اور دیگر علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

معاصرین کے افکار و آراء

ایک غیر محتاط تحریر

مولانا مودودی کے قلم سے ان کی تفسیر تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۳۱۳ میں سورہ یونس کی آیت ۹۸ کے حاشیہ میں:

"... قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔"

یہ صحیح ہے کہ پیغمبروں کے لئے قرآن مجید نے لغزش اور ذنب کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور ان کی جانب ذنب اور خطیئہ کا انتساب کیا ہے اور ترجمہ میں بہر حال ان کا ترجمہ کرنا ہی ہوگا۔ لیکن تفسیر میں ایسی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اپنی عبارت لکھتے وقت ہر پیغمبر کا ادب و احترام اس کی شان کے لائق ضروری ہے۔ مولانا مودودی ایک مستند و محتاط اہل قلم ہیں ... ایک پیغمبر حق کے لئے یہ الفاظ ... کہ "ان سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔" اور یہ بات جو محض اس قدر قرینہ کے ... کہ یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے ... [illegible]

(صدق جدید لکھنؤ)

کس بات کا انعام

[illegible] ... یہ سوال ... کس بات کا انعام ہے ... [illegible]

مغربی دنیا میں

طلاق ایک مذاق

[illegible] ... طلاق کے مقدمات ... [illegible] ... طلاق ایک مذاق ... [illegible]

[illegible] ... طلاق کے لئے کوشش شروع کر دیتے ...

پیش کئے گئے ... سال ۱۹۰۰ء ... طلاق کے مقدمات دائر کئے گئے جب کہ ۱۹۵۸ء میں یہ تعداد ... تھی۔

سروے ... نے کہا بعض نوجوان جوڑے طلاق کے بجائے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور ہمارے معاشرے میں ایسے جوڑے ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بیس سال سے کم عمر کی شادیاں عموماً ناکام ثابت ہوتی ہیں۔ اگر طلاق کی عدالتوں کے ریکارڈ کا جائزہ لیا جائے تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ بیس سال سے کم عمر کے شادی شدہ جوڑے دو تین سال ازدواجی زندگی گذارنے کے بعد طلاق کے لئے کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ طلاق حاصل کئے بغیر علیحدگی اختیار کر لینے کی وجہ سے ناجائز بچوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۸ء سے لے کر ۱۹۶۰ء تک ناجائز بچوں کی تعداد میں پچاس فیصد اضافہ ہوا۔ ۱۹۵۸ء میں ... ۱۹۶۰ء میں ... اور ... ناجائز بچے پیدا ہوئے۔ اگر ان اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر طلاق کے نتائج پر غور کیا جائے تو ... کے لئے ... زیادہ آسان رہے گا۔ (کوہستان)

[illegible]

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کا ارشاد گرامی

مولانا عبد السلام صاحب ... بعض باتیں ... ملفوظات حضرت مدنی ... شیخ الاسلام نمبر میں شائع ہوئے ... ملفوظ ... اسلام کے نام لیوا ... آئیں ... جماعت اسلامی کے نام سے ... بہت ... صحابہ کرام ... تنقید ... حضرات صحابہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... صحابہ کرام ... اسباب ہو گئے۔

فرمایا ... قرآن ... [illegible]

... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ... [illegible] ... قرآن ... ہو گیا ہے۔

(شیخ الاسلام نمبر ...)

ایک شمع اور بجھی

جمعیت العلماء اسلام کے حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۱۸ مئی شام کو جمعیت العلماء اسلام جھنگ کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا حکیم جان محمد صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم ایک جلیل القدر عالم تحریک ختم نبوت کے نڈر سپاہی اور جمعیت العلماء اسلام کے سرگرم کارکن تھے۔ ان کی اچانک موت کی وجہ سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے جو بظاہر پر ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دیں (آمین) جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن اور زعماء اور ادارہ ترجمان اسلام ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ (آمین) (ادارہ)

قارئین کرام سے

(۱) دس مئی کا اخبار اشاعت پذیر نہیں ہوا تھا۔ بعض احباب کے خطوط آ رہے ہیں کہ دس مئی کا پرچہ ہمیں موصول نہیں ہوا۔ حالانکہ اس سے پہلے شمارہ میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ دس مئی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(۲) بعض جماعتی کارکن اطلاعات دفتر کے کسی آدمی کے نام سے بھیجتے ہیں۔ اس طرح یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ آدمی موجود نہ ہو تو ان کی عدم موجودگی میں ان کا خط دیکھنے کا کوئی مجاز نہیں ہوتا۔ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ اطلاعات اخبار میں شائع نہیں ہو سکتیں یا دیر سے شائع ہوتی ہیں۔ اس لئے اطلاعات وغیرہ ایڈیٹر کے نام ہی بھیجا کریں۔ (مختار احمد حسینی)

مراسلہ

"انعامی بونڈز"

مکرمی: انعامی بونڈز کی وبا جس تیزی سے ملک کے ہر حصہ میں پھیل رہی ہے اس سے شاید ہی پاکستان کا کوئی شہری ناواقف ہو۔ مگر اس موضوع پر ضرورت اس امر کی ہے کہ آیا یہ سلسلہ جائز ہے یا ناجائز۔ میں علماء کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے کاروبار کے متعلق عوام الناس کو آگاہ فرما دیں۔ اور اپنا فریضہ حق ادا کریں۔ (اقبال الدین مجاہد سلانوالی)

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام بجائے اختر کے بجائے خالد محمود رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا جائے دیگر محکموں کے رجسٹروں میں بھی تصحیح کر لی جائے خالد محمود سابق ... اختر ولد ... بشیر احمد ... تحصیل ... ضلع گجرات

وی۔ پی۔ واپس نہ کیجئے

ایسے ادارہ کو نقصان ہوتا ہے

امریکہ کی ریشہ دوانیاں

(بقیہ صفحہ ۳)

اپنے مخالف سے عہدہ برآ ہو سکے۔ یہ بات پاکستان کے معاملہ میں امریکہ کی موجودہ روش سے صاف صاف عیاں ہے اسی طرح عرب کے معاملات بھی وہ نہیں چاہتا کہ وہاں کوئی ایسا زبردست سیاسی تغیر آجائے جو پورے عرب کو متحد کر دے جس کے نتیجہ میں اسرائیل کا ختم ہو جانا یقینی ہے اگر اردن اور سعودی عرب کی شاہیتیں جداگانہ طور پر محفوظ و علیحدہ رہتی ہیں، مصر، شام، عراق وغیرہ کا وفاق بنتا بھی ہے تو نہایت کمزور سا، تو اس صورت میں اسرائیل کے وجود کو کون چیلنج کر سکتا ہے۔ اور پھر ان علیحدگیوں کی موجودگی میں تمام مسلم ملکوں کا آپس میں مل بیٹھنا ہی ممکن نہیں۔ اسی طرح اسلامی اتحاد کا خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ امریکہ ایک طرف اسرائیل کو بچانے کے لئے اردن اور سعودی عرب کے نوابوں کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے۔ دوسری طرف عرب وفاق کے منصوبے کو ناصر کی قیادت میں تکمیل تک پہنچا دینے کے بجائے چاہتا ہے کہ مسٹر بیطار کی صدر بعث پارٹی کی قیادت میں انجام تک پہنچے اس لئے کہ پہلی صورت میں یہ ایک تو وفاق بھی کمزور رہے گا اور دوسرے اس کی باگ ڈور عرب قومیت کے داعی غیر اسلامی عنصر کے ہاتھوں میں ہو گی۔

امریکہ کی یہ روش اور اس کی یہ پالیسی عرب اتحاد کو تاخیر میں تو ڈال سکتی ہے لیکن اسے ختم نہیں کر سکتی اور جو کام آج امن و سکون سے انجام پا سکتا ہے وہ کل خون خرابے کے بعد انجام پائے گا لیکن اس روش کا جو ہولناک پہلو ہے وہ امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے لئے خوش آئند نہیں اور پوری انسانیت کے لئے بھی امید افزا نہیں ہے امریکہ کی اس روش نے ہی اشتراکیت کے قدم جمائے اور اب اس کی یہی روش اشتراکی نظریات کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کا موقعہ دے رہی ہے۔ اشتراکیت سے خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کے لئے آخری سہارا اسلامی نظام حیات ہے جو ایک طاقتور شکل میں دنیا کے سامنے موجود ہے۔ اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ مسلمان ملکوں اور عالم عرب کو اس بات کا آزادانہ موقعہ ہے کہ وہ پورے وقار کے ساتھ اس کو اختیار کریں۔ اور ان تمام غیر اسلامی اثرات سے پاک ہو جائیں جو برطانیہ، فرانس اور امریکہ کی بالواسطہ اور بلاواسطہ مداخلت سے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ آج قائم ہونے والا عرب اتحاد اور مسلم ممالک کا وفاق اسلامی نظام حیات کا خوش گوار گہوارہ ثابت ہو سکتا ہے اور عالم انسانیت کو امن و آسودگی کی ایک نئی شاہراہ پر ڈالا جا سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ مغرب و مشرق یکساں طور پر اپنے بقاء و تحفظ کا سامان بہم پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن ان رکاوٹوں کے بعد کل قائم ہونے والا عرب اتحاد، اندیشہ ہے کہ اسلامی عزائم سے یکسر خالی ہو گا اور غالباً اشتراکی عفریت کا ہمنوا ہو کر خود امریکہ اور اس کے وجود و بقا کے لئے مہلک خطرہ ثابت ہو گا بیچاری اردن و سعودی عرب کی نوابیاں اور اور یہودی سلطنت کا حصار اس کے سامنے تنکوں کے پل ہوں گے جو سیلاب کی ایک رو میں بہہ جائیں گے۔ اور جس کی لہروں سے لندن، پیرس اور واشنگٹن کی دیواریں بھی محفوظ نہ رہ سکیں گی ؎

وہ جو ایک فتنۂ فردا نظر آتا ہے مجھے
اُس کے اٹھتے ہی نہ ہو جائے یہ دنیا غم نشاں، تمام

پاک و ہند کی "اسلامی تاریخ" کو نصاب سے خارج کیا جائے

اخوان الطلباء کے ناظم مسٹر شہریار احمد نے مطالبہ کیا ہے کہ پاک و ہند کی "اسلامی تاریخ" نامی کتاب کو نصاب سے خارج کیا جائے۔ کیونکہ اس میں قادیانیوں کو مسلمان شمار کر کے عامۃ المسلمین کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب کے صفحہ ۸۱۵ پر احمدیہ تحریک کو غیر ممالک میں اشاعت اسلام کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے جو غلط فہمیوں کا موجب بن سکتا ہے۔ کیونکہ جب احمدی مسلمان ہی نہیں تو وہ اشاعت اسلام کے ذمہ دار کس طرح ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب انٹر کا طالب علم جس کی دینی معلومات وسیع نہیں ہوتیں اسے پڑھے گا تو وہ احمدیت کو ایک خادم اسلام تحریک سمجھنے لگے گا اس طرح اس کے عقائد بگڑ جائیں گے۔

مسٹر شہریار احمد نے مزید کہا کہ اس کتاب کے صفحہ ۸۴۳ پر مارچ ۱۹۵۳ء کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کا درجہ دیا جانے والے مطالبے کو محض پنجاب کے مذہبی لیڈروں کے ایک بلند آہنگ گروہ کا مطالبہ قرار دیتے ہوئے اسے آگ سے تعبیر کیا گیا ہے جو قطعی جانبدارانہ تجزیہ ہے اس لئے کہ یہ پنجاب کے مذہبی لیڈروں کے کسی بلند آہنگ گروہ کا مطالبہ نہیں بلکہ پورے پاکستان کے مسلمانوں کے دلوں کی آواز تھی اور یہ کوئی انتشار پسندانہ اور امن سوز مطالبہ بھی نہ تھا۔

انھوں نے اس پر حیرت کا اظہار کیا کہ کتاب ڈاکٹر ریاض الاسلام ڈاکٹر ایم۔ اے رحیم اور ڈاکٹر عبد الحمید جیسے ذمہ دار اصحاب کی تصنیف ہے اور اس کے بورڈ آف ایڈیٹرس کے چیئرمین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ہیں جو سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ کے ڈائرکٹر ہیں۔

تنقید و تبصرہ

تبصرہ کے لئے مطبوعات کی دو جلدیں ارسال فرمائیں

ہمارے دَور کے چند علماء حق

تالیف :- سید امین گیلانی
قیمت :- اڑھائی روپے (۲/۵۰)
صفحات ۲۷۰ سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$
ملنے کا پتہ - مکتبہ احباب شیخوپورہ
(۲) مکتبہ ترجمان اسلام - بیرون دہلی گیٹ لاہور

"سید امین گیلانی" نام آتے ہی ذہن میں ایک خلیق، شریف الطبع اور منکسر المزاج ایسی شخصیت کا چہرہ مہرہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ جس کی شاعرانہ عظمت، اور جس کی پُر تاثیر آواز کے جگہ جگہ چرچے ہیں۔

امین گیلانی کا کلام علماء حق کے افکار و نظریات اور ان کے مجاہدانہ کارناموں کی تشریح و توضیح کی ایک منہ بولتی تصویر کا درجہ رکھتا ہے۔ ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں امین گیلانی کے سریلے نغمات اور وجد آفرین نظموں نے فضا میں ایک گونج اور ایک ارتعاش پیدا نہ کیا ہو۔ انہی اوصاف و محاسن کی حامل شخصیت نے "ہمارے دَور کے چند علماء حق" کے عنوان سے ایک ایسی کتاب شائع کی ہے۔ جس میں حضرت مولانا حماد اللہ صاحب سندھی، حضرت مولانا احمد علی صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائے پوری اور حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ تعالیٰ کے مجلسی اور خطبات و تقاریر کے منتخب کلمات و فرمودات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ کتاب کے بعض مندرجات اگرچہ مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن حضرات قارئین کے لئے ایک جگہ ان کا مہیا کر دینا ایک قابل ستائش پیش کش ہے۔

جس طرح امین گیلانی کی شخصیت میں ان کے خلوص اور علماء حق کے ساتھ گہری عقیدت کی وجہ سے ایک جاذبیت اور کشش نمایاں ہے اسی طرح ان کی تالیف کردہ کتاب "ہمارے دور کے چند علماء حق" میں ایسی جاذبیت پائی جاتی ہے کہ کتاب کے مطالعہ شروع کر دینے کے بعد اسے ختم کئے بغیر کتاب چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ مذکورہ جلیل القدر شخصیات کے متوسلین اور مریدین سے بالخصوص اور اہل حق کے معتقدین و متبعین سے بالعموم یہ گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور اپنے حلقۂ اثر میں اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا اہتمام کریں۔ مدارس عربیہ کے دار المطالعوں اور دوسری لائبریریوں میں اس کتاب کا وجود از بس ضروری ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ مقبولِ خلائق بنائے۔ آمین۔

تحقیق فدک

مصنف : حضرت مولانا احمد شاہ بخاری مدظلہ۔
قیمت : چار روپے۔
صفحات ۳۸۴۔
ملنے کا پتہ : مکتبۃ الفاروق چوکیرہ ضلع سرگودھا

مولانا سید احمد شاہ بخاری مدظلہ العالی کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ الفاروق سرگودھا کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے پاکستان کے علمی حلقوں میں اپنا ایک بلند مقام حاصل کر چکے ہیں۔ آپ نے اس عرصہ میں شیعی معتقدات کے مقابلہ میں مسلک اہل سنت والجماعت کی وضاحت اور اشاعت کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں ناقابلِ فراموش ہیں۔

مولانا احمد شاہ صاحب نے "تحقیق فدک" کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب شائع کر کے علماء کرام اور بالخصوص مناظرین و مبلغین اسلام کے لئے ایک قابلِ قدر، لائق تحسین اور معلومات افزا لٹریچر فراہم کر دیا ہے۔

مولانا بخاری صاحب نے کتاب کی ترتیب و تدوین میں بڑی محنت اور کاوش سے کام لیا ہے کتاب کے گہرے مطالعہ سے ایک قاری کے ذہن پر مولانا کے علم و فضل اور ان کی ریسرچ و تحقیق کا ایک عجیب اثر مرتسم ہوتا ہے۔

"تحقیق فدک" کے بیشتر ابواب مشہور شیعہ مجتہدین اور ذاکروں کے اعتراضات کے جواب پر مشتمل ہیں۔ یہ کتاب بحیثیت مجموعی اس قابل ہے کہ اسے مدارس عربیہ کے کتب میں شامل کیا جائے۔ اور طلبا کو اس سلسلہ کے پیچیدہ پیچیدہ مسائل سے روشناس کرایا جائے۔

"تحقیق فدک" کی کتابت و طباعت دیدہ زیب ہے اور قیمت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ (الحسینی)

سلانوالی میں
ترجمان اسلام
کا تازہ پرچہ ملنے کا پتہ :- جناب جمال الدین مجاہد محمود سویٹ مارٹ - مین بازار سلانوالی

ضلع منٹگمری کے جمعیۃ علماء اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب متوجہ ہوں

ضلع منٹگمری کے جملہ احباب کو معلوم ہوگا کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کا ضلعی انتخاب عمل میں آچکا ہے۔ اس لئے ضلع بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کے کام کو وسیع پیمانہ پر عمل میں لانے کے لئے ضلع بھر کے جملہ احباب و متعلقین جمعیۃ سے درخواست ہے کہ فوری طور پر اپنے اپنے حلقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لاکر جمعیۃ کی توسیع کی کوشش کریں اور ضلعی دفتر اوکاڑہ میں اطلاع دیں نیز منٹگمری۔ چیچہ وطنی۔ عارف والہ۔ پاک پتن۔ دیپالپور۔ رینالہ خورد۔ کبیر والہ۔ ملکہ ہانس۔ ہڑپہ کے احباب سے خصوصی اپیل ہے کہ اپنے اپنے علقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لاکر دفتر ضلع کو مطلع فرمائیں۔ اگر جمعیۃ کا بر وقت انتخاب نہ کیا گیا تو آئندہ چل کر ہمیں دقت کا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے جمعیۃ کے قیام میں پوری سعی فرمادیں اور وقتاً فوقتاً دفتر کو اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ جمعیۃ کے کسی مبلغ کو بلاکر یا خود حاضر ہوکر جمعیۃ کے لئے عوام کا تعاون حاصل کیا جاسکے لہٰذا جملہ احباب اس طرف خاص کر توجہ فرمائیں خط و کتابت کے لئے پتہ نوٹ فرمائیں

(مولانا) محمد اسحٰق سلیمی ناظم جامعہ مدنیہ جی ٹی روڈ اوکاڑہ و ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری)

مکتوب بنوں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی تنظیمی رفتار

ضلع بنوں میں علاقہ ناریہت وسیع سرسبز اور آباد خطہ ہے جس میں اکثر دیوبندی مسلک کے علماء کرام موجود ہیں۔ مگر اب تک وہاں کے با اثر علماء کرام غیر منظم تھے۔ ۸ مئی بروز بدھ مدرسہ صدیقیہ کے سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث حقانیہ اکوڑہ خٹک اور حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نائب امیر جمعیۃ علماء سرحد تشریف فرما ہوتے۔ اس موقع پر شاہ صاحب امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ ضلع نے بعد نماز عصر مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا جس کا اعلان کیا گیا۔ علاقہ بھر کے تمام علماء کرام اور دین دوست مسلمانوں نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث حقانیہ نے صدارتی فرائض ادا فرماتے ہوئے بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ ملکی حالات۔ موجودہ دور کے فتنے۔ علمائے کرام کی ذمہ داریاں اور تنظیم کی اہمیت جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر پوری روشنی ڈالی۔ ۹ مئی کی صبح کو حضرت شیخ الحدیث صاحب اکوڑہ خٹک و حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب و حضرت مولانا شاہ صاحب امیر ضلع اور مولانا حمید اللہ نیازی ناظم اعلیٰ ضلع سرائے نورنگ تشریف لے گئے نورنگ میں متعدد با اثر اشخاص کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ دس بجے سپینل مانگہ میں صمہ خیل کلاں تشریف لے گئے۔ مولانا سراج الدین صاحب المعروف بہ ماذون صاحب کے ساتھ ملاقات کرکے حضرت شیخ الحدیث صاحب اکوڑہ نے جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ وہ گہری عقیدت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوتے۔ بعد ازاں نورنگ تشریف لے گئے۔ ماذون صاحب نے نمایندہ خصوصی مولانا محمد شمیر بھی ساتھ تھے اور یہاں سے گنڈہ بجان چلے گئے۔

حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب ذکوڑی ہر سہ برادران کے سابقہ محبت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے اور مولانا عبدالجبار صاحب ذکوڑی علاقہ مار کی تشکیل کے لئے کنوینر مقرر کئے گئے اجلاس کیلئے ۱۹ مئی بروز اتوار بمقام گنڈی خانخیل مکان صاحبان ذکوڑی ۸ بجے صبح مقرر کیا گیا جس میں شاہ صاحب امیر ضلع اور مولانا حمید اللہ نیازی ناظم اعلیٰ ضلع شرکت فرمائیں گے علاقہ مار طوگا اندہ سرائے گجیلا نا عوز یوالہ وعرضا انہ کوٹ کشمیر نا کرم کنوینر نے اطلاعات جاری کیں۔ یہ ایک عالیشان انتخابی اجلاس ہوا۔ پھر یہ حضرات بنوں تشریف فرما ہوتے۔

کارروائی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر

۱۰ مئی۔ بعد نماز جمعہ تین بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک اور قرآنی آیات اور حدیث رسول پاکؐ کا ترجمہ جناب محمد رفیق ناظم دفتر نے پڑھ کر سنایا۔

(۱) ایجنڈے کے مطابق ماہ اپریل آمد و خرچ کا حساب پیش کیا گیا۔

(۲) قربانی کی کھالوں کی رپورٹ پیش کی گئی۔ جوکہ کل آمدن مبلغ / ۲۰۰ روپیہ کے قریب قیمتی ہے بعد ازاں اراکین مجلس شوریٰ کو مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے خطاب فرمایا جس میں جمعیۃ کے کام کو تیز تر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(۳) جناب شیخ خلافت علی صاحب خازن جمعیۃ کا استعفیٰ منظور کیا گیا اور ان کی جگہ شیخ محمد بلال صاحب آفتاب بوٹ ہاؤس امین بازار سرگودھا کو نیا خازن منتخب کیا گیا۔

دارالمطالعہ کے افتتاح کے لئے مولانا مفتی محمود صاحب کا اسم گرامی تجویز ہوا اور فیصلہ کیا گیا کہ جناب مفتی صاحب سے ٹیلیفون پر بات کرکے جلسہ تاریخ حاصل کی جائے (واضح رہے کہ جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کی جانب سے عیدگاہ روڈ بلاک نمبر ۱۸ میں دارالمطالعہ کے لئے جگہ حاصل کرلی گئی ہے۔ دارالمطالعہ میں روزنامے۔ ہفت روزہ رسائل اور ماہ نامے دینی جرائد اور اسلامی کتب رکھی جائیں گی۔

(۴) دارالمطالعہ کے اوقات کے متعلق فیصلہ ہوا کہ فی الحال ۴ بجے تا ۷ بجے شام تک دارالمطالعہ کھولا جائے اور جمعہ و اتوار کو صبح ۸ بجے تا ۱۱ بجے دوپہر بھی کھولا جائے۔ دارالمطالعہ کے لئے نئے آدمی کا اختیار امیر صاحب کو دیا گیا۔

(۵) دارالمطالعہ کے افتتاح کے انتظامات کے لئے پانچ رکنی کمیٹی بنائی گئی جس کے امیر شیخ محمد رفیق صاحب ہوں گے۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام موضع بودلہ ضلع جہلم کا بیان

امیر جمعیۃ علماء اسلام موضع بودلہ مولانا محمد شریف عابد نے وزیر صحت و بنیادی جمہوریت مسٹر عبدالقادر سنجرانی کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ سنجرانی صاحب کا یہ بیان کہ عائلی قوانین اسلام کے عین مطابق ہیں۔ روزنامہ تعمیر بروز ہفتہ ۱۸ مئی مطابق ۲۱ ذوالحجہ پڑھ کر اہل علم حضرات پر واضح ہوگیا ہے کہ سنجرانی صاحب اسلامی تعلیم سے دور نہیں بلکہ علم تاریخ سے بھی بالکل کورے ہیں۔ سنجرانی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عائلی قوانین سراسر اسلام کے خلاف ہیں انکو اسلام کے عین مطابق کہنا اسلام کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش ہے۔ ان عائلی قوانین کی بعض دفعات اکبر کے دین الٰہی کے عین مطابق ضرور ہیں۔ جن سے ملت مسلمہ بیزار ہے۔

منڈی لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

۱۶ مئی کو بعد نماز ظہر جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ "جمعیۃ کے لئے دفتر کا انتظام کیا جائے اور جمعیۃ کا دعوت نامہ" پمفلٹ جو ایک ہزار چھپ کر آگیا ہے اس کو منڈی کے عوام اور دیہات میں تقسیم کیا جائے اور حاضرین اجلاس سے چندہ کی اپیل بھی کی گئی۔ ۲۵/۴۸ روپے جمع ہوتے۔ مزید لوگوں نے چندہ دینے کا وعدہ بھی کیا ہے حاضرین اجلاس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ باہر سے علماء کرام کو دعوت دیکر بڑھتی ہوئی مودودیت کی روک تھام کرکے جمعیت کی سرگرمیوں کو تیز کرکے باقاعدہ کام کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس مولانا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں اپیل کرتا ہے۔ کہ مولانا صاحب جمعیت میں شامل ہوکر جماعت کی حوصلہ افزائی فرماویں اور (جمعیت کا دعوت نامہ) کا پمفلٹ تقسیم کرنے کے لئے مولانا محمد عبداللہ صاحب اور صوفی لیسین صاحب نے اپنے ذمے لیا اور اجلاس آئندہ ۲۳ مئی کو مقرر کرکے برخاست ہوا۔ دفتر کا کام جناب ملک شریف محمد صاحب بشیر احمد صاحب مالک پاک جنرل اسٹور نے

ہوشیار رہیں ؟

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم جامع مسجد لائل پور کی طرف سے صرف شہر لائل پور میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے مولانا محمد رمضان شوق کی تقرری ہے۔ بیرون شہر لائل پور مدرسہ کا کوئی سفیر مقرر نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی صاحب مدرسہ کی طرف سے چندہ طلب کرے تو بالکل نہ دیا جائے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ بعض لوگ مدرسہ کے نام سے چندہ مانگتے ہیں۔

محمد عبدالسلام۔ ناظم مدرسہ

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل ارشاد صحیح طور پر ہوسکے۔ (ناظم دفتر)

ہمارے دور کے چند علماء حق

سید امین گیلانی کی مایۂ ناز تصنیف "ہمارے دور کے چند علمائے حق" بلکہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے طلب کریں قیمت دو روپے ۵۰ پیسے۔ جو حضرات اڑھائی روپے پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں گے ان کو محصول ڈاک معاف ہوگا۔

آسان عربی قاعدہ

یہ قاعدہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے اس میں سہولت اور اختصار کی رعایت رکھی گئی ہے۔ چونکہ ابتداء میں بچے کا ذہن سہل اور مختصر قاعدے کو چاہتا ہے۔ چنانچہ یہ قاعدہ جو آپ کے پیش نظر ہے اسی خیال کا مظہر ہے مصنف نے اپنے بیس سالہ تدریسی تجربے کے بعد اسے لکھ کر ایک اہم دینی خدمت سرانجام دی ہے۔ یہ قاعدہ جو ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ساتھ ہی نماز اور آیۃ الکرسی وغیرہ لکھی گئی ہے کاغذ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ قیمت صرف تین آنے۔ پانچ سے زیادہ قاعدے کے خریدار کو ۲۵ فی صد کمیشن دیا جائے گا۔ جس قدر قاعدے درکار ہوں مندرجہ ذیل پتوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

(۲) مولانا عبدالحلیم صاحب خطیب جامع مسجد موتی ویسٹریج۔ راولپنڈی

ادارہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

Phone No. 67715 Regd. L No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol 6 | 24 May, 1963 29 Zul Haj 1382 Hijri | No. 19

اہم خبریں

○ قاہرہ - الجزائر کے وزیر اعظم بن بلا پانچ روزہ سرکاری دورہ پر یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر صدر ناصر اور مصری حکام نے ان کا شاندار استقبال کیا۔

○ متحدہ عرب جمہوریہ اور الجزائر زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

○ قاہرہ: ایک اسرائیلی جاسوس کو سزائے موت دی گئی جو بظاہر تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ لیکن در پردہ جاسوسی کی خدمات سر انجام دے رہا تھا۔

○ بغداد - عراقی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ عراقی قومی رضاکاروں میں عرب کے دوسرے ممالک کے باشندوں کو بھی بھرتی کیا جائے۔

○ بیروت: شام، عراق اور مصر کی حکومتوں نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا ہے کہ شام میں جو کشمکش صدر ناصر کے حامیوں اور بعث پارٹی کے درمیان پائی جاتی ہے اس کا اثر عرب وفاق پر نہیں پڑے گا۔ شام کے نائب وزیر جو صدر ناصر کے سخت حامی ہیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ نئی کابینہ صرف صدر ناصر کے حامیوں پر مشتمل ہوگی۔ بعث پارٹی کو اس میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

○ ری آفاہیں شاہ سعود کی حالت تشویشناک ہے ان کے معالج ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ان کے پیٹ میں پھوڑا ہے اور اپریشن کے بغیر اس کا دور ہونا ناگزیر ہے۔

○ قاہرہ: مصری حکومت نے اپنے چندے کے طور پر عرب لیگ کو ڈھائی لاکھ مصری پونڈ دیئے ہیں۔

○ راولپنڈی - ۷ مئی - بنیادی حقوق کے بل کی سلیکٹ کمیٹی نے ایک سب کمیٹی قائم کر دی ہے - یہ کمیٹی ان تمام قوانین کا جائزہ لے گی جو انقلاب سے ابتک حکومت نے وضع کئے اور جنھیں حکومت برقرار رکھنا چاہتی ہے - یہ کمیٹی وہ اصول وضع کرے گی جن کے تحت متنازعہ قوانین کا جائزہ لیا جائے گا۔

○ اقوام متحدہ - کویت اقوام متحدہ کا رکن بن گیا ہے۔

○ لاہور - طلبہ کالج میگزین کے نئے ایڈیٹر مختار احمد حیلی منتخب ہوئے ہیں۔

○ عمان - یروشلم کے درمیان حاجیوں کی ایک بس الٹ گئی - گیارہ افراد جاں بحق ہوئے اور ۲۲ افراد مجروح۔

○ راولپنڈی - پاکستان کے آئندہ انتخاب مئی ۱۹۶۵ء کو بالغ رائے دہندگی کے اصول پر ہوں گے - صدر کے انتخاب میں ایک لاکھ بیس ہزار منتخب ارکان حصہ لیں گے - صدر کا انتخاب بنیادی جمہوریتوں کے ممبر کریں گے۔

○ سری نگر - مقبوضہ کشمیر کے وزیر بخشی غلام محمد نے کہا ہے کہ کشمیر ہندوستان کا جزو لاینفک ہے اس رشتے کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی۔

○ مردان - وزیر داخلہ امور کشمیر خان حبیب اللہ خاں نے کہا ہے - کہ ہو سکتا ہے کہ پاکستان کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرے اس سے قبل مصالحت کنندہ وفت کا تعین اور دوسرے امور کا پہلے سے تصفیہ ضروری ہے۔

○ اقوام متحدہ میں متعدد ممالک کے مندوبین نے عرب جمہوریہ کے نائب سیکرٹری برائے اقوام متحدہ ہیڈکوارٹرز مسٹر عمر لطفی کی وفات کو اقوام متحدہ کے ایک قابل قدر شخصیت سے محروم ہو جانا قرار دیا ہے۔

○ لاہور - حکومت مغربی پاکستان نے گندم کی قیمت میں ایک روپیہ فی من کے اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ کراچی - مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کا درس قرآن ریڈیو آئندہ نشر نہیں کریگا۔

○ نئی دہلی مسئلہ کشمیر پر مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں - پاکستان اور بھارت میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

نشستند گفتند برخاستند

قدرت کی تنبیہ

○ گذشتہ روز چٹاگانگ کے مقامی بازار حسن میں خوفناک آتشزدگی سے "بیچاری" پانچسو طوائفیں گھر سے بے گھر ہو گئی ہیں - اس آتشزدگی سے ساٹھ مکان جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ اس طرح بازار حسن ماند پڑ گیا۔

○ بیروت - صدر ناصر اور الجزائر کے وزیر اعظم سید احمد بن بللہ کے درمیان الجزائر کے عرب ممالک کے وفاق میں شامل ہونے پر سمجھوتا ہو گیا ہے۔

○ نئی دہلی - بھارتی حکومت نے مغربی طاقتوں سے اسلحہ ہتھیانے کے لئے یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ چین نے بھارت کی سرحدوں پر فوجیں جمع کرنی شروع کر دی ہیں۔

○ قاہرہ - شیخ الازہر محمود شلتوت نے دولت عظیمہ کے موضوع پر ایک اعلان میں عرب وفاق پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ وفاق عرب ممالک کا آخری نصب العین نہیں بلکہ عالم اسلام کے اتحاد کی طرف بھی ابتدائی قدم ہے - جس پر چل کر دنیائے اسلام ایک بہترین امت ثابت ہو سکتے ہیں۔

○ دمشق - شام کے وزیر اعظم نے امریکہ اور برطانیہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ عرب وفاق کو تباہ کرنے کے لئے مصنوعی بحران پیدا کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ان کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا شامی وزیر اعظم نے کہا کہ اردن پر اسرائیلی حملہ کو روکنے کے لئے شامی افواج کو زیادہ طاقتور بنایا جائے گا۔

○ لاہور ۱۸ مئی کو مختلف سیاسی پارٹیوں کا ایک جلسہ عام ہوا جس میں دفعہ ۱۲۴ الف کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا نیشنل عوامی پارٹی پشاور کے ارباب سکندر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سب لیڈروں نے آئین کے خلاف تقاریر کی ہیں میں کہتا ہوں یہ قانون اچھا ہے اسی قانون کی برکت سے ہم سب ایک پلیٹ فارم پر آ گئے ہیں انہوں نے اپنی تقاریر میں اس بات کا اظہار کیا کہ اگر ہمارے اتحاد کی یہی صورت رہی تو بہتر ہے - ورنہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں سردار ظفر اللہ ہمیں غدار نہ کہیں اور ہم انہیں امریکہ کے پٹھو۔

اطلاعات

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ [...]

کا عزم پشاور و نوشہرہ چھاؤنی

۲۱ مئی ۱۹۶۳ء کی شام کو بذریعہ خیبر میل حضرت مولانا عبید اللہ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈاکٹر مناظر حسین نظر ایڈیٹر خدام الدین - جمعیۃ علماء اسلام کے جلسہ میں شرکت کیلئے پشاور روانہ ہوں گے۔ اور ایک دو دن قیام کے بعد ۲ جون اتوار کی شام کو نوشہرہ چھاؤنی روانہ ہو جائیں گے اتوار وہاں ہی قیام فرمائیں گے - جماعتی کارکن اس سنہری موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

(ناظم مرکزی دفتر لاہور)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حضرت مولانا امیر الدین صاحب

مورخہ ۲۳ مئی ۶۳ء بروز جمعرات کو انجمن اشاعت اسلام اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام روشنی چوک میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں امام الواعظین حضرت مولانا امیر [...] صاحب جلال آبادی بعد نماز عشاء خطاب فرمائیں گے اور ۲۴ مئی کو غلہ منڈی کی مسجد میں خطبہ [...] دیں گے۔

مدرسہ قادریہ حنفیہ چک ۳۷۶ ج ب کے تبلیغی جلسے

ٹوبہ ٹیک سنگھ سے عتیق لدھیانوی صاحب اطلاع [...] ہیں کہ مدرسہ قادریہ حنفیہ چک ۳۷۶ ج ب [...] کے جلسے مورخہ ۲۴ تا ۲۷ مئی ۶۳ء کو چک [...] میں منعقد ہو رہے ہیں جس میں امام الواعظین حضرت مولانا امیر الدین صاحب جلال آبادی حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب منٹگمری اور مولانا محمد [...] لدھیانوی صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری [...] شرکت فرما رہے ہیں۔

مبلغ کی ضرورت

لاہور کے دفتر تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک اچھے مقرر مبلغ کی فوری ضرورت ہے - تفصیل کے لئے مرکزی دفتر تحفظ ختم نبوت ملتان کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(مولانا) قاضی احسان احمد شجاع آبادی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ۷ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۱ ○ جمعہ ۲۸ شعبان سنہ ۱۳ھ مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۶ ء ○ نمبر (۴)

دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور میں پریس کانفرنس سے

قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی اور ناظم جمعیت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

سرکاری بنچوں کے افسوسناک رویہ پر نکتہ چینی

لاہور ۱۶ جنوری؛ رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے یہاں اسلامی اصولوں کے منافی فیصلوں کو عدالت میں چیلنج کرنے کا اختیار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ اسلامی حکومت میں کوئی قرارداد بھی اسلامی قانون کے منافی منظور نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن قومی اسمبلی میں سرکاری ارکان کی اتنی اکثریت ہے کہ حکومت جو بل چاہتی ہے کسی مزاحمت کے بغیر منوا لیتی ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آئین کی دفعہ جس کی رو سے اسمبلی کے کسی فیصلے کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا میں ترمیم کی جائے کہ جب بھی کوئی اسمبلی اسلامی اصولوں کے خلاف کوئی فیصلہ کرے تو اس کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکے۔

آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اوقاف کی تحویل میں جو مساجد ہیں ان کے منتظم علماء مقرر کئے جائیں انہوں نے کہا کہ اس وقت جو لوگ ان مساجد کے منیجر منتظم ہیں وہ مساجد کے مسائل سے بالکل بے بہرہ ہیں جس کی وجہ سے نظام اتنا ناقص ہوگیا ہے کہ آئمہ اور مؤذن حضرات کو تنخواہ تک وقت پر نہیں ملتی۔

جماعت اسلامی کا سیاسی پراپیگنڈا۔ حضرت مفتی صاحب نے جماعت اسلامی پر الزام لگایا کہ وہ غلاف خانہ کعبہ کے نمونہ کی تیاری کو سیاسی پراپیگنڈہ کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔

آپ نے ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ بکری شاط کی نگرانی میں جو سعودی عرب سے محض غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے آئے تھے کام مکمل ہوا ہے اور جماعت اسلامی یا مولانا مودودی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ جماعت اسلامی نے حقائق کو غلط رنگ دیا ہے اور اس کی تیاری کے لئے خود کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے

حضرت مفتی صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وفاق المدارس العربیہ کی سند کو تسلیم کیا جائے اور علماء کو فاضل عربی جیسے حقوق دئے جائیں۔

علماء کا بورڈ قائم کرنے کا بل

مجوزہ بورڈ موجودہ قوانین پر نظر ثانی کریگا

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں علماء کا بورڈ قائم کرنے کا ایک بل پیش کیا جائے گا۔ یہ بورڈ. علماء اور قانونی ماہرین پر مشتمل ہوگا۔ ان تمام قوانین پر نظر ثانی کرے گا۔ جو ملک میں برطانوی راج کے بعد سے نافذ ہیں اور انہیں اسلامی احکام کے مطابق بنانے کے لئے ان میں ضروری ترامیم کی سفارش کریگا

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا مجوزہ قوانین اسلامی نہیں۔ اس بنا پر ان اصولوں کے خلاف ہیں جن کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا تھا ضروری ہے کہ عوام کی خواہشات کے مطابق ان قوانین کو تبدیل کیا جائے۔

حضرت مفتی صاحب نے اس بات پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ جب ہم نے گزشتہ سیشن میں یہ پاس شدہ تجویز کہ موجودہ قوانین کو کتاب وسنت کے مطابق کیا جائے پر آج تک عمل نہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو انجہانی وزیر قانون مسٹر منیر نے صاف انکار کر دیا کہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

عائلی قوانین جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اس پریس کانفرنس میں قومی اسمبلی کے ارکان سے اسمبلی کے ڈھاکہ اجلاس میں عائلی قوانین کے تنسیخ کے بل کی حمایت کرنے کا مطالبہ کیا۔ حضرت مولانا نے مزید فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد پاکستان کے تمام اضلاع کا دورہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ عوام عائلی قوانین کو پسند نہیں کرتے۔ اس وجہ سے ان قوانین کو منسوخ ہونا چاہیئے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا تین افراد پر مشتمل وفد ۱۸ جنوری کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہوگا۔ وفد مشرقی پاکستان کے ارکان قومی اسمبلی کو موجودہ آئین میں ترامیم اور عائلی قوانین کی منسوخی کے متعلق ہم خیال بنانے کی کوشش کرے گا اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کے سلسلہ میں مقامی علماء اور جماعتوں سے تبادلہ خیالات کرے گا (وفد روانہ ہو چکا ہے)

حضرت مولانا نے مزید فرمایا کہ صوبائی اسمبلی میں سرکاری بنچوں کی طرف سے معاشرہ کو اسلامی بنانے کے متعلق ہر قرارداد کی مخالفت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان نمائندوں کو عوام ہی مجبور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ معاشرہ کو اسلامی قالب میں ڈھالنے سے متعلق قراردادوں کی حمایت کیا کریں۔

آپ نے فرمایا کہ خون بہا اور مرتد سے متعلق ضمن قراردادیں سرکاری بنچوں کی مخالفت کی وجہ سے ایوان میں زیر بحث نہ آسکیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ قصاص قرآن کے عین مطابق ہے لیکن اگر فریقین خون بہا پر رضامند ہو جائیں تو اس سے خاندانوں کی دشمنی (باقی صـ پر)

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی مدظلہ کا فتویٰ

مودودی فرقہ کے پروپیگنڈے کا جال تار تار ہوگیا

عام مسلمان مودودی لٹریچر پر اعتماد نہ کریں نہ اس کی جماعت میں شریک ہوں

مودودیوں کے بارہ میں دیوبندی۔ بریلوی اور اہلحدیث وغیرہ تمام فرقوں نے باقاعدہ فتووں کی صورت میں اس فتنہ سے بچنے کی ہدایت فرمائی تھی

۔ پاک و ہند کے سب سے بڑے مفتی حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ خود مودودی صاحب نے اپنی کتاب رسائل و مسائل حصہ دوم میں نقل کیا ہے (تاکہ اس کی تردید کرے) حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح اور مولانا محمد اسماعیل صاحب اہل حدیث (گوجرانوالہ) کی تو تصنیفیں مودودی کے خلاف موجود ہیں مگر بعض آدمیوں نے پروپیگنڈے کے فن میں شیطان کے بھی کان کترنے ہیں۔ پچھلے دنوں حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری رکن موتمر عالم اسلامی۔ مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی نے رحیم یار خاں میں پریس کانفرنس میں ایک بیان دیا تھا۔ جس کو بعض اخباروں نے ہوبہو شائع کر کے دیانتداری کا ثبوت دیا مگر مودودیوں نے اس کو مسخ کر کے اور اپنے مطلب کا بنا کر شائع کرایا۔ جس کی مولانا موصوف کو تردید کرنی پڑی اسی طرح چند دن پہلے کراچی کے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق مفتی دارالعلوم دیوبند کا ایک پرائیویٹ خط شائع کر کے اپنی بددیانتی پر مہر لگاتے ہوئے مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ گویا مودودی فرقہ کی گمراہیوں کے خلاف صرف حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہی لکھتے یا کہتے ہیں باقی کوئی بھی مخالف نہیں ایک تازہ دجل سنیئے۔ جب اخبارات میں حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں کے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی کا فتویٰ شائع ہوا جس میں مودودیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا گیا تھا۔ تو مودودیوں نے دوسرے اخبار میں تردید کر دی کہ یہ حضرت مولانا کا فتویٰ نہیں ہے۔ انہوں نے تردید کر دی ہے۔ مگر جب دونوں اخبار ان کی خدمت میں پیش کئے گئے تو انہوں نے مودودی دجل و فریب کے بخیے ادھیڑتے ہوئے صاف صاف فرمایا کہ دوسرے اخبار نے بالکل غلط لکھا ہے۔ میں نے مودودی کی کتابیں خود دیکھی ہیں اور میرا فتویٰ بالکل صحیح ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ ان کی شیطنی کرتوتوں کی مہم بڑھتی جارہی ہے۔ یہ کسی عالم کی تقریر یا تحریر کا کچھ کاٹ کر دوسرے سے اس کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے شائع کرتے اور پھر مرزائیوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ ان علماء دین کے فتووں کا کیا اعتبار ہے یہ تو اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ لکھتے رہتے ہیں اس طرح کرنے سے ان کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ علماء آپس میں خوب لڑیں، ذلیل و خوار ہوں اور ہم گرو نانک بن کر اپنا الو سیدھا کرتے رہیں۔

چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کے پرائیویٹ خط کو انہوں نے فتوے کی صورت دے کر تمام ممالک میں مشتہر کیا اور اس کو جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف بطور آلہ استعمال کر کے عوام کو یہ باور کرایا کہ گویا مفتی صاحب موصوف مودودی کی گمراہیوں کے حق میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اس چال کے جال میں نہیں پھنسے۔ چنانچہ ترجمان اسلام میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے واضح بیان شائع کر کے یہ بتایا کہ حضرت مفتی صاحب موصوف (جو ہمارے بزرگوں میں سے ہیں) مودودی کے فاسد عقاید و مسائل سے قطعاً متفق نہیں ہیں۔ وہ نہایت نیک نیتی سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ اچھا کام کوئی بھی کرے یا اچھی بات کوئی بھی کہے اس کی مخالفت نہ کی جائے (جیسے اچھے کاموں میں ہندو یا شیعہ دوستوں سے بھی تعاون کیا جاتا ہے)

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام نے باوجود اختلاف رائے کے بزرگوں کا احترام ملحوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہماری بات کی تصدیق ہوگئی اور حضرت مولانا مفتی صاحب کا واضح بیان آگیا۔

حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب نصیر مینجر کتب خانہ رشیدیہ مدنیہ مارکیٹ راولپنڈی نے آپ سے مودودی کی چند عبارتیں لکھ کر استفسار فرمایا۔ اس کا حضرت نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

مفتی صاحب کا ارشاد گرامی

مکرم بندہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جن معاملات کے متعلق مودودی صاحب کے اغلاط آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ مجھے اب تک ان کی اصل کتابوں کی طرف مراجعت کا موقع نہیں ملا تھا۔ اب دیکھ رہا ہوں۔ دیکھنے کے بعد جو کچھ رائے قائم ہوگی انشاء اللہ اس کی اشاعت کی جائے گی۔

اس وقت اجمالی طور پر میرا خیال یہ ہے کہ عوام مسلمانوں کو ان کا لٹریچر پڑھنا مناسب نہیں۔ مگر بدگمانی بھی مناسب نہیں۔ ان کی (مودودی صاحب کی) اصلاح کی فکر علماء کا کام ہے۔ عوام تو صرف اتنا کریں کہ ان کے لٹریچر پر دینی امور میں اعتماد نہ کریں اور جماعت میں شرکت نہ کریں۔ لیکن جس متفق علیہ نیک کام کی تحریک وہ کریں یا کوئی بھی جماعت کرے اس کی تائید حسب مقدور کرتے رہیں۔

والسلام

(دستخط) محمد شفیع عفی عنہ

۲۹ ۸۲ ھ

نقل
مہر دارالافتاء
دارالعلوم کراچی

حضرت مفتی صاحب کے مذکورہ بالا ارشادات گرامی میں اگر کسی صاحب کو شبہ ہو تو احقر کی طرف رجوع کرے اور اس کو غلط ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

محمد عبدالمعبود نصیر

مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

اس عبارت میں ایک تو یہ بات صفائی سے حضرت مفتی صاحب نے ارشاد فرمادی ہے کہ عام مسلمان ان کا لٹریچر نہ پڑھیں۔ دینی امور میں ان کے لٹریچر پر اعتماد نہ کریں۔ اور اس کی جماعت میں شرکت نہ کریں۔

البتہ اس میں حضرت مفتی صاحب نے خیال کے مطابق یہ بھی کہا کہ بدگمانی اور بدزبانی مناسب نہیں ہے۔ یہ تو شرعی مسئلہ ہے بدزبانی کو کوئی بھی اچھا نہیں کہہ سکتا چاہے وہ ہم کریں یا کوئی اور۔ اور دیکھے بغیر بدگمانی بھی نامناسب ہے۔ ہم حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کریں گے۔ کہ جب وہ مودودی کی بدزبانی دیکھیں گے جو علماء کے انداز گفتگو کو شرافت کے شائبہ تک سے خالی بتاتا، ان پر بددیانتی کا الزام دھرتا، تصوف کو چنیا بیگم (افیون) کہتا اور عربی مدارس کو محافظ خانوں سے تعبیر کرتا ہے اسی طرح جب وہ اس کے فاسد عقائد و احکام کا مطالعہ فرمائیں گے (جن کا مطالعہ کرنے کی فرصت ابھی تک حضرت کو میسر نہیں ہوئی) تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ آئین آئین کا شور مچا کر اس نے کتنے مسلمانوں کو اسلاف سے بے نیاز کر کے الحاد کا دروازہ کھول دیا ہے۔

ہم پھر کہتے ہیں کہ اچھی بات جو بھی کہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس اچھی بات کی کبھی مخالفت نہیں کرے گی۔ مگر اچھی بات کی آڑ میں اگر کوئی شخص اپنا نیا مذہب اور نیا فتنہ بنانا چاہے گا علماء کرام اور درمندان اسلام اس کی دال نہیں گلنے دیں گے۔

مودودی صاحب کے پاس دھرا ہی کیا ہے۔ آئین آئین کا نعرہ ہے۔ اسلامی آئین کے لئے اور عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے خود ملک بھر کے علماء دین اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام مصروف جہاد ہیں۔ مودودی صاحب کے چند مرید تھوڑے عرصہ سے اسلام اسلام پکارتے ہیں اور علماء دین صدیوں سے دین کے لئے ہزاروں مشکلات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ مودودیوں کو زیادہ شوق اس بات کا رہتا ہے کہ وہ کریڈٹ حاصل کریں۔ شہرت ہو اور آئندہ اقتدار کی کرسی پر پہنچ جائیں (جیسے کہ خود مودودی صاحب نے حصول اقتدار کو ضروری قرار دیا ہے) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح کی مساعی سے قرارداد مقاصد پاس ہوئی۔ مودودی صاحب اس کو اپنے کھاتے میں درج کرتے ہیں۔

باقی صفحہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۵ جنوری ۱۹۶۳ء

مسلم لیگی دوستوں کی افسوسناک چخ چخ

کسی قوم یا ملک کی ترقی کو دشمن تو ہمیشہ ناپسند کرتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے رہتے ہیں۔ مگر ملک کو جو نقصان نادان دوستوں کے ہاتھوں اٹھانا پڑتا ہے وہ انتہائی افسوسناک اور لاعلاج ہوتا ہے۔

دشمن کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ سرحدی استحکامات کی حیثیت ایک دروازے کی ہوتی ہے جس کو بند کر دیا جائے تو چور اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ مگر جب خود گھر کے اندر چور موجود ہوں تو نہ گھر کی خبر ہے نہ گھر والوں کی۔ تاہم اگر یہ بات قطعی طور سے معلوم ہو جائے کہ گھر میں چور ہیں اور فلاں فلاں ہیں تو ان سے مقابلہ تو کیا جا سکتا ہے چاہے غالب ہوں یا مغلوب۔ مگر جب گھر والے ہی گھر کے دشمن بن جائیں۔ یا چوروں اور گھر والوں میں تمیز باقی نہ رہے تو پھر اس گھر کی تباہی اور بربادی میں کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہتی۔

جب ہمارے ملک سے انگریزی اقتدار کی لعنت ختم ہوئی خدا خدا کر کے ہم آزادی کی فضا میں سانس لینے لگے اور جو لوگ نیک نیتی سے مسلم لیگ سے اختلاف رکھتے تھے وہ سبھی ملک کے تعمیری اور اصلاحی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ سب نے پاکستان کے بقاء و استحکام، اس میں بہترین اسلامی اصولوں کی ترویج نیز اس کے دفاع کے لئے اپنے اپنے حال کے مناسب حصہ لینا شروع کر دیا۔ وہ کتنا اچھا وقت تھا۔ جب خان لیاقت علی خاں صاحب مرحوم کے زمانہ میں بھارتی سرحدات سے مسئلہ کشمیر کی وجہ سے خوف و خطر کے بادل آتے نظر آئے۔ اور جب سارا ملک دفاعی انتظامات میں مصروف ہو گیا۔ مجلس احرار اسلام اور مسلم لیگ کی چند سالوں کی تلخیاں باقی تھیں۔ مگر باوجود اس کے لاہور میں عظیم الشان احرار دفاع کانفرنس کے موقعہ پر امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ نے تمام احرار جیوش کو حکم دیا کہ سڑکوں پر پریڈ کر کے ماپنا چھوڑ دو اور کشمیر کا رُخ کر دیا فوج میں شامل ہو جاؤ۔ آپ نے مسلم لیگ سے مکمل تعاون کا اعلان کرتے ہوئے علیحدہ سیاست سے علیحدگی کا اعلان کرتے ہوئے ملک کی سیاسی یکجہتی کے راستے ہموار کر دیئے۔ چنانچہ اس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے ملکی انتخابات میں مسلم لیگ کا ساتھ دیا، البتہ مرزائی امیدواروں سے جو مسلم لیگ کی ممبری کے راستے سے مسلمانوں میں داخل ہونا بلکہ ان کے نمائندہ بننا چاہتے تھے۔ خوب مقابلہ کیا اور ان کو چاروں شانے چت گرایا۔ اس امر میں مرحوم لیاقت علی خاں اور مسلم لیگ نے ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا کرنی مناسب نہ سمجھی۔ مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہمارا ملک ملکی ضرورتوں کو محسوس کرتا اور زیادہ سے زیادہ اتفاق و اتحاد کے وسائل پر غور کرتا تھا۔ مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کچھ عرصہ سے وہی مسلم لیگی دوست جن کو پاکستان بنانے کا دعوے ہے اور جن پر پاکستان کے بقاء و استحکام کی زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپس میں لڑتے جھگڑتے اور دنیا کے لئے تماشا بنے ہوئے ہیں۔

مارشل لاء ایک پردہ تھا۔ جس سے ہمارا بھرم قائم تھا۔ ہماری خود غرضیوں اور نفسانی خواہشوں کا پول نہیں کھلا تھا۔ صدارتی اور جمہوری طرز حکومت میں سر پھٹول کا تماشا نہیں ہوتا تھا۔ مارشل لاء اٹھتے ہی تمام خوابیدہ قوتیں اور خود غرضانہ جذبات ابھر آئے اور آج جب کہ ملک کو زیادہ سے زیادہ متحدہ مساعی کی ضرورت ہے مسلم لیگ ہی سب سے زیادہ انتشار کا سبب بنی ہوئی ہے۔ خود اہل خانہ میں خانہ جنگی ہے۔ ملک میں دو لیگیں قائم ہیں۔ دونوں کے لیڈر ایک دوسرے کو غدار کہتے ہیں۔ اسمبلیوں کے اندر اور باہر ان کی چخ چخ سے قوم تنگ آ گئی ہے۔

ان دونوں کا دعویٰ ہے کہ اصل مسلم لیگ ہماری ہے۔ دوسری نقلی یا غدار ہے۔ اب ہر ایک کے اندر بھی اختلافات ہو رہے ہیں۔ کنونشن مسلم لیگ کو کونسل مسلم لیگ والے سرکاری درباری مسلم لیگ کہتے ہیں حالانکہ مسلم لیگ تھی ہی وہی جو ابتداء پاکستان سے حکومت کے ساتھ رہی اور اسی کی وزارت بنی رہی۔ سچ پوچھیں تو اصل مسلم لیگ کی نشانی ہی یہ ہے کہ وہ سرکار کے منظور نظر ہو۔ پہلے تو وزیر اعظم پاکستان اور صدر مسلم لیگ دونوں ایک ہی بزرگ ہوا کرتے تھے۔ بہرحال اب اس سرکاری (اصل) مسلم لیگ کے اندر بھی چخ چخ شروع ہو گئی ہے قصہ یوں ہے کہ کراچی کے نواب محمد یامین خاں صاحب نے مسلم لیگ کنونشن بلائی جس نے خلیق الزمان کو پاکستان کا لیگی ارگنائیزر (ناظم اعلیٰ) مقرر کر دیا۔ اور کراچی کی تنظیم کے لئے ناظم (ارگنائزر) نواب محمد یامین خان صاحب تجویز ہوئے۔ اب دونوں بزرگوں میں تو تو میں میں چل پڑی ہے چنانچہ خلیق الزماں نے یامین خان کو اور محمد یامین خاں نے خلیق الزماں کو ان عہدوں سے برطرف کر دیا ہے۔ اب چودھری خلیق الزماں صاحب کہتے ہیں کہ محمد یامین خاں کے دماغ کا ڈاکٹری معائنہ اور علاج ہونا چاہیئے۔

ہمارا خیال ہے کہ ان دو دماغوں پر منحصر نہیں ہے تمام قوم کے دماغ کا معائنہ کرانا پڑیگا۔ آخر یہ دو لیگی گروپ اس نازک وقت میں کیوں جوتیوں میں دال بانٹ رہے ہیں۔ جبکہ ہم ابھی راستہ بھی متعین نہیں کر سکے۔ کہ آیا ہم چین سے مل کر بھارت کا دماغ درست کریں گے امریکہ کو بے وفائی کا مزہ چکھائیں گے یا امریکہ کے اشارے کے مطابق بھارت سے متحدہ محاذ بنا کر چینیوں کے سامنے سینہ سپر ہونگے اور کیا کشمیر کا مسئلہ اس عالمی بحران میں ہم حل کرا سکیں گے یا نہیں۔ ان نازک حالات میں مسلم لیگیوں کا یہ سر پھٹول ملک کی کوئی صحیح خدمت نہیں ہے۔

علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ ان خانہ جنگیوں سے بچتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو مضبوط بنا کر ملک و ملت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید حالات پیدا کریں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں مخلصانہ خدمت کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

امیر جمعیۃ ضلع جہلم کا تبلیغی دورہ

شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے مندرجہ جگہوں کا دورہ کیا۔

۱۱ر جنوری بمقام چک باقر شاہ تحصیل چکوال

۱۲ر جنوری۔ بمقام کھوتھیاں تحصیل چکوال

چک باقر شاہ کے تبلیغی جلسہ میں حضرت مولانا محمد ہارون صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھیں کی تقریر ہوئی۔ نماز ظہر کے بعد حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم نے معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ پر ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا آپ نے منکرین معجزات (معراج) کے جملہ اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ضرورت تھی کہ مسلمان آج آپس کے اختلافات ختم کر کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور قرآنی حقائق کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اسلام کی ہمہ گیر صداقت کا لوہا منواتے۔ لیکن خود انہی کے اندر ایسے خود غرض اور ملحد لوگ پیدا ہو گئے۔ جنھوں نے سنتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فرمودات سے ہٹ کر قرآن مجید کی تشریح کی اور اپنی عقل کو قرآنی سانچے میں مدغم کرنا چاہا اس طرح راہِ مستقیم سے ہٹ کر فرق ہائے باطلہ کی تجدید کا باعث بنے۔ غلام احمد قادیانی۔ چودھری غلام احمد پرویز بھی اسی وجہ سے گمراہ ہوئے حضرت موصوف نے مودودی صاحب کے اجتہاد کی بھی نقاب کشائی فرمائی جس نے انبیاء علیہ السلام کی ذات پر حملے کئے اور صحابۂ کرام کے دامنِ تقدس کو مجروح کر کے قرآن و سنت کے خلاف پیش کیا۔ تقریر نماز عصر تک جاری رہی

دوسرے روز حضرت مولانا محمد ہارون صاحب خطیب جامع مسجد بھیں کی تقریر کے بعد حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور پھر مختصر وقت میں ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے صحابۂ کرام کے معیارِ حق ہونے اور دین اسلام میں صرف ایک ہی فرقہ کے ناجی ہونے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی ما انا علیہ واصحابی اور قرآن مجید کی آیات سے وضاحت فرمائی۔ آخر میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے سورۃ والنجم کی ابتدائی آیات پر تقریر فرمائی۔

جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان

۱۳ر جنوری۔ نوشہرہ ایڑہ (سابق سندھ) یہاں اتوار کی رات کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت سید الحاج گلاب الدین شاہ صاحب نے فرمائی اور اس میں سید ابوالمنیر محمود شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے تقاریر فرمائیں امیر ضلع سکھر کی تقریر کے دوران میں جناب حضرت مولانا غلام رسول صاحب نے اعلان فرمایا کہ میں جماعت کے ساتھ شامل تھا۔ اب مجھ پر حق واضح ہو گیا ہے لہٰذا میں جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد مولانا موصوف جمعیۃ کے ممبر بنے۔ (نامہ نگار)

Scanned with CamScanner

بقیہ صفحہ ۴

باقی ان حضرات تابعین کے "مشرکین سے عدم مشابہت والے" قول کو سمجھنے کے لئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مروی حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "مشرکین کی مخالفت کرو (یعنی مشابہت اختیار نہ کرو) ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ اور حضرت ابن عمرؓ حج و عمرہ کے موقعہ پر ٹھوڑی کے نیچے سے ایک مٹھی ڈاڑھی پکڑ کر جو زائد ہوتی تھی اس کو تراش دیتے تھے" بخاری مع شرح فتح الباری

اور یہی عمل حضرت عمرؓ حضرت ابوہریرہ اور دوسرے صحابہ کا تھا اور ان کی اقتداء میں یہی عمل ایک جماعت تابعین کا تھا جن میں امام نخعی بھی ہیں۔ اور یہی عمل حضرات آئمہ اربعہ کا تھا۔ اور تواتر کے ساتھ امت محمدیہ (علیہ السلام) کے جملہ صلحاء کا یہی قول و عمل آج تک ہے۔ اسی لئے صاحب درمختار نے تصریح کی ہے کہ:۔

"ایک قبضہ سے کم کے تراشنے کو کسی ایک فرد نے بھی جائز نہیں کہا"

بلکہ اجماعاً ایک قبضہ کو آخری حد قرار دے لیا۔ عینی شرح بخاری میں ہے کہ "حضرت ابوہریرہ رضی کی حدیث میں "مشرکین" کے بجائے "مجوس" کا لفظ ہے گویا مشرکین کی تفسیر مجوس کے ساتھ ہوگئی کہ حضرت ابن عمر کی حدیث میں مشرکین سے مراد مجوس ہی ہیں کہ وہ ڈاڑھیاں منڈاتے یا خشخشی کراتے تھے" اھ

تو اب امام نخعی کے قول کی حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ ان کی مراد خشخشی تو ہو نہیں سکتی کیونکہ ایسی ڈاڑھی تو مجوسی رکھتے تھے اور ان کی مشابہت سے بچنے کا حکم ہے پس لامحالہ اس قول کا مطلب مٹھی سے زائد کا تراشنا ہی ہوا۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم کے عمل مبارک سے یہی مقدار ثابت ہے اور بعد کی امت نے اسی مقدار کو مجمع علیہ قرار دیا ہے اسی لئے محدث مورخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں تصریح کی ہے کہ "ایک قبضہ سے زائد ڈاڑھی کا تراشنا حضور علیہ السلام کے فرمان مبارک (اعفوا اللحی) (ڈاڑھیاں چھوڑ دو) کے مخالف نہیں کیونکہ چھوڑ دو کا مطلب یہ ہے کہ مجوس میں اعاجم کی طرح ڈاڑھی کا غالب حصہ نہ کاٹا جائے" اور خشخشی تراشنے میں یقیناً ڈاڑھی کا غالب حصہ نہ کاٹا جائے" اور خشخشی تراشنے میں یقیناً ڈاڑھی کا غالب سے بھی زیادہ حصہ نہ کاٹا جائے" اور خشخشی تراشنے میں یقیناً ڈاڑھی کا غالب سے بھی زیادہ حصہ کٹ جاتا ہے اور مجوسیوں سے مشابہت تامہ حاصل ہو جاتی ہے۔

اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ کے مسلک کے ثبوت کی واضح روایت وہ ہے جسے زیر نمبر ۹۰۰، کتاب الآثار امام ابو یوسف میں بھی نقل کیا ہے۔ اور اسی کتاب کے حاشیہ میں کتاب الآثار امام محمد کے "باب حف الشعر من الوجہ" سے مفصل بھی اس سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے جو یوں ہے۔

" محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم عن ابن عمر انہ کان یقبض علی لحیتہ ثم یقص ما تحت القبضۃ قال محمد و بہ ناخذ و ھو قول ابی حنیفۃ "

(کتاب الآثار امام ابو یوسف ص ۲۳۴)

(ناظرین غور فرمائیں کہ یہ حدیث جناب مودودی صاحب کو مفید نظر نہ آئی تو اسے نظرانداز کر دیا حالانکہ حضرت امام ابو یوسف کا مسلک اس حدیث سے بھی واضح ہوتا ہے اور اس کے سامنے کے ص ۲۳۵ کی حدیث امام نخعی ۱۰۴۲ جس کا اگرچہ امام یوسف کے مسلک سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، نہ مالکیہ کے مسلک سے اور نہ ہی امام نخعی کے مسلک سے تعلق ہے اور نہ ہی اس کے کسی لفظ سے قبضہ سے کم کا جواز ثابت کیا جا سکتا ہے مگر چونکہ اس کو مودودی صاحب نے مفید مطلب سمجھا تو فوراً نقل کر ڈالا حالانکہ نقل زعقل شرطہاست۔ مرتب)

پھر امام نخعی اور دوسرے تابعین نے جو قبضہ سے زائد کے تراشنے کو لاباس بہ کہا ہے اس کی کیفیت محدثین نے یوں بیان فرمائی ہے۔

قال الطیبی۔ الاخذ من الاطراف قلیلا۔ کہ اطراف ڈاڑھی سے تھوڑے سے حصہ کو لینا۔ وقال ابن الملک ھی ان یقص کل شعرۃ الطول من غیرھا لیستوی جمیعھا۔ ڈاڑھی تراشنے سے مراد یہ ہے کہ کوئی بڑھا ہوا بال تراش لینا۔ تاکہ تمام بال ہموار ہو جائیں۔ مرقات ص ۴۶۲/۴

اب انصاف اور خدارا انصاف! کہاں ان حضرات کا موزونیت و تسویہ لحیہ کے لئے اطراف سے کچھ کچھ تراشنے کو جائز کہنا اور کہاں جناب کا چند روز نہ مونڈی جانے والی ڈاڑھی سے کچھ زیادہ ڈاڑھی ہونے کو علیہ السلام کا منشا بیان کرنا اور پھر اس پر امام نخعی کے قول کو زبردستی چسپاں کرنا۔ ع

"چیزے نمی تواں گفت ورنہ تو درمیان است"

تو اب ان اقوال سے امام نخعی رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مطلب نکلا کہ قبضہ سے کم ڈاڑھی رکھنے والے مجوسی مشرکین کے ساتھ مشابہت سے بچنا تو ضروری ہے باقی تسویہ و تزئین لحیہ کے لئے اس کا تراشنا "لاباس بہ" ہے۔

اور پھر لفظ "لاباس" میں جو ضعف ہے وہ شاید آنجناب سے مخفی نہ ہو کہ فقہی اصطلاح میں "لاباس" کا لفظ مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ تو اب امام نخعی کے قول "لاباس" کا مطلب یوں ہوا کہ قول قوی تو مطلقاً بڑھانا ہے اور تراشنا بشرط عدم تشابہ باھل الشرک (مجوس اعاجم) لاباس بہ ہے۔

اور اگر امام نخعی کا یہ مطلب نہ بھی ہو تو بھی آپ کی (قبضہ سے کم تراشنے والی) بات تو امام نخعی کے قول سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی اور امام نخعی کا یہ قول ایک ڈاڑھی پر اجماع ہونے کے بالکل خلاف نہیں ہے۔

اور جب صورت حال یہ ہو تو پھر یہ لکھنا کہ "تقریباً" یہی بات مولانا مودودی صاحب (یعنی آپ) نے کہی ہے" کہاں تک درست ہے انصاف شرط ہے۔

ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بیچارے نخعی صاحب کو کیا پتہ تھا کہ چودہ سو برس بعد کے متجددو متنورین ان کے اس قول کے ذرا سے اجمال کو تفصیل کا وہ جامہ پہنائیں گے جو نخعی صاحب کے وہم و گمان میں خواب بھی نہ آیا ہوگا ورنہ جس طرح دوسرے لوگوں نے قبضہ سے زائد کی صراحت کی وہ بھی صاف لکھ جاتے کہ قبضہ سے زیادہ ہی کو تراشنا کم کو تراش کر اہل شرک کے مشابہ نہ بننا۔

آخری گذارش!

آخری گذارش یہ ہے کہ ہم تو دیانت داری سے آپ کی تحریر کا مطلب یہی سمجھ سکے ہیں کہ آپ ارادتاً خشخشی ڈاڑھی رکھنے والوں کو شارع علیہ السلام کے منشا کے مطابق قرار دے رہے ہیں اور اگر ہم ٹھیک نہ سمجھ سکے ہوں تو پھر آپ سے ہی تصریحات ذیل کی استدعا ہے۔

(۱) آپ نے رسائل و مسائل جلد اول ص ۱۸ پہ لکھا ہے کہ "اگر آپ ..... اتنی ڈاڑھی رکھ لیں ..... جسے دیکھ کر کوئی شخص اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ شاید چند روز سے آپ نے ڈاڑھی نہیں مونڈی ہے تو (اتنی ڈاڑھی ہونے سے) شارع (علیہ السلام) کا منشا پورا ہو جاتا ہے" اس سے آپ کی مراد ڈاڑھی کی کتنی مقدار کا رکھنا ہے۔

(۲) آپ نے پہلے خط محررہ ۱۲ اگست ... میں مالکیہ اور امام ابو یوسف کا جو مسلک قبضہ سے کم تراشنے کے جواز کا بشرط عدم تشابہ باہل الشرک بیان کیا ہے اس کا واضح حوالہ نقل فرما دیں۔

(۳) نیز آپ نے امام نخعی کا جو حوالہ اس خط محررہ ۴ اپریل ۱۹۶۳ء میں نقل کیا ہے اس کے کسی لفظ سے امام ابو یوسف یا مالکیہ کے مسلک میں قبضہ سے کم ڈاڑھی ہونے کے جواز کی صراحت کس طرح نکلتی ہے واضح بیان فرمائیں۔

(۴) اس خط و کتابت میں ہمارا خطاب تو آپ سے ہوتا ہے۔ مگر جوابات آپ کے مطبوعہ پیڈ کے کاغذوں پر غلام علی صاحب کے نام سے آ رہے ہیں تو کیا یہ ٹکنیک "حفظ ماتقدم کے خیال سے تو نہیں اختیار کی گئی الا یہ کہ آئندہ جوابات میں صراحت کی جائے کہ یہ جوابات آپ کی طرف سے ہیں۔ امید ہے کہ مزاج سامی لعافیت ہوں گے اور جواب سے جلد نوازا جائے گا۔ والسلام

مخلص عبد اللطیف ڈیزائینر۔ ٹی ٹی پی
ہری پور ہزارہ ۱۴/۱ ۶۴ء ٹی آئی پی

مودودی صاحب کی شکست فاش

"یہ خط جب جناب مولانا مودودی صاحب کو پہونچا تو چونکہ محررہ کے سوالات کا جواب نہ بن سکتا تھا اس لئے مودودی صاحب کا درج ذیل جواب آیا۔ مودودی صاحب کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ان کے معتقد پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔ یہی ہے مودودی بلند اخلاقی اور وسیع النظری حالانکہ سائل کسی خاص علمیت کا مالک بھی نہیں محض انگریزی خوان نوجوان ہے مگر جب اس نے مودودی صاحب کی کتاب "رسائل و مسائل میں" ڈاڑھی کی مقدار کے متعلق مودودی صاحب کی تحریریں پڑھیں پھر کتاب "ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت" کا مطالعہ کیا پھر دونوں کا جب مقابلہ کیا تو مودودی صاحب کے دلائل محض فریب کی ٹٹی نظر آئے اور جب اس نے اس سلسلہ میں مودودی صاحب کا علمی محاسبہ کیا تو وہ چار خطوط کے بعد مودودی صاحب کی چیخ ہی بول گئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ مودودی علمیت کے بلند بانگ دعادی دراصل ۔ ع

"یہ ہیں اس ڈھول کی آواز جو اندر سے خالی ہے"

(مرتب ترجمان)

مودودی صاحب کا جواب

باسمہ سبحانہ

نمبر ۲۵۰۷

ابو الاعلیٰ مودودی
۵۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ۔ لاہور
مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۳ء

محترمی و مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(باقی ص ۸ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے یوم مطالبہ منایا جائے

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی ہدایت

سکھر۔ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کی ابتدائی برانچوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ۲۰ر جنوری بروز جمعہ بعد نماز جمعہ اپنی اپنی مساجد میں یوم مطالبہ منایا جائے۔ جس میں حکومت پاکستان سے مطالبات کئے جائیں۔ (۱) قانون قرآنی نافذ کرکے پاکستانی مسلمانوں کے فطری تقاضا کو پورا کیا جائے۔ (۲) عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے (۳) عیسائیوں کی تبلیغ اور مشن ہسپتالوں کو بند کیا جائے۔ یہ مطالبے عوام کے دستخط کراکر قومی اسمبلی کے سپیکر کو بھیجے جائیں اور یوم مطالبہ کی تمام کارروائیاں ترجمان اسلام لاہور اور سندھی اخبار روشنی سکھر کو روانہ کی جائیں۔ نیز ہر ابتدائی جمعیۃ اپنے حلقہ کے ممبر قومی اسمبلی کو ہدایت نامہ بھیجا جائے (جس پر عوام کے دستخط ہوں) کہ اگر آئندہ ہونے والے اجلاس ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے اندر آپ اسلامی موقف کی حمایت کریں۔ اگر آپ نے حمایت نہ کی تو آپ آئندہ کے لئے عوام سے ووٹ کی امید نہ رکھیں۔ نیز مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں تحریک پیش کی گئی کہ وہ پورے مغربی پاکستان میں اس تاریخ پر یوم مطالبہ منانے کے احکام جاری کرے۔

(مولانا) ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر

امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا حکم

قومی اسمبلی کا آنے والا اجلاس ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں منعقد ہونے والا ہے۔ اس میں عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل پیش ہوگا۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان جمعیۃ کی تمام شاخوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ ایک وفد بنا کر اپنے اپنے ضلع کے نمائندوں کے پاس جائیں جو قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اور ان سے درخواست کریں کہ وہ قومی اسمبلی کے آنے والے اجلاس میں اپنا ووٹ اسلام کے لئے استعمال کرکے اپنے حلقہ کے مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کریں۔ ان کو بتائیں کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام علماء کرام اور مختلف مکاتب فکر بالاتفاق عائلی قوانین کو اسلام کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ اس لئے اس کی منسوخی کے لئے رائے دینا ہر ممبر کا فرض ہے۔

ہر ضلع کے عہدہ دار اپنے اپنے ہاں کی اس سعی و عمل کے نتیجہ سے مرکزی دفتر لاہور کو آگاہ کریں۔ فقط

العبد

(مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ لاہور

باگیچی شریف ضلع سکھر میں علماء کا عظیم اجتماع

۱۸ر جنوری۔ ضلع سکھر کے سب علماء کرام کا باگیچی شریف تحصیل پنو عاقل میں ایک عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب مرزا پوری و مولانا حافظ عبدالمجید صاحب نائب ناظم ضلع سکھر نے تقاریر فرما کر حاضرین کو جمعیۃ کی اہمیت بتائی اور فرمایا کہ جمعیۃ کی تنظیم کے لئے کام کریں ہر ایک مولوی صاحب خود جمعیۃ کے مبلغ ہیں اپنے اپنے علاقے میں حلقہ قائم کریں۔ سب نے وعدہ فرمایا۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایک مہینے کے اندر اندر پورے ضلع میں جمعیۃ کی تنظیم پوری کریں گے۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ٹیپ ریکارڈ تقریر (جو سکھر میں کی گئی تھی) سنا کر عزائم کو تازہ کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام سبیں ضلع جہلم کا اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام سبیں تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم کا ہفتہ واری اجتماع ۳ر جنوری کو جامع مسجد سبیں میں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب خطیب جامع مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام سبیں نے اپنی تقریر میں فرمایا جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اسلامی نظام حیات مکمل طور پر نافذ کرنا ہے آج ہم سخت بین الاقوامی الجھنوں میں مبتلا ہیں اس لئے ہمیں ملکی استحکام کے لئے اسلامی روایات کو فروغ دینا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام نے ہر وقت یہ آواز اٹھائی ہے کہ ملکی استحکام اسلامی نظام نافذ کرنے سے ہی ہو سکتا ہے اور ہر وقت یہ کوشش جاری رہے گی جب تک اسلامی نظام حیات مکمل نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کے قوانین کتاب و سنت کی رو سے غلط ہیں اور ملک کی غالب اکثریت اس کے خلاف ہے۔ یہ اجتماع عام مشاورتی کونسل پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی بھی اسلامی علوم کا ماہر نہیں۔

علماء حق نے جس جرأت سے انگریزی سامراج کا مقابلہ کیا تاریخ اسے فراموش نہیں کر سکتی

بھکر۔ پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ ضلع جہلم نے بعد از نماز عشاء ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے ہر قسم کے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جو لوگ حق پسند حق گو ہوتے ہیں وہ ہر قسم کی تکالیف و تشدد کو برداشت کر لیتے ہیں لیکن اسلام کے نام پر حرف نہیں آنے دیتے۔ آپ نے سیدنا امام احمد بن حنبلؒ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے دُرّے تو کھائے لیکن اسلام کی عظمت کو نیچا نہ ہونے دیا۔ خود سیدنا امام ابو حنیفہؒ کا جنازہ جیل سے نکلا۔ آپ نے ہندوستان کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی۔ حاجی امداد اللہ صاحب مکی۔ حضرت لاہوریؒ۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے جس جرأت سے انگریزی سامراج کا مقابلہ کیا تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اور آج جمعیۃ علمائے اسلام کے رہنما حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا مفتی محمود و دیگر زعماء نے ان علماء کی یاد تازہ کر دی ہے۔ آپ نے عوام سے کہا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں تاکہ اسلام سربلند ہو سکے۔ جلسہ بعد از دعا خیر ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پنیالہ

حلقہ پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا صاحبزادہ محمود صاحب اور محترم خلیفہ محمد صاحب نے وانڈہ خان محمد۔ وانڈہ شاہ حسین خیل۔ کڑہ خیل اور وانڈہ شہبازی کا دورہ کیا چھ جنوری سے ۱۰ر جنوری تک فارم ممبری بھرے۔ پانچ سو آدمی ممبر بنے۔ ۱۱ر حلقہ پنیالہ کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ صاحبزادہ محمود صاحب۔ پنیالہ
نائب امیر ۱۔ مولوی کابل صاحب کڑہ خیل
نائب امیر ۲۔ مولانا محمد وانڈہ خان محمد
ناظم اعلیٰ۔ خلیفہ محمد وانڈہ خان محمد
ناظم۔ مولوی عبدالرحیم صاحب
خزانچی۔ مولوی حضرت علی صاحب۔

ایجنٹ حضرات

ایجنٹ حضرات بل کی رقم منی آرڈر کرتے وقت منی آرڈر کوپن پر اپنے بل نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ اندراج حساب میں آسانی رہے۔

حاجیوں کو ضروری مشورہ

مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان و ممبر قومی اسمبلی خوش نصیب عازمین حج اور زائرین گنبد خضراء کو مبارک باد مندرجہ ذیل ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ

معلم عمر نوح (مکی) کے ہاں قیام فرما کر فریضہ حج کی ادائیگی میں مناسب نگرانی اور آرام دہ سفر کی تمام سہولتیں حاصل کریں

(نوٹ) پاکستانی حجاج کرام اشتہار ہذا کا حوالہ معلم نوح مکی کو ضرور دیں)

روانگی کی اطلاع اور جملہ شکایات کیلئے

خادم الحجاج و جمعیۃ علماء اسلام

الوکیل حاجی عبدالرحمٰن عطار خطیب

مسجد رحمانیہ حنفیہ اورنگ زیب روڈ بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر

(نوٹ) میں بھی انشاء اللہ تعالےٰ اس مشورہ کی پابندی کروں گا۔ (غلام غوث ہزاروی)

مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب میں

جمعیۃ کا انتخاب

مٹھہ ٹوانہ میں حافظ محمد حنیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ر؛ ڈہ کی سعی سے جمعیۃ کا انتخاب عمل میں آیا۔ جو درج ذیل ہے۔

امیر۔ مولانا علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد
نائب امیر۔ قاضی نصیر احمد صاحب
ناظم اعلیٰ۔ صوفی محمد بشیر صاحب۔

ڈی۔ پی واپس نہ کیجئے

ڈی۔ پی واپس کرنے سے ادارہ کو ۱۲ر آنے کا نقصان ہوتا ہے۔ (ناظم)

Scanned with CamScanner

سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس

اور انتخابات

۱۸ دسمبر کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی - میر صبح صادق خاں صاحب رئیس ضلع جیکب آباد اور مولانا الحاج محمد انور صاحب مہتمم مدرسہ انوار العلوم تنگوشہ کنڈکوٹ سے سکھر پہنچے - رات کو جامع مسجد سبزی منڈی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر ہوئی - ۲۰ دسمبر کی صبح کو مسجد نور میں درس قرآن مجید ہوا - مختلف احباب اور ارکان سے ملاقاتیں ہوئیں -

۲۰ دسمبر کو عشاء کے بعد نشتر روڈ میں حاجی ظہور الدین صاحب کی جگہ پر جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کا اجلاس زیر صدارت محترم حاجی حفیظ الدین صاحب منعقد ہوا - جس میں حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب - حاجی عبد الحکیم صاحب - میر صبح صادق خاں صاحب - مولانا محمود صاحب مولانا محمد انور صاحب مولانا حافظ عبد المجید صاحب - مولانا بشیر احمد صاحب بھی شریک تھے -

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد شہر سکھر کی جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

جمعیۃ علماء اسلام سکھر شہر کا انتخاب

امیر - محترم حاجی حفیظ الدین صاحب نشتر روڈ

نائب امیر ۱ - مولانا حافظ عبد المجید صاحب

" ۲ - مولانا الحاج محمد انور صاحب ابن الحاج مولانا شیر محمد صاحب

ناظم اعلیٰ - مولانا عبد الحی صاحب عباسی وکیل (سابق ڈپٹی کلیم کمشنر) جن کا انتخاب ۷ جنوری کو عہدہ داروں کے مشورہ سے امیر محترم نے کیا

ناظم ۱ - سید کبیر احمد صاحب

ناظم ۲ - سید صابر حسن صاحب

خازن - حاجی ظہور الدین صاحب

سالار - ظفر احمد صاحب -

اجلاس میں قرار پایا کہ ۹ جنوری ۶۳ء کو ضلعی اجتماع بلایا جائے اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کا انتخاب کیا جائے - نیز اسی تاریخ کو رات کے وقت دیا اور باقی انتظامات کرنے کا فیصلہ کیا - چنانچہ ماہانہ ساٹھ روپے پر ایک دفتر لیا جائے اور مختلف ارکان نے ممبر سازی کی کاپیاں وصول کیں اور ہفتہ بھر یہ کام کیا -

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر

۹ جنوری کو حسب وعدہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب سکھر پہنچ گئے - دن بھر ضلعی ارکان کی آمد جاری رہی ۴ بجے شام کو حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف کی صدارت میں ضلعی اجلاس شروع ہوا جس میں کنڈکوٹ - شکارپور - مرزاپور - پنوعاقل - باچی شریف - سکھر - امروٹ شریف رستم وغیرہ کے نمائندے شریک تھے - تلاوت قرآن پاک اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی افتتاحی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا -

امیر - حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹ شریف

نائب امیر ۱ - حاجی حفیظ الدین صاحب

نائب امیر ۲ - مولانا میاں عبد الستار صاحب باچی شریف -

ناظم اعلیٰ - ڈاکٹر عبد الفتاح صاحب (بابائے سندھی) پنوعاقل -

نائب ناظم - حافظ عبد المجید صاحب رستم -

نائب ناظم - مولانا دوست محمد صاحب مرزاپور -

خازن - ڈاکٹر محمد عمر صاحب سکھر -

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام نواں گوٹھ (سکھر)

۱۰ دسمبر صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد نواں گوٹھ میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے درس قرآن پاک دیا - اور نماز جمعہ سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام اور موجودہ حالات پر تقریر کی - ۳ بجے جامع مسجد اقصیٰ میں اعلان کے مطابق ارکان جمعیۃ کا اجتماع ہوا - جس میں مولانا غلام غوث صاحب نے افتتاحی تقریر کی اور پھر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا -

امیر جناب حاجی بابو کمال الدین صاحب (چھالیہ والے)

نائب امیر ۱ - حضرت مولانا امیر سلطان صاحب خطیب مسجد اقصیٰ -

نائب امیر ۲ - جناب محمد یعقوب صاحب (نان بند)

ناظم اعلیٰ - جناب قاری حبیب احمد صاحب صدر مدرس دار العلوم محمدیہ

نائب ناظم ۱ - چودھری عمر دین صاحب

نائب ناظم ۲ - جناب محمد شفیع صاحب (اچار مربہ والے)

خازن - حافظ کمال الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن -

سالار - جناب حاجی محمد خان صاحب منور لیموں والے

عظیم الشان کانفرنس

اعلان کے مطابق ۹ جنوری کو بعد نماز عشاء کھلے میدان میں عظیم الشان کانفرنس کے انتظامات کئے گئے لاؤڈ سپیکر کے لئے چند دنوں سے درخواست دی گئی تھی - ڈی - سی باہر دورہ پر تھے اور قائمقام افسر اجازت دینے سے ہچکچاتے رہے آخری وقت میں بمشکل اجازت ملی -

جلسہ گاہ میں اسٹیج روشنی فرش اور سائبان کا بہترین انتظام تھا - ۹ بجے زیر صدارت میر صبح صادق خاں صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد اجلاس شروع ہوا - اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم مولانا عبد الحی صاحب عباسی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سکھر انجام دے رہے تھے - جنھوں نے علماء کی قربانیوں اور جمعیۃ کی ضرورت پر بہترین افتتاحی تقریر فرمائی - ایک سندھی نظم کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر شروع کی - جس کا سلسلہ پونے بارہ بجے تک جاری رہا -

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

اسٹیج پر معززین شہر اور ضلعی جمعیۃ کے عہدیدار خاص کر حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹ شریف - مولانا میاں عبد الستار صاحب باچی شریف تشریف فرما تھے - تمام تقریر ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ منضبط کی گئی - آپ نے عائلی قوانین اسلامی آئین ، اسمبلی کے حالات اور مودودی فرقہ کے غلط عقیدوں پر مفصل تقریر فرمائی ہزاروں مسلمانوں نے نہایت سکون و محبت سے سردی میں آخر تک بیٹھ کر کانفرنس کی کارروائی سنی - آپ کے بعد حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا - وقت اگرچہ بہت ہو چکا تھا ، مگر اجلاس کے اصرار پر آپ کو تقریر کرنی پڑی -

تجاویز اجلاس میں مولانا عبد المجید صاحب نے صدر طرف سے عائلی قوانین - اسلامی آئین اور عیسائیت کے بارہ میں تجاویز پیش کیں جو باتفاق پاس ہوئیں - کانفرنس بڑی کامیاب رہی

---

* خزانچی - جناب خالقداد خاں صاحب

سالار - جناب غلام شبیر خاں صاحب

حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کی آمد

مدرسہ انوار العلوم کا عظیم اجلاس

۱۰ جنوری کو امیں پنڈال میں زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدرسہ انوار العلوم تنگوشہ تحصیل کرمی - پیلی ضلع سکھر کا اجلاس منعقد ہوا -

مدرسہ انوار العلوم موضع تاتب میں ایک بہترین دینی درسگاہ ہے - جس میں سیکڑوں طالب علم پڑھتے ہیں - پچاس مسافر طالب علموں کے کھانے کپڑے اور کتابوں کی ذمہ داری مدرسہ پر ہے - محترم حاجی عبد الحکیم صاحب سکھر کی سرپرستی اور مولانا محمد انور صاحب کے اہتمام میں بہترین خدمت انجام دے رہا ہے -

یہ اجتماع عظیم اجتماع تھا اور روشنی کا انتظام معقول تھا - مستورات کے لئے پردے کا بھی انتظام کیا گیا تھا - حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی کی علوم دینی اور شان رسالت پر مفصل تقریر ہوئی جس کو عوام و خواص نے آخر تک نہایت سکون اور محبت سے سنا - آپ کی عالمانہ تقریر سے ضلع بھر کے علماء مستفید ہوئے - سکھر کی تاریخ میں ۲۰ دسمبر سے ۱۰ جنوری کے ایام دینی دوڑ دھوپ کے لحاظ سے تاریخی دن تھے - والحمد للہ رب العالمین -

ٹبی قیصرانی ڈیرہ غازیخاں میں جمعیۃ کا انتخاب

حضرت مولانا حافظ الحدیث امیر جمعیۃ نے ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ دسمبر کو بمقام ٹبی قیصرانی وہوا کو ہر تشریف لاکر تحصیل تونسہ کو مشرف فرمایا سیکڑوں بیعت ہوئے اور ہزارہا افراد آنحضرت کے ارشادات سے مستفید ہوئے اور ہر مقام پر جمعیۃ کا پروگرام پیش فرمایا - دورہ بہت کامیاب رہا - دو مقاموں پر تشکیل جماعت کی گئی -

بمقام ٹبی قیصرانی جمعیۃ کا انتخاب

امیر - جناب مولانا غلام فرید صاحب

نائب امیر - مولانا عبد اللہ صاحب -

ناظم اعلیٰ - جناب حافظ عبد العزیز صاحب

نائب ناظم مولوی عبد الرشید صاحب

سالار - عبد الرحمن صاحب

خزانچی - مولوی دین محمد صاحب -

کوٹھا میں جمعیۃ کا انتخاب

امیر - جناب صوفی غلام قادر خاں صاحب

نائب امیر - دوست محمد خاں صاحب -

ناظم اعلیٰ - سرفراز خاں صاحب -

نائب ناظم - جناب نور محمد خاں صاحب *

Scanned with CamScanner

مقدارِ ڈاڑھی کے مسئلہ میں مودودی صاحب کی بہت افسوسناک بوکھلاہٹ

قسط (۴)

مکتوب خامس

بخدمت گرامی مکرمی جناب مولانا مودودی صاحب
دامت عنایتہم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

گرامی نامہ موصول ہوا ۔ مندرجات سے آگاہی ہوئی ۔ انتظار اور یاد دہانیوں سے نجات ملی ۔ راقم نے بقول آنجناب "بے سمجھے بوجھے اور بے ایک دستی کا مظاہرہ کیا ہے" یہ تو آنجناب کا حسن ظن" ہے اور جو آپ کا "بے اختیار داد دینے کو جی چاہا" اس کا شکریہ ۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ خط سابق میں راقم نے آپ کی نئی تحقیق کا خلاصہ مطلب اپنے الفاظ میں لکھا تھا اور آپ کے حوالہ طلب کرنے پر بعد کے خط میں آپ کی کتاب رسائل و مسائل ص۱۸ کی متعلقہ عبارت اختصار کے ساتھ نقل کی تھی اور حوالہ بھی ساتھ دے دیا تھا کہ مفصل وہاں دیکھ لیں ۔ خیال یہ تھا کہ اصل مفصل عبارت آپ خود ملاحظہ فرمائیں گے مگر آپ نے اور ہی حسن ظن قائم فرما لیا ۔

آپ کا یہ جملہ " اگر آپ ...... اتنی ڈاڑھی رکھ لیں جس پر عرف عام میں ڈاڑھی رکھنے کا اطلاق ہوتا ہے " غایت درجہ کا مبہم تھا اس لئے کہ عرف عام میں " ڈاڑھی رکھنے " کے اطلاقات بہت وسیع ہیں مثلاً (۱) مشین سے کٹی ہوئی ڈاڑھی رکھنا (۲) قینچی سے خشخشی تراشی ہوئی ڈاڑھی رکھنا (۳) فرنچ کٹ ڈاڑھی رکھنا ۔ (۴) مرزائی امچورسی قسم کی ڈاڑھی رکھنا (۵) ایرانی مجتہدوں کی سی ڈاڑھی رکھنا (۶) قبضہ سے کم ڈاڑھی رکھنا (۷) مطابق سنت ایک قبضہ ڈاڑھی رکھنا (۸) اور مطلقاً لمبی ڈاڑھی رکھنا ۔

تو ان جملہ اقسام کی ڈاڑھیوں پر عرف عام میں ڈاڑھی رکھنے کا ہی اطلاق ہوتا ہے اور رکھنے کی نیت سے ہی عمداً وہ لوگ ہمیشہ ایسا کرتے ہیں چنانچہ اپنے اس پہلے جملہ کا ابہام آپ کو بھی کھٹکا اور آپ بھی ڈاڑھی رکھنے کی اس مبہم حقیقت کی تشریح و توضیح پر دوسرے جملہ کے ان الفاظ میں مجبور ہوئے " جسے دیکھ کر اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ شاید آپ نے چند روز سے ڈاڑھی نہیں مونڈی ہے " تو اپنے پہلے جملہ کے ابہام کی تشریح و توضیح آپ نے دوسرے جملہ سے کی اور آپ اگر کسی پرائمری پاس بچے سے بھی اپنے اس دوسرے توضیحی جملہ کا مطلب پوچھیں تو وہ بھی یہی بتائے گا کہ ڈاڑھی رکھ لیں تاکہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ شاید چند روز سے ڈاڑھی مونڈنے میں آپ سے اتفاقیہ تاخیر ہو گئی ہے تو ڈاڑھی رکھنے کے متعلق شارع (علیہ السلام) کا منشا پورا ہو جاتا ہے ۔

اب آپ ہی فرمائیے کہ آپ کی یہ تعریف لطیف ۔ جتنی اقسام کی بھی خشخشی ڈاڑھیاں ملتی ہیں ۔ ان سب پر صادق نہیں آتی ؟ کیونکہ خشخشی ڈاڑھی رکھنے والے لوگ بھی خاص اہتمام سے ڈاڑھی کو تراش بنا کر رکھتے ہیں ۔ پھر یہ بھی فرمائیے کہ کیا یہ سب لوگ شارع علیہ السلام کا منشا پورا کر رہے ہیں ؟ اور شاید درحقیقت آپ کا یہی مقصد ہو کہ ایسی "محققانہ" تحریروں سے ارادتاً خشخشی ڈاڑھی رکھنے والے منفعلین جماعت کی حوصلہ افزائی کی جائے اور یہ تو مسلّم کہ رفقاء جماعت اسلامی نے آپ کی ایسی "محققانہ" (ترغیب انگیز) تحریریں دیکھنے کے بعد اپنی پوری ڈاڑھیاں تراش کر چھوٹی کرا لیں اور عدم اعتنا بالسنۃ بلکہ استہزا بالسنۃ کے مظاہرے بھی شروع کر دیئے (اناللہ و انا الیہ راجعون)

ثقافت و فقاہت کے مدعیوں کی عبرتناک کم علمی یا بےتکی

بھرم سارے گئے کھل ان کی قامت کی درازی کے
جب اُن کے طرۂ پُر پیچ و خم کے پیچ و خم نکلے

اور پھر لطف یہ ہے کہ آگے ملا کر خود آپ کے قلم سے (بالفرض کے ساتھ) ہمارا ہی بیان کردہ مطلب ٹھیک پڑا ملاحظہ ہو ۔

" پھر دوسری بات یہ ہے کہ بالفرض اگر مولانا مودودی نے یہی کہا ہوتا کہ " آپ اگر اتنی ڈاڑھی رکھ لیں جسے دیکھ کر کوئی شخص اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ شاید چند روز سے آپ نے ڈاڑھی نہیں مونڈی ہے تو ــــ (اس کا) مدعا یہ ہوگا کہ آپ کو اتنی ڈاڑھی رکھنی چاہیئے کہ چند روز نہ مونڈی جانے والی ڈاڑھی سے نمایاں ہو اور جسے دیکھ کر اس شبہ کی گنجائش نہ ہو کہ یہ ڈاڑھی رکھنے کی غرض سے نہیں چھوڑی گئی ہے بلکہ چند روز مونڈنے کی وجہ سے بال اُگ آتے ہیں " مختصراً

یہ حصہ تحریر پڑھ کر ہمیں بیساختہ پنجابی کی ایک مبتذل سی مثل یاد آ گئی جو ایسے موقع پر بولی جاتی ہے کہ

" گو نہ نہیں بلی نے ہگا ہے "

اور اگر آنجناب مخلی بالطبع ہو کر وسعت صدر کے ساتھ اپنی اس تحریر بالا پر غور فرمائیں گے تو آپ بداہتہً محسوس کریں گے کہ جناب کی توجیہات بھی کچھ اسی طرح کی ہیں اور اس طرح کی توجیہات کرنا آپ جیسے سخن فہم ذہانت ۔ تقویٰ اور سوجھ بوجھ اور احساس ذمہ داری کے مالک محرر سے بہت ہی مستبعد معلوم ہوتا ہے اور ہم اب بھی یہ یقین کرنے میں متامل ہیں کہ یہ خط آپ کو دکھانے کے بعد بھیجا گیا ہے لیکن اگر صورت حال یہی ہو تو آپ بھی غور فرمائیں کہ جب ایسی سخن فہمی کا مظاہرہ آپ کی جانب سے ہو تو ہم کیا کریں ؟ داد دیں یا نہ دیں ؟

گزشتہ خط میں آپ نے حضرت امام ابو یوسف اور مالکیہ کا یہ مذہب لکھا تھا کہ وہ بشرط عدم تشابہ با اہل شرک ایک قبضہ سے کم ڈاڑھی تراشنے کو بھی جائز کہتے ہیں جیسا کہ آپ کے خط محررہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۲ء کی یہ عبارت ہے " چنانچہ مالکیہ کے ہاں مٹھی بھر ڈاڑھی ضروری نہیں اسی طرح امام یوسف کا مسلک یہ ہے کہ اگر مشرکین سے مشابہت نہ پیدا ہو تو ڈاڑھی ترشوانے میں مضائقہ نہیں " مگر ہمارے حوالہ طلب کرنے پر اس بات کو گول کر دیا گیا اور امام نخعی کا قول نقل کر دیا ۔ ہم نہیں سمجھ سکے کہ اس قول کے کس جملہ سے امام ابو یوسف یا مالکیہ کی طرف قبضہ سے کم تراشنے کا (چند روز نہ مونڈی جانے والی ڈاڑھی سے زائد نہ ڈاڑھی کا جواز یا مسلک ثابت کیا گیا ہے باقی جو آپ نے امام ابو یوسف کی کتاب الآثار سے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے اس کا مطلب بھی وہی ہے جو بعض دوسرے صحابہ و تابعین سے ماثور ہے کہ قبضہ سے زائد کو تراشنا لا باس بہ ہے اور احیاء العلوم سے صاحب مرقات شرح مشکوٰۃ علامہ ملا علی قاریؒ نے اس کی صورت یوں نقل کی ہے :

" ان قبض الرجل علی لحیتہ واخذ ما تحت القبضۃ فلا باس بہ وقد فعلہ ابن عمر و جماعۃ من التابعین واستحسنہ الشعبی و ابن سیرین وکرہہ حسن وقتادۃ الخ "

" اگر کوئی شخص ڈاڑھی مٹھی میں پکڑ کر مٹھی سے زائد کو تراش دے تو اس میں کوئی خاص حرج نہیں کیونکہ حضرت ابن عمر اور تابعین میں سے ایک جماعت نے ایسے کیا ہے اور امام شعبی اور ابن سیرین نے اسی کو پسند کیا ہے مگر امام حسن بصری اور قتادہ نے تراشنے کو پسند نہیں کیا (تا آخر) پھر آگے قبضہ سے زائد کے تراشنے کی تائید میں صاحب مرقات نے امام ابراہیم نخعی کا یہ قول کیا ہے کہ "

" مجھے لمبی ڈاڑھی والے سمجھدار انسان پر تعجب ہے کہ وہ (قبضہ سے زائد) ڈاڑھی کو تراش کر ہموار کیوں نہیں کر دیتا اور ایک ڈاڑھی کی دو دو ڈاڑھیاں بنا لیتا ہے "

(مرقات ص۴۲۶ ج ۲ شرح عین العلم ص۳۲۶ جلد ۱ طبع مصر)

تو پوری امت نے اسی عمل کی اتباع میں قبضہ سے زائد ڈاڑھی کے تراشنے کو ہی " لا باس " " لا حرج " اور " لا یکرہ " وغیرہ الفاظ سے ذکر کیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو

(۱) فقہ حنفی " لا باس بان یقبض الرجل علی لحیتہ فما زادت علی قبضتہ شیئ جزہ "
(شامی)

اگر کوئی قبضہ سے زائد کو تراش دے تو کوئی زیادہ حرج نہیں ہے ۔

(۲) فقہ مالکی ۔ لا حرج علی من طالت لحیتہ بان یاخذ منہا اذا زادت علی القبضۃ ۔
المنح الوفیۃ (فقہ مالکی)

جس شخص کی ڈاڑھی ایک قبضہ سے زائد ہو جائے تو زائد کو تراشنے میں کوئی حرج نہیں

(۳) فقہ حنبلی ۔ واعفا اللحیۃ و یحرم حلقہا ولا یکرہ اخذ ما زاد علی القبضۃ ۔
(کشاف القناع)

(باقی صـ ۱۴ پر)

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مرکزی)

حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب کا ارشاد گرامی

قطب عالم حضرت قبلہ لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی مالیات کا دارومدار حضرت رحمہ کی توجہات پر تھا۔ اس لئے میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات۔ زکوٰۃ۔ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مال کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

محمد عبید اللہ انور۔ امیر انجمن خدام الدین لاہور

بقیہ صفحہ ۲

اسلامی آئین کا خاکہ مختلف مکاتب فکر نے حضرت مولانا احتشام الحق صاحب وغیرہ کی مساعی سے مرتب کیا۔ مودودی اس کا بھی کریڈٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مودودیوں کے پاس لے دے کے چھوٹی چھوٹی کتابوں کا پشتارہ رہ جاتا ہے۔ اس میں حق و باطل کو ملا دیا گیا ہے۔ اس سے اگر ایک طرف فائدہ ہوتا ہے تو دوسری طرف نقصان عظیم پہنچتا ہے کتنے ہی نئے پڑھے لکھے ہیں جو مودودی کی کتابیں پڑھنے سے آزاد ہو چکے ہیں۔ وہ مودودی صاحب کو اور خود اپنے کو مجتہد سمجھ جاتے اور چند اردو کے رسالے پڑھ کر بزرگانِ دین اور اسلاف کے خلاف زبان درازیاں کرتے انبیاء علیہم السلام۔ صحابہ کرام رضہ اور مجتہدین و محدثین کے کاموں پر تنقید ہو یا ان میں کیڑے نکالے جاتے ہیں، مودودی فرقہ والوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر مودودی پر تنقید ان کے لئے پیغام موت ہوتا ہے۔ اس کی رائے کو تمام مفسرین و محدثین کی رائے پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اور اسی لئے حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ والادب (دارالعلوم دیوبند) نے لکھا ہے کہ اسلامی جماعت کا فتنہ مرزائیت سے بڑھ کر خطرناک ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح مرزائیوں۔ چکڑالویوں۔ پرویزیوں۔ عبد الحکیمی ثقافتیوں کی تحریکوں کا پول کھول دیا ہے۔ اسی طرح علماء دین کی مساعی سے نام نہاد اسلامی جماعت (مودودی فرقہ) کی گمراہیوں سے بھی اہل اسلام واقف ہو کر ان کے دام تزویر کا شکار ہونے سے بچ جائیں گے

آمین۔ یا رب العالمین

ضلع جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

۱۱ شعبان۔ جامع مسجد نالیاں والا میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ عبدالغفور صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز کیا اس کے بعد مولانا محمد اسلم صاحب خطیب جامع مسجد نے جمعیۃ العلماء اسلام کی غرض و غایت بیان کی اور پھر مولانا محمد شریف صاحب وابر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر سکولوں اور کالجوں کے طلباء اپنے مطالبات تسلیم کرانے کے لئے قربانی دے سکتے ہیں تو شمع رسالت کے پروانے اس سے کئی گنا زیادہ اسلام کے لئے قربانی دے سکتے ہیں تو شمع رسالت کے پروانے اس سے کئی گنا زیادہ اسلام کے لئے قربانی دے سکتے ہیں۔ آخر میں مولانا قاضی محمد ظہور الحسینی صاحب نے مفصل بیان سے ثابت کیا کہ جمعیت علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو یہ چاہتی ہے کہ پاکستان میں قرآن و سنت کا قانون ہو اور اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ مولانا محمد اسلم صاحب خطیب جامع مسجد

نائب امیر۔ میاں غلام محمد صاحب قریشی۔

ناظم۔ میاں فیض عالم صاحب۔

خزانچی۔ سیٹھ عبدالقیوم صاحب۔

چوٹالہ میں جمعیت العلماء کا انتخاب

۱۸ شعبان۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے مبلغین مولانا قاضی محمد ظہور الحسینی صاحب اور مولانا محمد شریف صاحب وابر تشریف لائے اور انہوں نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا عبدالغفور صاحب

ناظم۔ محمد مقیم صاحب۔

خازن۔ صوفی محمد یوسف صاحب۔

سرکاری بنچوں کے افسوسناک رویہ پر نکتہ چینی صفحہ اول کا بقیہ

مستقل طور پر ختم ہو گئی ہے جو معاشرہ کے لئے بہت مضر ہے اور حکومت کا اس میں کوئی نقصان نہیں لیکن اس قرارداد کو حکومت کے ترجمان عبدالرزاق خان کے پیش کرنے کے باوجود مسترد کر دیا گیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت بذات خود اسلامی قوانین رائج کرنے میں پس و پیش کر رہی ہے جو قابل افسوس ہے۔

آپ نے فرمایا کہ زنا کی روک تھام کے لئے ایک بل پیش ہوا تھا جو مسترد ہو گیا۔ حالانکہ زنا کے کم ہو جانے سے حکومت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا کہ معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے مگر اس بل کو بھی ایوان میں اکثریت پارٹی کے ہاتھوں شکست ہوتی۔ آپ نے تیسری مثال دیتے ہوئے کہا کہ قرآن کی رو سے مرتد وراثت میں حصہ دار نہیں ہو سکتا لیکن ملک قادر بخش نے اس کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قانون ۱۸۵۰ء سے رائج ہے اور انگریز نے مرتد کو وراثت میں حصہ دار قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس کو یہ ایوان تبدیل نہیں کر سکتا لہٰذا یہ ترمیم بھی سرکاری بنچوں کے ارکان کی نذر ہوئی۔ حضرت مولانا نے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر صوبائی اسمبلی اسی پالیسی پر گامزن رہی تو عوام میں اسلامی اقدار سے محبت رکھنے والے مایوس ہو جائیں گے جو ایک اسلامی حکومت کے لئے باعث شرم ہے۔

صوبائی اسمبلی اپنی افادیت کھو چکی ہے

موثر حزب اختلاف نہ ہونے کی بناء پر مغربی پاکستان کی اسمبلی اپنی افادیت کھو چکی ہے۔ یہ بات حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رکن صوبائی اسمبلی نے پریس کانفرنس میں بتائی جو جمعیت علماء اسلام کے دفتر میں منعقد ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ حزب اقتدار کے ارکان کی بھاری اکثریت کی وجہ سے حزب مخالف کی کوئی قرارداد بھی منظور نہیں ہو سکتی۔ حضرت مولانا نے کہا کہ اسمبلی کی افادیت اسی بات میں ہوتی ہے کہ تمام ارکان مل کر ملک و قوم کی بھلائی کے لئے قانون وضع کریں لیکن مغربی پاکستان کی اسمبلی جس کی ۱۵۵ نشستوں میں سے ۱۲۲ حزب اقتدار کے قبضہ میں ہیں۔ اس اکثریت کے بل بوتے پر بنچوں کی عصبیت سے یہ افسوسناک صورت حال پیدا ہوئی کہ بعض ایسی شرعی باتوں کی مخالفت کی گئی جن میں حکومت کا کوئی نقصان نہ تھا۔ وزراء نے یقین دہانی کر کے ویلکا صاحب کو زنا بل واپس لینے پر آمادہ کر لیا۔ حالانکہ اس پر امور داخلہ کمیٹی نے بھی پورا غور کیا تھا یہ صورت بڑی افسوسناک ہے

بقیہ صفحہ ۷

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ آپ کے لئے تو داڑھی کا مسئلہ دنیا میں صرف ایک ہی مسئلہ ہے جس پر آپ اپنی عمر کھپا سکتے ہیں مگر میرے لئے بہت سے دوسرے مسائل بھی ہیں جنہیں چھوڑ چھاڑ کر میں صرف ایک مسئلے پر اپنا وقت نہیں کھپا سکتا۔ آپ اس مسئلہ میں میری رائے اور تحقیق کو غلط سمجھتے ہیں تو سمجھتے رہیئے اور اپنی رائے پر قائم رہیئے۔ آخر کیا ضروری ہے کہ ساری دنیا میری ہر رائے کو مان لے۔ بہرحال مجھے اس بحث سے معاف رکھیئے اور آئندہ مجھ سے امید نہ رکھیئے کہ میں اس سلسلہ کی مراسلت کا آپ کو جواب دوں گا۔ خاکسار

ابوالاعلیٰ مودودی

ایجنٹ حضرات کو

بل آئندہ ہفتہ بھیجے جائیں گے۔

اس دفعہ نہیں بھیجے جا رہے۔

مطلع رہیں

(ناظم)

ہارون آباد میں ترجمان اسلام کی نئی ایجنسی

جناب مولانا محمد الیاس صاحب صادق آبادی اپنے ذاتی کام کے لئے ہارون آباد تشریف لے گئے ان کے توجہ دلانے سے وہاں کے نیوز ایجنٹ محترم محمد حنیف صاحب (مین بازار ہارون آباد) نے ترجمان اسلام کے پرچے منگوانے شروع کر دئے ہیں۔ ہارون آباد کے مخلص دوستوں سے درخواست ہے کہ پورا پورا تعاون کر کے اخبار کی اشاعت کو بڑھا کر ہارون آباد کے شایان شان کریں۔

(ناظم دفتر)

ملتان میں ترجمان اسلام

مولوی امیر علی صاحب ایجنٹ ترجمان اسلام اقبال بک سٹال حسین آگاہی سے بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔

ترجمان اسلام خرید کر جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ اور جماعت سے تعاون کریں

(ناظم دفتر)

جمعیۃ کے خصوصی نمائندوں اور علماء کرام سے مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب

علماء ایک زندہ قوت ہیں اگر منظم ہو کر باطل کا استیصال کریں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی

ملتان ۔ ۳۰ جنوری ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور بھلائی کے لئے پیش فرمایا ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے لوگوں کے کردار و اعمال اور گفتار کا رخ بدل دیا ۔ صحابہ کبار دیانت و صداقت اور خلوص و بے غرضی کے پیکر تھے ۔ حضور کے زمانہ پاک میں عہدے اور منصب خداترسی اور تقوے کی بنا پر تفویض کئے جاتے تھے ۔ اسلام کی نورانی کرنوں سے چہار سو علم منور ہوا ۔ سات سو سال یورپ کے قلب میں اسلامی پرچم لہراتا رہا ۔ یورپی اقوام غرناطہ اور قرطبہ کی اسلامی یونیورسٹیوں سے فیض حاصل کرتی رہیں ۔

عیسائی جب اسلامی قوت سے عاجز ہو گئے تو انہوں نے اسلامی نظریات و عقائد پر اعتراضات اور الزام تراشیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی ۔ یہ سازش بڑی حد تک کامیاب ہوئی ۔ مسلمان حکمران عیش و عشرت اور باہمی افتراق کی وجہ سے کمزور ہو گئے ۔

برصغیر ہندوستان پر مسلمان حکمرانوں نے کم و بیش آٹھ سو سال حکمرانی کی ۔ مگر بعض سازشوں اور غداریوں کے بل بوتے پر انگریز نے ہندوستان کے مختلف حصوں پر قبضہ جما لیا ۔ فرنگی سامراجیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی علماء حق نے منظم کوشش کی ۔ تحریک آزادی اسلامی نظام حکومت کے قیام اور مسلمانوں کے جذبۂ حریت کی نشاۃ ثانیہ تھی ۔ وحشی انگریزوں نے خیبر سے لے کر دہلی تک ہزاروں علماء اور مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا ۔

انگریز اپنے دور اقتدار میں علماء کو بدنام اور مطعون کرنے میں مصروف رہا ۔ اسی پامال نظریہ کے تحت بعض لوگ علماء کے خلاف نفرت پھیلا کر فرسودہ فرنگی ذہنیت کا ثبوت دے رہے ہیں ۔ مسلمان کہلانے والے اسلامی نظریات پر اعتراض کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے ۔ عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق قرار دینا تحریف دین بلکہ گمراہی کے مترادف ہے ۔ انگریز مسلمانوں کے پرسنل لاء میں مداخلت کی جرأت نہ کر سکا ۔ مگر افسوس کہ اب مسلمان اسلام کے مذہب قرآن و سنت کی واضح تعلیمات کے خلاف قانون سازی اور اظہار رائے کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے ۔

پاکستان میں قادیانی اور عیسائی طلوع اور رشوت کے ذریعہ بے دینی پھیلانے کی کوشش میں مصروف ہیں ۔ پرویز انکار حدیث کی گمراہ کن تحریک چلا رہا ہے اور مرکز ملت کے بہانے قرآن میں تحریف اور اسلامی نظریات کو پامال کر رہا ہے ۔ بعض دین کے دعویدار عربی مدارس کو لغو خانے قرار دے کر علماء کے وقار کو مجروح کر رہے ہیں اور امیر کو اسلامی احکام میں ردوبدل کا حق تسلیم کرتے ہیں ۔ محکمہ اوقاف علماء کی آزادی رائے کو سلب کرنا چاہتا ہے ۔

ان مصائب کا مقابلہ کرنا علماء حق کا فرض منصبی ہے ۔ جمعیۃ علماء اسلام غیر اسلامی نظریات کو تسلیم نہ کرنے کا عزم کر چکی ہے ۔ قرآن و سنت کو مسلمانوں کی عملی زندگی سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اخلاق و کردار، عبادات و معاملات ۔ عقائد و نظریات ہی اسلامی سیاست کے جزو ہیں ۔ صرف جنگ اقتدار کا نام سیاست نہیں ۔ علماء کو متحد ہو کر ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کی سعی کرنا چاہیئے ۔

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین یہ ہے کہ دنیا کے نظام کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے ۔ ہم دین کی حفاظت اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کو سعادت تصور کرتے ہیں ۔ اس وقت دیوبند اور اس کی شاخوں سے بیس ہزار علماء سالانہ فارغ ہوتے ہیں ۔ ملک میں علماء کے تعاون اور تائید کے بغیر کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ جو لوگ علماء اسلام کو نظرانداز کر کے مدعی اسلام ہوتے ہیں وہ خود غلط دعویدار ہیں ۔ یہ لوگ دین و اسلام کے وفادار قرار نہیں دئے جا سکتے ۔ پاکستان میں علماء حق کے کارنامے قابل تعریف ہیں ۔ علماء ایک زندہ قوت ہیں ۔ اگر منظم ہو کر باطل کا استیصال کریں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی ۔

جمعیۃ علماء اسلام ایک عمومی جماعت اور علماء حق کی نمائندہ جمعیۃ ہے ہمیں دینی حکومت سے کوئی جنگ نہیں ۔ ہم صرف اصول و نظریات کے مطابق اختلاف کرتے ہیں ۔ پاکستان کی ترقی اور استحکام ایک مقدس دینی فریضہ ہے ۔ ہم پاکستان کو ہر لحاظ سے مستحکم اور ترقی پذیر دیکھنا چاہتے ہیں ۔ ہر مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کا ممبر بن سکتا ہے ۔ جمعیۃ علماء اسلام کا مطلب ہرگز نہیں کہ اس میں صرف علماء ہی شریک ہو سکتے ہیں ۔ مسلمان عوام اور خصوصاً طلباء کو جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرنا چاہیئے تاکہ جمعیۃ اپنے نظریات اور پروگرام کے مطابق دینی و ملی خدمات سرانجام دے سکے ۔

جمعیۃ کی تمام شاخوں سے

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جن کی ممبر سازی کی کاپیاں مکمل ہو چکی ہیں ۔ وہ کاپیاں بعد رقم اپنی ضلعی جمعیۃ کے پاس بھیج دیں ۔ اور جن کی کاپیاں ابھی کچھ باقی ہیں ۔ وہ جلدی جلدی ممبر بنائیں ۔ اور کاپیاں ضلعی جمعیۃ کو بھیج دیں ۔ ضلعی جمعیتیں ایک حصہ جس پر ضلعی دفتر کے لئے " چھپا ہوا ہے ۔ اپنے پاس رکھ لیں ۔ دوسرا حصہ جس پر مرکزی دفتر کے لئے " چھپا ہوا ہے ۔ مرکزی دفتر لاہور کو فوراً بھیجنے کا انتظام کریں ۔ کاپیاں بذریعہ رجسٹری پیکٹ اور رقم (ممبر سازی والی) بذریعہ منی آرڈر دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں ۔ آپ چند ہفتے پرزور طریقہ سے ممبر سازی کا کام کر کے اپنی زندگی کا ثبوت دیں ۔ جماعتوں کی طاقت کا اندازہ ان کی ممبر شپ سے کیا جاتا ہے ۔

محترم عہدہ داران و ارکان جمعیۃ ، اپنے اپنے علاقے اور قرب و جوار میں دورے کریں ۔ عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سمجھائیں اور ممبر بنائیں ۔ آپ کا یہ کام دینی جہاد ہو گا ۔ عہدہ داروں پر منحصر نہیں ہے ۔ ہر مسلمان اور خاص کر ممبران جمعیۃ بھی اسے یہ کام کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سامان مہیا کریں ۔ مدارس عربیہ کے فارغ اساتذہ اور طالب علموں کو ان دنوں میں وقت کی قربانی کر کے یہ خدمت انجام دینی چاہیئے ۔ اگر کہیں کاپی کسی قسم کے مسلمان طلبیں تو سو فارموں کی کاپی کو دو چار جگہوں میں تقسیم کر کے بھی ممبر بنائے جا سکتے ہیں ۔ بہرحال یہ کام بڑی تیزی اور شوق سے سرانجام دینا چاہیئے ۔

العبد ۔ (مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ

کبیر والا میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

کبیر والا ۔ چک نمبر ۸ کسراں میں جمعیۃ علماء اسلام کے تحت ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا ۔ جس میں حضرت مولانا محمد حسن صاحب اور مولانا خلیل الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد علی صاحب نے تقاریر فرمائیں ۔ حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے جمعیۃ کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ علماء اسلام اسمبلیوں میں جا کر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں ۔ مزید فرمایا کہ ہماری اسمبلی نے یہ قانون پاس کر دیا ہے کہ اب ملک میں کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں بن سکتا ۔ لیکن قانون بنانے والے خود اسلام سے ناواقف ہیں اس لئے وہ جو قانون بناتے ہیں اس پر اسلامی قانون کا لیبل لگا دیتے ہیں ۔ یہ ہمارے لئے ایک بڑی مصیبت پیش آ رہی ہے ۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ جمعیۃ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں اور آئندہ الیکشن میں صرف ایسے لوگوں کو بھیجیں جو اسلام کے قانون سے واقف ہوں ۔ اس کے بعد جمعیۃ کا انتخاب ہوا ۔ جس کے امیر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب خطیب جامع مسجد منتخب ہوئے ۔

گکھڑ منڈی میں جمعیۃ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ منڈی کا اجلاس ہوا جس میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور بعد میں جمعیۃ کا انتخاب عمل میں آیا ۔ جو درج ذیل ہے ۔

امیر ۔ مولانا محمد سرفراز خاں صاحب

نائب امیر ۔ حاجی اللہ دتا صاحب بٹ

نائب امیر ۔ حافظ محمد انور صاحب

ناظم اعلیٰ ۔ جناب محمد مسعود صاحب بٹ

نائب ناظم ۔ جناب مستری محمد حسین صاحب

عالمی خبریں

جدید تعلیم کے اثرات !

دولہا کو نشہ پلا کر دلہن نے لوٹ لیا

راولپنڈی ۔ گزشتہ ہفتہ راولپنڈی کی ایک حسین و جمیل لڑکی نے ایک دولت مند شخص کو شادی کا جھانسہ دے کر لوٹ لیا ۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دولتمند شخص کی ایک تعلیم یافتہ اور نوجوان حسین دوشیزہ سے ہوئی اور شادی بھی طے پا گئی ۔ لیکن شادی کی پہلی رات جب جذبہ محبت سے سرشار نوجوان اپنی خوبصورت اور مہ جبیں بیوی کا سے ملا تو بیوی نے شراب کے نشے سے محبت کے نشے کو دوام دیا اور جب عاشق نامراد نشے میں بیہوش ہو گیا اس کو ہوش آنے پر معلوم ہوا کہ ہزاروں روپے کی مالیت کا سامان لے کر حسین و جمیل بیوی فرار ہو گئی ۔ پولیس اس پر اسرار حسینہ کی تلاش میں ہے لیکن اب تک کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے ۔

کشمیر کے متعلق !

نئی دہلی ۔ ۱۸ جنوری رات کو دہلی سے پاکستان اور بھارت کے وفود کی بات چیت کے بعد ایک مختصر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے ۔ کہ بات چیت کھلے اور دوستانہ ماحول میں ہوئی فریقین کا وفد یہ تجویز بذریعہ پاکستانی وفد کے قائد ذوالفقار علی بھٹو نے مذاکرات چیت کے لئے سردار سورن سنگھ کو آئندہ کے سلسلے میں کراچی آنے کی دعوت دی جسے انہوں نے منظور کر لیا ۔

○ لاہور میں اسلامیہ کالج کے طلباء نے بھاری جلوس نکال کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے مظاہرہ کیا ۔

○ الہ آباد میں بھارت کے سابق وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کے خلاف طلباء نے مظاہرہ کیا ۔ دروازے کھڑکیاں اندر شیشے توڑ دئے گئے اور سیاہ جھنڈیاں اور جوتوں سے " واپس جاؤ " کے نعرے لگائے ۔ کئی طلباء زخمی ہو گئے ۔

○ ڈھاکہ میں تمام صوبہ کے طلباء نے جمع ہو کر حکومت کی پالیسی کے خلاف نعرے لگائے ۔ طلباء کی تحریک بہت زور پکڑ رہی ہے ۔

○ کراچی میں کارخانوں کے مزدوروں نے بیک وقت ہڑتال کر دی ہے ۔ آج مزدور لیڈر گرفتار ہو چکے ہیں ۔

○ کراچی میں غلاف کعبہ کی نمائش ہو رہی ہے ۔ غلاف کعبہ پہلی بار پاکستان سے جا رہا ہے اور اسے عوام اور حکام کے جلوس کے ساتھ روانہ کیا جائے گا ۔

○ حیدر آباد ۔ سندھ میں " ایک یونٹ " کے خلاف ایک کانفرنس ہو رہی ہے ۔ جس میں قاضی فضل اللہ مسٹر غلام نبی پٹھان ۔ شیخ عبدالمجید سندھی ۔ مسٹر علی گوہر کھوڑو قاضی فیض محمد اور کئی دوسرے سرکردہ لیڈر شریک ہو رہے ہیں ۔

○ نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر محمد افضل بنگش ایڈووکیٹ نے پشاور کی پریس کانفرنس میں بتایا کہ مارشل لاء کے دنوں میں دو ہزار کو قید کیا گیا جس میں سے اب تک ۳۵۰ افراد جیلوں میں باقی ہیں ۔ جیلوں میں ۱۴ آدمی مر گئے ۲ پاگل ہو گئے ۔ اور چار اندھے ہو گئے یہ گرفتاریاں ایک یونٹ کی مخالفت اور خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر ہوئیں

○ کنونشن مسلم لیگ کے دو ذمہ دار لیڈروں نواب یامین اور خلیق الزمان نے سرکاری لیگ میں انتشار پھیلانے اور بدنظمی کے الزام میں خود ہی ایک دوسرے کو جماعت سے برطرف کر دیا ہے ۔

○ خان عبدالقیوم خان نے صدر ایوب سے معافی کی درخواست کر کے التجا کی ہے کہ اس کا چال چلن اچھا رہے گا اور اس سے لیڈری کی پابندیاں ختم کر دی جائیں ۔

○ عبدالقیوم خان کی معافی کو پنجاب مسلم لیگ اور عام سیاسی لوگوں نے " سیاسی خودکشی " قرار دیا ہے ۔ لیکن ان لوگوں کو معلوم نہیں ۔ کہ عبدالقیوم خان پرانا معافی خور لیڈر ہے ۔

○ کراچی میں ایبڈو زدہ سیاستدان جمع ہو کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے ۔

○ کنٹنگا کے خود ساختہ لیڈر شومبے گرفتار ہو گئے ہیں اور اس نے کو یو ڈری کو اقوام متحدہ کے سپرد کرنے کے معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں ۔

○ تیل کے روسی ماہرین ضلع نوابشاہ کے مقناطیسی سروے پر روانہ ہو گئے ہیں ۔ دو سو گھنٹے کی اڑان میں اس علاقہ کی تحقیقات کریں گے ۔ اس سے پہلے یہ ماہرین بیس ہزار مربع میل کا سروے کر چکے ہیں ۔

○ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ماہ رمضان میں حج کو تشریف لے جائیں گے ۔ قرعہ اندازی میں آپ کو بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے مستحق قرار دیا گیا ہے

○ ہزاروں عازمین حج درخواستوں کے باوجود قرعہ اندازی میں ناکام رہے ہیں

○ حکومت ہند کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے مسٹر بھٹو اور پاکستانی وفد کے ارکان گاندھی جی کی سمادھی پر پھول چڑھائے ۔ نظام الدین اولیاء کی درگاہ پر گئے اور نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں ادا کی ۔

○ دہلی کی وزارتی کانفرنس مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے میں ناکام ہو گئی ہے ۔ دہلی میں مسلسل چار دن گزارنے کے بعد پاکستانی وفد واپس کراچی پہنچ چکا ہے ۔

○ وزارتی مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے آئندہ ماہ ضروری کے درمیانی دنوں کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے گی ۔ کانفرنس کراچی میں ہو گی ۔

○ چین اور بھارت نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز اصولی طور پر منظور کر لی ہیں ۔ اور خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ بھارتی پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد دونوں ملکوں میں براہ راست بات چیت کا انتظام کیا جائے گا ۔

○ اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ ۲۶ ۔ ۲۷ جنوری کو چاند دیکھنے کے انتظامات کئے گئے ہیں ۔ جو شخص چاند دیکھے وہ سیکرٹری محکمہ داخلہ راولپنڈی کو اطلاع کرے ۔ یا اپنے قریبی تھانہ میں اطلاع کرے ۔ تاکہ ریڈیو پاکستان پنڈی سے اس کا سرکاری اعلان کیا جا سکے ۔

نقد و نظر

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں

گانا بجانا ' قرآن و سنت کی روشنی میں

قاضی زاہد الحسینی صاحب کا لکھا ہوا یہ ایک نہایت ہی مفید کتابچہ ہے ۔ جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں گانے بجانے پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۔ امت کا ایک گروہ مذہبی قوالی ۔ عرسوں پر مجرے اور قوالیوں اور ایک دوسرا ایڈوانس طبقہ آرٹ کے نام پر طاؤس و رباب کی تقلید کو اسلام سمجھتا ہے اور اکثر گمراہ لوگوں نے اسلامی ثقافت کے نام پر کتابیں بھی لکھی ہیں ۔ قاضی صاحب کا یہ کتابچہ ایسے سیہ کار لوگوں کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے جو فسق و فجور اور گمراہی کو اسلام کے مقدس نام پر پیش کر رہے ہیں ۔

یہ کتابچہ پاک ثقافت ایبٹ آباد ' اور جامع مدنیہ کیمبل پور سے آٹھ آنے میں مل سکتا ہے ۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

سلاجیت اعلیٰ کوالٹی آ گئی ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ حنفی علاقہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی کی دفتر ترجمان اسلام میں پہنچ گئی ہے جس کا نرخ دو روپے فی تولہ یعنی ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے ۔ یہ عام سلاجیت نہیں جو گلگت کے پہاڑوں سے اکثر بازار میں بکتی ہے ۔ یہ پیشاب کی کثرت دفتہ کمزوری اعصاب چوٹ لگنے ۔ ہڈی ٹوٹنے اور سردی روکنے کے لئے اکسیر ہے ۔ مستقل امراض کا واحد علاج ہے ۔ ۲ تولہ سے کم وزن کی سلاجیت پارسل نہیں کی جاتی ۔

مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکئی کے دانہ کے برابر چھوٹے بچے کو کم دیں ۔ گرم دودھ گھونٹ بھرے کر سلاجیت حل کر کے پی جائیں اور پاؤ بھرا اور گرم دودھ پی لیں ۔ جو علیحدہ رکھا ہو ۔ صبح اور شام نہار منہ کھائیں ترشی سے پرہیز کریں ۔ تیل اور بڑے گوشت سے بچیں تو اچھا رہے گا ۔ چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے لئے دس پندرہ دن استعمال کرائیں ۔ طاقت کے لئے زیادہ دن کھائیں ۔ جوڑے میں پورا جاڑہ استعمال کریں ۔ پیشاب کی کثرت ۔ سردی اور مردانہ کمزوری کو خاص فائدہ ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ ۲ تولہ سے ۱۰ تولہ تک پارسل کا خرچ ڈاک ایک روپیہ لگایا جاتا ہے ۔ سلاجیت کی ایک تولہ ۲ تولہ ۔ ۵ تولہ اور ۱۰ تولہ کی ڈبیاں ہر وقت تیار ملتی ہیں ۔ پتہ یہ ہے ۔

دفتر ترجمان اسلام ۔ بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد شاہ محمد غوث لاہور

[illegible] نے تعلیم پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا ۔

Scanned with CamScanner

ٹیلیفون نمبر ۱۵۰۰۶

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

جاری کردہ جماعت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت
۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۱

حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ العالی کا ایک درسِ قرآن

(مرتب: ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال)

گزشتہ ماہ، خیر المدارس ملتان میں، وفاق المدارس العربیہ کا سالانہ اجلاس تھا۔ ملک بھر سے آئے ہوئے متعدد اکابر علماء دین نے اس میں شرکت فرمائی۔ حسن اتفاق سے راقم الحروف بھی اس موقع پر وہاں پہنچ گیا۔ اجلاس کے دوران ایک صبح بعد نماز فجر۔ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب رح کے تلمیذ اعظم مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے درس کلام پاک دیا۔

آیت شریف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تشریح و توضیح فرمائی اور ۵۰ منٹ تک اس کے اسرار و حکم پر ایسے ایسے نکات بیان کئے۔ جن کے سمجھنے اور جاننے کے اہل حضرات علماء کرام اور اہل بصیرت ہی ہو سکتے ہیں۔ میرے جیسے بے علم کی رسائی ذہن سے بہت بلند ارشادات تھے۔ جن کا میں احاطہ نہ کر سکا۔ تاہم بعض نکات ایسے تھے جن کی حلاوت ولذت سے دل ودماغ ابھی تک سرشار ہیں۔ حضرت مولانائے موصوف پاک وہند کے ہی نہیں بلکہ عرب وعراق کے بھی مسلمہ عالم وفاضل ہیں۔ مصر وشام کے بے شمار علماء ان کے قدردان و مداح ہیں۔ لیکن میرے لئے ان کی اس علمی شہرت سے زیادہ ان کا وہ بے پایاں خلوص و دردمندی قابل تحسین ولائق احترام ہے۔ جو علمی بلند پائگی کے ساتھ ساتھ ان میں پایا جاتا ہے۔ اہل دل ہونے کی وجہ سے کلام الٰہی کی تشریح میں جو گیرائی وگہرائی ان کی زبان وبیان کے اندر پائی جاتی ہے وہ اس عہد میں عنقا ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ مذکورۃ الصدر درس قرآن کے تاثرات میرے ذہن وفکر پر ابھی تک حاوی ہیں اور چاہتا ہوں کہ قارئین کو بھی کیف وسرور کی اس لذت اور سوز وتپش کی اس تڑپ میں شریک کر دوں۔ اگرچہ وہ حسن بیان اور تاثیر کلام کہاں سے لاؤں جو اس کلام الٰہی کی اس توضیح وتشریح کا حق ادا کر سکے جیسا کہ حضرت مولانا بنوری صاحب کی زبان وبیان سے ادا ہوا اپنے ناچیز وبے ربط الفاظ میں اس مفہوم کو ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سلسلے میں حضرت مولانا نے تین خاص نکات ارشاد فرمائے۔ فرمایا کہ الرحمٰن والرحیم کی جو مترادف صفات اللہ جل شانہ نے اپنی ذات کے لئے استعمال فرمائی ہیں، ان سے کیا مراد ہے۔ اور ان کی معنویت میں کیا لطیف فرق ہے۔

فرمایا۔ کہ الرحمٰن کی صفت رحمانیت سے مراد یہ ہے کہ کائنات کی تمام اشیاء میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے فوائد ومنافع کا کوئی نہ کوئی سامان ضرور کیا ہے۔ یعنی زمین وآسمان کی ہر چیز میں انسان کے فائدہ کی کوئی نہ کوئی بات موجود ہے اور وہ اس کے لئے نفع بخش ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ جس چیز پر بھی غور کرے گا اور محنت کرے گا اپنے لیے اسے سود مند بنا لے گا۔ اور یہ ہی اللہ تعالےٰ کی وہ رحمانیت ہے۔ جو کائنات کے گوشے گوشے میں انسان کے حق میں ٹپک رہی ہے۔

اور فرمایا کہ الرحیم کی صفت رحیمیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر وہ صلاحیتیں اور صلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں کہ اگر وہ ان کو بروئے کار لائے تو زمین وآسمان کی ہر شے کو اپنی ضرورت اور فائدے کے لئے کام میں لا سکتا ہے اور لا رہا ہے۔ انسان کے اندر اس نے ایسی عظیم قوتیں رکھدی ہیں کہ ان سے کام لے کر وہ زمین وآسمان کی ہر چھوٹی بڑی چیز کی تسخیر کر سکتا ہے اور اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔

وہ رحمٰن ہے اس لیے کہ اس نے دنیا جہان کی ہر شے میں انسان کے لئے نفع اور فائدہ رکھا ہے اور وہ رحیم ہے اس لئے کہ اس نے انسان کے اندر دنیا جہان کی چیزوں سے فائدہ اور نفع اٹھانے کی اہلیت وصلاحیت ودیعت فرمائی۔

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر اور اس کی تسبیح وتہلیل روح کی غذا ہے۔ یہ غذا جب تک روح کو ملتی رہے گی وہ سلامت رہے گی ورنہ مردہ پڑ جائے گی۔ جس طرح جسم کی سلامتی کے لئے خوراک کی ضرورت ہے۔ اگر یہ خوراک جسم کو نہ دی جائے تو وہ تباہ ہو جائے گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اسے اس غذا کی لذت کا احساس بھی ہو۔ بسا اوقات ایک آدمی بیمار ہو جاتا ہے اور اس پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر اس کے منہ میں غذا ڈالی جائے یا کسی اور طرح اس کے جسم کے اندر پہنچائی جائے تو اسے اس غذا کی لذت کا احساس تک نہیں ہوتا لیکن جہاں تک غذا کے فائدہ کا تعلق ہے۔ وہ اس صورت میں بھی جسم کو پہنچتا رہتا ہے۔ چنانچہ بیہوش مریضوں کو چمچوں کے ذریعہ حلق میں ڈال ڈال کر غذا ان کے معدے میں پہنچائی جاتی ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہیں ہوتا تو غذائی حقنہ کیا جاتا ہے۔ یا غذائی انجکشن دئے جاتے ہیں۔ اور مریض کے جسم میں اس سے توانائی آتی ہے اور فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح اگر بدعملیوں کی وجہ سے یا شیطانی غلبہ کی وجہ سے روح پر غفلت طاری ہو جائے اور ذکر وفکر، تسبیح وعبادت میں کوئی لذت وکیفیت حاصل نہ ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ذکر وفکر وتسبیح وعبادت اب کوئی فائدہ نہیں کریں گی نہیں بلکہ اب تو اور زیادہ ان کی ضرورت ہے۔ بیمار وغافل روح کو توانا وبیدار کرنے کے لئے یہ غذا اور دوا برابر پہنچاتے رہنا ضروری ہے تاکہ اس کی زندگی برقرار رہے۔ جس طرح بیہوش ولاغر جسم کو زندہ رکھنے کے لئے غذا ودوا دی جاتی رہتی ہے اسی طرح غافل ومضمحل روح کو بھی ذکر وفکر عبادت وتسبیح کی غذا اور دوا دیتے رہنا چاہیئے۔

الغرض حضرت مولانا نے اس بات کو جس انداز بیان سے دل نشین کرایا وہ زبان وبیان کہاں سے لاؤں لیکن جہاں تک مفہوم ومدعا کا تعلق ہے اس کے اظہار کی میں نے مقدور بھر ممکن سعی کی ہے اور انشاء اللہ درد دل رکھنے والے حضرات کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی محبت وخشیت کے شرف سے نوازیں۔ آمین

جاں نثارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چند بکھری داستانیں چند شگفتہ تذکرے

عزیز الرحمٰن مفتی مدنی دارالافتاء بجنور

تعمیل حکم کی عجیب مثال

حضرت عبداللہ بن رواحہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کا ایک واقعہ اس طرح مذکور ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اثنائے خطبہ میں آپ نے ارشاد فرمایا "اسے بٹھا دو" یہ ابھی مسجد سے باہر ہی تھے جیسے ہی حضورؐ کا یہ ارشاد سُنا وہیں بیٹھ گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو آپؐ نے ان کو دعا دی "اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کی اور زیادہ رغبت اور حرص عطا فرمائے"

ایک ہنسی کی بات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت میں جو آدمی سب سے آخر میں داخل ہوگا۔ اس کی یہ حالت ہوگی کہ وہ دوزخ سے نکلنے کے لئے کوشش کرے گا اور چلے گا اور گر پڑے گا اور جب دوزخ سے باہر آجائے گا تو اس کی طرف دیکھ کر شکر خدا بجا لاتے گا اور کہے گا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اس سے نجات دی اور کہے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا فرمائی ہے جو اولین و آخرین میں سے کسی کو نہیں دی۔ اتنے ہی میں اس کو ایک درخت دکھائی دے گا تو کہے گا۔ الٰہی! مجھے اس درخت کے قریب کر دیجئے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام کروں اور وہاں کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم اگر میں تجھے یہ عطا کر دوں تو پھر تو مجھ سے اور سوال کرے گا۔ یہ کہے گا ہرگز نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر یہی ارشاد ہوگا لیکن یہ بھی یہی عرض کرے گا اور معاہدہ کے بعد اس کو درخت کے قریب کر دیا جائے گا۔ چنانچہ یہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا۔ وہاں پانی پیئے گا۔ اس کے بعد اس کو اس پیڑ سے اچھا دوسرا درخت دکھائی دے گا اور یہ پھر وہی سوال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی جواب دیا جائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا۔ یہ کہے گا کہ بے شک لیکن اب وعدہ کرتا ہوں اگر یہ تمنا پوری ہو گئی تو پھر عرض نہ کروں گا۔ بہر حال اس کو اس درخت کے بھی نزدیک کر دیا جائے گا اور وہاں یہ قیام کرے گا اس کے بعد ایک تیسرا درخت جنت کے دروازہ پر پہلے درختوں سے زیادہ خوش نما دکھائی دے گا جس کو دیکھ کر اس کی طبیعت پھر للچائے گی اور یہ پھر وہی عرض کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی جواب ملے گا۔ بالآخر اس کو اس تیسرے درخت کے قریب کر دیا جائے گا۔ تو وہاں جنتیوں کی آوازیں سن کر کہے گا۔ الٰہی اب تو آپ مجھے اس جنت ہی میں داخل کر دیجئے غرضیکہ تھوڑے سے مکالمے کے بعد اللہ کی طرف سے ارشاد ہوگا اے ابن آدم کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تجھے دنیا اور اس کے مثل یعنی دو چند جگہ جنت میں دے دی جائے تو یہ عرض کرے گا۔

ای رب اتستہزء منی وانت رب العالمین — خداوندا آپ تو رب العالمین ہیں کیا آپ میرے ساتھ ہنسی کر رہے ہیں۔

یہاں تک روایت بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ ہنس کر کہنے لگے کیا آپ لوگ مجھ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ میں کیوں ہنسا ہوں۔ شاگردوں نے کہا فرمائیے! تو حضرت ابن مسعود رضؓ نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح ہنسے تھے۔ اور حضرات صحابہ رضؓ نے آپ سے اسی طرح سوال کیا تھا کہ حضورؐ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا تھا: من ضحک رب العالمین حین قال اتستہزئ منی وانت رب العالمین اللہ تعالیٰ کے (اس وقت کہ جب اس آدمی نے یہ کہا کہ آپ رب العالمین ہو کر میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں) ہنسنے کی وجہ سے ہنسا ہوں۔ (رواہ مسلم)

اس حدیث کے نقل کرنے سے صرف اس قدر ثابت کرنا مقصود ہے کہ حضرات صحابہ رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا ذرا سی حرکات کی ہو بہو نقل اتارنے یا اتباع کرنے میں کس قدر حریص تھے۔ دوسری بات اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کے متعلق عرض ہے وہ یہ کہ لفظ ضحک اس جگہ استعارۃً استعمال کیا گیا ہے اس کے معنی حقیقی مراد نہیں اور اگر اس کے معنی مراد ہوں تو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کی مراد سے زیادہ واقف ہیں۔

اتباع کی دوسری مثال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے لئے تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں آپ کی والدہ ماجدہ کی قبر پڑی آپ وہاں تشریف لے گئے اور شفقت مادری کو خیال فرما کر رونے لگے۔ حضرات صحابہ رضؓ نے جب آپ کو روتے دیکھا تو رونے لگے۔ اس کے بعد آپ نے حضرات صحابہ رضؓ سے دریافت فرمایا کہ تم کیوں رو رہے تھے جواب میں عرض کیا "ہم تو آپ کے رونے کی وجہ سے روئے تھے"۔ (رواہ مسلم زرقانی ج ۱ ص ۱۶۳)

اتباع کی تیسری مثال

ایک دن حضور صلعم مسجد نبوی میں داخل ہوتے تو آپؐ نے نعلین شریفین اتار لئے (ان دنوں میں مسجد نبوی کا فرش پختہ نہیں تھا) یہ دیکھ کر کہ حضرات صحابہؓ نے بھی اپنے اپنے جوتے اتار لئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتار دئے تو عرض کیا۔ حضور! ہم نے تو صرف آپ کی اتباع میں جوتے اتارے ہیں اور کچھ ہم نہیں جانتے۔

صحابہ کا اضطراب

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرات صحابہؓ کے درمیان سے اٹھ کر کسی طرف کو چلے گئے۔ جب آپ کو آنے میں دیر ہوئی تو حضرات صحابہ بہت مضطرب ہوتے اور تلاش کرنے کے لئے چل دیئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں بھی تلاش کرتا ہوا ایک یہودی کے باغ میں ایک نالے کی راہ سے لومڑی کی طرح گھسک کر اندر پہونچا۔ وہاں میں نے آپ کو تشریف فرما دیکھا۔ حضورؐ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا۔ ابوہریرہ رضؓ! تم یہاں کیسے؟ میں نے عرض کیا حضور! آپ کے دیر تک غائب رہنے کی وجہ سے ہم سب بہت زیادہ پریشان ہوئے اور تلاش کرتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں۔ دوسرے حضرات میرے پیچھے باغ کے باہر ہیں۔

دوسرا واقعہ

حضرت حلیمہ سعدیہ رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جب آپ نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے کلمات جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے وہ یہ تھے۔

اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً و
سبحان اللہ بکرۃً واصیلا

جب آپ چلنے لگے تو گھر سے باہر نکل کر بچوں کو کھیلتا دیکھتے لیکن ان سے علیحدہ رہتے اور ان کے ساتھ کھیل میں شریک نہ ہوتے۔ حضرت حلیمہ کی یہ حالت تھی کہ آپ کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتیں تاکہ آپ کہیں دور نہ چلے جائیں۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ چلے گئے۔ ادھر حضرت حلیمہ رضؓ بیتاب ہو گئیں اور گھر سے باہر چلی گئیں اور اس وقت تک واپس نہ ہوئیں جب تک آپ کو نہ پالیا۔

اس واقعہ میں اتنا اور مذکور ہے کہ آپ کی رضاعی بہن نے والدہ کو دیکھ کر کہا' اماں! میں نے دیکھا کہ ایک بدلی آپ پر سایہ کر لیتی تھی جب آپ ٹھہر جاتے تھے اور جب آپ چلنے لگتے تو بدلی بھی چلنے لگتی تھی"۔ (زرقانی ج ۱ ص ۱۴۸)

اس واقعہ سے یہ ظاہر ہے کہ آپ پر ابر کا سایہ ہو جاتا تھا بعض حضرات نے اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ آپ پر ابر کا سایہ نہیں ہوتا تھا کیونکہ اگر آپ پر ابر کا سایہ ہوتا تھا تو ہجرت والی حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کیوں آپ پر اپنی چادر کا سایہ کیا تھا تاکہ آپ پر دھوپ نہ پڑے۔ اسی طرح مقام جعرانہ میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے۔ علامہ زرقانی نے ان کا جواب دیا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ پر دائماً بادل کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ دلائل نبوت کے طور پر ایسا بھی ہوا ہے اور اس سے انکار کرنا باطل ہے لہٰذا علامہ سخاوی نے جو دائماً کا دعویٰ کیا ہے وہ باطل اور غلط ہے۔ زرقانی شرح مواہب ص ۱۴۸ ج ۱۔

اس واقعہ کو ذکر کرنے سے مقصود تو صرف اس قدر تھا کہ حضرت حلیمہ رضؓ کو آپؐ سے کس قدر محبت تھی! لیکن سایہ کے بارے میں ضمناً کچھ عرض کر دیا ہے۔ میرے نزدیک بھی علامہ زرقانی کی رائے زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر اور بعد اور زمانہ طفولیت میں جو حیرت انگیز واقعات ہوئے ان کی حیثیت دلائل نبوت اور خصائص کی ہے۔ اس لئے ان سے انکار کرنا بھی بلا دلیل ہوگا اور ان کا دائماً ثابت کرنا بھی بلا دلیل ہوگا۔

محبت کا ایک اور واقعہ

زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے بیت اللہ کی تجدید و تعمیر کرنی شروع کی تو اس تعمیر میں مکہ معظمہ کے تمام قبائل نے حصہ لیا۔ پتھروں کا ڈھونا اور تعمیر کرنا وغیرہ سب امور نہایت ذوق و شوق سے انجام دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چچا حضرت عباس رضؓ نے بھی حصہ لیا۔ حضورؐ اپنے نرم و نازک کاندھوں پر پتھر ڈھو کر لاتے تھے۔ حضرت عباس رضؓ نے اپنے یتیم بھتیجے کی یہ حالت دیکھ کر از راہ شفقت آپ کی تہبند کھول کر آپ کے کاندھے پر رکھ دیا اس وجہ سے کہ کہیں بھتیجے کا نرم و نازک کندھا زخمی نہ

(باقی ص ۷ پر)

Scanned with CamScanner

۷۸۶
ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
اکتوبر ۱۹۶۳ء

ریاست سوات اور مودودیوں کی غوغا آرائی

اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان ہے جس سے چاہے دین کی خدمت لے لے۔ انگریز کا زمانہ تھا۔ مرزائیوں کو کھلی چھٹی تھی۔ بستی بستی میں مناظروں اور مباحثوں کا چرچا تھا۔ فرنگی اقتدار میں کسی عدالت سے یہ فیصلہ حاصل کرنا کہ مرزائی مرد کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح حرام ہے، جوئے شیر لانا تھا۔ جن جن مسلم ممالک میں فرنگی کا اثر و نفوذ تھا، وہاں مرزائیوں کے اڈے بنے ہوئے تھے۔ عراق شام اور مصر وغیرہ سے ان کے حق میں آوازیں اٹھا کرتی تھیں۔ ترکی اور کابل جو انگریزوں سے پورے آزاد ملک تھے وہاں ان کی دال نہیں گلتی تھی۔ خدا کی شان کہ فرنگی کی ماتحت ایک ریاست سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا کام لے لیا۔ ریاست بہاولپور کے نیک دل اور اسلام دوست والی نے ایک سپیشل جج ایک عورت کے مقدمہ کے لئے مقرر کر دیا جو اپنے مرزائی خاوند کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔ لیکن عدالتوں نے اس نیک بخت خاتون کے خلاف فیصلے دئیے۔ والی ریاست بہاولپور نے سپیشل جج محمد اکبر خاں صاحب کو مقرر کرکے حکم دیا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ خالص اسلامی شریعت کی روشنی میں کیا جائے۔ چنانچہ جب یہ تاریخی مقدمہ شروع ہوا تو اس کی پیروی کے لئے جہاں چوٹی کے مرزائی ماہرین فن آیا کرتے وہاں اہل اسلام کی طرف سے حضرت علامہ انور شاہ صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند جیسے یادگار اسلاف بھی دلچسپی لیتے۔ اس تاریخی مقدمہ کا مفصل فیصلہ قابل دید اور یادگار زمانہ ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان والی ریاست سے لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ مرزا قادیانی کے بعد اور بھی بہت سے فتنے پیدا ہوئے مگر فتنہ آخر زماں مودودی فتنہ ہے۔ اس فتنے کے شکار یا تو سیدھے سادے ان پڑھ مسلمان اسلام کے نام سے ہو جاتے ہیں یا انگریزی پڑھے لکھے آدمی جو دین سے واقف نہ ہوں۔ مودودی صاحب کی چکنی چپڑی باتوں کے فریب میں آکر اس کی خانہ زاد تشریحات و اجتہادات کو عین اسلام سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کہ بعض باتیں جادو اثر ہوتی ہیں۔ مودودی اخبار نویس اور کامل منشی ہے وہ غلط بات کو صحیح ثابت کرنے میں ید طولیٰ اور بڑے بڑے مدعیان علم و فضل کی آنکھوں میں دھول ڈال دینے کی مہارت رکھتا ہے چنانچہ اس نے اپنی کتاب تفہیمات حصہ دوم کے صفحہ ۲۸۱/۲۸۲ پر صاف صاف لکھا ہے کہ جہاں مردوں اور عورتوں کی سوسائٹی مخلوط ہو اور زنا کو بڑا عیب نہ سمجھا جاتا ہو وہاں زنا کی شرعی سزا جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہے۔ خیال فرمائیں کہ قرآنی سزا کو ظلم کہنا کتنا بڑا کفر ہے۔ مگر مودودی صاحب نے اس زہر پر چینی چڑھا کر کھلانے کی سعی کی ہے۔ اور مفکرانہ جرأت و جسارت کی انتہا یہ ہے کہ اسی مقام پر یہ بھی لکھ مارا ہے کہ یہ سزائیں اللہ تعالیٰ نے ایسے ماحول کے لئے مقرر ہی نہیں کیں۔ دیکھئے یہاں اللہ تعالیٰ پر بھی افترا باندھا۔ اس نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کو قیامت تک کی ہر قوم و ملت اور ہر زمانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ کسی زمانہ میں زنا کی کثرت اور عوام کی بیباکی سے زنا کا جرم ہلکا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ جرائم کی کثرت سے سزا موقوف کر دینا عقل کی بات ہے۔ اس کے بالعکس جب جرائم زیادہ ہوں سزائیں زیادہ سخت کر دی جاتی ہیں۔ پھر معاشرہ کی اصلاح بڑی حد تک ان سزاؤں پر موقوف ہے مگر مودودی صاحب نے زور قلم سے کتنا بڑا جرم ہضم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اس نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں آیت کریمہ

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ

کہ ان عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ کے تحت لکھ مارا کہ قرآن سے عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ثابت نہیں ہوتا حالانکہ ساڑھے تیرہ سو سال کے علماء امت آیت کی تفسیر وہی کرتے ہیں جو متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سولی سے بچا کر آسمان پر اٹھا لیا تھا۔

مودودی صاحب کی کوئی ایک غلطی تو نہیں ہے۔ مودودی مذہب تنقید کا نام ہے۔ اگر اس کو فرقہ مودودیہ تنقیدیہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس نے امام غزالی کے بارہ میں لکھا کہ وہ علم حدیث میں کمزور تھے (تجدید و احیاء دین)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ کے بارہ میں لکھا کہ انہوں نے مسلمانوں کو وہی مہلک (تباہ کرنے والی) غذا کھلا دی۔ یعنی تصوف اور سلوک کے راستے پر ڈال دیا۔ اور تو اور انبیاء علیہم السلام پر بھی تنقید سے اس کا قلم نہیں رکا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں لکھ دیا کہ دجال کا زمانہ اور مکان آپ نے اپنے گمان سے بتایا تھا وحی نہ تھی۔ اس لئے یہ باتیں تاریخ سے غلط ثابت ہوئیں (رسائل و مسائل حصہ اول بحث دجال) انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔

اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس آیت کے تحت لکھا:-

فلولا کانت قریۃ امنت فنفعھا
ایمانھا الا قوم یونس

کہ حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کتنی بیباکی ہے صحابہ کرام رض اور اسلاف پر تنقیدیں کرکے وہ ان کے اعتماد کو کمزور کرتا اور ہر ارد و خواں کے لئے قرآن و حدیث سے کھیلنے کا دروازہ کھولتا ہے۔

اس فتنے کا زہر اسلامی آئین اور اسلامی نظام کے الفاظ میں چھپا یا جا کر مسلمانوں کے حلق میں اتارا جاتا ہے اس لئے بقول حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رح مدرس دارالعلوم دیوبند یہ فتنہ فتنہ مرزائیت سے زیادہ خطرناک ہے۔

بہاولپور کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت ریاست سوات کو بخشی کہ وہاں اس فتنے کو چلنے نہیں دیا گیا، ان کی تمام ریشہ دوانیوں کو ختم کرکے رکھ دیا۔ یہی حال مصر اور شام میں مرزائیوں کا ہوا کہ انگریز کے اثرات ختم ہوتے ہی مرزائیوں کے دفاتر اور جائدادوں پر قبضہ کرکے مرزائیت کو خلاف قانون کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ والی سوات اور علماء سوات کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔

اب مودودی اخباروں میں ریاست سوات کے ادغام کی تحریکیں کر رہے ہیں۔ یہ بھی ان کی بے دینی کی کھلی دلیل ہے۔ جب ریاست سوات عملاً پاکستان کا وفادار حصہ ہے تو ادغام کا نام لینا شطرات پٹھانوں کا انتقام اور وہاں کی مخصوص اسلامی اقدار کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کلی ادغام کے بعد ریاست قلات اور ریاست بہاولپور کی بعض مخصوص مذہبی روایات ختم ہو کر مغربی تہذیب اور بے دینی بے باکی اور بے حیائی کا بول بالا ہو رہا ہے۔ مودودی چاہتے ہیں کہ یہی حال ریاست سوات کا بھی ہو جائے، تاکہ لوگوں کی گمراہی سے فائدہ اٹھا کر یہ بھی وہاں اپنے گمراہ فرقہ کے خیالات پھیلا سکیں۔

جب علماء کرام اور مسلمانان سوات نے عبدالجبار شاہ مرزائی سے بادشاہی چھین کر یہ عزت حضرت اخوند صاحب سوات رحمۃ اللہ علیہ کے دینی گھرانے کے حوالہ کی، تو وہ اب ایک بے دین فرقہ کو کس طرح وہاں پھولنے پھلنے دیں گے۔

ہم والی سوات، وہاں کے علماء کرام اور عام رعایا سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ عوامی سود و بہبود اور ترقی و تعمیر کا کام جاری رکھیں۔ اسلامی اقدار کو اولیت و اہمیت دیں۔ ملک کی خوشحالی اور باہمی یکجہتی کے لئے جد و جہد کریں۔ الحاد و ارتداد کی راہیں بند کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ اور پہلے سے زیادہ توفیق عمل اور طاقت عطا کرے گا۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ
وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف
(اقبال)

ارشادات حضرت بالیجوی شریف رحمۃ اللہ علیہ

از قلم مولٰنا شریف اللہ صاحب بستی مولویان

فقیر ور محمد عرصہ بیس سال سے زیادہ حضرت بالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا ان کا کہنا ہے کہ حضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے دامن میں آنے کے بعد کئی مرتبہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان آنکھوں سے بالمشافہ زیارت نصیب ہوئی ہے ۔ اسی فقیر نے بتایا کہ حضرت کے خلیفہ اعظم مولانا احمد دین صاحب نے بندہ کو چھ سال قبل کہا تھا کہ حضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اس وقت تین سو ساٹھ خلیفہ مجاز ہیں اور حضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی مرض الموت میں مولانا احمد الدین صاحب نے بندہ کو بالمشافہ فرمایا کہ اس وقت حضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سو مرید ایسے ہیں جنہوں نے تمام کے تمام اذکار و افکار طے کئے ہوئے ہیں لیکن حضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اجازت دینے کی اتنی احتیاط ہے کہ ابھی ان کو اجازت نہیں دی گئی ۔ اور اسی خلیفہ صاحب کا کہنا ہے کہ میں جب پہلی بار بالیجی شریف میں گیا تو مسجد شریف کی ایک ایک اینٹ سے نفی و اثبات کا ذکر جاری تھا ۔ حاجی سجل فقیر جن کو بیالیس سال حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے ۔ بعد وفات حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمارے حضرت سائیں بالیجوی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کو شرف بیعت حاصل ہوا اور اجازت کا شرف بھی ملا ۔ بسا اوقات جب حضرت سائیں بالیجوی کو دیکھتے تھے تو بیہوش ہو کر گر پڑتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر انوار و تجلیات کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ورود ہو رہا ہے جب ان کا مجھ پر انکشاف ہوتا ہے تو برداشت کی طاقت نہیں رہتی ۔ اس لئے بیہوش ہو کر گر پڑتا ہوں ۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت سائیں نے مجھے فرمایا تھا کہ جب سانپ کو مارا جاتا ہے تو اس کا سر بھی کوٹا جاتا ہے اور کمر بھی توڑی جاتی ہے ۔ پھر اس کے دم میں جب تک سانس باقی ہوتا ہے پھر اس کو بھی کوٹا جاتا ہے ۔ تو فرمایا جب ہم کسی کو اجازت دیتے ہیں تو اسی طرح اس کے نفس کے سر دکمر اور دم کو کوٹ کر اور اس کے نفس کو بالکل ختم کر کے پھر مجاز کرتے ہیں ۔

مجاہدہ مع النفس

(۱) حضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ۔ جہاد دو قسم ہے ایک جہاد اصغر دوسرا جہاد اکبر ، جہاد اصغر اسی مشہور و معروف جہاد کو جو کہ کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے کہتے ہیں ۔ کیونکہ اس جہاد میں دشمن محسوس و مبصر ہوتا ہے اور ایک طرفہ حملہ ہوتا ہے ۔ پھر اگر اس میں ہم یعنی مسلمان کامیاب ہو گئے تو اجر اور غنیمت حاصل کریں گے اور اگر مجاہد شہید ہو جائے تو اجر کا مستحق ہوگا ۔ اور جہاد اکبر اس کو کہتے ہیں جو کہ نفس کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔ چونکہ دشمن یعنی نفس جو محسوس و مبصر نہیں ہے اس کی لڑائی یک طرفہ نہیں بلکہ ہر طرف سے لڑائی کرتا ہے اور اس کا حملہ ایمان پر ہوتا ہے ۔ پھر اس میں جو کامیاب ہو گیا وہ جنت کا مستحق بن گیا اور جو ناکام ہو گیا وہ جہنم رسید ہو گیا اور پھر لڑائی مرنے تک رہے گی اور پہلی لڑائی محدود وقت تک ہوتی ہے ۔ اس لئے وہ جہاد اصغر ہے اور یہ جہاد اکبر ہے اور یہ شعر پڑھتے تھے ۔ آپ نے فرمایا تھا ۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس تشریف لا رہے تھے تو فرمایا جہاد اصغر سے واپس آ رہے ہیں اور جہاد اکبر کی طرف جا رہے ہیں ۔ کیونکہ گھر میں تو نفس کے ساتھ لڑائی ہوتی رہے گی اور جہاد ہوتا رہے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی آپ اس شعر سے ترجمانی فرمایا کرتے تھے (شعر عربی)

رجعنا عن جہادِ اصغرِ لِم
رہرواں سوئے جہادِ اکبرِ یم

(۲) حضرت سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ جب انسان عالم ارواح میں رہتا تھا تو اس وقت اُس کو اللہ تعالیٰ سے ذاتی عشق تھا ۔ ماسوا انسان کے اور چیزوں کو اللہ تعالیٰ سے عشق نہیں ہے اور قاعدہ کلیہ ہے کہ جس کے ساتھ ذاتی تعلق اور عشق ہو اسی کے ہر حکم کی تعمیل کی کوشش کرتا ہے خواہ اس کی طاقت سے باہر ہی کیوں نہ ہو ۔ اور جس کے ساتھ ذاتی تعلق نہ ہو جب اس کے حکم اپنی طاقت سے باہر دیکھتا ہے تو انکار کر دیتا ہے تو چونکہ ماسوا انسان کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو ذاتی عشق اور تعلق نہیں ہے اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے امانت پیش کی آسمان زمین اور پہاڑوں پر تو چونکہ ان کو اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق نہیں تھا ۔ اس لئے سوچنے کا موقعہ مل گیا تو انہوں نے اپنی طاقت سے بار کو زیادہ پایا×

× اور امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا ۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا ۔ (قرآن شریف) بخلاف انسان کے کہ چونکہ اس کو اللہ تعالیٰ سے ذاتی عشق اور تعلق تھا اس لئے اس نے بلا سوچے سمجھے قبول کر لیا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ پھر انسان کے عشق کے کمال کی تعریف ہے ۔ نہ کہ شکوہ ہے ۔ ظَلُوْمًا یعنی اپنے اوپر بار بھاری رکھنے والا جَهُوْلًا اس بارہ میں سوچ سمجھ نہ کرنے والا پھر جب انسان عالم ارواح میں رہتا تھا تو منتظر تھا کہ وہ وقت کب آنے والا ہے کہ جس وقت میرا امتحان ہوگا اور زمین کے چپہ چپہ پر باری تعالیٰ کو سجدہ کروں گا ۔ جب دنیا میں آیا تو اس کے ساتھ نفس کو ملایا گیا تو وہ بات عالم ارواح والی اس کو بھول گئی پھر جب دنیا سے انسان رخصت ہو جائے گا ۔ تو نفس پیچھے رہ جائیگا تو اس کو وہی بات پھر یاد آئے گی ۔ لیکن جو وقت تھا وہ اس سے چوک گیا اور موقعہ ہاتھ سے گنوا بیٹھا ۔ اس وقت رب تعالیٰ کا فراق ہی فراق ہوگا کافروں کو اس وقت عذاب جہنم سے اس بات کی زیادہ تکلیف ہوگی ۔ کہ ان کو اپنے محبوب حقیقی سے وصال نہیں ہوگا ۔ اور نہ ہی محبوب حقیقی کو دیکھ سکیں گے اور نہ ہی محبوب حقیقی ان سے کلام اور نظر شفقت فرمائیں گے اور یہی مطلب ہے قرآن پاک کی ان آیتوں کا اور یہ دونوں چیزیں ان کے حق میں عذاب جب ہی بن سکتی ہیں جبکہ یہ دونوں چیزیں ان کو مطلوب ہوں اور یہ چیزیں ان کا مطلوب بن سکتی ہیں جب ان کے عشق کی آگ بھڑک اٹھے ۔ (باقی)

قرضہ حسنہ سے ہرگز جی نہ چراؤ

(قسط ۲)

(رائیر عبد الرحمٰن صاحب لودھیانوی بی اے بی ٹی شیخوپورہ)

نیکیاں جب کثرت سے ہوں تو وہ برائیوں کو دبا لیتی ہیں ۔ جب آدمی خدا کے عہد کو پورا کرنے کی کوشش میں لگا رہے تو حق تعالیٰ اس کی کمزوریوں کو دُور کر کے اپنی خوشنودی اور قرب کے مکان میں جگہ دیتا ہے ۔ ایسے صاف اور پختہ عہد و پیمان کے بعد بھی جو شخص خدا کا وفادار ثابت نہ ہوا اور غدر و خیانت پر کمر بستہ ہو جائے تو سمجھو کہ اس نے کامیابی اور نجات کا سیدھا راستہ گم کر دیا ۔ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہلاکت کے کس گڑھے میں جا کر گرے گا ۔ بنی اسرائیل سے جن باتوں کے عہد لینے کا یہاں ذکر ہے وہ یہ ہیں (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) پیغمبروں پر ایمان لانا (۴) اُن کی جان و مال سے مدد کرنا ۔

ان میں سے پہلی عبادت بدنی ہے دوسری مالی ۔ تیسری قلبی مع لسانی ، چوتھی فی الحقیقت تیسری کی اخلاقی تکمیل ہے گویا ان چیزوں کو ذکر کر کے اشارہ فرما دیا کہ جان و مال ، اور قلب و قالب ہر چیز سے خدا کی اطاعت اور وفا شعاری کا اظہار کرو ۔ لیکن بنی اسرائیل نے چُن چُن کر ایک ایک عہد کی خلاف ورزی کی کسی قول و قرار پر قائم نہ رہے اللہ تعالیٰ نے اس عہد شکنی اور غداری کی وجہ سے انہیں اپنی رحمت سے انہیں دُور پھینک دیا اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا ان کے ملعون اور سنگدل ہونے کا سبب عہد شکنی اور بے وفائی ہے جو خود انہیں کا فعل ہے ۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ

بقرہ ۵ پ ۲۷ ع ۱۸

(ترجمہ) تحقیق جو مرد اور عورتیں خیرات کرنے والے ہیں اور اللہ کو اچھی طرح قرض دیتے ہیں ۔ اُن کو دُونا ملتا ہے اور ان کو عزت والا ثواب ۔

(مطلب) جو اللہ کے راستہ میں خالص نیت سے اس کی خوشنودی کی خاطر خرچ کریں اور غیر اللہ سے کسی بدلہ یا شکریہ کے طلبگار نہ ہوں گویا وہ اللہ کو قرض دیتے ہیں ۔ سو اطمینان رکھیں کہ ان کا دیا ہوا ضائع نہ ہوگا بلکہ کئی گنا کر کے لوٹایا جائے گا ۔ (باقی)

بقیہ صفحہ نمبر ۲

ہو جاتے ۔ جیسے ہی آپ کے جسم سے آزار کھولا گیا فوراً ہی آپ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے چچا نے یہ حالت دیکھ کر فوراً ہی آپ کا ازار آپ کے جسم پر باندھ دیا اور آپ فوراً ہی ہوش میں آ گئے (زرقانی شرح مواہب ج ۲ ص ۲۰۵)

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ توسیع شہر پشاور کا انتخابی اجلاس

پشاور - ۳ - اکتوبر - گل رات جمعیۃ علماء اسلام حلقہ توسیع شہر کے اراکین کا ایک عظیم الشان انتخابی اجلاس لہ صدارت الحاج قاضی فضل الرحیم صاحب منعقد ہوا - تلاوت قرآن پاک کے بعد مبلغ جمعیۃ علماء اسلام جناب حضرت مولانا سید امام شاہ صاحب نے اجلاس سے خطاب فرمایا - اور حضرت مولانا کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

امیر، جناب الحاج ملک غلام حسین صاحب - نائب امیر جناب محمد نذیر خان صاحب - ناظم جناب صفدر علی خان صاحب - خزانچی جناب الحاج قاضی فضل الرحیم صاحب - ناظم نشر و اشاعت جناب نور رحمٰن صاحب"۔ اس اجلاس میں شرکت کرنے والوں میں جناب مولانا محمد حسین صاحب جناب مولانا سید امام شاہ صاحب، جناب مولانا حافظ عبدالرشید صاحب، نصر اللہ جان اعوان، جناب مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی جناب الحاج قاضی فضل الرحیم صاحب، جناب ملک عبداللہ جان صاحب - جناب محمد نذیر خان صاحب، جناب الحاج ملک آغا جان صاحب، جناب ملک امان اللہ خان صاحب، جناب سید چن شاہ صاحب، جناب فضل رازق صاحب جناب بشیر احمد صاحب - جناب نور رحمٰن صاحب جناب صفدر علی خان صاحب - جناب ملک وارث خان صاحب، جناب ملک رحمت خان صاحب، جناب مولوی حافظ عبدالمنان صاحب اور جناب عبدالسلام صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا اجلاس

گوجرانوالہ - مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ایک اجلاس عام میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرحیم صاحب صدیقی نے ایک بیان میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سانحہ کی تحقیقات کے لئے باضابطہ ہائی کورٹ کے کسی جج صاحب کو مقرر کیا جائے تاکہ اس واقعہ کے صحیح خدوخال سامنے آسکیں نیز انہوں نے عائلی قوانین کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوئے نیشنل اسمبلی کے ممبران سے اپیل کی کہ متفقہ طور پر اس کو کالعدم قرار دے کر اسلام دوستی کا ثبوت دیا جائے -

آپ نے یونیورسٹی آرڈیننس کی پرزور مذمت کی -

مولانا عبدالرحیم صاحب صدیقی نے صدر محمد ایوب خان اور ملک امیر محمد خان سے اپیل کی ہے کہ آئے دن قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور اشتعال انگیز لٹریچر کی تقسیم سے جو مسلمانوں کے جذبات کو زبردست ٹھیس پہنچ رہی ہے اس سے مسلمان موجودہ گورنمنٹ سے بددل اور مایوس ہو جائیں گے - لہٰذا ایسے اسباب کو دور کرنے کی جلد از کوشش کی جائے جن سے کسی وقت بھی سنگین صورت حال پیدا ہو سکتی ہے -

مولانا نے اہل بہاولپور کو مبارکباد دی - جنہوں نے رسالت مآب کی عظمت کے پیش نظر قادیانیوں کے اجتماع سے نفرت و حقارت کے جذبات کا اظہار کر کے عشق رسول کا ثبوت دیا -

انہوں نے کہا کہ مرزائی ۱۹۵۳ء کے قبل کی صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں اور یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو کھلا چیلنج ہے جس کو مسلمان کسی طرح بھی برداشت نہیں کر سکتے آپ نے ملک کے تمام مسلم فرقوں سے کہا ہے کہ اپنے اختلافی مسائل کو ترک کر کے باطل فرقوں کی سرکوبی کے لئے مل جل کر کام کریں -

(ناظم شعبہ نشر و اشاعت گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام جہانگیر پورہ وارڈ پشاور شہر کا انتخاب

پشاور - ۶ اکتوبر رات کو جمعیۃ علماء اسلام جہانگیر پورہ روڈ کے اراکین کا عظیم الشان اجلاس زیر صدارت جناب مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی منعقد ہوا جس میں جمعیۃ کے تعارف کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

امیر - جناب الحاج محمد امیر جان صاحب - نائب امیر جناب حکیم غلام سرور صاحب و جناب الحاج گل محمد صاحب - ناظم - جناب محمد کمیل صاحب - خازن جناب گل محمد صاحب سالار - ناظم نشر و اشاعت جناب واحد گل صاحب

جمعیۃ علماء اسلام ناصر خان وارڈ شہر پشاور کا انتخاب

پشاور - ۷ اکتوبر کی رات کو جمعیۃ علماء اسلام ناصر خان وارڈ کے اراکین کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت جناب مولانا عبدالرزاق صاحب منعقد ہوا - اس اجلاس میں شرکت کرنے والوں سے جناب حضرت مولانا سید امام شاہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا -

امیر - جناب الحاج حکیم سید صاحب مہمند نائب امیر - جناب عبدالمحمد صاحب مہمند - ناظم جناب عبدالرحمٰن صاحب مہمند - ناظم نشر و اشاعت - جناب ضیاء الحق صاحب - خازن جناب عبدالحی صاحب -

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا پانچ روزہ دورہ اور انکی کارگزاری

مولانا صابر حسین صاحب صدیقی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے پانچ روزہ دورہ میں مختلف جلسوں میں شرکت کی اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ آئندہ الیکشن میں ووٹ دیتے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ ہم جس کو ووٹ دے رہے ہیں اس نے اسلام کے لئے پہلے کیا کچھ کیا ہے آیا وہ اسلام کے متعلق کیا نظریہ رکھتا تھا یا رکھتا ہے - الغرض خداوند تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا اور صحابہ کرام کا احترام کرنے والا صحیح مسلمان اسلامی نظام کو چلانے والا ہو - اگر ان باتوں کا آپ نے لحاظ نہ کیا تو پھر آپ نے اسلام اور اہل اسلام دونوں کے ساتھ ظلم کیا - نیز ان اجتماعات میں عائلی قوانین کے خلاف قرارداد پاس ہوئی اور منگلا ڈیم کے عیسائی یا نیم عیسائی افسروں کے رویہ کی سخت مذمت کی گئی کہ جو انہوں نے اپنے ماتحت پر دباؤ ڈالا تھا - کہ اپنی ڈاڑھیاں منڈوائیں ورنہ نوکری سے برطرف ہونا پڑے گا - ایسے ان مزدوروں کو خراج تحسین پیش کیا جو اپنی نوکری اور مزدوری کو ٹھکرانے پر تیار ہو گئے - لیکن سنت رسول کی توہین گوارا نہ کی اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت ان افسران کی ناپاک سازش کے خلاف موثر اقدام اٹھائے -

مندرجہ ذیل مقامات میں جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابات عمل میں آئے :-

واہنڈو } امیر مولانا محمد نذیر خطیب جامع واہنڈو - نائب امیر - جناب شمس الدین صاحب ناظم اعلیٰ جناب محمد امین صاحب - نائب ناظم مولانا احمد دین صاحب - خازن نذیر احمد صاحب سالار چوہدری عبدالحمید صاحب -

کلو کلاں } امیر جناب ماسٹر محمد جمیل صاحب بی اے - نائب امیر چوہدری نواب خان صاحب - ناظم اعلیٰ - چوہدری نصر اللہ خان صاحب - نائب ناظم - چوہدری کرم داد خان صاحب خازن - چوہدری خوشی محمد صاحب - سالار چوہدری غلام رسول صاحب -

ڈالیانوالی } امیر - مولانا سید عارف حسین شاہ صاحب - نائب امیر چوہدری عبدالغنی صاحب - ناظم اعلیٰ چوہدری حاجی عبدالرشید صاحب - نائب ناظم - چوہدری محمد شریف صاحب *

جمعیۃ علماء اسلام علیسی خیل اسٹیٹ کا انتخاب

۲۲ ربیع الثانی کو جماعتی پروگرام کے تحت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیت علماء اسلام صادق آباد جمعیت کے ناظم سہیل صادق آباد بیلے خیل اسٹیٹ رحیم یار خان میں آئے - قبل از نماز عشاء عام اجتماع میں عائلی قوانین کی خامیوں اور اسلامی آئین کی ضرورت پر مفصل تقریر فرمائی اس کے بعد الحاج سردار غلام قادر خان جنرل مینیجر اسٹیٹ مذکور نے جمعیۃ کی تائید اسلامی آئین کے نفاذ اور عائلی قوانین کی منسوخی کی قرارداد پاس کی گئی - اس کے بعد انتخاب ہوا جو درج ہے

امیر - الحاج سردار غلام قادر خان جنرل مینیجر بیلے خیل نائب امیر - حاجی فقیر محمد رمضان ہیڈ ماسٹر بیلے خیل ثانی نائب امیر - قریشی شاہ محمد صاحب انجینیئر میکینیکل فارمنگ کمپنی علیسی خیل - ناظم اعلیٰ مولوی نصر اللہ خان نگران انسپکٹر سرحدات - نائب ناظم - مولوی حافظ نذیر احمد صاحب خطیب علیسی خیل -

رضاکاران : (۱) چودھری میر خان (۲) مولوی فقیر محمد صاحب خطیب مسجد بیلے خیل اسٹیٹ - (۳) صوفی عبدالکریم صاحب موٹر ڈرائیور بیلے خیل

(فقیر محمد رمضان نائب امیر)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی سرگرمیاں

امیر ضلع سانگھڑ حضرت مولانا محمد حسن صاحب نے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کیں - جو درج ذیل ہیں :-

گوٹھ ماچھو ٹڑا امیر حاجی راضی خان نظامانی - نائب امیر حاجی فقیر محمد صاحب ولد اللہ رکھا - ناظم اعلیٰ - اللہ بخش صاحب ولد پیار و خان - خازن : نیاز حسین ولد خدا بخش صاحب

گوٹھ کیچانی } امیر مولانا عبدالحکیم صاحب - نائب امیر میاں فیض محمد صاحب - ناظم اعلیٰ عبدالغفور صاحب - خازن بھورل خان

گوٹھ حاجی مراد شر بلوچ

امیر - مولوی حاجی محمد مراد صاحب - نائب امیر حاجی محمد جمیل صاحب - ناظم اعلیٰ وزیر خان صاحب - خازن - محمد ہاشم صاحب -

گوٹھ حاجی گل محمد | امیر حاجی گل محمد صاحب - نائب امیر شاہنواز صاحب - ناظم اعلیٰ محمد اقبال صاحب - خازن حاجی غلام حسین صاحب -

---

* خازن - مولانا علی محمد صاحب - سالار جناب مولا بخش صاحب

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے ہفتہ وار اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ ہفتہ وار اجلاس قائد احرار جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کے بتیس سالہ نوجوان بیٹے صلاح الدین انصاری کی ناگہانی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے موصوف کی موت صرف اپنے خاندان کے لئے ہی نہیں بلکہ اپنے حلقۂ احباب کے لئے بھی سخت پریشان کن ہے۔ یہ اجلاس اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین بالخصوص جناب ماسٹر صاحب کو صبر جمیل عطا کرے۔

(۲) یہ اجلاس ۲۰ ستمبر کو بہاولپور میں مسعود زمرزائی کنونشن کے لئے لاؤڈ سپیکر وغیرہ کی اجازت پر مسلمانوں کے احتجاجی مظاہرہ پر لاٹھی چارج کو گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مسلمانان بہاولپور کو ان کے ایمانی جذبہ پر مبارکباد دیتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ اور شر پسند عناصر کو کیفر کردار تک پہنچا کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرے جو اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پونچھ کا اجلاس

جناب مولانا امیر عالم خاں صاحب کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام پونچھ کے ارکان کا ایک اہم اجلاس بمقام پلندری منعقد ہوا جس میں مولانا محمد صادق صاحب ناظم دارالعلوم پلندری، مولانا محمد یوسف صاحب مہتمم دارالعلوم پلندری، مولانا محمد صادق صاحب مدرس۔ مولانا عبدالغفور صاحب مدرس، مولانا محمد یوسف صاحب مولانا محمد حسین صاحب، مولانا محمد عبداللہ صاحب، مولانا امیر الزمان صاحب مولانا عبدالمتین صاحب وغیرہ علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

۱۔ طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پونچھ کے ارکان کا ایک کنونشن ۸ نومبر ۶۳ء کو بمقام باغ بلایا جائے۔

۲۔ مولانا امیر عالم خاں صاحب آف باغ صدر مجلس کو کلی اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ دارالعلوم پلندری میں پیدا شدہ بحران کو دور کرنے کے لئے کچھ روز پلندری میں قیام فرما کر جدوجہد فرمادیں۔ اور اپنی آخری رپورٹ باغ میں ہونے والے کنونشن میں پیش فرمائیں۔

۳۔ مغربی ممالک نے بھارت کی غیر معمولی امداد دے کر پاکستان کے مفاد سے غداری کی ہے۔ بھارت سے پاکستان کو بھی بطور پر عظیم خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے آزاد کشمیر کے مسلمانوں کو اندرون خلفشار ختم کرکے سرحدات کی حفاظت اور جموں کشمیر کے مفاد کے لئے پوری طرح منظم جدوجہد کرنے کی اپیل کرتے ہوئے اجلاس ہذا عوام اور جملہ جماعتوں سے اتحاد اور اتفاق کی استدعا کرتا ہے اور یہ بھی طے کرتا ہے کہ باہر سے آزاد کشمیر میں آکر مذہبی افتراق پیدا کرنے والے اشخاص کا پورا خیال رکھا جائے کہ آزاد کشمیر میں کوئی مذہبی خلیج پیدا نہ ہو۔

جشن اسلام آباد سے نظریہ پاکستان کی توہین

سید کبیر احمد صاحب کاظمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام سکھر نے کیپٹل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے شائع کردہ پروگرام کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جشن اسلام آباد میں شرکت کرنے کے لئے جو ایکٹریس و ڈانسرس منگائی جا رہی ہیں وہ ایک اسلامی ملک کے شایان شان نہیں ہے۔ جشن میں شرکت کے لئے ہندوستان سے جو ایکٹریس و ڈانسر آ رہی ہے وہ ہماری قومی غیرت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ ایک طرف تو ہم کو ہندوستان کی فوجی تیاریوں سے اپنی آزادی کو خطرہ ہے اور دوسری طرف ہمارے افسران بالا و ارباب حل و عقد اسی ملک کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ کیا ان نام نہاد فن کاروں کی درآمد پر زرمبادلہ صرف نہ ہوگا۔ اور کیا یہ لوگ واپسی پر ہزاروں روپے کے انعامات سے سرفراز نہ کئے جائیں گے ؟ اور اس طرح ہماری قومی دولت ہمارے دشمن ملک کے پاس نہیں جائیگی کیا ہم اپنے افسران و ارباب حکومت سے اس بات کی امید کر سکتے ہیں کہ آئندہ وہ ہر فیصلہ کرتے وقت اپنی قومی عزت و وقار کو ملحوظ رکھیں گے اور کیپیٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے افسران مجاز کے مرتب کردہ پروگرام کو نظریہ پاکستان کے مطابق بنا کر کروڑوں اسلامیان پاکستان کے جذبات کو ملحوظ رکھیں گے۔

ولادت باسعادت

عرصہ دراز کے بعد حاجی محمد لٹسین صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام شاہ نکدر (ضلع سرگودھا) کے یہاں اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور نیک بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد امین ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

بار بار کی تاکید کے باوجود بعض حضرات اپنا خریداری نمبر تحریر نہیں فرماتے۔ جس سے تعمیل ارشاد میں دقت ہوتی ہے

طلباء قوم بیدار ہو۔ کیطرف سے بھارت کے مسلمانوں پر ظلم و ستم اور انکی جلاوطنی کی مذمت

ڈھاکہ ۔ (ڈاک سے)۔ جناب مولانا محمد اظہر الحق فریدپوری ناظم اعلیٰ پاکستان جمعیۃ طلباء دینیہ نے درج ذیل بیان جاری کیا ہے۔

" بھارت کے چار کروڑ مسلمان بھارتی حکومت کے تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ ان پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور بیدردی کے ساتھ کثیر تعداد میں بھارت سے مسلمانوں کو زبردستی نکالنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے یہ سب ظلم و ستم اور جلاوطنی، سامراجیت کے انتقام کے تحت کئے جا رہے ہیں۔ بھارت کا یہ خواب پورا نہ ہوگا۔ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کیا ہو توم ہے۔ مٹھی بھر آدمی ہزاروں پر غالب آ سکتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ بڑے بڑے جکبر اور سامراجی قوت رکھنے والے ملک تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ ہندو سامراج کو سمجھ لینا چاہیے کہ سوئے ہوئے شیر کو جگانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

شادی کے موقع پر انوکھی تقریب

سرائے عالمگیر (نمائندہ خصوصی) ۲۰ ستمبر بروز جمعۃ المبارک ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر چوہدری رحیم بخش صاحب کی صاحبزادی کا نکاح جمعیۃ ہی کے ناظم صوفی نور محمد صاحب کے صاحبزادے صوفی بشیر احمد صاحب سے ہوا۔ اس موقع پر فریقین نے رسم و رواج۔ گانا بجانا اور دیگر لغو خرافات کرنے کے بجائے نئی روایات قائم کر دکھائیں۔ دونوں حضرات نے اپنے گھروں میں جلسوں کا انتظام کیا۔ ناظم اعلیٰ چوہدری رحیم بخش کے گھر میں ضلع جہلم کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ حضرت لاہوری نے بعد از نکاح خطاب فرمایا اور صوفی نور محمد صاحب کے گھر سرائے عالمگیر کی جمعیت کے امیر مولانا عبداللطیف بالاکوٹی اور مولانا عبدالحلیم صاحب خطیب مرکزی مسجد اہلحدیث نے مفصل تقاریر کیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شادی نہیں بلکہ جمعیۃ علماء اسلام کی کوئی تقریب ہے۔

> ناظرین خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پابندی۔ زنا کے اڈوں کی بیخ کنی کے لئے حکومت سے استدعا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری اس استدعا پر نہایت سنجیدگی سے غور فرمایا جائے گا۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام موضع ککو کلاں کا اجلاس

مورخہ ۱۰ اکتوبر کو موضع ککو کلاں ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا صابر حسین صدیقی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے حالات حاضرہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں :-

(۱) اختر حسین شاکرؔ نے عدالت میں شیعہ سنی فسادات سے متعلقہ بیان دیتے ہوئے نہایت گستاخانہ انداز میں اصحاب ثلاثہ کو غیر اسلامی کہہ کر اہل حق کے جذبات کو شدید مجروح کیا ہے۔ جبکہ تینوں اصحاب کبار صداقت عدالت اور شرم و حیا کے مرقع ہونے کے علاوہ آئین نبوی کو من وعن رائج کرنے میں پیش پیش تھے۔ اسلام کے ان ستاروں کے متعلق ایسے توہین آمیز کلمات کہنا عالم اسلام کی رگ پر نشتر چلانے کے مترادف ہے۔ ہم اختر حسین کی اس اسلام دشمنی کی ناپاک سعی کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے بلکہ حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ایسے اسلام دشمن عناصر کے خلاف قانون کو حرکت میں لا کر دین حق کے علمبرداروں کا تحفظ ایک اسلامی مملکت میں عین توقع کے مطابق کیا جائے۔

(۲) مرزائیوں نے مرزا صاحب کو قمر الانبیا کہہ کر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران اسلام کے ناموس پر کھلے بندوں حملہ کیا ہے۔ اگر قمر القادیان کہا جاتا تو ہم سمجھتے کہ یہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ لیکن قمر الانبیا کہہ کر عالم اسلام کو لپیٹ میں لیا ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ جس میں آج اسلام کے رہنماؤں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیحرمتی دنیا کے کسی رائی بھر ایمان رکھنے والے مسلمان کو بھی گوارا نہیں ہو سکتی۔ حکومت کو اس معاملہ میں موثر اقدام کرنا چاہیے۔

(۳) منگلا ڈیم کے عیسائی افسروں نے ماتحت مسلمانوں کو مجبور کیا ہے کہ وہ ڈاڑھی منڈا دیں بلکہ دھمکی دی ہے کہ عدم تعمیل کی صورت میں ملازمت سے علیحدہ کر دئے جائیں گے۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیخ کنی کی یہ کیسی انوکھی داستان ہے جسے سنتے ہی انسان انگشت بدندان ہیں۔ اس معاملہ میں ہم صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ نیز متوقع ہیں کہ حکومت اپنی اسلامی رواداری کو برقرار رکھتے ہوئے ضرور مناسب کارروائی عمل میں لائے گی۔

(۴) عائلی قوانین کی منسوخی۔ شراب پر

صبح جمہوریت

یہ صدر جمال عبد الناصر نے ۲۱ مئی ۱۹۶۲ء کو مؤتمر وطنی (مصر) کے اجلاس میں پیش کیا۔

یہ درست ہے کہ انقلابی طریق کار فطری طور پر قومی اور ارتقائی راہ عمل ہے۔

یہ ساری قوم کی تحریک ہے جس کی طفیل قوم اپنی قوتوں کو مجتمع کر کے ان موانع اور رکاوٹوں کا سختی سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوتی ہے۔ وہ موانع اور مشکلات جو قوم کی راہ زندگی، تصورات اور عزائم کے سامنے حائل ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔

انقلاب ایک ایسے سرعت رفتار اقدام کا نام ہے جو تلافی مافات کے طور پر اقتصادی اور معاشرتی پسماندگی کی طویل مسافت کو طے کر کے اور قوم کو ان عظیم امنگوں تک رسائی نصیب کرتا ہے جو وہ اپنی آیندہ نسلوں کے لئے بطور اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صحیح انقلابی کارنامہ دو بنیادی اوصاف کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔

اوّل۔ یہ کہ انقلابی عمل قومی پیمانے پر ہو

دوم یہ کہ یہ قدم ترقی کی طرف اٹھے۔

پھر انقلاب کوئی انفرادی عمل نہیں ورنہ یہ تمام معاشرے کے خلاف ایک شخص کا تشدد ثابت ہوگا

اسی طرح انقلاب کسی ایک گروہ کا کام بھی نہیں ورنہ یہ اکثریت کے ساتھ ایک تصادم ثابت ہوگا۔ بلکہ انقلاب کی حقیقی قدر و قیمت اس پر موقوف ہے کہ وہ کس حد تک اپنے اندر قومی رنگ لئے ہوتے ہے۔ وہ کہاں تک جمہور کی ترجمانی اور ان کی قوت کا آئینہ دار ہے تاکہ وہ اپنے مستقبل کی تعمیر کر سکیں۔ اس میں کہاں تک جمہور کو عمل و دخل کے مواقع حاصل ہیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق زندگی کی تشکیل کر سکیں۔

اور انقلاب طبعاً ترقی کا نام ہے۔

جمہور تبدیلی برائے تبدیلی کے خواہشمند نہیں ہوتے اور نہ اس کے لئے کوشاں ہوتے ہیں بلکہ جمہور جو چیز چاہتے ہیں اور جس کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں وہ ایسی تبدیلی یا انقلاب ہے جو بہتر زندگی کا زینہ ثابت ہو جس کے مطابق عمل کر کے وہ بلندیوں کو چھو سکیں۔

ترقی ہی انقلاب کی غایت ہے۔ مادی اور اجتماعی پسماندگی ہی عوام انقلاب کا حقیقی سرچشمہ ہے انقلاب کا مقصد پوری قوت اور عزم صحیح کے ساتھ پہلی حالت سے حسب آرزو بہتر اور مناسب حالت کی طرف منتقل ہونا ہے۔

پھر جمہوریت ہی وہ راستہ ہے جو روح انقلاب کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ اور جمہوریت کا مطلب قوم کی قوت حاکمہ کو تفویض دینا اور اختیارات کو ان کے حوالے کر دینا اور ان اختیارات کو قومی امنگوں کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرنا ہے۔

اسی طرح سوشلزم وہ صحیح راہ ہے جس کے طفیل انقلاب ایک ترقی کا زینہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ سوشلزم ہی وہ بنیاد ہے جس پر عمل و مساوات کا حامل معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں عمل، ترقی کے یکساں مواقع اور نتیجہ خیز خدمات کے مساویانہ ذرائع مہیا ہو سکتے ہیں۔

اس نقطۂ نظر سے جمہوریت اور سوشلزم انقلابی طریق عمل میں پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔

جمہوریت نام ہے سیاسی آزادی کا اور سوشلزم کہتے ہیں معاشرتی آزادی کو۔ اور ان ہر دو کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں حقیقی آزادی کے بازو ہیں۔ ان دونوں کے بغیر یا ان میں سے کسی ایک کے بغیر مطلوبہ آفاق عدل تک رسائی نہیں ہو سکتی۔

مصری قوم کے لئے انقلابی شعور کی گہرائی اور مستقبل کے خد و خال کی صحیح تصویر کے وجود سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ وہ معرکۂ سویز میں عظیم فتح کی صبح کو اپنے موقف کی سچائی کا بخوبی اندازہ کر سکے۔

فتح عظیم کے تہوار کے دن مصری قوم نے اس حقیقت کو پا لیا کہ معرکۂ سویز میں اسے آزادی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ اس معرکے میں اپنے عزم و ارادہ سے کر آزاد کرانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ تاکہ وہ اپنی آزادی کو انقلابی رنگ دے سکے۔

اس معرکے نے مصری قوم کو اپنی قوت و اہلیت کا احساس دلایا اور وہ اپنی صلاحیتوں سے آگاہ ہوئی اور پھر اس قوت اور صلاحیتوں کو آزادی کی تعمیر کے لئے بروئے کار لانا شروع کر دیا۔

سامراج کے خلاف کامیابی اس عظیم قوم کے نزدیک مقصود آخری نہ تھی۔ بلکہ تحقیقی کام کا آغاز تھا۔ یہ عظیم قوم ایک طویل مدت تک حقیقی آزادی اور اس کی ابدی بقا کی خاطر مسلسل جنگ کا مرکز و محور بنی رہی۔

سویز میں فتح عظیم کے روز جو سوال سامنے آیا وہ یہ تھا۔

"یہ حریت پسند عوام کس کا تھا جسے مصری قوم نے اس خوفناک معرکے سے چھٹکارا عطا کیا؟

اور اس کا تاریخی اور قطعی ایک ہی جواب تھا کہ یہ عوام قوم کے سوا اور کسی کا نہیں ہو سکتا اور یہ قومی مقاصد کی تکمیل کے سوا اور کہیں صرف بھی نہیں ہو سکتا۔

اقوام اپنے عزم و ارادے کو غاصبوں کے قبضے سے اس لئے آزاد نہیں کراتیں کہ اسے تاریخی عجائب خانوں کی زینت بنائیں بلکہ وہ اپنے عزم و ارادے کو آزاد کرانے میں پوری قوت اس لئے صرف کرتی ہیں تاکہ وہ اپنی با اختیار قوت سے اپنے مقاصد کی تکمیل کریں۔

اقوام کی تاریخ میں یہ مرحلۂ جد و جہد بڑا نازک و پر خطر ہوتا ہے۔ یہ وہ نقطہ ہے جہاں سے قومی تحریکات نے لغزش کھائی جو عظیم نتائج کی امید کا نعرہ لگا رہی تھیں۔ مگر وہ بیرونی دباؤ کے خلاف پہلی کامیابی کے بعد ہی خود فراموش ہو گئی تھیں اور یہ خیال کیا کہ ان کے انقلابی مقاصد پورے ہو گئے ہیں۔ اس لئے حالات کو جوں کا توں چھوڑ دیا اور داخلی استحصال کے عناصر کو بھلا دیا جن کا بیرونی دباؤ کی قوتوں سے رابطہ تھا کیونکہ ان ہر دو کا باہمی رابطہ و تعاون ان کے منافع و فوائد کو مشترکہ بنا دیتا ہے جو وہ جمہور کے نام پر حاصل کرتے ہیں۔

ان قومی تحریکات نے اس کے بعد اپنے آپ کو دستوری فریب کاریوں کے سپرد کر دیا اور یہ سمجھ بیٹھیں کہ آزادی کا حق ادا ہو گیا۔

مگر یہ قومی تحریکیں اپنی غلطیوں کا احساس کرتی رہیں گی۔ اگرچہ بسا اوقات وقت گزر جانے پر کہ اقتصادی میدان میں انقلابی تبدیلیوں سے غفلت برتنے سے انہوں نے اپنی سیاسی آزادی کو سلب کر لیا اور وہ تاریخ میں اپنی یاد سوائے اس کے اور کچھ نہ چھوڑ گئیں کہ ایک طوفان سا اٹھا اور بیٹھ گیا اور پھر وطن کی روح سے منافرت کے باعث نام و نشان بھی کھو بیٹھیں۔ اسی طرح تحریک وطن کے اس نازک مرحلے میں کچھ اور قومی تحریکیں بھی ٹھوکر کھاتی ہیں جب وہ داخلی تبدیلیوں کا کوئی ایسا راستہ اختیار کرتی ہیں جو ملکی حالات سے ہم آہنگ نہیں ہوتا۔

کسی معاشرتی کام کے لئے فطرتی قوانین کے وجود کو تسلیم کر لینے کا مطلب یہ نہیں کہ تیار شدہ نظریات کو قبول کر لیا جائے اور ملکی حالات و تجربات سے منہ پھیر لیا جائے۔

کسی قوم کی اپنی مشکلات کا صحیح حل غیر قوم کے تجربات درآمد کر لینے سے نہیں ملا کرتا۔

اپنی معاشرتی تشکیل کے معاملے میں دنیا کی کوئی قوم بھی تجربے سے مستغنی نہیں ہو سکتی ملکی تجربات یہ ہرگز تقاضا نہیں کرتے کہ گزشتہ تمام نظریات پر عمل پیرا ہونے کی غلطی کی جائے اور نہ ہی وہ ایسے حلوں کو مسترد کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں جو مقصد تک پہنچا دینے کا سبب بن سکتے ہیں کیونکہ یہ تو ایک ناقابل برداشت تعصب ہے خصوصاً اس حقیقت کے پیش نظر کہ معاشرتی تبدیلیوں کی خواہش اپنی ذمہ داریوں کا آغاز کرتے وقت ایک ناپختہ شباب کی مانند ہوتی ہے جسے اس دوران میں صالح فکری غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن قومی عزائم کے لئے ممکن الحصول مواد سے فائدہ اٹھانا اور انہیں اپنے زندہ افکار کے نتائج اور نچوڑ سے آمیختہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

قومی ارادے کو اپنے گرد و پیش کے واقعات سے آگاہی کی بھی ضرورت ہے لیکن سب سے بڑی ضرورت اپنی سرزمین پر زندگی کے تجربات ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ اقوام کی زندگی میں تجربات غلط بھی ہوتے ہیں اور صحیح بھی جیسا کہ افراد کی زندگی میں بھی ہوتا رہتا ہے اور اس کا انحصار پختگی اور روشنی پر ہے۔

اسی طرح سیاسی آزادی یعنی جمہوریت محض دکھلاوے کی دستوری حکومت کا نام نہیں معاشرتی آزادی یعنی سوشلزم فقط چند نظریات کو مان لینے کا نام نہیں جب تک صدق دل سے ملک میں اس پر عمل نہ کیا جائے۔

۱۹۱۹ء میں قومی انقلابی تحریک کے بعد مصر کو جھوٹی جمہوریت کے زبردست فریب میں ڈال دیا گیا تھا۔

استعمار کی جانب سے استقلال مصر کے اعتراف کے ساتھ ہی انقلابی قیادتیں جھک گئیں اور ایسی برائے نام جمہوریت قبول کر لی جو کسی اقتصادی ضمانت پر مشتمل نہ تھی اور بیرونی اجتماعی لحاظ سے حریت و آزادی پر مشتمل وار ہی نہ تھا بلکہ اس وار کے اثرات نے بیرونی سیاست کو بھی متاثر کیا کیونکہ سامراج کے نزدیک کاغذی استقلال کی کوئی وقعت نہ رہ گئی اور وہ اپنی مصلحتوں کے مطابق اس کاغذ کو کسی وقت مسلنے سے نہ ہچکچایا۔ اور یہ ایک فطرتی امر ہے۔

یہ نام نہاد جمہوریت حقیقت میں رجعت پسند جمہوریت کی نمایندگی کرتی تھی اور رجعت پسندی سامراج سے ناطہ توڑتے یا اس سے تعاون سے منہ موڑنے پر کبھی تیار نہیں ہو سکتی تھی اس لئے

(باقی صفحہ پر)

جمعیت طلبائے اسلام حسن ابدال کا انتخاب جمعیۃ العلماء اسلام سکھر صنلع کیمبل پور کا قیام

آج مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۶۳ء بعد از نماز جمعہ برمکان مولانا عبد الحامد صاحب رحمانی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام حسن ابدال ہمدردان جمعیت طلبائے اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔

جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۱۔ امیر حافظ عبد الرؤف قاسمی متعلم مدرسہ اشرفیہ تعلیم القرآن حسن ابدال۔ ۲۔ نائب امیر نذیر احمد فاروقی متعلم گورنمنٹ ہائی سکول حسن ابدال
۳۔ ناظم اعلیٰ اسید احمد شاہین ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۴۔ ناظم محمد سلیمان صابر ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۵۔ خازن غلام صدیق عربی متعلم مدرسہ اشرفیہ تعلیم القرآن حسن ابدال۔
۶۔ سالار نذیر احمد شاکر ؍؍ ؍؍ ؍؍ حسن ابدال

مجلس شوریٰ

۱۔ محمد یونس ۲۔ غلام مرتضےٰ
۳۔ سعید اقبال ۴۔ گلشاد حسین
۵۔ قاری عبد الرحمٰن ۶۔ تنویر احمد
۷۔ اظہر محمود ۸۔ سعید الرحمان
۹۔ محمد اقبال ۱۰۔ نصر اللہ
۱۱۔ محمد سلیم ۱۲۔ اختر علی۔

اجلاس بعد از دعائے ترقی اسلام و استحکام پاکستان اختتام پذیر ہوا۔ ناظم اعلیٰ احمد حسن ابدال۔

جامع پڈ عیدان میں جلسہ

آج نماز جمعہ مولانا عبد الکریم صاحب دیو بندی اور مولانا تاج الدین صاحب نے قانون اسلام کے متعلق ایمان پر تقریر فرمائی فرمایا۔ کہ پاکستان کا مطلب قانون قرآن تھا۔ جو کہ ارکان حکومت اس وعدہ کو بھول چکی ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

۱۔ پریس آرڈیننس کو منسوخ کیا جائے
۲۔ منگلا ڈیم کے نام افسران نے تمام مزدوروں اور ملازمین ڈاڑھی منڈوانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ حکومت اس کی طرف توجہ کرے۔ اور ان کی روک تھام کرے
۳۔ یہ اجلاس الیہ محترم حضرت مولانا شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر مولانا عبید اللہ صاحب انور سے اظہار صدمہ کرتا ہے۔ اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ دعا کی گئی تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر وجمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

امیر۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام حبیب صاحب امام مسجد۔ ناظم اعلیٰ محمد یعقوب۔ نائب ناظم آغا مولوی امیر داد خان افغان

آخر میں جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان اور اس کے زعماء خصوصاً مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی صاحب ضیغم اسلام حضرت اقدس مولانا الحاج لوذر عصر غلام غوث صاحب مدظلہ العالی کے عزائم و زندگیوں میں برکت کی دعا کی گئی۔ اور ہر ممکن تعاون کی پیش کش کی گئی۔

محمد یعقوب غفرلہ، ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام نتھ اللہ ڈاکخانہ حسن ابدال۔

جمعیۃ علماء اسلام منڈی زبان ضلع بہاولپور کا انتخاب۔

۱۔ علی محمد امیر۔ ۲۔ حاجی علی محمد صاحب نائب امیر۔ ۳۔ چوہدری بشیر احمد۔ ناظم ۴۔ حاجی عبد الحق۔ نائب ناظم۔ (۵) حکیم نذیر احمد۔ خزانچی۔ (۶) عزیز الرحمٰن سالار۔

نمائندگان

۱۔ علی محمد (۲) شیخ کریم بخش صاحب (۳) چوہدری بشیر احمد۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

۱۴ر اکتوبر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ مولانا عزیز الرحمان صاحب نائب امیر مولانا عبد السلام صاحب نائب امیر مولانا محمد عثمان صاحب ناظم اعلیٰ مولانا سید امام شاہ صاحب ناظم مولانا محمد اسرائیل صاحب۔ خازن مولانا عبد السلام۔

نمائندگان برائے جمعیۃ علماء اسلام سرحد عہدہ داران ضلع کے علاوہ مندرجہ ذیل۔

حضرت مفتی عبد القیوم صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب پشاور شہر مولانا حافظ عبد الرشید صاحب۔ مولانا محمد ایوب صاحب نصر اللہ خان۔ ملک عبد اللہ صاحب جناب عبد الرحیم خان صاحب۔ ملک وزیر محمد خان صاحب سالار گل محمد خان صاحب۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب مولوی محمد یعقوب صاحب قاسمی محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ سنہ صاحبزادہ عبد الباری صاحب مولانا ہدایت الحق صاحب۔ مولانا عبد المالک صاحب مولانا فضل صاحب مولانا عبد الصمد صاحب مولانا فضل مولیٰ صاحب گاڑ متعرا۔ مولانا شمس الحق صاحب۔ ڈاکٹر الطاف گل صاحب شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک قاضی عبد السلام صاحب خطیب صدر نوشہرہ۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم القرآن کچا کھوہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۹، ۳۰، ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۳ء زیر صدارت حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد شاہ صاحب خلیفہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب (۱) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت (ملتان)، (۲)۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی۔ ۳۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائپوری (چنیوٹ) ۴۔ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام ضلع ملتان (۵) حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب اختر مبلغ تحفظ ختم نبوت (۶) حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور ۷۔ حضرت مولانا زرین احمد صاحب مبلغ ختم نبوت نعت خوان حافظ محمد شریف

راجہ بازار ضلع ملتان

مفید اور مجرب دوائیں

کندن: یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا کمر درد اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط وکتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب و موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے۔

الجوین

درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔

قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام

بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور۔

بقیہ: صحیح جمہوریت

یہ ایک فطرتی امر ہے کہ جمہوری شارع جب سمت سے کنارہ کشی کر گئی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس رجعت پسندانہ جمہوریت یا اس نام نہاد استقلال وطن کے سائے میں بننے والی وزارتوں کو سامراجی ایجنٹ کے اشاروں پر ناچنے کے سوا کوئی راستہ ہی نہ ملا۔ ہر بات اس کے حکم اور مشورے سے طے ہوتی بلکہ ایسا بھی ہوا کہ سامراج نے بندوقوں کے زور سے بھی اپنا حکم منوایا۔

یہ واقعات جھوٹے دکھلاوے اور عظیم فریب کا پردہ چاک کئے دیتے ہیں جو رجعت پسندانہ جمہوریت کے عہد میں پیش آئے اور یہ بات پختہ یقین کو پہنچ جاتی ہے کہ اقتصادی جمہوریت اور معاشرتی جمہوریت کے بغیر سیاسی جمہوریت یا سیاسی آزادی بالکل بے معنی ہیں۔ یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے جس میں بحث کی ضرورت نہیں کہ کسی ملک کا سیاسی نظام ہمیشہ وہاں کی اقتصادی حالت کا صحیح پر تو ہوتا ہے اور ایسے اقتصادی ماحول ہی حکمران قوت کی مصلحتوں کا حقیقی آئینہ دار ہے۔ (باقی)

مدرسہ دعوت الحق حسین آگاہی ملتان شہر

میں حاضری کا اتفاق ہوا۔ مدرسہ کے مختلف رجسٹرات دیکھے۔ ماشاء اللہ ہر چیز بڑے سلیقہ سے رکھی ہوئی معلوم ہوئی۔ رجسٹرات کے اندراجات کے طریقے اور صفائی بہت پسند آئی۔ غرض تعلیمی و انتظامی امور میں مدرسہ ہذا کا نظام کا قابل رشک پایا۔

یہ سب حضرت مولانا احمد الدین صاحب جالندھری مہتمم مدرسہ کی شب و روز کی انتھک سعی اور خلوص کا نتیجہ ہے کہ مدرسہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ البتہ مالی کمزوری مدرسہ کو شدید طور پر ستا رہی ہے اس پہلو میں اصحاب ثروت کا توجہ فرمانا نہایت ضروری ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ ہذا کے مہتمم صاحب، مدرسین طلباء و طالبات کو اپنی توفیق خاص کی عظیم نعمت سے نوازے آمین

الحمد للہ اولاً و آخراً

(حضرت مولانا مفتی) محمود (صاحب) ناظم اعلیٰ المدارس عربیہ پاکستان

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ: سلاجیت پلز کمپاؤنڈ۔ طاقت و توانائی۔ صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ پچاس پیسہ۔

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام۔ لاہور

اطلاعات و اعلانات

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے زیر اہتمام عظیم الشان دو روزہ کانفرنس

۲۳، ۲۴ر اکتوبر بروز بدھ جمعرات بعد نماز عشا بمقام تالاب کمیٹی جھنگ صدر، زیر صدارت ملک علی محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے جس میں جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور نائب امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی۔ فاتح ربوہ مولانا منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ۔ حضرت مولانا غلام یٰسین صاحب ملتان۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان۔ عوام سے خطاب فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کے زیر اہتمام یک روزہ کانفرنس

بتاریخ یکم نومبر بروز جمعہ کمیٹی باغ کوہاٹ میں زیر صدارت حافظ الحدیث حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی صدر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام و ممبر قومی اسمبلی پاکستان۔ مولانا غلام غوث صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع قلعہ گوجر سنگھ لاہور حضرت مولانا محمد امیر صاحب خطیب جامع مسجد بجلی گھر پشاور عوام سے خطاب فرمائیں گے۔

نیز۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب محدث غورغشتی حضرت مولانا زوار شاہ صاحب عارف باللہ ڈھوڈہ۔ حضرت مولانا حاجی عبد الہادی صاحب کربوغہ شریف۔ حضرت مولانا حاجی نجم الدین صاحب کربوغہ شریف۔ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد سلیم صاحب ہنگوی۔ حضرت مولانا صابر الحق صاحب جوزترہ بھی شمولیت فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ضروری اعلان

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد ۲۵ - ۲۶ر اکتوبر جمعہ ہفتہ کو منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبید اللہ انور سجادہ نشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مرحوم حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی خیبر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی۔ حضرت العلامہ خالد محمود صاحب پروفیسر ایم اے او کالج لاہور، شاعر اسلام سید امین گیلانی شیخوپورہ، اکابر علماء و مشائخ شریک ہو رہے ہیں۔

راولپنڈی میں علم و عرفان کی بارش

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ (رجسٹرڈ) کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی ۲۶، ۲۷ر اکتوبر کو ہو رہا ہے اس میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور مدظلہ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد صاحب مولانا محمد اجمل خاں صاحب لاہور شرکت فرما رہے ہیں۔ ہفتہ کو بعد نماز ظہر و عصر و مغرب جانشین حضرت لاہوری مدظلہ طالبان راہ طریقت کو بیعت کریں گے اور مجلس ذکر بھی ہوگی۔ بعد عشاء خطیب پاکستان قاضی احسان احمد صاحب کی تقریر ہوگی ۲۷ر اکتوبر کو حضرت درخواستی۔ محمد اجمل خاں صاحب [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا جدید انتخاب

مورخہ ۱۵ر اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی منتخب مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب طورو ضلع مردان، نائب امیر مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نائب امیر (۲) مولانا سید سلیمان شاہ صاحب مقام بٹگرام تحصیل مانسہرہ۔ ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبد الباری عمر زئی تحصیل چارسدہ۔ ناظم مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان، ناظم دفتر جناب محمد اسمٰعیل صاحب بی اے جہانگیر پورہ پشاور۔ خازن مولانا حافظ عبد الرشید صاحب پلیل جنڈی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا انتخاب

جہانیاں ضلع ملتان۔ ۲۳ر اکتوبر بعد نماز عصر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے ضلعی نمائندوں کا ایک باقاعدہ جلاس حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی قائد جمعیۃ علماء اسلام شروع ہوا تلاوت قرآن پاک کے بعد حسب ذیل کارروائی عمل میں آئی۔

امیر، حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی تلمبہ۔ نائب امیر مولانا عبد الرشید صاحب ارشد میاں چنوں۔ نائب امیر (۲) مولانا دوست محمد صاحب خانیوال۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ملتان۔ ناظم مولانا حکیم اللہ صاحب میلسی۔ ناظم چوہدری محمد علی صاحب میاں چنوں۔

سالار۔ مولانا محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

خازن۔ مولانا حافظ محمد حسین صاحب۔ ملتان

قرارداد تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے ایک اہم اجلاس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ اجلاس امیر جمعیۃ حضرت مولانا عبد الحنان صاحب کی اہلیہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے رب العزت کی درگاہ میں دعا کرتا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت کلور کوٹ کی قراردادیں

(۱) مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت کلور کوٹ کا یہ عظیم الشان سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۹، ۳۰ر ستمبر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر ملال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

(۲) یہ اجلاس صدر مملکت پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہیں ان کو منسوخ کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں اور پاکستان میں کوئی قانون اسلام کے خلاف نافذ نہ کریں۔

(۳) اور یہ اجلاس محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کے جواں سال فرزند ارجمند کے انتقال پر ملال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ریاحی بواسیر کا سائنٹیفک علاج

میڈیکل سائنس نے ریاحی امراض کیلئے فلیٹس ٹیوب FLATUSTUBE ایجاد کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ یہ ٹیوب منٹوں میں پیٹ سے گیس کو خارج کر کے فوراً ہی مریض کو نفخ شکم یعنی پیٹ کے اپھارے سے نجات دیتا ہے۔ یہ طریقہ علاج ایسے ہزاروں افراد کا کامیاب ثابت ہوا ہے ... قیمت مع ٹیوب دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔
فلان ٹریڈرز بلاک ۲ منٹگمری

روشن دماغ

ٹیلیفون ۶۶۴۸۷

یہ معجون دماغ کی کمزوری، نسیان (بھول چوک) ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کر دیتی ہے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ضعف دماغ۔ درد سر۔ دوران سر اختلاج قلب و ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے خوش ذائقہ اور دل پسند تحفہ ہے اس معجون کا استعمال جملہ دماغی قلب کی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے چھوٹی شیشی ۲ روپے بڑی شیشی ۴ روپے علاوہ محصول ڈاک ہر جنرل مرچنٹس سے طلب کریں

محمد افضل خاں اینڈ سنز یونانی لیبارٹری لال کنواں موچی دروازہ۔ لاہور

لکل داء دواء وعند اللہ شفاء ارحمیت

آج کا یاد کیا ہوا سبق نہ بھولے

طالب علموں، وکیلوں، مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ۔ برہمی ایلیلیر بادام وغیرہ مقوی دماغ ادویات کا مرکب عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ فی خوراک ۵۰ / ۳ روپے علاوہ محصولڈاک (چار روپے پچاس پیسے)

طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دوا سازی ماہنامہ الشفاء کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

منور میڈیکل ہال
بلاک نمبر ۱ سرگودھا سے
ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

Phone No : 67715 ۱۰ Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol. No. 6 || 25 October 1963 6 Jamadi-us-sani 1383 || No. 41

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ لاہور

دعوت نامہ برائے شرکت مرکزی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

منعقدہ ۹۔ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۸ / ۲۹ اکتوبر ۶۳ء

بمقام لاہور مسجد خدام الدین۔ اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

بخدمت جناب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ : حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مد ظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے حکم سے مرکزی اجلاس (مجلس عامہ) کے لئے مندرجہ بالا تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ یہ اجلاس مسجد خدام الدین اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور میں منعقد ہوگا۔ جس میں سارے مغربی پاکستان کے جلیل القدر علماء کرام اور نمائندے شریک ہوں گے۔ اجلاس ۲۸ اکتوبر کو صبح ۹ بجے سے شروع ہوگا۔

جناب سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

زیر غور کاروائی (ایجنڈا) حسب ذیل ہے:-

۱۔ تلاوت قرآن پاک
۲۔ تعزیتی قرار داد
۳۔ مختصر روداد جمعیت از ناظم اعلیٰ
۴۔ امیر جمعیت کا افتتاحی خطاب
۵۔ انتخاب جدید
۶۔ دستور جمعیت میں ترامیم کی تحریکیں
۷۔ موجودہ مذہبی ضروریات و مسائل
۸۔ عام ملکی مسائل میں جمعیت کے موقف کا تعین۔ (بنیادی حقوق۔ رائے دہندگی بالغاں۔ خارجہ پالیسی۔ ملکی انتخابات۔ پارلیمنٹری بورڈ سرکاری آرڈیننس وغیرہ)
۹۔ عائلی اور دیگر خلاف اسلام کے بارہ میں فیصلے
۱۰۔ موجودہ مہنگائی۔ عوامی مشکلات اور سرکاری اقدامات پر بحث
۱۱۔ نظام جمعیت کی توسیع و استحکام پر غور۔
۱۲۔ روزنامہ اخبار
۱۳۔ دیگر امور با جازت صدر

ضروری نوٹ

ا۔ موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں
ب۔ ہر مرکزی رکن تین روپے فیس ادا کر کے اجلاس میں شریک ہو
ج۔ ہر معزز ممبر دعوت نامہ ہمراہ لائیں تاکہ شرکت اجلاس میں دقت نہ ہو۔
د۔ مدعوین و مندوبین کو اسٹیشن سے سیدھے مسجد خدام الدین اندرون شیرانوالہ دروازہ آنا ہوگا استقبالیہ کمیٹی ہر طرح آسانی بہم پہنچائے گی۔
س۔ اجلاس میں مرکزی ارکان کے سوا دیگر اضلاعی کارکنان جمعیت باجازت صدر شریک ہوسکیں گے۔ مگر وہ رائے دہی (ووٹنگ) میں حصہ نہ لے سکیں گے۔

احقر غلام غوث ہزاروی

ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

چھ لاکھ سواتی آزادی کشمیر کے لئے جانیں قربان کرنے پر تیار ہیں۔"

سوات کے باشندوں کو پاکستانی باشندوں کے برابر شہری حقوق حاصل ہیں، والئی سوات

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ والئ سوات جنرل عبدالحق جہاں زیب نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ریاست سوات کے چھ لاکھ باشندے مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے اپنی جانوں کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا اہل سوات صحیح معنوں میں پاکستانی ہیں۔ انہوں نے کشمیر کی آزادی کے لئے قربانیاں دی ہیں اور اب بھی مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کے محکوم کشمیریوں کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کرنے پر تیار ہیں۔

والئی سوات نے کہا کہ سوات کے باشندوں کو شہریت کے وہ تمام حقوق اور مراعات حاصل ہیں جو پاکستان کے دوسرے علاقوں کے باشندوں کو حاصل ہیں۔ انہوں نے کہا سوات پاکستان کا حصہ ہے۔ پاکستان کے آئین کا سوات پر بھی اطلاق ہوتا ہے اور محترم گردانا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا سوات کے متعلق جماعت اسلامی کا پروپیگنڈہ بے بنیاد ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

والئی سوات زندگی میں پہلی بار پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے ان تمام خبروں کی واضح الفاظ میں تردید کر دی کہ ریاست کے باشندوں سے بیگار میں کام لیا جا رہا ہے اور انہیں بنیادی حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ سوات میں سیاسی پارٹی بنانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ محب وطن سیاسی پارٹیاں بنائی جا سکتی ہیں مگر جماعت اسلامی کی طرح تخریب پسند عناصر کے لئے ریاست میں کوئی جگہ نہیں ہے انہوں نے دعوے کیا کہ اس وقت ریاست میں کوئی سیاسی قیدی نہیں اور ایک قیدی سراج دین کو جسے غیر قانونی سرگرمیوں کی وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا رہا کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی کی اطلاعات میں ذرہ بھر صداقت نہیں ہے۔ انہوں نے دعوت دی کہ جو شخص چاہے سوات میں آ کر ان کے دعوے کی حقیقت کو عملی صورت میں دیکھ سکتا ہے۔

ایک اردو روزنامہ کے ریاست میں داخلہ پر پابندی کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ اس اخبار میں من گھڑت قصے فرضی ناموں سے شائع کئے جاتے تھے یہ پرچہ سوات کے خلاف متواتر بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہا تھا۔ اخبار کے نمائندگان کو سوات میں آنے اور خود اپنی آنکھوں سے حقیقت کو دیکھنے کی دعوت دی گئی مگر اخبار کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس لئے اخبار کے ریاست میں داخلہ پر پابندی لگائی گئی تھی۔

• ۔ اکالی رہنما ماسٹر تارا سنگھ نے شیخ عبد اللہ کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ لدھیانہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے اکالی لیڈر نے کہا کہ شیخ صاحب کی رہائی سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے انہوں نے کہا دس سال سے شیخ عبد اللہ اور ان کے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہو سکا۔

• ۔ گورنر مغربی پاکستان نے خان عبد الغفار خان کی میعاد نظر بندی میں مزید چھ ماہ کی توسیع کر دی ہے ایک بیان میں گورنر نے کہا کہ خان عبد الغفار خان نے مشروط رہائی سے انکار کیا تھا اس لئے میعاد بڑھائی گئی۔ ہمارے ملک کے قوم پرست حلقوں میں اور تمام صوبہ سرحد میں گورنر کے بیان پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور اسے منتقمانہ قرار دیا گیا خان بادشاہ کی ثابت قدمی اور دلیری اور حب الوطنی کو سراہا گیا۔

• ۔ صدر پاکستان نے پشاور کے ایک اخباری بیان میں کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کے حسابات باقاعدہ رکھنے کے لئے عنقریب ایک قانون بنایا جائے گا ۔۔

• ۔ الجزائر اور مراکش کی فوجوں میں کئی دنوں سے ان کی سرحدوں پر خونریز جنگ جاری ہے۔ جس سے ساری اسلامی دنیا کو تشویش ہے

• ۔ صدر پاکستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان کشمیر کے معاملہ میں کبھی شکست تسلیم نہیں کریگا اور پاکستانی فوجیں ملک کی سلامتی اور دفاع کے لئے آخر دم تک لڑیں گی۔

[illegible]

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

زیر نگرانی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

عبدہ رشید احمد نور پوری عفا اللہ عنہ

نفیس

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) یکم ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء نمبر (۹)

اللہ کی کتاب آپ سے کیا کہتی ہے

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر (۱۶ : ۹۰)

اللہ حکم دیتا ہے کہ عدل کرو، اور تمام نیک باتوں اور ہر طرح کی راست بازیوں کو اختیار کرو اور اس طرح وہ روکتا ہے کہ ہر طرح کے فواحش اور ظلم و معصیت سے بچو۔

لا تتبعوا خطوات الشیطان فانہ یأمر بالفحشاء والمنکر (۲۴-۲۱)

شیطانی وسوسوں کی پیروی مت کرو، کیونکہ وہ فواحش اور ظلم و عصیاں کا حکم دیتا ہے۔ پس اللہ کا دوست اور ولی وہی ہو سکتا ہے، جو اس کے حکم کا پیرو اور داعی ہو۔ اللہ کا یہ حکم ہے کہ "یأمر بالعدل والاحسان" اس لئے اس کے سفیر اور اس کی حکومت کے خلیفہ ہیں اور سفیر وہی جو اپنے بادشاہ کے حکموں کا ترجمان ہے یہی سبب ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پہ جا بجا زور دیا گیا اور اسے مومنوں کے تمام اعمال حسنہ کی بنیاد اور اساس بتلایا۔

الذین مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وأمروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (۲۲ : ۴۱)

وہ مسلمان کہ اگر ہم انہیں دنیا میں قائم کر دیں، تو ان کا کام یہ ہوگا کہ صلوٰۃ الٰہی کو قائم کر دیں گے۔ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کریں گے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ان کی دعوت ہوگی اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(ابو الکلام آزادؒ)

(۱)

ارشاداتِ گرامی

جناب باری عز اسمہ، کی وہ صفات، جو کہ مقتضی معبودیت ہیں۔ ان کا مرجع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے۔ اول مالکیت نفع و ضرر، دوئم محبوبیت۔ اول کو جلال سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور ثانی کو جمال سے۔ مگر یہ تعبیر ناقص ہے۔ جلال محض مالکیت ضرریہ متفرع ہوتا ہے جس طرح جمال اسباب محبوبیت میں سے ایک سبب ہے۔ وجوہِ محبوبیت علاوہ جمال کے کمال، قرب، احسان بھی ہیں۔ سببِ اولی سے یعنی مالکیت نفع و ضرر کا اقتضاء معبودیت عند العقل یہی رہ کر ہوتا ضروری ہے لیکن معبودیت میں عابد کی ذاتی غرض چونکہ باعث عبادت ہوتی ہے یعنی طمع یا خوف یا دونوں، اس لئے یہ عبادت اس قدر کامل نہ ہوگی جس قدر وہ عبادت جس میں محض رضاء معبودیت مقصود ہو ظاہر ہے کہ محبوب کی جو کچھ طاعت و فرمانبرداری کی جاتی ہے اس سے محض اس کی رضا مطلوب ہوتی ہے لہٰذا ضروری تھا کہ دونوں قسموں کی عبادتیں دین کامل میں ملحوظ ہوں قسم اول پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول نماز زکوٰۃ ہیں اور قسم ثانی پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول روزہ اور حج ہیں۔ روزہ محبوبیت کی منزل اول ہے اور حج منزل ثانی ہے۔ (از افادات مولانا مدنی رحمہ اللہ)

مرتبہ سید حامد میاں شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور

دین کی خدمت — وطن کی حفاظت — اور — قوم مسلم کی عظمت

ہر پاکستانی مسلمان کا فرض ہے

جمعیۃ علماء اسلام اس فرض کی ادائیگی کی طرف آپ کو توجہ دلاتی ہے۔ اس فرض کی باحسن وجوہ ادائیگی کا راز اسلامی نظام کے قیام میں مضمر ہے۔ اور صحیح اسلامی نظام (مطابق کتاب و سنت طریق سلف صالحین) کا قیام و فروغ ہی جمعیت علماء اسلام کی دعوت ہے۔

بدل اشتراک

سالانہ : چھ روپے

ششماہی : تین روپے ۵۰ پیسے

نرخنامہ اشتہارات

فی سنگل انچ مکرر کی اشاعت زیر معاہدہ ۵/۰۰ روپے

اندرون سرورق پورا صفحہ ۲۵۰/۰۰ روپے

آخری صفحہ پورا ۴۵۰/- "

زیر معاہدہ ۳۵۰/۰۰ "

جمہوری مصنوعات و قومی ادارہ کے ساتھ خاص رعائت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام وممبر قومی اسمبلی کا ایک اہم انٹرویو

(نوائے وقت کے نمائندہ خصوصی سے)

پاکستان کے لوگوں میں وہ اسلامی جذبہ سرد پڑتا جارہا ہے جس کے تحت پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ اسلامی تہذیب وثقافت دم توڑ رہی ہے اسلام سے پاکستان میں جو بے نیازی برتی جارہی ہے اس کی مثال چودہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ وطن عزیز کو "اسلامی جمہوریہ پاکستان" قرار دینے والے لوگوں کا یہ بھی فرض ہے کہ قومی زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی تقاضوں کو پورا کیا جائے"۔

یہ ہے لب لباب ان خیالات کا جو قومی اسمبلی کے رکن مفتی محمود صاحب نے ڈھاکہ میں نمائندہ نوائے وقت سے ایک خاص ملاقات میں ظاہر کیے مفتی صاحب نے جو جمعیۃ علمائے اسلام کے نائب صدر بھی ہیں بڑے رنج وکرب سے کہا "

ملک کے موجودہ سیاسی اضطراب اور بے چینی کا واحد علاج پاکستان کے بنیادی نظریہ کے نفاذ میں مضمر ہے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان اسلام کے سوا کوئی شے مشترک نہیں ہے دونوں خطوں کی زبان، مزاج، تہذیب وتمدن جداگانہ ہے حد تو یہ ہے کہ دونوں خطوں کی آب وہوا میں بھی فرق ہے صرف نظریاتی اتحاد ہی دونوں بازوؤں کے باہمی رشتہ کی اساس ہے۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جتنی بھی حکومتیں پاکستان میں برسر اقتدار آئی ہیں۔ انھوں نے اسلام کو اپنانے کے بجائے اسلام سے روگردانی کو اختیار کیا جس کا تلخ انجام یہ ہے کہ لوگوں میں قومی واسلامی جذبہ جس کے تحت پاکستان ظہور میں آیا، سرد پڑتا جارہا ہے اسلامی اخوت ومحبت کا تصور ذہنوں سے مٹتا جارہا ہے۔ عوام میں دولت کمانے کی ہوس مسابقت کی دوڑ کی صورت اختیار کرچکی ہے، امیر امیرتر اور غریب غریب تر ہوتا جارہا ہے۔ رہن سہن کے طریقوں میں مساوات ختم ہوچکی ہے۔ اسلامی تہذیب وثقافت دم توڑ رہی ہے اور ایک نیا طبقہ جنم لے رہا ہے جس کی زندگی مغربی لوازمات وتکلفات کے لیے وقف ہوچکی ہے اور جس کے سینہ میں قومی مفاد کے لئے مطلق جگہ باقی نہیں ہے۔ اس طبقہ کے افراد پر ایسی بےحسی وخود فراموشی طاری ہے کہ انہیں کسی کی موت وحیات کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ان کے پڑوس میں نادار وغریب فاقے برداشت کرتے ہیں لیکن وہ قوم کی گاڑھے پسینے کی کمائی سے اپنی تجوریاں بھرتے ہیں، رنگ رلیاں مناتے ہیں جس قوم کے شب وروز کا یہ عالم ہو وہ قوم بھلا کس طرح ترقی کی بلند منازل طے کرسکتی ہے اور اس کا مستقبل کس طرح روشن ہوسکتا ہے۔" آپ نے کہا "خلافت راشدہ کی مساوات ملک میں ممکن نہ سہی لیکن اس قدر طبقاتی امتیاز وفرق ایک مسلمان کے لئے حد درجہ شرمناک و باعث ننگ ہے۔ آپ نے انکشاف کیا کہ مسابقت کے جذبہ کے تحت آج ملک کا متوسط طبقہ بھی بلیک مارکیٹنگ رشوت ستانی اور دیگر سنگین برائیوں میں مبتلا ہوچکا ہے دوسری طرف سرکاری تنخواہ دار جب اپنی تنخواہوں اور نئے معیار زندگی میں جسے وہ بغیر سوچے سمجھے اختیار کرچکے ہیں، مطابقت وہم آہنگی نہیں پاتے ہیں تو لازماً غلط طریقے اختیار کرکے ملک وملت کے مفادات سے انحراف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ پاکستان کے لئے دراصل ایک ایسے انقلابی لیڈر کی ضرورت ہے جو ہوس اقتدار ومفاد ذات سے بالاتر ہوکر ملک کی کایا پلٹ دے۔ اسلامی عدل ومساوات کے زریں اصولوں کے مطابق معاشرہ کی از سر نو تشکیل کرے اور قوم کو تکلفات کی دلدل سے نکال کر سادہ زندگی گزارنے پر آمادہ کرے

آپ نے کہا کہ اسلام کے ساتھ یہاں جس طرح ظلم روا رکھا گیا ہے۔ چودہ سو سال کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ اسلام کو نہایت بیدردی اور ڈھٹائی سے ذاتی مفادات اور گروہی وطبقاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے اور اسلام کو رسوا وبدنام کیا جارہا ہے تاکہ اسلام کی عقیدت وشیفتگی دلوں سے محو ہوجائے۔

آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا "اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے مملکت کا نام دوبارہ "اسلامی ری پبلک آف پاکستان" رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن صرف نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی ہے ایسی صورت میں جب کہ ملک میں شراب کی محفلیں سجائی جارہی ہیں۔ ہر قسم کی غیر اسلامی حرکات کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ سودی کاروبار فروغ پارہا ہے۔ دولت چند خوش نصیب خاندانوں کی ملکیت بن کر رہ گئی ہے بھلا کس طرح اس ملک کو اسلامی ملک کہا جاسکتا ہے اسلام کا لیبل چسپاں کرنے سے سوائے اسلام کی بدنامی کے اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں اس ملک کا نام "اسلامی" رکھنا ضروری ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اسلامی تقاضوں کو پورا کیا جائے۔"

مشرقی پاکستان کے علماء کرام کے متعلق نمائندہ نوائے وقت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مشرقی پاکستان کے علماء اور دیندار لوگ دینی ومذہبی اعتبار سے خاصے مؤثر ہیں

اور وہ اس ملک میں اسلامی انقلاب لانے کے ضمن میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ عوام کے ساتھ ان کا گہرا ربط وتعلق ہے اور عوام کے دلوں میں ان کے لئے گہری عقیدت کے جذبات موجزن ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ اگر مشرقی پاکستان کے علماء کرام ملکی سیاست میں بھرپور حصہ لیتے تو یہ ملک کے لئے نیک فال ثابت ہوتا اور ملک کی بڑی حد تک اصلاح ممکن ہوجاتی۔ آپ نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ یہاں کے علماء وفضلاء کی اکثریت سیاست کو تقدس کے منافی سمجھتی ہے اور وہ محض مدرسہ وخانقاہ کی محدود زندگی اختیار کرکے ملی وترقی ذمہ داریوں سے پہلوتہی کررہی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر یہاں کا دیندار طبقہ دینی امور کے علاوہ قومی امور میں بھی حصہ لیتا تو یہاں کی بے دین سیاست قوم کی گمراہی کا موجب نہ بنتی۔ خلافت راشدہ کی مثال اس معاملہ میں مشرقی پاکستان کے علماء کرام کی رہنمائی کے لئے کافی ہے علاوہ ازیں قرآن حکیم میں سورہ توبہ، سورہ انفعال، اور سورہ قتال میں سیاست کی واضح تعلیم موجود ہے کیا ان سورتوں کو جھٹلایا جاسکتا ہے؟ سیاست، دین کا اہم جزو ہے اور اس پر صدیوں سے عمل ہورہا ہے مگر ملت کی یہ سراسر بدنصیبی ہے کہ آج عملاً دین کو سیاست سے الگ کردیا گیا ہے ؎

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جمعیت علماء اسلام کی تنظیم پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتلایا کہ مغربی پاکستان میں جمعیت علماء اسلام کی ڈھائی ہزار شاخیں اور باقاعدہ ضلع وار تنظیمیں کام کررہی ہیں لیکن مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام نظام اسلام پارٹی کے تابع ہوکر رہ گئی ہے اور اپنے وجود کو ختم کربیٹھی ہے۔ یہاں کے علماء کرام اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر استقامت وخودداری کے ساتھ دینی مفاد کے لئے جس سیاسی پارٹی کے ساتھ چاہیں تعاون کرسکتے ہیں۔ لیکن اپنی انفرادیت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں علماء کی واحد تنظیم ہے جس نے پاکستان کی جنگ میں مؤثر کردار انجام دیا جس کے پہلے صدر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رح تھے اور جس کے بانی وروح رواں مولانا راغب احسن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جمعیت کی رہنمائی کے لئے اب بھی موجود ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد بھی جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان کے نصب العین کے تحفظ کے سلسلہ میں لائق تحسین خدمات انجام دی ہیں سب سے اول اس جماعت نے متفقہ طور پر قرارداد پاکستان پاس کرکے اسلامی نظام کی راہیں ہموار کیں ۱۹۴۹ء میں اس مقصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے ۳۳ مکاتب فکر کے علماء کرام کا مشترکہ اجلاس طلب کرکے ملک کے دستور کے لئے بائیس اصول مرتب کئے اور لادینی نظام کے حامیوں کے اس اعتراض کی قلعی کھول دی کہ علماء پاکستان میں اختلاف ہے لیکن ملک کی بدقسمتی ہے کہ خود قسمتی ہے کہ خود غرض حکمرانوں نے اپنے مفادات کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے تمام کئے دھرے پر پانی پھیر دیا مفتی صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اقتدار کی ہوس سے بے نیاز ہوکر ملک کی موجودہ صورت کو بدلنا چاہتی ہے اس ملک میں حقیقی اسلام کو عملی صورت میں رائج کرنا چاہتی ہے۔ اور مروجہ تمام قوانین کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں از سر نو مرتب کرنا چاہتی ہے۔

موجودہ تعلیمی نظام پر تنقید کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں ابتک وہی نصاب تعلیم رائج ہے جسے انگریزوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے نافذ کیا تھا اور جس کا واحد مقصد یہ تھا کہ نوجوانوں کو ذہنی طور پر غلام بنادیا جائے اس غلط تعلیم کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہمارا نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود اسلامی کردار سے بے بہرہ ہوچکا ہے۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ جب تک دینی تعلیم کو آخری درجہ تک لازمی نہیں قرار دیا جائے گا۔ نوجوان پود کی اصلاح ممکن نہیں ہے نوجوانوں کی تعلیم ایسی ہونی چاہیئے کہ دنیوی علوم پر انہیں عبور حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ دینی علوم پر بھی دسترس حاصل ہو ان کے دلوں میں خوف خدا راسخ ہو تقویٰ وطہارت ان کی زندگی کا لازمہ بن جائے۔ اور وہ عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو ملحوظ رکھیں

مشرقی پاکستان میں بے گھر مہاجروں کی آبادکاری پر زور دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مہاجروں نے پاکستان کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ وہ پاکستان کے سچے سپاہی ہیں اور پاکستان پر ان کا بھی پورا پورا حق ہے یہ قوم کی بدنصیبی ہے کہ ابتک بیشتر مہاجروں کی مستقل آبادکاری کا مسئلہ حل نہیں کیا جاسکا۔

آپ نے آزاد خارجہ پالیسی کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ جب لنکا جیسا ملک امریکی امداد سے بے نیاز ہوکر عزت نفس وخودداری کو برقرار رکھتے ہوئے زندہ رہ سکتا ہے تو پاکستان بھی خودداری وخوداعتمادی کے بل بوتے پر ترقی کے منازل طے کرسکتا ہے آپ نے کہا وہ دن ہمارے لئے یوم رحمت ہوگا جب ہم سیٹو اور سنٹو جیسے معاہدوں کے چکر سے نکل کر دوست دشمن کی صحیح تمیز کرتے ہوئے آگے قدم بڑھائیں گے اور اسلامی ممالک کے ساتھ مستحکم رابطہ قائم کریں گے

آپ نے پاک چینی معاہدہ کا خیرمقدم کرتے (باقی صفحہ ۹ پر)

قانون الٰہی یہ ہے کہ جو قومیں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ ہوکر میدان عمل میں اترتی ہیں وہی کامیاب اور بامراد ہوتی ہیں۔ اور جو قومیں اعلیٰ اخلاق سے تہی دامن ہوتی ہیں وہ فنا ہوجاتی ہیں۔ (جمال الدین افغانی)

Scanned with CamScanner

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام - لاہور

۲۶ / اپریل ۱۹۶۳ء

صدرِ محترم کی لاہور میں دو تقریریں

صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ، دو دن کے دورے پر لاہور تشریف لائے تھے ۱۷ / اپریل کو آپ نے اپوا کے ایک اجتماع میں تقریر فرمائی اور ۱۸ / اپریل کو ایک مرکزِ صحت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے خطاب فرمایا -

صدر ایوب کو ملک کی ترقی اور اصلاح سے جو دلچسپی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے اس جذبہ کے تحت صدر اکثر ایسے اجتماعات میں شرکت فرماتے رہتے ہیں جن کا تعلق عوام کی فلاح و بہبود سے ہوتا ہو - خواتین کے اندر سماجی خدمات کا جذبہ پیدا کرنا یقیناً قابلِ قدر ہے - اسی طرح حصولِ صحت کے سلسلہ میں عوام کی اعانت کے سر و سامان مہیا کرنا بھی ایک بڑا کام ہے جس کی حوصلہ افزائی ضروری ہے - چنانچہ اس قسم کے اجتماعات میں جناب صدر کی شرکت ایسے کاموں کے لئے لوگوں میں جذبۂ شوق و رغبت پیدا کرنے کا باعث بن جاتی ہے اور اس سے جتنا کچھ بھی فائدہ اٹھایا جائے وہ کم ہے ، لیکن اس مملکت کے معاملات پر کلیدی حیثیت رکھنے والا طبقہ جو اس قسم کے مواقع کی تشکیل میں پیش پیش رہتا ہے - اپنی فکر و ذہن اور اپنے تمدن و معاشرت میں عہد افرنگ کا پیدا کردہ اور انہیں کا ساختہ پرداختہ ہے -

یہی اپوا " جس کے تنظیمی اثر کو زیادہ کرنے کے لئے اُن کی سماجی خدمات کا ڈھنڈورا پیٹ کر صدرِ محترم سے استمداد حاصل کی جاتی ہے - اور بیرہی ریڈ کراس کے مراکزِ صحت جن کو حفظانِ صحت کا ایک اہم و ضروری وسیلہ بتا کر خاندانی منصوبہ بندی کے مشن کو زیادہ موثر و ہمہ گیر کرنے کے لئے عالیجناب صدر کا سہارا حاصل کیا جاتا ہے - اس حلقہ بوانشینان فرنگ کی کوششوں کا حاصل ہیں -

مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کا وہ اسلامی سانچہ جو صدیوں کے ادبار و زوال کے باوجود عہد حاضر کے اوائل تک کسی نہ کسی صورت میں قائم تھا جس نے مردوں اور عورتوں کی سرگرمیوں کے دوائر ایک خاص حد میں محصور کیے ہوئے تھے - جو خاندانی زندگی کے استحکام و بقا کا ایک ضامن بنا ہوا تھا - اور اخلاق و آداب کا ایک روایتی ڈھانچہ جس کے سہارے قائم تھا - جلد ہی اس ذہنیت " افرنگ دوست " کی زد میں آچکا ہے - ہماری نوعمر اور نوخیز نسل کی دونوں صنفیں صنفِ قوی اور صنفِ نازک ، اس ذہنیت کے سیلِ بے پناہ میں آچکے ہیں اور اپوا قسم کی انجمنوں کے زیرِ اہتمام ہونے والی وہ اجتماعی تقریبات جو اب ثقافت و کلچر کے نام پر ہی نہیں بلکہ خاص مذہب و خدمت کے نام سے بھی انجام دی جانے لگی ہیں ، ہماری نوعمر خواتین کو اسلامی تہذیب و اخلاق اور مشرقی آداب و تمدن کے سانچوں کو یکسر و برملا توڑ کر باہر نکل آنے پر کیا برانگیختہ کیے جا رہی ہے اور ایک بہت بڑا حصہ آزادی و فیشن کے اخلاق سوز راستہ پر چل کھڑا ہوا ہے - اس کے پہلو بہ پہلو خاندانی منصوبہ بندی کا نظریہ جسے بالفاظِ صحیح تحدید و ضبط ولادت کی ایسی تحریک کہنا چاہئے جس کا اصل منشا اور آخری نتیجہ فرد کو خاندانی ذمہ داریوں سے نکال کر بازار آوارگی کے حوالہ کر دینا ہے چنانچہ یہ نظریہ جس کی اساس اقتصادی معاشی اسباب کو بنایا جاتا ہے زوجانوں میں باہمی ربط و تعاون کے ہمدردانہ جذبات کو ختم کر دینے کا بہترین ذریعہ ہے - اور اس قسم کے مراکزِ صحت یہ خدمات بڑی آسانی اور نہایت خاموشی سے انجام دے سکتے ہیں -

افسوس ہے کہ اُن فرنگ پسندوں نے اعلیٰ مقاصد کو کس طرح ان پست تر مقاصد میں تبدیل کرنے کی مہم جاری کر رکھی ہے اور اس مہم میں صدرِ محترم کے نام اور ان کی تقریروں سے کس طرح کام لینے کی کوشش کی جا رہی ہے -

ہم صدرِ محترم سے عرض کریں گے کہ اگر آپ خواتین کے کسی ایسے ادارے کا افتتاح فرماتے ہیں جس کا مقصد مسلمان بچیوں میں اسلامی تعلیم ، اسلامی تہذیب اور اسلامی تربیت کا فروغ دینا ہو تو یقیناً یہ آپ کا اس صنف پر ایک احسان بھی ہے - قوم کی تعمیر و ترقی کی طرف ایک صحیح قدم بھی ہے اور ملک و ملت کی اجتماعیت کو ٹھوس بنانے کی ایک درست کوشش بھی ہے - اسی طرح اگر آپ کے ہاتھوں غریب عوام کی طبی خدمات کے لیے مراکز قائم ہوتے ہیں جہاں لوگوں کو مہلک بیماریوں سے نجات مل سکے - غریبوں کو حصولِ صحت کی آسانیاں فراہم ہوں اور بہر ادنیٰ سے ادنیٰ طبقہ تک طبی خدمات کا دائرہ پھیلا ہوا ہو تو یقیناً آپ پاکستان کی عظیم خدمت کا فخر حاصل کر سکیں اور نسل کشی کے بجائے ایک توانا اور صحت مند قوم اپنی تعداد اور قوت کے اعتبار سے ملک کے لئے باعثِ فخر ہوگی اور اغیار کے لئے ایک ناقابلِ شکست چیلنج بھی -

ہم سمجھتے ہیں کہ اپوا اور خاندانی منصوبہ بندی کی قسم کے اجتماعات میں صدر کی شرکت کسی طرح ان کے وقار کے مطابق نہیں اور ملت اب ان سے صرف ٹھوس اسلامی اقدامات کی متوقع ہے

بھارت میں امریکی سفیر کی شیطنت

ایک خبر کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ بھارت میں امریکی سفیر نے اپنی بلی کا نام نعوذ باللہ " احمد " رکھا ہوا ہے - اس کا انکشاف ایک دعوت کے موقعہ پر ہوا - جبکہ تفریحاً اس بلی کا تعارف مسلمانوں کو کراتے ہوئے صاحبِ خانہ نے اس نام سے اُسے پکارا -

مسیحی اقوام کا طرزِ عمل مسلمانوں کے بارے میں ایک مدت سے دل آزارانہ چلا آرہا ہے اور اس کے تمام تر اسباب سیاسی اور صلیبی جنگوں کے زمانہ کی شکست خوردہ ذہنیت کی تلخی ہے - فرنگی اقوام جن کی قیادت کی باگ آج امریکہ کے ہاتھ میں ہے انھوں نے مسلمانوں کی دل آزاری کے ہر موقعہ کو بے دریغ استعمال کیا ہے بلی کا یہ نام رکھنا اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور یہ صفائی جو پیش کی گئی ہے کہ نام بھارت کے مشہور شہر احمد آباد کے نام پر رکھا گیا ہے محض عذرِ لنگ ہے اور اپنی اس شیطنت پر پردہ ڈالنے کی مذموم سعی ہے -

بلا شبہ یورپین اقوام کے لئے یہ بات خلشِ اضطراب کی ہے کہ دو سو سالہ تباہ کن کوششوں سازشوں کے باوجود مسلمان اقوام کو ہلاک و برباد نہیں کیا جا سکا اور یہ شکست خوردہ ذہنیت کی منتقمانہ حرکت ہی ہے جو تہذیب و اخلاق کے دعوے دار امریکہ کے ایک ذمہ دار نمائندے نے بھارت میں بیٹھ کر کی ہے ناموسِ رسالت کا تحفظ ایک گنہگار سے گنہگار مسلمان کا ایمان ہے اور اس مقصد کے لئے خود کو قربان کر دینا مسلمانوں کی ملی روایات کا خونیں عنوان ہے - تاریخ کے بکثرت شواہد اس پر موجود ہیں امریکہ جو پاکستان جیسے مسلم ملک کے دوست ہونے کا مدعی ہے افسوس ہے کہ اس کے اخبارات - رسائل وغیرہ بگاہے اس قسم کے دل آزارانہ مشاغل کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں اور اب یہ جدید شیطنت تو مسلمانوں کے دل و دماغ کو سخت مضطرب کر دینے کے لئے کافی ہے -

(نوٹ) تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سفیر مذکور نے اس پر اعتذار کیا ہے اور نام بدلنے کا اعلان کیا ہے - اس سلسلے میں ہمارے پاس ملک بھر جمعیۃ کی شاخوں سے جو احتجاجی مراسلات موصول ہو رہے ہیں ہم اب ان کی اشاعت کو ضروری نہیں سمجھتے -

سکھر کا ایک ہنگامہ - دین کیلئے ایک نئے خطرہ کا آغاز

پچھلے دنوں سنا گیا تھا کہ سکھر کے ایک ثقافتی شو پر عوام کی طرف سے پتھراؤ کیا گیا - ہم نے سمجھا تھا کہ اس قسم کے اجتماعات میں فرنگ زدہ طبقہ جس بے حیائی کا مظاہرہ کیا کرتا ہے یہ پتھراؤ اس کا ردِ عمل ہوگا لیکن تازہ ترین آمدہ اطلاعات سے جو کچھ معلوم ہوا ہے اگر یہ واقعتاً صحیح ہے تو یہ پتھراؤ تو کوئی بڑا ردِ عمل نہیں تھا - اس پر تو جو کچھ بھی ہو جاتا وہ زیادہ نہ تھا اور یہ ملک کے سنجیدہ و دین پسند حضرات کے لئے ایک چیلنج ہے اسی طرح کی ایک اور اطلاع سیالکوٹ سے بھی موصول ہوئی ہے - اس کا اگر بروقت نوٹس نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ قوم کے نوخیز عنصر کو بے حیائی سے الحاد کی طرف نہ دھکیل دے -

بتایا جاتا ہے کہ اس ثقافتی شو میں رقص و سرود اور اسی قسم کے تمام خلافِ اسلام مشاغل کے ساتھ ساتھ مذہب ، خدا اور رسول کا علانیہ مذاق اڑایا گیا - مذاحیہ فیچروں میں ایک بڑے تملے کو اللہ سے (نعوذ باللہ) تشبیہ دی گئی - گدھے کی آواز کی نقل میں اذان کا سا عمل اختیار کیا گیا - اسی طرح کے اور بھی دوسرے تمسخرانہ عمل اختیار کئے گئے جس میں اللہ ، رسول ، دین کا مذاق اڑایا جاتا رہا ، وغیرہ وغیرہ -

پاکستان جو مسلمانوں کی سرزمین ہے ، اسلام کے قیام کی امید گاہ ہے اور اس مقصد کے لئے اس سرزمین پر اسلام کے فرزندوں کا کتنا ہی خون بہا ہے - کیا اس ملک کے فرزند اور اس قوم کے افراد ان حرکات کا ارتکاب کر کے اپنے خدا کی ناراضی مول لینے کی جرأت نہیں کر رہے ہیں اور اس طرح اپنے لئے تباہی و ہلاکت کی دعوت نہیں دے رہے ہیں ارباب اقتدار و ثروت جن کی سرپرستی میں یہ حیا سوز اور ملحدانہ کرتوت انجام دیے جاتے ہیں انہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ ملت کی کشتی کو گرداب ہلاکت کی طرف لیجا رہے ہیں اور انجام بد کی ذمہ داری سے وہ ہرگز بری نہیں ہو سکتے -

Scanned with CamScanner

دُنیائے عرب کی بیداری میں مصر کا کردار

مصر کو تاریخ کی عظیم الشان فتح اس وقت نصیب ہوئی جب ۱۹۵۲ء میں فوج نے اچانک حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ بادشاہ کو ملک بدر کر دیا گیا۔ مصر کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔ نوآبادیاتی دور استبداد کی جڑیں کاٹ دی گئیں اور مصر کو صحیح اور مکمل استقلال اور آزادی حاصل ہو گئی۔

مصر کے اس صدا آفریں انقلاب نے نہ صرف مشرقی عرب کے ضمیر کو جھنجھوڑا اور خواب غفلت سے بیدار کر کے عزت و آزادی کی ایک عجیب فانی تڑپ پیدا کر دی بلکہ اس کے اثرات مغربی عرب تک جا پہنچے۔ چنانچہ تونس اور مراکش نے فرانسیسی تسلط کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اور وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ جدوجہد آزادی کی لہر بھی شدت اختیار کرتی گئی حتیٰ کہ تونس اور مراکش کو مکمل آزادی اور استقلال نصیب ہو گیا۔ اسی طرح مشرق عربی میں بھی اصلاحات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ شام عزت و خوش حالی کی زندگی کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اور عراق نے برطانوی تسلط سے مکمل آزادی کے حصول کی کوشش شروع کر دی۔

یہ تمام تغیرات اور انقلابات دس سال سے بھی کم عرصے میں رونما ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ عراق نے بھی مصر کی طرح ملوکیت سے نجات حاصل کر لی مگر اس میں شدت اور سختی تھی۔ جیسے مصر نے اپنے لئے کبھی پسند نہ کیا جیسے جیسے عربوں کا ضمیر بیدار ہوتا گیا اور وہ حریت و آزادی اور عزت و خوش حالی کے لئے آگے بڑھتے گئے اسی طرح ایک اور احساس بھی ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتا گیا۔ انہوں نے محسوس کر لیا کہ ان کی آزادی اور عزت کا انحصار عالم عرب کے اتحاد پر ہے اس احساس میں اتنی حلاوت اور کشش تھی کہ یہ روز بروز قوی سے قوی تر ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ آج یہ دنیائے عرب کی سب سے بڑی آرزو اور سب سے اہم مقصد قرار پا چکا ہے۔

پھر دنیائے عرب نے وہ دن بھی دیکھا جب شامی محبان وطن مصر و شام کے اتحاد کی تجویز لے کر آگے بڑھے وہ اپنے مصری بھائیوں سے شیر و شکر ہو کر شانہ بشانہ عرب قوم کی خوش حالی اور آزادی کے لئے کام کرنا چاہتے تھے۔ مصر نے اس تجویز کو خوش آمدید کہا۔ مصری اور شامی اتحاد و سکون اور محبت و اطمینان کے ساتھ ترقی کی راہ میں گامزن ہو گئے۔ مصر و شام ایک جسم کے دو بازو بن گئے لیکن بہت جلد ایک عظیم حادثہ پیش آ گیا۔ موقعہ پرستوں نے علیحدگی کا نعرہ بلند کر دیا اور شام مصر سے الگ ہو گیا۔ مگر یہ جدائی وقتی اور عارضی تھی۔ مصر بدستور متحدہ عرب جمہوریہ کہلاتا رہا۔ شامی محبان وطن جانی اور مالی قربانیوں کے ساتھ کوشاں رہے حتیٰ کہ تاریخ میں ایک مرتبہ پھر شامی قوم کو عالم عرب کے اتحاد کا نعرہ بلند کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی اثنا میں عراق میں دوسرا انقلاب پیدا ہوا اور اتحاد و اخوت کا وہ جذبہ جو عراقی قوم کے دلوں میں دبا ہوا پڑا تھا۔ اچانک بڑی شدت کے ساتھ بیدار ہو گیا اور دنیا نے تین ممالک کے اتحاد کا نعرہ سنا۔

مصر نے عربوں کے ضمیر کو صرف سیاسی طور پر ہی بیدار نہیں کیا۔ بلکہ معاشرتی اور اجتماعی انقلاب بھی برپا کیا ہے عربی معاشرے میں معاشرتی انصاف کا زبردست احساس بیدار ہو گیا ہے

شراب کے نشہ میں مخمور شاہ سعود کے بھائی کا قتل

پیرس ۱۰۔ سعودی عرب کے شہزادے اور شاہ سعود کے بھائی عبدالعزیز کو دو روز پہلے پیرس کے ایک مکان میں قتل کرنے والا اس کا اپنا سیکرٹری تھا۔ جو ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ قاتل کا نام منصور رحائل ہے جو الجزائر کا ۲۴ سالہ نوجوان باشندہ ہے اس نے پولیس کو بتایا ہے کہ میں اور پرنس ایک ہی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں اپنی ایک دوست لڑکی کے خیر مقدم میں مصروف تھا۔ کہ شہزادے نے دروازہ توڑنا شروع کر دیا اس نے شراب پی رکھی تھی اور وہ فوری طور پر میری خدمات طلب کر رہا تھا میں دروازہ کھولنے پر مجبور ہو گیا اور میری شہزادے سے خاصی تیز تکرار ہوئی دوسرے روز شہزادے نے بتایا کہ میں تیری چار چھٹیوں اور تمہیں نوکری سے علیحدہ کر دوں گا۔ اس پر ہمارے درمیان گرما گرمی ہو گئی۔ اور میں نے توہین آمیز جملے برداشت نہ کرتے ہوئے نشے میں مخمور شہزادے کو گولی مار دی۔ شہزادے نے ہسپتال میں جا کر دم توڑ دیا تھا۔ اس کی نعش ایک خاص طیارے میں سعودی عرب لے جائی جائے گی

تبدیلیٔ نام

جناب حافظ اللہ دتہ صاحب نے اپنا نام تبدیل کر کے حافظ عطاء اللہ رکھ لیا ہے۔ اللہ لئے آئندہ انہیں نئے نام سے پکارا جائے۔

نمائش غلاف کعبہ کی بدعت پر اعتراض کرنے والے علماء کرام کی "تواضع"

مودودی صاحب اور نصر اللہ خان عزیز مدیر ایشیا کی طرف سے نمائش غلاف کعبہ کا جو "عظیم اسلامی اور تاریخی" کارنامہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی طرف سے پچھلے دنوں انجام دیا گیا۔ اور جس کے گمراہ کن نقوش [illegible] ہوں گے۔ ان کے جرائد و رسائل [illegible] پاک و ہند کے جید علماء نے تبصرہ و تنقید کی گستاخانہ جرأت کر ڈالی تھی۔ اس گستاخی کے جواب میں اب مودودی صاحب اور ان کے ناقوس خصوصی، مدیر ایشیا نے معترضین کی "تواضع" فرمائی ہے اور ابھی تواضع کی پہلی قسط ہے۔ ذیل میں ہم ان سے چند جستہ جستہ نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے اور ان میزہ فرق میں سے جس کو دل چاہے داد دیجئے۔

الفرقان لکھنؤ نے جو تنقید کی ہے اس پر اس کی "تواضع" صاحب تیر نشتر نے یوں فرمائی ہے:

"لکھنؤ کا مشہور دینی ماہنامہ الفرقان بھی جماعت اسلامی کی مخالفت کے اس تالاب میں [illegible] ہو گیا ہے جس میں صفات کعبہ [illegible] نمائش کو مسلمہ بعض پاکستانی مذہبی حلقے پہلے ہی غڑاپ غڑاپ ڈبکیاں لگا رہے ہیں"

(۱۰ اپریل ایشیا)

اور پھر خدا کی بارش کا بھی احساس دلایا گیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ بائیس سال سے جب سے کہ مودودی صاحب نے اپنی تحریک کا آغاز کیا ہے۔ خدا کی بارش [illegible] کے لئے مخصوص ہو کر رہ گئی ہے۔ مودودی صاحب نے ان معترضین کو جن کے اعتراضات پر [illegible] تشبیہ دی ہے وہ مخصوص حضرات کے یاد رکھنے کے قابل ہے۔ ۱۰ اپریل کے ایشیاء میں اپنے ایک معتقد کو جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"یہ تو مکھی کا سا حال ہے کہ ساری پاک چیزوں کو چھوڑ کر وہ صرف گندگی ہی تلاش کرتی ہے اور کہیں ذرا سی بھنک مل جائے تو اس پر جا بیٹھتی ہے۔"

اپنی اس تحریر میں مودودی صاحب ان بے چاروں کو "گرے ہوئے" "ذہن والوں" کے خطاب سے بھی نواز چکے ہیں۔ اور ان سب کے بارے میں [illegible]

[illegible] "بہتان و افتراء" باندھنے والے ہیں [illegible] "سمجھیں" [illegible] کے نام [illegible] ہیں۔ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی جو جماعت اسلامی کے مؤسسین [illegible] میں سے ہیں اور چند سال سے زیادہ تک [illegible] مگر [illegible] کے بعد مودودی صاحب کے [illegible] جماعت سے الگ ہو گئے۔

مولانا عبد الغفار حسن صاحب [illegible] جماعت کی مجلس شوریٰ کے [illegible] رکن اور [illegible]

مولانا حکیم عبد الرحیم صاحب اشرف۔ جماعت اسلامی کے [illegible] میں سے ایک [illegible] سال کے رفیق

مدیر الاعتصام جماعت اہل حدیث کے ترجمان۔ مدیر تنظیم اہل حدیث۔

[illegible] جماعت کے [illegible] کرتا ہے۔

مدیر الفرقان [illegible] جماعت نے [illegible] کے [illegible]

[illegible]

علماء کرام کی توجہ فرمائی کیلئے ایک خبر

"میں [illegible] سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ [illegible] مشرقی پاکستان کو [illegible]"

[illegible]

جماعتی خبریں

امیر جمعیۃ علماء سرحد مولانا سید گل بادشاہ کا دورہ

۲۱، ۲۲ر اپریل - پشاور میں قیام - جماعتی مصروفیت
۲۳ر اپریل - جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی مجلس شوریٰ میں شرکت -
۲۴ر اپریل جمعیۃ علمائے اسلام بنوں کی مجلس شوریٰ میں شرکت -
۲۵-۲۶ر اپریل ٹانک اور کلاچی کے نجم المدارس کے سالانہ اجلاس میں شمولیت

امیر جمعیۃ علمائے اسلام سرحد

نے ایک بیان میں مردان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ پر اپنے افسوس کا اظہار فرمایا اور اسے نامناسب اور غیر جمہوری اقدام قرار دیا - (ناظم جمعیۃ علماء سرحد)

حسن ابدال

جمعیۃ علماء اسلام حسن آباد کے ناظم صاحب نے ایک اجتماع میں دار العلوم دیوبند کی تلاشی پر افسوس کا اظہار فرمایا اور انصاف کی توقع کی -

بہاول نگر

جمعیۃ علمائے اسلام کے انتخاب میں محمد نصراللہ خان صاحب کو امیر منتخب کیا - سابق امیر کو تین تحصیلوں کا نگران مقرر کیا - ۱۷ر اپریل کو ناظم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا اور جمعیۃ کی ممبر سازی کے لئے سرگرم کوشش کرنے کی اپیل کی

جمعیۃ علماء اسلام کچہ کھوہ

کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا - مختلف علماء کرام مبلغین جمعیۃ نے وقت کے مسائل پر مفصل تقریریں فرمائیں - جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھانے اور منظم کرنے کا پروگرام بنایا گیا اور مختلف چکوں میں ان حضرات نے دورہ فرما کر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے عوام کو آگاہ فرمایا اور جمعیتوں کی تشکیل کی -

شباب المسلمین ملسی

ملتان کی سہ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا [illegible] الحق شاہ صاحب بخاری و دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی - اس میں جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبد القادر صاحب قاسمی نے تقریر کرتے ہوئے [illegible] کی سرگرمیوں پر سخت تنقید فرمائی - نظام تعلیم میں دین کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے عربی کو لازمی مضمون قرار دینے کی تجویز پیش کی - نیز جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور جمعیۃ کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی اپیل کی -

مولانا قاسمی صاحب نے اس کے علاوہ ضلع ڈیرہ غازی خاں اور ضلع مظفر گڑھ کے مختلف مقامات پر جمعیۃ کے منعقدہ جلسوں میں بھی ان ہی خیالات کا اظہار فرمایا -

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان

بھکر ضلع میانوالی

کی جمعیۃ علماء اسلام کا ہفت روزہ اجلاس حسب معمول ہوا - تمام اراکین اور دیگر حضرات نے شرکت فرمائی - بے حیائی - عیسائیت - پرویزیت اور مرزائیت وغیرہ وغیرہ فتنوں کا جائزہ لیا - اور خلاف قرآن و سنت قوانین کی مذمت کی گئی -

جمعیۃ طلباء مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا - صدر مولانا محمد سعید صاحب - ناظم محمد یوسف - خزانچی حافظ مہر محمد صاحب

جمعیۃ علمائے اسلام زیرہ پل شیرپاؤ

چارسدہ پشاور کا جدید انتخاب عمل میں آیا - امیر مولانا محمد ... صاحب - ناظم باچا استاد صاحب خازن محمد سعید صاحب -

زیرہ پل کے ایک اجتماع میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے - عائلی قوانین کی مخالفت کی گئی -

وفات حسرت آیات

حضرت مولانا امین الحق صاحب رکن دار العلوم نور ڈھیر تحصیل صوابی کو ۱۱-۱۲ر اپریل کی درمیانی شب بعد نماز عشاء ۱۰ بجے رات کو درد شکم ہوا اور معالج کے پہنچنے سے قبل آپ دار البقا کو سدھار گئے - تحصیل بھر کے افراد آناً فاناً جمع ہو گئے اور ہزار ہا مسلمانوں نے اشک بار آنکھوں سے آپ کو سپرد خاک کر دیا - انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا مرحوم ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ علم دوست انسان تھے - اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے

(ادارہ ترجمان اسلام)

نوٹ: منی آرڈر بھیجنے والے حضرات منی آرڈر فارم کے نچلے حصہ کوپن پر اکثر اپنا پتہ لکھنا بھول جاتے ہیں - جس سے ان کے تعمیل ارشاد میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے - ایسے منی آرڈر بھیجنے والے حضرات کوپن پر اپنا پورا پتہ تحریر فرمایا کریں

زعماء جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی سرگرمیاں

- جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے امیر مولانا قاضی مظہر حسین و ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبد اللطیف، مولانا قاسم اللہ صاحب نے ڈھوک منتقیم ضلع راولپنڈی اور ڈڈیال ضلع جہلم کا دورہ کیا - ہر دو مقامات پر زعماء نے خطاب کرتے ہوئے موجودہ ملکی و ملی حالات جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد، توحید و رسالت اور علماء اسلام کے سنہری کارناموں اور دیگر موضوعات پر بصیرت افروز تقاریر کیں - اجلاس میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت نے شرکت کی اور ایمان افروز تقریروں سے مستفیض ہوئے -

(ماسٹر محمد یوسف)

ملتان اسٹیشن پر مولانا غلام غوث صاحب کا شاندار استقبال

حج کے مبارک سفر پر بذریعہ تیزگام مولانا ملتان اسٹیشن پر پہنچے تو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ان کا شاندار استقبال کیا گیا - جونہی تیزگام رکی اسٹیشن کی فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر - مولانا غلام غوث زندہ باد اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی -

مولانا گاڑی سے باہر تشریف لائے تو آپ کو پھولوں سے لاد دیا گیا - مولانا نے دعائے خیر فرمائی اور حضرت علماء کرام اور جمعیۃ کے اراکین سے گلے ملے - مولانا محمد علی صاحب جالندھری، مولانا ضیاء الحق صاحب مدرسہ قاسم العلوم - حکیم سید انور علی شاہ صاحب - ملک خدا بخش رئیس - مولانا عبد القادر صاحب قاسمی - حکیم مرید احمد خان صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان اور جمعیۃ کے سینکڑوں ارکان اسٹیشن پر موجود تھے

(محمد یعقوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

شیخ عبد المجید صاحب کے لئے دعا

ہوشیار پور کے مشہور بزرگ قومی خادم جناب شیخ عبد المجید صاحب عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں اللہ تعالےٰ انہیں صحت عاجلہ عطا فرمائے - تمام احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں -

(غلام غوث ہزاروی) حاجی کیمپ کراچی

ضمنی انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے رکن کی کامیابی

- بہاولنگر شہر میں بنیادی جمہوریت کا ایک ضمنی الیکشن چند دن پہلے ہونے والا تھا - اس میں ایک طرف جمعیۃ علماء اسلام کے رکن شیخ اللہ دین ... کھڑے ہوئے جنکی جمعیۃ نے پوری مدد کی دوسری طرف ... صاحب کھڑے ہوئے جن کی پشت پر ... اللہ تعالےٰ نے جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر کو کامیاب فرمایا -

ایک ضروری معذرت

۱۲ر اپریل کے ترجمان میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کے سفر حج کا پروگرام شائع ہوا تھا وہ بعض مجبوریوں کی بنا پر آخر میں تبدیل ہو گیا اور مولانا بجائے تیز رو کے تیزگام سے کراچی تشریف لے گئے - ترجمان اسلام کی دوسری اشاعت ۱۹ر اپریل کو نکلنے والی تھی اس لئے بروقت اس کی تبدیلی کا اعلان ناممکن تھا اور چونکہ یہ قطعی مقصود نہیں تھا کہ مولانا کا ہر جگہ استقبال ہو - اس واسطے پرائیویٹ طور پر بیرونجات میں اس تبدیلی کی اطلاع ضروری نہیں سمجھی گئی - ہاں مقامی اخبارات کو ضرور اشاعت کے لئے بھیجدی گئی تھی -

معلوم ہوا کہ بعض جگہ احباب و اراکین جمعیۃ کثیر تعداد میں مولانا سے ملنے کے لئے ترجمان کے پروگرام کے مطابق اسٹیشنوں پر پہنچے اور مایوس و دل شکستہ واپس ہوئے - ہم اس سلسلہ میں افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور ان حضرات سے ان کی تکلیف فرمائی کے لئے دلی معذرت چاہتے ہیں - (ادارہ)

یہاں دونوں امیدواروں کو کونسل لیگ اور کنونشن لیگ اپنا اپنا امیدوار ظاہر کرتی رہیں - شیخ اللہ دین صاحب کو کنونشن لیگ نے اپنا نمائندہ قرار دینے کا اعلان کیا - دوسرے فریق نے کہا کہ کنونشن لیگ کے خلاف اعلان کردو تو بے شک جمعیۃ کے ٹکٹ پر لڑو ہم مقابلہ میں امیدوار بٹھا دیں گے - مگر جمعیۃ کو نہ کریڈٹ کا شوق ہے نہ کسی سے جنگ - اس لئے جمعیۃ نے ان دونوں پارٹیوں کے اعلانات کی نہ تو تردید کی نہ مخالفت جمعیت کے مقاصد سے متفق ہو کر جو بھی فارم پر کرے وہ جمعیت کا ممبر ہے اس کو کوئی اور اپنائے اپنایا کرے ہمیں کسی مسلمان جماعت سے جنگ نہیں -

مودودی عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر

شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفۂ مجاز حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کی مایہ ناز تصنیف کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے عنقریب دوسرا ایڈیشن شائع ہونے والا ہے ضرورتمند اصحاب کو جس قدر درکار ہو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں -

ادارہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

اوکاڑہ کے بیگناہ مقتولین کے خون کی ملک بھر میں پکار

ہمارے پاس ملک بھر سے اس حادثہ خونیں پر افسوس و احتجاج کے مراسلات آرہے ہیں جن میں کچھ پہلے دے جاچکے ہیں اور کچھ اس ہفتہ کی اشاعت میں دئے جارہے ہیں (ادارہ)

جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا!

حافظ آباد مجلس احرار کے خصوصی اجلاس میں اس حادثہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ شہداء کے لواحقین سے ہمدردی ظاہر کی گئی اور حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ گورنر صاحب مغربی پاکستان سے بذات خود مداخلت کی درخواست کی گئی۔

(ناظم مجلس احرار)

مکی مسجد رحیم یار خاں کا یہ اجتماع گورنر صاحب مغربی پاکستان و انسپکٹر جنرل پولیس مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اوکاڑہ کے دردناک حادثہ کی بذات خود تحقیقات کرائیں اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں۔

غلام ربانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں

گوجرانوالہ مدرسہ نصرۃ العلوم کی جمعیۃ طلباء نے اپنے خصوصی اجلاس میں اس حادثہ پر غم وافسوس کا اظہار کیا۔ (ناظم جمعیۃ طلباء)

مسلمانان سمندری نے ۱۲ راپریل کو جامع مسجد کے ایک جلسہ میں اوکاڑہ کے حادثہ فاجعہ کی صحیح تحقیقات کا پرزور مطالبہ کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں باتفاق ایک قرارداد منظور کی گئی جس کی رو سے اوکاڑہ کے واقعہ پر سخت اظہار تشویش کیا گیا اور اس کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام سرگودھا نے اپنے ہفتہ وار اجلاس میں اوکاڑہ کے حادثہ پر اپنے شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

گوجرانوالہ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک اجلاس میں اس واقعہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۲ راپریل کو جمعہ کے اجتماع میں قاضی عبد الکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ نے اوکاڑہ کے حالیہ اندوہناک واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ مقامی حکام کے غفلت و تساہل پر حیرت ظاہر کیا اور حکومت سے مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

بھوتی گاڑ ایک عظیم الشان اجتماع میں اوکاڑہ کے حادثہ پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

عائلی قوانین کی فوری تنسیخ کا بھی مطالبہ اس اجتماع نے کیا۔

پڈ عیدن ضلع نواب شاہ میں ایک عظیم اجتماع ۱۸ ذی قعدہ کو زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ہوا جس میں مولانا تاج الدین صاحب و مولانا گل زرین صاحب نے تقریریں کیں۔ عائلی قوانین کی تنسیخ اور مودودی صاحب کے غلاف کعبہ کے ذکر کے علاوہ اوکاڑہ کے خونیں حادثہ پر بالخصوص اظہار خیال کیا۔ ایک قرارداد میں شہداء کے لئے دعائے رحمت اور پسماندگان کے لئے ہمدردی کا اظہار اور حکومت سے اس کی غیر جانبدارانہ فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ (ناظم جمعیۃ پڈ عیدن)

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی کے اساتذہ اور طلباء کے ایک مشترکہ اجلاس میں حادثہ اوکاڑہ پر سخت رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

ضلع جہلم کی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا عبد اللطیف صاحب اپنے ایک بیان میں اوکاڑہ کے حادثہ خونیں پر اظہار تاسف و الم فرمایا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے واقعات کے پس پردہ جن بااثر لوگوں کے ہاتھ ہوتے ہیں انہیں بے نقاب کر کے سخت سزائیں دی جائیں۔ نیز آپ نے ملک میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے فتنے کو ایک زبردست خطرہ بتایا اور اس کے سد باب کے لئے حکومت و عوام دونوں کو متنبہ فرمایا۔

دار العلوم تعلیم الاسلام کامل پور ریہ ضلع کیمبل پور ۱۴ راپریل کو طلباء واساتذہ کے ایک اجلاس میں شہدائے اوکاڑہ کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی اور ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور اس خونیں حادثہ کی صحیح تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

حضرو ۱۲ راپریل جامع مسجد مہاجرین میں ایک بڑے اجتماع کے اندر اس حادثہ خونیں پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

کالا گوجراں ضلع جہلم کی جامع مسجد مہاجرین کے ایک بڑے اجتماع میں اوکاڑہ کے حادثہ خونیں پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور گورنر صاحب مغربی پاکستان سے درخواست کی گئی کہ اس حادثہ کی تحقیقات کرائی جائے۔

انجمن تبلیغ قرآن وسنت کے زیر اہتمام پر اپنے سخت غم وغصہ کا اظہار کیا۔ غیر جانبدارانہ مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ شہداء کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ سے مولانا سید حفیظ اللہ صاحب حسینی نے مطالبہ کیا کہ اوکاڑہ کے حالیہ خونیں حادثہ کی منصفانہ تحقیقات فرمائیں اور طبقاتی سازشی عناصر کو جلد گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جائے۔

(۲) خلاف اخلاق وخلاف اسلام "عائلی قوانین" کو منسوخ فرما کر کروڑوں مسلمانان عالم کے اضطراب کو رفع کیا جائے۔

حادثہ اوکاڑہ پر امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا بیان

آپ نے شہدائے اوکاڑہ کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا اور حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات اور انصاف کا مطالبہ کیا۔

دینی مدارس

جناب قاری گل محمد صاحب مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر میں

محترم قاری صاحب جناب قاری گل محمد صاحب نے اپنی خدمات بہاولنگر کے مشہور دینی مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر کے حوالہ کر دی ہیں جس سے علمی طبقوں اور شائقین علم تجوید میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو بیش از بیش خدمت قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔

مدرسہ عربیہ سراج الاسلام متصل تاندلیانوالہ ضلع لائل پور میں داخلہ شروع ہے۔ طلباء توجہ کریں۔ کتابیں مشکوٰۃ تک ہوں گی۔ (نائب ناظم مدرسہ ہذا)

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ راپریل بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری بھی تشریف لا رہے ہیں۔

مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی انجمن جمعیۃ طلباء کا قیام عمل میں آیا۔ صدر مولانا عبد الغنی صاحب ناظم مولانا شمس الدین صاحب اور خازن مولانا عبد الرزاق صاحب منتخب کئے گئے۔

نجم المدارس کلاچی کا سالانہ جلسہ

امسال بھی نجم المدارس کلاچی کا سالانہ جلسہ معمول کے مطابق ۲۶، ۲۷ راپریل بروز جمعہ اور سنیچر منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مخدوم العلماء مولانا درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث اور ممبر قومی اسمبلی حضرت مدنی کے خصوصی خلیفہ مجاز مولانا قاضی مظہر حسین کے علاوہ ملک بھر کے مایہ ناز علماء کرام اور معززین تشریف لا رہے ہیں احباب مطلع رہیں۔

جامعہ مدنیہ میں پارلیمنٹری سیکرٹری کی آمد

۱۱ راپریل۔ پارلیمنٹری سیکریٹری مغربی پاکستان جناب حاجی محبوب علی صاحب معززین سندھ کی معیت میں "جامعہ مدنیہ" کے معائنے کے لئے تشریف لائے اور جامعہ کے جملہ شعبوں (مکی مسجد، مسلم مسجد، نیلا گنبد) کا مکمل معائنہ کیا اور انتہائی خوشی ومسرت کا اظہار کیا۔ شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ مولانا حامد میاں صاحب کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور اپنی جیب خاص سے ۲۰۰ روپے جامعہ مدنیہ کو عطا فرمائے۔

آسان عربی قاعدہ

یہ قاعدہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے۔ اس میں سہولت اور اختصار کی رعایت رکھی گئی ہے چونکہ ابتدا میں بچے کا ذہن سہل اور مختصر قاعدے کو چاہتا ہے۔ چنانچہ یہ قاعدہ جو آپ کے پیش نظر ہے اسی خیال کا مظہر ہے مصنف نے اپنے پچاس سالہ تدریسی تجربے کے بعد اسے لکھ کر ایک اہم دینی خدمت سرانجام دی ہے۔ یہ قاعدہ اہم مشکلات پر مشتمل ہے اور ساتھ ہی نماز اور آیۃ الکرسی وغیرہ لکھی گئی ہے کاغذ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔

قیمت صرف تین آنے (۹ پیسے)

پانچ سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ فیصد کمیشن دیا جائے گا۔

جس قدر قاعدے درکار ہوں مندرجہ ذیل پتوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

مولانا عبد الحلیم صاحب خطیب جامع مسجد موتی بازار راولپنڈی

ادارہ ترجمان اسلام - لاہور

Scanned with CamScanner

مولانا غلام اللہ خاں صاحب مہتمم تعلیم القرآن راولپنڈی کی خدمت میں

السلام علیکم۔ آپ نے ۶ مارچ کو چھپڑ بازار چکوال میں رات کو تقریر فرمائی تھی۔ دوران تقریر بذریعہ رقعہ آپ سے استفسار کیا گیا تھا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب (غورغشتی) اور حضرت مولانا محمد شفیع صاحب (کراچی) کا بیان مودودی صاحب کے خلاف شائع ہو چکا ہے آپ کی مودودی صاحب کے بارے میں کیا رائے ہے آپ نے جو جواب دیا اس کی رپورٹ مودودی جماعت کے سہ روزہ رسالہ ایشیا مجریہ ۱۰ مارچ لاہور میں حسب ذیل عنوان سے شائع ہوئی۔

ظالموں نے میرے الفاظ کو غلط مفہوم دے کر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ صاحب نے جعلی فتویٰ کی تردید کر دی۔

اس عنوان کے تحت ایشیا کے مختصر نوٹ اور ترجمان اسلام مجریہ ۸ مارچ میں آیت بل رفعہ اللہ کے تحت آپ کی راولپنڈی والی جو تقریر شائع ہوئی ہے اس کو نقل کرنے کے بعد بعنوان "فتوے کی تردید" آپ کی چکوال والی تقریر حسب ذیل الفاظ میں شائع کی گئی ہے۔

ترجمان اسلام کی ۸ مارچ ۶۳ء کی اشاعت میں مولانا مودودی صاحب کے خلاف مولانا غلام اللہ خاں کا فتویٰ مرقوم ہے۔ ۶ مارچ ۶۳ء کو بعد نماز عشاء چھپڑ بازار چکوال میں ایک جلسہ عام میں حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے واشگاف الفاظ میں اس فتویٰ کی تردید کی اور فرمایا کہ میں نے راولپنڈی میں ایک سوال کے جواب میں مولانا کی رائے سے اختلاف کیا تھا اور اس طرح کا اختلاف صحابہ سے لے کر آج تک کیا جاتا رہا ہے لیکن ان ظالموں نے میرے الفاظ کو غلط مفہوم دے کر مولانا پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے جماعت اہل حدیث اور جماعت اسلامی جس طرح دین کی خدمت کر رہی ہے اللہ پاک انہیں کامیاب کرے اور استقامت بخشے۔

مرسلہ ایم ایوب خاں چکوال ضلع جہلم

مولانا المکرم۔ کیا آپ نے ترجمان اسلام کے متعلق یہ الفاظ فرمائے ہیں کہ۔ ظالموں نے میرے الفاظ کو غلط مفہوم دے کر کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے، کیا آپ نے چکوال کی تقریر میں فرمایا ہے کہ مودودی صاحب سے ہمارا اختلاف مثل اختلاف صحابہ کے ہے (۱) آیت بل رفعہ اللہ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ثابت ہوتا ہے یا نہیں (۲) مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن حصہ اول ص ۴۲۰ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ۔ قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اٹھا ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا اور نہ ہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی۔ اس لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جا سکتی ہے اور نہ اثبات فرمائے مودودی صاحب کی یہ تفسیر حق ہے یا باطل۔ کیا اس سے قادیانی باطل تحریک کو تقویت نہیں ملتی علاوہ ازیں مودودی صاحب کے حسب ذیل عقائد و مسائل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔

(۱) لیکن ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کیا کہ عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لئے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے ورنہ اللہ کی حفاظت تھوڑی دیر کے لئے بھی ان سے منفک ہو جائے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے اسی طرح انبیاء سے ہو سکتی ہے اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں (تفہیمات جلد دوم ص ۴۳)

(۲) نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا کیا آپ کے نزدیک بھی حضرت موسیٰ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے مودودی صاحب کا یہ لکھنا الہام تو نہیں (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۳۱)

(۳) تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا... پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا اور اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گیا تو اللہ تعالیٰ کے انصاف نے اس کی قوم کو عذاب دینا گوارا نہ کیا کیونکہ اس پر اتمام حجت کی شرائط پوری نہیں ہوئی تھیں کیا کسی نبی کا فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں کرنا اور اتمام حجت پوری طرح نہ کرنا منصب نبوت اور عصمت انبیاء کے خلاف نہیں (تفہیم القرآن جلد دوم ص ۳۱۲)

(۴) مودودی صاحب نے سورۃ انعام کی آیات فلما جن علیہ الیل رأی کوکبا قال ھذا ربی کے ماتحت جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام رب کی تلاش کر رہے تھے اور تارے کو دیکھ کر شبہ ہوا کہ شاید یہ میرا رب ہو اسی طرح چاند اور سورج کو دیکھ کر رب ہونے کا شبہ ہوا اور آخر یہ بات پاک ہو گئی کہ ان کا بھی رب ہے اور اس کے ماسوا کوئی رب نہیں۔ (تفہیم القرآن جلد اول ص ۵۵۸)

کیا آپ کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے خدا کی ہستی اور توحید پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اگر نہیں رکھتا تھا تو اس عرصہ میں وہ موحد تھے یا مشرک کیا مودودی صاحب کا یہ عقیدہ حق ہے یا باطل۔

(۵) مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ۔ مجھ پر بھی ایسی کسی چیز کی بنا نہیں رکھی جا سکتی ہے جو قرآن یا حدیث کے ساتھ حدیث جو اسنادوں سے ہم تک پہنچی آگئی ہیں۔ ان سے بعض محض گمان پیدا ہوتا ہے تو وہ گمان صحت ہے یا علم الیقین۔ (ترجمان القرآن مارچ تا جون ۱۹۵۱ء)

کیا اس تقریر سے منکرین حدیث کی تائید تو نہیں ہوتی۔

(۶) مودودی صاحب کے نزدیک صحابہ کرام معیار حق نہیں اور ان پر وہ تنقید کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

(۷) مودودی صاحب سورۃ النور کی تفسیر میں متعہ کے متعلق لکھتے ہیں

ص ۳۱۲ اور یہ کہ متعہ کو مطلقاً حرام قرار دینے یا مطلقاً مباح ٹھہرانے میں سنیوں اور شیعوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اس میں بحث و تکرار نے بے جا شدت پیدا کر دی ہے ورنہ امر واقعہ کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے انسان کو بسا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آ جاتا ہے جن میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ایسے حالات میں زنا کی بہ نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔ متعہ اسی قسم کی اضطراری حالتوں کے لئے ہے۔ (ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۵ء)

(۸) مودودی صاحب شرعی حدود پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جہاں ہر طرف بے شمار شہوانی محرکات پھیلے ہوئے ہوں اور ازدواجی رشتے کے بغیر خواہشات کی تسکین کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بھی موجود ہوں جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ بہت معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلا شبہ ظلم ہو گا۔۔ اسی طرح حد سرقہ کو لیجئے کہ وہ صرف اس سوسائٹی کے لئے مقرر کی گئی ہے جس میں اسلام کے معاشی تصورات اور اصول اور قوانین پوری طرح نافذ ہوں... اور جہاں یہ نظم معیشت نہ ہو وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے۔ (تفہیمات حصہ دوم ص ۲۸۱)

(۹) مودودی صاحب تقلید شخصی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۲۳۵)

مولانا المکرم۔ فرمائیے آپ کے استاد حضرت مولانا حسین علی صاحب امام حنفی ابو حنیفہ کے مقلد تھے یا نہیں نیز اکابر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی [illegible] حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور سادات [illegible] جیسے [illegible] حضرت شیخ عبد القادر جیلانی [illegible] حنفی تھے یا نہیں۔ [illegible] گناہ سے بدتر چیز میں گرفتار تھے یا نہ۔

(۱۰) ایک شخص نے سوال کیا کہ غیر صالح العقیدہ [illegible] کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہ؟ اس کے جواب میں مودودی صاحب فرماتے ہیں [illegible] سب کی اصلاح کرتے [illegible] صحیح طریقہ یہ ہے کہ [illegible] پڑھیے۔ [illegible] باقی [illegible] کو کوشش کر کے [illegible] اپنے نزدیک [illegible] کو نماز پڑھائے [illegible] ہے اس لئے اگر آپ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو آپ کی نماز ہو گی [illegible] یہ فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں ہیں کہ کس کی نماز قبول ہوگی اور کس کی نہ ہوگی... حقیقت یہ ہے کہ ہر فرد کی نماز انفرادی حیثیت سے خدا کے حضور پیش ہوتی ہے اور [illegible] ہر حال میں قبول ہو کر رہتی ہے خواہ امام کی نماز قبول ہو یا نہ ہو۔ (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۲۲۶)

مولانا المکرم۔ فرمائیے آپ حضرات کے نزدیک امام کے عقائد شرکیہ ہوں تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز [illegible] مودودی صاحب کی [illegible] سے ثابت ہیں۔ [illegible] ثابت کرنے والے کو ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اب آپ فرمائیں کہ مودودی صاحب کے یہ عقائد و مسائل کے حق کے موافق ہیں یا مخالف کیا آپ کا ان عقائد میں مودودی صاحب سے اختلاف صحابہ کے باہمی اختلاف کی طرح فروعی حیثیت رکھتا ہے یا اصولی۔

آپ کے بعض بیانات کو مودودی جماعت اچھال رہی ہے اور نا واقف لوگ تذبذب میں مبتلا ہیں۔ آپ تبلیغ حق کا علمی فریضہ ادا کرتے ہوئے ترجمان اسلام میں مودودی صاحب کے متعلق اپنا واضح اور غیر مبہم فیصلہ شائع فرمائیں۔

محمد احمد حسینی [illegible]

ٹیوشن درکار ہے

ایک لائق قرآن پڑھے ہوئے کو ساتویں جماعت کے نواسے کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے ٹیوشن درکار ہے۔ ضرورت مند حضرات ترجمان اسلام معرفت [illegible] لاہور کے

نام سے خط و کتابت کریں۔ [illegible]

معاصرین کے افکار و آرا

گزشتہ دنوں مراکش کے شاہ حسین امریکہ کے دورے پر گئے تھے "نیویارک ٹائمز" کی اطلاع کے مطابق شاہ نے وہاں جو شاپنگ کی اس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں :-

"شاہ ایک کیڈلک کار خریدنے کے لئے کاروں کی ایک دوکان پر گئے اور جب وہاں سے نکلے تو ان کے ساتھ مختلف ماڈلوں کی سو کاروں کا بیڑہ تھا۔ اس کے بعد شاہ کپڑوں کی ایک دوکان پر گئے، جہاں سے انہوں نے مختلف سائز کے آٹھ سو تولئے، ایک ہزار بستروں کے لئے چادریں، تین سو میز پوش، تین سو تکیوں کے غلاف اور دس ہزار گز بڑے کا کپڑا خرید فرمایا۔ اسی اثنا میں شاہ نے کراکری کی ایک دوکان کو ڈنر کے سنہری طلائی سیٹوں کا آرڈر دیا اور سینکڑوں کی تعداد میں گلاس اور پلیٹیں خریدیں۔ شاہ کی بہن اور وزیر دربار نے بھی ہزاروں پونڈ کی مالیت کے ساز و سامان کی خریداری فرمائی۔ شاہ کی خریداری کی مالیت ۸ لاکھ ہزار ڈالر ہے۔

ایک دوسری خبر ملاحظہ ہو :-

سعودی عرب کے شاہ سعود نے وینس میں اپنے قیام کے دوران اپنا علاج کرنے والے ڈاکٹروں اور تیمار دار نرسوں کو سونے کی چھپن قیمتی گھڑیاں تحفے کے طور پر دیں۔ شاہ نے ڈاکٹروں کو گھڑیوں کے علاوہ بعض دوسرے قیمتی تحائف بھی دیئے۔ نرسوں کو گھڑیوں کے علاوہ قیمتی لباس بھی دیئے گئے۔ شاہ نے نیس میں اپنے خصوصی معالج پروفیسر ونسٹی کو ایک کار، پلاٹینم گھڑی، سونے کا سگریٹ کیس اور چاندی کا بنا ہوا چائے کا سیٹ بھی تحفے کے طور پر دیا ان تحائف کے علاوہ شاہ کو اپنے علاج کے لئے آٹھ ہزار پونڈ کا بل ادا کرنا پڑا۔

مراکش اور سعودی عرب دونوں ملک ایسے ہیں جہاں کی اسی فی صد آبادی غربت و افلاس کا شکار ہے۔ لیکن ان کے بادشاہوں کا شوق خریداری دیکھئے، پھر بھی انہیں شکایت ہے کہ ناصر ان کے عوام کو ان کے خلاف آمادہ پیکار کر رہا ہے یہی باتیں تو ہیں جو بادشاہتوں کے مستقبل کو تاریک سے تاریک تر بنا رہی ہیں۔

یونی جہاں گزشتہ دنوں سلطان کے خلاف عوام نے بغاوت کر دی تھی۔ اس کے محکمہ صحت کا کل بجٹ پچاس ہزار ڈالر صرف چراغاں پر خرچ کئے جاتے ہیں، وہ تو خیریت ہوئی کہ سنگاپور میں برطانیہ کی چار بٹالین گورکھا فوج ہے، جو سلطان کی امداد اور برطانوی تیل کمپنیوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے بروئی پہنچ گئی، ورنہ سلطان المعظم بھی آج لندن کے کسی ہوٹل میں پناہ گزین کی زندگی بسر کر رہے ہوتے۔

ہم امریکہ اور برطانیہ کو جو اس امید پر بھارت کی فوجی امداد کر رہے ہیں کہ وہ چین کے خلاف لڑے گا یقین دلاتے ہیں کہ بھارت چین کے خلاف کبھی جنگ نہیں کرے گا۔ کیونکہ چین جیسے ملک کو شکست دینا یا نگلنا بھارت کے بس سے باہر ہے البتہ وہ ان کی اس فوجی امداد کو پاکستان، نیپال، بھوٹان، برما اور سیلون کے خلاف استعمال کرے گا۔ ہمیں حیرت ہے کہ مغربی طاقتیں جو بھارت کی جارحیت کا بار بار مشاہدہ کر چکی ہیں اور جن کی نگاہوں کے سامنے حیدر آباد، کشمیر اور جونا گڈھ کی آزادیوں کا لاشہ پڑا ہے۔ وہ آنکھ بند کر کے اس کی جارحیت کی صلاحیتوں اور قوتوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

(کوہستان)

وزراء کے مشاہرے اور الاؤنس

اپنے ہاں کے آج کل کے، مرکزی وزراء کرام کے مشاہروں اور الاؤنسوں وغیرہ کا سرسری جائزہ لیں ۔ الاؤنسوں میں ایک گنا اضافہ ہو گیا ہے، تنخواہ تین ہزار روپے ماہانہ، اولین تقرری پر سامان باربرداری کے لئے دو ہزار روپے متفرق خرچ پانچ سو روپے ماہانہ سرکاری کار اس کی مرمت وغیرہ کے اخراجات بذمہ سرکار، سرکاری اقامت گاہ (جس کی تزئین و آرائش پر اٹھنے والا خرچ بذمہ حکومت ہے) خرچ زیادہ تیس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے)، تین ماہ کی چھٹی با تنخواہ، وزیر اور اس کے خاندان کے تمام طبی امداد بذمہ سرکار، پراویڈنٹ کی سہولت میسر پہلے ہر وزیر کو یومیہ سفر خرچ (۲۴ گھنٹوں کے لئے) تیس روپے اور اس سے کم کے لئے پندرہ روپے ملتا تھا۔ ۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء سے یہ الاؤنس بڑھا کر بالترتیب پچاس اور پچیس روپے کر دیا گیا ہے۔ پہلے ہر وزیر کو ہر سال پانچ ہزار روپے صرف اس غرض سے ملتے تھے کہ وہ اس رقم سے خیرات کر سکیں۔ رفاہی اداروں، کلبوں، سکولوں یا افراد کو چندہ وغیرہ دے سکیں، اب یہ رقم بڑھا کر دس ہزار روپے کر دی گئی ہے پورے سال کے خرچ ... ... سے قریباً ایک لاکھ روپیہ صرف ہوتا ہے،

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں، ہم وزراء کی تنخواہوں پر معترض نہیں ہم ان اسباب کے بارے میں لا علم ہیں جن کے پیش نظر وزراء کے الاؤنسوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ حقیقت بھی اب کھل چکی ہے کہ وزراء جب مستحق اداروں یا اشخاص کو کچھ دیتے دلاتے ہیں تو ان کی اپنی جیب خاص سے ایک پائی بھی نہیں جاتی، خزانہ عامرہ ہی کا منہ کھلتا ہے۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ مستحق اداروں یا اشخاص کی مستقل امداد زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے یا وزراء کے توسط سے چندوں کی فراہمی زیادہ سود مند ہے۔ غالباً یہ عنایت وزراء کی نیک نامی کے لئے کی گئی ہے۔ لیکن کیا ہمارے وزراء کرام اپنے فرائض کی بجا آوری سے نیک نامی حاصل کرنا معیوب گردانتے ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں ایثار و قربانی کے جذبے کی اشد ضرورت ہے، کیا ہمارے وزرائے کرام اس بارے میں کوئی مثال قائم کریں گے ـــ؟

(امروز)

اسلامی ریاست کا قیام

"کیا واقعی مذہب ایک نجی معاملہ ہے اور آپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ ایک اخلاقی اور سیاسی نصب العین کی حیثیت سے اسلام کا بھی حشر ہو جو مغرب میں مسیحیت کا ہوا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اسلام کو بطور ایک اخلاقی تخیل کے تو برقرار رکھیں لیکن اس کے نظام سیاست کی بجائے ان قومی نظامات کو اختیار کر لیں۔ جن میں مذہب کی مداخلت کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا ـــ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی کبھی ایسے نظام سیاست پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہوگا جو کسی ایسے وطنی اور قومی اصول پر مبنی ہو، جو اسلام کے اصول اتحاد کے منافی ہو ـــ میں اس امر سے مایوس نہیں کہ اسلام اب بھی ایک زندہ قوت ہے، جو ذہن انسانی کو نسل و وطن کی قیود سے آزاد کرا سکتی ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ مذہب کو فرد یا ریاست دونوں کی زندگی میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسلام کی تقدیر اس کے ہاتھ میں ہے

"اگر قومیت کے معنی حب الوطنی اور ناموس وطن کے لئے جان تک قربان کرنے کے ہیں۔ تو ایسی قومیت مسلمانوں کے ایمان کا ایک جزو ہے اس قومیت کا اسلام سے اس وقت تصادم ہوتا ہے۔ جب وہ ایک سیاسی تصور بن جاتی ہے اور اتحاد انسانی کے بنیادی اصول ہونے کا دعوی کرتی ہے اور یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اسلام شخصی عقیدے کے پس منظر میں چلا جائے اور قومی زندگی میں ایک حیات بخش عنصر کی حیثیت سے باقی نہ رہے۔" (علامہ اقبال)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی کا اہم بیان

لاہور۔ ۲۲ اپریل قومی اسمبلی کے رکن اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ممتاز رہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب آج ڈھاکہ سے واپسی پر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر میں تشریف لائے۔ آپ نے اپنے ایک تحریری بیان میں فرمایا۔ کہ

"قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ کے موقعہ پر سب سے اہم کام یہ ہوا ہے کہ دستور میں اسلامی اور جمہوری اقدار کے احیاء کے سلسلہ میں حکومت اور حزب اختلاف میں بہت سے اختلافی امور طے ہو گئے ہیں۔ باقی امور بھی انشاء اللہ خوشگوار فضا میں باہمی تعاون سے طے ہو جائیں گے۔ اسلامی جمہوری محاذ کی کوششوں سے حکومت نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ جہاں جہاں دستور میں اسلام کا لفظ استعمال ہوا ہے وہاں قرآن و سنت کا لفظ قائم کیا جائے گا۔

نیز اسلامک آئیڈیالوجی کی مشاورتی کونسل کے فرائض کے سلسلہ میں دستور میں یہ اضافہ منظور کر لیا گیا ہے کہ کونسل موجودہ مروجہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے سلسلہ میں ہر سال ایک رپورٹ اسمبلی کے سامنے پیش کرے گی۔ حتیٰ کہ پانچ سال کے عرصہ میں کل قوانین مروجہ کو کتاب و سنت کے مطابق کر دیا جائیگا۔ لیکن شش پنجم یہ اختلاف باقی ہے۔ اور جو تقریباً ہر بابہ النزاع بنا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ کسی قانون کے کتاب و سنت کے موافق و مخالف ہونے کا فیصلہ زیر قانون کی رائے میں خود اسمبلی کرے گی۔ موجودہ ترمیمی بل میں اس دفعہ کو کہ "کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنے گا۔ قانون سازی کے اصول اور بنیادی حقوق سے نکال کر صرف رہنما اصول میں رکھ دیا گیا ہے جن کے متعلق خود دستور کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ صرف قوانین وضع کرتے وقت ان اصول کو ملحوظ رکھا جائے گا کسی عدالت کے ذریعے ان پر عملدر آمد نہیں کرایا جا سکے گا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح اس دفعہ کی اہمیت بالکل ختم ہو جاتی ہے ہماری قطعی رائے ہے کہ اس دفعہ کو بنیادی حقوق میں

باقی ص ۹ پر

Scanned with CamScanner

مُراسلات

بخدمت اقدس جناب حضرت قبلہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی

مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہمارے شہر ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں ایک فاطمہ جناح گرلز ہائی سکول ہے۔ جہاں تمام مسلمانوں کی بچیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اسی سکول میں میں نے بھی اپنی بچی کو برائے تعلیم داخل کرایا تھا۔ تاکہ وہ کچھ تعلیم حاصل کر کے اپنے آپ کو اسلام کے راستے پر چلا سکے اور بحیثیت والد ہونے کے میرا فرض بھی تھا کہ میں اپنی اولاد کی ان تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو سکوں جو مجھ پر عائد ہیں۔ جن میں سب سے پہلی چیز اپنی اولاد میں خدا و ند قدوس کا بندہ اور اسلام کا ایک قیمتی فرد ہونے کا احساس پیدا ہو۔ اور وہ طریق زندگی ان کے اندر پیدا ہو جس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا مگر افسوس ہے کہ مجھے یہ دیکھ کر اپنی بچی کو تعلیم سے محروم کرنا پڑا کہ یہاں اسکول میں لڑکیوں کو بجائے مسلمان بنانے کے ایکٹرس بنایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے اسکول کی ہیڈ مسٹرس سے بھی رجوع کیا مگر یہ سن کر حیران ہو گیا کہ یہ تربیت مسلمان بچیوں کو محکمہ تعلیم کے آرڈر سے دی جاتی ہے۔ تاہم خدا کا شکر ہے کہ آپ جیسی مبارک ہستیاں ہماری حکومت کی قومی و صوبائی اسمبلیوں میں موجود ہیں۔ اس لئے ہم مایوس نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ علماء حضرات دین و ایمان کی خاطر ان حالات پر غور فرما کر قرآن و سنت کی روشنی میں ایوان کو اپنا ہم خیال بنا کر ان غیر شرعی چیزوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے جان تک کی بازی لگانے سے گریز نہ کریں گے۔ اور ان شاء اللہ مسلمان آپ کے اس عظیم جہاد میں برابر شریک ہیں۔

(نوٹ) تحقیق پر ثبوت کا میں ذمہ دار ہوں

محمد عرفان قادری۔ نیو ٹیکسٹائل ملز ٹنڈو آدم

افضال احمد صاحب راولپنڈی کے نام

برادر محترم السلام علیکم۔ آپ کے مشورے پڑھ کے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جمعیتہ علماء اسلام سے آپ کی ہمدردی اور مخلصانہ تعاون میں اور برکت عطا فرماتے۔ مہربانی کر کے اپنا پورا پتہ لکھیں یا جمعیتہ میں باقاعدہ داخل ہو کر اپنی قابلیت سے اسلام کو فائدہ پہنچائیں۔

فقط۔ غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام

کارکنانِ جمعیتہ توجہ فرمائیں

مکرمی۔ سلام مسنون۔ آپ سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ جمعیتہ علماء اسلام اپنی بے سروسامانی کے باوجود اعلاء کلمۃ الحق کے فریضہ کو اپنے بساط کے مطابق باخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ تنظیمی لحاظ سے اس نے مختصر سے عرصہ میں مخلص کارکنوں کی کوششوں اور زعماء کی مسلسل جدوجہد کی بدولت ایک مضبوط پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ لیکن ایک چیز کی کمی جو بُری طرح محسوس کی جا رہی ہے وہ ہے مالیات کی کمی۔ موجودہ دور میں کسی تنظیم کا بغیر سرمائے کے چلنا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ آخر ان حالات میں ایک جماعت کب تک زندہ رہ کر اپنے بلند مقاصد کی تکمیل کا فریضہ سرانجام دے سکتی ہے؟ کیا کارکنان جمعیتہ اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے توجہ دیں گے؟

مخلص حافظ محمد اسحاق جہلم

(بقیہ مفتی صاحب کا بیان

رکھا جائے تاکہ اس کی خلاف ورزی کی صورت میں عدلیہ کی طرف رجوع ممکن ہو سکے۔

نیز ہماری رائے ہے کہ یہ عدالت ماہرین قانون اور جید علماء پر مشتمل ہو۔ تاکہ تعبیر قوانین اسلامیہ میں غلطی کا احتمال نہ رہے۔ بہرحال مجھے امید ہے کہ اس اہم امر کا فیصلہ بھی باہمی تعاون سے ہو سکیگا۔

مفتی محمود۔ ممبر نیشنل اسمبلی ۲۲ ۳/۶۳

ڈ (نواب شاہ) مدرسہ حمایت الاسلام کھڈ یار وو میں جمیعتہ الطلباء کا انتخاب ہوا اور امیر مولوی میر محمد صاحب۔ ناظم مولوی بشیر احمد صاحب، خازن صبغۃ اللہ صاحب مقرر ہوئے

لائق ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے

ٹیکسلا میں تعلیم القرآن ہائی اسکول کے لئے ایک ایسے لائق ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو ہائی کلاسوں کو انگریزی، ریاضی اور سائنس پڑھا سکتا ہو اور ذہن اسلامی ہائی سکول کے مطابق رکھتا ہو۔ مشاہرہ سرکاری سکیل کے مطابق دیا جا سکے گا۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کو ترجیح دی جائیگی خط وکتابت کا پتہ یہ ہے۔

شیخ علاؤالدین صاحب۔ کشمیر آٹو سٹور گنج منڈی۔ راولپنڈی شہر

جانشین شیخ التفسیر رح نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام

مولٰنا محمد عبید اللہ انور صاحب کا ارشادِ گرامی

بے دینی کے اس دور میں دین کی صحیح خدمت ہی آخرت کی ضامن ہو سکتی ہے۔ آج دین کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ دین کی مخالف طاقتوں کا زور توڑا جائے اور اس محاذ کو مضبوط بنایا جائے جو دشمن دین قوتوں کو چیلنج کر رہا ہو

چنانچہ آپ سے پوشیدہ نہیں کہ جمعیتہ علماء اسلام اپنی بے سروسامانی کے باوجود خدمت اسلام کے اس فریضہ کو سرانجام دے رہی ہے۔ ان حالات میں کب تک ایک جماعت زندہ رہ سکتی ہے۔ حضرت قبلہ گاہی رح کی موجودگی میں جمعیتہ کی مالیات کا دارومدار ان کی توجہات پر تھا۔ اس لئے میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ عید قربان کے موقعہ پر قربانی کی کھالوں، صدقات کے ذریعے جمعیتہ کو مالی تقویت پہنچائیں تاکہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ فقط

محمد عبید اللہ انور۔ امیر انجمن خدام الدین۔ لاہور

جامع مسجد مہاجرین گوجرا کالا ضلع جہلم کے اجتماع میں

۱۹ اپریل کو جمعہ میں مولانا محمد فرقان صاحب ہزاروی نے زیارت بیت اللہ شریف کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا تخلیق کائنات تو اس لئے کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب کو اپنایا جائے۔ مسلمان کی بلندی کا راز تہذیب نبوی میں مضمر ہے اور سیرتِ نبوی قوم مسلم کی ترقی کے لئے مشعل راہ ہے۔ اگر باقی اقوام اپنے مذہبی اصولوں کی پابند رہ کر ترقی کر سکتی ہیں تو کون سی وجہ ہے مسلمان اپنے مذہب کو اپنا کر ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ انگریز چلا گیا مگر بدقسمتی سے اس کی غلامی کا لعنتی طوق آج بھی ہمارے گلے سے نہیں نکلا۔

آہ مولانا محمد حیات مرحوم

بہاولپور کے مشہور حق گو عالم مولانا محمد حیات ۱۸ اپریل کو طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی نماز جنازہ مولانا واحد بخش مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت تھانوی رح نے پڑھائی۔

مولانا کی شخصیت بہت سی خوبیوں کی حامل تھی۔ آپ کی وفات سے بہاولپور کی مذہبی اور علمی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام اور ادارہ ترجمان اسلام ان کے پسماندگان کے غم میں پورے پورے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں (آمین)

(ادارہ)

بقیہ ایک انٹرویو

اسے آزاد خارجہ پالیسی کی جانب پہلا قدم قرار دیا آپ نے نہایت پُر درد لہجہ میں حمید نظامی مرحوم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ نظامی صاحب نے صحافت میں بھی نمایاں کردار انجام دیا باطل کے مقابلہ میں ہمیشہ حق کی حمایت کی حد تو یہ ہے کہ مارشل لاء کے دور میں بھی حق کی آواز بلند کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ آپ نے خوشی ظاہر کی کہ حمید نظامی مرحوم کے بعد بھی نوائے وقت

مفید اور مجرب ادویات

تریاقی عجیب وغریب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق سے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط وکتابت پورے کورس کی قیمت ۷/۵۰ روپے

اکسیر جریان واحتلام (سپیشل ثریا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

لجوبی درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ فالج وغیرہ کے لئے نایاب تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون بھاٹی دروازہ لاہور

اہم خبریں

ختم نبوت زندہ باد

خواجہ ناظم الدین کے جلسہ میں مسلمانانِ لاہور کا مظاہرہ

۰۰ اپریل کی شب خواجہ ناظم الدین صاحب نے کونسل لیگ کے اہتمام میں ایک پبلک جلسہ کو خطاب کیا۔ جونہی ان کی تقریر شروع ہوئی تو مسلمانانِ لاہور نے تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد۔ شہدائے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دئے

لوگ جلسہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ناظم الدین کے خلاف متواتر مظاہرہ کرتے رہے عوام کہہ رہے تھے کہ یہ وہی ناظم الدین ہے جس کے زمانہ میں بنگال قحط سے تباہ ہوا۔ اور جب اسلام کے نام پر پاکستان کا گورنر جنرل اور وزیر اعظم کا عہدہ حاصل ہوا تو اس نے کبھی اسلام کا نام ہی نہ لیا۔ بلکہ ختم نبوت کی تحریک میں مسلمانوں کے قتل عام کا حکم دیا۔ اور اس کی نااہلیت اور غلط قیادت سے سیکڑوں مسلمان شہید اور ہزاروں گرفتار اور تباہ حال ہوئے۔

موجودہ آئین پر نکتہ چینی کے دوران جہلم کے ایک نوجوان نے جلسہ عام میں اعتراض کیا۔ کہ کیا موجودہ قانون تمہارے اس قانون سے بھی بدتر ہے جس میں تاجدار ختم نبوت کے ہزاروں نام لیواؤں کو شہید اور گرفتار کیا گیا تھا۔ جلسہ میں پولیس نے امن کر دیا۔ مگر اس گڑبڑ میں جلسہ کی حاضری پاکستان بڑانے نام تھی۔

○ لاؤس میں خانہ جنگی کے دوران کمیونسٹوں نے سرکاری فوجوں کو دو شہروں سے نکال دیا جس پر امریکہ میں گہری تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے

○ خواجہ ناظم الدین نے اعلان کیا ہے کہ کونسل لیگ اور کنونشن لیگ میں مصالحت کا کوئی امکان نہیں۔

○ سرکار دو عالم کی شان میں امریکی سفیر متعینہ دہلی کی گستاخی کے متعلق حکومت نے تحقیقات کا وعدہ کیا ہے۔

○ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر ایوب برسات کے موسم سے قبل نیپال کے چار روزہ دورے پر نیپال جائیں گے۔

○ افریقہ کے نئے آزاد شدہ ممالک میں عیسائیت کے خلاف نفرت بڑھ رہی ہے اور وہ اس کو یورپ سے درآمد کیا ہوا مذہب سمجھنے لگے ہیں۔

○ الجزائر کے ایک شخص منصور علی عامی نے شاہ سعود کے چچا زاد بھائی کو ایک ہوٹل میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ الجزائری شاہ سعود کا ملازم تھا۔

○ جیب تراشوں کی ایک کانفرنس ان دنوں قاہرہ میں ہوئی ہے جس میں جیب تراشی کے جدید طریقوں پر بحث کی گئی۔ کانفرنس کے اختتام پر پولیس نے پچیس جیب تراش لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔ جو متعدد وارداتوں میں مطلوب تھے

○ بیان کیا جاتا ہے کہ عنقریب یمن متحدہ عرب جمہوریہ میں شامل ہو جائے گا۔ صدر سلال نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ

[illegible] صدر ناصر سے [illegible] کر [illegible] میں [illegible] کے [illegible]

○ شاہ سعود نے اعلان کیا ہے کہ [illegible] سے اس عام مستحکم ہو جائے گا اور [illegible] ملک [illegible] غلامی میں [illegible] آزاد ہو جائیں گے۔

○ پنڈت نہرو نے انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو پر زور دیا ہے کہ وہ چین پر دباؤ ڈال کر سرحدی تنازعہ کا امن تصفیہ [illegible]

○ مراکش کے شاہ حسن دوم امریکہ کے دورے سے واپس آ گئے ہیں، اور اپنے ہمراہ سات لاکھ اسی ہزار ڈالر کا گھوڑا ساتھ خرید کر لائے ہیں۔

○ روس کے اخبار "پراودا" نے متحدہ عرب جمہوریہ کی اقتصادی ترقی کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ صدر ناصر سامراجی طاقتوں کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کر رہا ہے۔

○ الجزائر کے سوال پر الجزائر میں بن باللہ اور ان کے دست راست محمد خضر کے درمیان اختلاف پیدا ہو گئے ہیں اور محمد خضر نے سیاسی بیورو کے اعلیٰ عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے

○ انڈونیشیا، ملایا اور فلپائن میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ملایا کے نائب وزیر اعظم مسٹر عبدالرزاق اختلافات دور کر کے سمجھوتہ کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ امریکہ کی جو کشتی "تھریشر" نامی غرق ہو گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ آٹھ ہزار فٹ گہرائی میں پڑی ہوئی ہے اور بظاہر صحیح نظر آتی ہے۔

○ راجہ غضنفر علی خاں جو سابق مسلم لیگی لیڈر تھے۔ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔

○ حاجیوں کا آخری جہاز سفینہ حجاج جدہ روانہ ہو گیا ہے۔

○ وزیر بلدیات نے ایک تقریب میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ بنیادی جمہوریتوں کے ممبر جرگہ کے ممبر ہوا کریں گے۔

○ ملک میں یوم اقبال بڑی دھوم دھام کے منایا گیا لاہور میں کئی جلسے ہوئے جن میں سے ایک جلسے کی صدارت گورنر پنجاب نے کی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض آغا شورش کاشمیری نے انجام دئے

○ حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ اختلافات کے باوجود وہ انڈونیشیا کی امداد کو نظر انداز نہیں کر سکتا کیونکہ وہ دنیا کی پانچویں بڑی مملکت ہے۔

○ ڈاکٹر کیمبل نے جو نیوپارک یونیورسٹی کے سرجن ہیں انکشاف کیا ہے۔ کہ اب ایک آدمی کے اعضاء آپریشن کے ذریعے دوسرے انسان میں منتقل کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

○ ایک امریکی جنرل نے انکشاف کیا ہے کہ چین سے جنگ میں پہل بھارت نے کسی کی تھی اور بھارت و چین کے درمیان کوئی مسلمہ بین الاقوامی سرحد نہیں ہے۔

○ برٹش نیشنل سوشلسٹ موومنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۲۰ اپریل کو ہٹلر کا یوم پیدائش منائیں گے۔

○ ۲۲ اپریل کو پشاور میں یوم شہداء منایا جا رہا ہے یہ دن ہر سال قصہ خوانی بازار کے مظلوم و تشدد اور قوم کی جد و جہد آزادی کی یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جس میں نہتے سرخپوشوں کے خلاف انگریزوں نے ٹینک اور مشین گنیں استعمال کی تھیں اور سیکڑوں جانیں [illegible] تہ تیغ کر دئے گئے۔

○ پنڈت نہرو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ پاکستان اور [illegible] کا مفاد ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی [illegible] سے [illegible]

○ [illegible] کو اطلاع [illegible]

پارلیمنٹ [illegible] کیا ہے [illegible] اخلاقیات تک [illegible]

○ شام [illegible] انتخابات [illegible] ناصر کی حمایت میں بھاری مظاہرہ [illegible] اور عوام میں جھڑپیں ہوئی جس میں [illegible] زخمی ہوئے۔

○ ہندوستانی وفد کے لیڈر [illegible] مذاکرات کشمیر کے پانچویں دور میں شرکت کے لئے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ وہ کوئی نئی تجویز لے کر نہیں آئے۔

○ افغانستان کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر یوسف نے کہا کہ وہ پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات بحال کرنا چاہتے ہیں۔ مگر پختونستان کی پرامن حمایت ترک نہیں کریں گے۔

○ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ وزراء کے الاؤنس تقریباً دگنے کر دئے گئے ہیں۔

○ روسی حکومت نے ملک میں رائج آٹھ سو تعمیراتی منصوبوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ اقدام اقتصادی پروگرام کے تحت سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

○ متحدہ عرب جمہوریہ کے کمانڈر جنرل انور القادری نے اعلان کیا ہے۔ کہ عرب فوجیں یمن سے نہیں ہٹائی جائیں گی اور غیر ملکی ایجنٹوں کو ملک میں انتشار پھیلانے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔"

○ یمن کے صدر عبداللہ سلال نے جامع ازہر کے شیخ محمد شلتوت کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں یمن میں وعظ کے لئے وفد بھیجنے پر ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

○ پاکستانی فوج جو اقوام متحدہ کے توسط سے مغربی نیوگنی کا انتظام سنبھالنے گئی تھی۔ یکم مئی کو مغربی نیوگنی کا قبضہ انڈونیشیا کے حوالہ کر کے خود وطن واپس آ جائے گی۔

○ اوکاڑہ کے افسوسناک حادثہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے سلسلہ میں ضروری معلومات فراہم کرنے اور ملک میں امن کی بحالی کے لئے ایک مرکزی ڈیفنس کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کے اراکین حسب ذیل ہیں

حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور۔ مولانا عبدالرحمن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان گوجرانوالہ۔ مولانا محمد اکرم صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام لاہور۔ جناب محمود عارف صاحب جامعہ مدنیہ لاہور مولانا مجاہد الحسینی صاحب مدیر ساربان لاہور۔ ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور ——— مولانا مجاہد الحسینی صاحب کمیٹی کے کنوینر اور مولانا محمد اکرم صاحب خزانچی مقرر کئے گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام ہنگو کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں مولانا عبداللہ خاں نے دار العلوم دیوبند کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور حکومت بھارت کے رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سلسلہ میں بھارت سے احتجاج کرے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۶۱۵

L. NO. 7132

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگران

حضرت مولٰنا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ

قیمت ۱۲ پیسے

نسیم

جلد (۶) ○ جمعہ ۔ ۴ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۸

خریداری نمبر ۲۰۸۳

جناب خواجہ فیروزالدین صاحب مہتمم دارالمطالعہ

یادگار شہیدان ختم نبوت کاہنہ نو

ضلع لاہور

CAMP ... 26 JUL 63

انقلاباتِ عالم

اللہ تعالیٰ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ کل تک امریکہ کی پوری تیاری اور سرمایہ دار ممالک کی حمایت کے باوجود روس کا پلڑا دنیا میں بھاری نظر آتا تھا اس کی سیاست کا طوطی یورپ کے میدانوں اور یورال کے پہاڑوں سے نکل کر افریقہ کے ریگستانوں اور عرب کے صحراؤں میں بول رہا تھا۔

اس کے مواعید کا یقین اور دوست پروری خود بخود چھوٹے ممالک کو اس کی طرف راغب کرتی تھی اور سچ یہ ہے کہ مصر انڈونیشیا وغیرہ ممالک نے سرمایہ دار ملکوں کے مقابلہ میں اس کی روسی رقابت سے فائدہ اٹھایا اور آج صفحہ عالم پر سینکڑوں نئی چھوٹی چھوٹی اور متوسط درجہ کی خود مختار حکومتیں نمودار ہو گئی ہیں۔

کون کہہ سکتا تھا کہ روس بھی سرمایہ دار ملکوں کے ساتھ اکٹھا بیٹھ کر دل سے امن کی تجاویز پر غور کرے گا

مگر اللہ تعالیٰ اپنی خدائی کو خود منواتے ہیں دنیا والے جب چین اور روس کا اتحاد دیکھتے پھر بھارت کے نعرے "ہند چین بھائی بھائی" کے نعرے سنتے تو وہ یہ سمجھنے پر مجبور تھے۔ ۴۴ کروڑ کا بھارت ستر کروڑ کا چین اور تقریباً بیس کروڑ کا روس جو آپس میں ملے ہوئے ہیں اور جن کے ساتھ اور بیسیوں ممالک بھی شریک ہیں دنیا کی سب سے بڑی اور ناقابل شکست طاقت ہے اللہ تعالیٰ نے غرور کا سر نیچا دکھا دیا۔ بھارت اور چین میں کشیدگی بلکہ لڑائی ہو گئی۔ روس اور چین میں لیڈری کی جنگ شروع ہو گئی۔ اور بعض کمیونسٹ ممالک نے روس کی بجائے چین کو اپنا لیڈر مان لیا۔

اس طرح بھارت، چین اور روس تینوں میں دوری پیدا ہو گئی اور وہ دوری زیادہ ہوتے ہوتے روس اور چین کی کمزوری پر منتج ہو گئی۔ چین کا پرانا رعب باقی نہ رہا روس کے دو ساتھی کٹ گئے بھارت کا بنیا پن ابھی کام کر رہا ہے مگر جو حکومت جنگ کا انچارج غیر کو بنانے پر راضی ہو جائے اس کی جنگی ساکھ خود بخود ختم ہو جاتی ہے چین کے ایک دھکے نے اس کا دماغ درست کر دیا ہے اور وہ امریکہ کی اقتداء میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا ہے اور امریکہ نے بھی اتنا بڑا شکار قابو آتے، دیکھ کر پاکستان سے طوطا چشمی برتنی شروع کر دی ہے ان عالمی انقلابات سے جو کسی کے بس کی بات نہ تھی۔

حضرت اللہ تعالیٰ نے نمرودوں فرعونوں اور شدادوں کے سر نیچا کرنے کا ارادہ فرمایا تو وہ ہو گیا۔

آج بھارت امریکہ کے پاؤں پڑ کر ذلیل ہو رہا ہے امریکہ دوست کشی کے الزامات کا نشانہ بنا ہوا ہے چین کا نشہ کافور ہو گیا ہے اور روس کا خروشیف جو سارے یورپ کو الٹیموں پر نچاتا تھا اب چین کے اختلاف سے اتنا نیچے اتر آیا ہے کہ وہ جنگ کے نام سے بھی گھبراتا ہے۔

کاش کہ اس وقت مسلم حکومتیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر یقین کرتے ہوئے اسلام کے نام پر اتحاد اور اسی کے دین کی سربلندی کے لئے مشترکہ محاذ قائم کرتیں، وہ دیکھتیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پردۂ غیب سے ان کی کامیابی کے سامان پیدا فرماتے ہیں یہاں ہم کو آپ کے سامنے روس کی کمزوریاں بتانی تھیں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتے ہیں ہمیں ان باتوں سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

روس کی تبدیلی کا اندازہ آپ خروشیف کی اس تقریر سے لگائیں جو اسی اخبار میں دوسری جگہ موجود ہے جو اس نے ہنگری کے وفد کے سامنے ماسکو میں کی ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آزاد لڑکیوں پر پابندی، حکومت کا مستحسن اقدام

کراچی :- تین نوجوان پاکستانی لڑکیوں کو جو برلن میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے منتخب کی گئی تھیں برلن جانے سے روک دیا جائے گا۔ یہ کانفرنس تین سے پندرہ اگست تک ہونے والی ہے ان تین لڑکیوں مس نسرین مشتاق، مس ثمینہ قریشی اور مس نازنین پان والا کو امریکن فیلڈ سروس برلن نے مدعو کیا ہے یہ لڑکیاں اس سروس کے تبادلہ پروگرام کے تحت پہلے امریکہ کا دورہ کر چکی ہیں لیکن وزارت تعلیم کی جانب سے عائد کردہ حالیہ پابندیوں نے ان لڑکیوں کے منصوبہ کو کھٹائی میں ڈال دیا ہے

یاد رہے کہ پاکستانی طلبا کے غیر ممالک اور خاص طور پر امریکہ کے دورہ کے خلاف حال ہی میں سخت نکتہ چینی کی گئی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری نے قومی اسمبلی میں بتایا تھا کہ طلبا، کے تبادلہ کے پرائیویٹ پروگراموں کے لئے وزارت تعلیم سے پیشگی منظوری حاصل کرنا لازمی ہوگا۔

آزادیٔ نسواں کی حقیقت

(احمد حسین کمال)

دنیا میں جس شخص نے بھی پہلی بار آزادی نسواں کا یہ تصور پیش کیا تھا۔ کہ عورت اپنے والدین اور اپنے شوہر کی نگرانی سے آزاد رہ کر زندگی بسر کرنے کا حق رکھتی ہے۔ سوسائٹی میں بے قید خلا ملا رکھنے کا استحقاق اسے حاصل ہے اور ہر شعبۂ حیات میں آزادانہ حصہ لے سکتی ہے۔ وہ شخص انسانیت کے بارے میں اعلیٰ جذبات کا حامل نہیں تھا۔ بلکہ ایک حد تک وہ انسانی تہذیب، اخلاق اور شائستگی کا دشمن اول تھا۔

قدرت نے تخلیقی اعتبار سے بھی مرد و عورت کے درمیان فرق رکھا ہے اور جنسی و نوعی حیثیت سے تو ان دونوں کے درمیان بڑا تفاوت پایا جاتا ہے، اختراعی داستانوں اور افسانوں کی بات تو الگ ہے وگرنہ انسانی تمدن کے کسی دور میں بھی ہم عورت کو مرد کی نگرانی سے علیحدہ زندگی بسر کرتے ہوئے نہیں پاتے اور اگر کسی قوم و ملت نے ایسی تمدنی زندگی اختیار کی ہے جس میں معاملات کی باگ ڈور عورتوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔ تو اس قوم کا زوال ایک تاریخی حقیقت بن گیا ہے۔

عورت علم و فضل کے میدان میں مرد کے پہلو بہ پہلو چل سکتی ہے۔ تہذیب و تمدن کی تعمیر میں برابر کا حصہ لے سکتی ہے حق و صداقت کی خاطر مرد کی طرح قربانیاں دے سکتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ وہ اپنی نسوانیت کو قائم رکھتے ہوئے اور ان مقررہ حدود کی پابند رہتے ہوئے ہی کر سکتی ہے جو مذہب و اخلاق کی اعلیٰ قدروں نے اس کے لئے خاص کر دی ہیں۔ مرد و عورت کا باہمی تعلق کسی حالت میں بھی دو مردوں یا دو عورتوں کے باہمی تعلق جیسا نہیں ہو سکتا۔ اس تعلق کا تقاضہ زندگی کے ہر اس میدان میں ابھرے گا جہاں مرد و عورت ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ اور پھر یہ تقاضہ ان فرائض پر غالب آجائے گا۔ جو کسی شعبۂ کار کے لئے متعلقہ مرد و عورت پر عائد کئے گئے ہیں۔

برطانیہ کے اس فاحشانہ واقعہ میں جو کیلر پروفیومو سکینڈل کے نام سے آج کل اخبارات کی زینت اور دلچسپی کا باعث بنا ہوا ہے۔ آزادی نسواں کے تصور سے متعلق ہزارہا درس عبرت موجود ہیں۔ یورپ کا ہر ملک حتیٰ کہ امریکہ تک اس واقعہ کو دیکھ کر اپنے ملک کی آزاد بے باک عورتوں کے رویہ کو شک و تشویش کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر اتھانٹ نے بھی ان لڑکیوں کے بارے میں تفتیش کی ہدایات جاری کر دی ہیں جو اقوام متحدہ کے سیکریٹریٹ میں کام کرتی ہیں۔

جاسوسی کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ ایک ملک کے عیار جاسوس نے دوسرے ملک کی خاتون کو جاسوسی کے لئے استعمال کیا اور اکثر ایسا ہوا کہ عورتیں اپنی فطری کمزوری کی بدولت غیر شعوری طور پر جاسوسی کے لئے آلۂ کار بنیں۔ آخر جو عورت اپنی زیب و زینت اور اپنے ملبوسات کی آرائش و زیبائش کی نمائش و اظہار کے جذبہ پر قابو پانے کی قدرت نہیں رکھتی وہ مملکت کے اسرار چھپانے پر کس طرح قادر ہو سکتی ہے اور جو ایک ہمسایہ کا حال معلوم کر کے دوسرے ہمسایہ تک بلا مقصد پہنچانے کی فطری عادت رکھتی ہو، اس سے یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ اپنے بلند پایہ صاحب اقتدار دوستوں سے کاروبار مملکت معلوم نہ کرے اور معلوم کر کے دوسروں تک نہ پہنچائے۔

عائلی زندگی کی خوشگواری اور استحکام کو عورت کی فطرت سے جو مناسبت ہے اور اس بارے میں وہ اپنے فرائض جس حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہے اور دیتی رہی ہے۔ وہ اس کا ہی حصہ ہے اس حد سے اسے باہر نکالنا۔ اس کے ساتھ بھی ظلم ہے اور انسانیت کے ساتھ بھی ظلم ہے۔ یورپ نے ایسا کر کے آخر آج تک کیا حاصل کیا۔ سوائے اس کے کہ وہاں آج نہ گھریلو زندگی کا نظام باقی رہا ہے نہ اخلاقی نظام کار اور وہاں نہ عورت اپنے مستقبل پر مطمئن ہے نہ مرد۔ بلکہ اب تو اندیشہ ہے کہ کیلر۔ پروفیومو سکینڈلوں کی رفتار تیز تر ہو جائے۔

کیا ہمارے مشرق کے خداوند بھی اس سے کچھ عبرت حاصل کریں گے ۔ یا وہ اپنے یہاں بھی ایسے ہی سکینڈل دیکھنے کے آرزومند ہیں؟

پوتے کی وراثت

بعض آدمیوں کو پرویزی فرقہ کے لوگ دھوکہ دے رہے ہیں کہ بیٹوں کی موجودگی میں پوتے کو وراثت دینا قرآن سے ثابت ہے۔ حالانکہ ایسا کہنا چودہ سو سال کے علماء اسلاف اور اجماع امت کو جھٹلانے کے مترادف ہے جس کے بعد دین کے کسی مسئلہ کا اعتقاد باقی نہیں رہ سکتا۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے قومی اسمبلی کے ممبروں میں تقسیم کرنے کے لئے عجلت میں ایک رسالہ لکھا جس کا دیکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ مارفی پیلا اور سر دو پیسہ فی سیلنکڑہ کے حساب سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے منگا کر مسلمانوں کو گمراہی سے بچائیں۔

(بقیہ صفحہ ۴)

سامن کے اصولوں کا خاتمہ کر دیا گیا تھا تو پارٹی کی طرف سے مرکزی کمیٹی کا تختہ الٹ دیا جائیگا۔ مسٹر خروشچیف نے ان لوگوں کے اقدام کو جنون قرار دیا جو جنگ کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ نے چین کا نام لئے بغیر بالواسطہ طور پر الزام عائد کیا کہ چینی رہنما روس کو کمیونسٹ ملکوں کی قیادت سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں آپ نے کہا کہ ہم نے جنگ کے لئے انقلاب برپا نہیں کیا تھا بلکہ ہمارے انقلاب کی غرض و غایت یہ تھی کہ عوام کو خوشحال اور مرفہ الحال بنائیں۔

جنونی قسم کے لوگ چاہتے ہیں کہ پہلے ایٹم بموں سے دنیا کو تباہ کر دیا جائے اس کے بعد کوئی سوسائٹی قائم کی جائے جو تہذیب و تمدن پھیلانے کا موجب بنے۔ مسٹر خروشچیف نے کہا کہ روس کے پاس نہایت خطرناک قسم کے راکٹ ہیں جو ایٹمی ہتھیار چلانے میں بے مثال ہیں۔ لیکن روس کسی وقت بھی ان راکٹوں اور ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہیں کرے گا۔ نہ ہی وہ عالمی جنگ کے آغاز کا موجب بنے گا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

انتقال پُر ملال

سید اختر حسین شاہ ترمذی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی جناب حکیم غلام مرتضیٰ صاحب کے حقیقی بھائی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔ ادارہ ترجمانِ اسلام جناب حکیم غلام مرتضےٰ صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

علمی دنیا میں ایک اور خلا

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب دیوبندی بانی جامعہ اسلامیہ ٹنگی و سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی ہشت نگری بروز پیر مورخہ ۲۴ جون کو اس دار الفنائے دار البقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ادارہ ترجمان اسلام لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعا مغفرت فرمائیں۔

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب و غریب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں۔ قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے۔

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۲/۵۰ روپے۔

اکسیر جریان و احتلام دس روپے تولہ

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اسی مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۴۵/۲۵ روپے۔

لجوین ۔ درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۲۵ روپے

سعودیہ دوا خانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۶ مئی ۶۳ء

دوستی کی نئی راہ سوچ سمجھ کر اختیار کیجئے

امریکہ کی طرف سے بھارت کے حق میں اور پاکستان کے خلاف جس غیر متوقع رویہ کا پے در پے ظہور ہو رہا ہے۔ اس نے عوام کو تو بالکل مایوس کیا وہ کیا ہی۔ لیکن خواص کی امیدیں بھی پاش پاش کر دی ہیں۔ اور اگر غیرت و حمیت اور سیاسی فہم و بصیرت کے تقاضوں پر عمل کرنا ہو تو حالات کو جوں کا توں امریکہ کی خوشنودی پر نہیں چھوڑا جا سکتا ہے۔

صدر محترم اور وزرائے باتدبیر نے حال ہی میں مختلف مقامات پر جو تقاریر کی ہیں اور بیانات دیے ہیں ان سے مترشح ہوتا ہے کہ امریکہ پر مکمل اعتماد کی سابقہ اور معمول بہ روایت کو شدید صدمہ پہنچ چکا ہے۔

خود امریکہ کی تنگ مزاجی کا یہ عالم ہو چکا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان فضائی راستوں کے تعین کا معمولی سا معاہدہ بھی اس کے لئے تلخ اور گراں بن گیا۔ اور اس بارے میں اپنی ناراضگی کے اظہار کی کم ظرفی سے باز نہیں رہا۔

حالانکہ ہندوستان کے ساتھ اس کی یک طرفہ روز افزوں دوستی کی پینگیں پاکستان کے تحفظ و بقا اور سلامتی کے لئے سنگین خطرہ بنتی چلی جا رہی ہیں، اور وہ پاکستان کی عرض معروض اور فریاد و احتجاج کے باوجود اس بات کو خاطر میں نہیں لانا چاہتا۔

امریکہ کے اس مایوس کن اور نقصان رساں رویہ کا شدید شاکی اب وہ طبقہ بھی ہو گیا ہے جو کل تک امریکہ کے ساتھ خود سپردگانہ دوستی میں ہی پاکستان کی سلامتی، بقا اور خوشحالی کے خواب دیکھا کرتا تھا اور پاک امریکن دوستی کا ملک میں سب سے بڑا نقیب اور داعی تھا جس نے ہر اس فرد و گروہ کو وطن و ملت کا ہی نہیں بلکہ دین و اسلام کا بھی دشمن و غدار کہا جس نے امریکہ کے ساتھ پاکستان کی اس یکطرفہ نیاز مندانہ دوستی کے خلاف ذرا بھی لب کشائی کی۔

"ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا"

امریکہ کا موجودہ رویہ یقیناً قابل مذمت ہے۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات کے بارے میں نہ صرف نظر ثانی کی ضرورت ہے بلکہ ان تعلقات میں انقلابی تبدیلیاں لانا بھی لازمی ہیں۔ آج سے دس سال پہلے دنیا کے جو سیاسی حالات تھے بالخصوص مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید میں جو سیاسی صورت حال موجود تھی وہ اب یکسر بدل چکی ہے۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات کی اس شکل کا جواز تو اس وقت بھی بمشکل ہی دیا جا سکتا تھا لیکن اب تو اتنا تغیر و انقلاب ہو چکا ہے کہ معمولی دانش و بینش رکھنے والا انسان بھی اس پر مطمئن نہیں ہو سکتا۔

لیکن وہ لوگ جو اس ناخوشگوار صورت حال سے مایوس ہو کر عجلت میں یہ فیصلہ کر لینا چاہتے ہیں کہ دوستی کا رخ امریکہ سے موڑ کر روس اور چین کی طرف کر دینا چاہیئے وہ پھر دوسری بھیانک غلطی کرنا چاہتے ہیں۔

کسی تبدیلی سے پہلے ان حضرات کو اور ان لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں زمام کار ہے۔ یہ سوچنا چاہیے کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات کے آغاز کے وقت فیصلے کی وہ کیا بنیادی غلطی تھی جس نے بالآخر اس مایوسی، بیزاری، تشویشناکی اور خطرات تک معاملات کو پہنچا دیا۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جب امریکہ کے ساتھ پیمان وفا باندھنے کا آغاز ہو رہا تھا تو اپنے عوام کی رائے، مشورہ اور حمایت حاصل کرنے کا کوئی ذرا سا بھی اقدام نہیں کیا گیا اور بالا ہی بالا دوستی کے تمام مراحل طے کر لیے گئے۔ حالانکہ ملک کی داخلی پالیسی ہو یا خارجہ پالیسی اس کو جس شکل میں طے کیا جائے گا اس کے اچھے برے نتائج آخر میں عوام اور ملک کو ہی بھگتنا پڑیں گے۔

بے شک برطانوی حکومت نے اپنے ورثہ میں جہاں اور بہت سی بدنصیبیاں ہمارے لئے چھوڑیں وہاں ایک بڑی بدبختی نظم و نسق کی اس شکل و صورت میں چھوڑی جس کے طے کرنے اور چلانے میں عوام کی رائے، مشورہ اور مفاد کے احساس کو کوئی دخل نہیں تھا۔ برطانیہ ایک غیر ملکی حکومت تھی۔ اسے عوام کی رائے، مشورہ اور مفاد سے کیا غرض تھی لیکن نظم و نسق کی یہ صد ہا سالہ روایت ہمارے شہ نشینوں کا بھی دستور العمل ہے اور یہ ہی روایت ہماری تمام سیاسی، اقتصادی، اخلاقی اور ملی محرومیوں کا سب سے بڑا سبب ہے۔ حالانکہ آزادی ملت کا یہ تقاضا تھا کہ اگر یہ روایت فوراً نہیں تو بتدریج اب تک ختم کی جا چکی ہوتی۔

کہنے والے تو یہاں تک کہتے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ دوستی اور رفاقت قائم کرنے کی خاطر ہی اول اول اسلام اور جمہوریت سے آنکھیں چرانے اور نظر پھیرنے کی رسم قائم کی گئی۔ اور بعد میں ان دونوں کا جتنا بھی سیاسی قتل عمل میں آیا وہ اس دوستی اور رفاقت کو برقرار رکھنے کی خاطر ہی آیا۔ بہرحال چاہے یہ بات نہ ہو۔ لیکن ایک حد تک رائے عامہ کو پس پشت ڈالنے میں امریکہ دوستی کا جذبہ ضرور کارفرما رہا ہے۔

آپ کیے اس جذبہ سے خالی ہو جانا چاہتے ہیں۔ . . . . . . امریکہ کی دوستی آپ کے لئے لائق اعتماد نہیں رہی ہے۔ اس کے اثرات بد اب علانیہ ظاہر ہونے لگے ہیں۔ اس دوستی کے لئے آپ نے اپنے ہمسایہ اور مسلم ملکوں کی ناراضی مول لی۔ روس کے اشتراکی دیو کو اپنا مخالف بنایا۔ اخلاقی اعتبار سے اپنی نئی نسل کو امریکن کلچر اور بیہیائی کی گرفت میں دیا۔ اس سرمایہ دارانہ نظام کے امتیازات کو اپنے ملک میں رائج کیا جو یورپ میں دم توڑ رہا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود، جب حقیقی صورت حال سامنے آئی تو معلوم ہوا کہ ؎

ہم کو اس سے وفا کی تھی امید — جو نہیں جانتا وفا کیا ہے

بلکہ آج غیر کے ساتھ وہ ہمارے خلاف شریک سازش بنا ہوا ہے

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

اس کا ردعمل ایک صحت مندانہ سیاسی تبدیلی کی صورت میں اگر ہوا تو وہ وطن عزیز کے مستقبل کے لئے اور ملت اسلامیہ پاکستان کے حق میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ورنہ محض تبدیلی کی خاطر عاجلانہ اقدام اور ایک طرف سے کٹ کر فوراً ہی دوسری طرف جڑ جانے کی روش پہلے سے بھی زیادہ بھیانک غلطی کا باعث ہوگا۔

اگر ہماری نحیف آواز گرہ کشایان سلطنت کے کانوں تک پہنچ سکے تو ہم یہ عرض کریں گے کہ نئی دوستی کی راہ بہت سوچ سمجھ کر اختیار کیجئے اور اپنے عوام کے احساسات و رجحانات اور ان کی رائے و اعتماد حاصل کیے بغیر ایسا نہ کیجئے۔ یاد رکھئے قدرت تلافی مافات کا بار بار موقعہ نہیں دیا کرتی۔

انتخابی بورڈ قبل ازیں حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ نے اعلان فرمایا تھا کہ عنقریب انتخابی (پارلیمنٹری) بورڈ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے اجلاسوں اور عائلی قوانین کے تنسیخ کی جدوجہد کی وجہ سے اس کام میں تاخیر ہو گئی ہے۔ مستقل بورڈ کے تقرر تک سندھ کے ضمنی انتخاب کے حلقوں کے سلسلہ میں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے حکم سے محترم ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال (صادق آباد) اور سردار میر عالم خاں صاحب لغاری کو مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ مل کر یا منفرد وہاں کا دورہ کر کے مناسب مشورہ سے مقامی ارکان جمعیۃ کی رہنمائی فرمائیں اور مرکز کو اطلاع دیں۔

(غلام غوث)

جمعیۃ علماء اسلام کا رسالہ ضبط حکومت نے اس رسالہ کو ضبط کرنے کا حکم دیا ہے جو دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب جانشین حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے شائع ہوا تھا جس کا نام تھا "فسادات محرم کے اندوہناک واقعات پر ایک مخلصانہ اور درد مندانہ نظر اور ان کے سدباب کے لئے حقیقت پسندانہ مشورے و تجاویز"

مشرقی پاکستان کے قارئین ترجمان اسلام ہمارے ایجنٹ و نمائندہ خصوصی جناب حکیم محمود احمد ظفر سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ ۲۳ قلعہ سے رابطہ پیدا کریں۔

عائلی قوانین کی تنسیخ کی قرارداد پر

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر

(قسط ۲)

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ گوالیار کی جیل میں گئے۔ امام احمد بن حنبل نے کوڑے کھائے۔ حق یہ سارے علماء کی نمائندگی کی۔ کسی عالم نے ان کے خلاف فتوے نہیں دیا ہے۔ یہ حضرات تو خود علماء حق کے نمایندے تھے اور علماء ان کے ساتھ تھے۔ مسٹر عبداللطیف صاحب نے یہ جتنے حوالے نقل کئے ہیں یہ تاریخی بحوث ہے۔ اور یہ سب وہ حوالہ جات ہیں جن کو قادیانی اور پرویزی نقل کیا کرتے ہیں (ہیئر ہیئر)

عائلی قوانین کے اندر ایک غلطی یہ ہے کہ طلاق کے بعد جب چیئرمین صاحب کو نوٹس دے دیا جائے اور وہ فیصلہ کرے۔ اس کے بعد طلاق نافذ ہوگی۔ حالانکہ طلاق منہ سے نکلتے ہی واقع ہو جاتی ہے

تیسری بات جناب والا یہ ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر چیئرمین صاحب کو نوٹس دیا جائے گا۔ اس نوٹس کے بعد عدت کی میعاد شروع ہوگی۔ حالانکہ عدت کی میعاد طلاق کا لفظ نکلتے ہی شروع ہونی چاہیئے۔ ایک بیگم صاحبہ نے کہا ہے کہ اس قانون میں ایک لفظ شریعت کے خلاف نہیں۔ میں کہتا ہوں اس قانون کا ایک لفظ بھی شریعت کے مطابق نہیں ہے۔ (ہیئر ہیئر) یہ قطعاً غلط ہے اور قوم اس کو نہیں مانے گی۔ قوم اس کو برداشت نہیں کرے گی۔ پہلے علماء خاموش رہے۔ مگر جب ابراہیم وزیر قانون نے یہ اعلان کیا کہ ہماری گورنمنٹ ایک آرڈی نینس کے ذریعہ عائلی کمشن کی رپورٹ کو قانونی شکل دینا چاہتی ہے تو سارے مغربی پاکستان کے علماء اکٹھے ہوئے اور دہلی دروازہ کے باہر اجلاس ہوا

مولانا غلام غوث

دہلی دروازہ کے باہر جلسہ ہوا اور ہم نے کھلم کھلا حکومت کو متنبہ کیا کہ یہ غلط اقدام مت کرنا اس کو عوام نہیں مانیں گے۔ اور میں آج پھر کہتا ہوں کہ مسلم قوم اس کو کسی طرح برداشت نہ کرے گی (ایوان میں نعرہ تحسین)

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو ان قوانین میں ضد کریں گے وہ حکومت کے لئے مشکلات پیدا کریں گے۔ یہ مذہب کا معاملہ ہے میں کھول گا کہ انگریز آئے اور گئے اس کو ہمارے پرسنل لا میں مداخلت کی جرأت نہیں ہوئی۔ بھارت گورنمنٹ کافر گورنمنٹ ہے وہ جرأت نہیں کر سکتی کہ ہمارے پرسنل لا میں مداخلت کرے۔ نکاح، طلاق، وراثت وغیرہ مسائل کے اندر کوئی گورنمنٹ مداخلت نہیں کر سکتی میں ایک اور بات کہتا ہوں فرض کیجئے ہمارے ارباب اقتدار کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی چلو نہ سہی مگر آپ کون ہوتے ہیں دس کروڑ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے؟ ان کے مذہبی خیالات میں مداخلت کرنے والے؟ آپ ہیں کون؟ آپ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے آپ ہندوؤں کے پرسنل لا میں تو مداخلت نہیں کرتے۔ انہیں مردے جلانے سے روک نہیں سکتے۔ آپ مسلمانوں کے مذہبی رسوم اور عبادات اور خیالات میں کیوں مداخلت کرتے ہیں؟ حکومت کو مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے رہ گئی شریعت کی تعبیر شریعت کی تعبیر کیا ہے تو چودہ سو سال کے بزرگان دین کی متفقہ تعبیروں کے مقابلہ میں چند مسٹر کرنلوں اور پتلونیوں کی تعبیر کیسے مانی جا سکتی ہے۔ میرے دوست عبداللطیف نے کہا ہے کہ میں عالم نہیں ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ عالم نہیں تو جاہل کو کوئی حق نہیں کہ شریعت کے بارے میں رائے دے اور قرآن پاک سے کھیلے۔ (پرزور تالیاں۔ ہنسی اور قہقہے)

یہ کام علماء کا ہے یہ کام ماہرین دین کا ہے میں مانتا ہوں آپ مصر، مراکش، یا لیبیا سے دو دو عالم لا دیں۔ احساس کمتری نہ ہونا چاہیئے۔ آپ کے پاکستان میں جلیل القدر علماء موجود ہیں ان میں سے بھی چار عالم بٹھائے وہ فیصلہ کریں کہ کونسی چیز شریعت ہے اور کونسی نہیں ہے۔ ہم کو منظور ہے۔ (نعرہ تحسین)

یہ نہیں ہو سکتا کہ شریعت کو بازیچہ اطفال بنا دیا جائے یہ نہیں ہو سکتا کہ۔

مسٹر احمد سعید کرمانی :- یہ ٹھیکہ داری بند کیجئے

مولانا غلام غوث ہزاروی :- میں ٹھیکہ داری کی بات نہیں کرتا میں عرض کروں گا کہ جو بھی شریعت کا ماہر ہو۔ آپ آ جائیے کوئی آ جائے لیکن شریعت کا ماہر ہو۔ ایسا نہ ہو کہ پیشاب کیا اور آ کر جماعت میں شریک ہو گئے۔ کسی نے پوچھا کہ جناب نے وضو کیا؟ تو جواب دیا کہ نہیں۔ پوچھا گیا پھر نماز میں کیسے شریک ہو گئے تو جواب دیا کہ تھوڑا سا ثواب تو مل جائے گا۔ اس طرح کے ماہرین کی ہم کو ضرورت نہیں ہے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو مسئلوں پر خصوصیت سے بحث ہو رہی تھی۔ ایک نکاح ثانی پر اور دوسرے پوتے کی وراثت پر۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے اب آپ اپنا پوائنٹ پورا کر لیں۔

میں عرض کرتا ہوں نکاح ثانی کے بارے میں یہاں زہر اگلا گیا ہے شریعت کے خلاف اور بھتیجہ اور چچا کی موجودگی میں وراثت کے مسئلہ پر جو زہر اگلا گیا ہے اس کے جواب کا موقعہ دیا جائے۔ آپ کا یہ فرض ہے آپ نے وعدہ کیا ہے کہ میں جواب کے لئے وقت دوں گا یہ دین کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر :- میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری محترم بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ عورتوں کو تھوڑے سے حقوق ملے ہیں میں کہتا ہوں عورتوں کو جتنے بھی حقوق ملیں ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن شریعت کو پائمال نہیں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ آج عورتوں کو علماء نے کیا دیا ہے میں کہتا ہوں کہ آپ کو علم نہیں شریعت بل ہم نے پاس کرایا تھا۔ سابق صوبہ سرحد میں اور ایک بڑے عالم کلاچی کے اس میں شہید ہوئے اس کے سوا یہ کاظمی ایکٹ کیا ہے یہ عورتوں کو مختلف تکالیف کی وجہ سے فسخ نکاح کا دعویٰ کرنے کی اجازت کا قانون علماء نے بنوایا۔ اس کے مقابلہ میں ان بیگم صاحبہ نے بل پیش کیا تھا (خطوط) مکر و فریب سے بھرا ہوا تھا جس کا نام تھا "قاضی کورٹ" اس سے پہلے پہل مجھے بھی غلط فہمی ہوئی کہ ہر تحصیل میں کوئی افسر مقرر کیا جائے گا جو سرسری طور پر تکلیف زدہ اور مصیبت زدہ عورتوں کی کہانیاں سن کر شریعت کے مطابق جلد فیصلے کریں گے تاکہ ان کو مصیبت سے نجات دلائیں یا خاوند انکو رکھیں یا چھوڑیں۔ ان کا مطلب آخر میں جا کر یہ نکلا کہ قاضی عدالت سے مراد سیشن جج اور ڈسٹرکٹ جج ہے یہ تھی کہ یہ مقدمات ڈسٹرکٹ جج یا سیشن جج کے پاس پیش ہوں اس نے تو عورتوں بیچاریوں کے لئے اور مشکل پیدا کر دی تھی کہ یہ دور دراز سے وہ مصیبتوں کے ساتھ وہاں آئیں سیشن جج کے پاس پیش ہوں دراصل۔ یہ تو صرف ایک سٹنٹ تھا جس سے عورتوں کو دھوکا دیا گیا۔ خدمت آپ نے کیا کی؟ علماء نے تو ہر وقت آپ کے حقوق کے لئے کام کیا ایک اور بات ہے۔ اگر یہ قانون وضع کرنے والے مخلص ہوتے اور وہ آپ کی ہمدردی کے لئے دوسری شادی روکنا چاہتے تو ان کو چاہیئے تھا کہ وہ یہ قانون بناتے کہ ان عورتوں کے خاوند غیر عورتوں سے ڈانس نہ کیا کریں۔ ان عورتوں کے خاوند کلبوں میں دوسری عورتوں سے محبت نہ کیا کریں۔ ان عورتوں کے خاوند چکلوں میں نہ جایا کریں۔ گھروں میں بے نکاح داشتائیں نہ رکھیں۔ (زبردست تالیاں اور نعرہ ہائے تحسین)

(باقی)

روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کی تقریر

ماسکو۔ ۱۹ - جولائی۔ مسٹر خروشچیف وزیر اعظم روس نے ہنگری کے وفد کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس اپنے ہوائی اڈوں، ریلوے اسٹیشنوں، شاہراہوں، بندرگاہوں اور چھاؤنیوں میں مغربی ملکوں کے انسپکٹر مقرر کرنے کی اجازت دینے پر آمادہ ہے بشرطیکہ مغربی ممالک بھی روسی انسپکٹروں کو اپنے ہاں ایسے ہی مقامات پر مقرر کرنے کی اجازت دیں۔ یہ انسپکٹر معلوم کرتے رہیں گے کہ اچانک حملے کے لئے خفیہ طور پر فوجیں تو جمع نہیں کی جا رہیں۔ مسٹر خروشچیف نے تجویز پیش کی کہ مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی معائنہ ٹیموں کا تبادلہ کریں تاکہ کشیدگی رفع کرنے میں مدد مل سکے

آپ نے امید ظاہر کی کہ ماسکو میں اسوقت ایٹمی دھماکوں پر پابندی عائد کرنے کے سلسلے میں جو کانفرنس ہو رہی ہے وہ ایٹمی دھماکوں پر جزوی پابندی لگانے کے سمجھوتے پر منتج ہو جائیگی۔ بشرطیکہ مغربی ملکوں نے کوئی اور زاویہ نگاہ اختیار نہ کر لیا۔ مسٹر خروشچیف نے نیٹو کے ملکوں (مغربی) اور معاہدہ وارسا سے تعلق رکھنے والے ملکوں (اشتراکی) میں جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر زور دیا۔ اور کہا کہ روس اس کے سمجھوتے پر بھی آمادہ ہے کہ باہمی رضامندی کے ساتھ فوجی بجٹ نہ بڑھایا جائے تاکہ اچانک حملے کا خوف باقی نہ رہے۔

مسٹر خروشچیف نے کہا ہمارے بعض ساتھیوں کا خیال ہے کہ اگر ان کی طرف سے روس کی کمیونسٹ پارٹی سے ان فیصلوں کو غلط قرار دینے کی اپیل کی جاتے جن کے نتیجہ میں ۱۹۵۶ء ... (باقی صفحہ ...)

عائلی قوانین کا نعرہ لگانے والی خواتین مغرب زدہ ہیں

سینہ تھامنا تو غیر پارلیمانی لیکن سینہ تاننا پارلیمانی

(مولانا عبد اللطیف بالاکوٹی)

عائلی قوانین کو مسلمان کبھی برداشت نہیں کریں گے

(مولانا مختار احمد حسینی)

لفظ مولوی کو انگریز نے بدنام کیا تھا

سرائے عالمگیر جمعہ ۱۲ جولائی۔ شاہی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے موقع پر حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر نے تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ عائلی قوانین بالکل خلاف سنت ہیں اور اس کے حامی یا تو مغرب زدہ ہیں جو اسلام کے ابجد سے بھی واقف نہیں یا پرویز کے پیرو کار ہیں جن پر مکتبہ فکر کے علماء پہلے ہی سے کفر کا فتویٰ لگا چکے ہیں۔ مولانا موصوف نے حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ اسلام میں اس صریح مداخلت کو روکنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک کھدر پوش فقیر ہی کو چنا۔ اگر مولانا اسمبلی میں عائلی قوانین پر کڑی نکتہ چینی نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی امداد نہ ہوتی تو ان قوانین کی منسوخی کی قرارداد کبھی پاس نہ ہوتی۔

مولانا نے مزید تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر احمد سعید کرمانی نے پوائنٹ آرڈر اٹھاتے ہوئے مولانا کے بامحاورہ اور نیک نیتی سے کہے گئے جملے "سینہ تھام کر سنیئے" کو غیر پارلیمانی بتایا۔ مگر جب مغرب زدہ خواتین جو عائلی قوانین کی رٹ لگاتے بیٹھی ہیں۔ سینہ تان کر گلے میں دوپٹہ ڈال کر چلتی ہیں تو اس وقت ان کو کوئی غیر پارلیمانی نہیں کہتا۔ اس کے بعد مولانا نے دو قراردادیں پڑھ کر سنائیں جن کو عوام نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر بالاتفاق منظور کر لیا۔

اس سے قبل ۵ جولائی کو جب مولانا عبد اللطیف صاحب اپنے برادر مرحوم کی وفات کے سلسلے میں بالاکوٹ تشریف لے گئے تھے تو مولانا مختار احمد حسینی نے جمعہ پڑھایا اور عائلی قوانین پر مکمل بحث کی۔ آپ نے اپنی مدلل تقریر کے آخر میں فرمایا کہ مسلمان خواہ کتنا ہی پست ہو مگر دین میں مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انگریز کے اپنے عہد میں علماء کو بدنام کرنے کے لئے لفظ مولوی کو گالی بنا دیا تھا مگر آج اسمبلی ہال میں ایک مولوی ہی نے اپنی حق گوئی اور بے باکی کی وجہ سے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ممبران کو ایک صف میں لا کھڑا کیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کے لئے مسلمان اب بھی ایک ہیں۔ نیز انھوں نے علمائے اہلسنت پر پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ امر کتنا افسوسناک ہے۔ کہ ہمارے علماء پر تو بولنے اور اپنے گھروں اور شہروں میں داخلے پر پابندی لیکن دوسرے فریق کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) مسلمانان سرائے عالمگیر کا یہ عظیم الشان اجتماع اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ علمائے اہلسنت والجماعت خصوصاً علمائے جہلم پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ لیکن فریق ثانی کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ اس لئے اس کو یکطرفہ کارروائی قرار دیتا ہے اور حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ علمائے اہلسنت سے پابندیاں جلد ختم کی جائیں۔ نیز حکومت کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ فسادات کو ختم کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہر فرقہ کی رسومات ان کے امام باڑوں اور مسجدوں تک محدود کی جائیں۔

(۲) مسلمانان سرائے عالمگیر کا یہ عظیم الشان اجتماع ممبران صوبائی اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انھوں نے عائلی قوانین کو منسوخ کرنے کی قرارداد پاس کر دی۔ نیز مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے تمام مسلمانوں خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کی نمایندگی کا حق ادا کر دیا۔ نیز یہ اجتماع۔ ممبران قومی اسمبلی سے گزارش کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین جیسے خلاف قرآن و سنت قوانین کی منسوخی کے حق میں ووٹ دیں۔

اس کے بعد تمام مسلمانوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ محضر ناموں پر دستخط کر کے مقامی نمایندگان قومی اسمبلی جناب چوہدری ظہور الٰہی اور جناب چوہدری فضل الٰہی کے نام بھیجد یئے۔

*

"جمعیۃ علمائے اسلام دنیا میں دین اسلام غالب کرنا چاہتی ہے"

آزادی ملنے کے بعد اس خطہ کی زمام اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھ آئی جنھیں دین سے کوئی واسطہ نہ تھا

(مولانا محمد رمضان)

کھیوڑہ اور تحصیل کے قصبہ لیوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء کی تقریریں۔

(مولانا محمد عبد اللہ)

۱۴ر جولائی ۱۹۶۳ء کو حضرت مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی خطیب جامع مسجد بھلوال، مولانا محمد رمضان صاحب خطیب ہرکالووالی بھکر، مولانا محمد عبد اللہ صاحب خطیب بلوبلہ گیٹ بھکر اور مولانا محمد مختار صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ تحصیل کے مشہور قصبہ دلیوالہ ضلع میانوالی میں پہنچے۔ دن کو جامع مسجد میانا میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام ہوا اور رات کو جامع مسجد جبرین میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے تقریر میں فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اللہ تعالےٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ دین کو غالب کرے اور بے دینی کو مغلوب کرلے۔ بہرحال امت پر ہر دور میں فرض ہے۔ اگر ہم نے اس فرض کو ادا نہ کیا تو دنیا میں کامیاب نہ ہوں گے۔ اور آخرت میں بھی اس پر جواب طلبی ہوگی جمعیۃ علماء اسلام دنیا میں دین غالب کرنا چاہتی ہے۔ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ سینکڑوں برس ہمارے اکابر نے آزادی کی جنگ لڑی اور ہر قسم کے مصائب و آلام سہے۔ خدا تعالےٰ نے کامیابی سے ہمکنار کیا اور آزادی کی نعمت سے نوازا۔ لیکن ہماری بدنصیبی کے سبب آزادی ملنے کے بعد اس خطہ مسلمین کی زمام اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھ آئی جنھیں دین سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ اور جسے دین کا احساس نہ ہو وہ ملک کا خیر خواہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سولہ برس گزر جانے کے باوجود ہمارا ملک وہیں ہے۔ جہاں پہلے دن تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ مصائب ٹوٹ پڑے ہیں۔ ہر قسم کے فتنوں نے ہمیں گھیر لیا ہے۔ مذہب کو مٹانے کی سازشیں ہیں۔ ملک کو تباہ کرنے کے سامان ہیں۔ رعایا ضروریات زندگی سے پریشان ہے۔ ان سب چیزوں کا علاج صرف یہ ہے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کو ہر میدان میں کامیاب کیا جائے۔

حضرت مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی نے فرمایا کہ دین کی حفاظت کے لئے ہمیشہ قربانی کی ضرورت رہی ہے اور ہر قسم کی قربانیاں دیکر ہی آج تک دین کی حفاظت ہوئی ہے آج بھی ہمیں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ متحد ہو کر ہر قسم کی خدمات دین کی خاطر پیش کر دینی چاہئیں۔ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کریں

حافظ عبد الغفور جعفری سالار اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ و صوفی احمد نور صاحب نائب ناظم جمعیۃ ٹنڈو آدم و حافظ کریم اللہ صاحب آج تبلیغی دورہ پر بستی بخشی نظامانی تعلقہ شہداد پور پہنچے۔

نماز جمعہ سے قبل بستی کے معززین سے ملاقات کی قبل از خطبہ صوفی احمد نور صاحب نے سندھی زبان میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر بہت ہی جامع و بلیغ تقریر فرماتے ہوئے عائلی قوانین کی سخت مذمت کی اس کے بعد حافظ صاحب نے تقریباً پون گھنٹہ اپنا بیان جاری رکھا۔

حافظ صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا کہ اگر آج تمام عالم کے مسلمان آپس میں متحد و متفق ہو کر آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے لگ جائیں اور دین کا درد اپنے دلوں میں جاگزیں کریں اور مقصد زندگی صرف منہاج النبوۃ کو ٹھہرائیں تو پھر پوری دنیا کے اندر ان کے مقابلہ پر کوئی طاقت آمادہ نہیں ہو سکتی کیونکہ حضور نے فرمایا "جو شخص اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ اس کے ہو جاتے ہیں"۔ جس پر خدا وند قدوس مہربان ہو جائیں جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ لے لیں تو پھر اس کو کون مٹا سکتا ہے لیکن ضرورت اس چیز کی ہے کہ ہمارے دل غیر اللہ یعنی مخلوق سے ہٹ کر خالق کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ان گزارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کو اپنا دینی و ملی فرض سمجھ کر اور اس کا باقاعدہ ممبر بن کر دین کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹائے۔

مضمون نگار حضرات اختصار سے کام لیں تاکہ آپکا مضمون جلد چھپ سکے۔

انتخابات جمعیتہ علماء اسلام

بکرا پیڑی کراچی | حضرت مولانا محمد زکریا صاحب

کنوینر جمعیتہ علماء اسلام کراچی کی زیرِ نگرانی مندرجہ ذیل انتخابات ہوا۔

صدر و خازن۔ مولانا اسفند یار صاحب
نائب صدر۔ صوفی غلام محمد صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ حافظ محمد اشرف صاحب
نائب ناظم ۔ جناب تازہ گل صاحب
ورکنگ کمیٹی میں ۲۱ ممبروں کا انتخاب ہوا

چک ۱۲۷ پی تحصیل رحیم یار خاں

امیر۔ مولانا محمد ارشد صاحب خطیب چک ۱۲۷ پی ۔ ناظم اعلیٰ صوفی کریم بخش صاحب خازن۔ حاجی عمر الدین نمبر دار چک ۱۲۷ پی

گوٹھ پیرزادہ تحصیل اوباؤڑہ ضلع سکھر

امیر۔ سید اللہ ورایا شاہ صاحب ناظم اعلیٰ سید غلام حیدر شاہ صاحب۔ خازن۔ سید غلام حیدر شاہ صاحب۔ سالار۔ فقیر خاں محمد صاحب

چک چاہ پتاخیان والا تحصیل رحیم یار خاں

امیر۔ مولانا عبدالکریم صاحب۔ ناظم اعلیٰ خان لال محمد خاں۔ خازن میوتی محمد مراد صاحب سالار۔ علی گوہر خاں صاحب۔

اراکین ضلعی مجلس عامہ بھل تحصیل بھکر

مولانا اللہ بخش صدیقی خطیب جامع مسجد عیدگاہ بھل (۲) حافظ نذر محمد صاحب صدر جمعیتہ علماء اسلام (۳) ملک خادم حسین صاحب (۴) سیٹھ محمد حسین صاحب (۵) محمد اسلم خاں صاحب (۶) حافظ علم الدین صاحب (۷) حافظ شیر محمد صاحب (۸) چوہدری عبدالحمید صاحب (۹) غلام رسول ٹیکر ماسٹر صاحب (۱۰) ڈاکٹر نصیر الدین صاحب

مسجد گنیداں فروکہ | امیر جماعت

حضرت مولانا سید نذیر احمد شاہ صاحب خلیفہ حضرت تھانویؒ ۔ نائب۔ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب مدظلہ (۲) سید جمشید علی شاہ صاحب فروکہ۔ ناظم اعلیٰ۔ حضرت حاجی غلام محمد صاحب ۔ نائب۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ ارشد صاحب (۲) حکیم حاذق محمد ابراہیم صاحب فروکہ۔ خازن۔ حضرت سید لیاقت علی شاہ صاحب فروکہ۔

موضع بھار کھاکھی خان بیلہ۔

امیر جمعیتہ۔ حاجی نبی بخش صاحب۔ نائب حاجی عبدالواحد صاحب۔ ناظم اعلیٰ منظور احمد صاحب۔ ناظم میاں رشید احمد صاحب۔ خازن فیض احمد صاحب دکاندار۔

رکنِ مجلسِ شوریٰ

(۱) جام عبدالواحد صاحب (۲) جام یار محمد صاحب (۳) میاں اللہ بخش صاحب (۴) میاں اللہ یار صاحب (۵) مولوی عبدالرحیم صاحب (۶) ملک محمود بخش صاحب (۷) ملک غلام رسول صاحب۔ (۸) حاجی محمد اعظم صاحب (۹) ملک قائم الدین (۱۰) مولوی علی محمد صاحب (۱۱) حاجی غلام نبی صاحب (۱۲) ملک غلام قادر صاحب (۱۳) جام عبدالکریم صاحب۔

کروڑلال عیسن کوٹ ادو

امیر۔ حافظ محمد مبارک خطیب جامع مسجد عیدگاہ کروڑ۔ نائب امیر۔ حافظ خدا بخش مہتمم مدرسہ ضیاء المدارس کروڑ۔ ناظم اعلیٰ میاں فیض محمد صاحب سیالی۔ خزانچی حافظ محمد عبداللہ صاحب۔

رام پور میں جمعیتہ علماء کا انتخاب

امیر۔ جناب مولانا محمد صدیق صاحب۔ نائب امیر۔ حاکم علی صاحب۔ ناظم جناب جناب محمد یٰسین صاحب۔ نائب ناظم جناب محمد یامین صاحب۔ خزانچی۔ حاجی نور محمد صاحب۔

جگا والی | (۱) امیر جناب حاجی عبدالغفور صاحب۔ نائب امیر

جناب حاجی حکیم محمد صادق صاحب زمیندار ناظم۔ جناب مولانا محمد موسیٰ صاحب۔ خزانچی جناب میاں محمد امین صاحب۔

مجلسِ شوریٰ

جناب عبدالعزیز صاحب۔ جناب عبدالغنی صاحب جناب عبدالرحمٰن صاحب۔ جناب محمد سلیمان صاحب جناب عبدالستار صاحب۔ جناب قاری محمد ایوب صاحب۔

کلری لائن مان روڈ کراچی۔

صدر۔ مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب خطیب ہاشمی مسجد نائب صدر۔ مولانا عبداللہ صاحب دیرمالی۔ ناظم اعلیٰ۔ مولانا علی محمد سربازی ممبر بنیادی جمہوریت نائب ناظم جناب مولانا عبیداللہ صاحب بلوچ شیخ مسجد کلری۔ خازن۔ حاجی نور محمد صاحب

مسلمانانِ کشمیری بازار حلقہ مری کا بے حیائی کے خلاف سخت اضطراب

۱۲ جولائی۔ بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد کشمیری بازار حلقہ مری کا یہ اجلاس متفقہ طور پر اپنی مہربان حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ تمام پاکستان خاص کر ہمارے پہاڑی علاقے سے سکولوں اور کالج کی نیم عریاں نوجوان لڑکیاں جو کہ جگہ جگہ عذابِ الٰہی کو دعوت دیتی پھر رہی ہیں۔ اور عوام کے ایمانی جذبات کو مجروح کر رہی ہیں۔ ہمارے غیور سادہ لوح مسلمان اس بے حیائی کو قطعاً برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لہٰذا ان کو فی الفور روک کر نظریہ پاکستان کے مطابق عوام کے اسلامی جذبات کا احترام کرے اور عذاب الٰہی سے نجات دلائے

از مسلمانان کشمیری بازار۔ حلقہ مری

علماء دین کی گرفتاری پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد کا احتجاج

ضلع پشاور کے مقتدر علماء دین کی گرفتاری پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد نے ذیل کا بیان دیا۔

" ضلع پشاور کے مقتدر علماء دین مولانا قاضی عبدالسلام نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع پشاور۔ مولانا فضل حق صاحب خطیب جامع مسجد ہشت نگری پشاور۔ مولانا نور الحق ناظم انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور۔ جناب نصر اللہ جان ناظم اعلےٰ جمعیتہ علماء اسلام پشاور شہر۔ خادم الاسلام سیٹھی عبدالکریم صاحب پولیس نے بلا وجہ گرفتار کئے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے علماء نے ہمیشہ اس ملک کے اندر قیام امن اور کتاب و سنت کی تلقین کی ہے۔ سرزمین سرحد میں علماء سرحد کی یہ مثالی روایات ہیں پولیس نے علماء دین کو گرفتار کر کے انتہائی ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ حکومت کی یہ انتہائی بے تدبیری ہے کہ بلا وجہ علماء دین کو پریشان کر رہے ہیں۔ میں حکومت کے اس اقدام پر سخت احتجاج کرتا ہوں حکومت کو چاہیئے کہ اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے۔
ششماہی	تین روپے
فی پرچہ	۱۲ نئے پیسے

ہم غیور قبائل عائلی قوانین کی لعنت کو برداشت نہیں کر سکتے

۱۲ جولائی۔ اورک زئی ہنگو مولانا عبداللہ جان امیر جمعیتہ علماء اسلام ہنگو ضلع کوہاٹ نے قبائل اورک زئی میں ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے عائلی قوانین پر سخت نکتہ چینی کی۔ قبائل نے ہاتھ کھڑے کر کے نعرہ ہائے تحسین کے ساتھ یہ قرارداد منظور کی کہ ہم پاکستان میں خلاف قرآن و سنت قوانین کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ وہ جلد ان کو منسوخ کرے۔ نیز قرارداد پر چیدہ چیدہ سرداروں کے دستخط ہوتے اور اسے اپنے علاقے کے قومی اسمبلی کے رکن ملک شلی خاں کے نام راولپنڈی بھیج دیا گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت۔ تنظیم اہل سنت

۲۱ محرم کو دینی جماعتوں کے اجتماع لاہور میں قرار پایا تھا۔ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ تنظیم اہل سنت دونوں مل کر کام کریں۔ اور قرار پایا تھا کہ باقی تفاصیل ملتان میں طے کر لی جائیں گی۔ چنانچہ ۱۴ صفر ملتان میں دونوں جماعتوں کا اجتماع ہوا۔ بحث و تمحیص کے بعد ارکان تنظیم اہل السنۃ نے دونوں جماعتوں کو لاہور کی تجویز کے مطابق ایک کرنے سے معذرت فرما دی۔

(۲) ارکان تنظیم اہل السنت نے متبادل تجویز یہ پیش کی کہ دونو جماعتوں کے نمایندگان پر مشتمل ایک بورڈ بنا دیا جائے جو ضرورت کے وقت مل کر کسی کام پر غور کر لیا کرے ارکان مجلس ختم نبوت نے یہ تجویز بھی قبول کر لی تفاصیل اسکی بھی بعد میں طے ہونگی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے اس تجویز میں یہ ترمیم کی کہ اسی بورڈ میں حضرت مولانا درخواستی صاحب مولانا غلام غوث صاحب مولانا مفتی محمود کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔ چنانچہ یہ تجویز مان لی گئی۔

مغل پورہ گنج میں

ترجمان اسلام اور خدام الدین ملنے کا پتہ

جناب حکیم کلیم اللہ صاحب متند طبیہ کالج لاہور ریلوے بازار مغل پورہ گنج۔ لاہور

اطلاعات جمعیتہ علمائے اسلام

• ۱۰ جولائی کو مجلس شوریٰ بھکر کا ایک اجلاس ہوا جس میں طے ہوا کہ ۷، ۸ ستمبر ایک کانفرنس جمعیتہ علماء اسلام بھکر کے زیر اہتمام کی جائے اور زعما جمعیتہ و مقتدر علماء کرام کو دعوت دی جائے۔

نیز چکوال کے تین زعما جمعیتہ علماء اسلام حضرت قاضی صاحب اور ان کے رفقاء کے ضلع بدر کئے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس حکم کو واپس لیا جائے۔

• ۱۴ جولائی لیاقت پور میں جمعیتہ علماء اسلام کا ایک ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب ہوا جس میں گزشتہ ہفتہ کی کاروائی سنائی گئی۔ صوبائی اسمبلی کے ممبران کو عائلی قوانین کی تنسیخ کے متعلق تار دینے کا فیصلہ ہوا۔

• کروڑ ادھ ۵ جولائی مولانا عبدالعزیز صاحب نے ایک ہفتہ واری اجتماع میں عوام سے اپیل کی کہ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ قانون اسلام کے نفاذ کے لئے ساتھ دیں۔

• جمعیتہ علماء اسلام کا نگڑھ کے زیر اہتمام بستی سندیلہ میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا نیز جمعیتہ کے زعمائے طے کیا کہ ستمبر میں ایک اور جلسہ عام ہوگا جس میں مولانا کلیم اللہ صاحب سید صدرالدین شاہ صاحب اور مولانا قاضی بشیر احمد صاحب خطاب کریں گے۔

• جمعیتہ علماء اسلام جام پور نے اپنے ایک جنرل اجلاس میں عاشورہ کے فسادات کی مذمت کی اور متاثرین کو معاوضہ دینے کی حکومت سے اپیل کی نیز مطالبہ کیا گیا۔ کہ فسادات کو ہوا دینے کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں۔

• ۱۲ جولائی کالا گوجراں جہلم میں جمعہ کے وقت مولانا محمد فرقان صاحب ہزاروی نے تقریر کرتے ہوئے عائلی قوانین کی پرزور مذمت کی اور مغرب زدہ عورتوں کی غوغہ آرائی کو بے جا قرار دیا۔ مولانا نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو صوبائی اسمبلی میں باطل کے مقابلہ میں فتح کامل کی مبارک باد دی اور لوگوں سے اپیل کی کہ جمعیتہ علماء اسلام کا تعاون کریں۔

• ۱۳ جولائی سلانوالی سرگودھا۔ نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد بدنی میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی

یہ اجلاس مہر داد خاں ممبر قومی اسمبلی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کے خلاف اپنا ووٹ استعمال کریں۔ نیز ان کے نام تار بھی دیا گیا۔

• جمعیتہ علماء اسلام سانگہ کلاں جہلم میں اراکین جمعیتہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین چکوال اور ان کے دو ساتھیوں کے ضلع بدر کئے جانے پر سخت رنج و غم کا اظہار کیا گیا حکام جہلم سے ایک درخواست کے ذریعے سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس ناروا یک طرفہ پابندی کو فوری طور پر ختم کر دے درخواست میں تیس سرکردہ آدمیوں نے دستخط کئے اور اسے صدر پاکستان اور مقتدر روزناموں کو ارسال کیا گیا۔

• صدر شاہ پور میں جمعیتہ علماء اسلام کا دفتر و دار المطالعہ کا افتتاح کیا گیا۔

• ۱۲ جولائی جہدر آباد کی مختلف مساجد میں عائلی قوانین کی سخت مذمت کی گئی۔ نیز مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو عائلی قوانین کی تنسیخ کی قرارداد کی کامیابی پر مبارک باد پیش کی گئی۔ اور حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ سنی علماء پر جگہ جگہ ناروا نامناسب یک طرفہ پابندیاں اٹھائی جائیں۔ حکومت کی اس یک طرفہ کاروائی کو ناعاقبت اندیشانہ قرار دیا گیا

• لاڑ محلہ کھڈہ کراچی ۲۰ میں مولانا عبدالسلام بخارانی نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظام کے بغیر ملک میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مولانا موصوف نے موجودہ نسل کے ذہنی و فکری رجحان پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے دعوت دی کہ جمعیتہ علماء اسلام ملک میں جس کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس کا تعاون کریں اور ملک کی بہتری کے پیش نظر متحد ہو کر باطل قوتوں سے ڈٹ جائیں۔

• مولانا غلام حیدر چک ۵۰ لیاقت پور رحیم یار خاں نے نام نہاد جماعت اسلامی کی بدعنوانیوں اور بے راہ رویوں کو دیکھتے ہوئے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اب وہ جمعیتہ علماء اسلام کے ایک پر جوش رکن ہیں۔ (اللہ تعالیٰ انہیں استقامت کی توفیق دے آمین)

• جمعیتہ علماء اسلام یونین تحصیل چکوال ضلع جہلم کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور ان کے رفقا کی ضلع جہلم بدر کئے جانے کی پرزور مذمت کی گئی۔ نیز حکومت سے اس یکطرفہ کارروائی اور حکم کو واپس لینے کی درخواست کی گئی۔ اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعے اہل تشیع کے ماتمی جلوسوں کو اپنے امام باڑوں میں مقید کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ اور اس قسم کے جلوسوں کو امن شکن قرار دیا۔

• کھڈہ اور جاگیوارہ میں مودودیت سے بیزاری کا عام رجحان پایا جاتا ہے

• مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کنوینر و مولانا زکریا صاحب کنوینر جمعیتہ علماء اسلام کراچی کی مساعی جمیلہ سے روز بروز جمعیتہ علماء اسلام کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اور لوگ جوق در جوق جمعیتہ علماء اسلام کے ممبر بن رہے ہیں۔

• گوٹھ جونگل کی جمعیتہ علماء اسلام نے ایک اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ عائلی قوانین کی لعنت کو مسلمانان پاکستان کے سروں سے دور کیا جائے۔ نیز پاکستان میں عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکا جائے۔

• مولانا محمد یعقوب قاسمی ناظم جمعیتہ علماء اسلام پشاور نے اپنے ایک بیان میں مختلف مکاتیب فکر کے علماء کرام سے فرقہ دارانہ کشیدگی ختم کرنے کی اپیل کی ہے۔ نیز عام مسلمانوں کو دعوت دی کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ میں جمعیتہ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔

مراسلہ نگار حضرات کاغذ کے ایک طرف اور مختصر تحریر فرمایا کریں۔

مودودی فرقہ کا ایک اور ستون گرا

جناب وحید الدین خاں صاحب مودودی فرقہ کے ستون اور ہندوستان میں مودودی صاحب کے مخلص تھے۔ رنوں سن و دھن سے اس فرقہ کی خدمت کی۔ نیک نیت اور طالب حق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سینہ کھول دیا۔ انہوں نے مودودی صاحب اور دوسرے تمام مودودی اکابر سے خط و کتابت کی مگر وہ مطمئن نہ ہو سکے۔ ان کے خطوط کا ایک حصہ یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

اسلام کی تشریح و توجیہ کے لئے جو علوم پیدا ہوئے ہیں، ان میں سے ایک علم وہ ہے جس کو حکمت دین یا اسرار شریعت کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب دینی تعلیمات کی حکمتوں کو جاننا اور اس کے اندر چھپی ہوئی مصلحتوں کو معلوم کرنا ہے۔ مثلاً جب آپ حج کے فرائض و ارکان کا تعین کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ حج کیسے کرنا چاہئے تو یہ فقہ ہوتی ہے۔ مگر جب آپ حج کے فائدے بتائیں مثلاً یہ کہیں کہ:۔

"حج خدا پرستی کے محور پر اہل ایمان کی ایک عالمگیر برادری بنانا ہے"۔ تو اسی کا نام حکمت دین ہے۔

جس طرح دوسرے علوم کا آغاز دور اول سے ہوا اور بعد کو ان میں فنی تفصیلات پیدا ہوئیں۔ اسی طرح حکمت دین بھی شروع سے امت کے افراد کا موضوع بحث رہا ہے اس سلسلے میں بہت کافی معلومات ہمارے وسیع لٹریچر کے اندر بکھری ہوئی ہیں لیکن اس موضوع پر مستقل تصنیفات بہت کم ہیں۔ دیگر اسلامی علوم کا حال تو یہ ہے کہ ایک ایک فن پر درجنوں بلکہ سینکڑوں مستقل تصنیفات کا نام لیا جا سکتا ہے۔ مگر حکمت دین پر مستقل کتابیں چند ہی لکھی گئی ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور اور نمایاں شاہ ولی اللہؒ کی حجۃ اللہ البالغہ ہے۔

یہ بات حکمت دین کے ایک پہلو کے بارے میں ہے دوسرے اعتبار سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ اس موضوع پر مستقل کام اور بھی کم ہوا ہے حکمت دین کا ایک مطلب یہ ہے کہ مختلف اجزائے دین کے الگ الگ مصالح معلوم کئے جائیں۔ مثلاً نماز کی حکمت، روزے کی حکمت، جہاد کی حکمت، وغیرہ، حکمت دین کے موضوع پر اب تک جو کام ہوا ہے۔ وہ زیادہ تر اسی پہلو سے متعلق ہے ان میں دین کے مختلف پہلوؤں کو علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت لے کر ان کی منفرد حکمتوں کو بیان کر دیا گیا ہے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ تمام اجزائے دین کی مجموعی حکمت معلوم کی جائے دین کے مختلف پہلوؤں کو باہم مربوط کر کے پیش کیا جائے، دین کی ایسی تشریح کی جائے جس میں وہ مجموعی حکمت نظر آئے جس کے تحت اللہ تعالیٰ نے اس کے مختلف اجزاء کو یکجا کیا ہے۔

(باقی آئندہ)

علماء اور اُن کے فرائض

مولانا حکیم محمود احمد ظفر۔ سیکرٹری اسلامک سنٹر، چٹاگانگ
نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام
قسط ۳

آپ کو اس کے مصدقہ ثبوت بہم پہنچائے گئے ۔ مگر آپ نے ایک نہ سُنی اور اسی لاہور میں جس میں آج آپ "اسلام اسلام" پکار رہے ہیں۔ مارشل لا لگوا کر جنرل محمد اعظم خاں سے ہزاروں اسلام کے نام لینے والوں کو موت کے گھاٹ اتارا ــــ یہ تھا اسلامی کارنامہ آپ کے عہد زرّیں کا ــــ لیکن آج مسلمان جیسی کمزور حافظہ والی قوم کے سامنے پھر اسلام کا نام لے کر مسلم لیگ میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں ۔ یہی حال دوسرے سیاست کے پٹے ہوئے مہروں کا ہے کہ جب ان کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور تھی تو انہوں نے اسلام اور جمہوریت کے ہر اصول کو نکما اور بیکار کر کے رکھ دیا ــــ اپنے تحفظ کے لئے ہر قسم کی خلاف جمہوریت اور خلاف اسلام دفعات کو لاگو کر رکھا ۔ لیکن آج جب اقتدار کی باگ ان سے کھینچ کر دوسروں کے ہاتھ میں آ گئی تو آج یہی لوگ چلا رہے ہیں کہ یہ سب اصول اور دفعات جمہوریت اور اسلام کے قتل کے مترادف ہیں ۔ حالانکہ ان کے دور اقتدار میں ان دفعات کے متعلق ایسا مطالبہ کرنے والا خود واجب القتل تھا ۔

یہ تو گزرے ہوئے دور کی باتیں ہیں جن کی موہوم یاد بھی اب قوم کے کمزور حافظہ کے افق پر ابھری ہوئی نظر نہیں آتی موجودہ حکومت کے وزیر صاحبان ہی کی طرف نگاہ دوڑائیے تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ بلبل اکیڈمی میں تقریر کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ پاکستان کے قیام اور سر بلندی کے لئے ثقافت (ناچ گانا) نہایت ضروری شئی ہے اور جب رات کو اسلامک اکیڈمی میں تقریر کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا حالانکہ اسلام اور ناچ گانا، آگ اور پانی کی طرح دو متضاد چیزیں ہیں ۔ اسلام کے ہوتے ہوتے ناچ گانا، آگ اور پانی کی طرح دو متضاد چیزیں ہیں ۔ اسلام کے ہوتے ہوتے ناچ گانا اور چا چا چا کے ڈانس نہیں ہو سکتے اور ناچ اور گانا کے ہوتے ہوتے اسلام رہنا نا ممکن ہے ۔ اب ان وزیر صاحبان کی کون سی بات کو صحیح مانا جائے ؟ یہی نہیں بلکہ اسلامی مشاورتی کونسل میں ایسے حضرات کو بھی اسلامی مشیر بنایا گیا ہے جو فلم ایکٹرسوں کے نرغے میں بیٹھ کر چائے پیتے ہیں ــــ معلوم ہوتا ہے کہ شاید چائے پی کر ان کو اسلام کی تبلیغ کریں گے یا ان کے بغیر چائے پی ہی نہیں جاتی ۔ العیاذ باللہ ــــ یہ اسلام ہے یا اسلام کی مٹی پلید کی جا رہی ہے ۔

کیا عرض کیا جائے حکومت اور حکومت کے ساتھ پبلک کا مزاج اس قدر خراب ہو گیا ہے کہ آج جبکہ مشرقی پاکستان میں اللہ کا وہ عذاب ــــ سیلابوں اور بارش کی صورت میں ــــ آیا جس کی مثال تاریخ اسلام میں مشکل ہی سے ملتی ہے ۔ جس میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں افراد لقمۂ اجل ہوئے ۔ ہزاروں دلہنوں کے سہاگ لٹ گئے ۔ ہزاروں بچے یتیم ہو گئے ــــ ہزاروں بوڑھے والدین اپنے عصائے پیری کو کھو بیٹھے ــــ ہمیں پھر بھی ہوش نہ آیا ــــ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اپنی زندگی پر نگاہ ڈالتے اور برائیوں کے پیچ و خم کو نکالتے ــــ لیکن ہم نے ان سارے واقعات اور مصائب کو بجائے دیدۂ عبرت سے دیکھنے کے دیدۂ عشرت سے دیکھا ــــ اور عیش و عشرت اور فسق و فجور میں اور زیادہ غلطاں ہو گئے ۔ نیکیوں کی طرف بڑھنے کے بجائے ہم برائیوں کی طرف زیادہ بڑھے ــــ چنانچہ اسی پاکستان میں اسلام کا نام لینے والی حکومت کی سرپرستی میں ریلیف فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے ــــ فلم اسٹارز کے کرکٹ میچ ہو رہے ہیں اور ہمارے وزراء ان کے ساتھ "شیک ہینڈ" کر کے اپنی اور ان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں ــــ چٹاگانگ اور دوسرے کئی ایک شہروں میں قوم کی بیٹیوں کو اسٹیج پر نچا کر اور نوجوانوں کے جنسی جذبات کی تسکین کر کے، طوفان زدگان کی امداد کے لئے چندہ اکٹھا ہوا ۔

ــــ حکومت کو ایسے کرکٹ میچوں اور ایسے ورائٹی شوؤں پر، جن سے قوم کی اخلاقی حالت پست اور فحاشی و بد معاشی کو فروغ حاصل ہوتا ہو، ــــ پابندی لگانی چاہیے تھی ــــ لیکن یہاں تو خود حکومت کے وزراء اور افسران ان مجلسوں کی رسم افتتاح کر رہے ہیں ــــ تو پابندی کون لگائے ؎

اذا کان رب البیت بالطبل ضاربًا
فلم تلم الاہلا و لو کان بالرقص

بات زیادہ لمبی ہو گئی ۔ کہنا صرف یہ تھا کہ اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے لئے سب سے پہلی اور سب سے بڑی ذمہ داری اس حکومت پر عاید ہوتی ہے جو بحیثیت اسلام کے نام پر ہو جیسے کہ حکومت پاکستان ــــ کیونکہ حکومت کے پاس اسلام کی نشر و اشاعت کے وہ ذرائع اور اسباب مہیا ہوتے ہیں جو عوام کو مہیا نہیں ہو سکتے اور اس کے پاس وہ طاقت ہوتی ہے ۔ جو چند دنوں میں ایک غیر اسلامی معاشرہ کو خالص اسلامی معاشرہ بنا سکتی ہے ــــ

آپ اسلام کے ابتدائی دور کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیجیے ۔ آقائے نامدار، تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر حکومت کے اور بغیر قانون کی طاقت کے ۱۳ سال مکہ میں اسلام کی تبلیغ کی لیکن صرف چند آدمی حلقہ بگوش اسلام ہوئے ۔ مدینہ منورہ میں سارا عرب اور بیرون عرب کا اچھا خاصا علاقہ مسلمان ہو گیا ۔ اور خلافت راشدہ کے ایک چھوٹے سے دور میں اسلام کی وہ نشر و اشاعت ہوئی جو ہندوستان میں مسلمانوں کی ہزار سالہ دور حکومت میں بھی نہ ہوئی ۔

"امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کے اہم ترین کام کو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرنے والی حکومت اگر سر انجام نہ دے، تو دوسرا نام علماء اسلام کا آتا ہے اور الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ بات بڑے فخر سے کہی جا سکتی ہے کہ ہر زمانہ میں جب کبھی کسی مسلمان حکومت سے اس بارہ میں کوتاہی ہوئی ۔ علمائے اسلام نے اس کوتاہی کو پورا کیا ۔ حکومت کے پاؤں میں جہاں بھی لغزش آئی اُس وقت کے علمائے امت نے اسی وقت سنبھالا دیا ۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی تاریخ کے صفحات میں اب بھی اس بات کی شہادت دیتے ہیں ۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آج سے تین سو سال قبل اپنے اسوہ سے یہ بتا دیا کہ حکومت اپنی طاقت اور اپنے زور سے ہر شئی اور ہر متنفس کو دبا سکتی ہے لیکن ایک عالم "ربانی" کو جس کی زندگی کا مقصد اللہ کے دین کو سربلند رکھنا ہوتا ہے ۔ کبھی نہیں دبا سکتی ۔ حکومت نے سنہری اور روپہلی روپیوں کی جھنکار کا لالچ دیا ۔ لیکن وہ اپنے مقام سے ایک انچ بھی نہ ہٹے ۔ حالانکہ یہ روپیوں کا لالچ وہ شئی ہے جس نے کوہ استقلال حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ کو بھی رلا دیا تھا ۔ کتابوں میں آتا ہے کہ آپ کو جب کوڑوں کی سزا ملی تو آپ نے صبر و استقلال سے اس کو برداشت کیا، حالانکہ وہ کوڑے اس سختی سے مارے جاتے تھے کہ اگر وہ ہاتھی کو بھی مارے جاتے تو وہ بھی چلا اٹھتا ۔ مگر امام احمد بن حنبل نے ان کو صبر و شکر سے برداشت کیا ۔ لیکن جب بادشاہ وقت نے اپنی اس کوڑوں والی تدبیر کو ناکام سمجھتے ہوئے ان کو دولت کے جال میں پھانسنا چاہا تو گو انھوں نے یہ کہتے ہوئے کہ ؎

برو ایں دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

اُس جال کی ہر کڑی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر رو کر اپنے فرزند ارجمند سے فرمایا، بیٹا مجھے ان لوہے کی زنجیروں کو توڑنے میں اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی ۔ جتنی ان چاندی اور سونے کی زنجیروں کو توڑنے میں ہوتی ہے ۔ (باقی)

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

بقیہ صـ۲ـ

آپ نے کہا ہم اتنی بڑی طاقت کے مالک ہونے کے باوجود دنیا کے سامنے قسم کھاتے ہیں کہ ہم سوشلسٹ ملکوں اور سرمایہ دار ملکوں کے باہم میل جول کے لئے کام کرتے رہیں گے ۔ ہم سامراجی ملکوں سے امن کی گداگری نہیں کرتے البتہ ہم امن، اقتصادی بحالی اور دنیا بھر کے مزدوروں کے اتحاد و امن دوست قوموں کی آزادی کی جد و جہد جاری رکھیں گے ۔
(نوائے وقت ۲۰ جولائی)

مدرسہ دارالعلوم دیوبند دینی خدمات سے دنیا کے کونے کونے کو روشن کر رہا ہے!

جلوال میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی تقریر

جلوال۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع [illegible] جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا [illegible] کو جلوال تشریف لے گئے۔ حافظ [illegible] صاحب ناظم ضلعی جمعیۃ [illegible] بھی ساتھ تھے۔ سرگودھا [illegible] حافظ سعید الرحمن [illegible] تشریف لے گئے [illegible] وہاں کے دوستوں کو اطلاع [illegible] پانچ بجے آپ نے اراکین جمعیۃ [illegible] خطاب فرمایا جو درج ذیل کیا [illegible]۔

فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] زندگی میں مسلمانوں کے لئے سب کچھ موجود ہے [illegible] صحیح واقفیت سے اللہ تعالیٰ نے اور [illegible] نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔ آپ کی نبوی زندگی [illegible] منقسم تھی ایک مکی۔ دوسرا مدنی۔ [illegible] انفرادی زندگی کا تھا۔ جبکہ آپ فرداً [illegible] دعوت اسلام دیا کرتے تھے۔ اور چند [illegible] آپ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ حضرت عمر [illegible] ہوئے تو آپ چالیس انسانوں کو دار ارقم [illegible] نمازیں بھی خفیہ طریق پر [illegible] پڑھی جاتی تھیں۔

دوسرا دور مدنی زندگی کا ہے۔ اس [illegible] جماعت کا نقشہ تیار ہو چکا تھا۔ جب مدینہ [illegible] نے پورا تعاون کیا تو اہل مکہ چونک گئے [illegible] معرکہ بدر سامنے آیا جس سے اسلام اور [illegible] اسلام کی دھاک بیٹھ گئی۔ اگرچہ مدینہ میں [illegible] نصاریٰ وغیرہ موجود تھے اور وہ اسلام کی بڑھتی [illegible] طاقت کو دیکھتے ہوئے خفیہ ریشہ دوانیاں [illegible] رہتے تھے مگر ان کا زور نہ چلتا تھا۔ [illegible] بنو النضیر، بنو قریظہ وغیرہ کو مدینہ [illegible] سے کوچ کرنا پڑا [illegible] اللہ علیہ [illegible] کے بعد کی جو دینی تحریکیں معرض وجود میں [illegible] جب ہندو پاکستان پر برطانوی سامراج کا [illegible] قبضہ ہو گیا انگریز نے مسلمانوں کو مذہب سے بیگانہ بنانے کے لئے ایک دور کی سوچی۔ وہ یہ [illegible] مولوی فاضل، منشی فاضل وغیرہ کی کلاسیں کھولیں [illegible] حقیقت میں ان کلاسوں میں دین برائے نام تھا۔ بس مولوی فاضل کا بڑا نام دیکھ کر دنیا [illegible] راستہ پر چل پڑی اور انگریز اپنی ایک سکیم [illegible] میں کامیاب ہو گیا۔ ان حالات میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] دینی حالت سمجھاتی اور دارالعلوم دیوبند

کی طرف توجہ دی۔ دارالعلوم کا قیام عمل [illegible] آیا [illegible] اپنی خدمات سے دنیا کے کونے کونے [illegible] مستفید [illegible] ہر جگہ فضلاء دیوبند دین کی خدمات میں مصروف ہیں۔ اگر کہیں تو [illegible] افسوس [illegible] اور منبر و محراب سے [illegible] نہیں کرتے [illegible] کی تعلیم [illegible] ہے۔ [illegible] فضل [illegible]

آپ نے فرمایا کہ اب میں [illegible] مقصد کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ پہلے جو کچھ ہوا غیروں کے سایہ میں ہوا۔ اب پاکستان بن گیا ہے۔ پہلے جب [illegible] تو مجبوری تھی۔ مگر جب اپنے دین کا ملک بن گیا ہے تو [illegible] انگریز [illegible] جنت [illegible] چھوڑ گیا [illegible] کے مسلمان رہ جائیں لیکن وضع قطع رنگ ڈھنگ، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا سب انگریز کے نقش قدم کے مطابق ہو۔ ان نازک حالات میں پھر مجاہدین حریت میدان عمل میں آئے اور ضرورت اس امر کی تھی کہ مستحکم ہو کر دینی قوت پیدا کر کے مقابلہ کیا جائے۔

آپ نے فرمایا کہ تنظیمیں تقاریر سے پیدا نہیں ہوتیں۔ بلکہ ہر ایک مسلمان کے پاس جا کر اسے اپنا ہمنوا بنایا جائے۔ وقت کے تقاضوں سے مطلع کر کے جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت دی جائے۔ استحکام تنظیم کی یہ صورت ہے۔

آپ نے فرمایا کہ انتخاب کے وقت دنیا دار طبقہ جاہ و زر کا لالچ دے کر جھوٹی قسمیں اٹھا اٹھا کر سادہ لوح لوگوں سے ووٹ لے جاتے ہیں مگر آگے جا کر سب کچھ بھول جاتے ہیں اور [illegible] نہ بناتے ہیں کہ وہاں اسلام کی کوئی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] آپ نے مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان مرد مخلص راہنماؤں کے لئے آپ نے دعا فرمائی کہ خدا ان کی عمر دراز فرمائے ان کی مساعی میں برکت دے کر دین کی مزید خدمت کی توفیق بخشے۔

آپ نے اراکین جمعیۃ اور کارکنوں [illegible]

[illegible] جمعیۃ [illegible] انگریز [illegible] مخالف اسلام [illegible] جواب دے سکیں۔

ہفتہ واری اجتماع گنج مغلپورہ لاہور

۱۳ جولائی۔ یہاں ہفتہ وار جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گنج مغلپورہ لاہور کا ایک ہنگامی اجلاس [illegible] مولانا حافظ کلیم اللہ صاحب [illegible] تنظیم [illegible] درج ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مشرقی پاکستان کے حالیہ [illegible] پر دکھ و غم کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ مصیبت زدگان کی دل کھول کر امداد کریں۔

(۲) فسادات [illegible] کو انتہائی تشویشناک تصور کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔

(۳) عائلی قوانین چونکہ اسلام کے منافی ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس قومی اسمبلی سے ان کی جلد از جلد منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیز صوبائی اسمبلی کے ممبران کو عائلی قوانین کی تنسیخ [illegible] قرارداد پاس کرنے پر ہدیہ تبریک و مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مولانا خالد محمود صاحب خطیب جامع حنفیہ نہروالی کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ یاد رہے کہ علاقہ گنج مغلپورہ سے سینکڑوں افراد نے قومی اسمبلی کو عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے محضر نامے بھیجے جو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی طرف سے تقسیم ہوئے تھے۔

میرا عقیدہ

میرے متعلق بعض [illegible] شبہ ہے کہ [illegible] ہوں۔ اس لئے [illegible] حضور [illegible] اپنے [illegible] اپنے عقیدہ کا اظہار کرتا ہوں [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ کے بعد [illegible] کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جو [illegible] دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ میرے نزدیک مرزا قادیانی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا [illegible] دونوں قسم کے مرید قادیانی و لاہوری [illegible] دم تک مجھے اس عقیدہ پر قائم رکھے آمین

خادم جمعیۃ بخشش الٰہی۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کے زیر اہتمام جلسے

جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت کے سلسلہ میں شہر کے مختلف مقامات پر یکم اگست ۱۹۶۷ء سے ۱۶ اگست تک جلسے منعقد ہو رہے ہیں جن میں عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا جائے گا۔

یکم اگست شہری مسجد [illegible] ٹاؤن بعد نماز عشاء
۴ اگست کرت [illegible] مسجد انصار پورہ ″
۵ اگست [illegible] پورہ مسجد [illegible] ″
۸ اگست فیکٹری ایریا مسجد قصاباں ″
۹ اگست بلاک ۸ جامع مسجد ″
۱۱ اگست بلاک ۱۶ مسجد ″
۱۲ اگست بلاک ۲۴ مسجد حنفیہ ″
۱۴ اگست دارالمطالعہ جمعیۃ علماء بلاک ۱۵ عیدگاہ روڈ
۱۶ اگست [illegible] شمالی داخلی سرگودھا بعد از [illegible]

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بقیہ صفحہ ۱۲

سے اس میں خانہ جنگی کے شعلے بھڑکتے ہی رہتے ہیں۔ البتہ وہ زمانہ امن و امان اور خوشحالی کا تھا جبکہ شام اور مصر کا مکمل اتحاد ہو گیا تھا جس کو دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے نقصان پہنچایا۔ مصر سے شام کا الحاق ختم ہونے کے بعد وہاں پھر خانہ جنگی کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ پچھلے ہفتہ سے بغاوت ہوئی ہے۔ بظاہر ناصر کے حامی اور مخالف گروپ اس کا باعث ہیں۔ مخالف گروپ (بعث پارٹی) کو بعض غیر مسلموں کی سرپرستی حاصل ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک میں امن اور اتحاد پیدا کرے۔

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

No 6 || 26th july, 1963 .... 4th Rabi-ul-Awwal, 1383 Hijri .... || No 28.

اسلامی دنیا کی خبریں

● **پاکستان** ۔ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تحریک کی تھی کہ اینگلو امریکن بلاک اور بھارت کی مشترکہ جنگی مشقوں کے سلسلے میں صوبائی اسمبلی میں بحث کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے جس کو حزب اختلاف و حزب اقتدار دونوں نے تسلیم کیا اور اسپیکر نے رولنگ دی کہ ۲۰ جولائی کے اجلاس میں اس پر بحث کی جائے۔ مگر ممبران اسمبلی کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ ۲۰ جولائی کے ایجنڈے میں اس بحث کو رکھا ہی نہیں گیا۔ مولانا نے اس پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی میں متفقہ طور سے ایک طے شدہ مسئلہ کو اس طرح پس پشت ڈال دینا اس ایوان کی توہین و تذلیل ہے۔ قائد حزب اقتدار شیخ مسعود صادق نے ٹالنے کے لئے یہ دلیل پیش کی کہ پہلے مجھے معلوم نہ تھا۔ مگر اب معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ مرکز میں زیر بحث ہے۔ اس لئے اس کی ضرورت نہیں۔ حزب اختلاف کے لیڈر خواجہ محمد صفدر نے بھی ملک کے اس اہم معاملہ کی بحث کی ضرورت پر زور دیا۔ مگر اسپیکر نے اس کے خلاف رولنگ دے کر ان کثیر التعداد تماشائیوں کو مایوس کر دیا جو یہ بحث سننے کے لئے جمع ہوئے تھے۔

● **حضرت رائپوری** رحمۃ اللہ علیہ ۔ عرصہ سے جو تضیہ نامرضیہ چل رہا تھا۔ کہ حضرت رائپوری کو سرگودھا سے رائپور منتقل کیا جائے یا نہیں۔ علماء اسلام کے اس فتوے کے بعد کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ مرکزی حکومت پاکستان نے میت کو منتقل کرنے کے خلاف فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ اس قضیے کو ختم کر دیا ہے۔

● **افغانستان اور پاکستان** افغانستان اور پاکستان کے درمیان حمل و نقل کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ آج ۲۱ جولائی کو پہلا ٹرک میوہ جات سے بھرا ہوا کوئٹہ پہنچا۔

● **ملایا اور مصر** ۔ ۲۱ جولائی۔ ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن ۲۱ جولائی کو قاہرہ (مصر) پہنچے۔ وہ صدر ناصر سے وفاق ملیشیا کے متعلق بات چیت کریں گے۔ اور جس کا انڈونیشیا مخالف ہے۔ وفاق ملائشیا کے سلسلے میں انڈونیشیا کے ساتھ اور بھی بہت سے ممالک شامل ہیں۔ (ممکن ہے، صدر ناصر ان ممالک میں سمجھوتے کی کوئی کوشش کریں۔ مدیر)

● **صوبائی وزارت میں رد و بدل** ۔ گورنر مغربی پاکستان نے جناب محمد یوسف اوستو اور جناب عبدالقادر سنجرانی کو وزارتوں سے ہٹا کر جناب غلام نبی صاحب میمن اور محمد خان صاحب جنجوعہ کو وزیر نامزد کر دیا ہے

● **جنوبی عرب فیڈریشن کے شاہی قلعہ پر حملہ**

جب سے یمن کا کامیاب انقلاب ہو کر انگریزی سامراج کے مخالف حکومت قائم ہوئی ہے۔ اس وقت سے انگریزوں نے جنوبی عرب فیڈریشن کے نام سے حریت پسند عربوں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ آزادی کی اس فضا میں برطانیہ کی یہ پالیسی حرکات مذبوحی سے کم نہیں۔ تازہ اطلاع یہ ہے کہ یمنی عرب قبائل نے فرنگی زدہ سلطان کے قلعہ پر ہلہ بول دیا۔ مقابلہ جاری ہے۔ سلطان کے لئے انگریزی امداد آ رہی

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

تمام شاخوں کے نام

(۱) تمام جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکزی جمعیۃ کے اکابر نے ۵-۶ اگست [illegible] تاریخ چند در چند وجوہ کی بنا پر تبدیل فرما دی ہے۔ مرکزی اجلاس انشاء اللہ [illegible] ماہ ستمبر میں منعقد ہوگا۔ جن کے لئے آئندہ اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ مہلت غنیمت [illegible] تمام اضلاعی جماعتیں قاعدہ کے مطابق اپنے انتخابات کر لیں اور اپنے ضلعی [illegible] صوبہ کے لئے بیس ضلعی ارکان میں سے ایک کے حساب سے نمائندے منتخب کر دیں یا [illegible] نامزد فرما لیں۔ یہ نمائندے صوبائی اجلاس میں شریک ہوں گے۔ صوبجات کی تعریف [illegible] کے اخیر میں کر دی گئی ہے۔ دستور کے مطابق ابتدائی جمعیت اپنے دس ابتدائی [illegible] پر ایک ممبر ضلعی جمعیۃ کے لئے منتخب کرے گی اس طرح کے جتنے ارکان ضلعی جمعیۃ کے [illegible] وہ اپنی کل تعداد کا بیسواں حصہ صوبائی جمعیۃ کی رکنیت کے لئے نامزد کریں گی۔ ان صوبائی [illegible] کا اعلان اخبار میں اور اطلاع مرکز کو کر دی جائے۔ اگست کے اخیر تک صوبائی انتخابات ہو [illegible] چاہئیں ان صوبائی جلسوں میں مرکزی جمعیۃ کے لئے نمائندے منتخب کئے جا سکیں گے۔ یہ [illegible] نوٹ کر لیں کہ صوبجات کی تفصیل یہ ہے۔ شمالی پنجاب، مغربی پنجاب مع ریاست بہاولپور [illegible] شمالی سندھ، جنوبی سندھ، کراچی، کشمیر، سرحد، ریاستہائے سرحد، بلوچستان۔

(۲) تمام ضلعی جمعیتوں کے معزز عہدیداروں کی خدمت میں عرض ہے کہ جن اضلاع میں صوبائی امیر منتخب یا نامزد نہیں وہ تمام خط و کتابت مرکز سے کریں اور جہاں امیر مقرر ہو چکے ہیں وہ اپنے صوبائی امیر سے رابطہ قائم رکھیں [illegible] اور اول الذکر اضلاع جلدی ضلعی اجلاس [illegible] میں ارکان ضلع سے ½ ارکان صوبہ کے [illegible] مقرر کر کے صوبائی اجلاس کے لئے تیاری [illegible]

غلام غوث ہزاروی

شیر اسلام کی گرج ایوانِ باطل میں زلزلہ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اسلام کی نمایندگی کا حق ادا کر دیا

بڑی ٹال مٹول کے بعد بالآخر عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل قومی اسمبلی میں ۲۰ جولائی کو راولپنڈی [illegible] پیش کر دیا گیا۔ جس کے خلاف بیگم مجیب النساء نے تقریر کی جس کے بعد بہت سے جوشیلے مسلمان [illegible] اور خاص کر بنگالی غیور نمائندے جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے مگر معزز اور فاضل سپیکر [illegible] چوہدری محمد افضل صاحب چیمہ کی نگاہ انتخاب ان میں سے حضرت علامہ مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ [illegible] علماء اسلام مغربی پاکستان پر پڑی۔ چنانچہ مفتی صاحب موصوف نے تقریباً ستر منٹ [illegible] فرمائی۔ اتنا وقت دینا اس کا ثبوت ہے کہ جناب سپیکر صاحب اور ایوان کے اکثر ممبر باطل کے [illegible] مقابلہ میں شیر اسلام کی گرج اور اسلامی صداقت کی نورانی شعاعیں دیکھنے کے دلی آرزومند تھے۔

حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے دوران ہال میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ گیلریوں کے تماشائی جن میں جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا جیسے مقدس حضرات بھی تشریف فرما تھے۔ ہمہ تن گوش بنے ہوتے تھے۔ تقریر کا اثر تمام کے چہروں سے ہویدا تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے باطل کے پرخچے اڑاتے ہوئے اسلامی مسائل کی حقیقت و [illegible] ثابت کرنے کے لئے ایسے زبردست اور [illegible] دلائل پیش کئے کہ اسلام کی نمائندگی کا حق ادا [illegible] فاضل سپیکر نے اس تقریر کو مع تکلف و رفاضلانہ [illegible] قرار دیا۔ تقریر آئندہ اشاعتوں میں آ سکے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مصر اور روس

تازہ ترین اطلاع کے مطابق مستقبل قریب میں روس کے خروشچیف مصر کا دورہ کرنے والے ہیں۔ غالباً دوسرے مہمات امور کے سوا اسوان بند کے مسئلے پر بھی غور ہوگا۔ ناصر و خروشچیف کی یہ ملاقات دنیا کے دو مستقل مزاج مدبروں کی ملاقات ہے۔ جس کا اثر عالمی سیاست خاص کر مشرق وسطیٰ میں پڑ سکتا ہے۔

شام میں بغاوت

بڑا افسوس ہے کہ شام عرصہ دراز سے اندرونی خلفشار کا شکار ہے۔ جب سے شام میں آزاد حکومت قائم ہوئی اس وقت

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۶ ○ جمعہ ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۷

جدید فقہی مسائل اور چند رہنما اصول

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ماہنامہ "بینات" کے گزشتہ شمارہ میں ایک اہم علمی مضمون سپرد قلم فرمایا تھا ۔ موجودہ مضمون اسی سلسلہ کا ایک حصہ ہے جسے وقت کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر بصد شکریہ شائع کیا جا رہا ہے ۔ (ادارہ)

گزشتہ اشاعتوں میں حضرات علماء کرام کی خدمت میں جو گزارش کی گئی تھی اس کے پیش نظر بطور اصول کے مزید گذارش یہ ہے کہ ۔

۱ ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ "اسلام" وہ آخری پیغام حیات و پیغام نجات ہے جو قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے قانون ہدایت ہے اور ہر دور، ہر ملک، ہر قوم کے لئے اس میں ہدایت کے سرچشمے موجود ہیں ۔ مادی و روحانی شخصی و اجتماعی ۔ اقتصادی و معاشی ملکی و ملی غرض ہر ضرورت کی حاجت روائی کا سامان اس میں موجود ہے اور اس کا دامن ایسے بیش قیمت جواہرات سے پُر ہے کہ سارے عالم کے افلاس کا علاج اس کے خزانۂ عامرہ سے ہو سکتا ہے یہی ایک ایسا صالح ترین و اعلیٰ ترین نظام ہے جو نسل آدم میں عدل و انصاف ہر شکل کو قائم کر سکتا ہے ۔

۲ ۔ "قرآن و حدیث" یا "کتاب و سنت" اس کا بنیادی سرمایہ ہیں ۔ خلافت راشدہ یعنی عہد صدیقی و عہد فاروقی اور اس کے بعد عہد اموی اور عہد عباسی میں صحابہ و تابعین اور ائمہ اجتہاد، آئمہ اربعہ ابو حنیفہ ۔ مالک ۔ شافعی ۔ احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے اقران میں سفیان ثوری، اوزاعی وغیرہ مجتہدین امت و فقہا اسلام کی مساعی جمیلہ و کاوشوں سے دین اسلام کی تعمیر و تعبیر کا عجیب و غریب نقشہ کامل ترین خوشنما صورت میں محفوظ ہے ان اکابر امت اور فقہائے ملت میں اللہ تعالیٰ نے عظیم ترین اخلاص اعلیٰ درجہ کا تقویٰ و خشیت الٰہی، علوم دینیہ میں تبحر، دقت نظر، توقد و ذکاء کے جو کمالات جمع کر دیئے تھے اس کا ادراک بھی نہیں کر سکتی قرآن و حدیث کا علم صحیح اور دین اسلام کی مزاج شناسی جو ان کو نصیب تھا آج اس کا احساس بھی مشکل ہے اور انہی کمالات کا نتیجہ ہے کہ ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا لیکن ان کا فیض برابر جاری ہے ۔ اور قلوب میں ان کی عظمت و قدر کا نمونہ موجود ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قیامت تک آنے والے ان کی منت پذیری سے بے نیاز نہیں ہو سکتے اور نہ اس عظیم سرمایہ سے امت کسی وقت مستغنی ہو سکتی ہے ۔

۳ ۔ فقہ اسلامی کا یہ ذخیرہ ہمارا بڑا قیمتی سرمایہ ہے اور جہاں اس کی حفاظت کی ضرورت ہے ساتھ ہی ساتھ اس پر عمل کرنا اور اس سے منتفع ہونا بھی ہمارا فرض ہے ۔ منتفع ہونے سے میرا مقصد یہ ہے کہ جدید تمدن نے جو لعنت سے جدید مسائل پیدا کر دئے ہیں اب اسی فقہ اسلامی کی روشنی میں اس کا حل تلاش کرنا ہے ۔ اس سرمایہ کے ہوتے امت کو نہ جدید مستقل اجتہاد کی ضرورت ہے اور نہ اس کا امکان اس عظیم الشان ذخیرہ میں بحث و تلاش اور غور و خوض کے بعد جدید مسائل کے حل کرنے کا بہت سامان مل جائے گا ۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ بعض جزوی مسائل میں علماء امت کو ان ہی کے بتائے ہوئے اصولوں پر جدید اجتہاد کی ضرورت ہوگی

۴ ۔ گزشتہ شمارے (بینات) میں جو معجم طبرانی کی حدیث پیش کی تھی اس سے حسب ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔

الف ۔ جدید مسائل ایسے ضرور پیدا ہوں گے جن میں قرآن و حدیث کا صاف و صریح فیصلہ نہ ہوگا ۔

ب ۔ علماء امت کے ذمہ یہ فرض عائد ہے کہ اس کا حل کریں ۔

ج ۔ علماء انفرادی رائے اور شخصی رائے سے اجتناب کریں اور باہمی مشورہ سے اس کا فیصلہ کریں ۔

د ۔ ان علماء میں دو شرطیں ضروری ہیں ان کے دلوں میں خوف خدا ہو اور تفقہ فی الدین ان کو حاصل ہو ۔

اس حدیث نبوی نے ان علماء امت کو جدید مسائل کے فیصلہ کرنے کا مکلف بنایا ہے ۔ جن میں اخلاص و تقویٰ اور عبادت گزاری کی روح موجود ہو اور غور و خوض و باہمی مشورہ کرنے کی اہمیت ہو ۔

۵ ۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ جو بقول امام شمس الدین ذہبی "فقیہ ملت" ہیں اور بقول صفی الدین خزرجی "فقیہ امت" ہیں ان کی فقہ جامع ترین فقہ بلکہ فقہ اسلامی کی روح ہے کہ جس کی روشنی میں بقیہ ائمہ نے اپنی اپنی فقہ کی ترتیب و تدوین کی ہے ۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جو مسائل اپنے اصحاب و تلامذہ کو املاء کرا دئے ہیں ان کی تعداد صاحب عنایۃ شارح ہدایہ نے چوتھی صدی کے ایک محقق کے قول کے مطابق بارہ لاکھ ستر ہزار سے زائد بتلائی ہے ۔ اگر امت کو یہ سارے مسائل پہنچ جاتے تو شاید بہت

(باقی صفحہ پر)

فکر و نظر

برطانوی ہند کی پہلی اسلامی تحریک

ا حسین کمال

تیرہ صدیاں گزر جانے کے بعد سرزمین ہند و ایشیاء اور عالم اسلام پر ایک ایسا دشمن چھا گیا تھا ۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ صدیوں کا تاریخی بغض و عناد رکھتا چلا آرہا تھا ۔ جس کے ذہنی پس منظر میں مسلمانوں کے ہاتھوں اٹھائی پیہم ذلتوں ، شکستوں اور ناکامیوں کا تلخ ترین احساس کروٹیں لے رہا تھا ۔ جس نے غالب آتے ہی اسلام اور مسلمانوں کو کلیتہً نابود کر دینے کے لئے اپنی ہر ممکن کوشش کر ڈالی تھی ۔ جس نے سیاسی ، اقتصادی ۔ معاشی اور زندگی حیثیت سے ہی انہیں تباہ نہیں کر دینا چاہا ۔ بلکہ ان کی علمی ۔ عقائدی اور فکری حیثیتوں کو بھی ختم کر دینے کے درپے ہوا ۔ مسلمانوں کو مرتد بنانے ، مسلمانوں کو ان کے ذہن سے بے زار کرنے ، مسلمانوں کو ان کے مذہبی علوم و افکار سے بے بہرہ اور بیگانہ رکھنے ، مسلمانوں کو ان کے اسلاف سے بے تعلق کرنے ، علمائے دین اور علمائے حق سے برگشتہ خاطر کرنے ان کے اندر باہمی اختلاف کو ہوا دینے ان کے عقیدہ و ایمان کو شک و ریب میں ڈالنے ۔ انہیں غیر اسلامی طرز زندگی اور فساد اخلاق کا فریفتہ بنانے ، روش سلف سے ہٹا کر راہ تجدد پر ڈال دینے اور اپنوں سے کاٹ کر غیروں کا گرویدہ و تابع کر دینے کے لئے ، ان کے گرد و پیش اندرونی اور بیرونی بلا تعداد فتنے کھڑے کر دئے ۔ ملت اسلامیہ کو سبوتاج کر دینے کے لئے تاریخ کی عظیم ترین سازش بروئے کار لانے کا ناپاک منصوبہ تیار کیا گیا ۔ ہمسایہ اقوام میں ان کی عظمت و اعتماد کو مجروح کیا گیا اور انہیں ایک ایسی دلدل میں پھنسا دینے کی کوششیں کی گئیں ۔ جس کے اندر پڑ کر نہ ان کا دین و ایمان ہی محفوظ رہ سکے نہ جماعتی اور مذہبی انفرادیت ہی باقی رہ سکے ۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے زوال کی چکی میں پس کر رہ جائیں

ان نازک ، پرخطر اور مایوس حالات میں نانوتہ کے اس رجل جلیل نے پیش قدمی کی ۔ جس کی ذہنی اور عملی تربیت دہلی کے شاہ ولی اللہ اسکول میں ہوئی تھی ۔

اس نے دیوبند کے دور افتادہ گوشے میں اسلام و ملت کے تحفظ کا ایک نیا قلعہ تعمیر کیا ۔ اس نے تاریکیوں کے اس گھپ اندھیرے میں روشنی اور امید کی ایک شمع روشن کی ۔ اس نے وہاں دفاع و اقدام کے وہ تمام ابتدائی سرو سامان جمع کر دیئے جن کو استعمال کر کے مسلمانوں کی آئندہ نسل اپنے اس دشمن سے عہدہ برآ ہو سکتی تھی جو ان کے گھر کے ایک ایک حصہ کو اپنے تصرف میں لے چکا تھا ۔ اور زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن والی حالت بنا چکا تھا ۔

چنانچہ ملت اسلامیہ کے حرکت و عمل کی موجودہ سرمایہ تاریخ ۔ اس مرد حق آگاہ اور اس کے مجاہد رفقاء کی مردانہ وار کوششوں کا ہی ثمرہ ہے جس نے مسلمانوں کی نشاط ثانیہ کا دروازہ کھولا ۔

اس عہد کی کسی تحریک کو اگر صحیح معنی میں احیاء و تجدید دین کی تحریک کہا جا سکتا ہے تو دیوبند کی اسی قاسمی تحریک کو ہی کہا جا سکتا ہے ۔ جو نصف صدی سے زیادہ تمام عالم اسلام پر اثر انداز رہی ۔ اور جو سو سال سے تنہا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور اسلاف کرام کے علم و عمل کی سب سے بڑی وارث و محافظ چلی آرہی ہے ۔ جس کی تیار کردہ شخصیتیں علم و عمل کے اعتبار سے عظیم ترین اور ملت اسلامیہ کے لئے قابل ہزار فخر ثابت ہوئیں ۔ جن کے اثر و نفوذ سے حرکت و عمل کا کوئی گوشہ خالی نہیں تھا ۔ جو حقیقت میں سلف صالحین کا نمونہ اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی چلتی پھرتی تصویریں تھیں ۔ جو ایک طرف قرآن حکیم کے حقائق و معارف جاننے والے ۔ سنت محمدی کے اسرار و حکم سمجھنے والے علوم اسلامیہ کی اشاعت و ترویج میں منہمک رہنے والے اور دین کو قائم رکھنے والے تھے تو دوسری طرف وقت کے سب سے بڑے کافرانہ اقتدار کو چیلنج کرنے والے جدید فکر و سیاست پر ضرب کاری لگانے والے مسلمانوں کی اصلاح اور اسلام کے غلبہ کی راہ ہموار کرنے والے بھی تھے ۔

جن کی زندگیاں زہد و قناعت کا پیکر تھیں ، جن کے دن قال اللہ اور قال الرسول میں گزرتے تھے ۔ جن کی راتیں اپنے معبود حقیقی کے سامنے قیام و سجود میں بیتتی تھیں ۔ جن کا ایک ایک لمحہ ذکر الٰہی اور فکر حق میں کٹتا تھا ۔ جو ایک ساعت کے لئے اپنے مشن سے غافل نہیں رہتے تھے ۔ جنہوں نے خدمت دین و خدمت خلق کا اعلیٰ سے اعلیٰ معیار قائم کیا ۔ جن کے بے پناہ ایثار ، قربانی اور لازوال عزم و ہمت نے محکوم و مظلوم افراد و اقوام کو ولولۂ آزادی و حریت بخشا ۔ جن کے یقین و ایمان کی پختگی نے لوگوں کے اندر حق پرستی اور خدا خوفی کی صفات پیدا کیں ۔

دارالعلوم دیوبند ۔ کوئی نوشت و خواند کی ایک تعلیم گاہ نہیں ۔ بلکہ سرزمین ہند کی وہ قاسمی تحریک ہے ۔ جس نے برطانوی دیو استبداد کو ۔ اس کے عہد عروج و اقبال میں للکارا ، پوری ملت اسلامیہ کو ان کرگسوں کی یورشوں سے بچانے کے ذرائع فراہم کئے اور مستقبل کے شاہین بچوں کو وہ بال و پر اور جرات و بازو عطا کئے جنھوں نے انجام کار صلیبی سامراج کو نہ صرف پاک و ہند سے بلکہ تمام عالم اسلام اور سرزمین ایشیاء سے رخت سفر باندھنے پر مجبور کر دیا ۔

دیوبند کی یہ قاسمی تحریک عصر حاضر اور عہد فرنگ کی وہ تنہا اسلامی تحریک ہے جسے بجا طور پر تجدید دین و ملت کا نام دیا جا سکتا ہے ۔ اس تحریک کو ہی یہ خصوصیت حاصل ہوئی کہ وقت کے تمام اکابر علماء حق اور اہل اللہ نے اس کا متفقہ طور پر ساتھ دیا ۔

اس تحریک نے ہر حالت میں امت کا رشتہ اسلاف سے قائم رکھا ۔ اسلامی علوم و روایات کی حفاظت کی ۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی علمی و عملی مرکزیت کو برقرار رکھا ۔ غلامی اور محکومی کے پست دور میں ان کے عزم و حوصلہ کو شکست خوردہ نہ ہونے دیا ۔ یورپ کے افکار و تہذیب کی ذہنی غلامی سے قوم و ملت کو بچایا اور وہ مردان کار فراہم کر دیئے ۔ جنہوں نے عہد حاضر کی سب سے بڑی طاغوتی قوت انگریز کا اس وقت تک تعاقب جاری رکھا جب تک وہ سرزمین ایشیاء اور عالم اسلام سے نکل نہیں گئی ۔

اس صدی میں قرآن و حدیث ، فقہ و تصوف شریعت و طریقت اسلامی آداب و معاشرت اور اسلامی سیاست و ملی اجتماعیت کی جو بھی آواز بلند ہوئی ۔ وہ اسی تحریک قاسمی سے مستعار و ماخوذ تھی ۔ اس تحریک کی مخالفت پر جس نے بھی احیاء اسلام اور اقامت دین کا نعرہ بلند کیا واقعات نے بعد میں ثابت کر دیا کہ وہ دشمن اسلام قوتوں کا ساختہ پرداختہ تھا اور جلد ہی تاریخ اس کے چہروں سے نقاب کشائی کرنے والی ہے ۔

چند رہنما اصول بقیہ صفحہ اوّل

سے جدید مسائل حل ہو جاتے ۔ فقہ حنفی کی اسی ہمہ گیری کو دیکھ کر مشہور محقق مؤرخ ابن خلدون باوجود مالکی المذہب ہونے کے اس کا اعتراف کرتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فقہ کی سرزمین اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ تھی ۔ اس لئے جو پختگی حنفی فقہ کو نصیب ہوئی وہ فقہ مالکی کو نصیب نہ ہو سکی اور شاید یہی وجہ ہے کہ امام شافعی اپنی کتاب "المیزان" میں اسی کشف کا ذکر کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب سب مذاہب سے آخر تک رہے گا ۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس مذہب میں اس کی زیادہ اہلیت ہے کہ جدید نظام کے مسائل پوری طرح حل کر سکے ۔ تاہم بہت سے مسائل ایسے ملیں گے اور ہیں جن کا ذکر موجودہ فقہ حنفی کے اس عظیم الشان ذخیرہ میں نہیں ملتا ہے اور فقہ شافعی اور فقہ حنبلی میں مل جاتا ہے اس لئے اس سلسلہ میں جو بات فکر ناقص میں آئی ہے وہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور علماء امت کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اگر وہ صحیح نہ ہو تو ضرور اپنی مخلصانہ تنقید سے سرفراز فرمائیں ۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔

(باقی)

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ ۔ طاقت و توانائی ، صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے ۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ پچاس پیسے

مقوی بدن گولیاں ۔ کمزوری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں ۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۵۰ ۔ ۱۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام ۔ لاہور ۔

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
ستمبر ۱۹۶۳ء

مشرق میں نزاع و جنگ کی ایک اور چنگاری

ڈال دی گئی !"

اس ہفتہ ملائیشیا کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ملائیشیا کی اصل حقیقت کیا ہے؟ اسے کیوں معرضِ وجود میں لایا گیا ہے؛ عالمی سیاسیات میں اینگلو امریکی بلاک اس سے کیا فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے؟ مشرق اور مشرق بعید میں بھی اس کے ذریعہ طاقت کے ایسے توازن کو کس طرح قائم کیا جا رہا ہے۔ جس کا وزن برطانیہ کے حق میں جا سکے۔ خود ملائیشیا کا قیام اس علاقہ کے عوام کے لئے کس حد تک سودمند ثابت ہو سکے گا۔؟ اور یہ پیچ میل اتحاد کب تک برقرار رہ سکے گا؟ ان سب امور سے قطع نظر قابلِ تشویش امر یہ ہے کہ اس منصوبہ سے ہمسایہ ممالک بالخصوص انڈونیشیا کو جو اندیشے لاحق ہو گئے ہیں اور اس کا جو نیا ردعمل دونوں علاقوں میں ہوا ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔

دراصل مغربی ممالک اب اس فکر میں ہیں کہ سرد گرم جنگ کا اکھاڑہ سرزمین مشرق کو بنا دیا جائے اور یورپ کو آنے والی جنگ کی آگ سے محفوظ رکھا جائے۔ اشتراکیت کی کشمکش کو بھی اب انہوں نے اس طرف منتقل کر دیا ہے۔ اور مشرق کی نوآزاد مختلف اقوام کو بھی ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر رکھا ہے۔ ساتھ ہی جہاں کہیں مسلمانوں کی کوئی طاقت ابھرنے لگتی ہے اسے مضمحل کرنے اور ناکام بنانے کی سعی بھی جاری ہے۔

مصر نے قوت حاصل کی تو اردن، سعودی عرب۔ شام و عراق کو اس کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا۔

پاکستان طاقتور بننے لگا تو ہندوستان کو بھاری بھرکم اسلحہ سے مسلح کر کے اسے خطرات میں مبتلا کیا۔

انڈونیشیا کی طاقت بڑھنے لگی تو اسے زچ کرنے کے لئے ملائیشیا کے نام سے ایسے مسائل کھڑے کر دئیے جن میں گھر کر اس کی مستقل با وقار و آزادانہ حیثیت ختم ہو کر رہ جائے۔

"حکمت افرنگ سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جیسے کر دیتا ہے سونے کو گداز

ایک پُر امید اطلاع

اگر یہ اطلاع درست ہے کہ "اب حکومت پاکستان نے قطعی طور پر یہ طے کر لیا ہے کہ وہ امریکہ سے آئندہ امداد کی کوئی درخواست نہیں کرے گی۔ اگر امداد خود سے دی جائے تو شکریہ کے ساتھ قبول کرے گی۔ ورنہ اپنی طرف سے کبھی طلب نہیں کرے گی۔ اسی طرح اس نے اپنے نمائندوں کو ڈھاکہ کے ہوائی اڈے کی توسیع کے لئے ملنے والی امریکی امداد کے التوا پر بھی گفتگو کرنے سے روک دیا ہے۔ تو ہم اس اطلاع کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ہر پاکستانی حکومت کے اس رویہ پر اطمینان کا اظہار کرے گا۔ اس سے پاکستان کے وقار و شرف میں اضافہ ہوگا۔ اور امریکہ پاکستانی موقف کی اہمیت سمجھنے پر مجبور ہوگا۔

دراصل اب اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں پر یہ واضح کر دیا جائے کہ پاکستان کسی حالت میں بھی ان کا خیمہ بردار بن کر نہیں رہ سکتا۔ وہ اقتصادی یا فوجی امداد کی خاطر اپنے قومی اور ملی وقار و عظمت کو مجروح نہیں ہونے دے سکتا اور ہمیں اپنے ہر طرزِ عمل سے یہ ثابت کر دینا چاہئیے کہ عالمی سیاسیات میں ہم کسی بھی طاقت کے تابع ہو کر نہیں چلیں گے۔ پاکستان کا استحکام، پاکستان کا مفاد۔ پاکستان کی خود مختاری۔ پاکستان کا وقار۔ پاکستان کی انفرادیت تمام امور و معاملات میں اولیت کی حیثیت رکھتی ہے ان کا تحفظ و بقا حکومت کے اولیت فرائض میں سے ہے۔ اور یہ فرائض ٹھوس باوقار اور جرأت مندانہ پالیسی اختیار کر کے ہی ادا کیے جا سکتے۔

حکومت کا یہ فیصلہ اس قابل ہے کہ اس کا باقاعدہ سرکاری اعلان کیا جائے تاکہ قوم و ملت کے حوصلے بلند ہو سکیں۔ وہ امریکہ کی محتاجی کے احساس سے آزاد ہو سکے اور امید و حوصلہ کی تازہ روح اس میں پیدا ہو جائے۔

"بھارت کس سے جنگ کرنا چاہتا ہے؟"

عام طور سے یہ خیال کیا جاتا ہے اور تمام دنیا بالخصوص واشنگٹن، لندن اور دہلی سے یہ ہی پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ بھارت کو جو زبردست فوجی امداد امریکہ اور یورپ سے مل رہی ہے۔ اس سے مقصود چین کے مقابلہ میں بھارت کا دفاع ہے۔ چینی پیش قدمی کو روکنا ہے اور چین کے جارحانہ عزائم کو ختم کرنا ہے۔

لیکن حال ہی میں مشرقی پاکستان کی ایک سرحد لاٹھی ٹیلہ پر بھارتی دستوں نے جو فائرنگ کی ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بھارت کا رخ کس طرف ہے۔

درحقیقت بے پناہ جنگی تیاریوں اور فوجی امدادوں کے بہم پہنچنے کے بعد جو ذہنیت بھارت کے اندر پرورش پا رہی ہے وہ اپنا رنگ دکھائے بغیر نہیں رہے گی۔

چین کے مقابلے میں بھارت کو جو شکست فاش نصیب ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے باوجود زبردست مسلح ہو جانے کے، بھارت چین کی طرف بڑھنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچے گا۔ اپنے اس پامال شدہ وقار کو بحال کرنے کے لئے وہ کمزور ہمسایوں پر دست درازی کرے گا امریکہ اور برطانیہ یہ غلط توقع لگائے بیٹھے ہیں کہ بھارت پوری طرح مسلح ہونے کے بعد چین کے مقابلہ پر ڈٹ جائے گا۔ بلکہ ہوگا یہ کہ وہ اپنے ہمسایہ ممالک بالخصوص پاکستان سے الجھنے کی کوشش کرے گا اور امریکہ روس کے اتحادیوں کے لئے مسائل پیدا کرے گا۔

مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر تازہ فائرنگ کا یہ سلسلہ ہوا کے رخ کا پتہ دینے کے لئے کافی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ سے اس بارے میں عرض و معروض کرنا بے سود ہوگا۔ وقت آگیا ہے کہ خود پاکستان اس معاملہ میں سخت رویہ اختیار کرے۔ اہل پاکستان چوکنا اور ہوشیار رہیں۔ اور کسی ادنیٰ سے ادنیٰ واقعہ کو بھی معمول سمجھ کر نظر انداز نہ کیا جائے۔ بھارت طاقت کی زبان خوب سمجھتا ہے اور جلدی سمجھ لیتا ہے۔ اسے اسی زبان میں جواب دیا جانا چاہیئے۔ (کمال)

"ایک عورت کی حکومت"

جنوبی ویٹ نام میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے سیاسی مضمرات کیا ہیں وہ سیاسی احوال و تغیرات سے واقف حضرات سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ یہاں قابلِ عبرت بات یہ ہے کہ یہ تمام کشت و خون اور بربادی و ہلاکت ایک خاتون کے کرشمہ ناز پر عمل میں آ رہی ہے یہ محترمہ جنوبی ویٹ نام کے صدر کی ہمشیرہ ہیں۔ وہاں کی خاتون لیڈر ہیں۔ اور وہاں کی قدیم و رائج روایات کے علی الرغم شدت سے مصر ہیں کہ ان کی پسندیدہ مغربی اصلاحات نافذ ہو جائیں۔

ملک کے تمام امور سیاسیہ میں الف سے ی تک دخیل ہیں اور کچھ ایسا سحر پھونک رکھا ہے کہ صاحب اقتدار طبقہ اف نہیں کر پا رہا۔ امریکہ اور یورپ کی طاقتیں پشت پناہ بنی ہوئی ہیں۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ملک کا داخلی امن و امان تہ و بالا ہو چکا ہے۔ خارجی طور پر ملک خطرات میں گھر چکا ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ اب جنوبی ویٹ نام سخت قسم کے خون ریز انقلاب و تغیر کا شکار ہو کر اپنے استقلال و انفرادیت کو ہمیشہ کے لئے کھو نہ بیٹھے۔

ہمارے ملک کے دردمندان نسائیت کیا اس صورت حال پر غور فرمائیں گے کہ ایک تنہا خاتون نے ذرا سی راہ پا لینے کے بعد اپنے ملک کو کس دلدل میں پھنسا کر رکھ دیا ہے۔

سنا ہے کہ ہمارے ملک کے سابق سیاسی انتشار میں بھی بیگم سکندر مرزا کا بڑا ہاتھ رہا ہے اور اب بھی نظم و نسق کے بہت سے شعبوں کے بگاڑ و بناؤ میں بڑوں کی بیگمات کارفرما رہا کرتی ہیں۔

صادق و مصدوق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کتنا مبنی بر حق و صداقت ہے کہ جس قوم کی عورتیں اس کے مہمات امور میں مشیر و سربراہ ہوں گی وہ قوم ہرگز فلاح و بہبود کو نہ پہنچ سکے گی۔
(کمال)

امروٹ شریف سندھ میں

علومِ ولی اللّٰہی کی تعلیم

(قسط ۲) —— مولانا ابوبکر شبلی استاذ ادبیات عربی۔ تعمیر نو قومی درسگاہ کوئٹہ ——

سیاسی لحاظ سے سندھ تقریباً عضوِ معطل تھا۔ کراچی کے علاوہ پورے صوبہ میں کہیں بھی سیاسی شعور نہیں تھا سندھ اپنے مخصوص جغرافیائی اور لسانی حالات کی وجہ سے برطانوی ہند کے دوسرے تمام صوبہ جات سے الگ، تھلگ تھا۔ علمی اور ادبی لحاظ سے سندھ صفر تھا۔ پریس اور نشر و اشاعت کے تمام ذرائع اور وسائل پر ہندو و انشوروں کا قبضہ تھا۔ مسلمانوں کے تمام مذہبی کتابیں حتیٰ کہ قرآن مجید بھی ہندو پریسوں میں ہندوؤں کے سرپرستی میں شائع ہوتا تھا۔

ان حالات میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھیؒ نے امروٹ شریف میں حضرت مولانا سید تاج محمود امروٹیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے تعاون اور سرپرستی میں اپنے پروگرام کا آغاز کیا۔ آپ کے پروگرام کے تین بڑے مراحل یہ تھے ابتداء میں امروٹ شریف میں ایک عظیم دینی درس گاہ قائم کی جائے جو دقیانوسی طرز عمل سے ہٹ کر جدید طرز پر تعلیم کا کام کرے اس عظیم دینی درسگاہ کے نصاب میں شاہ ولی اللہ کی تصانیف کو بنیادی اہمیت حاصل ہو تاکہ ان کے فلسفہ کے ذریعے پہلے سندھ میں، بعد میں تمام ہندوستان میں اسلام کا فکری اور عملی انقلاب لایا جاسکے۔ مسلمانوں میں دینی، سیاسی اور علمی انقلاب لانے کے لئے ایک "دارالاشاعت الاسلامیہ" کھولا جائے جس کا اپنا پریس ہو جس کے ذریعہ مسلمانوں میں دینی سیاسی شعور بڑھانے کے مختلف موضوعات پر کتابیں شائع کی جائیں اور دارالاشاعت کی طرف سے سندھی زبان میں ایک مستقل ماہنامہ بھی شائع کیا جائے۔ چنانچہ انہی خطوط پر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی نے امروٹ شریف میں اپنا کام شروع کیا۔

سب سے پہلے آپ نے ایک دینی درس گاہ قائم کی اس کی چند ایک قابل ذکر خصوصیات یہ تھیں یہ درسگاہ دیوبند کے طریقہ پر کی گیا۔ اور اس کا روحانی تعلق دیوبند سے قائم رکھا گیا اس لحاظ سے سندھ کو پہلی مرتبہ دیوبند سے علمی اور روحانی رابطہ پیدا ہوا۔ اس درس گاہ کے نصاب میں حدیث، تفسیر اور شاہ ولی اللہ کی تصانیف کو بھی شامل کیا گیا۔ اس طرح سندھ کے طالب علموں کو پہلی مرتبہ علوم اسلامیہ کی اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملا۔ اس درسگاہ میں فکری جلا پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ چنانچہ طلبہ میں حریتِ وطن اور احیائے دین قیم کی روح پیدا کرنے کی پوری کوشش ہوتی تھی۔ اس درسگاہ کی لائبریری میں مصر استنبول، اور ہندوستان سے مشہور اور نادر کتابیں جمع کی گئیں اور اس طرح سندھ کے طلبہ کو ایک جید عالم کی نگرانی میں وسیع مطالعہ کی پہلی دفعہ موقع ملا۔

اس درس گاہ میں تقریباً سات سال تک جب تک حضرت مولانا سندھی امروٹ شریف میں رہے۔ اس طرح کام ہوتا رہا۔ اس دوران میں سندھ اور بیرون سندھ کے سینکڑوں علماء نے اس سے استفادہ حاصل کیا اور اسی درس گاہ کی وجہ سے سندھ میں حریتِ وطن اور احیائے دینِ قیم کی جد و جہد کا آغاز ہوا

اس درسگاہ کے تلامذہ میں حضرت الحاج مولانا عبدالعزیز صاحب تھریچانوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اول حضرت سید تاج محمود صاحب امروٹیؒ اور حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور جناب مولانا خوشی محمد صاحب لاڑکانوی کے نام قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر دونوں حضرات وفات پا چکے ہیں موخر الذکر حضرت بقید حیات ہیں اور سندھ کے علمی حلقوں میں احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی نے مسلمانوں میں دینی بیداری پیدا کرنے کے لئے پریس کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کیا۔ وہ صوبہ سندھ کے لئے "دارالاشاعت" کا قیام بہت ضروری سمجھتے تھے۔ اس لئے امروٹ شریف میں پریس لگا کر دینی کتابیں چھاپنے کی تجویز آپ کے ذہن میں آئی اور آپ نے حضرت مولانا تاج محمود امروٹی سے مدد چاہی۔ لیکن اس وقت حضرت امروٹی کی حالت اتنی اچھی نہ تھی اس لئے آپ اس عظیم کام کے لئے فوری طور پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ ادھر حضرت مولانا سندھی رح کو اس پر شدید اصرار تھا۔ آخرکار ذاتی جد و جہد سے حضرت مولانا سندھی نے ایک چھوٹی سی مشین خرید لی اور سندھ کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں طباعت و اشاعت کا کام شروع کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس "دارالسلطنت" سے سندھی زبان میں ایک ماہنامہ بھی جاری کیا گیا۔ جو کافی عرصہ تک شائع ہوتا رہا۔

اس "دارالاشاعت" سے ماہنامہ کے علاوہ سندھی زبان میں کئی کتابیں بھی شائع ہوئیں۔ جن میں حضرت مولانا امروٹی کا قرآن مجید سندھی ترجمہ "الہام الرحمان فی تفسیر القرآن" خاص طور سے قابلِ ذکر ہے۔ ایک دینی درسگاہ شاہ ولی اللہ کے فلسفہ کی تعلیم اور محمود المطابع کے قیام کی وجہ سے امروٹ شریف نے تھوڑے ہی عرصہ میں سرزمین سندھ میں علمی اور سیاسی لحاظ سے، ایک مرکزی حیثیت حاصل کر لی۔ اور سندھ کے علاوہ بیرون سندھ میں بھی اس کی شہرت ہوگئی۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھیؒ نے اپنے ذاتی روابط اور تعلقات سے حضرت مولانا امروٹی رح اور حضرت مولانا شیخ الہند کو باہمی متعارف کرایا۔ اسی تعارف اور تعلق کے بعد حضرت شیخ الہند رح اپنی زندگی میں دو بار امروٹ شریف تشریف لائے آپ کے تلامذہ میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح اور حضرت تھانویؒ بھی امروٹ شریف آئے تھے۔

امروٹ شریف میں دینی درس گاہ اور محمود المطابع کے قیام اور اس سے شائع ہونے والے رسائل اور کتب کے نتائج بڑے اچھے نکل رہے تھے اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی نہایت اطمینان سے اپنی جد و جہد میں مصروف تھے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ کچھ ایسے اسباب درپیش آئے کہ یہ نظام ۷ سال سے زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا اور مولانا سندھی نے امروٹ شریف چھوڑنے کا فوری فیصلہ کر لیا۔ جن اسباب کی وجہ سے آپ کو امروٹ شریف چھوڑنا پڑا وہ یہ ہیں:

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی رح امروٹ شریف میں بڑی پُرسکون متاہل زندگی گذار رہے تھے کہ بعض ناسازگار حالات پیدا ہو گئے۔ قیام امروٹ کے آخری ایام میں آپ کی زوجہ محترمہ مختصر علالت کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں اور اپنے پیچھے دو ننھی معصوم بچیاں چھوڑ گئیں جن کی پرورش و پرداخت کا مسئلہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کے لئے ایک دردِ سر بن گیا۔ اس طرح حضرت مولانا سندھی ہر وقت متفکر رہنے لگے۔

اسی دوران میں حضرت مولانا سندھی اور حضرت مولانا امروٹی کے درمیان دینی درس گاہ کے طریق کار میں اختلاف پیدا ہو گئے۔ جو آخر میں مولانا سندھی کے امروٹ شریف چھوڑنے پر منتج ہوتے۔ بات دراصل یہ تھی۔ کہ جب امروٹ شریف میں دینی مدرسہ قائم ہوا اور وہ بتدریج فروغ پانے لگا تو یہ وہ دور تھا جب سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ نیا نظام تعلیم روبہ ترقی تھا اور پرانا نظام تعلیم دم توڑ رہا تھا۔ مسلمانوں کی نئی پود کو انگریز اپنی مشینری کے پرزے بنانے کے لئے ملک کے گوشے گوشے میں اسکولوں کا ایک وسیع جال پھیلا رہا تھا۔ جو بچے ان اسکولوں میں تعلیم پاتے ان کا مستقبل مادی لحاظ سے بڑا اچھا ہو جاتا۔ ان کے مقابلے میں دینی مدارس میں تعلیم پانے والے بچے انگریزی سلطنت کے کارندوں کی نظروں میں تو حقیر تھے ہی۔ لیکن خود مسلمان بھی ان کو ناکارہ اور معاشرہ پر ایک بوجھ سمجھنے لگے تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی تھا کہ مسلم معاشرہ کے ذہین اور اونچے خاندانوں کے بچے ان اسکولوں کی طرف کھنچے جا رہے تھے اور دینی مدارس کی طرف اکثر معاشی یا جسمانی لحاظ سے معذور بچے رخ کرتے تھے۔ مولانا سندھی کا خیال تھا کہ دینی مدارس کے طلبا کا معیار زندگی اتنا اونچا ہو کہ اونچے خاندانوں کے ذہین بچے بھی ان میں داخلہ لینے پر فخر محسوس کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کا ایک مستقل ہوسٹل ہو۔ جس میں ان کے لئے عمدہ خوراک اور عمدہ لباس کا بندوبست کیا جائے۔ (باقی)

ناظرین

خط و کتابت میں اپنا پورا پتہ اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اس کے بغیر تعمیل ارشاد نہیں ہو سکتی۔

(مدیر)

پریس آرڈیننس کے سیاہ قانون کو فوراً ختم کیا جائے!

صوبہ شمالی پنجاب کی جمعیۃ علماء اسلام کا مطالبہ

مورخہ ۱۵ ستمبر بروز اتوار بوقت دس بجے صبح جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس عامہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق امیر جمعیۃ شمالی پنجاب منعقد ہوا جس میں لاہور، شیخوپورہ، میانوالی، سرگودھا، لائل پور، جھنگ، جہلم، راولپنڈی، گجرات سے اکیاون منتخب نمایندگان نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد امین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شیخوپورہ کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں صوبہ کا عہدیدار انتخاب ہوا جو درج ذیل ہے

امیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد ومہتمم جامعہ عربیہ دار العلوم

نائب امیر (۱) حضرت سید امین الحق صاحب امیر جمعیۃ ضلع شیخوپورہ۔ خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

(۲) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ خطیب مسجد زرگراں میانوالی۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ ضلع جہلم خطیب مدنی مسجد چکوال۔

دو نائب ناظموں کا تقرر ناظم اعلیٰ کی صوابدید پر چھوڑا گیا۔ چنانچہ ناظم اعلیٰ نے بعد از مشورہ امیر مندرجہ ذیل ناظم مقرر کئے۔

مولانا قاری عبد السمیع صاحب رکن مجلس شوریٰ جمعیۃ ضلع سرگودھا۔ مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع جہلم۔ خازن الحاج شیخ عبد الحمید صاحب ساہنی خازن ضلع سرگودھا۔ سالار صوبہ پہلوان عبد الرشید صاحب جہلم

(۲) ایجنڈا کی شق نمبر ۲ کے مطابق مرکزی اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل نمایندگان اتفاق رائے سے منتخب ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ یہ نمایندگان عہدیداران کے علاوہ ہیں۔ عہدیداران خود بخود نمایندے تصور ہونگے۔

(۱) حضرت مولانا عبد الحنان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی شہر وخطیب صدر راولپنڈی (۲) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی امیر لائل پور وخطیب جامع کارخانہ لائل پور۔ (۳) حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام لاہور وخطیب مسجد شیرانوالہ لاہور (۴) جناب حکیم شیر محمد صاحب صوفی ناظم جمعیۃ جھنگ شہر۔

(۳) ایجنڈا کی شق نمبر ۳: صوبہ میں جمعیت کی توسیع وتنظیم کے متعلق فیصلہ ہوا کہ مرکزی اجلاس کے بعد عہدیداران کا اجلاس منعقد ہوگا جو لائحہ عمل تیار کرے گا۔

اس کے بعد مولانا قاری عبد السمیع صاحب نے مندرجہ ذیل قرار دادیں پڑھ کر سنائیں جو اتفاق رائے سے منظور ہوئیں مختصر متن یہ ہے :۔

(۱) یہ اجلاس ملکی آئین کی تشکیل کے سلسلہ میں ممبران اسمبلی پر حکومت کے ناجائز دباؤ کی مذمت کرتا اور تنسیخ کا پرزور مطالبہ کرتا ہے

(۲) یونیورسٹی آرڈیننس کی پرزور مذمت کی گئی اور اس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) پریس آرڈیننس کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت اور عوام کے درمیان بہترین رابطہ یعنی اخبار کو مقید کرنے پر سخت غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس سیاہ قانون کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۴) انتظام کی آڑ میں علماء اور لاؤڈ سپیکر پر ناروا پابندیوں کی شدید مذمت کی گئی اور ان کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۵) شیعی اخبار "اسد" کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق ایمان سوز حرکت کے خلاف غم وغصہ کا اظہار اور مدیر "اسد" کو سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس تمام سیاسی قیدیوں بالخصوص خان عبد الغفار کی رہائی کا پرزور مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ اگر یہ لوگ مجرم ہیں تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کا اجلاس تعزیت

۲۰ ستمبر جمعہ۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع و ناظم اعلیٰ ضلع مولانا محمد نعیم وغیرہ نے شمولیت کی اور حضرت مولانا عبید اللہ انور کی والدہ ماجدہ کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مولانا عبید اللہ انور وجملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

شاہ جیونہ منڈی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

شاہ جیونہ منڈی ضلع جھنگ میں ذیل کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر جناب حافظ سید لیاقت حسین صاحب۔ نائب امیر حافظ شبیر احمد صاحب۔ ناظم جناب حاجی عاصم بیگ صاحب۔ باقی امور کا امیر کو اختیار دے دیا گیا۔

اعلانات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان

کے زیر اہتمام سہ روزہ کانفرنس

مورخہ ۴-۵-۶ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام رحیم یار خاں متصل لیبر یہ رحیم یار خاں ہونی قرار پائی ہے۔ جس میں حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹی۔ حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب خطاب فرمائیں گے ان حضرات کے علاوہ دیگر حضرات بھی خطاب فرمائیں گے۔

مانسہرہ میں مدرسہ تربیت القراء کا افتتاح

مورخہ ۲۹ ستمبر کو ہو رہا ہے۔ مدرسہ کا افتتاح حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر امیر انجمن خدام الدین لاہور اور حضرت مولانا عبد الحنان صاحب راولپنڈی ڈی سی صاحب ضلع ہزارہ۔ اے سی صاحب مانسہرہ کے علاوہ لاہور وہزارہ کے مخیر حضرات بھی شرکت فرما رہے ہیں۔ صبح آٹھ بجے سے ایک بجے دن تک حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور حضرت مولانا عبد الحنان صاحب خطاب فرمائیں گے۔ تقسیم اسناد قرأت امام مفتی حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور فرمائیں گے۔ بعد از نماز ظہر تقسیم اسناد وانعامات وسنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ انعامات ڈی سی صاحب ہزارہ تقسیم کریں گے۔ عوام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس میں جوق در جوق تشریف لا کر مدرسہ کی زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں

مہتمم تجوید القرآن ٹرسٹ مانسہرہ

مدرسہ عربیہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر۔ چوک بجانب مدنی مسجد سلانوالی میں ہو رہا ہے جس میں ملک کے مایہ ناز علماء ومشائخ عظام تشریف لا رہے ہیں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ممبر صوبائی اسمبلی۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

حضرت مولانا حافظ خالد محمود صاحب ایم اے پروفیسر لاہور۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد تلمبہ اس کے علاوہ ملک کے کئی دیگر مقتدر علماء کرام شرکت کر رہے ہیں

مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخان کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر کو بمقام کمپنی باغ ڈیرہ غازیخاں مدرسہ قاسم العلوم کے زیر اہتمام سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی صدر جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی۔ حضرت مولانا خالد محمود صاحب حضرت مولانا محمد علی صاحب۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب۔ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب۔ حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب حضرت مولانا عبد الستار صاحب۔ حضرت مولانا قائم الدین صاحب۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب اور دیگر علماء شرکت فرما رہے ہیں۔

"جمعیۃ علماء اسلام" حلقہ فیض باغ لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان

جلسہ عام

زیر صدارت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ مورخہ ۵ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام فیض باغ نولکھا پارک نزد چکی حاجی ظفر احمد بٹ منعقد ہوگا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ۔ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گجر سنگھ لاہور۔ مرزا جانباز۔ عبد الحکیم حافظ محمد ہارون۔ حافظ عبد البصیر شرکت فرمائیں گے۔ داحمد سعید سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام حلقہ مصری شاہ لاہور

حضرت علامہ خالد محمود صاحب ایم اے

جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کی سرگرمیاں

روڈی میں جمعیۃ کا قیام

امیر چوہدری جان محمد صاحب۔ ناظم عاشق علی صاحب۔ ناظم اعلیٰ محمد یوسف صاحب۔ خزانچی۔ فرزند علی صاحب۔

منگلہ ڈیم کے ملازموں میں بے چینی کی لہر!

مزدوروں اور دوسرے ملازموں کو داڑھی منڈانے پر مجبور کیا جا رہا ہے

جہلم (نمائندہ خصوصی) ۱۱ ستمبر بروز بدھ ۔ منگلہ ڈیم کی مزدور یونین کے ایک وفد نے جامع مسجد گنبد والی میں مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم ۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم اور مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی امیر جمعیۃ علمائے اسلام سرائے عالمگیر سے ملاقات کی ۔ یونین کے سیکرٹری نے اپنے بیان میں بتایا کہ منگلہ ڈیم میں امریکن افسر پاکستانی افسروں کے ساتھ مل کر اسلامی صورتوں کو بُری طرح مسخ کرنے کے ناپاک ارادے کر رہے ہیں ۔ ہر اس ورکر کو جس نے داڑھی رکھی ہو نوکری سے برخاست کر دیا جاتا ہے ۔ جس کی وجہ سے تمام ملازمین میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے ۔ انہوں نے علماء اسلام سے درخواست کی کہ وہ اس بے دینی اور ناپاک سازش کے خلاف آواز اٹھائیں

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت اعلیٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے وفد کو یقین دلایا کہ علماء ان کی ہر ممکن مدد کریں گے ۔ ان کے سینے کو ہمیشہ سے ایسے مصائب برداشت کرنے کے عادی ہیں ۔ انہوں نے وفد سے درخواست کی کہ آپ تمام لوگ داڑھیاں رکھ کر یہ ثابت کر دیں کہ اس گئے گزرے دور میں بھی مسلمان اپنے آقا و مولیٰ کی سنت پر مر مٹنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ۔ بعد میں حضرت مدظلہ نے ان کے لئے دعا فرمائی ۔

حضور اکرم سرورِ دو عالم کی سنّت کی حفاظت کی جائے

حکومت حضورؐ کی سنّت کو مٹانے والوں کے خلاف کارروائی کرے

(مولانا عبداللطیف بالاکوٹی)

سرائے عالمگیر ۱۳ ستمبر (نمائندہ خصوصی) شاہی جامع مسجد میں جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی امیر جمعیت علماء اسلام سرائے عالمگیر نے منگلہ ڈیم میں ہونے والے واقعات کی مذمت کی اور فرمایا کہ کتنے افسوس کی بات ہے یہ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا تھا ۔ مگر کیا پتہ تھا کہ اس ملک میں امریکیوں کو اتنی کھلی چھٹی دی جائے گی کہ وہ مسلمانوں کے ذاتی حقوق پر ڈاکہ ڈالیں اور انہیں اپنے آقا و مولیٰ کی سنت پر چلنے سے روکیں ۔ اور اپنی طرز پر چلنے کے لئے زور دیں ۔ مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کرے اور غیر ملکیوں اور اُن کے نقش قدم پہ چلنے والے پاکستانیوں کو روکیں کہ وہ حضورؐ کی سنت کی توہین نہ کریں ۔

مولانا نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ آپس کے اختلافات کو دور کر کے غیر ضروری رسومات کو چھوڑ کر معاشرتی حالات بہتر بنانے کی کوشش کریں اور علمائے اسلام سے تعاون کریں ۔

گرگینہ بلوچستان جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مورخہ ۴ ستمبر ۔ بمقام پنکی گرگینہ تحصیل مستونگ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کردگاپ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یکے بعد دیگرے مبلغ جمعیۃ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اور جناب مولانا اختر محمد صاحب و مولانا نور محمد صاحب (دتی) اور مولانا عبدالحق صاحب نے عوام سے خطاب فرمایا ۔ جلسہ زیر صدارت امیر جمعیۃ کردگاپ ، جناب مولانا اختر محمد صاحب شروع ہوا ۔ سب سے پہلے مولانا محمد یعقوب صاحب نے اسلام اور پاکستان اور اُن کی حفاظت پر تقریر فرماتے ہوئے علماء اسلام کی ذمہ داریاں بیان فرمائیں ان کے بعد جناب مولانا نور محمد صاحب نے فریضۂ مرد مومن پر اور مولانا عبدالحق صاحب نے تمسک بکتاب اللہ پہ بیان فرمایا سب سے آخر میں محترم صدر جلسہ نے اس راہ کی مشکلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صبر و تحمل کا ارشاد فرمایا ۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں ۔

(۱) مسلمانان گرگینہ کا یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کی لعنت کو پاکستان کے مسلمانوں کے سر سے دور کیا جائے یہ قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور پاکستان جیسی نظریاتی مملکت میں ان کا نفاذ بہت غلط ہے چند بے پردہ اور بے عقل عورتوں کے کھوکھلے نعروں پہ کان لگا کر جمہور اہل اسلام کی آواز کو نظر انداز کرنا انصاف سے بہت دور ہے ۔ صوبائی اسمبلی کی متفقہ آواز کے بعد اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنا یا اس میں ترمیم کا سوچنا ایک ناقابل برداشت عمل ہے

(۲) نیز یہ اجلاس صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے ان ممبروں اور اخبارات کو مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ جنھوں نے اس کی تنسیخ کی حمایت میں جد وجہد اور کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں ۔

(۳) موجودہ مشاورتی کونسل چونکہ اکثر قرآنی تعلیمات سے بے بہرہ افراد پر مشتمل ہے لہٰذا ان کی آراء کو اسلامیات میں معتبر جاننا اسلام کے ساتھ بلاشبہ ظلم ہے ۔ اس اجلاس کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ موجودہ کونسل کو ختم کیا جائے اور ان کی جگہ قرآن و سنت کے ماہرین علماء حقانی کو رکھ کر جدید کونسل تشکیل دی جائے ۔

(۴) مسلمانان گرگینہ کا یہ اجتماع ملک میں کلچر اور آرٹ کے نام پر روز افزوں بے حیائی اور عام رقص و ناچ کی محفلوں کو ملک کے لئے انتہائی تباہ کن اور خطرناک دیکھتا ہے ۔ لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے اجتماعات وغیرہ پہ پابندی عائد کر کے پاکستان کے مسلمانوں کے اخلاق کو تباہ ہونے سے بچایا جاوے ۔

نوٹ فرمالیں

ہر دفعہ کی تاکید کے باوجود بعض حضرات خط وکتابت میں اپنے چٹ نمبر کا حوالہ نہیں دیتے ۔ آئندہ اگر کوئی صاحب چٹ نمبر کا حوالہ نہیں دیں گے تو ادارہ ان کی تعمیل ارشاد سے معذور ہوگا ۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی

قرار دادیں

جمعیۃ العلماء اسلام کا یہ نمائندہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے مملکتِ خداداد پاکستان کا آئین کتاب و سنّت کے مطابق ہو ۔ نیز عائلی قوانین جو قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہیں انہیں فوری طور پہ منسوخ کیا جائے ۔

(۲) ۔ یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۸ اگست کے اسد ہفت روزہ اخبار میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی ہے لہٰذا اخبار مذکور کو بند کیا جائے اور ایڈیٹر کو قرار واقعی سزا دی جائے تا کہ آئندہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکے کہ وہ اکابرین اسلام کی شان میں کسی قسم کی گستاخی نہ کر سکے ۔

(۳) یہ اجلاس ایم ۔ آر ۔ ڈی ۔ تنظیم نس کا جو اخبارات کی پابندی کے متعلق ہے اسے ناروا سمجھتا ہے ۔ ملکی پریس پر ناجائز طور کی پابندی ہے ملک و ملت کی آبرو پر ایک بدنما داغ ہے لہٰذا اس کو فوری طور پہ واپس لیا جائے ۔

انجمن تبلیغ الاسلام کراچی کی قراردادیں

عائلی قوانین ۔ فوراً منسوخ کئے جائیں

یہ واضح ہو چکا ہے کہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے صریح مخالف ہیں اور ملک کے گوشہ گوشہ میں اس کی مخالفت میں صدائیں اُٹھ رہی ہیں ۔ نیز مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پوری ہمت کر کے صوبائی اسمبلی میں اور پھر مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں اپنی ایک گھنٹہ دس منٹ کی مدلل اور مفصل تقریر سے تمام اراکین اسمبلی کے سامنے ثابت کیا کہ یہ مذاہب اربعہ کے مخالف ہیں ۔ ان تمام وجوہات کے باوجود پھر کس چیز کا انتظار ہے ۔ کہ ابھی تک منسوخ نہیں کیا جاتا ۔

(۲) امریکہ سے جو انگریزی میں ایک رسالہ لائف نکلتا ہے ۔ اس دفعہ کے رسالہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پہ سواری کی حالت میں فوٹو چھاپا ہے ۔ انجمن تبلیغ الاسلام کراچی پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ ہماری حکومت امریکہ سے اس کا سخت احتجاج کرے ۔ ہم آئندہ اس قسم کی حرکتوں کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کا ہفتہ وار

اجتماع

خان گڑھ (نامہ نگار) جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کا یہ ہفتہ وار اجتماع بروز بدھ جامع مسجد محلہ والی میں قاضی بشیر احمد صاحب نائب امیر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مظفر گڑھ کے مشہور عالم دین اور اہلسنت کے مبلغ مولانا قائم الدین کے ضلع بدر کرنے پر شدید احتجاج کیا گیا

نگینہ محلہ حسین قادیان والا کا قبول اسلام

پیر محل ضلع لائل پور کی مشہور درسگاہ جامعہ عثمانیہ کے صدر مدرس و خطیب مولانا عبدالحی صاحب بعد جمعہ عصمت انبیاء کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے تو تقریر سے متاثر ہو کر محمد حسین نگینہ قادیان والا ولد نور الدین قوم شیخ حال مقیم ربوہ نے مولانا عابد کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ۔ اور سابقہ مذہب مرزائیت سے توبہ کر لی ۔ احباب استقامت کی دعا کریں

...ما پر نارروا پابندیاں صحت مندانہ صحافت کو ختم کرنے کے مترادف ہیں

...جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین خدمت خلق ہے

...علماء اسلام کے حلقہ کو وسیع کرنے کا پروگرام مرتب کر لیا گیا

...ہور۔ (سٹاف رپورٹر) ۲۰ ستمبر کو حلقہ گنج مغلپورہ لاہور کا انتخاب جدید عمل میں
...رائے سے مولانا مختار احمد حسینی کو امیر چنا گیا۔

...ب نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے
...یۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی
...الب لانا۔ اور خلافِ اسلام تحریکوں
...نا چاہتی ہے۔ چوہدری محمد خلیل
...ی ممبر یونین کونسل نے رضاکاران
...خلق کے کاموں میں سرگرمی
...لینے کی تلقین کی اور کہا کہ خدمت
...علماء اسلام کا نصب العین ہے
...لاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے حلقہ
...کرنے کے لئے پروگرام بنایا گیا۔
...ام کے تحت ماناں گنج مغلپورہ
...گرد و نواح میں جلسے کرائے جائیں گے
...میں ایک قرارداد کے ذریعے
...روا پابندیوں کو صحت مندانہ صحافت
...نے کے مترادف قرار دیا گیا۔
...آرڈی ننس اور عائلی قوانین کی تنسیخ
...مطالبہ کیا گیا۔
...خری قرارداد تعزیت کے ذریعہ
...تفسیر حضرت لاہوری کی اہلیہ محترمہ
...لام محی الدین قصوری کی وفات پر
...متعلقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا
...کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

...علماء اسلام حلقہ گنج مغلپورہ لاہور کا انتخاب جدید

...ہور۔ ۲۰ ستمبر۔ مسجد نہر والی میں
...یۃ علماء اسلام حلقہ گنج مغلپورہ لاہور
...کا اجتماع ہوا۔ عہدے داران
...ذیل ہیں۔
...میر۔ مولانا مختار احمد صاحب حسینی
...ئب اول۔ حاجی نیاز احمد صاحب
...دوم۔ چوہدری محمد اسلم صاحب
...۔ مولانا حافظ کلیم اللہ صاحب
...م۔ مولانا عبدالمجید صاحب
...دوم۔ جناب جواہر خان صاحب عباسی
...جناب چوہدری محمد خلیل صاحب ممبر
...نسل۔ محتسب جناب چوہدری محمد انور
...ر نگی۔ مولانا عبدالرحمن صاحب
...ناظم نشر و اشاعت۔

جمعیۃ علمائے اسلام علی پور ضلع مظفر گڑھ کی سرگرمیاں

علی پور۔ مورخہ ۱۳ ستمبر جمعیۃ علماء اسلام علی پور کا ہفتہ وار اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا محمد عقیل صاحب منعقد کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر مولانا موصوف نے تبصرہ فرمایا اور جوق در جوق جمعیت میں شمولیت کی دعوت دی۔ کافی حاضرین جمعیۃ کے ممبر بن گئے۔ اس اجتماع میں ذیل کی قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع پریس آرڈیننس کی پر زور مذمت کرتا اور احتجاج کرتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان اس آرڈیننس کو فوراً منسوخ کر دے۔

(۲) ڈپٹی کمشنر ضلع مظفر گڑھ نے مولانا قائم الدین کو ضلع بدر کر دیا ہے۔ اجتماع اس حکم کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع بدر کے یہ احکام فوراً واپس لے لئے جاویں۔

(۳) عائلی قوانین جلد از جلد منسوخ کئے جائیں۔ (۴) اسلامی قوانین جلد از جلد نافذ کئے جاویں۔

(۵) یہ اجتماع ہفت روزہ "اسد" لاہور کے خلاف احتجاج کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے مدیر نے ۱۸ اگست ۱۹۶۳ء کے اداریہ میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نام نامی کے لعین کے الفاظ لکھ کر اپنی دریدہ دہنی کا ثبوت دیا۔ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا اس اخبار کے خلاف سخت کارروائی کرے اور اس کے الفاظ سے اہلسنت والجماعت کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں لہٰذا اخبار مذکور کو ضبط کیا جائے اور اس کا ڈکلیریشن ہمیشہ کے لئے منسوخ کر دیا جائے۔

مولانا قائم الدین کے اخراج پر احتجاج

۶ ستمبر۔ جامع مسجد کلاں قصبہ محمود کوٹ کے اجتماع عام نے حضرت مولانا قائم الدین صاحب عباسی علی پوری مبلغ تنظیم اہلسنت پاکستان کے اخراج ضلع (مظفر گڑھ) ×

مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

انتخاب سالار غازی ضلع شیخوپورہ۔
امیر مولانا محمد صدیق صاحب۔ نائب امیر رحمت علی صاحب۔ ناظم بشیر احمد صاحب نائب ناظم محمد صدیق ولد رحمت علی۔ خازن محمد ابراہیم۔ سالار حاجی ولی محمد صاحب

(۲) واں بھرٹن شہر

امیر مولانا حافظ حسن محمد صاحب نائب امیر الحاج میاں دین محمد صاحب ناظم حاجی محمد علی صاحب نائب ناظم شیخ محمد یونس صاحب خازن شیخ بشیر احمد صاحب سالار محمد جعفر صاحب۔

(۳) شاہ کوٹ

امیر مولانا حسن محمد صاحب فاضل کراچی۔

(۴) نورکوٹ ضلع گوجرانوالہ

امیر۔ مولانا چوہدری غلام حیدر صاحب نائب امیر چوہدری رشید احمد صاحب ناظم اعلیٰ چوہدری ظہور الدین صاحب۔ نائب محمد شریف صاحب۔ خازن چوہدری الطاف حسین۔ سالار رضاکاران۔ غلام حیدر نائب سالار ظفر اقبال صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا اجلاس

پشاور۔ ۱۵ ستمبر۔ بعد از نماز عشا جامع مسجد پیر گلاب شاہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب و مولانا سید امام شاہ صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب کے علاوہ عبدالرحیم صاحب الحاج ملک ملک وزیر محمد صاحب الحاج ملک آغا جان صاحب الحاج زیارت گل صاحب۔ الحاج میر اسلم صاحب۔ الحاج قاضی فضل رحیم صاحب۔ الحاج نصیر الدین صاحب ملک عبداللہ جان صاحب، خان یاسین صاحب، سید حسن شاہ صاحب نصر اللہ جان اعوان۔ فضل رازق خاں صاحب۔ ملک عبدالمجید صاحب، محمد الیاس راہی صاحب کریم بخش صاحب، قلندر خاں صاحب نے بھی شرکت کی۔ مہمان خصوصی جناب مولانا سید امام شاہ صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا

× کے فیصلہ پر احتجاج کیا اور اس دور میں علماء پر نقل و حرکت کی پابندیاں عاید کرنا شہری آزادی کا گلا گھونٹنا ہے۔

اور ذیل کا انتخاب بالاتفاق عمل میں لایا گیا۔
امیر جناب عبدالرحیم صاحب، نائب امیر الحاج ملک آغا جان صاحب، خازن قلندر خاں صاحب۔ ناظم سید حسن شاہ صاحب، ناظم نشر و اشاعت محمد الیاس صاحب۔ اسی انتخاب کے بعد جلسہ میں عائلی قوانین اور پریس آرڈیننس کے خلاف قراردادیں منظور ہوئیں اور راشن ڈپوؤں پر سفید چینی مہیا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جمعیۃ الطلباء مدرسہ تعلیم الاسلام جہلم کا ہفتہ وار اجلاس

۵ ستمبر بروز جمعرات بعد نماز عشا جمعیۃ الطلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام مسجد گنبد والی جہلم کا ہفتہ وار جلسہ تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ جس میں حافظ قاری عبید اللہ پشاوری کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا مولوی حافظ محمد انور نعیم نے شہیدانِ اوکاڑہ کی یاد میں ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں مولوی لطف اللہ اکمل پشاوری نے تقریر کی۔ اور اپنے ولولہ انگیز بیان میں عائلی قوانین کی سخت تردید کی۔

جمعیۃ علمائے اسلام بھیں کا سالانہ انتخابی جلسہ

مورخہ ۹ ستمبر کو جمعیۃ علمائے اسلام بھیں کے زیر اہتمام جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد حضرت مولانا محمد ہارون صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھیں ضلع جہلم کی تقریر ہوئی۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی۔ نماز ظہر کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز حافظ عبدالحمید صاحب نے ایک نظم سے کیا۔ اس کے بعد مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم نے تقریر فرمائی حضرت موصوف نے یایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ سے ایک رکوع تلاوت فرمایا۔ اس کے تحت ایمان کے جملہ تقاضوں پر روشنی ڈالی۔ جمعیۃ علماء اسلام اور علمائے حق کا تعارف کرایا۔ نماز عصر کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

سرپرست۔ جناب الحاج صوبیدار ضیاء الدین صاحب
امیر حضرت مولانا محمد ہارون صاحب خطیب
ناظم اعلیٰ۔ جوان سال محترم سلطان خان صاحب
ناظم صوفی سلطان محمد صاحب۔ خازن اللہ دتہ زرگر۔ سالار حوالدار شاہ نواز صاحب

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

فرقہ مودودیت سے بیزاری و نفرت

میں نے جماعت اسلامی میں بحیثیت متفق ۱۹۴۹ء میں شمولیت کی۔ شمولیت فطری چیز تھی کیونکہ اسلام کے نام پر ایک جماعت معرض وجود میں آئی اور پھر اس میں غیر شمولیت ناممکن امر تھا۔ میں عرصہ چودہ سال تک اس جماعت سے منسلک رہا۔ لیکن یہ امر قابل عبرت ہے کہ دین نام پر دین سے دور اور باغی رہا۔ البتہ جماعت کے ممتاز اور سرکردہ حضرات کی عقیدت مندی مجھ پر اور اس قدر متاثر رہا۔ کہ چودہ سال بعد ان ممتاز اور سرکردہ جماعت اسلامی کے لیڈر حضرات کی حقیقت اور اصلیت بنیادی جمہوریت کے الیکشن سے لیکر اب تک ان کے ساتھ رہا۔ چار سال کی ممبری اور ۱۰ سال کی قربت کا طویل تجربہ یہ بتلانے پر مجبور کرتا ہے کہ جماعت اسلامی حقیقتاً جمہوریت کی دشمن ہے اور آمریت کو پسند کرتی ہے۔ اس لئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ آمریت پسندوں کی ایک جماعت ہے۔ جہاں وہ اپنی من مانی کارروائی کرتے ہیں اور کسی کی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر غریب عوام کو پھنسانے کا بہترین ذریعہ جماعت اسلامی ہے۔ جہاں ہوس اقتدار، خود غرضی، خود پسندی، زرپرستی آمریت کا درس دیا جاتا ہے یہ چند سطور قارئین حضرات کی خدمت میں بطور عبرت پیش کر رہا ہوں جو کہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر لکھ رہا ہوں۔ جہانیہ کے عوام نئے الیکشن کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں تاکہ ٹاؤن کمیٹی کا انتخاب کرنے میں آئندہ کسی قسم کی غلطی نہ کریں اور جماعت اسلامی کے ایک ممبر کے لئے بھی کرسی میسر نہ ہوئے

میرے علاوہ چند دوسرے حضرات بھی جماعت اسلامی سے بیزاری کا اظہار کرتے اور توبہ کرتے ہوئے دیگر حضرات کو مشورہ دیتے ہیں کہ جماعت اسلامی اسلام کے نام پر ایک دھوکہ ہے اور اس کی شمولیت سے پرہیز لازم ہے۔ اب ہم سب جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہیں۔

۹/۹/۶۳ ڈاکٹر محمد الیاس خاں لوہار بازار جہانیہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

۴-۵-۶ را کتوبر بروز جمعہ ہفتہ - اتوار بمقام رحیم یار خاں متصل بلدیہ جمعیۃ علماء اسلام ایک سالانہ سہ روزہ اجتماع ہو رہا ہے - اس لئے جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی شاخیں مندرجہ ذیل ہدایات پر فوری طور پر عمل فرمائیں -

(۱) ہر ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ارکان لازمی طور پر اجتماع میں شرکت فرمائیں

(۲) ہر ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام جلسہ کے انتظام و انصرام کے لئے ایک رضاکار بھیجے جس کا خرچ متعلقہ جمعیۃ برداشت کرے گی۔ رضاکار ۲ را کتوبر کو صبح نو بجے ضلعی دفتر ...

(۳) ہر ابتدائی شاخ شریک جلسہ ہونے والے افراد کی تعداد سے ضلعی دفتر کو مطلع کرے فہرست ۲۹ ر ستمبر تک لازمی طور پر ضلع کے دفتر کو موصول ہو جائے -

(۴) جماعتی شرکاء جلسہ کی رہائش کا انتظام جلسہ گاہ میں ہوگا - موسمی بستر ہمراہ لائیں

(۵) ہر صاحب خورد و نوش کا ذمہ دار خود ہوگا

(۶) اشتہار جلسہ ہر شاخ کو ضلع دفتر بذریعہ ڈاک پہنچائے گا - جو متعلقہ ابتدائی جمعیۃ کو مناسب جگہ چسپاں کرے گی -

(سردار امیر عالم خاں لغاری ناظم اعلےٰ ضلع رحیم یار خاں)

مسلمانوں کے لئے خوش خبری

چک ۱۱۱ - ایل علاقہ چیچہ وطنی کے چ... محمد عالم خاں صاحب کے ۱۲ سالہ لڑکے حافظ ... خاں سلمہ اللہ نے مدرسہ عربیہ رحیمیہ چک ۴۳ / ۳۵ گ ب ... میں ۱۴ ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم حفظ کیا اور پورا قرآن کریم یاد ہے - قارئین کرام دعا فرمائیں

صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں
فاضلانہ اور مجاہدانہ تقریریں
تیسری بار چھپ کر تیار ہو گئیں

قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ... تقریر جو ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری رہی جس کے ... ڈپٹی سپیکر چوہدری محمد افضل چیمہ نے فرمایا کہ مفتی صاحب کی تقریر نہایت جامع اور فاضلانہ ہے صوبائی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تاریخی تقریر - دونوں کو یکجا کتابی صورت میں کر دیا گیا ہے - جواب تیسری بار چھپ کر آ گئی ہیں - ایک پمفلٹ منگوانے والے حضرات ۵ / ۲۵ (۳۲ پیسے) کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کر سکتے ہیں - اور زیادہ تعداد میں منگوانے والے حضرات بیس روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوا سکتے ہیں - محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا -

اس پتہ سے طلب فرمائیں

مکتبہ جمعیۃ علماء اسلام - بیرون دہلی دروازہ - متصل شاہ محمد غوث لاہور

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے
(والی صوات)
ذاتی اصلاح - پاکیزگی اور زہد ملت کی تلقین

سوات - اعلیٰ حضرت والی صوات نے ایک نمائندہ جرگہ سے جو ریاست کے ذمہ دار خوانین اور جمہوریتوں کے ارکان پر مشتمل تھا - فرمایا کہ ہمیں خدمت اور تعمیر ملک کے نظریہ پر زیادہ سے زیادہ جدوجہد کرنی چاہیئے - آپ نے فرمایا اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے - اس کے اصول غیر متبدل ہیں - اور انہیں اپنا کر ہم اپنی دینی اور دنیوی زندگی میں انقلاب پیدا کر سکتے ہیں کیونکہ اصلاح معاشرہ کا واحد حل اسلامی تعلیمات میں ہی مضمر ہے - آپ نے ذاتی اصلاح کیلئے قلب و ذہن کی اصلاح کو اولین ضرورت قرار دیا

ریاحی بواسیر کا سائنٹیفک علاج

میڈیکل سائنس نے ریاحی امراض کیلئے فلیٹس ٹیوب FLATUSTUBE ایجاد کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے - یہ آلہ چند منٹ میں پیٹ سے گیس کو خارج کر کے فوراً ہی مریض کو نفخ شکم یعنی پیٹ کے اپھارے سے نجات دیتا ہے - یہ طریقہ علاج بے شمار زدہ افراد کا کامیاب ثابت ہوا ہے کہ یورپ کے ڈاکٹروں نے اس عمل کو بالکل عام کر دیا ہے - ریاحی بواسیر میں ہوتا یہ ہے کہ ہر وقت آنتوں میں گیس بھرا رہتا ہے - یہ گیس آنتوں کے فعل کو خراب کر کے ان پر ورم لے آتا ہے - چونکہ یہ ورم معاء مستقیم اور عضلات مقعد پر زیادہ ہوتا ہے اسلئے ریح کے خارج ہونے میں رکاوٹ بن جاتا ہے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ریاح کے خارج نہ ہونے سے ورم اور اس ورم سے ریاح کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہتا ہے اگر کچھ دن تک اس آلہ کے ذریعہ گیس کو خارج کیا جائے تو پھر یہ ورم خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے اور آنتوں کا فعل نظام ہضم و اخراج ریاح ٹھیک ہو جاتے ہیں - بادی بواسیر کے لئے یہ طریقہ علاج سو فیصدی اعتماد اور بھروسے کا علاج ثابت ہو چکا ہے - یہ ایک ٹیوب بہت سے مریضوں کے کام آ سکتا ہے اور برسوں خراب نہیں ہوتا - ترکیب استعمال ہر پیکنگ کے ساتھ ہوتی ہے - قیمت سٹیل فی ٹیوب دس روپے علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ :-

فاران ٹریڈرز بلاک ۲ منٹگمری

جمعیۃ علماء اسلام سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر کا انتخاب

مورخہ ۷ ستمبر کو ممبران جمعیۃ علماء اسلام سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر کا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حکیم شبیر محمد صوفی صاحب منعقد ہوا جس میں ذیل کے حضرات کا انتخاب عمل میں آیا -

امیر مولانا عبدالحی صاحب

نائب امیر منشی عبدالرشید خاں صاحب

ناظم اعلیٰ - صوفی عبدالسلام صاحب -

نائب ناظم - جناب ابرار حسین صاحب -

خازن صوفی محمد ابراہیم صاحب -

ارکان مجلس شوریٰ

محمد ادریس صاحب - بشیر احمد صاحب - مختار علی صاحب رحیم دین صاحب - محمد حنیف صاحب -

نمائندگان برائے ضلع

صوفی عبدالسلام صاحب - صوفی محمد ابراہیم صاحب

فیصلہ ہوا کہ ترجمان اسلام اور خدام الدین جاری کرائے جائیں -

وی - پی واپس نہ کیجئے اس سے دفتر کا نقصان ہوتا ہے - آپ وی - پی ضرور وصول کیجئے

مودودی جماعت سے بیزاری کا اعلان

میں اعلان کرتا ہوں کہ میں پیشتر ازیں جماعت اسلامی کے ساتھ متفق تھا لیکن مطالعہ اور تحقیق کے بعد میں جماعت اسلامی سے دست بردار ہونے کا اعلان کرتا ہوں مجھے اس جماعت سے اصولی اختلافات ہیں

- میری علی محمد شاہی خطیب جامع مسجد نونانوالی مٹھ ٹوانہ ضلع سرگودھا -

بکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا برسوں نہ بھولے

طالب علموں کلرکوں وکیلوں مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر تحفہ - برہمی ہلیلہ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بینظیر تحفہ ہے بیس خوراک ۴/۵۰ - چار روپے آٹھ آنے - علاوہ محصول ڈاک طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف -

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء کہروڑ پکا (مغربی پاکستان) -

باطل فرقوں کی سرکوبی کیلئے تیار رہو جانا چاہئے (حافظ احمد شفیع)

...اور اخبارات پر پابندیاں جمہوریت کے سراسر منافی ہیں (نقاد بھیروی)

جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا ہفتہ وار اجلاس مورخہ ۵ ستمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت جناب حافظ احمد شفیع صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام منعقد ہوا۔ آغاز حافظ شبیر احمد و محمد سعید کی تلاوت سے ہوا اور اجلاس میں مختلف موضوعات پر تقریریں کی گئیں۔

...محمد اشرف۔ محمد حیات۔ محمد نواز۔ دوست محمد۔ ...عنایت الرحمن صدیقی۔ اللہ بخش۔ محمد اکرم ...یان نے سیرت پاک اور اتباع نبوی ...کی سیرت اور اکابرین علماء دیوبند کے حالات ...اہم موضوعات پر تقریریں کیں۔ بعد ازاں ...بھیروی نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ...کہ اگر ہم نے اپنے سیاسی شعور کو بیدار ...تو ایک وقت میں ہمارے ابتدائی حقوق ...ختم کر دیا جائے گا۔ آپ نے علماء پر ...طرح کی پابندیوں کے خلاف گہرے ...والم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک ...وری ملک میں اپنے سیاسی حریفوں اور ...سی رہنماؤں کو اس طرح جکڑ دینا جمہوریت ...کے خلاف ہے۔ نیز نافذہ پریس لاء پر تبصرہ ...تے ہوئے نقاد صاحب نے واضح کیا کہ اس ...ڈی ننس سے ہمارا ملک بیرونی دنیا کی عالم ...میں بدنام ہو کر رہ جائے گا۔ اس سے صحافت ...کا نقصان ہو جائے گا جس ملک کی صحافت ...آزاد نہ ہو وہ ملک جمہوری کہلانے کے قطعاً ...حق دار نہیں ہوتا۔ اس ضمن میں آپ نے دو قرار دادیں ...پیش کیں جو اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ طلباء کا یہ اجلاس ملک میں ...علماء و دیگر سیاسی رہنماؤں اور لاؤڈ سپیکر پر ...عائد کردہ پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ...ان پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے اور صحیح جمہوریت ...ملک میں اپنایا جائے۔

(۲) جمعیۃ طلباء کا یہ اجلاس اخبارات ...پر پابندیوں کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ ایک جمہوری ملک میں پریس پر پابندیاں جمہوریت کے قطعاً منافی ہیں اس سے صحافت کا جنازہ نکل جائے گا اور ملک بیرونی دنیا عالم میں بدنام ہو کر رہ جائے گا۔

آخر میں صدر صاحب نے فاضلانہ خطاب کرتے ہوئے توحید باری تعالیٰ پر علمی بحث کی اور ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا نیز فرمایا کہ ملک میں باطل ...فرقے جو دین کے روپ میں ایمان کی دولت ...غارت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی سرکوبی ...کیلئے ہمیں اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہیئے۔

اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں غیر اسلامی قوانین کا نفاذ بدنما داغ ہے

عائلی قوانین کو منسوخ کرنے اور پاکستان میں اسلامی شرعی نظام رائج کرنے کا مطالبہ

پشاور (ڈاک سے) مولانا محمد یعقوب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے کہا ہے کہ عائلی قوانین مداخلت فی الدین ہے اور ان خلاف قرآن و سنت عائلی قوانین کو ملک کا کوئی بھی دیندار مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ عوام کی طرف سے بار بار احتجاجوں سے ان عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر حکومت بار بار مطالبات کے باوجود ان خلاف قرآن و سنت عائلی قوانین کو منسوخ نہیں کرتی

مولانا صابر حسین صدیقی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام کی تبلیغی سرگرمیاں

مولانا موصوف نے ضلع سیالکوٹ کے نو روزہ تبلیغی دورہ پر متعدد مقامات میں مسلمانوں کے اجتماعات سے خطاب کئے اور عائلی قوانین کے خلاف قرار دادیں پاس کی گئیں۔ قرآن و سنت کی حمایت میں الحاد و بدعات کے خلاف مسلمانوں سے دیوار آہنی کی طرح متحد و مستحکم ہونے کی اپیل کی گئی۔ اور ذیل کے مقامات میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

● **دڈالہ سندھواں**

امیر۔ مولانا غلام علی خطیب جامع دڈالہ سندھواں نائب امیر۔ آغا غلام حسین صاحب ناظم اعلیٰ۔ جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب نائب ناظم۔ مستری محمد حسین مشین والے۔ خازن۔ جناب احمد اللہ صاحب۔ سالار۔ جناب محمد ابراہیم صاحب۔ نائب سالار۔ جناب محمد حیات صاحب۔ نگران اعلیٰ۔ مولوی محمد علی صاحب۔

● **جمعیۃ علماء اسلام گوچی پور**

امیر۔ مولوی بشیر احمد صاحب۔ نائب امیر حافظ محمد رمضان صاحب۔ ناظم اعلیٰ چودھری محمد صالح صاحب۔

ناظم۔ محمد صادق صاحب۔ خازن محمد علی صاحب۔ سالار۔ ظفر اقبال۔

● **جمعیۃ علماء اسلام دبرکی**

امیر۔ مولانا عبید اللہ صاحب خطیب جامع مسجد نائب امیر۔ جناب مولانا مہر دین صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ جناب محمد ابراہیم صاحب نائب ناظم ماسٹر محمد یوسف صاحب۔ خازن جناب برکت علی صاحب۔ سالار مولانا فقیر اللہ صاحب

● **جمعیۃ علماء اسلام سہانوالی**

امیر مولانا محمد منور صاحب خطیب جامع مسجد۔ نائب امیر۔ جمعدار احمد حسین خان صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ نمبردار حکم دین صاحب۔ نائب نصیر اللہ خاں۔ خازن۔ ڈاکٹر منظور علی صاحب۔ سالار۔ مستری امام دین۔

● **جمعیۃ علماء اسلام میانوالی**

امیر۔ مولانا بشیر احمد عباسی خطیب جامع مسجد

نائب امیر۔ جناب عبدالعزیز صاحب دوکاندار ناظم اعلیٰ۔ چوہدری محمد اسلم صاحب نائب محمد ابراہیم صاحب۔ خازن نمبردار چوہدری محمد انور صاحب۔ سالار چوہدری محمد صفدر صاحب۔

● **جمعیۃ علماء اسلام گلوٹیاں کلاں**

امیر۔ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب مدرس مدرسہ فیض العلوم۔ نگران اعلیٰ مولانا محمد عبدالرحیم صاحب خطیب و مہتمم مدرسہ فیض العلوم۔ نائب امیر۔ مولانا علی اکبر صاحب ناظم اعلیٰ جناب حکم دین صاحب۔ نائب جناب سردار علی صاحب۔ خازن جناب علی محمد صاحب۔ سالار۔ حافظ سلامت اللہ صاحب۔

دڈالہ سندھواں کے اجلاس میں عائلی قوانین اور پریس پر پابندیوں کے خلاف قرار دادیں پاس کی گئیں اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قومی پریس کی بجائے شراب خانوں، ناچ کلبوں اور فحش لٹریچر پر پابندی لگائے۔ اور قومی پریس کو جو عوام کا ترجمان ہے آزاد رکھے۔

مراسلہ نگار حضرات مضمون مختصر اور صاف تحریر فرمایا کریں تاکہ ان کے مضامین وقت پر شائع ہو سکیں۔

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضع قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت خراب و موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے۔

لجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے۔ قیمت پورا کورس ۲/۵۰ روپے۔

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ ... لاہور

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دوا خانہ فیض عام بفہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی دفتر ترجمان اسلام میں موجود ہے جس کا نرخ دو روپے تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے۔ یہ پیشاب کی کثرت، دقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے، ہڈی ٹوٹنے اور ہر دیں کے روکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

(نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانے کے برابر چھوٹے بچے کو کم کر دیں۔ گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت کو حل کر کے پی لیں اور پاؤ بھر گرم دودھ بعد میں پی لیں جو علیحدہ رکھا ہو۔ صبح و شام نہار منہ۔ ترشی اور تیل والی اشیاء سے پرہیز کریں۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان۔ سیلان۔ جیلی۔ بواسیر۔ دمہ۔ مستورات کی مخصوص بیماریاں اٹھرا (جس میں بچے زندہ نہیں رہتے) اولاد نرینہ۔ اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ کی مجرب دوائیں جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں۔

ملنے کا پتہ } دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل شاہ محمد غوث لاہور

Phone No : 67715   Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHOR

No. 6 || 27 September 1963   8 Jamadiul Awal 1383 || No. 37

اہم خبریں

○ ایران کے عام انتخابات میں شاہ ایران کی حامی جماعت عوامی کانگرس پارٹی کو بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل ہوگئی ہے ۔ عورتوں کی اکثریت نے "شاہ ایران زندہ باد" کے نعروں سے شاہ کی حامی جماعت کو ووٹ دیئے ۔

○ "امروز" اس خبر کا راوی ہے کہ پاکستان کے چیف جسٹس منظور قادر نے صدر پاکستان کو استعفٰی دیدیا ہے وہ چھٹیاں گزار کر دوبارہ وکالت شروع کر دیں گے ۔

○ انڈونیشیا نے "ملائشیا" کی حمایت اور سرپرستی کے الزام میں جکارتہ کے برطانوی سفارت خانے کو لوٹ کر آگ لگا دی ۔ اسی طرح ملایا کے سفارت خانہ کو بھی نقصان پہنچایا گیا

○ ملایا میں انڈونیشیا کے سفارت خانہ پر عوام نے حملہ کر کے تمام سامان جلا دیا گیا اور عمارت کو آگ لگا دی ،

○ فلپائن اور انڈونیشیا نے ملائشیا کو تسلیم کرنے سے انکار کے بعد اپنے سفیر واپس بلا لئے ہیں ۔

○ مشرقی پاکستان میں لاٹھی ٹیلہ کے مقام پر ہندوستانی فوج ۔ متواتر کئی دنوں سے فائرنگ کر رہی ہے ۔ جس سے کئی پاکستانی ہلاک اور زخمی ہوئے ۔

قومی اسمبلی کا اگلا اجلاس ۲۵ نومبر کو ڈھاکہ میں ہوگا ۔

○ چین کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی علاقہ پر چینی طیاروں کی پرواز کا الزام بالکل غلط ہے ۔ دراصل ہندوستان برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ جنگی مشقوں کی نفرت کم کرنے اور عوام کی توجہ اس طرف سے ہٹانے کے لئے الزام تراشی کر رہا ہے

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کیوبا اور کاسترو کے خلاف ۷ آدمیوں نے مظاہرہ اور کیوبا کو روسی نو آبادی بنانے کے خلاف پوسٹر تقسیم کئے ۔

○ البانیہ کی تجویز پر کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی تجویز شامل کر لی گئی ہے ۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ اس تجویز کی مخالفت کرے گا ۔

○ مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں وزیر اعظم سردار پرتاپ سنگھ کیرون پر عدم اعتماد کی تحریک پیش ان کے خلاف رشوت اور بد دیانتی کے الزامات عائد کئے گئے ۔

○ مکہ معظمہ سے اعلان ہوا ہے کہ یہاں گندے علاقوں کو ختم کر کے ان کو نئی بستیوں میں شہر سے باہر منتقل کیا جائیگا اور شہر کو خوبصورت بنایا جائے گا ۔

○ جاپان پاکستان کو تین کروڑ ڈالر کا ایک اور قرضہ دے گا

○ مدینہ یونیورسٹی نے ایک اسلامی مشن تبلیغ دین کے لئے افریقہ بھیجنے کا اعلان کیا ہے ۔ جس کے اخراجات حکومت برداشت کرے گی ۔

○ نومبر میں ایک عالمی اسلامی اجتماع قاہرہ میں ہوگا جس کا افتتاح صدر ناصر کریں گے ۔ اس میں اسلامی ملکوں کو قریب لانے اور دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنے پر غور ہوگا ۔

○ میکلوڈ روڈ کے ڈبٹ اینڈ ہرمٹی میں ناچ گھر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکماً بند کرا دیا ہے ۔

○ برطانوی وزیر مسٹر ڈنکن سینڈز نے آج اعلان کیا ہے کہ برطانیہ ملائشیا کی آزادی اور سلامتی کا دفاع کریگا ۔ اسی طرح آسٹریلیا نے ملائشیا کی حمایت میں فوجی امداد کا اعلان کیا ہے ۔

نے اسرائیل کے قیام کو انسانی تاریخ کا سب سے بڑا جرم قرار

○ مسٹر منظور قادر چیف جسٹس پاکستان جس نے حال ہی میں صدر کے نام اپنا استعفٰی بھیجا تھا ۔ قصر صدر کے سیکرٹریٹ نے ایک پریس نوٹ میں استعفٰی منظور ہونے کی اطلاع دی ہے ۔

○ انڈونیشیا نے "قیام ملائشیا" کے خلاف عملی طور پر جنگ شروع کر دی ہے اور سراوک اور شمالی بورنیو میں گوریلا دستے اتار دئیے ہیں ۔ جہاں خونریز جھڑپوں میں متعدد افراد ہلاک ہو چکے ہیں ۔

○ یونیورسٹی آرڈیننس کی تنسیخ کے مسئلہ پر ماہرین تعلیم کی آراء طلب کی گئی ہیں ۔ اور آئندہ فیصلہ تجاویز کی روشنی میں کیا جائے گا ۔

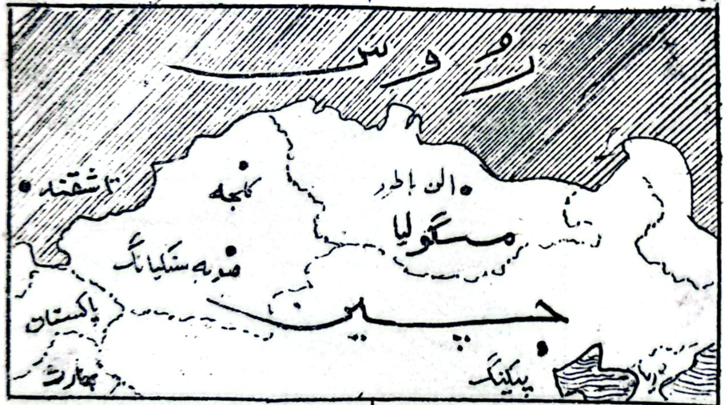

○ چین اور روس نے ایک دوسرے کے خلاف الزامات عائد کرنے کے بعد اپنی اپنی سرحدوں پر بھاری فوج جمع کر دی ہے اور دونو ملک سرحد پر خندقیں کھودنے میں مصروف ہیں ۔

○ پاکستان اور البانیہ کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہوتے ہیں ۔ سمجھوتہ کے تحت دونو ملک ایک دوسرے سے ترجیحی سلوک کریں گے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کے استعفٰی کے بعد پارٹی نے مسٹر جی ایم صادق کو وزیر اعظم نامزد کرنے کی سفارش کی ہے ۔

○ ملائشیا کے چیف آف جنرل سٹاف میجر جنرل تنکو عثمان بن محمد جنیوا پاکستان کے خیرسگالی دورہ پر لاہور تشریف لائے ہیں ۔

○ فرانس اور اردن میں بہت جلد دفاعی معاہدہ ہو جائے گا ۔ جس کے تحت اردن کی فوج کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کر دیا جائے گا ۔

○ افریشیائی اتحاد کانفرنس میں لبنان کے نمائندہ

○ بلیس ارکان پر مشتمل پاکستان کا ایک ثقافتی وفد تاشقند روس کے دورہ پر روانہ ہوگیا ہے

○ ایک اطلاع ہے کہ پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر دو سو برس تک ملک کی ضرورت پوری کر سکیں گے اور اس سے دس کروڑ روپے سالانہ زرمبادلہ کی بچت ہوگی

○ ہندوستان نے مشرقی پاکستان کی سرحد پر … فوج جمع کر دی ہے ۔ اور فائرنگ بند ہونے کے باوجود ہندوستانی دستے لاٹھی ٹیلہ کے سرحدی علاقہ کی مسلسل خلاف ورزی کر

لاہور سول ڈیفنس کے منتظمین نے سول ڈیفنس کلاس شروع کی ہیں ۔ جس میں ۱۷۳ طالب علم سول ڈیفنس کی تربیت حاصل کر رہے ہیں ۔

○ حکومت مغربی پاکستان نے موجودہ مالی سال کے دوران صوبہ میں ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۲۸ ہزار کے وظائف دینے کا اعلان کیا ہے ــــ نظرثانی شدہ سکیم کے تحت غریب اور مستحق طلبا ۔ بغیر کسی مالی دقت کے اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ء

ٹیلیفون نمبر

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۵۰

خریداری نمبر ۲۸۳
جناب خواجہ فیروز الدین صاحب مہتمم دارالمطالعہ
یادگار شہیدان ختم نبوت کاہنہ نو
ضلع لاہور

دنیا کی بدلتی ہوئی سیاست

امریکہ - بھارت - روس - برطانیہ

آج کی سیاست پر تبصرہ کرنا آسان کام نہیں ہے۔ ہر ملک پریشان اپنے ماحول سے متاثر ...سی زبردست حامی پارٹی کی تلاش میں ہے۔

امریکہ ایشیا کی سیاست میں پریشان تھا۔ بھارت، روس اور چین اس کے خلاف ... تھے اول الذکر تینوں ممالک کی وسعت کے سوا آبادی پوری دنیا کے نصف کے برابر ... یہی وجہ تھی کہ امریکہ پاکستان کا حلیف ہو کر بھی بھارت کو ہمیشہ مدد دیتا رہا۔ وہ ... منظر تھا، اس کو چین نے بھارت پر حملہ کر کے موقعہ مہیا کر دیا۔ آج بھارت اور ... ایک ہیں۔ اور وہاں سے دھڑا دھڑ امداد بھارت کو آ رہی ہے۔ مشترکہ جنگی مشقیں کی جا ... ہیں۔ برطانیہ نے بھی اس اتحاد میں ٹانگ اڑا رکھی ہے۔ بھارت کی اکثریت ہندو ... جو بے جان پتھروں کو بھی سجدہ کرنے میں باک محسوس نہیں کرتے۔ زندہ امریکہ کے ... سامنے ڈنڈوت کرنا ان کے لئے کیوں گراں گزرے گا۔ ہو سکتا ہے۔ بنیوں کو ضرورت ہی اس ... کی ہے کہ وہ کمائیں کھائیں اور حفاظت ان کی کوئی اور کرے۔ جوان سے دولت نہ ... نے۔ لڑنا مرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ سکھ کچھ لڑ سکتے تھے۔ لیکن سکھوں ... کے ساتھ جو سلوک انھوں نے کیا ہے کہ تقریباً ان کی اجتماعی زندگی ختم کر کے رکھ دی ہے ... اب ان کے لئے لڑیں گے اور مریں گے۔ بہرحال امریکہ خوش ہے کہ اس کو ایشیا ... سے گھے انڈے دینے والی مرغی مل گئی۔ بھارت اس کا دست نگر ہو گیا اور اس کی وجہ ... چین پر دباؤ بھی زیادہ ہو گیا۔ اب امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ بحر ہند میں گشت لگایا ... کرے گا۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح برطانیہ ... سنگاپور کو زبردست بحری مرکز بنا کر جاپان اور روس کا راستہ بند کر رکھا تھا۔ اسی ... بھارت اور امریکہ مل کر جزائر انڈمان کو مضبوط بحری مرکز بنا کر پیش بندیاں کر رہے ہیں۔

چین - پاکستان - مصر - افریقہ

دوسری طرف پاکستان نے امریکی بے وفائی کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے چین اور یورپ کے اشتراکی ممالک سے معاہدات شروع کر دئے ہیں — اب صدر پاکستان نے چین کے وزیر اعظم چو این لائی کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے چو این لائی نے مصر کا دورہ کر لیا ہے۔ اس نے مصر کے صدر ناصر سے ایک ہفتہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ چو این لائی جانتا ہے کہ ایشیا میں امریکی رسوخ کا جواب افریقہ سے اینگلو امریکن بلاک کو بے دخل کرانا ہے۔ چو این لائی اب الجزائر کے ہفتہ بھر کے دورے پر روانہ ہو چکا ہے۔ ادھر صدر ایوب خان نے لنکا کا دورہ کیا —

روس چین کے خلاف بھارت کا ساتھی ہے۔ مگر امریکی بحری بیڑے کے بحر ہند میں آنے کے خلاف اس نے اور انڈونیشیا دونوں نے احتجاج کیا ہے۔ روس نے چین کی مخالفت کر کے امریکہ گروپ کو خاصی طاقت پہنچا دی ہے اب اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا — وہ بہرحال انڈونیشیا وغیرہ میں امریکی اقتدار کو برداشت نہیں کر سکتا لیکن اس کے طرز عمل سے اس کے پرانے رفقاء صدر ناصر وغیرہ چین سے بات کرنے پر مجبور ہیں۔ خاص بات یہ ہوئی ہے کہ بھارت اور یہودیوں کے خفیہ معاہدہ کا انکشاف بھی ہو گیا ہے۔ اب غالباً عرب ممالک۔ پاکستان — چین — انڈونیشیا اور افریقی ممالک مل کر روس اور امریکہ کے مقابلہ میں تیسری طاقت بنیں گے۔ بہرحال حالات ابھی تک غیر یقینی ہیں کھچڑیاں پک رہی ہیں۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا ہاں ہمارے دوست مودودی صاحب بھی سعودی عرب کے ذریعہ امریکی سیاست کی دیگ کا چمچا بنے ہوئے ہیں اور بڑے رازدارانہ طریقہ سے اپنی آمد و رفت کے مقاصد کو رابطہ اسلامیہ کے چوغہ سے ہضم کر سکتے ہیں۔

... ری اردو

پنجاب یونیورسٹی کی اکیڈیمک کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ بی۔ اے اور بی ایس۔ سی کے طالب علموں کو اختیار ہو گا کہ وہ اردو یا انگریزی جس زبان میں امتحان دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔ اکیڈیمک کونسل نے اردو کو صرف ذریعہ امتحان قرار دیا ہے ذریعہ تعلیم بدستور انگریزی رہے گی اور پھر فیصلہ کو بھی بتدریج عملی جامہ پہنایا جائے گا یعنی ۱۹۶۴ء میں بی اے اور بی۔ ایس سی کے صرف سال اول ... اردو میں امتحان دے سکیں گے اور ۱۹۶۵ء میں انہی طلبہ کو سال دوم کا امتحان اردو میں دینے کی اجازت ہو گی۔ یونیورسٹی نے ایم۔ اے اور ایم۔ ایس۔ سی کے امتحانات کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا لیکن اکیڈیمک کونسل ... کے مطابق غالباً ۱۹۶۶ء میں ان مدارج کے سال اول کے اور ۱۹۶۷ء میں سال دوم کے طالب علموں کو اردو میں امتحان دینے کی اجازت مل جانے کی امید رکھنی چاہیے۔ ہمارے ملک میں ابھی تک تعلیم کو اعلیٰ ... میں حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور اعلیٰ ملازمتوں کے امتحان میں انگریزی پر عبور کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ سلوک ہے جو بیچاری اردو کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ معلوم نہیں حکومت کب تک ... یزی کو سر پر چڑھائے رکھے گی۔

[library stamp, partly legible] 27 DEC 63

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے نام
ایک مودودیے کا کھلا مکتوب

کسی خالد حسن کو بھی مینڈک کی طرح زکام ہوا ہے اور اس نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے نام مودودی پرچہ شہاب میں کھلا مکتوب لکھا ہے اور اس میں اسی مودودی ذہنیت کا پورا پورا مظاہرہ کیا ہے جس میں ان کو مہارت نامہ حاصل ہے۔ یعنی (۱) اپنی برأت دوسروں پر الزام (۲) اسلام اسلام پکار کر مسلمانوں کو دھوکہ دیکر اقتدار کی کوشش کرنا (۳) جھوٹا پروپیگنڈا کرنا اس مودودیے نے مودودی کے گن گانے اور رنگ ملالی کے سوا جو الزامات عائد کئے ہیں وہ یہ ہیں :-

(۱) ترجمان اسلام نے بازاری زبان استعمال کی۔ مودودی کو گمراہ اور مردود کہا۔ مودودیوں کو مودودیے اور طفیل محمد کو مہا مودودیہ لکھا ہے جس سے شرم کے مارے ہر مسلمان کی گردن جھک جاتی ہے۔

(۲) نظام اسلامی کے تقاضوں کو پورا کرنے والے افراد تیار کرنے والوں کو مولانا غلام غوث کافر کہتے ہیں۔

(۳) جمعیۃ علما نے سوات میں مودودیوں پر سختی شروع ہوتے ہی وہاں جمعیت قائم کرنے کا اعلان کیا یہ بزدلی کی انتہا ہے۔

(۴) دو حقیقی بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز کرنے والے پروپیگنڈا کی حقیقت سے اب جمعیۃ والے بھی ناواقف نہیں ہوں گے۔

(۶) اسلامی تعزیرات کو ظلم کہنے کے الزام کی قلعی بھی پوری طرح کھل چکی ہے اب ہم ان صاحب کے زکام کا علاج کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

پہلا الزام اور اس کا جواب

(۱) پہلا الزام یہ ہے کہ مودودی کو گمراہ مودودی مردود مودودی۔ جماعت اسلامی کو فرقہ مودودیہ اور اس کی جماعت کو مودودیے قیم کو مہا مودودیہ لکھا گیا ہے اور تیسرے کالم میں لکھا ہے کہ مولانا نے مودودی کو گالیاں دی ہیں۔

اس الزام کا جواب یہ ہے کہ (۱) ہے کہ مودودی کی گمراہی میں اور اس کی پارٹی کے علیحدہ فرقہ ہونے میں شبہ ہو تو ترجمان اسلام کی اسی اشاعت میں حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی کا مکتوب پڑھ لیں۔ گمراہ کو گمراہ لکھنا جرم نہیں بلکہ عام مسلمانوں کو دھوکہ سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔

(ب) کیا جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود اور اسلامی تعزیرات یعنی زنا وغیرہ کی شرعی سزا کو مخلوط سوسائٹی میں ظلم کہے دو حقیقی بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز کہے کہ قرآن کے مقابلہ میں شیطانی اجتہاد کرے کیا وہ مردود نہیں ہے؟ اگر اب بھی آپ کو شک ہو تو مودودی کا ترجمان القرآن ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء اٹھا کر دیکھیں۔ جس میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلب نہیں سمجھے اور جس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم جیسے محدثین نے صحیح قرار دیا اور خود مودودی نے اس کی سند کو بھی صحیح مانا اس صحیح حدیث کے رو سے جو بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اس بات کو مودودی نے یہودیوں کی یاوہ گوئی قرار دیا۔ کیا اس کے مردود ہونے میں اب بھی کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟ کیا صحابی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سمجھنے اور یہودیوں کی یاوہ گوئی کو حضور کے سر تھوپ دینے کا الزام قابل شرم نہیں ہے اور کیا اس سے مسلمانوں کی گردن شرم کے مارے نہیں جھک جانی چاہیئے؟ اور بخاری مسلم وغیرہ کی صحیح احادیث کو محض عقل سے رد کر دینے والے مردود کو ہم محض اس لئے حدیث کا ماننے والا کہہ دیں کہ اس نے ایک رسالہ لکھا ہے؟ اس نے تو انکار حدیث کا دروازہ صرف پرویز کے لئے نہیں ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کے لئے کھول دیا ہے۔

(ج) رہا طفیل محمد کو مہا مودودیہ لکھنا یا مودودیوں کو مودودیے لکھنا گالی ہے۔ تم کو شرم نہیں آتی۔ صحیح حدیث کے مضمون کو یہودیوں کی یاوہ گوئی کہو تو عین تہذیب ہے اور صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کے فیصلوں کو شرعی حجت قرار نہ دیا جائے اور مودودی کو اپنے اخباری بیان میں طفیل محمد اسلام پر اتھارٹی قرار دے تو اس کو مقتدیٰ و پیشوا اور سیدنا و مولانا لکھا جائے۔ صحابہ اسلام پر اتھارٹی نہ ہوئے۔ حضرت صدیق رضا اور حضرت فاروق رضا اتھارٹی نہ ہوئے اور مودودی اتھارٹی ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(د) گالیاں دینے کا محاورہ مرزائیوں کی ایجاد ہے۔ جب کافر کو کافر کہو۔ مرتد کو مرتد کہو یا گمراہ کو گمراہ کہو تو لوگ چیخ اٹھتے ہیں۔ کہ دیکھو جی گالیاں دیتے ہیں۔ کیا قرآن پاک نے کافروں کو کافر وغیرہ نہیں فرمایا؟ گمراہ کو گمراہ اور مردود کو مردود کہنا کوئی گالی نہیں اور علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ عوام کو ہر قسم کے دجل و فریب سے بچانے کی کوشش کریں۔

دوسرا الزام

مولانا نظام اسلام قائم کرنے والے افراد کو کافر کہتے ہیں۔ یہ وہی جھوٹ ہے جس کی مودودیوں کو پوری ٹریننگ دی گئی ہے شاید کسی جھوٹے مودودیے نے یہ جھوٹی خبر شائع کی تھی کہ مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمود صاحب نے مودودی پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ حالانکہ کوہاٹ میں سینکڑوں علماء کی موجودگی میں حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی نے اس کو گمراہ اور گمراہ کرنے والا ٹھہرایا اور اعلان کیا کہ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ اور فتویٰ کفر کی تردید حضرت مولانا نے اور حضرت مفتی صاحب نے اخبارات میں کر دی تھی۔ مگر وہ مودودی ہی کیا ہوا جو جھوٹ نہ بولے۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین غالباً مودودیے اپنے گریبان کو سونگھتے ہیں تو ان کو کفر کی بدبو محسوس ہوتی ہے۔

تیسرا الزام

تیسرا الزام یہ ہے کہ سوات میں مودودیے پٹ رہے تھے تو وہاں جمعیۃ قائم کرنے کا اعلان کیا گیا یہ بزدلی کی انتہا ہے جمعیۃ کا ایسا کوئی اعلان ہم کو یاد نہیں ہے لیکن اگر ہو جائے تو کیا یہ بزدلی ہے؟ کیا مودودی کی گمراہ پارٹی قائم ہو تو بہادری اور جمعیت قائم ہو تو بزدلی۔ بزدلی کی بھی خوب کہی۔

مودودیو! بزدلی میں تو آپ لوگوں نے ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ سوات میں ایک مودودیہ نے تین طلاق لکھ دیں کہ میں مودودی نہ رہوں گا۔ کیا یہ بہادری ہے؟ آپ کی بہادری کا ثبوت تو لاہور میں مل چکا ہے ایک لنگڑاتے ہوئے آدمی نے تمام رسیاں کاٹ دیں اور آپ کی فوج پولیس سے درخواستیں کرتی رہی۔ آپ اپنی عورتوں اور کتابوں پر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے، آپ نے کتب فروشی اور قلم فروشی کا نام شجاعت رکھ چھوڑا ہے۔ مگر اب آپ کا پول کھل چکا ہے۔

چوتھا اور پانچواں الزام

دو حقیقی بہنوں کے ایک مرد سے نکاح کے بارہ میں اور اسلامی تعزیرات کو ظلم کہنے کے بارہ میں بیچارے خالد حسن نے یا اس کے کسی سرپرست مہا مودودیے نے ایسا طرز اختیار کیا ہے جیسے کہ یہ الزامات غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ حالانکہ یہ الزامات اسی طرح قائم ہیں اور اب تو صوبائی اسمبلی میں وزیر ملک خدا بخش صاحب نے مودودی کی عبارت نقل کر کے ایوان میں سنسنی پھیلا دی۔ کہ کیا اسلام کا مدعی شرعی سزا کو ظلم کہہ سکتا ہے۔ یقین نہ ہو تو اخبارات دیکھ لو۔

سنو مودودیو! تمہارا پیر و مرشد صحابہ رضا کی شان میں گستاخی کرے کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلب نہ سمجھے۔ حضرت امام ربانی رح اور شاہ ولی اللہ رح پر تنقید کرے کہ انھوں نے مہلک غذا قوم کو دیدی۔ حضرت یونس علیہ السلام کے بارہ میں لکھے کہ ان سے تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں ہوئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون) صحیح احادیث رسول کا اپنی عقل سے انکار کرے۔ برطانوی سامراج کے خلاف لڑنے والے علماء کرام کو بنگال کا جعفر کہے اور لیگی اور کانگریسی دونوں رہنماؤں کو گم کردہ راہ بتائے تو ان تمام باتوں سے تمہیں شرم نہ آئے نہ ان کو گالی قرار دو۔ ان کو شیر مادر کی طرح پیتے جاؤ اور گمراہ کو گمراہ اور مودودی کے پیروؤں کو مودودیے لکھنے سے آپ کے سینے پر سانپ لوٹ جائے کیا مرزا قادیانی کی امت کو ہم مرزائی یا قادیانی نہ کہیں اور واقعی احمدی مان لیں۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

قبول اسلام

بروز جمعۃ المبارک۔ مسماۃ حاکم بی بی زوجہ صادق بمع اپنے بچے۔ جاوید۔ بشریٰ۔ ریحانہ۔ رخسانہ نے نہر والی مسجد شعلپورہ گنج کے خطیب مولانا عبدالحی صاحب حامد کے ہاتھ پر قبول اسلام کر لیا ہے۔ ادارہ

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۰ شعبان ۱۳۸۳ھ

دینی مدارس کے سربراہوں، مساجد کے ائمہ وخطباء اور خانقاہوں کے وارثین کے لئے ایک لمحۂ فکریہ

اسلام اور مسلمانوں کے حق میں یہ عہد اس لئے نازک ترین اور پُرخطر ہے کہ عامۃ المسلمین کا ذہن اور عالمانِ دین کے ساتھ تعلق اور ربط ضعیف تر اور بعض حالات میں قطعاً منقطع ہو چکا ہے جو گزشتہ چودہ سو سال سے قائم چلا آرہا تھا۔

اسلام کی تاریخ میں بیرونی دشمنوں سے زیادہ اس کے اندرونی دشمنوں کی لپھتات رہی ہے۔ صریح باطل کی قوتیں اس بات سے عاجز آچکی تھیں کہ وہ اسلام کا براہ راست مقابلہ کر پائیں۔ داخلی فتنوں سے ہی یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ اسلام کے نام پر اٹھا کہ اس کے استحکام کو کمزور اور اس کے قلعہ میں شگاف ڈال سکیں۔ لیکن یہ حربہ بھی ہمیشہ ناکام ہوتا رہا۔ حالانکہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جبکہ مسلمانوں پر ادبار کی آندھیاں امنڈ امنڈ کر نہ آتی رہی ہوں لیکن دین کی عظمت اور عالمانِ دین کی عقیدت کے حصار نے ہمیشہ ہی ان طوفانوں کے منہ پھیر دیے ہیں۔

اسلام کو اپنے خودساختہ نظریات وتعبیرات کا تابع بنانے کا مہم بہت پرانی ہے۔ خوارج و روافض و معتزلہ نے تو اسلام کی اوائل صدیوں میں ہی ایسا چاہا تھا۔ اس کے بعد بھی بارہا خلافِ متشککین کی نکتہ آفرینیوں نے اسلام کی حقیقت پر ہاتھ پھیرنا چاہا لیکن صرف اس لئے کہ عوام کے دلوں میں عالمانِ دین کا جو بلند مقام تھا اس نے کبھی ان مہموں کو عوام کے اندر کامیاب و مقبول نہیں ہونے دیا اور ایک قلیل گروہ کے سوا، سوادِ اعظم ہمیشہ علماء حق سے متاثر اور سلف صالحین کے طریقوں سے وابستہ رہا۔

علماء حق نے اسلام کی خدمت دو طریقوں پر کی، ایک علمی اور فکری انداز سے اور ایک تربیتی اور اخلاقی ٹریننگ سے۔ علماء حق جو ارباب صفا بھی ہوتے تھے۔ قرآن و سنت و طریقت کے صرف عالم ہی نہیں ہوتے تھے بلکہ اس پر ہمہ پہلو عامل بھی ہوتے تھے۔ ان کے علم و فکر سے تو ایک محدود طبقہ مستفید ہوتا تھا۔ لیکن ان کے حسن عمل اور مکارم اخلاق سے ایک پوری دنیا فیض یاب ہوتی تھی اور عوام فوج در فوج ان سے منسلک و متعلق چلے آتے تھے۔

لیکن ہمیں اعتراف کرنا چاہیے کہ اب یہ صورت حال باقی نہیں رہی ہے۔ انگریزی حکومت کے فتنہ نے ہماری سیاسی اور ملی حیثیت کو تبدیل کیا تو مستشرقین کے فتنے نے ہمارے نقطۂ نظر کے اقدار کو بدل ڈالا ہے اور ان تبدیلیوں کو راہ ملی کہ عوام مسلمانوں کا ربط و تعلق دین اور عالمانِ دین سے کٹتا چلا گیا۔ اور یہ اس لئے کٹتا چلا گیا کہ دینی تعلیم و تربیت کا وہ نظام ... اور درویش نہ نظام کمزور تر ہوتا چلا گیا جو ساڑھے تیرہ سو سال سے کسی نہ کسی شکل میں اپنی حق کوشانہ خصوصیات کے ساتھ جاری چلا آرہا تھا۔

مستشرقین نے جن کی بڑی تعداد عیسائی پادریوں اور یہودی عالموں پر مشتمل رہی ہے۔ بوجوہ اسلام کی غلط تصویریں بنائیں، ابتدا میں تو یہ صورتاً بھی غلط تھیں لیکن بعد میں ان کو بظاہر تو اسلام کے مطابق بلکہ ایک حد تک اس کی حمایت کا رنگ دیا لیکن باطن میں یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اسلام عرب کے قبائلی تمدن کے تاریخی ارتقاء کا ایک عظیم مظہر تھا یا وہ وقت کی ایک سیاسی تحریک تھی، یا ایک عسکری نظام تھا۔ یا بعض لوگوں نے کچھ اور وسعت نظر سے کام لیا تو یہ کہہ دیا کہ اسلام فکری ارتقاء کا ایک مقام تھا جس سے انسانی تاریخ کا گذر ہوا اور وہ عظیم تاریخی ورثوں میں سے ایک اہم ورثہ ہے جس سے حال و مستقبل کے انسانوں کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ آج کی علمی دنیا میں خاص طور پر اس نقطۂ نگاہ کی اشاعت پر زیادہ زور دیا جارہا ہے۔

مستشرقین کے ان افکار پر مبنی متعدد تحریکیں اور جماعتیں مسلمانوں میں برپا اور قائم ہوئیں اور انگریزی اقتدار کے زیر سایہ آہستہ آہستہ انھوں نے اپنے اچھے خاصے حلقے بھی قائم کر لیے، ان تحریکوں اور جماعتوں میں فکر و نظر کے اعتبار سے کافی اختلافات پائے جاتے ہیں لیکن چند باتیں ایسی ہیں جن پر ان سب کا اتفاق و اشتراک ہے۔

اولاً یہ کہ اسلام کو سلف کی تعبیرات اور طریقوں کی پابندی سے آزاد رکھنا۔

ثانیاً یہ کہ اسلام کی روحانی، تعبدی، اور تعلق مع اللہ کی حیثیتوں سے زیادہ اس کی قانونی، سیاسی، تنظیمی، معاشرتی تمدنی اور عمرانی حیثیتوں کو نمایاں کرنا اور ان کو ہی بالا اور پیش پیش رکھنا، حالانکہ اسلام کی یہ تمام حیثیتیں اس کی روحانی، اخلاقی و تعلق مع اللہ کی حیثیت کے تابع ہیں اور اس اصل حیثیت کی کمی و بیشی کی مناسبت پر ہی دوسری حیثیتوں کے وزن اور اقدار کا انحصار ہے

ثالثاً یہ کہ عامۃ المسلمین اور علماء دین کے درمیان بداعتمادی اور بے تعلقی کی جتنی بھی زیادہ گہری اور وسیع خلیج بنائی جاسکتی ہو بنائی جائے اور عوام کو یہ احساس دلایا جائے کہ اسلام کو سمجھنے جاننے اور اس پر عمل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جداگانہ طور پر علماء دین کا طبقہ، دینی مدارس، خانقاہیں اور حلقہ ہائے تصوف بھی ہوں۔

رابعاً یہ کہ ریاست و حکومت، معاش و معاشرت اور اجتماع و تمدن کی جدید ضروریات اور تقاضوں کی نسبت سے اسلام کو پیش ... اور کتاب و سنت کی تعبیرات کی جائیں اور اس کو اسلام کا مقصود و مدعا قرار دیا جائے۔

ان چار باتوں پر ہمارے زمانہ کی تمام متجددانہ شخصیتیں اور جماعتیں متحد نظر آئیں گی اور ان باتوں کو پورا کرنے کی نہایت سازگار فضا آج کے مسلم و غیرمسلم ممالک میں موجود ہے یہ گروہ اور افراد اپنے تمام اختلافات کے باوجود اس فضا سے ان چار باتوں کے حصول کا فائدہ اٹھانے میں یکساں طور پر مصروف عمل ہیں

ان کے مقابلہ میں کتاب و سنت اور مسلک سلف کے حامل و داعی مخلص افراد۔ دینی مدارس ہیں، خانقاہیں ہیں مساجد کے ائمہ و خطباء ہیں اور علماء حق کا وہ گروہ ہے جو ابھی تک قرآن و حدیث اور فقہ و تصوف کے مشاغل میں منہمک رہتا چلا آرہا ہے صرف ان حلقوں اور افراد کو ہی تجدد و تحریف پسندوں کے چیلنج کا مقابلہ کرنا ہے۔

دینی مدارس کے سربراہ، مساجد کے خطباء و ائمہ اور خانقاہوں کے وارثین پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اپنے علم و عمل، اخلاق و عادات اور اثر و رسوخ کی قوتوں کو اس امر پر صرف کریں کہ دین اور علماء دین کے ساتھ عامۃ المسلمین کا وہ اعتماد از سرِ نو بحال ہو جائے جو ایک مدت سے مجروح ہوتا چلا آرہا ہے۔

یہ مدارس، مساجد اور خانقاہیں جو کچھ باقی رہ گئی ہیں جن کے ساتھ مسلمانوں کا ایک دیندار عنصر وابستہ ہے۔ جن سے صحیح مسلمانوں اور دینی طبقے کو ابھی تک بہت کچھ اور آخری توقع باقی ہے اور جن کے بقاء اور قیام کے لئے مخلصانہ اور لوجہ اللہ امداد کا سلسلہ مخیر مسلمانوں کی طرف سے ابھی تک جاری ہے۔ ان کے منتظمین اور ان کے سربراہوں کو آج ایک اہم تاریخی کردار انجام دینا ہے جس پر نہ صرف کتاب و سنت اور مسلک سلف کی تعلیم و ترویج کا ہی انحصار ہے بلکہ اس ملک میں اسلام کے مستقبل کا بھی دارومدار ہے۔

تجدد پسندوں کے گروہ اگر ابھی تک اپنے اپنے خودساختہ اسلام کو پوری مسلمان قوم پر مسلط کرنے میں ناکام رہے ہیں تو اس کی وجہ صرف مدارس و مساجد اور خانقاہوں کے یہ قلعے ہیں جو ان کے آڑے آجاتے ہیں، جہاں سے دین کے عالم، امام اور صوفی اٹھتے رہے اور مقابلہ کرتے رہے۔ اور اس قوت کا دارومدار اس اعتماد پر مبنی ہے جو عامۃ المسلمین کو ان اداروں سے رہا ہے۔ اس اعتماد کو صرف اسی صورت میں باقی رکھا جاسکتا ہے کہ ان حلقوں کی اخلاقی، علمی، فکری، دعوتی، تربیتی اور تنظیمی حیثیت نہایت صاف بے داغ اور ناقابلِ اعتراض رہے یہ محض شخصی ذوق کا چربہ نہ ہوں بلکہ اللہ کے دین کے آئینہ دار ہوں۔ اور آپس میں زیادہ سے زیادہ قریب ہو کر دینی منضبط قوت بن جائیں۔ ان حلقوں سے نکلنے والے افراد موجودہ دور کے نظام حکومت، نظام اقتصاد اور نظام تمدن کے پرزے نہیں بن سکتے۔ اس عہد کی غالب طاقتیں انہیں دور دور ہی رکھنا چاہتی ہیں اور بعض رعایتیں یا سہولتیں دے کر انہیں معاشرہ کا غیر ضروری عنصر بنا دینا چاہتی ہیں۔ دینی سیادت و قیادت پر بھی کچھ اور عناصر قابض ہو جانا چاہتے ہیں۔

اگر ان حالات میں شخصی ذوق و جذبات کے محدود تقاضوں سے بلند ہو کر اس محاذ کو مضبوط نہیں کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ تجدد پسندوں کی آرزوئیں بر نہ آئیں، وہ عدم اعتماد اور مایوسی کی فضا کو اور گہرا نہ کر دیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو اصل اسلام کے لئے بڑے بڑے خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ دین میں تحریف و تغیر کے دروازے چوپٹ کھل جائیں گے۔ اس لئے اب نہایت دلسوزی سے عرض کیا جاتا ہے کہ دینی مدارس کے سربراہوں

(باقی ص ۴۹ پر)

اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (قسط ۲)

ابو عبد الرحمٰن صاحب لدھیانوی ۔ شیخوپورہ

خوشبو کا استعمال خوشبو آپ کو بہت پسند تھی ۔ کوئی شخص خوشبو کی چیز، ہدیتاً بھیجتا تو کبھی رد نہ فرماتے ۔ ایک خاص قسم کی خوشبو جس کو سکتہ کہتے ہیں ہمیشہ آپ کے استعمال میں رہتی تھی ۔ جس گلی کوچہ سے نکل جاتے وہ معطر ہو جاتا ۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مردوں کی خوشبو ایسی ہونی چاہیئے کہ خوشبو پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی ایسی کہ خوشبو نہ پھیلے اور رنگ نظر آئے ۔ اکثر مشک اور عنبر کا استعمال کرتے تھے ۔

مزاج میں نظافت تھی ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا کہ اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ کپڑے دھو لیا کرے ۔

ایک شخص کے بال پریشان دیکھے تو فرمایا کہ اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ بالوں کو درست کرے ۔ ایک دن لوگ مسجد نبوی میں آئے چونکہ مسجد تنگ تھی، اور کاروباری لوگ میلے کپڑوں میں چلے آئے تھے پسینہ آیا تو تمام مسجد میں بُو پھیل گئی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہا کر آتے تو اچھا ہوتا ۔ اسی دن سے غسل جمعہ ایک حکم شرعی بن گیا ۔

راستوں میں اور درختوں کے سایہ میں بول و براز سے منع فرماتے تھے ۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت علیؓ کی دعوت کی اور کھانا پکوا کر گھر بھیج دیا ۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے کہا کہ رسول اللہ بھی تشریف لاتے اور ہمارے ساتھ کھاتے تو خوب ہوتا ۔ حضرت علی گئے اور آپ سے جا کر عرض کی آپ تشریف لائے لیکن دروازہ پر پہنچے تو یہ دیکھ کر کہ گھر میں دیواروں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں واپس چلے گئے ۔ حضرت علی نے واپسی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا پیغمبر کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی زیب و زینت کے مکان میں داخل ہو ۔

فرمایا کرتے تھے کہ گھر میں ایک بستر اپنے لئے ، ایک بیوی کے لئے اور ایک مہمان کے لئے چوتھا شیطان کا حصہ ہے ۔

عورتوں کو شریعت میں سونے کے زیور کا استعمال مباح ہے ۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت کرام کے لئے اس بات کو بھی خلاف اولی تصور فرماتے تھے ۔

ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گلے میں سونے کا ہار دیکھا تو فرمایا تم کو یہ ناگوار نہ ہوگا جب لوگ کہیں گے کہ پیغمبر کی لڑکی کے گلے میں آگ کا ہار ہے

مساوات آپ کی نظر میں امیر و غریب، صغیر و کبیر، آقا و غلام سب برابر تھے سلمانؓ و صہیبؓ و بلالؓ سب کے سب غلام رہ چکے تھے ۔ آپ کی بارگاہ میں رؤسائے قریش سے کم رتبہ نہ تھے ۔

قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی اُسامہ رضی بن زید جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت محبت رکھتے تھے لوگوں نے ان کو شفیع بنا کر خدمتِ نبوی میں بھیجا ۔ آپ نے فرمایا اُسامہ! کیا تم حدود خداوندی میں سفارش کرتے ہو، پھر آپ نے لوگوں کو جمع کر کے خطاب فرمایا تم سے پہلے کی اُمتیں اِسی لئے برباد ہو گئیں کہ جب معزز آدمی کوئی جرم کرتا تو چشم پوشی کرتے اور معمولی آدمی مجرم ہوتے تو سزا پاتے ۔ خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ سرقہ کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جاتے ۔

صحابہ جب سب مل کر کوئی کام کرتے تو ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ شریک ہو جاتے اور معمولی مزدور کی طرح کام انجام دیتے ۔ مدینہ میں آ کر سب سے پہلا کام مسجد نبوی کی تعمیر تھا ۔ اس مسجد اقدس کی تعمیر میں دیگر صحابہ کی طرح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہ نفس نفیس شریک تھے خود اپنے دستِ مبارک سے اینٹ اٹھا اٹھا کر لاتے تھے ۔ صحابہ عرض کرتے تھے کہ ہماری جانیں قربان ۔ آپ کیوں زحمت فرماتے ہیں لیکن آپ اپنے فرض سے باز نہ آتے ۔ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر بھی جب تمام صحابہ مدینہ کے چاروں طرف خندق کھود رہے تھے ۔ آپ بھی ایک ادنیٰ مزدور کی طرح کام کر رہے تھے ۔ یہاں تک کہ شکم مبارک پر مٹی اور خاک کی تہہ جم گئی تھی ۔

ایک سفر میں کھانا تیار نہ تھا تمام صحابہ نے مل کر کھانا پکانے کا سامان کیا ۔ لوگوں نے ایک ایک کام بانٹ لیا جنگل سے لکڑی لانے کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذمہ لیا، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کام ہم خدام کر لیں گے ، فرمایا ، ہاں سچ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تم سے اپنے کو ممتاز کروں خدا اس بندہ کو پسند نہیں جو اپنے ہمراہیوں میں ممتاز بنتا ہے ۔

تواضع گھر کا کام کاج خود کرتے ، کپڑوں میں پیوند لگاتے ، گھر میں خود جھاڑو دیتے ۔ دودھ دوہ لیتے ، بازار سے سودا لاتے ۔ غلاموں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز نہ تھا ۔

ایک دفعہ ایک شخص ملنے آیا لیکن نبوت کا رعب اس قدر طاری ہوا کہ کانپنے لگا آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں ۔ میں بادشاہ نہیں ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی ۔

ایفائے عہد نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ عبد اللہ بن ابی الحمساء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معاملہ کیا اور آپ کو بٹھا کر چلے گئے کہ آ کر حساب صاف کر دیتا ہوں اتفاق سے اُن کو خیال نہ رہا ، تین دن کے بعد آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسی جگہ تشریف رکھتے تھے ان کو دیکھ کر فرمایا میں تین دن سے یہاں تمہارے انتظار میں بیٹھا ہوں ۔

قیصر نے اپنے دربار میں ابو سفیان سے آپ کے متعلق جو سوالات کئے اُن میں ایک یہ بھی تھا کہ کیا کبھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بد عہدی بھی کی ہے ؟ ابو سفیان کو مجبوراً یہ جواب دینا پڑا کہ نہیں ۔

ابو رافع ایک غلام تھے ۔ حالتِ کفر میں قریش کی طرف سے سفیر بن کر مدینہ منورہ آئے ۔ روئے اقدس پر نظر پڑی تو بے اختیار اسلام کی صداقت ان کے دل میں جاگزین ہو گئی ۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کبھی کافروں کے پاس لوٹ کر نہ جاؤں گا ارشاد ہوا ، نہ میں عہد شکنی کر سکتا ہوں اور نہ قاصدوں کو اپنے پاس روک سکتا ہوں ۔ تم اس وقت واپس جاؤ ۔ اگر وہاں پہنچ کر بھی تمہارے دل کی یہی کیفیت باقی رہے تو آ جانا ۔ چنانچہ وہ اس وقت واپس گئے اور پھر اسلام لائے

زہد و قناعت مصنفین یورپ کا عام خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ میں تھے پیغمبر تھے مدینہ پہنچ کر پیغمبر سے بادشاہ بن گئے ۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ آپ تمام عرب کے زیر نگین ہو جانے پر بھی فاقہ کش رہے

صحیح بخاری باب الجہاد میں روایت ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے یہاں تین صاع جَو پر گرو تھی جن کپڑوں میں آپ کی وفات ہوئی ان میں اوپر تلے پیوند لگے ہوئے تھے یہ وہ زمانہ ہے جب تمام عرب حدودِ شام سے لے کر عدن تک فتح ہو چکا ہے اور مدینہ کی سرزمین میں زر و سیم کا سیلاب آ چکا ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ تمام عمر یعنی مدینہ کے قیام سے وفات تک آپ نے کبھی دو وقت سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی ۔

عفو و حلم ارباب سیر نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا ۔ قریش نے آپ کو گالیاں دیں ، مارنے کی دھمکی دی ، راستوں میں کانٹے بچھائے ۔ جسم اطہر پر نجاستیں ڈالیں گلے میں پھندا ڈال کر کھینچا ، آپ کی شان میں گستاخیاں کیں نعوذ باللہ کبھی جادوگر ، کبھی پاگل ، کبھی شاعر کہا لیکن آپ نے کبھی ان باتوں پر غصہ کا نپ اٹھا ہے ۔

ایک دفعہ ایک بدو خدمت اقدس میں آیا آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اس کو پیشاب کی حاجت معلوم ہوئی آداب مسجد سے واقف نہ تھا وہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا ۔ لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ اس کو سزا دیں ۔ آپ نے فرمایا جانے دو اور پانی کا ایک ڈول لا کر بہا دو ، خدا نے تم لوگوں کو دشواری کے لئے نہیں بلکہ آسانی کے لئے بھیجا ہے ۔ دشمنوں سے انتقام کا سب سے بڑا موقعہ فتح حرم کا دن تھا جبکہ وہ کینہ خواہ سامنے آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے تھے اور جن کے دستِ ستم سے آپ نے طرح طرح کی اذیتیں اٹھائی تھیں لیکن ان سب کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا ۔ لا تثریب علیکم الیوم

شفقت غلاموں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں پر خصوصیت کے ساتھ شفقت فرمایا کرتے تھے کہ "یہ تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاتے ہو وہ ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہ ان کو پہناؤ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت میں جو غلام آتے ان کو آپ ہمیشہ آزاد فرما دیتے تھے ۔ لیکن وہ حضورؐ کے احسان و کرم کی زنجیر سے آزاد نہیں ہو سکتے تھے ۔ ماں باپ ، قبیلہ ، رشتہ چھوڑ کر عمر بھر آپ کی غلامی کو شرف جانتے تھے ۔ زید بن حارثہ غلام تھے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا ، ان کے باپ ان کو لینے آئے لیکن

(باقی صک پر)

جمعیۃ علمائے اسلام کی خبریں!

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس اور پروگرام

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی بھکر سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۵ دسمبر بروز جمعرات مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوال کے عہدیداروں کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے عہدیداران کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے فرمائی۔ اس اجلاس میں گزشتہ ماہ کی رپورٹ پیش ہوئی۔ فیصلہ ہوا کہ ضلع کی ہر ماتحت جماعت کے لئے سال میں کم از کم ایک اجلاس ضروری ہوگا۔ ہر انگریزی مہینہ کی آخری تاریخ کو ہر جماعت ضلعی دفتر کو اپنی ماہانہ رپورٹ ارسال کرے۔ نیز ماہ دسمبر کا پروگرام مرتب ہوا۔ بھکر۔ بنگلہ ہدّہ ڈیوالہ، کوٹ جام، گڈولہ۔ لونگ۔ شاہ عالم۔ منڈی فنڈی۔ چشتہ ڈنہ۔ پپلاں۔ گندیاں۔ ہرنولی، دال بچھراں۔ چک نمبر ۱۲۔ بہل۔ چک ۵۲ ڈی۔ اے کا تبلیغی و تنظیمی دورہ ہوگا۔

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی، حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب ورشا آبادی امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر۔ حضرت مولانا شہاب الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام وچیئرمین یونین کونسل لونگ۔ حضرت مولانا غلام حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۶ ٹی ڈی اے۔ حضرت مولانا محمد امیر صاحب۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی شہر۔ جناب محمد زکریا صاحب میانوالی۔ حضرت عبد المجید صاحب بھکر۔ حافظ محمد علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر۔ دسمبر کے پروگرام میں حصہ لیں گے۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب ۱۵ دسمبر کو بنگلہ ۔ ۱۶ دسمبر کو ڈیوالہ۔ ۱۷ دسمبر کو کوٹلہ جام۔ ۱۸ دسمبر کو گڈولہ اور بھکر کے جلسوں میں شرکت فرمائیں گے۔ احقر محمد چند

مقامات پر حاضر ہوگا۔ اس کے بعد ۱۲ جنوری ۱۹۶۴ء کو میانوالی میں ماہانہ اجلاس ہوگا۔ اس کے بعد ۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء کو میانوالی میں ماہانہ اجلاس ہوگا۔ جس میں اس دورہ کی رپورٹ پیش ہوگی اور اس سے اگلے مہینہ کا پروگرام مرتب ہوگا۔

جمعیۃ کا تبلیغی و تنظیمی پروگرام کلورکوٹ میں

۱۰ نومبر۔ جمعیۃ کے تبلیغی و تنظیمی پروگرام کے سلسلہ میں پیر طریقت حضرت قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ اور جناب قاضی عبد اللطیف صاحب مدظلہ کلورکوٹ تشریف لائے۔ ان کی آمد پر جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا۔ اجلاس کی صدارت حضرت قاضی مظہر حسین صاحب نے فرمائی۔ حضرت نے جمعیۃ کلورکوٹ کے رجسٹر چیک فرمائے۔ اور اغلاط کی نشان دہی فرمائی۔

بعد ازاں حضرت نے مفصل طور پر جمعیۃ کی ضرورت، قیام، پروگرام۔ اغراض مقاصد بیان فرمائے اور ممبران کو سرگرمی سے کام کرنے کا حکم فرمایا اور طریقہ بتایا اور جماعت کو متحرک کرنے کے لئے تنظیم میں تبدیلی فرمائی جس کے تحت حافظ سراج الدین صاحب کو نائب امیر اور حکیم محمد ادریس صاحب کو خازن مقرر کیا گیا۔

بعد نماز عشا حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب نے جمعیۃ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ مل کر کام کریں۔ حضرت نے اور عوام نے مولانا غلام غوث صاحب اور جناب مفتی محمود صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے دار المطالعہ کا معائنہ بھی فرمایا اور ممبران کو ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ردوڈی تشریف لے گئے۔

(محمد طاہر ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں ضلع رحیم یار خاں کی ماہانہ کارروائی

۲۴ نومبر کو جمعیۃ کا ماہانہ اجلاس بمقام کوٹ سنجر خاں ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر جمعیۃ جناب سردار احمد علی خاں صاحب عباسی نے فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی بعد نماز جمعہ شروع ہوئی۔ مختصر تقریر کے بعد نائب ناظم

نے پچھلے مہینے کے تبلیغی دوروں کی رپورٹ پیش کی۔ جناب سردار احمد علی خاں صاحب نے اراکین کو اخلاص اور نیک نیتی کی تلقین فرمائی اور آئندہ نہایت استقلال سے کام کرنے کی ہدایت کی جناب امیر نے فرمایا کہ جمعیۃ کی خاطر ہم ہر قسم قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور فرمایا کہ جب تک ملک میں اسلامی قوانین نافذ نہیں ہوں گے ہم دم نہیں لیں گے۔ موصوف نے کافی وقت تک بزرگان سلف کے احوال بیان فرمائے۔ مجلس بہت محظوظ ہوا تمام مجلس نے باتفاق یہ منظور کیا کہ قرآن و سنت کے سوا ملک میں کوئی آئین قبول نہیں ہے۔ بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (حافظ کرم الدین ناظم حلقہ)

جمعیۃ علماء اسلام کنڈکوٹ کی سرگرمیاں

۱۶ نومبر بروز سنیچر مولانا غلام رسول صاحب ناظم ضلع۔ مولانا نذر محمد صاحب مدرس مولانا محمد شریف صاحب اشرف ناظم دفتر۔ ڈویژنل سکھر۔ مولانا رشید احمد صاحب سیال اور تین اور آدمیوں کا وفد ان کے ہمراہ کشمور برائے تبلیغ پہونچا۔

اول الذکر مولانا محمد شریف ناظم دفتر ڈویژنل سکھر نے بعد نماز ظہر جامع مسجد کشمور میں پُرجوش اور ولولہ خیز تقریر فرمائی عامۃ المسلمین کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔

اس کے بعد جناب حافظ غلام سرور صاحب کاظمی گڈو براج نے پُرلطف انداز میں دور حاضرہ پر روشنی ڈالی اور عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ بعد از دعا جلسہ برخاست ہوا۔

۱۸ نومبر کو جمعیۃ کا وفد بخشا پور پہنچا جس میں جناب شبیر صاحب۔ ماسٹر احمد خاں صاحب ناظم دفتر ضلعی اور مولانا عبد السبحان صاحب مدرس مدرسہ دار الفیوض کنڈکوٹ بھی شریک ہوئے مولانا عبد السبحان صاحب نے قیامت کے بارہ میں مدلل تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ میں شریک ہونے کی ترغیب دی۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ عشاء کو جلسہ ختم ہوا۔

ڈھاب سنتیکا میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام

مورخہ ۲۲ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام ڈھاب سنتیکا کا افتتاح بشرکت حضرت مولانا نیاز احمد صاحب و مولانا محمد شریف و دیگر معززان علاقہ و اہل بستی کیا گیا جمعرات کو حضرت مولانا مولوی محمد شریف صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر نے اغراض و مقاصد جمعیۃ علماء اسلام پر

بستی سجوار خاں میں احتجاج

مولانا حافظ فتح محمد صاحب مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم سجوار خاں اطلاع دیتے ہیں مورخہ ۶ دسمبر کو جامع مسجد بستی شہرے خاں تحصیل بہاولنگر میں الحاج محمد عالم الدین فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم نے ایک اجتماع میں قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں عائلی آرڈیننس کے تنسیخ بل کو مسترد قرار دیئے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا کہ باوجود اُسے خلاف شرع تسلیم کرنے کے پھر باقی رکھا گیا اور مطالبہ کیا کہ حکومتی پارٹی حسب وعدہ ترمیمی بل فوراً پیش کرے بمشورہ علماء کرام تمام حاضرین نے اس کی متفقہ تائید کی جبکہ ناظم مدرسہ مدینۃ العلوم علامہ محمد رکن الدین نے اس پر مفصل روشنی ڈالی۔

بوریوالا میں جمعیت کی تشکیل اور احتجاجی قرارداد

بوریوالا میں جمعیۃ کی حسب ذیل تشکیل عمل میں آئی :۔ امیر۔ حافظ عبد الرحیم صاحب نائب امیر اول۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب نائب امیر دوم شیخ محمد رفیق صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبد الغنی صاحب۔ ناظم عبد الحلیم ناظم نشر و اشاعت قمر الدین صاحب۔ خازن چوہدری سردار محمد صاحب۔ اور حسب ذیل قرارداد بھی پاس کی گئی :۔

(۱) اہالیان بوریوالا حکومت پاکستان اور قومی اسمبلی کے اراکان سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ عائلی قوانین کی جملہ دفعات کتاب و سنت کی تصریحات اور اجماع امت کے خلاف ہیں ان کو منسوخ فرما کر ملک کے عام اضطراب کو دور کیا جائے۔

سلانوالی میں یوم احتجاج

سلانوالی ضلع سرگودھا کی چار جامع مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام یوم احتجاج منایا گیا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس قومی اسمبلی کے ان ممبران کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ جنھوں نے عائلی قوانین کے حق میں ووٹ دیکر اپنے حلقے کے ووٹروں کی رائے کو ٹھکرا دیا ہے (۲) یہ اجلاس سرکاری پارٹی ×

× [illegible]

خوب وضاحت سے روشنی ڈالی۔ سامعین نے بجوشی دل سے ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا۔ (نوٹ) دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈھاب سنتیکا مدرسہ فیض العلوم کے متصل ہے۔ (ناظم دفتر)

حق و باطل کی آویزش میں ارکانِ جمعیت کا فرض

از محترم ڈاکٹر دین محمد صاحب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ھرنولی ضلع میانوالی

ازل سے ہی شیطان اور انسان کی جنگ شروع ہوئی اور آخر تک رہے گی۔ اس جنگ میں عام طور پر نیکی کا پلڑا بھاری ہوتا ہے۔ اگر شیطانی پارٹی اتفاقاً کامیاب بھی ہو جائے تو نیک لوگوں کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے۔ بلکہ ان حالات کا جائزہ لینا چاہیئے جن کی وجہ سے ناکامی ہوئی ہمارے اندر ضرور کوئی نہ کوئی خامی رہ گئی ہوگی۔ جس کی وجہ سے ہم کامیابی سے ہم کنار نہ ہو سکے۔ ویسے آجکل ناکامی کی وجوہات عام اور ظاہر ہیں۔ ان میں ہم سب برابر کے مجرم ہیں۔ ہم نعرہ تو لگاتے ہیں کہ ملک کا آئین قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مگر ہم کو اپنے تو گریبان میں جھانک لینا چاہیئے کہ آیا ہم اس نعرے کے تقاضے پورے کر رہے ہیں۔ ایسے بلند مقاصد کے لئے ہر قسم کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ آجکل ایٹم اور سیاست کا زمانہ ہے یہ تیر اور تلوار کا زمانہ نہیں کہ ہم کفر کے مقابلے میں تلوار لے کر نکل پڑیں اور کافر کا سر قلم کر دیں۔ آج کل کفر کا سر قلم کرنے کے لئے اور ہتھیار ہیں۔ ان میں سب بڑا ہتھیار ہے لٹریچر، اخبارات اور رسائل وغیرہ۔ اب ان کے حصول کے لئے دوسرا بڑا ہتھیار ہے سرمایہ جس کے بغیر آجکل کوئی کام مرتب شدہ تکمیل نہیں ہو سکتا۔ اور ہماری جمعیۃ علماء اسلام میں سرمایہ کی کمی ہے۔ ہم جمعیت کے رکن تو بن گئے مگر سرمایہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ ہم جہاد کا نعرہ لگاتے ہیں مگر اس کی تیاری سے گریز کرتے ہیں۔ قرآن پاک نے تبلیغ کو جہاداً کبیرا فرمایا ہے۔ جس کے لئے اخبارات رسالے اور پورا لٹریچر ضروری ہے۔ اس کے بغیر عوام کے ذہنوں اور فکر و نظر کو بیدار نہیں کیا جا سکتا۔ آج اسلام کے نام سے عائلی قوانین نافذ ہوئے۔ ممبران اسمبلی کو رہنے دیجئے وہ اس کو منسوخ نہ کریں گے۔ مگر ان کو آئندہ ووٹ کون دیگا بات اپنی کریں۔ کیا ہم ہر گاؤں کے ہر مسلمان کو سمجھا سکے ہیں کہ عائلی قوانین کیا ہیں۔

برادران محترم! جب ہم صدق دل سے اسلام کا نعرہ لگاتے ہیں تو ہمیں اس کے لئے ہر طرح کی قربانی کے لئے تو تیار رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی نے ڈنڈا دکھایا اور ہم دبک کر رہ جائیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی ضلع میانوالی کا نیا انتخاب

امیر۔ چوہدری محمد لٰسین صاحب۔ نائب امیر چوہدری رستم علی صاحب۔ نائب امیر (۲) ×

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان حلقہ امازئی کا اجلاس

حضرت مولانا قاضی عبد اللہ یان صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ امازئی اطلاع دیتے ہیں کہ شہباز گڑھ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ امازئی کا اجلاس زیر صدارت امیر حلقہ حضرت مولانا میاں گل صاحب گل پاڑہ منعقد ہوا۔ جس میں حلقہ امازئی کے مواضعات گمبٹ۔ شہباز گڑھی بالاگڑھی۔ گلیارڑہ۔ اوسیتہ اور رستم کے ارکین جمعیۃ کے علاوہ ضلعی ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ کے علاوہ ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے بھی شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ضلعی ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ کے رفتار کار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب ضرورت ہے کہ جمعیۃ کے رفقاء جماعت مسلمانوں میں پھیل کر دین اسلام کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں کمربستہ ہو جائیں۔ جب کہ آجکل غیر اسلامی قوانین پر اسلامی قوانین کا لیبل چسپاں کر کے ایک متحدہ جمعیۃ علماء اسلام پلیٹ فارم سے ملک کو تمام غیر اسلامی حرکات سے پاک کریں۔ جماعتی توسیع کے لئے حلقہ بھر میں اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور مالیاتی امور میں ضلعی مجلس عاملہ کے فیصلوں کی توثیق کی گئی۔ ایک قرارداد کے ذریعے موضع گلیارڑہ کے دیار خان نامی شخص کے اس رویہ پر اظہار نفرت کیا گیا جس کی رو سے انہوں نے ایک عالم دین کے عائلی قوانین کے خلاف احتجاج پر اپنی دون فطرتی کا اظہار کیا ہے نیز ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعے حضرت مولانا غلام حسین صاحب کاگڑھی کپورہ کی وفات پر ان کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی۔

× شیخ عبد الغنی قریشی صاحب۔ ناظم اعلیٰ چوہدری غلام رسول صاحب۔ نائب ناظم مستری عطاء اللہ صاحب (۲) اللہ دیا صاحب۔ سالار اعلیٰ۔ نور محمد صاحب آڑھتی نائب سالار۔ مولوی عبد المجید صاحب۔ خازن مستری عبد الغفور صاحب۔ ناظم دفتر۔ ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب۔

حلقہ اباخیل کا انتخابی اجلاس

۱۸ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل کا جس میں دیوخیل اور گگہ خیل بھی شامل کئے انتخابی اجلاس بمقام اباخیل دس بجے صبح منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا گل جناں صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کے بعد شاہ صاحب امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ ضلع کی نگرانی میں تمام ضلع بنوں کی طرف سے عائلی قوانین کے خلاف محضر ناموں پر زیادہ سے زیادہ دستخط اور ناظم اعلیٰ ضلع کی تجویز کے مطابق اباخیل دیوخیل و گگہ خیل کا ایک حلقہ بنایا گیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب جدید عمل میں لایا گیا۔ امیر۔ مولانا گل جناں اباخیل۔ نائب امیر (۱) مولانا گل محمد پیر شاہ گگہ خیل۔ (۲) مولوی حکیم حمد اللہ جان دیوخیل۔ ناظم اعلیٰ مولوی عبد الرحمٰن دیوخیل۔ نائب ناظم (۱) مولوی مستی خاں اباخیل (۲) مولانا غلام داؤد اباخیل سالار۔ مولانا محمد اسحٰق اباخیل۔

مرسلہ (مولانا) حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں۔

روڈی اور پٹی والا میں جمعیۃ کی تشکیل

۱۹ نومبر۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے جمعیۃ کے تنظیمی سلسلہ میں روڈی کا دورہ فرمایا۔ بعد نماز فجر حضرت نے درس قرآن دیا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے بعد ازاں جماعت کو متحرک کرنے کے لئے تنظیم میں تبدیلی فرمائی۔ اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا محمد اسحاق صاحب ناظم اعلیٰ۔ چوہدری محمد یوسف صاحب۔ خازن صوفی عاشق علی صاحب۔

بعد ازاں حضرت پروگرام کے مطابق پٹی والا تشریف لے گئے جہاں بعد نماز عشاء آپ نے جمعیۃ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور جمعیۃ کی ضرورت، قیام، پروگرام، اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی وہ جمعیۃ سے مل کر سرگرمی سے کام کریں۔ لوگوں نے جمعیۃ میں کام کرنے کا عہد کیا اور وعدہ کیا کہ ہماری تمام بستی جمعیۃ میں شامل ہوتی ہے موجودہ لوگوں نے ممبری کے لئے نام پیش کئے اس کے بعد مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ صوفی محمد رمضان۔ ناظم مولوی عبد العزیز صاحب ×

ضلع سکھر گوٹھ ڈرب نانوری میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

پیر سید محمد شاہ امروٹی صاحب کی ہدایت کے مطابق یہ جماعت قائم کی گئی جس میں مولانا مولوی عبد الغفور صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جمعیۃ علماء اسلام کی اغراض و مقاصد کو بیان کیا اور اس رائے پر سب جماعت متفق ہوئی کہ یہ عظیم الشان جلسہ حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ جلد از جلد عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے کیونکہ یہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور چوری اور سینما کو جلد از جلد ختم کیا جائے اور عیسائیت کو پاکستان سے باہر نکالا جائے۔ بعد میں یہ عہدیدار مقرر کیے گئے۔

امیر۔ مولانا مولوی عبد الغفور صاحب گوٹھ ڈرب نانوری۔ نائب امیر۔ حاجی آڈی بخش صاحب گوٹھ علیو نانوری۔ ناظم اعلیٰ علی مراد مہر صاحب گوٹھ غوبہرو۔ نائب ناظم کمال الدین صاحب گوٹھ راجہ تیاگ۔ سیکرٹری ناظم دفتر قاری الٰہی بخش صاحب گوٹھ ڈرب نانوی۔ رخزانچی محمد موسیٰ پیش امام جامع مسجد ڈرب نانوی۔ رضا کار حاجی محمد عثمان صاحب گوٹھ علیو نانوری۔ مبلغ بہاء الدین صاحب گوٹھ کوڑا کپاٹہ۔

(مولوی) عبد الغفور۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ ڈرب نانوری

× خازن۔ حبیب خان صاحب۔ سالار سرور خاں صاحب۔ نائب سالار خواجہ خان صاحب۔

لکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج یاد کیا ہے کہاں ہوا برسوں نہ بھولے

طالب علموں۔ کلرکوں۔ وکیلوں، مقررین اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بینظیر تحفہ۔ برہمی طلیلہ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے۔ دل دماغ جگر مثانہ کام کرنے جواب دے رہے ہوں۔ ان کے لئے بینظیر تحفہ ہے۔ قیمتی خوراک ۴/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

احتجاجی جلسے

...سلام ضلع تھرپارکر (سندھ)
...کا احتجاج
...دسمبر۔ جمعہ بعد نماز جمعہ مدرسہ
...جی محمد عالم پلی تحصیل عمرکوٹ
...ا اسلام ضلع تھرپارکر میں
...حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب
...و اسلام ضلع تھرپارکر اجلاس منعقد
...خصوصاً قومی اسمبلی میں عائلی قوانین
...سترد ہونے پر یوم احتجاج مناتے
...فسوس و غم کے ساتھ مندرجہ
...پاس ہوئیں۔
...اسمبلی میں عائلی قوانین کے
...د ہونے پر سرکاری ممبران کے
...پر سخت رنج و غم کا اظہار کرتے
...جاتی ہے کہ حسب وعدہ علماء
...سے ترمیمی بل کے ذریعہ
...قوانین سے نجات دلائی
...ے سندھی ممبران خصوصاً
...سے منتخب نمایندگان کے
...قوانین کے مسترد کرانے
...ساتھ نہ دینے پر سخت افسوس

...ممبران عائلی قوانین کے تنسیخی بل
...ت دیا ہے۔ یہ اجلاس ان
...سخت افسوس کا اظہار کرتے
...تنبیہ کرتا ہے کہ ان کی خلاف
...م قوم کبھی فراموش نہیں

...ی مشاورتی کونسل میں جن
...سلام کی پوری واقفیت
...ہے۔ ایسے بے دین
...ی کونسل کو پاک کرکے ان
...ء کرام کو رکھا جائے۔
...ستان ملک میں دجو اسلام
...کیا گیا ہے) جلد از جلد اسلامی
...حدیث کی روشنی میں جاری
...خلاف قوانین کو فوراً منسوخ
(ناظم دفتر ضلع تھرپارکر)

... مظفر گڑھ میں یوم احتجاج

...دسمبر کو حضرت مولانا عبدالغفور
...جمعیۃ علماء اسلام نے بجامع مسجد

علی پور میں مجمع کثیر سے خطاب کیا۔ علماء حق کی خدمات پر ۱۹۵۷ء سے لے کر تا حال بہترین تبصرہ فرمایا۔ بالآخر عائلی قوانین کے منسوخ و مسترد نہ ہونے کے خلاف ایک قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی گئی اور تمام مجمع نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ کا ساتھ دینے کا عزم کیا۔ اور قانون شرع کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کرکے اس کی نقول متعلقہ حضرات کو بھیجی گئیں۔

(۱) عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے

(۲) پاکستان میں جلد از جلد اسلامی قانون قرآن اور حدیث نبوی کے مطابق نافذ کیا جائے۔

(۳) موجودہ رائج شدہ تمام غیر اسلامی قوانین کو منسوخ فرما کر ملک میں بڑھتے ہوئے اضطراب کو فوراً دور کیا جائے۔

(۴) پرانے نصاب تعلیم کو تبدیل کرکے ایسا نصاب رائج کیا جائے جس سے نئی پود پورے طور پر اپنے آپ کو اسلامی معاشرے میں تبدیل کر سکے۔

راقم (ناچیز) محمد یعقوب خاں ناظم جمعیت

گگھڑ منڈی میں یوم احتجاج

مورخہ ۶ر دسمبر کو جامع مسجد بوڑھ والی گگھڑ منڈی میں بعد از نماز جمعہ عائلی قوانین سے متعلق ایک ریزولیشن پاس کیا گیا۔

ریزولیشن۔ مسلمانان گگھڑ قومی اسمبلی کے ان ممبران کے خلاف انتہائی رنج و غصہ کا اظہار کرتے ہیں جنھوں نے عائلی قوانین کے حق میں ووٹ دیے جو کہ مختلف خیالات کے علماء کرام کے متفقہ فیصلہ کی رو سے اسلام کے سراسر خلاف ہیں اور یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان ممبران نے اپنے ووٹروں کی صحیح نمایندگی نہیں کی اور عوام کو بھی ایسے ممبروں کی اس مذموم کارروائی پر سخت احتجاج کرتے ہیں اور یہ کہ یہ قانون آج نہ سہی کل انشاء اللہ ضرور اسلام کے مطابق ہو کے رہے گا۔ کیونکہ آئین کے تحت عوام کو اس کے بدلنے کا ہر وقت حق حاصل ہے۔" یہ ریزولیشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔ عبدالقیوم۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام گگھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مکہ مسجد شہداد پور میں احتجاجی عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۱۳ر دسمبر بروز جمعہ نماز جمعہ سے پیشتر زیر صدارت مولانا عبدالعزیز صاحب ایک عظیم الشان جلسہ مکہ جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں قاری ایوب علی نعمانی نے عائلی قوانین کے تنسیخی بل پر قومی اسمبلی کے ۵۶ ممبروں کے رویہ کی سخت مذمت کرتے ہوئے احتجاجی قرارداد پیش کی جو بالاتفاق رائے پاس ہوئی۔

قرارداد پیش کرنے والے کے دستخط
ایوب علی نعمانی

دستخط صاحب صدر جلسہ عبدالعزیز

یوم احتجاج چک ۲ اداس

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چک ۲ اداس اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۶ر دسمبر بروز جمعہ بوقت ۱۲½ بجے دن بمقام جامع مسجد چک ۲ اداس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا جلسہ عام قصبہ چک ۲ اداس بالاتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ عائلی قوانین کے حق میں سرکاری ممبران نے ووٹ دے کر بل کو مسترد کرایا ہے کو نہایت مذمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے خلاف پر زور احتجاج کرتا ہے کہ انہوں نے اپنا ووٹ دے کر قرآن کریم و سنت رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کے خلاف فعل نازیبا کیا ہے اور قلوب مسلمانان پاکستان کو بری طرح سے مجروح کیا ہے اور چند بازاری عورتوں کے ایما پر جمہوریت کو پامال کیا ہے۔ نیز احتجاج کرتا ہے کہ وعدہ کے مطابق علماء دین کے مشورہ سے اس عائلی قوانین کی بلا سے مسلمانان پاکستان کو نجات دلائیں اور جن قومی نمایندگان نے عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دیا ہے اگرچہ وہ قانون دنیاوی کے لحاظ سے کامیاب نہیں ہوئے مگر وہ قانون اخروی کے تحت خالص مومنین اور جماعت مقربین میں ہیں جس کی بنا پر اجتماع ہذا ان کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں دارین میں اجر عظیم عطا فرما دے آمین ثم آمین۔

محمد اسمٰعیل خاں امیر جمعیۃ علماء اسلام چک ۲ اداس

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا
سے ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

اخلاق نبوی (بقیہ صفحہ ۳)

وہ آستانۂ رحمت پر باپ کے ظل عاطفت کو ترجیح نہ دے سکے اور اپنے جانے سے قطعاً انکار کر دیا۔

زید کے بیٹے اسامہ سے آپ اس قدر محبت کرتے تھے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اسامہ بیٹی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا، خود اپنے دستِ مبارک سے ان کی ناک صاف کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غلاموں پر شفقت اتنی ملحوظ تھی کہ "مرض الموت میں سب سے آخری یہ وصیت فرمائی کہ غلاموں کے معاملہ میں خدا سے ڈرنا"۔

رقیق القلبی

آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نہایت رحم دل اور رقیق القلب تھے۔ حضرت زینبؓ کا بچہ مرنے لگا تو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا اور قسم دلائی کہ ضرور تشریف لائیے مجبوراً آپ تشریف لے گئے حضرت سعد بن عبادہؓ معاذ بن جبلؓ ابی بن کعب، زید بن ثابت بھی ساتھ تھے بچہ کو لوگ ہاتھ میں لے کر سامنے لائے وہ دم توڑ رہا تھا بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعدؓ کو تعجب ہوا کہ یا رسول اللہ یہ کیا فرمایا خدا اپنی بندوں پر رحم کرتا ہے جو اوروں پر رحم کرتے ہیں۔

حضرت عباسؓ بدر میں گرفتار ہو کر آئے تو لوگوں نے اُن کے ہاتھ پاؤں بہت جکڑ کر باندھ دیے تھے اور وہ درد سے کراہتے تھے ان کے کراہنے کی آواز گوش مبارک میں بار بار پہنچتی تھی لیکن اس خیال سے ان کے ہاتھ نہیں کھولتے تھے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ اپنے عزیزوں کے ساتھ غیر مساویانہ رحمدلی ہے تاہم نیند نہیں آتی تھی آپ بے چین ہو کر کروٹیں بدل رہے تھے لوگوں نے بیقراری کا سبب سمجھ کر گرہیں ڈھیلی کر دیں حضرت عباسؓ کی کرب و بے چینی رفع ہوتی تو آپ نے استراحت فرمایا۔

مسئلہ اخلاق کی نسبت ایک بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ صرف رحم و راحت اور تواضع و خاکساری کو پیغمبرانہ اخلاق کا مظہر قرار دیا جاتا ہے حالانکہ اخلاق وہ چیز ہے جو زندگی کی ہر تہ میں اور واقعات کے ہر پہلو میں نمایاں ہوتی ہے دوست و دشمن، عزیز و بیگانہ، صغیر و کبیر، مفلس و توانگر، صلح و جنگ، خلوت و جلوت غرض ہر جگہ اور ہر ایک تک دائرہ اخلاق کی وسعت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اسی عنوان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اوپر بیان کیے گئے ہیں۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلہ وسلم۔

انگریزی اور عربی مدارس حیدرآباد کا مشترکہ اجلاس اور رپورٹ

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے دورے کے وقت عربی اور انگریزی طالب علموں کے مشترکہ اجلاس میں محترم مغل عبدالرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ نے سنائی۔ جس سے حاضرین پورے محظوظ ہوئے۔ اس کی اشاعت میں اگرچہ دیر ہوئی مگر طلبہ کی رہنمائی کی خاطر اس کو شائع کیا جاتا ہے۔

حقیقت میں جمعیۃ الطلباء اسلام کا قیام بہت عرصے سے ہوا ہے۔ اللہ عزوجل ہمارے استاد مکرم جناب مولانا عبدالمتین (صدیقی) صاحب کے حیات و علم میں برکت عطا فرمائیں جن نے اس کی رنگ بنیاد "انجمن ریاض القرآن" کے نام سے رکھی۔

یہ انجمن ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو واقع ہوئی۔ اس کے لئے باقاعدہ عہدیدار منتخب کئے گئے۔ اس میں صدر، نائب صدر کا عہدہ ایک ایک بزرگ دار شخصیت کو دیا گیا۔ سرپرست ہمارے استاد مکرم رہے۔ ناظم اعلیٰ ہمارے پڑوس کے ہر دلعزیز شخص جناب چاند محمد صاحب کو مقرر کیا گیا۔ خادم کو (عبدالرحمٰن مغل کو) نائب ناظم اور جناب محمد یوسف صاحب میمن جو جمعیۃ الطلباء کے ناظم ہیں۔ ناظم نشر و اشاعت مقرر کیا گیا۔ یہ عہدیدار اب بھی بفضل خدا قائم ہیں۔

انجمن میں چندہ مقرر ہوا لیکن بہ شرط کہ جتنا کوئی دے۔ ہم نے چندے کے پیسوں سے اسٹیشنری اور لائبریری کے لئے کتابیں لینا شروع کی ہیں۔ اب تک ہمارے پاس تقریباً ۶۰ کتابیں ہیں۔

رسالہ خدام الدین، مولوی، البینات اور اخبار ترجمان اسلام پابندی سے ہمارے پاس آتا ہے۔ ہر پندرہ دن میں ہمارا اجلاس ہوتا ہے۔

ویسے روزانہ بعد نماز عشاء وہی استاد مکرم درس قرآن دیتے ہیں۔ شب جمعہ مجلس ذکر، شب پیر شاگردوں کے مشقی تقریریں اور بروز جمعہ بعد نماز فجر درس حدیث۔ یہ اس وقت سے اب تک بفضل خدا پابندی سے چلا آرہا ہے۔ یہ انجمن کے شاگردوں کا مشقی جلسہ تھا۔ تاریخ تھی ۲۲ رمضان المبارک برابر ۱۷ فروری ۱۹۶۳ء کو ہمارے مولانا محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ حیدرآباد ڈویژن ڈگری والے تشریف لائے تھے۔ اس رات موضوع شب قدر تھا اور تقاریر مختلف زبانوں میں تھی۔ مثلاً انگریزی، سندھی، عربی، اردو، پنجابی، پشتو اور گجراتی۔ صاحب موصوف کو بات بہت پسند آئی۔ اجلاس کے بعد شاگردوں کا خاص اجلاس ہوا اور جمعیت طلبۂ اسلام کا قیام عمل میں آیا۔

امیر۔ عبدالرحمٰن صاحب مغل۔ بی۔ ایس سی۔ آنرس، پارٹ III فزکس سندھ یونیورسٹی

ناظم۔ جناب محمد یوسف صاحب میمن بی۔ کام۔ ایل۔ ایل۔ بی I جناح لا کالج۔ حیدرآباد۔

سالار۔ جناب فضل حلیم صاحب۔ بی اے۔ پارٹ اول سٹی آرٹس کالج۔ حیدرآباد

خزانچی۔ جناب شمس الدین صاحب طالب علم جماعت نہم نور محمد ہائی سکول حیدرآباد

لائبریرین۔ جناب منیر احمد صاحب طالب علم جماعت دہم نور محمد ہائی سکول حیدرآباد

اس انتخاب کے کچھ عرصہ بعد ڈاکٹر کمال صاحب بھی تشریف لائے اور جمعیۃ طلبہ سے ازراہ کرم خطاب فرمایا۔ اس میں میں نے موصوف کے لٹریچر بھیجنے کے لئے عرض کیا تھا اور حضرت صاحب نے خط و کتابت اور ضروری لٹریچر بھیجنے کا وعدہ کیا لیکن کچھ نہ ہوا حالانکہ ہمارے ساتھی مختلف کالجوں کے ہیں۔ اور ہمیں آسانی ہے اور کالجوں میں جانے کی چونکہ ہمارا واسطہ مرکز سے بالکل نہ رہا اور نہ کوئی خط و کتابت ہوئی اس لئے ہم آگے زیادہ نہ بڑھ سکے۔ بحمداللہ اب بھی کافی ساتھی بنے ہیں۔ لیکن چونکہ مختلف جماعتوں کا بہت زور ہے اس لئے ہم آگے نہ بڑھ سکے۔

آپ حضور نے شرف باریابی بخشا اب انشاء اللہ لٹریچر آنے کے بعد ہماری جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام سب کالجوں اور سکولوں میں جانے کا ہے اور آپ کی رہنمائی میں انشاء اللہ العزیز جلد ہم اور بھی شاگردوں کی جماعتیں بنائیں گے۔ اور دوسری رپورٹ میں اگر زندگی نے وفا کی تو انشاء اللہ آپ سنیں گے کہ اللہ نے آپ نے مخلص بندوں کو کتنی کامیابی عطا فرمائی ہے۔

یونیورسٹی آرڈیننس کے متعلق آپ نے جو بھرپور خاص میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس بات پہ ہم سب آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں حیدرآباد کا نفرنس بہت کامیاب رہی اور بعد کا جلوس بہت اچھا ہے یہ بھی آپ کو مبارک ہو۔

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام مظفرگڑھ کا اہم اجلاس

۱۷ دسمبر کوٹ ادو۔ محترم حکیم انوار احمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اطلاع دیتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام مظفرگڑھ کا ضلعی اجلاس کوٹ ادو میں زیر صدارت جناب میاں اعجاز احمد قریشی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مظفرگڑھ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ امور پر غور و خوض کیا گیا۔ (۱) ضلع کے لئے امیر کا انتخاب (۲) مرکزی فنڈ۔

(۱) ضلع کے امیر کے لئے بعد بحث و تمحیص مولانا سید محمد شاہ صاحب (عثمانی حمزہ) کو ضلع مظفرگڑھ کی جماعت کا امیر بلا مقابلہ منتخب کر لیا گیا۔

(۲) مرکزی فنڈ کی فراہمی کے لئے چار نمایندوں کی ایک کمیٹی۔ میاں اعجاز احمد قریشی صاحب۔ مولانا سید محمد شاہ صاحب۔ چوہدری شوکت علی صاحب۔ حافظ محمد صدیق صاحب۔ بنائی گئی۔

نیز۔ اس اجلاس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور مولانا مفتی محمود صاحب مردار امیر عالم خاں۔ مولانا غلام غوث ہزاروی سے اپیل کی کہ وہ ضلع مظفرگڑھ کا ہنگامی دورہ فرما دیں تاکہ ضلع کی تنظیم مضبوط ہو سکے۔

اس اجلاس نے حکومت کے اس فیصلہ پر تشویش کا اظہار کیا کہ مغربی پاکستان میں آبیانہ ٹیکس کی شرح فیصدی ڈیوڑھی لگائی گئی ہے جو کہ کاشتکاروں کے لئے خصوصاً اور عوام زمینداروں کے لئے عموماً ناقابل برداشت ہے اس شرح کو ختم کیا جائے۔

تحصیل چکوال میں تین تبلیغی جلسے

مورخہ ۱۰-۱۱ دسمبر بمقام ادھوال و اودھروال اور ۱۲ دسمبر کی شب کو بمقام چک ملوک تبلیغی جلسے ہوئے پہلے دو اجلاس سے شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطاب فرمایا۔ آخری جلسہ سے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب اور مولانا غلام جیلانی صاحب بانڈی ہزارہ نے خطاب فرمایا۔ مقام توحید۔ اتباع سنت۔ مودودی مذہب کا بطلان معجزات نبوی۔ خصوصاً معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصلاح معاشرہ وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے کو بھی واضح کیا گیا اور جمعیۃ علمائے اسلام سے تعاون کی اپیل کی گئی۔

(مولانا) محمد یوسف صاحب

بقیہ ص۳

مساجد کے آئمہ و خطباء اور خانقاہوں کے وارثین کو چاہیئے کہ وہ وقت کے اس سب سے بڑے چیلنج کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ عام مسلمانوں کے ساتھ اپنے تعلق کو اور زیادہ وسیع، گہرا اور مضبوط بنائیں اور اس خطرہ کا متحد ہو کر مقابلہ کریں۔ اپنے اخلاق و کردار کی قوتوں کو اتنا بلند اور اتنا عام کریں کہ اس سے عامۃ المسلمین میں حوصلہ اور اعتماد بڑھ جائے۔ وہ دینی مقاصد کو تمام معاملات پر فوقیت دینے لگ جائیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام جو اس ملک میں ان حلقوں اور اداروں کی واحد حامی جماعت ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مسلک سلف کے مطابق قائم کرنے کی داعی ہے۔ اس کو ہر اعتبار سے اتنا مضبوط بنا دیں کہ وہ ان حلقوں کی اجتماعی نمائندگی کا فریضہ بخوبی انجام دے سکے۔ وگرنہ صرف اپنی انفرادی حیثیتوں پر ہی یہ حلقے ادارے اور شخصیتیں زور دیتی رہیں۔ اور اپنے اس اجتماعی پلیٹ فارم کو مستحکم نہ بنایا۔ تو یاد رکھئے کہ مخالف قوتوں کو اپنی مہم جاری رکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ اور وہ اس وقت کے منتظر ہیں۔ جبکہ ملک بھر میں کوئی طبقہ ایسا نہیں رہ جائے گا۔ جسے ذرا سا تعلق و عقیدت بھی ان اداروں سے باقی ہو اور پھر وقت کی کوئی تدبیر بھی کارگر نہ ہو سکے گی۔ (مکمل)

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کا تبلیغی و تنظیمی جلسہ

۸ نومبر بمقام ہرنولی ضلع میانوالی جامع مسجد بازار والی میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم حضرت مولانا محمد عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان۔ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب بلبل پنجاب۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ ضلع میانوالی نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں حالات حاضرہ پر بہترین تبصرہ کیا گیا عوام کو مودودیت۔ پرویزیت۔ عیسائیت کے حملوں سے بچانے کے لئے علماء کرام نے اپنے علم کی روشنی میں بہترین دلائل پیش کئے اور ملک عزیز پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے علماء کرام نے قرآن اور حدیث کی رو سے ثابت کر دکھایا کہ اسلام سے بڑھ کر یہ بات کہیں نہیں ہے۔ حضرت قاضی صاحب نے عوام کو آگاہ کیا کہ علماء کرام نے بہت پہلے حکومت کو خبردار کر دیا تھا کہ امریکہ پاکستان کا کبھی دوست نہیں ہو

دینی مدارس

...یا قومی عمارت کے سنگ بنیاد ہیں"

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کا طلباء سے خطاب

اس مضمون کو اگرچہ دیر ہو گئی ہے
...رفاد عامہ کے پیش نظر اس کی اشاعت
...جاتی ہے۔

مورخہ ۱۰ نومبر صبح ساڑھے نو بجے۔
...خاص مارکیٹ حیدر آباد میں حضرت مولانا
...غلام غوث صاحب ہزاروی نے جمعیت
طلباء اسلام کے ایک خصوصی اجلاس
سے خطاب فرمایا۔ جس میں ایک جماعت
انگریزی مدارس کی اور ایک جماعت اسلامی مدارس
کی حاضر تھی۔ دونوں جماعتوں کے امیروں
نے حضرت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد
حضرت نے خطاب فرمایا۔

"بعد حمد و ثنا۔ آج مجھے یہ اجتماع
دیکھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اس لئے کہ یہ قوم
کی تعمیر نو کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا
ہے۔ حالانکہ رات کا اجتماع بھی زیادہ
...تھا دکا نفرنس کی طرف اشارہ کیا) لیکن
اس اجتماع کی اہمیت کچھ اور ہے۔ یہ
ایک قیمتی اجتماع ہے۔ یہ قومی عمارت
کا سنگ بنیاد ہے۔ اگر آپ عربی مدارس
میں پڑھتے ہوں تو فارغ التحصیل ہو کر آپ
بڑے عالم اور فاضل بنیں گے اور اگر
آپ انگریزی مدارس میں پڑھتے ہیں۔ تو بہت
...بعد آپ کے اوپر بڑی ذمہ داریاں عائد
ہوں گی۔ اور آپ کو بڑے عہدے
ملیں گے۔ آج آپ پڑھ رہے ہیں کل
آپ پڑھائیں گے۔ آج سیکھتے ہیں، کل
سکھائیں گے۔ اس لئے اگر آپ کی اصلاح
ہوئی تو یہ پوری قوم کی اصلاح ہے۔ آپ
کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہٹلر نے اپنی قوم کو
تعلیم کے ذریعے ابھارا۔ اس نے پہلے
قوم کو سکھایا۔ کہ اگر خدا نے کسی قوم کو حکومت
کرنے کے لئے پیدا کیا ہے تو وہ جرمن قوم
ہے۔ اور اس نے یہ خیال قرآن پاک سے
چرایا تھا۔ کیونکہ قرآن اس بات پر
گواہ ہے کہ "تم مسلمان بہترین امت ہو جو
لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تم نیکیوں
کا حکم دیتے ہو۔ اور برائیوں سے روکتے
ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔ حقیقت
یہ ہے کہ دین کا بول بالا کر کے اللہ تعالیٰ
کے وعدے کے مطابق علوشان کا مالک
ہونا صرف مسلمان کی شان ہے۔

ہٹلر نے دوسرا سبق قوم کو یہ دیا کہ
امیر کے حکم کی تابعداری سب سے بڑی سعادت
ہے اور اس نے لندن کے وزیر اعظم
چیمبرلین کو یہ برلن میں کر کے دکھایا۔ کہ
ہٹلر کے حکم سے دو آدمیوں نے چیمبرلین
کے سامنے اس جگہ سے جو ۲۵ منزل
تھی گر کر اس کے حکم (امیر کے حکم) کی
اطاعت کا ثبوت دیا۔ آپ کچھ بھی کریں
کوئی بھی دھندا کریں لیکن زندہ ایک مسلمان
کی حیثیت سے رہیں"

تعلیم القرآن مریڑ حسن کی اپیل

برادران اسلام۔ اپنی خیرات صدقات
اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت مدرسہ تعلیم القرآن
مریڑ حسن راولپنڈی کے طلباء کو نہ بھولیں۔ جس
کا الحاق وفاق المدارس عربیہ مغربی پاکستان
سے بھی ہے۔ اس کی نویں سالانہ روئیداد
بھی شائع ہو چکی ہے اور جھوٹے سفیروں
سے ہوشیار رہیں۔ ہمارا کوئی سفیر نہیں۔
امدادی رقوم بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ
پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ پتہ
قاری محمد دین ناظم مدرسہ تعلیم القرآن مریڑ حسن
راولپنڈی

عالم دین کی ضرورت

مدرسہ عربیہ رحمانیہ جلال پور پیروالہ کے
لئے ایک عالم دین مدرس کی ضرورت ہے
جلال پور پیروالہ ضلع ملتان کے مدرسہ عربیہ
رحمانیہ میں قرآن و حدیث و فقہ و دیگر اسلامی
علوم پڑھانے کے لئے ایک فارغ التحصیل
سند یافتہ عالم دین کی ضرورت ہے۔ جو
فتویٰ اور تقریر کے فن میں مہارت رکھتے
ہوں۔ تنخواہ اور دیگر معاملات کے طے
کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت
کی جائے یا ملاقات کی جائے۔

منظور احمد بزدانہ ناظم مدرسہ عربیہ رحمانیہ
جلال پور پیروالہ۔ ضلع ملتان۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

عام مسلمانوں کی خدمت میں
مرکزی مدرسہ عربیہ دار الفیوض کنڈ کوٹ کی اپیل

یہ امر ارباب توجہ سے پوشیدہ نہیں ہے
کہ مدرسہ عربیہ دار الفیوض کنڈ کوٹ عرصہ پانچ
سال سے زمانہ فساد و الحاد میں ابتدائی مراحل
طے کر کے ترقی کی طرف گامزن ہو رہا ہے۔
اس وقت ۸۰ بیرونی طلبا۔ علوم دینی سے
مدرسہ میں بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

دفتی دورہ کے پسپائی کو دیکھ کر چند
مستند حضرات سے مدرسہ کی بنیاد قائم
کرائی۔ مدرسہ کی بنیاد کو مستحکم اور پکا کرنے
کے لئے بانی حضرات اور باقی حضرات مدرسہ
کی پوری پوری خدمات کرتے رہے۔ جن
کی مساعی سے بفضلہ تعالیٰ مدرسہ کامیابی
سے چل رہا ہے۔ مگر مدرسہ کے طلبا کی رہائش
کے لئے مکان۔ کتب خانہ (لائبریری)
اور دوسری مصروفیات کے لئے مکانوں
کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان دیندار
کو مدرسہ کے لئے پرزور اپیل ہے کہ اپنی
نیک کمائی سے یعنی چرم قربانی۔ فطرانہ،
زکوٰۃ اور عام خیرات و صدقات سے
اس دینی ادارہ کو محروم نہ رکھیں۔ بلکہ
مدرسہ کی ہر ضرورت کو پورا کر کے ثواب
دارین کا تاج سر پر رکھیں۔ رب تعالیٰ فرماتا
ہے حلال رزق پرہیزگار مومن کو دیتا ہوں
وہ اللہ کی خاطر اپنے حلال کی کمائی کو نیک
کاموں میں خرچ کرتا ہے۔

مدرسہ کا سالانہ خرچ تقریباً ۸۰۰۰ روپے ہزار
روپے ہے۔ اساتذہ صاحبان اور باقی ملازم
۸ ہیں۔ مدرسہ کا سفیر نہیں ہے۔ اس دینی
ادارہ کا کام ایمانداری۔ دیانتداری کے
ساتھ ہو رہا ہے۔ رجسٹر آمدنی و روانگی کی
پڑتال باقاعدہ کی جاتی ہے مدرسہ کی سالانہ
روئیداد عنقریب شائع ہوگی۔

ترسیل زر کا پتہ:۔ مولانا عمر الدین صاحب
نائب مہتمم مدرسہ دار الفیوض کنڈ کوٹ۔
ضلع جیکب آباد (سندھ)

دار العلوم جامعہ عزیزیہ تودیہ (ضلع لاڑکانہ سندھ)

یہ مدرسہ پینتیس سال سے فقہ حدیث
اور تفسیر وغیرہ کے درس نظامی میں مشغول ہے
اس میں خاران، سندھ۔ بلوچستان وغیرہ کے مسافر
طلبہ علم حاصل کرتے ہیں حضرت مولانا عبد العزیز
صاحب خلیفہ حضرت امروٹی شریفؒ طلبہ کی تربیت
بھی فرماتے اور انکی تمام ضروریات کا انتظام کرتے
ہیں۔ مدرسہ کی مالی حالت کمزور ہے۔ مکان
مدرسہ۔ متروکہ جائداد ہے اس کی قیمت ادا
کرنی ہے۔ تعمیر مسجد اور کتابوں کی بھی ضرورت ہے
اہل خیر و ثروت مسلمان توجہ فرما کر اپنے
صدقات و عطیات دے کر دینی اور دنیوی
برکات حاصل کریں۔

آہ مولانا نامی

ماہنامہ "رضوان" لکھنؤ میں حضرت مولانا
محفوظ الرحمٰن صاحب نامی کا اس دار فانی سے
عالم دوام کو سفر کی خبر پڑھ کر دل کو بے حد صدمہ
پہنچا۔ مولانا نامی دنیائے اسلام کے بلند پایہ
بزرگان دین میں سے ایک تھے۔ آپ نے قرآن
کریم کے ترجمہ کی تعلیم کے لئے مفتاح القرآن
کا نصاب مرتب کر کے مسلمانوں پر ایک عظیم
احسان کیا ہے۔ ہم طلبا مفتاح القرآن" زیر
انتظام مدرسہ عربیہ تعلیم بالغاں مدرسہ عربیہ حبیبیہ
حبیبیہ سلانوالی ضلع سرگودھا اللہ تعالیٰ سے دست
بدعا ہیں۔ کہ مرحوم کو بلندی درجات عطا فرمادیں۔
اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادیں۔ آمین
احقر جمال الدین محمود سٹریٹ پارک مین بازار سلانوالی ضلع سرگودھا

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس
سے وضو قائم نہیں رہتا۔ کمر ٹوٹتی
اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مجرب دوا ہے
تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔
پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپیرے ٹوریا)
یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ
آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے
یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے
بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت و توانائی
صحت و تندرستی
کا واحد علاج ہے۔ زن و مرد دونوں کے لئے
اکسیر ہیں۔ اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں
قیمت ۱۰۰ گولی ڈبہ ۲ روپیہ ۵۰ پیسے

مقوی بدن گولیاں کمزوری دور کرنے
اور صحت کو قائم
رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری
علاج ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۲/۵۰ روپے
علاوہ محصول ڈاک

مسعود یہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ لاہور

ne No : 67715 Regd L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Price 13 Paisas

No. 6 || 27 December 1963 || 10 Shahban-ul-Muazim 1383 || No. 50

فسادات محرم کے تحقیقاتی افسر نے رپورٹ پیش کردی

صوبائی حکومت نے لاہور میں ناشورہ محرم پر فرقہ وارانہ فساد کی تحقیقات کرنے والے افسر کی تمام سفارشات منظور کرلی ہیں۔ اور ان پر فوری عملدرآمد کا حکم دے دیا ہے تحقیقاتی افسر نے فسادات کے دوران پولیس فائرنگ کو حق بجانب قرار دیا ہے تاہم چار پولیس افسروں کے رویے پر نکتہ چینی کی ہے جن کے خلاف محکمانہ تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے سفارش کی ہے کہ آئندہ اس قسم کے ناخوشگوار واقعات کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ جو دونوں فرقوں کی تالیف قلوب کی کوشش کرے اور علماء نیں مذہبی کتابوں میں سے ایسا مواد حذف کرنے کی ترغیب دے جو دوسرے فرقے کی دلآزاری کا باعث بنتا ہے۔ یہ کمیٹی دونوں فرقوں کو اپنی مذہبی رسوم پر امن طور پر انجام دینے میں بھی مدد دے گی۔ تحقیقاتی افسر نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ ذوالجناح کے جلوس کے نئے لائسنس جاری نہ کئے جائیں۔ اور اگر لائسنس میں مندرج شرائط کی خلاف ورزی کی جائے تو امن وامان کے تحفظ کے پیش نظر یہ لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں

تحقیقاتی افسر نے ایک اور اہم سفارش یہ کی ہے کہ جب تک فریقین میں باہمی افہام تفہیم کے ذریعے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک کسی جلوس کے موجودہ راستے میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

محرم کے جلوس کے لئے جو لائسنس جاری کئے جاتے ہیں ان میں ایسی شرائط کا اضافہ کر دیا جائے جو امن وامان بحال رکھنے کے لئے ضروری ہوں نیز ان شرائط پر عملدرآمد کی تسلی بخش ضمانت حاصل کی جائے۔

اگر ممکن ہو سکے تو لاہور میں ذوالجناح کے بڑے جلوس کا وقت کم کر دیا جائے اور اس کا پروگرام اس طرح مرتب کیا جائے کہ کسی مسجد کے قریب ماتم کا وقت اذان یا نماز سے متصادم نہ ہو۔

کسی فرقے کے اکابر یا رہنماؤں کی شان میں بے ادبی کو قانون کے تحت انتہائی سخت جرم قرار دیا جائے۔

محرم شروع ہونے سے کافی پہلے دفعہ ۱۴۴ کے تحت اسلحہ لے کر چلنے پر پابندی عائد کر دی جائے۔ محرم کے دنوں میں ٹریفک ڈیوٹی یا کسی ایسے کام پر پرائیویٹ والنٹیر متعین نہ کئے جائیں جو عام طور پر پولیس انجام دیتی ہے۔

جھوٹی افواہوں کا مسلسل محاسبہ کیا جائے اور جو لوگ جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں۔ ان کا سراغ لگا کر سزا دی جائے۔ سی آئی ڈی کی سپیشل برانچ اور امن وامان کی ذمہ دار پولیس فورس کے درمیان قریبی رابطہ قائم رہنا چاہیئے لاہور میں پولیس کی نفری میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کا تعین متعلقہ حکام کو کرنا چاہیئے۔

لوہاری دروازہ پولیس سٹیشن میں اسلحہ اور گولی بارود رکھنے کے مناسب انتظامات کئے جائیں

حکومت نے مندرجہ بالا تمام سفارشات اصولی طور پر منظور کرلی ہیں۔ اور ان پر فوری عملدرآمد کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

تحقیقاتی افسر نے بعض پولیس افسروں کے رویہ پر نکتہ چینی بھی کی ہے۔ ایک افسر نے ایک قیام پر موثر کارروائی نہیں کی۔ ایک افسر نے غلط افواہ اڑا دی۔ ایک اور نے بغیر لائسنس جلوس نکالا۔ اور ایک افسر نے وہ ڈیوٹی ادا نہیں کی جو اسے تفویض کی گئی تھی۔ حکومت نے ان چار پولیس افسروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کا حکم دیا ہے۔ ان میں ایک ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ایک۔ ڈی ایس پی۔ ایک انسپکٹر اور ایک سب انسپکٹر شامل ہے

احمد یونانی دواخانہ کی مجربات ادویات

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک زعفران سلاجیت اور اسی قسم کے قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں یہ مراکز عصبیہ کو بجلی کی سی تیزی سے بیدار کر دیتی ہیں۔ طاقت کے لئے عجیب چیز ہے زیادہ صراحت مناسب نہیں ہے۔
۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے۔

مردوں کے لئے مقوی یہ گولیاں دل ودماغ و اعصاب کو قوت دیکر مرد کی قوت کو بڑھا دیتی ہیں بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ اور جگر کو طاقت دیکر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں درد کمر کو بھی مفید ہیں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ سردیوں میں استعمال کی خاص چیز ہے قیمت ۲۵ گولی چھ روپے
مندرجہ بالا ادویات کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہے
احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ لاہور

حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بچراں قدس سرہٗ کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی ضلع کیمبلپور کا مکتوب گرامی

(مودودی فرقہ بہت کذاب ہے)

مکرمی ومحترمی جناب حضرت مولانا غلام غوث صاحب سلمہ اللہ تعالے

از جانب مسکین نصیر الدین بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ معروض ہو کہ جب کوہاٹ کے جلسہ سے میں واپس آیا۔ اور کچھ دن گزر گئے تو تل کے علاقہ کے ایک مودودی نے میری طرف ایک خط رجسٹری کر کے بھیجا اور اس نے کچھ دلائل مودودیوں کی طرف سے لکھے۔ تو میں نے اس کے خط کا جواب مدلل لکھ کر بھیجا۔ پھر اس نے دوسری بار رجسٹری خط بھیجا۔ اس خط کا پھر میں نے مدلل جواب بھیجا اور اس ثانی خط میں یہ بھی میں نے لکھا کہ تم ہماری بات کو نہیں مانتے ہو اور ہم تمہاری بات کو ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس واسطے تم میری طرف خط ہرگز مت بھیجو اور نہ میں تمہاری طرف خط بھیجوں گا۔ تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کریں گے۔ اللہ تعالے ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ میرے جواب ان لوگوں کے لئے مفید ہیں جن کے دلوں میں نور ایمان اور خدا کا خوف ہو اور جن کے دل مسخ ہو گئے ہوں، وہ ان جوابوں کو نہیں مانتے اور وہ جواب ان کو مفید نہ ہوں گے۔ مودودیوں کا فرقہ بہت کذاب ہے۔ میں نے اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر مودودی اپنے اباطیل سے توبہ کرے اور اشتہاروں میں اپنا توبہ نامہ شائع کر دیوے تو یہ ان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں اچھا ہوگا۔ دستخط حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث از غورغشتی

احمد یونانی دواخانہ کا افتتاح

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہٗ نے ۲۰ دسمبر کو بعد نماز جمعہ احمد یونانی دواخانہ کا افتتاح فرمایا جس کا نام حضرت شیخ التفسیر کے مبارک نام پر احمد یونانی دواخانہ رکھا گیا ہے۔ افتتاح کے وقت جمعیتہ علماء اسلام وختم نبوت تنظیم اہل سنت کے اکابر حضرات اور دیگر معززین شریک تھے۔ دواخانہ جامع مسجد شیرانوالہ کے صدر دروازے کے سامنے ہے۔

حکیم جمال الدین۔ مالک دواخانہ
اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

رمضان کیلئے عالم حافظ کی ضرورت

ضرورت ہے ایک مولوی، حافظ قاری کی جو کہ نماز تراویح کے علاوہ صبح نماز کے بعد قرآن مجید کا درس بھی دے سکے۔ صرف ماہ رمضان شریف کے لئے خط وکتابت کے لئے پتہ یہ ہے مدرسہ مطلع العلوم بالا پرانہ

رسالہ احکام شب براءۃ مفت

تحریر حضرت مولانا حاجی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین

اگر آپ قرآن حکیم وحدیث شریف کی روشنی اور فقہائے عظام کی ہدایات کے ذریعے احکام شب براءۃ کا صحیح علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ۲ پیسے کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ بھیجکر رسالہ احکام شب براءۃ منگوا کر پڑھیں بلکہ ہو سکے تو زیادہ ٹکٹ بھیجکر زیادہ تعداد میں منگوائیں اور دوست احباب میں تقسیم فرما کر اشاعت وتبلیغ کا ثواب پائیں اس رسالہ پر مقتدر علماء کرام کی تصدیقات بھی ثبت ہیں

المعلن ناظم شعبہ تالیف واشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ایجنٹ حضرات توجہ فرمائیں

ماہ دسمبر کے بل آپ آئندہ شمارہ کے ساتھ بھیجے جائیں گے۔ اور ترجمان اسلام کو سخت مالی مشکلات ہیں۔ مہربانی فرما کر اپنے بقایا جات اور بلوں کی رقم جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

(ناظم دفتر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

نفیس رقم

جلد (۶) ○ جمعہ ۶ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۴

"اسلامی لحاظ سے یہ بجٹ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر اس بجٹ کو لادینی ملک کا بجٹ قرار دیا جائے تو بالکل بجا ہوگا"

"امریکہ اور برطانیہ نے جن کے سایہ رحمت میں ہم پل کر جوان ہوئے ہیں اپنی روایتی منافقانہ روش سے پاکستان کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے"

(حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مفکر جمعیۃ علماء اسلام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ہ اما بعد فقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلکم راع وکلکم مسئول من رعیتہ۔

جناب والا:

نئے دستور کے تحت قائم شدہ نیشنل اسمبلی میں بجٹ دوسری بار پیش ہوا ہے۔ جس پر عام بحث شروع ہے۔ ــــــ جناب وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش فرمایا ہے۔ اگر اسے ٹیکسوں کا بجٹ کہا جائے۔ تو یہ اسم باسمٰی ہوگا۔ جناب وزیر خزانہ نے پچھلے چند سال کی تمام ترنرمی اور رعایتوں کو یکسر ختم کرکے یک دست تیس کروڑ روپے کے نئے ٹیکس لگا دئے ہیں۔

وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ کی تقریر میں بعض رعایات کا ذکر کرکے ٹیکسوں کے بوجھ کو ذہنوں سے اتارنے کی بھی ناکام کوشش کی ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی رعایات سے چند خوش قسمت گھرانے مستفید ہو سکیں۔ لیکن جہاں تک عوام اور غریب طبقہ کا تعلق ہے۔ ان کا ایک ایک فرد ان ٹیکسوں کے بوجھ کو شدت سے محسوس کر رہا ہے۔

وزیر خزانہ نے اپنے وعظ میں ان ٹیکسوں کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے جو امور ذکر فرمائے ہیں مثلاً (۱) دولت کو چند خوش قسمت گھروں میں مرتکز ہونے سے بچایا جائے (۲) بھاری صنعتیں قائم کی جائیں (۳) فوجی استحکام میں اضافہ کیا جائے۔ (۴) برآمد میں اضافہ کرکے ملک کو خود کفیل بنایا جاوے۔

یہ ایسے امور ہیں۔ جن کے سمجھنے کے لئے غریب عوام کے پاس کوئی اہلیت نہیں ہے۔ اور غربت وافلاس اور معاشی بدحالی نے انہیں اس قابل نہیں رکھا۔ کہ وہ اس وعظ سے متاثر ہو سکیں۔

روزمرہ کی ضروریات اور صرف کی اشیاء عرصہ سے نایاب ہیں۔ اور عوام کی قوت خرید پہلے ہی جواب دے چکی ہے۔ اور جب نئے بجٹ میں چینی۔ شربت۔ سوڈا واٹر کی بوتلوں۔ پھلوں کا رس۔ سگریٹ۔ تمباکو۔ بوٹ پالش۔ ڈیزل آئیل۔ بجلی کے بلب ودیگر سامان ضرورت پر جدید ٹیکس یا ٹیکسوں کے اضافے کا اعلان ہو چکا اور بازاروں میں فوراً ہی ان چیزوں کے نرخ چڑھنے شروع ہو گئے۔ تو عوام کی رہی سہی ہمت نے بھی جواب دے دیا۔

انتظامیہ کی کمزوری اس سے واضح ہے۔ کہ وہ نہ تو نرخوں پر کنٹرول کر سکتی ہے۔ اور نہ استحصالِ زر کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی روک تھام پر قابو پا سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ نئے ٹیکس یکم جولائی ۱۹۶۳ء سے عائد ہوں گے۔ لیکن آج سے نرخوں کا اضافہ اس بات کی غمازی کرتا ہے۔ کہ ہمارا معاشرہ معاشرتی انصاف وعدل کے ابجد سے بھی ناواقف ہے اور اس کی پوری ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اس پست معاشرہ میں کیونکر توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ دکانوں اور گوداموں میں جو ذخیرے موجود ہیں۔ ان کے نرخوں میں محض اس وجہ سے اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ کہ تاجروں کو ان ذخائر پر نئے ٹیکس ادا نہیں کرنے پڑ رہے ہے۔

اور یہ امید کس طرح کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر وزیر خزانہ نے کسی شے پر ایک آنہ ٹیکس بڑھایا ہے۔ تو صنعت کار اور تاجر اس پر کئی گناہ اضافہ نہیں کریں گے۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ عام ضروریات کی اشیاء پر ٹیکس کا اثر صرف اور صرف غریب عوام پر ہی پڑیگا۔ اور چند گھرانے ان ٹیکسوں کے بہانہ اور خوش نصیب ہوتے چلے جائیں گے۔

دفاعی ضرورت

وزیر خزانہ نے بجا طور پر تسلیم کیا ہے۔ کہ ہم سیاسی ارتقاء کے فیصلہ کن دور سے گزر رہے ہیں۔ ملکی دفاع پر عظیم منصوبہ کے پیش نظر دس کروڑ روپے کا اضافہ کوئی اضافہ نہیں ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ دس کروڑ کے اضافہ کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی اور ہمیں ایسے حالات سے کیوں دوچار ہونا پڑا ــــ درحقیقت یہ ہماری غلط خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔

امریکہ اور برطانیہ نے جن کے سایۂ رحمت میں ہم پل کر جوان ہوئے ہیں۔ اپنی روایتی منافقانہ روش سے پاکستان کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔ ادھر انہوں نے دفاعی معاہدات میں پاکستان کو پھنسا دیا۔ اور دوسری طرف بھارت کو چینی جارحیت کے مقابلہ کرنے کے بہانہ سے امداد دینی شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج پاکستان کو مجبوراً فوجی استحکام میں اضافہ کی سوچنی پڑ گئی۔ اگر پاکستان ابتداء سے اپنے قدیم دشمنوں کی امداد پر انحصار نہ کرتا۔ اور ہمارا برسرِ اقتدار طبقہ عیاشی اور بدمستی کا شکار نہ ہوتا،

(باقی صفحہ پر)

مفکر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں جو ۱۴ جون کو بجٹ پر معرکۃ الآراء تقریر فرمائی اس کی پہلی قسط ھدیہ قارئین ہے (ادارہ)

دربارِ حرم: حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے تاثرات

(قسط نمبر ۲) —— مرتب —— الحسینی

منیٰ مکہ سے تقریباً ... منیٰ ایک مقام ہے جس کی سرحد مکہ معظمہ سے ملی ہوئی ہے میل دو میل کی مسافت حاجیوں کو طے کر کے مکہ معظمہ آنا پڑتا ہے۔ تقریباً اتنی ہی مسافت طے کر کے ۹ ذوالحجہ کی صبح کو مزدلفہ سے منیٰ آنے کے لئے طے کرنی ہوتی ہے۔ منیٰ پہنچ کر حاجیوں کو تین چار دن تک قیام کرنا پڑتا ہے۔ اس سے ان دنوں منیٰ کی کشادہ سڑکیں۔ پہاڑیاں اور بازار ایسا خوش کن منظر پیش کرتے ہیں کہ باید و شاید۔ منیٰ دیکھنے میں بظاہر ایک چھوٹی سی جگہ پہاڑیوں میں گھری ہوئی نظر آتی ہے۔ جس کے اندر بادی النظر میں آٹھ دس ہزار کا اجتماع سما سکتا ہے۔ لیکن خدا کی شان ہے کہ جیسے رحم مادر میں بچہ جتنا بھی بڑا ہوتا جائے رحم پھیل کر اس کے لئے کافی ہوتا جاتا ہے اسی طرح منیٰ میں جتنے لاکھ حاجی بھی آجائیں اپنی آغوش میں چھپا لیتا ہے۔ منیٰ پہنچ کر حاجیوں کا پہلا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ جمرۂ عقبہ کو سات کنکر ماریں۔ یہ سات کنکر ہر حاجی کو مزدلفہ سے ساتھ لانے پڑتے ہیں۔ یاد رہے کہ منیٰ میں ایسے مقامات ہیں جہاں شیطان ظاہر ہوا تھا اور اللہ تعالےٰ کے پیغمبر نے اس کو کنکروں سے مارا تھا۔ چنانچہ اسی نیت سے ان کی پیروی میں ان تینوں جگہوں شیطان کو مارنے کی نیت سے سات سات کنکر پھینکنے پڑتے ہیں۔ اور ان تینوں جگہوں میں تین پتھر نشانی کے لئے کھڑے کر دیتے گئے ہیں۔ کنکر ان کے قریب پھینکنے پڑتے ہیں۔ اس ہر ایک نشان کو اصطلاح میں جمرہ کہتے ہیں اور کنکر مارنے کو رمی کہتے ہیں۔ جمرے تین ہیں۔ جمرہ اولیٰ۔ جمرہ ثانیہ۔ جمرہ عقبہ۔ عید کے دن یعنی دسویں ذوالحجہ کو صرف جمرۂ عقبہ کی رمی ضروری ہوتی ہے۔ گیارھویں اور بارھویں تاریخوں کو تینوں جمروں کو کنکر مارنے پڑتے ہیں۔ پہلی تاریخ کو حاجیوں کو بہت کام کرنا پڑتا ہے لاکھوں آدمی اژدحام میں جا کر جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد تقریباً دو میل دور قربانی کرنی ہوتی ہے واپس آ کر سر منڈوانا ہوتا ہے۔ جس کے بعد آدمی حلال ہو جاتا ہے اب وہ اپنے عام کپڑے پہن سکتا ہے اسی دن حلال ہونے کے بعد مکہ معظمہ جا کر طواف کرنا پڑتا ہے جو فرض ہے اور طوافِ زیارت کہلاتا ہے۔ اور اگر حج سے پہلے طواف و سعی نہ کی ہو تو سعی بھی کرنی ہوتی ہے۔

سعی۔ صفا اور مروہ کے درمیان سات دفعہ آنے جانے کو کہتے ہیں۔

صفا اور مروہ دو چھوٹی پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حضرت ہاجرہ علیہا السلام پانی کے پتہ لگانے اور کسی آدم زاد کے دیکھنے کے لئے گئی آئی تھیں اللہ تعالےٰ کو ان کا یہ عمل اتنا پسند ہوا کہ قیامت تک اس کی یادگار قائم فرما دی۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت کیوں جوش میں نہ آتی جب کہ اُن کے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو بمعہ دودھ پیتے بچے کے لق و دق صحرا میں چھوڑ کر چلے جائیں جہاں نہ کوئی آبادی اور نہ آدم زاد اور نہ کہیں پانی اور وہ صنف نازک ہو کر محض اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اس پر راضی ہو جائیں کہ۔ بیچ

فرمایا سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ و التسلیم نے کہ "جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا"۔ اس سعی سے فارغ ہو کر حاجیوں کو پھر اسی دن منیٰ جانا پڑتا ہے۔ ان پاک مقامات میں قدم قدم پر اسلام کے معجزے اور اللہ تعالےٰ کی قدرت کے کرشمے نظر آتے ہیں منیٰ میں رمی کے وقت عجیب عالم ہوتا ہے جتنی سڑکیں ہیں سب پر حد نظر تک انسان ہی انسان ہی انسان نظر آتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک ناپیدا کنار سمندر بڑے پُر وقار طریقے سے بہنے لگ گیا ہے۔ قریب کی پہاڑیوں پر کھڑے ہوئے انسان اور ان کے نیچے بھی عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔ سعودی حکومت کی کمزوری ہے کہ غیر ملکی کمپنیاں اس موقعہ پر فلم لینے میں مصروف ہوتی ہیں جن کے نمائندوں نے ایسا منظر خواب و خیال میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔ مستورات کے لئے رمی نمازِ عصر یا رات کے وقت زیادہ مناسب ہوتی ہے اس وقت بھیڑ کم ہو جاتی ہے۔ قدرت کا ایک عجیب کرشمہ ہے۔ کہ لاکھوں حاجی لاکھوں جانور ذبح کرتے ہیں جن کے کھانے والا کوئی نہیں ہوتا اور ان کو جبراً دفنانا چارہ ہم دفن کرنا پڑتا ہے۔ مگر آپ کو منیٰ میں اور قربانی کی اس جگہ میں ایک چیل یا گدھ نظر نہیں آئے گی۔ حالانکہ کے پاس ہی ایک میل کے فاصلے پر مکہ معظمہ میں اور آس پاس گدھ اور چیلیں موجود ہیں۔ اور سب جانتے ہیں کہ کہیں ان کا کھا جا پڑا ہو تو یہ جانور دور دراز سے فوراً آ پہنچتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے منیٰ میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور وہ حکم کی تعمیل میں منیٰ کا رخ نہیں کرتیں۔ اگر چشم بینا اور دل دانا ہو تو اسلام کی صداقت و حقانیت کے ثابت کرنے کے لئے یہاں قدم قدم پر ثبوت موجود ہیں۔

عموماً عربستان میں پانی کی بہت بڑی کمی ہے۔ منیٰ اور عرفات میں اس وقت کے حاجیوں کی تعداد اور اولوالعزمی اور صبر و حوصلہ کا اندازہ لگائیں جبکہ نہر زبیدہ نہیں کھودی گئی تھی عرب کی لو جلتی ہوئی ریت اور آفتاب کی تمازت میں عشق و محبت کے پروانے دیوانہ وار مناسک حج ادا کرنے میں مصروف ہوتے تھے۔ ان پر اللہ کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوں آجکل تو نہر زبیدہ کی وجہ سے مکہ معظمہ منیٰ اور عرفات وغیرہ میں پانی آسانی سے میسر آجاتا ہے۔ یہ نہر بھی اسلام کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ کہاں ہزاروں میل دور دریائے دجلہ اور کہاں سینکڑوں پہاڑوں اور جنگلوں کے بعد یہ مقامات مقدسہ دنیا بھر کے انجینئر حیران ہیں۔ کہ اتنے نشیب و فراز اور ریگستانی زمین میں ہزاروں میل دور دراز تک نہر لانا وہ بھی زمین کے اندر جس کی پوری نگرانی بھی نہیں ہو سکتی۔

اس زمانے کے مسلمانوں نے کس طرح اس پر قابو پالیا۔ سنتے ہیں کہ بننے کے بعد اس نہر کی صرف ایک بار صفائی ہوئی ہے تقریباً ہزار سال سے اس نہر کا فیض رسانی حضرت زبیدہ کے اخلاص کا نتیجہ اور اسلام کا معجزہ ہے آج کل کے ترقی یافتہ انجینئر ترقی یافتہ ذرائع سے نہروں یا عمارتوں کا جو کام کرتے ہیں چند سالوں کے اندر اندر وہ قابل مرمت ہو جاتے ہیں —— (باقی)

مراسلات:

مودودی جماعت کی "راست گوئی" کا ایک نمونہ

مدعیانِ تجدید احیاءِ دین اور اقامتِ دین کا نعرہ لگانے والے اصحاب کی "راست گوئی" کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو جو دوسروں کو "دروغ گو" کا الزام دینے سے ذرا نہیں چوکتے۔

ملتان کے ایک ہفت روزہ جریدہ کے جس کے ... زعماء جمعیۃ اور جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف زہریلے پراپیگنڈے سے مزین ہوتے ہیں۔ مودودی جماعت کوٹ ادو کے ... کا مراسلہ ۲۰ مئی کی اشاعت میں شائع ہوا ہے جس میں ... مراسلہ نے جمعیۃ علماء اسلام (کوٹ ادو) کے کارکنان پر الزام لگایا ہے کہ "عید الضحیٰ کے موقعہ پر انہوں نے ... سے قربانی کی کھالیں حاصل کر لیں جنھوں نے (نام نہاد) جماعت اسلامی کو دینے کا وعدہ کیا تھا"

یہ بیان سراسر کذب بیانی پر مبنی ہے اور اس ... کی کیا حقیقت ہے؟ صاحب مراسلہ نے اس کی آڑ میں قائدین جمعیۃ پر کیچڑ اچھالا ہے بہر حال یہ ایک سوچا سمجھا ... تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنے اور اس پر کیچڑ اچھالنے ... کیا یہ الزام صحیح تھا؟ اس کا جواب صاحب مذکور اور ... مودودی جماعت کے دوسرے ذمہ دار افراد اگر اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر جھانکتے تو ان کو یہ بات روز روشن کی طرح واضح نظر آتی ہے کہ عید الضحیٰ کے موقعہ پر جمعیۃ کے لئے قربانی کی کھالیں وصول کرنا تو درکنار ایک پیسہ کے لئے بھی کسی سے نہیں کہا گیا۔ جمعیۃ کے کارکنان سے اپنی قربانی کی کھالیں تک بھی جمعیۃ کے لئے نہیں رکھیں اور نہ کسی کو ... دیں بلکہ سب نے شہر کے اسلامیہ مدرسہ میں دیں۔

پھر یہ الزام کہ جمعیۃ والوں نے دھوکا دیا کیا معنی رکھتا ہے؟ پہلے تو میں مودودی جماعت کے اس سفید جھوٹ پر بہت حیران ہوا مگر یہ سوچ کر چپ رہا کہ مودودی جماعت والے خود ہی اس جھوٹ کی تردید کر دیں گے۔ مگر ان اصحاب کی پراسرار خاموشی دیکھ کر میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ ان لوگوں کے دلوں سے خوفِ خدا جاتا رہا اور یہ روزِ محشر جزا و سزا سے بے نیاز ہو کر علماء دین کو بدنام کرنے پر تُل چکے ... جب کافی دنوں تک ان مدعیان "اقامتِ دین" کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی تو خود ہی ایک تردیدی بیان ملتان کے ... جریدہ کو بھیجا اور ایک آپ کے رسالہ کو تاکہ عوام پر حقیقت آشکارا ہو سکے۔ والسلام۔

(شفاعت علیؑ کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ)

مودودیت سے بیزاری کا اعلان

سابق ناظم جماعت اسلامی حافظ اللہ بخش مہر ساکن ... اڈہ تحصیل سکرنڈ نے اپنے متفقین پچاس آدمیوں کے ... حضرت بابرکت مولانا احمد الدین صاحب خلیفہ مجاز ... مالیچوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابو المنیر محمد شاہ صاحب امروٹی کی دلپذیر تقریر سن کر مودودیت سے بیزاری کا اعلان کر دیا ہے۔ آپ نے ایک عظیم جلسہ میں لاؤڈ اسپیکر میں کہا "میں پہلے جماعت اسلامی کا مبلغ تھا

(باقی صفحہ ...)

هفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۸ جون ۱۹۶۳ء

ہندوستان سے پاکستان کی قومی سالمیت کو زبردست خطرہ

سکھر اور نواب شاہ کے اجتماعات میں صدر ایوب نے جو تقریریں ارشاد فرمائی ہیں ان میں پاکستان کے لئے ہندوستان کی طرف سے پیدا کردہ خطرات کی صاحبِ موصوف نے واضح نشان دہی کی ہے۔

بلاشبہ ہندوستان کی طرف سے پاکستان کو زبردست خطرہ لاحق ہے۔ یہ اتنی عیاں اور واضح بات ہے کہ جس کے لئے شاید کوئی دلیل تک دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ خطرہ کن کن حیثیتوں سے لاحق ہے؟ اس خطرہ کو کون کون سی قوتیں تقویت پہنچا رہی ہیں؟ ہم خود اس خطرہ کی گود میں بڑھتے ہوئے چلے جا رہے ہیں یا یہ کہ یہ خطرہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے؟ آج تک ہم نے اس خطرہ کے سدباب کے لئے کیا عملی اقدامات کیے؟ آئے دن اس خطرہ میں کیوں چند در چند اضافہ ہوتا جا رہا ہے؟ مستقبل میں اس خطرہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس کیا تدابیر باقی رہ گئی ہیں؟ کیا پاکستانی قوم کے سروں پر یہ خطرہ ہمیشہ ہی منڈلاتا رہے گا؟

افسوس ہے کہ ان تمام سوالات کا جو اس خطرہ کے اظہار پر از خود پیدا ہو جاتے ہیں آج تک کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

پاکستان و ہندوستان کی کشمکش میں اگرچہ بظاہر کچھ سرحدی تنازعات کا حصہ نظر آتا ہے کچھ متروکہ جائدادوں کے تصفیہ کی آویزش معلوم ہوتی ہے کچھ کشمیر پر ہندوستان کے غاصبانہ تسلط کے اثر کا اثر محسوس ہوتا ہے الغرض کچھ اور اس قسم کی باتیں ہیں جنھیں اس جھگڑے کی وجہ بتایا جاتا ہے بے شک یہ تمام باتیں بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑے کی وجوہات ہیں۔ لیکن اس کشمکش کی حقیقت اس سے کہیں زیادہ گہری ہے۔ دراصل پاکستان کی ہندوستان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ان تمام طاقتوں کے ساتھ کشمکش ہے جو کسی حیثیت سے بھی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اور ہندوستان کے پشت پناہ بنے ہوئے ہیں

تحریکِ پاکستان کے قائدین نے جب اسلام کے نام سے اس ملک کے قیام کا مطالبہ کیا تھا تو اسی وقت انہوں نے ان خطرات کو دعوت دے دی تھی اور ایک بہت بڑی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی تھی۔

اسلام کو بنیاد بنا کر قیامِ پاکستان کی تحریک کا کام ایک بڑی تاریخی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کا اعلان تھا اور اسلام کی اس گم شدہ میراث کو حاصل کرنے کا جرأت مندانہ اقدام تھا۔ جس کی تلاش میں اسلام کے کتنے ہی قافلے خاک و خون سے کھیلتے ہوئے دار و رسن سے گذر چکے تھے۔ وقت کے تمام نظریات اور تقاضوں کو ٹھکراتے ہوئے جب ہم نے ہمسایہ قوم سے کنارہ کشی کی تھی اور صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اسلام اور کفر کے درمیان کسی ایک معاملہ پر بھی صلح و آشتی نہیں ہو سکتی تو اسی وقت گویا ہم نے اللہ سے اپنا رشتہ جوڑ لیے اور غیر اللہ سے اپنا تعلق توڑنے کا عہد کر لیا تھا۔ اب خدا کے ہو کر اور اس کی حفاظت میں جا کر ہی کفر کے خطرات سے مامون و مصئون ہو سکتے تھے۔ ورنہ ہر چہار طرف سے ہمارا واسطہ کفر و الحاد کی قوتوں سے ہی تھا۔ اور بغیر ایمان و اخلاص کی طاقت کے ان سے عہدہ برآ ہونا ممکن نہ تھا۔

ہماری شبانہ روز دعاؤں اور آرزوؤں کے نتیجہ میں ہمیں پاکستان مل گیا۔ لیکن ساتھ ہی ہمارے دعویٰ ہائے اسلام کی آزمائش کا وقت بھی آ گیا۔ ہماری خواہشات کے عین مطابق ہمیں ایک جداگانہ خطۂ زمین تو حاصل ہو گیا۔ ہم نے کہا تھا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا دستور و آئین کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہے، ہماری تہذیب، تمدن، ثقافت سب قوموں سے علیحدہ ہے اور قرآن و سنت کے احکام و قوانین پر مبنی ہے۔ ہمارا نظام تعلیم نظام معیشت، ہمارا نظام تجارت اور ہمارا نظام حکومت سب ہی اسلام کے اٹل اصولوں پر قائم ہونا چاہیئے اس فیصلے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں جب اللہ تعالےٰ نے۔ ہمیں علیحدہ خطہ دے کر اس کے مواقع بھی فراہم کر دیئے اور پاکستان کے نام سے ایک مسلم سلطنت معرض وجود میں آ گئی تو اس کے بعد ہمارے سامنے صرف ایک ہی صحیح اور سچا راستہ تھا کہ بلا تاخیر اور بلا تردد ہم اس ملک میں اللہ کے قانون کو نافذ و رائج کر دیتے۔ اور ان تمام ناجائز طور طریقوں سے دست بردار ہو جاتے جو فرنگ کی غلامی اور غیر قوموں کے میل جول سے ہمارے اندر راہ پا گئے تھے۔ لیکن افسوس، کہ ہم حصول پاکستان کی مسرتوں میں کھو گئے۔ اپنے دعووں اور اعلانوں کے ذریعہ ہم نے جن خطرات کو دعوت دی تھی، ان کی طرف سے غافل ہو گئے۔ اے کاش ہم مسرت و غفلت کی لاپرواہیوں میں نہ پڑ جاتے اور اپنے دعووں اور اعلانوں کی تکمیل میں لگ جاتے تو دنیا پر ہمارے قول و فعل کی صداقت آشکارا ہو جاتی، اللہ سے کئے ہوئے وعدے پورے کر کے ہم اس کی نصرت و حمایت کے مستحق قرار پا جاتے اور پھر ان خطرات کو سر اٹھانے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔

آج ہمیں اندیشہ ہے کہ ہندوستان ہمارے مقابلہ میں زیادہ طاقتور بنتا جا رہا ہے۔ آج ہمیں شکایت ہے کہ امریکہ اور برطانیہ بڑے بدعہد ہیں کہ جنھوں نے ہم سے دوستی کے وعدے کئے اور ہندوستان کی خاطرداری میں لگے ہوئے ہیں آج ہمیں تشویش ہے کہ روس بھی زیادہ تر ہندوستان کی ہی پاسداری کرتا ہے۔ ہمیں گلہ ہے کہ مغرب کی بڑی طاقتیں تو خیر ہم سے بدعہدی کر ہی رہی ہیں لیکن مشرق کی چھوٹی چھوٹی قومیں ہی ہمارا کھل کر ساتھ نہیں دیتیں۔ عرب اور مسلم ممالک سے بھی ہم اپنی مذہبیت کا صلہ نہ پا سکے۔ اس بے یقینی و مایوسی تک ہمیں کس نے پہنچایا۔ یقیناً اس بدعہدی نے جو ہم نے اپنے اللہ اور اپنے ضمیر سے کی۔ ہم نے تاریخ کو چیلنج کیا اور پھر اسی تاریخ کے رحم و کرم پر اپنے آپ کو چھوڑ دیا۔ یہ وہ فاش غلطی تھی جو ہماری تمام بد بختیوں اور خطرات زدگیوں کی جڑ ہے۔

- ہم نے ہندو کے کفر سے بغاوت کی لیکن فرنگ کے کفر کا ساتھ دیا۔
- ہم نے چوٹی اور دھوتی کو برا سمجھا لیکن سوٹ بوٹ اور ہیٹ کو بخوشی قبول کیا۔
- ہم نے ہندی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن انگریزی کو اپنے لئے باعث فخر و اعزاز گردانا۔
- ہم نے ہندوستانی تہذیب کو اسلام کے خلاف سمجھا لیکن فرنگی تہذیب کو سر آنکھوں پر جگہ دی
- ہم ہندو کی بے پردگی کا مذاق اڑاتے رہے لیکن فرنگ کی بخشی ہوئی عریانی کے دلدادہ بن گئے۔
- ہم نے زندگی کے ہر گوشے میں وہ تمام تبدیلیاں قبول کر لیں جو امریکن اور انگریزی طرز زندگی سے ہمیں حاصل ہوئیں۔

اور ہمارے اسلام کی تمام رنگ و تانہ بر رہ گئی کہ ان تبدیلیوں کے لئے قرآن و سنت سے استدلال فراہم کیا جاتا رہا ہے۔

ہم نے اسلامی نظامِ حکومت کے لئے معیار تو صدیقؓ و فاروقؓ کے طریق حکمرانی اور طرز زندگی کو بنایا لیکن اسلام کی سند یا برطانیہ کے پارلیمانی نظام حکومت کو دی یا امریکہ کے صدارتی طرز حکومت کو۔ ہم کہتے تو یہ ہیں کہ امراء و حکمران کو عمر بن عبد العزیز کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے اور خود کوٹھیوں بنگلوں اور موٹروں و ہوائی جہازوں کے بغیر قدم نہیں اٹھا سکتے

ہمارے دولت مند اور سرمایہ دار اپنی سرمایہ داری اور دولت مندی کے لیے جواز تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ کے سرمایہ اور دولت سے لیتے ہیں۔ لیکن زندگی قارون۔ راک فیلر اور آغا خاں کی طرح سے گذارتے ہیں۔

ہمارے احیائی اور تجدیدی دوست اپنی اجتہادی آرائیوں کے لئے مثالیں تو صحابہؓ اور آئمہ کی دیتے ہیں لیکن قلم و زبان، انسائیکلوپیڈیا۔ ایچ بی ویلز۔ رچی اور ٹائن بی کی استعمال کرتے اور داد تحقیق دیتے ہیں۔

ہندوستان میں ہم نے واردھا کی تعلیمی اسکیم کی مخالفت صرف اس لئے کی تھی کہ اس میں ہندوؤں کے مذہبی گانے ناچنے کا بھی انتظام تھا اور ہمارے مسلمان بچوں کا اس سے آلودہ ہو جانے کا امکان تھا۔ لیکن پاکستان میں ہم نے کتنے ہی رقص و سرود کی تعلیم گاہیں کھول رکھی ہیں اور ریڈیو سے رات دن اس کی نشر و اشاعت جاری رہتی ہے۔

وہ اسلام جو کفر کے لئے حوصلہ شکن اور لرزہ خیز تھا۔ جس سے ہندو بھی ڈر رہا تھا۔ انگریز بھی خوف کھا رہا تھا روس بھی مضطرب تھا اور امریکہ بھی خائف تھا جب پاکستان میں نظر نہ آیا۔ بلکہ اپنی ہی باتوں کی بھونڈی نقلیں انہیں یہاں نظر آئیں تو پھر ان سب کا ہم پر دلیر ہو جانا ایک قدرتی بات تھی اور وہ دلیر ہو گئے۔ تو پھر وہ اگر آج لادینی بھارت کی حمایت کرتے ہیں

(باقی ص ۶ پر)

بقیہ اداریہ

تو کیا غلط کرتے ہیں۔

ہمارے دعووں کا تو یہ تقاضا تھا کہ جب ہم نے وقت کو چیلنج کیا تھا تو اسلام کے ادنیٰ سے ادنیٰ جزو کو بھی یہاں قائم کرتے اور ایسے حالات پیدا کرتے کہ ہمارا قائم کردہ اسلام دوسرے مسلمان ملکوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہوتا اور وہ اسے اپنے یہاں قائم کرنے میں اپنے لیے فخر و راحت محسوس کرتے، مشرق کی دوسری نوآزاد قومیں بھی اس اسلام کو اپنی نجات اور بہبودی کا سبب سمجھتیں اور اس طرح ہم مشرق و مغرب میں ایسی راہیں ہموار کر دیتے جو اسلام کی طرف لیجانے والی ہوتیں پھر دیکھتے کہ یہ مہیب خطرات جن کا ہر طرف سے ظہور ہو رہا ہے بجائے پاکستان کے بھارت اور اس کی حامی و ناصر طاقتوں کی طرف کس طرح لوٹ جاتے ہیں لیکن افسوس کہ ہم نے ایسا نہیں کیا۔ تاہم آج بھی توبہ و رجوع کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ آج بھی حقیقت پسندی اختیار کر لینے کی مہلت باقی ہے۔ ورنہ یہ ساری چیخ و پکار رائیگاں چلی جائے گی۔

"ان بطش ربک لشدید"

یہ لندن ہے

آج کل برطانیہ عظمیٰ کے اخبارات، پارلیمنٹ اور عوام میں۔ رسوائے زمانہ فاحشہ مس کیلر کی بازاری داستانیں موضوع بحث بنی ہوئی ہیں۔ ہمارے ملک کے جرائد و اخبارات بھی اس ناپاک چرچے کو عام کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں برطانیہ میں تو شاید اس واقعہ کے سیاسی مضمرات کی بنا پر زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے لیکن ہمارے یہاں اس چرچے سے مقصود سوائے رومانوی و افسانوی لذت کوشی کے اور کیا ہے اور جنسی بے راہ رویوں کے چھکے کو دور دور تک پھیلا دینے کے سوا اور کیا اس سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کچھ حلقوں نے اس واقعہ سے برطانوی جمہوریت کی تو صیف اور اخبارات کی آزادی کی مدح کے پہلو بھی نکالے ہیں اور ان پر رائے زنی بھی کی ہے حالانکہ برطانیہ میں یہ مسئلہ جمہوریت و آزادی صحافت کے تقاضوں سے زیادہ کچھ نو پارٹی پالیٹکس کی وجہ سے منظر عام پر آیا ہے اور کچھ اس لئے کہ روس کے خفیہ عناصر نے برطانوی کابینہ تک اپنی رسائی کا جو ایک نیا دام پھیلایا تھا۔ اور نہایت باریک نقب لگانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے اندیشوں نے پہلے مرحلہ پر ہی اس کا قلع قمع کر دینے کی ضرورت کا احساس دلایا اور یہ چیز برطانیہ میں ایک "سیکنڈل" بن کر سامنے آگئی۔

ہمیں اس کے دوسرے پہلوؤں سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس داستان فحش کی جو تفصیلات آئے دن ہمارے اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں وہ کسی طرح بھی ہمارے نوجوانوں کے لئے سودمند نہیں بلکہ بہت بڑی حد تک ان کے اخلاق کو تباہ کر دینے والی باتیں ہیں۔

ہمارے نزدیک اس پوری داستان میں اگر کوئی بات قابل توجہ ہے تو وہ صرف یہ کہ کسی ملک کے زوال کا آغاز اس کے بڑوں کے اخلاق کے زوال سے ہوتا ہے اور دانا دشمن بڑوں کے اس اخلاقی زوال سے ہوتا ہے اور دانا دشمن بڑوں کے اس اخلاقی زوال سے اپنے مقاصد کے لئے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے خفیہ ہاتھ ان وزارتوں میں سے اپنے لیے راہ نکال لیتے ہیں۔ اگر ہمارے ارباب اقتدار، ہمارے بڑے اور ہماری قوم چاہے تو اس پہلو سے اپنے لئے درس عبرت حاصل کر سکتی ہے۔ اور اپنی اندرونی زندگیوں کا جائزہ لے کر ان کی اصلاح کر سکتی ہے لیکن ہم یہاں جس بات کا ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ کہیں زیادہ تشویشناک اور قابل غور و تامل ہے عالمی شہرت کی یہ فاحشہ آج کل اپنی رسوا حکایات ایک برطانوی اخبار میں شائع کرا رہی ہے اور وہی لندن جہاں ایک طرف اس واقعہ پر اتنی برہمی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ میکملن کی وزارت قیادت تک خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ وہاں ایک اخبار اپنے قارئین کی دلچسپی و لذت آفرینی کے لئے اس عورت کے برہنہ شب و روز کی کہانیاں عام کر رہا ہے اور دور دور تک پھیلا رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس بدنام زمانہ عورت نے ہمارے ملک کے صدر محترم کو جس طرح ملوث کرنے کی بیہودہ جسارت کی ہے وہ پاکستان کے عزت و وقار پر ایک شدید حملہ ہے۔ ہمارے ملک کے سفارتخانے نے گو اس معاملہ کی وضاحت و تردید کر دی ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ وضاحت و تردید اور اسی احتجاج تک ہی اسے ختم نہیں کر دینا چاہئے بلکہ معلوم کرنا چاہیئے کہ اس کے پس پردہ وہ کونسا محرک کام کر رہا ہے۔ جس نے اس عورت کو ایسی فاحش غلط گوئی پر آمادہ کیا ہمیں یقین ہے کہ اس عورت کو انگیخت کرنے والا کوئی اور ہاتھ ہے جو پاکستان کا بدترین دشمن ہے اور صدر ایوب سے شدید دشمنی رکھنے والا ہے۔ ویسے لندن کی سیاسی روایات کا ایک کریہہ باب یہ بھی رہا ہے کہ مسلم حکمرانوں کے خلاف ایسی داستانیں وضع کی جائیں جو ان کو ان کی قوم کی اور دوسروں کی نظروں میں رسوا اور ذلیل کر دینے والی ہوں۔ پھر جو مسلم حکمران یا رہنما جتنا بڑا ہوا اس کے بارے میں اتنی ہی زیادہ فحشیات وضع کی گئیں آج کل مغربی سیاست سے بیزاری کا جو رویہ پاکستان نے اختیار کیا ہوا ہے اس کے داغوں نے تو کہیں یہ گل نہیں کھلائے ہیں؟ اسکندر مرزا علیہ ماعلیہ کی خون شدہ حسرتوں کی تو یہ گل کاریاں نہیں ہیں۔ ایک فاحشہ عورت کی اس الزام تراشی کو بے نقاب کیا جانا ضروری ہے۔ جو اپنی بدکاریوں کی لپیٹ میں دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں کو لے لینا چاہتی ہے۔ اور بہت افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض پاکستانی اخبارات کے نمایندے اس واقعہ کی اہمیت کو ہی نہیں سمجھے۔ جنہوں نے حال ہی میں گوجرانوالہ میں حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور قائد جمعیۃ علماء مغربی پاکستان اور حضرت مولانا عبدالواحد صاحب سے پریس کانفرنس میں ایسا کرنے والے کے خلاف فتویٰ پوچھا جس پر بہود علماء نے ان کو سخت خطاب سے نوازا کہ ایک بدمعاش عورت کے کہنے سے ہم اپنے صدر محترم کو ملزم ٹھہرا دیں اور ان پر فتویٰ لگا سکتے ہیں؟ ان لوگوں نے مودودی صاحب کی امریکن لڑکی کے بارہ میں اتنی دلچسپی نہ لی جو پہلے مودودی صاحب کے ہاں ہی پھر پتوکی کے حکیم صاحب کے پاس اور اب سنتے ہیں کہ پُراسرار طریقہ سے لاہور کے مینٹل ہسپتال دپاگل خانہ میں پڑی ہے اور لندن کی بدمعاش عورت کی بکواس پر فتویٰ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے مخالفین

تبلیغی جماعت کی خاموش کوششوں نے اس برصغیر میں بھی اور اس سے باہر بھی دور دراز تک ایک وسیع حلقہ اور میدان اپنے لئے پیدا کر لیا ہے اور یہ بات بہرحال ہر اختلاف سے بالا اور اعظم ہے کہ اس جماعت کا کام کسی سیاسی اور دنیاوی مقصد برآری سے قطعی پاک ہے اور اس کی سرگرمیاں صرف دین کی دعوت تک محدود ہیں۔ ان کے پیش نظر نہ یہ ہے کہ اسلام کو اقتدار طلبی کا ایک ذریعہ بنا کر نظام اسلامی کے نفاذ کی علم برداری کے دعوے کرتے پھریں پھر اپنے کاموں کے لئے نرگسی تشہیر اور پروپیگنڈ کو انہوں نے اپنا مقصود بنایا اور نہ اس سلسلہ میں دین کے نام پر کوئی مہم ہی چلائی۔ ان کی تیس پینتیس سال کی کوششوں کا جو حاصل آج نظر آ رہا ہے۔ وہ کافی حوصلہ افزا ہے یہ انہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ کاروباری اور دفتری کام کرنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے مصروف اوقات میں سے ایک بڑا حصہ نکال کر خود اپنے خرچ پر ملک کے مختلف حصوں میں اور بیرون ملک دور دراز علاقوں تک اپنے طریقے اور فہم کے مطابق اللہ کے دین کی دعوت لے کر جاتے ہیں۔ اس میں حصہ لینے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی ہیں اور نیم خواندہ و ناخواندہ بھی ہیں۔ مولوی بھی ہیں اور گریجویٹ بھی ہیں۔ اور یقیناً یہ قوم کا اچھا خاصہ توانا حصہ ہے جو اس کام میں نہایت انہماک اور یکسوئی سے لگا ہوا ہے۔ اس قسم کے خاموش اور بے لوث کام اگرچہ بذات خود اپنے اندر کسی گروہ کے ساتھ مخالفانہ مہم جوئی کے داعیات نہیں رکھتے ہیں۔ تاہم جب ان کاموں کا دائرہ کار وسیع ہونے لگتا ہے ایک اچھا خاصہ قوم کا فعال حصہ ان میں لگ پڑتا ہے اور ان کا خاموش اثر دور دور تک پھیل جاتا ہے تو پھر ایسے حلقے جن کے مقاصد گروہی ہوتے ہیں جن کے عزائم سیاسی ہوتے ہیں جن کا مدعا اقتدار ہوتا ہے اور جو افکار و نظریات کی ایک نئی ... کے بانی و مدعی ہوتے ہیں وہ اس قسم کے بے لوث کاموں کو اپنے لئے بڑا خطرہ سمجھنے لگتے ہیں۔ دراصل ان کے لئے ایسے کام ایک خطرہ ہی بن جاتے ہیں اور ان کے عزائم کی راہ میں سخت رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں چنانچہ یہ حلقے پھر ان کاموں اور کاموں کے کرنے والوں میں کیڑے نکالنے شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں اپنے طنز و مزاح کا نشانہ بناتے ہیں، عوام میں بے وزن و بے وقعت کرنے کے لئے ان کے کاموں کو نہایت دور ... بیان کرتے ہیں۔ ضرورت پڑے تو ان کی ... اور شرافت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ... مہذب دشنام طرازیوں کی بوچھاڑ کر ... رہتے ہیں۔ عقل و خرد سے انہیں کورا ... ہیں۔ اور جو رطب و یابس چاہتے ہیں ان کی ... منسوب کر دیتے ہیں۔ آج کل تبلیغی جماعت کے ساتھ ایک معروف حلقے کی طرف سے ہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ ان کے لکھنے ... اپنی قلمی جولانیاں اس پر صرف کر رہے ہیں ... اسی حلقے کے ایک بزرگ ترین فرد ... ابھی حال ہی میں تبلیغی جماعت کو اشا...

جمعیتہ علماء اسلام رحیم یارخاں کی سرگرمیاں اہم فیصلے اور قراردادیں

۸، ۹ جون ۱۹۶۳ء کو ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس بمقام رحیم آباد تحصیل صادق آباد ہوا۔ جس میں تین قراردادیں متفقہ طور پر [illegible] اور درج ذیل فیصلہ جات ہوئے۔

(۱) یہ فیصلہ کیا گیا کہ جمعیت باقاعدہ طور پر ضلع میں رسہ گیروں کے خلاف چارہ جوئی کرے (۲) فراہمی سرمایہ کے لئے طے پایا کہ پچاس ہزار روپیہ اس سال جمع کیا جائے اس کی ترتیب یہ ہو گی۔ تحصیل صادق آباد پندرہ ہزار، تحصیل رحیم یارخاں پندرہ ہزار تحصیل خانپور دس ہزار تحصیل لیاقت پور دس ہزار روپیہ، تحصیل صادق آباد کے چندہ کا کام حاجی تاج الدین صاحب اور حاجی محمد مراد کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور تحصیل رحیم یارخاں کا کام مولوی قمرالدین صاحب اور مولوی شریف اللہ صاحب اور جام اللہ ڈیوریا صاحب کے سپرد کیا گیا ہے تحصیل خان پور کا کام میاں سراج احمد صاحب اور مولانا فداء الرحمان صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ تحصیل لیاقت پور کے لئے طے پایا۔ کہ ناظم اعلےٰ ضلعی مناسب افراد کے سپرد یہ کام کرے گا۔ جو افراد اس کام پر تعینات کئے گئے ہیں۔ وہ کام کی سہولت کے لئے مزید جتنے افراد چاہیں اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔ یہ سب افراد اپنی رپورٹ ضلعی ناظم اعلےٰ کو دیں گے۔ ہر پندرہ روز بعد رپورٹ دی جائے گی اور فراہم شدہ رقم ضلعی خازن کے پاس جمع کرائی جائے گی

(۳) خدمت خلق کے لئے طے پایا۔ ہر مقامی جماعت تعلیم بالغاں، دارالمطالعہ کا قیام اور رسہ گیروں کے خلاف عملی جدوجہد یہ تین کام فوری طور پر شروع کرا دے۔ طبی امداد کا شعبہ بعد فراہمی چندہ مشورہ کر کے شروع کیا جائے گا تعلیم بالغاں کے شعبہ کے نصاب کے لئے طے پایا۔ کہ پہلے دعا نماز۔ قرآن مجید ناظرہ اور بعد ازاں تعلیم الاسلام پڑھائی جائے۔

(۴) یہ طے پایا کہ ناظمین کی تربیت گاہ تحصیل وار قائم کی جائے۔ اور مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر ہوئیں۔ تحصیل صادق آباد یکم جولائی ۲، ۳ تحصیل خانپور ۹، ۱۰، ۱۱ جولائی تحصیل رحیم یار خاں ۶، ۷، ۸ جولائی تحصیل لیاقت پور والے ناظمین خانپور بلائے جائیں گے۔ اور طے پایا کہ جملہ امراء بھی اس تربیت میں لازمی شریک ہوں اور نصاب تربیت مندرجہ ذیل عنوانات پر بیان ہو گا

تاریخ جمعیت العلماء اسلام قبل از تقسیم ملک
مولانا غلام ربانی صاحب

تاریخ جمعیت علماء اسلام بعد تقسیم ملک
ڈاکٹر احمد حسن کمال صاحب

علماء کا مقام، قاضی جلیل احمد صاحب

جمعیت علماء اب کیا کرنا چاہتی ہے سردار میر عالم خاں لغاری صاحب

ملک کی موجودہ سیاسی جماعتیں ڈاکٹر احمد حسن کمال

• طے پایا کہ ارکان شوریٰ اور عاملہ ضلعی اپنی اپنی تحصیل میں ان خطابات میں ضرور شرکت کریں ان خطابات کے علاوہ دفتری تربیت کا پروگرام ہو گا جو سردار عالم خاں لغاری تربیت دینگے

• طے پایا کہ ضلع کا سالانہ اجتماع امسال ۴، ۵، ۶۔ اکتوبر مطابق ۱۵، ۱۶، ۱۷ جمادی الاول بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام رحیم یار خاں کیا جائے۔ ناظم اجتماع جام اللہ ڈیوایا صاحب ہوں گے اور مولانا غلام ربانی صاحب خصوصی رہبری اور تعاون فرمادیں گے۔ باقی جملہ تفصیلات کو طے کرنے کے خود مجاز ہوں گے۔

مولانا عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا غلام غوث ہزاروی کو باہر سے دعوت دی جائے گی۔ اجتماع کے مصارف کے لئے پندرہ روز کی منظوری دی گئی جو مندرجہ ذیل ترتیب سے اہل شوریٰ جمع کرا دیں گے وہ خود خود دیں یا کسی سے چندہ جمع کریں ہر ممبر شوریٰ ۱۰۰/۰ روپیہ جمع کرائے گا۔ یہ رقم خازن ضلعی کے پاس ۸ جولائی تک پہنچ جائے گی۔ مولانا عبیداللہ انور صاحب سید گل بادشاہ صاحب اور جناب محمد شاہ صاحب امروٹی کو بھی دعوت دی جائے گی۔

• طے پایا کہ ہفتہ وار اجتماعات میں درس قرآن مجید ہو۔ دعا نماز کی درستگی اگر افراد کم علم ہوں نیز جمعیت سے متعلق مناسب کتاب کی تعلیم اس کے علاوہ۔ وہ ہفتہ کے کام کی سب رفقاء کی رپورٹ اور آئندہ کا پروگرام مرتب کرنا۔ ترجمان اسلام کا خلاصہ ناظم یا کوئی اور صاحب بیان کرے۔

• طے پایا کہ مقامی جمعیتوں کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ خصوصی ملاقاتوں کا پروگرام مرتب کر کے عمل کریں۔ اگر کسی دوسری جماعت کے ساتھی کی ضرورت ہو تو ضلعی دفتر کی معرفت ان کو بلائے ضلع بھر میں جلسوں کا پروگرام طے کر دیا گیا ہے ضلعی دفتر تاریخ مقرر کر کے مقرر کو اطلاع کرے گا۔

• طے پایا کہ کام کو احسن طریق پر منظم کرنے کے لئے ذیلی حلقے قائم کئے جائیں۔ تحصیل صادق آباد اور تحصیل رحیم یارخاں کا ہر مستقل علاقہ یعنی ریلوے لائن سے جانب جنوب ایک حلقہ ہو گا۔ اس کے ناظم جناب مولوی عبدالکریم صاحب ہوں گے۔ اس کا صدر مقام تحصیل صادق آباد ہو گا۔ تحصیل صادق آباد کا غیر مستقل علاقہ کے ناظم مولوی محمد عثمان صاحب ہوں گے۔ اس کا صدر مقام میرے شاہ ہو گا۔ تحصیل رحیم یارخاں غیر مستقل کے ناظم حاجی منظور احمد صاحب ہوں گے۔ ان کا صدر مقام تاج گڑھ ہو گا۔ خان پور تحصیل کا ناظم جناب امیر صاحب مرکزی مقرر فرما دیں کیونکہ حضرت خود موقع پر موجود نہیں۔ ضلعی دفتر کی حیثیت کار رابطہ کے ادارہ کی ہو گی جو کہ مرکز اور ذیلی حلقوں کے درمیان رابطہ ہو گا۔

• تحصیل لیاقت پور کے کام کے لئے طے پایا کہ مولانا عبدالمنان صاحب میر عالم خاں لغاری مولوی عبدالکریم صاحب پر مشتمل ایک وفد وہاں جا کر ایک ہفتہ کا دورہ کرے گا اور وہاں کے کام کی ابتداء کر کے آوے۔ فی الحال تحصیل لیاقت پور کا کام ضلعی دفتر سے منسلک رہے گا۔ یہ وفد ۲۳ جون سے ۲۶ جون تک دورہ کرے گا۔ تفصیلی پروگرام مولوی عبدالکریم صاحب طے کریں گے۔

• طے پایا کہ جلسوں کے پروگراموں میں توسیع ترجمان اسلام کی کوشش کی جائے ابتدائی جمعیتوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہر پڑھا لکھا رکن لازمی طور پر ایک پرچہ خرید کرے

• طے پایا کہ مجلس شوریٰ کا آئندہ اجلاس ۳، ۴۔ اگست کو بمقام بستی موریاں ہو گا۔

دستخط ممبران شوریٰ ضلعی رحیم یارخاں

خان گڑھ میں جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

خان گڑھ جامع مسجد قلعہ والی میں ایک اجتماع ہوا اور باالاتفاق مندرجہ ذیل ارکان کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولانا محمد کلیم اللہ صاحب نائب امیر مولانا قاضی بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت اسلامی، ناظم اعلےٰ جناب ملک قادر بخش صاحب نائب ناظم جناب محمد عبدالرحمٰن صاحب خزانچی جناب خان تاج محمد صاحب جناب محمد عمر اور لئیق الرحمٰن صاحب ممبر سازی کرنے کے لئے مقرر کئے گئے اس اجلاس میں یہ طے پایا کہ آئندہ میٹنگ مسجد فاروقیہ میں ہو گی جس میں مولانا قاضی بشیر احمد صاحب خطاب فرمائینگے

قراردادیں جو مجلس شوریٰ ضلعی میں پاس ہوئیں

جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں کی مجلس شوریٰ کا یہ اجتماع مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان سے جو نقصان ہوا ہے اس پر دلی رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ رب العزت سے دست بدعا ہے کہ کریم آقا ہماری ان غلطیوں اور گناہوں سے درگذر فرمائے جو اس قسم کے عذاب کی آمد کا اصلی موجب بنتے۔ اور یہ اجلاس تمام اہل ملک سے عموماً اور حکومت سے خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ ہم اپنے اعمال میں ایسی تبدیلی پیدا کریں جو کریم آقا کی خوشنودی کا باعث ہو تاکہ ایسے عذابوں سے بچ جائیں۔

(۲) جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں کی مجلس شوریٰ کا یہ اجتماع ملک میں حالیہ فسادات شیعہ سنی پر دلی رنج کا اظہار کرتا ہے کہ ایسے اختلافات ختم فرمادیں، اختلافات حضور اکرم کے روح اقدس کے لئے باعث رنج ہیں۔

جمعیتہ علماء اسلام کچہ کھوہ کی قراردادیں

کل جمعیتہ علماء اسلام کچہ کھوہ کا ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا جس میں عہدیداران اور اراکین جمعیتہ نے شرکت فرمائی جس میں جمعیتہ کی ترقی کے ذرائع پر غور و خوض کرنے کے بعد حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیتہ علماء اسلام کچہ کھوہ کا یہ اجلاس مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی اور مرحومین کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ خاص عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(۲) جمعیتہ علماء اسلام کچہ کھوہ کا یہ اجلاس مغربی پاکستان میں فسادات محرم پر جو شیعہ سنی فرقوں کے درمیان ہوئے یا کروائے گئے انتہائی تشویش کا اظہار کرتا اور ملک و ملت کے لئے نقصان دہ تصور کرتا ہے یہ اجلاس بے گناہ قتل ہونے والے شہیدوں کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جمعیتہ کچہ کھوہ کے زیر اہتمام ایک دینی درس گاہ قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے اللہ تعالیٰ ہمارے اس ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے آمین ثم آمین۔

محمد عبدالغفور ناظم جمعیتہ کچہ کھوہ

فرقہ وارانہ فسادات کی وقتی تحقیقات اور مذمت سے حالات درست نہیں ہو سکتے

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد طوبٰی گیٹ بھکر ضلع میانوالی نے نماز جمعہ سے قبل مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

عاشورہ محرم کے فسادات نے ملک کے لئے خوفناک صورت حال پیدا کر دی ہے ان حالات سے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جانا کوئی دانشمندی نہیں ہے اور فرمایا کہ عوام پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ملک کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنائیں فسادات اب سے پہلے بھی اس نوعیت کے ہوتے رہے ہیں لیکن اس قدر خوفناک صورت کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ اس قسم کے فرقہ وارانہ فسادات کی وقتی تحقیقات اور مذمت سے حالات درست نہیں ہو سکتے اس کے لئے مستقل لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے یہ واقعات اتفاقی نہیں ہیں ان کے مستقل اسباب موجود ہیں جب تک اسباب درست نہیں ہوتے فسادات کا دروازہ بند کرنا مشکل ہے اور اگر ان حالات کے متعلق چشم پوشی سے کام لیا جائے اور کوئی ٹھوس قدم نہ اٹھایا جائے تو ملک و ملت کے لئے نیک فال نہیں ہوگا کسی فرقہ کی حکومت کی طرف سے بے جا رعایت بے اطمینانی کا سبب بن سکتی ہے آپ نے فرمایا کہ مذہبی رسومات ادا کرنے کی ہر فرقہ کو اجازت ہو لیکن کم از کم اس کے لئے حدود کا لحاظ ہونا چاہئے اور خواہ مخواہ دوسرے فرقہ کے لوگوں کی پریشانی کا سامان پیدا کرنا کہاں کا انصاف ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے دورہ کا پروگرام

۱۳ جولائی ۶۳ بروز ہفتہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھکر عوام سے خطاب فرمائیں گے ۱۴- جولائی ۱۹۶۳ء بروز اتوار موضع رضائی شاہ ۱۵ جولائی جھمٹ نشیب ۱۶- جولائی ۱۹۶۳ء کوٹلہ جام ۱۷- جولائی ۱۹۶۳ء گڑولہ تحصیل بھکر، مندرجہ بالا پروگرام حضرت قاضی صاحب مدظلہ کا جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی طرف سے ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی سرگرمیاں
دارالمطالعہ کا قیام

مورخہ ۱۲- محرم الحرام ۱۳۸۳ھ ۱۴ جون ۱۹۶۳ء بروز جمعہ مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ میں بعد از نماز جمعہ زیر صدارت مولانا عبداللطیف صاحب صدر مدرس جامع العلوم عیدگاہ بھکر جمعیۃ علماء اسلام کا ہفت روزہ اجلاس ہوا جس میں جمعیۃ کی توسیع تنظیم کے متعلق غور و خوض کیا گیا جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے دارالمطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں سیاسی مذہبی اخبارات کا انتظام کیا گیا اور جمعیۃ کی ممبر سازی کے کام کو تیز کرنے کے لئے کام تقسیم کیا گیا۔

چک ۱۱/۱۲ ایل علاقہ چیچہ وطنی میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب اور قراردادیں

پچھلے دنوں چک ۱۱/۱۲ ایل چیچہ وطنی ضلع منٹگمری میں اراکین جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا حافظ رشید احمد صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے علماء اسلاف کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور باوجود مشکلات کثیرہ کے ان کا صبر و استقلال کے ساتھ اعلاء کلمۃ اللہ فرمانا اور خدمات دین کی انجام دہی کو بیان فرمایا تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولانا نے خصوصاً امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی خدمات جلیلہ کو سراہا اور ان کا جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنے کو بیان فرمایا جس کے نتیجہ میں اورنگ زیب کے دور کی اسلامی ریاست مسلمانوں کو نصیب ہوئی آخر میں عوام کو "جمعیۃ" کے ساتھ تعاون اور شمولیت کی دعوت دی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست:- استاذ العلماء مخدوم الفضلاء مولانا فضل احمد رائپوری، امیر جناب مولوی حافظ ولی محمد صاحب، ناظم اعلیٰ جناب مولوی رشید احمد صاحب فاضل خیر المدارس ملتان، ناظم چوہدری عبدالرشید خاں صاحب خازن صوفی بشیر احمد صاحب

اراکین مجلس شوریٰ

جناب محترم حافظ فقیر محمد صاحب، جناب چوہدری محمد صدیق صاحب، جناب فقیر محمد صاحب جراح، جناب محترم فتح محمد صاحب مؤذن، جناب حافظ نذیر احمد صاحب۔

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو فوراً بلا تاخیر منسوخ کیا جائے جن کو ہر مکتب فکر کے علماء نے خلاف قرآن و سنت قرار دیا ہے اور اس کو حکومت کی غیر دانشمندانہ فعل قرار دیتا ہے

نیز یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جتنا جلد ہو سکے اسلامی قانون کو نافذ و رائج کرے۔

(۲) دیگر یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری کے قتل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے اور فسادیوں کو عبرت ناک سزا دے۔

موضع بھار کھا کھی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

امیر:- مولانا نبی بخش صاحب نائب امیر ملک منظور احمد صاحب، ناظم اعلیٰ حاجی عبدالواحد صاحب، ناظم میاں رشید احمد صاحب خازن فیض احمد صاحب دوکاندار،

مجلس شوریٰ:- حاجی غلام نبی بخش صاحب ملک غلام رسول صاحب مولانا علی محمد صاحب حافظ غلام مصطفےٰ صاحب، محمد عبداللہ صاحب جام یار محمد صاحب،

خان بیلا میں جمعیۃ کی تشکیل نو

مورخہ ۱۰ جون بروز سوموار ۱۹۶۳ء بموقعہ بزم عاشورہ پر مولانا منظور الٰہی صاحب اور مولانا غلام مجتبےٰ صاحب ناظم اعلیٰ خانپور اور مولانا محمد حنیف صاحب نے تقریر فرمائی اور از سر نو جمعیت العلماء اسلام کو تشکیل دی عہدہ داران حسب ذیل ہیں:-

حافظ سید محمد حسن صاحب امیر جماعت خان بیلا، مولوی نور احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ نائب امیر مولوی غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ عربیہ قادریہ خان بیلا ناظم اعلیٰ سید زاہد حسین زبیری نائب ناظم خان بیلا، سید افضال حسین خازن خان بیلا

مجلس شوریٰ کے رکن درج ذیل ہیں

سید مختار احمد صاحب سید غلام سرور صاحب جعفری سید مہدی حسن صاحب سید انوار احمد صاحب سید بشیر احمد صاحب جعفری سید ارشاد احمد صاحب سید احسان احمد صاحب سید حافظ محمد اسلام صاحب سید ظاہر حسین صاحب

مولانا غلام فرید صاحب امیر جمعیۃ تونسہ کا قابل تقلید اقدام

حضرت مولانا غلام فرید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل تونسہ نے ترجمان اسلام کے دس نئے خریدار مہیا کئے ہیں اگر اسی طرح جماعتی کارکن ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دیں تو ترجمان اسلام کی اشاعت میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے اگر ایک کارکن ایک خریدار پیدا کرے۔ تو کوئی مشکل بات نہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل تونسہ کی سرگرمیاں

وہوا میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک خصوصی اجلاس جناب حضرت مولانا عبدالستار تونسوی کی صدارت میں ہوا جس میں سب کمیٹی تحصیل مقرر کی گئی ممبران کا چناؤ ہوا اور دیگر جماعتی تنظیم کو مضبوط بنانے وغیرہ سے متعلق تجاویز پاس ہوئیں اس کے بعد ایک عام اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی نے تقاریر فرمائی آپ نے دوران تقریر اکابر دیوبند کے کارنامے بیان فرمائے۔ مودودی کے گمراہ عقائد و نظریات سے حکیمانہ انداز میں لوگوں کو روشناس کرایا عوام پر سکہ بند صالحین کی حقیقت منکشف ہوگی مولانا کی تقریر کا بہت اچھا اثر رہا۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سرگرمیاں
کاروائی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا

مورخہ ۲۱ جون بروز بوقت بعد از نماز عصر جمعیت علماء اسلام شہر سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعد ازاں مولوی محمد رفیق ناظم دفتر نے قرآن مجید کی فضیلت کے متعلق احادیث کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

(۱) ایجنڈا کے مطابق ماہ مئی کا حساب آمد و خرچ پیش کیا گیا۔ جو کہ کل آمدن ماہ ہذا ۵۸۲/۸۵ روپیہ اور کل خرچ ۲۳۴/۵۰ روپے ہے۔

(۲) ہفتہ وار اجتماع عام کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر جمعہ کے روز بعد نماز عصر دارالمطالعہ کے سامنے اجتماع عام ہوا کرے گا جس میں درس قرآن و حدیث کا انتظام کیا جائے گا تاکہ عوام کے اخلاق و عقائد درست ہوں اور اصلاح معاشرہ کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

(۳) جمعیۃ کے کام کو وسیع کرنے کے لئے حضرت مفتی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ جمعیۃ کے ہر رکن کو چاہئے کہ وہ پہلے سے زیادہ جمعیۃ کی ترقی میں حصہ ہفتہ وار اجتماع عام میں ہر شخص کوشش کر کے دوسرے افراد کو شرکت کرنے کے لئے لائے نیز فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۱۵ جولائی کے بعد شہر میں حلقہ وار جلسوں کا پروگرام مرتب کیا جائے

(۴) مرزا اکرم بیگ صاحب نائب ناظم کا اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا اور فی الحال نائب ناظم کا عہدہ خالی رہے گا اگر ضرورت محسوس ہوئی تو نائب ناظم کا تقرر کر لیا جائے گا۔

فکر و نظر

احمد حسین کمال

نئی نسل کے لئے ذہنی تلخیاں نہ چھوڑیئے!

اجتماعی زندگی کا یہ خاصہ ہے کہ وہ بالکل ابتدا میں تو کچھ دور تک مکمل اتفاق کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھتی ہے لیکن پھر قدم قدم پر اختلافات نمودار ہونے لگتے ہیں۔ یہ اختلافات فکری و ذہنی بھی ہوتے ہیں۔ تہذیبی و ثقافتی بھی ہوتے ہیں۔ معاشرتی اور تمدنی بھی ہوتے ہیں اور سیاسی و مذہبی بھی ہو سکتے ہیں۔

زندہ قوموں کے ارباب کار ان اختلافات کو اس طرح سمیٹ کر یکجا کر لیا کرتے ہیں کہ قومی تعمیر کے بڑے بڑے کام ان سے لے لئے جاتے ہیں۔ دراصل ایک ایسی قوم جس کے رجحانات میں پختگی عزم باقی ہو۔ وہ خود توانا ہو۔ ایثار و ہمت کے جذبہ سے خالی نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے یہ اختلافات حرکت و عمل کا تازیانہ ثابت ہوتے ہیں اور اسے باہمی مسابقت کے لئے آمادہ کرتے ہیں، وہ قوم کارزارِ حیات میں اپنے حریفوں سے بازی لے جانے کے لئے ہمیشہ برسرپیکار رہی ہے اور یہ اختلافات اس کی زندگی کے متعدد گوشے اور پہلو بن جاتے ہیں۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی بھی اس صفت خاصہ سے جدا نہیں رہ سکتی تھی انہیں بھی جلد ہی اختلافات کی سنگینیوں سے گزرنا پڑا البتہ مسلمانوں کو اس بات میں دیگر قوموں سے ایک امتیاز حاصل ہے اور وہ یہ کہ ان کے اندر اختلافات کا آغاز دیگر قوموں کے برعکس فکر و ذہن کے اختلافات سے نہیں ہوا۔ وہ وحدت عقیدہ کی جس رسی میں بندھے ہوئے تھے اس میں ذہن و فکر کے اختلاف کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ ان کے اندر اختلافات ان کے درمیان ابھرے وہ سب کے سیاسی حکمت عملیوں اور طالع آزمائیوں کا ہی شاخسانہ تھے، اقتدار طلبی کی جنگوں نے انہیں اور گہرا کر دیا تھا۔

علمائے امت، اللہ کی ان پر لاکھ لاکھ رحمتیں نازل ہوں، ان کی نگاہ بصیرت سے یہ بات کبھی اوجھل نہیں ہونے پائی کہ اس قوم کی وحدت ملی اصل، وحدت عقیدہ کی سلامتی میں ہے۔ انھوں نے کبھی یہ برداشت نہیں کیا کہ عقائد کی دیواروں میں کہیں سے کوئی شگاف پڑے اور جس نے بھی یہ شگاف ڈالنے کی جسارت کی انھوں نے اس کا گریبان پکڑنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کیا، خواہ ایسی جسارت کرنے والا شخص کتنا ہی محترم اور کتنا ہی بااثر کیوں نہ تھا دوسرے معاملات میں انہوں نے بخوشی ملایانہ تنگ نظری کے طعن برداشت کئے اور عقائد کی دیوار پر آنچ نہیں آنے دی چنانچہ اس قوم کے بقیہ اختلافات خواہ وہ کتنے ہی شدید کیوں نہ ہوں چونکہ سیاسی حکمت عملیوں اور طالع آزمائیوں کے پیدا کردہ ہیں۔ اس لیے جب کبھی اسے سیاسی اتحاد میسر آیا، سارے اختلافات فوراً دب گئے۔

آج بھی مسلمانوں کا عقیدۂ توحید مسلمانوں کا عقیدۂ رسالت مسلمانوں کا عقیدۂ آخرت اور مسلمانوں کے عقائد دین بے داغ ہیں اور ان میں جو بھی آمیزش کسی طرف سے کی گئی۔ علمائے حق نے کتاب و سنت و عمل سلف صالحین کی چھلنی میں چھان کر اسے علیحدہ کر دیا۔

برصغیر پاک و ہند میں انگریزی اقتدار کے قائم ہوتے ہی مسلمانوں کی زبوں حالی کی اصلاح کے لئے جو درد دلوں میں پیدا ہوا تھا اس نے مختلف افراد کو، مختلف نظریات کے ساتھ قوم مسلم کی خدمت پر آمادہ کیا۔

کسی نے سمجھا کہ اس قوم کی فلاح و بہبود وقت کے اقتدار سے صلح و مفاہمت میں ہے۔ کسی نے خیال کیا کہ مسلمانوں کی بہتری خاموش و غیر جانبدار بن کر زندگی بسر کرنے میں ہے۔ کسی نے ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دی اور رچاہا کہ وقت کے اقتدار سے ٹکراؤ، اور اپنی داستان شہادت صفحۂ عالم پر ثبت کر جاؤ، بعض نے خیال کیا کہ اسلام ایک عالم گیر اور بین ملی مذہب ہے اس لیے خدمت مسلم کا یہ دائرہ ہند تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ بیرون ہند کے مسلمانوں کو بھی اس میں شامل کرنا ضروری ہے۔ بعض نے آزادی و استخلاص وطن و ملت کی جدوجہد کو ہر کوشش پر ترجیح دی اور اسلام و مسلمانوں کے تابناک مستقبل کو اس آئینہ میں دیکھا۔ میں یہاں ان لوگوں کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ جنھوں نے برطانوی اقتدار کی غلامی و کاسہ لیسی کی راہ مسلمانوں میں کھولی کہ یہ گروہ کسی صورت میں ذاتی اغراض کی آلودگیوں سے پاک نہیں تھا اور اس کے پیش نظر قوم و ملت کی خدمت کا کوئی نصب العین نہیں تھا۔ تاہم ایک حلقۂ خیال ایسے لوگوں کا بھی پیدا ہوا۔ اقتدار وقت کی پشت پناہی میں پرورش پاتا رہا اور اس حمایت کی بدولت مسلمانوں کے ملی و جماعتی معاملات پر بُری طرح اثر انداز ہوا۔

خدمتِ مسلم کے عظیم مقصد کی ہم آہنگی کے باوجود فکر و نظر کے یہی وہ متعدد ابتدائی سرچشمے تھے جن سے مسلمانان ہند کے آیندہ سیاسی اقدامات کی سوتیں پھوٹیں اور ان میں نظری و عملی اختلافات نے راہیں نکالیں۔ ساتھ ساتھ انگریزی اقتدار بھی ہمیشہ اس ٹوہ میں لگا رہا کہ وہ کون کون سے گوشے ہیں جن میں گھس کر مسلمانوں کی وحدت ملی کو پاش پاش کیا جا سکتا ہے اور اس اختلاف فکر و نظر کے کس کس حصہ کو اپنے اقتدار کے حق میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ عقیدۂ ایمان کی وحدت پر ضرب لگانے کے لئے نبوت و تجدید کے دعووں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ سیاسی ہم آہنگی تہس نہس کرنے کے لئے نظریاتی مسائل پیدا کئے گئے اور انہیں خوب ہوا دی گئی ملی تعمیر و ترقی کے لیے سعی و کوششوں سے زیادہ خیالی نقشے ترتیب دیے گئے اور ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ مختلف الخیال مسلمان قائدین و مفکرین کسی ایک پروگرام پر متفق نہ ہونے پائیں۔

حالانکہ غلامی و زوال کی اس ایک صدی میں یہ قوم اس اعتبار سے ہرگز محروم نہیں تھی کہ اس کے اندر قحط الرجال رہا ہو۔ مولانا قاسم نانوتوی سے لے کر شیخ الہند، ابوالکلام، حسین احمد مدنی اور شبیر احمد مرحوم تک ایک طرف اور سرسید سے لے کر مولانا محمد علی۔ اقبال اور مسٹر جناح تک، بڑے بڑے جبال علم و فضل صاحب فکر و بصیرت، مردان عزم و ہمت۔ شناوران بحر سیاست و حکمت اس کے اندر پیدا ہوئے اور اپنا بے داغ سیرت اور بے عیب کردار کے نقوش باقی چھوڑ گئے۔

لیکن اسے بدنصیبی کہیے۔ اتفاقات زمانہ بتائیے تاریخی عمل کا تقاضہ سمجھیے یا اغیار کی کوشش در وان پردہ کی کرشمہ کاری جانیے کہ ان سب کا میدانِ عمل ایک نہ تھا۔ زاویہ نگاہ یکساں نہ تھا، اگرچہ مقصد ملی ایک تھا۔

ان میں سے جن لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمسایہ اقوام کے ساتھ روادارانہ نقطۂ نگاہ اپنایا ان کی بات کو عوام میں بار نہ پانے دینے کی ہر امکانی کوشش کی گئی اور جن لوگوں نے مسلمانوں کی جداگانہ قومی انفرادیت پر زور دیا۔ ان کی بات کو شکوک و بے اعتنائی کے گرد و غبار سے پاک و صاف نہیں ہونے دیا گیا۔ حالانکہ ان دونوں کے درمیان بعد و فاصلہ بہت ہی کم تھا۔

بہر حال یہ اختلاف فکر و نظر ناگزیر تھا اور مسلمانوں کو اس کے سایہ میں اپنا عہد غلامی گذارنا پڑا۔ اس عہد کے تقاضوں میں یہ بات بدرجہ مجبوری شامل کرنی پڑی تھی کہ ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کی مخالفت بشدت کی جائے۔ اور کوئی طریقہ ایسا نہ چھوڑا جائے جس سے فریق مخالف کو اپنا اثر و رسوخ عوام میں جمانے کا موقعہ مل جائے مشترک دشمن نے اپنے پروردہ گروہ کے ذریعہ اس تخالف سیاسی کو ذہنیات تک پہنچایا، اس میں ہر قسم کا جھوٹ سچ ملایا اور بدگمانیوں اور بداعتمادیوں کی عام فضا پیدا کی۔ موجودہ نسل کو ان ذہنی کدورتوں کے درمیان اپنی پوری زندگی بسر کرنا پڑی۔ یہ نسل اپنا عہد ختم کر رہی ہے وہ اکابر و اعاظم جنھیں اس تلخ فضا میں۔ کاروانِ ملت کی رہنمائی کرنا پڑی تھی۔ ایک ایک کر کے رخصت ہو چکے ہیں۔ نئی نسل اپنے اسلاف کے ورثہ کا بوجھ اٹھا کر۔ اپنا سفر شروع کرنے والی ہے۔ کیا اس کے لئے یہ درست ہوگا کہ وہ بھی ماضی کی ان تلخیوں کو لے کر آگے بڑھے سیاسی اختلافات کی وہ تعبیرات جو عہد غلامی کی مجبوریوں نے رقم کر دیں۔ جن کا بیشتر حصہ ایک دوسرے پر الزام تراشیوں سے مملو ہے جنھیں محض وقت کے سیاسی مفکرات نے گھڑا اور پھیلایا دنئی نسل انہیں ہی اپنا تاریخی سرمایہ قرار دے۔ ایک طرف سے اسے بتایا جائے کہ فلاں فلاں نامور افراد اور گروہ انگریزی اقتدار کے ہاتھوں کا کھلونا تھے دوسری جانب سے اُسے یہ سمجھایا جائے کہ فلاں فلاں علم و فضل کے حامل افراد اور گروہ ہندوؤں کے ساختہ و پرداختہ تھے اور ایک صدی کی پوری تاریخی جدوجہد کا دامن یا انگریز سے جوڑ دیا جائے یا ہندو سے۔ تو کیا نئی نسل اپنے اس ماضی سے مایوس و بیزار نہیں ہو جائے گی۔ اگر بالفرض کسی ایک آدھ شخصیت کو اتنا اونچا کر بھی دیا

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

فکر و نظر

(بقیہ صفحہ)

جائے کہ اس کی ذات پر کوئی دھبہ نہ لگنے پائے تو پھر بھی من حیث المجموع نئی نسل ماضی سے کیا درس حیات حاصل کرسکتی ہے سوائے اس کے کہ اس ایک شخصیت کو مافوق الفطرت سمجھ کر اس کی پرستش کرنے لگ جائے۔

وہ ایک طرف ان بزرگ ترین افراد کے علم وفضل، صلاح وتقوی، دانش وبصیرت کی داستانیں پڑھے گی اور دوسری طرف ان کے فکر ونظر کی یہ بے مائگی بھی دیکھے گی کہ کوئی تو ان سے ہندوؤں کا آلۂ کار ہے تو کوئی انگریز کا اور ساتھ ہی ساتھ ان اخباری وتشہیری الزام تراشیوں کو ایک حقیقت واقعہ سمجھے گی۔ جنہیں سیاسی ضروریات نے جنم دیا تھا۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ مستقبل کے لئے اپنے ورثہ سے وہ ایثار وقربانی یک جہتی وہم آہنگی اور جہد وعمل کے ولولے اور محرکات کس طرح حاصل کرسکے گی۔ اور کیوں نہ وہ یا تو انتشار وتشتت کا شکار بن جائے گی یا غیروں سے اور غیروں کے اکابر واعاظم سے اپنے لیے روشنی فکر وعمل مستعار مانگے گی۔ ذرا غور کیجئے۔ تو یہ صورت حال اب پیش آنا شروع ہوچکی ہے۔

حالانکہ ہمارے یہ بزرگ اسلاف جنہوں نے ایک صدی تک ہمارے لئے فکر وعمل کے بے شمار سامان فراہم کئے اگر ان کی عظمت واہمیت کو نہ مٹایا جاتے تو نئی نسل ان کے بے داغ اخلاق وکردار سے۔ بے مثال علم وفضل سے بے نظیر صلاح وتقوی سے بے مثل اخلاص وایثار سے بے مثال علم وفضل سے، بے نظیر صلاح وتقوی سے بے مثل خلاص وایثار سے اور ناقابل شکست عزم وہمت کی زندگیوں سے اپنے حال ومستقبل کو سنوارنے کا بہترین کام لے سکتی ہے۔ اسے کوئی ضرورت نہیں رہتی کہ وہ اپنے سے باہر کسی کو تقلید ونمونہ کے لئے دیکھے اور اس کے نقش قدم پر چلے۔

اختلافات کا وہ دور عہد غلامی کے ساتھ ساتھ بیت گیا۔ وقت نے ان اختلافات کو خواہ کوئی رنگ بھی دے دیا ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ سارے اختلافات چند ذہنی نقشوں کے اختلافات تھے۔ جب ایک ذہنی نقشہ عملاً قائم ہوگیا تو وہ تمام اختلافات بھی بے حقیقت ہوگئے۔ ان کے ساتھ ساتھ جو تلخیاں اور کدورتیں پیدا ہوئیں تھیں انہیں بھی نابود ہو جانا چاہئے دیانتدارانہ تاریخی کشمکش سے زیادہ انہیں اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ اور اس صدی کے ان سارے اختلافات کے درمیان حسن تاویل کے ساتھ تطبیق دے لینی چاہیے ایسا کافی مواد ہماری قومی تاریخ کے اندر موجود ہے جسے بنیاد بنا کر ہم اتفاق کی صورتوں کو اختلاف کی صورتوں پر غالب لا سکتے ہیں۔ اور نئی نسل کو ایک مشترکہ میراث حوالے کر سکتے ہیں۔ وگرنہ فریقین کی طرف سے اب بھی سیاسی مواقف کی جداگانہ وتنگ نظرانہ تعبیر وتوضیح کی کوششیں اور گزشتہ دور کی گرد آلود مسموم سیاسی فضا کو ملی تاریخ کی بنیاد قرار دینا۔ آئندہ نسلوں کے حق میں عداوت عظیم سے کم نہیں ہے۔ اس سے ان کا قومی وملی ارتقا قطعی رک جائے گا۔ وہ مدت ہائے دراز تک تذبذب واضطراب میں مبتلا رہیں گی۔ روز بروز ان کی مایوسیوں وبے اعتمادیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا اور ہوسکتا ہے کہ مبادا اس اضطراب وتذبذب کی بدولت وہ کسی وقت خدانخواستہ اپنا ملی وجود نہ کھو بیٹھیں کہ

"ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

سرگودھا میں جمعیتہ علماء اسلام کے دارالمطالعہ کی کامیابی

سرگودھا میں جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام پندرہ روز ہوئے دارالمطالعہ کا افتتاح قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا۔ الحمد للہ دارالمطالعہ ہر حال میں کامیاب رہا۔ پندرہ روز میں مطالعہ کرنے والوں کی تعداد بارہ صد سے زائد ہے عوام بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ خداوند تعالی مزید ترقی عطا فرمائے آمین)

(نوٹ) حضرت مفتی صاحب کی ہدایت پر دارالمطالعہ میں ایک رجسٹر رکھا گیا ہے جس پر مطالعہ کرنے والے دستخط کرتے ہیں۔

سرگودھا میں ہفتہ وار اجتماع عام

جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا کے دارالمطالعہ واقع عیدگاہ روڈ بلاک ۱۵ کے سامنے ہر جمعہ کو بعد از نماز عصر اجتماع ہوا کرے گا جس میں درس قرآن وحدیث کا انتظام کیا گیا ہے۔ عوام سے درخواست ہے کہ شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

بقیہ: شذرات

کچھ مدت ہوئی کہ ایک صاحب طرار قلم کار نے بے شمار شریفانہ مغلظات سے انہیں نوازا تھا حال ہی میں بطور ناصح ومشفق کے تبلیغی جماعت کے اختیار کردہ بعض الفاظ کو انہوں نے ہدف تنبیہ بنایا ہے۔

شاید تبلیغ کے لئے گشت پر نکلنے کو اس جماعت کے مقرر ہجرت سے تعبیر کر لیا کرتے ہیں، اور اس میں اللہ کی نصرت کے شامل ہونے کی توقع کا بھی اظہار کر دیتے ہیں چنانچہ بعض دوررس نگاہوں نے ہجرت ونصرت کے الفاظ کا یہ استعمال نادرست دیکھا ہے اور فرمایا ہے کہ اصطلاح شریعت میں جن حالات کے ساتھ ان الفاظ کا استعمال ہوا ہے ان حالات کے سوا دوسرے حالات پر تبلیغی جماعت کی طرف سے ہجرت ونصرت، وغیرہ الفاظ کا استعمال نہیں ہونا چاہئے حالانکہ یہ معترض وہ لوگ ہیں جنہوں نے الیکشنی ہنگاموں پر "جہاد" کی اصطلاح کا برملا اور بیبا کانہ استعمال کیا ہے، جو جمہوریت وپارلیمانی نظام حکومت پر اسلامی نظام حکومت کا اطلاق بڑی آزادی کے ساتھ کر جاتے ہیں جنہوں نے دین کی ایک ایک اصطلاح کو موجودہ عہد کے سیاسی وتمدنی مظاہر پر نفیاً یا اثباتاً بڑے دھڑلے کے ساتھ چسپاں کیا ہے۔ کاش تبلیغی جماعت کے "چاند" پر جس "داغ" کی نشاندہی انہوں نے فرمائی ہے وہ اپنے "خورشید" پر گرد آلود بادلوں کی اس "تہ" کو بھی دیکھ سکتے جو روز بروز دبیز تر ہوتی جارہی ہے (ک)

ضروری اطلاع

مدرسہ عربیہ فیض الاسلام ڈھاب سنتیکا کا اہتمام حضرت مولانا مولوی نیاز احمد صاحب مہتمم جامع العلوم عیدگاہ ضلع بہاول نگر کے سپرد کر دیا گیا ہے حضرت مولانا موصوف کے معاون کار حضرت مولانا ولی محمد صاحب صدر مدرس ومولانا غلام فرید صاحب ہیں۔

منجانب شعبہ نشر واشاعت
مدرسہ فیض الاسلام ڈھاب سنتیکا
ضلع بہاولنگر

مدرسہ احرار الاسلام ملتان کا کوئی سفیر نہیں
ایک ضروری اعلان

جملہ معاونین مدرسہ احرار الاسلام ملتان کو مطلع اور متنبہ کیا جاتا ہے کہ ایک لڑکا جس کا اصلی نام کشمیری ہے جو علاقہ دوات بالا ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے لیکن وہ مختلف مقامات پر کہیں عبداللہ اور کہیں کچھ اور نام بدل بدل کر اپنے کو مدرسہ احرار الاسلام ملتان کا سفیر ظاہر کرکے مدرسہ کے لئے اپنا ایک نائب بھی مقرر کر رکھا ہے!

اس کا حلیہ حسب ذیل ہے رنگ گورا۔ سر میں گنجے پن سے بال اڑے ہوئے۔ سرخی مائل بھوری چھوٹی سی ڈاڑھی منہ اور بدن پر کثرت سے نسوار کی تل ہیں / ابتدائی فارسی۔ عربی پڑھی ہوئی ہے اور ایک مدت سے آوارہ پھر رہا ہے کئی جگہ اپنے کو حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا قریبی رشتہ دار ظاہر کرکے بھی لوگوں کو دھوکا دے کر پیسے بٹور چکا ہے۔ اس طرح اب تک سینکڑوں روپے وصول کر چکا ہے اس سلسلہ میں مختلف مقامات سے معتبر تحریری ثبوت کے ساتھ مسلسل اطلاعات وصول ہو رہی ہیں۔ درحقیقت اس نے خاص حیلہ کے ساتھ مدرسہ کی دو رسید بکیں چرا کر اور مہتمم مدرسہ کے نام کی جعلی مہریں بنوا کر یہ کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ ورنہ مدرسہ کی طرف سے آج تک کوئی سفیر مقرر نہیں کیا گیا۔ یہ شخص بالکل جھوٹا، چرب زبان، اور فریبی ہے لہذا تمام دوستوں کو باخبر کیا جاتا ہے کہ اس کو جہاں ملے قابو کرکے فوراً پولیس کے حوالہ کریں اس کا مدرسہ یا حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ اس پر یا اس کے کسی ساتھی پر ہرگز اعتبار نہ کیا جائے۔ اس کو دی گئی رقوم کا مدرسہ ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ والسلام

المعلن، حافظ سید عطاء المہیمن بخاری

دفتر مدرسہ احرار الاسلام ۲۳/۳۔
کوٹ تغلق شاہ۔ ملتان شہر

سکھر میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ ملنے کا

پتہ

دفتر جمعیتہ علماء اسلام تاج ہوٹل

گھنٹہ گھر۔ سکھر

اگر تم نے سودی کاروبار ترک نہ کیا۔ تو تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان دیا جاتا ہے

(حضرت مولٰنا مفتی محمود صاحب کی تقریر کا بقیہ)

تو آج یہ حالات ملک کے نہ ہوتے۔ برسر اقتدار طبقہ کی داخلی و خارجہ غلط پالیسیوں کی بدولت آج ملک گرداب میں پھنس گیا ہے۔ اندرونی خلفشار مشرقی و مغربی بازاروں کی باہمی آویزش۔ مہاجر و مقامی کی باہمی جنگ اور ان کے مسائل کا آج تک لاینحل رہنا۔ سیاسی تکدر۔ بجنگ نرگری مذہبی منافرت۔ رشوت ستانی۔ زمینداروں اور مزارعین کی چپقلش۔ کارخانہ داروں اور مزدوروں کی روزمرہ کی مخالفتیں اور ان کے مسائل کا کوئی حل تجویز نہ کرنا سرکاری ملازمین اور عوام میں باہمی ربط کا فقدان وغیرہ اور ملک کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں ہم آل تک ہماری یہ حکومتیں ان مسائل کو بجائے سلجھانے کے الجھاتی رہیں۔

اب جب ملک کو اپنے ہاتھوں تدبر اور خلوص کے فقدان کی وجہ سے تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا۔ تو اس کو بچانے کے لئے دس کروڑ کا اضافہ کر کے یہ سمجھ لینا کہ اس طرح ہم ملک کو اپنے اردگرد کے دشمنوں سے بچا لیں گے جنت الحمقاء میں بسنے کے سوا کچھ نہیں ملک کے بچاؤ کا واحد حل یہ ہے کہ یہاں جمہوری اقدار کا احیاء کیا جائے۔ عوام کے مسائل کو خلوص سے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ذاتی مفادات اور راحت و آرام کو خیرباد کہہ کر ملک کی خدمت کی جاوے عوام کو متحد کریں پھر دیکھیں کہ ملک کس طرح ترقی کرتا ہے۔

اسلامی حیثیت اسلامی لحاظ سے یہ بجٹ بالکل کوئی حیثیت نہیں رکھتا اگر اس بجٹ کو لادینی ملک کا بجٹ قرار دیا جائے تو بالکل بجا ہوگا۔

وزیر خزانہ نے اس خیال کو دل میں لانے کی ضرورت تک محسوس نہیں کی۔ کہ میں کسی اسلامی مملکت کی ضروریات کا بجٹ پیش کر رہا ہوں! کامل لادینی شعور کے تحت انہوں نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ دیگر مشروبات پر ٹیکس لگانا اور شراب کو نظرانداز کرنا کس ذہن کی غمازی کرتا ہے۔

شراب کے سلسلہ میں یہ وسعت اور فراخدلی جو ہماری حکومت کا شیوہ رہا ہے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کیا یہ وہ پاکستان ہے جسے لا الٰہ الا اللہ کے نام سے حاصل کیا تھا۔؟ پی۔ آئی۔ اے کے محکمہ کی طرف سے مسافروں کو شراب مہیا کی جاتی ہے۔ لطف یہ ہے کہ فسٹ کلاس کے مسافروں کو مفت پیش کی جاتی ہے۔ اور محکمہ کی طرف سے ایک چھپی ہوئی فہرست ہر مسافر کے سامنے رکھی جاتی ہے جس میں آٹھ قسم کی شرابوں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ مسافر سے بطور تواضع یہ پوچھا جاتا ہے کہ کونسی چاہیے؟

ارباب حکومت بتائیں کہ وزیر صاحبان خود سفر کرتے وقت یہ نظارہ دیکھتے ہیں۔ کیا ان کی غیرت ایمانی مر چکی ہے۔ انہوں نے پاکستانی مسلمانوں کو بے غیرت سمجھ رکھا ہے۔

علاوہ ازیں اس ملک کا پورا اقتصادی نظام سود کی بنیادوں پر قائم ہے۔ جس کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

وان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ (ترجمہ) اگر تم نے سودی کاروبار ترک نہ کیا، تو تمہیں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان دیا جاتا ہے۔

جس ملک کے بجٹ کا دارومدار زیادہ تر سود کی رقم اور قرضہ جات پر ہو۔ اور جس ملک کا اقتصادی ڈھانچہ سود کی بنیادوں پر استوار ہو۔ بالفاظ دیگر جس ملک میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پاک سے جنگ جاری ہو اس ملک کو کس طرح اسلامی ملک کہا جا سکتا ہے

قول و عمل کا یہ تضاد اللہ تعالےٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔ یاد رکھیں اللہ تعالےٰ کا واضح فیصلہ ہے کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ کے غضب کو دعوت دینے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے۔ کہ تم کہتے کچھ ہو اور کرتے کچھ ہو۔"

یہاں اسلامی قانون کے نفاذ کی بھی رٹ لگائی جاتی ہے۔ کیا اس بجٹ میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے معاشرہ کی ذہنی تربیت کے لئے کوئی رقم مخصوص کی گئی ہے

معاشرہ میں بے حیائی۔ عریانی۔ فحاشی اور مغربی تہذیب جیسے مسموم جراثیم پیدا کئے جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ اسلامی ثقافت کے نام سے کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے تو رقم مخصوص کی جا سکتی ہے لیکن معاشرہ میں اسلامی اخلاق پیدا کرنے کے لئے رقم مخصوص کرنے کو ضروری نہیں سمجھا گیا۔ اگر معاشرہ کا یہی حال رہا۔ اور ہماری گورنمنٹ اسی راستہ پر ملک کو لے جاتی رہی۔ تو وہ دن دور نہیں کہ یہ مسلمان دین سے بیزار ہو کر اسلامی قانون کے نفاذ سے انکار کر دیں گے اور اس ملک کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ درحقیقت ہماری حکومت اسلامی قانون کے اجراء میں ہی مخلص نہیں ہے۔ ورنہ آج تک اس کے لئے کوئی عملی اقدام کیوں نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ الٹا اسلامی قانون کی رکاوٹ کے لئے راستے ہموار کئے جا رہے ہیں۔ ایڈوائزری کونسل نے آج تک اسمبلی میں کوئی رپورٹ پیش نہیں کی اور نہ ہی ایڈوائزری کونسل کے ارکان کی نامزدگی اس بنیاد پر ہوئی ہے۔ کہ یہاں اسلامی قوانین کے اجراء کی صورت پیدا ہو۔ بلکہ حقیقت میں اس سے مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا ہی مقصود تھا۔ اس لئے ملک بھر میں اس کام کے لئے انتہائی ناموزوں شخصیتوں کو مقرر کیا گیا۔ ملک میں ان پر عدم اعتماد کا اظہار کیا جاتا ہے

(باقی)

خوش خبری

مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رجسٹرڈ، ہارون آباد کا تعلیمی تبلیغی پروگرام۔

الحمد للہ کہ اس سال۔ اس دینی علمی ادارہ نے جہاں اعلیٰ تعلیمی انتظام کے لئے حضرت مولانا غلام محمد صاحب تلمیذ خاص حضرت شیخ الہند و استاد محدث وقت امیر جمعیۃ العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی خدمات حاصل کی ہیں ساتھ ہی تبلیغ کے لئے علاقہ بہاولپور کے مشہور خوش بیان مقرر مولانا قمر الدین صاحب سابق صدر مبلغ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کی خدمات بھی حاصل کر لی ہیں اور مولانا موصوف نے ہارون آباد میں رہائش اختیار کر لی ہے۔ حضرت مولانا قمر الدین صاحب کے وعظ کے خواہش مند حضرات اب مدرسہ ہذا سے رجوع کریں۔

محمد اشرف مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس ہارون آباد ضلع بہاولنگر

بقیہ مراسلات

چونکہ اب مودودی صاحب کی گمراہیوں کی حقیقت واضح ہو گئی ہے اس لیے میں اس جماعت سے قطع تعلق کرتا ہوں۔ اب میں جمعیۃ علماء اسلام کا کام کروں گا۔

پہنچی تو انہوں نے حافظ اللہ بخش صاحب سابق ناظم جماعت اسلامی کو پیغام بھیجا کہ آپ یہ خرابیاں کیوں کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شکارپوری مودودیوں کو اپنے ناظم کا بہت رنج و غم ہے اور عنقریب ان کی حقیقت کھل جائے گی۔ جو مخلص مسلمان ناعلمی کے وجہ سے نام نہاد مودودی جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ علیحدہ ہو جائیں گے۔

احقر مولوی عبدالحق مدرس مدرسہ عربیہ دار الفیوض رستم خازن جمعیۃ علماء اسلام رستم

یاد رہے کہ خان گڑھ جماعت اسلامی کے صدر جناب مولانا قاضی بشیر احمد صاحب نے نام نہاد اسلامی جماعت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اب مولانا جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کے نائب صدر منتخب ہوئے ہیں چنانچہ مولانا موصوف نے بڑی سرگرمی سے جمعیۃ علماء اسلام کا کام شروع کر دیا ہے۔ مولانا نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی وہ واحد جماعت ہے۔ صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔

بنوں شہر میں

ترجمان اسلام و خدام الدین۔

ملنے کا پتہ

مولانا عبدالقیوم صاحب امام مسجد حقنواز منڈی بنگلہ ال

گھر پر پہنچانے کا خاص انتظام ہے

بوریوالہ میں

خدام الدین - ترجمان اسلام - پیام اسلام اور چٹان

ہر ہفتہ

جناب رشید احمد محمد اعظم صاحبان، ایجنٹ اخبارات

سے حاصل کریں

Phone No · 67715

Regd. L. No. 7122

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol. No. 6 || 28TH JUNE, 1963: 6 SAFAR-UL-MUZAFFAR 1383 HIJRI || No: 24

صوبائی اسمبلی میں

ریلوے بجٹ پر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریر کا خلاصہ

صوبائی اسمبلی میں حضرت مولانا نے ریلوے بجٹ پر بحث کرتے ہوئے فرمایا۔ ریلوے منسٹر عبدالوحید خاں صاحب ان چند وزیروں میں سے ہیں جو بہتر کام کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں چنانچہ محکمہ ریلوے میں چند اصلاحات کی گئی ہیں جو قابل تعریف ہیں۔ بجٹ انھوں نے محنت سے تیار کیا ہے۔ لیکن محکمہ والے اتنے شکریے کے مستحق نہیں ہیں جتنا کہ وزیر صاحب نے ادا کیا ہے۔ اس بجٹ میں عام ریلوے کا روبار میں مندرجہ ذیل خامیاں قابل توجہ ہیں۔

(۱) محکمہ نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی رقم غیر ممالک کو سود میں دی ہے اور پانچ کروڑ صوبائی اور مرکزی حکومت کو سود میں ادا کی ہے۔ سودی رقوم سے محکمہ کا روبار چلانا پھر منافع اور بچت کا تذکرہ کرنا مضحکہ خیز ہے حکومت اور پھر اس کے ایک محکمے کے درمیان سودی لین بے مروتی کا بدترین مظاہرہ ہے۔ سود کا ذکر کرتے وقت افسوس ہے کہ ایک مسلمان کی طرح اظہار ندامت بھی نہیں کیا گیا۔

(۲) ریلوے کی آمدنی میں دو طرح کی بچت ہو سکتی ہے۔ تین تین چار چار ہزار روپے کی تنخواہ والوں کو توسیع نہ دے کر یا افسران سپیشل ڈیوٹی کی حیثیت سے نہ لگا کر پانچ سو روپیہ ماہوار پر ٹرینڈ نوجوانوں کو بھرتی کیا جا سکتا ہے۔

(۳) جب محکمہ باہر سے کوئی مال منگوانے کے لئے کسی نمونہ کو پاس کرتا ہے۔ پاس کر کے اس کے خریدنے کے لئے کسی افسر کو جرمنی یا فرانس بھیجتا ہے تو وہ افسر اپنا کمیشن مقرر کرا کر اور مال خرید کر واپس آ جائے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد بیوی بچوں سمیت علاج کے بہانے پھر وہاں جا کر گاچھرے اڑائے کمیشن وصول کرے اور موٹر لے کر واپس آ جائے۔ اس طرح بلا وجہ محکمہ کو لاکھوں کا نقصان پہنچاتا ہے۔ موجودہ جنرل مینیجر صاحب نے اس کے خلاف کر کے اور کمیشن کی رقم قیمت میں مجرا کرا کر اچھی مثال قائم کی ہے۔

(۴) محترم وزیر صاحب نے تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں پنکھے لگانے کا ذکر فرمایا ہے مگر پشاور تا لاہور پسینجر گاڑی کے انٹر کلاس کے ڈبوں میں بھی پنکھے نہیں ہیں۔ عام گاڑیوں میں سیکنڈ کلاس میں بیت الخلا کے اندر کماڈ اور پانی دور دور ہیں۔ اگر پاس لوٹا نہ ہو تو پتلون ناپاک ہونے سے بچ نہیں سکتی۔ اس ملک میں دیسی طرز کے انتظامات ہونے ضروری ہیں۔

(۵) ایک محترمہ نے مطالبہ کیا تھا کہ زنانہ ڈبوں میں اضافہ کیا جائے میں اس کی تائید کرتا ہوں اس سے ڈبے بڑھ جائیں مگر عورتوں کو مردوں کے ڈبوں میں بیٹھنے کی ممانعت کر دی جائے کیونکہ ایک عورت ایک بچہ دائیں طرف اور ایک بائیں طرف لگا کر وہ پانچ آدمی کی سیٹ پر قبضہ کر کے مردوں کے لئے باعث تکلیف بنتی ہے۔

(۶) گاڑیوں میں چڑھنے اور اترنے کی تکلیف ابھی اسی طرح ہے۔ اگر ریلوے وزیر یہ حالت دیکھنا چاہیں تو کسی میل گاڑی کے ٹائم میں سٹیشن جا کر تماشا دیکھیں۔

(۷) برانچ لائنوں پر خصوصاً گاڑیاں دس دس گھنٹے تک لیٹ ہو جاتی ہیں لاہور تا وزیر آباد براستہ نارووال دس جون کو گاڑی چار گھنٹہ لیٹ تھی۔

(۸) بڑے افسروں کے لئے بنگلے کوٹھیاں۔ ایئر کنڈیشن اور ہر طرح کا سامان آرام میسر ہے لیکن کم درجہ کے ملازمین کے لئے پوری سہولتیں مہیا نہیں ہیں ان کی تنخواہ میں دس فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی بیس فیصدی مہنگائی ہو گئی ہے جس سے الٹا مزدور دس فیصدی خسارہ میں ہو گیا ہے۔

(۹) سب سے بڑی افسوس کی بات یہ ہے کہ تقریباً پچاس کروڑ سے بجٹ میں ریلوے سٹیشنوں پر گاڑی کے مسافروں کے لئے نماز کا ابتک کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ محترم ریلوے منسٹر نے زبانی مجھ سے وعدہ بھی کیا تھا لیکن اب تک ایسا نہیں ہوا۔

(۱۰) ہر بڑے اسٹیشن پر اس کے لئے پانی کی بہت سی ٹونٹیاں ہونی چاہئیں۔ اور گاڑی کو دس پندرہ منٹ زیادہ ٹھہرایا جائے تاکہ مقررہ جگہ پر مسافر اطمینان سے نماز ادا کر سکیں۔

(۱۱) ایک اور بڑی کمی یہ ہے کہ ابھی تک ہمارا محکمہ خود کفیل نہیں ہوا اور وہ ریل کے ڈبے اور دوسرا سامان باہر سے منگواتا ہے۔ چاہیئے یہ تھا کہ سولہ سالوں میں تمام ضروری سامان ہمارے ورکشاپوں میں تیار ہوتا۔

ضروری اعلان

ہمارے جامعہ میں موسم گرما کی تعطیلات ہو گئی ہیں اور ۱۵ جولائی تک تعطیل رہے گی۔ بندہ ان ایام میں تبلیغی دورہ کرنا چاہتا ہے۔ جہاں کہیں رد مرزائیت وغیرہ کی ضرورت ہو بندہ کی خدمات حاضر ہیں۔

احقر منظور احمد۔ چنیوٹ

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سیلاب زدگان کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کے نام

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی شاخوں اور ارکان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے جہاں امدادی رقوم جمع کی جائیں وہ تمام رقوم مرکزی دفتر میں ارسال کریں اس کام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی رسید بکوں پر کام کیا جا سکتا ہے۔ علیحدہ رسید بکوں کا ہونا ضروری نہیں۔ اور جن دوستوں کو ضرورت ہو وہ مرکز سے رسید بکیں منگا سکتے ہیں۔

(مولانا) غلام غوث ہزاروی۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

سہ روزہ سیرت کانفرنس بفہ ہزارہ

سیرت النبی کمیٹی بفہ نے آقائے نامدار سرکار کائنات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر چوک بازار بفہ میں ۲۴۔۲۵۔۲۶ راگست ۱۹۶۳ء کو عظیم الشان کانفرنس منعقد کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ جس میں پاکستان بھر کے جید و بلند پایہ علماء کرام و شعراء شرکت فرما رہے ہیں۔ جن علماء کرام و شعراء سے تاحال ہماری دعوت قبول فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ان کے علاوہ علماء کرام بھی مدعو ہیں جن کے تاحال جواب نہیں آتے ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد جواب دیں تاکہ پوسٹر وغیرہ شائع ہو سکیں۔

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ ممبر صوبائی اسمبلی۔ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب پروفیسر حضرت مولانا عبدالحنان صاحب۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب مانسہرہ۔ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب پروفیسر مانسہرہ۔ حضرت مولانا عبدالودود صاحب بفہ۔ حضرت مولانا سید محمد صاحب بفہ۔ جناب امین گیلانی صاحب شیخو پورہ۔ جناب علی حیدر جوشی مردان۔ جناب مہر عبدالرحیم جوہر جہلم

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ء

العلماء ورثة الانبياء (الحديث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۔ ۲ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء ○ نمبر (۱۲)

خریداری نمبر ۲۰۸۴۳

جناب خواجہ فیروزالدین صاحب مہتمم دارالمطالعہ

یادگار شہیدان ختم نبوت کاہنہ نو

ضلع لاہور

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا قومی اسمبلی میں ترمیمی نوٹس

ڈھاکہ. قومی اسمبلی میں دستور پاکستان میں ترمیم کا بل پیش ہوا ہے اسمیں مندرجہ ذیل جزوی ترامیم پیش کرنے کا نوٹس حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی (قائد جمعیۃ علماء اسلام) نے دیا ہے۔

(۱) دفعہ ۱/۶ کے ضمنی متن کی شق ب و ج کو حذف کیا جائے۔

(اگر یہ حذف نہ کیا گیا تو یہ جمہوریت کے مخالف قوانین کو باقی رکھنے کی کوشش ہوگی۔)

۲۔ بنیادی حقوق کے گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ کے عنوان کے تحت (۴) میں تین مہینے کی جگہ "ایک ماہ" کا لفظ قائم کیا جائے۔

(۳) غلامی اور بیگار کی ممانعت کے (۱) میں کسی شخص کی بجائے "کسی شہری" کا لفظ قائم کیا جائے۔

(۴) مذہب کی آزادی کے عنوان کے تحت عنا کسی مذہب کا اقرار اور مذہبی اداروں کا انتظام کرنے کی آزادی کے ضمن (الف) کے آخر میں یہ فقرہ قائم کیا جائے" الا کہ کسی مسلمان کے ارتداد اور اس کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۵) تعلیمی اداروں کے متعلق مذہب کے سلسلہ تحفظات کے عنوان کے تحت ضمن (۲) کی جگہ یہ عبارت قائم کی جائے "کسی تعلیمی ادارے میں خلاف اسلام تعلیم و تبلیغ کی اجازت نہ ہوگی الا یہ کہ وہ ادارہ کسی غیر اسلامی فرقہ کے طلبہ کے لئے مخصوص ہو"

(۶) شہریوں کی مساوی حیثیت کے عنوان کے تحت (۱) کے آخر میں (د) قائم کر کے یہ فقرہ لکھا جائے "کہ اسلام کا قطعی حکم کسی خاص صورت میں عدم مساوات کو ضروری قرار دیتا ہے"

(۷) ملازمتوں میں تفریق کی ممانعت کے عنوان کے تحت (۱) کے آخر میں یہ فقرہ قائم کیا جائے "مگر جہاں اسلام کسی شہری کی مخصوص حالت کی وجہ سے اس کی ملازمت ممنوع قرار دے"

(۸) دستور کی دفعہ ۲/۱۰ کی ترمیم کے عنوان کے تحت

"(ب) فقرہ (۲) میں عدد ۱۰ کی بجائے عدد (۴) قائم کیا جائے۔"

کو حذف کر دیا جائے۔

مفتی محمود ۔ ایم ۔ این ۔ اے

تشریح

از جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

اللہ تعالیٰ قائم و دائم رکھے علماء ربانیین کو جو ہر شر کو تاڑ کر اسی کو نشانہ بناتے ہیں۔ آج کل وہ کفر نہایت خطرناک ہوتا ہے جس پر اسلام کا لیبل لگا دیا جائے۔ چودھری محمد علی نے اپنے زمانہ میں ایک دستور بنایا جس پر مودودی پارٹی نے مبارکباد کی تاریں دیں۔ حالانکہ

(۱) اس میں تحفظ مسئلہ ختم نبوت کی کوئی ضمانت نہ تھی۔

(۲) اسمیں بنیادی حقوق کی آڑ میں مرتد ہونے اور مرتد کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ جس سے بڑھ کر اسلام میں کوئی جرم و گناہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) اس میں ہر فرقہ کے لئے تمام ملازمتوں کے دروازے کھول کر بظاہر وسیع الخیالی کا ثبوت دیا اور درپردہ اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا اسلام میں کوئی غیر مسلم قاضی نہیں بن سکتا بلکہ کوئی غیر مسلم مسلمان کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا اور نہ وہ حکومت کا سربراہ یا اس میں حصہ دار ہو سکتا ہے۔ مگر اس وسیع الخیالی نے مرزائیوں عیسائیوں اور ہندوؤں کو مجسٹریٹ جج گورنر وغیرہ بننے کی اجازت دے کر اسلامی حکومت کی خصوصیت کو مٹانا چاہا۔ حالانکہ یہ تنگ خیالی نہ تھی بلکہ مذہبی مسئلہ تھا جیسے کوئی غیر مسلم امام نماز نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح مقدمات میں قاضی بھی نہیں بن سکتا۔ جو اپنے ضمیر اور عقیدے کے خلاف آئین پر فیصلے کرے۔ اسی طرح اس آئین نے مردوں اور عورتوں کو ایک صف میں کھڑا کر دیا تھا۔ جو عموماً طور پر کسی طرح قابل عمل نہیں ہے۔ اب تو بیگم لیاقت علی خاں مرحوم نے بھی اپنے تجربہ کے بعد بیان دیدیا کہ عورتوں کو سفیر نہ ہونا چاہیے۔ یہی حال تعلیم کا تھا کہ اس میں عیسائیوں کے خلاف اسلام تعلیم پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ بہرحال چودھری محمد علی صاحب کے دستور میں اسلام کے ترکش کے اندر کفر کے بہت سے تیر چھپے ہوئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے بروقت ان کی نشاندہی ہی نہیں کی بلکہ ان کے خلاف زبردست جد و جہد کی تھی اب جبکہ موجودہ دستور میں اس قسم کی غلط دفعات رکھی گئی ہیں قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے مذکورہ ترمیموں کا نوٹس دے کر تمام علماء کی طرف سے فرض ادا کر دیا ہے

جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں متوجہ ہوں جن کی ممبر سازی کی کاپیاں مکمل ہو چکی ہیں وہ مع رقم کے اپنی ضلعی جمعیۃ کے پاس جلد بھیج دیں اور جن کی ہنوز مکمل نہیں ہوئیں وہ بھی جلد انہیں مکمل کر کے اپنی ضلعی جمعیۃ کو بھیج دیں اور ضلعی جمعیتیں ایک حصہ جو "ضلعی دفتر" کے لئے مخصوص ہے وہ اپنے پاس رکھیں اور دو سرا نصف اور فارم رکنیت کی تمام رقم جو صرف "مرکزی دفتر" کے لئے مخصوص ہے وہ مرکزی دفتر کو بھیجیں

(نوٹ) اس سے قبل بھی یاد دہانی کرائی جا چکی ہے اس کے باوجود بھی بعض جگہوں سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی جہاں تک ممکن ہو سکے اس کام کو اپنی اولین فرصت میں سرانجام دیں " ناظم اعلیٰ "

دار العلوم دیوبند پر حملہ

(ایڈیٹر)

دار العلوم دیو بند کیا ہے ہم اس کا جواب ان دوستوں سے نہ پوچھیں جنھوں نے دس بیس برس سے کوئی چھوٹا بڑا مدرسہ بنا کر خود مرکز بننے کی کوشش کی یا دیو بند پر کیچڑ اچھالنے ہی میں اپنی خیر سمجھی ۔ یا اب بھی ان کو ہوس اقتدار و تکمیل اغراض مشومہ کے لئے دار العلوم دیو بند کی مخالفت ہی میں مزہ آتا ہے

دار العلوم دیو بند کی بات انگریز سے پوچھیں کہ وہ شیخ الہند رح کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ اگر ہفتہ عشرہ کے اندر ریشمی رومال والے خط کی سازش کا پتہ نہ لگ جاتا تو برطانوی گورنمنٹ کا تختہ الٹ جاتا

پھر دار العلوم دیو بند کے بارہ میں جامعہ ازہر کے علماء سے پوچھیں جو آج سے چالیس سال پہلے انڈیا کا دورہ کرتے تو دار العلوم ہی میں آکر ان کی روح کو تسکین ہوتی ۔

پھر دار العلوم دیو بند کی شان بلخ و بخارا ۔ روس وترکی عرب و عجم کے علماء سے دریافت کریں جہاں علوم شرعیہ کی نہریں دیو بند کے فارغ التحصیل علماء نے جاری کیں ۔ اور پھر مبارک و مقدس حرمین شریفین گواہ ہیں کہ اکابر دیو بند نے وہاں روضۂ اطہر کے سامنے بیٹھ کر گنبد خضراء پر نظریں جمارکھتے ہوئے سالہا سال تک درس حدیث دیا اور بعض اکابر آج بھی ہر دو مقامات مقدسہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں درس و تبلیغ میں مصروف اپنے آقا سے لو لگائے بیٹھے ہیں ۔ جو ایک طواف کعبہ یا ایک نگاہ گنبد خضراء پر ساری دنیا و مافیہا کو قربان کرتے ہیں دیو بند کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی حضرات لگا سکتے ہیں جن کو معلوم ہے کہ اسپین میں سات سو سال کی حکومت کے بعد وہاں آج ایک کلمہ گو بھی نہیں ہے اور پاکستان و ہندوستان میں دو صد سالہ عہد فرنگی کے باوجود تیرہ چودہ کروڑ مسلمان موجود ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ فرنگی کی بے پناہ طاقت اور اس کی بے پناہ دجالانہ مساعی کے مقابلہ میں دار العلوم کی مرکزی دینی قوت ہی سد سکندری بنی رہی ۔ اگر آج یہاں فرنگی کی حکومت ہوتی ، نہ پاکستان بنتا نہ ہندوستان ۔ فرنگی کے خلاف جنگ آزادی میں جان بھی اسوقت پڑی جب علماء دیو بند نے حضرت شیخ الہند رح کی رہنمائی میں انگریز کے خلاف فتویٰ دیا اور جب شیخ الہند رح نے ملک کے اکثر علماء اور مختلف الخیال حضرات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور ملک بھر کی رائے عامہ کو علماء اپنی جانوں پہ کھیل کر فرنگی کے خلاف ہموار نہ کر دیتے تو آزادی صرف خواب و خیال ہوتی ۔

ہندوؤں کی تنگ نظری اور متعصبانہ ذہنیت کے پیش نظر ملک کے بعض لیڈروں نے مسلمانوں کے لئے چند تحفظات کا مطالبہ کیا جن میں زیادہ مشہور مسٹر جناح کے چودہ نکات تھے ۔ جن مسلمانوں کے بڑے حصہ نے جنگ آزادی میں شرکت کے لئے ضروری قرار دیا ۔ مگر بعد میں مسٹر جناح کی رائے بدل گئی اور انھوں نے تقسیم ملک کی تجویز پیش کر دی ۔ لیکن حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح نے ان کی اس دوسری رائے سے اتفاق نہ کیا بلکہ ان کی پہلی رائے کو ہی صحیح قرار دیا ۔ دونوں رائیں مسٹر جناح کی تھیں ۔ بعض نے دوسری رائے کو ترجیح دی ، بعض نے پہلی رائے کو ہی صحیح قرار دیا تاکہ جنگ آزادی مل کر جاری رکھی جا سکے ۔ ایسا نہ ہو کہ انگریز دو قوموں کو لڑا کر اپنی عمر میں اضافہ کرے ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ برطانیہ جنگ عظیم میں پس گیا اور اس کو ہمارا ملک آزاد کرنا پڑا جس کے نتیجہ میں پاکستان کی مسلم ریاست بھی معرض وجود میں آگئی ۔

اب اس ملک کے ہر بہی خواہ کا فرض ہے کہ وہ نیک نیتی پر مبنی تمام پرانے اختلافات کو حوالۂ طاق نسیاں کر کے اور تمام تلخیوں کو بھول کر اس ملک کی خدمت کرے اور حتی الامکان ایک دوسرے سے مل کر ملکی مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کریں ہمیں افسوس ہے کہ بعض لوگ بعض مسلم اخبارات کو سابقہ تلخیاں زندہ رکھنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں ممکن ہے ان میں مرزائی بھی ہوں ۔ لیکن کوئی سنجیدہ مسلمان ہماری اس رائے سے انکار نہیں کر سکتا ۔ کہ جو شخص پاکستانی مسلمانوں میں سر پھٹول کی زیادتی چاہے یا پرانے گڑھے مردے اکھیڑ کر خانہ جنگی کو ہوا دے وہ پاکستان کی صحیح خدمت نہیں کر رہا ۔

بعض لوگ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کی تعریف سے بھی سیخ پا ہوتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا صرف مرزائیوں کو زیب دیتا ہے یا فرنگی کے بوٹ چاٹنے والوں کو جن کی اب پاکستان میں گنجائش نہیں اور نہ ہی ہم کو کسی مسلمان کے بارہ میں ایسی بدگمانی کرنی چاہیئے ۔ ہمیں جمعیۃ علماء ہند دہلی اور مجلس احرار اسلام دہلی کے ارکان و رضاکاروں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ اختلاف رائے کے باوجود جب ملک تقسیم ہوا اور مسلمانوں پر دہلی وغیرہ میں بجلیاں گرنے لگیں تو وہی حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب تھے اور وہی احرار رضاکار تھے جو سینہ تان تان کر محلوں میں گئے ۔ مسجدوں کو آزاد کرانے کی سعی کی اور نہرو کو جو بلوائیوں کی شرارتوں سے بے بس ہو چکا تھا مجبور کیا کہ وہ امن قائم کرے اور مسلمانوں کا قتل عام روکے چنانچہ وہ سیلاب فوری طور پر تھم گیا ۔ اگر خدانخواستہ پاکستان کے لیگی دوست یہ فیصلہ کر دیتے کہ سابق آزادی پسند افراد کو جو سولی پر لٹکا دو جنھوں نے تقسیم کی مخالفت کی تھی اور ہندوستان آزادی پسند علماء اور کانگرسی مسلمان حکومت سے یہ کہتے کہ مسلم لیگیوں کو قتل کر دو تو دونوں مقامات پر اہل اسلام پر کیا گزر جاتی ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ۔ آج بھارت میں جمعیۃ علماء ہند دہلی ، مسلمانوں کے لئے دوڑ دھوپ کرتی ہے اور علماء ربانی اسلامی اقتدار کو بچانے اور مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں تو ہندو آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس تمام حرکت کی جڑ دار العلوم دیو بند ہے ۔ اور ان کو دار العلوم دیو بند کی چار دیواری کے اندر زمین دوز قلعے اور ایٹمی ہتھیار نظر آرہے ہیں ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے علماء دین کو بصیرت عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ کس وقت کیا کام کرنا چاہیئے ۔ وہ طاقت سے بڑھ کر نعرہ لگا کر یا ڈینگیں مار کر بہار اور حیدر آباد کی طرح مسلمانوں کے قتل عام کے لئے سامان مہیا کرنے کے خلاف ہیں ۔ تنگ ظرف نہرو اس وقت بہانہ تلاش کرتا ہے اور اسی لئے پولیس نے دار العلوم دیو بند پر چھاپہ مار کر اس کی تلاشی لی ۔ مگر جب کچھ برآمد نہ ہوا تو کہہ دیا کہ کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی ۔

بھارت پولیس نے یہ اقدام کر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا اور انتہائی تنگ ظرفی اور کمینگی کا ثبوت دیا ۔ ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کے خلاف بھارتی گورنمنٹ سے پروٹسٹ کرے ۔ اس کی اس حرکت سے تمام عالم اسلام کو دکھ پہنچا ہے ۔ ہم یہاں یہ بات کہنی غلط سمجھتے ہیں کہ ہندو نے دار العلوم دیو بند سے یہ سلوک کر کے طوطا چشمی کی ہے اور علماء کی خدمات اور جنگ آزادی میں ان کی قربانیوں کو نظر انداز کر دیا ہے اس لئے کہ علماء دین نے جو کچھ کیا وہ اسلام اور ملک کے مفاد کی نیت سے کیا ۔ اس میں ہندو کی دوستی یا ان کے مفاد کا تصور ہی نہ تھا ۔ ۱۸۵۷ء میں جب انگریز کے خلاف جہاد ہوا اور چند دن کے بعد انگریز کا دوبارہ غلبہ ہوا تو ایک بہت بڑے متقی عالم کو انگریزوں نے بہت بڑی زمین بطور انعام جاگیر میں دے دی کہ انھوں نے گورنمنٹ کے خلاف کام نہیں کیا بلکہ جنگ آزادی کے خلاف فتویٰ دیا ۔ جب ان کو اس کا علم ہوا ۔ انھوں نے یہ جاگیر سب واپس کر کے جواب دیا کہ میں نے جنگ کی مخالفت انگریزوں کی خاطر نہیں کی تھی بلکہ میری سمجھ ہی یہ تھی کہ اس وقت یہ جنگ نہ ہونی چاہئے ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ علماء کرام اور دار العلوم دیو بند کے سامنے اعلائے کلمۃ اللہ کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا قلعہ صرف اسلام ہے جس کی قدر ہم یہاں اور وہاں دونوں جگہ محفوظ رہ سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ پاکستان میں اسلامی احکام جاری کرے اور ہندوستانی اور کشمیری مسلمانوں کو ہر طرح کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کا خود نگہبان ہو ۔ آمین ۔ یا ارحم الراحمین ؛

سرخ نشان

پچھلے کئی ہفتوں سے کئی مستقل خریدار حضرات کو ان کے پتہ کی چٹ پر سرخ نشان لگایا جا رہا ہے جس کا مطلب ہے کہ ان کا چندہ ختم ہے جلد رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجیں مگر ان حضرات نے چندہ یا کوئی اطلاع آٹھ دن کے اندر اندر نہ آئی تو نئے سرخ نشان والے تمام حضرات کو وی ۔ پی کر دیا جائیگا ۔ پھر اگر کسی خریدار نے وی ۔ پی واپس کی تو اس کے نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہوگا ۔ اگر کوئی اور عذر ہو تو بھی آٹھ دن کے اندر اطلاع بہر حالت میں آجانی چاہیئے ۔

کا سالانہ جلسہ بتاریخ

مدرسہ عربیہ محمود العلوم

۲ ۔ ۳ ۔ ۴ اپریل ۱۹۶۳ء ہو رہا ہے باقی علماء کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال شمولیت فرما رہے ہیں ۔ مدرسہ مذکورہ کا جدید داخلہ بھی جلسہ پر لیا جائے گا ۔

غلام یٰسین مہتمم مدرسہ ہذا خان پور بگا شیر مظفر گڑھ

۴۸۶
ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۹ - مارچ ۱۹۶۳ء

بنارس اور ہردوار کے پنڈت

خانہ کعبہ کے مجاور ہیں یا مودودی صاحب؟

مودودی صاحب نے اپنی کتاب "تفہیمات" کے صفحہ ۱۹۷ میں خانہ کعبہ کے مجاوروں کو ہردوار اور بنارس کے پنڈتوں سے تشبیہ دی۔ خدا تعالیٰ نے اس گستاخی کی سزا ان کو اس طرح دی کہ آج وہ کعبہ کے مبارک نام سے اس کپڑے کا مجاور بن بیٹھے ہیں جس نے ابھی خانہ کعبہ کو چھوا تک نہیں۔ اس کے جلوس نکلوا رہے ہیں اس کو شہر بہ شہر پھرایا جا رہا ہے۔ لاکھوں عورتیں اور مرد "غلاف کعبہ" کے نام سے ملے جلے پھر رہے ہیں۔ بدمعاشوں کو بہترین موقعہ ملا ہوا ہے وہ سینکڑوں کی تعداد میں عورتوں میں گھستے ہیں۔ بچے بوڑھے کچلے جاتے ہیں۔ عورتوں کی بے حرمتی ہوتی ہے بعض جگہوں میں عورتوں نے اپنے سروں کے دوپٹے ریل کے اس ڈبے پر پھینکے جس میں غلاف کعبہ رکھا تھا۔ سینکڑوں میلوں سے لوگ سفر کر کے اس کپڑے کی زیارت سے ثواب تبرک حاصل کرنے آتے ہیں جس کپڑے کو ابھی تک کعبہ شریف سے مس بھی نہیں ہوا۔ اور اس آنے جانے میں کتنے بچے ضائع ہوئے کتنے آدمی مر گئے اور کتنی عورتوں کی بے آبروئی ہوئی اور مودودیے بنارس کے پنڈتوں کی طرح اس کے مجاور بنے ہوئے آگے آگے اس کے تقدس کا ڈھنڈورا پیٹتے، اس نئی عبادت کے فضائل بیان کرتے اور اپنے روایتی عمل (پوسٹربازی) کا مظاہرہ کرتے جاتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھا بنا کر یہ بتا دیا کہ اگر میرے گھر کے مجاور بنارس کے پنڈت ہیں تو مودودی اور اس کے چیلے بہت بڑے پنڈت ہیں جو اس کپڑے کی پوجا یا زیارت ثواب عبادت کی نیت سے کراتے ہیں جس کو ابھی خانہ کعبہ سے ملابست کا شرف ہی حاصل نہیں ہوا اور پھر اس پر نذرانے وغیرہ وصول ہوتے ہیں اور چڑھاوے کی سی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔ یہ وہ مودودی صاحب ہیں جو تمام علماء کرام پر حملے کرتے اور مٹھی بھر ڈاڑھی کی مقدار کو اس لئے بدعت کہتے ہیں کہ اس کا ثبوت نہیں ہے۔ حالانکہ چودہ سو سال سے سارے علماء ڈاڑھی کو مٹھی بھر سے کم کرنے کو ناجائز کہتے ہیں اور اس کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اور صحابی کا عمل پیش کرتے ہیں۔ مودودی صاحب صحابہ کرامؓ تک کے ارشادات کو حجت شرعی نہیں مانتے آئمہ کی تقلید کو گناہ سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ پھر کون سی دلیل رہ جاتی ہے جس کے ذریعہ حصول اقتدار کے لئے غلاف فروشی کا جواز ثابت کیا جائے۔

سعودی عرب اور مودودی صاحب

اور عجیب تر بات یہ ہے کہ سعودی حکومت والے تو مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کے مقدس و متبرک مقامات کو چھونے اور چومنے نہیں دیتے۔ سعودیوں کو ان میں شرک کے جراثیم نظر آتے ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو چومنے نہیں دیتے نہ ہاتھ لگانے دیتے ہیں اس میں بھی ان کو کفر نظر آتا ہے۔ لیکن شاہ سعود کے یہ ایجنٹ اور ابدال واقطاب کو اوتار سے تشبیہ دینے والے مودودی صاحب اس کپڑے کے جلوس نکلواتے اور لاکھوں عورتوں کو پردے سے باہر لا نکالتے ہیں جس کپڑے نے ابھی تک خانہ کعبہ کی صورت تک نہیں دیکھی۔ کیا شاہ سعود کو اس طوفانی عمل کی اطلاع نہیں ہو رہی پھر کیا وہ اپنے اس ایجنٹ پر غصہ نہیں ہوتا کہ میں یہاں چھونے میں شرک محسوس کرتا ہوں اور تم نے وہاں یہ کیا قصہ شروع کر رکھا ہے ہم کہتے ہیں نہ وہ سچا نہ یہ سچا۔ یہ دین نہیں "دنیا" ہے۔ یہ حصول اقتدار کی ابلیسانہ کوشش ہے۔

یورپ والے کہتے ہیں سیاسی غلبہ حاصل کرو چاہے عورتوں کو استعمال کر کے ہو۔ مودودی صاحب اور مودودیے کیا کرنے میں اقتدار اور لیڈری حاصل کرو چاہے اسلام کے نام سے ہو۔ چاہے سہروردی کی اقتداء سے ہو، چاہے ناظم الدین کے پیچھے پیچھے پھرنے سے ہو۔ چاہے غلاف کعبہ کے نام سے ہو، اگرچہ وہ لاکھوں عورتیں کعبہ کے مقدس نام کی وجہ سے بے پردہ ہو کر اوباشوں کی آماجگاہ بن جائیں جنھوں نے کبھی بھی بے پردگی کو اختیار نہیں کیا تھا،

آج کل جب ہماری حکومت نے چین سے معاہدہ کر کے مودودی صاحب کے دوست امریکہ کو ذرا ناراض کر دیا ہے تو مودودی صاحب اور مودودیے بڑھ چڑھ کر صدر مملکت کی غلطیوں کو اچھال اچھال کر عوام میں مجاہد ملت بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح اب عام اہل اسلام ان کے ہر کام میں خود غرضی اور حصول اقتدار کا جذبہ کارفرما دیکھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مودودی صاحب گمراہ نہ ہوتے تو ہم اقتدار کی مخالفت بھی نہ کرتے۔ لیکن چونکہ وہ گمراہ اور بدترین گستاخ ہیں اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کو ہر میدان میں ذلیل و رسوا کریں گے۔ جیسے کہ اب ہردوار کے پنڈت بننے کے سلسلہ میں کیا۔ واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون

قابلِ توجہ علماء کرام

ہمیں خوشی ہے کہ ملک کے بعض مختلف الخیال حضرات علماء نے مودودی صاحب کے اس کاروبار کے خلاف آواز اٹھائی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ باوجود اختلاف کے دین اسلام کی حقیقتوں پر مودودی صاحب جیسے گمراہ کی گمراہی کی نہیں چڑھنے دینے کو تیار نہیں۔ اتنا افسوس ضرور ہے کہ ان حضرات کو اب تنبہ ہوئی۔ کاش کہ یہ اس کی کتابوں کا مطالعہ کر کے اس کی تمام گمراہیوں کو قبل از وقت طشت از بام کرتے۔ اب بھی وقت ہے کہ وہ اس سلسلہ میں غفلت کو چھوڑ دیں ورنہ بریلوی دوست سمجھ جائیں کہ جو شخص تصوف کا مخالف اور ابدال واقطاب کو اوتار سے تشبیہ دیتا ہے وہ آگے چل کر اقتدار حاصل کر کے کس کو معاف کرے گا۔ اسی طرح دوسروں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ مودودی صاحب نے ابھی سے یہ بنیاد رکھ دی ہے کہ اسلام وہ ہے جو وہ بیان کرتا ہے۔ اسلامی احکام میں حکمت کے تحت تبدیلی ہو سکتی ہے۔ امیر کے حکم سے غلاف کے نام سے سب نذر و نیاز اور ہر طرح کی بے پردگی اور غنڈہ گردی کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس سے حصول اقتدار میں مدد ملے کیا یہ خدائی احکام کے مقابلہ میں نفسانی بچھڑے کی پوجا نہیں ہے؟

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ؟

علماء کرام کی اخلاقی فتح

بیگم لیاقت علی خان مرحوم کا اعتراف

علماء کرام ہمیشہ سے یہ بات کہتے چلے آتے ہیں اور یہ قرآن پاک کا صاف و صریح حکم ہے کہ عورتیں اپنی زینت کا مظاہرہ نامحرموں کے سامنے نہ کریں۔ باپردہ رہیں۔ مگر برا ہو نام نہاد روشن خیالی اور ملعون تہذیب مغرب کا کہ اس نے ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو قرآن و حدیث سے کھیلنے کا موقعہ دے دیا ہے۔ مغرب کی نقالی میں ہمارے بڑوں نے بھی عورتوں کو سیاسیات میں استعمال کرنا شروع کیا ان کو عہدے دے اور سفیر بنا کر باہر بھیجا۔ مگر خدا کی شان کہ عورتوں کی آزادی کی سب سے بڑی حامی لیاقت علی خان مرحوم کی بیگم رعنا نے اپنے طویل تجربہ کے بعد یہ بیان اخبارات کو دیا کہ عورتوں کو سفیر نہ بنایا جائے۔ سفارت میں رات گئے تک سیاسی جوڑ توڑ کی ضرورت ہے مگر عورت کے لئے کسی مرد کے ساتھ رات کے بارہ بجے ایسی خلوت مناسب نہیں۔ انہوں نے اور بھی بہت سی باتیں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ بیگم لیاقت علی خان جیسی عورت کا یہ بیان آزادی پسند عورتوں کے لئے سرمۂ چشم بصیرت ہے وہ اس سے سبق حاصل کریں۔ چودھری محمد علی صاحب سابق وزیر پاکستان کو چاہیئے کہ وہ اسلام کا نام لے کر اپنی لیڈری نہ چمکائیں ورنہ کم از کم اپنی بیگم کو اپوا کی سرپرستی سے تو روک دیں۔

یہاں ہم بیگم صاحبہ لیاقت علی خان مرحوم سے بھی عرض کریں گے کہ صرف رات ہی کا کام خطرناک نہیں ہے دن کے بارہ بجے بھی نامحرم جوان مرد و عورت کا خلوت میں ملکی سیاسیات پر محبت سے گفتگو کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے اور اسی وجہ سے شریعت نے ایسی خلوۃ کو ایک قسم کا زنا کہا ہے۔ اور سفارت پر کیا موقوف ہے دوسری ملازمت میں بھی ایسے حالات عورتوں کے ناموس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں (جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے)

وزیر صاحبان اگر کسی عورت کو سیکرٹری مقرر کریں تو وہ بھی خطرے سے باہر نہیں ہے اگر وہ دوسرا نکاح عائلی قوانین سے ڈر کر نہ کریں تو ازراہِ کرم غیر محرم عورتوں کو سیکرٹری بھی نہ رکھیں کہ وہ ہر وقت ان کے سامنے آنچل سنبھالتی رہیں۔

ناظرین، خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت سے معاف فرمائیں۔

مجلس احرار اسلام اور آغا شورش کاشمیری

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

چٹان ۲۳ مارچ میں محترم آغا شورش کشمیری نے مجلس احرار اسلام کے عنوان سے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے اس میں بعض حقائق ہیں اور کچھ ذکر واقعات ہے۔ محترم شورش صاحب نے غالباً پہلی بار مہربانی فرما کر مجھے بھی تختہ مشق قلم بنایا ہے جس پر میں نے کچھ لکھنا ضروری سمجھا۔ ورنہ میں

درکوئے نیک نامی مارا گزر ندادند

پر صابر و شاکر رہتا اور اپنے مخلص دوستوں کی مہربانیوں اور سرزنشوں دونوں کو خوش آمدید کہا کرتا ہوں۔

بہر حال مدت سے میں نے اور محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری نے بھائی شورش سے یہی کہا کہ حافظ عطاء المنعم صاحب کے سلسلہ میں قلم کو روکے رکھیں اور خدا بھلا کرے اس دوست کا کہ اس نے ہماری درخواست کو شرف قبول بخشا۔ اب پہلی بار انھوں نے ہماری درخواست کو قبول کرنا مناسب نہیں سمجھا ممکن ہے ان کے پاس اس کے جواز کے دلائل ہوں۔ مگر ہم دونوں کی رائے اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی۔

(۱) محترم آغا صاحب نے اپنی تحریر میں احرار کی سیاسی شکست کا ذکر کیا ہے۔ میں عرض کروں گا۔ کہ اگر وہ اپنا مقصد اس قسم کے الفاظ میں نہ بیان فرماتے تو بہت اچھا ہوتا۔ احرار کو فتح عظیم ہوئی ہے۔ ایک جماعت جس مقصد کے لیے بنائی جاتے اگر وہ پورا ہو جائے تو یہ کہا جائے گا کہ جماعت کامیاب ہو گئی۔ احرار رہنما کانگرس سے اس لیے الگ نہیں کٹے تھے کہ وہ آزادی کی جدوجہد سے علیحدہ ہونا چاہتے تھے۔ بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ آزادی کی جنگ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی علیحدہ تنظیم اور اسلامی فرائض کی بجا آوری بھی ہوتی رہے۔

احرار اسلام کے سامنے دو بڑے مقصد تھے۔ ملک کی آزادی اور اسلام کی خدمت۔ جس میں اول نمبر پر مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت اور مرزائی ارتداد کی روک تھام تھی۔ مجلس احرار اسلام ان دونوں مقاصد میں کامیاب ہو چکی ہے۔ فرنگی کو یہاں سے جانا پڑا اور ارتداد کے خلاف احرار نے وہ کچھ کیا جس کو تاریخ بھلا نہیں سکتی۔ اگر احرار کی جدوجہد نہ ہوتی تو مرتد ظفر اللہ خاں آج پاکستان کا وزیر اعظم ہوتا۔ جیسے کہ لیاقت علی خاں مرحوم کے زمانہ میں قائم مقام وزیر اعظم ہو جایا کرتا تھا۔

اگر احرار کو الیکشن میں شکست ہوئی ہے تو مسلمانوں کے ہاتھ سے ہوئی ہے مرزائیوں کے ہاتھ سے نہیں ہوئی اور اگر اس شکست میں انگریز کا ہاتھ بھی مان لیا جائے تو انگریز کو اس سے زیادہ نقصان اٹھانا اور ۱۸ لاکھ مربع میل رقبہ سے ہاتھ دھونا پڑا۔ آزادی ملی اور ارتداد کے خلاف اتنا کام ہوا کہ اس بار الیکشن میں ایک مرزائی بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

اس سلسلہ میں احرار کی سیاست کو اتنی بڑی کامیابی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی کہ مسلم لیگ سے سمجھوتے کے باوجود مرحوم لیاقت علی خاں نے مرزائیوں کے خلاف الیکشن میں مجلس احرار کو کام کرنے کی کھلی چھٹی دے رکھی تھی۔ پھر احرار اس طرح بھی اس مقصد میں کامیاب رہی کہ اس نے مرزائیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا شعبہ علیحدہ قائم کر دیا جو ابھی تک موجود اور پھل پھول رہا ہے۔ گویا احرار کا یہ صدقہ جاریہ ہے جو ارتداد کی سرکوبی کے لئے ہر وقت تبلیغی میدان جہاد میں کھڑا ہے اور مولانا محمد علی اور قاضی صاحب گویا اسی طرح جماعت کے اس پروگرام کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اگر اب احرار اسلام کا وجود نہ رہے یا جماعت ختم کر دی جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کامیاب نہیں ہوئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا بقا خود احرار اسلام کا بقا ہے۔

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

جنگ آزادی میں احرار کامیاب ہوتے البتہ طریق کار میں ان کے طریق کو کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن احرار نے اس وقت بھی بحیثیت ایک مسلم تنظیم کے اپنا فرض پورا کیا وہ یہ کہ جب تقسیم میں مشرقی پنجاب کو ہم سے علیحدہ کیا گیا تو احرار نے مسلم لیگ کے ہائی کمان کو اپنی خدمات پیش کر دیں کہ اگر وہ یہ اعلان کر دے کہ تقسیم پنجاب کو کسی صورت میں تسلیم نہ کیا گیا جائے گا تو ہم مشرقی پنجاب کی علیحدگی کے خلاف محاذ جنگ بنانے (اور) تقسیم پنجاب کے منسوخ کرانے میں چاہے ہمیں ہزاروں احرار جام شہادت نوش کریں۔

انقلاب کے بعد امیر شریعتؒ نے شریعت کے عین مطابق اعلان کیا کہ قوت حاکمہ کی اطاعت ہونی چاہیے اس لئے سیاسی حیثیت سے تشتت مناسب نہیں ہے احرار اب صرف مذہبی کام کرے گی اور جس کسی نے سیاسی کام کرنا ہو وہ مسلم لیگ میں شریک ہو کر کر سکتا ہے۔ یہ ہے اخلاقی فتح کہ پہلے بھی اسلام کی بہی خواہی منظور رکھی چاہے ہزار مخالفت ہوئی اور بعد میں بھی اسلام ہی کا مفاد پیش نظر تھا۔ چاہے کسی کا ضمیر مانے یا نہ مانے۔ تو سیاسی طور پر احرار کو دفاع کانفرنس ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر جماعت نے خود ہی ختم کر دیا تھا اس کی عظیم سیاسی فتح کا ایک اور طرح بھی مظاہرہ ہوا کہ اس نے ملک کے تمام طبقات کو مرزائیت کے خلاف کھڑا کر کے مخالفین ختم نبوت کو اچھوت بنا کے رکھ دیا۔ اگر آج جماعت احرار اسلام موجود نہ بھی ہو تو اس سے نہ اس کی تاریخ داغدار ہو سکتی ہے نہ اس کو سیاسی شکست سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ خلافت کمیٹی کی شان و شوکت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اگر وہ نہ ہوتی کانگرس کا نام بھی عوام نہ جانتے اس نے ہندی مسلمان کو بیدار کیا اور سیاسی راہ پر لگایا۔ مگر آج اس کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خلافت کمیٹی ناکام رہی یا اس کو سیاسی شکست ہو گئی۔

محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری اور شیخ الاحرار شیخ حسام الدین صاحب } یہ بزرگ بھی حضرت شاہ صاحبؒ کی سیاست کے تابع تھے یہ عوامی لیگ میں گئے لیکن اس وقت مجلس احرار پر پابندی تھی۔ انھوں نے وہاں بھی جماعت کے شایان شان کردار ادا کیا ایک مسلمان کو تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں پھانسی مل رہی تھی۔ انہی بزرگوں نے اپنی پوزیشن سے کام لے کر اس کو بچایا۔ جس سے سارے ملک کے مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور جب انہوں نے عوامی لیگ کی بے ڈھنگی رفتار دیکھی تو اس سے علیحدہ ہو گئے۔ پھر یہ گھر میں نہیں رہے جب کبھی احباب نے کوئی حرکت کی انھوں نے تعاون کیا لیکن جماعت نہ تھی نہ اس کے پلیٹ فارم سے کام کا موقعہ تھا۔

احقر غلام غوث ہزاروی } حضرت شاہ صاحبؒ ... حملے کے بعد ... صاحب کے کارخانہ میں قیام پذیر تھے۔ جماعت پر پابندی ... وہ پابندی اٹھائی جا سکتی تھی مگر بزرگان جماعت مستقبل کے ... میں مذبذب تھے اس لئے کہ شاہ صاحب سیاست کو ... کو سور کی بوٹی قرار دے چکے تھے۔ میں بڑا پریشان تھا۔ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں کارخانہ میں حاضر ہوا ... مولانا مجاہد الحسینی صاحب ہمراہ تھے۔ حضرت شاہ صاحب ... عرض کیا کہ احرار دوسرے پلیٹ فارم پر جانا نہیں چاہتے اپنے پلیٹ فارم سے ان کو سیاسی کام کی اجازت نہ ہو تو سیاسی ... بن کر رہ جائیں گے اور کند چھری سے ذبح ہو جائیں گے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں میں احرار کو ... کام نہیں کرنے دوں گا۔ بڑی بحث کے بعد میں نے عرض کیا اگر احرار کی جنرل کونسل سیاسی کام کرنے کا فیصلہ کر دے تو ... انھوں نے فرمایا کہ میں جماعت سے الگ ہونے کا اعلان کر دوں ... جب حضرت شاہ صاحب کسی طرح مجلس احرار کے پلیٹ فارم سے سیاسی کام کے لئے راضی نہ ہوئے تو میں نے حضرت مولانا محمد علی صاحب سے علماء کی تنظیم اور جمعیۃ علماء اسلام کی ... پر بحث کی۔ انھوں نے مجھے ایسا کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ ... وقت سے میں اسی خدمت میں مصروف ہوں۔ اور بفضلہ تعالیٰ ... میں جمعیۃ علماء اسلام کی ہزاروں شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور منظم ... ہو رہا ہے۔ جو در اصل مجلس احرار اسلام ہی کا کام ہے جس کا ... اس نے پاکستان بننے کے بعد پہلے اجلاس میں کیا تھا کہ اب ... میں اسلامی نظام کے قیام اور اسلام کی حفاظت کا کام ہی کرنا ... باوجود اس کے میں نے کبھی اپنے کو احرار سے الگ نہیں سمجھا اور ... احرار میں رہ کر بھی جمعیۃ علماء کے ساتھ تعاون کرتا رہا ہوں جو ... حال میں مارشل لا اٹھ جانے کے بعد مجلس احرار سے بھی پابندی ... ہوئی اس کے پہلے اجلاس میں احقر ہنگو سے چل کر عشا کے وقت ... اجلاس ہوا۔ اس میں یہ بحث ہوئی کہ جمعیت ختم نبوت اور احرار کا ... تعلق کیا ہو۔ کیا ایک دوسرے کے ممبر ہو سکیں گے مختلف بحثوں ... بعد محترم شیخ حسام الدین صاحب کے حکم سے یہ بحث اسی طرح ... ہوئی کہ کنوینر کمیٹی اس کے بارہ میں غور و خوض کے بعد فیصلہ ... کنوینر کمیٹی میں احقر کا نام بھی شامل کیا گیا۔ مگر اس کے پہلے ... میں محترم حافظ عطاء المنعم صاحب نے بہت کم کسی بزرگ کو ... دیا اور یہ مسئلہ چھڑ کر بھی آئیں بائیں شائیں کے نذر ہو گیا ... اتنی بات ضرور رکھ لی گئی کہ محترم ماسٹر صاحب محترم شیخ صاحب ... اور احقر ملیں اور ہم خیال جماعتوں سے اتحاد و اشتراک کی ... کریں۔ اس کے بعد سنا کہ حافظ جی نے کوئی فارم شائع کیا ... اور بعض مقامات پر کارکنوں کو جمعیت کی ممبری سے مستعفی ہونے ... پر مجبور کرتے ہیں۔ میں نے اس موضوع پر کنوینر کمیٹی سے الگ ... کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا۔ ابھی اس کا فیصلہ ہوا ہی نہیں تھا ... نہ میرے سامنے کسی نے وہ حافظ جی کا فارم رکنیت کے ... کیا نہ زبانی کہا۔ کہ حافظ جی نے احرار کا اجلاس بلا لیا۔ جب مجھے اجلاس کی آخری تاریخ اتوار ۱۰ مارچ کو یہ معلوم ... کہ ہمارے بزرگوں میں کچھ تلخی پیدا ہو گئی ہے۔ تو ہم چند آدمی شیخ حسام الدین صاحب کے مکان پر گئے۔ جن میں مولانا ...

جمعیۃ علماء اسلام کے رکن کی ثابت قدمی

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب ساکن نادربیہ ضلع پشاور جو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کے رکن ہیں نے ایک نکاح پڑھایا مگر اس کو درج رجسٹر نہیں کروایا۔

ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ چنانچہ ان کو اسی روپے جرمانہ یا تین ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ مولانا موصوف نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کیا اور حق و صداقت کے لئے جیل جانے کو ترجیح دی۔ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ ہ

سجاول میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مغربی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی زیر ہدایت سجاول کے علماء نے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں چنانچہ اسی سلسلہ میں اس شہر کے مفتی اور مدرسہ دار الفیوض ہاشمیہ کے مہتمم مولانا نور محمد صاحب مدظلہ العالی اور ممتاز عالم اور باثر شخصیت مولانا عبد الغفور صاحب یمنی کلاتھ مرچنٹ کے مساعی نے شہری زندگی میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ یہاں جمعیۃ علماء کا کام بھی خاطر خواہ ہو رہا ہے۔

جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے وسیع اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے مولانا نور محمد نے عائلی قوانین کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ یہ قوانین کتاب و سنت کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہیں۔ اس قسم کی قراردادیں بھی پاس کی گئیں اور اس شہر سے سینکڑوں خطوط پریذیڈنٹ، وزیر خارجہ اور سپیکر صاحب کو بھیجے گئے۔ نیز جمعیۃ کے سلسلہ میں بنہ مراد بوھٹہ، جاتی، بھٹورو اور دیگر جگہوں میں برانچیں قائم کی گئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے زیر اہتمام احتجاجی کیمپ

ملتان مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ کے جلسہ پر جمعیۃ علماء ملتان نے سہ روزہ کیمپ نصب کیا ہزاروں کی تعداد میں محضر ناموں کے فارم تقسیم کئے گئے اور لاتعداد لوگوں نے محضر نامے پر کئے جلسہ کی آخری نشست میں قرارداد منظور ہوئی۔ مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ کے عظیم الشان سالانہ جلسہ کی یہ نشست جو کہ جمعیۃ علماء اسلام ملتان کو عائلی قوانین کی تنسیخ سے متعلق مختص کی گئی ہے۔

یہ جلسہ حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ

ہماری تمام مشکلات کا حل اسلامی قانون کے نفاذ میں مضمر ہے

۱۶ر مارچ کی رات کو جمعیۃ علماء اسلام کچہ کھو کے زیر اہتمام مسجد راجبانہ میں ایک عظیم اجلاس منعقد ہوا۔ حاضرین کی خاصی تعداد تھی۔ ابتدائی تقریر مولانا عبد الغفور سلیمانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کچہ کھو نے کی۔ ناظم صاحب نے عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا۔ دفتر جمعیۃ کے قیام کا تذکرہ کرتے ہوئے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا مطالبہ کیا۔ ناظم صاحب نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج جو اسلامی شعار زندہ ہیں یہ علماء حق کی قربانیوں کا صدقہ ہے حق و باطل کی ہمیشہ ٹکر رہتی ہے جب کبھی صحیح مقصد کے لئے صحیح قربانی دی گئی ہے وہ یا تو خود علماء نے دی یا علماء کی قیادت میں دی گئی۔ جمعیۃ علماء اسلام جمہور علماء کی ایک جماعت ہے۔

اس کے بعد مولانا محمد یعقوب صاحب شمسی مبلغ جمعیۃ نے موجودہ بے دینی بے حیائی پر تبصرہ کرتے ہوئے حاضرین کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کیا اور عوام سے مطالبہ کیا کہ جمعیۃ کے ممبر بن کر جمعیۃ سے ہر طرح تعاون کریں۔ جناب شمسی نے تقریر میں کہا کہ جمعیۃ علماء ملک میں قرآن و سنت کے آئین کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جب تک ملک میں اسلامی آئین نافذ نہ ہوگا۔ الحاد و زندیقی خود غرضی، مفاد پرستی اور جرائم کا انسداد و خاتمہ نہ ہوگا۔ اور ہماری تمام مشکلات کا حل اسلامی قوانین کے نفاذ میں مضمر ہے۔

کرتی ہے کہ چونکہ مسلم فیملی لاز کی جملہ دفعات کتاب و سنت کی تصریحات اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ اور مسلمانوں کے پرسنل لاز میں بے جا مداخلت کی حیثیت رکھتی ہیں، نیز مشرقی و مغربی پاکستان کے علماء کرام جمعیۃ علماء اسلام اور عامۃ المسلمین نے ان کو خلاف اسلام قرار دیا ہے عملاً بھی ان قوانین کے نفاذ سے بے شمار مشکلات اور سماجی برائیاں پھیل رہی ہیں۔ اس لئے حکومت پاکستان ان قوانین کو منسوخ کر کے ملک کے اضطراب عام کو رفع کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام جکھڑ ضلع جہلم کا اجتماع

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

پچھلے دنوں بمقام جکھڑ ضلع جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر سرپرستی جناب مولانا امت رسول صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جکھڑ منعقد ہوا جس میں مولوی رشید احمد ارشد نے جمعیۃ کی کارگذاری پیش کی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو روشناس کراتے ہوئے جمعیۃ کا لائحہ عمل لوگوں کے سامنے پیش کیا اور کہا جمعیۃ کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو۔ منکرات و فواحشات کا قلع قمع کیا جائے لوگوں میں جذبہ جہاد پیدا کیا جائے اور ترغیب دلائی کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعیۃ کا رکن بنے اور جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرے تاکہ پاکستان کی اساس و بنیاد کو اسلامی اصولوں کے تحت مستحکم بنایا جائے۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ آئندہ پندرہ روزہ جمعیۃ کا اجلاس منعقد کیا جائے اور سابقہ کام کا جائزہ لیا جائے اور آئندہ کے کام کیلئے توسیع کی کوشش کی جائے۔

آخر میں یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ عائلی قوانین شریعت اسلامیہ کے سراسر خلاف ہیں ان کو جلد از جلد منسوخ کر کے عامۃ المسلمین کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو روکا جائے۔

مولانا محمد عمر صاحب حسن خیل لنڈیوال کا دورہ

شب جمعہ مولانا صاحب محمد عمر مسجد حسن خیل لنڈیوال نے بعد نماز عشاء رات تاجہ زی میں عائلی قوانین پر مفصل تقریر فرمائی اور لوگوں کو بتایا کہ یہ قوانین بالکل قرآن و سنت کے خلاف ہیں ہم مسلمان اس کے ماننے کو تیار نہیں سب حاضرین نے یک زبان ہو کر مولانا صاحب کی تائید کی اس کے بعد صبح بروز جمعہ مولانا صاحب پیزو تشریف لے گئے وہاں مفتی صاحب محمود کے ساتھ ملاقات کی اور بعدہٗ غزنی خیل واپس چلے گئے۔ وہاں نماز فجر کے بعد تقریر فرماتے ہوئے عائلی قوانین کے نقائص اور قرآن و سنت کے خلاف ہونا لوگوں کو سمجھایا۔ ۳ مارچ کو لنڈیوا پہنچے اور ۴ مارچ کو بانڈہ شہاب خیل تشریف لے گئے جہاں نماز عشاء کے بعد مفصل تقریر فرمائی۔

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا تبلیغی دورہ

ڈومیلی میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔

۴ر مارچ موضع جوہرہ۔ ۵ مارچ موضع کرنگب۔ ۶ مارچ موضع رسیالہ کلاں ضلع جہلم ان اجلاس میں پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

خلیفہ مجاز حضرت مدنی رح و مولانا عبد اللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی رح۔ پیرزادہ عابد گیلانی، مولوی محمد شریف صاحب عابر اور کپتان غلام محمد صاحب نعت خواں نے شمولیت فرمائی۔ نیز ۵ مارچ بعد از نماز ظہر جمعیۃ علماء اسلام ڈومیلی کے دفتر کا افتتاح کیا گیا اس تقریب افتتاح کے موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔ محضر نامے پُر کر کے محترم صدر پاکستان سپیکر قومی اسمبلی وزیر قانون وغیرہ کی طرف بھیجے گئے۔ عائلی قوانین کی منسوخی کی قراردادیں پاس کی گئیں اور عوام کے جم غفیر مجمعوں میں اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

حضرت قاضی صاحب موصوف نے عظمت اسلام معیار صحابہ و شان رسالت وغیرہ بہترین موضوعات پر نہایت حکیمانہ اور عالمانہ انداز میں روح پرور تقریریں فرمائیں۔ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب نے سیرت النبی صلعم حقوق رسالت یعنی اطاعت رسول، عظمت رسول اور ضرورت علم دین جیسے مضامین کو باحسن طریق بیان فرمایا جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ پیرزادہ سید عابد شاہ صاحب گیلانی نے ضرورت تنظیم کی اہمیت کو واضح کیا۔ مولانا محمد شریف صاحب عابر نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

۱۲۔۱۳۔۱۴ مارچ کو موضع سیدی گھنیال سکندر پور۔ کوٹیام میں تبلیغی اجلاس منعقد ہوئے۔ عوام نے دور دور سے پہنچ کر اجتماعات کی رونق کو چار چاند لگائے۔ ان اجتماعات میں جہاں شیدائے سنت قاطع بدعت حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب اور محمد شریف عابر مدرس مدرسہ نے مقام رسالت عصمت انبیاء اور مدح صحابہ کے مضامین کو نہایت خوبی سے بیان کیا۔ وہاں کپتان غلام محمد صاحب نعت خواں نے بھی اپنے مخصوص انداز میں نعت خوانی کرتے ہوئے عوام کو مسحور و مسرور کرتے ہوئے، خراج تحسین حاصل کیا۔ نیز ہر مقام پر عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے قراردادیں پاس ہوئیں۔

حضرت درخواستی کا دورہ سندھ ملتوی

حضرت درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سلسلہ میں ضلع رحیم یار خاں کا دورہ کرنے کا تھا۔ وہ حضرت کی علالت کے باعث ملتوی کر دیا گیا ہے تمام ارکان جمعیۃ سے درخواست ہے کہ امیر محترم کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

کارکنانِ جمعیۃ ضلع سرگودھا کے تنظیمی دورے

مولانا محمد صادق ناظم جمعیۃ ضلع اور مولوی ظہیر احمد اور حفظ عزیز الرحمان نے جمعیۃ کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر دورے کئے اور عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ عوام نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ جھاریاں۔ پھلروال۔ فرد کہ جھاوریاں میں باقاعدہ جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا دوسرے مقامات پر بعد میں انتخاب کیا جائے گا

انتخاب جھاریاں

امیر۔ قاضی عبدالمالک صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا مولا بخش صاحب نائب امیر مولانا عبدالماجد صاحب۔ ناظم مولوی احمد اللہ صاحب۔ خازن حکیم میاں لال دین

جمعیۃ الطلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا انتخاب

۱۲ مارچ بروز جمعرات بعد نماز عشاء جمعیۃ طلباء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حافظ محمد اسحٰق قریشی امیر۔ مولوی محمد سرور صاحب نائب صدر۔ لطف اللہ صاحب اکمل ناظم۔ محمد یوسف صاحب یزدانی سیکرٹری۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے عہدیداران

مولوی عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ۔ مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ۔ ڈاکٹر مولوی محمد عبدالکریم نائب ناظم۔ مولانا احمد سعید صاحب نائب ناظم۔ محترم محمد یعقوب صاحب خازن

کالاپول کراچی میں جمعیۃ کا قیام

کالاپول کراچی میں جناب قائم الدین شاہ کی کوشش سے جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے امیر جناب امین خاں۔ ناظم اعلیٰ مولانا غلام یوسف مقرر ہوتے۔ دیگر ممبران کے انتخاب کا امیر کو اختیار دے دیا گیا۔

ناظم آباد اورنگولہ (کراچی) میں جمعیۃ کا قیام

یہاں بھی مولانا محمد قائم الدین شاہ امیر کی مساعی جمیلہ سے جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔

امیر جناب مولانا محمد قائم شاہ۔ نائب امیر جناب محمد جلیل۔ ناظم اعلیٰ جناب مولانا خلیل الرحمٰن۔

نیو کراچی میں جمعیۃ کا قیام

نیو کراچی میں ایک اجتماع ہوا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ جناب مولانا امیر اللہ ناظم اعلیٰ جناب محمد یوسف۔ ناظم جناب محمد علی۔

اسٹیشن اڈویرہ دلال ضلع حیدرآباد کا انتخاب

بروز جمعہ جامع مسجد اسٹیشن اڈیرو دلال ضلع حیدرآباد میں ایک اجتماع زیر صدارت جناب مولانا محمد یوسف صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولانا عطاء اللہ نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آشنا کیا اور حکومت سے ملک میں شرعی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر مولانا محمد یوسف۔ ناظم جناب سید حسن خزانچی۔ جناب محمد عرش۔

انتخاب کے ساتھ ہی ستائیس ممبر بنے رکنیت کی مہم زور سے شروع کر دی گئی۔

میرپور تحصیل جیکب آباد میں جمعیۃ کا قیام

۱۵ مارچ ضلع جیکب آباد کے امیر حضرت مولانا وصی بخش صاحب اور حضرت سید احمد شاہ صاحب تشریف لاتے۔ بعد نماز جمعہ تبلیغی واعظ حسنہ فرما کر جمعیۃ العلماء کے مقاصد و اغراض اور نصب العین سے آگاہ فرمایا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ حاجی بہادر خان صاحب۔ نائب امیر چودھری عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ اخوند عبدالرزاق صاحب۔ نائب ناظم حاجی ملا بارغ صاحب۔ سالار ارائیں عبدالمجید صاحب۔ خازن۔ ملا غلام مصطفٰے صاحب۔

تحصیل میرپور ساکی ضلع ٹھٹھہ میں جمعیۃ کا قیام

علاقہ کے اسلام کا درد رکھنے والے عوام اور علماء کرام کا ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں جمعیۃ کے قیام کے بارہ میں غور و خوض کیا گیا اس کے بعد بلا

*

انتخاب عمل میں لایا گیا مندرجہ ذیل عہدہ دار متفقہ طور پر چنے گئے۔

امیر جناب مولانا محمد اشرف۔ ناظم جناب مولانا حاجی عبدالحلیم۔ خازن جناب متعلم اللہ بخش سالار جناب متعلم حبیب الرحمٰن

بقیہ صفحہ ۸

بچھا کر گرد بیٹے۔ جس میں غلاف رکھا تھا

(۱۰) اس کو ثواب۔ عبادت اور رضائے الٰہی کا بہترین طریقہ سمجھا گیا اور اس تقریب کو ہمیشہ منانے کی تحریکیں ہوئیں۔

(۱۱) مودودیے غلاف کے ٹکڑے لے کر پھرتے اور شہر بہ شہر دکھاتے رہے اور عورتوں کو دیکھتے رہے۔

(۱۲) اس تمام کار خیر اور اس موحدانہ عبادت کا ثواب مودودی صاحب اور اس کے اذناب کے کھاتے میں پڑے گا۔ یا ان لوگوں کے جو اس بدعتی فرقہ کی کسی نہ کسی طرح حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ ہاں اس ثواب میں وہ حکام اور بخاص کر ڈپٹی کمشنر لاہور بھی شریک ہیں جو اس کار خیر میں نمایاں کردار ادا کرتے رہے ہیں

ہمارے نزدیک یہ جو کچھ کیا گیا ہے یہ ان گمراہیوں سے بہت کم ہے جو منشی صاحب کی کتابوں میں بھری پڑی ہیں اس لئے ہم اللہ تعالےٰ کے ڈر سے اس گمراہ کو ننگا کرتے اور اس کی مخالفت کرتے ہیں مگر جو لوگ اس سے کسی قسم کا تعاون یا حوصلہ افزائی کرتے ہیں ان کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اسکے بعد

(۱) عرس کی تقریبات و رسوم کو برا کہیں۔

(۲) چڑھاوے چڑھانے کی مخالفت کریں

(۳) قبروں پہ سجدے یا طواف کی مخالفت کریں

(۴) شیعہ رسوم پہ ناراض ہوں۔

(۵) غنڈہ گردی بے پردگی اور عورتوں مردوں کے خلط ملط پہ اعتراض کریں۔

(۶) صدر پاکستان یا حکومت کے کسی کام پہ تنقید کریں۔ کیونکہ امیر المومنین مودودی کے حکم سے ان باتوں کو حکمت عملی کے تحت سندِ جواز مل چکی ہے۔

اور مودودی صاحب کو کوئی حق نہیں کہ وہ اب خانہ کعبہ کے مجاوروں کو بنارس کا پنڈت کہیں کیونکہ مودودی اور مودودیے غلاف کعبہ کے مجاور کی حیثیت سے ان سے بڑھ کر بنارسی پنڈتوں اور ہردواری مہنتوں کا پارٹ ادا کر چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ امت کو مودودی فرقہ کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

خط و کتابت میں اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جناب نصر اللہ خاں عزیز سے درخواست

امتِ مسلمہ نے مودودی کی گمراہی پر مہر لگا دی ہے اور غلاف کعبہ کے سلسلہ میں اس کی ہوس اقتدار کا راز طشت از بام ہو گیا ہے۔ اس کی توحید و سنت کا بھرم بھی کھل گیا ہے۔ ایسے آدمی سے خیر کی کوئی توقع نہیں ہے۔ نیم کے درخت کو کبھی سیب کا پھل نہیں لگتا۔ آپ اس سے علیحدہ ہو کر اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ سے آپ کے پرانے دوست اور عام مسلمان بجا طور سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس گمراہ کا ساتھ چھوڑ دیں۔ وَاِلَّا فَعَلَیْکَ اِثْمُکَ وَ اِثْمُ الْمَوْدُوْدِیِّیْنَ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ وما نرید الا الاصلاح واللہ علیٰ ما نقول شہید وانا الیٰ ربنا منقلبون

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ کوٹ سنجر خاں کا انتخاب اور قرار دادیں

۱۲ مارچ کو بستی کوٹ سنجر خاں باشندگان علاقہ ہذا کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت سردار احمد علی خاں عباسی زمیندار علاقہ منعقد ہوا۔ حافظ بلاول صاحب جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس کے بعد حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا

امیر۔ سردار مولوی عبدالرحمٰن خاں عباسی نائب امیر۔ سردار احمد علی خان عباسی۔ ناظم حافظ کرم الدین۔ نائب ناظم مولوی غلام مصطفےٰ چودھڑ۔ خازن اعلیٰ۔ سردار محمد علی خاں۔ نائب خازن۔ حافظ بلاول صاحب سالار اعلیٰ۔ سردار محمد عبدالتواب خاں عباسی نائب سالار سردار سلطان احمد خاں عباسی

تشکیل کے بعد ذیل کی قرار دادیں پاس ہوئیں

۱۔ یہ اجتماع صدر محترم پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو جو شریعت اسلامی کے سراسر منافی ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔

۲۔ یہ اجتماع مرکزی اسمبلی کے تمام معزز ممبران سے اپیل کرتا ہے کہ پاکستان کے آئین کو کتاب و سنت کے مطابق اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم طور پر جدوجہد کریں اور فحاشی اور بدمعاشی کے اڈوں کو قانوناً بند کرو۔

۳۔ یہ اجتماع محترم صدر پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ عیسائی مشنریوں کو عیسائی تبلیغ کرنے سے پاکستان میں قانوناً بند کر کے مسلمانان پاکستان کو مرتد ہونے سے بچایا جائے

منی آرڈر کے نچلے حصہ کوپن پر اپنا پورا پتہ رقم ضرور تحریر کریں

مصر ہی مشرقِ وسطیٰ کا پشتیبان

مصر دشمنی کے نتائج و عواقب پر ایک نظر

علامہ عبد المنعم النمر (از قاہرہ) ○ (ترجمہ) نفیس اکبر ادیب

نہر سویز پر جب مصر نے قبضہ کیا اور سامراجی طاقتوں کو جمال عبدالناصر کے ہاتھوں انتہائی ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا تو انگریز پرست حلقوں نے جمہوریہ مصر کے خلاف غلط پروپیگنڈے کا ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ اس صورت حال کے پیش نظر مجاہد الحسینی نے جمال عبدالناصر کے معرکہ جہاد پر ایک مبسوط مقالہ لکھا۔ اتفاق سے ان دنوں جامعہ ازہر کا ایک وفد ایشیائی ممالک کا دورہ کر رہا تھا۔ قائد وفد الشیخ عبدالمنعم النمر نے مصر دشمنی کے عواقب پر ایک مقالہ لکھ کر مجموعی صورت حال کو پیش فرمایا۔ آج بھی صورت کچھ ایسی ہی ہے۔ مضمون کی افادیت کے پیش نظر اسے بشکریہ "سیارہ" بار ثانی نذر اشاعت کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

(۱) یہ بات بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ کسی نظریہ اور طرز فکر کے داعی کو سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح داعیان اسلام کو سب سے بڑھ کر اپنی پوری زندگی اسلام کے مطابق بنانی ضروری ہے تاکہ وہ قول سے زیادہ عملی داعی ثابت ہوں، اور نہ کہیں وہ اس فرمان خداوندی کے مصداق نہ بن جائیں اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون الخ آلایۃ - یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون الآیہ۔ اور وہ اپنی بدکرداری سے دنیا کو اسلام سے متنفر نہ کر دیں اور ایسے داعی نہ ثابت ہوں کہ دوسروں کو اسلام کی دعوت دیں۔ لیکن خود اس کی تعلیمات سے گریز کرتے ہوں۔ اسلام پر ایسے افسوسناک حوادث آ چکے ہیں کہ بعض داعیان اسلام حصول شہرت یا فراخی عیش کی خاطر مافی الضمیر کے خلاف دعوت اسلام دیتے اور اس پاکیزہ دعوت کو حصول مقاصد کا آلہ کار بنا کر استعمال کرتے تھے تاکہ اپنی خواہشات اور ذہنی منصوبوں میں کامیاب ہوں اور حیات دنیاوی بہتر بنائیں۔

(۲) داعیانِ اسلام کو دعوت میں سختی اختیار کرنے سے بہت اجتناب کرنا چاہیئے۔ نیز وہ اسلام جس کی دعوت دینا مقصود ہے اس کے آداب کا بھی لحاظ رکھتے رہنا چاہیئے اور سب سے مقدم یہ کہ محرمات کو حلال نہ تصور کریں اور اس قاعدہ کے پردے میں کہ "نیک مقصد ہر قسم کے وسائل کو بہتر بنا دیتا ہے۔" اسلامی آداب و تعلیمات کی مخالفت کرنے کے لئے دعوت اسلام کو ذریعہ نہ بنا لیں۔ کیونکہ اسلام اس قاعدے کا سخت منکر ہے۔ وہ ہرگز اپنی شریعت مقدسہ کی بنیاد اس قاعدے پر نہیں رکھنا چاہتا۔

مگر اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ بعض داعیان اسلام اپنی خاطر مسلمانوں کو سب و شتم کرنا ان کی تکفیر اور ان سے شدت کا برتاؤ سب ہی جائز سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ محض اختلاف رائے کی بنا پر قتل مسلم کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اس میں شک نہیں کہ اس قسم کے داعی افراد کا اسلام سے کوئی سروکار نہیں ہے جیسا کہ ان کے جرائم اور بدکرداری کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ افراد اسلام کے بدترین داعی ہیں۔ بہترین داعی نہیں ہیں۔

(۳) اب میں بتاؤں گا کہ اگر کفر و اسلام میں جنگ ہو رہی ہو تو اسلامی رو سے مسلمانوں کا صحیح موقف کیا ہے۔ ہر خاص و عام مسلمان واقف ہے کہ ایسی صورت میں اپنے مظلوم مسلمان بھائی کی نصرت و تقویت ہر مسلمان پر فرض ہے، باوجود اندرونی اختلافات کے ہر ایسے اقدام سے اجتناب کرنا جو ضعف مسلم اور تقویت کافر کا باعث بنے واجب ہے۔ وہ مسلمان جو اپنے مظلوم مسلمان بھائی کی مدد نہ کرے بلکہ اس کے دشمنوں کا ساتھ دے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سختی سے رد کرتی ہیں میں خود کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ قرآن کریم کو فیصل قرار دیتا ہوں۔

(۱) لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیء

(۲) یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم

(۳) یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ۔

(۴) لا تجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم وابناءھم۔

(۵) قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم۔

(۶) انفروا خفافاً وثقالاً وجاھدوا باموالکم وانفسکم۔

(۷) قاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ۔

یہ آیات صراحت سے ہر مسلمان کو حکم دیتی ہیں کہ کفار کے مقابلہ پر مسلمانوں کا ساتھ دے اور وہ مسلمان جو عملاً یا قولاً کفار کا ساتھ دیں اس کا شدت سے رد کرتی ہوئی فیصلہ کرتی ہیں کہ وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج اور اسلام سے بے تعلق ہیں۔ قرآن کریم میں قصہ مذکور ہے کہ بعض صحابہ کسی وجہ سے غزوہ تبوک میں حاضر نہیں ہوئے تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قطع تعلق فرمایا۔ حتیٰ کہ وہ تائب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ یہ اسلام کا ناقابلِ انکار اور اٹل فیصلہ ہے۔ اب یہ سوال رہ گیا کہ ہم اہل اسلام کو اس فیصلے کی کسوٹی پر پرکھیں اور موازنہ کریں کہ مسلمان کیا کر رہا ہے۔

نہر سویز کے مسئلہ میں مصر کے مقابلہ پر مغربی طاقتوں کی پوزیشن کو ساری دنیا جانتی ہے اور ہر صاحب عقل محسوس کرتا ہے کہ استعماری طاقتوں کا یہ جارحانہ اقدام مصر کو سرنگون کرنے اس کی زمین و منافع غصب کرنے اور اپنی چودھراہٹ جمانے کے لئے ہو رہا ہے اور پھر یہ کہ مصر کا مسئلہ مصر کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ صورت حال یہ ہے کہ مغرب اپنا اقتدار اور مشرق کی ذلت چاہتا ہے اور دوسری جانب مصر غلامی کی ذلت کو یکسر ہی دوگوش نکال دینا چاہتا ہے۔ تمام ممالک مشرق مصر کے ہمنوا ہیں جنھوں نے مدت تک ذلت اور استعمار کا مزہ چکھا ہے اس وقت تمام مشرقی قومیں سمجھ رہی ہیں کہ اگر خدانخواستہ مغرب مصر پر غالب آگیا تو اس کا اقتدار و غلبہ مصر تک محدود نہیں رہے گا بلکہ پورا مشرق اس کی لپیٹ میں آجائے گا اور اگر مصر کامیاب ہو گیا تو تمام مشرقی ممالک آزاد رہ کر باعزت زندگی گذاریں گے۔ اسی وجہ سے مشرق کا ہر باشندہ مصر کی تائید و نصرت اپنا فرض سمجھتا ہے اور اس کی مخالفت کو ایک شدید اور خطرناک جرم تصور کرتا ہے بالخصوص مسلمان خوب جانتے ہیں کہ اس وقت مصر کی حمایت کرنا اسلام کا اہم حکم ہے اس لئے کہ وہ کفار کی شدید گرفت سے بالاتر ہو کر زندہ رہنا چاہتا ہے۔ ہر اس مسلمان کے لئے اسلام کا حکم بالکل واضح ہے، جو اپنے قول و عمل سے طاغوتی طاقتوں کی حمایت اور مصر کی مخالفت پر کمربستہ ہے۔

میرا خیال ہے کہ اب دعوت اسلامی کے حامل جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اسلام کے اس حکم کو محسوس فرمائیں گے جو ہر ایسے ملک و جماعت کے متعلق ہے جو اسلام کے خلاف مغربی استعمار کی تائید و حمایت میں ہو اور مصر کے خلاف ہو خاص کر ایسے پرفتن اور نازک مرحلے پر جبکہ یہ مسئلہ مغرب اور مشرق کی تاریخ میں ایک اہم اور فیصلہ کن مسئلہ بن گیا ہو۔ اس احساس میں مولانا مودودی منفرد نہیں ہوں گے۔ بلکہ تمام مسلمان اور غیر مسلم عقل سلیم اور اسلام کے اس حکم کو ان افراد یا جماعتوں کے بارے میں جو مصر کے خلاف ہیں ضرور تسلیم کریں گے۔ جبکہ مصر حریت اور عقلانیت کی مدافعت کر رہا ہو۔ والیانِ اسلام اور مبلغین نے اگر ایسا کیا تو ان کا یہ طرز عمل دشمنوں کی ہمت افزائی کے لئے بہترین آلہ کار بن جائے گا۔

جناب مولانا مودودی کی شخصیت کو میں نے انھیں کے لٹریچر سے پہچانا ہے اور جب وہ جیل میں تھے تو میں نے جامعہ ازہر کے علماء اور مصر کی نوجوان پارٹی کے ساتھ شریک ہو کر پاکستانی حکومت کو ایک ٹیلی گرام کیا تھا کہ مولانا مودودی صاحب کو رہا کر دیا جائے۔ اس صدمے نے میرا قلب چاک کر دیا۔ جب کہ میں نے مودودی جماعت کی پالیسی سنی کہ صرف عبدالناصر صدر جمہوریہ مصر کی وجہ سے انہوں نے مصر کی تائید سے انکار کر دیا ہے کیونکہ جمال عبدالناصر نے اخوان المسلمین کے ساتھ برا سلوک کیا۔ افسوس صد افسوس! کہ مولانا جیسی عالی رائے اور فہم کی مالک شخصیت سے ایسی امید نہ تھی کہ وہ ان جزوی مسائل کو ایک عام اور ہمہ گیر مسئلے کے مقابلہ میں لا کھڑا کر دیں گے جو جمال عبدالناصر یا مصر کے مفاد تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام اقوام مشرق خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم سب کے مفاد اور غیرت کا سوال ہے۔ میں مولانا سے امید رکھتا تھا کہ کم از کم موصوف اس موقف کو اپنائیں گے۔ جو اخوان المسلمین کے جوانوں نے اختیار کیا اور دمشق میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں اعلان کیا۔ جس کو ان کے اخبار الشہاب نے ۲۷ر ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ کی اشاعت میں شائع کیا کہ:

"مصر پر ظلم تمام عالم اسلامی پر ظلم ہے"

نیز کہا کہ تمام عربی اور اسلامی ممالک پر واجب ہے کہ وہ ان تمام ممالک کے خلاف جو اس قسم کے غلط فیصلوں میں شریک ہیں ایک متحدہ پالیسی متعین کریں۔ نیز یہ کہا کہ وہ اگرچہ مصر کے داخلی مسائل سے شدید اختلاف رکھتے ہیں اور ان کو مصر سے سخت مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ لیکن پھر بھی بلاد عربیہ کی حریت کی حمایت کے لئے پوری طاقت سے کھڑے ہوں گے اور ظلم کا مقابلہ کریں گے۔ یہ ان جوانوں کا موقف ہے کہ جن کو بقول ان کے سخت تکالیف پہنچی ہیں

(باقی صفحہ ۹ پر)

مجلس احرار اسلام اور آغا شورش

بقیہ ص ۲

لائل پور بھی شریک تھے ۔ وہاں ماسٹر صاحب کو جو کسی طرح عہدہ قبول کرنے کو تیار نہ تھے سختی سے اصرار کر کے اور یہ کہہ کر مجبور کیا ۔ کہ مجلس احرار اسلام کا انتخاب بچوں کا کھیل نہ بن جائے آپ اسلام اور جماعت کے وقار کی خاطر جنرل سیکرٹری شپ قبول کریں ۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے دوستوں اور خدام کے اصرار پر ہتھیار ڈال دئے اب محترم حافظ جی ڈاکٹر صابر ملتانی ۔ محترم رضوانی صاحب اوکاڑہ کو بلایا گیا کہ کنونیئر کمیٹی کے سب ارکان مل کر یہاں فیصلہ کر دیں تاکہ عام اجلاس میں گڑبڑ بدمزگی اور احرار کے وقار کے خلاف کوئی بات نہ ہو ۔ وہ تشریف لائے ۔ حافظ جی کی گفتگو تیز تھی ۔ جو محترم شیخ صاحب پر برا اثر ڈال رہی تھی مگر انھوں نے انتہائی ضبط سے کام لیا محترم حافظ جی نے ماسٹر صاحب اور مولانا تاج محمود صاحب دونوں پر محترم شورش کشمیری کے تعلقات کی فرد جرم عائد کی ۔ ہمارے لئے بڑی مشکل پڑ گئی ایک طرف محترم ماسٹر صاحب کو راضی کرنا دوسری طرف حافظ صاحب کو منوانا ۔ آخر کار حافظ جی کا جوش تھما ۔ اور سارے دوست خوشی خوشی اتحاد کی امیدیں لے کر اٹھے ۔

میں تو اجلاس میں سخت ضروری کام کی وجہ سے نہ جا سکا ۔ نہ ابھی تک ممبر بنا تھا اور نہ حافظ جی جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر کو اپنا ممبر بنانے پر رضامند تھے اور نہ ہی انھوں نے جماعت کو اس موضوع پر سوچنے کا موقعہ دیا اور میں ان نوجوانوں کے اپنے طور پر کام کرنے کے حق میں تھا اور یقیناً ہر ممکن امداد کے لئے تیار تھا ۔ مگر شکر ہے کہ نہ جا سکا ورنہ میرے لئے احرار کی تاریخ میں یہ تماشا بالکل نیا ہوتا ۔ کہ محترم انصاری صاحب کے مقابلہ میں جو ابھی تک ممبر نہ بنے تھے اوپر انھوں نے حافظ جی کے ایجاد کردہ فارم کر پُر کیا تھا ۔ مگر شیخ صاحب وغیرہ کے مجبور کرنے سے وہ خاموش ہو گئے تھے ۔ حافظ جی نے الیکشن لڑا ۔ بجائے اس کے کہ شیخ صاحب کے دولت خانہ کے فیصلہ کی روشنی میں ان کا فارم پُر کرا کر ان کو اس عہدے کے لئے کھلے اجلاس میں مجبور کرتے ۔ محترم ماسٹر صاحب آخر تک خاموش رہے کہ دوست پہلے فیصلے کے خلاف کرنے کا الزام نہ لگائیں ۔ بہر حال یہ انتخاب ہو گیا اور اچھا ہو گیا ۔ اگر میری رائے کا کوئی وزن ہوتا تو میں پہلے کی طرح یہ عرض کرتا کہ محترم شیخ صاحب کی جگہ بھی کوئی نوجوان سنبھال لے شیخ صاحب اور ماسٹر صاحب ہمارے بزرگ ہیں انہوں نے اپنی عمریں اور صحتیں خدمت دین کی نذر کر دیں اب وہ معذور ہیں ہمیں ان کی دعاؤں اور صرف مشوروں کی ضرورت ہے ۔

میں خود حضرت شاہ صاحب کی روح مبارک کو تکلیف نہیں دینی چاہتا کہ احرار کے پلیٹ فارم سے سیاسی کام کروں جہاں تک مذہبی خدمت اور ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کا تعلق ہے مجلس تحفظ ختم نبوت احرار کے قائم مقام اور مرزائیوں کے لئے سوہانِ روح ہے میں آخر میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان واقعات سے ممکن ہے کہ احرار کے مخلص کارکنوں ۔ جانباز سپاہیوں اور جانبازانہ کارکنوں کے جذبات کو ٹھیس لگی ہو مگر وہ ہمت نہ ہاریں ۔ احرار کا مقررہ نصب العین اللہ تعالےٰ نے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے ۔ دنیا میں کسی بادشاہ کسی تحریک اور کسی جماعت کو دوام حاصل نہیں ہے اور تاریخ میں احرار کا نام سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا ۔

آج پاکستان بن کر مسلم لیگ کا کام بھی ختم ہو چکا ہے اسی لئے اب وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں ۔ مگر ہمارے سامنے بلند مقاصد ہیں ۔ اب پاکستان کے اندر اپنوں کی اصلاح ۔ اسلامی نظام کا احیاء اور ملکی استحکام کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہو سکتا وہ ان مقاصد کے لئے جس طرح مناسب سمجھیں کام کریں ۔ اگر احرار ماضی کی شاندار روایات کے مطابق چلا سکیں تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے ۔ زمانہ مدنیت کے آخری سرحدوں تک پہنچ چکا ہے اب بڑے ممالک مل کر گروپ بنا رہے ہیں اجتماعیت کے بغیر زندگی دشوار ہے اگر احرار نوجوان وقت کی اس ضرورت کو نظر انداز کر دیں گے تو یہ کوئی بہتر خدمت نہ ہو گی اللہ تعالیٰ سوچنے کی توفیق دے ۔ مجھے یہ لکھنے کی ضرورت آغا شورش صاحب کے مضمون سے محسوس ہوئی ۔

آخر میں اتنی بات ضرور عرض کروں گا کہ یوم معاویہ منانے کے سلسلہ میں حافظ جی کو غلط کار قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ آج کل لوگ سینکڑوں یوم مناتے ہیں اس میں حکومت دخل نہیں دیتی تو ایک بزرگ صحابی کا یوم منایا جائے تو کسی کو کیوں تکلیف ہوتی ہے اور حکومت کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے ۔ یہ بھی بتا دوں کہ حافظ جی کی سیاسی رائے اور طریق کار سے مجھے ہزار اختلاف ہو مگر وہ

جناب مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف اور مودودی صاحب

ہفت روزہ اخبار المنبر لائل پور کے مالک حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف پہلے مودودی صاحب کے دست راست تھے بعد میں مودودی صاحب موصوف کی حقیقت معلوم کر کے اس سے علیحدہ ہو گئے جیسے کہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی الگ ہوئے تھے ۔ مگر خدا تعالےٰ کے ہاں ان پر اب یہ ذمہ داری ہے کہ ان کی وجہ سے جو شہرت یا طاقت مودودی صاحب نے حاصل کی وہ اس کا ازالہ کریں یہ ہر دو مولانا صاحبان مقلد نہیں ہیں ۔ مگر چونکہ اہل حدیث حضرات استدلال و استنباط میں مجتہدین و محدثین پر اعتماد کرتے ہیں اس لئے ان کو بحیثیت اہل سنت والجماعت برداشت کرتے ہیں ۔ جب تک ایک مسلمان احادیث میں ائمہ حدیث کی رائے کا احترام کرتا ہے اس کی گمراہی کا خطرہ نہیں رہتا ۔ لیکن مودودی صاحب تو اس عقیدے کی اشاعت کرتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ محدثین جس روایت کو صحیح کہیں (چاہیے امام بخاری ہو) وہ ضرور صحیح ہو اور جس کو وہ ضعیف کہیں وہ ضرور ضعیف ہو ۔ اسی طرح آئمہ جرح و تعدیل کے بارہ میں بھی لکھتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ وہ جسے ثقہ کہیں وہ ثقہ ہی ہو ۔

پھر احادیث کے بارہ میں جس انداز سے اردو میں وہ کہتے ہیں کہ

"ان سے یقین نہیں صرف گمان حاصل ہوتا ہے کہ وہ چند انسانوں سے چند انسانوں تک منقول ہوتی چلی آئی ہیں"

اس کی اس قسم کی تحریروں سے بہانہ جو طبائع کے لئے موقعہ میسر آتا ہے اور اسلاف کا اعتماد اٹھتا جاتا ہے اور یہی الحاد کا دروازہ ہے ۔

قوم کو کسی ایک منشی کے حوالہ کر دینا ، قوم کو ہلاکت و تباہی کے حوالہ کر دینے کے مترادف ہو[...] خدا جانے کب وہ شیطان کا آلہ کار بن کر ساری قوم [...] کا بیڑہ غرق کر دے الاعتصام اور المنیر نے اور [...] بعض دوسرے اخبارات نے بھی مودودی صاحب [...] کے تازہ یلغار پر مقالے لکھے اور مؤخر الذکر نے [...] مدیر ترجمان اسلام کو بھی اس مسئلہ پر کچھ لکھنے کو [...] خط تحریر فرمایا ہے ۔ اگر موصوف ناراض نہ ہوں [...] ہم ان کے جذبہ اتباع سنت اور رد بدعت کی قدر [...] کرتے ہوئے عرض کریں گے ۔

اس ہمہ آوردہ تست

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں توحید و حیدا و سنت [...] کے نعرے بلند کرنے والوں نے بیس سال میں [...] اتنا بنایا نہیں جتنا مودودی صاحب نے ایک [...] میں بگاڑ دیا ـــــ ہم پہلے وارے منشی صاحب [...] کو ہوس اقتدار کا بیمار سمجھتے ہیں وہ احکام اسلام [...] کو حکمت عملی کے تحت بدلنے کا فتویٰ دے چکے [...] اور بیسیوں باتیں اہل سنت والجماعت کے عقید[...] کے خلاف لکھ چکے ہیں لیکن اس خود ساختہ [...] کی گرفت میں بعض علماء نے مداہنت سے کام [...] آج ان کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اور [...] کل کیا ہو گا ۔ جو شخص لیڈری کے لئے [...] کچھ کر سکتا ہے کیا یہ ناممکن ہے کل وہ امریکہ [...] کر ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے

مودودی صاحب کی حرکات کے [...]

(۱) کعبہ کے مبارک نام سے مسلمانوں کے [...] سے کھیلا گیا ۔

(۲) اس کپڑے کی پوجا ہوئی جس کو ابھی کعبہ [...] سے مس ہونے کا بھی شرف حاصل نہیں [...] جبکہ مس ہونے کے بعد ہی اس کی پوجا [...]

(۳) اس کپڑے کا طواف کیا گیا ۔ اگر طواف [...] تو اس کفر کی مار مودودی پر بھی پڑے [...] مودودیے اس لعنت کفر میں [...]

(۴) ہزاروں بلکہ سارے ملک میں لاکھ[...] کی بے پردگی ہوئی ۔ گھروں کو ننگی [...]

(۵) غنڈوں نے عصمتوں پر حملے کئے [...] دروازے کھولے ۔

(۶) نیازیں دی گئیں ہزاروں دیگیں [...]

(۷) بچے مر گئے ۔ عورتیں کچلی گئیں [...] مارے گئے ۔ اور ہزاروں زخمی [...]

(۸) باپردہ عورتوں کو پہلی بار مودودی [...] اوباشوں سے پالا پڑا ۔

(۹) جلوس نکالے گئے ۔ پھول نچھاور [...] لٹ گئے ۔ کپڑے پھینکے گئے ۔ [...] ڈبے پر بھی عورتوں نے مردوں کے [...]

---

* ایک نوجوان حافظ قرآن ۔ قاری ۔ عالم ۔ ادیب ۔ سید مقرر اور صالح مسلمان ہونے کے سوا ہمارے قابل فخر مخدوم کی یادگار ہیں ۔ ہمیں ان کی قابلیت بلکہ جامعیت سے کوئی انکار نہیں ۔ یہ اور بات ہے کہ ان کو ابھی تجربہ کم ہے ۔ خدا کرے یہ نوجوان بھائی اپنے بے مثال باپ کے صحیح جانشین بن کر آسمانِ ہدایت کے تارے بن جائیں ۔ اس سلسلہ میں ہمارے مخلص بزرگ جن پر ساری جماعت بلکہ قوم کا سارا بیدار عنصر فخر کرتا ہے جناب شیخ حسام الدین صاحب سے عرض ہے کہ آپ کی سرپرستی اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے ۔ خدا کرے کہ سارے دوست آپ کی قدر کریں لیکن اگر آپ کے مشورے سے کام نہ کیا جاتے تو پھر ایسے کاموں کی ذمہ داری یقیناً کسی طرح صحیح نہ ہو گی ۔

مصر ○ مشرق وسطیٰ کا پشتیبان (بقیہ صفحہ ۷)

اور مصری شہریت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ یہی وہ عظیم موقف ہے جو ہم کو بتلاتا ہے کہ اخوان کے جوانوں کو اسلام کا صحیح حکم معلوم ہے اور ان میں وہ فہم قرآن ہے جس سے زمانے کے تقاضوں کو سمجھتے ہیں کو مسلمانوں پر گیا۔ واجب ہے بالخصوص ان لوگوں پر جو دعوت اسلام کے صدر نشین ہوں میں اخوان کے جوانوں کے ساتھ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک جیل میں رہا ہوں اور ان سے اختلاف رائے بھی تھا۔ کیونکہ انھوں نے سیاسی جماعتوں کے طریقۂ کار کو اختیار کر لیا تھا اور خفیہ طور سے یہ طے کر لیا تھا کہ جو بھی ان سے اختلاف رائے کرے گا اس کو قتل کر دیں گے خواہ وہ انھیں کی جماعت کا ایک فرد کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اخوان کے ایک ممتاز فرد المہندس سید فائز مرحوم کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا۔ مگر اس کے باوجود مجھے ان کے طرزِ عمل سے بہت مسرت ہوئی کہ انھوں نے جزوی اختلافات سے بالاتر ہو کر محسوس کیا کہ اس وقت ملک اور وطن شدید خطرہ میں ہے اور یہ ملک جمال عبد الناصر کی ذاتی ملکیت نہیں ہے کہ ہم اپنے ذاتی اور جزوی اختلافات کی بنا پر ظالم اور استعمار پسند طاقتوں کے لئے اپنے محبوب ملک کو لقمۂ تر کی طرح چھوڑ دیں۔

لیکن جس قدر مجھے ان کے طرز عمل سے خوشی ہوئی کہ انھوں کے اس طریقہ کار سے آپس کے بگڑے ہوئے حالات سدھر جائینگے اسی قدر مولانا مودودی جیسے باوقار اور عقلمند کے طرز فکر سے تکلیف بھی ہوئی۔ اگر موصوف کو اخوان المسلمین کی وجہ سے غیظ وغضب ہے تو اب انھیں نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خود اخوان نے گذشتہ تمام حوادث کو بھلا دیا اور نہ صرف مصر کی تائید کی بلکہ تمام عربی اسلامی ممالک کو دعوت بھی دے دی کہ آؤ مصر کی حمایت میں ایک مضبوط قوم بن جائیں تو کیوں اور کس کی خاطر موصوف نے یہ موقف اختیار فرمایا ہے، جبکہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مصر کی مخالف طاقتوں کا موقف کیا ہے

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مصر کی مخالف ایک تو مغربی استعماریت ہے کہ وہ اپنی سرکشی اور مظالم کو برقرار رکھنے کے لئے زور لگائے ہوتے ہے، دوسرے نمبر پہ وہ اسلامی ممالک ہیں جو ضعیف اور مغرب کے محتاج ہیں اور مغرب کا ساتھ دینے پر مجبور ہیں اور بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تیسرے نمبر پر داعی اسلام سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی ہیں۔ مغربی طاقتیں تو اپنی استعماریت کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں اور اسلامی ممالک اپنے ضعف کی وجہ سے مالی امداد کے محتاج ہیں۔ اگرچہ ہم ان کو معذور نہیں قرار دے سکتے لیکن کسی حد تک ہم مان بھی لیں۔ مگر مودودی صاحب کس چیز کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں کہ انھوں نے حکم اسلام اور اخوان المسلمین کے طرزِ عمل کو چھوڑ دیا، اور مسلم ممالک کی پبلک کا مذاق اڑایا جس میں سب سے زیادہ پاکستان کی پبلک ہے کیا ان کی بھی مغربی طاقتوں سے کچھ مصلحتیں وابستہ ہیں؟

لائل پور کی ایک جماعت اسلامی کے ترجمان نے ۳ راگست کی اشاعت میں نہر سویز کو قومیانے کے بعد جمال عبد الناصر صدر جمہوریہ مصر کو ہامان وفرعون سے تشبیہ دی اور پیشین گوئی کر دی کہ اس کا حشر بھی فرعون کا سا ہوگا۔

مجھے سخت تعجب ہوا کہ جماعت اسلامی کس طرح یہ حکم اس شخص مسلم پر لگا رہی ہے جو مغرب کی استعماری طاقتوں سے ایک فیصلہ کن ٹکر لے رہا ہے۔ پھر طرہ یہ کہ یہ تمنا ہے کہ اس کا حشر فرعون و ہامان کا سا ہو اور مسٹر ایڈن اور مسٹر ڈلس جیسے کافروں کو فتح ہو اور جمال عبد الناصر شکست کھا جائے تو کیا جماعت اسلامی کی نظر میں معاذ اللہ ایڈن اور ڈلس موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام ہیں اور جمال عبد الناصر فرعون ہے؟ میں وہ بعض مضامین بھی دیکھ چکا ہوں۔ جن میں مودودی صاحب کے اس موقف کی مخالفت کی گئی۔ میرے اوپر یہ بات بہت شاق گزری کہ داعی اسلام مودودی صاحب جیسی شخصیت ایسا موقف اختیار کرے جس کو نہ دوست اچھا سمجھتے ہوں نہ دشمن، یہ چیز بھی میرے لئے بہت ناگوار ہے کہ وہ اپنی ذات کو محل تہمت و شبہ بنا رہے ہیں اور لوگ ان پر مختلف قسم کے اعتراضات اپنے قلم سے لگا رہے ہیں۔ کیونکہ میں اس کا بہت حریص ہوں کہ داعیانِ اسلام کی پوزیشن بالکل صاف ہو اور وہ اپنے اعمال و افعال میں مطابقت پیدا کریں تاکہ ان کی دعوت کے نتائج شاندار برآمد ہوں اور میرے لئے یہ کتنی تکلیف وہ بات ہوگی کہ ایسی داعی اسلام جماعت پیچھے کی جانب ملیٹ جائے اور لوگوں کا حاصل کیا ہوا اعتماد اور وثوق کھو دے اور اس کا نتیجہ بالکل برعکس و خلاف اسلام ثابت ہو۔ میں نے بہت کوشش کی کہ اخوان المسلمین مصر میں غلط سیاست اور اس کے ناپاک اور مضر طریقہ کار سے ہٹ جائے۔ جہاں تک ہو سکا ان کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن حکومت کی طمع اور دنیاوی خواہشات ان میں بہت سے لوگوں کی اصلاحی قدروں پر غالب آگئی۔ چنانچہ وہی ہوا جو آپ نے سنا اور آج تک اس کا اثر بد قائم ہے۔ جب بھی داعیانِ اصول دعوت سے انحراف کرتے ہیں اور خواہشات کی اتباع میں لگ جاتے ہیں تو دنیا کو اپنے سے، اپنے وطن سے، اپنے دین سے بدظن اور متنفر کر دیا کرتے ہیں۔ بعد میں پھر سوال کہ کیا مولانا مودودی صاحب قرآن کریم اور اخوان المسلمین کے آخری طرز عمل کی روشنی میں مسلمانوں کو یہ بتانے کی کوشش فرمائیں گے۔ نیز ان کے اخبارات جمال عبد الناصر کی مخالفت میں مغربی اخبارات و صحف کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں اور جمال عبد الناصر کی اس ہمہ گیر پالیسی کو کیوں کمزور کرنا چاہتے ہیں۔!

پاکستان جلیا کہ لندن کی خبریں بتا رہی۔ اب اسی موقف کی جانب لوٹ رہا ہے۔ جس کی اس سے امید تھی اور شجاعت و بہادری سے اپنے بھائی مصر کا ساتھ دینے کو تیار ہو گیا ہے میں پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ہوں کہ اس نے ایک ایسا شریفانہ موقف اختیار کیا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر طرح کے احترام کا مستحق ہے اس مبارکباد اور شکریہ پر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے

اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے

بے شک یہ بڑا صدمہ ہے کہ ایک نوجوان صالح فرزند داغ جدائی دے جائے۔ پھر یہ حادثہ اچانک ہو تو ابتلاء اور بھی بڑھ جاتی ہے اور بڑوں کے لئے ابتداء بھی ہمیشہ سے بڑی ہی چلی آئی ہے۔ مجھے ترجمانِ اسلام کے سارے عملہ اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو حضرت مولانا سید بادشاہ گل صاحب بخاری سجادہ نشیں اکوڑہ خٹک سے دلی ہمدردی ہے، جن کو چند دن پہلے یہ عظیم ابتلاء پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس جواں سال وجواں بخت فرزند کو اپنے جد امجد کے ساتھ جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اور مخدوم بادشاہ گل صاحب اور متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین

(غلام غوث ہزاروی)

حاجی محمد جہانگیر صاحب کو صدمہ

لاہور کے مشہور احرار رہنما حاجی محمد جہانگیر صاحب کی والدہ ماجدہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اگرچہ یہ وہ راستہ ہے جس پر سب کو جانا ہے پھر بھی انسانی فطرت ہے کہ وہ جدائی سے صدمہ محسوس کرتی ہے مبارک ہیں وہ والدین جن کی اولاد ان کے لئے صدقۂ جاریہ ہو اللہ تعالےٰ حاجی صاحب موصوف کو صبر اور مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

(غلام غوث ہزاروی)

علامہ طالوت رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا علامہ عبد الرشید صاحب۔ کون ناواقف ہے۔ آپ فاضل دیوبند اور خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں سے وابستہ صاحب دل بزرگ تھے آپ نظم و نثر میں خداداد ملکہ رکھتے تھے۔ باطل شکنی میں اللہ تعالیٰ نے کمال عطا فرمایا تھا۔ اخباری دنیا میں آپ علامہ طالوت کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی اچانک وفات سے ادبی و علمی دنیا کو بڑا صدمہ پہنچا۔ ارباب سلوک نے آپ کی جدائی کو خاص طور پر محسوس کیا اللہ تعالےٰ مرحوم کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور ان کے صحیح جانشین بنائے۔ آمین۔ (غلام غوث ہزاروی)

تصحیح

۲۲ مارچ کے ترجمان اسلام میں صفحہ نمبر ۲ پر حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کا دورہ سندھ شائع کیا گیا تھا اس میں سندھ کی بجائے ریاست بہاولپور پڑھا جائے۔

نوٹ: اسی پرچہ میں حضرت درخواستی صاحب کی علالت کا بھی ذکر ہے اس کو بھی پڑھیں (مدیر)

پھلوں موم ضلع سیالکوٹ میں ترجمان اسلام، پیام اسلام، دعوت اور خدام الدین حافظ عبد الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام سے حاصل کریں۔

جمعیۃ علماءِ اسلام مغربی پاکستان کی مجلسِ شوریٰ

ترمیم شدہ صورت میں

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے مرکزی مجلس شوریٰ میں بعض ترمیمیں منظور فرمائی ہیں ان کی روشنی میں اب پوری مجلسِ شوریٰ کی تشکیل یوں ہے جو نئے انتخابات تک قائم رہے گی جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ماہ محرم میں ہو سکیں گے۔

(۱) حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام۔
(۲) حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر مرکزی۔ مہتمم مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی
(۳) حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب امیر انجمن خدام الدین۔ نائب امیر مرکزی
(۴) احقر غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ
(۵) حضرت مولانا عبد الواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ نائب ناظم۔ جمعیۃ علماء اسلام۔
(۶) مولانا محمد اکرم صاحب ماڈل ٹاؤن خازن جمعیۃ علماء
(۷) حضرت مولانا محمد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور
(۸) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب سرگودھا امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب۔
(۹) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد و ما ورائے سرحد
(۱۰) حضرت مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔
(۱۱) حضرت مولانا عبد الحنان صاحب مہتمم مدرسہ تعلیمیہ عثمانیہ ورکشاپی محلہ راولپنڈی
(۱۲) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رح۔ چکوال ضلع جہلم۔
(۱۳) حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ٹھٹھہ سجاول (سندھ)
(۱۴) حضرت مولانا مفتی شمس الدین صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد (سندھ)
(۱۵) محترم میر صبح صادق خاں صاحب رئیس کنڈکوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)
(۱۶) جناب حاجی حفیظ الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سکھر (سندھ)
(۱۷) حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی۔
(۱۸) حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب خطیب عید گاہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔
(۱۹) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان
(۲۰) حضرت مولانا فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ فقیر والی ضلع بہاولنگر۔
(۲۱) سردار میر عالم خاں صاحب لغاری رئیس رحیم یار خاں۔
(۲۲) حضرت مولانا تاج الدین صاحب نقشبندی پڈعیدن ضلع نواب شاہ سندھ۔
(۲۳) حضرت مولانا عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ بلوچستان۔
(۲۴) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی خطیب لائل پور جناح کالونی۔
(۲۵) حضرت مولانا قاری عبد الحلیم صاحب پانی پتی خطیب جھنگ صدر۔
(۲۶) حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف سندھ۔
(۲۷) حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں
(۲۸) جناب حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی رئیس ضلع بہاولنگر۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر

پاکستان کی مشہور دینی درس گاہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا عظیم الشان سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۹-۳۰-۳۱ مارچ بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام باغ لانگے خان ملتان منعقد ہو رہا ہے جس میں مشاہیر علماء کرام پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے علاوہ آغا شورش کاشمیری مدیر ہفت روزہ چٹان لاہور بھی شرکت کر رہے ہیں۔ تمام دین پرور مخلص دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اس سہ روزہ تبلیغی مذہبی جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

جامعہ کریمیہ اہلسنت والجماعت کمالیہ کا داخلہ

مدرسہ کریمیہ کمالیہ ضلع لائل پور ایک دینی مدرسہ ہے جو نہایت جانفشانی اور محنت سے تعلیم قرآن حفظ و ناظرہ کے علاوہ اردو دینیات اور لکھائی کا بھی انتظام ہے۔ علاوہ ازیں مدرسہ ہذا نادار بیرونی طلبہ کے اخراجات قیام و طعام و لباس صابن و تیل وغیرہ کا ذمہ دار ہے داخلہ ۵ شوال سے شروع ہے خواہشمند طلباء رجوع فرمائیں۔

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم سکرنڈ کی طرف سے

عظیم الشان سالانہ کانفرنس

مورخہ ۴-۵ اپریل ۶۳ء مطابق ۹-۱۰ ذلیقعدہ ۸۳ھ بروز جمعہ و ہفتہ بمقام مدرسہ اشاعت العلوم سکرنڈ ضلع نوابشاہ سندھ ایک عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں ملک کے مشائخ۔ علماء زعمائے ملت شرکت فرما رہے ہیں ناظرین سے گذارش ہے کہ اس کانفرنس میں شریک ہو کر دینی برادری کا ثبوت دیں۔

حضرت صاحب دین پور شریف کا فرمان

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد پسرور خلف حضرت قطب زمان مولانا احمد علی صاحب رح ۲۱ مارچ کو دین پور شریف جا کر حضرت مولانا المخدوم میاں عبد الہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مدظلہ نے ان کے ذریعہ سخت تاکیدی فرمان اپنے متوسلین کے لئے خصوصاً اور عام اہل اسلام کے لئے عموماً جاری فرمایا ہے کہ ہر ہر مقام پر جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کی جائیں اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (لاہور) کو مضبوط کیا جائے۔ تاکہ ملک میں دینی قوت پیدا اور اسلامی نظام کی راہ ہموار ہو اور ساتھ ہی امت نئے نئے فتنوں سے بچائی جا سکے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ تمام اللہ والے اور بزرگان دین جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی کے لئے دست بدعا ہیں۔ یہ بات ارکان جمعیت کے لئے ×

نقد و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ (مدیر)

بانی دار العلوم دیوبند (شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز) خاں صفدر کے اسم گرامی سے کون ناواقف ہے جنھوں نے احیاء اسلام کے لئے بیسیوں کتابیں تصنیف کر کے تشنگان حقیقت کی پیاس بجھائی۔ حال ہی میں انھوں نے بانی دار العلوم دیوبند کی ایک کتاب لکھی ہے زیر تبصرہ کتاب میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کی سوانح کے ساتھ بیش قیمت علمی مضامین بھی آ گئے ہیں — مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کا علمی مقام یہ تھا کہ ایک بار پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف نے فرمایا کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی "رب العزت سبحانہ و تعالیٰ کے علم کے مظہر اتم تھے" اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے کو علمی نکات و صحیح واقعات کا علم ہو جائے گا۔ زیر تبصرہ کتاب ۹۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت صرف ایک روپیہ ملنے کا پتہ۔

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔
(۲) مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ
(۳) مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد

× نیک فال اور باعث مسرت و سعادت ہے اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز محنتوں کو شرف قبولیت عطا فرمائیں گے۔ (غلام غوث)

سلاجیت اعلیٰ قسم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام نقہ کی سلاجیت اعلیٰ کوالٹی ترجمان اسلام میں موجود ہے۔ جس کا نرخ دو روپے تولہ اور ایک سو بیس روپیہ فی سیر ہے پیشاب کی کثرت، رقت، کمزوری اعصاب، چوٹ لگنے۔ ہڈی ٹوٹنے اور مردی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مختلف امراض کا واحد علاج ہے۔

(نوٹ) سلاجیت کی مقدار خوراک بڑے آدمی کے لئے مکی کے دانہ کے برابر، چھوٹے کم کر دیں۔ گھونٹ بھر دودھ میں سلاجیت کو حل کر کے پی جائیں اور پاؤ بھر گرم دودھ علیحدہ رکھا ہو۔ صبح و شام نہار منہ۔ ترش اور تیل والی اشیاء سے پرہیز کریں۔

اس کے علاوہ دیگر امراض جریان، سیلان، چنبل۔ بواسیر۔ دمہ۔ مستورات کی مخصوص امراض (جس میں بچے مر جایا کرتے ہیں) اولاد نرینہ۔ اختلاج قلب اور کھانسی وغیرہ کی مجرب دوائیں حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی تیار کردہ اور قابل اعتماد ہیں ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد شاہ محمد غوث لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد (۶) ○ جمعہ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۴۶

اسلامی لائبریری نوتھ ورلو رنگا

اسلام اور مسلمان آزمائشوں کے دور میں

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت رسالت و اعلان نبوت کو چودہ سو سال کے قریب ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین حق کی تکمیل اور اپنی نعمت ہدایت کا اتمام حضرت خاتم النبیین پر فرما دیا تھا اور یہ دین قیامت تک کے لئے قائم کر دیا گیا۔ اس دین کی اساس پر ملت اسلامیہ کا آغاز حضرت رسالت مآب کے اعلان نبوت سے ہوا۔ اور جب آپ کار نبوت کو اتمام تک پہنچا کر اپنے رب اکبر اور اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے تو آپ کے خلفائے اقدس نے اصحابِ کرام نے دنیا کے دور دراز گوشوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اللہ کی کتاب و رسول کی سنت کو زندہ رکھا اور دنیائے انسانیت کو نجات و ہدایت کی طرف بلاتے رہے۔ یہ سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا۔ اسلاف کی بڑی بڑی جماعتوں نے اس مقصد کے لئے اپنی تمام زندگیاں وقف کر دیں۔ اور دور دراز تک کوئی گوشہ نہیں چھوڑا جہاں کلمۃ حق کو بلند کرنے کے لئے انہوں نے سر دھڑ کی بازی نہ لگا دی ہو۔

دنیا بڑے بڑے انقلابات سے گذرتی رہی۔ حکومتیں اور سلطنتیں بنیں اور بگڑیں۔ اس عرصہ میں کتنی ہی قومیں بام عروج پر پہنچیں اور کتنی ہی زوال کی پستی میں جا گریں — خود مسلمانوں میں بڑے بڑے فاتحین پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے معرکے انھوں نے سر کئے۔ بڑی بڑی حکومتیں اور سلطنتیں انہوں نے قائم کیں لیکن آخران کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ کہ تاریخ میں ان کا نام باقی رہ گیا۔ اور ان کی اولوالعزمیوں اور کشور کشائیوں کے سارے جاہ و جلال نابود ہو گئے۔

کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

مگر اسلام کا کام۔ دین حق کی اقامت کا کام ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں رکا۔ وہ اس وقت بھی جاری رہا جب مسلمان دنیا میں غالب تھے۔ اور اس وقت بھی جاری رہا جب وہ مغلوب ہو گئے۔ حق یہ ہے کہ مغلوبیت کے اول دور میں دین کے لئے کام کرنے والوں نے جس بے مثال ثابت قدمی، جس بے نظیر ایثار و قربانی اور مصائب و شدائد کی خطرناک ہولناکیوں میں جس استقامت و حوصلہ مندی سے جان وتن، عزت و ناموس، مال و دولت اور اہل وعیال وار کر خدمتِ دین انجام دی۔ اس سنت کو مغلوبیت کے آخری دور میں وارثان اسلام کی ایک جماعت نے زندہ و تازہ کیا اور الحمد للہ کہ انھوں نے کار گہ عالم کی کشاکش میں مسلمانوں کو شرمندہ و مایوس ہونے سے بچا لیا۔ اسلام کے جھنڈے کو ہر حالت میں بلند رکھا۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کی آویزش کا آغاز رسالت مآب کی زندگی ہی میں ہو چکا تھا۔ دنیا کی سب سے بڑی عیسائی رومی حکومت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں اسلام پر لشکر کشی کی۔ آپ ہی نے اس کی مدافعت کے لئے سب سے پہلا دستہ مجاہدین اپنی نگرانی میں روانہ فرمایا۔ اور پھر یہ آویزش صدیوں تک جاری رہی۔ تمام عیسائی دنیا نے ایک بے پناہ سیلاب کی صورت میں بار بار اسلامی حدود مملکت پر یورشیں کیں۔ لیکن بعون اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہزیمت کھا کر پسپا ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ رومۃ الکبریٰ کی عظیم عیسائی سلطنت پارہ پارہ ہو کر رہ گئی۔ ان صلیبی جنگوں کی ناکامی کا احساس۔ نصاریٰ مغرب کو ہمیشہ رہا۔ وہ اس بات کے درپے رہے کہ اگر کھلے میدانوں میں ہم مسلمانوں کو شکست نہیں دے سکے تو چور دروازوں سے تو ان کے مستحکم قلعے میں داخل ہو سکتے ہیں۔ دو تین صدیوں تک وہ خفیہ سازشوں کے نقب لگاتے رہے تا آنکہ انیسویں صدی کے وسط تک تمام عالم اسلام فرنگی ریشہ دوانیوں کے تلے آگیا۔ بارہ سو سال کی پیہم شکستوں کے بعد باطل کی یہ طاقت مسلمانوں کو اور اسلام کو کلیتہً نیست و نابود کرنے کے لئے پر تولنے لگی۔ میلکم، کلائیو، کچنر، بالڈون وغیرہ اکابرین فرنگ بیانات جن لوگوں کی نظروں سے گذرے ہیں۔ وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ان کے کیا کیا عزائم بد تھے۔ کس طرح انہوں نے مشرق سے مغرب تک مسلمان امراء کا ایک ایسا وظیفہ خوار طبقہ پیدا کر دیا تھا۔ جس نے مسلمان قوم و ملت کو ان کے پاس رہن رکھ دیا۔ کس طرح انہوں نے فساد فکر و نظر کا دروازہ مسلمانوں کی نوخیز نسل کے اندر کھول لا تھا۔ جس نے ایک طبقہ کو اسلام سے ہی برگشتہ خاطر بنا دیا اور کس طرح انھوں نے ایسے افراد اور گروہوں کی درپردہ حوصلہ افزائی و رہنمائی کی جنھوں نے اسلام اور دین کے خادموں اور عالموں کی طرف سے مسلمان عوام کو بدظن و بد اعتماد بنانے کی مہمیں چلائیں۔ کس طرح انھوں نے تمام اقتصادی، معاشی اور فنی وسائل غیر مسلم ہمسایہ اقوام کے ساتھ مل کر اپنے قابو میں کیے جن سے مسلمان سخت بدحالی و آشفتگی کا شکار ہوئے۔ یقیناً مسلمانوں کی ہمہ گیر مغلوبیت اور اسلام کی شدید بے بسی کا اس سے زیادہ نازک ترین بحران ان کی تاریخ میں کبھی نہیں آیا تھا۔ مسلمان سیاسی، اقتصادی، معاشی اور تعلیمی اعتبار سے ہی ذلیل بنا کر نہیں رکھ دیے گئے تھے بلکہ ان کے دین و مذہب کو مٹا دینے، اس کے اندر تحریف کر دینے، انہیں اپنے دینی رہنماؤں اور عالموں سے منقطع کر دینے اور بدظن بنا دینے، خود اسلام کے بارے میں انہیں نظریاتی کشمکش و انتشار میں مبتلا کر دینے اور کھلے عام فسق، الحاد، بے دینی اختیار کر لینے کے آزادانہ مواقع بھی پیدا کر دیے گئے تھے۔

فرنگی استعمار کا یہ فتنہ، تاریخ کا سب سے بڑا فتنہ تھا جس سے مسلمان دوچار ہوئے اور اللہ کی ہزار ہزار رحمتیں نازل ہوں ان علمائے حق پر جنھوں نے اپنی بصیرت دینی سے اس فتنہ کی ہلاکت خیزیاں محسوس کیں اور اپنی پوری قوت اس کے مقابل لا کر کھڑی کی۔ اس سے نبرد آزما ہونے کے لئے انھوں نے دوسری محکوم اقوام کو بھی اپنے ساتھ ملایا اور جس تدبیر و ذریعہ سے اس نے اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو کچلنے کا منصوبہ بنایا

(باقی صفحہ ۹ پر)

احکامِ زکوٰۃ ○ فقہ حنفیہ میں

مولانا محمد احمد صاحب تھانوی ـ مدرسہ اشرفیہ ـ سکھر (مغربی پاکستان)

سونے چاندی کی زکوٰۃ

(۱) جس شخص کے پاس ۵۲½ تولہ چاندی یا ۷½ تولہ سونا یا ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نقد روپیہ یا نوٹ موجود ہوں یا اتنی رقم کی مالیت کسی کاروبار میں لگی ہوئی ہو تو ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے اور اس مقدار کو نصابِ شرعی کہتے ہیں۔

(۲) روپیہ ـ نوٹ ـ اشرفی ـ سونے چاندی کے برتن ـ سونے کی سلاخیں ـ چاندی کی اینٹیں ـ سونے چاندی کا زیور ـ سچا گوٹہ ٹھپہ ـ فروختنی مشینیں ـ فروختنی اوزار اور کل فروختنی سامان پر زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ مندرجہ بالا قیمت کے برابر یا اس سے زائد ہوں۔

(۳) مندرجہ بالا روپیہ یا مال جس وقت سے ملکیت میں داخل ہوا ہے اس پر اسلامی سال (قمری) گزر جانا شرط ہے ـ جب پورے بارہ مہینے گزر جائیں گے تب زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہوگی۔

(۴) اگر درمیان سال میں کل مال ضائع ہو جائے یا اس قدر کم ہو جائے کہ ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت سے بھی کم رہ جائے تو سال رواں کی زکوٰۃ فرض نہ ہوگی بشرطیکہ سال کے آخر تک کم ہی رہے۔

(۵) اگر شروع سال میں مال قابل زکوٰۃ موجود تھا مگر درمیان سال میں زکوٰۃ کی مقررہ تعداد سے کم ہو گیا ـ مگر سال ختم ہونے سے پہلے پھر پورا ہو گیا اور جب سال ختم ہوا تو شرعی نصاب پورا تھا تو اس صورت میں زکوٰۃ فرض ہوگی درمیانی کمی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(۶) البتہ اگر درمیان سال میں مال بالکل ضائع ہو گیا کچھ بھی باقی نہیں رہا اور سال کے ختم ہونے سے پہلے اور مال کہیں سے ملکیت میں آ گیا تو اس مال میں سال کا اول و آخر نہیں دیکھا جاوے گا بلکہ اب دوبارہ جب سے روپیہ ملا ہے اس وقت سے سال سال پورا ہو جانے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوگی

(۷) اگر کسی کے پاس اس قدر سونا چاندی یا نقد موجود ہے کہ جس پر زکوٰۃ فرض ہو سکتی ہے مگر وہ شخص اتنے ہی روپیہ کا مقروض ہے یا قرضہ ادا کرنے کے بعد شرعی نصاب کے مطابق مال نہیں بچتا تو ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔

(۸) البتہ اگر قرض کا روپیہ مجرا دے کر اتنا باقی بچتا ہے کہ شرعی نصاب اس سے پورا ہو سکتا ہو تو پھر قرضہ کی رقم منہا کر کے باقی کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔

(۹) اگر چاندی سونے میں کھوٹ ملا ہوا ہو تو دیکھیں گے کھوٹ کی مقدار زیادہ ہے یا سونے چاندی کی ـ اگر کھوٹ کی مقدار کم ہے تو پھر ۵۲½ تولہ چاندی کے وزن اور ۷½ تولہ سونے کے وزن پر زکوٰۃ ہوگی قیمت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ـ اور اگر کھوٹ زیادہ ہے تو سونے چاندی کے نصاب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ـ بلکہ سامان شمار کر کے قیمت لگائی جائے گی۔ اگر وہ مال تجارت ہے اور اس کی قیمت سونے یا چاندی کے شرعی نصاب کے برابر ہے تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی اور اگر وہ سامانِ تجارت نہ ہو تب بھی زکوٰۃ فرض نہ ہوگی

(۱۰) ۵۲½ تولہ والا نصاب اس وقت ہے جبکہ کسی شخص کے پاس فقط سونا یا فقط چاندی ہی ہے ـ اگر سونا اور چاندی یا نقد بصورت نوٹ یا سامانِ تجارت مختلف نصاب موجود ہوں تو پھر ان کی ذات پر نصاب شرعی جاری نہ ہوگا ـ بلکہ سب کی قیمت لگا کر اس قیمت پر نصاب عائد کیا جائے گا ـ اگر مشترکہ قیمت ۷½ تولہ سونا یا ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت میں سے کسی ایک کی قیمت کے بھی برابر ہو جائے گا تو زکوٰۃ ادا کرنی واجب ہوگا ـ اس شکل میں فقراء کی مصلحت کو شریعت نے مقدم رکھا ہے۔

(۱۱) البتہ اگر کسی کے پاس فقط سونا ہی سونا ہے، چاندی قطعاً نہیں ہے اور وہ سونا ۷½ تولہ سے کم ہے ـ مثلاً صرف ۵ تولہ ہے تو اگرچہ ۵ تولہ سونے کی قیمت ۵۲½ تولہ چاندی کے برابر ہوتی ہے مگر اس وقت کا حساب نہیں لگایا جائے گا اور شرعی نصاب سونے کی ذات پر عائد ہوگا اس لئے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۱۲) اگر شروع سال میں شرعی نصاب کے مطابق مال موجود تھا کہ درمیان سال میں ہبہ سے میراث سے نفع سے یا کسی اور حلال طریقہ سے کچھ رقم مل گئی تو سال کے آخر میں کل رقم پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی ـ بعد کے آنے والے مال کا حساب علیحدہ نہیں ہوگا ـ اسی کا تابع ہوگا۔

(۱۳) البتہ اگر شروع سال میں شرعی نصاب سے کم مال تھا اور درمیان سال میں اتنی رقم آ گئی ہے جو شرعی نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو اس شکل میں جس وقت سے صاحبِ نصاب بنا ہے اس وقت سے سال کی ابتدا شمار کی جائے گی اور سال پورا ہو جانے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(۱۴) لوہا ـ تانبہ ـ پیتل ـ گلٹ ـ ہیرے جواہرات وغیرہ سامان شمار ہوتے ہیں ـ اگر یہ تجارت کے لئے نہ ہوں، تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ فرض نہ ہوگی (اس لئے کہ یہ نہ سونا ہے اور نہ کرنسی نوٹ ہیں)

(۱۵) البتہ اگر ان اشیاء کی تجارت کرتا ہے تو پھر ان کی قیمت لگا کر دیکھا جائے گا اگر ۵۲½ تولہ چاندی کے برابر یا زیادہ قیمت ہوئی تو سال گزرنے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(۱۶) گھر کا استعمالی سامان ـ دیگچے ـ پتیلے ـ سینی ـ سینی ـ پلنگ ـ قالین دری ـ پہننے کے کپڑے ـ گھڑی ـ گھڑی بجوری ـ وغیرہ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے خواہ کتنی ہی بیش قیمت کیوں نہ ہوں ـ ایسے ہی کارخانے کی مشینوں پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۷) البتہ اگر کوئی شخص فرنیچر کی دوکان کرتا ہے یا برتن فروخت کرتا ہے یا گھڑیوں کا کاروبار کرتا ہے یا مشینیں فروخت کرتا ہے تو مال تجارت ہونے کی وجہ سے ان کی قیمت پر زکوٰۃ فرض ہوگی ـ بشرطیکہ وہ مال نصاب شرعی کے مطابق ہو۔

(۱۸) استعمال مکانات ـ دوکانیں اور کرایہ کے مکانات ـ کرایہ کے برتن ـ کرایہ کا فرنیچر ـ زمین ـ باغات وغیرہ کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے ـ البتہ ان کی آمدنی جمع ہو کر اگر قابل زکوٰۃ ہو جائے گی تو سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(۱۹) سامانِ تجارت وہ کہلاتا ہے جو کاروبار کی نیت سے خرید کیا گیا ہو ـ لیکن اگر گھر کا فالتو سامان فروخت کرنے کا ارادہ کر لیا گیا ہو تو وہ مال اس وقت تک مال تجارت نہیں شمار ہوگا ـ جب تک اس کو فروخت نہ کر دیا جائے ـ فروختگی کے بعد اس کی قیمت مال زکوٰۃ میں شامل ہو جائے گی اور وقت مقررہ پر یا سال کے ختم ہونے پر اس میں زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(۲۰) اگر کچھ رقم کسی کو قرض دے رکھی ہے یا فروخت شدہ مال کی قیمت باقی ہے تو اگر یہ رقم قابل وصول ہے تو اس کی بھی زکوٰۃ دی جائے گی ـ چاہے وصولی سے پہلے ادا کر دے ورنہ وصول ہو جانے کے بعد گزشتہ ایام کی زکوٰۃ اکٹھی دینا فرض ہوگی۔

(۲۱) البتہ اگر قرض ناقابلِ وصول ہو جس کی وصولی کی قطعاً امید باقی نہ رہی ہو تو اس کی زکوٰۃ فرض نہیں ہے ـ ہاں جس وقت یہ رقم وصول ہوگی اس وقت سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۲۲) چونکہ قرضہ کا مال قرض دینے والے کی ملکیت ہے اور اس نے ایک

(باقی صفحہ پر)

برادرانِ اسلام ـ ایک زمانہ تھا کہ قرآن کے پیش کردہ نظام مالیات و معاشیات پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے چند سالوں میں مسلمان قوم کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ حضرت فاروق اعظم رضہ کے زمانہ میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لے کر مدینہ طیبہ کی گلیوں اور کوچوں میں چکر لگاتا ہے گھر گھر اور در در جا کر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورت مند اس رقم کو قبول کر لے اور اپنے کام میں لے آئے ـ مگر جس دروازے پر بھی پہنچتا ہے وہاں سے یہی جواب ملتا ہے، اَنَا غَنِیٌّ لَا حَاجَۃَ لِیْ کہ خدا کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے میں ضرورت مند نہیں ہوں! پوری رات گزر جاتی ہے اور اتنی معقول رقم کو کوئی قبول کرنے والا نہیں ملتا ـ آخر مجبور ہو کر وہ صاحب صبح کو حضرت عمر رضہ کی خدمت میں حاضر ہو کر رات بھر کی روئداد سناتے ہیں اور یہ کل رقم بیت المال میں داخل کر دی جاتی ہے۔

عزیزانِ اسلام! تاریخ اسلام کا یہی ایک واقعہ ایسا ہے جو اسلام کے نظام مالیات کے اثرات و ثمرات کی برتری کے لئے دنیا کے تمام نظاموں کے مقابلہ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ دنیا میں آج تک جس قدر مالی نظام نافذ رہے ہیں یا آج نافذ ہیں کسی ایک نظام میں بھی کبھی خوشحالی اور فارغ البالی کی یہ عام حالت پیدا ہوئی ہے؟ اگر ہم لوگ اسلامی اصول کے مطابق زکوٰۃ ـ عشر وغیرہ پوری طرح پابندی سے ادا کریں تو ان شاء اللہ آج بھی وہی فارغ البالی دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے۔

۲۹ ۔ نومبر

حالات کا نیا موڑ !

پاکستان کی سیاست آہستہ آہستہ اب اس مرحلے میں داخل ہو رہی ہے ۔ جہاں ایک خود دار، باوقار اور آزاد و خود مختار قوم کی حیثیت سے پاکستانیوں کو اپنے حریفوں اور نام نہاد دوستوں سے آخری کشمکش کرنی پڑ جائے گی ۔

خارجہ پالیسی میں صدر محترم کی طرف سے اب جس خود اعتمادی کا متعدد مرتبہ اظہار ہوا ہے اس سے اہرروں کے کھٹکتے ہی دروازے کھول دیئے ہیں، دوستی اور دشمنی کی راہیں صاف ہوتی جا رہی ہیں اور دوست و دشمن میں تمیز ہونے لگی ہے ۔

ہندوستان کی فوجی تیاریاں اور اس کا موجودہ معاندانہ رویہ خواہ کتنا ہی ذہرو وسعت ہو اگر ہماری خارجہ پالیسی اور دفاعی تیاری صحیح خطوط پر جاری رہی تو انشاء اللہ مستقبل قریب میں پاکستان نہ صرف اپنے خود مقاصد ہی حاصل کر سکے گا بلکہ مشرق میں ایک نئی سیاسی تبدیلی کا نقیب بھی بن جائیگا ہندوستان مغربی طاقتوں کی بدولت خواہ کتنا ہی سازوسامان فراہم کر لے اور کیسی ہی تیاریاں کر تا رہے اس کی اخلاقی شکست اور خود اعتمادی کا زوال کسی طرح ختم نہیں ہو سکتا ۔ آج دنیا میں ہندوستان کی وہ پوزیشن باقی نہیں رہی ہے جو اسے کچھ عرصہ قبل حاصل تھی ۔ اسی طرح ہندوستانی عوام کو بھی اپنی قیادت پر وہ بھروسہ نہیں رہا ہے جو ایک آزاد و باحوصلہ قوم کو ہونا چاہیئے ۔ اسی طرح ہندوستان کے قائدین بھی یہ ثابت کر چکے ہیں کہ وہ کسی بڑے سہارے کے بغیر آزادانہ اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتے ۔ مشرق وسطیٰ و ایشیا کے دوسرے ممالک ہندوستان پر اعتماد نہیں کر رہے ان حالات میں ہندوستان کا بڑا پن خود اس کے لئے ایک بوجھ بن کر رہ گیا ہے ۔

پاکستان ان حالات کو مدنظر رکھ کر اپنے عوام کی راہ متعین کر سکتا ہے ۔ اگر ہم داخلی طور پر مضبوط و مستحکم ہو جاتے ہیں ۔ عوام کے مذہبی و ملی احساسات کو یقین و اطمینان کی روح مل جاتی ہے ان کے اندر دین و ملت کے لئے مر مٹنے کا جوش و ولولہ پیدا کر دیا جاتا ہے، ان کو یہ باور ہو جاتا ہے کہ ان کی زندگی اور موت اللہ کے لئے ہے ۔ وہ حق و انصاف اور بے خوفی کی زندگی بسر کر نے لگتے ہیں اور ان کے اندر خود اعتمادی اور طمانیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ تو اس کے بعد خارجی معاملات کے تصفیہ کے لئے ان سے گراں ایثار و قربانی متوقع ہو سکتی ہے ۔

یقیناً وقت آگیا ہے کہ تمام گروہ بزدلانہ احتراض سے بالاتر ہو کر اور ہر قسم کے شخصی و جماعتی مفادات پس پشت ڈال کر ملک کی قیادت مستحکم کی جائے ۔ ارباب اقتدار عوام کو اپنے اعتماد میں لیں ۔ جذبہ منافقت اور تذبذب کے تمام دروازے بند کر دیں ۔ ملک بھر میں اطمینان و اعتماد کی روح پیدا کریں ۔ اپنی خارجہ پالیسی ۔ مضبوط و با اثر بنائیں اور ملک میں ایسے حالات پیدا کر دیں کہ ہماری قوم و ملت ہر خطرے سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر وقت آمادہ و تیار رہے ۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوستان کے نادان حکمران ایک اور پانی پت کا راستہ کھول دیں ۔ دہلی اور پیکنگ کی کشمکش کسی بدترین صورت حال کے پیدا کرنے کا باعث بن جائے اور مغرب کا دم توڑتا ہوا سامراج مشرق کی سرزمین پر اپنی آخری ہچکی لینا چاہتا ہو ۔ ایسے حالات میں پاکستان کو ہر وقت چاق و چوبند اور آمادہ و تیار رہنا چاہیئے ۔

عالم عرب اور عراق کا حالیہ انقلاب

مصر کے انقلاب نے عالم عرب کو وحدت عرب کی جو راہ دکھلائی تھی ۔ اس کی براہ راست زد میں مغرب کا تمام سامراج آجاتا تھا ۔ صدر ناصر کی دانشمندانہ اور جرأت مندانہ پالیسیوں نے اگر ایک طرف استعمار پسندوں کو بوکھلا دیا تھا تو دوسری طرف افریقہ اور ایشیا کی غلام و نو آزاد قوموں میں حوصلوں اور ولولوں کی روح پھونک دی تھی ۔ اس کے بعد متعدد افریقی و ایشیائی قوموں نے آزادی حاصل کی اور مسلمانوں کی کتنی ہی آزاد سلطنتیں عالمی نقشہ پر نظر آنے لگیں ۔ عرب اتحاد کی تحریک نے ایسا زور پکڑا کہ اس سے انحراف کی عرب ملک اور عرب قائد کے لئے ممکن نہیں رہا ۔ عرب اتحاد کے نظریہ کو ختم کرنا نہ اب مغربی سامراجیوں کے بس میں رہا اور نہ عرب کے ملوکیت

شیوخ کی طاقت میں رہا نہ مذہب کے نام پر پروپیگنڈے کے ذریعہ اسے کمزور کیا جا سکا ۔ البتہ انگریزی سرمایہ داروں نے ایک نیا جال ضرور پھیلا دیا جو عرب اتحاد کے نظریہ کے مماثل ایک دام ہمرنگ زمین ہے ۔

انگریزی سامراج یہودی استعمار اور عرب و مشرق کے ملوک پرستوں نے در پردہ اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ ناصر کو مذہبی اعتبار سے بدنام کر کے اور سیاسی اعتبار سے بیرونی مفاد کام کر کے اتحاد عرب کے اس پہلو کو مجروح کیا جا سکتا ہے جو آگے چل کر اتحاد افریقہ اور اتحاد اسلام کا پیش خیمہ بنے گا ۔ ناصر نے اپنی کتاب " فلسفۂ انقلاب " میں مدت ہوئی اپنے اس منصوبے کا اعلان کر دیا تھا ۔ کہ عرب اتحاد ، عالم اسلام کے اتحاد کی پہلی منزل ہے ۔ جو بالآخر ایک وقت اسلام کے عالمی غلبہ کا ذریعہ بن سکتی ہے ۔

عرب و اسلام کے دشمنوں نے ، عرب اتحاد کا ایک نیا نظریہ جو لادینی عرب قومیت کے فلسفہ پر مبنی ہے ، یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مصر و شام کے اتحاد سے اور بعد میں اس اتحاد کے اندر عراق کی شمولیت سے جو چیز مانع آئی وہ بعث پارٹی کا یہ نظریہ تھا کہ اتحاد عرب میں اسلام کو دخیل نہ کیا جائے ۔ ناصر نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ۔ اور بعث نے مصر کے ساتھ اتحاد سے انکار کر دیا ۔ بعد میں ابھی تک ان کی یہ کوشش جاری رہی کہ اپنے لادینی نظریہ پر مصر کے مقابل دیگر عرب ریاستوں کا اتحاد قائم کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں انہیں مغربی سامراج ، اشتراکی روس اور بعض نام نہاد اسلام پسند گروہوں کی یکساں حمایت حاصل رہی ۔ گزشتہ دنوں عراق و شام کی مشترکہ فوجی کمان اس قسم کے اتحاد کا حرف اول بنی ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عرب عوام بعث پارٹی کے اس رویہ سے ہرگز مطمئن نہیں ہیں ۔ روپیہ ، طاقت ، سازش اور مصر کے خلاف پروپیگنڈے کی زبردست مہموں کے باوجود ، وہ اب بھی ناصر کے نظریہ عرب اتحاد کے حامی ہیں ۔

عراق کی حالیہ تبدیلی اور انقلاب در انقلاب نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ وسیع عرب اتحاد کا وہ نظریہ جو ناصر نے پیش کیا تھا جب تک اس پر عمل نہیں کیا جاتا ہے عالم عرب کی بے چینیاں رفع نہیں ہو سکتی ہیں ۔ عرب کے وہ حکمران جو اپنے ذاتی مفادات و اقتدار کی خاطر سامراجیوں و استعمار پسندوں کی تخریبی کارروائیوں کا آلہ بنے ہوئے ہیں ۔ نیز وہ مذہبی و سیاسی جماعتیں جو اسلام کے نام پر صدر ناصر کی مخالفت کر کے عربوں اور مسلمانوں کے دشمنوں کے عزائم بد کی کامیابیوں کا بالواسطہ سبب بنے ہوئے ہیں ۔ انہیں غور کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے لئے اور مسلمانوں کے لئے بلکہ اسلام کے لئے کس مستقبل کی تعمیر کر رہے ہیں ۔

ایک مضبوط و مستحکم اور آزاد عرب و اسلامی دنیا ، جس میں ہر مسلمان باعزت و مساوی زندگی بسر کرنے کا حق رکھتا ہو اسلام کے مستقبل کی ضامن بن سکتی ہے ۔ اس سے صرف نظر کرنے والے سوائے انتشار و تخریب کے کوئی خدمت قوم ، ملت اور اسلام کی انجام نہیں دے رہے ہیں ۔

طفیل محمد صاحب کی پریس کانفرنس

مودودی صاحب کے دست راست اور ان کی جماعت کے قیم (جنرل سیکرٹری) جناب طفیل محمد صاحب نے ۱۷ نومبر کو ایک پریس کانفرنس میں وزیر داخلہ اور بعض دیگر وزرا کی طرف سے عائد کردہ الزامات کی تردید کرتے ہوئے اخبار انجام ۱۹ نومبر کی رپورٹ کے مطابق اشارۃً مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کو بھی نوازا اور بعض دوسرے حضرات کے ساتھ ان پر بھی طعن فرمایا ہے ۔ مودودی صاحب پر عائد کردہ الزامات سے برأت کا جہاں تک تعلق ہے اس کی اصل حقیقت الزام عائد کرنے والے وزیر صاحبان جانتے ہیں یا خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے اکابر دخواص جانتے ہوں گے ۔ مودودی صاحب کے نظریات سے علماء کو اختلاف ، الزام دہی کے اس واقعہ سے پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے ۔ یہ اختلاف اسلام کے بارے میں مودودی صاحب کے غلط اور کتاب و سنت و مسلک سلف کے خلاف افکار کی بناء پر ہے یہ اختلاف کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے ۔ لیکن اگر آج مودودی صاحب اور ان کے حواری اس اختلاف کو وزیر داخلہ کے الزامات کی تائید کے معنی پہنا کر عوام کی نظر میں بے وزن و بے بنیاد بنانا چاہتے ہیں اور ان الزامات کی براہ راست تردید و صفائی کے بجائے دوسروں کی آڑ لینا چاہتے ہیں تو انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی یہ سعی نامشکور اور رائیگاں چلی جائے گی ۔ پاکستان و نظریۂ پاکستان کے ساتھ وفاداری کی یہ منفی شہادت کوئی وزن نہیں رکھتی ہے کہ آزادی خواہ اور کانگرس میں شامل مسلمانوں کی (باقی صہ پر)

حضرت فضیل بن عیاضؒ کی تاریخی داستان

از عبد الحئی فاروقی ایم ۔ اے

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ایک خدا رسیدہ بزرگ تھے ۔ معرفت اور حق شناسی، تقویٰ اور پرہیزگاری میں یکتائے روزگار تھے ۔ آپ کی حیات مبارکہ بڑی عبرت ناک اور سبق آموز زندگی کا ابتدائی دور چوری اور ڈاکہ زنی، قتل اور غارت گری میں بسر ہوا ۔ چوری بھی معمولی نہیں بلکہ بڑے بڑے قافلوں کو لوٹ لینا اور راہ گیروں کا تمام مال و اسباب چھین لینا روزمرہ کا مشغلہ تھا ۔

آپ ڈاکوؤں کے گروہ کے سردار تھے اور وہ لوگ جو مال لوٹ کر لاتے ان کی تقسیم آپ ہی کیا کرتے تھے ۔ جنگلوں بیابانوں میں اپنے گروہ کے ساتھ مارے مارے پھرا کرتے اور لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتے تھے ۔

لیکن ان عیوب کے ساتھ ہی عبادت گزاری میں بھی کوئی فرق نہ آتا تھا ۔ نماز باجماعت پڑھتے تھے ۔ آپ کے گروہ کے دوسرے ڈاکو بھی نماز روزہ کے سخت پابند تھے اگر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ فلاں شاگرد ڈاکو صوم و صلوٰۃ کی پابندی نہیں کرتا ہے تو اسے نکال باہر کر دیتے ۔ رہزنی اور غارتگری سے جب فرصت ملتی تو سارا وقت عبادت میں گزارتے تھے علاوہ فرائض کے نفلی عبادتیں بھی روزانہ معمولات میں داخل تھیں ہر وقت تسبیح اور جائے نماز ساتھ رہتی ۔ کمبل کا کرتہ اور نمدے کی ٹوپی آپ کا لباس تھا ۔

★

ایک بار خبر ملی فلاں راستہ سے ایک قافلہ گزرنے والا ہے جس کے پاس ساز و سامان بہت ہے ۔ آپ نے اپنے گروہ کو حکم دیا کہ جاؤ قافلہ کا محاصرہ کر کے لوٹ مار میں مشغول ہو گئے اتفاق سے ایک مسافر بچ نکلا اور اپنا مال لے کر جنگل میں ایک طرف کو بھاگ نکلا ۔ اس نے دیکھا کہ سامنے ایک خیمہ ہے اور اس میں ایک بزرگ صورت انسان مصلّے بچھائے اور تسبیح ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں ۔ انہیں ایک درویش جانتے ہوئے اس شخص نے اپنا سارا مال امانتاً ان کے پاس رکھوا دیا اور خود فوراً پلٹ کر قافلہ سے جا ملا ۔ جب ڈاکو لوٹ مار کر کے روانہ ہو گئے ۔ تو یہ اپنی امانت لینے انہیں کے پاس واپس آیا یہاں آ کر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی ۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ وہی تمام ڈاکو ان بزرگ کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں مال تقسیم کر رہے ہیں ۔ اب تو یہ شخص بہت پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ میں نے اپنی ساری پونجی خود ہی ڈاکوؤں کے حوالے کر دی ۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ نے بھی اسے دیکھ لیا ۔ آواز دی اور سارا مال اسی طرح واپس کر کے اسے رخصت کر دیا ۔

دوسرے ڈاکوؤں نے جب اس کی وجہ دریافت کی تو جواب دیا کہ اس شخص نے میرے متعلق اچھا گمان کیا تھا ۔ اس لئے میں نے اس کے گمان کو سچا کر دیا ۔ میں اپنے خدا کے متعلق بھی اچھا گمان رکھتا ہوں شاید کہ وہ بھی میرے گمان کو سچا کر دے ۔

کچھ دنوں بعد ایک دوسرا قافلہ ادھر سے گزرا تو وہ بھی لوٹ لیا گیا ۔ جب ڈاکو لوٹ مار کر کے کھانے بیٹھے تو کسی نے دریافت کیا کہ تمہارا سرغنہ کہاں ہے ؟ جواب ملا کہ نماز پڑھ رہا ہے ۔ پوچھنے والے نے پوچھا کہ وہ کھانے میں تمہارے شریک کیوں نہیں ہے ؟ تو ڈاکوؤں نے جواب دیا کہ وہ روزہ سے ہے ۔ یہ باتیں سن کر وہ سخت متحیر ہوا اور فوراً حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہونچا اور کہا ۔

”حضرت ! ایک طرف تو آپ کی یہ عبادت گذاری اور دینداری اور دوسری طرف یہ ڈاکہ زنی اور لوٹ مار ؟“

آپ نے فرمایا ۔ تمہیں حق تعالیٰ کا وہ قول یاد نہیں کہ جس میں اس نے فرمایا کہ جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور اچھے برے دونوں کام کئے اللہ کو قدرت حاصل ہے کہ وہ انھیں بخش دے ۔“

★

آپ بڑے بہادر اور باہمت انسان تھے ۔ کبھی کسی غریب کو نہیں لوٹا اور نہ کسی عورت پہ ہاتھ ڈالا ۔ اس کے برعکس غرباء کی امداد و اعانت کیا کرتے تھے ۔ ہمیشہ مالداروں کو لوٹتے تھے ۔ ایسے قافلہ کو جس میں غرباء زیادہ ہوں یا عورتیں اور بچے ہوں ۔ نظر انداز کرتے اور انھیں اپنی حفاظت میں سرحد پار کروا دیا کرتے تھے ۔

★

کہا جاتا ہے کہ آپ کو ایک حسین و جمیل عورت سے عشق بھی تھا اکثر اس کی محبت میں راتوں کو رویا کرتے تھے لوٹ مار سے جو کچھ حاصل ہوتا اسی کو دے آتے تھے ۔

غرضیکہ آپ کی زندگی عشق و محبت، غریب پروری مہمان نوازی، ظلم و رہزنی اور عبادت و ریاضت کا ایک عجیب و غریب رنگا رنگ مجموعہ تھی ۔

عشق کی آگ سے دل میں پہلے ہی سے سوز و گداز موجود تھا ۔ عبادت گزاری نے اور بھی رقت پیدا کر دی مولائے کائنات کی توجہ آپ کی طرف مبذول ہوئی اور مشیت ایزدی نے اپنا کام شروع کر دیا ۔ ایک رات ایک قافلہ ادھر سے گزرا ۔ ایک شخص اونٹ پر بیٹھا ہوا قرآن مجید پڑھتا ہوا جا رہا تھا ۔ جب یہ آیت آپ کے کان تک پہونچی ۔ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۔ یعنی کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ ایمانداروں کے دل اللہ کے ذکر سے لرزنے لگیں ۔ یہ سننا تھا کہ ایک بجلی سی بدن میں کوندگئی ایک تیر تھا جو سینے میں پیوست ہو گیا ایک چنگاری تھی جس نے خرمن صبر و قرار کو جلا کر خاکستر کر دیا دل کا بند کھڑکیاں کھل گئیں، اور ”آ گیا آ گیا“ کہتے ہوئے دیوانہ وار زار و قطار روتے ہوئے جنگل میں ادھر ادھر دوڑنے لگے اور بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر توبہ و استغفار کرنی شروع کر دی ۔

★

جن جن کا مال لوٹا تھا فرداً فرداً سب کے پاس جا کر اپنا قصور معاف کرایا ۔ پھر گھر آ کر بیوی سے کہا کہ میں نے بہت گناہ کئے ہیں مجھے بادشاہ کے پاس لے چلو تاکہ وہ مجھے اس کی سزا دے ۔ جب بادشاہ کے سامنے لائے گئے تو اس نے بہت عزت و اکرام کے ساتھ استقبال کیا اور بڑے ادب و توقیر کے ساتھ واپس کیا ۔ گھر میں آ کر بیوی سے کہا کہ اب میں مکہ معظمہ جا رہا ہوں اگر تم کہو تو تم کو طلاق دیدوں اور اگر چلنا چاہو تو چلو ۔ بیوی نے عرض کیا جہاں آپ چلیں گے میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی ۔ چنانچہ مکہ معظمہ روانہ ہو گئے اور حرم کی جاروب کشی کرنے لگے ۔

عرصہ تک عبادت و ریاضت کرنے کی وجہ سے سینہ مبارک معرفت حق سے روشن ہو چکا تھا ۔ بڑے بڑے اولیا اور اولیائے وقت کی صحبت سے فیضیاب ہوئے ۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں ایک مدت تک رہ کر علم و فضل حاصل کیا ۔ آخرکار علوم دینیہ اور روحانیت سے پوری طرح بہرہ ور ہوئے ۔

★

ایک بار امیر المومنین ہارون الرشید نے اپنے وزیر سے کہا کہ مجھے کسی ولی کامل کے پاس لے چلو ۔ چنانچہ وہ انہیں حضرت سفیان ثوریؒ کے پاس لے گئے ۔ دروازہ پر پہونچ کر آواز دی ۔ انھوں نے پوچھا ۔ کون ؟ جواب دیا گیا ۔ امیر المومنین ! سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ امیر المومنین نے کیوں زحمت کی مجھے حکم دیتے میں خود حاضر ہو جاتا ۔

امیر المومنین نے وزیر سے کہا یہ بھی کہیں اور چلو یہ ایسے ولی نہیں معلوم ہوتے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں ۔ حضرت سفیان ثوریؒ نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ اگر آپ کو کسی ایسے ہی آدمی کی تلاش ہے تو فضیل بن عیاضؒ کے پاس جائیے ۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت فضیل بن عیاضؒ کے دروازہ پر پہونچے آپ اس وقت تلاوت [illegible] میں مصروف تھے اور یہ آیت زبان پر تھی اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی وہ لوگ جو بداعمالیوں میں ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں نیکوکاروں کے برابر مرتبہ دیں گے ۔

★

یہ سن کر امیر المومنین نے وزیر سے کہا کہ نصیحت کے لئے تو یہی آیت ہی کافی ہے مگر پھر بھی آواز دی ۔ اندر سے پوچھا کون ؟ کہا گیا ۔ امیر المومنین ۔ فرمایا کہ امیر المومنین کو مجھ سے کیا کام ہے ؟ بہتر ہے کہ وہ مجھے خدا کی یاد کے علاوہ دوسری طرف متوجہ نہ کریں ۔ وزیر نے باہر سے کہا کہ یہ امیر المومنین ہیں آپ پر ان کی اطاعت واجب ہے ۔

جواب دیا ۔ مجھے فکر میں مبتلا مت کرو ۔

بالآخر امیر المومنین ہیں آپ پر ان کی اطاعت واجب ہے ۔

جواب دیا ۔ مجھے فکر میں مبتلا کرو ۔ ” بالآخر امیر المومنین

[illegible]

ایک بھائی - ایک دوست - ایک لیڈر ایک ایڈیٹر اور ایک شاعر

(۵)

چند دن پہلے محترم آغا شورش کاشمیری نے حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے بارہ میں ایک بھائی ایک بزرگ کے عنوان سے کچھ لکھا تھا۔ یہ عنوان مجھے پسند آیا اس میں اضافہ کر کے مندرجہ بالا عنوان سے آغا صاحب موصوف کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا ہے۔

(۱) آغا صاحب میرے بھائی ہیں پھر دوست ہیں۔ وہ احرار کے لیڈر بھی رہے ہیں۔ اب وہ ایڈیٹر اور شاعر بھی ہیں۔ ان کی ایڈیٹری اور شاعری اب مسلم ہو چکی ہے۔ احرار کے لیڈر اب نہیں رہے۔ البتہ پرانے دوستوں اور بزرگوں سے تعلقات قائم ہیں با الفاظ دیگر اخوت مروت (دوستی) کے تعلقات بحال ہیں۔

پچھلے دنوں ان کا شعر و ادب دیوبندی مشرب کے حق میں شمشیر برہنہ ہو کر چمکا۔

پھر مسلسل خاموشی کے بعد یکا یک مودودی قافلہ کے خیر لنگ کر چابک لگا کر دوڑانے کی سوجھی۔

ایک عدد قصیدہ مودودی کے حق میں لکھ مارا

(۲) دوست پوچھنے لگے محترم شورش صاحب کو کیا ہوا ان کے استعجاب کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان کو علماء دیوبند کی صف میں کھڑا --- اور ان کی شمشیر کو ہر باطل کی رگ جان کا قاطع تصور کر چکے تھے۔ مگر اس میں محترم شورش صاحب کا قصور نہیں ہے خود ایسا سمجھنے والوں کا قصور ہے۔

آغا صاحب اور ان کا چٹان دو چیزیں ہیں ان کا عقیدہ ان کے دل کی بات ہے۔ جو وہ خود بہتر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے ہم نشین جانتے ہیں کہ وہ بزدل مودودیوں کے بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

الف ان کا رسالہ چٹان ان کی چٹان ہے کبھی یہ ان کے ہاتھ سے گر جاتی ہے پھر جس کے سر پر پڑ جائے۔ البتہ حق پر چٹانوں کا اثر نہیں ہوتا اس ہستی کے بحر ناپیدا کنار میں حق خود ایک ایسی چٹان ہے جس سے ہزاروں موجیں آ کر ٹکراتی اور بے نیل مرام واپس چلی جاتی ہیں میں ان دوستوں سے جو کہتے ہیں شورش صاحب بدل گئے کہا کرتا ہوں شورش صاحب جہاں ہیں وہیں ہیں۔ چٹان کی بات کیجئے۔ وہ بھی سنا دوں۔

جب چند سال پہلے چٹان میں پورے صفحہ پر برسات نامی نظم کی زنانہ تصویر چھپی۔

لیگی اور کانگرس دونوں رہنماؤں کو گم کردہ راہ بتا کر گوروں کو خوش کر رہے تھے۔ شورش ڈاڑھی منڈا ہے مگر وہ گمراہ مودودی کی طرح یہ نہیں کہتا کہ سرور کائنات کے ارشاد اعفوا اللحیٰ (ڈاڑھیاں بڑھاؤ) کا مطلب ڈاڑھی خشخشی کترنے سے بھی پورا ہو جاتا ہے۔ شورش دیندار و پرہیزگار نہ سہی لیکن وہ مخلوط معاشرے میں قرآن پاک کی سزاؤں کو ظلم کہہ کر کفریہ الفاظ لکھنے کو تیار نہیں ہے (دیکھو تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱)

شورش بے باک سہی لیکن وہ مودودی کی طرح بے لگام نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو یہ کہہ کر کہ یہ آپ کے گمان میں تاریخ سے غلط ثابت کر کے الحاد کا راستہ کھولے (دیکھو رسائل و مسائل بحث حدیث دجال) اور حضرت

یونس علیہ السلام کو ادائے فریضہ رسالت میں کوتاہیاں کرنے والا بتا کر ذم الوں کے سلسلے الساوہ ہے کہ ان کا یا منظور ہو اور کرے دیکھئے تفہیم مودودی قصہ یونس علیہ السلام) شورش شاعر تو ہے اور ظفر علی خان مرحوم کے قریب پہنچا ہے مگر اس کا اتنا علمی گھمنڈ نہیں ہے کہ وہ بخاری شریف کی صحیح اور مستند حدیث اور صحابی کے قول کو محض اس لئے رد کر دے کہ یہ عقل میں نہیں آتا ---

(دیکھئے مودودی کا ترجمان قرآن ماہ اکتوبر بحث سلیمان علیہ السلام) شورش نقاد ہے وہ سب پر تنقید کرنے کا عادی ہے مگر مودودی کی طرح صحابہ کرام تختہ مشق تنقید کبھی نہ بنائے گا۔ وہ ایڈیٹر ہے۔

ہمیں حیران رہ گیا کہ شورش صاحب کو کیا ہو گیا آخر کار رہے ہیں سے ان سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ میں اب صرف کاروباری آدمی ہوں۔ آپ سمجھ گئے عقیدہ اور چیز ہے اور کاروبار اور چٹان شورش نہیں بلکہ شورش کا کاروبار ہے اس میں صدر ایوب خاں فتح پوری گمراہ مودودی صدر پاکستان ایوب خاں، مولانا آزاد اور حضرت مدنی کی تعریفیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ میں اس وقت کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہوں۔ میں اب بھی ہزاروں مودودیوں کو شورش صاحب کے ہر ناخن کے تسمے کے برابر نہیں سمجھتا۔ شورش اس وقت نرمانی کی چکیوں میں پس رہا تھا جب کہ مودودی صاحب

مودودی صاحب کے عقائد و خیالات اہل سنت کے خلاف ہیں

جماعت اسلامی میں داخل نہ ہونا چاہیئے

(حضرت علامہ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی مدظلہ شیخ الحدیث و التفسیر ٹنڈو الہ یار (سندھ) نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے درج ذیل ہے۔

(۱) "عامۃ معطلیا مقصد دونوں جماعتوں کا نظام اسلام جاری کرنے کا ہے۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کا علم صحیح ہے اور ان کے علماء مخلص ہیں اور اس کے برعکس مولانا مودودی کے علم میں اغلاط ہیں ان کے لٹریچر کا حکم یہی ہے کہ ان کی جماعت جماعت اسلامی میں داخل نہ ہونا چاہیئے اب آپ فیصلہ کر لیں (ظفر احمد عثمانی ۸ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ)

(۲) حضرت مولانا علامہ محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی)

مولانا مودودی کے خیالات، عقائد، مضامین نظر ہیں ان کا مذہب اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں اس اختلاف کے پیش نظر ان کی جماعت میں داخل ہونا اچھا نہیں جمعیۃ علماء اسلام کے علما کے عقائد قرآن و سنت کے مطابق ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے علماء مخلص بھی ہیں۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہو کر کام کرنا انشاء اللہ دین کی خدمت ہوگی۔

محمد یوسف بنوری ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ

مرسلہ محمد عمر خاں گڑھ۔

مگر وہ مودودی کی طرح علمی گھمنڈ کا شکار ہو کر کبھی متعہ جائز کہہ سکتا ہے نہ دو جڑواں بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز کہہ قرآن پاک کی مخالفت میں شیطانی اجتہاد کرتا ہے۔

ایسی بیسیوں باتیں ہیں جن کی وجہ سے حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی جیسے فقیہ و بزرگ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی جیسی ہستی، حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب لاہوری جیسے با خدا انسان حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف جیسے ولی اللہ۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری جیسے مرشد اعظم۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی جیسے خلیفہ اعظم حضرت مولانا حسین علی صاحب

حضرت مولانا خیر محمد صاحب خیر المدارس ملتان جیسے عالم طریقت و حقیقت خلیفہ حضرت تھانوی اور مفتیان دیوبند و سہارنپور وغیرہ نے مودودی اور اس کی جماعت کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ ان کے مقابلہ میں مودودی کے کسی بستہ بردار کا فتویٰ یا نصیحت کس طرح قابل قبول ہو سکتی ہے۔

محترم شورش صاحب سے عرض

آخر میں محترم آغا شورش صاحب سے عرض ہے کہ آپ چٹان بے شک چھاپیں اور اپنا چٹانی کاروبار جاری رکھیں۔ مگر دین کے بارہ میں حضرت قاضی صاحب اور حضرت مفتی صاحب کو مشورہ نہ دیں بلکہ خود ان سے مشورہ لیں۔

آپ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ جب ۱۹۴۶ء میں آخری انتخابات کی مہم مجلس احرار شروع کر رہی تھی اور دہلی دروازے کے باہر ایک عظیم الشان اجتماع کے سامنے مولوی مظہر علی صاحب نے مسلم لیگی لیڈروں کے خلاف تبرائی قسم کے الفاظ استعمال کئے۔ تو آپ کی رگ غیرت پھڑک اٹھی آپ نے احرار کے جلسہ میں گالی کو برداشت نہ کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ میں رضاکاروں کو بحیثیت جنرل سیکرٹری حکم دیتا ہوں کہ وہ فساد کرنے والے کا سر کلہاڑی سے قلم کر دیں۔

جب شورش کا جوش و خروش ایک جلسہ کے بچانے کے لئے سر قلم کرنے تک جا پہنچے۔ کیا سچے امتیوں کو اس کا حق نہیں کہ وہ دین محمدی کو کھلونا بنانے والے مردود کو کم از کم عوام میں ننگا کر کے امت کو اس کے دھوکے سے باز رکھیں رہی یہ بات کہ مودودی امریکی ایجنٹ ہے یا نہیں یہ بات اب زیادہ دنوں تک چھپی نہیں رہ سکتی اور نہ کوئی عقل مند یہ ماننے کو تیار ہے کہ امریکی ڈالر ملنے کے لئے سامنے ثبوت ہونا چاہیئے۔ اس ملک میں امریکی شراب امریکی لیڈیاں امریکی روپیہ بے دھڑک خرچ ہو رہا ہے کون کہتا ہے کہ اس قسم کا کاروبار خفیہ نہیں ہو سکتا۔

اگر اس وقت حالات کی نزاکت کا احساس کر کے چپ رہنا بہتر ہے تو مودودی کو کیوں مجبور نہیں کیا جاتا کہ وہ اپنی خرافات اور من گھڑت تحقیقات کی اشاعت رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ ملک میں نہ کریں۔ ملک میں سر پھٹول کا انتظام تو اس کی طبع زاد مسائل نے کیا ہے۔ ہم ملک میں اسلامی آئین چاہتے ہیں احکام اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں جس میں اب تک کی ساری حکومتیں ناکام رہ چکی ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

(قابل دید مقام)

مودودی صاحب سے امریکہ کے بارہ میں چند سوالات

وزیر داخلہ پاکستان نے ایک بڑی حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ترجمان اسلام اور علماء کرام کے خدشات کی تصدیق پاکستان کے ذمہ دار وزیر داخلہ نے بھی کر دی کہ جماعت اسلامی کی تحریک غیر ملکی عناصر کے اشارہ سے پر پھیلائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے وہ سوالات (مع اضافہ کے) دہرا دیں جو ترجمان اسلام نے کسی گزشتہ اشاعت میں مودودی صاحب سے کئے تھے۔ اور مودودی صاحب نے ان کا جواب ابھی تک نہیں دیا۔

سوالات یہ تھے

(۱) کیا بارہ سال پہلے جب علماء دین کراچی میں جمع ہوئے تھے اور مسلم لیگی وزارت ڈانواں ڈول تھی اور نئے بننے والے وزیر اعظم کے سلسلہ میں قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں ـــ آپ نے علماء کے سامنے یہ نہیں کہا تھا کہ مسلم لیگ کو اب کوئی نہیں پوچھتا۔ اب امریکہ یا ہم سے بات کرے گا یا سہروردی سے" سردار بہادر خاں کے قومی اسمبلی کے اندر کے اس بیان نے کہ پاکستان میں پہلے کے انقلابات باہر کے اشاروں پر ہوتے رہے ہیں یہ واضح کر دیا کہ یہاں کی وزارت سازی میں باہر کا ہاتھ تھا۔ اور آپ امریکہ سے یہ امید کر رہے تھے کہ وہ آپ کو وزارت عظمیٰ کی کرسی پر بٹھائے گا اگر آپ نے مندرجہ بالا باتیں کہی ہیں تو آپ بتائیں کہ آپ کا امریکہ سے کیا رشتہ تھا اور ہے؟

(۲) کیا آپ کی کسی تصنیف کو امریکہ نے نہیں خریدا تھا۔

(۳) کیا امریکہ والوں نے آپ کو کاغذ کی کمیابی کے زمانہ میں کاغذ کے سلسلہ میں کوئی امداد یا مراعات دی تھیں۔

(۴) کیا آپ نے کسی اخباری بیان میں یہ نہیں کہا تھا کہ امریکہ پاکستانی عوام سے دوستی چاہتا ہے تو حکومت سے نہیں بلکہ عوام کے نمائندوں سے تعلقات قائم کرے۔

(۵) کیا آپ کے دورہ پشاور کے وقت آپ کی تقریر سننے کے لئے امریکن قونصل آیا تھا؟ اور مشین ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ آپکی تقریر ریکارڈ کر رہا تھا۔

(۶) (۸ سوالوں کا اضافہ) اور کیا جب آپ پہلی بار کراچی گئے تھے جب کہ آپ کی خدمت میں جلسہ عام میں پچاس ہزار روپے کی تھیلی پیش ہوئی تھی۔ اس جلسہ میں امریکن سفیر موجود تھا یا نہیں۔ اور کیا اس تھیلی میں اس کا بھی کچھ حصہ تھا یا نہیں (بات حلفیہ بیان کرنی ہوگی)

(۷) کیا آپ ہمیشہ صدر ناصر کی مخالفت نہیں کرتے رہے کیا یہ امریکہ کی خوشنودی مزاج کے لئے تو نہ تھا؟

(۸) کیا سارے پاکستان میں سے سعودی حکومت کی نگاہ کرم آپ پر اس لئے تو نہیں پڑی کہ آپ بھی ان کی طرح امریکہ کے دوست اور ناصر کے مخالف ہیں۔؟

(۹) کیا آپ نے چودھری محمد علی کے دستور والے بنیادی حقوق کی حرف بحرف تائید کی تھی۔ جس میں ہر عقیدہ اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی اجازت تھی۔ کیا یہ تائید اس لئے تھی کہ اس طرح امریکہ کے پادریوں کو پاکستان میں کھلی چھٹی رہے گی؟ (حالانکہ اسلامی شریعت میں ارتداد کی سزا قتل ہے)

(۱۰) ۲۸ ر اکتوبر ۶۳ء کو مودودی صاحب نے پریس کانفرنس میں یہ کہا (۱) کہ میری جماعت ہر ملک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے حق میں ہے اور اشتراکی ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔

(۲) ایک کی گود سے اٹھ کر دوسرے کی گود میں جا گرنا آزاد قوموں کا شیوہ نہیں ہے"

آج جب پاکستان چین اور روس سے تعلقات کر رہا ہے اور امریکہ کی گود سے جس میں پاکستان کو ظفر اللہ خاں نے ڈال دیا تھا اٹھ رہا ہے۔ مودودی صاحب غصہ کی وجہ سے آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔

ہم پوچھتے ہیں کہ تیرہ چودہ سال مسلسل جب سابقہ حکومتوں نے پاکستان کو امریکہ کی گود میں ڈال رکھا تھا اور مودودی صاحب کے ہم خیال اخبارات اس بارہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کی تنقید بھی گوارا نہ کر سکتے تھے اور اخبار امروز والوں کو سرخ لکھا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کو کیوں غصہ نہ آیا اور کیوں آپ نے یہ نہ کہا کہ ایک کی گود میں گرنا آزاد قوموں کا شیوہ نہیں ہے۔ آج جب امریکہ نے طوطا چشمی کر کے بھارت نوازی کے شوق میں پاکستان سے بے اعتنائی برتنی شروع کر دی ہے اور پاکستان بھی حالات پر نظر رکھتے ہوئے چین وغیرہ سے معاہدات کر رہا ہے تو آپ آزاد قوموں کے شیوے کا وعظ کہنے لگ گئے ہیں

نیز۔ آپ نے یا آپ کی جماعت نے اس وقت یہ اعلان کیوں نہ کیا کہ تمام ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں؟

مودودی صاحب اور اُن کا اجتہاد

از مولانا العلامہ محمد موسیٰ صاحب

اودھم مچا ہوا ہے شریعت کے کیمپ میں — چودھویں صدی کے مجتہد بے لگام سے
یثرب میں روحِ مصطفوی تلملا رہی — ہے اس کے ناروا و دل آزار کام سے
پھنسا رہا ہے قوم کو مغرب کی زلف میں — ایمان کا شکاری ہے۔ امریکی دام سے
کہتا ہے اک وزیر پسِ پردہ غیر ہے — الفت نہیں خود اس کو حلال و حرام سے
معجونِ دین و مغربی تہذیب بیچتا — بازارِ جاہلاں میں بڑے اہتمام سے
رستا ہے زہر اس کے قلم سے بزنگِ شہد — دھوکا نہ کھاؤ مومنو اس کے کلام سے
اک حرف بھی پڑھا نہیں ہے اہلِ علم سے — اور دے رہا ہے فتوے اسی علم خام سے
ہے نیم علم خطرۂ ایمان دوستو — ہے نیم حکیم خطرۂ جان طب کے نام سے
کہتا ہے ٹکنے دیتے نہیں مولوی مجھے — میں لا رہا ہوں دینِ نو اپنے گدام سے
یہ ہرزہ خواں امام عجب حرف گیر ہے — کوسوں بعید ہے وہ ادب کے مقام سے
کوئی اگر کہے۔ کہ ذرا روک خامہ کو — ہو جائیگا وہ چیں بجبیں اس پیام سے
ہم لاتزال طائفۃ کے رجال ہیں — سرشار ہیں محبت احمد کے جام سے
گلچیں کو باغ دین میں آنے نہ دیں گے ہم — ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں ہر خاص و عام سے

ملت کے پاسبانو۔ خبردار۔ ہوشیار
رنگیلے اجتہاد و رسیلے امام سے

مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کا انتخاب

بروز بدھ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے اراکین و ہمدردوں کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب بلند اختر صاحب منعقد ہوا۔ اور جماعتی کام کی رفتار کا جائزہ لیا گیا۔ اور جماعت کا نیا انتخاب عمل میں آیا جو حسب ذیل ہے۔

صدر۔ جناب محمد صادق صاحب پراپرٹی ڈیلر (۲) نائب صدر جناب بلند اختر صاحب ویسٹ پاک ٹریژرر شاہ عالمی۔

(۳) سیکرٹری جناب حکیم ذوالقرنین صاحب دواخانہ رئیس الغربا

(۴) پروپیگنڈہ سیکرٹری۔ میر محمد حسین صاحب۔

(ناظم دفتر سید محمود جاوید حسن ترمذی)

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

(امریکی جاسوسوں کی نشانیاں)

اب پاکستان میں نہ کانگریس ہے نہ اس کی ضرورت اور جو علماء اور عوام کانگریس میں شامل ہوکر برابر ظالم انگریز کا مقابلہ کرتے رہے وہ اب سکون و اطمینان سے ملک و ملت کی خدمت اور احیاء اسلام کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ مگر قادیانیوں کا یہ دطیرہ رہا ہے کہ وہ احرار اسلام اور اپنے مخالف علماء کو کانگریسی کہہ کر اپنا الو سیدھا کرتے رہے ہیں۔

اب چونکہ ملک کے دس ہزار علماء کی نمائندہ جماعت جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے مودودیوں کا پول کھول دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو بتادیا ہے۔ کہ مودودی فرقہ سے بچیں۔ دوسری طرف وزیر داخلہ نے بعض ان الزامات کی تصدیق کردی ہے جو علماء خدشات کے طور پر ظاہر کرتے تھے۔

اب مودودیے بوکھلا گئے مسلمانوں میں مردود قرار پائے۔ حکومت پر قبضہ کرنے کا خواب بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوا تو وہ بہکی بہکی باتیں کہنے لگے۔ راولپنڈی کے بعض مودودیوں نے احرار اسلام اور قادیانیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جن کی مولانا عبدالستار صاحب جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی نے دھجیاں بکھیر دیں۔ اب مہامودودیہ طفیل محمد بولا ہے۔ کہ (وزیر داخلہ حبیب اللہ خان کچھ کانگریسی علماء اور قادیانی ہیڈکوارٹر ربوہ کی مدد سے مودودی صاحب کے خلاف مہم چلا رہے ہیں) جھوٹ بولنا مودودیوں کی گھٹی میں داخل ہے۔ کانگریسی علماء وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور خاص کر حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو قرار دے رہے ہیں۔ جیسے کہ اسی بیان کے آخر میں ان ہر دو کے ناموں کی صراحت بھی ہے یہ وہ وطیرہ ہے جو اب تک قادیانیوں نے اختیار کر رکھا تھا۔ ان دونوں بزرگ ہستیوں کی لکی مروت کے ضمنی انتخاب کے بعد ملاقات تک جبیب اللہ خان سے نہیں ہوئی جبکہ حضرت مفتی صاحب موصوف نے حبیب اللہ خان صاحب کے خلاف دورہ کیا تھا۔ اگر اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان پہ ساز باز کا الزام ہے تو ہم کو مودودیے طفیل محمد کے بارے میں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ان مودودیوں بلکہ عامۃ المسلمین کو خبر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام تمام علماء اسلام و مشائخ کرام کی نمائندگی کرتے ہوئے ابتداء سے مودودیہ فرقہ ضالہ کی مخالفت کرتی رہی ہے اور اسی وجہ سے منشی مودودی جو بقول طفیل محمد کے اسلام پر اجارہ داری کے خواب دیکھ رہا تھا مسلمانوں میں ذلیل و گمراہ ہوکر رہ گیا۔ خان حبیب اللہ خان یا حکومت کو تو اب ہوش آیا ہے جب امریکہ کی نظریں پاکستان سے پھر گئیں اور پھر بھی مخالفت صرف سیاسی لحاظ سے کی۔ مگر علماء تو اس کو گمراہ اور گمراہ کن کہہ کر مسلمانوں کو اس کے پیدا کردہ الحاد سے بچانا چاہتے ہیں اور ابتداء سے بچاتے چلے آئے ہیں

ہم مودودیوں کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اب کانگریسی علماء کہہ کر بدنام کرنے کا حربہ پرانا اور ناکامیاب ہوچکا ہے۔ لیکن بے ادبی معاف اگر کوئی شخص آپ کو امریکی جاسوس لکھے تو آپ ناراض تو نہ ہوں گے۔ آئیے ہم آپ کو امریکی جاسوسوں اور امریکہ کے دوستوں کی چند نشانیاں بھی بتادیں

(۱) وہ مصر کے صدر ناصر کی مخالفت کرتے ہوں گے۔

(۲) ان کی کتابیں امریکہ خریدتا ہوگا۔

(۳) ان کو عندالضرورت اخباری کاغذ کی امریکہ امداد کرتا رہے گا۔

(۴) وہ امریکہ کے ذریعہ وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھتے ہوں گے۔

(۵) وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر صرف اشتراکی نظام کو کھنڈر کرنے کے لئے اسلامی نظام کا نعرہ لگاتے ہوں گے۔ اور اندر اندر سے وہ مسلمانوں کے اندر سے روحانیت اور دینی جبلت کا صحیح جذبہ مٹانے کی کوشش کرتے ہوں گے مثلاً سلف صالحین کے اعتماد کو دھکا لگائیں گے داڑھی کتراتے انگریزی بالوں کو جائز بتائیں گے۔ پرانے اسلامی تمدن و تہذیب کو قبول کرنے کا نام تاریخی ڈرامہ رکھیں گے۔ کعبہ کے مجاوروں کو بنارس کے پنڈتوں سے تشبیہ دیں گے ریاضات و اعمال و اذکار کی مخالفت کریں گے اور عورتوں کو ناپسند خاوند سے خلع کا بیر مرشد واحق دلائیں گے۔ فقہی مسائل کا اختلاف کریں گے یعنہا کر اچھا بتائیں گے اور نماز روزے کے بارہ میں خاص خاص مسئلے بیان کرکے مسلمانوں کے اندر بے چینی پیدا کریں گے۔ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام پر تنقید کریں گے اور بخاری شریف کی صحیح حدیثوں کو محض عقل کے زور سے رد کریں گے۔ دو جڑواں بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز کرنے اور جواز متعہ جیسے مسئلوں کو بلاضرورت اچھال کر مسلمانوں میں بے چینی پیدا کریں گے اور اپنی ان کرتوتوں سے کسی کے کہنے سے باز نہ آئیں گے۔

(۶) ان کے پاس پیسہ بہت ہوگا۔ اخباروں اور رسالوں کو خرید سکیں گے۔ حتیٰ کہ بعض عربی مدارس والوں کے منہ میں پانی بھر آئے گا۔

(۷) وہ چوہے کی طرح بزدل ہوں گے اور عین موقعہ پر جہاد کے خلاف بیان دیدیں گے

(۸) وہ کارکن علماء اور مغربی تسلط کے مخالف جماعتوں کی مخالفت کریں گے۔

(۹) وہ اسلام اسلام پکارنے کی جگہ یکدم جمہوریت پکارنے لگ جائیں گے۔

(۱۰) وہ مرزائیوں کے لئے راستہ صاف کریں گے۔

(۱۱) وہ حکمت عملی کے تحت اصول بدلتے رہیں گے اور گرگٹ کی طرح ہر وقت نیا رنگ اختیار کرتے رہیں گے۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ احرار اور قادیانی کو اکٹھے کرنے والے بے شرموں کا بھید کھولیں۔

جب چور بھاگنے لگے اور اس کا تعاقب جاری ہو تو وہ چور بھی آگے آگے بھاگتا اور چور چور کہہ کر شور مچاتا ہے تاکہ لوگ اس کو چور نہ سمجھیں کسی اور کو سمجھیں یہی حال مودودیوں کا ہے وہ خود مرزا قادیانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور وہی کو قادیانیوں سے ملا ہوا ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) کیا آپ کے فرقہ کے بانی مودودی نے اپنی تفسیر میں نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم سمیت آسمان پر جانا قرآن سے ثابت نہیں اور اس طرح اس نے مرزائیوں کے مسئلہ وفات مسیح کے لئے راستہ صاف نہیں کیا۔

(۲) کیا آپ کے پیر و مرشد مودودی نے یہ کہہ کر دجال کے مقام اور زمانہ کے بارہ میں حضور کے ارشادات ان کے اپنے گمان تھے اور تاریخ سے وہ غلط ثابت ہوئے کیا یہ کہہ کر منشی مودودی نے حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان کے خلاف نہیں کیا اور کیا اس سے مرزا قادیانی کے اس قول کے لئے راستہ صاف نہیں ہوا کہ حضور پر دجال کی پوری حقیقت نہیں کھلی تھی۔

(۳) کیا آپ کے اس گمراہ پیر نے اپنے عدالتی بیان میں یہ نہیں لکھا کہ قادیانیوں کے مسلمانوں میں شریک ہونے کا ایک ہی راستہ ہے کہ مرزا کو نبی نہ کہیں۔ کیا اس طرح منشی مودودی نے لاہوری مرزائیوں کو مسلمانوں میں شامل نہیں کردیا۔

(۴) کیا قرآن و حدیث کے معانی سلف صالحین کے معانی کے خلاف اپنی رائے سے کرکے مودودی صاحب نے مرزا قادیانی کا طرز عمل اختیار نہیں کیا اور نہ مسلمانوں کی گمراہی کا سامان نہیں بنایا۔

مودودیو! ان باتوں کا جواب دو، ورنہ ان باتوں کی موجودگی میں اگر تم احرار اور مجاہد علماء کو قادیانیوں کے ساتھ ذکر کرو گے تو یہ بے حیائی کی انتہاء اور الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کا مصداق ہوگی۔

سردار ابراہیم صاحب بھی بولے

مودودی فرقہ پروپیگنڈے کے فن میں کمال رکھتا ہے

وہ اپنی برأت اپنی صداقت اور اپنی فتح ثابت کرنے کے لئے ہر چھوٹی اور حقیر چیز سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب انہوں نے سردار ابراہیم صاحب کشمیری کا بھی ایک بیان اپنے حق میں شائع کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "مودودی کی حب الوطنی پر شبہ کرنا ان پر بے حد زیادتی ہے" مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ الزام یہ ہے کہ جہاد کشمیر کے وقت مودودی نے بیان دیا کہ یہ جہاد نہیں ہے اور حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ نے اشتہارات کے ذریعہ اس کی تردید فرمائی اور مودودی کے بیان کو بھارت نے خوب اچھالا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ سردار ابراہیم اس کی تردید سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔ سچ ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ ہم سردار ابراہیم صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ امریکہ سے پروپیگنڈہ کا فن سیکھ کر بیان شائع کیا کریں ورنہ گمراہ مودودی کی حمایت ان کو بدنام کردے گی۔

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ارکان شوریٰ

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان نامزد فرما دیئے ہیں جن کے اسمائے گرامی بمع عہدہ داروں کے مندرجہ ذیل ہیں دو ناموں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

(۱) حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مہتمم مدرسہ مخزن العلوم خانپور امیر مرکزی۔

۲۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس قاسم العلوم ملتان ممبر قومی اسمبلی نائب امیر۔

۳۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی رکن موتمر عالم اسلام نائب امیر۔

۴۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین حضرت لاہوری قدس سرہ نائب امیر۔

۵۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی

۶۔ حضرت مولانا عبد الواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ ناظم مرکزی۔

۷۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور ناظم مرکزی۔

۸۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب سلطان فونڈری لاہور خازن مرکزی جمعیت۔

۹۔ جناب حاجی کرامت اللہ صاحب حیدر آباد، سالار اعظم مغربی پاکستان

۱۰۔ سردار میر عالم خاں صاحب لغاری رئیس رحیم یار خاں ناظم اعلیٰ جنوبی پنجاب (رکن شوریٰ)

۱۱۔ حضرت مولانا صاحبزادہ سراج احمد صاحب خلف الرشید حضرت دین پوری مدظلہ (رکن شوریٰ)

۱۲۔ حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف امیر ضلع سکھر۔ (؍؍)

۱۳۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع ٹھٹھہ امیر حیدر آباد (سندھ) ڈویژن (رکن شوریٰ)

۱۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ملتان، جنوبی پنجاب (رکن شوریٰ)

۱۵۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی مہتمم جامعہ رشیدیہ منٹگمری۔ (رکن شوریٰ)

۱۶۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال ضلع جہلم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب (رکن شوریٰ)

۱۷۔ حضرت مولانا عبد المنان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی (رکن شوریٰ)

۱۸۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیۃ ضلع راولپنڈی (؍؍)

۱۹۔ حضرت مولانا سید سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ (رکن شوریٰ)

۲۰۔ حضرت مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (رکن شوریٰ)

۲۱۔ حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی مفتی سرحد پشاور (رکن شوریٰ)

۲۲۔ حضرت مولانا حبیب گل صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ (رکن شوریٰ)

۲۳۔ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ

۲۴۔ حضرت مولانا سید جان محمد صاحب امیر ضلع بنوں (؍؍)

۲۵۔ حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ (؍؍)

۲۶۔ جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب سرگودھا امیر شمالی پنجاب

۲۷۔ جناب قاضی عطاء اللہ صاحب ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۲۸۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی۔ (رکن شوریٰ)

۲۹۔ حکیم صوفی ظہیر محمد صاحب جھنگ ارسطو دواخانہ

۳۰۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب مہتمم مظہر العلوم کھڈہ کراچی۔ (رکن شوریٰ)

۳۱۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب رئیس منچن آباد (؍؍)

۳۲۔ جناب حافظ نصر اللہ صاحب خاکوانی۔ رئیس (؍؍) ضلع بہاولنگر۔ (رکن شوریٰ)

۳۳۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رتو ڈیرو، ضلع لاڑکانہ (سندھ) خلیفہ حضرت ہالیجی شریف (؍؍)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی سرگرمیاں

۱۴ نومبر ۶۳ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے عہدیداروں کا خصوصی اجلاس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی میں ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے فرمائی۔ اس اجلاس میں ضلع کے تنائیس مقامات کے تبلیغی و تنظیمی دورہ کا پروگرام مرتب ہوا۔ ضلع میانوالی کے مستور علماء کرام و ارکان جمعیۃ پندرہ دنوں میں یہ دورہ مکمل کریں گے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب اور حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم بھی بعض مقامات پر شمولیت فرمائیں گے۔ ۵ دسمبر کے اجلاس ضلعی عہدیداران میں اس دورہ کی رپورٹ پیش کی جائیگی پھر اگلے ماہ کا پروگرام مرتب ہوگا۔

محمد عبد اللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

اضلاعی جمعیتوں کے نام

میں جمعیۃ علماء اسلام کی تمام اضلاعی شاخوں کو متوجہ کرتا اور درخواست کرتا ہوں کہ عہدیداران، علماء کرام اور ارکان جمعیت نے گذشتہ ایک سال میں جتنا تبلیغی اور تنظیمی کام محض اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر بے سرو سامانی کی حالت میں انجام دیا ہے اتنا کوئی بھی دوسری جماعت پچاس لاکھ روپیہ خرچ کئے بغیر نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں میں مزید اخلاص اور توفیق عمل عطا فرمائیں۔

معزز عہدہ داران و ارکان جمعیت! باوجود اس کے اسباب و ذرائع مہیا کرنا فرض ہے تاکہ کفر و الحاد اور بے دینی کے سیلاب کا پوری طرح مقابلہ کیا جا سکے۔ اور ارباب اقتدار کو منوایا جا سکے کہ اسلامی شریعت کے نفاذ اللہ تعالیٰ کو راضی کئے بغیر اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنائے بغیر نجات و کامیابی ناممکن ہے۔ آپ جانتے ہیں مسلمان قوم اس گئی گذری حالت میں بھی اسلام کی خدمت اور قربانی کے لئے تیار ہے صرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ رجب کا مہینہ اور فصل کا وقت ضائع نہ کریں اور ہر جگہ کے چند عہدہ دار یا چند مخیر دوست مل کر زمینداروں وڈیروں اور سرداروں کے پاس جائیں اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے لئے فنڈ جمع کریں۔ اگر آپ اس ماہ میں یہ کام کر لیں تو آپ جمعیۃ علماء اسلام کو سارے ملک کی پوری خدمت کرنے کے لائق بنا دیں گے۔ اٹھیں اور ہمت سے کام لیں ہمت مرداں مدد خدا۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شدائد و تکالیف کی پرواہ کئے بغیر ثابت قدمی سے کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتے ہیں۔ ان اللہ مع الصابرین۔ جانشین حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

(مولانا) محمد عبید اللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا انتخاب

تحصیل نوشہرہ کے معزز حضرات اور علماء کرام جامع مسجد میں جمع ہوئے۔ بعد ظہر سے عصر تک مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ زیر صدارت قاضی عبد السلام صاحب نوشہرہ صدر۔

امیر۔ مولانا محمد عثمان صاحب۔ تارو۔ نائب امیر مولانا مطیع اللہ صاحب۔ اکبر پورہ۔ نائب امیر حکیم اورنگ زیب صاحب۔ فیدو ناظم اعلیٰ، حکیم احمد رفیع الدین۔ نوشہرہ صدر۔ ناظم عبد الستار خاں صاحب نوشہرہ صدر خزانچی جناب نور الحمید صاحب نوشہرہ صدر۔ تحصیل کے ہر قصبہ سے ۲۰۲ حضرات مجلس عاملہ میں لئے گئے۔

احمد رفیع الدین ناظم اعلیٰ۔ نوشہرہ

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ چھاؤنی کا انتخاب

امیر۔ مولانا الحاج احمد عبد الحلیم صاحب کانپوری نائب امیر۔ مولانا الحاج عبد المنان صاحب اسلامی کتب خانہ۔ نائب امیر ڈاکٹر میاں لطاف گل صاحب ناظم اعلیٰ۔ میجر جبر دز خانصاحب پیٹرول پمپ۔ ناظم صوفی محمد ایوب صاحب کریانہ مرچنٹ، ناظم محمد نادر خانصاحب خٹک کریانہ مرچنٹ۔ ناظم نشر و اشاعت احمد عبد الرحمٰن صدیقی۔ خازن۔ ڈاکٹر محمد یعقوب اس کے علاوہ بیس ارکین پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ ہے اور مجلس عاملہ کا انتخاب صدر محترم کی صوابدید پر ہے۔

بقیہ: ایک دوست

آمین آمین کہنے والے کسی گمراہ کو اسلام کا واحد نمائندہ اور مسلم و غیر مسلموں کے نزدیک اسلام پر اتھارٹی تسلیم کر یا کرا لیا جائے۔ جیسے کہ طفیل محمد مودودیہ نے اپنے بیان میں دعویٰ کیا ہے ہم آئینی جدوجہد اور رائے عامہ کو بیدار کر کے حکومت میں تبدیلی یا اصلاح کی کوشش جاری رکھیں گے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حبیب اللہ خاں دیندار ہوتے تو وہ سیاسی اختلافات سے پہلے مرزائیوں پرویزیوں اور مودودیوں کے گمراہ کن مساعی کو روک دیتے۔ مودودی سے سیاسی اختلاف ہم کو بھی ہے وہ امریکہ کی دوستی کو پسند کرتا رہا، ناصر کی مخالفت میں وہ ممبران انجمن رابطہ کا شریک کار ہے۔ مگر ہم اس کی اس باطل نوازی سے زیادہ بڑا حادثہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک گمراہ (ضال و مضل) آدمی اسلام کا ترجمان کہلائے اور وہ اسلام پر آخری اتھارٹی قرار پائے۔ پھر دین تو بچوں کا کھیل بن کے رہ جائیگا آغا شورش صاحب امید ہے کہ کاروبار جاری رکھتے ہوئے اہل حق سے وابستہ رہیں گے شاعری اور ایڈیٹری میں ان کو پابند کرنا آسان نہیں ہے لیکن ان کی دوستی اور برادری پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کا کارساز ہے۔

بقیہ صفحہ اول

اس نے دیوار زنداں کو اس پر الٹ دیا۔

عالم اسلام پر انگریزی، فرانسیسی و یورپی اقتدار کی تین سو سالہ تاریخ کے پہلو بہ پہلو اسے چیلنج کرنے والے علمائے حق کی تاریخ بھی آپ کو ملے گی۔

لیبیا اور طرابلس میں اٹلی کے عیسائی اقتدار کے ساتھ علمائے اسلام کی جنگ ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی۔ مراکش، الجزائر، شام اور تیونس میں فرانس کے عیسائی حکمرانوں کے ساتھ علماء اسلام کی یہ جنگ دو صدیوں تک چلتی رہی۔ انڈونیشیا کے علمائے دین پرتگال کے عیسائی مبلغین سے ساڑھے تین سو سال تک نبرد آزما رہے۔ مصر و سوڈان کے درویشوں کی شاندار تاریخ آپ کے سامنے موجود ہے جو مسلسل دو صدیوں سے فرنگی اقتدار کو ہمہ گیر طریقے پر چیلنج کرتے چلے آ رہے ہیں۔

شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، سید احمد شہید، مولانا اسمٰعیل شہید، مولانا نصیر الدین، مولانا ولایت علی، مولانا احمد اللہ مدراسی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے ساتھ ہزاروں اکابر علماء کے مدت العمر کے کارنامے تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں کہ انھوں نے اپنی تمام زندگیاں اس فرنگی فتنے کی سرکوبی کے لئے وقف کر دی تھیں جس کے ختم ہونے پر ہی اسلام کے دوبارہ غالب آنے اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا انحصار تھا۔

لیکن تاریخ کا یہ عجوبہ بھی دیدنی ہے کہ جب استعمار فرنگ اور قوت باطل کو ان علماء حق نے شکست دے دی، غلامی و محکومی کی زنجیریں ٹوٹ گئیں۔ آزادی کی راہ صاف ہو گئی تو اقامت دین کے نئے دعوے دار کھڑے ہو گئے۔ ان سے اپنی پوری عمر میں یہ تو بن نہ آیا کہ اسلام اور مسلمانوں کی اس سب سے بڑی اور مخالف قوت انگریز کے کسی حملہ پر چیں بجبیں ہوتے۔ البتہ کسی اشارۂ غیبی پر انھوں نے علماء حق کی ان کوششوں پر پانی ضرور پھیر دینا چاہا۔ اور اسلام کے نام پر ان کی خدمات دین کو بے وقعت ٹھہرانے لگے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ اقامت دین کا ایک کام تو ان پیش رو علماء حضرات نے انجام دیا جو تمام کا تمام اہل کفر و اہل باطل کے مقابلہ میں تھا اور اقامت دین کا ایک کام یہ نئے مدعیان دین جدید

الغرض یہ سب [illegible] مسلمانوں [illegible] مسلمان قوموں کی طرف [illegible] اسلام کے [illegible] دین [illegible]۔

دنیا نظر [illegible] بتائے کہ آج سے ڈیڑھ سو سال قبل، سو سال قبل، دو سو سال قبل جبکہ فرنگی عیسائیوں کے قدم عالم اسلام کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اور بڑھتے بڑھتے تمام عالم اسلام پر چھا گئے تھے۔ اگر اس وقت علمائے دین اس کے روکنے کے لئے سینہ سپر نہ ہوتے اور [illegible] کفر سے نبرد آزما نہ ہو جاتے۔ اس سے مقابلہ نہ کرتے تو کیا آج اقامت دین کے ان مدعی حضرات کو یہ موقع حاصل ہو سکتا تھا کہ وہ اسلام کے نام پر ان محسنین کو اپنے تبرّیٰ کا ہدف بنائے۔ نہ اسلام ہوتا نہ مسلمان آزاد ہوتے اور نہ ان مدعیان تجدید کے چند بانگ نعروں کا ہی کوئی وجود ہوتا۔ یہ خود اقتدار باطل کے آگے گھگیا گھگیا کر محرومی و نامرادی کی زندگی بسر کر رہے ہوتے۔ جیسا کہ آزادی کے کھلے مواقع آنے سے پہلے ان کا حال تھا۔

افسوس ہے کہ وہ عظیم و مشکل ترین کام جسے دو تین صدیوں تک علماء اسلام نے اپنا تن دھن اور عزت و ناموس تک قربان کر کے انجام دیا، جو ملت اسلامیہ کی تاریخ کے لئے سرمایہ صد فخر و ناز تھا۔ جس نے ملت مرحومہ کو دوبارہ زندگی بخشی اس کو اپنی قلمی اور لسانی ترکتازیوں کے بل بوتہ پر نظام اسلامی کے نفاذ کے یہ علمبردار ہیچ و بے سود قرار دے دینا چاہتے ہیں۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

وہ شخص یا تو جاہل و احمق ہے یا دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے یا شدید احساس کمتری میں مبتلا ہے جو یہ کہتا ہے کہ عصر حاضر کے یہ اکابر علماء حق اسلام کی حقیقت سے بے خبر، اقامت دین کے کام سے غافل اور غیر اسلامی افکار سے مرعوب تھے۔

وہ جنہیں یہ توفیق نہ ملی کہ انگریزی سلطنت باطل کے مقابلہ پر اسلام کا نعرۂ حق بلند کرتے اور ان شدائد و مصیبتوں کو برداشت کرتے جو اس راہ کے چلنے والوں کو پیش آئیں۔ جن کے اقامت دین کے جہاد کا رخ ہمیشہ مسلمان اکابر و علماء اللہ کی طرف رہا۔ جنھوں نے لادینیت کے فتوے غیروں کے بجائے اپنوں کے حق میں دیئے۔ دین کے نام پر جن کی زبان و قلم کے حملے ہمیشہ علمائے دین اور رہنمایان ملت پر رہے جن کی کوششوں کا حاصل یہ رہا ہے کہ اسلام

[illegible] کی [illegible] مسلمانوں [illegible] اسلامی [illegible] اسلام قائم ہو سکتا ہے جو مسلمانوں کے اپنے [illegible] ہی اسلام کے نام پر [illegible] طرح ڈال دی گئی ہے [illegible] سلطنت [illegible] انقلاب [illegible] وہ اسلام کے سب سے بڑے [illegible] بننے کے مدعی ہیں۔

یہ لوگ اپنی اس مسالہ گوئی اور جماعت بندی کے کام کو اقامت دین کی جد و جہد کا نام دے کر [illegible] علمائے اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کو مسخ کر دینا چاہتے ہیں۔ علماء کے دینی جلیل القدر کاموں کی نفی کرنے کے درپے ہیں۔ نئی نسل اور ناواقف لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ صدیوں سے اسلام کے لئے کہیں کوئی کام نہیں ہوا تھا۔ بس ابھی ہی یہ حوصلہ ہوا کہ اس کام کے لئے کمربستہ ہوئے اور اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ امریکہ، انگریز، روس وغیرہ نہیں، بلکہ یہ علمائے اسلام اور کارکنان ملت ہیں۔ انہیں بے اثر کر کے، بے وقعت بنا کر اور مغلوب و مقہور کر کے ہی اسلام کے بقاء و قیام کا کام انجام دیا جا سکتا ہے۔

یہ ہے اقامت دین کے ان مدعیان کے کاموں کی حقیقت۔ ورنہ ہمیں بتایا جائے کہ انہوں نے کفر و باطل کے صدیوں کے اس غلبہ کو ختم کرنے کے لیے کیا خدمات انجام دیں جو ۱۹۴۷ء تک تمام عالم اور عالم مشرق پر چھایا رہا۔

انہوں نے اقوام یورپ کے مقابلہ میں مسلمان اقوام کی سیاسی پسماندگیوں کو دور کرنے کے لئے کون سے کارنامے انجام دیے۔

انہوں نے دنیا کی کون کون سی قربانگاہوں میں حق کی آواز بلند کی جس سے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو گیا ہو۔

مسلمانوں کو جب کفر کی طاقتوں نے غلام و محکوم بنا رکھا تھا تو انہیں آزادی دلانے اور سربلند کرنے کے لئے انھوں نے کیا کیا کوششیں کیں۔

آخر ان کے اقامت دین کے کاموں کا وہ حدود اربعہ کیا ہے، جس کو پیش کر کے بلحاظ خلف کے کاموں پر اپنی فوقیت ثابت کرنا

[illegible] ۱۹۴۲ [illegible]

[illegible] بہت سے افراد و گروہ [illegible] تھے۔ جب تک کہ انگریزی اقتدار مضبوط رہا اور اس کا [illegible] کرتے رہے۔ [illegible] اس وقت تک [illegible] خاموش تماشائیوں کی طرح ایک کونے میں دبکے بیٹھے رہے۔ اس پورے عرصہ میں ان کا کوئی کام رہا تو وہ انگریز سے براہ راست مقابلہ کا نہیں بلکہ اسلام کے نام پر چلائی جانے والی آزادی کی تحریک میں نکتہ چینی کا رہا۔ حتیٰ کہ ایک واقعہ بھی ایسا پیش کیا جا سکتا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ انہوں نے بھی جہاد حریت میں کوئی حصہ لیا ہو اور کفار انگریز کے کبھی ایک دن بھی معتوب رہے ہوں۔ لیکن جب مجاہدین آزادی کی کوششوں سے انگریز کی طاقت روبہ زوال ہو گئی، وہ اپنا بوریہ بستر لپیٹنے لگا تو یہ افراد اور گروہ دفعتاً نمودار ہو گئے اور اسلام و دین کے نام پر اپنے لئے حق امارت و امامت طلب کرنے لگے۔ اس خواہش کے آگے چونکہ علمائے حق کے کارنامے سد راہ بنے ہوئے تھے اور عوام کے سامنے علماء کی جد و جہد، مصائب و شدائد اور حق گوئی و حق کوشی کے واقعات موجود تھے اس لئے ضروری تھا کہ پہلے ان واقعات کی حیثیت و اہمیت کم کی جائے۔ علماء کو عوام مسلمانوں میں بے اعتماد و نالائق ثابت کیا جائے۔ اسلام کو ایک ایسے نظریہ و نظام کی حیثیت سے پیش کیا جائے۔ جس میں مدتوں کے محکوم مسلمان عوام کی دلکشی کے لئے تغلب و اقتدار کی جگمگاہٹ و امیدوں کا سامان ابھی موجود ہو اور اپنے عزائم بھی شامل ہوں۔ اثبات کے لئے اگر ضرورت پڑے تو خلف سے سلف تک حتیٰ کہ صحابہ تک کی تاریخ و سیرتوں کو نشانہ تنقید بنا لیا جائے۔ اسلام کے سمجھنے اور جاننے کے لئے رسول اللہ کے بعد کے تمام سلسلوں کو واسطہ و معیار ماننے سے انکار کر دیا جائے تاکہ اپنے ذہن و فکر سے اسلام کی نئی تعبیر و تشریح کرنے کا جواز نکالا جا سکے اور اپنے دعووں کے لئے کتاب و سنت سے براہ راست استدلال مہیا کیا جا سکے۔ (باقی [illegible])

احکام زکوٰۃ بقیہ ص

ضرورت مند بھائی کی خدمت کی ہے جس کے اجر و ثواب کا مستحق ہے اس لئے قابلِ وصول قرض کے مال کی زکوٰۃ قرض دہندہ کے واجب ہوگی قرض لینے والے کے ذمہ نہیں۔

(۲۳) قرض اگر نقد دیا گیا ہے یا مالِ تجارت کی قیمت ہو تو جس وقت نصاب شرعی کا ۱/۵ حصہ وصول ہو جائے اس میں گزشتہ ایام کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوجائیگا اور اگر گھر یلو اور استعمالی سامان کی قیمت قرض میں باقی ہے تو جس وقت نصاب شرعی کے برابر قرض وصول ہوگا اس وقت اس میں سے گزشتہ ایام کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔

(۲۴) شوہر کے ذمہ مہر کی رقم باقی ہے اور قابل وصول بھی ہے مگر اس میں عورت پر اس وقت تک زکوٰۃ فرض نہ ہوگی جب تک رقم وصول نہ ہو جائے اور وصولی کے بعد بھی گزشتہ ایام کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۲۵) شوہر کے اموال میں سے مہر کی رقم کا قرضہ منہا نہیں دیا جائے گا جبتک شوہر مہر ادا نہ کر دے اپنے کل کی زکوٰۃ دیگا۔

(۲۶) جس شخص کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ سال ختم ہونے سے پہلے ہی ایک سال کی یا چند سال کی پیشگی زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے۔ وقت پر حساب لگایا جائے اگر رقم بڑھ جاتے تو باقی رقم بعد کو ادا کر دے۔

(۲۷) لیکن اگر کوئی شخص صاحب نصاب نہیں ہے یعنی اس پر زکوٰۃ واجب ہی نہیں ہے مگر اس کو امید ہے کہ فلاں جگہ سے میری رقم آنے والی ہے اور وہ رقم کے مالک ہونے سے پہلے ہی اس کی زکوٰۃ پیشگی ادا کر دے تو یہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اس لئے کہ ابھی یہ مال کا مالک ہی نہیں ہے۔

(۲۸) اگر کسی پر سال گزر جانے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب ہو چکی تھی مگر سستی اور غفلت کی وجہ سے اس نے ابھی تک زکوٰۃ نہیں ادا کی تھی کہ کل مال چوری ہوگیا یا آگ لگ گئی یا کسی اور طرح ضائع ہوگیا۔ تو زکوٰۃ معاف ہو جائے گی۔

(۲۹) لیکن اگر یہ شخص خود اپنے اختیار سے کسی کو عطا کر دے یا خود ہی ہلاک کر دے تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔

(۳۰) ہاں اگر کل مال خدا کی راہ میں خیرات کر دے تو زکوٰۃ معاف ہو جائے گی

(۳۱) اگر سال گزر نے اور زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد ادائیگی زکوٰۃ سے قبل کچھ حصہ مال کا چوری ہوگیا یا کچھ حصہ خدا کی راہ میں خیرات کر دیا تو اس حصہ کی زکوٰۃ معاف ہو جائے گی۔ لیکن اگر کسی کو ہبہ کر دیا۔ یا خود ہلاک کر دیا تو زکوٰۃ معاف نہ ہوگی۔

(۳۲) جس وقت سال گزر جائے اور زکوٰۃ واجب ہو جائے تو ادائیگی میں عجلت کرنا چاہیئے۔ نہ معلوم کس وقت موت آجائے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ ساتھ جائے

(۳۳) اگر کسی نے غفلت اور سستی سے زکوٰۃ ادا نہ کی اور دوسرا سال بھی پورا ہوگیا تو دونوں سال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی ہے اسی طرح جس قدر بھی زمانہ گزرتا جائے گا، ہر سال کی زکوٰۃ واجب ہوتی جائے گی۔ توبہ کرنے سے تاخیر معاف ہوگی۔ زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔

(۳۴) سونا۔ چاندی۔ مال تجارت نقدی روپیہ۔ نوٹ۔ اشرفی سینکڑہ پچیس روپیہ فی ہزار کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائیگی۔

(۳۵) زکوٰۃ ادا کرتے وقت دل میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت ضروری ہے۔ اگر بغیر نیت کئے ویسے ہی کسی کو دیدے تو وہ خیرات شمار ہوگی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(۳۶) اگر ادائیگی کے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی مگر وہ روپیہ ابھی تک فقیر کے پاس موجود ہے اُس نے خرچ نہیں کیا تو اُس وقت بھی زکوٰۃ کی نیت کر لینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(۳۷) اگر کسی شخص کو رقم دی گئی کہ میری طرف سے فقراء اور ضرورتمندوں میں خرچ کر دینا تو اصل مالک کو رقم دیتے وقت نیت کرنا ضروری ہے۔ خرچ کے وقت وکیل کے لئے زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۳۸) اگر حساب کر کے زکوٰۃ کی رقم علیحدہ رکھ لی تو یہ نیت کافی ہے خرچ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے

(۳۹) زکوٰۃ کی کل رقم ایک شخص کو بھی دینا جائز ہے اور تھوڑا تھوڑا کر کے مختلف حضرات کو دینا بھی جائز ہے اسی طرح کل رقم بیک وقت بھی خرچ کر سکتا ہے اور حسب ضرورت مختلف اوقات میں بھی خرچ کر سکتا ہے۔

(۴۰) مستحب یہ ہے کہ ایک فقیر کو کم از کم اتنی رقم دے جس سے وہ وقت کھانا کھا سکے اور اس دن کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

(۴۱) ایک شخص کو اتنا مال نہ دے جس سے اس پر زکوٰۃ واجب ہو سکے دوسرے ضرورت مند محروم نہ رہ جائیں لیکن اگر کسی شرعی مصلحت اور ضرورت کی وجہ سے زائد رقم کسی کو دے دی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(۴۲) کسی باعزت شریف آدمی کو قرض، انعام، تحفہ کے نام سے اگر کچھ رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کر لی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، زبان سے ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے تاکہ اس کو خفت اور شرمندگی نہ ہو۔ اسی طرح کپڑا۔ جوتا۔ گھر کی ضروریات کا سامان خرید کر کسی کے گھر پہنچا دیتے وقت دل میں نیت کر لی گئی ہو تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

(باقی)

بقیہ: حضرت فضیل بن عیاضؒ

بغیر اجازت لئے اندر داخل ہو گئے فضیل بن عیاضؒ نے فوراً چراغ گل کر دیا۔ تاکہ امیر المؤمنین کے چہرہ پر نظر نہ پڑ سکے۔ اور نیت باندھ کر نماز میں مشغول ہو گئے اور جب فارغ ہوئے تو ہارون رشید نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ حضرت کچھ تو فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ اگر نجات کی آرزو ہے تو بوڑھے کو باپ، جوانوں کو بھائی چھوٹوں کو فرزند اور عورتوں کو ماں بہن اور بیٹی سمجھ۔ خلیفہ ہارون رشید نے عرض کیا اور کچھ ——— فرمایا ——— اللہ سے ڈرو اور اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے تیار ہو جاؤ، کل قیامت کے دن ایک ایک مسلمان کے متعلق تجھ سے سوال ہوگا اگر ایک بڑھیا بھی کسی رات بھوکی سو گئی تو وہ بروز حشر تیرا دامن پکڑے گی یاد رکھ بہت سے امیر دوزخ میں جائیں گے کہیں تو بھی ان ہی میں نہ ہو۔

★

یہ سنتے ہی خلیفہ زار و قطار رونے لگا اور روتے روتے بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو ایک ہزار اشرفیاں حاضر خدمت کیں فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قطعاً حاجت نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ میری نصیحت کا تجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا اور یہ کہہ کر دروازہ اندر سے بند کر لیا ہارون رشید نے لوٹتے ہوئے وزیر سے کہا کہ حقیقتاً یہ مرد کامل ہیں۔

★

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ پر ہمیشہ خوف خدا طاری رہتا۔ ہر وقت آنکھیں اشکبار رہتیں اور دوسرے دیکھنے والوں تک آپ کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔ ایک دن ایک قاری سے کہا جاؤ میرے بیٹے کو کچھ قرآن سنا دو۔ مگر اس سے کہہ دینا کہ سورۃ القارعہ نہ پڑھنا کیونکہ اس میں قیامت کا ذکر ہے اور اس کے سننے کی اس میں تاب نہیں۔ اتفاق سے قاری نے سورۃ القارعہ ہی پڑھنی شروع کر دی۔ صاحبزادے نے یہ سن کر ایک چیخ ماری اور جاں بحق ہو گئے۔ وصال کی خبر جب آپ کو ہوئی تو بعض لوگوں نے عرض کیا حضرت کبھی تو آپ ہنستے نہیں دیکھا گیا آج یہ ہنسی کیسے آگئی؟ فرمایا کہ اس کی موت خدا کی مرضی سے ہوئی۔ اس لئے میں بھی اپنے محبوب کے حکم پر راضی بہ رضا ہو گیا اور ہنس دیا۔

★

آپ کی دو جوان صاحبزادیاں تھیں جب وصال کا وقت قریب آیا تو بیوی سے کہا کہ جب میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہو جانا تو ان دختر کو کوہ بو قبیس (مکہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے) پر لے جانا اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنا۔ کہ اے پروردگار! تیرے فضیلؒ نے وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہا تیری ان دونوں امانتوں کو اپنے پاس بلا لیا ہے اس لئے انہیں تیرے سپرد کرتا ہوں۔

★

چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا اور بعد وفات پہاڑی پر جا کر یہی الفاظ دہرا کر دہرائے لیکن اتفاق سے اسی وقت امیر یمن ادھر آنکلا اور ماجرا پوچھا بیوی نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ امیر نے کہا ان دونوں لڑکیوں کو مجھے دیدو میں اپنے دونوں لڑکوں سے ان کی شادی کر دوں گا۔ اور اجازت لے کر بڑے تزک و احتشام کے ساتھ لڑکیوں کو اپنے ساتھ یمن لے گیا اور دس دس ہزار مہر پر اپنے دونوں لڑکوں کے ساتھ شادی کر دی

★

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کو اولیائے کرام اور مشائخ عظام میں ایک بلند مرتبہ حاصل ہے۔ جب سے توبہ کی کبھی بھی یاد الٰہی سے غافل نہیں رہے۔ ہمیشہ تنگدستی اور فاقہ مستی میں زندگی گزار دی۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کہتے ہیں کہ انتقال کے وقت زمین سے رونے کی آواز بلند ہوئی۔

۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ کو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ مزار مبارک مکہ معظمہ میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (بشکریہ حرم)

بقیہ صفحہ ۳

مودودی صاحب نے اپنی تحریروں میں شدید مخالفت کی تھی اور انہیں جعفر و صادق قرار دیا تھا۔ یہ خدمت انگریزی اقتدار کے لئے تو پسندیدہ ہو سکتی تھی لیکن پاکستان کے آزاد باشندوں اور پاکستان کی آزاد مملکت کے لئے قابل فخر کارنامہ نہیں کہلایا جا سکتا۔ یہ شہادت پیش کرتے ہوئے تو آپ نے درپردہ تحریک پاکستان کو مخالف حریت تحریک قرار دیا ہے جو گویا انگریزی غلبہ سے جنگ کرنے والے مسلمانوں کے مقابلہ میں قائم کی گئی تھی، یقیناً ملک کا کوئی باعزت باشندہ یہ تاویل قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ جو لوگ ہندوستان کی جنگ حریت کو لیگ، کانگریس کی جنگ قرار دینے کی کاوشیں کرتے رہتے ہیں وہ نہ تو مسلمانوں کے مخلص ہیں نہ پاکستان کی آزادی کے خیرخواہ۔ بے شک ایک مرحلہ پر علیحدہ مسلم وطن کے قیام کے لئے مسلمانوں کو کانگریس سے ذہنی جنگ لڑنی پڑی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ جنگ بھی بالواسطہ انگریزیت ہی تھی کہ وہ ہندوستان کی آزادی کو اپنے مستقبل کے مفادات کے حق میں کرنے کے لئے اور مسلمان دشمنی کے تاریخی صلیبی جذبہ کے تحت چاہتا تھا کہ ہندوستان کے مسلمان ہندو اکثریت کے زیر اثر پامال ہو کر رہ جائیں، اسی لیے جب تقسیم ملک ناگزیر ہو گئی تو اس موقعہ پر بھی انگریز نے نصف پنجاب و نصف بنگال کو روک رکھا اور کشمیر کی مسلم اکثریت کی ہندو ریاستوں اور حیدرآباد و جوناگڑھ کی قدیم مسلم مملکتوں کو مسلمانوں کے ملی وجود سے کاٹ کر ہندو ازم کے حوالہ کر دیا اور آج تک یہ شہ ہندو بھارت کو انگریز اور مغربی طاقتوں کی طرف سے برابر مل رہی ہے۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جن آزادی خواہ افراد نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی وہ مذہب کی بنیاد پر نہیں سیاست کی بنیاد پر تھی لیکن مودودی صاحب کی بیسیوں تحریریں اور رجحانات کی پالیسی اس پر گواہ ہے کہ ان کی مخالفت اسلام کے نام پر تھی، اب یہ تو وہ ہی بہتر جانتے ہیں کہ ان کا اسلام کن مصالح کے تحت ایک چیز اسی چیز کو کن مصالح کے تحت عین ایمان قرار دے دیتا ہے۔ آزادی خواہ اور انگریزی استبداد سے جنگ کرنے والے مسلمانوں کو جعفر و صادق قرار دے کر، تحریک پاکستان کی مخالفت کے داغ دھونے، نیک نیتی پر مبنی علماء کے اختلافات کو کانگریسیت کا طعنہ دے کر عوام کی نظر میں بے وقعت ٹھہرانے اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کو اپنے نااہل ٹھہرائے ہوئے افراد کی صف میں شمار کرانے سے آپ عوام کا رخ پھیرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ یہ حربے اب بہت پرانے ہو چکے ہیں اور آپ ہی کے الفاظ میں بارہا کے چھوڑے ہوئے کارتوس ہیں۔

بے شک آپ اپنے اوپر عائد شدہ الزامات کی تردید کریں صفائی پیش کریں اور یہ غنیمت ہے کہ آپ نے صدر محترم پر اپنے اعتماد کا اظہار کر کے ان امور پر ان سے فریاد کی ہے ان کے سامنے یہ ثابت کریں کہ آپ تحریک پاکستان کے وفادار رہے ہیں۔ مملکت پاکستان کے وفادار ہیں، حکومت پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی آپ نے نہ کبھی کی ہے نہ آئندہ کرنے کے روادار ہیں لیکن کیا ضروری ہے کہ اس کے لئے مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی کا بھی نام لیا جائے۔ انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کرنے والوں کی تردید اور دوسروں کو متہم کر کے اپنی صفائی پیش کی جائے۔ ہمیں امید ہے کہ صدر ایوب پر آپ کے اظہار اعتماد کے بعد اور آپ کے ان اعلانات کے بعد کہ آپ نہ تو تحریک پاکستان کے مخالف تھے نہ آپ مملکت پاکستان کے غیر وفادار ہیں کشمیر کی جنگ کو بھی اب جہاد سمجھتے ہیں، خارجہ پالیسی میں اسی رویہ کے حامی ہیں جو حکومت نے اختیار کر رکھا ہے اور حکومت کے آئین کی خلاف ورزی کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وزیر خارجہ اور ارباب اقتدار کی پالیسی آپ کے حق میں نرم ہو جائے گی اور پھر بے خوفی و اطمینان سے اسلامی انقلاب برپا کرنے کا فرض نظام کی جگہ اسلامی نظام قائم کرنے اور باطل کو ہٹا کر اس کی جگہ حق کو لانے کی آئینی جدوجہد میں لگ جائیں۔

قل داء دواء و عند الله شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا برسوں نہ بھولے

طالب علموں، کلرکوں، وکیلوں، مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ برہمی بلیلہ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے عرصہ تیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے۔ دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے تیس خوراک ۵۰/۴ روپے علاوہ محصول ڈاک طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف۔

شعبہ دوا سازی ماہنامہ الشفاء کہروڑ پکا
(مغربی پاکستان)

عبد الحکیم میں عائلی قوانین کے خلاف جلسہ

مورخہ ۱۶ نومبر کو بروز جمعہ قبل از خطبہ جمعہ زیر صدارت نائب صدر حضرت پیر سید محمود اسمٰعیل شاہ صاحب گیلانی جمعیۃ علماء اسلام عبد الحکیم جامع مسجد مدنیہ عبد الحکیم ضلع ملتان۔ جناب مولانا حافظ غلام قادر صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے متفقہ قرارداد پاس کرائی جس کا متن حسب ذیل ہے:۔

جامع مسجد مدنیہ کا یہ اجتماع قومی اسمبلی سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ عائلی قوانین چونکہ خلاف شریعت اور مداخلت فی الدین ہیں لہذا انہیں اس اجلاس منعقدہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں منسوخ کیا جا دے تاکہ ملک کے عام اضطراب سے نجات حاصل ہو۔ نیز محضر نامے کافی تعداد میں عبد الحکیم والوں کے دستخط کرا کر ضلع ملتان کے قومی اسمبلی ممبران کو مشرقی پاکستان میں ارسال کئے گئے۔

ضروری اطلاع

مولانا تاج الدین صاحب بسمل نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اس لئے وہ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے ساتھ دورہ سندھ میں شریک نہ ہو سکیں گے البتہ مولانا موصوف ۲۹ نومبر کو پڈ عیدن کی کیمرہ نہ جمعیۃ کانفرنس میں انشاء اللہ ضرور پہنچ جائیں گے احباب نوٹ فرمالیں۔

کی اشتراکی قوتوں کے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات ہو سکتی ہے کہ قیامت دین کی ان تمہارا تحریکوں کی طرف سے مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ سلاطین ٹھہرایا جا چکا ہے اور اب دین پسند مسلمانوں اور ان بے دین مسلمانوں کے درمیان حرب و ضرب کا سلسلہ جاری رہے گا جس کے نتیجہ میں اسلام کا محاذ کمزور ہو گا اور کفر کو پیر جمانے و پھیلنے کے مواقع فراہم ہو جائیں گے۔

اگر مسلمان اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں تو اب بھی موقعہ اور مہلت ہے۔ اپنے ہر مسلمان کلمہ گو بھائی کو ساتھ لیں اور اس تنظیم سے وابستہ ہوں جو مسلمانوں کا رشتہ اسلاف سے جوڑے رکھنا چاہتی ہو اور اسلامی شریعت کے کامل نفاذ کی داعی ہو۔ اور کتاب و سنت، طریق سلف کو قائم و باقی رکھنے کی حامی ہو۔ جمہور مسلمان اس پر اعتماد کر سکیں اور وہ جمہور مسلمانوں پر بھروسہ کر سکے۔

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بقیہ صفحہ نمبر

اور اس منصوبہ کو قیامت دین کے نام سے موسوم کر کے عوام مسلمانوں کو یہ سمجھا دیا جائے کہ مسلمانوں کی اجتماعی طاقت کو جو شدید نقصان پہنچ سکتا تھا وہ پہنچ گیا اور پہنچ رہا ہے۔ مقدس بحث نما کے اندر جو مذہبی اور اخلاقی خرابیاں پیدا کر دی تھیں ان کی اصلاح کا بہم مقصد اور دانشمندانہ طریقہ یہ تھا کہ ان کی وحدت کی اجتماعی قوت کو کوئی ضعف نہ پہنچنے پائے۔ البتہ ان کی سیاسی قوت و عالمی حیثیت کو زیادہ سے زیادہ پسند کیا جائے۔ ان کی اقتصادی و معاشی بدحالیوں کا تدارک کیا جائے۔ ان کے اندر عظمت دین کا احساس تیز تر کر دیا جائے لیکن یہ سب کچھ ان کی وحدت ملی اور قوت اجتماعی کو برقرار رکھتے ہوئے کیا جائے اور اسلام کے نفاذ و احیاء کو کسی فرد یا گروہ کے نظریات کا تابع نہ بنایا جائے لیکن قیامت دین کی یہ تحریکیں جس ڈھنگ سے اٹھیں انہوں نے بجائے اتحاد ملی کے تغلیط اسلمین پر اپنی بنیاد رکھیں۔ عوام مسلمانوں کو ماں کے دینی پیشواؤں سے ہی منقطع نہیں کر دیا چاہا، بلکہ سلف سے بھی علیحدہ کر دینے کی کوشش کی۔ اپنے پروگرام اور نظریہ کو اس طرح سامنے لائے کہ جب کسی نے اسے قبول کیا تو اس تصور کے ساتھ قبول کیا کہ وہ نئے سرے سے اسلام میں داخل ہو رہا ہے اور پرانے اسلام کو خیر باد کہہ رہا ہے۔ وہ گویا اب قدیم اسلامی نظریوں اور قدیم بزرگوں پر کوئی اعتماد نہیں رکھتا۔ اس طرح کی نئی گروہ بندی مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو صدمہ پہنچا کر ہی قائم کی جا سکتی تھی اور اس کے نتیجہ میں مسلمان ہی دو مختلف و متقابل گروہوں میں بٹ جاتے ہیں اور گویا حق و باطل کی لکیر دونوں کے درمیان کھنچ جاتی ہے۔ اور دو اشتراکیت کی داعی قوتوں سے مقابلہ کی بات تو دور رہی ابھی تو ان کو اپنے گھر میں ہی یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ اور نام نہاد حق و باطل کی یہ جنگ پہلے اپنے گھروں کے اندر ہی لڑنا ہے تمام عالم اسلام میں آج یہی صورت ہے تبیغ آزادی کے طلوع کے فوراً بعد ہر جگہ مسلمانوں کے درمیان نہ ختم ہونے والی باہمی آویزش شروع ہو چکی ہے۔ پرانے اور آزمودہ کار رہنما رخصت ہو چکے ہیں جو موجود ہیں انہیں بے اعتبار و نالائق بنانے کی سعی جاری ہے۔ ملت کی پچھلی تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ مغرب کی الحادی طاقتوں اور روس

Phone 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Vol 6 | 29 November 1963 | 4 Rajab-ul-Murajab 1383 | No. 46

حکومت سے جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات

(۱) ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کیا جائے ۔

(۲) عیسائیت کی تبلیغ بند اور ارتداد کو جرم قرار دیا جائے ۔

(۳) مرزائی پرویزی اور مودودی لٹریچر کو ضبط کیا جائے جس میں انبیاء علیہم السلام ، صحابہ کرام رض اور سلف صالحین پر تنقید کر کے ۹۵ فیصدی اہل اسلام کے جذبات مجروح کئے گئے ہوں ۔

(۴) شراب ۔ چکلے ۔ فحاشی ۔ عریانی ۔ ڈانس ۔ سود وغیرہ منکرات کو قانوناً جرم اور ارکان اسلام کی پابندی کو لازم قرار دیا جائے ۔

(۵) مغربی تہذیب کی جگہ اسلامی تہذیب کو لایا جائے ۔

(۶) قوم کو جہاد کے لئے تیار کرنے کی خاطر ٹریننگ دی جائے ۔

(۷) ریڈیو پر کنجریوں کے گانوں کی بجائے صحابہ رض اور بہادران اسلام کے کارنامے بیان کئے جائیں ۔

(۸) ملک کو امریکن ایجنٹوں اور غیر ملکی جاسوسوں سے پاک کیا جائے ۔

(۹) کلیدی اسامیوں پر کسی مرتد یا مشتبہ آدمی کو نہ رکھا جائے ۔

(۱۰) اخبارات اور شاہراہوں کو مخرب اخلاق اشتہاروں سے صاف رکھا جائے ۔

ڈی آئی جی صاحب اور ایس پی صاحب خیرپور کی خدمت میں

ہمارے پاس اطلاع آئی ہے کہ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور کے سب انسپکٹر صاحب کا رویہ عوام و علماء کے ساتھ صحیح نہیں ہے اور اس نے شہر رسول آباد میں وہاں کے مولوی صاحب کو بلا کر تین چار گھنٹہ بٹھائے رکھا ۔ اور اس کے رشتہ داروں کو زدوکوب کیا ۔ اس موقعہ پر علاقہ کا مشہور آدمی غلام قادر بھی تھا ۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سب انسپکٹر صاحب کا گہرا دوست اور خاص معاون ہے ۔

ہم خیرپور کے ایس پی صاحب اور محترم ڈی آئی جی صاحب کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ ان حالات کی انکوائری فرمائیں یہ زمانہ گوارا ہی نہیں ہے اگر ماتحت عملہ عوام کو تنگ کرے تو یہ ملک سے غداری ہے ۔ افسران بالا کا فرض ہے کہ وہ مکمل نگرانی کریں ۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے عائلی قوانین کے خلاف مہم شروع کر دی

گذشتہ جمعہ سرگودھا میں تمام مساجد میں عائلی قوانین کے خلاف تقریریں ہوئیں ۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے محضر ناموں پر ہزاروں

ضروری اپیل

مسلمانان پاکستان واضح طور پر جانتے ہیں کہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان ملک کے چند ممتاز دینی اداروں میں شمار ہوتا ہے اس کا سالانہ بجٹ تقریباً اسی ہزار روپے ہے ۔ اور اس کی مستقل آمدنی کوئی ذریعہ نہیں ہے اس سال مدرسہ کی انتظامیہ کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے ۔ کیونکہ مدرسہ کی جدید وسیع عمارت کے لئے "ملتان کچہری" کے عقب میں بیس کنال اراضی محکمہ سیٹلمنٹ سے خرید کی گئی ہے ۔ جس کی قیمت بیالیس ہزار چار صد ساٹھ روپے تھے ۔ گویا کہ اس سال مجموعی طور پر مدرسہ کو ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی ضرورت ہے ۔ یہ خطیر رقم اللہ رب العزت کے فضل اور دینی علوم کے بہی خواہوں کے تعاون سے پوری ہوگی ۔ لہٰذا تمام مسلمانوں سے التماس ہے کہ وہ دعاؤں اور مالی تعاون سے ہمارا ہاتھ بٹائیں ۔ وما ذالك على الله بعزيز ۔ آخر میں ہم تبرک کے لئے حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کی مدرسہ کے متعلق مبارک رائے تحریر کرتے ہیں ۔ بحمد اللہ تعالیٰ منتظمین مدرسہ (قاسم العلوم ملتان) سے بخوبی تعارف ہے ۔ اور ان کے اخلاص کے باعث عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان کے مدرسہ کی اعانت اسلام کی اعانت ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کی اعانت کو نجات دارین خیال فرمائیں ۔ احقر الانام احمد علی غفرلہٗ

(اپیل کنندگان) (مولانا) مفتی محمود (صاحب) صدر مدرس و ممبر قومی اسمبلی ۔ (مولانا) محمد شفیع (صاحب) مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ایجنٹ حضرات

اپنے بقایاجات جلد از جلد دفتر میں بھیج کر مشکور فرمائیں

(ناظم دفتر)

ناظرین: خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہو سکے گی ۔

روشن دماغ

یہ معجون دماغ کی کمزوری نسیان و بھول چوک ، ضعف اعصاب کو بہت جلد دور کرتی ہے ۔ طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے اس کے استعمال سے دماغ روشن اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں ۔ بھولی بسری باتیں یاد آنے لگتی ہیں ۔ ضعف دماغ ۔ دردسر ۔ دوران سر ۔ اختلاج قلب ضعف قلب کی شکایت چند روز کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہے ۔ ہر مزاج اور طبیعت کے موافق ہے ۔ خوش ذائقہ اور دل پسند نسخہ ہے ۔ اس معجون کا استعمال جملہ دماغی و قلبی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کر دیتا ہے ۔ چھوٹی شیشی ۲/۰۰ روپے بڑی شیشی ۴/۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک ۔

ہر جنرل مرچنٹس اور کیمسٹ سے طلب فرمائیں

محمد افضل خاں اینڈ سنز ۔ یونانی لیبارٹری ۔

لال کنواں ۔ موچی دروازہ ۔ لاہور

منور میڈیکل ہال بلاک ۱ سرگودھا

سے ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں ۔

افیون چھوڑیئے

افیون اور دوسری منشیات سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب ترین گولیاں

چھٹکارا

استعمال کیجئے ۔ کورس ۱۰۰ گولی ۷ روپے علاوہ محصول ڈاک ۔ اسٹاکسٹوں اور اطبا کے لئے معقول کمیشن

سید امیر الدین کاکاخیل ۔ پار ہوتی مردان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) ٹیلیفون نمبر ۶۴۴۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۶) ○ ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۳۳

کس سے کاٹا اور کس سے جوڑا

فاعتبروا یا اولی الابصار

ہم پہلے دن سے یہ سمجھ رہے تھے کہ مصر کی مخالفت میں سامراجی طاقتوں کا ہاتھ ہے عرب ممالک کی خانہ جنگی کو وہ ہوا دے رہے ہیں ۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی قوت اور بے پناہ مقبولیت کو سامراجی قوتیں (امریکہ اور برطانیہ وغیرہ) اپنے اغراض و مقاصد کی راہ میں سدِ سکندری سمجھتی اور اس کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہیں ۔

یمن میں برطانوی اقتدار کے مخالف گروپ کا برسرِ اقتدار آجانا اور ایسے امام یمن سے جو برطانیہ کی امداد و اعانت سے غالب رہنا یا غالب آنا چاہتا ہے پیچھا چھڑانا کتنا اہم امر ہے جس کے لئے جمال عبدالناصر نے مداخلت کر کے انقلابی حکومت کی پوری پوری مدد کی ۔

اس وقت سعودی حکومت نے سابق امام یمن کی مدد کی اور اپنی فوج کے بہت سے آدمیوں کو سامراجی عزائم کی تکمیل کے لئے کٹوا دیا ۔ برطانیہ نے بھی امام مذکور کی مدد کی ۔ مگر کسی کی دال نہ گلی اور یمن میں انقلابی حکومت قائم ہو گئی ۔ جو عدن کے برطانوی اقتدار کے لئے ہر وقت اسی طرح چیلنج کا درجہ رکھتا ہے جس طرح فلسطین میں یہودی حکومت عربوں کے سینہ پہ مونگ دل رہی ہے ۔ اس وقت بھی ہم نے یہی سمجھا اور کہا تھا کہ شاہ سعود برطانوی سامراج کے آلۂ کار ہیں ۔

اردن کے نام نہاد بادشاہ سے جو شریف حسین (والی مکہ) کی غداری کا آخری نشان ہے اور جس کے خاندان سے نجدی خاندان کا ذاتی اختلاف بھی ہے ۔ اس کے ساتھ سعودی حکومت کا گٹھ جوڑ بھی ہم سامراجی اشارے پر تصور کرتے رہے اور ان تمام باتوں کی تہ میں جمال عبدالناصر کی مخالفت کار فرما تھی ۔ سعودی حکومت کا رابطہ عالم اسلام کے نام سے مودودی جیسے چند آدمیوں کو لاکھوں روپے دینا بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈے کے لئے استعمال کیا جاتا یا کیا جا سکتا ہے مودودی اور اس کے چیلوں چانٹوں کی ناصر دشمنی اظہر من الشمس ہے ۔ اور ہم اس کو ابتدا ہی سے امریکہ کی خدمت سمجھتے رہے ہیں ۔

کمیونزم کے اصول جو اسلام کے خلاف ہیں ۔ اس کی مخالفت ہر عالم دین نے کی اور جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان نے سارے ملک میں اسلام کے مقابلہ میں ان کی شدید مخالفت کرتے ہوئے اسلام کی برتری ثابت کی مگر ہم نے کبھی مودودی قسم کے آدمیوں کو اس بارہ میں نیک نیت نہیں سمجھا ۔

دراصل بہت سے لوگ کمیونزم کی مخالفت اسلام کی خاطر نہیں بلکہ امریکہ کی خاطر کرتے ہیں سب سے پہلے اس قسم کے اخباروں نے صدر ناصر پر بھی الزام لگایا تھا کہ وہ کمیونزم پر پابندیاں عائد کر دیں تو ان کا منہ بند ہوا ۔

صدر ناصر کی مخالفت

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدر ناصر کی مخالفت کیوں کی جا رہی ہے ۔ اس کا جواب ظاہر ہے کہ اس کا وجود مشرق وسطیٰ میں عرب اقتدار و اتحاد کا علمبردار ہے جس کا اثر افریقہ اور ایشیا میں سامراجیوں کے منحوس مقاصد کے لئے سدِ راہ ہے ۔ جب مغربی طاقتیں اسلام کے زمانہ عروج کا تصور کرتی اور ان کے اتحاد اسلامی اصول کی پابندی اور جذبۂ شہادت کے نتائج پر غور کرتی ہیں ۔ تو وہ سہم کر رہ جاتی اور پھر صدر ناصر کی مخالفت کو اولین فریضہ قرار دے کر اپنے مختلف ایجنٹوں کو اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے اور مختلف حلیفوں کو اس کا مخالف بنانے کی سازشیں کرتی رہتی ہیں ۔ مودودی صاحب بھی کمیونزم کے مقابلے میں اسلامی نظام حکومت پیش کرتے اور اسی کو اصلی مقصد اور اصلی عبادت کہہ کر باقی عبادات کو اس کی تیاری قرار دیتے ہیں ۔

یہ موجودہ مخلوط سیاست میں حدود و تعزیرات کو ظلم کہتے ہیں ۔ یہ دعوت الی اللہ ۔ تعلق مع اللہ ۔ رضائے الٰہی ۔ عبادت و انابت الی اللہ کو دوسرا درجہ دیتے صحابہ پر تنقید، مجتہدین و محدثین پر تنقید بلکہ انبیاء علیہم السلام پر تنقید کا دروازہ کھول کر یکسر مسلمانوں کے دلوں سے ادب و احترام اور اسلاف کی عظمت دور کر کے اور اسلام کے اولین مقصد (اللہ تعالیٰ سے دلی محبت و تعلق اور اس کے لئے عبادات میں مشغول ہونے) کا وزن گھٹاتے ہیں ۔ صرف ایک نظام کے مقابلہ میں ایک دوسرا نظام حکومت پیش کر کے اس نظام کو دھکا دینا چاہتے ہیں ۔ امریکہ بھی اسلامی ملکوں میں اشتراکی نظام حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کرتا ہے مگر بہتہ ہی جہاں اس کے قدم جاتے ہیں اسلامی تہذیب کو دھکا لگتا اور اسلامی آداب و اصول کمزور ہوتے جاتے ہیں ۔

بہرحال ہم نے مودودی صاحب کی ناصر دشمنی کو امریکہ دوستی کا ہی نتیجہ سمجھا اور سعودی حکومت کی مودودی نوازی کو بھی اسی پہ محمول کیا ۔ اب

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کا مختصر تعارف

قسط ۳

جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

اس طرح اگرچہ علامہ افغانی مدظلہ نے سب کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ مگر چونکہ ان شاطروں نے چند علماء کے ناموں سے اپنا جواب نامہ ملک میں شائع کر کے کروڑوں مسلمانوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ گویا سارے علماء پاکستان میں ارتداد کی اجازت دینے۔ غیر مسلموں کو قاضی بنانے اور دوسرے غیر اسلامی جوابات سے متفق ہیں۔ اس لئے حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ نے چالیس اکابر علماء مغربی پاکستان کو بلا کر پورے دو دن کی بحث و تمحیص کے بعد آئینی کمیشن کے سوالنامہ کا مفصل جواب مرتب کر کے صدر آئینی کمیشن کو بھیجا گیا اور خدام الدین اور ترجمان اسلام کے ذریعہ اس کی اشاعت کی گئی۔

آئین کے مسئلہ پر دستخطوں کی مہم مارشل لاء کا زمانہ ہے

ملکی معاملات میں اجتماعی طور پر کام کرنے کی دشواریاں ہر شخص جانتا ہے لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے سابق امیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رح ایک مشورہ شائع فرماتے ہیں۔ کہ نظام العلماء کی قیادت میں چالیس علماء نے آئینی سوالنامہ کا جو جواب مرتب کیا ہے۔ اس کی تائید کی جاوے اور حکومت کو اس سلسلہ میں صحیح مشورہ دے کر اپنا دینی فریضہ ادا کیا جاوے۔ جماعت کے تعطل کے باوجود علماء اسلام اور وابستگان جمعیۃ میں اتحاد کی جو اسپرٹ موجود تھی۔ بحمداللہ تبارک وتعالیٰ بلا کسی شور و ہنگامہ کے فارموں کے ذریعے عوام سے دستخط لینے کی مہم ملک کے طول و عرض میں شروع ہو گئی۔ صرف اسی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان سے پچیس ہزار دستخط پہنچ گئے۔ جہاں تک سننے کا تعلق ہے مغربی پاکستان سے چالیس علماء کی تائید میں پانچ چھ لاکھ کے لگ بھگ دستخط روانہ کئے گئے۔ حکومت اس سے متاثر ہوئی۔ اور ہر جگہ ضلعی حکام نے نظام العلماء کے عہدیداروں کو بلایا۔ بیانات لئے۔ ہمارے ہاں ناظم ضلع قاضی عبداللطیف صاحب سے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹہ تک بیان لیا جاتا رہا۔ کہ یہ اخراجات کہاں سے پورے کئے گئے اور کس کے حکم سے یہ مہم چلائی گئی؟

انہوں نے جو حقیقت تھی بتلا دی کہ کسی کے حکم سے نہیں۔ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کا مشورہ خدام الدین میں شائع ہوا۔ ہم نے ان جوابات کو صحیح پایا۔ تو حکومت کے کام کو آسان کرنے کے لئے متحدہ جواب دینے کی لوگوں سے اپیل کی۔ صرف فارموں کی طباعت پر ساٹھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ جو حاجی گلداد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان نے ادا کیا ہے۔ پولیس والے کو بلایا گیا۔ حاجی صاحب کا بیان لیا گیا۔ باقی ڈاک کے اخراجات لوگوں نے از خود برداشت کئے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر نظام العلماء ضلع سرگودھا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خود امیر اعلیٰ حضرت مولانا احمد علی صاحب رح سے بھی گھنٹوں تک بیانات لئے گئے اور دوسرے اضلاع میں بھی ایسا ہی ہوا۔

آئین کے سلسلہ میں اس نوعیت کی جد وجہد اور مشکل حالات میں عوامی تائید کی تحریک میں سمجھتا ہوں کہ پورے ملک میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی کے اراکین نے یہ سعادت حاصل کی۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا۔

عائلی آرڈیننس اور جمعیۃ علماء اسلام

ملک کی اسلامی حیثیت پر عائلی قوانین کے آرڈر نے جو ضرب لگائی ہے اور اراکین کے مستقبل پر اس کا جو اثر پڑ سکتا ہے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں۔ مسئلہ جتنا اہم ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مساعی اور کوششیں بھی بحمداللہ اس سے متعلق اتنی ہی نمایاں اور جلی ہیں جن کی مندرجہ ذیل عنوانات میں صرف نشاندہی کی جا سکتی ہے

(۱) حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے اس کمیشن کے ایک رکن کی حیثیت سے جو اختلافی نوٹ تحریر فرمایا تھا۔ جمعیۃ کی مجالس عاملہ وغیرہ میں اس کی تائید میں ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۲) عام اجتماعات میں جمعیۃ علماء کے اراکین نے سینکڑوں قراردادیں پاس کر کے متعلقہ محکموں کو بھیجیں۔

(۳) مارشل لاء کے دوران جب پھر اس خلاف اسلام رپورٹ کو ردی کی ٹوکری سے واپس نکالنے کے اعلانات ہونے لگے تو باوجودیکہ جمعیۃ کی تنظیم معطل ہو چکی تھی۔ مگر جمعیۃ کی طرف دو سالہ جد وجہد سے بحمداللہ اتحاد اور یکجہتی کا جو جذبہ موجود تھا۔ جمعیۃ کے مرکزی اکابرین جو اس وقت ایک تبلیغی تنظیم نظام العلماء کی قیادت کر رہے تھے۔ ان کی جانب سے معمولی اشارہ پا کر ہر طرف سے محضر ناموں پر دستخط کرا کر صدر مملکت اور وزیر قانون کے پاس بھجوائے اور نجی خطوط کے ذریعہ ارباب اقتدار کو متوجہ کیا کہ اس قسم کے خلاف اسلام اور رسوائے ملک وزارتوں کے زمانہ کی ترتیب دی ہوئی رپورٹ کو جو ردی کی ٹوکری میں پھینکا ہوا چھوڑ دیا جائے

(۴) ۲؍ مارچ سنہ ۶۱ء کو جب مارشل لاء کے ذریعے اس کے نفاذ کا اعلان کیا گیا تو ۲۴-۲۵؍ اپریل سنہ ۶۱ء کو جمعیۃ علماء کے سابق ذمہ داروں نے نظام العلماء کی قیادت میں لاہور میں ذمہ دار علماء کا اجتماع کرایا۔ آرڈر کے خلاف اسلام ہونے کی واضح قرارداد پاس کی اور لاہور ہی میں ایک جلسہ عام کرایا گیا۔ جس میں امیر مرکزیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی صاحب رح اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نے واشگاف الفاظ میں اسے خلاف اسلام آرڈر پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ہر قسم کی قربانی کے لئے اپنے عزم کا اظہار کیا۔ واضح ہو کہ ملک کی کسی اور تنظیم اور ادارہ کی طرف سے ایسی جرأت کا اظہار نہیں کیا گیا۔

(۵) اس اجلاس میں نہ صرف اس غیر اسلامی آرڈر کے خلاف قرارداد پاس ہوئی۔ بلکہ سات افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی نگرانی اور حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کی راہنمائی میں اس پر ایک مفصل تبصرہ بھی لکھا اور وہ "نظام العلماء کے فیصلے" کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔

(۶) ملک میں حمایت دین و مذہب کے پاک جذبہ کے ماتحت جمعیۃ علماء کے سابق کارکنوں اور عہدہ داروں نے اس پر عملدرآمد شروع کر دیا۔ مارشل لاء کے خوف و ہراس سے بے نیاز ہو کر جہاں جہاں علماء کا یونین کونسلوں میں اثر و رسوخ تھا۔ وہاں ممبروں کو اس شرعی حکم سے آگاہ کیا گیا۔ اور بہت سی دیندار یونین کونسلوں نے اس کے خلاف قراردادیں پاس کیں رہنا ہے بعض جگہ ممبروں نے اس پر استعفے بھی دیئے

(۷) اس مذہبی فریضہ کی ادائیگی پر متعدد علماء کو گرفتار کیا گیا۔ دھمکایا گیا اور قسم قسم کی تکالیف میں مبتلا کیا گیا۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل کے ناظم اعلیٰ قاضی عبداللطیف صاحب کو اس جرم حق گوئی کی پاداش میں چار ماہ تک نظر بند رکھا گیا مولانا گل کمال صاحب (پشاور) ایک ماہ تک نظر بند رہے ملتان کے متعدد علماء جیل بھیج دیئے گئے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ڈی۔ سی ملتان کی جانب سے وارننگ دی گئی کہ یہ سخت تقریریں ناقابل برداشت ہیں۔ اب تک بھی اس سلسلہ میں قید و بند اور جرمانے ہو رہے ہیں۔ جس پر کارکنانِ جمعیۃ علماء کے احتجاجات بھی اخبارات میں پڑھے جا رہے ہیں۔

(۸) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ملتان کے علماء کی جانب سے بحیثیت گواہ صفائی کے کورٹ میں مفصل طور پر ثابت کیا کہ یہ آرڈر احکام اسلامیہ کے قطعی منافی ہے۔ مذہب میں مداخلت ہے اور ان علماء نے صرف اپنا مذہبی فرض ادا کیا ہے۔

(۹) باقی اضلاع کے حالات مرکز کو معلوم ہوں گے یا وہ خود اس کی تفصیلات بتلا سکتے ہیں۔ نومبر سنہ ۶۱ء میں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے تقریباً ساٹھ علماء اور آئمہ مساجد نے ٹانک کی ایک میٹنگ میں اس آرڈر سے ہر قسم کے عدم تعاون کا فیصلہ کیا۔

(۱۰) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں مولانا عباس علی صاحب کی تجویز پر اس کے خلاف اسلام ہونے پر مفصل بحث کی۔

(۱۱) حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ و ممبر صوبائی اسمبلی نے ملک کے کونے کونے میں اس کے خلاف مفصل مدلل اور سخت تقریریں کیں اور کر رہے ہیں۔

(۱۲) قومی اسمبلی کے ممبروں سے جمعیۃ کے اراکین اور کارکن ملاقاتیں کر رہے ہیں اور ان کو اس آرڈر کے بخلاف اسلام ہونے کی تفصیلات سے آگاہ کر رہے ہیں۔

(باقی)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۳۰ اگست ۱۹۶۳ء

انتخابات بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ جمہوریّت کا ہنگامہ

(اسلام کا چراغ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس وقت کی ترکی گورنمنٹ کے اس اعلان سے فائدہ ہوا یا نقصان ۔ اس کا اندازہ آپ اس سے لگالیں کہ پہلی جنگ عظیم سے پہلے دنیا بھر میں بہادری اور شجاعت کے لئے ترک ضرب المثل تھے اور یہ کہا جاتا تھا کہ اگر دنیا میں جرمن نہ رہیں تو ایجاد اور ہنر ختم ہوجائے ۔ انگریز نہ رہیں تو بے ایمانی اور منافقت ختم ہوجائے ۔ اور ترک نہ رہیں تو شجاعت اور بہادری ختم ہوجائے اور یہ واقعہ تھا کہ ترکوں کی خلافت عثمانیہ پانچسو برس تک سارے یورپ سے تنہا نبرد آزما رہی ۔ یہ دوسری بات ہے کہ اسلام کا شورائی نظام معطل اور اسلامی فتوحات کا سیلاب رک گیا تھا ۔ مگر چند صدیوں تک افریقہ ۔ ایشیا اور یورپ تینوں براعظموں میں اسلامی مقبوضات کی حفاظت بھی معمولی بات نہ تھی جو ترکوں کے ہاتھوں ہوتی رہی ۔ پچھلی صدی میں ضعف وانحطاط اور دشمنوں کے ہجوم کی وجہ سے افریقہ اور یورپ کے کچھ مفتوحہ ممالک ترکوں کے ہاتھ سے نکل گئے اور یورپ میں ترکی سلطنت کو یورپ کا مرد بیمار کہا جانے لگا ۔ جس کے پاس یورپ میں جنگ بلقان تک صرف قسطنطنیہ ۔ تھریس اور ایڈریانوپل وغیرہ معمولی علاقہ رہ گیا تھا ۔ مگر سارا یورپ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی اس مرد بیمار کو یورپ سے باہر نہ کرسکا ۔ اس بہادر قوم (ترکی) کا مصطفیٰ کمال پاشا کے مذکورہ اعلان کے بعد کیا حشر ہوا اس اعلان پر چالیس سال گزر گئے ۔ مگر آج تک وہاں کوئی مضبوط و مستحکم سلطنت نہیں بن سکی ۔ وہاں کے ارباب اقتدار کو بھی اسلامی احکام میں ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ انہوں نے اذان عربی کی بجائے ترکی زبان میں کہنے کا حکم دیا اور یورپ کی بہت سی لعنتوں (تہذیب جدید) کو اپنانے لگے ۔ اب ترکوں کا یہ حال ہے کہ اسلام کی پشت پناہ ہونے کی بجائے وہ خود اپنی حفاظت اور دفاع کے لئے امریکہ کے محتاج اور دست نگر ہیں اور ترکی سمندروں میں امریکی بحری بیڑے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ۔ گزشتہ چالیس سالوں میں ان کی بہادری افسانہ بن کے رہ گئی بلکہ ان کا ذکر بھی کسی اہمیت کا حامل نہیں ہوتا ۔ روسی قوتیں ان کے دروازے پر دستک دیتی ہیں ۔ اور اگر امریکہ اور روس میں ٹھن گئی تو جنگ قسطنطنیہ کے دروازے پر ہوگی ۔

ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اسلام کو باطل قوتیں اس وقت تک مٹا نہیں سکتیں جب تک اللہ تعالےٰ کی مشیت قیامت برپا کرنے سے پہلے کے حالات پیدا کرنے کے لئے فسق وفجور اور کفر وطغیان کے غلبہ سے متعلق نہ ہوجائے ۔

اس سے پہلے اگر قسطنطنیہ میں مسلمانوں کو شکست ہونے کے بعد شام میں بھی باطل غالب آجاتے تو اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور چند ہی دنوں میں اسلامی ممالک ان کے زیر نگیں آجائیں گے ۔ لگے ہاتھوں یہ بھی سنتے چلئیے کہ مہدی علیہ السلام نہ مودودی صاحب ہوں گے نہ ان کے بیان کے مطابق کوئی بڑا عالمگیر لیڈر ہوگا (جس کا دامن کشوف وکرامات سے خالی ہوگا) بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کا پاک بندہ ہوگا اور عظیم افراتفری کے وقت وہ تمام عرب اور مسلم ممالک کا نظام قائم کرکے اسلام کو غالب اور جاری کرے گا ۔ بہرحال اسلام کو سیاسیات سے نکال کر ترکوں کا رعب ہی ختم ہوگیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر سے جہادی روح فنا ہوگئی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مسلمان مرنے کے لئے اسی لئے تیار ہوتا ہے کہ اس کے بدلے اُسے بہترین حیات نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ راضی ہوکر اس کو جنت میں داخل کرے ۔ جب اسلام ہی کی اہمیت نہ رہی تو مرنا کس لئے ۔

غلطی کی وجہ مصطفےٰ کمال پاشا کو یہ غلطی کہاں سے لگی ۔ ان کی تعلیم یورپ کی تھی اور یورپ والے اسی لئے دل سے چاہتے ہیں کہ مسلم ممالک کے طلبہ وہاں جاکر پڑھیں تاکہ وہ ان کو غیر محسوس طریقہ سے متاثر کریں تاکہ وہ اسلامی اصول واحکام کو قبول کرنے میں ہچکچائیں ۔ اور ان کی آنکھیں یورپ کی بے انتہا مادی ترقیات کو دیکھ کر چندھیا جائیں اور وہ بقول عیسائیوں کے آسمانی باپ کی جگہ برق اور بھاپ کو ہی خدا سمجھنے لگ کر ترقی کے لئے وہ یورپ کی تقلید کو ضروری قرار دیں ۔

مصطفےٰ کمال پاشا کو ایک دھکہ تو اسی یورپین تعلیم سے لگا ۔ دوسرے انہوں نے سلطانوں کے شخصی رائے سے مملکت کے تمام امور کی انجام دہی اور نازک اوقات میں ذاتی رائے سے اقدامات کرنے کی خرابیاں محسوس کرلی تھیں ۔ خاص کر جب اس نے دیکھا کہ آخری سلطان نے قسطنطنیہ میں بیٹھ کر شیخ الاسلام کے فتویٰ کے مطابق جو حالات میں جب کہ قسطنطنیہ میں ساٹھ ہزار اتحادی (برطانیہ فرانس اور اٹلی کی) فوج ڈیرے ڈالے ہوئے تھی ۔ درہ دانیال پر اغیار نے دھوکہ دے کر قبضہ کرلیا تھا خلیفۃ المسلمین کی حیثیت ایک محصور قیدی سے زیادہ نہ تھی ۔ ان ترکوں کے خلاف باغی ہونے کا حکم دے دیا جو ایشیائے کوچک میں اپنی طاقت مجتمع کرکے انقرہ کو ہیڈ کوارٹر بناکر اتحادیوں کے خلاف لڑ رہے تھے ۔ اسوقت سمرنا پر بھی یونانیوں کا قبضہ تھا جو ایشیائے کوچک کی بڑی اہم بندرگاہ ہے اتحادیوں نے یونانی وحشیوں کو ہر طرح کی من مانی کاروائیاں کرنے کی اجازت دے رکھی ۔ اور وہ ترکوں کو مسجدوں سمیت جلاکر مستورات کی چھاتیاں کاٹ کر اور ترک بچوں سے فٹ بال کھیل کر عیسائی دنیا کی درندگی اور اسلام دشمنی کی باطنی کیفیتوں کا پورا پورا مظاہرہ کررہے تھے ۔ ان خطرناک حالات کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ان بہادر ترکوں کو اسلام کے نام پر اور شہادت کے شوق میں مصطفیٰ کمال پاشا کے ساتھ فتح عطا فرمائی اور قسطنطنیہ وغیرہ پر دوبارہ ان کا علم لہرایا ۔ اس وقت برسر اقتدار طبقہ فتح کے نشہ میں خدا کو بھول گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی فتح مبین کو اپنے قوت بازو کا نتیجہ سمجھنے لگے ۔ اور مندرجہ بالا وجوہ و اسباب کی روشنی میں وہ سمجھے کہ یہ ساری برائی نظام خلافت اور اسلامی طرز حکومت کا نتیجہ ہے اس لئے انہوں خلافت کو معطل کرکے جمہوری نظام کا اعلان کردیا ۔ اور بعد میں اسلامی تہذیب کے مخصوص حصے ترک کرکے یورپ کی تہذیب کو اپنایا ۔ علماء ومشائخ پر تشدد کیا ۔ اذان ترکی میں کردی اور نماز بھی ترکی میں کہہ رہے تھے مگر بغاوت کا خوف مانع آیا ۔ اور چونکہ ترکی کی شکست میں شریف حسین (گورنر مکہ معظمہ) کی بغاوت کا بھی دخل تھا جس نے انگریزوں کے چکے میں آکر سارے عرب کی بادشاہت کا خواب دیکھ کر ترکوں سے بغاوت کا اعلان کردیا تھا ۔ اس لئے ترکی کی برسر اقتدار پارٹی نے یہ سمجھ کر کہ ان عربوں نے ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے اس لئے ہم ان کی کوئی ذمہ داری لیتے ہیں نہ ان کے خلیفہ ہیں انہوں نے غصہ کی حالت میں تمام مسلمانوں سے ایک طرح کا قطع تعلق کرتے ہوئے یہ اعلان کردیا کہ ترکی ترکی کیلئے اور ترکی ترک کیلئے ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے وطن کے لئے ہیں اور ہمارا وطن ہمارے لئے یعنی اب ترک صرف ترکی حدود کے لئے لڑے گا مرے گا اور ترکی علاقے صرف ترکوں کے لئے ہوں گی ان پر کوئی اور حاکم نہ ہوگا ۔ اسلامی اخوت اور اسلامی مقصد حیات (کہ مسلمانوں کا مرنا جینا صرف اللہ کے لئے ہے ملک کے لئے نہیں) نظرانداز ہوکر قومی اور وطنی نظریہ ابھر آیا ۔ جو یورپ کا پیدا کردہ تھا ۔

وہ اپنی یورپین تعلیم سلطانوں کی بے راہ روی اور وقتی مخالفت کے جوش میں یہ نہ سوچ سکے ۔ کہ مفاسدہ کا اصل سرچشمہ کیا اور کہاں ہے (۱) اسلام نے یہ کب کہا ہے کہ خلیفہ مشورہ نہ کرے وہ بہترین ارباب حل وعقد کی کسی مسلمہ باڈی (جماعت) کے مشورہ کے بغیر تمام مہمات امور کو اپنی ذاتی رائے سے انجام دیتا رہے ۔ قرآن پاک کا تو صاف ارشاد تھا وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ (ترجمہ) کہ ان کے کام (یا حکم) آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں ۔ اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (ترجمہ) کہ اس کام میں ان (صحابہ) سے مشورہ کیا کرو ۔ اس کے سوا خلفاء راشدین کا عمل بھی سامنے ہے کہ وہ ہر اہم معاملہ میں انصار ومہاجرین کی مقدس جماعت (ارباب حل وعقد) سے مشورہ لیتے رہے ۔

(۲) اور کسی محصور سلطان یا مجبور شیخ الاسلام کو کب اسلام نے غلط حکم دینے کی اجازت

(باقی صفحہ پر)

علماء اور اُن کے فرائض

(قسط ۲)

مولانا حکیم محمود احمد ظفر صاحب سیکرٹری سلاملک سنٹر چٹاگانگ
نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام

ہمارے محترم حضرت العلامہ مولانا محمد عبید الحق صاحب مدظلہ العالی۔ ناظم جمعیۃ المدرسین، مشرقی پاکستان نے جمعیۃ علماء اسلام۔ مشرقی پاکستان۔ کی عظیم الشان کانفرنس۔ منعقدہ ۲۸ - ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء چٹاگانگ، میں علماء کی اس حالت زار پر جن الفاظ میں آنسو بہاتے، وہ مشرقی پاکستان کے علماء کے لئے خصوصاً اور مغربی پاکستان کے علماء کے لئے عموماً پڑھنے کے قابل ہیں لہذا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے چند اقتباسات یہاں بھی نقل کر دوں۔ مولانا علماء کے جمود اور ان کی اجتماعی زندگی سے بیزاری کو بیان کرتے ہوئے علماء کے اجتماع کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے غور کریں اور سوچیں کہ دین کی حفاظت کا جو طریقہ ہم نے اختیار کیا ہے کیا یہ صحیح طریقہ ہے اور کیا اس سے موجودہ دور میں دین کی حفاظت ہو سکتی ہے؟ اور اس سے رسول مقبول صلعم کی نیابت کا صحیح حق ادا ہو سکتا ہے؟ اور کیا اسلاف کرام کا یہی طریقہ تھا کہ پندرہ برس تک تعلیم حاصل کرنے کے باوجود اپنی قوم اور اپنے سماج کے سامنے طفل مکتب سے بھی ناکارہ ثابت ہوں۔ نہ ہمیں تاریخ سے واقفیت اور نہ ہم ملکی و غیر ملکی جغرافیہ سے آشنا، نہ ہم فلسفہ جدید سے باخبر اور نہ علم الحساب اور علم الریاضی پر ہماری نظر، نہ سیاست سے ہماری دلچسپی اور نہ اقتصادیات سے ہمارا کوئی تعلق۔ کیا قرآن و حدیث سے آپ ان مضامین کو نکال دینا چاہتے ہیں۔ جن میں ملکی سیاست کی تشریح کی گئی ہے اور تاریخی واقعات بیان فرما کر درس عبرت دیا گیا ہے۔ کیا حضرت عمرؓ نے مدینہ میں بیٹھ کر ایران کی حدود کا نقشہ نہیں کھینچا تھا؟ آزاد قومیں جس تعلیم کے ذریعہ ترقی کی منازل طے کر کے عروج کی معراج تک پہنچی ہیں، آج ہمارے دینی مدارس، سرکاری ہوں یا قومی، اس سے یکسر خالی ہیں۔ آپ ہی بتائیے موجودہ دور میں مدارس دینیہ ہماری دینی و دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہیں؟ اگر ہیں تو عالم اسلامی میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً علمائے دین ذلیل و خوار اور نظر انداز کیوں ہیں؟ اور ملحد و بددین اور بلیک مارکیٹ کرنے والوں کی حاشیہ برداری اور کاسہ لیسی کی کیا وجہ؟ اور علماء کے اس رویہ سے غیر قوم نہیں خود اپنی قوم کے تعلیم یافتہ نوجوان کیا اثر لے رہے ہیں اور علماء کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ اور دین کے نام سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟ ابھی پاکستان کی حالت یہ کہ کہیں کمیونزم اپنی ٹانگ پھیلا رہا ہے۔ اور کہیں عیسائیت اپنا زہر اگل رہی ہے اور کہیں امریکن بنام عریانیت دین پر ضرب کاری لگا رہی ہے۔ کہیں یہودیت قوم کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے ان کا خون چوس رہی ہے حالانکہ یہ وہ پاکستان ہے۔ جس کو قائم کرنے کے لئے قرآن و سنت کی دہائی دی گئی تھی اور جس کے لئے لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں اور ہزاروں عورتیں خونخوار ہندو اور سکھ درندوں کی نگاہ ہوس کا شکار ہوئیں۔"

نوٹ: یہ "خطبہ صدارت" ۲۵ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر اسلامک سنٹر، ۱۷۳ - اندر قلعہ، چٹاگانگ سے منگوایا جاسکتا ہے۔

اسمبلیوں کے اندر

مجاہدانہ تقریریں

قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی قائد جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جو محققانہ اور فاضلانہ تقریر ارشاد فرمائی ہے اور جس کا سب کو انتظار ہے وہ چھپ کر تیار ہو چکی ہے چار آنے فی ٹریکٹ فی سینکڑہ بیس روپے میں مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور سے مل سکتے ہیں۔ اسی ٹریکٹ میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی وہ تقریر بھی شامل ہے جو انہوں نے صوبائی اسمبلی میں فرمائی تھی اور جس کی وجہ سے شریعت کو ایوان حکومت میں عظیم الشان فتح حاصل ہوئی۔ نوٹ جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں مذکورہ پمفلٹ منگوا کر اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت کریں۔ (ناظم دفتر)

مودودی فرقہ کا ایک اور ستون گرا

از جناب وحید الدین خاں صاحب۔ اعظم گڑھ

(قسط نمبر ۵)

اس تشریح کا بالکل قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ مطلوب اصلی بدل گیا۔ اس تعبیر کے خانے میں اگر دین بحیثیت "نظام" تو بہت اُبھر آیا۔ مگر اس کا تعبدی پہلو کمزور پڑ گیا۔ دین کی داخلی حیثیت دب گئی اور دین کی خارجی حیثیت اس کے اوپر چھا گئی۔ جس طرح "انسان" کی مذکورہ بالا تشریح میں سماجی حالات کی تبدیلی اصل انسانی کام قرار پاتی ہے نہ کہ اس کے ذہن اور روح کی تبدیلی، اسی طرح دین کی اس تشریح میں دینی جدوجہد کا نشانہ انقلاب نظام قرار پایا۔ حالانکہ دنیا میں بندۂ مومن کا نشانہ یا اس کے عمل کا آخری مقصود اپنے رب سے وہ قلبی اور روحانی تعلق پیدا کرنا ہے جس کو قرآن میں ذکر و شکر، خشیت و تضرع خشوع و خضوع، اوجاعت و انابت وغیرہ الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

پھر فطرت اور واقعہ (یہاں لفظ واقعہ سے مراد زیر بحث فکر اور فطرت سے مراد اصل دین فطرت ہے) میں عدم مطابقت پیدا ہو جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ نظریہ اپنے پہلے ہی تجربہ میں شدید ناکام ہو گیا۔ دین کے "مکمل تصور" نے صرف "ناقص" قسم کے دیندار پیدا کئے بیج کو اس کی اصلی جگہ پر نہ بونے کی وجہ سے درخت کا کوئی حصہ بھی صحیح شکل میں پیدا نہیں ہوا، خدا اور بندے کا تعلق، جو ایک نہایت اعلیٰ اور لطیف تعلق ہے اس کی تعبیر کے خانے میں آکر وہ ایک قسم کا سیاسی تعلق بن گیا۔

یہی وجہ ہے کہ یہ نظریہ نہ تو قرآن پاک کی آیات پر چسپاں ہوتا ہے اور نہ صحابہ کرام کی زندگیاں اس کے معیار پر پوری اترتی ہیں دین کا وہ مخصوص نقشہ، جو اس فکر کے نزدیک دین کا صریح ترین نقشہ ہے، اس کے حق میں سارے قرآن میں کوئی بھی صریح آیت موجود نہیں۔ اس نقشہ کے مطابق یہ بات بنتی ہے کہ دین انسانی زندگی کا ایک مکمل نظام ہے اور اس کو بروئے کار لانے کی جدوجہد کرنا وہ اسلامی مشن ہے جو اہل ایمان کے سپرد ہوا ہے۔ مگر کتاب الہٰی میں کوئی ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ہے جس سے اس نقطۂ نظر کو واقعی طور پر اخذ کیا جا سکتا ہو۔ اس سلسلے میں جو آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی تجزیہ آگے آرہا ہے جس سے معلوم ہو گا کہ یہ استدلال کتنا کمزور ہے۔

یہ اس استدلال کی نظریاتی خامی ہوئی ہوتی۔ اسی طرح عملی اعتبار سے دیکھئے تو اُمت کی سابقہ تاریخ میں کوئی بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس نے اس ڈھنگ پر جامع "انقلابی تحریک" چلائی ہو۔ دنیا کے بیشتر علاقوں میں مسلمان پھیلے اور ہر جگہ انھوں نے دعوت دین کا کام کیا۔ جن میں بہت سے مقامات پر بعد کو اسلام کی حکومتیں بھی قائم ہوئیں۔ مگر کہیں بھی ایسا نہیں ہوا کہ انھوں نے "اسلامی انقلاب برپا" کرنے یا "حکومت الٰہیہ" قائم کرنے کی دعوت کے ساتھ اپنے کام کا آغاز کیا ہو۔ اس سلسلے میں اگر کسی نے کوئی نظیر پیش کرنے کی کوشش کی ہے تو وہ محض تاریخ سازی ہے نہ کہ تاریخ نگاری۔ اب اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ ان تمام لوگوں کی دعوت ادھوری تھی یا ان کو پورے دین کا شعور نہیں تھا تو ایسی ہر تاویل محض اپنی غلطی کا اعتراف ہوگی۔ کیونکہ اسلام کی پوری دعوتی تاریخ کو ناقص ماننے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہم ایک شخص کے خیالات کو ناقص مان لیں۔

اس فکر کا یہ خلا جس کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ یہ اتنا واضح ہے کہ کوئی بھی غیر جانبدار شخص جسے قرآن و سنت سے براہ راست آشنا ہونے کا موقع ملا ہو، وہ اسلام کے منصوص نقشہ کے ساتھ اس فکر کی بے گانگی کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حتیٰ کہ خود اس کے اپنے حلقہ کے اہل علم کو بھی انہیں لوگوں میں شمار کیا جا سکتا ہے جو اس فکر سے پوری طرح مطمئن نہیں ہیں۔ مولانا مودودی کے بارے میں تو میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ مگر ہندوستان میں جو لوگ اس فکر کے وارث ہوئے ہیں ان کے متعلق بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنے اندر بے اطمینانی محسوس کرتے ہیں۔ (باقی)

وی۔پی واپس نہ کیجئے

اس سے ادارہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

(مدیر)

کی مخالفت کا پردہ چاک کرتے ہوئے
علماء بالخصوص حضرت مفتی محمود صاحب
اور مولانا غلام غوث صاحب کو خراج تحسین
پیش کیا اور فرمایا کہ علماء کو فتنہ ایوب کی خواہش
نہیں نہ یہ سیاست میں الجھنا چاہتے تھے مگر
حالات اس قدر دگرگوں ہیں کہ بغیر سیاست
کے معاملہ مشکل نظر آتا ہے۔ آپ نے متنبہ کیا
کہ اگر فلاح دارین درکار ہیں دنیا و آخرت
سنبھالنی ہیں تو جمعیۃ سے تعاون کے بغیر مشکل
ہے۔ آپ نے پرویز و مودودی کی سیکرٹری
کو چیلنج کیا کہ یہ آزاد خیال آدمی آخر ہیں کون۔
آپ نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔
لیکن دریا کو کوزہ میں بند کر دیا۔

اس سے قبل مورخہ ۹ راگست کو جامع
مسجد بلاک مشینیں مولانا احمد سعید صاحب
امیر تحصیل نے عالمانہ اور فاضلانہ خطاب
فرمایا اور علمی لحاظ سے جمعیۃ کے اغراض و
مقاصد پر روشنی ڈالی اور زمانہ کے جعلی
مجتہد اور امریکی امداد مودودی کی بیخ کنی
اور اس کے عقائد باطلہ کا پردہ چاک کیا
اور فرمایا کہ میرا دعویٰ ہے کہ جمعیۃ ہی عوام
کی صحیح نمائندگی کر سکتی ہے۔

۱۰ راگست ۱۹۶۳ء کو بلاک ۲۴ میں مولانا
محمد اسماعیل امیر خوشاب نے انگریزی تہذیب
کی تباہ کاریوں کا پردہ چاک کیا اور اخلاق سوز ناول
کی پردہ دری کی۔ اس کے علاوہ فیکٹری
ایریا اور بلاک ۱۷ میں جلسہ ہوا جہاں عوام
کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس
کرایا۔ ان تمام جلسوں خصوصاً دارالمطالعہ
کے جلسے سے ایوان مودودیت میں زلزلہ آچکا
ہے اور یہ لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام چاکیواڑہ کراچی میں قیام

حاجی ولی مراد صاحب۔ نائب صدر محمد اشرف
عثمانی ناظم اعلیٰ مولوی عبد الکریم۔ سیکرٹری
حافظ محمد مراد صاحب

اس اجلاس میں عائلی قوانین کی منسوخی
کا مطالبہ کیا گیا اور مولانا مفتی محمود اور مولانا
غلام غوث ہزاروی کی مساعی جمیلہ کو سراہا گیا۔

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام بستی مہرن قریب صادق آباد

امیر: حاجی سید علی صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی
شاہنواز صاحب۔ خازن: محمد دین صاحب

ہفتہ وار اجتماع

بتاریخ ۱۱ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک
بعد نماز جمعہ دارالعلوم مدنیہ صادق آباد جمعیۃ
علماء اسلام صادق آباد کا ہفتہ وار اجتماع
ہوا جس میں مولانا عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ
نے درس حدیث بیان فرمایا بعد ازاں جناب
ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمالی مختصر طور پر جمعیۃ علماء
اسلام اور دیگر جماعتوں کے اغراض و مقاصد
میں مابہ الامتیاز مختصر اور جامع طریق سے
بیان فرمایا۔ آئندہ اجتماعات میں جناب
ریاض حسین شاہ صاحب ہفتہ وار خبروں
پر تبصرہ کیا کریں گے۔

تبلیغی کاموں کے لئے تین افراد پر مشتمل
ایک کمیٹی تجویز کی گئی جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔
جناب ریاض حسین شاہ صاحب رضوی
محمد بخش صاحب۔ منشی رسول بخش صاحب

امیر جمعیۃ علماء اسلام کی گرفتاری اور رہائی

خانگڑھ (نامہ نگار) گزشتہ روز
مقامی پولیس نے مولانا محمد کلیم خان صاحب صدر
جمعیۃ علماء اسلام خانگڑھ کے خلاف دفعہ
۱۸۸ تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ
درج کیا ہے چنانچہ پولیس وارنٹ ضمانتی جاری
کر کے ان کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے پولیس کے
بیان کے مطابق ان پر دفعہ ۱۸۸ کی خلاف ورزی
کا الزام عائد کر کے مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین
صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی رح
کی مایہ ناز تصنیف جو ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے
مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے
قیمت صرف ۲/۷۵ کاروباری حضرات کو ۲۵
فیصد کمیشن دیا جائے گا جس قدر درکار
ہوں ذیل کے پتہ سے حاصل کریں۔
صراط مستقیم } قیمت ایک روپیہ
علاوہ محصول ڈاک
بانی دارالعلوم دیوبند } قیمت ایک
روپیہ علاوہ
محصول ڈاک وغیرہ۔
مکتبہ ترجمان اسلام۔ لاہور
بیرون دہلی دروازہ

بتخصیص بیانات پورے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کی مقبولیت:

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام پنج پیر

حاجی شیر محمد صاحب۔ امیر۔ جناب
سید محمد حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ۔
جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب نائب ناظم
جناب یار محمد خان صاحب۔ خازن۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام بھکر

جناب مولانا اللہ دسایا صاحب امیر۔
مولانا غلام صدیق صاحب۔ نائب امیر
حافظ احمد بخش صاحب ڈونہ ناظم اعلیٰ
مولوی عبد الرشید صاحب۔ خازن۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام خلقیہ اسلام پور

مولانا عبد الکریم صاحب۔ امیر۔
سردار غلام علی خان صاحب نائب امیر
مولانا شمس الحق صاحب قریشی۔ ناظم۔
حافظ عبد الرشید صاحب۔ نائب ناظم
مولوی محمد طاہر خان نقشبندی۔ خازن۔
مولوی محمد نواز شاہ صاحب۔ مبلغ جماعت
مولوی اللہ دتہ صاحب اسلام پوری۔ مبلغ

مولانا محمد یعقوب صاحب شمسی کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے مولانا
محمد یعقوب صاحب شمسی کو ضلع منٹگمری
اور اس کے قرب و جوار کے لئے اپنا
مبلغ مقرر کر دیا ہے۔ امید ہے کہ متعلقہ
علاقہ کے مسلمان ان کی ذات سے زیادہ
سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بستی کلہوڑاں میں تشکیل جمعیۃ علماء اسلام

بمقام بستی کلہوڑاں ڈاکخانہ تلے والی تحصیل
خانپور میں مورخہ ۱۷ راگست کو مولوی غلام مجتبیٰ
صاحب ناظم دفتر خانپور تشریف لے گئے اور مجمع
کثیر میں بصیرت افروز تقریر فرمائی اور جمعیۃ کے
اغراض و مقاصد بیان کر کے جمعیۃ میں عوام کو
شرکت کی دعوت دی جس پر لوگوں نے سب سے
جمعیۃ کی تشکیل کر کے جماعتی کام شروع کر دیا اور
پوری طرح علماء کے ساتھ ہاتھ بٹانے کا وعدہ کیا
جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تشکیل درج ذیل ہے
مولانا حاجی محمد صاحب امیر اعلیٰ۔ جناب
محمد نواز صاحب نمبردار نائب امیر۔ حافظ عبد الغفور
صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولوی حبیب اللہ صاحب نائب ناظم
منشی حاجی غلام رسول صاحب خازن۔ حاجی عبد الحق
صاحب سالار

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام ترنڈہ محمد پناہ

جناب حافظ مظفر بخش صاحب۔ امیر
سردار الٰہی بخش خان صاحب نائب امیر
حکیم قادر بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔
حکیم رحیم بخش صاحب۔ نائب ناظم۔
مولوی غلام حسین صاحب خازن۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام عزیز آباد

مولوی جند وڈہ صاحب امیر۔ مولوی
کریم بخش مترا۔ نائب امیر۔ منشی خدا بخش
ناظم۔ مولوی احمد دین صاحب۔ نائب ناظم
جام عبد الرشید صاحب۔ خازن

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام بانڈہ ویہ

مولانا امام الدین صاحب۔ امیر۔
مولانا رحیم بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ
مولوی الٰہی بخش صاحب۔ خازن

ناظرین
خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مفید اور مجرب دوائیں
تریاق تمباکو } عجیب و غریب چیز ہے مردوں
اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں
کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے
تریاق ہے زیادہ تفصیل مناسب نہیں
قیمت فی شیشی ۵/۵۰ روپے
کندن } یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی
جس سے وضو قائم نہیں رہتا
کہ تیزی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل
بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔ پورے
کورس کی قیمت ۲/۵۰ روپے
اکسیر جریان و احتلام (سپید پڑیا)
یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے
جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں
کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص
بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت
پورا کورس ۱۵/۴ روپے
بحرین } درد ریح اور جوڑوں کے درد
کے لئے آزمودہ تیل ہے قیمت
پورا کورس ۲۵/۴
سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کے امیر مولانا قطب الدین صاحب ۔ نائب امیر مولانا عطاء محمد صاحب ۔ ناظم صاحبزادہ محمد عارف صاحب مولانا نذیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ ملک محمد افضل صاحب اور ضلعی نائب امیر ملاں سلیمان صاحب نے علاقہ کندیاں کا ہنگامی دورہ مورخہ ۳ اگست سے لے کر ۱۰ اگست تک کیا ۔

ارکان جمعیۃ نے جماعت کا تعارف کرایا اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کسی ماڈرن اسلام لانے والے کی کوششوں کو بار آور نہیں ہونے دیگی اور قرآن و سنت کے خلاف بنائے جانے والے کسی قانون کو بھی قبول نہیں کیا جائے گا ۔ بفضلہ تعالیٰ یہ دورہ کامیاب رہا اور مندرجہ ذیل مقامات پر انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

● ڈھنگ :-

امیر جناب فقیر محمد علی صاحب ۔ نائب امیر حکیم محمد وزیر صاحب ۔ ناظم اعلیٰ ملک محمد افضل صاحب ۔ خازن ملک محمد حیات صاحب سالار ، حافظ محمد عظیم صاحب ۔

● علوی :-

امیر حاجی محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ مولوی دین محمد صاحب ۔ خازن حاجی محمد شان صاحب ماتک ۔

● چک نمبر 17 D.B امیر چودھری الٰہی بخش صاحب چیئرمین یونین کونسل کھولہ ، ناظم اعلیٰ ۔ فقیر علی نواز صاحب ۔ خازن چودھری رکن دین صاحب ۔ سالار ۔ خورشید احمد صاحب ۔

● پیلاں :-

امیر حاجی فرزند علی صاحب نائب امیر عبدالغفور صاحب ۔ ناظم اعلیٰ حاجی نذیر احمد صاحب ۔ نائب ناظم جناب شیداد خاں صاحب ۔ خازن رفیق احمد صاحب ۔ سالار عبدالغفار صاحب ۔

● گھوسہ :-

امیر حاجی حکیم عبدالجبار صاحب ۔ ناظم اعلیٰ حکیم عبدالرحمٰن صاحب ۔ خازن قاری نور محمد صاحب ۔

چک ۱۳ عباسیہ (لیاقت پور) میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لیاقت پور کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا ۔ مولانا صاحب نے مختصر بیان کرنے کے بعد جماعت کی تشکیل کی جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ کیا گیا ۔

جناب محمد اقبال صاحب امیر ، جناب علم الدین صاحب ناظم ۔ جناب اللہ بخش صاحب نمبردار خازن ۔

جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کے فیصلے

۱۶ اگست کو بعد از نماز عشاء مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت جناب مولوی شمس الدین صاحب امیر جماعت دفتر ہذا میں منعقد ہوا ۔

۱ ۔ ابتدائی جمعیتوں کے دورے کے لئے مولوی فیض اللہ صاحب جناب عبدالشکور صاحب ۔ شیخ ممتاز علی صاحب کو نامزد کیا گیا ۔ کہ وہ دورہ کر کے آئندہ اجلاس میں حالات پیش کریں ۔

(۲) بالاتفاق طے پایا کہ عوام خاص طور پر ممبران میں دین کی پابندی واقفیت کے لئے پھر بعد نماز جمعہ مکرم جناب صوفی شمس الدین صاحب حدیث بیان فرمایا کریں معلم حضرات حاضر الوقت پابندی کے ساتھ تشریف لایا کریں اور دوسرے ممبران کو شوق دلایا کریں ۔ بعد دعا جلسہ برخاست کیا گیا

للیانی کلاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

مورخہ ۱۶ اگست کو موضع للیانی کلاں میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا ۔ جس میں مولانا عبداللطیف صاحب بالا کوٹی نے سیرت نبوی پر تقریر کی ۔ بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولانا عبداللطیف صاحب برائے تشکیل جمعیۃ علماء اسلام ایک عام جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں باتفاق رائے درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

جناب مولانا محمد عالم صاحب خطیب جامع مسجد للیانی کلاں ۔ امیر ۔ جناب حاجی میاں محمد حسین صاحب رئیس اعظم نائب امیر چوہدری غلام یٰسین صاحب (ناظم اعلیٰ) چوہدری محمد اکرم صاحب نمبردار ۔ نائب ناظم چوہدری دین محمد صاحب ۔ خزانچی ۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

اگر ارباب اقتدار نے دین کو نظر انداز کر دیا تو ان کا وہی حشر ہو گا جو سابق حکمرانوں کا ہوا

جمعیۃ علماء اسلام ہی عوام کی صحیح نمائندگی کر سکتی ہے ۔ (مولانا احمد سعید)

نجات دارین کا واحد ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون ہے (مولانا مفتی محمد شفیع)

ہم نے برطانیہ کی عریاں اور فحش تہذیب کو اپنا کر اپنے آپ کو تباہی کے گڑھے میں ڈال دیا (مولانا محمد اسماعیل)

مودودیوں کی شام غم

مورخہ ۱۷ اگست بروز ہفتہ دار المطالعہ جمعیۃ علماء اسلام بلاک ۱۸ سرگودھا کے سامنے جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ ضلع سرگودھا منعقد ہوا ۔ عوام کی کثیر تعداد موجود تھی ۔ مولوی محمد صادق صاحب کی تلاوت اور مولوی محمد حنیف کی نظم (دعوت جمعیۃ) کے بعد مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے خطاب فرمایا ۔ فاضل مقرر نے علماء ربانیین کی چودہ سو سالہ خدمات کا اجمالی تعارف کرایا ۔ بالخصوص خاندان ولی اللٰہی شہدائے بالاکوٹ اکابرین دار العلوم دیوبند اکابرین جمعیۃ علماء ہند اور اکابرین مجلس احرار کی جانبازانہ خدمات کو خراج تحسین پیش کیا آپ نے ریلوے وزیر خان عبدالوحید خاں کے حالیہ بیان " کہ میں علماء کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ انتشار نہ پھیلائیں " پر کڑی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ ریلوے وزیر کو نہ بھولنا چاہیئے کہ علماء امت نے دین کی خدمت کے لئے اپنے تن من دھن کو قربان کر دیا اور ریلوے وزیر جیسے نواس وقت طفل مکتب تھے ۔ آپ نے فرمایا کہ علماء امت نے بدیشی اور سامراجی حکومت کا کس طریق سے مقابلہ کیا ۔ اور فرمایا کہ علماء کا وقار کبھی نہیں مٹ سکتا جو ان کو مٹانے کی کوشش کرے گا وہ خود تباہ ہو جائے گا آپ نے فرمایا کہ ناظم الدین مولتانہ سہروردی چودھری محمد علی اور سکندر مرزا سے پوچھ لیں کہ ان اللہ والوں کی مخالفت میں انہوں نے کیا کمایا ۔

آپ نے عائلی قوانین جیسے منحوس آرڈیننس پر کڑی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ یہ اسلام سے صریحہ بدسلوکی ہے اور ارباب اقتدار نے اگر ایسی ہی بدسلوکی جاری رکھی تو ان کا حشر وہی ہو گا جو سکندر مرزا جیسوں کا ہوا ۔ آپ نے صدر مملکت کے متعلق فرمایا کہ کل تک وہ کہا کرتے تھے کہ سب سیاستدان غدار ہیں مگر اب سیاستدانوں کے آلہ کار بنے ہوتے ہیں ۔ اور اسلام کے خلاف جو کرم فرمائیاں ارباب اقتدار کی طرف سے ہو رہی ہیں ان کا سرسری جائزہ لیا ۔

وقت کے عظیم فتنہ مودودیت کے مختصر خط و خال سے عوام کو روشناس کرایا اور فرمایا کہ جو شخص شرعی سزاؤں کو ظلم کہے صحابہ کو معیار حق نہ مانے وہ شخص ملک میں کیا اسلامی نظام برپا کرے گا ۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص علماء کی طرف سے بار بار دعوت اتحاد کے باوجود علماء سے اتحاد نہ کر سکا وہ اب سامراجیوں کی گود میں کھیل رہا ہے اور فرنگیوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے ۔ مودودی صاحب نے اسلام کے ساتھ کیا ظلم و ستم روا رکھے اس کا اجمالی نقشہ سامنے رکھا آخر میں آپ نے جمعیۃ کا تعارف اس کی ضرورت سے آگاہ کیا اور بتایا کہ جمعیۃ الٰہی علماء ربانیین کی جماعت ہے ۔ جنہوں نے آج سے قبل بھی اپنا سب کچھ قربان کیا اور اب بھی وقت آنے پر یہی دیوانے کام آئیں گے

آپ کے بعد مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے عائلی قوانین کی تنسیخی قرارداد پر ممبران صوبائی اسمبلی خصوصاً مولانا غلام غوث صاحب کو خراج تحسین پیش کیا اور بصورت قرارداد کے ذریعہ یونیورسٹی آرڈیننس کی تنسیخ بذریعہ قرار دی گئی ۔ ریڈیو سینما کی طرف فحش اشتہارات پر پابندی ۔ چوتھی کے ذریعہ علماء پر پابندیوں کے خاتمہ کا مطالبہ کے لئے ۔ پانچویں قرارداد کے ذریعہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں میٹھے پانی کی ضرورت اور قبرستان کے لئے قطعہ اراضی کے وقف کا مطالبہ کیا ۔

آپ نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کا تذکرہ کیا علماء کی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور عوام کو تلقین کی جمعیۃ سے تعاون کریں

۱۹ اگست ۱۹۶۴ء کو چک ۱۰۲ شمالی میں جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ ضلع سرگودھا نے فاضلانہ خطاب کیا ۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیرت نبوی کے مختلف گوشوں کا تذکرہ فرمایا نوابوں ٹوانوں ملکوں کی طرف سے دوٹوں کے دور میں وعدے وعید اور پھر علانیہ اسلام

فکر و نظر

انتخابی و دستوری مسائل اور اسلام

: احمد حسین کمال :

رائے دہی کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت کے بعد مختلف حلقوں سے مختلف باتیں کہی جا رہی ہیں۔ کمیشن کی رپورٹ کامل اتفاق رائے سے نہیں لکھی گئی ہیں۔ بلکہ بعض ارکان کے اختلافی نوٹ کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ اس لئے حکومت کے لئے گنجائش ہے کہ وہ اس میں سے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق مناسب اجزاء لے کر ایک نئی ترتیب کے ساتھ بل کی صورت میں قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دے۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں سیاست کا وہی ڈھانچہ ابھی تک پسندیدہ ہے جسے برطانوی سیاست نے جنم دیا۔ اس سے علیحدہ اور بلند ہو کر ہم کوئی اور طریقہ اپنی ضروریات و نظریات کے مطابق تجویز ہی نہیں کر سکتے۔

جو لوگ یہاں جمہوریت چاہتے ہیں ان کی بلند نظری کی معراج بھی یا برطانوی قسم کی جمہوریت ہے یا امریکن طرز کی نظام حکومت کی معراج بھی ان کے نزدیک اعلیٰ سے اعلیٰ یا انگلستان کی پارلیمنٹری طرز کا ہو سکتا ہے یا امریکہ کے صدارتی قسم کا۔ اظہار رائے کے طریقوں میں وہ جداگانہ اور مخلوط انتخاب سے آگے نہیں سوچ سکتے۔ یہ انداز فکر کچھ عام سیاسی قسم کے افراد و گروہوں کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان جماعتوں اور اشخاص کے سوچنے کا بھی یہی ڈھنگ ہے جو اقامت دین اور نظام اسلامی کے قیام کے بلند بانگ داعی ہیں۔

فی الحقیقت ان معاملات کی حیثیت، اگر غور کیجئے تو ملک ایک سیاسی چپقلش سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے ورنہ جہاں تک اصل معاملہ کی نوعیت کا تعلق ہے۔ اس میں اتنا زبردست اختلاف رائے اور اتنا بڑا فکری انتشار واقع ہو ہی نہیں سکتا ہے۔

یہ ملک مسلمانوں کا ملک ہے۔ اسے اسلام کے نام پر ہی حاصل کیا گیا ہے۔ اس کی نظریاتی حیثیت تمام تر اسلام پر ہی مبنی ہے اور یہاں کے بسنے والوں کا ملی اتحاد بھی اسلام کا ہی رہین منت ہے۔ ایسی صورت میں یہاں کی تمام مشکلات کا حل اسلامی نظام کے قیام و نفاذ میں ہی مضمر ہے۔

اب یہاں جو افراد اور جماعتیں دیانتاً اقامت دین اور نظام اسلام کے قیام کی خواہاں ہیں ان کا مطالبہ صرف یہ ہی ہو سکتا ہے کہ "بلا واسطہ و بلا تاخیر کامل اسلام کا نفاذ فوری طور پر عمل میں لایا جائے اور قیام حکومت کے لئے وہی تدابیر اختیار کی جائیں جو براہ راست اسلامی نظام کے قیام میں ممد ہو سکتی ہیں۔

اس سے ہٹ کر جو بھی مطالبہ کیا جائے گا۔ خواہ اسے زور دار دلیل سے اسلام کے حق میں ہی ثابت کر دیا جائے۔ لیکن اسلام کے غالب آنے کے امکانات کو وہ مطالبہ دور تر ہی کرنے والا ہو گا۔

مثلاً اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ اگر آپ یہاں جداگانہ انتخاب منظور کرا لیں جبکہ آپ کی اسمبلیاں مخلوط ہوں گی، آپ کی انتظامیہ مخلوط ہو گی۔ آپ کا نظام تعلیم مخلوط ہو گا اور جب ایک بار یہ روایت قائم ہو جائے گی۔ جیسا کہ اب تک عملی آ رہی ہے تو محض جداگانہ انتخاب کے زور سے آپ کسی طرح بھی اسے نہیں بدل سکیں گے۔ پوری عمارت میں سے صرف ایک پتھر کے بدل دینے سے عمارت کا نقشہ نہیں بدلا جا سکتا۔

نظام حکومت و قانون سازی کی موجودہ شکل کو برقرار رکھتے ہوئے مخلوط انتخاب بھی اسلام کے مقاصد کو پورا کرنے والا ثابت نہیں ہو سکتا۔

اسلام کو اس ملک میں اگر قائم کرنا اور نافذ کرنا ہے اور اس بارے میں اخلاص نیت و دیانت رائے موجود ہے تو یہ دو ٹوک مطالبہ ہی صحیح مطالبہ ہو سکتا ہے۔ کہ

(۱) بلا پس و پیش اور بلا تاخیر و تعویق، کتاب و سنت کے قانون شریعت کو جو فقہ اسلامی کی صورت میں تیرہ سو سال سے مرتب و مدون چلا آ رہا ہے۔ ملک میں جاری و نافذ کر دیا جائے اور ہر قسم کی قانونی و دستوری بالادستی اس قانون کو حاصل ہو۔

(۲) اس قانون و دستور کے تقاضوں کے مطابق، ملک میں مجالس شوریٰ (کونسلوں و اسمبلیوں) کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(۳) ان مجالس شوریٰ کے لئے انتخابات کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے۔ جس کے ذریعہ دین و شریعت کے قابل اعتماد ماہرین وہاں پہنچ سکیں۔

(۴) اس قانون کی تنقید و تحکیم کے لئے وہی افراد متعین کئے جائیں۔ جو اس قانون کے ماننے والے اور جاننے والے ہوں اور اس پر خود بھی عامل ہوں اور عمل کرا سکیں۔

(۵) اس قانون کی حدود میں سربراہ مملکت، مجالس شوریٰ (کونسلیں و اسمبلیاں) انتظامیہ و عدلیہ کے اختیارات متعین کئے جائیں۔

تنہا یہی وہ پانچ نکاتی مطالبہ ہے جسے پورا کرنے پر اس ملک کی اسلامی حیثیت کا انحصار ہے۔ ہر وہ مسلمان فرد و جماعت جو واقعتاً و دیانتاً دل سے اس ملک میں اسلام کی بالادستی و قیام و نفاذ کا خواہاں ہے اور نظام اسلامی کو سربلند دیکھنے کا آرزومند ہے وہ اس مطالبہ پر قائم و مصر رہے گی۔ اسے پورا کرانے کی جدوجہد کرے گی اور اس کی صلح و جنگ دوسرے افراد و گروہوں سے اس کی خاطر ہو گی۔

اس سے ہٹ کر جو لوگ مغربی جمہوریت، برطانوی پارلیمنٹری نظام حکومت یا امریکن صدارتی نظام مملکت اور جداگانہ یا مخلوط طریق انتخاب کو مقصود و مطلوب بنائے ہوتے ہیں اور ان کے حصول کی تگ و دو میں سرگرم ہیں وہ اگر دانستہ پاکستان کے مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دے رہے ہیں تو ایک ایسی خطرناک غلطی کا ارتکاب ضرور کر رہے ہیں جس کے بدبختانہ نتائج نہ مسلمانوں کے حق میں مفید نکلیں گے۔ نہ اس ملک میں اسلام کے حقیقی نفاذ کے حق میں سود مند ثابت ہو سکیں گے۔

اگر ایک بار یہاں کسی ایسے نظام نے اسلام کے نام پر جڑیں پکڑ لیں جو یورپ و امریکہ کے نظام ہائے سیاست سے مستعار و ماخوذ ہے تو پھر کبھی بھی یہاں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر مبنی اسلامی نظام کی آرزوئیں شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکیں گی اور پھر ہزار مدعیان احیاء و تجدید دین زور لگائیں اپنے ہاتھوں سے قائم کی ہوئی یہ عمارت ہرگز نہیں ڈھا سکیں گے۔

وہ لوگ جو موجودہ سیاسی حالات میں براہ راست اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کو جاری نہیں رکھ سکتے اور اپنے شخصی و جماعتی مصالح سے صرف نظر نہیں کر سکتے ان کے لئے دین و اخلاق کی رو سے دیانتدارانہ راہ یہ ہی ہے کہ وہ رضاکارانہ طور پر اس صبر آزما مہم سے علیحدگی اختیار کر لیں اور اپنے خالص سیاسی و جماعتی اغراض کی تکمیل کے لئے کوئی اور راستہ تجویز کر لیں۔ ورنہ ان کی یہ دو رخی غلط کوششیں ملت مسلمہ کو اسلام کے نام پر مبتلائے فریب رکھیں گی اور جب مسلمان ان کے یاس انگیز نتائج سے دوچار ہوں گے تو خطرہ ہے کہ وہ فالکم بدہن۔ اسلام سے ہی مایوس و بیزار نہ ہو جائیں۔ اس کی ذمہ داری سے ایسے لوگ خدا و رسول کے سامنے بری نہیں ہو سکتے۔

چین کے ساتھ دوستی کا مطلب اشتراکیت کے ساتھ مفاہمت نہیں ہونا چاہیئے

ملک جن تغیر پذیر حالات سے گذر رہا ہے اس سے ہمارے ملک کی سیاسی فضاء میں تبدیلیوں کے گہرے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ امریکہ سے بیزاری کا عام رجحان پیدا ہو گیا ہے اور چین کے ساتھ دوستی قائم کرنے کی خواہش روز افزوں ہے۔ اس سلسلہ میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ چین کے ساتھ گہری دوستی کے مطالبہ میں پیش پیش وہی افراد و گروہ زیادہ ہیں جو کل تک امریکہ کے ساتھ دوستی کو اسلام کے بہترین مفاد میں کہا کرتے تھے۔ آج وہ بھی امریکہ سے اظہار بیزاری اور اشتراکی دہریہ چین سے دوستی کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ملکی حالات کی تبدیلیوں کے تقاضوں کو ملحوظ نہ رکھا جائے دوستی چاہنے والوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے اور جو ہمارا رفیق بننا چاہتا ہے اس کی رفاقت کو خوش آمدید نہ کہا جائے۔ ہم تو صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کی اسلامی حیثیت کو بہرحال مقدم رکھا جائے۔

آج کل دوستیوں کا مفہوم محض چند متعین و طے شدہ معاملات تک ہی اشتراک و تعاون کا محدود رہتا نہیں ہوتا بلکہ میل ملاپ کے نہایت فراخدلانہ طریقے اختیار کر لئے جاتے ہیں اور دوست ملک کی ہر اچھی بری چیز کو بلا امتیاز خوش آمدید کہا جانے لگتا ہے۔ بالخصوص ہم مسلمان جو صدیوں سے حقیقی دوستوں کی تلاش میں ہیں جلد ہی دوستی کا دم بھرنے والوں کے اعتماد کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہندو سے دوستی کی تو ہندوؤں کے سیکڑوں رسوم و رواج ہمارے معاشرے میں رواج پا گئے۔ انگریز سے دوستی کی تو جلد ہی انگریزی معاشرت اور انگریزی فکر و ذہن سے مغلوب ہو گئے۔ امریکہ سے دوستی کی تو امریکہ کی عریاں و فحش ثقافت و طرز زندگی ہمارا معمول حیات بن گئی۔ اب اگر اشتراکی چین سے ہم دوستی کرتے جا رہے ہیں تو وقت کے سب سے بڑے ملحدانہ نظریہ و نظام کے طاقتور ترجمان سے بغل گیر ہو رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری نئی نسل کا دینی تعلیم و تربیت سے عاری ذہن اس جدید دوست کے نظریات و ترقیات سے مرعوب ہو جاتے اور ان کا دلدادہ بن جاتے۔

آخر وہ سستی جن رواداریوں کی متقاضی ہوتی ہے وہ اخذ و جذب کے دریچے کھول دیتے ہیں اشتراکیت کی دین و اخلاق سے بے قید زندگی کی دل کشیاں اور اس کی سطحی معاشی یکسانی کی دل پذیریاں۔ ہمارے ناہموار معاشرہ کے ستم زدہ افراد اور مذہبی پابندیوں سے بے پرواہ اشخاص کے لئے جاذبیت کا باعث بنیں گی۔ کمیونزم کے شکاریوں کے لئے یہ نہایت ہی نادر موقعہ ہوگا اور وہ اس سے خوب خوب فائدہ اٹھائیں گے۔ اس کے بعد نہ آپ کے یہ اقامت دین کے کاغذی منصوبے و دعوے کام دیں گے اور نہ اسلام کے سطحی دکھو کھلے نعرے کام آ سکیں گے اور اس سرزمین پاک پر لادینیت و اشتراکیت کے پیر ایسی مضبوطی سے جم جائیں گے کہ ان کا اکھاڑنا اور نیست و نابود کرنا اسلام دوستوں کے لئے سخت دشوار ہو جائے گا۔

ان حالات میں ہم ارباب کار و قائدین سیاست سے یہ ہی استدعا کریں گے کہ خدارا حالات کی ان تبدیلیوں میں اسلام و ملت پاکستان کی اسلامی حیثیت کو مغلوب ہونے سے بچایا جائے۔ اقامت دین و نظام اسلام کے قیام کے نصب العین کو کسی طرح بھی نئے مسائل کے ہجوم میں دبنے نہ دیا جائے اور متاع دین و ایمان کو اشتراکیت کی دوستی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائے جانے کے محرکات کو پنپنے نہ دیا جائے۔

ان متوقع اندیشوں کے سدباب کا معقول انتظام کر لینے کے بعد، البتہ آپ وطن و ملت کے مفادات کی خاطر اپنے ہمسایوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا لیے اور اسی معاملہ میں اپنی قوم کا پورا اعتماد حاصل کیجئے۔

صاف ۲ موضع جرہدہ میں حافظ محمد رفیع صاحب نے احکام اسلام کو واضح فرمایا اور اس کے بعد مولانا محمد شریف صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پیش کی۔ عوام نے پورے تعاون کا یقین دلایا بعد ازاں عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا جو صفحہ ۹ پر درج ہے

بقیہ ۔ صفحہ ۳

دی ہے اور ایسے حکم کو شریعت نے کونسی وقعت دی یا۔ دوسروں پر اس کی تعمیل واجب قرار دی ہے اور دشمنوں کے ذرائع سے مشتہر کی ہوئی اطلاعات پر یقین کرنے کی شریعت میں کیا حیثیت ہے قرآن پاک تو ارشاد فرماتا ہے۔ فاسق کوئی خبر دے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔

(۳) اور شریف حسین کی بغاوت میں اسلامی تعلیمات کا کیا دخل تھا۔ اس کی ذمہ داری تو خود ترکی سلطنت کی خرابی پر تھی۔ کہ وہ صوبجات کا کامل کنٹرول نہ کر سکی۔ اور نہ اپنے ممالک محروسہ کی صحیح خبروں سے واقف رہی۔ یا پھر شریف حسین کی غداری پر تھی۔ جو اس کا ذاتی فعل تھا۔ اور اس کی ذمہ داری بھی بالآخر سلطان پر تھی کہ اس نے گورنروں کے تقرر میں کیوں دوربینی اور حقیقت شناسی سے کام نہیں لیا۔

کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے واقعات خلافت ان کے سامنے یہ تھے۔

بہرحال ان جزوی واقعات اور شخصی غلطیوں کی ذمہ داری نہ اسلام پر عائد ہو سکتی تھی۔ نہ اسلامی اصول پر۔ برسر اقتدار پارٹی کو سوچنا چاہیے تھا کہ اسلامی خلافت کی کمزوری کا اصل باعث کیا ہے۔ اور اس کے رفع کرنے کے لئے اسلام ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔ انہوں نے اس کی بجائے خلافت مقدسہ ہی کو ختم کر کے اسلامی تعلیم کی بجائے یورپین نظریہ حکومت کی بنیاد ڈال دی۔ عالمگیر اسلامی اخوت کی جگہ انہوں نے (ترک ترکی کے لئے اور ترکی ترک کے لئے) والا ملکی اور قومی نظریہ قبول کیا۔ اور اسی لئے عربی زبان کو بھی ترک کرنے لگے اور عبادات تک کو بھی ترکی زبان میں ادا کرنے کا حکم دے دیا۔ اس علیحدگی اور انفرادیت کا نتیجہ یہ نکلا کہ (۱) وہ خود اضطراب کے شکار ہو گئے (۲) دوسروں کے دست نگر بن کے رہ گئے (۳) عرب تینتیس سال تک غیروں سے پٹتے رہے (۴) مسلم ممالک میں غیروں کو ریشہ دوانیوں کا خوب موقعہ ملا (۵) اور ترک بھی صرف ترکی کے لئے نہ رہ سکے بلکہ ترکوں کو خدا کے لئے نہیں بلکہ امریکی سیاست کے لئے کوریا میں جا کر لڑنا اور مرنا پڑا اور بعد از خرابی بسیار آج اذان پھر عربی میں دینے پر مجبور ہوئے

یورپ کی مجبوری :۔ یورپ تو مجبور تھا۔ عیسائیوں کے پاس جیسے کہ پہلے عرض کیا گیا نہ مذہب تھا اور نہ حکمرانی کے ایمانی اصول۔ اور نہ ہی ان کے بادشاہ انسانیت کے تقاضوں کے مطابق تھے مذہب کی تہی دامنی اور بادشاہوں کے استبداد سے تنگ آ کر انہوں نے مذہب سے بغاوت کر کے اسکو سیاست سے باہر نکال دیا اور استبدادی حکومتوں کی جگہ جمہوریت رائج کر کے انہوں نے شخصی رائے کے برے عواقب سے قوم کو بچا لیا۔ مگر کیا اسلامی تعلیمات بھی اسی طرح ناقص ہیں جس طرح عیسائی مذہب اور کیا اسلام مسلمان بادشاہ یا حاکم کو اسی طرح کے اختیارات دیتا اور اسی طرح خود رائے بنانا چاہتا ہے جیسے کہ یورپ کے تاریک ازمنہ کے بادشاہ تھے (باقی)

جمعیۃ الطلباء اسلام مدرسہ حنفیہ جہلم کا تبلیغی دورہ

مورخہ ۲۲ر اگست بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد ریاض میں جمعیۃ الطلباء مدرسہ حنفیہ نے تبلیغی دورہ کے سلسلے میں جلسہ منعقد کیا۔ سب سے پہلے قاری حبیب اللہ صاحب پشاوری نے تلاوت قرآن حکیم فرمائی۔ بعد ازاں مولوی عبد الخالق صاحب نے فضائل قرآن مجید پر تقریر فرمائی اس کے بعد حافظ سید محمد انور شاہ صاحب نے ایک نظم پیش کی بعد ازاں مولوی غلام سرور صاحب نے اہمیت نماز پر مدلل تقریر فرمائی اس کے بعد حافظ محمد انور صاحب نے اپنی تقریر میں علم دین کی اہمیت اور علم دین کی فضیلت بیان فرمائی۔ آخر میں حافظ قاری مولانا سید محمد نسیم شاہ صاحب نے توحید باری تعالیٰ پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی اور حضرت مولانا غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کی دینی خدمات (خصوصاً عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے جدوجہد فرمائی) کو سراہا جلسہ رات ساڑھے گیارہ بجے دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔

محمد اختر ۔۔۔ ناظم ۔۔۔

بقیہ صفحہ اول

برہنہ ہو کر سعودی حکومت سامنے آ گئی اور اس نے برطانیہ سے ایک خفیہ معاہدہ کیا تھا جو اب اخبارات سے ظاہر ہوا کہ سعودی حکومت کے داخلی تحفظ والی فوج کی تربیت کے لئے برطانوی فوجی وفد آئے گا اس کا سربراہ ریاض سعودی حکومت میں پہنچ چکا ہے۔ یہ خبر خون کے آنسو رلانے والی ہے کہ حرمین شریفین پر قابض سعودی حکومت کو فوجی تربیت کے لئے کوئی مسلمان حکومت نظر نہ آئی اور اس نے اپنی خاص فوج کی تربیت برطانیہ جیسی اسلام دشمن طاقت کے حوالہ کر دی۔ مصر کے ناصر سے کٹ کر سعودی حکومت کو کس سے جوڑنا پڑا " از کہ بریدی و با کہ پیوستی "

کہاں ہیں وہ مودودیے اور دوسرے لوگ جو ناصر کی بد زبانی کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کیا ناصر انگریزوں سے زیادہ بد دین ہے اور کیا مکہ معظمہ میں بیٹھ کر آپ لوگ ناصر پر کفر کا فتویٰ اسی لئے دیتے تھے ؟

انا للہ وانا الیہ راجعون

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی مساعی جمیلہ

ضلع جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام کو جن علماء دین کی سرپرستی حاصل ہے۔ ان کی حسن تدبیر کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔ کہ الحمد للہ جمعیۃ علماء اسلام کا کام بڑی دلچسپی اور سرگرمی سے ہو رہا ہے حال ہی میں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے علاقہ میں تبلیغی دورہ کے لئے تین ارکان کا انتخاب فرمایا ہے۔ (۱) مولانا محمد شریف صاحب، عالم مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم (۲) حافظ محمد رفیع صاحب حقیقی دی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جہلم (۳) حافظ محمد اسحاق قریشی صدر جمعیۃ الطلباء اسلام و مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم، اس سلسلہ میں ایک طویل پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے۔ مبلغین حضرات ہر جمعرات کو بعد از نماز عشاء مقررہ مقام پر عوام الناس کو خطاب فرمایا کریں گے۔ چنانچہ ۲۲ر اگست کو ۴۴

...اسلام صادق آباد کا
...ہفتہ وار اجلاس

...۱۰ ربیع الاول ...بروز ... بعد نماز جمعہ دار العلوم مدینہ ... آباد میں جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد ... اجتماع ہوا۔ جس میں امیر جمعیۃ علماء ... صادق آباد نے درس حدیث دیا قرآن ... کی روشنی میں ثابت کیا کہ صحابہ کرام ... ان پر تنقید کرنا ... بعد ازاں جناب ریاض حسین شاہ ... نے تبلیغی کمیٹی کی طے کردہ چار تحریکیں ... جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

... جماعت کو عوامی بنانے کے لئے شہر ... مدرسہ قیم بچے جو کہ تعلیمی اخراجات ... نہ کر سکتے ان کی منتھلی اوسط پار جات ... کی امداد فرمائی جاوے۔ چنانچہ کتب ... کے بارے میں صوفی محمد بخش صاحب رکن ... اسلام صادق آباد نے وعدہ فرمایا کہ یتیم ... کتب کی امداد میں کرونگا۔ جزاہم اللہ خیرا خیر ... صادق آباد کی تمام مساجد میں جمعیۃ ... درس قرآن و حدیث کا انتظام ... ہے

... ممبران دین سے پوری واقفیت ... وہ کچھ وقت نکال کر تعلیم حاصل کر ... کی زیر نگرانی ... کے ماتحت درس دیا ... ۔

... جمعیۃ کے تمام ممبران اپنے علاقہ کی ہفتہ وار ... ہفتہ وار اجتماع میں پیش کریں تاکہ جماعت ... کی امداد اور جھگڑے فسادات میں باہمی ... صلحت پیدا کرنے ان چاروں تحریکوں کو ... کو شیخ قبول فرمایا اور پوری ... کی ... صاحب مذکور نے ہفتہ وار خبروں ... ہوگا۔

... صاحب نے علماء ہند کا شاندار ... اور شیخ محمد یعقوب صاحب نے ترجمان ... خلاصہ بیان فرمایا ہے ... کہ مندرجہ ... تحریکوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ... تفصیلی پروگرام آئندہ ہفتہ وار ... اجلاس میں جناب ڈاکٹر ... صاحب کی سرپرستی میں طے کیا جائیگا۔

عبدالکریم امیر جمعیۃ علماء اسلام ملحقہ ...

امیر جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد نے تفسیر قرآن میں ... تفسیر کی سفت تردید کی ... کو انکار تفسیر قرآن مجید میں اپنی رائے کو دخل دینے والا گمراہ ہے بلکہ قرآن مجید کی تفسیر پر وہ عالم دین بیان کر سکتا ہے جو کہ مستند عالم اور علم لغت، صرف نحو کا پورا ماہر ہو۔ بعدہ منہ جو ذیل تجاویز اور ایک قرار داد پاس کی گئی۔

(۱) ہفتہ وار اجتماع میں مولانا ... صاحب ناظم اعلیٰ خبروں پر تبصرہ کیا کرینگے۔

(۲) شیخ محمد یعقوب صاحب اجتماع ترجمان اسلام کا خلاصہ بیان کیا کرینگے۔

(۳) حافظ گل محمد صاحب خطیب ... میر صاحب علماء ہند کا شاندار ماضی سنایا کرینگے

قرارداد

مولانا غلام ربانی صاحب خطیب کی مسجد رحیم یار خاں پر جن غنڈوں نے حملہ کیا تھا ان ہی غنڈوں نے مولانا عبدالغنی صاحب مہتمم مدرسہ بار العلوم پر حملہ کیا ہے۔ چونکہ مولانا کی عدم موجودگی کی وجہ سے ناکام رہا۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے غنڈوں کو عبرتناک سزائیں دیکر ضلع بدر کرکے شہر کو بدامنی سے محفوظ کیا جائے

جمعیۃ طلباء اسلام قاسم العلوم ملتان کی قرار داد

آج بروز جمعرات ۱۸ ربیع الاول جمعیۃ الطلباء اسلام مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کے ہفتہ وار اجلاس میں قرار داد پاس کیا۔ کہ عائلی قوانین جو قرآن و سنت رسولؐ کے سراسر خلاف ہے، اور جس کو ہر مکتبۂ فکر دیوبندی بریلوی اور شیعہ وغیرہ سب نے قرآن و حدیث الرسولؐ کے خلاف قرار دیا ہے۔ لہٰذا ایسا قانون اسلامی ملک میں نہ ہونا چاہئیے اور دوسری یہ بات ہے کہ ملک کے چاروں طرف دشمن ہتھیار اٹھائے پھرتا ہے۔ لہٰذا ملک کے اندرون فضا کو ہموار کیا جائے تاکہ دشمن کا سرتوڑ مقابلہ ہو سکے۔

(جمعیۃ الطلباء اسلام ملتان شہر)

(عبدالحکیم نبوی ناظم جمعیۃ طلباء اسلام)

تلاش گمشدہ

حافظ غلام محمد ولد حافظ بشیر احمد عمر ۲۰ سال قد ۵ فٹ آنکھوں سے دھندلی ہے قرآن کا حافظ ہے مسجد اللہ والی خانگڑھ کا امام ہے جسم ... رنگ ... کی شکل مشابہ اور داڑھی بھی ہے ... ماہ ... سے غائب ہو گئے ہیں گم ہے اس کے والدین سخت پریشان ہیں اگر کسی مسجد یا مدرسہ میں پڑھتا ہو تو اطلاع دیں اگر کسی کو پتہ ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں (ص) علاوہ کرایہ خرچہ کے علاوہ مناسب خدمت کردی جائے گی۔

رفیق احمد شاہ صاحب متولی مسجد اللہ والی خانگڑھ ضلع مظفر گڑھ

چنیوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

گذشتہ دنوں زیر صدارت حضرت مولانا منظور احمد صاحب ... مسجد میں ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبدالوارث صاحب نے اس خصوصی اجلاس کی غرض و غایت تفصیلی بیان فرمائی۔ ازاں بعد جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ "

عہدیداران المنتخبہ

(۱) حضرت مولانا محمد حسین صاحب، امیر جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ۔

(۲) حضرت مولانا عبدالوارث صاحب نائب امیر

(۳) حضرت مولانا منظور احمد صاحب: ناظم اعلیٰ

(۴) ماسٹر ... صالا رکا پانی پتی - ناظم

(۵) محمد یعقوب صاحب - خازن

(۶) محمد زکریا صاحب ... - سالار

مجلس شوریٰ

(۱) ڈاکٹر شیخ حاجی محمد اسماعیل صاحب

(۲) مولانا محمد یعقوب صاحب

(۳) مولانا غلام رسول صاحب۔

(۴) مولانا نور عالم صاحب۔

(۵) مولانا عبدالخالق صاحب سلفی

(۶) مولانا عبدالخالق صاحب سیفی

(۷) صوفی عبدالرحیم صاحب (۸) میاں ملک شیر صاحب (۹) شیخ محمد الیاس صاحب قریشی (۱۰) ماسٹر محمد شفیق صاحب (۱۱) حکیم گلزار احمد صاحب (۱۲) شیخ منظور الٰہی صاحب (۱۳) میاں چراغ دین صاحب زرگر۔

فلم اسٹار شو اور مسلمان پاکستان

۲ بجے ۱۷ اگست بروز ہفتہ جمعیۃ العلماء اسلام حیدر آباد کا ایک وفد کمشنر حیدرآباد ڈویژن سے ملنے گیا کہ فلم اسٹار ورائٹی شو جس کے انعقاد کا پروگرام ۱۹ اگست کو یہاں پر چند مغرب زدہ طلباء کے نام نہاد جماعت انڈس سٹوڈنٹ فیڈریشن کی طرف سے کیا گیا تھا ملاقات کے لئے جناب کمشنر صاحب نے عدیم الفرصتی کی وجہ سے ارکان وفد کو ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس روانہ کیا ارکان وفد نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو واضح الفاظ میں کہا کہ یہ پروگرام پاکستان کے مقصد کے خلاف ہے۔ اور اس ملک اور اسلام کے نام پر بدنما داغ ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ہر قسم کا ارکان وفد کو یقین دلایا کہ بحیثیت مسلمان ہونے قطعاً اس پروگرام کی منظوری نہیں دونگا۔"

ایجنٹ و خریدار حضرات مطلع رہیں

جن حضرات کے چندے ختم ہو چکے ہیں۔ اس ہفتے ان کے پتے کی چٹوں پر کالی پنسل کے نشان ہونگے۔ آئندہ ہفتے کا پرچہ ان کے نام وی۔ پی آئیگا۔ بعض حضرات کے نام کئی ماہ سے مفت پرچہ جاری ہے۔ چندے کے متعلق ان سے کئی دفعہ تقاضا کی۔ مگر توجہ نہ دی گئی۔ اب ان سب حضرات سے درخواست ہے۔ کہ وہ سات ستمبر کا پرچہ جو ان کے نام وی پی آئیگا چھڑا کر مشکور فرمائیں اسی دوران میں قارئین کرام پرچہ جاری رکھنے یا نہ رکھنے یا وی پی بھیجنے کے متعلق کوئی بات ہو تو جلد ہمیں مطلع کریں۔

(۲) ایجنٹ حضرات سے التماس ہے کہ وہ بل جلد سے جلد ادا کیا کریں ۹ اگست و ۱۶ اگست کے ترجمان اسلام جن ایجنٹوں کے پاس ہوں اور جتنی تعداد میں ہوں۔ وہ دفتر ترجمان کے پتے پر ارسال کریں۔ بلوں میں ان کی قیمت جمع نہیں کی جائے گی۔ ہمیں کم سے کم ہر دو تاریخوں کے پندرہ پندرہ پرچوں کی ضرورت ہے

فقط ناظم دفتر ترجمان اسلام۔ لاہور۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے لیے دعائے صحت

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد ۱۸ اگست سے بیمار ہیں۔ تمام احباب اور رفقاء جمعیۃ حضرت مولانا کی صحت کے لئے دعا کریں۔ حضرت مولانا کا پروگرام تا صحت ملتوی ہے۔ ضلع ہزارہ کا پروگرام بھی ملتوی ہے۔ (ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا ضمنی انتخاب

امیر۔ مفتی محمد خان صاحب۔ نائب امیر حوالدار شکر خان صاحب۔ ناظم حوالدار محمد زمان صاحب۔ خازن۔ محمد ایوب صاحب۔ سالار محمد حفیظ صاحب۔

... اسلام صادق آباد کا ہفتہ وار اجتماع اور قرارداد ...

... ربیع الاول ۱۳۸۳ھ بروز جمعۃ المبارک ... دار العلوم مدینہ صادق آباد میں جمعیۃ علماء ... صادق آباد کا ہفتہ وار اجتماع ہوا جس میں ...

ne No. 67715 Regd L. No. 7132

EEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

.6. 30 August, 1963 - 9 Rabi-us-Sani - 1383 - Hijri ---- No. 33.

اہم خبریں

• انقرہ : ترکی کی حکومت نے سابق صدر جلال بابا کو آئندہ ۵۷۳۳ پاؤنڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے یاد رہے کہ جلال بابا کو انقلابی حکومت نے غداری کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا تھا - لیکن بعد میں ان کی ضعیف العمری کے باعث ان کی سزائے موت کو عمر بھر قید میں تبدیل کر دیا گیا -

• راولپنڈی :- صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخاب کا پولنگ ۱۵ ستمبر کو ہوگا اور نتائج کا اعلان ۱۷ ستمبر کو کر دیا جائیگا۔ مظفر گڑھ ملک قادر بخش کی نشست پر چھ امیدوار کھڑے ہوئے تھے جن میں سے تین نے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے ہیں اب تین باقی رہ گئے ہیں - ان میں جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا عبدالقادر قاسمی بھی شامل ہیں - جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت کے امیر مولانا جان محمد بھی ضمنی انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں - ان کے مقابلہ میں تین اور امیدوار بھی ہیں -

• ڈھاکہ : حکومت پاکستان نے سرکاری ملازمین کے لئے جو نئے قواعد بنائے ہیں ان کے تحت غیر ملکی عورتوں سے شادی کرنے والے ملازمین غلط طرز عمل کے مرتکب ہوں گے اور اپنی ملازمت سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ نئے قاعدوں کا اطلاق مشرقی پاکستان کے سول سروس کے ہر رکن پر ہوگا -

• قاہرہ - عراق کے صدر عارف ان دنوں مصر آئے ہوئے ہیں اور عرب وفاق کے سلسلہ میں صدر ناصر اور ان کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے - اس بات چیت کے درمیان شام اور اسرائیل کی کشیدگی کے مسئلہ پر بھی غور کیا - گذشتہ جمعہ کی نماز صدر عارف نے صدر ناصر کے ساتھ قاہرہ کی سب سے بڑی جامع مسجد میں ادا کی -

• لاہور :- صوبائی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بارانی علاقوں میں نمبرداروں کی تعداد کم کر دی جائے نیز سابق صوبہ سندھ میں موروثی نمبرداری سسٹم ختم کر دیا جائے -

• لاہور گذشتہ جمعہ لاہور کی تقریباً تمام مساجد میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی کہ جلوسوں کو اپنی مخصوص عبادت گاہوں تک محدود رکھا جائے - قرارداد کے الفاظ یہ ہیں -

• ہم انکوائری آفیسر صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ تمام اہلِ سنت و جماعت جن کی اس محلے و بازار میں تنانوے فیصدی آبادی ہے - کہ اہل سنت و جماعت کے جان و مال اور عزت و ناموس کی حفاظت ملک کے امن و سکون کی بحالی، فرقہ دارانہ فسادات کے سدباب

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی برانچیں اور جمعیۃ سے متعلق حضرات سے گذارش ہے کہ وہ ستمبر کی پہلی تاریخ کو اتوار کے دن صبح ۸ بجے دفتر جمعیۃ علماء نزد مظہر العلوم کھڈہ تشریف لائیں جہاں جمعیۃ کے متعلق مسائل نیز حلقہ کراچی کے عہدہ داروں کے انتخاب پر تبادلہ خیال ہوگا - امید ہے کہ جمعیۃ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات پورے وقت پر تشریف فرما ہو کر اپنے خیالات اور مشوروں سے مستفیض کریں گے (ناظم)

اور وطنِ عزیز کی سالمیت اور استحکام پاکستان کے مقاصد عالیہ کے پیش نظر ماتمی جلوسوں کو ان کے مخصوص مقامات (مثلاً امام باڑوں کربلاؤں) اور ان کی وسیع و عریض حویلیوں میں محدود کر دیا جائے - ہم کسی حالت میں بھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے گھروں مکانوں اور دوکانوں کے سامنے زندہ جاوید سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مردہ سمجھ کر ماتم کیا جائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شانِ مقدس میں دریدہ دہنی بدگوئی طعن و تشنیع، اشاروں کنائیوں میں سب و شتم سے نمک پاشی کی جائے اور اہل بیت اطہار کی مستورات کا سر بازار نام لے کر ان کی بے حرمتی کی جائے - یا ایسے عقائد و خیالات رکھنے والے ہماری گلی کوچوں میں مظاہرے کرتے پھریں - اور ننگے سرخ و سفید چھاتیاں کر کے دارمائیوں کی مستورات کو دکھاتے پھریں -

• بیت المقدس - ۲۷ اگست بیت المقدس میں اسرائیل اور اردن کی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی ہے کل رات دونوں فوجوں کے درمیان پون گھنٹہ لڑائی ہوتی رہی ہے - اس میں ایک اسرائیلی ہلاک اور ایک اردنی شدید مجروح ہوا یاد رہے کہ گذشتہ روز اسرائیل نے شام کی سرحدوں پر جارحانہ حملے کیے تھے اور اب اردن پر بھی ایسے جارحانہ کاروائیاں شروع کر دی ہیں -

• لندن - برطانیہ کے وزارت خارجہ نے بتایا ہے کہ برطانیہ کا فوجی وفد سعودی عرب جا رہا ہے تاکہ سعودی فوج کو تربیت دے سکے -

• بغداد - مصر کے صدر جمال عبد الناصر نے عراق آنے کی دعوت قبول کر لی ہے لیکن ابھی تک اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی -

• لندن - پاکستان کے سابق وزیر اعظم سہروردی پر لندن میں عارضہ قلب کا شدید حملہ ہوا - ان کی ملاقاتوں پر پابندی لگا دی گئی ہے -

=== اعلانات ===

نولکھا بازار لاہور میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام نولکھا بازار لاہور کے زیر اہتمام سیرت النبی کے موضوع پر ۷ ستمبر بعد از نماز عشاء ایک جلسہ عام ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم خطاب فرمائیں گے -

جمعیۃ علماء اسلام خوشاب اور بھلوال کے زیر اہتمام دو عظیم الشان جلسے

۲ - ۳ ستمبر کو خوشاب اور ۴ ستمبر کو بھلوال میں منعقد ہوں گے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم پی اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام - حضرت علامہ مولانا خالد محمود صاحب ایم اے لاہور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ضلع جہلم اور سید امین گیلانی صاحب شرکت فرمائیں گے -

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کا ہفتہ واری اجتماع

مورخہ ۱۵ اگست بروز جمعرات جمعیۃ الطلباء مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کا ہفتہ وار اجتماع زیر صدارت جناب مولوی قاری عبدالمالک صاحب منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد مختلف طلباء کرام نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں - جن میں مولوی محمد زرین صاحب نے امور حاضرہ پر ایک مفصل بیان دیا اور جلسہ دعا سے ختم ہوا -

ضروری اعلان

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم اسلام پور تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کا بیسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۰-۳۱ اگست یکم ستمبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہو رہا ہے - جس میں پاکستان کے مقتدر علماء اسلام تحصیل لیاقت پور سے بالخصوص استدعا ہے - کہ شریک جلسہ ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں - حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ اور حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان بھی شرکت فرما رہے ہیں -

---

• الجزائر - الجزائر کے وزیر اعظم بن بالا نے آئین کا نیا مسودہ قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے - جس پر بحث بلا شبہ چند روز تک جاری رہے گی سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ صدارتی انتخاب بالا ہی صدر منتخب ہو جائیں گے "

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲ | العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) | ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

اسلامی لائبریری نور پور اور لکا

جلد (۶) ○ ۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۶۳ء ○ نمبر ۲۰

فرنگی کی ایک خطرناک سازش

اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی ـــــ دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

حضرت مولانا سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین نے دار العلوم لانڈھی کراچی میں ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے یہ اہم انکشاف کیا کہ موجودہ زمانے میں مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے مغرب کی استعمار پسند حکومتوں نے ایک سوچی سمجھی اسکیم کے ماتحت منظم طور پر جاہل اور بیگانہ بنایا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ :

سترھویں صدی مسیحی کے اخیر میں جب برطانیہ نے جبل الطارق پر قبضہ کیا اور اہل یورپ نے تمام بحر ابیض متوسط پر قبضہ کرنے کی اسکیمیں بنانی شروع کیں تو پہلے ان کو یہ خیال آیا کہ صلیبی جنگوں میں عام مسیحیت کو جو شکست ہوئی تھی اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور آئندہ کے لئے بحر روم پر بس کے ۳/۴ کنارے پر مسلمان قومیں قابض ہیں ایسا تسلط جمانا چاہیئے کہ پھر کبھی مسلمان قومیں دوبارہ ابھر نہ سکیں۔ کیونکہ ان کو تجربہ ہو چکا تھا کہ مسلمان شکست کھانے کے بعد پھر ابھرتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کی غرض سے انھوں نے اصل اسلام کی نفسیات کے مطالعہ کیلئے مستشرقین کا گروہ پیدا کیا جنھوں نے نہایت دقت نظر کے ساتھ مسلمانوں کی تمام زبانیں اور ان کے تمام علوم ـــــ خصوصاً علوم عربیہ کا مطالعہ کیا اور پھر اس میں تتبع میں لگے کہ مسلمان قوم کو کس طرح دماغی طور پر مفلوج کیا جاتے۔ آخر ایک سو برس کے گہرے سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مسلمانوں کی جہادی روح کی بنیاد تمام تر قرآن کی تعلیم پر ہے لہذا جب تک مسلمان قوم کی ذہنیت تبدیل کر کے قرآن کریم کے ساتھ ان کے تعلق کو نہ کمزور کیا جاتے گا اس وقت تک اس قوم کو مستقل طور پر غلام نہیں بنایا جا سکتا۔

چنانچہ ایک طرف تو مستشرقین نے قرآن کریم کے متعلق تشکیک پیدا کرنی شروع کی اور دوسری طرف مسلمان ملکوں پر قبضہ کرنے کے بعد کام یہ طے پایا کہ جس طرح بھی بن سکے مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے بے بہرہ اور محروم رکھا جاتے چنانچہ حضرت مفتی اعظم فلسطین نے اس سلسلہ میں

ایک واقعہ یہ بیان فرمایا کہ ایک بار میں مصر کے مفتی اعظم کے ہاں بیٹھا ہوا تھا وہاں مصر کے محکمہ تعلیم کا ایک پرانا بوڑھا انسپکٹر آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ جب لارڈ کرومر نے مصر پر قبضہ کیا تو اس نے ایک انگریز مسٹر ڈنلوپ کو مصر کے محکمہ تعلیم کا مشتشار مقرر کیا اور پھر اس کے ذریعہ مصر سے قرآن کریم کی تعلیم ختم کرنے کی کوشش شروع کی۔ مصر کے ہر چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں قرآن کریم کے مکتب موجود تھے۔ ان مکاتب سے قرآن کریم کی تعلیم کو ختم کرنے کے لئے شروع شروع میں صرف اتنا کیا گیا کہ پہلے صرف اسی اعلان پر اکتفا کی گئی کہ قرآن کریم کے جس مکتب میں بھی صرف ایک گھنٹہ حساب کی تعلیم ہوگی اس کو سرکاری گرانٹ جاری کر دی جائے گی۔ گرانٹ کے لالچ میں جب بہت سے مکاتب نے اس پابندی کو قبول کر لیا تو پھر آہستہ آہستہ باقی مضامین کیلئے بھی اوقات تعلیم میں اضافہ کیا جاتا رہا اور اسی حیثیت سے قرآنی تعلیم کے لئے اوقات میں کمی کی جاتی رہی۔ اس تدبیر سے مکاتب کو گرانٹ کا چسکا پڑ گیا لوگوں کو گرانٹ کا چسکا پڑ گیا لوگوں کو پتہ بھی نہ چلا اور بتدریج قرآن کی تعلیم میں کمی ہوتی گئی اور نوبت بایں جا رسید کہ آخر میں پورے ہفتہ کے اندر قرآن کریم کی تعلیم کے لئے صرف ایک گھنٹہ بچ سکا اور اس کے بعد قرآن کریم کی تعلیم کو اختیاری مضمون بنا دیا گیا۔ اور اس میں کامیابی کو امتحان میں غیر ضروری قرار دیا گیا۔ اس طرح پچیس سال میں مسٹر ڈنلوپ نے سرزمین مصر سے تعلیم قرآن کا سلسلہ اس عیاری سے منقطع کر دیا کہ اپنا مقصد بھی پورا ہو گیا اور مسلمانوں کی ناراضگی بھی مول نہ لینی پڑی۔ یورپ کی استعماری طاقتوں نے ہر جگہ یہی سلوک تمام مسلمان اقوام کے ساتھ کیا ہے ـــــ دشمنوں کی ان تمام تدابیر کے باوجود مسلمان سخت جان نکلے اور اب بھی ہر ملک میں مسلمانوں کا ایک اچھا خاصا طبقہ موجود ہے جو قرآن کریم کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہے۔ لیکن اب سب سے بڑا خطرہ مسٹر ڈنلوپ اور کرومر کے روحانی شاگردوں سے ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ہیں تو ہم ہی سے لیکن مستشرقین کی شاگردی کی بدولت قرآن کریم کی تعلیم کے دشمن بن گئے ہیں اور ان کے ہاتھوں ہر جگہ عالم اسلام سے دینی تعلیم کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر مسلمان قوم کے لئے اس وقت سب سے اہم کام دینی اور قرآنی علوم

باقی صفحہ ۵ پر

جمعیۃ علمائے اسلام نے ضمنی انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا

پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا

لاہور۔ ناظم جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے ایک اخباری بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملکی سیاست میں بھرپور حصہ لے کر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو سکتی ہے مفتی صاحب نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے مرکزی اور صوبائی وزراء کی خالی نشستوں پر ضمنی انتخاب لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس سلسلہ میں ان حلقوں کی جمعیتوں سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جہاں جہاں مناسب سمجھا جائیگا وہاں ابتدائی کام شروع کر دیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام انتخابات کے سلسلہ میں دوسری اسلامی جماعتوں سے مل کر متحدہ محاذ کی بھی کوشش کرے گی۔

پارلیمنٹری بورڈ حضرت مفتی صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کا بہت جلد اعلان ہونے والا ہے پارلیمنٹری بورڈ کے قیام کے بعد پارلیمنٹری بورڈ ہی یہ فیصلہ کرنے کا مجاز ہوگا کہ کس کس حلقہ سے انتخاب لڑا جائے۔

Scanned with CamScanner

فکر و نظر

ڈاکٹر احمد حسین کمال

دنیا اول روز سے فتنوں کی آماجگاہ بنی رہی ہے ـ نسل انسانی کو غلط راہوں پر ڈالنے کی شیطانی جدوجہد اپنی ایک مستقل تاریخ رکھتی ہے ـ اس تاریخ کا سب سے زیادہ خطرناک باب وہ ہے جس میں انسان کے ایمان و عقیدے کو چیلنج کیا گیا ـ اس چیلنج سے اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ بھی خالی نہیں ہے اور کیسے خالی رہ سکتی تھی جب کہ حق و یقین کا سب سے زیادہ ہدف بھی یہ راستہ ہی بنا ـ اس دین حق کی حفاظت کا الٰہی وعدہ اگر پشت پناہ نہ ہوتا تو سابقہ ادیان کی طرح اسلام بھی کبھی کا ایک داستان پارینہ بن چکا ہوتا ـ

ایمان و یقین کو چیلنج کرنے والے فتنوں نے ہر دور میں جدید نظریات کے سہارے سر اٹھایا ہے یہ جدید نظریات اکثر و بیشتر ان افراد و جماعتوں کے احساس ناکامی کی پیداوار ہوتے ہیں، جو زندگی کی عملی جدوجہد میں کسی فرد یا گروہ سے شکست کھا جاتے ہیں اور پھر یہ احساس شکست رفتہ رفتہ انتقامی جذبات کی صورت اختیار کر لیتا ہے ـ ان ہی جذبات کے سایہ میں یہ فتنے نشو و نما پا کر ظہور کرتے اور قوموں و ملکوں کی زندگیوں میں شدید رد عمل کا باعث بنتے ہیں جس سے ختم ہونے والی فکری و سیاسی اور معاشرتی کشمکشیں ان قوموں اور ملکوں میں جڑ پکڑ جاتی ہیں ـ مصر، یونان، روم، ہند قدیم و جدید یورپ ایشیا کی تاریخ کے بے شمار موڑ ایسے ہی رد عمل اور کشمکش کا نتیجہ ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں اور جن سے تاریخ کے محققین بخوبی واقف ہیں ـ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ میں بھی اس کشمکش کے واضح نشانات ملتے ہیں ـ

عہد رسالت میں مسلمانوں کا تمکن فی الارض جب ایک حقیقت بن گیا تو ادعائے نبوت کی باطل آوازیں، فتنوں کی وہ پہلی یورشیں تھیں جن سے اسلام کے شیرازہ کو منتشر کرنا چاہا اور امت مسلمہ کے ایمان و یقین کو چیلنج کیا گیا ـ الحمد للہ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بروقت جانبازانہ جدوجہد نے ان فتنوں کا سر کچل کر رکھ دیا ـ

عہد عثمانی میں سبائی فتنے نے حب اہل بیت کے نظریہ کی آڑ لے کر اسلام کو مٹا دینے کا منصوبہ ترتیب دیا ـ تو حضرت عثمان کی اولوالعزمانہ دردناک شہادت نے اس منصوبہ کی ہمہ گیر فتنہ انگیزیوں اکو بہت بڑی حد تک ختم کر ڈالا تھا ـ

حضرت علی اور حضرت معاویہ کے باہمی مناقشات کی تاریخی حقیقت خواہ کچھ بھی ہو ـ لیکن جب ایک بظاہر متدین گروہ نے ان الحکم الا للہ کا نعرہ بلند کر کے اسلام کو اپنے ذاتی افکار و نظریات کا تابع بنانا چاہا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خود اپنے ان نادان و گمراہ رفقاء کے خلاف جہاد کی تلوار بلند کی حتیٰ کہ انہیں میں سے ایک باغی کے ہاتھوں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا ـ کشمکش کا یہ سلسلہ تاریخی طور پر عہد بہ عہد جاری رہا ـ اور کچھ عرصہ بعد اسلام کی سیاسی قوت بعض تاریخی اسباب کی بناء پر خالص دنیادار گروہ کے ہاتھ میں چلی گئی اس سے مسلمانوں کے اندر سرمایہ داری اور ملوکیت کا باقاعدہ ایک دور شروع ہو گیا اور قریب تھا کہ اسلام کی دینی مرکزیت بھی انفرادی آراء و افکار کی تابع بن کر مجروح نہ ہو جائے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی انقلاب انگیز شخصیت نے اپنی مختصر مدت خلافت میں تین اہم کاموں کی بنیاد ڈال کر اسلام کے مستقبل کو کتنے ہی حملوں سے محفوظ کر لیا ـ اور اس کی مرکزیت کے لئے ایسی بنیادیں فراہم کر دیں جو بعد کے ادوار میں مضبوطی کے ساتھ ایک قلعہ کا کام دیتی رہیں ـ

(۱) سنت رسول و آثار صحابہ کے جمع و تدوین کا کام (۲) دین کے معاملہ میں عام ناقدین و مفکرین کے مقابلہ میں علمائے کرام پر اعتماد (۳) معاملات کی دنیاوی اور دینی حیثیتوں کے درمیان واضح فرق و امتیاز ـ چنانچہ بعد کی تاریخ میں جب بھی اہل فتن نے کسی اپنے من گھڑت نظریہ، فکر اور منصوبہ کو اسلام بنا کر پیش کیا، علمائے حق نے سنت و آثار صحابہ و طریق سلف صالحین کی کسوٹی پر اسے پرکھ کر دیکھا اور اس کے صحیح و غلط ہونے کا فیصلہ دے دیا ـ اسی طرح جب بھی کسی معاملہ کی دینی اور دنیاوی حیثیتوں کو خلط ملط کرنے کی کسی مدعی تجدید و اجتہاد نے کوشش کی انہوں نے ان حیثیتوں کے باہمی فرق و امتیاز کو نمایاں اور واضح کیا ـ

فتنہ اعتزال سے تا فتنہ مرزائیت یہ سلسلہ جاری رہا اور جب تک اور جس حد تک امت کا علماء پر اعتماد قائم رہا ـ ان فتنوں کی سرکوبی ہوتی رہی ـ علماء ہر جدید نظریہ اور دعوے کو سنت، آثار صحابہ اور طریق سلف صالحین کی کسوٹی پر پرکھتے رہے اور اس کے حق و ناحق ہونے کا فیصلہ دیتے رہے ـ عامۃ المسلمین ان کے فیصلوں پر اعتماد کرتے رہے اور خالص دینی زندگی و دنیاوی زندگی کے درمیان جو فرق و امتیاز ہے اسے خلط ملط ہونے سے روکتے رہے ـ اس کا نتیجہ تھا کہ باوجود سیکڑوں اختلافات اور سیاسی رد و بدل کے بے شمار فتنوں کی ہمہ گیری سے مسلمان محفوظ رہے اور اسلام کی حقیقتیں صاف و بے داغ رہیں تا آنکہ جدید یورپ کے ہاتھ مسلمانوں کے دامن و گریبان تک پہنچ گئے ـ اور آزادی و بے قیدی افکار کا ایک بے پناہ سیلاب اُبل پڑا ـ فتنوں کا یہ جدید سیلاب بھی نظریات آفرینیوں سے لبریز تھا اور علماء کی قوت علم و عمل ان نظریات آفرینیوں سے عہدہ برآ ہو سکتی تھی ـ چنانچہ سب سے پہلے جدید یورپ کی جدید مسیحیت سے یہ مقابلہ ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ جدید مسیحیت باوجود سیاسی برتری رکھتے ہوئے ـ اسلام و علماء کے مقابلہ میں اپنے دست و بازو کی ناتوانیوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئی ـ پادری فنڈر اور مولانا رحمۃ اللہ کیرانوی کے درمیان ۱۸۵۷ء سے قبل جو مناظرے آگرے میں ہوئے وہ اس باب میں تاریخی حیثیت رکھتے ہیں ـ کاش انہیں از سر نو ترتیب دیا جا سکے ـ علماء کرام نے فرنگیت کے بڑھتے اور پھیلتے ہوئے طلسم کو علمی اور فکری میدانوں میں ہی چیلنج نہیں کیا بلکہ سیاسی میدان میں بھی للکارا ـ یہ صورت حال فرنگیت کے واسطے سخت اندیشناک تھی اس کو اپنے اقتدار کے لئے سب سے بڑا خطرہ علمائے حق کا وجود ہی نظر آیا اور ابتداء اقتدار کے بل بوتے پر اس نے اسے مٹا دینا چاہا لیکن جب قید و بند اور موت کی سختیاں بھی اس معاملہ میں کارگر ہوتی نظر نہیں آئیں ـ تو اس نے ایک ایسے فتنے کا دروازہ کھولا جس کی مثال اسلام کی گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی ـ

اس نے متعدد خفیہ تدابیر و مکائد کے ذریعہ عامۃ المسلمین کے اس اعتماد کو مجروح کرنے کی مہم جاری کرائی جو انہیں اپنے علمائے دین پر تھا ـ اس مقصد کے لئے مسلمانوں کے ہی افراد و گروہ استعمال میں لائے گئے ـ اولاً

اس دین حق کی حفاظت کا الٰہی وعدہ اگر پشت پناہ نہ ہوتا تو سابقہ ادیان کی طرح اسلام بھی کبھی کا ایک داستان پارینہ بن چکا ہوتا ـ

علمائے کاملین کے مقابلہ میں علمائے ناقصین کو سامنے لایا گیا ـ اور اہل بدعت کے ہاتھوں میں مسلمانوں کی دینی امامت و قیادت دے دینے کی کوشش کی گئی ـ تقریری اور تحریری حربوں کے کتنے ہی بازار گرم کئے گئے ـ جن کا رُخ ہمیشہ ممتاز علمائے حق کی طرف رہا، پھر آنجہانی مرزا صاحب ایک مدت تک اپنے قلمی اور ادعائی ہتھیاروں کی علماء پر بارشیں کرتے رہے ـ جدید تعلیم کا نظریہ بھی وقت کی ضرورت کے خیال پر نہیں بلکہ قدیم علوم و فنون کی ناکارگی اور غیر افادیت کے خیال پر رکھی گئی اور اس طرح جو نسل تیار ہوئی وہ نہ صرف اپنے اسلاف کی فکری، علمی اور تمدنی و اخلاقی میراث سے خالی ہاتھ رہ گئی بلکہ بہت بڑی حد تک وہ گزشتہ عہد اور اس زمانہ کے علوم و فنون کو تاریک علوم و فنون سمجھنے لگی ـ لیکن جدید نظریات نے قومیت کے جو داعیات اس میں پیدا کر دیتے تھے ـ ان کے دباؤ سے اس نے چاہا کہ مسلمانوں کے قومی اتحاد و قومی قیادت کو اپنے ہاتھ میں لے لے ـ اور اس سلسلے میں جس حد تک اسلام سے فائدہ اٹھایا جا سکے اٹھا لیا جائے ـ یہ فکر بہر صورت غیر اسلامی تھی اور علماء کی مخالفت فطری تھی چنانچہ اس طبقہ نے بھی باوصف اخلاص، علماء کے خلاف اپنی مہم چلائی ـ اور اس مقصد کے لئے بعض نظری سہارے حاصل کئے گئے ـ ان کوششوں کے باوجود بھی ـ جب تحریک خلافت کا آغاز ہوا تو عام مسلمان علماء کی قیادت میں ایک بار پھر جمع ہو گئے اور گویا نصف صدی کی وہ تمام کوششیں جو انگریزی اقتدار اور اس کے حامیوں نے علماء حق کے خلاف جاری کر رکھی تھیں بے سود و ناکام ثابت ہوئیں ـ ہاں اس دوران ایک مختصر سا طبقہ مسلمانوں کے اندر اس ذہنیت کا ضرور پیدا ہو چکا تھا جو کسی صورت میں بھی یہ گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں تھا کہ مسلمانوں کی رہنمائی علماء کے ہاتھوں میں رہے ـ یہ طبقہ تحریک خلافت کے زمانہ شباب میں تو ڈبکا بیٹھا رہا ـ لیکن جب یہ تحریک ختم ہو گئی اور ملک نئے حالات کے دور میں داخل ہوا تو

(باقی صـ پر)

(۷۸۶)
ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
۳۱ مئی ۱۹۶۳ء

مسئلہ کشمیر کی حقیقت

مذاکراتِ کشمیر کا چھٹا دور بھی ہر دو فریق کی طرف سے باقاعدہ اعتراف ناکامی کے بعد ختم ہو گیا اور قصہ کوتاہ گشت و رنہ در د سر بسیار بود۔ یہ مذاکرات کس نقطہ سے شروع ہوئے؟ کس نقطہ پر ختم ہوئے؟ مذاکرات کے ہر دور میں موضوعات گفتگو کیا رہے؟ فریقین کی طرف سے پیش کردہ تجاویز کس کس نوعیت کی تھیں؟ وہ امور کون کون سے تھے جنھیں بنائے گفتگو کی بنیاد بنایا گیا تھا؟ اور وہ آخری نقطہ کیا تھا جس پہ آن کر یہ گفتگو رک گئی اور ناکامی کے باقاعدہ اعتراف و اعلان پر ختم ہوئی؟ یہ تمام تفاصیل اول دن سے صیغۂ راز میں رکھی گئی ہیں۔ اور اس جمہوری عہد میں عوام کو ابھی اتنا قابلِ اعتماد نہیں سمجھا جاتا کہ ایسی تمام باتیں ان پر برملا ظاہر کر دی جائیں۔ ان تفصیلات کی عدم واقفیت کی بنا پر یہ ہمارے لئے یہ تو مشکل ہے کہ ان تمام مذاکرات کا لفظ بہ لفظ تجزیہ کریں۔ تاہم اس مسئلہ سے متعلق جو حقائق ہیں انہیں ہم پیش کر دینا ضروری سمجھتے ہیں اگرچہ ہماری گفتگو کا دائرہ ان کی حقائق تک محدود رہے گا لیکن ہماری معروضات کو درخورِ اعتنا سمجھا گیا تو اصل حقیقت تک رسائی میں کوئی حجاب باقی نہیں رہے گا۔

مسیحی دنیا کو مسلمانوں سے جو تاریخی پرخاش چلی آ رہی ہے وہ اس روشن زمانہ میں ایک کانٹے کی طرح اقوامِ نصاریٰ کے دلوں میں پیوست ہے۔ انھوں نے واقعات و حالات کے ہر موڑ پر اپنی امکانی کوششوں کی حد تک یہ چاہا ہے کہ اس سخت جان و جانباز قوم کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا جائے اور جب یہ ممکن نہیں ہو سکا تو اسے ہر جگہ ایسی داخلی و خارجی سیاسی پیچیدگیوں میں مبتلا کر دیا کہ وہ ان میں الجھ الجھ کر اپنے ہاتھوں آپ ہلاک ہو جائے۔ ایشیا کی وہ تمام غیر مسلم اقوام جنھوں نے مسلمانوں کی قیادت و سیادت کو بخوشی قبول کر لیا تھا جو ان کے علم اقتدار کے سایہ میں ہر طرح کا امن و سکون حاصل کئے ہوئے تھیں۔ جن کی تمدنی، معاشرتی اور ثقافتی زندگیاں اسلام و مسلمانوں کی بدولت پست حیوانی معیارات سے بلند ہو کر اعلیٰ سطح تک پہنچ رہی تھیں اور جن کے ساتھ مسلمانوں نے باوجود حکمران ہونے کے برادرانہ مساویانہ تعلقات قائم کئے، ان تمام اقوام کو رفتہ رفتہ مسلمانوں سے بیزار و متنفر کیا گیا۔ انھیں مسلمانوں کا سیاسی حریف و مدمقابل بنا دیا گیا اور نہایت ہی خفیہ مکاریوں کے ذریعہ انھیں مسلمانوں پر مسلط کرنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں۔ یہ کھیل سرزمین ہند پر بالخصوص نہایت چالاکی سے کھیلا گیا۔ اس لئے کہ یہاں کا مسلمان تاریخ کے اس عہد میں مذہبی علمی اور تہذیبی طور پر نہایت درجہ پیش پیش تھا اور بھرپور اسلامی نقطۂ نظر کا حامل تھا۔ نیز اس نے اول دن سے ہی یورپ کے سیاسی ثقافتی اور فکری غلبہ کو چیلنج کرنا شروع کر دیا تھا —— اور عالمِ اسلام و اقوامِ مشرق کے اتحاد کا سب سے بڑا نقیب بنا ہوا تھا۔ اس کی یہ پوزیشن روز بروز زیادہ واضح ہوتی رہی۔ اسلامی ہند سے اٹھنے والی جوش و عمل کی چنگاریاں عرب و ایشیا کے ہر خطہ میں سوز و تپش کا باعث بنیں۔ طلبِ آزادی کا صور سرزمینِ مشرق پہ ہر جگہ سنا جانے لگا۔

اس سے فاتح و بدمست قومِ فرنگ ہکا بکا ہو کر رہ گئی اور مسلمانوں کی پامالی کی نئی تدابیر سوچنے پر مجبور ہو گئی یہ بات اب ناممکن ہو چکی تھی کہ مسلمانوں کو آئندہ کے لئے غلام بنائے رکھا جائے بلکہ مسلمانوں کی تحریکِ حریت کے ساتھ ساتھ غیر مسلم اقوام و ممالک بھی آزادی کے طلب گار بن چکے تھے۔ اور یہ بات عین اغلب تھی کہ مشرق کی اس آزادی کا سارا سیاسی توازن مسلمان حکومتوں کے حق میں چلا جائے گا۔ دفعتہً بعض نہایت ہی خفیہ سازشوں نے دام ہمرنگ زمیں کی صورت میں سر نکالا۔ قلبِ عرب میں سلطنتِ اسرائیل کا قیام اور پاکستان کے پہلو سے کشمیر کا اغوا اسی سلسلہ سازش و مکر کی وہ کڑیاں ہیں جنھوں نے استحکامِ عرب اور سالمیتِ پاکستان کو مجروح کر رکھا ہے۔

کشمیر کا مسئلہ برطانوی حکومت کا خود پیدا کردہ مسئلہ ہے۔ پاکستان کو اس سے محروم رکھ کر اس نے مسلمانانِ ہند و پاک کو ایک ختم نہ ہونے والی خطرناک صورتِ حال میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس مسئلہ کی موجودگی پاکستان و ہندوستان کے تعلقات کو کبھی بھی بہتر نہیں ہونے دے گی۔ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کو شک و خوف کی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے۔ اس کا اثر ایک طرف پاکستان کے مسلمانوں کے اندر بے چینی و بے اعتمادی پیدا کرے گا تو دوسری طرف ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ یرغمال کی حیثیت سے ہندوؤں کا نشانہ بنے رہیں گے۔ تیسری طرف ہندوستان کی تمام ڈپلومیسی ایشیا و عرب کے ہمسایہ ممالک میں پاکستان کے خلاف مصروفِ عمل رہے گی۔ جیسا کہ واقعہ ہے۔ اسی طرح عالمی سیاست میں بھی وہ ہمیشہ اس کا حریف بنا رہے گا۔ اور اس کے متعلق بے اعتمادی کی فضا میں اضافہ کرتا رہے گا۔ سامنے کی بات اس ایک نکتہ کے ذریعہ مسلمانانِ پاک و ہند کو نقصان پہنچنے کا جتنا بھی زیادہ سے زیادہ امکان ہو سکتا ہے برطانیہ اور اس کے حلیف اس سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور اٹھاتے رہیں گے۔ دراصل ہم جتنا بھی غور کرتے ہیں کشمیر و فلسطین کے معاملہ میں مسلمانوں کی بابت ان بڑی طاقتوں کو بدنیت ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اس کی تہ میں مسلمانوں کی مکمل تباہی کا وہ قدیمی عزم صاف صاف جھلکتا نظر آتا ہے جسے صدیوں سے مسیحی اقوامِ یورپ اپنے سینوں میں دبائے لئے چلے آ رہے ہیں۔ مسلمانوں کی وہ مذہبی و سیاسی جماعتیں اور ملکی و قومی سربراہ جو ہی کی پالیسی کا ایک حصہ ہیں، امریکہ، برطانیہ، فرانس وغیرہ پر بلاواسطہ یا بالواسطہ اعتماد رکھتے ہیں وہ جان بوجھ کر یا مبتلائے فریب ہو کر اس عزمِ ناپاک کے پورا کرنے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

بہر صورت کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل اس فریب دہی اور فریب خوردگی سے نجات حاصل کرنے میں ہے اور پاکستان کی ملتِ مسلمہ کے دست و بازو کو قوی تر بنانے میں ہے۔ ایک جرأت مندانہ پروگرام سارا نقشہ بدل کر رکھ سکتی ہے۔ وگرنہ یہ سارے مذاکرات، یہ ساری خوش امیدیاں ایک صریح دھوکہ ہیں اور مسلمانوں کو برباد کرنے اور برباد رکھنے کی مکارانہ چالیں ہیں۔

صدرِ مملکت کی کنونشن مسلم لیگ میں شمولیت

یہ اطلاع اگرچہ غیر متوقع تو نہیں تھی کہ صدر ایوب نے کنونشن مسلم لیگ میں شمولیت فرمالی ہے لیکن اطمینان کا باعث بھی نہیں۔ صدر کی پالیسیوں سے بہت کچھ اختلاف کیا جا سکتا تھا اور کیا گیا۔ اسلام دوست طبقہ تو پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مایوسیوں کا شکار ہے۔ تاہم ہمارے ملک میں پارٹی بازانہ سیاست کا جو حال ہے اس کے ساتھ مملکت کے صدر کی وابستگی کچھ خوش آئند نہیں ہے غور کیجئے تو ملک ایسے بحرانات سے گزر رہا ہے کہ ابھی تک ہمارا کوئی واضح ملی اور سیاسی موقف طے ہی نہیں ہو سکا ہے۔ وہ بنیادی اقدار تک متعین نہیں کی جا سکیں، جو ملک کی تمام جماعتوں کے درمیان مشترک حیثیت رکھتی ہوں۔ ایسی صورت میں اگر ملک کی سب سے بڑی شخصیت ان جھمیلوں سے اس وقت تک کنارہ کش رہتی جب تک ہماری سیاست واضح راستہ اختیار نہ کر لیتی تو وطنِ عزیز کے حق میں بہتر ہوتا۔ تاہم اب چونکہ صدر نے شمولیت کا اعلان فرما دیا ہے تو ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ ایک سیاسی اور جماعتی قائد کی حیثیت سے صحت مندانہ رجحانات کی داغ بیل ملک میں ڈالیں گے اور مملکت کے صدر اور ایک سیاسی جماعت کے قائد ہونے کی دو گانہ حیثیت کو ہم خلط ملط نہ ہونے دیں گے (ک)

مکتوب ہزارہ:

ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں داتا کے مسلمان کفر و ارتداد کی لپیٹ میں

ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ کا یہ گاؤں داتا ایک پرانا شہر ہے جو اپنی سرسبزی و شادابی اور آب و ہوا کی لطافت کے اعتبار سے بہترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ اس شہر کو بڑی بڑی بزرگ اور بلند سیرت ہستیوں نے شرفِ سکونت بخشا اور بہت سے اولیاء کبار نے اس کے رہنے والوں کو مہمان نوازی کے شرف سے نوازا لیکن ہر جا کہ گل است خار است، کچھ عرصہ بعد مرزائیت کے جراثیم نے اس شہر کے مسلمانوں میں شیطان کے قول کو پورا کرنے کی ڈیوٹی ادا کرتے ہوئے اثر کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ یہ ڈیوٹی زیادہ تر اونچے طبقے کے لوگوں اور نسبتاً کم نچلے طبقے کے لوگوں کے حصہ میں آئی اور اللہ تعالیٰ کے قول کے مصداق بنے۔ مگر شہر کی اکثریت ان سے متنفر اور ان کے تبلیغی دام تزویر سے محفوظ رہی۔ بلکہ انگریزی دورِ حکومت میں مرزائی گروہ کے ساتھ اس شہر کے مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کا ایک موقعہ جو عنایت فرمایا تو ان شیر دل مجاہدین نے ان کا وہ کچومر نکالا کہ جس کی مرہم پٹی ان کے ملجا و ماویٰ انگریز کو کرنی پڑی۔ ان مقدس مجاہدین کے دنیائے فانی سے آنکھیں بند کر لینے کے بعد اس وقت چند بااثر افراد کی خطرناک موجودہ صورتِ حال جو پیدا ہو گئی ہے وہ یہ کہ اس شہر کے رہنے

مکتوب ہدایت

ذیل میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب جو مودودی جماعت کے ایک افسر کے جواب میں لکھا گیا۔ اس غرض سے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ نام نہاد جماعت اسلامی سے متعلق مسلمانان عالم اندھیرے میں نہ رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درمجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را
افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم۔ رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ اس سے پہلے دعوت نامہ بھی پہنچا تھا۔ اجلاس سالانہ جمعیتہ کے سر پر آ جانے کی وجہ سے میری مصروفیتوں کا عذر جناب نے صحیح طور پر اندازہ کیا مگر اس کے علاوہ اور بھی ایسے ہی یا اس سے زائد قوی اعذار اس وقت در پیش ہیں وہ دارالعلوم کا سالانہ امتحان ہے جو کہ رجب کی آخری تاریخوں سے شروع ہو کر ۲۳-۲۴ شعبان پر ختم ہوا۔ نیز دارالعلوم کے تعلیمی سال کا اختتام ہے جس میں کتب مفوضہ بخاری شریف اور ترمذی شریف کا ختم کرانا ہے جس کو ۲۷-۲۸ شعبان تک انجام دینا ہے۔ یہ امور علاوہ ان امور کے ہیں جو کہ تمام سال میں انتہائی مصروفیتوں کے باعث ہوتے ہیں۔ جن موٹی موٹی سرخیوں والے اشتہارات کا آنجناب ذکر فرماتے ہیں۔ ان کا مجھ کو آپ کے والا نامہ سے پہلے کوئی علم نہ تھا۔ صرف سہارنپور سے ایک رسالہ مسمی بہ **"کشف حقیقت یعنی تحریک مودودیت اپنے اصلی رنگ میں" ایک صاحب نے بھیجا تھا اس کا البتہ علم ہوا تھا۔**

مخدوما! میرا پہلے یہ خیال تھا کہ آپ کی تحریک "اسلامی" مسلمانوں کی علمی اور عملی دنیاوی اور دینی کمزوریوں اور ان کے انتشارات کے دور کرنے اور مسلمانوں کو منظم کرنے تک ہی محدود ہے اگرچہ طریق تنظیم میں اختلاف رائے ہو اس لئے میں نے اس کے خلاف آواز اٹھانا یا تحریر کرنا کبھی مناسب نہ سمجھا تھا اگرچہ افراد جماعت اور قائد جماعت کی طرف سے بسا اوقات ناشائستہ کلمات تقریر اور تحریر میں معلوم ہوئے مگر ان سب سے چشم پوشی کرنا ہی انسب معلوم ہوا۔ مگر آج جبکہ میرے سامنے اطراف جوانب ہندو پاکستان سے آنے والے مودودی صاحب کی تصانیف کے اقتباسات کا ڈھیر لگا ہوا ہے اور پانی سر سے گذر گیا ہے تو میں ان کے دیکھنے اور سمجھنے سے مندرجہ ذیل نتیجہ پر پہنچنے میں اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں۔

آپ کی تحریک "اسلامی" خلاف سلف صالحین مثل معتزلہ، خوارج، روافض، جہمیتہ وغیرہ فرق قدیمہ اور مثل قادیانی، **چکڑالوی،** مشرقی، نیچری مہدوی، بہائی وغیرہ فرق جدیدہ **ایک نیا اسلام بنانا چاہتی ہے اور اسی کی طرف لوگوں کو کھینچ رہی ہے وہ ان اصول وعقائد و اعمال پر مشتمل ہے جو کہ اہل سنت والجماعت اور اسلاف کرام کے خلاف ہیں۔**

(۱) وہ قرآن شریف کی تفسیر بالرائے کی قائل ہے۔ ہر وہ پروفیسر جو کہ ملحدان یورپ اور ان کی نئی روشنی کا حامل اور تھوڑی بہت عربی زبان سے واقف ہے اس کے نزدیک یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی رائے اور اپنے مذاق سے تفسیر کر کے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنے اور یہی آپ کے یہاں ہو رہا ہے خواہ اس کی تفسیر کتنی بھی سلف صالحین اور اقوال صحابہ کرام کے خلاف ہو۔

حالانکہ سب سے پہلے یہی فتنہ اسلام میں پیدا ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحکیم پر ان الحکم الا للّٰہ کی تفسیر بالرای کر کے بارہ ہزار کی جماعت نے بغاوت کی اور علیحدہ ہو گئی۔ اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حق ارید بہا الباطل حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سمجھانے کے لئے بھیجا۔ اور فرمایا کہ قرآن ذووجوہ ہے ان لوگوں کو سنت سے سمجھانا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سمجھایا جس پر آٹھ ہزار آدمی تائب ہو گئے مگر چار ہزار اپنی ضد اور رائے پر قائم رہے اور تکفیر وقتل کا بازار گرم کرتے رہے۔ یہی فرقہ خوارج کے نام سے مشہور و معروف ہوا۔ اس کے بعد اس تفسیر بالرائی کی وبا اس قدر پھیلی کہ نہ صرف مسئلہ تحکیم میں بلکہ دیگر مسائل میں بھی اپنی آراء کو عمل میں لایا گیا مرتکب کبائر وغیرہ دیگر مسائل میں بہت زیادہ افراط و تفریط جاری ہوئی اور نہ صرف خوارج ہی تک اس کی محدودیت رہی بلکہ فتنہ ہائے معتزلہ، رفض، جہمیہ، کرامیہ مجسمہ مرجیہ وغیرہ اسی تفسیر بالرائی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئے۔ **اہل سنت والجماعت ہمیشہ اتباع سنت اور اسلاف صالحین صحابۂ کرام اور فاضل تابعین کو پیشوا اور رہبر بناتے** ہوئے اپنی آراء اور مذاق کو انھیں کے رنگ سے رنگ کر فائز المرام ہوتے رہے اور ما انا علیہ واصحابی کی سند حاصل کرتے رہے **یہی بعینہ واقعہ ان ازمنۂ اخیرہ میں پیش آیا، نیچریہ، قرآنیہ (اتباع چکڑالوی) قادیانیہ، خاکسار** بہائیہ وغیرہ نے بھی یہی تفسیر بالرائی اور اپنی عقل اور مذاق کو پیشوا بنانا اور نصوص کو اس طرف کھینچنا یا ترک کر دینا اختیار کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیش بندی کرتے ہوئے فرما دیا تھا من فسر القرآن برایہ فقد کفر او کما قال) کیا تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ صحابۂ کرام اور ان کے تلامیذ جن کی زبان مادری عربی تھی اور جنھوں نے وحی خداوندی کا مشاہدہ کیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود اور آپ کے اعمال اور سنن کو دیکھنے والے تھے اور تابعین جو کہ مشاہدین وحی کے شاگرد رشید تھے ان کی تفسیریں تو بالائے طاق رکھدی جائیں اور ان کو مردود اور غلط قرار دے دیا جائے اور ان کے مقابلہ میں تیرہ سو برس بعد کے پیدا ہونے والے عجمی اشخاص جن کو زبان عربی اور اس کے ادب اور اصول دین وغیرہ میں کوئی مہارت تامہ بلکہ ناقصہ بھی نہ ہو کیمبرج یا آکسفورڈ یا کسی یونیورسٹی یا کالج کی ڈگریوں اور معمولی عربیت کی بنا پر ان کی تفسیروں کو معتمد قرار دے دیا جائے۔ **جن لوگوں کی عمریں زبان عربی اور علوم دینیہ میں پڑھتے پڑھاتے گذر گئی ہیں ان کی تفسیر کو غلط اور تاریک خیال قرار دیا جائے اور پروفیسران علوم ملاحدہ یورپ کی ستم ظریفیوں کو مراد خداوندی اور مقصود الٰہی بتایا جائے کیا کوئی عقلمند یا کوئی قوم اس بات کو روا رکھتی ہے کہ کسی** فوجی کالج کے سند یافتہ کو یا انجینئرنگ کالج کے فارغ التحصیل کو اگرچہ ان کی ڈگریاں کتنی ہی اونچی کیوں نہ ہوں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے اور بیماروں میں معالجہ کو عمل میں لانے کی اجازت دی جائے گی جب کہ وہ کسی میڈیکل کالج کی طبی سند بھی نہیں رکھتا ہے۔ ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے۔ کہ ایسا کرنا انسانوں کو برباد کر دینے کے مترادف ہے اور بجائے نفع رسانی مضرت اور بجائے تعمیر تخریب کا باعث ہوگا۔ بہرحال ایسے مفسرین کی تفسیر بالرائی سلف صالحین کی تفسیر اور اصول دینیہ کے خلاف بجائے ہدایت ضلالت گمراہی کا پیش خیمہ ہو گی۔

(۲) وہ پیغمبر اسلام حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے قیاسات اور انکلوں پر چلانے والا بتلاتی ہوئی تاریخی واقعات کے ذریعہ سے احادیث صحیحہ اور حسنہ کو ردی کی ٹوکری کی نذر کرتی ہے۔

حالانکہ آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ پیغمبر ول کی جملہ تبلیغات کو وحی خداوندی قرار دیتی ہیں دنیاوی مشوروں اور جزئیات یومیہ اور روزمرہ کی ضروریات زندگی پر اجتہادات نبویہ اور احکامات سماویہ تبلیغیہ کو قیاس کرنا سراسر تلبیس اور مخالفت نصوص قطعیہ ہے ابتداع فی الدین کی کھلی ہوئی تجویز ہے۔

(۳) وہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کو سقیم یا صحیح غیر حقیقی المراد روایات کی بناء پر مثل روافض غیر قابل وثوق اور ہدف ملامت بناتی ہے۔

حالانکہ انھیں کے اعتماد اور ثقاہت پر پیچھے آنے والوں کے لئے اسلام کا مدار ہے اگر معاذ اللہ یہ اولین اساتذۂ اسلام غیر قابل اعتماد ٹھہریں گے تو تمام عمارت دین اسلام بالکل ڈھ جائے گی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ نے ان کی جگہ جگہ پر تعدیل کی ہے بے شمار آیات اور احادیث اور کتب سابقہ ان کو معتمد علیہ قرار دیتے ہیں اور زوردار الفاظ ان کی مدح سرائی کرتے ہوئے تمام انسانوں سے افضل اور اعلیٰ قرار دیتے ہیں۔ اس دروازہ کے کھلنے سے افضل اور اعلیٰ قرار دیتے ہیں۔ اس دروازہ کے کھلنے سے تمام دینی اصول وفروع ملیا میٹ ہو جاتے ہیں۔

(۴) وہ صحابہ کرام کی متعدد روایتوں کو خواہ کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہوں ان کی خوش اعتقادی پر مبنی بتاتی ہوئی واقعیت سے دور کر دیتی ہے۔ حالانکہ اس دروازہ کے کھلنے سے تمام معجزات اور اعلیٰ ترین اخلاق و اعمال نبویہ کی عمارت بالکل کھوکھلی ہو جاتی ہے اور ملاحدہ کو اس سے بڑا کاری ہتھیار ہاتھ آ جاتا ہے

(۵) وہ احادیث صحیحہ کے راویوں اور ائمہ حدیث کو مجروح اور غیر ثقہ بتاتی ہوئی اقوال ضعیفہ یا غیر ظاہر المراد اقوال صحیحہ یا ان کے خود غرض اہل اہوا دشمنوں کے اقوال کو پیش کرتی ہے اور مشاہیر عالم ائمہ ثقات کو غیر قابل اعتبار قرار دیتی ہے حالانکہ اس سے تمام ذخائر احادیث بالکل فنا ہو جاتے ہیں اور لعن آخر ہذہ الامۃ اولہا کا سماں پیش آ جاتا ہے

(۶) وہ تقلید شخصی کو نہایت گمراہی اور ضلالت قرار دیتی ہے۔

حالانکہ یہ امر آیات قرآنیہ فاسئلوا اھل الذکر واتبع سبیل من اناب الی، ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین الآیۃ کی بنا پر فی زماننا جبکہ اہل علم و جامعین شروط اجتہاد معدوم ہیں جیسا کہ چوتھی صدی کے بعد سے آج تک کے احوال اور وقائع بتلا رہے ہیں، تمام مسلمانوں پر واجب ہے اور تارک تقلید نہایت خطرہ اور گمراہی میں مبتلا ہے اس سے ایسی آزادی کا دروازہ کھلتا ہے جو کہ دین اور مذہب سے بھی بیگانہ بنا دیتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا کر دینا تو اس کا معمولی اثر ہے

(باقی ص ۷)

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ نار ضلع بنوں کی انتخابی سرگرمیاں

۱۹ مئی ۱۹۶۳ء بروز اتوار زیر صدارت حضرت مولانا شاہ سید حسن محمد میر ضلع منعقد ہوا۔ مولانا محمد شمر کے تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی تقریر میں ملکی حالات، فتنہ ارتداد انسداد فحاشی، پر بصیرت افروز تقریر فرمائی ناظم اعلیٰ ضلع نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے۔ عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے پر مفصل تقریر فرمائی۔ اور ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی گذشتہ کارگزاری کی مفصل رپورٹ پیش کی۔ مولانا محمد شمر و مولانا سیدن شاہ نے علماء کرام کی ذمہ داری بیان کرتے ہوئے جمعیۃ علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ جن میں سے حضرت مولانا پیر طریقت رہبر شریعت عبد اللہ جان صاحب زکوڑی و مولانا سیدن شاہ و حاجی مہابت خان مہتمم مدرسہ صدیقیہ کے اسماء قابل ذکر ہیں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالجبار صاحب زکوڑی نائب امیر ۱ مولانا محمد شمر صمد خیل کلاں نائب، نائب امیر ۲ مولانا شاہ سرور صمد خیل، ناظم اعلیٰ مولانا ابوالحسن گنڈی خان خیل، ناظم ۱ مولانا محمد نعیم خان کونکہ گیدڑ، ناظم ۲ مولانا عبد اللہ خان خطیب جامع مسجد سرائے نورنگ۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔ قرارداد ۱ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حادثہ اوکاڑہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس موقع کی منصفانہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ قرارداد ۲ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع عیسائیت کی تبلیغ ارتداد کی بڑھتی ہوئی آبادی پر نہایت افسوس کرتا ہے حکومت کو چاہیئے۔ کہ تبلیغ عیسائیت پر مکمل پابندی لگا کر اسلام دوستی کا ثبوت دے۔

جمعیۃ العلماء اسلام ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد سندھ کے عہدیداروں کا انتخاب

مولانا عبد الشکور صاحب کی نگرانی میں عمل میں آیا۔ اولاً مولانا ممدوح نے مختصر مگر پرجوش الفاظ میں جمعیت کے اغراض و مقاصد حاضرین جلسہ کو سمجھائے بعدہٗ انتخاب کی کارروائی شروع ہوئی۔

امیر حضرت مولانا محمد رشید علی صاحب نائب امیر حضرت مولانا عبد الحمید صاحب کیبل پوری وسیٹھ عبد الرحمٰن صاحب میمن ناظم مولوی عبدالرحیم تھرو امام مسجد، نائب ناظم جناب حافظ محمد علی صاحب و حاجی محمد یوسف صاحب کلاتہ مرچنٹ سالار،

جناب عبد الرزاق صاحب خازن و جناب سیٹھ محمد پنل صاحب چتراڑی

(۲) حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب کی کوشش سے بھیتو گوٹھ تعلقہ ٹنڈوالہ یار میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم ہوئی حسب ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

صدر، حضرت مولانا محمد عمر صاحب نائب صدر ماسٹر محمد اسماعیل صاحب ناظم مولانا محمد حسین صاحب بھٹو خازن مولوی عبد اللہ صاحب۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خان کا دورہ

۱۰ مئی کو صوفی اللہ وسایا ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے محمد پور دیوان میں نماز جمعہ پڑھائی اور تقریر کی جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر حاجی غلام قاسم خان نائب امیر حاجی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ حافظ مظفر خان صاحب نائب ناظم حاجی واحد بخش خازن حاجی کریم بخش صاحب سالار حافظ منظور احمد صاحب بعد ازاں ناظم صاحب فاضل پور راجن پور جھوک زہیر بن عموری کا دورہ کرتے ہوئے ۱۳ مئی کو ڈیرہ غازی خان واپس تشریف لے گئے۔

موضع برہون تعلقہ شہداد پور میں جمعیۃ کا انتخاب

مقام برہون تعلقہ شہدادپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے۔

مولوی فضل کریم صاحب امیر (۲) حاجی احمد خان صاحب ناظم (۳) حاجی محمد پریل صاحب نائب ناظم (۴) محمد بخش صاحب خازن (۵) حاجی عبد الکریم صاحب سیکرٹری ممبر سازی کی مہم پوری کوشش کے ساتھ جاری ہے اور کافی تعداد میں ممبر بن چکے ہیں۔

کھوکھر ضلع حیدرآباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

کھوکھر پچھلے دنوں مدرسہ تیسیر الاسلام میں ایک اجتماع ہوا جس میں جمعیۃ علماء السلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے انتخاب کے بعد رکنیت سازی کی مہم چلائی گئی کافی تعداد میں لوگوں نے جمعیۃ کے فارم پُر کئے

امیر حافظ محمد عمر صاحب مہتمم، نائب امیر سید امین محمد شاہ، قاری عبد اللہ صاحب ناظم، نائب ناظم قاری محمد رحیم صاحب خزانچی مناسب علی سیکرٹری حافظ صاحب، سالار حاجی یوسف صاحب

قرارداد یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس خداداد مملکت میں اسلامی قانون نافذ ہونا چاہیئے۔ خاص طور پر منسوخ کیا جائے۔ نیز حادثہ اوکاڑہ کی غیر جانبدارانہ تحقیق کا مطالبہ کیا گیا۔

گوٹھ حاجی خان محمد خاں بنگلانی تحصیل ٹھل میں جمعیت العلماء اسلام کی تنظیم

آج گوٹھ حاجی خان محمد خاں بنگلانی تحصیل ٹھل میں جناب حضرت مولانا دھنی بخش صاحب امیر ضلع جیکب آباد کا ورود مسعود ہوا۔ حضرت موصوف نے مختصر تقریر کے بعد وہاں مندرجہ ذیل انتخاب فرما کر جمعیت کے لئے مالی و جانی قربانی کرنے کے لئے تلقین فرما کر دعاء خیر فرمائی۔ اسماء عہدیداران جمعیت العلماء اسلام،

(۱) حضرت مولانا محمد حیات صاحب امیر (۲) اختر محمد یوسف ناظم (۳) محمد نادر خاں خازن (۴) مولانا دلوش الدین سالار،

قراردادیں:۔ نیز مندرجہ ذیل تجویزیں بھی پاس ہوئیں۔ جو متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

(۱) مجلس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ پاکستان کا دستور قرآن و سنت بنایا جائے۔ اور غیر اسلامی قواعد کو فوراً منسوخ کیا جائے نیز بد معاشی اور فحاشی اڈوں کو قانوناً بند کیا جائے

(۲) یہ مجلس حکومت پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ پاکستان کے اندر عیسائی تبلیغی مشنریوں کو جو کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بنانے میں سرگرم اور مصروف عمل ہے۔ اُن کو قانوناً بند کرے اور مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچائے۔

(۳) یہ مجلس حکومت پاکستان سے خصوصاً جناب صدر پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ اسلامی دینی اور عربی مدارس کی حمایت اور معاونت فرما کر اسلامی دینی خدمت سرانجام دے تاکہ عوام میں دینی شعور پیدا ہو

جمعیۃ علماء اسلام منڈی بہاولدین کا انتخاب

صدر جناب حافظ محمد دبیر صاحب، ناظم اعلیٰ جناب حافظ عبد الصبور صاحب ناظم نشر و اشاعت عبد الحی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل طلبا نے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔

آغاز تلاوت قرآن مجید جناب حافظ بشیر احمد نعت توحید جناب عبد العزیز صاحب نے حافظ شبیر احمد صاحب نے شان رسالت پر جناب محمد رمضان صاحب نے فضائل ذکر پر، حافظ حبیب الٰہی صاحب نے فضائل تبلیغ پر، جناب محمد صادق صاحب نے فضائل صحابہ پر تقریر فرمائی جناب عبد العزیز نادری نے غیبت کی تردید پر جلوہ افروز تقریر، جناب عبد الرشید صاحب نے اعجاز قرآنی، مولانا نعمت اللہ صاحب نے پشتو میں، عبد الحی نے نظام حکومت اور موجودہ سیاست کے متعلق کچھ کہا اس کے بعد حافظ محمد دلبر صاحب نے شہداء اوکاڑہ کے مظلومانہ واقعہ کو بیان فرما کر خصوصی طور پر ان کے لئے دعا مغفرت کی گئی۔

جمعیت العلماء اسلام جیکب آباد کی شاخیں متوجہ ہوں

مورخہ یکم جون ۱۹۶۳ء صبح ۹ بجے ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ رکھی گئی ہے بذریعہ پوسٹ ضلعی دفتر کند کوٹ کی طرف سے ضلع جیکب آباد کے تمام جمعیۃ کی شاخوں کے امیر جمعیۃ کو اطلاع دی جا چکی ہے اب بذریعہ ترجمان اسلام جمعیۃ علماء اسلام کے امیر صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے براہ کرم ضلعی مجلس شوریٰ کی مقررہ تاریخ یکم جون ۱۹۶۳ء پر ضلعی دفتر کند کوٹ میں شرکت فرما کر مشکور فرمائیں۔

اسلامی لائبریری

اپنے حلقہ کے جمعیت کی کارروائی تعداد ممبران، رقوم فنڈ و فیس رکنیت بھی ہمراہ لائیں۔ ضلعی دفتر میں جمع کرانی ہوں گی۔

(نوٹ) اپنے حلقہ کے جمعیۃ کی مکمل رپورٹ مرتب کر کے مقررہ تاریخ پر ہمراہ لانا ہوگی۔ اگر کسی کو کوئی تجویز پیش کرنی ہے تو لکھ کر مورخہ ۲۵/۵ سے پہلے ضلعی دفتر کند کوٹ میں بھیج دیں۔

جمعیت علماء اسلام گوٹھ سہیلانی کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۰/۵ گوٹھ سہلیانی زیر صدارت مولانا محمد یعقوب صاحب بعد از نماز جمعہ تلاوت قرآن پاک کے ساتھ مولانا عبد الحمید صاحب و میر بار محمد صاحب کھوسہ امیر جمعیت گوٹھ سہلیانی نے جمعیۃ العلماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے سامعین کو مستفیض فرمایا۔ اور ملک کے موجودہ حال پر تبصرہ فرما کر اتحاد بین المسلمین پر زور دیا۔ اور جمعیت کی مالی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی اپیل کی جس سے ایک مسلمان بھائی نے اپنے کان کی بالیاں جمعیت فنڈ میں جمع کرائیں۔ نیز بہت سے آدمیوں نے جمعیت کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔ ممبر سازی کی گئی چار افراد پر ایک مشتمل مالی کمیٹی بنائی گئی۔ بعد ازاں دعا میٹنگ کا اختتام ہوا۔

بقیہ صفحہ اوّل

کی اشاعت ہے اس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں مسلمانوں کو جدید علوم سے منع کر رہا ہوں نہیں جن جدید علوم کی مسلمانوں کو ضرورت ہے وہ ضرور حاصل کریں لیکن ان علوم کی تحصیل کی وجہ سے کسی طرح قرآن اور دین کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ (ل ل)

دینی مدارس

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے نمائندہ وفد کا دورہ

ملتان ۔ مولانا منظور احسن صاحب کی قیادت میں ایک نمائندہ وفد نے تنظیمی دورے کا پروگرام شروع کیا ہے اس وفد نے قاسم بیلا کے تاریخی مقام سے اپنے مشن کا آغاز کیا ۔ بروز جمعرات یہ وفد قاسم بیلا پہنچا ۔

بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام قاسم بیلا کے ہفتہ وار اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد جاوید حسن صاحب ترمذی نے کہا کہ پاکستان کے قیام کا مقصد مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور اسلام کے نظام کا قیام تھا ۔ جو کہ پورا نہیں ہو سکا ۔ ہم جن حالات سے گزر رہے ہیں ان میں انقلاب کی ضرورت ہے ۔ ملک کا نظام تعلیم تبدیل کرنا ۔ قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی کو بنیادی حقوق میں شامل کرنا اور تقریر و تحریر اور شہری حقوق پر تمام پابندیوں کو ختم کرنا وقت کی اہم ضرورتیں ہیں ۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اقتدار پر متقی اور خدا ترس لوگ قابض ہوں ۔ شیخ سعید یعقوب نے کہا کہ ہمارا پیغام صرف اسلام ہے ۔ ہم اس پیغام کو بستی بستی قریہ قریہ پہنچانے کا عزم کر چکے ہیں ۔ رائے عامہ کی قوت وقت کا اہم ہتھیار ہے اسے حاصل کئے بغیر ملکی حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی ۔

عوام ملک میں آئینی انقلاب برپا کرنے کا مسلمہ جمہوری حق رکھتے ہیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام اس آئینی حق کو استعمال کر کے انقلاب لانے کی سعی کرے گی ۔

قائد وفد مولانا منظور احسن صاحب نے اہمیت علم پر تقریر کی اور مولانا عبدالعزیز امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ قاسم بیلا کی دعاء پر یہ مبارک اجتماع ختم ہوا ۔

محمد پور دیوان کے مسلمانوں کا مطالبہ

بمقام محمد پور دیوان ضلع ڈیرہ غازیخان میں ۱۴ مئی کو بعد دوپہر جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر جماعتوں کے کارکنوں کا یہ اجتماع جناب ایس ڈی ایم صاحب شہر اور ایکسین صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان کی خدمت میں استدعا کرتا ہے کہ مسٹر محمد اسلم باجوہ اور سیر نالہ محمد واہ (نالہ اسلام) نے مقامی شہر محمد پور دیوان کے دوکانداروں کو بے جا پریشان کر رکھا ہے ۔ جو دوکاندار اُسے سستے داموں سودا اور جو مزدور بغیر اجرت کے کام نہیں کرتے شاہراہ پکا کام پل نالہ محمد واہ سے مال مویشی گذارنے پر ناجائز

پھاٹک بند کر دیتا ہے اور عوام کے ساتھ رویہ ناقابل برداشت قائم کر رکھا ہے ۔ از راہ کرم مناسب کارروائی فرمائی جائے ۔

جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پھوڑاں کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پھوڑاں ۔ تحصیل کبیر والا کا ایک اجتماع زیر صدارت حاجی رحیم بخش صاحب منعقد ہوا ۔ حافظ محمد صادق صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اور سید محمد امین شاہ صاحب سالار ضلع نے جمعیۃ کا تعارف کرایا بعد میں یہ قرار دادیں پیش کیں جو باتفاق رائے پاس کر لی گئیں ۔

ا ۔ اوکاڑہ کی مسجد میں ہونے والے سانحہ کے مقدمے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے اور ملزموں کو سخت سے سخت سزا دی جائے

۲ ۔ جن لوگوں پر جھوٹے مقدمے بنائے گئے ان کو بھی پولیس نے حوالات میں رکھا ہے یہ اجتماع ڈپٹی کمشنر اللہ داد خاں سے اپیل کرتا ہے کہ ان ملزموں کی درخواست ضمانت منظور کی جائے

مجلس احرار اسلام مغربی پاکستان کا اجلاس

صدر مجلس احرار اسلام مولانا حکیم عبد الرحمن صاحب نے مورخہ ۹ ۔ ۱۰ جون کو گوجرانوالہ میں مجلس احرار اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا ہے ۔ دعوت نامے ارسال کر دئیے ہیں ۔ ہر نمائندہ ۹ کو تمام شام تک گوجرانوالہ دفتر مجلس احرار اسلام میں پہنچ جانا ہوگا ۔ نیز جماعتی سلسلہ میں جو مفید تجاویز تحریر کرنا چاہیں وہ صدر صاحب کو حسب ذیل پتہ پر ۱ جون سے پہلے پہنچا دیں ۔

پتہ ۔ حکیم مولوی عبد الرحمن خطیب جامع خانقاہ آزاد شفاخانہ چاہ شاہاں گوجرانوالہ

شہداء کربلا کی یاد میں جلسہ

سمندری ۔ ۱۰ مئی جمعرات جمیل چوک میں بعد نماز عشاء حضرت علامہ خالد محمود اور محمد شریف وٹہی شاعر ختم نبوت خطاب کریں گے

انجمن اسلامیہ چیچہ وطنی کا احتجاج

بتاسف اطلاع ہے کہ حکومت نے نو نفس مذہبی اجتماع جو مسجد میں بسلسلہ مواعظ حسنہ ہو رہا تھا جبراً بند کر دیا ہے اور شدید پابندیاں عائد کر دی ہیں ۔ اور مداخلت فی الدین کی ہے

احتجاج ! احتجاج !! احتجاج !!!

سیکرٹری انجمن

مدرسۃ الاسلامیہ عربیہ تعلیم الاسلام سیالکوٹ کا چھٹا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ جون ۷۳ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ اتوار ۔ منعقد ہوگا جس میں ملک کے ممتاز علماء کرام و صوفیاء عظام شرکت فرما رہے ہیں جن میں سے چند حضرات کے نام یہ ہیں ۔ حضرت علامہ خالد محمود ایم اے ۔ حضرت مولانا الحاج بشیر احمد صاحب پسرور ۔ حضرت مولانا مولوی عبدالحمید صاحب منٹگمری ۔ حضرت علامہ صوفی محمد شریف صاحب غیرت قادری گوجرانوالہ ۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ حنفیہ اہل سنت و الجماعت شکرگڑھ ۔ نعت خوانان ۔ صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری منٹگمری ۔ سائیں محمد حیات صاحب پسرور ۔ احباب نوٹ فرمالیں ۔

اظہار تشکر

میں جملہ احباب اور حضرات کا تہ دل سے شکرگزار ہوں جنہوں نے حادثہ فاجعہ اوکاڑہ کے متعلق میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا اور میرے مجروح قلب کے لئے تسکین بخش خطابات ارسال فرما کر باعث اندمال ہوئے ۔ اور بعض حضرات نے سفر کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے اس غم میں میرے ساتھ شریک ہوئے اور اپنی محبت کا اظہار فرمایا اللہ کریم جملہ حضرات کو دینی اور دنیوی خسران سے بچائے اور استقامت فی الدین نصیب فرمادے آمین ۔ عبدالرحمن مہتمم جامعہ حنفیہ اوکاڑہ

ایک ضروری اطلاع

مودودی صاحب کے آرگن خصوصی ایشیا اور ان کی جماعت کے دیگر جرائد کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف جس تازہ مہم کا آغاز اب ہوا ہے اور ۲۸ مئی کے ایشیا کے آخری صفحہ پر جمعیۃ کے خلاف جو مواد شائع کیا گیا ہے اس سے متعلق تفصیلات اور اصل حقیقت کے بارے میں ترجمان اسلام کی آئندہ اشاعت کا انتظار فرمائیے ۔

وی ۔ پی واپس نہ کیجئے ۔ اس سے ایک دینی ادارہ کا نقصان ہوتا ہے ۔ المہتمم وی پی واپس نہ کیجئے ۔

دارالعلوم عربیہ گجرات کی معہودہ اراضی کا انتقال

مورخہ ۷ مئی ۷۳ء کو دارالعلوم کی اصلی اراضی کا انتقال تصدیق کیا گیا ۔ جس کا اعلان دارالعلوم کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر سید محمد امین صاحب جناب شاہ صاحب سید جہان شاہ صاحب تحصیلدار ضلع مردان کی موجودگی میں اراضی مذکورہ کا قبضہ منتظمین دارالعلوم کے حوالہ کیا گیا ۔ نیز جناب شاہ صاحب سید جہان شاہ صاحب کے دست مبارک سے جملہ منتظمین و رئیس طلبہ اور نمبرداران دیہہ کی موجودگی میں دارالعلوم کا بورڈ نصب کیا گیا ۔ اب انشاء اللہ عنقریب جلد دارالعلوم کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جائے گا ۔ جس سے انشاء اللہ دارالعلوم کے طلبہ اور اساتذہ کی تکلیف رفع ہو جائے گی ۔ لہٰذا اہل خیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس تعمیر میں مالی کمال کر اعانت فرمائیں گے ۔

مدرسہ شریف المدارس کا اجراء

شائقین علوم عربیہ کو خصوصاً اور عامۃ المسلمین کو عموماً یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ قصبہ کوٹ تارڑ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک دینی درسگاہ قائم ہو چکی ہے ۔ جس میں قرآن پاک تعلیم درجہ حفظ و ناظرہ ، تجوید و قرأت ، فقہ ، صرف ، نحو ، فارسی اور ادب کے علاوہ شعبہ پرائمری تک تعلیم دی جائے گی شہر کے مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں داخل کرائیں ۔

اسلامیان سمندری کا پُر زور مطالبہ

سمندری ۱۴ مئی ۔ جامع مسجد محمدیہ میں عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانان اہلسنت والجماعت صحابہ کرام و خلفائے راشدین کی توہین ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتے آپ نے دوران تقریر میں ضمیمہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی جو کرشن نگر لاہور کا شائع شدہ ہے اس کے صفحہ ۵۸ پر سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت ابوبکر ، حضرت عمر ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ علیہم اجمعین کی شان مقدس پر رکیک حملے کئے گئے ہیں اور حضرت ام المومنین کی شان میں گستاخی کی گئی ہے ۔ لہٰذا ہم اہلسنت حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ضمیمہ کو جلد از جلد خلاف قانون قرار دیکر سواد اعظم اہلسنت کی بے چینی کو دور کیا جائے ۔

Scanned with CamScanner

بقیہ صـ۲

آہستہ آہستہ اس طبقہ نے پر نکالنے شروع کئے اور ایک نئے ڈھنگ سے وہ علماء کے اژدر سوخ پر حملہ آور ہوا۔ اگر تحریک خلافت کے بعد کے سیاسی حالات کا گہرا جائزہ لیا جائے تو بڑی آسانی سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کن رجحانات کے تحت بعض نئی جماعتوں اور افراد نے خروج کیا چنانچہ چند زوردار گروہ ایک ہی دعوے اور ایک ہی نظریہ کے ساتھ مختلف شکلوں میں ایک دوسرے کی نفی و تردید کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے نمودار ہوئے اور ان کی قوت کے بیشتر حصے کا ہدف وقت کے وہ علماء کرام اور اُن کے حلقے تھے جنہوں نے برطانوی امپریلزم سے زبردست ٹکر لی، تحریک خلافت حریت کی قیادت کی اور مسلمان عوام میں جذبہ جہاد پیدا کیا۔ یہ گروہ بظاہر اقامت دین کا نظریہ لے کر کھڑے ہوئے تھے اور ان سب کا یہ دعویٰ رہا کہ اسلام اور مسلمانوں کے زوال کا سرچشمہ مولوی ہے

علمائے حق کی مخالفت اور اسلاف کی نفی کا ان سب نے شیوہ اختیار کیا۔ اور ان میں سے بعض نے تو سنت رسول و آثار صحابہ تک سے برملا اعراض کیا۔ مسلم لیگ کی تحریک پاکستان نے جو عوامی مقبولیت حاصل کر لی تھی اس کی وجہ سے اگرچہ ان گروہوں کی رفتار مدھم رہی۔ تاہم علماء کی مخالفت کا کام یہ سب برابر انجام دیتے رہے اور بالآخر ایک وقت وہ آ گیا جب عام مسلمانوں کا رابطہ علماء سے کٹ گیا۔ ان کی ملی قیادت غیر ذمہ دار اور بے دین ہاتھوں میں چلی گئی۔ اور وہ فکر و عقیدہ اور اخلاق و کردار سے خالی ایک قول کی صورت میں رہ گئے۔ جنہیں بآسانی ہانک کر جس طرف چاہیں لے جایا جا سکتا تھا۔ نظر بحت پرستانہ دعوتوں نے ان کی اجتماعیت و مرکزیت کے لئے کوئی عمل اساس پیدا نہیں کی اور وہ بے شعورانہ طریقے پر دین، اقامت دین اور تجدید و احیائے اسلام کے لفظی انبار میں دبتے چلے گئے۔

علماء پر سے اعتماد ہٹ جانے کے بعد آج مسلمان عوام جس بدبختی کے دور سے گذر رہے ہیں وہ ظاہر و عیاں ہے ان کا دین ہی نہیں بلکہ دنیا بھی خراب ہو چکی ہے۔ ملوک سلاطین و امراء جو کل تک علماء کی اجازت کے بغیر بمشکل ہی کوئی اقدام کرنے کی جرأت کرتے تھے آج ان کے جانشین نہ صرف علماء کو خاطر ہی میں نہیں لاتے ہیں بلکہ دین و اسلام کی بھی پرواہ نہیں کرتے عوام جو اپنی روزمرہ کی زندگیوں تک میں علماء کی رہنمائی حاصل کرنا ضروری سمجھتے تھے اب بڑے سے بڑے کام کرتے وقت بھی یہ نہیں سوچتے کہ اس بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے۔ مذہبی زندگی کا ہی نہیں بلکہ ہماری معاشرتی اور تمدنی زندگی کا یہ زوال اور بے راہ روی صرف اس لئے ہے کہ علماء اور عوام کے درمیان ربط و تعلق باقی نہیں رہا ہے۔ اور اس صورت حال کی ذمہ داری یکساں طور پر ان افراد اور گروہوں پر ہی پڑتی ہے جن کی زبان و قلم نے دین کی سب سے بڑی خدمت علماء کا وقار و مرتبہ مجروح کر کے اپنے نظریات اور دعوے عوام پر ٹھونسنے کی راہ نکالنا سمجھا اور اب اس بدبختی کا۔

تاریک ترین پہلو مستقبل کے لیے ایسے علماء کی نایابی ہے جو اس صورت حال کی اصلاح کے لئے کام کر سکیں عوام کے ربط و اعتماد نے صدیوں تک عہد بہ عہد ایسے علماء کی جماعتیں کم نہیں ہونے دی تھیں۔ جو دین و اخلاق اور سیاست اسلامیہ کا علم اٹھائے ہر دور میں سرخرو شانہ آگے آتے رہے لیکن اب جو ربط و اعتماد ختم ہوا ہے تو آج جو بھی بڑا عالم دین اور صاحب حق اٹھ جاتا ہے اس کی جگہ پر کرنے والا کوئی نہیں ملتا۔ شیخ الہند جب گئے تھے تو اپنی جانشینی کے لئے سید انور شاہ صاحب مولانا حسین احمد صاحب مدنی، مولانا کفایت اللہ صاحب مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اور مولانا احمد علی صاحب جیسے متعدد بلند پائیہ افراد چھوڑ گئے تھے لیکن ان سب کے چلے جانے کے بعد کوئی ایک ہی ان حیثیتوں کا فرد ان کی جگہ پر کرنے کے لئے نہ مل سکا۔ جب اپنی طلبوں کا پیمانہ ہی ہم نے توڑ دیا تو ساقی کو کیا غرض تھی کہ وہ اسے پُر رکھنے کا اہتمام جاری رکھتا۔

بہر حال یہ ایک بہت بڑا تاریخی المیہ ہے کہ جس قوم کا دینی اور ملی شیرازہ، تیرہ صدیوں سے علماء کے ذریعہ قائم و برقرار تھا اس ذریعہ کو ایک دشمن قوت کی پوشیدہ آرزوؤں کے مطابق چند پر خود غلط مدعیان تجدید و احیاء السلام نے دانستہ یا نادانستہ تباہ کر کے رکھ دیا۔ اور آج خود ہی وہ یہ ماتم بھی کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر نہ دین رہا ہے۔ نہ دینی حمیت وہ تیزی کے ساتھ الحاد و بداخلاقی کا شکار بنتے جا رہے ہیں اور غیر اقوام کی تہذیبی و ثقافتی غلامی میں مبتلا ہو رہے ہیں چشم فلک نے ایسی سادگی اور ایسی عیاری بھی کب دیکھی ہوگی۔ (ق۔ گ)

کیا یہ سچ ہے؟

امیر جماعت اسلامی جناب مودودی صاحب کا ایک فلمی اخبار میں انٹرویو

لاہور کے ایک مشہور فلمی اخبار ہفت روزہ "مصور" کی یکم مئی ۱۹۶۳ء کا پرچہ بعض دوستوں نے ہمارے پاس بھیجا ہے جس میں اس جلی عنوان کے ساتھ کہ "فلم سازی اسلام کے خلاف نہیں ہے" مودودی صاحب کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ اس میں فلمی اداکاروں اور اداکاروں کی نیم عریاں اور نیم فحش تصاویر کے ساتھ مودودی صاحب کا فوٹو بھی آویزاں ہے اور متصل ہی ان کا خاصہ طویل انٹرویو مختلف سرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا ہے ہمیں اب بھی یقین نہیں آتا کہ واقعی مودودی صاحب نے یہ انٹرویو دیا ہوگا۔ لیکن اگر ایسا ہوا ہے تو یقیناً یہ تمام مسلم دوستوں کے لئے سخت ندامت کا موجب ہے۔ بھلائی اور نیکی کی بات کہنا اگرچہ بہت اچھا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اسے گندگی اور برائی کے عین درمیان جا کر ہی کہا جائے۔ اسلام اپنی دعوت ارشاد و ہدایت کے لئے، آرٹ اور فلم کے بد ذرائع کا محتاج نہیں۔ اور دین محمدی کی پاکیزہ و مقدس روح کبھی بھی ایسی غلاظت و کثافت کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

انسانی معاشرہ کو بداخلاقی کے جس پست مقام پر آج ہم دیکھ رہے ہیں اس کو یہاں تک پہنچانے میں، سب سے بڑا ہاتھ فلمی دنیا کا ہی رہا ہے۔ خود مسلمان ملکوں میں مسلم نوجوانوں کو اسلام بیزار اور اخلاق باختہ اسی فلمی ذوق نے بنایا۔ اگر اس شعبہ میں کوئی اچھائی کا پہلو موجود بھی ہو تو وہ ان ظاہر و عیاں برائیوں سے بدرجہا فروتر ہے جن کا تجربہ پوری نسل انسانی کو ہوا ہے۔ اس صریح برائی کو محض خوش فہمیوں سے قابل تحسین قرار دینا شدید غلطی ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہوگی اگر کسی طرح اس انٹرویو کے معاملہ سے مودودی صاحب کے نیک نام کو علیحدہ کہا جا سکے کہ یہ اسلامی اخلاق کی عظمت و وقار کا مسئلہ ہے اور اس کے لئے ہر اختلاف سے بلند ہو کر کام کرنا چاہیے۔

مودودی صاحب سے ہمیں ہزار اختلاف سہی لیکن اسے ہم ہرگز پسند نہیں کریں گے کہ ان کے نام کو فلم اور سینما جیسے فحش اداروں میں بھی استعمال کیا جائے۔ جہاں تک حقائق و مسائل دینیہ کا تعلق اور اسلامی نکر و بیست کا معاملہ ہے ان سے اور ان کی جماعت سے ہمارا اختلاف محض اللہ کے دین کے لئے ہے۔ ان کی جس بات کو ہم کتاب و سنت کی روح اور اسلاف کرام کے طریق کے خلاف پاتے ہیں اس کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اگرچہ ان کے اور ان کے گروہ کی طرف سے ہمیں ناراضگی کا پیہم سلسلہ بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ تاہم چونکہ وہ ایک مدت سے اسلام کے نام پر کام کرتے آ رہے ہیں اس لئے ایک گونہ اسلامی وقار و عظمت کی ذمہ داری اُن پر بھی عائد ہوتی ہے اور اگر ان کا نام کسی صریح غیر اسلامی بلکہ فحش و بداخلاقی کے حامل اداروں کی حمایت کے سلسلہ میں کسی عنوان سے آ جاتا ہے تو اسے ہم ان کی توہین کے مترادف ہی سمجھتے ہیں جو ہمارے لئے کم رنجدہ نہیں ہوتی۔

بقیہ صـ۳

والے پیر حضرات اور دیگر سادہ لوح مسلمانوں سے مرزائیوں نے رشتے ناطے لینے شروع کر کے اپنے کفر و اسلام کی بحث کو ختم کر دیا ہے اور قرآن و حدیث کے علم سے کم واقفیت رکھنے والے سیدھے سادے مسلمانوں کو کفر و ارتداد کی خطرناک لعنت میں کھینچنے کی ابتداء اس طرح کر دی کہ مرکا کا اثر و نفوذ کے بل بوتے پر ملازمت کی طمع اور اپنی سرمایہ داری سے متاثر کر کے۔ خطیب شہر فرید الدین صاحب کو اور شہر کے بااثر شخص پیر معظم شاہ صاحب کو اپنے حق میں انتہائی مرزائیت نواز بنا لیا ہے۔ ایک ایک مرتبہ مرزائیت کی حد کمال تک یہ دونوں حضرات پہنچ چکے ہیں لیکن اب سنا ہے کہ اس کمال کی بھی انتہا ہو رہی ہے یعنی شہر کی جامع مسجد کے خطیب صاحب کے چھوٹے بھائی کو قادیانیوں نے اپنی لڑکی کا رشتہ دینے کی بات چیت مکمل کر لی ہے۔ اور شہر کے بااثر شخص پیر معظم شاہ صاحب کے لڑکے کی منگنی قادیانیوں نے اپنے گھر سے کرا دی ہے۔ شادی عنقریب ہونے والی ہے۔ مرزائیوں نے سرکاری اثر و رسوخ اور ملازمت و سرمایہ داری کے بل بوتے پر ان ہر دو حضرات کو پورے طور پر قبضے میں کر کے تبلیغ مرزائیت کی آسانی کے لئے اس طرح راستہ ہموار کر لیا ہے کہ قرآن و حدیث سے کم واقفیت رکھنے والے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا سوال ہی باقی نہ رہ سکے ستم بالائے ستم یہ کہ شہر داتہ کی جامع مسجد جو اہل سنت کی مگر اس میں اب مرزائیت کے خلاف بات تک کرنا ممنوع ہو چکا ہے۔ یہ شہر کے غیرت اسلامی و حمیت دینی رکھنے والے حساس مسلمان بروقت متنبہ ہو چکے ہیں لیکن اس نازک وقت میں علماء کرام کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے اس علاقہ کے علماء کرام کی خدمت میں بالخصوص اور ملک کے دوسرے علماء کرام کی ✱

✱ اقدس میں بالعموم دردمندانہ گزارش ہے کہ بہت جلد اس علاقہ کی طرف توجہ فرمائیں، اور بالخصوص اس شہر کے مسلمانوں کو کفر و ارتداد کی لعنت سے محفوظ رکھنے کی ابھی سے کوشش فرمائیں - ورنہ کچھ عرصہ بعد اس فتنہ کا شکار ہو چکے ہوئے مسلمانوں کا تدارک مشکل ہو جاوے گا -

(مسلمانان داتہ شہر)

(معاصرین کے افکار و آراء)

قادیانی کتاب کی ضبطی اور واگزاری

پچھلے ہفتے یہ خبر شائع ہوئی کہ حکومت مغربی پاکستان نے مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک کتابچہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط قرار دے دیا ہے۔ اس خبر کی اشاعت کے باوجود ہمیں اسے درست تسلیم کرنے میں تامل تھا۔ ہم مغربی پاکستان کیا، پاکستان کی حکومت سے بھی اس جرأت کی کوئی توقع نہیں رکھتے کہ وہ قادیانیوں کے نبی کی کسی بھی تصنیف کو ضبط کرنے کا اقدام کرے گی تاہم جب ہم نے "الفضل" ربوہ میں اس خبر پر احتجاجی مضامین دیکھے تو ہم یہ باور کرنے پر مجبور ہوئے کہ یہ حیرت انگیز اقدام واقعی حکومت مغربی پاکستان نے کیا ہی ہے۔ اس کے بعد "سلطنت ربوہ" نے اس حکم کے "خلاف محاذ جنگ" کا اعلان کیا، قادیانیوں نے جلسے کئے۔ گورنر مغربی پاکستان اور صدر ایوب کو تار دیئے۔ پاکستان بھر کی قادیانی جماعتوں نے ان ہر دو حضرات کو تار بھجوائے اور قرار دادیں پاس کیں اکابر سلسلہ نے مضامین و بیانات کے ذریعہ اس حکم پر شدید احتجاج کیا۔ پاکستان کی بنیادی جمہوریتوں کے بعض چیئرمینوں سے احتجاج کروایا گیا اور آخر الامر اس "بین الاقوامی" جماعت کے بیرون پاکستان شعبوں نے اپنے اپنے ملکوں سے بھی تار صدر ایوب کو بھیجے اور ایک ڈیڑھ ہفتے میں ربوہ سے سوئٹزرلینڈ تک احتجاجی لہر دوڑ گئی۔

قادیانی جماعت کے اس منظم احتجاج کا سلسلہ تو جاری ہے لیکن آج کی اخباری اطلاعات کے مطابق عزت مآب گورنر مغربی پاکستان نے "باعزت طور پر" اپنا حکم واپس لے لیا ہے اور جو کتابچہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین منافرت انگیزی کی بنا پر "بحق سرکار" ضبط کیا گیا تھا وہ "بحق قادیانی جماعت" نہیں بلکہ صحیح معنوں میں "بحق قادیانی نبوت" و "بحق سر ظفر اللہ خاں" واگذار کر دیا گیا ہے۔

ایک عام شخص کو اس ساری داستان سمجھنے، سوچنے اور عبرت حاصل کرنے کا تو شاید کوئی موقعہ فراہم نہ ہوا ہو لیکن جو لوگ قادیانی نبوت کے خدوخال، اسلام کے خلاف اس کی منظم سازش، قادیانی لٹریچر کی بوالعجبیوں، قادیانی جماعت کی حسن بن صباحی تنظیم، قادیانی جماعت کی بین الاقوامیت ——— اور ان سب کے بالمقابل ختم نبوت، پر عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کی ضعیف الاعتقادی بے عملی اور محرومی جرأت سے آگاہ ہیں ان کے لئے اس واقعہ میں بے شمار عبرتیں اور لاتعداد درس عبرت و موعظت پنہاں ہیں۔

ان کنایات کی تشریح ایک آدھ ادارہ یہ میں تو ممکن نہیں اس کے لئے تو ایک طویل بحث مطلوب ہے لیکن بہر تقریب چند اشارات ناگزیر ہیں۔

اولاً تو حکومت مغربی پاکستان کی بے تدبیری قابل ماتم ہے کہ اس نے ایک ایسے کتابچے کو ضبطی کے لئے منتخب کیا جو عیسائیوں کے خلاف ہے لیکن آج سے ستر اسی سال قبل شائع ہوا۔ عیسائی حکومت کے زمانے میں دو چار بار چھپا مگر اس نے ضبط نہ کیا۔ ——— اگرچہ ہماری رائے یہ ہے کہ ایسے رسائل عیسائی مقاصد کے لئے چونکہ مفید ہیں اس لئے برطانیہ ایسی ہوشمند حکومت سے اس حماقت کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ اسے ضبط کرے ——— اور اب مغربی پاکستان کی حکومت نے اسے ضبط کر کے عوامی نقطۂ نظر سے اتنی مضبوط اور پروپیگنڈے کے اعتبار سے اس قابل قبول اعتراض کا موقعہ فراہم کیا کہ جو کام عیسائی حکومت نے نہیں کیا وہ مسلمان حکومت کر رہی ہے، کیا یہ بے تدبیری کی انتہا نہیں ہے؟

ثانیاً حکومت کے کارپردازوں نے یہ سوچنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی کہ جو اقدام وہ کر رہے ہیں اس کا ردعمل کیا ہو گا اور کیا ارباب اختیار اس ردعمل و مقابلہ کرنے کی سکت رکھتے ہیں یا نہیں۔ ایک عامی بھی جانتا ہے کہ قادیانی جماعت اس ملک کی نہ صرف منظم ترین جماعت ہے۔ بلکہ صحیح معنوں میں ربوہ ایک نیم ریاستی نظام کا پایۂ تخت ہے۔ قادیانی امت مرزا غلام احمد کو اپنا نبی مانتی ہے اور بقول سر ظفر اللہ خاں کے "آخری نبی" اس امت کا واجب الاتباع خلیفہ مرزا محمود احمد ہے جو پاکستانی، ہندوستانی اور ان دونوں ملکوں کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں رہنے والے قادیانیوں کا ملجا عقیدت ہے، یہ امت بلا ادنیٰ مبالغہ اپنے خلیفے کی اطاعت کو ہر حکومت کی اطاعت پر مقدم سمجھتی ہے، اور بقول علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے اس کی اولیں اور حقیقی وفاداری صرف اپنے خلیفے سے ہے۔

ایسی منظم اور مذہب کی بنیاد پر اندھی عقیدت رکھنے والی جماعت کا ایک ایسا کتابچہ جو اس امت کے نبی کے قلم سے شائع ہو، اسے ضبط کرنے کا حکم جاری کرنے والی حکومت ایمان و جرأت اور عوامی دباؤ کے عفریت کے بالمقابل ڈٹ جانے کی صلاحیت اور عزم نہ رکھتی ہو۔

ثالثاً حکومت کو اس حقیقت سے باخبر ہونا ضروری تھا کہ قادیانی جماعت، خواہ دھوکے، فریب اور مغالطے کے ذریعے ہی سہی۔ بہر نوع واقعہ دنیا کے بیشتر ممالک میں موجود ہے اور ہر ملک کے قادیانی تعداد میں دو چار ہوں یا دو چار سو لازماً اس حکم کے خلاف احتجاج کریں گے، وہ بجلی تار بھجوائیں گے، اپنے اپنے ملکوں کے اخبارات و رسائل میں مضامین شائع کرائیں گے اور ہر جگہ سے قرار دادوں اور ریزولیوشنوں کا ایک طوفان امڈ آئے گا، اگر اس سیلاب کے مقابلے کی ہمت حکومت میں نہیں تھی تو اسے کس پاگل نے کہا تھا کہ وہ اس رسوائی کو مول لے۔

رابعاً حکومت سے یہ غلطی بھی سرزد ہوئی کہ اس نے قادیانی نبی کے ایک ایسے کتابچے کو ضبط کیا جو عیسائیوں کے خلاف تھا بلاشبہ اس سے عیسائی دنیا کی حمایت حاصل ہونے کا امکان تھا۔ لیکن عیسائی اتنے احمق نہیں ہیں کہ وہ پاکستان کے کسی اقدام کی حمایت اس انداز سے کریں کہ قادیانی تحریک کے ذریعے جو سازش انہوں نے اسلام کے خلاف کی تھی اسے گزند پہنچے، اس بنا پر عیسائیوں کی حمایت حاصل ہونا تو ممکن نہ تھا لیکن قادیانیت کی حقیقت سے بے خبر "مسلمانوں" کے اس غلط تاثر کا امکان موجود تھا کہ حکومت ایسے وقت میں خلاف مسیحیت لٹریچر کو ضبط کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جب مسلمان عیسائیوں کی جارحانہ تبلیغ کے خلاف مسلسل احتجاج کر رہے ہیں، چنانچہ قادیانیوں نے اس نفسیاتی نکتے سے فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے برملا کہا کہ حکومت کی لسٹ پر پچاس ایسی کتابوں کے نام ہیں جو مسلمانوں نے عیسائیوں کے خلاف لکھی ہیں۔ اگر اس کتابچے کی ضبطی کا حکم بحال رہا تو یہ پچاس کتابیں بھی ضبط کر لی جائیں گی۔ یہ اور اس قسم کے دوسرے حربے کارگر ثابت ہوتے اور قادیانیوں نے متعدد یونین کونسلوں کے چیئرمینوں اور صوبائی اسمبلی کے بعض ارکان کی حمایت حاصل کر لی اور ان سے اس حکم کے خلاف صدر ایوب اور گورنر کو تار بھی دلائے اور ان کے بیانات بھی اپنے اخبار میں شائع کرائے۔

تعجب تو خیر نہیں کہ حکومت کے اور کونسے کام ایسے ہیں جو بے تدبیری کے داغ سے پاک ہیں لیکن اس امر کا افسوس ضرور ہے کہ حکومت نے بیٹھے بیٹھے ایک ایسا اقدام کیا جس سے اس کی ساکھ کو سخت نقصان پہنچا، اس کی بہت سی کمزوریوں سے پردہ اٹھا اور اس کے سیکرٹریٹ کی نااہلی پر ایک مضبوط مہر لگ گئی ہے۔

(المنبر)

خلفائے راشدین اور شیعہ حضرات

جو لوگ بات بات میں اتحاد المسلمین کا نعرہ لگاتے اور اپنے کو اس کا سب سے بڑا داعی اور حامی ظاہر کرتے ہیں، وہی حضرات جب اپنے عمل سے اس کی مخالفت کرتے ہیں تو نہایت تعجب اور افسوس ہوتا ہے۔ اس کا ایک تازہ نمونہ ملاحظہ فرمایئے۔

شیعہ ترجمان، ماہنامہ معارف اسلام (لاہور) حکومت پاکستان کے محکمۂ تعلیم پر نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے :۔

"نبی کے ان چار یاروں (حضرت ابوبکرؓ۔ عمر فاروقؓ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ) کے متعلق اسلامی دنیا میں اختلاف بالکل نمایاں ہے، مسلمانوں کا ایک اہم اور موثر گروہ پہلے تین یاروں کو کسی صورت بھی پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھتا بلکہ ایسے ایسے تاریخی واقعات اور خلاف اسلام و خلاف پیغمبر سرگرمیاں ثابت کرتا ہے جن سے حضرات ثلاثہ کو کسی صورت بھی متفقہ بین الفریقین قرار نہیں دیا جا سکتا"

(ماہنامہ معارف اسلام لاہور بابت ماہ اگست ۱۹۶۲ء ص ۳)

ناظرین کرام۔ معارف اسلام کے ان الفاظ کو پڑھ کر اندازہ کیجئے کہ ان لوگوں کے دلوں میں اصحاب رسول اللہ کے خلاف کیا کچھ بھرا ہوا ہے۔ پھر ان کی دیانت کا حال یہ ہے کہ خلفائے ثلٰثہ (حضرت صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، عثمان ذی النورینؓ) کی مقدس، اولوالعزم اور جلیل القدر ہستیوں کی نسبت زبان و قلم کو حرکت میں لاتے ہوئے آئمہ اہل بیت کی تعلیم و ہدایت کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ (تنظیم اہلحدیث لاہور)

نیا سرٹیفکیٹ

حیرت اور اس سے کہیں زیادہ دکھ اور قلق کے ساتھ ذیل کی خبر دو ہفتہ قبل ایک پاکستانی روزنامہ میں پڑھنے میں آئی :۔

"پیرس پچھلے دنوں فرانس کے ٹیلی ویژن نے ۱۷ اور ۲۰ سال کی درمیانی عمر کے لڑکوں سے موصول شدہ جوابات پر مشتمل ۱/۲ گھنٹے کا پروگرام پیش کیا۔ ان نوجوانوں سے کہا گیا تھا کہ اپنے خوابوں کے ملک کا نام پیش کریں۔ ان کی بیشتر تعداد نے نام پاکستان کا لیا ...... اس پروگرام میں پاکستانی خواتین کے لباس کی نمائش بھی کی گئی تھی اور ...... بانو کا گایا ہوا ایک نغمہ بھی پیش کیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ فرانس کے ٹیلی ویژن نے پاکستان کے متعلق پروگرام پیش کیا۔ یہ پروگرام میں

(باقی صد پر)

ایک ضروری اعلان

مشترکہ جماعتوں کے سربراہ متوجہ ہوں

جن احباب کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان سے ۱۵ جون کو لاہور میں منعقد ہونے والے دینی جماعتوں کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کے لئے دعوت نامے بھیجے گئے ہیں ان کے جوابات بجائے ملتان کے ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں ۔ فقط

(مولانا مفتی) محمود خادم جمعیۃ علماء اسلام ۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور دیگر زعما نے اپنے مسلک کی تمام جماعتوں مثلاً جمعیۃ علماء اسلام ۔ احرار اسلام ۔ تحفظ ختم نبوت ۔ تنظیم اہلسنت ـــــ وغیرہ کا ایک مشترکہ اجلاس ۱۵ جون کو لاہور میں بلایا ہے ۔ جس میں ہر جماعت کے تین تین منتخب نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے ۔ اس اجلاس میں باہمی اتحاد کے سلسلہ میں غور و خوض ہوگا ۔

(ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ۔ لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام کا رائے عامہ کو ہموار کرنے کیلئے ایک وسیع پروگرام

لاہور ۔ ۲۳ رمئی ۔ قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی اصول کے احیاء اور جمہوریت کے استحکام کے سلسلہ میں رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے عنقریب ایک وسیع پروگرام مرتب کر رہی ہے ۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے دیندار مسلمانوں اور علماء کرام کو منظم کیا جائے گا ۔

فحاشی اور بدمعاشی کے اڈوں کو بند کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ نارہ کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ نارہ نے ایک ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک سے فحاشی اور بدمعاشی کے اڈوں کو قانوناً بند کیا جائے تاکہ صحیح اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آئے ۔ نیز عائلی قوانین کی منسوخی اور ملک کے قانون کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کا مطالبہ کیا گیا ۔

سینماؤں نے مسلمانوں کے اخلاق کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے

ہرنولی ۔ مولانا محمد رمضان صاحب نے یہاں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سینما گھروں نے مسلمانوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے ۔ ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سینما کو ایسی چیزوں سے پاک کیا جائے نیز حج کے زرمبادلہ پر لاکھوں روپیہ کے زیاں پر انہوں نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا " حج کے بارہ میں زرمبادلہ کا بہانہ تراش لیا جاتا ہے ۔ حکومت کو اس پر غور کرنا چاہیئے ۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا مطالبہ

گوجرانوالہ ۔ ۷ بجے دوپہر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے مقامی دفتر میں ایک ہنگامی اجتماع ہوا جس میں دوسری تمام جماعتوں کے اراکین بھی مدعو تھے ۔ جن میں سے چند ایک کے سوا سب نے ایجنڈا پر دستخط بھی کر دئے تھے ۔ لیکن حاضر کوئی بھی نہ ہوا ۔ تعاون کے جواب میں عدم تعاون کی پالیسی خصوصاً غیر اختلافی مشترکہ معاملات کے بارہ میں تو عوام اور اراکین ہی جانیں ہم بہر حال اسے بے دلیل اور بے سود سمجھتے ہیں غیر قابل ذکر بات یہ ہے کہ محض اراکین جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے دو قراردادیں پاس کیں ۔

۱ ۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع ڈاکٹر ڈیلگارڈ کی طرف سے امریکی رسالہ "لائف" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخانہ جسارت کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان میں اس کا داخلہ بند کرے اور حکومت امریکہ سے اس کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کرے ۔

۲ ۔ نیز یہ اجتماع ریڈیو پاکستان سے مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کا درس قرآن بند کرنے پر شدید احتجاج کرتا ہے اور ریڈیو کو مخصوص سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی سخت مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا ایسے جید عالم کے درس قرآن مجید کو جو عرصہ بارہ سال سے وہ بغیر کسی معاوضہ کے دے رہے تھے ۔ جلد از جلد جاری کرنے کا بندوبست کرے ۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ سراج العلوم

حج سے واپسی پر شاندار استقبال

سرگودھا ۲۸ مئی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا سرگودھا اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا ۔ علاقہ بھر کے مولانا کے ہزاروں متوسلین معتقدین اور جمعیۃ علماء اسلام کے معزز کارکن موجود تھے انہیں پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا ۔

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کا پروگرام

یکم جون بروز ہفتہ ۔ جامع مسجد بہشت نگری میں قیام ۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد گنج علی خاں میں تقریر ۔

۲ رجون بروز اتوار صبح ۸ بجے جامع مسجد قاسم علی خاں میں درس قرآن اور پھر نوشہرہ کو روانگی

۲ رجون ۔ بعد از نماز عصر تا مغرب بیعت (مردوں کے لئے) بعد از نماز عشاء جامع مسجد نوشہرہ صدر میں مجلس ذکر و خطاب ۔

۳ رجون بروز سوموار صبح ۷ بجے روانگی زیارت کاکا صاحب و واپسی ۔ صبح ۱۱½ بجے روانگی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و واپسی بعد از نماز ظہر تا عصر بیعت مستورات ۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد میں درس قرآن ہوگا

اس سفر میں آپ کے ساتھ خدام الدین کے ایڈیٹر جناب مناظر حسین صاحب نظر بھی ہونگے ۔

مولانا محمد صادق صاحب ناظم اعلیٰ ضلع سرگودھا کا کامیاب دورہ

سرگودھا ۔ مولانا محمد صادق اور حافظ سعید الرحمن صاحب نے ضلع سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے حلقہ کو وسیع تر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل جگہوں کا دورہ کیا

چک ۷ /۸۰ میں ۱۸ مئی کو حاجی احمد دین صاحب کے مکان پر اجلاس بلایا گیا جس میں کارکنان جمعیۃ نے شرکت کی

بھلوال ۔ ۷ مئی کو یہ وفد پہنچا ۔ وہاں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کی دکان پر کارکنان جمعیۃ کا اجتماع ہوا یہاں کے احباب نے ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا نیز دفتر کے لئے بھی جگہ حاصل کی گئی ۔

قصبہ للہانی ۔ یہ وفد جناب صوفی احمد یار صاحب امیر بھلوال کی معیت میں للہانی پہنچا ۔ نماز جمعہ کے بعد ایک جلسہ عام ہوا جس میں زعما نے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا ۔ بعد ازاں جمعیۃ کے کارکنوں کا ایک خصوصی اجلاس مولانا سلطان محمود صاحب امیر جمعیۃ للہانی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا محمد صادق صاحب نے خطاب فرمایا ۔ ہماری چند سے دوستوں نے تعاون فرمایا اور ایک کثیر تعداد نے جمعیۃ کے فارم رکنیت پر کئیے ۔ مولانا نے خوشاب اور شاہ پور کا دورہ بھی کیا جس کے نتائج بحمد اللہ نہایت حوصلہ افزا ثابت ہوئے

ماتحت شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام نے ضمنی انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا ہے جہاں جہاں مرکزی اور صوبائی وزارت کی نشستیں خالی ہوئی ہیں وہاں کے مکمل حالات سے دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور کو مطلع کیا جائے

ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور

جمعیۃ علمائے اسلام سرگودھا کے دار المطالعہ کا افتتاح

سرگودھا ۔ جون کے پہلے ہفتہ میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے دار المطالعہ کا افتتاح شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی فرمائیں گے ۔

دعوت نامی پمفلٹ ۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے دعوت نامی پمفلٹ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا عوام نے جمعیۃ کی دعوت پر اظہار تحسین کیا جمعیۃ کی مقبولیت سے مودودی بیوپاری بوکھلا اٹھے ہیں ۔

جمعیۃ علمائے اسلام خانپور کا ہفتہ واری اجتماع

۲۴ رمئی ۔ جمعیۃ علماء اسلام خانپور کا اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا حافظ الحدیث عبد اللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان منعقد ہوا ۔ جس میں طے پایا کہ آئندہ ہر جمعہ کو ہفتہ واری اجتماع ہوا کرے گا ۔ جس سے امیر محترم اور ناظم مقامی جمعیۃ خطاب فرمایا کریں گے ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے "دعوت" نامی پمفلٹ کے شائع کرنے کا بندوبست کیا گیا ۔

صراط مستقیم مصنفہ حضرت مولانا عبد السلام صاحب بسلسلہ رد مودودیت
قیمت ایک روپیہ

آسان عربی قاعدہ یہ قاعدہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے ۔ کاغذ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ۔ قیمت صرف تین آنے ۔ پانچ سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ فی صد کمیشن دیا جائے گا جس قدر قاعدے درکار ہوں ذیل کے پتہ سے حاصل کریں ۔

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ متصل مزار شاہ محمد غوث لاہور

Scanned with CamScanner

Phone No. 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol. 6 31st; May, 1963 7th Muharram-ul-Haram. 1383 Hijri, No. 20

اہم خبریں

○ الجزیرہ ۔ سید احمد بن باللہ کی اپیل پر عورتوں نے زیورات جمع کرنے کی مہم شروع کر دی ہے اب تک تقریباً بیس لاکھ کے زیورات بن باللہ کو پیش کئے جا چکے ہیں ۔

○ دمشق ۔ شام کے وزیراعظم نے ایک بیان میں کہا کہ عرب ممالک میں جو کچھ ہو رہا ہے ان کا اندرونی معاملہ ہے اس میں کسی بیرونی ممالک کی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی ۔ نیز انہوں نے کہا کہ عرب اسرائیل کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے ۔

○ نیویارک ۔ اقوام متحدہ دس کروڑ ڈالر کی مقروض ہو گئی ہے ۔

○ بیروت : کویت کے وزیر خارجہ شیخ احمد صباح نے ایک بیان میں کہا کہ کویت عرب فیڈریشن کا پرجوش حامی ہے اور وہ اس وفاق میں شامل ہو جائے گا ۔

○ اسرائیل پارلیمنٹ کو عرب وفاق سے خطرہ لاحق ہو گیا ہے ۔ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اسرائیلی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ غیر ممالک میں عرب وفاق کے خلاف مہم تیز کر دیں گے ۔

○ قاہرہ ۔ یمن کے صدر نے ملک میں نیا امام مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسے عوام کے روحانی پیشوا کی حیثیت ہو گی اس سے پہلے امام بدر ساحلی علاقوں کے پیشوا تھے ۔

○ راولپنڈی ۔ صدر پاکستان ایوب خان کنونشن مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں

○ راولپنڈی ۔ ٢٣ مئی سے قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے ۔

○ کراچی ۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے نائب امیر مولانا سید محمد یوسف بنوری اور جمعیۃ کے سرگرم کارکن سردار میر عالم خان لغاری فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد واپس آ گئے ہیں

○ راولپنڈی ۔ میں صوبائی اسمبلی کی نشست کے ضمنی انتخاب کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں ۔ جماعت اسلامی اور نظام اسلام کی جانب سے کوئی نمائندہ کھڑا نہیں ہو گا ۔

○ راولپنڈی ۔ صدارتی کابینہ کے تین وزراء کے نام قومی اسمبلی کے ارکان کی فہرست سے حذف کر دیئے گئے ہیں ۔

○ بیروت : ۔ امریکہ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ یمن کے موجودہ بحران کو ختم کرنے کے لئے اسے تقسیم کر دیا جائے ۔ ملک کا جنوبی حصہ ری پبلکن لیڈروں کی حکومت ہو اور شمالی حصہ علاقہ امام کے زیر اقتدار رہے ۔

○ واشنگٹن : امریکہ بھارت کو فوجی امداد کی ترسیل پھر شروع کر رہا ہے ۔

کابل : افغانستان کے وزیر داخلہ سید عبداللہ مستعفی ہو گئے ہیں ۔

○ کابل کے وزیر اطلاعات سید قاسم اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان تہران پہنچ گئے ہیں ۔ باہمی اتفاق و اتحاد اور تعلقات کے بحال کرنے کے سلسلہ میں مثبت اقدام کئے جانے کی توقع ہے ۔

○ پاکستانی تاجروں کے ایک خیر سگالی وفد نے چین میں مسٹر چواین لائی سے ملاقات کی ملاقات کے وقت چین میں پاکستانی سفیر جنرل رضا اور چینی وزراء موجود تھے ۔

○ ماہ جون میں بھارت کا ایک تجارتی وفد پاکستان کا دورہ کرے گا ۔ اور دونوں ملکوں میں تجارت بڑھانے کے امکانات کا جائزہ لیگا ۔

○ مغربی ایریان میں نو ماہ تک اقوام متحدہ کی فوج کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے کے بعد پاکستانی فوج کا پہلا دستہ پاکستان واپس پہنچ گیا ۔ اس موقعہ پر کمانڈر انچیف ایڈمرل خان اور وزیر خارجہ پاکستان انڈونیشی سفیر اور دوسرے سرکردہ اکابر نے پاکستانی فوج کی خدمات کو خراج تحسین ادا کیا ہے ۔

○ ملک قادر بخش وزیر خوراک نے مسلم لیگی کارکنوں کے جلسے میں اعتراف کیا ہے کہ محکمہ خوراک میں رشوت ستانی موجود ہے ۔

○ روسی کمیونسٹ پارٹی کا اخبار "پراودا" دنیا کا سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اخبار ہے ۔ اس کی اشاعت ٧٠ لاکھ روزانہ ہے ۔ اس کا پہلا پرچہ ٥ مئی ١٩١٢ء کو شائع ہوا تھا جبکہ اس کی اشاعت صرف ٦٠ پرچے تھی دنیا میں دوسرے نمبر کا اخبار بھی روس کا "ازوستیا" ہے جس کی اشاعت ٥٠ لاکھ روزانہ ہے ۔

○ حکومت پاکستان نے امریکہ سے [illegible] لاکھ ڈالر کی ڈبوں میں بند مرغیاں خریدی ہیں ۔ راولپنڈی میں علماء نے متفقہ طور پر اس گوشت کو حرام قرار دیا ہے ۔

○ چوہدری محمد علی نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ ملک میں مارشل لا دوبارہ نافذ نہیں کیا جا سکتا ۔

○ چوہدری محمد علی صاحب نے کہا ہے کہ صدر ایوب نے کنونشن لیگ میں شامل ہو کر ثابت کر دیا ہے ۔ کہ سیاست میں حصہ لینا گناہ نہیں ہے ۔ اور آج تک جو کچھ صدر محترم کہتے رہے ہیں ۔ ان کا موجودہ فعل خود ان کے خلاف ہے ۔

○ عدیس ابابا : آزاد افریقی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کے آخری اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے جس میں کہا گیا کہ محکوم افریقی ممالک کو نوآبادیاتی نظام کی گرفت سے آزاد کرانے کے لئے تمام آزاد افریقی ملکوں کی ایک رضاکار فوج قائم کی جائے گی ۔

○ بغداد ۔ مقتول عراقی وزیر قاسم کے گیارہ حامیوں کو گولی مار دی گئی ہے ۔ نیز موجودہ حکومت کے خلاف ایک سازش کو ناکام بنا دیا گیا ہے ۔

○ لاہور : مغربی پاکستان میں ساڑھے چار لاکھ بچے ایک سال عمر پانے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں ۔ اور زچگی کی حالت میں مرنے والی ماؤں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ ہے ۔ یہ سب طبی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے ہے ۔

○ کیمبلپور ۔ خان پیر محمد خان نے کہا ہے کہ دولتانہ اور ناظم الدین نے مسلم لیگ کو حکومت کی لونڈی بنا کر اسے عوام سے دور کر دیا تھا ۔

○ کلکتہ : معلوم ہوا ہے کہ آسام کی حکومت نے اپنے حدود میں سے تین لاکھ مسلمان شہریوں کے جبری اخراج کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے ۔

○ لاہور ۔ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و قائد جمعیۃ علماء اسلام نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صدر ایوب کے سیاسی پارٹی میں شامل ہونے کی وجہ سے عوام اور سیاسی لیڈروں پر تنقید کر سکیں گے ۔ کیونکہ اب ان کی پوزیشن صدر کے علاوہ سیاسی لیڈر کی ہو گئی ہے ۔ اس سے قبل اسمبلی میں اور باہر صدر پر نکتہ چینی نہیں کی جا سکتی تھی ۔

○ بیروت ۔ پاکستان کے سابق وزیر سہروردی آج کل بیروت میں ہیں اور ان کی شادی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ وہ نئی شادی کرنے کا خیال رکھتے ہیں ۔

مفید اور مجرب دوائیں

تریاقی عجیب و غریب چیز ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے علاج اور جسمانی طاقت کے لئے تریاق سے زیادہ تفصیل مناسب نہیں قیمت فی شیشی ٥/٥٠ روپے

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری کی جس سے وضو قائم نہیں رہتا ۔ کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت پورے کورس کی قیمت ٦/٥٠ روپے

اکسیر جریان و احتلام دپرے ٹوریا

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغ اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ٢٤/٢٥ روپے

لجوین درد ریح اور جوڑوں کے درد کے لئے آزمودہ تیل ہے قیمت پورا کورس ٤/٢٥ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ